ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2006

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

تمام قارئین کو نیا سال مبارک

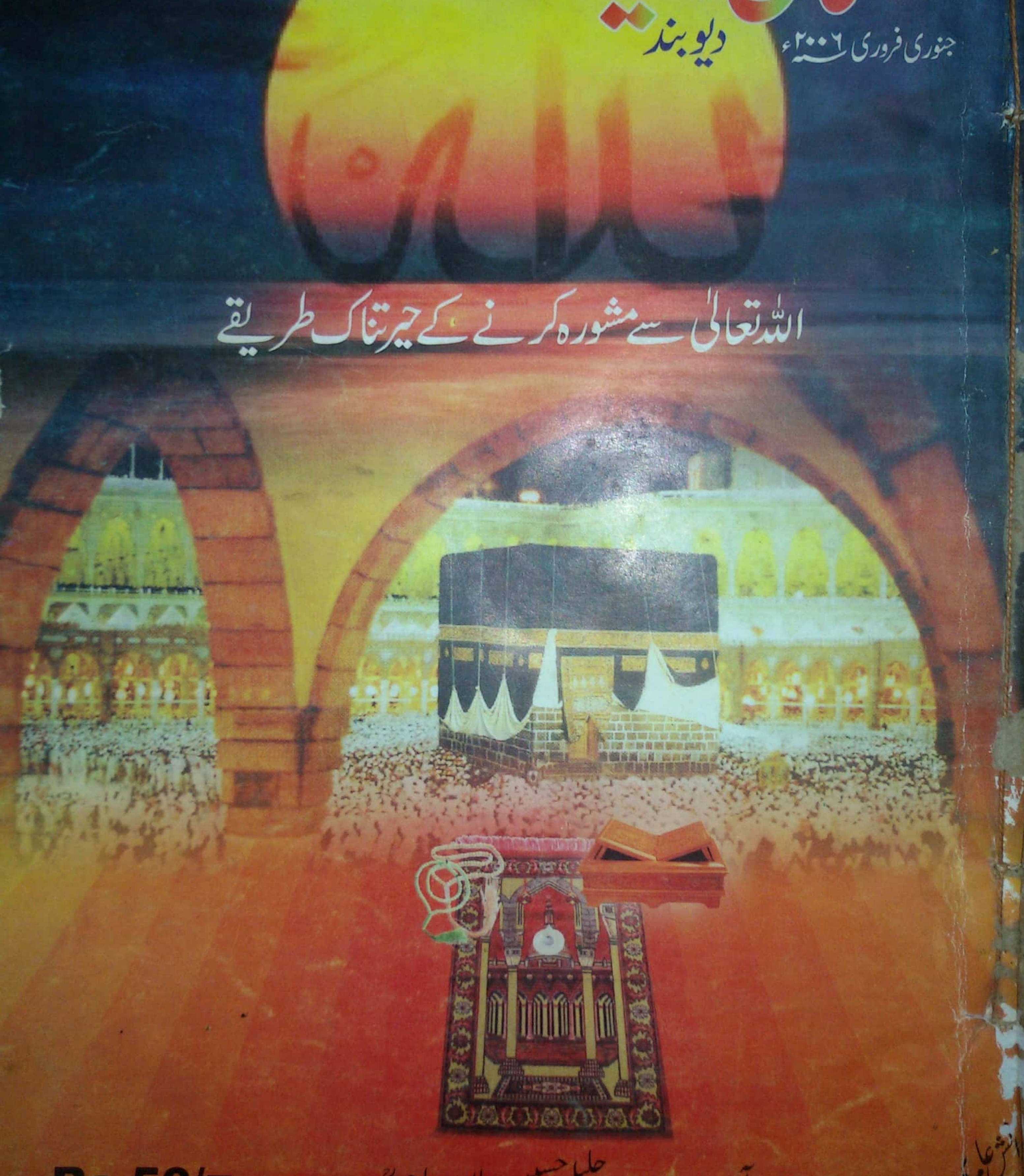
ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیو بند

جنوری فروری ۲۰۰۶ء

استخارہ نمبر



اللہ تعالیٰ سے مشورہ کرنے کے حیرتناک طریقے

Rs.50/=

آہ سید جلیل حسین میاں صاحبؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

استخارہ نمبر

جلد نمبر ۱۳
شمارہ نمبر ۲-۱
جنوری، فروری ۲۰۰۶ء
سالانہ زرتعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے
چار سو روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۰ روپے
اس شمارے کی قیمت ۵۰ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ 6 سو روپے انڈین
غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون 12 سو روپے انڈین
لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے
لائف ممبری پاکستان میں
15 ہزار روپے انڈین
لائف ممبری غیر ممالک سے
25 ہزار روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
فون نمبر 224748 (01336)
موبائل 09359210060

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
فون 224455 (01336)
موبائل 09359210273

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 223377(01336)

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون : 223377

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بےزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Hasan Ahmed Siddiqui Shoaib Ofset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband U. P.

کیا اور

کہاں

ذرا سوچیے

حج کا موسم آگیا، دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی گھڑی آگئی، دیوانوں کے جوش جنون کے تازہ ہونے کا زمانہ آن لگا بچھڑے ہوؤں کے ملنے کا وقت آپہنچا، جن جن کے نصیب میں تھا وہ باوجود ہر طرح کی بے سروسامانی کے اپنے دور دراز وطن سے چل کر، سخت گرمی کے موسم میں طویل سفر کی کلفتیں اٹھا کر عرب کے تمتماتے ہوئے آفتاب، حجاز کی جھلسا دینے والی لو ریگستان کی تپتی ہوئی زمین کو برداشت کرتے، امیر وغریب، لاکھوں کی تعداد میں سب ایک ہی قسم کا لباس پہنے، سب ایک ہی چادر اوڑھے اور ایک ہی تہبند باندھے اپنے ایک ہی پیارے کی یاد میں اپنے ایک ہی دلارے کی دھن میں اسی کا نام جپتے، اسی کی بڑائی پکارتے، سعی وطواف، حج وزیارت میں مشغول ہیں۔ آپ کا شمار اگر اب کے سال کے ان خوش نصیبوں میں نہیں تو کیا خدانخواستہ آپ کے دل میں بھی اس کے لئے کوئی طلب اور تڑپ، کوئی ذوق وشوق، کوئی جذبہ وولولہ موجود نہیں۔؟

اگر طلب صادق رکھنے کے باوجود اب کے سال حاضری کی سعادت آپ نہ حاصل کر سکے تو زیادہ غم نہ کیجئے۔ کم از کم اپنی بستی میں تو اپنے ایمانی بھائیوں کے ساتھ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے رب کعبہ کے آگے اپنا سر بہرحال جھکا ہی سکتے ہیں۔ اور اپنے مکان پر رہ کر لامکان کے مکیں کی بڑائیاں تو شب وروز پکار ہی سکتے ہیں۔ خانہ کعبہ کا معمار اولؑ دنیا کا پکا اور بڑا موحدؑ، پروردگار عالم کا دوست، آپ ہی جیسا انسان تھا۔ اس کی بڑی قربانی کی یاد منانے کو آج ساری دنیائے اسلام قربانیاں کر رہی ہے۔ جس خدائے توانا وبرتر نے اس کی قربانی کو یہ حسن قبول عطا فرمایا، کیا وہ آپ کی قربانی کو قبول نہ کرے گا؟ لیکن خود آپ بھی کبھی اپنی قربانی کو مقبول کرانے کی کوشش فرماتے ہیں؟ کیا قربانی محض ایک بے حقیقت رسم ہے، جو محض چند روپے کے خرچ سے ایک جانور خرید کر ذبح کر دینے سے پوری طرح ادا ہو جاتی ہے؟ کیا اللہ کے دوستؑ کی قربانی اسی مرتبہ اور اسی درجہ کی تھی۔؟

''میری زندگی اور میری موت، سب کچھ پروردگار عالم ہی کے لئے ہے'' یہ اس کا قول تھا۔ اپنی پیاری اولاد کو خدا کی راہ میں چھری کے نیچے لے آنا، یہ اس کا عمل تھا۔ آپ کا عمل اس عمل سے کوئی مناسبت رکھتا ہے؟ ایک مسلم وہ تھا، جو اولاد کے حلق پر چھری پھیر رہا تھا، ایک مسلم آپ ہیں، کہ جب آپ سے کہا جاتا ہے کہ اپنی اولاد کو بجائے فرنگی قالب میں ڈھالنے کے، خدمت دین کے لئے تیار کیجئے تو آپ ایسی تجویزوں کو تمسخر کے قابل سمجھتے ہیں؟ پھر آپ کو کوئی حق ہے کہ آپ بھی اپنی قربانیوں کے مقبول ہونے کی کوئی توقع قائم کر سکیں؟ قربانی کا موسم تو خاص ایثار وتحمل، بے نفسی وبے لوثی، خدمت وخلوص کے جذبات کی ترقی وبالیدگی کا زمانہ ہونا چاہئے لیکن پھر یہ کیا ہے کہ اپنے وطنی بھائیوں کی نادانیوں کے جواب میں آپ بھی نادان بن جاتے ہیں اور ان کی ضد کا جواب اپنی ضد سے دینے لگتے ہیں؟ دین کے اہم مقصدوں اور امت اسلامیہ کی وسیع مصلحتوں کے لئے تو آپ کو بڑی سے بڑی قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہئے، فوری انتقامی جذبات کی قربانی، تو بہت ہی ہلکی قربانی ہے، کیا خدانخواستہ آپ اتنی ہلکی قربانی کیلئے بھی آمادہ نہیں۔؟

آہ! حضرت مولانا سید جلیل حسین میاں صاحبؒ

چند ماہ پہلے طلسماتی دنیا کے نگرانِ اعلیٰ جناب عمر فاروق عثمانی ہم سب کو داغِ مفارقت دے گئے تھے۔ ان کے گزر جانے کا غم ابھی تر و تازہ ہی تھا۔ ان کے جدا ہونے کی وجہ سے ہماری آنکھوں سے جو آنسو جاری ہوئے تھے ان کی نمی ابھی پوری طرح خشک بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ ادارہ طلسماتی دنیا کو ایک اور حادثے اور صدمے سے دوچار ہونا پڑا۔ ۱۸ر دسمبر ۲۰۰۵ء بروز اتوار کو طلسماتی دنیا کے سرپرست اعلیٰ ولی کامل عارف باللہ حضرت مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب عرف حضرت جی اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

چند ماہ قبل ان سے ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا تھا کہ بہت مصروف ہوگئے ہو۔ سفر بھی بہت کرنے لگے ہو لیکن میرے جنازے میں تو شریک ہو جاؤ گے نا؟ دراصل حضرت جی سے میرا ذہنی، روحانی اور قلبی تعلق تھا اتنا کہ ان کا دل میرے سینے میں دھڑکتا تھا۔ ان کے خیالات، جذبات اور احساسات کو میں اپنی رگ رگ میں خون کی طرح دوڑتا ہوا محسوس کرتا تھا۔ پس میری روحانی تعلیم و تربیت کا سنگِ بنیاد تھے۔ زندگی کے کسی بھی لمحے میں میں نے ایسا گناہ نہیں کیا کہ میں ان کی یادوں سے اور ان کے تصورات سے غافل رہا ہوں لیکن چند سالوں سے یہ ہوگیا تھا کہ بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے ہفتوں اور مہینوں ان سے ملاقات نہیں ہو پاتی تھی۔ اسی بات کے پیش نظر جو ایک طرح سے میری کوتاہی تھی حضرت جی نے ارشاد فرمایا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اس دنیا سے روانہ ہو جاؤں اور تم مجھے کاندھا بھی نہ دے سکو اور ایسا ہی ہوا۔ وہ چوں کہ ولایت کے اعلیٰ مقام پر تھے اور ان کی زبان پر اولیاء کرام کی طرح حق جاری ہوتا تھا۔ وہ اس دیارِ فانی سے رخصت ہوئے تو راقم الحروف دیوبند میں نہیں تھا۔ جب مجھے ان کی روانگی کی اطلاع ملی تو نہ پوچھئے دل و دماغ پر کیا گزری۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے دل کی دنیا اجڑ گئی ہو اور جیسے ہر طرف رنج و غم کے اندھیرے بکھر گئے ہوں۔ ایسا ہی صدمہ جس کی کسک میں ۲۳ سال گزر جانے کے بعد آج تک اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں، اس وقت ہوا تھا جب ۱۷ر جولائی بروز اتوار کو حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔ ان کی جدائی پر بھی مجھے اپنی دنیا تاریک ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ حضرت جی کے گزر جانے پر حضرت قاری طیب صاحب کی جدائی کا غم بھی تازہ ہوگیا۔ بلکہ وہ سب زخم ہرے بھرے ہوگئے جو وقتاً فوقتاً دامن زندگی کو مختلف ہستیوں کے جدا ہو جانے پر ملے تھے۔ اور ان میں میرے اپنے ماں باپ کی جدائی کا غم بھی شامل تھا۔ موت سے مفر ممکن نہیں۔ موت شاید اس دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے۔ یہ زندگی سے بھی بڑی حقیقت ہے اور یہ حقیقت اس دنیا میں روزانہ دیکھنے کو ملتی ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب موت کا نظارہ نہ ہوتا ہو۔ تقریباً روزانہ ہی انسانوں کے جنازے قبرستان کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن کچھ لوگوں کی وفات ساری کائنات کو جھنجوڑ کر رکھ دیتی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ایک فردِ واحد کی موت نے سب ہی کو ختم کر کے رکھ دیا ہے اور سب ہی اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں اور شاید اسی وجہ سے فرمایا گیا ہے **موت العالِم موت العالَم** کہ ایک عالم کی موت سے ایک کائنات مر جاتی ہے۔ ایک دنیا پر موت کے بادل منڈلانے لگتے ہیں۔ حضرت مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب کی وفات بھی درحقیقت ایک دنیا کی وفات ہے اور ایک عالم کے ختم ہو جانے کے مترادف ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ موت کا غم ہم اہل دنیا ہی کو ہوتا ہے۔ رخصت ہونے والا اگر ولی ہے۔ اگر وہ اللہ کا محبوب بندہ ہو تو درحقیقت اپنے اصلی ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے۔ بقول شاعر

لوگ کہتے ہیں کہ مظہر مرگیا
اور مظہر در حقیقت گھر گیا

اور اللہ کے ایسے بندے جب اس جہان فانی سے رخصت ہوتے ہیں تو ان کی زبان پر یہ شعر تھرکنے لگتا ہے۔

دل کو سکون روح کو آرام آگیا
موت آگئی کہ یار کا پیغام آگیا

جس وقت ایسے لوگوں کی جدائی میں سارا عالم آنسو بہا رہا ہوتا ہے۔ جب کسی کے رخصت ہونے پر ہر وقت چہچہانے والے پرندے بھی سوگوار ہو جاتے ہیں۔ جب کائنات کے گوشے گوشے میں صفِ ماتم بچھ جاتی ہے اس وقت ایسے لوگ پوری طرح مطمئن ہوتے ہیں کیوں کہ موت انہیں ان کے محبوب حقیقی سے ملا دیتی ہے۔

۱۸ر دسمبر کو ظہر کے بعد ہی سے آپ کی طبیعت گرنے لگی تھی۔ رات کو تقریباً دس بجے آپ پر غشی طاری ہوگئی لیکن آپ کی زبان پر کلمہ

طیبہ جاری تھا۔ کلمہ پڑھتے پڑھتے آپ خاموش ہو گئے۔ جب ہونٹوں کی حرکت بند ہو گئی تو لوگ سمجھے کہ آنکھ لگ گئی ہے در حقیقت آپ دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔

رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے ایسا مقام کہ جس پر فرشتے بھی رشک کریں اور ان کے تمام پس ماندگان کو جس میں میں خود بھی شامل ہوں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

حضرت مولانا جلیل حسین میاں کی پیدائش ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ کو ہوئی تھی اور وفات ۱۵/ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ کو ہوئی۔ اس حساب سے مرحوم نے ۸۱ سال کی عمر پائی۔

قارئین واقف ہیں کہ اس سال کی شروعات جنوری ۲۰۰۵ء میں ہم نے ''روحانی تقویم'' میں اس بات کی پیشین گوئی کی تھی کہ کوئی عظیم ہستی اس سال اس دنیا سے رخصت ہوگی۔ ایک طویل عرصے سے مرحوم علیل تھے، شوگر نے انہیں ہلا کر رکھ دیا تھا، ان پر کئی بار فالج کا حملہ ہوا لیکن ان کے جسم کے تمام اعضاء صحیح سلامت رہے اور زندگی کے آخری سانس تک ان کے ہوش وحواس پوری طرح قائم رہے اور ان کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ وہی نمازیں، وہی ذکر وفکر، وہی مہمان نوازی اور وہی اللہ کے بندوں کی غم گساری۔ بس یہ ہوا کہ چند دن پہلے سے وہ کچھ کھوئے کھوئے نظر آرہے تھے۔ شاید انہیں اپنی روانگی کا احساس ہو گیا تھا۔ عجیب ہوتے ہیں یہ اللہ والے بھی۔ یہ اپنی موت پر مطمئن ہوتے ہیں لیکن اپنے پس ماندگان کے غم اور تڑپ کا انہیں احساس ہوتا ہے۔ یہ جانتے ہیں کہ موت آئے گی تو چاہنے والوں کی آنکھوں سے آنسو ابل پڑیں گے اور گھر گھر میں درد وغم کی لہر دوڑ جائے گی۔ شاید اس لئے وہ اداس اور افسردہ تھے ورنہ انہیں اپنے محبوب حقیقی سے ملنے کا جو شوق ہوگا اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو دارالعلوم دیوبند کے مفتی۔ مفتی عزیز الرحمٰن نے اپنی گود میں لے کر ان کے دونوں کانوں میں اذان واقامت پڑھی اور چھوارہ چبا کر حضرت کی زبان سے لگایا۔ شروع میں آپ کا نام منظور الحسن رکھا گیا جو بعد میں جلیل حسین میں تبدیل ہو گیا لیکن زندگی بھر آپ ''حضرت جی'' کے نام سے مشہور رہے اور کچھ لوگ آپ کو میاں صاحب بھی کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ کی رسم بسم اللہ تیرہویں صدی کے بزرگ اور دیوبند کی عظیم ترین ہستی حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحبؒ کی معرفت ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم ایک مقامی مدرسے میں ہوئی اس کے بعد ۱۳۵۵ھ میں با قاعدہ تعلیم کا آغاز ہوا۔

آپ کے تعلیمی ساتھیوں میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کے صاحب زادے خطیب العصر حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب مہتمم دارالعلوم (وقف) دیوبند، شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے صاحب زادے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند اور طلسماتی دنیا کے نگرانِ اعلیٰ عالی جناب عمر فاروق عثمانی برادر زادہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ شامل تھے۔ ان کے علاوہ حضرت مفتی شفیعؒ کے صاحب زادے ذکی عثمانی صاحب اور مولانا ظہور عثمانی صاحب کے صاحب زادے عبدالرشید صاحب بھی شریک درس رہے۔

آپ نے ۱۳۶۷ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے کچھ عرصے تک دارالعلوم دیوبند میں اپنی اعلیٰ خدمات پیش کیں۔ اس کے بعد مختلف مدارس میں درس و تدریس کی خدمات انجام دینے کے بعد آپ اللہ کے بندوں کی روحانی خدمات میں مصروف ہو گئے اور زندگی کے آخری سانس تک آپ ذکر وفکر اور لوگوں کی روحانی تربیت میں مشغول رہے۔

حضرت مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب کی شادی ۱۹۴۷ء میں ہوئی تھی۔ اللہ نے آپ کو ۳ بیٹیاں اور ۲ بیٹے عطا کئے۔ بڑے بیٹے کا نام سید عقیل حسین ہے۔ یہ صاحب زادے عوامی خدمات کی سرگرمیوں میں مشغول رہتے ہیں۔ ان ہی کو حضرت مرحوم نے خانقاہ اویسیہ امدادیہ اصغریہ کا جانشین مقرر کیا۔ دوسرے بیٹے کا نام سید محمد میاں ہے۔ ان کو حضرت مرحوم نے عملیاتی مطب کی گدی سونپی اور خاص طور پر ان کی تربیت فرمائی۔ یہ دونوں ہی صاحب زادے یکسوئی کے ساتھ اپنے معمولات میں مشغول ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مرحوم کی ۳ صاحب زادیاں بھی ہیں۔ شاہدہ، راشدہ اور زاہدہ۔ ان کی شادیاں ہو چکی ہیں اور یہ اپنے اپنے گھروں میں مطمئن اور آسودہ زندگی گزار رہی ہیں۔ حضرت مرحوم کے نواسوں اور پوتوں کی تعداد خاصی ہے اور اس کے علاوہ ان کے بھائی بھی بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ حضرت مولانا سید خلیل حسین میاں صاحب اور ڈاکٹر جمیل حسین میاں صاحب حضرت مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ان دونوں بھائیوں کی دینی اور تبلیغی خدمات سے دیوبند کے عوام وخواص واقف ہیں۔ گویا کہ حضرت مرحوم نے ایک بھرا خاندان چھوڑا ہے۔ ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین ان کے دینی اور دنیاوی معیار کو ہمیشہ باقی رکھے۔ یہ لوگ دراصل خاندانِ سادات کی جیتی جاگتی نشانیاں ہیں اور ان کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔

حضرت مرحوم اپنی زندگی میں متعدد مرتبہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ ایک عرصہ تک ماہ مبارک میں عمرہ کرنے کا سلسلہ جاری رہا لیکن جب صحت متاثر ہو گئی تو آپ نے اس سلسلے کو موقوف کر دیا لیکن حضرت مرحوم ان لوگوں میں سے تھے جن کے جسم کہیں بھی ہوں لیکن

جن کی روحیں مکے اور مدینے میں ہی مقیم رہتی ہیں اور جنہیں دید احرم اور دیدار گنبد خضریٰ کے بغیر چین نہیں ملتا۔

حضرت مرحوم نے بنگلہ دیش، پاکستان، انگلینڈ، امریکہ وغیرہ کے اسفار کئے۔ ان کے سفر دین کی تبلیغ کے لئے ہوا کرتے تھے۔ ان کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز ہے اور ان کے خلفاء کی تعداد پچاس کے قریب ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کی جیب میں صرف ۳؍روپے تھے۔ گویا کہ نقد رقم کے اعتبار سے یہی ان کا ترکہ تھا۔ یہ بات ان تمام پیروں اور سجادہ نشینوں کے لئے قابل عبرت ہے جو اپنے مرنے کے بعد لاکھوں کی جائیدادیں چھوڑ کر جاتے ہیں اور لاکھوں کی رقم ان کے پس ماندگان کے لئے فتنہ بن کر رہ جاتی ہے۔

دیوبند کے بزرگوں میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے پاس سے صرف ۵۷ روپے برآمد ہوئے تھے جو کفن دفن کے لئے ناکافی تھے۔ ایسے ہی لوگ اس دنیا کے لئے رہنما بننے کے قابل تھے ان ہی بزرگوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ اصل سرمایہ وہ ہے جو انسان کے ساتھ قبر میں جاتا ہے۔ اصل سرمایہ وہ نہیں ہے جو مرتے وقت انسان دنیا میں چھوڑتا ہے۔

حضرت مولانا سید جلیل حسین صاحبؒ کی وفات ۱۸؍دسمبر کی شب میں ہوئی ۱۹؍تاریخ کو آپ کا جنازہ دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا قاری محمد عثمان صاحب نے احاطۂ مولسری میں پڑھانے کے بعد ۱۹؍ہی تاریخ میں آپ اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو راقم الحروف سے خصوصی عقیدت تھی اور حضرت بھی راقم الحروف پر خاص قسم کی شفقت فرماتے تھے۔ ان کی عنایات، ان کی توجہات اور ان کی نوازشات کی برکت ہے کہ طلسماتی دنیا سارے عالم میں مقبول ہے اور آج ساری دنیا اس رسالے کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ میں حضرت مرحوم اور اپنے تعلق سے یہ شعر نقل کروں گا۔

میرا کمال ربط بس اتنا ہے دوستو
وہ مجھ پہ چھا گئے میں زمانے پہ چھا گیا

آج وہ جب دنیا میں نہیں ہیں پس میں اور میرے ادارے کے تمام افراد ان کی کمی کو شدت سے محسوس کرتے ہیں اور ان کے لئے رب العالمین کی بارگاہ میں اپنا دامن پھیلا کر یہ دعا کرتے ہیں کہ بار الہٰ! تو اس کائنات کو "حضرت جی" کا نعم البدل عطا فرما اور ان کی خدمات کو قبول فرما کر ان کو اس مقام اعلیٰ پر متمکن فرما جس کے وہ صحیح حق دار تھے۔

اَللّٰھُمَّ آمین بجاہِ سید المرسلین۔

ایک اور چراغ گل ہوا

ماہ دسمبر میں ایک اور باوقار شخصیت کا انتقال ہوا۔ دنیا انہیں پی۔ ایم سعید کے نام سے جانتی تھی۔ وہ کانگریس پارٹی کے ایک معتمد اور باوقار لیڈر تھے۔ انہیں پارلیمنٹ میں عزت واحترام کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کی خصوصیت یہ تھی کہ ان کی پارٹی کے مخالفین بھی انہیں عزیز رکھتے تھے اور ان کی شرافت وعظمت کے قائل تھے۔ وہ تقریباً ۵ مرتبہ پارلیمنٹ کے لئے منتخب ہوئے اور ان کی دیانت داری اور نیک نامی کی وجہ سے کانگریس پارٹی نے انہیں کئی مرتبہ وزارت عطا کی۔ ۱۹۷۹ء میں وہ وزیر مملکت، محکمۂ کوئلہ ومعدنیات رہے۔ ۱۹۹۳ء میں وہ وزیر مملکت برائے داخلہ پالیسی رہے۔ ۱۹۹۶ء میں وہ وزیر اطلاعات ونشریات رہے۔ راقم الحروف کی دعوت پر ۱۹۹۶ء میں وہ دیوبند تشریف لائے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کانگریسی لیڈروں کا استقبال ہر جگہ کالی جھنڈیوں سے ہوا کرتا تھا لیکن دیوبند میں ان کی آمد پر لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا اور ان کا شاندار استقبال ہوا۔ وہ ہندوستانی لیڈروں کی طرح جھوٹ اور دغابازی کی سیاست کے قائل نہ تھے۔ وہ سچ مچ کے مسلمان تھے اس لئے وہ اللہ کی عبادت کے ساتھ معاملات پر بھی دھیان دیتے تھے اور اللہ کے بندوں کی مدد کر کے اپنے دل میں روحانی خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ ہم نے انہیں جھوٹ اور غیبت سے ہمیشہ کوسوں دور دیکھا۔ ان کی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۶۵ء میں ہوا۔ ۱۹۶۵ء سے ۲۰۰۵ء تک ۴۰ سال کے طویل عرصے میں ان کی سیاست بے داغ رہی۔ چند مہینوں سے وہ علیل چل رہے تھے اور نہیں کینسر جیسے موذی مرض نے گھیر لیا تھا۔ کچھ عرصہ تک وہ اس موذی مرض کا مقابلہ بہت خاموشی کے ساتھ کرتے رہے لیکن ۱۸؍دسمبر ۲۰۰۵ء کو کینسر نے انہیں شکست دیدی اور جنوبی کوریا کی راجدھانی سیول میں ان کی وفات ہوگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پی۔ ایم سعید نے ایک بیٹا اور سات بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے بھی پس ماندگان کو صبر جمیل کی دولت عطا کرے۔ ان کی وفات سے سیاست کی دنیا میں جو خلا پیدا ہوگیا ہے اس کا پُر ہونا تقریباً ناممکن ہے کیوں کہ ایسے سیاست داں اب کہاں سے آئیں گے جو ملک وملت کے لئے بے غرض خدمات کے لئے خود کو میدان سیاست میں مصروف رکھتے ہوں۔ پی۔ ایم۔ سعید کو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا اور آنے والی نسلیں بھی ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہوں گی۔ ادارہ طلسماتی دنیا اُن کے بھی چاہنے والوں سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

مختلف پھول

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سلیمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”کسی اجنبی مسکین کو اللہ کے لئے کچھ دینا صرف صدقہ ہے اور اپنے کسی عزیز و اقارب کو اللہ کے لئے کچھ دینے میں دو نیکیاں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ صدقہ ہے دوسرے یہ کہ وہ صلۂ رحمی ہے۔“ (مسلم)

اقوال زریں

● یہاں نہ کچھ کھونا ہے نہ پانا ہے۔ یہاں تو صرف آنا اور جانا ہے۔ دکھ کس بات کا؟

● موسم بدلنے کا وقت آجائے تو خود وقت کا موسم بدل جاتا ہے۔

● کل کے دعوے آج کی معذرت بن جاتے ہیں۔

● کبھی کبھی نیکی اس طرح آتی ہے جیسے بارش۔

● محنت ہمارے ہاتھ میں ہے اور نصیب اللہ کے ہاتھ میں۔ ہمیں اسی سے کام لینا ہے جو ہمارے ہاتھ میں ہے۔

موتی مالا

● کسی سے نیکی کرتے وقت بدلہ لینے کی توقع مت رکھو کیونکہ اچھائی کا بدلہ انسان نہیں اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

● ماضی کو بھولنے والا شخص سب سے پہلے اپنے دوست سے بے وفائی کرتا ہے۔ کیونکہ اسے دوست حال اور مستقبل میں نہیں بلکہ ماضی میں ملتے ہیں۔

● غلطی مان لینا فراخدلی کی نشانی ہے۔

● عقل مند وہ ہوتا ہے جو وقت کے مطابق باتیں کرے۔

جواہر پارے

● زندگی کا مقصد ذمہ داری ہے اور سب سے بڑی ذمہ داری اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ہے۔

● کسی دوسرے سے کیا ہوا وعدہ ٹوٹ جاتا ہے مگر اپنے دل سے کیا ہوا وعدہ کبھی نہیں ٹوٹتا۔

● لوگ سبھی اصول پرست ہوتے ہیں لیکن اپنے اپنے رنگ کے۔

● محبت اور جنگ یعنی محبت اور نفرت دونوں شدت کے جذبے ہیں۔ ان میں ایک لمحے کے لئے نظر اپنے پر نہیں آتی۔

شیخ سعدیؒ نے فرمایا

● اس کی ہمت پر قربان جو نیک کام اخلاص سے کرتا ہے۔

● حریص آدمی ساری دنیا لے کر بھی بھوکا ہے اور قانع ایک روٹی سے بھی پیٹ بھر سکتا ہے۔

● جو نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سننے کا شوق رکھتا ہے۔

● بخیل آدمی کی دولت اس وقت زمین سے نکلتی ہے جب وہ زمین کے نیچے چلا جاتا ہے۔

نیکی

● نیکی کرنے کے بعد اس کے اجر کی توقع انسان سے مت کرو کیونکہ اس کا اجر تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

نیکی کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

● نیکی وہ ساز ہے جس کی کوئی آواز نہیں ہوتی۔
● نیکی ایک ایسا بیج ہے۔ جس کا درخت سدا بہار ہوتا ہے۔
● نیکی وہ راستہ ہے جس پر انسانیت اپنے قدم جماتی ہے۔
● نیکی وہ پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔

قیامت کی نشانی

● مسلمانوں میں جھوٹ بولنے کی عادت عام ہوگی۔
● مسلمان مال دار ہوں گے مگر ان میں دین دار بہت کم ہوں گے۔
● مسلمان تعداد کے اعتبار سے بہت کثرت سے ہوں گے مگر اکثر بے جان ہوں گے۔
● لڑکوں کی پیدائش کم ہوگی، لڑکیاں کثرت سے پیدا ہوں گی۔
● شراب نوشی اور زنا کاری کثرت سے ہوں گی۔
● علم دین سے رغبت کم ہوگی، کنجوسی عام ہوگی۔
● دین کے راستے میں کوئی خرچ کرنا نہیں چاہے گا۔
● قتل کی وارداتیں بہت کثرت سے ہوں گی۔
● شراب کا نام بدل کر حلال کہا جانے لگے گا۔
● سود خوری عام ہوگی۔
● دولت وشہرت کی ہوس ہوگی۔
● حلال اور حرام کی تمیز مٹ جائے گی۔

عورت

● عورت ...... اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔
● عورت ...... دنیا کی آبادکاری اور دین داری میں مردوں کے ساتھ تقریباً برابر کی شریک ہے۔
● عورت ...... مرد کے دل کا سکون، روح کی راحت، ذہن کا اطمینان، بدن کا چین ہے۔
● عورت ...... دنیا کے خوبصورت چہرے کی ایک آنکھ ہے اگر عورت نہ ہوتی تو دنیا کی صورت کانی ہوتی۔
● عورت ...... آدم علیہ السلام وحضرت حوا کے سوا تمام مسلمانوں کی ماں ہے۔ اس لئے وہ سب کیلئے قابل احترام ہے۔
● عورت ...... کا وجود انسانی تمدن کیلئے بے حد ضروری ہے، اگر عورت نہ ہوتی تو مردوں کی زندگی جنگلی جانوروں سے بدتر ہوتی۔
● عورت ...... بچپن میں بھائی بہن سے محبت کرتی ہے۔ شادی کے بعد شوہر سے اور ماں بن کر اولاد سے محبت کرتی ہے۔

ایمان کی روشنی

● بندہ جب شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اور دیتا ہے۔
● دین کے خلاف کوئی بات ہو تو اس کے خلاف آپ کو غصہ آنا چاہئے۔ باقی آپ کو غصہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔
● ہمیشہ ہر مسلمان کے لئے بھلائی چاہنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ آپ کے ساتھ برائی بھی کرے تب بھی آپ اس کے ساتھ ہمیشہ بھلائی ہی کریں۔
● وہ مسلمان ہی کیا جو مشکلات کا مقابلہ نہ کرے۔
● ہر انسان دوسرے انسان کی ضرورت کا خیال رکھے تو عقائد کا

تضاد ختم ہو۔

● بدآدمی بدی نہ کرے تب بھی بد ہے اور نیک آدمی نیکی نہ کرے تب بھی نیک ہے۔

● اگر حال محفوظ ہو جائے تو سارا مستقبل محفوظ ہے۔

● بڑے بڑوں کی بڑی بڑی خدمت کرنے کی بجائے، چھوٹے لوگوں کی چھوٹی چھوٹی ضرورت پوری کرنی چاہئے۔

● اندیشہ امید سے ٹلتا ہے۔ امید، رحمت پر ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

زاویۂ نگاہ

● انسان کے کمال کی نشانی یہ ہے کہ اگر وہ پہاڑ کو چلنے کا حکم دے تو وہ چل پڑے۔

● ایسے فائدے سے درگزر کرو، جو دوسروں کے نقصان کا باعث بنے۔

● موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

● نیک عمل وہ ہے جو لوگوں سے بے نیاز ہو کر کیا جائے۔

● محبت ان سے رکھو جو نیکی کر کے فراموش کر دیں۔

● دماغ کی نشوونما علم حاصل کرنے سے ہوتی ہے۔

● جس جگہ پر اچھی باتوں کی قدر نہ ہو وہاں چپ رہنا بہتر ہے۔

● ترقی کا زینہ چڑھتے ہوئے لوگوں سے اچھے سلوک کرو نیچے اترتے ہوئے تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی۔

حضرت عائشہؓ کے اقوال

● مہمان کے لئے خرچ کرنا اسراف نہیں۔

● خیر یہی ہے کہ شر سے باز آ۔

● حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہو جائے، باطل کا پیروکار کبھی عزت نہیں پاتا چاہے چاند اس کی پیشانی پر نکل آئے۔

● بہترین خصلت زبان کی حفاظت ہے۔

● شکم سیری بیماری کی جڑ اور پرہیز ساری بیماری کا علاج ہے۔

رشتوںؑ کے آئینے میں

● ماں...... نرم اور گداز ہوا کا جھونکا۔

● باپ...... شفقت اور محبت کا دریا۔

● بھائی...... بہنوں کے لئے تحفظ کا نشان۔

● بہن...... ایثار اور چاہت کا پیکر۔

● بیٹا...... والدین کی آرزوؤں کا مرکز۔

● استاد...... قابل احترام، ہدایت دینے کا ذریعہ۔

● شاگرد...... ایک پیاسا سیکھنے کا طالب۔

● سب سے بڑی خیانت قوم کے ساتھ غداری ہے۔

● جھگڑا بڑھنے سے پہلے اس سے الگ ہو جاؤ۔

● اپنے آپ کو بہتر سمجھ لینا جہالت ہے۔ ہر آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہئے۔

● زندگی میں مایوسی سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت نہیں۔ اس سے بچو۔

اقوال عبرت

● گڑھوں میں اندھیرے جلدی پھیلتے ہیں جب کہ پربتوں پر سورج سب سے پہلے طلوع اور سب سے آخر میں غروب ہوتا ہے۔

● کسی کو اتنا تنگ مت کیجئے کہ وہ جواباً آپ کو تنگ کرنا شروع کر دے۔

● محبتیں چھینی یا وصول نہیں کی جاتیں، رویوں سے کشید کی جاتی ہیں۔

● آپ جنہیں بے وقوف سمجھ رہے ہوتے ہیں دراصل وہ آپ کی حرکتیں نظر انداز کر رہے ہوتے ہیں۔

● حیرت ہے اس بات پر کہ جو لوگ ہم سے اخلاقیات کا تقاضا کر رہے ہوتے ہیں وہ اس اصطلاح کے مفہوم سے خود قطعی نابلد ہوتے ہیں۔

● سارا دن ہجوم، شور، دنیا اور کار جہاں کے رہنے مگر رات آپ کے لئے آئینے کی طرح شفاف ہونی چاہئے کہ جس پر آپ کی پسند کے علاوہ کوئی عکس نہ ابھرے۔

زندگی

- زندگی نام ہے محبت کا۔
- زندگی نام ہے دوسروں کی خدمت کا۔
- زندگی نام ہے اپنے مالک کی وفاداری کا۔
- زندگی نام ہے دوسروں کے لئے زندہ رہنے کا۔

عظیم لوگ، عظیم باتیں

- موتی اگر کیچڑ میں گر جائے تو بھی قیمتی ہے اور گرد اگر آسمان پر بھی چڑھ جائے تو بے قیمت۔ (شیخ سعدیؒ)
- وہ تو اچھا ہوا بلی کے پر نہیں ہوتے۔ ورنہ اس دنیا میں چڑیوں کی نسل مٹ جاتی۔ (شیخ سعدیؒ)
- خوشامد کرنے والا اور اس کو سن کر خوش ہونے والا دونوں کمینے ہیں اور ایک دوسرے کو دھوکا دیتے ہیں۔ (شیکسپیئر)
- دوسروں کی خوشی اپنے زخموں کو تازہ کرتی ہے اور غم اپنے غموں کو ہلکا کرتا ہے۔ (فرینکلن)
- کامیابی کے دو اہم زینے "لگن" اور خود اعتمادی ہیں۔ (ہٹلر)
- اکثر کامیاب لوگوں کی شادی میں کامیابی نہیں ہوتی۔ (پال گیٹی)

توبہ

بنی اسرائیل میں ایک شخص بے حد گنہ گار تھا۔ اسے توبہ کا خیال آیا۔ لوگوں سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ فلاں عابد کے پاس جاؤ۔ اس نے عابد سے کہا کہ ننانوے قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ عابد نے کہا اس کی توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ اس شخص نے عابد کو بھی قتل کر دیا۔ اب مقتولوں کی تعداد پوری سو ہو گئی۔ لوگوں نے اسے مشورہ دیا کہ فلاں شخص کے پاس جاؤ کہ وہ بلند مرتبہ ہے۔ دوسرے عابد نے کہا کہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے بشرطیکہ یہ جگہ چھوڑ دو کہ تمہارے لئے فتنہ و فساد کی جگہ ہے، وہ شخص جگہ چھوڑ کر کہیں اور جا رہا تھا کہ راستے میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اب اس کے مرنے پر رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا۔ رحمت کا فرشتہ اسے جنت کی طرف اور عذاب کا فرشتہ دوزخ کی طرف لے جانے پر مصر تھا۔ حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ زمین کی پیمائش کیوں نہیں کر لیتے، زمین ناپی گئی تو پتہ چلا کہ صالحین کی طرف اس کا فاصلہ ایک بالشت زیادہ تھا رحمت کے فرشتے اسے جنت میں لے گئے۔ اس نے سچے دل سے توبہ کی تھی پس قبول ہوئی۔

معتبر اقوال

- اچھی صورت کے مقابلے میں اچھی سیرت کا مرتبہ بلند ہے۔
- نیک اولاد جنت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔
- وہ کبھی محتاج نہ ہوا جس نے میانہ روی اختیار کی۔
- گناہ پر اسرار انسان کی ہلاکت کا موجب ہے۔
- توبہ کرنا آسان، لیکن گناہ چھوڑنا مشکل ہے۔

منتخب اشعار

ایک مدت سے مری ماں نہیں سوئی یارو
میں نے ایک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے

●

قتل میں میرے وہ بھی شامل تھے
جن سے میرا لہو کا رشتہ ہے

●

اس کو پڑھو گے تو مجھ کو بھی سمجھ جاؤ گے تم
میں کتاب درد ہوں اور زندگی تفسیر ہے

●

درد پر بھی پیار آیا چوٹ بھی اچھی لگی
آج پہلی بار مجھ کو زندگی اچھی لگی

●

وقت کے پاس نہ آنکھیں ہیں نہ احساس نہ دل
اپنے چہرے پہ کوئی درد نہ تحریر کرو

●●

لڑکی بہت امیر تھی۔ اسے چاہنے والا نوجوان غریب لیکن دیانت دار اور راست گو تھا۔ لڑکی اسے پسند ضرور کرتی تھی لیکن اس سے زیادہ اس کے دل میں لڑکے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ وہ اس سے شادی کے لئے تیار نہیں تھی لڑکا بھی اس حقیقت سے آگاہ تھا۔ ایک روز وہ معمول سے کچھ زیادہ ہی اداس نظر آ رہا تھا۔

"تم ایک دولت مند باپ کی اکلوتی بیٹی ہو۔" لڑکے نے بات شروع کی۔

"ہاں......" لڑکی نے تسلیم کیا۔ "میں اپنے والد کی دولت اور جائداد کی اکلوتی وارث ہوں جس کی کل مالیت تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ روپے ہے۔"

"اور میں غریب ہوں۔" لڑکے نے ٹھنڈی سی آہ بھری۔

"بے شک۔" لڑکی نے دیانت داری سے کام لیا۔

"کیا تم مجھ سے شادی کروگی۔؟"

"ہرگز نہیں۔"

"مجھے معلوم تھا تم یہی جواب دوگی۔" لڑکا اداسی سے بولا۔

"تو پھر تم نے پوچھا ہی کیوں؟ لڑکی حیرت سے بولی۔

"بس...... میں صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ جب انسان کے ہاتھ سے ساڑھے پانچ کروڑ روپے جاتے ہیں تو وہ کیسا محسوس کرتا ہے۔" لڑکے نے ٹھنڈی سانس لے کر جواب دیا۔

●●

الماس نے کچھ غصے اور اداسی سے عالیہ کو بتایا۔ "ریاض کی محبت پر سے میرا یقین اٹھ گیا ہے۔ اس کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ کل میں نے اس سے پوچھا کہ اگر ایک طرف ایک کروڑ روپے رکھ دیئے جائیں اور دوسری طرف مجھے کھڑا کردیا جائے...... پھر اس سے کہا جائے کہ وہ دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرلے...... تو وہ کس کا انتخاب کرے گا......؟ تو معلوم ہے اس نے کیا جواب دیا؟"

"کیا جواب دیا؟" عالیہ نے کسی خاص تجسس کے بغیر پوچھا۔

"اس نے جواب دیا کہ وہ ایک کروڑ روپے کی رقم کا انتخاب کریگا" الماس نے روہانسے لہجے میں جواب دیا۔

"اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے۔؟" عالیہ سنجیدگی سے بولی۔ "اس نے سچ بھی بولا اور حقیقت پسندی سے بھی کام لیا۔"

"کیا مطلب؟" الماس نے حیرانی سے پوچھا۔

"بھئی اسے معلوم تھا کہ اگر ایک کروڑ روپے اس کے پاس ہوں گے تو تم خود بہ خود اسے مل ہی جاؤ گی۔" عالیہ نے اطمینان سے جواب دیا۔

●●

● نسیمہ "سحرش کو طلاق کیوں ہوئی۔؟"

ندرت "یہ تو کسی کو بھی معلوم نہیں۔"

نسیمہ "ہائے اللہ! کتنی بری بات ہے۔"

●●

بسم اللہ کی برکتیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم...... ایک ایسا کلمہ ہے جس سے منہ میں خوشبو پیدا ہو جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم...... ایک ایسا بول ہے جس کی موجودگی میں کوئی غم باقی نہیں رہتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم...... سے آفات اور مصائب دور ہوتے ہیں۔ یہ وہ کلمہ ہے جس کے پڑھنے سے عذاب ہٹادیا جاتا ہے۔

جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کرتا ہے، شیطان اس سے بھاگتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نوازش ہوتی ہے۔

چراغ راہ

● علم ایسا بادل ہے جس سے رحمت ہی رحمت برستی ہے۔

● عقل مند وہ ہے جو کسی چیز پر غرور نہ کرے۔

● بھلائی صرف بھلائی سمجھ کر کرو یہ نہ کہو کہ خدا اس کا اجر دے گا۔

● دوست کی دوستی پر اندھا دھند اعتماد نہ کرو کہ اس کا کردار دشمن سے بھی زیادہ کاری ہوتا ہے۔

● انسان وہ ہے جس کے وجود سے کسی کو خوشی نہ سہی تو کم از کم دکھ بھی نہ پہنچے۔

حلم؟

حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا "حلم کیا ہے؟"

آپ نے جواب دیا "حلم یہ ہے کہ اگر تم پر کوئی ظلم کرے تو تم اسے معاف کردو۔ کوئی تعلقات توڑے تو تم جوڑو۔ کوئی تمہیں محروم کردے تو تم نوازدو۔ انتقام کی بجائے عفو ودرگزر سے کام لو خطا کار سامنے آئے تو سوچو کہ اس کی خطا بڑی ہے یا تمہارا رحم اور غصے میں کوئی بھی ایسی بات نہ کرو کہ بعد میں تم کو ندامت ہو۔"

قسط نمبر ۸۶

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند۔

سورۂ طور

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ طور قرآن حکیم کی ۵۲ ویں سورت ہے۔ اس سورت کی بعض آیات کی بعض خصوصیات یہ ہیں۔

● اگر کوئی بچہ رات کو سوتے وقت ڈرتا ہو، چونکتا ہو یا رات کو روتا ہو تو ان آیات کو تانبے کی پلیٹ پر کندہ کر کے بچے کے گلے میں ڈال دیں اللہ کے فضل وکرم سے بچہ کا ڈرنا، چونکنا اور رونا موقوف ہوگا۔

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝

ان آیات کو باوضو لکھیں۔ اگر تانبے پر کندہ کرانا مشکل ہو تو سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ لیں۔ انشاء اللہ اس طرح بھی فائدہ ہوگا۔

● جو بچہ یا بڑا رات کو سوتے وقت دانت چبانے کا عادی ہو تو اس کے گلے میں ان آیات کو لکھ کر ڈالیں۔ انشاء اللہ اس بیماری سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝ وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ۝ فَوَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ۝ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝

● اگر کسی کا کوئی رشتہ دار گزر گیا ہو اور گزرنے کے بعد وہ خواب میں نہ آیا ہو اور وہ اس کو خواب میں دیکھنے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ اندھیری راتوں میں جو چاند کی ۲۱ ویں شب سے شروع ہوتی ہیں گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر ان آیات کو سو مرتبہ پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ كُلُّ امْرِیءٍ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ۝ اس عمل کو لگاتار تین دن تک کریں۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

اگر کسی کی آنکھیں دکھ رہی ہوں یا آنکھوں میں کوئی اور مرض پیدا ہو گیا ہو تو وہ ان آیات کو سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لے اور گیارہ دن تک اس پانی کو سرمہ کی سلائی میں تر کر کے اپنی آنکھوں میں لگائے۔ انشاء اللہ آنکھوں کی بیماری سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ۝

سورۂ طور کا نقش تمام امراض میں اللہ کے فضل وکرم سے مفید ثابت ہوتا ہے اور حصول غنا میں بھی مؤثر ہے۔ اس نقش کو برائے دفع امراض کالے کپڑے میں پیک کر کے اور برائے حصول غنا ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں اور اتوار کے دن پہلی ساعت میں لکھیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۳۵۴۶	۸۳۵۴۸	۸۳۵۵۲	۲۳۵۳۸
۸۳۵۵۱	۲۳۵۳۹	۸۳۵۴۴	۸۳۵۴۹
۲۳۵۴۰	۸۳۵۵۴	۸۳۵۴۶	۸۳۵۴۳
۸۳۵۴۷	۸۳۵۴۲	۲۳۵۴۱	۸۳۵۵۳

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۷

سیدنا فاتح صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچواں صفاتی نام فَاتِحٌ ہے۔اس کے معانی ہیں کھولنے والے کے۔یعنی وہ ذاتِ گرامی جو مشکلات کے پردے بفضل خداوندی کھول دیتا ہے اوراپنی امت کے لئے ہر مشکل کو آسانی میں بدل دیتا ہے اوراس سے مراد یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی جنت کا دروازہ کھولیں گے۔چنانچہ ایک روایت میں یہ آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اورفاتح بن کر کہوں گا دروازہ کھولو۔جنت کا دربان عرض کرے گا آپ کون؟ میں کہوں گا کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں دربان عرض کرے گا کہ مجھے آپ ہی کے لئے جنت کا دروازہ کھولنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔میں یہ دروازہ کسی اور کے لئے نہیں کھول سکتا تھا۔اس روایت کو امام مسلمؒ نے نقل کیا ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مشکل میں گرفتار ہو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا ورد کرے اور روزانہ کم سے کم سو مرتبہ اس کو پڑھنے کا معمول بنائے اوراس طرح پڑھے "سیدنا فاتح صلی اللہ علیہ وسلم"۔

● کسی بھی حاجت کے لئے اس اسم مبارک کو عشاء کی نماز کے بعد دوسو مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھنا چاہئے۔

● مطلوبہ مقاصد میں کامیابی کے لئے نماز تہجد کے بعد ایک ہزار مرتبہ گیارہ دن تک پڑھنا چاہئے۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے دشمنوں کے دل میں اس کی محبت پیدا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۴۸۹ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔انشاء اللہ دشمن مغلوب ہوں گے اور دشمنی سے باز آجائیں گے۔

● اگر کوئی شخص رات کو سوتے وقت اس اسم مبارک کی ایک تسبیح پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کے ایمان میں تقویت پیدا ہو اور اس کو زبردست روحانی قوت حاصل ہو۔اس اسم مبارک کی مداومت سے مخفی راز پڑھنے والے پر منکشف ہوجاتے ہیں۔

● اس اسم مبارک کے اعداد ۴۸۹ ہیں۔اس اسم مبارک کا نقش فتوحات کے لئے مشکلات کے حل کے لئے اور تسخیر خلائق کے لئے موثر ثابت ہوتا ہے۔اوراس نقش کی برکت سے ایمان ویقین میں اضافہ ہوتا ہے اور روحانی قوتیں حاصل ہوتی ہیں۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش، یا ذ ہو۔ان کے گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۴
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۱	۱۲۶
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۴	۱۱۹	۱۱۷	۱۲۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۵۹	۱۶۶
۱۶۵	۱۶۳	۱۶۱
۱۶۰	۱۶۷	۱۶۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷	۱۲۳	۱۲۱	۱۲۸
۱۲۹	۱۲۰	۱۲۶	۱۱۴
۱۲۴	۱۱۶	۱۲۷	۱۲۲
۱۱۹	۱۳۰	۱۱۵	۱۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۰	۱۶۵	۱۶۴
۱۶۷	۱۶۳	۱۵۹
۱۶۲	۱۶۱	۱۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸	۱۱۴	۱۲۲	۱۲۵
۱۲۱	۱۲۶	۱۲۷	۱۱۵
۱۲۳	۱۲۰	۱۱۶	۱۳۰
۱۱۷	۱۲۹	۱۲۴	۱۱۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۶۵	۱۶۰
۱۵۹	۱۶۳	۱۶۷
۱۶۶	۱۶۱	۱۶۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ح، ل، ع، خ، د، یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴	۱۱۹	۱۱۷	۱۲۹
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۱	۱۲۶
۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۲	۱۶۷	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۳	۱۶۵
۱۶۶	۱۵۹	۱۶۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان نقوش پر ۴۸۹ مرتبہ

"سیدنا فاتح صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر دم کردے تو ان نقوش کی قوت وتاثیر میں دوگنا اضافہ ہوجائے۔ عامل کو اپنا یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں کام اسی وقت بنتے ہیں جب رب العالمین کی مرضی ہو لیکن جب ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے برکت حاصل کرنا چاہیں گے اور بھروسہ مالک دوجہاں پر کریں گے تو مایوس اور ناکام ہونیکی کوئی وجہ نہیں۔ سرکار دوعالم محبوب رب العالمین ہیں اس لئے محبوب رب العالمین کے کسی بھی نام سے برکت حاصل کرنا عین دانش مندی ہے اور ایمان ویقین کی علامت بھی ہے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡

باتیں بڑے لوگوں کی

● سارے ملک کا بگاڑ ان تین گروہوں کے بگڑنے پر ہے۔ حکمران جب بے علم ہوں، عالم بے عمل ہوں اور فقیر بے توکل ہوں۔

(داتا گنج بخشؒ)

● اکیلا انسان محفوظ ہے، ہر گناہ کی تکمیل دوسے ہوتی ہے۔

(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

● تمام خوبیوں کا مجموعہ سیکھنا، عمل کرنا اور دوسروں کو سکھانا ہے۔

(حضرت غوث اعظمؒ)

● محتاجوں سے مہنگا مال خریدنا احسان میں داخل ہے اور صدقہ بہتر ہے۔ (امام غزالیؒ)

● دعوت قبول کرنے میں امیر اور غریب کا فرق مت کرو۔

(امام غزالیؒ)

● مکانوں کے بنانے میں عمر ختم کررہا ہے، رہیں گے دوسرے اور حساب دے گا تو۔

(حضرت غوث اعظم)

● عالم بے عمل، پارس پتھر کی طرح ہے جو اوروں کو سونا بناتا ہے۔ مگر خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

❁❁❁❁❁❁

عبرت ونصیحت

خدا تعالیٰ سے صلح رکھ کہ آخرت سلامت رہے اور لوگوں سے صلح رکھ کہ دنیا برباد نہ ہو۔

● حلم اور بردباری یہ نہیں کہ جب عاجز ہو تو کچھ نہ کہے اور جب قدرت پائے تو انتقام لینے میں ہاتھ دکھائے۔

● خدا تعالیٰ کے راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ بندہ اس کی تقدیر پر راضی ہو۔

● اہل بصیرت کے لئے ہر ایک نگاہ میں عبرت اور ہر ایک تجربے میں نصیحت ہے۔

● سب سے اچھا اور عملی شکریہ ہے کہ خداداد نعمتوں میں سے دوسروں کو بھی دے۔

● دیدہ ودانستہ غلطی قابل معافی نہیں ہوتی۔

● شکریہ میں کمی کرنے سے محسن لوگ نیکی کرنے میں بے رغبت ہوجاتے ہیں۔

● اگر کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو اس کے جواب میں لاعلم (میں نہیں جانتا) کہنا نصف علم ہے۔ اپنی لاعلمی کے اظہار کو بھی برا نہ سمجھو۔

● خواہش نفسانی کو علم کے ساتھ اور غضب کو حلم کے ساتھ مار ڈال۔

● انسان اس عمر پر کس طرح خوش ہوتا ہے جو گھنٹوں کے گزرنے سے گھٹتی جاتی ہے اور اس جسم کی سلامتی پر کیوں غرور ہوتا ہے جو جہاں بھر کی آفتوں کا نشانہ ہے۔

ہنر: جعل سازی کے جرم میں جیل پہنچنے والے ایک نئے قیدی سے جیلر نے کہا۔ "یہاں تمہیں کوئی نہ کوئی کام بھی کرنا پڑے گا۔ تمہیں کیا کام آتا ہے۔؟"

"سر! بس پریکٹس کے لئے دو دن دیدیں۔" قیدی نے درخواست کی "اس کے بعد جیل کے تمام افسران کے چیک میں سائن کیا کروں گا۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف وتعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت-/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام وخواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع ہو رہا ہے۔ قیمت-/40 علاوہ محصولڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر ''حرف آخر'' کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۴ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ھمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دو بار شائع ہو چکا ہے، اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دیئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعہ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آگیا ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روحانی ڈاک نمبر تین سو زائد خطوط کے جوابات قارئین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

خاص نمبر ۲۰۰۰ء خصوصی مضامین پر مشتمل ایک یادگار دستاویز جو عوام اور عاملین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت-/40 روپے

محبت نمبر ۲۰۰۴ء محبت اور تسخیر کے ایسے قیمتی فارمولے جو لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بھی آپ کسی سے حاصل نہیں کرسکتے سینکڑوں فارمولوں کو ''محبت نمبر'' میں جمع کردیا گیا ہے، عاملین کے لئے ایک دولت بے کراں۔ (قیمت-/80 روپے علاوہ محصول ڈاک)

روحانی مسائل نمبر ۲۰۰۵ء اس دنیا میں ہزاروں انسان ہزاروں طرح کے مسائل کا شکار ہیں، ان مسائل سے نجات پانے کے طریقے اور فارمولے اس نمبر میں نقل کئے گئے ہیں، استفادہ کرنے والوں کے لئے ایک لاجواب پیشکش۔ قیمت-/50 روپے علاوہ محصولڈاک

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی

قسط نمبر:۶

تفسیر سورۂ رحمٰن

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قرآن حکیم ایک اصولی کتاب ہے اس میں بے شمار حقیقتوں کا ذکر بطور اصول کر دیا گیا ہے تاکہ یہ اندازہ ہوسکے کہ انسانی ضروریات کے لئے رب العالمین نے کیسی کیسی نعمتیں پیدا کی ہیں۔ اس مختصر کتاب میں تمام حقائق کا تذکرہ مجملۂ امکان نہیں تھا۔ اس لئے ہر نوع کی چند چیزوں کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔ اب رہی اس نوع کی دیگر چیزیں تو ان کی انسان کی خود تحقیق وجستجو کرسکتا ہے اور انسان کو یہ تحقیق وجستجو کرنی چاہئے تاکہ یہ اندازہ ہوسکے کہ رب العالمین نے انسان کے لئے کیسی کیسی بیش بہا نعمتیں پیدا کی ہیں اور کیسے کیسے نفع بخش سامان اس کائنات کے اندر موجود ہیں۔ مثلاً مرجان اور موتی کا ذکر اس اصولی طور پر کر دیا گیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ بس یہ دو ہی نگینے انسانوں کے لئے مفید ہیں۔ بلکہ ان کا تذکرہ اس بات کی علامت ہے کہ نگینے بھی رب العالمین کی پیدا کردہ نعمتوں سے ایک نعمت ہیں اور ان کی افادیت دو اور چار کی طرح واضح اور مسلم ہے۔ جڑی بوٹیاں باذن اللہ مختلف بیماریوں میں فائدہ پہنچاتی ہیں۔ دیگر دوائیں بھی مرض کو باذن اللہ دفع کرتی ہیں مختلف خمیرے اللہ کی مرضی اور اذن سے انسانوں کو تقویت دیتے ہیں مختلف غذائیں اللہ کے حکم سے انسانوں کے لئے جزو بدن بن کر ذریعہ تندرستی اور وسیلۂ بقاءِ حیات بنتی ہیں اسی طرح مختلف پتھر اور نگینے بھی مختلف امراض اور مختلف ضرورتوں میں انسانوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور مختلف امراض ومصائب سے نجات کا ذریعہ بنتے ہیں اور بلاشبہ یہ سب کچھ اللہ کے اور اس کی مرضی سے ہوتا ہے کیونکہ اس کائنات میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو فی نفسہٖ موثر ہو اور جو فی ذاتہٖ انسانوں کے لئے نفع بخش بن سکے۔ نگینے اور پتھر بھی فی نفسہٖ موثر نہیں ہیں وہ بھی دواؤں اور غذاؤں کی طرح انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں اللہ کے حکم اور اس کی مرضی کے محتاج ہیں۔

نگینے اور پتھر تو بے شمار ہیں اور ان کی افادیت کا دائرہ بھی بہت وسیع ہے لیکن یہاں بطور تذکیر نعمت چند پتھروں کے چند فائدے یہاں بیان کئے جاتے ہیں تاکہ یہ اندازہ ہوسکے کہ اس کائنات کے پیدا کرنے والے نے اپنے بندوں پر کیسے کیسے احسانات کئے ہیں اور کن کن انعامات سے انہیں نوازا ہے۔

الماس جسے ہیرا بھی کہتے ہیں اس کے استعمال سے جسم صحت مند ہوتا ہے، روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے، دل سے خوف دنیا دور ہوتا ہے اور انسانی عزائم میں یہ نگینہ قوت اور پختگی عطا کرتا ہے۔

یاقوت، شیطانی وساوس سے محفوظ رکھتا ہے، روحانی قوت میں اضافہ کرتا ہے اس کے استعمال سے دل کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، یہ نگینہ جائز خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنتا ہے۔

نیلم پہننے سے جادو کے اثرات نہیں ہوتے۔ جسمانی امراض سے بھی یہ پتھر نجات دلاتا ہے۔

پکھراج مال ودولت میں اضافے کا ذریعہ بنتا ہے، دماغی سکون عطا کرتا ہے، شادی اور ازدواجی زندگی کی خوشیوں میں اضافہ کرتا ہے۔

مونگا، (مرجان) بچوں کی ضد اور رونے کو موقوف کرتا ہے، طبیعت میں انشراح پیدا کرتا ہے، چہرے کی بشاشت لاتا ہے۔

زرقون، دشمنوں پر غلبہ اور فتح عطا کرتا ہے عزت ودولت بڑھاتا ہے تعلقات میں سدھار پیدا کرتا ہے۔

زبرجد مصائب وآلام اور جسمانی امراض سے نجات دلاتا ہے اور دماغ کو تقویت بخشتا ہے۔

فیروزہ دل سے دنیا کے ہر خوف سے دور کرتا ہے، دشمنوں پر غلبہ عطا کرتا ہے، حادثات سے پہلے حادثات سے خبردار کرتا ہے اگر باذن اللہ راس آجائے تو انسان کو بام عروج تک پہنچا دیتا ہے۔

عقیق مال و دولت میں اضافے کا سبب بنتا ہے اس کے استعمال سے درد سینہ سے نجات ملتی ہے۔ غصے اور جھنجھلاہٹ کو ختم کرتا ہے۔

لہسنیا اگر بچوں کے گلے میں ڈالیں تو جنات کے اثرات اور نظر بد سے حفاظت ہوتی ہے برے خوابوں سے نجات ملتی ہے۔

اوپل محبت میں کامیابی لاتا ہے روح کو سکون دیتا ہے، چہرے پر شگفتگی لاتا ہے، جو لوگ پاک صاف محبت کے دور سے گزرے ان کو کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے۔

ترمری اس نگینے کے استعمال سے باہمی تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے، خواہ مخواہ بدگمانی اور سوء ظنی سے محفوظ رکھتا ہے۔

موتی، بینائی میں اضافہ کرتا ہے، دل کو سکون عطا کرتا ہے، عقل کو بڑھاتا ہے۔

دانہ فرہنگ، گردے کے امراض کو دفع کرتا ہے، مثانے کو تقویت دیتا ہے، گردے اور مثانے کی پتھری کو ریزے ریزے کر کے پیشاب کے راستے سے باہر نکالتا ہے۔

زمرد (پنا) دل اور معدے کو تقویت دیتا ہے، روحانی سکون عطا کرتا ہے وغیرہ۔ ان کے علاوہ اور بھی بے شمار نگینے اس دنیا میں موجود ہیں جو انسانوں کی مختلف ضرورتوں میں فائدہ اور تقویت پہنچاتے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی فضل بیکراں کی نشاندہی کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ بلاشبہ رب کائنات کو اپنے بندوں سے بے مثال محبت ہے اور اسی محبت کی وجہ سے اس نے ہزاروں قسم کی نعمتیں اس دنیا میں اُتاری ہیں ان نعمتوں کا جس کا ادراک اور علم ہو جائے وہ کیسے اپنے رب کی اور اس کے انعامات کی تکذیب کر سکتا ہے؟

اگلی آیت میں فرمایا گیا۔ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

اور اسی کے لئے کشتیاں جو بلند کی ہوئی ہیں سمندر میں پہاڑوں کی طرح۔ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اور جو کچھ زمین پر ہے سب فنا ہونے والا ہے صرف آپ کے رب کی ذات باقی رہے گی جو جلال و اکرام والا ہے۔ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ رب العالمین نے پہلے سمندر کو پیدا کیا جو پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور انسانی تحقیق کے مطابق اس دنیا کے تین حصوں میں پانی ہے اور صرف ایک حصہ خشکی پر مشتمل ہے۔ اس سمندر میں مچھلیاں پیدا کی گئی ہیں جو انسان کی خوراک بنتی ہیں اور اس سمندر سے اور بھی بہت سے فائدے ہیں علاوہ ازیں اس سمندر میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچنے کے لئے رب العالمین نے کشتیاں بنائیں اور پانی کے جہاز بنائے۔ یہ کشتیاں اور جہاں اتنے وسیع و عریض اور اتنے بلند ہوتے ہیں کہ جیسے کوئی پہاڑ یا کوئی چٹان ہو اور انسان کشتیوں میں بیٹھ کر پانی کا سفر تہہ کرتا ہے اور دوسرے مقامات میں جا کر نفع حاصل کرتا ہے چنانچہ سورہ بقرہ میں فرمایا گیا ہے۔ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ۔ کہ کشتیاں چلتی ہیں سمندر میں ان چیزوں کو لے کر جن میں انسانوں کے لئے نفع ہے۔ آج دبئی، امریکہ، افریقہ، سعودی عرب اور دیگر ممالک کا سفر لوگ پانی کے جہاز کے ذریعہ خود بھی سفر کرتے ہیں اور اپنا مال بھی ان جہازوں کے ذریعہ ڈھونڈتے ہیں اور نفع کماتے ہیں۔

ایک اور جگہ یہ ارشاد فرمایا گیا ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝

اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی ہم اس کے لئے خشکی اور سمندر میں اس کے لئے سفر کرنے کی سواریاں پیدا کیں اور پاکیزہ رزق کے سلسلے میں بنائے اور عزت و عظمت بخشنے والی ہزاروں چیزیں پیدا کیں۔ انسان ان سے اپنی ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے اور اس کو ان چیزوں کے استعمال سے عزت و عظمت بھی حاصل ہوتی ہے کیونکہ ان میں کی ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی اور ہر چیز کا وجود انسان کی عظمتوں کی قائل ہے۔

سمندر نہ صرف ہمارے سفروں کا راستہ بنتا ہے بلکہ ہمارے لئے بہترین اور مفید ترین غذا بھی فراہم کرتا ہے یہ سخت کھاری سمندری پانی کا جو منہ تک بھی نہیں جا سکتا۔ پینا تو در کنار اور اگر یہ پانی انسان کے بدن پر لگ جائے تو بدن میں کھجلی پیدا کر دے اس کھارے اور نمکین پانی میں رب العالمین تروتازہ مچھلیاں پیدا کی ہیں وہ مچھلیاں جن کا گوشت سب سے زیادہ لذیذ بھی ہوتا ہے اور مفید بھی۔

اس کے علاوہ سمندر اپنے دامن میں اور بھی بہت سے خزانے چھپائے ہے جو انسانوں کے لئے نفع کا باعث بنتے ہیں۔ سمندر ہی کی گہرائی میں مرجان کا درخت اُگتا ہے اور سمندر ہی کے دامن سے موتی اور عنبر پیدا ہوتے ہیں، نمک جیسی ضرورتوں اور قیمتی چیز سمندر ہی کے پانی سے

تیار ہوتی ہے اور بھی ہزاروں طرح کی نفع بخش چیزوں کو انسان سمندر کا سفینہ چیر کر برآمد کرتا ہے۔ یہ سب چیزیں اس ذات گرامی کی پیدا کردہ ہیں کہ جس نے اپنے بندوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھا ہے اور خواہشات کا بھی۔ ان سب چیزوں کو دیکھنے اور محسوس کرنے کے بعد بہت ہی ناقدرا اور احسان فراموش ہوگا وہ انسان جو اللہ کی پیدا کردہ ان نعمتوں کو جھٹلائے یا ان کی تکذیب کرے۔

اس کے بعد فرمایا کہ روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے سب فنا ہونے والا ہے اور باقی رہنے والی ذات صرف حق تعالیٰ کی ہے۔ یعنی فنا کے گھاٹ سبھی کو اُتر جانا ہے۔ کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس کو دوام نصیب ہو۔ ہر چیز عارضی اور وقتی ہے۔ خوشیاں بھی عارضی ہیں اور غم اور دکھ بھی۔ اسی طرح ہر جاندار اور ہر بے جان چیز بھی عارضی اور وقتی ہے۔ ایک دن اور ایک وقت سبھی کو ختم ہو جانا ہے۔ قرآن حکیم میں ایک اور جگہ یہ فرمایا گیا ہے۔ کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔ ہر چیز ہلاک ہو جانے والی ماسوا رب العالمین کی ذات کے۔ ایک وقت مقررہ پر انسان بھی وفات پا جاتے ہیں حیوان بھی اور دنیا کی وہ چیزیں جو انسان کی ضرورت بن کر انسان کے ارد گرد بکھری ہوئی ہیں۔ رب العالمین نے اپنی نعمتوں کا ذکر کر کے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ میری پیدا کردہ کوئی بھی نعمت اور کوئی بھی ایسی نہیں ہے کہ مجھے اس دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہو ہر چیز کی ایک عمر ہے اور عمر طبعی کو پہنچ کر ہر چیز فنا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خود وہ انسان بھی جس کے لئے ہزاروں طرح کی نعمتیں پیدا کی ہیں وہ بھی فنا ہو جاتا ہے۔ مثلاً انسان کا اپنا وجود بھی رفتہ رفتہ اور آہستہ آہستہ فنا کی طرف بڑھتا رہتا ہے۔ اس کے جسم کے اعضاء آہستہ آہستہ اپنی قوت کم کرتے رہتے ہیں۔ آہستہ آہستہ اس پر ضعف اور بڑھاپا طاری ہوتا رہتا ہے پھر ایک دن وقت موعود آ جاتا ہے اور انسان مٹی سے بنایا گیا تھا اور مٹی ہی مل جاتا ہے۔

نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے موت اور فنا کا ذکر کرنا بظاہر ایک عجیب سی بات ہے اور بظاہر یہ بات موضوع کے خلاف ہے۔ لیکن اگر ہم گہرائی میں جا کر سوچیں تو یہ بات موضوع سے ہٹ کر نہیں ہے، موت جسے ہم صرف ایک حادثہ سمجھتے ہیں وہ بھی ایک طرح کی نعمت ہی ہے۔ موت ہی کسی بھی چیز کا بدل اور جانشین پیدا کرتی ہے اگر انسان وفات نہ پاتا تو اس کے پس ماندگان کو اس کی جگہ پر بیٹھنے کا موقعہ نہ ملتا اسی طرح اگر اشیاء فنا نہ ہوا کرتیں تو دوسری چیزیں مہیا کرنے کی ضرورت نہ پڑتی اور ایک ہی چیز کو خواہ وہ کتنی بھی پرانی ہو جاتی اور گھس جاتی اسی کو انسان استعمال کرنے پر مجبور ہوتا۔ حق تعالیٰ نے موت جیسی حقیقت پیدا کر کے نئی نئی چیزوں کی پیدائش کا سلسلہ جاری کیا۔ اس حساب سے موت بھی ایک طرح کی نعمت ہے۔ نعمتوں کے ذکر کے دوران موت کا ذکر اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ یہ کائنات جو حق تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں سے بھری ہوئی ہے جہاں ہر ہر قدم پر ایک نعمت موجود ہے اور یہ کائنات اپنی تمام حقیقتوں کے ساتھ انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے اس سے دل لگا کر بیٹھ جانا اور اپنے انجام کو بھول جانا بندگی اور دانش مندی کے خلاف ہے کیونکہ نعمتوں کا وجود اپنی جگہ مسلم ہر ہر نعمت کی افادیت اپنی جگہ مسلم اور یہ بھی مسلم اور طے شدہ کہ اس دنیا کی ہر نعمت صرف اور صرف انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ زمین کے ذرے ہوں یا آسمان کے ستارے تمام چرند و پرند اور تمام جمادات و نباتات انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہر چیز خواہ وہ جاندار ہو یا بے جان انسان کی خدمت میں مصروف ہے۔ لیکن انسان کو ان چیزوں کے لئے نہیں پیدا کیا گیا۔ اِنَّ الدُّنْیَا خُلِقَتْ لَکُمْ وَاِنَّکُمْ خُلِقْتُمْ لِلْاٰخِرَه۔ دنیا بے شک تمہارے لئے پیدا کی گئی لیکن تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو، گویا کہ:

نہ تو زمیں کیلئے نہ آسماں کے لئے
جہاں ہے ترے لئے تو نہیں جہاں کے لئے

اس لئے نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ یاد دہانی بھی کرا دی گئی کہ اے انسان ان نعمتوں سے دل لگا کر نہ بیٹھ جانا یہ سب فنا ہونے والی ہے اور باقی رہنے والی وہی ذات ہے جس کی عبادت کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے اور چونکہ موت اور راہ فنا رب العالمین تک اور اس کے عرش تک پہنچنے کا ذریعہ بنتی ہے اس لئے یہ بھی ایک طرح کی نعمت ہے اور اس نعمت کی بھی تکذیب ممکن نہیں ہے۔ اگر آپ بہت زیادہ گہرائی سے کام لیں گے تو آپ کو یہ اندازہ ہوگا کہ موت بھی زندگی کی طرح ایک نعمت ہے۔ اگر موت نہ ہوتی تو نئی نسلوں کو بڑا بننے کا موقعہ نہ ملتا اور نہ وارثین اپنا جائزہ لینے کے بھی پوزیشن میں نہ آتے۔ یہ موت ہی ہے جو بزرگوں کو اپنے رب سے ملنے کا موقعہ فراہم کرتی ہے اور بچوں اور جوانوں کو کسی کا وارث اور کسی کا جانشین بناتی ہے۔ بُرے لوگ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو دنیا والوں کو ایک طرح کا سکون ملتا ہے اور اچھے لوگ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو ان کی اچھائی یاد آتی ہے اور اچھائی کی قدر ہوتی ہے اسلئے بجا طور پر عورت کو ایک نعمت سمجھنا چاہئے اور یہ نعمت بھی ایسی نعمت ہے کہ جس کی تکذیب ممکن نہیں ہے۔ (باقی آئندہ)

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/300 روپے

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے ——

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/500 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہو گئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں۔**

اعلان کنندہ:۔ روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند 24775 فون نمبر 22682

علم الاعداد

اگر آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ ہو اور آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد بھی ۴ ہو تو

آپ کی فطرت میں بے پناہ خوبیاں موجود ہیں۔ اگر آپ اپنے دماغ کا صحیح استعمال کریں تو آپ ترقی کی اعلیٰ منزلوں تک بہ آسانی پہنچ سکتے ہیں۔ آپ کے اندر نئی نئی چیزوں کو ایجاد کرنے کی بھی صلاحیت موجود ہے، آپ محنت کرتے ہیں اور آپ کے اندر لگن بھی موجود ہے، اس دنیا میں کسی بھی کامیابی کے لئے تین ہی چیزیں درکار ہوتی ہیں، ایک محنت، دوسرے لگن اور تیسرے دماغی صلاحیت جہاں یہ تینوں چیزیں جمع ہوں وہاں اللہ کا فضل ہو کر رہتا ہے اور قدرتی طور پر یہ تینوں چیزیں آپ کی ذات میں جمع ہیں اس لئے اللہ کا فضل آپ کے لئے قدم قدم پر موجود ہوگا اور آپ کو کامیابیوں سے ہمکنار کرائے گا۔

آپ کاروبار میں مزید ہمت پیدا کیجئے۔ تھوڑی سی باقاعدگی اور سنجیدگی آپ کو بام عروج تک پہنچا سکتی ہے۔

آپ کبھی کبھی تعصب کا شکار ہو جاتے ہیں جو ایک بری عادت ہے، اس عادت سے حتی الامکان خود کو بچائیں اور عناد و تعصب سے چھٹکارا حاصل کریں کیونکہ یہ برائی انسان کی فطری خوبیوں کا قتل کر دیتی ہے، محنت لگن کے باوجود بسا اوقات آپ غیر ذمہ داریوں کا مظاہرہ کر بیٹھتے ہیں اور خواہ مخواہ کے نقصانات اٹھاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ذرا سی غیر ذمہ داری بھی انسان کو ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کر سکتی ہے، آپ کے اندر بحث و مباحثہ کرنے کی اچھی صلاحیت موجود ہے اور آپ کا یہ مزاج ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث کرنے لگتے ہیں لیکن اس مزاج کی وجہ سے آپ کئی بار اچھے دوستوں سے محروم ہو جائیں گے اور اپنے رشتے بھی خراب کر لیں گے۔

آپ کے مزاج میں جذباتیت بھی ہے جو کبھی کبھی خون کے آنسو رلا سکتی ہے، کئی بار آپ جذبات کے سیلاب میں کسی تنکے کی طرح بہہ جاتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانوں کو زندگی گزارتے وقت کبھی کبھی دل سے بھی سوچنا چاہئے لیکن اتنا بھی نہیں کہ دل کی سوچ و فکر آپ کو کسی طوفان کی نذر کر دے اور عقل ہاتھ ملتی رہ جائے۔

آپ فطرتاً حساس ہیں اور معمولی معمولی باتوں پر اپنا دل توڑ بیٹھتے ہیں۔ اس دنیا میں حساس ہونا کوئی برائی نہیں۔ لیکن اتنا حساس ہونا کہ معمولی معمولی باتوں پر دل پریشان ہو جائے اور انسان چپ سادھ کر بیٹھ جائے اچھا نہیں ہے۔ بے شک بے حسی بہت بڑی برائی ہے لیکن زیادہ حساس ہونا بھی نقصان دہ ہے۔

آپ کے اندر فضول خرچی کا بھی مرض موجود ہے۔ یہ مرض آپ کو بہت سی الجھنوں میں مبتلا کر سکتا ہے، فضول خرچی کی وجہ سے آپ مقروض بھی ہو جاتے ہیں اور اکثر تنگ دست بھی بخل بری چیز ہے اور بخل انسان کو سماج میں ذلیل و خوار کرتا ہے لیکن فضول خرچی بھی کوئی اچھی عادت نہیں ہے انسان کو سخی اور فیاض ہونا چاہئے لیکن ایک حد تک۔ حد سے زیادہ کوئی بھی چیز صفت ہو کر بھی عیب بن جاتی ہے۔ دور اندیشی اس میں ہے کہ آپ فضول خرچی سے اپنا پیچھا چھڑائیں اور محتاط انداز میں خرچ کریں۔

مجموعی اعتبار سے آپ کی فطرت میں خوبیاں زیادہ ہیں لیکن سمجھداری کی بات یہ ہے کہ انسان اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کرے تا کہ اس کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے۔

علم الاعداد کے ذریعہ اپنی خوبیوں اور خامیوں کا ادراک کرنے کے بعد آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی خامیوں کی اصلاح کریں اور اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کریں تا کہ آپ کی شخصیت کا جادو سر چڑھ کر بول سکے اور اپنے ہم عصروں میں اور بھی زیادہ ممتاز ہو سکیں۔

(باقی آئندہ)

آدابِ استخارہ

حسب ذیل شرائط کا پورا کرنا اور ان آداب کا لحاظ رکھنا استخارے کے عمل کو مؤثر بنانے کا ضامن ہے۔

(۱) طہارت ظاہرہ

استخارہ کرنے سے پہلے لباس اور بدن پاک و پاکیزہ ہو اور بسم اللہ پڑھ کر تازہ وضو کرلیا جائے۔ خوشبو کا استعمال سونے پہ سہاگہ ہوگا۔ بقول شاہ ولی اللہؒ طہارت کا انشراح صدر سے گہرا تعلق ہے۔ جب کوئی شخص غسل وضو کرلیتا ہے، خوشبو لگالیتا ہے اور بدن اور کپڑوں سے نجاست کو دور کردیتا ہے تو اس کی طبیعت میں ایک خاص قسم کا سرور پیدا ہوجاتا ہے، اور اس کے دل کا کنول کھل جاتا ہے۔ یہ کیف و سرور ملکوتی صفت کا پرتو اور اسی کی میراث ہے۔

(۲) طہارتِ باطنہ

صفائی باطن اور پاکیزگی نفس کا خیال رکھنا استخارے میں ضروری ہے۔ علامہ المناوی کہتے ہیں کہ استخارہ توبہ کرنے، دل کو دنیاوی مشاغل اور نفسانی خواہشات سے خالی کردینے کے بعد کیا جائے۔

(۳) یقین محکم

استخارے کے برحق ہونے پر یقین محکم ہونا چاہئے۔ ہمیشہ حضور قلب اخلاص نیت اور اس عزم صمیم کے ساتھ استخارہ کرنا چاہئے کہ اس کے بعد جو کچھ واقع ہوگا اس پر شیوۂ تسلیم ورضا اختیار کروں گا اور اگر کوئی ہدایت ملے گی تو اس پر دل و جان سے کاربند ہوں گا۔

(۴) اللہ کی حمد وثنا

نماز استخارہ کے بعد اور دعائے استخارہ پڑھنے سے پہلے خدا کی حمد وثنا بیان کرنی چاہئے۔ اس غرض کے لئے کلمہ تمجید کم از کم تین بار پڑھ لینا مناسب ہوگا جو یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ٥

نماز استخارہ کے بعد استخارے کی دعا کے اول وآخر میں مستحب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے ساتھ رسول پاک ﷺ پر درود بھیجا جائے۔

(۶) لیٹنے کا مستحب انداز

مشائخ عظام کے نزدیک استخارہ اگر نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے کیا جائے تو بہتر ہے۔ سوتے وقت باوضو ہوکر، پاک صاف بستر یا مصلے پر سر قطب کی طرف کرکے اور منہ قبلہ کی طرف کرکے لیٹیں۔

(۷) مناسب اوقات

اوقات مکروہہ یعنی سورج نکلتے وقت، ڈوبتے وقت اور عین دوپہر کو استخارہ ہرگز نہیں کرنا چاہئے باقی ہر وقت اجازت ہے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄

استخارہ کا باب

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت تھی۔ جب کوئی اہم امور پیش آجاتا تو بذریعۂ استخارہ اپنے پروردگار سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ پھر جو بھی رہنمائی منجانب اللہ ہوجاتی تھی اسی پر عمل کیا کرتے تھے۔ ہمارے تمام اکابرین کا بھی یہی معمول رہا ہے کہ زندگی کے اہم ترین امور میں انہوں نے استخارہ کیا ہے اور پھر جو کچھ بھی رہنمائی استخارے کے ذریعہ انہیں حاصل ہوئی ہے، ظاہری نفع و نقصان کی پرواہ کئے بغیر وہ اس پر جم گئے ہیں اور انجام کار انہیں دولت سکون و راحت حاصل ہوئی ہے۔ استخارہ سنت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا کم فہمی، بے دینی، اور بدبختی کی بات ہے، معاملہ منگنی اور رشتے کا ہو، سفر کا ہو، کاروبار یا ملازمت کا ہو، کسی سے تعلقات قائم کرنے کا یا زندگی کا کوئی بھی اہم معاملہ ہو اس سلسلہ میں استخارہ کرنا چاہیئے۔ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں اللہ انہیں رسوائی اور پشیمانی سے بچاتا ہے اور ان کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔

نمازِ استخارہ کا مسنون طریقہ

نماز استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد سونے سے چند ساعت قبل دو نفل بہ نیت استخارہ پڑھے۔ اس کے بعد صرف ایک بار یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔ یہ دعا پڑھتے وقت جب ہٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے تو اپنے مقصد کی طرف دھیان رکھے۔ اس کے بعد کسی پاک، صاف بستر پر لیٹ جائے اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائے، رات کو خواب میں مقصد کے اچھے بُرے ہونے کے آثار ظاہر ہوں گے۔

(۱) کوئی بزرگ نظر آئیں گے جو واضح الفاظ میں مقصد کی اچھائی یا بُرائی بیان کریں گے۔

(۲) ممکن ہے کہ کوئی بزرگ نظر نہ آئیں تو پھر سفید یا ہرے رنگ کی، سرخ اور کالے رنگ کی کوئی چیز خواب میں نظر آئے گی۔ اگر سفید یا ہری کوئی چیز نظر آئے تو مقصد کے اچھے ہونے کی علامت ہے اور

اگر سرخ یا کالے رنگ کی کوئی چیز دکھائی دے تو مقصد کے بُرے ہونے کی نشانی ہے۔

(۳) ممکن ہے کہ خواب میں کچھ بھی نظر نہ آئے۔ لیکن صبح کو سو کر اٹھے تو کسی بات پر کام کرنے یا نہ پر دل جما ہوا ہو تو پھر جس طرف دل کا جھکاؤ اور جماؤ ہو اسی کو اشارۂ غیبی تصور کرے۔ اگر پہلی رات کامیابی نہ ہو تو لگاتار سات روز تک یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ سات روز میں کسی نہ کسی طرح غیب سے کوئی اشارہ ہوگا۔

بزرگوں اور عاملوں سے استخارے کے اور بھی بہت سے طریقے منقول ہیں۔ بالترتیب ہم ان سب کو یہاں نقل کئے دیتے ہیں۔ ان میں سے جو بھی طریقہ آسان محسوس ہو اسے عمل میں لایا جائے لیکن ان میں کوئی بھی طریقہ ایسا نہیں ہے جو مجرب اور مؤثر نہ ہو۔ راقم الحروف اس کتاب میں صرف ان ہی طریقوں کو نقل کر رہا ہے جو اس کے عمل میں آچکے ہیں اور اللہ نے ان کو اختیار کرنے میں ہر بار کامیابی عطا کی ہے۔

استخارہ ۱: بعد نماز عشاء بہ نیتِ استخارہ دو رکعت پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں جا کر ایک سو ایک مرتبہ "یَا عَلِیمُ" پڑھ کر اپنے مقصد کو ذہن میں رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں کامیابی ہوگی۔ اگر خدانخواستہ کامیابی نہ ہو تو تین رات تک مسلسل یہ عمل کرے۔ تیسری رات تک مقصد میں یقیناً کامیابی ہوگی۔ انشاء اللہ۔

استخارہ ۲: بعد نماز عشاء دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس اور دوسری رکعت میں سورۂ واللیل پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھے ہوئے ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائے انشاء اللہ پہلی ہی شب میں کامیابی حاصل ہوگی۔ مجرب ہے۔

اس نقش کو آتشی چال سے پُر کریں۔

۷۸۶

ص	م	ل	ا
ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ل	ا	ص	م

استخارہ ۳: مشکل امر میں یہ استخارہ بہتر ثابت ہوتا ہے۔ جس رات استخارہ کرنا ہو اس رات بعد نمازِ عشاء پہلے غسل کرے اور لباس بدلے اور ۶ رکعت نماز نفل ایک سلام سے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس سات مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ واللیل سات

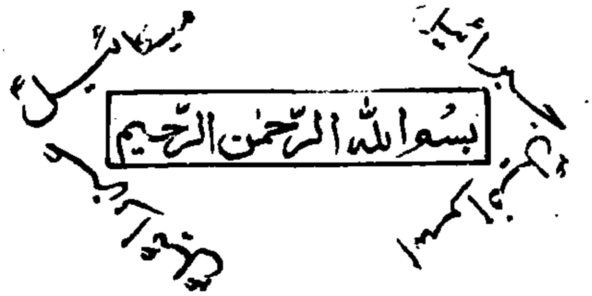
مرتبہ، تیسری رکعت میں سورۂ والضحیٰ سات مرتبہ، چوتھی رکعت میں سورۂ اَلَم نشرح سات مرتبہ، پانچویں رکعت میں سورۂ والتین سات مرتبہ اور چھٹی رکعت میں سورۂ قدر سات مرتبہ پڑھے۔ واضح رہے کہ ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا ہے۔ اور قعدہ کے بعد جب اٹھتا ہے تو سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ سے اگلی رکعت شروع کرنی ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۷ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَبَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَام وَرَبَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام وَرَبَّ اِسْحٰقَ عَلَیْہِ السَّلَام وَرَبَّ یَعْقُوْبَ عَلَیْہِ السَّلَام وَرَبَّ جِبْرَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَام وَرَبَّ مِیْکَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَام وَرَبَّ عِزْرَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَام وَمُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ۔ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیَ اللَّیْلِ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ۔

مقصد پورا ہونے پر حسب استطاعت راہِ خدا میں کچھ خیرات کر دے۔ یہ استخارہ آزمودہ ہے اور مجرّب ہے۔

استخارہ ۵: کسی امر میں جب معلومات کرنی ہو تو بعد نمازِ عشاء اول دو رکعت نماز ادا کریں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورۂ اخلاص، دوسری رکعت میں ۱۰۰ مرتبہ آیتِ کریمہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورۂ اخلاص اور سو مرتبہ آیتِ کریمہ پڑھے اور اول و آخر ۱۱-۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر بغیر کسی سے بات چیت کئے پاک صاف بستر پر دراز ہو جائے۔ اور دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ لیٹتے وقت اپنے مقصد کا خیال کر لے۔ انشاء اللہ تین راتوں میں اشارۂ غیبی سے سرفراز ہو گا۔ مجرّب ہے۔

استخارہ ۶: بعد نماز عشاء دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ اور درود شریف ۴۱ مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر یہ نقش بنائے۔



پھر دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر دائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور مقصد کو ذہن میں رکھے انشاء اللہ عالمِ خواب میں مثل بیداری کے جواب باصواب پائے گا۔ آزمودہ ہے۔

استخارہ ۷: سونے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح ۷ مرتبہ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح ۱۵ بار پڑھیں۔ نماز سے فارغ

ہونے کے بعد یہ دعا ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِعِلْمِکَ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ (یہاں اپنے مقصد کا تصور کرے) فَاَخْبِرْنِیْ یَاخَبِیْرُ وَعَلِّمْنِیْ یَاعَلِیْمُ۔
یہ دعا پڑھنے کے بعد کسی سے بات نہ کریں اور نہ ہی کچھ کھائیں پئیں اور نہ ہی کسی اور شغل میں مصروف ہوں بلکہ اس دعا کو پڑھتے ہی بستر پر دراز ہوجائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں بسائے ہوئے سونے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں صحیح بات دل پر منکشف ہوگی۔ خدانخواستہ پہلی شب میں کامیابی نہ ہو تو مزید دو راتوں میں یہی عمل دہرائیں۔ اللہ نے چاہا تو تیسری شب تک دل پر صحیح بات کا انکشاف ہوجائے گا۔
استخارہ ۸:- اپنے قارئین کے لئے ہم ایک ایسا استخارہ نقل کر رہے ہیں جسے اساتذہ نے ہمیشہ مخفی رکھنے کی کوشش کی ہے۔ کیوں کہ نااہل لوگ عملیات کے اہم رازوں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے بہتری تو اسی میں ہے کہ خصوصی اور زوداثر قسم کے اعمال کتابوں میں نہ چھاپے جائیں۔ لیکن ہم نے اس کتاب کو مرتب کرتے وقت یہ نیت کرلی تھی کہ ہم علم کے کسی بھی حصے کو اپنے قارئین سے پوشیدہ نہیں رکھیں گے۔ اس لئے ہم یہ قابلِ قدر استخارہ جو برائے نام مشقت طلب ہے ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ اس استخارے میں زکوٰۃ ضروری ہے۔ زکوٰۃ کے دوران عجیب وغریب احوال عامل کے قلب پر وارد ہوتے ہیں۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان عجائبات کا تذکرہ کسی سے نہ کرے۔
زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس نقش کو زعفران سے ایک ہزار نو سو اکتیس مرتبہ لکھے اور گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیا کرے۔ جتنے بھی روزانہ بآسانی لکھ سکے، لکھ کر روزانہ دریا میں ڈالے۔ دریا میں ڈالنے کا ایک وقت مقرر کرلے۔ مثلاً دن کے کسی حصے میں نقش لکھے اور عصر کے بعد جاکر دریا میں ڈال دے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کسی دن دریا میں ڈالنا ناغہ ہوجائے تو اگلے دن دونوں دن کے ڈال دے اور لکھنے میں ناغہ نہ کرے روزانہ حسب طاقت نقوش لکھتا رہے اور دریا میں ڈالتا رہے۔ یہاں تک کہ مذکورہ تعداد پوری ہوجائے۔ اس طریقے سے اس نقش کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔
اب زندگی میں جب بھی کسی کام کی خوبی یا عدم خوبی معلوم کرنی ہو تو اسی نقش کو ۱۴ مرتبہ لکھے۔ ۱۳ نقوش الگ کرلے اور ایک نقش کو تکیے کے نیچے رکھ کر سوجائے۔ انشاء اللہ پہلی رات میں مقصد حاصل ہوجائے گا۔ ورنہ پھر دوسری یا تیسری رات میں کامیابی ہوگی۔ کامیابی ہوجانے پر ۱۴ کے ۱۴ نقوش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے جس عامل نے زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو وہ دوسرے کو بھی ۱۴ نقش لکھ کر دے سکتا ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴۷	۶۳۹	۶۴۵
۶۴۱	۶۴۴	۶۴۶
۶۴۳	۶۴۸	۶۴۰

استخارہ کے لئے کوئی دن تاریخ مقرر نہیں ہے۔ جو شخص استخارہ کر رہا ہے اسے جب تک نیند نہ آئے یہ کلمات پڑھتا رہے۔ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ۔

استخارہ نمبر ۹:۔ بروز جمعرات یا پیر بعد نماز عشاء کسی ایسے مکان میں جس میں سفیدی ہوئے ایک ماہ سے زائد نہ ہوا ہو دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں پھر جائے نماز پر بیٹھ کر ۱۱ مرتبہ درود شریف اور مندرجہ ذیل دعا ۱۱ سو مرتبہ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر با طہارت ہی پر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلے ہی روز یا تیسرے روز دو مؤکل حالت بیداری یا حالتِ خواب میں حاضر ہوں گے اور سوال کا جواب دے جائیں گے۔ نماز استخارہ سے سونے تک کمرے کو لوبان کی دھونی سے معطر رکھنا ضروری ہے۔ اس استخارے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس دن استخارہ کرنا ہو اس سے تین دن پہلے سے ترک حیوانات اختیار کر لینا چاہیئے اور استخارہ کرتے وقت مکمل تنہائی ہونی چاہیئے۔

دعا یہ ہے۔ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ عَلَی الْخَیْرِ الْمُغَیَّبَاتِ اِقْضِ حَاجَتِیْ بِحَقِّ یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ۔

استخارہ نمبر ۱۰:۔ عشاء کی نماز کے بعد غسل کرے اور غسل کے بعد چار رکعات بہ نیت استخارہ ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔ پہلی رکعت میں بیس مرتبہ پڑھے۔ دوسری رکعت میں چالیس مرتبہ پڑھے، تیسری رکعت میں ساٹھ مرتبہ پڑھے، چوتھی رکعت میں اسی ۸۰ مرتبہ پڑھے اور پاک بستر پر لیٹ جائے۔ اور ایک ہزار مرتبہ "یا اللہ" پڑھے اور ایک ہزار "یا اللہ" پڑھنے کے بعد سو مرتبہ "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کہے۔ اس استخارے میں انشاء اللہ پہلی ہی شب میں یا ساتویں شب میں ایک بزرگ نمودار ہوں گے۔ جو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کریں گے۔ مجرب ہے۔

استخارہ نمبر ۱۱:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد بستر پر لیٹ کر سو ۱۰۰ مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔ "یَا هَادِیْ یَا خَبِیْرُ یَا مُبِیْنُ" سو مرتبہ یہ کلمات پڑھنے کے بعد صرف تین مرتبہ یہ کلمات زبان سے ادا کرے۔ اِهْدِنِیْ یَا هَادِیْ اَخْبِرْنِیْ یَا خَبِیْرُ بَیِّنْ لِیْ یَا مُبِیْنُ۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں جواب حاصل ہو گا۔

استخارہ نمبر ۱۲:۔ جمعرات کے دن ذیل کا نقش پہلے سے تیار رکھیں۔ رات کو باوضو سو جائیں اور ذیل کا نقش اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیں۔ ایک مرتبہ یہ عزیمت پڑھ لیں۔ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ط یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا مُبِیْنُ بَیِّنْ لِیْ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَبِحَقِّ یَا اللّٰهُ یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ یَا رَشِیْدُ یَا مُبِیْنُ۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں یا پھر تیسری رات میں جواب مل جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۱۱۵ھ ۱۱ ۱۱ م و

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

استخارہ ۱۳:۔ اللہ کے اسم ذاتی کا نقش مربع آتشی چال سے لکھے اور عطر لگا کر اسے تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ داہنی کروٹ لیٹے اور یہ عزیمت پڑھے اور لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے۔ یہاں تک کہ آنکھ لگ جائے۔ انشاء اللہ ایک بزرگ خواب میں آکر مقصد کی طرف اشارہ کریں گے۔ عزیمت یہ ہے۔ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ بِحَقِّ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اور نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵ آ۱۱۱ ۱۱ ۱۱

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

استخارہ ۱۴:۔ اس نقش کو جمعرات کے دن عروج ماہ میں تیار کریں۔ اور بوقتِ ضرورت عطر لگا کر تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات یا پھر تیسری رات میں کامیابی حاصل ہو گی اور مقصد کی طرف رہنمائی ہو گی۔ نقش یہ ہے۔

قابض ۵ آ۱۱۱ ھ ۱۱ ۱۱ ھ و قابض

۸	۱۱	۸۸۳	۱
۸۸۲	۲	۷	۱۲
۳	۸۸۵	۹	۶
۱۰	۵	۴	۸۸۴

یا قابض فلاں کام کرنا کیسا ہے؟ یا قابض

یہاں اپنا مقصد تحریر کریں۔

استخارہ ۱۵:۔ یہ استخارہ حضرت رابعہ بصریؒ کی طرف منسوب ہے۔ اس استخارے کی ترکیب یہ ہے کہ پیر کی رات یا بدھ کی رات، یا جمعرات کی رات یا جمعہ کی رات کو اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف

پڑھ لے اور دوران درود شریف کے ۲۱۴ مرتبہ یہ عزیمت پڑھے ۔ یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَابَصِیْرُ اَبْصِرْنِیْ یَاسَمِیْعُ اَسْمِعْنِیْ ۔ اس عزیمت کو پڑھ کر اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے اور سو جائے۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں جواب باصواب سے سرفراز ہوگا۔ مجرب ہے۔

استخارہ ۱۶:۔ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں یا جسے استخارہ کرنا ہو اسے لکھ کر دے دیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں رہنمائی حاصل ہوگی۔ مجرب اور زود اثر ہے۔

۷۸۶

ض	ب	ا	ق
۰	۱۰۱	۷۹۹	۳
۱۰۲	۳	۰	۷۹۸
۱	۷۹۷	۱۰۳	۲

استخارہ ۱۷:۔ قرآن حکیم کی آیت لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اس آیت کے اعداد ۶۷۸۰ ہیں۔ ان کا نقش حسب قاعدہ آتشی چال سے اس طرح تیار ہوگا۔

۷۸۶

۱۶۹۴	۱۶۹۸	۱۷۰۱	۱۶۸۷
۱۷۰۰	۱۶۸۸	۱۶۹۳	۱۶۹۹
۱۶۸۹	۱۷۰۳	۱۶۹۶	۱۶۹۲
۱۶۹۷	۱۶۹۱	۱۶۹۰	۱۷۰۰۲

عامل کو چاہیئے کو نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء یہ نقش زعفران وگلاب سے لکھ کر اس پر ایک سو ستر بار منقولہ آیت شریفہ پڑھ کر اس نقش پر دم کر دے پھر اس کو موم جامہ کے بعد سبز رنگ کے کپڑے میں حسب قاعدہ محفوظ کر لے۔ چالیس دن اس نقش پر ۱۷۰ مرتبہ یہی آیت پڑھکر کپڑے کے اوپر ہی دم کرتا رہے۔ چالیس دن میں اس کی زکوٰۃ پوری ہوگی ۔ اس کے بعد تا زندگی ستر مرتبہ مذکورہ آیت کا نمازِ عشاء کے بعد ورد رکھے کبھی ناغہ نہ کرے۔ کبھی بھول جائے یا کسی مجبوری سے نہ پڑھ سکے تو اگلے روز ظہر کی نماز کے بعد پڑھ لے۔ اس کے بعد جب بھی کسی مہم میں استخارہ کرنا ہو رات کو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت بہ نیت استخارہ ادا کرے اور جائے نماز پر بیٹھ کر ہی ایک سو ستر مرتبہ مذکورہ آیت پڑھکر تعویذ پر دم کرے اور اسے تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں کامیابی ہوگی۔ (واضح رہے کہ تعویذ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہے۔ تکیئے کے نیچے اس رات رکھنا ہے جب کسی معاملے میں استخارہ کرنا ہو)

استخارہ ۱۸: جب کسی معاملے میں استخارہ کرنا مقصود ہو تو اسم باری تعالیٰ "الرّحیم" کو لکھ کر تکیئے کے نیچے رکھے اور پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ بِبَرَکَتِہٖ ھٰذِہِ الْاِسْمِ فِی الْمَنَامِ مَا اُرِیْدُ۔ دعا صرف ایک بار پڑھے اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ انشاء اللہ پہلی شب سے ساتویں شب تک کامیابی حاصل ہوگی۔

استخارہ ۱۹: پندرہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور اول و آخر پندرہ پندرہ درود شریف پڑھے اور اس کا ایصالِ ثواب شیخ عبدالقادرؒ کو پہنچا دے۔ اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ اَخْبِرْنِیْ بِحَالِیْ پڑھ کر سو جائے اور اپنے مقصد کو ذہن رکھے۔ انشاء اللہ پہلی شب میں یا پھر دوسری یا تیسری شب میں کامیابی ہوگی۔ اس استخارہ کے لئے یہ شرط ہے کہ جس رات استخارہ کرنا ہو اس دن روزے سے رہے اور غسل کر کے نیا لباس پہنے۔ اگر نیا لباس موجود اور میسر نہ ہو تو جو عمدہ لباس مہیا ہو وہ پہن لے اور خوشبو کا استعمال کرے۔ مجرب ہے۔

استخارہ نمبر ۲۰: یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبُ یَا کَاشِفُ الْغَرَائِبُ گیارہ سو مرتبہ پڑھے اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر کسی سے بات کئے بغیر سو جائے۔ غسل کرنا، نئے کپڑے پہننا نئے موجود نہ ہوں تو عمدہ لباس پہننا اور خوشبو لگانا اس میں بھی شرط ہے۔ اس میں بھی کامیابی کا تین دن کے اندر رہے۔ انشاء اللہ!

استخارہ ۲۱: بعد نماز عشاء دو رکعت نماز بہ نیتِ استخارہ پڑھ کر اس کا ثواب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کو پہنچا دے اور اس کے بعد جائے نماز پر بیٹھ کر ہی سورۂ کوثر پندرہ مرتبہ پڑھے اور تین سو ساٹھ مرتبہ یہ کلمات زبان سے ادا کرے۔ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنَ الْحَالِ الْفُلَانِیْ۔ اس دوران مقصد کو ذہن میں رکھے۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں کامیابی نصیب ہوگی۔

استخارہ ۲۲: کاغذ کے دو ٹکڑوں پر ایک پر لکھے۔ اِفْعَلْ دوسرے پر لکھے لَا تَفْعَلْ اِفْعَلْ کے نیچے قرآن حکیم کی یہ آیت لکھے۔ یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْکُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَیْھِمْ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰہُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ وَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ لَا تَفْعَلْ کے نیچے قرآن کریم کی یہ آیت لکھے۔ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ پھر ان دونوں کی آٹے میں الگ الگ گولیاں بنا کر مٹی کے لوٹے میں ڈال دے اور ۲۰ مرتبہ یہ آیت پڑھے۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْھَا وَاللّٰہُ مُخْرِجٌ مَّا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ۔ انشاء اللہ اس دوران ایک گولی خود بخود اوپر ابھر آئے گی اسے اٹھا لے کھول کر دیکھے اگر اِفْعَلْ والی گولی ابھرے تو اس کام کے کرنے میں خیر ہے اور لَا تَفْعَلْ والی گولی ابھرے تو اس کام سے پرہیز کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ مجرب اور بارہا کا آزمودہ ہے۔

استخارہ ۲۳:۔ بعد نماز عشاء چار رکعت بہ نیت استخارہ اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ، دوسری رکعت میں سورۂ والتین، تیسری رکعت میں سورۂ قدر اور چوتھی رکعت میں سورۂ زلزال پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سورۂ زلزال کا نقش (جو پہلے سے لکھ کر رکھ لے) تکیئے کے نیچے رکھ کر سوجائے اور سونے سے پہلے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ الخَبَرَ کذا وکذا۔ کذا وکذا کی جگہ اپنا مقصد بیان کرے۔ یا اپنے مقصد کا تصور کرلے۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں رہنمائی حاصل ہوگی۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

سورۂ زلزال کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۴۹	۴۳۵۲	۴۳۵۶	۴۳۴۲
۴۳۵۵	۴۳۴۳	۴۳۴۸	۴۳۵۳
۴۳۴۴	۴۳۵۸	۴۳۵۰	۴۳۴۷
۴۳۵۱	۴۳۴۶	۴۳۴۵	۴۳۵۷

استخارہ ۲۴:۔ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر تکیئے کے نیچے سوجائے اور سوتے وقت یَاخَبِیْرُ یَاھَادِیُ یَامُبِیْنُ لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے یہاں تک کہ نیند آجائے۔ پڑھتے وقت اپنے مقصد کا خیال رکھے۔ انشاء اللہ صاف طور پر رہنمائی حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

رفیع الدرجات ذوالعرش

۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰
۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰
۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰
۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰
۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰
۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲
۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰
۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۲

یلقی الروح من امرہ

یوم التلاق یوم ہم بارزون

استخارہ ۲۵:۔ بعد نماز عشاء سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کریں کہ ہر "مبین" کو ۱۰۲ مرتبہ پڑھیں۔ سورۃ ختم ہونے کے بعد ۳۵ مرتبہ درود شریف پڑھ کر یہ دعا کریں۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ

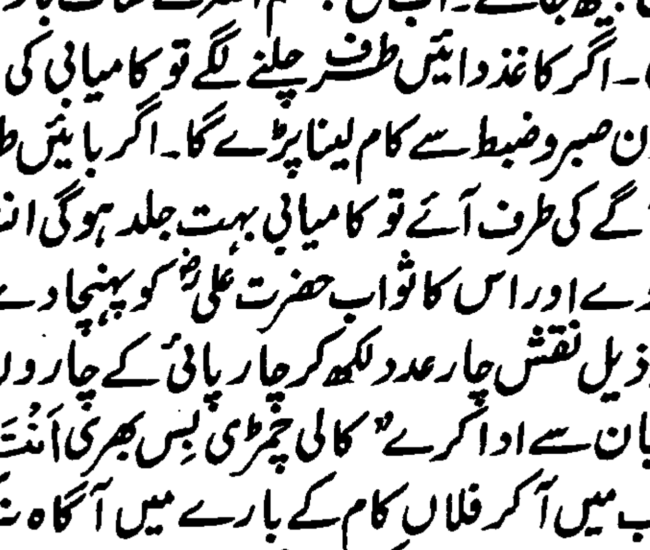
اِنْ کَانَ ھٰذَا الْاَمرُ خَیرًا فَارِنی بیاضًا اَوْخُضرَۃً فَاِنْ کَانَ شَرًّا فَارِنی سوداً اَوْحُمْرَۃً۔

دعا پڑھتے وقت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے اور فوراً سو جائے۔ اگر خواب میں سفید یا سبز چیز دکھائی دے تو اس کام میں خیر ہے اور اگر کالی یا سرخ چیز دکھائی دے تو اس کام سے پرہیز ضروری ہے۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

استخارہ ۲۶:۔ ایک کاغذ پر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ لکھ کر ایک طشت یا کونڈے میں پانی بھرے، دل میں یہ تصور کرے کہ فلاں کام کروں یا نہیں کروں؟ اس کاغذ کو بیچ طشت کے ڈال دے۔ اور خود طشت کے سامنے قبلہ رُخ بیٹھ جائے۔ اب مع بسم اللہ کے سات بار سورۂ فاتحہ پڑھے اس دوران کاغذ میں انشاء اللہ حرکت ہوگی۔ اگر کاغذ دائیں طرف چلنے لگے تو کامیابی کی بشارت ہے۔ اگر قبلہ رُخ جائے تو تب بھی کامیابی ہوگی لیکن کچھ دن صبر و ضبط سے کام لینا پڑے گا۔ اگر بائیں طرف چلے تو انکار سمجھے اور اس کام میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اگر آگے کی طرف آئے تو کامیابی بہت جلد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ استخارہ سے پہلے کچھ شیرنی بچوں کو تقسیم کردے اور اس کا ثواب حضرت علیؓ کو پہنچا دے۔ مجرب اور کامیاب استخارہ ہے۔

استخارہ ۲۷:۔ مندرجہ ذیل نقش چار عدد لکھ کر چارپائی کے چاروں پاؤں کے نیچے ایک ایک کرکے رکھ دے اور ۴۱ بار یہ کلمات زبان سے ادا کرے "کالی چمڑی بِس بھری اَنْتَ فی ۱ مری" آخر میں ایک بار کہے کہ اے ہمزاد اگر تو نے خواب میں آکر فلاں کام کے بارے میں آگاہ نہ کیا تو میں قیامت کے دن تیرا دامن پکڑوں گا۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب ہمزاد کی زبانی جواب باصواب ملے گا۔

نقش یہ ہے۔



استخارہ ۲۸:۔ اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہوگیا ہو اور معلوم نہ ہو کہاں ہے؟ کس حال میں ہے؟ تو اس استخارے کو کام میں لائیں۔ طریقہ یہ ہے کہ اول دو رکعت نماز بہ نیتِ استخارہ پڑھیں۔ (بعد نماز عشاء) اور دونوں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود چشتیہ پڑھیں اور ۱۰۰ مرتبہ یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبُ اَخْبِرْنِیْ درود شریف کے بعد پڑھیں اس

وقت مفرور کا تصور ذہن میں رکھیں ۔ انشاء اللہ مفرور خواب میں نظر آئے گا اور اپنے احوال سے خبردار کریگا۔
استخارہ ۲۹:۔ استخارے کیلئے یہ طریقہ بھی سہل ہے کہ بروز بدھ کو صبح چھ اور سات بجے کے درمیان مندرجہ ذیل نقش لکھ لے اور رات کو اس نقش کو خوشبو میں بسا کر تکیئے کے نیچے رکھ کر سوجائے اور یہ عزیمت پڑھے ۔ اول سورۂ فاتحہ ۱۱ مرتبہ، پھر آیت الکرسی ۱۱ مرتبہ اور اس کے بعد یہ دعا۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِی الْمَنَامِ مَا اُرِیْدُ بِحَقِّ سورۂ فاتحہ و آیت الکرسی و بحقّ نقش الٓمّٓصٓ واقض حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ولا آا ح ھ اا اا ھ

ص	م	ل	ا
ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ل	ا	ص	م

فلاں کی جگہ اپنا مقصد تحریر کرے۔
استخارہ ۳۰:۔ یہ استخارہ امام تصوف حضرت حسن بصریؒ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور بہت ہی زود اثر اور قابلِ بھروسہ ہے اور سہل بھی ہے۔ ناچیز نے بھی کئی بار اسے آزمایا ہے اور بروقت اس کی تاثیر سامنے آئی ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد دو رکعت بہ نیت استخارہ ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے۔ پھر ۳۶۰ مرتبہ "یَا سَلَامُ سَلِّمْ" کا ورد کرے اور ورد کے شروع و آخر میں ۱۱۔۱۱ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ بعدہٗ داہنی کروٹ سے لیٹ جائے اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔
ناچیز نے ضرورت پڑنے پر جب بھی اس طریقے سے استخارہ کیا ہے پہلی ہی شب میں کامیابی ہوئی ہے۔ لیکن اگر کسی کو پہلی شب میں کامیابی نہ ہو تو وہ مایوس نہ ہو اور لگاتار تین رات تک استخارہ کرتا رہے۔ انشاء اللہ تیسری شب تک کامیابی یقینی طور پر ہوگی۔
استخارہ ۳۱:۔ استخارہ کا یہ طریقہ بھی بعض صوفیا سے منسوب ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ عشاء کے بعد بہ نیت استخارہ دو رکعت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ۲۱ مرتبہ اور دوسری رکعت میں صرف ۱۱ مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت ایک سو پانچ مرتبہ اول و آخر ۱۱۔۱۱ مرتبہ پڑھے۔ عزیمت پڑھتے وقت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ نقش کے نیچے بھی اپنا مقصد تحریر کردے۔ انشاء اللہ پہلی رات سے تیسری رات تک کامیابی حاصل ہوگی۔
عزیمت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ بِبَرَکَۃِ ھٰذَا الْاِسْمِ یَا رَحِیْمُ فِی الْمَنَامِ مَا اُرِیْدُ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ر	ح	ی	م
۱۱	۳۹	۲۰۱	۷
۳۸	۸	۱۰	۲۰۲
۹	۲۰۳	۳۷	۹

استخارہ ۳۲:۔ عشاء کی نماز کے دو گھنٹے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں، اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس اور دوسری رکعت میں سورۂ والضحیٰ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل وظیفہ سو مرتبہ پڑھیں اور اپنے دائیں بازو پر سورۂ واللیل اور سورۂ والضحیٰ کا نقش باندھ کر اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات میں ورنہ دوسری یا تیسری رات میں کامیابی مل جائے گی۔

وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام۔

سورۂ واللیل اور سورۂ والضحیٰ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۳۹	۱۷۵۳	۱۷۵۰	۱۷۴۶
۱۷۵۱	۱۷۴۵	۱۷۴۰	۱۷۵۲
۱۷۴۴	۱۷۴۸	۱۷۵۵	۱۷۴۱
۱۷۵۴	۱۷۴۲	۱۷۴۳	۱۷۴۹

استخارہ ۳۳:۔ یہ استخارہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضؓ کی طرف منسوب ہے۔ اسے بھی استعمال میں لانے سے پہلے حضرت علیؓ کو ایصالِ ثواب کریں۔ سورۂ فاتحہ ۳۔۳ بار پڑھ کر ثواب پہنچا دیں۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ بعد نماز عشاء ۵ امرتبہ یَا مظھر العجائب ۱۱ مرتبہ یَا کاشف الغرائب اور ۹ بار درود شریف پڑھ کر آسمان کی طرف سر اٹھا کر پھونک ماریں۔ اس کے بعد استخارہ کی نیت سے دو رکعت کی نیت باندھیں۔ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد سورۂ فاتحہ شروع کریں۔ جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچیں تو اس کی تکرار کرتے رہیں۔ کم سے کم پانچ سو مرتبہ تک تکرار کریں۔ گنتی کی ضرورت نہیں ہے۔ اندازاً تکرار کرتے رہیں اور اس وقت خاص طور پر اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ اس دوران آپ کا چہرہ یا جسم دائیں یا بائیں طرف کو خود بخود گھوم جائے گا۔ چہرہ اور جسم اس قدر تیزی کے ساتھ گھومتا ہے کہ آپ روکنا چاہیں تو اس وقت رُکنا ممکن نہ ہوگا۔ اگر چہرہ یا جسم دائیں جانب گھومے تو کام کے کرنے کی طرف اشارہ ہے اور اگر بائیں جانب گھومے تو اس کام کے نہ کرنے میں خیر ہے۔ اشارہ پانے کے بعد نماز مکمل کرے۔

استخارہ ۳۴:۔ سوتے وقت بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندرونی حصے پر یہ طلسم لکھو۔ سلسلع اور لاتعداد مرتبہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پڑھتے رہو اور اپنے مقصد کا خیال رکھو یہاں تک کہ نیند

آجائے۔ انشاء اللہ خواب میں صاف صاف جواب ملے گا۔

استخارہ ۳۵: یہ استخارہ اکثر بزرگوں کے معمولات میں رہا ہے اور ناچیز نے بھی اسے آزمایا ہے۔ میں نے جب بھی اس طریقۂ استخارے کو اختیار کیا ہے مجھے الحمد للہ پہلی ہی شب میں کامیابی ہوئی ہے۔ ترکیب اس کی یہ ہے کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ یہ آیت پڑھو۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ط جمعہ کی نماز کے بعد یہی آیت ایک سو ایک مرتبہ پڑھو۔ عصر کی نماز کے بعد یہی آیت ۱۰۲ مرتبہ پڑھو۔ مغرب کی نماز کے بعد ۱۰۳ مرتبہ پڑھو۔ عشاء کی نماز کے بعد چار سو چھ مرتبہ پڑھو۔ ہر بار شروع و آخر میں ۳۔۳ مرتبہ درود شریف پڑھو۔ عشاء کے بعد جب اس آیت کو پڑھ لیں تو پھر نہ کسی سے بات چیت کریں۔ نہ کوئی کام کریں اور نہ ہی کچھ کھائیں پیئں۔ جب عشاء کے بعد اس آیت کو مذکورہ تعداد میں پڑھ لیں تو اللہ سے دعا کریں کہ مجھے فلاں کام کے سلسلے میں رہنمائی عطا کریں۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں رہنمائی حاصل ہوگی۔ بارہا کا آزمودہ ہے۔

استخارہ ۳۶: یہ استخارہ بہت ہی آسان ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ عشاء کے بعد جب سونے کا ارادہ کریں تو اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف اور درمیان میں ۲۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ لیں اور خدا سے دعا کریں کہ میں جس سلسلے میں پریشان ہوں اس بارے میں مجھے آگاہی بخشیں۔ انشاء اللہ رات کو خواب میں صورتِ حال منکشف ہوگی۔

استخارہ ۳۷: اگر کوئی شخص گم ہوگیا ہو یا مفرور ہو اور آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے تو آپ اللہ پر اور اس کی قدرتِ کاملہ پر پورا بھروسہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اسماء کسی کاغذ پر لکھ کر انہیں موم کے ساتھ باندھ کر پانی سے بھری ہوئی بالٹی میں ڈال دیں اگر وہ شخص زندہ ہوگا تو بالٹی میں سے ہنسنے کی آواز آئے گی۔ اور اگر مر گیا ہوگا تو بالٹی میں سے رونے کی آواز آئے گی۔

اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔ اور ان کو "تاج نامہ" کہا جاتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا رحیم یا عظیم یا احد یا صمدُ یا وتر یا سلام یَا عَالِمُ یا مومن یا مھیمن یا سمیع یا بصیر یا عالم یا واحد یا باطن یا علیم یا کبیر یا متکبر یا دلیل یا قوی یا عزیز یا متعز ز یا منان یا تواب یا باعث یا وارث یا مجید یا محمود یا معبود یا مودود یا ظاہر یَا بَاطِنُ یا اول یا آخر یا حیُّ یَا قیوم یا مجید یا واسع یا رفیع یَا ذوالقوۃ المتین یا سلطان برحمتك یا ارحم الراحمین۔

استخارہ ۳۸: بعد نمازِ عشاء سوتے وقت دائیں کروٹ لیٹ کر سورۂ واللیل، سورۂ والضحیٰ اور الم نشرح ہر ایک سورۃ ۷ مرتبہ پڑھے۔ اور یہ دعا بھی اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ۷ مرتبہ پڑھے۔ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ ھٰذَا فَرَجًا وَّمَخْرَجًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط انشاء اللہ خواب میں مقصد کے اچھے بُرے ہونے کا حال ظاہر ہوگا۔

استخارہ ۳۹: بعد نماز عشاء دو رکعت استخارہ کی نیت سے پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ۳۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور ۳۳۲ مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیل پڑھ کر اپنے مقصد کا خیال رکھتے ہوئے سوجائے۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی حاصل ہوگی۔

استخارہ نمبر ۴۰: ایک طریقہ یہ بھی بزرگوں سے منقول ہے کہ بدھ، جمعرات یا جمعہ کی شب میں بعد نماز عشاء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تین سو مرتبہ، اور سورۃ الم نشرح سترہ مرتبہ بمع بسم اللہ پڑھے اور پھر اپنے سینے پر دم کرلے اور دعا کرے کہ اے پروردگار جو میرے حق میں بہتر ہوگا وہ مجھے خواب میں دکھا دے۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ اس کے بعد بغیر کسی سے کلام کئے سوجائے۔ انشاء اللہ خواب میں صاف طور پر جواب ملے گا۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

استخارہ نمبر ۴۱: بعد نماز عشاء سوتے وقت دائیں پہلو پر لیٹ کر سورۃ واللیل اور سورۃ والضحیٰ ہر ایک سورۃ سات سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر یہ دعا سات بار پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ ھٰذَا فَرَجًا وَّمَخْرَجًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط انشاء اللہ پہلی ہی شب میں حق تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی حاصل ہوگی۔ اگر پہلی شب میں رہنمائی نہ ہو تو پانچ راتوں تک لگاتار یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ پانچویں شب تک لازماً پروردگار عالم کی طرف سے اشارہ ہوگا۔

استخارہ نمبر ۴۲: اب ہم ایک ایسا استخارہ نقل کر رہے ہیں جو ہمارے بے شمار اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ لیکن اس استخارے سے پوری طرح سے مستفیض ہونے کیلئے مندرجہ ذیل آیت کا خاص طریقہ سے ایک چلے تک ورد رکھنا ضروری ہے۔

آیت کریمہ یہ ہے۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمُ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط

اس آیت کریمہ کے ۶۷۸۰ اعداد ہیں۔ جن کا مربع نقش آتشی چال سے حسب قاعدہ یہ بنتا ہے۔

۷۸۶

۱۶۹۴	۱۶۹۸	۱۷۰۱	۱۶۸۷
۱۷۰۰	۱۶۸۸	۱۶۹۳	۱۶۹۹
۱۶۸۹	۱۷۰۳	۱۶۹۶	۱۶۹۲
۱۶۹۷	۱۶۹۱	۱۶۹۰	۱۷۰۲

نوچندی جمعرات کو بعد نمازِ عشاء یہ نقش آتشی چال سے پُر کرلیا جائے۔ جب نقش بھر لیں تو اس نقش پر ۷ امرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر دم کردیں اور اس کو اپنے تکیئے میں رکھ کر سوجائیں۔ اگلے دن بعد نماز عصر اس نقش کو آٹے میں گولی بنا کر کسی تالاب، نہر یا کنوئیں میں ڈال دیں۔ اگر روزانہ نقش پانی میں نہیں ڈال سکتے تو تین دن یا سات دن کے اکٹھی گولیاں بنا کر پانی میں ڈال دیں۔ لیکن ڈالیں

عصر کے بعد ہی۔ گولی ہر نقش کی فجر کی نماز کے بعد ہی بنالیں۔
نوچندی جمعرات سے شروع کرکے ہر رات بعد نماز عشاء نقش بھر کر اس پر ۷۰ مرتبہ مذکورہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کرتے رہیں، اور اس نقش کو فجر کی نماز سے فراغت کے بعد آٹے میں گولی بنا کر رکھ دیں۔ پھر خواہ روز کے روز پانی میں ڈالیں یا تین یا سات ڈالیں لیکن ہر نقش کی گولی اگلے دن فجر کے بعد ہی بنالیں اور ہر رات نیا نقش حسب قاعدہ بنا کر تکیئے میں رکھتے رہیں۔ چلہ پورا ہو جانے پر ۴۱ ویں دن ایک نقش مشتری کی ساعت میں بنا کر ہرے رنگ کے کپڑے میں تیار کرکے محفوظ کرلیں اور آیت کو ستر مرتبہ سونے سے پہلے ہر رات پڑھتے رہیں۔ اب جس دن کسی بھی سلسلے میں استخارہ کرنا مقصود ہو تو دو نفل نماز پڑھیں۔ ایک سو ستر مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں اور وہ نقش جو آپ کے پاس محفوظ ہوگا اسے تکیئے کے نیچے رکھ کر سوجائیں اور مقصد کا خیال رکھیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں کھلے طور پر بشارت ہوگی۔

استخارہ ۴۳:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت کریمہ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ط اور ایک بار سورۂ کافرون بھی پڑھو۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت کریمہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ط اور ایک بار سورۂ اخلاص بھی پڑھو۔ نماز سے فارغ ہو کر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا ایک مرتبہ پڑھو اور کسی سے بات چیت کئے بغیر سوجاؤ۔
دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ يَا حَبِيْبَ كُلِّ حَبِيْبٍ يَا مُغِيْثَ كُلِّ مُغِيْثٍ يَا كَافِيْ يَا مُكْفِيْ يَا مَنْ هُوَ بِجَمِيْعِ الْخَلْقِ كَافِيْ اِكْشِفْ لِيْ مَا فِيْ نَفْسِيْ مخفی بحق الْقَلَمِ وَاللَّوْحِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ وبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم القرشی اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ عاجلہ واجلہ فارنی بیاضا اَوْ خُضْرَةً اَوْ مَاءً جَارِيًا وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ فَارِنِيْ سَوَادًا اَوْ دُخَانًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ اگر خواب میں سفیدی یا سبز چیز نظر آئے یا دریا وغیرہ نظر آئے تو سمجھو کہ کام میں بہترائی ہے اور اگر کالی چیز یا دھواں نظر آئے تو سمجھو کہ کام میں خیر نہیں ہے۔ لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔
خط کشیدہ الفاظ جب زبان سے ادا ہوں تو اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔

استخارہ ۴۴:۔ جمعرات کے دن روزہ رکھو۔ عشاء کے بعد غسل کرو اور خوشبو لگاؤ پھر دو رکعت نفل پڑھو اور پندرہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو پہنچاؤ، پھر بستر پر لیٹ کر اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے گیارہ سو مرتبہ اخبرنی بحالی پڑھ کر سوجاؤ۔ انشاء اللہ رہنمائی حاصل ہوگی۔

استخارہ ۴۵:۔ سوتے وقت بائیں انگوٹھے کے ناخن پر یہ طلسم لکھیں۔ سلسلہ اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے لاتعداد مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ۔ اور سو جائیں۔ انشاء اللہ غیب سے اشارات ہوں گے۔ (یہی استخارہ گزشتہ صفحات میں دوسرے طریقہ کے ساتھ بھی درج ہوا ہے)

استخارہ ۴۶:۔ مندرجہ ذیل اسماء بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھ کر سو جائیے اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ انشاء اللہ خواب میں کوئی شخص آکر سوال کا جواب دے جائے گا۔

اسماء یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط بسم اللہ لهت هت يهت يهعت لهب الهب یا اللہ تون۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

استخارہ ۴۷:۔ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھنے کے بعد اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ حق تعالیٰ عالم الغیب ہے اور وہی تردّدات سے یقین کی طرف لے جانے والا ہے۔ آنکھیں بند کر کے دو شہادت کی انگلیوں کو ایک دوسرے کی طرف لے جاؤ۔ اگر دونوں انگلیوں کے سرے مل گئے تو یقین کر لو کہ جس کام میں رہنمائی درکار تھی وہ بے شک کار خیر ہے اور اس کے انجام دینے میں کوئی خرابی نہیں۔ اور اگر انگلیوں کے سرے نہ ملے تو یہ بات دل میں جما لو کہ جس کام کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کی تھی اس کا انجام دینا آپ کے لئے مفید نہیں ہوگا۔ اس لئے اس کام سے اجتناب کرنے میں عافیت ہے۔

استخارہ ۴۸:۔ شب جمعہ کو دو رکعت نفل پڑھیں اس کا ثواب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی تمام امت کو پہنچائیں۔ اس کے بعد ۲۷ مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاغْفِرْ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر ستر مرتبہ یہ پڑھیں۔ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ط اس کے سو مرتبہ یَا عَلِيْمُ عَلِّمْنِیْ۔ سو مرتبہ یَا خَبِيْرُ اَخْبِرْنِیْ۔ سو مرتبہ یَا مُبِيْنُ بَيِّنْ لِیْ۔ سو مرتبہ رَبِّ اشْرَحْ صَدْرِیْ۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں صحیح رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۴۹:۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور دو سو مرتبہ یہ پڑھیں۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

اس کے بعد سو مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا حَیُّ یَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں آگاہی ہوگی۔

استخارہ نمبر ۵۰:- عشاء کے بعد تازہ وضو کر کے پاک صاف لباس پہن لیں اور داہنی کروٹ پر لیٹ کر قبلہ رُو ہو کر سورۂ والشمس، سورۂ واللیل، سورۂ والتین اور سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر اپنے رب سے التجا کریں کہ وہ مطلوبہ مقصد میں رہنمائی کریں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں یا پھر سات راتوں کے اندر اندر رہنمائی حاصل ہو جائے گی۔ یہ استخارہ پیرانِ پیر حضرت مخدوم علی صابر کلیریؒ کی طرف منسوب ہے اور مجرّب ہے۔

استخارہ نمبر ۵۱:- عشاء کے بعد صاف ستھرے لباس میں تازہ وضو کر کے رو بہ قبلہ لیٹ جائیں اور سورۂ والشمس، سورۂ واللیل، سورۂ والتین اور سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھ کر یہ دعا ایک بار پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ تین راتوں کے اندر اندر صحیح جواب مل جائے گا، دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ (یہاں اپنے مقصد کا ذکر کریں) وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ اِلٰی اِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ۔

استخارہ نمبر ۵۲:- یہ استخارہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کی شب میں لگاتار تین راتوں تک کرنا چاہیئے۔ طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد جب سونے کا ارادہ کریں تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تین سو مرتبہ پڑھیں پھر سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ سترہ۱۷ مرتبہ پڑھیں اور اپنے سینے پر دم کر لیں۔ اس کے بعد یہ دعا کریں کہ اے غیب کے جاننے والے فلاں کام میں میری صحیح رہنمائی فرما دیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ اور پھر استخارہ کی وہ دعا پڑھیں جو حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ اور جو استخارہ ۱ میں ذکر کی گئی ہے۔

تین دن تین رات گزر جانے کے بعد اپنے دل کی حالت پر غور کریں۔ دل کا رجحان جس جانب بھی ہو جائے اس کو اللہ کی طرف سے رہنمائی سمجھیں۔

استخارہ نمبر ۵۳:- استخارہ کرنے والا کسی کاغذ پر اسم "الرحیم" لکھے اور اپنے تکیئے کے نیچے رکھ لے اور باوضو ہو کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ بِھٰذَا الْاِسْمِ الْمُکَرَّمِ (یہاں اپنے کام کا ذکر کریں۔ مثلاً ھٰذا سفر، ھٰذا النکاح، ھٰذا الخطبۃ، ھٰذہِ المقدمہ وغیرہ) مَا یَکُوْنُ وَمَا یَؤُلُ۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں صحیح رہنمائی ہو جائے گی۔

استخارہ نمبر ۵۴:- اکابرین نے اسم الٰہی "الرّحیم" کے ذریعہ استخارہ کا ایک طریقہ یہ بھی لکھا ہے کہ اس اسم کو لکھ کر اپنے تکیئے کے نیچے رکھ لیں۔ اور دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھ کر سو مرتبہ "یَا رَحِیْمُ" پڑھ کر سو جائیں اور اپنے مقصد کا خیال اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں جواب ملے گا۔ لیکن اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس طریقے میں کامیابی اس شخص کو ملتی ہے جس نے "الرّحیمؔ" کی زکوٰۃ ادا کی ہو۔

اور اس زکوٰۃ کا طریقہ بغرض استخارہ یہ ہے کہ گیارہ سو مرتبہ اس اسم الٰہی کو لگاتار ۱۱ دن تک پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ ۱۱ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد مذکورہ طریقے سے استخارہ کریں۔

استخارہ ۵۴:۔ جمعرات کے دن نفلی روزہ رکھیں اور جمعہ کی رات کو تازہ غسل کر کے پاک صاف لباس پہن کر پندرہ مرتبہ درود شریف پڑھکر اس کا ثواب شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو پہنچائیں۔ اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ اَخْبِرْنِیْ بِحَالِیْ پڑھ کر سو جائیں اور اپنے مقصد کا خیال اپنے دل میں رکھیں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

استخارہ ۵۵:۔ عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر گیارہ سو مرتبہ یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبِ وَکَاشِفُ الْغَرَائِبِ پڑھ کر مصلے ہی پر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں صحیح رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۵۶:۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس کا ثواب حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کو پہنچادیں۔ اس کے بعد سورۂ کوثر ۱۵ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد ۳۶۰ مرتبہ یَارَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنَ الْحَالِ اور اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل کر سو جائیں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

استخارہ ۵۷:۔ پیر کی شب یا جمعرات کی شب میں یہ استخارہ کریں۔ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور ہر رکعت میں ایک ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر تین سو ساٹھ مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَاسَلِیْمُ سَلِّمْنِیْ۔ پھر ایک سو ایک بار یہ پڑھیں۔ یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَابَشِیْرُ بَشِّرْنِیْ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَامُبِیْنُ بَیِّنْ لِیْ۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

استخارہ ۵۸:۔ سورۂ فاتحہ ایک بار، سورۂ ناس تین بار، سورۂ فلق تین بار، سورۂ اخلاص ۳ بار سورۂ کافرون تین بار، اور سورۂ نصر ۲۵ بار پڑھیں۔ پھر لاتعداد مرتبہ درود شریف پڑھتے رہیں۔ یہاں تک کہ آنکھ لگ جائے۔ درود شریف پڑھتے وقت دائیں کروٹ پر لیٹ جائیں اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیں اور اپنا مقصد اپنے ذہن میں رکھیں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

استخارہ ۵۹:۔ عشاء کی نماز کے بعد اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھ کر ایک سو ایک مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ط

استخارہ ۶۰:۔ تین راتوں تک بعد نماز عشاء ۱۴۱ مرتبہ "یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" پڑھ کر سو جائیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ تین راتوں کے اندر اندر مطلوبہ مقصد میں صحیح رہنمائی حاصل ہوگی۔

استخارہ ۶۱:۔ مشائخ نقشبند کا معمول یہ ہے کہ جب کوئی شخص مرید ہونے کے لئے آتا ہے اسکو

تاکید کرتے ہیں کہ تین راتوں تک استخارہ کرو۔ اگر استخارہ اس کے حق میں ہو تو اس کو بیعت کر لیتے ہیں ورنہ انکار کر دیتے ہیں۔

طریقہ یہ بتاتے ہیں کہ رات کو سونے سے پہلے تازہ وضو کر کے ایک سو ایک مرتبہ صدق دلی کے ساتھ یہ کلمات پڑھیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اس کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار سورۂ کٰفرون پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو ایک بار تیسرا کلمہ پڑھیں اس کے بعد سو جائیں۔ اس کے بعد اگر پیر سے عقیدت جوں کے توں ہے یا اس میں اضافہ ہوا ہے تو سمجھ لیں بیعت کی طرف اشارہ ہے۔ اگر عقیدت میں کوئی کمزوری پیدا ہوئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ ابھی مرید ہونے کا ارادہ کرنے والا اس لائق نہیں ہے۔ یہ استخارہ بطور خاص مریدی کے لئے ہے اور اس استخارہ کے ذریعہ پہلی ہی رات میں کامیابی مل جاتی ہے۔

استخارہ ۶۲:۔ عشاء کی نماز کے بعد چھ رکعات نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ دو رکعت کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والتین، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر، پانچویں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال، چھٹی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی کاغذ پر یہ عبارت لکھیں۔

بَرَاۃٌ اِلٰی رَبِّ الْجَلِیْلِ الْوُدُوْدِ الْکَرِیْمِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ الْمُتَکَبِّرِ مِنْ عَبْدِہٖ فلاں (یہاں اپنا نام لکھیں) اَلْفَقِیْرِ الذَّلِیْلِ الْمُحْتَاجِ الْبَائِسِ السَّائِلِ الْمُضْطَرِّ الَّذِیْ لَمْ یَجِدْ لِحَاجَتِہٖ سِوَاکَ یَطْلُبُ وَیَرْغَبُ مِنْکَ حَاجَۃً (یہاں اپنی حاجت اور مقصد لکھیں) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَلَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتٰبِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِہٖ عِلْمَ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّبَیَانًا شَافِیًا وَّاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ (یہاں اپنی جو بھی حاجت یا مقصد ہو اس کا ذکر کریں)، اور اس کاغذ کو اپنے تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔

استخارہ ۶۳:۔ استخارہ کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ نمازِ عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد پاک صاف بستر پر لیٹے اور قبلہ کی طرف اپنا منہ کر کے اَلنُّوْرُ الظَّاھِرُ الْبَاسِطُ اس وقت تک لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے جب تک نیند نہ آجائے اور پڑھتے وقت اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھے۔ انشاء اللہ خواب میں صحیح رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۶۴:۔ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ جس کاروبار میں ہم پیسہ لگانا چاہتے ہیں اس میں فائدہ ہوگا یا نقصان؟ یا اگر ہم کسی کو شریک کاروبار کرنا چاہتے ہیں تو یہ شرکت مفید رہے گی یا مضر؟ تو اس

کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد لگاتار سات راتوں تک "یَا خَبِیْرُ" گیارہ ہزار مرتبہ پڑھیں اور بغیر سے بات کیے سو جائیں۔ انشاء اللہ اس دوران یا پھر ساتویں شب میں صاف طور پر رہنمائی ہو جائے گی۔

استخارہ ۶۵:۔ اگر کسی رشتے کے بارے میں معلوم کرنا ہو کہ کیسا ہے؟ کرنا چاہیئے یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ سات دن تک کسی بھی خلوت میں ۸۴۸۲ مرتبہ "یَا خَبِیْرُ" پڑھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ کسی بھی شب میں رشتے کے بارے میں رہنمائی مل جائے گی۔

استخارہ ۶۶:۔ کسی بھی نئے کام کے بارے میں اگر معلومات حاصل کرنا چاہیں کہ اس کام میں خیر ہوگی یا نہیں۔ تو "یَا رَشِیْدُ" ۱۲ راتوں تک ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ اس دوران خواب میں واضح طور پر یہ اشارہ ہو جائے گا کہ اس کام کو کرنا چاہیئے یا نہیں۔ ؟ اگر تکیئے کے نیچے یارشیدُ کا نقش لکھ کر رکھ لیں تو اور بھی مفید ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸	۱۲۱	۱۲۴	۱۲۱
۱۳۳	۱۲۲	۱۲۷	۱۳۲
۱۲۳	۱۳۶	۱۲۹	۱۲۶
۱۳۰	۱۲۵	۱۲۴	۱۳۵

استخارہ ۶۷:۔ "یَا عَلِیْمُ" کا نقش مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائیں اور اس کو تکیئے کے نیچے رکھ لیں۔ جمعہ کا دن گزرنے کے بعد جو رات آئے اس رات سے عمل کی شروعات کریں اور روزانہ "یَا عَلِیْمُ" ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں لگاتار ۶ راتوں تک پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ ساتویں شب جو شبِ جمعہ ہوگی اس رات کو بعد نماز عشاء بہ نیت استخارہ دو رکعت نفل پڑھ کر پندرہ سو مرتبہ "یَا عَلِیْمُ" پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ درود شریف پڑھیں، اپنے مقصد کا خیال ذہن میں رکھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔ نقش اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

م	ی	ل	ع
۲۹	۷۱	۳۹	۱۱
۷۲	۳۲	۸	۳۸
۹	۳۷	۷۳	۳۱

استخارہ ۶۸:۔ "یَا خَبِیْرُ" کے دو نقش مندرجہ ذیل طریقے سے تیار کریں۔ ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور ایک نقش اپنے تکیئے میں سئیں۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۸۱۲ مرتبہ "یَا خَبِیْرُ" پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف

پڑھیں اور اپنا مقصد اپنے ذہن میں رکھیں۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب مکمل رہنمائی ہوگی۔ نقش اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

ر	ی	ب	خ
۱	۶۰۱	۱۹۹	۱۱
۶۰۲	۴	۸	۱۹۸
۹	۱۹۷	۶۰۳	۳

استخارہ ۶۹:۔ کسی بھی اہم معاملے کی حیثیت جاننے کے لئے لگاتار سات روز تک "یا ظاہرُ" کا نقش ذوالکتابت لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر ندی، نہر یا دریا میں ڈالیں۔ اس کے بعد ایک نقش بنا کر اپنے تکیئے کے نیچے رکھیں اور بعد نماز عشاء پاک صاف لباس بستر پر سوجائیں اور سونے سے پہلے "یا ظاہرُ" گیارہ سو مرتبہ پڑھیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی اور غیب سے رہنمائی حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ر	ہ	ا	ظ
۰	۹۰۱	۱۹۹	۶
۹۰۲	۳	۳	۱۹۸
۴	۱۹۷	۹۰۳	۲

استخارہ ۷۰:۔ دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ایک رکعت میں سورۂ والتّین اور دوسری رکعت میں سورۂ اَلَم نشرح پڑھیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اس کے بعد "یَا ظَاھِرُ یَا بَاطِنُ" دو سو مرتبہ پڑھ کر اپنے دل پر دم کریں اور اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے سوجائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات ہی میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۷۱:۔ جس رات کسی بارے میں استخارہ کرنا ہے، اس رات عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں اور نماز سے فارغ ہوکر ۳۱۲ مرتبہ "یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ" پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سوجائیں اور مقصد کا خیال اپنے دل میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۷۲:۔ مکان کی بالائی منزل پر بیٹھ کر ایک کاغذ پر لکھیں۔ یَا خَابِحَقِّ یَا میکائیلُ، اس کے بعد عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور ستّر بار مذکورہ جملہ پڑھیں۔ پھر اس کاغذ کو اپنے تکیئے کے نیچے رکھ کر سوجائیں اور سونے سے پہلے اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں۔

انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۷۳:۔ "یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنْ اَسْرَارِ الْغَیْبِ" ۱۹۴۵ مرتبہ سوتے وقت پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ عزیمت پڑھتے وقت مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۳	۱۹۰۹	۱۵	۱۱
۱۹۰۵	۱۶	۱۲	۸	۴
۱۳	۹	مقصد	۱۹۰۶	۱۷
۱	۱۹۰۷	۱۸	۱۴	۵
۱۹	۱۰	۶	۲	۱۹۰۸

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۳	۲۵	۱۵	۱۱
۲۱	۱۶	۱۲	۸	۴
۱۳	۹	۲۰	۲۲	۱۷
۱	۲۳	۱۸	۱۴	۵
۱۹	۱۰	۶	۲	۲۴

استخارہ ۷۴:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ اور سورۃ کفرون پڑھیں۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ۔ اور سورۃ اخلاص پڑھیں۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد بستر پر لیٹ جائیں اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ يَا حَبِيْبَ كُلِّ حَبِيْبٍ يَا مُغِيْثَ كُلِّ مُغِيْثٍ يَا كَافِيْ يَا مَكْفِيْ يَا مَنْ هُوَ جَمِيْعُ الْخَلْقِ كَافِيْ اِكْشِفْ لِيْ مَا فِيْ نَفْسِيْ مَخْفِيْ بِحَقِّ الْقَلَمِ وَاللَّوْحِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرَشِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاجْعَلْهُ فَارِنِيْ بَيَاضًا اَوْ خُضْرَةً اَوْ مَاءً جَارِيًا اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ فَارِنِيْ سَوَادًا اَوْ دُخَانًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ (یہ طریقہ معمولی سی تبدیلی کے ساتھ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے)

استخارہ ۷۵:۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر مندرجہ ذیل آیت کو ایک مرتبہ پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی مل جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ط

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ط (آیت نمبر ۱۴ سورۂ ملک سپارہ ۲۹)

استخارہ ۷۶:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر مندرجہ ذیل آیت ۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں اور بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں صحیح جواب ملے گا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ط۔

استخارہ ۷۷:۔ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ دونوں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آیت الکرسی ۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ سورۂ قدر سات مرتبہ پڑھیں اور سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھیں اور ایک مرتبہ معوذتین پڑھیں۔ اس کے بعد ایک مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَفَاءَلْتُ بِکَلَامِکَ الْقَدِیْمِ فَاَرِنِیْ مَا ھُوَ الْمَکْنُوْنُ وَالْمَخْبَاءُ فِیْ لَیْلَتِیْ ھٰذِہٖ مِمَّا سَأَلْتُ عَنْہُ وَمَا لَمْ اَسْئَلْ وَبَیِّنْ لِیَ الْخُرُوْجَ مِنْ ھٰذِہِ الْاَمْرِ اَخَانَہٗ وَاَحْذَرَہٗ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ خَیْرًا فَاَرِنِیْ بَیَاضًا اَوْ خُضْرَۃً وَاِنْ کَانَ شَرًّا فَاَرِنِیْ سَوَادًا اَوْ حُمْرَۃً وَاَرْسِلْ لِیْ خَادِمًا خُدَّامِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ الشَّرِیْفَۃِ۔ انشاء اللہ کوئی مؤکل آیت کریمہ کا حاضر ہو کر مطلوبہ مقصد میں باذن اللہ رہنمائی کرے گا۔ اس عمل کو کامیابی نہ ملنے پر تین راتوں تک لگاتار کرنا چاہئے۔

استخارہ ۷۸:۔ اس استخارہ کو مغرب کے بعد فجر تک کسی بھی وقت کریں۔ تازہ وضو کرے، سفید کاغذ پر کوئی سفید رنگ کی مٹھائی حسب استطاعت رکھ کر اس پر فاتحہ پڑھ کر دم کریں اور اس کا ثواب اکابرین کو پہنچادیں اور مٹھائی تقسیم کردیں۔ اس کے بعد ۱۵ مرتبہ "یَا مُظْھِرَ الْعَجَائِبِ" ۱۱ مرتبہ "یَا کَاشِفَ الْغَرَائِبِ" ۹ مرتبہ درود شریف اور ۹ بار آیت کریمہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" پڑھ کر آسمان کی طرف دیکھیں۔ اس کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تک پہنچیں تو اس کی تکرار کرتے رہیں، اندازاً پانچ سو مرتبہ تک تکرار کریں۔ اس دوران ہاتھ، پورا جسم یا صرف چہرہ دائیں جانب یا بائیں جانب خود بخود گھوم جائے گا۔ اگر دائیں جانب گھوم جائے تو کامیابی کی طرف اشارہ ہے اور اگر بائیں جانب گھوم جائے تو ناکامی کی طرف اشارہ ہے۔ اگر خدانخواستہ اس عمل میں کامیابی کسی بھی طرح کی نہ ہو یعنی جسم یا چہرہ دائیں بائیں جانب نہ گھومے تو پھر اس عمل کو سات یوم کے بعد کریں۔

اس عمل کو کامیابی ملنے یا نہ ملنے پر لگاتار نہیں کرنا چاہئے۔ درمیان میں کم سے کم سات دن کا وقفہ رہنا چاہئے۔

استخارہ ۷۹:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھ کر ۲۷ مرتبہ آیت کریمہ پڑھیں۔ لَا اِلٰہَ

اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ (آیت نمبر ۸۷، سورۂ انبیاء، سیپارہ ۱۷) اس کے بعد ۲۷ مرتبہ سورۂ جن کی یہ آیت پڑھیں۔ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ (سورۂ جن آیت نمبر ۱، سیپارہ ۲۹) اس کے بعد بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۸۰:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد پندرہ ہزار مرتبہ یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ اس کے بعد پندرہ مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا اَللّٰہُ یَا عَالِمُ مَا قَلْبِیْ وَ مُعِیْنُ فِیْهِ اس کے بعد کسی سے بات بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہو جائے گی۔

استخارہ ۸۱:۔ بعد نماز عشاء بہ نیت استخارہ دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین سو مرتبہ سورۂ فیل پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد شمال کی طرف رُخ کر کے اَلنُّوْرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ لاتعداد مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد سو جائیں اور مقصد کا خیال ذہن میں رکھیں انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ ۸۲:۔ دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں۔

اس کے بعد تین سو ساٹھ مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنَ الْحَالِ۔ اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے سینے پر پھیر لیں اور مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ ۸۳:۔ کسی بھی مقصد کے لئے استخارہ کا یہ طریقہ بھی مجرّب ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد پاک صاف حالت میں باوضو ہو کر قبلہ رُخ بیٹھ جائیں اور ایک ہزار مرتبہ کلمۂ طیّبہ کا ورد کریں۔ اس کے بعد اپنے سینے پر دم کر لیں۔ پھر اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں جواب ملے گا۔ کلمۂ طیّبہ کے اول و آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

استخارہ ۸۴:۔ استخارہ کا ایک طریقہ بعض صحابہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سلام پھیریں پھر سجدے میں جا کر ۱۴ مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔

یَا اَحَدُ یَا وَاحِدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر یوں دعا مانگیں۔

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کام کی بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت سے حُسنِ قسمت کی درخواست کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں، بے شک تو عظیم ہے اور عظیم قدرت کا مالک ہے

میں غیب کی باتوں سے ناواقف ہوں اور تو بلاشبہ عالم الغیب ہے۔ اگر یہ کام جس کی حقیقت جاننے کے لئے میں تجھ سے رہنمائی چاہ رہا ہوں میرے لئے صحیح ہے تو اس کی طرف میرا دل مائل کردے اور اگر یہ کام میرے لئے غیر مفید ہے تو اس کی طرف سے میرا دل ہٹادے۔ اس کے بعد بغیر بات کئے کسی سے سوجائیں۔ صبح کو اُٹھ کر اگر اس کام سے دل ہٹ جائے تو سمجھیں کہ اس کام میں خیر نہیں ہے اور اگر اس کام کی طرف دل مائل ہوجائے تو سمجھیں کہ اس کام میں خیر، بھلائی ہے۔

استخارہ ۸۵:۔ بعد نماز عشاء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۷۸۶ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ واللیل، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ اور ہر سورۃ کو سات سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر قبلہ کی طرف اپنا رُخ کرکے سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ ۸۶:۔ ایک کاغذ پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم لکھیں اور ایک طشت میں پانی بھرلیں اور اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے اس کاغذ کو طشت میں ڈال دیں اور اس طرح بیٹھ جاؤ کہ اپنا رُخ قبلہ کی طرف ہو۔ اب سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ کے پڑھنا شروع کریں۔ ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں۔ اوّل وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر اس دوران کاغذ چل کر دائیں طرف رُک جائے تو کامیابی کی طرف اشارہ ہے۔ اگر بائیں طرف رُک جائے تو سمجھیں اس کام میں کامیابی نہیں ملے گی اور اگر سامنے کی طرف رُک جائے تو اس کام میں حد سے زیادہ بھلائی، دیر نہیں کرنی چاہیئے اور اگر اپنی طرف آکر کاغذ رک جائے تو اس کا مطلب ہے کہ کام میں بھلائی تو ہے لیکن صبر آزما حالات سے گزرنا پڑے گا۔

استخارہ ۸۷:۔ جمعرات کے دن سے عشاء کے بعد اس نقش کو آدھے گھنٹے پانی میں گھول کر پئیں۔ لگاتار ۷ راتوں تک بدھ گزرنے کے بعد جو رات آئیگی اس رات آخری نقش ہوگا۔ جمعرات کے دن روزہ رکھیں اور افطار کے بعد گیارہ سو مرتبہ کلمہ طیبہ کا ورد کریں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اسکے بعد عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر اپنے تکیئے کے نیچے رکھ کر سوجائیں۔ واضح رہے کہ اسی نقش کو ۷ راتوں تک پہننا ہے اور اسی کو تکیئے کے نیچے رکھنا ہے انشاء اللہ خواب میں جواب ملے گا۔ نقش یہ ہے:

۷۸۶

جبرائیل میکائیل

۱۵۴	۱۵۸	۱۶۱	۱۴۷
۱۶۰	۱۴۸	۱۵۳	۱۵۹
۱۴۹	۱۶۳	۱۵۶	۱۵۲
۱۵۷	۱۵۱	۱۵۰	۱۶۲

عزرائیل بحکم

استخارہ ۸۸:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھیں کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سورۂ مزمل تین بار پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہوکر سورۂ کوثر ۱۲ مرتبہ پڑھیں۔ پھر ایک سو آٹھ مرتبہ یہ پڑھیں "یَا اللّٰہُ یَا عَالِمُ عَالِمٍ مَا فِیْ قَلْبِیْ وَمُعِیْنٌ فِیْہِ۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں انشاء اللہ پہلی رات میں یا دوسری رات میں یا پھر تیسری رات میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ ۸۹:۔ دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھنے کے بعد ایک سو ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ۔ اوّل و آخیر گیارہ گیارہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی حاصل ہوگی۔

استخارہ ۹۰:۔ اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں اور کاغذ کے چھ ٹکڑے ایک ساتھ کے لیں۔ ان میں تین کاغذ پر یہ عبارت لکھیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط خِیْرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ط لفلاں ابن فلاں اِفْعَلْ۔ باقی تین کاغذوں پر یہ لکھیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط خِیْرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ۔ لفلاں ابن فلاں لَا تَفْعَلْ۔ ان کاغذوں کو مصلّے کے نیچے رکھ لیں۔ اس کے بعد دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ ہر سجدے میں سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جا کر سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ بِرَحْمَتِکَ خِیْرَۃٌ فِیْ عَاقِبَۃٍ۔ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ فِیْ یُسْرٍ مِّنْکَ وَعَاقِبَۃٍ۔ اس کے بعد کاغذ کے پرزے اٹھائیں اور آنکھیں بند کر کے انہیں آپس میں گڈمڈ کر دیں اور خوب اچھی طرح پھینٹ دیں۔ اس کے بعد دیکھیں اگر تین کاغذوں پر لگاتار اِفْعَلْ لکھا ہوا آئے تو اس کام میں "ہاں" سمجھیں ورنہ انکار سمجھیں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ اپنا نام اور والدہ کا نام لکھیں۔

استخارہ ۹۱:۔ اِفْتَحْ اِفْتَحْ یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ ۱۲ مرتبہ پڑھیں۔ اوّل و آخیر ایک ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اور تین مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھیں۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ اگر ایک دن میں جواب نہ ملے تو لگاتار تین دن کریں۔ انشاء اللہ تیسرے دن جواب یقیناً ملے گا۔

استخارہ ۹۲:۔ ایک ہزار مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھیں اور یہ نقش سرہانے رکھ کر سو جائیں۔ مقصد کا تصور رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں صحیح جواب مل جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

استخارہ ۹۳:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۵ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۵ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پھر اس دعا کو ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ حَالًا وَقَالًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ

یَااللہ۔ یہ پڑھنے کے بعد صرف ایک بار یہ دعا کرے۔
اے اللہ! فلاں کام کی حقیقت مجھ پر واضح کردے جو کچھ تو جانتا ہے بذریعۂ خواب یا کسی آواز دینے والے کے ذریعہ آگاہ فرما۔ بے شک تو ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔
اس کے بعد بغیر کسی سے بات کئے سوجائے اور اپنے مقصد کا خیال دل میں رکھے۔

استخارہ ۹۴:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ سورۂ حشر سورۂ رحمٰن اور چاروں قل پڑھکر سجدے میں جائے اور اپنے مقصد میں کامیابی کی دعا کرے۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سوجائے۔ انشاء اللہ خواب میں واضح طور پر رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۹۵:۔ دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۵ امرتبہ سورۂ کوثر اور ایک سو آٹھ مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ یَا اللہُ یَا عَالِمُ عَالِمُ مَا فِیْ قَلْبِیْ وَمُعِیْنٌ فِیْہِ اس کے بعد اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کرکے سوجائیں انشاء اللہ پہلی ہی رات میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۹۶:۔ دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ اس کے بعد سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا هَادِیْ اِهْدِنِیْ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ۔ پھر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اپنے مقصد کا خیال دل میں رکھیں۔ اور بغیر کسی سے بولے سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۹۷:۔ عشاء کی نماز کے بعد سورۂ واللّیل آٹھ مرتبہ، سورۂ والضحیٰ ۸ مرتبہ، سورۂ الم نشرح تین پڑھیں۔ اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ هٰذَا فَرَجًا وَّمَخْرَجًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط انشاء اللہ اس عمل کی پہلی رات، دوسری رات یا تیسری رات ایک شخص خواب آئے گا اور بتا کر جائے گا کہ فلاں مقصد میں کیا کرنا بہتر ہوگا۔

استخارہ ۹۸:۔ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کریں۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پانچ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھیں اور ایک ایک بار چاروں قل پڑھکر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر اپنے سینے پر دم کرکے سوجائیں۔ اور اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں مکمل رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۹۹:۔ مشکل امور میں یہ طریقہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے جس رات یہ استخارہ کرنا ہو، پہلے تازہ غسل کرکے پاک صاف لباس پہنیں اور چھ رکعت نفل ایک ہی سلام سے اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس سات مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ واللّیل، اس کے بعد قعدہ میں حسب قاعدہ التحیات پڑھیں اور کھڑے ہوجائیں۔ پھر تیسری رکعت کو سبحانک اللّٰھم سے شروع کریں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ سات مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح سات مرتبہ، پھر قعدہ میں حسب قاعدہ التحیات پڑھیں اور کھڑے

ہوجائیں۔ پھر پانچویں رکعت کو سبحانک اللھم سے شروع کر کے اس رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والتین سات مرتبہ اور چھٹی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والقدر سات مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد نماز پوری کرے، آیت کریمہ سو مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ رات کو ایک مؤکل آکر صورتِ حال واضح کردے گا۔

استخارہ ۱۰۰:۔ عشاء کی نماز کے بعد اِفْتَحْ اُفْتَحْ یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبْ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں اور تین مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اپنے مقصد کا تصور کرتے ہوئے بغیر کسی سے بات کئے سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں یا بیداری کی حالت میں رہنمائی حاصل ہوگی۔

درود شریف یہ ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

استخارہ ۱۰۱:۔ چہارشنبہ، پنجشنبہ اور جمعہ کی شب میں لگاتار تین راتوں تک بعد نماز عشاء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تین سو مرتبہ، سو بار الم نشرح پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔

استخارہ ۱۰۲:۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ۔

استخارہ ۱۰۳:۔ شب جمعہ کو دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ اس کے بعد ۷ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ۔ پھر ۵ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر ستر مرتبہ یہ پڑھیں۔ سُبْحٰنَکَ لَاعِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ۔ پھر یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ سو بار۔ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ سو بار، یَامُبِیْنُ بَیِّنْ لِیْ سو بار۔ وَاشْرَحْ صَدْرِیْ ۱۰۰ بار۔ آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو بار۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھ کر بغیر کسی سے بات کئے سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۱۰۴:۔ بروز جمعرات روزہ رکھیں اور شب جمعہ کو یہ عمل کریں۔ اگر بہت ہی جلدی ہو اور جمعرات جمعہ کا انتظار کرنے میں وقت ضائع ہوجانے کا اندیشہ تو کسی بھی دن روزہ رکھو۔ رات کو یہ عمل کریں۔ بعد نمازِ عشاء تازہ وضو کر کے بستر پر لیٹ جائیں۔ اپنے دائیں ہاتھ کی درمیانی اُنگلی اپنے دل پر رکھ لیں درود شریف پانچ مرتبہ اور سورۂ فاتحہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ ہر بار اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ تین بار پڑھیں اسی طرح ختم سورۃ پر آمین تین بار کہیں۔ جب ۳۳ کی تعداد پوری ہوجائے تو انگلی اٹھا کر دل پر دم کریں اور

یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔ پھر آیتِ کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ گیارہ مرتبہ پڑھیں، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو اس کو کاغذ پر لکھ کر تکیئے کے نیچے رکھ لیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔ رہنمائی مل جانے پر کسی غریب کو کھانا کھلادیں۔

استخارہ نمبر ۱۰۵:۔ منگنی کرنے سے پہلے لڑکے یا لڑکی کے لئے استخارہ اگر کرنا ہو تو اس استخارہ کو فوقیت دیں۔ بعد نماز عشاء دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھ کر ایک سو مرتبہ یَا خَبِیْرُ پڑھیں اور لاتعداد مرتبہ بحق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہوئے دائیں کروٹ پر سوجائیں۔ اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ اگر پہلی رات میں واضح نہ ہو تو دوسری یا تیسری رات میں انشاء اللہ جواب مل جائے گا۔

استخارہ نمبر ۱۰۶:۔ کسی مہم کے بارے میں اگر معلوم کرنا ہو کہ اس میں حصّہ لینا چاہیئے یا نہیں۔ یہ استخارہ کرنا چاہیئے، اور نماز عشاء تازہ وضو کر کے تیس مرتبہ سورۂ مزمّل پڑھیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کر کے سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں وضاحت ہوگی۔

استخارہ نمبر ۱۰۷:۔ جمعرات کے دن رکھیں۔ رات کو عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں خواب میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ نمبر ۱۰۸:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر بستر پر لیٹ جائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر کسی سے بات چیت کئے بغیر سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ نمبر ۱۰۹:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ پھر دائیں کروٹ پر سوجائیں اور اپنے مقصد کا خیال اپنے ذہن میں رکھیں۔

مندرجہ ذیل نقش پر "یَا عَالِمَ الْغَیْبِ" سو مرتبہ پڑھکر دم کردیں اور اس نقش کو اپنے تکیئے کے نیچے رکھ کر سوجائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات میں، دوسری رات میں اور تیسری رات میں یقیناً خواب میں رہنمائی ہوجائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۶۶	۴۷۰	۴۷۳	۴۵۹
۴۷۲	۴۶۰	۴۶۵	۴۷۱
۴۶۱	۴۷۵	۴۶۸	۴۶۴
۴۶۹	۴۶۳	۴۶۲	۴۷۴

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔ چونکہ نقش میں کسر ہے اس لئے نویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

استخارہ نمبر ۱۱۰: پیر کے دن کا روزہ رکھیں۔ رات کو باوضو سوئیں۔ منگل کے دن سورج نکلنے سے پہلے مندرجہ ذیل آیت کو ہرے رنگ کے کپڑے پر کالی روشنائی سے لکھیں۔ اس کے بعد اس کو تعویذ بنا کر کسی ڈبیا میں رکھ لیں اور خوشبو لگالیں۔ بدھ کی رات کو عشاء کی نماز پڑھکر ڈبیا کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر ۱۲ مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا عَالِمُ الْخَفِیَّاتِ فِی الْاُمُوْرِ یَا مَنْ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَطْلِعْنِیْ عَلٰی مَا اُرِیْدُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سو جائیں۔ اگر اس رات کوئی اطلاع خواب میں نہ ملے تو پھر جمعرات کے دن روزہ رکھ کر جمعہ کے دن اس عمل کو پھر دہرائیں۔

جو آیت ہرے کپڑے پر لکھی جائے گی وہ یہ ہے۔ اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ ۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ۔

(سورۂ رعد، ۱۳، آیت ۸ سے ۹)

استخارہ نمبر ۱۱۱: عشاء کی نماز کے بعد ۲ رکعات بہ نیت استخارہ پڑھے اور شروع میں یہ کلمات پڑھے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (یہ کلمات حمد و ثنا کی جگہ پڑھے)

اس کے بعد یہ کلمات پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَأَیْتَ اَنَّ فِیْ فُلَانَۃٍ وَیُسَمِّیْھَا خَیْرًا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُھَا خَیْرًا مِّنْھَا فِیْ دِیْنِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ۔ اگر لڑکی کی طرف سے لڑکے کے لئے استخارہ کرنا ہے تو لڑکے کا نام لیں۔ اور اگر لڑکے کی طرف سے استخارہ کرنا ہو تو لڑکی کا نام لیں۔

یہ استخارہ خاص طور سے منگنی طے کرنے سے پہلے کرنا چاہیئے۔

استخارہ نمبر ۱۱۲: شبِ پیر، شبِ جمعرات اور شبِ جمعہ کو یہ استخارہ کرنا چاہیئے۔ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو سے چار رکعت نفل پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح تین مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنکھیں بند کر کے شمال کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو جائیں اور سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُبَشِّرِیْنَ۔ جب تعداد سو بار ہو جائے تو اپنا رُخ قبلہ کی طرف کر لیں اور دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ

الم نشرح ایک بار، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک بار پڑھیں۔ اس کے بعد اپنی زبان میں یہ دعا کریں۔

یارب العالمین فلاں مقصد میں میری رہنمائی فرما۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں انشاء اللہ پہلی شب میں یا دوسری شب میں ورنہ تیسری شب میں صحیح بات منکشف ہو جائے گی۔

استخارہ ۱۱۳: بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ اس طرح کہ ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین ایک مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سو مرتبہ یَاخَبِیْرُ پڑھیں۔ اس کے بعد اپنی دائیں ہتھیلی پر "حَکِیْمُ یَا مَجِیْدُ" لکھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ ۱۱۴: عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر تین سو مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ پر "یَا سَمِیْعُ" اور بائیں ہاتھ پر "یَا مُجِیْبُ" لکھ کر اپنے مقصد کا خیال اپنے ذہن میں رکھ کر کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہو جائے گی۔

استخارہ ۱۱۵: استخارہ کا یہ طریقہ آسان بھی ہے اور عجیب و غریب بھی۔ اور حد سے زیادہ مؤثر بھی طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے تقریباً دو گھنٹے کے بعد ۸ رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ پہلی دو رکعت پڑھنے کے بعد تین سو مرتبہ "یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ" پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ دوسری دو رکعت کے بعد "یَارَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ" تین سو مرتبہ پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ تیسری دو رکعت کے بعد "یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" تین سو مرتبہ پڑھیں۔ اوّل و آخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چوتھی دو رکعت کے بعد "یَاهَادِیُ اِهْدِنِیْ" تین سو مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد مندرجہ ذیل تعویذ اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیں اور اپنے مقصد کا خیال رکھتے ہوئے کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں رہنمائی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

یَارَشید

(بائیں جانب: یا خبیر — دائیں جانب: یا علیم)

٣٧٣	٣٧٧	٣٨٠	٣٦٦
٣٧٩	٣٦٧	٣٧٢	٣٧٨
٣٦٨	٣٨٢	٣٧٥	٣٧١
٣٧٦	٣٧٠	٣٦٩	٣٨١

یاھادی

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

چونکہ اس نقش میں کسر ہے۔ اس لئے نویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کرنا ہے۔

استخارہ نمبر ۱۱۶: کسی بھی دن عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل نماز بہ نیت استخارہ ادا کریں۔ اس کے بعد ایک کاغذ پر حسّ یا ۱۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۹ مرتبہ لکھیں اور اس کے بعد تین مرتبہ "بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ" تین مرتبہ لکھیں۔ اور اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے بستر پر لیٹ کر بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ سو مرتبہ پڑھیں اور سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں مکمل رہنمائی ملے گی۔

استخارہ نمبر ۱۱۷: یہ عمل سات روز کا ہے۔ لیکن اس عمل کے ذریعہ حیرتناک طریقے سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ تازہ غسل کرنے کے بعد پاک صاف کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں۔ مکمل تنہائی میں جانماز بچھا کر بیٹھ جائیں۔ پھر دعا کریں، کہ اے عالم الغیب مجھے فلاں معاملے میں صحیح معلومات سے نواز دے تاکہ میں فلاں معاملے میں صحیح طور سے اقدام کر سکوں۔

اس دعا کے بعد "یَا عَلِیۡمُ یَا مُبِیۡنُ یَا خَبِیۡرُ" کا ورد کرے۔ دورانِ ورد سانس بھی روک کر ایک ہی سانس میں زیادہ سے زیادہ مرتبہ ورد کرنے کی کوشش کرے۔

اس عمل کو عشاء کے بعد لگاتار ایک گھنٹے تک کریں اور لگاتار چالیس دن تک کرتے رہیں انشاء اللہ عجیب انداز سے معلومات فراہم ہوں گی اور کسی غلطی کا امکان نہیں رہے گا۔

استخارہ نمبر ۱۱۸: بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر ثواب حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کو اور اپنے آباؤ اجداد کو پہنچائے۔ اس کے بعد ۱۵ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے اور ۳۶۰ مرتبہ یَا عَلِیۡمُ عَلِّمۡنِیۡ مِنَ الۡحَالِ الۡفُلَانِیۡ پڑھے اور اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے سینے پر پھیر لے انشاء اللہ خواب میں صحیح جواب ملے گا۔

استخارہ نمبر ۱۱۹: سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ۔ اس کے بعد اس نقش کو اپنے تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ اور سوتے وقت اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں جواب ملے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۸۸۳	۱
۸۸۲	۲	۷	۱۲
۳	۸۸۵	۹	۶
۱۰	۵	۴	۸۸۴

استخارہ کا مکمل طریقہ

استخارہ مسنونہ دو رکعت نماز نافلہ اور دعائے استخارہ پر مشتمل ہے۔

(۱) استخارہ عمومی کا مفصل طریقہ

نمازِ استخارہ

جب استخارہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو دو رکعت نفل نماز استخارے کی نیت سے ادا کر لئے جائیں۔

نیت کیسے کی جائے؟

نماز استخارہ کی نیت اپنی مادری زبان میں کی جاسکتی ہے۔اگر عربی میں یہ نیت کرلی جائے تو زیادہ اچھا ہے۔اور اس طرح ہے۔

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْاِسْتِخَارَۃِ[۱]

ترجمہ: میں نے نیت کی کہ ادا کروں دو رکعت نماز استخارہ۔

نماز میں کونسی صورتیں پڑھی جائیں؟

دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) تو لازماً پڑھنی ہوگی۔ اس کے ساتھ ہر رکعت میں کوئی چھوٹی سی سورت جو یاد ہو ملالی جائے۔امام نووی کے فرمان کے مطابق پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون (قُلْ یٰاَیُّھَا الکٰفرون) اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد) پڑھنی مستحب ہے۔[۲]

امام جعفر صادق اور اہل سنت والجماعت کے دیگر بہت سے علماء اور مشائخ نے بھی انہیں سورتوں کے پڑھنے کی تلقین کی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ میرے شیخ حافظ زین الدین عراقی ۸۰۶ھ، ۱۴۰۴ء نے ان دو سورتوں کی نماز استخارہ میں قرأت کی مناسبت یہ بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی دونوں رکعتوں اور مغرب کی دو سنتوں کی بالعموم یہی سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔مزید برآں ان میں یہ مناسبت بھی ہے کہ ان دونوں سورتوں میں توحید و اخلاص پر زور دیا گیا ہے کہ اور استخارہ کرنے والا شخص اسی کے اظہار و اقرار کا حاجت مند ہوتا ہے۔[۳]

حافظ عسقلانی اور امام ابن عابدین شامی نے قرأت کی کامل ترین صورت یہ بیان کی ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون پڑھیں اور اس کے ساتھ سورۃ قصص کی مندرجہ ذیل آیات ملالیں۔

وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَایَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ وَرَبُّکَ یَعْلَمُ مَاتُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ وَمَایُعْلِنُوْنَ۔ (۲۸، ۶۸، ۶۹)

جب کہ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کے بعد سورۃ احزاب کی یہ آیت پڑھ لیں[۴]

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ ط وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ۝ (۳۵، ۳۶)

دعائے استخارہ

نماز استخارہ پڑھ لینے کے بعد طاق تعداد میں یعنی تین یا پانچ بار کلمہ تمجید پڑھ لیا جائے اور اس کے بعد اول و آخر میں اسی طرح طاق تعداد میں

[۱] علم الفقہ حصہ دوم صفحہ:۴۷، [۲] کتاب الاذکار صفحہ:۱۶ احیاء علوم الدین جلد اول صفحہ ۲۰۶، ردالمختار جلد اول صفحہ:۵۰۷، حاشیۃ الطحطاوی ۲۳۹ الاقناع جلد اول صفحہ:۱۰۹، اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ:۹۴، شرح سفر السعادت صفحہ:۲۶ مرقاۃ، مفاتیح جلد تین، ۲۰۶ [۳] فتح الباری جلد ۱۱، صفحہ ۱۵۴ [۴] فتح الباری جلد ۱۱، صفحہ:۱۵۴، ردالمختار جلد اول صفحہ:۵۰۷، حاشیۃ الطحطاوی صفحہ:۲۳۹۔

درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھی جائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ۔

ضروری ہدایت

دعا پڑھتے وقت جب خط کشیدہ مقامات ھٰذا لامر پر پہنچیں تو الامر کی جگہ اپنے کام کا ذکر کردیں۔ زبان سے یا دل سے مثلاً استخارہ سفر کے لئے ہو تو ھذا السفر، نکاح کے لئے ھٰذا النکاح، خرید فروخت کے لئے ھٰذَا الْبَیْعَ، تعمیر مکان کے لئے ھٰذِہِ الْعِمَارَةَ، بیعت کے لئے ھٰذِہِ الْبَیْعَةَ اور ملازمت کے لئے ھٰذِہِ الْخِدْمَةَ کہنا چاہئے۔

دعا کتنی بار مانگی جائے

دعائے استخارہ ایک بار پڑھنا کافی ہے لیکن بقول شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تین بار پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔ قاضی شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر دعا تین بار مانگا کرتے تھے[٥]

(۲) استخارہ تزویج کا طریقہ

پہلے جو طریقہ استخارہ بیان ہوا ہے وہ عام ہے اور تمام کاموں میں اس کے ذریعہ سے استخارہ کیا جاسکتا ہے تاہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی بیاہ اور منگنی نکاح کے لئے ایک خاص استخارے کا طریقہ بھی بتایا ہے کہ جو حضرت ابوایوب انصاریؓ کی روایت کے ساتھ حدیث شریف کی کتابوں میں درج ہے اور وہ یہ ہے کہ پیغام نکاح کو پوشیدہ رکھ کر تازہ وضو کیا جائے اور عمدہ طریقہ کے ساتھ کیا جائے یعنی وضو بسم اللہ پڑھ کر کیا جائے، دھونے والے اعضاء اطمینان کے ساتھ دھوئے جائیں، وضو کی جو دعائیں یاد ہوں وہ پڑھ لی جائیں اور آداب وضو کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے۔ پھر استخارے کی نیت سے جس قدر نفل آسانی سے پڑھے جاسکیں پڑھ لئے جائیں، آخر میں درود پاک پڑھا جائے، نوافل کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جائے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجا جائے۔ اس کے بعد یہ دعا ایک بار تین بار پڑھ لی جائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنَّ فِیْ (یہاں اس لڑکی یا عورت کا نام لیں) خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ وَاِنْ كَانَ غَیْرُھَا خَیْرًا لِّیْ مِنْھَا فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَاوِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ۔

ضروری ہدایات

اگر استخارے میں اجازت آجائے تو مقصد کے جلد حصول کی خاطر نماز حاجت ادا کرلی تو بہتر ہوگا۔ اگر عورت استخارہ کررہی ہو تو اسے دعا میں جہاں جہاں ھَا (ضمیر مؤنث) آئی ہے وہاں وہ (ضمیر مذکر) پڑھ لے مثلاً فَاقْدِرْہُ وغیرہ۔

استخارہ کتنی بار کرنا چاہئے

اگر ایک ہی بار استخارہ کرنے سے کام کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں دل کا جھکاؤ ایک طرف ہوجائے، دل کسی ایک بات پر مطمئن ہوجائے یا خواب میں کوئی رہنمائی ہوجائے تو پھر دوسری بار استخارہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں لیکن پہلی بار اگر استخارہ سے کچھ واضح نہ ہو تو بقول شاہ اہل اللہ دہلویؒ تین یا سات روز تک استخارہ کرتے رہنا چاہئے۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ استخارہ سات بار تک کرنا چاہئے تاکہ صورت حال پوری طرح واضح ہوسکے اور اسی بات کا حکم شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے جیسا کہ حافظ ابن السنی کی بیان کردہ حدیث رسول بروایت حضرت انسؓ سے ظاہر ہے۔[٦]

استخارہ مسنونہ عمومی ہو یا استخارہ خصوصی برائے تزویج بار بار استخارہ کرنے کی ضرورت دونوں میں پیش آتی ہے۔ استخارہ تزویج میں ایک سے زیادہ دفعہ استخارہ کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ انسان پر شادی کے معاملے میں جذبات کا غلبہ ہوتا ہے اور ایک بار کے استخارے سے صحیح صورت حال واضح نہیں ہوپاتی۔

---

٥ نیل الاوطار جلد تین صفحہ ۸۴، ٦ رد المحتار جلد اول صفحہ: ۵۰۷۔

(۳) فوری اور ہنگامی استخارے کا طریقہ

اگر کسی عذر مثلاً عورت حیض ونفاس کی وجہ سے نماز استخارہ نہ پڑھ سکتی ہو یا کسی شخص کو ہنگامی ضرورت کے تحت فوری طور پر استخارہ کرنے کی حاجت پیش آجائے اور وہ نماز استخارہ پڑھنے کی فرصت نہ پاتا ہو تو صرف دعائے ماثورہ پڑھ کر بھی استخارہ کیا جاسکتا ہے۔ دعا پڑھ لینے کے بعد کام کرنے یا نہ کرنے میں سے جو کام بھی جی میں آئے کرلے اللہ تعالیٰ اسی میں خیر وبرکت ڈال دے گا۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں کہ فرصت نہ ہو تو استخارے میں محض دعا پر اکتفا کی جاسکتی ہے۔[۷]

علامہ المناوی کا قول ہے یحصل اصل السنة بمجرد الدعاء یعنی استخارے کی مسنون ہیئت کی اصل محض دعا مانگ لینے سے بھی حاصل ہوجاتی ہے۔

فقہائے احناف میں سے امام شافعیؒ اور علامہ طحاویؒ کہتے ہیں کہ اگر کسی وجہ سے انسان نماز استخارہ نہ پڑھ سکتا ہو تو صرف دعا پڑھ کر استخارہ کرلے اور کام شروع کردے۔[۹]

استخارہ کی دعائیں

مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا اول وآخر درود شریف کے ساتھ طاق تعداد میں مانگ لی جائے

(ا) اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ.

(ب) اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ

(ج) اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَاجْعَلْ لِّیَ الْخِیَرَةَ فِیْهِ

(د) استخارہ منظوم شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ انصاریؒ

یَا خَائِرُ الْعُبَیْدَہ لَا تَتْرُکَنْ اَحَدًا سُدٰی

خِرْلِیْ اِلَیْکَ طَرِیْقَةً بِیَدَیْکَ اَسْبَابُ الْھُدٰی

ترجمہ: اے اپنے بندوں کے لئے بہتر شئے کو چننے والے! تو کسی کو نظرانداز کرکے نہ رکھ چھوڑ تو میرے لئے اپنی طرف کا راستہ چن لے، تیرے ہی ہاتھوں میں ہدایت کے اسباب ہیں۔

ضروری ہدایت

کام کرتے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کا ورد کرتے رہیں اور اس کا مفہوم ذہن نشین رکھیں۔ بقول امام راغب حول کا لفظ مالی، بدنی اور روحانی تینوں قسم کی طاقت پر بولا جاتا ہے[۱۰] گویا اپنی ہر طرح کی طاقت سے اظہار بیزاری کیا جائے۔

ابوالہیثم اور ثعلب کے بیان کے مطابق حول کے معنی حرکت کے ہیں یعنی ہم اللہ کی مدد کے بغیر کوئی حس وحرکت ہی نہیں کرسکتے اور نہ ہمیں کسی کام کی قدرت حاصل ہوسکتی ہے۔ حول سے مراد بعض نے شر سے بچاؤ کی طاقت اور قوت سے مراد امر خیر کی استطاعت بھی لی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

قرآن مجید کا ایک لفظ پڑھنے میں ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قرآن شریف کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف، اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی)

سوتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھنے کی فضیلت

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان سوتے وقت قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں، جس کی وجہ سے کوئی اذیت والی چیز بیدار ہونے تک اس کو نہیں پہنچتی۔ (ترمذی ونسائی)

❁❁❁❁❁

[۷] ضیاء القلوب صفحہ ۵۰، [۸] فیض القدیر جلد اول صفحہ: ۱۵۰، [۹] ردالمحتار جلد اول صفحہ ۵۰۷، حاشیہ الطحطاوی ۲۳۹، [۱۰] مرقاة المفاتیح جلد تین صفحہ: ۱۰۹۔

استخارہ کی ضرورت واہمیت

اس زندگی میں ترک تعلق کا ذکر کیا
جب تن میں جاں ہے ہمہ تن احتیاج ہوں

انسانی زندگی میں استخارہ کی ضرورت اور اہمیت چنداں محتاج بیان نہیں جسے بھی دینی بصیرت اور روحانی حکمت سے کچھ حصہ ملا ہے، اس پر یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ ہماری کامیابی کا تمام تر انحصار توفیق الٰہی پر ہے۔ مرد مومن، اسباب ورسائل سے فائدہ ضرور اٹھاتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اپنی جگہ پر مطلوب شریعت ہیں لیکن وہ انہیں حقیقی مؤثرات قطعاً نہیں سمجھتا۔ شرح عقائد نسفی کے ایک حاشیئے[1] پر ہے تَرکُ الاسبابِ جهالةٌ وَالاعتمادُ عَلیها شِرکٌ یعنی اسباب کو چھوڑ دینا نادانی اور ان پر اعتماد کر لینا شرک ہے۔

اعتماد کے لائق صحیح معنوں میں اسباب نہیں ہیں بلکہ ذات حق تعالیٰ ہے کہ جو مسبب الاسباب ہے۔ نفع وضرر، فتح وشکست اور کامیابی اور ناکامی سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے۔

لَا تَعتَمِدْ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ　　فَکُلُّ اَمرٍ بِیَدِ اللّٰہِ
وَھٰذِہِ الْاَسبَابِ حِجَابَۃٌ　　فَلَا تَکُنْ اِلَّا مَعَ اللّٰہِ

ترجمہ: تو اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کر کیونکہ ہر کام اسی کے ہاتھ میں ہے اور یہ اسباب تو بس حجاب ہیں۔ پس تو سوائے خدا کے کسی کی معیت میں نہ رہ۔

بلاشبہ فوز وفلاح اور یُمن وسعادت کے لئے ہمارے پاس خدا کی طرف سے ایک نعمت عظمیٰ استخارے کی صورت میں موجود ہے۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بڑے اہتمام کے ساتھ ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنے کی بڑے دلنشین انداز میں تلقین فرمائی ہے۔ مالک حقیقی کی منشاء اور مرضی یہی ہے کہ ہم اسی سے ہر کام میں خیر وخوبی اور اسی کی پسند انتخاب کو طلب کریں تا کہ صحیح معنوں میں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔

لَوْ لَمْ تُرِدْ نَیْلَ مَانَرْجُوْہُ وَنَطْلُبُہٗ
مِنْ فَیْضِ جُوْدِکَ مَا عَلَّمْتَنَا

ترجمہ: جو کچھ ہم امید رکھتے ہیں اور تیرے فیض وکرم سے طلب کرتے ہیں اسے اگر تو ہمیں نہ دینا چاہتا تو ہمیں اس کا مانگنا بھی نہ سکھاتا۔

ہماری بہت سی ناکامیوں کا سبب یہ ہے کہ ہم اپنی ناقص عقل کو بھی کچھ سمجھ لیتے ہیں محض مادی ذرائع پر تکیہ کرتے ہوئے کامیابی کی توقع رکھتے ہیں اور اس طاقت سے رہنمائی کے طالب نہیں ہوتے جس کے دست قدرت میں سارے جہان کی تقدیر ہے۔

(۱) انسان، مشیت الٰہی کے سامنے بے بس ہے

گردش ولیل ونہار اور زندگی کے نشیب وفراز گواہی دیتے ہیں کہ انسان بلاشبہ مشیت الٰہی کے سامنے بے بس ہے۔ انسان چاہتا بہت کچھ ہے اور حصول مقصد کے لئے کرتا بھی بہت کچھ ہے لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہے کیونکہ اسی کے ہاتھ میں ہمارے سارے معاملات کی باگ ڈور ہے۔ جب تک اس کی مشیت نہ ہو ہم نہ کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں اور نہ ناکامی سے بچ سکتے ہیں۔

ع　　ہوتا ہے بس وہی جو پروردگار چاہے　(اکبرالٰہ آبادی)

---

[1] علامہ اقبالؒ نے مولانا سید سلیمان ندویؒ کے نام ایک خط میں شرح عقائد نسفی کے حوالے سے بیان کیا ہے، ممکن ہے کہ اس کے کسی حاشیہ نگار کی یہ عبارت ہو کیونکہ اصل کتاب میں یہ عبارت نہیں ہے۔

(۲) کامیابی کا دار و مدار محض اسباب و تدبیر پر نہیں

انسان اپنی دنیاوی زندگی میں اپنی عقل ودانش سے پورا پورا کام لے کر اپنی کامیابی کے لئے کوشش کرتا ہے اور اپنے علم اور تجربے کے مطابق اسباب کو کام میں لاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بسا اوقات اپنے مقصد کو پانے میں ناکام رہتا ہے اور عقل حیلہ گر کی ساری پرکاری دھری رہ جاتی ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ کوئی بلند وبالا ہستی ضرور ہے جو خالق ارض وسماوات اور مدبر کائنات ہے۔ یہ امر اس ذات حق کے وجود کا ایک شاہد اور اس کے عرفان کا ایک ذریعہ ہے۔ کسی بزرگ کا مشہور قول ہے۔ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ [۱]

یعنی میں نے اپنے رب کو ارادوں کو اور عزائم کے پورا نہ ہوسکنے کی وجہ سے پہچانا ہے۔

تدبیر سدا راست جو آتی نہیں اکبر
انسان کی طاقت کے سوا بھی ہے کوئی چیز

(۳) کارسازِ حقیقی خدا ہے

مومن وہی ہے کہ جسے یہ یقین ہو کہ اس کارزار حیات میں کارساز حقیقی خداوند تعالیٰ ہے۔ کام کا بننا یا بگڑنا اسی کی مشیت کے تابع ہے۔ اسلئے ہر مومن مرد اور عورت اپنے کسی عزم وارادے کا اعلان کرتے وقت انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) ضرور کہتا ہے اور کوئی اہم امر درپیش ہو تو اپنے پالنے والے سے اس کام میں خیر وخوبی اور تسہیل وتکمیل کیلئے استخارہ ضرور کرتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کا کارساز ہے۔ وہی نعم المولیٰ اور نعم النصیر ہے۔ ہمیں لازمی طور پر اس کی اور صرف اسی کی توفیق اور تائید درکار ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل (ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

(۴) استخارہ رفع تردّد کا ذریعہ ہے

ہماری زندگی میں یقیناً بعض موقعے ایسے بھی آتے ہیں کہ جب ہم کسی اہم کام کے بارے میں اپنے آپ کو تذبذب اور تردّد کی حالت میں مبتلا پاتے ہیں اور یقین کے ساتھ یہ فیصلہ نہیں کر پاتے کہ کیا کیا جائے۔ ان مرحلوں پر ہم کسی دانا مہربان کا مشورہ لینا ضروری سمجھتے ہیں اور ایسا کرنا شرعی لحاظ سے مناسب اور قرین عقل بھی ہے۔ یہی مشورہ اور اسی حقیقت کا اظہار اس شعر میں کیا گیا ہے۔

اذا اعوز الرای المشورۃ فاستشر
برای نصیح اَوْ مشورۃ حازم

ترجمہ: جب تمہیں خود رائے قائم کرنا مشکل ہوجائے تو کسی ناصح مشفق کی رائے لے لو یا کسی صاحب الرائے شخص سے مشورہ کرلو۔ اگر ایسے موقعوں پر ہم اپنا معاملہ، قضا وقدر کے مالک جل شانہ کے سپرد کردیا کریں اور اس پاک ذات سے مشورے، بھلائی اور پسند کے طالب ہوں تو یہ امر یقیناً اپنے آپ کو شاہراہ کامرانی پر لانے کے مترادف ہوگا۔ اس دانشمندانہ طریق کار ہی کو استخارہ کہا جاتا ہے۔ بعض بزرگوں نے تو استخارہ اور استشارہ کو ایک ہی معنوں میں لیا ہے۔ سیدنا امام جعفر صادقؓ نے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ جب تم کام کے کرنے کا ارادہ کرو تو اس میں کسی شخص سے مشورہ نہ کرو جب تک کہ پہلے خدا سے مشورہ نہ کرلو۔ پوچھا گیا کہ خدا سے مشورہ کرنا کیا ہے تو فرمایا کہ اولاً خداوند تعالیٰ سے استخارہ کرو۔ انسان جب پہلے خدا سے استخارہ کے ذریعہ مشورے کرلیتا ہے تو پھر لوگوں سے جب مشورہ کرے گا تو حق تعالیٰ ان لوگوں کی زبان پر اپنی پسند کا اجرا کردیتا ہے۔ [۲]

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرمایا کرتے تھے کہ وہ شخص کبھی ندامت نہیں اٹھاتا جو ہر معاملے میں خالق سے استخارہ کرلیتا ہے اور مخلوق سے مشورہ لے لیتا ہے اور پھر اپنے موقف پر جم جاتا ہے۔ [۳]

بلاشبہ استخارہ واحد وسیلہ ہے کہ جو بندوں کے جائز اقدامات میں صحیح رہبری، رہنمائی اور دستگیری کرسکتا ہے اور کامیابی وکامرانی کی یقینی ضمانت بن سکتا ہے۔ حدیث میں اس ضمانت کا ان الفاظ میں اعلان ہے۔

مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا خَابَ مَنِ اسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنِ

[۱] بعض علماء اور مشائخ نے اس قول کو امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ سے منسوب کیا ہے۔ [۲] من لا یحضرہ الفقیہ قلمی صفحہ ۱۵۲۔ [۳] الوابل الصیب صفحہ ۱۵۷۔

اقتصدَ۔ ۵

ترجمہ: جس نے استخارہ کرلیا اسے ندامت نہیں اٹھانی پڑی جس کسی نے مشورہ کرلیا وہ کبھی (اپنے مقصد میں) ناکام نہیں ہوا اور جس نے (خرچ خوراک میں) میانہ روی اختیار کرلی وہ فقر وافلاس کا شکار نہیں ہوا۔

حجۃ الاسلام امام ابوحامد محمد غزالیؒ م ۵۰۵ھ، ۱۱۱۱ء کسی دانا شخص کا قول نقل کرتے ہیں۔ "مَن اُعطِیَ اربعاً لَم یَمنَع اربعاً من اُعطِیَ الشکر لَم یَمنَعُ المزید وَمَن اُعطِیَ التوبة لم یمنعِ القبول وَمَن اُعطِیَ الاِستخارۃ لم یمنع الخیر وَمَن اعطی المشورۃ لم یمنع الصواب۔" ۶

ترجمہ: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جسے یہ مل جائیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔

(۱) جس کو شکر ملا وہ مزید نعمت ملنے سے محروم نہیں رہے گا۔

(۲) جس کو توبہ (کی توفیق) میسر آئے وہ قبول عمل سے محروم نہیں رہے گا۔

(۳) جس کو استخارہ (کرنا) نصیب ہو وہ بہتری اور خیر سے محروم نہیں رہے گا۔

(۴) اور جس کو مشورہ عنایت ہو وہ صواب پر ہونے سے محروم نہیں رہے گا۔

(۵) استخارہ، تقاضائے عبودیت ہے

بندگی یہ ہے کہ بندہ اپنی پسند اور اختیار سے دست کش ہو کر وہی کچھ کرے جو اس کا آقا اس کے لئے پسند کرے۔ پھر جو کچھ بھی اس کا آقا اس کیلئے پسند کرے وہ تہہ دل سے اسے قبول کرلے اور اس کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کردے۔ یہی عبدیت ہے اور یہی عبدیت اپنی پسند و ناپسند سے بلند ہو کر اپنے آقا کی پسند و ناپسند کو ہمیشہ اور ہر حال میں ملحوظ رکھنا للہیت ہے اور یہی رمز ایمان اور باعث شرف انسان ہے۔

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

استخارہ دراصل اسی حقیقتِ عبدیت کا دوسرا نام ہے۔ اس میں بندہ اپنے مالک حقیقی سے اس کی پسند دریافت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے فیصلے پر شیوہ تسلیم و رضا اختیار کرتا ہے۔

(۶) سعادت کا راز، استخارہ میں مضمر ہے

انسان کی سعادت کا راز اس میں مضمر ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہر حال میں خداوند تعالیٰ کی مدد و تائید کا محتاج سمجھے، ہر کام میں اس کی پسند کا طلبگار ہو، پسند کا اشارہ پاتے ہی اس کام میں سرگرم عمل ہو جائے اور نتائج خواہ کچھ ہوں وہ راضی برضا رہے۔ یہی استخارے کی حقیقت ہے اور یہی انسان کی سعادت۔ بلاشبہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جو استخارے کی روحانی عمل پر عمل پیرا ہیں اور نہایت ہی بدنصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے حصے میں اس نعمت سے محرومی آئی ہے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡

معذرت اور گزارش

زائچوں سے متعلق جو اسکیم ادارہ طلسماتی دنیا کی طرف سے چلائی گئی تھی الحمدللہ وہ کامیاب رہی اور کثیر تعداد میں لوگوں نے زائچے بنوائے۔ کچھ حضرات کے زائچے دفتر کی بدنظمی کی وجہ سے نہیں بن سکے، ادارہ اس بارے میں معذرت چاہتا ہے اور یہ گزارش کرتا ہے کہ جن حضرات کے زائچے نہ پہنچے ہوں وہ اپنی تفصیلات دوبارہ روانہ کردیں۔

تفصیل یہ ہے۔ اپنا نام، والدہ کا نام، بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یا عمر اور اپنا مکمل پتہ۔

برائے مہربانی تفصیل پوسٹ کارڈ ہی پر روانہ کریں۔ انشاءاللہ بروقت کارروائی ہوگی۔

منیجر

ادارہ طلسماتی دنیا، دیوبند، یوپی

۵ السراج المنیر جلد ثانی صفحہ ۲۶۸ بحوالہ معجم طبرانی اوسط و صغیر۔ ۶ احیاء علوم الدین جلد اول صفحہ: ۲۰۶۔

ضرورتِ استخارہ اور حضرت سید علی ہجویریؒ

حضرت سید علی ہجویری گنج بخش م ۴۶۵ھ، ۱۰۷۲ء نے اپنی مشہور عالم کتاب کشف المحجوب میں استخارے کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

طریق استخارہ سپردم ازاں حفظ آداب خداوند عزو جل بود کہ مر پیغامبر خود را صلی اللہ علیہ وسلم ومتابعان دیرا بدیں فرمود وگفت فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ (القرآن ۱۶، ۹۸) واستعاذت واستعانت واستخارت جملہ بمعنیٰ طلب خیر کردن، تسلیم امور خود بخدائے تعالیٰ باشد ونجات از آفتہائے گوناگوں وصحابہ پیغمبر رضی اللہ عنہم روایت آوردہ کہ پیغامبرؐ مارا استخارہ فرمود چناں کہ قرآن پس چوں بندہ بداند کہ خیریت امور اندر کسب وتدبیر باز بستہ نیست کہ صلاح بندگان خدائے تعالیٰ بہتر داند وخیر وشر یکہ بہ بندہ رسد مقدر است جز تسلیم چہ چارہ باشد مر قضا را دیاری خواستن از وی تا شر نفس وامارہ کی آن از بندہ دفع کند اندر کل احوال وی وخیریت، صلاح دیرابدو ارزانی دارد۔ پس باید کہ اندر ہمہ اشغال بندہ بدو کند تا خداوند ویرا از خطا وخلل وآفت آن نگاہ دارد[1]

ترجمہ: یہ جو میں نے کہا ہے کہ طریقہ استخارہ کو اختیار کیا تو وہ حفظ آداب الٰہی کی غرض سے تھا کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیروکاروں کو اس کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب تم قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہو تو شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگ لو۔

اللہ کی پناہ مانگنا، اس سے مدد طلب کرنا اور استخارہ کرنا سب کے سب طلب خیر کرنے کے معنوں میں ہیں۔ اپنے امور کو خدا کے سپرد کر دینا، اپنے آپ کو طرح طرح کی آفتوں سے بچالینا ہے۔ پیغمبر خدا کے صحابہ کرامؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرآن کی طرح استخارے کا عمل سمجھایا اور سکھایا ہے۔

پس جب انسان (نہ صرف مذہبی عقائد کی روشنی میں بلکہ مشاہدہ وتجربات کی رو سے بھی) یہ جانتا ہے کہ کاموں کی بہتری (اور کامیابی) محض کسب وتدبیر پر موقوف نہیں ہے بلکہ بندوں کی فلاح و بہبود خداوند تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور بھلائی برائی جو بندے کو پہنچتی ہے وہ اس کے لئے مقدر ہی ہے تو لامحالہ اپنے کاموں کو قضائے الٰہی اور مشیت خداوندی کے سپرد کر دینے اور اللہ سے مدد چاہنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تا کہ وہ انسان سے نفس کی آوارگی، سرکشی اور شر کو دور کر دے اور اس کے تمام حالات میں خیر وخوبی اور فوز وفلاح کی ارزانی کرے۔ پس انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے تمام اعمال واشغال میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ اور استعانت کے ذریعہ مدد اور رہنمائی کا طالب ہو، تا کہ خداوند تعالیٰ اس کے ہر کام کو غلطی، خرابی اور آفت سے محفوظ رکھے۔

حافظ از دست مدہ صحبتِ آں کشتی ، نوح
ورنہ طوفانِ حوادث بُرد بنیادت

استخارے کی حکمت اور افادیت

جن لوگوں کی اسرار شریعت اور غوامض معرفت پر نگاہ ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ استخارہ ہمارے لئے ایک نعمت عظمیٰ اور موہبتِ کبریٰ ہے۔ جن لوگوں نے اپنے ہر اہم کام سے پہلے استخارے کو اپنا انداز زیست بنا رکھا ہے وہ کبھی فسردگی اور قنوطیت کا شکار نہیں ہوتے بلکہ ان کا ہر آنے والا دن ان کے لئے نت نئی مسرتیں لے کر نمودار ہوتا ہے۔ وہ نماز دعا کی نور و نکہت سے بھرپور فضاء میں اپنے کام کا آغاز کرتے ہیں اور دوران عمل ان کے

[1] کشف المحجوب صفحہ: ۲۰۔

لئے یہ امر وجہ نشاط روح بنا رہتا ہے کہ یہ کام ہمارے لئے ہر اعتبار سے خیر ہے اور اسے ہم خدا کی مرضی اور پسند کے مطابق سرانجام دے رہے ہیں۔ اس لئے وہ بڑے جوش وخروش اور کیف وسرور کے ساتھ سرگرم عمل رہتے ہیں اور پھر اس کا جو نتیجہ بھی نکلے اسے خیر سمجھ کر راضی برضا رہتے ہیں۔ یہ اعجاز ہے خدا پرستی کا اور یہ فیضان ہے عمل استخارہ کا۔

ورنہ خدا فراموش مادی معاشروں میں تو جب کوششوں کا نتیجہ توقع نہ نکلے تو لوگ خودکشی پر آتر آتے ہیں اور اگر ایسا نہ بھی کریں تو بھی ناکامی ان کی زندگی میں تلخیوں کا زہر گھول دیتی ہے۔

بلاشبہ استخارہ خیر وبرکت اور یمن وسعادت کا خزینہ ہے۔ اس میں ثواب عبادت حلاوت مناجات اور ذکر الٰہی وغیرہ سب کچھ موجود ہے۔

مندرجہ ذیل عنوانوں کے تحت استخارے کے چند فوائد وحکم پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

(١) استخارہ، رجوع الی اللہ کا عملی مظاہرہ ہے

بندے کا اپنی مشکلات اور مہمات میں اپنے آقا ومولیٰ کی طرف مشکل کشائی کی خاطر رجوع کرنا بندگی کے آداب اور تقاضوں میں سے ہے۔ جب انسان خداوند تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کی رحمت از خود اس کی طرف متوجہ ہوجاتی ہے اور اس کی مشکل حل اور مصیبت دور ہوجاتی ہے۔

رجوع الی اللہ کا یہی صاحب مشورہ ایک شاعر نے ان الفاظ میں دیا ہے۔

وَفِرَّ اِلَیْہِ فِی الْمُھِمَّاتِ کُلِّھَا
فَاِنَّھَا تَلْقَی النَّصْرَ فِیْ ذٰلِکَ الْفِرِّ

ترجمہ: اور تو اپنے تمام اہم کاموں میں اسی کی طرف دوڑ کر جا کیونکہ بے شک اسی ہی کی طرف دوڑ کر جانے میں تو کامیابی کو پائے گا۔

(٢) استخارہ، اپنی قوت سے اظہار بیزاری ہے

ہم نیکی کا جو کام بھی کرتے ہیں اس کا سوچنا اور اسے عملی جامہ پہنانا سب کچھ خدا کی توفیق کا مرہون منت ہوتا ہے لہٰذا اپنی ہمت اور طاقت پر اترانا حقائق کا منہ چڑانا ہے۔ استخارہ میں دراصل اپنے علم، اپنی قوت اور طاقت سے اظہار بیزاری اور خدا کے علم اس کی قوت وطاقت اور قدرت کا اعتراف واقرار زبانی اور عملی دونوں طریق پر ہوتا ہے۔ استخارہ کی دعا کے بالخصوص یہ جملے واستقدرک فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم فاقدرہ لی وغیرہ اسی حقیقت کے ترجمان ہیں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں تو دعائے استخارہ کے آخر میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا واضح جملہ موجود ہے۔

(٣) استخارہ، استعانت باللہ کا وسیلہ ہے

اپنے ہر کام میں خدا سے مدد کی درخواست کرنا ضروری ہے اور اہم کام استعانت باللہ بھی یقیناً اہم طریقے سے ہوگی جس کا ضامن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا طریقہ استخارہ ہے۔ اس میں نماز بھی ہے اور دعا بھی اور یہ دونوں بلاشبہ خدا کی مدد طلب کرنے کے مؤثر ذریعہ اور وسیلے ہیں۔ استخارے میں خدا سے اس کے علم وقدرت اور فضل وکرم کا واسطہ دے کر مدد طلب کی جاتی ہے جیسا کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ واستقدرک بقدرتک واسئلک من فَضْلِکَ الْعَظِیْم سے ظاہر ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ اے اللہ بے شک میں تجھ سے تیرے علم کا واسطہ دے کر تیری پسند کو طلب کرتا ہوں۔ تیری ہی قدرت سے کام کی آسانی چاہتا ہوں اور یہ میرا حق تو نہیں بس تیرے عظیم فضل وکرم سے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

ہے میرے دل کو خدا ہی رحمتوں کی طلب
کہ وسیع بھی ہیں اور بے حساب بھی ہیں
(اکبر)

(٤) استخارہ تفویض وتوکل کا عملی ثبوت ہے

اپنے تمام معاملات کو خدا کے سپرد کردینے اور اپنے اختیار کا ایثار کر کے خدا کے اختیار وانتخاب کو پسند کرنے کا نام تفویض ہے چونکہ انسان کی نگاہ نارسا، عواقب امور پر نہیں جاسکتی۔ اس لئے ہماری بہتری یقیناً اسی میں ہے کہ ہم اپنے معاملات اپنے پالنے والے کے سپرد کردیا کریں کیونکہ وہی ہماری صلاح وفلاح کو بہتر جانتا ہے۔ استخارے میں بھی اپنے امور کو خدا کے سپرد کر کے اسی ذات پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق مادی اسباب کو کام میں لاکر نتائج کو خدا پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جو شخص تفویض وتوکل کی یہ پسندیدہ راہ اختیار کرتا ہے وہ اپنے آپ کو کامیابی کی شاہراہ پر ڈال دیتا ہے۔

وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْھَہٗ اِلَی اللّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ط وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ٥ (القرآن الحکیم ۳۱،۲۲)

ابومنصور نحوی کہتے ہیں۔

(۱) وَمَتٰى نَابَكَ دَهْرٌ　حَالَتِ الاحوالُ فِيْهِ

(۲) فَوِّضِ الامرَ اِلَى اللّٰهِ تَجِدْ مَا تَبْغِيْهِ

ترجمہ: (۱) اور جب گردش روزگار تجھ پر آن پڑے اور تیرے سارے حالات اس میں بدل کر رہ جائیں۔

ترجمہ: (۲) تو، تو اپنا معاملہ خدا کے سپرد کر دے اور تو، وہ پالے گا جو تو چاہتا ہے، اللہ کی آخری کتاب نے ہمیں یہی نوید جانفزا سنائی ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (القرآن ۶۵،۳۰)

ترجمہ: جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

چوں موج بے خطر بحر می رسد بہ کنار
بدست ہر کہ عنان توکلے دارد

(۵) استخارہ، تسلیم و رضا کا سبق دیتا ہے

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

استخارہ کرنے کے بعد اکثر اوقات تو وہ کام ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کام میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے مواقع پر خدا کی قضا و قدر پر ناراض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ظاہرہ ناکامی میں بھی یقیناً ہماری کوئی نہ کوئی بہتری ضرور ہوگی۔ ہمیں ہر حال میں تسلیم و رضا کا شیوہ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ خوشی ہو یا غم، رنج ہو، یا راحت، کامیابی ہو یا ناکامی اللہ کے بندے ہر حال میں راضی برضا رہتے ہیں۔ تسلیم و رضا کے خوگر کی روح سے سکون و مسرت کی ایسی لہر اٹھتی ہیں کہ افکار و آلام کا سارا غبار دھل جاتا ہے۔ جاننے والے جانتے ہیں اور لذت آشنا سمجھتے ہیں کہ تسلیم و رضا کا مزا ہی کچھ اور ہے۔

میری مرضی ہوئی جب سے تیری مرضی میں گم
بندگی میں ملے ہم کو خدائی کے مزے (جوہر)

امام تیمیہ م ۷۲۸ھ، ۱۳۲۷ء کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہوتا ہے جب وہ ہو چکتا ہے تو اس میں رضا کا مرحلہ بعد میں آتا ہے جب کہ تفویض و توکل، کام کے انجام پذیر ہونے سے پہلے ہوتا ہے۔ پس جو شخص کام کے ہونے سے پہلے خدا پر بھروسہ کرتا ہے اور کام ہو چکنے کے بعد اس کے نتائج (خواہ حسب توقع ہوں یا خلاف توقع) پر راضی رہتا ہے، وہ صحیح معنوں میں عبودیت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔

حافظ ابن قیم م ۷۵۱ھ، ۱۳۵۰ء اس قول کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دعائے استخارہ کے سلسلے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" کے معنیٰ یہی ہیں کہ یہ تفویض توکل ہے۔ پھر آنحضرت ختمی مرتبتﷺ کی دعائے استخارہ کے یہ جملے "فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ" خدا کے حضور اپنے علم اور طاقت سے اظہار بیزاری کا اعلان ہیں اور خدا کی ان صفات کے ساتھ توعمل ہے کہ جو توسل حاصل کرنے والوں کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس کے بعد دعائے استخارے میں اپنے پالنے والے سے یہ سوال ہے کہ اس کے لئے وہ کام پورا کر دے۔ اگر اس میں جلد یا بدیر یعنی دنیا و آخرت میں مصلحت ہو، ورنہ اس کام کو کرنے سے روک دے کہ جس میں دنیا و آخرت کے لحاظ سے اس کے لئے نقصان ہو۔ دعا کے آخر میں وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ کے جملوں میں اس حاجت کے بارے میں جس کا سوال کیا گیا ہے رِضاءَ کی طلب اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی التجا ہے۔

مختصر یہ کہ دعائے استخارہ انہی معارف الٰہیہ اور حقائق ایمانیہ پر مشتمل ہے جن میں سے کام کی تکمیل سے پہلے توکل و تفویض اور بعد میں تسلیم و رضا قابل ذکر ہیں۔ اور یہ تسلیم و رضا دراصل توکل ہی کا ثمرہ ہے۔[۲]

(۶) استخارہ، نماز اور دعا کا قران السعدین ہے

استخارے میں نماز اور دعا کا اکٹھا ہونا گویا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ٥ (اے خدا، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) کی عملی تفسیر ہے۔

امام ابن ابی جمرہ اندلسیؒ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی دعائیں منقول ہیں لیکن ان میں سے کسی دعا میں نماز کی شرط نہیں ہے جب کہ دعائے استخارے میں نماز نافلہ کی شرط موجود ہے۔ یقیناً شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوا کرتا لہٰذا اس میں بھی کوئی نہ کوئی حکمت اور مصلحت ضرور ہے اور وہ غالباً یہ ہے کہ۔

---

[۲] البدر الساری جلد ۲، صفحہ ۲۲۸،۲۲۹ بحوالہ مدارج السالکین۔

اِنَّہٗ لَمَّا کَانَ ھٰذَا الدعاء من اکبر الاشیاء اِذَا اَللّٰہُ علیه السلام ارادیہ الجمع بین صلاح الدین و الدنیا و الآخرۃ فطالب ھٰذہالحاجۃ یحتاج الی قرعِ باب الملکِ بأدبٍ وحالٍ یناسب مایطلب ولا شیٔ أرفع مِمَّا یقرع بہٖ باب المولیٰ من الصلوٰۃ لِمَا فِیھَا مِنَ الجمع بین التعظیم لِلّٰہِ سبحانہٗ والثناء علیه والا فتقار الیه حالاً ومقالاً وذکرہ عزّوجلّ وتلاوۃ کتابہِ الّذی بہٖ مفاتح الخیر مِنَ الشِّفَاءِ والھُدیٰ والرحمۃ وغیر ذالِکَ۔

یعنی چونکہ یہ دعا بڑی چیز تھی لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس جو شخص اس حاجت کا خواہاں ہو تو وہ ضرور بادشاہِ حقیقی کے در کو کھٹکھٹانے کا محتاج ہے ایسے ادب اور حال کے ساتھ کہ جو اس چیز سے مناسبت رکھتی ہو کہ جو مانگی جارہی ہے اس سلسلے میں نماز سے بڑھ کر کوئی چیز اعلیٰ و ارفع نہیں ہے کہ جس کے ذریعے اپنے آقا و مولا کے در پر دستک دی جائے کیونکہ اس نماز میں خدا کی تعظیم، اس کی حمد وثنا، قال اور حال دونوں سے اس کے حضور اپنے فقر واحتیاج کا اظہار، اسی کا ذکر اور اس کی کتاب کی تلاوت وغیرہ ساری خوبیاں جمع ہیں۔ کتاب اللہ جو نماز میں پڑھی جاتی ہے بذات خود رحمت، ہدایت اور شفا وغیرہ سب بھلائیوں کا گنجینہ اور خزینہ ہے۔

وہ مزید فرماتے ہیں کہ اس میں حکمت یہ ہے کہ چیزیں کسی نہ کسی ایسے ذریعے سے طلب کی جاتی ہیں کہ جو اس کے حسب حال ہو کہتے ہیں کہ جو حال ہنس کو پکڑنے کے لئے ہوتا ہے وہ اسی سے مناسبت رکھتا ہے اور اس سے چڑیا کو نہیں پکڑا جا سکتا۔[۳]

انّ المراد بالاستخارۃ حصول الجمع بین خیری الدنیا والآخرۃ فیحتاج الی قرع باب الملک ولا شیٔ لذالک انجع ولا انجع من الصلوٰۃ۔[۴]

ترجمہ: استخارہ سے مراد دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو اکٹھے طلب کرنا ہے اس لئے استخارہ کرنے والا بادشاہ حقیقی کے در پر دستک دینے کا ضرورت مند ہے اور اس مقصد کیلئے نماز سے بڑھ کر کوئی چیز فائدہ بخش اور کامیابی سے ہمکنار کرنے والی نہیں ہے۔

استخارہ ملکوتی صفات پیدا کرتا ہے

استخارہ میں تفویض وتوکل اور خدا کی پسند پر راضی رہنے کا جو جذبہ کارفرما ہے وہ انسان میں بہیمیت کو ختم کر کے ملکوتی صفات پیدا کرتا ہے۔ استخارے سے انسان کا تعلق اور مشابہت ان فرشتوں سے ہو جاتی ہے کہ جو اس زمین پر رہ کر خدا کے حکم سے امور کو سرانجام دیتے ہیں اور ملاءِ اسفل کہلاتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ انسان کی ملاءِ اسفل سے نسبت کی علامت یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ فرشتے خواب یا بیداری میں انسان کے پاس آتے ہیں اور جن کاموں کو سرانجام دینے کیلئے یہ فرشتے مامور ہیں وہ ان کی انجام دہی کے لئے ایسے لوگوں کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں اور کچھ اہل نظر انہیں دیکھتے اور پہچانتے بھی ہیں۔[۵]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ہی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے وہی کچھ حاصل ہو جائے کہ جو ملاءِ سافل کے فرشتوں کو میسر ہے تو اس کا راستہ سوائے اس کے کوئی دوسرا نہیں کہ وہ طہارت اور پاکیزگی کو لازم پکڑے، قدیم تاریخی مسجدوں میں جایا کرتے ہیں جہاں اولیائے کرام نے نمازیں ادا کی ہوں۔ کثرت نفل نمازیں پڑھے، تلاوتِ قرآن پاک کرنے اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا ورد کرے۔ یہ سب کچھ اس مقصد کا پہلا رکن ہے جب کہ دوسرا رکن اہم امور میں کثرت سے استخارے کرنا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو کام کے کرنے اور چھوڑنے کے معاملے میں یکساں رکھے پھر خدا تعالیٰ سے سوال کرے کہ وہ اس کیلئے وہ امر واضح کردے کہ جس میں اس کیلئے مصلحت ہو، پاک و پاکیزہ ہو کر جمعیت خاطر کے ساتھ بیٹھ جائے اور کسی ایک طرف اپنے شرح صدر ہونے کا انتظار کرے۔[۶]

(۸) استخارہ، قربِ الٰہی کا ضامن ہے

محبت الٰہی اہل ایمان کا منتہائے مقصود ہے اور اس کے حصول اور ازدیاد کا طریقہ مقبول ہے کہ جو حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے جس کی اصل یہ ہے کہ ہر کام خوشنودیٔ خدا کے لئے اور اسی کی رضا کے مطابق سرانجام دیا جائے۔ ہر حال میں اور ہمیشہ خدا کی رضا ہمیں مطلوب اور ہمارا مقصود ہو۔

فراق ووصل چہ خواہی، رضاء دوست طلب
کہ حیف باشد از وغیرازیں تمنائے

استخارہ بلاشبہ محبوب حقیقی کی رضا کو معلوم کرنے، اس کی رضا کے

---

[۳] حجۃ اللہ البالغہ جلد۲، صفحہ۸۸ [۴] فتح الباری جلد۱۱، صفحہ:۱۵۵ [۵] ہمعات صفحہ۵۸ [۶] فیوض الحرمین صفحہ:۲۰، ۲۱۔

مطابق کام کرنے اور اس معاملے میں اس کے فیصلے پر راضی رہنے کا نام ہے۔ استخارہ بکثرت کرتے رہنے سے عشق الٰہی میں ترقی ہوتی ہے، خدا کا قرب نصیب ہوتا ہے اور وبندہ وہ روحانی مقام حاصل کرلیتا ہے کہ جس کی نشاندہی حدیث تقرب بالنوافل میں کی گئی ہے۔

كُنْتُ سمعَهُ الَّذِى يسمعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِىْ يُبْصِرُ بِهِ ويدَهُ الَّتِىْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِىْ يَمْشِىْ بِهَا۔

استخارے میں دعا سے پہلے نماز استخارہ کے نوافل ادا کرنے میں بھی غالباً یہی مصلحت ہے کیونکہ نوافل قرب الٰہی کا یقینی وسیلہ ہیں اور بقول سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مومن کا اپنے رب کے حضور ایک تحفہ ہیں دوست کو تحفہ دینا تھادوا تحابوا (تحفے دو اور محبت بڑھاؤ) کی نص صریح کے مطابق ازدیاد محبت کا ایک ذریعہ ہے۔

(۹) استخارہ، صحیح اور صالح طریق کار ہے

اخلاق حسنہ کو جاننے کیلئے بھی علم کی ضرورت ہے۔ انبیاء کرام اور اولیائے عظام کو وحی والہام کے ذریعہ سے یہ علم ہوجاتا ہے کہ اچھے اخلاق اور بہتر اعمال کون سے ہیں۔ لیکن بہتر اعمال اور اخلاق میں سے موقع ومحل کے اعتبار سے کہ کسی چیز کو کس وقت اختیار کرنا اس شخص کے حق میں مناسب ہے اس کا خدا سے معلوم کرنا ایک مومن کی اخلاقی ذمہ داری ہوگی۔ پس اچھے کاموں کا معلوم کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونے کا طریق کار دریافت کرنا اصطلاح میں سَمتِ صالح (صالح طریق کار) کہلاتا ہے۔ اس سَمتِ صالح اور استخارے کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے اخلاق میں سے ایک بنیادی خلق۔ سَمتِ صالح ہے جو دراصل ایسے نظام صالح کے لئے ہدایت پانے کا نام ہے کہ جس کے ذریعہ خدا اپنے بندے سے راضی ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کی بہتری چاہتا ہے تو اسے اپنی بارگاہ رحمت سے ایسے اعمال واخلاق کی سمجھ دے دیتا ہے اور اس نظام صالح کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ قرآن پاک میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ۔ (الآیہ ۲۱:۷۳)

یہ صورت ایجاد فعل کی ہے اور اس ایجاد کے تابع ان اعمال، اخلاق اور اس نظام کے علم کی ایجاد ہوتی ہے۔ اس کے تقاضوں میں سے خدا کی طرف جمعیت خاطر کے ساتھ متوجہ ہونا، اسی پر بھروسہ کرنا، دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعا گڑگڑا کر مانگنا اور اس بات کی معرفت رکھنا کہ ہمارے اور دوسروں کے اخلاق واعمال اور دنیا کے دکھ درد وغیرہ ہمارے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ويعرف مايهدى اليه هذه الخلة مِنَ الاستخارة فِىْ كُلِّ مايرد عليه۔ ؎

ترجمہ: وہ یہ بھی پہچان لے کہ یہ خلست جو کچھ استخارے میں سے اس کی رہنمائی کرتی ہے ہر اس معاملے میں کہ جو اس پر وارد ہو۔

(۱۰) استخارہ، جمعیتِ خاطر کا مؤثر ذریعہ ہے

نفسیاتی اعتبار سے دیکھا جائے تو بھی استخارے کی افادیت واضح ہوتی ہے کیونکہ کسی مہم کے لئے توجہ کو ایک نقطے پر مرکوز کرنا، کام کے درست آغاز اور اس کی تکمیل کے لئے ضروری امر ہے۔ جسمانی اور روحانی قوتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی خاطر ارتکاز توجہ کے ساتھ ساتھ جمعیت خاطر کی ضرورت ہوتی ہے اور استخارہ بلاشک وشبہ ارتکاز توجہ اور جمعیت خاطر مؤثر ذریعہ ہے۔ استخارہ کرلینے کے بعد انسان نہ صرف اس کام میں صحیح اور صائب رائے قائم کرنے کے قابل ہوتا ہے بلکہ اس سلسلے میں سعی وعمل کرتے وقت اور کام کے انجام کے بارے میں کسی پریشان خاطری کا شکار بھی نہیں ہوتا کیونکہ وہ پورے یقین واذعان کے ساتھ یہ جانتا ہے کہ اب جو کچھ بھی ہوگا وہ اس کے حق میں خیر ہی خیر ہوگا۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور حکمت استخارہ

برصغیر پاک وہند کے علمائے حق میں سے اللہ تعالیٰ نے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو یہ انفرادیت ظاہر فرمائی تھی کہ وہ احکام شریعت کی مصلحتوں اور حکمتوں کو خوب جانتے تھے اور انہوں نے اپنی تصانیف میں اس پہلو کو نمایاں کرنے کی سعی مشکور فرمائی ہے۔ قبل ازیں انہیں کے حوالوں سے استخارے کی حکمت اور افادیت واضح کی گئی ہے۔ اب استخارہ کے حقائق ومعارف پر ان کے مزید افکار عالیہ ملاحظہ ہوں، فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا استمطر العلم من ربه وطلب منه كشف مرضاة اللهِ فِىْ ذٰلك الامرو لجَّ قلبه بالوقوف على بابه لم يتراخ من ذٰلك فيضان سر الٰهِىّ وايضاًفمن اعظم فوائد ها اَنَّ الانسان عن مراد نفسه وتنقاد بهيمتهٗ لملكيته ويسلّم وجههٗ لِلّٰهِ فاذا

؎ فیوض الحرمین صفحہ: ۷۷، ۸۰ ملخصاً۔

فَعَلَ ذٰلِكَ صَارَ بِمَنزِلَةِ الملٰئكةِ فی انتظارِهم لالهام اللّٰه فاِذا الهموا سعوا فی الامر بداعیة الهیته لاداعیة نفسانیتو عندی اَنَّ اكثار الاستخارة فی الامور تریاقٌ مجرّبٌ لتحصیل شبه الملائكة ۸

ترجمہ: بے شک انسان جب اپنے پالنے والے علم کا فیضان طلب کرتا ہے، خدا سے اس خاص معاملے میں اس کی رضا کا انکشاف چاہتا ہے اور اپنے دل کو اس کے دروازے پر ٹھہرے رہنے پر آمادہ کرلیتا ہے تو زیادہ دیر نہیں ہوتی کہ اس سرالٰہی (خدائی بھید) کا فیضان حاصل ہوجاتا ہے۔ مزید برآں استخارہ کے بڑے بڑے فائدوں میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی مراد سے بے نیاز ہوجاتا ہے (اور خدا کی مراد کو طلب کرتا ہے) اپنی بہیمیت وحیوانیت) کوملکوتی صفات کا مطیع وفرمانبردار بنالیتا ہے اور خدا کے سامنے سرتسلیم خم کردیتا ہے۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ فرشتوں جیسا ہوجاتا ہے کہ جو الہام الٰہی کے انتظار میں رہتے ہیں۔ جب انہیں خدا سے کسی بات کا الہام ہوجاتا ہے تو وہ اس کام میں خواہشات نفسانی کی بجائے محض خدائی تحریک پر سرگرم عمل ہوجاتے ہیں۔ میرے نزدیک اپنے معاملات میں استخارے بکثرت کرنا، ملائکہ سے مشابہ بننے کی خوبی حاصل کرنے کے تریاق مجرب ہے۔

آیات قرآنی کے فوائد

سورۂ انعام: ہرغم اور ہرغرض کے لئے اس سورۃ کو پڑھ کر دعائیں کریں تو پوری ہوں گی۔

سورۂ الم نشرح: سینے پر دم کرنے سے تنگی دور ہوتی ہے اور قلب کو سکون ملتا ہے۔

سورۂ الملک: اس کے پڑھنے سے قبر کا عذاب ختم ہوجاتا ہے۔

سورۂ اخلاص: اس کے پڑھنے سے تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

سورۂ فتح: رمضان شریف کے رویت ہلال کے وقت تین بار پڑھنے سے تمام سال روزی فراخ رہتی ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀

۸ حجۃ البالغہ جلد۲، صفحہ ۱۹۔

القرآن

❀ اس (قیامت کے) دن ان (کافروں) کے چہرے آگ میں پھیرے جائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہائے افسوس ہم اللہ اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے، اور کہیں گے کہ اے پروردگار ہم نے اپنے بڑوں کی فرمانبرداری کی تھی۔ انہوں نے ہم کو گمراہ کردیا اے ہمارے پروردگار ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر لعنت فرما۔

(سورۂ احزاب)

❀ اے ایمان والو! اپنی جانوں کی ذمہ داری تم پر ہی ہے۔ اگر تم ہدایت پاؤ تو کسی کا گمراہ ہونا تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

(سورۂ مائدہ)

❀ اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ ان لوگوں کو نصیبوں کا لکھا تو ملتا رہے گا۔ یہاں تک کہ ہمارے بھیجے ہوئے ان کو فوت کرنے کے لئے آئیں گے اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کو کہیں گے کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارا کرتے تھے۔

(سورۂ اعراف)

❀ جس نے بھی یاد رحمٰن سے شب کوری کی اس پر شیطان مسلط کردیا جاتا ہے جو کہ اس کا ہم نشین بن جاتا ہے۔ پھر وہ اس کو سیدھی راہ سے روکتے ہیں اور وہ سمجھتا رہتا ہے کہ وہ ہدایت یافتہ ہے یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس آجاتا ہے تو کہتا ہے۔ "ہائے افسوس" میرے اور تیرے درمیان مشرقین جتنی دوری ہوتی تو بدترین ہم نشین ہے۔ (سورۂ زخرف)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے "تم لوگ جنت میں نہیں جاسکتے، جب تک مومن نہیں بنتے اور تم مومن نہیں بن سکتے، جب تک باہم محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں وہ تدبیر نہ بتاؤں جس کو اگر کرو تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو، تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔"

(مسلم)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖

استخارہ، کب اور کس لئے کرنا چاہئے

(۱) عزم سفر

اگر کسی دور دراز اور لمبے سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ ہو تو استخارہ کرنا مستحب ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی بزرگ کو (بذریعہ کشف والہام) سفر کی خیریت اور بھلائی معلوم بھی ہو تو اسے استخارہ کرنے میں کوتاہی نہیں کرنا چاہئے۔

امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ” اپنے ایک مکتوب میں حضرت محمد صالح کولابی لکھتے ہیں کہ فقیر عنقریب حضرت دہلویؒ کے سفر کا ارادہ رکھتا ہے۔ اکثر استخارے اور توجہات اس سفر کا باعث ہیں[1]

سفر کے دوران میں کھانے پینے کی چیزوں میں کسی وجہ سے شک گزرے تو استعمال سے پہلے استخارہ کر لینا عین دانشمندی ہے۔ بعض اوقات دشمن ایام جنگ میں اشیائے خورد ونوش میں زہر ملا دیا کرتا ہے۔ اسی طرح ویرانے اور اندھیرے میں چیزوں کی حقیقت واضح نہیں ہو پاتی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے ایک بار اپنی مجلس میں اپنے عقیدت مندوں کو استخارے کی تلقین فرمائی تو ساتھ ہی کسی بزرگ کا یہ واقعہ بیان کیا کہ اس بزرگ نے اثنائے سفر میں خادم سے پانی مانگا۔ پانی لایا گیا تو انہوں نے استخارہ کیا۔ استخارے میں پینے کی اجازت نہ ملی۔ لہٰذا انہوں نے اسے پینے سے انکار کر دیا۔ خادم نے عرض کی کہ یہاں تو پانی بڑی دشواری سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ پانی بھی میں بڑی مشکل سے لایا تھا۔ انہوں نے بازدیگر استخارہ کیا۔ مگر اس بار بھی اجازت نہ نکلی۔ چار و ناچار پانی گرا دیا گیا۔ خادم یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس میں ایک سنپولیا تھا[2]

(۲) ہجرت وترک وطن

دین کی خاطر ہجرت یا کسی اور مصلحت کی غرض سے ترک وطن کا ارادہ ہو تو پہلے استخارہ کر لینا چاہئے۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ ۱۳۸۱ھ، ۱۹۶۲ء نے ۱۹۱۸ء میں حج کا ارادہ کیا تو ساتھ ہی مع اہل وعیال ارض مقدس کی طرف ہجرت کر جانے کے لئے استخارہ کیا۔ بارگاہ حق تعالیٰ میں بطور استخارہ کے استدعا کی اے اللہ تعالیٰ! اگر اس بندے کا ہجرت کر جانا ہر لحاظ سے مفید ہے تو اپنے فضلِ عمیم سے اعانت فرما اور اگر صورت حال برعکس ہو تو اپنے حکم سے روک دے۔ جس روز پاسپورٹ آیا، تیار ہو گئے لیکن مشیت ایزدی کا فیصلہ کچھ اور تھا۔ ہجرت کا عزم خدا کو منظور نہ تھا۔ عین اسی روز اہلیہ محترمہ سخت بیمار ہو گئیں اور سفر کے قابل نہ رہیں لہٰذا حضرت لاہوریؒ نے ہجرت کا ارادہ ترک کر دیا البتہ خود حج پر روانہ ہو گئے[3]

اعظم ہاشمی ترکستانی نے اپنے وطن، روسی ترکستان پر اشترا کی تسلط اور اپنی ہجرت کی داستان الم بیان کرتے ہوئے استخارے کے ذریعے اپنی رہنمائی کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے، چونکہ اپنے وطن مالوف کو خیر باد کہتے وقت ایک حساس دل کو بہت ہی صبر آزما مرحلے سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے دل کے قرار وسکون کی خاطر میں نے دینی مجازات کی طرف رجوع کیا۔ مسئلہ یاد آیا کہ استخارہ مجھ ایسے متحیر انسان کے لئے ہدایت نامہ ہے۔ چنانچہ بخارا کی مشہور زیر زمین مسجد مغاک میں جا کر چھپ رہا اور وہیں تہائی رات گزرنے پر دو رکعت نماز استخارہ ادا کی اور اپنی زبان پر یَاهَادِیُ (اهْدِنِی) یَامُبِینُ (بَیِّنْ لِی) اور یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِی کا ورد جاری رکھا حتیٰ کہ بے اختیار ہو کر سو گیا۔ ادھر میں اطمینان سے پڑا سو رہا تھا۔ اُدھر باہر

---

[1] ترجمہ مکتوبات امام ربانی جلد دوم صفحہ: ۳۰۷ [2] سیر اولیاء صفحہ: ۳۵۴ [3] بیس بڑے مسلمان صفحہ: ۶۶۷

شہروالوں پر قیامت ٹوٹ رہی تھی۔ ہوا یہ کہ اس رات کمیونسٹوں نے علماء دین کو چن چن کر تہ تیغ کرنا شروع کر دیا۔ استخارے کے بعد واضح انداز میں مجھے خواب میں دکھائی دیا کہ میں نے کاگان سے ترمذ کا ٹکٹ لیا اور ٹرین ترمذ کی طرف روانہ ہوگئی۔ راستے میں ایک چھوٹا سا اسٹیشن آیا جہاں گاڑی رک گئی۔ یہاں چار فرلانگ کے فاصلے پر دریائے جیحوں کے کنارے امام جعفرؒ کے نام کا ایک مزار دکھائی دیا۔ کچھ لوگ یہاں اترے۔ میں تذبذب میں رہا کہ اتروں یا نہ اتروں۔ پھر نیچے اتر کر ایک شخص سے پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا اسٹیشن ابھی بہت دور ہے تم کہیں رات کو وہاں پہنچوگے۔ اتنے میں ٹرین چل دی اور وہ شخص فوراً سوار ہوگیا۔ میں وہیں اسٹیشن پر رہ گیا۔ اب حیران و پریشان ہوں کہ کیا کروں اتنے میں دو نوجوان مجھ سے عمر میں پانچ پانچ سال بڑے پاس سے گزر گئے وہ میرے ہم وطن فرغانوی دکھائی دیتے تھے۔ میں ان کے پیچھے ہولیا اور مزار امام جعفرؒ پہنچا۔ مزار سے ملحق مسجد میں دو بجے نماز ظہر ہوئی۔ بعد نماز میں نے حلقے میں سورۂ ھَلْ اَتٰی کی قرأت کی۔ پیش امام سن کر زار و قطار روئے۔ یہاں تک استخارے کی ایک شق تھی۔ اب آنکھ کھل گئی تھی لہٰذا خواب کو بطور نشانہ ہی اپنے لانبے لوٹ کے استر پر نوٹ کرلیا۔ اس کے بعد پھر استخارہ کر کے سو رہا اب کیا دیکھتا ہوں کہ افغانستان کی طرف آگیا ہوں اور بارہ افغان باشندوں نے مجھے پکڑ رکھا ہے پھر ان میں میرے بارے میں اختلاف رائے پیدا ہوجاتا ہے تاہم وہ سب کے سب مجھ سے پیش انتہائی شفقت سے آتے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں اور تسلی دیتے ہیں۔ اس کے بعد پھر آنکھ کھل گئی[۴]

(۳) شادی بیاہ

منگنی نکاح ہو یا شادی بیاہ تاریخ مقرر کرنے اور رشتہ منتخب کرنے سے پہلے استخارہ ضرور کرلینا چاہئے۔ کیونکہ جذبات سے مغلوب ہو کر اور ظاہرداری سے متاثر ہو کر بعض اوقات انسان خود صحیح فیصلہ نہیں کر پاتا اور بعد میں اپنے کئے پر پچھتاتا ہے۔ شادی میں استخارے کی اسی اہمیت کے پیش نظر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص استخارہ تزویج کا طریقہ بتادیا ہے۔ سلف صالحین کا معمول رہا ہے کہ خود بھی نکاح سے پہلے استخارہ ضرور کیا کرتے تھے اور اسی بات کی تلقین دوسروں کو بھی کیا کرتے تھے۔

شیخ الشیوخ سہروردیؒ فرماتے ہیں، سالک نکاح کرنے سے پہلے بار بار استخارہ کرے اس کے بعد اگر اسے صبر عطا ہوجائے تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ اگر خدا کے فضل و کرم (نکاح یا التوا) سے بہتر صورت کا اس پر انکشاف ہو تو یہ بہت ہی اچھا ہے۔ خداوند تعالیٰ ایک طالب صادق کو خواب یا حالت بیداری میں یا کسی بزرگ اور صاحب حال کے بیان کے ذریعہ سے اصل حقیقت کا انکشاف کرادیتا ہے۔ ایسا شخص جب کسی چیز کی طرف اشارہ کرتا ہے تو وہ اشارہ بصیرت پر مبنی ہوتا ہے اور اگر کوئی فیصلہ کرتا ہے تو وہ حق کے مطابق ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر درویش نے نکاح کیا تو یہ نکاح اس کی روحانی زندگی میں ممد و معاون ثابت ہوگا[۵]

(۴) انتخاب نام

نومولود بچے یا بچی کے نام کے انتخاب کے موقع پر استخارہ کرلینا بہتر ہوگا۔ بعض مسلمان گھرانوں میں تو حسن اتفاق سے اس کا رواج بھی ہے، جو نام پسند ہو اور شرعی لحاظ سے مستحسن ہو اس نام کو ذہن میں رکھ کر استخارہ کرنا چاہئے۔ اگر دل کو اطمینان ہوجائے تو ٹھیک ہے ورنہ کسی اور نام کے لئے استخارہ کیا جائے۔ اسی طرح برکت اور سعادت کی غرض سے دکانوں، فرموں اور کمپنیوں وغیرہ کے نام بھی استخارے کی مدد سے منتخب کئے جاسکتے ہیں بشرطیکہ کاروبار جائز نوعیت کا ہو۔

(۵) آغاز کاروبار

اگر کسی کا کاروبار شروع کرنے کا ارادہ ہو یا کوئی پیشہ اختیار کرنا ہو تو انتخاب اور اچھے آغاز کی خاطر استخارے سے رہنمائی حاصل کرلینا سودمند ثابت ہوتا ہے۔

مولانا حسین احمد مدنیؒ نے مولانا عزیز الرحمٰن علیم آبادی کو ایک خط میں یہی مشورہ دیا تھا کہ اگر ملازمت چھوڑ کر گھر جانا اور کاشتکاری کرنا سات مرتبہ استخارہ کرنے کے بعد مرغوب طبع ہو تو اختیار کرلیجئے[۶]

(۶) معاہدہ اور سودا کرنا

اگر کسی تجارتی کاروباری ادارے کو کوئی سودا کرنا ہو تو اسے استخارہ کرلینا چاہئے۔ اسی طرح اسلامی حکومت کو کسی سے کوئی اہم معاہدہ کرنا مطلوب ہو تو اس میں استخارہ کرلینا دین و دنیا کے اعتبار سے فلاح اور صلاح کا ضامن ہوگا۔

---

[۴] ماہنامہ البلاغ کراچی جلد چار، شمارہ ۵،۶ صفحہ: ۵۴، ۴۳، ۴۴ ملخصاً [۵] عوارف المعارف صفحہ: ۲۱۶ [۶] مکتوبات شیخ الاسلام جلد اول صفحہ: ۳۸۷۔

ابوالفرج اصفہانی م ۳۵۶ھ، (۹۶۶ء) نے سودے کے بارے میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ضابی بن حارث برجمی سے عجرو بن عبد عمرو نے ادھار اونٹ خریدے۔ ضابی نے اس سلسلے میں خدا سے استخارہ کرنے کے بعد سودا طے کیا۔ ربیعہ بن مقروم شاعر نے بھی عجرو کے ساتھ سودا کیا ادھار پر۔ ربیعہ نے ادھار دیتے وقت استخارہ نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عجرو نے ضابی کا قرض تو ادا کردیا لیکن ربیعہ کو ٹکا سا جواب دیدیا۔ بعد ازاں وصولی ہوئی بھی تو وہ بعد از خرابی بسیار[7]

(۷) پیش کش ملازمت

اگر کہیں سے دو ملازمتوں کی پیشکش ہو اور انسان یہ طے نہ کرپائے کہ کون سی ملازمت اس کے حق میں بہتر ثابت ہوگی تو اس موقع پر ترجیح کی خاطر استخارہ کرلینا چاہئے۔ موجودہ دور میں جب کہ ملازمت کا حصول جوئے شیر لانے کے مترادف ہوگیا ہے اور بیروزگاری زوروں پر ہے تو حصول ملازمت کے لئے پہلے استخارہ کرکے اپنے لئے نوعیت ملازمت کا تعین کرلینا چاہئے۔ پھر ایک ملازمت کیلئے کوشاں ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں نماز حاجت پڑھ لینی مفید ثابت ہوتی ہے۔

(۸) تعمیر مکان

اگر مکان بنوانا مطلوب ہو تو حصول برکت کی غرض سے استخارہ کرلینا چاہئے۔ جس گھر میں برکت وسعادت ہو وہ گھر ہمیشہ آباد اور اس میں رہنے والے ہر دم شاد رہتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے استخارے کے جو مواقع گنوائے ہیں ان میں ایک تعمیر مکان بھی ہے۔ رہائش کے لئے مکان خریدنا ہو یا کرائے پر لینا ہو تو بھی استخارہ کرلینا مناسب ہوگا۔

مولانا عبدالغفور عباسی نقشبندی مدنی ؒ م ۱۳۸۹ھ، (۱۹۶۹ء) نے مدینہ طیبہ میں قیام کی خاطر مکان لینا چاہا تو رات کو استخارہ کیا۔ خواب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ وہ اس مکان میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانے لگے تو مولانا عباسیؒ ساتھ ساتھ دروازے تک گئے۔ دروازے پر پہنچ کر حضور ختمی مرتبتؐ نے اپنی انگشت شہادت کے ساتھ دروازے پر یہ الفاظ رقم فرمائے۔

"هٰذا منزلُ الطَّريقة النقشبندية وهٰذا مَوردانوارِ النّبويّة"

حضرت عباسیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس خواب سے تسلی ہوگئی کہ یہی فیض اور فقراء کی جگہ ہے۔ چنانچہ جتنے بھی لوگ مدینہ پاک میں حاضر ہوتے بیشتر مشائخ حضرت عباسیؒ سے ضرور مستفیض ہوتے تھے اور آپ کے گرد وپیش علماء وصلحاء اور اتقیاء کا مجمع رہتا تھا[8]

(۹) فوجی مہمات

دشمن کے خلاف فوجی کارروائی ہو یا اہم جنگی نوعیت کا کوئی فیصلہ کرنا ہو تو مسلمان حکمرانوں میں سے بعض کا معمول رہا ہے کہ وہ پہلے استخارہ کیا کرتے تھے۔

برصغیر پاک وہند کے ایک پابند صوم وصلوٰۃ عادل اور مدبر سلطان بہلول لودھی عہد ۸۵۵ھ، (۱۴۵۱ء)، ۸۹۴ھ، (۱۴۸۸ء) کا معمول یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جنگ کے وقت جب دشمن پر نگاہ پڑتی تو فوراً گھوڑے سے اُتر آتا، استخارہ کرتا، اقرار عجز کرتا اور اسلام اور اہل اسلام کی بھلائی کی دعا مانگتا تھا[9]

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اور سلطان محمود غزنویؒ کے بارے میں بھی یہی کچھ مشہور ہے۔

(۱۰) علاج ومعالجہ

دیرینہ اور پیچیدہ امراض میں بعض اوقات مریض متردد ہوتا ہے کہ وہ کون سے طریق علاج سے استفادہ کرے۔ کئی معالج ذہن میں آتے ہیں لیکن وہ طے نہیں کرپاتا کہ کس سے علاج کرائے۔ ایسے موقع پر استخارہ کرلینا مفید ہوگا۔ ۱۲، ۱۳ سال پہلے کا واقعہ ہے، راقم اس وقت خانیوال میں لیکچرار تھا کہ ایک طالب علم نے جو ماشاء اللہ اب خود لیکچرار ہیں، اپنی ایک بیماری کا تذکرہ کیا اور مشورہ طلب کیا۔ میں نے انہیں استخارہ کرلینے کے لئے کہہ دیا اور طریقہ استخارہ بھی سمجھا دیا۔ انہوں نے استخارہ کیا تو خواب میں ایک سفید ریش میانہ قد وقامت کے بزرگ دکھائی دیئے انہوں نے خواب میں مجھ سے بیان کیا تو میرا ذہن فوراً ایک بزرگ مولانا محمد ابراہیم (میاں چنوں) کی طرف منتقل ہوگیا لہٰذا انہیں ان کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔ وہ وہاں پہنچے تو واقعی وہ ہی بزرگ تھے جن کی شکل خواب میں دکھائی گئی تھی۔ چند روز کے روحانی علاج کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں

---

[7] کتاب الاغانی جلد ۱۹ صفحہ ۹۲۔ [8] ماہنامہ البلاغ کراچی، ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ۔ [9] سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات صفحہ ۴۴۲، بحوالہ واقعات مشتاقی قلمی۔

شفائے کاملہ بخش دی۔

(۱۱) طلاق اور فسخ عہد

اگر تعلقات اور حالات اس قدر ناخوشگوار صورت اختیار کر جائیں کہ طلاق کے بغیر کوئی چارہ کار نہ رہے تو طلاق دینے سے پہلے سات بار استخارہ ضرور کرنا چاہئے۔ کیونکہ طلاق دینا گو مباح تو ہے تاہم خدا کے ہاں پسندیدہ امر نہیں ہے۔

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ نے اپنے پیر مرشد اولیں حضرت مدنیؒ کو اپنے گھر کے حالات لکھ کر طلاق دینے کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ موجودہ صورت میں بظاہر فراق ہی بہتر معلوم ہوتا ہے خصوصاً جب کہ والدہ ماجدہ کا حکم بھی بار بار نافذ ہو چکا ہے اور تعجیل کا بھی حکم ہے۔ استخارہ سات مرتبہ کیجئے اور اگر قلب کی حالت فراق کی طرف میلان رکھتی ہو تو پھر اس پر عمل کر لیجئے۔[۱۰]

اسی طرح سیاسی اور معاشرتی معاملات میں کوئی معاہدہ ہو اور حالات ایسے پیدا ہو جائیں کہ اس معاہدے کو برقرار رکھنا قوم وملت کے لئے ضرر رساں دکھائی دیتا ہو۔ اس وقت ایسی حالت میں جب کہ شرعی لحاظ سے بھی کوئی قباحت نہ ہو تو استخارہ کر لینے کے بعد ہی فسخ عہد کرنا چاہئے۔

(۱۲) حل شرعی

کوئی مسئلہ حل طلب ہو تو اس کی خاطر مناسب غور و فکر لازم ہے اور اہل الرائے سے مشورہ بھی ضرور کر لیجئے۔ اس کے باوجود اگر اس کا کوئی حل نظر نہ آئے تو استخارے سے بھی رہنمائی کی جاسکتی ہے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ کا معمول یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب کوئی ان سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو وہ گھر جا کر دو رکعت نماز نافلہ ادا کرتے اور مسئلے کو خدا کے سامنے پیش کرتے اور پھر آ کر جواب دیا کرتے تھے۔[۱۱]

علمائے اسلام کے ہاں اس قسم کی مثالوں کی بھی کمی نہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مشکل فقہی مسائل کا فیصلہ کرنے کے لئے عقلی دلائل کی تائید استخارے سے بھی کی جاتی رہی ہے۔ مثلاً امام اہل ظاہر داؤد اصفہانی م ۲۷۰ھ، (۸۸۳ء) نے اجماع کے ضمن میں اپنی ایک اختلافی رائے کا اظہار کیا تھا۔ اس سلسلے میں علماء میں یہ اختلاف پیدا ہو کہ ان کی اختلافی رائے قابل اعتنا ہے یا نہیں۔ ابن الصلاح م ۶۴۰ھ، (۱۲۴۳ء) نے اپنا موقف استخارہ کرنے کے بعد بیان کیا جیسا کہ ان کے یہ الفاظ نشاندہی کرتے ہیں۔

والذی اجیب به بعد الا ستخارة والا ستعانة بالله تعالیٰ انّ داود یعتبر قوله فی الاجماع الأ فیما خالف فیه القیاس الجلی۔[۱۲]

یعنی اس کا جواب جو میں خدا سے مدد چاہنے اور استخارہ کرنے کے بعد دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ داؤد کا قول اجماع میں معتبر ہوگا بشرطیکہ قیاس جلی کے خلاف نہ ہو۔

(۱۳) تصنیف وتالیف کتب

سلف صالحین کا طریقہ یہ رہا ہے کہ تصنیف وتالیف کرتے وقت وہ بزرگ استخارے کی مدد وتائید ضرور حاصل کیا کرتے تھے۔ مفسرین قرآن میں سے قاضی القضاۃ ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازیؒ ۶۸۵ھ، (۱۲۸۶ء) کی تفسیر بیضاوی اپنی مقبولیت کی وجہ سے مدارس عربیہ میں شامل نصاب ہے۔ یہ تفسیر لکھتے وقت مفسر موصوف نے استخارہ کیا تھا جیسا کہ ان کا اپنا بیان ہے۔ **الّا انّ قصور بضاعتی یبطی عن الا قدام ویمنعنی عن الا نتصاب فی هذا المقام حتیٰ منح لیَ بعد الاستخارة ماصمّم به عزمی علی الشروع فیما اردته والا تیان بما قصدته**[۱۳]

حضرت سید علی ہجویریؒ نے کشف المحجوب لکھنے سے پہلے استخارہ کیا تھا تمہیدی کلمات میں تحریر ہے۔ طریق استخارہ سپردوم واغراضیکہ بنفس باز میگشت از دل تسردم[۱۴] علامہ ابن خلدون نے المقدمہ لکھتے وقت استخارہ کیا تھا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ جذب القلوب کے دیباچے میں تصریح کرتے ہیں بعد از تصحیح استخارہ از جناب صمدیت جل جلالہ وتقدیم استشارہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توفیق یافتہ[۱۵]

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تقدیم استخارہ کے سلسلے میں حجۃ اللہ البالغہ کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ **فتوجهتُ الی اللهِ واستخرته**

---

۱۰ مکتوبات شیخ الاسلام جلد اول صفحہ ۱۲۷، ۱۱ تاریخ بغداد جلد سات صفحہ ۲۴۵، ۱۲ تہذیب الاسماء واللغات قسم اول جلد اول صفحہ: ۱۸۳، ۱۳ تفسیر بیضاوی مقدمہ صفحہ: ۳۔
۱۴ کشف المحجوب: صفحہ: ۱، ۱۵ جذب القلوب۔

ورغبتُ الیہِ استغثہ من الحول والقُوَّۃِ با لکُلّیَۃِ وصِرتُ کالمیّتِ فِی یدِالغُسّالِ[۱۶]

یعنی میں خدا کی طرف متوجہ ہوا اس سے استخارہ کیا، اسی کی طرف راغب ہوا اور اپنی قوت وطاقت سے علیحدہ ہو کر حضور سے قوت وطاقت کا آرزومند ہوا۔ چنانچہ منشائے خداوندی کے سامنے بالکل اس طرح ہو گیا جس طرح مردہ غسل دینے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

صوفیائے کرام کے حالات میں قدیم ترین مکمل اور مستند تاریخ طبقات الصوفیہ کے نام سے شیخ ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ م ۴۱۲ھ، (۱۰۲۱ء) کے قلم سے ہے۔ انہوں نے یہ کتاب استخارے کے بعد تالیف کی تھی جیسا کہ وہ بیان کرتے ہیں۔

ان اَجمَعَ فِی سِیَرِ متاخری الاولیاء کِتاباً اسمّیۃً طبقات الصوفیہ وھذا بعد اَنْ استخرتُ اللّٰہ تعالیٰ فِی ذٰلِکَ وفی جَمیعِ اموری وبَراتُ منہ من حولی وقُوّتی وسالتُہٗ اَنْ یُعینی عَلَیْہِ وَعَلٰی کُلِّ خَیرٍ وَیُوَفِّقنِی لَہٗ ویجعلنی مِنْ اَھْلِہ۔[۱۷] امام راغب نے اپنی کتاب مفردات فی غریب القرآن لکھتے وقت استخارہ کیا تھا۔

(۱۴) بیعت مرشد

تزکیۂ نفس اور روحانی تربیت کی غرض سے کسی پیرومرشد سے بیعت کرنا مطلوب ہو تو پہلے تو کسی ایسے مرشد کو تلاش کرنا چاہئے کہ جو پوری متبع شریعت اور فواحش ومنکرات سے مجتنب ہو اور کتاب وسنت اور فقہ واحسان پر اس کی نظر ہو۔ مرشد میں کشف وکرامت کا ہونا کوئی ضروری شرط نہیں بلکہ اس میں ضروری چیز شریعت پر استقامت ہے کہ جو بذات خود بہت بڑی معنوی کرامت ہے۔ پھر مرشد کامل سے بیعت کرنے کے لئے استخارہ کرنا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس سے فیضان روحانی اس شخص کو حاصل ہو سکے گی یا نہیں کیونکہ پیرومرید میں روحانی مناسبت بھی ضروری ہے اور اس کا پتہ استخارے سے چل سکتا ہے۔ مشائخ طریقت ازخود کسی کو مرید بنانے سے پہلے اسے استخارہ کر لینے کا مشورہ دیتے رہے ہیں۔ چشتی بزرگوں کا بالعموم اور نقشبندی پیروں کا بالخصوص یہی معمول ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے مرشد بزرگوار خواجہ باقی باللہؒ کے نام ایک خط میں ایک شخص شیخ طٰہٰ ابن شیخ عبداللہ نیازی کو مرید کر لینے کی سفارش کرتے ہوئے واضح فرماتے ہیں کہ وہ ظاہراً اس طریقہ سے مناسبت رکھتا ہے۔ سچی طلب ہے اور میں نے اسے استخارہ کرنے کو کہا ہے۔[۱۸]

خواجہ نور محمد مہارویؒ م ۱۲۰۵ھ، (۱۷۹۰ء) نے جب شاہ فخرالدین دہلویؒ م ۱۱۹۹ھ، (۱۷۸۴ء) کے دست حق پرست پر ۱۱۶۵ھ میں بیعت کی تو ان کا اپنا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت شاہ فخرالدینؒ سے مرید کر لینے کی درخواست کی تو ارشاد فرمایا کہ پہلے استخارہ کرلو جیسا اشارہ ہوگا ویسا کیا جائے گا۔ چنانچہ استخارہ کیا گیا تو خواب میں دیکھا کہ کھانے کا ایک طبق میرے ہاتھ پر ہے اور شاہ فخرؒ کا جبہ میری گردن پر پڑا ہے۔ شاہ فخرؒ آگے آگے تشریف لے جارہے ہیں اور میں ان کے پیچھے چل رہا ہوں۔ صبح میں نے اپنا خواب شاہ فخرؒ سے بیان کیا تو فرمایا چند روز استغفار پڑھو اور بعد ازاں مجھے خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے مزار مبارک پر لیجاکر بیعت فرمالیا۔[۱۹]

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ م ۱۳۲۲ھ، (۱۹۰۵ء) جب حضرت امداداللہ مہاجر مکیؒ سے بیعت ہونے کی غرض سے تھانہ بھون روانہ ہوئے تو انہوں نے پہلے استخارہ کیا تھا۔[۲۰]

حضرت گنگوہیؒ کے پاس بھی اگر کوئی مرید ہونے کے لئے آتا تو وہ اسے استخارہ کر لینے کے لئے فرمایا کرتے تھے اور اکثر کو تو کئی کئی بار ایسا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔[۲۱]

مولانا سید حسین مدنیؒ سے بابو سراج الحق خاں سیدھاری نے بیعت کی استدعا کی انہوں نے تحریر فرمایا۔ دربارۂ سلوک آپ کو اوّلاً استخارہ مسنونہ کرنا چاہئے اور اگر اس کے بعد خواب میں کوئی اشارہ میری طرف معلوم ہوا تو فبہا ورنہ اپنے رجحان قلبی کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کی طرف ہے۔[۲۲]

مولانا سید اکبر علی شاہ نے حضرت خواجہ محمد عثمان موسیٰ زئی شریفؒ کے حالات وملفوظات میں ایک کتاب مجموعہ فوائد عثمانی تحریر کی ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ مولانا حسین علی واں بھچرانؒ (میاں والی) م ۱۳۶۲ھ، (۱۹۴۵ء) کو تحصیل علوم کے بعد جب کہ بیس سال کا سن تھا پیرومرشد کی جستجو اور تلاش کا شوق ہوا۔ حصول مقصد کے لئے مشروع استخارے شروع کئے۔ خواب میں ایک درویش کی زیارت نصیب ہوئی۔ بعد ازاں خواب

---

[۱۶] حجۃ البالغہ جلد اول صفحہ: ۴، [۱۷] طبقات الصوفیہ مقدمہ صفحہ: ۳، [۱۸] ترجمہ مکتوبات امام ربانی جلد اول صفحہ: ۷۲، [۱۹] تاریخ مشائخ چشت صفحہ: ۵۳۸ بحوالہ مناقب المحبوبین قلمی۔
[۲۰] بیس بڑے مسلمان صفحہ ۱۵۶، [۲۱] کتاب مذکورہ صفحہ: ۱۹۹، [۲۲] مکتوبات شیخ الاسلام جلد اول صفحہ: ۳۶۷۔

میں دیکھے ہوئے درویش کے مکان ونشان کا پوچھنا شروع کیا آخر ایک طالب علم نے جو ان سے درس حدیث لیا کرتا تھا۔ خانقاہ سون شریف اور حضرت قبلہ کی نشانیاں بتائیں تو بہت خوش ہوئے فوراً رخت سفر باندھا اور خانقاہ سون شریف روانہ ہوگئے وہاں پہنچے تو مکانات اور خواجہ محمد عثمانؒ کو حسبِ خواب پایا۔ بیعت کی درخواست کی جو قبول ہوئی۔ حضرت نے بیعت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے اس طریقے میں کشف وکرامات وغیرہ کا سلسلہ نہیں ہے بلکہ یہاں عشق الٰہی میں جلتے رہنے کی کیفیت ہے۔[۲۳]

کتاب بھی مرشد کی طرح رہنمائی کا ایک ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الشیوخ سہروردیؒ نے مریدوں کو مطالعہ سے پہلے استخارہ کر لینے کا مشورہ دیا ہے اور فرمایا ہے مرید جب کسی نئی کتاب یا علم کے مطالعہ کا ارادہ کرے تو مستقل مزاجی کے ساتھ خدا سے رجوع کرے اور اس کی رحمت کا طلب گار ہو کیونکہ بعض اوقات مطالعہ کے ذریعہ سے بھی ترقی درجات نصیب ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے استخارہ کر لیا جائے تو اور بھی اچھا ہے کیونکہ اس صورت میں خداوند تعالیٰ ازراہ عنایت اس پر فہم وتفہیم کا دروازہ کھول دے گا اور ظاہری علم کے علاوہ مزید علم بھی عطا فرمائے گا۔[۲۴]

(۱۵) عطائے خلافت

اہل طریقت کے ہاں دستور یہ ہے کہ جب مرشد اپنے کسی خاص مرید کو اس کی صلاحیت دیکھ کر خلافت سے نوازنا چاہتا ہے تو وہ اس سلسلے میں عموماً خداوند تعالیٰ سے استخارہ ضرور کرتا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے جب مولانا سید سلیمان ندویؒ کو اپنا خلیفہ بنانا چاہا تو اس مقصد کے لئے انہوں نے پہلے استخارہ کیا تھا۔ جب اس ذریعہ سے تائید وتقویت حاصل ہوگئی تو سید صاحب کے نام ایک مکتوب میں اطلاع دی کہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کو خلافت دوں اور میں نے اس سلسلے میں استخارہ بھی کر لیا ہے۔[۲۵]

روحانی مشن پر روانگی

مشائخ طریقت کا معمول رہا ہے کہ وہ اپنے خلفائے عظام کو کسی خاص ملک یا علاقے میں بھیجنے سے پہلے خود بھی استخارہ کیا کرتے تھے اور خلفاء کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ جو سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے شیخ طریقت ہیں، فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے پیر ومرشد حضرت خواجہ امکنگیؒ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سرزمین ہند میں جا کر سلسلہ عالیہ کو رواج دوں۔ یہ چونکہ بہت بڑی خدمت تھی جس کا میں اپنے آپ کو اہل نہیں سمجھتا تھا لہٰذا معذرت خواہ ہوا لیکن حضرت شیخؒ نے استخارہ کر لینے کا ارشاد فرمایا۔ استخارہ کیا تو خواب میں محسوس یہ ہوا کہ ایک درخت کی شاخ پر ایک طوطی بیٹھی ہوئی ہے میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ طوطی ہمارے ہاتھ پر آ کر بیٹھے تو اس سپرد کردہ خدمت کی انجام دہی میں آسانی رہے اور خوب کامیابی ہو۔ اس خیال کے آتے ہی وہ طوطی شاخ سے پرواز کر کے میرے ہاتھ پر آبیٹھی میں نے اس کی چونچ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اس طوطی نے میرے منہ میں شکر ڈالی، حضرت شیخؒ سے خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا فوراً ہندوستان روانہ ہو جاؤ امید ہے کہ ہندوستان میں تمہارے دامن سے ایک عزیز وابستہ ہوگا جس سے ایک عالم منور ہو جائے گا اور تمہیں بھی فائدہ پہنچے گا۔

(علمائے ہند کا شاندار ماضی، جلد اول صفحہ:۲۹۱)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں آٹھ سال کی عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا۔ سب سے پہلے مجھے یہ نصیحت فرمائی۔

''انس ٹھیک سے وضو کیا کرو، عمر میں برکت ہوگی اور محافظ فرشتے تم سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔ ہر وقت باوضو رہنے کی عادت اپناؤ اس سے موت کے وقت کلمہ شہادت نہیں بھولو گے۔ کسی مسلمان بھائی سے کینہ یا حسد نہ رکھو، انس اگر تم نے میری نصیحت اور ہدایت وصیت کی حفاظت کی اور اس پر عمل کیا تو موت تمہاری محبوب بن جائے گی اور موت میں تمہارے لئے راحت مضمر ہے۔''

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو اس کے کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

● یہ ضروری نہیں کہ جو خوب صورت ہو وہ نیک سیرت بھی ہو، کام کی چیز اندر رہتی ہے باہر نہیں۔ (شیخ سعدیؒ)

---

۲۳ ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک، شمارہ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ، صفحہ:۵۱، ۵۲، ۲۴ عوارف المعارف، ۵۸۔ ۲۵ بیس بڑے مسلمان صفحہ:۸۴۴۔

استخارہ کیا ھے

صوفی شبیر احمد چشتی احمد آباد

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کی بہتری چاہتا ہے تو اسے اپنی بارگاہ رحمت سے ایسے اعمال واخلاق کی سمجھ دے دیتا ہے اور اس نظام صالح کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ قرآن پاک میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

وَاَوْحَیْنَا اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ (الا یۃ ۲۱،۳) یہ صورت حال ایجاد فعل کی ہے اور اس ایجاد کی تابع ان اعمال اخلاق اور نظام کے علم کی ایجاد ہوتی ہے اس کے تقاضوں میں سے خدا کی طرف جمیعت خاطر کی ساتھ متوجہ ہونا، اسی پر بھروسہ کرنا، دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعا گڑگڑا کر مانگنا اور اس بات کی معرفت رکھنا کہ ہمارے اور دوسروں کی اخلاق واعمال اور دنیا کے دکھ درد وغیرہ ہمارے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ویعرف ما یھدی الیہ معناہ الخلۃ من الا ستخارۃ کل مایردعکیہ (فیوض الحرمین ص ۷۷، ۸۰ ملخصاً)

ترجمہ: وہ یہ بھی پہچان لے کہ یہ خلت جو کچھ استخارے میں سے اس کی رہنمائی کرتی ہے، ہر اس معاملے میں کہ جو اس پر وارد ہو۔

استخارہ تسلیم ورضا سبق دیتا ہے

استخارہ کرنے کے بعد اکثر اوقات تو وہ کام ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کام میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے مواقع پر خدا کی قضا وقدر پر ناراض نہیں ہونا چاہئے۔ کیوں کے ظاہری ناکامی میں بھی یقیناً ہماری کوئی نہ کوئی بہتری ضرور ہوگی۔

ہمیں ہر حال میں تسلیم ورضا کا شیوہ اختیار کرنا چاہئے۔ کیوں کہ خوشی ہو یا غم، رنج ہو یا راحت، کامیابی ہو یا ناکامی، اللہ کے بندے ہر حال میں راضی برضا رہتے ہیں۔ تسلیم ورضا کے خوگر کی روح سے سکون و مسرت کی ایسی الہریں اٹھتی ہیں کہ افکار وآلام کا سارا کا سارا غبار دھل جاتا ہے۔

جاننے والے جانتے ہیں اور لذت آشنا سمجھتے ہیں کہ تسلیم ورضا کا مزا ہی کچھ اور ہے۔

رضا کے معنی ومفہوم

رضا سے مراد ترک تدبیر اور بکمال صدق وخلوص امر رب قدیم و قدیر کی تعمیل کرنا ہے اور باب محققین ارباب طریقت کا اجماع ہے کہ رضا نہایت رفیع اور مخصوص مرتبہ قریب شاہد حقیقی میں سے ہے۔ اس لئے سالک صادق کو بعد درجہ یقین اتم اور خلوص کامل حاصل ہونے کے مرتبہ رضا تفویض ہوتا ہے۔ اور اہل رضا وغدغہ اور حسد اور خلش شکوک سے پاک ومحفوظ اور تکرار اصرار سے محترز رہتے ہیں اور چونکہ رضا اقتضائے عبدیت ہے اس واسطے رضا کی صحیح علامت یہ ہے کہ اہل رضا کا ارادہ واختیار کلیۃ ارادہ اختیار حق میں فنا ہوتا ہے۔

اور جو واقعات ووارادات بظاہر بصورت آرام وراحت یا بشکل آلام ومحنت عدم سے عالم وجود میں آئیں تو ان کو بلا شکایت واکراہ اور بغیر اعتراض واشتباہ تسلیم کرے اور مراد قضا وقدر پر راضی رہے۔ کیوں کے مراد اس کی عین مراد حق ہوتی ہے۔

چنانچہ مسلمہ ہے کہ رضا ثمرہ محبت کا ہے اور آرزدئے مشرب عشق محب صادق کا فرض عین ہے کہ محبوب دل نواز کی ہر ادائے ناز کے آگے سر

تسلیم خم کرے اور ہر حالت میں راضی برضائے مطلوب رہے بمصداق رضی اللہ عنہم جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شاہد بے نیاز اپنے رضا جو اور جانباز محب کو خلعت امتیاز ورضوا عنہ سے سرفراز فرماتا ہے۔ اور اس رضا مندی کی تشریح میں حضرات ارباب طریقت یہ فرماتا ہیں کہ اللہ جل جلالہ کا راضی ہونا یہ ہے کہ اپنے فضل سے بندہ کو اپنا بنائے۔ توفیق وتسلیم وتصدیق مرحمت کرے اور خلوت خانہ خاص میں باریاب فرمائے۔

اسباب خودی وتعلقات ہستی کو جو صحیح حجاب ومعانع میں فنا کردے نعمت عالم باقی ولذت خوان سرمدی سے قلب معمور ہوجائے اور نیز عارفین متقدمین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رضا مندی کی تین قسمیں ہیں۔

اول:۔ بہ طیب خاطر اتباع امر رب قدیر لازم ومقدم جانے۔ یہ مرتبہ مبتدی صاحب مقام تقویٰ کا ہے۔

دوئم: تقدیر الٰہی اور احکام حضرت حق ایسے مرغوب ومحبوب ہو جائیں کہ نفسائی خواہشات کی طرف التفات نہ ہو۔ یہ درجہ متوسطین کا ہے۔

سوئم: سالک کمال توحید وعرفان میں ایسا مستغرق ہو کہ تمام معاملات ذاتی وصفاتی وجملہ حوادث حرکاتی وسکناتی بہ بہ حجاب بلکہ بفور فعل حق وامر حضرت رب الغرت دکھائی دیں نہ اسباب کا تعلق ہو نہ سائل کا دخل، شوق وقرب دیدار ایسا خود رفتہ کردے کہ وقع حوادث وعوارض کرشمہ نامحبوبی بن کر سرور جان پرور عطا کریں۔ یہ مقام منتہائے کمال وتکملہ ایمان ہے۔ بفحوائے ذاق طعم الا یمان من رضی باللہ والرضاء۔

ترجمہ: اس نے ایمان کا مزہ پایا جو حق تعالیٰ جل جلالہ اور اس کی رضا پر راضی ہوا۔ لہٰذا ہر بندہ مخلص کے لے رضائے حق کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ کیوں کہ حضرات عارفین متفق الخیال ہیں کہ رضا کی اشارت سے سلب اختیار ہے۔ لیکن حقیقت رضا کی تعریف میں صوفیاء حضرات کے خیالات گونہ مختلف ہیں۔ چنانچہ ایک مقتدر گروہ مشائخین عظام یہ ثابت فرماتا ہے۔ کہ رضائے سالکین باتمکین کے ایک مقام ارفع کا نام ہے۔ جو جدو جہد سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسرا برگزیدہ طبقہ عارفین متقدمین کا یہ فرماتا ہے کہ رضا مقربین خاص کا حال ہے جو بغیر کسب وکوشش بارگاہ مبدہ فیاض سے محبین کو تفویض ہوتا ہے اور ہر دو فریق نے اپنے اپنے خیال کی تائید میں نہایت فاضلانہ استدلال پیش فرمائے ہیں۔

لیکن بعض محقق اور صلح کن حضرات صوفیائے باصفا کا ارشاد نہایت جامع ومعنی خیز الفاظ میں یہ ہے کہ رضا مقامات کی انتہا اور آخری حد اور حالات کی ابتداء ہے۔ اور یہ ایسا محل ہے کہ جس کے ایک طرف ریاضت ومجاہدت ہے۔ اور ایک جانب جوش ومحبت۔ پس خلاصہ یہ ہے رضا کی ابتداء کسب وکوشش سے ہوتی ہے۔ اور انتہائے عنایت وبخشش پر موقوف ہے۔ اسی وجہ سے سالکین کو رضا کی نسبت مقام وحال کا احتمال ہوا جس نے ابتداء میں آپ اپنی رضاء کو دیکھا اسی نے رضا کو مقام سمجھا۔ اور جس نے انتہا میں اپنے مرتبہ رضا کو عطائے حق دیکھا اس نے رضا کو حال اور دہبی تصور کیا۔

الغرض حقیقت یہ ہے کہ رضا جلیل القدر وکبیر المشال مرتبہ ہے اسی لحاظ سے صوفیائے عظام نے خداوند کریم کی رضا وقضا کو تسلیم کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ وھو لھٰذا

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

”جو شخص تقدیر الٰہی سے راضی ہوگیا اس کو کبھی اپنی کسی چیز کے جانے کا غم نہ ہوگا۔ (سراج الملوک)

خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔

ھل الرضاء افضل ام الزھد رضا بہتر ہے یا زہد آپ نے فرمایا: الرضاء افضل لان الزاھد فی الطریق والراضی واصل۔

ترجمہ: رضاء افضل ہے اس لئے کہ زاہد راستہ میں ہے اور راضی واصل ہے۔ (عوارف المعارف)

آپ سے پوچھا گیا کہ رضائے الٰہی کس چیز میں ہے؟

فرمایا: فی قلب لیس فیہ غبار القاق۔

ترجمہ: اس دل میں جو غبار نفاق سے محفوظ ہو، کیوں کہ رضا محبت کا نتیجہ ہے۔ (عوارف المعارف)

حضرت شیخ بدرالدین غزنوی اور استخارہ

حضرت شیخ بدرالدین غزنوی مقبول بارگاہ ایزدی ہیں۔ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ آپ غزنی کے رہنے والے ہیں۔

آپ کا خواب

آپ نے ایک رات حضرت مصطفیٰ سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ اور مشائخ عظام تشریف فرما ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر ایک درویش

کے سپرد کیا اور فرمایا۔

اے بدرالدین۔ تم اس درویش کے مرید ہو، وہ درویش جوان تھے اور ابھی داڑھی نکل رہی تھی اور ان درویش کا نام خواجہ قطب الدین ہے۔

پیر کی تلاش

خواب سے بیدار ہو کر یہ ارادہ کیا کہ جو درویش خواب میں دکھائے گئے ہیں انھیں تلاش کریں گے۔ پیر کی تلاش آپ کو شہر بہ شہر لئے پھری اس تلاش میں آپ حیراں و سرگرداں پھرتے رہے۔ اپنا گھر چھوڑا، اپنا وطن چھوڑ ج، اپنے ماں باپ عزیز واقرباء کو چھوڑا، آپ غزنی سے روانہ ہوئے۔ اس سفر کا حال آپ نے خود ایک مرتبہ حضرت نظام الدین اولیاء سے بیان کیا۔ آپ نے ان کو بتایا کہ میں غزنی سے لاہور آیا تو ان دنوں لاہور بالکل آباد تھا۔ کچھ مدت میں وہاں رہا۔ پھر وہاں سے میرا ارادہ سفر کا ہوا۔ ایک دل چاہتا تھا کہ دہلی جاؤں اور کبھی دل چاہتا کہ واپس غزنی جاؤں۔ میں شش و پنج میں تھا لیکن دل کی کشش غزنی کی طرف زیادہ تھی۔ کیوں کہ وہاں ماں باپ بھائی اور خویش واقرباء رہتے تھے اور دہلی میں ایک داماد کے سوا کوئی نہ تھا۔

استخارہ

آپ کچھ طے نہ کر سکے کہ کدھر جائیں آخر کار آپ نے یہ طے کیا کہ قرآن شریف سے استخارہ دیکھنا چاہئے اور جیسا کچھ استخارہ میں نکلے گا اس کے مطابق قدم اُٹھانا چاہئے۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

مختصر یہ کہ میں نے قرآن شریف سے استخارہ دیکھنے کا ارادہ کیا۔ ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے غزنی کی نیت سے دیکھا تو عذاب کی آیت نکلی، پھر دہلی کی نیت سے دیکھا تو بہشتی ندیوں سے اور بہشت کے اوصاف کی آیت نکلی اگر چہ دل تو غزنی کی طرف جانے کو چاہتا تھا لیکن استخارہ کے مطابق دہلی آیا۔ آخر کار دہلی پہونچے۔

آپ فرماتے ہیں "جب شہر میں پہنچا تو سنا کہ میرا داماد قید میں ہے۔ میں بادشاہ کے دروازے پر آیا تھا کہ اس کے حال کی اطلاع دوں۔ میں نے دیکھا کہ گھر سے نکلا ہی تھا کہ ہاتھ میں کچھ روپے داماد لئے ہوئے تھا اور مجھ سے بغل گیر ہوا اور نہایت خوش ہوا۔ مجھے اپنے گھر لے گیا اور روپے میرے سامنے رکھ دیا میری دل جمعی ہوئی۔

استخارہ تسبیح

اس استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے استخارہ کرنا ہو اس کو ذہن میں رکھکر پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد سو مرتبہ یہ پڑھیں۔ " استخیر الله برحمته خیرة فی عافیة " اس کے بعد ۳ بار درود شریف پڑھ کر آنکھیں بند کریں اور تسبیح کے کسی دانے پر اپنی شہادت کی اُنگلی رکھیں۔ جب دانے پر اُنگلی پڑ جائے اس کو چھوڑ کر آگے کے باقی دانے گن لیں۔ اگر دانے جُفت بچیں ہوں یعنی جوڑے جوڑے تو سمجھیں کہ جواب نفی میں ہے اور اگر طاق دانے بچیں یعنی جوڑے جوڑے دانو میں دانہ بچ جائے تو سمجھی کے جواب ہاں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے بندوں کا دعا مانگنا بہت پسند ہے

اللہ تعالیٰ کو بندوں کا دعا مانگنا بہت پسند ہے۔ دنیا میں کسی شخص سے بار بار کچھ نہ کچھ مانگا جاتا رہے تو وہ کیسا ہی بڑا سخاوت نے والا ہو بیزار ہو کر مانگنے والے سے ناراض ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا معاملہ ایسا ہے کہ اس سے بندہ جتنا زیادہ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس سے اتنے ہی زیادہ خوش ہوں گے، بلکہ حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ دعا اپنے مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے بلکہ یہ ایک مستقل عبادت ہے یعنی دعا خواہ اپنے ذاتی اور دنیاوی مقصد کے لئے مانگی جائے وہ بھی عبادت شمار ہوتی ہے۔ اور اس پر ثواب ملتا ہے۔ جتنی زیادہ دعا مانگی جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں اضافہ ہوتا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ صرف تنگی اور مشکلات کے وقت ہی دعا مانگی جائے بلکہ خوشحالی اور مسرتوں کے وقت بھی دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ تنگی اور مشکلات کے وقت اس کی دعائیں قبول ہوں تو اسے چاہئے کہ خوش حالی کے وقت بھی دعا کثرت سے کیا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے کہ "مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا" اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ غلط نہیں ہو سکتا' اس لئے اس یقین کے ساتھ دعا مانگنی چاہئے کہ وہ ضرور قبول ہوگی۔ البتہ قبولیت کی سورتیں مختلف ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہی چیز مل جاتی ہے جو مانگی گئی تھی اور بعض اوقات وہ چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں بندے کے لئے مناسب یا فائدہ مند نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بہتر اور مفید چیز دنیا یا آخرت میں عطا فرما دیتے ہیں۔ اس لئے چلتے پھرتے' اُٹھتے بیٹھتے' کام کرتے ہوئے ہر وقت اللہ

تعالیٰ سے کچھ نہ کچھ مانگنے کی عادت رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال رہے گی۔

ہر اچھے کام کی ابتدا دائیں طرف سے کرو

اچھے کاموں کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ عمل ہے جس پر ثواب کی امید ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے تمام کام دائیں سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب تم لباس پہنو اور وضو کرو تو داہنی طرف سے شروع کرو۔ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے شروع کرے"۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "جب تم سے کوئی شخص کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور پئے تو دائیں ہاتھ سے پئے۔" کوئی چیز تقسیم کرنی ہو تو دائیں طرف سے تقسیم شروع کرنی چاہئے۔ بیت الخلاء میں جاتے وقت بایاں پاؤں پہلے داخل کرنا چاہئے اور نکلتے وقت دایاں پاؤں پہلے نکالنا چاہئے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے داخل کرنا چاہئے اور مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں نکالنا چاہئے۔ سنت کے اتباع کی نیت سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ تمام کام باعثِ اجر و ثواب ہوں گے۔ یہ انتہائی آسان اعمال ہیں اور ذرا سی توجہ اور ایسی عادت سے اتباع سنت کا اجر حاصل ہوگا۔ بچوں کو بھی شروع سے ان باتوں کا عادی بنانا چاہئے تا کہ وہ اتباع سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوار سکیں۔

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

ناگہانی مشکل کے وقت

اگر کسی پر کوئی ناگہانی مشکل آ گئی ہو اور وہ مشکل میں پھنس کر سخت پریشان ہو کوئی سمجھ نہ آتی ہو کہ اس مشکل کا حل کیسے نکلے تو چاہئے کہ نماز عصر کے بعد باوضو حالت میں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے، درمیان میں ایک سو اکیس مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ سات یوم کے اندر اندر مشکل دور ہو جائے گی۔

⌘⌘⌘⌘⌘

نہایت مشکل حاجت کے لئے

اگر کسی کی کوئی ایسی حاجت ہو جس کے پورا کرنے کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو تو اس کو چاہئے کہ سورۂ کوثر کا عمل اس طرح سے کرے کہ اول غسل کر کے اپنے جسم کو پاک کرے، صاف ستھرے کپڑے پہنے خوشبو لگائے، چاند کے مہینے کی پہلی اتوار کو یہ عمل کرے قبلہ رو ہو کر بیٹھے سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے پھر تین بار آیت الکرسی پڑھے اس کے بعد تین تین مرتبہ چاروں قل شریف پڑھے، اتوار کے دن باوضو حالت میں ۵۸۶ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے۔ پھر اگلے روز پیر کو ۶۱۸ مرتبہ پڑھے، منگل کے دن ۲۴۲ مرتبہ پڑھے، بدھ کے دن ۶۳۶ مرتبہ پڑھے، جمعرات کے روز ۱۰۷۳ مرتبہ پڑھے، جمعہ کے دن ۱۸۰۷ مرتبہ اور ہفتہ کے دن ۱۳۰۴ مرتبہ پڑھے۔ سات دن تک بلا ناغہ سورۂ کوثر کو اسی ترتیب سے توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھے پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجت روائی کے لئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات یوم میں دلی حاجت پوری ہو جائے گی۔

وبائی امراض سے بچاؤ

ہر طرح کے وبائی امراض سے محفوظ رہنے کے لئے سورۂ کوثر کا نقش اپنے پاس رکھنا باعث برکت ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص پر وبائی امراض کے پھیلنے کا خطرہ ہو اور کوئی صورت روک تھام اور تدارک کی دکھائی نہ دیتی ہو تو باوضو حالت میں سورۂ کوثر لکھ کر گلے میں ڈال دے، بچہ ہو یا بڑا ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے۔ سورۂ کوثر کی برکت سے اللہ تعالیٰ مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اپنی حفظ و امان میں رکھتا ہے اور ہر طرح کے مرض سے بچاتا ہے۔ اگر مرض میں مبتلا ہے تو اسے جلد شفاء حاصل ہو۔ وبائی امراض پھیلنے کے دوران اگر کسی پر مرض کا حملہ ہو بھی جائے تو جلد صحت یاب ہو اور ہر طرح کے خطرہ سے محفوظ رہے گا۔

بزرگان دین نے سورۂ کوثر کے نقش کی بہت فضیلت و خاصیت بیان فرمائی ہے جس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ کوثر ہر طرح کے امراض سے بچاؤ کا شافی علاج ہے۔ اس کی برکت سے مریض جلد شفاء پاتا ہے۔ بچوں کو گلے میں پہنانے کے بعد نقش کے احترام کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔

معانی استخارہ اور لغوی تحقیق

اصل اول

استخارہ کا لفظ باب استفعال سے ہے اور اس باب کی خاصیت اور خصوصیت یہ ہے کہ اس میں طلب کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔مشہور قول کے مطابق استخارہ کا مادہ (ROOT) خیر ہے۔لہٰذا اس کے معنیٰ طلب خیر کرنے اور بھلائی چاہنے کے ہوئے۔

امام راغب اصفہانی م ۵۰۲ھ،(۱۱۰۸ء) فرماتے ہیں۔

استخارہ کے معنیٰ طلب خیر کے ہیں اور اس کا مطاوع (فعل کا متعدی پہلو اور صلہ) خَارَ آتا ہے۔چنانچہ کہا جاتا ہے۔استخَارَ اللّٰہَ الْعَبدُ فَخارَ لَہٗ۔یعنی بندے نے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کی تو اس نے جو بہتر تھا وہ بتادیا۔[۱]

خیر کا لفظ بھلائی اور مصلحت کے مختلف پہلوؤں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔چنانچہ عقل ودانش، علم وحکمت، برّ وتقویٰ اور مال ودولت سب خیر کے دائرے میں آجاتے ہیں۔سورۂ بقرہ کی آیت وصیت (۲،۱۸۰) میں خیر کا لفظ بالاتفاق مال کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔بلاشبہ دنیاوی زندگی کا بڑی حد تک دارومدار مال پر ہے۔تاہم مال خیر مطلق ہرگز نہیں۔یہ مال ودولت بعض کے حق میں خیر اور بعض کے حق میں شر بھی ثابت ہوسکتے ہیں۔درحقیقت مال پر خیر کا اطلاق محض ایک قدر مشترک (common element) کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ میلان طبع ہے۔عربی زبان میں مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ انسان طبعی طور پر اس کی جانب مائل ہوتا ہے اور یہی میلان اور رجحان خیر کے لفظ میں بھی موجود اور مضمر ہے۔

امام محی الدین نوویؒ م ۶۷۶ھ،(۱۲۷۷ء) لکھتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ سُمِّیَ المالَ لِاَنَّہٗ یمیلُ القلوب یعنی مال کا نام مال اسلئے رکھا گیا کہ یہ دلوں کو مائل کرتا ہے اور یہ معنوی مناسبت ہے۔[۲]

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث شریف الخیرُ عَادَۃٌ والشرُّ لَجَاجۃٌ۔خیر وشر کی اسی امتیازی خصوصیت کی نشاندہی کرتی ہے۔خیر بلاشبہ فطرت سلیم کے لئے مرغوب اور قابل قبول ہوتی ہے۔جب کہ شر سے بالطبع نفرت ہوتی ہے۔شیخ علی بن احمد العزیزی الشافعیؒ م ۱۰۷۰ھ،(۱۶۵۹ء) اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خیر، عادت اس وجہ سے ہے کہ نفس اس کی طرف رغبت رکھتا ہے اور اس کی طرف پلٹتا اور لپکتا ہے جب کہ شر کی کجی اور دشواری کے پیش نظر وہ اس سے گریز کرتا ہے۔[۳]

والخیر والشر مقرونان فی قرن
فالخیر متبع والشر محذور

(خیر وشر دونوں ایک ہی رسی میں بندھے ہوئے ہیں۔لوگ خیر کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔لیکن شر سے بچتے ہیں)

علامہ ابن فارس م۳۹۵ھ،(۱۰۰۴ء) لفظ خیر اور استخارہ کی وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

"اصلہ العطف والمیل ثم یحمل علیہ فالخیر خلاف الشر لِاَن کلّ احد یمیل الیہ ویعطف علی صاحبہ والاستخارۃ ان تسال خیر الامرین لك وکل ھذا من الاستخارۃ وھی

[۱] المفردات فی غریب القرآن صفحہ:۲۹۷،[۲] تہذیب الاسماء واللغات القسم الثانی ج۲، صفحہ:۱۴۷،[۳] السراج المنیر ج۲، صفحہ:۳۳۲۔

الاستعطاف [۴]

ترجمہ: خیر کی اصل مائل کرنا اور اپنی طرف راغب کرنا ہے۔ پھر ان معنوں کے ساتھ بعض مجازی معنوں میں بھی یہ لفظ مستعمل ہوگیا۔ پس خیر لفظ شر کا متضاد ہے کیونکہ ہر شخص اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور اہل خیر کے لئے اپنی رغبت دکھاتا ہے اور استخارہ تمہارا اپنے لئے دو کاموں میں سے بہتر کام کا سوال کرنا نظر کرم کی طلب اور توجہ حاصل کرنے کا نام ہے۔

امام راغبؒ خیر کے معانی اور اقسام پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خیر ہر وہ چیز ہے جو سب کو مرغوب ہو مثلاً عقل، عدل، فضل اور اسی طرح کی تمام مفید چیزیں پھر اس خیر کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں۔

(۱) خیر مطلق کہ جو ہر حال میں اور ہر ایک کے نزدیک پسندیدہ ہو جیسا کہ رسول پاک ﷺ نے جنت کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ لاخیر بخیر بعده النّار ولاشرّ بشر بعد الجنّة۔ خیر دراصل کچھ بھی خیر نہیں کہ جس کے بعد آتش جہنم (میں جلنا پڑتا) ہو اور وہ شر (تکلیف) کچھ بھی شر نہیں کہ جس کے بعد بہشت میسر آجائے۔

(۲) دوسری قسم خیر و شر مقید کی ہے یعنی وہ چیز جو ایک کے حق میں تو خیر ہو جب کہ دوسرے کے لئے شر ثابت ہو مثلاً دولت کہ بسا اوقات زید کے حق میں خیر اور عمرو کے حق میں شر بن جاتی ہے۔ [۵]

استخارے کا تعلق بالعموم اسی دوسری قسم۔ خیر و شر مقید و مشروط سے ہوتا ہے کہ جو چیز اگرچہ مباحات میں سے ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ کسی خاص شخص یا خاص موقع کے لئے مفید ہے یا نہیں۔ اس کا کرنا بہتر ہے یا اس کا چھوڑ دینا فائدہ مند ہے۔ خیر کے ایک معنیٰ حصول الشئ علی کمالاتہ۔ [۶]

یعنی کسی چیز کو مکمل حسن و خوبی کے ساتھ حاصل کرنے کے ہیں جب کہ ایک اور قول کے مطابق خیر سے مراد ہر وہ چیز یا کیفیت ہے کہ جس کا نفع اس کے نقصان سے ہر حالت میں اور ہر لحاظ سے زیادہ ہو۔ [۷]

اہل عرب کے ہاں خَارَ اللّٰہُ لَکَ کا دعائیہ جملہ مستعمل ہے۔

علامہ ابن اثیر الجزریؒ م ۶۳۰ھ، (۱۲۳۴ء) اس کے معنیٰ یہ بتاتے ہیں ای اعطاك ماهو خير لكَ۔ [۸] یعنی خدا تمہیں وہ کچھ عطا فرمائے جو تمہارے حق میں بہتر ہو۔

ابن منظور م ۷۱۱ھ، (۱۳۱۱ء) اور ملا طاہر پٹنی ہندی م ۹۸۶ھ، (۱۵۷۸ء) نے بھی اس جملے کا یہی مفہوم مراد لیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ [۹]

بعض اوقات اس دعائیہ جملے کے آخر میں فِی هٰذا الْاَمْرِ (اس معاملے میں) کا اضافہ کردیا جاتا ہے۔ علمائے لغت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اس جملے سے اسم مشتق خَیْـرَہ، بسکون الیا (ی کی جزم کے ساتھ) بنتا ہے۔ [۱۰]

یہ لفظ خَیْرَہ (قعدہ اور جلسہ کی طرح) اس ہیئت، کیفیت اور حالت کو کہتے ہیں جو طلب کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے۔ [۱۱]

اصل ثانی

خِیْرَہ ـــــ بسکون الیاء کے علاوہ ایک لفظ خِیَرَہ بکسر الخاء وبفتح الیاء (خ کی زیر اور ی کی زبر کے ساتھ) بھی ہے۔ محققین کی نگاہ تحقیق میں یہی خِیَـرَۃ ہی دراصل استخارہ کا ماخذ ہے۔ اکثر ماہرین لغت کا قول مختار یہ ہے کہ استخارہ، خیر کی بجائے اسی خِیَرَۃ سے بنا ہے اور یہ الخِیَرة ــــ العِنَبَة ــــ کے وزن پر بکسر اوّلہ وفتح ثانیہ (پہلے کے نیچے زیر اور دوسرے حرف پر زبر کے ساتھ ہے۔ اس کے معنیٰ اختیار و انتخاب (choice & section) کے ہیں۔

مشہور فقیہ اور ماہر زبان اللیث م ۱۷۵ھ، (۷۹۱ء) کے قول کے مطابق یہ لفظ خَیَرۃ ــــ ارتاب، ریبة کی طرح اختار خیرة مصدر خفیفہ ہے۔ [۱۲] مطلب یہ ہے کہ اس پر شد نہیں آتی۔ اہل لغت کا بیان ہے کہ استخارہ خِیَرۃ کے باب استفعال سے ہے اور یہ تمہارے قول اختاره اللّٰهُ (اللہ نے اسے چن لیا) سے اسم ہے۔ چنانچہ انہی معنوں میں مُحَمَّدٌ خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِهٖ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلق خدا میں سے انتخاب خداوندی ہیں) کا جملہ ہے۔ لہٰذا استخارہ کے معنیٰ کسی کام اور کسی چیز میں طلب خیرہ (انتخاب خداوندی چاہنے) کے ہیں۔ اہل عرب کا مقولہ ہے۔ استخر الله يخر لك۔ [۱۳]

---

[۴] معجم مقاییس اللغۃ ج ۲، صفحہ ۲۳۲۔ [۵] المفردات فی غریب القرآن صفحہ: ۲۹۷، [۶] المنجد فی اللغۃ، صفحہ: ۱۹۸، [۷] بلوغ الآمانی، جلد ۲، صفحہ: ۴۶، [۸] النہایۃ فی غریب الحدیث جلد ۲، صفحہ: ۷، [۹] لسان العرب جلد ۴، صفحہ: ۲۶۷، مجمع بحار الانوار جلد ۱، صفحہ: ۳۴۶، [۱۰] الصحاح جلد ۲، صفحہ: ۶۵۲، النہایہ فی غریب الحدیث جلد ۲ صفحہ: ۷، مجمع بحار الانوار جلد ۱، صفحہ ۳۸۶، لسان العرب جلد ۴، صفحہ: ۲۶۷، تاج العروس جلد ۳، صفحہ: ۱۹۵، [۱۱] المفردات فی غریب القرآن صفحہ: ۲۹۷، فیض القدیر جلد ۱، صفحہ: ۴۵۰، [۱۲] مقاییس اللغۃ جلد ۲، صفحہ: ۲۳۳، تاج العروس جلد ۳، صفحہ: ۱۹۵، [۱۳] النہایۃ فی غریب الحدیث جلد ۲، صفحہ: ۷، الصحاح جلد ۲، صفحہ: ۶۵۲، لسان العرب جلد ۲، صفحہ: ۲۶۷، تاج العروس جلد ۳، صفحہ: ۱۹۵، مجمع بحار الانوار جلد اول صفحہ: ۳۸۶۔

سعید الشرتوتی م ۱۳۲۹ھ (۱۹۱۱ء)۔ اس مقولے کا مطلب اور مفہوم ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں ـــــ ای اطلب من اللّٰہ ان یختار لک مایو افقک فیختار۔ [۱۴]

یعنی تم خداوند تعالیٰ سے یہ طلب کرو کہ وہ تمہارے لئے ایسی چیز منتخب کردے جو تمہارے موافق اور حسب حال ہو، پس وہ منتخب کردے گا۔

ترمذی شریف کی ایک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بروایت ابوبکر صدیقؓ استخارے کے انہی معنوں کی تصدیق اور توثیق کرتی ہے جس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ کے الفاظ کے ساتھ دعائے استخارہ مانگی ہے۔

شیخ الاسلام محمد بن سالم الحفنیؒ م ۱۰۸۱ھ، (۱۶۷۰ء)۔ اس کی شرح یہ کرتے ہیں۔ قولہ خرلی ای فوضت امری الیک ان یختارلی مافیہ الخیر وتدفع عنی مافیہ شرٌ وقولہ اخترلی، ای خیر الامرین ای اذا کان الامر ان خیرًا فاخترلی الاکثر خیرًا منھما۔ [۱۵]

ترجمہ: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قول خِرْلِیْ کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اے خدا اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا ہے تاکہ تو خود ہی میرے لئے وہ چیز چن لے کہ جس میں بھلائی ہو اور مجھ سے وہ چیز دور کردے کہ جس میں برائی ہو۔ قول پیغمبرؐ واختـرلـی سے مراد یہ ہے کہ میرے لئے (اسے عملی جامہ پہنائے اور ترک کردینے کے) دونوں کاموں میں سے بہتر کام کو اختیار کرلے۔ اگر (کرنا یا نہ کرنا) دونوں اچھے ہوں تو پھر ان میں سے زیادہ بھلائی والا جو کام بھی ہو وہی میرے لئے چن دے۔"

مختصر یہ ہے کہ استخارہ طلب خیرہ کے معنوں میں ہے اور تمہارے قول اختارہ اللہ (اے اللہ نے چن لیا) سے اسم ہے۔ [۱۶]

اَلْخِیَرَۃُ کا یہ لفظ قرآن پاک میں دو مقامات پر آیا ہے۔ سورۃ القصص کی آیت: ۶۸ اور سورۃ الاحزاب آیت: ۳۶ میں یہ لفظ موجود ہے۔

علامہ زمخشری معتزلیؒ م ۵۳۸ھ، (۱۱۴۴ء)۔ سورۂ قصص کی اس آیت کی شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ بدبخت ولید بن المغیرہ المخزومی نے خدا کے اختیار وانتخاب پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ خدا نے قرآن دو بستیوں یعنی مکہ وطائف کے بڑے شخص پر کیوں نہیں اُتارا۔ اس لئے اس آیت میں اس کی تردید کرتے ہوئے ارشاد ربانی ہوا مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ یعنی لوگوں کو خدا کے فیصلے اور انتخاب کے بارے میں (اعتراض اور چوں چرا کا) قطعاً کوئی اختیار نہیں ہے۔ خدا پیغمبروں کو مبعوث کرتا رہا ہے تو وہ اپنی پسند سے کرتا رہا ہے نہ کہ ان لوگوں کی پسند کے مطابق کہ جن میں وہ پیغمبر بھیجے جاتے تھے۔ مزید وہ الخیرہ کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خیرہ، تخیر سے ہے جس طرح تطیر سے طیرۃ ہوتا ہے۔ یہ خیرۃ مصدری معنوں میں یعنی تخیر (پسند وانتخاب کرنے) میں مستعمل ہے۔ ہاں بعض اوقات خیرۃ سے مراد المتخیر (منتخب اور چنا ہوا) بھی ہوتا ہے جیسے کہ مُحَمَّدٌ خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِہٖ کا جملہ ہے۔

اس آیت کے ضمن میں وہ مزید یہ لکھتے ہیں۔

اِنَّ الْخِیَرَۃَ لِلّٰہِ فِیْ اَفْعَالِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِوُجُوْہِ الْحِکْمَۃِ فِیْھَا لَیْسَ لِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِہٖ اَنْ یختار علیہ وقیل معناہ ویختار الذی لھم فیہ الخِیَرَۃ ای یختار لِلْعِبَادِ مَاھُوَ خَیْرٌلَھُمْ واصلح وَاَعْلَمُ بِمَصَالِحِھِمْ مِنْ اَنْفُسِھِمْ۔ [۱۷]

ترجمہ: پسند اور انتخاب کا حق، اپنے تمام کاموں میں حق تعالیٰ ہی کو ہے۔ وہی انتخاب واختیار کی حکمت کی وجوہ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اس کی مخلوق میں سے کسی فرد کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس پر اپنے اختیار اور پسند کو مسلط کرسکے۔ بعض نے (ما کو موصولہ سمجھ کر) یہ معنیٰ بھی کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے وہی کچھ اختیار کرتا ہے کہ جس میں ان کی بھلائی اور بہتری ہو اور وہ ذات اقدس یقیناً ان لوگوں سے زیادہ ہی ان کی مصلحتوں کو جانتی ہے۔

علمائے نحو میں سے الزجاج م ۳۱۰ھ، (۹۲۲ء) اور الفرام ۲۰۷ھ، (۸۲۳ء) نے بھی مَاکَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ کے معنیٰ یہی بیان کئے ہیں اور واضح کیا ہے کہ حق تعالیٰ کے انتخاب واختیار کے مقابلے میں انسانوں کو اپنی پسند کا کوئی حق حاصل نہیں۔ [۱۸]

خلاصہ بحث

مختصر یہ کہ استخارہ کا لفظ خیر سے بنا ہو تو اس سے مراد کام کے کرنے یا اسے ترک کردینے کے معاملے میں خداوند قدوس سے طلب خیر کرنے کا عمل اور دعا ہے اور خیر ہی بلاشبہ قدرتی طور پر ہر سلیم الطبع انسان کو مطلوب اور مرغوب ہے۔ اگر استخارہ خیرہ سے ہو جیسا کہ محققین کا خیال ہے تو پھر یہ عمل کام کے کرنے یا چھوڑ دینے کے بارے میں خدا کی پسند کو معلوم کرنے

[۱۴] اقرب الموارد جلد ۱، صفحہ: ۳۱۱۔ [۱۵] حاشیہ علی السراج المنیر جلد ۳، صفحہ: ۱۲۳۔ [۱۶] شرح الکرمانی جلد ۲۲ صفحہ: ۱۶۹۔ [۱۷] الکشاف جلد ۲، صفحہ: ۳۸۳۔ [۱۸] تاج العروس جلد ۳، صفحہ: ۱۹۵

اور اس پر راضی رہنے کا نام ہے۔ ہر کام میں خدا کی پسند اور انتخاب کو طلب کرنا یقیناً ایسا عمل ہے کہ جو سراپا خیر و برکت اور موجب یمن وسعادت ہے۔

بہر حال استخارے کی اصل خواہ کچھ ہو یہ حقیقت اپنی جگہ پر موجود ہے کہ اس کی نسبت اور اضافت خداوند تعالیٰ اور صرف خداوند تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ استخارہ سے مراد ہمیشہ استخارۃ اللہ یعنی خدا ہی سے استخارہ کرنا ہوتا ہے۔ احادیث میں پورا نام استخارۃ اللہ اور استخارۃ الرب وارد ہوا ہے۔

ع　وکُلٌّ اِلٰی ذاکَ الجمالِ یشیر

اصطلاحی معنی

اصطلاح شریعت میں استخارہ سے مراد زندگی کے اہم لیکن مباح امور میں سے اگر کوئی امر درپیش ہو تو کام شروع کرنے سے پہلے رہنمائی اور حصول برکت کی غرض سے مخصوص طریقے پر اپنا معاملہ رب العزت کے سپرد کرنا، اس معاملے میں خدا سے صلاح لینا، دنیا وآخرت غرضیکہ ہر اعتبار سے بہتر کام کی ہدایت طلب کرنا اور ہر طرح کی برائی سے بچنے کی توفیق مانگنا، اپنی پسند سے دست کش ہو کر خدا کی پسند اور انتخاب کو چاہنا، عمل خیر میں سہولت، کام کرنے کی قدرت، تائید ایزدی اور توفیق الٰہی مانگنا پھر کام کا جو نتیجہ بھی ہو اس میں مرضی مولیٰ پر ہمیشہ راضی رہنا ہے۔

تعریفات استخارہ

(۱) سلطان العلماء ملا علی قاری حنفی م ۱۰۱۴ھ (۱۶۰۵ء)

الاستخارہ ای طلب تیسّر الخیر فی الامرین من الفعل او الترک۔[۱۹]

ترجمہ: استخارہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے معاملے میں بھلائی کی سہولت اور بہم رسانی چاہنے کا نام ہے۔

(۲) علامہ محمد الروف المناوی الشافعی م ۱۰۳۱ھ (۱۶۲۲ء)

اذا عزمت علی فعل شیء لاتدری وجہ الصواب منہ اطلب منہ التوفیق والھدایۃ الی اصابۃ خیر الامرین۔[۲۰]

ترجمہ: جب تم کسی کام کے کرنے کا عزم وارادہ کرو اور تمہیں اس کام کے درست ہونے کا پہلو کا پتہ نہ چلتا ہو تو خداوند تعالیٰ سے اسے کرنے یا چھوڑ دینے کے دو امروں میں سے بہتر امر کی صحیح نشاندہی اور اسے پالینے کی توفیق اور رہنمائی طلب کر لیا کرو۔

(۳) مولانا شیخ محمد محدث تھانوی م ۱۲۹۶ھ (۱۸۷۹ء)

جاننا چاہئے کہ استخارہ کے معنی طلب خیر کے ہیں۔ یعنی بندہ اپنے مالک اور آقا رب العلمین سے عاجزی کے ساتھ دعا کرے کہ بارالٰہا فلاں امر عظیم میں جو مجھے درپیش ہے، مجھ کو معلوم نہیں کہ میرے حق میں باعتبار دنیا وآخرت کیا بہتر ہوگا۔ اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ جو امر میرے حق میں بہتر ہو اس پر میرے اس امر کی تکمیل ہو اور میرا دل بھی مطمئن ہو جائے۔[۲۱]

ع　عبارَاتُنا شتّی وحُسنُكَ واحدٌ

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

اقوال زرّیں

- جو شخص ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرتا ہے وہ مر کر بھی زندہ رہتا ہے۔
- علم کا کمال یہ کہ پڑھتے پڑھتے اس درجہ پر پہنچ جاؤ کہ بالآخر تمہیں کہنا پڑے کہ میں کچھ بھی نہیں جانتا۔
- تصوف کے کئی مقامات ہیں۔ توبہ، رجوع الی اللہ، زہد اور توکل۔
- غنی وہ ہے جس کا دل اللہ کے سوا ہر چیز سے خالی ہو۔
- ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور گھر کی زکوٰۃ مہمان خانہ ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

صبر

- نعمت کا تحفظ شکر سے اور تکلیف کا تدارک صبر سے۔
- صبر کی دو صورتیں ہیں جو ناپسند ہو اسے برداشت کرنا اور جو پسند ہو اس کا انتظار کرنا۔

---

[۱۸] الکشاف ج ۲، صفحہ: ۴۸۳، تاج العروس جلد ۳، ۱۹۵، [۱۹] مرقاۃ المفاتیح جلد ۳، صفحہ: ۲۰۶، [۲۰] فیض القدیر جلد ۱، صفحہ: ۴۵۰، [۲۱] بیاض محمدی صفحہ: ۱۷۔

پس منظر استخارہ

عزم امراء اور توہمات جاہلیت

عرب دور جاہلیت میں جب کوئی کام کرنا چاہتے تھے تو اس کام کے کرنے یا نہ کرنے اور اس کے خیر وشر کو جاننے کی غرض سے جن ذرائع علم پر اعتماد کیا کرتے تھے وہ ظنی، بے اصل اور توہمات ہی توہمات تھے۔

ان کے گمان باطل کے مطابق یہ ذرائع حسب ذیل تھے۔

(۱) کہانت: مستقبل کے حالات کو جاننے کا علم کہانت تھا[1] اور اس کے علم کے دعویدار کاہن کہلاتے تھے۔ کاہن کو عرب معاشرے میں شاعر کی طرح بڑا بلند مقام حاصل تھا۔ جب کوئی شخص اس کے پاس اپنے کسی کام مثلاً سفر، نکاح، تجارت وغیرہ کی بھلائی برائی معلوم کرنے کے لئے آتا تو وہ خطِ رمل کھینچ کر، مسجع زبان میں کچھ ذو معنیٰ سے جملے بڑبڑاتا۔ اس سے جوبات بھی ان لوگوں کے پلے پڑتی۔ اسی کے مطابق وہ اپنے کام کاج سرانجام دیا کرتے تھے۔ سطیح بن مازن، عزیٰ سلمۃ اور شق بن انمار وغیرہ مشہور کاہن ہو گزرے ہیں۔

کہانت ہی کی ایک قسم عرافت کہلاتی تھی۔ عراف بالعموم زمانہ ماضی کے واقعات کی خبر دینے، بیماری کی تشخیص کرنے اور علاج کرنے کا ماہر سمجھا جاتا تھا، عرافوں میں سے عراف یمامہ، رباح بن عجلہ اور عراف نجد، ابلق اسدی شہرت رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی غیب دانی کا دعویٰ ہوتا ان کے کچھ اندازے درست ہوتے۔ لیکن اکثر و بیشتر جھوٹ ثابت ہوتے تھے۔

(۲) زجر

جانوروں کی اصوات اور ان کی حرکات وسکنات سے غیب کی باتوں کے معلوم کرنے کا نام زجر بیان کیا جاتا ہے۔ جہالت اور توہم پرستی کی وجہ سے عربوں میں زجر کا بھی بہت رواج تھا۔ حسل ہمدانی، ابوذؤیب ہذلی اور مرّہ اسدی اس فن میں کامل مشہور تھے۔ عرب سفر یا کسی کام کی خاطر گھر سے نکلتے وقت پرندوں اور جانوروں کی آوازوں سے شگون ضرور لیا کرتے تھے۔ بعض جانوروں اور پرندوں کی آواز کو نحس سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ ایسی کسی آواز کو سن لیتے تو پھر کام کا ارادہ ترک کر دیتے اور سفر پر نہ نکلتے۔

(۳) طرق الحصیٰ (کنکریاں پھینک کر فال لینا)

کنکریوں اور دانوں سے فالیں ڈالنا اور من پر چانا عرب عورتوں کا من پسند مشغلہ تھا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ م ۱۰۵۲ھ، (۱۶۴۲ء)۔ لکھتے ہیں کہ عرب عورتیں کنکریاں پھینک کر فال لیا کرتی تھیں۔ اگر فال درست آجاتی تو کام کو اختیار کرتیں ورنہ اسے چھوڑ دیتیں۔

(شرح سفر السعادت، ۴۱۷)

اسی طرح یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کام ہوگا یا نہیں، مسافر گھر واپس آجائے گا یا نہیں، وہ طرقِ حصاۃ سے کام لیتی تھیں۔ یہ کنکریاں ٹکرا کر فال لینا صرف عورتوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ مرد بھی اس میں سرگرمی سے حصہ لیا کرتے تھے۔ قبیلہ بنی لہب زجر اور اس طرح کی فال گیری میں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔

(۴) طِیَرہ (بدشگونی)

یہ لفظ طیر (پرندے) سے مشتق ہے۔ عربوں کا خیال تھا کہ جس طرح پرندہ اڑنے میں تیزی دکھاتا ہے اور پھر سے اڑ جاتا ہے اسی طرح آفت اور بلا بھی پھرتی اور برق رفتاری سے انسان کو آلیتی ہے۔ اس لئے شگون خصوصاً شگون بد کے لئے انہوں نے یہ لفظ اختیار کرلیا۔ ان کے ہاں سوانح اور بوارح کی دو اصطلاحیں مروج تھیں۔ سوانح دائیں طرف سے

---

[1] امام راغب نے کاہن سے مراد ماضی کے حالات تخمینے سے بتلانے والا اور عراف مستقبل کے حالات بتانے والا ہے۔

گزر جانے والے جانوروں اور پرندوں کو کہتے ہیں جب کہ بوارح بائیں جانب سے گزرنے والوں کو کہا جاتا ہے۔ وہ لوگ سوانح اور بوارح سے شگون لیا کرتے تھے جب شگون لینا ہوتا تو ہرنوں کو بھگا دیتے یا پرندوں کو اُڑا دیتے۔ اگر وہ ان کے داہنے طرف ہو لیتے تو اسے مبارک شگون سمجھ کر اپنے سفر اور کام پر چلے جاتے اور اگر وہ پرندے یا جانور ان کے بائیں طرف سے گزر جاتے تو اسے شگون بد جان کر اپنے کام سے لوٹ آتے۔

(حیاۃ الحیوان الکبریٰ جلد۲، صفحہ:۹۸)

(۵) سعد و نحس

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ عربوں کہ ہاں جانوروں اور پرندوں کی آوازوں اور گزرنے کے انداز سے سعد و نحس کا اعتبار کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ لوگ کچھ ساعتوں، دنوں اور مہینوں کو بھی بنیادی اور قدرتی طور پر منحوس گردانتے تھے۔ مثلاً ماہ صفر کو منحوس جان کر اس میں بیاہ شادی کرنے سے پرہیز کیا کرتے تھے۔ طلوعِ آفتاب کے وقت ڈاکہ ڈالنا ان کے نزدیک بابرکت کام تھا جب کہ قمر در عقرب اور قمر در دبران[1] کے دوران میں کوئی اہم کام کرنا اور سفر پر نکلنا نحس سمجھا جاتا تھا اور تو اور گھر والی، گھر اور گھوڑا تک میں نحوست کے نشان ڈھونڈے جاتے تھے۔

(۶) استخارہ جاہلیہ

کسی اہم کام سے پہلے استخارہ کرنا یقیناً اہل عرب کا معمول تھا لیکن ان کے ہاں استخارے کی جو صورت، ہیئت اور نوعیت مروج تھی وہ الکل پچو قسم کی اور پروہتاتی نظام کی اختراع تھی۔ اس پر تفصیلی بحث آگے چل کر بیان ہوگی۔

ظہور اسلام اور اصلاح رسوم

جن رسوم کا عربوں میں رواج تھا ان سے ملتی جلتی رسمیں دنیا کے دوسرے تمام ممالک اور معاشروں میں بھی موجود تھیں کہ جو کفر و شرک کی ظلمتوں کا شکار اور توہمات کی جکڑ بندیوں میں گرفتار تھے۔

ع ما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ

اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام پوری نوع انسان کیلئے آئینہ رحمت بن کر آئے۔ ان کے ظہور سے نور ہدایت پھیلنے لگا اور ظلمت کفر کافور ہوگئی۔ محسنِ انسانیتؐ نے فرسودہ رسم و رواج اور عقائد و اوہام کی ان تمام زنجیروں کو کاٹ کر رکھ دیا جن میں انسان جکڑے ہوئے تھے۔

لاکھوں درود و سلام ہوں اس ذات بابرکاتؐ پر جو آب و گل کی اس دنیا میں خداوند قدوس کا آخری پیامبر اور احسان عظیم تھا اور جن کا تعارف کراتے ہوئے حق تعالیٰ نے خود فرمایا۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ۔

(القرآن، ۷، ۱۵۷)

ترجمہ: اور آپؐ ان (لوگوں) سے ان کا بوجھ اور وہ طوق اُتار پھینکتے ہیں جو ان لوگوں (کی گردنوں) پر تھے۔

(۱) وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرىٰ لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمىٰ لِمُغْتَنِمِ
(۲) حَتّٰى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَاهَا
الْعَالَمِيْنَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

(امام بوصیریؒ)

(۱) ترجمہ: اے وہ ذات کہ جو ارباب عبر و بصائر کیلئے خدا کی ایک بڑی نشانی اور معجزہ ہے اور اے وہ ذات کہ جو قدر شناس لوگوں کے لئے نعمت عظمیٰ ہے۔

(۲) ترجمہ: جب یہ آفتاب رسالتؐ کون و مکان میں طلوع ہوا تو (اس نے اپنی ہدایت کی نورانی شعاعوں سے سارے عالم کو جگمگا دیا ہے) سارے جہانوں میں ہدایت عام ہوگئی اور ساری قوموں اور امتوں کو انہوں نے (جگا کر) حیات نو بخشی۔

یوں تو زمانہ جاہلیت میں بھی کچھ ایسے حق شناس لوگ موجود تھے جن کا دل ان جاہلانہ رسوم و قیود اور توہمات کے اس گورکھ دھندے کو دیکھ کر کڑھتا رہتا تھا مگر ان میں اتنی تاب و تواں نہ تھی کہ وہ اس نظام کے خلاف سرگرم جہاد ہوسکیں۔ گنتی کے چند نفوس میں سے ایک حضرت لبیدؓ ہیں جنہوں نے اپنی حقیقت پسندی کا اظہار اس شعر میں کیا تھا۔

لَعَمْرُكَ مَا تَدْرِي الطَّوَارِقُ بِالْحَصىٰ
وَلَا زَاجِرَاتُ الطَّيْرِ مَا اللّٰهُ صَانِعُ

ترجمہ: تیری عمر کی قسم! اللہ جو کچھ کیا کرنے والا ہے، اسے کنکریاں پھینک کر فال لینے والیاں اور پرندوں کو اڑا کر شگون لینے والیاں نہیں جانتیں۔

---

[1] دبران چاند کی ایک منزل ہے۔ اور وہ برج ثور میں پانچ ستاروں پر مشتمل ہے۔

ایک اور شاعر کے اشعار ہیں۔

لَا یَعْلَمُ الْمَرْءُ لَیْلًا مَا یُصَبِّحُہٗ
اِلَّا کَوَاذِبُ مِمَّا یُخْبِرُ الْفَالُ

ترجمہ: انسان کو رات کے وقت (کسی طرح) پتہ نہیں چل سکتا کہ صبح ہوگی تو اس پر کیا گزرے گی سوائے، ان جھوٹی موٹی خبروں کے کہ جس کی فال خبر دیتی ہے۔

وَالْفَالُ وَالزَّجْرُ وَالْکُھَّانُ کُلُّھُمْ
مُضَلِّلُوْنَ وَدُوْنَ الْغَیْبِ اَقْفَالُ

ترجمہ: فال گیری ہو یا زجر اور کاہن سب کے سب گمراہی کا شکار ہیں اور امور غیب کے سامنے تو درحقیقت تالے ہی پڑے ہوئے ہیں۔

(بلوغ الارب ج۴، صفحہ: ۴۳۸، ۴۳۹)

دین حق اور رسول برحق آیا تو اس نے سب سے بڑا انقلابی قدم یہ اُٹھایا کہ تمام جاہلانہ رسوم کا خاتمہ کر دیا اور شرک کو بیخ وبن سے اُکھاڑ باہر پھینکا کہ جس کی یہ ساری رسمیں برگ وبار تھیں اور خدائے واحد کی پرستش، اس سے مدد، اسی سے دعا اور اسی کی رضا کو انسان کا نصب العین قرار دیا۔ کہانت وعرافت اور زجر وطیرہ سب حرف غلط کی طرح مٹا دیئے گئے اور یہی توحید کا فطری تقاضا بھی تھا۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا o

(القرآن، ۱۷، ۸۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عیافت طرق اور طیرت وغیرہ سب جبت کی ایک قسم ہے اور جبت ہر وہ معبود باطل ہے جس کی کہ لوگ حق تعالیٰ کے سوا پرستش کرتے ہیں۔

(شرح سفر السعادت صفحہ: ۴۱۷)

اسلام نے پرزور دلائل سے ثابت کیا کہ کہانت اور عرافت کذب وافترا کے سوا اور کچھ نہیں، جاہلانہ فال گیری محض خوش فہمی یا بے بنیاد بدظنی ہے۔ اسی طرح زجر وطیرہ، توہم کی فسوں کاری اور سعد ونحس کا چکر دراصل ضعف یقین اور بیمار ذہن کی خود پیدا کردہ بیماری ہے۔ اب یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے طے کر دیا گیا ہے کہ خیر وشر، معروف ومنکر اور امر ونہی کا معیار دین شریعت ہیں اور مزعومہ بدشگونی اور نحوست کی قطعاً کوئی حقیقت نہیں۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ م ۱۳۶۲ھ، (۱۹۴۳ء)۔ فرماتے ہیں۔

"اعلم ان کان المراد بالسعادة والنحوسة مایزعمه الجهلاء من خاصيّة طبيعة في شيء باسباب غير مشاهدة فهي شعبة من النجوم الّتي نفاها الشرع والسعادة واقعة بماورد من النصوص في ايام مباركة كالجمعة ورمضان وغيرهما والنحوسة منفية بالنصوص كذالك كقوله عليه السلام لاعدوى ولاطيرة الحديث (رواه البخاري)

وماوردمن قوله عليه السلام الشوم في المراة والدار والفرس متفق عليه يفسّر الحديث الآخر الّذي رواه ابوداؤد من قوله عليه السلام ان تكن الطيرة في شيءٍ ففي الدار والفرس والمراة (مشكوة، باب الفال) وفي المرقاة المعنىٰ ان فرض وجودها يكون في هذه الثلاثة والمقصود منه نفي صحةِ الطيرة على وجه المبالغة۔

(بوادر النوادر صفحہ: ۵۱۴)

ترجمہ: جان لیجئے کہ اگر سعادت اور نحوست سے مراد جیسا کہ جاہل لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسے اسباب کی وجہ سے جو مشاہدہ میں نہیں آسکتے، کسی چیز میں طبعی خواص میں سے ہو تو یہ علم نجوم ہی کا ایک پہلو ہے کہ جس کی شریعت نے نفی کر دی ہے۔

ہاں سعادت واقع ہونے والی ضرور ہے صرف اس صورت میں کہ جیسا کہ بابرکت دنوں کے بارے میں نص وارد ہو چکی ہے۔ مثلاً جمعۃ المبارک اور رمضان المبارک وغیرہ۔

اسی طرح نحوست کی نص کی رو سے نفی کر دی گئی ہے۔ رسول پاکؐ کے فرمان کے مطابق چھوت چھات اور بدشگونی وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کہ جو بخاری ومسلم دونوں میں ہے کہ بدبختی عورت، گھر اور گھوڑے میں ہوتی ہے کی جو حقیقت ہے، اس کی وضاحت ایک اور حدیث رسولؐ سے ہوتی ہے۔ جسے امام ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے کہ اگر بدبختی کسی چیز میں ہوتی تو وہ گھر گھوڑے اور عورت میں ہوتی۔ بقول صاحب مرقات (ملا علی قاریؒ) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر نحوست کو فرض کر لیا جائے (جو کہ حقیقت میں ہے نہیں) تو وہ پھر ان تین چیزوں میں ہوگی۔ لہٰذا اس حدیث سے بدشگونی کے درست ہونے کی مبالغے کے انداز میں نفی کر دی گئی ہے۔

علامہ بدرالدین محمود عینی حنفیؒ م ۸۵۵ھ، (۱۴۵۱ء)، بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے ماہ صفر کی مبینہ نحوست کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

سے اسی مہینے میں بیاہ کیا تھا اور تم جانتے ہی ہو کہ مجھ سے زیادہ کس کی ازدواجی زندگی خوشگوار رہی ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مجھ سے بڑھ کر (ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے) اور کس کا مرتبہ تھا؟

(عمدۃ القاری جلد ۶، صفحہ: ۶۰۱)

جہاں تک قمر در دبران کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں امام ابن عبدالحکم مالکیؒ متوفی ۲۱۴ھ، (۸۲۹ء) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ عہد خلافت ۹۹۔۱۰۱ھ، (۷۱۷۔۷۲۰ء)۔ مدینہ منورہ سے دارالخلافت، دمشق جانے کیلئے روانہ ہونے لگے تو بنی تمیم کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میری نگاہ آسمان پر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ قمر دبران کی حالت میں ہے۔ مجھے اچھا نہ لگا کہ خلیفۂ وقت سے کہوں کہ قمر دبران میں ہے۔ لہٰذا عرض کیا امیر المؤ منین! دیکھیں تو سہی آج رات چاند کیا خوشنما دکھائی دے رہا ہے۔ حضرت عمر ثانیؒ نے چاند کو دیکھا تو کہنے لگے اچھا میں سمجھ گیا کہ آپ مجھے یہ بتانا چاہتے تھے کہ قمر در دبران ہے۔ بھائی یاد رکھو بخدا ہم سورج اور چاند کے وسیلے سے نہیں نکلا کرتے بلکہ ہم تو محض اللہ تعالیٰ کے سہارے سفر کیا کرتے ہیں کہ جو واحد اور قہار (یکتا اور سب پر غالب) ہے۔ (حیوٰۃ الحیوان الکبریٰ جلد ۲، صفحہ: ۹۸)

ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا
وہ خود فراخیٔ افلاک میں ہے خوار و زبوں

(اقبالؒ)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ طیرہ (بدشگونی) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے کرنے یا چھوڑنے کے معاملے میں بدشگونی پر قطعاً اعتبار نہیں کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بدشگونی تو شرک ہے۔ اگر کبھی کسی کے دل میں وہم کا گزر ہو جائے اور وہ پھر خدا پر توکل کر لے تو ضرور اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ ایسے شخص کو ایسے موقع پر یہ دعا پڑھ لینی چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔ ایک اور روایت میں دعا اس طرح ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا یَاتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(شرح سفر السعادت صفحہ: ۴۱۷)

صاحب مفتاح دارالسعادۃ (حافظ ابن قیمؒ) کہتے ہیں کہ بدشگونی سے اگر کوئی (نفسیاتی) نقصان پہنچ سکتا ہے تو صرف ایسے شخص کو ہی پہنچتا ہے کہ جو اس سے ڈرتا اور خوف کھاتا ہو کیونکہ ایسے شخص کو طرح طرح کے وسوسے گھیرے رہتے ہیں۔ دل کا سکون جاتا ہے۔ اور اس کی زندگی تلخ ہو کر رہ جاتی ہے۔ جو شخص بدشگونی کی پرواہ نہیں کرتا اسے قطعاً کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ (حیوٰۃ الحیوان الکبریٰ جلد ۲، صفحہ: ۹۸)

فال کا اسلامی تصور اور جاہلی فال کا فرق

فال کا جاہلانہ تصور یہ رہا ہے کہ کنکریاں پھینک کر لکیریں کھینچ کر، دانے اور گٹھلیاں جفت طاق گن کر اور قرعہ اندازی کر کے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی اجازت وممانعت یا انجام خیر اور انجام بد کو معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ جو طفلانہ تسلی اور احمقانہ فعل کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس کے برعکس فال اور تفاؤل کا اسلامی تصور یہ ہے کہ از خود کوئی کوشش نہ کی جائے بلکہ دفعتاً کسی اچھی بات یا اچھے نام سننے کا اتفاق ہو جائے تو اسے نیک شگون پر محمول کر لیا جائے اور آدمی خدا کی رحمت سے پُر امید ہو جائے۔ جاہلی فال میں نیک و بد دونوں قسم کے شگون موجود ہیں جب کہ اسلامی فال کا اکثر و بیشتر تعلق شگون کے اچھے اور رجائی پہلو سے ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام محمد الحفنیؒ فال حسن کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایسا کلمہ ہے جس سے کسی مومن کو من پسند معنیٰ سمجھ میں آتے ہوں تاہم اس کی شرط یہ ہے کہ اس کے معلوم کرنے کے لئے از خود کوئی کوشش نہ کی جائے بلکہ وہ اچانک اتفاقاً سننے میں آ جائے۔

(حاشیہ السراج المنیر جلد ۳، صفحہ: ۱۷۷)

علامہ ابن الحاج مالکیؒ م ۷۳۷ھ، (۱۳۳۶ء) لکھتے ہیں کہ شرع شریف میں فال لینا یہ ہے کہ انسان از خود فال لینے کا قصد نہ کرے۔ اچانک ہی کوئی بات اس کے کان میں آن پڑے۔ اگر قصد اور ارادے سے ایسا کرے گا تو یہ فال نہیں ہوگی (جس کا جواز شریعت میں ہے)

(المدخل جلد اول، صفحہ: ۲۷۸)

فال کی مثال یہ ہوگی کہ فرض کیجئے کہ کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی اور وہ اسے ڈھونڈ رہا ہو۔ اتنے میں وہ سنتا ہے کہ کوئی شخص واجد علی کا نام لے کر کسی کو آواز دے رہا ہے اب ڈھونڈنے والا واجد کے لفظ سے چیز کے مل جانے کی فال لے سکتا ہے۔ کیونکہ واجد کے معنیٰ پانے والے کے ہیں۔ لیکن اس میں شرط یہ ہوگی کہ ڈھونڈنے والا خود کسی شخص کو اس طرح پکارنے کے لئے تیار کر کے نہ بھیجے۔ اسی طرح اگر کوئی لشکر کسی مہم پر روانہ ہو رہا ہو اور اہل لشکر کو فتح، نصرت، منصور، ظفر اور مظفر وغیرہ الفاظ سننے کا اتفاق ہو تو یہ

فال حسن ہوگی کیونکہ ان میں کامیابی کی طرف اشارہ ہے۔

شیخ الاسلام محمد الحفنی کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے بھیجی گئی فال یہ ہے کہ جب کوئی شخص عازم سفر ہوتو وہ کسی شخص کو اے سلام، اے سلامت کہہ کر پکارتے ہوئے سنے یا کوئی بیمار ہواور وہ یا شافی یا معافی کہتے ہوئے کسی کو سنے۔

(حاشیہ السراج المنیر جلد۳، صفحہ:۳۶)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کوئی شخص سامنے آتا تو اس کا نام دریافت فرمایا کرتے تھے۔ اگر اسکا نام راشد (ہدایت والا) نجیح (کامران) مفلح (ظفریاب) وغیرہ ہوتا تو خوش ہوجایا کرتے اور اس سے رشد وہدایت اور کامیابی وکامرانی کی فال لیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم ناموں ہی سے فال لیا کرتے تھے۔ جب کسی جگہ کا کسی کو عامل بنا کر بھیجنا ہوتا تو پہلے اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو خوش ہوتے اور نام برا ہوتا تو ناگواری کے آثار بشرے سے ظاہر ہوجاتے۔ اسی طرح گاؤں بستیوں اور منزلوں کے ناموں سے بھی فال لیا کرتے تھے۔

(شرح سفر السعادت صفحہ:۴۱۷)

کتب احادیث کے باب الاسامی کی روشنی میں بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی لوگوں کے نام ان کے قبول اسلام کے بعد بدل دیئے تھے۔ نام بدلنے کی یوں تو اور بھی وجوہات تھیں لیکن اہم وجہ یہی تفاؤل حسن تھا۔

امام جلال الدین سیوطیؒ م ۹۱۱ھ، (۱۵۰۵ء)۔ کا ایک واقعہ لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ الشہاب محمود الحلبی کا بیان ہے کہ ایک سال قاضی ابن الخوی اور میں نے اکٹھے حج کیا۔ جب ہم مقام موقف (عرفات) میں تھے تو ہمارے مابین حدیث من ذکرنی فی نفسہ الحدیث کا تذکرہ چل نکلا۔ قاضی صاحب کہنے لگے کاش یہ معلوم ہوجاتا کہ ہم نے تو خدا کو یاد کیا ہے بھلا ہمیں بھی ملاء اعلیٰ میں یاد فرمایا گیا ہے یا نہیں۔ اچانک ایک کتاب کا منادی کرنے والا گزرا۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اس کے پاس کونسی کتاب ہے۔ میں نے قاضی صاحب سے عرض کیا ذرا اس کتاب میں دیکھیں اور اس سے فال لیں۔ چنانچہ اس سے کتاب لے کر پہلا صفحہ ہی کھولا تھا کہ اس کی دائیں طرف ابن الفارض کا یہ شعر نظر پڑا۔

لَكَ الْبِشَارَةُ فَاخْلَعْ مَا عَلَيْكَ فَقَدْ
ذُكِرْتَ ثُمَّ عَلٰى مَا فِيْكَ مِنْ عَوَجٍ

قاضی ابن الخوی نے اپنے احرام کے کپڑے اُتارے اور اس شخص کو عطا کردیئے کہ جس کے پاس وہ کتاب تھی اور بہت زیادہ خوش ہوئے۔

(بغیۃ الوعاۃ جلد اول صفحہ:۲۴۱، ۲۴۲)

استخارہ مسنونہ کے بعد اس طرح کی فال لینا بعض بزرگوں سے منقول ہے لیکن یہ ان کا معمول نہیں تھا کبھی کبھی البتہ وہ ایسا کرلیا کرتے تھے۔ مثلاً ابو محمد عبداللہ الجہنی الطلیطلی م ۳۹۵ھ ۱۰۰۴ء کے بارے میں ایک روایت ملتی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بامر مجبوری بحری سفر کا ارادہ ہوا لیکن دل میں ناگواری کا شدید احساس تھا۔ چنانچہ دو رکعت نفل استخارہ ادا کرنے اور دعائے استخارہ مانگنے کے بعد برکت اور فال کی غرض سے قرآن پاک کھول کر دیکھا تو اچانک میرا ہاتھ اس آیت پر پڑا۔

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ط اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ (القرآن:۲۴)۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ سب کے سب دوران سفر میں غرق ہوگئے۔

(کتاب الصلۃ جلد اول صفحہ:۲۴۱، ۲۴۲)

دور جاہلیہ اور نوعیت استخارہ

روم، یونان اور ہندوستان وغیرہ تمام ممالک میں قدیم الایام سے پیش بینی پیشین گوئی اور اہم معاملات میں اجازت وممانعت معلوم کرنے کی غرض سے ہر بڑی عبادت گاہ کے ساتھ دارالاستخارہ بھی ہوا کرتا تھا بعض معبد تو بطور خاص اس مقصد کے لئے وقف تھے۔ مثلاً ڈیلفی (DELPHI) اور ڈوڈونا (DODONA) وغیرہ، غیبی ذرائع سے معلومات حاصل کرنے کا یہ عمل اوراکل (ORACLE) کہلاتا تھا جس کے معنیٰ روحانی طور پر جواب دینے اور غیب گوئی کے ہیں۔ اس لفظ کا مآخذ لاطینی لفظ (ORARE) (بولنا) ہے۔

مختلف کاموں کے استخبار کے لئے مختلف طریقے مروج تھے۔ یونانیوں کے ہاں عام طریقہ یہ تھا کہ طالب جواب اس معبد میں جاکر سوجایا کرتا تھا اور خواب کے ذریعہ اپنا جواب پانے کا آرزومند ہوتا تھا۔ اہل روما جس طریقے کو اپنائے ہوئے تھے وہ یہ تھا کہ قرعہ ڈالتے تھے۔ بقول سسرو (CICERO) قرعہ اندازی کے لئے لکڑی کی تختیاں کام میں لائی جاتی تھیں جن پر مختلف جواب پہلے سے لکھے ہوئے ہوتے تھے اور کسی لڑکے کو ایک تختی اٹھانے کے لئے کہا جاتا تھا۔ اس تختی پر جو جواب نکل آتا اسے قطعی اور الہامی سمجھا جاتا تھا۔

(انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا جلد ۷، صفحہ: ۱۷۰، وجلد ۱۶ صفحہ: ۸۳۰)

دوسرے ملکوں کی طرح عرب میں بھی دور جاہلیت میں استخارے کی اصطلاح اور عمل موجود تھے۔ ان لوگوں کے نزدیک استخارہ کا لفظ خوار سے بنا ہے۔ خوار عربی میں ہرن کی آواز کو کہتے ہیں۔ اس کی اصل اہل لغت یہ بیان کرتے ہیں کہ شکاری ہرن یا نیل گائے کے بچے کو پکڑنے کی خاطر یہ تدبیر کیا کرتا تھا کہ جہاں اسے گمان ہوتا کہ ہرن یا نیل گائے کا بچہ ہوگا وہاں پہنچ کر ہرن کی سی آواز نکالتا۔ ہرنی آواز سنتی اور اگر اس کا کوئی بچہ ہوتا تو وہ اسے اپنے بچے کی آواز سمجھ کر آواز کے پیچھے ہولیتی۔ شکاری کو اس بات سے بچے کی موجودگی اور ہرنی کے رخ اور حرکات سے بچے والی جگہ کا پتہ چل جاتا اور وہ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ مقام تلاش کرلیتا جہاں ہرن کا بچہ ہوتا۔ اس لحاظ سے استخارہ کے لغوی معنیٰ اور اصلی معنیٰ تو ہرن کی آواز کے طلب کرنے کے ہیں۔ جب کہ مجازی معنوں میں مراد استعطاف یعنی کسی کو بلانا، اپنی طرف مائل کرنا اور اسکی توجہ اپنی جانب مبذول کرانا ہے۔

(تاج العروس جلد۳، صفحہ:۱۹۳، لسان العرب جلد۴، صفحہ:۲۶۷)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ استخارہ عربوں کے ہاں دور جاہلیت میں بتوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے اور ان کی نظر کرم کی بھیک مانگ کر تیروں سے فال ڈالنے کا نام تھا۔ یہ تیر ازلام استخارہ کہلاتے تھے ازلام زلم کی جمع ہے اور زلم ایسے تیر کو کہتے ہیں کہ جو پَر کے بغیر ہو اور قرعہ اندازی کے لئے استعمال ہوتا ہو۔ بالعموم یہ تیر نبع نامی درخت کی لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔ اس عمل کو استقسام بالازلام بھی کہتے تھے۔ استقسام بالازلام کے معنیٰ بقول زمخشری، تیروں کے ذریعہ اس بات کی معرفت چاہنے کے ہیں کہ ہماری قسمت میں کیا ہے۔

(الکشاف جلد اول، صفحہ:۴۸۲)

محمود شکری آلوسی لکھتے ہیں کہ عرب زمانہ جاہلیت میں جب سفر یا تجارت یا شادی کا ارادہ کرتے یا کسی کے نسب کے بارے میں اختلاف رونما ہو پڑتا یا کسی مقتول کے بارے میں یا دیت (خون بہا) کی ذمہ داری قبول کرنے یا اسی طرح کے دیگر بڑے امور کے ضمن میں اختلاف ظہور میں آجاتا تو وہ ہبل کے پاس آتے۔ ہبل کعبے میں قریش کا سب سے بڑا بت تھا جو کعبے میں نصب تھا۔ آنے والوں کے پاس ایک سو درہم بھی ہوتے وہ یہ درہم صاحب القداح (تیروں کے نگراں) کو تیر نکالنے کے لئے دیتے۔ یہ سات تیر ہوتے تھے جو کعبے کے پجاری اور خدمت گار کے پاس حفاظت سے رکھے ہوتے تھے۔ یہ لمبائی چوڑائی میں برابر ہوتے اور ان پر نشان یا کچھ لکھا ہوا ہوتا چنانچہ ایک پر تحریر ہوتا تھا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ (مجھے میرے رب نے حکم دیا) اور ایک پر نَھَانِیْ رَبِّیْ (مجھے میرے رب نے منع کیا ہے) ایک پر مِنْکُمْ (یہ تم میں سے ہے) اور دوسرے پر مِنْ غَیْرِکُمْ (تمہارے اغیار میں سے ہے) ایک پر مُلْصَقٌ (تمہارے ساتھ وابستہ ہے) ایک پر العقل (دیت) اور ایک پر غُفل (تحریر سے خالی) ہوتا۔ جب وہ اپنے کام کے مستقبل کا پتہ کرنا چاہتے جسے وہ کرنا چاہتے ہوں اور اس کا انجام معلوم کرنا چاہتے ہوں، آیا انجام اچھا ہوگا یا برا تو تیروں کا امین امر ونہی کے تیروں سے قرعہ اندازی کرتا۔ اگر امر والا تیر نکل آتا تو آپس میں مشورہ کرکے اس کام کو کرلیتے۔ مثلاً جنگ، سفر شادی، ختنہ، تعمیر مکان وغیرہ امور۔ اگر نہی والا تیر نکلتا تو اس کام کو ایک سال تک اٹھا رکھتے اور سال گزرنے پر پھر قرعہ اندازی کرتے۔ اگر کسی شخص کے نسب میں جھگڑا ہوتا تو تیروں کا نگراں مِنْکُمْ، مِنْ غَیْرِکُمْ اور مُلْصَقٌ والے تیروں سے قرعہ اندازی کرتا۔ اسی طرح دیت کے معاملے میں عقل اور غفل والے تیر کام میں لائے جاتے۔

(بلوغ الارب جلد۳، صفحہ:۵۷۴، ۵۷۵)

تیروں کے ذریعہ سے استخارے کی مندرجہ ذیل چار اقسام متعین ہوتی ہیں۔

(۱) اگر کوئی شخص سفر پر ہو اور اپنے بت سے قریب نہ ہو تو وہ اپنے ساتھ اپنے ترکش میں استخارے کے تین تیر رکھ لیتا تھا۔ ایک پر افعل (کرو) دوسرے پر لاتفعل (مت کرو) اور تیسرا خالی ہوتا۔ جب ضرورت محسوس ہوتی تو وہ ترکش سے ایک تیر نکالتا۔ اگر اجازت یا ممانعت والا تیر نکل آتا تو اس پر عمل کرتا ورنہ دوسری دفعہ استخارہ کرتا اور یہ عمل اس وقت تک دہرایا جاتا جب تک کہ کوئی حکم والا تیر نہ نکل آتا۔

(۲) عرب تیروں سے اپنے معاملات کی قسمت دریافت کیا کرتے تھے۔ ایک تیر پر امرنی ربی دوسرے پر نہانی ربی لکھا ہوتا جب کہ ایک تیر خالی ہوتا۔ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اپنے بت خانہ میں آتے اور تیروں پر کپڑا ڈال کر انہیں چھپادیتے پھر ان میں سے ایک تیر نکالتے۔ جو نکل آتا اس پر عمل کیا کرتے تھے۔

(الدر المنثور جلد۲، صفحہ:۲۵۶)

(۳) ہر کاہن کے پاس بھی سات تیر رکھے ہوتے جن پر ان کے اہم معاملات کے فیصلے تحریر ہوتے۔ اتفاق سے جو حکم نکل آتا اس پر عمل پیرا ہوجاتے۔

(۴) اگر اہم ترین امور مثلاً سفر، تجارت، نکاح، اعلانِ جنگ اور

خون کے مقدمے کا فیصلہ مطلوب ہوتا تو عرب اپنے سب سے بڑے دارالاستخارہ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے کہ جو خانہ کعبہ میں بنایا گیا تھا۔ یہ دارالاستخارہ ان کے بڑے بت ہُبل کے قدموں میں تھا۔ مشرکین مکہ لڑائی میں اسی بت کی جے پکارا کرتے تھے۔ یہ بت انسانی شکل کا تھا اور اسے عمرو بن لحی، عراق عرب سے لایا گیا تھا۔ آرامی زبان میں ہبل کے معنی روح کے ہیں۔ یہ فتح ونصرت اور فوز وفلاح کا دیوتا سمجھا جاتا تھا۔

ابن اسحاق م ۱۵۰ھ، (۷۶۷ء) بیان کرتے ہیں کہ قریش کا بڑا بت ہبل تھا جو حدود کعبہ کے اندر ایک کنوئیں یا گڑھے پر نصب تھا۔ اس بت خانے میں ہدیئے تحائف اور کعبے کا خزانہ رکھا جاتا تھا۔ بت کے پاس ہی سات پانسے کے تیر رکھے ہوئے تھے جن پر مختلف معاملات کے فیصلے تحریر تھے۔ ان تحریروں کے ذریعہ جو فیصلہ ہوجاتا وہ حتمی سمجھا جاتا اور کوئی اس کی خلاف ورزی نہ کرپاتا۔

(تفسیر ابن کثیر جلد۲، صفحہ:۱۱)

صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں آیا ہے کہ جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے خدا کے گھر میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی تصویریں بنی ہوئی دیکھیں جن کے ہاتھوں میں پانسے کے تیر تھے، دیکھتے ہی آپ تعجب سے فرمانے لگے خدا ان لوگوں کو غارت کرے، یہ لوگ جانتے بھی ہیں کہ ان بزرگوں نے تو کبھی ان تیروں سے قسمت آزمائی نہیں فرمائی تھی۔

(تفسیر ابن کثیر جلد۲ صفحہ:۱۱)

مولانا سید سلیمان ندوی ۱۳۷۳ھ، (۱۹۵۳ء)۔ لکھتے ہیں کہ قریش مکہ نے مختلف عہدے آپس میں تقسیم کررکھے تھے۔ ایسار کا عہدہ بتوں سے استخارہ کی خدمت کے لئے تھا اور وہ بنو جمح کے پاس تھا۔ ظہور اسلام کے وقت جو شخص اس عہدے پر تھا وہ حارث بن قیس تھا۔

(ارض القرآن جلد۲، صفحہ:۱۰۵)

اسلام اور اصلاحِ استخارہ

دور جاہلیت کا یہ طریق استخارہ استقسام بالازلام۔ دین فطرت میں بھی قابل قبول نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ یہ تمام تر تعامل مشرکانہ اور توہم کا شاخسانہ تھا اور اس کے فیصلے بھی محض ظن وتخمین پر مبنی تھے۔ حقیقت پسندی سے یقیناً اس طریق کار کا دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ چنانچہ جہاں اور بہت سی چیزوں مثلاً علم نجوم، کہانت، عرافت، طیرہ، فال، سیئہ قمار بازی وغیرہ کو حرام قرار دے دیا گیا وہاں سورۂ مائدہ میں استقسام بالازلام کی حرمت کا بھی اعلان کردیا گیا۔ بقول شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، شراب، جوئے اور ازلام کی حرمت کا قطعی اعلان ۴ھ یا ۶ھ میں ہوا۔

(جذب القلوب صفحہ:۶۳)

مفسرین قرآن نے حرمت کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا ہے کہ تیروں سے استخارہ کرنے کو اس لئے حرام قرار دیا گیا ہے کہ اس طریق کار میں شرک ہی شرک تھا کیونکہ وہ بالعموم بتوں کے پاس جاکر استخارہ کیا کرتے تھے۔ بتوں سے دعائیں مانگتے تھے اور امرنی ربی اور نہانی ربی میں رب سے مراد اپنے بت لیا کرتے تھے لہٰذا یہ شرک ہے اور اس میں بتوں سے استمداد، استعانت اور مشورہ طلبی پائی جاتی ہے۔ مزید برآں اگر رب سے مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات بھی ہوتو بھی یہ خدا پر افتراء ہی تھا کیونکہ تیروں کا حکم حقیقت میں خدا کا حکم نہیں تھا۔

(الکشاف جلد اول، صفحہ:۴۸۲)

علامہ شہاب الدین محمود آلوسیؒ ۱۲۷۰ھ، (۱۸۵۳ء) کا یہ خیال ہے کہ استقسام، نص قرآن کے مطابق حرام ہے لیکن حرمت کی وجہ محض علم غیب طلب کرنا نہیں ہے بلکہ اولاً ان کی بداعتقادی ہے کہ وہ عالم الغیب خدا کی بجائے بتوں سے علم غیب طلب کیا کرتے تھے۔ ثانیاً استقسام کا تشاؤم (نحس سمجھنے کا عقیدہ) سے خالی نہ ہوتا ہے اور ثالثاً یہ فال حسن سے مختلف امر تھا۔ (تفسیر روح المعانی جلد۶ صفحہ:۵۸)

بتوں اور پانسے کے تیروں سے اس استخارہ کی جگہ اسلام نے استخارۃ اللہ کو رواج دیا جو خدائے واحد کی پرستش اور اسی کی ذات برحق سے دعا مانگنے کے پاکیزہ عمل پر مشتمل ہے۔ یہ استخارہ سیدھے سادے طریق پر مالک حقیقی کے انتخاب واختیار کو چاہنے اور اسی سے طلب خیر کرنے کا نام ہے۔ اوقات مکروہہ کے علاوہ کسی وقت جب ضرورت پیش آئے۔ دو رکعت نماز استخارہ پڑھنے اور پھر استخارے کی دعا مانگ لینے سے استخارہ ہوجاتا ہے۔ اس میں نہ کسی مسجد میں جانے کی کوئی خاص ضرورت ہے اور نہ کسی مذہبی رہنما کے درمیانی واسطہ بننے کی حاجت۔ طریقہ اتنا آسان ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت، غریب اور امیر بغیر کسی تکلف اور تکلیف کے خود ہی استخارہ کرسکتا ہے۔ اس سلسلے میں کسی کو کوئی ہدیئے اور نذرانے کی رقم ادا نہیں کرنا پڑتی۔ اگر کسی وجہ سے نماز استخارہ بھی نہ پڑھی جاسکے تو محض دعا پڑھ لینے سے بھی استخارہ پورا ہوجاتا ہے۔ البتہ اتنی توقع تو ہر مسلمان سے کی جاسکتی ہے کہ اسے دعائے استخارہ پڑھنی آتی ہو۔ یاد نہ ہو تو کم از کم

کتاب ہی سے پڑھ لے۔ استخارے سے کسی معاملے کا انجام معلوم کرنا مطلب ومقصود نہیں ہوتا بلکہ مباح امور میں سے بہتر امر اور بھلائی والے کام کو سرانجام دے سکنے پر خدا کی توفیق طلب کرنا اور اس کے بارے میں رہنمائی چاہنا ہے۔

غرض وغایت استخارہ

بقول مولانا اشرف علی تھانویؒ استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی امر کے قرین یا خلاف مصلحت ہونے میں تردد ہو تو دعائے خاص پڑھ کر متوجہ الی الحق ہوں۔ اس کے بعد قلب میں جو امر عزم کے ساتھ آئے اس میں خیر سمجھیں۔ پس استخارے کی غرض رفع تردد ہے نہ کہ انکشاف کسی واقعہ کا۔

(التکشف عن مہمات التصوف صفحہ:۱۲)

ویسے بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ استخارے سے مستقبل کے واقعات اور کام کے انجام کا انکشاف بھی ممکن ہے جیسا کہ انہوں نے کشف حالات کے سلسلے میں دائیں بائیں قرآنوں کو رکھنے اور اسم ذات کی ضربیں لگانے پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہوں۔

(القول الجمیل صفحہ:۶۱،۶۲)

استخارہ نعم البدل

زمانۂ جاہلیت کے تمام ذرائع علم اور طلب خیر کے فرسودہ طریقوں کے خاتمے اور انہیں کالعدم قرار دینے کے بعد اسلام نے استخارے ہی کو ایک بہتر بدل کے طور پر پیش کیا۔ بلاشبہ کسی اہم کام کے کرنے سے پہلے یہی رہنمائی کا واحد ذریعہ ہے۔ بشرطیکہ وہ کام شرعی لحاظ سے کرنا درست بھی ہو۔ علمائے اسلام نے جاہلی رسوم کے تذکرے کے بعد استخارے کے اس منفرد پہلو کو نمایاں کرنے کی خاطر اظہار خیال کیا ہے۔ چند آراء ملاحظہ ہوں۔

(۱) حافظ ابن کثیر شامیؒ م۷۷۴ھ، (۱۳۷۳ء)

وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِکُمْ فِسْقٌ ط (القرآن) ای تعاطیہ فسق وغی وضلالۃ وجھالۃ وشرکٌ وقد امر اللّٰہُ المؤمنین اذا ترددوا فی امورِھِمْ ان یستخیروہ بأن یعبدوہ ثُمَّ یسالوہ الْخِیَرَۃَ فِی الْاَمْرِ الَّذِیْ یریدونہ۔

(تفسیر ابن کثیر جلد۲ صفحہ:۱۲)

ترجمہ: اور یہ کہ تم پانسے کے تیروں سے قسمت معلوم کرنا چاہو تو یہ بھی فسق ہے۔

یعنی استقسام ازلام میں مشغولیت فسق، کجروی، گمراہی، جہالت اور شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ جب وہ اپنے معاملات میں تردد کا شکار ہوجائیں تو خداوند تعالیٰ سے استخارہ کرلیا کریں اور وہ اس طرح کہ اس کی عبادت کریں اور پھر اس سے اپنے اس معاملے میں جس کا وہ ارادہ رکھتے ہوں انتخاب کردینے کا سوال کریں۔

(۲) شیخ مجدالدین فیروز آبادیؒ م۸۱۷ھ، ۱۴۱۴ء۔

وَلَمَّا کانت عادۃ اہل الجاھلیۃ اذا قصد واسفراً اوامراً ان یستقسموا بالازلام وان یزجروا بالطیر والعیافۃ والفال والتطیر وامثال ھذہٖ الامور التی ھی شعار اہل الشِّرکِ والکفر عَوَّضَ صاحب الشّرع عن ذالک بالتوحیدِ والافتقارِ والعبودۃ والتوکّل وسوال الرّشد والفلاح من الواھبِ المطلق الّذی ازمۃ الخیرات فی یدِ قدرتہٖ۔

(سفر السعادۃ صفحہ:۱۱۴)

ترجمہ: اور چونکہ اہل جاہلیت کی عادت تھی کہ جب وہ سفر یا کسی کام کا ارادہ کرتے تو پانسے کے تیروں سے قسمت معلوم کیا کرتے تھے، پرندوں اور جانوروں کی حرکات وسکنات اور آوازوں سے شگون لیا کرتے، فالیں ڈالتے اور بدشگونی لیا کرتے تھے۔ اور اس جیسی اور باتیں جو اہل شرک اور کافروں کا شعار تھا۔ لہٰذا شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (استخارے کی شکل میں) توحید، بے چارگی محتاجی، بندگی اور توکل کے ساتھ، حقیقی داتا سے کہ جس کے دست قدرت میں ساری بھلائیوں کی باگ ڈور ہے، رشد وکامرانی کا سوال کرنے کو اس کا بدل عطا فرمایا۔

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ م۱۰۵۲ھ، ۱۶۴۲ء۔

انہوں نے اپنی شرح میں شیخ فیروز آبادی کے قول کو نقل کرنے کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔ واستخارہ متضمن ایں معنی است۔

(شرح سفر السعادت صفحہ:۴۱۷)

یعنی استخارہ انہی مطالب پر مشتمل ہے۔

(۴) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ م۱۱۷۶ھ، ۱۷۶۲ء۔

کان اہل الجاھلیۃ اذا عَنَّتْ لھم حاجۃ من سَفَرٍ اَوْنکاحٍ استقسموا بالازلام فنھی عنہ النّبیُّ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم لاَنّہ غیر معتمد علی اصلٍ وانّما ھُوَ محض اتفاقٍ ولانہ افتراءٌ عَلَی اللّٰہ بقولھِمْ امرنی رَبِّیْ ونھانی رَبِّیْ فَعَوَّضَھم مِنْ ذٰلِکَ

الاستخارہ۔

(حجۃ اللہ البالغہ جلد۲صفحہ:۱۹)

علامہ سید مرتضیٰ زبیدیؒ م۱۲۰۵ھ،(۱۷۹۱)

لابطال هذا الاشياء جعل النبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم صلاۃ الاستخارہ بعدها الدعاء المأثور کما هو المشهور (اتحاف السادۃ المتقین۔۲۸۶،۱۲۷۰۔

ترجمہ: ان (جاہلانہ اور مشرکانہ) چیزوں کو باطل قرار دینے کی خاطر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استخارہ اور اس کے بعد مسنون دعا کو جیسا کہ مشہور ہی ہے مقرر فرمایا۔

ترجمہ: اہل جاہلیت کو جب سفر، شادی یا کاروبار کے کاموں میں سے کوئی ضرورت پیش ہوتی تو وہ پانسے کے تیروں کے ساتھ قسمت معلوم کیا کرتے تھے۔ پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا، کیونکہ یہ بنیادی طور پر نا قابل اعتماد ذریعہ تھا اور محض اتفاق پر اس کا دارومدار تھا۔ مزید برآں یہ ان کے امرنی ربی اور نہانی ربی کے قول کی وجہ سے بلاشبہ خدا پر افتراء تھا، پس اس کی جگہ انہیں استخارہ بطور بدل دیدیا گیا۔

حدود استخارہ

اصولی بحث

حدیث شریف میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ متوفی ۷۳ھ، (۶۹۲ء) کی مشہور روایت ہے۔ (صحیح بخاری جلد اول صفحہ: ۱۵۵، سنن نسائی جلد۲صفحہ:۶۲)

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا۔

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم (صحابہؓ) کو سارے کاموں میں استخارے کی تعلیم دیتے تھے۔

بادی النظر میں تو اس حدیث سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ استخارہ سارے کاموں میں کرنا چاہئے لیکن بعض شارحین کی تصریح کے مطابق اس عمومیت میں بھی مراد خصوصیت ہے۔ یعنی خاص امور میں استخارہ کرنا مطلوب ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ دوسری کتب سنن مثلاً جامع ترمذی، سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں کُلِّهَا کا لفظ روایت نہیں کیا گیا۔ امام العارفین ابن ابی جمرہ اندلسیؒ م۶۹۹ھ، (۱۲۹۹ء)۔ لکھتے ہیں۔

هل هو علٰی عمومه اَوْ هُوَ عَامٌّ والمرادُ به الخصوص محتمل لکن الاظهر اَنَّهٗ عامٌّ والمراد به الخصوص به لیلِ اَنَّ الواجبات مطلوبةٌ فان اتی بها والّا عُوقِبَ تارکها فلا یُستخار فیما هو العذابُ علٰی ترکِها والمحرمات ایضاً ممنوعٌ فِعلُها۔

(بہجۃ النفوس جلد۲،صفحہ:۸۷)

ترجمہ: سوال یہ ہے کہ آیا یہ قول، امور کی عمومیت پر دلالت کرتا ہے یا یہ ہے تو عام مگر اس سے مراد خاص ہے۔ سب سے زیادہ ظاہر امر تو یہ ہے کہ یہ گو عام ہے تاہم اس سے مراد خاص ہوگی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ بے شک تمام واجبات کی ادائیگی مطلوب ہے۔ جو شخص بھی فرائض وواجبات کو ترک کردے گا وہ سزا پائے بغیر نہیں رہے گا۔ لہٰذا کسی ایسے معاملے میں استخارہ نہیں کیا جاسکتا کہ جس کے ترک کردینے پر عذاب ہوتا ہو، اسی طرح حرام کردہ امور ہیں کہ جن کا کرنا ممنوع ہے۔

اس موقف کے برعکس کچھ شارح عمومیت کے قائل دکھائی دیتے ہیں۔ امام بدرالدین عینیؒ فرماتے ہیں۔

قوله فی الامور کلها ای فی دقیق الامور وجَلِیْلِهَا لِاَنَّهٗ یَجِبُ المؤمنُ رَدُّ الامور کُلِّهَا اِلَی اللّٰهِ عزّوجَلَّ والتبرؤُ مِنَ الحَوْلِ والقُوَّةِ اِلیه۔

(عمدۃ القاری جلد۲۳،صفحہ:۱۱)

ترجمہ: ان کے قول ــــــ فی الامور کلها ــــــ کا مطلب یہ ہے کہ چھوٹے بڑے سارے معاملوں میں۔ کیونکہ بے شک مومن اپنے سارے معاملات کو خداوند تعالیٰ کی طرف لوٹادینا پسند کرتا ہے اور اس کی جناب میں اپنی طاقت اور قوت سے اظہار بیزاری کرتا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ م۸۵۲ھ،۱۴۴۸ء فرماتے ہیں۔

یتناول العموم العظیم من الامور والحقیر فَرُبَّ حقیرٍ یترتب علیه الامر العظیم۔ (فتح الباری جلد:۱۱،صفحہ:۱۵۴)

ترجمہ: بڑے اور چھوٹے سب معاملے اس عموم میں داخل ہیں کیونکہ بہت سے ادنیٰ درجے کے معاملے ایسے ہیں کہ ان پر بڑے معاملے کی بنیاد اٹھتی ہے۔

قاضی محمد بن علی شوکانیؒ م۱۲۵۰ھ،(۱۸۳۴ء) کہتے ہیں کہ اس میں عمومیت کی دلیل ہے۔ انسان کو کسی کام کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے اسے حقیر نہیں سمجھنا چاہئے اور اس کے اہتمام میں غفلت سے کام نہیں لینا چاہئے کہ اس میں استخارہ کرنا ہی چھوڑ دیا جائے کیونکہ بہت سے ایسے کام

ہیں کہ انہیں ہلکا سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ اس کے کرنے یا نہ کرنے میں بہت بڑا نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اسی لئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے پالنے والے سے تم سوال کیا کرو حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ بھی ہو تو وہ بھی اسی سے مانگو۔

(نیل الاوطار جلد ۳: صفحہ ۸۳)

یہ دو موقف جو ہمارے سامنے آئے ہیں ان میں مطابقت اور موافقت کی صحیح صورت میری رائے میں یہ ہے کہ استخارہ کی کچھ شرائط ضرور ہیں۔ ان شرائط پر جو امور پورے اترتے ہیں ان میں استخارہ کرنا چاہئے۔ پھر ان شرائط کے مطابق جو امور لائق استخارہ قرار پاتے ہیں ان میں عمومیت ہوگی۔ مطلب یہ ہوا کہ لائق استخارہ امور میں خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، تھوڑے ہوں یا زیادہ ان سب میں استخارہ ضرور کرنا چاہئے اور کسی معاملے کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

شرائط میں سے ایک خاص شرط بقول شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اس کام کا نادر ہونا، قلیل الوقوع ہونا اور لائق اعتنا ہونا ہے۔

(ملاحظہ ہوں اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ: ۵۹۳، ۵۹۴، شرح السعادت ۴۱۶)

کیونکہ روزمرہ اور عام معمول کے کام کاج استخارے کی حدود سے خارج ہو جاتے ہیں۔ محض وہ کام جو چھوٹے ہوں یا بڑے لیکن اہمیت کے حامل ضرور ہوں تو ان میں استخارہ کیا جاتا ہے۔ حدیث استخارہ میں الامور اور اس کے بعد الامر کا معروف باللام ہونا اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ کام جس میں استخارہ کیا جائے اہم ہونا چاہئے۔

حدیث شریف میں جہاں امر کی تنکیر آئی ہے تو وہاں بھی یہ تنکیر (نکرہ ہونا) تفخیم (عظمت) کے لئے ہے۔ البتہ مشائخ عظام اپنے شب و روز کے تمام کاموں کے لئے روزانہ ایک جامع استخارہ کیا کرتے ہیں کہ جو استخارۂ مشائخ کہلاتا ہے وہ استخارے سے مختلف چیز ہے۔ استخارہ زیر بحث تو کسی خاص مقصد اور متعین کام کے لئے کیا جاتا ہے جب کہ استخارہ مشائخ عام ہے اور اس میں کسی خاص کام کی تخصیص نہیں ہوتی۔

احترام مسجد

حضرت بایزید بسطامیؒ جس مسجد میں نماز پڑھتے تھے وہ آپ کے گھر سے چالیس قدم کے فاصلے پر واقع تھی۔ آپ اس مسجد کا اس قدر احترام کرتے تھے کہ تمام عمر ایک بار بھی اس راستے پر بھی نہ تھوکا۔

اچھا قرض

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ اچھا قرض، تا کہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے اور اس کے لئے بہترین اجر ہے۔ اس دن جب کہ تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا (ان سے کہا جائے گا کہ) آج تم کو بشارت ہے ایسے باغوں کی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جن میں تم ہمیشہ رہو گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(سورۃ الحدید ۵۷، آیات ۱۱-۱۲)

مٹی والے اٹھ بیٹھ

ایک دن حضرت علی مسجد کی دیوار کے پاس زمین پر آرام فرما تھے۔ آپ کی پشت مٹی پر لگ رہی تھی، اتنے میں حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور حضرت علیؓ کو زمین پر لیٹے دیکھ کر آپ کو اٹھایا اور آپؓ کی پشت سے اپنے دست انور سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمایا۔

"مٹی والے اٹھ بیٹھ۔"

حضرت علیؓ کو حضور اکرم ﷺ کے منہ سے "ابوتراب" کا لفظ کچھ ایسا پسند آیا کہ آپؓ کو اپنے اصلی نام سے زیادہ یہی نام پسند آنے لگا۔ علیؓ کہنے سے آپؓ اتنا خوش نہ ہوتے جتنا ابوتراب کہنے سے خوش ہوتے تھے۔

❁❁❁❁❁❁

● منزل کو دور سے دیکھو گے تو اسے پانا مشکل نظر آئے گا لیکن جب سفر طے کرو گے تو منزل تمہارے سامنے ہوگی۔

● اگر زندگی میں کچھ بننا چاہو تو ڈرنا، پریشان ہونا اور سوچنا چھوڑ دو، اگر ڈرو گے تو مرو گے، اگر پریشان ہو گے تو کمزور ہو گے، اگر سوچو گے تو صرف سوچتے رہ جاؤ گے اور عمل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

❁❁❁❁❁❁

(الف) استخارہ اور سنت نبویہ ﷺ

استخارہ امت پر پیغمبر خدا کی شفقت ہے

پیغمبر آخر الزماں علیہ الصلاۃ والسلام رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ وہ انسانیت کے لئے عموماً اور اپنی امت مرحومہ کے لئے خصوصاً بڑے شفیق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا تعارف کراتے ہوئے بتایا ہے کہ آپؐ اہل ایمان کے لئے سراپا شفقت اور مجسم رحمت ہیں۔ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ۔

امت مرحومہ پر اسی شفقت بے پایاں کے زیر اثر حضور پاکؐ نے اہل ایمان کو استخارے کی تعلیم دی ہے تاکہ وہ اپنے امور میں صلاح وفلاح سے فیضیاب ہوں اور اس بابرکت عمل سے استفادہ کرسکیں۔

حافظ بن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں

"فی الحدیث شفقة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی امتہ وتعلیمھم جمیع ما ینفعھم فی دینھم و دنیاھم۔ (فتح الباری، جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۶)

ترجمہ : حدیث استخارہ میں حضور نبی کریمؐ کی اپنی امت پر شفقت (کا اظہار) ہے اور اس میں انہیں اپنے دین و دنیا کے سارے امور میں فائدہ پہنچانے والی چیزوں کی تعلیم ہے۔

رسول پاکؐ اور تعلیم استخارہ

کتب احادیث میں حضرت جابرؓ کی روایت کردہ حدیث ہے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

(صحیح بخاری جلد اص ۵۵، ج ۲ ص ۹۴۴، سنن نسائی ج ۲ ص ۶۲)

ترجمہ : رسول پاکؐ ہمیں سارے کاموں میں استخارے کی اس طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح قرآن پاک میں سے کسی (خاص) سورۃ کی تعلیم دیتے تھے۔

تشریح مشابہت اور اہمیت استخارہ

اس حدیث میں استخارہ کی تعلیم کو سورتِ قرآن کی تعلیم کے مشابہ بیان کیا گیا ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابن ابی جمرہؒ کہتے ہیں کہ سورۃ قرآن اور استخارہ کی مشابہت کی وجوہات حسب ذیل ہوسکتی ہیں۔

۱۔ قرآن مجید کی طرح دعائے استخارہ کے حروف اور ترتیب کو محفوظ رکھا جائے اور ان میں کوئی ردوبدل نہ کیا جائے۔

۲۔ قرآن کی طرح دعائے استخارہ میں الفاظ کی کمی بیشی نہ کی جائے۔

۳۔ استخارہ کی تعلیم عام سورۃ کی طرح فرض نہیں بلکہ مستحب ہے۔

۴۔ قرآن کی طرح استخارہ کو پوری پوری اہمیت دی جائے، اس کی برکت کو ایک حقیقت سمجھا جائے اور اس کے احترام کو ملحوظ رکھا جائے۔

۵۔ قرآن اور استخارے میں مشابہت کی وجہ یہ ہے کہ دونوں خدا کی طرف سے وحی کے ذریعے سے بنے ہیں۔

۶۔ قرآن کی طرح استخارے کو پڑھایا جائے اور اس کی محافظت کی جائے تاکہ بھول نہ جائے۔ امام ابن ابی جمرہؒ کا موقف یہ ہے کہ ان وجوہات میں سے ساری وجوہات بھی ہوسکتی ہیں اور چند ایک بھی اور اس سے زیادہ بھی ممکن ہیں۔ میرے خیال میں آخری تین وجوہات زیادہ قرین یقین ہیں کیوں کہ احادیث استخارہ کی روشنی میں یہ امر واضح ہوتا ہے کہ دعاؤں میں کمی بیشی خود روایات اور احادیث میں موجود ہے۔

شیخ ابوالحسن سندھیؒ اپنی تعلیقات میں فرماتے ہیں کہ کما یعلمنا السورۃ ای یعتنی بشانِ الاستخارۃ لعظم نفعھا وعمومہ کما یعتنی بالسورۃ۔

(علی ہامش السنن النسائی جلد ۲ص ۶۲)

ترجمہ : آنحضرتؐ نے استخارے کی عمومیت اور اس کے نفع عظیم کے پیش نظر استخارے کی شان کے بارے میں توجہ دلائی۔

حافظ عسقلانیؒ کا راجح قول یہ ہے کہ جس طرح نماز میں قرأت کی ضرورت عام ہے اسی طرح تمام امور میں استخارے کی بھی ضرورت عام ہے لہٰذا سورت قرآن کی تعلیم سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۴)

مولانا ابوالحسنات محمد بن عبداللہ پنجابیؒ نے بھی اسی توجیہ کو اختیار کیا ہے۔

مولانا احمد علی سہارنپوری م ۱۲۹۲ھ، ۱۸۴۵ء کے خیال میں بھی وجہ تشبیہ ضرورت قرآن کی طرح ضرورت استخارہ کی عمومیت ہے۔

(علی ہامش الصحیح البخاری جلد ۲ص ۹۴۴)

علامہ شرف الدین ابوالحسن طیبیؒ م ۷۴۳ھ، ۱۳۴۳ء الکاشف عن حقائق السنن میں فرماتے ہیں۔

فیہ اشارۃ الی الاعتناء التام البالغ بھذا الدعاء و ھذہ الصلوۃ لجعلھما تلوین للفریضۃ والقرآن۔

(فتح الباری جلد ۱۱ص ۱۵۴)

ترجمہ : اس میں اس دعا اور نماز استخارہ کے ساتھ پوری پوری توجہ دینے اور کمال اعتنا برتنے کی طرف اشارہ ہے کیوں کہ ان دونوں کو فریضہ اور قرآن کے ہم رنگ بنایا گیا ہے۔

قاضی شوکانیؒ فرماتے ہیں

فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلَی الْاِهْتَمَامِ بِاَمْرِ الْاِسْتِخَارَةِ وَ اَنَّهٗ متأکد مَرَغَبٌ فِیْهِ۔ (نیل الاوطار جلد ۳ص ۸۳)

ترجمہ : اس میں استخارے کے امر میں اہتمام کرنے کی دلیل ہے اور بے شک استخارہ ایسی چیز ہے کہ جس میں اسے کرتے رہنے کی تاکید ہے اور اس کے بارے میں رغبت دلائی گئی ہے۔

حدیث استخارہ بروایت حضرت جابرؓ

حدیث جابرؓ جس کا ابتدائی حصہ پہلے بیان ہوا ہے مکمل حدیث حسب ذیل ہے۔

عن جابر بن عبداللہؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ یَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ (قَالَ) وَیُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ۔

(صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶)

ترجمہ حدیث : حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ اسی طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن پاک کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی (اہم) کام کا ارادہ کرے تو اسے دو رکعت نفل نماز ادا کرنی چاہئے پھر دعا مانگنا چاہئے۔ اے اللہ! بے شک میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے طلب خیر کرتا ہوں، تیری ہی قدرت کے ذریعے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے کچھ فضل و کرم کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس لئے کہ تو بے شک (ہر کام کی) قدرت رکھتا ہے (جب کہ) میں (کسی کام کی ازخود) قدرت نہیں رکھتا، تو تو (سب کچھ) جانتا ہے اور میں (کچھ بھی) نہیں جانتا اور تو ہی غیب کی تمام باتوں کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے حق میں، میرے دین، میری دنیاوی زندگی اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا فرمایا میری دنیوی اور اخروی زندگی کے لحاظ سے میرے حق میں بہتر ہے تو، تو اس کو میرے لئے مقدر فرما دے، اسے میرے لئے آسان کردے اور پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے دین و دنیا اور انجام کے لحاظ سے یا فرمایا۔ میری دنیوی اور اخروی زندگی کے اعتبار سے میرے حق میں برا ہے تو، تو اس کام کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور جہاں (جس وقت اور جس کام

میں) میرے لئے خیر ہو، وہ میرے لئے مقدر کردے اور پھر مجھے اس کام کے ساتھ راضی بھی رکھ۔ (راوی کہتے ہیں کہ) اور اپنی ضرورت بیان کرے۔

تشریح حدیث

اِذَا هَمَّ اَحَدُکُمُ الامر جب ارادہ کرے تم میں سے کوئی کسی (خاص) کام کا۔

اصل میں هَمَّ کے معنی ارادہ کے ہیں کہ جو ابھی دل ہی میں ہو۔

(المفردات فی غریب القرآن ص۱۰۲۰)

اہل خواطر (صوفیہ) کے نزدیک مدارج عزم یہ ہیں۔

(۱) ہمت (۲) لمت (۳) خطرہ (۴) نیت (۵) ارادہ (۶) عزیمت۔

اس لحاظ سے ہمت سے فعل هَمَّ قصد وارادہ کا اولین درجہ ہے۔ اہل خواطر کہتے ہیں کہ اس اولین حالت میں رغبت قوی ہونے سے پہلے استخارہ کرلینا چاہئے۔ امام ابن ابی جمرہ نے اہل خواطر کا یہ قول نقل کیا ہے لیکن ان کا اپنا ترجیحی قول یہ ہے کہ ہمت سے مراد نیت ہے کیوں کہ نفس تو خطرات سے خالی نہیں رہتا اور یہ خطرات (خیالات) زیادہ دیر تک قائم بھی نہیں رہتے اور نہ ان سب پر عمل ہوتا ہے لہٰذا ہر خطرے پر جو لائق اعتناء بھی نہ ہو استخارہ کرنا فعل عبث ہوگا۔ استخارہ تو صرف اس خیال پر کیا جاسکتا ہے کہ جس کے کرگزرنے کا عزم ہو۔

(بہجۃ النفوس جلد۲ ص۸۸)

حافظ عسقلانی حدیث ابن مسعودؓ کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں هَمّ کی جگہ اَرَادَ کا لفظ آیا ہے هَمّ کے معنی ارادہ کرنے کے لیتے ہیں۔

(فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۴)

کرمانیؒ اور عینیؒ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کے کرنے یا چھوڑنے کا ارادہ کرے۔

(شرح الکرمانی جلد ۲۲ ص ۱۶۹، عمدۃ القاری جلد ۲۳ ص ۱۱)

شیخ الساعاتی کا خیال ہے کہ هَمّ سے یہاں مراد عزم ہے کیوں کہ هَمّ کسی کام کرنے کے قصد کا آغاز ہے اور عزم کسی چیز کے حاصل کرنے کے لئے متناہی قصد ہے یعنی دیر تک رہنے والا اور ساتھ ہی اس چیز کے حصول کی رغبت بھی ہو، مطلب یہ ہوا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا عزم کرے کہ جس میں وہ خیر کا پہلو نہ جانتا ہو۔

(بلوغ الامانی جلد۵، ص۴۶)

فلیرکع رکعتین۔ پس ضرور وہ ادا کرے دو رکعتیں۔

یہ دو رکعت نمازِ نفل بہ نیت استخارہ پڑھنا امر مستحب ہے۔ یہ کم سے کم تعدادِ رکعات ہے کہ جو حصولِ مقصد کے لئے مطلوب ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد۳، ص۲۰۶) جب کہ ایک رکعت سے نماز نہیں ہوتی البتہ زیادہ رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

من غیر الفریضة ..... فرض کے علاوہ میں سے، نماز نافلہ میں سے، نماز نافلہ جیسے کہ نماز تحیۃ المسجد یا نماز شکر الوضو ہے۔ یہ نماز استخارہ اوقات مکروہہ کے علاوہ ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے۔ (حوالہ سابق)

غیر الفریضۃ کی شرط اس وضاحت کے لئے ہے کہ استخارے کی ان دو رکعتوں کو فجر کی دو رکعتوں سے الگ سمجھا جائے۔ اسی طرح فجر کی دو سنتوں کو دعائے استخارہ مانگ لینے سے نماز استخارہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ (فتح الباری، جلد ۱۱ ص۱۵۴)

قاضی شوکانیؒ کہتے ہیں کہ استخارے کی سنت، فرض، سنت راتبہ اور مخصوص نفلی نمازوں مثلاً تحیۃ المسجد وغیرہ کے بعد محض دعائے استخارہ پڑھ لینے سے ادا نہیں ہوتی لہٰذا الگ طور پر استخارے کی نیت سے یہ نفل نماز پڑھنی چاہئے۔ (نیل الاوطار جلد۳ ص۸۳)

غالباً نماز تطوع اور نافلہ کہنے کی بجائے "من غیر الفریضة" کہہ کر تعارف کرانے میں حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ یہ نماز گو فرض تو نہیں تاہم اہم ضرور ہے۔

ثُمَّ لِیَقُلْ ..... پھر ضرور کہے۔

ثُمَّ ترتیب اور تراخی کے لئے ہوتا ہے یعنی نماز استخارہ پڑھ چکنے کے تھوڑی دیر بعد مستحب یہ ہے کہ دعائے استخارہ مانگ لی جائے لیکن یہ وقفہ زیادہ طویل نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ ..... اے اللہ!

اس میں خدا کے اسم ذات کے ساتھ ندا ہے اور یہ دعا کی مقبولیت کا موثر ترین وسیلہ ہے۔ دعاؤں میں خدا کے اس اسم ذات ..... اللہ ..... کے علاوہ ایک اہم اسم صفت ..... رب ..... بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ دعائیں اَللّٰهُم یا ..... رَبَّنَا سے شروع ہوتی ہیں۔

استخیرک۔ میں طلب خیر یا طلب خیرہ کرتا ہوں تجھ سے۔ مراد یہ ہے کہ کرنے اور نہ کرنے کے دو کاموں میں سے بہتر کا

حاصل ہونا تجھ سے طلب کرتا ہوں۔ (حاشیہ طحطاوی ص ۲۳۸)
شیخ مبارک پوری نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ میں تجھ سے اس بات کا بیان کرنا طلب کرتا ہوں کہ کون سی چیز میرے حق میں بہتر ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد۲، ص ۲۴۷)

بِعِلمِکَ۔ ساتھ، تیرے علم کے۔

اس میں ب تعلیل کے لئے ہے یعنی تحقیق تو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ (نیل الاوطار جلد۲ ص ۸۴)

بقول ملا علی قاریؒ بسبب تیرے علم کے اور مراد یہ ہے کہ میں تجھ سے کرنے اور چھوڑنے کے دو کاموں میں سے بہتر کام کے لئے اپنے شرح صدر کی درخواست کرتا ہوں کیوں کہ تیرا علم تمام امور کی کیفیات اور ان کے کلیات و جزئیات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ انہی صفات کا مالک ہی درحقیقت بہتر کا احاطہ کرسکتا ہے۔
(مرقاۃ المفاتیح جلد۳، ص ۲۰۶)

یہاں ب استعانت کے لئے بھی ہوسکتا ہے مراد یہ ہوگی کہ میں تجھ سے تیرے علم کا سہارا لے کر اور اسی کا واسطہ دے کر طلب خیرہ کرتا ہوں۔

استقدرک۔ میں قدرت طلب کرتا ہوں تجھ سے۔

میں تجھ سے طلب کرتا ہوں کہ تو مجھے اس کام کے کرنے کی قدرت دے دے مزید یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میرے لئے اس کام کا کرنا میرے لئے مقدر کردے اور یہاں مقدر ہونے سے مراد کام کا بسہولت سرانجام دینا ہوگا۔
(فتح الباری جلد۱۱، ص ۱۵۵، ارشاد الساری جلد۹ ص ۲۱۷)

بقدرتک۔ ساتھ قدرت تمہاری۔ تمہاری قدرت کے ساتھ

بعلمک۔ کی طرح اس میں ب تعلیل کے لئے ہے مطلب یہ ہوا کہ کیوں کہ تو ہی تو بے شک قادر مطلق ہے۔ یا ب بغرض استعانت ہے تیری قدرت کی مدد سے یا پھر استعطاف کے لئے ہوگی یعنی بحق تیری قدرت کے۔

اسألک من فضلک العظیم۔ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے فضل عظیم میں سے کچھ فضل کا۔

اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ رب العالمین کا اپنے بندوں کو کچھ دینا دراصل اس کا فضل و کرم ہے۔ کسی شخص کا خدا پر اس کی نعمتوں کے بارے میں کوئی حق نہیں۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔
(فتح الباری جلد۱۱، ص ۱۵۵) اس لئے مطلب یہ ہوگا کہ میں تیرے فضل و کرم سے جو بہت بڑا ہے، سوال کرتا ہوں گو یہ میرا حق تو نہیں اور نہ تجھ پر میرے سوال کا پورا کرنا واجب ہے۔
(تعلیقات السندھی علی السنن النسائی جلد۲، ص ۱۱)

امام طحطاویؒ کہتے ہیں کہ اس جملے سے مراد یہ ہے کہ تیرے فضل عظیم میں سے کچھ فضل (مہربانی) کا سوال کرتا ہوں اور اگر اس میں مفعول بہ کو محذوف مانا جائے تو اس میں بیان الخیر مقدر ہوگا یعنی میں تیرے عظیم فضل و کرم سے بھلائی کی وضاحت کا سوال کرتا ہوں۔
(حاشیہ طحطاوی ص ۲۳۸)

ملا علی قاریؒ کہتے ہیں: ای تعیین الخیر و تبیینہ و تقدیرہ و تیسرہ و اعطاء القدرۃ لی علیہ (مرقاۃ المفاتیح ج۳ ص ۲۰۶) یعنی میں تیرے عظیم فضل و کرم سے خیر کو متعین کرنے، اس کو واضح کرنے، اس کو میرے لئے مقدر کردینے، اس کی آسانی پیدا کرنے اور اس پر مجھے قدرت عطا کردینے کا سوال کرتا ہوں۔

فَاِنَّکَ تقدر۔ پس بے شک تو ہی قدرت رکھتا ہے۔

بلاشبہ خدا ہی کو ہر چیز پر قدرتِ کاملہ حاصل ہے۔ (حوالہ سابق)

وَلاَ اَقْدِرُ۔ اور میں تو قدرت نہیں رکھتا۔

کیوں کہ مجھے تو از خود کسی بھی چیز پر قدرت حاصل نہیں سوائے اس کے کہ تو مجھے اس پر اپنی قدرت اور طاقت سے قدرت بخش دے۔ (حوالہ سابق)

وَتَعْلَمُ۔ اور تو جانتا ہے۔

کیوں کہ تیرا علم تمام اشیاء کے خیر و شر، جزو کل اور ممکن و ناممکن وغیرہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

وَلاَ اَعْلَمُ۔ اور نہیں جانتا

میں نہیں جانتا کسی چیز کو ان میں سے سوائے اس کے کہ تم بتلادو اور الہام کردو یعنی میرے دل میں کوئی بات ڈال دو۔
(مرقاۃ المفاتیح جلد۳، ص ۲۰۶)

اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ۔ اگر تو جانتا ہے، یقیناً تو جانتا ہے۔

طیبیؒ فرماتے ہیں کہ اِنْ (اگر) کے ہوتے ہوئے اس جملے کے معنیٰ یہ ہیں کہ اے اللہ بے شک تو جانتا ہے اور کلام کو شک کے محل میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ خدا کی طرف تفویض اور اس معاملے میں اس کے علم کے ساتھ راضی رہنے کے معنیٰ پیدا ہوسکیں۔ اس کو اہل بلاغت تجاہل عارفانہ کہتے ہیں اور شک کی آمیزش کلام میں یقین کے معنوں

میں ہوتی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد۳،ص۲۰۷)

بقول طحاوی یہاں شک کی نسبت دعا مانگنے والے کی اپنی ذات سے متعلق ہے نہ کہ خداوند تعالیٰ سے جو علام الغیوب ہے۔

یہاں شک خدا کے اصل علم کے بارے میں نہیں بلکہ (انسان کے اپنے (خیر وشر جاننے کے بارے میں ہے)۔

(شرح الکرمانی جلد۲۲،ص۱۶۹، فتح الباری جلد۱۱،ص۱۵۵)

ایک راوی ابو ذر کی روایت میں جو انہوں نے الحموی اور المستملی سے کی ہے اس میں إنْ (اگر) کا لفظ سرے سے ہے ہی نہیں۔

(ارشاد الساری جلد۹،ص۲۱۷)

هٰذَا الْاَمْر۔ اس (خاص) معاملہ میں

مراد یہ ہے کہ هٰذَا الْاَمْر کی جگہ زبان سے اس کام کا ذکر کرے مثلاً هٰذَا النِّكَاحَ، هٰذَا الْبَيْعَ اور هٰذَا السَّفَرَ وغیرہ کہے یا اپنے دل میں اس کام کا خیال لائے۔ (شرح الکرمانی جلد۲۲،ص۱۷۰)

اَوْ قَالَ۔ یا فرمایا۔

بقول حافظ عسقلانیؒ یہاں راوی کو اس میں شک ہے کہ آنحضرتؐ نے فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری تینوں الفاظ کی جگہ فی عاجل امری و آجلہ فرمایا تھا یا صرف آخری دو لفظوں معاشی و عاقبۃ امری کی جگہ فی عاجل امری وآجلہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا حدیث ابی سعید الخدریؓ اور حدیث ابن مسعودؓ میں عاقبۃ امری پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت ابو ایوب انصاریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی مرویات میں بھی اس نوعیت کا کوئی شک واقع نہیں ہوا۔ (فتح الباری جلد۱۱،ص۱۵۵)

کرمانیؒ نے کہا ہے کہ چوں کہ یقینی طور پر یہ معلوم نہیں ہے کہ آنحضرت نے اس مقام پر کیا الفاظ ارشاد فرمائے تھے لہٰذا دعا مانگنے والے کو یہ دعا تین بار مانگ لینی بہتر ہوگی، پہلی دفعہ فی دینی ومعاشی و عاقبۃ امری کہنا چاہئے دوسری دفعہ فی عاجلہ امری و آجلی اور تیسری دفعہ فی دینی و عاجلی آجلی کہہ لینا چاہئے۔ (شرح الکرمانی ۲۲،ص۱۶۹، ارشاد الساری جلد۹،ص۲۱۷)

شیخ حسن شرنبالی کہتے ہیں کہ دونوں روایتوں کو اکٹھا کر لینا چاہئے پس عاقبۃ امری و عاجلہ و آجلہ کہنا چاہئے۔

(مراقی الفلاح ص۷۳)

علامہ شمس الدین جزری شافعیؒ م۸۳۳ھ، ۱۴۲۹ء اپنی کتاب حصن حصین کی اپنی شرح مفتاح میں کہتے ہیں کہ اَوْ (یا) کا حرف دو مقامات میں سے انتخاب واختیار کے لئے ہے یعنی چاہو تو فی دینی کے بعد "ومعاشی و عاقبۃ امری" کہہ لو اور اگر چاہو تو "فی دینی" کے بعد "عاجل امری و آجلہ" کہہ لو۔

طیبی کہتے ہیں کہ یہاں انتخاب واختیار کی بات نہیں بلکہ صرف راوی کو شک ہے کہ آنحضرتؐ نے عاقبۃ امری کہا تھا یا عاجل امری و آجلہ فرمایا تھا۔ اکثر علماء اور مشائخ کا اسی بات پر اتفاق ہے کیوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ خیر کی چار قسمیں ہوتی ہیں جو بھلائی دنیا کی بھلائی کو چھوڑ کر صرف دین کی ہو تو وہ ابدال کو مطلوب ہے۔ دنیاوی بھلائی تو ادنیٰ درجے کی چیز ہے جب کہ اخروی فائدے کی بجائے دین ودنیا کا فوری فائدہ یا دنیا ودین کے اعتبار سے تاخیر سے فائدہ یقیناً اچھی شے ہے اور جب یہ سارے فائدے اور بھلائیاں یک جا ہو جائیں تو یہ بلاشبہ سب سے بہتر بات ہوگی۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد۳،ص۲۰۷)

فاقدره لی۔ پس تو مقدر کردے، اسے میرے لئے، پس مجھے اس پر قدرت دے۔

حافظ ابو الحسن القابسی م۴۰۳ھ ۱۰۱۲ء کہتے ہیں اسے ہمارے یہاں دال کی زیر کے ساتھ پڑھتے ہیں جب کہ اہل مشرق دال کو پیش دیتے ہیں۔ کرمانی کہتے ہیں کہ اس جملے کے معنی یہ ہے کہ تو مجھے اسے کر گزرنے کی قدرت عطا کردے یا وہ کام میرے لئے مقدر کردے۔ مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کا کرنا میرے لئے آسان کردے۔ (فتح الباری جلد۱۱،ص۱۵۶)

میرک شاہ نے کہا ہے کہ اس کے معنی ہیں **ادخله تحت قدرتی** یعنی اس کا کرنا میرے بس میں کردے۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد۳،ص۲۰۷)

شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ۔ شر ہو میرے لئے میرے دین میں اور میری زندگی میں۔

ابو الحسن سندھی م۱۱۳۸ھ ۱۷۲۵ء کہتے ہیں کہ واو بمعنی اور کو یہاں خَیْرٌ لِّیْ کے جملے کے برعکس اَوْ (یا) کے معنوں میں لینا چاہئے کیوں کہ خیر تو ہر وجہ اور ہر پہلو سے مطلوب ہے جب کہ شر خواہ کسی پہلو سے ہو وہ انسان سے دور رہنا چاہئے۔ (تعلیقات السنن النسائی جلد۲،ص۶۲)

فاصرفه عنّی۔ پس اسے (شر کو) تو پھیر دے مجھ سے۔

یعنی میرے اور اس (شر) کے درمیان میں دوری پیدا کر دے، مجھے اس کے کرنے کی طاقت نہ دے اور میرے لئے اس کے کرنے اور عملی جامہ پہنانے میں دشواری اور مشکل پیدا کر دے۔
(مرقاۃ المفاتیح، جلد۳، ص۲۰۸)

و اصرفنی عنه ۔ اور تو پھیر دے مجھے اس (شر) سے۔
ابن الملک کہتے ہیں کہ اس میں قول **فاصرفه** کی تاکید ہے کیوں کہ انسان شر سے دور نہیں ہوتا جب تک کہ وہ خود اس شر سے دور نہ کر دیا جائے۔ یہ بھی درست ہے کہ **فاصرفه** سے مراد یہ لی جائے کہ مجھے اس کے کرنے کی قدرت نہ دے اور **اصرفنی عنه** سے مراد یہ ہوگی کہ میرے دل کو اس شر سے پھیر دے یہاں تک کہ دل بھی اس میں مشغول نہ رہے۔ (حوالہ سابق)
قاضی شوکانیؒ کہتے ہیں کہ ان جملوں میں جس بات میں بھلائی نہ ہو تو اس سے پھیر دینے کے تمام پہلوؤں کی کامل ترین طلب ہے۔ اس میں صرف برائی کو پھیر دینے کی درخواست نہیں کی گئی بلکہ اگر دل بھی اس کے حاصل کرنے کا آرزومند رہے تو اس کے دل کو کبھی اطمینان نصیب نہیں ہو سکے گا۔ (نیل الاوطار جلد۳، ص۸۴)
اَرْضِنِیْ بِه ۔ تو راضی بنا دے مجھے، اس کے ساتھ۔
رَضِّنِیْ کا فعل امر (مصدر) **توضیه** سے بنا ہے اور یہ کسی چیز کو راضی کر دینے کو کہتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد۳، ص۲۹۸)
بعض روایات میں **ارضنی به** آیا ہے جو اِرضا (راضی کرنے سے ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ خدا مجھے شر دور ہو جانے اور خیر کے حاصل ہونے پر راضی کر دے۔
قاضی شوکانی کہتے ہیں ورنہ جب انسان کے لئے خیر مقدر ہو جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو تو اس کی زندگی مکدر ہو جائے گی اور خدا کے فیصلے اور تقدیر پر راضی نہ ہونے کی وجہ سے گناہ گار بھی ہوگا حالانکہ جس پر وہ راضی نہیں ہوا وہ خیر ہی تھا۔ (نیل الاوطار جلد۳، ص۸۴)
وَيُسَمِّىْ حَاجَتَهٗ ۔ اور (استخارہ کرنے والا) نام لے اپنی ضرورت کا۔

یہ فرمان رسولؐ یعنی حدیث قولی کا حصہ نہیں ہے بلکہ راوی کا قول ہے۔ یہ حاجت کا بیان کرنا دعا میں **هٰذا الامر** کے مقام پر ہوگا۔ حرف مدعا زبان پر لانا بھی چنداں ضروری امر نہیں۔ بس دل میں استحضار اور نیت میں اس کام کو متعین کر لینا کافی ہوگا۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد۳، ص۲۰۹)

امام قسطلانیؒ کا خیال یہ ہے کہ دعا پڑھنے کے بعد زبان سے اپنی حاجت خدا کے سامنے بیان کرے یا دعا کے دوران میں دل میں اپنی حاجت کو مستحضر کرے۔ (ارشاد الساری جلد۹، ص۲۱۷)

طرق حدیث اور اختلاف الفاظ

حدیث جابرؓ، احادیث استخارہ کے سلسلے میں بنیادی اور مرکزی نوعیت کی حدیث ہے اور اس میں استخارے کی کامل اور اکمل صورت بیان کی گئی ہے۔ اس حدیث کے مختلف طریقوں اور استخارے سے متعلق دوسرے صحابہ کرامؓ کی مرویات اور احادیث کے الفاظ میں جو کمی بیشی یا اختلاف ہے، اس کی حقیقت اور کیفیت حسب ذیل ہے۔ صحیح بخاری کی کتاب التوحید میں مَعْن بن عیسٰی کی روایت کے مطابق پہلے **يُعَلِّمُنَا** (ہمیں سکھایا) کی جگہ **يُعَلِّمُ اصحابه** (اپنے صحابہ کو سکھاتے تھے) اور دوسرے **يُعَلِّمُنَا** کی جگہ **يُعَلِّمُهُمْ** (ان کو سکھاتے تھے) کے الفاظ ہیں۔ (صحیح بخاری جلد۲، ۱۰۹۹)
جامع ترمذی کے ابواب الوتر میں جہاں یہ حدیث موجود ہے وہاں **فی الامور** کے بعد **كُلِّهَا** (تمام) کا لفظ نہیں ہے (سنن ابی داؤد جلد۱، ص۱۵۳، سنن ابن ماجہ ص۹۹) جب کہ سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں **فی الامور** (معاملات میں) بھی نہیں (السنن الکبری جلد۳، ص۵۳) سنن بیہقی میں **فی الامور** کی بجائے **فی الامر** (کام میں) اور **يقول** کے بعد **لَنَا** (ہمیں) کا اضافہ ہے۔
حدیث ابی سعیدؓ اور حدیث ابی ہریرہؓ میں **هَمَّ** (قصد کیا) کی جگہ **اَرَادَ** (ارادہ کیا) کا لفظ روایت ہوا ہے۔ (موارد الظمآن ص۱۷۷)
اسی طرح حدیث ابن مسعودؓ میں جو طبرانی کی معجم میں موجود ہے اس میں **عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الاستخارة** (رسول پاکؐ نے ہمیں استخارے کی تعلیم دی) اور **هَمَّ** کی جگہ **اَرَادَ** کا لفظ پایا جاتا ہے۔
(نیل الاوطار جلد۳، ص۸۲)
اکثر و بیشتر روایات میں **بِالْاَمْرِ** معرفہ (دال کے ساتھ) استعمال ہوا ہے لیکن ابو یعلٰی کی مسند طبرانی کی معجم اوسط اور ابن حبان کی صحیح میں حضرت ابو سعید الخدریؓ کی مروی ایک حدیث استخارہ میں **اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَمْرًا** کا جملہ ہے۔ (بلوغ الامانی جلد۵، ص۵۰، ۵۱)
حدیث جابرؓ کے قریب قریب تمام طرق میں دو رکعت نماز استخارہ ادا کرنے کی صراحت ہے اور حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی

مروی حدیث استخارہ تزویج میں صَلِّ مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکَ (نماز پڑھو جس قدر خدا تمہیں نصیب کرے) کے الفاظ سے دو یا دو سے زیادہ رکعتوں کے پڑھنے کی گنجائش نکلتی ہے لیکن دوسرے تمام صحابہ کرامؓ جنہوں نے استخارے کی احادیث بیان کی ہیں وہ نمازِ استخارہ کے بارے میں خاموش ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ استخارے کی کامل واکمل صورت تو وہی ہے کہ جو نماز اور دعا پر مشتمل ہوتا ہم اگر محض دعا بھی مانگ لی جائے تو بھی استخارہ ہوسکتا ہے۔

سنن ونسائی میں واستقدرک بقدرتک کی جگہ وَاَسْتَعِیْنُکَ بقدرتک (اور تیری قدرت سے مدد مانگتا ہوں) وارد ہوا ہے اور یہ لفظ حدیث جابرؓ میں قتیبہ کی روایت سے غالباً روایت بالمعنی کی ایک صورت ہے (سنن نسائی جلد۲، ص۶۲) سنن ابن ماجہ میں ھٰذالامر کے بعد فیسمیہ ما کان من شئی (پس نام لے جو چیز بھی ہو) کا اضافہ حدیث جابرؓ میں احمد بن یوسف المسلمی کی روایت سے ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص۹۹) جب کہ سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن مسلمہ القعنبی عبدالرحمٰن بن مقاتل اور محمد بن عیسٰی کی روایت سے حدیث جابرؓ میں فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ ھٰذَ الْاَمْرَ یسمیہ بعینہ الذی یرید (وہ نام لے اس کام کا نام جو وہ کرنا چاہتا ہو) کی عبارت موجود ہے (سنن ابی داؤد جلد۱، ص۱۵۳) اسی طرح صحیح بخاری کی کتاب التوحید میں بروایت مَعْن بن عیسٰی حدیث جابرؓ کے آخر میں ثم یسمیہ بعینہ (پھر بعینہ اس حاجت کا نام لے) کے الفاظ ملتے ہیں۔ معاشی کی جگہ حضرت ابوسعید الخدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی احادیث میں معیشتی کا لفظ ہے (موارد الضمان، ص۱۷۷) اور حضرت ابوایوب انصاریؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی احادیث میں دنیاوی (میری دنیاوی زندگی) (فتح الباری جلد۱۱، ص۱۵۵) اور سنن ابی داؤد میں معاشی کے بعد معادی (میری آخرت) ہے (سنن ابی داؤد جلد۱، ص۱۵۳) اسی طرح کا اضافہ سنن بیہقی میں بھی ہے جب کہ حضرت ابوایوب انصاریؓ کی تزویج کی حدیث استخارہ میں فی دینی و دنیای وآخرتی کے الفاظ ملتے ہیں۔

(موارد الضمان ص۱۷)

حدیث ابی سعید الخدریؓ میں یَسِّرْہُ لِی کے بعد واعنی علیہ (اور اس پر میری اعانت فرما) اور مسند بزار میں حدیث ابن مسعودؓ میں فَوَفِّقْہُ وَسَھِّلْہُ (پس اس کی توفیق دے اور اسے آسان بنادے) کے مزید الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ سنن بیہقی میں روایت استخارہ فاقدرہ لی کے بعد وَیَسِّرْلِی وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ پر ختم ہوجاتی ہے۔ عام طور پر فاقدر لی الخیر کے بعد حیث کان (جہاں وہ ہو) ہے لیکن سنن ابن ماجہ میں حیث ما کان (جو کچھ بھی ہو) کی روایت ہے جب کہ حدیث ابی سعید الخدریؓ میں این کان (جہاں کہیں ہو) اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا اضافہ ہے۔ (حوالہ سابق)

بقول ملاعلی قاریؒ نسائی کی ایک روایت میں حیث کنت (جہاں کہیں ہو) اور بزار کی روایت میں وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذَالِکَ خَیْراً فَوَفِّقْنِیْ لِلْخَیْرِ حَیْثُ کَانَ (اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بھلی ہو تو مجھے خیر کی توفیق دے جہاں وہ ہو) اور ابن حبان کی روایت میں حَیْثُمَا کَانَ (جہاں کہیں ہو) اور دوسری روایت میں اَیْنَمَا کَانَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے الفاظ ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد۳، ص۲۰۸)

رَضِّنِیْ بِہٖ یا اَرْضِنِیْ بِہٖ میں بِہٖ (اس کے ساتھ) کی بجائے طبرانی کی معجم اوسط میں حدیث ابن مسعودؓ کے مطابق رَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ (تو اپنے فیصلے پر مجھے راضی کردے) اور حدیث ابی ایوب انصاریؓ میں رَضِّنِیْ بِقُدْرَتِکَ (اپنی قدرت ہی کے ساتھ مجھے راضی کردے) کے الفاظ ہیں۔ (فتح الباری جلد۱۱، ص۱۵۶)

راویانِ حدیث جابرؓ اور جرح وتعدیل

استخارہ کی مشہور ترین حدیث حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے سرکار رسالت مآبؐ سے سنی ہے اور ان سے حضرت محمد بن منکدرؒ نے سماعت کی۔ پھر ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الموالیؒ نے اسے روایت کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی الموالی سے متعدد اشخاص مثلاً عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبدالرحمٰن بن مقاتل، معن بن عیسٰی اور محمد بن عیسٰی نے روایت حدیث کی اور ان سے ائمہ حدیث نے اپنی اپنی کتابوں میں اس حدیث کو درج کیا ہے۔ یہ حدیث مرفوع ہے اور اس کے بھی راوی ثقہ اور عادل ہیں۔

امام بخاریؒ م ۲۵۶ھ، ۸۷۰ء امام ترمذی م ۲۷۹ھ ۸۹۲ء اور ابن ابی حاتم م ۲۷۹ھ، ۸۹۲ء کی تصریح کے مطابق یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث کے اہم راوی عبداللہ بن مسلمہ القعنبی (ق ع

ب ی) بقول ابن ندیم ۳۸۳ھ، ۹۹۳ء امام مالکؒ کے اصحاب میں سے ہیں۔ انہوں نے ان سے موطا اور ان کے اصول مذہب وفقہ حاصل کئے ہیں اور وہ ثقہ صالح ہیں۔ (الفہرست ص ۲۹۵)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ م ۱۲۳۹ھ ۱۸۲۴ء ان کا تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں۔

عبداللہ بن مسلمہ القعنبیؒ م ۲۲۱ھ ۸۳۶ء اہل مدینہ میں سے تھے لیکن رہائش بصرہ میں اختیار کرلی تھی جب کہ وفات مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ بہت سے شیوخ سے ساعت حدیث کی جن میں سے امام مالکؒ لیث بن سعدؒ، ابن ابی ذوئبؒ، حماد ینؒ، شعبہؒ اور یحییٰ بن معینؒ قابل ذکر ہیں۔ وہ روایت حدیث میں انتہائی مخلص اور دیانت دار تھے۔ یحییٰ بن معین فرمایا کرتے تھے مَارَاَیْنَا مَنْ یُحَدِّثُ لِلّٰہِ اِلَّا وَکِیْعاً وَالْقَعْنَبِی یعنی ہم نے حضرت وکیعؒ اور حضرت قعنبیؒ سے بڑھ کر کوئی حدیث بیان کرنے والا نہیں دیکھا کہ جو حدیث محض رضاء الٰہی کی خاطر بیان کرتا ہو۔

محدثین کے نزدیک وہ تمام اصحاب مالکؒ پر فوقیت رکھتے ہیں۔ مسلسل آٹھ سال تک خدمت امام میں رہے۔ بعد میں ایک بار بصرے سے مدینہ منورہ آئے اور امام مالکؒ کو اطلاع ملی تو اپنے ساتھیوں کو لے کر ان کے استقبال کے لئے نکلے اور فرمایا چلو بہترین اہل زمین کو جاکر سلام کریں۔

حضرت قعنبیؒ مستجاب الدعوات تھے، اکثر اہل زمانہ انہیں ابدال شمار کرتے ہیں۔ الموطا کا تیسرا نسخہ انہی کی روایت سے ہے۔

(بستان المحدثین ص ۱۹، ۲۰)

اسی حدیث کے ایک اور راوی مَعْن بن عیسیٰ کا تعارف حسب ذیل ہے۔

ابو یحییٰ مَعْن بن عیسیٰ القزاز م ۱۹۸ھ ۸۱۴ء امام مالکؒ م ۱۷۹ھ ۷۹۵ء کے عزیز ترین شاگرد، خادم خاص اور ربیب (پروردہ اور پچھلگ بیٹا) تھے۔ موطا کا پانچواں نسخہ انہی کی روایات سے محفوظ ہے۔ امام دارالہجرہ کی درس گاہ میں ہمیشہ یہی موطا کی قرأت کیا کرتے تھے حتی کہ جب خلیفہ ہارون الرشید عہد ۱۷۰ھ ۷۹۵ء سے ۱۹۳ھ ۸۰۹ء اپنے دونوں بیٹوں امین اور مامون کی معیت میں موطا کی ساعت کا شرف حاصل کرنے کے لئے آیا تو حضرت معن ہی نے قرأت کی تھی۔ حاضر باش شاگرد تھے۔ امام صاحبؒ جو کچھ فرماتے تھے وہ قلم بند کرلیا کرتے تھے۔ امام صاحبؒ جب پیرانہ سالی کی وجہ سے ضعیف ہوگئے تو وہ انہی کے سہارے مسجد نبویؐ میں نماز باجماعت کے لئے آیا کرتے تھے۔ چنانچہ لوگ انہیں عصائے امام کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ وہ فقیہ عصر، مفتی دوراں اور محقق زماں تھے۔ ان کی روایات صحیحین کے علاوہ دیگر معتبر کتب سنن میں موجود ہیں۔ (حوالہ سابق ص ۲۲) یہ عجیب اتفاق ہے کہ امام مالک حدیث استخارہ کو اپنی مؤطا میں درج نہیں کرسکے تھے۔ اس کی تلافی ان کے دو نامور شاگردوں، قعنبی اور معن نے یہ حدیث روایت کر کے کردی ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کی کتاب توحید میں حضرت معن سے اور کتاب دعوات میں حضرت قعنبی سے حدیث استخارہ بیان کی ہے۔

حدیث استخارہ قریب قریب تمام کتب صحاح میں موجود ہے۔ امام مسلمؒ م ۲۶۱ھ نے اپنی صحیح میں اس کو روایت نہیں کیا تو اس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دوسرے مجموعۂ احادیث میں شامل کرنا چاہتے ہوں گے۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں کہ امام مسلم نے صحیح مسلم میں صرف طبقۂ اولیٰ کی روایات لی ہیں اور طبقۂ ثانیہ کی احادیث کو جن کے رواۃ کو باعتبار ثقاہت اور حفظ واتقان وہ پہلی قسم کے راویوں سے کم درجے کے سمجھتے تھے شامل نہیں کرسکے چنانچہ امام ابوعبداللہ حاکم اور حافظ ابوبکر بیہقی کا خیال ہے کہ امام صاحبؒ کو موت نے دوسرے طبقے کی حدیثوں کی تخریج کا موقع نہیں دیا۔ (تذکرۃ المحدثین ج ۱، ص ۲۵۴)

حضرت جابرؓ سے روایت کرنے والے حضرت محمد بن المنکدر م ۱۳۰ھ ۷۴۸ء مشہور تابعی ہیں وہ قریش کی شاخ بنی تیم سے تھے اور ان کے دو بھائی ابوبکر اور عمر بھی فقیہ اور عابد تھے۔ (المعارف ص ۲۰۲)

حضرت ابن المنکدر رکی عبادت کا یہ عالم تھا کہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ (عوارف المعارف ص ۴۳۲)

حافظ ذہبیؒ م ۷۴۸ھ ۱۳۴۸ء لکھتے ہیں کہ ان کی ثقاہت علمی اور عملی برتری پر سب کا اتفاق ہے اور ان کے نام کے ساتھ امام، سید القراء اور شیخ الاسلام لکھتے ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۱، ص ۹۹، ۱۱۳)

حدیث جابرؓ کے صرف ایک روای عبدالرحمٰن بن ابی الموال ایسے شخص ہیں جنہیں امام احمد بن حنبلؒ م ۲۴۱ھ ۸۵۵ء نے اپنی مخصوص اصطلاح میں منکر کہا ہے جس سے بعض محدثین کو غلط فہمی ہوئی ہے اور انہوں نے حدیث کی عام اصطلاح منکرؔ سمجھتے ہوئے ان کے ضعیف

ہونے کی طرف اشارہ کردیا ہے۔ امام ابن عدیؒ م ۳۶۷ھ ۹۷۷ء نے عبدالرحمن ابن ابی الموال کو اسی قول کی بنیاد پر اپنی کتاب ''الکامل فی الضعفاء'' میں شامل کردیا ہے اور ساتھ ہی امام احمد بن حنبلؒ کے اس قول پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی الموال مدینہ منورہ کے رہنے والے، سادات بنی حسن کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اور روایت حدیث میں ثقہ (قابل اعتماد) ہیں۔ امام یحییٰ بن معین، امام ابوداؤد اور امام نسائی وغیرہ سب نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے البتہ ابن عدی نے امام احمد بن حنبلؒ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ وہ محمد بن المنکدرؒ سے حدیث استخارہ روایت کرتے ہیں اور ان کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کی لہٰذا وہ منکر ہیں۔ میرے شیخ حافظ زین الدین عراقیؒ م ۸۰۶ھ ۱۴۰۴ء ترمذی شریف کی شرح لکھتے وقت اس قول کے بارے میں متردد تھے کیوں کہ اس میں حضرت ثابت بصریؒ اور حضرت محمد بن المنکدرؒ کی روایات کے بارے میں جو کچھ اظہار خیال ہے وہ قابل فہم نہیں ہے حالاں کہ یہ دونوں بزرگ متفقہ طور پر ثقہ ہیں۔ ابن عدی نے خود عبدالرحمن بن ابی الموالؒ کی روایت کردہ کئی احادیث اپنی کتاب میں درج کی ہیں اور انہیں مستقیم الحدیث قرار دیا ہے۔ مزید برآں ابن عدیؒ نے حدیث استخارہ کے منکرؔ ہونے کا تذکرہ کرکے خود ہی کہہ دیا ہے کہ یہ تو ایسی حدیث ہے کہ جسے عبدالرحمن بن ابی الموالؒ کی طرح کئی صحابیوں نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ (فتح الباری جلد ۱۱ ص ۱۵۳)

منکر کی عام اصطلاح کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ ایسی حدیث ہوتی ہے جسے کسی ایک ہی راوی نے روایت کیا ہو اور اس کے متعدد طرق نہ ہوں اور نہ دوسرے طریقے اس کی توثیق کرتے ہوں یا پھر اس کے راویوں میں سے کوئی راوی کثیر الغلط میں غفلت شعار ہو یا فاسق ہو۔

حدیث جابرؓ تو کسی پہلو سے بھی منکر قرار نہیں دی جاسکتی کیوں کہ عبدالرحمن اور ان کے اوپر کے اور بعد کے سارے راوی ثقہ ہیں، مرفوع حدیث ہے اور اس حدیث کے متعدد طرق اور شواہد ہیں، کئی صحابیوں نے استخارے کے باب کی احادیث کو حضور پرنورؐ سے روایت کیا ہے۔ علامہ ابن عدی حافظ عراقی اور حافظ عسقلانیؒ جیسے اصحاب جرح و تعدیل اسے عام معنوں میں منکر سمجھنے سے گریزاں ہیں۔

ان حقائق کی روشنی میں اس بات کا قرینہ نکلتا ہے کہ یہاں منکر کہنا امام احمد بن حنبلؒ کی اپنی کوئی خاص اصطلاح ہے۔ محدثین کے یہاں یہ بات کوئی خلاف معمول نہیں ہے کہ وہ بعض اوقات اصطلاح کے عام معنوں کی بجائے اسے اپنے خاص معنوں میں استعمال کرلیتے ہیں۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی امام ترمذی کے متعلق لکھتے ہیں کہ امام ترمذیؒ خود مجتہد تھے اور انہوں نے ان اصطلاحوں کے مروجہ معانی کو بجنسہ قبول نہیں کیا تھا بلکہ ان کی بعض اصطلاحوں کا مفہوم عام اصطلاحوں سے مختلف تھا۔ مثلاً حدیث حسن کی تعریف۔

(تذکرۃ المحدثین جلد ۱، ص ۲۳۲)

ممتاز شافعی فقیہ شیخ ابن حجر تیمی مکیؒ م ۹۷۴ھ، ۱۵۶۵ء سے امام احمد بن حنبلؒ کے مبینہ قول کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ آیا یہ قول اس حدیث کے ضعف میں مؤثر ہے یا نہیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ امام موصوف کا قول مذکورہ حدیث کو قطعاً ضعیف نہیں بناتا کیوں کہ اس سے مراد ظاہری معنیٰ نہیں ہیں بلکہ ائمہ حدیث کے بیان کے مطابق یہ امام احمدؒ کی ایک خاص اصطلاح ہے۔ وہ اس لفظ منکر کا اطلاق ہر فرد مطلق پر کردیتے ہیں خواہ اس کا راوی ثقہ ہی کیوں نہ ہو۔ امام موصوف سے اسی قسم کا قول حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات کے بارے میں بھی منقول ہے کیوں کہ اس کا ایک راوی باعتبار اول حدیث، فردِ مطلق تھا یعنی اکیلا روایت کرتا تھا گو آخر کے اعتبار سے وہ حدیث متواتر تھی۔ چنانچہ انہوں نے محمد بن ابراہیم التیمیؒ کی اس روایت کے متعلق فرمایا ہے کہ انہوں نے حدیث منکر روایت کی ہے اور ساتھ ہی تعریف کرتے ہوئے فرمادیا ہے کہ بے شک وہ ثقہ ہیں، لہٰذا جو شخص بھی امام احمد بن حنبلؒ کی اصطلاح سے واقف ہوجائے گا وہ سمجھ لے گا کہ ان کا ایسا قول حدیث کے ضعف پر دلالت نہیں کیا کرتا مزید برآں حافظ ابن عدیؒ نے خود بھی اس کی طرف اشارہ کردیا ہے کہ حدیث جابرؓ تو فرد مطلق بھی نہیں کیوں کہ اسے حضرت جابرؓ کے علاوہ اور صحابیوں نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے ان میں سے دو صحابیوں کا نام لیا ہے اور کہا ہے کہ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابوایوب انصاریؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ دوسروں نے حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید الخدریؓ سے کچھ کمی بیشی کے ساتھ احادیث استخارہ کو روایت کرنا بیان کیا ہے۔ پس جس حدیث میں

چھ¹ اکابر صحابہ حضرت جابرؓ کی موافقت کریں وہ حدیث فرد مطلق کیسے ہوسکتی ہے؟ (الفتاویٰ الحدیثیہ ص ۲۴۶)

قاضی شوکانیؒ عبدالرحمٰن بن ابی الموال کے ثقہ ہونے کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ بقول حافظ عراقیؒ جمہور اہل علم نے عبدالرحمٰن کی توثیق کی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ حافظ ابوزعہ رازیؒ م ۲۶۴ھ ۸۷۷ء اور حافظ ابو حاتمؒ ۳۲۷ھ ۹۳۸ء نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن سے روایت قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۳، ص ۸۲)

شیخ ابن حجر ہیثمیؒ کے فتوے میں حدیث اِنما الاعمال کے واحد راوی محمد بن ابراہیم التیمیؒ م ۱۲۰ھ ۷۳۸ء کا ذکر آیا ہے۔ امام احمدؒ نے ان کے بارے میں بھی منکر اور فرد مطلق کے الفاظ استعمال کئے اور ان کے ثقہ ہونے کا اعلان بھی کیا۔ حدیث انما الاعمال بڑی اہم اور جامع حدیث ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنی الجامع الصحیح میں اسے اولیت کا شرف دیا ہے چنانچہ یہ حدیث صحیح بخاری کی اولیں حدیث ہے۔ حالاں کہ استخارہ کے برعکس اس میں فرد مطلق والا معاملہ دوگنا ہے۔

امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم التیمی جلیل القدر تابعی ہیں اور وہ متفقہ طور پر ثقہ قرار دئے گئے ہیں وہ تنہا علقمہ بن وقاصؒ سے حدیث انما الاعمال روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی فرد واحد یحیٰ انصاری روایت کرتے ہیں۔ (تہذیب الاسماء واللغات قسم اول جلد اص ۶۶، ۷۷)

خلاصہ بحث یہ ہے کہ حدیث جابرؓ عام اصطلاح کے مطابق حدیث منکر ہرگز نہیں کیوں کہ امام بخاریؒ نے اس کتاب میں سرے سے کوئی حدیث منکر درج ہی نہیں کی۔ مزید برآں اسے فرد مطلق بھی قرار نہیں دیا جاسکتا کیوں کہ کئی حدیثوں سے اس کی تصدیق اور توثیق ہوتی ہے۔ لہٰذا امام احمدؒ کا قول عبدالرحمٰن بن ابی الموالؒ کے بارے میں جرح اور قدح نہیں ہے بلکہ توثیق اور مدح ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ امام احمد منکر اور فرد مطلق کی اصطلاح ایسے راوی کے حق میں استعمال کرتے ہیں کہ جو کسی موضوع پر جامع حدیث بیان کرنے میں انفرادیت کا مالک ہو۔ بلاشبہ ابن ابی الموال نے حضرت ابن المنکدر سے تنہا جو حدیث استخارہ روایت کی ہے وہ جامعیت میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس میں نماز کا تذکرہ ہے، رکعات کا تعین ہے اور مکمل دعائے استخارہ موجود ہے۔ کسی اور حدیث استخارہ میں اس قدر اہتمام نہیں پایا جاتا۔

¹ صحابہ کرامؓ میں سے روایان حدیث استخارہ کی تعداد چھ ہی نہیں بلکہ دس ہے۔

صحابہ کرامؓ اور احادیث استخارہ

متعدد اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استخارہ کی احادیث روایت کی ہیں جن سے استخارہ کی حجیت و حقانیت اور اہمیت وفضیلت واضح ہوتی ہے۔

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ ۷۳ھ ۶۹۲ء ان کی مذکورہ بالا روایت اور حدیث صحیح بخاری کے تین مقامات پر کتاب التہجد، کتاب الدعوات اور کتاب التوحید میں ہے۔ جامع ترمذی کے ابواب الوتر میں، سنن ابی داؤد میں کتاب الصلوٰۃ کے اواخر میں باب الاستخارہ کے تحت، سنن نسائی میں کتاب النکاح کے باب کیف الاستخارہ میں، سنن ابن ماجہ میں کتاب الصلوٰۃ کے باب ماجاء فی الاستخارہ میں درج ہے جب کہ سنن بیہقی کی جلد ۳ صفحہ ۵۲ پر اور مسند احمد مبوب موسوم بہ الفتح الربانی جلد ۵ کے صفحات ۴۶ تا ۴۹ پر منقول ہے۔

۲۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ م ۷۴ھ ۶۹۳ء: ان کی حدیث استخارہ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَمْرًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ سے شروع ہوتی ہے اور آخر میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا اضافہ ہے۔ حافظ زین الدین عراقیؒ نے کہا ہے کہ اس کا سلسلۂ اسناد جید (عمدہ) ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۳، ص ۸۲) حافظ نور الدین الہیثمیؒ کہتے ہیں کہ اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ (بلوغ الامانی جلد ۵، ص ۴۷)

یہ روایت مسند ابی یعلیٰ الموصلی، صحیح ابن حبان اور طبرانی کی معجم اوسط میں موجود ہے۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ م ۷۳ھ ۶۹۳ء امام طبرانی کی معجم اوسط میں حضرت ابن عمرؓ کی یہ روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استخارے کی تعلیم دی تھی اور فرمایا تھا کہ تم میں سے استخارہ کرنے والا شخص یہ دعا مانگے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ سے ھٰذَا الْاَمْرَ تک پھر یہ الفاظ ہیں خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا فَاقْدِرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِکَ خَیْرًا لِّیْ اَلْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ وَرَضِّنِیْ بِہٖ۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ م ۶۸ھ ۶۸۷ء: امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ

دونوں بزرگوں سے یہ حدیث استخارہ روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ ہمیں استخارہ سکھایا کرتے تھے جس طرح کہ قرآن کی کوئی (خاص) سورۃ سکھایا کرتے تھے (اور فرماتے تھے کہ استخارہ کرتے وقت یہ دعا مانگا کرو) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ۔الحدیث
(خزینۃ الاسرار الکبریٰ ص ۸۳)

۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ م ۵۷ھ ۶۷۸ء امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث استخارہ روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَمْرًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ سے شروع ہو کر عَلَّامُ الْغُیُوْبُ تک لیکن فَضْلِکَ کے بعد العظیم کا لفظ نہیں۔ پھر اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ کَذَا کَذَا (فلاں معاملہ) خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِکَ خَیْرًا لِّیْ فَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ وَ رَضِّنِیْ بِقَدْرِکَ۔ (موارد الظمآن ص ۱۷۷)

۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ م ۳۲ھ ۶۵۳ء امام طبرانیؒ نے اپنی معاجم ثلاثہ میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے استخارے کی احادیث کی ہیں۔ معجم اوسط میں روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ جب کسی کام میں استخارہ کرتے جسے وہ کرنا چاہتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ سے عَلَّامُ الْغُیُوْبُ تک بغیر العظیم کے اور پھر اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَ خَیْرًا لِّیْ فِیْمَا اَبْتَغِیْ بِہِ الْخَیْرَ لِیْ فَخِرْ لِیْ فِیْ عَافِیَۃٍ وَ یَسِّرْ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِکَ خَیْرًا فَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ وَاصْرِفْ عَنِّیَ الشَّرَّ حَیْثُ کَانَ اور اس کے بعد عزم کرتے تھے۔

معجم کبیر میں فَخِرْ لِیْ فِیْ عَافِیَۃٍ وَ یَسِّرْہُ تک کی دعا ہے جب کہ معجم صغیر میں وَرَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ کا جملہ ہے۔

مسند بزار میں وَ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ کے بعد وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّھُمَا بِیَدِکَ لَا یَمْلِکُھَا اَحَدٌ سِوَاکَ اور یَسِّرْ لِیْ کے بعد وَفِّقْہُ لِیْ وَ سَھِّلْہُ کا اضافہ ہے۔

طبرانی ہی کی معجم اوسط میں حضرت ابن مسعودؓ سے ایک اور حدیث استخارہ یہ ہے اَنَّہٗ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْاِسْتِخَارَۃَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَمْرًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ۔الحدیث (خزینۃ الاسرار الکبریٰ ص ۸۲)

۷۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ م ۵۱ھ ۶۷۱ء میزبان رسولؐ کی روایت کردہ حدیث استخارہ تزویج کے سلسلے کی خاص حدیث ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے ارشاد فرمایا کہ نکاح کا پیغام (لڑکی والوں کو) بھجوانے کا ارادہ پوشیدہ رکھو، پھر عمدہ طریق پر وضو کرو اور نماز (استخارہ) پڑھو جس قدر بھی خدا تمہیں نصیب کرے پھر اپنے رب کی حمد و تمجید بیان کرو۔ اس کے بعد یہ دعا مانگو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اِنْ رَاَیْتَ فِیْ فُلَانَۃٍ (یہاں اس خاتون کا نام لے جس سے شادی کا ارادہ ہو) خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ اٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُھَا خَیْرًا لِّیْ مِنْھَا فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْضِ لِیْ ذٰلِکَ۔ (موارد الظمآن ص ۱۷۷)

یہ حدیث طبرانی کی معجم کبیر، ابن حبان کی الصحیح ابن ابی شیبہ کی المصنف، امام حاکم کی المستدرک اور امام احمد کی المسند میں موجود ہے۔

۸۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ م ۱۳ھ ۶۳۴ء جامع ترمذی کی کتاب الدعوات میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضور پرنور کی ایک مختصر سی دعائے استخارہ روایت کی ہے۔ جس کی سند میں قدرے ضعف ضرور ہے کیوں کہ ایک ضعیف راوی زنفل بن عبداللہ العرفی اسے تنہا روایت کرتا ہے۔

۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ م ۵۵ھ ۶۷۴ء جامع ترمذی کی کتاب الدعوات میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی ہے مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ آدَمَ اِسْتِخَارَتُہُ اللّٰہَ وَ مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ وَمِنْ شَقْوَۃِ ابْنِ آدَمَ تَرْکُہٗ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَ مِنْ شَقْوَۃِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ۔ (مسند احمد ج ۳، ص ۲۸)

ترجمہ: انسان کی سعادت اس کے خدا سے استخارہ کرنے میں اور انسان کی سعادت جو اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے، اس پر راضی رہنے میں ہے (جب کہ) انسان کی شقاوت (بدبختی) اس کے، خدا سے استخارہ نہ کرنے اور جو کچھ وہ فیصلہ کردے اس پر ناراضی میں ہے۔

یہ حدیث مسند احمد کے علاوہ مسند ابی یعلیٰ اور مستدرک حاکم میں بھی موجود ہے۔ (الترغیب والترھیب جلد ۱، ص ۴۸۰)

صحاح ستہ میں سے جامع ترمذی میں یہ حدیث اس طرح

روایت کی گئی ہے من سعادة ادم رضاه بما قضی الله لهٗ و من شقاوة ابن ادم ترکه استخارة الله و من شقاوة ابن آدم سخطه بما قضی الله له۔ (جامع ترمذی ج۲، ص۳۷)

ترجمہ : پسر آدم (انسان) کی نیک بختی اللہ جو کچھ اس کے لئے طے کردے اسی پر راضی رہنے میں ہے۔ پسر آدم (انسان) کی بدبختی اس کے خدا سے استخارہ چھوڑ دینے اور اللہ جو فیصلہ کرے اس پر ناراض ہونے میں ہے۔

مسند بزار میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ مِنْ سَعَادَةِ المرء استخارتُهٗ رَبَّهٗ وَ رِضَاهُ بما قضیٰ و مِنْ شَقَاءِ المَرءِ تَرکَهُ الاستخارة وَ سخطهٗ بَعْدَ القضاء۔

ترجمہ : انسان کی خوش بختی اس کے اپنے پالنے والے سے استخارہ کرنے میں اور جو وہ فیصلہ کردے اس پر راضی رہنے میں ہے (جب کہ) انسان کی بدبختی اس کے استخارے کو ترک کردینے اور قضاء الٰہی پر ناراض ہونے میں ہے۔ اس حدیث کو مزید برآں ابوالفتح ابن حبان نے کتاب الثواب اور محدث اصفہانی نے (اپنی الترغیب والترہیب میں) بھی روایت کیا ہے۔ (الترغیب والترہیب ج۱، ص۴۸)

مختصر یہ کہ یہ حدیث سعدؓ، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، مسند براز، جامع ترمذی، مستدرک حاکم، صحیح ابن حبان، الترغیب والترہیب، اصفہانی اور الترغیب والترہیب منذری میں موجود ہے۔ اس حدیث کا ایک راوی محمد بن ابی حمید محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ہے۔

۱۰۔ حضرت انس بن مالکؓ ۹۳ھ/۷۱۲ء امام طبرانی نے معجم صغیر اور اوسط میں خادم رسولؐ حضرت انسؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے مَاخَابَ مَنِ الْاِسْتِخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتِشَارَ وَ لَا عَالَ مَنِ اقْتِصَدَ۔ (جمع الفوائد جلد۱، ص۲۰۱)

حضرت انسؓ کی ایک روایت اور حدیث تکرار استخارہ کے سلسلے میں اہم حدیث ہے۔ وہ یہ ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا یَا اَنَسُ اِذَا هَمَمْتَ بِاَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّکَ سَبْعَ مَرَّاتٍ (الحدیث) محدث ابن السنی نے اپنی کتاب "عمل یوم ولیلة" میں اسے قلم بند کیا ہے اور امام سیوطی کی "جامع صغیر" اور "عمل الیوم واللیلة" میں بھی موجود ہے۔ محدثین نے اس کی سند میں کلام کیا ہے تاہم امام نوویؒ نے اس پر اعتماد کیا ہے۔

استخارہ اور عملِ رسول مقبولؐ

حضرت خاتم الانبیاءؐ کی ذات اقدس ہر چند کہ مہبط وحی تھی اور آپؐ براہ راست خداوند تعالیٰ کی رہنمائی میں تھے لہٰذا آپ کا ہر قول، ہر فعل اور ہر عمل وحی الٰہی کے تابع تھا۔ آپ کو ہر امر خیر بذریعہ وحی...... جلی یا خفی...... معلوم ہو جایا کرتا تھا۔ اس لحاظ سے آپ کو ہماری طرح استخارہ کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی تاہم تعلیم امت اور حصول برکت کی خاطر اہم امور میں بالخصوص ایسے معاملات میں جہاں ابھی وحی نہ آئی ہوتی استخارہ کرلیا کرتے تھے۔

آنحضرت ختمی مرتبتؐ کے سفر و حضر کے ساتھی اور یارِ غار حضرت ابوبکر صدیقؓ کا بیان ہے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا قَالَ اَللّٰهُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْلِیْ۔ (جامع ترمذی ص۵۰۶)

ترجمہ : تحقیق رسول پاکؐ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ میرے لئے بھلائی کو چن لے اور (اس کرنا نہ کرنا دونوں خیر ہوں تو ان میں سے جو میرے حق میں بہتر ہو اس) بہتر بھلائی کو چن لے۔

ملا طاہر پٹنی اس دعاء کی شرح میں لکھتے ہیں : ای اجعل امری خیراً و الهمنی فعله و اختر لِیَ الا صلح۔

(مجمع بحار الانوار جلد۱، ص۳۸۶)

ترجمہ : میرے کام کو خیر بنادے، اس کا کرنا میرے دل میں ڈال دے اور جو سب سے اچھا ہو وہ میرے لئے چن دے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے استخارے کے سلسلے میں جو حدیث رسولؐ روایت کی ہے اس کا تمہیدی جملہ یہ ہے : انّه کَانَ اِذ استخار فی الامر یرید ان یصنعه یعنی بے شک رسول اکرمؐ جب کسی کام میں استخارہ فرماتے جسے آپ عملی جامہ پہنانا چاہتے (تو وہ یہ دعاءِ استخارہ پڑھا کرتے تھے۔)

(ب) حجیتِ استخارہ اور آثارِ صحابہؓ و تابعینؒ

ام المومنین زینبؓ اور استخارہ تزویج

استخارہ کے سلسلے میں سرکار رسالت مآبؐ کی قولی اور فعلی احادیث

پہلے بیان ہو چکی ہیں۔اب ایک تقریری حدیث پیش کی جاتی ہے۔

اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ حضورؐ نے اپنی پھوپھی زاد حضرت زینب بنت جحش م۲۰ھ ۶۴۰ء کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام سیدنا زید بن حارثہؓ ۸ھ ۶۲۹ء سے کر دیا لیکن بوجوہ ان میں نباہ نہ ہوسکا اور طلاق کی نوبت آگئی۔عدت گزرنے کے بعد آنحضرتؐ نے خود ان سے نکاح کرنا چاہا تو حضرت زیدؓ ہی کو پیغام نکاح دے کر حضرت زینبؓ کے پاس بھیجا۔یہ واقعہ غالباً سن ۵ھ کا ہے۔

(الریاض المستطابۃ ص۱۰۳)

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ جب حضرت زینبؓ کی عدت گزر گئی تو آنحضرتؐ نے حضرت زیدؓ کو نکاح کا پیغام دے کر بھیجا (اور ان کی مرضی معلوم کرنا چاہی) حضرت زید کا بیان ہے کہ میں نے پیغام دیا تو وہ کہنے لگیں مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئاً حَتّٰى اُسْتَامِرَ رَبِّيْ (میں اپنے پالنے والے سے استخارہ کئے بغیر کچھ بھی نہیں کروں گی) پس وہ اپنے گھر میں اس جگہ پر چلی گئیں جہاں وہ نماز پڑھا کرتی تھیں وہاں جاکر انہوں نے نماز (استخارہ) پڑھی اور اسی وقت قرآن (کا حکم) اترا (جس میں خدا نے ان دونوں کی شادی کا اعلان کر دیا تھا۔)

(سنن نسائی جلد۲ ص۶۱)

بقول ابوالحسن سندھیؒ اس حدیث میں استامر ربی سے مراد یہ ہے کہ میں اپنے رب سے استخارہ کروں گی اور اس کی تائید باب کے عنوان سے بھی ہوتی ہے جو یہ ہے صلوٰۃ المراۃ اذ خطبت واستخارتها ربها۔ (علی ہامش سنن نسائی جلد۲ ص۶۱)

جلال الدین سیوطیؒ امام نوویؒ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت زینبؓ نے استخارہ غالباً اس لئے کیا تھا کہ انہیں اندیشہ یہ تھا کہ رسول پاکؐ سے شادی ہو جانے کے بعد شاید وہ رسول پاکؐ کے حقوق کو کماحقہٗ ادا نہ کرسکیں اور ان میں ان سے کہیں کوئی کوتاہی نہ ہوجائے۔ (زہر الربی علی ہامش السنن النسائی جلد۲ ص۶۱)

تدوین حدیث اور استخارہ امیر المومنین عمرؓ

امام زہریؒ م۱۲۵ھ ۷۴۲ء حضرت عروہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں احادیث وسنن کو قلم بند کرادینے کا ارادہ کیا۔اس سلسلے میں صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا۔وہ کسی حد تک اس کے حق میں تھے۔حضرت عمرؓ خود اس سلسلے میں متواتر ایک ماہ تک خدا سے استخارہ کررہے تھے پھر ایک روز انہوں نے فی الوقت احادیث وسنن کو نہ لکھوانے کا فیصلہ کرلیا اور فرمانے لگے کہ مجھے یاد آگیا ہے کہ پچھلی امتوں نے کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ اور کتابیں بھی لکھ لی تھیں پھر وہ ان کتابوں پر ٹوٹ پڑے اور کتاب اللہ کو (ادھورا) چھوڑ دیا۔بخدا میں کتاب اللہ کے (تدوین کے کام کے) ساتھ کسی اور چیز (کسی اور علم کی تدوین کے کام) کو نہ ملاؤں گا۔

(جامع بیان العلم جلد۱ ص۶۴، تاریخ الادب العربی زیات ص۹۶)

حضرت عمر فاروقؓ کے اس قول کا مطلب یہ تھا کہ قرآن پاک ابھی جمع وتدوین کے مراحل میں ہے۔جب تک اس کام کی تکمیل نہ ہوجائے اور یہ تحریری شکل میں ہر طرح سے محفوظ نہ کرلیا جائے، حدیث وسنت کی جمع وتدوین کی سرکاری طور پر مہم شروع نہیں کرنا چاہئے۔جب قرآن کی جمع وتدوین ہوجائے گی تو پھر حدیث کی جمع وتدوین کا مرحلہ از خود آجائے گا۔

حضرت محمد بن الحنفیہؒ اور استخارہ

حضرت عبداللہ بن زبیر ۶۵ھ ۶۸۵_۷۳ھ ۶۹۲ء نے اپنے بھائی حضرت عروہ بن زبیرؓ کو حضرت محمد بن حنفیہ کی طرف بیعت لینے کے لئے بھیجا۔اس وقت (دوسرے امیدوار خلافت) عبدالملک بن مروان کی طرف سے بھی ان کو اپنے ہاں بلوا بھیجنے کا خط آچکا تھا۔چنانچہ انہوں نے حضرت عروہؓ کو اس خط کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگے کہ پھر آپ کو وہاں جانے میں کون سا امر مانع ہے۔اس پر حضرت محمد بن حنفیہؒ نے جواب دیا۔استخیر اللّٰہ و ذٰلک اَحبُّ اِلَیَّ صاحبکَ

یعنی پہلے میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کروں گا اور وہ مجھے تمہارے صاحب زیادہ محبوب اور عزیز ہے۔(طبقات ابن سعد جلد۵ ص۱۰۶)

اشاعت کتاب اور استخارہ عمر ثانیؒ

ابن ابی اُصیبعہ خزرجی م۶۶۷ھ ۱۲۶۹ء لکھتے ہیں ماسرجویہ ایک سریانی الاصل بصرے کا رہنے والا ایک یہودی طبیب تھا۔اس نے مروان اموی کے عہد حکومت محرم ۶۴ھ ۶۸۴ء_۶۵ھ ۶۸۵ء میں القس اہرن بن اعین کی طب سے متعلق ایک کتاب کو سریانی سے عربی میں منتقل کیا اور اس کی شرح بھی لکھی۔حضرت عمر بن عبدالعزیز (عہد خلافت ۹۹_۱۰۱ھ، ۷۱۷_۷۲۰ء) نے شاہی کتب خانے میں

اس کتاب کو پایا تو عوام کو استفادے کی اجازت دینے سے پہلے اپنے مصلی پر رکھ کر چالیس روز تک استخارہ کیا۔ بعد ازاں مطمئن ہوجانے کے بعد اس کے نقل کرنے اور عوام میں اس کی اشاعت کرنے کی اجازت دی۔ (عیون الانبیاء جلد ا ص ۱۶۳)

اہرن دراصل ہارون کی سریانی میں نام کی شکل ہے۔ اسی طرح ماسرجویہ کو ماسرجش الیہودی بھی کہتے ہیں۔ ان کی شرح عربی میں طب اور علوم طبیعیہ کی قدیم ترین کتاب ہے۔ (المنجد فی الادب والعلوم ص ۴۰۷)

علامہ ابن الندیم م ۳۸۵ھ ۹۹۵ء نے بتایا کہ اہرن القس کی کتاب کا نام کتاب الکناش تھا جو تیس مقالات پر مشتمل تھی۔ ماسرجیس نے دو مقالوں کا اضافہ کیا۔ ماسرجیس کی تالیفات میں ''قوی الاطعمہ و منافعہا ومضارہا اور قوی العقاقیر'' قابل ذکر ہیں۔ (کتاب الفہرست)

غالباً استخارہ قوی الاطعمہ کے لئے کیا گیا تھا۔

(ج) محدثین اور عمل استخارہ

تراجم بخاریؒ اور استخارہ امام بخاریؒ

امام محمد بن اسماعیل بخاری م ۲۵۶ھ ۸۷۰ء محدثین کے سرگردہ ہیں اور ان کی کتاب المسند الصحیح قرآن پاک کے بعد سب سے صحیح قرار دی جاتی ہے۔ صحیح بخاری کی منفرد اور نمایاں خوبی اس کے تراجم ابواب یعنی مختلف ابواب کے عنوانات ہیں۔ لائق توجہ پہلو یہ ہے کہ یہ تراجم تمام تر استخارہ کے مرہون منت ہیں

امام یحیٰ عامری شافعیؒ م ۸۹۳ھ ۱۴۸۸ء کسی بزرگ کے حوالے سے امام بخاری کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مَا اَدْخَلْتُ فِیْهِ حَدِیْثاً حَتّٰی اَسْتَخِرْتُ اللّٰهَ تَعَالٰی وَ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ وَ تَیَقَّنْتُ صِحَّتَهٗ وَ عَنْهُ اَنَّهٗ حَوَّلَ تَرَاجِمَه بین قبر النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ منبره وَ صَلّٰی لِکُلِّ ترجمةٍ رکعتین۔ (الریاض المستطابہ ص ۹۰)

ترجمہ: میں نے جب تک استخارہ نہیں کرلیا اور دو رکعت نماز (استخارہ) نہیں پڑھ لی اور اس کی صحت کا یقین نہیں ہوگیا کوئی حدیث اس کتاب میں درج نہیں کی۔ مزید ان سے یہ روایت ہے کہ میں نے تراجم، منبر نبویؐ اور روضۂ رسولؐ کے درمیان میں بیٹھ کر لکھے ہیں اور ہر ترجمے کے لئے دو رکعتیں ادا کی ہیں۔

محققین کے نزدیک اس قول کے ناقل، امام بخاریؒ کے ایک شاگرد علامہ محمد بن یوسف فربری ہیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ مختصر یہ ہے کہ امام بخاری کی حسن نیت کے طفیل یہ کتاب اس قدر مقبول ہوئی کہ امام صاحبؒ کی زندگی ہی میں ان سے نوے ہزار اشخاص نے بلاواسطہ سماعت کا شرف حاصل کیا اور ان میں سے آخری شخص علامہ فربری ہیں (بستان المحدثین ص ۱۱۳) گنبد خضریٰ کے سامنے بیٹھ کر اور استخاروں کے بعد تکمیل کتاب کے اس اہتمام عظیم کی وجہ سے بزرگ یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ امام بخاریؒ نے تو حدیث گویا براہ راست حضور پاکؐ سے سماعت کی ہے۔

کَاَنَّ البخاری فی جمعه — تلقی من المصطفی ما اکتسب

(ارشاد الساری جلد ا ص ۴۰)

امام نسائیؒ اور استخارہ قبول روایت

امام ابوعبدالرحمٰن نسائیؒ م ۳۰۳ھ ۹۱۵ء نے اپنی سنن کی جمع و تالیف کے موقع پر بالخصوص جب سنن کبریٰ سے انتخاب کرکے سنن صغریٰ لکھی جو المجتبیٰ بھی کہلاتی ہے اور موجودہ سنن نسائی کی شکل میں صحاح ستہ میں شامل ہے تو انہوں نے بعض راویوں سے روایت کرنے سے پہلے استخارے کئے تھے۔

ابوالحسن احمد بن محبوب رملیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام نسائی سے خود سنا فرماتے تھے کہ جب میں نے سنن کی جمع وتالیف کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ سے بعض ایسے رواۃ کے متعلق استخارہ کیا تھا کہ جن کے بارے میں مجھ کو تھوڑا سا تردد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ ان لوگوں سے میں روایت نہ کروں۔ اس طرح میں نے عالی سندوں ہی کی حدیثیں ذکر کی ہیں۔ (تذکرۃ المحدثین حصہ اول ص ۳۸۵ بحوالہ مقدمہ فتح الباری)

امام ابن خزیمہ نیشاپوری اور استخارے

شیخ الاسلام ابن خزیمہ نیشاپوری م ۳۱۱ھ ۹۲۴ء جن کے بارے میں حضرت ابوعثمان زاہدؒ کا یہ قول مشہور ہے کہ خداوند تعالیٰ ابن خزیمہؒ کے باوجود با سعود کی برکت سے اہل نیشاپور سے بلائیں دور کرتا رہتا ہے۔ یہ امام ابن خزیمہ اپنا معمول یہ بیان کرتے ہیں کہ کُنْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اُصَنِّفَ الشَّیْئَ دَخَلْتُ فِی الصَّلٰوۃِ مستخیراً حتی یقع لِیْ فِیْهَا ثُمَّ ابتدی۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۲۸۸)

ترجمہ: میں جب کوئی تصنیف کرنا چاہتا تو استخارہ کرتے

ہوئے نماز استخارہ شروع کردیتا۔ حتی کہ میرے دل میں اس کے بارے میں کچھ القا ہو جاتا پھر میں کتاب لکھنا شروع کردیتا۔

امام ابن خزیمہؒ کی مشہور کتاب الصحیح ہے۔ علامہ سیوطیؒ کہتے ہیں کہ صحیح ابن خزیمہ صحیح ابن حبان سے زیادہ بلند پایہ ہے کیوں کہ ابن خزیمہؒ نے صحت حدیث کے لئے زیادہ کدوکاوش کی ہے۔ وہ ادنیٰ شبہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں لہٰذا یہ کتاب صحت میں صحیح مسلم کے قریب قریب ہے۔ (تذکرۃ المحدثین جلد ا، ص ۲۰۵)

امام ابن خزیمہؒ کی کرامت اور استخارے کی برکت ضمن میں شیخ محمد بن ہارون طبریؒ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن نصر مروزی، محمد بن علویہ رزان، ابن خزیمہؒ اور میں خود ہم چاروں تحصیل علم اور سماع حدیث کے لئے حضرت ربیع بن سلمانؒ کے پاس گئے۔ وہاں ہمارا سارا خرچ خوراک ختم ہوگیا اور مسلسل تین شب و روز تک فاقہ کرنا پڑا۔ اب ہم نے ایک دوسرے کو یہ کہنا شروع کردیا کہ اب تو ہمارے لئے کسی سے کچھ مانگ لینا روا ہے لیکن اس کے باوجود ہم میں سے کوئی بھی دستِ سوال دراز کرنے پر تیار نہ ہوتا تھا۔ لہٰذا قرعہ اندازی کرنا پڑی۔ اتفاق سے قرعہ ابن خزیمہؒ کے نام نکلا۔

وہ فرمانے لگے کہ اچھا مجھے سوال کرنے سے پہلے دو رکعت نماز استخارہ پڑھ لینے دو۔

ابھی وہ نماز استخارہ پڑھ ہی رہے تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا دروازہ کھولا گیا تو امیر مصر احمد بن طولون کا خادم اجازت لے کر اندر داخل ہوا اور سلام کرکے بیٹھ گیا۔

پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکال کر پوچھا کہ محمد بن نصر کون صاحب ہیں؟ ہم نے ان کی طرف اشارہ کردیا۔ اس نے انہیں پچاس ہزار کی ایک تھیلی پیش کی اور عرض کرنے لگا کہ امیر موصوف نے سلام عرض کیا ہے اور یہ رقم آپ کے اخراجات کے لئے نذر کی ہے۔ جب خرچ ہو جائے تو اور پیش کردی جائے گی۔ اسی طرح ہم چاروں کو تھیلیاں پیش کی گئیں اور امیر مصر کا سلام و پیام پہنچایا گیا۔

ہم سب نے باصرار اس خادم سے کہا کہ جب تک آپ اس واقعے کا سبب نہیں بتائیں گے اس وقت تک ہم رقم قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اس پر اس نے بیان کیا کہ امیر مصر آج دوپہر کو قیلولہ کررہے تھے کہ خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص یہ کہہ رہا ہے کہ اے امیر کل قیامت کو خدا کو کیا جواب دوگے جب کہ وہ تم سے ان چار علماء کے بارے میں باز پرس کرے گا جو تین روز سے بھوکے ہیں، امیر خواب سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور آپ لوگوں کے نام لکھوا کر یہ تھیلیاں بھیجی ہیں۔ اسی وقت سے آپ لوگوں کی تلاش میں مارا مارا پھرتا رہا ہوں اور اب جاکر کہیں آپ لوگ ملے ہیں۔ (تذکرۃ المحدثین جلد ا، ص ۴۰۱، ۴۰۲، بحوالہ المنتظم لابن الجوزی)

امام ابوبکر اسماعیلی اور استخارہ تالیف معجم

امام ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی ۳۷۱ھ ۹۸۱ء جرجان کے محدث، فقیہ اور امام وقت تھے۔ شاہ عبدالعزیزؒ لکھتے ہیں کہ انہوں نے صحیح بخاری کی مستخرج صحیح اسماعیلی کے نام سے لکھی ہے۔ وہ اگر احادیث و سنن کی کوئی مستقل کتاب تالیف کرنا چاہتے تو کرسکتے تھے۔ کیوں کہ وہ اس کے اہل تھے اس مستخرج کے علاوہ ان کی معجم اور سو جلدوں میں مسند کبیر قابل ذکر ہیں۔ (بستان المحدثین ص ۴۰، ۴۱)

امام اسماعیلیؒ نے ۳۶۱ھ ۹۷۱ء میں جب اپنی معجم تالیف کی تو اس کے راویوں کے بارے میں قبول روایت کی غرض سے استخارہ کیا تھا جیسا کہ خود معجم کے آغاز میں تحریر کرتے ہیں۔

امابعد فانّی استخرت اللّٰه فی حصر أسامی شیوخی الّذین سمعتُ عنهم و کتبتُ عنهم و قرأتُ علیهم۔ (کتاب مذکورہ ص ۶۰)

حافظ منذری اور استخارہ تالیف

حافظ عبدالعظیم منذری م ۶۵۶ھ ۱۲۵۸ء محدث زمانہ اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ جب انہوں نے اپنا مشہور مجموعہ احادیث ''الترغیب والترہیب'' مرتب کیا تو خطبہ مؤلف میں وضاحت کی ہے کہ ایک عالی ہمت، عالم باعمل اور عابد اور زاہد طالب علم کے تقاضے پر اور استخارے کے ذریعے اس کی طلب کی صداقت اور نیت کے اخلاص پر اطمینان ہوجانے کے بعد اس کو یہ کتاب املا کرادی۔ ان کے الفاظ یہ ہیں **فاستخرت اللّٰه تعالیٰ واستعفته بطلبته لمّا وقر عندی من صدق نیّته واخلاص طویته واملیتُ علیه الکتاب۔** (الترغیب والترہیب جلد ا، ص ۳۶)

تالیف اربعین اور استخارہ امام نوویؒ

امام محی الدین نوویؒ م ۶۷۶ھ ۱۲۷۷ء کا انتخاب حدیث...... اربعین نووی...... بڑا مقبول اور متداول ہے۔ یہ انتخاب بھی استخارے

کارہین منت ہے۔ مقدمہ اربعین میں خود فرماتے ہیں۔ وقد استخرت اللہ تعالیٰ فی جمع اربعین حدیثاً اقتداءً بھؤء الأئمة الاعلام وحفاظ الاسلام۔ (اربعین نوویہ ص ۷)

ترجمہ : مشہور اماموں اور اسلام کے محافظوں کی پیروی کرتے ہوئے چالیس حدیثوں کے مجموعہ کو جمع وتالیف کرتے وقت میں نے خدا تعالیٰ سے استخارہ کیا۔

ترتیب مشکوٰۃ اور استخارہ صاحب مشکوٰۃ

مشکوٰۃ المصابیح حدیث شریف کا انتخاب لاجواب ہے اس مجموعے کو جس قدر مقبولیت حاصل ہوئی ہے شاید ہی کسی مجموعے کو میسر آئی ہو مشکوٰۃ شریف کا یہ حسن قبول بلاشبہ استخارے کا ثمر شیریں ہے۔

امام الفراء البغوی الشافعیؒ م ۵۱۶ھ ۱۱۲۲ء نے اولاً مصابیح السنة کے نام سے ایک مجموعۂ احادیث مرتب کیا تھا جس میں اسناد حذف کردیئے گئے تھے اور حوالہ جات نہیں تھے۔ لہٰذا بعض حلقوں کی جانب سے اس پر اعتراض ہوتا رہتا اور مطالعہ کرنے والے روایت کی صحت و سقم کے بارے میں متردد رہتے تھے۔ شیخ ولی الدین خطیب تبریزیؒ نے ۷۳۷ھ ۱۳۳۷ء میں اس مجموعے کی تہذیب وتکمیل کا بیڑا اٹھایا اور استخارے کے بعد مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے احادیث کا یہ انتخاب پیش کیا۔ سبب تالیف میں فرماتے ہیں۔ فاستخرت اللہ تعالیٰ واستوفقت منه فاعلمت ماأغفله۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱)

یعنی میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور استخارہ کیا اور اسی سے توفیق طلب کی، سو میں نے وہ سب کچھ نمایاں کردیا جس کو صاحب مصابیح چھوڑ گئے تھے۔

(د) مشروعیت استخارہ اور فقہائے امت

اسلام کے جس قدر بھی مکاتیب فکر ہیں ان سب کے علماء اور فقہاء نے استخارے کے شرعی اور مسنون ہونے پر اتفاق کیا ہے چنانچہ ہر مسلک کی کتب فقہ میں اس کے تفصیلی احکامات پائے جاتے ہیں۔

شیخ احمد عبدالرحمٰن البنا الساعاتیؒ رقم طراز ہیں اَحَادِیْثُ الْبَابِ تَدُلُّ عَلٰی مَشْرُوْعِیَّةِ صَلاةِ الْاِسْتِخَارَةِ وَالدُّعَاءِ عَقْبَهَا وَ اَنَّهُمَا سُنَّةٌ مَرْغَبٌ فِیْهِمَا وَبِذٰلِکَ قَالَ جَمِیْعُ الْعُلَمَاءِ فیما اَعْلَمُ۔ (بلوغ الامانی جلد ۵، ص ۵۲)

ترجمہ : استخارے کے باب کی احادیث نمازِ استخارہ اور اس کے بعد دعائے استخارہ کے شرعی ہونے پر دلالت کرتی ہیں بے شک یہ دونوں سنت ہیں اور سنت بھی ایسی کہ ان کے بارے میں ترغیب دی گئی ہے اور یہی بات جہاں تک مجھے علم ہے سارے علماء نے (بالاتفاق) کہی ہے۔

قاضی محمد بن علی شوکانیؒ لکھتے ہیں۔

وَالْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی مَشْرُوْعِیَّةِ صَلاةِ الاستخارة وَالدعاءِ عقیبها وَلاَ اَعْلَمُ فِیْ ذٰلِکَ خِلافاً۔

(نیل الاوطار جلد ۳، ص ۸۴)

ترجمہ : حدیث شریف نمازِ استخارہ اور اس کے بعد دعائے استخارہ کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہے اور اس کے بارے میں کسی قسم کا اختلاف میرے علم میں نہیں ہے۔

استحبابِ استخارہ پر اجماعِ امت ہے

حنفی فقہ کی مشہور کتب مثلاً نورالایضاح میں ندب صلاۃ اللیل وصلاۃ الاستخارۃ (نماز تہجد اور نماز استخارہ مستحب ومندوب ہیں)

(نورالایضاح علی ہامش مراقی الفلاح ص ۴۳)

اور فتاویٰ عالم گیریہ میں ہے وَمِنَ الْمَنْدُوْبَاتِ صلاة الاستخارةِ وهي ركعتان . (فتاویٰ عالم گیریہ ج ۱ ص ۱۱۲)

(مندوبات میں سے نماز استخارہ ہے کہ جو دو رکعت ہیں) کی عبارتیں استخارے کے مستحب ہونے کی صراحت کرتی ہیں مزید برآں ردالمختار شامی، طحطاوی، مالابدمنہ وغیرہ کتب فقہ میں بھی استخارے کے احکام ومسائل تحریر ہیں۔

شافعی فقیہ شمس الدین الشربینیؒ م ۹۷۷ھ ۱۵۶۹ء کہتے ہیں کہ دو رکعت نمازِ استخارہ اور اسی طرح دو رکعت نماز حاجت سنت ہیں اور ان کے سنت ہونے کے دلائل مشہور ہیں۔ مزید برآں نماز فجر کی دو سنتوں، نماز مغرب کی سنتوں اور نماز استخارہ کی پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص کا پڑھنا بھی سنت ہے۔

(الاقناع جلد ۱ ص ۱۰۸ تا ۱۰۹)

امام محی الدین نوویؒ شافعیؒ م ۶۷۶ھ ۱۲۷۷ء فرماتے ہیں کہ علماء نے کہا ہے کہ استخارہ کی نماز اور دعا مذکورہ مستحب ہیں۔ نماز استخارہ دو رکعت نوافل سے ہوسکتی ہے۔ (کتاب الاذکار ص ۶۰)

استحباب استخارہ کا یہی موقف مالکیہ اور حنبلیہ کے ہاں بھی مسلّم ہے۔

مختصر یہ کہ اہل سنت والجماعت کے چاروں فقہی مذاہب میں نماز استخارہ دو رکعت مستحب قرار دی گئی ہے۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعہ جلد ۱ ص ۱۶۰)

اسی طرح سلفیہ، اہل حدیث اور شیعہ حضرات کے یہاں بھی استخارہ سنت سے ثابت ہے اور اس پر عمل پیرا ہونا مستحب ہے۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے فاضل مقالہ نگار کے بیان کے مطابق شیعوں کے یہاں استخارے پر عمل اہل سنت کی نسبت بہت زیادہ ہے ملاحظہ ہو۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۲، ص ۵۷۱، ۵۷۲)

فاضل مقالہ نگار کا یہ دعویٰ اس حد تک تو ضرور درست ہے کہ اہل تشیع استخارے کی بعض اقسام مثلاً استخارہ تسبیح اور ذات الرقاع پر بہت زیادہ عامل ہیں تاہم جہاں تک دو رکعت نماز استخارہ کے بعد دعائے استخارہ کے عمل استخارہ کا تعلق ہے تو اس پر بالعموم اہل سنت والجماعت زیادہ کاربند دکھائی دیتی ہے۔

(ھ) استخارہ اور مشائخ طریقت

جس قدر مشائخ طریقت اور اولیائے امت ہوگزرے ہیں وہ سب استخارے پر عامل رہے ہیں اور وہ اپنے ارادت مندوں کو استخارے کی ترغیب اور تلقین کرتے رہے ہیں۔

حضرت سید علی ہجویری گنج بخشؒ م ۴۶۵ھ ۱۰۷۲ء نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں استخارے کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کرنے کی پرزور کوشش فرمائی ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں تصوف و طریقت کے چار سلسلے مشہور ہیں۔ ان سلاسل طیبہ میں استخارہ سلوک کا بنیادی اصول ہے۔

سلسلۂ چشتیہ کے مشائخ میں سے خواجہ نظام الدین اولیاءؒ ۷۲۵ھ ۱۳۲۴ء استخارے کی ضرورت پر بہت زور دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ استخارے کا اثر بہت ہوتا ہے۔ جو استخارہ مطلقہ نماز اشراق کے ساتھ مشائخ کا معمول ہے اسے کافی نہیں سمجھنا چاہئے یعنی ہر اہم کام کے لئے الگ طور پر باقاعدہ استخارہ بھی کرنا چاہئے۔ (سیر الاولیاء ص ۳۵۴)

انہوں نے اپنے مرید خاص امیر خسروؒ م ۷۲۵ھ ۱۳۲۵ء کو اپنے دست مبارک سے ایک خط میں تحریر فرمایا تھا کہ اگر در ضمیر انشراح یا بدپئی انشراح رود کہ در طریقت اصل معتبر است دور کلی کارہا استخارہ را تقدیم نماید۔ (اخبار الاخیار ص ۱۰۶)

یعنی اگر تم اپنے ضمیر کو کسی کام پر مطمئن پاؤ تو اسی ضمیر کے انشراح پر کام کر لو کیوں کہ طریقت میں یہی قابل اعتماد بنیاد ہے اور اپنے تمام کاموں میں استخارے کو مقدم رکھا کرو۔

مخدوم علاؤ الدین علی صابر کلیریؒ ۶۹۱ھ ۱۲۹۱ء نے استخارے کو ہمیشہ اپنا معمول بنائے رکھا چنانچہ ان سے استخارے کا ایک خاص طریقہ بھی منقول ہے۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ م ۱۱۴۲ھ ۱۷۲۹ء کی تالیفات اور ملفوظات میں استخارے کے احکامات اور فوائد بیان ہوئے ہیں۔

شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ م ۱۳۱۷ھ ۱۸۹۹ء نے مشائخ چشتیہ کا ایک معمول بہ استخارہ منامیہ اپنی کتاب ضیاء القلوب میں درج کیا ہے۔

مشائخ سہروردیہ کے سرخیل شیخ شہاب الدین سہروردیؒ م ۶۳۲ھ ۱۲۳۴ء نے اپنی کتاب عوارف المعارف میں تحریر فرمایا ہے کہ درویشوں کو چاہئے کہ سفر کے لئے روانہ ہونے سے پہلے صحیح صورت حال معلوم کرنے کی خاطر نماز استخارہ ضرور پڑھیں اس نماز کو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے خواہ درویش کو اپنی صحیح صورت (از۔ ہ کشف وغیرہ) واضح طور پر معلوم بھی ہو کیوں کہ نیک نیتی کے لحاظ سے لوگوں کے مختلف درجے ہو جاتے ہیں۔ بلاشبہ کچھ لوگوں پر حقیقت جلد واضح ہو جاتی ہے تاہم اس کے باوجود نماز استخارہ چھوڑنی نہیں چاہئے۔ اسی میں اتباع سنت ہے، اسی میں برکت ہے اور اسی کی تعلیم رسول پاکؐ نے دی ہے۔ (عوارف المعارف مذکور ص ۱۷۴)

شیخ الشیوخ سہروردیؒ درویش کے لئے نکاح سے پہلے بار بار استخارہ کرنا ضروری قرار دیتے ہیں اسی طرح وہ دوست کے انتخاب میں بھی استخارے کو عمل میں لانا مناسب خیال کرتے ہیں۔ (کتاب مذکور ص ۲۱۶)

فقہی مسائل اور اوراد کے سلسلے میں حضرت سہروردیؒ نے عربی میں کتاب الاوراد لکھی تھی۔ غالباً اس کتاب کا حضرت بہاء الدین زکریاؒ ملتانی نے ترجمۃ الاوراد کے نام سے کیا جس کی عربی شرح شیخ صدر الدین عارفؒ یا حضرت شاہ رکن عالمؒ کے خلیفہ مولانا علی بن احمد غوریؒ نے کنز العباد کے نام سے لکھی ہے کہ جو ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء میں قازان سے طبع ہوئی تھی۔ الاوراد میں بھی مسائل استخارہ بیان ہوئے

ہیں۔ سلسلہ قادریہ کے سرکردہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ م ۵۶۱ھ ۱۰۶۶ء نے اپنی تعلیمات میں استخارہ کی رغبت دلائی ہے چنانچہ ان سے منسوب کتاب غنیۃ الطالبین میں استخارے کا طریقہ اور اس کی افادیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلے کے ایک ممتاز عالم اور قطب ارشاد شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی متعدد تصانیف میں استخارے کی حقیقت اور حقانیت بیان کی ہے۔

استخارہ سلسلۂ خواجگان اور نقش بندی بزرگوں کے سلوک کا نقطۂ آغاز ہے جو شخص اس سلسلے میں داخل ہوتا ہے، اسے یہ بزرگ سب سے پہلے استخارہ کر لینے کی تلقین کرتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شیخ آدم بنوریؒ م ۱۰۵۳ھ ۱۶۴۲ء سے منسوب نقش بندیہ کی شاخ احسنیہ کے طریقۂ سلوک کی نشان دہی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ بایددانست چوں طالب صادق بہ توفیق سبحانہٗ متوسل بعزیزی از بزرگان ایں طریقہ می شود اولاً او را استخارہ می فرمایند۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء ص ۸۴، الاوراد بزبان فارسی پاکستان میں طبع ہو گئی ہے)

ترجمہ: جاننا چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق توفیق الٰہی سے اس طریق کے بزرگوں میں سے کسی عزیز کا متوسل ہوتا ہے تو اسے وہ سب سے پہلے استخارہ کا حکم دیتے ہیں۔

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے متعدد مقامات راہ طریقت میں استخاروں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ مزید یہ فرماتے ہیں پس از دو حال خالی نباشد یا اجازت یا منع درصورت اجازت باد مشغول شوند و الّا جواب دہند کہ قسمتش بجائے دیگر است و نیز توجہ مرشد قائم مقام استخارہ می شود۔ (ضیاء القلوب ص ۳۵)

ترجمہ: استخارہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہوگا یا اجازت ہوگی یا ممانعت استخارے سے اجازت مل جائے تو شیخ تربیت میں مصروف ہو جاتا ہے ورنہ جواب دے دیتے ہیں کہ تمہاری قسمت ہمارے یہاں نہیں بلکہ کسی اور جگہ ہے نیز مرشد کی توجہ استخارے کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔

حضرت مولوی نعیم اللہ بہرائچی م ۱۲۱۸ھ ۱۸۰۳ء نے جو حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ م ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۰ء کے خلیفہ تھے، حضرت مرزا جان جاںؒ کے حالات میں استخارہ مسنونہ کے بعد کتاب بشارات مظہریہ مرتب کی اور انہی کے قلم سے معمولات مظہریہ بھی ہے۔ معمولات مظہریہ میں حضرت مرزا جان جاںؒ کا معمول یہ لکھا ہے وہ استخارے کے بغیر کوئی کام نہ کرتے تھے۔ سفر و حضر دونوں میں سفر میں تو ہر منزل کے واسطے استخارہ کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ مرید کو چاہئے کہ کسی کام کو شروع کرے تو پہلے استخارہ کرے اقدام کرے۔ اگر فرصت ادائے دو رکعت (نماز استخارہ) نہ پائے صرف دعا پر اکتفا کرلے کہ سب خیر ہی خیر ہوگی۔ (الداء والدواء...)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا پورا خانوادہ برصغیر میں رشد و ہدایت کا سرچشمہ رہا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے اپنے اقوال اور احوال میں استخارے کی حکمت و افادیت کو اجاگر کرنے کی سعی مشکور کی جب کہ اس خاندان کے دوسرے بزرگوں مثلاً شاہ اہل اللہ، شاہ عبدالعزیز اور شاہ محمد اسحاقؒ وغیرہ نے استخارے کے بہت سے الہامی اور مجرب طریقے افادۂ عام کے لئے پیش کئے ہیں جن کے لئے اسلام رہتی دنیا تک اس خاندان کے زیر بار احسان رہیں گے۔

(و) استخارہ اور تعامل امت

ظہور اسلام کے وقت سے لے کر اب تک امت مسلمہ استخارہ پر عمل ہو رہا ہے اور یہ تعامل امت جس پر علماء و فقہا کا بھی اتفاق ہے بذات خود حجت ہے کیوں کہ شارع علیہ السلام کے فرمان کے مطابق ساری امت کبھی گمراہی پر اکٹھا نہیں ہو سکتی لہٰذا اس پہلو سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ استخارہ کرنا ضروری، بابرکت عمل اور دین کے ایک تقاضے کی تکمیل ہے۔

جمہور اہل اسلام کا استخارے پر عمل تو ظاہر ہے اور کسی خارجی دلیل کا محتاج نہیں۔ ذیل میں چند مسلمان حکمرانوں کے استخارے سے متعلق چند واقعات سپرد قلم و قرطاس ہیں جب حکمران کسی چیز کو اہمیت دینا شروع کر دیں تو عوام از خود اسے اور زیادہ اہمیت دینے لگ جاتے ہیں۔ مشہور مقولہ ہے اَلنَّاس عَلیٰ دِیْنِ ملوکِھِمْ۔

حجاج بن یوسف اور عمل استخارہ

حجاج بن یوسف م ۹۵ھ ۷۱۴ء اموری دور کا اہم جرنیل اور گورنر تھا اس کے صحیفۂ خدمات میں قرآن پاک پر اعراب لگوانا اور مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کا بدلہ لینے کی خاطر اسلامی لشکر کو سندھ بھیجنا قا...

ذکر ہیں لیکن اس کے باوجود اس کا دامن خونِ ناحق سے ضرور داغ دار ہے۔ حجاج شاعر نے حجاج کی مدح میں ایک طویل قصیدہ کہا ہے۔ اس قصیدہ میں حجاج کے استخارہ کرنے کا تذکرہ ہے۔ انگریزی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مقالہ نگار گولٹ زیہر نے کتاب الاغانی کا حوالہ دیا ہے جو کہ درست نہیں البتہ دیوان الحجاج میں جو ولیم ایلورد کی تحقیقی کاوش کے نتیجے میں منصۂ شہود پر آیا، یہ اشعار موجود ہیں۔ وہ شعر جس میں استخارہ کرنے کا ذکر ہے حسب ذیل ہے۔

فَمَا قَضٰی اَمْراً وَلاَ اَحَارا　　　فِی الْحَرْبِ اِلَّا رَبَّهٗ اسْتِخَارا

(مجموعہ اشعار العرب جلد ۲، ص ۶۲)

ترجمہ : پس اس نے جب تک اپنے رب سے استخارہ نہیں کرلیا کسی کام کے سرانجام دینے کا فیصلہ نہیں کیا اور نہ وہ لڑائی میں سرگرم ہوا۔

ہوسکتا ہے کہ شاعر نے حجاج کے ظالمانہ حرکتوں کے جواز اور مدافعت کی خاطر استخارے کو بطور ڈھال استعمال کیا ہو۔

واللہ اعلم بالصواب

استخلافِ عمر ثانیؒ اور استخارہ سلیمان

حضرت رجاء بن حیوۃ بیان کرتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے روز خلیفہ سلیمان بن عبدالملک م ۹۹ھ ۷۱۷ء نے خز کے سبز کپڑے زیب تن کئے اور آئینہ دیکھا تو کہنے لگا بخدا میں کیا خوب جوان رعنا بادشاہ ہوں۔ اس کے بعد وہ نماز جمعہ پڑھانے کے لئے جامع دمشق میں گیا وہیں اسے بخار آگیا۔ جب بخار نہ اترا اور حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی چلی گئی تو اس نے ایک فرمان لکھ کر اپنے کم سن بیٹے ایوب کو ولی عہد بنادیا۔ حضرت رجاء کہتے ہیں کہ میں نے اس پر عرض کیا امیر المؤمنین یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ ایوب کی عمر ہی ابھی کیا ہے وہ بارِ خلافت کو سنبھالیں لیں۔ مزید براں جب خلیفہ زیر زمین ہوجاتا ہے تو اس کے بعد جو چیز اس کی یادگار رہ جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ کسی مرد صالح کو اپنا جانشین بنا جائے۔

خلیفہ سلیمان کہنے لگا **کتابٌ استخیر الله فیه وانظر ولم اعزم علیه** یعنی ولی عہد کی دستاویز کوئی حتمی چیز نہیں ہے۔ نہ میں نے ابھی کوئی پکا ارادہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں خدا سے استخارہ کروں گا اور جو بھی حکم ہوگا اسے بجالاؤں گا اس کے بعد ایک دو روز کے بعد اس نے اس دستاویز کو چاک کردیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۵، ص ۳۳۵)

بعد ازاں خلیفہ سلیمان نے اپنے دور کے رشتہ دار مرد صالح حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو اپنا جانشین مقرر کردیا۔ تاریخ تو اگرچہ خاموش ہے تاہم گمانِ غالب یہی ہے کہ سلیمان نے استخلاف عمر ثانی کے سلسلے میں بھی ضرور استخارہ کیا ہوگا۔ حضرت عمر ثانیؒ کا خلیفہ بن جانا ملت اسلامیہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا اور یہ سب کچھ استخارے کا مرہون منت تھا۔

تقررِ عبداللہ بن طاہرؒ اور استخارۂ مامون الرشید

۲۰۵ھ یا ۲۰۶ء کے ماہ رمضان میں خلیفہ مامون الرشید (عہد ۱۹۸ھ ۸۱۳ء سے ۲۱۸ھ ۸۳۳ء) نے اپنے مشہور جرنیل طاہر بن حسین کے صاحب زادے عبداللہ بن طاہر کو بلایا اور کہا اے عبداللہ! بے شک میں پورے ایک ماہ سے استخارہ کر رہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے بھلائی کو مقدر کردے گا، استخاروں کے بعد میرا خیال یہ ہے تمہیں مصر کا والی بنادوں اور نصر بن ثبت کے خلاف، محاذِ جنگ کی سربراہی تمہارے سپرد کردوں۔

عبداللہ بن طاہر کہنے لگا امیر المؤمنین جو حکم بھی دیں گے، بندہ حاضر ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں امیر المؤمنین اور تمام مسلمانوں کے لئے اپنی پسند و انتخاب رکھ دے گا اور بھلائی عطا کرے گا۔ (کتاب بغداد جلد ۶، ص ۳۴)

طاہر بن حسین اور نصیحت استخارہ

ابوالفضل احمد بن ابی طاہر طیفورؒ م ۲۸۰ھ ۸۹۳ء نے اپنی کتاب بغداد میں طاہر بن حسین م ۲۰۷ھ ۸۲۱ء کا ایک طویل مراسلہ نقل کیا ہے جو اس نے اپنے بیٹے عبداللہ بن طاہر م ۲۳۰ گ ۸۴۴ھ ء کو دیار ربیعہ کا گورنر بنائے جانے کے بعد لکھا۔ یہ خط اپنے مطالب و معانی کے اعتبار سے اصولِ حکمرانی اور طرزِ جہاں بانی کی اہم دستاویز ہے۔ اس میں تین مقامات پر اس نے اپنے بیٹے کو ہر اہم معاملے میں استخارہ کرتے رہنے کی تاکید کی ہے۔ چند جملے نذرِ قارئین ہیں۔ **اِذَ وَرَدَ عَلَیْکَ اَمْرٌ فَاسْتَعِنْ عَلَیْهِ بِاسْتِخَارَةِ اللّٰهِ وَتَقْوَاهِ۔**

یعنی تمہیں جب کوئی امر درپیش ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ سے استخارہ اور پرہیزگاری کے ذریعے مدد حاصل کرلیا کرو۔

وَاکثِرو استخارۃَ رَبِّکَ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِکَ۔
یعنی اپنے تمام معاملات میں اپنے پالنے والے سے اکثر استخارہ کرتے رہا کرو۔ (کتاب بغداد جلد ۶ ص ۳۷، ۳۹)

(ز) استخارہ اور شیعہ نقطہ نظر

قطب الاقطاب امام الائمہ سیدنا جعفر صادقؓ خانوادۂ رسالت مآبؐ کے دیگر اکابر کی طرح ہم اہل سنت کے نزدیک واجب الاحترام ہستی ہیں چنانچہ اہل سنت محدثین نے ان بزرگوں سے صحاح ستہ میں روایات لی ہیں اور زیب کتب کی ہیں۔

شیعہ محدثین اور فقہاء نے اپنے طریق سے بالخصوص حضرت جعفر صادقؓ سے استخارے کے ضمن میں حسب ذیل احادیث و آثار جمع کئے ہیں۔

استخارے کی حکمت و افادیت

۱۔ انتخاب خداوندی

عمرو بن ثابت کہتے ہیں کہ امام ابوعبداللہ جعفر صادقؓ نے فرمایا: صَلِّ رکعتین و استخرا اللہ عَزَّ وَجَلَّ فَوَ اللّٰہِ مَا استخار اللّٰہَ مُسلِمٌ اِلَّا خار اللہ لَہٗ البتۃ۔ (فروع کافی جلد ۳، ص ۴۷۰، تہذیب الاحکام جلد ۳، ص ۱۷۹)

ترجمہ: تم دو رکعت (نماز استخارہ) ادا کرو اور اللہ سے استخارہ (کیا) کرو۔ خدا کی قسم کوئی مسلمان خدا سے استخارہ نہیں کرتا مگر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ضرور اس کے لئے امر خیر کو چن دیتا ہے۔

۲۔ مشورت خداوندی

ہارون بن خارجہ حضرت امام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اِذَا اَرَادَ احدُکم امرًا فلا یشاور فیہ احداً مِنَ النَّاسِ حتّٰی یبداء فیشاور اللہ تبارک و تعالیٰ قال قلتُ مَا مَشَاورۃ اللّٰہِ تبارک و تعالیٰ جعلتُ فِدَاکَ قال تبداء فتستخیر اللہ فیہ اَوّلاً لم تشاور فیہ فَاِنَّہٗ اِذَا بدا باللّٰہ تبارک و تعالیٰ اجری لہ الخِیَرۃَ عَلٰی لِسَانِ مَنْ یَّشَاوِرَ مِنَ الْخَلقِ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ قلمی ص ۱۵۲)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ پہلے اس (معاملے) میں کسی سے مشورہ نہ کرے یہاں تک کہ وہ پہلے خدا سے مشورہ نہ کرلے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا میری جان آپ پر فدا ہو۔ خدا سے مشورہ کرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شروع ہی سے سب سے پہلے خداوند تعالیٰ سے استخارہ (کرلیا) کرو۔ بے شک جب لوگوں سے مشورہ کرنے سے پہلے تم خدا سے استخارہ کرلوگے اور اس کے بعد تم لوگوں سے مشورہ کروگے تو اللہ تعالیٰ اپنی پسند اور انتخاب کو مشورہ دینے والے کی زبان پر جاری کردے گا۔

۳۔ رفع تردد

اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفرؓ سے عرض کیا کہ اکثر اوقات میں کسی (خاص) کام کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کے بارے میں دو گروہ بن جاتے ہیں۔ ایک کام کرلینے کا مشورہ دیتا ہے جب کہ دوسرا مجھے ایسا کرنے سے روکتا ہے۔

اس پر انہوں نے فرمایا: اِذَا کُنْتَ کَذَالِکَ فَصَلِّ رَکعتینِ وَ استَخِرَ اللّٰہَ مائۃ مَرَّۃً وَ مَرَّۃٍ ثُمَّ اُنْظُرْ اَحْزَمَ الْاَمْرَیْنَ لَکَ فافعلہ فَاِنَّ الخِیَرَۃَ فِیْہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَلْتَکُنْ استخارتکَ فِیْ عَافیۃ فَاِنَّہٗ رُبَّمَا خَیْرٌ لِلرَّجُلِ فِیْ قطع یدہٖ وموتِ ولدہٖ وَذھابِ مالہ۔

(فروع کافی جلد ۳، ص ۴۷۲، تہذیب الاحکام جلد ۳، ص ۱۸۱)

ترجمہ: جب تم ایسی (تذبذب کی) حالت میں ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لو اور خدا سے ایک سو ایک بار استخارہ کرلو (دعائے استخارہ پڑھ لو) پھر (کرنے یا نہ کرنے میں سے) جو کام تمہیں اپنے لئے زیادہ محتاط نظر آئے، اسے کرلو، اللہ نے چاہا تو ضرور اسی میں خدا کی پسند ہوگی۔

مزید تمہارا استخارہ (ہمیشہ) محض بھلائی ہی نہیں بلکہ عافیت میں ہونا چاہئے کیوں کہ اکثر اوقات انسان کے لئے بھلائی تو اس کے ہاتھ کے کٹ جانے، اس کے بیٹے کے مرجانے اور اس کے مال کے ضائع ہوجانے میں بھی ہوسکتی ہے۔

اہم کام...... زیادہ اہتمام

ناجیہ کی روایت ہے کہ امام جعفر صادقؓ جب کسی غلام، چوپائے کو خریدنے کا ارادہ کرتے یا کوئی معمولی ضرورت درپیش ہوتی یا تھوڑی

سی چیز کا معاملہ ہوتا تو اس میں سات بار استخارہ (طلب خیرہ کی دعا مانگا) کرتے اور جب معاملہ کوئی بہت بڑا ہوتا تو سو بار (دعائے استخارہ کرتے تھے۔ (من لایحضرہ الفقیہ قلمی ص ۱۵۳)

استخارہ اور شرح صدر

حسن بن جہم نے علی ابن اسباط کی جانب سے ان کی موجودگی میں امام ابوالحسن علی رضاؑ سے دریافت کیا کہ آیا ہم مصر بری راستے سے جائیں یا بحری سفر کریں۔ حضرت امام نے ان سے فرمایا: اِئتِ المسجد فی غیر وقتِ صلوٰۃِ الفریضۃ فَصَلِّ رکعتین واستخر اللّٰہَ مائۃ مَرَّۃ ثُمَّ انظر ای شئٍ یقعُ فی قَلبِکَ فاعمل بہٖ قال لہ الحسنُ البَرُّ احبُّ اِلَیَّ وقال و اِلی۔

(فروع کافی جلد ۳، ص ۴۷۱، تہذیب الاحکام جلد ۳، ص ۱۸۰)

ترجمہ: تم نماز فریضہ کے علاوہ کسی اور وقت مسجد جاؤ، دو رکعت نماز (استخارہ) ادا کرو اور خداوند تعالیٰ سے سو بار (دعائے) استخارہ کرو پھر دیکھو کہ (عمل اور ترک میں سے) کون سی چیز تمہارے دل میں پڑتی ہے۔ پس اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ (استخارہ کرنے کے بعد) حسن کہنے لگا۔ حضرت! مجھے تو بری سفر زیادہ پسندیدہ (دکھائی دیتا) ہے۔ حضرت امام نے اس پر فرمایا کہ میرے نزدیک بھی وہی پسندیدہ ہے۔

طریقہائے استخارہ

۱۔ مرازم، امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اِذا اراد احدکم شیئاً فَلْیُصَلِّ رکعتین ثُمَّ لیحمد اللّٰہ عَزَّ وَ جَلَّ ولیثن علیہ وَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ و آلہ ویقول "اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذا الامر خیراً لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَقَدِّرْہ لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیرَ ذٰلِکَ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ" قَالَ مرازم قُلْتُ اَیُّ شیءٍ اَقْرَاءُ فِیْھِمَا فَقَالَ اِقْرَا فِیْھِمَا مَاشِئْتَ وَ اِنْ شِئْتَ فَاقْرَأْ فِیْھِمَا بِقُلْ ھو اللّٰہُ اَحَدٌ وقُل یاایھا الکافرون۔

(فروع کافی جلد ۳، ص ۴۷۲، تہذیب الاحکام جلد ۳، ص ۱۸۰۔۱۸۱ من لا یحضرہ الفقیہ قلمی ص ۵۲)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نماز ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے، رسول پاکؐ اور ان کی آل پر درود بھیجے اور یہ دعا مانگے۔

اے اللہ! اگر یہ کام میرے لئے میرے دین اور دنیا میں بھلا ہے تو اسے میرے لئے آسان بنادے اور میرے مقدر میں کردے اور اگر یہ اس کے برعکس ہے تو پھر اسے مجھ سے پھیر دے۔

مرازم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ ان رکعتوں میں پڑھا کیا جائے ارشاد فرمایا جو (سورتیں) چاہو وہ ان میں پڑھ لو اور اگر چاہو تو ان میں سورہ اخلاص اور سورۂ کافرون پڑھ لو۔

۱۔ عن جابر عن ابیَ جعفر علیہ السلام قال کان علیُّ ابن الحسین صلوات اللہ علیھما اذا ھَمّ بأمرِ حجٍّ اَوْ عمرۃٍ اَوْ بیعٍ او شراءٍ او عتقٍ تطھّر ثُمّ صلی رکعتَی الاستخارۃِ فقرأ فیھما بسورۃ الحشر و بسورۃ الرحمٰن ثمّ یقرأ المعوّذتین و قُلْ ھوا اللّٰہُ احد اِذا فَرِغَ وھو جالِسٌ فِیْ دُبرِ الرکعتین ثُمّ یقول "اِن کَانَ کذا و کذا خیراً لِیْ فِیْ دینی و دنیای و عاجل و آجلہ فَصَلِّ عَلٰی محمدٍ و آلہٖ وَیَسِّرْہُ لِی عَلٰی اَحْسَنِ الْوُجُوْہِ وَاَجْمَلِھَا. اَللّٰھُمَّ وَ اِنْ کَانَ کذا و کذا شرّاً لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ آخِرَتِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِہٖ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمّدٍ و آلہٖ وَاصْرِفْہُ عَنِّیْ رَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمّدٍ وَ آلِہٖ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِیْ وَاِنْ کَرِھْتُ او ابتہ نفسی۔

(فروع کافی جلد ۳، ص ۴۷۰، تہذیب الاحکام جلد ۲، ص ۱۰۰)

ترجمہ: امام باقرؑ سے روایت ہے کہ (ان کے پدر بزرگوار امام علی زین العابدینؑ جب کسی کام مثلاً حج، عمرہ، خرید وفروخت اور غلام کی آزادی (وغیرہ کا ارادہ کرتے تھے تو وضو کرکے دو رکعت نماز (استخارہ ادا کرتے تھے اور ان دو رکعتوں میں سورہ حشر اور سورہ رحمٰن کی قرأت کرتے تھے۔ پھر ان دو رکعتوں کو ادا کرلینے کے بعد جب بیٹھے ہوئے ہوتے تو معوذتین (سورہ فلق اور سورہ والناس) اور سورہ اخلاص پڑھتے پھر یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ! اگر فلاں معاملہ میرے لئے میرے دین ودنیا اور دنیوی زندگی اور اخروی زندگی میں بہتر ہے تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور اس کام کو عمدہ اور احسن طریقے پر میرے لئے آسان کردے۔ اے اللہ! اور اگر فلاں کام میرے لئے میرے دین و دنیا اور میری دنیوی اور اخروی زندگی میں برا ہے تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود سلام بھیج اور اسے مجھ سے پھیر دے۔ اے میرے پالن والے! تو محمدؐ و

آل محمدؐ پر درود وسلام بھیج اور مجھے راہِ راست اور ہدایت پر عزم کرنے کی توفیق دے خواہ اسے میرا نفس ناپسند ہی کیوں نہ کرے۔

۳۔ حماد ابن عثمان النَاب کہتے ہیں کہ امام جعفرؑ نے استخارے کے بارے میں فرمایا کہ آدمی نماز فجر (سنت) کی ہر رکعت کے آخری سجدوں میں ایک سو ایک بار استخارہ (کی دعا) کرے۔ وہ اس طرح کہ پہلی رکعت کے آخری سجدے میں پچاس بار دعائے استخارہ پڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور نبی کریمؐ پر درود بھیجے۔ اسی طرح دوسری رکعت کے آخری سجدے میں اکیاون بار استخارہ (کی دعا) کرے، تحمید الٰہی کرے اور درود شریف پڑھے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ قلمی ص ۱۵۳)

۴۔ محمد القسری نے امام جعفر صادقؑ سے استخارے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رات کی نماز کی آخری رکعت میں جب تم سجدے میں ہو تو ایک سو ایک بار استخارہ (کی دعا) کیا کرو۔ راوی کے دعائے استخارہ پوچھنے پر فرمایا کہ اَسۡتَخِيۡرُ اللّٰهَ بِرَحۡمَتِهٖ۔ اَسۡتَخِيۡرُ اللّٰهَ بِرَحۡمَتِهٖ کہا کرو۔ (کتاب مذکور ص ۱۵۲)

۵۔ معاویہ بن میسرہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بندہ خدا سے استخارہ کرتے ہوئے ستر بار یہ دعا نہیں پڑھتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی پسند و انتخاب سے ضرور نواز دیتا ہے۔ دعا یہ ہے يَا اَبۡصَرَ النَّاظِرِيۡنَ يَا اَسۡمَعَ السَّامِعِيۡنَ يَا اَسۡرَعَ الۡحَاسِبِيۡنَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ يَا اَحۡكَمَ الۡحَاكِمِيۡنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَهۡلِ بَيۡتِهٖ وَخِرۡلِيۡ فِيۡ كَذَا وَ كَذَا۔ (کذا وکذا کی جگہ کام کا نام لے)۔ (کتاب مذکور ص ۱۵۲)

۶۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک خط میں مجھے تحریر فرمایا جانِ پدر جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو دو رکعت نماز ادا کرو اور ایک سو ایک بار (دعائے) استخارہ (پڑھ لیا) کرو (پھر) جس بات کا عزم (پختہ ارادہ) ہو جائے وہ کام کر لو۔ دعا یہ پڑھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡحَلِيۡمُ الۡكَرِيۡمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡعَلِيُّ الۡعَظِيۡمُ وَ رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَخِرۡلِيۡ فِيۡ كَذَا وَ كَذَا (کذا وکذا کی بجائے کام کا نام لو) لِلدُّنۡيَاءِ وَ الۡاٰخِرَةِ خِيَرَةً فِيۡ عَافِيَةٍ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۵۳)

۷۔ استخارہ ذات الرقاع۔

اہم نکات

۱۔ استخارہ خِيَرَةٌ سے بنا ہے۔

۲۔ استخارے کی مکمل صورت دو رکعت نماز استخارہ اور اس کے بعد دعائے استخارہ بار بار پڑھنا ہے۔

۳۔ تکرارِ استخارہ سے مراد بالعموم دعائے استخارہ کو بار بار پڑھنا ہے۔

۴۔ نماز استخارہ میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص یا سورہ حشر اور سورہ الرحمٰن پڑھنا مستحب ہے۔

۵۔ استخارے کے بعد میلانِ قلب اور شرح صدر ہوتا ہے اور اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۶۔ استخارہ محض دعا پڑھ لینے سے بھی ہو سکتا ہے۔ شیعوں کے صحاح اربعہ میں استخارہ تسبیح کہیں نظر سے نہیں گزرا۔

■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■

ایک غلام کا شاگرد

ایک دفعہ بلخ میں نہایت زبردست قحط پڑا، یہاں تک کہ لوگ ایک دوسرے کو کھاتے تھے حضرت شفیق بلخیؒ نے ایک غلام کو بازار میں نہایت شاداں اور خنداں دیکھا۔ آپ نے فرمایا "اے غلام! یہ خوشی اور مسرت کا کون سا موقع ہے؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ مخلوق خدا کی بھوک کی وجہ سے کیا حالت ہو رہی ہے۔" غلام نے کہا "مجھے کیا ڈر ہے میں تو کسی کا غلام ہوں" اس کے بہت سے گاؤں ہیں اور بکثرت غلہ ہے، وہ ہرگز مجھے بھوکا نہ رکھے گا" یہ سن کر آپ کی حالت متغیر ہو گئی اور کہا۔ الٰہی یہ غلام اپنے مالک کی وجہ سے جس کے پاس چند انبار غلے کے ہیں اس قدر شاد ہے تو مالک الملک ہے اور ہمیشہ روزی دینے والا ہے، بھلا میں کیوں غم کھاؤں" اسی وقت آپ نے شغل دنیا سے منہ پھیر لیا اور توبہ نصوح کی اور حق تعالیٰ کی درگاہ کی طرف متوجہ ہوئے اور توکل میں حد کمال تک پہنچ گئے اور ہمیشہ فرماتے "میں ایک غلام کا شاگرد ہوں۔"

* * * * * * * *

مسائل استخارہ

(۱) کیا شرح صدر ضروری ہے؟

استخارہ کر لینے کے بعد فوری نتیجے کا تعین اہم مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ استخارے سے اس کام کے کرنے کی اجازت ہے یا ممانعت کا اشارہ ہوا ہے۔ لیکن اس مسئلے میں کسی قدر اختلاف بھی واقع ہوا ہے اور بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ اجازت وممانعت کا استخارے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لحاظ سے علماء کرام کے دو مؤقف اپنے دلائل کے ساتھ ہمارے سامنے آتے ہیں۔

وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ

مؤقف اول

علماء کرام اور مشائخ عظام کا مشہور مؤقف یہ ہے کہ استخارے سے مقصود استخبار ہے یعنی خداوند تعالیٰ سے کام کے کرنے یا کرنے میں سے بھلائی والے پہلو کو دریافت کرنا۔ دوسرے لفظوں میں استخارے سے مراد کام کی اجازت یا ممانعت کے بارے میں اشارۂ غیبی چاہنا ہے۔ اس لحاظ سے استخارہ کرنے کے بعد عام طور پر دل میں کسی ایک پہلو کی طرف میلان اور رجحان کا ہونا، دل کا اجازت وممانعت میں سے کسی ایک امر پر قرار پکڑنا اور فعل وترک میں سے کسی پر شرح صدر ہو جانا لازمی سی بات ہے لہٰذا اگر ایک بار استخارہ کرنے سے کام کے کرنے یا نہ کرنے میں ترجیحی پہلو نمایاں نہ ہو اور دل کا انشراح کسی شق پر نہ ہو تو پھر بار بار کرنا چاہئے۔ ایسی صورت حال میں سات بار تک استخارے کی تکرار کرنی چاہئے۔ اس دوران میں کام کے کر لینے یا چھوڑ دینے کے سلسلے میں جس جانب دل متوجہ ہو اسی کو اختیار کر لے اور اسی میں اپنی بھلائی مضمر سمجھے۔

امام محی الدین نوویؒ م ۶۷۶ھ، ۱۲۷۵ء ۔ اس مکتب خیال کے سرگروہ ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے۔ یفعل بعد الاستخارہ ماینشرح به صدرہ۔ یعنی استخارہ کرنے والے کو استخارہ کرنے کے بعد (اجازت وممانعت کے) جس پہلو اور شق کا شرح صدر ہو جائے، اسی کو کر لے، اس پر امام موصوف نے حدیث انسؓ کو مدار استدلال بنایا ہے کہ جو حافظ ابن السنی کے ہاں موجود ہے۔ اس حدیث میں سات بار تک استخارہ کرتے رہنے اور پھر میلان قلب کے انتظار کرنے کا فرمان رسولؐ ہے۔[1]

حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ يَا أَنَسُ إِذَا هَمَمْتَ بِأَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّكَ فِيهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْظُرْ إِلَى الَّذِي يَسْبِقُ إِلَى قَلْبِكَ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِيهِ۔ یعنی اے انسؓ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس میں اپنے رب سے سات بار استخارہ کر لو پھر غور سے دیکھو (کہ کام کرنے یا چھوڑ دینے میں سے) کونسی چیز تمہارے دل میں سبقت لے جاتی ہے۔ کیونکہ بے شک اسی میں پسند خداوندی ہے۔

مؤقف ثانی

علماء کرام میں سے ایک گروہ کا مؤقف یہ ہے کہ استخارے کا مقصود یہ نہیں ہے کہ کوئی بات اس کے ذریعہ سے معلوم کر لی جائے جس سے تردد رفع ہو اور اس کام کی دونوں شقوں میں سے کسی ایک شق کی ترجیح ضرور قلب میں آجائے پھر راجح جانب پر عمل کیا جائے بلکہ استخارے کی حقیقت یہ ہے کہ استخارہ ایک دعا ہے، جس سے مقصود صرف طلب اعانت علی الخیر ہے۔ یعنی استخارے کے ذریعہ سے بندہ حق تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ میں جو کچھ کروں اُسی کے اندر خیر ہو اور جو کام میرے لئے خیر نہ ہو وہ مجھے کرنے ہی نہ دیجئے۔ پس جب وہ استخارہ کر چکے تو اس کی ضرورت نہیں کہ سوچے کہ میرے قلب کا زیادہ رجحان کس بات کی طرف ہے کہ پھر جس بات کی

[1] کتاب الاذکار صفحہ: ۶۵۔

طرف رجحان ہو اس پر عمل کرے اور اسی کے اندر اپنے لئے خیر کو مقدر سمجھے بلکہ اس کو اختیار ہے کہ دوسرے مصالح کی بناپر جس بات میں ترجیح دیکھے اسی پر عمل کرلے اور اسی کے اندر خیر سمجھے۔[۲]

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ م۱۳۶۹ھ،۱۹۴۹ء۔ فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں دل کے ایک طرف جھک جانے اور شرح صدر ہونے کا وعدہ نہیں ہے گو ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ دل کا پھیرنا اور خیر کا مقدر کردینا خدا کا کام ہے جیسے وہ چاہے کرے، انسان کا کام تو ایسا کرنے کی بس دعا مانگ لینا ہے۔ لہٰذا دعائے استخارہ مانگ لینے کے بعد کام کے کرنے یا نہ کرنے کے جس پہلو کو پسند کرے، اختیار کرلے، چاہے تو کام کرلے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ بہرحال جو کام بھی استخارے کے بعد وہ کرلے گا، اسی میں خیر ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے توفیق ہی خیر کی ملے گی اور آسانی بھی خیر ہی کے پہلو میں اس کے لئے پیدا کردی جائے گی۔ لہٰذا استخارہ کی دعا مانگنا ایک ایسا عمل ہے کہ جو خیر کو تکوینی لحاظ سے لازم کردیتا ہے۔[۳]

اس مؤقف کے مطابق ایک بار استخارہ کرلینے کے بعد خواہ شرح صدر ہو یا نہ ہو، مرضی ہو تو کام کرلینا چاہئے اور جی چاہے تو اسے چھوڑ دینا چاہئے۔ یہ نقطۂ نظر سب سے پہلے صراحت کے ساتھ شیخ کمال الدین الزملکانی م۷۲۷ھ،۱۳۲۶ء نے پیش کیا۔ چنانچہ شیخ جمال الدین ابن قاضی الزبدانیؒ کا بیان ہے کہ قاضی قاضی القضاۃ ابن الزملکانیؒ کہا کرتے تھے۔

اذا صلى الانسانُ ركعتي الاستخارة لامرٍ فَلْيَفْعَلْ بعد ها ما بدالَهٗ سواءٌ انشرحت نفسُه اَمْ لَافَاِنَّ فِيْهِ الْخَيْرِ وَان لم نشرح لهٗ نفسه قال وَلَيْسَ في الحديث اشتراط انشراح النفس۔[۴]

ترجمہ: جب انسان کسی کام کے لئے دو رکعت نماز استخارہ پڑھ لیتا ہے (اور دعا مانگ لیتا ہے) تو وہ اس کے بعد کام کے کرنے یا نہ کرنے میں سے جس چیز کو بہتر سمجھے کرلے خواہ اس کا نفس اس کے لئے انشراح محسوس کرے یا نہ کرے کیونکہ شرح صدر خواہ نہ بھی ہو تو اس کام میں بھلائی ہی ہوگی۔ مزید وہ کہتے ہیں کہ حدیث شریف میں استخارے کے بعد شرح صدر ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے۔

اس اہم مسئلے پر کہ استخارہ کرنے والا شخص استخارہ کرلینے کے بعد کیا کرے، ایک اور شافعی عالم شیخ عزالدین ابن عبدالسلامؒ م۶۶۰ھ،۱۲۶۱ء کہتے ہیں۔ یفعل ما اتفق یعنی اس شخص کو کام کرنے یا چھوڑ دینے کے معاملے میں جس چیز کا اتفاق ہو، وہ کرگزرے۔ اس مسئلے پر انہوں نے حدیث ابن مسعودؓ کے بعض طرق سے استدلال کیا ہے جس کے آخر میں ثم یعزم (پھر وہ عزم کرلے) کے الفاظ ہیں۔[۵]

حنبلی علماء میں سے امام ابن تیمیہؒ م۷۲۸ھ،۱۳۲۷ء۔ اور ان کے شاگرد حافظ ابن قیمؒ م۷۵۱ھ،۱۳۵۰ء کی رائے بھی قریب یہی ہے۔

محاکمہ

مولانا اشرف علی تھانویؒ م۱۳۶۲ھ،۱۹۴۲ء۔ پہلے مؤقف اول کے قائل تھے اور یہی مؤقف عوام وخواص میں مشہور ومقبول ہے۔ بعد ازاں جب ان کی نگاہوں سے شیخ زملکانی اور شیخ الاسلام عزالدین کے قول گزرے تو وہ ان سے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ دل وجان سے انہوں نے اس نقطۂ نظر کو قبول کرلیا۔ اس سلسلے میں ان کے قلم سے مشہور مؤقف کے خلاف چند اعتراضات بھی نکلے۔ لیکن جب حدیث انسؓ ان کے سامنے آئی تو وہ سوچ میں پڑگئے۔ اس حدیث کے راوی مثلاً ابراہیم بن البراء اور ابراہیم بن حبان محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں لہٰذا سوال یہ تھا کہ اس ضعیف الاسناد حدیث کو استخارے کے بارے میں لائق حجت سمجھا جائے یا دوسری احادیث استخارے کے مقابلے میں اس کی تاویل کی جائے۔ کافی غور وفکر کے بعد الہام کے تحت انہوں نے اس حدیث کو نہ صرف قبول کرلیا بلکہ شیخ زملکانی والے مؤقف سے بھی رجوع کرلیا اور پہلے کی طرح استخارے میں شرح صدر کے قائل ہوگئے۔

ان کے اپنے الفاظ میں حقیقت حال یہ ہے کہ دو ہی صورتیں ہیں یا اس حدیث انسؓ کے ضعف کی بناپر تحقیقِ سابق یعنی شرح صدر مطلوب نہیں کو ترجیح دی جائے پھر اس حدیث کے الفاظ کی تاویل کی جائے۔ اولاً احقر کے ذہن میں یہی جواب آئے اور ان دونوں جوابوں کو ضبط (قلم بند) بھی کرلیا۔ اگر بعد ضبط کے شرح صدر نہیں ہوا اور جتنی دلیلیں ذہن میں آئی تھیں وہ سب مجروح اور مخدوش معلوم ہوئیں۔ پھر حق تعالیٰ سے دعا کی۔ دعا کے بعد جو قلب پر وارد ہوا اس پر لکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ظاہر الفاظ سے مدول (روگردانی) کرنا خلاف اصول ہے۔ لہٰذا اس میں اس ظاہر (سات بار تک استخارہ کرنا اور پھر رجحان قلب کو دیکھنا) کا قائل ہونا ہی متعین ہے۔ باقی تحقیق سابق کی ترجیح کی بنا تین امر تھے۔

(۱) یہ کہ کسی اور حدیث میں اس انتظار کا ذکر نہیں۔

(۲) دوسرے یہ کہ بعض اوقات کسی شق کی ترجیح خیال میں نہیں آتی

۲ بوادر النوادر صفحہ: ۵۲۲، ۵۲۳، ۳ البدر الساری علی ہامش فیض الباری۔ ج ۲ صفحہ: ۴۲۸، ۴ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۵، صفحہ ۲۵۸۔

تو اس صورت میں استخارہ عبث ہوا۔ مگر بعد تأمل ان سب بناؤں کا جواب سہل ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی شق (اجازت وممانعت) کی ترجیح خیال میں آگئی تو اس پر عمل کرنا الہام پر عمل ہوا کہ جو شریعت میں حجت نہیں۔

(۱) اول کا یہ کہ اس کا حاصل روایات کا اس سے ساکت (خاموش) ہونا ہے اور ناطق مقدم ہے۔ ساکت پر اور یہ حدیث انسؓ (کہ جو شرح صدر کی موید ہے) ناطق ہے۔

(۲) دوسری کا یہ کہ بہ اعتبار اکثر کے ہے اور اسکے خلاف نادر ہے۔ (اکثر اوقات شرح صدر ہوتا ہے) اور لِلْاَکْثَرِ حُکْمُ الکلِ اور النَّادِرُ کَالْمَعْدُوْمِ۔ یعنی حکم کثرت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ نہ کہ شاذ ونادر پر، کا اعتبار احکام کثیرہ میں کیا گیا ہے تو اس سے عبث ہونا لازم نہیں آتا۔

(۳) تیسری کا یہ کہ الہام کا حجت نہ ہونا بایں معنیٰ ہے کہ اس پر عمل واجب نہیں۔ یہ نہیں کہ جائز بھی نہیں۔ خود بعض احکام میں ارشاد نبوت ہے۔ استفت قلبک (اپنے دل سے فتویٰ لو) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وارد علی القلب (القاء والہام) پر عمل جائز ہے اور یہ درود (القاء والہام) احد الشقین (اجازت وممانعت) کا مرجح (ترجیح دینے والا) ہے۔ البتہ یہ شرط ہے کہ دونوں شقیں شرعاً جائز ہوں۔ باقی رہا حدیث کا ضعف سو اگر تعارض ہوتا تو قوت سے ایک کو ترجیح دی جاتی جب سرے سے تعارض ہے ہی نہیں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ ناطق اور ساکت میں تعارض نہیں ہوتا اب (شرح صدر کے بارے میں) روایاتِ قویہ ساکت ہیں تو حدیث ضعیف کو احد الشقین (اجازت وممانعت) کیلئے مرجح وترجیح دینے والی) اور موید کہہ سکتے ہیں۔ اس کی نظیریں احکام میں بکثرت موجود ہیں۔ اس لئے اب اس باب میں میں قول مشہور ہی کو ترجیح معلوم ہوتی ہے۔[۶]

مولانا اشرف علی تھانویؒ کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ استخارے کے بعد کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں دل کے میلان (جھکاؤ) کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

شرح صدر کے دلائل

(۱) قرآن پاک میں ہے۔ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ۔ ۶۴،۱۱۔

ترجمہ: اور جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے تو اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے۔ بقول امام راغب اس ہدایت قلب سے مراد توفیق الٰہی ہے کہ جو مومن کے دل میں القاء کی جاتی ہے اور وہ اپنے مشاغل میں اس سے رہنمائی حاصل کرتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے وَالَّذِیْنَ اھْتَدَوْا زَادَھُمْ ھُدًی۔ ۴۷،۱۷۔[۷]

(۲) استخارے کا حکم جس سیاق وسباق (context) میں آیا ہے اور اس کا جو پس منظر (back-grond) ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ اجازت وممانعت اور کام کے کرنے یا ترک کر دینے کے بارے میں رہنمائی ہونی چاہئے۔

(۳) حدیث انسؓ کی روشنی میں تکرار استخارہ کی ضرورت شرح صدر اور اطمینان قلب کی خاطر ہے اور دیگر احادیث استخارہ کے مقابلے میں وہ ناطق (بولنے والی) ہے لہٰذا اس حدیث کو قطعیت کا شرف حاصل ہے۔

(۴) اگر استخارے کو محض دعا کے معنوں میں لیا جائے تو پھر جس قدر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استخارے کے لئے اہتمام فرمایا ہے وہ آخر دوسری عام دعاؤں کے لئے کیوں نہیں ہے۔

(۵) صحابہ کرامؓ، تابعین اور محدثین عظام نے حصول تیقن کی خاطر متعدد بار استخارے کئے ہیں۔ اگر استخارہ محض دعا کے معنوں میں ہوتا تو پھر بار بار استخارے کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔

(۶) بزرگان طریقت اور مشائخ عظام نے بالاتفاق استخارے کو اجازت وممانعت معلوم کرنے اور شرح صدر کے معنوں میں لیا ہے جب کہ عام دعا کے معنوں میں ان کے ہاں اور استخارہ مطلقہ مشائخ ہے۔

(۷) استخاروں کے بعد بالعموم اجازت وممانعت سے متعلق رہنمائی ہوجاتی ہے اور اکثر شرح صدر نصیب ہوتا ہے۔ واقعات اس امر کی گواہی دیتے ہیں اور تجربات اس کے شاہد ہیں۔

استخارہ میں اعتبار شرح صدر کے شواہد

(۱) مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ حدیث جابرؓ کے جملہ ارضنی بہ کی شرح میں لکھتے ہیں۔ ای اجعلنی راضیاً بذالك الخیر الذی طلبتہ منك وقدرتہ بان یحصل الیقین وانشراح الصدر من غیر شلك ودغدغۃ وھو الاصل المعتبر فی الباب۔[۸]

ترجمہ: اور جب تو اسے مقدر کردے تو، تو مجھے راضی بھی کردے اور

---

۵ فتح الباری ج ۱۱ صفحہ ۱۵۶، ۶ بوادر النوادر صفحہ: ۵۲۵، ۷ المفردات فی غریب القرآن، صفحہ: ۱۰۱۰، ۸ لمعات التنقیح جلد ۴ صفحہ: ۱۲۹۔

راضی ہونا یہ ہے کہ یقین کا درجہ حاصل ہوجائے اور ایسا شرح صدر میسر آجائے کہ جس میں ذرہ بھر شک وشبہ اور تذبذب باقی نہ رہے، اس باب (استخارہ) میں یہی قابل اعتماد بنیاد ہے۔

(۲) شیخ حسن شرنبلالی حنفیؒ لکھتے ہیں۔ واذا استخار مضی لِمَا یَنشَرِحُ لَهُ صَدرُہُ وَیَنبَغِی اَن یُکَرِّرَهَا سَبعَ مَرَّاتٍ۔[9]

ترجمہ: جب کوئی شخص استخارہ کرے تو جس بات کے لئے اسے شرح صدر ہوجائے اسے عملی جامہ پہنالے۔ مزید اسے چاہئے کہ سات بار استخارہ کیا کرے۔

(۳) مولانا سید حقی نازلیؒ فرماتے ہیں۔ وَیُستَحَبُّ تَکرَارُ الاِستِخَارَةِ فِی الاَمرِ الوَاحِدِ اِذَا لَم یَظهَر لَهُ وَجهُ الصَّوَابِ فِی الفِعلِ اَوِ التَّرکِ مَالَم یَنشَرِح لَهُ صَدرُہُ لِمَا یَفعَلُ۔[10]

ترجمہ: جب کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں درست اور صائب پہلو واضح نہ ہو اور اسے یہ شرح صدر بھی نہ ہو کہ وہ کیا کرے تو اس کیلئے ایک ہی کام میں بار بار استخارہ کرنا مستحب ہے۔

شرح صدر میں ضروری شرط

محققین کے نزدیک شرح صدر کا اعتبار کسی ایسے پہلو میں نہیں کرنا چاہئے کہ جس پہلو میں استخارہ کرنے والے شخص کے دل میں پہلے سے رغبت اور خواہش موجود ہو بلکہ اس پر اس نفسانی خواہش کا غلبہ ہو چکا ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی کی زلف گرہ گیر کا اسیر ہوگیا ہے اور اس کی محبت کا بھوت اس کے سر پر سوار ہے۔ ایسا شخص اگر اپنی محبوبہ سے شادی کرنے کی خاطر استخارہ کرے اور اسے شادی کی اجازت کے بارے میں بظاہر شرح صدر کی کیفیت حاصل ہوجائے تو بھی وہ شرح صدر معتبر نہ ہوگا۔ جب تک کہ وہ خواہشات نفسانی کو دل سے نکال کر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم کا متعدد بار ورد کرکے اور یکسو ہوکر بار بار استخارہ نہیں کرلیتا، نتیجۂ استخارہ صحیح نہیں ہوگا۔ البتہ غلبہ عشق کے باوجود اگر شادی کی ممانعت پر شرح صدر اسے ہوتا ہے تو وہ یقیناً درست ہوگا کیونکہ وہ اس کی خواہش کے خلاف امر ہے۔

امام طحطاویؒ، شیخ شرنبلالیؒ کے قول معنیٰ لماینشرح صدرہ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ای قلبہ وھو یفید انہ یحصل لہ بالاستخارۃ احد الامرین لامحالۃ والمراد انہ ینشرح صدرہ انشراحاً خالیا عن ھوی النفس۔[11]

یعنی شرح صدر سے مراد دل کا (کامل) انشراح ہے اور وہ اس بات کا افادہ ہے کہ بے شک استخارہ کے بعد (کام کے کرنے یا چھوڑ دینے کے) دو امروں میں سے ایک امر ضرور حاصل ہوجاتا ہے تاہم انشراح صدر سے مراد خواہش نفسانی سے مبرا ہی شرح صدر ہوگا۔

شیخ الاسلام محمد بن سالم حنفیؒ فرماتے ہیں۔ فاذا انشرح صدرہ اقبل ای انشراحاً غیر نفسانی بان لم یکن موجوداً قبل الاستخارۃ۔[12]

یعنی جب شرح صدر ہوجائے تو استخارہ کرنے والا شخص آگے بڑھ کر کام کرلے تاہم یہ انشراح نفسانی اور استخارہ کرنے سے پہلے سے موجود نہیں ہونا چاہئے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں۔ والمعتمد انہ لایفعل ماینشرح بہ صدرہ مِمَّا کان لہٗ فیہ ھوی قوی قبل الاستخارۃ والی ذالک الاشارۃ بقولہ فی اخرِ حدیث ابی سعیدؓ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔[13]

یعنی قابل اعتماد بات دربارۂ شرح صدر یہ ہے کہ جس پہلو میں استخارہ کرنے سے پہلے ہی استخارہ کرنے والے کے دل میں خواہش نفس قوی ہو، اس پہلو پر شرح صدر ہو بھی ہوجائے تو بھی اسے عملی جامہ نہ پہنائے۔ اسی حقیقت کی طرف حدیث ابی سعیدؓ کے آخر میں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے کلمے میں اشارہ ہے۔

قاضی محمد بن علی شوکانی حنبلیؒ بھی یہی بات فرماتے ہیں۔ فلا ینبغی ان یعتمد علی انشراح کان فیہ ھوی قبل الاستخارۃ بل ینبغی للمستخیر ترک اختیارہ راساً والاّ فلا یکون مستخیر اللہ بل مستخیر الھواہ۔[14]

یعنی ایسے انشراح پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے کہ جس انشراح میں استخارہ کرنے سے پہلے ہی خواہش اور رغبت موجود ہو بلکہ استخارہ کرنے والے کو اپنی پسند اور اختیار کو یکسر ترک کردینا چاہئے۔ ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر استخارہ نہیں کررہا ہوگا بلکہ اس کا استخارہ محض خواہش نفسانی کی خاطر ہوگا۔

سلطان العلماء ملاعلی قاریؒ حنفی رقم فرماتے ہیں۔ ویمضی بعد

---

۹ مراقی الفلاح، صفحہ ۳۰۷، ۱۰ خزینۃ الاسرار الکبریٰ، صفحہ ۸۳، ۱۱ حاشیۃ الطحطاوی، صفحہ ۲۳۶، ۱۲ علی ہامش السراج المنیر، ج، صفحہ ۱۰۱، ۱۳ فتح الباری، ج ۱۱، صفحہ ۱۵۶، ۱۴ الاوطار، ج ۳، صفحہ ۸۵۔

الاستخارة لِمَا ينشرح صدره انشراحا خالياً عن هوى النفس فانلم ينشرح بشيء فالذي يظهر انّهٗ يكرر الصلاة حتى يظهر له الخير الى سبع مرات۔ [۱۵]

یعنی استخارہ کرنے کے بعد جس بات کے لئے شرح صدر ہوجائے وہ کرلے لیکن یہ انشراح نفسانی خواہش سے خالی ہونا چاہئے۔ اگر ایک دفعہ استخارہ کرنے سے شرح صدر نہ ہو تو ظاہر امر یہ ہے کہ کئی بار نماز استخارہ پڑھے حتی کہ خیر (کا پہلو) اس پر ظاہر ہوجائے کہا گیا ہے یہ نماز استخارہ کی ادائیگی سات بار ہونی چاہئے۔

استخاروں کے بعد شرح صدر نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

بعض اوقات کسی کام کے لئے متعدد بار استخارے کرنے کے بعد بھی شرح صدر نہیں ہو پاتا گو ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اس کی وجوہات جسمانی اور روحانی بیماریاں مثلاً تبخیر معدہ، قساوت قلبی اور مادیت کا غلبہ وغیرہ ہوسکتی ہیں یا اس میں بھی کوئی مصلحت مضمر ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں کام کرنے یا چھوڑ دینے میں سے ہر پہلو کی اجازت ہے۔ حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں استخارے کے بعد اگر کسی شق کا رجحان قلب میں آجاوے تو اس پر عمل کرے اور کسی کا رجحان نہ ہو تو جس شق پر چاہے عمل کرلے۔ [۱۶]

(ب) کیا استخارے میں خواب میں دیکھنا ضروری ہے؟

عوام میں غلط طور پر مشہور ہوگیا ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد خواب کا دیکھنا لازمی اور لابدی امر ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا ہونا اور رؤیا کے اندر ہدایت کا ملنا چنداں ضروری نہیں ہے۔ بس دل کا کسی بات پر مطمئن ہوجانا، کسی کام سے نفرت کرنے لگ جانا، استخارے کا نتیجہ ہے۔ بعض اوقات اسی دوران میں کوئی دوست مشورہ دے دیتا ہے اور دل اس پر جم جاتا ہے۔ یہ بھی کافی ہے۔ عزم میں فتور پیدا ہوجانا اس کام کے نہ کرنے کی ہدایت ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ استخارے ہر کام میں مسنون ومبارک ہے تاہم یہ ممکن تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ استخارے کے بعد خواب یا واقعہ یا بیداری میں ایسا امر ظاہر ہو جو اس کام کے کرنے یا نہ کرنے پر دلالت کرے۔ بلکہ استخارے کے بعد دل کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اگر اس کام کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ ہے تو اس کام کے کرنے کی ہدایت ہے اگر توجہ اسی قدر ہے جس قدر پہلے تھی اور کچھ کم بھی نہیں ہوئی تب بھی منع نہیں ہے اس صورت میں دوبارہ سہ بارہ استخارہ کرے۔ تاکہ توجہ کی زیادتی کا پتہ چل سکے تکرار استخارہ کی حد سات بار تک ہے۔ اگر استخارہ کرنے کے بعد پہلی سی توجہ میں کمی واقع ہوجائے تو یہ امر ممانعت پر دلالت کرتا ہے۔ اس صورت میں بھی اگر استخارہ پھر کرلے۔ تو اس کی گنجائش ہے۔ ہر معاملے میں بار بار استخارہ کرنا بہتر ہے۔ [۱۷]

حضرت حاجی امداد اللہؒ فرماتے ہیں در استخارہ مسنونہ ہیچ خواب ورؤیا ضرور نیست فقط اطمینان قلبی کافی است۔ [۱۸]

یعنی استخارہ مسنونہ میں کوئی خواب وغیرہ ضروری نہیں محض دل کی تسلی کافی ہے۔

مولانا انور شاہ کشمیریؒ م ۱۳۵۱ھ، ۱۹۳۱ء کہتے ہیں۔ لا انّهٗ یری رؤیاء او یکلمه مکلم وانْ امکن ذالك ایضاً۔ [۱۹]

یعنی بے شک استخارے میں یہ شرط نہیں ہے کہ استخارے کرنے والا (ضرور ہی) کوئی خواب دیکھے گا یا کوئی کلام کرنے والا (ہاتف غیبی) اس سے کلام کرے گا اگرچہ ایسا ہونا ممکن ہے۔

مولانا بدر عالم میرٹھیؒ م ۱۳۸۶ھ، ۱۹۶۵ء بیان کرتے ہیں کہ علماء متقدمین ومتاخرین نے متنبہ کیا ہے کہ استخارے میں یہ شرط نہیں ہے کہ استخارہ کرنے والا ضرور ہی کوئی خواب دیکھے گا یا کوئی کلام کرنے والا اس سے کلام کرے گا یا یہ کہ اس کے دل میں کسی چیز کا القاء ہوگا تاہم اللہ تعالیٰ اس کے دل میں کام کے کرنے یا نہ کرنے میں سے کسی جانب میلان اور رجحان پیدا کرسکتا ہے۔ جس پر بعد ازاں اسے شرح صدر ہوجاتا ہے اور اس بات پر اس کی رائے کو استقرار حاصل ہوجاتا ہے۔ پس جس طرف اسے کشش اور میلان ہو وہ اس جانب کو اختیار کرسکتا ہے۔ [۲۰]

علمائے کرام کے مندرجہ ذیل بالا فرمودات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ استخارے کے بعد سرے سے خواب دکھائی ہی نہیں دیتا بلکہ تمام علماء اور مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض اوقات استخارے کے بعد خواب

---

۱۵ مرقاۃ المفاتیح، ۳، صفحہ: ۲۰۹، ۱۶ بوادر النوادر، صفحہ: ۵۲۵، ۱۷ مکتوبات امام ربانی، ج ۲، صفحہ: ۶۶، ۱۸ ضیاء القلوب صفحہ: ۵۰، ۱۹ فیض الباری، ج ۲، صفحہ: ۴۲۸۔

۲۰ البدر الساری علی ہامش فیض الباری، ج ۳، صفحہ ۴۲۷، ۴۲۸۔

میں رہنمائی ہوجاتی ہے۔ بزرگانِ دین سے استخارے کے بعض ایسے طریقے نقل کئے گئے ہیں جن میں جواب اور رہنمائی بالعموم خواب میں مل جاتی ہے۔ ایسا استخارہ، استخارہ منامیہ کہلاتا ہے کہ جس میں استخارے کے بعد سوجانے اور خواب کی توقع رکھنے کی ہدایت ہے۔ استخارہ کرنے کرنے والے بالعموم خواب کے ذریعہ رہنمائی کے بڑے آرزومند واقع ہوتے ہیں کیونکہ اسے وہ تسلی خاطر کا مؤثر ذریعہ تعبیر کرتے ہیں۔ بلاشبہ مردِمومن کے رویائے صادقہ ایک زندہ وتابندہ حقیقت ہیں۔ بعض ماہرین نفسیات مثلاً ڈاکٹر یونگ (JUNG) اس امر کے قائل ہیں کہ تحت الشعور، چھٹی حس کا مرکز ہے اور خواب حال اور استقبال کے بارے میں رہنمائی اور پیش بینی کرسکتے ہیں۔

مولانا حقی نازلی "استخارہ منامیہ کو مستحب قرار دیتے ہیں اور خواب کے حجت ہونے پر احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔ پس خواب کے ذریعہ کام کی اجازت اور ممانعت کا اشارہ ملے اور اگر خواب واضح ہو تو اس پر عمل کرلیا جائے اور اگر خواب محتاجِ تعبیر ہو اور خود تعبیر نہ کرسکے تو کسی نیک شخص سے رجوع کرلیا جائے کہ جو تعبیر وتاویل کے علم وفن سے واقف ہو۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ نے شرح الشرعہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ مشائخ کرام سے سنا گیا ہے کہ استخارہ کرنے والے شخص کو چاہئے کہ دعائے استخارہ پڑھنے کے بعد قبلہ رو ہوکر باوضو سوجائے۔ پھر اگر خواب میں کوئی سفید یا سبز چیز نظر آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ کام کرلینا بھلا ہے اور اگر سیاہی اور سرخی دکھائی دے تو وہ کام کرنا اس کے حق میں شر (برا) ہے۔ لہٰذا اسے اس کام کو عملی جامہ پہنانے سے اجتناب کرنا چاہئے۔[۱۲]

(ج) استخارہ کے درست یا نادرست آنے کی علامات

استخارہ کے درست آنے سے مراد یہ ہے کہ جس کام کے کرنے کی خاطر استخارہ کیا گیا ہے۔ اس کے سرانجام دینے کی اجازت مل جائے اسی طرح نادرست آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کام کا کرنا خیر نہیں بلکہ شر ہے لہٰذا اس کی ممانعت اور اس کے چھوڑ دینے کا حکم ہے۔

درست آنے کی علامات

(۱) دل اس کام کے کرلینے کے ارادے پر جم جائے اور تذبذب وشک جاتا رہے۔

(۲) دل اس کام کے کرنے میں انشراح اور راحت محسوس کرے

(۳) کام کے کرنے کے بارے میں خواب کے ذریعہ اشارہ ہو۔

(۴) خواب میں وہ کام تکمیل کو پہنچا ہوا دکھائی دے۔

(۵) خواب میں کوئی شخص یہ بتائے کہ استخارہ ٹھیک آیا ہے یا کام کرنا درست ہے۔

(۶) خواب میں سفید یا سبز چیز نظر آئے۔

(۷) خواب میں آبِ رواں (پانی) یا کوئی نورانی چیز دکھائی دے۔

(۸) بیعت مرشد میں استخارے کے بعد مرشد پر اعتقاد اور اعتبار برقرار رہے۔ استخارہ کرنے کے بعد کوئی درست مشورہ دے اور دل کو اطمینان ہوجائے۔

نادرست آنے کی علامات

(۱) عزم میں فتور واقع ہوجائے۔

(۲) دل کا میلان کام کرنے کی طرف نہ ہو۔

(۳) دل اس کام کے کرنے سے گھٹن سی محسوس کرے۔

(۴) خواب میں اسے وہ کام کرنے سے روک دیا جائے۔

(۵) خواب میں سرخ یا سیاہ چیز دکھائی دے۔

(۶) خواب میں وہ کام نہ ہوتا ہوا دکھائی دے۔

(۷) خواب میں آگ، دھواں یا جنگ وجدال دیکھے۔

(۸) طلاق دینے کے لئے استخارہ کرنے والا خواب میں گر رہا ہو اور کوئی تھام لے۔

(۹) بیعت مرشد کے استخارے کے بعد مرشد سے بدظنی پیدا ہوجائے۔

درست اور نادرست یکساں

اگر بار بار استخارہ کرنے کے بعد بھی اجازت وممانعت میں سے کسی چیز کی طرف اشارہ نہ ملے تو ایسے کام میں اس کا کرنا اور نہ کرنا دونوں ایک جیسے ہیں۔ چاہے تو کرلے اور چاہے تو نہ کرے۔ بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ ایسا کام اگر شروع کردیا جائے تو وہ پایۂ تکمیل کو پہنچ تو ضرور جاتا ہے لیکن دیر کے بعد۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

---

[۱۲] ردالمختار، ج، ایک، صفحہ: ۵۰۷،۵۰۸۔

(د) استخارے کے بعد فیصلہ خداوندی پر راضی ہونا لازم ہے

استخارہ کرنے کے بعد فیصلہ خداوندی کے دو پہلو یا مرحلے ہیں۔ اولاً یہ کام کے کرنے کے بارے میں کوئی اشارہ غیبی ملے، دل کا جھکاؤ اس شق کی طرف ہوجائے، یا شرح صدر کسی پہلو پر ہو تو اس وقت اس اجازت ومما نعت کو ظنی طور پر فیصلہ خداوندی سمجھنا چاہئے۔ چونکہ استخارہ کیا ہی ایسے امور میں جاتا ہے کہ جن کا کرنا یا چھوڑنا دونوں مباح اور جائز ہوتے ہیں لہٰذا ان میں سے ایک پہلو پر القاء والہام اور فتویٰ قلب اس شخص کے لئے حجت ہے گو دوسروں کیلئے اس کا حجت ہونا ضروری نہیں۔ اس سلسلے میں مومن کا فتویٰ قلب پر عمل کرنا دراصل الہام والقاء ربانی پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اجازت ومما نعت میں سے جس پہلو کی طرف استخارے کے بعد رہنمائی ہو اسے خیر سمجھتے ہوئے راضی برضا ہوجانا چاہئے۔ شیخ الشیوخ سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر اور اس کا نیاز مند بن کر اس سے استخارہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اسے خواب میں کشف کے ذریعہ متنبہ کردیتا ہے تو اس وقت اس کا یہ حکم رخصت کے ذیل میں نہیں رہتا۔ بلکہ وہ ایک ایسا حکم ہے کہ جس کو ارباب ہمت بجالاتے ہیں کیونکہ یہ ظاہری حکم نہیں بلکہ اس کا تعلق باطنی حالت سے ہے۔[۲۲]

فیصلہ خداوندی کا دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد کام کے سلسلے میں جو کچھ رونما ہو اسے اپنے حق میں سراپا خیر وبرکت سمجھنا چاہئے اور اسے یقینی اور حتمی فیصلہ خداوندی مان کر اس پر ہر حال میں راضی رہنا چاہئے خواہ مادی لحاظ سے اور دنیاوی اعتبار سے بظاہر وہ کام ہو یا نہ ہو۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم کسی کام کی خاطر استخارہ کرتے ہیں اور ہمیں کرنے کی اجازت مل جاتی ہے لیکن بعد ازاں وہ کام نہیں ہو پاتا یا اس کا انجام ہمارے حسب توقع نہیں ہوتا۔ ایسی صورت حال میں ہمیں کسی قسم کی بدگمانی کو دل میں جگہ نہیں دینا چاہئے۔ جو کچھ بھی واقع ہوا ہے یقیناً اس میں بھی ہماری بھلائی پوشیدہ ہوگی۔ ہوسکتا ہے کہ ہماری عقل نارسا میں اس فیصلہ خداوندی کی حکمت اور مصلحت نہ آئے تاہم ہر حال میں اس ذات حق پر اعتماد اور بھروسہ رکھنا چاہئے۔ وہی ہماری بہتری کو بہتر جانتا ہے۔ مآل کار کا علم اسی علام الغیوب ذات کو ہے۔ اس نے جو بات ہمارے لئے مناسب سمجھی ہے اس کے عمل کی ہمیں توفیق دیدی ہے۔ استخارہ کرنے والے کے لئے تکوینی لحاظ سے خیر کی بہم رسانی کا خدائی وعدہ برحق ہے۔

ہماری ذاتی پسند وناپسند کا معیار ضروری نہیں کہ ہمیشہ درست ہی ہو۔ ہماری عقل اور شعور بہرحال ناقص ہیں۔ بعض اوقات ہم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہیں حالانکہ وہ انجام کار ہمارے لئے سودمند ثابت ہوتی ہے۔ قرآن پاک اس حقیقت پر ان الفاظ میں روشنی ڈالتا ہے۔ عَسٰی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ٥ (۲۱۶،۲)

ترجمہ: بہت ممکن ہے کہ ایک چیز کو تم ناگوار سمجھتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ایک چیز جو تمہیں اچھی لگتی ہو، ہوسکتا ہے کہ اسی میں تمہارے لئے برائی ہو۔ (حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔

خاصانِ خدا کی خوبی یہ ہے کہ وہ ذاتی پسند وناپسند کو کبھی لائق اعتنا نہیں سمجھتے بلکہ وہ ہمیشہ اپنے مالک حقیقی کی پسند وناپسند کو پیش نگاہ رکھتے ہیں اور اسی کی رضا پر سر تسلیم خم کئے رہتے ہیں۔ رضینا بقضاء وتسلیماً لِاَمْرِهٖ۔

سیدنا عمر فاروقؓ فرمایا کرتے تھے۔ مَا اُبَالِیْ عَلٰی اَیِّ حَالٍ اَصْبَحْتُ عَلٰی مَا اُحِبُّ اَوْ عَلٰی مَا اَكْرَهُ وَذٰلِكَ لَا اَرَی الْخَيْرَ فِيْمَا اَكْرَهُ۔[۲۳]

ترجمہ: مجھے پرواہ نہیں کہ میں کس حال پر صبح کرتا ہوں۔ وہ حال مجھے ذاتی طور پر پسند ہو یا ناپسند۔ یہ اسلئے ہے کہ میں جس کو پسند کروں، اپنی پسند وناپسند میں بھلائی کو سمجھتا ہی نہیں ہوں۔ (کیونکہ دراصل خیر تو اس حال میں ہے کہ جو خدا کو پسند ہو) تجربہ شاہد ہے کہ بعض اوقات استخارہ کرنے کے بعد کسی کام کو شروع کردیا جاتا ہے اور بظاہر اس میں ناکامی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس وقت تو طبعاً انسان کو کسی قدر پریشانی ہوتی ہے۔ لیکن بعد میں واقعات کچھ ایسے پیش آتے ہیں کہ وہ وقتی ناکامی بھی مصلحت اور حکمت پر مبنی ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص نے بغرض تجارت سفر کا استخارہ کیا۔ اجازت آگئی اور وہ سفر پر روانہ ہوگیا لیکن تجارت میں کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ وہ شخص حیران ہوکر سوچنے لگتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔ جب گھر پہنچتا ہے تو اس پر یہ حقیقت کھلتی ہے کہ اس کے سفر پر جانے کے بعد اس کے گھر کی بوسیدہ چھت گر پڑی تھی لیکن اس کے بیوی بچے محفوظ رہے کیونکہ بیوی اس کے سفر پر جانے کے بعد اپنے بچوں کو لے کر میکے چلی گئی تھی۔ اگر وہ گھر پر رہتا تو اس بات کا امکان تھا کہ مالی نقصان کے ساتھ جانی نقصان بھی ہوجاتا۔

---

[۲۲] عوارف المعارف صفحہ: ۲۱۶۔

بہرحال استخارے کے بعد کامیابی ہو یا ناکامی، مصلحت سمجھ میں آئے یا نہ آئے راضی برضا رہنا چاہئے۔ استخارہ دراصل اپنے علم وقدرت اور اپنی پسند انتخاب سے اظہار بیزاری کرکے خدا کی پسند اور رضا کو طلب کرنے کا نام ہے۔ لہٰذا استخارہ کرنے کے بعد جب خدا اپنا فیصلہ نافذ کردیتا ہے تو اسے دل وجان سے تسلیم کرنا اور اس پر راضی رہنا استخارے کا بنیادی تقاضا اور اخلاصِ عمل کا حقیقی اظہار ہے۔ استخارے کے ذریعے خدا کی پسند وانتخاب کو طلب کرنے کے بعد پھر اس پر راضی نہ ہونا خدا کے غیظ وغضب کو دعوت دینا ہے۔ امام العارفین ابن ابی جمرہؒ کہتے ہیں کہ صوفیائے کرام کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جو شخص کسی معاملے میں استخارہ کرتا ہے اور خدا اس کے بارے میں فیصلہ کردیتا ہے اور پھر وہ شخص اس پر راضی نہیں ہوتا تو ایسا شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسے شخص پر توبہ کرنا لازم ہے کیونکہ وہ خدا کے بارے میں بے ادبی کا مرتکب ہوا ہے۔

امام موصوف اس قول کی تائید کرتے ہوئے مزید یہ کہتے ہیں کہ خدا سے اس کی پسند طلب کرکے اس پسند پر ناک بھوں چڑھانا منافقت سے ملتی جلتی چیز ہے بلکہ یہی اصل منافقت ہے کیونکہ استخارہ کرتے وقت تو انسان اپنے فقر واحتیاج اور خدا کی پسند کے لئے تسلیم ورضا کا اعلان کرے اور پھر بعدازاں اس کے مخالف طرزِ عمل اختیار کرے۔

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَاغَضِبْتُ غَضَباً اَشَدُّ مِنْ غَضَبِیْ عَلٰی مَنْ اسْتَخَارَنِیْ فِیْ اَمْرٍ فَقَضَیْتُ لَهٗ فِیْهِ قَضَاءً کَرِهَ۔ [۲۴]

ترجمہ: مجھے سب سے زیادہ غصہ ایسے شخص پر آتا ہے کہ جو کسی کام کے بارے میں مجھ سے استخارہ کرتا ہے اور جب میں اس کے لئے اس معاملے میں اپنا فیصلہ کردیتا ہوں تو وہ فیصلہ اسے ناگوار گزرتا ہے۔

امام طحطاویؒ ایک حدیث نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اَنَّ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَام قَالَ اَیُّ عِبَادِكَ اَبْغَضُ اِلَیْكَ قَالَ عَبْدٌ اسْتَخَارَنِیْ فِیْ اَمْرٍ فَخِرْتُ لَهٗ فَلَمْ یَرْضَ۔ [۲۵]

ترجمہ: تحقیق حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا پالنے والے! تیرے بندوں میں سے کونسا شخص تجھے سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ وہ بندہ کہ جو مجھ سے کسی کام کے بارے میں استخارہ کرتا ہے، پھر میں اسے (اپنا پسندیدہ کام) چن دیتا ہوں تو وہ اس پر راضی نہیں ہوتا۔ بلاشبہ ہماری سعادت مندی اسی میں ہے کہ ہم خدا سے استخارہ کرتے رہیں اور اس کے بعد جو کچھ اس کا فیصلہ ہو اور جو کچھ واقع ہو، خدا کی قضا وقدر پر راضی رہیں۔ اسی میں ہماری فلاح ہے اور اسی میں نجات۔

پل صراط کی دہشت

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ کی ایک کنیز نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی۔

"میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ جہنم دہکایا گیا ہے اور اس پر پل صراط رکھ دیا گیا ہے۔ اتنے میں اموی خلفاء کو لایا گیا۔ سب سے پہلے خلیفہ بن عبدالمالک کو حکم ہوا کہ پل صراط سے گزرو۔ وہ پل صراط پر چڑھا مگر آہ...... دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ میں گرپڑا۔ پھر اس کے بیٹے ولید بن عبدالمالک کو لایا گیا وہ بھی اسی طرح دوزخ میں جاگرا۔ اس کے بعد سلیمان بن عبدالمالک کو حاضر کیا گیا۔ وہ بھی دوزخ میں گرگیا ان سب کے بعد یا امیر المومنینؒ آپ کو لایا گیا۔

بس اتنا سننا تھا کہ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ نے خوفزدہ ہوکر چیخ ماری اور گرپڑے۔ کنیز نے پکار کہا۔

"یا امیر المومنینؒ! سنئے تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے دیکھا کہ آپؒ نے سلامتی کے ساتھ پل صراط کو عبور کرلیا۔"

مگر سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ پل صراط کی دہشت سے بے ہوش ہوچکے تھے اور اسی عالم میں اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔

(کیمیائے سعادت)

نہ کر

- ارشادات ربانی وسنت نبویؐ سے کنارہ کشی۔
- ناحق وحرام مال جمع کرنیکی کوشش۔
- بلاوجہ رشتہ داروں سے قطع تعلق۔
- حق بات کرنے سے گریز اور کسی پر نکتہ چینی۔
- کسی کی خوشامد اور بغیر مشورے کے کوئی کام۔

❁❁❁❁❁❁❁

[۲۴] کتاب الفرج بعد الشدة صفحہ:۶، [۲۴] بہجۃ النفوس، ج۲، صفحہ:۹۰، [۲۵] حاشیہ الطحطاوی، صفحہ:۲۳۸۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

مختلف مفید سوالات

سوال از: کے عبدالباری ــــــــــ وانم باڑی

عرض خدمت یہ کہ "روحانی ڈاک" کیلئے فی الوقت میرے مقیم الوطن چنرائے پٹنہ کرناٹکا سے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا کے محبوب ایک عجیب شخصیت کا سوال روانہ کیا تھا جس کے بعد ماہ ستمبر ۲۰۰۵ء اکتوبر نومبر ۲۰۰۵ء اور اس ماہ کے رسالوں میں تلاش کے بعد مایوسی کے ساتھ پھر ایک بار اس مخلص شخصیت کی دیرینہ دلی گزارش پیش خدمت ہے۔

میں اپنے ذریعہ معاش کے سلسلے میں کرناٹکا ضلع ہاسن کے قریب چنرائے پٹنہ میں مقیم ہوں یہاں کی جماعت جامعہ مسجد کے امام وخطیب جو ۳۰ سالوں سے خدمت کررہے تھے جن کی گاؤں والے قاضی صاحب کے نام سے عزت افزائی کرتے ہیں۔ یہ ہستی آپ کے طلسماتی دنیا کے بے حد شوقین ہیں۔ یہ خود تنہا شہر میسور جاکر ہر ماہ پابندی سے خرید کر مطالعہ کرتے آرہے ہیں۔ آپ کی اس کتاب کو اسی مسجد کے امام وخطیب حافظ مختار احمد صاحب جاوید کی زبانی پڑھوا کر لطف اندوز ہوتے ہیں کیونکہ قاضی صاحب نابینا ہیں آنکھوں کی روشنی سے محروم ہونے کے باوجود بڑی جدوجہد سے آپ کی کتابوں کے شیدائی ہیں ان سے میری ملاقات کے بعد میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ طلسماتی دنیا کے شوقین جو نابینا ہوکر بھی پڑھنے سے قاصر ہوکر بھی اتنے بڑے قاری ہیں۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کے سوالات روحانی ڈاک میں شائع ہوں۔ ازراہ کرم استخارہ نمبر میں شائع کرکے ان کے ذیل کے سوالات کے جوابات عنایت کریں۔

امید کہ آپ اپنے دونوں مخلص طلسماتی دنیا کے قاری کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

سوال نمبر ایک: ابجد قمری کا سلسلہ صحابہ، تابعین، تبع تابعین کے دور میں کس طرح آغاز ہوا۔ احادیث میں اس کی کس درجہ وضاحت شامل ہے۔؟

سوال نمبر دو: ستمبر ۲۰۰۲ء کے شمارہ میں علاج بالقرآن میں اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ کی بجائے اِنَّہٗ مِنْ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ہے، کونسا صحیح ہے۔؟

ذوالکتابت کے نقوش کے نقوش عنصری چال سے ہٹ کر کرنے سے نقوش کا عمل ضائع ہوتا ہے یا نہیں۔

جو عامل نقوش کے قوانین سے واقفیت نہ ہوتے ہوئے غلط چالوں سے نقوش پُر کرتے ہیں اس کا اثر عامل پر کیا ہوتا ہے۔؟

سوال نمبر تین: ایک استخارہ میں دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد غوث الاعظمؒ کی روح اقدس کو بخشنے کے بعد سورۂ کوثر تین مرتبہ پڑھ کر درود کے بعد تین مرتبہ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنَ الْحَالِ ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر سونے کے بعد خواب میں استخارے کا حل طلب ہوگا درست ہے۔ یا اصلاح طلب ہے۔

ایک اور استخارہ میں رات کو سونے سے پہلے کسی بھی مقصد کے حل

کے لئے درود آگے پیچھے پڑھ کر یَاشَیخ عبدالقادر جیلانی شَیئاً لِلّٰہ ۱۰۱ مرتبہ پڑھنا ٹھیک ہے یا نہیں۔

دن میں اگر کسی ضرورت پر استخارہ دیکھنا ہو تو کونسا عمل آزمودہ ہے ازراہ کرم عنایت کریں۔

جواب

ہمارے لئے قابل شکر ہے یہ بات کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو بینائی کی نعمت سے محروم ہیں۔ اس سے پہلے بھی حیدرآباد میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی تھی جو نابینا تھے اور انہوں نے بتایا تھا کہ وہ ۱۹۹۷ء سے پابندیٔ وقت کے ساتھ طلسماتی دنیا خریدتے ہیں اور دوسروں سے پڑھوا کر سنتے ہیں اور اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ طلسماتی دنیا صرف مسلمان ہی نہیں پڑھتے بلکہ بعض غیر مسلم حضرات بھی پابندی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرتے ہیں ہمارے علم میں کئی لوگ ایسے ہیں کہ جنہوں نے طلسماتی دنیا پڑھنے کی خاطر اردو زبان سیکھی ہے۔ ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں کہ جس نے ہمیں طلسماتی دنیا نکالنے کی توفیق دی اور جس نے طلسماتی دنیا کو مقبولیت عامہ سے سرفراز فرمایا۔

ہم اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ایسے تمام افراد کی بھی قدر کرتے ہیں جو طلسماتی دنیا کو اہمیت دیتے ہیں اور جو پابندیٔ وقت کے ساتھ اس کا انتظار کرتے ہیں۔ اس کا مطالعہ کرتے ہیں اور اسی کے مضامین سے مستفیض ہو کر دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں بالخصوص ہم ان تمام حضرات سے قدردانی کا اظہار کرتے ہیں کہ جو بینائی جیسی نعمت سے محروم ہو کر بھی طلسماتی دنیا دوسروں سے پڑھوا کر سنتے ہیں اور اس رسالے کی اہمیت وافادیت کے قائل ہیں۔ اللہ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں مفید اور مجرب عملیات اور پُر مغز مضامین چھاپنے کی مزید توفیق اور صلاحیت بخشے اور طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک کو گھر گھر میں پہنچادے تاکہ روحانی عملیات کے ساتھ ساتھ دین اسلام کا بھی بول بالا ہو۔

ابجد قمری، ابجد شمسی اور دوسری ابجدیں جن کی تعداد ۲۸ ہے ان کا سلسلہ بعثتِ اسلام سے پہلے سے چل رہا ہے۔ اسلام سے پہلے بھی لکھنے اور پڑھنے کا سلسلہ عام تھا۔ دیگر انبیاء کرام جو سرکار دوعالم خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس دنیا میں مبعوث ہوئے اور ان پر آسمانی کتابوں کا نزول ہوا۔ مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی اور حضرت ابراہیم پر اور دیگر انبیاء پر مختلف صحیفوں کا نزول ہوا۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام آسمانی کتابیں اصلاحی اور روحانی مضامین پر مشتمل تھیں اور مضامین اصلاحی ہوں یا تبلیغی ہوں کلمات سے بنتے ہیں اور کلمات جملوں سے بنتے ہیں جملے الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں اور الفاظ کو مرتب کرنے کے لئے حروف کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ جب اسلام سے پہلے بات چیت کا، لکھنے پڑھنے کا، اور کتابوں کا نزول کا سلسلہ موجود تھا تو پھر وہ ۲۸ حروف جن سے کلمات تیار ہوتے ہیں ان کا سلسلہ بھی یقیناً موجود رہا ہوگا۔ چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ حضرت مریم علیہ السلام کسی مکتب میں بغرض تعلیم داخل کرانے کے لئے لے گئیں اور حضرت عیسیٰؑ استاد کے روبرو بیٹھے تو استاد نے حضرت عیسیٰؑ کی بسم اللہ کراتے ہوئے کہا کہ بیٹا کہو الف۔ حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ الف جب کہوں گا جب تم یہ بتاؤ کہ الف کے معانی کیا ہیں۔ استاد نے کہا کہ الف صرف ایک حرف ہے اس کے کوئی معنیٰ نہیں ہیں۔ یہ حرف جب دوسرے حروف سے مرکب ہوگا تب کوئی جملہ بنے گا اور اس جملے کے کچھ معانی ہوں گے۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا۔ جس حرف کے کچھ بھی معانی نہ ہوں اس کو پڑھنے پڑھانے سے کیا فائدہ۔ حضرت عیسیٰؑ کی عمر اس وقت تین چار سال تھی۔ ان کی یہ بے باکی اور جرأت دیکھ کر مکتب کا استاد مبہوت ہوگیا۔ پھر حضرت عیسیٰؑ بولے محترم الف کے کچھ نہ کچھ معانی ضرور ہیں لیکن وہ آپ کو معلوم نہیں ہیں۔ استاد نے کہا برخوردار آپ ہی بتادیں کہ الف کے معانی کیا ہیں؟ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا۔ ایسے نہیں بتاؤں گا جب بتاؤں گا جب تم ادھر شاگردوں کی صف میں آکر بیٹھو اور مجھے مسند استاد پر بٹھاؤ۔ مکتب کا استاد لاجواب ہو کر طالب علموں کے درمیان آکر بیٹھ گیا اور حضرت عیسیٰؑ اس کی جگہ چلے گئے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے الف پر فصیح وبلیغ گفتگو فرمائی اور بتایا کہ الف حق تعالیٰ کی وحدانیت کی علامت ہے اور یہ حرف مختلف انداز سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی بے نیازی کو ثابت کرتا ہے۔ اس واقعہ میں یہ حکمت پوشیدہ تھی کہ انبیاء کا کوئی استاد نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء اپنی قوم میں سب سے عظیم ہوتے ہیں۔ اگر ان کا کوئی استاد ہوتا تو پھر اس کا مقام نبی سے بڑھ جاتا۔ جو نظام قدرت میں ایک عجیب سی بات ہوتی اس لئے تمام انبیاء کو اُمّی رکھ کر علم لدنی کی دولتوں سے سرفراز کیا جاتا رہا تاکہ وہ کسی استاد کا احترام کرنے پر اور استاد کے سامنے سرتسلیم خم کرنے پر جو ایک طالب علم کے لئے ضروری ہے مجبور نہ ہوں۔ اگر حضرت عیسیٰؑ استاد کے سامنے بیٹھ کر الف کہہ لیتے تو استاد جس طرح دوسرے طالب علموں کا استاد تھا حضرت عیسیٰؑ کا بھی استاد بن جاتا اور یہ

بات خالق کائنات کو پسند نہ تھی اس لئے ایک غیبی قوت نے حضرت عیسیٰ کو الف کہنے سے باز رکھا اور اس کے بعد حضرت عیسیٰ نے جو فصیح و بلیغ تقریر کی وہ بھی غیبی قوت ہی کا نتیجہ تھی۔ بہرکیف اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حروف اور ابجدوں کا سلسلہ پہلے ہی سے چل رہا ہے اس کے سلسلوں کو صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے دور کی محنت اور کوشش سمجھنا غلطی ہے۔ البتہ قرآن حکیم کے حروف سے یہ بات ثابت ہے کہ ابجد قمری کا سلسلہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود سے شروع ہوگیا تھا۔ اس سے پہلے کی ابجدوں میں پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، جیسے حروف بھی موجود تھے لیکن یہ حروف ابجد قمری میں موجود نہیں تھے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں جو حروف پر مشتمل ہے۔ اس میں کسی بھی آیت میں پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، موجود نہیں ہیں۔

اسی طرح ابجد شمسی میں بھی مذکورہ حروف موجود نہیں ہیں۔ حالانکہ ابجد شمسی ابجد قمری سے بالکل مختلف ہے۔ ابجد قمری کی رو سے غین کے اعداد ایک ہزار ہوتے ہیں جب کہ ابجد شمسی کی رو سے غین کے اعداد صرف سو ہوتے ہیں۔ روحانی عملیات میں ابجد قمری زیادہ مستعمل ہے اور نقوش وغیرہ میں بھی ابجد قمری ہی کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ماہرین فن نے فن حروف کی کتابوں میں ۱۲۸ ابجدوں کا ذکر کیا ہے۔ دراصل بھی ابجدیں چاند کی ۲۸ منزلوں سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ سب کی سب ۲۸ حروف ہی پر مشتمل ہیں۔ اس موضوع پر علامہ ابن خلدونؒ جیسے مؤرخین نے بھی روشنی ڈالی ہے۔ کچھ اور مؤرخین نے بھی اعداد اور حروف کا ذکر کرتے ہوئے ۲۸ ابجدوں پر کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کسی نے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کی شروعات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک سے ہوئی کسی نے کہا ہے کہ عہد صحابہ سے ان کی شروعات ہوئی۔ کسی نے ان کا سہرا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سر باندھا ہے اور کسی نے اس کی شروعات کے لئے حضرت جعفرؓ کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ جب یہ دنیا بنی تو انسان نے بات کرنا اور اپنی بات دوسروں کو سمجھانے کی طرح ڈالی ہے اور جب سے نطق انسان کا سلسلہ شروع ہوا تب ہی سے حروف بنے اور زبانوں پر آئے اور جب سے لکھنے لکھانے کا سلسلہ شروع ہوا اور حق تعالیٰ نے قلم اور کاغذ کو پیدا کیا تب سے ۲۸ حروف انسان کے نوک قلم پر اور نوک زبان پر آئے۔ ترتیب کا انداز بدلتا رہا۔ اصطلاحیں بھی بدلتی رہیں۔ لیکن حروف و اعداد کی تحقیق صدیوں پہلے ہو چکی تھی البتہ ان حروف کی گہرائیوں کا اندازہ اس وقت ہوا جب بعض اصحاب رسولؐ نے علم جفر کی بنیاد رکھی۔

ستمبر ۲۰۰۲ء کے شمارے میں غالباً کتابت کی غلطی رہ گئی ہوگی۔ جس پر ہم شرمندہ ہیں اور اپنے سبھی قارئین کو معذرت چاہتے ہیں۔ سورۂ نمل کی صحیح آیت یہ ہے۔ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

ذوالکتابت والے نقوش آتشی چال پر مشتمل ہوتے ہیں اور انہیں اس چال کے علاوہ کسی اور چال سے بھرنا درست نہیں ہوتا۔ مثلاً سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ کا نقش اس طرح بھریں گے۔

۷۸۶

سلام	قولا	من	رب رحیم
۹۱	۴۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۴۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۴۵۷	۸۹

دیکھ لیجئے اس نقش کا ٹوٹل ہر لائن میں ۸۱۸ ہوگا اور سلام قولا من رب رحیم کے اعداد ۸۱۸ ہیں۔ اگر ہم اس نقش کو کسی اور چال سے پُر کریں گے تو آیت کے جملے ایک ساتھ نہیں لکھے جاسکیں گے۔ اس لئے ماہرین فن نے نقش ذوالکتابت کو ہمیشہ آتشی چال سے لکھا ہے۔ نقوش میں چال کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جب نقش الٹ پلٹ لکھا جائے گا وہ تاثیر سے محروم ہوگا۔ نقش کوئی بھی ہو اس کو صحیح چال سے مرتب کرنا چاہئے۔ جو لوگ نقوش لکھتے وقت چالوں کو اہمیت نہیں دیتے وہ فنی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں ان کی نقل اور تقلید کرنا فن عملیات کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی کرنے کے مترادف ہے۔

دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کو پہنچا کر استخارہ اس طرح کریں۔ تین مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر تین مرتبہ سورۂ کوثر مع بسم اللہ پڑھیں۔ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ تین سو مرتبہ پڑھیں پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس دوران اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں اور کسی سے بات کئے بغیر پاک صاف بستر پر سو جائیں۔

استخارہ کا وہ طریقہ جس میں ایک سو ایک مرتبہ ''یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ'' پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے ہم اس سے متفق نہیں ہیں۔ ان میں جیتے جاگتے جو معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ اگر چہ ان کو بھی بشرطیکہ ان میں کوئی خلاف شرع بات نہ ہو رہنمائی کہا جاسکتا ہے اور ایسے تجربات کی مخالفت کرنا ضروری بھی نہیں ہے لیکن اس طرح سے جو کچھ بھی معلومات

حاصل ہوتی ہیں ان پر استخارہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ استخارہ درحقیقت اللہ سے مشورہ کرنے کا نام ہے اور اس کا مسنون طریقہ یہی ہے کہ بندہ متعلقہ دعائیں اور وظائف پڑھ کر سو جائے۔

طلسماتی دنیا کے اسی شمارے میں جو مفید اور مؤثر استخاروں پر مشتمل ہے، استخارے کے طریقے اور اس کے آداب درج کئے جارہے ہیں۔ نیز اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ بندہ کس طرح یہ بات سمجھے کہ اللہ کی طرف سے جواب ہاں میں ہے یا نہیں میں ہے۔ اس شمارے کو غور وفکر کے ساتھ پڑھیں۔ انشاءاللہ اس شمارے کے مشمولات آپ کے استخارے کے بارے میں صحیح رہنمائی کریں گے اور آپ کی بے شمار الجھنوں کو رفع کردینگے، یہ شمارہ خود یہ ثابت کردے گا کہ آج کل استخارے کے جو طریقے شور وغل کے ساتھ رائج ہیں وہ کتنے صحیح ہیں اور کتنے غلط۔

عامل بننے کی خواہش

سوال از: انیس احمد ———— بنگلور

دیگر عرض خدمت اقدس اینکہ میں انیس احمد اللہ کے فضل وکرم سے حافظ قرآن ہوں اور چند سالہ مولوی کورس بھی کیا ہوں۔ اللہ کی مہربانی سے دین کی خدمت کررہا ہوں۔ بچوں کو دینی تعلیم دیتا ہوں اور ایک مسجد میں خطیب کی حیثیت سے ہوں۔ آپ جناب والا ہی کے شاگردوں میں حضرت مولانا الیاس صاحب خطیب وامام مسجد جعفر بنگلور سے رابطہ کیا اور ان سے میں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میں عامل بننا چاہتا ہوں تو مولانا نے کہا میرے استاد محترم حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب سے خط وکتابت کے ذریعہ سے رابطہ رکھیں۔ انشاءاللہ حسن الہاشمی صاحب آپ کی رہنمائی فرمائیں گے۔ آپ جناب والا سے ادباً گزارش ہے کہ آپ میری رہنمائی فرمائیں۔ بات تو ظاہر ہے کہ میں ناچیز عامل بننے کی خواہش رکھتا ہوں۔ عملیات سیکھ کر خدمت خلق کرنا چاہتا ہوں، آپ دعا فرمائیں مجھے للّٰہیت اخلاص عطا فرمائے۔ انشاءاللہ جدوجہد اور کوشش کروں گا، آپ جو جو عمل بتائیں گے وہ کروں گا اور پوری ایمانداری کے ساتھ آپ کی شاگردی میں آنا چاہتا ہوں۔

جواب

عامل بننے کی خواہش ایک اچھی خواہش ہے۔ ہم آپ کی اس خواہش کی قدر کرتے ہیں۔ یہ بات دیانت کے قبیل سے ہے کہ آپ نے اپنی خواہش کا اظہار خطیب وامام مولانا الیاس صاحب سے کیا اور انہوں نے آپ کو ایک مفید مشورہ دیا کہ اس لائن کی مہارت حاصل کرنے کے لئے حسن الہاشمی سے رابطہ قائم کریں۔ ضروری نہیں کہ آپ اس لائن کی باقاعدہ تعلیم مولانا الیاس کے مشورے کے مطابق ہم سے ہی حاصل کریں آپ اپنے ذوق اپنے قلبی رجحانات اور اپنے مزاج کے مطابق اپنا کوئی استاد ڈھونڈ سکتے ہیں لیکن ہاں یہ ضروری ہے کہ اپنی خواہش اور ذوق کی تکمیل کے لئے آپ کو باقاعدہ کسی استاد سے شاگردی کا ناطہ جوڑنا ہوگا تب ہی آپ کی خواہش کی تکمیل ہوسکے گی۔

روحانی عملیات کی لائن ایک مقدس پاکیزہ اور ہمہ گیر قسم کی لائن ہے اس میں کچھ آسانیاں بھی ہیں اور کچھ مشکلات بھی ہیں۔ اس لائن کا سفر کرتے ہوئے انسان کو ریاضتوں کا اہتمام بھی کرنا پڑتا ہے اور پرہیز وغیرہ کا بھی۔ اس کے بغیر اس لائن کی ابجد سے بھی واقفیت نہیں ہوتی۔ لیکن آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس لائن میں آج کل ہزاروں چغد اور لال بجھکڑ قسم کے انسان دھونی رچائے بیٹھے ہیں اور دن کی روشنی میں انتہائی اطمینان کے ساتھ اللہ کے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ ان نام نہاد عاملین کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ یہ نقش لکھنا تو درکنار یہ اپنا اور اپنی بیوی کا نام بھی صحیح املا کے ساتھ نہیں لکھ سکتے۔ ایسے عاملین کو قرآن حکیم کی ایک آیت بھی صحیح تلفظ کے ساتھ یاد نہیں ہے۔ لیکن یہ لوگ محض اپنے الٹے سیدھے حلئے، رعب دار قسم کے وضع قطع اور لفاظی ولسانی نیز ناجائز پروپیگنڈے کی بنیاد پر اپنی دکانیں چلارہے ہیں اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنا الو سیدھا کررہے ہیں۔ اسی لئے عملیات کی لائن پوری طرح بدنام ہوکر رہ گئی ہے اور شریف لوگ عاملین کے ذکر اور تصور سے وحشت محسوس کرتے ہیں اور روحانی عملیات سے بدظن ہوتے جارہے ہیں۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں آپ جیسے لوگوں کا یہ خواہش کرنا کہ ہم بھی خدمت خلق کرنے کی غرض سے باقاعدہ روحانی عملیات تعلیم حاصل کریں اور پوری ایمانداری اور باقاعدگی کے ساتھ عملیات کے اصول وضوابط کو سمجھیں اور اس لائن کی ریاضتوں کا حق پہچان کر کسی استاد کی نگرانی میں اپنے ذوق کی تکمیل کریں۔ ایک قابل قدر بات ہے۔ لیکن محترم یہ بات یاد رکھیں کہ روحانی عملیات کی لائن سوجی کا حلوہ نہیں ہے کہ حلق میں رکھو اور بغیر چبائے سٹک لو۔ اگر آپ نے اس لائن میں قدم رکھنے کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو کمر کس لیں۔ اولاً پانچوں وقت کی نماز کی عادت ڈالیں اور ہر نماز کے بعد کسی نہ کسی وظیفے کا ورد کریں اور خلوت میں بیٹھ کر حق تعالیٰ کی عظمت وبڑائی وحدانیت ویکتائی پر گھنٹوں غور وفکر کریں۔ اللہ کی عبادت کرنے کے

ساتھ مخلوق سے محبت کریں اور دوسروں کے درد اور کرب کو اپنے دل میں محسوس کریں۔ دوسروں کے کام آنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں اور مسلکی تعصب سے جو خدمت خلق میں ہمیشہ حارج ہوتا ہے خود کو دور رکھیں، مسلک کے جھگڑے نسل پرستی کی باتیں اور علاقائی تعصب ہمیں نہ بندوں تک پہنچنے دیتے ہیں نہ اللہ تک۔ اسلئے ان سب کو گناہ کبیرہ سمجھ کران سے باز آجائیں اور فیصلہ کریں کہ آپ کو اللہ کے ہر بندے کی خدمت کرنی ہے خواہ وہ آپ کا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ جب آپ اس طرح کی اچھی اور صاف ستھری سوچ وفکر کے ساتھ اس میدان میں قدم رکھیں گے تو اللہ کی مدد شامل حال ہوگی اور آپ کا سفر جو اگرچہ طویل ترین سفر ہے جلد پورا ہوجائے گا اور وقت میں خیر و برکت ہوگی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ عملیات کا پہلا سبق پڑھتے ہی قلم کاغذ اٹھا کر تعویذ وہی لکھتے ہیں جو خود غرض ہوتے ہیں۔ عقل کے اعتبار سے کورے اور علم کے اعتبار سے محروم ہوتے ہیں۔ آپ ایسے لوگوں کی غلطی دہرانے کی کوشش نہ کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ عامل نہیں چوں چوں کا مربہ بن کر رہ جائیں گے۔ جہاں تک پیسہ کمانے کا تعلق ہے تو پیسہ قسمت سے ملتا ہے۔ آپ ایک حرف بھی نہ پڑھیں تب بھی اگر آپ کی قسمت میں پیسہ ہے تو آپ پیسہ وصول کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے لیکن عزت، عظمت اور ناموری کی دولتوں سے آپ محروم رہیں گے۔ پیسہ چور اچکے بھی حاصل کرلیتے ہیں اور اجہل ترین قسم کے لوگ بھی۔ پیسہ کمانا کوئی قابل تعریف بات نہیں ہے پیسے وہ عامل آج کل زیادہ کمارہے ہیں جو الف کے نام بے نہیں جانتے اگر آپ کا مقصد صرف پیسہ کمانا ہے تو پھر تعلیم و تربیت کے جھنجھٹ میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ دوچار کتابیں خرید لیں اور کسی بھی چھت کے نیچے پگڑی باندھ کر بیٹھ جائیں اور کچھ اگربتیاں جلا کر دھواں چاروں طرف پھیلادیں لوگ آپ کو پہنچا ہوا انسان سمجھ کر آپ کے سامنے دوزانو ہوکر بیٹھ جائیں گے اور کاروبار شروع ہوجائے گا۔ اور اگر آپ کو واقعتاً عامل ہی بننا ہے تو سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ کسی استاد سے رجوع کریں۔ کسی ایسے عامل سے رابطہ پیدا کریں جو اس فن کی باریکیوں سے واقف ہو جو آپ کو آپ کی منزل تک پہنچانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اگر آپ اپنی طلب میں سنجیدہ ہوئے تو ایک دن انشاء اللہ کامیابی سے ضرور ہمکنار ہوں گے۔

یاد رکھیں کہ اس لائن میں سیکھنا پھر عقائد کی حفاظت کے ساتھ خدمت کے میدان میں قدم رکھنا، اسی میں آپ کی اور ملت کی بھلائی ہے۔

لاپرواہی کی باتیں

سوال از: دانش اندوری ــــــــــــ دہلی

میرا ہندوستان کے عامل وکامل بزرگوں کو نہایت مؤدبانہ سلام قبول ہو۔ عاجزانہ گزارش ہے کہ مجھ پر ۱۹ سال سے گندے جنات روز جادو کرتے ہیں، جسم پر بوجھ دیتے ہیں، سوئیاں چبھوتے ہیں۔ میں درود شریف، آیت الکرسی، چاروں قل پڑھ پڑھ کر ہار گیا ہوں۔ خدا کے لئے مجھے بلائیں اور میرا پیچھا چھڑائیں۔

جواب

یہ بات آپ کو کس نے بتائی کہ جنات آپ پر جادو کراتے ہیں اور مختلف انداز سے آپ کو ستارہے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ اس طرح کے اثرات کا ۱۹ سال سے شکار ہیں اور اب تک آپ نے شاید سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ کسی عامل سے علاج نہیں کرایا ہے۔ سر کا درد اور پیٹ کا درد ایک معمولی سی بیماری ہوتی ہے لیکن اس معمولی سی بیماری سے بھی غفلت برتی جائے تو یہ بھی ایک دن کسی انسان کو بہت زیادہ پریشان کرسکتی ہے۔ اوپری اثرات تو ٹی بی اور ہارٹ اٹیک جیسے امراض ہوتے ہیں ان سے غفلت برتنا اور انکا علاج نہ کرانا عاقبت نااندیشی کی بات ہے۔

اس خط میں بھی آپ نے یہ لکھا ہے کہ ہم آپکو بلائیں اور ان کے اثرات سے آپ کا پیچھا چھڑائیں۔ گویا کہ آپ جب ہی ہمارے پاس آئیں گے جب ہم آپ کو باقاعدہ دیوبند آنے کی دعوت دیں۔ عزیزم ہمارے دعوت نامے کا انتظار نہ کریں اگر آپ اپنی ذات کے ساتھ انصاف کرنا چاہتے ہیں اور اللہ کی عطا کردہ زندگی کی قدر کرنا چاہتے ہیں تو پہلی فرصت میں کسی بھی بدھ کو دیوبند آکر ہم سے مل لیں۔

اس طرح کے اثرات میں جو غیر معمولی ہوں خود پڑھنے سے فائدہ نہیں ہوگا۔ ان اثرات سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ کو باقاعدگی کے ساتھ کئی ماہ تک تعویذ باندھنے اور پینے پڑیں گے تب اللہ کے فضل وکرم سے آپ کی تندرستی بحال ہوگی۔ اگر دیوبند آنا مشکل ہو تو دہلی ہی میں کسی اچھے عامل کو دکھائیں اور اس کی ہدایات پر عمل کریں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو صرف وہم ہو لیکن اگر یہ واقعتاً اوپری اور آسیبی اثرات ہیں تو آپ کی جانی اور مالی صحت کے لئے خطرے کی گھنٹی ہیں ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی عامل سے روحانی علاج کرانا

آپ کیلئے ضروری ہے۔ یوں اگر آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں گے اور اس بات کا انتظار کریں گے کہ آپ کو خود ہی بلائیں تب ہی آپ علاج کا ارادہ کریں، شاید بہت بڑی بھول ہے، اتنے کوئی عامل آپ کو مدعو کرے گا اتنے تو چڑیاں آپ کا سارا کھیت چگ جائیں گی۔

ذاتی باتیں

سوال از: بشیر احمد بٹ ——— کشمیر

آپ کی صحت وعافیت کے لئے ہم دعا کرر ہے ہیں۔ حضرت میں نے اپنے خط کا جواب اگست کے شمارے میں پایا۔ میں بے حد خوش ہوا، مگر ساتھ ہی میں نے اپنے جواب کو دیکھ کر ایک سوال کا جواب نہ مل سکا جس کا میں خود شرمندہ ہوں۔ کیونکہ میں نے کم سے کم ۱۵ خطوط تقریباً ۴ سالوں میں روانہ کیے۔ (مجھے اللہ کا وہ فرمان یاد آیا کہ جس کو میں دوں گا اس کو کوئی نہیں لے گا اور جس کو میں نہیں دوں گا اس کو کوئی نہیں دے گا) اس لئے میں نے سوچا کہ اللہ نے میرے تین سوالوں کا جواب حضرت کے دست اقدس سے دیا۔ وہ کافی ہے۔ اس خط کے جواب کے لئے آپ حضرت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ حضرت کو عمر دراز عطا فرمائیں تاکہ مصیبت زدہ لوگوں کا اس دنیا میں شاید آپ کے سوا کوئی ہمدرد نہیں ہے۔

حضرت میرا سوال یہ ہے کہ میرا نام بشیر احمد، والد کا نام غلام محمد، والدہ کا نام راجہ بیگم، میری تاریخ پیدائش اسکول کے مطابق ۱۹۶۷ء-۴-۱، میرا لکی نمبر، میرا اعدد، میرا کون سا دن اچھا ہے اور میرا برج، میرا مفرد عدد کیا ہے اور میرے لئے ایک نگینہ روانہ کریں جس کا میں ہدیہ بذریعہ ڈاک روانہ کردوں گا اور آخر میں جو موم بتی آپ حضرت نے بنائی میں اس کا ایجنٹ بننا چاہتا ہوں اور ایک کتاب جس کا نام سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت روانہ کردیں وہ آپ کی مہربانی ہوگی۔

اور آخری گزارش یہ ہے کہ میں طلسماتی دنیا رسالہ کو بذریعہ ڈاک سالانہ زرتعاون کرانا چاہتا ہوں۔ مہربانی کر کے اس کا فارم روانہ کریں۔ میں نے یہ رسالہ تقریباً اپنے ۲۰ دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے رہا ہوں وہ بھی اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔

آخر میں یہ بات نوکری کے لئے کوئی تعویذ اور عمل عطا فرمائیں جس سے میں دنیوی زندگی گزارنے اور اپنے بال بچے پالنے کے قابل بن سکوں۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا کو رب العالمین نے قابل رشک قسم کی مقبولیت عطا کی ہے۔ ہر طبقے اور ہر مسلک کے لوگ اس رسالے کو پڑھتے ہیں اور اسے پسند کرتے ہیں۔ اسی لئے ہر ماہ ہمارے دفتر میں ڈاک کے انبار لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ دنیا مسائل اور مصائب سے گھری ہوئی ہے اس دنیا کا ہر باشندہ کسی نہ کسی غم اور ابتلاء کا شکار ہے۔ اسی لئے اس دنیا کو "دار المحن" کہتے ہیں یعنی غموں اور دکھوں کا ٹھکانہ اور جب اس دنیا کا ہر شخص کسی نہ کسی دکھڑے کا شکار ہے تو وہ اپنے غم اور دکھ اور اپنے مسائل ومصائب کیلئے کسی نہ کسی سے تو رجوع کرے گا ہی۔ چنانچہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی مقبولیت کی وجہ سے اور رب العالمین کے فضل وکرم کی وجہ سے ہزاروں لوگ ہمیں اس قابل سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے رجوع کریں اور ہمارے سامنے اپنے مسائل رکھ کر ان کا حل چاہیں۔ دن بدن ڈاک کا سلسلہ بڑھتا چلا جارہا ہے اس لئے جواب دینے میں تاخیر ہوتی ہے۔ اکثر خطوں کے جواب تو ڈاک ہی سے دیئے جاتے ہیں چند خطوط کے جوابات روحانی ڈاک کالم میں چھپنے کی نوبت آتی ہے۔ سوال بھیجنے والے مختلف ذہنیت کے لوگ ہوتے ہیں۔ کچھ جواب نہ ملنے پر جھلاتے ہیں کچھ اول فول بکنے لگتے ہیں، کچھ بہت ہی معصومیت کے ساتھ گلہ کرتے ہیں، کچھ لوگ کوسنا ہی شروع کردیتے ہیں۔ کچھ خط نہ بھیجنے کی قسمیں کھالیتے ہیں اور کچھ صبر کرلیتے ہیں۔ ہمیں اپنے تمام قارئین پر پیار آتا ہے اور ہم ان کی تمام اداؤں کا احترام کرتے ہیں۔ کیونکہ ایڈیٹر کا فرض ہے کہ وہ اپنے سب قارئین کی عزت کرے اور ان کے نخرے اٹھائے۔ آپ کے خط کے جواب میں مجبوراً تاخیر ہوئی جس کا ہمیں احساس ہے۔ آپ کے جس سوال کا جواب نہیں دیا جاسکا تھا وہ اب حاضر ہے اس سے استفادہ کریں اور ہماری کوتاہیوں کو نظر انداز کریں۔

آپ کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۱۶، اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۵۶۵ ہیں۔ جن حضرات کا مفرد عدد ۷ ہوتا ہے ان کے لئے انگریزی ماہ کی ۷، ۱۶، اور ۲۵ تاریخیں مبارک ہوتی ہیں۔ آپ کے لئے بھی یہ تاریخیں اہمیت کی حامل ہیں۔ اپنے اہم کاموں کیلئے ان تاریخوں کو اہمیت دیں۔ آپ کے غیر مبارک اعداد یہ ہیں۔ ۱، ۹۔ آپ کو زندگی میں ۲ اور ۶ عدد سے مناسب تعاون ملے گا۔ آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔

اگر آپ کی تاریخ پیدائش درست ہے تو آپ کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے۔ آپ کے لئے ۲۳ / مارچ سے ۲۲ / اپریل کے درمیان کا زمانہ خصوصیت کا حامل ہے۔ اپنے اہم کاموں کو اگر آپ اس عرصے میں انجام

دیں گے تو کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے۔ آپ کو ہیرا، یاقوت اور پکھراج اللہ کے فضل سے راس آئیں گے۔ سرخ گلابی اور عنابی رنگ آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوگا۔

آپ کو جو پتھر راس آئیں گے، وہ قیمتی ہیں۔ بہتر ہوگا کہ آپ یہ پتھر مقامی طور پر کسی سے خریدیں۔

آئندہ کے لئے یہ بات نوٹ کرلیں کہ کتابوں کا آرڈر یا رسالہ جاری کرنے کی بات یا کسی بھی چیز کی طلب کیلئے الگ سے منیجر کو خط لکھیں۔ روحانی مسائل کا حل تلاش کرتے ہوئے اس طرح کی باتوں سے گریز کریں۔

موم بتی کی ایجنسی کی شرائط یہ ہیں کہ آپ کا آرڈر کم سے کم پانچ سو موم بتیوں کا ہونا چاہئے، اس پر معقول کمیشن ادارے کی طرف سے دیا جائے گا۔ رقم کا پیشگی موصول ہوجانا ضروری ہے۔ اسی طرح آپ کسی کتاب کا آرڈر دیں تو پیشگی رقم مع ڈاک خرچ منی آرڈر کریں۔

طلسماتی دنیا کا سالانہ زر تعاون ۲۴۰ روپے ہے۔ یہ رقم بھی منی آرڈر کردیں جب بھی رسالہ جاری کرانا ہو۔ آپ اپنے حلقہ احباب میں طلسماتی دنیا کو پھیلا رہے ہیں یہ ایک اچھی کوشش ہے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور ان دوستوں کو بھی آپ کا شکر گزار ہونا چاہئے جن کو آپ ایک اچھے اور قابل اعتبار رسالہ سے روشناس کرا رہے ہیں۔ آج کے دور میں جب کہ فحش قسم کا لٹریچر انسان کو گناہوں کی دعوت دے رہا ہے اور فطرتاً انسان گندے اور عریاں رسائل کی طرف لپک رہا ہے اس وقت اس طرح کے رسائل کی پیش کش اور ان کی اشاعت جو دین اسلام کی کھلی یا خاموش تبلیغ کر رہے ہیں ایک اہم کارنامہ ہے۔ اللہ آپ کو اس کا اجر عطا کرے گا۔

ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین قدم قدم پر آپ کی مدد کرے اور آپ کو تمام مسائل سے نجات دے۔

ملازمت، حصول روزگار اور خیر و برکت کے لئے "یَاسَلَامُ یَارَزَّاقُ یَاوَاسِعُ" کی ایک تسبیح صبح اور ایک تسبیح شام کو پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں اور ہر فرض نماز کے بعد ۳ مرتبہ سورۂ الم نشرح ضرور پڑھا کریں۔ ہمیشہ پاک صاف رہنے کی کوشش کریں۔ ناپاک اور گندگی رزق کے دروازے بند کردیتی ہے۔ خود بھی آپ صاف ستھرے رہیں اور اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھیں اور یقین کرلیں کہ اللہ اپنے ان بندوں کو پسند کرتا ہے جو ظاہری طور پر بھی پاک صاف رہنے کے عادی ہوں اور جو باطنی طور پر بھی خود کو پاک صاف رکھتے ہوں یعنی جن کی نیت اور خیالات صاف ستھرے ہوں۔ امید ہے کہ آپ ان ضروری مشوروں پر دھیان دیں گے۔

اچھے عاملین کے پھیل جانے کی آرزو

سوال از: صادق علی ———— حیدرآباد

آپ کی صحت، تندرستی اور طویل عمر کی دلی تمنا کے ساتھ عرض ہے کہ دنیا آباد ہونے سے لے کر آج تک اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں بُرے لوگوں کے ساتھ ساتھ اچھے لوگوں کو بھی پیدا کرتا ہے جو بروں کی برائی سے لوگوں کو خبردار کرتے ہیں اور بروں کے شر سے بھلے معصوم لوگوں کو بچاتے بھی ہیں۔

ہمارے اس دور میں پورے ہندوستان میں جگہ جگہ کیا ریاستیں، کیا شہر، کیا گاؤں کھیڑے گھر گھر نا خلف، کم عقل، کم ظرف، بے ہودہ، بداخلاق، جاہل اور بے ادب چھچھورے چھوکرے، سفلی عمل سیکھ کر گندگی کا جال بچھائے ہوئے ہیں۔ یہ سب سے پہلے آس پڑوس کی کنواری بچیوں بلکہ شادی شدہ عورتوں پر بھی سفلی علم کے ذریعہ ذہنی طور سے اپنا تابع کر کے عورت کی پاکدامنی کو داغدار کردیتے ہیں۔ ان کا دلچسپ مشغلہ یہی ہوتا ہے کہ جس نے بھی ان کے سامنے کچھ بڑے بول بولے یا ان کی حرکتوں پر انہیں کچھ صلواتیں سنائیں ہیں تو یہ انہیں اپنے سفلی عمل کے ذریعہ بے بس کر کے اچھی طرح پیٹ ڈالتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے ذلیل کر کے رکھ دیتے ہیں کہ وہ پھر کبھی ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھنے کی ہمت نہیں کرتا۔ یہ چھوکرے اپنے ہی جیسے لوگوں سے یہ علم سیکھتے ہیں اور اپنی ہی جیسی خصلت کی برادری کو علم سکھا دیتے ہیں۔ اس طرح یہ سفلی ذہنیت اور علم تیسرے درجے کے لوگوں میں دن دوگنا رات چوگنا پھیلتا جا رہا ہے اس طرح اشراف کا خصوصی طور سے عورت ذات کا اپنی عزت اور شرافت کا بچائے رکھنا محال ہو چکا ہے۔

میں خود ان سفلی سپولیوں سے زک اٹھا چکا ہوں کہ عمر بھر دل پر پڑا زخم مندمل ہونے والا نہیں۔ ایک میری بڑی بہن کا نواسہ جو رشتہ میں میرا بھی نواسہ ہی ہوتا ہے۔ دوسرا منجھلی بہن کا داماد جو رشتہ میں میرا بھی داماد ہی ہوتا ہے۔ یہ دونوں سپولئے مجھے مجبور و بے بس کر کے میرے دل و دماغ پر چوٹ لگا چکے ہیں کہ تا زندگی اس کا مداوا نہیں ہوسکتا۔ جب کہ ہر طرف اشرافوں کی شرافت کی دھجیاں بکھر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو روحانی مرکز کے ذریعہ ہم لوگوں کے درد کا درماں بنا کر بھیجا ہے۔ آپ روحانی مرکز

کے ذریعہ سارے ہندوستان میں اپنے شاگردوں کو پھیلا دیجئے کہ یہ لوگ ان سفلی سپولیوں کے ناپاک علم کو سلب کر کے انہیں ناکارہ بنادیں اور ایسی سزائیں دیں کہ یہ سپولئے پھر کبھی شریفوں کی عزت سے کھیلنے کی جرأت نہ کرسکیں۔ ویسے آپ طلسماتی دنیا کے ذریعہ رحمانی عملیات سکھانے کی کوشش کررہے ہیں مگر میرا جہاں تک خیال ہے آدمی صرف کتابیں پڑھ کر عامل نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ استاد کے سامنے عملی طور سے نہ سیکھے! اللہ میری دلی تمنائیں آپ کے ذریعہ پوری کرے۔ آمین۔

جواب

آپ نے طلسماتی دنیا کی روحانی جدوجہد اور ہاشمی روحانی مرکز کی روحانی خدمات کا جس عقیدت واحترام کے ساتھ ذکر کیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں اور آپ کے اور آپ جیسے ان تمام قارئین کے ہم شکر گزار ہیں جو طلسماتی دنیا اور ہاشمی روحانی مرکز کی کوششوں کو سراہتے ہیں اور ان کی روحانی اور تبلیغی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے مفید مشوروں سے ہمیں نوازتے رہتے ہیں۔ قارئین کے توصیفی خطوط سے نہ صرف یہ کہ ہماری حوصلہ افزائی ہوتی ہے بلکہ ہمارے اندر خدمت خلق کرنے کی ایک نئی تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ ہمارا روحانی سفر جنوری ۱۹۹۴ء سے شروع ہوا تھا۔ جس وقت ہم نے اس روحانی کام کا بیڑہ اٹھایا تھا وہ بہت مایوس کن وقت تھا ہمیں یاد ہے کہ بعض دوستوں نے اس وقت ہمارا مذاق اڑایا تھا، ان کا دعویٰ تھا کہ روحانی مضامین پر مشتمل رسالے زیادہ دنوں تک نہیں چل سکتے اور کوئی بھی شخص اس موضوع پر زیادہ عرصے تک نہیں لکھ سکتا۔ کچھ دوستوں کا کہنا یہ تھا کہ روحانی عملیات کی لائن حد سے زیادہ بدنام ہوچکی ہے۔ اس لئے اس لائن میں قدم رکھنا خود کو جوکھم میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ اس وقت ہمارا سامنا ایک ایسی جماعت سے بھی تھا جو توحید وسنت کے نام پر تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتی تھی عملیات کے خلاف تبرے بازی کرتی تھی اور روحانی عملیات کو شرک سے تعبیر کرتی تھی۔ جب ہم نے طلسماتی دنیا کا آغاز کیا اس وقت ہر طرف جہالت کا دور دورہ تھا، ہر طرف ضلالت اور گمراہی کے اندھیرے بکھرے ہوئے تھے گلی کوچوں میں سادھو ٹائپ لوگ دھونی رچائے بیٹھے ہوئے تھے اور دن دہاڑے لوٹ مار میں مصروف تھے۔ کچھ لوگ اپنی نیت اور کردار کے اعتبار سے صاف ستھرے تھے یہ لوگ بھی روحانی خدمت میں مصروف تھے لیکن ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ روحانی عملیات کو ابجد سے بھی واقف نہیں تھے۔ یہ لوگ چند کتابوں کی مدد سے تعویذ گنڈے کرتے تھے اور خود کو عامل باور کرا کر اللہ کے بندوں کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب تھے۔ یہ بھی ایک طرح کا فریب تھا۔ اس طرح کے حالات میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کی شروعات ہوئی، گویا کہ شدید اندھیروں میں اور جان لیوا قسم کی تباہ کن آندھیوں کی موجودگی میں ایک چراغ جلایا گیا، کون اس بات کی امید کرسکتا تھا کہ آندھیوں میں اور شدید ترین اندھیروں میں جلایا گیا یہ چراغ اپنا وجود باقی رکھ سکے گا اور اس کی روشنی تاریکیوں کا سینہ چیرتے ہوئے سارے عالم میں پھیل جائے گی۔ جہالت کے اندھیرے انتہائی بھیانک تھے اور مخالفتوں کی آندھیاں اس چراغ کو بجھانے پر کمربستہ تھیں لیکن رب العالمین کے فضل بیکراں نے اس چراغ کو زندہ رکھا اور اس کی روشنی کو دور دور تک پھیلانے کے وسائل پیدا کئے۔ چراغ کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ نہ صرف یہ کہ وہ خود روشنی دیتا ہے بلکہ اس سے دوسرے چراغ بھی روشن ہوجاتے ہیں اور پھر چراغوں کا سلسلہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔ طلسماتی دنیا نے نہ صرف یہ کہ اچھے عاملین پیدا کئے، روحانی عملیات کی روشنی کو گھر گھر پھیلایا بلکہ اس نے دوسرے لوگوں کو بھی اس طرح کے چراغ روشن کرنے کی توفیق بخشی۔ آج مسلم معاشرے میں جتنے بھی روحانی مشن کے رسالے شروع کئے گئے ہیں وہ سب طلسماتی دنیا کی روحانی جدوجہد کا مرہون منت ہیں۔ ناقدری کی بات چھوڑیں، قدردان لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت طلسماتی دنیا اور ہاشمی روحانی مرکز کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتی ہے اور اس ادارے کو علماء حق اور اولیاء امت کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نام نہاد عاملین نے اپنی بے کرداری اور دنیا پرستی سے روحانی عملیات کی کھلی توہین کی ہے اور اللہ کے بندوں کو دن کی روشنی میں دونوں ہاتھوں سے لوٹا ہے اور نہ صرف یہ کہ ان کی جیبیں خالی کرادی ہیں بلکہ ان کے عقائد اور ان کے ایمان کو بھی زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ آج بھی گلی گلی اور کوچے کوچے ایسے لوگ روحانی عملیات کے نام پر اللہ کے بندوں کا بے وقوف بنارہے ہیں جن کے پاس "حلیے" کے سوا کچھ ہے نہیں۔ یہ لوگ امت کی نادانی اور معصومیت کا فائدہ اٹھا کر انہیں جی بھر کر رگڑتے ہیں اور ناواقف لوگوں کو الو بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ جو اس دنیا میں کچھ بھی کرسکنے کا اہل نہیں ہے وہ اپنے گھر کے دروازے پر ایک بورڈ لگا کر تعویذ گنڈے شروع کردیتا ہے اور ایک دو لوگوں کا علاج کرکے خود کو تیس مار خاں سمجھنے لگتا ہے۔ ایک سے ایک بڑا اچھا اس لائن میں دندنا رہا ہے اور خود کو سرتاپا بے وقوف ہونے کے باوجود اللہ کے ہزاروں بندوں کو بے وقوف بنانے میں کامیاب ہے۔ ایسے ہی بے کردار، عیار ومکار اور

جاہل قسم کے عاملین کے خلاف ماہنامہ طلسماتی دنیا تھکا دینے والی جنگ لڑنے میں مصروف ہے۔ لیکن رب العالمین کا فضل وکرم یہ ہے کہ طلسماتی دنیا کی جدوجہد رنگ لارہی ہے۔ آہستہ آہستہ گمراہی اور جہالت کے اندھیرے چھٹ رہے ہیں اور رفتہ رفتہ اللہ کے بندوں کا شعور بیدار ہورہا ہے وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ اچھے اور برے عامل کی پہچان کیا ہے اور روحانی عملیات کی ابتدا اور انتہا کیسے کہتے ہیں۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب امت مسلمہ کا شعور پوری طرح پیدا ہوجائے گا اور کسی بھی اللہ کے بندے کو عملیات کے نام پر چکمہ دینا اتنا آسان نہیں رہے گا۔

آپ کی بات سوفی صد درست ہے کہ اس طرح کے لوگوں سے لڑنے کے لئے جن کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے ہمیں لاکھوں عامل ایسے پیدا کرنے پڑیں گے جو ان نام نہاد عاملین کا مقابلہ کرسکیں اور اللہ کے بندوں کی صحیح خدمات انجام دے سکیں۔ یقین کریں کہ ہاشمی روحانی مرکز کی جدوجہد جاری ہے اور بغیر شور مچائے بہت خاموش طریقے سے ہم روحانی مشن کے سلسلے کو دن بدن فروغ دے رہے ہیں اور اللہ کے فضل وکرم سے اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ اندھیرے اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں دور کرنے کے لئے ایک چراغ قطعاً نا کافی ہے۔ دعا کیجئے کہ ہاشمی روحانی مرکز کی باقاعدہ عمارت تعمیر ہوجائے اور روحانی کالج قائم کرنیکا ہمارا خواب شرمندہ تعبیر ہوجائے جو ہماری جدوجہد کا اہم مقصد ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دیوبند کی سرزمین پر جو بالیقین علم ومعرفت کا گہوارہ ہے ایک ایسا روحانی ادارہ قائم ہوجائے جہاں طلباء علم کو نہ صرف یہ کہ روحانی تربیت دی جاسکے بلکہ اللہ کے ان بندوں کی روحانی خدمت بھی کی جاسکے جو از راہ مجبوری جاہل عاملوں کا شکار ہوجاتے ہیں اور اپنا سب کچھ گنوا کر ان کی آنکھیں کھلتی ہیں۔

الحمدللہ۔ ہاشمی روحانی مرکز کے ذریعہ سیکھنے اور سکھانے کا سلسلہ بدستور جاری ہے ہزاروں علماء اس لائن کی بنیادی ریاضتیں ہماری رہنمائی میں انجام دے رہے ہیں اور بعض حضرات ہماری اجازت سے ملک کے مختلف مقامات پر اللہ کے بندوں کی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ آہستہ آہستہ ہم اس مشن کو مزید فروغ دیں گے اور اس سلسلے کو اور بھی زیادہ پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ہر سال ایک ہزار سے زائد عامل ہمارا مرکز تیار کرنے میں کامیاب ہوجائیگا اور جب صحیح قسم کے عاملین معاشرے میں پھیل جائیں گے، بدکردار اور فراڈی عاملین کو اپنا بوریہ بستر باندھنا پڑے گا۔

دعا کریں کہ رب العالمین جسم اور ایمان کی تندرستی اور سلامتی کے ساتھ ہمیں مزید جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے روحانی مشن کو سارے عالم میں پہنچنے، بکھرنے اور پھیلنے کے مواقعات عطا کرے۔ سچ تو یہی کہ جب تک خالق کائنات کی نصرت ومدد شامل حال نہیں ہوتی اس وقت تک کسی بھی معاملے میں ایک معمولی درجے کی کامیابی حاصل کرنا امر محال ہے۔ بعض مشاہدات سے یہ تو ثابت ہے کہ ہماری خدمات بارگاہ خداوندی میں مقبول ہیں۔ بے شمار بشارتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ رب العالمین نے ہماری ٹوٹی پھوٹی روحانی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازا ہے لیکن ابھی تک ہم اپنی منزل سے کوسوں دور ہیں، دعا کریں کہ ہمارے بڑھتے قدم ایک دن منزل مقصود تک پہنچیں اور ایسا اسی وقت ممکن ہے جب اللہ کی مزید نصرتوں کے ساتھ ساتھ آپ جیسے محسنین کا تعاون بھی ہمیں حاصل رہے۔

اجازت حاضرات کی

سوال از: عطاء الرحمٰن ———— سنبھلی

میں نے اس سے پہلے بھی آپ کو کئی خط لکھے ہیں لیکن جواب سے محروم ہوں، میں آپ کے رسالہ کا خریدار بننا چاہتا ہوں اس کے لئے آپ تحریر فرمائیں کہ سالانہ خرچ رجسٹرڈ ڈاک سے کتنا ہوگا اور یہ بھی تحریر کریں کہ رقم چیک سے قبول ہوگی یا نہیں اگر چیک قبول ہو تو کس نام سے بنایا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہاشمی صاحب کی کتاب تحفۃ العالمین بذریعہ وی پی سے بھیجنے کی تکلیف گوارہ کریں عین نوازش ہوگی۔

آپ سے ہر بار میں ایک التجا کرتا ہوں کہ مجھے حاضرات کی اجازت اور طریقہ روانہ کریں ایسی حاضرات جو چھوٹوں اور بڑوں پر کی جاسکے اور عامل خود بھی مشاہدہ کرسکے۔ اس سے پہلے میں جوابی لفافہ روانہ کرچکا ہوں، امید ہے وہ آپ تک پہنچ گیا ہوگا۔ حضرت میرے استاد کا انتقال ہوچکا ہے۔ آپ سے گزارش ہے میری رہنمائی کریں مہربانی ہوگی۔

جواب

اجازت بڑوں سے صرف برکت کے لئے حاصل کی جاتی ہے اور کسی بھی عمل کی اجازت لینے کا حق صرف ان ہی کو ہے جو عمل کی بھرپور اہلیت اپنے اندر رکھتے ہوں، کسی کتاب میں کسی عمل کو دیکھ کر کسی سے اجازت طلب کرنا تقریباً بے معنیٰ ہے۔

ہم تو ہر ایک کو اجازت دیدیتے ہیں لیکن کامیاب وہی لوگ ہوتے

ہیں جن میں عمل کرنے کی استعداد اور صلاحیت ہو، ایک اچھا مقرر اسٹیج پر بیٹھ کر تقریر کرنے سے پہلے صدر جلسہ سے تقریر کی اجازت لیتا ہے اس کے بعد اپنی تقریر شروع کرتا ہے۔ یہ طریقہ شائستگی، ادب اور حسن تہذیب کی علامت ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر صدر جلسہ مقرر کو اجازت تقریر کی نہ دیں تو مقرر تقریر نہیں کرسکتا اور یہ اس بات کی علامت بھی نہیں ہے کہ اگر صدر جلسہ تقریر کی اجازت دیدیں تو ہر کس و ناکس تقریر کرسکتا ہے، اجازت بڑوں کے ادب کو واضح کرتی ہے کہ تقریر کرنے والا اپنے بڑوں کا ادب کرتا ہے اور ان سے اجازت لینے کے بعد زبان کھولنے کی جرأت کررہا ہے، اجازت کس نااہل میں اہلیت پیدا نہیں کرتی۔ اسی طرح عملیات کی دنیا میں اپنے بڑوں سے اجازت برائے برکت لی جاتی ہے اور اجازت طلب کرنا حسن شائستگی، حسن ادب اور حسن تہذیب کو واضح کرتا ہے لیکن اجازت اپنے بڑوں سے اسی وقت حاصل کرنی چاہئے جب عمل کرنے کی استعداد اور اہلیت اپنے اندر پوری طرح پیدا ہوگئی ہو اور عمل سے پہلے کے تمام مراحل سے طالب علم گزر چکا ہو، یہ سوچ کر اجازت لینا کہ چونکہ ہم نے ایک قابل شخص سے اجازت لے لی ہے بس اب بیڑہ پار ہوجائے گا محض خوش خیالی ہے اور اس طرح کی خوش خیالیوں نے لوگوں کا بہت وقت ضائع کیا ہے۔

ہم نہیں جانتے کہ آپ کے استاد نے آپ کو کس طرح کی ریاضتیں کرائی ہیں اور کن کن امور کی آپ مشق کرچکے ہیں۔ اگر آپ نے سورۂ یٰسین کے چلے کرلیئے ہیں اور آپ نے حروف تہجی کی زکوٰۃ بھی دیدی ہے، آپ درود و حصار کی باریکیوں کو سمجھتے ہیں اور اگر آداب حاضرات سے پوری طرح واقف ہیں تو پھر ہماری طرف سے آپ کو حاضرات کے عمل کی اجازت ہے۔ آپ طلسماتی دنیا کے حاضرات نمبر میں سے پہلے کسی ایسی حاضرات پر تجربہ کریں جو بچوں پر کھلتی ہو اس کے بعد ایسی حاضرات اٹھائیں جو بڑوں پر بھی کھل جاتی ہے اور جب ان دونوں حاضرات میں آپ کا تجربہ مکمل ہوجائے تو پھر ایسی حاضرات کی طرف توجہ دیں جو خود عامل پر بھی منکشف ہوجاتی ہے۔ ہمارے تمام بڑوں کا یہی طریقہ کار رہا ہے کہ انہوں نے کسی بھی منزل تک پہنچنے کے لئے اپنے سفر کا آغاز بنیادی باتوں سے کیا ہو ایک دم آخری منزل تک چھلانگ لگادینا خلاف عقل بھی ہے اور خلاف قاعدہ قانون بھی۔ اور اگر آپ نے ابھی تک بنیادی ریاضتوں سے خود کو نہیں گزارا ہے اور آپ صحیح طریقے سے ہماری رہنمائی چاہتے ہیں تو پہلے دوسو روپے کا منی آرڈر ہاشمی روحانی مرکز کے نام روانہ کریں، اپنے دو فوٹو بھجوائیں اور اپنا نام اور اپنے والدین کا نام روانہ کریں پھر آپ کو جو بتایا جائے گا اسی پر قناعت کرتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھائیں اس میں کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے۔ پرائمری اسکول میں داخلہ لئے بغیر بی ایس سی کے امتحان کی خواہش ایک غلط خواہش ہے اور اسطرح کی خواہش انسان کی غیر سنجیدگی، غیر معقولیت کو ظاہر کرتی ہیں۔

طلسماتی دنیا کا سالانہ چندہ رجسٹرڈ ڈاک سے چار سو روپے ہے۔ تحفۃ العالمین کے لئے ۱۲۵ روپے روانہ کریں۔ وی پی سے کتابیں بالعموم نہیں بھیجی جاتیں۔ رقم آپ ڈاک سے بھی بھیج سکتے ہیں اور بذریعہ ڈرافٹ بھی۔ اگر ڈرافٹ بھجوائیں تو ماہنامہ طلسماتی دنیا کے نام ڈرافٹ بنوائیں اور رسالے میں دیئے ہوئے پتے پر اس ڈرافٹ کو رجسٹری سے بھجوادیں ورنہ ادارہ طلسماتی دنیا کے نام منی آڈر کریں۔

اللہ الصمد کی زکوٰۃ کا طریقہ

سوال از: عبدالرزاق چشتی ــــــــــ بھوپال

''اللہ الصمد'' کا چلہ نکالنا ہے اس کا طریقہ کیا ہے، کس وقت اور کتنی تعداد میں پڑھنا ہے۔ براہ کرم اس کا مفصل طریقہ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں، اس حقیر کو بھی فائدہ ہوگا اور قارئین طلسماتی دنیا کو بھی فائدہ ہوگا اس کا مفصل طریقہ اور اللہ الصمد کا فائدہ بھی تحریر کریں۔

جواب

''اللہ الصمد'' کی زکوٰۃ کے کئی طریقے بزرگوں سے منقول ہیں۔ ہم جو طریقہ آسان اور مؤثر ہے وہ آپ کے لئے اور تمام قارئین کے لئے نقل کرتے ہیں۔

نوچندی جمعرات سے اس چلے کی شروعات کریں۔ پہلے دن گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک سو ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں اور چلے کی نیت سے قبلہ رو بیٹھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سو مرتبہ ''اللہ الصمد'' پڑھیں۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ''اللہ الصمد'' کا ایک نقش بنائیں اور اپنے پاس حفاظت سے رکھ لیں۔ یہ عمل عشاء کی نماز کے بعد کرنا ہے۔ نوچندی جمعرات بدھ گزرنے کے بعد سے شروع ہوجائے گی۔ گویا کہ پہلے دن جب آپ عمل کریں نوچندی بدھ گزرنے کے بعد کریں۔ پہلے دن آپ کو سو مرتبہ اللہ الصمد پڑھنا ہے اور ایک نقش بنانا ہے۔ دوسرے دن دوسو مرتبہ اللہ الصمد پڑھنا ہے اور دو نقش

بنانے ہیں۔ تیسرے دن تین سو مرتبہ اللہ الصمد پڑھنا ہے اور تین نقش بنانے ہیں۔ اسی طرح روزانہ سو کی تعداد بڑھاتے چلے جائیں۔ ۲۱ویں دن ۲۱سو مرتبہ پڑھنا ہے اور ۲۱ نقش بنانے ہیں۔

۲۱ویں شب کے بعد اب روزانہ سو گھٹاتے چلے جائیں۔ ۲۲ویں رات کو دو ہزار مرتبہ پڑھنا ہے اور ۲۰ نقش بنانے ہیں۔ ۲۳ویں رات کو ۱۹سو مرتبہ پڑھنا ہے اور ۱۹ نقش بنانے ہیں۔ اسی ترتیب سے پڑھتے پڑھتے ۴۱ویں رات کو سو مرتبہ پڑھیں گے اور ایک نقش بنائیں گے کل پڑھنے کی تعداد (۴۶۲۰۰) مرتبہ بیٹھے گی اور کل نقوش کی تعداد چار سو ساٹھ (۴۶۰) ہوجائے گی۔

۴۱ دن گزرنے کے بعد ۴۶۰ نقوش کی آٹے کی گولیاں بنائیں اور انہیں کسی دریا میں یا ندی میں ڈالیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد اگر آپ کسی مریض پر خواہ وہ کسی بھی مرض میں مبتلا ہو سات مرتبہ اللہ الصمد پڑھ کر دم کردیں گے تو اس کو اللہ کے فضل وکرم سے شفاء نصیب ہوگی۔

''اللہ الصمد'' کا نقش بے شمار امور میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو بھی کے لئے آتشی چال سے لکھیں اور نقش کیلئے مقصد بھی لکھ دیں مثلاً برائے شادی، برائے کامیابی امتحان، برائے محبت، برائے ملازمت، برائے کامیابی مقدمہ وغیرہ، اگر محبت کے لئے لکھیں تو طالب ومطلوب کے نام اور ان کی ماؤں کے نام بھی لکھ دیں۔ روزانہ عمل سے پہلے اور آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور عمل سے پہلے روزانہ دو نفلیں بھی پڑھیں۔ پہلے دن سورۂ اخلاص ایک سو ایک مرتبہ اور ۴۱ ویں دن بھی سورۂ اخلاص ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں اور اول وآخیر درود شریف بھی پڑھیں۔

''اللہ الصمد'' کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷	۶۰	۶۴	۵۰
۶۳	۵۱	۵۶	۶۱
۵۲	۶۶	۵۸	۵۵
۵۹	۵۴	۵۳	۶۵

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ''اللہ الصمد'' سو مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں اور کم سے کم ایک نقش روزانہ لکھتے رہیں، آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا نہ بھولیں۔

استخارے کا طریقہ مطلوب ہے

سوال از: محمد ایاز صدیقی ——— برہانپور

استخارہ کا کوئی آزمودہ اور مجرب عمل بتائیں جس کے ذریعہ ہم خود اپنے اہم مسائل کے لئے از خود استخارہ کرسکیں۔ عمل ایسا بتائیں کہ جو زیادہ مشکل نہ ہو۔ امید ہے کہ ہمارے اس سوال کا جواب آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے استخارہ نمبر میں دے کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

جواب

''استخارہ نمبر'' میں استخارے کے بہت سے آزمودہ اور مجرب عمل دیئے گئے ہیں ان میں سے آپ کسی بھی ایسے عمل کو جو آپ کو آسان لگے کرسکتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ کو صحیح صحیح جواب مل جائے گا اور آپ کے اہم مسائل میں بروقت منجانب اللہ رہنمائی ہوجائے گی۔ بطور خاص آپ کو یہ طریقہ بھی بتایا جارہا ہے آپ چاہیں تو اس طریقے کو اپنے لئے تجربہ میں لاسکتے ہیں اور امید ہے کہ دوسرے قارئین بھی اس طریقے سے فائدہ اٹھائیں گے۔

طریقہ یہ ہے کہ سونے سے پہلے مندرجہ ذیل آیت کو اول وآخیر گیارہ گیارہ درود شریف کے ساتھ پانچ سو مرتبہ پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش تکیہ کے نیچے رکھ کر سوجائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں خواب میں رہنمائی مل جائے گی۔ خدانخواستہ پہلی رات جواب نہ ملے تو لگاتار تین راتوں تک یہ عمل کرنا چاہئے۔ تیسری رات تو یقیناً آپ کی رہنمائی حاصل ہوجائے گی۔ آیت یہ ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ۔ (سورۂ فرقان، آیت نمبر: ۴۵، سپارہ: ۲۵) نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶	۵۱	۵۸
۵۷	۵۵	۵۳
۵۲	۵۹	۵۴

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

اس نقش کو کالی پینسل ہی سے لکھ کر اپنے سرہانے رکھ لیں۔ لیکن ایک استخارہ کے لئے ایک نقش استعمال میں لائیں جب کسی استخارہ میں پہلی رات یا دوسری تیسری رات میں کامیابی مل جائے تو پھر اس نقش کو پانی میں بہا دیں یا زمین میں دبا دیں۔ ایک نقش سے کئی کئی استخارے کرنے کی غلطی نہ کریں۔

دفینے کی بات

سوال از: عبدالرحمٰن ـــــــــ حیدرآباد

الحمدللہ امید کرتا ہوں کہ حضرت خیریت سے ہوں گے۔ عرض ہے کہ میں چند سوال آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں اور اس امید کے ساتھ کہ انشاء اللہ جواب دے کر عنایت فرمائیں گے۔ آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا۔ مقام ورنگل میں ایک جگہ میں دفینہ ہے۔ اس کی کسی طرح سے جانچ کی جائے اور اس کو حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے کہ آپ حضرت کے طلسماتی دنیا میں جگہ جگہ یعنی کسی کسی کتاب میں آپ نے تھوڑا اشارہ کیا ہے لیکن میں پوری جانکاری چاہتا ہوں اللہ نے آپ کو علم دیا ہے بتا کر شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں۔ زندگی بھر احسان مند رہوں گا اور طلسماتی دنیا میں کسی بات کو آپ پوشیدہ نہیں کر رہے ہیں۔ ہر بات کو شائع کر کے اس قوم مسلمان کی رہبری کر رہے ہیں یہ ایک بہت بڑا احسان عظیم ہے۔ آپ کے پاس علم ہی نہیں ایک بڑا خزانہ ہے، جو زندگی بھر بانٹنے پر ختم نہیں ہو سکتا ہے۔ میں طلسماتی دنیا پانچ سالوں سے مطالعہ کر رہا ہوں اور حیدرآباد میں کتاب آنے کے بعد بک اسٹال پر صبح نماز کے بعد حاضر رہتا ہوں اس وقت دکاندار کتاب اور پیپر کو صحیح کرتا رہتا ہے۔ اب تو دو کتابیں میں ایک ساتھ لیتا ہوں طلسماتی دنیا، شریک حیات۔

اب ماشاء اللہ میری لڑکی طلعت جمال جو بارہویں درجہ کی اسٹوڈینٹ ہے۔ مختلف پھولوں کی خوشبو بہت شوق سے پڑھتی ہے۔ پھر وہ اپنی امی کو سناتی ہے۔ پھر روحانی ڈاک پڑھتی ہے اب چار مہینے سے میری بیوی جو بالکل جاہل تھی ایک شوق ابھر گیا اور بیٹی سے نورانی قاعدہ ختم کر کے دو دن قبل قرآن شروع کر دیا ہے اور طلسماتی دنیا سے ایک دو دعا بھی یاد کر لی ہے اور اردو قاعدہ سیکھ رہی ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا میری بیوی عشرت کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عربی اردو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور طلسماتی دنیا کی قاری بن جائیں۔ جس سے ہماری اولاد کے اندر دینداری کا آغاز ہو آمین۔

اس کا جواب اگلے شمارے میں دینے کی زحمت عطا فرمائیں اور آپ کے استخارہ نمبر اور تقویم کا مدت سے انتظار ہے۔ آپ حضرت حیدرآباد تشریف لائیں۔ مگر میری بدقسمتی جو کہ آپ سے نہ مل سکا ایک روز جا کر چند کتابیں اور موم بتی لے کر آیا مگر دوسرے دن نہ جا سکا۔ آپ سے ملنے کی خواہش دل میں ہے۔

جواب

قابل شکر ہے یہ بات کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے روحانی مضامین سے استفادہ کرنے کے لئے آپ کی زوجہ محترمہ نے اردو پڑھنے کی شروعات کی۔ بالکل اسی طرح کچھ دیگر حضرات نے بھی جن میں کئی غیر مسلم بھی ہیں انہوں نے طلسماتی دنیا پڑھنے کے لئے باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کا عزم کیا اور ان لوگوں سے رابطہ پیدا کیا جو تعلیم بالغان کے پروگرام چلا رہے ہیں۔ یہ محض رب العالمین کا فضل وکرم ہے اسی کی عنایتوں کے بغیر اس دنیا میں نہ کوئی مؤثر ہو سکتا ہے نہ مقبول۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کے سبھی اہل خانہ اسی طرح طلسماتی دنیا سے خود بھی استفادہ کرتے رہیں گے اور دیگر افراد کو بھی طلسماتی دنیا کے مطالعہ کی ترغیب دیتے رہیں گے۔ انشاء اللہ آپ جدوجہد کے نتیجے میں اجر وثواب کے حق دار قرار پائیں گے کیونکہ طلسماتی دنیا صرف عملیات ہی کا رسالہ نہیں ہے بلکہ یہ رسالہ انسانیت کے پرچار کے ساتھ ساتھ دین اسلام کی خاموش تبلیغ کا کام بھی انجام دے رہا ہے۔

آپ کا سوال خاص طور سے دفینے سے متعلق ہے۔ آنجناب سے گزارش ہے کہ ہم دفینے نکالنے کے فن سے واقف نہیں ہیں۔ اور نہ اس کام میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس بارے میں اگر آپ اگر کسی اور سے رابطہ کریں تو بہتر ہے۔ یہ ایک الگ لائن ہے۔ پھر اس لائن کے شہسوار بھی الگ ہی ہیں۔ اس بارے میں ہمیں قطعاً ناقابل سمجھیں۔ ہاں اگر کوئی ایسا عامل ہمیں کبھی نظر آیا جو اس دفینے کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ دفینہ نکالنے کا اہل بھی ہو تو ہم آپ کو ضرور بتائیں گے اور آپ تک اس کو پہنچانے کی کوشش بھی کریں گے۔

الحمدللہ تقویم چھپ کر روانہ ہو چکی ہے اور آپ کے سوال کا جواب استخارہ نمبر میں دیا جا رہا ہے۔ اللہ آپ کو اور ہمارے تمام قارئین کو حفظ وامان میں رکھے اور اس عرصۂ حیات میں ہم سب کو اور تمام قارئین کو خدمت خلق کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

2006ء علم نجوم کی روشنی میں دنیا بھر کے لئے کیسا رہے گا؟

☆ پراسراریت، غیر متوقع اور عجیب وغریب واقعات کا سال ☆

(تلخیص وترجمہ ....نعیم ابرار)

عام طور سے دیکھا گیا ہے کہ سال کے اختتامی اور ابتدائی مہینوں میں حادثات وقدرتی آفات بڑھتی ہیں اور بھاری جانی نقصان ہوتا ہے۔ یہ محض مفروضہ اور اتفاقی بھی ہوسکتا ہے اور مختلف لوگ اپنے خیالات کے مطابق مختلف تعبیرات وتشریحات بھی پیش کر سکتے ہیں۔ علم نجوم قدیم ترین انسانی علوم میں سے ایک ہے۔ حساب کتاب کا یہ طریقہ بھی اپنے انداز سے حالات کا تجزیہ پیش کرتا ہے، اس میں انسانی دلچسپی ہمیشہ سے رہی ہے۔

مغربی ماہرین علم نجوم حساب لگاتے ہیں کہ 2006ء پر اسراریت اور عجیب وغریب غیر متوقع واقعات کا سال ہوگا۔ گویا اچانک کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ یہ خوابوں اور فریب نظر کا سال ہے کیوں کہ اس سال پر سب سے گہرے اثرات نیپچون کے ہیں۔ اس سیارے کی خاص بات یہ ہے کہ یہ براہ راست اثر انداز نہیں ہوتا یعنی کھل کر سامنے نہیں آتا۔ دیگر سیاروں کے ساتھ اس کا جو تعلق یا رابطہ قائم ہوتا ہے انہی کے پیش نظر یہ اثرات مرتب کرتا ہے۔ رابطہ بدلتا رہتا ہے تو اس کے اثرات بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اس سال خاص طور پر زحل (جو سخت قواعد وضوابط، ڈسپلن اور اپنی اصل میں نحس اکبر ہے) اور مشتری (جو سعد اکبر ہے) سے اس کا تعلق رہے گا۔

اس برس سب کچھ ایسا نہیں ہوگا جیسا بظاہر نظر آئے گا۔ کوئی ظاہری بدنصیبی بن جائے گی جب کہ کوئی خوش نصیبی آخری نتائج میں بد قسمتی ثابت ہوگی۔ اس سال عالمی رہنماؤں کو خصوصیت سے چوکس تخلیقی اور اختراعی رہنا ہوگا۔ اس مشکل یا پیچیدہ سال کے شعبدوں سے نمٹنے کے لئے انہیں کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے لیکن ماہرین علم نجوم کا کہنا ہے کہ صرف برطانیہ اور چین ہی اس برس میسر آنے والے مواقع سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اس برس زندگیاں زیادہ ٹھوس اور محفوظ بنیادوں پر استوار کریں۔

اس برس یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ ہم ابھی تک مشتری اور یورینس کے زیر اثر ہیں۔ یہ ہم میں بے صبری پیدا کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ہم مستقبل سے غافل ہوجاتے ہیں۔ 1920ء کی دہائی میں بھی ایسا ہی ہوا تھا جب امریکہ معیشت کی بدترین خرابی اور گریٹ ڈپریشن سے دوچار رہا۔ یہ تبدیلیاں صرف ان لوگوں کو متاثر کرتی ہیں جنہیں اقتصادی ''کریکشن'' کی ضرورت ہوتی ہے۔ لوگوں کو غیر ضروری قرضوں میں نہیں پھنسنا چاہئے کیوں کہ اس کے دردناک اقتصادی نتائج برآمد ہوں گے۔

امریکہ کے لئے برا سال

ماہرین نجوم کا خیال ہے کہ امریکہ کے لئے یہ سال اچھا نہیں ہوگا اس کی معیشت، ماحولیات سے متعلق اس کی پالیسیاں اور اس کی کرنسی کے لئے یہ اچھا سال نظر نہیں آتا۔ اگر امریکہ 1929ء کے ڈپریشن سے ہونے والے ''کریکشن'' کی صورت حال سے بچنا چاہتا ہے تو اسے مینیجمینٹ کو بہتر بنانا ہوگا۔

اس وقت دنیا بھر میں ایک اجتماعی بے فکری یا دانش مندی کا فقدان نظر آتا ہے اور 21ویں صدی کی پوری پہلی دہائی میں یہ جاری رہے گا جس سے سب کو خطرات لاحق ہوں گے اور امریکہ بھی خطرات سے دوچار رہے گا۔ یہ ایک ایسا عالمی پولس مین بن گیا ہے جس کا اس کی اپنی معیشت پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے متعدد مسائل کا سامنا رہے گا کیوں کہ یہ سال بازی گر اور شعبدہ باز ہے، اس لئے اچانک ہی کچھ ہوسکتا ہے۔ نتیجتاً عالمی اقتصادی ترقی بھی متاثر ہوگی۔ اس میں امریکی علامات موجود ہیں کہ اس وقت دنیا میں بے چینی پیدا کرنے والے جو قوانین مستقبل اور ٹھوس نظر آرہے ہیں وہ 2006ء میں بری طرح شکست سے دوچار ہوں گے۔ گویا اس سال کے دوران یہ ختم ہوجائیں گے اور دنیا کے بہت سے عوام ان عالمی

سختیوں کے خاتمہ پرخوش گوار حیرت سے دوچار ہوں گے۔ دنیا بھر کے عوام ان احمقانہ قواعد وضوابط کے خلاف کھڑے ہوں گے اور ان سے لڑیں گے۔ بعض اوقات اس لڑائی کے تباہ کن نتائج بھی برآمد ہوں گے۔

اس برس فراڈ اور دغا بازی میں اضافہ ہوگا۔ دوسری جانب مذہبی احساسات بہت شدید ہوں گے۔ دغا بازی اور دھوکہ دہی سیاست وحکومت میں بھی اس طرح درآئے گی جس طرح یہ جرائم کی دنیا میں ہے۔ مذہبی جذبات اسی طرح شدید رہیں گے جس طرح 2005ء میں رہے اعتدال پسند اور بنیاد پرست دونوں ہی سیاست پر بالادستی کی کوشش جاری رکھیں گے۔ 2006ء کا ایک منفی پہلو یہ ہے کہ عملی ضروریات پر توجہ دینے میں ناکامی ہوگی۔ ہم اس برس بھی کھوکھلے منصوبے دیکھیں گے، دنیا کو بچانے کے بڑے بڑے منصوبے پیش کئے جائیں گے لیکن یہ بھی پہلے کی طرح محض وعدے ہی رہیں گے، ان پر عمل درآمد کبھی نہیں ہوسکے گا، یہ منصوبے فراموش کرنے کے لئے بنائے جائیں گے چنانچہ انفرادی طور پر بھی اگر آپ اس سال کے اختتام پر کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ سمجھنا چاہئے، اس برس کامیابی کے لئے سب سے بڑا تقاضہ تفصیلات و جزئیات کا جائزہ لینا اور کام کو خود مکمل کرنا ہے۔ انفرادی سطح پر بھی جو لوگ اعلانات کریں گے اور عملاً کچھ نہیں کریں گے وہ بھی سیاست دانوں کی طرح غیر مؤثر ہوکر رہ جائیں گے اور اس برس انہیں حاصل شدہ مواقع ضائع ہوجائیں گے۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے یہ سال غیر متوقع ثابت ہوگا لہٰذا ایک جانب تو نجوم کی رو سے عالمی کشیدگی کم ہونے کی نشان دہی ہے اور دوسری جانب ایسے متعدد نجومی اشارے موجود ہیں جو پورے سال تنازعات کی نشان دہی کرتے ہیں۔ ان علامات کا آغاز مشتری، مریخ اور نیپچون کے درمیان تعلق سے ہوتا ہے، جو تصورات ونظریات میں سنگین تصادم کی علامت ہے۔ عوام اور حکومتیں ایسی صلیبی جنگوں میں ملوث ہوسکتی ہیں جس کا سبب عدم برداشت اور باہمی غلط فہمیاں ہوں لیکن خوش قسمتی سے یہ صلیبی جنگیں نظریات کی حد تک ہی رہیں گی اور عام طور پر یہ کنفیوژن فوجی تصادم کی صورت حال جنوری سے جون تک رونما ہونے کا خدشہ زیادہ ہے۔ چنانچہ زیادہ تر پرتشدد صورت حال سال کے پہلے نصف میں رونما ہوگی۔

اب ہم اس سال کی بنیادی تفہیم یعنی ''خوابوں'' کی جانب واپس آتے ہیں۔ اگر گہرائی میں جاکر دیکھا جائے تو یہ وژن یا بصیرت کا سال ہے۔ اس دوران مواصلات و ابلاغ کی ٹیکنالوجی میں تیز رفتار ترقی ہوگی خصوصاً فروری اور ستمبر میں ایسا ہوگا، ایسی نئی ایجادات سامنے آئیں گی جو حیاتیات اور مائیکروچپ ٹیکنالوجی کا مرکب ہوں گی، شاید کمپیوٹر بھی کسی طرح کی نوع حیات میں تبدیل ہوجائیں۔ مجموعی طور پر یہ دنیا میں بہتری کا سال ہے۔ انسانیت کے لئے سب سے بڑا چیلنج یہ ہوگا کہ ان مثبت رجحانات کو اجتماعی مفاد میں کس طرح استعمال کیا جائے۔ اس برس کلوننگ اور جنیاتی طریقوں سے حاصل فصلوں کے بارے میں متنازعہ مباحث شدت اختیار کرجائیں گے لیکن زیادہ تر دلائل جذباتی ہوں گے۔ اصل لڑائی اصولوں اور عقائد کے درمیان ہوگی، یہ دولت کے لئے نہیں ہوگی۔ چنانچہ مغرب میں اسقاط حمل اور مانع حمل اور جانوروں کے حقوق پر نظریاتی صلیبی جنگیں ہوں گی۔

برطانیہ: اس ملک کے زائچے میں اس سال کے دوران بہت زیادہ تبدیلیاں نظر نہیں آتیں، گویا سیاسی سمت میں کوئی بڑی تبدیلی واقع نہیں ہوگی، کوئی بڑی سماجی شورش بھی متوقع نہیں ہے، جولائی یا ستمبر میں حکومت میں اعلیٰ سطح کی تبدیلیوں کا مطلب بھی یہ ہوگا کہ کام معمول کے مطابق جاری رہے۔ اقتصادی ترقی کی بھی شاندار علامات موجود ہیں، شیئرز اور مکانات کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا، تیل کے مزید ذخائر دریافت ہوسکتے ہیں البتہ یہ یاد رہنا چاہئے کہ اس سال مالیاتی ترقی کا تعلق دیرپا طاقت سے زیادہ اندھی امید پر ہوگا۔

یورپی یونین: اس کے زائچے پر بھی کوئی بڑا دباؤ نظر نہیں آتا۔ 2007-08ء میں البتہ اس پر دباؤ مرتب ہوگا اور اس مدت میں اس کے آئینی تنازعات اٹھیں گے اور یہ دوحصوں میں تقسیم ہوجائے گی۔

امریکہ: یہ مڈٹرم الیکشن کا سال ہے جو نومبر میں ہوں گے۔ ری پبلکن کے لئے بری اور ڈیموکریٹک کے لئے اچھی خبریں ہیں۔ اس ملک پر بھی اس برس کوئی سنگین دباؤ نظر نہیں آتا درمیانی درجے کے مسائل ضرور ہوں گے۔ امریکہ پرانے مسائل کا نیا حل تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کا آغاز ہوگا، وہ فوجی سے زیادہ پرامن

طریقوں سے مسائل حل کرنا چاہے گا۔ اس برس کچھ صدمات کا بھی خدشہ ہے ممکن ہے امریکہ خارجہ پالیسی میں تبدیلی پر مجبور ہو جائے۔

28 رفروری کا نیا چاند یا 7 ستمبر کا چاند گرہن زیادہ بڑے خطرات لا سکتا ہے۔ اس سال امریکی حکومت کی ترجیحات میں بڑی تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔ اس کے مغربی ساحلی علاقوں کو سیلاب اور زلزلوں کے خطرات کا سامنا ہوگا۔

روس : یہاں زیادہ سخت گیر اور آمرانہ پالیسیوں کا خطرہ ہے۔ قوم پرستی بڑھ سکتی ہے، اس ملک کا زوال جاری رہے گا لیکن 2010ء تک طاقتور اور دولت مند ملک بننے کی کوشش جاری رہے گی۔ مشتری اور نیپچون کے زیر اثر ولادی میر پوتن آمرانہ اقدامات جاری رکھیں گے، پھر رفتہ رفتہ یہ جدید جمہوریت بن جائے گا۔ اس سال یہاں تشدد کا خدشہ 14 جنوری کے پورے چاند کی تاریخوں میں ہے۔ اس طرح کا بحران جون کے آخر اور پھر جولائی کے آغاز پر ممکن ہے۔

چین : 30 برسوں سے اس ملک کا زائچہ بہت سے ممالک کے لئے جنگ کے خطرات کی نشاندہی کرتا رہا لیکن پھر امن کی علامات ظاہر ہوگئیں۔ یہ مدت کسی بڑی جنگ کے بغیر گزر گئی لیکن 2006ء میں ایک مرتبہ پھر چین کا زائچہ فوجی تصادم کی نشان دہی کر رہا ہے۔ پہلی پیچیدگی وسط جنوری میں ممکن ہے۔ ہو سکتا ہے تائیوان، کوریا، ویتنام اور جاپان کا ہدف بنیں۔

جاپان اور کوریا : جاپان کے معاملات بالکل ٹھیک نظر آ رہے ہیں۔ کوریا میں درمیانی درجے کے مسائل کا خدشہ ہے لیکن ویتنام کو بہت سے خطرات لاحق ہیں، یہاں وسط جنوری سے کشیدگی ممکن ہے۔

مشرق وسطیٰ : یوں لگتا ہے کہ مشرق وسطیٰ کا بحران طویل عرصے تک جاری رہے گا۔ اسرائیل زائچہ وسط جنوری، اوائل فروری اور جون میں تشدد کی نشان دہی کرتا ہے۔ 29 مارچ کا گرہن بہت نازک وقت ثابت ہو سکتا ہے لیکن یہ اسرائیل کے لئے بہتر ہوگا اور اس مرحلہ پر امن کے لئے اسرائیل میں جرأت مندانہ فیصلے کرنے کی صلاحیت آ سکتی ہے۔

عراق کے معاملے میں امکان ہے کہ 2006ء میں یہاں سے امریکی افواج چلی جائیں لیکن یہاں عدم استحکام جاری رہے گا۔

خانہ جنگی کی وجہ سے اس ملک پر مستحکم حکومت ممکن نہیں ہوگی۔ لیبیا کے رہنما معمر قذافی ممکن ہے کہ امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کی نوعیت کو یکسر تبدیل کر دیں۔ ایرانی حکومت سال کے آغاز ہی پر سخت دباؤ میں ہوگی۔ جون اور پھر سال کے اختتام پر بھی اسے مشکلات کا سامنا ہوگا۔ ایسی علامات بھی ہیں کہ وہاں موجودہ حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ امریکہ کو مزید ناراض کرنا اس کے لئے مشکلات کا باعث ہوگا۔

جنوری : تصادم اور عدم استحکام

بچوں کے حقوق اور تعلیمی نظام پر زور رہے گا، خیالات و نظریات میں سنگین تصادم رہے گا، جو عوام اور حکومتوں میں جاری رہے گا، مختلف ممالک میں سیاسی زلزلے آتے رہیں گے اور انقلاب برپا ہوں گے، عدم استحکام کے نتیجے میں متعدد حکومتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ کیوبا اور مشرق وسطیٰ میں اس کے خطرات زیادہ ہیں۔ اسرائیلیوں اور فلسطینیوں میں لڑائی شروع ہو سکتی ہے۔ یہودی آبادکار اپنی اسرائیلی فوج سے لڑ سکتے ہیں روس میں حملے ہو سکتے ہیں، ممکن ہے چیچن جنگ پھر شروع ہو جائے۔ چین ایک پر تشدد دور میں داخل ہو سکتا ہے۔ آسٹریلیا کی حکومت فراڈ اسکینڈلز سے ہل سکتی ہے۔ برطانیہ میں اقتصادی معاملات سرفہرست رہیں گے، پاؤنڈ کی قیمت میں کمی ہو سکتی ہے، ایکسپورٹرز کے لئے حالات بہتر رہیں گے، یوں ملک کی مجموعی معیشت مستحکم رہے گی، اس ماہ کے آخر میں کسی شہزادی کے بارے میں نئے انکشافات ممکن ہیں۔

فروری : امریکہ کی نئی جنگ

اقتصادی طور پر صورت حال بہتر رہے گی، اشیائے تعیش پر اخراجات میں اضافے کا رجحان ہوگا، منشیات اور عریاں فلموں پر اخراجات میں اضافے پر تشویش رہے گی، منظم جرائم کے خلاف مہم تیز ہوگی اور ان سے حاصل دولت ضبط کی جائے گی۔ برطانیہ میں ایسے جرائم سامنے آئیں گے جن سے قوم ہل کر رہ جائے گی اور اسکولوں میں سزاؤں کا نظام نافذ کرنے پر غور ہوگا۔

28 فروری کا نیا چاند متوقع حالات کی نوید لائے گا۔ جنگ کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ دہشت گردوں کے حملے ہو سکتے ہیں۔ قدرتی آفات سے بڑے پیمانے پر تباہی کا خدشہ ہے۔ سیاہی کے ساتھ ارضیاتی زلزلے بھی آ سکتے ہیں نجوم کی بعض علامات ظاہر کرتی ہیں کہ

اگر حقیقی مسائل کا سامنا کیا جائے تو امن مذاکرات کامیاب ہوسکتے ہیں۔ امریکہ میں بہت بڑے غیر متوقع شوک کا امکان ہے، اسے پالیسی کی سمت بدلنا ہوگا۔ ممکن ہے اس کے پاور پلانٹس یا ایٹمی توانائی کے مراکز پر حملے ہوں۔ امریکی شہروں میں بلوے ہنگامے بھی متوقع ہیں۔ اس بات کا انتہائی خطرہ ہے کہ امریکہ کوئی نئی جنگ شروع کردے گا۔ ممکن ہے اس مرتبہ مشرق بعید اس کا میدان جنگ ہو۔

مارچ : برطانیہ میں اسکینڈل

14 مارچ کا پورا چاند برج سنبلہ میں طلوع ہورہا ہے اور یہ دسواں گھر ہے۔ یہ حکومتی قانون سازی کی علامت ہے تاہم برطانوی حکومت مسودۂ قانون کے معاملے میں غیر متوقع تنازع اور مخالفت کا سامنا کرے گی۔ منظم جرائم سے نمٹنے کی تجاویز مشکلات سے دوچار ہوں گی۔ یہاں کوئی بڑا سیاست داں یا بڑا مالیاتی ادارہ کسی بڑے فراڈ یا مجرمانہ سرگرمی میں ملوث قرار دیا جائے گا جس سے کابینہ پر بہت برے اثرات مرتب ہوں گے۔ چینی حکومت میں تبدیلیاں پورے مشرقی ایشیا میں ردعمل کا سبب بنیں گی۔ منگولیا خبروں میں رہے گا۔ ممکن ہے کہ اس کا سبب یہاں آنے والی کوئی بہت بڑی قدرتی آفت ہو۔ کسی حکومت کی تبدیلی اس خطے میں طاقت کا توازن بگاڑ سکتی ہے۔

29 مارچ کا نیا چاند گرہن کا شکار ہوکر برج حمل میں طلوع ہوگا جو دسواں گھر ہوگا۔ برطانوی حکومت کی پوزیشن خراب ہوگی اور وہ مشکلات سے دوچار ہوسکتی ہے۔ عطارد اور یورینس کا اشتراک کمیونیکیشن ٹیکنالوجی میں انقلاب لا سکتا ہے۔ زہرہ اور نیپچون کا اشتراک مصوری اور فنون لطیفہ میں عوامی دلچسپی بڑھائے گا۔ اس ماہ کے اختتام پر تباہ کن سیلاب اور تودے گرنے کے واقعات رونما ہوسکتے ہیں۔ غالباً ملیشیا اس کا نشانہ ہوگا۔

اپریل : زلزلوں کی پیشین گوئی

13 اپریل کا پورا چاند میزان میں طلوع ہوگا۔ برطانوی حکومت کے اخراجات میں اضافہ کی توقع ہے۔ ممکن ہے صحت کی سہولتوں پر خراجات بڑھا دیئے جائیں۔ سیاسی محاذ پر بڑی گرما گرمی اور کشیدگی رہے گی۔ آلودگی بڑھنے اور فطری ماحول کی تباہی کے کسی بڑے واقعہ کا بھی خطرہ ہے۔

بین الاقوامی صورت حال بڑی تشویشناک ہوگی۔ بیرون ملک برطانوی فوج کو کسی کارروائی میں حصہ لینا ہوگا۔ ممکن ہے جنوبی یا مغربی افریقہ کے تنازع میں اسے شامل ہونا پڑے۔ ان خطوں میں فوجی بغاوتوں کے خطرات ہیں۔ مشرقی وسطیٰ کے لئے امن کا عمل اہم مرحلے میں داخل ہوسکتا ہے۔ مشرق اور مغرب میں روابط بڑھنے کے امکان ہے کہ ایران، امریکہ سے دوستانہ تعلقات قائم کرے۔

27 اپریل کا نیا چاند ثور میں ہوگا جو چھٹا گھر ہے۔ ممکن ہے دفاعی اخراجات میں اضافہ ہو۔ امریکہ کے مغرب میں زلزلے یا سیلاب کا خطرہ ہے۔ آسٹریلیا میں بھی ایسی قدرتی آفات کا خطرہ ہے۔ سائنس داں زلزلوں کی زیادہ بہتر پیشین گوئی کے قابل ہوجائیں گے۔

مئی : اسرائیل، فلسطین سمجھوتہ

کنفیوژن، فراڈ اور دھوکہ دہی کے خطرات ہوں گے۔ امن مذاکرات میں کوئی بڑی کامیابی بھی ممکن ہے بشرطیکہ فریقین ہٹ دھرمی چھوڑ دیں۔

14 مئی کو اسرائیل کے قیام کے 58 برس پورے ہوں گے۔ اس موقع پر کامیاب امن مذاکرات بہت روشن ہیں۔ انہی دنوں میں فلسطینیوں کی پوزیشن بھی بہت اچھی ہوگی۔ لہٰذا امن کا حقیقی سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔ آسٹریلیا مریخ کے زیر اثر ہوگا چنانچہ قیادت وحکومت میں تبدیلی کے امکانات روشن ہیں۔ ملک میں تلخی وکشیدگی رہے گی۔

27 جون کا نیا چاند برج جوزا میں طلوع ہوگا۔ یہ بارہواں گھر ہے۔ خیراتی اداروں کے معاملات میں گڑبڑ پائی جائے گی اور انہیں کنٹرول کرنے کے لئے قانون بنانے ہوں گے، ضابطہ فوج داری میں تبدیلی کرنا ہوگی۔ امریکہ میں شکاگو اور جنوبی علاقے خصوصاً فلوریڈا خراب موسم کی زد میں رہیں گے۔

جون : مذہبی جنگ کا خطرہ

گیارہ جون کو پورا چاند برج قوس میں طلوع ہوگا یہ تند وتیز جذبات کی نشان دہی ہے، مریخ اور زحل میں قربت چرچ کے درمیان اختلافات کی نشان دہی ہے۔ ممکن ہے چرچ آف انگلینڈ تقسیم ہوجائے، چرچ کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش ہوسکتی ہے۔ نائیجیریا میں عدم استحکام کا خطرہ ہے۔ جونل جائے گا۔ مشرق وسطیٰ کی صورت حال جوروغ اختیار کرے گی اس کے نتیجے میں اسرائیل نئی حکومت کے تحت

گویا از سر نو جنم لے گا۔ روس میں دہشت گردوں کے حملے ہوں گے۔ وسطی ایشیا کی سابق سوویت ریاستوں میں لڑائی ہوسکتی ہے۔

25 جون کا نیا چاند سرطان میں طلوع ہوگا۔ یہ خوش حالی کا دورہ ہوگا لیکن مذہبی جنگ کا خطرہ رہے گا عالمی مسائل اضافی سرمایہ کاری کے ذریعے حل ہوجائیں گے، امریکہ کے مغربی ساحلی علاقے جرائم کی شدید لہر سے دوچار ہوں گے۔ ممکن ہے اس مرتبہ دہشت گردی نہ ہو۔

جولائی : لیبیا کے لئے خطرات

11 جولائی کا مکمل چاند برج جدی میں طلوع ہورہا ہے۔ برطانوی حکومت رائے عامہ کے جائزہ میں مقبول قرار پائے گی۔ خفیہ جرائم، پراسرار موت اور غیر متوقع اسکینڈلز کا دور دورہ رہے گا، کسی وبا کے خطرات تو محسوس ہوں گے لیکن یہ خطرہ حقیقت نہیں بن سکے گا۔ تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ رہے گا جو مشرق وسطیٰ میں عدم استحکام کی وجہ سے ہوگا۔ لیبیا کے لئے خطرات زیادہ ہوں گے۔ ممکن ہے یہاں کے عوام جمہوریت کا مطالبہ کرنے لگیں۔ سربیا میں حکومت تبدیل ہوگی۔ کیوبا بھی تبدیلی کے دباؤ میں ہے، اس پر امریکی دباؤ بہت بڑھ جائے گا۔

25 جولائی کا نیا چاند اسد میں طلوع ہوگا۔ یہ شخصی آزادی پر زور دینے کا دور ہوگا۔ انڈونیشیا کو بڑی اقتصادی کامیابی حاصل ہوگی۔ یہ ایشین ٹائیگر سرمایہ کاروں کی جنت بن جائے گا۔

اگست : امریکی حکومت کی تبدیلی

۹ تاریخ کا پورا چاند دلو میں ہوگا۔ یہ آئیڈیلوم اور مستقبل پر یقین کا دور ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ الجھاؤ اور کنفیوژن بھی رہے گا۔ فراڈ اور اسکینڈل سے رئیل اسٹیٹ ایجنٹس زیادہ متاثر ہوں گے۔ برطانیہ میں جائیداد کی قیمتوں میں بڑا اضافہ ہوگا۔ بعض علاقوں میں سیلاب آئے گا۔

دنیا کے لئے سیاسی شعبے میں یہ انقلاب کا دور ہے۔ امریکہ میں بھی پرانے نظام کو اپنانے کی خواہش بڑھے گی۔ ممکن ہے اعلیٰ ترین سطح پر حکومت کی تبدیلی واقع ہو۔ بحر اوقیانوس کا علاقہ خصوصاً اٹلی زلزلے اور آتش فشانی سے متاثر ہوسکتا ہے۔

23 تاریخ کا نیا چاند برج سنبلہ میں ہوگا۔ یہ صحت کے مسائل کی نشان دہی کرتا ہے۔ برطانیہ میں سیلاب اور آلودگی کے خطرات بڑھ جائیں گے۔

ستمبر : امریکی خارجہ پالیسی کی تبدیلی

7 ستمبر کا پورا چاند برج حوت میں ہوگا۔ یہ امن و خوش حالی کے لئے عمومی طور پر اچھا دور ہے لیکن جرائم بڑھیں گے بڑے آن لائن بینکنگ فراڈ ممکن ہیں۔ لیکن جرائم پیشہ افراد پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال بھی بڑھے گا۔ کسی تباہ کن قدرتی آفت کی بنا پر لوگوں میں خیراتی اداروں کی مدد کا رجحان بڑھے گا۔

امریکہ میں بڑی تبدیلیاں آسکتی ہیں جس کے نتیجے میں خارجہ پالیسی یکسر تبدیل ہوجائے گی۔ دنیا بھر میں حکومتوں کا تختہ الٹنے کی کوشش کی جائے گی۔ مغربی افریقہ خصوصیت سے متاثر ہوگا۔ گھانا عدم استحکام سے دوچار ہوگا لیکن اس خطے میں ٹیکنالوجی کے دور کا آغاز بھی ہوگا۔ یہ کمپیوٹر سیٹیلائٹ ٹیکنالوجی کا مرکز بن سکتا ہے۔

22 ستمبر کا گرہن زدہ چاند برج سنبلہ میں ہوگا جو اس بات کی علامت ہے کہ سیاست کا ایک پورا دور ختم ہوگیا ہے، برطانوی حکومت کی اعلیٰ ترین قیادت تبدیل ہوسکتی ہے۔

اکتوبر : جنگ کے شدید خطرات

7 اکتوبر کا پورا چاند برج حمل میں ہوگا۔ برطانیہ میں مالیاتی بحران ممکن ہے۔ نئے ٹیکس عائد کرنے پر مظاہرے ہوں گے۔ بین الاقوامی سطح پر جنگ کے شدید خطرات ہیں غالباً اس مرتبہ وینزویلا تبدیلی کا مرکز ہوگا۔ یہ انتہائی کشیدگی کے دور سے گزر رہا ہے ممکن ہے امریکہ یہاں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے۔ عدم استحکام کو لبیا کو بھی لپیٹ میں لے گا۔ فاک لینڈ کے مستقبل پر ارجنٹائن سے مذاکرات ممکن ہیں۔

22 اکتوبر کا نیا چاند میزان میں ہوگا۔ یہ غیر معمولی صبر و تحمل اور امن کے عمل میں کامیابی کی نشان دہی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تشدد بھی جاری رہے گا۔ کوریاؤں کے انضمام کا بھی امکان ہے۔ ممکن ہے ابتدا میں کوئی معاہدہ نہ ہو۔ آسٹریلیا سے بادشاہت کے خاتمے اور وہاں ری پبلک قائم کرنے کی کوشش ہوسکتی ہے۔

نومبر : حکومتوں کی تبدیلی

5 نومبر کا پورا چاند برج ثور میں ہوگا۔ بین الاقوامی عدم استحکام

جاری رہے گا۔ امن کے لئے منعقدہ کوئی بڑی بین الاقوامی کانفرنس دہشت گرد حملے کی وجہ سے متاثر ہوگی۔ کئی ممالک میں حکومتوں کی تبدیلی کا امکان ہے۔ روس 2006ء کے آخری بحران سے گزرے گا۔ ممکن ہے قیادت تبدیل ہوجائے، ممکن ہے ایران سے اس کے گہرے تعلقات امریکہ کو اس سے ناراض کردیں اور روس امریکہ بحران پیدا ہوجائے۔ امریکہ میں لوگوں کو جمہوریت سلب کئے جانے کا خطرہ ہوگا۔ حکومت کے خلاف جذبات شدید ہوں گے اس سے ری پبلکن پارٹی کو نقصان ہوگا۔

20 نومبر کا نیا چاند برج عقرب میں ہوگا۔ یہ پرامیدی کی علامت ہے یہ خطرات بھی ہوں گے کہ اقتصادی بہتری، در اصل حقیقت نہیں تھی بلکہ محض واہمہ تھا، چین بڑے گمبھیر موڈ میں ہوگا۔ تائیوان پر قبضہ کی کوشش کرے گا جس پر امریکہ سے اس کی محاذ آرائی ہوگی۔

دسمبر: قدرتی آفات میں اضافہ

5 دسمبر کا پورا چاند برج جوزا میں ہوگا۔ اس مرتبہ ٹرانسپورٹ پر زور ہوگا۔ ہوابازی کی صنعت میں ترقی ہوگی۔ ایندھن کا کوئی نیا ذریعہ متعارف ہوگا۔ جدید ٹرینیں اور کاریں متعارف کرائی جائیں گی۔ ایران اب بحران کے شدید دور میں داخل ہوگا۔ مذہبی رہنماؤں کی حکومت کو خطرہ لاحق ہوگا، سڑکوں پر مظاہرے ہوں گے، یہاں تک کہ حالات بگڑنے پر فوج مداخلت کرے گی۔

20 دسمبر کا نیا چاند برج قوس میں ہوگا۔ یہ انڈرورلڈ مافیا اور مذہبی انتہا پسندوں دونوں ہی کی سرگرمیوں میں شدت کا دور ہوگا۔ بہت سے دہشت گرد حملے ہوں گے یا پھر قدرتی آفات بڑھ جائیں گی۔ یوں دنیا مالیاتی بحران سے دوچار ہوگی۔ کسی بڑے بینک یا انشورنس کمپنی کا دیوالیہ نکل جائے گا۔

کینیڈا شورش و انتشار میں مبتلا ہوگا۔ اس کا صوبہ کیوبک آزادی کا مطالبہ کرے گا۔ نئے سال کے آغاز پر اقتصادی صورت حال بہتر ہوجائے گی۔

ہر مقصد کے لئے

ہر طرح کے جائز مقصد کے پورا ہونے کے لئے جو کوئی سورۂ کوثر اشراق کی نماز پڑھنے کے بعد لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اس کی تمام جائز حاجات جلد پوری ہوں گی۔ جہاں بھی جائے گا لوگ اس کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آئیں گے۔

اگر کسی کو ناحق قید میں ڈال دیا گیا ہو تو اس نقش پاک کی برکت سے جلد رہا ہوجائے گا۔ اپنے پاس رکھنے سے رزق میں ترقی ہوگی۔ دشمن نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوست بن جائے گا۔

اگر چاہے تو چاند کے مہینے کی پہلی جمعرات کو سوا چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی پر کسی نیک شخص سے باوضو حالت میں یہ سورۃ کندہ کرائے اور اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنے۔

●●●

اچانک مشکل کا حل

اگر کوئی کسی اچانک مشکل میں مبتلا ہوگیا ہو مشکل کے حل کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ سورج نکلنے کے وقت باوضو حالت میں قبلہ رو بیٹھ کر اکیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ ہر روز یہ عمل کرے اس وقت تک کہ مشکل حل نہ ہوجائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مشکل حل ہوجائے گی اور آسانی پیدا ہوگی۔

●●●

آفات وبلیات کے لئے

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ وہ آفات وبلیات سے محفوظ رہے کسی بھی مصیبت میں مبتلا نہ ہو تو وہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ فاتحہ کی برکت سے اس پر اپنا فضل وکرم نازل فرمائے گا اسے اپنی حفظ وامان میں رکھے گا۔ ہر طرح کی آفات وبلیات سے بچاؤ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی فرمائے گا۔

مفید اور مجرب فال

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

فال دیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول تین بار درود شریف پھر بسم اللہ اور الحمد شریف ایک بار اس کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھ کر یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ سات بار۔ پھر درود شریف تین بار پڑھ کر اپنے کام کا دھیان کر کے کلمۂ شہادت کی انگلی ان خانوں پر رکھیں جو بھی نمبر آئے اس کے آگے اپنی فال کا نتیجہ دیکھیں۔ انشاءاللہ صحیح پائیں گے۔

(۱) بلند مرتبہ اور روزگار ملے، کسی بزرگ یا حاکم وقت سے فائدہ مریض کو صحت ہوگی۔ شرکت میں کام کرو گے تو کامیابی ہوگی۔

(۲) غائب کی خبر ملے گی، غم و فکر دور ہوں گے، نحوست کے بادل چھٹ جائیں گے، کشائش کاروبار اور حصول زر و مال ہوگا اور سفر میں کامیابی ملے گی۔

(۳) کشائش رزق ترقی کاروبار، تفکرات دور ہوں گے۔ دشمنوں کا خوف باقی رہے گا اور کوئی چیز کھونے کا امکان ہے۔

(۴) بگڑے ہوئے کام بنیں گے، کاروبار میں کامیابی حاصل ہوگی، دل سیر و تفریح کی طرف مائل رہے گا، ہوسکتا ہے کوئی پاس کا سفر کرنا پڑے۔

(۵) غائب کا خط آئے یا پھر وہ خود آئے، کاروبار اور خرید و فروخت میں فائدہ کسی پرانے دوست کی ملاقات سے خوشی ہوگی اور گھر میں بھی کوئی خوشی ہونے والی ہے۔

(۶) عشق و محبت میں کامیابی، قیدی کو قید سے خلاصی حاصل ہوگی، عقد و نکاح مبارک ہوگا، پیسے کا اچانک فائدہ ہوگا۔

(۷) ہر کام کا انجام اچھا ہوگا، غائب کی خبر ملے گی، سفر میں کامیابی حاصل ہوگی، ضروریات زندگی پوری ہوں گی، ہاں قرض کا لین دین نہ کریں۔

(۸) رنج و تکلیف کاروبار میں نقصان بنائے، کام بگڑ جائیں گے، کسی سے جھگڑا اپنے غصے پر قابو رکھئے ورنہ بات آگے بڑھ سکتی ہے۔

(۹) چوری کا اندیشہ، اندرونی بیماری سے تکلیف، دشمن کی طرف سے نقصان فکر و پریشانی زیادہ ہو، کہیں پر دل نہ لگے، مقدمہ میں ناکامی ملے۔

بے نظیر فالنامہ

فال دیکھنے کی ترکیب یہ ہے کہ اپنے مطلب کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے درود تین مرتبہ اور تین مرتبہ سورۂ قل ھواللہ پڑھ کر درود بھیجیں۔ پھر داہنے ہاتھ کی کلمہ والی انگلی نقشے پر رکھیں جو عدد انگلی کے نیچے آئے۔ حسب ذیل جوابات میں اس عدد کے سامنے جواب ملاحظہ فرمائیں۔

(نوٹ) امر ضروری کے لئے باوضو ہو کر صرف ایک مرتبہ فال دیکھنا چاہئے۔

(۱) خویش واقارب سے مسرت، بزرگوں سے فائدہ، دوستوں سے امداد اور ہر طرح سے آرام ملے گا، سفر یا منفعت پیش آئے گا۔

(۲) آج کل کسی کی محبت میں بے قرار رہتے ہو۔ خواہش پوری ہوگی اور مالی فائدہ بھی پہنچے گا۔

(۳) تم ہر قسم کی تکلیفیں اٹھا رہے ہو فی الحال مالی مشکلات کا دور ہونا مشکل ہے۔

(۴) جس کام کے لئے تو دریافت کرتا ہے وہ کام تیرا دو ماہ کے بعد پورا ہوگا، مشرق کے سفر سے فائدہ پہنچے گا۔

(۵) تمہاری محبت محبوب کے دل میں موجود ہے اور تمہارا دل بھی اس کی محبت میں بے قرار ہے، ایک ماہ بعد اس سے ملاقات ہوگی، کاروبار میں فائدہ ہوگا۔

(۶) اپنی پریشانیوں کا دفعیہ اور ترقی کاروبار کے لئے سفر کرو، مطلب پورا ہوگا۔

(۷) جس شخص کی مدد کا خیال ہے وہ دھوکا دے گا اس کا خیال چھوڑ دو، ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(۸) تم جس مہ جبیں سے ملنے کی خواہش رکھتے ہو اس سے عنقریب ملاقات ہوگی، تمہاری دلی مراد برآئے گی۔

(۹) جس کام کے متعلق دریافت کرتے ہو اس میں ابھی بہت دیر ہے، خوشی حاصل ہوگی۔

(۱۰) تم کو وہم کا مرض ہے۔ جس کی وجہ سے ہر وقت فکر و تشویش رہتی ہے۔ وہم چھوڑ دو مراد برآئے گی۔ دبا ہوا روپیہ واپس ملے گا۔

نقشہ

۱	۱۴	۱۹	۱۷
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰
۲۰	۸	۱۱	۱۸

(۱۱) اب تمہارے خوشی کے دن آنے والے ہیں، تکلیف ... ہوں گی، تمہاری دلی مراد برآئے گی۔

(۱۲) تمہارے نحوست کے دن گزر گئے ہیں۔ انشاء اللہ ... سے خوشی اور روزگار میں ترقی ہوگی۔ حمل سے لڑکا پیدا ہوگا اور کسی جگہ ... مالی فائدہ پہنچے گا۔

(۱۳) کھوئی ہوئی چیز کا ملنا مشکل ہے، دشمن تکلیف دیں گے ... صدقے دیدیا کرو۔

(۱۴) جس کام کے لئے دریافت کرتے ہو اس میں کامیابی ہو ... آپ کے حسب منشاء کام سرانجام ہوگا۔ زر و مال و فرزند سے خوشی ہوگی۔

(۱۵) عرصہ سے کوئی شخص تم کو نقصان پہنچاتا ہے جس کی فکر تم ... رات رہتی ہے۔ مگر اب وقت اچھا آگیا ہے۔

(۱۶) جو کام کرتے ہو نقصان اٹھاتے ہو تمہارا استارہ گردش میں ... جس کام کے لئے دریافت کر رہے ہو پورا ہونا مشکل ہے۔

(۱۷) جس کام کا آپ کو خیال ہے اس کے پورا ہونے کا وقت آ ... ہے، عنقریب آپ کو خوشی حاصل ہوگی، پردیس جانے سے کام پورا ہوگا ... دوست سے مدد ملے گی۔

(۱۸) ارادہ سفر کا کرتے ہو، بے شک جاؤ فائدہ ہوگا، کسی شخص ... ملاقات ہوگی، ایک خوبصورت عورت سے ملاپ ہوگا، دشمن زیر ہوں ... دلی مراد حاصل ہوگی۔

(۱۹) فکر و پریشانی کا زمانہ ختم ہو چکا ہے، مایوس امیدوں ... کامیابی ہوگی، عورت و اولاد سے آرام ملے گا

(۲۰) تمہارے خیالات منتشر رہتے ہیں، کسی عورت سے ملنے ... خواہش میں سرگرداں رہتے ہو صبر کرو، دو ماہ کے بعد تمہاری مراد پوری ہوگی، روزگار میں فائدہ، سفر درپیش آئے۔

بارہویں قسط

کرشمات جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

تسخیر خلائق کا حیرتناک عمل

سب سے پہلے عامل کو چاہئے کہ وہ قرآن حکیم کی اس آیت کی زکوٰۃ درج ذیل انداز سے ادا کرے۔ نوچندی جمعرات سے شروع کرے۔ یعنی بدھ گزرنے کے بعد جورات آتی ہے اس سے شروع کرے اور روزانہ ۴۹ مرتبہ اس آیت کی تلاوت کرے۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ○ وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِدْرِیْسَ ○ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا وَّرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا ○

شب جمعہ کو اسی آیت کو ۴۹۰ مرتبہ پڑھیں۔ چالیس دن گزرنے کے بعد روزانہ صرف ۱۳ مرتبہ اس کو ورد رکھیں اور روزانہ ۵۳۶ مرتبہ مندرجہ ذیل اسماء الٰہی کا ورد رکھیں۔

اس آیت کا نقش برائے تسخیر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو پہلی ساعت میں نقش اس طرح بنائیں کہ اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد میں شامل کرلیں اور ان اسماء الٰہی کے اعداد بھی اس میں جوڑ لیں۔ "یَالَطِیْفُ (۱۲۹) یَاوَدُوْدُ (۲۰) یَاکَرِیْمُ (۲۷۰) یَامُعِزُّ (۱۱۷) مجموعی اعداد ۵۳۶۔ آیت کریمہ کے اعداد ۲۷۷۶ ہیں۔

حسب قاعدہ مربع کا نقش آتشی چال سے تیار کرکے اس پر اسماء حسنہ ۵۳۶ مرتبہ اور آیت کریمہ ۲۷۷۶ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں اور اس نقش کو اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ اس کے بعد روزانہ صبح کی نماز کے بعد "یَالَطِیْفُ ۱۲۹" مرتبہ ظہر کی نماز کے بعد "یَاوَدُوْدُ ۲۰" عصر کی نماز کے بعد "یَاکَرِیْمُ ۲۷۰" مغرب کی نماز کے بعد "یَامُعِزُّ ۱۱۷" مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ نقش کے دائیں بائیں آیت لکھ دیں اور نقش کے نیچے اسماء الٰہی لکھ دیں۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کریں۔

مثال۔

الوار احمد، ابن فاطمہ ــــ اعداد ۴۴۶

اعداد اسماءِ الٰہی ۵۳۶

اعداد آیت شریفہ ۲۷۶۲

۳۲۹۸

۳۰

)۳۲۶۸(

۳۶

۱۶

۱۶

×۸

۸

نقش یہ بنے گا۔

۷۸۶

اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا

۹۴۹	۹۵۲	۹۵۵	۹۴۲
۹۵۴	۹۴۳	۹۴۸	۹۵۳
۹۴۴	۹۵۷	۹۵۰	۹۴۷
۵۱	۹۴۶	۹۴۵	۹۵۶

(دائیں جانب:) وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِدْرِیْسَ
(بائیں جانب:) وَرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا

یَالَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ یَاکَرِیْمُ یَا مُعِزُّ

زکوٰۃ کا یہ طریقہ ان حضرات کے لئے ہے جو نقش اپنے لئے بنانے کا ارادہ کریں جو دوسروں کے لئے نقش بنانا چاہیں وہ اس طریقہ پر عمل کریں۔ نماز فجر کے بعد مذکورہ اسماء الٰہی ۵۳۶ مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد بھی ۵۳۶ مرتبہ پڑھیں اور آیت مذکورہ کو روزانہ ۲۷۷۶ مرتبہ پڑھیں۔ بہرصورت ہر عمل سے پہلے اور آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاءاللہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد نقش موثر ثابت ہوگا اور خلقت رجوع کرنے پر مجبور ہوگی۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ایک منہ والا رد را کش

پہچان

رد را کش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رد را کش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رد را کش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رد را کش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رد را کش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رد را کش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رد را کش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رد را کش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا رد را کش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رد را کش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا رد را کش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

فلاں کے خواب کی تعبیر کیا ہے۔؟

اگر کسی کے خواب کی تعبیر معلوم کرنی ہو تو خواب دیکھنے والے کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد برآمد کریں۔ جس دن اور جس تاریخ میں خواب دیکھا ہو وہ اعداد بھی شامل کریں اور جس دن اور جس تاریخ میں تعبیر معلوم کررہے ہوں وہ اعداد بھی شامل کریں۔ تعبیر معلوم کرتے وقت جو ٹائم ہو وہ بھی ملحوظ رکھیں۔ اس کے بعد حسب قاعدہ مستحصلہ برآمد کریں۔ اور ذیل کے نقشے سے تعبیر کا اندازہ کریں۔ اگر مستحصلہ ایک برآمد ہو تو تعبیر اچھی ہے۔ بہت جلد کوئی فائدہ ہونے والا ہے۔ اگر ۲ برآمد ہو تو خواب مبارک ہے۔ عنقریب کاروبار میں کوئی فائدہ ہوگا۔ اگر ۳ برآمد ہو تو خواب مبارک ہے۔ عہدے میں ترقی ہوگی، مرتبہ بڑھے گا۔ اگر ۴ برآمد ہو تو تعبیر اچھی ہے، عزت ملے گی لیکن صبر وضبط کا راستہ اختیار کرو۔ اگر ۵ برآمد ہو تو تعبیر یہ ہے کہ عنقریب کوئی سفر درپیش ہوگا۔ اگر ۶ برآمد ہو تو خواب اچھا نہیں ہے کچھ صدقہ کرو۔ اگر ۷ برآمد ہو تو لڑائی جھگڑے کا خطرہ ہے۔ اگر ۸ برآمد ہو تو تعبیر یہ ہے کہ لڑائی جھگڑے اور اختلافات کا اندیشہ ہے لیکن اس کے بعد خوشی ملنے کا بھی امکان ہے۔ اگر ۹ برآمد ہو تو کچھ بچھڑے ہوئے لوگوں سے ملنے کی امید ہے یا کوئی گمشدہ چیز ملنے کا امکان ہے۔ مثلاً زید ابن خالدہ نے ۱۵ رجون ۲۰۰۵ء کو خواب دیکھا تھا۔ اس نے اس کی تعبیر ۲۰ ردسمبر ۲۰۰۵ء کو شام ۴ بجے معلوم کی۔ تو اس کا سوال اس طرح قائم کریں گے۔ زید ابن خالدہ کے خواب کی تعبیر کیا ہے۔؟

(۱) زید، خالدہ	۶۶۱	۴
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۱۳۸۰	۳
(۳) خواب دیکھنے کی تاریخ ۱۵ رجون ۲۰۰۵ء	۲۰۲۶	۱
(۴) تاریخ عیسوی	۲۰	۲
(۵) ماہ عیسوی دسمبر	۱۲	۳
(۶) سن عیسوی ۲۰۰۵ء	۲۰۰۵ء	۷
(۷) تاریخ قمری	۱۷	۸
(۸) ماہ قمری ذی قعدہ	۱۱	۲
(۹) سن ہجری ۱۴۲۶ھ	۱۴۲۶ھ	۴
(۱۰) تاریخ ہندی	۵	۵
(۱۱) ماہ ہندی پوہ	۹	۹
(۱۲) سن ہندی بکرمی ۲۰۶۲	۲۰۶۲	۱
(۱۳) برج قوس	۹	۹
(۱۴) ستارہ مشتری عدد منفی	۶	۶
(۱۵) منزل قمر صرفہ	۱۲	۳

آیئے اب ان کا مستحصلہ برآمد کریں

۳ ۶ ۹ ۱ ۹ ۵ ۴ ۲ ۸ ۷ ۳ ۲ ۱ ۳ ۴

۹ ۶ ۱ ۱ ۵ ۹ ۶ ۱ ۶ ۱ ۵ ۳ ۴ ۷

۶ ۷ ۲ ۶ ۵ ۶ ۷ ۷ ۷ ۶ ۸ ۷ ۲

۴ ۹ ۸ ۲ ۲ ۴ ۵ ۵ ۴ ۵ ۶ ۹

۴ ۸ ۱ ۴ ۶ ۹ ۱ ۹ ۹ ۲ ۶

۳ ۹ ۵ ۱ ۶ ۱ ۱ ۹ ۲ ۸

۳ ۵ ۶ ۷ ۷ ۲ ۱ ۲ ۱

۸ ۲ ۴ ۵ ۹ ۳ ۳ ۳

۱ ۶ ۹ ۵ ۳ ۶ ۶

۷ ۶ ۵ ۸ ۹ ۳

۴ ۲ ۴ ۸ ۳

۶ ۶ ۳ ۲

۳ ۹ ۵

۳ ۵

۸

۸ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی اور جھگڑے کا اندیشہ ہے۔

(باقی آئندہ)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

استخارہ بذریعہ اعداد

اگر کسی لڑکی یا لڑکے کے لئے یہ جانکاری مطلوب ہو کہ ان دونوں کی شادی کیسی رہے گی تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ لڑکا اور لڑکی دونوں کے اعداد اور ان کی ماؤں کے نام کے اعداد جمع کر کے ان میں یوم سوال اور برائے شادی کے اعداد جمع کریں۔ پھر دو سے تقسیم کر دیں۔ اگر ایک بچے تو یہ رشتہ غیر مناسب ہے اور کچھ نہ بچے تو رشتہ مناسب رہے گا۔

مثلاً: نجمہ بنت صالحہ اور زاہدہ ابن شاہدہ کے بارے میں جانکاری حاصل کرنی ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے۔

اعداد نجمہ	۹۸
اعداد صالحہ	۱۳۴
اعداد زاہد	۱۷
اعداد شاہدہ	۳۱۵
اعداد یوم جمعہ	۱۱۸
اعداد سوال برائے شادی	۶۲۵
	۱۳۰۷

۲)۱۳۰۷(۶۵۳
۱۲
۱۰
۱۰
۷
۶
۱

ایک باقی رہنے کا مطلب ہے کہ نجمہ کا رشتہ زاہد کے ساتھ ٹھیک نہیں رہے گا۔

فالنامہ مقاصد و مطالب دلی کے بیان میں

جب کوئی شخص فال دیکھنا چاہے تو بموجب دوسرے فالناموں کے پہلے فاتحہ و درود وغیرہ پڑھ کے اور آنکھ بند کر کے کلمے کی انگلی نیچے لکھے ہوئے دائرہ کے کسی خانہ پر رکھے جس حرف پر انگلی دھری ہے اس کے ذیل میں شرح اس کی لکھی ہے، اس کو دیکھے سب حال معلوم ہوگا۔

قل ہواللہ احد	ح ح	ب ب	ک ک
ن ن	محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	دد	رر
ھھ	ع ع	س س	ی ی
اا	وو	ط ط	م م

(اا) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ جو مراد دل میں رکھتا ہو وہ حاصل ہو اور اگر یہ نیت ہو کہ خود یا کسی دوست مرد یا عورت کا فلاں مقصد حاصل ہوگا یا نہیں تو کہہ کر سبھوں کا مطلب اور مراد حاصل ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ب ب) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ اگر لڑائی کو جائے گا یا کہیں بود و باش یعنی رہنے کو جائے گا یا چوری کرنے یا کسی اور مطلب کو جاوے تو فتح و نصرت پاوے۔ مطلب دل کا برآوے مگر بڑی محنت اور مشقت سے اور سب مراد حاصل ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ھ ھ) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مطلب اس کے دل کا محنت اور مشقت سے اور بعضے وقت بغیر محنت کے حاصل ہوگا لیکن ہر ایک کام میں شتابی نہ کرے صبر اور تحمل کرے کہ حق سبحانہ تعالیٰ خوشی و خرمی عطا فرمائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(دد) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ نیت اس کی نیک ہے، مراد حاصل ہو شاید مقصود سے ساتھ خوشی و خرمی کے واصل ہو انشاء اللہ تعالیٰ۔(وو) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مراد تیری بے محنت و مشقت حاصل ہوگی مگر مراد حاصل ہونے کے بعد پیر و اولیاء اللہ کی نذر و نیاز دیوے، سب غم و اندوہ دور ہوگا اور خوش و خرم رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(رر) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مراد تیری حاصل ہوگی، سب غم و فکر دور ہوگی، اگر نیت نسبت کی ہو تو بہت خوب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وقت درود بھیجا کرے تاکہ جلد اپنی مراد کو پہنچے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ح ح) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مطلب دل کا حاصل ہوگا مگر سختی اور محنت سے جس میں کتنی باتیں جھوٹ اور سچ کہنی چاہئیں بعدہٗ مطلب حاصل ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ط ط) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مراد کا گمان ہوگا تب تیری مراد حاصل ہوگی چاہئے کہ فقیروں کو کچھ دیوے تاکہ جلد مراد حاصل ہو لیکن اس میں کئی ایک تہمتیں اور بدنامیاں ہونگیں صدقہ دینے سے سب بلا دفع ہوگی اور اپنی مراد کو پہنچے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ی ی) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے مراد حاصل ہوگی لیکن سختی اور محنت بہت اٹھائے گا اگر نیت خوب ہے تو عزت اور راحت سے گزران کرے گا اگر صدقہ دیوے تو تمام بلا تیری دفع ہوگی اور جلدی سے مراد کو پہنچے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ک ک) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ جملہ مقصد تیرے حاصل ہوں گے اور محنت و سختی دور ہوگی۔ لیکن صبر کرنا خوب ہے۔

(م م) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ مراد تیری برآویگی اور اگر سوال سازگاری مابین جورو مرد کے ہو تو کہہ کہ دونوں خوش حال رہیں گے۔

(ن ن) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ سب مراد تیری برآوے گی اور رنج و غم دور ہوگا لیکن فقیروں کو کچھ دیوے اور خلقت سے نیکی اور خوبی کرے تاکہ سب بلائیں تیری رفع ہو جائیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

(س س) اگران حرفوں پر انگلی رکھے گا تو کہتا ہے کہ امید تیری برآوے گی لیکن چند روز توقف کرنا تاکہ کام تیرا درست ہووے اور رنج و سختی دور ہووے اور سعادت تیری طرف رخ کرے انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ع ع) اگران حرفوں پر انگلی رکھے تو کہتا ہے کہ مراد تیری حاصل ہوگی لیکن آخر کار کچھ بدی تیرے پیش آئے گی جو نیت کہ تو نے کی ہے اس سے دور رہنا بہتر ہے اور لازم ہے کہ اپنے دل کا بھید کسی سے نہ کہے اور ہوشیار رہے تاکہ کل کام تیرا بہتر ہووے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

فالنامہ عجیب

یہ فالنامہ تمام فالناموں سے معتبر اور مستند ہے۔ یہ فالنامہ قرآن شریف کا ہے۔ ترکیب یوں ہے کہ اگر کسی معاملے کے متعلق نیکی یا بدی کا حال معلوم کرنا مطلوب ہو تو بصدق دل اور طہارت قلب و زبان اور جسم کے ساتھ باوضو ہو کر پہلے بارگاہ الٰہی میں توبہ استغفار کرے پھر اپنی خاکساری اور کم علمی کا اظہار کر کے پانچ بار درود شریف پڑھے۔ پھر مع بسم اللہ سورۂ فاتحہ ایک بار سورۂ اخلاص تین بار اور یہ دعا ایک بار پڑھ کر پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْكَ وَتَفَاوَلْتُ بِکِتَابِكَ فَاَرِنِیْ مَاھُوَ الْمَکْنُوْنُ فِیْ غَیْبِكَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَقُّ اَنْزِلْ عَلَی الْحَقِّ بِحَقِّ مُحَمَّدَنِ الْحَقِّ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن ۝ اس کے بعد پانچ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنی نیت کا دل میں دھیان کر کے تین مرتبہ کہے۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْم ۝ اس کے بعد اگر دن کا پہلا حصہ گزر رہا ہے تو پہلے دس سیپاروں میں سے کسی جگہ سے قرآن کریم کھولیں۔ اگر دن کا درمیانی حصہ گزر رہا ہے تو درمیانی دس سیپاروں میں سے کھولیں۔ اگر دن کا آخری حصہ گزر رہا ہے تو آخری سیپاروں میں سے کسی جگہ سے قرآن حکیم کھولیں۔ اسی طرح رات کو بھی تین حصوں میں تقسیم کر کے جس حصے میں فال دیکھو قرآن کریم کھولیں اور بائیں طرف سے سات ورق گن کر پلٹ دیں۔ ساتوں ورق کی پہلی چھ سطریں چھوڑ کر ساتویں سطر کے حروف اول کو دیکھیں۔ جو حروف سب سے پہلے ہو اس کو مندرجہ ذیل تفصیل میں ڈھونڈیں۔ انشاء اللہ جواب باصواب ملے گا۔ اس کے مطابق عمل کریں۔ انشاء اللہ فلاح کا منہ دیکھیں گے۔ جوابات یہ ہیں۔

(الف) اگر پہلا حرف الف ہے تو فال یہ ہے۔ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْن ۝ ہر طرح سے مبارک اور نیک فال ہے۔ مدعا پورا ہوگا۔ جو کام کرنا چاہتے ہو کرو کامیابی یقینی ہے۔ سب کام درست ہیں۔ مقصد میں کامیابی کی دلیل ہے۔

(ب) اگر پہلا حرف ب ہے تو فال بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه ۝ جو کہ شادمانی و خوشخبری ہے۔ یہ فال دلالت کرتی ہے مقصد کی کامیابی پر۔

(ت) اگر حرف ت برآمد ہو تو فال تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ۝ سمجھو یہ اس امر پر دلالت ہے کہ صاحب فال کسی خطرے یا مصیبت میں مبتلا ہونے والا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم کر دیا، یا کر دیا جائے گا۔ حسب توفیق خیرات کر دو۔ کل غم دور ہو جائیں گے اور شادکامی نصیب ہوگی۔

(ث) اگر حرف ث برآمد ہو تو دلیل ہے۔ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَّسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا ۝ کامیابی اور خیر و برکت کی نشانی ہے۔ مطلب حسب دل خواہ پورا ہوگا۔

(ج) اگر جیم (ج) کا حرف برآمد ہو تو جَزَاھُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِیْرًا ۝ اسے تعلق ہے، چند روز تک صبر و توقف ضروری ہے، صدقہ دے، دعا اور نماز میں مشغول ہو، انشاء اللہ انجام اچھا ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ح) اگر ح کا حرف پہلے ہوگا تو حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْم ۝ بشارت ہے۔ صاحب فال کو ہر قسم کی فلاح اور بہبودی اور کامرانی کی۔

(خ) اگر حرف خ برآمد ہوگا تو خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۝ اے صاحب فال جو ارادہ تو رکھتا ہے پورا نہیں ہوگا۔ اس کام سے

بازرہنا تمہارے حق میں مفید نہیں ہے۔ اگر علیحدہ رہے گا اور اپنا بھید کسی سے نہ کہے گا تو اللہ تعالیٰ رحم کریگا۔

(د) اگر حرف دال (د) برآمد ہوگا تو دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ٥ فال ہے جو ہر قسم کی بشارت اور کامرانی کی دلیل ہے۔

(ذ) حرف ذال (ذ) کا برآمد ہونا دلیل ہے۔ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰاۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِ نْجِیْلِ ٥ اے صاحب فال نحوست اور ادبار کے دن گزر گئے، اب شادمانی وکامرانی کا زمانہ ہے۔ انشاء اللہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔

(ر) حرف را (ر) کی فال آیت کریمہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا ٥ الخ، سے تعلق رکھتی ہے، جو دلالت کرتی ہے کہ صاحب فال اپنے نفس پر ظلم کررہا ہے، لازم ہے کہ سب کام اور مقاصد خدا کے سپرد کردیئے جائیں۔ تاکہ تکلیف سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ صدقہ بھی کرنا ضروری ہے کیونکہ صدقہ کرنے سے مصیبتیں دور ہوجاتی ہیں۔

(ز) زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ کی آیت سے یہ تعلق ہے۔ صاحب فال کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس ارادے سے باز آجائے۔ گناہوں سے توبہ کرے، صدقہ دے اور ظلم کرنا چھوڑدے تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔

(س) سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ ٥ بشارت ہے ہر طرح کی کامیابی اور شادمانی کی۔ سب مطلب پورے ہوں گے۔

(ش) شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے اس فال کا علاقہ ہے جو ہر طرح کی کامیابی کی دلیل ہے۔ مراد پوری ہوگی۔

(ص) صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ سے اس فال کا تعلق ہے جو بہت مبارک ہے۔ دل کے تمام مطالب پورے ہوں گے۔ خدا پر بھروسہ کرکے تدبیر کرتے رہو۔

(ض) ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ ٥ صاحب فال، یہ فال درمیانہ حکم رکھتی ہے۔ عہد کا پورا کرنا تیرے لئے لازم ہے۔ اگر اسی نیت میں ذرا صبر سے کام لے گا تو کامیابی کی امید پختہ ہوسکتی ہے۔ صدقہ مستحق لوگوں کو تقسیم کرو۔ تاکہ تکلیف کا خاتمہ ہو۔

(ط) اگر حرف ط نکلے تو طٰہٰ ٥ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی ٥ فال سمجھو جسکی دلالت بلندی بخت اور بشارت پر ہے۔ امید پوری ہوگی۔ شادکامی کا منہ دیکھنا نصیب ہوگا۔

(ظ) ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ٥ صاحب فال بہتر ہے کہ اس ارادے کو ترک کردو، ورنہ صبر کرو۔ اگر صبر نہ کروگے تو نہایت تکلیف ہوگی ابھی ستارہ نحوست میں ہے اور وقت قریب ہے جب خاک میں ہاتھ ڈالے گا خاک اکسیر بن جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ع) عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی ط اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی ٥ دلیل ہے اس امر کی کہ صاحب فال کو برے کاموں سے بچنا چاہئے اور خدا پر توکل رکھنا چاہئے، ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ صدقہ دے کہ بہتری کی صورت پیدا ہو۔ ساتھ ظلم وستم سے باز رہ۔ ورنہ کام خراب ہوجائے گا۔

(غ) غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ٥ نہایت مبارک فال ہے۔ خوشخبری سنے گا، مقاصد میں کامیابی ہوگی۔ دل خوش ہوجائے گا۔

(ف) فَوَقٰھُمُ اللّٰہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَقّٰھُمْ ط فال درمیانی ہے۔ صبر ضروری ہے۔ اس نیت سے باز رہنا اچھا ہے، جلد بازی اچھی نہیں ورنہ کام خراب ہوجائے گا، صدقہ دینا ضروری ہے۔ تاکہ کامرانی کا منہ دیکھنا نصیب ہو۔ گناہوں سے توبہ کر۔

(ق) اس حرف کا تعلق قٓ ٥ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ سے ہے، جو بہت مبارک فال ہے۔ کامیابی ہوگی۔ کسی کے ملنے کی خوشی پہنچے گی۔ کسی بزرگ سے کچھ ملیگا۔ دشمن زیر ہوں گے۔

(ک) کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ٥ سے اس فال کا تعلق ہے جو کامیابی اور خوشی کی دلیل ہے۔ پریشانی دور کردو اور برکت کے امیدوار رہو۔

(ل) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا ط چند روز صبر ضروری ہے۔ صدقہ بھی لازم، کیونکہ دشمن درپے آزار ہے، سستی واجب نہیں۔ سفر سے پرہیز کرو۔ نماز بھی ادا کرو تاکہ بگڑے کام درست ہوں۔

(م) مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ ، نہایت مبارک اور بابرکت فال ہے۔ ہر طرح کی کامیابی اور فائدہ ہی فائدہ ہے۔ دشمن مقہور اور امید پوری ہوگی۔

(ن) نٓ ٥ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ٥ ہر طرح کی کامیابی، بشارت کی دلیل ہے، امید پوری ہوگی، خدا کا مزید شکریہ ادا کرو۔

(و) اس حرف کا تعلق آیت کریمہ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ سے ہے اور اس امر کی دلیل ہے کہ کام پورا نہیں ہوگا۔ چند روز تک اور صبر کرو۔ ابھی بخت گردش نحوست میں ہے صدقہ دے۔ انشاء اللہ چند دنوں کے بعد دن پھر جائیں گے اور پھر ہر کام میں کامیابی

ہوگی۔

(ہ) هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ سے اس حرف کا تعلق ہے جو درمیانی فال ہے صدقہ دے، اطاعت میں مشغول رہ تاکہ دین و دنیا میں نجات نصیب ہو۔ موجودہ نیت سے باز رہ وہ وقت آنے والا ہے جب تیری قسمت سدھر جائے گی اور ہر کام میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اس وقت صبر اور اطاعت لازم ہے۔

(لا) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ سے اس حرف کا تعلق ہے جو بہت نیک اور بابرکت فال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام غم والم سے تم کو نکال دیا ہے۔ خوش رہو اور کامیابی کا منہ دیکھتے جاؤ۔

(ی) اس حرف کا تعلق يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ سے ہے جو نہایت مبارک اور اچھا ہے۔ ہر قسم کی بلاؤں اور مصیبتوں سے نجات کی پرواہ نہ سمجھو۔ کام حسب خواہ پورے ہوں گے۔

درود شریف بھیجنے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے، اللہ جل شانہٗ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کی دس خطائیں معاف فرماتے ہیں اور اس کے درجات بلند فرماتے ہیں۔ (نسائی)

استغفار پڑھنے سے غم سے نجات اور تنگ دستی دور ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی استغفار کو لازم کرلے تو اللہ جل شانہٗ اس کیلئے ہر غم سے نجات اور ہر تنگی میں فراخی کا راستہ نکالیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی عنایت کریں گے جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہ ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

اذان کے کلمات دوہرانے کا اجر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دی، جب وہ خاموش ہوگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی مؤذن کے کلمات کے جواب میں وہی کلمات یقین کے ساتھ کہے تو جنت میں داخل ہوگا۔ (نسائی)

اذان اور اقامت کے درمیان دنیا اور آخرت میں عافیت کی دعا مانگو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اس وقت کیا دعا مانگیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت کی دعا مانگو۔ (ترمذی)

گھر میں وضو کرکے مسجد جانے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص بھی اپنے گھر سے وضو کرکے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر یعنی مسجد جائے تاکہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ ادا کرے تو اس کے ایک قدم پر خطا معاف کی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ (مسلم)

مؤذن کی اذان اور اقامت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور مؤذن کے لئے روزانہ اذان کے بدلے میں ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(ابن ماجہ)

صحیح فالنامہ

دیکھنے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے وضو کرلے، اگر کسی وجہ سے وضو نہ کرسکے تو پھر تیمم کرلے۔ اس کے بعد کامل یکسوئی اور مکمل یقین کے ساتھ اور اس نیت کے ساتھ کہ پروردگار عالم، عالم الغیب ہے اور وہی میری صحیح رہنمائی کرسکتا ہے، ایک بار درود شریف اور پھر ایک بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل خانوں میں سے کسی ایک خانے پر آنکھیں بند کرکے انگلی رکھ دے اور اسکا نتیجہ دیکھے۔ انشاء اللہ صحیح رہنمائی حاصل ہوگی۔

ا	ر	ث	ط	س	ح	ب	ن	ج	ڑ
خ	پ	ق	ک	ف	د	ذ	ع	ی	غ
ہ	ت	ز	م	گ	ظ	و	ش	ل	ص

(ا) تمہارے دل میں جو خیال ہے وہ پورا ہوگا، روزگار اچھا ہوگا۔

(ب) فائدہ ہوگا، انشاء اللہ جلد خوشی ہوگی۔

(پ) ابھی کچھ دیر ہے مراد پوری ہوگی۔

(ت) دشمن آپ کے بہت ہیں، عزیزوں سے فائدہ ہوگا۔

(ث) تمہارے دل کی مراد جلد پوری ہوگی۔

(ج) اقربا کی طرف سے کسی خوشی کی خبر آئے گی۔

(ح) انشاء اللہ سب کام پورے ہوں گے، خیرات کرو۔

(خ) گردش کے دن ہیں، مطلب پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔

(د) دشمن سے بچتے رہو، دوستی کے پردے میں دشمنی کرے گا۔

(ذ) ہر کام میں کامیابی میسر ہوگی۔

(ر) یہ دن نحوست کے ہیں، صدقہ وخیرات کرو۔

(ز) نیک کام کرو خدا برکت دے گا۔

(س) تم اس وقت مصیبت کا شکار ہو اور عرصۂ دراز تک اس میں مبتلا رہو گے۔

(ش) کچھ دنوں کے بعد تمہارے مسائل حل ہوں گے۔

(ص) عورت ملے گی، بچہ ہوگا، خوشی دیکھو گے۔

(و) انشاء اللہ تھوڑے دنوں میں فرزند کی خوشی ملے گی۔

(ط) تیرے روزگار میں ترقی ہوگی۔

(ظ) اگرچہ دن سختی کے ہیں، بنے کام بگڑ جاتے ہیں لیکن اچھے دن جلد آرہے ہیں۔

(ع) سرگرداں اور حیران کیوں ہے، کسی ولی سے رابطہ قائم کر۔

(غ) ہر کام آسان ہوجائے گا فکر نہ کرو۔

(ل) تیری گردش کے اب چند دن ہی باقی ہیں۔

(م) خدا کی عبادت کر غم جاتا رہے گا۔

(ن) اس خیال کو دل سے نکال دو پورا ہونا مشکل ہے۔

(ہ) جنوب یا مغرب کی طرف سے جلد خوشی کی خبر ملے گی۔

(ی) تم خوشی کے خواہش مند ہو، انشاء اللہ خوشیاں ملیں گی۔

(ک) کوئی برا کام نہ کرو، نقصان ہوگا۔

(ڑ) جو دل میں ہے بات وہ پوری ہوگی۔

(ق) کامیابی یقینی ہے۔

(گ) مستقبل اچھا نہیں ہے۔

(ف) آنے والی مصیبت ٹل جائے گی۔

عجیب و غریب فالنامہ

نمبر (۳)				نمبر (۲)				نمبر (۱)			
۴	۲۸	۳۹	۳۰	۲	۳۷	۳۰	۱۰	۱	۵	۷	۱۷
۳۱	۲۶	۲۱	۲۲	۳۱	۱۹	۲۲	۲۳	۹	۱۱	۱۴	۱۵
۲۳	۱۲	۱۳	۱۵	۲۶	۱۱	۱۴	۱۵	۱۹	۲۱	۲۲	۲۵
۴	۵	۶	۵	۱۸	۶	۷	۵	۳	۳۱	۲۹	۳۰

نمبر (۵)				نمبر (۴)			
۱۶	۳۱	۳۰	۲۹	۸	۲۸	۲۹	۳۰
۲۸	۲۴	۲۵	۲۹	۳۱	۲۴	۲۵	۲۶
۲۷	۲۳	۲۲	۲۱	۲۷	۱۲	۱۳	۱۴
۱۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۵	۱۱	۱۰	۹

جو شخص اپنی قسمت کا روزانہ حال معلوم کرنا چاہے وہ اپنے مطلب کو مدِ نظر رکھ کر اپنے دل میں ایک ہندسہ سوچے جو ۳۱ سے کم ہو پھر اس کو اوپر نقشہ جات میں تلاش کرے۔ جن نقشوں میں وہ سوچا ہوا ہندسہ آئے ان کے بائیں کونے میں جو عدد لکھے ہوں وہ لے کر جمع کر دے جو مجموعہ حاصل ہو وہ اس کا سوچا ہوا ہندسہ ہوگا۔ مثلاً ایک شخص نے ۵ کا ہندسہ سوچ کر مذکورہ نقشوں میں سوچا تو ۵ کا ہندسہ نقشہ (۱) اور (۳) میں ملا۔ پس دونوں کے بائیں کونے کے عدد ۴ اور ۱ کو جمع کیا تو ۵ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ اس کا سوچا ہوا ہندسہ ۵ کا ہے اب اسی کا نیک و بد نتیجہ ذیل میں دیکھ لیا چاہیئے۔

(۱) تمہارا کام ایسے وقت میں پورا ہوگا جس وقت اس کے سرانجام پانے کا وہم گمان بھی نہ ہو۔

(۲) تمارے ایام برگشتہ اب درست ہونے والے ہیں۔

(۳) تماری امید ایسی جگہ سے پوری ہوگی جس جگہ تمہارے دل میں خیال تکنہ ہو۔

(۴) جس کی خواہش میں تم پریشان و سرگرداں ہو وہ جلد پوری ہونیوالی ہے۔

(۵) اب تمارے بختوں کا ستارہ چمکے گا۔

(۶) مستقل مزاجی اور حوصلے سے کام لیں تمام کام سنور جائیں گے۔

(۷) جو مشکل تمکو درپیش ہے وہ جلد دور ہو جائے گی۔

(۸) تمہاری قسمت میں کچھ مال درذ ہے مگر دیر بعد حاصل ہوگا۔

(۹) تھوڑے دنوں تک تمہارے آگے ایک تجویز ہوگی جس کو بخوشی منظور کر لینا جو تمہارے لئے بہتر ہوگی۔

(۱۰) قبل ازیں تمہارے ایام منحوس تھے اب عنقریب درست ہو جائیں گے۔

(۱۱) تمہارا زمانہ خراب گزر گیا۔ اب اچھا وقت آ گیا۔

(۱۲) تمہارا کام عنقریب سنور جائے گا۔

(۱۳) تمہاری مشکل بہت اچھی طرح حل ہو جائے گی۔

(۱۴) تمہارا کام بہت مشکل ہے، قابل حل نہیں۔

(۱۵) تمہارا مقصد خراب ہے۔

(۱۶) تمہارے ایام برگشتہ ہیں۔

(۱۷) تمہارے منحوس دن گزر جانے کی اُمید ہے۔

(۱۸) اب تمہاری پریشانی جاتی رہے گی۔

(۱۹) تم کوشش کرو ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

(۲۰) اب تمہارے حالات سُدھر جائیں گے۔

(۲۱) گردش ایام تم کو چین نہیں لینے دیتی۔

(۲۲) عنقریب تم کو ایک خوش خبری ملے گی۔

(۲۳) تم مدت سے پریشان ہو اب تمہاری حالت درست ہو جائے گی۔

(۲۴) اب وہ وقت آنے والا ہے کہ تم تمام خواہشات پوری کر سکو گے۔

(۲۵) اگر کوئی چیز مصلحت آمیز ملے تو تم ضرور لے لو۔ اس میں تمہاری بہتری ہوگی۔

(۲۶) ناممکن کام کرنے کی کوشش مت کرو۔ کیونکہ فلک تمہارے مخالف ہے۔

(۲۷) اب تمہارا وقت اچھا آ رہا ہے۔

(۲۸) جو کام تم کو نہ ہونے والے معلوم ہوتے ہیں ان کو توکل بر خدا چھوڑ دو خود بخود ہو جائیں گے۔

(۲۹) جب تمہارے دل میں اطمینان ہے کہ تمہارا ایام برگشتہ اور منحوس ہیں تو ایسے کام مت کیا کرو جس سے نقصان اُٹھانا پڑے۔

(۳۰) جب تمہارے دل میں خیال قوی ہے کہ میرا فلاں کام ضرور ہو جائیگا تو پھر اس کو سرانجام دینے کی کوشش کرو۔

(۳۱) تمہاری کوشش فضول اور محنت رائیگا ہوگی۔ کیونکہ یہ کام نہ ہونے والا ہے .... وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

رہنمائی حاصل کرنے کا

حیــرت انگــیز طــریــقہ

مندرجہ ذیل نقش کو کسی کاغذ پر بڑے بڑے خانوں کے ساتھ نقل کرلیں، نقل کرتے وقت ابجد ہوز کی ترتیب کو ملحوظ رکھیں۔ یعنی خانے بنا کر الف لکھیں پھر ب پھر ج پھر د۔

اس کے بعد قینچی سے تمام حروف کاٹ لیں۔ یعنی ہر خانہ الگ کرلیں۔ پھر ان حروف کو ابجد ہوز کی ترتیب سے اوپر نیچے رکھ لیں، سب سے پہلے الف کو رکھیں پھر اس کے نیچے ب کو پھر اس کے نیچے ج کو اس طرح آخیر میں سب سے نیچے غ ہوگا۔

ان حروف کی گڈی بنا کر ایک بڑے سے طشت میں پانی بھرلیں اور اس گڈی کو اس پانی میں چھوڑ دیں، جو کاغذ بہتا ہوا تیزی سے چلے اس کو اٹھالیں پھر دیکھیں کہ اس پر کون سا حرف تحریر ہے۔ مثلاً اس پر "ن" تحریر ہے تو "ن" کو ملفوظی کرلیں، ملفوظی ہونے کے بعد یہ "نون" ہوجائے گا، اب اس کے آگے آئیل بڑھادیں تو اب یہ ہوجائے گا "نونائیل"۔ ن کے اعداد ملفوظی ۱۰۶ ہیں، رات کو سوتے وقت "یانونائیل" ۱۰۶ مرتبہ پڑھیں اور جس مقصد کے لئے پڑھ رہے ہوں اور رہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہوں اس کو اپنے ذہن میں رکھیں، انشاء اللہ پہلی رات میں ورنہ تیسری رات میں رہنمائی حاصل ہوجائے گی۔

واضح رہے کہ ایک عامل کو مذکورہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے پھر جو حرف نکل آئے گا زندگی بھر اسی کے پڑھنے سے رہنمائی حاصل ہوتی رہے گی۔

یہ رہنمائی حاصل کرنے کا ایک حیرت انگیز طریقہ ہے اور قدیم کتب میں اس کی تعریف میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اس کے ذریعہ عجیب وغریب انداز سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

ا	د	ہ	و	ح	ط	ک
ز	ب	ج	ع	ص	س	ر
ی	ل	ن	م	ف	ظ	ض
خ	ث	ت	ش	ق	ذ	غ

لاثانی فالنامہ

یہ فالنامہ ہزاروں مرتبہ کا تجربہ شدہ ہے، جب بھی اس کے ذریعہ فال نکالی گئی ہے پروردگار عالم کے فضل وکرم سے صحیح رہنمائی حاصل ہوئی ہے۔ طریقہ فال نکالنے کا یہ ہے کہ جب کسی سلسلہ میں رہنمائی حاصل کرنی ہو تو سب سے پہلے وضو کرے پھر قبلہ رو بیٹھے اور سورۂ فاتحہ تین مرتبہ اور درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور اپنی شہادت کی انگلی پر دم کرے۔ خدا کو حاضر ناظر اور عالم الغیب جان کر اپنی شہادت کی انگلی نقش معظم کے کسی بھی خانے پر آنکھ بند کرکے رکھتے ہوئے پوری یکسوئی کے ساتھ اپنے مقصد کا خیال کرے اس کے بعد ذیل میں دی گئی تفصیلات میں اپنا مطلب تلاش کرے انشاءاللہ جواب باصواب پائے گا۔

ا	ب	ج	د
ہ	و	ز	ح
ط	ی	ک	ل
م	ن	س	ع
ف	ص	ق	ر
ش	ت	ث	خ
ذ	ض	ظ	غ

(الف) فال نیک ہے، کسی سے ملنے کی خواہش ہے یا کسی چیز کی تلاش ہے، کامیابی کے آثار ہیں۔ ناامید نہ ہو۔ نشانی طلب کرتے ہو تو دیکھ لو تمہاری بائیں آنکھ میں سرخی ہے۔

(ب) فال اچھی نہیں ہے، اگر بیماری سے متعلق بات ہے تو مریض بہت دیر میں بیماری سے نجات پائے گا یا خطرہ ہے کہ فوت ہوجائے۔ سفر کا سوال ہے تو نقصان ہوگا۔ چار ماہ کے بعد کامیابی یقینی ہے انشاءاللہ۔

(ج) اس کام کی ابتدا میں بہت مشکلات ہیں۔ دشمنوں سے شکست کھاؤ گے۔ جو ارادہ تمہارے دل میں ہے اس کے پورا ہونے کی امید نہیں۔ تمہارا مستقبل نہایت شاندار ہے مگر وقت ابھی اچھا نہیں۔

(د) تمہارا ستارہ گردش سے نکل چکا۔ کامیابی کے آثار پیدا ہو چکے ہیں اگر نشانی چاہتے ہو تو سنو! آج تم نے کسی خوبصورت چیز کو دیکھا ہے۔

(ہ) بہت اچھی فال ہے۔ ہر کام میں کامیابی کے آثار ہیں جو ارادہ ہے پورا ہوگا، مقدمہ ہے تو فتح، بیماری ہو تو شفاء، سفر ہے تو مبارک تمہارا ایک دشمن دوستی کے لباس میں ہے اس سے بچنا۔

(و) تمہارے گھر میں تمہاری یا تمہارے گھر کے کسی فرد کی جلد شادی ہوگی، تمہارے گھر میں دکھن کے کونے میں ایک سانپ ہے اس کو مارنا نہیں ورنہ نقصان ہوگا۔ وہاں کچھ دفینہ بھی ہے مگر تمہیں ملنے والا نہیں۔

(ز) عنقریب تم کو کسی بڑے امتحان میں کامیابی ملے گی جس کی وجہ سے تمہیں دنیا میں ترقی حاصل ہوگی۔ فال نیک ہے تمہارے اپنے مقاصد میں انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔

(ح) خبردار کسی پر بھروسہ مت کرنا تمہارے ظاہری دوست باطن میں دشمن ہیں۔ کچھ دن صبر کرلو، تمہارے سر میں آج درد ہے۔

(ط) غفلت مت کرو، وقت ہوشیاری کا ہے تمہاری کامیابی کا وقت قریب آچکا ہے، ایک مہینہ اور آٹھ دن اور نحوست کے باقی ہیں۔ اس کے بعد تمہاری کامیابی یقینی ہے۔

(ی) ابھی ٹھہرو زمانہ موافق نہیں، جس سے امید ہے وہ قابل اعتماد نہیں۔ نہ فی الحال تجارت میں کامیابی کی امید ہے۔ چار مہینے اور سات دن تم پر سخت ہیں۔ اس کے بعد کامیابی ہے۔

(ک) جلدی نہ کرو ایک ماہ بعد کامیابی یقینی ہے، بگڑے کام بن جائیں گے۔ آج شاید تمہارا کسی سے جھگڑا ہوا ہے یا پھر تمہیں کوئی سفر درپیش ہے۔

(ل) سفر میں نقصان ہے، ملازمت جلد ملنے والی ہے، جلد خوشی حاصل ہوگی، تم اس وقت کسی بات پر افسردہ ہو۔

(م) تمہیں کوئی بیماری نہیں، آسیب کا اثر ہے، روحانی علاج کراؤ۔ تمہیں اچانک کوئی نقصان ہونے والا ہے جس سے جان کا بھی خطرہ ہے،

جس قدر ممکن ہو خیرات کرو۔

(ن) تم کو عنقریب ہی کسی حاکم سے نفع ہونے والا ہے۔ جس کو تم چاہتے ہو جلد ملنے والا ہے۔ تین روپے کا تیل مسجد کے چراغ میں ڈال دو۔

(س) فال بہت اچھی ہے جو چاہتے ہو ملے گا تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والے ہو، تمہارے سینے پر ایک تل ہے۔

(ع) اللہ کا نام لے کر تیار ہو جاؤ، کامیابی تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ مگر دشمنوں سے ہوشیار رہو، دشمن ہر وقت تمہاری تاک میں ہیں، تمہاری کمر میں ہلکا ہلکا درد ہے۔

(ف) فی الحال دن اچھے نہیں، تمہارا ستارہ گردش میں ہے، صبر کرو، اللہ پر بھروسہ رکھو۔

(ص) برے خیالات دل سے نکال دو، صبر کرو، تھوڑے دن باقی ہیں پھر سب بگڑے کام بن جائیں گے، دیکھو تم کس رخ بیٹھے ہو اس سمت میں جتنے حروف ہیں بس اتنے مہینوں کے بعد حالات اچھے ہو جائیں گے انشاء اللہ۔

(ق) فال اچھی ہے، لڑکا ہوگا، کاروبار میں نفع ہوگا، جلد ہی کوئی خبر باہر سے آنے والی ہے۔

(ر) بھول کر بھی ایسا خیال نہ کرو، وقت نازک ہے ستارہ گردش سے نکل چکا ہے، کچھ دن اور صبر کرو۔

(ش) اللہ پر بھروسہ رکھو گھبرانے سے کچھ نہیں ہوگا دشمن تمہارا بال بھی بینکا نہیں کر سکتے، صدقہ خیرات کرو۔

(ت) وہ جھوٹا ہے اس کی باتوں میں مت آنا ورنہ نقصان اٹھاؤ گے جو قدم اٹھاؤ گے سوچ سمجھ کر اٹھاؤ، دنیا دھوکے باز ہے، تمہارا مستقبل شاندار ہے، تمہاری پیشانی پر تل ہے۔

(ث) گھبراؤ نہیں صبر سے کام لو، تمہارا ستارہ اسوقت ٹھیک چل رہا ہے

(خ) تم جس کو چاہتے ہو وہ تم سے منحرف ہے اس کا قابو میں آنا مشکل ہے۔ باقی کام بن جائیں گے تمہیں اس سال کچھ رقم ملے گی۔

(ذ) تمہارے نحوست کے تین دن ابھی باقی ہیں اسکے بعد انشاء اللہ کامیابی مقدر میں لکھی ہوئی ہے۔ عنقریب غیب سے راحت و عزت کا دروازہ کھلنے والا ہے، تمہارا مستقبل بہت اچھا ہے۔

(ض) اس کام سے باز آؤ ذلت ہوگی تمہارا ستارہ گردش میں ہے اس وقت تکلیف ہی تکلیف ہے صبر کرو، جلد ہی غیب سے انتظام ہونے والا ہے، تمہاری ران پر تل ہے۔

(ظ) تمہاری کامیابی تمہارے استقلال پر منحصر ہے۔ اس کام میں بے حد مشکلات کا سامنا ہوگا۔ استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

(غ) فال نیک ہے، صبح وشام میں کامیابی ملنے والی ہے، لہٰذا روزگار جلد ملنے والا ہے اگر تم بیمار ہو تو جلد شفاء ہوگی، سفر کرو گے تو انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

اقوالِ مس زرّیں

● شادی کرنے والا ہر انسان پاگل ہوتا ہے یا شادی کے بعد ہو جاتا ہے۔

● محبت پائیدار نہیں ہوتی۔ شادی بھی پائیدار نہیں ہوتی، البتہ محبت کے مقابلے میں شادی کچھ دن زیادہ چل جاتی ہے۔

● لڑکے باتونی لڑکیوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں، یا دوسری قسم کی؟ کیا دوسری قسم کی بھی ہوتی ہیں؟

● اداکارہ وہ ہے جو سب کچھ ہے لیکن خود کچھ بھی نہیں۔

● خبردار لڑکیو! کسی سیاست داں سے شادی مت کر بیٹھنا۔ وعدے بے شمار کرے گا۔ ایفا ایک بھی نہیں ہوگا

● کافی ہاؤس جل گیا۔ تیس ادیب وشاعر ہمیشہ کے لئے بے گھر ہو گئے۔

● آج کا ماہر معاشیات وہ ہے جو بتا سکتا ہے کہ کل کے ماہر معاشیات نے کیا غلطیاں کی تھیں۔

● زندگی ایک بار ملتی ہے اور کچھ لوگوں کے لئے ایک بار بھی بہت ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

اظہار حیرت

اصلاحی کاموں میں حصہ لینے والی ایک خاتون نے ایک صاحب کو شراب خانہ سے نکلتے دیکھا تو بولیں۔ ''کتنے افسوس کی بات ہے کہ میں آپ جیسے انسان کو اس قسم کی جگہ سے نکلتے دیکھ رہی ہوں۔''

وہ صاحب حیرت سے بولے ''تو خاتون...... آپ کا کیا خیال ہے...... کہ میں ساری رات اندر ہی بیٹھا رہتا۔؟''

ابجدی فالنامہ

(ا) تم حصول مدعا کے لئے اپنے دل میں اس قدر پیچ وتاب کھارہے ہو کہ جس سے تمہارا دل بے قرار ہورہا ہے۔ عنقریب تمہاری بہتری کے لئے پردۂ غیب سے ایک ایسا وسیلہ پیدا ہوجائے گا جس کے ذریعہ تمہارے روزگار میں ترقی اور مایوس امیدوں میں کامیابی ہوگی۔ اگر یقین نہ آوے تو دیکھو کہ تمہارا خیال ایک شخص کی طرف لگا ہوا ہے۔

(ب) تم ہر وقت ایک شخص کی بے فائی کو یاد کرکے دل میں حیران ہورہے ہو اور حصول مراد کیلئے عجیب وغریب تجاویز سوچ رہے ہو تمہارے دل میں چیزے بدست رفتہ باز بدست می آید کا جو خیال ہے امید ہے خدا پوری کرے گا۔ ایام منحوس گزر گئے۔ عنقریب ہی مقصد برآئے گا۔ اگر یقین نہ ہو تو تمہاری کان کے پاس ذنبل یا تل کا نشان ہے۔

(ج) ترقی روزگار وآمد کا تم کو خیال لگا ہوا ہے۔ دشمنوں سے تم ہمیشہ خوفزدہ رہتے ہو، نیکی کا بدلہ تم کو بدی سے ملتا ہے۔ اب جس امید کے لئے تم دریافت کرتے ہو وہ دو تین ماہ کے بعد فائدہ ہوگا۔

(د) تمہارے خیالات اس وقت منتشر ہورہے ہیں جس کام سے تم فائدہ اٹھانا چاہتے ہو وہ کام کسی دیگر وسیلہ سے انجام پائے گا یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دشمنوں کی کارستانیوں سے تم کو گزشتہ وقت میں تکلیف پہنچی ہے مگر تمہارے حوصلے وجوانمردی نے سب کو نیچا دکھایا ہے اگر یقین نہ ہو تو دیکھو تمہاری پسلی پر تل یا داغ و ذنبل کا نشان ہے۔

(ہ) تم کو گھبرانا نہیں چاہئے۔ چند یوم میں سب کام درست ہونے والے ہیں جس شخص کی تم کو خواہش ہے۔ یہ تمہارا کام الفت ومحبت سے کرے گا اور تم کو روپیہ کا فائدہ ہوگا۔ ممکن ہے کہ چند یوم میں تم کو وطن کا سفر بے نحوست پیش آئے۔

فال دیکھنے یا دکھلانے والے کو چاہئے کہ پاک صاف ہوکر خدا کا نام لے کر اپنے دلی مقصد کو خیال کرکے فال کے نقشہ پر انگلی رکھے اور بعد کو ذیل کے نقشہ سے سوال معلوم کرے۔

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز
ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

(و) صاحب فال تمہارے ایام ناقص ہیں جس شخص سے تم ملاپ کا ارادہ رکھتے ہو اس سے تم کو چنداں فائدہ نہ ہوگا اور تمہارے گھر میں ہر وقت دنیاوی معاملات میں جھگڑا ہوتا رہتا ہے، بیماری اور فکر نے تم کو پریشان کررکھا ہے، صدقہ دو تسلی کے لئے دیکھو تمہاری چھاتی پر تل یا تمہارا داہنا سر اس وقت چلتا ہے۔

(ز) اے صاحب فال تمہارے وصل کے درمیان کچھ رکاوٹیں پڑی ہوئی ہیں در پردہ جو کوشش تم کررہے ہو اس کا سرانجام توقف سے ہوگا مگر خیال رہے کہ تم کو دولت کا فائدہ اور روزگار میں ترقی کے اسباب پیدا ہورہے ہیں۔ چندروز کے بعد تمہاری تکلیفات دور ہوں گی۔ تسلی کے لئے تم کو اس وقت پیشاب کی خواہش ہورہی ہے۔

(ح) اے صاحب فال زمانہ کی رفتار بگڑی ہوئی ہے جس شخص پر حصول مدعا کا بھروسہ رکھتے ہو وہ تم کو لیت ولعل میں ڈالتا ہے اس لئے

تمہارے ایام گردش میں ہیں تم کو ہر طرح سے تکلیف اور فکر وتشویش میں ڈال رہے ہیں، روزگار کی قلت وعزیزوں سے رفاقت کا ہونا لازمی ہے، برائے تسلی فال دیکھو تمہارے پاؤں پر داغ ہے۔

(ط) اے صاحب فال خود کردہ را علاجے نیست تم نے اپنے کاموں کو خود بگاڑا ہے کیونکہ تم دلی راز دوسروں کو جھٹ بتلا دیتے ہو جس کا نتیجہ تمہارے حق میں ناقص پڑتا ہے۔ خیال رکھو عنقریب تمہاری کامنا پوری ہونے والی ہے، برائے تسلی تمہاری ٹانگ پر دانے کا نشان ہے۔

(ی) تم ایک شخص کی ملاقات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو امید رکھو کہ عنقریب تمہاری دلی منشاء حاصل ہونے والی ہے، تمہارے کاروبار میں جو خلل پڑتا تھا کچھ تو نکل گیا اور باقی بھی عنقریب نکل جائے گا۔ تسلی کے لئے آج رات تم نے خواب میں جنگل اور دریا دیکھا ہے۔

(ک) اے صاحب فال سچ تو یہ ہے کہ تم دونوں ہاتھ لڈو کے مصداق بننا چاہتے ہو دنیا کی ہوس تم پر غالب ہے، پردۂ غیب سے تمہاری معاونت ہونے والی ہے، برائے تسلی تمہارے ایام منحوس ہر وقت منتشر رہتے ہیں۔

(ل) تمہارے ایام منحوس ہیں جس کام میں کوشش کرتے ہو اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلتا ابھی ایک سال اور گزارو اس کے بعد تمہارے بگڑے ہوئے کام راستے پر آئیں گے۔ موجودہ حالت میں خدا کا شکر بجالاؤ اور نیک کاموں کی طرف توجہ کرو۔ برائے تسلی چند روز ہوئے تمہارا کچھ نقصان ہوا تھا۔

(م) اے صاحب فال حاسدوں کی رخنہ اندازی نے تمہارا کام بگاڑا اور تمہاری ترقی میں خلل ڈالا مگر تین ماہ تک تمہاری کوشش بر نہ آئے گی، صبر واستقلال کرو برائے تسلی دیکھو کہ ایک شخص کی ملاقات میں تم بے قرار رہتے ہو۔

(ن) اے صاحب فال جس مطلوب کے خیال میں بے قرار ہو بوجہ ایام گردش اور اس کے حاصل ہونے میں کچھ توقف ہے، چند روز صبر کرو اس کا فائدہ اور روزگار میں ترقی اور دلی مراد پوری ہوگی کیونکہ تمہارا مطلوب بھی تم کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے یقین کے لئے دیکھو کہ تمہارے عضو پر تل ہے۔

(س) امیدوں میں جلد کامیابی ہوگی، بیمار صحت پائے گا اور اولاد کو سکھ ملے گا، ترقی روزگار جلد ملے گا، چند روز میں تم کو ایک طرف سفر کرنا پڑے گا اور دل کو خوشی ہوگی برائے تسلی تمہاری کمر پر تل ہے۔

(ع) یہ فال دلالت کرتی ہے کہ تمہارے کاروبار میں کچھ خ ہونے والا ہے اور عزیزوں کی طرف سے تمہاری طبیعت میں ملال رہ عورت کا سکھ امیدوں سے کم ملتا ہے۔ برائے تسلی کل تمہارے شکم پر ز تھا۔

(ف) جس چیز کی تمہارے دل میں خواہش لگی ہوئی عنقریب ملنے والی ہے۔ تم کو فائدہ ہوگا اور تمہارے کاروبار میں ترقی پیش آئے گا۔ برائے تسلی تمہاری رانوں پر تل یا داغ کا نشان ہے۔

(ص) اس میں کلام نہیں کہ دنیاوی کاموں میں تم کو تکلیف اٹھانا پڑتا ہے، قرض خوروں اور مخالفوں نے تمہاری طبیعت کو منتشر کر مگر یاد رکھو کہ سب کام ایک سال کے اندر راستی پر آجائیں گے۔ برا تمہارے پاؤں میں دو یوم ہوئے چوٹ لگی تھی۔

(ق) تم مدعا کے لئے جو کوشش کرتے ہو امید ہے کہ تم جلد کا ہو جاؤ گے اور کوئی شخص تمہاری مدد کرے گا پر استری نیک سے پرہیز برائے تسلی تمہاری طبیعت کچھ علیل ہے۔

(ر) جس طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہو وہاں سے تم کو فائدہ ہو روزگار میں ترقی ہوگی اور ہر طرح سے آرام پاؤ گے مگر منشیات سے کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے اگر یقین نہ ہو تو دیکھو تمہارا دل کسی کی یا بے قرار ہے۔

(ش) اے صاحب فال تم ایک ہفتہ سے پریشان ہو تم مصیبت ٹل گئی اب اچھے دن آرہے ہیں دیکھو تمہاری ران پر تل ہے۔

(ت) تمہاری دلی مراد برآنے میں ابھی چھ ماہ کی دیر ہے۔ شر سے روزگار چلے گا۔ دیکھو تمہارے کان کے پاس تل ہے۔

(ث) خدا کا شکر ہے کہ تمہاری مصیبت ختم ہو گئی اس ماہ سے ن کے دن آگئے جلد ترقی کرو گے۔

(خ) اے صاحب فال ابھی تھوڑے دن تمہاری مصیبت کے ہیں، عبادت کرو تا کہ مصیبت ٹلے۔

(ذ) اے صاحب فال جس مقصد کے لئے تم نے فال دیکھا جلد بر آنے والا ہے۔

(ض) اے صاحب فال تم اس قدر حیران نہ ہو تم نے جو مصیب اٹھائی ہے وہ رفع ہوئی جاتی ہے۔

(ظ) تمہاری دلی مراد برآنے میں دو مہینے کی مصیبت اور اٹھانا

خدا نے چاہا تو جلد خوشی کے دن آنے والے ہیں برائے تسلی تمہارے ہاتھوں یا انگلیوں پر تل ہے۔

(غ) اے صاحب فال گھبراؤ نہیں انشاء اللہ تمہارے گھر لڑکا ہونے والا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

فال دیکھنے سے دل کی بے چینی کو کسی قدر سکون ضرور حاصل ہو جاتا ہے اور قلب تسکین پاتا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جو کچھ فال میں خبر ملی ہے وہ ضرور اسی طرح سے پوری ہوگی، قادر مطلق تو اللہ تعالیٰ ہے اس کے بغیر حکم ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ اس لئے ان باتوں پر یقین کامل کر لینا شرعاً منع ہے۔ غیب کی خبر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا جو اس قسم کا دعویٰ کرے وہ بے شک جھوٹا ہے۔ اس کی بات تم ہرگز نہ مانو اور اپنا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر رکھو۔ صدق دل سے ہر وقت اس کی یاد کیا کرو کہ اس کے فضل و کرم سے تمہارے بگڑے ہوئے کام سب بن جائیں گے وہ اپنے یاد کرنے والوں کو ہرگز نہیں بھولتا ہے۔ البتہ اس کے ہاں وقت کی دیر ضرور ہے مگر اندھیر نہیں ہے اور جو شخص شرع شریف کا پابند رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش رہتا ہے اور اس کی تمام مشکلیں اپنی رحمت کاملہ سے دور فرما دیتا ہے۔ سب سے اچھا اور سیدھا راستہ یہی ہے، شیطان مردود تمہارا دشمن ہے اس سے بچتے رہا کرو، جب کوئی برا خیال دل میں آئے تو فوراً لاحول پڑھو۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول جماعت کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے اور ان پر سکون نازل ہوتا ہے اور حق تعالیٰ شانہ ان کا تذکرہ اپنی مجلس میں فخر کے طور پر فرماتے ہیں۔ (مسلم)

معتبر فالنامہ

یہ فالنامہ بہت معتبر ہے انشاء اللہ آپ کو جملہ مقاصد میں صحیح صحیح جواب ملے گا۔ مندرجہ ذیل نقش پر باوضو اور عقیدت کے ساتھ آنکھیں بند کر کے اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی کسی خانہ پر رکھ دیں، پھر جس خانہ پر انگلی رکھی جائے اس میں مندرجہ ذیل اعداد کو جمع کریں۔

اگر اس وقت صبح سے ۱۲ بجے تک کا وقت ہے تو اس میں ۲۷ جمع کریں، اگر ۱۲ بجے سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے تو اس میں ۲۳ کا اضافہ کریں، اگر سورج غروب ہونے کے بعد سے صبح تک کا وقت ہے تو اس میں ۱۱۰ کا اضافہ کریں۔ اس کے بعد ۹ سے تقسیم کر دیں جو باقی رہے اس کا حال ذیل میں دی گئی تفصیلات میں دیکھ لیں۔

۷۸۶

۳۷۹	۳۳۲	۱۷۲	۱۱۳
۳۲۱	۳۲۴	۲۱۵	۱۵۱
۱۰۸	۳۱۵	۳۱۸	۲۴۱
۴۲۴	۳۴۲	۱۷۳	۴۵۹
۴۷۱	۲۱۲	۴۵۲	۳۸۱
۵۷	۳۱۳	۳۳۳	۲۱۹
۱۱۷	۳۷۶	۲۵۲	۳۷۵
۳۳۵	۲۹۹	۱۷۴	۱۶۶
۶۱۳	۴۱۵	۱۱۸	۲۰۲

● اگر (۱) بچے تو تمہارا کام انشاء اللہ جلد ہونے والا ہے ابھی تک وقت ایسا نہیں تھا انشاء اللہ اب پریشانیاں ختم ہونے والی ہیں۔ تم جس سے ملنا چاہتے ہو وہ تم سے ملنے کا خود مشتاق ہے۔

● اگر (۲) بچے تو کام تو ہو جائے گا مگر حسب منشا نہیں ہوگا۔ ایک شخص برابر تمہاری مخالفت کر رہا ہے اور اس کی مخالفت برابر اثر انداز بھی ہو رہی ہے، تدبیر سے کام لو اور اپنے راز کو پوشیدہ رکھو۔

● اگر (۳) بچے تو امید کو توڑ دو اور اس خیال سے باز آجاؤ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے اور ذلت الگ ہوگی۔

● اگر (۴) بچے تو بیماری سخت ہے مگر انشاء اللہ جان محفوظ رہے گی، کم و بیش دو ماہ تک بیماری کا سلسلہ چلے گا۔ علاج اور پرہیز جاری رکھو۔

● اگر (۵) بچے تو ذرا ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ جس شخص پر اعتبار ہے اسی سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے، ابھی کامیابی میں دیر ہے، کسی کی سفارش کراؤ تو کام جلد ہوگا۔

● اگر (۶) بچے تو تم نے دوسروں کے چکر میں آکر نقصان اٹھایا ہے، تم بد پرہیزی بھی واقع ہوئے ہو اسلئے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں تم انشاء اللہ عنقریب اچھے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

● اگر (۷) بچے تو سفر میں فائدہ کم ہوگا فی الحال سفر کرنے سے سفر نہ کرنا بہتر ہے ورنہ تمہارے دوست کو نقصان پہنچے گا، قریباً تین ماہ کے بعد انشاء اللہ اچھا وقت آنے والا ہے۔

● اگر (۸) بچے تو اچھا وقت آگیا ہے سب کام انشاء اللہ درست ہو جائیں گے، ایک دوست سے مدد حاصل ہوگی، اگر کچھ نہ بچے تو تبدیلی یا سفر کا امکان ہے۔ جھگڑے ابھی یوں ہی رہیں گے، ایک شخص سے تمہیں نفع ہوگا، موجودہ مہینہ اچھا گزرے گا۔

(نوٹ) اگر دوسرے کے لئے فال نکالی جائے تو اس کے نام کے اعداد بھی شامل کر لیں اور اس سے کہیں کہ اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے باوضو ہو کر کسی خانہ میں انگلی رکھ دے۔

یہ بھی یقین دل میں جاگزیں رہے کہ ہر حال میں اور ہر صورت میں عالم الغیب باری تعالیٰ کی ذات ہے اور اسی سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے آپ فال نکال رہے ہیں وہ اگر مدد نہیں کرے گا تو اس فال سے صحیح رہنمائی حاصل نہیں ہوگی۔

◆◆◆◆◆◆◆

فالنامہ حکیم طم طم

۴۸	۲۲	۴۳	۱۷	۶۴	۶	۵۹	
۱۶	۷	۵۸	۷	۴۵	۲۳	۴۲	۲۰
۲۱	۴۳	۱۸	۴۴	۵	۶۳	۲	۶۰
۴۱	۱۹	۴۶	۲۴	۵۷	۳	۴۲	۸
۴۰	۳۰	۳۵	۲۵	۵۶	۱۴	۵۱	۹
۲۸	۳۴	۳۱	۳۷	۱۲	۵۰	۱۵	۵۳
۲۹	۳۹	۲۶	۳۶	۱۳	۵۵	۱۰	۵۲
۳۱	۳۷	۳۸	۳۲	۴۹	۱۱	۵۴	۱۶

طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر مندرجہ بالا کسی خانہ پر انگلی رکھ کر اپنا مطلب دریافت کر سکتے ہیں۔

(۱) سائل کی آرزو ضرور پوری ہوگی لیکن چند یوم کی دیر ہے۔ خدا کے فضل سے ناامید ہونا بڑا گناہ ہے۔

(۲) یہ فال سعد ہے خداوند مسبب الاسباب ہے۔ تھوڑے دنوں میں کامیابی حاصل ہوگی۔

(۳) یہ خیال فاسد ہے۔ عمل میں نقصان ہوگا۔

(۴) سائل کی گھبراہٹ بیکار چند دن بعد کامیابی ہے۔

(۵) تیرے دل کی جو خواہش ہے وہ ضرور پوری ہوگی۔ مایوس نہ ہو خدا پر بھروسہ کر۔

(۶) یہ تمنا جو تیرے دل میں ہے۔ ہنوز بیکار است۔ اور تو اس میں خواہ مخواہ پریشان ہے۔ اس کو دل سے نکال دے۔ تیرے لئے یہی بہتر ہے۔

(۷) یہ کام تیرے بس کا نہیں ہے۔ اس میں خطرہ ہے۔ اس ارادے سے باز آ ورنہ نقصان ہوگا۔

(۸) نیک نیتی اختیار کر اور صبر واطمینان سے خوش رہ جلد ہی تیرا مدعا پورا ہوگا۔

(۹) تیری امید ضرور پوری ہوگی۔ اگر سفر کا ارادہ ہے تو اس میں بہتری کے اسباب ہیں بیشک سفر کو اختیار کر۔

(۱۰) تو جس سے خوف کھاتا ہے وہ بات تیرے حق میں اور تیرے حسب منشاء ہوگی۔

(۱۱) تیری آرزو نیک ہے۔ تیری خواہش کے مطابق دل کی آرزو برآئے گی۔

(۱۲) جس کام کا ارادہ ہے وہ تھوڑی تاخیر بعد پورا ہوگا دل مضبوط رکھ۔

(۱۳) اپنے دل کی اس خواہش سے باز آ یہ خواہش تیرے لئے اچھی نہیں ہے۔ اگر ایسا کرے گا تو نقصان اُٹھائے گا۔

(۱۴) تیرے لئے یہ فال مبارک ہے تو کامیاب ہوگا۔ مایوس نہ ہو خیرات تو کر۔

(۱۵) یہ درست ہے کہ دشمن تیرے بہت ہیں لیکن تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

(۱۶) جس کوشش میں تو لگا ہے اسے جاری رکھ انشاء اللہ تو کامیاب ہوگا۔

(۱۷) دل کا راز کسی پر ظاہر نہ کر اگر ایسا کرے گا تو تیری مراد نہ پوری ہوگی۔

(۱۸) اس خیال کو ترک کردے یہ بہت مشکل کام ہے تیرے لئے تجھ سے سرانجام نہ ہوگا۔

(۱۹) جس چیز کا ارادہ ہے وہ پورا ہوگا۔ لیکن اس میں تیرا بھلا نہیں۔ خواہ اس پر عمل کر یا نہ کر۔

(۲۰) غمگین نہ ہو صبر کا اجر پائے گا اگر غم وغصہ کرے گا تو بہت

پریشان ہوگا۔

(۲۱) یہ تیری امید کے مطابق سرانجام پائے گا فکر نہ کر دل سے کوشش کر۔

(۲۲) وسیلے سے تیرے رزق میں برکت ہوگی۔ تنگ دستی کے دن جلد ختم ہوں گے اندیشہ نہ کر۔

(۲۳) کسی قسم کا فکر وغم دل میں نہ رکھ جو تو چاہتا ہے وہ تجھے حاصل ہوگا۔

(۲۴) تیرے دل کا سوال خالی نہ جائے گا۔ ضرور مقصد پورا ہوگا۔ تیری بہتری ہے۔

(۲۵) یہ آرزو اچھی نہیں ہے۔ خوش رہو اس خواہش کو دل سے نکال دو اظہار نہ کرنا۔

(۲۶) جو کوشش کی جارہی ہے اسے جاری رکھو انشاء اللہ تم کامیاب ہوکر رہوگے۔

(۲۷) تیرا کام پورا ہوگا کسی کی منت سماجت کرنا اور خوشامد کر کے اپنا وقت ضائع کرنا فضول ہے اپنے خدا پر بھروسہ کرو۔

(۲۸) اس کام کی امید نہیں ہے۔ اس میں پریشانی ہے۔ کوشش رائیگاں جائے گی۔

(۲۹) یہ خواہش تھوڑے دنوں تک پوری ہوجائے گی۔

(۳۰) یہ خیال تاحد دل سے نکال دے۔ تیری قسمت اچھی ہے۔ ایسے خیال سے دل کو صاف کر۔

(۳۱) یہ خیال رکھ کہ تیرے حاسد تیری مخالفت کریں گے۔ اور اس کام کو نہ ہونے دیں گے تجھے چاہئے کہ اپنے اور غیروں پر بھروسہ نہ کیا کر۔

(۳۲) تیری کوشش کامیاب ہوگی۔

(۳۳) خداوند کریم تیرے دل کی آرزو پوری کردے گا اللہ پر بھروسہ رکھ۔

(۳۴) دل کی مراد برآئے گی۔ عزت اور آبرو میں ترقی ہوگی۔

(۳۵) یہ ترک کر تیری صحت اس عمل سے خراب ہوجائے گی۔

(۳۶) حسب خواہش دل کی مراد پوری ہوگی۔ خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کر۔

(۳۷) اپنے اس ہمدرد پر اعتبار کر جو تیرے سچے دوست ہیں کام آئیں گے۔

(۳۸) نیک نیت اور حسن سلوک سے رہا کر برائی سے دور رہ اگر تو ایسا کرے گا تو انشاء اللہ کامیاب اور بامراد ہوگا۔

(۳۹) چند روز نحس ہیں ان ایام میں صبر اور احتیاط کر تیرا کام پورا ہوگا۔

(۴۰) حصول مطلب کے واسطے جلدی نہ کر اگر جلدی کرے گا تو کامیاب نہ ہوگا۔

(۴۱) اس کام میں مشکلات ہیں وہ حل ہوجائیں گی۔ تجھے بے حد مسرت ہوگی۔

(۴۲) رنجیدہ خاطر نہ ہو خدشہ دل میں نہ رکھ، وہم نہ کر وہم کا علاج نہیں۔ خدا مدد کرے گا۔

(۴۳) اپنے ارادے پر سختی سے پابند رہ، ہمت اور کوشش، صبر واستقلال تیرے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔

(۴۴) اس خواہش سے پرہیز کر یہ تیرے لئے باعث نقصان ہے۔ اس آرزو کا پورا ہونا محال ہے۔

(۴۵) ایسے کام میں بجز یاس وحسرت فائدہ کی ہرگز امید نہیں۔

(۴۶) خدا کے فضل وکرم سے مایوس نہ ہو اسکی ذات پر بھروسہ رکھ وہی مراد پوری کریگا۔

(۴۷) تو صاحب قسمت ہے اور تیرے سب کام حسب خواہش پورے ہوں گے۔ غرور اور تکبر سے پرہیز کر خدا کو برا لگتا ہے۔

(۴۸) اگر زر خرچ کرے گا تو اس کام میں کامیاب ہوگا ورنہ صبر کر نیز خدا پر بھروسہ رکھ۔

(۴۹) تیرے دل کا راز ظاہر ہوجائے گا۔ تھوڑے دنوں تک تیری خواہش پوری ہوجائے گی۔

(۵۰) اس کام کا انجام اچھا ہے فکر نہ کر نیز خدا پر بھروسہ کر کے اس کام کو انجام دے۔

(۵۱) یہ دن اچھے نہیں ہیں چند دن مزید صبر کر پھر تیرا انشاء اللہ حسب خواہش کام ہوجائے گا۔

(۵۲) نیت تو تیری خراب ہے۔ اس لئے کامیابی ناممکن ہے۔ نیت صاف کر کے کامیابی کا انتظار کر۔

(۵۳) اگر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے گا تو تیری آرزو پوری ہوگی ورنہ ہرگز نہیں۔

(۵۴) یہ کام فضول ہے اس کے پیچھے اپنا نقصان نہ کر ایسا کریگا

تو پچھتائے گا۔

(۵۵) یہ آرزو بہت بیہودہ ہے اس سے باز آجا۔ ورنہ نقصان کا باعث ہوگا۔

(۵۶) کوشش اور محنت کبھی بے کار نہیں جاتی۔ اگر نیک نیتی سے کوشش کرے گا تو کامیابی نصیب ہوگی۔

(۵۷) ابھی اور صبر کر اگرچہ تکلیف میں ہے تو مگر صبر کا اجر نیک ملے گا۔

(۵۸) خداوند کریم تیرے دل کی مراد پوری کرے گا۔

(۵۹) اگر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے گا تو تیری مراد پوری ہوگی۔ جمع خاطر رکھ۔

(۶۰) تیری کوشش فضول، تیری خواہش پوری نہ ہوگی۔

(۶۱) اپنے دل میں خوف نہ رکھ اور کسی بات کا فکر نہ کر تیرا کام انشاء اللہ ضرور ہوگا۔

(۶۲) کوشش ہنوز جاری امید انشاء اللہ برآید۔

(۶۳) خدا کا شکر ادا کر دل کی مراد برآئے گی۔

(۶۴) اس میں وقت برباد نہ کر۔ آگے تجھے اختیار ہے۔

ضروری اعلان

(۱) عجیب وغریب داستان۔

(۲) برج جدی۔

(۳) انسان اور شیطان کی کشمکش۔

(۴) دستخط بولتے ہیں۔ کی قسطیں اگلے شمارے میں پڑھیں۔

(قارئین سے معذرت کے ساتھ)

منیجر

طلسماتی دنیا، دیوبند

فالنامہ اکبری

عالم الغیب پر بھروسہ کرتے ہوئے صدق دل سے آنکھیں بند کرکے کسی بھی خانے پر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی رکھ کر نیچے نتیجہ تلاش کریں۔ انشاء اللہ صحیح رہنمائی حاصل ہوگی۔

۵	۸	۱۲	۱۷
۱۰	۳	۶	۱۹
۱۴	۱۶	۱۵	۱
۱۳	۹	۱۱	۴
۷	۱۸	۲۰	۲

(۱) روزگار میں ترقی ہوگی، امیدیں پوری ہوں گی۔

(۲) جس چیز کی خواہش ہے وہ جلد ملنے والی ہے۔

(۳) عنقریب دل کی مراد برآئے گی اور غم دور ہوگا۔

(۴) تجارت میں ترقی ہوگی اور جسمانی تکالیف سے نجات ملے گی۔

(۵) کسی عزیز سے ملاقات ہوگی بگڑے ہوئے کام سنور جائینگے۔ سفر سے فائدہ ہوگا۔

(۶) ایک عرصے سے تم پریشانی اٹھا رہے ہو لیکن بفضل خداوندی اب اچھے دن آنے والے ہیں۔

(۷) دل میں کسی کی محبت کا چراغ روشن ہے۔ اچھائی کے بدلے ہمیشہ برائی ملتی ہے، وساوس پریشان کرتے ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی سکون وعافیت نصیب ہوگی۔

(۸) جس سے تم امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہو اس سے کچھ ملنے والا نہیں ہے، البتہ کسی اور کے ذریعہ مسئلہ حل ہوگا۔

(۹) تکالیف کا زمانہ گزر گیا، راحتوں کا دور آنے والا ہے، عجب نہیں اگر زمین سے کوئی دفینہ ہاتھ لگ جائے۔

(۱۰) تم جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہو فائدے کے بجائے نقصان اٹھاتے ہو۔ اطمینان رکھو چند روز کے بعد حالات بدلنے والے ہیں۔

(۱۱) اے صاحب فال! عرصہ سے تجھ پر نحوست سوار ہے، تیرے دل میں جس کام کا بھی ارادہ ہوتا ہے وہ ادھورا رہتا ہے۔ اب جلد نحوست دور ہونے والی ہے۔

(۱۲) کسی کی محبت تنگ کرتی ہے، بعض اوقات رات کو نیند بھی نہیں آتی۔ کبھی دل گھبراتا ہے۔ جو کام کرتے ہو ادھورا رہ جاتا ہے۔ انشاء اللہ ایک ماہ میں دکھ دور ہوں گے۔

(۱۳) مال کا نقصان ہے۔ گھر میں پریشانیاں ہیں، صبر وضبط سے کام لو۔ ابھی مسائل کے حل ہونے میں وقت لگے گا۔

(۱۴) دشمن تمہارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ بزرگوں کی خدمت کیا کرو، کسی حسینہ سے ملاقات ہوگی۔ اس وقت جو سوال تمہارے ذہن میں ہے انشاء اللہ جلد پورا ہوگا۔

(۱۵) غیبت وبدگوئی چھوڑ دو اور خدا سے ڈرو۔ جھوٹ تمہیں تباہ کردے گا اللہ سے پناہ مانگو۔ تب ہی مقاصد میں کامیابی ہوگی۔

(۱۶) قرضوں سے پریشان ہو، دشمن بھی زیادہ ہیں جو بات پوچھنا چاہتے ہو وہ کچھ عرصے کے بعد پوری ہوگی۔

(۱۷) کسی کے عشق میں مبتلا ہو، جدائی برداشت نہیں ہے، صدقہ کرو۔ مقصد میں کامیابی ہوگی۔

(۱۸) گمشدہ چیز مل جائے گی، کسی سے محبت کا سلسلہ بڑھے گا۔ دشمن پر فتح پاؤ گے۔

(۱۹) خدا کا شکر ادا کرو، بہت اچھا دور آنے والا ہے۔

(۲۰) عبادت میں سستی بری چیز ہے اس سے احتراز کرو۔ غریبوں کی مدد کرو، تب ہی مراد پوری ہوگی۔

فال نامہ قرآنی

جو شخص اپنے متعلق فال دیکھنا چاہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ باوضو ہو۔ فال لینے کا قاعدہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ سب سے پہلے اپنے مقصد کو دل میں سوچئے کہ آپ کس ضمن میں فال لینا چاہتے ہیں۔ آپ کے ذہن میں مقصد صاف اور مرتکز ہونا چاہئے کیوں کہ منتشر خیالات کے دھارے میں آپ کو مکمل اور جامع جواب نہیں ملے گا۔ فال دیکھنے کے لئے اس امر کو یاد رکھیں کہ کسی سوال کے بارے میں ایک ہی دفعہ فال دیکھی جائے۔ بار بار فال دیکھنے سے آپ پر زوال آسکتا ہے۔ ممکن ہے کہ پہلی بار میں کوئی اچھا جواب ملا ہو، اس کے اثرات بھی جاتے رہیں گے۔ روز روز فال نہیں نکالنا چاہئے۔ کسی ایک سوال کے بارے میں کم از کم بیس دن سے پہلے فال نہیں لینی چاہئے۔ ان امور کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اس فال نامے کو استعمال کریں۔

فال نکالنے سے پہلے باوضو ہو کر سب سے پہلے تین مرتبہ درود شریف دل میں پڑھیں۔ اس کے بعد اپنے مقصد کا تعین کریں اب ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ زیر لب تلاوت کریں۔ اس کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں، بعد از سورۃ اخلاص تین بار پڑھیں۔ تمام تلاوت کا ثواب نبی اکرم ﷺ کو پہنچائیں۔ اب اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ذیل میں دی گئی دعا کو ایک بار پڑھئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ وَ تَفَألْتُ بِکِتَابِکَ فَاَرِنِیْ مَا ھُوَ الْمَکْتُوْمُ مِنْ سِرِّکَ لَمَکْنُوْنَ فِیْ عَلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَقُّ اُنْزِلَ عَلَی الْحَقِّ بِحَقِّ مُحَمَّدَنِ الْحَقِّ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اب ایک بار پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور دلی نیت باندھتے ہوئے صدق دل سے اور ذات باری تعالیٰ پر مکمل ایمان رکھتے ہوئے قرآن شریف کو احترام سے کھولیں۔ اگر ساعت اول ہو یعنی دوپہر کا وقت ہو تو کتاب اللہ کے پہلے دس پاروں میں سے اگر ساعت دوم یعنی دوپہر کے بعد غروب آفتاب کی ہو تو درمیانی دس پاروں میں سے، اگر ساعت سوئم یعنی مغرب سے نصف شب کی ہو تو آخری دس پاروں میں سے فال دیکھیں۔ جو صفحہ طاق سامنے دکھائی دے اس سے سات صفحات کو گن کر آگے بڑھئے اور ساتویں صفحے کی ساتویں سطر کا ابتدائی حرف دیکھئے۔ جو حرف دکھائی دے، اسے لکھ کر الگ رکھ لیں۔ اب قرآن شریف کو بند کر کے رکھ دیں اور فال نامہ ہذا کو سامنے رکھ کر ذیل میں تیسرا حرف دیکھیں اور اس کی تعبیر پڑھ لیں۔ بحکم باری تعالیٰ وہی آپ کی مشکل کا حل ہوگا۔ اگر کسی بات سے منع فرمایا گیا ہے تو براہ کرم اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں کوئی شک و شبہ نہ پیدا کریں۔ اگر آپ کے پاس قرآن پاک نزدیک موجود نہ ہو تو بالا دئے گئے طریقہ کار سے دعا معہ درود شریف وسورۃ اخلاص وفاتحہ و آیت الکرسی پڑھ کر ذیل جدول میں آنکھیں بند کر کے انگلی رکھیں۔ جس خانے میں انگلی ہو اس سے تیسرا حرف شمار کر کے تعبیر پڑھ لیں۔ اگر کسی وقت انگلی بیک وقت دو خانوں میں پڑی دکھائی دے تو فال دیکھنے کے عمل کو اگلے روز پر مؤخر رکھئے۔ جدول ذیل یہ ہے۔

ا	ب	ج	د	ہ	و
ز	ح	ط	ی	ک	ل
م	ن	س	ع	ف	ص
ق	ر	ش	ت	ث	خ
ذ	ض	ظ	غ	ء	لا

تشریح فال

الف : اے صاحب فال! یہ فال باعث رحمت وخوشی ہے۔ غم واندوہ کے دن بیت جائیں گے اور خوش حالی اپنا دامن پھیلائے تیری زندگی میں آتی ہی ہوگی۔ رکے ہوئے معاملات میں

ٹھہراؤ کا وقت گزر گیا ہے۔ اب ہر طرف بہار ہی بہار ہے۔ سبزہ ہریالی ہے۔ یہ فال باعث دولت وثروت ہے۔ کسی وجہ سے پشیمانی نیت انسانی میں نہ ہوگی۔ جو کچھ تو طلب کرتا رہا اس کا وقت قریب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور تیری عرضی پہنچ چکی ہے اور اس پر مہر ثبت ہوچکی ہے۔ بس کچھ دیر کا انتظار باقی ہے۔ ذرا تحمل کا دامن پکڑ۔ جس کا تجھے انتظار و بے قراری ہے وہ تجھے ملا ہی چاہتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تجھے بروز ہفتہ خوش خبری سنائی دے گی اور تمہارے سب کام اچھے ہوجائیں گے۔ اگر تیری نیت سفر کی ہے تو یہ سفر تیرے مقاصد جائز کے لئے بے حد عمدہ ثابت ہوگا۔ جس کے پاس جائے گا اس سے فائدہ پائے گا۔ اگر تجھے کسی غائب کی تلاش ہے تو گم شدہ کچھ ہی عرصے میں تیرے پاس چلا آئے گا۔ تیری اس سے ملاقات یقینی ہے اور تجھے بحکم تعالیٰ اس سے فائدہ ملے گا۔ آنے والے کی خبر تیرے تک کسی نیک شخص کے ہاتھوں پہنچے گی۔ اگر تجھے کسی گم شدہ شے کا قلق ہے تو بے فکر ہوجا اللہ تجھے اس سے عمدہ شے سے سرفراز فرمائیں گے۔ اگر تیری نیت ناطہ و پیوند کی ہے تو بے فکری سے کرلے مبارک وسعد ہے۔ ان دنوں تیری کئی طرح کی پریشانیاں بھی بخیر گذر جائیں گی۔ اپنے خواب کسی پر آشکارا نہ کر۔ اسی میں بہتری ہے۔ اللہ تجھے تیری بہتری کی راہ دکھا رہا ہے۔ دوسرے کے بہکاوے میں آکر خود کو ذلیل و برباد نہ کر۔ کام میں مگن رہ، وقت کو برباد کرنے سے تجھے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جو تیرے دل میں ہے اسے سرعام نہ کہتا پھر۔ لوگ تیری باتوں سے مرعوب ہونے کے بجائے تیرا مذاق اڑائیں گے۔ بس جو کرنا ہے وہ خاموشی سے کرگزر۔ قدم مردانہ وار رکھ۔ ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو۔ تلاوت کیا کر اور نماز کی عادت کو مستحکم بنا۔ نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجا کر۔ دشمن کی فکر نہ کر، بحکم باری تعالیٰ وہ تیرا بال بھی بیکا نہیں کرسکے گا۔

ب : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو کہ صرف ب تیری فال میں ہے۔ تم کو بشارت ہو کہ تمام کام تیرے جلدی سرانجام ہوجائیں گے۔ دوشنبہ کو اپنے رازوں کی خبر ہوگی۔ مدت سے جس چیز کی تجھے طلب تھی، خوش ہوجا کہ وہ بے انتظار تجھے ملنے والی ہے اور خدا کے فضل سے تم کو دولت منہ دکھائے گی اور دل و دماغ کو قوی رکھ کہ یہ فال تمام حاجت روائی پر دلالت کرتی ہے تمہیں رزق کی فراوانی نصیب ہوگی اور غم واندوہ سے خلاصی ہوگی۔ اگر سفر کی نیت ہے تو بے فکر نکل پڑ کہ تجھے کامیابی ملے گی اور سفر میں مال واسباب نصیب صحت کاملہ نصیب ہوگا۔ اگر کوئی غائب ہے تو جلد آجائے گا۔ اگر کوئی بیماری ہے تو اسے بحکم باری تعالیٰ صحت ہوگی۔ اگر نیت پیوند اور خرید فروخت کی ہے تو تیرا کام اچھا ثابت ہوگا۔ یہ سعد ومبارک فال ہے۔ اپنا راز دل کسی سے مت کہہ اسی میں تیری بہبودی ہے۔

ت : اے صاحب فال! تو جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ت آیا ہے۔ اس نیت میں چند روز صبر کرنا چاہئے تاکہ جملہ کام بخوبی انجام پاجائیں کیوں کہ یہ فال حضرت یعقوب علیہ السلام کی ہے جو کہ تیری طالع میں نکلی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم کو کسی چیز کا خوف ہے۔ اس خوف کو دل سے نکال دے، کسی سے مت ڈر۔ اللہ تعالیٰ تجھے خوشیاں نصیب کرے گا۔ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو اسے چاہئے کہ اللہ کی راہ میں حسب توفیق صدقہ دے۔ سالم بکرا یا حسب توفیق بکری کا گوشت کسی غریب کو کھلائے تاکہ جلد ہی صحت یاب ہوئے اگر مفلس ہے اور مال کی طلب ہے تو ایک مرغا اپنی جان پر وار کر صدقہ کر۔ تیری مفلسی ختم ہوجائے گی۔ اگر کوئی غائب ہوگیا ہے تو جان لے کہ وہ بہت دور نکل گیا ہے جہاں سے اس کی واپسی جلد ممکن نہیں یا وہ کسی زحمت میں مبتلا ہے۔ اس کے لئے دعا کر اور اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرتا کہ اس کی مشکل دور ہو۔ تاہم اس سے ملاقات محال ہے۔ بس اللہ پر توکل رکھ۔ اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہے تو جان لے کہ کسی لالچی کے ہاتھ لگی ہے جو واپس نہیں لوٹائے گا۔ اس چیز کی طرف سے صبر وشکر کر، اللہ تجھے اس کے بدلے کچھ اور دے گا۔ اب صبر کرنا ہی ہر کام میں بہتر ہے اور زبان کو برا کہنے سے نگاہ سے اچھا رکھنا اچھا ہے۔ تاکہ مضرت نہ پہنچے۔ سفر کا ارادہ ہے تو یہ بحکم باری تعالیٰ ممانعت ہے۔ سفر میں تجل خرابی ہوگی اور کسی نقصان کا بھی احتمال ہوسکتا ہے۔ اگر کوئی لڑائی جھگڑا چل رہا ہے یا مقدمہ بازی کا معاملہ زیر غور ہو تو جان لے کہ یہ ساعت اچھی نہیں ہے۔ تیرا دشمن تجھ سے فائدہ اٹھا جائے گا۔ اس فال کو دیکھنے کے بعد اگر کوئی خواب دیکھے تو وہ کسی سے نہ کہہ بلکہ اچھے دنوں کی آمد پر یقین رکھ اللہ بڑا کارساز ہے۔

ث : اے صاحب فال! یہ جان لے اور آگاہ ہو کہ حرف ث تیری فال میں آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے میزان اور معتدل حالات پر۔ تیرے سب کام انجام تک پہنچیں گے۔ عیش وحرمت اور عزت تجھے حاصل ہوگا۔ کسی نوع کی پریشانی اور پشیمانی تجھے دیکھنا نہ پڑے

گی۔ چھ دن کے بعد اپنی روشن ضمیری تم پر آشکار ہوگی۔ مدت سے تجھے جس چیز کی طلب تھی وہ اب تیرے سامنے آنے والی ہے۔ افسران اور حکومتی عہدے داروں سے تجھے فائدہ پہنچے گا۔ اگر تیرا کوئی شخص غائب ہے تو اس کی خبر جلد ہی ایک چھوٹا سا بچہ لاکر دے گا۔ اس کی بات پر بھروسہ کرنا۔ اگر کوئی چیز کھوگئی ہے تو جلد مل جائے گی یا اس کے بارے میں تجھے صحیح خبر پہنچے گی۔ تجھے ایک لمبے قد کے اور خشک اندام شخص سے اجتناب برتنا چاہئے تا کہ تجھے کوئی دھوکا نہ ہو پائے۔ وہ شخص تیرے ساتھ مکر کررہا ہے۔ اس سے ہوشیار رہ۔ ایک دوست سے تحفہ یا ہدیہ پائے گا۔ تمام مرادیں برآئیں گی۔ نماز پنج گانہ کو مضبوطی سے تھامے رکھ۔ اطاعت خدا میں کاہلی نہ برت۔ ذکر خدا میں ہمہ وقت مصرف رہ تا کہ تجھے ہدایت اور بصیرت کاملہ نصیب ہو۔ یہ فال باعث بہبودی وفلاح ہے۔ اپنا راز دل میں دبائے رکھ تا کہ دوسرے حاسد تجھے نیچا نہ دکھا سکیں۔

ج : اے صاحب فال! جان اور آگاہ ہو کہ حرف ج تیری فال میں آیا ہے۔ فیروزی حال اور سعادت اور دولت پر تم کو دلالت کرتا ہے لیکن اس نیت میں کوشش اور طلب از حد مفید ہے۔ تاخیر نہ کرنا چاہئے اور بعد چار روز کے تم اپنے راز ضمیر اپنے سے خبردار ہو جاؤ گے اور شخص سیاہ چشم بلند قد اور لاغر سے خبردار رہنا تا کہ تیرے ساتھ مکر نہ کرے اور مدت تین ماہ سے ایک چیز کی طلب میں تم کو پریشانی اور سرگشتگی تھی، دل قوی رکھ، اب نحوست سے تم کو رہائی ہو جائے گی اور ستارہ سعید تیرے تابع ہوگا اور قوت پذیر ہو گیا ہے۔ لیکن فی الحال سفر نہ کرنا چاہئے اور غائب تیرا دور چلا گیا ہے۔ اگر نوروز افروز تک نہ آئے گا تو اس کے آنے میں ابھی دیر ہے اور اگر کوئی شخص بیمار ہے حسب حال صدقہ دینا بہتر ہے تا کہ اس زحمت سے شفا پائے۔ امیروں اور غریبوں اور بادشاہوں کے پاس جانا اچھا ہے کہ کسی طرح کا تم کو منفعت ہوگا۔ اب کا سال تمہیں کئی سالوں سے بہتر ہوگا۔ ایک دوست سے تم کو مدد اور تحفہ پہنچے گا۔ اس سے خوشی ہوگی اور ہمیشہ نماز میں مستقیم رہ۔ مرادوں پر کامیابی ہو جائے گی۔

ح : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ حرف ح تیری فال میں آیا ہے۔ خوشی اور فیروزی پر تم کو بشارت ہے۔ ظفریابی دشمنوں پر بشارت ہے۔ غائب کے سلامت آنے کی نوید ہے۔ خوشیوں اور بھائیوں کے درمیان مژدہ موافق ہے۔ تیرے مطلب با آسانی حل ہوں گے اور حلال کا مستحق ہونا تیرا اس فال سے ثابت ہے۔ بزرگوں اور امراء سے تم کو خوشی پہنچے گی، سفر مبارک ثابت ہوگا۔ اگر بیمار ہے تو جلد ہی شفا پائے گا۔ کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور دے۔ ہر کام میں دلالت ہو۔ مستقبل ہوا اور ایک صاحب علم سے تم کو راحت پہنچے گی۔ ایک بزرگ سے بھی دروازہ فتح ونصرت کا تیرے دل پہ کھلے گا اور دشمن بحکم باری تعالیٰ مغلوب ہوگا۔ اپنے دل کا بھید کسی سے نہ کہنا کہ موجب نقصان ہوگا۔ درود بروح سید عالم ﷺ اور آدمؑ کو پہنچاتے رہو۔ ہمیشہ خوشی سے دین اور دنیا میں راحت پائے گا۔

خ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو کہ حرف خ تیری فال میں آیا ہے۔ ستارہ عطارد سے تعلق رکھتا ہے۔ سخاوت کا ہاتھ کشادہ رکھ اور صدقہ وخیرات حسب مقدور دیا کر۔ حال تیرا بخیرو عافیت گزر جائے گا اور تجھے فائدہ پہنچے گا۔ اندیشہ، فکر کو دل میں جگہ نہ دے کیوں کہ اب نحوست دفع ہو جائے گی اور جو نیت تیرے دل میں پوشیدہ ہے بیس دن میں تجھے اس ضمن میں خبر ہوگی۔ چہار شنبہ کے دن تو اپنے راز کی آگاہی پائے گا۔ توکل خدا رکھنا تیرے حق میں بہتر ہے تا کہ سب امور بخوبی انجام پا جائیں اور پچیس دن میں انشاء اللہ تیرا کھویا ہوا فرد واپس لوٹ آئے گا۔ اگر اتنے دن میں واپس نہ لوٹا تو پھر سمجھ لے کہ بہت دیر ہے۔ سفر کرنا نکاح کرنا فی الحال نیک شگون ہے۔ اپنے دل کا بھید اپنے دل میں چھپا کر رکھ کیوں کہ کوئی ایسا ہے جو تجھے نقصان پہنچانے کا خواہش مند ہے۔ مذکر حق قیام کرنا جملہ مراد کا حصول ہو۔

د : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو کہ حرف د تیری فال میں آیا ہے۔ جمعیت اور دل کشادہ کار کے جس کام کی تیرے دل میں طلب وخواہش ہے اس کا ہونا مبارک ہوگا اور ہرگز ہاتھ اس کام سے مت اٹھا کیوں کہ وہ بخوبی اللہ کے حکم سے پورا ہونے والا ہے۔ افسران اور امراء تیرے حق میں بہتر ہیں۔ وہ تجھے کوئی فائدہ دینے والے ہیں۔ تیری عزت ودولت میں اضافہ ہونے والا ہے۔ اگر بیمار ہے تو جان لے کہ شفا پائے گا اور بھلا چنگا کھیلتا پھرے گا۔ اگر سفر کا قصد ہے تو نکل پڑ اس میں تجھے ہر حال میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ملے گا۔ خالی نہیں جائے گا۔ اگر خرید وفروخت کا ارادہ ہے تو بے فکری کرلے بہت مبارک وقت ہے۔ بحکم باری تعالیٰ فائدہ ہی فائدہ ہوگا۔ اپنے دل کا راز کسی سے مت کہہ کہ کوئی تجھے نقصان نہ پہنچائے۔ ایک

شخص پستہ قد، فربہ جسم تیرے حق میں اچھا نہیں ہے۔ اس سے ذرا ہوشیار رہ۔ اگر کسی گم شدہ کی تلاش ہے تو حوصلہ رکھ کہ وہ خود ہی واپس لوٹ آئے گا یا اس کی آمد کا کوئی سبب بن جائے گا۔ کوئی شے کھوئی ہے تو وہ مل جائے گی مگر ذرا صبر سے کام لے۔

ذ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ حرف ذ تیری فال میں آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے عیش و بے فکری پر۔ تجھے جس چیز کی ہوس ہے وہ تیرے بازو میں موجود ہے۔ بس ذرا اپنی آنکھیں کھول کر دیکھ۔ وہ تجھے نظر آجائے گی۔ تمام جملہ کام جلد ہی سرانجام پاجائیں گے۔ ہمت باندھ کر کام میں جتارہ۔ جس کام میں ہاتھ ڈالنے سے تو خوف کھاتا ہے اس میں سب وا ہے اور اندیشے بے بنیاد ہیں۔ اللہ کا نام لے اور اس کام کو کر گزر۔ کامیابی تیری ہوگی۔ اپنے آپ کو سنبھال۔ ذرا ذرا سی بات پر خوف زدہ نہ ہوجایا کر بے شک اللہ اپنے بندوں پر ان کی استطاعت کے مطابق بوجھ ڈالتا ہے۔ گیارہ روز کے اندر تیرا رازِ دل ظاہر ہوجائے گا اور مستحکم رہ کہ کوئی تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ بیمار ہے تو خوش ہوجا کہ اللہ نے تیرے گناہ جھاڑ دئے ہیں اور اب تجھے صحت اور تندرستی سے نوازنے والا ہے۔ کسی بزرگ یا نیک شخص سے تجھے کچھ ہدیہ ملنے والا ہے۔ جو تیری خوشیاں دوبالا کردے گا۔ اگر نیت سفر کی ہے تو سمجھ لے کہ یہ مبارک گھڑی ہے۔ جدھر بھی جائے گا کامیاب لوٹے گا۔ بھاگے ہوئے اور گم شدہ کا سراغ ملنے ولا ہے۔ بے فکر رہ اللہ سب کچھ ٹھیک کردے گا۔ اگر پیوند اور خرید وفروخت کا ارادہ ہے تو بے شک کرلے نیک وسعد ہوگا اور برا کہنے سے اور کسی کا برا چاہنے سے خود کو روک، کیوں کہ تو بڑا حاسد اور منہ زور ہے۔ اللہ سب دیکھنے والا ہے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے کوئی گزند نہ پہنچے تو راز دل کو آشکارا نہ کرتا پھر۔ جو برائیاں تجھ میں موجود ہیں انہیں بھی عام نہ کر۔ اللہ سے گڑگڑا کر معافی مانگ اور خشوع و خضوع سے توبہ کرتارہ۔

ر : اے صاحب فال! آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ر آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے دولت مندی اور سعادت اور کچھ اندیشہ نہ کرنا کہ کام تمام تیرے حسب دل سرانجام ہوجائیں گے۔ تم کو خوشی پہنچے گی کہ اس کا بیان تحریر سے باہر ہے اور دوست تیرے خوش اور دشمن غم ناک ہوں گے۔ اگر کوئی چیز گم ہوئی ہے تو پھر مل جائے گی۔ قرض تیرا ادا ہوجائے گا۔ اگر سفر کی نیت ہے تو چلا جا تجھ کو منفعت ہوگا۔ مدت کا غائب جو گیا ہوا ہے جلد ہی اس کی خبر آئے گی۔ بزرگوں سے تم کو نفع ہوگا۔ جملہ کام تیرے بخوبی سرانجام ہوں گے۔ مال اپنے سے کچھ صدقہ کر، اگر کوئی بیمار ہے تو شفایاب ہوگا۔ خرید وفروخت تم کو نفع بخش ہے اور ایک لڑکا تجھے اللہ تعالیٰ عطا کرے گا جو تیری خوشی کا باعث ہوگا اور مبارک قدم ہوگا اور ایک مقام پر ملامات پہنچی تھی۔ وہ بھی بخیر ہوگی چاہئے کہ خدا تعالیٰ اور تعویذ کے بغیر نہ رہ۔ بھید اپنا کسی سے نہ کہنا کہ دشمن تیرے مقہور ہوجائیں گے۔

ز : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ز آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے کہ ان دنوں میں تجھ کو کسی قسم کی دل کی تنگی تھی۔ چند روز حوصلہ اور صبر کرنا چاہئے کہ تمام کام تیرے حسب مراد ہوں گے اور آٹھ روز تک اپنے راز دل سے تم کو خبر ہوجائے گی۔ ایک آدمی زرد رنگ میانہ قد پشت خم سے خوف رکھنا چاہئے۔ وہ تیرے ساتھ مکر وفریب کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ ایک سفر تمہیں جلد ہی درپیش ہوگا اس سے تمہیں بہت نفع ہوگا۔ اگر کوئی بیمار ہے تو جلدی صحت یاب ہوگا۔ حضرت جعفرؒ فرماتے ہیں کہ اگر صاحب فال صبر نہ کرے گا تو زیاں دیکھے گا۔ شیخ امیر حسن بصری فرماتے ہیں کہ بہت اندیشہ نہ کر اور متوکل رہو۔ اگر غائب بیس دن تک نہ آئے گا اس کی خبر ایک ماہ کے بعد آئے گی اور خرید وفروخت میں بھی تم کو نفع ہو۔

س : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف س آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے کہ تمام حاجتیں تیری ادا ہوں گی۔ کاموں کے بارے میں کاہلی نہ کرنا چاہئے۔ اگر پیوند اور ناطہ کی تیری نیت ہے تو مبارک ہو اور سرانجام پائے گا۔ عورتوں سے مشاورت نہ کر اور نہ ہی ان سے دل کی بات بول۔ امام جعفر صادقؒ اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس فال میں تمہیں سفر کرنا بہت بہتر ہے۔ اس سے کوئی اور کام تیرے واسطے بہتر نہیں کیوں کہ اب ستارہ تیرا نحوست سے نکل آیا ہے اور ہر کام عمدگی سے طے پائے گا۔

ش : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ش آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے شقاوت پر۔ پستگی اور پریشانی اور سرگردانی پر تم کو بشارت ہے۔ اس فال میں جو نیت تیرے دل کی ہے اس سے باز رہ۔ کیوں کہ نتیجہ بالآخر پریشانی اور پشیمانی ہوگا۔ جس کے ساتھ دوستی کرتے ہو وہ دشمن جان ثابت ہوگا۔ تین دن تک اپنی زبان بند رکھو دل گیری پریشانی کا باعث نہ ہو اور خدا پر توکل

کرتا کہ مقصود تیرا حاصل ہو۔امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو چاہئے کہ اندیشوں سے توبہ کرے تاکہ بدبلاؤں اور وسوسوں سے بےخوف رہ سکے۔اگر کوئی شخص بیمار ہے تو اسے خطرہ بہت ہے۔ حسب مقدور اس کے حق میں صدقہ دو تاکہ اس پر پڑی مصیبت ہلکی ہو اور وہ شفا پائے۔

ص : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ص آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ تجھے بے محنت مال ملے گا۔تیرا کام سنور جائے گا اور مشکل قریب نہ پھٹکے گی۔کوئی تیرے گرد ایسا ہے جو تجھے بڑی دیر سے فائدہ پہنچانا چاہتا ہے تو اس کی جانب سے اپنی آنکھیں بند رکھنے کے بجائے کھلی رکھ۔ بھاگا ہوا شخص لوٹنے والا ہے۔فکرمندی کی ضرورت نہیں ہے۔کسی سے تیرا دل بہر متحرش ہے صبر کر کہ صبر سے مراد پوری ہوگی۔ غائب تیرا کسی رنج میں مبتلا ہے۔توکل بخدا کہ سلامت آجائے گا۔ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو اس کی بیماری طوالت پکڑے گی۔ جب تک شفا نہ پائے روز صدقہ نکالے اور غرباء میں خیرات کرے۔ اگر نکاح کرنے کی حاجت ہے تو یہ دن نیک اور سعد ہیں۔ بحکم خدا تعالیٰ تجھے نیک سیرت اور پاکیزہ عورت ملے گی۔ تیری اولاد میں ایک لڑکا بڑا لائق فائق نکلے گا اور تیرا نام روشن کرے گا۔ ایک آدمی تمہیں تکلیف دینے پر مصر ہے وہ تجھے بہکاتا ہے تو اسے جان اور اس کی باتوں پر عمل مت کر۔ یہ فال موجب فائدہ و استقرار ہے۔امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو صبر و شکر کرتے رہنا چاہئے کیوں کہ یہ فال حضرت یعقوب علیہ السلام کی ہے۔

ض : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ض آیا ہے۔خوشی اور دولت پر دلالت کرتا ہے۔کسی بات سے تم کو خوش حالی ہوگی اور کوئی چیز تیرے ہاتھ سے چلی جائے گی۔جو کچھ پہلے گم ہوگیا تھا وہ اب مل جائے گا اور جو غم و اندوہ تیرے دل میں ہیں وہ سب ڈھل جائیں گے اور انجام نیک ہوگا اور عبادت میں کاہلی نہ کر۔بیمار ہے تو شفاء کاملہ نصیب ہوگی۔نکاح کا ارادہ ہے تو بیوی کے ساتھ دولت اور سکھ ملے گا۔اگر خرید و فروخت کا ارادہ ہے تو جان لے کہ تجھے کامیابی حصول ہوگا۔ نیت نیک اور مستحکم رکھ۔ سب درد مٹنے والے ہیں۔

ط : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ط آیا ہے۔ یہ کشائش پر دلالت کرتا ہے۔ تجھے سخت محنت و مشقت کی ضرورت ہے۔ تجھے وہی نصیب ہوگا جو تو اپنی محنت سے کمائے گا۔ بے محنت کا مال یونہی برباد ہوتا رہے گا۔ نیک کاموں کی طرف توجہ دے اور نماز میں سستی نہ برت۔ جب تلک تیرا دین مکمل نہیں ہوگا تجھے دنیا بھی راس نہیں آئے گی۔اگر تو نماز باقاعدگی سے پڑھے گا تو کام آسان ہوجائیں گے ورنہ ہر کام میں رکاوٹ ہوگی اور پھر پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔ اگر کوئی غائب ہے تو وہ چند روز تک لوٹ آئے گا۔ وہ بری صحبت میں مبتلا ہے اسے سمجھا بجھا کر راہ راست پر لا ورنہ نقصان اٹھائے گا۔ اس کے ساتھ میانہ قد کا مرد آئے گا جو اس کا دوست ہے اور اسے بری راہ سے ہٹانا چاہتا ہے اس سے بنا کر رکھ۔ وہ تیری مدد کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی بیمار ہے تو تھوڑی سی اذیت ابھی اور اٹھائے گا اور پھر بحکم باری تعالیٰ بھلا چنگا ہوجائے گا۔امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں کہ اس فال میں سفر کرنا خوب ہے۔ گناہوں سے توبہ افضل ہے اور اب کا سال تمام سالوں سے بہتر ہوگا۔

ظ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ظ آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کشائش پر۔ تجھے ابھی بڑی محنت کی ضرورت ہے۔ تیری جائز خواہشیں ضرور پوری ہوں گی مگر ان کی تکمیل میں تیری سستی آڑے آرہی ہے۔ تو نماز میں بھی کاہلی کا شکار ہے۔ یاد رکھ نماز میں سستی تیرے لئے مشکل کا باعث بن رہی ہے۔ اگر تو دین و دنیا میں کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو نماز کو پابندی سے ادا کر۔ کیوں کہ نماز کی برکت سے تیرے سب کام بخوبی انجام ہوں گے۔ اگر تجھے کسی غائب کی تلاش ہے تو اس کی تلاش میں تحقیق کر، کیوں کہ وہ بہت دور چلا گیا ہے۔ تھوڑی سی محنت کے بعد ہی تجھے اس کی صحیح اطلاع میسر آئے گی۔ گم شدہ فرد کی خبر ایک لڑکا تیرے تک لائے گا مگر ابھی اس میں دیر ہے۔ اگر بیمار ہے تو جلد ہی شفا پا جائے گا۔ حسب توفیق صدقہ دینا بہتر ہے۔ ان دنوں تم کو ایک ملامت تھی وہ خیر سے گزر گئی اور سوا خدا کے کسی سے طمع نہ کرنا چاہئے تاکہ تمام کام تیرے بہتر ہوجائیں۔

ع : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ع آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے فتح و نصرت پر اور جو نیت تیرے دل میں ہے اس کی تکمیل کا اشارہ ہے۔ ایک مرد مومن کی طرف سے تجھے راحت پہنچے گی اور روز شنبہ کو بھید ضمیر اپنے سے تجھے

ہی ہو جائے گی۔ امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ اس نیت میں
رقہ للہ دینا چاہئے تا کہ مراد تیری تجھے حاصل ہو۔ سفر کرنا تجھے اچھا
، منفعت سے خالی نہ جائے گا۔ ایک افسر اور بزرگ کا تجھے کچھ وہم
ق ہے اس سے مت ڈر اور اگر کوئی شے کھوگئی تو وہ جلد ہی ہاتھ
جائے گی۔ اگر کوئی دعویٰ کرنے کی نیت ہے تو اندیشہ نہ کر کہ عاقبت
مر تجھ کو ہی غلبہ حاصل ہوگا۔ خرید و فروخت حیوانات تیرے حق میں
بتر نہیں۔ ذکر باری تعالیٰ میں مشغول رہ کہ دین و دنیا میں نفع پائے۔

غ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال
یں حرف غ آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے نکاح پر، نیک اور پاکیزہ
عورت کے حصول پر۔ تیری نیت جس عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی
تھی اس کے پورا ہونے کا وقت قریب ہے۔ بےفکر ہو کر اس سے عقد
کرلے کہ یہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ نکاح کی برکت سے تیرے
سب رکے ہوئے کام مکمل ہو جائیں گے اور تم کو فائدہ حاصل ہوگا۔
تمام مشکلات آسان ہو جائیں گی، یہ فال حضرت داؤد علیہ السلام سے
منسوب ہے کہ جیسے لوہا ان کے ہاتھ میں نرم ہو جاتا تھا ایسے ہی تیرے
کاموں میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی، روز چہار شنبہ کو اسرار ضمیر اپنے
سے تم کو آگاہی ہو جائے گی، جس چیز کی تمہیں کڑی طلب تھی وہ حاصل
ہو جائے گی۔ اپنا بھید کسی سے مت کہنا کہ کچھ لوگ تیری راہ میں
روڑے اٹکانے کے درپے ہیں۔ اگر کوئی غائب ہے تو وہ جلد ہی
آجائے گا یا اس کی خبر کسی عورت کے ہاتھ تجھ تک پہنچے گی۔ ایک شخص
زرد ریش، میانہ قد، کوتاہ گردن اور گندمی رنگت کا تجھے اذیت پہنچانے
کے درپے ہے۔ اس سے ہوشیار رہ۔ تا کہ وہ تیرے ساتھ اپنے مکر میں
کامیاب نہ ہو جائے۔ سفر کرنے کا قصد ہے تو بلا خوف نکل پڑ۔ یہ
ساعت عمدہ اور مبارک ہے۔ کوشش کر کہ ہر لحہ باوضو رہا جائے اور نماز
میں مشغول رہ کہ تو ہمات سے تجھے نجات مل سکے۔

ف : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری
فال میں حرف ف آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے عیش و عشرت اور دولت و
جاہ پر۔ تو جس کام میں ہاتھ ڈالے گا وہ بحکم باری تعالیٰ تیرے لئے
آسان ہو جائے گا اور کام سب تیرے جاری رہیں گے۔ اگر تجھے کسی
کے گم ہونے کی فکر لاحق ہے تو غم نہ کر جلد ہی اس کی خبر پائے گا۔ اگر
کوئی بیمار ہے تو جان لے کہ شفا اس کے مقدر میں ہے۔ دل نہ چھوڑ
کر کہ کوئی کام اگر رک جائے۔ مایوسی اور پژمردگی کی عادت کو خود سے
دور رکھ۔ اگر تجھے ناداری اور مفلسی کا شکوہ ہے تو اس میں تیرا اپنا قصور
ہے تو محنت سے جی چرانے کا تیرے کاموں کو اللہ بھی آسان نہ
کرے گا۔ یک جہت اور یک مرد اور ثابت قدم رہنا سیکھ۔ تا کہ بہتری
اور فلاح کا حصول ہو سکے۔ یہی تیرے واسطے بہتر ہے۔ جو شخص
تیرے ساتھ بدی کرے عوض اس کے نیکی کرتا رہ کہ اجر عظیم نصیب
ہو۔ بیس دن تک اپنے بھید کو دل کے پردوں میں رکھ تا کہ صحیح فیصلے
تجھے آگاہی ہو سکے۔ اگر سفر پر نکلنے کا ارادہ ہے تو جان لے کہ یہ گھڑی
تیرے لئے مناسب نہیں، سفر لا حاصل ہوگا اور ممکن ہے کہ تو
نقصان بھی اٹھائے۔ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کر کہ اسی میں تیری
بہتری پوشیدہ ہے۔

ق : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال
میں حرف ق آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ تجھے خلق میں قبولیت،
عزت و مرتبہ نصیب ہوگا۔ جو کوئی تیرے ساتھ ملاقات کرے گا
متاثر ہوئے بغیر نہ رہے گا اور تیری عزت کرے گا۔ تجھے اپنا دوست
جانے گا اور تیرے کام آتا رہے گا۔ بقول ابن مسعود فخر رازیؒ کے
صاحب فال کو کہیں فتوح اور جو کوئی تجھے دیکھے گا تو مسرور و ممنون ہوگا۔
حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو سخاوت حسب
توفیق کرنا چاہئے تا کہ دوسروں کے جن امور کو اللہ باری تعالیٰ نے تجھے
سونپ رکھا ہے اس میں رکاوٹ نہ ہو۔ اسی امر میں فلاح و بہتری مضمر
ہے۔

ک : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال
میں حرف ک آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے نیکی، تقویٰ، پرہیزگاری اور
نفاست پر۔ تیرے دل میں جو نیت ہے اس سے باز رہ۔ پرہیز کرنا ہی
تیرے حق میں بہتر ہے۔ دشمنی بھی کسی کے ساتھ مناسب نہیں۔
حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو خرید و فروخت اور
قرض کے معاملات میں حتی الامکان احتیاط برتنا چاہئے۔ قرض نہ تو
کسی کو دے اور نہ ہی لے۔ خرید و فروخت سے بھی ان دنوں گریز
رکھے۔ کیوں کہ یہ عوامل باعث نفع ثابت نہ ہوں گے۔ صاحب فال کو
ہر حال میں صبر کرنا چاہئے۔ بحکم باری تعالیٰ ہر کام اپنی منزل پر ہی مکمل
ہوگا اور فائدہ مند ثابت ہوگا۔ جلد بازی میں نقصان کا احتمال ہے۔ اگر
کوئی بیمار ہے تو اسے احتیاط کی ضرورت ہے۔ حسب توفیق صدقات و
خیرات کرتا رہے۔ اگر کوئی غائب ہے تو وہ دور نکل گیا ہے اس کی

واپسی جلد ممکن نہیں۔

ل : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں ل آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ سعد حالات اور نیتوں کی مراد پوری ہونے پر۔ تیرے سب کام حسب دل خواہ مکمل ہوں گے۔ مشکلات میں آسانیاں میسر ہوں گی۔ طالع تیرے جلد ہی قوت پکڑیں گے۔ اگر کوئی بیمار ہے تو جلد ہی بھلا چنگا ہوجائے گا۔ اگر کوئی غائب ہے تو اس کے آنے میں کوئی دیر نہیں۔ وہ کسی عورت کے ساتھ آتا ہوگا۔ خرید وفروخت کے لئے یہ فال مبارک اور سعد ہے۔ حضرت جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال جس کام کا ارادہ کرے گا وہ اس کے لئے آسان ہوجائے گا۔

م : اے صاحب فال جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف م آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے ملامت و پشیمانی پر۔ تیرے دل میں جو کچھ چھپا ہے اسے عمل میں مت لا کیوں کہ تجھے خجالت اٹھانا پڑے گی۔ تیری نیت پاک نہیں ہے اس سے باز رہ۔ تیرے کاموں میں بگاڑ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ شیخ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو چاہئے کہ وہ کسی کے ساتھ خصوصیت و دعویٰ نہ کرے۔ اگر تو اپنی نیت سے درگزر نہیں کرے گا تو زیاں دیکھے گا اور صبر کرے گا تو راحت پائے گا۔

ن : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ن آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے مبارک گھڑی اور سعد ساعت پر۔ جو کچھ تیری نیت میں ہے وہ جلد ہی تیرے آگے آنے والا ہے۔ تو اگر کاروبار کرے تو فائدہ پائے گا۔ اگر شادی کرے تو مبارک ثابت ہوگی۔ صاحب فال کو چاہئے کہ وہ عورتوں کی مشاورت سے دور رہے کیوں کہ اس میں وقت کے ضیاع اور راز کے منکشف ہونے کا اندیشہ رہے گا۔ تو صبر وتحمل سے کام کر اور جلد بازی سے اور سب سمیٹنے کی کوشش میں مبتلا نہ ہو کہ تیرے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ البتہ جملہ کام تیرے وقت مقررہ پر ہی انجام پائیں گے۔ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو نماز میں کوتاہی و سستی نہ کرنا چاہئے۔ رزق کا دروازہ تم پر ہمیشہ کشادہ رہے گا۔

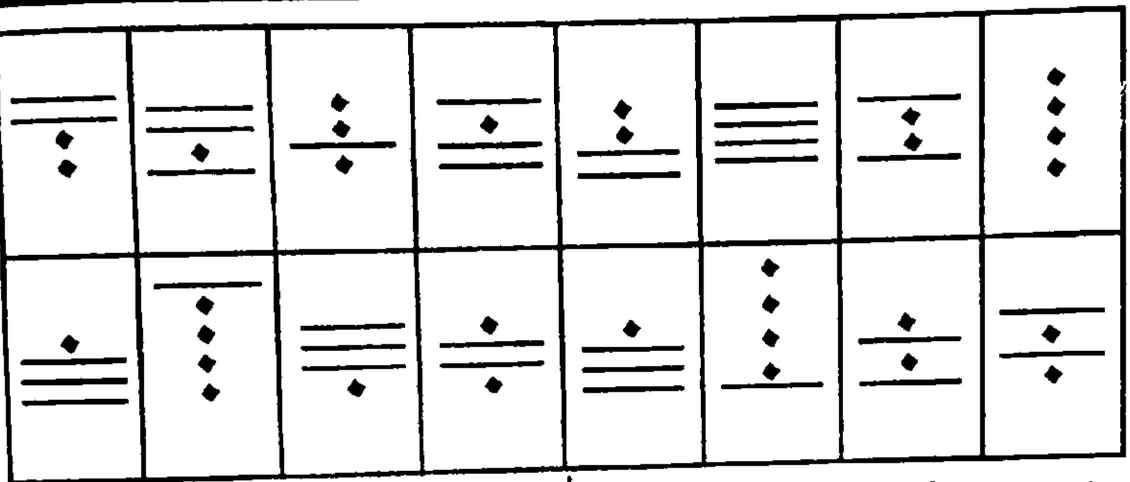
و : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف و آیا ہے جو کہ دلالت کرتا ہے بے نیازی اور بے فکری پر۔ تیرے دل میں جو نیت وقصد پوشیدہ ہے اس کا برملا اظہار کر کہ تجھے فائدہ حاصل ہو۔ امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال ہر بلا ومشکل سے بے خوف ہوگا اور جلد ہی دلی مراد پائے گا۔ شیخ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے دوسروں پر حاکم مقرر کیا ہے کئی لوگ تیرے ماتحت ہوں گے اور تجھ سے مدد ومعاونت کے طلب گار ہوں گے۔ تو ان سے منفعت پائے گا مگر یاد رکھ کہ اللہ کی لاٹھی بڑی بے آواز ہے، اس سے ڈر کر فیصلہ کیا کر اور ان پر ایسے رحم کر کہ وہ اور تیرا اللہ تیرے حسن سلوک پر خوش رہے۔ درمیان خلق کے تم کو قبولیت اور شرف نصیب ہوگا۔

ہ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ہ آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے تنبیہ اور تاکید پر۔ تیرے دل میں جو کچھ پوشیدہ ہے اس کی بے شک اللہ کو سب خبر ہے تو خود اس بارے میں سوچ وبچار کے ساتھ فیصلہ کر کہ تجھے کیا کرنا ہے؟ بے شک تیرے جائز و ناجائز کام پورے ہوجائیں گے مگر اللہ تجھے ہر پل ہدایت سے آگاہ کرتا رہے گا کہ تو حق کی راہ سے بھٹک نہ جائے۔ اگر کسی کا فیصلہ تیرے پاس آئے تو اس میں منصف بن کر رہ کسی ایک جانب لڑھکنے کی ضرورت نہیں۔ اپنی نیت سے درگزر کرتا رہ۔ امام فخر رازیؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو اپنی نیت کا ثمر مل جائے گا۔

ء : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف ء آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے ترک کرنے اور نظر انداز کردینے پر۔ جس عمل اور شغل کے تو درپے ہے اسے چھوڑ دینا ہی تیرے حق میں بہتر ثابت ہوگا۔ اگر تو باز نہ آیا تو شرمندگی کے سوا تیرے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ بے شک اللہ سب جاننے والا ہے۔ اگر بیمار ہے تو اسے چاہئے کہ صدقہ وخیرات میں کثرت کرتا رہے اور خشوع وخضوع سے توبہ واستغفار کیا کرے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کی نیت اور اندیشہ میں شروع ہونا اچھا ہے۔ ایسے کام سے پرہیز کرنا چاہئے۔

لا : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہوجا کہ تیری فال میں حرف لا آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے خوشی اور کامیابی پر۔ تیرے دل میں جو بھی نیت ہے وہ جلد ہی بحکم باری تعالیٰ مراد پائے گی۔ جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے اس میں خوشی ومسرت کا حصول ہوگا۔ امام فخر رازیؒ فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو چاہئے کہ اس کی نیت سے درگزر کرے کہ جلدی مراد حاصل ہوگی۔ ☆☆☆

امریکن فالنامہ



یہ فالنامہ امریکہ کی ایک قدیم انگریزی کتاب میں درج ہے۔ افادیت عامہ کے لئے اسے اردو زبان میں ترجمہ کر کے پیش کیا جارہا ہے۔ پروردگار عالم سے امداد کی دعا کے ساتھ بہ خلوص نیت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے درج شدہ ۱۶ خانوں میں سے کسی ایک خانہ پر آنکھیں بند کر کے انگلی رکھ دیں پھر اس کا نتیجہ ذیل میں دی گئی تفصیلات میں دیکھیں۔

- جس چیز کی تمنا آپ کرتے ہیں جلد دستیاب ہوگی۔
- جو کچھ دلی خواہش یا ارادہ ہے اسے ترک کردیں۔
- اگر آپ کی خواہش حرام نہیں تو خدا جلد پورا کرے گا۔
- ان خیالات کو ترک کر دو ورنہ سخت الجھن میں گرفتار ہوجاؤ گے۔
- آپکی مراد آپکے ایک دوست کے بغیر پوری نہیں ہوسکتی۔
- فال اچھی نہیں ہے۔
- اس خواہش کو ترک کردو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔
- آپ کی مراد جلد پوری ہوگی۔
- آپ بھرپور کامیابی حاصل کریں گے۔
- جو کچھ آپ کی خواہش ہیں عنقریب برآئیں گی۔
- اپنی تقدیر پر صبر کرو۔
- فی الحال اس بارے میں ہر کوشش بیکار ہوگی۔
- ہوشیار رہیں ایک اچھا موقعہ آرہا ہے۔
- جو آپ کو مل رہا ہے بس آپ اسی پر قناعت کریں۔
- عبادت کے بعد خدا سے رجوع کریں۔
- اپنے دوستوں سے ہوشیار رہیں۔

(نوٹ) ایک شخص دن میں صرف ایک بار فال نکالے۔

نیکیاں

اپنی زندگی میں ہم جتنے دل راضی کرلیں، اتنے ہی ہماری قبر میں چراغ جلیں گے۔ ہماری نیکیاں ہمارے مزار روشن کرتی ہیں۔ سخی کی سخاوت اس کی اپنی قبر کا دیا ہے۔ ہماری اپنی صفات ہی ہمارے مرقد کو خوشبودار بناتی ہیں۔ زندگی کے کام آنے والے چراغ زندگی میں ہی جلائے جاتے ہیں۔ کوئی نیکی رائیگاں نہیں جاسکتی۔

فالنامہ حروف تہجیہ

قواعد جفر سے یہ فالنامہ تعلق رکھتا ہے، استاد فن اور بلند پایہ حضرات تمام خیر و شر اسی سے معلوم کیا کرتے ہیں لیکن معمولی استعداد والا بھی اگر بشرائط ذیل کام لے گا تو اپنے مدعا سے ضرور قریب ہوگا اور کار دشوار میں مددگار ثابت ہوگا۔

شرائط یہ ہیں۔

(۱) بغیر اہم اور شدید ضرورت کے نہ دیکھے۔

(۲) جسم، لباس اور مکان پاک ہو۔

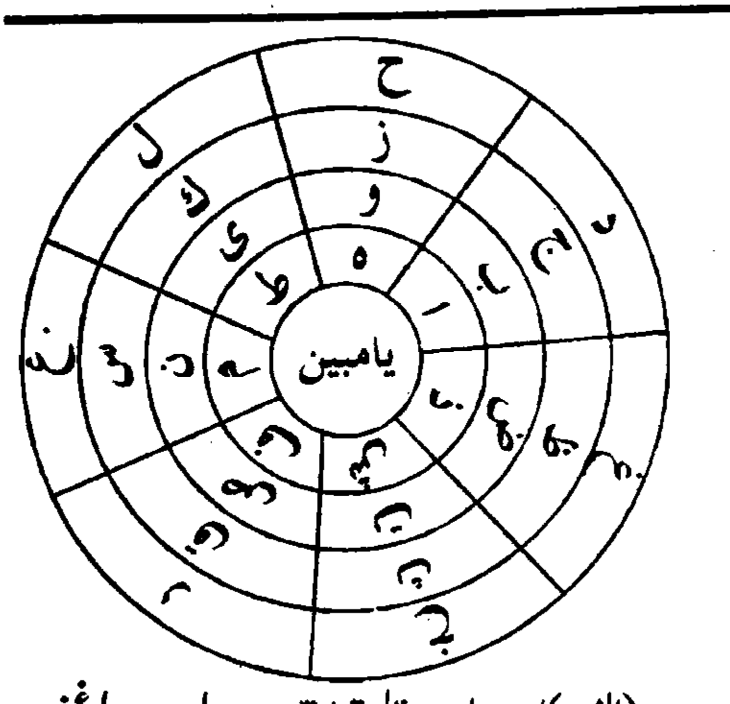
(۳) باوضو صدق دل سے دوگانہ نماز نفل اول پڑھے، ہر رکعت میں تین بار قل ہو اللہ پڑھے۔ بعد میں یَامُبِیْنُ یَاھَادِیُ یَاعَلِیْمُ یَافَتَّاحُ سات سات بار مع بسم اللہ کے پڑھے اور آنکھ بند کر کے دائرہ میں کسی حرف پر اپنی کلمہ کی انگلی رکھے۔

(۴) دوپہر سے پہلے ۱۲ بجے تک سمت مشرق میں، دوپہر کے بعد مغرب تک سمت مغرب اپنا منہ کر لے۔

(۵) رات کے وقت ، وقت زوال، آندھی زلزلے کے دن یا بروقت کوئی حادثہ یا علامت مکروہ سامنے آجائے تو دوسرے وقت پر ملتوی کر دے۔

(۶) کچھ خیرات وصدقہ اسی وقت یا بعد میں فقراء و مساکین کو ضرور بانٹے۔

(۷) جو اسمائے شریفہ ہر حرف کے سامنے لکھے ہیں ان کو اپنے نام کے اعداد میں شامل کر کے پڑھا کرے یقیناً کامیابی ہوگی ، وسوسہ، عدم انکاری نہ کرے، وہم و شک و کم ہمتی عین بدنصیبی ہے، کفر نام ہے شک و شبہ کا توبہ کرے۔



(الف) اے صاحب فال تیرا وقار و مرتبہ بلند ہے، دل غنی، ہمت بلند رکھ، مایوس نہ ہو کہ تیرے بگڑے کام سب درست ہوں گے، دوسروں کے سہارے اور قول پر بھروسہ نہ کر، اپنا تمام کام اپنے ہاتھ میں رکھ ۲۲ ریوم کی مشکل اور باقی ہے، پھر نصیبہ کھل جائے گا، یا اللہ، یا احد اسمائے شریفہ کا ہر روز صبح و شام ذکر شروع کر دے، سستی و لالچ سے بچتا رہ۔

(ب) اے صاحب فال تیرا خیال بڑا ہے، کوئی نیا کام شروع کرنا چاہتا ہے لیکن تیرا ساتھی تجھ سے چھوٹ گیا ہے، قسمت بہت اچھی ہے، خدا تیری مدد کرے گا، دو ماہ کی تختی کچھ باقی ہے مال و زر آل و اولاد، غربت و آرام صحیح نصیب ہوگا۔ یَابَارِیُ (۲۱۴) یَابَدِیْعُ (۴۶) یَابَاسِطُ (۷۲) ہر روز شام پڑھ کے تو دیکھ نجاست اور جھوٹ سے دہن پاک رکھا کر۔

(ج) اے صاحب فال تو اپنوں سے دور ہو چکا ہے، ساتھیوں سے بچھڑ چکا ہے، کام خراب ہو چکے ہیں لیکن استقلال رکھ تین ماہ بعد سے وقت موافق آرہا ہے ہر مراد پوری ہوگی، پہلے کوئی دوست ملے گا۔ یَاجَامِعُ (۱۱۴) یَاجَلِیْلُ (۷۳) یَاجَوَّادُ (۱۴) یَاجَبَّارُ (۲۰۶) ہر روز صبح و شام

پڑھا کر زمانہ موافق ہوگا، بہت سکھ ملے گا، عبادت وطہارت کو رفیق زندگی بنالے۔

(د) اے صاحب فال تجھے مال کی بہت ضرورت ہے، قرضہ مصارف زندگی اور ناگہانی خرچ سے پریشان ہے، فقراء مساکین کی خبر لے، مہمان ومسافر کی خدمت کر نفع ہوگا، ۴ ماہ یا چار ہفتہ انتظار کر فراخی ملے گی، ترقی پائے گا، مراد پوری ہوگی، یَادَیَّانُ یَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ ہر روز صبح وشام پڑھا کر کامیاب ہوگا، نااہل اور فاسق آدمیوں کی صحبت سے دامن بچا۔

(ہ) اے صاحب فال تیرا مرتبہ بلند ہے، حکومت، دولت، عزت چاہتا ہے، دشمنوں کا زور ہے، فکر نہ کر دو ہفتہ میں عروج کامل ہوگا، فقراء ومساکین محتاج ومسافر کی خدمت کیا کر مدد ملے گی، غیب سے سامان ہوں گے، یَاهَادِیُ ہر روز صبح وشام پڑھا کر پچھلی رات کو دعا کرتا رہ، باوضو رہا کر۔

(و) اے صاحب فال تجھے رزق وروزی مال ودولت کی شب وروز فکر کمزور کر رہی ہے، سخاوت کر، حق داروں کا حق پورا کر دیا کر، ۲۶ دن میں راحت نصیب ہوگی۔ یَاوَهَّابُ ہر روز صبح وشام پڑھا کر، سستی اور پرائے بھروسے کو ترک کردے۔

(ز) اے صاحب فال تجھے قرضہ اور روزی کی قلت سے عزت میں ترقی درکار ہے، یَاعَزِیْزُ یَامُعِزُّ ہر روز پڑھا کر، غصہ اور بخل کی عادت چھوڑ دے، رزق باعزت نصیب ہوگا، سات روز بعد سے عروج شروع ہوجائے گا۔

(ح) اے صاحب فال تیرے معاملات کمزور ہوگئے ہیں، معاش کی تنگی ہے، حاسدوں کا زور ہے، انشاء اللہ امیدیں پوری ہوں گی، ۲ ماہ کی دیر ہے، صبر وحلم اور محنت وتدبیر سے کام لے، قرضہ اور فضول خرچی سے احتیاط کر، کام درست ہوں گے۔ یَاحَیُّ یَاحَسِیْبُ یَاحَمِیْدُ ہر روز پڑھا کر، غفلت اور پرائی امید نہ کر، رزق وسیع ملے گا عزت نصیب ہوگی۔

(ط) اے صاحب فال تیری فکر بڑی ہے، محبت ومروّت کا مزاج ہے، تیرا رفیق اور محبوب تجھے یاد آتا ہے۔ ۹ ہفتہ صبر کر محبوب ملے گا اور مرض سے نجات ملے گی، روزگار درست ہوگا۔ یَاطَاهِرُ (۲۱۵) یَامُحِیْطُ (۶۷) ہر روز پڑھا کر، طہارت اور سچائی کو اختیار کر، صدقہ بھی دے۔

(ی) اے صاحب فال تیرا ارادہ منتشر ہے، پراگندہ نہ ہو بگڑا کام درست ہوگا، روزگار کی ترقی چاہتا ہے، سکھ درکار ہے، یَامحیی (۵۸) صبح وشام پڑھا کر زیادہ سونا، بولنا، گھومنا ترک کردے برکت ہوگی، سربلندی واستقلال نصیب ہوگا، مظلوم کی حمایت کرتا رہ، دس ہفتے گزار دے۔

(ک) اے صاحب فال تیرا مال ضائع ہوگیا ہے، عزت چاہتا ہے، مشکلات سے نجات درکار ہے۔ یَاکَافِیُ (۱۱۱) (۱۱۴) یَاوَکِیْلُ (۶۶) ہر روز صبح وشام پڑھا کر رنج وغم سے نجات، مرض اور افلاس دور ہوگا، دشمن پامال ہوں گے۔

(ل) اے صاحب فال تیری گردش ختم ہوئی، خدا تیرا حامی ہے، خفیہ خیرات کیا کر، ایک ماہ کی سختی اور باقی ہے۔ یَالَطِیْفُ (۱۲۹) ہر روز صبح وشام پڑھا کر مشکل آسان ہوگی، تمام بگڑے کام درست ہوں گے، انتقام، صدمہ کی عادت چھوڑ دے۔

(م) اے صاحب فال تجھے ملکیت، زمین وحکومت اور زر درکار ہے، اللہ سے امید رکھ دیر نہیں ہے، چالیس دن انتظار کر، منزل آسان ہوگی۔ یَامَالِكُ (۹۱) یَامَجِیْدُ (۵۷) یَامَتِیْنُ (۵۰۰) یَامُبِیْنُ (۱۰۲) ہر روز صبح وشام پڑھا کر، سخاوت اور معافی کی صفت خود پیدا کر مرتبہ، دوستوں عزیزوں میں سربلند ہوگا۔

(ن) اے صاحب فال تو خوش نصیب، مگر چند روز سے معاملات میں انقباض پیدا ہے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو رہی ہے، پچاس دن کی ہے، یَانُوْرُ (۲۵۶) ہر روز پڑھا کر، تیرا مرادی جہاز بھنور سے عنقریب نکلنے والا ہے۔

(س) اے صاحب فال تیرا خیال نئے کام اور معاملہ میں لگا ہے، ابھی تاخیر کر، دو ماہ کی دیر ہے، مدعا پورا ہوگا، سختی کی پرواہ نہ کر ہمت سے کام لے کوئی غیبی اسباب نمودار ہوں گے یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَاب (۲۰۱) یَاسَتَّارُ (۶۶۱) ہر روز صبح وشام پڑھا کر تمنا پوری ہوگی، فقراء ومساکین کو پیٹ بھر کے کھلا دیا کر نفع ملے گا اور پردہ پوشی اپنا شیوہ اختیار کر کسی کے عیب ظاہر نہ کیا کر۔

(ع) اے صاحب فال تجھے مرتبہ عالی درکار ہے، دوسروں کی عزت کیا کر بخشش، معافی، خدمت خلق سے علم واہل علم طلباء کی مدد کرنا اپنا شیوہ بنا، جلد ہی مرتبہ بلند نفع زر، برکت ومقبولیت نصیب ہوگی، ۷۰ دن کی دیر ہے۔ یَاعَلِیْمُ (۱۵۰) یَاعَلِیُّ (۱۱۰) ہر روز پڑھا کر، سربلندی اور عظمت نصیب ہوگی، تمام ترقیات کے راستے علم ونظر میں خود بخود ظاہر ہونے لگیں گے۔

(ف) اے صاحب فال تیرا گزشتہ زمانہ تجھے یاد آتا ہے، اسباب

کمزور ہیں کوشش مفید نہیں، آٹھ ہفتے کی دیر ہے۔ یَافَاطِرُ (۲۹۰) یَافَتَّاحُ (۴۸۹) ہر روز پڑھا کر، تیرا زمانہ تیری امید سے زیادہ بہتر ہوگا، کوئی بزرگ مددگار ملے گا۔

(ص) اے صاحب فال اپنے نقصان کا رنج وملال دل سے دور کردے، جو چیز تلف ہوچکی اس کی فکر نہ کر، تیرا نصیب اچھا ہے، مقدر پر صبر کر۔ یَاصَبَّارُ (۲۹۳) یَاصَبُوْرُ (۲۹۸) ہر روز صبح وشام پڑھا کر، بہتر نعم البدل ہوگا، مرادِ دل پوری ہوگی، ۹۰ دن کی دیر ہے، کسی کے طعنہ اور حسد کی پرواہ نہ کر تو ہی آرام پائے گا، غیبت اور بدگوئی کی عادت ترک کردے۔

(ق) اے صاحب فال تیرا اقبال یاور ہے، حاسدوں اور دشمنوں سے خوف نہ کھا، دلیری قائم رکھ، دوسرے کی مدد کا انتظار نہ کر، اپنا کام اپنے ہاتھ میں رکھ ۱۰۰ دن کی محنت اور باقی ہے۔ یَاقَادِرُ یَاقَوِیُّ یَاقَیُّوْمُ کا ہر روز صبح وشام ذکر اختیار کرے، پہاڑ سے اونچا تیرا مرتبہ بلند ہوگا، کسی کام میں نقصان نہ ہوگا، مسجدوں کی صفائی مرمت اور ادب سے غافل نہ رہ۔

(ر) اے صاحب فال تو مظلوم ہے، جائز حقوق سے محروم ہوچکا ہے، رقیبوں کا دباؤ زیادہ ہے، صبر کر، نیت صاف ہمت مضبوط اور دل قوی رکھ ۲۰ ہفتے انتظار کر۔ یَارَقِیْبُ (۳۱۲) یَارَشِیْدُ (۵۱۴) یَارَؤُفُ (۲۸۶) یَارَحِیْمُ (۲۵۸) یَارَحْمٰنُ (۲۹۹) ہر روز صبح وشام ذکر اختیار کر، حیرت انگیز ارجمند اور فتح نصیب ہوگی، دشمن پامال اور دوست خوش حال تیرے زرومال سے تمام خوش حال نظر آئیں گے، کسی سے بدلہ نہ لے، رنج وصدمہ، گلہ شکوہ اور حجت کو اپنی عادت سے دور کردے، صدقہ، خیرات میں حصہ لے۔ بزرگوں کی دعا لیتا رہ، بزرگوں کا ادب کر۔

(ش) اے صاحب فال تیری نعمتوں میں کمی ہوچکی ہے، حقوق اللہ وحقوق العباد میں حصہ لینا اختیار کرلے، یَاشَکُوْرُ (۵۲۶) یَاشَاکِرُ (۵۲۱) ہر روز صبح وشام پڑھا کر، گناہوں سے توبہ کر، غیر چلن کو خود سے جدا کردے تاکہ ۳۰ دن کے بعد تیرا مقصود تجھ سے قریب ہوسکے۔

(ت) اے صاحب فال تیرا کاروباری معاملہ اصلاح طلب ہے جو کام کرتا ہے ناتمام حالت میں دوسرے خیال سے بدلتا رہتا ہے، استقلال اور اولوالعزمی اختیار کر، ایک ہی کام اور خیال مضبوط پکڑ لے ۴ ہفتے تاخیر ہے تیرا کام درست وسزاوار ہوگا، مرادِ دلی انجام بخیر ہوگی۔ یَاتَوَّابُ (۴۰۹) یَامُؤْمِنُ (۵۰۰) ہر روز صبح وشام ذکر اختیار کر، غلط گوئی وعدہ خلافی عدم استقلال اپنی عادت سے نکال دے، گزشتہ ایام سے بہتر مفید زمانہ نصیب ہوگا۔

(ث) اے صاحب فال تیرا ملک ومال تیرے قبضہ سے باہر ہوچکا ہے، حرص وآرام طلبی خود سے جدا کر محنت وصداقت، صلۂ رحمی بذل وکرم اختیار کرلے، عنقریب پانچ ہفتے بعد سے تیرا کوکب اقبال طلوع ہونے والا ہے۔ یَاوَارِثُ (۷۰۷) یَابَاعِثُ (۵۷۳) یَامُغِیْثُ (۱۵۵۰) یَاغِیَاثُ (۱۵۱۱) صبح وشام ورد کیا کر۔

(خ) اے صاحب فال تیرا گوہر مقصود گم ہے، تیرا عزیز مال تیرے قبضے سے نکل گیا ہے، مایوس نہ ہو جلد ملے گا۔ ۶۰ دن انتظار کر مرادیں پوری ہوں گی۔ یَاخَبِیْرُ (۸۱۲) یَاخَیْرُ النَّاصِرِیْن (۱۲۴۲) ہر روز صبح وشام پڑھا کر، کوئی بزرگ خواب میں تجھے خبر دے گا، اس پر توجہ کرنا، اپنی حاجت کسی پر ظاہر نہ کر، خدا ہی مدد کرے گا۔

(ذ) اے صاحب فال تیری عزت کو صدمہ پہنچا ہے، مال تلف ہوگیا ہے لیکن ناامید نہ ہو، غفلت وناتجربہ کاری کا بدل پیدا کر، ۷ ہفتے محنت کرلے۔ یَامُذِلُّ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (۱۱۰۰) ہر روز صبح وشام پڑھا کر، تیرے دشمن خود بخود قدم بوس ہوں گے، مال وزر کی انتہا نہ ہوگی، عزت اس قدر بلند ہوگی کہ خاندان کا چشم وچراغ تو ہی رہے گا

(ض) اے صاحب فال تیرا کوئی عزیز دوست اور کچھ مال بھی گم ہوگیا ہے، فکر نہ کر جلدی ملے گا، حفاظت ومحبت احتیاط خود میں پیدا کرکہ کمی ہے۔ یَاضَآرُّ (۱۰۰۱) یَاقَابِضُ (۹۰۳) اسم خدا کو ہر روز صبح وشام پڑھ لیا کر، مدعا حاصل ہوگا، آبادی گھر میں بڑھ جائے گی اور رونق روز بروز ترقی پر دیکھے گا۔

(ظ) اے صاحب فال تو کسی ایجاد کی تلاش میں ہے، یہ خیال مبارک ہے، ۹ روز انتظار کر، تیرا مقصود جلد حاصل ہوگا، یَاظَاهِرُ (۱۱۰۶) یَامُظْهِرُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ (۲۱۰۴) ہر روز صبح وشام پڑھ لیا کر، خواب میں بشارت ہوگی، پردہ رکھ۔

(غ) اے صاحب فال تیرا توکل خدا سے بڑھا ہوا ہے، افلاس میں گھر چکا ہے، بذل وکرم، صلہ ورحم اپنا شیوہ اختیار کر، سونا چاندی بنانا، تلاش کرنا بغیر وسیلہ کے ملنا دشوار ہے، اللہ سے مدد مانگ، وسیلہ پیدا کر اور اسم یَاغَنِیُّ (۱۰۶۰) یَامُغْنِیُ (۱۱۰۰) پڑھنا شروع کردے، دس دن نہ گزریں گے کہ مالا مال ہوگا اور خوش حال ہوجائے گا لیکن بھید کسی پر ظاہر نہ کر، خواب میں خبر دی جائے گی، خیرات اتنی کر کہ صبح کو ہر روز ہاتھ میں نیا رزق آسکے۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

انوکھا فالنامہ

اب سے تقریباً ۳۰ سال پہلے کی بات ہے کہ شفق صاحب طبیب روحانی رسالہ ایڈٹ کرتے تھے اس میں ایک فالنامہ درج ہوا تھا جس کو بہت صحیح مانا گیا تھا۔ اتفاق سے چند پارینہ اوراق میرے سامنے ہیں۔ وہ فالنامہ درج کرتا ہوں۔

۱۱۳	۱۷۲	۳۳۲	۳۷۹
۱۵۱	۲۱۵	۳۲۴	۳۲۱
۲۴۱	۳۱۸	۲۱۵	۱۰۸
۴۵۹	۱۷۳	۳۳۲	۲۲۴
۳۸۱	۴۵۲	۲۱۲	۴۷۱
۲۱۹	۳۳۳	۲۱۴	۵۷
۳۷۵	۲۵۲	۳۷۶	۱۱۷
۱۶۶	۱۷۴	۹۹	۳۲۵
۲۰۲	۱۷۸	۴۱۵	۲۱۳

باوضو اپنی آنکھیں بند کرکے اس نقش پر انگلی رکھو۔ جس عدد پر انگلی پڑے وہ علیحدہ کاغذ پر لکھ دو اب اپنے نام کے عدد اس میں شامل کرو۔ اگر صبح سے ۱۲ بجے دن تک کا وقت ہے تو ۱۷۔ اگر ۱۲ بجے سے شام تک کا وقت ہے تو ۲۳۔ اگر شام سے صبح تک کا وقت ہے تو ۱۰ اعدد کا اضافہ کرکے اسے ۹ پر تقسیم کردو۔

بقایا کا جواب یہ ہے کہ اگر تقسیم سے کچھ نہ بچے تو تبدیلی ہوگی خانگی جھگڑے ابھی یونہی رہیں گے۔ عورت سے کوئی نفع پہنچے۔ یہ مہینہ اچھا گزرے گا۔

اگر ۸ باقی رہے اب اچھا وقت قریب ہے۔ سب کام درست ہوجائیں گے۔ ایک دوست سے مدد ملے گی۔

اگر سات باقی رہیں تو سفر سے فائدہ کم ہوگا تاہم سفر کرنا اچھا ہے۔ کسی دوست نے نقصان پہنچایا ہے۔ بیماری میں پرہیز کرو۔

اگر ۶ باقی رہے تو تم نے دوسروں کے کہنے سے نقصان پایا۔ ورنہ اب تک کامیاب ہوجاتے۔ تاہم اب وقت اچھا آرہا ہے۔

اگر ۵ باقی رہیں تو احتیاط کی ضرورت ہے۔ کسی پر اعتبار نہ کرو۔ دوست نما دشمن ہیں۔

اگر ۴ باقی رہے تو بیماری سخت ہے مگر خاص خطرہ نہیں ہے دیر میں آرام ہوگا۔ علاج اور پرہیز کرو۔

اگر تین باقی رہے تو اس خیال کو ترک کردو اس میں نقصان ہے اور ذلت کا خطرہ ہے۔

اگر ۲ باقی رہے تو کامیابی ہوگی۔ مگر تمہاری منشاء سے کم تمہارا ایک مخالف ہے اس کی مخالفت کا اثر پڑ رہا ہے، اپنے راز پوشیدہ رکھو اور تدبیر سے کام لو۔

اگر ایک باقی رہے تو کامیابی میں دیر نہیں ہے دوسرا خود تمہارا مشتاق ہے، اچھا وقت قریب آگیا ہے۔

عورت کے باہر نکلنے کا ضابطہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''عورتوں کے لئے (گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں مگر بحالت مجبوری واضطراری (اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ) عورتوں کے لئے راستوں میں (چلنے کا) کوئی حق نہیں سوائے کناروں کے یعنی بحالت مجبوری بھی نکلیں تو راستہ کے بیچ میں نہ چلیں تاکہ مردوں سے اختلاط نہ ہو'' (طبرانی)

فالنامہ علم الاعداد

ذیل کے نقشے پر صدق دل سے اپنے مطلب کو ذہن میں رکھتے ہوئے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی رکھیں۔ جس خانے پر انگلی رکھی جائے۔ اس میں جو اعداد درج ہوں ان اعداد میں اپنے نام کے اعداد جمع کر دیں۔

اگر فال کھولنے کا وقت۔ صبح ۶ بجے سے ۱۲ تک کا ہے تو اس میں ۲۷ کا اضافہ کر دیں۔ اگر ۱۲ بجے سے شام ۶ بجے تک کا وقت ہے تو ۲۳ کا اضافہ کریں اور اگر غروب سے صبح ۶ بجے تک کا وقت ہے تو ۱۱۰ کا اضافہ کرکے کل مجموعے کو نو سے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد جو عدد باقی رہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل نقشے میں ملاحظہ کریں۔

جس نقشے میں انگلی رکھنی ہے وہ یہ ہے۔

۱۰۸	۱۵۱	۲۱۵	۳۲۴	۳۲۱	۱۱۳	۱۷۲	۳۳۲	۳۷۹
۲۱۲	۴۷۱	۴۵۹	۱۷۳	۳۴۲	۲۲۴	۲۴۱	۳۱۸	۲۱۵
۲۵۲	۳۷۶	۱۱۷	۲۱۹	۳۳۲	۲۱۲	۵۷	۳۸۸	۲۵۲
۲۰۲	۱۷۸	۴۱۵	۲۱۳	۱۶۶	۱۷۴	۹۹	۳۲۵	۳۷۵

فالنامہ علم الاعداد کا نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

فالنامہ علم الاعداد کی تفصیلات کا نقشہ

نمبر	تفصیل
۱	اگر ایک بجے تو آپ کا کام بہت جلد ہونے والا ہے۔ مگر فی الحال وقت اچھا نہیں ہے اور موجودہ پریشانی بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب آپ کی خواہش پوری ہو جائے گی۔ فی الحال صبر کرو۔
۲	اگر ۲ بجیں تو آپ کا کام ہو تو ہو جائے گا۔ لیکن آپ کی منشاء کے مطابق نہیں ہوگا۔ ایک شخص برابر آپ کے کام میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ اس کی رکاوٹ کا کچھ اثر پڑے گا۔ اپنے راز کو لوگوں سے چھپائے رکھیں اور مخصوص معاملات میں کسی پر بھروسہ نہ کریں۔
۳	اگر ۳ بجیں تو آپ کو مقصد میں کامیابی نہیں ملے گی۔ اس خیال کو ترک کردو۔ اگر اس خیال کو دل سے نہیں نکالوگے تو رسوائی کا اندیشہ ہے۔
۴	اگر ۴ بجیں تو مرض بہت سخت ہے مگر زندگی بچ جائے گی۔ ابھی مشکلات کا دور چلے گا۔ صبر وضبط کی ضرورت ہے۔
۵	اگر ۵ بجیں تو ہوشیاری سے کام لیں اور ہر کس وناکس پر بھروسہ نہ کریں۔ ایک شخص جس پر آپ بھروسہ کرتے ہیں خاص طور سے آستین کا سانپ ثابت ہوگا۔ کسی سفارش سے آپ کو کامیابی ملے گی۔
۶	اگر ۶ بجیں تو آپ نے دوسروں کی خاطر دکھ اٹھایا ہے۔ اگر آپ اپنی عقل سے چلتے تو یہ حالات نہ ہوتے۔ انشاء اللہ عنقریب اچھا وقت آنے والا ہے۔
۷	اگر ۷ بجیں تو سفر میں کم فائدہ ہوگا۔ لیکن سفر نہ کرنا اچھا نہیں ہے۔ آپ کے دوست آپ کو دشمنوں سے زیادہ نقصان پہنچائینگے، بیماری میں پرہیز کرو۔ بہت جلد اچھا وقت آنے والا ہے۔
۸	اگر ۸ بجیں تو وقت اچھا آگیا ہے۔ آپ کے دلی مقاصد پورے ہو جائیں گے۔ خوشیاں ملیں گی۔ تعلقات بحال ہوں گے ایک دوست سے آپ کو مدد ملے گی۔
۹	اگر صفر بجے تو آپ کی تبدیلی ہوگی۔ خانگی جھگڑے بدستور باقی رہیں گے۔ افسران سے فائدہ ہوگا۔ آنے والا وقت اچھا ہے۔ اپنوں کی سازشوں پر نگاہ رکھیں۔

فال نامہ رمل

مندرجہ ذیل فال نامہ رمل علم سے متعلق ہے جو اکثر بزرگان دین کے عمل میں رہا ہے اور اس کے لئے اکثر عاملین نے اپنی بیاضوں میں اس کے صحیح ہونے کی نہایت معتبر الفاظ میں تصدیق کی ہے۔

طریقہ : صبح کے وقت باطہارت باعتقادِ کامل تین تین مرتبہ سورۂ الحمد شریف پڑھ اور قل ہو اللہ شریف اور الم نشرح شریف پڑھ کر اپنے مقصد کو دل میں لے کر آنکھیں بند کر کے انگشت شہادت نقشہ ذیل پر رکھیں جس خانے پر انگشت ہو اس کی عبارت فال کا جواب ہوگی۔

اگر انگشت شہادت کسی گوشے پر آئے اور شبہ ہو کہ کس خانے میں اس کا جواب حاصل کیا جائے تو ایسی حالت میں دوسری مرتبہ پھر عمل کر لیا جائے تاکہ شبہ نہ رہے جب انگشت واضح طور پر کسی خانہ پر آجائے تب اسی علامت کو تلاش کر کے جواب حاصل کیا جائے۔

نقش معظم یہ ہے۔

٨	١١	۴	١
٣	٢	٧	١٢
٣	١٦	٩	٦
١٠	۵	۴	١۵

خانہ اول لیمان

اے صاحب فال یہ فال تیری نہایت مبارک ہے۔ سفر کرنے سے دولت مرتبہ وعزت پائے اور جو تیری مراد ہے سو اللہ تعالیٰ جلد برلائے گا۔ فرزند یا شخص غائب سے ملاقات ہو۔ سردار یا رئیس جو پورب کیجانب رہتے ہیں ان سے مفاد ہو تجھے چاہئے کہ اسم مبارک یا اللہ بعد نماز عشاء چالیس روز تک بارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر اس نقش کو لکھ کر چالیس مرتبہ ہر روز آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں بہادے۔ نقش ہر روز نہ ڈال سکے تو ایک ہفتے کے جمع کر کے ڈالتا رہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس مدت میں کوئی مشکل باقی نہ رہے گی۔ خدائے تعالیٰ اپنا کرم فرمائے گا۔ نقش مکرم ومعظم حسب ذیل ہے۔

٧٨٦

٨	٣	۴
١	۵	٩
٦	٧	٢

شکل دوم قبض الداخل

اے صاحب فال جو تدبیر کرتا ہے نہایت مبارک ہے کام تیرا بخوبی سرانجام پائے گا۔ سفر تیرے لئے پورب کی طرف اچھا ہوگا اور حیوانات کی تجارت سے فائدہ ہوگا۔ ڈیڑھ ماہ میں تجارت کامیاب ہوگی۔ مگر تجھ کو چاہئے کہ اسم اعظم یَاعَزِیْزُ کی دعوت دے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن تک .... اسم پاک یَاعَزِیْزُ کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ روزانہ اول وآخر سو مرتبہ درود شریف پڑھے اور یہ نقش پچاس مرتبہ روزانہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال۔ وہ نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٨ ٢١٢	١٢ ٢١٢	١۴ ٢١٢	١ ٢١٢
٢١٢	٢١٢	٢١٢	١٢ ٢١٢
٣ ٢١٢	٢١٢	٩ ٢١٢	٦ ٢١٢
١٠ ٢١٢	۵ ٢١٢	١۴ ٢١٢	١۵ ٢١٢

بحق یا عزیز

خانۂ سوم قبض الخارج

اے صاحبِ فال یہ فال نہایت نحس ہے جو ارادہ رکھتا ہے اچھا نہیں ہے آج کل دشمنوں سے بچنا چاہئے۔ سفر بھی اچھا ثابت نہ ہوگا۔ کسی مصیبت میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہے۔ اگر ہو سکے تو منگل کو کچھ خیرات کیا کر اور درود شریف کثرت سے پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ اللہ نحوست کو دور کرے۔

چہارم خانہ جماعت

اے صاحب فال یہ اوسط درجہ کی ہے بعض کاموں میں اچھی اور بعض میں بری ہے۔ اس لئے ہر کام ہوشیاری سے کر۔ جو کام قبضہ سے نکل گیا ہے۔ اس کی کوشش فضول ہے۔ البتہ بیمار کو جان کا خوف ہے۔ اگر سفر کرے تو اچھا نہ ہوگا۔ قیدی عرصۂ دراز تک مقید رہے گا۔ ایک ماہ کا عرصہ سخت ہے۔ تجھ کو چاہئے کہ اس مدت میں اسم یَا حَنَّانُ روزانہ ایک سو پچیس مرتبہ پڑھا کر اور اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ بھی پڑھ اور اس نقش کو روزانہ لکھ کر آٹے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۸۹	۱
۸۸	۲	۷	۱۲
۳	۹۱	۹	۶
۱۰	۵	۴	۹۰

بِحَقِ یَا حَنَّانُ

خانۂ پنجم

اے صاحب فال یہ مبارک فال ہے جو تیری مراد ہے وہ حاصل ہوگی اور بہت اچھی خبر سنے گا، مکان یا عمدہ چیز ملے گی۔ معشوق اور فرزند سے ملاقات ہوگی۔ اسم یَا وَدُوْدُ ہر روز تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ پڑھا کر اور یہ مندرجہ ذیل نقش بہ تعویذ (۲۰) ہر روز لکھ کر اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال۔ بعد چالیس یوم کے غیب سے مدد ہوگی۔

۷۸۶

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

بِحَقِ یَا وَدُوْدُ

خانۂ ششم عقد

اے صاحب فال یہ فال اچھی نہیں غالباً تیری بیماری کا خطرہ ہے صدقہ دینا بہتر ہے۔ تیرا چور بھاگا یا چوری گیا ہو تو حاضر ہو۔ سفر سے مسافر دیر سے آئے۔ مگر بہ سلامتی آئے اور ڈھائی ماہ کے عرصہ میں تیری مراد حاصل ہوگی چاہئے کہ بوقت شب پانی یا چاہ کے کنارے غسل کرے۔ اچھے کپڑے پہنے، عطر لگائے اور اسم شریف یا وہاب ہزار مرتبہ معہ درود شریف سو سو مرتبہ اول و آخر پڑھ کر یا صبح کو بعد نماز فجر چوراسی مرتبہ اس نقش کو زعفران اور چوب انار کے قلم سے لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال۔ بعد چالیس دن کے دیکھ اللہ پاک اپنی قدرت سے کیا دکھاتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۷
۶	۵	۳
۲	۸	۴

بِحَقِ یَا وَھَّابُ

خانۂ ہفتم انکیر

اے صاحب فال اگر تیری نیت بیمار کے اچھا ہونے کی ہے تو اچھا مشکل سے ہوگا اور قیدی عرصۂ دراز تک گرفتار رہے گا۔ البتہ نکاح کرنا اچھا ہے۔ گم شدہ چیز دستیاب ہوگی، راتوں کو بازار یا کوچے میں تنہا نہ پھرنا چاہئے۔ نقصان کا خوف ہے۔ خصوصاً سہ شنبہ و چہار شنبہ کو احتیاط ضروری ہے۔ غائب شدہ ہے تو زندہ مگر سخت پریشان ہے۔ تجھ کو چاہئے کہ اسم یَا عَزِیْزُ ۳۱۲۵ مرتبہ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ چالیس روز برابر پڑھ اور اس نقش کو سترہ بار روزانہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال سب کام انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہو جائیں گے۔ نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰	۳۵	۴۲
۴۱	۳۹	۳۷
۳۶	۴۳	۳۸

بحقِ یَا عَزِیزُ

خانہ ہشتم حمرہ

اے صاحب فال یہ فال بہت نحس ہے۔ دشمن سے جھگڑے کا خوف ہے ان دنوں احتیاط لازم ہے۔ غائب شخص سلامتی سے ملے کچھ مال کا نقصان ہوگا۔ پندرہ دن سخت ہیں۔

اگر اسم شریف یَـاحَیُّ ۳۱۲۵ مرتبہ مع درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ روزانہ دریا میں کھڑے ہوکر پڑھے تو خوب ہے۔ اگر دریا فاصلے سے ہوتو چاہئے کہ تناہ جگہ بیٹھ کر کسی چیز میں پانی رکھ کر اس پانی کو دریا تصور کر کے یہ اسم شریف تلاوت کرے اور ہر ہزار کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اس پانی میں ڈبو کر منہ پر مل لیا کرے۔ یہ نقش اٹھارہ مرتبہ روزانہ لکھ کر دریا میں ڈال دیا کرے۔

۷۸۶

۷	۲	۹
۸	۶	۴
۳	۱۰	۵

بحقِ یَا حَیُّ

خانہ نہم بیاض

اے صاحب فال یہ فال نیک ہے جس مقام سے تجھے امید ہے کامیاب ہو۔ ہر ایک مشکل آسان ہو۔ شخص غائب جلد ہی واپس آئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دس دن میں مراد پوری ہوگی۔ البتہ کسی شئے کی خرید وفروخت نقصان دہ ہے۔ تیرے لئے اچھا ہو کہ اسم یَا قَیُّومُ ہر روز ۳۱۲۵ مرتبہ تلاوت کر۔ اس طرح کہ مکان تنہا یا مسجد میں بیٹھ کر اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ اور یہ نقش لکھ کر آٹے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال دیا کر۔ بہت ہی نفع ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۳	۴۸	۵۵
۵۴	۵۲	۵۰
۴۹	۵۶	۵۱

بحقِ یَا قَیُّومُ

خانہ دہم نعرۃ الخارج

اے صاحب فال یہ فال نہایت مبارک ہے۔ کوئی بزرگ ملے گا۔ نکاح کرنا خوب ہے، اگر نیت نسبت حاملہ کے ہے تو اس کے فرزند نرینہ پیدا ہو۔ بیمار کو صحت ہو، مسافر سلامتی سے آئے تمام مقصد حاصل ہوں، حاکموں سے فائدہ ہو، شرکت تجارت ہو تو منفعت ہو، اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو اسم یَاسُلْطَانُ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے اور یہ نقش ایک سو پچیس بار لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵	۵۰	۵۷
۵۶	۵۴	۵۲
۵۱	۵۸	۵۳

بحقِ یَا سُلطَانُ

خانہ یازدہم نصرۃ الداخل

ایک صاحب فال یہ فال بہت مبارک ہے خرید وفروخت اور سفر نیک ہو۔ کل مقصد تیرے پورے ہوں گے۔ دوستوں کے پاس سے خوشی کی خبر آئے اور کسی قدیم دوست سے ملاقات ہو۔ تمام مشکلیں آسان ہوں۔ اگر کوئی ضرورت درپیش ہو تو اسم شریف یَامَنَّانُ ۳۱۲۵ مرتبہ مع درود شریف اول وآخر گیارہ گیارہ بار پڑھا کرے اور یہ نقش ایک سو اکتالیس مرتبہ لکھ کر دریا میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۲۱	۱
۱۲۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۲۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۲۲

خانہ دوازدہم علیۃ الخارج :

اے صاحب فال یہ فال نحس ہے مگر بعض امور میں سعد ہے مثلاً فروخت کرنا چار پائے کا اور دفع کرنا دشمن کا۔ اگر واسطے قیدی کے نیت ہے تو اس کی رہائی بدشواری ہوگی۔ دشمنوں سے خوف وخطر ہے۔

واسطے حل مشکل و رہائی قیدی کے اسم شریف یَافَتَّاحُ ۳۱۲۵ مرتبہ بار بوقت صبح صادق کے یا نماز تہجد کے بعد مکان یا مسجد میں پڑھے درود شریف اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ ضرور پڑھے۔ چالیس دن میں یہ نقش چار سو نواسی بار لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۵۹	۱۶۶
۱۶۵	۱۶۳	۱۶۱
۱۶۰	۱۶۷	۱۶۲

بحقِ یَا فَتَّاحُ

خانہ سیزدہم نقی :

اے صاحب فال یہ فال بعض کام کے لئے اچھی ہے بعض کے لئے یہ دن نحس ہے۔ بیمار وقیدی نجات پائے۔ صحت یاب ہو اور مسافر سفر میں تکلیف پائے مگر بہ سلامتی واپس ہو۔ مقدمہ میں کامیابی ہو برائے حل مشکلات اسم شریف یَاسَلَامُ بارہ ہزار بار مع درود شریف گیارہ گیارہ بار اول و آخر تا حصول مراد پڑھتا رہے اس نقش کو ۱۲۱ مرتبہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۱۱	۱
۱۱۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۱۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۱۲

بحقِ یَا سَلَامُ

خانہ چہاردہم علیۃ الداخل :

اے صاحب فال یہ نہایت مبارک فال ہے۔ حصول مال و جاہ واقبال کے اور رنج وغم سے نجات پائے۔ نکاح کرنا مبارک ہے۔ بعض

غائب سے خوشی کی خبر سے اور جس کام کا اندیشہ ہے وہ بہ آسانی ... ہو۔ حاملہ کو کچھ تکلیف ہو۔ مگر انجام بخیر ہو۔

حصول مراد کے لئے یہ اسم یَانَاصِرُ ۳۴۱۰ بار پڑھے اور ... روز میں ۳۴۱ نقش لکھ کر دریا میں ڈالے انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد مراد حاصل ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۳۲۱	۱
۳۲۰	۲	۷	۱۲
۳	۳۲۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۳۲۲

خانہ پانزدہم اجماع :

اے صاحب فال بعض امور کو نیک اور بعض کو نحس ہے انجام حصول مراد کو توقف ہو۔ خرید و فروخت و کاروبار میں نفع ہو، نکاح کرنا بھی خوب ہے۔ مسافر خوب آئے۔ مریض کو دیر سے صحت ہو، حاکم کی طرف سے امید حصول مال کی ہے بعد عرصہ ایک ماہ مراد حاصل ہے اور واسطے حل مشکلات وحصول مراد کے لئے اسم مبارک یَادَیَّانُ ۳۲۲۵ بار مع درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور یہ نقش پچیس لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیا کرے اعتقاد کامل رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک مراد پوری ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۴۵	۱
۴۴	۲	۷	۱۲
۳	۴۷	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۶

بحقِ یَا دَیَّانُ

خانہ شانزدہم :

اے صاحب فال یہ نہایت مبارک فال ہے۔ کام کے واسطے خصوصاً دولت حاصل ہونا انجام کام کا نیک ہو واسطے حصول وحل مشکل

کے لئے اسم شریف یَا رَحْمٰنُ ۳۱۲۵ مرتبہ مع درود شریف سو سو مرتبہ ایک چلہ تک پڑھیں مراد حاصل ہو اور دو سو اٹھانوے ۲۹۸ نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۲۷۸	۱
۲۷۷	۲	۷	۱۲
۳	۲۸۰	۹	۶
۱۰	۵	۴	۲۷۹

بحقِ یَا رَحْمٰنُ

ہر مشکل کے لئے

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کی مشکل آسان ہو جائے تو وہ نماز فجر کے بعد چھ بار سورۂ کوثر پڑھے۔ نماز ظہر کے بعد سات بار، نماز عصر کے بعد آٹھ بار، نماز مغرب کے بعد نو بار اور نماز عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مشکل سہل ہو جائے گی۔ اگر کوئی اس طرح سورۂ کوثر پڑھنے کا معمول بنالے تو بفضل باری تعالیٰ اس کی راہ میں کوئی بھی مشکل حائل نہ ہوگی۔

●●●●●

اچھے سلوک کے لئے

جو کوئی ایسی جگہ یا ایسے شہر میں کسی کام کی غرض سے گیا ہو جہاں پر اس کی کوئی واقفیت نہ ہو، وہاں پر انجان لوگوں سے اس کا واسطہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نماز ظہر کے بعد اکسٹھ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی اس سے ملے گا اچھا سلوک کرے گا اور عزت و احترام سے پیش آئے گا۔

الہامی فالنامہ

یہ ایک الہامی فالنامہ ہے جس کا جواب بمنزلہ وحی ہوتا ہے۔ صرف اعتقاد صحیح شرط ہے۔ باوضو اور پاک وصاف ہو کر پختہ اعتقاد کے ساتھ آنکھیں بند کر کے اس جدول پر انگلی رکھو۔ جس حرف پر انگلی پڑے اس کو چھوڑ کر پھر چار حروف چھوڑتے جائیں پانچواں حرف لکھتے جاؤ، جب جدول ختم ہو جائے اور جو دو تین حروف باقی رہ جائیں ان کو جدول کے اول حروف میں ملا کر اسی طرح پانچواں حرف لکھتے جاؤ۔ یہاں تک کہ اس حرف پر آ جاؤ جس پر انگلی رکھی تھی مگر یہ واضح رہے کہ ان حروف کو پہلے حروف پر مقدم رکھو۔ اب ان تمام حروف کو غور سے ترتیب دو تو ایک عبارت بنے گی۔ جس سے صاف تمہارے سوال کا جواب گویا ہوگا جو نہایت صحیح ہوگا، آزمائش شرط ہے۔

س	ی	ا	ا	ی	ن	ھ	پ	س	ھ
ھ	س	ا	س	س	ا	ا	س	ا	ا
و	ل	س	ل	ل	ن	م	ا	م	ا
ی	پ	ل	پ	چ	س	ک	م	ک	ھ
س	ے	ی	ی	ا	و	و	ن	ح	ھ
ا	ا	ن	ا	ی	ک	س	ف	ل	ا
ت	ط	ع	ت	م	ا	ے	ح	م	ے
ل	ک	ا	ع	د	ی	چ	ص	م	پ
س	ھ	ل	د	و	ا	ز	ک	ل	ر
چ	ی	ر	ی	ی	ھ	ا	ی	ھ	ھ
ی	د	ن	ے	و	ص	ھ	گ	غ	ک
و	م	ے	ا	ا	ر	ف	س	ص	م
ت	ی	ف	ت	و	ب	ھ	ر	ر	ر
س	ن	م	ق	س	ز	ھ	ف	ی	ے
ھ	ی	ی	ن	ھ	و	ن	ھ	ھ	و
گ	ھ	ھ	ی	گ	ا	ے	ے	ن	ا

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

۲۱رنومبر ۲۰۰۹ء کے روزنامہ راشٹریہ سہارا میں ایک مراسلہ شائع ہوا جولکھا ہے ملک زادہ جاوید نے جو رہتے ہیں نیل گری نوئیڈا میں۔ خدا ہی جانے ملک زادہ دیکھنے میں اور محسوس کرنے میں کیسے ہیں لیکن ایمانداری کی بات یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ دور اندیش نہیں لگتے۔ اگر وہ دور اندیش ہوتے اور حکمت عملی اور سیاست لیڈران سے ان کا دور پرے کا بھی اگر واسطہ ہوتا تو وہ ایک شاعر کا مقصد بیان اور مقصد حیات سمجھنے میں دیر نہ کرتے اور انہیں تنقید کا نشانہ نہ بناتے۔ بشیر بدر جیسے کیسے بھی اپنا ایک حلقہ رکھتے ہیں۔ جس طرح اس دور کے سب سے زیادہ عقل زدہ انسان مسٹر توگڑیا کا ایک حلقہ ہے اور جس طرح وہ مودودوی جنہیں دنیا بھر کے شریف لوگ صبح شام کوستے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں ان کا بھی ایک حلقہ ہے اسی طرح ہمارے بشیر بدر صاحب جو زندگی میں اگرچہ بڑے شاعر نہ بن سکے ان کا بھی ایک حلقہ ہے اور ان کی بھی تعریف روزانہ چبوتروں اور کھجوروں کے نیچے نہایت پابندی کے ساتھ ہوتی ہے اور ان کی بے تکی شاعری کو پسند کرنے والے ان کی تعریف خواہ مخواہ کا بُری طرح شکار نظر آتے ہیں اور ہمیں تعجب نہیں کیا۔ اس دنیا میں ہزاروں انسان ایسے ہیں جو قاتلوں کو پسند کرتے ہیں، ہزاروں ایسے ہیں جو لٹیروں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں ہزاروں ایسے ہیں جو بدکرداروں کی تعریف وثنا میں رطب اللسان رہتے ہیں اور ہزاروں ایسے بھی ہیں جو ان گدھوں کو دل کی گہرائی سے پسند کرتے ہیں جن کے سروں پر سینگ نہیں ہوتے اور اتفاق سے ان کے پچھلے حصے میں دم بھی نہیں ہوتی۔ آپ یقین کریں ایسے فن کاروں کو پسند کرنے والوں کی تعداد بھی ہمارے ملک میں اچھی خاصی ہے۔ اور اسطرح کے بے وقوف بھی ہمارے ملک میں بستے ہیں جو بشیر بدر جیسے شاعروں کی شاعری کے بارے میں بہت غلط نقطۂ نظر رکھتے ہیں جب کہ ساری دنیا جانتی ہے کہ بشیر بدر جس مشاعرے میں ہوتے ہیں وہ مشاعرہ آل انڈیا مانا جاتا ہے اور اس مشاعرے کو ہجڑے تک اہمیت دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن صبح ہی صبح مجھ سے ایک شخص کہنے لگا کہ یار بشیر بدر جب پڑھتے ہیں تو مجھے ان کی صورت دیکھ کر کراہیت ہوتی ہے۔ انکے پڑھنے کا انداز انتہائی غلیظ ہے۔ میں سچ مچ بگڑ گیا۔ اس وقت سڑک پر کوئی اینٹ موجود نہیں تھی ورنہ میں اس کے ضرور ماردیتا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے غور کیا تو مجھے اتنا ضرور محسوس ہوا کہ بشیر بدر کے پڑھنے کا انداز غلیظ نہ سہی لیکن اس کو دیکھ کر نہ جانے کیوں کراہیت محسوس ہوتی ہے اور شریف لوگوں کو خواہ مخواہ اُبکائی آجاتی ہے۔ ایک بہت ہی معزز قسم کے انسان جو عقل وخرد کے اعتبار سے اپنے محلّے کے نیم شریف لوگوں سے ایک ڈپلوما بھی حاصل کرچکے ہیں اور جنہیں شاعروں کو سمجھنے کی خاصی مہارت قدرت کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ وہ بھی ایک مرتبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ بشیر بدر نے اپنی زندگی صرف ایک ہی شعر اچھا کہا۔

اُجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہوجائے

میں نے ان سے عرض کیا یہ تو تمہاری زیادتی ہے کہ تم نے صرف ایک ہی شعر کو اچھا کہا۔ جب کہ ان کے سیکڑوں اشعار ایسے بھی ہیں کہ جو کسی کے سمجھ میں نہیں آتے پھر بھی لوگ انہیں داد دیتے ہیں۔

وہ بولے۔ برخوردار مشاعروں میں جو واہ واہ ہوتی ہے اس کا کوئی

اعتبار نہیں۔ وہ واہ واہ تو لوگ اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے بھی کرتے ہیں اگر وہ واہ واہ نہیں کریں گے تو دنیا یہ سمجھے گی کہ سامعین اردو اور فارسی سے نابلد ہیں اس لئے اپنی حماقت و جہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے بھی لوگ داد دیتے ہیں اور مکرر کہہ کر اتنا تو ثابت کر ہی دیتے ہیں کہ وہ لفظ مکرر کا مطلب سمجھتے ہیں۔ کیا سمجھے؟

میں نے کہا۔ فی الحال تو میں کچھ نہیں سمجھا رات کو بستر پر لیٹ کر آپ کی بات پر غور کروں گا۔ میری مشکل یہ ہے کہ جو بات میرے دن میں سمجھ میں نہیں آتی وہ رات کو خود بخود بلکہ خواہ مخواہ بھی سمجھ میں آجاتی ہے۔

جی ہاں۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ روزنامہ راشٹریہ سہارا میں ملک زادہ جاوید صاحب کا مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس کی ابتدا اس شعر سے کی گئی ہے۔

کتنی آسانی سے مشہور کیا ہے خود کو
میں نے اپنے سے بڑے شخص کو گالی دی ہے

چلئے ملک زادہ صاحب بات تو آپ کی سولہ آنے درست لیکن اس میں بیچارے بشیر بدر کا قصور کیا ہے۔ انہوں نے نہ جانے کتنے پاپڑ بیل لئے، نہ جانے کتنے مشاعروں میں وہ دندنائے لیکن انہیں انفرادیت کی دوشیزہ نصیب نہ ہوسکی۔ خود کو میرٹھ کے شاستری نگر میں لٹوا کر اور اپنے گھر والوں کی آبرو داؤ پر لگا کر بھی وہ مقبول نہ ہوسکے۔ وہ مسلمانوں میں مقبول ہونا نہیں چاہتے تھے، مسلمانوں کی تعداد ہی کتنی ہے اور سچے پکے مسلمان تو گنتے چنتے ہیں ان میں اگر کسی کو مقبولیت مل بھی جائے تو پھر بھی گھر کی مرغی دال برابر ہی رہتی ہے۔ وہ خود کو مضبوط کرنا چاہتے تھے ان فرقہ پرستوں کی نظروں میں جو اگرچہ ہندوستان میں ہنڈیا میں نمک کے برابر ہیں لیکن جن کی گھن گرج سے بشیر بدر جیسے لوگ دن دہاڑے متاثر ہوجاتے ہیں اور رات کے اندھیروں میں منصوبہ بندی بھی کر گزرتے ہیں ان کی آنکھ کا تارا بننے کے لئے انہوں نے میرٹھ کے شاستری نگر میں خود کو براہ راست لٹوادیا اور اپنے اہل خانہ کی ناموس بھی از خود برباد کرادی تاکہ یہ ان کی نظروں میں کسی طرح محبوب ہوجائیں کیونکہ جب ان پر سب کچھ گزر گئی تو انہوں نے اس وقت مسلمانوں ہی کے بارے میں اپنی زبان کھولی اور ان ہی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اور ان فرقہ پرستوں کی تعریف کی جنہوں نے ان کے گنجے سر پر مٹی کا تیل لگا کر گھنٹوں مالش کی تھی۔ ہائے افسوس اتنی ساری قربانی دینے کے باوجود وہ فرقہ پرستوں کی آنکھ کا تارا نہ بن سکے اور فرقہ پرستوں نے یہ بھی کہہ کر نظر انداز کردیا کہ جو شخص اپنی قوم کا نہ ہوا وہ ہمارا کیا ہوگا۔ اس کے بعد ان کی شاعری کا رخ کچھ ایسا رہا کہ جس میں مسلمان ہی نشانہ بنتے تھے اور فرقہ پرستوں کی وہ کم تھپتھپاتے تھے۔ دراصل ان کو ان فرقہ پرستوں سے بہت امیدیں تھیں۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ بھی اسی طرح مشہور ہوجائیں جس طرح اس دنیا میں ہر وہ انسان مشہور ہوجاتا ہے جو مشہور ہونے کیلئے اپنا سب کچھ، اپنا ایمان اپنا اپنی عقل، غرضیکہ سب کچھ داؤ پر لگادے۔ دیکھا جائے بشیر بدر کا کوئی قصور نہیں قصور اسی قوم کا ہے کہ جس نے ان کی شاعری کو ٹھکرادیا۔ چلئے اگر ان کی شاعری ٹھوکر مارنے کے قابل بھی تھی تب بھی قوم کو مصلحت سے کام لینا چاہئے تھا۔ اس قوم نے ابوالکلام آزاد سے لے کر کریم چھاگلا کے کسے برداشت نہیں کیا ہے اگر ہم بشیر بدر کو انگیز کرلیتے اور ان کو بھی کسی قابل از راہ مصلحت سمجھ لیتے تو ہمارا یہ شاعر گمراہ نہ ہوتا اور شہرت و مقبولیت کے چکر میں آکر وہ حرکتیں نہ کر بیٹھتا جو آج وہ کرنے پر مجبور ہے۔

بشیر بدر کو معلوم ہے کہ راون برا سہی مشہور تو ہوا۔ ابوجہل بد ترین سہی آج تک اس کا نام زندہ ہے، سلمان رشدی بدنام زمانہ سہی لیکن شاہ سرخیوں میں تو رہتا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ جب گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکل رہا ہے تو ڈبے کو ذرا سا ٹیڑھا کرلیں۔ اب انہوں نے ڈبے کو ذرا سا ٹیڑھا کر کے گھی برآمد کرنے کی جو کوشش کی ہے تو قوم بگڑ گئی۔ اور اخباروں کو مراسلے روانہ کرنے لگی۔ بے شک انہوں نے شہرت حاصل کرنے کیلئے اپنے بڑوں کو گالیاں دینی شروع کردی ہیں لیکن اس سے انہیں نقد فائدہ یہ پہنچا ہے کہ وہ قوم جو یہ سمجھ رہی ہے تھی کہ بشیر بدر موت سے پہلے وفات پاچکے اس قوم کو یہ پتہ چل گیا کہ بشیر بدر ابھی بقید حیات ہیں اور وہ ابھی تک پاپڑ بیلنے میں مصروف ہیں۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

"ایک بار پھر بشیر بدر کے حالیہ بیان نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اس سے قبل بھی موصوف نے کئی بار مذہب اسلام پر ڈنک مارے ہیں۔"

مراسلہ نگار سے ہماری عرض ہے کہ بشیر بدر پر تنقید کے ڈونگرے برسانے سے پہلے خود اپنی عقل کی طرف بھی دیکھ لیں کہ وہ آپ سے کیسے کیسے کام کرارہی ہے اور وہ آپ کو کیسے کیسے مسائل میں الجھارہی ہے۔ بشیر بدر ہوں یا کوئی اور مخلوق اپنی خلقت اور جبلت سے کون محفوظ رہ سکتا ہے بقول فلاسفہ۔ جبل گردد جبلت نہ گردد۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے لیکن کسی کی فطرت اور خصلت نہیں بدل سکتی۔ گدھے کو آپ جامعہ ملیہ میں

باقاعدہ داخل کرادیجئے اور اس کی کمر پر انگریزی اور عربی کی کتابیں لاد دیجئے لیکن وہ گدھا ہی رہے گا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نہیں بن سکتا۔ کسی کتے کو کسی ایسی درسگاہ میں داخل کردیجئے جہاں گفتگو اور بات چیت کرنے کا ڈھنگ سکھایا جاتا ہو اور جہاں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہو کہ کسی سے ملاقات کرکے اس کا دل اپنی گفتگو سے کس طرح جیتا جاسکتا ہے اس کے بعد اس کتے کو کسی ایسے شخص کے سامنے لے جاکر کھڑا کردیجئے جس نے کالی شیروانی اور کشمیری ٹوپی پہن رکھی ہو۔ یہ کتا اپنی مادری زبان میں بھونکنا شروع کردے گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اعلیٰ یونیورسٹی کا فارغ التحصیل ہوکر بھی کتا ہی ہے اور وہ صرف بھونک ہی سکتا ہے۔ اس کتے سے یہ امید کرنا کہ اردوئے معلّٰی میں گفتگو کرے گا صرف نادانی ہے۔ بشیر بدر جس خصلت کے انسان ہیں اور ان کا ڈھانچہ جس انداز کا ہے اس سے ہم یہ امید نہیں کرسکتے کہ وہ مسلمانوں کے لئے کوئی ایسی زبان استعمال کرینگے جس سے پھول برستے ہوں، نیم کے پیڑ پر آم نہیں آتے اور کیکر کے درخت پر گلاب نہیں اُگتے، بھلا بشیر بدر جو شاید پیدا ہی اس لئے ہوئے ہیں کہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کریں انہیں ذہنی تکلیف پہنچائیں۔ ان سے یہ امید کرنا کس طرح درست ہے کہ وہ مسلمانوں کی عزت افزائی کریں گے اور کوئی بات زبان سے نکالیں گے جو مسلمانوں کے لئے حوصلہ بخش ہو وہ جب بھی بولیں گے اپنی مادری زبان میں بولیں گے اور ان کی مادری زبان کیا ہے اس سے بھی باخبر ہیں۔ اب رہا ڈنک مارنے کی بات تو بچھو اور بھرنڈ جیسے جانور مخلوقات کے بوسے نہیں لیتے وہ تو ڈنک ہی مار سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی ان کی فطرت ہے۔ بچھو کو کتنی ہی اعلیٰ تربیت دے لیں اور سانپ کو آپ کتنی ہی مہذب سوسائٹی میں صدیوں تک بٹھالیں لیکن انہیں جب بھی موقعہ ملے گا یہ ڈنک مارنے اور ڈسنے سے باز نہیں آئیں گے تو پھر ہمارے مراسلہ نگار اس بات کی تمنا کیوں کرتے ہیں کہ بشیر بدر جیسے لوگ ڈنک مارنے سے باز آجائیں اگر وہ بے چارے اپنی فطرت سے باز آ بھی جائیں تو وہ کتنے دن زندہ رہ سکیں گے؟

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

"بار بار متنازعہ بیان دے کر اہل اسلام کو نشانہ بنانا ان کی مذہب سے بے تعلق اور پست ذہنیت کو اُجاگر کرتا ہے۔"

میں عرض کروں گا کہ بشیر بدر اپنی پیدائش کے پہلے ہی دن سے دین اسلام سے نابلد ہیں ان سے ہم اس بات کی امید ہی کیوں کریں کہ وہ دین اسلام کے قصیدے پڑھیں گے اور میں تو یہ بھی عرض کرنے سے باز نہیں آؤں گا کہ دین اسلام ایک خوددار اور غیرت مند مذہب ہے۔ یہ مذہب ایسے ایسے لوگوں کو خود منہ نہیں لگاتا۔ اس مذہب کے چاہنے والے اس دنیا میں کھربوں ہیں وہ بشیر بدر جیسے لوگوں کو کیوں منہ لگائے؟ دوسری بات یہ ہے کہ آج تک کسی تقریب میں بشیر بدر نے خود کو مسلمان نہیں بتایا ہے وہ صرف نام ہی سے مسلمان سمجھے جاتے ہیں ان کی شکل بھی مسلمانوں جیسی نہیں ہے تو پھر مسلمان اتنے باؤلے کیوں ہیں کہ وہ ان کو مسلمان سمجھیں اور جب وہ مسلمان نہیں ہیں تو پھر ان سے یہ توقع کرنا کہ وہ اسلام کے گن گائیں گے کہاں کی دانش مندی ہے۔ رہی پست ذہنیت کی بات تو اور بھی بہت سے شاعر ایسے ہیں کہ وہ بھی اپنی پست ذہنیت کو اُجاگر کرتے ہیں ان کے خلاف واویلا کیوں نہیں کیا جاتا۔ ان کے خلاف مراسلے بازی کیوں نہیں ہوتی ان کے پتلے کیوں نہیں جلائے جاتے۔ ان کے خلاف شور وغل کیوں نہیں ہوتا۔ اس ملک میں پست ذہنیت لوگوں کی کمی نہیں ہے اور وہ سب چین وآرام سے زندگی گزار رہے ہیں۔ اگر بشیر بدر نے بھی اپنی پست ذہنیت کا مظاہرہ کردیا ہو تو ایسی کونسی قیامت آگئی کہ ہر طرف صف ماتم بچھ گئی اور ہر طرف بیان بازی کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔ جب کہ بیان دینے والے بھی لوگ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ بشیر بدر صرف مردم شماری کے اعتبار سے مسلمان ہیں۔ انہوں نے زندگی میں اپنی زبان سے ایک بار بھی خود کو مسلمان نہیں بتایا ہے اور ان کے دوسرا کلمہ تک یاد نہیں ہے۔ ایسے لوگ اگر اسلام کے خلاف کوئی بیان دے بھی دیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ سلمان رشدی نے انسان ہوتے ہوئے کئی بار کتوں کی طرح بھوں بھوں کی تو اسلام کا کیا گھس گیا۔؟ ہاں اتنا اندازہ ضرور ہوگیا کہ انسانوں میں کچھ ایسے بھی پیدا ہوجاتے ہیں جو جسامت کے اعتبار سے آدمی ہی لگتے ہیں لیکن جو عقل کے اعتبار سے گدھے، دل کے اعتبار سے نیولے اور زبان کے اعتبار سے سگِ بے لگام ہوتے ہیں ان کی بھوں بھوں سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لوگ خود ہی یہ ثابت کردیتے ہیں کہ وہ کتنی گندگی میں ہیں۔ اسلام ایسے لوگوں کو خود بھی اپنے قابل نہیں سمجھتا پھر ان کی کسی بات پر واویلا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارے دیوبند کے ہر محلے میں ایسے بہت سارے کتے دن چھپتے ہی گھومنا اور مٹرگشت کرنا شروع کردیتے ہیں جو ہر شریف آدمی کو دیکھ کر بھونکنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں لیکن ہم نے آج تک کسی بھی انسان کو ان کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر بشیر بدر جیسے لوگوں کی کسی بھی ایسی بات کا نوٹس لینا جس سے ان کی اپنی فطرت کی غمازی ہوتی ہے عقل مندی کی اور انسانیت نوازی کی کونسی

ستم ہے۔؟

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

"وہ مسلم پرسنل لاء اور اردو رسم الخط کو تبدیل کرنے کی ماضی میں وکالت کر چکے ہیں۔"

اس سے کیا فرق پڑتا ہے اُردو زبان کے ذریعہ بشیر بدر بلاشبہ اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں اور اپنے گھر کا چولہا جلاتے ہیں اپنی بیوی بچوں کے مسائل حل کرتے ہیں۔ اردو زبان کا سہارا لے کر وہ نون تیل ادرک جیسی چیزوں سے نمٹتے ہیں لیکن وہ اردو زبان کے پروپرائٹر نہیں ہیں کہ وہ جس طرح چاہیں اردو زبان کی درگت بنالیں۔ اردو زبان کا اپنا ایک وجود ہے اس کا اپنا ایک وقار ہے، اردو زبان بشیر بدر جیسے شاعروں کے کسی بیان سے اپنا بانکپن کھونے والی نہیں ہے۔ ایسے ایسے بشیر بدر نہ جانے کتنے اُبھرے اور آج اُن کا نام تک کوئی لینے والا نہیں ہے ان کی قبروں تک کے نشان مٹ چکے ہیں اور اُردو زبان بفضل خدا جوں کے توں زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گی۔ بشیر بدر جیسے شاعروں کا خود اپنا رسم الخط بدل جائے گا وہ خود فنا ہو جائیں گے لیکن اردو زبان کا کچھ گھسنے والا نہیں ہے۔ اب رہی مسلم پرسنل لاء کو بدلنے کی بات تو وہ تو بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی آسمان پر تھوکنے کی کوشش کرے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کے اپنے تھوک کی چھینٹیں اسی کے منہ پر آکر گرتی ہیں، آسمان کا کیا بگڑتا ہے۔ بعض لوگ جو آئینوں کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے چہرے پر اتنے بہت سارے داغ رکھتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر اچھے خاصے رذیل آدمی کو بھی اُبکائی آجاتی ہے۔ یہ لوگ اپنے چہرے کے سڑے ہوئے داغوں کو ختم نہیں کر سکتے اسلئے تو آئینوں کے خلاف ہی غل غپاڑہ کرنے لگتے ہیں۔ ذرا سوچیں اس طرح کے شور وغل سے آئینوں کا کیا بگڑتا ہے۔ ان کی آب وتاب پر کیا فرق پڑتا ہے؟ بشیر بدر جیسے لوگ اگر مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کی بات کریں یا مسلم پرسنل لاء کی مخالفت میں اچھل کود کرتے دکھائی دیں تو اس میں مسلم پرسنل لاء کا کیا بگڑتا ہے اس کی آبرو اور اس کی عظمت میں کیا کمی آتی ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہوتا ہے کہ غل غپاڑہ مچانے والے لوگ ارباب باطل کی آنکھ کا تارا بن جاتے ہیں اور ارباب باطل ایسے لوگوں کو گود لینے کی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ بشیر بدر نے اگر اسی طرح کی منفعت کی خاطر کچھ اُلٹا سیدھا بک دیا ہے تو شریعت یا اردو کا کچھ نہیں بگڑے گا البتہ بشیر بدر کسی فرقہ پرست کے پُتر ضرور بن جائیں گے اور ان کے چرچے اسی طرح بعض گلیوں اور کوچوں میں ہونے لگتے ہیں جس طرح کے چرچے سکندر بخت اور عبدالکریم چھاگلا کے ہوا کرتے تھے اگر ایسا بھی ہے تب [illegible] ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ ہمارا شاعر دونوں طرف سے لوٹ مار کر رہا [illegible] اردو کے نام پر اردو والوں سے پے منٹ لے رہا ہے اور رسم الخط بولنے [illegible] نام پر وہ اہل ہنود سے اپنا بھتہ وصول کر رہا ہے۔ وہ بشیر بدر نام رکھ کر [illegible] اسلام کے سامنے جھولی پھیلائے کھڑا ہے اور مسلم پرسنل لاء کی تبدیلی [illegible] بات کر کے وہ اپنا مختنانہ غیر مسلم بھائیوں سے وصول کر رہا ہے۔ اسی [illegible] ہیں حکمت عملی اور اس کا نام لغت کی مجبوریوں کی حساب سے دوغلی پالیسی بھی ہے لیکن چونکہ ہمارا اپنا ہے اس لئے دوغلی پالیسی کو نظر انداز [illegible] صرف حکمت عملی کی بات ہمیں کرنی چاہئے اور ہمیں ہر حال میں اپنے [illegible] کی عزت کرنی چاہئے۔ کچھ بھی سہی جب وہ میرٹھ کے شاستری نگر میں [illegible] تھے وہ صرف اس لئے کہ ان کا نام بشیر بدر تھا۔ اگر وہ اپنا نام اپنے حلیے [illegible] مطابق شری واستو رکھ لیتے تو کس کی مجال تھی کہ انہیں اور ان کے [illegible] بچوں کو ٹچ کرتا۔ انہوں نے اندر کی دیواروں پر خواہ رام اور کرشن کی تصویر [illegible] رکھی ہوں لیکن جب ان کے گھر کے دروازے پر "ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّی" لکھا ہوا ہے تو ہمیں انہیں عزت دینی چاہئے اور ان کی اس طرح کی حرکت [illegible] اس لئے برداشت کر لینا چاہئے کہ ہمارے نام کے مسلم بھائی کی جیب [illegible] ہو رہی ہے اور بدنامی کے راستوں سے اس کو من چاہی شہرت حاصل ہو رہی ہے۔

مراسلہ نگار نے بشیر بدر کا یہ جملہ بھی نقل کیا ہے۔

"میں پیغمبروں سے لے کر شیطان سبھی مشہور شخصیات کی نقل کر سکتا ہوں۔"

پیغمبروں کی نقل کا دعویٰ تو انہوں نے غلط کیا ہے اور یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے وہ پیغمبروں کی نقل باطنی طور پر تو کیا کرتے ان سے تو ظاہری طور پر بھی پیغمبروں کی نقل نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ ظاہری طور پر نقل کرتے تو کم سے کم ان کے چہرے پر ایک عدد ڈاڑھی ضرور ہوتی۔ دنیا جانتی ہے کہ کوئی بھی پیغمبر اس دنیا میں ایسا مبعوث نہیں ہوا جس کے چہرے پر ڈاڑھی نہ ہو۔ البتہ جہاں تک شیطان کی نقل کرنے والی بات ہے تو اس میں انہوں نے سو فی صد سچ بولا ہے۔ وہ شیطان کی نقل کرنے میں یکتائے زمانہ بھی اگر خود کو کہیں تو کسی عقل مند کو ان کی مخالفت کا حق نہیں ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں بشیر بدر صاحب نے کسر نفسی سے کام لیا ہے۔ وہ شیطان کی نقل کیا کریں گے شیطان تو خود ان کی نقل کر کے اپنا بھرم بنائے ہوئے ہے۔ جی ہاں بشیر بدر اس معاملے میں ان ہی شہرہ آفاق آدمیوں میں شامل ہیں

جن کے بارے میں ارسطو کے نانا جان نے یہ کہا تھا۔

ہم کو آتی ہے ہنسی حضرت انسان پر
فعل بد تو خود کرے لعنت کرے شیطان پر

بشیر بدر کا یہ دعویٰ کرنا کہ وہ شیطان کی نقل کرتے ہیں شیطان کا قد گھٹانے کے برابر ہے۔ یہ بات اگر شیطان کو گراں گزر گئی تو نہ جانے بشیر بدر کے خلاف کونسا ہنگامہ شروع ہوجائے گا کیونکہ کوئی بھی اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا کہ اس کے چیلے اس سے آگے بڑھنے کی بات کریں لیکن شیطان غالباً برا نہیں مانے گا۔ کیونکہ شیطان جو گر بشیر بدر جیسے انسانوں سے سیکھے ہیں ان کا وہ خود بھی معترف ہے اور وہ خود بھی ایسے لوگوں کی قدر کرتا ہے جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوکر اسلام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور فرقہ پرستوں کو خوش رکھنے کے لئے اپنے کپڑے اُتار کر اچھل کود کرلیتے ہیں۔

مراسلہ نگار نے ایک حقیقت سے اور بھی پردہ ہٹادیا ہے۔ وہ یہ کہ۔

"وہ ایک ایسی سیاسی پارٹی کے رکن ہیں جس نے بھارت کے مسلمانوں پر آزادی کے بعد سے ہی نشانہ سادھا ہوا ہے۔"

کاش مراسلہ نگار نے ہوش سے کام لیا ہوتا تو ایک شاعر کی اصلی زندگی سے وہ پردہ ہٹانے کی حرکت نہ کرتے۔ لیک مراسلہ نگار نے مشہور زمانہ فلفی ارسطا طالیس کا یہ شعر نہیں سنا۔

پردے میں رہنے دو پردہ نہ ہٹاؤ
پردہ جو ہٹ گیا تو بھید کھل جائے گا

اور اب انہوں نے بھید کھول ہی دیا ہے یا دوسری زبان میں یوں کہئے کہ جب انہوں نے بیچ چوراہے کے بھانڈا پھوڑ دیا ہے تو پھر اب کہنے اور سننے کو باقی ہی کیا رہ گیا ہے۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ بشیر بدر شاعر کم اور سیاسی زیادہ ہیں اور فرقہ پرستوں میں بذریعہ شاعری نہیں بلکہ بذریعہ سیاست اپنا مقام بنائے ہوئے ہیں اور ایسی پارٹی کے ممبر بھی ہیں جس کا مقصد حیات ہی مسلمانوں کو اور ان کے مذہب کی مخالفت کرنا ہے تو پھر بشیر بدر کو بے قصور ہی سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ بشیر بدر کی جب صحبت ہی غلط ہے اور ان کا اٹھنا بیٹھنا جب ان لوگوں کے ساتھ ہے جو مسلمانوں کو گالی دینا اپنے مذہب کا ایک حصہ سمجھتے ہیں اور جن کے اپنے مذہب کے ساتھ بھی پالیسی ہے کہ منہ پہ رام بغل میں چھری تو پھر بشیر بدر کیسے سدھرے رہ سکتے ہیں بشیر بدر کوئی کنول کا پھول نہیں ہیں جو کیچڑ میں بھی صاف شفاف رہتا ہے بدر ایک انسان ہیں اور انسان بھی ایسے کہ جس کی تربیت قطعاً غیر اسلامی ہے جو انسان غیروں میں پیدا ہوا ہو اور غیروں ہی میں پروان چڑھا ہو اس سے اپنائیت کی توقع کرنا ہی فضول ہے۔ بشیر بدر جب کسی فرقہ پرست پارٹی کے رکن ہیں تو ان کے زبان سے اسلام کیلئے پھول نہیں جھڑ سکتے اور پھول جھڑیں بھی کیسے اگر اندر پھول ہوں گے تو تب ہی تو پھول باہر آئیں گے۔ جس انسان کے جسم میں کانٹے بھرے ہوئے ہوں وہ جب بھی قے کرے گا کانٹے ہی منہ سے برآمد ہوں گے۔ بشیر بدر جیسے لوگ دراصل اپنے نام کی وجہ سے زیادہ بدنام ہیں۔ اگر یہ اپنا نام بدل کر منوج کمار یا سیتارام جیسا کوئی نام رکھ لیں تو پھر سارا مسئلہ ہی حل ہوجائے۔ کیونکہ بشیر بدر خود کو فرقہ پرستوں سے الگ نہیں کرسکتے خواہ وہ دین اسلام سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے الگ ہوجانا پسند کریں گے۔ کیونکہ دین اسلام مرنے کے بعد جنت کا وعدہ کرتا ہے یعنی انسان کے اعمال اگر اچھے ہوئے تو مرنے کے بعد اس کو جنت ملے گی، حور وغلمان عطا ہوں گے، شراب طہور میسر آئے گی اور رہنے کیلئے یاقوت ومرجان کے بنے ہوئے محل عطا ہوں گے اور فرقہ پرست پارٹیاں اپنے ممبروں کو بالخصوص ان ممبروں کو جو اسلام جیسے مذہب سے پیچھا چھڑا کر ان کی کٹیا میں پہنچے ہوں اسی زندگی میں بالکل نقد ساز وسامان عطا کرتی ہے۔ حوریں اور غلمان ہر طرح کے لباس بھی بشیر بدر جیسے لوگوں کو بخشے جاتے ہیں، شراب طہور نہ سہی ٹھرا ہی سہی، بشیر بدر جیسے لوگوں کو صبح شام پلائی جاتی ہے اس کے علاوہ بھی نہ جانے کیا کیا انہیں نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے بشیر بدر جیسے لوگ اس کو دور اندیشی سمجھتے ہیں کہ آج کی سوکھی ہوئی روٹی کل کے پراٹھے سے اچھی ہے، آج کی کالے رنگ کی اپسرا کل کی اس حور سے لاکھ درجے بہتر ہے جس کا صرف وعدہ ہے اور وعدے کا کیا بھروسہ؟ اور اگر بھروسہ کر بھی لیں تو ان کے اعمال اس لائق کہاں ہیں کہ جنت کی حوریں عطا ہوں۔ دین اسلام کے دعوے تو جب ہی پورے ہوں گے جب مسلمان کی نیت بھی صحیح، سوچ وفکر بھی صحیح، عمل بھی صحیح ہو اور زبان بھی ٹھیک ہو۔ جب کہ فرقہ پرستوں سے بہر صورت ملتا ہے۔ بلکہ یہاں ان لوگوں کو زیادہ ملتا ہے جن کی نیت بھی خراب ہو جن کے اعمال ہی سڑے ہوئے ہوں جن کی زبان بھی غلیظ ہو اور جن کی سوچ وفکر بھی جانوروں کی سوچ وفکر جیسی ہو چنانچہ آپ دیکھ لیں تو گڑیا جیسے لوگوں کی چاندی خوب بن رہی ہیں، لوگ انہیں سروں پر اٹھائے پھر رہے ہیں ایسے لوگوں کو دیکھ کر ہی بشیر بدر جیسے لوگوں کو لالچ آجاتا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ لالچ کتنی بری بلا ہے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ بشیر بدر جیسے لوگوں کے خلاف مراسلے لکھتے وقت ان بے چاروں کی

مجبوریاں بھی سمجھیں ان کی شاعری ایسی نہیں ہے جس کی بدولت یہ شاہ سرخیوں میں رہ سکیں۔ان کے اعمال بھی ایسے نہیں ہیں جن کی وجہ سے انہیں حوریں اور شراب طہور عطا ہو سکے۔اس لئے یہ خود کو مشہور ومقبول کرنے کے لئے دین اسلام کی توہین کر بیٹھتے ہیں اس گناہ کے ارتکاب سے یہ شاہ سرخیوں میں بھی آجاتے ہیں اور انہیں کچھ حوریں بھی عطا ہو جاتی ہیں اور کچھ غلمان بھی۔اور وہ شراب جسے کہتے ہیں انگور کی بیٹی وہ تو ان کو مٹکوں میں بھر بھر ملتی ہے اور پھر سچ تو یہ ہے کہ دین اسلام کا ایسے لوگوں کی حرکتوں یا فقروں سے گھٹتا ہی کیا ہے۔ہاتھی کو دیکھ کر کتے بھونکتے ہیں اس میں ہاتھی کا کیا گھس جاتا ہے ہاں دیکھنے والوں کے یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ کتا کسے کہتے ہیں اور اس کی اصلیت کیا ہے،کتا اگر نہیں بھونکے گا تو اپنے وجود سے لوگوں کو کیسے خبردار کرے گا اسی طرح کچھ شاعر کچھ لیڈر،کچھ خبط الحواس قسم کے دھرم زدہ لوگ وقتاً فوقتاً اپنے وجود کی نشاندہی کرنے کے لئے انسان ہو کر بھی کتے کی تقلید کرنے کی غرض سے بھونکتے رہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی مادری زبان ہی کچھ ایسی ہے کہ جب وہ بولتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ بھونک رہے ہوں اور چونکہ ہمارے بشیر بدر کا جینا مرنا ایسے ہی لوگوں کے ساتھ ہے تو ان کی زبان بھی گندی ہوگئی ہے۔یہ بھی اب جب بولتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بھونک رہے ہوں۔اب یہ تو ایک زبان کی مجبوری ہے اس میں بشیر بدر کا کیا قصور؟ جیسا منہ ہوگا ایسی ہی زبان ہوگی اور جب زبان گندی ہو جائے گی تو انسان کوٹ پتلون پہنے یا شیروانی زبان کھولتے ہی اس کی پول کھل جائے گی کیونکہ وہ اپنی زبان کے سامنے خود بھی مجبور اور بے بس ہے۔ایسے مواقعات پر مراسلہ نگاروں کو بشیر بدر جیسے لوگوں کو غیر مکلف سمجھ کر نظر انداز کر دینا چاہئے۔کیا ہم کتے بلیوں کو نظر انداز نہیں کرتے؟ کیا ہم پاگلوں اور دیوانوں کو نظر انداز کر کے زندگی نہیں گزارتے تو پھر بشیر بدر جیسے لوگوں کے خلاف لکھنے لکھانے کو کیوں ضروری سمجھتے ہیں۔جب کہ یہ کوئی معیاری لوگ نہیں ہوتے۔صرف معمولی درجے کے شاعر ہوتے ہیں اور ایسے شاعر ہر گلی کوچے میں حشرات الارض کی طرح پیدا ہو رہے ہیں اور خود رو گھاس کی طرح اُگ رہے ہیں۔

مراسلہ نگار نے اپنے مراسلے میں علماء سے اس بات کی اپیل کی ہے کہ علماء اس موضوع سے متعلق شرعی نقطہ نظر کی وضاحت کریں اور بشیر بدر کی حقیقی پوزیشن کو واضح کریں۔

عجیب سی بات ہے بھلا علماء کس طرح بشیر بدر کی حقیقی پوزیشن واضح کر سکیں گے۔ایک شاعر جو لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے عجیب عجیب طرح صورت بنا کر شعر پڑھتا ہے جو اس انداز سے پڑھنے کا عادی بھی جاتا ہے جو انداز مسخروں سے مستعار لیا جاتا ہے۔جو شاعر نہ صرف یہ پابندی کے ساتھ اپنی ڈاڑھی کو صاف کراتا ہے اور ان فرقہ پرستوں کی خوشنودی کے لئے ایک سال میں ایک ہزار مرتبہ دین اسلام کا مذاق اُڑاتا ہے جو اپنی زندگی بھی نہ نماز کا قائل رہا نہ کسی اور عبادت کا جو اپنی مادری زبان میں شیطان کی نقل کرنے کا دعویدار ہے علماء اس کی حقیقی پوزیشن کو کیا اور کیوں ظاہر کریں۔جو شخص خود کو مسلمان کہتا ہو خواہ وہ مسلمان نہ ہو اس کے بارے میں تو علماء کو کچھ کہنے کا حق ہے لیکن جو شخص خود کو مسلمان ہی نہ کہتا ہو اس کے بارے میں فتوے اور مسئلے اُچھالنے سے کیا فائدہ۔یہ دنیا اقراری مجرم کے بارے میں گواہوں اور شہادتوں کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔بشیر بدر کی اصل خوبی یہی ہے کہ وہ اقراری مجرم ہیں اور اقراری مجرم کم سے کم دوسروں کو بہت سی زحمتوں سے بچالیتا ہے۔اگر ہم اس خوبی پر نظر رکھیں تو بشیر بدر جیسے کیسے بھی سہی دیکھنے میں نہ سہی محسوس کرنے میں عمدہ محسوس ہوں گے۔

ہماری مراسلہ نگار سے التجا ہے کہ سلمان رشدی ہوں یا بشیر بدر یا کوئی اور یہ سب لوگوں کی نظروں میں آنے کے لئے قلابازیاں کھاتے ہیں اور وہ کردار ادا کرتے ہیں جو سرکس کے خاندانی جوکر ادا کرتے ہیں۔ان کی مجبوریوں کو سمجھیں اور ان پر رحم کھائیں،ایسے لوگ مرتے ہی مختلف قسم کی کٹھنائیوں سے دوچار ہوتے ہیں۔کم سے کم انہیں اس دنیا کی حد تک تو اچھلنے دیجئے۔

خدا ہی جانے یہ خبر صحیح ہے یا غلط لیکن غیر معتبر ذرائع سے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ بشیر بدر کی کچھ حرکتوں سے متاثر ہو کر کچھ بندروں نے ایک عالمی اجلاس بندروں کا طلب کیا ہے اور اس میں یہ مسئلہ زیر غور رہے گا کہ یہ شاعر لوگ ہماری حیثیت عرفی کیوں ختم کر رہے ہیں۔نقل کرنا غیر معیاری قسم اچھل کود کرنا اور بھی وہ حرکتیں کرنا جو ہمارا آبائی ورثہ ہے،اس ورثہ کو جب کوئی ہم سے چھیننے کی کوشش کرتا ہے تو ہمیں اس کی انسانیت پر شبہ ہوتا ہے۔ہمیں ایسے لوگوں کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے اور ان کے خلاف ان کی زندگی میں کوئی مرثیہ لکھنا چاہئے۔ممکن ہے کہ یہ خبر غلط ہو لیکن یہ خبر صحیح ہے کہ بشیر بدر مشاعروں میں اپنا اثر جو پہلے سے بے اثر تھا بالکل ہی کھو بیٹھے ہیں۔(یار زندہ صحبت باقی)

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون بہاوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ہ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات، برائے عاملین ۲۰۰۶ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلا صفحہ پر نظر ڈالیں

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جنوری	قمروزہرہ	قران	۵۴_۱۷
۲ جنوری	شمس ومریخ	تثلیث	۵۱_۱
۲ جنوری	قمروزحل	مقابلہ	۳۴_۹
۲ جنوری	قمرومریخ	تربیع	۴_۱۲
۲ جنوری	قمرومشتری	تربیع	۳۰_۱۵
۳ جنوری	قمروعطارد	تسدیس	۱۳_۱۷
۴ جنوری	شمس ومشتری	تسدیس	۴۵_۱۳
۵ جنوری	قمروزہرہ	تسدیس	۴۰_۱۷
۶ جنوری	قمروزحل	تثلیث	۴۰_۱۲
۷ جنوری	قمروعطارد	تثلیث	۴۶_۱۲
۸ جنوری	قمروزحل	تربیع	۳۵_۱۷
۹ جنوری	قمرومشتری	مقابلہ	۵۴_۲
۹ جنوری	قمروشمس	تثلیث	۴۵_۱۰
۱۱ جنوری	قمروزحل	تسدیس	۴۶_۵
۱۳ جنوری	قمروعطارد	مقابلہ	۴۰_۲۱
۱۴ جنوری	شمس ومریخ	قران	۲۸_۵
۱۵ جنوری	مریخ ومشتری	مقابلہ	۵۶_۱۴
۱۶ جنوری	قمرومریخ	تربیع	۲۶_۱۰
۱۷ جنوری	قمروزہرہ	قران	۱_۲۱
۱۸ جنوری	قمرومشتری	تسدیس	۳۵_۲۳
۱۹ جنوری	قمروعطارد	تثلیث	۱_۱۷
۲۰ جنوری	قمروزحل	تسدیس	۲۲_۲۱
۲۱ جنوری	قمروزہرہ	تربیع	۳_۱۹
۲۲ جنوری	قمروشمس	تربیع	۴۲_۲۰
۲۳ جنوری	زہرہ ومریخ	تثلیث	۴۵_۲۱
۲۴ جنوری	قمرومریخ	مقابلہ	۲۱_۳
۲۵ جنوری	قمروزحل	تثلیث	۲۸_۱۴
۲۸ جنوری	زہرہ ومشتری	تسدیس	۳۰_۱۰
۲۹ جنوری	قمروزحل	مقابلہ	۵۴_۱۶
۳۰ جنوری	قمرومریخ	تربیع	۲۱_۱۴

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم فروری	قمروزہرہ	تسدیس	۴۴_۵
۲ فروری	عطارد ومشتری	تربیع	۵۸_۵
۳ فروری	قمروشمس	تسدیس	۲۶_۲
۴ فروری	قمروزحل	تربیع	۴۹_۱۵
۵ فروری	قمروشمس	تربیع	۵۹_۱۱
۶ فروری	عطارد ومریخ	تربیع	۳۸_۹
۶ فروری	شمس ومشتری	تربیع	۴۶_۲۳
۷ فروری	قمروزحل	تسدیس	۱۳_۲
۸ فروری	قمروعطارد	تثلیث	۳۳_۲۰
۱۰ فروری	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۹_۷
۱۱ فروری	قمروزحل	قران	۳۷_۲۲
۱۲ فروری	قمرومشتری	تربیع	۵۳_۲۱
۱۳ فروری	قمرومریخ	تربیع	۱۸_۱۷
۱۴ فروری	قمروعطارد	مقابلہ	۴۵_۱۷
۱۴ فروری	زہرہ ومشتری	تسدیس	۵۴_۱۸
۱۵ فروری	قمرومشتری	تسدیس	۴_۱۱
۱۸ فروری	قمروزہرہ	تربیع	۳۰_۲
۱۹ فروری	شمس ومریخ	تربیع	۳۰_۲۱
۲۰ فروری	قمرومشتری	قران	۱_۱۱
۲۱ فروری	قمرومریخ	مقابلہ	۸_۱۱
۲۲ فروری	قمروعطارد	تربیع	۴۴_۲۳
۲۳ فروری	قمروشمس	تسدیس	۱۰_۲۲
۲۴ فروری	قمرومشتری	تسدیس	۲۱_۲۱
۲۵ فروری	قمروزہرہ	قران	۵۲_۵
۲۵ فروری	قمرومریخ	تثلیث	۱_۲۲
۲۶ فروری	قمروزحل	مقابلہ	۵۲_۵
۲۶ فروری	قمرومشتری	تربیع	۴۶_۲۱
۲۷ فروری	قمرومریخ	تربیع	۱۴_۲۳
۲۸ فروری	قمروشمس	قران	۰۰_۶
۲۸ فروری	مریخ وزحل	تسدیس	۵۰_۲۳

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	عطارد وزہرہ	تسدیس	۲۲_۳
یکم مارچ	قمروعطارد	قران	۳۲_۹
۳ مارچ	قمروزہرہ	تربیع	۱۳_۱۳
۴ مارچ	قمرومشتری	مقابلہ	۱۸_۵
۵ مارچ	قمروعطارد	تسدیس	۲۵_۱۳
۶ مارچ	قمرومریخ	قران	۲۵_۱۱
۷ مارچ	قمروشمس	تربیع	۴۶_۱
۹ مارچ	قمروشمس	تثلیث	۲۵_۱۶
۱۱ مارچ	زہرہ وزحل	مقابلہ	۰۰_۱
۱۱ مارچ	قمرومریخ	تسدیس	۳۴_۱۳
۱۲ مارچ	قمرومشتری	تربیع	۶_۵
۱۴ مارچ	قمروعطارد	مقابلہ	۳۱_۱۸
۱۵ مارچ	قمروشمس	مقابلہ	۵_۵
۱۶ مارچ	قمروزحل	تسدیس	۱۷_۲
۱۸ مارچ	قمروزحل	تربیع	۳۷_۱۳
۱۹ مارچ	عطارد ومریخ	تربیع	۳۹_۶
۲۰ مارچ	قمروزحل	تثلیث	۴۹_۲۲
۲۱ مارچ	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۴_۲۱
۲۳ مارچ	قمروعطارد	تسدیس	۳۱_۲۰
۲۴ مارچ	قمرومشتری	تسدیس	۵۹_۴
۲۵ مارچ	شمس وزحل	تثلیث	۳۳_۱۲
۲۶ مارچ	قمرومشتری	تربیع	۵۱_۶
۲۶ مارچ	قمرومریخ	تثلیث	۳۷_۸
۲۷ مارچ	زہرہ ومریخ	تثلیث	۱۰_۸
۲۸ مارچ	قمرومشتری	تثلیث	۵۴_۶
۲۸ مارچ	قمرومشتری	مقابلہ	۳۴_۱۳
۲۹ مارچ	شمس ومریخ	تسدیس	۲_۱۵
۲۹ مارچ	قمروزحل	تسدیس	۵۷_۲۳
۲۹ مارچ	قمروزہرہ	تسدیس	۲_۷
۳۰ مارچ	قمروشمس	تربیع	۲۶_۱۵

فہرست نظرات برائے عاملین

قران

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
یکم جنوری	قمروزہرہ	۵۴_۵	شام
۱۴ جنوری	شمس ومریخ	۲۸_۵	صبح
۱۷ جنوری	قمروزہرہ	۱_۹	رات
۱۱ فروری	قمروزحل	۳۷_۱۰	رات
۲۰ فروری	قمرومشتری	۱_۱۱	دن
۲۵ فروری	قمروزہرہ	۵۲_۵	صبح
۲۸ فروری	قمروشمس	۰۰_۶	صبح
یکم مارچ	قمروعطارد	۳۲_۹	صبح
۶ مارچ	قمرومریخ	۲۵_۱۱	دن

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۲ جنوری	شمس ومریخ	۵۱_۱	رات
۶ جنوری	قمروزحل	۴۰_۱۲	دوپہر
۷ جنوری	قمروعطارد	۴۶_۱۲	دوپہر
۹ جنوری	قمروشمس	۴۵_۱۰	صبح
۱۹ جنوری	قمروعطارد	۱_۵	شام
۲۳ جنوری	زہرہ ومریخ	۴۵_۹	رات
۲۵ جنوری	قمروزحل	۲۸_۲	دوپہر
۸ فروری	قمروعطارد	۳۳_۸	رات
۲۵ فروری	قمرومریخ	۱_۱۰	رات
۹ مارچ	قمروشمس	۴۵_۴	شام
۲۵ مارچ	شمس وزحل	۳۳_۱۲	دوپہر
۲۶ مارچ	قمرومریخ	۳۷_۸	صبح
۲۷ مارچ	زہرہ ومریخ	۱۰_۸	صبح
۲۸ مارچ	قمرومشتری	۵۴_۶	صبح

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۳ جنوری	قمروعطارد	۱۳_۵	شام
۴ جنوری	شمس ومشتری	۴۵_۱	رات
۵ جنوری	قمروزہرہ	۴۰_۵	شام
۱۱ جنوری	قمروزحل	۴۶_۵	صبح
۱۸ جنوری	قمرومشتری	۳۵_۱۱	رات
۲۰ جنوری	قمروزحل	۲۲_۹	رات
۲۸ جنوری	زہرہ ومشتری	۳۰_۱۰	صبح
یکم فروری	قمروزہرہ	۴۴_۵	صبح
۳ فروری	قمروشمس	۲۶_۲	رات
۷ فروری	قمروزحل	۱۳_۲	رات
۱۴ فروری	زہرہ ومشتری	۵۴_۶	شام
۱۵ فروری	قمرومشتری	۴_۱۱	دن
۲۳ فروری	قمروشمس	۱۰_۱۰	رات
۲۴ فروری	قمرومشتری	۲۱_۹	رات
۲۸ فروری	مریخ وزحل	۵۰_۱۱	رات
یکم مارچ	عطارد وزہرہ	۲۲_۳	رات
۵ مارچ	قمروعطارد	۴۵_۱	دوپہر
۱۱ مارچ	قمرومریخ	۳۴_۱	دوپہر
۱۶ مارچ	قمروزحل	۱۷_۲	دوپہر
۲۳ مارچ	قمروعطارد	۳۱_۸	رات
۲۴ مارچ	قمرومشتری	۵۹_۴	رات
۲۹ مارچ	شمس ومریخ	۲_۱	دوپہر
۲۹ مارچ	قمروزحل	۲_۳	دوپہر
۲۹ مارچ	قمروزہرہ	۵۷_۱۱	رات

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۲ جنوری	قمرومریخ	۴_۱۲	دن
۲ جنوری	قمرومشتری	۴۰_۳	شام
۸ جنوری	قمروزحل	۳۵_۵	شام
۲۱ جنوری	قمروزہرہ	۳_۷	شام
۲۲ جنوری	قمروشمس	۴۲_۸	رات
۳۰ جنوری	قمرومریخ	۲۱_۲	دوپہر
۴ فروری	قمروزحل	۳۸_۹	صبح
۵ فروری	قمروشمس	۴۶_۱۱	رات
۶ فروری	عطاردومریخ	۱۳_۲	رات
۶ فروری	شمس ومشتری	۳۰_۸	رات
۱۲ فروری	قمرومشتری	۵۳_۹	رات
۱۳ فروری	قمرومریخ	۱۸_۵	شام
۱۸ فروری	قمروز	۳۰_۲	رات
۱۹ فروری	شمس ومریخ	۱_۱۱	دن
۲۲ فروری	قمروعطارد	۴۴_۱۱	رات
۲۶ فروری	قمرومشتری	۴۶_۹	رات
۲۷ فروری	قمرومریخ	۱۴_۱۱	رات
۳ مارچ	قمروزہرہ	۱۳_۱	دن
۷ مارچ	قمروشمس	۴۶_۱	رات
۱۲ مارچ	قمرومشتری	۶_۵	صبح
۱۸ مارچ	قمروزحل	۳۷_۱	دن
۱۹ مارچ	عطاردومریخ	۶_۵	صبح
۲۶ مارچ	قمرومشتری	۵۱_۶	صبح
۳۰ مارچ	قمروشمس	۲۶_۳	دوپہر

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۲ جنوری	قمروزحل	۳۴_۹	صبح
۹ جنوری	قمرومشتری	۵۴_۲	رات
۱۵ جنوری	مریخ ومشتری	۵۴_۲	دوپہر
۲۴ جنوری	قمرومریخ	۲۱_۳	رات
۱۰ فروری	قمروزہرہ	۱۹_۷	صبح
۱۴ فروری	قمروعطارد	۴۶_۵	شام
۲۱ فروری	قمرومریخ	۸_۱۱	دوپہر
۲۶ فروری	قمروزحل	۵۲_۵	صبح
۴ مارچ	قمرومشتری	۱۸_۵	صبح
۱۱ مارچ	زہرہ وزحل	۰۰_۱	رات
۱۴ مارچ	قمروعطارد	۶_۶	شام
۱۵ مارچ	قمروشمس	۵_۵	صبح
۲۱ مارچ	قمروزہرہ	۱۴_۹	رات
۲۸ مارچ	قمرومشتری	۳۴_۱	دوپہر

☆ ☆ ☆ ☆

شرف شمس کا اور قیمتی عمل

شرف شمس : انتہائی قیمتی وقت ہے اس وقت کے لئے ''لوح شمس'' کا ایک اور قیمتی عمل پیش کیا جارہا ہے تا کہ طلسماتی دنیا کے باصلاحیت قارئین اس عمل سے فائدہ اٹھاسکیں۔

یہ عمل فروانی دولت، حصول عزت وعظمت، حصول اقتدار اور حصول مراتب ومناصب کے لئے مخصوص ہے۔ اس نقش کو اگر سونے کے پترے پر بنائیں تو بہتر ہے ورنہ سنہرے کاغذ پر تحریر کریں۔ اگر سونے کے پترے پر بنائیں تو یہ بات یاد رکھیں کہ پترے کا وزن ۶رگرام سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ دوران عمل متعلقہ دھونی ضرور لیں۔

جوصاحب اپنے لئے لوح شمس کی تیاری کا ارادہ کریں وہ اپنے نام کے اعداد اور اپنے والدین کے نام کے اعداد جمع کریں۔ اپنے مکمل نام کے اعداد لیں اور والدین کے مختصر نام کے اعداد شامل کریں۔

مثلاً کسی کا نام سرفراز ہے۔ والدہ کا نام نجمہ خاتون اور والد کا نام محمد زبیر ہے تو اپنے پورے نام سرفراز محمد کے اعداد لیں۔ والدہ کے نام میں صرف نجمہ کے اور والد کے نام میں صرف زبیر کے اعداد شامل کریں۔ اس کے بعد اس میں ۷۸۶، ۷۱۲، ۱۲۸۶/ اور ۱۹۴۹۹/ اعداد بھی جوڑلیں۔ نقش کے اوپر والے حصے پر ''یااللہ'' دائیں بائیں یالطیف، یاقوی اور نقش کے نیچے یاعزیز لکھیں۔ نقش تیار کرنے کے بعد اس پر چالیس مرتبہ سورۂ شمس دم کردیں۔ نقش کو سنہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ اگر اس نقش کو نوچندی اتوار کے دن سورج طلوع ہوتے وقت مشرق کی طرف رخ کرکے اپنے بازو پر باندھیں تو بہتر ہے۔ انشاءاللہ یہ نقش ترقی رزق اور حصول عزوجاہ کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

نقش کی چال اپنے عنصر کے اعتبار سے منتخب کریں۔ اپنے نام کے اعداد کو ۴ سے تقسیم کریں۔ تقسیم کے بعد اگر ایک بچے تو آتشی چال سے اگر ۲ بچیں تو بادی چال سے اگر ۳ بچیں تو آبی چال سے اور اگر صفر بچے تو خاکی چال سے نقش پر کریں۔

قران قمر ومشتری

بتاریخ ۲۰رفروری ۱۱ربجکر ایک منٹ دن۔

یہ وقت تسخیر خلائق اور عقل و ذہانت، کامیابی امتحان میں اضافے کے لئے خاص ہے۔ مندرجہ ذیل دو نقش اس وقت تیار کریں۔ ایک نقش کسی پھل دار درخت پر لٹکادیں اور ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ دونوں کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ درمیان کے خانے میں اپنا مقصد لکھیں۔ مثلاً برائے تسخیر، برائے قوت حافظہ، برائے کامیابی امتحان وغیرہ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹۴۸	۳۱۵۸۴	۱۱۸۴۴
۱۹۷۴۰		۲۷۶۳۶
۲۳۸۸	۱۵۷۹۲	۷۸۹۶

قران قمر وزہرہ

بتاریخ ۲۵رفروری بوقت ۵بجکر ۵۲منٹ صبح

یہ وقت میاں بیوی کی محبت کے لئے اور دودلوں کو جوڑنے کے لئے بے حد قیمتی ہے۔ اس وقت دو نقش تیار کریں ایک کسی پھل دار درخت پر لٹکادیں اور ایک نقش طالب اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے۔ دونوں ہی نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاودود	یاوھاب	یاعزیز
یاعزیز	یاودود	یاوھاب
یاوھاب	یاعزیز	یاودود

تسدیس زہرہ ومشتری

بتاریخ ۲۸رجنوری بوقت ۱۰ بجکر ۳۰منٹ صبح

یہ وقت دفع غضب حکمران وافسران اور تسخیر خلائق کے لئے

قیمتی ہے۔ درمیان کے خانے میں اپنا مقصد لکھیں۔ نقش کو سیدھے بازو پر ہرے کپڑے میں پیک کرکے باندھ لیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱	۶۶	۷
۵۹		۲۵
۴	۲۸	۵۲

تسدیس قمر و مشتری

بتاریخ ۲۴ر مارچ بوقت ۴ بجکر ۵۹ منٹ صبح۔

یہ نقش خاص طور پر ان لوگوں کے لئے مفید ہے جن کا ستارہ مشتری ہو اور ان کے لئے حالات اچھے نہ ہوں، ہر کام میں رکاوٹ پیش آتی ہو، ہر معاملے میں پریشانیاں کھڑی ہوتی ہوں، اخراجات اور مسائل پیچھا نہ چھوڑتے ہوں، ان کے علاوہ اگر کوئی اور خاص قصد ہو جس میں کامیابی نہ ملتی ہو تو ان کے لئے یہ عمل انشاء اللہ کارگر ثابت ہوگا۔

طریقہ اس عمل کا یہ ہے کہ اپنا نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکالیں اور ان میں ۱۱۲ کا اضافہ کردیں۔ اس عمل میں نیا قلم، نئی دوات استعمال کریں اور گلاب و زعفران سے نقش پر کریں۔ پھر نقش پورا کرکے ۱۸۲ مرتبہ یاباسطُ پڑھیں اور نقش پر دم کردیں اور اس نقش کو اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

نقش عظیم

اس نقش کو تحویل آفتاب کے وقت تیار کریں۔ اگر چاندی کی لوح پر کندہ کریں تو افضل ہے ورنہ سفید کاغذ پر گلاب و زعفران سے لکھیں۔ لکھنے سے پہلے تازہ وضو کریں۔ دو نفلیں پڑھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر نقش لکھیں اور نقش لکھتے وقت اپنا رخ جانب مشرق کرلیں۔ اس نقش کے بے شمار فائدے ہیں۔

- جس شخص کے پاس یہ نقش ہوگا وہ تمام آفات و مصائب اور آفات سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔
- مشکلات کیسی بھی درپیش ہوں گی اس نقش کی برکت سے انشاء اللہ رفع ہوجائیں گی۔
- جادو سے حفاظت رہے گی۔
- اگر جادو کی لپیٹ میں آگیا ہوگا تو اس سے نجات مل جائے گی۔
- اگر کوئی جسمانی مرض ہوگا تو انشاء اللہ رفع ہوجائے گا۔
- لوگوں میں مقبولیت ملے گی۔
- مخالفین پر رعب قائم ہوگا۔
- حاسدین اور بدخواہوں کی زبان بندی ہوگی۔
- کاروبار میں اضافہ ہوگا۔
- نئے روزگار کے دروازے کھلیں گے۔
- گھر میں خیر و برکت ہوگی۔
- نحوستیں دور ہوں گی۔
- قرضوں سے نجات ملے گی۔
- اگر اپنا قرض دوسروں پر ہوگا تو اس نقش کی برکت سے انشاء اللہ وصول ہوجائے گی۔
- غرضیکہ اس نقش سے ہزاروں فائدے ایسے ہوں گے کہ جس کی توقع بھی نہیں ہوگی۔ چند فائدے صرف نمونتاً لکھ دئے گئے ہیں۔
- یہ نقش بزرگوں کا خاص عطیہ ہے جسے بطور خاص ماہنامہ طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔

نقش عظیم یہ ہے۔

۷۸۶

حضرت جبرائیل علیہ السلام

۳۱۷۱۷۲	۳۱۷۱۷۵	۳۱۷۱۷۸	۳۱۷۱۶۴
۳۱۷۱۷۷	۳۱۷۱۶۵	۳۱۷۱۷۱	۳۱۷۱۷۶
۳۱۷۱۶۶	۳۱۷۱۸۰	۳۱۷۱۷۳	۳۱۷۱۷۰
۳۱۷۱۷۴	۳۱۷۱۶۹	۳۱۷۱۶۷	۳۱۷۱۷۹

حضرت عزرائیل علیہ السلام

حضرت میکائیل علیہ السلام　　حضرت اسرافیل علیہ السلام

اس نقش کو استعمال کرنے سے پہلے سو روپے خیرات کردیں۔

تثلیث زہرہ و مریخ

رات ۹ بجکر ۴۵ منٹ پر۔ ۲۳ جنوری کو زہرہ و مریخ کی تثلیث ہوگی۔

زہرہ عورت ہے اور مریخ مرد لہٰذا یہ عمل ان میاں بیوی کے لئے ہے جن میں ناچاقی ہو یا ایک ساتھ نہ رہتے ہوں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نام طالب معہ والدہ اور نام مطلوب معہ والدہ کے اعداد نکالیں، محبت کے ۴۵۰ عدد لیں پھر آیت زُیِّنَ لِلنَّاس کے عدد ۹۱۵۸ لیں اور ذیل کی چال میں دیئے گئے طریقہ سے نقش پُر کریں عین اسی طرح عمل تیار کریں جس طرح لکھا گیا ہے۔

رفتار نقش۔

۴	۷	۱۰	۱۳
۱۴	۹	۸	۳
۵	۳	۱۵	۱۲
۱۱	۱۶	۱	۶

(۱) مطلوب کے نام معہ والدہ کے اعداد کو خانہ اول میں رکھیں اور ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۲ میں لکھیں پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۳ میں لکھیں پھر ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۴ میں لکھیں۔

(۲) نام طالب معہ والدہ کے اعداد کو خانہ ۵ میں لکھیں ان میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۶ میں، پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۷ میں پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۸ میں لکھیں۔

(۳) خانہ ۹ میں محبت کے اعداد ۴۵۰ لکھیں اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۰ میں لکھیں پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۱ میں لکھیں، پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۲ میں لکھیں۔

(۴) اب خانہ ۴، ۷، ۱۰ کے اعداد کو جمع کر کے ۹۱۵۸ سے تفریق کریں اور حاصل عدد کو خانہ ۱۳ میں لکھیں پھر ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۵ میں لکھیں پھر ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۶ میں لکھیں، نقش پُر ہو جائے گا۔ اب پڑتال کے لئے اس کے کسی بھی چار خانوں کو جمع کریں گے تو میزان ۹۱۵۸ ہی ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو نقش غلط ہوگا۔

اب اسے مثال کے ذریعے سمجھا دیتا ہوں۔

مثلاً طالب محمد احمد بن فیروزہ = ۴۵۳

مطلوب ناہید بنت روشن = ۲۶۶

مقصد محبت = ۴۵۰

نقش یہ ہوگا۔

۲۹۲	۴۹۷	۴۷۲	۴۹۷
۷۵۱۹	۴۵۰	۵۱۹	۱۰۰
۴۵۳	۲۳۸	۷۵۴۱	۵۱۲
۴۹۴	۷۵۲۳	۲۲۲	۴۷۵

اس کے نیچے یہ عزیمت لکھیں۔

اللھم اجمع بینی (نام طالب معہ والدہ) وبین (نام مطلوب معہ والدہ) یاجامع المنفردین بقول پاک زُیِّنَ لِلنَّاس حب الشھوت من النساء والبنین والقناطیر المقنطرة من الذهب والفضة والخیل المسومة والانعام والحرث ذالک متاع الحیوة الدنیا والله عنده حسن المآب۔

سورہ آل عمران کی ۱۴ویں آیت ہے۔ زیر زبر کی ضرورت نہیں۔ دو نقش بنائیں ایک کو طالب اپنے گلے میں ڈالے اور دوسرے نقش کو حرارت دے جیسے جیسے وقت گزرے گا مطلوب ملنے اور راضی ہونے کے لئے بے قرار رہے گا اور یہ حقیقت ہے کہ مطلوب راضی ہوگا۔

تسدیس زہرہ ومشتری

۱۴ فروری ۰۶ بجکر ۴ ۵ منٹ پر زہرہ ومشتری کی تسدیس ہوگی یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے اور طلب محبوب ومطلوب اور تسخیر مستورات میں طاقت ور اثر رکھتی ہے۔ زہرہ برج اسد میں ہے اور مشتری برج جوزا میں ہے یہاں زہرہ طاقت ور ہے ایک تو زہرہ اپنے برج میں فرح میں مقیم میں دوسرے زہرہ کے برج اوج سے مشتری سعد نظروں سے اسے دیکھ رہا ہے اگر کسی شخص کی مخصوص جگہ شادی نہیں ہوتی یا محبوب بے رخی سے پیش آتا ہے یا ناچاقی ہو چکی ہے یا محبوب کے والدین کی تسخیر مطلوب ہے یا کوئی دوست ناراض ہے تو یہ عمل دے گا عورت کی تسخیر ہو تو سطر مطلوب میں حُب کا لفظ استعمال کریں اور مرد کی تسخیر ہو تو مسخر کا لفظ استعمال کریں۔ اس عمل کو نظر سے تقریباً تین گھنٹہ بعد یعنی صبح ۸ بج کر ۳۰ منٹ پر کریں یہ دونوں ستارے سعد ہیں اور جلالی ہیں اس لئے احتیاط سے عمل کریں۔

زہرہ کا بخور عطر حنا ہے مشتری کا بخور صندل سرخ ہے۔ صندل کو بوقت عمل کوئلوں پر ڈال کر خوشبو روشن کریں۔ وقت مقررہ پر غسل کریں صاف کپڑے پہنیں اور عطر خوب لگائیں کہ ہر دو خوشبو سے کمرہ

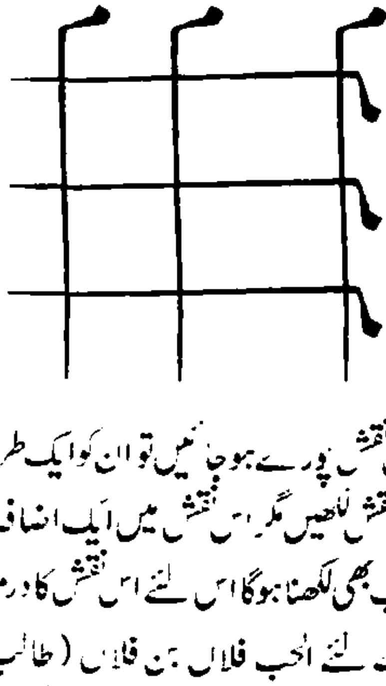
مہکائیں۔ علیحدہ جگہ پر سفید چادر بچھا کر مندرجہ ذیل چالیس نقش زعفران سے کاپی یا سرکنڈے کے قلم سے لکھیں۔

۱۵۲	۱۵۹	۱۵۴
۱۵۷	۱۵۵	۱۵۳
۱۵۶	۱۵۱	۱۵۸

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۲	۹	۴
۷	۵	۳
۶	۱	۸

اس رفتار کے مطابق نقش پر کریں اس رفتار کو اگر مدنظر نہ رکھا گیا تو نقش بے کار ہوگا۔ کاغذ کے ایک طرف تو نقش ہوگا دوسری طرف یہ شکل ہر نقش کی پشت پر ہوگی۔



جب چالیس نقش پورے ہو جائیں تو ان کو ایک طرف رکھ دیں اوراب اکتالیسواں نقش لکھیں مگر اس نقش میں ایک اضافہ ہوگا وہ یہ کہ خانہ نمبر ۵ میں مطلب بھی لکھنا ہوگا اس لئے اس نقش کا درمیانی خانہ بڑا بنائیں مثلاً تسخیر کے لئے احب فلاں بن فلاں (طالب) علیٰ حب فلاں بن فلاں (طالب) اسے صندل سرخ کی دھونی دے کر عطر میں معطر کر کے موم جامہ کر کے یا تعویذ میں بند کرا کے پہن لیں انشاء اللہ چالیس دنوں میں مراد پوری ہوگی۔ چالیس نقوش کو آٹے میں لپیٹ کر ایسے پانی میں ڈال دیں جس میں مچھلیاں ہوں یہ کام جب چاہیں کریں لیکن زیادہ دیر نہ کریں۔

☆ ☆ ☆

شرف شمس

آفتاب دورہ فلک طے کرتا ہوا جب برج حمل کے ۱۹ درجہ پر پہنچتا ہے تو اسے شرف کا درجہ حاصل ہوتا ہے تو فلکی اثرات کے لحاظ سے یہ ایک پر تاثیر اور بلند ترین مقام ہوتا ہے جس کی تاثیر مخصوص الفاظ و اسماء کے ذریعہ مخصوص شکل میں اہل جفر منتقل کر دیتے ہیں۔ وہ شکل جو اسی شرف کے وقت ابھرے گی جس کے پاس ہوگی اس کو سرفرازی دے گی اور بلند مرتبہ پہنچنے کے لئے اسباب تیار کرے گی۔ اس کارگر عالم اسباب میں قدرت کا ایک سبب ہوگی۔ اس کے فوائد یہ ہیں۔

(۱) اگر کوئی شخص کسی عہدے پر قائم ہے مگر مسلسل کئی سالوں سے اس کو ترقی نہیں ملی تو ترقی پائے گا۔

(۲) ملازمت میں کسی کو جائز مقام نہیں ملا تو وہاں ترقی پائے گا۔

(۳) اگر حصول ملازمت میں یا افسران اس کی طرف توجہ نہیں دیتے تو وہ ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

(۴) اگر کسی جگہ اس کا حق مارا گیا ہے تو وہ اپنے حق کو حاصل کرے گا۔

(۵) اگر کوئی حقیر اور بے اعتبار شخص ہے کہ نہ معاشرہ میں کوئی مقام ہے اور نہ دوستوں اور اعزاء میں عزت ہے تو وہ مکرم ہو جائے گا۔

(۶) اگر کوئی اکابر زمانے میں سے ہے اور حکومت میں اسے کوئی مقام نہیں تو وہ مقام عزت اور مرتبہ حاصل کرے گا۔ تمام بزرگ واشراف اور اعیان زماں اس کے مطیع و فرماں بردار ہوں گے۔ اس کے حکم سے تجاوز نہ کریں گے اور سختی، تندہی ار متکبرانہ انداز میں اس سے پیش نہ آئیں گے۔

(۷) طلب وجاہ حشمت کے طالبوں کو نصیب کی یاوری ہوگی۔

(۸) اگر کوئی چاہے کہ جس مرتبہ پر ہے وہ تبدیل نہ ہو یا عظمت وجلال اس کا قائم رہے تو وہ بھی آرزو پوری ہوگی۔ غرض یہ ہے کہ شمس تمام کواکب میں شہنشاہ کا مرتبہ رکھتا ہے اور تمام کواکب اس کے گردش کرتے رہتے ہیں۔ پس اسی قسم کی روحانیت حسب مراتب ہر شخص کو ملے گی۔ جس کے پاس اس شمس کے شرف کا طلسم یا لوح ہوگی۔ یہ لوح ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ موجودہ مخدوش بے رحم، بے عزت اور اندیشہ زیان مال و دولت کے دور میں ہر شخص کے پاس ہونی چاہئے۔ اللہ چاہے گا تو وہ نہ صرف مامون ومحفوظ رہے گا بلکہ مراتب درجات ترقی حاصل کرے گا۔ عزت پائے گا۔

دوران عمل

زعفران، صندل سرخ اور عود کا بخور جلائیں۔ اپنے کپڑوں پر عطر گلاب لگائیں۔ جب ساعت شروع ہو تو لوح کندہ کرلیں۔ کاغذ ہو تو اس پر زعفران سے لکھ لیں۔ صاحب حیثیت لوگ سونے کی بنائیں۔ شمس کی دھات سونے یا چاندی کی بنوائیں اور اس پر سونے کا ملمع کروائیں۔ اگر کوئی شخص چاندی کی تختی بھی نہ بنوا سکے تو سنہرا کاغذ لیں۔ اس کی پشت پر زعفران سے لکھ لیں۔ کاغذ اور دھات کی لوح میں تاثیرات تو یکساں ہوں گی۔ مگر فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ دھات سریع الاثر ہوتی ہے۔ کاغذ کی لوح آہستہ آہستہ کام کرتی ہیں البتہ کندہ کرنے والے کو چاہئے کہ خود ہی باوضو تیز نوک دار چیز سے دبا کر لکھ لیں۔ اگر کسی کندہ کرنے والے کے پاس جائیں تو باوضو ہو اور وقت مقررہ کا خیال رکھے۔

میں گزشتہ کئی برسوں سے ایک اسم کو کام میں لاتا ہوں۔ یا الٰہ الالٰھہ الرفیع جلالہ یہ اسمائے اربعین میں دوسرا اسم ہے اس سے مراتب حاصل ہوتے ہیں اور میرے برسوں کے تجربات میں سے ہے۔ اس کے عدد ۴۲۹۷ ہیں اور اس کا مربع ذوالکتابت میں نے خود ترتیب دیا ہے اور اسی سے ہر سال کا کام لیتا ہوں۔ اسے بھی سمجھا دوں۔

شمس آتشی ہے اس لئے اس مربع کی رفتار بھی آتشی ہوگی۔ رفتار نقش کی دی جاتی ہے۔ اس کے مطابق نقش کو پر کرنا ہوگا۔ نقش (۱) میں جو ذیلی خانوں میں اعداد تھے۔ ان اعداد کے مطابق اسماء لے کر نقش (۲) کو ترتیب دیا ہے۔ یعنی بجائے اعداد کے اسم الٰہی لکھے جائیں گے۔ اب یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے کہ آپ نقش (۱) تیار کریں یا نمبر (۲) تیار کریں۔ دونوں کی تاثیرات ایک ہی ہوں گی۔

رفتار

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۳	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

(۱)نقش ذوالکتابت

۷۸۶

یاالله	الالهه	الرفیع	جلاله
۳۹۲	۶۸	۴۸	۴۶۶
۶۷	۳۸۹	۴۶۹	۴۹
۴۶۸	۵۰	۶۶	۳۹۰

(۲)نقش ذواالکتاب مع اسم الٰہی

۷۸۶

یاالله	الا لهه	الرفیع	جلاله
طالب نصیر	حکم	ماجد	شاهد قیوم
محیط	نادر صمد	رحیم صانع	واحد حی
قدیر قدیم	اول احد	الله	رفیق

البتہ اسمائے الٰہی اعتبار سے لکھے گئے ہیں اور کوئی فرق نہیں۔

نقش کے اضلاع قولہ الحق ولہ الملک سے تیار کریں۔ و پر لوح کے ۷۸۶ اور اسم مؤکل اسمائے شمس ابرثا صبرثا صارثا صورثا لکھیں۔ نیچے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله اور لوح کی پشت پر لکھیں۔ اَللّٰهُمَّ سخرت جميع خلقك كما سخرت سليمان عليه السلام وہ لوگ جو سنہرے کاغذ پر لکھیں گے۔ پشت نقش پر سنہری جانب لکھ نہ سکیں گے۔ اس لئے وہ نقش کے نیچے ہی یہ دعا لکھ دیں۔

جب یہ لوح تیار ہو جائے تو سرخ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ رکھ چھوڑیں اور آنے والے اتوار کا انتظار کریں۔ اس اتوار کی صبح کو کسی ایسی جگہ چلے جائیں جہاں سے طلوع شمس کا نظارہ ہو سکے۔ جب تک قرص آفتاب نظر نہ آئے سورۂ شمس پارہ ۳۰ کو پڑھتے رہیں جب قرص نظر آ جائے تلاوت بند کریں اور دعا کریں۔ اے الٰہ العالمین اس سورج کی طرح مجھے بھی بلندی سے عظمت و شہرت دے اور اپنے اس اسم اعظم کی برکت سے جس کی لوح میرے پاس ہے۔ خلقت میں عزت و توقیر دے، دولت دے مجھے منبع فیض رسانی بنا۔

اس کے بعد گھر آ کر ریشمی سرخ کپڑے میں سی لیں۔ پھر موم جامہ کریں۔ تعویذ بند کرالیں اور سرخ دھاگہ ڈال کر گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں یا جیب میں رکھیں۔ انشاء اللہ تھوڑے ہی عرصہ میں اثرات ملاحظہ میں آئیں گے۔

آپ نے کام مکمل کر لئے اور نعمت قبضہ میں کر لی۔ خدا کا شکر ادا کریں کہ اس نے موقع حاصل کرنے کی توفیق دی اور شیطان کی عذرداری سے محفوظ رکھا۔

چند عرصہ صبر کریں اور لوح کو خود ہی کام کرنے دیں۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے کہ صبر کرنے سے کوئی موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا تو اس کو چاہئے کہ اس اسم کو ہر روز فجر کی نماز کے بعد ایک تسبیح پڑھا کرے اور اگر ہر روز پندرہ ہزار بار پڑھ کر چالیس دن پورے کرے تو تمام خلقت مطیع ہو اور حامل غنی ہو۔ اگر کوئی شخص اس اسم کی دعوت دینا چاہے تو نصاب اس کا ایک ہزار اسی بار زکوٰۃ، چار ہزار پانچ سو بار عشر بیس ہزار، دو سو پچاس بار، بذل سات ہزار بار، ختم ایک ہزار دو سو بار ہے۔ دعوت صغیر میں قفل دور مدور موافق تعداد بذل اور ختم کے ہے۔ دوران دعوت بخور جلائے۔ خوشبو کا استعمال رکھے۔ انشاء اللہ نفوس قدسیہ سے موانست پیدا ہوگی۔ درجات و مقامات عالم حقیقی اور معارف یقینی حاصل ہوں اور تمام جہاں کی سیر کرائیں۔ دوران عمل فضولیات سے پرہیز کرے اور ہر شغل میں متوجہ نہ ہوتا کہ حضوری دعوت سے باخبر رہے۔ بہر حال یہ منزلیں تو وہ طے کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق ریاضت دی ہو۔ ہر شخص کے بس کا کام نہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆

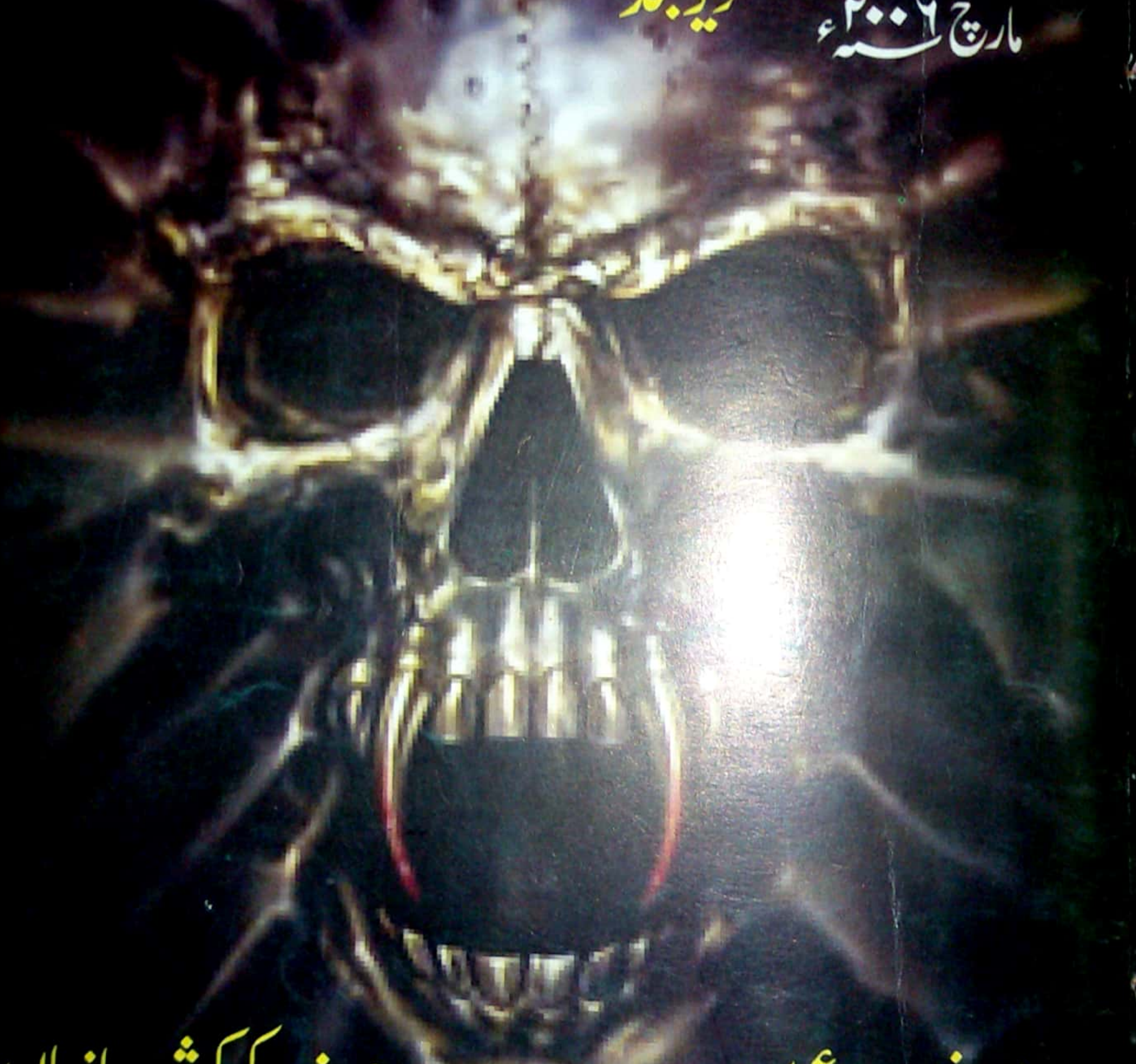
ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

مارچ ۲۰۰۶ء

اُف! وہ بھیانک رات
ایک آسیب زدہ گھر کی کہانی



حروف کی کرشمہ سازیاں

حروف نورانی کا مجرّب عمل

RS.20/=

دانش عامری

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2006

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

کیا اور کہاں

ادار یہ

آپ غور وفکر تو کریں؟

بقلم خاص

ایک حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے۔ اِذَا فَاتَکَ الْحَیَاءُ فَافْعَلْ مَاشِئْتَ۔ جب تیری حیا ختم ہوجائے تو پھر تو جو چاہے کر۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حیا اور شرم انسان کو گناہوں اور خرابیوں سے روکتی ہے اور جب یہ حیا ختم ہوجائے تو پھر انسان بے لگام ہوجاتا ہے اور گناہوں سے باز رہنے کی اہلیت اس میں باقی نہیں رہتی۔ جب آنکھوں سے شرم کا پانی ڈھلک جاتا ہے تو پھر وہ کچھ بھی کرتا پھرے کوئی حیرت کی بات نہیں ہے۔

خیر القرون میں اللہ کے بندے دو وجہوں سے گناہوں سے دور رہتے تھے۔ ایک خوف خداوندی اور ایک شرم دنیا، خوف خداوندی تو بہت پہلے ہی ختم ہوگیا تھا، جو لوگ اللہ کی عبادت میں مصروف ومشغول رہتے ہیں وہ بھی رفتہ رفتہ خوف خداوندی سے بے نیاز ہوکر رہ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ عبادت گزاروں میں دیانت وامانت کا بھی فقدان نظر آتا ہے اور حسن معاملات کا بھی۔ اور خوف خداوندی نہ ہونے کی وجہ سے اچھے خاصے معیاری لوگ مختلف خرابیوں کا شکار نظر آتے ہیں۔ مسجدیں نمازیوں سے بھری ہوئی ہیں لیکن خوف خداوندی دن بدن عنقا سے عنقاتر ہوتا جارہا ہے اور خوف خداوندی کی کمی کی بنا پر مسلم سماج میں کردار وعمل کی وہ بہاریں دکھائی نہیں دیتیں جو خیر القرون میں دکھائی دیتی تھیں۔ مسلمانوں کا وہ معاشرہ جو کبھی حسن کردار کی بیش بہا دولتوں سے مالا مال تھا آج وہ قطعاً تنگ دست اور بے دست وپا دکھائی دیتا ہے۔ اور اب خوف خداوندی کے ساتھ ساتھ دنیا کی شرم بھی ختم ہوتی جارہی ہے۔ اب دلوں سے فکر احساس بھی ختم ہوتا جارہا ہے جو انسان کو خطاؤں سے باز رکھتا تھا۔

ماضی قریب میں کچھ لوگ جو اللہ سے نہیں ڈرتے تھے وہ دنیا کی شرم کی وجہ سے گناہوں اور بے کرداریوں کے قریب نہیں بھٹکتے تھے۔ سماج کا خوف انہیں من مانیاں کرنے سے باز رکھتا تھا۔ وہ مختلف قسم کی دیدہ دلیریوں اور شرمناک خطاؤں سے اس لئے رک جاتے تھے کہ کہیں سماج انہیں اپنی نگاہوں سے نہ گرادے اور کہیں وہ سماج کا نشانہ بن کر نہ رہ جائیں۔

آج کا دور عجیب وغریب دور ہے، جب سائنس ترقی کے آخری مقام پر ہے اور انسانوں نے چاند ستاروں پر کمند ڈال دی ہے، جب ساری دنیا اس کی مٹھی میں ہے اس وقت انسان مقامِ انسانیت سے اور بندہ مقامِ عبدیت سے گر چکا ہے۔

ہائے افسوس دلوں میں نہ خدا کا خوف باقی رہا اور آنکھوں میں نہ دنیا کی شرم اور جب سے انسان خوف خداوندی اور شرم دنیا سے بالکل بے پرواہ ہوکر رہ گیا ہے تب سے اس دنیا میں سبھی کچھ نظر آتا ہے صرف انسانیت نظر نہیں آتی۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے دلوں میں خدا کا خوف بھی پیدا کریں اور ہم اپنی نظروں میں دنیا کی شرم بھی پیدا کریں کیونکہ انسان بے شمار خطاؤں سے صرف اس لئے محفوظ رہتا ہے کہ اسے سماج اور اہل دنیا کا خوف ہوتا ہے اسے گناہ کرتے ہوئے اس لئے شرم آتی ہے کہ کہیں وہ دنیا کی نظروں سے گر نہ جائے۔ خوف خداوندی بلاشبہ ایک عظیم الشان سرمایہ ہے لیکن دنیا کی شرم بھی ایک دولت ہے اور جب سے یہ عظیم الشان سرمایہ اور یہ دولت ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی ہے تب سے ہم ذلت کے اس مقام پر ہیں جہاں پہنچ کر انسان اپنی نظروں سے تو کیا جانوروں کی نظروں سے بھی گر جاتا ہے۔

مختلف پھول

غنیمت جانو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ حالتوں کو پانچ حالتوں کے آنے سے پہلے غنیمت جانو اور ان سے جو فائدہ اٹھانا چاہتے ہو اٹھالو۔

(۱) جوانی کو بڑھاپے کے آنے سے پہلے۔

(۲) تندرستی کو بیمار ہونے سے پہلے

(۳) خوشحالی اور فراغ دستی کو ناداری اور تنگ دستی سے پہلے۔

(۴) فرصت اور فراغت کو مشغولیت سے پہلے۔

(۵) زندگی کو موت سے پہلے۔

خدا کی خوشنودی

حضرت عمرؓ جب اپنے کسی غلام کو اچھی طرح نماز پڑھتے دیکھتے تو اس کو آزاد کردیتے۔ چنانچہ بعض غلاموں نے صرف آپ کو دکھانے کے لئے اچھی طرح نماز پڑھنی شروع کردی اور آپ سب کو برابر آزاد کرتے رہے۔ آپ سے سوال کیا گیا۔ ”بعض غلام آپ کو دکھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ آپ ان کو کیوں آزاد کردیتے ہیں۔؟“

آپؓ نے فرمایا۔ ”جو خدا کے لئے مجھے دھوکا دیتا ہے میں اس کے دھوکے میں آجاتا ہوں۔

قیمتی موتی

● سب سے بڑی خیانت قوم کے ساتھ غداری ہے۔

● جھگڑا بڑھنے سے پہلے اس سے الگ ہوجاؤ۔

● اپنے آپ کو بہتر سمجھ لینا جہالت ہے۔ ہر آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہئے۔

● زندگی میں مایوسی سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت نہیں اس سے بچو۔

جواہر پارے

● آنسو کبھی بھی آپ ہی آپ نہیں بہتے، دل پہ چوٹ لگتی ہے ”آہ“ لبوں تک آتی ہے۔

● کسی کے آنسوؤں کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی اپنے دامن میں جذب کرلو کیونکہ یہی انسانیت کی معراج ہے۔

● جو انسانوں سے محبت کرتا ہے وہ کبھی نہیں مرتا، بلکہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ ایک حسین یاد بن کر، ایک خوشی کی لہر کی طرح، ایک خوشبو بن کر منزلوں کے درمیان ایک سنگ میل بن کر، بے چین نیندوں کے درمیان ایک روشن خواب بن کر۔

● دنیا میں ذلت کی ہزاروں صورتیں ہیں لیکن ان میں ذلت قرض سب سے بدتر ہے۔

● کفر کے بعد سب سے بری چیز بد خلق اور زبان دراز عورت ہے۔

● افراط سے پیا جائے تو آب حیات بھی زہر ہے۔

● دنیا ایک بازار ہے جو عنقریب بند ہوجائے گا۔

● نہ کسی سے محبت کرنے میں جلدی کرو نہ عداوت ونفرت میں۔

● قرآن وسنت کی کسوٹی پر بات کو پرکھو۔

● ہنسنے والوں کے ساتھ مت ہنسو، رونے والوں کے ساتھ رولو۔

اقوال زریں

● اگر آپ بہادر ہیں تو دل کی بات سنیں۔ اگر نہیں تو دماغ کی بات سنیں۔

مہکی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

● جس درخت کو پھل لگتا ہے وہ اس کے بوجھ سے جھک جاتا ہے۔

● دنیا ایک بینک ہے، تم کو اسمیں وہی چیز ملے گی جو تم نے جمع کی۔

● ہم سے مانگنے میں کمی ہو سکتی ہے اسکی عطا میں کمی کا سوال نہیں۔

موتی مالا

● وہ آدمی خدا کے زیادہ قریب ہے جو سلام میں پہل کرتا ہے۔

● ناقابل اعتماد دوستوں سے بہتر ہے خود سے دوستی کر لی جائے۔

● انسان کی اصل دولت اس کی جیب میں نہیں اس کے دل و دماغ میں ہوتی ہے۔

● یاد کرنے کے لئے تصویر کا ہونا ضروری تو نہیں ہوتا، کچھ صورتیں دل پر بھی نقش ہو جاتی ہیں۔

رہنما باتیں

● دانشمندوں کا تقاضا یہ ہے کہ تفصیل پر اختصار کو ترجیح دی جائے کہ تفصیل ہمیشہ صبر آزما ہوتی ہے۔

● ایک انسان وہی کچھ ہے جو وہ تمام دن سوچتا ہے اس لئے آپ وہ نہیں جو آپ سمجھتے ہیں بلکہ وہ ہیں جو سوچتے ہیں۔

● خطرات کے باوجود زندگی وقت سے پہلے ختم نہیں ہو سکتی اور احتیاط کے باوجود زندگی وقت کے بعد قائم نہیں رہ سکتی۔

مہک اٹھے ہیں لفظ

● عافیت اس بات میں نہیں کہ ہم معلوم کریں کہ کشتی میں سوراخ کون کر رہا ہے۔ عافیت اس بات میں ہے کہ کشتی کنارے لگے۔

● ہم صرف زبان سے اللہ اللہ کہتے رہتے ہیں۔ اللہ لفظ نہیں، اللہ آواز نہیں، اللہ پکار نہیں، اللہ تو ذات ہے مقدس و ماورا، دل اللہ سے متعلق ہو جائے تو ہمارا سارا وجود دین کے سانچے میں ڈھل جانا لازمی ہے۔

● جب عزت اور ذلت اللہ کی طرف سے ہے، رنج و راحت اللہ کی طرف سے، دولت اور غریبی اللہ کی طرف سے، زندگی اور موت اللہ کی طرف سے تو ہمارے پاس تسلیم کے علاوہ کیا رہ جاتا ہے؟

● ایک انسان نے دوسرے سے پوچھا، ''بھائی! آپ نے زندگی میں پہلا جھوٹ کب بولا؟ دوسرے نے جواب دیا جس دن میں نے یہ اعلان کیا میں ہمیشہ سچ بولتا ہوں۔

● جس طرح موسم بدلنے کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے، اسی طرح وقت کے بدلنے کا بھی ایک موسم ہوتا ہے۔ حالات بدلتے ہی رہتے ہیں۔ حالات کے ساتھ حالت بھی بدل جاتی ہے۔ رات آجائے تو نیند بھی نہیں سے آہی جاتی ہے۔ وہ انسان کامیاب ہوتا ہے جس نے ابتلاء کی تاریکیوں میں امید کا چراغ روشن رکھا۔ امید اس خوشی کا نام ہے جس کے انتظار میں غم کے ایام کٹ جاتے ہیں۔ امید کسی واقعہ کا نام نہیں۔ یہ صرف مزاج کی ایک حالت ہے۔ فطرت کے مہربان ہونے پر یقین کا نام امید ہے۔

● سمندر کا وہ پانی جو سمندر سے باہر ہو، اسے دریا، جھیل، بادل، آنسو، شبنم کچھ بھی کہہ لو۔ لیکن پانی کا وہ حصہ جو سمندر میں شامل ہو جائے وہ سمندر ہی کہلائے گا۔

سورج کی کرنیں

● اگر آپ بہادر ہیں تو دل کی بات سنیں۔ اگر نہیں تو دماغ کی بات سنیں۔

● جس شئے کو سنوار نہ سکو اسے مت بگاڑو۔

امانت داری

عبداللہ بن دینارؒ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے ہمراہ مکہ کی طرف جا رہا تھا کہ ایک جگہ ہم تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک چرواہا ادھر سے بکریاں لے کر گزرا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ "ایک بکری میرے ہاتھ فروخت کر دو۔"

اس نے کہا۔ "یہ بکریاں میری ذاتی ملکیت نہیں ہیں میں غلام ہوں اور صرف چرواہا ہوں۔"

تب حضرت عمرؓ نے (اسے آزمانے کے لئے) فرمایا کہ "مالک سے کہنا ایک بکری بھیڑیا لے گیا تھا اسے کیا پتہ چلے گا۔ وہ کوئی دیکھ تھوڑی رہا ہے۔"

چرواہے نے کہا۔ "بے شک وہ نہ تو جان سکے گا اور نہ ہی دیکھ رہا ہے آیا حق تعالیٰ بھی نہیں دیکھ رہا؟" یہ سن کر حضرت عمرؓ زار و قطار رونے لگے اس کے مالک کو بلوایا اور غلام کی قیمت ادا کر دی اور پھر اسے آزاد کر دیا اور فرمایا۔ "جس بات سے تو دنیا میں آزاد ہوا ہے ایسے ہی اس جہاں سے بھی نجات پائے گا اور پھر بھیڑوں کا گلا مالک سے خرید کر اس آزاد غلام کو ہدیہ کر دیا۔

ماں کی عظمت

ابا جی مجھے مارتے تھے تو اماں بچا لیتی تھیں۔ ایک دن میں نے سوچا کہ اگر امی ماریں گی تو ابا جی کیا کریں گے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا ہوتا ہے۔ میں نے امی کا کہنا نہ مانا۔ انہوں نے کہا بازار سے دہی لا دو۔ میں نہ لایا، انہوں نے سالن کم دیا مگر میں نے زیادہ پر اصرار کیا۔ انہوں نے کہا کہ پیڑھی پر بیٹھ کر روٹی کھاؤ، میں نے زمین پر دری بچھائی اور اس پر بیٹھ کر روٹی کھائی۔ کپڑے بھی گندے کر دیئے، میرا لہجہ بھی گستاخانہ تھا۔

مجھے پوری توقع تھی کہ امی ضرور ماریں گی مگر انہوں نے کیا یہ کہ مجھے سینے سے لگا لیا اور کہا "کیوں دلور (دلاور) پتر! میں صدقے بیمار تو نہیں ہے تو؟"

اس وقت میرے آنسو تھے کہ رکتے نہیں تھے۔

آئینہ عمل

● جو کام جتنی نیک نیتی سے کرو گے اتنا ہی بہتر طریق پر سرانجام پائے گا۔

● سب سے زیادہ مفلس وہ ہے جس کی خواہشات زیادہ ہیں۔

● چور کو بھاگتے ہوئے نہیں بلکہ پلٹتے ہوئے دیکھنا چاہئے تا کہ عبرت حاصل ہو۔

● کھوئی ہوئی چیز کا ملنا ممکن ہے لیکن کھوئے ہوئے وقت کا ملنا ناممکن ہے۔

● خوشامد کرنے والا اور اسے سننے والا دونوں ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں۔

● سوچو بہت بولو کم، عقل مند سوچ کر بولتا ہے اور بے وقوف بول کر سوچتا ہے۔

● جو شخص علم رکھے اور عمل نہ کرے اس کی مثال اس مریض کی سی ہے جو دوا کو تو حاصل کر لے لیکن استعمال نہ کرے۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔ "عقل مند کی زبان دل کے پیچھے ہوتی ہے جب وہ کچھ کہنا چاہتا ہے تو پہلے دل کی طرف رجوع کرتا ہے اور اگر وہ بات اس کی فائدے کی ہوتی ہے تو کہتا ہے ورنہ رک جاتا ہے اور جاہل کا دل اس کی زبان کی نوک پر ہوتا ہے۔ وہ دل کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ جو کچھ زبان پر آتا ہے فوراً بول جاتا ہے۔"

ماں کا درجہ

(۱) آسمان کا بہترین تحفہ ماں ہے۔ (ملٹن)

(۲) مجھے ماں اور پھول میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ (نادر شاہ)

(۳) سخت سے سخت دل کو ماں کی پرنم آنکھوں سے موم کیا جا سکتا ہے۔ (الطاف حسین حالی)

(۴) بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے۔

(۵) ماں کی اصل خوب صورتی اس کی محبت ہے۔ (محمد علی جوہر)

(۶) ماں سے ہمدردی کی توقع رکھنے کے بجائے ماں کا ہمدرد ہونا چاہئے۔ (ارسطو)

(۷) میری ہر تکلیف اور غم میں میری ماں کا تصور میرے لئے فرشتہ رحمت بن کر آتا ہے۔ (ابوالفضل)

معزز اور نیچ آدمی

امام شافعیؒ فرماتے ہیں ''معزز ترین آدمی کی پہچان یہ ہے کہ اس کے دل میں ہر ایک کے لئے محبت ہوتی ہے اور وہ آسانی کے ساتھ کسی دوسرے کے ساتھ دشمنی پر آمادہ نہیں ہوتا۔ وہ چاندی کی پیالی کی طرح ہوتا ہے اگر اسے موڑنا چاہیں تو آسانی سے مڑ جائے گا اور اگر آپ اسے توڑنا چاہیں تو وہ آسانی سے نہیں ٹوٹے گا اور نیچ آدمی کی شناخت یہ ہے کہ وہ آسانی سے محبت پر آمادہ نہیں ہوتا۔ دشمنی کے لئے اُدھار کھائے بیٹھا رہتا ہے۔ مٹی کے پیالے کی طرح ہوتا ہے کہ آپ اسے موڑنا چاہیں تو ہرگز نہ مڑے گا اور جو اسے توڑنا چاہیں تو فوراً ٹوٹ جائے گا۔''

جذبہ سعی

کہتے ہیں کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو زندہ جلانے کے لئے ایک خوفناک آگ کا الاؤ روشن کیا تو چشم فلک نے دیکھا کہ ایک ننھا ابابیل چونچ میں دو قطرے پانی کے دبائے بڑے اضطرار کے عالم میں آگ کی طرف اڑا جارہا ہے۔ کسی نے پوچھا۔

''میاں اتنی بے تابی کے ساتھ کہاں کا ارادہ ہے۔؟''

ابابیل بولا۔ ''نمرود کی آگ بجھانے جارہا ہوں۔''

کہا۔ ''اے ناسمجھ پرندے، کیا پانی کے یہ چند قطرے جو تیری چونچ میں ہیں، نمرود کی آگ سرد کردیں گے۔''

ننھا ابابیل بولا۔ ''مجھے معلوم ہے کہ میری یہ کمزور سعی اس سلسلے میں کچھ کام نہ دے گی لیکن ایک اور بات جو مجھے معلوم ہے وہ یہ کہ نمرود کی آگ بجھانے والوں کی فہرست بنائی جائے گی تو اس میں میرا نام بھی شامل کیا جائے گا۔

زیورِ حیات

● سب سے اچھا شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال بھی نیک ہوں۔ سب سے بُرا شخص وہ ہے جس کی عمر بھی لمبی ہو اور اعمال بھی بُرے ہوں۔

● ہر سانس ایک خزانہ ہے ایسا نہ کہ تمہارا کوئی سانس بے کار ہوجائے اور قیامت کے دن اپنے خزانے کو خالی دیکھ کر تمہیں شرمندگی اٹھانی پڑے۔

● جب تم کسی کو دوست بناؤ تو اس سے جنگ نہ کرو، اس پر اپنی برتری کا اظہار نہ کرو اس کی نگرانی نہ کرو۔ اور دوسروں سے پوچھتے نہ پھرو کیونکہ ممکن ہے اس کا دشمن تمہیں کوئی غلط بات بتادے اور یہ غلط فہمی تمہاری جدائی کا سبب بن جائے۔

● تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ سلام میں پہل کرنا، دوسروں کیلئے مجلس میں جگہ خالی کرنا اور مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔

● دوسروں کے جذبات اور احساسات کا احترام کرو۔ یہی تو وہ مقام ہے جہاں انسانیت کی تکمیل ہوتی ہے۔

● عظمت ایک پھول ہے جسے حاصل کرنے کے لئے محنت جیسے کانٹوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

● فقیر وہ ہے جس کی خاموشی فکر کے ساتھ اور گفتگو ذکر کے ساتھ ہو۔

● ہر چیز کی ایک علامت ہے اور ایمان کی علامت نماز ہے۔

● حکمت ایک درخت ہے جو دل سے اُگتا ہے اور زبان پر پھل دیتا ہے۔

● سخاوت یہ ہے کہ اپنی استطاعت سے زیادہ دو اور قناعت یہ ہے کہ اپنی ضرورت سے کم لو۔

● جس میں ادب نہیں اس میں برائیاں ہی برائیاں ہیں۔

منتخب اشعار

دور تھے جبتک سیاست سے تو ہم بھی صاف تھے
کوئلے کی کان میں پہنچے تو کالے ہوگئے

●

بچوں کی فیس ان کی کتابیں قلم دوات
میری غریب آنکھوں کو اسکول چبھ گیا

●

نہ عزت سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ملتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

●

خوابوں کے شوق میں کہیں آنکھیں گنوانہ دیں
ہم سورہے ہیں نیند نہ آنے کے باوجود

وہ لوگ اپنے آپ میں کتنے عظیم تھے
جو اپنے دشمنوں سے بھی نفرت نہ کر سکے

ہر ایک شخص کو تفصیل مت بتا محسن
ہر ایک شخص کو سن کر خوشی نہیں ہوتی

شب تنہائی

نہ جانے کیوں؟
شب تنہائی میں
خوف اجل سے
نیندیں آتی ہیں مجھ کو تڑپاتی ہیں
روٹھ کر مجھ سے
کہیں دور چلی جاتی ہیں
پھر کیوں؟
دن کے اجالے میں
دنیا کے میلے میں
زندگی کے جھمیلے میں،
خوف اجل کی پرچھائیاں تک نہیں ہوتیں
پھر مجھ پر
یہ راز عیاں ہوتا ہے
دنیا اک خواب سہانا ہے
زیست اک بہانہ ہے
موت کو کسی پل بھی آنا ہے
پتہ نہیں؟
پھر بھی کیوں شب تنہائی میں
نیند مجھے نہیں آتی ہے؟

سادگی

بعض اوقات ڈاکٹر اپنی بے پروائی سے موت اور زندگی کے درمیان فاصلے کم کر دیتے ہیں۔ آپریشن ٹیبل پر مریض کو دیکھتے ہوئے سینئر سرجن نے نئے سرجن سے کہا۔

''آپ نے یہ کیسا آپریشن کیا ہے؟''

نئے سرجن نے چونک کر جواب دیا ''کیا اس کا آپریشن کرنا تھا؟ میں نے تو پوسٹ مارٹم کیا ہے۔''

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اقوال

- خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔
- کارخانہ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔
- عقیدہ میں شک رکھنا شرک کے برابر ہے۔
- شکر نعمت حصول نعمت کا باعث ہے اور ناشکری حصول زحمت کا باعث ہے۔
- ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادات سے ہے۔
- موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔
- زمانہ کے پل پل کے اندر آفات پوشیدہ ہیں۔
- عبادت پر غالب آنا کمال کی فضیلت ہے۔
- عقل مند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔
- عقل دو قسم کی ہوتی ہے۔ طبعی اور سماعی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اگر طبعی عقل نہ ہو جیسے تاوقتیکہ بصارت نہ ہو، سورج کی روشنی بے کار ہے۔
- دوستی ایک خود پیدا کردہ رشتہ ہے۔
- گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔
- عقل مند ہمیشہ غم و فکر میں مبتلا رہتا ہے۔
- سخاوت کے ساتھ احسان رکھنا نہایت کمینگی ہے۔

قسط نمبر ۸۷

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ نجم

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نجم قرآن حکیم کی ۵۳ ویں سورۃ ہے۔ ● اگر کسی مجنوں اور پاگل شخص کا علاج کرنا مقصود ہو تو سورۂ نجم کی ابتدائی ۱۲ آیات سات ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مجنوں اور پاگل شخص کے سر کو دھوئے اور سات روز تک برابر یہ عمل اسی طرح کرتا رہے۔ اگر زمین کچی نہ ہو تو کسی بڑے طباق میں مریض کو بٹھا کر یہ عمل کرے پھر اس پانی کو کسی جگہ دفن کر دے۔ انشاء اللہ مریض بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَاغَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ ذُوْمِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝ اس عمل کا عامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ سوا لاکھ مرتبہ "یا نور" پڑھے۔ یہ تعداد گیارہ دن میں پوری کرنی ہے اور گیارہ دن تک عامل کو روزہ رکھنا ہے انشاء اللہ اس عمل کی زکوٰۃ ادا ہوگی اس کے بعد مذکورہ عمل میں بھرپور کامیابی ملے گی۔ ● اگر کسی کی بینائی کمزور ہوگئی ہو تو اس کمزوری کو دور کرنے کیلئے تین سو تیرہ مرتبہ روزانہ ان آیات کو پڑھے۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝

● زوجین میں اتفاق بڑھانے کے لئے ان آیات کو زعفران سے لکھ کر تعویذ بنائیں اور عطر حنا لگا کر عورت یہ تعویذ اپنے گلے میں ڈالے۔ اس آیت کو لکھنے سے پہلے عامل اس آیت کو تین مرتبہ پڑھے پھر اس آیت کو تین مرتبہ لکھ کر طالب کے گلے میں ڈال دے۔ انشاء اللہ مطلوب کے دل میں طالب کی تڑپ پیدا ہوگی۔ آیت یہ ہے۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝

● حاملہ عورت کو ۴۱ روز یہ آیت پانی پر لکھ کر پلانے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ یہ عمل خاص طور پر ان عورتوں کے لئے کرنا چاہئے جن کے پے در پے کئی لڑکیاں ہو چکی ہوں اور لڑکا پیدا ہونے کی امید نہ رہی ہو۔ آیت یہ ہے۔ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝ ● نظر بد دور کرنے کیلئے لوبان پر ان آیات کو ۴۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اس کے بعد اس لوبان سے مریض کو دھونی دی جائے۔ انشاء اللہ کیسی بھی سخت نظر ہوگی اُتر جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ط اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ج وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ ● اگر کوئی شخص بے ہوش ہو گیا ہو اور کسی طرح ہوش میں نہ آ رہا ہو تو اس کو ہوش میں لانے کیلئے سات مرتبہ مع بسم اللہ ان آیات کو پڑھیں اور پانی پر دم کر دیں۔ پھر اس پانی کی چھینٹیں مریض کے چہرے پر ماریں۔ انشاء اللہ مریض ہوش میں آ جائیگا۔ آیت یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ط وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝

ان آیات کا نقش بھی مریض کو ہوش میں لانے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو مریض کے سر پر باندھ دیا جائے تو تھوڑی دیر میں مریض ہوش میں آ جاتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۰۰	۳۲۰۳	۳۲۰۶	۳۱۹۲
۳۲۰۵	۳۱۹۳	۳۱۹۹	۳۲۰۴
۳۱۹۴	۳۲۰۸	۳۲۰۱	۳۱۹۸
۳۲۰۲	۳۱۹۷	۳۱۹۵	۳۲۰۷

(باقی آئندہ)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا

سالانہ خصوصی نمبر

استخارہ نمبر

اس نمبر میں استخارے سے متعلق سیکڑوں مؤثر روحانی فارمولے نقل کئے گئے ہیں اور استخارے کے بارے میں مفید مضامین یکجا کئے گئے ہیں۔ اس نمبر میں وہ فالنامے بھی جمع کئے گئے ہیں جو امت کے لئے مفید اور مؤثر ہیں اور جن کی حقانیت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

یہ نمبر اس لئے شائع کیا گیا ہے تاکہ عوام وخواص از خود ''استخارہ'' کر کے اپنے اپنے مقاصد کی مفید رہنمائی حاصل کرسکیں اور از خود مطمئن ہوسکیں۔

جنات نمبر، جادو ٹونا نمبر، شیطان نمبر، ہمزاد نمبر، حاضرات نمبر، محبت نمبر، مؤکل نمبر، روحانی ڈاک نمبر، روحانی مسائل نمبر اور امراض جسمانی نمبر کی طرح ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ''استخارہ نمبر'' بھی انشاء اللہ مفید ترین ثابت ہوگا۔ یہ ایک معلوماتی دستاویز ہے اور انشاء اللہ یہ نمبر بھی مقبولیت عامہ حاصل کرے گا۔

یہ نمبر فروری ۲۰۰۶ء میں منظر عام پر آچکا ہے

اس نمبر کی قیمت ــــــــــــ پچاس روپے ہوگی

اپنے ایجنٹ سے رابطہ قائم کریں۔

اعلان کنندہ

منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند۔ یوپی

ذرا سوچئے

''ممبری'' کی عزت اگر آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کونسل، اسمبلی یا کسی اور ایسی ''معزز'' مجلس کے انتخاب کے وقت اپنا نام بطور امیدوار پیش کردیجئے۔ اپنے میں جتنی خوبیاں آپ کو نظر آتی ہوں وہ بھی اور جو نہ نظر آتی ہوں وہ بھی، خود اپنی زبان سے بیان کیجئے۔ ان کا اشتہار واعلان پوری سرگرمی کے ساتھ کیجئے۔ اپنی مدح وتوصیف میں اپنے دوستوں سے مضمون لکھوایئے اور تقریر کرایئے۔ اپنے حلقۂ انتخاب میں خوب دوڑ دھوپ کیجئے۔ ہر ہر رائے دینے والے کے پاس جاکر، ہر ممکن طریقہ سے اس کی رائے اپنی موافقت میں حاصل کیجئے۔ اپنے کمالات کی نشرواشاعت کے لئے ایک مستقل محکمہ کھول لیجئے۔ اپنے ہر کارکن اور کارندہ کو اس کی حیثیت اور مرتبہ کے لائق جی بھر کر انعام دیجئے۔ ان ساری کوششوں میں روپیہ کو پانی کی طرح بہایئے اور اپنے حریف کو بدنام کرنے میں کسی ذریعہ اور کسی کوشش سے نہ چوکئے۔ ''تنازع للبقا'' میں ''باعزت'' زندگی بسر کرنے کا ایک ''آئینی'' مہذب وشائستہ طریقہ یہ ہے۔

لیکن اگر ''خدمت'' کا ''اجروثواب'' آپ اپنے حصہ میں رکھنا چاہتے ہیں تو اس کی صورت یہ ہے کہ بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے ہٹئے، بجائے خودستائی اور خودنمائی کے اپنی کمزوریوں پر نظر رکھئے، اپنے نفس کی اصلاح پر توجہ رکھئے، اپنی لغزشوں اور خطاؤں کی یاد دل سے مٹنے نہ دیجئے اور ان سے بچنے کی کوشش میں دل وجان سے لگے رہئے۔ اس دھن میں نہ پڑے رہئے کہ شاعر آپ کی مدح میں قصیدے لکھیں، اخبارات آپ کی تعریف میں مضمون شائع کریں اور آپ کے ہم نشیں اور مصاحب آپ کو آپ کی پاکیزگی وپاکی کا یقین دلاتے رہیں، بلکہ فکر اس کی رکھئے کہ دل پر گناہ کی سیاہی نہ جمنے پائے، پیر ٹیڑھی راہ پر نہ پڑنے پائیں، زبان بے موقع نہ کھلنے اور نامۂ اعمال کے کاتبوں کو اس کے خلاف رپورٹ تیار کرنے کا آپ کے امکان بھر موقع ہی نہ ملنے پائے۔ مخلوق جو کچھ چاہے آپ کے بارے میں رائے قائم کرے لیکن آپ کا معاملہ آپ کے خالق سے بالکل صاف رہے۔ اس بے لوث، بے لاگ زندگی بسر کرنے کے سلسلے میں اگر خدمت خلق کے موقع بھی ازخود ہاتھ آتے جائیں اور دوسرے آپ کو اس کا اہل سمجھیں تو آپ ایسے موقع پر سجدۂ شکر کیجئے، کہ اللہ نے خدمت خلق کی سعادت آپ کے نصیب میں رکھی نہ یہ کہ آپ کے دل میں اس سے ایک ذرہ بھر بھی اپنی ''ناموری'' ''عزت ومرتبہ'' ''شان ووجاہت'' کا احساس پیدا ہو۔ اس ''دارِ فانی'' میں رہ کر ''حیات ابدی'' و ''رضوانِ الٰہی'' حاصل کرنے کی ایک قدیم ومجرب صورت یہ ہے۔

زندگی کے یہ دو مختلف نمونے، حیات بشری کے یہ دو جداگانہ اصول، ایک سنت یزید، ایک سنتِ حسین، ایک طریق کفر، دوسرا طریق اسلام، ایک جادۂ عزت وناموری، دوسرا روش خدمت وبے نشانی......... آپ کے سامنے ہیں۔ آپ کو اختیار ہے کہ دونوں میں سے جو چاہئے اپنے لئے پسند کرلیجئے۔

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر ۸

سیدنا خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسم مبارک کے معانی یہ ہیں کہ آپ نبوت کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ نبوت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ سلسلہ آپ کی ذات اقدس پر ختم ہوگیا۔ اس کے بعد کسی رسول یا نبی کے آنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے آنے والے نبیوں اور رسولوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گھر بنایا ہو اور بہت ہی خوبصورت اور مضبوط انداز میں اس کی تعمیر کی ہو لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ لوگ اس کے اردگرد پھرتے تھے اور اس سے سوال کرتے تھے کہ تم نے یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑی؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ تو دراصل وہ اینٹ میں ہوں میرے لگنے کے بعد نبوت کا قصر عظمت مکمل ہوا۔

اس روایت کو امام بخاریؒ اور امام ابوداؤدؒ نے نقل کیا ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کی کوئی جائز مراد پوری نہ ہوتی ہو تو وہ اتوار کے دن سورج نکلتے وقت مصلے پر بیٹھ جائے اور مشرق کی طرف اپنا رخ کرلے اور ستر مرتبہ "سیدنا خاتم صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھے۔ اس کے بعد رب العالمین سے دعا کرے۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور مراد پوری ہوجائے گی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مشکل میں گرفتار ہو اور کسی بھی طرح اس سے نجات نہ مل رہی ہو تو اسی اسم مبارک کو کوئی ایک وقت مقرر کرکے ایک ہزار اکتالیس مرتبہ پڑھے اور اللہ سے دعا مانگے۔ اس عمل کو لگاتار سات یوم تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ مشکل اور مصیبت سے نجات ملے گی۔

اگر بالاتفاق سات روز تک کامیابی نہ ملے اور مشکلات سے نجات نہ ملے تو اس عمل کو لگاتار ۲۱ یوم تک کرنا چاہئے۔ ۲۱ دن میں انشاء اللہ نجات مل جائے گی۔

فتوحات اور جھگڑوں سے نمٹنے کے لئے بھی اس اسم مبارک کے ورد سے کامیابی ملتی ہے۔ اس طرح کے مسائل سے نمٹنے کے لئے گھر کے کم سے کم سات افراد مل کر ایک لاکھ ایک ہزار اکتالیس مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کریں۔ انشاء اللہ مقدموں سے اور خواہ مخواہ کے جھگڑوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔

سیدنا حاشر صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نواں صفاتی نام "حاشر" ہے۔ اس کے معانی ہیں اکٹھا کرنے والا۔ چونکہ بروز محشر امت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد جمع ہوجائے گی اور رب العالمین سے سفارش اور شفاعت کرنے کی درخواست کرے گی اس لئے آپ کو حاشر کہا جاتا ہے۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۵۰۹ ہیں۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسم مبارک کا ذکر کرنے سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

● جو بچہ کند ذہن ہو اس کو پڑھا ہوا یاد نہ رہتا ہو یا بچہ تعلیم میں کمزور ہو اور بد ذوق بھی ہو اس کا تعلیم میں دل نہ لگتا ہو۔ ایسے بچے کو چاہئے کہ ہر

نماز کے بعد "سیدنا حاشر صلی اللہ علیہ وسلم" ستر مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ انشاءاللہ بہت جلد کند ذہنی دور ہوگی۔ حافظہ قوی ہو جائے گا اور تعلیم کا ذوق بھی پیدا ہوگا۔

● اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم مبارک کو ۵۰۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کو نیک کام کرنے کی توفیق عطا ہوگی۔ عبادت میں دل لگے گا اور خوف آخرت پیدا ہوگا۔

● اپنی طبیعت میں علم کا ذوق پیدا کرنے کے لئے اس اسم مبارک کا ذکر مفید ثابت ہوتا ہے۔ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد سو مرتبہ پڑھنے سے طبیعت میں ذوق علم پیدا ہوتا ہے اور اس اسم مبارک کا ورد علم میں اضافے کا ذریعہ بنتا ہے۔

● "سیدنا حاشر" کا نقش کند ذہنی دور کرنے، تعلیم کا ذوق پیدا کرنے، علم کی طرف رغبت دلانے اور دل میں عبادت و ریاضت کی چاہت پیدا کرنے، نیز خوف آخرت پیدا کرنے کے لئے بفضل رب العالمین مفید اور موثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۹	۱۳۳	۱۳۰	۱۲۷
۱۳۱	۱۲۶	۱۲۰	۱۳۲
۱۲۵	۱۲۸	۱۳۵	۱۲۱
۱۳۴	۱۲۲	۱۲۴	۱۲۹

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے

۷۸۶

۱۷۳	۱۶۵	۱۷۱
۱۶۷	۱۷۰	۱۷۲
۱۶۹	۱۷۴	۱۶۶

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۱۳۳	۱۲۶	۱۲۸	۱۲۲
۱۱۹	۱۳۱	۱۲۵	۱۳۴
۱۲۷	۱۳۲	۱۲۱	۱۲۹
۱۳۰	۱۲۰	۱۳۵	۱۲۴

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۱۷۱	۱۷۲	۱۶۶
۱۶۵	۱۷۰	۱۷۴
۱۷۳	۱۶۷	۱۶۹

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۰	۱۲۷	۱۱۹	۱۳۳
۱۲۰	۱۳۲	۱۳۱	۱۲۶
۱۳۵	۱۲۱	۱۲۵	۱۲۸
۱۲۴	۱۲۹	۱۳۴	۱۲۲

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۱۶۶	۱۷۲	۱۷۱
۱۷۴	۱۷۰	۱۶۵
۱۶۹	۱۶۷	۱۷۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ [ہو] ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل [نق]ش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب [رکھ]ے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۹	۱۲۴	۱۲۲	۱۳۴
۱۲۱	۱۳۵	۱۲۸	۱۲۵
۱۳۲	۱۲۰	۱۲۶	۱۳۱
۱۲۷	۱۳۰	۱۳۳	۱۱۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش [کو] لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۱۶۹	۱۷۴	۱۶۶
۱۶۷	۱۷۰	۱۷۲
۱۷۳	۱۶۵	۱۷۱

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ان پر "سیدنا حاشر صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر دم کردیں تو اس سے نقوش کی قوت وتاثیر دگنی ہوجائے۔

(باقی آئندہ)

ہر مشکل کے لئے

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کی مشکل آسان ہوجائے تو وہ نماز فجر کے بعد چھ بار سورہ کوثر پڑھے۔ نماز ظہر کے بعد سات بار، نماز عصر کے بعد آٹھ بار، نماز مغرب کے بعد نو بار اور نماز عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مشکل سہل ہوجائے گی۔ اگر کوئی اس طرح سورہ کوثر پڑھنے کا معمول بنالے تو بفضل باری تعالیٰ اس کی راہ میں کوئی بھی مشکل حائل نہ ہوگی۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف وتعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء۔ اب ۲۰۰۶ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام وخواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۶ء میں تیسری بار شائع ہورہا ہے۔ قیمت -/40 علاوہ محصول ڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۶ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ہمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دوبار شائع ہوچکا ہے، اب ۲۰۰۶ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء اب ۲۰۰۶ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعۂ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آگیا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روحانی ڈاک نمبر تین سو زائد خطوط کے جوابات قارئین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۶ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

خاص نمبر ۲۰۰۰ء خصوصی مضامین پر مشتمل ایک یادگار دستاویز جو عوام اور عاملین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت -/40 روپے

محبت نمبر ۲۰۰۴ء محبت اور تسخیر کے ایسے قیمتی فارمولے جو لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بھی آپ کسی سے حاصل نہیں کرسکتے سینکڑوں فارمولوں کو "محبت نمبر" میں جمع کردیا گیا ہے، عاملین کے لئے ایک دولت بے کراں۔ (قیمت -/80 روپے علاوہ محصول ڈاک)

روحانی مسائل نمبر ۲۰۰۵ء اس دنیا میں ہزاروں انسان ہزاروں طرح کے مسائل کا شکار ہیں، ان مسائل سے نجات پانے کے طریقے اور فارمولے اس نمبر میں نقل کئے گئے ہیں، استفادہ کرنے والوں کے لئے ایک لاجواب پیشکش۔ قیمت -/50 روپے علاوہ محصول ڈاک

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہوسکے گی

قسط نمبر: ۶

تفسیر سورۂ رحمٰن

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اس کے بعد فرمایا گیا۔

يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ ه فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ه

یعنی اسی سے سوال کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمینوں میں ہیں اور ہر دن وہ ایک نئی شان میں ہے۔

اس آیت میں اس بات کی طرف واضح انداز میں یہ اشارہ کیا گیا ہے، آسمانوں اور زمینوں میں جتنی بھی مخلوقات ہیں وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے اپنے دامن کو پھیلاتی ہیں۔ ہر صاحب ایمان اور ہر صاحب عقل انسان اور جن اپنے خالق مالک اور رازق ہی کو اپنا مستعان اور مددگار سمجھتا ہے اور اسی ذات کے سامنے اپنے مسائل رکھ کر اپنے صاحب ایمان اور صاحب عقل ہونے کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔

مانگنا اور سوال کرنا کوئی اچھی عادت نہیں ہے۔ مانگنے سے انسان کی وقعت گھٹ جاتی ہے لوگوں سے مانگنے والا اللہ کی نظروں میں بھی گر جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ بار بار اپنا دست سوال دراز کرتے ہیں اور ہر وقت کاسۂ گدائی لئے مخلوق کے سامنے کھڑے رہتے ہیں وہ حشر کے میدان میں اس طرح حاضر ہوں گے کہ ان کے چہروں پر صرف ہڈیاں ہوں گی۔ گوشت پوست نہیں ہوگا اور محض ہڈیاں ہونے کی وجہ سے ان کا چہرہ خوفناک ہوگا اور یہ چہرہ اس بات کی علامت ہوگا کہ یہ لوگ دنیا میں مخلوق کے سامنے اپنی جھولی پھیلائے کھڑے رہتے تھے۔ مانگنے سے انسان اپنے رشتے داروں اور دوستوں کی نظروں میں بھی گر جاتا ہے اور اس کی حیثیت فنا ہو جاتی ہے۔ اس کی عزت ختم ہو جاتی ہے اور لوگ اس لئے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اس دنیا کا یہ دستور ہے کہ مانگنے سے تعلقات خراب ہوتے ہیں، رشتے ٹوٹتے ہیں اور دوستیاں ختم ہو جاتی ہیں اور رشتوں کی آب وتاب متاثر ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس دنیا میں اگر انسان اپنی عزت وعظمت کو برقرار رکھنے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلانا بند کردے اور ضروریات کے لئے اپنے دوستوں اور رشتے داروں کی کنڈیاں نہ کھٹکھٹائے کہ یہ بات مسلم ہے اس دنیا میں جب بھی ہم کسی سے کچھ مانگتے ہیں تو اس سے ہمارے تعلقات اگر ختم نہیں ہوتے تو متاثر تو ضرور ہو جاتے ہیں اور یہ بات بھی ازراہ دین اسلام مسلم ہے کہ جب ہم اللہ سے مانگنا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ سے اگر ہمارے تعلقات ختم نہ بھی ہوں تو متاثر ضرور ہو جاتے ہیں۔ دنیا والوں کی نظروں میں کوئی بھی انسان اسی وقت گرتا ہے جب وہ ان سے مانگنے لگتا ہے اور اللہ کی نظروں میں انسان اس وقت گر جاتا ہے جب وہ اللہ سے مانگنا چھوڑ دیتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے۔ مَنْ لَّمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضِبْ عَلَيْهِ۔

جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس پر غضبناک ہوتا ہے۔ یعنی اللہ کو اس انسان پر غصہ آتا ہے جو اس سے دعا کرنا چھوڑ دے۔ دراصل یہ ساری کائنات رب العالمین کی محتاج ہے اور رب العالمین سبھی کی دعائیں سنتے ہیں اور سبھی کی ضروریات اور خواہشات پوری کرتے ہیں۔ اس لئے ایمان اور عقل کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی دعائیں، اپنی ضرورتیں اور اپنی تمنائیں اسی کے حضور رکھیں اور اس کو اپنا مستعان مان کر اس کی نظروں میں اپنی قدر و قیمت بڑھائیں۔

سورۂ رحمٰن میں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ یہ ساری کائنات اس کائنات کی ساری مخلوقات بلکہ وہ ساری مخلوق جو آسمانوں میں آباد ہے وہ بھی اپنے مسائل اپنے رب کے حضور ہی رکھنے کی پابند ہے اور حق تو یہ ہے کہ اگر اس کے دربار سے کسی کو کچھ ملنے کا فیصلہ ہو جائے تو کس کی مجال ہے کہ وہ اس شخص کو محروم کر سکے اور اگر اس کے دربار سے کسی کو محروم رکھنے

کا فیصلہ ہو جائے تو کون اس شخص کو کچھ عطا کرسکتا ہے۔ اسی بات کو قرآن حکیم میں بایں الفاظ فرمایا گیا۔

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ

اگر اللہ پہنچانا چاہے تمہیں کوئی تکلیف تو پھر کوئی نہیں ہٹا سکتا اس تکلیف کو ماسوا اللہ ہی کے اور اگر ارادہ کرلے تمہارے ساتھ بھلائی کرنے کا تو پھر کوئی نہیں روک سکتا اس کے فضل کو۔

بلاشبہ حق تعالیٰ اگر کسی کو عطا کرنا چاہیں تو ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اس شخص کو محروم نہیں کرسکتیں اور حق تعالیٰ کسی کو محروم رکھنا چاہیں تو دنیا بھر کی طاقتیں مل کر اس کو کچھ عطا نہیں کرسکتیں۔

اسی حقیقت کو سورۂ فاطر میں کچھ انداز بدل کر یوں فرمایا گیا ہے۔

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ؕ

اور جن کو تم پکارتے ہو خدا کا در چھوڑ کر وہ ایک کھجور کی گٹھلی کے بھی مالک نہیں ہیں۔ بعثتِ اسلام کے وقت مشرکین اپنے بتوں کے سامنے ان کی پرستش کرکے ان سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔ ان کو مخاطب کرکے حق تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اللہ وحدہ لاشریک کا در چھوڑ کر جن جھوٹے معبودوں کو اپنا مستعان سمجھ رہے ہو اور ان کے سامنے اپنی ضروریات اور خواہشات کا اظہار کر رہے ہو وہ تمہاری مدد کیسے کریں گے وہ تو خود ایک کھجور کی گٹھلی کے بھی مالک نہیں ہیں۔ آج کل کے وہ مسلمان جو مزارات پر یا درگاہوں پر اپنا دامن پھیلا رہے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ کے سوا بھی ان کی مرادیں کسی اور جگہ سے پوری ہوسکتی ہیں انہیں بھی قرآن حکیم کی اس آیت سے سبق لینا چاہئے۔ بہرکیف سورۂ رحمٰن میں اس حقیقت کو اُجاگر کیا گیا ہے کہ زمین وآسمان کی کل مخلوقات بالخصوص وہ مخلوقات جو اللہ کے معبود ہونے، مالک ورازق ہونے اور مستعان ہونے کا یقین رکھتی ہے وہ اسی کی بارگاہ میں اپنا دامن پھیلاتی ہیں اور اس سے مدد اور نصرت کی طالب ہوتی ہیں۔

اس حقیقت کو اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ سورۂ رحمٰن میں یہ بھی فرمادیا گیا ہے کہ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ کہ رب العالمین کی ہر دن اور ہر وقت ایک نئی شان ہے۔ رب العالمین اپنی مخلوقات کے لئے کبھی کسی شان کا اظہار کرتا ہے اور کبھی کسی شان کا۔ ہر دن اور ہر وقت اس کی صرف ایک ہی شان قدرت کا ظہور نہیں ہوتا بلکہ اس کی شانِ قدرت دنوں اور گھنٹوں کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکابرین نے فرمایا ہے کہ دعاؤں کی مقبولیت کے بھی اوقات ہوتے ہیں۔ ہر دن اور ہر وقت ایک جیسا مبارک نہیں ہوتا۔

دعاؤں کی مقبولیت کے لئے بزرگوں نے کچھ اوقات یہ لکھے ہیں۔

رات کا پچھلا وقت، جمعہ کی شب، جمعہ کے دن دونوں خطبوں کے درمیان کا وقت، عصر ومغرب کے درمیان کا وقت، شب قدر، شب برات، شب معراج، اذان کے وقت اقامت کے وقت، جہاد فی سبیل اللہ میں صف بندی کے وقت فرض نماز کے بعد بحالت سجدہ، بحالت سجدہ ختم قرآن کے موقعہ پر، عرفہ کے دن، بیت اللہ پر پہلی نظر پڑتے وقت، زمزم پیتے وقت، افطار کے وقت، طواف کے دوران روضۂ اقدس کے سامنے، رحمت باران کے وقت اور دردزہ کے وقت عورت کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ان اوقات کے علاوہ بھی کچھ اوقات بزرگوں نے فرمائے ہیں۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ قبولیت کے اوقات غیر قبولیت کے اوقات سے جدا ہیں اور رب العالمین کی توجہ اس کائنات پر مختلف اوقات میں مختلف انداز سے ہوتی ہے۔ کبھی ان کی شانِ رحمت کا ظہور ہوتا ہے اور کبھی ان کی شانِ قہاریت کا۔ کیونکہ جس طرح وہ رحمٰن ورحیم ہیں اسی طرح وہ قہار وجبار بھی ہیں۔

''اسماء حسنیٰ'' سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رب العالمین کی ذاتِ گرامی کی کس قدر صفات ہیں۔ بے شک وہ رحیم بھی ہیں۔ بے شک وہ کریم بھی ہیں۔ وہ لطیف بھی ہیں، وہ ودود بھی ہیں، وہ رزاق بھی ہیں، وہ واسع بھی ہیں، وہ شافی بھی ہیں، وہ کافی بھی ہیں، وہ وکیل بھی ہیں، وہ کفیل بھی ہیں، وہ قہار بھی ہیں، وہ جبار بھی ہیں، وہ مانع بھی ہیں، وہ دافع بھی ہیں۔ ہزاروں اور لاکھوں صفات رب العالمین کی ذاتِ گرامی میں موجود ہیں۔ ان کی کوئی ایک شان نہیں ہے، ان کی ذات ہمہ گیر ہے اور اس میں ہزاروں شانیں پوشیدہ ہیں۔ کسی دن کسی وقت ان کی ایک شان قدرت کا ظہور ہوتا ہے اور کسی دن کسی وقت دوسری شان کا۔ مثال کے طور پر جمعہ کے دن ان کی شانِ محبت کا ظہور ہوتا ہے، منگل کے دن شانِ قہاریت کا، پیر کے دن شانِ رحمت کا ظہور ہوتا ہے، اتوار کے دن شانِ رزاقیت کے۔ اسی بات کے پیش نظر فرمایا گیا کہ رب العالمین کی ہر دن ایک نئی شان ہے اور ہر پل وہ اپنی مختلف قدرتوں کا اظہار کرتا ہے۔ کسی کو زندگی دیتا ہے، کسی کو موت، کسی کو شفاء دیتا ہے، کسی کو بیماری، کسی کو عزت دیتا ہے، کسی کو ذلت، کسی کو مال ودولت عطا کرتا ہے، کسی کو مفلسی اور تنگ دستی، کسی کو عروج بخشتا ہے، کسی کو زوال، کسی کو اقتدار عطا کرتا ہے اور کسی کو اقتدار سے محروم کردیتا ہے۔ اس کی

قدرتیں مختلف انداز سے ظاہر ہوتی ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کائنات میں اچھا برا جو کچھ بھی ہوتا ہے خیر وشر کے جو بھی کارنامے انجام دیئے جاتے ہیں وہ رب العالمین کے حکم ہی سے انجام دیئے جاتے ہیں۔ ان کی مرضی اور ان کے حکم کے بغیر اس دنیا میں نہ کچھ ہوا ہے اور نہ کچھ ہوسکتا ہے۔ بے شک وہی خالق خیر بھی ہے اور وہی خالق شر بھی اور وہی خالق شر بھی ہے اور وہی دافع شر بھی۔ اس لئے ہمیں مصائب سے بچنے کے لئے اور شر سے محفوظ رہنے کے لئے اسی کے سامنے اپنا دامن پھیلانا چاہئے۔ اس دنیا کی کل مخلوق بالخصوص وہ مخلوق جو اپنے رب کی وحدانیت کی قائل ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی کبریائی اور اس کے مستعان ہونے کی قائل ہے وہ اسی کے سامنے اپنا دامن پھیلاتی ہے، اسی کو اپنا ناصر وحامی سمجھتی ہے، چنانچہ اس دنیا میں ہر شخص اپنی ضرورت کے مطابق اسی کی بارگاہ میں اپنے ہاتھ پھیلائے کھڑا رہتا ہے۔ کوئی روزی طلب کررہا ہے، کوئی اولاد، کوئی کاروبار کی ترقی کی دعائیں کررہا ہے، کوئی مقدمہ میں کامیاب ہونے کی، کوئی اقتدار مانگ رہا ہے اور کوئی کسی جگہ کا انتظام، کوئی محبت کی بھیک مانگ رہا ہے اور کوئی تسخیر خلائق کی۔ غرضیکہ ہر شخص اسی کے سامنے اپنی ضرورتوں کا اظہار کرتا ہے اور اس سے مانگنا ہی بندگی کی شان ہے اور عبدیت کی معراج ہے لیکن دوراندیش ہیں وہ لوگ، اس سے مانگنے کے لئے صحیح طریقہ، صحیح تدبیر، صحیح انداز، صحیح دن اور صحیح وقت کا انتخاب کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر دن ان کی ایک الگ تھلگ شان ہے اور ہر دن ان کی نئی قدرت کا ظہور ہوتا ہے۔ بلاشبہ وہ اعلیٰ ہیں، وہ اعظم بھی ہیں، وہ اکبر بھی ہیں۔ ان کی شان نرالی ہے اور ان کی کس کس نعمت کو ہم نظر انداز کرسکتے ہیں۔

بعثت اسلام سے پہلے مشرکین کا عقیدہ یہ تھا کہ اولاد دینے والا خدا اور ہے، رزق دینے والا خدا اور، بیماریوں سے شفاء دینے والا خدا اور ہے۔ دیگر ضرورتیں پوری کرنے والا خدا اور۔ دین اسلام نے اس طرح کے عقائد اور تصورات کی مخالفت اور مختلف آیات وروایات سے یہ ثابت کیا ہے کہ اولاد بھی رب العالمین عطا کرتے ہیں اور رزق عطا کرنے کے ذمہ دار وہی ہیں، بیمار ہوجانے پر شفاء اور تندرستی بھی ان کے حکم سے ملتی ہے اور عزت وذلت بھی ان ہی کی بارگاہ سے عطا ہوتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہر دن ان کی ایک نئی شان ہے اور ہر دن ان کی ایک نئی شان کا ظہور ہوتا ہے اور دنیا کی مخلوق ان کی شایان شان ان کے آگے اپنے دامن کو پھیلاتی ہے اور اپنے دامنِ مراد کو ان کی عطا سے بھرلیتی ہے

(باقی آئندہ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

حاضری کی حقیقت

سوال از: شیخ محمد یونس ہارون ــــــــــــ کلیان

جناب عالی مراسلہ طویل ہے۔ آپ کی بے پناہ مصروفیات کا مجھے بخوبی اندازہ ہے۔ مگر مجبوری ہے چونکہ یہ سوالات بھی از حد ضروری ہیں۔ اس لئے بطور خاص التجا ہے کہ وقت کی مناسبت سے اس پر ضرور بالضرور توجہ دی جائے۔

ویسے تو طلسماتی دنیا کا پرانا قاری ہوں۔ ہر رسالے کو بغور پڑھتا ہوں بالخصوص "روحانی ڈاک" کو جہاں لوگوں کی تنقید، آراء، دکھ، گزارشات اور چند ناحل سوالات۔ ناحل سوالات سے میری مراد کچھ ایسے سوالات جنہیں آپ جناب نے تشفی بخش جواب دیئے بغیر گول کردیا اور جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار برملا کردیا۔ حضرت کچھ عرض کرنے سے قبل میں معافی چاہوں گا، کیونکہ آنجناب کا تجربہ کافی وسیع ہے اور سفر اور سیاحت کے ساتھ ہندوستان کے کم وبیش ہر علاقے کی معلومات بھی ہے۔ مطالعے اور مشاہدے کے بارے میں بھی کوئی شک نہیں باوجود اس کے آپ نے حاضری آنے کے مسئلے پر آپ نے لاعلمی کا اظہار کردیا۔ ستمبر ۲۰۰۵ء اور اس سے قبل بھی طلسماتی دنیا کے ایک قاری نے سوال کیا تھا۔ پیروں اور بزرگوں کی اور اولیاؤں کی انسان پر حاضری آنا۔ جب آپ ۳۸ سالہ تجربہ کا دعویٰ کررہے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنے عرصے میں کبھی بھی آپ کے سامنے ایسا مسئلہ پیش نہ ہوا ہو، جب کہ اتنے عرصے تک آپ باقاعدہ ہر سال سفر کرتے رہے ہیں۔ مجھے آپ کی اس بات سے سوفی صد اتفاق ہے کہ کرتب بازی یا شعبدہ دکھانا آپ کا شیوہ نہیں مگر میں اس بات سے متفق نہیں ہوں کہ آپ پول کھولنا نہیں چاہتے۔

جناب عالی میرا بھی کبھی ان لوگوں سے تعلق رہا ہے، جن کے بدن پر اولیاء کرام کی حاضری آتی تھی میں بھی کبھی ایسی گدی یا تخت کا سرگرم رکن رہ چکا ہوں، وہاں چلنے والے واقعات کا میں نے بغور مشاہدہ کیا ہے اور اس پر کافی تحقیق کی اور میں نے اس سلسلے میں کھوج کرنے کی کوشش بھی کی مگر ناکامیاب رہا۔ اور میری ناکامیابی کا سب سے بڑا سبب مجھے روحانی بصیرت کا حاصل نہ ہونا تھا۔ خاکسار کی رائے ناقص میں روحانی بصیرت کا ہونا از حد ضروری تھا کیونکہ اسی کے ذریعے ظہور پذیر حالات اور تمام عوامل کا بغور مطالعہ کیا جاسکتا تھا۔ اسی دوران مجھے بنیادی اور ظاہری تمام معلومات حاصل ہوئی مگر اصلیت میں حاضری آنا، سوالوں کے جوابات دیئے جانا اور موجود شخصیت ان تین سوالوں کے جواب صرف اور صرف روحانی بصیرت کے حامل شخص کو ہی مل سکتے ہیں اور اس سلسلے میں آپ کی رائے کافی اہمیت رکھتی ہے۔ اس لئے آپ سے التجا ہے اگر آپ اس مسئلے پر پر روشنی ڈال سکیں تو امت اسلامیہ پر آپ کا بڑا احسان ہوگا۔

ویسے تو ناچیز نے اس سلسلے میں دو سال تک کافی بھاگ دوڑ کی۔ اگر میں کوشش کروں تو بنیادی اور ظاہری باتوں کو جوڑ کر ایک مقالہ تحریر کرسکتا ہوں مگر اس سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ یہی سبب ہے کہ یہ رسالہ آپ کے سامنے موجود ہے۔ مجھے امید ہے کہ جناب عالی اس مسئلے سے پہلوتہی نہ

کرتے ہوئے جواب دے کر ممنون کریں گے۔

جواب

مختلف لوگوں پر بزرگوں کی جنات کی اور روحوں کی جو حاضری ہوتی ہے اس کے بارے میں ہمیں کچھ بھی علم نہیں ہے۔ ہاں اس طرح کی باتیں بار بار سننے کو ملی ہیں کہ فلاں شخص پر کسی بزرگ کی یا جن کی حاضری ہوتی ہے جو سب کچھ بتادیتا ہے اس طرح کی باتوں کی ایک دم ہم مخالفت بھی نہیں کرتے لیکن اس طرح کی باتوں کی تصدیق کرنے کو بھی دل آمادہ نہیں ہوتا کیونکہ روحانی عملیات کی کسی کتاب میں ہم نے آج تک یہ نہیں پڑھا ہے۔ یوں خواہ مخواہ کسی پر کسی بزرگ یا روح کا ورود ہوتا ہو، خواہ مخواہ کی قید ہم نے اس لئے لگائی ہے کہ اکثر سننے میں یہ آیا ہے کہ یہ حاضری زیادہ تر ایسے لوگوں پر ہوتی ہے جو کسی بھی اعتبار سے معیاری کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے۔

اگر یہ حاضری کسی بزرگ پر یا صاحب ورع پر کسی باکمال عامل پر اور کسی متقی اور پرہیزگار پر ہوتی ہو تب بھی یقین کرنے میں اور تصدیق کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب ہم سنتے ہیں کہ حاضری ایسے مرد اور عورت پر ہو رہی ہے جو علم کے اعتبار سے چوپٹ اور عقل کے اعتبار سے معذور ہے تو پھر یقین کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ تاہم اس بارے میں ہم ریسرچ کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور اگر ہم نے یہ اندازہ کرلیا کہ اس طرح کی حاضریاں مبنی برحقیقت ہیں اور ان سے امت کا کوئی فائدہ ہے تو ہم نہ صرف ان کی تصدیق کریں گے بلکہ ایسے لوگوں کی خدمات کو عام کرنے کے لئے ان کے نام و پتے بھی طلسماتی دنیا میں چھاپ دینگے۔

آپ جانتے ہیں کہ ہم حق اور علم کو چھپانے کے قائل نہیں ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ جتنا نقصان علم وحق کو چھپانے سے ہوتا ہے اتنا نقصان علم وحق کو ظاہر کرنے سے نہیں ہوتا خواہ اس علم وحق کا فائدہ کچھ نااہل لوگ بھی اٹھالیں۔

یہ بھی اللہ کا کرم ہے

سوال از: (ایضاً)

جناب عالی یہ مراسلہ مکمل کردینے کے بعد یونہی تحفۃ العالمین کی ورق گردانی کے دوران دوسرا قدم "علم جفر" کی تمہید پڑھی۔ آنجناب نے تحریر کیا کہ علم جفر حضرت سیدنا امام جعفرؓ کی نسبت سے "علم جفر" کہلاتا ہے

مگر خاکسار یہ کہنے کی گستاخی کررہا ہے کہ ابجد حضرت آدم علیہ السلام سے منسوب ہے اور یہ ذیل کا مقالہ ناچیز نے ۱۹۵۲ء کی جنتری سے نقل کیا ہے

تشریح مجمل ابجد: حضرت آدم علیہ السلام نے نئے الفاظ تصنیف کئے۔ ابشت، مجذ، درزش، شفعط، ظصعف، تکلم، نوہی۔ اس کا نام ابجد آدم ہے اور ہرمس الہرامسہ حضرت اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام نے ان کو ترتیب دے کر آٹھ الفاظ بامعنٰی بنائے۔

(۱) ابجد، ای ابی وجد فی المعصیہ۔ میرے باپ آدم علیہ السلام سے گناہ صادر ہوا۔

(۲) ہوز، اتبع ہواہ۔ پیروی کی نفس کی۔

(۳) حطی، ای حط ذنبہ بالتوبہ والستغفار۔ یعنی کم کیا گیا گناہ۔ اس کا سبب توبہ واستغفار کے۔

(۴) کلمن، ای تکلمہ بکلم فتاب علیہ بالقبول والرحمۃ۔ کلام کیا ساتھ کلمہ کے بس قبول ہوئی توبہ ان کی۔

(۵) سعفص۔ ای ضاق علیہ الدنیا فافیض علیہ۔ یعنی تنگ ہوئی دنیا اوپر ان کے۔

(۶) قرشت۔ ای اقربذنبہ فشرف بالکرامۃ۔ یعنی اقرار کیا اپنے گناہ کا پھر بزرگی پائی۔

(۷) ثخذ۔ ای اخذ من اللہ تقویٰ۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کی۔ (۸) ضظغ۔ ای سد فشرف عنہ نترع الشیطان بالعزیمۃ بند ہو گران شیطان کا ساتھ عزیمہ کے کلام حق اور توحید سے۔

جناب عالی آپ کا تجربہ اور میری عمر تقریباً برابر ہے۔ میری کوئی بات آنجناب کی طبع خاطر پر ناگوار گزری ہو تو درگزر فرمائیں۔ اگر آپ اس تحریر کو کسی قابل سمجھتے ہوں تو طلسماتی دنیا کے صفحات پر زینت بخشیں ورنہ آپ کے پاس کمال کی ٹوکری ہے اسے نذر کردیں۔

جواب

تحفۃ العالمین میں "علم جفر" کے بارے میں ہم نے جو کچھ لکھا تھا وہ محض ہمارے ذہن کی اپج نہیں تھا بلکہ اپنے بزرگوں اور استادوں سے ہم جو کچھ سنتے آئے تھے وہی ہم نے اپنے الفاظ میں نقل کیا تھا اور نقل بھی ہم نے اس لئے کیا تھا کہ علم جفر کی تعریف جو ہم نے اپنے بڑوں سے سنی تھی اس پر ہمیں اطمینان تھا اور حق یہی ہے کہ "علم جفر" کے نام سے روحانی عملیات کا جو ذخیرہ کتابوں میں نظر آتا ہے اس کا سنگ بنیاد امام جعفر صادقؓ

نے ہی رکھا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ روحانی عملیات کے گل بوٹے اس سے پہلے بھی کِھل چکے تھے اور دنیا اس سے پہلے بھی اس عمل سے مستفیض ہو رہی تھی لیکن باقاعدگی کے ساتھ اس روحانی عملیات کی شروعات امام جعفرؒ نے کی اسی لئے ارباب علم وفکر "علم جفر" کا سہرا امام موصوف کے سر باندھنے پر مجبور ہیں۔ اب رہی علم ابجد کی بات تو اس کے لئے آپ نے جو تفصیل پیش کی ہے وہ مبنی بر صداقت ہے۔ یہ اس سے پہلے بھی ہماری نظروں سے گزر چکی تھی لیکن تحفۃ العالمین مرتب کرتے وقت یہ ہماری نظروں سے اوجھل رہی اس لئے ہم اسے نہیں چھاپ سکے۔ اب ہم نے اپنے قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے اس تفصیل کو آپ کے خط کی صورت میں نقل کر دیا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ روحانی عملیات، علم ابجد اور علم جفر کے باب میں ہمارے بڑوں نے جو تحقیق کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ہم جیسے طالبعلم تو اپنے بڑوں کے لگائے گئے باغیچوں کے پھل کھا رہے ہیں اور اس سے زیادہ ہماری بساط ہی کیا ہے۔

ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ابجد وہوز کی اس تفصیل کو محفوظ رکھا اور ہمیں بھیجنے کی زحمت گوارہ کی۔ اس سے پہلے بھی ہمارے کچھ محسنین نے وقتاً فوقتاً ایسی معلومات فراہم کیں جو ہمارے لئے اور ہمارے قارئین کیلئے مفید ثابت ہوئیں۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ رب العالمین کی بارگاہ میں طلسماتی دنیا کی خدمات مقبول ہیں۔ اسی لئے رب العالمین مختلف حضرات کو گاہ بہ گاہ اس بات کی توفیق عطا کرتا ہے کہ وہ مفید معلومات ادارے کو روانہ کرتے رہتے ہیں اور اس سے ایک دنیا کو استفادہ کرنے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ دعا کیجئے کہ یہ چراغ روشن رہے اور اسی طرح سارے عالم میں اُجالے پھیلنے کا سلسلہ برقرار رہے۔

آسیبی اثرات کا چکر

سوال از: رخسانہ ———— ممبئی

دیگر تحریر یہ ہے کہ میرا نام "رخسانہ" ہے۔ میرے شوہر کا نام اشرف علی ہے۔ میری شادی ۱۹۹۹ء ۷؍ فروری بروز اتوار کو ہوئی۔ شادی کو چھ سال ہو گئے اس درمیان اللہ نے مجھے دو اولادوں سے نوازا۔ لیکن دنیا میں آنے سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔ پہلا بچہ ۶؍ مارچ ۲۰۰۰ میں پیٹ میں ہی انتقال کر گیا پھر ۹؍ مارچ کو آپریشن کے ذریعے نکالا گیا۔ پھر دوسرا حمل دو ماہ کا ۲۰۰۱ء میں ساقط ہو گیا اس وقت سے میری طبیعت زیادہ خراب رہنے لگی، جوڑوں میں درد، پورے بدن میں درد ہمیشہ بنا رہتا ہے، بدن پر بوجھ سا محسوس ہوتا ہے، پورا جسم بخار کی طرح گرم رہتا ہے، ہاتھ پیر سن پڑ جاتے ہیں اور مجھے نازیبا حرکتوں کا خواب بھی دکھائی دیتا ہے۔ میں نے کئی عالموں سے علاج کروایا ہے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ایک صاحب عالم نے سات سوئی والی تعویذ بنا کر دی اور کمر میں باندھنے کے لئے دھاگا دیا جسے میں اب تک پہنے ہوئے ہوں لیکن میری طبیعت میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اب میں آپ کے پاس اپنی تحریر پیش کر رہی ہوں، مجھے پوری امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔

جواب

آپ آسیبی اثرات کا شکار ہیں اور جب تک آپ باقاعدگی کے ساتھ اپنا روحانی علاج کسی عامل سے نہیں کروائیں گی اس وقت تک آپ کو ان اثرات سے نجات نہیں ملے گی۔ جب تک کسی عامل سے آپ کو اپنا علاج کرانے کی مہلت نہ مل سکے اس وقت تک ان چند باتوں پر عمل کریں۔

ہر فرض نماز کے بعد سورۂ قریش پابندی کے ساتھ تین مرتبہ پڑھا کریں۔ صبح وشام چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پئیں۔ رات کو سوتے وقت قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں سات سات مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ کو ان چند باتوں پر عمل کرنے سے راحت ملے گی لیکن اس وقتی راحت پر قناعت کر کے نہ بیٹھیں اور باقاعدگی کے ساتھ کسی عامل سے اپنا علاج کرالیں اسی میں عافیت ہے۔ ورنہ آپ کا اثر آپ کے بچوں میں منتقل ہونے کا اندیشہ رہے گا۔ کسی اچھے عامل سے رابطہ ہونے تک اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ اس نقش کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

شوہر کی بے رخی کا غم

سوال از: فریدہ بیگم ―――― حیدر آباد

میں طلسماتی دنیا کا مطالعہ چھ سال سے کر رہی ہوں اور بہت کچھ معلومات ہوئی ہیں۔ آپ سے ایک گزارش کرتی ہوں، مجھے امید ہے اگلے شمارے میں جواب دے کر ہماری زندگی میں نیا پھول کھلا دیں گے۔

مولانا صاحب میں کئی سال سے اپنے شوہر سے پریشان ہوں وہ میرے پاس بہت کم آتے ہیں اگر آ بھی گئے تو فوراً چلے جاتے ہیں۔ ان کا نام سلیم ہے اور ان کی ماں کا نام صابرہ بیگم ہے۔ میرا نام فریدہ بیگم، والدہ کا نام تاج بیگم ہے۔ کچھ ایسی چیز بتائیں جو میرے شوہر ہمارے پاس آئیں اور مجھے خرچ بھی دیتے رہیں۔ ان کی ایک بیوی اور ہے جس کا نام نور جہاں اور ان کی اماں کا نام پاشاہ بی ہے۔ میں پوری امید کے ساتھ خط لکھ رہی ہوں۔

جواب

آج کل شوہروں کا حال بہت خراب ہے۔ یہ ازدواجی زندگی میں بدمزگی پیدا کرنے کے ذمہ دار بنے ہوئے ہیں۔ بیوی کے حقوق وفرائض ادا نہ کرنے کی روش عام سی ہو کر رہ گئی ہے۔ نماز روزہ کی پابندی کرنے والے اکثر حضرات بھی اپنی بیوی کو خوش رکھنے میں ناکام نظر آتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ عورتوں سے کوئی قصور سرزد نہیں ہوتا، عورتوں سے نسبتاً غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں، عورتیں تو ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں ان سے تو جتنی بھی خطائیں سرزد ہو جائیں کم ہیں اور یہی وجہ ہے کہ رحمۃ للعالمین نے صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے ایک بار یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اگر تمہاری بیوی ایک دن میں ستر غلطیاں بھی کرے تو اس کو معاف کر دیں۔ عورتوں کے ساتھ سختی کرنے کو منع کیا گیا اور ان کی عمومی غلطیوں سے چشم پوشی کرنے کی تاکید کی گئی۔

آج دیکھنے میں یہ آ رہا ہے جو لوگ اچھے خاصے دین دار ہیں وہ بھی اپنی بیویوں کے ساتھ ناروا سلوک کرتے ہیں اور ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی برتتے ہیں۔ رہے وہ لوگ جو جہالت فاحشہ کا شکار ہیں اور بے دینی میں مبتلا ہیں ان کا حال تو بہت ہی برا ہے وہ تو اپنی بیویوں کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں اور ان کے جذبات واحساسات کا بار بار قتل کر کے اپنے مجازی خدا ہونے پر اتراتے ہیں۔ مرد کی دوسری شادی سے عورت کو اس لئے توحش ہوتا ہے کہ مرد دوسری شادی کرنے کے بعد پہلی بیوی کے حقوق سے قطعاً لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ دوسری شادی کرنا گناہ نہیں ہے لیکن دوسری شادی کرنے کے بعد دونوں بیویوں کے حقوق کو پوری ذمہ داری سے ادا کرنا ایک مسلمان کا فرض ہے۔ اور جو مرد اس فرض میں کوتاہی برتتے ہیں وہ کھلم کھلا اپنے رب کی نافرمانی میں مبتلا ہیں ایسے مردوں سے خواہ وہ نمازی اور دین دار کیوں نہ ہوں ان کا رب ضرور حساب لے گا اور بیویوں کی فریاد بروز محشر ضرور سنی جائے گی۔

آپ اپنے شوہر کی بے رخی پر صبر کریں اور اپنے شوہر کے نام اور اپنے نام کے اعداد کے برابر روزانہ "یَالَطِیْفُ یَاوَدُوْدُ" پڑھا کریں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ بہت جلد ایسا وقت آئے گا کہ آپ کے شوہر آپ سے غیر معمولی محبت کرنے لگیں گے اور آپ کے حقوق صحیح معنوں میں ادا کرنے کرنے لگیں گے۔

ایک ضروری بات یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ شوہر کی بے رخی اور بے التفاتی اپنی جگہ لیکن شوہر کا بڑا ہونا اور قابل تکریم ہونا اپنی جگہ۔ جو عورتیں شوہر کی بے رخی اور شوہر کی لاپرواہی کو لے کر زبان چلاتی ہیں یا غلط انداز سے شوہر کے ساتھ پیش آتی ہیں وہ عورتیں بھی قابل تعریف نہیں ہوتیں۔ ایک اچھی بیوی اپنے شوہر کی غلطیوں کو نظر انداز کر کے اپنے فرائض ادا کرتی ہے، شوہر کی خدمت کرتی ہے اس کی ضروریات پر دھیان دیتی ہے اور اس طرح ایک دن وہ اپنے شوہر کے دل میں اپنا مقام پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ محبت ایک ایسا جادو ہے جو سر چڑھ کر بولتا ہے اور خدمت ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے ہم سخت سے سخت دلوں کو بھی نرم کر لیتے ہیں۔ آپ ان عورتوں کی روش اختیار نہ کریں، جو شوہر کی لاپرواہی کی بنا پر خود کو بے لگام کر دیتی ہیں اور مظلومیت کی راہ عبور کر کے ظلم کی پگڈنڈی پر چھلانگ لگا دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں شوہر کی نظروں میں گر جاتی ہیں اور سسرال والوں کی نگاہوں میں بھی ان کا مقام باقی نہیں رہتا۔ عام دنیا والے بھی ایسی عورتوں کو اچھی نہیں سمجھتے اور اللہ کی نظروں میں بھی ایسی عورتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ آپ ان عورتوں کے طرز کو اختیار کریں جنہوں نے اپنے شوہروں کے ظلم وستم کو سہہ کر محبت وخدمت کے راستے کو ترک نہیں کیا اور جنہوں نے "بے زبانی" کے ذریعے میدان فتح کیا زبان درازی کر کے اپنے عورت پن کو گھائل کرنے کی حماقتیں نہیں کیں۔

آپ دونوں کے ناموں کے مجموعی اعداد ۵۱۱ ہیں۔ اس لئے مذکورہ وظیفہ پابندی کے ساتھ صبح وشام ۵۱۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس سے

آپ کو زبردست فائدہ ہوگا اور رفتہ رفتہ آپ کے شوہر کے دل میں آپ کی قدر پیدا ہوگی۔

محبت کی باتیں

سوال از: محمد انور پاشا انوری ــــــــ حیدر آباد

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔ ماہنامہ "طلسماتی دنیا" جس کی اشاعت میں آپ کی شب وروز محنت ہے۔ اس میں سوالات کے ذریعے اپنے مسائل اور اپنی ضرورتوں کے پورے ہونے کا موقع عنایت فرمایا گیا ہے۔ جس سے میں استفادہ کرنے کی غرض سے چند مسائل یا چند گزارشات لے کر حاضر ہوں۔ براہ کرم مجھے میری خواہش کے مطابق دعائیں یا اذکار دیں یا عمل کا طریقہ بتائیں تو نوازش ہوگی۔ طلسماتی دنیا کے صفحات میں حل شائع فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

گزارش نمبر ایک: مولانا میں ایک غریب گھرانے کا نوجوان ہوں، ماشاء اللہ تعلیمی لیاقت رکھتا ہوں اور روزگار کی تلاش میں ہوں۔ مجھے اپنی پھوپی زاد بہن کی لڑکی (یعنی پھوپی زاد بھانجی) سے سچی محبت ہوگئی ہے اور میں اس سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مگر یہ مسئلہ ہے کہ وہ لوگ امیر اور پیسے والوں کو ترجیح دیتے ہیں اور میں ایک غریب خاندان کا لڑکا ہوں اور لڑکی کے والدین بھی اوسط درجے کے لوگ ہیں۔ لڑکی بڑی ہی خوبصورت، اچھی سیرت رکھنے والی اور سمجھ دار، تعلیم یافتہ اور بہت ہی شریف ہے۔ میں اپنے مسائل کی وجہ سے اور رشتے کا لحاظ رکھتے ہوئے باضابطہ محبت کا اظہار کرنے سے قاصر ہوں اور ان لوگوں کا ذہن بھی شاید کبھی بھی میری طرف اس شادی کے لئے نہ جائے۔ ویسے سبھی لوگوں میں میری ایک اچھی پوزیشن ہے اور سبھی لوگ بڑی ہی عزت کرتے ہیں اور لڑکی بھی بہت احترام کرتی ہے۔ مگر محبت کا پاکیزہ رشتہ قائم ہو اور بات شادی تک پہنچے ایسا ممکن نظر نہیں آتا۔ لہٰذا میری آپ سے ادباً گزارش ہے کہ آپ مجھ کو کوئی ایسا وظیفہ یا دعائیں بتائیں جس سے کہ وہ لڑکی مجھ سے بھی اتنا ہی پیار کرے جتنا کہ میں اس سے کرتا ہوں اور وہ میری شریک حیات بن جائے۔ دولتمند شخص کو ترجیح دینے والے وہ لوگ میری قابلیت وشرافت کی بنا پر مجھے اپنی دختر نوازدیں۔ مولانا میں اس لڑکی سے کافی حد تک متاثر ہوں اور ہر حال میں اسے شریک حیات بنانا چاہتا ہوں اور یہ سوچ کر فکر مند ہوں کہ بات کیسے شروع ہوگی اور میری اس محبت کا انجام کیا ہوگا۔ ویسے اس لڑکی کی شادی کو ابھی وقت ہوگا۔ الغرض میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا وظیفہ یا عمل بتائیں جو میں آسانی سے کرسکوں جو مذہب اسلام کی تعلیمات میں سے ہو اور جائز عمل ہو جس سے میں اپنی پیاری محبوبہ کو اپنا بناسکوں اور جس سے ہمارے خاندانی رشتے ایک نئی خوشی حاصل کریں۔ آپسی خلوص محبت بہت ہے مگر ان کی دولت کے حصول کی خواہش میرے لئے دیوار بنی ہوئی ہے۔

جواب

آپ کے خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ یک طرفہ محبت کا شکار ہیں لیکن یک طرفہ محبت بھی گناہ نہیں ہے اگر بات چھیڑ چھاڑ اور عشق بازی کی حدوں تک نہ پہنچی ہو۔ آپ کے خط سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ مذکورہ لڑکی سے پاک صاف محبت کرتے ہیں اور اس سے شادی کرنے کے خواہش مند ہیں۔ اس بارے میں اپنی رائے یہ ہے کہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی شادی اس لڑکی سے کرادے اور اس کے ماں باپ کے دل میں آپ کی قدر پیدا کرے۔ اس سلسلے میں آپ کے خاندان میں رشتہ بھیجنے کا جو بھی دستور ہو اس پر سنجیدگی کے ساتھ عمل کریں اور اپنے اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو اس سلسلے میں کامیابی عطا کرے۔ ہم بھی دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے پاکیزہ جذبوں کو کامیابی سے ہمکنار کرائے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی عرض کریں گے کہ اگر خدانخواستہ آپ کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ مل سکی تو پھر صبر کریں اور اس لڑکی کا نام اپنی زبان پر نہ لائیں تاکہ وہ لڑکی رسوائی اور بدنامی سے محفوظ رہے۔ اس بارے میں وظیفے اور تعویذوں کے چکر میں پڑنے کے بجائے صرف دعاؤں پر قناعت کریں۔ انشاء اللہ آپ کو کامیابی ملے گی خدانخواستہ کامیابی نہ ملے تو پھر آپ صرف اور صرف صبر کریں، کسی غیر سنجیدگی اور چھچھورے پن کا مظاہرہ نہ کریں۔

خوش حال زندگی کے لئے

سوال از: (ایضاً)

میرے ہر قدم پر ناکامیاں میرا مقدر بن گئی ہیں۔ براہ کرم کامیابیوں کی راہ ہموار ہو، مجھے روزگار ملے اور میں خوشحال زندگی گزاروں، ایسا کوئی مجرب نسخہ عنایت فرمائیں۔

جواب

کامیابی کے لئے محنت اشد ضروری ہے اور محنت کے ساتھ اپنے خالق ومالک پر یقین اور بھروسہ بھی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے رب سے دعا بھی برابر کرتے رہیں۔ جو لوگ صرف دعاؤں پر بھروسہ کرکے

ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں وہ کامیابی سے اتفاقاً ہی ہمکنار ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ وہ جدوجہد کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے تھے اور دعا کے ساتھ محنت بھی کرتے تھے پھر اپنے رب کی رحمتوں کا انتظار کرتے تھے۔ آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم خوش حالیوں کیلئے اور زندگی میں مختلف کامیابی حاصل کرنے کیلئے معجزوں کے منتظر رہتے ہیں، نہ ہم محنت کرتے ہیں اور نہ ہم صحیح معنوں میں اپنے رب سے کچھ مانگ ہی پاتے ہیں اسی لئے زندگی کی تمام شاہراہوں پر ہم ناکام نظر آتے ہیں۔

آپ کامیابی اور خوش حالی کے لئے پانچوں وقت کی نماز پابندی کے ساتھ بروقت ادا کریں اور ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا معمول بنائیں اور جمعہ کے دن سو مرتبہ یہ درود شریف پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ انشاء اللہ کچھ ہی ہفتوں میں آپ محسوس کریں گے کہ آپ خوش حالی کی طرف بڑھ رہے ہیں اور بدحالیوں سے آپ کو نجات مل رہی ہے۔ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو خوش حالیوں سے بہرہ ور فرمائے اور آپ کی تمام جائز مرادیں پوری فرمائے۔ (آمین)

ام الصبیان کا علاج

سوال از: ناشاد لطیفی

اطلاعاً عرض ہے کہ میری نگاہ سے طلسماتی دنیا گزری بہت اچھی بات ہے۔ مرض کے ظن وگمان میں لوگ مبتلا ہوکر پریشان ہوتے ہیں، ماحصل اینکہ طاغوتیت حرکات وسکنات کی طرف عدم توجہ ہے۔ ہر مرض را علاج است، بے حد مشکور ہوں، رفاہ عام کی خاطر آپ کی ہر ممکن سعی بلیغ ہے۔ جزاک اللہ۔

جنات نمبر ۲۰۰۴ء یا ۲۰۰۵ء کا مجھے مطلوب ہے۔ ام الصبیان کی پوری ترکیب چاہئے جس سے خلق اللہ نفع ہو۔ آپ عدم کتمان علم نہ کرکے ام الصبیان مرض سے نجات پانے کی جو بھی مداوا ہو تحریر فرمانے کی زحمت گوارہ کریں یا اگر آپ نے اس کو کتابی شکل دے رکھی ہے تو وہ کتاب چاہئے۔

جواب

آپ کے سوال کو ہم پوری طرح نہ سمجھ سکے ظاہر ہے اس کے نہ سمجھنے میں ہماری عقل ہی کا قصور ہے۔ آپ کا یہ فرمانا کہ لوگ "ظن وگمان" مر[ض] میں مبتلا ہوکر خواہ مخواہ پریشان ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ناتجربہ کاری کی بات ہے۔ ہم تقریباً ۳۸ سالوں سے اس روحانی لائن میں کام کررہے [ہیں] ہمارے پاس جو کیس آتے ہیں اس میں بلاشبہ زیادہ تر وہم سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود ایسے کیسوں کی تعداد بھی خاصی ہوتی ہے جو وہم سے تعلق نہیں رکھتے، ایسے مریضوں کی تعداد چالیس فی صد سے کم نہیں [ہے] جو حقیقتاً سحر یا آسیب یا نظر بد کا شکار ہوکر ہمارے پاس آتے ہیں اور یہ [کسی] حکیم اور ڈاکٹر کی دوا سے اچھے نہیں ہوسکتے۔ ان کا علاج روحانی عملیات [ہی] کے ذریعہ ممکن ہے۔

آپ نے طلسماتی دنیا کا سرسری طور پر مطالعہ کیا ہے اس لئے آپ کو یہ خبر نہیں ہے کہ ادارہ طلسماتی دنیا نے ۱۹۹۵ء میں جنات نمبر شائع کیا تھا اور یہ نمبر رب العالمین کے فضل وکرم کی وجہ سے اتنا مقبول ہوا کہ اس کے دسیوں ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اگر آپ کو اس نمبر کی ضرورت ہو تو ایک پوسٹ کارڈ پر مکتبہ روحانی دنیا دیوبند کو لکھ کر بھجوادیں اور اس کی رقم پیشگی مع خرچ کے پچھتر روپے روانہ کریں۔

ام الصبیان پر باقاعدہ کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی ہے۔ ام الصبیان کے علاج کے لئے مندرجہ ذیل نقش کافی ہے اس کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں ام الصبیان سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۸۹۴۸	۸۹۵۱	۸۹۵۴	۸۹۴۱
۸۹۵۳	۸۹۴۲	۸۹۴۷	۸۹۵۲
۸۹۴۳	۸۹۵۶	۸۹۴۹	۸۹۴۶
۸۹۵۰	۸۹۴۵	۸۹۴۴	۸۹۵۵

وہی ۷۸۶ کا غم

سوال از: (ایضاً)

ہاں بھئی ایک بات یاد آگئی وہ یہ کہ ۷۸۶ تحریر کرنا میری کج فہمی پر مبنی ہے یا سراسر غلط ہے۔ ناقص سمجھ میں ۷۸۶ ہری کرشنا کے اعداد ہیں۔ بسم اللہ کے اعداد نہیں غور فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ہری کرشنا

ہ ۵ ب ۲

ر	۲۰۰
ی	۱۰
ک	۲۰
ر	۲۰۰
ش	۳۰۰
ن	۵۰
ا	۱
	۷۸۶

نعوذ باللہ

س	۶۰
م	۴۰
ا	۱
ل	۳۰
ل	۳۰
ا	۱
ہ	۵
ا	۱
ل	۳۰
ر	۲۰۰
ر	۲۰۰
ح	۸
م	۴۰
ا	۱
ن	۵۰
ا	۱
ل	۳۰
ر	۲۰۰
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۴۰
	۱۱۸۶

مشدد کو خارج کیا تو بھی نہیں ہوا۔

۱۱۸۶
۴۳۰
۷۵۶

اگر مشدد 'ل' اور مشدد (ر) کو بھی خارج کرکے دیکھا جائے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہورہے ہیں۔ یہ تو ہری کرشنا کے اعداد عوام اور علماء استعمال کررہے ہیں جو کھلا شرک ہے۔

اور پھر دیکھیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہری کرشنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم		ہری کرشنا	
ب	۲	ہ	۵
س	۶۰	ر	۲۰۰
م	۴۰	ی	۱۰
ل	۳۰	ک	۲۰
ل	۳۰	ر	۲۰۰
ا	۱	ش	۳۰۰
ہ	۵	ن	۵۰
ر	۲۰۰	ا	۱
ر	۲۰۰		۷۸۶
ح	۸		
م	۴۰		
ا	۱		
ن	۵۰		
ر	۲۰۰		
ح	۸		
ی	۱۰		
م	۴۰		
	۹۴۷		

استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

پھر مشدد کو بھی خارج کیا۔

۹۴۷
۲۰۰
۷۴۷

میری ناقص سمجھ میں کسی حال میں ۷۸۶ بسم اللہ الخ کے اعداد نہیں۔ ہری کرشنا کے اعداد بھی العیاذ باللہ۔ آپ کی تفصیل تحریر فرمادیں۔ معاصی کے ارتکاب سے بچائیں۔

جواب

اس سوال کا جواب کئی بار دیا جاچکا ہے اور کھلی وضاحت کے ساتھ یہ عرض کیا جاچکا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اگر کوئی شخص ۷۸۶ سے مراد بسم اللہ لے رہا ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور ۷۸۶ کو بسم اللہ ہی پر محمول کیا جائے گا اور اگر کوئی مسلمان ۷۸۶ لکھتے وقت ہرے کرشنا کا تصور کررہا ہوگا تو ۷۸۶ پر ہرے کرشنا ہی کا اطلاق ہوگا۔ اب یہ لکھنے والے کی سوچ و فکر پر منحصر ہے کہ وہ ۷۸۶ سے کیا چیز مراد لے رہا ہے۔

ہم یہ تسلیم کئے لیتے ہیں کہ ۷۸۶ بسم اللہ کے ساتھ ساتھ ہرے کرشنا کے بھی اعداد ہوتے ہیں۔ تب بھی کیا فرق پڑتا ہے مسلمانوں میں کون ایسا ہوگا جو ۷۸۶ لکھ کر ہرے کرشنا مراد لیتا ہو۔ اللہ کے شروع میں

الف ہے اور الف ابلیس کے شروع میں بھی ہے۔ لیکن الف جب اللہ کے شروع میں لگتا ہے تو اس کی عظمت کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا اور یہی الف جب ابلیس کے شروع میں لگتا ہے تو اس کو کون عزت کی نگاہوں سے دیکھ سکتا ہے۔ اس دنیا میں اصل چیز نسبت ہے اور نسبت کی وجہ سے ہی کسی بھی چیز کا مقام متعین ہوتا ہے۔ ایک ہی بھٹے سے نکلی ہوئی اینٹیں جب کسی مسجد میں لگتی ہیں تو وہ مقدس ہوجاتی ہیں اور اسی بھٹے کی اینٹیں اگر شراب خانہ کی دیواروں میں لگ جائیں تو کون ان اینٹوں کو اہمیت دے گا۔ بالکل اسی طرح اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ بنتے ہیں تو ۷۸۶ قابل احترام سمجھے جاتے ہیں اور اگر کسی اور چیز کے اعداد بھی ۷۸۶ بنتے ہوں تو ان کو کون قابل احترام سمجھے گا۔ ذبیح اللہ کے اعداد بھی ۷۸۶ ہوتے ہیں لیکن ۷۸۶ لکھ کر کون ذبیح اللہ مراد لیتا ہے۔ ۷۸۶ لکھنے والا ہر شخص بسم اللہ ہی مراد لیتا ہے اور اس کی نیت کی بنا پر ۷۸۶ بسم اللہ کے قائم مقام مانی جاتی ہے۔ لوگ باسمہ لکھ کر بسم اللہ مراد لیتے ہیں کسی کو بھی یہ شبہ نہیں ہوتا کہ باسمہ میں ہ کا مرجع کس کی طرف ہے۔ نہ جانے کیوں آپ کو یا آپ جیسے لوگوں کو ۷۸۶ سے شرک کی بو کیوں آجاتی ہے۔؟

اب رہی بات کہ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہیں یا نہیں تو اس کے لئے یہ تفصیل دیکھیں۔

حرف	عدد
ب	۲
س	۶۰
م	۴۰
اللہ	۶۶
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
م	۴۰
ن	۵۰
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۴۰
	۷۸۶

آپ نے اعداد لکھے ہیں وہ قطعاً غلط ہیں۔ اس تفصیل کے بعد بھی اگر آپ کو اطمینان نہ ہو تو کوئی حرج نہیں آپ خط وغیرہ لکھتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا کریں۔ لیکن جو لوگ ۷۸۶ لکھ کر بسم اللہ مراد لیتے ہیں ان پر اعتراض کر کے خواہ مخواہ کی بحث کے دروازے نہ کھولئے۔ ہمیں بھی بہت سے سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہم کب تک ۷۸۶ کے چکر میں الجھے رہیں گے؟ اور اس ہرے کرشنا کے غم سے ہمیں کب نجات ملے گی۔

ہمزاد اور اجازت وغیرہ

سوال از: حافظ محمد عاشق الٰہی ——— اتر دناج (بہار)

عرض تحریر یہ ہے کہ میں طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں۔ ویسے میں حضرت کاش البرنی کی لکھی ہوئی عملیات وغیرہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں۔ جب مجھے حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنی تھی تو مجھے منازل قمر کو ملحوظ رکھنے کے لئے کسی اچھی تقویم کی ضرورت پڑی اور میں اس کی تلاش میں لگ گیا۔ اس سلسلے میں مجھے کلکتہ جانا پڑا وہاں جا کر کتب فروش کی ایک دکان جو کہ ٹولہ زکریا اسٹیٹ میں ہے، کتب فروش میرے طلب کرنے پر دو تقویم مجھے دیئے جو کہ ایک غیر مسلم جیوتش کی لکھی ہوئی بہت ہی مشہور و معروف و مقبول عام ہے، سینکڑوں سال پہلے سے شائع ہوتا چلا آرہا ہے لیکن میں نے روحانی تقویم کو منتخب کیا اور اس کو حاصل کیا اور اس کا مطالعہ کیا، مجھے بہت اچھا لگا دوسرے دن پھر اس دکان پر گئے تو طلسماتی دنیا کا ایک رسالہ ہمزاد نمبر کو خریدا۔ ویسے میں اس سے پہلے حضرت کاش البرنی کی لکھی ہوئی کتاب رجوع ہمزاد کا مطالعہ کر چکا تھا۔ بہرحال میں نے جب ہمزاد نمبر مطالعہ کیا تو مجھے اور بھی زیادہ عمل ہمزاد کی جانکاری ملی اور میں اب تک سوچ رہا ہوں کہ کون سا نمبر پر عمل ہمزاد کروں۔ صنم خانہ عملیات کے سب سے آخر میں یعنی نمبر ۴ میں جو عمل درج ہے۔ جو ۹۱ویں دن ایک فرشتہ احضر کا حاضر ہوتا ہے اور ایک ہمزاد عامل کو عطا کر کے رخصت ہوجاتا ہے تو کیا وہ ہمزاد کسی دوسرے شخص کا ہوتا ہے (جو انتقال کر چکے ہیں) یا خود عامل کا اپنا ہمزاد ہوتا ہے اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں۔؟

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ نقش و تعویذ وغیرہ لکھنے کے لئے مجھے اجازت ملی ہے جنہوں نے مجھے اجازت دیئے ہیں وہ فاضل دیوبند ہیں لیکن وہ خود عامل نہیں ہیں بلکہ ان کے جو عامل استاد تھے انہوں نے ان کو اجازت دی تھی اور ان کا کہنا تھا کہ اجازت اذن دینے کی ملی ہے اور وہ مجھے اجازت دیئے تو کیا ان کا اجازت میرے لئے معتبر ہوگا یا نہیں۔ جیسا کہ حضرت کاش البرنی لکھتے ہیں کہ جو چلہ کبیر (زکوٰۃ اکبر) پورا کئے ہوئے

ہے وہ اجازت دے سکتا ہے۔ اور جو زکوٰۃ اصغر پورا کئے ہوئے ہے نہیں دے گا اگر وہ اجازت دے گا تو پھر اس کی زکوٰۃ ختم ہوجائے گی اور پھر وہ دوبارہ اس کو زکوٰۃ ادا کرنے پڑے گا۔ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ تحقیق تشفی بخش جواب مطلوب ہیں۔ ہماری رہنمائی فرمائیں اس لئے کہ جہاں میں رہتا ہوں وہاں دور دراز تک کوئی ایسا عامل نہیں مل رہا ہے۔ جس سے میں اجازت طلب کروں اب تک جتنے بھی دعا تعویذ کرنے والے حضرات سے ہماری ملاقات ہوئی وہ سب اجازت یافتہ ہی ملے۔ کوئی بھی عامل شخص نہیں ملا۔ اور نہ کوئی استاد اور ہمارے عامل تھے۔ اس لئے میں آپ سے اجازت طلب کرنے پر مجبور ہوں۔ اگر آپ اپنی طرف سے اجازت دیتے ہیں تو ہمارے لئے بڑی خوش نصیبی کی بات ہوگی۔ ویسے میں حروف تہجی کی زکوٰۃ اصغر ادا کر چکا ہوں۔ ہر ماہ آپ اتنے لوگوں کو تشفی بخش جواب دیتے ہیں یعنی خدمت خلق کر رہے ہیں مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ ہمزاد کے عامل ہیں۔ اگر آپ سچ مچ ہمزاد کے عامل ہیں تو عمل ہمزاد کے لئے بھی مجھے اجازت درکار ہے۔ جو بدروح کا نقش مربع آتشی چال سے لکھنا ہے اور زمین میں دفن کرنا ہے اور بدروح کا وظیفہ رات کو پڑھنا ہے۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ میں اپنا نام عاشق الٰہی کے عدد ابجد قمری کے مطابق اسماء الٰہی کا ورد کرتا ہوں۔ جو میرے ستارے کا وقت ہے، اسماء الٰہی یہ ہیں۔ علی، رفیع، والی تو کیا (یا) ندائیہ کے ساتھ ورد کرنا ہوگا جیسے یاعلی، یاوالی (یا) ندائیہ جو اضافہ کیا جاتا ہے تو یا کا عدد شمار نہیں کیا جاتا ہے۔ یا کوئی بھی اسماء الٰہی کے ورد میں (یا) کا اضافہ کرنا چاہئے، خواہ عمل میں لکھا ہوا ہو یا نہیں جیسا کہ ایک عمل میں لکھا ہوا ہے کہ اسم رحمٰن کو تیرہ ہزار مرتبہ پڑھنا ہے تو صرف رحمٰن پڑھیں گے کہ یا رحمٰن پڑھیں گے۔

میں پہلی بار آپ کے پاس خط لکھ رہا ہوں لہٰذا میرا مضمون طویل ہو چکا ہے پڑھنے اور جواب دینے میں آپکو زحمت ہوگی تو معاف فرمائیں گے آئندہ پھر بھی مختصر لکھنے کی کوشش کروں گا۔

جواب

ہمزاد کی مختلف قسمیں ہیں لیکن ہمزاد زیادہ تر اپنے ہی جسم کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس میں لطافت ہوتی ہے اسی لئے یہ منٹوں سکینڈوں میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے۔

ہمزاد سے متعلق ہم ہمزاد نمبر میں شائع کر چکے ہیں اور اس نمبر کا آپ مطالعہ کر بھی چکے۔ اس نمبر کا مطالعہ ایک بار پوری گہرائی کے ساتھ کرلیں۔ آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ ہمزاد کی کیا حقیقت ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

نقش وغیرہ لکھنے کی آپ کو اجازت جن فاضل صاحب نے دی ہے جب وہ خود عامل نہیں ہیں تو انہیں آپ کو اجازت دینے کا حق کہاں ہے۔ اجازت وہی دے سکتا ہے جو خود باضابطہ عامل ہو، جو شخص خود کسی کا مرید نہ ہو اور جسے اپنے پیر کی طرف سے اجازت بیعت نہ ہو وہ کسی کو مرید نہیں بنا سکتا اسی طرح عملیات کی لائن میں اس شخص کو اجازت دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جو خود کسی سے سند یافتہ یا اجازت یافتہ نہیں ہے۔

حضرت کاش البرنیؒ نے ٹھیک ہی فرمایا ہے کہ جس نے کسی عمل کی زکوٰۃ اکبر نہیں نکال رکھی ہے اس کو اجازت دینے کا حق نہیں ہے اور اگر کسی کو اجازت دے گا تو اس کی زکوٰۃ بے اثر ہوجائے گی۔ ذرا سوچئے کہ جب زکوٰۃ صغیر یا زکوٰۃ اصغر ادا کرنے والے کو اجازت دینے کا اختیار نہیں ہے تو پھر اس شخص کو اجازت دینے کا اختیار کیسے حاصل ہوگا جس نے سرے سے زکوٰۃ ادا ہی نہیں کی۔

آپ کا یہ فرمانا کہ آپ نے مجبوری میں کسی صاحب سے اس لئے اجازت حاصل کرلی کہ آپ کے علاقہ میں دور دراز تک کوئی معتبر عامل موجود نہیں ہے۔ عزیزم اگر آپ کے علاقہ میں کوئی معتبر عامل نہیں ہے تو اللہ کی بنائی ہوئی اس وسیع کائنات میں ایسے بہت سے عامل آپ کو مل جائیں گے جو قابل اعتبار عامل ہیں اور انہیں اجازت دینے کا بھی استحقاق حاصل ہے۔ ایسے عاملین کو تلاش کرنے کے لئے اگر آپ کو دور دراز کا سفر بھی کرنا پڑے تو آپ کو کرنا چاہئے۔

ایک بات یہ بھی اپنے پلے سے باندھ لیجئے کہ کسی بھی عامل سے کچھ سیکھے بغیر اس سے اجازت طلب کرنا بھی ایک عجیب سی بات ہے۔ اگر آپ سیکھنے کی اجازت مانگ رہے ہیں تو اور بات ہے لیکن اگر آپ عمل کرنے کی یا لوگوں کا علاج کرنے کی یا مؤکل اور ہمزاد تابع کرنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں تو یہ ایک مذاق ہے۔ اور اس طرح کے مذاق نے امت کی سنجیدگی کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔

مؤکل اور ہمزاد بہت بعد کی چیزیں ہیں اس سے پہلے کے بہت سے مراحل ایسے ہیں جن کو عبور کرنے میں دو سال تک لگ سکتے ہیں۔ ان مراحل کو تہہ کئے بغیر ایک مؤکل اور ہمزاد تک چھلانگ لگا دینا ایک بچکانہ طرز عمل ہے اور اس طرح کے طرز عمل سے ثابت ہونے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ آپ نے ابھی تک صرف حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کی ہے وہ بھی

اصغر ابھی تو آپ کو بہت سی بنیادی ریاضتیں کرنی ہیں تب کہیں جا کر آپ کو مؤکل وہمزاد کو تابع کرنے کی اجازت طلب کرنی چاہئے۔ کیونکہ بنیادی ریاضتوں کی مشقت اٹھائے بغیر مؤکل وہمزاد کے عمل میں کامیابی کا حصول قطعاً ناممکن ہے۔ کوئی بھی ڈھنگ کا عامل کسی بھی طالب علم کو کسی بڑے عمل کی اجازت اس وقت دے سکتا ہے جب اس طالب علم میں اس عمل کو کرنے کی اہلیت ہو۔ اگر اہلیت نہ ہونے پر کوئی عامل اجازت بھی دیدے گا تو اس اجازت سے اس طالب علم کا بھلا ہونے والا نہیں ہے۔ کیونکہ اجازت صرف برکت کے لئے لی جاتی ہے۔ اجازت سے کسی کے اندر اہلیت اور صلاحیت پیدا نہیں ہوجاتی۔ وہ لوگ سمجھ دار ہوتے ہیں جو پہلے اپنے اندر اہلیت پیدا کرتے ہیں پھر کسی استاد سے اجازت طلب کرتے ہیں یا پہلے کسی استاد کے سامنے وہ زانوئے ادب تہہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد کسی عمل کو کرنے کی اجازت مانگتے ہیں۔

آپ نے ہم سے بھی ہمزاد کے عمل کی اجازت مانگی ہے جب کہ ہمارے نام آپ کا پہلا خط ہے۔ مراسلت کی بسم اللہ کرتے ہی آپ سیدھے ہمزاد تک جا پہنچے۔ یاد رکھیں صرف کتابیں پڑھ لینے اور صرف حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرلینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اور صرف کسی سے اجازت لے لینے سے بھی کچھ نہیں بن پاتا۔ اگر واقعتاً آپ کو ہمزاد کا عمل کرنا ہے تو اس سے پہلے اس لائن کی تمام بنیادی شاہراہوں سے آپ کو گزرنا پڑے گا۔ اس کے بعد پھر آپ مؤکل یا ہمزاد کا عمل کریں۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو ناکامی آپ کے حصے میں آئے گی، آپ کا وقت ضائع ہوگا اور آپ روحانی فارمولوں سے بدظن ہوجائیں گے۔

اسماء الٰہی کا ورد کرنے کے بارے میں یہ بات یاد رکھیں کہ بغیر حرف ندا اور بغیر الف لام کے کسی بھی اسم الٰہی کا ورد کرنا درست نہیں ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر ان میں ورد کرنا ہو تو الف لام لگا کر ورد کرنا چاہئے اور اگر رات کو ورد کرنا ہو تو حرف ندا لگا کر ورد کرنا چاہئے۔ گویا کہ دن میں الرحیم الکریم السلام پڑھیں گے اور رات کو یارحیم یاکریم اور یاسلام پڑھیں گے۔ حرف ندا یا الف لام لگائے بغیر رحیم کریم سلام پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے۔

بزرگوں سے یہ بھی مروی ہے کہ اسماء الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے ذکر سے پہلے دعاء اعتصام اور ذکر کے بعد دعاءِ اختتام بھی پڑھنی ضروری ہے۔

دعاءِ اعتصام یہ ہے۔ اَلَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْر۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر۔ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَقَدْ کَفٰی سَمِعَ اللّٰہ لِمَنْ دُعَا لَیْسَ وَرَآءِ اللّٰهِ الْمُنْتَھٰی مَنِ اعْتَصَمَ بِحَبْلِ اللّٰہ نَجٰی۔ دعاءِ اختتام یہ ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ لَّمْ یَزِلْ کَرِیْمًا وَّلَا یَزَالُ رَحِیْمًا۔ ذکر سے پہلے دعاء اختتام پڑھیں۔ یہی طریقہ بزرگوں سے مروی ہے۔ اس طرح سے پڑھیں گے تو ذکر کے اثرات جلد مرتب ہوں گے۔ [اس] کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رکھیں کہ اللہ کے جن ناموں کا آپ ورد کررہے [ہیں] ان صفات کو اپنے اندر ڈھالنے کی کوشش کریں۔ مثلاً آپ "یَاعَلِیُّ یَارَفِیْعُ یَاوَالِیُّ" کا ورد کرتے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ رب العالمین کی ذات گرامی بلند اور بلند تر ہے۔ تو آپ بھی اپنے اندر بلندی اور رفعت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کے خیالات اور آپ کی سوچ وفکر کسی کے بارے میں بھی گھٹیا نہیں ہونی چاہئے بلکہ آپ کے خیالات اور آپ کے تصورات میں رفعت اور وسعت ہونی چاہئیں۔ تب ہی ورد کا آپ بھرپور فائدہ اٹھا سکیں گے۔ آج کل دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ رات بھر "یَا لَطِیْفُ یَاوَدُوْدُ" پڑھنے والے دن بھر لوگوں کے ساتھ سختی اور نفرت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ [اس] لئے انہیں ان کے ورد کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ہم رات کو یَاعَلِیْمُ کی تسبیح [پڑھیں اور] دن بھر جہالتوں میں مبتلا رہیں تو یَاعَلِیْمُ کی تسبیح ہمیں کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے؟

اس جواب کے بعد ہمیں امید ہے کہ آپ اپنے احوال پر نظر ثانی کریں گے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر آپ نے سنجیدگی کے ساتھ روحانی سفر جاری رکھا تو ایک دن آپ منزل تک ضرور پہنچیں گے۔ راستہ کتنا ہی طویل ہو ایک نہ ایک دن مسافر کو منزل تک پہنچا دیتا ہے اور [عدم] راستہ جوں جوں قدم اُٹھتے ہیں ووں ووں مسافر کو منزل سے دور کردیتا ہے۔

عشق اور ذاتی معلومات

سوال از: (نام و پتہ مخفی رکھنے کی فرمائش)

جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

بات یہ ہے کہ میں آپ کا رسالہ تقریباً چار سال سے پڑھ رہا ہوں اور مجھے یہ بے حد پسند بھی ہے اور روحانی ڈاک تو کسی تحفے سے کم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی عمر دراز کرے تاکہ آپ اسی طرح دکھی [انسانیت کی] خدمات انجام دیتے رہیں۔

دراصل میں اپنے بارے میں پوری معلومات چاہتا ہوں۔ میری تاریخ پیدائش ۱۶ ستمبر ۱۹۸۵ء ہے۔ مجھے میرے بارے میں پوری تفصیل

ے بتایئے۔ میرے نام کا مفرد عدد، مرکب عدد، قسمت کا عدد، لکی عدد، تاریخ پیدائش کا عدد، فائدے مند، نقصان دہ عدد کونسے ہیں اور میرا برج راشی ستارہ کونسا ہے۔ میرے لئے کونسے دن، مہینے، سال اور تاریخ اہم ہے اور مبارک وغیر مبارک ہے۔ کونسے رنگ اور حرف اہم ہیں۔ مجھے کونسا نگینہ راس آئے گا بتائیں۔ مجھے کن اسماء حسنیٰ کا ورد کرنا چاہئے اور میرا اسم اعظم کیا ہے، میرے لئے کونسا پیشہ بہتر ہوگا، میرے نام کا عنصر، میرے اندر کی اچھائی اور برائیاں وغیرہ تفصیل سے بتائیں۔

(۲) میں اپنے والدین کا ایک ہی لڑکا ہوں اور میری چار بہنیں ہیں ان میں سے دو کی شادی ہوگئی ہیں اور خدا کے فضل وکرم سے وہ اپنی سسرال میں ٹھیک رہتی ہیں باقی بچی دو بہنیں تو ایک مجھ سے بڑی اور ایک چھوٹی ہے بڑی بہن شادی کے لائق ہے مگر اچھے رشتے نہیں آتے دراصل بات یہ ہے کہ کچھ سال پہلے وہ دماغی طور پر بیمار تھی۔ ڈاکٹری اور روحانی علاج دونوں طرح کے علاج کروائے۔ بہت پیسہ خرچ ہوا۔ والد صاحب آدھا تو ان کے علاج میں ٹوٹ گئے۔ خدا کے فضل وکرم سے ابھی وہ ٹھیک ہیں۔ ان کی شادی کے لئے کوئی وظیفہ بتایئے، ان کے ٹھیک ہونے کے بعد گھریلو حالات کچھ ٹھیک ہی ہوئے تھے کہ والد صاحب بیمار رہنے لگے اور ایک دن صبح سو کر اٹھے تو آنکھوں سے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ان کا بھی بہت علاج کروایا گیا۔ خدا کے فضل [illegible] کرم سے وہ بھی اب ٹھیک ہیں۔ پہلے جیسا دکھائی نہیں دیتا اور ہاتھ پیر بھی ٹھیک سے کام نہیں کرتے۔ کوئی بھی چیز مضبوطی سے پکڑ نہیں سکتے کوئی علاج بتایئے۔ والد صاحب کی سرکاری نوکری ہے اور ڈیڑھ سال کے بعد ریٹائر ہوجائیں گے۔ اس کے بعد پنشن کے علاوہ رزق کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ میں نے مارچ میں بارہویں کے امتحان دیئے ہیں اور والد صاحب کے ریٹائر ہونے سے پہلے کچھ کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی ہم سرکاری مکان میں رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ریٹائر منٹ کے بعد وہ گھر خالی کرنا پڑے گا ایسے تو ہمارے دو مکان اور بھی ہیں لیکن وہ اچھے ایریئے میں نہیں ہیں ہم انہیں بیچنا چاہتے ہیں تا کہ کہیں اچھی جگہ گھر لے سکیں۔ مہربانی کر کے کوئی وظیفہ بتایئے، گھر میں پیسہ نہیں رکتا کسی نہ کسی وجہ سے دوائیوں میں اور دوسری فضول خرچیوں میں خرچ ہوجاتا ہے لیکن پھر بھی خدا کے کرم سے جیسے تیسے گھر چل رہا ہے۔ آنے والے کچھ سال تو شاید اور بھی مشکل ہوں۔ والد صاحب ریٹائر ہوجائینگے، رہنے کے لئے گھر کی ضرورت اور پھر بہنوں کی شادی ایسے تو خدا انہیں ہی دکھ تکلیفیں دیتا ہے جنہیں وہ چاہتا ہے۔ خدا اپنے ہر امتحان میں ہمیں صبر اور کامیابی عطا کرے (آمین)

میرے والدین اور سبھی کی امیدیں مجھی سے ہیں اور میں بھی ایک کامیاب انسان بننا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں میرے والدین مجھ پر فخر کریں، میرے دوست مجھ سے ہر طرح کی مدد کی امید رکھیں۔ میرے خاندان کے افراد اور میرے رشتے دار مجھے عزت کی نظروں سے دیکھیں۔ مہربانی کر کے کوئی ایسا طریقہ بتایئے کہ میں ان سبھی چیزوں کے لائق بن سکوں۔ بہت مہربانی ہوگی۔

(۳) میری الجھنیں اور مصیبتیں یہیں پر ختم نہیں ہوجاتی دراصل بات یہ ہے کہ میں ایک لڑکی سے بہت پیار کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ بھی مجھ سے اتنا ہی کرتی ہوگی کہ جتنا میں اس سے۔ اپنی گھریلو الجھنیں ہونے کے باوجود اپنی محبت کے بارے میں سوال بچکانہ حرکت لگتی ہے پر میں کیا کروں میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں۔ دراصل میں وہ میری دوسری محبت ہے۔ میری پہلی محبت سے تو مجھے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ الٹا دوستوں میں مذاق بنا وہ الگ۔ آخر میں نہ محبت ملی اور نہ ہی دوستی پہلے جیسی رہی۔ اس کے بعد تو کچھ سالوں تک لڑکیوں سے نفرت سی ہوگئی اور لڑکیوں کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں تھا۔ کیونکہ اس نے میرے ساتھ کیا ہی کچھ ایسا تھا وہ سب میں بتا کر خط کو اور طویل نہیں کرنا چاہتا۔ بہر حال میری دوسری محبت ابھی تک تو ٹھیک ہے۔ بڑی جدوجہد کے بعد اس نے میری محبت کا اقرار کیا اور میں چاہتا بھی یہی تھا کیونکہ کئی لڑکوں نے اس کے بارے میں بہت سی افواہیں پھیلا رکھی تھی۔ میں جس اسکول میں تھا ابھی وہ اسی اسکول میں ہے میں نے اس کی محبت پانے کے لئے جو کچھ کیا اور جتنی جدوجہد کی اس سے مجھے نہیں لگتا کہ وہ غلط قسم کی لڑکی ہے اور میں اس سے یہ امید بھی کرتا ہوں اور خدا سے دعا بھی کرتا ہوں کہ وہ اچھی ہو، میری محبت کے اقرار کے بعد بھی اس نے کبھی میرے ساتھ بے فکری سے بات نہیں کی بلکہ وہ تو میری پرچھائیں سے بھی دور رہنا پسند کرتی تھی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ مجھ سے پیار نہیں کرتی تھی۔ میرا اسکول ختم ہونے کے آخری چند دنوں میں ہم نے آمنے سامنے کچھ باتیں بھی کیں۔ دراصل میری دیوانگی اور محبت کو دیکھ کر اس کی سہیلیوں کے لاکھ سمجھانے پر اس نے شادی کے وعدے پر میری محبت قبول کی۔ اب جب کہ اسکول ختم ہو چکا ہے تو حال یہ ہے کہ اس سے ملنا تو بہت دور میں تو اس کو دیکھ بھی نہیں پاتا ہوں۔ میں اس سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔ اب تو میری محبت کا عالم یہ ہے کہ اگر وہ اچھے اخلاق کی نہ بھی ہوئی تو بھی میں اسے قبول کرنے کو تیار ہوں پر میں خدا سے

دعا کرتا ہوں کہ وہ اچھی اور نیک سیرت ہو اور آپ یہ بھی بتایئے کہ ہماری جوڑی کس حد تک ٹھیک ہے اور کیا ہم واقعی میں اپنی زندگی ساتھ گزار پائیں گے بتایئے۔ ویسے تو مجھے میری جانکاری کے حساب سے مشکل ہی لگتا ہے لیکن میں امید بھی نہیں چھوڑوں گا اور خدا سے دعا بھی کرتا رہوں گا، کوئی ایسا طریقہ بتایئے کہ میں اپنی منزل کو پاسکوں۔ میں اس کے لئے کسی کو منانا نہیں چاہتا۔ بس میں خدا کی اجازت چاہتا ہوں، کوئی ایسا وظیفہ بتایئے کہ خدا کی رضامندی حاصل ہو۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔ آپ کا مرکب عدد ۳۶ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۳۵ ہیں۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۹، ۱۸، ۲۷ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو انجام دیتے وقت ان تاریخوں کو اہمیت دیں اور ہر حال میں بھروسہ صرف اللہ پر رکھیں۔ صحیح تاریخوں کا اور صحیح وقت کا انتخاب کرنے کے بعد بھی کامیابی کسی بھی معاملے میں اسی وقت ملتی ہے جب اللہ چاہے البتہ صحیح وقت کا انتخاب کرکے کامیابی کے امکانات روشن ہوجاتے ہیں۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے۔ بدھ کا دن آپ کے لئے اہم اور مبارک ہے۔ کوشش کریں کہ آپ کی شادی بدھ کے دن ہو اور آپ کاروبار وغیرہ کی شروعات بھی اگر بدھ کے دن کریں گے تو انشاء اللہ آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کو پکھراج، ہیرا، نیلم اور پنا انشاء اللہ راس آئیں گے اور آپ کی زندگی میں اچھا انقلاب لائیں گے۔ سبز آسمانی اور دھاری دار رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔ سبزیاں اور پھل آپ کی تندرستی پر خوش آئند اثرات ڈالیں گے۔ آپ کیلئے مئی، اکتوبر اور نومبر غیر مبارک مہینے ہیں ان مہینوں میں بطور خاص اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ خدانخواستہ کوئی بھی مہلک بیماری ان مہینوں میں آپ پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔ آپ کے لئے غیر مبارک عدد ۶ ہے۔ ۶ عدد کی شخصیتوں اور چیزوں سے خود کو محفوظ رکھیں یہ ہمیشہ آپ کے لئے منفی رول ادا کریں گی۔ ۶، ۱۲، اور ۱۷ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی اور خسارے کا اندیشہ رہے گا۔

زندگی کے کسی بھی موڑ پر آپ کو یہ امراض خدانخواستہ لاحق ہوسکتے ہیں۔ امراض معدہ، اعصابی کمزوری، السر، پھیپھڑوں کی بیماریاں، جوڑوں کا درد، شانوں کا درد امراض کمر، اور پتے اور گردے کے امراض وغیرہ۔

آپ کے لئے یہ کام مفید ثابت ہوں گے، کسی بھی طرح کی تجارت کرنسی کا لین دین، دواؤں کا کاروبار، طب صحافت اور انتظامی امور وغیرہ۔

یہ بات یاد رکھیں کہ یہ سب کچھ جو بیان کیا گیا ایک علمی اندازہ ہے اس کو سوفی صد درست سمجھ لینا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ وحی نہیں ہے۔ یہ انسانی تجربات کا ایک حصہ ہے اور اس میں غلطی کا امکان ہے۔ انسان کو زندگی گزارتے وقت اور اپنی زندگی کے اہم فیصلے کرتے وقت ان تجربات کو سامنے رکھنا چاہئے لیکن بہر حال اور بہر صورت رب العالمین کی رحمتوں پر بھروسہ رکھنا چاہئے یہی بندگی کی معراج ہے اور یہی ایمان واسلام کا تقاضہ ہے۔

آپ کا اسم اعظم ''یَابَاسِطُ'' ہے۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھا کریں اور جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد ''یَابَاسِطُ'' ۳۵۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس اسم الٰہی کی پابندی کرنے سے زندگی میں خوش حالیاں میسر آئیں گی اور قلب کو سکون میسر رہے گا۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ قابل قدر انسان بننا چاہتے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ کے گھر والوں کو آپ سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ ماں باپ کو اپنی اولاد سے اچھی امیدیں وابستہ ہوتی ہی ہیں لیکن آج کل کی اولادیں ماں باپ کے جذبات، ان کی خواہشات اور احساسات کا احترام کہاں کرتی ہیں۔ ماں باپ کتنی مشکلات سے گزرتے ہوئے اپنی اولاد کی پرورش کرتے ہیں اور اپنی اولاد کے لئے کتنے سنہرے خواب دیکھتے ہیں لیکن آج کل کی اولادوں کا عالم یہ ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی ادنیٰ سی خواہش کا بھی احترام نہیں کر پاتے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ آپ کو اس بات کا احساس ہے اور آپ اپنے ماں باپ کی امیدوں پر کھرا اُترنا چاہتے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی آپ نے دو مرتبہ عشق فرمالیا ہے۔ ابھی آپ نے ترقی کی راہ پر اپنا پہلا قدم بھی ٹھیک رکھا لیکن محبت آپ کو دو مرتبہ ہوگئی۔ اندازہ یہ ہے کہ آپ دوسری محبت میں بھی ناکام ہوجائیں گے پھر ظاہر ہے کہ آپ تیسری مرتبہ بھی کسی سے محبت کرنے لگیں گے اور اس طرح آپ کو محبت کرنے کی عادت سی پڑ جائیگی۔ محبت کوئی گناہ نہیں لیکن جو محبت ترقی کے کاموں میں خلل ڈالے یا جو محبت انسان کو فرائض سے غافل کردے وہ محبت محبت نہیں صرف ایک نشہ ہے اور نشہ کوئی بھی معیوب ہے اور قابل ترک ہے۔

آپ نے محبت کی خاطر اپنی زندگی کا بہت وقت ضائع کیا ہے اور

شاید آپ کو معلوم نہیں کہ اس دنیا میں سب سے قیمتی چیز وقت ہے یہ ایک مرتبہ چلا جائے تو پھر ہاتھ نہیں لگتا۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ کو دوسری محبت میں کافی جدوجہد کے بعد کامیابی ملی اور دوسری لڑکی نے کافی دنوں کے بعد آپ کو لفٹ دی۔ آپ اس کی پاکیزگی اور شرم سے متاثر ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر وہ بداخلاق بھی ہوگی تو گوارہ ہوگی۔ جی ہاں محبت میں سبھی کچھ گوارہ ہوتا ہے۔ سنا ہے کہ اگر محبت کسی گدھی سے بھی ہوجائے تو انسان کی نظروں میں وہ محبوب ہوجاتی ہے اور اس کی خاطر گدھوں کی پوری برادری کا انسان لحاظ کرنے لگتا ہے۔ ہمارے کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدانخواستہ آپ کی محبوبہ گدھی کے مشابہ ہے وہ یقیناً خوبصورت ہوگی اور یقیناً کردار اور کیرکٹر کے اعتبار سے قابل تعریف ہوگی لیکن آپ کا یہ فرمانا کہ اگر وہ اچھے اخلاق کی نہ بھی ہو تو بھی آپ اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں، یہ تاثر دیتا ہے کہ آپ کو اس کے حسن اخلاق پر ابھی تک پورا اطمینان نہیں ہے۔ اور آپ کو اس کی فطرت اور سیرت پر بھی پورا بھروسہ نہیں ہے تب ہی تو آپ یہ دعا کرنے پر مجبور ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اچھی اور نیک سیرت بنائے۔

تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ سے اس کی ملاقاتیں نہیں ہو پارہی ہیں جس کی وجہ سے آپ پریشان ہیں اور دوسری طرف آپ اپنے گھر کے الجھے ہوئے مسائل کی وجہ سے بھی مضطرب ہیں اور یہ محسوس کررہے ہیں کہ اخراجات آمدنی سے زیادہ ہیں۔ گھر میں کچھ فضول خرچیوں کا بھی سلسلہ ہے جو بہت بڑی بیماری ہے اور بیماری سے آسانی سے نجات بھی نہیں مل پاتی۔ آپ کے گھر کے یہ حالات اور آپ کے والدین کی خواہشات تو اس بات کی متقاضی ہیں کہ آپ عشق ومحبت کی وادیوں سے باہر نکل کر میدان معیشت میں اپنی بھاگ دوڑ شروع کریں اور خود کو کسی قابل بنانے کے لئے انتھک جدوجہد کا آغاز کریں۔ اپنی قابلیت، ترقی اور عروج کے لئے کسی معجزے کے منتظر نہ رہیں۔ آپ یقین کرلیں آپ جیسا بننا چاہتے ہیں ایسا بننے کیلئے زبردست محنت اور لگن کی ضرورت ہے۔ محض خواہش، محض خواب محض باتیں کسی انسان کو انجام کار مایوسیوں اور محرومیوں کے سوا کچھ نہیں دیتیں۔ کچھ پانے کے لئے اور کچھ بننے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اپنی سوچ وفکر کو صاف ستھرا کرلیں اور محنت مشقت، اپنے فرائض کا چھتار کن سمجھ لیں اس کے بعد اپنے رب کی رحمتوں کے منتظر رہیں۔

اپنے اسم اعظم کے ورد کے ساتھ روزانہ "یَا سَلَامُ یَا رَزَّاقُ یَا وَاسِعُ" کی بھی ایک تسبیح صبح اور ایک شام کو پڑھنے کا معمول بنائیں۔

انشاء اللہ اس معمول سے آپ کے گھر کے حالات میں سدھار پیدا ہوگا اور خیر وبرکت سے بھی آپ محروم نہیں رہیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شادی پسندیدہ لڑکی سے کرائے یا پھر ایسی لڑکی سے شادی کرائے جو دین دار بھی ہو، وفاشعار بھی اور خدمت گزار بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو تمام مصائب ومسائل سے نجات دے اور آپ کو اپنے والدین کی امیدوں اور خواہشوں پر پورا اُتارے تاکہ ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوسکے، آپ ایک اچھے عاشق بن کر دنیا کے سامنے نہ آئیں بلکہ ایک اچھے بیٹے، ایک اچھے بھائی، ایک اچھے مسلمان بن کر دنیا کے سامنے آئیں اور آپ کی زندگی لوگوں کے لئے قابل رشک ہو اور آپ اپنے والدین، اپنے گھر والوں کے ساتھ ساتھ اپنے رب سے بھی محبت کریں اور عشق الٰہی کی دولت سے آپ سرفراز ہوں کیونکہ

یہ زندگی اسی کی ہے جو خدا کا ہوگیا

ایک مشورہ

سوال از: خورشید حسن چشتی ——— سرینگر

جیسا کہ خود یہاں آکر مشاہدہ کیا کہ آپ صاحب کے پاس اتنا ڈاک آتا ہے کہ باوجود آپ کے چاہت کے آپ پوری ڈاک نہیں دیکھ پاتے ہیں۔ یہ وجہ مصروفیت کے جس کی وجہ سے اکثر لوگ ادارہ سے یا آپ سے بدظن ہوجاتے ہیں۔ اس لئے ناچیز کی رائے ہے کہ آپ براہ کرم ہر تین مہینے کے بعد ایک "روحانی ڈاک نمبر" نکال لیں تاکہ ہر شخص کے ساتھ انصاف کا معاملہ ہوجائے اور وہ لوگ جو جواب ڈاک سے محروم رہتے ہیں وہ بدظنی سے بچ جائیں۔

جواب

آپ کا مشورہ قابل قدر ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ تیسرے چوتھے شمارے میں روحانی ڈاک کے کالم کو طویل کرکے زیادہ سے زیادہ خطوط کے جواب دے سکیں۔ اس طرح لوگوں کی شکایات بھی ختم ہوں گی اور ان کے مسائل کا حل پیش کرنے کی ہمیں زیادہ سے زیادہ توفیق ہوتی رہے گی۔

جہاں تک روحانی ڈاک نمبر نکالنے کا معاملہ ہے تو وہ ہر تیسرے ماہ مناسب نہیں البتہ ہر تیسرے ماہ روحانی ڈاک کے کالم کو طویل کرکے زیادہ

سے زیادہ خطوں کے جوابات دینا ممکن ہے اور انشاء اللہ ہم اس بات کی کوشش کریں گے کہ آپ کے اس مشورے پر عمل کرسکیں۔ دعا کریں کہ دیگر مصروفیات حائل نہ ہوں اور ہمیں لوگوں کے خطوط پڑھنے اور ان کے جوابات کی مہلت ملتی رہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب قارئین کو ان کے خطوں کا جواب نہیں ملتا تو ان کو انتظار کی زحمت اٹھانی پڑتی ہے، انہیں شدید کوفت ہوتی ہے، انہیں غصہ بھی آتا ہے اور وہ بدظن بھی ہوجاتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان کی دل شکنی ہوتی ہے اور دل شکنی بدظنی سے زیادہ بری چیز ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ کسی کی دل شکنی ہو لوگ ہم سے اگر بدگمان ہوجائیں تو اس غم کو ہم سہہ سکتے ہیں لیکن اگر لوگوں کے دل ٹوٹ جائیں تو اس کو ہم برداشت نہیں کرسکتے۔ دعا کریں کہ اللہ ہماری تندرستی بحال رکھے اور ہمیں خطوں کے جوابات کی مہلت عطا کرے۔ تاکہ ہم لوگوں کے مسائل حل کرکے ان کے دلوں میں پیدا شدہ مقام محبت کو بحال رکھنے میں کامیاب رہیں۔

اُف یہ جنات کی تباہ کاریاں

سوال از: حکیم ڈاکٹر انوار احمد قریشی ——— جہلم (پاکستان)

حضرت سب سے پہلے میں اپنا مختصر تعارف کرانا چاہتا ہوں۔

نام انوار احمد قریشی، والد کا نام محمد زکریا قریشی، عمر تقریباً ۵۴ سال، سیارہ زحل، برج جدی۔

میرے والدین کا تعلق دہرہ دون شہر سے تھا جو کہ اپنے خاندان کے تقریباً سات افراد کی شہادت کے بعد قیام پاکستان کے وقت ہجرت کرکے پاکستان آئے اور جہلم شہر میں مستقل سکونت اختیار کی سب سے پہلے میں نے حضرت حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب فاضل دیوبند رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی کہ حضرت مولانا احمد علی لاہوری قطب زماں کے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی جو کہ تقریباً دو سال قبل وفات پاچکے ہیں۔

حضرت میں نے طلسماتی دنیا میں آپ کے کافی مضامین پڑھے جو کہ نہ صرف معلوماتی ہیں بلکہ متاثر کن بھی ہیں۔ میں آپ کو اپنے چند گھریلو مسائل تحریر کرنے کی جسارت کررہا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے قیمتی وقت سے کچھ وقت نکال کر جواب سے ضرور سرفراز فرمائیں گے۔

مسئلہ یہ ہے کہ میں نے جب بھی کوئی سرکاری یا پرائیویٹ ملازمت حاصل کی تو افسران یا مالکان کی جانب سے میرے کام کو سراہے جانے کے باوجود چند ماہ میں ہی ملازمت سے اچانک جواب مل جاتا ہے۔ اسی طرح جب بھی کوئی کاروبار شروع کیا تو شروع میں کام کافی اچھا ہوا لیکن پھر کام گھٹنا شروع ہوجاتا ہے اور آہستہ آہستہ بالکل ٹھپ ہوجاتا ہے، مختلف کاروبار کرچکا ہوں۔ اب کئی سال سے حکمت کررہا ہوں الحمد للہ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بھی ہوں اور اجمل طبیہ کالج سے فارغ التحصیل طبیب بھی ہوں مگر حالات وہی ہیں کئی جگہ دواخانہ تبدیل کرچکا ہوں، شروع میں کام کافی ہوتا ہے۔ جن مریضوں کو رب تعالیٰ شفاء یاب فرماتا ہے وہ دوسرے کئی مریضوں کو لے کر آتے ہیں مگر چند ماہ کے بعد پھر کام بند ہوجاتا ہے۔ عاملوں کے علاج کرا کرا بھی تھک چکا ہوں جب میرا الیکٹرک اسٹور تھا تو خون کے چھینٹے بھی پڑتے تھے اور لاکھوں کا کاروبار اور ٹھیکے ختم ہوگئے تھے اب خون تو نہیں گرتا مگر کام بند ہوجاتا ہے۔ اولاد بھی نہیں ہوئی، کہتے ہیں کہ وہ بھی بندش کی وجہ سے نہیں ہوئی۔ اب بھائی کی ایک دن کی بچی لے کر پالی ہے جو ماشاء اللہ اب ڈیڑھ سال کی ہے وہ بھی اثرات کی لپیٹ میں آچکی ہے گھریلو سکون غارت ہوچکا ہے۔ تقریباً ۳۳ سال سے محنت کررہا ہوں لاکھوں کمائے مگر آج بھی خالی ہاتھ ہوں نہ مکان اپنا ہے اور نہ کاروباری ٹھکانہ اپنا ہے۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کافی عرصہ علاج کیا آخر فرمایا کہ بیٹا تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی کو چوراہے میں کھڑا کرکے چاروں طرف سے پتھراؤ کیا جائے، ابھی پہلے اثرات ختم نہیں ہوئے کہ نئے اثرات ہوجاتے ہیں۔ پھر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے علاج کرایا مگر وہی حال رہا بہت سے عاملین سے علاج کرایا مگر نتیجہ لاحاصل اور ایسا وقت بھی آگیا کہ دو وقت کی روٹی سے بھی محتاجی ہوگئی۔ آخر تنگ آکر تمام علاج بند کردیے۔

گھر میں آسیبی اثرات ہیں جو کہ تنگ کرتے ہیں کبھی میرے پاس دو دو گاڑیاں تھیں جب کہ آج سائیکل بھی نہیں ہے۔ بعض اوقات دونوں میاں بیوی انتہائی مایوسی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ دونوں کی صحت بھی آہستہ آہستہ جواب دے رہی ہے۔ دولت ختم ہوئی تو بہن بھائی جن کو ۲۵ سال محنت مزدوری کرکے بچوں کی طرح پالا پوسا تعلیم دلائی وہ بھی ساتھ چھوڑ گئے بلکہ

جانی دشمن بن گئے۔ والد کی تمام جائداد بھی انہوں نے دھوکہ سے اپنے نام کرالی اور میں بڑا بھائی ہوتے ہوئے بھی خالی ہاتھ رہ گیا۔ الحمدللہ کہ آج تک کسی دوست یا رشتہ دار کے آگے دست سوال دراز نہیں کیا ہمیشہ اپنے رب سے ہی رو رو کر مانگا ہے۔ چونکہ آپ نے اپنے مضامین میں جنات کی بہت تعریف فرمائی ہے اور ان کو انسانوں کا دوست قرار دیا ہے اس لئے آپ سے التماس ہے کہ ہمارے حالات کا مشاہدہ فرماتے ہوئے ہماری مدد فرمائیں اور ایسے عملیات عنایت فرمائیں جن کے ذریعہ گھر والے آسیب وجنات کو بھی دوست بنا سکوں اور ان سے کام بھی لے سکوں اور جنات کو حسب مرضی بلایا جاسکے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جنات سے شادی بھی ہوسکتی ہے یہ کیسے ممکن ہے کیا اب بھی ایسا ہوسکتا ہے۔ میرے روزانہ کے معمولات یہ ہیں۔

صبح ایک تسبیح ملائکہ کی، تسبیح درودشریف ایک تسبیح یارزاق، سورۂ رحمٰن، سورۂ یٰسین، سورۂ فتح کی تلاوت پھر دواخانہ پر سورۂ یٰسین، سورۂ رحمٰن، سورۂ فتح اور سورۂ جن اس کے علاوہ قرآن پاک کی تلاوت اور استغفار اور درود شریف لاتعداد مرتبہ۔ رمضان شریف میں دواخانہ پر تقریباً تین قرآن شریف ختم کرلیتا ہوں مگر حالات دن بدن خراب ہورہے ہیں۔ براہ کرم جواب سے سرفراز فرما کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے (آمین) خط کی طوالت کے لئے انتہائی معذرت خواہ ہوں۔

جواب

آپ کے خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ رب العالمین نے آپ کو مختلف اداروں کا رکن بنا کر سوسائٹی میں قابل قدر عزتیں اور عظمتیں عطا کیں خدمت خلق کی بھی آپ کو توفیق عطا ہوتی رہی۔ خدمت خلق ایک عظیم الشان عبادت کا درجہ رکھتی ہے اور خدمت کی توفیق ان ہی لوگوں کو ہوتی ہے جن کو بارگاہ الٰہی میں مقبولیت کا شرف حاصل ہو اس طرح آپ بہ نگاہ مخلوق بھی معزز رہے اور بہ نگاہ خالق بھی آپ کا مقام بلند رہا لیکن کچھ تو ستارہ زحل نے آپ پر ستم ڈھایا کچھ کرنی کرتوت والوں نے آپ کی ترقیوں میں روڑے اٹکائے اور کچھ جنات کے اثرات نے آپ کو تباہ وبرباد رکھا۔ آپ کا اپنا مزاج بھی آپ کے اپنے معاملات میں ایک مسئلہ بنا رہا۔ آپ کا مزاج یہ ہے کہ آپ بہت جلدی کسی کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے اور بہت جلدی کسی سے متاثر نہیں ہوجاتے۔ آپ موقعہ پرست بھی نہیں ہیں اس لئے اکثر وبیشتر آپ اپنے چانس کو نظر انداز کردیتے ہیں یا شاید گنوادیتے ہیں۔ غصہ بھی آپ کو جلد آجاتا ہے جو اہم معاملات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بے شک آپ لکیر کے فقیر نہیں ہیں وقت پڑنے پر آپ اپنی لائن بھی بدل لیتے ہیں لیکن لائن بدلنے میں کبھی کبھی اتنی تاخیر ہوجاتی ہے کہ پھر اس کی تلافی نہیں ہوپاتی۔ دماغ آپ کا بہت زرخیز ہے آپ کسی بھی معاملے میں اچھی منصوبہ بندی کرسکتے ہیں۔ محبت کے معاملے میں آپ سردمزاج ہیں لیکن اگر آپ کو کسی سے محبت ہوجائے تو پھر آپ اس کو زندگی کے آخری سانس تک نباہتے ہیں۔ لیکن آپ کے مزاج کی مشکلات یہ ہیں کہ آپ کسی کو چاہتے ہوئے بھی اس سے محبت کا اظہار نہیں کرتے جو فی زمانہ ایک عیب ہے اور غیرت وخودداری کی یہ صفت جواب ایک عیب بن چکی ہے کسی بھی انسان کو اچھے دوستوں اور خونی رشتوں سے محروم کردیتی ہے۔ آپ کو ستارہ زحل کی نحوستوں نے بھی خاصا نقصان پہنچایا ہے۔ موجودہ سال بھی آپ کے لئے آزمائشوں کا سال رہے گا۔ جنوری سے لے کر اپریل تک آپ کی تندرستی متاثر رہ سکتی ہے اس کے بعد انشاء اللہ آپ کی صحت کو کوئی خطرہ نہیں رہے گا لیکن زندگی کی دوسری ابتلائیں آپ کو مغلوب رکھیں گی تاہم اس سال کئی اختلافات میں آپ سرخرو ہوجائیںگے اور آپ کی کوئی دیرینہ خواہش اس سال پوری ہوجائے گی اس سال ہر ماہ سنیچر کے دن سوگرام کوئلے اور سوگرام اُردکی دال کسی دریا میں بہائیں اور نماز عشاء کے بعد نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب کا ورد رکھیں، تعداد سو مرتبہ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درودشریف۔ اس معمول سے انشاء اللہ آپ ستارہ زحل کی مزید تباہ کاریوں سے محفوظ رہیں گے کیونکہ اس سال آپ کا ستارہ پورے ہی سال وبال میں رہے گا جو آپ کیلئے خوش آئند بات نہیں ہے۔ مذکورہ صدقے سے آپ کی خاص حفاظت ہوجائے گی۔

جنات کے حملوں نے بھی آپ کے معاملات اور خواہشات کو تحس نحس رکھا ہے حد تو یہ ہے کہ آپ کے اولاد بھی نہ ہوسکی اس میں ظاہراً جنات کی کارروائیاں اثر انداز رہی ہوں گی۔ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ نے کافی علاج بھی کرایا لیکن خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔ خیر ابھی بھی مایوسی کی ضرورت نہیں جب تک سانس باقی ہے تب تک بندے کو اپنے رب کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر بالکل نہیں ہے۔ اگر ابھی بھی ان تباہ کاریوں سے نجات پاگئے تو زندگی کا اگلا وقت تو سکون سے کٹ سکے گا۔ ہمارے خیال میں آپ کو خاص طور سے اثرات کا علاج کرانا چاہئے کیونکہ آپ کی زندگی میں خلل ڈالنے والے جنات کے اثرات ہیں اور یہی آپ پر سب سے زیادہ اثر انداز رہے جنات اس طرح ان لوگوں کے پیچھے بھی پڑجاتے ہیں جن کے آباء واجداد نے عملیات کے ذریعہ

جنات کو ختم کیا ہو انہیں قید کیا ہو یا ان کو مختلف انداز سے پچھاڑا ہو جنات عاملوں کا تو کچھ نہیں بگاڑ پاتے بعد میں ان کی اولادوں کے ہاتھ دھو کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ جنات کی انسانوں سے دشمنی بے وجہ نہیں ہوتی یا پھر جنات اس طرح جب کسی انسان کے پیچھے پڑتے ہیں جب جانے انجانے میں جنات کا کوئی عظیم نقصان ہو گیا ہو۔ مثلاً گھر کی تعمیر کے وقت توڑ پھوڑ کرتے وقت کوئی نیا دروازہ کھولا گیا ہو کوئی پرانا دروازہ بند کیا گیا ہو یا سانپ وغیرہ کی صورت میں کوئی سانپ ظاہر ہوا ہو اور دیکھنے والے نے اس کو مار ڈالا ہو یا کسی اور طرح کسی جن کی جان ضائع ہو گئی ہو وغیرہ اس طرح کی صورتوں میں جنات انسان کے دشمن ہو جاتے ہیں اور ہر جگہ اس کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ آپ کے اوپر جس طرح کے اثرات ہیں وہ یہی ثابت کرتے ہیں کہ جنات باقاعدہ آپ کے دشمن ہیں اور پابندی کے ساتھ آپ کو نقصان پہنچانے میں لگے ہوئے ہیں جو ایک تشویشناک بات ہے۔ آپ ان اثرات سے غافل بھی نہیں رہے۔

آپ ایک ہوشمند انسان ہیں اور خود حکیم بھی ہیں اس لئے کسی بیماری یا اثرات سے غفلت برتنا آپ کے لئے ممکن نہیں تھا لیکن وقت کی بات ہے کہ روحانی علاج سے آپ کو خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا اور آپ ان جنات کے چکروں سے چھٹکارا نہ پا سکے۔ اب ہم آپ کو چند طریقے بتاتے ہیں آپ ان پر خود عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ کو فائدہ ہوگا اور آپ کو ان جنات سے نجات ملے گی۔

نماز کی پابندی تو آپ کرتے ہی ہوں گے بس ہر فرض نماز کے بعد یا پانچوں وقت فرض اور سنن و نوافل سے فارغ ہونے کے بعد چالیس مرتبہ وَاصْبِرْ وَمَاصَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرلیں۔ یہ ایک گلاس بھر پانی اگر کسی مٹی کے برتن میں رکھ لیں تو بہتر ہے۔ عشاء کے بعد جب اس عمل سے فارغ ہو جائیں تو اس پانی کو خود بھی پی لیں اور اپنی اہلیہ کو بھی پلا دیں۔

دوسرا عمل ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ قریش اور سات سات مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیں۔

تیسرا عمل۔ اصحاب کہف ۸ کاغذوں پر لکھیں۔ گھر کی چہار دیواروں پر انہیں اس طرح چسپاں کریں یا فریم میں لگا کر آویزاں کریں کہ آپ کا پورا مکان محصور ہو جائے۔ یعنی شمال جنوب مشرق و مغرب گھر کے چاروں حصوں میں لگا دیں۔ ایک کاغذ تعویذ بنا کر گھر کے کسی بھی کمرے میں لٹکائیں اور ایک تعویذ گھر کے صحن میں دبا دیں۔ بقیہ دو میں سے ایک آپ کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں یا دائیں بازو پر باندھیں اور دوسرا اپنی اہلیہ کے گلے میں ڈالیں یا ان کے بائیں بازو پر باندھیں۔ اصحاب کہف کے نام اس طرح لکھیں۔

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ، الٰهی بحرمة یملیخا ، مکسلمینا ، کشفوطط ، اذر فطیونس ، کشافطیونس ، یوانس بوس وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيْر ۝ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ برحمتك یاارحم الراحمین۔

چوتھا عمل۔ اصحاب کہف کے نام ۴۰ مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کرلیں اور رات کو سوتے وقت سرسوں کا تیل اپنی پیشانی پر اور اپنے ناخنوں پر لگا لیا کریں اور اہلیہ کے بھی لگا دیا کریں۔ پانچواں عمل۔ نقش مبارک اپنے گھر کے برآمدے میں یا پھر کسی کمرے میں فریم کرا کر آویزاں کریں۔ اس کو آپ خود نقل کر سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے اجازت ہے ورنہ کسی عامل سے نقل کرا لیں۔

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ هٰذا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰه رَبّ العلمين اِلٰى مَنْ يَطْرُقُ مِنَ العمّار والزوّاب والسّائحِيْن اِلٰى طارق يطرق بخيرٍ يارحمٰن ۔ امابعد فان لنا ولكم فى الحق سعة نان تك عاشقا مولعا اوفاجرا مقتهما اوداعيا حقاً باطلاً فهذا كتاب اللّٰه ينطق علينا وعليكم باالحق اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَاكُنْتُمْ تَعْمَلُوْن ۝ وَرُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَاتَمْكُرُوْن ۔ اتركوا صاحب كتابى هذا وانطلقوا الى عبدة الاصنام والٰى من يزعم اِنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً اٰخَرَ ۝ لَا اِلٰهَ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْن ۝ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تفرق اعداء الله وبلغت حجة اللّٰه لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْم ۝ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم ۝ بچی کے گلے میں یہ نقش لکھ کر ڈالیں۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرا لیں۔

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

کاروباری مسائل کے لئے نماز فجر کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اور ہر مبین پر" اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ "۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ سورۂ یٰسین کے شروع اور آخیر میں درود شریف پڑھیں اور یہ نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔

۷۸۶

اللہ لطیف

۳۲۱	۳۲۷	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۲۹	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

بعبادہ یرزق — وھو القوی العزیز — من یشاء

آخری عمل صبح شام "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ ذمہ داری کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ بس یہ چند عملیات وظائف ہیں جن کی پابندی کر کے آپ مسائل ومصائب سے انشاء اللہ نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ ان عملیات ووظائف کی پابندی آپ کو ایک سوبیس دن تک کرنی ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ رب کائنات آپ کو تمام مسائل ومصائب، سے اثرات سے، بندشوں سے، نظر بد سے نجات عطا کرے۔ آپ کی عزت وعظمت بحال ہو اور آپ کو رب العالمین دونوں جہان کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

زندگی کی گردشیں

سوال از: خدیجہ خاتون۔

آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا پڑھ کر بہت اچھا لگا۔ مانو مجھے اپنی بدقسمتی کی تاریکی میں ایک ہلکی سی کرن نظر آئی۔ ایسا لگا جیسے مجھے اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔

میرا نام خدیجہ خاتون بنت محبوب علی خان ہے۔ میرا ذاتی عدد ایک ہے اور پیدائشی عدد ۲ ہے۔ میری پیدائشی تاریخ ۱۲ را پریل ۱۹۸۵ء ہے۔ مزاج بادی ہے۔ کیا میں صحیح ہوں؟ اگر غلط ہے تو بتا دیں میرا ستارہ بتا دیں۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے ساتھ بچپن سے ہی یا یوں کہہ لیجئے کہ میری پیدائش سے پہلے ہی سے میرے ساتھ حادثات رونما ہوئے ہیں۔ میری والدہ کا کہنا ہے کہ جب میں ان کے پیٹ میں تھی تو میری امی جل گئیں میری پیدائش کے ایک دن پہلے میری والدہ پیٹ کے بل سڑک پر گر گئیں۔ ڈاکٹر اور دیگر لوگوں کا کہنا تھا کہ میں بچ نہیں پاؤں گی لیکن میں بچ گئی۔ اس طرح میرے ساتھ کئی حادثات پیش آئے اور میں زندگی اور موت سے لڑتی رہی۔ میں چھ یا سات سال کی رہی ہوں گی جب میری چھوٹی بہن کے ہاتھ سے پیتل کا بڑا سا ہنڈا مجھ پر گر گیا میں گھر میں سب سے بڑی ہوں اور بہت کمزور، دبلی پتلی ہوں۔ میرے چھوٹے بھائی نے ٹھنڈے کی بوتل مجھ پر دے ماری اور وہ بوتل سیدھے میرے کندھے پر لگی میں پھر بچ گئی۔ اس وقت میں انیس سال کی ہوں میری زندگی میں نہ جانے اب کیا حادثہ پیش ہوگا مجھے نہیں معلوم۔ ۱۳ ر جولائی ۲۰۰۳ء میں دال بگھارتے ہوئے تیل سے جل گئی اس سے کچھ مہینے پہلے میرے ساتھ اور بھی کئی حادثے پیش آئے، جیسے مجھ پر پنکھے کا پر گرتے گرتے بچا، میری چھوٹی بہن کے ہاتھ سے استری میرے سر پر گر گئی۔ یہ حادثات تو پھر بھی چھوٹے ہیں لیکن ۱۳ ر جولائی کے حادثہ نے میری زندگی کی بنیاد ہلا دی۔ ساڑھے بارہ اور ایک بجے کے بیچ میں جل گئی۔ میں نے بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ ہزاروں روپے خرچ میرے والدین نے کئے۔ پلاسٹک سرجری بھی ہوئی لیکن نتیجہ صفر نکلا۔ میں گردن کے نیچے جل گئی ہوں۔ گوشت اوپر آ گیا سرجری کروانے سے وہ صرف دب گیا ہے۔ لیکن اب پھر سے ابھرنے لگا ہے درد رہتا ہے۔

میں پانچ وقتوں کی نماز پڑھتی ہوں۔ دوا کرانے کے بعد اب دعا کرتی ہوں۔ اس لئے آپ کی طرف رجوع کر رہی ہوں۔ امید ہے آپ میرے زخموں کا علاج کریں گے۔ براہ کرم کوئی وظیفہ یا حل بتائیں۔ میری والدہ مجھے کسی بابا وغیرہ کے پاس لے جانے کو کہتی ہیں۔ میرا بھروسہ ان پر بالکل بھی نہیں ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ میری پریشانی کا کوئی بہتر حل بتائیں۔ میں ہر جگہ سے ناامید لوٹی ہوں۔ فقط خدا پر یقین اور بھروسہ ہے۔

جواب

آپ کا برج حمل ہے اور ستارہ مریخ ہے۔ جن حادثات کا ذکر آپ نے کیا ہے وہ گردشوں کی وجہ ہیں لیکن ان گردشوں کو لے کر زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ رات کتنی ہی لمبی کیوں نہ ہو ایک نہ ایک دن صبح ضرور ہوتی ہے۔ خزاں کے بعد بہاروں کا زمانہ بھی آتا ہے۔ دنیا کا نظام ہی یہ ہے یہاں موسم ایک جیسا نہیں رہتا کبھی سردی، کبھی گرمی، کبھی خزاں، کبھی بہار، کبھی رات، کبھی دن، اور اسی طرح تقدیر کے موسم بھی بدلتے رہتے

ہیں کبھی خوشی کبھی غم، کبھی آسانیاں، کبھی مشکلیں، کبھی مالداری، کبھی تنگ دستی، کبھی یسر، کبھی عسر۔ یہی نظام قدرت ہے اسی کا نام زندگی ہے اور قرآن یہ کہتا ہے کہ ہر عسر کے ساتھ یسر ہوتا ہے اور ہر مشکل کے بعد آسانی کا دور آتا ہے۔ انشاء اللہ آپ کی مشکلات کا دور بھی اب ختم ہونے والا ہے اور آسانیاں اور سہولتیں آپ کی زندگی میں عنقریب آنے والی ہیں کیونکہ صبر آزما دور سے آپ گزر چکی ہیں اس کے بعد آسانیوں کے سوا اور ہے ہی کیا۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتی رہتی ہیں۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ دعا عبادت کی اصل اور دعا اللہ تعالیٰ سے قرب کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے اور بندی سے بہت خوش ہوتے ہیں جو ان کے سامنے اپنے مسائل رکھتا ہو اور ان سے مدد کا طالب ہو اور اس بندے اور بندی پر غضبناک ہوتے ہیں جو ان سے بے نیازی برتتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام نبیوں اور رسولوں نے مقبول ترین ہونے کے بعد معمولی معمولی مسائل کے لئے اپنے رب کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اللہ کی بڑائی کے سامنے اپنی بے بسی کو تسلیم کیا۔ اس لئے دعا نہ صرف عبادت کی روح ہے بلکہ یہ نبیوں کی سنت بھی ہے۔

آپ کے لئے ایک طریقہ دعا کا ہم بھی بتاتے ہیں۔ انشاء اللہ اس طریقے سے دعا مانگ کر آپ کو کبھی مایوسی نہیں ہوگی۔ آپ جب بھی دعا کریں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ''یَاسَمِیعُ'' اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ''یَامُجِیبُ'' لکھ لیا کریں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور آپکو زندگی کی گردشوں سے نجات ملے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد بلاشبہ ۲ ہے لیکن آپ کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے۔ اگر آپ کا نام راشن کارڈ اور پاسپورٹ اور اسکول وغیرہ میں خاتون کے ساتھ ہے تو پھر آپ کا مفرد عدد ۵ ہی بنتا ہے۔ صرف خدیجہ سے مفرد عدد برآمد کرنا درست نہیں ہے اس حساب سے آپ کا اسم اعظم ''یَا وَہَّابُ'' ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد صرف ۱۴ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ کے نام کے مفرد عدد اور تاریخ پیدائش کے مفرد عدد میں زبردست ٹکراؤ ہے۔ پانچ اور دو عدد کی کبھی نہیں بنتی یہ دونوں عدد ایک دوسرے کے مخالف رہتے ہیں۔ اس لئے شخصیت کو بار بار مجروح ہونا پڑتا ہے۔ اگر آپ اپنے نام میں تبدیلی نہیں کریں گی تو شاید زندگی کی الجھنوں سے نجات پانا بہت مشکل ہوگا۔ یوں اللہ بہت بڑا ہے اور بڑی قدرت والا ہے وہ چاہے تو بنجر زمین کو سرسبز و شاداب کرسکتا ہے اور وہ چاہے تو موسم خزاں میں درختوں کو پھلوں اور پھولوں سے مالا مال کرسکتا ہے لیکن اس اسباب وعلل کی دنیا میں اللہ کے تمام دور اندیش بندے ان حکمتوں کو پیش نظر رکھ کر زندگی گزارتے ہیں اور اسباب وعلل کا لحاظ رکھ کر جب کسی بھی معاملے میں کامیابی سے ہمکنار ہوجاتے ہیں تو سمجھتے یہی ہیں کہ یہ ان پر ان کے رب کا فضل ہے اور فضل رب ہی کی وجہ سے ان کو کامیابی ملی ہے۔ آپ بھروسہ تو اللہ ہی پر رکھیں لیکن اپنے نام میں مناسب تبدیلی کرلیں تاکہ آپ کے عددوں کے ٹکراؤ سے نجات مل سکے۔ بہتر ہوگا کہ آپ خدیجہ کے ساتھ کوئی نو عدد کا نام شامل کرلیں یہ آپ کے لئے انشاء اللہ خوش آئند ثابت ہوگا۔

روزی کشادہ ہونے کا عمل

سوال از: عشرت عارفین ــــــــــ حیدرآباد

امید کرتی ہوں حضور والا بخیر ہوں گے۔ آپ کا سایہ تاقیامت قائم رہے۔ عرض ہے کہ میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا ہر ماہ خرید کر اپنی بچی سے پڑھ کر سنتی ہوں ماشاء اللہ اس دور قیامت میں بھی آپ قلم کے ذریعہ دین کی خدمت خوب انجام دے رہے ہیں۔ اللہ آپ کو اور علم عطا فرمائے آمین۔

حضرت مولانا صاحب میں آپ کے طلسماتی دنیا سے چند وظیفہ پڑھ رہی ہوں اور نماز کی بھی پابندی کرتی ہوں۔ روزی کشادگی کے لئے اور کوئی وظیفہ بتائیے۔ میں ابھی لاالٰہ الاَّ اللہ الملکُ الحقُّ المُبِین پڑھ رہی ہوں۔ میرا اسم اعظم کیا ہے بتائیں اور رہنمائی فرمائیں۔

میرا نام عشرت والدہ کا نام نور جہاں اور شوہر کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے شمارے میں شائع کریں۔ میں زندگی بھر آپ کا شکرگزار رہوں گی۔

جواب

ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۂ الم نشرح ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا معمول بنائیں۔ رات کو بعد نماز عشاء تقریباً دو گھنٹے کے بعد صحن میں کھڑے ہوکر ''یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ'' پانچ مرتبہ پڑھا کریں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ پہلے والے عمل کو زندگی بھر کریں اور دوسرے والے عمل کو چالیس دن کرنے کے بعد چھوڑ دیں۔ درمیان میں نماز پڑھنے کا جو وقفہ ہوتا ہے اس وقفے میں وظیفہ ترک کریں اور بعد میں

چالیس دن کی تعداد پوری کریں۔ انشاء اللہ روزی میں وسعت پیدا ہوگی اور روزی کے نئے نئے ذرائع پیدا ہوں گے اور انشاء اللہ گھر میں خیر و برکت بھی ہوگی۔

شوہر کی بے رخی کا رنج

سوال از: فریدہ بیگم ________ حیدر آباد

الحمد للہ میں امید کرتی ہوں حضرت خیریت سے ہوں گے۔ عرض یہ ہے کہ میں بہت پریشان ہو کر آپ کی خدمت میں یہ خط تحریر کر رہی ہوں جب کہ اس سے قبل ایک پوسٹ کارڈ روانہ کر چکی ہوں۔ لیکن ہماری بدنصیبی جو اس ماہ کے طلسماتی دنیا کے کالم روحانی ڈاک میں جواب نہیں آیا۔ پڑھنے کے بعد مایوس ہوگئی۔ اب میں پھر امید کے ساتھ یہ خط لکھ رہی ہوں انشاء اللہ اب جواب آئے گا۔

جناب مولانا صاحب میرا نام فریدہ بیگم ہے۔ میری والدہ کا نام تاج النساء بیگم ہے۔ میرے شوہر کا نام محمد سلیم، ان کی والدہ کا نام صابرہ بیگم ہے۔ میری شادی کو تقریباً ۲۰ سال ہوگئے ہیں۔ پانچ بچوں کی ماں ہوں۔ میرے شوہر سلیم میری شادی کے بعد دوسری شادی کر لئے اور اس کے بعد سے ان کا رخ میری طرف سے مڑ کر ان کی طرف ہوگیا۔ نہ خرچ دیتے ہیں اور نہ آتے ہیں کئی کئی روز بعد آتے ہیں اور چند منٹ بیٹھ کر چلے جاتے ہیں ان کو سدھارنے کے لئے اور میری طرف رغبت کے لئے مجھے کچھ وظیفہ بتائیں اور میری رہنمائی فرمائیں۔ جس وقت آپ حیدر آباد آئے تھے اور چنولال بارہ دری میں قیام تھا میرے حافظ صاحب آئے اور مجھے بتائے کہ مولانا صاحب آئے ہوئے ہیں جا کر ملیں۔ لیکن اس وقت میرے پاس ایک روپیہ بھی نہیں تھا اور میری بدنصیبی تھی جو حضرت سے ملاقات نہ ہوسکی۔ اب یہ خط لکھنے کا ایک ذریعہ بنا ہوں پڑوسن عشرت آپ کو خط لکھ رہی ہیں تو میں یہ ارادہ کیا کہ ایک خط میں بھی اسی لفافہ میں ڈال رہی ہوں اور یہ خط لکھ کر آپ کی خدمت میں عرض حال زندگی بیان کر رہی ہوں اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم کی دولت عطا فرمائی ہے۔ اس علم کی روشنی میں میری بھی رہنمائی فرمائیں۔ بہت بڑا احسان ہوگا۔ آپ طلسماتی دنیا کے ذریعہ پوری دنیا کی خدمت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اور خدمت کرنے کا موقعہ عنایت فرمائے اور میرے جیسے پریشان انسان کی مدد اور رہنمائی کرتے رہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طلسماتی دنیا کو رات چوگنی دن دوگنی ترقی عطا فرمائے اور پوری دنیا سے اندھیرا مٹ جائے اور اجالا ہی اجالا نظر آئے۔ خط بہت طویل ہوگیا ہے معافی چاہتی ہوں۔ میرے خط کو قبول فرمائیں اور جواب طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ زندگی بھر آپ کی مشکور رہوں گی۔

جواب

آپ کے حالات سن کر افسوس ہوا۔ آج کل شوہروں کا حال حقیقتاً بہت خراب ہے اور بیویوں سے یہ بیزاری اور بے رخی گھر گھر کی کہانی بنی ہوئی ہے۔ آپ سے یہ عرض ہے کہ دعائیں اور تعویذ اپنی جگہ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ محبت اور خدمت کے ذریعہ اپنے شوہر کا دل جیتنے کی کوشش کریں اور بار بار کی ناکامی کے بعد بھی اپنی کوشش کو جاری رکھیں۔ محبت اور خدمت ایک نہ ایک دن آپ کے شوہر کے دل کو پگھلا کر رکھ دے گی۔ اور آپ کے شوہر کی بیزاری اور بے رخی ختم ہو جائے گی۔ کبھی کبھی محبت اور خدمت دیر میں اثر انداز ہوتی ہے لیکن محبت اور خدمت رائیگاں کبھی نہیں ہوتی۔ پتھر دل لوگ بھی ایک نہ ایک دن محبت کے سامنے پگھل جاتے ہیں اور خدمت بھی انسان کو کبھی کبھی متاثر ضرور کرتی ہے۔ دوسری شادی کرنا عیب نہیں ہے۔ عیب یہ ہے کہ مرد دوسری شادی کر کے بالعموم پہلی بیوی کے ساتھ نفرت کا معاملہ کرنے لگتے ہیں اور دو بیویوں کے درمیان انصاف نہیں کر پاتے۔ اس لئے دوسری شادی ایک گناہ اور عیب بن کر رہ گئی ہے۔

آپ اپنے شوہر کا فوٹو جو شادی کے بعد کا ہو اپنے پاس کسی کتاب یا ڈائری میں رکھ لیں اور روزانہ صبح شام چار سو چالیس مرتبہ "یَا وَدُوْدُ یَا لَطِیْفُ" پڑھ کر اس فوٹو پر دم کر دیا کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو پورے سو دن تک کریں۔

اس عمل کو اس زمانہ میں بھی کر سکتی ہیں جب عورتیں نماز نہیں پڑھتیں۔ انشاء اللہ آپ کے شوہر کا دل پگھل جائے گا اور وہ آپ سے محبت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

میں حیدر آباد میں تقریباً پندرہ دن مقیم رہا۔ اگر آپ وہاں آجاتیں تو میں آپ کو تعویذ بھی دیتا لیکن جب اللہ کو منظور نہیں تھا تو ملاقات کیسے ہوتی اب آپ مندرجہ ذیل نقش خود بنا کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ آپ کے شوہر کی بیزاری ختم ہوگی۔ اس تعویذ کو موم جامہ کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کر لیں اور اس نقش کو عروج ماہ میں جمعہ کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سلیم ابن صابرہ بیگم علیٰ حب فریدہ بنت تاج النساء بیگم	۲۶	۲۰	۱۴
۲۲	۱۲	۲	۲۴
۱۰	۱۶	۳۰	۴
۲۸	۶	۸	۱۸

اس نقش کے خانوں میں دو دو کا اضافہ ہے اور اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کے شوہر کو اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ انصاف کرنے کی توفیق دے اور وہ آپ کو بھی اتنا ہی وقت دے سکیں جتنا وقت وہ اپنی دوسری بیوی کو دیتے ہیں نیز آپ کے وہ تمام حقوق ادا کرنے کے پابند ہوجائیں جو ازراہ شریعت ان پر لاگو ہوتے ہیں اور جنہیں ادا نہ کرکے وہ یقیناً اپنے خالق ومالک کی نظروں میں مجرم بن رہے ہیں۔

ان کی بھی سنئے!

سوال از: سعید احمد سرور ______ (راجستھان)

میں آپ کی خدمت میں چند بنیادی اور سچی باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

اب اسلامی خلافت کبھی قائم نہیں ہوگی مگر قیامت آئے گی اور اب قیامت تک ساری دنیا پر عیسائیوں کا غلبہ رہے گا۔ فلسطین پر آخری ساعت تک یہودی ہی قابض رہیں گے آخری ساعت تک ہندوستان پر ہندوؤں کا قبضہ رہے گا اور یہ دور ہی قیامت کا دور ہے۔

دجال کا ظہور ہوچکا ہے اور مہدی بھی پیدا ہوچکے ہیں۔ صدام دجال اعظم ہے اور شاہ فہد مہدی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ عنقریب نازل فرمانے والا ہے۔ ان کے نزول کی صورت یہ ہوگی کہ جس ... مسلمان بیت المقدس کا محاصرہ کرلیں گے اس کو یہودیوں سے چھیننے کے لئے، اس دن اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کی حمایت کرنے کے لئے صیہون کے پہاڑ پر اتار دے گا۔ ان محاصرین میں صدام دجال اعظم بھی مسلمانوں کے ساتھ ہوگا پھر مسلمانوں اور بنی اسرائیل کے درمیان جنگ ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صدام دجال اعظم کو اسرائیل کے ہوائی اڈے باب الد پر دھاردار آلہ سے قتل کردیں گے اور مسلمان یہ جنگ ہار جائیں گے۔ دنیا میں ذلیل ورسوا ہوں گے اور آخرت میں دوزخ ان کا مقدر ہوگی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدے کو جو اس نے اپنی نازل کردہ کتابوں میں بنی اسرائیل سے کیا ہے پورا کردے گا۔

جواب

آپ کی باتیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ بہتر ہوتا کہ آپ اس سلسلے میں کسی ایسے شخص سے رابطہ قائم کرتے جو ہم سے زیادہ علم، ہم سے زیادہ عقل اور ہم سے زیادہ معلومات رکھتا ہو، ہم جیسے طالب علم کو آپ کا خط پڑھ کر یہ اندازہ نہیں ہوسکا کہ یہ غلط ہے یا صحیح؟

صدام کو آپ نے دجال اعظم بتایا ہے اور شاہ فہد کو مہدی علیہ السلام اور بش کے بارے میں آپ نے اپنی کسی رائے کا اظہار نہیں کیا۔

روایات سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دجال جو بھی کوئی ہوگا اس کی ایک آنکھ خراب ہوگی اسی لئے وہ کانا دجال کے نام سے پہچانا جائے گا جب کہ صدام حسین کی دونوں آنکھیں صحیح سلامت ہیں اور مہدی علیہ السلام کے بارے میں یہ بات کہ وہ بیوی بچوں والے نہیں ہوں گے جب کہ شاہ فہد مرحوم کی بہت سی بیویاں تھیں۔ پھر آپ نے ان دونوں کو کس علامت سے پہچانا آپ نے اس کی وضاحت نہیں کی؟

آپ کا یہ فرمانا کہ اسلامی خلافت کبھی قائم نہیں ہوگی، قیامت آجائے گی اور قیامت تک ساری دنیا پر عیسائیوں کا غلبہ رہے گا۔ غالباً آپ کو عیسائیوں سے بہت عقیدت ہے۔ آپ کی یہ پیش گوئی، پیش گوئی کم اور خوش فہمی زیادہ لگتی ہے۔ عیسائیوں کے ساتھ ساتھ آپ یہودیوں سے بھی ہمدردی رکھتے ہیں۔ آپ کا یہ فرمانا کہ اس کائنات کی آخری ساعت تک یہودی ہی فلسطین پر قابض رہیں گے۔ آپ کی ذہنیت کی پوری طرح غمازی کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کو اسلام سے اور مسلمانوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ آخری ساعت تک ہندوستان پر ہندو قابض رہیں گے۔ ہندوؤں سے ہمدردی چلئے کچھ تو سمجھ میں آتی ہے کیونکہ ہمارے ملک کے باشندے ہیں اس لئے اگر آپ کو ان

ے کسی درجہ ہمدردی ہو تو یہ ملک نوازی کے دائرے میں آتا ہے اور اپنے اریب قریب کے لوگوں سے محبت کرنے کی اسلام تاکید بھی کرتا ہے لیکن عیسائیوں اور یہودیوں سے ہمدردی رکھنا چہ معنی دارد؟

آپ کے نزدیک شاید یہ ہندوستان دنیا کا حصہ نہیں ہے کیونکہ ایک طرف آپ یہ فرماتے ہیں کہ ساری دنیا پر عیسائیوں پر غلبہ رہے گا اور دوسری طرف آپ یہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان پر ہندوؤں کا قبضہ رہے گا۔ اس کا کیا مطلب ہوا جب ساری دنیا پر عیسائی غالب آجائیں گے تو ہندوستان بھی دنیا ہی کا ایک حصہ ہے پھر تو عیسائی ہندوستان پر بھی غالب آجائینگے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کی حمایت کے لئے نہیں بلکہ یہودیوں کی حمایت کیلئے کسی پہاڑ پر اتریں گے۔ اس کے بعد آپ صاف طور پر یہ بھی فرماتے ہیں کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ ہار کر دوزخ کا ایندھن بن جائیں گے۔ ہمیں تو ایسا لگتا ہے کہ آپ کے دماغ کی کوئی رگ ڈھیلی ہوگئی ہے یا پھر کسی یہودی کی بیٹی سے آپ کو عشق ہوگیا ہے اس لئے آپ اپنی سسرال والوں کے بارے میں اتنی زبردست خوش فہمی کا شکار ہوگئے ہیں کہ الامان الحفیظ۔

اللہ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کی متاثر عقل کو تندرستی عطا کر کے آپ کو ہدایت کی دولت سے سرفراز کرے، ورنہ آپ کی باتیں سن کر تو گڑیا اور سلمان رشدی کو بھی شرم آجائے گی اور وہ بھی خود کو آپ کے مقابلے میں بالشتیہ سمجھنے لگیں گے۔

شاگرد بننا چاہتے ہیں

سوال از: محمد سفیان ــــــــــــ ممبئی

میں طلسماتی دنیا کا طالب علم ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن حافظ ہوں۔ طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے اس ناچیز کے دل میں ایک خواہش پیدا ہوئی ہے۔ جناب والا اس ناچیز کو اپنے شاگردوں میں جگہ دیں تو میں اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت سمجھوں گا۔ طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے کچھ معمولی معلومات بھی حاصل ہوئی ہیں۔ اکثر ایسی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ فلاں کا کاروبار ٹھپ ہوگیا، فلاں کا گھر اچھا چل رہا تھا، آپس میں نااتفاقی ہوگئی۔ گھر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے، گھر میں نحوست آگئی، بچے ماں باپ کو نہیں دیکھتے تو کوئی ہمیشہ بیمار رہتا ہے اور دوا اثر نہیں کرتی پھر انسان گھبرا کر بڑے باباؤں کے پاس گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔ بابا کو نوٹ سے مطلب ہے، پہلے تو بابا کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہوتا نہ کوئی ٹھکانہ ہوتا ہے بیچارے غریب بے موت مارے جاتے ہیں۔ گھبرا کر کبھی کبھی مسلمان بھی غیر مسلموں کے جال میں پھنس کر اپنا ایمان خراب کر لیتے ہیں۔ ان سب حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کچھ سیکھ کر مجبوروں کی مدد کروں۔ اگر میں آپ کی شاگردی کے قابل ہوں تو مجھے جواب لکھ کر اطلاع دیں اور کیا کیا چیزیں چاہئے لکھیں۔

جواب

اگر آپ اس لائن میں آنا چاہتے ہیں تو ریاضت اور مشقت کے لئے تیار ہوجائیں کیونکہ اس لائن میں زبردست محنت کرنی پڑتی ہے اور لگاتار کئی سالوں تک آپ کو اپنے نفس کو مار کر اپنی تعلیم کو جاری رکھنا ہوگا۔ تب کہیں جاکر آپ کسی قابل بن سکیں گے۔

آپ اپنے دو فوٹو پاسپورٹ سائز بھجوادیں اور دو سو روپے منی آرڈر کریں۔ اپنا نام اپنے والدین کا نام اور اپنی تاریخ پیدائش یا اپنی عمر لکھیں اور بعد میں ہم سے رابطہ رکھیں۔ انشاء اللہ وقتاً فوقتاً آپکی رہنمائی ہوتی رہے گی۔

ردِ مصائب کے لئے

سوال از: مشرف حسین ــــــــــــ وارانسی

آج کل ہم لوگ بہت مصائب کا شکار ہیں۔ میرا روزگار بھی متاثر ہے اور گھر میں بیماریاں بھی ہیں۔ آپ سے امیدیں وابستہ ہیں۔ آپ ایسا کوئی نقش یا عمل بتادیں جس کی برکت سے ہمیں مسائل اور مصائب سے نجات مل جائے۔ عمر بھر شکر گزار رہیں گے۔

جواب

دو کاغذ پر حرف 'با' ۱۶ مرتبہ لکھ لیں اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۹ مرتبہ لکھ لیں اور تین مرتبہ بَدِیعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لکھ لیں۔ پھر ایک کاغذ کو تعویذ بنا کر اپنے گلے میں لٹکا لیں اور ایک تعویذ کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ دونوں تعویذ ہرے کپڑے میں پیک کرالیں۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ کی مشکلات ختم ہوجائیں گی۔

علم الاعداد

اگر آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اور نام کا مفرد عدد پانچ ہو تو

آپ کا ستارہ عطارد ہے اور یہ ستارہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ میں کاروبار کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، پرانے خیالات کو نئے ڈھنگ سے پیش کرنے کی آپ مہارت رکھتے ہیں، آپ قدامت پرستی کے قائل ہیں لیکن آپ قدامت کو جدید رنگ میں ڈھالنے کے اوصاف سے متصف ہیں، آپ اچھی منصوبہ بندی کر لیتے ہیں، آپ ایک وقت میں کئی کئی کاموں میں ہاتھ ڈال لیتے ہیں اور کامیاب رہتے ہیں کام کرنے کی آپ میں دھن ہے، نئے نئے طریقوں اور نئی نئی اسکیموں کو نیا نیا رنگ دینے کی آپ میں صلاحیت بھی ہے اور آپ کی یہ فطرت بھی ہے کہ ہر چیز میں آپ نیا پن پیدا کریں۔

نکتہ شناسی کے جوہر سے بھی آپ بہرہ ور ہیں، خوش گفتاری آپ کی فطرت ہے لیکن عموماً آپ خاموش رہتے ہیں اور خاموش رہ کر بھی آپ حاضرین کو متاثر کر لیتے ہیں، آپ اپنے ہم عصروں میں ممتاز نظر آتے ہیں، یہ حسن تقدیر نہیں بلکہ حسن صلاحیت کی وجہ سے ہے۔ اگرچہ آپ مضبوط عزائم کے انسان ہیں لیکن کبھی کبھی خواہ مخواہ کا تزلزل آپ کے ارادوں کو خراب کر دیتا ہے اور آپ خواہ مخواہ کشمکش کا شکار ہو جاتے ہیں، بے وفائی اور ہرجائی پن آپ کی ذات کے منفی پہلو ہیں۔ دراصل آپ محبت میں خود کو قربان کر دینے کے قائل نہیں ہیں۔ اگر محبوب آپ سے بے وفائی کرتا ہے تو آپ اس بے وفائی کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اچانک خود ہی بے وفا بن جاتے ہیں، محبوب کے فراق میں خود کو ستانا اور خود کو آنسوؤں کے سیلاب میں غرق کر لینا شاید آپ کی فطرت میں نہیں ہے۔ البتہ باوفا محبوب کے لئے آپ اپنی زندگی کو رنگ محبت میں ڈھال سکتے ہیں۔

آپ کے مزاج کی سرد مہری کبھی کبھی غرور تک آپ کو پہنچا دیتی ہے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ لوگوں پر خواہ مخواہ نکتہ چینی شروع کر دیتے ہیں۔ اگرچہ آپ دشمنی کو اہمیت نہیں دیتے لیکن اگر آپ مخالفت پر کمربستہ ہو جائیں تو پھر دوسروں کے جذبات کچل دینا آپ کے لئے معمولی بات ہے۔ آپ بالعموم خاموش رہتے ہیں لیکن جب بولتے ہیں تو محفل پر چھا جاتے ہیں، آپ کے اندر کاروبار کو چلانے کی زبردست صلاحیت ہے لیکن کاروباری معاملات میں آپ پکے خودغرض قسم کے انسان ہیں، اپنا مفاد، اپنا فائدہ، اپنی ترقی آپ کی فطری بنیادی سوچ ہے۔ کاروبار کے معاملات میں آپ دوستی کے قائل نہیں۔

اگرچہ آپ کی اپنی ایک فطرت ہے اور آپ کے مزاج میں استحکام ہے لیکن آپ کو کسی بھی معاملے میں رنگ بدلنے میں دیر نہیں لگتی۔ آپ اپنے رازوں کی بطور خاص حفاظت کرتے ہیں لیکن دوسروں کے رازوں کو آپ بہت آسانی سے طشت از بام کر دیتے ہیں۔ دراصل دوسروں کے نقصانات کو آپ خاص اہمیت نہیں دیتے۔

آپ فطرتاً بہادر ہیں اور آپ حالات کا مقابلہ بہادری کے ساتھ کرتے ہیں لیکن آپ کسی ایک دروازے کو زیادہ دیر تک نہیں کھٹکھٹا سکتے آپ دروازہ نہ کھلنے پر دوسرے دروازے پر دستک دینی شروع کر دیتے ہیں، آپ خودسر قسم کے انسان ہیں، آپ بہت جلد بغاوت کا فیصلہ کر لیتے ہیں، آپ کو کسی کا بھی جانشین بنایا جا سکتا ہے۔ دراصل گزرے ہوئے انسانوں کی جگہ کو پُر کر دینے کی آپ کے اندر زبردست صلاحیت ہے۔ دولت کے معاملے میں آپ کا حال کچھ ایسا ہی ہے کہ ایک دن بادشاہ اور ایک دن فقیر۔ لیکن آپ جیسے لوگ راتوں رات مالدار بھی بن جاتے ہیں۔ اگر آپ بردباری اور دور اندیشی کو ملحوظ رکھیں تو کسی بھی موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر آپ سوجھ بوجھ کو نظر انداز نہ کریں تو آپ زندگی کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

کردار و شخصیت

قسط نمبر:۸

برج جدی

مکر

CAPRICORN

۲۲ردسمبر

۲۰رجنوری

برج جدی کی برجی علامت بکری ہے۔اس کا حاکم ستارہ زحل اور عنصر خاکی ہے۔اس برج کے تحت پیدا ہونے والے افراد عام طور پر مندرجہ ذیل اوصاف وخصائل کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ اچھی دماغی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔

● انہیں سوجھ بوجھ،نکتہ رسی،محنت اور استقامت کے جوہر فطرت سے ودیعت ہوتے ہیں۔

● وہ ترقی کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس صلاحیت سے کام لیتے ہوئے اور محنت واستقامت کے ساتھ وہ اکثر اوقات اونچے عہدوں پر پہنچ جاتے ہیں۔

● وہ آزاد ذہن اور اعلیٰ ظرف کے مالک ہوتے ہیں اور کسی کے پابند اور محکوم بن کر رہنا پسند نہیں کرتے۔

● وہ جو کام بھی کریں اس میں وہ خود ہی رہبر اور سربراہ بننا چاہتے ہیں اور اگر اس میں کسی اور کی رہبری یا بالادستی آجائے تو اس کام سے ان کی دلچسپی تقریباً ختم ہوجاتی ہے۔

● ان میں خلوص اور دوسروں کی بھلائی کے لئے کام کرنے کا جذبہ بڑا گہرا ہوتا ہے۔

● وہ دوسروں کی بھلائی کے لئے اپنی عمر بھر کی پونجی لٹانے یا اپنی جان تک کی بازی لگانے کو بھی تیار ہوجاتے ہیں۔اسی بنا پر ان کا نام ان کی زندگی کے بعد بھی تادیر قائم رہتا ہے۔

● ان میں ذمہ داری کا احساس بڑا شدید ہوتا ہے۔

● وہ خاموش،متین،مستقل مزاج،صابر،صاحب استقامت اور کام سے لگن رکھنے والے آدمی ہوتے ہیں۔

● ان میں عملی طور پر انتظامی امور کی صلاحیت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے

● وہ بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ خوبصورت انداز میں اپنا کام کرنے والے کارکن ثابت ہوتے ہیں۔

● انہیں جو کام بھی سونپا جائے وہ اسے پوری احتیاط،دیانت داری اور ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔

● وہ اپنے معاملات میں دوسروں کی مداخلت برداشت کرنے کے روادار نہیں ہوتے اور اس کے ساتھ ہی دوسروں کے معاملات میں دخل دینا بھی ان کی عادت نہیں ہوتی۔

● ان کا عزم بڑا پختہ ہوتا ہے اور وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے خاموشی اور مستقل مزاجی کے ساتھ جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔چنانچہ وہ جس کام کو کرنے کا ارادہ کرلیں اسے پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔

● وہ دیکھنے میں بڑے سرد مہر اور بے مروت نظر آتے ہیں مگر حقیقتاً بڑے حساس اور نرم دل ہوتے ہیں۔

● وہ دوسروں کی تکالیف سے متاثر ہوکر ان کی امداد پر تیار ہوجاتے ہیں مگر ان کی امداد کا انداز انفرادی کی بجائے اجتماعی ہوتا ہے۔یعنی وہ فرد پر ادارہ،گروہ یا طبقے کو ترجیح دیتے ہیں۔

● انہیں اپنے آپ پر بڑا قابو ہوتا ہے۔

● وہ نہ صرف اپنے ماتحتوں سے اپنے احکام وہدایات کی تعمیل وتکمیل بڑے اچھے طریقے سے کرا سکتے ہیں بلکہ اپنے ماتحتوں کا انتظام والصرام بھی بڑی قابلیت اور سلیقے سے کرتے ہیں، چنانچہ محکموں یا اداروں میں تنظیم اور نگرانی کے فرائض ان کیلئے بہت موزوں ہوتے ہیں اور وہ ان فرائض کی انجام دہی میں خاصے کامیاب رہتے ہیں۔

● ان کی قوت ارادی بڑی مضبوط ہوتی ہے اور وہ زبردست مشکلات کے باوجود اپنے نصب العین کے حصول کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔

● وہ احتیاط اور سوجھ بوجھ سے کام لیتے ہیں اور خوب اچھی طرح سوچ بچار کرنے کے بعد کوئی قدم اٹھاتے ہیں۔

● وہ مزاجاً اقتدار پسند ہوتے ہیں اور اپنے اقتدار واختیار کو عمدگی سے نافذ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

● ان میں لوگوں اور چیزوں کو پرکھنے اور ان کے متعلق رائے قائم کرنے کی غیر معمولی صلاحیت ہوتی ہے۔اس صلاحیت کی وجہ سے وہ بعض اوقات کسی ناپسندیدہ شخص یا بات کی پرزور حمایت شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے دوسرے لوگ اکثر اوقات ان کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا ہو کر ان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ایسے میں ان کی زندگی آلام ومصائب کی آماجگاہ بن جاتی ہے اور انہیں مسلسل یہ خیال ستانے لگتا ہے کہ وہ اس دنیا میں اکیلے ہیں اور دوسرے انہیں غلط سمجھتے ہیں۔

● ان کی فطرت کا اہم ترین وصف ضبط واحتیاط ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ کسی بھی مسئلہ پر اپنی رائے صاف اور واضح لفظوں میں ظاہر کرنے سے کبھی نہیں جھجکتے۔خواہ اس میں ان کا اپنا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

● وہ اپنی غیر معمولی حزم واحتیاط کے باعث آسانی سے دوسروں کے دوست نہیں بن جاتے تاہم جن لوگوں کے ساتھ ان کے دوستانہ مراسم ہوتے ہیں وہ ان کے بڑے وفادار ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ اپنے دشمنوں کے ساتھ بڑی سختی اور بے رحمی سے پیش آتے ہیں۔

● وہ عموماً قدامت پرست، جفاکش، فرض شناس، قابل اعتماد، دیانت دار مضبوط قوت ارادی کے مالک اور عمل پسند ہوتے ہیں۔

● وہ سفارش سے نفرت کرتے ہیں مگر احسان کا بدلہ چکانے کیلئے بے چین رہتے ہیں۔

● ان کے لئے کامیابی کا راستہ غیر معمولی طور پر دشوار ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے لئے جن مقاصد کا انتخاب کرتے ہیں وہ بظاہر ناقابل حصول معلوم ہوتے ہیں۔مگر وہ اپنی ہمت اور عزم سے بظاہر ناقابل تسخیر منزلوں کو بھی مسخر کر لیتے ہیں۔

● ان کی شخصیت ناقابل تسخیر خصوصیات کا مجموعہ ہوتی ہے۔ کامرانیاں ان کے قدم چومتی ہیں اور وہ ہر میدان میں نئے ریکارڈ قائم کر لیتے ہیں۔

● وہ ہر قدم نہایت سنجیدگی اور بردباری سے اٹھاتے ہیں اور ثابت قدم رہتے ہوئے اپنے راستے میں حائل رکاوٹوں کو دور کرتے چلے جاتے ہیں۔

● وہ طبعاً خلوت پسند ہوتے ہیں اور سماجی تقریبات میں شرکت کرنے کے بجائے گھر پر تنہا رہنے میں زیادہ لطف محسوس کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ وہ تارک الدنیا اور گوشہ نشین ہوتے ہیں۔

● وہ انتہائی نیک دل ہوتے ہیں، اسی لئے وہ ہر اس ماحول اور صورت حال سے گریز کرتے ہیں جسمیں انکے اصولوں کو چیلنج کا خطرہ ہو۔

● ان کا ذہن اپنے منصوبوں اور خوابوں کی گتھیوں کو سلجھانے میں مصروف رہتا ہے، اس لئے وہ عام طور پر اپنے لباس اور ظاہری رکھ رکھاؤ پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

● وہ کفایت شعارانہ زندگی بسر کرتے ہیں اس لئے زندگی میں شاذ ہی مقروض ہوتے ہیں۔

● وہ گھریلو قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور اپنی آزادی وخودمختاری کی عادت سے بہت سے لوگوں کو متاثر کرتے ہیں۔

● وہ اپنے گھریلو ماحول میں ہی زیادہ خوش وخرم رہتے ہیں۔

● وہ ہونہار، باصلاحیت، حساس، ادبی اور مذہبی رجحان کے حامل ہوتے ہیں۔

● وہ بہت زیادہ تخیل پرست اور وجدانی ہوتے ہیں۔تخیل اور ابلاغ کی خوبیاں ان میں ترقی پا جائیں تو وہ اعلیٰ درجے کے ادیب اور شاعر بن سکتے ہیں۔

● انہیں دولت سے دلچسپی تو ہوتی ہے مگر صرف اس لئے کہ اس سے ان کی ذاتی آزادی کو تحفظ مل سکے اور انہیں دوسروں پر انحصار نہ کرنا پڑے۔

● وہ فطری طور پر دوسروں پر انحصار کرنا پسند نہیں کرتے بلکہ ان کی مسلسل کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ دوسروں پر بوجھ نہ بنیں۔

● وہ خودغرض نہیں ہوتے اور نہ اپنے مفاد کو دوسروں کے مفاد پر ترجیح دیتے ہیں۔

● وہ باتدبیر، ذہین اور سنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کے یہ اوصاف زندگی کے مسائل سے نبرد آزما ہونے میں قدم قدم پر ان کے معاون ہوتے ہیں۔

● وہ قابل اعتماد اور محبت کرنے والے رفیق حیات ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ خلوت پسند ہونے کے باوجود پرکشش اور ملنسار طبیعت کے حامل ہوتے ہیں۔

● وہ اپنی تعمیری صلاحیتیں بروئے کار لاکر زندگی میں مفید اور قابل قدر کامیابیاں حاصل کرتے ہیں۔

● وہ ذہنی اور جسمانی طور پر نہایت متحرک ہوتے ہیں اور نئے نئے خیالات ونظریات کی تلاش وجستجو انہیں بے چین و بے قرار رکھتی ہے۔

● وہ زندگی کے لگے بندھے معمولات کی یکسانیت سے گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں اور ہمہ وقت تبدیلیاں پسند کرتے ہیں۔

● وہ خالی الذہن رہنا پسند نہیں کرتے بلکہ ان کا ذہن ہر وقت کسی نہ کسی ادھیڑ بن میں لگا رہتا ہے۔

● وہ دھن کے پکے ہوتے ہیں اور مسلسل جدوجہد سے اکثر اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب رہتے ہیں۔

● وہ راستے کی رکاوٹوں سے کبیدہ خاطر نہیں ہوتے اور نہ دشواریوں سے گھبرا کر جی چھوڑتے ہیں بلکہ اپنی کامیابی پر پورا یقین رکھتے ہوئے مسلسل جدوجہد میں لگے رہتے ہیں۔

● ان کی شخصیت مثبت اور منفی قوتوں کے اثرات سے یکساں طور پر نبرد آزما رہتی ہے اور اس لحاظ سے انکی زندگی میں کئی نشیب وفراز آتے ہیں۔

● وہ اپنے مقصد کی سیڑھی کے آخری قدم سے کم پر کسی صورت میں مطمئن نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ کامیابی کی آخری منزل پسند کرتے ہیں۔

● وہ اپنی کامیابیوں کے معاملے میں قناعت پسند نہیں کرتے بلکہ ان کی فطرت انہیں آگے، آگے اور آگے بڑھنے پر اکساتی رہتی ہے۔

● وہ اپنے خیالات ونظریات کے اظہار میں بڑے بے باک ہوتے ہیں اور ان پر سختی سے عمل پیرا ہوتے ہیں۔

● وہ ایک دم لپک کر عجلت اور تیزی سے کامیابی حاصل کرنے کی بجائے آہستہ آہستہ کامیابی حاصل کرنے کو بہتر سمجھتے ہیں۔

● وہ وقت کی قدر وقیمت جانتے ہیں اور وقت کا ایک لمحہ ضائع کرنا بھی پسند نہیں کرتے۔

● وہ مختصر راستوں کو اختیار کرنے کی بجائے طویل راستوں پر آہستہ آہستہ چلنا اور آگے بڑھنا پسند کرتے ہیں۔

● وہ کوئی کام کرنے سے پہلے اس کی واضح منصوبہ بندی کرتے ہیں اور اسے اپنے منصوبے کے واضح خطوط، نقشے اور شیڈیول کے مطابق انجام دیتے ہیں۔

● وہ چھوٹے چھوٹے اخراجات کے معاملے میں کفایت شعاری ضرور کرتے ہیں مگر بڑے اخراجات کرنے میں کوئی دریغ نہیں کرتے۔

● وہ چونکہ فطرتاً دیانت دار ہوتے ہیں اس لئے کسی کے ساتھ کسی بھی معاملے میں بددیانتی یا بے ایمانی نہیں کرتے اور نہ یہ برداشت کرتے ہیں کہ کوئی ان کے ساتھ بددیانتی یا بے ایمانی کرے۔

● وہ فطری طور پر اس امر کے خواہش مند ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی تعریف کریں ان کی اہمیت کو سمجھیں اور ان کی قابلیت کے معترف ہوں۔ دوسروں کی تعریف سے ان کا حوصلہ بڑھتا ہے، انہیں ذہنی وقلبی سکون ملتا ہے اور ہمت افزائی کے باعث وہ زیادہ کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● وہ زندگی یا کاروبار میں اچانک تبدیلیوں سے گھبراتے ہیں اور انہیں اس وقت تک اطمینان نہیں ہوتا۔ جب تک وہ ان تبدیلیوں کو پورے طور پر سمجھ نہ لیں۔ انہیں سمجھ لینے کے بعد اور ان سے ہم آہنگ ہوکر وہ خوشی، سکون اور اطمینان محسوس کرتے ہیں۔

● وہ اصولوں کے پکے اور معاملے کے کھرے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ماتحتوں سے مناسب سلوک کرتے ہیں اور جو معاوضہ یا اجرت ان سے طے کر لیتے ہیں، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتے۔ تاہم اگر وہ یہ سمجھیں کہ ان کے ماتحت کسی فرد کے ساتھ کسی معاملے میں زیادتی ہو رہی ہے تو ان کی ہمدردیاں اس ماتحت فرد کے ساتھ ہو جاتی ہیں اور وہ اس کے ساتھ کی جانے والی زیادتی کو ختم کرا کر ہی دم لیتے ہیں۔

● انہیں ظاہری نمود ونمائش اور دکھاوے کی زندگی ناپسند ہوتی ہے۔

● وہ ایسے کاموں کو پسند کرتے ہیں جن میں انہیں اپنی محنت، کاوش

اور جدو جہد کا پورا پورا صلہ ملے۔

● وہ ایسی ملازمت کو ترجیح دیتے ہیں جس میں انہیں تحفظ حاصل ہو وہ بے قاعدگی یا جانبداری کی بجائے ضابطوں اور قاعدوں کے مطابق کام کرنے اور ترقی پانے کو پسند کرتے ہیں۔

● وہ خود محنت اور مشقت کے قائل ہوتے ہیں اس لئے دوسروں سے بھی محنت اور مشقت کی توقع رکھتے ہیں اور اس حوالے سے کام چوری، فرائض سے غفلت اور اس نوعیت کی دیگر کوتاہیاں انہیں سخت ناپسند ہوتی ہیں۔

● وہ عمل کی قوت سے واقف ہوتے ہیں اور اس قوت کو بروئے کار لاکر خوشی محسوس کرتے ہیں۔

● وہ کاروبار اور دیگر معاملات زندگی کی پیچیدگیاں دور کرنے اور گتھیاں سلجھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس اہلیت کی بدولت دوسرے لوگوں کی نسبت جلد ترقی کرتے اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔

● وہ اپنے اندر بے حد حوصلہ اور عزم و ہمت رکھتے ہیں اور کاروبار زندگی میں قدامت پسندانہ اور روایتی طریقوں سے بھی کام لیتے ہیں اور ان طریقوں کو جدید رنگ دے کر بھی ان سے استفادہ کرتے ہیں۔

● وہ بڑی کامیابی کے حصول کی خاطر چھوٹے کام بھی پوری محنت، دیانت اور لگن سے کرتے ہیں۔

● ان کے مزاج میں سختی ہوتی ہے اور وہی لوگ ان سے تعلقات قائم کرنے یا فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ جو ان کی سخت مزاجی سے سمجھوتہ یا ہم آہنگی پیدا کرسکیں۔

● وہ کسی بھی معاملے میں جلد بازی سے کام نہیں لیتے۔ وہ "سہج پکے، سو میٹھا ہو" کے مقولے پر یقین رکھتے ہیں اور مکمل احتیاط اور آہستہ روی سے کامرانیوں کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔

● وہ ہر معاملے میں اعتماد اور بھروسے کے قابل ثابت ہوسکتے ہیں بشرطیکہ ان پر اندھا اعتماد کیا جائے اور ان کے معاملات میں دخل نہ دیا جائے۔

● وہ ایک عجیب سا تصوراتی مزاج رکھتے ہیں اور اپنے منصوبوں کی تکمیل کو اپنے تصوراتی مزاج کا ہم نوا بنا لیتے ہیں۔

● وہ اپنے اندر عزائم سے بھرپور حوصلہ اور ہمت رکھتے ہیں اور جو کام بھی کرتے ہیں اس کی انجام دہی کے لئے اپنی پوری توانائیاں بروئے کار لاتے ہیں۔

● وہ اگر کسی کام یا ملازمت میں خوش اور مطمئن ہوں تو اس کام یا ملازمت سے کبھی دست کش نہیں ہوتے خواہ انہیں کسی دوسرے کام یا ملازمت میں اس سے کہیں زیادہ معاوضہ ملے۔ اسی طرح وہ یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ ایک پکی ملازمت چھوڑ کر زیادہ آمدنی کے لالچ میں آکر کسی دوسری غیر یقینی قسم کی ملازمت کرلیں جو کسی وقت بھی ختم ہوسکتی ہو۔ وہ ملازمت سے اسی وقت دست کش ہوتے ہیں۔ جب یا تو وہ ملازمت ان سے چھڑالی جائے یا وہ اس سے کسی طرح کی پیچیدگی، الجھن یا پریشانی محسوس کرنے لگیں۔ چونکہ وہ دیانت دار، محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں اس لئے انہیں دوسری ملازمت بالعموم جلد مل جاتی ہے۔

● وہ عیاشانہ طرز زندگی پسند نہیں کرتے اور نہ انہیں فضول قسم کی سیر وتفریح میں اِدھر اُدھر گھوم پھر کر اپنا وقت ضائع کرنا اچھا لگتا ہے۔

● وہ وقت کی قدر جانتے اور قدر کرتے ہیں اور جب ان کے پاس فارغ وقت ہو تو اسے دوستوں کی صحبت میں گزارتے ہیں۔ وہ بھی اس لئے کہ انہیں آرام کی کچھ ساعتیں میسر آجائیں اور وہ چند ساعتوں کے لئے زندگی کا لطف اور کیف محسوس کرسکیں۔ دوستوں کی صحبت میں چند گھڑیاں گزار کر وہ اپنے اندر تازگی اور توانائی کی نئی لہر محسوس کرتے ہیں اور تازہ دم ہوکر پھر کارزار حیات میں محنت اور مشقت کیساتھ مصروف ہوجاتے ہیں۔

● وہ ہر کام مثبت اور تعمیری انداز میں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ محنت ومشقت سے جی نہیں چراتے اور محنت سے جی چرانے والوں کو سخت ناپسند کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو ان کی نظروں میں ذرا بھی وقعت نہیں ہوتی، چاہے وہ اپنی جگہ کیسے ہی بلند وبالا معاشرتی رتبے کے حامل ہوں۔

● ان کے جگری دوست گنتی کے چند افراد ہوتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن پر انہیں کامل اعتماد اور مکمل بھروسہ ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔ وہ ان افراد کو ایسے دوست سمجھتے ہیں کہ وقت پڑنے پر ان کے لئے جان کا نذرانہ بھی دے سکتے ہیں۔ وہ اگرچہ ان کے ساتھ بے تکلفی کی محفلیں کم ہی جماتے ہیں لیکن ان کے دکھ درد میں شریک ہونے کو اپنی دوستی اور اپنی زندگی کا اہم فریضہ سمجھتے ہیں۔

● وہ وقت پڑنے پر اگرچہ اپنے دوستوں اور با اعتماد ساتھیوں سے صلاح ومشورہ کرتے اور ان کی رائے طلب کرتے ہیں مگر اس پر عمل صرف اس صورت میں کرتے ہیں جب وہ مشورہ یا رائے ان کے خیال اور سوچ

کی روشنی میں مناسب اور کارآمد ہو۔

● وہ جب کسی سے ملتے ہیں تو ان کا انداز سرد مہری کا انداز ہوتا ہے جس کے باعث دوسرے لوگ ایک الجھن سی محسوس کرتے ہوئے انہیں خشک مزاج اور تنگ مزاج سمجھنے لگتے ہیں اور پھر ان سے زیادہ توقعات وابستہ نہیں کرتے۔

● وہ اپنی طبیعت میں ایک بے چینی اور اضطراب رکھتے ہیں اور اس اضطراب کے تحت اپنے دلی جذبات واحساسات کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کوشش ان کی ظاہری سرد مہری کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے اور لوگ انہیں خشک مزاج اور مغرور سمجھ لیتے ہیں جب کہ حقیقت میں وہ نہ تو خشک مزاج ہوتے ہیں اور نہ ان کی طبیعت میں غرور کا مادہ ہوتا ہے بلکہ وہ دوسروں کے لئے فیاض اور دریا دل ہوتے ہیں، وقت پڑنے پر غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کر کے دلی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

● وہ ہر کسی سے بے تکلف ہونا پسند نہیں کرتے، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ کہیں بے تکلفی میں ان سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جس سے لوگ ان کی طرف سے بدگمان ہو جائیں اور انہیں اچھا نہ سمجھتے ہوئے ان سے نفرت کرنے لگیں۔

● وہ اپنے کام اور فرائض کی انجام دہی میں کسی قسم کی کمزوری نہیں دکھاتے۔ وہ ہر کام محنت، مشقت اور جفاکشی سے کرتے ہیں اور کسی کو اپنے کام سے شکایت یا گلے کا موقع نہیں دیتے۔

● وہ لوگوں کے ساتھ انتہائی محتاط رویہ رکھتے ہیں اور ان سے تکلف آمیز انداز میں پیش آتے ہیں کیونکہ ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ ان کی جانب سے کسی کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے اور ان کی کسی بات سے کسی کی دل کی آزاری یا دل شکنی نہ ہو۔

● وہ شروع ہی سے اپنے اردگرد ایک حفاظتی دیوار دیکھنا پسند کرتے ہیں اور اسی حفاظتی دیوار کے اندر رہنا انہیں اچھا لگتا ہے۔ اس لئے وہ اس دیوار سے نکلنا ہی پسند نہیں کرتے کہ کہیں ان کی کوئی کمزوری ظاہر ہو کر انہیں اپنے مقصد اور اپنی منزل سے دور نہ کر دے۔ ان کی ظاہری سرد مہری اس حفاظتی دیواری کا ایک روپ ہوتی ہے۔

● وہ ہر حال میں اپنے گرد حفاظتی دیوار کو قائم رکھتے ہیں اور اس کی مضبوطی واستحکام کے لئے سخت جدوجہد اور تگ ودو کرتے رہتے ہیں بلکہ اس کوشش میں جان تک لڑا دینے سے دریغ نہیں کرتے۔

● ان کے جو دوست ان کے مزاج اور حساس طبیعت کو جان جاتے ہیں اور اپنے رویئے کو اس سے ہم آہنگ کر لیتے ہیں، ان دوستوں کے ساتھ وہ ایسا سلوک کرتے ہیں جس میں تکلف اور سرد مہری کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ وہ اپنے ایسے دوستوں کی کسی کمزوری کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ ان کی کمزوریوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

● وہ اپنے مخلص، ثابت قدم، بااعتماد اور پرخلوص دوستوں کی بے حد قدر کرتے ہیں اور ان کیلئے وقت پڑنے پر جان تک کا نذرانہ پیش کر سکتے ہیں۔

● وہ عام لوگوں پر یقین، بھروسہ اور اعتماد نہیں کرتے بلکہ کافی عرصے تک آزمانے، سمجھنے اور پرکھنے کے بعد کسی کو اپنا حقیقی دوست بناتے ہیں۔

● ان کے کردار میں چٹان کی سی سختی، مضبوطی اور استحکام ہوتا ہے اور مضبوط قوت ارادی کی وجہ سے ان میں زبردست قوت اور توانائیاں ہوتی ہیں جن سے کام لیکر وہ اپنا ہر کام جفاکشی، محنت اور مشقت سے کرتے ہیں۔

● وہ محنت میں عظمت جانتے ہیں اور انہیں سب سے زیادہ بھروسہ، یقین اور کامل اعتماد محنت ہی پر ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ جتنی زیادہ محنت کریں گے، انہیں اتنا ہی زیادہ معاوضہ اور صلہ ملے گا۔

● وہ شروع شروع میں ہر شخص کو شک بھری نظروں سے دیکھتے ہیں اور دوسروں سے تعلقات بنانے میں تذبذب اور الجھن کے علاوہ ایک عجیب قسم کی جھجک محسوس کرتے ہیں۔ اسی لئے اکثر اوقات وہ اپنی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے والوں کے ساتھ سرد مہری سے پیش آتے ہیں اور جب کوئی ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ اپنا ہاتھ پرے کھینچ لیتے ہیں اور اس طرح لوگوں کو اپنی جانب سے مشکوک کر لیتے ہیں۔

● وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں، قوت ارادی کی مضبوطی اور محنت ومشقت کی عادت کے باوصف کچھ اس قسم کی زندگی گزارتے ہیں جس میں وہ خوف اور اندیشوں سے مغلوب دکھائی دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے چند مخلص دوستوں کے سوا اور کسی پر اعتماد نہیں کرتے۔ جب ان کی یہ کیفیت زیادہ بڑھ جاتی ہے تو وہ گوشہ نشینی اختیار کر لیتے ہیں اور لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو کر رہنے لگتے ہیں۔

● وہ غیر ارادی طور پر اپنے جذبات کو سختی سے دبانے کا باعث بنتے ہیں اور یہ دبے ہوئے جذبات ان میں حقارت اور نفرت آمیز رجحانات پیدا کر دیتے ہیں جن کے زیر اثر وہ دوسرے انسانوں کو حقارت اور نفرت آمیز نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں اور ان سے دور رہنا پسند کرتے ہیں جس کی

وجہ سے لوگ انہیں برا سمجھنے لگتے ہیں۔

● وہ محبت کے معاملات میں بھی محتاط رویہ اختیار کرتے ہیں اور اپنے جنسی جذبات کی تسکین میں بھی پوری توانائی اور طاقت سے کام لینے کے باوجود آہستہ روی اور احتیاط کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

● ان کی ایک منفی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ دوسروں پر تنقید کرتے ہیں اور ان پر اپنے خیالات ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بظاہر وہ یہ چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی ان کی طرح محنت اور مشقت سے کام کریں مگر ان کی یہ تنقید دوسروں کو ان سے خفا کرنے کا باعث بنتی ہے۔

● وہ بے حد سنجیدہ ہوتے ہیں اور جس کام یا معاملے میں مصروف ہوں اسے بڑی سنجیدگی سے لیتے ہیں خواہ وہ دوسروں کے نزدیک معمولی نوعیت کا کام یا معاملہ کیوں نہ ہو۔

● وہ مضبوط نظم وضبط کے پابند، سنجیدہ فکر اور قابل اعتماد ہوتے ہیں۔ وہ مشکلات ومصائب میں ہمت نہیں ہارتے اور ان پر قابو پالینے کے بعد ان کے اعتماد میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے۔

● ان کی قوت فیصلہ بہت تیز ہوتی ہے۔ اس تیز فیصلہ کے ساتھ وہ اپنے عزم، محنت اور لگن کی بدولت کاروبار اور دیگر معاملات میں انتہائی کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ اکثر اعصابی دباؤ کا شکار ہوجاتے ہیں، جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے بارے میں ضرورت سے زیادہ سوچتے ہیں۔ وہ لوگوں یا لوگوں کے جذبات کے بارے میں سوچنے کی بجائے یہ سوچتے ہیں کہ لوگ انہیں پسند کریں اور انہیں زیادہ سے زیادہ عزت واحترام دیں۔ ایسے میں وہ محض ذاتی اہمیت کے احساس تلے دب جاتے ہیں اور دوسروں کی خوبیاں بھی انہیں اچھی نہیں لگتیں۔

● وہ سہل پسند نہیں ہوتے اور نہ کسی کام کی بابت یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ آسانی سے ہوجائے گا۔ وہ محنت کے عادی ہونے کے باعث کئی ایسے کام بھی کرجاتے ہیں جن کے متعلق بعد میں خود انہیں یقین نہیں آتا کہ یہ کام انہوں نے واقعی کئے ہیں۔

● وہ کسی کام کا چیلنج ملنے پر گھبراتے نہیں بلکہ خوش ہوتے ہیں اور پھر اس کے مقابلے پر جیت جاتے ہیں۔ جب کامیابی ان کے قدم چومتی ہے تو ان کی خوشی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ اس کامیابی کی بدولت انہیں اپنی طاقت کا بھرپور احساس ہوتا ہے۔

خواتین

برج جدی کے تحت پیدا ہونے والی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل خصوصی اوصاف وخصائل کی مالک ہوتی ہیں۔

● وہ مضبوط قوت ارادی کی مالک ہوتی ہیں اور اس سے کام لے کر اپنے منفی خیالات اور منفی سوچوں کو ختم کردیتی ہیں اور پھر مثبت کاموں کی طرف قدم بڑھا کر کامرانیوں کی منزل کی طرف بڑھتی جاتی ہیں۔

● ان کے مزاج پر سنجیدگی غالب رہتی ہے اور وہ اپنے جذبات کو عقل وشعور کے دائرے میں رکھتی ہیں چنانچہ ان کے خوابوں اور تصورات میں کوئی دوسرا فرد داخل نہیں ہوسکتا۔

● وہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے بھرپور جدوجہد کرتی ہیں اور کامیابی حاصل کرکے اپنا مطلوب ومقصود پالیتی ہیں۔

● وہ دل سے یہ پسند کرتی ہیں کہ لوگ ان کی اہمیت کا اعتراف کریں۔

● ان میں اس قدر صلاحیت ہوتی ہے کہ شروع ہی سے منصوبہ بندی کرکے کسی کام کا آغاز کریں، چنانچہ اکثر وبیشتر وہ اوائل عمری میں یہ جان لیتی ہیں کہ انہیں بڑے ہوکر کیا کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے؟ کیا بننا ہے اور کس طرح بننا ہے؟

● انہیں فطری طور پر یہ خواہش ہوتی ہے کہ زندگی کے ہر کھیل میں بازی ان کے ہاتھ رہے۔ اس غرض سے وہ اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی ہیں اور دل وجان سے کامیابی کے لئے محنت اور جدوجہد کرتی ہیں اور بالآخر ہر میدان میں کامیابی حاصل کرتی ہیں۔

● وہ تیز رفتاری اختیار کرنے یا جلد بازی سے کام لینے کی بجائے آہستہ آہستہ اور نپے تلے اور سوچے سمجھے انداز میں اپنا کام کرتی ہیں اور قدم بہ قدم آگے بڑھتے ہوئے منزل کامرانی سے ہمکنار ہوتی ہیں۔

● وہ ہر موقع سے فائدہ اٹھانا خوب جانتی ہیں۔ چنانچہ جب بھی انہیں موقع ملتا ہے وہ اس سے کسی نہ کسی طور سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہیں اور اس کوشش میں اکثر کامیاب رہتی ہیں۔

● ان کی فطرت بڑی گہرائی رکھتی ہے اور ہر گہرائی میں کتنی ہی تہیں ہوتی ہیں اور ہر تہہ میں کوئی نہ کوئی مقصد مخفی ہوتا ہے اور یہ سارے مقاصد

اپنی ذات اور اپنی ذات کی اہمیت کو دوسروں سے منوانے کے مختلف النوع منصوبوں پر مبنی ہوتے ہیں۔

● وہ خالص گھریلو عورت ہونے کی صورت میں بھی راضی برضا ہو کر نہیں بیٹھی رہتیں بلکہ اپنے رفیق حیات کو ترقی کرنے، آگے بڑھنے اور دولت کمانے پر اکساتی رہتی ہیں اور اس حوالے سے اس کی بہترین حوصلہ افزائی کرتی ہیں اور اس کی ترقی کرنے، آگے بڑھنے اور دولت کمانے کی کوششوں میں اس کی بہترین معاون ومددگار ثابت ہوتی ہیں۔

● وہ بڑی سے بڑی الجھن اور شدید سے شدید پریشانی کی حالت میں بھی اپنا ذہنی توازن برقرار رکھتی ہیں اور ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کر کے اپنی پریشانیوں اور الجھنوں پر قابو پالیتی ہیں۔

● وہ مدد کی طلب رکھنے والوں کی مدد کر کے خوشی محسوس کرتی ہیں اور اس ضمن میں ان سے جو کچھ بھی ہو سکتا ہے وہ ضرور کرتی ہیں۔

● وہ دولت، آن بان اور شان کو پسند کرتی ہیں اور اسے دوسروں سے منوانے کیلئے ہر ممکن جتن کرتی ہیں۔

● وہ کسی مقصد کے حصول کے لئے اپنی ساری توانائیاں یکجا کر لیتی ہیں اور پھر اپنی منزل پانے کے لئے تگ ودو کرتی ہیں۔ وہ محض کچھوے کی چال چل کر معیاری کامیابی حاصل کر لیتی ہیں۔ وہ اگرچہ خرگوش کی طرح نہیں بھاگتیں مگر پھر بھی کامران رہتی ہیں۔

● وہ مسلسل متحرک رہ کر اپنے مقاصد حاصل کرتی ہیں۔ وہ اگرچہ رومان اور محبت کو پسند کرتی ہیں مگر یہ بھی جانتی ہیں کہ محض رومان اور محبت سے ان کے سینوں میں پلنے والی خواہشوں، تمناؤں، ارمانوں اور آرزوؤں کی تکمیل نہیں ہو سکتی ہے۔ جن میں سرفہرست ان کی خواہش ہوتی ہے کہ انہیں اہم سمجھا جائے اور لوگ ان کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی طرف متوجہ ہوں اور انہیں تعریف وتحسین بھری نظروں سے دیکھیں۔

● وہ اپنے مستقبل کو سامنے رکھتی ہیں اور برابر اس کی بہتری کے لئے کوشاں رہتی ہیں۔

● ان کی تمنائیں اور خواہشیں اگرچہ طرح طرح کے رنگ بدلتی رہتی ہیں مگر ان سب رنگوں میں یہ بنیادی رنگ بہرحال رہتا ہے کہ دوسرے لوگ ان کا احترام کریں، انہیں وقار کی نظروں سے دیکھیں اور ان کے ساتھ عزت سے پیش آئیں۔

● وہ اس قسم کی تمنا بھی رکھتی ہیں کہ سیاسی اور سماجی زندگی میں ایسے کارنامے انجام دیں جن کی وجہ سے انہیں لازوال شہرت ملے، ان کا نام پوری دنیا میں روشن ہو اور آنے والی نسلیں بھی ان کے کارناموں کو یاد رکھیں اور انہیں کسی طرح بھی فراموش نہ کر سکیں۔ یا کم از کم انہیں اتنا بلند مقام ضرور مل جائے جس کے حوالے سے لوگ انہیں ہمیشہ یاد رکھیں۔

● وہ ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا پسند کرتی ہیں اور ہر طرح کے برے حالات پر قابو پالیتی ہیں۔ وہ ہنگامی حالات سے ذرا نہیں گھبراتیں بلکہ پورے سکون اور اطمینان سے کام کرتی ہیں۔

● ان سے جب کوئی فرد یا ادارہ مدد کے لئے رجوع کرتا ہے تو وہ فوراً اس کی مدد کرتی ہیں۔ اس طرح وہ ایک تو اس احساس سے خوش ہوتی ہیں کہ کسی نے امداد کے لئے ان کے سامنے دامن طلب تو پھیلایا، دوسرے وہ اس کی پوری مدد کر کے مزید مسرت حاصل کرتی ہیں۔

● انہیں کوئی اہم فیصلہ کر کے خوشی کا احساس ہوتا ہے اور وہ کسی کو احکام دے کر بھی خوشی محسوس کرتی ہیں۔

● وہ محبت کے معاملے میں جھجک محسوس کرتی ہیں اور محبت کا جواب محبت سے دینے میں انہیں شدید ہچکچاہٹ کا احساس ہوتا ہے۔ اس احساس کے تحت وہ شرم سے دوہری بھی ہو سکتی ہیں۔ جب کہ ان کا اصل خوف اس معاملے میں یہ ہوتا ہے کہ کہیں انہیں بعد میں ٹھکرا نہ دیا جائے یا رد نہ کر دیا جائے۔

● وہ محبت کا جواب محبت سے صرف اور صرف اس وقت دیتی ہیں جب انہیں اچھی طرح یہ یقین ہو جائے کہ انہیں ٹھکرایا یا رد نہ کیا جائے گا بلکہ انہیں محبت کے بدلے میں محبت، چاہت کے بدلے میں چاہت اور پیار کے بدلے میں پیار ملے گا۔

● وہ اگرچہ شان وشوکت کی زندگی بسر کرنا اور ٹھاٹھ باٹھ سے رہنا پسند کرتی ہیں مگر ان کی اندرونی کشمکش انہیں ایسا نہیں کرنے دیتی کیونکہ انہیں دولت کے حصول سے جو جو دلچسپی اور لگاؤ ہوتا ہے، وہ اس حوالے سے ہوتا ہے کہ وہ دولت کو مادی تحفظ کی سب سے بڑی علامت سمجھتی ہیں اور اس تحفظ کو کسی بھی طرح کم یا کمزور کرنا انہیں گوارا نہیں ہوتا۔

● وہ روپے پیسے، حساب کتاب، جائیداد اور دولت کی حفاظت خصوصی توجہ سے کرتی ہیں۔ انہیں چیزوں کو کم قیمت پر خریدنے اور اپنی چیزوں کے زیادہ سے دام وصول کرنے کا ڈھنگ آتا ہے اور وہ اپنی دولت کو کبھی فضول مد میں ضائع یا برباد نہیں کرتیں۔ بلکہ ایک کے دو اور دو کے چار بنانے کی پوری کوشش کرتی ہیں۔

● وہ ہر چیز کو اپنے خیالات، نظریات اور پسند و ناپسند کے مطابق ڈھالنے کی آرزومند ہوتی ہیں۔

● وہ اپنے اردگرد ایسی چیزوں کا حصار قائم کرنے کی خواہش رکھتی ہیں جو پائیدار اور مضبوط ہوں اور اپنی پائیداری و مضبوطی کی بدولت انہیں مضبوطی اور استقامت کا احساس دلائیں۔

● انہیں خاندانی شرافت، حسب نسب اور رکھ رکھاؤ بہت پسند ہوتا ہے۔ انہیں دوسروں کی نسبت اپنے خاندان اور دیگر عزیز و اقارب سے زیادہ واقفیت ہوتی ہے۔ وہ اپنے خاندان کا شجرہ نسب اور حسب نسب بہتر طور پر جانتی ہیں اور انہیں اس کی اہمیت کا احساس بھی ہوتا ہے۔

● وہ بعض اشیاء کی قیمت زیادہ ادا کرتی ہیں یا انہیں منہ مانگے داموں خرید لیتی ہیں تو صرف اس احساس کے ساتھ کہ وہ اشیاء ان کے نزدیک مضبوط اور پائیدار ہوتی ہیں۔

● وہ اپنے بہن بھائیوں اور دیگر قرابت داروں سے یہ توقع رکھتی ہیں کہ وہ بھی ان کے اصولوں کے مطابق زندگی گزاریں اور ان اخلاقی ضابطوں پر عمل پیرا ہوں جو خود انہوں نے اپنا رکھے ہیں۔

● وہ بزرگوں کا غیر معمولی احترام کرتی ہیں اور اپنی کوئی بات براہ راست ان سے کہنے اور منوانے کی بجائے اس کے لئے دوسرے بہن بھائیوں کا سہارا لیتی ہیں اور ان کے ذریعے بزرگوں پر اپنی بات کا اظہار کرتی ہیں۔

● وہ ماضی سے وابستہ رہنا پسند کرتی ہیں اور ماضی میں کھو کر اسی طرح کی زندگی محسوس کرتی ہیں۔ اسی حوالے سے انہیں پرانے زمانوں اور پرانی تہذیبوں کے آثار اور نوادرات اچھے لگتے ہیں۔

● وہ اپنی زندگی بنانے میں کسی کا سہارا لینا پسند نہیں کرتیں خواہ وہ ان کا رفیق حیات ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اپنے مستقبل کو خوشگوار اور درخشاں بنانے کیلئے خود جدوجہد کرنا پسند کرتی ہیں اور اپنی ذات کی اہمیت اپنی ذات ہی کے حوالے سے منوانا چاہتی ہیں۔ دوسروں کے حوالے سے اہم یا مشہور ہونا انہیں بالکل پسند نہیں ہوتا۔

● وہ دوسروں کی بہترین مددگار، خیر خواہ اور ہمدرد ثابت ہوسکتی ہیں اور دوسروں کے مسائل کو حل کرنے، ان کی ضروریات کی تکمیل کرنے اور ان کی دیگر الجھنوں کو سلجھانے کے کام اپنی فطری صلاحیتوں کے باعث نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے لیتی ہیں کیونکہ انہیں دوسروں کی مدد کر کے خوشی ہوتی ہے۔

● وہ سہانے مستقبل اور کامیاب و خوشگوار زندگی کے خواب بکثرت دیکھتی ہیں اور پھر انتھک محنت سے ان خوابوں میں حقیقت کا رنگ بھرنے میں بھی کامیاب ہو جاتی ہیں۔

● وہ اپنی غیر معمولی توانائیوں کے استعمال کیلئے مضطرب رہتی ہیں اور جب وہ ایک مقصد لے کر آگے بڑھتی ہیں تو پھر کسی مشکل کو خاطر میں نہیں لاتیں اور آگے ہی آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

● وہ اگر اپنی توانائیوں کو مثبت انداز میں صرف کریں تو انہیں بے مثال کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں مگر جب ان کی توانائی منفی طریقوں سے کام کرنے میں خرچ ہونے لگتی ہے تو کامیابی کی بجائے الجھنیں اور پریشانیاں ان کا مقسوم بنتی ہیں۔

● وہ خود اگرچہ دوسروں پر بڑی تند و تیز اور بے رحمانہ تنقید اور اعتراض کرتی ہیں مگر جب کوئی فرد خود ان پر تنقید یا اعتراض کرتا ہے یا ان کے کسی قول یا فعل کو نکتہ چینی کا ہدف بناتا ہے تو انہیں سخت برا لگتا ہے۔ اس تنقید اور نکتہ چینی کا یہ اثر بھی ہوسکتا ہے کہ ان پر افسردگی اور اداسی طاری ہو جائے یا ان کے مزاج میں چڑچڑا پن آ جائے اور اس طرح ان کا مستقبل خطرات میں گھر کر رہ جائے۔

● انہیں اس بات کی بڑی شدید خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچے ہر طرح سے خوش و خرم رہیں۔ وہ ان کی بہتری کے لئے کوشاں رہتی ہیں، انہیں عمدہ اور خوبصورت لباس زیب تن کراتی ہیں، ان کی ضروریات کا خاص خیال رکھتی ہیں اور ان کی تمام جائز خواہشات کی تکمیل کرتی ہیں۔ تاہم بچوں سے اتنی محبت رکھنے کے باوجود وہ انہیں بات بات پر ٹوکتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ ان کے اخلاق اور عادات و اطوار بہتر سے بہتر ہوتے چلے جائیں اور وہ ادب کرنا سیکھ جائیں۔ وہ ہمیشہ ان کی بہتری کی خواہاں رہتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ ان کے بچے بڑے ہو کر معاشرے کے عام شہری نہیں بلکہ باعزت اور قابل صد احترام فرد بن جائیں۔

پریشانی "تم کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہو۔"

"ہاں ...... دراصل کل ایک شادی ہے ...... اور میں فیصلہ نہیں کر پا رہا ہوں کہ اس میں جاؤں یا نہ جاؤں۔"

"شادی کس کی ہے۔؟"

"میری اپنی۔"

تیرہویں قسط

کرشمات جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

حصول ملازمت کا ایک حیرتناک عمل

ٹین کی ایک ڈبیہ لیں جو پانچ انچ چوڑی اور پانچ انچ لمبی اور دو انچ گہری ہو۔ اس میں موم بھر لیں پھر "ملازمت مل جائے" کو الگ الگ حروف میں لکھ کر ایک سطر بنائیں۔

اس طرح۔ م ل ا ز م ت م ل ج ا ء ے۔

دوسری سطر میں یہ حروف لکھیں۔

م ف ذ ن ص ض س ق ظ ع ر غ۔

اب ان دونوں سطروں کو امتزاج دیں۔ اس طرح دوسری سطر کا آخری حرف اور پہلی سطر کا پہلا حرف اٹھائیں۔

غ م ر ل ع ا ظ ز ق م س ت ض م ص ل ن ج ذ ا ف ء م ی۔

اتوار کے دن قمر کی ساعت میں ان حروف کو ڈبیہ میں جو موم ہے اس پر کسی نوکیلی چیز سے کندہ کردیں اور نیچے یہ عبارت لکھ دیں۔

کہیعص کفایتنا۔ حمعسق حمایتنا اور اس کے نیچے لکھ دیں۔

ملازمت مل جائے۔

اس کے بعد روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۳۸۷ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کا معمول بنائیں اور پڑھتے وقت ڈبیہ کو اپنے سامنے رکھیں۔ اس ڈبیہ کو روزانہ سورج کی گرمی میں رکھیں۔ جب حروف خود بخود دھوپ سے مٹ جائیں تو پھر اس عمل کو دوہرائیں۔ اس طرح گیارہ مرتبہ کریں۔ اگر دو چار مرتبہ اس عمل کے کرنے سے مقصد میں کامیابی مل جائے تو پھر عمل ترک کردیں۔ البتہ خدانخواستہ ناکامی کی صورت میں گیارہ مرتبہ سے زیادہ اس عمل کو نہ کریں۔

اس عمل کے وقت یعنی لکھتے وقت اور پڑھتے وقت بھی زہرہ و مشتری کا بخور جلائیں۔ زہرہ و مشتری کا بخور یہ ہے۔

حب الغار، صندل سرخ، عود، عنبر، سمندر جھاگ۔

یہ ایک لاجواب عمل ہے اور یہ عمل اللہ کے فضل و کرم سے کبھی خطا نہیں کرتا۔ جو لوگ بے روزگار ہیں یا کم آمدنی کی وجہ سے پریشان ہیں انہیں اس عمل سے فائدہ اٹھانا چاہئے جو لوگ بے روزگار ہیں وہ جملہ یہ لکھیں۔ ملازمت مل جائے۔

جو لوگ کم آمدنی سے پریشان ہیں وہ یہ جملہ لکھیں۔ آمدنی میں اضافہ ہوجائے۔ باقی عمل جوں کا توں رہے گا۔

یہ بات واضح رہے کہ امتزاج دیتے وقت اگر دونوں سطروں میں حروف کی کمی زیادتی کی وجہ سے چھوٹی بڑی ہوجائیں تو بڑی سطر کے آخری حرف سے امتزاج دینا شروع کریں۔ اگر دونوں کے حروف برابر ہوں تو کسی بھی سطر سے امتزاج دینے کی شروعات کرسکتے ہیں۔

یہ عمل بظاہر آسان ہے لیکن اپنی افادیت کے اعتبار سے یہ ایک خزانہ ہے۔ لیکن اس طرح کے خزانے ہم اپنے قارئین کے لئے لٹا رہے ہیں تاکہ روحانی عملیات کا سلسلہ عام ہو اور لوگوں میں فائدہ اٹھانے کی صلاحیت پیدا ہوجائے۔

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کیا فلاں کی گم شدہ چیز ملے گی؟

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں ابن فلاں کی گم شدہ چیز ملے گی یا نہیں۔ تو حسب قاعدہ تفصیل پھیلا کر مستحصلہ برآمد کریں۔ اگر مستحصلہ ایک چار یا سات ہوگا تو چیز جلد مل جائے گی۔ اگر دو یا پانچ ہوگا تو گم شدہ چیز چند روز کے بعد ملے گی۔ اگر ۸، ۳ یا ۶ ہوگا تو گم شدہ ہرگز نہیں ملے گی۔ اگر ۹ ہوگا تو شاید واپس مل جائے۔

مثلاً اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ کیا امجد ابن ساجدہ کی گم شدہ چیز ملے گی؟ اور یہ سوال ۱۵؍ مارچ ۲۰۰۶ء بروز بدھ کو بعد نماز عصر کیا گیا ہو۔ تو اس کی تفصیل اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) امجد، ساجدہ،	۱۱۱	۳
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۵۶۰	۲
(۳) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی مارچ	۳	۳
(۵) سن عیسوی ۲۰۰۶ء	۲۰۰۶	۸
(۶) تاریخ قمری ۱۴	۱۴	۵
(۷) ماہ ہجری صفر	۲	۲
(۸) سن ہجری	۱۴۲۷	۵
(۹) تاریخ ہندی ۲	۲	۲
(۱۰) ماہ ہندی ۱۲	۱۲	۳
(۱۱) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۳	۱
(۱۲) برج حوت	۱۲	۳
(۱۳) متعلقہ ستارہ مشتری عدد منفی	۶	۶
(۱۴) منزل قمر قلب	۱۸	۹

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۳ ۲ ۶ ۳ ۸ ۵ ۲ ۵ ۲ ۳ ۱ ۳ ۶ ۹

۵ ۸ ۹ ۲ ۴ ۷ ۷ ۷ ۵ ۴ ۴ ۹ ۶

۴ ۸ ۲ ۶ ۲ ۵ ۵ ۳ ۹ ۸ ۴ ۶

۵ ۱ ۸ ۸ ۷ ۱ ۸ ۳ ۸ ۳ ۱

۶ ۹ ۷ ۵ ۸ ۹ ۲ ۲ ۲ ۴

۵ ۷ ۳ ۴ ۸ ۲ ۴ ۴ ۶

۳ ۱ ۷ ۳ ۱ ۶ ۸ ۱

۴ ۸ ۱ ۴ ۷ ۵ ۹

۳ ۹ ۵ ۲ ۳ ۵

۳ ۵ ۷ ۵ ۸

۸ ۳ ۳ ۴

۲ ۶ ۷

۸ ۴

۳

تین برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ گم شدہ چیز ہرگز نہیں ملے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید کے مجرب عملیات

دفع داغ دھبہ کا عمل

مُسَلَّمَةٌ لَّاشِيَةَ فِيهَا (پارہ ۱، آیت ۷۱، سورۃ البقرہ)

کسی کے بدن پر ناسور ہو یا کوئی داغ دھبہ ہو تو ۴۱ بار دوا یا مرہم پر پڑھ کر پھونکیں اور پھر استعمال کریں۔ انشاء اللہ داغ دھبہ دور ہو جائے گا۔

دفع گردے اور پتے کی پتھری کا عمل

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۝ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۝ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(پارہ ۱، آیت ۷۴، سورۃ البقرہ)

گردے اور پتے کی پتھری دور کرنے کے لئے ۴۱ بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس وقت تک پلائیں جب تک کامیابی نہ ہو۔

دفع خوف کا عمل

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

(پارہ ۱، آیت ۱۸، سورۃ البقرہ)

راستے میں کسی موذی جانور یا دشمن سے خوف محسوس ہو تو ۷ دفعہ اس پر پڑھ کر پھونکیں۔

ہدایت کے لئے عمل

اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(پارہ ۱، آیت ۵، سورۃ البقرہ)

جو دین سے غافل ہو سیدھے راستے سے بھٹک جائے یا برے افعال میں مبتلا ہو جائے تو اس کو پانی پر ۱۰۱ دفعہ پڑھ کر دم کر کے ۴۱ دن تک پلائیں۔

رزق کی تنگی دور کرنے کا عمل

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (پارہ ۷، آیت ۱۱۴، سورۃ المائدۃ)

رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے یا کسی خاص چیز کے کھانے کی حاجت ہو تو ۷ دفعہ پڑھ کر آسمان کی طرف پھونکیں، خبردار! دعا پوری ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

بیماری سے شفا کا عمل

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۝ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(پارہ ۷، آیت ۱۷، سورۃ الانعام)

ہر قسم کی بیماری سے شفا حاصل کرنے کے لئے ۷ یا ۱۱ دفعہ جس جگہ تکلیف ہو وہاں ہاتھ رکھ کر پڑھیں اور تھتھلا دیں۔

دل کی بیماری اور گھبراہٹ دور کرنے کا عمل

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۝ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ (پارہ ۱۳، آیت ۲۸، سورۃ الرعد)

دل کی بیماری اور گھبراہٹ دور کرنے کے لئے ۴۱ بار پانی پر دم کر کے پئیں۔

مقدمہ میں کامیابی کا عمل

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ۝ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ (پارہ ۱۵، آیت ۸۱)

مقدمہ کی کامیابی کے لئے روزانہ کسی بھی نماز کے بعد ۳۳ دفعہ پڑھیں۔ حق پر ہو تو پڑھے، ناحق پڑھنے والا خود مصیبت میں گرفتار ہو سکتا ہے۔

غصہ دور کرنے کا عمل

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ○

غصہ دور کرنے کے لئے چینی پر ۱۰۱ دفعہ ۲۱ دن تک پڑھیں اور پلائیں۔

رشتہ کا عمل

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ○

(پارہ ۲۰، آیت ۶۲، سورۃ النمل)

جس کی اولاد کا رشتہ نہ ہوتا ہو وہ اٹھتے بیٹھتے اس کا ورد جاری رکھیں۔

روزی کے لئے عمل

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ط قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ○ (پارہ ۸ آیت ۱۰، سورۃ الاعراف)

اگر کسی کے پاس رہنے کی جگہ یا مکان نہ ہو یا روزی کا ذریعہ نہ ہو یا رزق سے تنگ ہو یا مسافر ہو اور اس کے پاس کوئی سامان نہ ہو تو وہ اس آیت کو ۱۵۱ دفعہ روزانہ پڑھے، جب تک کامیابی نہ ہو۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

حصول عزت کے لئے عمل

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ○ (پارہ ۲۳، آیت ۸۳، سورہ یٰسین)

اگر کوئی شخص لوگوں کی نظر سے گر گیا ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اس کی عزت قائم ہو جائے تو وہ اس آیت کو ۱۱ دفعہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسے کامیابی ہوگی۔

اولاد نرینہ کے لئے عمل

وَ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا○ (پارہ ۲۹، آیت ۱۲، سورہ نوح)

کسی کے یہاں اولاد نرینہ نہیں ہے تو حمل ٹھہرتے ہی ۹ مہینے تک ۱۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھیے۔ رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے بھی اس دعا کو روزانہ سات مرتبہ پڑھا جائے۔

محبت کے لئے عمل

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ○ (پارہ ۲۱، آیت ۲۱، سورہ روم)

اگر میاں بیوی میں اختلاف ہے آپس میں محبت نہیں ہے تو اس آیت کو ۹۹ دفعہ کسی مٹھاس پر ۳ دن پڑھ کر دم کریں اور دونوں کھائیں۔

دفع جادو کے لئے عمل

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ○ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ط اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ط وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى○ (پارہ ۲۱، آیت ۶۸، ۶۹، سورہ طٰہٰ)

اگر کسی کو شک ہو کہ اس پر جادو کیا گیا ہے، یا علامتیں محسوس ہو رہی ہوں تو جادو کے اثر کو ختم کرنے کے لئے ۱۱ دن تک ۱۰۰ دفعہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکیں۔ اس دعا کے دوران کوئی دوسرا عمل نہ پڑھیں۔

باز رکھنے کا عمل

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ج فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

(پارہ ۷، آیت ۱۰۰، سورۃ المائدہ)

اگر کسی عورت کا خاوند کسی دوسری عورت سے ناجائز تعلقات رکھتا ہو یا حرام کی کمائی گھر میں لاتا ہو تو اسے باز رکھنے کے لئے ۱۱ دن تک ۱۴۱ مرتبہ اس دعا کو کسی کھانے کی چیز پر پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

جائز مراد کے لئے عمل

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ○ (پارہ ۹، آیت ۹، سورۃ الانفال)

مسلمان پر واجب ہے کہ تمام امور میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔ اس کے سوا کسی اور پر وثوق نہ کرے۔ مدد اور کامیابی اسی قوت والے کے ہاتھ میں ہے جو سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ ہر جائز مراد کے لئے ۱۴ دفعہ ۱۱ دن تک پڑھیں۔

رشتہ کا عمل

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌO
(پارہ ۲۰، آیت ۲۷، سورۃ القصص)

اگر کسی لڑکی کے لئے رشتہ نہ آتا ہو تو، یا رشتہ آتا ہو مگر پسند نہ آتا ہو تو وہ ۳۱۳ دفعہ اس دعا کو اور تین دفعہ سورۃ الضحیٰ پڑھیں۔ ہر مہینے ۱۱ تک پڑھے اور ۳ مہینے یہ عمل جاری رکھیں۔

عالم فاضل ہونے کا عمل

وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًاO (پارہ ۵، آیت ۱۱۳، سورۃ النساء)

کند ذہن بچے کو یا طالب علم کو ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے روزانہ پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے عالم فاضل ہو جائے گا۔

حاجت روا عمل

فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O وَلَہُ الْکِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُO (پارہ ۲۵، سورۃ الجاثیہ، آیت ۳۶، ۳۷)

عزت اور آبرو اور وقار حاصل کرنے کے لئے، بخار سے شفا کے لئے، زخم کو ٹھیک کرنے کے لئے، اچھے کاموں میں نام پیدا کرنے کے لئے، عمل کا وزن بھاری کرنے کے ہلئے روزانہ ۷ دفعہ یہ دعا پڑھیں۔

فرماں برداری کے لئے عمل

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ج اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَO
(پارہ ۲۶، سورۃ الاحقاف، آیت ۱۵)

اولاد کی فرماں برداری کے لئے اور خدا کے پسندیدہ عمل کرنے کے لئے ۳ دفعہ روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مفید ثابت ہوگی۔

رنج وغم دور کرنے کا عمل

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِO
(پارہ ۲۴، سورۃ المومن، آیت ۴۴)

عشاء کی نماز کے بعد ۱۰ دفعہ پڑھنے سے ہر رنج وغم دور کرنے کے لئے غیب سے مدد کا دروازہ کھلتا ہے۔

ہدایت کا عمل

وَھَدَیْنٰھُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَO
(پارہ ۲۳، سورۃ الصفت، آیت ۱۱۸)

اگر کوئی شخص سیدھی راہ سے بھٹک جائے، اسے اچھائی برائی کی کوئی تمیز نہ رہے تو اس کو ۳۱۳ دفعہ پانی پر دم کر کے اس وقت تک پلائیں جب تک اس کی حالت سدھر نہ جائے۔

فتح وکامرانی کے لئے عمل

فَاِنَّ حَسْبَکَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَO (پارہ ۱۰، سورۃ الانفال، آیت ۶۲)

فتح اور کامیابی کے لئے یا امتحان میں آسان پرچوں کے لئے جانے سے پہلے ۷ دفعہ ضرور پڑھ لیں۔

معذوری ختم کرنے کا عمل

اَلَھُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِھَآ ز اَمْ لَھُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِھَآ ز اَمْ لَھُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِھَآ ز اَمْ لَھُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِھَاO
(سورۃ الاعراف، آیت ۱۹۵، پارہ ۹)

اگر کوئی ہاتھ، پیر، کان، آنکھ یا ٹانگ سے معذور ہو تو اس آیت کو کثرت سے پڑھ کر مریض پر دم کر کے پلائیں۔

حاجت روا عمل

فَدَعَا رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْO (سورۃ القمر، آیت ۱۰، پارہ ۲۷)

اگر کسی شخص کو کوئی بیماری ہو اور ڈاکٹر کی سمجھ سے باہر ہو یا کوئی دوا اثر نہ کرتی ہو، یا کوئی شخص مظلوم ہو اور ظالم کا ظلم انتہا تک پہنچ چکا ہو تو روزانہ ۳۱۳ دفعہ پڑھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے پھونکیں اور مریض کو پانی پر دم کر کے پلائیں یہ عمل ۲۱ روز تک کریں۔

دفع یرقان کا عمل

اگر کسی شخص کو یرقان ہو گیا ہو تو وہ پہلے سورۃ الفاتحہ ایک بار پھر سورۃ الحشر ۷ دفعہ اور پھر ایک بار سورۃ القریش پڑھ کر پانی پر دم کر کے

اس وقت تک پلائیں جب تک فائدہ نہ ہو۔

حاجت روا کا عمل

رزق کی ترقی اور برکت کے لئے یا کوئی کام بس سے باہر ہو اور کوئی وسیلہ نظر نہ آتا ہو یا اگر کسی کام میں آسانی اور جلدی مطلوب ہو تو سورۃ المزمل ایک بیٹھک میں ۴۱ مرتبہ تین دن تک پڑھیں۔ اس عمل سے دوسروں کو نقصان پہنچانا مقصود نہیں ہونا چاہئے۔

حج پر جانے کا عمل

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۚ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ○ (سورۃ الفتح آیت ۲۷، پارہ ۲۶)

اگر کسی شخص کو حج پر جانے کی طلب اور کوئی وسیلہ جانے کا نہ ہو تو کثرت سے اس آیت کا ورد کریں۔ اس وقت تک یہ عمل جاری رکھیں جب تک امید کی کرن نہ مل جائے۔

نور پیدا کرنے کا عمل

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۚ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۚ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ۚ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ (پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۳۵)

دل میں اور چہرے پر نور پیدا کرنے کے لئے روزانہ ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکیں۔

نا اتفاقی دور کرنے کا عمل

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۚ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (پارہ ۱۰، سورۃ الانفال، آیت ۶۳)

جس شخص کے دل میں اپنی محبت ڈالنی ہو یا جس خاندان میں نا اتفاقی ہو تو اتفاق پیدا کرنے کے لئے یہ آیت ۱۱ دفعہ روزانہ پڑھے۔

ظالم کو دفع کرنے کا عمل

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (سورۃ الانعام آیت ۴۵)

ظالم کو دفعہ کرنے کے لئے ۳ دن تک ۱۲ دفعہ پڑھنا مفید ہے۔ یہ آیت مبارکہ بڑی جلالی ہے۔ اس کو ناجائز مقصد کے لئے پڑھنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ جب ظالم کا ظلم ناقابل برداشت ہو جائے تب اس دعا کا استعمال کریں۔

اولاد کے لئے عمل

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (پارہ ۶، سورۃ المائدۃ، آیت ۱۷)

جو شخص اولاد سے ناامید ہو وہ ۴۱ دن تک ۳۰۰ دفعہ کسی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کر کے آدھا خاوند اور آدھا بیوی کھائے۔

اذیت سے محفوظ رہنے کا عمل

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ (پارہ ۱۰، سورۃ التوبۃ، آیت ۵۱)

اگر کسی شخص کو دشمن سے کوئی تکلیف یا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو یا تکلیف پہنچاتا ہو تو اس آیت کو روزانہ سات دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ دشمن کی اذیت سے محفوظ رہے گا۔

ہر نعمت حاصل کرنے کا عمل

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ (پارہ ۳، سورہ آل عمران، آیت ۷۳، ۷۴)

اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت حاصل کرنے کے لئے یہ دعا صبح و شام روزانہ ۷ دفعہ پڑھیں اور ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کریں۔

فرماں برداری کا عمل

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ ۚ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (پارہ ۱۲، سورۃ الہود، آیت ۵۶)

جو اولاد والدین کی نافرمان ہو، اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر ۱۱

مرتبہ پڑھ کر پھونکیں۔

رزق کی کشادگی کے لئے عمل

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌO (پارہ ۲۱، آیت ۶۲، سورۃ العنکبوت)

رزق کی کشادگی کے لے ۱۱ دفعہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد پڑھیں۔

تندرستی کے لئے عمل

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ط فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ط لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَO (پارہ ۲۱، آیت ۳۰، سورۃ الروم)

جوشخص چاہے کہ مرتے دم تک اس کے تمام اعضاء درست رہیں اور وہ تندرست رہے تو روزانہ ۳ دفعہ اپنے اوپر پڑھ کر پھونکے۔

بخار ختم کرنے کا عمل

يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَO

(سورۃ الانبیاء، آیت ۶۹، پارہ ۱۷)

بخار کی تیزی ختم کرنے کے لئے پڑھ کر مریض پر دم کریں اور غصہ اور ضد کو ختم کرنے کے لئے بھی اس دعا کا استعمال مفید ہے۔

حصولِ اولاد کا عمل

جوشخص اولاد سے محروم ہو وہ روزانہ ۱۰۱ دفعہ سورۃ الکوثر بسم اللہ کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ اسے کامیابی ملے گی۔

خیر و برکت کے لئے عمل

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُO۔ (پارہ ۲۱، آیت ۲۶، سورۃ لقمان)

رزق کی کشادگی کے لئے، کاروبار کی ترقی کے لئے یا نیا کاروبار شروع کرنے سے پہلے اس آیت کو روزانہ ۱۴۱ دفعہ پڑھیں۔

حصول اولاد کے لئے عمل

اَلَّذِيْ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍO ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍO ثُمَّ سَوّٰهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَO (سورۃ السجدہ، آیت ۹، پارہ ۲۱)

زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاO (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶)

جوشخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کلام ہونے کا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا خواہش مند ہو تو وہ رات کو سوتے وقت اس کی تسبیح پڑھے۔ انشاء اللہ جلد ہی خواہش پوری ہوگی۔

شفا کے لئے عمل

رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَO

(سورۃ الانبیاء، آیت ۸۳، پارہ ۱۷)

جوشخص کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جو نہ سمجھ میں آنے والی ہو، یا لاعلاج ہو تو وہ بذاتِ خود اس آیت کا کثرت سے ورد کرے۔

شادی کا عمل

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ط وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًاO (سورۃ الفرقان، آیت ۵۴، پارہ ۱۹)

جس شخص کے بیٹے یا بیٹی کا عقد کسی وجہ سے نہ ہوتا ہو تو وہ اس مراد کے لئے ۲۱ دن تک ۳۱۳ دفعہ پڑھے۔

حاجت روا عمل

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَO الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَO وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَO وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَO وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَO اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَO فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَO وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَO وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَO اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَO الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَO (سورۃ المومنون، پارہ ۱۸، آیت ۱ تا ۱۱)

رات کو سوتے وقت ضرور پڑھیں۔ کیوں کہ یہ آیتیں عزت کی حفاظت کرتی ہیں، بے نمازیوں کو نماز کی رغبت دلاتی ہیں، لغو، بے ہودہ اور بری باتوں سے روکتی ہیں اور جنت الفردوس کا وارث بنادیتی

ہیں۔

مجرب عمل

وَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ۝

(سورۃ الصافات، آیت ۷۶، پارہ ۲۳)

اگر کسی شخص کی اولاد مرجاتی ہو، زندہ نہ رہتی ہو یا وہ کسی سخت مصیبت میں مبتلا رہتا ہو تو اس دعا کو روزانہ صبح وشام ۱۱ دفعہ پڑھے۔

استخارہ کا عمل

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۝ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۝

(سورۃ الملک، آیت ۱۳، ۱۴، پارہ ۲۹)

عشاء کی نماز کے بعد دونفل استخارہ کی نیت سے پڑھے۔ اس کے بعد ان آیات کو ۱۰۱ دفعہ پڑھ کر بغیر بات کئے سو جائیں۔

حصولِ اولاد کا عمل

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ۝

(سورۃ الشوریٰ، آیت ۴۹، پارہ ۲۵)

جس شخص کے یہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ یہ دعا ۱۳۳ مرتبہ پانی پردم کر کے فجر کی نماز کے بعد دونوں میاں بیوی پئیں۔

جائز مراد کا عمل

يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ ط يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ۝ (سورۃ الروم آیت ۴، ۵، پارہ ۲۱)

ہر جائز مراد کے لئے اور ہر مشکل کی آسانی کے لئے ان آیات کو ۱۱۳ دفعہ پڑھیں۔

سوکھا پن کا عمل

وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ج يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ط نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۝ (سورہ یوسف، آیت ۵۶، پارہ ۱۳)

اگر کوئی بچہ یا شخص بیمار ہو یا کمزور ہو یا سوکھتا چلا جا رہا ہو اور بظاہر کوئی بیماری نظر نہ آتی ہو تو اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر ۲۱ دن تک ۱۴۱ دفعہ اس کو پڑھیں۔

حصول حفاظت کا عمل

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ۝ (سورۃ الحج آیت ۳۸، پارہ ۱۷)

اگر کسی شخص کو ہر وقت دشمن سے خوف رہتا ہو یا اس کی دشمنی بڑھتی جارہی ہو تو دشمن سے حفاظت کے لئے اس آیت کو ۱۱ دفعہ روزانہ پڑھے۔

ایک مجرب عمل

ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ۝ وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ۝ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۝ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ۝ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۝ (سورہ تکویر آیت ۲۰ تا ۲۹، پارہ ۳۰)

اگر کسی شخص کے بارے میں یہ شبہ ہو کہ اس کا دماغی توازن بگڑتا جارہا ہے یا وہ اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے یا یہ شبہ ہو کہ کسی نے اس شخص پر کچھ کردیا ہے تو اس آیت کو ۴۱ دفعہ پانی پر دم کر کے اس شخص کو پلائیں۔

اسمائے الٰہی کا عمل

يَامَالِكُ، يَا قُدُّوْسُ، يَا سَلَامُ۔

ہر شخص کو چاہئے کہ سرطان یا طاعون یا پھوڑے، پھنسی کی بیماری سے بچنے کے لئے اس دعا کو صبح وشام گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہیں گے۔

ہدایت کا عمل

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى۝

(پارہ ۳۰، آیت ۱۹، سورۃ النازعات)

جو شخص سیدھی راہ سے بھٹک گیا ہو، یا برے افعال میں پڑ گیا ہو یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے غافل ہو گیا ہو، اس آیت مبارکہ کو روزانہ ۱۰۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے اسے پلائیں۔

فتوحات کا عمل

سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ○

(پارہ١٣، آیت٢٤، سورۃ الرعد)

اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہو یا غم یا کسی شخص سے دکھ پہنچا ہو تو وہ اس دعا کو پڑھے۔ انشاء اللہ اس کے لئے دین ودنیا میں فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے۔

کامیابی کا عمل

وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَ لَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ○

(پارہ١١، آیت٨٢، سورہ یونس)

اگر کوئی شخص کسی جھوٹے مقدمے میں پھنس گیا ہو یا کسی نے کسی شخص پر جھوٹی تہمت لگائی ہو، یا کسی شخص کی عزت پر کوئی حرف آیا ہو وہ اس دعا کو اٹھتے بیٹھتے کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ اسے کامیابی حاصل ہوگی۔

حصول عزت کا عمل

وَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُھُمْ ط اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ط ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○ (پارہ١١، آیت٦٥، سورہ یونس)

اگر کوئی شخص کسی کو بدنام کرنے پر تلا ہے اور اس کو اپنی عزت کا خطرہ ہے تو وہ اس دعا کو صبح وشام ٤١ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک دے۔

حاجت روا عمل

اِلَّا رَحْمَۃً مِّنْ رَّبِّکَ ط اِنَّ فَضْلَہٗ کَانَ عَلَیْکَ کَبِیْرًا○ (پارہ١٥، آیت٨٧، سورہ بنی اسرائیل)

اگر کوئی شخص کسی غم میں مبتلا ہو یا کوئی اور پریشانی میں مبتلا ہو یا اس کی مالی حالت بگڑتی جارہی ہو تو اٹھتے بیٹھتے اس کا ورد جاری رکھے۔

دین ودنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہونے کا عمل

مَثَلُ الْجَنَّۃِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط فِیْھَآ اَنْھٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ج وَ اَنْھٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُہٗ ج وَ اَنْھٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَ اَنْھٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ط وَلَھُمْ فِیْھَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ○ (پارہ٢٦، آیت١٥، سورہ محمد)

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ دنیا میں بھی وہ ہر نعمت سے نوازا جائے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اس کو کسی نعمت سے محروم نہ کرے تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو صبح وشام تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص دین ودنیا کی نعمتوں سے مالا مال رہے گا۔

سید الاستغفار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ط

ترجمہ : اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں، جس قدر مجھ سے ہوسکا، میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس کو میں نے کیا، تیرے آگے اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا پس تو مجھ کو بخش دے۔ کیوں کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔

ہر دعا کو شروع کرنے سے پہلے اول وآخر درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے۔

دل کے مریض کے لئے

جس شخص کو دل کی تکلیف ہو یا دل کمزور ہوگیا ہو، یا گھبراہٹ ہوتی ہو تو اس شخص کو روزانہ سورہ یٰسین پانی پر دم کرکے پلانا دل کی قوت کا باعث ہوتا ہے۔

سورہ یٰسین کا عمل

اللہ تعالیٰ نے سورہ یٰس کو قرآن کا دل فرمایا ہے زچگی کے دوران تین دفعہ سورہ یٰسین کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے زچہ کو پلانے سے زچگی میں آسانی ہوجاتی ہے۔ (سورہ یٰسین پارہ ٢٢)

بلڈ پریشر کا عمل

وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ○ (آیت١٣٤، پارہ٤، سورہ آل عمران)

جو شخص بلڈ پریشر کا مریض ہو وہ اس دعا کو ١٠١ مرتبہ روزانہ

پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ پہنچے گا۔

شوگر کا عمل

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًاO

جس شخص کو شوگر کی بیماری ہو تو وہ اس دعا کو ۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ضرور فائدہ ہوگا۔

دفع درد کا عمل

اگر کسی شخص کے سر میں درد ہو تو ماتھے پر ہاتھ رکھ کر ۴۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کرے۔ یہ عمل نہایت ہی آزمودہ اور موثر ہے۔

سورہ رحمٰن کا عمل

جس شخص کی بیٹی کا کوئی رشتہ نہ آتا ہو یا اس میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہو اور کامیابی نہ ہوتی ہو تو وہ سورہ رحمٰن روزانہ تین مرتبہ پڑھے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھے جب تک کہ کامیابی نہ ہو۔ انشاء اللہ جلد کامیابی نظر آئے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ رحمٰن کو قرآن کی دلہن کہا ہے۔ (سورہ رحمٰن، پارہ ۲۷)

بچنے کا عمل

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُO (سورہ یوسف آیت ۳۴، پارہ ۱۲)

اگر کوئی شخص کسی کے مکروفریب اور جال میں پھنس گیا ہو اور وہ بے قصور ہو تو وہ مذکورہ بالا آیت کو کثرت سے پڑھے۔

فرماں برداری کا عمل

اَللّٰهُ يَجْتَبِیْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِیْۤ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ O

(سورۃ الشوریٰ آیت ۱۳، پارہ ۲۵)

اگر کسی کا بچہ ضدی ہو یا نافرمان ہو تو اس دعا کو ۱۱ مرتبہ بچہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر دم کریں۔

خیر و برکت کا عمل

وَهُزِّیْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّاO فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَ قَرِّیْ عَيْنًاO (آیت ۲۳، سورہ مریم پارہ ۱۶)

کاروبار کی ابتداء کے وقت اس میں ترقی اور برکت کے لئے اس دعا کو ۳۱۳ مرتبہ تین دن تک یا ۷ دن تک یا ۱۱ دن تک پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہوگی۔

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو باوضو ہو کر ہر وقت یہ دعا پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ وہ چیز مل جائے گی۔

مشکل کشا عمل

يَاجَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ط اِجْمَعْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ مَالِیْ اِنَّکَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌO

ہر جائز مراد کے لئے، ہر مشکل کے حل کے لئے اس دعا کو کثرت سے پڑھیں۔

دفع درد کا عمل

يَاحَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِO

جس شخص کے دانت میں درد ہو اپنی انگلی درد والے دانت پر رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

مجرب عمل

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ط قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ O (آیت ۲۳، سورہ ملک پارہ ۲۹)

جو شخص یہ دعا پڑھتا رہے گا وہ کبھی بھوکا نہیں رہے گا اور نہ اس کے رزق میں کمی ہوگی، ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے۔

فتح و نصرت کا عمل

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰیO

(پارہ ۳۰، آیت ۵، سورۃ والضحیٰ)

اگر کسی شخص کا کوئی کام اٹکا ہوا ہو اس کے لئے اور اس کے علاوہ ہر جائز مراد کے لئے اس دعا کو عقیدے کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے پڑھے۔ یہ دعا فتح کے دروازے کھول دیتی ہے۔ یہ دعا آزمودہ ہے۔

رشتہ کا عمل

اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُO

(سورہ یٰسین آیت ۸۲، پارہ ۲۳)

بچیوں کے رشتے کے لیۓ اس دعا کو فجر کی نماز کے بعد ایک تسبیح پڑھیں، اول و آخر درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

ایک بے نظیر عمل

یَا کَرِیْمُ یَا رَقِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا مُقْتَدِرُ وَ یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ ط اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ O

نوٹ : جب تو کوئی نیکی کرے تو تجھے خوشی ہو اور اگر برائی کرے تو تجھے پچھتاوا ہو تو تو مومن ہے۔ جو شخص کسی ظالم کو ظالم جانتے ہوۓ اس کا ساتھ دے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔ مومن کبھی طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا بدگوئی کرنے والا اور زبان دراز نہیں ہوتا، مسلمانوں میں کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں، جن کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ لطف اور محبت کا ہوتا ہے، یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے پسندیدہ بندے ہیں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرو۔

حاجت روا عمل

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ط اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا O

(آیت ۵، ۶، سورۃ الانشراح، پارہ ۳۰)

بچیوں کے رشتے کے لئے اور کاروباری پریشانی کے لئے اور ہر پریشانی کو دور کرنے کے لیۓ اس دعا کو اٹھتے بیٹھتے پڑھیں۔

حصول نعمت کا عمل

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ O

(سورۃ القصص، پارہ ۲۰، آیت ۲۴)

کسی شخص کو کسی بھی نعمت کی خواہش ہو تو وہ اس نعمت کو ذہن میں رکھ کر اس دعا کو اٹھتے بیٹھتے پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔

دفع بیماری کا عمل

وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ O وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ O (سورۃ الشعراء، پارہ ۱۹، آیت ۷۹، ۸۰)

جس کی بھوک اور پیاس بند ہو جاۓ بیماری کی وجہ سے اس دعا کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں۔

جنت الفردوس کا عمل

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ O

(آیت ۸۵، پارہ ۱۹، سورۃ الشعراء)

جنت الفردوس حاصل کرنے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ۱۱، ۲۱، ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

حصول لڑکی اور حفاظت حمل کا عمل

اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ O (سورۃ الرعد، آیت ۸، پارہ ۱۳)

۱۔ جو لڑکی کی خواہش رکھتے ہوں وہ روزانہ اس دعا کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر عورت اپنے اوپر پھونکے۔ یہ عمل ۵ مہینے تک کریں۔

۲۔ جس عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو، وہ ابتداء سے لے کر ۹ مہینے تک پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیۓ۔

ایک بہترین عمل

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ O وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ O

(سورہ ہود، پارہ ۱۲، آیت ۱۱۴، ۱۱۵)

جو شخص یہ خواہش رکھتا ہو کہ نماز کی پابندی ہو جاۓ اور ہر برائی سے ہم دور رہیں اور ہم کو اجر ملے، نفع لینے والا اس دعا کو روزانہ تین مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکے۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

نااتفاقی دور کرنے کا عمل

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ O (سورۃ الحجرات، آیت ۴۷، پارہ ۱۴)

جس گھر میں یا خاندان میں نااتفاقی ہو یا کسی سے دشمنی ہو تو ہر فرض نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ یہ دعا پڑھ کر اس کا تصور کر کے آسمان پر پھونک دے۔ جب تک کامیابی نہ ہو۔

فالنامہ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی

یہ فالنامہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہے۔ اگر آپ کو کسی مہم یا سخت مشکل کا سامنا ہو یا آپ کسی کشمکش میں پڑ جائیں یا روزگار کی تلاش میں سرگرداں ہوں یا کسی بھی کام کے اچھے برے انجام کی معلومات کرنا چاہتے ہوں تو وضو کرکے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کریں اور اس کا ثواب آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا کر بحضوریٔ قلب شہادت کی انگلی کسی ایک خانہ پر آنکھیں بند کرکے رکھ دیں۔ انشاء اللہ منجانب اللہ مستقبل کی رہنمائی ہوگی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ کسی بھی معاملے میں کسی بھی فالنامے سے فال ایک ہی بار کھولنی چاہئے۔ ایک ہی معاملے میں ایک ہی وقت میں ایک ہی فالنامے سے بار بار فال نکالنا اشارۂ خداوندی کی توہین ہے اور سخت گناہ ہے۔

ان خانوں میں سے کسی ایک خانے میں انگلی رکھنی چاہئے۔

حضرت آدم علیہ السلام	حضرت شیث علیہ السلام	حضرت ادریس علیہ السلام
حضرت یعقوب علیہ السلام	حضرت ابراہیم علیہ السلام	حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
حضرت صالح علیہ السلام	حضرت یوسف علیہ السلام	حضرت شعیب علیہ السلام
حضرت ایوب علیہ السلام	حضرت خضر علیہ السلام	حضرت داؤد علیہ السلام
حضرت سلیمان علیہ السلام	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اگر آدم علیہ السلام پر انگلی رکھے تو جو نیت ہے اچھی بات کی اس میں خوشی ہو، دلی مراد برآئے گی، اگر کوئی الزام ذمہ ہو تو اس سے نجات حاصل ہوگی، اگر قیدی ہو تو رہائی عنقریب نصیب ہوگی، مستقبل میں کسی عہدے پر گامزن ہوگا اور عزت وبلندی حصے میں آئے گی۔

اگر شیث علیہ السلام پر انگلی رکھی جائے تو کسی سے رنجش وخصومت کا اندیشہ ہے، اگر سفر کی نیت ہو تو چند روز تامل کرے، دل میں جو مقصد ہے وہ صبر کے بعد اور جدوجہد کے بعد حاصل ہوگا۔

اگر حضرت ادریس علیہ السلام پر انگلی رکھی جائے تو جس نیت سے بھی فال کھولی ہے اس میں خوشی اور کامیابی حاصل ہوگی۔ اور جو بھی مدعا ہو وہ پورا ہوگا اور سفر اور تجارت میں زبردست فائدہ ہوگا۔

اگر حضرت صالح علیہ السلام پر انگلی رکھی گئی تو جس کام کے لئے فال نکالی ہے اس میں کامیابی کچھ عرصے کے بعد نصیب ہوگی، جلد بازی سے نقصان ہوگا، جمعہ کے دن کسی فقیر کو ایک پاؤ آٹا دیدے۔

اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر انگلی رکھی جائے تو جس مقصد کے لئے فال نکالی ہے اس میں بھرپور کامیابی ملے گی، سفر اور تجارت میں بھی بھرپور کامیابی ملے گی، یہ فال بہت مبارک ثابت ہوگی۔

اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پر انگلی رکھی جائے تو جس امر کی خواہش ہو اس میں تاخیر ہوگی، چند روز تامل کے بعد مدعا برآئے گا، ایک جانور دوشنبہ کو صدقہ کرے تو مشکل حل ہو جائے۔

اگر حضرت یعقوب علیہ السلام پر انگلی رکھی جائے تو جس مقصد کیلئے رہنمائی حاصل کی گئی ہے وہ کافی عرصے کے بعد حل ہوگا جس سے محبت ہے اس سے جدائی کا خطرہ ہے، جدائی کے بعد پھر ملن کی بھی امید ہے، کوئی

پھل کسی فقیر کو خیرات کرے تو مصائب میں کمی پیدا ہو۔

اگر حضرت یوسف علیہ السلام کا نام نکلے تو جو دلی مراد ہو برآئے، دشمن ذلیل ہو اور دوستوں سے راحت ملنے کی امید ہے۔

اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کا نام نکلے تو دلی مراد بخیر وخوبی پوری ہو، جلد فائدہ ہو، لیکن پوری کامیابی کے لئے بروز سنیچر کچھ شیرنی اور ایک چاندی کی انگوٹھی جس کا وزن ۵ گرام سے کم نہ ہو اور ایک گز سبز کپڑا کسی طباق میں رکھ کر دریا میں بہادے اور جو فقیر علی الصبح آئے اسے اچھی طرح سیر کر کے کھانا کھلائے۔

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام آئے تو مقاصد میں چند روز صبر کرنے کے بعد کامیابی حاصل ہو۔

اگر حضرت ایوب علیہ السلام کا نام آئے تو جو دلی مراد ہو وہ برآئے اور ساتھ خیر وعافیت کے دل کی مرادیں پوری ہوں۔

اگر حضرت شعیب علیہ السلام کا نام آئے تو کسی اہم مقصد میں کامیابی ہو، جلد شادی ہو اور خاندان کے کسی بزرگ سے فائدہ پہنچے۔

اگر حضرت داؤد علیہ السلام کا نام آئے تو دشمنوں پر فتح ہو، کاروبار میں ترقی ہو، حلال روزی عطا ہو۔

اگر حضرت خضر علیہ السلام کا نام آئے تو کوئی طویل مگر کامیاب سفر درپیش ہو، عمر دراز ہو۔

اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر انگلی رکھی جائے تو اے صاحب فال تو نہایت نصیب ور انسان ہے، تو زندگی میں حد سے زیادہ خوشی اور کامیابی پائے گا، فکر وغم سے نجات حاصل ہوگی اور فضل کبریاء سے تو دل کی مرادیں پوری کرلے گا، تجھے انشاء اللہ اپنے جملہ مقاصد میں کامیابی عطا ہوگی اور تجھے اچھے کاموں کی توفیق بھی عطا ہوگی۔

ہم اس سے پہلے بہت سی قوموں کو (ان کے کفر کی وجہ سے) ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے بہت زیادہ طاقتور تھیں اور دنیا کے ملکوں کو انہوں نے چھان مارا تھا (لیکن جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو) انہیں کہیں بھاگنے کی جگہ بھی نہ ملی۔ اس تاریخ میں ہر اس شخص کے لئے عبرت کا سبق ہے جو دل رکھتا ہو یا جو توجہ سے بات کو سنے۔

(سورۂ ق......۳۶۔۳۷)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

غفلت کی سزا

حضرت جنید بغدادیؒ کے پاس کسی شخص نے ایک پرندہ بطور تحفہ بھیجا۔ آپ نے اسے قبول فرما کر پنجرے میں بند کر دیا اور کچھ مدت اپنے پاس رکھ کر ایک دن اسے آزاد کر دیا۔ کسی نے پوچھا۔

''حضرت! آپ نے اسے آزاد کیوں کر دیا؟''

آپ نے فرمایا۔ ''مجھے اس پرندے نے بڑی منت سے کہا تھا کہ اے جنید! افسوس تو اپنے دوستوں کے ساتھ ملاقات کا لطف اٹھائے اور مجھے میرے دوستوں کی ملاقات سے یوں دور رکھے اور پنجرے میں بند رکھے۔ مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اڑتے وقت وہ کہنے لگا۔

''پرندے یا جانور جب تک اللہ کے ذکر میں مصروف رہتے ہیں، آزاد رہتے ہیں اور جہاں ان پر غفلت طاری ہوتی ہے قید میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اے جنید! میں یاد الٰہی سے صرف ایک ہی دن غافل ہوا تھا جس کی سزا میں مجھے پنجرے کی سخت قید بھگتنا پڑی۔ ہائے ان لوگوں کا کیا ہوگا جو اکثر اوقات ذکر اللہ سے غافل رہتے ہیں۔ اے جنید! میں آپ کے سامنے پکا وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی ذکر اللہ سے غافل نہ رہوں گا۔'' یہ کہہ کر پرندہ اُڑ گیا۔ پھر وہ پرندہ حضرت جنید بغدادیؒ کی زیارت کے لئے آتا اور ان کے ہمراہ دسترخوان پر دانے وغیرہ بھی کھایا کرتا تھا۔

جب حضرت جنید بغدادی کا انتقال ہوا تو وہ پرندہ بھی زمین پر گر پڑا اور تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا

''آپ کا کیا حال ہے۔''

انہوں نے جواب دیا۔ ''چونکہ اس پرندے پر میں نے رحم کیا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا۔''

عجیب و غریب داستان

چھٹی قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

حاصل کردہ چیز کو غفلت سے کھو دینے کے بارے میں

رائے داشلیم نے برہمن بید پائے سے کہا کہ دشمنوں کے مکرو فریب سے بچنے اور ان کی باتوں میں نہ آنے کے بارے میں آپ کی حکیمانہ باتوں سے میں بہت زیادہ متاثر ہوا۔ اب ازراہ کرم ایسا واقعہ بیان فرمائیے جس سے کسی چیز کے حاصل کرنے کے بعد محض غفلت سے کھودینے کے نقصانات ظاہر ہوں۔

برہمن نے کہا، اے راجا کسی چیز کا حاصل کرنا اس کی حفاظت کرنے سے بہت آسان ہے، کیونکہ ایسے لوگ بہت ہیں جن کو خوش قسمتی اور فضل الٰہی سے بعض نعمتیں بلا زحمت حاصل ہو جاتی ہیں۔ لیکن ان کا محفوظ رکھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اس کے لئے اچھی عقل اور بہترین تدبیر کی ضرورت ہوتی ہے، دور بینی، تدبر اور عاقبت اندیشی سے محروم انسان ان نعمتوں کو بہت جلد ضائع کر دیتا ہے اور پھر سوائے ندامت، حسرت اور پشیمانی کے اس کے پاس کچھ نہیں رہتا، جیسا کہ ایک کچھوے کا قصہ ہے جس کو بندر کی قوم سے ایک مشفق اور ہمدرد دوست بے مشقت مل گیا تھا۔ لیکن اس نے اس کی قدر نہ جانی اور اپنی نادانی اور بے سمجھی سے اس کو کھودیا۔ پھر زندگی بھر اس کا مداوا نہ ہوسکا۔ رائے داشلیم نے پوچھا، وہ کس طرح؟ برہمن نے بیان کرنا شروع کیا۔

حکایت

مشہور ہے کہ بحیرۂ اخضر کے ایک جزیرے میں بہت سے بندر رہتے تھے۔ ان کا ایک بادشاہ بھی تھا، جس کا نام کاردان تھا۔ اس کی سلطنت شان و شوکت، سیاست اور عدل پروری میں بہت مشہور تھی۔ رعایا امن و امان اور خوش حالی کی زندگی بسر کرتی تھی۔ سلطنت میں کسی کو کسی طرح کی تکلیف نہ تھی۔ ہر شخص ایک عادل اور بیدار مغز بادشاہ کے زیر سایہ رہ کر خوش و خرم تھا اور خدا کا شکر ادا کرتا تھا۔

بہت زمانہ گزرنے پر جب بادشاہ پر ضعیفی آئی اور اس کے جسم کی توانائی اور آنکھوں کی بینائی رخصت ہونے لگی تو وہ امور سلطنت کو بجالانے میں دشواری محسوس کرنے لگا اور اس کی بیماری و ناتوانی کی شہرت ہو جانے سے نظام سلطنت میں خلل پڑنے لگا۔ بادشاہ کے رشتے داروں میں ایک بہادر اور صاحب صلاحیت نوجوان بھی تھا، جس کی لیاقت، شجاعت اور عقل و تدبر سے رعایا، امراء اور وزراء سب ہی متاثر تھے۔ لوگوں نے متفق ہو کر بوڑھے بادشاہ کو معزول کر کے اس نوجوان کو اپنا بادشاہ منتخب کر لیا اور سلطنت کی باگ اس کے ہاتھ میں دے دی۔

بے چارہ کاردان دلگیر و دل شکستہ دریا کے کنارے ایک جزیرے میں چلا گیا اور وہیں ایک باغ میں جو انواع و اقسام کے پھل دار درختوں سے بھرا ہوا تھا، مقیم ہو کر خدا کی عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گیا۔ ایک دن وہ ایک انجیر کے درخت سے انجیر توڑ رہا تھا کہ اچانک انجیر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر پانی میں گر پڑا۔ انجیر کے پانی میں گرنے کی آواز اس کو بڑی پیاری معلوم ہوئی اور وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد انجیر توڑ توڑ کر پانی میں گرانے لگا۔

اتفاق سے ایک کچھوا گھومنے پھرنے کے ارادے سے اس جزیرے میں آیا ہوا تھا اور اسی درخت کے نیچے پانی میں ٹھہرا ہوا تھا۔ بندر جو انجیر توڑ توڑ کر پانی میں گرا رہا تھا، کچھوا اس کو اٹھا اٹھا کر کھا رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ بندر اسی کے لئے انجیر پھینک رہا ہے۔ یکایک اس کے ذہن میں آیا کہ جو بغیر دوستی کے اتنی مہربانی کر رہا ہے دوستی ہو جانے کے بعد وہ کتنا ہمدرد، مہربان اور مخلص ثابت ہوگا، اس کی فطرت کتنی سادہ اور شریف ہے۔ ایسی قابل قدر شخصیت سے ضرور دوستی کرنی چاہئے۔

یہ ارادہ کر کے وہ بندر کے قریب پہنچا اور سلام کے بعد اس سے دوستی کی درخواست کی۔ بندر نے خوش ہو کر اس کی پذیرائی کی اور کہا کہ میل جول رکھنا اور دوستی پیدا کرنا تو بہت اچھی عادت ہے۔ کچھوے نے کہا کہ مجھ کو دوستی کی خواہش تو ہے لیکن یہ نہیں معلوم کہ مجھ میں اس کی صلاحیت اور طاقت بھی ہے یا نہیں۔

بندر نے کہا کہ حکماء نے دوستی کے بارے میں ایک معیار مقرر کیا ہے اور کہا ہے کہ بغیر دوست کے رہنا اگرچہ مناسب نہیں، لیکن ہر شخص سے دوستی کر لینا بھی اچھا نہیں۔ پھر بھی تین گروہوں میں سے کسی ایک کے ساتھ دوستی ضروری ہے۔ اول عابد اور عالم کے ساتھ کہ ان کی صحبت کی برکت سے دین و دنیا کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ دوسرے اچھے اخلاق والوں کے ساتھ جو دوست کی غلطی کو چھپاتے ہیں اور اس کو نصیحت کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ تیسرے بے غرض اور بے طمع لوگوں کے ساتھ جن کی دوستی کی بنیاد سچائی اور خلوص پر ہوتی ہے اور تین جماعتیں ایسی ہیں جن کی دوستی سے پرہیز کرنا بہت ضروری بلکہ فرض ہے۔ ایک بدکار اور فاجر سے جو ہمیشہ خواہش نفسانی میں الجھا رہتا ہے اور جس کی دوستی سے نہ دنیا میں راحت ملتی ہے، نہ آخرت میں، دوسرے جھوٹے اور خائن سے جس کی محبت سے آدمی آفت و مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے، تیسرے احمق اور بے عقل سے، جس پر نفع نقصان کسی معاملے میں بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔

بندر کی ان حکیمانہ باتوں کو سن کر کچھوا اور بھی اس کا گرویدہ ہو گیا۔ دونوں ایک دوسرے کے گہرے دوست بن گئے اور مل جل کر پیار اور محبت سے رہنے لگے، یہاں تک کہ کاردان کے دل سے سلطنت کی محرومی کا غم جاتا رہا اور کچھوا اپنے گھر بار اور بیوی بچوں کو بھی بھول گیا۔ اس طرح یک جا رہتے ہوئے کافی دن گزر گئے کچھوے کی مادہ اپنے نر کے فراق میں ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگی۔ آخر بے قرار ہو کر اس نے اپنی ایک سہیلی سے کہا کہ میرے نر کو سفر پر گئے کافی عرصہ گزر گیا ہے۔ معلوم نہیں، اس بے چارے پر کیا گزری اس کا کوئی پتہ ٹھکانہ بھی نہیں معلوم۔ سہیلی نے سارا قصہ سن کر کہا کہ بہن، برا نہ مانو تو میں تمہیں حقیقت حال سے آگاہ کر دوں، کچھوے کی مادہ نے کہا۔ برا ماننے کی کیا بات ہے۔ تمہاری محبت، خلوص اور دوستی کو میں خوب اچھی طرح آزما چکی ہوں۔ تم پر بے وفائی کا شبہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اس طرح اپنی تشفی کر لینے کے بعد اس نے کہا کہ تمہارے شوہر کی ایک بندر سے بڑی گہری دوستی ہو گئی ہے اور اس کی وجہ سے وہ تم کو بھلا بیٹھا ہے۔

کچھوے کی مادہ یہ سن کر غصے سے بے قابو ہو گئی اور واویلا مچانے لگی سہیلی نے کہا، جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اب غم والم کرنے سے کیا فائدہ۔ بہتر ہے کہ اس کی کوئی تدبیر نکالو۔ میرے خیال میں تو بغیر مکر کئے تمہیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ بالآخر دونوں نے مل کر سوچا کہ جب تک بندر کو مار نہ دیا جائے، کچھوے کی محبت اپنی مادہ کی طرف نہیں لوٹ سکتی۔ چنانچہ کچھوے کی مادہ کی سہیلی نے اس کو بیمار بن جانے کا مشورہ دیا اور کچھوے کو کسی کے ذریعے خبر کرائی کہ تمہاری بیوی سخت بیمار ہے۔ کم از کم آخری دیدار تو کر لو آ کر۔ کچھوے کو جو یہ غمناک خبر ملی تو وہ فوراً بندر سے اجازت لے کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ گھر پہنچا تو اس کے دوست احباب نے اس کو خوش آمدید کہا۔ ان سب سے مل ملا کر جب وہ اپنی بیوی کے پاس پہنچا تو اس کو بستر پر دراز پایا، حالت پوچھی تو کچھ جواب نہ ملا۔ پریشان ہو کر اس نے اس کی سہیلی سے دریافت کیا کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ وہ نہ میری بات کا جواب دیتی ہے اور نہ اپنا کچھ حال بتاتی ہے۔ سہیلی نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا کہ اب اس کے علاج کی کیا بات کرتے ہو۔ یہ مرض وہ نہیں جس کا علاج ہو سکے۔ مریض جب اپنی زندگی ہی سے ناامید ہے تو بات کیا کرے اور کس طرح کرے۔

کچھوا یہ سن کر بہت گھبرایا اور سخت اضطراب اور بے چینی میں بولا کہ دنیا میں کس مرض کی دوا نہیں ہے۔ اس کی دوا دنیا کے کسی حصے میں بھی ملیں تو میں اسے حاصل کرنے کے لئے جان لڑا دوں گا۔ مجھے بتاؤ تو سہی۔ [illegible] پہاڑ ہر جگہ چھان ماروں گا۔

سہیلی نے کہا کہ تمہاری بیوی کو جو مرض لاحق ہے وہ خاص عورتوں کا ہے۔ یہ رحم کی خرابی سے ہوتا ہے۔ اس کا علاج صرف بندر کے دل ہی سے ممکن ہے۔ کچھوا بڑا چکرایا۔ اس نے کہا، یہ تو بڑی ٹیڑھی کھیر ہے، بندر کا دل کہاں سے لایا جائے۔ سہیلی نے فوراً جواب دیا، یہ تو مجھے بھی اندازہ ہے کہ اس دوا کا حاصل کرنا بہت دشوار ہے اور یہ کام تم سے نہیں ہو سکتا۔ اس وقت تم کو بلوانے کا مقصد تو صرف آخری دیدار ہے کہ تم اپنی بیوی اور پیاری بیوی کو اپنی آنکھوں کے سامنے رخصت کر سکو۔

کچھوا غم و الم سے از خود رفتہ ہو گیا۔ آخر بیوی کی محبت اس پر غالب آ گئی اور وہ اپنے دوست بندر کے ساتھ غداری کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اس نے سوچا کہ جب تک بندر کو وہ اپنے گھر پر نہیں لائے گا، مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ایک منصوبہ بنا کر وہ بندر کے پاس پہنچا۔ کاردان اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ گلے سے لگایا اور بال بچوں کی خیریت پوچھی۔

کچھوے نے کہا تمہاری جدائی کے باعث ایک لحہ بھی سکون سے نہ گزرا۔ ہر وقت تمہاری یاد ستاتی رہی۔ زندگی اجیرن ہوگئی۔ میں اسی لئے واپس آگیا کہ تم کو اپنے ساتھ لے چلوں، میری بیوی بچے تمہاری خدمت کو باعث مسرت اور سعادت سمجھیں گے اور ہم سب ایک جگہ رہیں گے۔ بندر نے کہا، تصنع اور تکلفات کو چھوڑو۔ پکی دوستی میں ظاہر داری اچھی نہیں لگتی۔ مہمانی میں تو صرف تکلفات ہی تکلفات ہوتے ہیں۔ ہماری دلی دوستی اپنی جگہ پر خود بہت بڑی اور قابل قدر چیز ہے۔ کچھوے نے کہا کہ پیارے دوست، تمہیں اپنے یہاں لے جانے کا مقصد دعوت یا مہمانی نہیں ہے، بلکہ ایک جگہ رہنا ہے کیونکہ تمہاری جدائی میں مجھے ایک لحہ بھی قرار نہیں ملتا۔ بندر نے کہا، محبت کی راہ میں دوری اور نزدیکی کی کوئی اہمیت نہیں۔ ہم دونوں کا دل ملا ہوا ہے تو چاہے ہم کتنی ہی دوری پر ہوں، ایک ہی جگہ ہیں۔

کچھوے نے جب اسطرح مطلب نکلتے نہ دیکھا تو منت وسماجت پر اتر آیا۔ آخر بندر اس کے از حد اصرار پر جانے کے لئے راضی ہوگیا۔ لیکن اس نے کہا تمہارے گھر کے راستے میں دریا پڑتا ہے اور میں دریا پار نہیں کرسکتا۔ کچھوے نے کہا تم اس کی فکر نہ کرو۔ میں تمہیں اپنی پیٹھ پر لے جاؤں گا۔ غرض بڑے اصرار کے بعد کچھوا بندر کو اپنی پیٹھ پر لے کر روانہ ہوا۔ جب بیچ دریا میں پہنچا تو اس کا ضمیر ملامت کرنے لگا اور وہ سوچنے لگا کہ ناقص العقل عورت کے چکر میں پڑ کر ایک مخلص اور وفادار دوست کو کھو دینا عقل مندی اور جواں مردی کے خلاف ہے۔

اس کے اس طرح سوچنے سے بندر کے دل میں شبہ پیدا ہوا۔ اس نے پوچھا کہ تم اتنے فکر مند کیوں ہو اور کیا سوچ رہے ہو؟ شاید میرا بوجھ تمہارے لئے ناقابل برداشت ہو رہا ہے۔ کچھوے نے کہا، کیسی بات کرتے ہو، مجھے اور تمہارا بوجھ تکلیف دہ معلوم ہو۔ بندر نے کہا، پھر اپنے دل کی حالت مجھ پر ظاہر کیوں نہیں کرتے؟ شاید مجھے اپنا راز ظاہر کرنے کے قابل نہیں سمجھتے ہو۔ تمہاری فکر مندی تمہارے چہرے سے ظاہر ہے۔ مجھ سے اگر اپنے دل کا حال بیان کرتے تو میں کچھ مشورہ دے سکتا اور اس سے ممکن ہے تمہاری فکر دور ہوسکتی۔

کچھوے نے کہا، مجھے یہ فکر لاحق ہے کہ جب تم میرے گھر پہنچو گے تو میری بیوی کی شدید علالت کی وجہ سے تمہاری خاطر تواضع اچھی طرح نہ ہوسکے گی اور مجھے بڑی شرمندگی ہوگی۔ بندر نے اس کو اطمینان دلایا کہ ہماری دوستی اس طرح کے تکلفات سے بالا ہے۔ مہمان داری اور تکلفات غیروں میں ہوتے ہیں، پکے دوستوں میں نہیں۔

کچھوا پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد سوچنے لگا کہ یہ کیا حماقت اور غداری مجھ سے سرزد ہو رہی ہے۔ عورتیں تو بے وفا ہوتی ہی ہیں۔ وہ عہد وپیمان اور وفاداری کو کیا سمجھیں۔ میں ان کی باتوں میں آکر جو بے وفائی، غداری، بدعہدی اور فریب دہی پر آمادہ ہوگیا تو یہ کیسا ظلم اپنے اوپر کر رہا ہوں۔

اس کے بار بار رُکنے، سوچنے اور بے قرار ہونے پر بندر کا شک بڑھ گیا اور وہ اپنے دل میں سوچنے لگا کہ جب دوست کی طرف سے میرے دل میں شبہ پیدا ہو رہا ہے تو اس کا مداوا کرنا ضروری ہے۔ اگر واقعتاً دال میں کچھ کالا ہے تو پھر کوئی تدبیر کرکے اس کی کاٹ کرنی چاہئے اور اگر میرا شبہ غلط نکلا تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کو احتیاط پر محمول کیا جائے گا۔

اس نے کچھوے کو مخاطب کرکے کہا یار جانی، یہ گھڑی گھڑی تم کس خیال میں ڈوب جاتے ہو، کچھوے نے چونک کر کہا، معاف کرنا، میرے بھائی، بیوی کی بیماری اور بچوں کی پریشانی کا خیال رہ رہ کر مجھ کو ستا رہا ہے۔ بندر نے کہا کہ بے شک، بے شک، بیوی کی بیماری کے خیال سے تمہیں پریشانی ہو رہی ہوگی۔ عقل مندوں نے سچ کہا ہے کہ تیمارداری سے بیمار ہونا زیادہ آسان ہے۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ اسے بیماری کیا ہے اور اس کی دوا کیا تجویز ہوئی ہے؟ ہر بیماری کی کوئی نہ کوئی دوا ہوتی ہے۔ اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ اچھے معالج سے علاج کرانا چاہئے اور جو دوا تجویز ہوئی ہو اسے جہاں سے بھی ممکن ہو، حاصل کرکے دینا چاہئے۔

کچھوے نے کہا معالجوں نے جو دوا تجویز کی ہے، اس کا حاصل ہونا ہی مشکل ہے۔ بندر نے کہا، میں بھی تو سنوں۔ آخر وہ کونسی دوا ہے جو کسی دوا فروش کی دکان پر نہیں ملتی، ممکن ہے میں اس کی نشان دہی کرسکوں۔ کچھوے نے بڑی سادگی سے کہا کہ وہ نایاب دوا جس نے مجھے فکرمند کر رکھا ہے، بندر کا دل ہے۔

یہ سنتے ہی بندر کی آدھی جان نکل گئی۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور سینہ فکر وغم کی آگ میں جلنے لگا۔ لیکن اس نے بڑی ہوشیاری اور دانائی سے اپنے آپ کو سنبھالا اور فوراً دل میں طے کرلیا کہ اب بغیر مکر وفریب کے جان نہیں بچ سکتی۔ اگر میں بھاگنا چاہوں تو بھاگ نہیں سکتا۔ دریا میں ڈوب جاؤں گا اور اگر کچھوے کے گھر پہنچ گیا تو پھر وہاں کوئی حیلہ اور تدبیر کارگر نہیں ہوسکتی۔ اس لئے اس نے بڑی بے پرواہی سے کہا کہ تمہاری بیوی کا مرض میں سمجھ گیا۔ ہمارے یہاں بھی عورتوں کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ تردد کی کوئی بات نہیں۔ میرے پاس اس کا علاج موجود ہے۔ ہم

اکثر اپنا دل اپنی عورتوں کو دیتے ہیں۔ وہ اچھی ہو جاتی ہیں اور ہمیں کوئی نقصان بھی نہیں پہنچتا۔ میرے لئے سینے کے اندر سے دل نکال لینا اور پھر اسے اسی جگہ رکھ دینا کوئی مشکل کام نہیں اور میں تو دل کے بغیر بھی زندہ رہ سکتا ہوں۔ لیکن تم نے روانہ ہونے کے وقت مجھے کیوں نہیں بتایا۔ میں دل کو اپنے ساتھ رکھ لیتا اور میرے پہنچتے ہی تمہاری بیوی کو صحت ہو جاتی۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے میں تو اپنا دل گھر ہی پر چھوڑ آیا ہوں۔ بندروں میں ایک رسم ہے کہ جب وہ کسی دوست کے یہاں جاتے ہیں تو اپنا دل ساتھ نہیں لے جاتے تاکہ ان کی ملاقات کی گھڑیاں لطف و مسرت سے گزریں اور غم والم کا گزر نہ ہو۔ کیونکہ دل ہی ہر فکر و غم کا سرچشمہ ہے۔ مہربانی کر کے واپس چلو تاکہ میں اپنا دل لے لوں۔

کچھوا فوراً بندر کو دریا کے کنارے لے آیا۔ کنارے پر آتے ہی بندر اُچک کر درخت پر چڑھ گیا اور خدا کا شکر ادا کیا۔ کچھوے نے تھوڑی دیر انتظار کیا۔ پھر اس نے پکار کر کہا، کیا کر رہے ہو دوست؟ جلدی چلو نا دیر ہو رہی ہے۔

بندر ہنسا اور بولا، میں نے ساری عمر حکومت کی ہے، زمانے کے نرم و گرم سہے ہیں۔ زمانے نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا اور مفلس اور قلاش بنا دیا ہے۔ لیکن میرے تجربات کو چھیننے پر قادر نہ ہو سکا۔ اب تم میرا خیال چھوڑ دو اور آئندہ کسی شریف سے دوستی کا ارادہ نہ کرنا۔ میں اب ایسا بھی گیا گزرا، ناتجربہ کار اور بے وقوف نہیں کہ اچھے برے اور دوست دشمن میں تمیز نہ کر سکوں۔ تمہاری دوستی اور محبت کے دعوے میں نے دیکھ لئے۔ اب کسی سے عہد و وفا کے دعوے نہ کرنا۔

کچھوا بڑا سٹ پٹایا اور فریاد کرنے لگا کہ یار جانی، میرے متعلق تم ایسے بُرے خیالات رکھتے ہو، خدا گواہ ہے کہ تمہارے خلاف میرے دل میں کوئی بُرائی نہیں۔

بندر نے کہا، جاؤ، باتیں نہ بناؤ۔ مجھ پر رحم کرو، کچھوا شرمندہ ہو کر واپس ہوا۔ پھر ساری عمر ایسے اچھے دوست کو کھو کر پچھتا تا رہا۔

اس قصے سے یہ نصیحت ملتی ہے کہ کسی دوست یا چیز کو حاصل کرنے کے بعد جب کوئی شخص غفلت و نادانی سے اسے کھو دیتا ہے تو پھر دائمی ندامت میں مبتلا رہتا ہے۔

دستخط بولتے ہیں

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱)	محمد اکرام۔ مغربی بنگال	
(۲)	محمد شانو۔ نندسور	
(۳)	حافظ محمد صدیق افغانی	
(۴)	محمد لطیف محمد الدین صوفی۔ محبوب نگر	
(۵)	شیخ عمران عمر۔ ناسک	
(۶)	محمد یوسف کھمم	
(۷)	مغیث احمد انصاری۔ احمد آباد	
(۸)	شیخ مریم۔ گوا	
(۹)	محمد رمضان ڈار۔ سرینگر	
(۱۰)	محمد عبدالوہاب۔ محبوب نگر	

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱۱)	شبیر خان۔ پونا	
(۱۲)	مولوی محمد دین کندووال	مولوی محمد دین
(۱۳)	شبیر نسیم شیخ۔ ممبئی	Shabbir
(۱۴)	حافظ نور اللہ خاں جلگاؤں	نور اللہ خاں
(۱۵)	زلیخا۔ ممبئی	زُلیخا
(۱۶)	سلیم خاں۔ جلگاؤں	
(۱۷)	شبانہ اعظمی۔ وارانسی	Shabana Azmi
(۱۸)	تجمل حسین اعظمی۔ وارانسی	
(۱۹)	محمد اسجد۔ کبیر نگر	
(۲۰)	محمد ظہیر الدین۔ عادل آباد	
(۲۱)	شریف الدین احمد۔ حیدر آباد	
(۲۲)	محمد تنویر۔ پٹنہ	
(۲۳)	محمد اسماعیل۔ پٹنہ	
(۲۴)	محمد احتشام۔ پٹنہ	
(۲۵)	ایم۔ اے عارف۔ پٹنہ	
(۲۶)	سیدہ عاطفۃ النساء بیگم۔ نظام آباد	
(۲۷)	کنور نیاز محمد بیکانیر	

(۱) محمد اکرام ۔ مغربی بنگال

آپ کے خیالات پاکیزہ ہیں آپ کی سوچ وفکر نکھری ہوئی ہے، آپ دوسروں کے لئے ہمدردی اور بھلائی کا جذبہ رکھتے ہیں، مزاج میں سنجیدگی ہے اور فلاحی کاموں میں دلچسپی ہے لیکن آپ کی فطرت میں غصہ اور اشتعال ہے جو آپ کو زندگی میں بار بار شرمندگی سے دوچار کرسکتا ہے، آپ کو ہر حال میں صبر وضبط سے کام لینا چاہئے اسی میں آپ کی بھلائی ہے اور اسی میں کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔

(۲) محمد شانو ۔ نندسور

آپ کے خیالات قابل تعریف ہیں، آپ دوسروں کی بھلائی کی سوچتے ہیں اور سنجیدگی کے ساتھ لوگوں کے کام آتے رہتے ہیں، آپ محنت کرنے کے عادی ہیں لیکن آپ کو جب غصہ آجاتا ہے تو پھر آپ بہت مشکل سے خود پہ قابو پاتے ہیں۔

(۳) حافظ محمد صدیق افغانی

آپ کی سوچ وفکر بہت صاف ستھری ہے، آپ حسن نیت کے ساتھ جدوجہد کرنے کے عادی ہیں، آپ کے مزاج میں سادگی ہے اور آپ انکساری پر یقین رکھتے ہیں، آپ حکمت عملی اور فراست کے ساتھ کام کرنے کے عادی ہیں، آپ کے مزاج میں سادگی بھی ہے اور سنجیدگی بھی۔

(۴) محمد لطیف محی الدین صوفی ۔ محبوب نگر

خیالات پاکیزہ ، بات کی گہرائی تک پہنچنے کی صلاحیت ، صاف ستھری طبیعت سنجیدہ مزاج، دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے کا جذبہ، محبت کے معاملے میں بے حد جذباتی ، آپ حسن پسند ہیں اور آپ محبت کے معاملات میں بے حد نازک مزاج رکھتے ہیں۔

(۵) شیخ عمران عمر ۔ ناسک

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ جس کام کو بھی اختیار کرینگے اس کو کمال تک پہنچانے کی کوشش کریں گے، آپ کامیابی کے خواہش مند ہیں اور کامیابی کے لئے جدوجہد کرنے کے عادی ہیں، آپ کے اندر قائد اور لیڈر بننے کی بھرپور صلاحیتیں موجود ہیں۔

(۶) محمد یوسف کھیم

آپ کی سوچ وفکر بہت گہری ہے، آپ بہت مضبوط ارادے کے انسان ہیں، آپ کو آپ کے نظریات سے ہٹانا آسان نہیں ہے، آپ خاندان پرست بھی ہیں اور آپ کے اندر ایک انا بھی ہے جو آپ کو کسی جگہ جھکنے نہیں دیتی لیکن فطری طور پر آپ محبت اور اجتماعیت کے قائل ہیں۔ آپ کئی طرح کی خوبیوں کے باوجود دبو قسم کے انسان ہیں اور بہت جلد ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔

(۷) مغیث احمد انصاری ۔ احمد آباد

آپ کے خیالات بہت پاکیزہ ہیں، آپ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں اور دوسروں کے کام آنا آپ کی فطرت ہے، آپ ارادے کے بہت مضبوط ہیں اور اپنے اور دوسروں کے معاملات میں ٹھوس قدم اٹھانے کے قائل ہیں۔

(۸) شیخ مریم ۔ گوا

آپ کی شخصیت زبردست ہے، آپ سوچ وفکر کے اعتبار سے ایک معیاری خاتون ہیں لیکن آپ کی زندگی کے اُتار چڑھاؤ آپ کو اُداس رکھتے ہیں اور آپ ان کو برداشت کرنے کے باوجود کبھی کبھی چھلک بھی جاتی ہیں، آپ زندگی کو بہت گہرائی کے ساتھ بسر کرنے کی قائل ہیں لیکن آپ کے اندر ایک ایسی شخصیت زندہ ہے جو حالات سے سمجھوتہ نہیں کرپاتی، آپ کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔

(۹) محمد رمضان ڈار ۔ سرینگر (کشمیر)

آپ کے خیالات قابل احترام ہیں آپ کی سوچ وفکر پر سنجیدگی چھائی ہوئی ہے، آپ فلاحی کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور لوگوں کے کام آکر آپ کو سکون ملتا ہے، آپ کو بے شمار صلاحیتوں کی وجہ سے ہرفن مولا کہا جاسکتا ہے۔

(۱۰) محمد عبدالوہاب ۔ محبوب نگر

سوچ وفکر اچھے خیالات بلند اخلاق میں نکھار گفتگو میں ماہر لیکن آپ کسی قدر بزدل واقع ہوتے ہیں اور بعض اوقات برے لوگوں سے ہی

سمجھوتہ کرلیتے ہیں، آپ کے اندر لوگوں کو اپنا بنانے کا گر بھی ہے جو آپ کو ہم عصروں میں نمایاں رکھتا ہے۔

(۱۱) شبیر خان ۔ پونا

محنت کے قائل دوڑ دھوپ کی عادت جاذب نظر، خوش ذوق، آپ غصے کی فطرت رکھنے کے باوجود نرم دل ہیں اور محبت کرنا آپ کی فطرت میں داخل ہے۔

آپ اصلاح پسند ہیں اور کارنامے انجام دینے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں لیکن آپ اکثر ناقدری کا شکار ہوکر جز بجز ہوجاتے ہیں۔

(۱۲) مولوی محمد دین ۔ کندوال

آپ کے خیالات معیاری ہیں، آپ گہرائی کے ساتھ سوچنے کے عادی ہیں، آپ کا حلقہ احباب وسیع ہے، آپ دوستی کرنے کے قائل ہیں اور نباہ کرنے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں، آپ رکاوٹوں سے گھبرا جاتے ہیں اور ذہنی طور پر ایک دم پریشان ہوجاتے ہیں۔

(۱۳) شبیر نسیم شیخ ۔ ممبئی

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ ذمہ دارانہ طبیعت رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ سیمابی مزاج بھی رکھتے ہیں، دم میں تولہ دم میں ماشہ آپ کی فطرت ہے، آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہے لیکن آپ ہمدردی کرنے کے قائل ہیں آپ غیض وغضب کی وجہ سے اپنی شخصیت کا قتل بھی کرڈالتے ہیں پھر جلد ہی آپ کی واپسی اپنے کردار کی طرف ہوجاتی ہے۔

(۱۴) حافظ نور اللہ خاں ۔ جلگاؤں

آپ اپنے نفس پر کنٹرول کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن آپ اپنے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اس لئے کئی بار آپ کو ناقابل تلافی نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ آپ بعض اوقات جلد بازی کا مظاہرہ کرجاتے ہیں اور ایسا کرکے آپ اپنی شخصیت کو پامال کرتے ہیں۔ آپ کو خوشیاں اور راحتیں حسب منشا مل سکتی ہیں لیکن بے پناہ مخالفتوں اور شدید آزمائشوں کے بعد، آپ اس وقت بھی اپنے احباب واقارب کی ریشہ دوانیوں کا شکار ہیں۔

(۱۵) سلیم خاں ۔ جلگاؤں

آپ کے عزائم پختہ ہیں، آپ کی قوت ارادی مضبوط ہے، آپ جس کام میں لگ جائیں گے پوری ذمہ داری کے ساتھ لگے رہیں گے۔ آپ خوش خیالی میں بتلا رہتے ہیں لیکن محبت اور التفات کے معاملات میں اکثر سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں، آپ اپنے خیالات اور نظریات سے کٹ کر نہیں جی سکتے۔

(۱۶) زلیخا ۔ ممبئی

آپ کی صلاحیتیں صاف طور سے محسوس ہوتی ہیں، آپ گوشہ نشینی پسند کرتی ہیں، آپ اچھی دوست بننے کی اہل ہیں، محبت کے معاملات میں آپ بہت جذباتی ہیں، آپ گرمی اور دھوپ کو برداشت نہیں کرسکتیں، آپ بہت نازک اندام قسم کی خاتون ہیں، لیکن آپ کے مزاج میں زبردست استقلال ہے، آپ اچھے برے وقت میں خود پر کنٹرول کرسکتی ہیں۔

(۱۷) شبانہ اعظمی ۔ وارانسی

آپ خوش مزاج ہیں، آپ دل جیتنے کے فن سے واقف ہیں لیکن آپ کو غصہ جلد آجاتا ہے اور غصے کی وجہ سے آپ کی شخصیت بکھر کر رہ جاتی ہے، آپ روحانی طور پر ترقی کرسکتی ہیں، آپ قدامت پرست ہیں اور مذہبی امور میں آپ پختہ خیالات رکھتی ہیں۔

(۱۸) تجمل حسین ۔ اعظمی وارانسی

آپ ایسے منصوبے بناتے ہیں جو دوسروں کیلئے مفید اور نفع بخش ہوں، آپ ایثار کرنے کے قائل ہیں، آپ کے اند[illegible]بیاں منفرد بھی ہیں لیکن آپ اپنی صلاحیتوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاپاتے، آپ سوچتے رہ جاتے ہیں اور وقت گزر جاتا ہے۔

(۱۹) محمد اسجد ۔ کبیر نگر

آپ پختہ خیالات کے انسان ہیں، آپ کی سوچ وفکر بہت گہری ہے، آپ لکیر کے فقیر نہیں ہیں حالات کے ساتھ ساتھ آپ اپنا رنگ بدل لیتے ہیں، آپ کا مزاج آتشی ہے، آپ اچانک اُبل جاتے ہیں، آپ کا اُبل پڑنا کئی بار آپ کو شرمسار بھی کرتا ہے۔

(۲۰) محمد ظہیر الدین۔ عادل آباد

آپ کے رجحانات صاف ستھرے ہیں، آپ نمایاں ہونا پسند کرتے ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کی طرف متوجہ رہیں لیکن آپ حسب منشا نمایاں نہیں ہو پاتے، آپ خدمت کے ذریعہ لوگوں کا دل جیتنا چاہتے ہیں۔

(۲۱) شریف الدین احمد۔ حیدر آباد

آپ کی شخصیت زبردست ہے، آپ اپنی طبیعت میں استقلال اور استحکام رکھتے ہیں، آپ محبت بھائی چارہ اور ہمدردی کے قائل ہیں لیکن آپ کی طبیعت میں ایک طرح کی جھلاہٹ اور چڑچڑا پن ہے جو اکثر آپ کو صراط مستقیم سے ہٹا دیتا ہے، آپ کو زندگی کے مختلف میدانوں میں بھرپور کامیابی مل سکتی ہے، لیکن آپ کی اشتعال انگیزی آپ کو منزل مقصود سے روکتی ہے۔

(۲۲) محمد تنویر۔ پٹنہ

آپ کی سوچ وفکر منفرد ہے، آپ اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہیں اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کو اہمیت دیں، آپ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں لیکن آپ یہ بھی چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کے حسن سلوک کی قدر کریں اور اس کا ذکر کریں۔

(۲۳) محمد اسماعیل۔ پٹنہ

دولت کمانے کی آپ میں زبردست صلاحیت ہے، لیکن آپ کو غصہ جلد آجاتا ہے اور اس وقت آپ ایک دم چھلک جاتے ہیں، آپ کے اندر روحانیت کے جوہر موجود ہیں، آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر سکتے ہیں۔

(۲۴) محمد احتشام۔ پٹنہ

خیالات اچھے، طبیعت میں استحکام لیکن سوچ وفکر میں ندرت کے باوجود مایوسی، آپ صلاحیتوں کے باوجود احساس کمتری کا شکار ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ کے اندر خود اعتمادی کی کمی ہے، مزاج آپ کا آتشی ہے اور طبیعت آپ کی اکثر منتشر ہو جاتی ہے۔

(۲۵) ایم، اے عارف۔ پٹنہ

آپ کی فطرت میں محبت اور ہمدردی موجود ہے، آپ زندگی میں کئی اہم کارنامے انجام دے سکتے ہیں لیکن آپ کے خیالات میں شدت آجاتی ہے اس لئے آپ ہمیشہ تنقید کا نشانہ بنتے رہیں گے۔

(۲۶) سیدہ عاطفۃ النساء بیگم۔ نظام آباد

آپ میں کام کرتے رہنے کی دھن ہے، آپ کامیاب ہونا چاہتی ہیں اور کامیابی کے لئے جدوجہد بھی کرتی ہیں، آپ کے رجحانات پر مذہبی رنگ چھایا رہتا ہے اور آپ اپنے خیالات کی بھول بھلیوں میں کھوئی رہتی ہیں۔

(۲۷) کنور نیاز محمد۔ بیکانیر

آپ خیالات اور خوابوں میں مگن رہنے والے انسان ہیں، آپ رومانی پسند قسم کے انسان ہیں، آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع ہے، آپ کو شناسائی پیدا کرنے میں مزا آتا ہے، لیکن آپ بحث ومباحثہ کی وجہ سے اچھے دوستوں سے دور بھی ہو جاتے ہیں۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

روزنامہ راشٹریہ سہارا میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے علی گڑھ یونیورسٹی کو اقلیتی کردار سے محروم کرنا ایک گہری سازش۔ یہ مضمون منسوب کیا گیا ہے۔ عزیز احمد صاحب سے جو اتفاقاً ڈاکٹر بھی ہیں۔ اور اللہ بھلا کرے سماجی کارکن بھی۔ بقول نامہ نگار انہوں نے ایک خاص گفتگو کے دوران فرمایا۔

ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔ ہم ایک آئینی ڈھانچے کے تحت رہتے ہیں۔ اس آئین کی دفعات ۲۹ اور ۳۰ کے تحت اقلیتوں کو دیئے گئے تعلیمی ادارے کھولنے اور انہیں چلانے کا پورا حق ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ مسلم محلوں کی گلی کوچوں میں دن رات دھڑا دھڑ اسکول کھل رہے ہیں اور ہندوستان میں براجمان ہونے والی حکومتیں اس قانون کا پالن نہ کرتیں تو یہ اسکول اور یہ مدارس جو خودرو گھاس کی طرح اُگ رہے ہیں اور بغیر دھوپ اور پانی کے پنپ رہے ہیں کیسے اُگتے اور کیسے پروان چڑھتے۔ شاید یہ قانون کی ریل پیل ہی ہے کہ بعض ایسے لوگوں نے بھی اسکول کھول لئے ہیں جن کی پچھلی پشتیں عمر بھر انگوٹھے لگاتی رہیں اور جن کے آباؤ واجداد اپنی بیگمات کے عشق بھرے خطوط بھی دوسروں سے پڑھوانے کے عادی تھے۔ شاید یہ قانون دفع ۲۹ اور ۳۰ ہی کا احترام ہے کہ اقلیت سے تعلق رکھنے والے بعض ایسے انسانوں نے بھی اسکول کھول لئے ہیں جو خود اپنا نام اپنے قلم سے نہیں لکھ سکتے اور یقین کریں کہ ان اسکولوں کو وہ خود ہی چلاتے ہیں اور حکومت ان اسکولوں کو کچھ دے نہ دے لیکن ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیتی۔ آج تک ہندوستان کی کسی حکومت نے کسی بھی مسلم اسکول کو اپنے ہاتھوں سے آکر بند نہیں کرایا۔ ذرا سوچئے کہ اس سے زیادہ حکومت کا فضل وکرم اور کیا ہوگا کہ وہ مسلم محلوں میں کھلے والے اسکولوں کو کھلتا ہوا اور چلتا ہوا دیکھتی ہے اور کچھ نہیں کہتی۔

عزیز احمد صاحب فرماتے ہیں۔

”یہ بات آئین کے بنیادی حقوق میں شامل ہے کہ حکومت ذات اور مذہب کے نام پر کسی شخص اور ادارے کے ساتھ کوئی تفریق نہ برتے۔“

ہم بھی اس بات سے واقف ہیں کہ حکومت کسی بھی ادارے کے بارے میں کوئی تفریق نہیں برتتی اگر کوئی لیڈر خواہ وہ حکومت وقت کا کارندہ ہی کیوں نہ ہو کسی بھی مسلم ادارے کے بارے میں کوئی تفریق برتتا ہے تو حکومت کے فوراً سر میں درد شروع ہو جاتا ہے اور وہ فوراً ہی کسی اچھے معالج سے اپنا علاج شروع کراتی ہے اس کے بعد وہ اس لیڈر کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کرتی ہے کہ دیکھو اقلیت کے اداروں کا خیال رکھو اور ان کے ساتھ ایسا کوئی امتیاز نہ برتو جس سے دل ٹوٹیں اور کلیجے پھٹیں۔ لیکن حکومت کا یہ خلوص کسی کو نظر نہیں آتا اور حکومت کا یہ انداز محبت کم سے کم ان لوگوں کو محسوس نہیں ہوتا جو اس ملک میں خواہ مخواہ پیدا ہو جاتے ہیں اور نہ جانے کہاں سے علم وعقل بھی ہتیا لیتے ہیں۔ یقین کریں ایسے سچے لوگ جو خواہ مخواہ بھی سچ بولنے کے مرض میں مبتلا ہوں اور جو ناجائز قسم کے علم وعقل کے بلاشرکت غیر مالک ہوں ان لوگوں نے اچھے خاصے شریف گھروں کا ناک میں دم کر رکھا ہے اور یہی لوگ اس حکومت کے خلاف بھی اول فول بکتے نظر آتے ہیں۔ جس کی معصومیت میں جنگل کے جانور تک شک نہیں کرتے۔ کوئی برا مانے یا بھلا ہم تو دن دہاڑے صاف صاف یہ کہتے ہیں کہ سچ بولنا اس ملک میں کوئی ضروری نہیں بلکہ سچ بولنے ہی سے طرح طرح کے فتنے

جنم لے رہے ہیں اور سچ کہاں انسان کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ اگر کوئی ایسا شوہر جس کی بیوی تکلیف دہ کھانا بناتی ہو از راہ صداقت یہ کہہ بیٹھے کہ یہ کھانا ہے یا جوہے مارنے کی دوا تو بتایئے کیا ہوگا کیا اس کے سسرال والے اس سچ بولنے پر شوہر کی کمر تھپتھپائیں گے کیا اس کی بیوی اس کو گلے سے لگا کر وری گڈ اور ونڈرفل کہے گی۔ ظاہر ہے کہ ہرگز نہیں بلکہ گھر میں اس سچائی پر ایک حشر برپا ہو جائے گا اور شوہر صاحب کو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ اسلئے دنیا بھر کے تمام سمجھ داروں کی رائے یہ ہے کہ سچ از ارہ ضرورت بھی نہیں بولنا چاہئے۔ سچ معاشرے میں صرف آٹے میں نمک کے برابر ہی اچھا لگتا ہے اس سے زیادہ سچ بولنے کا مطلب یہ ہے کہ یا تو انسان عاقبت نااندیش ہے یا پھر کورا جاہل۔ اسی لئے ہمارے ملک میں ہمارے ملک کے سبھی ایماندار قسم کے نیتا یا تھہ روم تک میں سچ بولنے کی غلطی نہیں کرتے لیکن ان تمام واضح ترین حقائق کے باوجود کچھ عزیز احمد جیسے لوگ کسی بھی معاملے میں ایک دم سچ بولنے لگتے ہیں بعض ایسی باتیں تک کہہ گزرتے ہیں کہ سچ تو سچ جھوٹ بھی بے چارہ شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سچ بولنے سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ انسان نکٹھو بنتا ہے، قومیں نشانے پر آجاتی ہیں اس لئے ماہرین تہذیب کا فرمان یہ ہے کہ سچ کو صرف افسانوں اور فلم کے پردوں تک رہنے دو۔ حقیقت کی جیتی جاگتی دنیا میں سکون کی بقا اسی وقت ممکن ہے جب ایوان حکومت میں بیٹھ کر ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم والی پالیسی اختیار کرو اور ارباب حکومت کی ہر جائز ناجائز خواہش کا احترام روح کی گہرائیوں سے کرو اور جو دیکھو اسے ان دیکھا سمجھو اور جو محسوس کرو اسے زبان تک مت لاؤ۔ حکومت کیا کرتی ہے اور کیا نہیں کرتی وہ اس کا حق ہے۔ حکومت ایسے ہی نہیں بن جاتی۔ حکومت کے ایوان تک پہنچنے کے لئے کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ کتنی دولت لٹانی پڑتی ہے۔ اپنے ایمان اپنے ضمیر اور اپنے مافی الضمیر کا اپنے ہاتھوں سے گلا گھونٹنا پڑتا ہے۔ تب کہیں جا کر اقتدار ہاتھ لگتا ہے اس کے بعد حکومت کو قانون کی دفعات یاد دلانا اور اسے سمجھانا کہ اقلیت کون ہے اور اس کے کتنے حقوق ہیں سراسر زیادتی ہے اور ذائقہ خراب کر دینے والی بات ہے۔

ڈاکٹر عزیز احمد صاحب نے فرمایا ہے۔

جو سماج ایک عددا قلیتی یونیورسٹی کو برداشت نہیں کر سکتا وہ اپنے آپ کو کس طرح سیکولر قرار دے سکتا ہے۔

کس قدر سفید جھوٹ ہے جو شاید دن کی روشنی میں بولا جا رہا ہے۔ کسی بھی ایسے شخص کو جس کی پیشانی پر دو آنکھیں صحیح سلامت موجود ہوں ذرا اس سے پوچھئے کہ ہمارے اس جنت نشان ملک میں اقلیتوں کا کیا کچھ برداشت نہیں کیا جا رہا، کیا اس ملک میں لاکھوں مسجدوں کو برداشت نہیں کیا جاتا کیا مسجدوں کی اذانوں کو جو دن میں پانچ مرتبہ لاؤڈ اسپیکر پر ہوتی ہیں برداشت نہیں کیا جاتا۔ کیا عورتوں کے جسم پر برقعوں کو اور مردوں کے چہروں پر ڈاڑھیوں کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ کتنی ساری باتیں ہیں جن کی بنیاد پر سماج کو سیکولر قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ سماج سیکولر نہ ہوتا تو سب سے پہلے ڈاڑھیوں پر پابندی لگتی۔ آپ دیکھ لیجئے بعض مولاناؤں کے چہروں پر ایسی ڈاڑھیاں ہوتی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر کافروں کو بھی خدا یاد آجاتا ہے۔ یہ ڈاڑھیاں کسی سیکولر ملک میں یقیناً قابل ضبط ہیں لیکن آپ دیکھ لیں آج تک کسی بھی ڈاڑھی والے پر نہ مقدمہ دائر ہوا نہ اسے قید بامشقت ہوئی اور نہ ہی اس پر کسی طرح کا ٹیکس لگا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کا سماج سو فیصد سیکولر ہے اور ہمارا سماج صرف ایک عددا قلیتی یونیورسٹی کو نہیں بلکہ ہزاروں لوگوں کو انسانوں کی ان ڈاڑھیوں، شیروانیوں اور برقعوں کو برداشت کر رہا ہے جو اقلیت کی سب سے بڑی پہچان ہیں۔

اس کے بعد عزیز احمد صاحب نے بالکل ہی غضب ڈھا دیا۔ فرماتے ہیں۔

''مسلم یونیورسٹی کے سلسلے میں جو کچھ بھی ہوا ہے وہ کانگریس کے دور اقتدار میں ہوا ہے۔''

کتنا بڑا بہتان ہے جو بے چاری کانگریس پر لگایا جا رہا ہے۔ یہ تو بالکل ایسا ہی ہو گیا جیسے کچھ جہالت کے مارے ہوئے اور عقل سے پیدل لوگ یہ کہتے ہوئے پھرتے ہیں کہ بابری مسجد میں تالا کانگریس نے لگوایا۔ تالا کانگریس نے کھلوایا، مورتیاں کانگریس نے رکھوائیں، شیلانواس کانگریس نے کروایا اور پھر کانگریس ہی کے دور اقتدار میں بابری مسجد شہید بھی ہو گئی، اس طرح کی لایعنی باتوں سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ کچھ عقل زدہ لوگ اور کچھ ایسے لوگ کہ جہالت اور خباثت جنہیں ترکے میں ملی ہے اس کانگریس کے خلاف جگالی کرتے رہتے ہیں جس کے معصوم عن الخطا ہونے میں کسی مشرک تک کو کوئی شک نہیں ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ کانگریس کو جب بھی نظر بد لگی ہے تو اس کی نظر مولویوں نے اور مفتیوں نے اُتاری ہے۔ یہی وہ واحد جماعت ہے کہ جس کے بارے میں تمام صحیح العقیدہ مولویوں کا خیال یہ ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ اس لئے معاف کر دیئے گئے ہیں کہ اس نے ملک کو آزاد کرانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔ یہی وہ جماعت ہے جس نے ہمارے ملک کو سامراجی طاقتوں سے نجات دلائی

اور یہی وہ جماعت ہے کہ جس پر بزرگوں کا سایہ ہے۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں دیوبندی اور بریلوی حضرات علماء خدا اور رسول کی خاطر ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہوسکتے لیکن کانگریس کی خاطر یہ ایک اسٹیج پر بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے گلے بھی لگ جاتے ہیں۔ ایسی فرشتہ صفت پارٹی کے خلاف اول فول بکنا اور اس کو آڑی ترچھی نگاہوں سے دیکھنا ان ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے جن کا ایمان خطرے میں ہو یا جن کی عقل سبزی منڈی کے چکر لگا رہی ہو۔

عزیز احمد صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ کانگریس اس ملک کی سب سے اچھی سب سے عمدہ اور سب سے سوجھ بوجھ والی پارٹی ہے۔ اس نے ہمیشہ اپنی حکمت عملی سے مسلمانوں کا ووٹ اپنا بینک ووٹ بنائے رکھا، اس نے ہمیشہ مولویوں اور مفتیوں پر اپنا دست شفقت رکھا اور حضرت، مولوی اور مفتی کچھ بھی سہی ہمارا دین دھرم ہیں اور جب کانگریس ان پر مہربان رہتی ہے تو ہمیں اس کے تمام عیوب اور خطاؤں سے چشم پوشی کرنی چاہئے۔ چلئے ہم نے مان لیا کہ کانگریس سے ماضی میں کچھ غلطیاں بھی ہوئی ہیں اور چلئے یہ بھی مان لیجئے کہ اس کانگریس سے جو علماء کی دعاؤں کے طفیل میں زندہ ہے، آئندہ بھی کچھ بھیانک غلطیاں ہونے والی ہیں لیکن ان غلطیوں کو یہ سوچ کر نظر انداز کر دینا چاہئے کہ ''الجماعتہ مرکب من الخطاء والنسیان'' پارٹی کوئی بھی ہو وہ خطاؤں اور غلطیوں سے مرکب ہوتی ہے اور جب یہ بات ہے تو پھر کسی پارٹی کے ہاتھ دھو کے پیچھے پڑ جانا کہاں کا انصاف ہے۔ کانگریس مسلمانوں کے مسائل میں کیسی بھی غلطیاں کرے کم سے کم وہ ہمارے علماء کی تو عزت کرتی ہے۔ ہمارے علماء کو راجیہ سبھا کی سیٹیں تو عطا کرتی ہے۔ ان کے سروں پر اپنے آنچل کا سایہ تو کرتی ہے اور جب اس پارٹی سے علماء خوش ہیں تو پھر کسی ایرے غیرے کو کسی بھی غلطی پر انگلی اٹھانے کا کیا حق ہے؟ اور پھر کانگریس میں ایک خوبی ایسی ہے جو اس کی ہزار خرابیوں پر بھاری ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ گڑ نہ دے گڑ جیسی بات تو کرتی ہے۔ اس نے مسلمانوں کو کچھ دیا ہو نہ دیا ہو اس نے مسلمانوں سے خوشنما وعدے تو کئے۔ خوشنما وعدوں کا سہارا لے کر بھی قوموں کی زندگیاں کٹ جاتی ہیں اور قوموں کو ایک طرح کا سکون فراہم رہتا ہے۔ دوسری پارٹیوں کا حال یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو آ کر سامنے مارتے ہیں۔ وہ سیدھا خنجروں اور نشتروں سے وار کرتے ہیں اس سے تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے اور اپنی اوقات کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے جبکہ کانگریس مسلمانوں کو اگر زہر بھی دیتی ہے تو کسی مٹھائی میں ملا کر اور اگر وہ وار بھی کرتی ہے تو ایسی چھری سے جو نظر نہیں آتی اس طرح مرنے میں تکلیف کا احساس نہیں ہوتا اور مرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی موت آپ مر رہا ہے۔ یہی تو وہ خوبیاں ہیں جن کی بدولت علماء حق اور علماء ناحق سب کے سب کانگریس کے دیوانے ہیں وہ کھلے عام وہ کانگریس سے خود بھی عشق کرتے ہیں اور قوموں کو بھی عشق کی دعوت دیتے ہیں۔

مسلمانوں میں ایک خرابی اور بھی ہے وہ کسی بات کی گہرائی میں جانا پسند نہیں کرتے ان کی سوچ وفکر بالکل نابالغ بچوں کی سی سوچ وفکر ہے۔ ان مسلمانوں کو مولانا منظور نعمانی کے صاحب زادے عتیق الرحمن سنبھلی کی ''واقعۂ کربلا کا پس منظر'' کی تلاوت کرنی چاہئے۔ اس کتاب میں انہوں نے سیدنا امام حسینؓ کے بارے میں کھل کر یہ فرمایا تھا کہ یزید کو برا کہنے والے اجہل ہیں اور عقل انہیں مانگے کی بھی میسر نہیں ہے۔ سنبھلی صاحب اگرچہ سنبھل کر نہیں لکھتے چنانچہ انہوں نے خود کو بغیر سنبھالے فرمایا تھا کہ میدان کربلا میں جو کچھ بھی پیش آیا تھا وہ سب نوشتۂ تقدیر تھا۔ کاتب تقدیر نے جو کچھ لکھ دیا تھا وہ پیش آیا۔ اس میں یزید کا کوئی قصور نہیں ہے اور اگر قصور ہے بھی تو ان امام حسین کا ہے جو مٹھی بھر جماعت کے ساتھ ایک بڑے لشکر سے ٹکرا گئے۔ میں اس خیال اور عقیدے کے پیش نظر عرض کروں گا کہ کانگریس کے دور اقتدار میں مسلمانوں پر جو کچھ بھی گزری جو کچھ فرقہ وارانہ فساد ہوئے یا کرائے گئے بابری مسجد کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا یہ سب کچھ نوشتۂ تقدیر تھا اس پر مسلمانوں کا واویلا قطعاً غلط ہے اور مسلمانوں کی ایک غلطی یہ بھی ہے کہ وہ اپنی حیثیت کو نہیں پہچانتے اور حکومت سے ٹکراتے ہیں، یہ خودکشی ہے اور خودکشی ازراہ شریعت حرام ہے۔ عزیز احمد صاحب کا یہ فرمانا کہ جو کچھ بھی ہوا وہ کانگریس کے دور اقتدار میں ہوا ایک صریح قسم کا الزام ہے اور آخرت میں اس الزام کی باز پرس ہوسکتی ہے۔ اس الزام کو سن کر علماء صبر نہیں کرسکیں گے وہ بددعا کے لئے ہاتھ بھی اٹھا سکتے ہیں پھر کیا ہوگا؟ علماء کفر کا فتویٰ بھی لگا سکتے ہیں؟ امریکہ بم بنانے پر پابندی لگا سکتا ہے لیکن کفر کا فتویٰ جو شریف لوگوں کے لئے بم سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے اس کی روک تھام کرنا اور کسی کے بس میں نہیں ہے۔ اور فتوے میں کتنی قیامتیں ڈھاتے ہیں اس کا اندازہ ان خوش فکروں کو بخوبی ہوگا جن بے چاروں نے فتوے کے شور وغل سے گھبرا کر ایک زمانہ میں پیپسی پینی چھوڑ دی تھی۔ امریکہ کی ۳۲ مصنوعات کی مارکیٹ میں ایسی کی تیسی ہوگئی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے بش کو یہ توفیق دی کہ اس نے علماء حق کی دعوت کی انہیں لفافے دیئے تب کہیں جا کر ۳۲ مصنوعات سے پابندیاں

[illegible] اللہ بچائے اس فتوے کی مار سے۔

محترم عزیز احمد صاحب! کانگریس کی براہ راست غیبت کرتے ہوئے ذرا یہ تو سوچ لیں کہ اس میں علماء کی خفگی کا بھی ڈر ہے۔ اگر علماء نے [illegible] تو مرنے کے بعد آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟

عزیز احمد صاحب فرماتے ہیں کہ۔

"سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی حکومت کے دوران بھی آئین پر نظر ثانی کے بہانے بنیادی حقوق کی دفعات ۲۹ اور ۳۰ کو ناکارہ بنانے کی سازش کی گئی تھی۔"

یہ جملہ پڑھ کر ایک عقل مند قسم کے مسلمان مجھ سے فرمانے لگے کہ اٹل بہاری واجپئی ہوں یا ایل کے ایڈوانی یہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی حکومت کے پہلے دن سے فرقہ پرستی کی کمر تھپتھپائی ہے اور پہلے ہی دن سے اقلیتی اداروں کی بنیادیں ختم کرنے کے وعدے کئے ہیں۔ ان کو برا کہنے سے کیا فائدہ لیکن وہ کانگریس جو مسلمانوں کو الو بنا کر ان کا ووٹ بٹالتی ہے اور چند علماء کے سروں پر اپنا دست شفقت رکھ کر مسلمانوں کی شہ رگ پر چاقو چلاتی ہے قابل حلاوت تو وہ جماعت ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا اتنا سچ بھی نہیں بولنا چاہئے کہ جسے سن کر سامنے والے کو بے وجہ بھی ایک ہو جائے۔ میں نے ان سے کہا کہ میرے بھائی کانگریس ایک خداداد پارٹی ہے اور یہ پارٹی ہمارے علماء کی محبوبہ ہے اس کے نخرے بھی برداشت کرنے چاہئیں اور اس کی غلطیاں بھی۔ رہیں فرقہ پرست پارٹیاں اگر وہ مسلمانوں کا بھلا بھی کر دیں تو ان کے خلاف اعلان بغاوت ہم مسلمانوں کا فرض ہے کیونکہ ان پارٹیوں سے ہمارے علماء اظہار بیزاری کرتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ کانگریس جیسی کیسی سہی اس کی بلائیں لینا ہم صاحب ایمان لوگوں کا فرض ہے۔ البتہ اٹل بہاری واجپئی وغیرہ کی خطاؤں کو ہم معاف نہیں کر سکتے۔ اگر وہ اپنی غلطیوں سے باز بھی آجاتے ہیں تو بھی ہم انہیں برا سمجھتے رہیں گے کیونکہ ان کی زندگیوں کا اصل مقصد اس کانگریس کی بنیادیں کھوکھلی کرنا ہے جو ہمارے علماء کی سگی پارٹی ہے۔

ڈاکٹر عزیز احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"جب جب مسلمان اپنی تعلیمی ترقی پر زور دیتے ہیں سیاست و انتظامیہ میں اپنے حصے کا مطالبہ کرتے ہیں تو اس قسم کے مسائل کھڑے کر دیئے جاتے ہیں تاکہ مسلمان ان میں اُلجھ کر رہ جائیں۔"

انہوں نے کہا۔ مسلم یونیورسٹی اور مسلم پرسنل لاء کے جھگڑوں میں مسلمانوں کو الجھا دینا بہت پرانا فارمولہ ہے۔"

بڑی عجیب سی بات ہے۔ جب ہمیں معلوم ہے کہ ہم جب بھی سیاست واقتدار میں اپنے حصے داری کی بات کریں گے تو مسلم یونیورسٹی اور مسلم پرسنل لاء جیسے مسائل کھڑے کر دیئے جائیں گے تو پھر ہم ان جھگڑوں میں پڑتے ہی کیوں ہیں۔؟ ہمیں ان جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سیاست واقتدار میں اپنا حصہ متعین کرنے کی باتیں کرنی چاہئیں۔ ہم اس بات کو محسوس بھی کرتے ہیں اور پھر کرتے بھی وہی ہیں جو حکومت چاہ رہی ہے تو ہم عقل مند ہوئے یا بے وقوف؟

دیکھئے بھائی ہمارا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ اقلیت میں ہیں۔ ہماری تعداد کم ہے۔ ہمارا ملک جمہوریت کا گہوارہ ہے اس ملک میں سر گنے جاتے ہیں، سروں میں جو گودا بھرا ہوا ہے اس کو تولا نہیں جاتا۔ اس ملک کے چار پاگل انسان اگر کسی ایک عقل مند کے خلاف ووٹ ڈال دیں تو عقل مند کو منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ اس ملک میں سب سے پہلے ہمیں اپنی تعداد بڑھانی چاہئے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں صرف تعداد بڑھانے سے کام نہیں چلے گا تعداد بڑھا کر بڑھی ہوئی تعداد کو ثابت بھی کرنا ہوگا۔ کیونکہ اس ملک میں ایسے ماہرین کی کمی نہیں ہے جو مسلمانوں کو پندرہ کروڑ تک بتا کر مطمئن ہو جاتی ہے جب کہ مسلمان اس ملک میں کسی بھی طرح ۲۵ کروڑ سے کم نہیں ہیں۔ ہماری ایک مشکل یہ بھی ہے کہ ہم ۲۵ کروڑ ہو کر ۲۵ خانوں میں بٹے ہوئے ہیں ہمیں اپنے دین، اپنی شریعت سے زیادہ اور بہت سی باتوں کی فکر ہے۔ ہم جب سے علاقہ بندی، نسل پرستی، اور مسلک پرستی کا زہر پی رہے ہیں تب سے ہماری روحانی صحت تباہ ہو کر رہ گئی ہے آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم ایک کافر کو اپنے گلے سے لگا لیتے ہیں لیکن ایک مسلمان کو اس لئے نظر انداز کر دیتے ہیں کہ وہ ہمارے مسلک کا نہیں ہے یا وہ ہماری نسل کا نہیں ہے۔ ایسے حالات میں ہم اپنی بڑھتی ہوئی تعداد کا فائدہ کیسے اٹھا سکتے ہیں۔ ہم کتنی معمولی باتوں پر آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور مرنے جینے کے فیصلے کر لیتے ہیں اگر اس کا اندازہ کرنا ہو تو دس دن کسی مسجد میں باجماعت نماز پڑھ کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو عزیز احمد صاحب خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ مسلمانوں میں اختلاف کا پیدا ہونا پھر اس کا پھیلنا اور بڑھنا کس قدر آسان ہے۔ تو گڑیا کو اس بات کی فکر ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے لیکن خود مسلمانوں کو اس بات کا کوئی افسوس نہیں ہے کہ ان کی تعداد آپسی اختلافات کی وجہ سے دن بدن گھٹتی چلی جا رہی ہے۔ حکومتیں اکثریت کے ناز نخرے اٹھاتی ہیں۔ اقلیت کی وہ کیوں فکر کریں جبکہ اقلیت اپنے نیتاؤں اور علماؤں کی وجہ سے حکومت کی جیب میں

میں پڑی رہتی ہیں۔ اس ملک میں ہندوؤں کا دل اس لئے نہیں رکھا جاتا کہ وہ ہندو ہے بلکہ اس لئے ان کی خوشامدیں کی جاتی ہیں کہ وہ اکثریت میں ہیں۔ ان کے ووٹ زیادہ ہیں۔ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ ہندوؤں کے پاس سوجھ بوجھ بھی ہے۔ وہ بنیادی مسائل میں ایک دوسرے سے سمجھوتہ کرلیتے ہیں اور ہم مسلمان معانی تو درکنار لفظوں پر لڑتے ہیں اور بنیادی مسائل میں بھی ۳۶ کا آنکڑا بنے رہتے ہیں۔

عزیز احمد صاحب! آپ کانگریس کو کیوں برا کہتے ہو۔ ان مسلمانوں کو کیوں برا نہیں کہتے جو ایک سوراخ سے بار بار ڈسے جاتے ہیں پھر اسی سوراخ میں اپنی ساری انگلیاں دینے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ کانگریس جانتی ہے کہ مسلمانوں کے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔ وہ جائے گا تو کہاں جائے گا؟ مسلمان بھاجپا کا مخالف ہے وہ بھاجپا کی حرکتوں کا مخالف نہیں ہے بلکہ وہ بھاجپا سے للّٰہی بغض رکھتا ہے۔ اگر بھاجپا اپنی غلطیوں کو تسلیم کرکے مسٹر جناح کو سیکولر بھی بتادے یا اور کوئی بھی ایسا کام کرگزرے جو مسلمانوں کے لئے فائدہ مند اور سکون بخش ہو تب بھی مسلمان بھاجپا کا مخالف رہے گا کیونکہ بھاجپا کو علماء کی سرپرستی کا شرف حاصل نہیں ہے اور وہی غلطیاں جو بھاجپا کررہی ہے اگر کانگریس کرے گی تو مسلمان کانگریس سے بغاوت نہیں کرسکتا۔ کیونکہ مسلمانوں کے معصوم صفت علماء کانگریس کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور اس کی بھیانک غلطیوں کی بھی تاویل کرتے ہیں ایسی صورت میں آپ جیسے لوگ اگر کانگریس کے خلاف کوئی خفیہ ایجنڈہ تیار بھی کرلیں گے تو کیا فائدہ ہوگا؟ بہتر ہے کہ چپ ہی رہیں۔ کم سے کم آپ جیسے لوگوں کی خاموشی سے یہ مسلمان آخرت میں تو اللہ کے عذاب سے بچ جائیں گے۔ اگر آپ نے ساری حقیقت کھلوادی اور بتادیا کہ کانگریس ہی مسلمانوں کی اصل دشمن ہے اور مسلمان پھر بھی باز نہ آئے تو پھر آخرت میں یہ اللہ کی مار سے کیسے بچیں گے؟

ڈاکٹر عزیز احمد اپنے مضمون کے اختتام پر فرماتے ہیں۔

"یہ تعلیمی ادارہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ مسلمانوں نے قائم کیا تھا۔ سرسید اس کے بانی تھے اس کے نام کے ساتھ مسلم جڑا ہوا ہے اور وہ مسلم ادارہ ہی رہے گا۔

عزیز احمد صاحب شاید آپ کو معلوم نہیں کہ اس وقت کے علماء نے حسب عادت سرسید پر کفر کا فتوی لگادیا تھا۔ ممکن ہے کہ آج کے سیاست داں اور منصف حضرات سرسید کو کافر سمجھ کر ہی یہ فرمانے پر مجبور ہوں کہ یہ ادارہ مسلمانوں کا قائم کردہ نہیں ہے۔ ہمیں کسی بھی اعتراض سے پہلے بات کی گہرائی میں جانا چاہئے۔ خواہ مخواہ کے اعتراضات سے فائدہ نہیں ہے۔ اگر کسی طرح یہ ثابت ہوجائے کہ سرسید مسلمان ہی نہیں تھے تو پھر عدالت کا فیصلہ بالکل درست ہے۔ عجیب سی بات ہے کہ علماء وقت نے سرسید کو کافر جانا اور اس مسلم یونیورسٹی کی مخالفت بھی کی کیوں؟ محض اس لئے کہ اس میں انگریزی کی تعلیم دی جاتی تھی اور انگریزوں کی زبان پڑھنا پڑھانا علماء کے نزدیک کفر تھا لیکن اس کی سزا کہیں گے یا انعام آج ان ہی علماء کی اولاد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تعلیم پارہی ہیں۔ ایک عجیب بات یہ بھی ہے کہ ایڈوانی جی مسٹر جناح کو سیکولر بتا کر بھاجپا سے راندۂ درگاہ ہوگئے۔ گویا اس عاشقی میں عزتِ سادات بھی گئی اور دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مسٹر جناح کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ اب بتایئے اس طرح کی صورت حال میں جب کوئی مسلمان کو کافر سمجھ رہا ہو تو کوئی مسلمان، کیا کرنا چاہئے۔

عزیز احمد صاحب پہلے ان باتوں پر غور کرنا چاہئے اور اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ ہمارے علماء کو نہرو خاندان سے ان کی بہو سے اتنی ہمدردی کیوں ہے؟ اور ہمارے علماء کسی بھی عظیم شخصیت کے بارے میں کفر کے فتوے کیوں داغ دیتے ہیں۔ اس میں کوئی مجبوری ہے یا کوئی حسن کمال؟ جب تک ہم ان باتوں کی گہرائی میں نہیں پہنچ جاتے ہمیں دوسروں کے خلاف واویلا نہیں کرنا چاہئے۔ اگر نہرو خاندان کا مقام عالم برزخ میں بہت اونچا نہ ہوتا تو پھر ہمارے علماء کو ان سے پیار بھی نہیں ہوتا۔ یہ پیار اس بات کا ثبوت ہے کہ کانگریس برحق ہے اس کے لئے اب آپ کو بھی یہ کہنا چاہئے کہ آمنت بالکانگریس وعلی وطیرہ وپالیسہ مطلقاً۔

افعال بد یا عادت بد

ازقلم: سعید احمد خورجہ

بدفعلی چھڑانے کا مجرب وآسان طریقہ یہ اُن بھی صاحبان کے لئے ہے جو کسی بدفعلی میں مبتلا ہیں اور بہت سمجھانے سے بھی باز نہیں آتے اور اہل وعیال سے لاپرواہ ہوکر گھر سے باہر رہ کر اپنی بدفعلی یا شوق میں ہروقت مبتلا رہتے ہیں اور اہل وعیال کو پلٹ کر بھی نہیں دیکھتے جس سے خاندان واہل وعیال کی تباہی وبربادی وبے عزتی ہوتی رہتی ہے اور وہ ان سب باتوں سے بےفکر ولاپرواہ رہتے ہیں ان صاحبان کے لئے یہ عمل ونقوش اور اس معاملہ سے متعلقہ بھی صاحبان کے لئے سریع التاثیر ہیں اور بغیر کسی کے سمجھائے اور بتائے اپنی بدفعلی اور عادت بد سے باز آجاتے ہیں۔ بدفعلی مثلاً شراب خوری، جوا، سٹہ، زناکاری، آوارگی، ناکارہ پن، چوری کرنا، بدمعاشی، ناجائز عشق ومحبت اور دنیا کے جو بھی افعال بد ہیں اُن کو چھڑانے کے لئے آپ کو شاید کسی اور عمل ونقوش کی ضرورت نہیں پڑے گی اور خاندان کی واہل وعیال کی تباہی وبےعزتی ہونے سے رکے گی۔ میری جو بھی تحریر قلم بے ذمہ دارانہ ہے کبھی بھی آپ میرے تحریر شدہ عمل ونقوش عمل میں لائیں گے تو انشاء اللہ ضرور فیضیاب وکامیاب ہوں گے کیوں کہ میں ایک دو بار کی کامیابی کو تو اتفاق سمجھتا ہوں مگر جب بھی تجربہ کیا صحیح پایا آپ خود ہی اندازہ لگائیں گے کہ کتنی ہی بار کیا ہوگا تب جاکر میں مخلوق خدا کی پیش نظر کر رہا ہوں تا کہ آپ لوگ اپنے اپنے جائز مقاصد میں کامیاب ہوں ناجائز نہ کریں رجعت بھی ہوسکتی ہے جیسے کسی جائز رشتہ میں نفاق پیدا کرنا، لفظ ذمہ دارانہ لکھنے سے قاصر ہوں بار بار آپ خود بھی سمجھ دار ہیں ضرور بالضرور آزما کے دیکھیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے اب میں آپ کو مثال سے سمجھاتا ہوں تا کہ آپ کے ذہن میں باآسانی آجائے بسط حرفی اس طرح لکھیں گے۔

شاداب = ش ک ی ل ہ = غ ض ۔ و ۔ ع داوت ۔ ف ی = غرض = و = ح ق = اوارگ ی = ن اَ ک ار ہ پ ن

شاداب شکیلہ بغض وعداوت فی غرض وحق آوارگی ناکارہ پن

ٹوٹل حرف (۴۱)

بسط حرفی آیت شریفہ : **والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیامۃ** = عدد (۳۳۳۶)

فاصلے سے الگ الگ تا کہ درمیانی جگہ میں اوپر بسط حرفی مقصد داخل ہوسکے۔

و ا ل ق ی ن ا ب ی ن ھ م ا ل ع د ا و ت ھ و ا ل ب غ ض ا ا ل ی ی و م ا ل ق ی ا م ت ھ = ٹوٹل (۴۱) حرف

اس طرح فاصلے سے آیت کے حرف الگ الگ لکھیں تا کہ درمیانی خالی جگہ میں مقصد کے حرف جذب ہوجائیں آسانی سے اس لئے مقصد کی بھی بسط حرفی کرنی پڑتی ہے۔

آیت کے عدد =	۳۳۳۶
شاداب =	۳۰۸
ابن شکیلہ =	۳۶۵
بغض =	۱۸۰۲
و =	۶
عداوت =	۴۸۱
فی =	۹۰
غرض =	۲۰۰۰
و =	۶
حق =	۱۰۸
آوارگی =	۲۳۸
ناکارہ پن =	۳۲۹
	۹۰۶۹
کم کے لئے	۳۰
	۹۰۳۹

مثال نقش

۴) ۹۰۳۹ (۲۲۵۹
۸

۱۰
۸

۲۳
۲۰

۳۹
۳۶

۳

باقی (۳) ۱۵ویں خانہ میں بڑھانا ہے۔

اجھزط

وشاالدقابینش اکبی یلنھ

۲۲۶۷	۲۲۷۰	۲۲۷۳	۲۲۵۹
۲۲۷۲	۲۲۶۵	۲۲۶۶	۲۲۷۱
۲۲۶۱	۲۲۷۵	۲۲۶۸	۲۲۶۵
۲۲۶۹	۲۲۶۴	۲۲۶۲	۲۲۷۴

ھمغ اضلو ععدد (۱) وو تتھف

میان لاقک یار ھتپھن

وش اا) ل دق ا) ی ب ن ش) ا ک ب ی) ی ل ن ھ)
ھ ب م غ) ا ض ل و) ع ع دد) اوو) ت ت ھ ف)
وی اغ) ل ر ب ض) غ و ض ح) ا ق اا) ل و ی ا) ی ر و گ م)
ی ا ن ل ا) ق ک ی اار) م ھ ت پ ھ ن)

وشاا= لدقا= ینبش = اکبی = یلنھ = ھبمغ = اضلو = ععدد =
اوو= تتھف = ویاغ= لربض= غوضح = اقاا= لویا= یروگ=
میان= لاقک یار= مھتپھن =ٹوٹل (۸۲) حرف جفت اس لئے
(۴) (۴) کے مرکب کلمات بنائے آخری کلمہ چھ حرفی ہے ٹوٹل
کلمات (۲۰)

اب نقش مکمل ہے، اسی طرح اپنی عبارتِ مقصد اور آیت کے
عدد ٹوٹل جمع کر کے نقش پر کریں۔

یہ نقوش (۹) عدد بنائیں جائیں گے (۸) نقش آتشی چال سے
سرخ روشنائی سے (۱) نقش خاکی چال سے سیاہ یا نیلی روشنائی سے لکھ
کر قبرستان میں گہرا گڑھا کھود کر دبائیں لکھنے کی ساعت مریخ کی ہونی
چاہئے یا نظرات مقابلہ تربیع ہونی چاہئے مریخ یا زحل کی ساعت میں
بتی بنا کر مطلوب کا پرانا سوتی کپڑا مل جائے تو بہتر ہے نہیں تو نئی
روئی لپیٹ کر سرسوں کے تیل میں جلائیں یہ ان صاحبان کے لئے
جو موجود نہیں۔ غیر عورت یا کسی اور کے ساتھ رہتے ہیں اور گھر نہیں
آتے اور جو موجود ہیں ان کو آٹھ عدد نقش صرف پلانے کے لئے
زعفران سے (۱) عدد نیلی یا سیاہ روشنائی سے خاکی چال سے لکھیں اور
دبوادیں۔ پلانے یا کھلانے میں سبزی، سالن میں نقش کا تھوڑا سا پانی
گھول کر ملادیں۔

نوٹ : لکھنے یا سمجھانے میں یا عدد وغیرہ یا کلمات میں حرفی
ردو بدل ہوگیا ہو تو معاف کیجئے بھول ہوسکتی ہے۔

اسی طرح دو ناجائز محبت کرنے والوں کے درمیان عداوت
پیدا کر کے انہیں جدا کیا جاسکتا ہے یہ ناجائز کے لئے ہے۔ جائز محبت
کے لئے نہیں ورنہ گناہ گار سزا وار اور رجعت بھگتنے کے لئے تیار رہیں۔
آیت کے حرف میں پہلے نام اُس کا لکھا جائے گا بسط حرفی جسے ہمیں
جدا کرنا ہے یعنی پہلے ہم اپنے ہی کا نام لکھیں گے۔

قسط نمبر: ۶۱

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

عارب، بیوسا اور عیطہ ابھی تک کنعانیوں کے مرکزی شہر ٹائر میں بعل دیوتا کے معبد میں ہی ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ بعل دیوتا کے معبد میں انہوں نے مستقل طور پر رہائش اختیار کرلی ہو۔ ایک روز عارب، بیوسا اور عیطہ تینوں اپنے کمرے میں آتش دان کے قریب بیٹھے، باہم معروف گفتگو تھے کہ ایسے میں عزازیل ان کے کمرے میں داخل ہوا۔ اسے دیکھتے ہی عارب، بیوسا اور عیطہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔

جب عزازیل ان کے قریب آکر بیٹھ گیا تو وہ تینوں بھی اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آج خلاف توقع عزازیل کے چہرے پر معمول سے زیادہ خوشی کے تاثرات تھے۔ قبل اس سے کہ ان تینوں میں سے کوئی اس کی وجہ دریافت کرتا۔ عزازیل خود ہی بول پڑا۔

"اے میرے عزیزو! کیا تم مجھ سے یہ نہ پوچھو گے کہ میں آج اور رات کے اس وقت کہاں سے آرہا ہوں اور اتنا خوش کیوں ہوں۔؟"

اس موقع پر عارب بولا اور کہا "اے آقا ہماری تو خواہش ہے کہ آپ ہمیشہ یوں ہی خوش اور پُرسکون رہیں پھر ہم کیا جانیں کہ آپ کے اس سکون اور خوشی کی کیا وجہ ہے۔ آپ خود ہی اس کی وجہ کہئے اور یہ بھی بتادیں آپ کہاں سے آرہے ہیں۔" عزازیل نے اپنی جگہ پر پہلو بدلا پھر بولا۔

"میرے عزیزو! میں اس وقت جزیرہ نما اللسان کی طرف سے آرہا ہوں۔"

عارب نے بیچ میں بولتے ہوئے پھر پوچھا۔ "اے آقا! پہلے آپ یہ بتائیے اللسان نام کے جس جزیرے کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ کہاں اور کس جگہ واقع ہے۔ عزازیل بولا۔

"سنو رفیقو! بحیرۂ مردار کے جنوب مشرق میں جو علاقہ آج انتہائی ویران اور سنسان حالت میں پڑا ہوا ہے اور اس میں بے حد پرانی قوموں کے کھنڈروں کا پتہ چلتا ہے کبھی یہ علاقہ نہایت آباد تھا اور سینکڑوں قصبے اور قریئے اس کے اندر ہنستے اور مسکراتے ملتے تھے اور یہ علاقہ بالکل وادئ عدن ہل جیسا سرسبز و شاداب تھا، پھر پیغمبر لوط کے دور میں جب یہاں پر عذاب طاری ہوا تو یہ سرسبز اور آباد علاقہ کھنڈر ہوکر رہ گیا۔ اس کھنڈر اور ویران علاقے کے جنوب میں جزیرہ نما اللسان[1] ہے یہ جزیرہ نما اپنے شمال مشرق اور جنوب میں بحیرۂ مردار کے پانی میں گھرا ہوا ہے جب کہ مشرق کی طرف سے اس میں داخل ہونے کے لئے خشکی کا ایک راستہ ہے۔ کبھی یہ جزیرہ نما بحیرۂ مردار کے بالکل جنوبی حصہ میں واقع تھا۔ پھر جب قوم لوط پر خداوند کریم کی طرف سے عذاب الٰہی نازل ہوا تو اس جزیرے کا جنوبی حصہ بھی کچھ اس طرح بھیانک انداز میں زمین میں دھنسا کہ یہ حصہ بھی بحر میں تبدیل ہوکر رہ گیا اور اب یہ اللسان نام کا جزیرہ نما ایک طرح سے بحیرۂ مردار کے وسطی حصہ میں ہوگیا ہے۔ اس کا جنوبی حصہ جو غرق ہوکر بحر میں بدل گیا ہے کبھی یہیں پر قوم لوط کی بستیاں ہوا کرتی تھیں، پر اب وہ بستیاں غرق ہوچکی ہیں اور ان کی جگہ اب بحیرۂ مردار کا پانی چھا گیا ہے لیکن اب بھی یہاں اگر کوئی غوطہ لگا کر دیکھے تو اسے پانی کی تہہ میں غرق شدہ بستیاں ضرور دکھائی دیں گی۔ اے میرے رفیقو! اس اللسان نام کے جزیرہ نما کے مغرب میں بحیرۂ مردار کے ساحل تک یا مغربی ساحل سے اللسان جزیرہ نما تک پانی میں پیدل چل کر گزر جاتے ہیں۔ یہ جزیرہ انتہائی آباد، شاداب اور میٹھے پانی سے خوب سیراب ہے۔ یہاں دور دور تک باغات پھیلے ہوئے ہیں اور یہاں اناج اور پھلوں کی بھی بہتات ہے۔

جب عزازیل خاموش ہوا تو عارب نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"اے آقا یہ تو اس اللسان نام کے جزیرہ کا محل وقوع ہے جہاں سے ہوکر آپ آرہے ہیں لیکن آپ نے ابھی تک یہ تو بتایا نہیں کہ آپ کی اس خلاف توقع خوشی اور سکون کا باعث کیا ہے؟" جواب میں عزازیل کھل کر مسکرایا اور پھر انکشاف کرنے کے انداز میں وہ بولا۔

[1] بحیرۂ مردار کے اندر اللسان نام کا یہ جزیرہ اب بھی ہے۔ اس سے متعلق جو تفصیل لکھی گئی ہے وہ تفہیم القرآن سے حاصل کی گئی ہے۔

"اے میرے رفیقو! میں وہاں ایک دوسری بیوسا دیکھ کر آ رہا ہوں اور یہی دوسری بیوسا میری خوشی اور سکون کا باعث ہے۔" عزازیل کی یہ گفتگو سن کر حسین بیوسا چونکی اور پوچھا۔

"اے آقا آپ کون سی دوسری بیوسا کا ذکر کر رہے ہیں۔" ایک بار باری باری غور سے عارب، بیوسا اور عبیطہ کی طرف دیکھا پھر وہ کہہ رہا تھا۔

"اے میرے عزیزو! جس الّلسان نام کے جزیرہ نما کا میں نے تم سے ذکر کیا ہے اس جزیرہ کے حاکم کا نام شالوم ہے اس شالوم کا ایک بیٹا اور ایک ہی بیٹی ہے، بیٹے کا نام اجیلہ اور بیٹی کا نام یوام ہے اور اپنی شکل وشباہت اپنی خوبصورتی وحسن اپنے جذب وکشش اور اپنے قد کاٹھ میں بالکل بیوسا جیسی ہے بلکہ میں یوں کہہ سکتا ہوں کہ اگر یوام اور بیوسا کو اکٹھا کھڑا کر دیا جائے تو دیکھنے والے ضرور یہ کہیں گے کہ یہ دونوں جڑواں اور ہم شکل بہنیں ہیں اور اے عارب اس یوام کو دیکھنے کے بعد میری خوشی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ میں ارادہ کر چکا ہوں کہ وہ یوام جو کہ بیوسا کی ہم شکل ہے تمہاری زندگی کی ساتھی اور تمہاری بیوی بنادی جائے۔"

عارب نے خوشی اور دلچسپی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے عزازیل سے پوچھا۔"اے آقا جزیرہ الّلسان کے حاکم شالوم کی بیٹی یوام سے میری شادی کیسے کس طرح اور کیوں کر ہو سکتی ہے۔" عارب کی اس دلچسپی پر عزازیل مسکراتے ہوئے بولا۔

"اے عارب میرے رفیق کار! یوام کے باپ اور جزیرہ الّلسان کے حاکم شالوم نے اعلان کر رکھا ہے جو کوئی بھی تیغ زنی کے مقابلے میں اس کے بیٹے اجیلہ کو شکست دے گا اس سے وہ اپنی بیٹی یوام کی شادی کر دے گا۔ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ یہ اجیلہ یوام کا بھائی ہے۔ انتہائی طاقتور اور ماہر تیغ زن ہے۔ بڑے بڑے سرکش اور طاقتور جوانوں نے حسین یوام سے شادی کرنے کی خواہش کا اظہار کیا لیکن ان میں سے ہر ایک کو اجیلہ کے ہاتھوں شکست اٹھا کر ناکام ہونا پڑا یوں ابھی تک کوئی بھی یوام کو جیت نہیں سکا اور اس کی شادی کے اعلان پر دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس دو سال کی مدت کے دوران کئی جوان جو یوام سے شادی کے خواہش مند تھے اجیلہ کے ہاتھوں شکست کھا چکے ہیں۔"

"اے عارب میں چاہتا ہوں کہ یوام کو حاصل کرنے کیلئے تم اس کے بھائی اجیلہ سے مقابلہ کرو اور یہ مقابلہ کرنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ الّلسان جزیرہ کے مرکزی شہر جس کا نام بھی الّلسان ہے کے مشرق میں ایک میدان ہے اس میدان سے باہر ایک بہت بڑی نوبت رکھی ہوئی ہے جو کوئی بھی یوام سے شادی کا خواہش مند ہوتا ہے وہ وہاں جا کر اس نوبت پر ضرب لگاتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ضرب لگانے والا یوام کو حاصل کرنے کے لئے اجیلہ سے مقابلہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ پس اس نوبت کی آواز سن کر الّلسان کے حاکم شالوم کے منتظم وہاں جمع ہو جاتے ہیں شالوم کو اس کی اطلاع کرتے ہیں اس کے بعد مقابلے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اے عارب میں چاہتا ہوں کہ کل تم یہاں سے الّلسان کی طرف روانہ ہو جاؤ اور شہر کے مشرق میں رکھی نوبت پر ضرب لگا کر یوام کو حاصل کرنے کے لئے اجیلہ سے مقابلہ کرو اور اس طرح تم یقیناً اجیلہ کو شکست دے کر یوام کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

عارب نے بھرپور عزم اور ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عزازیل کو یقین دلایا۔

"اے محترم عزازیل آپ کی اس خواہش کے مطابق میں ضرور کل یہاں سے جزیرہ الّلسان کی طرف روانہ ہو جاؤں گا وہاں میں نوبت پر ضرب لگاؤں گا اور اجیلہ کو زیر کر کے ضرور یوام کو حاصل کرنے کی سعی کروں گا۔"

عارب کے خاموش ہونے پر بیوسا نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔"اے محترم عزازیل اس مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے عارب اکیلا ہی جزیرہ الّلسان کی طرف روانہ ہو جائے، میرے اور عبیطہ کے وہاں عارب کے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ میں اور عبیطہ دونوں یہاں ہی رہیں گی۔ عارب مقابلہ جیت کر یوام سے شادی کرنے کے بعد یوام کو بھی اپنے ساتھ یہاں لے آئے گا اس لئے میں نے اور عبیطہ نے ارادہ کر رکھا ہے کہ ہم بعل دیوتا کے اس معبد کو اپنی مستقل رہائش گاہ بنا کر رکھیں گی۔ اس لئے اتنی بڑی کائنات کے اندر آخر کوئی جگہ ایسی تو ہونی چاہئے جسے ہم اپنا گھر کہہ سکیں اور یہ بعل دیوتا کا معبد ہمارے لئے ایک بہترین گھر ثابت ہوگا اس لئے کہ یہ جگہ پُرسکون اور محفوظ ترین ہے۔"

عزازیل نے عبیطہ کو مخاطب کر کے پوچھا۔"اے عبیطہ، بیوسا نے تو اپنے خیالات کا اظہار کر دیا۔ اب تم اس بارے میں کیا کہتی ہو۔"

عبیطہ نے ایک ہمدردانہ سی نگاہ بیوسا پر ڈالی پھر وہ بولی۔"اے محترم عزازیل میں اس معاملے میں مکمل طور پر بیوسا کی ہم خیال ہوں۔ اس مقابلے کے لئے عارب کا اکیلے ہی جانا بہتر ہے اور بیوسا یہیں رہیں گی۔"

بیوسا کے جواب پر عارب بولا"اے آقا! یہ دونوں بہنیں ٹھیک کہتی ہیں۔ یہ دونوں یہیں بعل دیوتا کے معبد میں ہی رہیں، میں کل یہاں سے آپ کی ہدایت کے مطابق الّلسان نام کے جزیرہ نما کی طرف روانہ ہو جاؤں گا۔

اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنی جگہ سے اٹھا اور عارب سے مصافحہ کیا اور کہا۔

"اے عارب میں اب جاتا ہوں تو حسب وعدہ کل یہاں سے الکسان کی طرف روانہ ہو جانا۔" اس کے ساتھ ہی عزازیل وہاں سے باہر نکلا پھر اس ستارے کی طرح غائب ہو گیا تھا جو آسمان سے ٹوٹتے وقت فضاؤں میں ہلکی سی روشنی دے کر ہمیشہ کے لئے کھو جاتا ہے۔

سورج طلوع ہو کر کافی بلند ہو چکا تھا سرما کی پہلی اور پسندیدہ دھوپ ہر سو پھیل اور بکھر چکی تھی۔ یوناف دوپہر کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے دریائے نیل کے اپنے محل سے نکل کر ممفس شہر کے بازار کی طرف جانے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ ابلیکا نے اس کی گردن پر اپنا حریری اور ریشمی لمس دیا اور پھر اس کی آواز یوناف کے کانوں میں رس گھولتی ہوئی داخل ہوئی "یوناف! میرے حبیب! یہ دوپہر کے کھانے کا انتظام ترک کر دو اس لئے کہ میرے اور تمہارے لئے ایک نئی مہم اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور ہمیں ابھی اور اسی وقت نئی مہم پر روانہ ہونا ہوگا اور یہ نئی مہم ایسی ہے۔ جس میں تمہاری بہتری خوشی اور سکون پنہاں ہے۔" یوناف نے تعجب خیز اور حیرت انگیز انداز میں پوچھا۔"

✡❄✡✡❄✡✡❄✡

"وہ کون سی ایسی مہم ہے جس کے ساتھ میری خوشی میرا سکون وابستہ ہے۔"

ابلیکا کی مسکراتی اور کھلکھلاتی آواز سنائی دی۔" اے یوناف جو کچھ میں کہنے والی ہوں اسے غور سے سنو۔ ارض کنعان بحیرۂ مردار کے اندر ایک جزیرہ نما ہے جس کا نام الکسان ہے اس جزیرہ کے حاکم کا نام شالوم ہے اس شالوم کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ بیٹے کا نام اجیلہ اور بیٹی کا نام یوام ہے۔ یہ یوام بالکل اپنی شکل وصورت اور اپنے رنگ وروپ میں بیوسا جیسی ہے۔ وہی بیوسا جسے تم شروع دن سے اب تک چاہتے اور پسند کرتے آرہے ہو۔ یوام اور بیوسا کی شکل وصورت میں ایسی شباہت ہے کہ اگر دونوں کو اکٹھا کھڑا کر دیا جائے تو دونوں جڑواں اور ہم صورت بہنیں لگیں گی۔"

"اے یوناف میں چاہتی ہوں کہ تم ابھی اور اسی وقت جزیرہ الکسان کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ تم یوام سے شادی کر لو اور اگر تم نے اس معاملے میں تاخیر کی تو یاد رکھو تمہارا حریف عارب یوام کو حاصل کر کے اسے اپنی زندگی کا ساتھی بنا لے گا۔"

یوناف نے دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔" اے ابلیکا تم نے یہ خبریں اور اطلاعات کہاں سے حاصل کیں۔؟" جواب میں ابلیکا کی مسکراتی آواز گونجی۔

"اے میرے حبیب! میں تم سے علیحدہ ہو کر عزازیل کی جستجو میں گئی تھی۔ اُسے میں نے ثائر شہر کے اندر بعل دیوتا کے معبد میں پایا۔ وہیں ان دنوں عارب، بیوسا اور عبیلہ رہ رہے ہیں۔

"یوام کے متعلق یہ ساری اطلاعات عزازیل عارب کو فراہم کر رہا تھا اس لئے مجھے یہ اطلاعات عزازیل سے حاصل ہوئی ہیں۔ عزازیل عارب سے کہہ رہا تھا۔ الکسان جزیرہ کے حاکم شالوم نے اپنی بیٹی یوام کی شادی کا اعلان پچھلے دو برس سے کر رکھا ہے لیکن شادی وہ اپنی بیٹی کی اس جوان سے کرے گا جو اس کے بیٹے اجیلہ کی طاقت، قوت اور تیغ زنی کا مقابلہ کر کے اسے زیر کر دے گا۔ اب تک کئی جوانوں نے یوام کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اجیلہ انتہائی طاقتور اور ماہر تیغ زن ہے۔ اس نے ہر ایسے جوان کو زیر کر کے رکھ دیا جو الکسان شہر میں یوام کی خواہش کر کے آیا تھا۔"

"اب عزازیل نے عارب کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ الکسان شہر جا کر اجیلہ سے مقابلہ کر کے اسے زیر کرنے کے بعد اس کی بیٹی جو بیوسا کی ہم شکل ہے اُسے حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اے یوناف میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ اب تک عارب الکسان جزیرہ میں پہنچ چکا ہوگا۔ میں چاہتی ہوں کہ تم بھی وہاں جاؤ اور اجیلہ کے ساتھ مقابلہ کر کے یوام کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ بخدا یوام عارب کے لئے نہیں تمہارے لئے مناسب ہے۔ اسلئے کہ وہ بیوسا کی ہم شکل ہے اور تم بیوسا کو پسند کرتے ہو اور سنو یوناف! اس مقابلے کا طریقۂ کار یہ ہے کہ الکسان شہر کے مشرق میں ایک میدان ہے، میدان سے باہر ایک بہت بڑی نوبت رکھی ہوئی ہے۔ جس کسی نے بھی یوام کو حاصل کرنے کیلئے اجیلہ سے مقابلہ کرنا ہوتا ہے وہ اس نوبت کو پیٹتا ہے اس کے بعد مقابلے کا اہتمام کیا جاتا ہے اور میں یہاں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ یہ الکسان نام کا جزیرہ انتہائی خوبصورت اور شاداب ہے اور بحیرۂ مردار میں مشرق کی طرف سے اس کے اندر داخل ہونے کیلئے خشکی کا راستہ ہے اس جزیرہ کے بڑے واحد اور مرکزی شہر کا نام بھی الکسان ہی ہے۔ اب کہو میری اس گفتگو کے جواب میں تم کیا کہتے ہو؟"

یوناف نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔" اے ابلیکا جہاں عارب میرا بدترین دشمن اور حریف ہے وہاں بیوسا میری بہترین پسند اور چاہت کا مرکز ہے۔ میں کسی بھی صورت یہ پسند نہ کروں گا کہ بیوسا کی ہم شکل لڑکی یوام پر عارب قابض ہو جائے۔ میں یوام کو حاصل کروں گا اور اس کے لئے میں ابھی اور اسی وقت الکسان جزیرہ کی طرف روانہ ہوں گا۔ وہاں کے حاکم

شالوم کے بیٹے اجیلہ سے مقابلہ کر کے یوام کو حاصل کرنے کے بعد دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل میں لے کر آؤں گا اور یہیں اس محل میں وہ میرے ساتھ اپنی زندگی کے باقی دن گزارے گی۔" جواب میں ابلیکا نے خوش ہوتے ہوئے اور یوناف کی گردن پر تیز حریری لمس دیتے ہوئے کہا۔

"اے یوناف مجھے تم سے ایسی ہی بیتابی اور ایسے ہی فیصلے کی امید تھی آؤ ہم الکسان جزیرہ کی طرف کوچ کریں اور اس کے ساتھ ہی یوناف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور پھر وہ وہاں دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل کے سامنے سے غائب ہو گیا۔

✡❁✡✡❁✡✡❁✡

دوسرے روز عارب اکیلا ہی الکسان جزیرہ میں نمودار ہوا اور پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بیوسا اور عیبطہ بعل دیوتا کے معبد میں ہی ٹھہری رہی تھیں۔ عارب الکسان شہر کے مشرق میں اس میدان کے پاس آیا جس کی نشاندہی عزازیل نے اُسے کی تھی۔ اس نے دیکھا میدان کے باہر ایک بہت بڑی نوبت رکھی ہوئی تھی اور قریب ہی اس پر ضرب اور چوٹ لگانے کے لئے کچھ دستیاں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ عارب نے وہاں سے دو دستیاں اٹھائیں اور اس نوبت کو پیٹنا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہاں دو جوان نمودار ہوئے اور ان میں سے ایک نے عارب کو مخاطب کرتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔

"اے نووارد! اب اس نوبت کو پیٹنا بند کر دو اس لئے کہ تمہارا چیلنج سب نے سن لیا ہے اور کیا ہم یہ جانیں کہ تم یوام کو حاصل کرنے کے لئے اجیلہ سے مقابلہ کی غرض سے اس سرزمین کی طرف آئے ہو۔" جواب میں عارب نے نوبت کو پیٹنا بند کر دیا۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی دونوں دستیاں اس نے زمین پر ڈال دیں اور ان دونوں آنے والے جوانوں کو مخاطب کر کے اس نے کہا۔

"تمہارا اندازہ درست ہے میں الکسان کے حاکم شالوم کی بیٹی یوام کو حاصل کرنے کیلئے اس کے بھائی اجیلہ سے مقابلہ کا خواہش مند ہوں۔

اس پر اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔"اے اجنبی تیرا نام کیا ہے اور تو کس سرزمین سے آیا ہے۔" عارب جواب میں بولا۔

"نام میرا عارب ہے اور میں کنعانیوں کے شہر ٹائر سے آرہا ہوں۔"

ان دونوں جوانوں میں سے ایک نے پھر عارب کو مخاطب کیا اور بولا۔

"کنعانیوں کے شہر ٹائر سے آنے والے اجنبی اتم میدان کے اندر پتھروں سے بنی ہوئی نشستوں پر بیٹھ کر انتظار کرو اور پھر دیکھو کس قدر بہتر اس مقابلے کا انتظام واہتمام کیا جاتا ہے۔" وہ جوان وہاں سے چلے گئے جب کہ عارب میدان میں داخل ہوا اور وہاں سرخ پتھروں پر بنی ہوئی ایک نشست پر بیٹھ کر الکسان کے حاکم شالوم کے بیٹے اجیلہ کے ساتھ اپنے مقابلے کا انتظار کرنے لگا۔

✡❁✡✡❁✡✡❁✡✡❁✡

مقابلے کے اس میدان میں لوگ آنا شروع ہو گئے تھے۔ ذرا سی دیر میں پتھروں سے بنی ہوئی تمام نشستیں پُر ہو گئیں۔ تاہم میدان کے مشرقی حصے میں بنی ہوئی سنگ مرمر کی بلند شہ نشیں ابھی تک خالی پڑی تھی اور عارب نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اس شہ نشیں پر جزیرہ الکسان کا حاکم شالوم اس کے اہل خانہ اور دیگر معزز اراکین آ کر بیٹھیں گے۔ تھوڑی دیر بعد ایسا ہی ہوا۔ عارب کے قریب ہی بنی شہ نشیں پر الکسان کا حاکم شالوم اس کی بیٹی یوام، بیٹا اجیلہ، چند رشتے دار اور حکومت کے اراکین آ کر بیٹھ گئے تھے۔

شالوم کی بیٹی یوام واقعی حیرت انگیز طور پر حسین بیوسا سے شکل وصورت اور قد کاٹھ میں مشابہت رکھتی تھی۔ اس نے یوام کی خوبصورتی کا اندازہ لگاتے ہوئے یہ بھی تسلیم کیا کہ عزازیل کا یہ کہنا درست ہے کہ یوام دنیا کی حسین ترین لڑکی ہے۔ عارب ابھی یوام میں کھویا ہوا تھا کہ دو ہرکاروں نے آ کر اُسے شالوم کی طلبی کا حکم سنایا وہ مقابلے کی کچھ شرائط بتانا چاہتا تھا۔ عارب کچھ کہے بغیر اپنی جگہ سے اٹھا اور ان دونوں کے ساتھ ہو لیا۔

شالوم نے شہ نشیں سے نیچے اُتر کر اس سے مصافحہ کیا۔"میں الکسان کا حکمراں ہوں اور میرا نام شالوم ہے۔" پھر اس نے شہ نشیں پر بیٹھے اپنے بیٹے اور بیٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"یہ میرا بیٹا اجیلہ ہے اور اس کے ساتھ میری بیٹی یوام بیٹھی ہے۔"

عارب نے سرسری نگاہ سے یوام کو دیکھا وہ ساحلوں کی شام کے سایوں کے پھیلاؤ جیسی پُر فریب حد تک حسین تھی۔ اس کی گہری جھیل جیسی آنکھوں کی چمک میں ستاروں کے سلام اور بہاروں کے پیغام تھے۔ اس کے کھلے نرم، شفاف اور سرخ ہونٹ جذب وکشش کی ایک آگ برسا رہے تھے۔"اے اجنبی!" شالوم نے دوبارہ اسے مخاطب کیا۔"مجھے تمہارے متعلق صرف دو اطلاعات فراہم کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ تمہارا نام عارب ہے اور دوسری یہ کہ تم کنعانیوں کے مرکزی شہر ٹائر سے، میری بیٹی یوام کے

خواہش مند بن کر آئے ہو۔ اے اجنبی! میرا بیٹا اجیلہ اس وقت جنگی لباس میں ہے۔ تمہیں بھی اسی طرح مسلح ہونے کا سامان فراہم کیا جائے گا۔ ذرا میرے بیٹے کی طرف غور سے دیکھو۔ کیا تم میری بیٹی یوام کو حاصل کرنے کے لئے اس سے قوت آزمائی کے لئے تیار ہو؟"

عارب نے جھٹ سے جواب دیا۔ "محترم شالوم! میں اس سے ہر وقت اور ہر جگہ قوت آزمائی کے لئے تیار ہوں۔"

عارب کا جواب سن کر اجیلہ بھی شہ نشین سے نیچے اُتر آیا۔

شالوم نے اپنے ایک سردار کو ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ عارب کے لئے تلوار اور ڈھال لے آیا۔ شالوم شہ نشین پر کھڑا ہو گیا۔

"دونوں میدان کے وسط میں چلے جاؤ" اس نے کہا۔ "جونہی میرا ہاتھ فضا میں بلند ہو، مقابلہ شروع کر دینا۔"

عارب اور اجیلہ میدان میں آمنے سامنے جا کھڑے ہوئے تھے۔ ان گنت لوگ جن میں مرد، عورتیں اور بوڑھے، بچے سبھی شامل تھے، بڑے شوق سے ان دونوں اور اپنے حکمراں شالوم کی طرف دیکھ رہے تھے اور جب اچانک شالوم کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا تو اجیلہ اور عارب بھوکے بھیڑیوں کی طرح ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے، وہاں موجود تمام لوگ یہ آس لگائے بیٹھے تھے کہ یہ مقابلہ قابل دید ہوگا اور ان کے حکمراں کا بیٹا اجیلہ اس نووارد کو بہ آسانی زیر کرلے گا لیکن میدان میں بیٹھے سبھی لوگوں کو اس وقت انتہائی مایوسی ہوئی جب اجیلہ چند لمحے بھی عارب کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔

عارب نے اپنی سری قوتوں کے ذریعے ایک ہولناک وار کر کے اجیلہ کی تلوار دستے سے کاٹ کر رکھ دی۔ اجیلہ کی تلوار کاٹنے کے بعد عارب نے اپنی تلوار پھینک دی اسے نہتا دیکھ کر اجیلہ اپنی ٹوٹی ہوئی تلوار پھینک کر عارب کی طرف بڑھا۔ اب شاید دونوں قوت آزمائی کا فیصلہ کر چکے تھے لیکن یہاں بھی تماشائیوں کو مایوسیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس لئے کہ عارب کے پہلے ہی آہنی مکے پر اجیلہ لڑھکتا ہوا دور جا گرا۔ اُسے دوبارہ اٹھ کر عارب کے سامنے آنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ اسی دوران دو مسلح جوان بھاگتے ہوئے میدان میں آئے۔ ایک اجیلہ کو سہارا دے کر شہ نشین کی طرف لے گیا اور دوسرے نوجوان نے عارب کے پاس آکر اسے مخاطب کیا۔

"اے اجنبی! اب تم بھی شہ نشین کی طرف چلو تا کہ ہمارا حکمراں شالوم اس مقابلے کا فیصلہ دے۔"

عارب خاموشی سے اپنی تلوار اٹھا کر اس جوان کے ساتھ ہولیا۔

اجیلہ کو پھر شہ نشین پر بٹھا دیا گیا۔ جب عارب شہ نشین کے سامنے آیا تو شالوم نیچے اترا اور عارب کو گلے لگا کر اس کی پیشانی چوم لی۔

"اے عارب! تو نے واقعی اپنے آپ کو میری بیٹی یوام کا حق دار ثابت کر دیا ہے۔ اس سے پہلے بڑے بڑے شہ زور جوان میری بیٹی کو حاصل کرنے کے لئے میرے بیٹے سے مقابلہ کرنے آئے لیکن ان میں سے کوئی بھی اجیلہ کو زیر کر کے یوام کا حق دار نہ بن سکا۔ اے عارب! تم پہلے جوان ہو جس نے تیغ زنی اور طاقت وقوت کے مقابلے میں میرے بیٹے کو زیر کیا ہے۔ لہٰذا اب تم میری بیٹی کے مالک ہو اور جب چاہو اس سے شادی کر کے اسے اپنے ساتھ لے جاسکتے ہو اور اگر چاہو تو یوام سے شادی کر کے میرے بیٹے کی حیثیت سے یہاں اللسان میں میرے ساتھ بھی رہ سکتے ہو۔ اے عارب! بولو، ان دونوں میں سے تم کون سی حیثیت پسند کرو گے؟"

جواب میں عارب کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن خاموش رہا کیونکہ میدان کے باہر رکھی نوبت پر کسی نے اتنی قوت سے ضربیں لگانی شروع کی تھیں کہ پورا میدان گونج اٹھا تھا اور لوگ حیرت واستعجاب سے اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ شالوم نے ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو پرسکون رہنے کو کہا۔ جس پر سب لوگ پھر اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔

شالوم نے اپنے ایک سوار کو مخاطب کر کے کہا۔ "جاؤ دیکھو، اس وقت کس نے نوبت پر ضرب لگائی ہے اور اس کا کیا مقصد ہے؟ یہ مقابلہ جیت کر عارب، یوام کو حاصل کر چکا ہے لیکن اگر کوئی اور نوجوان یوام کو حاصل کرنے کی خواہش لے کر آیا ہے تو اس کا مقابلہ اجیلہ سے نہیں بلکہ عارب کے ساتھ ہوگا۔"

شالوم کا وہ سردار بڑی تیزی سے اس طرف گیا جہاں میدان کے مشرقی حصے سے باہر نوبت رکھی ہوئی تھی۔

سردار کے جانے کے تھوڑی دیر بعد نوبت پر ضرب پڑنی بند ہوگئی۔ پھر جب سردار لوٹا تو اس کے ساتھ یوناف تھا۔ سردار نے یوناف کا ہاتھ پکڑ کر اسے شہ نشین کے سامنے عارب کے قریب لا کھڑا کیا۔

عارب نے حیرت وخوف کے ملے جلے جذبات سے یوناف کی طرف دیکھا لیکن جلد ہی اس نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پالیا تا کہ کہیں یوام اور شالوم اس کی پریشانی نہ بھانپ لیں۔ عارب کی طرف دیکھتے ہوئے یوناف کے چہرے پر کوئی پریشانی یا فکر مندی نہیں تھی بلکہ وہ معمول کے

مطابق مطمئن اور ہشاش بشاش تھا۔

شالوم حسب دستور آگے بڑھا اور یوناف سے پرجوش مصافحہ کرتے ہوئے اس نے دریافت کیا۔ "اے اجنبی! تمہارا نام کیا ہے۔؟ تم کس سرزمین سے آئے ہو اور یہ نوبت تم نے کس مقصد سے بجائی ہے۔؟"

عارب نے تمسخرانہ انداز میں یوناف کی طرف دیکھا اور ابھی وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ شالوم پھر بول پڑا۔

"اے اجنبی! مجھے افسوس ہے کہ میں نے تم سے اپنا تعارف کرانے سے قبل ہی تم پر سوالوں کی بوچھار کردی ہے۔ سنو میں اس جزیرہ اللسان کا حکمراں شالوم ہوں۔ سامنے شہ نشین پر میری بیٹی یوام بیٹھی ہے اور اس کے ساتھ میرا بیٹا اجیلہ ہے اور دیگر لوگوں میں کچھ میرے رشتہ دار اور باقی حکومت کے اراکین ہیں۔ اب تم میرے سوالوں کے جواب دو۔"

یوناف معنیٰ خیز انداز میں مسکرایا۔ "اے بزرگ شالوم! میرا نام یوناف ہے۔ میں مصر کے شہر ممفس کا رہنے والا ہوں اور یہاں آکر نوبت پر ضرب لگانے کا مقصد مقابلے میں حصہ لیکر تمہاری بیٹی یوام کو حاصل کرنا ہے۔"

یوناف کے خاموش ہونے شالوم نے پوچھا۔ "اے یوناف! مصر کی دور افتادہ سرزمین پر تم نے میری بیٹی یوام سے متعلق کس سے سنا کہ میں نے اس کی شادی کے لئے مقابلے کا یہ طریقہ اپنا رکھا ہے۔"

"اے بزرگ شالوم!" یوناف نے جواب دیا۔ "یہاں اکثر مصری تاجر، تجارت کی غرض سے آتے جاتے رہتے ہیں انہیں تاجروں میں سے ایک نے مجھے جزیرہ اللسان اور آپ کے بارے میں بتایا تھا اور یہ بھی کہ کوئی بھی نوجوان مقابلہ کرکے یوام کو حاصل کرسکتا ہے۔"

"اے یوناف!" شالوم نے کہا۔ "یہ جوان جو اس وقت تمہارے پہلو میں کھڑا ہے۔ اس کا نام عارب ہے اور یہ میرے بیٹے اجیلہ سے تیغ زنی اور طاقت وقوت کا مقابلہ جیت کر اپنے آپ کو میری بیٹی یوام کا حق دار ثابت کرچکا ہے۔ اب چونکہ تم بھی ایک دعوے دار کی حیثیت سے آئے ہو لہٰذا تمہارا مقابلہ اب عارب سے ہوگا۔ تم اس کی طرف غور سے دیکھو، اس کی طرح تمہیں بھی مسلح کیا جائے گا۔ اب بتاؤ کیا تم اس کے ساتھ مقابلے کے لئے تیار ہو۔"؟

یوناف نے عارب کی طرف دیکھتے ہوئے تمسخرانہ انداز میں کہا۔ "اے بزرگ شالوم! یہ مقابلہ جیتنے والا عارب نامی نوجوان اگر اپنے جیسا کوئی اور جوان بھی اپنی حمایت میں لے آئے تو قسم مجھے اپنے رب کی جو ساری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے، میں اس سے مقابلہ ضرور کرلوں گا اور اسے زیر کرلوں گا۔"

شالوم نے خوش ہوتے ہوئے عارب کو مخاطب کیا۔ "میرا تو فیصلہ ہے کہ یوناف سے تمہارا مقابلہ کرایا جائے گا لیکن اس سلسلے میں یوام کا مشورہ لینا بھی ضروری ہے۔"

شالوم اپنی بیٹی کی طرف مڑا۔ "اے میری بیٹی! جو کچھ میں نے ان دونوں جوانوں سے کہا ہے اس سلسلے میں تمہارا کیا جواب ہے۔؟"

یوام نے انتہائی شگفتگی سے کہا۔ "اے میرے باپ! میں چاہوں گی کہ عارب اور یوناف کے درمیان ضرور مقابلہ ہو۔ دونوں میں سے جو جیتے میں اس کے ساتھ شادی کرنا پسند کروں گی۔"

شالوم نے اپنے ایک سردار کو اشارہ کیا۔ اس نے ایک تلوار اور ڈھال لاکر یوناف کو دے دی۔ شالوم بولا۔ "پہلے تم اپنے آپ کو مسلح کر لو اور پھر عارب کے ساتھ میدان کے وسط میں جاکر کھڑے ہو جاؤ اور جب تم میرا ہاتھ فضا میں بلند دیکھو تو ایک دوسرے سے مقابلہ شروع کر دینا۔"

یوناف نے وہ تلوار جو اسے پیش کی گئی تھی شہ نشین پر رکھ دی اور بولا۔ "اے بزرگ شالوم! میرے پاس اپنی تلوار ہے، مجھے اس تلوار کی ضرورت نہیں۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" شالوم نے کہا۔ "اگر تم اپنی تلوار سے مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو تمہاری مرضی۔"

پھر عارب اور یوناف میدان کے وسط میں پہنچ گئے۔

عارب نے یوناف کی طرف گھور کر دیکھا اور پھر کھولتے ہوئے غضبناک لہجے میں پوچھا۔ "تمہارا اس طرف آنے اور مقابلے میں حصہ لینے کا کیا مقصد ہے۔؟"

یوناف نے بے پرواہی سے شانے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔ "اے عارب! میرا اس طرف آنے اور مقابلے میں حصہ لینے کا مقصد وہی ہے جو تمہارا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں شروع ہی سے بیوسا کو پسند کرتا رہا ہوں اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ شالوم کی بیٹی یوام حیرت انگیز حد تک مشابہت رکھتی ہے اور بیوسا چونکہ تمہاری بہن اور میری محبوبہ ہے اس لئے یوام پر تمہاری نسبت میرا حق زیادہ ہے۔"

"کچھ بھی ہو۔" عارب دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔ "میں ہر صورت میں تم سے مقابلہ کرکے یوام کو حاصل کروں گا۔ میں نے یوام کو اپنی

زندگی کا محور اور مقصد بنالیا ہے اور تم سے یہ مقابلہ جیتنے کے لئے مجھے جو بھی حربہ استعمال کرنا پڑا ضرور کروں گا۔"

یوناف نے عارب کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔"اے عارب میرے ساتھ یہ مقابلہ اپنی فطری اور طبعی قوت کو کام میں لاتے ہوئے کرنا۔ میں بھی اسی انداز میں مقابلہ کرنے کا وعدہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ اگر مقابلہ کے دوران تم نے اپنی سری اور ابلیسی قوتوں کو استعمال کرنے کی کوشش کی تو یادرکھو کہ جواب میں، میں بھی ایسا ہی کروں گا اور تمہارے ہر عمل اور ہر سری قوت کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دوں گا اور تمہاری وہ درگت بناؤں گا کہ تم اس کے بعد لوگوں کو اپنا چہرہ دکھاتے ہوئے شرم اور عار محسوس کروگے۔ مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا اب یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے کہ تم اپنے فطری انداز میں مقابلہ کرو یا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ، میں تمہارے ہر وار کا بھر پور جواب دوں گا۔"

اسی وقت یوناف کی گردن پر ابلیکا نے اپنا حریری لمس دیا اور اپنی کھنکتی ہوئی آواز میں بولی۔"اے یوناف، میرے حبیب! تم عارب کی طرف سے کسی قسم کا فکر نہ کرو میں اس پر نگاہ رکھوں گی اگر اس نے اپنی سری قوتوں کو استعمال کرنے کی کوشش کی تو میں بھی اس کے خلاف حرکت میں آجاؤں گی اور پھر ہم دونوں مل کر اسے میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کردیں گے۔"

ابلیکا کی اس یقین دہانی پر یوناف کے لبوں پر گہری مسکراہٹ پھیل گئی۔عارب نے یوناف کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔"اے یوناف! میں جان گیا ہوں کہ اس وقت تم اپنی ساتھی ابلیکا سے محو گفتگو ہو، سنو، میں سچے دل کے ساتھ تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ یہ مقابلہ ہر طرح سے فطری قوتوں ہی کی بنیاد پر ہوگا۔میں اپنی کوئی سری قوت استعمال نہیں کروں گا۔"

یوناف مطمئن ہوگیا اور دونوں ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہو کر شالوم کے اشارے کا انتظار کرنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد جب شالوم کا ہاتھ بلند ہوا تو عارب اور یوناف ایک دوسرے پر وحشی درندوں کی طرح ٹوٹ پڑے۔تھوڑی دیر تک دونوں جم کر ایک دوسرے کے خلاف تیغ زنی کا مظاہرہ کرتے رہے پھر یوناف نے اپنا اصلی رنگ دکھانا شروع کردیا اور وہ برق کی طرح عارب پر حملہ آور ہونے لگا وہ کسی ہولناک آندھی اور بے تاب طوفانوں کی صورت میں عارب پر چھا جانے کی کوشش کررہا تھا۔

پھر اچانک عارب نے بھی اپنے حملوں میں ایسی تیزی اور غضبناکی پیدا کرلی کہ وہ میدان میں یوناف کو انتہائی بے بسی کے عالم میں اپنے آگے آگے چکر دینے لگا۔ایسا لگتا تھا جیسے یوناف پر تھکاوٹ طاری ہوگئی ہو۔ لیکن اچانک ہی یوناف نے ایک وحشت خیز نعرہ مارا۔"اللہ اکبر"اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی تلوار کا ایسا بھر پور وار عارب کی تلوار پر کیا کہ اس کی تلوار درمیان سے دو حصوں میں منقسم ہوگئی۔

یوناف نے اپنی تلوار نیام میں رکھ لی اور عارب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"لواب میں نہتا ہو کر تمہیں اپنی طاقت کے مظاہرے کا موقع دینا چاہتا ہوں۔"

عارب نے اپنی ٹوٹی ہوئی تلوار زمین پر پھینک دی اور چند لمبی لمبی سانسیں لے کر اپنے حواس مجتمع کیے پھر فضا میں اُچھل کر یوناف پر ایک لمبی جست لگائی لیکن یوناف نے اتنی قوت سے اپنا فولادی گھونسا اس کے پیٹ میں مارا کہ عارب دہرا ہو کر دور جا گرا۔ پھر تو گویا یوناف پر وحشت سوار ہوگئی اس نے آگے بڑھ کر عارب پر لاتوں اور گھونسوں کی بارش کردی۔عارب نے کئی بار یوناف کے سامنے جمنے کی کوشش کی لیکن یوناف نے اس کی ہر بار کوشش کو ناکام بنادیا۔اس دوران میں عارب بھی چند جان دار مکے یوناف کو مارنے میں کامیاب ہوگیا تھا لیکن یوناف نے ان مکوں کو بڑے استقلال کے ساتھ برداشت کیا تھا۔اس کے بعد یوناف نے اپنا ایک ہاتھ عارب کی گردن پر اور دوسرا اس کی کمر کی چرمی پٹی پر جما کر اسے سر سے بلند کرلیا اور زمین پر پٹخ دیا۔یہ عمل اس نے تین چار بار کیا اور عارب مکمل طور پر بے بس ہوگیا پھر یوناف نے اپنا دایاں پاؤں زمین پر پڑے ہوئے عارب کے سینے پر رکھا اور آسمان کی طرف منہ کر کے اس نے"اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کرتے ہوئے گویا اپنی فتح کا اعلان کیا۔

فتح کے اس اعلان کے بعد یوناف نے عارب کے سینے پر سے پاؤں ہٹایا اور ایک طرف ہوگیا عارب اٹھ کر کھڑا ہوا۔ندامت اور شرمندگی کے باعث اس کی گردن جھکی ہوئی تھی۔پھر وہ میدان کے مشرقی حصے کی جانب بڑھا اور چوروں کی طرح میدان سے باہر نکل گیا۔

اسی وقت میدان میں شالوم کے دو جوان داخل ہوئے اور یوناف کو بڑی عزت واحترام سے شالوم کے پاس لے گئے۔شالوم نے شہ نشین سے اُتر کر یوناف کو گلے لگایا اور اس کی پیشانی چوم لی۔اجیلہ نے بھی یوناف کو گلے لگا کر اس کی پیٹھ تھپکی اور بولا۔"اے شیر دل جوان! میں نے آج تک کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو تمہارے جیسی بے پناہ قوتوں کا مالک ہو۔تم نے ہارنے والے جوان عارب کو بچوں کی طرح اٹھا کر پٹخ دیا تھا۔جس

طرح اس نے مجھے زیر کیا تھا ویسے ہی تم نے اسے سب کے سامنے زیر کر لیا ، میں خوش ہوں کہ تم نے کیا خوب میرا انتقام لیا اور یقیناً تم اس قابل ہو کہ تم سے میری بہن یوام کو بیاہ دیا جائے۔"

اجیلہ کے خاموش ہونے پر شالوم نے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے یوناف! اب جب کہ تم یہ مقابلہ جیت چکے ہو تو میں تمہیں بھی وہی پیش کش کرنا چاہتا ہوں جو عارب کو کی تھی۔ وہ پیش کش یہ ہے کہ اب جب کہ تم میری بیٹی کے حق دار ہو تو یہ امر میں تم پر چھوڑتا ہوں کہ تم چاہو تو یوام سے شادی کر کے اسے اپنی سرزمین مصر کی طرف لے جاؤ اور اگر چاہو تو ہمارے الاسان شہر میں عزت اور وقار کی زندگی بسر کرو۔ اب میں تمام لوگوں کے سامنے اسی شہ نشین پر تمہیں اور یوام کو بیاہ دوں گا۔ اس کے بعد تم دونوں اپنی مرضی سے جہاں چاہو رہو تم پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے گی۔"

شالوم جب اپنی بات مکمل کر چکا تو یوناف نے اسے مخاطب کر کے کہا۔" اے بزرگ شالوم کیا ایسا ممکن نہیں کہ شادی سے پہلے مجھے اور یوام کو چند لمحوں کی تنہائی میسر ہو تا کہ میں اس سے وہ باتیں کہہ سکوں جو شادی کے بعد معلوم ہونے پر ہمارے درمیان اختلاف کا باعث بن سکتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں پورے خلوص اور دیانت داری کے ساتھ یوام کو اپناؤں۔"

یوام فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور مسکرا کر یوناف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنا عندیہ پیش کیا۔" ہاں میں ان کی اس پیش کش کو قبول کرتی ہوں۔ شادی سے قبل ایک دوسرے سے متعلق جاننے کے لئے ہمیں تھوڑی دیر کی علیحدگی میسر آنی چاہئے۔"

شالوم نے شہ نشین پر بیٹھے ہوئے اپنے تمام رشتے داروں اور اراکین حکومت کو حکم دیا کہ وہ شہ نشین سے اتر کر تھوڑی دور پڑی ہوئی سنگی نشستوں پر بیٹھ جائیں۔ سب نے ایسا ہی کیا پھر شالوم اور اجیلہ بھی اٹھ گئے۔

ان کے جانے کے بعد یوام نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اب آپ شہ نشین پر میرے پاس آ کر بیٹھئے اور بتایئے وہ کون سی باتیں ہیں جو شادی سے قبل آپ مجھ پر عیاں کرنا چاہتے ہیں۔؟"

یوناف شہ نشین پر یوام کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔" اے یوام! میں جانتا ہوں کہ تم دنیا کی حسین ترین لڑکی ہو اور کوئی بھی شخص اپنی جان کی بازی لگا کر تم سے شادی کرنے کی خواہش کر سکتا ہے۔ میں بھی تم سے شادی کرنے کا خواہش مند ہوں لیکن میں تمہیں دھوکا نہیں دینا چاہتا اور شادی سے قبل میں اپنے بارے میں تمہیں مکمل طور پر آگاہ کر دینا چاہتا ہوں۔ یوام میں آدمؑ کے بیٹے شیثؑ کی اولاد سے ہوں اور اس وقت سے ہوں جب آدمؑ ابھی زندہ تھے۔ یہ ناسوت ولاہوت کا عمل ہے جس کی بنا پر میں اپنے جسد خاکی کے ساتھ ابھی تک زندہ ہوں اور جس وقت میرے ناسوت پر لاہوت کا عمل ہوا تھا اس وقت میں ایسا ہی جوان، توانا اور طاقت ور تھا جیسا کہ اب ہوں۔ اس کے علاوہ اے یوام! میں بہت سی سری اور مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہوں لیکن یہ بات اپنے ذہن میں رکھنا کہ میں نے عارب سے جو مقابلہ جیتا ہے یہ اپنی جسمانی طاقت اور قوت کے بل پر جیتا ہے۔ یہ عارب جس نے اجیلہ کو مقابلہ میں ہرا دیا تھا اس پر بھی لاہوت کا عمل ہے اور وہ بھی میری طرح انتہائی قدیم ہے اور وہ آدمؑ کے بیٹے قابیل کی نسل سے ہے۔ اس طرح وہ نہ صرف میرا رشتے دار ہے بلکہ ہم دونوں ایک ہی وقت سے زندہ، جوان اور توانا چلے آ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی میری طرح ان گنت سری اور مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے۔ یوں سمجھو کہ عارب میرا ازلی اور قدیم دشمن ہے اور ہم اپنی اس ہزاروں سالوں پر محیط زندگی میں ان گنت بار ایک دوسرے سے ٹکرا چکے ہیں اور میرے اللہ کا ہمیشہ مجھ پر فضل و کرم رہا ہے کہ میں نے ہر میدان اور ہر مقابلے میں اسے زیر اور نامراد کیا ہے۔ یوام! میرے پاس ایسی سری قوتیں ہیں جنہیں اگر میں تم پر استعمال کرتا تو تم بغیر شرط کے میرے ساتھ شادی پر آمادگی کا اظہار کر دیتیں لیکن میں اس شادی کی بنیاد خلوص، ہمدردی، شفقت اور محبت پر رکھنا چاہتا ہوں۔ اسی لئے میں نے شادی سے قبل اپنے بارے میں تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے۔ اے یوام! میرے پاس ایسی سری قوتیں بھی ہیں کہ اگر میں چاہوں تو یہیں بیٹھے بیٹھے تمہارا ہاتھ تھام کر تمہیں مصر کی سرزمین پر پہنچا دوں۔ اب تم بتاؤ، تمہارا کیا فیصلہ ہے۔؟"

یوام نے پرجوش انداز میں اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔" میں اس بات سے بے حد خوش ہوں کہ شادی سے قبل آپ نے مجھ پر اپنی اصلیت ظاہر کر دی لیکن آپ جو کچھ ہیں جیسے بھی ہیں میں آپ سے ہر حالت میں شادی کرنے کا فیصلہ کر چکی ہوں۔"

یوناف چونکتے ہوئے بولا۔" اے یوام! ایک بات اور ہے جو میں تمہیں بتانا بھول گیا وہ یہ کہ مجھ سے شادی کے بعد تمہارے بطن سے کوئی اولاد نہ ہو سکے گی۔ اس لئے کہ یہ میرے ناسوت پر لاہوت کا عمل ہونے کا ردعمل ہے۔"

❖❖❖❖❖❖❖❖❖

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پرُنورالرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس کبیر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہردو [illegible] کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دوافراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات، برائے عاملین ۲۰۰۶ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اپریل	قمر وعطارد	تسدیس	۲۸_۳
یکم اپریل	قمر ومشتری	مقابلہ	۱۹_۸
۲ اپریل	قمر وزحل	تسدیس	۳_۱۳
۳ اپریل	قمر وعطارد	تربیع	۳۳_۱۰
۴ اپریل	قمر ومریخ	قران	۴۹_۰۰
۵ اپریل	قمر وعطارد	تثلیث	۵۰_۲۲
۷ اپریل	قمر وزحل	قران	۳۹_۶
۸ اپریل	قمر وشمس	تثلیث	۳۴_۱۰
۹ اپریل	قمر ومریخ	تسدیس	۳۱_۴
۱۰ اپریل	قمر ومشتری	تسدیس	۳۲_۲۰
۱۱ اپریل	قمر وعطارد	مقابلہ	۲۵_۱۰
۱۱ اپریل	قمر ومریخ	تربیع	۲۸_۲۰
۱۳ اپریل	قمر وشمس	مقابلہ	۱۹_۲۲
۱۴ اپریل	قمر ومریخ	تثلیث	۳۹_۱۰
۱۵ اپریل	قمر وزہرہ	تثلیث	۲_۵
۱۶ اپریل	قمر وعطارد	تثلیث	۲_۲۰
۱۷ اپریل	قمر وزہرہ	تربیع	۳۸_۱۸
۱۸ اپریل	عطارد ومریخ	تربیع	۲۴_۱۵
۱۹ اپریل	قمر ومریخ	مقابلہ	۵۶_۷
۲۰ اپریل	زہرہ ومشتری	تثلیث	۱۴_۲۱
۲۱ اپریل	قمر وزحل	مقابلہ	۱۹_۱۵
۲۲ اپریل	قمر ومشتری	تربیع	۵۷_۹
۲۳ اپریل	عطارد وشمس	تسدیس	۲۳_۱۵
۲۵ اپریل	شمس وزحل	تربیع	۲_۷
۲۶ اپریل	قمر وعطارد	قران	۴۹_۱۰
۲۷ اپریل	قمر وزحل	تربیع	۲۵_۲۱
۲۸ اپریل	قمر ومشتری	مقابلہ	۳۶_۱۳
۲۹ اپریل	شمس ومریخ	تسدیس	۲_۱۵
۲۹ اپریل	قمر وزہرہ	تسدیس	۱_۷
۳۰ اپریل	قمر وشمس	تربیع	۲۵_۱۵

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مئی	قمر وعطارد	تسدیس	۳۴_۶
یکم مئی	قمر وزہرہ	تربیع	۴۳_۱۶
۲ مئی	قمر ومریخ	قران	۴۶_۱۲
۳ مئی	قمر وعطارد	تربیع	۶_۰۰
۴ مئی	قمر وزحل	قران	۵۲_۱۵
۴ مئی	شمس ومشتری	مقابلہ	۶_۲۰
۵ مئی	قمر ومشتری	تربیع	۲۳_۹
۶ مئی	قمر وعطارد	تثلیث	۱۹_۲۳
۷ مئی	مریخ ومشتری	تسدیس	۲۸_۲۱
۸ مئی	قمر وشمس	تثلیث	۵۳_۴
۹ مئی	قمر وزحل	تسدیس	۲۹_۱۷
۹ مئی	قمر وزہرہ	مقابلہ	۴۶_۲۰
۱۰ مئی	قمر ومریخ	تربیع	۲۰_۱۳
۱۲ مئی	عطارد ومشتری	مقابلہ	۳۹_۴
۱۳ مئی	قمر ومریخ	تثلیث	۲_۲
۱۳ مئی	قمر وشمس	مقابلہ	۱۹_۱۲
۱۴ مئی	عطارد ومریخ	تسدیس	۳۴_۹
۱۵ مئی	قمر زہرہ	تثلیث	۸_۲
۱۷ مئی	قمر ومشتری	تسدیس	۲۰_۶
۱۸ مئی	قمر وعطارد	تثلیث	۴۸_۵
۱۸ مئی	قمر وزحل	مقابلہ	۸_۲۳
۱۹ مئی	قمر ومشتری	تربیع	۴_۹
۲۰ مئی	قمر وشمس	تربیع	۴۰_۱۸
۲۲ مئی	قمر ومریخ	تثلیث	۵۸_۵
۲۳ مئی	قمر وزحل	تثلیث	۳۲_۵
۲۳ مئی	قمر وعطارد	تسدیس	۳۶_۶
۲۴ مئی	زہرہ ومریخ	تربیع	۲۹_۳
۲۷ مئی	قمر وزحل	تسدیس	۲۶_۱۲
۳۰ مئی	قمر ومشتری	تثلیث	۱۸_۲
۳۱ مئی	قمر ومریخ	قران	۱۲_۱۰

جون

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جون	قمر وزحل	قران	۲_۴
۲ جون	قمر وعطارد	تسدیس	۴_۲۳
۳ جون	قمر وشمس	تربیع	۳۵_۴
۵ جون	زہرہ وزحل	تربیع	۲۸_۲
۶ جون	قمر وزحل	تسدیس	۴۸_۵
۷ جون	زہرہ ومشتری	مقابلہ	۵۳_۱۱
۸ جون	قمر ومریخ	تربیع	۱۰_۷
۹ جون	قمر وزہرہ	مقابلہ	۱۳_۱
۱۰ جون	قمر ومریخ	تثلیث	۵۸_۱۷
۱۱ جون	قمر وشمس	مقابلہ	۲۱_۲۳
۱۳ جون	قمر وزہرہ	تثلیث	۱۹_۲۲
۱۳ جون	قمر وعطارد	مقابلہ	۶_۱۹
۱۵ جون	قمر ومریخ	مقابلہ	۳۱_۲
۱۶ جون	قمر وزہرہ	تربیع	۳۵_۵
۱۷ جون	قمر ومشتری	تثلیث	۳۹_۱۳
۱۸ جون	مریخ وزحل	قران	۳۴_۱۱
۱۹ جون	مریخ ومشتری	تربیع	۱۰_۱۳
۲۰ جون	قمر وعطارد	تربیع	۲۵_۱۷
۲۱ جون	قمر ومشتری	تسدیس	۵۰_۲
۲۱ جون	قمر وشمس	مقابلہ	۱_۲۰
۲۲ جون	مشتری وزحل	تربیع	۱۴_۰۰
۲۳ جون	قمر وعطارد	تثلیث	۲۳_۱
۲۴ جون	قمر وزحل	تسدیس	۵۸_۰۰
۲۵ جون	قمر وشمس	قران	۲۵_۲۱
۲۶ جون	قمر ومشتری	تثلیث	۱۰_۷
۲۷ جون	قمر وعطارد	قران	۳۲_۲۱
۲۸ جون	قمر ومشتری	تربیع	۱۴_۱۶
۲۹ جون	قمر ومریخ	قران	۲۷_۴
۲۹ جون	قمر وشمس	مقابلہ	۳۱_۱۲
۳۰ جون	قمر وزحل	تثلیث	۳۰_۱۵

عاملین توجہ دیں

قمر در عقرب

۱۹ر مارچ صبح ۶ بج کر ۵۰ منٹ سے ۲۱ر مارچ صبح ۱۰ بج کر ۱۷ منٹ تک اس کے بعد ۱۶ر اپریل صبح ۱۰ر بج کر ۳۹ منٹ سے ۱۸ر اپریل شام ۳ر بج کر ۴۹ منٹ تک قمر عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات میں منفی کام باذن اللہ موثر ثابت ہوتے ہیں۔ عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں لیکن ناحق کسی کو پریشان نہ کریں۔

شرف قمر

۵ر مارچ شام ۶ ر بج کر ۳۰ر منٹ سے ۵ر مارچ رات ۸ر بجے تک اس کے بعد ۳ر اپریل صبح ۵ر بج کر ۵۰ منٹ سے ۳ر اپریل صبح ۷ر بج کر ۱۵ر منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔ ان اوقات میں مثبت کام باذن اللہ موثر ہوتے ہیں۔ عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں۔

اوج قمر

۱۵ر مارچ رات ۳ر بج کر ۵۵ر منٹ سے ۱۷ر مارچ شام ۴ر بجکر ۴۴ منٹ تک اس کے بعد ۱۳ر اپریل صبح ۱۰ر بج کر ۱۰ر منٹ سے ۱۴ر اپریل رات ۱۱ر بج کر ۴۴ ر منٹ تک قمر کو اوج حاصل ہوگا۔ شرف قمر کے بعد اوج قمر کے اوقات کی اہمیت ہے۔

تحویل آفتاب

۲۰ر مارچ کو رات ۱۱ر بج کر ۷ر ۵ منٹ پر آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا۔ اس کے بعد ۲۰ ر اپریل کو صبح ۱۰ر بج کر ۵۷ر منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات میں ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں۔

منزل شرطین

یکم مارچ ——— دوپہر ۲ر بج کر ۵۰ منٹ پر اس کے بعد ۲۵ر اپریل کو دوپہر ۱۱ر بج کر ۴۳ منٹ پر چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے سنہری موقعہ۔

شرف شمس

۸ر اپریل صبح ۴ر بج کر ۵۶ منٹ سے ۹ر اپریل صبح ۵ بج کر ۲۱ر منٹ تک خصوصی نقش بنانے کا خصوصی وقت سال میں ایک بار آتا ہے۔

شرف زہرہ

۳۰ر اپریل رات ۲ر بج کر ۵۸ منٹ سے ۳۰ر اپریل رات ۱۲ر بج کر ۱۷ر منٹ تک۔ خصوصی نقش کا خصوصی وقت۔ سال میں ایک بار آتا ہے۔

رجعت واستقامت

سیارہ عطارد

۳ر مارچ رات ایک بج کر ۵۴ منٹ سے ۲۵ر مارچ رات ۷ر بج کر ۷ر منٹ تک حالت رجعت میں رہے گا۔

۲۵ر مارچ رات ۷ر بج کر ۸ر منٹ سے ۶ر جولائی دوپہر ۱۲ر بجکر ۳۲ر منٹ تک حالت استقامت میں رہے گا۔

سیارہ مشتری

۴ر مارچ سے رات ۱۰ر بج کر ۳۵ منٹ سے ۶ر جولائی دوپہر ۱۲ر بج کر ۳۰ منٹ تک حالت رجعت میں رہے گا۔

کسوف وخسوف

چاند گرہن ۱۵ر مارچ ۵ر بج کر ۱۹ر منٹ ہندوستان اور پاکستان میں نظر نہیں آئے گا۔

سورج گرہن ۲۹ر مارچ کو ہوگا۔ شام ۳ر اور ۴ر کے درمیان میں ہوگا، ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں نظر آئے گا۔

وبالِ زہرہ

۲۲ر مارچ رات ۹ر بج کر ۵۶ منٹ سے ۱۶ر اپریل رات ۲ر بج کر ۸ر منٹ تک۔

☆ ☆ ☆

تثلیث زہرہ ومشتری

☆ (تاریخ ۲۰ر اپریل ۲۰۰۶ء وقت رات ۹ بج کر ۲۱ منٹ) ☆

زہرہ اور مشتری کو سعدین کہتے ہیں زہرہ عورت سے متعلق ہے اور عیش وعشرت سے متعلق ہے۔ مشتری ادراک ارفع قوتوں سے متعلق ہے۔ جب ان کا قران واقع ہوتا ہے تو ارضی پہنائیوں میں ایسی روحانیت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو اگر مادہ مناسب مہیا ہوجائے تو وہ سعادت جلب وقلب یعنی تسخیر قلب کا کام دیتی ہے اس لئے اس وقت کا انتخاب بہتر ہے۔ عاملین کے نزدیک ایک ایسا موثر وقت ہے جو ایک سال کے انتظار کے بعد ملتا ہے۔ یہ دوستوں کو ملانے کے لئے موثر ہے۔ (خواہ وہ واقف ہوں یا ناواقف) دوناراض دلوں کو ملانے، محبوب کو تسخیر کرنے، میاں بیوی کی ناراضگی کو دور کرنے، افسران کی تسخیر کرنے، دشمن کو دوست بنانے، روٹھے ہوئے کو منانے اور گئے ہوئے کو بلانے کے لئے یہ تثلیث سریع التاثیر ہے۔ اس وقت جو بھی عمل کیا جائے گا تو فرد یا خلقت کسی مخفی طاقت کے زیر اثر خود بخود کھچی چلی آئے گی۔ لیڈر، حکام، حکماء، طبیب، ڈاکٹر، معلم اس وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو محبوب کو تسخیر کرنا چاہیں کہ قید وبند کو توڑ کر کھچی چلی آئے یا ناراض میاں بیوی سے کوئی فرد واپس آکر قدموں میں گرے تو اس وقت سے فائدہ اٹھائیں۔ البتہ جائز صورتوں کو مدنظر رکھیں، ورنہ موکلات کا عمل ہے۔ اس کی ناراضگی اچھا اثر نہ دے گی، چوں کہ ہر شخص عملیات کے فہم کو نہیں پہنچتا۔ اس لئے میں اس جفری طریقہ کو وضاحت سے بیان کرتا ہوں۔ جس میں چلہ کی ضرورت نہیں سب کو عام اجازت ہے۔ تیاری تنہا جگہ ہو جہاں لوبان وصندل کی خوشبوئیں روشن کریں۔

۱۔ اگر کسی عورت یا آدمی کی تسخیر مطلوب ہو تو آیت يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ۔ کے عدد لیں۔ اس کے اعداد ۱۴۹۳ ہیں۔

۲۔ اگر تسخیر خلق مطلوب ہے تو لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ۔ کے عدد لیں اس کے اعداد ۲۸۹۸ ہیں۔

۳۔ اول نام طالب مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ کے اعداد نکالو اور آیت يُحِبُّوْنَهُمْ کے اعداد میں شامل کرو۔ اب کل مجموعہ سے ۴۱ عدد تفریق کرو۔ جو عدد باقی بچے ان کے حروف بنا کر آگے کلمہ ایل لگادیں۔ موکل ہوگا۔

۴۔ اگر تسخیر خلق مطلوب ہے تو اپنا نام مع والدہ لے کر اس آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ کے اعداد شامل کریں۔ کل سے ۴۱ عدد تفریق کرکے حروف بنا کر آگے کلمہ ایل لگالیں۔ یہ موکل ہوگا۔

۵۔ اب موکل حاصل کرنے کے بعد تکسیر سطور کرنی ہے ایک سطر لکھو پہلے نام مع والدہ پھر آیت بعد میں نام مطلوب مع والدہ۔ اب نئی سطر میں علیحدہ علیحدہ حروف میں یہ سطر لکھو اور اس کی تکسیر جفری کرو۔ تکسیر جفری کا مطلب ہے ایک حرف بائیں سے ایک دائیں سے لے کر ایک نئی سطر تیار کی جائے۔ پھر اس سطر پر ہی عمل دہرایا جائے بلکہ ہر نئی آنے والی سطر پر یہ بائیں دائیں سے حروف لینے کا دہرایا جائے۔ حتیٰ کہ سطر اول آخر میں ظاہر ہوجائے۔ اسے تکسیر جفری کہتے ہیں۔ مثالاً میں علی محمد کی تکسیر کرتا ہوں۔

مثالی تکسیر

ع	ل	ی	م	ح	م	د	سطرِ اوّل
د	ع	م	ل	ح	ی	م	
م	د	ی	ع	ح	م	ل	
ل	م	م	د	ح	ی	ع	زمام
ع	ل	ی	م	ح	م	د	سطرِ آخر

جب سطر اول پھر آخر میں ظاہر ہو جائے تو تکسیر مکمل ہو گئی۔ اس میں سطر آخر چوں کہ مکرر ہے۔ اس کو نہ لیں باقی تکسیر میں سے پہلوئے راست کے حروف اور پہلوئے چپ کے حروف علیحدہ علیحدہ لکھو۔ اگر حروف جفت ہوں تو چار چار یا دو دو ملالو۔ اگر طاق ہوں تو تین تین یا پانچ پانچ ملا کر آگے یوش لگادو یہ اس عمل کا اعوان ہوگا۔ اسے اعوان العمل کہتے ہیں۔

۷۔ اب تمام تکسیر کے اعداد نکالو۔ جو سطر زمام تک ہوں۔ سطر اول کے اعداد کو کل سطر تکسیر سے ضرب دے دوگے تو کل تکسیر کے عدد معلوم ہو جائیں گے۔ ان اعداد کو مخمس میں پر کرنا ہوگا۔ نقش مخمس پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد سے ۶۰ عدد تفریق کر کے ۵ پر تقسیم کرو اور جو حاصل قسمت آئے اسے خانہ اول میں رکھ کر ایک ایک کر کے اضافہ سے بمطابق چال پر کرتے جاؤ۔ اگر تقسیم کرنے کے بعد ایک باقی بچے تو خانہ ۲۱ میں ایک کا اضافہ کرو باقی ۳ ہو تو خانہ ۱۱ میں ایک کا اضافہ کرو۔ اگر باقی ۲ ہو تو خانہ ۱۶ میں ایک کا اضافہ کرو۔ باقی ۴ ہوں تو خانہ ۶ میں ایک کا اضافہ کرو۔ نقش پر ہو جائے گا۔

چال کا نقش

۳	۲۰	۷	۲۴	۱۱
۱۶	۸	۲۵	۱۲	۴
۹	۲۱	۱۳	۵	۱۷
۲۲	۱۴	۱	۱۸	۱۰
۱۵	۲	۱۹	۶	۲۳

نقش پر ہو جانے کے امتحان کا طریقہ یہ ہے کہ چاروں طرف سے میزان وہ آئے گی جس کو نقش میں پر کرنا ہے۔ کسی ایک طرف سے بھی میزان غلط ہوئی تو نقش درست نہ ہوگا۔

۸۔ تمام تکسیر کے اعداد جس کا نقش پر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ۳۶۹ عدد خارج کر کے باقی اعداد کے حروف بنا کر آگے کلمہ طیش لگادیں۔ یہ جنات العمل پیدا ہو جائے گا۔

۹۔ نقش مخمس کے جانب چپ طالب کی تصویر فرضی بنا کر اوپر موکل کا نام لکھو۔ جانب راست مطلوب کی تصویر بنا کر اوپر جنات العمل کا نام لکھ دو۔ یہ دونوں تصویریں فرضی ہوں گی اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کا ہاتھ ملا ہوا ہوگا۔ (تسخیر خلق میں تصاویر کی ضرورت نہیں) اب نقش کے جانب راست وہ اعوان العمل لکھو۔ جو سطر تکسیر کی سیدھی جانب سے نکلا اور جانب چپ وہ اعوان العمل لکھو جو سطر تکسیر کے جانب چپ کے حروف سے نکلا۔ نقش کے نیچے یہ عزیمت لکھو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اقسمت علیکم یاأیّھا الارواحِ العُلوِیّات و الثُقلیاتِ یا (موکل کا نام لو۔ پھر اعوان العمل پھر جنات العمل) **اُحضروا** (نام مطلوب مع والدہ) **فی المحبت وَالْمَوَدَّةِ** (نام طالب معہ والدہ) **العجل الساعہ الوحا۔**

۱۰۔ ایسے تیرہ نقش تیار کر لو۔ اس میں سے ایک نقش پاس رکھو۔ ایک مطلوب کی گزرگاہ میں دفن کر دو۔ باقی گیارہ نقوش کی بتیاں بنالو۔ ایک بتی رات کو جلاؤ اور باقی دس راتوں میں ہر رات ۹ بجے ایک بتی جلایا کرو۔ یا بعد کا وقت کوئی رکھ لو۔ لیکن مقررہ وقت کا روزانہ خیال رکھو۔ نقوش زعفران سے لکھے جائیں۔ بخور رات کو بھی جلانا ہوگا۔ تیل خوشبودار چراغ میں ڈالو۔ چراغ نیا ہو۔ کمرہ تنہا ہو۔ منہ چراغ کا مطلوب کے گھر کی طرف ہو۔ جب تک بتی جلتی رہے۔ اس کے سامنے بیٹھ کر یوں پڑھتے رہو یا (موکل کا نام) **اُحضِرُوا** (نام مطلوب مع والدہ) **اَلعَجلَ السَّاعہ** اگر درمیان عمل میں کوئی ٹوکے تو مت بولو مطلوب کے علاوہ کوئی اور عورت آئے قطعی توجہ مت دو تسخیر افسر یا حاکم یا دشمن مطلوب ہو تو حاضری کا عمل نہ کرو بلکہ **اَحضروا** کی جگہ تسخیر قلب پڑھو۔ مثلاً یا موکل سخر قلب (نام) **العجل الساعۃ** انشاء اللہ گیارہ دنوں میں مقصد ہاتھ آ جائے گا۔

۱۱۔ اگر کسی دشمن کے افسر کی تسخیر مطلوب ہو تو نام دشمن کا باپ کے نام کے ساتھ بھی لے سکتے ہیں۔ افسر ہو تو نام عہدہ کے ساتھ لکھ سکتے ہیں۔ تکسیر میں بھی اسی طرح لکھنا ہے۔ یعنی پہلے نام اپنا مع والدہ پھر آیت شریف پھر نام افسر مع عہدہ یا دشمن۔

۱۲۔ اگر تسخیر خلق مطلوب ہو تو تین نقش لکھو۔ لکھنے کے بعد آیت **لقد جاءکم** کو ۹۲ مرتبہ پڑھو اور نقوش پر دم کرو۔ اس آیت کو بھی نقش کے چاروں طرف لکھ لو اور نقوش کو لپیٹ کر ایک بازوئے راست پر باندھ لو۔ ایک اپنے دفتر یا دکان میں شیشے کے فریم میں جڑوا کر لگادو۔ ایک اپنے گھر کی چھت پر کسی اونچی جگہ لٹکا دو۔ اگر گھر میں درخت ہو تو اس پر لٹکا دو یا کسی اور جگہ کسی پھل دار درخت پر اونچا لٹکا دو

کہ ہوا چلنے سے ہلے۔ نقوش کو موم جامہ ضرور کرواؤ تا کہ بارش وغیرہ سے خراب نہ ہوں۔ نیز صرف جمعرات یا جمعہ کو نقوش استعمال کرو۔ مثلاً لٹکانا ہو تو جمعرات یا جمعہ کا دن انتخاب کرو۔ بس کام ختم۔ مگر آیت روزانہ ۹۲ مرتبہ کسی وقت بھی پڑھ لیا کریں۔ اول آخر درود شریف ہو تا کہ تسخیر خلق کی روحانیت جلد کھل جائے، دوکان داروں، کاروباری لوگوں کو جن کی آمد خلقت کی آمد سے وابستہ ہو ان کو اس وقت فائدہ اٹھانا چاہئے۔

وہ لوگ جو نقوش کو ایک معمولی کام تصور کرتے ہیں ان کو معلوم ہوگا کہ عمل تیار کرنا معمولی کام نہیں چند خانوں کا نقش بڑی محنت اور مشکلوں کے بعد تیار ہوتا ہے۔ آپ محنت کریں تو ضرور فائدہ ہوگا۔ چند گھنٹے حل کرنے میں لگ جائیں گے۔ مگر اس کا نفع وہ ہوگا جو کوئی نہیں دے سکتا۔ قسمت عجیب وغریب طریقہ سے کھل جائے گی۔

اس طریقہ میں ابھی ایک بات اور واضح کرنا ہے کہ نئے لوگوں کو یا جنہوں نے فنی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ان کو حروف سے اعداد بنا کر موکل بنانے میں الجھن پیش آئے گی۔ لہٰذا اس بات کو سمجھایا جا رہا ہے۔ مثلاً ۳۷۴۲ کے حروف بنا کر موکل بنانا ہے تو ۴۱ عدد تفریق کئے۔ باقی ۳۷۰۱ رہے۔ اب اس کے حروف بنائیں۔ اس میں ایک ہے۔ سات سو ہے، تین ہزار ہے، ایک کا الف، سات سو کا ذ، تین ہزار کے تین غ غ غ ہوں گے۔ حروف ہوئے۔ اذ غ غ غ موکل بنا۔ اذغغغائیل۔ اگر غین زیادہ ہوں تو ان کو فرو کر کے غین لگایا جا سکتا ہے۔ مثلاً تین غ ہیں تو جغ بنا لیں۔ اس لحاظ سے موکل اذجغائیل ہوگا۔ دونوں موکل درست ہیں۔ اگر ۳۷۴۲ نے ۳۱۹ عدد خارج کر دیں تو باقی ۳۴۲۳ رہ جائیں گے۔ اس کے حروف ج ک ت غ غ غ ہوں گے۔ اعوان کے لئے طیش لگانا ہے۔ اس لئے جکتغغغطیش اعوان ہوگا۔

آپ حل کرنے کی محنت کریں۔ ممکن ہے ایک گھنٹہ میں حل کر لیں۔ ممکن ہے ایک ہفتہ حل کرنے میں لگ جائے۔ یہ آپ کی صلاحیت پر منحصر ہے۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ آپ کی اس محنت کا صلہ کتنا بڑا ہوگا اور کتنا بڑا فیض ملے گا۔

☆☆☆

نظرات ۲۰۰۶ء برائے عاملین

قران

تاریخ	سیارے	وقت
۲۶/اپریل	قمروعطارد	۱۰_۴۹
۴/مئی	قمروزحل	۱۵_۵۲
۳۱ مئی	قمرومریخ	۱۰_۱۲
کیم جون	قمروزحل	۴_۶
۱۸/جون	مریخ وزحل	۱۱_۳۴
۲۷جون	قمروعطارد	۲۱_۳۲

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت
۱۵/اپریل	قمروعطارد	۲۲_۵۰
۸/اپریل	قمروشمس	۱۰_۳۴
۱۴/اپریل	قمرومریخ	۱۰_۳۹
۱۵/اپریل	قمروزہرہ	۵_۲
۱۶/اپریل	قمروعطارد	۲۰_۲
۲۰/اپریل	زہرہ ومشتری	۲۱_۱۴
۶ مئی	قمروعطارد	۲۳_۱۹
۸ مئی	قمروشمس	۴_۵۳
۱۳ مئی	قمرومریخ	۲_۲
۱۵ مئی	قمروزہرہ	۲_۸
۱۸ مئی	قمروعطارد	۵_۴۸
۲۲ مئی	قمرومریخ	۵_۵۸
۲۳ مئی	قمروزحل	۵_۳۲
۳۰ مئی	قمرومشتری	۲_۱۸
۱۰جون	قمرومریخ	۱۷_۵۸
۱۳جون	قمروزہرہ	۲۲_۱۹
۱۷جون	قمرومشتری	۱۳_۳۹
۲۲جون	قمروعطارد	۱_۲۳
۲۶جون	قمرومشتری	۷_۱۰
۳۰جون	قمروزحل	۱۵_۳۰

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت
کیم اپریل	قمروعطارد	۳_۲۸
۲/اپریل	قمروزحل	۱۳_۳
۹/اپریل	قمرومریخ	۴_۳۱
۱۰/اپریل	قمرومشتری	۲۰_۳۲
۲۳/اپریل	عطاردوشمس	۱۵_۲۳
۲۹/اپریل	شمس ومریخ	۱۵_۲
۲۹/اپریل	قمروزہرہ	۷_۱
کیم مئی	قمروعطارد	۶_۳۴
۷ مئی	قمرومریخ	۲۱_۲۸
۱۴/مئی	عطاردومریخ	۹_۳۴
۱۷/مئی	قمرومشتری	۶_۲۰
۲۳/مئی	قمروعطارد	۶_۳۶
۲۷مئی	قمروزحل	۱۲_۲۶
۲جون	قمروعطارد	۲۳_۴
۶جون	قمروزحل	۵_۴۸
۲۱جون	قمرومشتری	۲_۵۰
۲۴جون	قمروزحل	۰۰_۵۸

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت
۳/اپریل	قمروعطارد	۱۰_۳۳
۱۱/اپریل	قمرومریخ	۲۰_۲۸
۱۷/اپریل	قمروزہرہ	۱۸_۳۸
۱۸/اپریل	عطاردومریخ	۱۵_۲۴
۲۵/اپریل	شمس وزحل	۷_۲
۲۷/اپریل	قمروزحل	۲۱_۲۵
۳۰/اپریل	قمروشمس	۱۵_۲۵
کیم مئی	قمروزہرہ	۱۶_۴۳
۳مئی	قمروعطارد	۰۰_۶
۵ مئی	قمرومشتری	۹_۲۳
۱۰مئی	قمرومریخ	۱۳_۲۰
۱۹ مئی	قمرومشتری	۹_۴
۲۰ مئی	قمروشمس	۱۸_۴۰
۲۴ مئی	زہرہ ومریخ	۳_۲۹
۳جون	قمروشمس	۴_۳۵
۵جون	زہرہ وزحل	۲_۳۸
۸جون	قمرومریخ	۷_۱۰
۱۶جون	قمروزہرہ	۵_۳۵
۱۹جون	مریخ ومشتری	۱۳_۱۰
۲۰جون	قمروعطارد	۱۷_۲۵
۲۲جون	مشتری وزحل	۰۰_۱۴
۲۸جون	قمرومشتری	۱۶_۱۴

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت
کیم اپریل	قمرومشتری	۸_۱۹
۱۱/اپریل	قمروعطارد	۱۰_۲۵
۱۹/اپریل	قمرومریخ	۷_۵۶
۲۸/اپریل	قمرومشتری	۱۳_۳۶
۴مئی	شمس ومشتری	۲۰_۶
۹مئی	قمروزہرہ	۲۰_۴۶
۱۳/مئی	قمروشمس	۱۲_۱۹
۱۸/مئی	قمروزحل	۲۳_۸
۷جون	زہرہ ومشتری	۱۱_۵۳
۱۱جون	قمروشمس	۲۳_۳۱
۱۳جون	قمروعطارد	۱۹_۶
۱۵جون	قمرومریخ	۶_۳۱
۲۱جون	قمروشمس	۲۰_۱
۲۹جون	قمروشمس	۱۲_۳۱

☆ ☆ ☆ ☆

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2006

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...
+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...
+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھبھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

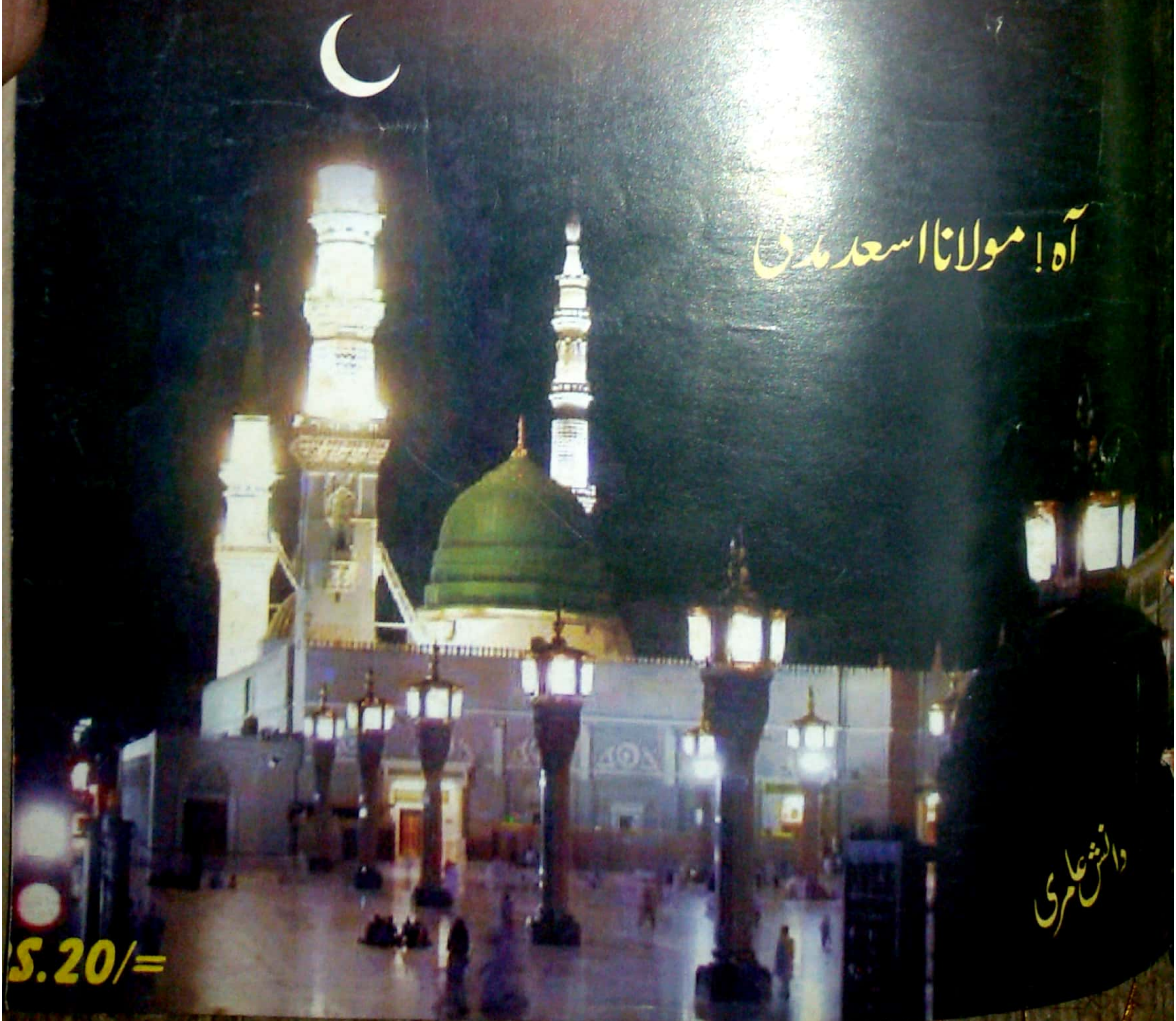
دیوبند

اپریل ۲۰۰۶ء

کیا ہمارا ملک آج بھی غلام ہے؟

توہین رسالت پر واویلا کیوں؟

آہ! مولانا اسعد مدنی



RS.20/=

کیا اور کہاں

اداریہ

آہ! مولانا سید اسعد مدنی

بقلم خاص

تین چار ماہ کی طویل علالت کے بعد جمعیۃ العلماء کے صدر فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد مدنی لاکھوں معتقدین کو بلکتا ہوا چھوڑ کر اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ اناللہ و اناالیہ راجعون۔

ان کی زندگی بچانے کے لئے بہت قیمتی علاج ہوا جس میں ہزاروں روپے روز کا خرچ تھا۔ حکومت وقت بھی ان کی بیماری سے متاثر تھی اور ان کے چاہنے والوں کی ایک کھیپ ان کی زندگی بچانے کے لئے کوئی بھی قربانی دینے کے لئے تیار تھی لیکن وقت موعود آچکا تھا اس لئے کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور بالآخر فروری کے اوائل میں وہ اپنے آخری ٹھکانہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

وفات سے پہلے ان کے معتقدین اور منتسبین نے ان کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ حتی المقدور سبھی حضرات ان کی خدمت میں مصروف رہے ان میں بھائی حسیب صدیقی، مولانا ارشد مدنی اور مولانا محمود مدنی بطور خاص قابل ذکر ہیں، یہ لوگ اپنی زندگی کی نجی مصروفیات کے ہوتے ہوئے بھی ایک لمحہ ان کی خدمت سے غافل نہیں رہے۔ ان حضرات کا ایک قدم دیوبند میں تھا اور ایک دہلی میں۔ انہوں نے اور ان کے علاوہ اور دیگر حضرات نے خدمت کا حق ادا کیا اور اپنی والہانہ محبت وعقیدت کا ثبوت پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے اور ان کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

حضرت مولانا اسعد مدنی کی شخصیت ایک ہمہ گیر شخصیت تھی۔ وہ بہت فعال انسان تھے، اس دنیا میں ایسے فعال اور جدو جہد کرنے والے انسان بار بار پیدا نہیں ہوتے۔ نظریاتی اختلافات اپنی جگہ ہیں لیکن ان کا مخالف بھی اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ مولانا اسعد مدنی نے اپنی ۷۸ سالہ زندگی میں جو جدو جہد کی ہے اس کی مثال ان کے ہم عصروں میں نہیں ملتی۔ جمعیۃ علماء کی صدارت سے لے کر دارالعلوم دیوبند کے فرماں روا بننے تک ایک طویل داستان ہے جو ان کی انتھک جدو جہد کو واضح کرتی ہے، ذیابیطس نے ان کے اعصاب کو کسی قابل نہیں چھوڑا تھا، لیکن دیکھنے والے اس بات کے گواہ ہیں کہ وہ جسم کے ضعف اور اعضاء کی کمزوری کے باوجود کبھی آرام کرنے کے لئے نہیں بیٹھے، وہ چلتے ہی رہے دوڑتے ہی رہے اور انہوں نے مرض وفات سے ایک منٹ پہلے تک اپنی بھاگ دوڑ کو جاری رکھا۔

مولانا اسعد مدنی کے مخالفین اور موافقین کی فہرست بہت طویل ہے، ان کے چاہنے والے اس دنیا میں کروڑوں انسان ہیں اور اس کا معمولی سا ثبوت یہ ہے کہ ان کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد لاکھوں میں تھی، ان کی رخصت کے وقت آنکھوں سے جو آنسو بہہ رہے تھے اگر انہیں اکٹھا کرلیا جاتا تو ایک دریا بن جاتا۔ آنسوؤں کا ایک سیلاب تھا جو ان کے معتقدین کے چہروں پر بہہ رہا تھا۔ ان سے اختلاف رکھنے والوں کی تعداد بھی خاصی تھی لیکن ان کے مخالفین بھی مولانا کی لگن سے ان کی بھاگ دوڑ اور ملت اسلامیہ کے ساتھ ان کی ہمدردی اور وارفتگی کے قائل تھے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے دور میں مسلمانوں کے لئے اس دیوانگی اور جرأت کے ساتھ بھاگ دوڑ کرنے والا کوئی دوسرا نہیں تھا۔ انہوں نے جو کچھ کیا اس میں خامیاں ہوسکتی ہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ان جیسی بھاگ دوڑ کرنے والا کوئی دوسرا نظر نہیں آیا۔

مولانا اسعد مدنی ہمیشہ شاہ سرخیوں میں رہے، ان کا وجود تادم آخر قابل توجہ بنا رہا، ان کی علالت اور بیماری سے وہ لوگ بھی ملول تھے جو ان سے اختلاف رکھتے تھے، دراصل ان کے مخالفین بھی اس بات سے واقف تھے کہ اس عالم کی وفات درحقیقت اک عالَم کی وفات ہوگی اس لئے ان سے اختلاف رکھنے کے باوجود ان کی زندگی کی دعائیں گھر گھر میں ہوتی رہیں اور مخالفین کے ہونٹوں پر بھی ان کی خیر خواہی کے کلمات جاری رہے۔ جمعیۃ العلماء کے کارنامے بے شمار ہیں لیکن جمعیۃ العلماء تقریباً معطل ہوچکی تھی، اس کو نئی زندگی دینے والے مولانا اسعد مدنی تھے، انہوں نے فساد زدہ علاقوں کے دورے کرکے اور مظلومین کی بروقت امداد کرکے جمعیۃ العلماء کو ایک نئی زندگی عطا کی، ان کے ساتھ سب سے بڑی زیادتی یہ ہوئی کہ انہیں اندرا گاندھی نے راجیہ سبھا کا ممبر بنادیا، اور ان کا رخ موڑنے کی ایک تدبیر کی، اگر مولانا اسعد مدنی راجیہ سبھا کے ممبر نہ بنتے تو وہ مسلمانوں کے لئے اور زیادہ کارنامے انجام دے سکتے تھے، تاہم انہوں نے پارلیمنٹ میں بیٹھنے والے تمام مسلمانوں سے زیادہ ملت اسلامیہ کے لئے آواز اٹھائی اور انہوں نے پارلیمنٹ میں بعض ایسی تقریریں بھی کیں جو کسی دوسرے کے بس کی نہیں تھیں۔

☆ ——— ☆ ——— ☆ ——— ☆

مولانا اسعد مدنی دیوبند کے ایک مقبول ترین خاندان میں ۳؍جولائی ۱۹۲۸ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۲؍فروری ۱۹۴۲ء کو ان کی تعلیم کی شروعات ہوئی۔ ۱۹۴۹ء میں وہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوئے۔ ۱۲؍اگست ۱۹۵۱ء میں دارالعلوم دیوبند میں ایک مدرس کی حیثیت سے ان کا تقرر ہوا کم وبیش دس سال تک دارالعلوم دیوبند میں وہ تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۶۲ء میں انہوں نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔

مولانا اسعد مدنی کا پہلا نکاح سگے چچا کی صاحب زادی عائشہ سے ہوا ان سے ایک صاحب زادے ہیں جو جدہ میں مقیم ہیں، ان کا دوسرا نکاح مدرسہ عالیہ کلکتہ کے شیخ الحدیث مولانا حمید الدین کی صاحب زادی بریرہ سے ہوا۔ ان سے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے کا نام محمود مدنی ہے جو آخر تک مولانا کے معتمد بنے رہے۔

مولانا اسعد مدنی ۱۹۶۳ء میں ۴۵ سال کی عمر میں جمعیۃ العلماء کے ناظم عمومی منتخب ہوئے اور ۱۹۷۳ء میں انہیں جمعیۃ العلماء کا صدر بنادیا گیا۔

وہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی رہے، انہیں رابطہ عالم اسلامی کی رکنیت کا شرف بھی حاصل ہوا، وہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ممبر بھی تھے اور اب وہ دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ کے ممبر بھی تھے۔ ۱۹۸۲ء میں ایک شدید ترین اختلاف کے بعد انہوں نے دارالعلوم دیوبند پر فتح حاصل کرلی اور اس خاندانِ قاسمی کو دارالعلوم دیوبند سے دست بردار ہونا پڑا جو تقریباً سو سالوں تک دارالعلوم دیوبند کا منتظم رہا تھا۔

اس وقت ہم تاریخ نہیں لکھ رہے ہیں نہ اس کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ قضیۂ دارالعلوم دیوبند کے معاملے میں کون بے قصور تھا اور کون قصوروار۔ اس وقت تو ہم اتنا ہی عرض کرنے پر اکتفا کریں گے کہ اگر خاندانِ قاسمی اور خاندانِ مدنی کے درمیان اختلاف نہ ہوتا تو بہتر تھا۔ ۲۴ سالہ لڑائی کے بعد بالآخر ان دونوں خاندانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ سمجھوتہ کرنا پڑا، جب کہ ان دونوں کے اختلاف کی وجہ سے ہزاروں لوگ ایک دوسرے کے مخالف اور دشمن بنے اور دسیوں خاندان ایک دوسرے کی غیبتوں میں مبتلا رہے۔

مولانا اسعد مدنی کی کامیابی یہ ہے کہ انہوں نے اپنی وفات سے پہلے مولانا سالم صاحب قاسمی سے ہاتھ ملا کر اپنا معاملہ صاف کرلیا اور وہ مقدمات بھی واپس ہو گئے جو دونوں کے درمیان ۲۴ سالوں سے چل رہے تھے اور جن میں چندے کی لاکھوں کی رقم برباد ہو رہی تھی۔ مولانا اسعد مدنی نے دارالعلوم دیوبند کو ان مقدمات سے نجات دلادی اور ایک تکلیف دہ اختلاف کو انہوں نے اپنی زندگی میں ختم کرادیا۔ اس طرح انہوں نے اپنے ترکہ میں دارالعلوم دیوبند کا اختلاف نہیں چھوڑا۔ اب بعد والوں کا فرض ہے کہ وہ مولانا کی اس روش کا احترام کریں اور اس اختلاف کو جو ہزاروں انسانوں کے لئے اذیت ناک تھا اور اذیت ناک ہے ہمیشہ کے لئے ختم کردیں۔

دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اختلاف کو اپنے ذہنوں سے کھرچ دیں اور مولانا سالم صاحب کو دارالعلوم دیوبند میں نمایاں مقام عطا کریں۔ جس کے وہ حق دار ہیں اگر ایسا نہیں ہوا تو ارباب فکر یہ سمجھیں گے کہ یہ "صلح" یا تو صرف خرید و فروخت تھی یا پھر کوئی سیاسی ڈرامہ۔

آج مولانا اسعد مدنی اس دنیا میں نہیں رہے۔ ان کے عقیدت مندوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر اُس اختلاف کو جو دوسروں کے لئے اذیت دہ تھا، اذیت دہ بھی ختم کردیں اور کوئی ایسا راستہ اختیار کریں جس میں ان کی تلافی ہوسکے جو آج بھی بے شمار دلوں کے لئے ناسور بنا ہوا ہے۔

مولانا اسعد مدنی کی وفات سے ہمیں سبق لینا چاہئے اور یہ بات رکھنی چاہئے کہ اس دنیا میں بڑی سے بڑی سلطنت حاصل کرلینے کے باوجود اس دنیا سے انسان خالی ہاتھ جاتا ہے اور اگر کوئی چیز اس کے پاس ہوتی ہے تو اس کا نامۂ اعمال ہی ہوتا ہے۔

مولانا اسعد مدنیؒ نے جس اختلاف کو ختم کردیا تھا اس کو بامعنی بنانے میں دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کو کوئی اہم رول ادا کرنا چاہئے اور خاندانِ قاسمی کو دارالعلوم دیوبند کی ذمہ داریوں سے اس درجہ محروم نہیں رکھنا چاہئے جس درجہ وہ محروم ہے۔ ادھر قاری طیب صاحب کے نام پر ہونے والے سیمینار کے کارندوں کا بھی فرض ہے کہ وہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کی عظمت کے پیش نظر مولانا سالم صاحب کو دارالعلوم دیوبند میں کوئی نمایاں مقام دلانے کی بات اٹھائیں یا کم سے کم دارالعلوم دیوبند کے در و دیوار پر قاری طیب صاحب کی خدمات کو اجاگر کرنے کا مطالبہ رکھیں، حضرت قاری طیب صاحب کی عظمت دارالعلوم دیوبند کی عظمت سے جڑی ہوئی ہے اگر ہم قاری طیب صاحب کے نام کو دارالعلوم سے الگ کردیں تو پھر ان کی پہچان ہی کیا ہے اور پھر اس سیمینار کا مقصد کیا ہے؟ جو بہت دھوم دھام سے ہونے جارہا ہے۔

اس سے پہلے ہم جیسے کچھ لوگ قلم اٹھائیں اور کسی طرح کا واویلا کریں اسی میں مسلک دیوبند کی بھلائی ہے کہ آپ کو صحیح سمت میں خود ہی اپنے قدم اٹھانے چاہئیں۔

☆ ——— ☆ ——— ☆ ——— ☆

حضرت مولانا اسعد مدنی کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کی بھرپائی ممکن نہیں ہے۔ یوں اللہ بہت بڑا ہے وہ چاہے تو ان کا کوئی نعم البدل پیدا ہوسکتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ رب العالمین اس ملت پر رحمت فرمائے اور کسی ایسے انسان کو نمایاں کرے جو ملت کے دکھ درد میں ملت کا ساتھ دے سکے اور جو عہدے، منصب اور اقتدار سے بے نیاز ہوکر مسلمانوں کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھ سکے۔

ہماری دعا ہے کہ مولانا اسعد مدنیؒ کے عقیدت مندوں کو رب العالمین صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مولانا کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ ان کے ذریعہ ہم مولانا کے رشتے داروں سے ان کے پس ماندگان سے، جمعیۃ العلماء سے اور اہل دیوبند سے اور دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور مولانا محمود مدنی کے حق میں بطور خاص دعاءِ خیر کرتے ہیں۔ ☆

توہینِ رسالت پرواویلا کیوں؟

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کارٹون بنا کر ایک بد نصیب انسان نے ساری دنیا کے مسلمانوں کا دل دکھایا ہے، مسلمان کتنے ہی بے عمل کیوں نہ ہوں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی عزت وعظمت پر وہ اپنی جان بھی نچھاور کر سکتے ہیں۔

ساری دنیا کے مسلمانوں نے اس معاملہ میں متحدہ طور پر احتجاج کر کے یہ ثابت کر دیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی واحد ایسی ذات گرامی ہے کہ جن کی خاطر دنیا بھر کے مسلمانوں نے زبردست اتحاد کا مظاہرہ کیا۔

غور کرنے کی بات ہے کہ رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں سے بھی محبت کی، گالیوں کے بدلے میں آپ نے دشمنوں کو دعائیں دیں۔ آپ نے کبھی کسی جانی دشمن کی بھی توہین نہیں کی، آپ نے یہودیوں، نصرانیوں اور کفار اور مشرکین اور منافقین تک کو اپنی محبت اور ہمدردی سے نوازا، ایسی پیاری شخصیت کا کارٹون بنانے والا انسان جنگل کے وحشی جانوروں سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ اللہ ہی جانے ایسے لوگوں کا حشر کیا ہوگا جو محبوب رب العالمین کی توہین کر کے خود کو مشہور کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دوزخ کی آگ ایسے لوگوں کا انتظار کر رہی ہے اور دنیا میں بھی جب تک ایسے لوگ زندہ رہیں گے ان پر لعنت برستی رہے گی، ہم مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ صبر سے کام لیں اور مشتعل ہو کر اُن دشمنوں کی سازش کو کامیاب نہ کریں جو یہ ثابت کرنے پر لگے ہوئے ہیں کہ مسلمان دہشت گرد ہے اور جذبات میں آکر توڑ پھوڑ شروع کر دیتا ہے، جہاں تک اظہارِ غم کا تعلق ہے تو دنیا کے ہر مسلمان کو اس حرکت بے جا پر افسوس اور رنج کا اظہار کرنا چاہئے کیوں کہ رسولِ خدا کی توہین پر اپنے دل میں گھٹن محسوس نہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ایمان مردہ ہو چکا ہے۔

☆☆☆

مختلف پھولوں

اللہ کا ذکر

حضرت عبداللہ بن معاذؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! نیکی کے ابواب یعنی (ثواب کے کام) بہت ہیں اور یہ بات میری طاقت سے باہر ہے کہ میں ان سب کو بجالاؤں لہٰذا آپ مجھے کوئی چیز بتا دیجئے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں اور اس پر کاربند ہو جاؤں (اور بس وہ ہی میرے لئے کافی ہو) اور اس کے ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ جو کچھ آپ بتائیں وہ بہت زیادہ نہ ہو کیونکہ خطرہ ہے کہ میں اس کو یاد بھی نہ رکھ سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "بس اس چیز کا اہتمام کرو اور اس کی عادت ڈالو" اس شخص نے کہا کہ کس چیز کا احترام اور اہتمام کرنا ہے اور کس چیز کی عادت ڈالنی ہے یا نبی ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا۔ "بس تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔"

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● جو شخص مانگنے کی عادت ڈالتا ہے اللہ اس پر محتاجی کے دروازے کھول دیتا ہے۔

● وہ علم ہی کیا جس سے کوئی فائدہ نہ پہنچے۔

● جس نعمت کی قدر نہیں کی جاتی وہ ختم ہو جاتی ہے۔

● جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

● استاد کی عزت کرو۔ یہ وہ ہستی ہے جو تمہیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف راہ دکھلاتی ہے۔

● دولت کے بھوکے کو کبھی حقیقی راحت و سکون نہیں ملتا۔

ایمان کی روشنی

● بندہ جب شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اور دیتا ہے۔

● دین کے خلاف کوئی بات ہو تو اس کے خلاف آپ کو غصہ آنا چاہئے۔ باقی آپ کو غصہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔

● ہمیشہ ہر مسلمان کیلئے بھلائی چاہنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ آپ کے ساتھ برائی بھی کرے تب بھی آپ اس کے ساتھ ہمیشہ بھلائی ہی کریں۔

● وہ مسلمان ہی کیا جو مشکلات کا مقابلہ نہ کرے۔

● ہر انسان دوسرے انسان کی ضروریات کا خیال رکھے تو عقائد کا تضاد ختم ہو۔

● بد آدمی بدی نہ کرے تب بھی بد ہے اور نیک آدمی نیکی نہ کرے تب بھی نیک ہے۔

● اگر حال محفوظ ہو جائے تو سارا مستقبل محفوظ ہے۔

● بڑے بڑوں کی بڑی بڑی خدمت کرنے کی بجائے چھوٹے لوگوں کی چھوٹی چھوٹی ضرورت پوری کرنی چاہئے۔

● اندیشہ امید سے ٹلتا ہے۔ امید، رحمت پر ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

شمع فروزاں

● چار شخصیات کے پاس خالی ہاتھ مت جاؤ۔ عیال، بیمار فقیر اور بادشاہ۔

● اگر تندرست رہنا چاہتے ہو تو نیک بنو۔ نیک بننا چاہتے ہو تو دانا بننے کی کوشش کرو۔ دانا بننا چاہتے ہو تو مذہب کا مطالعہ کرو۔ خدا سے محبت

کلی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

کرو۔ کیونکہ خدا کا خوف دانائی کا آغاز ہے۔

● خوبصورتی کی تلاش میں ہم چاہے پوری دنیا کا چکر لگا آئیں اگر وہ ہمارے اندر نہیں تو کہیں نہیں ملے گی۔

● بیٹا وہی ہے، جو باپ کا خدمت گزار ہے۔ دوست وہی ہے جس پر یقین ہو۔ عورت وہی ہے جس سے آرام ملے۔

● انسان کو دریا کی طرح سخی، سورج کی طرح شفیق اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہئے۔

● جس انسان میں خودداری نہیں ہے وہ سب ہے۔ لیکن انسان نہیں ہے۔

● وہ لوگ کبھی کمزور نہیں ہوتے جن کے خیالات خوبصورت ہوں۔

● علم دل کو اس طرح زندہ رکھتا ہے جیسے بارش خشک زمین کو۔

زاویۂ نگاہ

● انسان کے کمال کی نشانی یہ ہے کہ اگر وہ پہاڑ کو چلنے کا حکم دے تو وہ چل پڑے۔

● ایسے فائدے سے درگزر کرو، جو دوسروں کے نقصان کا باعث بنے۔

● موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

● نیک عمل وہ ہے، جو لوگوں سے بے نیاز ہو کر کیا جائے۔

● محبت ان سے رکھو جو نیکی کر کے فراموش کر دیں۔

● دماغ کی نشوونما علم حاصل کرنے سے ہوتی ہے۔

● جس جگہ پر اچھی باتوں کی قدر نہ ہو وہاں چپ رہنا بہتر ہے۔

● ترقی کا زینہ چڑھتے ہوئے لوگوں سے اچھے سلوک کرو نیچے اترتے ہوئے تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی۔

باتوں سے خوشبو آئے

● علم کا طلب کرنے والا دراصل اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

● زبان کی حفاظت دولت سے زیادہ مشکل ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)

● احمق خاموش رہتا ہے تو عقلمند سمجھا جاتا ہے۔ (حضرت امام مالکؒ)

● عقل مند کی علامت یہ ہے کہ اسکی عقل اسے برائی سے روکے۔
(امام شافعیؒ)

● دل ایک آئینہ ہے اگر وہ بدی سے پاک ہے تو اس میں خدا بھی نظر آسکتا ہے۔

انمول

● ستارے سے روشن رہنے کا سبق ضرور سیکھو مگر ستارے بننے کی خواہش نہ کرو کیونکہ یہ راستہ دکھا سکتے ہیں منزل نہیں ہوتے۔

● گناہ کرنے کے ساتھ ساتھ خدا کی رحمت کی امید رکھنا بدقسمتی کی علامت ہے۔

● رشتے اہم نہیں ہوتے ان کو سمجھنے کے طریقے اہم ہوتے ہیں۔

● وہ شخصیت کبھی کھوکلی نہیں ہوتی جس میں جذبوں اور انسانی عظمت کے اوصاف موجود ہوں۔

● وہ شخص بے فیض رہتا ہے جو اپنے استاد کی عظمت و بزرگی کا خیال

نہیں رکھتا۔ جس سے ایک نقطہ سیکھو اس کی دل سے عزت کرو۔

● جتنا کسی کا ساتھ پرانا ہوتا ہی اس کی بے وفائی کے لئے تیار ہونا چاہئے کیونکہ تبدیلی کائنات کا خمیر ہے۔

کیسے دوست ہو؟

ایک چغل خور نے ایک بزرگ سے کہا۔ "فلاں شخص آپ کے خلاف سخت باتیں کر رہا تھا۔"

بزرگ نے کہا۔ "تم میرے عجیب دوست ہو جو تیر اس نے مجھے مارے، وہ مجھے نہ لگ سکے لیکن تم وہ تیر اٹھا کر مجھے مار رہے ہو تا کہ میں تکلیف محسوس کروں۔"

مہکتی کلیاں

● زندگی کے دکھ ہی تو آدمی کو انسان بناتے ہیں۔ اس لئے دکھوں کا مقابلہ آنسوؤں سے نہیں بلکہ حوصلے سے کرنا چاہئے۔

● دنیا میں وہ لوگ سر بلند ہیں جو تکبر اور غرور کے تاج کو دور پھینک دیتے ہیں۔

● انسان کو ایسا دوست تلاش کرنا چاہئے جو سونے کی مانند ہو، اگر شیشے جیسا دوست تلاش کروگے تو وہ کسی روز ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور اس کی قیمت نہیں رہے گی جب کہ سونے کے سو ٹکڑے بھی ہو جائیں تو اس کی قدر و قیمت کم نہیں ہوتی۔

● اگر باعزت ہونا چاہتے ہو تو با اخلاق بنو۔

● اگر اپنا بڑھاپا بہتر چاہتے ہو تو والدین کی خدمت کرو۔

یاد رکھنے کی باتیں

● اگر تم ہنستے ہو تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی لیکن اگر تم روتے ہو تو تنہا ہی روؤ گے۔

● بہترین صبر وہ ہے جو طبیعت پر جبر کر کے کیا جائے۔

● امن کی فاختہ وہیں اترتی ہے جہاں پیار اور صلح کی دھوپ پھیلی ہو۔

● اگر تم تنہا ہو اور وقت کے دل شکن لمحات تمہارے سینے کے محسوسات کو پامال کر رہے ہیں تو کیا ہوا؟ تم اس دنیا میں اکیلے ہی آئے تھے اکیلے ہی جاؤ گے پھر تنہائی سے کیوں گھبراتے ہو۔

● دل بجھ جائے تو شہر تمنا کے چراغاں سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

● کامیابی ایک خوبصورت تتلی ہے جو اڑتی ہے تو لوگ بچوں کی طرح اس کے پیچھے بھاگتے بھاگتے بہت دور نکل جاتے ہیں۔ پھر انجام وہی کہ انسان اپنوں سے بچھڑ کر خود سے بھی بچھڑ جاتا ہے۔

غور و فکر

● تین چیزیں کوئی دوسرا نہیں چرا سکتا، تعلیم، ہنر اور علم۔

● تین چیزیں نکل کر واپس نہیں آتیں، تیر کمان سے، بات زبان سے اور جان جسم سے۔

● ہمت ایک ایسا ہتھیار ہے جو بزدل کو بھی بہادر بنا دیتی ہے۔

● دوسروں کا عیب چھپانے والا دوستی کے قابل ہے۔

● مشکل وقت پر اپنے اعصاب کنٹرول رکھنا بہت بڑی بہادری ہے۔

● وہ انسان کس قدر بدبخت ہے جو اپنے عیوب پر نظر نہیں رکھتا اور دوسروں کی عیب جوئی میں مصروف رہتا ہے۔

عورت

● عورت ...... اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔

● عورت ...... دنیا کی آبادکاری اور دین داری میں مردوں کے ساتھ تقریباً برابر کی شریک ہے۔

● عورت ...... مرد کے دل کا سکون، روح کی راحت ذہن کا اطمینان، بدن کا چین ہے۔

● عورت ...... دنیا کے خوبصورت چہرے کی ایک آنکھ ہے اگر عورت نہ ہوتی تو دنیا کی صورت کانی ہوتی۔

● عورت ...... آدم علیہ السلام وحضرت حوا کے سوا تمام مسلمانوں کی ماں ہے، اس لئے وہ سب کے لئے قابل احترام ہے۔

● عورت ...... کا وجود انسانی تمدن کے لئے بے حد ضروری ہے، اگر عورت نہ ہوتی تو مردوں کی زندگی جنگلی جانوروں سے بدتر ہوتی۔

● عورت ...... عورت بچپن میں بھائی بہن سے محبت کرتی ہے۔ شادی کے بعد شوہر سے اور ماں بن کر اولاد سے محبت کرتی ہے۔

خوشی

● غم کو خوشی اور خوشی کو غم کی تمہید سمجھو گے تو دکھ سے مایوس اور سکھ سے مانوس نہ ہو سکو گے۔

● کون جانتا ہے کہ چہرے پر کھلتی ہوئی خوشی اپنے اندر تلخیوں کے کتنے طوفان چھپائے ہوئے ہے۔

● عظمت اس وقت جنم لیتی ہے، جب دوسروں کی خوشی کی خاطر اپنی امنگوں اور آرزوؤں کا خون کرنا پڑے۔

● خوشیوں پر اس وقت غور نہ کرو جب وہ تمہارا دامن تھام رہی ہوں بلکہ اس وقت غور کرو جب وہ تمہارا ساتھ چھوڑ رہی ہوں۔

اقوالِ دانش

● مرض کا باپ کوئی بھی ہو خراب غذا اس کی ماں ضرور ہوتی ہے۔
(جارج ہربرٹ)

● جو شخص دوا کھاتا ہے لیکن غذا کا خیال نہیں رکھتا وہ اپنے معالج کی قابلیت خاک میں ملاتا ہے۔ (ایک کہاوت)

آخری خواہش

ایک مرتبہ کسی مسلمان، ہندو اور سکھ کو سزائے موت سنائی گئی، تینوں کو تختہ دار پر لے جایا گیا۔ سب سے پہلے مسلمان سے اس کی آخری خواہش پوچھی گئی۔ اس نے کہا "وہ دو رکعت نفل ادا کرنا چاہتا ہے" لہٰذا اس کی خواہش پوری کرنے کے بعد اسے تختہ دار پر چڑھایا گیا مگر تختہ خراب ہو گیا۔ لہٰذا اس کی جان خلاصی ہو گئی۔ اس کے بعد ہندو سے اس کی آخری خواہش پوچھ کر پوری کی گئی اور اسے تختہ دار پر چڑھا دیا گیا مگر خراب تختے نے اس کی جان بچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اب سکھ سے بھی اس کی آخری خواہش پوچھی گئی۔ سردار جی نے جھنجھلا کر کہا۔ "خواہش کو گولی مارو، پہلے تختہ ٹھیک کراؤ۔"

اقوالِ زرّیں

● تغیر اساس کائنات ہے۔ پانی کہیں سحاب بن رہا ہے، کہیں موتی اور کہیں آنسو، نور حکمت میں بدل رہا ہے اور ظلمت نور میں۔ (امام جعفرؒ)

● جو نظر حکمت سے خالی ہے وہ ذلت ہے۔ (حسن بصریؒ)

● دولت جسم کی پرچھائیں کی مانند ہے۔ اسے پیٹھ دے کر چلنے سے یہ پیچھے پیچھے چلتی ہے اور سامنے ہو کر چلنے سے یہ دور بھاگ جاتی ہے۔
(تلسی داس)

● دیکھو، عطا کرتے وقت اپنا منہ حاجت مند کی طرف سے پھیر لو۔
(خلیل جبران)

● حقیقی انس میں کشش لازمی ہے اور اگر ایسا نہیں تو آپ کے خلوص میں کمی ہے۔ (شیکسپئر)

● عائد کردہ ذمہ داریوں کی ادائیگی اچھے انسانوں کا شناخت نامہ ہے۔ (وشاکھا)

تکلیف کی قیمت

حضرت عمرؓ ایک دفعہ رات کے وقت مدینے کی گلیوں میں گھوم رہے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک خیمے میں ایک بڑھیا بیٹھی ہے۔ آپ اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا۔

"بڑی بی! عمرؓ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔؟"

اس نے جواب دیا۔ "خدا عمرؓ کا بھلا نہ کرے۔"

حضرت عمرؓ یہ سن کر بولے۔ "بڑی بی! یہ بددعا تم نے کیوں دی۔ عمرؓ سے ایسا کیا قصور ہوا ہے۔؟"

بڑھیا نے کہا۔ "عمرؓ نے آج تک مجھ غریب کی خبر نہیں لی۔"

حضرت عمرؓ نے کہا۔ "بھلا عمرؓ کو کیا خبر کہ اس خیمے میں کوئی ایسی عورت رہتی ہے جسے مدد کی ضرورت ہے۔"

بڑھیا بولی۔ "واہ یہ خوب ہے۔ ایک شخص لوگوں کا حاکم ہو اور اسے لوگوں کے حال کی خبر نہ ہو۔"

یہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ اپنے آپ سے کہنے لگے۔ "اے عمرؓ! تجھ سے تو یہ بڑھیا ہی عقل مند نکلی۔"

روشن حقائق

● لوگوں کے مکانوں کی دیواریں اتنی بلند ہو گئی ہیں کہ مساجد کے مینار میری نگاہ کی رسائیوں سے باہر نکل گئے ہیں۔

● جس روز فقیر کو چیتھڑے اوڑھنے کا سلیقہ آ جائے اس روز فقیر بادشاہی سے جیت جاتا ہے۔

● جس طرح پودا روشنی کی سمت بڑھتا ہے بالکل اسی طرح شخصیت یقین کی طرف سفر کرتی ہے۔

● دکھ بے بسی کا دوسرا نام ہے اور بے بسی انسان کی اصلیت پھر بھلا اصلیت پر پہنچ کر کیا چھپارہ سکتا ہے۔

● مجھے نفرت کی زبان سمجھ میں نہیں آتی اور محبت کی زبان کوئی بولتا نہیں۔

● حیا سوچ کا لباس ہے۔

● اگر غلط فہمیاں دور نہ کی جائیں تو وہ نفرتوں میں بدل جاتی ہیں۔

● آزادی کی مشعل قربانی کے ایندھن سے جلتی ہے۔

● تھکن فنا کی طرف ایک اشارہ ہے۔

● کچھ لوگ مسکرانا تو چاہتے ہیں لیکن ان کے لبوں پر مچلتے شکووں کا بوجھ انہیں مسکرانے نہیں دیتا۔

● محبت ایسا دریا ہے کہ بارش روٹھ بھی جائے تو پانی کم نہیں ہوتا۔

● ہم ضرورت سے بہت زیادہ کی آرزو کرتے ہیں اس لئے ناکام ہوتے ہیں۔

رہنما باتیں

● غرور آدمی کی گردن توڑ دیتا ہے جس نے اس کی پشت پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہوتا ہے۔

● کسی کو اپنی کمزوریاں مت بتاؤ ورنہ مجبوریوں کی زنجیر میں بندھ جاؤ گے۔

● علم کے سمندر میں تیرنے والے بچوں کو کشتی مت بناؤ کہ وہ تمہارے دھکیلنے ہی سے چلیں بلکہ انہیں اپنی ذاتی طاقت سے تیرنا سکھاؤ۔

● کوئی بھی کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اس کے ارادے کی مضبوطی کا یقین خود آپ کو نہ ہو۔

● انتہا پسندی ہمیشہ اندھے شیشے جیسی ہوتی ہے جس میں اپنا تو کیا حقیقت کا چہرہ بھی پورا نظر نہیں آتا۔

● جو لوگ ناممکنات کی طرف جاتے ہیں، ہمیشہ ناخوش اور غمگین رہتے ہیں۔

● ناکامی اور کامیابی زندگی کا حصہ ہیں ۔ زندگی کا بنیادی مقصد جدوجہد ہے۔

● محبت اتنی طاقتور ہے جو کسی لمحے ایک وحشی کو انسان اور انسان کو حیوان بنادیتی ہے۔

● رشتے جب اذیت کے سوا کچھ نہ دیں تو ان سے کنارہ کشی کر لی جاتی ہے۔ خواہ وقتی ہی سہی۔

منتخب اشعار

دوستو یہ بھی کرشمہ ہے نئی تہذیب کا
گھٹ گئی انسانیت بڑھتی گئیں آبادیاں

●

ایک مفلس کی زندگی کیا ہے
روز جیتا ہے روز مرتا ہے

●

اک تبسم کسی کا مل جاتا
ہم بھی سرمایہ دار ہوجاتے

●

اب دوست بھی پت جھڑ کے درختوں کی طرح ہیں
ان سے کوئی ٹھنڈک کوئی سایہ نہیں ملتا

●

شہرت ملی تو اس نے بھی لہجہ بدل دیا
دولت نے کتنے لوگوں کا شجرہ بدل دیا

●

تمام عمر دولت سمیٹنے والو !
کفن میں جیب نہیں ہوتی دھیان میں رکھنا

●

رُخ سے ہٹے نقاب تو کچھ اصلیت کھلے
ہراک آدمی بنا ہے اداکار ان دنوں

سادگی

● سادگی ایمان کی علامت ہے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

● سادہ لباس عورت کی عفت وعصمت کا محافظ ہے۔ (شیخ برکی)

● سادگی عورت کا حسن ہے۔ (حکیم امین الدولہ)

قسط نمبر ۸۸

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ نجم

گزشتہ شمارے میں جو نقش دیا گیا تھا وہ عنصر کے اعتبار سے تیار کرنا چاہئے اگر مریض کا عنصر خاکی ہو تو نقش خاکی چال سے بنانا چاہئے۔ اگر عنصر آبی ہو تو نقش آبی چال سے تیار کرنا چاہئے۔ اگر عنصر بادی ہو تو نقش بادی چال سے تیار کرنا چاہئے اور اگر عنصر آتشی ہو تو نقش آتشی چال سے تیار کرنا چاہئے۔ گزشتہ شمارے میں جو نقش دیا گیا تھا وہ آتشی چال سے تھا۔ کسی بھی طرح کی بے ہوشی ہو اس نقش کو مریض کے سر میں باندھ دینے سے بے ہوشی ختم ہو جاتی ہے اور اگر یہ بے ہوشی آسیب وسحر کی وجہ سے ہو تو یقیناً ختم ہوتی ہے۔ یہ سب اللہ کے کلام کی برکت ہے۔

● اگر کسی مکان میں جن بھوت کے اثرات ہوں تو سورۂ نجم کو تین مرتبہ پڑھنے سے اثرات ختم ہو جاتے ہیں لیکن صحیح طریقہ یہ ہے کہ لگاتار ۱۱ دن تک سورۂ نجم تین مرتبہ روزانہ پڑھنی چاہئے، اول وآخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ اگر صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ۱۲ بجے کے درمیان پڑھیں تو بہتر ہے۔ ● اگر کسی عورت کو مسان ہو اور اس کے بچے پیدا ہونے سے پہلے یا پیدا ہونے کے بعد مر جاتے ہوں تو سورۂ نجم کو زعفران سے لکھ کر اس عورت کو پلائیں۔ انشاء اللہ بچہ صحیح سلامت پیدا ہوگا۔ طریقہ یہ ہے کہ جب عورت کو حمل ٹھہر جائے اور ایک مہینہ چڑھ جائے اس وقت سورۂ نجم کو زعفران سے لکھ کر اس کو ایک بوتل میں ڈال لیں اور اس میں پانی بھر لیں پھر اس پانی کو لگاتار ۱۱ دن تک پلا دیں۔ انشاء اللہ عورت کا مرض دور ہو جائے گا اور بچہ صحیح سلامت پیدا ہوگا۔ ● بزرگوں سے ایک طریقہ اور بھی منقول ہے وہ یہ کہ حمل ٹھہرنے کے بعد جمعرات کے دن سورۂ نجم کی تلاوت کریں اور ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں پھر ہفتے بھر یعنی بدھ کی شام تک یہ پانی دن میں دوبار صبح شام حاملہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ بچہ محفوظ رہے گا اور ساتھ خیر وعافیت کے پیدا ہوگا۔ ● اگر اس سورۃ کا نقش تانبے پر کندہ کرا کر گھر میں رکھیں تو اس گھر کے رہنے والے سانپ اور بچھو وغیرہ کی ایذا رسانی سے محفوظ رہیں۔ ● اس سورۃ کا نقش اگر کسی کے پاس ہو تو وہ شخص ہر طرح کی آفتوں سے اور سفر کے دوران حادثات سے محفوظ رہے۔ ● سورۂ نجم کے نقش کو لکھ کر اگر کوئی شخص اپنی دکان میں لٹکا لے یا اپنی دکان کے گلے میں رکھ لے تو اس کی برکت سے دکان میں ترقی ہو اور کاروبار بڑھ جائے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ اتوار کے دن عروج ماہ میں سورج نکلتے وقت اس نقش کو تیار کریں اور ہرے کپڑے میں پیک کر کے اس کو دکان میں لٹکا دیں یا گلے میں رکھ دیں۔ انشاء اللہ بہت وقت نہیں گزرے گا کہ دکان میں ترقی ہوگی، گراہکوں میں اضافہ ہوگا اور دکان ہر طرح کے نقصان سے انشاء اللہ محفوظ رہے گی۔ ● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سورۂ نجم عرش الٰہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور اس خزانہ کی قدر کرنی چاہئے۔ بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کرنے کا معمول بنالے تو اس کی پریشانیاں رفع ہوں، دنیا میں عزت وسرخروئی حاصل ہو اور معاشی مشکلات سے نجات ملے۔ ● اگر کسی عورت کو مسان کا خلل ہو اور اس کے بچے مر جاتے ہوں تو اس سورۃ کا نقش تیار کر کے حمل ٹھہرنے کے بعد سرخ رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے عورت کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بچہ ساتھ خیر وعافیت کے پیدا ہوگا۔ جب بچہ پیدا ہو جائے تو اسی سورت کا نقش لکھ کر بچے کے گلے میں کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے ڈالیں۔ انشاء اللہ بچہ زندہ رہے گا اور ہر طرح کے اثرات سے محفوظ رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٦٨٥٨٣	٦٨٥٨٦	٦٨٥٨٩	٦٨٥٧٦
٦٨٥٨٨	٦٨٥٧٧	٦٨٥٨٢	٦٨٥٨٧
٦٨٥٧٨	٦٨٥٩١	٦٨٥٨٤	٦٨٥٨١
٦٨٥٨٥	٦٨٥٨٠	٦٨٥٧٩	٦٨٥٩٠

(باقی آئندہ)

ذرا سوچئے

شادی کے لفظی معنی خوشی کے ہیں۔ نکاح انتہائی خوشی کا موقع سمجھا جاتا ہے، اسی لئے تقریب نکاح کو شادی کہتے ہیں۔ آپ کو اپنے عزیزوں اور دوستوں کی شادیوں میں بارہا شرکت کا اتفاق ہوا ہوگا، بہت سی باراتیں آپ نے دیکھی ہوں گی ممکن ہے کہ بعض تقریبات شادی کا اہتمام وانتظام بھی آپ کے ہاتھ میں رہا ہو۔ ان مواقع پر جو کچھ ہوتا رہتا ہے آپ کا دل اس سے مطمئن ہے؟ پہلا مرحلہ نسبت یا منگنی کا ہوتا ہے۔ لڑکے والوں کی طرف سے بہت سی مٹھائی آتی ہے۔ اس کا جواب مٹھائی کی اور زیادہ مقدار سے دیا جاتا ہے اور فریقوں کی طرف سے اسراف کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ منگنی کے وقت سے نکاح کے وقت اور اس کے بعد کے مراسم تک، ہر موقع اور ہر منزل پر یہ تماشہ بڑے لطف وشوق سے دیکھا جاتا رہتا ہے کہ روپیہ لٹانے اور برباد کرنے میں کون فریق دوسرے فریق سے بازی لے جاتا ہے۔ منگنی، بارات، مانجھا، مہندی، ساچق، چوتھی، چالا، رخصتی، بیویوں کا کھلانا اور خدا معلوم اور کتنی رسموں اور تقریبوں کا ایک سلسلہ قائم ہوجاتا ہے۔ ان میں سے ہر رسم کا اس کی پوری پابندیوں کے ساتھ ادا ہونا، اور ہر تقریب کا پورے اسراف کے ساتھ انجام پانا لازمی سمجھا جاتا ہے، اور ہر لحہ دستور کی پابندیوں پر زور دینا ضروری سمجھا جاتا ہے، ورنہ خاندان کی ناک کٹ جانا، اور برادری کے سامنے بدنامی ورسوائی لازمی ہے! ان تمام تقریبوں میں تیل اور بتی پر جو کچھ خرچ ہوتا ہے کیا وہ جائز ہے؟ زرق برق پوشاکوں پر جو بے دریغ روپیہ صرف کیا جاتا ہے کیا آپ اس کے حامی ہیں؟ پرتکلف کھانوں کی مد میں جو شاہ خرچیاں ہوتی ہیں، کیا آپ کے نزدیک ہونی چاہئیں؟ کئی کئی راتیں جو مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو جاگ کر کاٹنی پڑتی ہیں، کیا آپ کے خیال میں یہ درست ہے؟ سمدھیوں میں بے لطفی جوان تقریبات کا گویا ایک لازمی جزو بن گئی ہے، کیا اس کے لئے کوئی سند جواز ہے؟ گانے بجانے والوں اور والیوں کا وہ شور وغل، ہنگامہ اور ہلڑ، جو ہمسایوں کی نیندیں حرام کردیتا ہے، کیا یہ جائز ہے؟ ڈومنیوں کا شریف زادیوں کے درمیان بیٹھ کر جن میں بہت سی بن بیاہیاں بھی ہوتی ہیں کیا آپ کے خیال میں کوئی حرج نہیں رکھتا؟ دولہن کو مانجھے کی قید میں جن مصیبتوں کا شکار ہونا پڑتا ہے کیا آپ کے نزدیک یہ دستور حق بجانب ہے؟ مہر کے مقرر کرتے وقت طرفین میں جو تکرار ہوتی ہے اور جس میں اکثر بدمزگی تک نوبت آجاتی ہے، کیا یہ دستور پسندیدہ ہے؟ مہر جو اکثر صورتوں میں شوہر کی مالی حیثیت سے کہیں بڑھ چڑھ کر باندھ دیا جاتا ہے اور جس کے ادا کرنے کی نیت کبھی بھی نہیں ہوتی، کیا یہ طریقہ آپ کے مذہب میں جائز ہے؟ یہ اور اسی قسم کی رسموں، دستوروں اور رواجوں کی سیکڑوں مثالیں، جو شادی کے سلسلے میں آپ کے پیش نظر ہوں گی کیا ان میں سے کوئی بھی آپ کے خدا اور آپ کے رسول کی پسند کی ہوئی ہے؟ کیا ان میں سے کوئی بھی آپ کی شریعت کے مطابق ہے؟ کیا ان میں سے کسی کی بھی تائید آپ کا قانون اخلاق کرتا ہے؟ شریعت واخلاق نہ سہی، کوئی عقلی دلیل ان کی تائید میں آپ پیش فرماسکتے ہیں؟ کوئی دنیوی ومادّی نفع ان سے حاصل ہوتا ہے۔؟ ناچ اور مجرے کی جو صریح حیا سوز اور مخالف شریعت رسمیں ان موقعوں پر انجام پاتی ہیں، ان کا ذکر یہاں قصداً منظور نہیں، ان کا حرام ہونا بالکل واضح وظاہر ہے اور ہر جگہ ان کی پابندی پر شاید اصرار بھی نہیں ہوتا لیکن جو رسمیں عالمگیر ہوچکی ہیں جو دستور مسلمانان ہند کے گھر گھر میں پھیل چکے ہیں اور جن رواجوں کی پابندی پر عزت وشرافت منحصر سمجھی جاتی ہے ان کی بابت آپ کی کیا رائے ہے؟ ان کے لئے آپ کے ضمیر کا کیا فتویٰ ہے؟ ان کی بابت آپ کی عقل کیا رہنمائی کرتی ہے؟ کیا آپ کو علم نہیں کہ بے شمار گھرانے انہی شادیوں کے موقعوں پر سودی قرض لے لے کر ہمیشہ کے لئے تباہ ہوگئے ہیں؟ کیا آپ کو واقفیت نہیں کہ ہزارہا نوجوان جو آگے چل کر بداخلاقی وبدچلنی میں مبتلا ہوجاتے ہیں، ان کے دلوں میں بداخلاقی وبدچلنی کا بیج شادیوں ہی کی محفلوں میں اول اول پڑتا ہے؟ شادیوں کے سلسلے میں دینی ودنیوی تباہی وبربادی کی بیسیوں مثالیں آپ کی نظر سے گزر چکی ہیں اور برابر گزرتی رہتی ہیں، کیا اس بڑھتے ہوئے سیلاب کی اپنی بساط وحیثیت کے موافق، روک تھام کی کوشش کرنی آپ پر فرض نہیں؟ خدا کا خوف نہ سہی، دنیوی مصلحت اندیشی بھی کیا آپ کو ان رسموں کے خلاف جہاد پر آمادہ کرنے کے لئے کافی نہیں؟

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر:۹

سیدنا ماحٍ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتواں صفاتی نام ماح ہے۔اس کے معنی ہیں نیست ونابود کرنے والے یعنی کفر کو ختم کرنے والے۔ چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک سے وادیٔ عرب میں کفر وشرک کا تقریباً خاتمہ ہوگیا تھا اس لئے آپ کو ماح کہا جاتا ہے۔

حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں۔ یعنی میں کفر کو مٹانے والا ہوں۔ (مؤطا امام مالکؒ)

اس اسم مبارک کے پڑھنے سے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ جو شخص کسی مشکل میں مبتلا ہو اس کو چاہئے کہ بکثرت اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ مشکل سے نجات ملے گی۔

● اگر کوئی شخص گیارہ سو مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کر کے اللہ سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی۔

● اگر کوئی شخص پانچوں وقت کی نماز کے بعد اس اسم مبارک کو سو مرتبہ پڑھ لیا کرے تو روز محشر کی سختیوں سے وہ محفوظ رہے گا۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے قلب سے گناہوں کی سیاہی دھل جائے اور اس کی روح پاک صاف ہوجائے تو نماز فجر کے بعد سو مرتبہ "سیدنا ماحٍ صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھنے کا معمول بنائے۔

سیدنا داعیٔ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آٹھواں صفاتی نام داعی ہے۔اس کے معنی ہیں دعوت دینے اور بلانے کے۔ یعنی آپ اللہ کی طرف سے اس کے بندوں کو دین کی طرف بلانے والے ہیں یعنی کہ دعوت دینے والے ہیں اس کے اعداد ۸۵ ہیں۔

● جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں اور اسکی بات مانیں تو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا بکثرت ذکر کرے۔

● اگر کوئی شخص پانچوں وقت کی نماز کے بعد اس اسم مبارک کا ذکر سو مرتبہ کرنے کا معمول بنائے گا اس کو کسی بھی اچھے کام میں ناکامی نہیں ہوگی۔

● اگر کوئی شخص عشاء اور فجر کی نماز کے بعد ایک سو پچاسی مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد رکھے گا تو اس کی تقریر میں اثر پیدا ہوگا اور لوگ اس کی بات سے متاثر ہوں گے۔ اس اسم مبارک کا نقش اپنی آواز کے اندر اثر پیدا کرنے اور اپنی گفتگو کو مؤثر بنانے میں تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، د، م، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱	۲۴	۲۷	۱۳
۲۶	۱۴	۲۰	۲۵
۱۵	۲۹	۲۲	۱۹
۲۳	۱۸	۱۶	۲۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۹	۲۴	۳۲
۳۱	۲۸	۲۶
۲۵	۳۳	۲۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۲۲	۲۰	۲۷
۲۸	۱۹	۲۵	۱۳
۲۳	۱۵	۲۶	۲۱
۱۸	۲۹	۱۴	۲۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۵	۳۱	۲۹
۳۳	۲۸	۲۴
۲۷	۲۶	۳۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ش یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷	۱۳	۲۱	۲۴
۲۰	۲۵	۲۶	۱۴
۲۲	۱۹	۱۵	۲۹
۱۶	۲۸	۲۳	۱۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۹	۳۱	۲۵
۲۴	۲۸	۳۳
۳۲	۲۶	۲۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۱۶	۲۸
۱۵	۲۹	۲۲	۱۹
۲۶	۱۴	۲۰	۲۵
۲۱	۲۴	۲۷	۱۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷	۳۳	۲۵
۲۶	۲۸	۳۱
۳۲	۲۴	۲۹

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۸۵ مرتبہ سیدنا داعی صلی اللہ علیہ

وسلم" پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت میں زبردست اضافہ ہوجائے۔ عامل کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صفاتی ناموں کی تاثیر اپنی جگہ مسلم ہے لیکن ہر نقش میں فائدہ پہنچانے کی صلاحیت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب خالق کون ومکاں کی مرضی شامل حال ہو۔ (باقی آئندہ)

☆ ☆ ☆ ☆

ایام ہفتہ کے خواص

جمعہ :۔ زہرہ کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اوّل میں بعد نماز صبح (۲۵۶) بار "یا نُور" پڑھے۔
تو چشم خلائق میں عزیز ہوگا۔

ہفتہ :۔ یہ دن زحل کی طرف منسوب ہے بعد نماز صبح (۱۰۶۰) مرتبہ "یا غنیُ" پڑھے تو بارگاہ خدا سے بے حد مال مرحمت ہوگا۔

اتوار :۔ آفتاب کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اوّل میں بعد نماز صبح "یا فتّاحُ" (۴۸۹) بار پڑھے تو کامیابی عطا ہوگی۔

سوموار :۔ یہ روز قمر طرف منسوب ہے۔ ساعت اوّل میں بعد نماز صبح (۱۲۹) بار "یا لَطِیفُ" پڑھے تو باری تعالیٰ اپنی رحمت سے مال عطا فرماتا ہے۔

منگل :۔ یہ روز مریخ کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اوّل میں بعد نماز فجر (۹۰۳) بار "یا قَابِضُ" پڑھنے سے حاجات پوری ہونگیں۔

بدھ :۔ یہ روز عطارد کی طرف منسوب ہے۔ بعد نماز فجر ساعت اوّل میں "یا مُتَعَالُ" (۵۴۱) بار پڑھنے سے عزت دنیا و آخرت حاصل ہوگی۔

جمعرات :۔ یہ دن مشتری کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اوّل میں بعد نماز فجر "یا رَزَّاقُ" (۳۰۸) بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ روزی میں اضافہ کرتا ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف و تعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء۔ اب ۲۰۰۷ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت-/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام و خواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۷ء میں تیسری بار شائع ہورہا ہے۔ قیمت-/40 علاوہ محصولڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۷ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ھمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دوبار شائع ہوچکا ہے، اب ۲۰۰۷ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء اب ۲۰۰۷ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعۂ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آگیا ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روحانی ڈاک نمبر تین سو زائد خطوط کے جوابات قارئین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۷ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

خاص نمبر ۲۰۰۰ء خصوصی مضامین پر مشتمل ایک یادگار دستاویز جو عوام اور عاملین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت-/40 روپے

محبت نمبر ۲۰۰۴ء محبت اور تسخیر کے ایسے قیمتی فارمولے جو لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بھی آپ کسی سے حاصل نہیں کرسکتے سینکڑوں فارمولوں کو "محبت نمبر" میں جمع کردیا گیا ہے، عاملین کے لئے ایک دولت بے کراں۔ (قیمت-/80 روپے علاوہ محصول ڈاک)

روحانی مسائل نمبر ۲۰۰۵ء اس دنیا میں ہزاروں انسان ہزاروں طرح کے مسائل کا شکار ہیں، ان مسائل سے نجات پانے کے طریقے اور فارمولے اس نمبر میں نقل کئے گئے ہیں، استفادہ کرنے والوں کے لئے ایک لاجواب پیشکش۔ قیمت-/50 روپے علاوہ محصولڈاک

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہوگی

قسط نمبر: ۷

تفسیر سورۂ رحمٰن

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اس کے بعد فرمایا گیا۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ o فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o

یعنی اے انس وجن، ہم عنقریب تمہارے لئے فارغ ہو جائیں گے پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ o فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o

اے انسانوں اور جنوں کی جماعت! اگر تم سے ہو سکے تو تم آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل سکو تو نکل جاؤ لیکن تم بغیر قوت کے نکل نہیں سکتے۔ اے انسانوں اور جنوں تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

یہاں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی عارضی اور وقتی ہے اور ایک دن سب کچھ فنا ہونے والا ہے۔ حق تعالیٰ کے عرش اور ان کی ذات گرامی کے سوا تمام چیزیں فنا ہو جائیں گی نہ زمین کے ذرّے باقی رہیں گے نہ آسمان کے ستارے۔ یہ پوری کائنات اس طرح بکھر کر رہ جائے گی جس طرح کانچ کے برتن ٹوٹنے کے بعد ریزے ریزے ہو کر بکھر جاتا ہے۔ اس کائنات کی ہزاروں لاکھوں ذمہ داریاں ہیں، اس کائنات میں زندگی گزارنے والے کروڑوں بلکہ اربوں اور کھربوں انسانوں کو رزق کی فراہمی، ان کی تندرستی کی بحالی، ان کی ان گنت ضروریات وخواہشات کی تکمیل کتنے سارے مسائل ہیں جنہیں قدرت خداوندی حل کرتی ہے۔ اگر چہ اس طرح بے شمار ذمہ داریوں کو حل کرنے کے باوجود بھی رب العالمین کی ذات کسی دیگر ضرورت سے بے خبر نہیں ہے لیکن انسانی ذہن کو مطمئن کرنے کے لئے یہ فرمایا گیا ہے کہ آج تو اس وسیع وعریض کائنات کے ہمہ گیر نظام کی خصوصیات ہمارے سامنے ہیں لیکن ایک وقت وہ بھی آنے والا ہے جب ہم ان ہمہ گیر مسائل سے فارغ ہو جائیں گے پھر نہ کسی کی تندرستی کا معاملہ رہے گا، نہ کسی کی روزی روٹی کا، کائنات کسی کتاب کی طرح بند کر دی جائے گی۔ اس وقت ہم تمہارے حساب وکتاب کی جانچ کریں گے، تمہارے اعمال ناموں کو ٹٹولیں گے اور دیکھیں گے کہ تم میں کون ہمارا مطیع تھا اور کون ہمارا نافرمان۔ دراصل انسان زمین پہ سوچتا ہے کہ کسی بھی نگراں اور محتسب کی ہزار قسم کی مصروفیات کہاں کسی کے حساب وکتاب کی صحیح معنوں میں مہلت دیتی ہیں اور اتنی ساری مصروفیات کے ہوتے ہوئے چھوٹے چھوٹے مسئلوں پر کہاں کسی محتسب کی نظر پڑ سکتی ہے۔ اسی ذہنیت کو سامنے رکھتے ہوئے رب العالمین نے فرمایا کہ اگر ہم کسی بھی وقت نظام کائنات کی ہزار مصروفیات کے باوجود لمحہ بھر کیلئے کسی بھی انسان کے کسی بھی چھوٹے بڑے مسئلے سے غافل نہیں ہیں لیکن قیامت کے دن تو یہ ساری کائنات کسی کاغذ کی طرح لپیٹ دی جائیگی اور اس وقت تو صرف ہمیں انسانوں اور جنوں کے حساب وکتاب کو دیکھنا ہوگا۔ اور کسی بھی انسان کی چھوٹی بڑی نیکیاں اور چھوٹے بڑے گناہ ہماری نظروں سے اور ہماری پکڑ سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے کیونکہ ہم پوری طرح فارغ ہوں گے اس لئے حساب وکتاب ذرّے ذرّے کا ہوگا اگر کسی نے رائی کے دانہ کے برابر نیکی ہوگی تو وہ بھی سامنے آئے گی اور اگر کسی نے رائی کے دانے کے برابر معصیت کی ہوگی تو ہم اس کو بھی تمہارے روبرو کھینچ کر لائیں گے۔

دنیا کی عدالتوں میں صرف ایک معاملہ پر مقدمہ چلتا ہے اور اس مقدمہ میں انسان اکثر و بیشتر جھوٹ کا سہارا لے کر اپنی گردن بچا لیتا ہے۔ یہاں وکیل بھی مدعا علیہ کی مدد کر دیتا ہے اور الٹی سیدھی دلیل بھی کام آجاتی ہے اگر اس کے باوجود مقدمہ میں انسان ہار جائے تو ہارنے والا اپیل بھی

کرسکتا ہے اور اپنے معاملہ میں نظر ثانی کرنے کی درخواست بھی دے سکتا ہے پھر کوئی دوسری عدالت اس مقدمہ کی ہار جیت پر دوبارہ نظر ڈالتی ہے لیکن آخرت کی عدالت کا حال یہ ہوگا کہ وہاں عمر بھر کے معاملات میں مقدمہ چلے گا۔ منصف خود باری تعالیٰ ہوں گے۔ نہ وہاں کوئی وکیل ہوگا نہ کوئی دلیل ہوگی اور مقدمہ کا فیصلہ بندے کے خلاف ہوجانے پر اپیل کی بھی گنجائش نہیں ہوگی۔ عجیب ہوگی یہ آخرت کی عدالت بھی۔ اسی عدالت اور اسی روز حساب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ ہم پوری طرح تم لوگوں کے حساب وکتاب کے لئے فارغ ہوں گے اور تم سے ذرّے ذرّے کا حساب لیں گے۔

اس کے بعد یہ بھی فرمایا گیا کہ اگر تمہارے اندر یہ ہمت ہو یہ حوصلہ ہو یہ طاقت ہو کہ تم وہاں سے بھاگ سکو تو بھاگ کر دکھانا۔ تم بہت بڑی طاقت کے بغیر ایسا کر بھی نہیں سکتے اور تم ایسی کسی طاقت سے وہاں محروم رہو گے۔ فرشتوں نے چاروں طرف سے تمہارا گھیراؤ کر رکھا ہوگا۔

بھاگ جانے اور نظروں سے پوشیدہ ہوجانے میں انسانوں سے زیادہ جنات میں صلاحیت ہوتی ہے وہ دیکھنے والی آنکھوں سے پوشیدہ ہوجاتے ہیں۔ اور منٹوں سکینڈوں میں پرواز کرکے دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے پر پہنچ جاتے ہیں۔ وہ پلک جھپکتے ہی غائب ہوجاتے ہیں اور کسی دیکھنے والی آنکھ کو نظر نہیں آتے۔ لیکن حشر کے میدان میں ان کی یہ صورت ختم ہوچکی ہوگی وہ لاکھ کوشش کرنے پر بھی اللہ کی قائم کردہ حدبندیوں سے تجاوز نہیں کرسکیں گے۔ وہ انسانوں کی طرح اللہ کی بارگاہ میں مجبور محض ہوں گے۔ ایک حدیث کے مطابق فرشتوں کی چاروں سمت سات سات صفیں ہوں گی اور ہر ایک صف میں ستر لاکھ فرشتے ہوں گے یہ ایک طرح کا حصار ہوگا اس حصار کے دائرے سے نہ کسی انسان کا فرار ہوجانا ممکن ہوگا نہ کسی جن کا۔ وہاں ایک اعلان یہ بھی ہوگا۔ اَیْنَ الْمَفَرُّ۔ اب بھاگو کہاں بھاگتے ہو۔؟

دنیا کی زندگی میں تو رب العالمین کی طرف سے یہ اعلان ہوتا ہے کہ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ۔ بھاگو اللہ کی طرف لیکن بروز محشر اعلان یہ ہوگا کہ بھاگو کہاں بھاگتے ہو اور بھاگ کر دکھاؤ کیسے بھاگتے ہو؟ بھاگنا تو درکنار روز محشر کی ہولناکی دیکھ کر کوئی بھاگنے کا تصور تک نہیں کرسکے گا۔ یوم آخرت کا نقشہ کھینچ کر رب العالمین نے اپنے بندوں پر کرم کیا ہے تاکہ وہ آخرت کی تیاری کرلیں اور اپنے آخری حساب وکتاب کی فکر کریں۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا۔ اپنا حساب خود کرلو اس سے پہلے کہ تمہارا حساب کتاب ہو۔

حساب وکتاب کی حقیقت اور آخرت کے دن کی ہولناکی بیان کرکے اپنے بندوں کو پیشگی حساب وکتاب سے ڈرا کر رب العالمین نے ایک کرم کیا ہے اور یہ کرم ایسا نہیں ہے کہ بندے اس کو نظر انداز کردیں اور اس کی ناقدری کریں۔

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

یعنی تم لوگوں پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا سو تم اس کو نہیں ہٹا سکو گے۔ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔؟

نحاس ایسے دھوئیں کو کہتے ہیں کہ جو گرم بھی ہو اور سیاہ ترین بھی۔ روز محشر میں ایک طرف تو انسانوں اور جنوں پر شعلے برس رہے ہیں اور دوسری طرف ایسا دھواں چھوڑا جائے گا جو گرم بھی ہوگا اور سیاہ بھی۔ یہ دھواں اندھیرے میں اضافہ کا سبب بنے گا اور جب یہ دھواں انسانوں اور جنوں کے ناک کان اور منہ میں داخل ہوگا تو سخت اذیت کی وجہ بنے گا۔ ایک طرف آگ برس رہی ہوگی اور ایک طرف دھوئیں کی تکلیف۔ عجب وحشت ناک منظر ہوگا لیکن اللہ کے نیک بندے اس طرح کی تکالیف سے محفوظ ہوں گے۔

اس سلسلے میں سورۂ مرسلٰت کی چند آیات یہ ہیں۔

اِنْطَلِقُوْا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝

چلو ایک سائبان کی طرف جس کی تین شاخیں ہیں۔ جو سایہ دار نہیں ہے اور نہ وہ گرمی سے بچاتا ہے بلاشبہ وہ دوزخ سے بڑے بڑے انگارے اچھال رہا ہے۔ جیسے بڑے بڑے محل ہوں گے گویا کہ وہ کالے کالے اونٹ ہیں، اس روز جھٹلانے والوں کے لئے بہت خرابی ہوگی۔

ان آیات سے یہ اندازہ ہوا کہ جو لوگ اللہ کے دن اس کے پیغامات اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرنے والے ہیں وہ اس طرح کی سزاؤں سے محفوظ رہیں گے اس دن جو کچھ گزرے گی اس کا شکار وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی نعمتوں اور اس کی تعلیمات کو جھٹلاتے تھے اور جو اللہ کے بہر اعتبار نافرمان تھے۔ جن کی زبان بھی اللہ کی نعمتوں کی تکذیب کرتی تھی اور جن کا

عمل بھی اللہ کے احکامات کی تردید کرتا تھا۔ ایسے لوگ قیامت کے دن بڑی بڑی مصیبتوں کا شکار ہوں گے۔

ان آیات سے یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ گناہگاروں پر دوزخ سے انگارے برسائے جائیں گے اور انہیں ایک ایسے سائبان کی طرف ہنکایا جائے گا جو انہیں نہ گرمی سے بچائے گا نہ موسم کے تھپیڑوں سے۔ دنیا کے سائبان انسان کو سردی سے بھی محفوظ رکھتے ہیں اور گرمی سے بھی۔ لیکن یہ سائبان عجیب ہوگا یہ نہ سردی سے محفوظ رکھ سکے گا نہ گرمی سے اور یہ اس دھوئیں سے بھی حفاظت نہ کرسکے گا جو آگ کے شعلوں سے بھی زیادہ اذیت ناک ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا۔

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○

اور جب آسمان پھٹ جائے گا تو ایسا ہو جائے گا جیسے سرخ چمڑہ، آخر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

قیامت کے دن زمین کے چیتھڑے بکھر جائیں گے اور آسمان پھٹ کر سرخ چمڑے کی طرح ہو جائے گا اس دہشت ناک منظر کو پہلے ہی سے بیان کردیا گیا ہے تاکہ عبرت حاصل کرنے والوں کا ذہن بیدار ہو جائے اور آخرت کے لئے روزینہ تیار کرلے۔ اور آخرت کا روزینہ اور زادراہ اعمال صالحہ ہیں۔ اپنے بندوں کو ایک خطرناک وقت اور ایک ہیبت ناک گھڑی سے آگاہ کردینا بجائے خود ایک نعمت ہے اور یہ نعمت بھی دیگر انعاماتِ خداوندی کی طرح بہت اہم ہے اور قابل قدر ہے۔

حق تعالیٰ نے اس پیشگی اطلاع کو اپنے انعامات کی فہرست میں شامل کرکے اپنے بندوں سے یہ سوال کیا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

بے شک اس نے ہمیں پیدا کرکے ہم پر احسان عظیم کیا ہے۔ یہ زندگی جو ہمیں میسر ہے اس کا قیمتی عطیہ ہے۔ اس نے ہمیں ذی نفس بنایا ہے اس کا کرم ہے اگر وہ ہمیں مٹی کا ڈھیلا بنا کر پیدا کردیتا تو ہم دنیا کی ٹھوکروں میں رہتے۔ لیکن اس نے ہمیں جاندار مخلوق بنا کر پیدا کیا اس کی ذرہ نوازی ہے۔ پھر جاندار مخلوق میں اس نے اہمیت دی اور شرف المخلوقات بنایا۔ اگر وہ ہمیں بلی، بندر کتا، بچھو، سانپ اژدہا وغیرہ کچھ اور بنا کر دنیا میں بھیج دیتا تو ہم کیا کرسکتے تھے۔ ہمارا شمار جانوروں میں ہوتا اور ہم بے مقصد زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے۔ اس کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں زندگی بخشی اور ہمیں آدمؑ کی اولاد میں شامل کیا اور یہ بھی اس کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں صاحب ایمان بنایا۔ اگر وہ ہمیں انسان تو بنادیتا لیکن کفار ومشرکین میں ہمارا شمار کردیتا تو ہم کیا کرسکتے تھے۔ ایک دن ہم مرجاتے اور دوزخ کا ایندھن بن جاتے۔ اس کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں وجود بخشا اور ایمان کی دولت سے ہمیں سرفراز کیا اور اس کا سب سے بڑا کرم یہ ہے کہ اس نے ہمیں امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل کیا اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جس پر قرآن حکیم جیسی دولت نازل ہوئی اور جس قرآن نے قیامت سے پہلے ہی قیامت کا سارا منظر کھول کر بیان کردیا تاکہ ہم اپنے اعمال کا سدھار کرلیں اور اس وقت کی تیاری کرلیں جب آسمان پھٹ کر روئی کے گالوں کی طرح اُڑا اُڑا پھرے گا جب زمین کی دھجیاں بکھر جائیں گی جب مجرموں پر آگ کے شعلے برسیں گے اور جب ایک اذیت ناک دھواں انسانوں کے لئے وجہ مصیبت بن کر رہ جائے گا۔

اس خدا کا کتنا بڑا انعام ہے کہ اس نے ان باتوں کی پہلے ہی سے ہمیں اطلاع دیدی اور پہلے ہی سے ہمیں ایسے حالات سے خبردار کردیا جو تمام مجرمین کے لئے عتاب الٰہی کا پیش خیمہ بن کر سامنے آئیں گے اور جنہیں دیکھ کر اچھے اچھوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ مجرمین کو سزا دینا بھی فرمانبرداروں کے لئے ایک بہت بڑا انعام ہے کہ ان کو سزا سے اور رسوائی سے محفوظ رکھا گیا۔ ہم صاحب ایمان لوگ حق تعالیٰ کی ان نعمتوں کی کس منہ سے تکذیب کرسکتے ہیں اور کس زبان سے ان نعمتوں کو جھٹلا سکتے ہیں جو قدم قدم پر ہمیں بصیرتِ انسانی اور بصورت معانی اور بصورت آگاہی ہمیں عطا ہوئی ہیں۔ (باقی آئندہ)

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے کفر کے بعد مرد کے لئے سب سے بدتر چیز وہ بیوی ہے جو بداخلاق اور تیز زبان ہو۔ حادثات اور مصائب کے دوران شوہر کی مدد کرنے والی نہ ہو

(ازالۃ الخفاء صفحہ: ۴۵)

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اسم الٰہی کا برج

سوال از: شارق انصاری ———— کانپور

جب کوئی شخص چاہے کہ کسی اسم اعظم یا دعا یا ماسوا اس کے دعوت کرے تو اول اسم اعظم کے اعداد نکال کر بارہ پر تقسیم کرے تا کہ اس کا برج معلوم ہو پھر اسی طرح اپنے نام کے اعداد کا برج معلوم کرے یا صاحب حاجت کے نام کا برج معلوم کرے۔ اب دیکھے کہ اگر ہر دو برج موافق یا مصادق ہوں تو انہی اعداد کے مطابق پڑھے جو اس کے نام اور اسم الٰہی سے حاصل کئے گئے ہیں اور اگر اسم الٰہی آتشی یا بادی ہو اور اسم خود آبی یا خاکی ہو تو تعداد اس طرح مقرر کرے کہ اپنے اسم الٰہی و اسم خود کے اعداد کا "طرح برجی" سے جو باقی رہے اس کو دو صد کر کے پڑھے تا کہ رجعت نہ ہو اور جس وقت دعوت کا آغاز کرے تو دعوت طلوع برج اسم اعظم سے شروع کرے اور نیت کشوف قلب کرے۔

جواب

کسی بھی اسم الٰہی کا برج نکالنا اصولاً درست نہیں ہے۔ کسی انسان کا برج معلوم کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کی تاریخ پیدائش دیکھی جائے کیا ہے۔ تاریخ پیدائش ہی سے برج اور اس کے متعلقہ ستارے کا اندازہ ہوتا ہے اگر کسی کی تاریخ پیدائش یاد نہ ہو تو پھر ارباب علم نجوم نے اصولی طور پر یہ طریقہ نکالا ہے کہ کسی شخص کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد جمع کر کے انہیں بارہ سے تقسیم کیا جائے۔ تقسیم کے بعد اگر کچھ نہ بچے تو سمجھیں کہ اس شخص کا برج حوت ہے۔ اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو سمجھیں برج حمل ہے۔ اگر ۲ باقی رہیں تو سمجھیں برج ثور ہے۔ اگر ۳ باقی رہیں تو سمجھیں برج جوزا ہے۔

لیکن اسم الٰہی کا برج اس لئے نہیں نکالا جاسکتا کہ عقیدتاً یہ بات مسلم ہے کہ اللہ کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے والدین ہیں۔ لم یلد ولم یولد کے تحت وہ نہ کسی سے پیدا ہوئے نہ کوئی ان سے پیدا ہوگا۔ اس بنا پر جب والدہ کے اعداد شامل کرنا ممکن ہی نہیں ہیں تو پھر اصولاً برج برآمد کرنا کیسے ممکن ہوگا۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ کوئی بھی اسم الٰہی برج اور ستارے کا محتاج نہیں ہے۔ انسانی نام تو برج اور ستاروں کے محتاج ہیں لیکن کوئی بھی اسم الٰہی برج اور ستاروں کے محتاج نہیں ہیں۔ بلکہ برج اور ستارے اسماء الٰہی کے محتاج ہیں۔ رہی بات عنصر کی تو ارباب علم و معرفت نے اس بات کی رہنمائی کی ہے کہ اسماء الٰہی کے عناصر معلوم کرنے کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ ہم اسم الٰہی کا حرف اول دیکھ لیں کہ وہ کیا ہے، اگر وہ صرف آتشی ہے تو اسم الٰہی کا مزاج آتشی ہے۔ اگر حرف اول خاکی ہے تو اسم الٰہی کا مزاج خاکی ہے۔ بعض ذی علم حضرات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اسماء الٰہی میں عنصر کی پابندی کے بجائے صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ اسم الٰہی جمالی ہے یا جلالی ہے۔ اگر اسم الٰہی جمالی ہے تو اس کا وردان سب حضرات کو راس آتا ہے جن کا مزاج خاکی یا آبی ہو اور اگر اسم الٰہی جلالی ہے تو اس کا وردان سب افراد کو راس آتا ہے جن کا مزاج آتشی ہو اور بادی ہو۔ کچھ اسماء الٰہی مشترک ہوتے

ہیں، یہ جلالی بھی ہوتے ہیں اور جمالی بھی، ان کا ورد چاروں عناصر کے لوگوں کوراس آتا ہے۔

اسم الٰہی کے پڑھنے کے مختلف طریقے بزرگوں سے منقول ہیں۔ اسم الٰہی کا وردا اسم الٰہی کے اعداد کے مطابق پڑھنے کی تاکید بھی کی گئی ہے اوراسم الٰہی کا ذکر اسم الٰہی کی تعداد میں طالب کے نام کے اعداد شامل کرکے پڑھنے کی تاکید بھی کی گئی ہے۔ اگر کسی اہم مقصد کے لئے پڑھنا ہوتو اسم الٰہی کواس کے اصل اعداد سے دس گنا کرکے پڑھنا چاہئے۔ بعض بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ طالب اپنے نام کے سرحرف کے مطابق کوئی اسم الٰہی منتخب کرے اوراپنے اعداداوراسم الٰہی کے اعداد کے مطابق ورد کرے تواس کوکامیابیاں حاصل ہوتی ہیں اور یہ وظیفہ اس عمل کوترقیاں عطا کرتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کا نام نوراحمد ہے۔ نوراحمد کے نام کا پہلا حرف نون ہے۔ تواس کواسم الٰہی "یانافع" منتخب کرنا چاہئے۔ نوراحمد کے اعداد ۳۰۹ ہیں اور یانافع کے اعداد، ۳۰۱ ہیں۔ دونوں کے مجموعی اعداد ۵۱۰ ہیں۔ اس حساب سے نوراحمد کوصبح شام ۵۱۰ مرتبہ "یانافع" کا ورد کرنا چاہئے۔ اگراس ورد کی تاثیر میں اضافہ کرنا مقصود ہوتو "یانافع" کودوہزار مرتبہ تک پڑھنا چاہئے۔ کسی بھی اسم الٰہی کا ورد کرتے وقت یہ دھیان رکھیں کہ اول وآخیر درود شریف ضرور پڑھیں۔ اگر درودشریف نہیں پڑھوگے تو مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں ہوں گے بلکہ رجعت کا اندیشہ رہے گا۔

مقبولیت کے لئے

سوال از: (ایضاً)

اور کوئی شخص چاہے کہ اپنا جادہ پیدا کرے اور مریدان ومعتقدان بہت ہوجائیں اور تمام خلقت ثناتعریف میں رطب اللسان ہوتو چاہئے کہ دعوت اپنے برج کے طلوع میں شروع کرے اور جوعدد کے اسم الٰہی اور اپنے نام کی طرح سے باقی رہے تھے۔ ہرعدد ہزار دفعہ کرکے پڑھے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ان دونوں سوالوں کومع مثال کے ساتھ استخارہ نمبر میں دیں اوراسم الٰہی کا اور کوئی مؤثر طریقہ بھی درج کریں۔ جووظیفہ کے لئے تعین کیاجاتا ہے۔ شکریہ۔

جواب

تسخیر خلائق کے لئے ان اسماء الٰہی کا ورد کرنا چاہئے جومحبت اورنرمی کوواضح کرتے ہوں مثلاً یاودودُ، یارحمٰنُ، یالطیفُ، یاباسطُ وغیرہ ان اسماء الٰہی کا ورد اگر سوالاکھ مرتبہ کرلیا جائے تو تسخیر خلائق کی دولت سے بہرہ ور ہونے کا امکان رہے گا۔ شرط یہ ہے کہ طالب خود بھی مزاج میں محبت اور لطافت رکھتا ہو اگراس طرح کے اسماء الٰہی کا ورد کرنے والا انسان خودمحبت کرنے کا خوگر نہ ہواور بطور وظیفہ اللہ کے وہ نام پڑھتا ہوجن میں ودودیت اور لطافت ومحبت کی شان ہے تواس کوان اسماء الٰہی کا ورد کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

یہ بات یادرکھیں کہ بندہ جس اسم الٰہی کا ورد کرتا ہے کم سے کم اس بندے کواس اسم الٰہی کے رنگ میں خودبھی رنگ جانا چاہئے تب ہی اس کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔ اگرکوئی شخص صبح سے شام تک "یاغفور" کا ورد کرتا ہوجس کے معانی ہیں معاف کردینے والا لیکن اس کا اپنا حال یہ ہے کہ کسی کی بھی غلطی معاف کرنے کے لئے تیار نہ ہوتوایسے شخص کو "یاغفور" یا "کریم" کا ورد کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ اسی طرح اگرکوئی شخص خودمخلوق سے محبت نہ کرتا ہواور نہ ہی خلق خدا پر مہربان ہوتوایسے شخص کو "یاودود" "یالطیف" کا ورد کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکتا۔ خلق خدا کی نظروں میں محبوب ہونے کے لئے اللہ کے اسماء کا ورد کرنے کے ساتھ ساتھ محبت اور لطافت کے رنگ میں بندے کوخودبھی رنگ جانا چاہئے پھر ساری مخلوق کی نظروں میں وہ خودبھی معتبر اورمحبوب بن جائے گا۔

آپ کے سوالوں کا جواب استخارہ نمبر میں نہیں دیا جاسکا اس کے لئے ہم معذرت چاہتے ہیں۔

شاگرد بننے کی آرزو

سوال از: انصاری ضیاءالرحمٰن ——— مالیگاؤں

ناچیز پہلی مرتبہ خط لکھ رہا ہے۔ آپ کی خدمت میں اسے قبول فرمائیں۔ میں طلسماتی دنیا بڑے ذوق وشوق سے پڑھتا ہوں اور خدا سے دعا بھی کرتا ہوں کہ یہ رسالہ پوری دنیا میں پھیل جائے اور سورج کی طرح ہرایک کوروشنی دے۔ گزارش ہے کہ ناچیز آپ کا شاگرد بننے کا آرزو مند ہے اور آپ سے رہنمائی کا طالب ہے۔ آپ میری رہنمائی کریں عین نوازش ہوگی اوراس کا اجر آپ کوخدائے تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ ناچیز کو عامل بننے کا شوق ہے۔ اسلئے آپ کی خدمت میں خط لکھ رہا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے الف ب سے شروعات کریں کیونکہ میں پکا عامل بننا چاہتا ہوں اور خدمت خلق کرنا چاہتا ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہ کریں گے اور آپ کی شاگردی میں آنے کی میری آرزو کو پوری

کریں گے۔

(نوٹ) اگر جواب طلسماتی دنیا میں شائع ہو تو نام مخفی رکھنے کی گزارش ہے اور اگر جواب جوابی لفافہ کی شکل میں ہو تو بہتر ہوگا کیونکہ جواب جلد از جلد مل سکے۔ خط لکھنے میں کوئی غلطی ہوئی تو معاف کرنا۔

جواب

آپ بھی عجیب ہیں شاگرد بننا چاہتے ہیں اور آپ کو اپنے نام کے اظہار میں تکلف بھی ہو رہا ہے جب کہ آپ کو ہمارا شاگرد بننے کی خواہش اور اس کے اظہار میں نہ تکلف ہونا چاہئے کیونکہ کسی بھی صاحب علم کا شاگرد بننا کوئی عیب کی بات نہیں ہے۔ اور جب شاگرد بننے میں کوئی عیب نہیں ہے تو پھر اس میں شرم کرنے کا کیا مطلب؟ ہاں شرم کی بات تو یہ ہے کہ آج کے دور میں ہزاروں چھٹ بھیئے جو الف کے نام ب نہیں جانتے اور جنہیں کسی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے میں شرم آتی ہے وہ جاہل محض ہوتے ہوئے دن دہاڑے تعویذ کر رہے ہیں اور جھاڑ پھونک کو پیشہ بنا کر اللہ کے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ آپ کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ اُبھرا اچھی بات ہے اور اس سے بھی زیادہ اچھی بات یہ ہے کہ آپ نے خدمت خلق کے لئے روحانی عملیات کی لائن کا انتخاب کر کے ہماری شاگردی میں آ کر کچھ سیکھنے کا ارادہ کیا۔ اگر آپ دوسرے جاہلوں اور دھوکے بازوں کی طرح ہرا یا زرد لباس پہن کر خود کو "بابا" ثابت کرنے لگتے اور کچھ بھی الل ٹپ جھاڑ پھونک شروع کر دیتے تو غلط ہوتا اور شرمناک بات ہوتی۔ آپ یہ تو جانتے ہی ہوں گے کہ روحانی عملیات کی لائن ایک مشکل ترین لائن ہے اور اس لائن میں آنے کے بعد انسان کو حد سے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے اور قدم قدم پر اپنے نفس اور اپنی خواہشات کو مارنا پڑتا ہے۔ سالہا سال کی ریاضت اور مشقت کے بعد پھر انسان کے پلے برائے نام کچھ پڑتا ہے لیکن اللہ کے جو بندے اس لائن کے قواعد و شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنا روحانی سفر جاری رکھتے ہیں وہ ایک دن منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں اور ایک دن کامیابی اور شہرت ان کے قدم چومنے لگتی ہے۔ ہم آپ کو ہرگز ہرگز مایوس نہیں کریں گے اور اس لائن کو ہوّا بنا کر یا ناممکن بنا کر آپ کو خوفزدہ بھی نہیں کریں گے لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ اس لائن کو سوجی کا حلوہ سمجھ کر اس لائن میں قدم نہ رکھیں۔ اگر آپ محنت کرنے اور صبر و ضبط کے ساتھ سفر جاری رکھنے کا تہیہ کر لیں تو ہم یقین دلاتے ہیں کہ ایک دن آپ کو ضرور بالضرور کامیابی نہ ملے گی۔ اگر آپ ہم ہی سے کچھ سیکھنا چاہتے ہیں تو اپنے دو عدد فوٹو بھجوائیں، اپنا نام، والدین کا نام، اور اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھیں اور دو سو روپے کا منی آرڈر کریں۔ اپنا پتہ بھی مکمل اور صاف صاف لکھیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی آہستہ آہستہ مکمل رہنمائی کریں گے اور آپ کو ہرگز ہرگز مایوس نہیں کریں گے۔

خوابؑ کی تعبیر

سوال از: سلیم احمد ـــــــ غازی آباد

مزاج گرامی بھی بعافیت ہی ہوں گے۔ دیگر احوال خدمت میں گزارش ہے کہ اس سے قبل دو خواب مع جوابی لفافہ تحریر بھیج چکا ہوں لیکن نہیں معلوم آپ کے ادارے تک پہنچا کہ ڈاکخانہ کی نظر ہوگیا۔ بہر کیف یہ تیسرا خواب تحریر کر رہا ہوں کہ میں آپ کے ادارے میں عام لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوں جو بغرض مسائل حل کیلئے آئے ہوئے تھے آپ باری باری ان کو بلاتے ہیں اور سب کے مسائل حل کرتے ہیں۔ اتنے میں میرا نمبر آتا ہے، میرے قریب مدرسے کے طالبان بیٹھے ہیں اور میں بیچ میں سے اٹھ کر آپ کی میز کے پاس آتا ہوں تو آپ مائک میرے سامنے کر دیتے ہیں اور کرسی پر سے اٹھ کر میرے پیچھے آجاتے ہیں اور دوسرے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ادھر میں تقریری خطبہ شروع کر دیتا ہوں اور ایک جگہ خطبہ میں صاد پڑھنے کی غلطی کرتا ہوں تو اسی وقت آپ کے ایک ملازم لقمہ دیتے ہیں جو کہ وہ لقمہ غلط ثابت ہوتا ہے پھر آپ ہماری اصلاح کے لئے بڑے شین کا لقمہ دیتے ہیں پھر خطبہ درست ہوتا ہے۔ خطبہ مسنونہ کے بعد قرآن کریم کی آیت تلاوت کرتا ہوں جو یہ ہے۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ○ پھر تقریر اسی موضوع پر شروع کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور اٹک اٹک کر کر رہا ہوں یہاں تک کہ رونے لگتا ہوں پھر رونا چھوڑ کر باتیں شروع کر دیتا ہوں کچھ دیر بعد پھر رونا شروع کر دیتا ہوں یہاں تک کہ ہچکیاں بندھ جاتی ہیں پھر شرمساری سے جب کھڑا ہو جاتا ہوں اور مائک اوف کر کے آپ کے پاس آجاتا ہوں تو آپ سحر زدہ مکانوں کیلئے ایک نقش کر کے لئے کھڑے ہیں پھر مجھے خیال ہوتا ہے میں کونسا نقش طلب کروں فوراً خیال آتا ہے کہ میں غم کو دور کرنے کا نقش لوں پھر دیکھتا ہوں کہ آپ بیٹھ کر انگوٹھی میں نگینہ جڑ رہے ہیں۔ جس کا رنگ لال اور کتھئی ہیں میں سمجھ رہا ہوں کہ یہ نگینہ عنبر ہے میں بھی ایک پتھر لینے کیلئے دو سو روپے اپنی جیب سے نکالنے لگا اتنے میں دیکھا کہ آپ کے پاس ایک بچہ رو رہا ہے معلوم ہوا کہ یہ انگوٹھی اسی بچے کے لئے تیار ہو رہی ہے اور میں اس روتے ہوئے بچے کو چپ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن وہ بچہ چپ

نہیں ہوتا، روتے ہوئے کافی دیر ہوگئی تو آپ نے اس بچے کو بہت زور سے ڈانٹا لیکن بچہ برابر روتا رہا تو آپ نے اس بچے کو ڈانٹتے ہوئے ایک گالی بھی زبان سے خارج کی جسے سن کر میں سوچ میں پڑ گیا کہ مولانا بھی گالی دیتے ہیں۔ پھر بھی جب بچہ وہ چپ نہ ہوا تو میں نے اس بچے کو کہا یہاں سے چلا جا جب چپ نہیں ہوتا تو وہ بچہ وہاں سے چل نکلا ابھی زینے کے پاس ہی پہنچا تھا کہ انگوٹھی تیار ہوگئی تو میں نے آپ سے کہا اس کو جانے دیں میں اس کے گھر تک انگوٹھی پہنچادوں گا اس بات پر رضا مند سے نظر آنے لگے۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس خواب کی تعبیر مجھے مرحمت فرما کر شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

جواب

خواب کی تعبیر بلفظہ خواب کے الفاظ کے مطابق نہیں ہوتی، خواب کچھ ہوتا ہے اور تعبیر کچھ۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خواب کی تعبیر خواب کے بالکل ہی برعکس ہوتی ہے بظاہر خواب اچھا ہوتا ہے اور تعبیر بہت بری اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خواب بظاہر بہت برا ہوتا ہے اور تعبیر بہت اچھی۔ ہارون رشید کی بیوی ملکہ زبیدہ نے ایک مرتبہ یہ خواب دیکھا تھا کہ وہ بیچ چوراہے پر لیٹی ہوئی ہے اور لوگ آکر اس سے تمتع حاصل کر رہے ہیں۔ یہ خواب دیکھ کر جو بظاہر بہت گندہ خواب تھا سہم گئی تھی اور اس نے اپنی ایک باندی کو ابن مبارکؒ کی خدمت میں بھیجا اور اس خواب کی تعبیر معلوم کی اور زبیدہ باندی کو اس بات کا پابند بھی کر دیا تھا کہ وہ اس خواب کی نسبت زبیدہ کی طرف نہیں بلکہ اپنی طرف کرے چنانچہ باندی نے عبداللہ ابن مبارک سے جا کر یہی عرض کیا کہ اس نے خود یہ خواب دیکھا ہے اور اس خواب کی تعبیر کیا ہے۔ عبداللہ ابن مبارکؒ نے خواب سنکر فرمایا کہ تجھ جیسی معمولی سی باندی اتنا اہم خواب اس کی تعبیر عظیم الشان ہے نہیں دیکھ سکتی، یہ خواب تو کسی عظیم الشان ہستی کا خواب ہے۔ جب باندی کو یہ اطمینان ہو گیا کہ خواب برا ہے لیکن اس کی تعبیر بہت اچھی ہے تو اس نے صاف صاف بتا دیا کہ یہ خواب ملکہ زبیدہ نے دیکھا ہے۔ تب عبداللہ ابن مبارکؒ نے فرمایا کہ رب العالمین زبیدہ سے کوئی ایک کام لیں گے جس سے تمام عالم کے لوگ مستفیض ہوں گے۔ چنانچہ کچھ عرصے کے بعد ملکہ زبیدہ نے وادیٔ حجاز میں ایک طویل ترین نہر حاجیوں کو سیراب کرنے کے لئے کھدوائی اس زمانہ میں پانی کی بہت قلت تھی اور بالخصوص حج کے ایام میں حاجی لوگوں کو پانی حاصل کرنے میں دشواری ہوا کرتی تھی۔ اس وقت رب العالمین نے زبیدہ کو اس عظیم الشان خدمت کی توفیق بخشی اور ایک طویل عرصہ تک اللہ کے لاکھوں بندے نہر زبیدہ سے استفادہ کرتے رہے اور اپنی پیاس بجھاتے رہے۔ زبیدہ کا خواب بظاہر بہت لرزا دینے والا تھا لیکن اس کی تعبیر انتہائی مبارک تھی۔

آپ کا خواب دراصل ایک رہنمائی ہے جو رب العالمین کی طرف سے ہے اور اس خواب کی تعبیر یہ ہیکہ آپ کو خدمت خلق کی توفیق انشاء اللہ عطا ہوگی لیکن اس خواب میں اس بات کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے کہ وظائف اگر صحت الفاظ کے ساتھ اور سین شین کی وضاحت کے ساتھ نہ پڑھے جائیں تو فائدہ مند نہیں ہوتے۔ اور اشارہ اس بات کی طرف بھی ہے کہ ہر شخص آپ کی رہنمائی صحیح طور سے نہیں کر سکتا جیسا کہ ہمارے کسی ملازم نے آپ کو ایک لقمہ دیا تھا جو غلط تھا۔ ملازم سے مراد محض ہمارا ملازم نہیں بلکہ اس دنیا کا کوئی بھی شخص ہو سکتا ہے۔ ہر کس و ناکس پر بھروسہ کر کے آپ لقمہ نہیں پکڑ سکتے اور خواب میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ استاد جس طریقہ سے رہنمائی کر سکتا ہے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ آپ نے خواب میں دیکھا جب ہم نے آپ کی غلطی کی اصلاح کی اسی وقت خطبہ درست ہوا۔ وہاں اگرچہ آپ نے خواب میں اس خادم کو ہی دیکھا ہے ضروری نہیں کہ وہ خادم ہی ہو بلکہ مراد استاد ہے وہ جو کوئی بھی ہو۔ چونکہ میں آپ کا استاد ہوں اس لئے آپ کے خواب میں اشارہ میری طرف ہے لیکن خواب میں اس رہنمائی کا منشاء یہ ہے کہ جب اس دنیا میں بالخصوص روحانی لائن میں کوئی بھٹک جائے تو اپنی اصلاح کیلئے اس کو اپنے استاد سے رجوع کرنا چاہئے۔ ہر کس و ناکس کی آواز پر لبیک نہیں کہنا چاہئے۔

آپ نے زَهَقَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا پڑھ کر تقریر شروع کی۔ اس آیت کا مطلب ہے کہ حق آیا اور باطل چلا گیا اور باطل تو جانے ہی کے لئے تھا۔ آپ نے دیکھا ہوگا، سنا ہوگا، پڑھا ہوگا کہ مسلم سماج میں نام نہاد عاملین نے اللہ کے بندوں پر کیسے کیسے ستم ڈھائے ہیں کس طرح اس کو لوٹا کھسوٹا ہے اور کس طرح ان کے عقائد پر بھی حملے کئے ہیں۔ سفلی عمل کے نام پر کس طرح مسلمانوں کو غیر اللہ کے سامنے استمداد کرنے پر مجبور کیا ہے ان عاملین نے نہ صرف یہ کہ جھوٹ بول کر دولت سمیٹی ہے بلکہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور بوجہ جہالت مسلمانوں کی اکثریت ان عاملین کے چکر میں پڑ کر اپنا پیسہ بھی داؤ پر لگا دیتی ہے اور اپنا ایمان اور عقیدہ بھی۔ بڑے بڑے شہروں میں بڑے بڑے باباؤں نے بڑے بڑے دعوؤں کے ساتھ وہ وہ نازیبا حرکات کی ہیں

کہ بس توبہ ہی بھلی۔ ایسے حالات میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک کی داغ بیل ڈالی گئی اور آپ جیسے شائقین عمل نے ہماری شاگردی کا راستہ اختیار کرکے صحیح طور سے عملیات کا فن سیکھنے کی بسم اللہ کی اور صحیح طور پر اللہ کے بندوں کی خدمات انجام دینے کا جذبہ آپ جیسے لوگوں میں پیدا ہوا اور اس طرح جب گھر گھر چراغ جلنے لگے تو جہالت کی تاریکیاں گھر گھر سے رخصت ہونے لگیں۔ اسی بات کی طرف اشارہ خواب میں موجود ہے کہ حق آگیا اور باطل ختم ہوگیا روشنی اُبھری اور اندھیرے نے دم توڑ دیا اور باطل کے اندھیرے جہالت کی تاریکیاں دم توڑنے کے لئے ہیں۔ آپ جیسے لوگوں کا کام گھر گھر میں روشنی پھیلا دینے کا ہے جب گھر گھر میں اُجالے بکھر جائیں گے جہالت کے اندھیرے خود بخود ختم ہوجائیں گے، علوی عمل کی خدمات جب عام ہوجائیں گی تو سفلی عمل کے دھوکے آپ سے آپ ختم ہوجائیں گے۔ کیونکہ اسماء الٰہی اور آیات قرآنی کے سامنے کوئی بھی شیطانی طریقہ ٹک نہیں سکتا۔

آپ کا دوران تقریر رونا اور اٹک اٹک کے تقریر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ اس لائن میں ابھی پوری طرح مشاق نہیں ہوئے ہیں۔ اور حق و باطل کی کشمکش میں ابھی آپ کے اندر قوت فیصلہ صحیح معنوں میں پیدا نہیں ہوئی ہے۔ آپ نے اُلجھ کر پھر صراط مستقیم اختیار کی ہے اور اپنے استاد کی مجلس میں پہنچ گئے ہیں جو ایک شاگرد کے لئے صحیح راستہ ہے۔ وہاں آپ نے اپنے استاد کو سحر زدہ مکان کا علاج کرتے ہوئے دیکھا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آج کے دور میں سحر اور آسیب گھر گھر کے اندر موجود ہے اور اللہ کے بندے ان آفتوں سے پریشان ہیں۔ لہٰذا اللہ کے بندوں کو ان آفتوں سے نجات دلانے کے لئے ایمانداری سے جدوجہد کرنی چاہئے۔ دوران خدمات ہدیہ وصول کرنا حرام نہیں ہے لیکن محض کاروبار کی خاطر عملیات کی دکانیں کھولنا اور دونوں ہاتھوں سے اللہ کے بندوں کو لوٹنا یقیناً حرام اور ناجائز ہے۔ آپ کے خواب میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جو نقش جس کے لئے تیار ہوتا ہے اسی کو دینا چاہئے پیسوں کے لالچ میں کسی اور کا نقش کسی اور کو نہیں دینا چاہئے۔ رہی گالی دینے کی بات تو یہاں مولانا سے مولانا ہی مراد نہیں ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ دوران عملیات کسی بھی عامل کا غصہ کرنا اور اول فول بکنا جائز نہیں ہے۔ آپ کو برا لگا کہ مولانا بھی گالی دے رہے ہیں گویا کہ گالی دینا بری بات ہے اور شریعت میں ہر وہ بات جو خراب اور غلیظ ہو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ آپ کو متنبہ کرنے کے لئے خواب میں یہ بات دکھائی گئی تاکہ آپ خود یہ سمجھ سکیں کہ گندی زبان کسی استاد کی ہو یا عامل کامل کی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اور عامل کو صبر وضبط کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ ایک دم جھلا اُٹھنا اور اول فول بک دینا ایک غلط روش ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خواب میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر کوئی مریض ناراض ہوکر چلا جائے تو عامل کو اپنی خدمات اس کے گھر تک بھی پہنچا دینی چاہئیں۔ اسی میں اس کی عظمت پوشیدہ ہے۔ مجموعی اعتبار سے آپ کا خواب نبوت کا ۴۶ واں حصہ ہے جو محض آپ کی رہنمائی کے لئے آپ کو دکھایا گیا ہے۔

تین سوال

سوال از: کے عبدالباری ــــــــــ وانم باڑی

تقریباً ۸ ماہ سے روحانی ڈاک میں میری غیر حاضری کا سبب یہ کہ میں کرناٹکا ہاسن ڈسٹرک کے گاؤں چنرائے پٹنہ میں ذریعہ معاش کے سلسلے میں مقیم ہوں۔ اسی گاؤں کے ایک مشہور ومعروف شخصیت مولوی قاضی صاحب کے نام شہر کی جامع مسجد میں ۳۰ سال امامت وخطابت کرچکے ہیں بڑے زندہ دل صاحب کشف ہیں۔ یہ آپ کی کتاب شہر میسور سے بذات خود یا کسی کے ذریعہ منگوا کر بلاناغہ ہر ماہ کے پرانے قاری ہیں۔ آپ کو حیرت ہوگی یہ ہستی نابینا ہیں مگر اسی مسجد کے امام وخطیب جناب مولانا مختار احمد جاوید صاحب کی زبانی طلسماتی دنیا پڑھا کر آپ کی کتاب سے لطف اندوز ہورہے ہیں۔ ہمیشہ آپ کی تعریف وتوصیف میں کوشاں رہتے ہیں ان کی خواہش کی غرض سے چند سوالات پیش خدمت ہیں۔ قریبی اشاعت میں شائع کرکے ان کی خوشیوں کو دوبالا کریں تاکہ اس نابینا طلسماتی دنیا کے قاری کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

(۱) ابجد کے اعداد کا قرآن مجید اور حدیث کی روشنی میں کس درجہ کس حد تک وضاحت وثبوت ہے۔ کیا انبیاء کرام اور صحابۂ کرام کو اس علم سے واقفیت تھی؟

(۲) جو عامل نقوش کی چال سے واقفیت نہ ہوتے ہوں اور اس کے قوانین سے ناوابستہ ہوکر برابر نقوش کے ذریعہ عملیات کرتے ہیں کہاں تک درست ہے اس کا اختتامی انجام کیا ہوگا اور اثر کہاں تک کس درجہ ہوگا۔؟ (۳) عملیات کے لئے صاحب عملیات کی اجازت کے علاوہ اگر عامل کسی پیر صاحب سے جو عملیات سے ناواقفیت ہوں ان کی اجازت ضروری ہے یا نہیں۔؟

جواب

رب العالمین کا فضل بیکراں ہے کہ نابینا حضرات بھی طلسماتی دنیا سے استفادہ کر رہے ہیں۔اس سے پہلے بھی کچھ ایسے حضرات کے بارے میں ہمیں طلسماتی دنیا سے استفادہ کرنے کی اطلاع ملی تھی جو بینائی سے محروم ہیں لیکن طلسماتی دنیا کے باقاعدہ خریدار ہیں اور اپنے اہل خانہ سے طلسماتی دنیا کے مضامین سنتے ہیں پھران سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ طلسماتی دنیا اپنی مقبولیت اور افادیت کے عروج پر ہے اللہ نظر بد سے محفوظ رکھے اور طلسماتی دنیا چلانے والے حضرات جن میں ہم خود بھی شامل ہیں تکبر اور احساس بڑائی سے محفوظ رکھے۔جہاں تک ہماری توصیف وتحمید کا معاملہ ہے تو وہ تو صرف ایک طرح کا حسن ظن ہے اور یہ بھی رب العالمین کا فضل وکرم ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ہم اپنی بساط اور اپنی حقیقت سے باخبر ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ اگر ان کا کرم نہ ہوتو اس دنیا میں نہ مقبولیت مل سکتی ہے نہ کسی کی چاہت۔

بقول شاعر۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

ابجد کے اعداد کا ذکر قرآن وحدیث میں موجود نہیں ہے لیکن قرآن وحدیث میں ایسے بہت سے علوم کا ذکر نہیں ہے جنہیں ہم مسلمان مانتے ہیں اور ان کی حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں۔قرآن درحقیقت ایک عقائد اور امرونواہی سے تعلق رکھنے والی آسمانی کتاب ہے اگر اس میں ہم جوتے گانٹھنے کا طریقہ تلاش کرنے لگیں تو ہمیں مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔یا اگر ہم قرآن حکیم کے ۳۰ویں سپارے میں خمیرہ مروارید یا جوارش جالینوس کی حقانیت ڈھونڈنے لگیں تو ہمیں محرومی کے سوا اور کیا ہاتھ آئے گا۔قرآن وحدیث میں کسی علم کا ذکر نہ ہونے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم اس علم کا سرے سے انکار کردیں اور جہاں تک اشاروں کا معاملہ ہے تو بعض اشاروں سے علم اعداد کی نشاندہی ہوتی ہے۔مثلاً قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اور تمام چیزوں کا احاطہ اعداد میں کیا گیا ہے۔اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہر چیز کسی نہ کسی عدد میں محیط ہے اور وہ عدد اس چیز پر اثر انداز ہوتا ہے۔سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ۹ عدد کے زیر اثر تھے۔آپ کی زندگی میں ۹ عدد کی تکرار جابجا ملتی ہے۔مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ سال کی ہوئی۔۶۳ کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ آپ کی عمر عزیز کے ۲۷ سال معراج میں گزرے۔۲۷ کے بھی ۹ ہی بنتے ہیں اور اگر ۲۷ اور ۶۳ کو باہم جمع کریں تو نوے بنتا ہے اور اس کا بھی مفرد عدد ۹ ہی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش ۹ ربیع الاول ہے۔حضرت عائشہؓ سے جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ہوا تو حضرت عائشہؓ کی عمر ۹ سال تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں ۹ سال ۹ ماہ ۹ دن ۹ گھنٹے رہے اس کے بعد فتح مبین کا واقعہ پیش آیا۔اس طرح کی اور بھی بہت سی مثالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ۹ کا عدد آپ کی زندگی پر اثر انداز رہا۔اگر اعداد کی کوئی بھی حیثیت نہ ہوتی تو کسی کی زندگی میں بالخصوص نبیوں کی زندگی میں اسطرح کے اتفاقات کیوں پیش آتے؟

عربی زبان کی پرانی کتب میں جہاں حاشیہ ختم ہوجاتا ہے وہاں ۱۲ لکھا ہوا ہوتا ہے۔دراصل یہ ۱۲ حد کا عدد ہے۔ح کے ۸ ہوتے ہیں اور د کے ۴۔آٹھ اور چار ۱۲ ہی ہوتے ہیں۔حاشیہ نگار حد کے بجائے ۱۲ لکھ دیا کرتے تھے اور ۱۲ سے مراد حد ہی ہوا کرتی تھی۔یعنی حاشیہ کی حد حاشیہ نگاروں کی اس روش سے بھی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ علم اعداد کی حیثیت ہے اور یہ صدیوں پرانا علم ہے۔کسی بھی علم کا ثبوت اگر انبیاء اور صحابہ کی زندگی میں نہ ملے تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ یہ علم ناقابل تسلیم ہے۔نبیوں اور صحابیوں کی زندگی میں ہمیں اعمال حسنہ اور اعمال عقائد کے ثبوت تلاش کرنے چاہئیں نہ کہ دوسرے علوم کے۔اگر کوئی شخص صحابہ کرامؓ کی زندگی میں طب سے متعلق فارمولوں کے ثبوت تلاش کرنے لگے تو غلط ہوگا۔اسی طرح یہ بھی غلط ہی ہوگا کہ ہم علم اعداد، علم جفر اور اس طرح کے دوسرے علوم کے ثبوت انبیاء اور صحابہؓ کی زندگی میں ڈھونڈنے لگیں۔

جو عامل نقوش کے فن سے ناواقف ہوتے ہوئے بھی نقوش وغیرہ تیار کرتے ہیں وہ لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور وہ خود بھی فریب میں مبتلا ہیں کسی بھی فن کی مکمل معلومات حاصل کئے بغیر اس فن پر کام کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔جہاں تک اثر کا تعلق ہے تو اثر تو اللہ کی مرضی سے پیدا ہوتا ہے بعض اوقات حاذق حکیم کی دوا کام نہیں کرتی اور بعض اوقات نیم حکیم کو سرخرو ہونے کا موقعہ عطا ہوجاتا ہے۔کسی بھی دوا یا تعویذ میں اثر منجانب اللہ ہوتا ہے لیکن فن فن ہے اور بغیر کچھ جانے اور بغیر کچھ سیکھے حکیم بن کر بیٹھ جانا بھی غلط ہے اور عامل بن کر بیٹھ جانا بھی نادرست ہے۔

کسی بھی معاملے میں اجازت اسی لائن کے قابل اعتبار انسان سے حاصل کرنی چاہئے۔ایک شخص اگر کامل حکیم ہو تو طب سے متعلق ہی اس

سے اجازت حاصل کرنی چاہئے نہ کہ سائنس سے متعلق۔ پیر صاحب کی پیری اور بزرگی اپنی جگہ مسلم لیکن اگر وہ عامل نہیں ہیں تو ان سے کسی عمل کی اجازت طلب کرنا اصولاً غلط ہے۔

ٹی، وی کے جائز و ناجائز کی بحث

سوال از: محمد سکندر ــــــــ احمد نگر

یہ خط ان علماء کے نام جو ٹی، وی کو دیکھنا جائز قرار دیتے ہیں۔ خواص کر کے مولانا ہاشمی فاضل دیوبند کے نام، جواب چاہئے۔

ہاشمی صاحب آپ کے متبعین نے اور آپ نے ٹی، وی جیسی مذموم شئے کو دیکھنا جائز قرار دے کر اس دور کے امت کو فلم دیکھنا آسان کر دیا ہے آپ نے ۲۰۰۵ء اپریل کے شمارے میں طلسماتی دنیا میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا، ٹی، وی فی نفسہ حرام نہیں ہے اس کے غلط پروگرام حرام ہوسکتے ہیں۔ ریڈیو اور ٹی، وی پر نشر ہونے والے اسلامی پروگرام کو ناجائز قرار دینا خلاف عقل بھی ہے اور خلاف مصلحت بھی۔ حرم شریف میں کیمرے لگے ہوئے ہیں، حرم شریف سے نماز اور حج کے پروگرام نشر ہو کر دنیا بھر میں پھیلتے ہیں اور ہندوستان میں لوگ بیٹھ کر ان پروگرام کو دیکھتے ہیں تو کیا یہ ناجائز ہے۔؟ ہاشمی صاحب، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ۱۴ سو برس سے لے کر آج تک جتنے بھی علماء حق گزرے ہیں اور ہیں وہ ہمیشہ سے اور ابھی ابھی تصویر کا دیکھنا حرام ہی کہتے ہیں کسی نے جائز قرار نہ دیا۔ آج جو چند علماء جائز قرار دیتے ہیں وہ مغربی تہذیب سے متاثر علماء کہتے ہیں اور یقیناً یہ سب ابلیس کے نقش قدم کو اپناتے ہیں۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا۔ من تشبہ بقوم فھو منھم۔ جو جس قوم سے مشابہت رکھتے ہیں وہ انہیں میں سے ہیں۔ اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔ آگے آپ نے لکھا کہ ریڈیو اور ٹی، وی پر نشر ہونے والے اسلامی پروگرام کو ناجائز قرار دینا خلاف عقل بھی ہے اور خلاف مصلحت بھی۔ آپ اپنے عقل اور مصلحت کو رسول ﷺ کے قول پر کیوں ترجیح دیتے ہیں۔ جب کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا جب تک تمہارے دلوں میں سب سے زیادہ میری محبت نہ ہو تم مومن نہیں ہوسکتے۔ آج لوگ قرآن وحدیث کے مطالعہ کرنے سے کتراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ٹی، وی پر ساری معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ قرآن وحدیث کا مطالعہ کرنے کی ہمیں کیا ضرورت اور مجھے وقت بھی نہیں ملتا۔ آج لوگ علماء کی صحبت سے دور بھاگتے ہیں اب بتائیے کہ یہ ٹی، وی آج قوم مسلم کو قرآن وحدیث پڑھنے کا وقت نہیں دیتا۔ علماء کی صحبت سے دور کر رہی ہے۔ اس سے بری شئے اور کیا ہوسکتی ہے، جو قوم کو اپنے رہنما سے دور کرے، خدا اور رسولؐ سے دور کرے۔ مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر دو چار مولوی ٹی، وی پر آ کر وعظ ونصیحت کر دینے سے یا نعت پاک گنگنا دینے سے مذہب کی دلیل نہیں بن جاتی اور نہ ہی قوم راہ راست پر آسکتی ہے۔ ایسے مولوی کا نام سننے سے دیکھنے سے لاحول پڑھنا چاہئے۔ اسے نفرت کی نگاہوں سے دیکھنا چاہئے تاکہ اسے دلیل بنا کر قوم کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔ آپ نے یہ سوال پیش کیا کہ کیا حرم شریف سے نماز اور حج کے پروگرام نشر ہوتے ہیں تو کیا یہ حرام ہے؟ یقیناً حرام ہے۔ حرام چاہے ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہو حرام ہی ہوتا ہے۔ دوسری بات عرب کی حکومت ہمارا ایمان نہیں۔ ہمارا ایمان تو اللہ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ہے۔ عرب کا حکمراں ہماری شریعت نہیں۔ کیا کل عرب سے گانے نشر ہونے لگے تو کیا میرے لئے سننا جائز ہوگا؟ عرب امریکہ سے یعنی یہودیوں سے محبت کرتا ہے تو میں بھی سور کھانے والوں سے محبت کروں۔

سفیان ثوریؒ نے فرمایا جو شخص حرام مال سے صدقہ کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسے گندگی کو پیشاب سے صاف کرنا، ٹی، وی کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ علماء حق نے دین کو سمجھنے کے لئے بہت ساری کتابیں لکھیں ہیں ہمیں قرآن وسنت کو سمجھنے کیلئے مذہبی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ان کی محفلوں سے ان کی صحبتوں سے، دینی معلومات حاصل کریں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے اور فیشن پرست علماء سے ہمیشہ دور رہنا چاہئے کیونکہ ساری بلائیں فیشن ہی نے دیئے ہیں۔ فیشن سب سے پہلے ابلیس نے کیا جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ ابلیس نے کہا بھلا افضل بھی کہیں کم تر کو سجدہ کرتا ہے۔ میری تخلیق آگ سے ہوئی اور آدمؑ کی مٹی سے یعنی میں خوبصورت ہوں میں آدمؑ سے بہتر ہوں اس لئے میں سجدہ نہ کروں گا۔ یہی فیشن کی وجہ سے ابلیس پر لعنت ہوئی اور ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق گلے میں آگا اور ابلیس کی تقلید سب سے پہلے قابیل نے کی اور آج چند علماء بھی انہیں کی اتباع کر رہا ہے۔ اسے جائز قرار دینے والوں کو توبہ کرنی چاہئے۔ اسلام پھیلانے کا بہت سے طریقے ہیں جو بغیر ٹی، وی کے بھی انجام دیئے جاسکتے ہیں اللہ سمجھ دے (آمین)

جواب

آپ نے اعتراضات کو پیش کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو پیش نظر نہیں رکھا تو آپ کو کیا حق پہنچتا ہے اس بات کا کہ آپ

کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے ہم قرآن وحدیث کو سامنے رکھیں لیکن آپ پھر بھی یہ اطمینان رکھیں کہ ہم کوئی ایسی بات نہیں کہیں گے جو قرآن وحدیث کی تعلیمات کے برخلاف ہو۔

طلسماتی دنیا کے جس شمارے میں ٹی، وی سے متعلق بات چیت کی گئی تھی وہاں ہم نے اس بات کی وضاحت کی تھی کہ ٹی، وی دیکھنا فی نفسہ حرام اور ناجائز نہیں ہے۔ مثلاً اگر ٹی، وی پر خبریں نشر ہوں یا کوئی اسلامی اور دینی پروگرام پیش کیا جارہا ہو اور پروگرام پیش کرنے والا مرد ہو جو ٹھیک ٹھاک لباس میں پروگرام پیش کررہا ہو تو اس پروگرام کو دیکھنا جو مخرب اخلاق نہیں ہے قطعاً جائز ہے۔ بے شک ٹی، وی کے اکثر پروگرام بے شرمی کی تعلیم دینے والے ہوتے ہیں اکثر فلمیں اور ڈرامے اخلاق سوز ہوتے ہیں اور اکثر پروگرام پیش کرنے والے لڑکے اور لڑکیاں فحش لباس پہن کر پروگرام نشر کرتے ہیں اسلئے ٹی، وی کو امت کے لئے تشویشناک مانا گیا ہے لیکن جب بات اصول کی ہوگی تو لامحالہ یہ کہنا پڑے گا کہ ٹی، وی فی نفسہ معیوب نہیں ہے اس کے غلط پروگرام اس کو معیوب بناتے ہیں۔ چاقو اور چھریاں جانور کو ذبح کرنے کے لئے اور گوشت اور ترکاریاں وغیرہ کاٹنے کے لئے بنائی جاتی ہیں لیکن کچھ لوگ ان ہی آلات سے انسانوں کو قتل کرنے کا کام لیتے ہیں جو قطعاً ناجائز ہے لیکن اس ناجائز کام کی وجہ سے چاقو اور چھری بنانے والی فیکٹریوں کے خلاف غل مچانا جائز نہیں ہے۔ کسی بھی چیز کے اچھے برے مقاصد ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی بھی چیز اچھے مقصد کے لئے تخلیق کی جارہی ہو تو اس چیز کو برے مقاصد میں استعمال کر لینے کی وجہ سے وہ چیز مطلقاً معیوب قرار نہیں دی جاسکتی۔

آج کل اسکولوں میں کیا کچھ نہیں ہورہا ہے۔ عشق، بدتہذیبی، بے شرمی، بے حیائی اور مطلق العنانی سبھی کچھ اسکولوں سے لڑکے اور لڑکیاں سیکھ رہے ہیں لیکن اس کے باوجود اسکولوں کی مخالفت محض اس بنا پر نہیں کی جاتی کہ اسکولوں کا اصل مقصد تعلیم وتربیت ہے اور کسی نہ کسی درجہ میں اسکول اپنی زریں خدمات دے رہے ہیں پھر بھی غلط قسم کی چیزیں جو اسکولوں میں پنپ رہی ہیں ان کی مخالفت کی جاتی ہے لیکن اسکولوں کے وجود کا کوئی بھی مخالف نہیں ہے اور مخالف ہونا بھی نہیں چاہئے۔

اخبارات خبریں نشر کرنے کا اچھا ذریعہ ہیں۔ لیکن ان ہی اخبارات سے فتنہ وفساد بھی ہوجاتے ہیں اور ان ہی اخبارات کے ذریعہ غلط پروپیگنڈہ بھی کردیا جاتا ہے اور کبھی کبھی یہ پروپیگنڈہ دین اسلام کے خلاف بھی ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود فی نفسہ اخباروں کو غلط قرار نہیں دیا جاتا۔

ٹی، وی آج کے معاشرے میں مروجہ تہذیب اور ضروریات کا جز لاینفک بن کر رہ گیا ہے اور گنے چنے مکان ہی ایسے ہوں گے جہاں ٹی، وی نہ ہو تو جب یہ چیز گھر گھر میں داخل ہوگئی ہے تو دوراندیشی کا تقاضہ یہ ہے کہ ٹی، وی پر اسلامی پروگرام نشر کرنے کے منصوبے بنائے جائیں تاکہ ٹی، وی دیکھنے والے لوگ جو کسی بنا پر کتابیں نہیں پڑھ پائے اسلامی معلومات سے بہرہ ور ہوسکیں۔ ہم جانتے ہیں کہ دین کی صحیح معلومات دینی کتابوں سے حاصل ہوتی ہیں ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ دین کی توفیق بزرگوں کی صحبت سے ملتی ہے۔ بقول شاعر

نہ کتابوں سے نہ مدرسوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

فارسی کے ایک شاعر نے کہا تھا۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالع ترا طالع کند

اچھی صحبت انسان کو اچھا بناتی ہے اور بری صحبت انسان کو برا بناتی ہے۔ کوئی بھی شخص ماں کے پیٹ سے ولی بن کر پیدا نہیں ہوتا۔ محنت لگن، تعلیم اور بزرگوں کی صحبت انسان کو ولایت کے درجے تک پہنچاتی ہے۔ ہم بھی آپ کی طرح اس بات کے قائل ہیں کہ دین کی صحیح سمجھ کے لئے اچھی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے اور اس کے بعد کسی ولی صفت انسان کی صحبت اختیار کرکے تقوے اور پرہیزگاری کی تربیت لینی چاہئے۔

ہم نے اپنے کسی بھی مضمون میں یہ لکھنے کی غلطی نہیں کی ہے کہ مدرسوں میں تالے لگادو۔ بزرگوں کی صحبت سے اجتناب برتو اور کتابوں کو الماریوں میں مقفل کردو اور دینی معلومات حاصل کرنے کے لئے بس صبح شام ٹی، وی دیکھا کرو۔ ہم نے ٹی، وی کے اچھے پروگرام کی تائید اس وقت کی تھی جب اچھی خاصی عقل رکھنے والے لوگ ٹی وی کو بہرصورت ناجائز قرار دے رہے تھے اور ٹی وی پر اسلامی پروگرام نشر ہونے کی پرزور مخالفت کررہے تھے۔ ہم نے اس وقت یہ لکھا تھا کہ ٹی وی دیکھنا فی نفسہ ناجائز نہیں ہے اگر ٹی وی پر نماز کا پروگرام نشر ہورہا ہو یا کوئی صاحب نعتیہ پروگرام پیش کررہے ہوں یا ٹی وی پر کوئی اور دینی تقریر نشر ہورہی ہو تو اس وقت ٹی، وی دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ غالباً ہم نے اپنے کسی مضمون میں یہ مثال بھی دی تھی کہ اگر کسی شراب خانہ کی دیوار پر یہ لکھا ہو کہ نماز پڑھو تو ہم یہ کہہ کر نماز کو نظرانداز نہیں کرسکتے کہ نماز کی نصیحت غلط جگہ لکھی ہوئی ہے۔ شراب خانہ کی حرمت اپنی جگہ لیکن اگر اس کے در ودیوار پر کوئی اچھی

بات لکھ دی گئی ہو تو اس بات کی مخالفت نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح ٹی وی کی خرابیاں اپنی جگہ لیکن اگر ٹی وی میں کوئی شخص یہ کہہ رہا ہو کہ اللہ ایک ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے اور وہی ہمارا مستعان و مددگار ہے تو اس سچائی کو یہ کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ یہ سچی بات ٹی وی سے نشر ہو رہی ہے اس لئے ہم نہیں مانتے۔

سفیان ثوریؒ کی بات کہ جو شخص حرام مال سے صدقہ کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے گندگی کو پیشاب سے صاف کرنا، اپنی جگہ درست ہے لیکن یہ مثال ٹی وی والے معاملے میں صادق نہیں آتی۔ مال حرام سے صدقہ کرنا بے شک ثواب کی بات نہیں ہے بالکل اسی طرح جس طرح پھٹا ہوا نوٹ اللہ کے راستے میں دینا درست نہیں ہے۔ اسی طرح حرام سے کمائی ہوئی دولت سے مال کی تطہیر نہیں کی جاسکتی۔ لیکن ٹی، وی پروگرام کی بات دگرگوں ہے اول تو ٹی وی مطلقاً حرام نہیں ہے اور اگر حرام ہو بھی تو اس کے اچھے پروگرام کو یہ کہہ کر ٹھوکر مار دینا کہ یہ غلط جگہ سے نشر ہو رہے ہیں محض نا سمجھی ہے۔ یہ تقوے اور پرہیزگاری کی بات نہیں ہے۔ اگر کسی بت خانے کے دروازے پر یہ عبارت لکھی ہو۔ اللہ ایک ہے تو کیا اس عبارت کو ہم غلط سمجھیں گے؟ محض اس لئے کہ یہ عبارت بت خانہ کے دروازے پر کندہ ہے، ظاہر ہے کہ نہیں، بت خانہ کی قباحت اپنی جگہ لیکن عبارت کی صداقت وسچائی اپنی جگہ۔

کچھ لوگ ٹی وی پر اسلامی نشریات کی مخالفت کر رہے تھے اس وقت ہم نے اس مخالفت کی مخالفت کرتے ہوئے یہ عرض کیا تھا کہ ٹی وی کی قباحتیں اپنی جگہ لیکن اگر ٹی وی پر اسلامی پروگرام نشر ہوں تو ان سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

آپ نے اپنے اعتراض کو مدلل بنانے کے لئے آدم وابلیس کا واقعہ نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابلیس فیشن کی وجہ سے برباد ہوا اور اس دعوے کی وجہ سے ہلاک ہوا کہ میں خوبصورت ہوں اسلئے میں آدم کو سجدہ نہیں کروں گا تاریخی طور پر یہ بات غلط ہے۔ جب اللہ نے تمام ملائکہ کو یہ حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں تو سب نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے سجدہ نہیں کیا اور جب خالق کائنات نے اس سے پوچھا کہ تو نے میرے حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی؟ تو ابلیس نے جواب دیا خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ○ مجھے آپ نے آگ سے پیدا کیا اور آدمؑ کو مٹی سے۔ ظاہر ہے کہ آگ کا مقام مٹی سے بلند ہے اسلئے میں آدم سے بہتر ہوں اور جب اس سے بہتر ہوں تو میں اس کو سجدہ کیوں کروں، مفسرین کی رائے کے مطابق ابلیس تکبر کی وجہ سے احساس برتری کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوا نہ کہ فیشن کی وجہ سے۔

آپ نے یہ فرما کر چند علماء ٹی وی کو جائز بتاتے ہیں ان پر لاحول پڑھی ہے۔ جب کہ ٹی وی پروگراموں میں دیوبندی اور بریلوی مسلک کے تقریباً تمام ہی علماء نظر آرہے ہیں۔ مولانا سالم صاحب قاسمی جو دارالعلوم دیوبند وقف کے مہتمم ہیں کئی بار ٹی وی پر اپنی تقریر نشر کر چکے ہیں اور گزشتہ سال جمعیۃ العلماء ہند کا ایک پروگرام ٹی وی سے نشر ہوا تھا جس میں وقت کے تمام علماء اور صلحاء اس پروگرام میں موجود تھے۔ کیا آپ کے نزدیک یہ سب گمراہ ہیں اور اس قابل ہیں کہ انہیں دیکھ کر ہم انا للہ وانا الیہ راجعون یا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے ابلیس کی تقلید قابیل نے کی تھی اور آج علماء بھی اسی کی اتباع کر رہے ہیں۔ یہ سراسر الزام ہے اور گھٹیا قسم کی بہتان تراشی ہے۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ قابیل نے اپنے بھائی کا قتل کیا تھا کسی کا قتل کر دینا اور ٹی وی دیکھنے میں کھلا فرق ہے ان دونوں گناہوں کو ایک سمجھ لینا نادانی ہے اور علم دین سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ٹی وی کے برے پروگرام دیکھنے کے بعد بھی معافی مل جانے کا امکان ہے لیکن کسی انسان کو بے وجہ یا اپنے معمولی سے مفاد کی خاطر قتل کر دینے کی سزا جہنم ہے اس میں معافی مل جانے کا امکان نہیں ہے۔ الا یہ کہ مقتول ہی قاتل کو معاف کر دے۔ من تشبہ بقوم فھو منھم کی صداقت بے شک اپنی جگہ مسلم لیکن اس حدیث پاک کا استعمال بھی آپ نے بے محل کیا ہے۔ اس حدیث پاک کا مفہوم تو یہ ہے کہ جو قوم کسی دوسرے کی وضع قطع اختیار کرتی ہے تو اس کا حشر اسی قوم کے ساتھ ہوگا۔ مثلاً اگر کسی مسلمان کا حلیہ یہودیوں یا نصرانیوں کے حلئے جیسا ہو تو اس کے لئے خطرناک بات ہے لیکن اس حدیث کی رو سے ٹی وی کے پروگرام کو غلط قرار دینا مار وگھٹنا پھوٹے آنکھ والی بات ہے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ اس دور میں لوگ قرآن وحدیث کے مطالعہ سے کتراتے ہیں کہ ہم ٹی وی پر ساری معلومات حاصل کر لیتے ہیں قرآن وحدیث کا مطالعہ کرنے کی ہمیں کیا ضرورت؟ ایسے لوگ جو بھی ہوں بیشک غلط ہیں۔ ہم ان لوگوں کے خیالات کی تائید نہیں کر سکتے، یہ لوگ نرے جاہل ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ دین کی دولت بزرگوں کی صحبت سے ملتی ہے اور صحیح علم صحیح کتابوں کے مطالعہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ بات ان لوگوں کی اور ان کے فاسد خیالات کی نہیں ہے بات تو یہ ہے جس دور میں ٹی وی دیکھنا ایک طرح کی ضرورت اور رسم بن کر رہ گیا ہو اس دور میں اگر ہم اچھے

پروگرام کی منصوبہ بندی نہیں کریں گے تو ٹی وی کے مخرب اخلاق پروگراموں سے اپنی قوم کو کیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ رہی تصاویر کی بات تو تصاویر کے معاملے میں اب شدت اختیار کرنا بے معنیٰ ہے۔ اب کوئی گھر ایسا نہیں ہے جہاں تصویر موجود نہ ہو، کوئی جیب ایسی نہیں ہے جس میں تصویر نہ رکھی ہو جب کوئی نماز پڑھتا ہے اپنی جیب کے پیسے نکال کر امام اور موذن کے حوالے نہیں کر دیتا۔ نوٹ اسی کی جیب میں رہتے ہیں اور نوٹوں پر آنجہانی گاندھی کی تصویر چھپی ہوتی ہے جو علماء تصویر محض کو حرام قرار دیتے ہیں وہ علماء، علماءِ حق نہیں "علماءِ ناسمجھ" ہیں اور مکھی پر مکھی مار کر وہ اپنی عاقبت نااندیشی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

تصاویر بھی وہی غلط اور ممنوع ہوں جو فحش اور شرمناک ہوں یا جن کو دیکھ کر اخلاق وکردار کے خراب ہوجانے کا اندیشہ ہو۔ کسی بزرگ کی تصویر اگر کسی خاص مقصد کے لئے رکھی ہو تو یا کوئی دوسری تصویر کسی جانور کی کسی خاص مصلحت کی وجہ سے گھر میں ہو تو یہ حرام کے دائروں میں نہیں آتی۔ اسلامی شریعت اپنے اندر لچک رکھتی ہے اور حالات اور مواقعات کے اعتبار سے اپنا فیصلہ دیتی ہے۔ کتا پالنا ناجائز ہے لیکن اگر کسی خاص ضرورت کی وجہ سے کتا پالا گیا ہو تو شریعت اس کی اجازت دیتی ہے۔

آج بھی محتاط ترین علماء کا کہنا یہ ہے کہ تصویر کا اطلاق اس نقش نگار پر ہوتا ہے جو ہاتھ سے بنائی گئی ہو جو تصاویر کیمرے سے اتاری گئی ہوں ان پر تصویر کشی کا اطلاق نہیں ہوتا۔ فوٹو جائز ہے اور جب فوٹو جائز ہے تو آدمی کے وہ پروگرام جو کیمرے کے ذریعہ ٹی وی تک پہنچائے جاتے ہیں ان میں کوئی حرج کیوں ہوسکتا ہے وہ تو ایک طرح کا عکس ہے اور عکس تصویر کی طرح حرام نہیں ہے۔ ہم آئینہ دیکھتے ہیں تو آئینہ دیکھنا حرام نہیں ہے کیونکہ آئینہ میں جو دوسرا شخص نظر آرہا ہے وہ ہمارا ہی عکس ہے۔ آئینے کی طرح کیمرہ بھی عکس اُتار کر محفوظ کرلیتا ہے پھر ایک آلے کے ذریعہ اس کو بعد میں بھی دیکھا جاسکتا ہے اسی کو فلم کہتے ہیں تو اس کا دیکھنا حرام کیونکر ہوسکتا ہے اور اگر غلط اور فحش قسم کے فوٹو اُتار کر ان کو نشر کیا جائے تو وہ ایسے بھی حرام ہیں اگر انہیں کسی اسٹیج پر براہ راست بغیر کیمرے کی مدد سے پیش کیا جائے ان کا دیکھنا اس وقت بھی جائز نہیں ہے اور اصل خرابی ٹی وی کے غلط پروگراموں میں ہے جو کینسر کی طرح پھیل رہے ہیں لیکن اگر ٹی وی پر قرآن حکیم کی تلاوت یا درس حدیث جیسے پروگرام پیش ہوں تو ان کی مخالفت کرنا معیاری قسم کی جہالت ہے جس سے پناہ مانگنی چاہئے۔

ثانیہ مرزا کا لباس

سوال از: جمشید عالم

تو میں کہہ رہا تھا ثانیہ مرزا کے بارے میں۔ اگر آپ اس کے لباس کے بارے میں قلم اٹھانا چاہتے ہیں تو اٹھا سکتے ہیں کیونکہ ہماری آنے والی نسلیں جن میں ہماری مسلمان نوجوان لڑکیاں ہیں۔ اگر ثانیہ مرزا کے ڈریس کو ہی اپنا آئیڈیل بنالیں تو مستقبل کا کیا حشر ہوگا۔ ابھی ابھی ۸ر اکتوبر سنیچر کے دن پاکستان میں جو اللہ کا قہر زلزلے کی شکل میں نازل ہوا جس میں تقریباً چالیس ہزار افراد لقمۂ اجل کو لبیک ہوئے ممبئی کی بارش ۲۶ جولائی کو جو بلا اور آفت بن کے اُتری۔ اُدھر امریکہ کے شہر نیو آرلینس میں جو طوفان جسے کیٹرینا ریٹا کا نام دیا گیا۔ جس طوفان کی رفتار ۲۹۶ کلو میٹر فی گھنٹہ تھی ان ارضی وسماوی آفات ملے جلے موضوع ہیں جو آپ کے نوکِ قلم پہ آنے کے لئے رہے ہیں۔ انشاء اللہ اکتوبر نومبر کے اداریہ میں کچھ خاص ہی انتظار رہے گا آپ کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے (آمین ثم آمین)

جواب

گزشتہ دنوں ثانیہ مرزا کا لباس اخبارات ورسائل کا موضوع بحث بنا۔ کچھ لوگوں نے اس بارے میں مفتیوں سے فتوے بھی حاصل کئے۔ مفتیوں نے وہی بات کہی جو انہیں کہنی چاہئے تھی انہوں نے ثانیہ مرزا کے لباس کو غیر شرعی لباس قرار دیا اور اس لباس کو شر انگیز بھی بتایا اور ثانیہ مرزا کے طرز عمل کی کھل کر مذمت کی اور پھر یہ بھی ہوا کہ ثانیہ مرزا نے علماء اور مفتیان کرام کی کھلی توہین کی اور ان کے خلاف ایسے الفاظ بھی استعمال کئے جو کسی بھی مسلمان عورت کو زیبا نہیں دیتے۔ جب کہ مفتی حضرات کا جو بھی فتویٰ تھا وہ اس کے لباس کے بارے میں تھا اور بے شک ثانیہ کا لباس قابل تنقید ہے اور شرعاً ناجائز بھی ہے۔ جس لباس کو پہننے کے بعد عورت ننگی نظر آتی ہو اور جو لباس عورت کے جسم کے مختلف اعضاء کو واضح کر کے دعوت نظارہ دیتا ہو وہ لباس شریعت کی نظروں میں ممنوع بھی ہے اور مبغوض بھی۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بتائی گئی ہے کہ عورتیں ایسا لباس پہنیں گی کہ جنہیں پہن کر بھی وہ عریاں اور برہنہ محسوس ہوں گی۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ثانیہ مرزا کو پسند کرنے والے لوگ علماء کی بات کا برا مانتے ہیں اور مفتیان کرام پر تنقید کرتے ہیں اور انہیں یہ دکھائی نہیں دیتا کہ ثانیہ مرزا کا پیرہن کیسا ہے۔ یہ قوم کی لڑکیوں میں کیا کیا خرابیاں پیدا کر رہا ہے اور ان

لباس سے کیسے کیسے فتنے جنم لے رہے ہیں۔ ثانیہ مرزا کیسا بھی لباس پہنیں علماء کا کیا بگڑتا ہے لیکن جب کوئی ان سے سوال کرے گا تو وہ وہی جواب دینگے جو شرعاً درست ہوگا۔ چنانچہ ثانیہ مرزا کے لباس کے بارے میں جب ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے وہی جواب دیا جو اصولاً درست تھا اور قرآن وحدیث جس کی تصویب کرتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ثانیہ مرزا جو کھیل کھیلتی ہیں اس میں اس طرح کا لباس زیب تن کرنا از بسکہ ضروری ہے اس لئے شاید یہ لباس ان کے لئے بدرجۂ مجبوری ہے لیکن ثانیہ مرزا کو علماء کے بارے میں ایسا طرز اختیار نہیں کرنا چاہئے جس سے علماء کی تذلیل ہو اور جس سے فتوؤں کے تقدس کا مذاق اُڑتا ہو اور عوام کو بھی اس طرح کے سوالات علماء سے نہیں پوچھنے چاہئیں جن کا جواب دینا نہ دینا علماء کے لئے آزمائش بن کر رہ جائے۔ عریانیت اور برہنگی کسی بھی مذہب میں جائز نہیں ہے پھر اس دین اسلام میں کیسے جائز ہو سکتی ہے جو طہارت اور پردے کا سب سے زیادہ قائل ہو۔ جو مذہب عورت کے چہرے کو پوشیدہ رکھنے کی تاکید کرتا ہو وہ مذہب عورت کی ٹانگوں کو عریاں کرنے کی کیسے اجازت دے سکتا ہے۔ ثانیہ مرزا کا لباس بجائے خود ایک سوال اور بجائے خود ایک جواب ہے پھر علماء کی کنڈیاں بجانے سے کیا حاصل؟ کون نہیں جانتا کہ اس طرح کا لباس شرمناک ہوتا ہے اور اس طرح کے لباس سے دیکھنے والوں کا ایمان خراب ہوتا ہے۔ ان کے کردار کے پاؤں ڈگمگانے لگتے ہیں اور پرہیزگاری کے پیروں تلے سے زمین کھسکنے لگتی ہے۔ جب یہ بات ایک عام فہم ہے تو پھر کسی سے پوچھنے اور فتویٰ حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔؟

یہ بات بھی افسوسناک ہی ہے کہ ثانیہ مرزا کے لباس کی تقلید مسلمان بچیاں بھی کرنے لگی ہیں اور انہوں نے بھی بعض علاقوں میں عریانیت کو گلے سے لگالیا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ اس دور کی خواتین عائشہ صدیقہؓ اور رابعہ بصریؒ کی تقلید کرتے ہوئے عار محسوس کرتی ہیں جب کہ ان کی تقلید واتباع سے دین ودنیا سنورتی ہیں۔ ثانیہ مرزا جیسی لڑکیوں کی تقلید کرتے ہوئے انہیں حیا نہیں آتی جب کہ ثانیہ کی تقلید کرنے میں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ثانیہ مرزا کا لباس پہن کر کسی بھی لڑکی کو نہ دنیا میں کچھ ملنے والا ہے نہ آخرت میں۔ بلکہ آخرت میں کوڑے پڑنے کا اندیشہ ہے۔ ملک کے مختلف علاقوں میں آندھی اور طوفان کی طرح یہ روش چل پڑی ہے کہ ہر لڑکی ثانیہ مرزا جیسی ننھی سی پہننے لگی ہے۔ چلئے ننھی پہننے کی حد تک کسی لڑکی کا کچھ نہیں بگڑتا لیکن غلط سلط لباس پہن کر تو اپنے گھرانے کی اور اپنے خاندان کی حیا کا قتل عام ہو جاتا ہے اور اوباش قسم کے لوگوں کو اچھی غذا فراہم ہوتی ہے۔ ثانیہ مرزا کے لباس کی نقل اور تقلید بے حیائی کو اُجاگر کرتی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ ثانیہ مرزا صرف ایک کھیل کی بنا پر مشہور ہوئی ہیں ان کی شخصیت کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کیا ہیں اور کتنے پانی میں ہیں؟ اگر حسن اتفاق سے وہ اچھی اور صاحب کردار ہوں تو قوم کی بچیوں کو ان کی اچھائیوں کی اور ان کے کردار کی تقلید کرنی چاہئے نہ کہ ان کے اس اخلاق سوز لباس کی جو شاید ان کی مجبوری ہے۔ ممکن ہے یہ لباس انہیں بھی پسند نہ ہو اور وہ بوجہ مجبوری اسے پہنتی ہوں اگر یہی بات درست ہے تو ثانیہ مرزا کو علماء کے فتوے کا مذاق نہیں اُڑانا چاہئے اور خود اس لباس کو مذموم بتانا چاہئے ہم تو ایسے کھیل سے ہزار بار اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو قوم کی کسی بھی لڑکی کو ننگا رہنے پر مجبور کرتا ہو اور جسے دیکھ کر شیطان لعین کو بھی شرم آجاتی ہو۔

اب رہی ارضی وسماوی ان آفتوں کی بات جو ایک مدت سے اس دنیا پر منڈلا رہی ہیں کبھی کسی طوفان کی صورت میں کبھی زلزلے کی صورت میں اور کبھی کسی بارش کی شکل میں تو اس بارے میں ہماری رائے کچھ مختلف ہے، ہماری رائے یہ ہے کہ اللہ کا عذاب کسی ایک فرد کے گناہوں کی وجہ سے نہیں آتا۔ اس دنیا میں جب بھی اللہ کا قہر نازل ہوتا ہے تو اس کی وجہ کسی فرد واحد کا گناہ نہیں ہوتا بلکہ قہر الٰہی اسی وقت ٹوٹتا ہے جب لوگ اجتماعی طور پر گناہ میں کھلم کھلا مبتلا ہوں۔ گناہ تو گناہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن جب تک اللہ کے بندے گناہ کو چھپ کر کرتے ہیں یعنی گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتے ہیں اس وقت تک اللہ کا قہر دنیا پر نہیں ٹوٹتا۔ ایک صحابی کا قول ہے کہ آج کے دور میں ہم لوگ جس طرح اپنی نیکیوں کو چھپاتے ہیں قیامت کے قریب اگر لوگ اسی طرح اپنے گناہوں کو چھپائیں گے تب بھی وہ پرہیزگار سمجھے جائیں گے کیونکہ قیامت کے قریب مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی بکثرت پیدا ہو جائیں گے جو گناہ کو گناہ نہیں سمجھیں گے تو اس کو چھپ کر کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی اور گناہ کو جب کھلے عام کیا جانے لگے گا اور اجتماعی طور پر لوگ گناہوں میں مبتلا ہو جائیں گے تو پھر اللہ کا عذاب نازل ہوگا، زلزلے آئیں گے بارشیں تباہ کاریاں مچائیں گی اور طاعون پھیلیں گے۔ اور جب عذاب نازل ہوتا ہے تو سبھی لوگ اس کا شکار ہوتے ہیں جو لوگ بے گناہ ہوتے ہیں اور جو بچے معصوم ہوتے ہیں وہ بھی عذاب الٰہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ گنہگاروں کو ڈرنا چاہئے کہ ان کی وجہ سے ہزاروں بے گناہوں اور معصوموں کو بھی سزا ملتی ہے اور وہ بے چارے ناکردہ گناہوں کی سزا میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ثانیہ مرزا ہو یا کوئی اور، ان کی مجبوریاں قابل

اعتراض ہوں یا قابل اعتنا لیکن ان لوگوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ وہ ان کا لباس اوران کا طرز عمل قوم کے بچوں اور بچیوں کے لئے "نمونہ" بن کر نہ رہ جائے اس لئے وقتاً فوقتاً انہیں اپنے طرز عمل اور اپنے لباس پر خود ہی تنقید کرنی چاہئے تاکہ یہ اندازہ رہے کہ وہ کسی گناہ کو گناہ ہی سمجھ کر کر رہے ہیں گناہ کرنا اتنا برا نہیں ہے جتنا برا یہ ہے کہ کوئی شخص گناہ کی تاویل کرے اور گناہ کو گناہ نہ سمجھے اور قوم کی بچیوں کو بھی یہ چاہئے کہ ثانیہ مرزا جیسی لڑکیوں کی تقلید کرنے کے بجائے ان خواتین کی تقلید کریں جو ساری دنیا کی بیٹیوں اور ماؤں کیلئے ایک مثال تھیں اور جن ماؤں نے عائشہ صدیقہؓ اور رابعہ بصریؒ جیسی خواتین کو جنم دیا تھا۔ ان کے لباس اور ان کے اطوار واخلاق کی تقلید کرنے کے بجائے کسی ایسی لڑکی کی تقلید کرنا جو صرف ایک کھلاڑی ہے شرم کی بات ہے اور اس طرح کے گناہ جنہیں گناہ نہیں سمجھا جاتا اس امت پر عذاب کا سبب بن سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ کھلم کھلا ہوتے ہیں اور یہ وجہ تقلید اور وجہ بے حیائی بنتے ہیں۔

جمشید عالم صاحب! ہم آپ سے یہ بھی عرض کر دیں کہ اس دنیا میں قہر خداوندی کے بادل جو مدت سے منڈلا رہے ہیں شاید اس کی وجہ صرف اس طرح کے گناہ نہیں ہیں جس طرح کے گناہوں کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ برہنگی، بدکرداری، شراب نوشی، جوا، سٹے بازی، سود خوری، ناجائز تعلقات وغیرہ جو گناہ ہیں ان کے غلط اثرات یقیناً مرتب ہوتے ہیں اور کچھ نہ کچھ سزائیں گناہ کرنے والوں کو اس دنیا میں بھی ملتی ہیں اور آخرت میں بھی ملیں گی لیکن جہاں تک عام عذاب الٰہی اور قہر خداوندی کا معاملہ ہے اس کی وجہ دراصل وہ ظلم وستم ہے جو اس دنیا کے مختلف حصوں میں اللہ کے مختلف بندوں پر ہو رہا ہے۔ بے شک حق تلفی سے اللہ ناراض ہوتا ہے، بے شک دل شکنی اور حق تلفی اگر ایک انسان کی بھی ہوگی تو وہ اللہ کو غضبناک کرے گی۔ کیونکہ اللہ دل شکنیوں اور حق تلفیوں کو برداشت نہیں کرتے۔ آج کے دور میں ہزاروں لاکھوں انسانوں پر کھلے عام ستم ڈھایا جا رہا ہے، ہزاروں لوگ بے وجہ قتل کئے جا رہے ہیں اور ہزاروں لڑکیوں کی خواہ مخواہ عزت لوٹی جا رہی ہے۔ یہ ظلم ہے اور ظلم اللہ کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں ہے۔ جب اس دنیا میں کسی پر ظلم ہوتا ہے تو اللہ کا عذاب آتا ہے اور ظلم کے نتیجے میں دہشت گردی بھی جنم لیتی ہے۔

آج ہمارا ملک دہشت گردی کا شکار ہے۔ اس ملک میں جو لوگ دہشت پھیلا رہے ہیں وہ ہندو ہوں یا مسلمان وہ لوگ برے ہیں، قابل مذمت ہیں، لائق سزا بھی ہیں۔ کسی انسان کی جان لینا دنیا کا سب سے بڑا گناہ ہے اور کسی عورت کی از راہ زور زبردستی عزت پامال کرنا اس کائنات کا سب سے بڑا ظلم ہے۔ لیکن آج ہماری یہ دنیا جو جنت کی بنیاد پر پیدا کی گئی تھی نفرتوں کا گہوارہ بنی ہوئی ہے اور لوگ ایک دوسرے پر ستم ڈھا رہے ہیں اس کے نتیجے میں عذاب الٰہی بھی نازل ہو رہے ہیں اور دہشت گرد بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ ہمیں عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے اور دہشت گردی سے محفوظ رہنے کے لئے ظلم وستم سے باز آنا پڑے گا۔ ہمیں مظلوموں کے ساتھ ساتھ ظالموں کی بھی مدد کرنی پڑے گی اور ظالموں کی مدد یہ ہے کہ ہمیں ظالموں کو ظلم کرنے سے روکنا پڑے گا اور ظلم کے خلاف آواز اٹھانی پڑے گی، ورنہ ہمارا شمار بھی ظالموں میں ہو جائے گا کیونکہ ظلم برداشت کرنا بجائے خود ایک گناہ ہے۔ گجرات میں مودی سرکار نے جو کچھ کیا تھا اور ایک فرقے کے لوگوں کے ساتھ جو مظالم ڈھائے گئے تھے اس کی کسک جانوروں تک نے اپنے دل میں محسوس کی تھی۔ مظلوموں کے زخم بھر گئے ہیں لیکن درد ابھی تک ہوتا ہے اور مودی سرکار کے ختم ہو جانے کے بعد بھی یہ درد ہوتا رہے گا کیونکہ مودی سرکار کا بخشا ہوا یہ درد ایک ایسا درد ہے جس کی ٹیسیں قیامت تک محسوس کی جاتی رہیں گی، اسی طرح عراق اور افغانستان میں جو کچھ ہوا اور جس طرح بش سرکار نے ہزاروں لاکھوں انسانوں پر بم برسائے وہ اس دنیا کا ایک تاریخی ظلم ہے اور اس ظلم کے نتیجے میں جو لوگ برباد ہو گئے ہیں، جو خاندان اُجڑ گئے ہیں اس کی تلافی قیامت تک ممکن نہیں ہے۔ دعا کریں کہ رب العالمین ہمیں بش جیسے ظالموں اور مودی جیسے خونخوار جانوروں سے نجات عطا کرے تاکہ ہم رب العالمین کے اس قہر سے بھی محفوظ رہیں جو ظالموں اور جابروں کی دہشت گردی کی وجہ سے اس دنیا پر ٹوٹتا ہے اور جس کا شکار اللہ کے بندے بھی ہو جاتے ہیں۔

عامل کامل بننے کے خواہش مند

سوال از: قاری زبیر ــــــ احمد آباد

ماہنامہ طلسماتی دنیا بڑے ہی غور وفکر سے پڑھتا ہوں اور الحمد للہ کافی حد تک پسند آیا ہے۔ امید ہے کہ دم آخر تک پڑھتا رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

آپ سے کچھ عملیات کے سلسلے میں بات کرنی ہے لکھنے میں کوئی غلطی ہو تو ضرور معاف فرمائیں اور یقینی غلطی تو ہوگی ہی۔ حضرت آپ طبیب روحانی ہیں اور میرا بھی مقصد روحانیت میں ترقی کرنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری روح قوی، میرا نفس مغلوب اور میرا قلب زندہ ہو جائے اسی کوشش میں رہتا ہوں صوم وصلوٰۃ کا پابند ہوں لیکن کبھی کبھی غفلت

ہوجاتی ہے تو وہ غفلت بھی جاتی رہے اور فرائض کے ساتھ ساتھ نفلوں کا بھی سختی سے اہتمام کروں۔ ایسی کوئی دعا وغیرہ ذکر وفکر کی عادت ہے۔ بزرگوں کی محفل میں ذکر کرنے کی غرض سے جاتا بھی ہوں اور بڑے شوق سے ذکر کرتا ہوں لیکن ابھی کوئی معاملہ بنا نہیں میری روح ایسی قوی ہوجائے کہ مجھے محسوس ہو میں آپ سے اسم ذات کی تعلیم چاہتا ہوں اللہ رب العزت کے وہ نام کے جس کے ورد سے انسان دنیا اور اہل دنیا سے غنی ہوجاتا ہے۔ اس کے ہاتھوں سے فیض کے چشمے جاری ہوجاتے ہیں اس کی زبان میں اثر اور نظروں میں طاقت وقوت پیدا ہوجاتی ہے صرف اس کے دیکھ لینے سے کام آسان اور بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ کام آسان نہیں لیکن طبیب روحانی ناممکن بھی تو نہیں اللہ کا فضل ہو اور آپ جیسے اہل اللہ کی مدد اور دعا ہو تو میں اسے آسان جانتا ہوں۔ مراقبہ کی بھی تعلیم چاہتا ہوں اس کی ابتدا اور انتہا کو جاننا چاہتا ہوں۔ مراقبہ کے وقت کس انداز سے بیٹھنا کیا پڑھنا کیا تصور کرنا کیا دکھائی دیتا ہے، کتنا وقت لگتا ہے کتنی دیر بیٹھنا پڑتا ہے یہ تمام باتیں میں آپ سے جاننا چاہتا ہوں، کتابوں میں تو کافی لکھا ہے کچھ باقی نہیں لیکن راستہ میں اس سے جاننا چاہتا ہوں جو جاکر آیا ہے یا جارہا ہے یا جسے معلوم ہے۔ امید ہے کہ اس کار خیر میں آپ میری مدد فرمائیں گے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

جواب

آپ نے جس خواہش کا اظہار کیا ہے وہ ایک اچھی اور قابل قدر خواہش ہے صرف عامل بننا اور لوگوں کا علاج کرنا کوئی کمال کی بات نہیں ہے کمال کی بات تو یہ ہے کہ انسان اپنے اندر کمالات پیدا کرے اور بندگی کے اعلیٰ مقام پر پہنچ کر اللہ کے بندوں کی خدمت اس انداز سے کرے کہ اللہ اور بندوں کے درمیان کی دیواریں بھی گرائے جو شیطان لعین نے کھڑی کررکھی ہیں اور اللہ کے بندوں کی حاجات بھی پوری کرے یا حاجات پوری ہونے کے طریقے بتائے اور ایسا تب ہی ممکن ہے کہ جب عامل صرف عامل نہ ہو بلکہ ذکر وفکر کے تمام طریقوں اور بندگی کی تمام گہرائیوں سے واقف ہو، زمانۂ قدیم میں روحانی عملیات کی لائن تقوے اور پرہیزگاری سے جڑی ہوئی تھی۔ اور روحانی عملیات کرنے والے حضرات صرف پیشہ ور نہیں تھے۔ ایسے لوگوں کے پاس جب ضرورت مند حاضر ہوتے تھے تو وہ ان کی اصلاح بھی کرتے تھے، انہیں دین وشریعت کے مسائل بھی سمجھاتے تھے اور انہیں بتاتے تھے کہ اللہ سے مانگنے کا طریقہ کیا ہے۔ آج کے دور میں روحانی عملیات کی لائن میں ایسے ایسے چھچھورے دندنا رہے ہیں جنہیں دیکھ کر شیاطین بھی خفت محسوس کرنے لگتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے بندوں کی جیبیں بھی کاٹ لیتے ہیں اور ان کے عقائد کا حلیہ بھی خراب کردیتے ہیں۔ ایسے عاملین عملیات کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہوتے یہ ادرک اور ہلدی کا ایک ٹکڑا اٹھا کر خود کو پنساری باور کرانے لگتے ہیں اور ایک سائن بورڈ اپنے گھر کے دروازے پر لٹکا کر دکان کھول کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں لاکھوں بے وقوف مارے مارے پھر رہے ہیں انہیں یقین ہوتا ہے کہ چند ایسے لوگ جن کے سروں میں عقل کے بجائے بھس بھرا ہوا ہے ان کے پھندے میں پھنس جائیں گے اور جب تک ان کی آنکھیں کھلیں گی دکاندار کا اپنا مسئلہ حل ہوچکا ہوگا۔ ایسے بدنصیب قسم کے حالات میں جب بندے اور بندیاں اپنے پیسے بھی لٹا رہے ہیں اور اپنا ایمان بھی گنوا رہے ہیں، نیک طینت اور پاکباز قسم کے عاملوں کا پیدا ہونا بہت ضروری ہے۔ جب تک اچھے عاملوں کی ایک کھیپ تیار نہیں ہوگی اس وقت تک نام ونہاد اور بے کردار عاملوں سے عوام کو نجات مل جانا ممکن نہیں ہے۔ لائق شکر ہے یہ بات کہ آپ کے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ اپنی روحانیت کو بڑھائیں اپنے اندر طہارت اور پاکیزگی پیدا کریں اور اپنی بندگی کے گراف کو اونچا اٹھائیں۔ جب اللہ کی بخشی ہوئی توفیق سے آپ کے دل میں یہ اچھا خیال پیدا ہو ہی گیا ہے تو اب آپ عمل کے لئے قدم اٹھائیں اور اپنا روحانی سفر کسی استاد کی نگرانی میں شروع کریں اور یقین رکھیں من جد وجد جس نے کوشش کی اس نے پالیا۔ ڈھونڈنے سے جب خدا مل سکتا ہے تو ڈھونڈنے سے خدا کی پیدا کردہ کوئی چیز اور کوئی علم کیوں حاصل نہیں ہوسکتا۔

آپ نے پوچھا ہے کہ آپ کسی ایسے عمل کی اجازت چاہتے ہیں جس کی برکت سے دین ودنیا کی دولتیں اور عوام میں مقبولیت آپ کو حاصل ہوجائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ تمام اسماء الٰہی کا حسب قاعدہ ورد کریں۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر اسم الٰہی کی زکوٰۃ ادا کریں اور ہر اسم الٰہی کا چالیس دن کا چلہ سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر پورا کریں۔ اس میں تقریباً ۱۴ سال لگیں گے ان چودہ سالوں کے درمیان بشرطیکہ آپ نماز کے پابند رہے اور دیگر فرائض ادا کرنے کے ساتھ گناہوں سے محفوظ رہیں۔ ایسی بشارتیں ہوں گی کہ آپ حیرت میں پڑجائیں گے اور آپ کو از خود یہ اندازہ ہوگا کہ اسماء حسنیٰ میں کیسی کیسی نادر دولتیں پوشیدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کس قدر وسیع ہے۔

سب سے پہلے آپ اسم ذات یعنی "اللہ" کی زکوٰۃ ادا کریں،

روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھیں، چالیس دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری ہوجائے گی۔ اس کے بعد اللہ کے ننانوے ناموں کی زکوٰۃ اسی طرح ادا کرتے رہیں تقریباً ۱۴ سالوں میں اسماء حسنیٰ کی زکوٰۃ ادا ہوگی اس کے بعد آپ کی روحانیت میں زبردست اضافہ ہوگا اور آپ کے قلب پر انوار الٰہی کی بارشیں شروع ہوجائیں گی۔

اپنے اندر روحانیت پیدا کرنے کا ایک دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ ہر اسم الٰہی کی زکوٰۃ دو طریقوں سے ادا کریں۔ ہر اسم الٰہی کا پہلا چلہ اس اسم کے اعداد کے مطابق کریں۔ مثلاً اسم ذاتی "اللہ" کے اعداد ۶۶ ہوتے ہیں تو پہلے چلے میں روزانہ "یا اللہ" ۶۶ مرتبہ ادا کریں۔ دوسرے چلے میں اسم الٰہی کے حروف کو اسم الٰہی کے کل اعداد سے ضرب دیں، حاصل ضرب جو تعداد ہو اتنی مرتبہ روزانہ چالیس دن تک اسم الٰہی کا ورد کریں۔ مثلاً اسم ذاتی ۶۶ کو جب ۴ سے ضرب دیں گے جو اسم ذاتی کے کل حروف ہیں تو کل تعداد ہوگی ۲۶۴۔ اتنی تعداد میں اسم ذاتی کا دوسرا چلہ کریں۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اسماء حسنیٰ الگ الگ پرچیوں پر لکھ کر دو رکعت نفل ادا کریں پھر ایک مرتبہ تمام حسنیٰ کا ورد کریں اور کوئی سی بھی دس پرچیاں اٹھالیں۔ ان دس پرچیوں میں جو اسماء الٰہی لکھے ہوں صرف ان کی زکوٰۃ اسی طرح ادا کریں کہ ہر اسم کو اس کے اعداد کو دس گنا کر کے روزانہ ۴۰ دن تک پڑھیں۔ مثلاً آپ نے حسب قاعدہ دس پرچیاں اٹھائیں تو ان پرچیوں میں یہ اسماء نکلے۔ اللہ، باسط، ودود، کریم، حسیب، لطیف، مجیب، سمیع، جلیل۔ اللہ کے اعداد ۶۶ ہیں تو اس کا روزانہ ۶۶۰ مرتبہ ورد کریں۔ باسط کے اعداد ۷۲ ہیں تو اس کا ورد روزانہ ۷۲۰ مرتبہ کریں۔ ودود کے اعداد ۲۰ ہیں تو اس کا ورد روزانہ ۲۰۰ مرتبہ کریں۔ کریم کے اعداد ۲۷۰ ہیں تو اس کا ورد روزانہ ۲۷۰ مرتبہ کریں۔ حسیب کے اعداد ۸۰ ہیں تو اس کا ذکر روزانہ ۸۰۰ مرتبہ کریں۔ لطیف کے اعداد ۱۲۹ ہیں تو اس کا ذکر روزانہ ۱۲۹۰ مرتبہ کریں۔ مجیب کے اعداد ۵۵ ہیں تو اس کا ذکر روزانہ ۵۵۰ مرتبہ کریں۔ سمیع کے اعداد ۱۸۰ ہیں تو اس کا ذکر ۱۸سو مرتبہ کریں۔ سلام کے اعداد ۱۳۱ ہیں تو اس کا ذکر تیرہ سو دس مرتبہ کریں۔ جلیل کے اعداد ۷۳ ہیں تو اس کا ذکر روزانہ سات سو تیس مرتبہ کریں۔ اس طریقے سے بھی آپ کے قلب میں زبردست نورانیت پیدا ہوگی۔ اس طریقے میں یہ بات یاد رکھیں کہ جو بھی دس اسماء الٰہی نکلیں ان کو ترتیب اس طرح پڑھیں کہ پہلے چلے میں اس اسم الٰہی کا ذکر کریں جس کے اعداد سب سے کم ہوں اس کے بعد اس کے بعد والے اسم کا ذکر کریں اس طرح ذکر کرتے ہوئے سب سے آخیر میں اس اسم الٰہی کا ذکر کریں جس کے اعداد سب سے زیادہ ہوں۔ مذکورہ اسماء الٰہی کا ذکر بالترتیب اس طرح ہوگا۔ "یا ودود، یا مجیب، یا اللہ، یا باسط، یا جلیل، یا حسیب، یا لطیف، یا سلام، یا سمیع، یا کریم۔

آپ اسماء حسنیٰ کی زکوٰۃ کسی بھی طرح ادا کریں اس کے بعد آپ روزانہ تمام حسنیٰ کا ورد ایک مرتبہ کرلیا کریں۔ قلب میں ایسی روحانیت پیدا ہوگی کہ آپ خود بھی محسوس کریں گے اور آپ کے دیکھنے والے بھی۔ یہ صرف ایک دولت ہے جس کا ذکر ہم نے کیا۔ روحانی عملیات میں لیکن ہزاروں دولتیں ہیں اگر عامل ان میں سے کسی بھی ایک دولت کو اپنے دامن میں سمیٹ لے تو اس کے وارے نیارے ہوجائیں اور وہ دنیائے روحانیت کا "ہیرو" بن جائے۔ ان دولتوں کو سمیٹنے کے بعد عامل کی زبان میں اثر ہوگا اور نظر میں۔ اس کے اعضاء سے نور خداوندی ٹپکنے لگے گا اور جب بھی کسی کے لئے بغرض دعا ہاتھ اٹھائے گا دعا قبول ہوگی۔ فعل کو کر دے گا تو وہ بھی مؤثر ثابت ہوگا اور اگر کسی پر محبت کی نظر ڈالے گا تو پگھل کر موم ہوجائے گا لیکن یہ صلاحیتیں اسی وقت پیدا ہوں گی جب عامل آہستہ آہستہ منزل روحانیت کی طرف اپنے قدم اٹھائے اور مستقل مزاجی کے ساتھ اپنا روحانی سفر جاری رکھے۔ آج کل تو یہ ہورہا ہے کہ نابالغ قسم کے لوگ میدان عملیات میں کود رہے ہیں اور اپنی ہتھیلیوں پر سرسوں جمانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ عامل بننے کی خواہش دل میں پیدا ہوتے ہی مؤکل تابع کرنے کی فکر میں دبلے ہونے لگتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ایک مہینہ گزرتے ہی جنات قطار در قطار ان کے سامنے نیت باندھ کر کھڑے ہوجائیں اور یہ عامل صاحب جنہیں اپنا سر کھجانے کی بھی تمیز نہیں ان پر بلاشرکتِ غیر حکومت کریں اور جنات بے چون و چرا ان کی غلام گیری کریں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے؟ مؤکل اور جنات گدھے نہیں ہوتے جو وہ ان نابالغ اور سرپھرے لوگوں کے تابع ہوجائیں اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگیں۔ بس ان ہی باتوں کی وجہ سے اس روحانی لائن کا سونا پن لاکھوں عاملوں کے ہوتے ہوئے برقرار ہے اور فن کے میدان میں آج بھی سناٹا چھایا ہوا ہے۔ چلئے جب آپ نے ارادہ کیا ہے تو اللہ کے بھروسے پر اپنے قدم اٹھایئے اور آہستہ آہستہ منزل مقصود کی طرف چلئے ہم دعا کرینگے کہ اللہ آپ کی کوششوں کو بارآور کرے اور آپ کو روحانیت کی دولت بیکراں سے سرفراز کرے تاکہ آپ اپنی آرزو اپنی نظر اور اپنی صلاحیتوں سے عالم کو مستفیض کریں اور روحانی خدمات کی آڑ میں دین کی تبلیغ بھی کرسکیں۔

مراقبے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ عصر کے بعد پانچ منٹ کے لئے بیت اللہ کی طرف رخ کرکے بیٹھ جائیں اور اللہ کی بڑائی اور اپنی بساط کے بارے میں غور وفکر کریں۔ یقین کریں جس دن آپ نے اپنی حقیقت سمجھ لی اس دن آپ اللہ کی حقیقت سمجھ لیں گے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے۔ من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہ ۔ جس نے اپنے نفس کی حقیقت کا ادراک کریں۔ اس نے رب کی عظمت کو پہچان لیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کی مدد کرے اور دوسروں کے لئے نمونہ بن کر اس دنیا میں اُبھریں۔

رشتوں کے لئے

سوال از: مبین احمد ——— جمشید پور

میں جمشید پور (جھارکھنڈ) میں ۴۵ سال سروس کے اعتبار سے قیام کیا۔ میں رانچی کا باشندہ ہوں۔ شروع عمر سے ہی علماء حفاظ اور بزرگوں کی صحبت شامل حال رہا ابھی پونہ میں قیام پذیر ہوں، ایک سال ہوتا ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کو دیکھنے کو ملا۔ بہار میں یا ہمارے یہاں یہ ماہنامہ نہیں جاتا ہے۔ طلسماتی دنیا دیکھ کر اور پڑھ کر حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی ہوئی کہ ایسی معلومات سے پُر رسالہ دینی اور دنیاوی طریقے پر رہبری کرنے والا دیوبند سے شائع ہورہا ہے۔ ترجمان دیوبند کا تو پہلے ہی سے مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ ابھی ستمبر کا طلسماتی دنیا میری نظر میں ہے اس میں بہت اہم مضامین ہیں۔ مثلاً آیت محبت، پتھروں کی خصوصیات، حیدری فالنامہ، بہت سی چیزیں تو میں پہلی مرتبہ جان رہا ہوں حالانکہ شروع عمر سے ہی دین کی طرف رغبت رہی ہے۔ دینی کتابوں کا مطالعہ میری عادت ہے علماء اور بزرگوں کی صحبت میں اتنا آیا ہوں، دیوبند جماعت کے ساتھ دو مرتبہ اور ۱۹۶۱ء میں ایک چلہ سہارنپور کے دیہاتوں میں لگایا ہوں۔ دہلی سات مرتبہ جانا ہوا ہے۔ ابھی میں ۶۸ سال کا ضعیف ہوں۔ دعا کی درخواست ہے۔

دیوبند کے بزرگوں سے تعلق ہے۔ حضرت مولانا اسعد مدنی صاحبؒ میرے پیرو شیخ ہیں۔ ہمارے کچھ مسائل ہیں جس پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور کچھ حل جو آسان ہو بتلائیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہماری تین لڑکیوں کے رشتے کے لئے میں بہت پریشان ہوں دعا بھی کریں اور حل بھی ارشاد فرمائیں، رزق کی فراوانی کیلئے بھی کچھ بتادیں۔

جواب

جس وقت ہم آپ کے خط کا جواب دے رہے ہیں اس وقت ہم نے ایک غمناک خبر سنی ہے وہ یہ کہ آپ کے پیر حضرت مولانا اسعد مدنی کا انتقال ہوگیا ہے۔ ایک طویل علالت کے بعد وہ اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے۔ ہم آپ سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین مولانا کی بال بال مغفرت کرے اور آپ جیسے تمام مریدوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

تقریباً ۱۲ سالوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا ایک چراغ کی طرح اندھیرے دور کرنے کی خدمت انجام دے رہا ہے اور بندوں کو رب سے ملانے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ طلسماتی دنیا صرف تعویذ گنڈوں کا رسالہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک روحانی اور تبلیغی تحریک ہے۔ اور اس کا اصل مقصد خدمت خلق ہے اور اس کا ایک مقصد اللہ کے دین کی خاموش تبلیغ ہے۔ چنانچہ طلسماتی دنیا پڑھنے والے اس کے مضامین سے متاثر ہوکر عبادات میں خود بخود مصروف ہوجاتے ہیں اور ان دلوں کا زنگ خود بخود مٹ جاتا ہے کتنے ہی ایسے لوگ جو تقریباً دہریئے ہوچکے تھے وہ طلسماتی دنیا پڑھ کر تائب ہوگئے اور حلقہ بگوش اسلام ہوکر انہوں نے نئی زندگی کا آغاز کیا۔ آپ اس کے ایک ایک مضمون پر غور کریں تو آپ کو مزید فائدے ہوں گے اور آپ کو خود یہ اندازہ ہوگا کہ طلسماتی دنیا صرف ایک رسالہ نہیں بلکہ یہ ایک تحریک ہے، ایک مشن ہے اور بندوں کو خدا سے ملانے والا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ آپ نے خود بھی تبلیغ دین کے لئے گھربار چھوڑا ہے آپ کو خود اندازہ ہوگا کہ مسلمانوں کی حالت مختلف علاقوں میں کیا ہے اور مسلمانوں ہی کے گھروں میں دین اسلام کی کس طرح درگت بن رہی ہے ہر طرف جہالت وگمراہی کے اندھیرے بکھرے ہوئے ہیں۔ طلسماتی دنیا چونکہ ایک چراغ کی مانند ہے اس لئے یہ اپنی روش سے جہالت وگمراہی کے اندھیرے مٹانے کی جدوجہد میں مصروف ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے اپنے مقصد میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہے۔

ستمبر ۲۰۰۵ء میں جو عمل شائع ہوا تھا اس میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ طٰہٰ پڑھنا شرط تھا۔ اگر سورۂ طٰہٰ یاد نہ ہو تو ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دو مرتبہ سورۂ "نصر" پڑھ لیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ سو مرتبہ "یا مغنی" پڑھ کر اپنے بچوں کی شادی کی دعا کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کرکے اللہ کی رحمت کا انتظار کریں۔

رزق کی فراوانی کیلئے ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کا معمول بنائیں اور جمعہ کے دن سو مرتبہ یہ درود پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّم۔ انشاء اللہ ان دونوں عمل کی پابندی سے رزق کی فراوانی ہوگی اور گھر میں خیر و برکت بھی رہے گی۔

جادو کی تباہ کاریاں

سوال از: راج محمد ـــــــــ کریم نگر

گزارش ہے کہ میں راج محمد ولد قطب الدین صاحب موطن جگتیال ضلع کریم نگر آندھرا پردیش، ایک سخت مصیبت میں مبتلا ہوں۔

گرامی قدر محترم و مکرم ایڈیٹر صاحب (روحانی مرکز) میں تلاش روزگار و معاش کے سلسلے میں سعودی عرب میں ۱۰ سال کام کرتے ہوئے رہا تھا اور ۱۹۹۶ء میں ہندوستان واپس آیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے پاس رہائشی مکان زرعی زمینات وغیرہ تمام چیزیں موجود تھیں۔ میری اس حالت کو دیکھ کر کوئی مجھے خراب کرتوت کے ذریعہ پریشان کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے میں نو سال سے پریشان ہوں۔ میرا مالی نقصان ہو رہا ہے اور صحت بھی خراب ہو رہی ہے۔

میرا حال یہ ہے کہ مجھے کسی کام کرنے کی توجہ نہیں ہے اور طبیعت سست رہتی ہے اور دن میں دوپہر کے وقت ایک میٹھی نیند آتی ہے اور نیند میں جھٹکے آتے ہیں اور ایک دو بار جھٹکے لگنے پر میں پسینہ پسینہ ہو جاتا ہوں۔ اور دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اس طرح میں کوئی کام کرنے کے قابل نہ رہا ہوں اور جو جمع پونجی تھی وہ ساری روحانی علاجوں اور گھر کے اخراجات میں خرچ کرتے کرتے ختم ہوگئی ہے لیکن کسی کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے۔ اس طرح میں اور میرا سارا خاندان پریشان ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ براہ کرم مہربانی فرما کر میرا روحانی علاج کیجئے اور زریں ہدایتوں سے سرفراز فرمائیں تو عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ سفلی جادو کی لپیٹ میں ہیں اور جادو ہی کی وجہ سے آپ کی صحت تباہ ہوگئی ہے اور آپ کا کاروبار بھی ختم ہو چکا ہے۔ بہتر تو یہ ہوگا کہ اس جادو سے نجات پانے کے لئے آپ کسی اچھے عامل سے رجوع کریں ورنہ دیوبند تشریف لائیں اور دیوبند جب بھی آئیں بدھ کے دن آئیں اور آنے سے تین دن پہلے فون پر ضرور رابطہ کریں۔

فون نمبر یہ ہے۔ ۲۲۲۳۷۷-۰۱۳۳۶

اتنے علاج شروع نہ ہوا تنے روزانہ گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور گیارہ گیارہ مرتبہ چاروں قل پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر لیا کریں اور اس پانی کو نہار منہ، ناشتے کے بعد دوپہر کے کھانے کے بعد رات کے کھانے کے بعد اور رات کو سوتے وقت پی لیا کریں۔ اس عمل کو علاج شروع ہونے تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کو فائدہ ہوگا اور کم سے کم سحر کے اثرات بڑھنے نہیں پائیں گے۔

گردشِ دوراں اور رہنمائی

سوال از: غلام شاہد ـــــــــ دھنباد

کافی دنوں کے بعد ایک بار پھر آپ سے رجوع کر رہا ہوں۔ امید ہے اس بار جواب سے محروم نہیں رہوں گا۔

ضروری عرض یہ ہے کہ تقریباً سات سال پہلے میں بے روزگار تھا اور آپ سے کاروبار کے لئے نقش منگوایا تھا جس کی بدولت اللہ نے بہت ہی ناموافق حالت میں بھی اپنا کاروبار اور دکان بہت ہی اچھا چلنے لگا۔ لیکن دو سال کے بعد پتہ نہیں کیوں آپ کے نقش دکان میں رہتے ہوئے بھی دن بدن زوال پذیر ہوگیا اور اب دکان فروخت کرنے کی نوبت آگئی۔ شاید یہ خط ملنے تک دکان فروخت بھی ہو جائے۔

اس سلسلے میں آپ سے گزارش ہے کہ براہ کرم پھر سے تعویذ عنایت کر دیں تاکہ دوبارہ کوئی قابل قدر ملازمت یا کاروبار شروع ہو جائے۔ ابھی حالات بہت ہی خراب چل رہے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ پتہ نہیں بندش ہے کہ ستاروں کی گردش۔

دوسری ضروری بات ہے کہ میں بار بار آپ کو خواب میں دیکھ رہا ہوں۔ ایک بار شرف زہرہ کا نقش مانگتے ہوئے دیکھا، ایک بار خواب میں آپ کی امامت میں مغرب کی نماز بھی ادا کی۔ ان سب خواب کی تعبیر کیا ہے۔ آپ بہتر طور پر بتا سکتے ہیں لیکن اپنے طور پر جو محسوس کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ شاید اللہ کی طرف سے بار بار آپ سے رجوع کرنے کا اشارہ ہو رہا ہے۔ میں طلسماتی دنیا کا پرانا قاری ہوں ۱۹۹۰ء سے جب آپ نے جنات نمبر نکالا تھا۔ اس لئے میں آپ کے خاص توجہ کا مستحق ہوں۔ اللہ کے واسطے مجھے کچھ مخصوص وظائف بتا دیں تاکہ مشکلات سے نکل سکوں اور ہر قدم پر کامیابی ملے۔

ستاروں کی گردش سے نجات کے لئے بھی ممکن ہو تو نقش روانہ کریں بڑی مہربانی ہوگی۔ ہدیہ سے مطلع فرمادیں۔
آپ کی تعریف کیا کروں خط طویل ہوجائے گا بس ایک شعر آپ کی نظر کررہا ہوں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جواب

بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ کسی بنا پر نقش کے اثرات زائل ہوجاتے ہیں اور اس کے بعد حالات میں پھر تبدیلی ہوجاتی ہے۔ کاروبار کے لئے نقش آپ کو ڈاک سے روانہ کیا جارہا ہے اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے دکان میں لٹکادیں اور پچھلے نقش کو کسی نہر یا دریا میں بہادیں۔ اور دکان خدانخواستہ فروخت ہوگئی ہو تو اس نقش کو جو ہم نے روانہ کیا ہے اپنے گھر میں لٹکالیں۔ اس نقش کو لٹکانے کے ساتھ ساتھ روزانہ ۱۱ دن تک گیارہ سو مرتبہ "یامغنی" اور ۱۱ دن کے بعد ۴۰ دن تک تین سو مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ اس دوران رزق کے لئے ذرائع اور وسائل پیدا ہوں گے اور مجبوریاں دم توڑتی نظر آئیں گی۔

اندازہ یہ ہے کہ کسی نے آپ کی بندش کی ہے اور بندش کی وجہ سے غالباً نقش کے اثرات بھی زائل ہوگئے ہیں۔

آپ کے خواب میں مجھے دیکھنا اور مجھ سے شرف زہرہ کا نقش مانگنا ایک طرح کی رہنمائی ہے جو منجانب اللہ خواب میں آپ کو ہوئی ہے۔ خواب کو نبوت کا ۴۶واں حصہ اسی لئے قرار دیا گیا ہے کہ جس طرح نبوت ورسالت میں نبی اور رسولوں پر وحی نازل ہوتی ہے اسی طرح خوابوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی رہنمائی ہوتی ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ وحی کے دروازے اب بند ہوگئے ہیں لیکن مبشرات کا سلسلہ یعنی اچھے خوابوں کا سلسلہ قیامت تک باقی رہے گا جو اللہ کی طرف سے پیغام اور رہنمائی کا درجہ رکھتا ہے۔

آپ نے مغرب کی نماز پڑھتے ہوئے بھی خود کو دیکھا ہے اور مغرب کی نماز کے تین فائدے ہوتے ہیں۔ نمبر ایک افلاس دور ہوتا ہے نمبر دو اولاد کی طرف سے راحت ملتی ہے۔ نمبر تین بیوی اطاعت کرتی ہے گویا کہ آپ کو ان تینوں باتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ آپ خود بھی کوئی عمل کریں اور اللہ سے یہ دعا کریں کہ آپ کی غربت دور ہو اور بیوی بچے آپ کے مطیع فرمانبردار رہیں۔

ہم آپ کو ایک وظیفہ بتاتے ہیں جو اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہے۔ آپ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد "یَاسَلامُ یَامُغْنِیُ یَالطیفُ" تین سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ اس آسان سے وظیفہ کی پابندی سے آپ کے روزگار کے مسائل حل ہوں گے اور آپ کے بچوں میں اطاعت کی صلاحیت پیدا ہوگی نیز آپ کی ازدواجی زندگی میں سکون رہے گا۔

آپ نے طلسماتی دنیا کی خدمات کو سراہنے کے ساتھ خادم کو بھی اہمیت دی ہے اور ایک شعر بھی نذر کیا ہے جو آپ کے حسن ظن کو ظاہر کرتا ہے۔ میں آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے فی الحقیقت ایسا ہی بنادے جیسا آپ گمان کرتے ہیں اور آپ کا حسن ظن ہمیشہ قائم رکھے۔

انہیں بھی آرزو ہے عامل بننے کی

سوال از: حافظ محمد ایوب ـــــــ اننت پور

آپ تمام مخلوق خدا کی رہبری اور خدمت کے لئے کمربستہ ہوکر جو خدمت انجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماکر آپ تمام کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے نوازے (آمین)

میں حافظ محمد ایوب، مولانا بشیر احمد صاحب قاسمی ہندوپور جو مدرسہ حسینیہ کے مہتمم ہیں۔ ان کا بھانجا ہوں میں اسی مدرسہ میں تعلیم حاصل کیا اور اسی مدرسہ میں مدرس رہا۔ اس سے پہلے دوسرے مدارس میں خدمت کیا ہوں اور امامت بھی کیا ہوں لیکن کہیں بھی لوگ میرے مخالف ہوجاتے ہیں اور پڑھنے کے زمانے میں بھی عربی اول میں تھا اچانک ایسے حالات آئے پڑھائی چھوڑ کر چلا گیا اور دنیا کے کاروبار میں لگ گیا لیکن نقصان ہوتا نظر آیا جب مجھے محسوس ہوا کہ شاید مجھے جادو کیا گیا ہے، اچانک اللہ تعالیٰ ایسے حالات لائے، ہمارے والد صاحب دادی ماں کے علاج کے لئے عامل صاحب کو بلاکر لائے تھے تو وہ مجھے اپنا شاگرد بنانے کے لئے کہے میں ان کے ساتھ ایک سال تک رہا وہ کیرلا کے تھے، ان کے پاس مکمل کتابیں تھیں وہ مجھے کہتے فلاں نقش اتاردو، فلاں چیز دکان سے لے آؤ، فلاں دوا بنادو، وہ جیسے کہتے میں فوراً کام میں لگ جاتا۔ میری کم عقلی تھی اس پر زیادہ توجہ نہیں دیتا تھا وہ اپنی بستی چلے گئے مجھے دعائیں دیتے ہیں۔ اس کے بعد مجھے محسوس ہوا میں نے کچھ نہیں سیکھا اس کے بعد عاملوں کے پاس گیا نہ ان کا

طریقہ پسند آیا نہ وہ عملیات کے کچھ قواعد جانتے ہیں۔

ہمارے یہاں نہ کوئی استاد ایسا ہے جس کی شاگردی کی جائے میں ہروقت پریشان رہتا۔ یا اللہ مجھے صحیح طریقہ دکھا کہ میں اس پر چل کر تیری رضامندی حاصل کروں۔ ہروقت اسی کشمکش میں رہتا تھا۔ ایک ن کی بات ہے میں مسجد میں گیا، الماری پر نظر پڑی اس میں بہت ساری کتابیں تھیں میں جاکر ٹٹولنا شروع کیا۔ آخر میں طلسماتی دنیا جون، جولائی ۲۰۰۱ء ماہنامہ جس پر لکھا ہوا تھا موکل تابع کرنے کا بے مثال عمل تو اس وقت میری خوشی کی کوئی حد نہیں تھی شاید اللہ تعالیٰ نے آسمان سے میرے لئے تحفہ بھیجا ہے۔ اس کے بعد مجھے اطمینان ہوا۔ ہر ماہ میں اس کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں لیکن یہ کتاب کبھی ملتی ہے کبھی نہیں۔

میں نے دیگر کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کیا لیکن معتبر کتابیں اور آسان اور کھری مولانا کاش البرنیؒ، مولانا حسن الہاشمی صاحب کی کتابیں ملتی جلتی ہیں۔ قواعد اور عملیات کے اعتبار سے۔ اللہ تعالیٰ تمام علماء دین اور عاملین کو دوجہاں میں سرفراز فرمائے۔ (آمین)

جواب

ہم متعدد مرتبہ یہ لکھ چکے ہیں کہ شاگرد بننے کے لئے طالب کو اپنے دو پاسپورٹ سائز فوٹو اور دوسو روپے روانہ کرنے چاہئیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا پورا نام اپنے والدین کا نام اور اپنی تاریخ پیدائش یا اپنی عمر لکھ کر روانہ کرنی چاہئے۔ اس کے بعد ہاشمی روحانی مرکز کی طرف سے ایک کتابچہ روانہ کیا جائے گا اور موقعہ بہ موقعہ مناسب رہنمائی کی جائے گی۔

لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ دوران تعلیم وتربیت ہماری ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ تعلیم کی شروعات کرتے ہی موکل اور ہمزاد کی باتیں کرنا بچکانہ حرکت ہے اور اس طرح کی حرکتیں جہالت اور غیر سنجیدگی کو ثابت کرتی ہیں۔ روحانی عملیات کے لئے موکل تابع کرنا لازمی نہیں ہے۔

اس دنیا میں بے شمار اچھے عامل ایسے بھی گزرے ہیں کہ جن کے موکل تابع نہیں تھے لیکن انہوں نے مخلوق کی قابل قدر خدمت انجام دی۔ اصل بات یہ ہے کہ روحانی عملیات کے تمام قواعد ازبر ہونے چاہئیں اور ایک طالب علم کو نقوش اور وظائف کی زکوٰۃ کے طریقے معلوم ہونے چاہئیں اور صرف معلوم ہی نہیں ہونے چاہئیں بلکہ طالب علم کو ان پر عمل بھی کرنا چاہئے۔

سب سے پہلے آپ سورۂ یٰسین کے نو چلے ادا کریں۔ اس کے بعد حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کریں۔ پھر نقوش وغیرہ کی زکوٰۃ کی طرف متوجہ ہوں۔ روحانی عملیات کا علم ایک سمندر ہے۔ اس میں غرق ہوجانے کا اندیشہ بھی ہے لیکن طالب علم اگر صحیح طریقے سے قواعد وشرائط کی پابندی کے ساتھ اپنا سفر شروع کرے گا تو وہاں دریا پار کرلے گا ورنہ پھر غرق ہوجائے گا یا پھر کنارے پر ہی اس کا سفینہ ہچکولے کھاتا رہے گا۔

روحانی عملیات کی لائن کو پوری سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ قبول کیجئے اور آہستہ آہستہ اپنے قدم اپنی منزل کی طرف بڑھایئے یہ نہ ہو کہ اسٹارٹ لیتے ہی موکل تابع کرنے کے خواب دیکھنے لگیں اور کسی جن کی گردن پر سوار ہونے کی کوشش کریں گے۔ اگر ایسا کریں گے تو دوسرے نادان لوگوں کی طرح ناکام ہوجائیں گے اور یا تو عملیات سے بدظن ہوجائیں گے یا پھر جھوٹ کا سہارا لے کر اللہ کے بندوں کو صبح شام بے وقوف بنانے کا مشن شروع کردیں گے۔

جن حضرات نے آپ کو شاگرد بنا کر آپ کی زندگی کا وقت ضائع کیا ہے ان کو معاف کردیں اور اب نئے سرے سے طالب علمانہ زندگی کی شروعات کریں۔ انشاء اللہ ہم مناسب رہنمائی آپ کی لیاقت اور بساط کے مطابق کرتے رہیں گے۔ لیکن یاد رکھیں کہ موکل کوئی ربڑ کا کھلونا نہیں ہے جو ہاشمی روحانی مرکز سے وی پی کے ذریعہ آپ کو روانہ کردیا جائے اور آپ وی پی چھڑا کر سرخرو ہوجائیں۔

آپ کے عامل بننے کی خواہش کا اندازہ کرکے تو اچھا لگا لیکن آپ کا یہ لکھنا کہ طلسماتی دنیا میں موکل تابع کرنے کا بے مثال عمل پڑھ کر خوشی ہوئی والی بات ایک بچکانہ بات ہے جو ایک طرح کا مذاق ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اس طرح کے مذاق سے خود کو نجات دلانے میں کامیاب ہوجائیں گے اور طویل ترین ریاضتوں کے بعد موکل کا نام آپ کی زبان پر آئے گا۔ اور یاد رکھیں روحانی عملیات کی طویل ترین ریاضتوں کے لئے آپ کو کئی سال تک بہت سے عمل بھی کرنے ہوں گے اور بہت سے پڑھنے بھی۔

روحانی عملیات کی لائن بہت زیادہ مشکل نہیں ہے۔ لیکن اتنی آسان بھی نہیں ہے کہ کوئی بھی اس لائن میں آئے اور آسانی سے کامیاب ہوجائے۔ ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ آئے چوکھا والی بات کو اپنے دل سے نکال دیں اور ریاضت ومشقت کے لئے کمربستہ ہوجائیں اور سنجیدگی سے اپنے روحانی سفر کا آغاز کریں۔ انشاء اللہ ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ روحانی عملیات کے گر بتائیں گے لیکن یہ سب کچھ آہستہ آہستہ ہوگا۔ اگر آپ پہلا

سبق شروع کرنے سے پہلے آخری سبق کی بات کریں گے تو مایوسی کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔

غیر ملکی ملازمت کے لئے

سوال از: احمد محی الدین عارف ———— حیدرآباد

میں آپ سے روزگار کے تعلق سے کچھ جاننا چاہتا ہوں۔ میرا نام احمد محی الدین عرف عارف ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۹۸۰ء۔۸۔۹ ہے۔ میں گریجویشن کے بعد کمپیوٹر کورس کیا ہوں اور ملازمت کے لئے ولایت جانا چاہتا ہوں۔ میں شش وپنج میں ہوں کہ کس ملک کو جاؤں؟ کیا مجھے ولایت میں ملازمت مل سکتی ہے۔؟ براہ مہربانی مجھے جواب سے آگاہ کریں۔ ممنون رہوں گا۔

جواب

جب آپ نے ولایت جانے کا ارادہ کرہی لیا ہے تو پھر اپنی کوشش جاری رکھئے اور اللہ سے دعا بھی کرتے رہئے کہ وہ آپ کی کوششوں میں کامیابی عطا کرے۔ یہ جاننا کہ آپ ولایت جاسکیں گے یا نہیں ایک زائد بات ہے۔

ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ آپ کو ولایت کی قید ہٹا کر بیرون ملک کی کسی اچھی ملازمت کی کوشش کرنی چاہئے پھر جس ملک میں بھی آپ کو ڈھنگ کی ملازمت مل جائے اسی ملک میں چلے جانا چاہئے۔ اگر بندہ اپنے رب سے یہ دعا کرے کہ اے میرے رب جو میرے حق میں بہتر ہو اس کا مجھے موقعہ عطا فرما۔ اس دعا کے بعد پھر جس ملک میں ملازمت ملے اور جہاں جانا مقصود ہو جائے اسی پر اکتفا کرنا چاہئے۔ صرف اپنی عقل سے یا صرف اپنی خواہش سے کسی جگہ کا انتخاب کرنے میں غلطی ہوسکتی ہے کیونکہ ہم اکثر جس چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھتے ہیں وہ ہمارے لئے بدتر ہوتی ہے اور جسے ہم اپنے لئے کمتر سمجھتے ہیں وہ ہمارے لئے بہتر ہوتی ہے۔ اسلئے دوراندیشی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنی خواہشات وضروریات کو اپنے رب کی مرضی پر چھوڑ دیں اور اپنی زندگی کے اہم معاملات میں اپنے رب کی رضا میں راضی رہیں۔ صبح شام درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔ درود شریف کی برکت سے آپ کے حق میں جو بھی فیصلہ ہوگا وہ برحق بھی ہوگا اور بہتر بھی اور ممکن ہے کہ آپ کی ولایت جانے ہی کی خواہش پوری ہوجائے۔

ذاتی نوعیت کی معلومات

سوال از: فرح دیبا ———— ممبئی

میرا پورا نام فرح دیبا بنت فریدہ۔ تاریخ پیدائش ۱۹۷۸ء،۹،۸

(۱) میرا نام کا عدد کتنا ہے اور میرا لکی نمبر کونسا ہے، دن تاریخ اور میرا اسم اعظم کونسا ہے اور میرا برج اور ستارہ کونسا ہے؟ اور کس عدد اور کونسے ستارے والے لڑکے سے رشتہ پکا کرنا درست ہوگا ضرور بتائیں۔

(۲) میرے بھائی محمد عادل ابن فریدہ، تاریخ پیدائش ۱۹۷۵ء،۵،۱۱ میرے بھائی کا اسم اعظم کونسا ہے اور برج وستارہ کونسا ہے اور کام میں دل لگنے کے لئے اور ترقی روزگار کے لئے کیا پڑھنا بہتر ہے۔ ضرور بالضرور بتائیں۔

حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب میرے ان تمام سوالوں کا جواب ضرور دیں، مجھے آپ کے اگلے آنے والے رسالے کا انتظار رہے گا، دعا کی درخواست ہے آپ سے اللہ ہماری اور پورے امت مسلمان پر رحم فرمائے اور اپنا فضل فرمائیں، اللہ آپ کو جزائے خیر دے (آمین)

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔ آپ کے لئے ہر ماہ کی ۹، ۱۸، ۲۷ تاریخیں مبارک ہیں۔ آپ اپنے اہم کام ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کیجئے۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے۔ بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے۔ آپ کا لکی عدد ۵ ہے۔ آپ کو پکھراج، ہیرا، نیلم، پنا انشاء اللہ راس آئیں گے اور ان کے پہننے سے آپ کی زندگی میں اللہ کے فضل وکرم سے خوش آئند انقلاب آئے گا۔

آپ کے لئے ۶، ۱۲، اور ۷ اتاریخیں غیر مبارک ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کو ۷ عدد راس نہیں آئے گا۔ ۷ عدد کی چیزوں سے اور شخصیات سے دور رہیں۔

آپ کے لئے موزوں لڑکے وہ رہیں گے جن کی پیدائش ۲۱ را پریل سے ۲۱ رمئی، ۲۲ رجون سے ۲۳ رجولائی، ۲۲ راگست سے ۲۳ رستمبر یا ۲۴ ر اکتوبر سے ۲۳ رنومبر کے درمیان ہوئی ہو۔

آپ کا اسم اعظم "یَا بَاسِطُ" ہے۔ عشاء کے بعد ۲۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

آپ کے بھائی کا مفرد عدد ۸ ہے۔ان کے لئے انگریزی ماہ کی ۸، ۱۷، ۲۶ تاریخیں اہم ہیں۔عادل کا برج ثور اور ستارہ زہرہ ہے۔ان کو زمین کی خرید وفروخت، دواؤں کا کاروبار، تعمیرات کے کام اور ٹھیکیداری نیز کمیشن ایجنسی راس آئے گی۔عادل کو چاہئے روزانہ "یَا حَسِیْبُ" ۸۰ مرتبہ پڑھا کریں۔عادل کو انشاء اللہ عقیق، مونگا اور فیروزہ راس آئیں گے اوران کے استعمال سے ان کی زندگی میں خوش گوار انقلاب آئے گا۔

یہ علمی اندازے ہیں اور خالصتاً انسانی تجربات سے تعلق رکھتے ہیں اس دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کی اصلاً دو ہی بنیادیں ہیں ایک جدوجہد اور دوسرے اپنے رب کے فضل وکرم پر بھروسہ۔اسباب کا اختیار کرنا نبی کی سنت ہے لیکن اسباب کو اختیار کرنے کے بعد پھر بھی ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے۔اس لئے ہر بندے اور بندی کو اپنے رب کی قدرت پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھنی چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ اگر مذکورہ چیزوں کو بھی پیش نظر رکھیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

جنات کی کارستانیوں سے پریشانی

سوال از: محمد ضیاء الحق ——— موتی ہارا

عرض اینکہ راقم الحروف سالوں سے اس روحانی میگزین کو نہ صرف گردان رہا ہے بلکہ فائدہ بھی اٹھا رہا ہے۔آپ کی رہنمائی میں ہی میں نے سورۂ یٰسین کے نو چلے، پھر اس کے بعد حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد آپ نے "روحانی مسائل نمبر" میں میری رہنمائی کرتے ہوئے لکھے تھے کہ نقوش کے زکوٰۃ ادا کرے اور یہ سلسلہ آج کل چل رہا ہے۔خدا جانے چھوٹے چھوٹے تعویذ جس کو بھی دے رہا ہوں بفضلہٖ تعالیٰ تعویذ کام کر جا رہی ہے۔

میں وہی ضیاء الحق ہوں جو کبھی آپ سے کہا کہ میں حسن الہاشمی تو نہیں بن سکتا میرے لئے خوشی اسی بات میں ہوگی کہ میں آپ کا شاگرد کہلاؤں۔تب آپ نے بڑی پیار سے سمجھایا تھا۔

میرے چھوٹے بھائی کی بیوی میرے گاؤں کے دس کلو میٹر دور بھول پور کی بستی ہے جہاں کی عورتیں جادو جاننے میں مہارت رکھتی ہیں ان لوگوں کے لئے چلتی ہوئی گاڑی کو روکنا عام بات ہے اسی گاؤں میں پہلے سے میری دور رشتہ داریاں ہیں پھر میرے چھوٹے بھائی شاہ عالم کی شادی ہوئی۔شاہ عالم کی بیوی پہلی مرتبہ جب سسرال آئی تو اس کے ساتھ ایک جن بھی تھا مگر کسی کو پتہ نہ تھا اور نہ اس لڑکی کو ہی پھر وہ جن دھیرے دھیرے اسی لڑکی کو پریشان کرنا شروع کردیا۔شرارت یہاں تک بڑھی کہ اسی عورت کا بال کاٹ دینا، بدن میں آگ لگادینا، کسی رشتہ داری میں سنکڑوں میں پھینک دینا عام بات ہوگئی۔یہ جنات اس عورت کے بدن پر حاضر نہیں ہوتے الگ سے ہی مارپیٹ اور پریشان کرتے ہیں۔ان جنات کا کہنا ہے کہ اسی گھر کے ایک آدمی کو نہ چھوڑوں گا۔

حضور والا بتائیں کہ اس حالات میں کیا کروں۔کوئی ترکیب بتلائیں۔یاد رہے کہ اصحاب کہف کے نام کئی طریقوں کے ساتھ جس میں دعائے برہتیہ کا بھی پڑھنا ہوتا ہے کو باندھا کوئی فائدہ نہ ہوا۔

جواب

اگر آپ محنت وریاضت کو نظر انداز نہیں کریں گے اور آپ کے عامل بننے کی لگن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی تو آپ حسن الہاشمی سے بھی اچھے عامل بن سکتے ہیں۔حسن الہاشمی اس بحر عملیات کا آخری کنارہ نہیں ہے آخری کنارہ تو کسی بھی دریائے علم کا ہوتا ہی نہیں۔علم تو ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہوتا اور حسن الہاشمی تو دنیائے عملیات کا ایک معمولی سا طالب علم ہے ہاں اتنا ضرور ہے کہ اس طالب علم نے اپنی عمر عزیز کے چالیس سال اس دنیا کی کھوج میں لگادیئے ہیں لیکن اسے اس بات احساس ہے کہ ابھی تک وہ کسی قابل نہیں بن سکا ہے تاہم اس کی جدوجہد اور اس کا مطالعہ جاری ہے ممکن ہے کہ اپنے دم آخر سے پہلے وہ لوگوں کے حسن ظن کے مطابق کسی قابل ہوجائے۔آپ اگر اپنی کوشش جاری رکھیں گے تو آپ حسن الہاشمی سے زیادہ معتبر عامل بن سکتے ہیں۔

آپ سے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اس لڑکی کے گھر میں نصف رات کے بعد اذان اور اقامت پڑھنے کے بعد دو رکعت نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۱۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۱۱ مرتبہ آیت الکرسی سجدے میں جاکر پڑھیں پھر کھڑے ہوکے مشرق کی طرف اپنا رخ کریں اور تین بار آیت الکرسی پڑھیں اور تین بار تالیاں بجائیں پھر اسی طرح شمال ومغرب کی طرف رخ کرکے یہ عمل کریں۔پھر اپنے اوپر دم کرلیں۔اس طرح آپ لگاتار گیارہ دن تک کریں۔انشاء اللہ اس طرح وہ لڑکی اور اس کے گھر والے جنات کے اثرات سے نجات پالیں گے۔

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

فلاں کے کاروبار کا تعطل کب ختم ہوگا

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں کے کاروبار کا تعطل کب ختم ہوگا تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فلاں کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے ساتھ تفصیل پھیلائیں اور مستحصلہ برآمد کریں۔ اگر مستحصلہ ۱، ۲، یا ۳ برآمد ہو تو سمجھیں کہ کاروبار کا تعطل ایک سال یا دو سال یا تین سال میں ختم ہوگا۔ اگر ۴ برآمد ہو تو تعطل دو سال میں برآمد ہوگا۔ اگر پانچ برآمد ہو تو تعطل ڈھائی سال میں ختم ہوگا۔ اگر ۶ برآمد ہو تو تعطل تین سال میں ختم ہوگا۔ اگر سات برآمد ہو، پونے دو سال میں۔ اگر ۸ برآمد ہو تو دو سال میں۔ اگر ۹ برآمد ہو تو سوا دو سال میں تعطل ختم ہوگا۔

مثلاً شریف ابن عائشہ کے کاروبار کا تعطل کب ختم ہوگا؟

کسی نے یہ سوال ۱۰ / مارچ ۲۰۰۶ء کو شام ۶ بجے کیا تو اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے حسب قاعدہ تفصیل اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) شریف، عائشہ	۹۶۷	۴
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۱۰۴۴	۹
(۳) تاریخ عیسوی	۱۰	۱
(۴) ماہ عیسوی	۳	۳
(۵) سن عیسوی	۲۰۰۶	۸
(۶) تاریخ قمری	۹	۹
(۷) ماہ قمری ۲	۲	۲
(۸) سن ہجری	۱۴۲۷	۵
(۹) تاریخ ہندی	۲۷	۹
(۱۰) ماہ ہندی پھاگن	۱۱	۲
(۱۱) سن ہندی	۲۰۶۳	۲
(۱۲) برج حوت	۱۲	۳
(۱۳) متعلقہ ستارہ عدد منفی مشتری	۶	۶
(۱۴) منزل قمر جبہ	۱۰	۱

آئیے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۴ ۹ ۱ ۳ ۸ ۹ ۲ ۵ ۹ ۲ ۲ ۳ ۶ ۱

۴ ۱ ۴ ۲ ۸ ۲ ۷ ۵ ۲ ۴ ۵ ۹ ۷

۵ ۵ ۶ ۱ ۱ ۹ ۳ ۷ ۶ ۹ ۵ ۷

۱ ۲ ۷ ۲ ۱ ۳ ۱ ۴ ۶ ۵ ۳

۳ ۹ ۹ ۳ ۴ ۴ ۵ ۱ ۲ ۸

۳ ۹ ۳ ۷ ۸ ۹ ۶ ۳ ۱

۳ ۳ ۱ ۶ ۸ ۶ ۹ ۴

۶ ۴ ۷ ۵ ۵ ۶ ۴

۱ ۲ ۳ ۱ ۲ ۱

۳ ۵ ۴ ۳ ۳

۸ ۹ ۷ ۶

۸ ۷ ۴

۶ ۲

۸

۸ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شریف ابن عائشہ کے کاروبار کا تعطل دو سال میں ختم ہوگا۔ (باقی آئندہ)

علم الاعداد

اگر آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد اور نام کا مفرد عدد چھ ہو تو

آپ کا ستارہ زہرہ ہے جو توازن، اعتدال، وقار اور محبت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ متوازن اور معتدل مزاج کے انسان ہیں۔ آپ پروقار بھی ہیں اور محبت پرست بھی۔ صلح اور میل ملاپ آپ کی شخصیت کا اہم حصہ ہیں۔ آپ لوگوں سے مل کر خوشی محسوس کرتے ہیں، جھگڑوں اور نفرتوں سے آپ کو وحشت ہوتی ہے اور آپ صلح اور میل ملاپ کے قائل ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہر حال میں اور ہر صورت میں ملنے جلنے کا سلسلہ باقی رہے اور دوستی کسی بھی حال میں متاثر نہ ہو، محبت کرنا بھی آپ کی فطرت میں داخل ہے اور محبت کے ذریعہ دلوں کو فتح کرنے کے قائل ہیں۔ آپ کو قدرتی مناظر اور فنون لطیفہ میں خاصی دلچسپی ہے، سیر و تفریح کرنا آپ کی فطرت کا جزو ہے۔ آپ کا مزاج بہت نازک ہے آپ ذرا سی ٹھیس بھی برداشت نہیں کر پاتے اور آپ کا دل معمولی معمولی باتوں پر ٹوٹ جاتا ہے اور بکھر جاتا ہے۔ آپ عیش و عشرت میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ کو صرف ایک حد تک کام کرنا پسند ہے اس کے بعد آرام اور صرف آرام کرنے کے خواہش مند نظر آتے ہیں۔ آپ کے اندر اچھی گفتگو کرنے کی زبردست صلاحیت ہے۔ آپ اپنی گفتگو اپنے دلائل اور اپنے میٹھے لب و لہجہ کی وجہ سے ایک دنیا کو اپنے بس میں کر سکتے ہیں اور لوگوں کے دلوں پر راج کر سکتے ہیں۔ آپ کو اپنے بیوی بچوں سے مثالی تعلق ہوگا، آپ کسی بھی حال میں ان کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ آپ کی تندرستی بہتر رہے گی اور عمر کے آخیر تک آپ کی صحت قابل رشک رہے گی۔ آپ کا جسم کسی قدر فربہ ہوگا لیکن یہ فربہی آپ کی تندرستی پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ آپ کے اعضاء نرم ہیں اور آپ کا دل بھی حد سے زیادہ نرم ہے۔ سیاحت آپ کے لئے ہمیشہ نفع بخش ثابت ہوگی اور دوران سفر آپ ہمیشہ چاق و چوبند رہیں گے۔ آپ شائستگی کی دولت سے بھی بہرہ ور ہیں، آپ کا اخلاق، آپ کی محبت آپ کی نرمی، آپ کا حسن گفتگو اور آپ کا حسنِ تہذیب ملنے والوں کو بہت متاثر کرتا ہے اور لوگ بے اختیار آپ کے گرویدہ ہوجاتے ہیں۔ آپ بھی کامیابی کے لئے طویل ترین انتظار کر سکتے ہیں جو آپ کی شخصیت کی بے مثال صفت ہے۔ اتنی بہت ساری خوبیاں ہونے کے باوجود آپ کبھی خواہ مخواہ احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور اہم اقدامات نہیں کر پاتے۔ دراصل بعض موقعوں پر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اس کے اہل نہیں ہیں حالانکہ آپ کی اہلیت سب کی نظروں میں مسلم ہوتی ہے اور سب یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ہی اس کام کو انجام دے سکتے ہیں لیکن آپ احساس کمتری کی بنا پر پیش قدمی سے باز رہتے ہیں اور سنہرے موقع گنوا دیتے ہیں آپ خوشامد پسند بھی ہیں۔ یہ ایک طرح کا عیب ہے اور اس عیب کی وجہ سے آپ کو کافی نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے کیونکہ خوشامدی لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہوجاتے ہیں اور اچھے دوستوں سے آپ دور ہوجاتے ہیں اور یہی خوشامدی لوگ آپ کو ہر طرح کا نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ اپنی تعریف آپ کو پسند آتی ہے اور اسی ایک بات کو لے کر خوشامدی لوگ آپ پر اپنا تسلط جمالیتے ہیں اور آپ کی شخصیت کو مجروح کرنے میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ آپ کسی قدر بزدل بھی ہیں آپ کے اندر حوصلے کی کمی ہے اور اس بزدلی کی وجہ سے ایسا بہت ممکن ہے کہ آپ زندگی کے کسی بھی مرحلے میں برے لوگوں سے سمجھوتہ کرلیں اور ایسے لوگوں سے دوستی کر بیٹھیں جو بہر صورت سماج کے لئے اور خود آپ کے لئے ضرر رساں ہوں۔ آپ کی شخصیت لوگوں کی نظروں میں محبوب ہے لیکن اگر آپ مذکورہ خرابیوں سے نجات حاصل کرلیں تو آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ سکتے ہیں اور آپ کی محبوبیت اور مقبولیت میں زبردست اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس دنیا میں اچھے لوگ وہی ہوتے ہیں جو آئینہ دیکھ کر اپنے خدوخال کی اصلاح کرلیں۔ اپنے چہرے پر خراشے دیکھ کر آئینے پر غصہ کھانے کی غلطی نہ کریں۔ (باقی آئندہ)

کردار و شخصیت

قسط نمبر: ۹

برج دلو

کنبھ

AQUARIUS

۲۱/جنوری — ۱۹/فروری

برج دلو کی برجی علامت ڈول ہے۔ اس کا حاکم ستارہ زحل اور عنصر ہوائی ہے۔ اس برج کے تحت پیدا ہونے والے افراد عام طور پر مندرجہ ذیل اوصاف وخصائل کے مالک ہوتے ہیں

● وہ بڑے محنتی، صابر اور حساس ہوتے ہیں۔

● انہیں دوسروں کا بہت خیال رہتا ہے اور وہ لوگوں کے ساتھ دوستانہ طریقے سے پیش آتے ہیں۔

● وہ ایسی ذمہ داریوں سے عہدہ برآں ہونے میں بہت کامیاب رہتے ہیں جہاں ان کا سابقہ بہت سے لوگوں سے پڑتا ہے۔

● انہیں فطری طور پر لوگوں کی رفاقت پسند ہوتی ہے اور وہ دوسروں کے ساتھ مل کر رہنے میں مسرت محسوس کرتے ہیں۔

● وہ نہ صرف بہت سے دوست بنا لیتے ہیں بلکہ لوگوں کے ساتھ ان کی دوستی مستقل طور پر برقرار رہتی ہے۔

● ان کی ذہنی اور شعوری قوتیں بہت بیدار اور حساس ہوتی ہیں۔

● وہ سائنس، ادب، فنون لطیفہ یا جدید قسم کے پیشے مثلاً انجینئرنگ، ...لی کا کام وغیرہ میں اعلیٰ مہارت حاصل کر لیتے ہیں اور اپنی اختراعانہ ذہانت کی بدولت کہیں سے کہیں پہنچ جاتے ہیں۔

● انہیں اس لحاظ سے جدت پسند کہا جاتا ہے کہ وہ نئے خیالات اور تجربات کو آزمانے میں تامل، جھجک یا خوف محسوس نہیں کرتے۔

● ان کے جذبات بڑے گہرے اور شدید ہوتے ہیں مگر وہ اپنے جذبات کی کبھی نمائش نہیں کرتے۔

● ان کے ذہن پر اگر کبھی کوئی بات بوجھ بن جائے تو وہ اپنی ذہنی پریشانی کی وجہ سے دوسروں کو پریشان نہیں کرتے بلکہ اپنی دلی تکلیف کو اپنی ذات تک محدود رکھتے ہیں۔

● وہ بڑے خوش خلق، ہنس مکھ اور ملنسار ہستی کے طور پر جانے پہچانے جاتے ہیں۔

● وہ دوسروں کے کردار کا اندازہ کرنے میں بڑے تیز ہوتے ہیں۔

● ان کی نظریں دوسروں پر اتنی گہری اور کڑی ہوتی ہیں کہ وہ کسی سے دوستی یا تعلق پیدا کر لینے کے باوجود اس دوستی یا تعلق سے دلی خوشی حاصل نہیں کر سکتے۔

● وہ جس کے دوست بن جائیں تو اس کے لئے سب کچھ کرنے اور کسی بھی حد تک جانے کو تیار ہو جاتے ہیں اور یہی کیفیت ان کی مخالفت اور دشمنی کی ہوتی ہے۔

● ان کی قوت ارادی بڑی مضبوط ہوتی ہے اور وہ بڑے سوچ وچار کے بعد کوئی رائے قائم کرتے ہیں۔

● وہ جب ایک دفعہ کوئی رائے قائم کر لیتے ہیں تو پھر اس پر سختی سے قائم رہتے ہیں اور ان کی رائے آسانی سے تبدیل نہیں کی جا سکتی۔

● وہ اپنے ارادے کی مضبوطی اگرچہ دوسروں پر ظاہر نہیں کرتے مگر جب کوئی ارادہ کر لیتے ہیں تو اس کی تکمیل کے لئے بڑی سنجیدگی، متانت اور پختہ عزم کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں۔

● ان کے جوہر اس وقت تک نہیں کھلتے جب تک حالات کا جبر یا فرائض اور ذمہ داریوں کا دباؤ انہیں کچھ کرنے پر مجبور نہ کردے۔

● ان کی صلاحیتیں اکثر اس وقت تک پوشیدہ رہتی ہیں جب تک کوئی خارجی تحریک ان صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے موجود نہ ہو اور بعض صورتوں میں تو ان کا اظہار ہی نہیں ہو پاتا اور وہ خود اپنی فطرت کے خوابیدہ جوہروں سے بے خبر رہتے ہیں۔

● ان کا حافظہ بہت تیز ہوتا ہے اور ان میں سے اکثر اسی وصف کی بدولت تعلیم و تعلم کے میدان میں بڑی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بسا اوقات اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی کوششوں میں کامیاب ہو کر اعلیٰ عہدوں تک پہنچ جاتے ہیں۔

● وہ گوناگوں اور متضاد صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں اور حالات کے تغیر و تبدل کے ساتھ ان کے کردار کی گوناگوں اور متضاد خصوصیات نمایاں ہوتی رہتی ہیں۔

● انہیں پبلک جلسوں، اجتماعات اور عام تقریبات سے بڑی دلچسپی ہوتی ہے۔

● وہ تھیٹر، کھیل تماشوں، جشن اور جلوسوں میں بڑے شوق سے شریک ہوتے ہیں۔

● وہ اگرچہ خود بڑے جذباتی اور حساس ہوتے ہیں مگر ہیجانی اور غیر معتدل قسم کے لوگوں پر قابو رکھنے میں انہیں کمال حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ زندگی میں اکثر انہیں ایسے ہی لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے۔

● وہ تجارت اور مالیات کے کاموں میں خاصے کامیاب رہتے ہیں مگر اس میدان میں ان کی قابلیت اور صلاحیت اور کامیابی کا فائدہ دوسروں ہی کو پہنچتا ہے اور خود انہیں شاذ ہی کچھ حاصل ہوتا ہے۔

● وہ ایسی جگہوں اور مواقع پر زیادہ کامیاب رہتے ہیں جہاں کام کرنے کے مواقع زیادہ ہوں اور انہیں یہ احساس ہو کہ ان پر دوسروں کی ذمہ داریاں ہیں مگر حالات کا دباؤ بعض اوقات انہیں اپنی صلاحیتوں سے ضرورت سے زیادہ کام لینے پر مجبور کردیتا ہے اور یہی چیز اکثر ان کی سب سے بڑی کمزوری یا خطا بن جاتی ہے۔

● وہ صاف ستھرے اور اصول پسند ہوتے ہیں اور چیزوں کے بارے میں بڑا حقیقت پسندانہ رویہ رکھتے ہیں۔

● وہ جس سے محبت کرتے ہیں اس کی معمولی معمولی باتوں کو اہمیت دیتے ہیں۔

● وہ جو بات آج سوچتے ہیں دوسروں کو وہ پچاس سال بعد سوجھتی ہے۔

● وہ اپنے بچوں سے بڑی محبت رکھتے ہیں ان کی باتیں پوری توجہ سے سنتے ہیں اور ان میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔

● وہ بڑے رومان پسند ہوتے ہیں اور اکثر اپنے آئیڈیل کی دنیا میں رہتے ہیں۔

● وہ جو خواب دیکھتے ہیں ان کی تعبیر جلد نکل آتی ہے۔

● وہ اگرچہ ذاتی نوعیت کی توقعات رکھتے ہیں مگر ان کے پیش نظر دوسروں کی بھلائی کی توقعات بھی ہوتی ہیں تاکہ نہ صرف ان کا بلکہ دوسروں کا مستقبل بھی شاندار ہو۔

● وہ ابتدا ہی میں ٹھوس منصوبہ بندی کرتے ہیں اور پھر اپنے خوابوں اور خاکوں میں رنگ آمیزی کرنے لگتے ہیں۔

● وہ جس کام کو کرنے کا عزم کرلیتے ہیں، اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں۔

● وہ بڑے قوی اور حوصلہ مند ہوتے ہیں اور انہیں ان کے راستے سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔

● ان کے خوبصورت خوابوں کا سلسلہ طویل ہوتا ہے اور وہ اپنی جدوجہد سے اپنے خوابوں میں حقیقت کا رنگ بھرتے ہیں مگر بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب ان کے خوابوں کے پورا ہونے کا وقت آتا ہے اس سے پہلے ہی دنیا میں ان کا وقت پورا ہو چکا ہوتا ہے اور وہ اپنے سہانے خوابوں کی تعبیر دیکھنے سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ ان میں ایسے افراد بھی دیکھنے میں آتے ہیں جو کامیاب و بامراد زندگیاں گزارتے ہیں، کامیابیاں قدم قدم پر ان کے قدم چومتی ہیں اور وہ شاندار زندگی بسر کرتے ہیں۔

● وہ مثالیت پسند مزاج رکھتے ہیں۔ یعنی ان کا اپنا ایک مخصوص نظریہ ہوتا ہے جس کے تحت وہ زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں۔

● وہ بے حد ذہین ہوتے ہیں اور یہ بات ان کے علم میں ہوتی ہے کہ وہ کیا ہیں اور کیا نہیں؟ اور وہ کیا کچھ کرسکتے ہیں اور کیا کچھ نہیں کرسکتے۔ کون سا کام ان کیلئے ممکن ہے اور کون سا کام ان کے لئے ناممکن ہے۔

● وہ اپنے مستقبل پر گہری نظر رکھتے ہیں مگر ساتھ ہی حال کا دامن بھی تھامے رکھتے ہیں۔

● وہ ماضی کی طرف کم لوٹتے ہیں مگر ان کی نظر ماضی پر ضرور رہتی ہے اور اس کے تجزیے کے ذریعہ وہ اپنے حال اور مستقبل کے حوالے سے اپنی کوششوں کے رخ اور ہدف متعین کرتے ہیں۔

● وہ زندگی میں تبدیلیوں کی تمنا رکھتے ہیں اور ان کی بیشتر امیدیں مستقبل سے وابستہ ہوتی ہیں اور وہ مستقبل کو اپنی ذاتی بہتری سے کہیں زیادہ نئی تبدیلیوں کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں۔

● ان کی بیشتر سوچیں مستقبل کی تبدیلیوں کے گرد گھومتی ہیں۔

● وہ فرد کی بجائے جماعت یا گروہ سے دلچسپی رکھتے ہیں، اسی لئے ان کی بیشتر دوستیوں اور تعلقات و روابط کی نوعیت ذاتی کی بجائے غیر شخصی اور انفرادی کی بجائے اجتماعی ہوتی ہے۔

● انہیں کلبوں، انجمنوں اور رفاہی اداروں سے بڑی دلچسپی ہوتی ہے اور وہ ان کی تمام سرگرمیوں میں ولولے اور جوش وخروش سے شریک ہوتے ہیں۔

● وہ اگرچہ دوسرے لوگوں کے مسائل سے غیر معمولی دلچسپی رکھتے ہیں مگر لوگوں سے ان کی دلچسپی جلد ہی ختم ہو جاتی ہے۔

● وہ اگرچہ دوستانہ روابط کو بالکل ختم نہیں کرتے تاہم پرانے دوستوں کی طرف سے غفلت برتنے لگتے ہیں اور ان کی توجہ دوستوں کے نئے حلقے استوار کرنے پر مرکوز ہو جاتی ہے کیونکہ نت نئے دوست بنانا ان کے لئے ایک دلچسپ مشغلے کی حیثیت رکھتا ہے۔

● وہ اکثر اپنے خیالات میں کھوئے رہتے ہیں اس لئے حافظہ اور یادداشت قوی ہونے کے باوجود اکثر غائب دماغ ہو جاتے ہیں۔ کبھی انہیں یہ یاد نہیں رہتا کہ وہ کیا چیز خریدنے بازار آئے ہیں اور کبھی خریداری کے لئے رقم ساتھ لانا بھول جاتے ہیں اور کبھی خریدی ہوئی چیز کو دکان ہی پر بھول آتے ہیں۔

● وہ اکثر غلط بس میں بیٹھ جاتے ہیں اور پھر یا تو غلط جگہ اُتر جاتے ہیں یا بس اسٹاپ پر بس اسٹاپ گزرتے چلے جاتے ہیں اور وہ کہیں اترنے کا نام نہیں لیتے بلکہ بس میں بیٹھے ہی رہتے ہیں اور جب اپنی محویت سے چونکتے ہیں تو انہیں اپنے طرز عمل پر شرمندگی کا شدید احساس ہوتا ہے۔ البتہ جب وہ کوئی کارنامہ انجام دے رہے ہوں تو اس وقت ان کا دماغ پوری طرح حاضر ہوتا ہے اور ان کی غیر حاضر دماغی کا کہیں نام ونشان نہیں ہوتا کیونکہ اس وقت وہ پوری ذہانت، محنت، کاوش اور لگن سے کام کرتے ہیں۔

● وہ اس بات کا بڑا خیال رکھتے ہیں کہ کسی کام پر ان کی توانائی زیادہ خرچ نہ ہو اور وہ غیر ضروری طور پر تھک نہ جائیں، حالانکہ وہ جسمانی طور پر کمزور نہیں ہوتے اور نہ ایسی تھکاوٹ سے انہیں جسمانی طور پر کوئی خاص نقصان پہنچتا ہے۔

● وہ تشدد اور لڑائی جھگڑے سے شدید نفرت کرتے ہیں اس لئے مضبوط دل، طاقت ور جسم اور مستحکم ذہن کے مالک ہونے کے باوجود لڑنے جھگڑنے سے احتراز کرتے ہیں اور ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ لڑنے جھگڑنے کی بجائے مسائل کو اصولوں کے تحت سمجھا سمجھایا جائے، عقل سے کام لیا جائے اور مسئلے کو ذہانت سے حل کیا جائے۔

● وہ جبر وتشدد کے ساتھ معاشرے میں تبدیلی پیدا نہیں کرتے بلکہ مفاہمت اور مشورے سے ایسا کرتے ہیں۔

● وہ اپنے تحفظ کی بڑی شدید خواہش رکھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں تبدیلی، جدت اور مہم جوئی سے بھی دلچسپی ہوتی ہے۔

● وہ جنس مخالف کے لئے شدید کشش رکھتے ہیں اور اسی باعث محبت کے معاملات میں ان سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ کبھی ان کی محبت کا رخ گھٹیا، پست اور سطحی قسم کے افراد کی طرف ہو جاتا ہے اور کبھی وہ ظاہری طور پر حسین اور پرکشش نظر آنے والے افراد کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور انکی سیرت وکردار کو دیکھنا اور پرکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے۔

● وہ اگر محبت کے معاملات میں منفی رجحانات کے زیر اثر آجائیں تو راہ راست سے بھٹکنے اور توازن واعتدال کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دینے کے باعث ان کی زندگی تباہ وبرباد ہو سکتی ہے۔

● وہ محبت کے معاملات میں سنجیدگی اختیار نہیں کرتے اور ایک وقت میں ایک سے زیادہ محبتوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔

● وہ اس بات کے آرزومند ہوتے ہیں کہ ان کا رفیق حیات ان کا وفادار ہو، ان پر مکمل بھروسہ اور پورا اعتماد کرے مگر ساتھ ہی ان کی کوشش یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنے رفیق حیات کے لونڈی غلام بن کر نہ رہ جائیں اور باہمی وفاداریوں کے ساتھ ان کی آزادی اور آزاد خیالی بھی قائم رہے۔

● وہ ہم مزاج رفیق حیات مل جانے کی صورت میں اس سے ٹوٹ

کرمحبت کرتے ہیں اور دل کی گہرائیوں کے ساتھ والہانہ انداز سے اسے چاہتے اور پیار کرتے ہیں۔

● انہیں اپنے بچوں سے بھی محبت ہوتی ہے اور وہ اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے ساتھ بھی والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں۔

● وہ قوت استدلال سے مالا مال ہوتے ہیں اور اپنے مضبوط استدلال کی بدولت کامیابی ان کے قدم چومتی ہے کیونکہ دوسروں کے لئے ان کے دلائل کا جواب دینا آسان نہیں ہوتا۔

● وہ اپنے خیالات کے اظہار میں کسی مداہنت یا منافقت سے کام نہیں لیتے بلکہ بغیر کسی خوف کے اور پوری بے باکی سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

● وہ جوش میں آکر اعتدال اور توازن کا دامن ہاتھ سے چھوڑ سکتے ہیں اور ایسی صورت میں خود ایک ہیجان میں مبتلا ہونے کے علاوہ دوسروں کو بھی ہیجان میں مبتلا کر سکتے ہیں۔

● وہ اگرچہ محبت کے معاملات میں سنجیدہ نہیں ہوتے مگر شادی کی صورت میں اپنے رفیق حیات سے بے لوث، کھری بے لاگ، پرخلوص اور پرجوش محبت کرتے ہیں اور اس کی تمناؤں اور خواہشوں کو پورا کرنا اپنا فرض اولیں خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کا محبت سے لبریز ازدواجی رشتہ مستحکم اور مضبوط ترین ثابت ہوتا ہے۔

● وہ تبدیلی کو پسند کرنے کے باوجود مستقبل پر نظر رکھنا بہتر خیال کرتے ہیں اور جب انہیں مستقبل کے بارے میں تشویش اور فکرمندی ہوتی ہے تو پھر وہ حال کو بھی نگاہ میں رکھتے ہیں۔

● وہ محبت کا ایک بے حد وسیع تصور رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے وہ ازدواجی زندگی کو محبت خیال نہیں کرتے بلکہ ان تعلقات کو ایک نظریاتی حیثیت دیتے ہیں۔

● ان کے اندر چونکہ آدمی کے کردار کو جانچنے اور پرکھنے کی غیر معمولی صلاحیت ہوتی ہے، اس لئے وہ حقائق کی گہرائیوں تک بہ آسانی پہنچ جاتے ہیں۔ چنانچہ کسی شخص کی ظاہری وضع قطع، ساخت اور باتیں انہیں دھوکہ نہیں دے سکتیں اور نہ وہ کسی کی چالبازی کا شکار ہو سکتے ہیں۔

● وہ اگر ادب کی دنیا میں قدم رکھیں تو ایک ادیب کی حیثیت سے معاشرے کے مختلف کرداروں کی ایسی تصویریں پیش کر سکتے ہیں جو سچی اور حقیقی حیثیت کی حامل ہوں کیونکہ وہ لفظوں کے ذریعے تصویر کشی میں حقائق کے رنگ بھرنے کے ہنر سے واقف ہوتے ہیں۔

● وہ لوگوں، دوستوں اور عزیز و اقارب سے مل کر خوش ہوتے ہیں اور انہیں خوش کرنے اور خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● وہ بڑے مہمان نواز ہوتے ہیں اور دوسروں کو کھانا کھلانے سے انہیں زبردست خوشی، راحت اور ذہنی تسکین ملتی ہے۔ انہیں کوئی مسافر مل جائے تو اسے مہمان بنا کر اس کی خوب خاطر مدارات کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اخلاص بھرے انداز میں پیش آتے ہیں۔

● وہ اپنے اندر صنف مخالف کیلئے شدید کشش رکھتے ہیں اور ایک اسی وجہ سے عشق و محبت کے معاملات میں ان سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔

● وہ مضبوط اور توانا ہونے کے ساتھ ساتھ معاملہ فہم بھی ہوتے ہیں اور ہر معاملے کا حل جلدی تلاش کر لیتے ہیں۔

● ان کی فطرت رومان انگیز ہوتی ہے اس لئے ان میں پیار سے متعلق جذبات شدید اور پرجوش ہوتے ہیں اور وہ پیار کے لطیف جذبات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

● وہ جب کوئی کام شروع کر دیتے ہیں تو اس میں کسی طرح کی کمزوری نہیں دکھاتے اور نہ اپنے کاموں میں کسی رکاوٹ کو برداشت یا پسند کرتے ہیں بلکہ صبر، سکون محنت اور لگن سے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں۔ اگر کوئی چاہے کہ انہیں ان کے کام سے ہٹا کر کسی دوسری جانب لے آئے تو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا وہ ایسے کسی شخص سے تعاون نہیں کرتے اور اسے سختی سے ٹھکرا کر اپنے منصوبے کی تکمیل کرتے ہیں۔

● وہ نہ تو کسی دباؤ کے سامنے جھکتے ہیں اور نہ رکاوٹوں اور مشکلات سے گھبراتے ہیں۔ ہزار مشکلوں کے باوجود وہ نہ بددل ہوتے ہیں اور نہ حوصلہ ہارتے ہیں بلکہ اپنا مقصد حاصل کر کے رہتے ہیں۔

● وہ شادی کے بعد اپنے کردار کو چٹان کی طرح مضبوط و مستحکم بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر وہ اپنے رفیق حیات کے سوا کسی اور کی طرف قطعاً مائل یا ملتفت نہیں ہوتے۔

● وہ اپنے رفیق حیات سے مضبوط و مستحکم جنسی تعلقات رکھتے ہیں اور اسے کسی طرح کی شکایت کا موقع نہیں دیتے اور نہ اس کیلئے کوئی الجھن یا پریشانی پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

● وہ اپنے لباس کے معاملات میں مروجہ فیشنوں کی پیروی کرنے کی بجائے انفرادیت کو پسند کرتے ہیں۔ وہ اگرچہ خوش پوش ہوتے ہیں مگر

ان کی خوش پوشی دوسروں سے مختلف اور ہٹ کر ہوتی ہے۔ بالفاظ دیگر ان کا لباس جداگانہ قسم کے فیشن کا حامل ہوتا ہے۔

● ان کی فطرت میں اگرچہ جارحیت اور انتہا پسندی کے جذبات ہوتے ہیں مگر وہ ان انتہا پسندانہ جذبات کے اظہار میں بھی شائستگی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور اعتدال پسندی سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ اگر انہیں غصہ آجائے تو وہ اس غصے کو جلد ہی زائل بھی کر لیتے ہیں۔

● وہ شفیق، مخلص، مصلحت کوش، احتیاط پسند اور ہمدرد ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کے ساتھ شائستگی اور ہمدردی سے پیش آتے ہیں اور ان کے لئے اپنے دلوں میں مخلصانہ جذبات رکھتے ہیں۔

● وہ کنجوس اور لالچی نہیں ہوتے اور ہمیشہ جائز طریقوں سے دولت کمانا پسند کرتے ہیں۔

● وہ دوسروں کی نسبت کم قابل اعتراض عادتیں رکھتے ہیں اور معتدل قسم کے رجحانات رکھتے ہیں۔ ان کی یہی اعتدال پسندی ان کی کمزوریوں اور خامیوں کو دوسروں کی نظروں سے چھپائے رکھتی ہے۔

● وہ دوسروں کے معاملات میں بلاوجہ یا از خود دخل اندازی نہیں کرتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کر کے وہ الجھنوں اور پریشانیوں میں پھنس سکتے ہیں۔ اسی لئے وہ دوسروں کے معاملات سے دور رہنا پسند کرتے ہیں۔

● ان سے اگر کوئی مشورہ یا مدد طلب کرے تو وہ اسے صحیح مشورہ دیتے ہیں اور اس کی اس مناسب حد تک مدد بھی کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان کے دشمن نہ بن جائیں۔

● وہ اپنے فرائض حیات اور مقاصد زندگی کو بے حد اہمیت دیتے ہیں چنانچہ وہ دولت کے حصول سے زیادہ فرائض کی ادائیگی کو پسند کرتے ہیں اور اپنے مقاصد کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

● وہ مشکلات اور مسائل میں الجھنا پسند نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ کو ہر طرح کی غیر ضروری اور خواہ مخواہ کی پریشانیوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● وہ یہ تمنا رکھتے ہیں کہ انہیں شدید انداز سے چاہا جائے، ان سے شدید محبت کی جائے اور ان کی محبت کی قدر کی جائے۔

● انہیں ان کی مرضی کے مطابق محبت ملے، ان پر بھروسہ کیا جائے اور انہیں وفادارانہ جذبات پیش کئے جائیں تو وہ بے حد خوشی محسوس کرتے ہیں اور اس کے جواب میں بھر پور محبت اور وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔

● وہ خود پسندی کے ساتھ ساتھ معقولیت پسند بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ دوسروں کے ساتھ اخلاق سے پیش آتے ہیں اور کسی کو دھوکہ دینا ان کی فطرت ہی میں نہیں ہوتا۔

● وہ اپنے جذبات بالخصوص جذبات محبت کو دوسروں سے سالہا سال تک پوشیدہ رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس صفت کی وجہ سے کوئی ان کے دل کا حال جان نہیں پاتا۔

● وہ سچی بات کہنا اور سچی بات ہی سننا پسند کرتے ہیں خواہ وہ کتنی ہی ناگوار اور تلخی سے بھر پور اور اس سے کسی کی کتنی ہی شدید ناراضگی کا اندیشہ ہو۔

● وہ مصلحت کوشی کے ساتھ ساتھ ذہانت اور دور اندیشی بھی رکھتے ہیں اور ہر کام کو پر اعتدال انداز میں کرتے ہیں، اسی لئے جارحانہ عزائم رکھنے کے باوجود وہ اپنے کاموں کو بگڑنے نہیں دیتے۔

● وہ دوستی کو مقدس اور دوستی کے تقاضوں کو مقدم خیال کرتے ہیں اور دوستوں کے لئے اپنے دل میں اپنائیت بھرے ہمدردانہ، پرخلوص اور خوشگوار جذبات رکھتے ہیں۔ وہ دوستوں کی خدمت سے کبھی گریز نہیں کرتے اور ان کی مالی اعانت بھی دل کھول کر کرتے ہیں۔

● وہ اگرچہ دوسرے عام لوگوں کی خدمت اور امداد بھی کرتے ہیں لیکن پھر اچانک ہی ان کی جانب سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں۔

● وہ اپنے دوستوں پر مکمل اعتماد اور بھروسہ رکھتے ہیں، انہیں کسی طرح بھی ذلیل اور بے وقعت نہیں ہونے دیتے اور ان کی عزت اور وقار کے تحفظ کے لئے اپنی جان لڑا دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

● وہ دوستوں کی رفاقت اور وفاداری کو پسند کرتے ہیں اور ان کے لئے اپنے دل میں بھی ایسے ہی جذبات رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے دوستوں کے ایسے سچے ہمدرد اور پرخلوص ساتھی ثابت ہوتے ہیں جن کی رفاقت اور دوستی پر کبھی کسی طرح کی اور کسی حال میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ وہ زندگی کے نازک موڑ پر مثالی اور سچے دوست ثابت ہوتے ہیں، دوستی کے تقاضوں کو خوب خوب نبھاتے ہیں۔ دوستوں کے لئے بے شمار قربانیاں دیتے ہیں اور احسان جتانے کی بجائے دوستوں کی دوستی کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

● وہ دوستی کو آزاد حیثیت دیتے ہیں، وہ نہ تو یہ پسند کرتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کی آزادی کو سلب کر کے اسے صرف اپنا ہی بنائے رکھیں

اور نہ انہیں یہ گوارا ہوتا ہے کہ کوئی شخص ان کے دوستانہ جذبات کو اپنے اور صرف اپنے لئے خاص کر لینے کی کوشش کرے۔ چنانچہ ان کی دوستی کسی غرض کے لئے ہونے کی بجائے رفاقت، خلوص اور ایثار کے جذبوں سے بھرپور ہوتی ہے۔

● وہ بے حد معتبر، انتہائی قابل، ترقی پسند، تخلیقی ذہن اور درخشاں نظریات کے مالک ہوتے ہیں۔

● ان کا دماغ بڑی تیزی سے کام کرتا ہے۔

● وہ جذبات سے زیادہ عقل سے اور دل سے زیادہ دماغ سے کام لیتے ہیں، یہاں تک کہ محبت کے معاملات میں بھی اپنے جذبات کو دماغ کی چھلنی سے گزار کر اور نفع نقصان کے ترازو میں تول کر پھر کوئی قدم اٹھاتے ہیں۔

● وہ کسی کام کو ناممکن نہیں سمجھتے اور اس سوچ کے پیچھے ان کے مضبوط نظریات، خوشگوار خواب اور تیز ذہانت کی کارفرمائی ہوتی ہے۔

● وہ امن اور محبت کے پیروکار اور صلح و آشتی کے علمبردار ہوتے ہیں۔

● ان کیلئے اگرچہ اپنے نظریات کے مطابق زندگی گزارنا آسان نہیں ہوتا، اس کے باوجود وہ اپنے اصولوں اور اپنے نظریات پر ہرگز ہرگز سمجھوتہ نہیں کرتے بلکہ حالات کو اپنے لئے سازگار بنانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

● وہ اگر کسی سمت چل پڑیں تو اپنا راستہ یا طریق کار بڑی مشکل سے تبدیل کرتے ہیں۔

● وہ اپنے نظریات کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔ ایک تو وہ اپنے دل کی بات دوسروں سے چھپائے رکھتے ہیں، دوسرے کسی کی بات نہیں سنتے اور نہ مناسب جواب سے ان کی تسلی ہوتی ہے بلکہ وہ ہر بات میں اپنی کرنے اور منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔

● وہ دوسروں کے معاملات میں دخل دے کر اگرچہ اپنی کامیابی کے امکانات پیدا کر لیتے ہیں مگر اکثر یہ ان کی زندگی کا سخت ترین سبق ہوتا ہے۔

● ان کی فطرت کا سب سے بڑا جوہر ثابت قدمی ہے۔ اس ثابت قدمی کے ساتھ جب وہ معاملات ہاتھ میں لیتے ہیں تو کامیابیاں ان کے قدم چومتی ہیں۔

● وہ کاروبار میں منفی رجحانات کے زیر اثر آجائیں تو کاروبار کو فروغ دینے کے لئے ایک سے ایک غلط کام کر گزرتے ہیں اور اس سلسلے میں دوسروں کو نقصان پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

● وہ جذباتی طور پر غیر جانبدار ہوتے ہیں اور دوسروں کے جذبات کا احساس کرنیکی بجائے ان کی بھلائی کا خیال ان کے دماغ پر چھایا رہتا ہے۔ چنانچہ انہیں اکثر دوسروں کے جذبات کے بارے میں آگاہی نہیں ہو پاتی بلکہ کبھی کبھی وہ خود اپنے جذبات سے بھی بے خبر رہتے ہیں۔

● وہ اپنے دوست، عزیز، قرابت دار یا کسی اور شخص کو خوش کرنے کے لئے اپنے جذبات کو کچل دیتے ہیں یا اپنی آزادی کو ختم، مقید یا محدود کر دیتے ہیں کیونکہ دوسروں کے کام آکر انہیں خوشی ہوتی ہے اور اس کے لئے وہ کسی بھی حد تک جانے کو تیار ہوتے ہیں۔

● وہ سچائی اور خوبصورتی کی تلاش میں بے حد متجسس ہوتے ہیں۔ وہ آزاد فطرت اور انفرادیت پسند ہوتے ہیں۔ محروم اور کچلے ہوئے لوگوں کی حالت دیکھ کر انہیں دلی دکھ اور افسوس ہوتا ہے۔

● وہ دیانت دار، شریف، وفادار اور با اصول ہوتے ہیں اور ان کے نظریات انتہائی ترقی پسندانہ ہونے کے باوجود اپنے معاشرے کے مکہ رائج الوقت سے مختلف ہوتے ہیں

● وہ اپنے ضرورت مند دوستوں کی امداد و اعانت کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں اور اس کے عوض شکریہ یا تعریف کے دو بول تک سننے یا قبول کرنے کے روادار نہیں ہوتے۔

● وہ اخلاقی اقدار پر یقین رکھتے ہیں اور انہیں اپنی زندگی اور زندگی کے معاملات میں بے حد اہمیت دیتے ہیں۔

● ان میں مختلف کام کرنے اور انجام دینے کی ذہانت ہوتی ہے، ان کا زاویہ نگاہ کافی کشادہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی بے شمار خوبیوں اور اوصاف کے لحاظ سے اپنے دور اور وقت سے بہت آگے ہوتے ہیں اور اکثر معاملات میں ان کی بصیرت حیرت انگیز طور پر درست ہوتی ہے۔

● وہ تعلقات و روابط کے ضمن میں اس امر کے خواہش مند ہوتے ہیں کہ انہیں کوئی ایسا فرد ملے جس کا وہ احترام کریں اور جس پر اعتماد کر سکیں مگر انہیں شاید ہی کوئی ایسا دوست یا رشتہ دار ملتا ہے جس سے وہ اپنے دل کی بات کہہ سکیں۔ چنانچہ اپنے اچھے خاصے حلقۂ احباب اور وسیع قرابت داروں کے باوجود ان کے دل کی بات دل ہی میں رہ جاتی ہے اور اس طرح ان کی زندگی کا ایک بڑا حصہ بالکل تنہا گزرتا ہے۔

● ان کا واسطہ اکثر خودغرض اور لالچی قسم کے لوگوں سے پڑتا ہے جن کے درمیان رہتے ہوئے ایک مثال اور نمونہ بن کر زندگی گزارنا ان کے لئے ایک مشکل اور بہت بڑا چیلنج بن جاتا ہے مگر وہ اپنی غیر معمولی ہمت اور ذہانت سے اس چیلنج کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔

● وہ بعض اوقات اپنے دوستوں کے جذبات کو نظرانداز کردیتے ہیں، خصوصاً اس وقت جب کہ ان سے کچھ مسائل پیدا ہوتے ہوں، اسی لئے معاشرے کی اصلاح اور بہتری کے بارے میں ان کے خیالات اکثر عملی لحاظ سے سودمند ثابت نہیں ہوتے۔

● وہ فطرت کے لحاظ سے بڑی حد تک معصوم ہوتے ہیں مگر یہ معصومیت انہیں فائدہ پہنچانے کی بجائے ان کے خلاف جاتی ہے کیونکہ دوسرے لوگ ان کی معصومیت سے جائز ہی نہیں ناجائز فائدہ بھی اٹھاتے رہتے ہیں اور وہ ان لوگوں پر برابر اعتماد کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ غلط اور مجرمانہ ذہن کے لوگ ان کی معصومیت سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

● وہ سماجی بہبود کے نام پر زیادہ سے زیادہ خدمات انجام دیتے ہیں اور مجرموں کو بھی مجرم نہیں سمجھتے بلکہ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کی خدمات سے مجرم بھی استفادہ کریں۔

● وہ اپنے یا دوسروں کے مسائل کو اس وقت تک سنجیدگی سے نہیں لیتے جب تک وہ سنگین صورت اختیار نہ کرلیں۔

● وہ دل کی زبان نہیں سمجھتے بلکہ ان کی باگیں ان کے دماغ کے ہاتھوں میں ہوتی ہیں اور اس طرح وہ خودپسند بن جاتے ہیں۔

● ان کے لئے ذاتی سطح پر محبت کرنا آسان نہیں ہوتا کیونکہ ان کی فطرت کی اصلیت غیر ذاتی ہوتی ہے اس لئے وہ اپنے اور اپنی محبت کے درمیان ایک فاصلہ رکھتے ہیں اور اس طرح یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ وہ محبت کے معاملے میں سردمہر ہیں۔

● وہ فطرت کے لحاظ سے ٹھنڈے مزاج کے حامل ہوتے ہیں مگر جب شعوری طور پر غصے کا اظہار کرتے ہیں تو وہ بے حد خوفناک ہوجاتے ہیں تاہم ان کا یہ غصہ وقتی ہوتا ہے۔

● وہ اپنی خواہشات اور اپنے نظریات کو دیگر اہم معاملات پر ترجیح دیتے ہیں۔ ان میں ایسی جذباتی خواہشات بھی ہوسکتی ہیں جو انہیں اور ان کی ذات کو فائدے کی بجائے نقصان پہنچانے والی ہوں۔ اس لحاظ سے ایک طرف وہ آرام طلب اور عیش پسند ہوسکتے ہیں تو دوسری طرف انقلابی جنگجو بھی ہوسکتے ہیں اور تیسری طرف ایسے بھی ہوسکتے ہیں جو اپنے نظریات کو عملی جامہ پہنا کر اپنی شخصیت کو پورے وقار کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

خواتین

برج دلو کے تحت پیدا ہونے والی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل خصوصی اوصاف وخصائل کی بھی مالک ہوتی ہیں۔

● وہ پُرسکون زندگی گزارنا پسند کرتی ہیں مگر کبھی کبھی طوفانوں سے بھی کھیل سکتی ہیں۔

● وہ ماضی سے دلچسپی رکھنے کے باوجود ماضی کی روایت یا روایتوں سے بغاوت بھی کرسکتی ہیں اور اس طرح پُرسکون زندگی گزارنے والی ایک سیدھی سادھی خاتون یک بیک انقلابی رجحانات کی علمبردار خاتون بھی بن سکتی ہے۔

● وہ اپنی فطرت میں ایک اضطراب اور بے چینی سی رکھتی ہیں جو انہیں انتہا پسندی کی طرف بھی لے جاسکتی ہے۔

● وہ کسی کام کو ادھورا چھوڑنا پسند نہیں کرتیں بلکہ جس کام میں ہاتھ ڈالتی ہیں اسے ختم کرکے ہی دم لیتی ہیں خواہ اس میں کتنا ہی وقت لگ جائے۔

● ان کی فطرت سیمابی کیفیت رکھتی ہے اور اس لحاظ سے ان کا مزاج بدلتا رہتا ہے۔ اگر ایک خاتون نے آج ایک فرد کا استقبال پورے تپاک، خندہ پیشانی اور جوش وخروش سے کیا ہے تو دوسرے روز وہ سردمہر بھی بن سکتی ہے اور اس کا تپاک اور جوش وخروش ختم ہوسکتا ہے اور وہ اس فرد کے ساتھ بے اعتنائی سے پیش آسکتی ہے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اسے پہچاننے ہی سے انکار کردے۔

● ان میں سے اکثر کی فطرت گرگٹ کی طرح رنگ بدلتی رہتی ہے۔ وہ کبھی سیاست داں کے سے رعونت آمیز انداز میں باتیں کرتی نظر آتی ہیں تو کبھی فلسفیانہ موشگافیاں کرتی دکھائی دیتی ہیں۔

● وہ ہر لحاظ سے منفرد اور انفرادیت پسند ہوتی ہیں اور کبھی لکیر کی فقیر بننا پسند نہیں کرتیں۔ ان کی وضع قطع، ان کا ذوق وشوق، ان کی دلچسپیاں، ان کا لباس، ان کی چال ڈھال، ان کا انداز، نشست وبرخاست، ان کا طرز گفتگو غرض کہ سب کچھ دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔

● وہ عام ڈگر پر چلنے کی بجائے خود اپنے بنائے ہوئے راستے پر چلنا

پسند کرتی ہیں اور اس طرح گویا یہ ظاہر کرتی ہیں کہ وہ عام عورتوں سے مختلف، ممتاز اور منفرد حیثیت رکھتی ہیں۔

● وہ اپنی مرضی کے مطابق کھاتی پیتی ہیں، اپنی مرضی کے مطابق اور بیگمات کی سی شان سے رہنا پسند کرتی ہیں۔ وہ لباس کے معاملے میں خاصی جدت پسند اور وسیع الخیال ہوتی ہیں۔ کبھی ڈھیلے ڈھالے لباس پہنتی ہیں تو کبھی چست لباس میں ملبوس نظر آتی ہیں۔ کبھی غرارہ پہن لیتی ہیں اور کبھی تنگ موہری کا چست پاجامہ پہنے دکھائی دیتی ہیں، کبھی پشواز پہن لیتی ہیں اور کبھی ساڑھی میں ملبوس نظر آتی ہیں۔ اس طرح وہ اپنی انا اور اپنی انفرادیت کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔

● وہ اپنے ہمسایوں اور دوسرے لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہونا اپنا فرض سمجھتی ہیں۔ انہیں اپنی کار یا دیگر سواری روک کر راستے میں کسی کی مدد کرنے سے بھی عار نہیں ہوتی۔

● وہ فراخ دل ہوتی ہیں اور انہیں اپنی آزادی بھی عزیز ہوتی ہے۔ ایک طرف وہ یہ پسند نہیں کرتیں کہ اپنے رفیق حیات کی کنیز یا لونڈی بن کر زندگی گزاریں تو دوسری طرف ایسا بھی نہیں چاہتیں کہ ان کا رفیق حیات ان کا غلام بن کر رہ جائے۔ چنانچہ جہاں وہ اپنے لئے آزادی چاہتی ہیں، اسی طرح انہیں اپنے رفیق حیات کی آزادی عزیز ہوتی ہے۔

● وہ کسی کی ملکیت یا کسی کی چیز پر قبضہ جمانا پسند نہیں کرتیں بلکہ اپنی پسند کی زندگی گزارنے کی خواہش رکھتی ہیں۔

● وہ اگر چہ دولت جمع کرنا پسند نہیں کرتیں مگر اس سے بالکل تہی دست ہونا بھی انہیں قبول نہیں ہوتا۔

● وہ اپنے رفیق حیات، اپنی سہیلیوں یا کسی دیگر فرد پر حکم چلانا پسند نہیں کرتیں اور نہ انہیں اپنے قابو میں رکھنے کی کوشش کرتی ہیں تاہم انہیں اتنی بات ضرور اچھی لگتی ہے کہ وہ خوب دولت کمائیں اور پھر اسے اپنی مرضی سے خرچ کریں۔

● وہ سادہ زندگی گزارنا پسند کرتی ہیں اور دولت کو صرف اس حد تک اہمیت دیتی ہیں کہ اس کا درست استعمال کر کے زندگی میں کامیابیاں حاصل کر سکیں مگر دولت کی پجارن بن کر رہنا انہیں بالکل پسند نہیں ہوتا۔

● وہ دولت کو صرف اپنی زندگی کی حفاظت کرنے، خود اعتمادی اور آزادی بحال رکھنے کا ایک ذریعہ سمجھتی ہیں اور اس کے ذریعہ اپنی تمناؤں اور خواہشات کو پورا کرتی ہیں۔ اس سے زیادہ ان کی نظروں میں دولت کی اور کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

● انہیں گھریلو الجھنوں، گھریلو رسم و رواج کی بندشوں اور گھریلو مصروفیات سے سخت گھبراہٹ ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ سامان کی کثرت سے بھی الجھن اور کوفت محسوس کرتی ہیں اس لئے صرف ضرورت کی چیزیں اور معمولی سامان آرائش ہی اپنے پاس رکھتی ہیں۔

● ان کی فطرت میں آوارگی نہیں ہوتی۔ وہ ایسے رفیق حیات کو پسند کرتی ہیں جو نہ تو ان کی آزادی سلب کرے اور نہ انہیں ایک کنیز کی طرح اپنے اشاروں پر چلائے۔ اسی لئے وہ جابرانہ یا حاکمانہ ذہنیت رکھنے والے رفیق حیات کو پسند نہیں کرتیں بلکہ ایسا رفیق حیات چاہتی ہیں جو ان کی خواہشات کا خیال رکھے، ان کی تکمیل کے لئے کوشاں رہے اور ان کے ساتھ ہر طرح سے مفاہمت رکھے۔

● وہ اپنے دل سے زیادہ دماغ پر بھروسہ کرتی ہیں اور دماغ کی صدا ہی کو اہمیت دیتی ہیں۔

● وہ اپنے اندر بے حد جنسی کشش رکھتی ہیں اور اگر محبت کے معاملے میں منفی اثرات میں پھنس جائیں تو ان کا دماغی توازن خراب اور زندگی تباہ ہو جانے کا امکان ہوتا ہے۔

● انہیں انفرادی کی بجائے اجتماعی طور پر کام کرنے کا شوق ہوتا ہے اور دوسری عورتوں کے ساتھ مل کر کام کرنا انہیں اچھا لگتا ہے۔

● وہ جب کسی سے جذباتی قربت پیدا کرتی ہیں تو انہیں اس کی وجہ سے بار بار مصائب جھیلنا پڑتے ہیں اور طرح طرح کی مشکلوں، پریشانیوں اور الجھنوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح وہ شدید بے چینی، کوفت اور تذبذب محسوس کرتی ہیں۔

● وہ تعلیم و تدریس کا شوق رکھتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ دوسرے لوگ بھی ان کے اس شوق سے استفادہ کریں۔ چنانچہ وہ اپنے دل میں دوسروں تک تعلیم پہنچانے کا جذبہ رکھتی ہیں اور اپنے علم سے دوسروں کو سیراب وفیض یاب کر کے خوشی محسوس کرتی ہیں۔

● ان کا مزاج مخصوص اور پراسرار قسم کا ہوتا ہے جو اپنے اندر ایک پیچیدگی رکھتا ہے۔ وہ کوئی ایسا راستہ کھلا نہیں رہنے دیتیں جس سے ان کے مزاج کو پرکھا اور سمجھا جا سکے۔

● ان کی فطرت ایک ایسے آئینے کی مانند ہوتی ہے جس میں انہیں باہر کی دنیا دکھائی دیتی ہے اور وہ اپنی تجزیے اور تحلیل کی صفات سے استفادہ

کرتے ہوئے اس دنیا کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مگر وہ خود اپنے خول سے باہر آنا گوارہ نہیں کرتیں اور کبھی کبھار ہی اس خول سے باہر آتی ہیں وہ بھی اپنے خاص مقاصد کے لئے ورنہ ان کی ساری زندگی اپنی ذات کے خول میں بند رہتے ہوئے ہی گزر جاتی ہے۔

● ان کی شخصیت ان کی خوبصورتی، دلکشی اور رعنائی کی مظہر ہوتی ہے جس میں دوسروں کیلئے کشش ہوتی ہے اور وہ ان کے اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے اور بات چیت کرنے کے انداز کو پسند کرتے ہیں۔ چونکہ وہ عام ڈگر سے ہٹ کر رہتی سہتی اور زندگی بسر کرتی ہیں، اس لئے دوسروں کی نظروں میں ان کی کشش اور شخصیت کی خوبصورتی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

● ان کی طبیعت کا تضاد، چڑچڑے پن اور خلوت پسندی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ وہ دنیا اور دنیا والوں سے بیزاری محسوس کرتی ہیں۔ عملی نمود و نمائش سے انہیں نفرت، کوفت اور بیزاری ہونے لگتی ہے اور لوگوں سے ملنا ان کے لئے تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ تاہم ان میں وفاداری، فرض شناسی، شائستگی، آزاد مزاجی اور روشن خیالی کے ساتھ ساتھ ہمدردی اور تعاون کے جذبات بھی موجود ہوتے ہیں اس لئے دوسرے لوگ یہ تأثر لیتے ہیں کہ یہ خواتین جو کچھ کرتی یا کرنا چاہتی ہیں اسے دوسروں کی نظروں سے دور اور پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔

● ان میں رشک اور حسد کا مادہ بھی ہوتا ہے وہ یہ کبھی گوارا نہیں کرتیں کہ ان کی سہیلیاں ان سے کسی معاملے میں سبقت لے جائیں۔ انہیں یہ کبھی گوارا نہیں ہوگا کہ ان کی سہیلیوں کی عزت اور احترام خود ان سے زیادہ ہو یا ان سہیلیوں کے پاس ایسی قیمتی چیزیں ہوں جو خود ان کے پاس نہیں ہیں، ایسی صورت میں وہ زبردست کوشش کریں گی کہ ان سے زیادہ قیمتی چیزیں حاصل کریں اور معاشرے میں ان سے زیادہ احترام اور عزت حاصل کریں۔ تب کہیں جا کر ان کی انا کو تسکین کا احساس ہوگا اور وہ راحت اور خوشی محسوس کریں گی۔

● وہ اپنے دماغ کو مختلف خانوں میں تقسیم کئے رکھتی ہیں اور یہ خانے کسی طرح بھی ایک دوسرے سے ملتے جلتے یا مربوط نہیں ہوتے۔

● وہ ہمہ وقت اور ہر طرح اپنے آپ کو قابو میں رکھتی ہیں اور اپنے آپ کو ان طوفانوں سے صاف بچالے جاتی ہیں جو دوسروں کی زندگیوں کو تہہ و بالا کر دیتے ہیں۔

● ان کی غیر معمولی قوت برداشت انہیں دوسروں میں ممتاز بناتی ہے اور زندگی کے مختلف مرحلوں میں جگہ جگہ ان کے کام سنوارتی ہے۔

● وہ معاشرے کے متعلق اپنے مخصوص نظریات رکھتی ہیں۔ وہ عورتوں کے مسائل کو بہتر طور پر حل کر لیتی ہیں اور انہیں معاشرے میں جائز مقام دلانے کی کوشش کرتی ہیں مگر ان کی جذباتی کشمکش انہیں کسی وقت انتہا پسندی کے مقام پر بھی لے جاسکتی ہے۔ جہاں پہنچ کر وہ آن کی آن میں کچھ سے کچھ ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ اپنے رفیق حیات کے ساتھ ایک طویل زندگی گزارنے کے بعد وہ اچانک کسی دن یہ بھی سوچ سکتی ہیں کہ وہ یہ زندگی کیوں گزار رہی ہیں۔؟

● وہ اگرچہ حالات سے سمجھوتہ کر لیتی ہیں مگر عورت ذات ہونے کے حوالے سے ان کی جو جذباتی اور جنسی احتیاجات ہوتی ہیں، ان کی تکمیل کی آرزومند رہتی ہیں۔

● ان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ ہمہ وقت اپنے رفیق حیات کی قربت اور مقاربت کو پسند نہیں کرتیں۔ وہ جنسی مقاربت کی کثرت اور تواتر کو ناپسند کرتی ہیں اور انہیں اپنے رفیق حیات کی جنسی خواہشات و مطالبات کا پابند ہو کر رہنا ناگوار گزرتا ہے۔ ان کی خواہشات چونکہ جذباتی نہیں، ذاتی ہوتی ہیں اس لئے محبت کی خواہش بھی انہیں دوسرے کاموں اور مشاغل سے باز نہیں رکھ سکتی۔

● وہ اگرچہ بے حد ذہین ہوتی ہیں مگر اس کے باوجود اپنی زندگی میں توازن قائم نہیں رکھ سکتیں جس سے وہ اکثر تنہائی پسند ہو جاتی ہیں اور ان کے لئے یہ جاننا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا۔؟

لٹریچر: اردو کے ایک معروف شاعر کو گفتگو کے دوران اپنے ہر جملے میں انگریزی کا کوئی نہ کوئی لفظ ٹانکنے کی عادت تھی۔ وہ جب انگریزی کا کوئی نیا لفظ سنتے تو فوراً اپنے کسی ساتھی سے اس کے معنیٰ بھی پوچھ لیتے۔ ایک دن دوران گفتگو لٹریچر کا لفظ سنا تو فوراً اپنے ساتھی سے پوچھ بیٹھے "یار! یہ لٹریچر کے کیا معنیٰ ہیں؟" ساتھی نے جواب دیا۔ "ادب"

اسی شام کافی ہاؤس میں مولانا چراغ حسن حسرت نے شاعر مذکورہ سے کہا۔ "عزیزم! سنا ہے کہ تم میرے بارے میں بڑی بک بک کرتے رہتے ہو۔"

"مولانا! یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تو آپ کا بے پناہ لٹریچر کرتا ہوں۔" لٹریچر کی یہ ترکیب استعمال سن کر مولانا دم بخود رہ گئے۔

چودھویں قسط

کرشمات جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

تسخیر خلائق کا تیر بہدف فارمولہ

کچھ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اہل دنیا کی نظروں میں ان کی عزت بنی رہے وہ جس مجلس میں جائیں لوگ ان کی عزت وتوقیر کرنے پر مجبور ہوں۔ ہر مجلس میں ان کو نمایاں مقام ملے اور ہر دیکھنے والا ان کا اکرام واحترام کرے۔ایسے لوگوں کے لئے کہ جو تسخیر خلائق اور عزت عموی کے خواہش مند ہوں،ایک تیر بہدف عمل نقل کیا جاتا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے۔

طالب،اپنا نام مع اسم والدہ کے لکھے۔اس کے بعد جن ستاروں کی ساعت میں وہ عمل کررہا ہے ان ستاروں کا نام بھی لکھے۔

ان ستاروں کی تثلیث وتسدیس میں عامل عمل کرسکتا ہے۔

تسدیس وتثلیث:قمر وعطارد،قمر ومشتری،عطارد وزہرہ،عطارد ومریخ شمس ومریخ یا قمر وزہرہ۔

طریقہ یہ ہے کہ طالب اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے حروف الگ الگ لکھے اور ان ستاروں کے نام کے حروف الگ الگ لکھے جن کی نظرات میں عمل کرنے کا ارادہ ہو۔جو بھی حروف بنیں ان کا ساتواں حرف اٹھالیں۔اس طریقہ کو ترفع سبعی کہتے ہیں۔اس طریقہ پر عمل کرکے جو حروف جمع ہوں ان کو مرکب کرکے جملے بنالیں اور نقش کے چاروں طرف یہ جملے لکھ دیں۔اور نقش کے اوپر ۷۸۶ سے نیچے مؤکل کا نام "طلکھائیل" لکھ دیں اور نقش کے نیچے عزیمت لکھ دیں۔

یہ نقش مربع ذوالکتابت بنے گا۔نقش یہ ہے اور چال اس کی آتشی ہے۔

۷۸۶

یَاعَزِیْزُ	بِعِزَّتِكَ	اَعِزَّنِیْ	یَامُعِزُّ
۱۳۷	۱۲۹	۱۰۴	۵۰۰
۱۳۰	۱۴۰	۴۹۷	۱۰۳
۴۹۸	۱۰۲	۱۳۱	۱۳۹

مثال۔

نام طالب۔اسلم

نام والدہ۔نجمہ

نام ستارے۔قمر وعطارد۔انکوالگ الگ حروف میں اس طرح لکھا۔

ا س ل م ن ج م ہ ق م ر ع ط ا ر د

الف کا ساتواں حرف۔ ز

س کا ساتواں حرف ش

ل کا ساتواں حرف ص

م کا ساتواں حرف ق

ن کا ساتواں حرف ر

ج کا ساتواں حرف ط

م کا ساتواں حرف ق

ہ کا ساتواں حرف ک

ق کا ساتواں حرف ذ

م کا ساتواں حرف — ق
ر کا ساتواں حرف — ض
ع کا ساتواں حرف — ت
ط کا ساتواں حرف — س
ا کا ساتواں حرف — ز
ر کا ساتواں حرف — ض
د کا ساتواں حرف — ی

یہ حروف حاصل ہوئے۔

ز ش ص ق ر ط ق ک ذ ق ض ت س ز ض ی

ان حروف کے چار چار حروف سے چار کلمے بنالیں۔

اس طرح۔

زشصق، رطقک، ذقضت، سزضی۔

ان کلمات کو نقش کے چاروں طرف لکھ کر نقش کے نیچے عزیمت لکھدیں۔ ان حروف میں سے مکرر حروف ساقط کردیں۔

ز ش ص ق ر ط ک ذ ض ت س ی

بقیہ حروف کے اعداد جمع کرکے حسب قاعدہ نقش بنائیں اور نقش کی پشت پر اس نقش کو لکھ دیں۔

ان حروف کے اعداد یہ ہوئے۔

۷
۳۰۰
۹۰
۱۰۰
۲۰۰
۹
۲۰
۷۰۰
۹۰۰
۴۰۰
۶۰
۱۰
———
۱۷۹۶
۳۰
———
۱۷۶۶

۴)۱۷۶۶(۴۹۱
۱۶
———
۳۶
۳۶
———
۶
۴
———
۲

اسلم ابن نجمہ کے لئے نقش اول اس طرح بنے گا۔

۷۸۶
طلکضائیل
زشصق

(دائیں طرف: سزضی — بائیں طرف: رطقک)

یَاعَزِیْزُ	بِعِزَّتِكَ	اَعِزَّنِیْ	یَامُعِزُّ
۱۳۷	۱۲۹	۱۰۴	۵۰۰
۱۳۰	۱۴۰	۴۹۷	۱۰۳
۴۹۸	۱۰۲	۱۳۱	۱۳۹

اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لِیْ جَمِیْعَ خَلْقِكَ کَمَا سَخَّرْتَ لِسُلَیْمَانَ اِبْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

نقش ثانی اس طرح بنے گا۔ یہ نقش، نقش اول کی پشت پر بنے گا۔

۷۸۶

۴۹۸	۵۰۲	۵۰۶	۴۹۱
۵۰۴	۴۹۲	۴۹۷	۵۰۳
۵۹۳	۵۰۸	۵۰۰	۴۹۶
۵۰۱	۴۹۵	۴۹۴	۵۰۷

اس نقش میں چونکہ کسر ہے۔ اس لئے نوے خانے میں ایک کا اضافہ ہوگا۔ دونوں نقوش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

یہ نقش اگر ستاروں کی صحیح ساعتوں میں کرلیا جائے تو تمام دنیا عالم کے لئے مسخر ہوجائے اور جو بھی دیکھے عزت واکرام کرنے پر مجبور ہو۔

(باقی آئندہ)

دستخط بولتے ہیں

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱)	سرفراز احمد۔ امراوتی	[illegible]
(۲)	شیخ امان الحق۔ بھساول	[illegible]
(۳)	شائستہ نیاز۔ وارانسی	Shaista Neyaz
(۴)	کاملہ بیگم۔ وارانسی	کاملہ بیگم
(۵)	ٹی صدیقہ سلطانہ۔ اننت پور	T. Siddiqa sulthana
(۶)	صالحہ ترنم۔ اننت پور	T. Saaliha Tarannum
(۷)	حکیم عابدہ بیگم۔ اننت پور	H. Abeeda Begum
(۸)	حافظ سمیع اللہ۔ اننت پور	T. Sameeulla
(۹)	محمد صلاح الدین۔ دربھنگہ	Md Salahuddin Ayubi
(۱۰)	قمر الحسن۔ لکھنؤ	[illegible]
(۱۱)	محمد سفیان۔ ممبئی	M. Sufiyan

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱۲)	راہی۔حیدرآباد	Rahi
(۱۳)	ڈاکٹرایس شریف۔بنگلور	Dr. S. S. [illegible]
(۱۴)	سیدحبیب علی۔حیدرآباد	Syed Habeeb Ali
(۱۵)	سیدہ بشریٰ ملک۔حیدرآباد	Syeda Bushra Malik
(۱۶)	نورجہاں۔حیدرآباد	Noorjahan
۱۷	حافظ محمد ایوب ب۔ہندوپور	حافظ [illegible]
(۱۸)	حافظ غلام یحییٰ۔میدک	[illegible]
(۱۹)	محمد یوسف اللہ۔آرسی پورم	[illegible]
(۲۰)	فرحانہ سلطانہ۔بنگلور	[illegible]
(۲۱)	کوثرعلی۔دہلی	[illegible]
(۲۲)	عظمت النساء بیگم۔نظام آباد	[illegible]
(۲۳)	حافظ سلمان۔ممبئی	[illegible]
(۲۴)	ظہیرالدین۔اکولہ	[illegible]
(۲۵)	ابوسعیداحمدصدیقی۔حیدرآباد	ابوسعید احمد صدیقی
(۲۶)	ڈی محمد رحمت اللہ۔ڈونگری	[illegible]
(۲۷)	طلعت جمال۔حیدرآباد	طلعت جمال
(۲۸)	سیداسحاق احمد۔حیدرآباد	[illegible]

(١) سرفراز احمد۔ امراوتی

آپ بہت زیادہ قوت ارادی کے مالک ہیں، آپ جس کام کو کرنے کی ٹھان لیتے ہیں اس کو کر کے ہی چھوڑتے ہیں، آپ کو اپنے عزائم سے کوئی ٹس سے مس نہیں کرسکتا، آپ مستقل مزاج بھی ہیں لیکن آپ کو خوابوں اور خیالوں میں گم رہنے کا شوق بھی ہے۔

اگر آپ خیالات کی دنیا سے باہر آجائیں اور توہمات سے اپنا دامن بچالیں تو آپ کو بام عروج تک پہنچنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ آپ بنیادی طور پر مذہب پرست ہیں اور روحانیت میں آپ کو خاص دلچسپی ہے۔

(٢) شیخ امان الحق بھساول

آپ کے مزاج میں جدت پسندی ہے، نئی نئی چیزوں میں آپ دلچسپی لیتے ہیں، آپ بہت جلد جوش میں آجاتے ہیں، آپ نمایاں ہونے کے خواہش مند رہتے ہیں۔

آپ فطری طور پر محبت پرست ہیں، دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنا آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، آپ کسی قدر خوشامد پسند ہیں اور اس خوشامد پسندی کی وجہ سے اکثر نقصان بھی اٹھاتے ہیں۔

(٣) شائستہ نیاز۔ وارانسی

آپ محنتی ہیں، ذمہ دار ہیں، جاذب نظر ہیں، خوش ذوق اور خوش خیال ہیں لیکن آپ کی طبیعت میں ایک طرح کی جھنجھلاہٹ رہتی ہے، اور اس پر قابو پانا آپ کے لئے ضروری ہے، آپ خیالات کی دنیا میں مگن رہتی ہیں، آپ معمولی مخالفتوں سے دل برداشتہ ہوجاتی ہیں، آپ فطری صلاحیتوں کے باوجود صحیح فیصلے تک پہنچنے میں دیر لگادیتی ہیں۔

(٤) کاملہ بیگم۔ وارانسی

آپ پرکشش ہیں، سلیقہ مند ہیں اور تہذیب یافتہ ہیں، آپ کو اپنا حلقہ وسیع کرنے کا شوق ہے، آپ محبت پسند ہیں، قدرتی مناظر سے آپ کو دلچسپی ہے سیر و تفریح کا آپ کو شوق ہے، مختلف خوبیوں کے باوجود آپ کم ہمتی کی وجہ سے برے لوگوں سے بھی سمجھوتہ کرسکتی ہیں، آپ اپنی تعریفوں سے بہت خوش ہوتی ہیں۔

(٥) ٹی صدیقہ سلطانہ۔ اننت پور

آپ کے اندر بہت سی صلاحیتیں ہیں لیکن آپ ان صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھا پاتیں، آپ فطرت سے بہت قریب ہیں، آپ کو قدرتی مناظر سے دلچسپی ہے، آپ زندگی میں کئی بار اُتار چڑھاؤ کا شکار ہوں گی لیکن زوال کے بعد عروج آپ کا مقدر بنے گا، گرمی اور دھوپ آپ سے برداشت نہیں ہوگی، آپ کے اندر بدلہ لینے کی معمولی سی عادت ہوگی، لیکن بدلہ لے کر آپ کبھی خوش نہیں ہوسکتیں، کیونکہ انتقام لینا آپ کے عمومی مزاج کے خلاف ہے۔

(٦) صالحہ ترنم۔ اننت پور

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خصوصیات سے نوازا ہے، آپ کی فطرت بہت صاف ستھری ہے، آپ اختلافات سے دور رہنے کا مزاج رکھتی ہیں، لیکن آپ کے اندر بھی یہ کمزوری ہے کہ آپ اپنی خداداد صلاحیتوں سے حسب منشاء فائدہ نہیں اٹھا پاتیں اور خواہ مخواہ کی جھجک آپ کو برموقعہ اقدام کرنے سے روک دیتی ہے، آپ شوہر پرستی کی خوبی سے ہمیشہ مالا مال رہیں گی۔

(٧) حکیم عابدہ بیگم۔ اننت پور

آپ بہت محنت کرنے والی ہیں، ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا آپ کی فطرت نہیں ہے، آپ محفل پسند ہیں، محفلوں میں شرکت کرنا آپ کا مزاج ہے، آپ کے اندر لیڈرشپ کی صلاحیت ہے، آپ کامیابی حاصل کرنے کے لئے حد سے زیادہ محنت بھی کرسکتی ہیں اور بھاگ دوڑ بھی، آپ حد سے زیادہ خوددار اور غیرت مند ہیں، آپ کو سستی شہرت سے نفرت ہے، آپ عزائم کی پختہ عورت ہیں۔

(٨) حافظ سمیع اللہ۔ اننت پور

آپ کے خیالات پاکیزہ ہیں، آپ بھلائی کا جذبہ رکھتے ہیں، لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا آپ کی فطرت ہے، فلاحی کاموں میں لگے رہنا آپ کا مزاج ہے، آپ سنجیدگی کے ساتھ خود کو فلاحی کاموں میں مشغول رکھتے ہیں، آپ لین دین کے معاملات میں بہت ٹھوس مزاج رکھتے ہیں، کاروباری صلاحیتیں آپ کے اندر خاص مقدار ہیں، لیکن آپ کسی بھی وقت

کسی بھی معاملے میں اپنا راستہ بدل لیتے ہیں کیونکہ آپ لکیر کے فقیر نہیں بن سکتے۔

(۹) محمد صلاح الدین۔ دربھنگہ

آپ کی سوچ وفکر اچھی ہے، آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے اور آپ ہر معاملے میں پوری سنجیدگی کے ساتھ غور وفکر کرتے ہیں، اس کے بعد ہی کوئی اقدام کرتے ہیں، آپ امید پرست ہیں، بہت جلدی سے امید کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑ دیتے، دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں لیکن آپ کبھی کبھی گھمنڈ کا شکار بھی ہوجاتے ہیں اور آپ کی یہ ادا آپ کی شخصیت کو پامال کر کے رکھ دیتی ہے۔

(۱۰) قمر الحسن۔ لکھنؤ

آپ کاروبار کرنے کی اچھی صلاحیتیں رکھتے ہیں، آپ دوسروں کے پیسے سے بزنس چلانے کی مہارت رکھتے ہیں، لیکن آپ آرام پسند ہیں، اکثر وبیشتر کاموں میں دلچسپی نہیں لیتے اور اپنی صلاحیتوں کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھاپاتے، آپ کی فطرت میں غصہ اور جھلاہٹ ہے جو نقصان دہ بنتا ہے، آپ تقدیر کے اعتبار سے بہت زیادہ خوشیاں نہیں سمیٹ سکتے، آپکو اس دنیا میں جو کچھ بھی ملے گا وہ اپنی محنت اور تدبیر ہی کی وجہ سے ملے گا آپ کو ہر حال میں اپنی دوڑ دھوپ جاری رکھنی چاہئے۔

(۱۱) محمد سفیان۔ ممبئی

آپ کے خیالات پاک صاف ہیں، مزاج میں متانت ہے، آپ اپنے معاملات میں بہت خود غرض واقع ہوئے ہیں، آپ اپنے معاملات میں کسی کی دخل اندازی برداشت نہیں کرتے، اگرچہ آپ لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہیں لیکن اس میں بھی آپ کے اپنے کچھ اصول ہیں اور آپ انہیں کسی بھی موقعہ پر نظر انداز نہیں کرتے، آپ کسی بھی وقت کوئی بھی لائن بدل سکتے ہیں اور ایسا کرتے وقت آپکو کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوگی۔

(۱۲) راہی۔ حیدرآباد

آپ محبت پرست قسم کے انسان ہیں اور محبت کرنا آپ کی فطرت ہے، روحانی طور پر آپ بہت طاقتور ہیں، آپ ہرفن مولا ہیں اور بہت سی خوبیاں آپ کی ذات کے اندر موجود ہیں، آپ ضدی بھی ہیں اور عملی بھی

آپ صرف تخیلات کی زندگی میں رہنا پسند نہیں کرتے، آپ اپنی ہر مہم کی شروعات اپنے اقدام سے کرتے ہیں لیکن زندگی میں کئی بار آپ کو ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا، آپ سب سے محبت کرنے کے بعد بھی سب سے الگ تھلگ رہنے کے عادی ہیں۔

(۱۳) ڈاکٹر ایس شریف۔ بنگلور

آپ خوش فکر اور خوش اخلاق قسم کے انسان ہیں، آپ کے ارادے مضبوط ہیں اور آپ کے عزائم پر کوئی اثر انداز نہیں ہوتا، آپ مشکلات سے مقابلہ کرنے کا بھرپور حوصلہ اور ہمت رکھتے ہیں لیکن آپ کا مزاج یہ ہے، آپ ہر بات کو مخالفانہ نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں، آپ بحث ومباحثہ میں عموماً فتح پالیتے ہیں لیکن بحث ومباحثہ آپ کے فطری جوہر کا قتل کر دیتا ہے۔

(۱۴) سید حبیب علی۔ حیدرآباد

آپ ترقی کے میدان میں رواں دواں رہیں گے، آپ اپنی زندگی کے اہم کارناموں میں سہارا ڈھونڈتے ہیں لیکن سہارے آپ کے لئے کوئی طاقت فراہم نہیں کرتے، اگر آپ اپنی فطری صلاحیتوں سے کام نہیں لیں گے تو آپ ایک دم تنزلی کی طرف جاسکتے ہیں، آپ بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں لیکن آپ میں حوصلے کی کمی ہے اور یہ کمی آپ کو اہم اقدامات سے باز رکھتی ہے۔

(۱۵) سیدہ بشریٰ ملک۔ حیدرآباد

آپ تقلید پسند ہیں، آپ دوسروں کی تقلید کر کے ہی سکون محسوس کرتی ہیں، آپ کو دوسروں کی زیر نگرانی کام کرنا اچھا لگتا ہے، آپ کو خود کو نمایاں کرنے کا شوق نہیں ہے، آپ ازدواجی زندگی کے لئے کوئی بھی قربانی دے سکتی ہیں، آپ جیسی لڑکیاں سسرال کو ہمیشہ اہمیت دیتی ہیں لیکن بالعموم ناقدری کا شکار ہوتی ہیں۔

(۱۶) نور جہاں۔ حیدرآباد

آپ محبت پرست ہیں، آپ محبت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتیں، آپ بعض اوقات بہت جذباتی ہوجاتی ہیں، آپ پرکشش ہیں، آپ کی طرف دیکھنے والے بالعموم خود بخود مائل ہوجاتے ہیں، آپ صبر وضبط کے معاملے

میں خود کو سنبھال نہیں پاتیں اور بکھر کر رہ جاتی ہیں، آپ کے اندر نسوانیت کا غلبہ ہے اور آپ اپنے عورت پن کو بہت اہمیت دیتی ہیں۔

(۱۷) حافظ محمد ایوب۔ ہندو پور

آپ کے ارادے مضبوط، سوچ وفکر بے مثال، بولنے کی عادت اور ہر معاملے میں گھس پیٹھ کرنے کا مرض، آپ فطری طور پر وفادار ہیں، لیکن کبھی کبھی خواہ مخواہ بھی آپ یار دوستوں کو چھوڑنے کا اور بے وفائی کرنے کا فیصلہ کر ڈالتے ہیں، لیکن آپ اس فیصلے پر عمل نہیں کر پاتے کیونکہ فطرتاً آپ بے وفا نہیں ہیں۔

(۱۸) حافظ غلام تکی۔ میدک

آپ زیادہ تر اپنی ذات میں دلچسپی رکھتے ہیں، دوسروں میں زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے، آپ خود اعتمادی کے ساتھ کام کرتے ہیں لیکن آپ کو پھر بھی کامیابی سے محروم ہونا پڑتا ہے، آپ خوددار قسم کے انسان ہیں اور دوسروں سے مدد لینا آپ کے بس کی بات نہیں ہے، اگر آپ کو کوئی انتظام سونپ دیا جائے تو آپ اچھے منتظم ثابت ہو سکتے ہیں۔

(۱۹) محمد یوسف اللہ۔ آرسی پورم

آپ کے خیالات قابل تعریف ہیں، آپ کی سوچ وفکر بہت اعلیٰ ہے، آپ میں صلح جوئی کا جذبہ ہے، آپ کسی بھی جھگڑے کو زندہ رکھنے کے موڈ میں نہیں رہتے، آپ چاہتے ہیں کہ اختلافات زندگی میں برائے نام ہی رہیں تو بہتر ہے۔

(۲۰) فرحانہ سلطانہ۔ بنگلور

آپ کے اندر گھریلو ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی بھرپور صلاحیت ہے آپ عدل وانصاف کی قائل ہیں کسی بھی معاملے میں آپ مبالغے اور زیادتی کو پسند نہیں کرتیں، آپ کی فطرت میں غصہ ہے لیکن آپ اس پر جلد قابو پا لیتی ہیں، رشک ورقابت کا جذبہ آپ کے اندر کچھ زیادہ ہی ہے۔

(۲۱) کوثر علی۔ دہلی

آپکی فطرت میں روحانی عنصر کا غلبہ ہے، آپکی کارکردگی بے مثال ہے، آپ کے اندر لیڈر بننے کی اعلیٰ صلاحیت ہے، لیکن آپ زیادہ تر خیالوں اور خوابوں میں رہنا پسند نہیں کرتے ہیں، آپ جس چیز کو پسند کرلیں گے اس کو حاصل کرنے کیلئے اپنی ساری صلاحیتیں جھونک دیں گے آپ بہت سے کارنامے انجام دیں گے لیکن آپ کو اکثر ناقدری کا غم برداشت کرنا پڑے گا۔

(۲۲) عظمت النساء بیگم۔ نظام آباد

آپ بہت محنتی ہیں، کامیابی کی حصول کی خواہش آپ کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتی۔

آپ کے مزاج میں استحکام ہے، آپ فضول خرچی کا مظاہرہ اکثر کرگزرتی ہیں جو آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے، آپ اپنی گفتگو سے لوگوں کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

(۲۳) حافظ سلمان۔ ممبئی

آپ کی قوت ارادی مضبوط ہے، آپ کسی بھی جگہ اپنا مقام بنالینے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

آپ خیالات میں گم رہنے والے انسان ہیں، محبت آپ کی کمزوری ہے، محبت کا سہارا لے کر آپ کو فریب دینا بہت آسان ہے، آپ لوگوں کی مدد کر کے اپنے دل میں ایک طرح کی راحت محسوس کرتے ہیں۔

(۲۴) ظہیر الدین۔ اکولہ

آپ کے اندر گوشہ نشینی کا رجحان ہے، آپ اچھے دوست بننے کی اہلیت رکھتے ہیں، آپ محفلوں میں نمایاں ہونا پسند کرتے ہیں، دوسروں سے ہمدردی کرنا آپ کی فطرت ہے لیکن آپ بہت جلد الجھ جاتے ہیں، اور تنقید شروع کردیتے ہیں، اپنی اس عادت کی وجہ سے کئی بار آپ کو خواہ مخواہ کی کشمکش کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

(۲۵) ابو سعید احمد صدیقی۔ حیدرآباد

آپ کے اندر استحکام ہے، آپ کسی بھی معاملے میں قوت ارادی اور مستقل مزاجی کا ثبوت دے سکتے ہیں لیکن آپ اکثر جلد بازی کا مظاہرہ کرگزرتے ہیں اور الٹے سیدھے فیصلے کرلیتے ہیں جو آپ کے لئے شرمندگی اور پچھتاوے کا باعث بنتے ہیں، آپ کی خودداری بے مثال ہے اور آپ لوگوں کے کام آکر اپنے دل میں راحت محسوس کرتے ہیں، آپ کی

سادگی آپ کی فطرت کا خصوصی حصہ ہے۔

(۲۶) ڈی محمد رحمت اللہ۔ ڈونگری

آپ بہت جوشیلے انسان ہیں، آپ کے اندر کام کرنے کا مادہ ہے، آپ اگرچہ باہمت ہیں لیکن آپ رکاوٹوں سے بہت جلد گھبرا جاتے ہیں، آپ کے اندر کئی طرح کی صلاحیتیں ہیں لیکن آپ اپنی زندگی میں ان صلاحیتوں کا بھرپور فائدہ نہیں اٹھا پاتے، کبھی کبھی آپ خواہ مخواہ کے مسائل میں بے وجہ الجھ کر رہ جاتے ہیں۔

(۲۷) طلعت جمال۔ حیدرآباد

آپ کے اندر فطرتاً بہت سی صلاحیتیں ہیں لیکن ان خداداد صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھا پاتیں، آپ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ رکھتی ہیں اور آپ کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ آپ کی شخصیت دوسروں کے کام آئے۔

(۲۸) سید اسحاق احمد۔ حیدرآباد

آپ کے اندر ظاہری اور باطنی بہت سی خوبیاں موجود ہیں لیکن آپ مختلف معاملات میں بروقت اقدام نہیں کر پاتے اور لیت و لعل میں وقت ضائع کر دیتے ہیں، آپ بہت جلد مشتعل ہو جاتے ہیں اور جوش میں بھی جلدی آجاتے ہیں، اس وقت آپ اپنے ہوش و حواس کو خود ہی نظر انداز کر دیتے ہیں لیکن آپ کے مزاج میں استحکام ہے اس لئے جوش اور اشتعال کے بادل جلد ہی چھٹ جاتے ہیں اور آپ کی شخصیت کا حسن پھر بحال ہو جاتا ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

غسل

اکرم: ”میں نے ایک بار اس طرح غسل کیا کہ پانی دس میل دور تک پھیل گیا۔“

ارشد: ”یار گپ بھی مارو تو ذرا سلیقہ سے۔ کیا تم ایک ہفتے تک نہاتے رہے تھے۔؟“

اکرم: ”نہیں بھئی، صرف دس منٹ تک نہایا تھا، ٹرین کے غسل خانے میں۔“

کار آمد نسخہ

کشمش کھانے سے دانتوں اور مسوڑھوں کے امراض سے بچا جاسکتا ہے۔ تازہ سروے کے مطابق کشمش کھانے سے مسوڑھوں کے امراض اور دانتوں کو کیڑا لگنے سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ شکاگو کالج آف ڈینٹیسٹری کی تحقیقات کے مطابق کشمش کھانے میں میٹھی لگتی ہے اور کھاتے وقت دانتوں سے چپک جاتی ہے۔ لیکن اس میں پائے جانے والے فوٹو کیمیکل اینٹی آکسیڈنٹ اجزاء دانتوں اور مسوڑھوں کی صحت کیلئے بہترین ہیں۔ (اخبار جنگ 14 جون 2005)

گیارہ دانے کشمش عرق گلاب میں رات کو بھگودیں۔ ہر دانے پر درود پڑھ کر نماز فجر کے بعد کھالیں۔ دل کے امراض میں اکسیر ہے۔

15 منٹ ہنسیے اور 40 کیلوریز کم کیجئے

کہتے ہیں کے ہنسی علاج غم ہے۔ لیکن ان سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ہنسی علاج غم کے ساتھ ایسے لوگوں کیلئے بھی فائدہ مند ہے۔ جو اپنے حرارے (کیلوریز) کم کرنا چاہتے ہے۔ تازہ سروے کے مطابق ایک روز میں 10 سے 15 منٹ تک اونچی آواز میں ہنسنے سے 10 سے 40 حرارے جل جاتے ہیں۔ روزانہ حرارے جل جانے سے ایک فرد سالانہ اپنے وزن میں 2 کلو (44 پاؤنڈ) کمی کرسکتا ہے اور اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ روزانہ 10 سے 15 منٹ زور سے ہنسے جتنے زور سے ہنسے گا اُتنے حرارے جل کر ختم ہو جائیں گے۔ (بشکریہ اخبار جنگ)

آواز بیٹھ جانے کا نسخہ:۔ گرمی اور خشکی کی وجہ سے صفرا کا غالب ہونا اس کا سبب ہوتا ہے۔ کبھی بارش میں بھیگنے یا سردی لگنے یا ٹھنڈی چیزیں کھانے پینے سے بھی پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے آواز بیٹھ جاتی ہے شربت شہتوت تھوڑا تھوڑا کر کے چاٹنے سے آواز کھل جاتی ہے اور گلے کی خراش اور درد کیلئے بھی مفید ہے۔

نسخہ نسیان:۔ کسی کو بھول جانے کا مرض ہو تو وہ ہر روز 3 ماشہ کلونجی کا سفوف، ایک تولہ شہد میں ملا کر اکیس روز تک کھائے۔

نسخہ برائے بے خوابی:۔ نیند نہ آتی ہو تو سفید پیاز کا پانی دو تولہ اور ادرک دو تولہ ملا کر پیئں۔ چند روز میں نیند آنے لگے گی۔

نکسیر پھوٹنے کا نسخہ:۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ انگشت شہادت سے لکھتا ہوا ناک سے سر پر لے جائے تین بار ایسا کرے۔ انشاء اللہ خون بند ہو جائے گا۔

حروف کی کرشمہ سازیاں

علم الحروف ایک جامع ترین علم ہے۔عملیات وروحانیت کی بنیاد یہی علم ہے۔ ہمارے اساتذہ عظام نے ہمیں سب سے پہلے علم الحروف کی ہی تعلیم فرمائی تھی۔حروف کی سائنس بھی بڑی عجیب، دل چسپ ہے۔علم الحروف کے اعمال سریع التاثیر اور قوی الاثر ہوا کرتے ہیں مندرجہ ذیل اعمال میں سے کچھ اعمال ہماری زیرطبع تصنیف ''فیضان الحروف'' سے ماخوذ ہیں اور کچھ اعمال حال ہی میں طبع ہونے والی ہماری کتاب ''عکس لوح محفوظ'' سے ماخوذ ہیں۔ تفصیل کے لئے مذکورہ کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

علم الحروف

جو حضرات علم الحروف کے رموز اسرار سے آگاہ ہیں۔وہ بخوبی جانتے ہیں کہ علم الحروف میں حروف مقطعات خاص اہمیت کے حامل ہیں اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ارواح فلکی اور طبائع کو کبھی مظاہر قدرت ہیں۔جن کے پیچھے خداوند قدوس کی عظیم حکمتیں کارفرما ہیں۔اسرار حروف تمام اسمائے الٰہی اور کلمات الٰہیہ کے ذریعہ پراسرار حروف مقطعات بھی شامل ہیں، عالم طبیعت میں تصرف کرنے میں کمال کے آخری درجہ پر ہیں۔عاملین وکاملین نے حروف کی پوشیدہ طاقتوں کا سراغ لگا کر ان سے روحانی کمالات حاصل کئے۔آپ بھی ان قوتوں آگاہی سے حاصل کر کے شعور وحواس کے حجابات سے ماوراء ہو کر عجیب وغریب اور سریع الاثر طاقتیں حاصل کر سکتے ہیں۔حروف سے روحانی کمالات کیسے حاصل کئے جا سکتے ہیں؟ اپنی تصنیف ''عکس لوح محفوظ'' کی غرض وغایت یہی ہے۔مختصر طور پر یہاں تحریر کیا جاتا ہے کہ حروف سے روحانی کمالات دراصل حروف کے باہمی امتزاج، عناصر اور اثرات فلکی سے مل کر عالم ارضی میں اتصالی اور انفصالی تصرف پیدا ہوتا ہے۔اب رہا یہ سوال کہ تصرف محض حروف کی طبائع کے مرہون منت ہے یا اس کا سبب کچھ اور ہے؟ اس سلسلہ میں دو روحانی قانون ہیں۔

۱۔حروف اپنی عنصری طبائع کے ذریعے ہی کام کرتے ہیں۔

۲۔حروف جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ نسبت عددی کی وجہ سے کرتے ہیں۔

اس قانون کے مطابق نسبت عددی مؤثر متصرف ہے۔حروف اور اعداد کا ایک زبردست باہمی تعلق ہے بالکل ایسا ہی تعلق جیسا کہ جسم اور روح میں پایا جاتا ہے۔حروف اگر جسم ہے تو اعداد ان کی روح ہے۔ابجد قمری وشمسی اور دیگر ایسی اباجد اسی قانون کے مطابق ترتیب پائی گئیں۔علم الجفر، علم الحروف، علم النقوش، علم الالواح سب کی بنیاد ابجد کے اٹھائیس حروف اور ان کے اعداد ہیں۔راقم السطور حکیم غلام سرور شباب آپ سے عرض گزار ہے کہ اپنی اس تصنیف ''عکس لوح محفوظ'' میں صرف اور صرف حروف مقطعات نورانیہ کے رموز واسرار، انکشافات وکمالات، خواص وافعال اور ان کی عجیب وغریب سریع الاثر روحانی ومخفی قوتوں کی نقاب کشائی کی جائے گی۔تمام حروف ابجد پر مفصل کتاب ''فیضان الحروف'' کا مطالعہ کریں۔

حروف مقطعات قرآنی

قرآن پاک میں حروف مقطعات اس ترتیب سے ہیں۔

الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓمٓرٰ کٓهٰيٰعٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ يٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ نٓ اور تمام حروف مقطعات کی مفرد صورت یہ ہے۔

الٓرٰ کٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ اور حروف نورانی مفرد کی قرآنی ترتیب یہ ہے۔ال م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن

نقش مثلث اور حروفِ مقطعات

نقش مثلث تمام نقوش میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے یہ علویت کے درجے پر ہے۔ مثلث نقش کی تاثیر تمام مقاصد میں بے نظیر ہے۔ کوئی بھی ایسا کام نہیں ہے جو اس کے ذریعے حاصل نہ کیا جاسکتا ہو۔ نقش مثلث جسے عام طور پر پندرہ کا نقش بولا جاتا ہے۔ یہ نقش کوکب قمر سے متعلق ہے اور ام البشر حضرت حوا کا ہے کیونکہ یہ حضرت حواؑ کے اعداد پر مشتمل ہے اور حوا کے کل اعداد پندرہ (۱۵) ہیں۔ اگر تینوں ضلعوں کی مجموعی تعداد کو لیا جائے تو یہ ۴۵ عدد ہو جاتے ہیں۔ یعنی فنی لحاظ سے اس نقش کی مساحت ۴۵ ہے جو اسم حضرت آدمؑ کے اعداد ہیں۔ گویا نقش حضرت آدمؑ کے ہر ضلع سے حضرت حوا برآمد ہوتی ہے۔ اس لئے انسانی افعال واعمال میں یہ امتیازی خصوصیات کا حامل ہے اور یہ نقش حضرت لوطؑ کے اعداد کے مطابق ہے۔ رفتار مثلث احاد برآمد ہوتی ہے کیونکہ کل اعداد ایک سے نو تک اس میں درج ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مرتبہ احاد اعصائے حضرت موسیٰؑ کے متعلق ہے۔ اس لئے بطلان سحر کرتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ نقش مثلث ان تینوں کلموں سے ماخوذ ہے اور یہ اسماء ہندسوں کی ترتیب سے نقش کے اندر موجود ہیں۔ بَطَد۔ زَهَج ــ واح۔ کہا جاتا ہے کہ زمانہ قدیم کی کسی زبان میں یہ اسمائے الٰہیہ ہیں۔ مگر یہ نام یاد رکھنے کے لئے موزوں ہیں۔ ان سے رفتار یاد رہتی ہے۔ اسے نقش مثلث طبعی اور آتشی بھی کہا جاتا ہے۔

نقش حوا

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

اور مثلث بَطَہ۔ زَھَج ۔ وَاح۔ یہ جسے مثلث خاکی بھی کہا جاتا ہے۔

خاکی

۴ د	۹ ط	۲ ب
۳ ج	۵ ھ	۷ ز
۸ ح	۱ ا	۶ و

عاملین وکاملین کا خیال ہے کہ مثلث قرآن کریم دو آیات مقطعات سے اخذ کیا گیا ہے جو یہ ہیں۔ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ نقش مثلث میں ان حروف کے اعداد جملِ صغیر سے لئے گئے ہیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(ک) اس کے عدد جمل صغیر ۲ ہیں اس لئے دوسرے خانہ میں رکھا گیا۔

(ھ) اس کے عدد جمل صغیر ۵ ہیں اس لئے پانچویں خانہ میں رکھا گیا۔

(ی) اس کے عدد جمل صغیر ا ہے اس لئے پہلے خانہ میں رکھا گیا۔

(ع) اس کے عدد جمل صغیر ۷ ہیں اس لئے ساتویں خانہ میں رکھا گیا۔

(ص) اس کے عدد جمل صغیر ۹ ہیں اس لئے نویں خانہ میں رکھا گیا۔

حٰمٓعٓسٓقٓ

(ح) اس کے عدد جمل صغیر ۸ ہیں اس لئے آٹھویں خانہ میں رکھا گیا۔

(م) اس کے عدد جمل صغیر ۴ ہیں اس لئے چوتھے خانہ میں رکھا گیا۔

(ع) اس کے عدد جمل صغیر ۷ ہیں مکرر ہے اس کا مقام معلوم ہو چکا ہو۔
(س) اس کے عدد جمل صغیر ۶ ہیں اس لئے چھٹے خانہ میں رکھا گیا۔
(ق) اس کے عدد جمل صغیر ا تھا مگر عاملین وکاملین کا بیان ہے کہ ق ابجد میں سیکڑہ یعنی درجہ سوئم میں شامل ہے۔ اس مناسبت پر اس کو درجہ سوئم پر رکھ کر خانہ سوئم میں اس کو جگہ دی۔ نیز مندرجہ بالا حروف میں صرف ق ہی وہ حرف ہے جو دو نقطے والا ہے اس لئے حرف اور دو (۲) نقطے جب شمار کرتے ہیں تو ۳ ہوتے ہیں۔ اس لئے خانہ سوئم ہی اس کا مقام ہے۔ اعداد کے لحاظ سے اس کے عدد ۱۰۰ ہیں۔ اکائی دہائی سیکڑہ میں یہ تیسرے نمبر کا عدد ہے لہٰذا ۱۰۰×۳=۳۰۰ اس کو ۹ پر تقسیم کیا باقی ۳ رہا اس لئے تیسرے خانہ میں رکھ دیا گیا۔ مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

س۶	ی۱	ح۸
ع۸	ہ۵	ق۱
ک۲	ص۹	م۴

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مثلث کے طبعی نقش میں نمبر ۱ سے نمبر ۹ تک جو گنتی لکھی ہوئی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ درحقیقت قرآن مجید کی دو آیات کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ سے ماخوذ ہے۔ گویا مثلث کا ہر خانہ ان حروف میں سے کسی نہ کسی حرف کا مرہون منت ہے۔ نقش مثلث میں حروف مقطعات پوشیدہ ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس نقش میں اسم اعظم پوشیدہ ہے مثلث کی طبعی رفتار کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ عاملین نے مثلث کی چار عنصری رفتاریں بھی مقرر کی ہیں جن کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

آتشی				بادی		
و۶	ا۱	ح۸		و۶	ز۷	ب۲
ز۷	ہ۵	ج۳		ا۱	ہ۵	ط۹
ب۲	ط۹	د۴		ح۸	ج۳	د۴
	آبی				خاکی	
ب۲	ز۷	و۶		ب۲	ط۹	ا۱
ط۹	ہ۵	ا۱		ز۷	ہ۵	ج۳
د۴	ج۳	ح۸		و۶	ا۱	ج۳

ان کی رفتار یاد رکھنے کے لئے یہ حروف ہیں۔ آتشی کے لئے = واح۔ زہج۔ بطد۔
بادی کے لئے = وزب۔ اہط۔ حجد۔
آبی کے لئے = بزو۔ طہا۔ دجح
اور خاکی کے لئے = بطد۔ زہج۔ واح۔
نقش مثلث درحقیقت حروف مقطعات سے ہی ماخوذ ہے۔ بطد۔ زہج۔ واح وغیرہ کو یاد رکھنے کے لئے ہیں۔

نو اسماءِ حسنیٰ اور مثلث

امام فخرالدین رازیؒ نے بحساب جمل صغیر نو اسمائے الٰہی کو شکل مثلث میں واضح کیا ہے جو یہ ہیں۔ اس مثلث میں کمال یہ ہے کہ جس خانے

میں جو اسم ہے اس کا عدد جمل صغیر خانے کا عدد ہے مثلاً خانہ ۹ میں حیّ ہے۔ حیّ کے عدد جمل کبیر ۱۸ اور جمل صغیر ۹ ہوئے۔ اگر ان تمام اسماء کے اعداد ۲۰۳۴ کا عدد جمل صغیر لیا جائے تو ۹ ہی نکلے گا۔ گویا کہ ہر خانہ اللہ تعالیٰ کے ایک اسم سے ماخوذ ہے۔ یہ مثلث خیر و برکت کے لئے ہے۔ بے برکتی کو دور کرتی ہے۔ عزت و وقار اور ترقی لاتی ہے۔ دشمن دفع ہوں۔ مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

خبیرُ ۲	حیّ ۹	اَحدُ ۴
کبیر ۷	بصیرُ ۵	لطیفُ ۳
باری ۶	واحدُ ۱	قادرُ ۸

موکلات عناصر

بخوبی یاد رہے کہ پروردگار عالم نے موالید ثلاثہ شش جہات خمسہ شجرہ ہفت افلاک غرض عرش تا فرش ہر چیز کی بنا اربعہ عناصر پر قائم کی ہے۔ جن میں اول آتش، دوئم باد، سوئم آب اور چہارم خاک ہے اور یہ چاروں عناصر پر چہار اطراف عالم سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ عنصر آتشی مشرق سے، بادی مغرب سے، آبی شمال سے اور خاکی جنوب سے منسوب ہے اور پھر یہ ہر چہار عناصر باہم ایک دوسرے کے دوست اور دشمن بھی ہیں اور ان کی دوستی اور دشمنی کے پردے میں عملیات و نقوش کی ناکامی و کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔

آتش و باد میں موافقت ہے = خاک و آب میں موافقت ہے۔

آتش و آب میں مخالفت ہے = باد و خاک میں مخالفت ہے۔

ان کے علاوہ جو صورت ہوگی اسے میمن قرار دیں گے۔

طبائع	حروف متعلقہ	احتصار	جہت	مجموعہ اعداد	تاثیر	مزاج
آتشی	اہ ط م ف ش ذ	اھطمفشذ	مشرق	۱۱۳۵	گرم	صفرا
بادی	ب و ی ن ص ت ض	بوین صتض	مغرب	۱۳۵۸	سرد	خون
آبی	ج ز ک س ق ث ظ	جزکس قثظ	شمال	۱۵۹۰	تر	بلغم
خاکی	د ح ل ع ر خ غ	دحلع رخغ	جنوب	۱۹۱۲	خشک	سودا

اطرافی موکلات کی جدول

عناصر	حروف متعلقہ	اطراف	اطرافی موکل اعظم	مددگار موکلات
آتش	اھطمفشذ	مشرق	دنیائیلُ	صمائیلُ حرقیائیلُ سمحیائیلُ۔
باد	یوین صتض	مغرب	دردیائیلُ	جبریقیلُ قصمائیلُ دشویائیلُ
آب	جزکس قشظ	شمال	اہنائیلُ	فرعونیلُ طائیلُ واللوئیلُ
خاک	وحلع رخغ	جنوب	صرفیائیلُ	قمبائیلُ مرجائیلُ حرمکائیلُ

عنصری موکلات کی جدول

عناصر	منسوبی موکلات	جن مقاصد میں موکلات معاون ومددگار ہوتے ہیں
آتش	یَایَلسُوفَا	فتوحات غیب میں کام کرتا ہے
باد	یَاکِیفُتُوفَا	غیب کو حاضر کرنے اور گریختہ کیلئے کام کرتا ہے
آب	یَا مَسطُلِیحوُ	محبت اور اخلاص میں کام کرتا ہے
خاک	یَا مُستَفِیھَا	ہلاکی دشمن میں کام کرتا ہے

دیگر مقاصد میں مندرجہ ذیل موکلات کام کرتے ہے۔ مثلاً خلاصی محبوس کے لئے یَا مِیقُھُوفَا بغض وعدات اور دشمنی کے لئے یَامَالِی مُوسَا۔ دشمن کے اخراج کے لئے یَامَطِیلِیخَوَاہ چور یا دشمن کو سزا دینے کے لئے یَا طُوسُومُوسَا۔

خاتم سلیمانی

دور قدیم کے عاملین کاملین نقش مثلث پر اکتفا کرتے تھے اور اسے خاتم سلیمانی کہتے تھے۔ نقش طبعی لکھیں تو اس کے نیچے عنصر کے حروف سبعہ بھی لکھیں اور پہلے خانہ سے خانہ آخری تک اسماء تسعہ پڑھیں۔ یہ اسماء تسعہ صرف خاتم سلیمانی یعنی مثلث کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام نقوش کے لئے ہیں۔ اس لئے کہ ایک سے لے کر نو تک یہ اسماء آئیں گے پھر دسواں بھی برابر ایک کے ہے، گیارہواں برابر دو کے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ علم الاعداد کے حساب سے نو(۹) کے بعد پھر ایک آتا ہے۔ مثلث تحریر ہے۔ جس میں اسماء تسعہ درج ہے۔ ان اسماء کو جو جس خانہ سے منسوب ہے اس کے لکھتے وقت صرف ایک مرتبہ تثنیہ سے پڑھنا ہے مثلاً ایہ ایہ۔

(و) وَھِیم (۶)	(ا) اَیہِ (۱)	(ح) حَدَایَۃ (۸)
(ز) زُنقُطَا (۷)	(ھ) ھَططُوش (۵)	(ج) جَلِیش (۳)
(ب) بَقطِریَال (۲)	(ط) طَفیَال (۹)	(د) دَمیَال (۴)

اور ہر خانے پر اسماء تسعہ سے ایک منسوبی اسم پڑھنے کے بعد ہر خانے میں اسی اسم کے ساتھ آیات تسعہ میں سے ایک آیت پڑھیں۔ آیات تسعہ یہ ہیں۔

۱۔(الف) اَیہِ اَیہِ. اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (یعنی پوری آیت الکرسی) وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔

۲۔(ب) بَقطِریَالِ بَقطِریَالِ. بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ (البقرہ آیت ۱۱۷)

۳۔ (ج) جَلِیْشِ جَلِیشِ. جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا۔ (بنی اسرائیل آیت ۸۱)

۴۔(د) دَمیَالِ دَمیَالِ. دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ وَآخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یونس آیت ۱۰)

۵۔(ھ) ھَططُوش ھَططُوشِ. ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ (الحشر آیت ۲۲)

۶۔(و) وَھِیمِ وَھِیمِ. وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَایَشَاءُ وَیَخْتَارُ مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (قصص آیت ۶۸)

۷۔(ز) زُنقُطَا زُنقُطَا. زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَالْخَیْلِ ... ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ۔ (آل عمران آیت ۱۴)

۸۔(ح) حَدَایَۃِ حَدَایَۃِ. حٰمٓ عٓسٓقٓ کَذٰلِکَ یُوْحِیْ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ (شوریٰ آیت ۱-۳)

۹۔ (ط) طَفیَالِ طَفیَالِ. طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی اِلاَّ تَذْکِرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ

وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔ (سورہ طٰہٰ ۱ تا ۵)

نقش کے معروف کے طریقہ کے مطابق قوله الحق وله الملک سے اضلاع قائم کریں۔ اگر نقش عنصری ہے تو نیچے عنصر کے حروف سہو لکھیں۔ اگر نقش وضعی ہے تو عنصر کے حروف لکھنے کی ضرورت نہیں۔ نقش عنصری ہو یا وضعی اس کے اوپر کی طرف سے شروع کر کے چاروں طرف اس دن کے متعلقات تحریر کریں جس روز آپ نقش لکھ رہے ہیں ہفتہ کے سات دنوں سے متعلقات کی جدول یہ ہے

جدول متعلقات ایام

ایام	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
آیات	فاتحہ نمبر۱	فاتحہ آیت نمبر۲	فاتحہ آیت نمبر۳	فاتحہ آیت نمبر۴	فاتحہ آیت نمبر۵	فاتحہ آیت نمبر۶	فاتحہ آیت نمبر۷
اسماء الٰہی	فرد	جبار	شہید	ثابت	ظہیر	خبیر	زکی
اسماء سریانی	للطهطيل	مهطيطيل	قهطيطيل	فهطيطيل	نههطاطيل	جهلططيل	لخهططيل
حروف طلاسم	ف☆	ج ااا	ش م	ث#	ظ اااا	خ ھے	ز ھ
موکلات علوی	روقيائيل	جبرائيل	سمسمائیل	ميكائيل	صرفيائيل	عنيائيل	كسفيائيل
اعوان ارضی	المذهب	مرة الابيض	الاحمر	برقان	شمهورش	زوابعه	ميمون
حروف ابجد	ابجد	هوزح	طيكل	منسع	فصقر	شتشخ	ذضظغ
کواکب	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
بخورات	سندس	کبابہ	صندل احمر	جاوی	مصطگی	قرنفل	اذن انبری

مثلاً اگر آپ اتوار کے دن عمل شروع کریں تو اس طرح لکھیں گے۔ المذهب شمس ابجد روقيائيل اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ☆ فرد للطهطيل۔ اس سے آگے آیاتِ خمسہ جن کا شروع کٓهٰيٰعٓصٓ اور آخر حٰمٓ عٓسٓقٓ ہے لکھیں۔ اس کے چاروں طرف بصورت مربع لکھیں یا مدوّر میں جس طرح مناسب لگے۔ اب انار کی لکڑی کا سہ پایہ بنا کر اس سہ پایہ میں نقش کو دھاگے کے ساتھ باندھ کر لٹکا دیں اور نیچے عمل کا حقیقی بخور روشن کریں۔ پھر آیات خمسہ ۴۵ مرتبہ اور عزیمت برھتیہ ۴۵ مرتبہ پڑھیں تو نقش گھومنا شروع ہو جائے گا۔ یہ اجابت عمل کی نشانی ہے کہ روحانیت آپ کے عمل کو کامیاب بنانے کی حمایت کر چکی ہے۔ اب اس کے اثرات کو کسی بھی ستارے کی نحوست اور سفلی یا نورانی اعمال کے عامل کی قوت اسے روک نہیں سکتی۔ اس طرح کے اثرات کرامات سے متعلقہ ہیں اور یہ کام بازیچۂ اطفال نہیں ہے۔ اس طریق کو کام میں لائیں۔ کسی نقش کو سوا لاکھ مرتبہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس ایسے احباب بھی آئے ہیں جو سوا لاکھ کا چلہ نکال کر آئے۔ مختلف عاملین اور گدی نشین پیروں کی برسوں خدمت کرنے کے بعد بھی بے چارے اپنے نقوش اور اپنے اعمال میں تاثیر نہ پیدا کر سکے۔ جو طریقہ بندۂ ناچیز غلام سرور شباب مصنف "عکس لوح محفوظ" نے طالبان روحانیات کے لئے تفصیل سے تحریر کر دیا ہے اور کوئی امر مخفی نہیں رکھا تا کہ آپ محض ترکیب عمل سے استفادہ کر سکیں اور سوا سوا لاکھ کی مفروضہ زکوٰۃ کے جھنجٹ سے نکل آئیں۔ اسرار لوح محفوظ کے رازوں میں سے یہ بھی ایک راز ہے۔ عزیمت برھتیہ یہ ہے۔

بَرْهَتِيْهٖ	كَرِيْرٍ	تَتْلِيْهٖ	طُوْرَان	مَزْجَلٍ	بَزْجَلٍ	تَرْقَب
بَرْهَش	غَلْمَش	خُوْطِيْر	قَلْنَهُوْدٍ	بَرْشَان	كَظْهِيْرٍ	نَمُوْشَلْخ
بَرْهَيُوْلَا	بَشْكَيْلَخ	قَزْمَزٍ	اَنْغَلَلِيْط	قَبْرَات	غَيَاهَا	كَيْدَهُوْلَا
شَمْخَاهِرٍ	شَمْخَاهِيْر	شَمْهَاهِيْر	بَكْهُطَهُوْنِيْهٖ	بَشَارِش	طُوْنَش	شَمْخَابَارُوْخ

اب آیات خمسہ جن کا شروع کھٰیٰعٓصٓ اور آخر حٰمٓ عٓسٓقٓ ہے۔ آیات مع موکلات تحریر ہیں۔ ان آیات کے موکلات کے اعمال کا دائرہ کار بڑا ہی وسیع ہے۔ ان سے تصرفات کائنات، تمام امور دنیا اور ہر مقصد میں کامیابی وکامرانی حاصل کی جاسکتی ہے۔ تمام حاجات اور مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ حب وبغض اور غموں اور بیماروں اور تکالیف سے نجات نیز دشمنوں کے حملوں سے بچاؤ، آفات وبلیات سے تحفظ کے لئے خوب کام کرتی ہیں۔ عاملین وکاملین اور علمائے جفر وعاملین تکسیرات نے ان سے عجیب وغریب کام لئے ہیں۔

کھٰیٰعٓصٓ	آیات خمسہ جن کے اول کھٰیٰعٓصٓ اور آخر حٰمٓ عٓسٓقٓ ہے	حٰمٓ عٓسٓقٓ
ک	کَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْماً تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ (الکھف آیت ۴۵) یا ھفقلزائیل	ح
ہ	هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (الحشر آیت ۲۲) یا کغشکیائیل	م
ی	يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّ لَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ (المومن آیت ۱۸) یا دغذیائیل	ع
ع	عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَ الصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ (تکویر ۱۴تا۱۸) یا دعزلھائیل	س
ص	صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ (ص آیت ۱تا۲) یا دعشعیائیل	ق

آیات خمسہ کے چند اعمال

عمل حب

حب کے لئے ان آیات با موکل کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کریں۔ تَوَكَّلُوْا يَا خُدَّامَ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ و يَاَيُّهَا السيد مُيْطَطْرُوْنَ تَهِيْجُ قَلْبَ فلاں بن فلاں عَلٰى مَحَبَّة و مودتی العجل العجل العجل الوحا اساعة عَلٰى سُلَيْمَان داؤدُ عَلَيْه السلام بِحَقِّ الْاِنْجِيْلِ وَالتَّوْرَاةِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَبِحَقِّ محمد المصطفى صلى الله عليه وسلم وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الْعِظَامِ وَالْاَسْمَاءِ الكرام وَبِحَقِّ كجفطمهيوش اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ قَلْبَ فلاں بن فلاں عَلٰى محبتی و مؤدتی نَصْرٌمِّنَ اللّٰهِ وفتحٌ قريب۔

مذکورہ بالا آیات سے فائدہ اٹھانے کے لئے مختلف طریقے ہیں۔ مثلاً محبت کے لئے کام کرنا ہو تو طالب کو چاہئے کہ جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل ۹۳ بار پڑھے۔ کیوں کہ یہ ایک مجرب طریقہ ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر کسی غیب شخص کا طلب کرنا منظور ہو تو مذکورہ بالا آیات کو ۶۶ مرتبہ پڑھیں تو وہ غیب شخص حاضر ہوگا یا کسی ایسے شخص سے ملاقات ہوجائے گی جو اس کا پتہ بتادے گا۔ اگر کوئی حاجت انسان کی پوری نہ ہوتی ہو تو بھی اور یا کسی سے حاجت طلب کرتا ہے اور وہ پوری نہیں ہوتی تو مذکورہ بالا آیات ۶۶ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان آیات کو ہر بھلائی طلب کرنے کے لئے اور ہر ایک شر کے دفعیہ کے لئے۔ اگر کوئی شخص پورا اعتقاد رکھ کر مذکورہ تعداد سے پڑھے گا، تو اس کی مراد پوری ہوگی، مذکورہ بالا آیات کے بعد میں نے جو الفاظ لکھے ہیں وہ محبت کے لئے ہیں۔ ان کو اپنے مقاصد کے لحاظ سے بدلنا ہوگا۔ مثلاً

تکالیف سے نجات

غموں اور تکالیف سے نجات کے لئے مندرجہ ذیل کا اضافہ کریں۔ اَللّٰهُمَّ اَشْفِنِیْ وَفَرِّج همی و حزنی و غمی۔

بلاؤں اور دشمنان سے تحفظ

بلاؤں اور قضا اور دشمنوں کے حملوں سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کریں۔ اَللّٰهُمَّ احفظنی من البلاء والقضآء وَالْاَعْدَاءِ وَالْحَرْقِ وَالسَّرْقِ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَالْخَصَائِصِ وَالْاَسْرَارِ وَبِحُرْمَتِ حَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَبِحُرْمَةِ اٰلِهٖ و اصحابه الاخيار۔

حضرت امیر سید بخاری قدس سرہٗ کا بھی ورد تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ان آیات کو انہی حروف اور موکلات کے ساتھ پڑھے گا وہ دشمن پر غلبہ پائے گا اور لوگوں کے دلوں میں اسے قبولیت ہوگی۔ ان پانچ آیات کے بہت سے تصرفات اور منافع ہیں لیکن اس وقت میں نے آپ کو اعلیٰ ابوالحسن شاذلیؒ کے طریقہ سے آگاہ کیا ہے جو بے حد مجرب ہے۔ سب سے پہلے ان آیات مع موکلات یاد کریں۔ پھر اگر کسی بھی معاملہ میں پریشان ہوں خواہ وہ کتنا ہی سخت اور مشکل کیوں نہ ہو۔ انشاء اللہ یقینی مقصد پورا ہوگا۔ ان آیات کا ورد کبھی اثر سے خالی نہیں جائے گا۔

آیاتِ خمسہ سے تسخیر جنات

واضح رہے کہ ان آیات خمسہ میں اسم اعظم مخفی ہے اور آیات حروف مقطعات کٓھٰیٰعٓصٓ کے ایک ایک حرف پر بالترتیب شروع ہوتی ہیں اور حروف مقطعات حٰمٓ عٓسٓقٓ کے ایک ایک حرف پر بالترتیب ختم ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ حروف مقطعات کے تمام حروف نورانی ہیں۔ ان حروف مقطعات ہر دو کے اعداد ۴۷۳ ہیں۔ یہ پانچ پانچ حروف ہیں اور ان کی روزانہ پڑھائی کی تعداد ۴۷۳ × ۵ = ۲۳۶۵ ہے۔ طریقہ ریاضت اس کا یہ ہے کہ عروج ماہ میں ترک حیوانات جلالی و جمالی کے ساتھ اتوار کی شب الگ خلوت کے مکان میں مقررہ جگہ پر روزانہ باحصار ریاضت کی جائے۔ یعنی روزانہ بلاناغہ چالیس یوم تک نماز عشاء کے بعد قبل از وتر ان آیات مبارکہ کو ۲۳۶۵ مرتبہ پڑھا جائے اور اول و آخر درود شریف ہزار یا جو یاد ہو گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں اور دیسی گھی یا روغن زیتون کا چراغ حصار کے اندر اپنے سامنے جلا کر رکھیں اور چراغ کی طرف دیکھتے ہوئے روزانہ آیات خمسہ (۲۳۶۵) مرتبہ تلاوت کریں۔ عروج ماہ میں آپ اس عمل کی ریاضت شب بدھ، جمعرات یا جمعہ کو بھی شروع کر سکتے ہیں۔ شروع عمل میں چند روز میں کمرے کے اندر ریل گاڑی کی آواز سنائی دے گی پھر ایسا معلوم ہوگا کہ قریب ہے اور کمرے سے ٹکرا جائے گی اور کمرہ گر پڑے گا اور دوسرے روز آواز دور معلوم ہوگی۔ رفتہ رفتہ چند دن کے بعد آواز ختم ہو جائے گی اور پھر گیارہویں یا بارہویں روز کمرہ میں ایک روشنی معلوم ہوگی۔ جس میں گھنٹی کی آواز ہوگی۔ وہ روشنی گھنٹی کی آواز کے ساتھ حصار کے قریب آجایا کرے گی۔ عمل کے اختتام کے مرحلہ تک اس طرح کی روشنی اور دیگر مشاہدات غریبہ ہوں گے۔ چالیسویں یا اکتالیسویں شب شاہِ جنات حاضر ہوگا جو خوبصورت انسانی صورت میں ہوگا اور لباس فاخرہ اور سر پر تاج سلطانی ہوگا۔ آپ کے لئے لازم ہے کہ ان سے بالکل خوف نہ کھائیں اور گفتگو میں آپ پہل نہ کریں۔ شاہ جنات خود آپ سے گفتگو شروع کرے گا اور کہے گا کہ مجھے کیوں تکلیف دی ہے۔ آپ اسے کہیں کہ میں آپ سے عہد لینا چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہر کام اور ہر مشکل میں میری مدد کریں گے اور میرے ہر حکم کی تکمیل فوراً بجالایا کریں گے۔ جب جنات کا بادشاہ عہد قبول کرلے تو پھر اس سے نشانی طلب کریں۔ اس لئے کہ آپ میرے مطیع اور تابع ہوگئے ہیں۔ وہ نشانی دے گا اور اس کو حاضر کرنے کا طریقہ بھی پوچھ لیں۔ وہ تمام طریقہ اپنی حاضری کا بتائے گا۔ پھر چلا جائے گا۔ حسب ضرورت بلا کراہ کام لے سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ دورانِ ریاضت آپ کا لباس اور کمرہ خوشبو سے معطر رہنا ضروری ہے اور رات کو سوتے وقت بھی حصار کرکے سویا کریں اور دن کے وقت بھی اپنا بدنی حصار کرلیا کریں تاکہ شاہِ جنات کے خدام کے شر سے محفوظ رہیں۔ ریاضت کے بعد بھی روزانہ ان آیات کو ۴۷۳ مرتبہ پڑھنا ہوگا تاکہ شاہ جنات ہمیشہ کے لئے تابع رہے۔ اگر ۴۷۳ مرتبہ روزانہ نہ پڑھ سکیں تو صرف ۷۳ مرتبہ روزانہ صبح و شام پڑھا کریں۔ یہ عمل تمام اعمال کی مفتاح ہے اس سے ہر جائز کام لیا جاسکتا ہے۔

سنگ دل محبوب و مطلوب، نادیدہ، گریختہ کو حاضر کرنے کے لئے، دشمنان کو زیر مطیع کرنا، مقدمات میں فتح یابی کے لئے، امتحان میں کامیابی، موذی بیماریوں سے صحت یابی اور شفا کے لئے، اگر آندھی، سیلاب یا بارش کو روکنا چاہیں تو ہر سہ رک جائیں۔ اگر ان آیات مقدسہ کی تلاوت کرتے ہوئے بارش میں چلیں تو اوپر بارش نہ ہوگی۔ اگر آپ نہر، دریا، سمندر کو عبور کرنا چاہیں تو آپ کے لئے آسان ہوگا۔ شاہ جنات آپ کے لئے طے الارض یعنی زمین پاؤں کے نیچے سٹ جاتی ہے۔ حجاب الابصار یعنی نظر خلائق سے مخفی ہونا، یمشی علی الماء یعنی پانی پر مثل زمین کے چلنا، طیران فی الہوا یعنی ہوا میں اڑنا، یہ تمام امور شاہِ جنات آپ کے لئے آسان بنادے گا۔ علوم غریبہ و فنون عجیبہ حاصل ہوں گے۔ شاہ جنات آپ کو زمین کے خزائن سے آگاہ کرسکتا ہے اور علم طب و صنعت الٰہیہ کے معارف اور حقائق سے بھی آگاہی۔ غرضیکہ ان آیات خمسہ تسخیر کردہ شاہ جنات جو بے شمار جنات کے قبیلوں کا بادشاہ ہے۔ آپ کی ہر جائز حاجت میں آپ کا مددگار رہوگا۔

حصار کا طریقہ

دورانِ ریاضت سورۂ فاتحہ، اخلاص، فلق، ناس، پانچ پانچ مرتبہ پڑھیں اور آیت الکرسی، الشمس، الطارق ایک ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے دائیں طرف سے حصار شروع کر کے بائیں طرف چاقو یا چھری گاڑ دیا کریں۔ بعد از اختتام یہی حصار پڑھ کر اکھاڑ لیا کریں۔ اگر جگہ پختہ ہو تو شہادت کی انگلی سے حصار کریں اور بعد عمل دائیں ہاتھ سے حصار مٹا دیا کریں۔ اپنی حفاظت کے لئے انہی حروف مقطعات کٓھٰیٰعٓصٓ اور حٰمٓعٓسٓقٓ کا نقش ذوالکتاب تیار کر کے اپنے پاس رکھیں تا کہ آپ جنات کے شر سے محفوظ رہیں۔ تسخیر ارواح کے اعمال کے لئے ہماری تصنیف ''مصباح الارواح'' کا مطالعہ فرمائیں۔ اس کتاب میں تسخیر مؤکلات، پریاں، سندو نیاں، ہمزاد، بھوت، پریت، دیوی، جوگن، بھیرو، شاہ جنات اور دیگر بے شمار ارواح کی تسخیر و حاضری کے اعمال تفصیلاً درج ہیں۔ اپنے مرنے ہوئے بزرگوں کی ارواح سے ملاقات کے علاوہ انسانی نظروں سے غائب ہونے کے رازوں کو پہلی بار ''مصباح الارواح'' میں عیاں کیا گیا ہے

نقش مثلث کے جملہ اعمال کے لئے ہماری تصنیف ''رموزِ خاتم سلیمانی'' کا مطالعہ کریں۔ اس کتاب میں خاتم سلیمانی کے بے شمار نایاب عمل و نقوش دیئے گئے ہیں اور خاتم سلیمانی کے ایسے ایسے اعمال بھی اس میں شامل ہیں جو شعبہ ہائے زندگی کے جملہ امور میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ دنیاوی ضرورت اس سے تمام کی تمام پوری ہوتی ہیں۔ حب و بغض، حاضری مطلوب، بربادی و ہلاکی دشمنان آپ کے لئے بازیچہ اطفال بن کر رہ جائیں گے اور ایسے ہی بے شمار سربستہ روحانی رازوں کا انکشاف ''رموز خاتم سلیمانی'' میں کیا گیا ہے۔ ہم نے ہر بات وضاحت سے تحریر کر دی ہے۔ اگر پھر بھی سمجھ نہ آئے تو جوابی لفافہ بھیج کر پوچھ سکتے ہیں۔

حکیم غلام سرور شباب اسلام نگر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

فون Call now (0333-6974734) (044-4774734)

Website : www.roohaniyat.com E-mail:ghulamsarwarshabab@hotmail.com

دلی مقصد کا حصول

نیک جائز دلی مقصد کے حصول کی غرض سے نصف شب کے بعد اٹھے اور چار رکعت نفل نماز حاجت اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ

چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے، وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ اس کے بعد نماز مکمل کر کے جب سلام پھیرے تو اپنے سر کو دائیں گھٹنے پر رکھ کر ایک سو مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھے پھر اپنے سر کو بائیں گھٹنے پر رکھ کر ایک سو مرتبہ یہ کہے۔

رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

اس کے بعد تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور پھر اپنا سر سجدہ میں رکھ کر نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں اپنے دلی مقصد کے جلد حصول کے لئے دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ جو بھی دل کا مقصد ہو گا وہ بہت جلد حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل پورا ہو جائے گا۔

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

بسد

اسے عربی میں خاصف لاطینی میں کلورین یونانی میں کوچن تن کہتے ہیں اور انگریزی میں اس کو کلورین (CLORIAN) کہتے ہیں۔ یہ پتھر مرجان کی طرح ہوتا ہے۔ اس میں چھتے کی طرح سوراخ ہوتے ہیں۔ سمندر کی لہریں اس کو ساحل پر لا کر پھینک دیتی ہیں۔ ہوا کو اپنے اندر جذب کرنے سے یہ پتھر سخت ہو جاتا ہے۔ مرجان اور بسد میں تمیز مشکل سے ہوتی ہے۔ بعض حضرات اس میں تمیز کرنے کا طریقہ یہ بیان کرتے ہیں کہ الگ الگ دو برتنوں میں پانی ڈال دو اور دونوں میں مرجان اور بسد چھوڑ دو جس برتن میں مرجان ہوگا اسکے نیچے کچھ دیر کے بعد سریش بیٹھ جائے گی۔

- اگر اس پتھر کو سینے پر لٹکا لیں تو امراض جگر کو فائدہ دیتا ہے۔
- اگر کوئی شخص اس پتھر کے ہم وزن سونا اور چاندی لے کر جب آفتاب اور قمر برج ثور میں داخل ہو، ان تینوں چیزوں کو پگھلا کر انگوٹھی بنائے اور اس انگوٹھی کو پہن لے تو اس پر جادو کا اثر کبھی نہیں ہوگا۔
- جو بچے ہر وقت روتے ہوں ان کے گلے میں اس پتھر کو ڈال دیں، رونا بند ہو جائے گا۔
- یہ پتھر جسم میں قوت اور اعضاء میں پھرتی پیدا کرتا ہے۔
- اس کے استعمال سے دل ودماغ پرسکون رہتے ہیں۔
- اس کی انگوٹھی حاسدوں کے حسد اور بدخواہوں کی نظر بد سے حفاظت کرتی ہے۔
- آسیبی اثرات اور ہوائے بد سے حفاظت ہوتی ہے۔
- اس کا سرمہ امراض چشم کے لئے مفید ہے۔
- بینائی کو تیز کر کے آنکھوں میں چمک پیدا کرتا ہے۔
- پانی میں ملا کر نہانے سے جسم کے اندر پھرتی پیدا ہوتی ہے۔
- خونی بواسیر سے نجات دلاتا ہے۔
- جریان کو دفع کرنے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔
- معدہ کی کمزوری سے نجات دلاتا ہے اور ہضم بہتر کرتا ہے۔
- اگر اس پتھر کو گھس کر روغن بلسان میں ملا کر کان میں ٹپکائیں تو کان کا بہرہ پن دور ہوگا۔
- اس کا منجن دانتوں کو چمکیلا بناتا ہے اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔
- اس کی انگوٹھی دل کو فرحت بخشتی ہے۔
- بہت سے لوگوں کو کثرت پیشاب کی بیماری ہوتی ہے ان کے لئے اس کی انگوٹھی تیر بہدف ثابت ہوتی ہے۔
- نزلہ زکام اور کھانسی میں یہ پتھر فائدہ پہنچاتا ہے اور ان امراض کو ختم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔
- اس پتھر کا سفوف اگر زخموں پر چھڑک دیں تو زخم بھر جاتے ہیں۔
- اگر اس پتھر کو پانی میں ڈال کر پانی کو پی لیں تو جسم میں جس جگہ ورم ہو تحلیل ہو جائے گا۔
- بعض عورتوں کے رحم پر ورم ہوتا ہے جو حمل میں رکاوٹ بنتا ہے اگر ایسی عورتیں "بسد" کی انگوٹھی پہن لیں تو ان کا ورم تحلیل ہو جائے گا۔

بسد بھی ایک خدا کی بخشی ہوئی عظیم الشان نعمت ہے۔ اس نعمت کی قدر کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہم اس سے استفادہ کریں اور اپنے رب کے شکر گزار بنیں کہ اس نے کیسی کیسی نعمتیں ہمارے لئے پیدا کی ہیں۔

عجیب وغریب داستان

ساتویں قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

عجلت اور جلد بازی کے نقصانات کے بارے میں

رائے داشلیم نے برہمن روشن ضمیر سے عرض کیا کہ اس قصے سے مجھے بہت سبق حاصل ہوا۔اب آپ ازراہ کرم جلد بازی کے نقصانات اور حلم وتدبر کے فوائد پر روشنی ڈالیں۔

برہمن بید پائے نے راجا کو دعا دینے کے بعد کہا کہ اے ذی جاہ، جو شخص اپنے کام کی بنیاد صبر واستقلال پر نہیں رکھتا، اس کو انجام کار ندامت وپشیمانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔سب سے بہترین خصلت، جس سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو سنوارا ہے۔حلم ووقار ہے۔بردباری عقل وخرد کا خزانہ ہے۔جس میں بردباری نہیں وہ شیطانِ مجسم ہے۔لفظ حلم کو اُلٹ کر پڑھو تو وہ ملح یعنی نمک ہو جائے گا۔مطلب یہ کہ حلم تمام نیک خصائل میں اسی طرح ہے جیسے کھانے میں نمک۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے حبیب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم کی تعریف فرمائی ہے وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی حلم کے خطاب سے نوازا ہے۔عقل مند لوگ کبھی جلد بازی اور تعجیل سے کام نہیں لیتے۔کیونکہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے۔اس بارے میں بہت سے قصے کتابوں میں ملتے ہیں جن میں سے ایک قصہ ایک زاہد کا ہے جس نے جلد بازی میں ایک غریب نیولے کے خون ناحق سے اپنے ہاتھوں کو رنگین کیا تھا۔رائے داشلیم نے پوچھا، وہ کس طرح؟ برہمن نے سنانا شروع کیا۔

حکایت

کسی ملک میں ایک زاہد رہتا تھا جو بہت عرصے تک تجرد کی زندگی گزارنے کے بعد نکاح کا خواہش مند ہوا۔اس نے سوچا تَنَاکَحُو وَتَوَالَدُو پر کار بند ہونا بہت ضروری ہے۔اس سلسلے میں اس نے ایک ہم مشرب زاہد سے مشورہ کیا۔اس نے کہا، یہ تو تم نے بہت اچھی بات سوچی ہے۔نکاح کرنا معاشرتی طور پر بہت اہم ہے۔اس سے انسان بہت سی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔جس گھر میں عورت نہیں اس میں دنیاوی مسرت نہیں۔لیکن اس بات کی ضرور کوشش کرو کہ بیوی وفادار اور نیک سیرت ملے۔کنوارے زاہد نے پوچھا کہ شادی کیسی عورت سے کرنی چاہئے؟ اس نے جواب دیا کہ جو شوہر پرست ہو اور بچوں کی اچھی طرح پرورش کر سکتی ہو۔جس گھر میں صالح عورت ہوتی ہے اس گھر میں نور برستا ہے۔

پھر اس کنوارے زاہد نے پوچھا کہ نکاح کس عورت سے نہیں کرنا چاہئے؟ اس نے جواب دیا کہ حنانہ، منانہ اور انانہ، تین طرح کی عورتوں سے نکاح کرنا اچھا نہیں ہوتا۔حنانہ تو وہ عورت ہے جو پہلے بھی کسی سے نکاح کر چکی ہو اس کا پہلا شوہر مر گیا ہو یا اس نے طلاق دے دی ہو اور وہ اسے نہ بھولی ہو۔منانہ روپے پیسے والی عورت کو کہتے ہیں جو اپنی دولت سے شوہر کو دبانا چاہتی ہو اور انانہ اس عورت کو کہتے ہیں جو شوہر کو دیکھتے ہی اپنی بیماری کا ذکر شروع کر دے۔ایسی عورت کو دیکھ کر آدمی نیم مردہ نظر آنے لگتا ہے اور ہر وقت افسردہ رہتا ہے۔

کنوارے زاہد نے پھر پوچھا کہ کس عمر کی عورت سے شادی کرنا چاہئے۔؟ دوسرے زاہد نے جواب دیا کہ عورت کو نوجوان اور نوشگفتہ کلی کی طرح ہونا چاہئے بوڑھی عورت کی سانس سے رخسار کی تازگی غائب ہو جاتی ہے اور اس سے مباشرت میں کمزوری اور سستی کا امکان ہے۔نوخیز عورت کی صحبت جہاں حیات افزا اور صحت بخش ہوتی ہے وہاں بوڑھی عورت کی صحبت زہر قاتل کا کام کرتی ہے۔دس سے بیس سال تک کی عورت سرچشمۂ امید وسکون ہوتی ہے۔بیس سے تیس سال تک کی عورت راحت جان اور آرام دل ثابت ہوتی ہے۔تیس سے چالیس سال تک کی عورت صاحب خانہ اور بچوں کی ماں کے بلند درجے پر فائز ہو جاتی ہے۔چالیس سے پچاس سال تک کی عورت عزت وناموس کی محافظ ہوتی ہے، لیکن جب وہ

پچاس سال سے تجاوز کر جاتی ہے تو پھر ایک کالی بلا، مال وجاہ کے لئے آفت، اُجڑا چمن، پانی کھائی ہوئی بوسیدہ عمارت، گندگی اور خس وخاشاک سے بھرا چشمہ، بنجر زمین اور رنج ومصائب کا گہوارہ بن جاتی ہے۔

کنوارے زاہد نے پوچھا کہ عورت کے حسن وجمال کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ دوسرے زاہد نے جواب دیا کہ عورتوں کے لئے سب سے بڑی صفت عصمت اور نیک سیرتی ہے۔ اگر اس پر خوبصورتی کا بھی اضافہ ہوجائے تو کیا کہنے۔ نورٌ علیٰ نور۔ عورت خوبصورت ہو لیکن نیک سیرت نہ ہو تو وہ بلائے جان اور عذاب جاوداں ہے لیکن نیک سیرت عورت کی صورت اگر خراب بھی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ وہ مہربان دوست اور گھر کی رونق ثابت ہوگی۔

مختصر یہ کہ اس زاہد کو بہت تجسس وتلاش کے بعد ایک اچھے خاندان کی لڑکی مل گئی جس سے اس نے نکاح کرلیا اور اس کے حسن وجمال اور نیک سیرتی کو دیکھ کر اس کا بندۂ بے دام ہوگیا۔ دونوں یک جان دو قالب کی طرح رہنے لگے اور اپنی خوش قسمتی پر برابر خدا کا شکر ادا کرتے۔ زاہد کو فرزند کی بڑی آرزو تھی۔ جب کئی برس کے بعد بھی اس کے اولاد نہ ہوئی تو وہ بہت افسردہ اور دل شکستہ رہنے لگا۔ بار بار خالق ارض وسما کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوکر خشوع اور خضوع سے اولاد کی دعائیں مانگتا۔ آخر بہت گریہ وزاری کے بعد اللہ نے اس کی دعا سن لی اور اسے ایک چاند سا فرزند عطا فرمایا۔

زاہد کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ بار بار خدا کی درگاہ میں سجدۂ شکرانہ بجالاتا۔ جو کچھ نذر ومنت مانی تھی سب ادا کی اور اپنے لڑکے کی پرورش وپرداخت میں دن رات مشغول رہنے لگا۔ ایک دن اس کی بیوی غسل کرنے کیلئے جانے لگی تو اس نے بہت تاکید سے بچے کو شوہر کی گود میں دے دیا۔ اتفاق سے تھوڑی ہی دیر میں بادشاہ کے یہاں سے اس کی طلبی ہوئی اور اس کو بلا تاخیر جانا پڑا۔

زاہد کے پاس ایک پالتو نیولا تھا جو اس سے بہت ہلا ہوا تھا اور اس پر اس کو بڑا بھروسہ تھا اکثر اس پر گھر چھوڑ کر چلا جاتا تھا۔ اس وقت بھی اس نے اسی نیولے کو بچے کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا اور بادشاہ کے ملازم کے ساتھ دربار شاہی کو روانہ ہوگیا۔ جیسے ہی وہ گھر سے نکلا ایک بڑا سا زہریلا سانپ بچے کے گہوارے کی طرف بڑھا نیولے نے جو سانپ کو پھن اٹھائے بچے کی طرف بڑھتے دیکھا تو جست لگا کر اس کی گردن پکڑ لی اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے مار ڈالا بچہ بچ گیا۔

زاہد تھوڑی دیر بعد واپس لوٹا تو دروازے پر نیولے کو دیکھا کہ اس کے منہ اور پنجوں میں خون لگا ہوا ہے۔ زاہد سمجھا کہ نیولے نے اس لڑکے کو مار ڈالا اور یہ خون اسی کا ہے۔ یہ سوچتے ہی اس کا دل ودماغ ماؤف ہوگیا اور وہ اپنے حواس کھو بیٹھا۔ حقیقت حال معلوم کئے بغیر اس نے نیولے کے لاٹھی ماری اور کمر اور سر توڑ کر مار ڈالا۔ اندر آیا تو لڑکے کو گہوارے میں صحیح وسلامت پایا اور ایک بڑے سے زہریلے سانپ کو دیکھا کہ اس کا ٹکڑے ٹکڑے پڑا ہوا ہے۔

اب زاہد ایک آہ کرکے بیٹھ گیا اور حسرت وندامت سے سینہ پیٹنے لگا۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور رو رو کر کہنے لگا کہ ہائے! جلد بازی نے یہ مجھ سے کیا ہوگیا۔ اپنے وفادار اور محسن کو میں نے بے قصور مار ڈالا۔ یہ کیسی حرکت مجھ سے سرزد ہوگئی اب تو اس جرم کی تلافی بھی ممکن نہیں۔ اپنے نفس کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ کاش کہ میرے بیٹا نہ ہوا ہوتا! اور ہوا تھا تو میرے دل میں اس کی محبت نہ ہوتی کہ محبت میں اندھا ہوکر ایسی ناشائستہ حرکت کر بیٹھا۔

وہ رو ہی رہا تھا کہ اس کی بیوی غسل کرکے آگئی۔ اس نے جو یہ منظر دیکھا تو وہ بھی زاہد کو بُرا بھلا کہنے لگی کہ اللہ نے تم کو ضعیفی میں اولاد دی اور تم نے بے قصور اپنے ایک رفیق اور وفادار جانور کو مار کر کفران نعمت کیا۔ انسان کیا جو اتنا بے صبر اور جلد باز ہو۔ کچھ تو حلم اور برد باری سے کام لیا ہوتا۔

زاہد نے کہا، اب کہاں تک میرے زخم پر نمک پاشی کروگی میری ناشکری، بے صبری اور جلد بازی نے تو مجھے کہیں کا نہ رکھا۔ عورت نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب ملامت سے کوئی فائدہ نہیں جو ہونا تھا ہو چکا۔ لیکن تم کو اس سے ایک بہت بڑا تجربہ حاصل ہوا کہ جلد بازی کا انجام سوائے شرمندگی، ندامت، ذلت اور پشیمانی کے کچھ نہیں ہوتا۔ بے صبری ہمیشہ بُری چیز ہے۔ جلد باز آدمی کبھی اپنے مقصد کو نہیں پہنچ سکتا۔ اب بے قراری دور کرو۔ تمہاری طرح بہت سے لوگوں سے اس طرح کی حماقت اور غلطی ہوئی ہے اور ہوتی رہتی ہے۔ اللہ معاف کرے گا۔ زاہد کو اس سے بڑی تسلی ہوئی۔

قصہ ختم کرنے کے بعد برہمن بید پائے نے کہا کہ یہ قصہ اس شخص کا ہے جس نے بے تأمل اور بے سوچے سمجھے جلد بازی کرکے خون ناحق سے اپنے ہاتھوں کو رنگین کیا اور پھر زندگی بھر نادم وپشیمان رہا۔ اس سے بڑی نصیحت ملتی ہے، عقل مند آدمی ہمیشہ تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

طلسمات عجیبہ

عاملین کے لئے ان سے فائدہ اٹھانے کی عام اجازت ہے

طلسم کیا ہے؟ ایسی عبارت تحریر الفاظ جو مخصوص طریقہ سے لکھے یا پڑھے اور وقت بھی مخصوص ہو اور ان کی سمجھ بھی نہ آئے کہ ان کا مطلب یا مقصد کیا ہے لیکن اثرات کے لحاظ سے (اظہر من الشمس) ہو یعنی ان کا بمطابق مقصد اثر ہونا لازمی امر ہے طلسم کہلاتا ہے۔ طلسمات تحریر خدمت ہیں اور کچھ غیر طلسم جو کہ مجربات میں سے ہیں پیش کئے جاتے ہیں۔

اولاد مرجاتی ہو

ایسی عورت جس کی اولاد مرجاتی ہو وہ اس طلسم کو متقی اور پرہیز گار سے لکھوا کر پاس رکھے بعد ازاں بچے کے گلے میں ڈال دے۔

مصح	وملہ	سمح
سحب	مطراو	رخمہ

شادی کے لئے

خویش و اقارب لڑکی کا رشتہ دینے سے انکار کررہے ہوں، یہ نقش اُن کے راستہ میں دفن کریں یا مشک و زعفران کو کاسہ چینی پر مثل شربت تمام لوگوں کو پلائے یا جو راضی نہ ہوں حلوہ میں پکار کر کھلائیں۔ طلسم یہ ہے ساعت زہرہ میں لکھیں۔

لحج لحج لحج لحج لحج لحج لحج لحج لحج
ایاک ایاک ایاک ایاک ایاک ایاک ایاک ایاک
ایام ایام ایام ایام ایام ایام ایام ایام ایام
فلاں بن / بنت الحب فلاں بنت فلاں تمام شامل افراد کے نام تحریر کریں۔

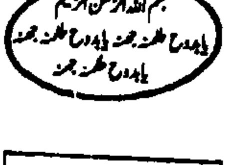
دفع قے (الٹی):

لکھ کر گلے میں باندھے۔

مبح مبح مبح مبح طلح طلح طلح طلح طلح طلح کلح کلح کلح کلح کلح کلح
یَاشَافِیْ یَاکَافِیْ یَامُعَافِیْ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

درد ناف مجربہ:

حلقہ حرف ح کا اس کے درد پر تحریر کریں اور حلقہ ح میں تعویذ لکھیں۔



عزیز خلائق کے واسطے:

مسحح مسحح مسحح مسحح

بازو میں باندھے خلق میں عزیز ہو۔

عزت کے لئے

اس تعویذ کو اپنے ناخن پر لکھ کر جس شخص کے پاس جائے مطلب پورا کرے گا۔

رقط ہو سولا مسھلا

بلیات و آسیب:

گھر کے مین گیٹ کے اوپر لگائیں تمام بلیات و آسیب اس گھر کے باشندوں سے دور ہوں گے۔

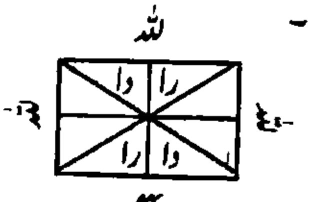
الشیطان فرعون وھامان
یابدوح طا ۱۱۱۱ ط ح ۱۱۸۹ ۴۵ ی ۱۷۹۱ ع یابدوح
سلیحج سلیحج سلیحج سلیحج سلیحج سلیحج
یاحج یاحج یاحج یاحج یاحج یاحج
فرعون وھامان الشیطان
(اطراف میں:) فرعون وھامان الشیطان

دفع جن و شیطان:

سفید کپڑے کے تین ٹکڑے کر کے لکھے ہر ایک کو آگ میں ڈال کر جن گرفتہ کے ناک اور منہ میں دھواں ڈالیں، بفضل خدا تعالیٰ اس کے بدن سے نکل جائے گا۔

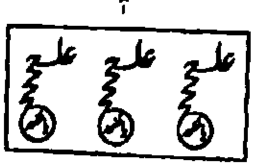
لمھطسحلح

درد آدھا سر



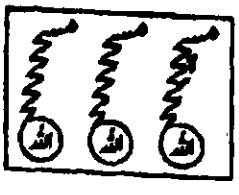
لکھ کر سر پر باندھیں۔

برائے تپ



لکھ کر گلے میں پہنئے۔

برائے مرگی



یہ اشکال مشک و زعفران سے لکھ کر نیک ساعت میں مریض کی گردن میں باندھے۔

بانجھ عورت کے لئے:

سات یوم تا چالیس یوم تک اس کو متقی متشرع سے لکھوا کر دھو کر پیا کرے مرض عقیمہ ختم ہو۔

ھو	ھو	ھو	ھو	ھو	ھو	ھو	ھو	ھو
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
حی	حی	حی	حی	حی	حی	حی	حی	حی
قیوم	قیوم	قیوم	قیوم	قیوم	قیوم	قیوم	قیوم	قیوم

قیام حمل کے لئے:

اگر بات نہ بنتی ہو تو ایک تعویذ لکھ کر دھو کر پلانا اور دوسرا کمر میں باندھنا بفضل خدا حمل قرار پائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یا علی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی ۲۲۲۲ ۶۶۶۶۶۶۶۶۶۶۶۶ ...۵۵۵۵۵۵۵ ھوھوھوھوھوھووووووووووووووودص ص ص ص ص ص ص ص ص

امام ناطق جعفر صادق سے نقل ہے کہ جو عورت مشک و زعفران سے سورہ نون لکھ کر پاس رکھے حاملہ ہو جائے نیز اس دعا میں یہ تاثیر ہے کہ پاس رکھے جس درخت پر باندھے وہ درخت بار آور جلد ہو لیکن ہر نوچندی جمعرات کو لوبان کی دھونی دے کر عمل کرنا واجب ہے دعا مندرجہ ذیل ہے۔

ھوھوھوھوھوھوھوھواللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ حی حی حی حی حی حی حی قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم و صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

نیز یہ عبارت بھی لکھ کر عورت پاس رکھے باذن اللہ تعالیٰ کام ہو۔

ومریم بنت عمران الّتی احصنت فرجھا فنفخنا فیھا من روحنا وجعلنٰھا وابنھا آیۃ للعالمین ـــــ سبحانہ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ سُبْحَانَہٗ مَآ اَعْظَمَہٗ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حی حی حی بحق اھیا اھیا اھیا اھیا اھیا اھیا اھیا اھیا اشراھیا بواھیا۔

بوقت تولد بچہ:

یہ تعویذ لکھ کر ماں کی دائیں ران پر باندھ دیں فی الفور بچہ پیدا ہوگا اور تعویذ کو فوراً کھول دے ورنہ انتڑیاں تک باہر آجائیں گی اور سات کچے دھاگے کے ساتھ تعویذ باندھنا ہے۔

(اِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ اُخْرُجِ النَّفْسَ مِنْ بَطْنِ اُمِّہٖ)

اور ساتھ یہ تعویذ بھی باندھ دیں

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

شفاء کاملہ

نظر بد، آسیبی اثرات، ام الصبیان، سوکھا اور بالخصوص مرگی کے لئے یہ عمل و نقش مبارکہ انتہائی کارگر اور آزمودہ ہے۔ غیر شادی شدہ خواتین میں ہسٹیریا کی تکلیف میں بھی فائدہ مند ثابت ہوگا۔ عمل کی ترکیب ذیل میں درج ہے۔

عکس لوح نقش

ب س م ال ہ رح ن ی وز ق ش ف

۴۵۸	۴۶۱	۴۶۴	۴۵۱
۴۶۳	۴۵۲	۴۵۷	۴۶۲
۴۵۳	۴۶۶	۴۵۹	۴۵۶
۴۶۰	۴۵۵	۴۵۴	۴۶۵

نوچندی جمعرات میں یہ نقش کسی بھی سعد ستارے کی ساعت میں چاندی پر تیار کریں۔ بوقت تیاری بخور بھی روشن کریں اور مکمل کر لینے کے بعد اس پر ۱۰۰ مرتبہ ذیل کا عمل ورد کر کے پھونک ماریں بعد ازاں نقش کسی پھل دار درخت کے تنے میں گہرا کر کے دبا دیں۔ لوح مبارکہ مریض کے گلے میں ڈالیں اور ۴۰ یوم تک مریض کو حرمل کی دھونی بھی دیں۔ اللہ رب العزت شفا دینے والا ہے۔

عمل: اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف ۱۰۰ مرتبہ (وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ) (بنی اسرائیل ۸۲)

ادائے قرض کے لئے مجرب دعا

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ادائے قرض کیلئے یہ دعا پڑھو (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ لَحْظَۃً مِّنْ لَحَظَاتِکَ تُیَسِّرُ عَلٰی غُرَمَائِیْ بِھَا الْقَضَآءَ وَ تُیَسِّرُ لِیْ بِھَا الْاِقْتِضَاءَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ) ترجمہ: اے معبود تیری نظروں میں سے ایک ہی نظر میرے قرض خواہوں کا قرض ادا کرا دے گی اور ان کے تقاضے مجھ پر ہلکے کر دے گی کیوں کہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

روزنامہ انقلاب کے ۲۹؍جنوری ۲۰۰۶ء کے سنڈے ایڈیشن میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کا عنوان ہے "تعلیمات صوفی ازم اور آج کا صوفی" یہ مضمون جن صاحب نے لکھا ہے ان کا نام ہے نور محمد حسن۔ اس مضمون کو پڑھ کر مجھے اس بات کا اندازہ ہوا کہ بعض لوگ اگرچہ عقل مند بھی ہوتے ہیں اور صاحب علم بھی۔ لیکن پھر بھی وہ ناانصافی اور ناسمجھی کی باتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ نور محمد حسن صاحب کا مضمون پڑھ کر مجھے کچھ ایسا ہی لگا کہ مضمون نگار ماشاء اللہ صاحب عقل ہیں اور اتفاق سے بہت کچھ معلومات بھی رکھتے ہیں لیکن انہوں نے آج کے صوفیوں سے متعلق جو کچھ بھی فرمایا ہے اس سے ناانصافی کی بو بھی آتی ہے اور ناسمجھی کی بو بھی۔

ذرا سوچئے آج کے دور ترقی میں کیا نہیں بدلا۔ کیا اسکول کے ماسٹر نہیں بدلے؟ کیا مدرسے کے مولوی نہیں بدلے؟ کیا شاعر نہیں بدلے کیا عاشقوں میں تبدیلی نہیں آئی، کیا شوہروں میں تغیر پیدا نہیں ہوا؟ اور کیا انسان نہیں بدلا؟

غور و فکر کے ساتھ اس دنیا کا جائزہ لیں آپ کو سب کچھ بدلا ہوا نظر آئے گا؟ اس کی وجہ ہے تہذیب کا عروج اور انسانیت کی ترقی، یہ الگ بات ہے کہ زیادہ اونچی اُڑان اُڑنے کی وجہ سے ترقی ہی ترقی رہ گئی ہو اور انسانیت لاپتہ ہو گئی ہو۔ دراصل اسے کہتے ہیں مجبوری، نام تو مجھے یاد نہیں لیکن اتنا مجھے یاد ہے کہ کسی مانے ہوئے فلسفی نے کہا تھا کہ جب انسان بہت زیادہ تہذیب زدہ ہو جاتا ہے تو پھر گھر میں تہذیب ہی تہذیب رہ جاتی ہے انسان غائب ہو جاتا ہے اور اس کی انسانیت بھی کہیں گم ہو جاتی ہے۔ صوفیوں پر الزام لگانے والوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ اب دنیا میں سب کچھ بدل گیا ہے، اسکول کے ماسٹروں کو دیکھئے کہ پہلے یہ بچوں کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ زندگی کس طرح گزارنی چاہئے، انسان کو اپنا کردار کیسا رکھنا چاہئے اور بچے ماسٹروں سے مرعوب بھی رہتے تھے اور ان کی باتوں کا اثر بھی ہوتا تھا، آج کل کے اسکولوں کا حال یہ ہے کہ بچے سدھرے ہوئے نظر آتے ہیں اور ماسٹر بگڑے ہوئے، ہمارے دیوبند کے ایک ماسٹر نے اپنے اسکول میں تعلیم پانے والی لڑکیوں سے اتنے عشق لڑائے کہ ایک دن اس اسکول سے بچوں ہی کو تبلیغ کرنی پڑی اور ماسٹر صاحب کو بچوں نے سمجھایا۔ ماسٹر جی! کیا آپ کے گھر میں بہو بیٹیاں نہیں ہیں؟ آخر آپ زندگی کے منڈپ میں یہ مجنوں اور فرہاد کا کردار کب تک ادا کرتے رہیں گے یہ سن کر ماسٹر صاحب کو شرم نہیں آئی البتہ بے چارے بچے خود ہی شرما گئے کہ ہم کیسے ماسٹروں سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دراصل اس میں ماسٹروں کا قصور نہیں، حالات کی مجبوریاں ہی کچھ ایسی ہیں کہ انسان عشق لڑانے پر مجبور ہے۔ اور دیکھا جائے تو یہ عشق بھی حسن تہذیب ہی کا ایک حصہ ہے۔ جہاں حسن تہذیب ہوگی وہاں عشق ہوگا۔ یقین کریں یہ بیچارہ عشق اعلیٰ سوسائٹیوں ہی میں پیدا ہوا تھا وہیں عشق کی بدنصیبی یہ ہے کہ یہ جھگی اور جھونپڑیوں تک بھی جا پہنچا ہے۔ اب عشق لڑانے کے لئے نہ تعلیم کی ضرورت ہے نہ جیب کی۔ میں کسی بھی انسان کے سر کی قسم کھا کر یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے ایسے ایسے ماسٹروں کو اپنی شاگرداؤں سے عشق لڑاتے دیکھا ہے جن کی قبر کا حساب کتاب شروع ہونے میں زیادہ دن نہیں ہیں۔ لیکن موقعہ اور دستور کی مناسبت کی وجہ سے خواہ مخواہ بھی یعنی دل نہ چاہتے ہوئے بھی وہ عشق کر رہے ہیں اور کمال کی بات یہ ہے کہ ایسے ٹیچروں کے ہوتے ہوئے بھی نہ کوئی اسکول بدنام ہو رہا ہے اور نہ اس

اسکول کی انتظامیہ پر کوئی اُنگلی اٹھ رہی ہے اور اُنگلی اٹھائے گا کون، جو اُنگلی اٹھانے والے تھے وہ بھی کہیں نہ کہیں ٹسن بازی میں مصروف ہیں۔ یہ تو ہے ہمارے ماسٹروں کا حال جو تہذیب وتمدن اور اخلاق وکردار کے ذمہ دار بھی ہوتے ہیں اور ٹھیکیدار بھی ہوتے ہیں۔ اب ذرا مدرسے کے مولویوں کا حال دیکھئے وہ بھی میدان ترقی میں آنکھیں بند کر کے بھاگ رہے ہیں۔ پہلے زمانہ کے مولوی نظریں جھکا کر چلتے تھے انہیں یہ تک خبر نہیں ہوتی تھی کہ ان کے برابر سے کون گزر گیا یا کون گزر گئی، آج کل کے مولویوں کا حال یہ ہے کہ ان کی نگاہیں ان کے قدموں کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں اور انہیں بخوبی اس بات کا اندازہ رہتا ہے کہ ان کے برابر سے گزرنے والی عورتیں کس گھرانے کی خواتین ہیں۔ آج سے ۳۰ برس پہلے اچھے مولوی کی پہچان یہ تھی کہ وہ سیدھے سادے لباس میں ہو اس کا کچا پکا سا مکان ہو اس کا گزر بسر دال روٹی پر ہو اور وہ پیدل چلنے کا عادی ہو۔ اس کے بچے کسی دینی مدرسے میں زیر تعلیم ہوں اور بے چاروں کے پاس چند جوڑے ہوں جن میں جگہ جگہ پیوند بھی ہوں۔ اس زمانے کے مولوی حقیقتاً خدا ترس ہوتے تھے ان کا گھر خالی ہوتا تھا لیکن دل تقوے سے بہرہ ور ہوتا تھا یہ دعا کرنے کی نیت ہی کرتے تھے کہ دعا قبول ہو جاتی تھی۔ اللہ ان کی زبان سے نکلے ہوئے سوالوں کی لاج رکھتا تھا اور آج کل کے مولویوں کا حال یہ ہے کہ وہ قیمتی سے قیمتی لباس میں نظر آتے ہیں، ان کے گھر کی عورتیں ایسا فیشن کرتی ہیں کہ یورپ میں پیدا ہونے والی عورتیں بھی شرم سے پانی پانی ہو جاتی ہیں، ان کے بچے ان اسکولوں میں تعلیم پاتے ہیں جہاں سرمایہ داروں اور دنیا داروں کے بچے پڑھتے ہیں۔ آج کل معیاری مولوی اسے سمجھا جاتا ہے جو ایک شاندار بنگلے کا مالک ہو اور جس کے پاس ایک قیمتی کار ہو، چنانچہ ہمارے دیوبند میں تمام معیاری مولویوں نے یہ چلن اختیار کر لیا ہے کہ وہ ہر تیسرے مہینے کار بدل لیتے ہیں۔ اب دل تقوے سے خالی سہی لیکن گھر نعمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ پہلے زمانہ کے مولوی جنت کی خاطر اپنی زندگی کو دکھوں میں گزارتے تھے اور صبر کرتے تھے آج کے مولوی اسی دنیا میں جنت بنانے میں مصروف ہیں۔ دراصل اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اب مولویوں کی سوچ یہ ہے کہ کیا ہمارا دل نہیں ہے۔ ہم کیوں اپنے نفس کو ماریں۔ جب ہماری دعاؤں سے لوگوں کے کاموں میں اضافہ ہو رہا ہے تو ہم کیوں ان سے چندہ وصول کر کے ٹھاٹ نہ کریں۔ دیکھا جائے تو ان مولویوں کی یہ سوچ وفکر غلط نہیں ہے اور کیا ہمارے شاعر حضرات نہیں بدلے؟ پہلے شاعر لوگ مطالعہ کرتے تھے، محنت کرتے تھے اور اپنی غزل خود ہی کہنے کی کوشش کرتے تھے۔ اب تو حال یہ ہے کہ اگر شاعر شریف ہے تو وہ ان شاعروں کے اشعار چرا کر پڑھ لیتا ہے جنہیں مرے ہوئے صدیاں بیت گئی ہوں اور اگر شاعر اتفاق سے شریف نہیں ہے تو پھر تو وہ ان شاعروں کے اشعار کو بھی اپنے بتا دیتا ہے جو اسٹیج ہی پر موجود ہوں۔ دراصل اس طرح کی بے حیائی بھی اس تمدن ہی کا ایک حصہ ہے جسے ہم سب دل وجان سے پسند کر رہے ہیں اور جس کے بغیر شاید اب ہم جی بھی نہیں سکتے۔

ایک بار ایسا ہوا کہ میرا ایک شعر ایک مشہور ترین شاعر مجھے سنانے لگے اور مجھ سے داد کے بھی طلب گار ہوئے، میں نے کہا حضور والا! یہ شعر تو میرا ہے اور ساری دنیا جانتی ہے کہ یہ شعر میں نے ہی کہا ہے وہ بولے کیا بھونڈا انداق کرتے ہو، یہ شعر تو میری کاوش ہے تمہیں یقین نہ آئے تو میں قسم بھی کھا سکتا ہوں۔ آپ یقین کریں کہ میں سچ بول کر شرمندہ ہو گیا اور وہ جھوٹ بول کر شرمسار نہیں ہوئے۔ دیکھا آپ نے یہ ہے دور ترقی! یہ وہ باتیں ہیں جنہیں کم سے کم وہ لوگ نہیں سمجھ سکتے جو ترقی کے مفہوم سے ناواقف ہیں۔ جنہیں تہذیب نو کی ہوا نہیں لگی۔

دوسروں فنکاروں کے ساتھ ساتھ عاشقوں میں بھی کافی بدلاؤ آیا ہے۔ پہلے زمانہ کے عاشق ایک عدد عشق ہوتے ہی ایسے ہو جاتے تھے کہ اب مرے جب مرے۔ عشق ہوتے ہی چہرہ زرد ہو جاتا تھا، آنکھیں اندر کو دھنس جاتی تھیں۔ جہاں تسلی کے کوئی دو لفظ بولتا تھا آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ جسم انگور کی بیل کی طرح لٹک جاتا تھا، محفلوں سے دل گھبراتا تھا تنہائی میں یا پھر قبرستان میں طبیعت لگتی تھی اور ہر وقت بس ایک ہی دعا عاشق کی زبان پر ہوتی تھی کہ مجھے میری محبوبہ مل جائے۔ دیکھنے والے رحم کھاتے تھے اور اس عشق کا چرچا پورے خاندان میں جنگل میں آگ کی طرح پھیل جاتا تھا، اچھے خاصے مصروف ترین لوگ وقت نکال کر آتے تھے اور عاشق کو سمجھاتے تھے کہ بیٹا تم جیتے جی خودکشی ست کرو، اس کا خیال دل سے نکال دو۔ ہم تمہاری شادی اس سے بھی زیادہ خوبصورت لڑکی سے کرادیں گے لیکن عاشق مان کے نہیں دیتا تھا۔ دراصل اس زمانہ کا عشق ایک کینسر کی طرح ہوتا تھا اور کینسر کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔ اب عاشق بدل چکے ہیں، آج کے دور ترقی میں جب ہر چیز بدل گئی تو بے چارے عاشق بھی بدل گئے۔ اب عاشقوں کا حال یہ ہے کہ عشق ہونے کے بعد زرد تو کیا ہوتے پہلے سے بھی زیادہ سرخ ہو جاتے ہیں، جسم صحت مند ہو کر شمال وجنوب اور مشرق ومغرب میں پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہر وقت چہرہ کھلا رہتا ہے اور آنکھوں میں ڈھونڈنے سے بھی کوئی آنسو نظر نہیں آتا۔ آج کل

عاشقوں کو سمجھانے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی اگر انہیں عشق میں ناکامی کا سامنا ہوتا ہے تو وہ خود بھی سنبھل جاتے ہیں اور فوراً دوسری جگہ چکر چلا لیتے ہیں تاکہ ان کی تندرستی پر خراب اثر نہ پڑے۔ اب ان لوگوں کو برا بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ سب تہذیب وتمدن کی مجبوریاں ہیں۔ سب کچھ بدل رہا ہے تو پھر عاشق بھی بدل رہے ہیں انہیں تہذیب کی بہتی ہوئی گنگا میں ہاتھ دھونے کا بلکہ نہانے کا پورا پورا حق ہے۔ اس لئے ان کو بھی ہم الٹا سیدھا نہیں کہہ سکتے۔ آج کے دور کا عاشق اگر مجنوں کی طرح اپنے کپڑے پھاڑ کر صحرا کے چکر لگانا شروع کردے یا کسی فرہاد کی طرح کوئی نہر کھودنے کی حماقت کرے تو لوگ اسے پاگل قرار دے دیں گے کیونکہ ایسے عاشق آج کے دور کی کسی بھی لیلیٰ اور شیریں کو بھی ایک آنکھ نہیں بھائیں گے۔ آج کل کی لیلائیں بھی ایسی تعلیم یافتہ اور ہوش مند ہیں کہ جہاں ان کی شادی ہوئی تو دوسرے کی دلہن بننے میں اطمینان کی سانس لیتی ہیں کہ چلو چھٹی ہوئی اور پیچھا چھڑا اور جب ان محبوباؤں ہی کو ناکامی کا کوئی غم نہیں تو ہم اور تم کون ہوتے ہیں جو ان کو ایک دوسرے کیلئے جان دینے کا مشورہ دیں۔ اور انہیں پرانے زمانہ کے عاشقوں کے قصے سنائیں۔

شوہروں میں بھی بے پناہ تبدیلی آچکی ہے، پہلے شوہروں میں ایک طرح کی مردانگی محسوس ہوا کرتی تھی، بیویوں پر ان کا قدرتی رعب ہوا کرتا تھا لگتا تھا کہ یہ مجازی خدا ہیں، بیویاں بھی بے تکلف محبت کے باوجود ایک طرح کا ادب کیا کرتی تھیں لیکن یہ سنہرا دور بیت چکا اب شوہروں کا حال بالکل عجیب وغریب سا ہے۔ اس ترقی کے دور میں جب عورتوں کو آزادی ملی اور انہیں اندازہ ہوا کہ ان کے حقوق کیا کیا ہیں تو انہوں نے پر نکال لئے اور اُڑنا شروع کردیا۔ بے چارے شوہر غفلت میں پڑے رہے انہیں یہ خوش فہمی تھی کہ ان کے جملہ حقوق محفوظ ہیں لیکن جب غفلت سے بیدار ہوئے تو بہت کچھ نقصان ہوچکا تھا۔ اتنا کہ اب اس کی تلافی بھی ممکن نہیں ہے۔ آج گھروں میں شوہروں کا حال بہت پتلا ہے۔ بعض شوہر تو خدا جھوٹ نہ بلائے بیویوں کے سامنے ایسے لگتے ہیں جیسے مادرزاد یتیم ہوں، مجال نہیں کہ بیوی کے سامنے کوئی بچ بول سکیں۔ ایسے خوف زدہ سے ہوجاتے ہیں جیسے بلی کے سامنے چوہا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دن کی روشنی میں کئی شوہروں کو گھر میں پانی بھرتے دیکھا ہے۔ ایک بار میں اپنے ایک رشتے دار کے یہاں گیا تو اچانک جو منظر آنکھوں کے سامنے آیا اسے دیکھ کر میرے سر سے آسمان کھسک گیا۔ میں نے دیکھا کہ اچھے خاصے مرد جو دیکھنے میں مرد ہی لگتے تھے اپنی بیوی کی اس طرح ٹانگیں دبا رہے تھے جیسے کوئی نمازی نماز پڑھ رہا ہو۔ یعنی انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ یعنی دنیا ومافیہا سے بالکل بے خبر ہوکر۔ ستیاناس، شاید میرے منہ سے ایک دم نکل گیا تھا۔ ان کو اس حال میں دیکھ کر بے اختیار میں خود کو کوسنے لگا کہ کاش میں ایسا بھیانک منظر نہ دیکھتا یقین کریں کہ میں عورتوں کا مخالف نہیں، عورتیں تو مجھے بھی اچھی لگتی ہیں لیکن ایسی عورتیں تو میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ۔ ان عورتوں سے تو پناہ مانگنے کو دل چاہتا ہے۔ بتاؤ آرام سے ایسے لیٹی تھیں جیسے یہی سونیا گاندھی کی سگی خالہ ہوں اور بے چارے شوہر صاحب اس طرح مصروف ریاضت تھے جیسے یہی بے چارے منموہن سنگھ ہوں اور اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے چکر میں گھن چکر ہوں۔

مجھ سے برداشت نہیں ہوا، میں نے علیک سلیک کے بغیر کہا۔ آخر کیا ہوگیا تم مردوں کو، تم نے تو مردانگی کا بیڑہ غرق کردیا ہے، بیوی سے محبت کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم اس طرح غلطیاں کرو۔ تم خدا کو کس طرح منہ دکھاؤ گے، تم الرجال قوامون علی النساء تھے۔ تمہیں کس کی نظر کھا گئی۔ یقین کریں کہ میرے جو منہ میں آیا میں نے کہہ دیا۔ میں اور بھی کچھ فرماتا لیکن میں ان کی بیوی سے ڈر گیا کہ بھئی ان کا کیا بھروسہ کہیں مجھے بھی حکم نہ دیدیں کہ تم بھی میری ٹانگیں دباؤ۔ اس لئے میں جلدی ہی وہاں سے لوٹ آیا اور مجھے اندازہ ہوگیا کہ آج بے چارے مردوں پر بالخصوص ان مردوں پر جن کی شادیاں عورتوں کے ساتھ ہوگئی ہیں کیا کچھ گزر رہی ہے اور یہ سب دور ترقی کے سنہرے نمونے ہیں۔

امابعد۔ ہاں تو میں عرض یہ کررہا تھا کہ جب اس نئے دور میں اس دنیا کی ہر چیز بدل گئی ہے، ماسٹر بدل گئے ہیں، شاعر بدل گئے ہیں، مولوی ملا بدل گئے ہیں، شوہر بدل گئے ہیں تو اگر صوفی لوگ بھی بدل گئے تو اس میں ایسی کونسی قیامت آگئی جس کی وجہ سے شور مچانا ضروری ہوگیا ہو، ہاتھ میں اگر کسی طرح قلم آجائے تو ضروری تو نہیں کہ ہم ایسے مضامین لکھنے لگیں جو دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہوں۔ مضمون نگار لکھتے ہیں۔

> ”تصوف کا مطلب ہے اخلاق کی اصلاح، باطن کی صفائی، خدمات کاملہ سے موصوف ہونا اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے موصوف ہونا راہ حق پر قائم رہنا حقوق کا ادا کرنا دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے مختص کردینا، مذموم انسانی اوصاف کا فنا ہوجانا دین کے بارے میں یقین حاصل کرلینا، دنیا کا ترک کرنا، صوفی ازم انسان کو شرافت، دیانت داری، صبر وتحمل بھائی چارہ، رواداری، انسانی ہمدردی، احترام انسانیت،

"عفو ودرگزر حقوق اللہ اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا درس دیتا ہے۔"

مضمون نگار نہ جانے کونسے زمانہ کی دقیانوسی باتیں کررہے ہیں۔ یہ تو اُس زمانہ کی باتیں تھیں جب کم بولنا، کم سونا، کم کھانا اور لوگوں سے کم ملنا، تصوف کی بنیاد تھیں۔ آج کے دور میں یہ سب کچھ کہاں چل سکتا ہے اور دیکھنے والے بھی ان باتوں کو کیسے گوارہ کرسکتے ہیں۔ آج کے دور میں بولنا ہی تو اصل جوہر ہے اگر آدمی بولے گا نہیں تو لوگوں کو کیسے بتائے گا کہ وہ دن میں کتنی بار نفلیں پڑھتا ہے رات کو شب بیداری کرتا ہے اس سے روزانہ کتنی کرامتوں کا صدور ہوتا ہے اور جب تک بزبان خود لوگوں کو وہ یہ باتیں نہیں بتائے گا تو لوگوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ وہ کتنے پانی میں ہے۔ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہوچکا ہے اور اب الہام بھی نہیں آتے اسلئے آج کل کے اور صوفیوں کو خود ہی اپنی زبان سے اپنا پروپیگنڈہ کرنا پڑتا ہے اگر وہ پرانے زمانہ کی روش کو لے کر کم بولیں گے تو لوگوں کو ان کے بارے میں کم پتہ چلے گا اور اس میں صوفیوں کا نقصان ہے اور نقصان تو کاروبار میں ہو یا تصوف کی لائن میں وہ ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ رہی کم سونے کی بات وہ اس دور میں چلنے والی نہیں ہے۔ پہلے صوفی حضرات کم سوتے تھے اور زندگی کا زیادہ تر وقت عبادت وریاضت میں گزارتے تھے کیونکہ ان کو گناہ کرنے کے شاید مواقعات بھی نہیں تھے۔ اسلئے ان کا اکثر وقت اللہ کی یاد ہی میں کٹ جاتا تھا۔ آج کل کے صوفی اگر جاگیں گے تو دنیا بھر کے گناہ اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے اس دور کے صوفیوں کو اسی وقت عافیت مل سکتی ہے جب وہ سورہے ہوں۔ اس لئے کم سونا ان کے لئے مفید ثابت نہیں ہوسکتا۔ اب رہی کم کھانے کی بات یہ بھی اس دور میں نہیں چل سکتی۔ آج کا نیا اصول یہ ہے کہ کھانا ہی تو زندگی ہے اور کھانا اپنے دسترخوان سے زیادہ ہمیشہ دوسرے کے دسترخوان پر اچھا لگتا ہے اور چونکہ صوفیوں کی دعوتیں چلتی رہتی ہیں اور بار بار دوسروں کے دسترخوان پر زورآزمائی کا موقعہ نصیب ہوتا ہے اس لئے ڈٹ کے کھانا لازمی ہے پھر صوفیوں کا کیا قصور جب میزبان بار بار حضرت اور لیجئے حضرت اور لیجئے کی رٹ لگاتا ہے تو حضرت حکم کی تعمیل نہ کریں تو کیا کریں۔ کیا میزبان کا دل توڑیں اور جب قرآن حکیم میں صاف صاف فرمادیا گیا ہے۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا۔ کھاؤ اور پیو تو پھر کھانے پینے سے اپنے ہاتھوں اور اپنے پیٹ کو کیسے روکا جاسکتا ہے اس لئے آج کل کے صوفی حضرات حلیے کے اعتبار سے کیسے بھی ہوں کھانے پینے کی انہیں خاصی مشق ہوتی ہے۔ میں نے کئی صوفیوں کو ایک ہی وقت میں کئی لوگوں کی دعوتیں قبول کرتے دیکھا ہے اور ہر جگہ انہوں نے اپنی صلاحیتوں سے میزبان کی پوری تسلی کردی ہے۔ رہی لوگوں سے کم ملنے جلنے کی صفت اس پر صوفی حضرات آج بھی عمل کرلیتے ہیں کیونکہ اس میں نہ کوئی نقصان ہے نہ نفع لیکن اگر وہ چاروں صفتوں میں پرانے زمانے کے صوفی حضرات کا خیال رکھیں گے تو ان کی تو ایسی کی تیسی ہوجائے گی پھر انہیں کیا ملے گا؟

اور مضمون نگار نے تو اتنے بہت سارے اوصاف صوفیوں کے لئے نقل کردیئے ہیں جن پر عمل کرنا کس کے بس کی بات ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"مقام افسوس ہے کہ آج کا صوفی بھی اپنے اسلاف کے بتائے ہوئے راستے سے رُوگرداں نظر آتا ہے وہ صاحبِ لباس تو نظر آتا ہے لیکن صاحب کردار نہیں دکھائی دیتا، چوغے اور کلاہ پہن کر فقیروں کی صورت تو اختیار کرلی ہے لیکن فقر وفاقہ سے دور ہوگیا ہے۔"

ہمارے خیال میں یہ سراسر الزام تراشی ہے اور صوفیوں کا مذاق اُڑانے کے برابر ہے جو صدفی صد گناہ ہے۔ مضمون نگار صوفیوں کے دلوں میں جھانک کر دیکھ رہے ہیں جب کہ شریعت اس طرح کے تجسس کی اجازت نہیں دیتی۔ فتویٰ ظاہر ہی پر لگتا ہے۔ کسی مفتی کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ جسم کے اندر کی خبریں کھینچ کر لائے اور جسم کے اندر کے حالات پر تبصرہ کرے جب مفتی کو اس بات کی اجازت نہیں ہے تو پھر کسی مضمون نگار کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ وہ صوفیوں کے اندرونی حالات پر اظہار خیال کرے۔ اگر آج کل کوئی ظاہری طور پر صوفی دکھائی دے رہا ہے اپنی کلاہ سے یا اپنی شلوار یا کرتے سے تو ہمیں اس کو صوفی ہی سمجھنا چاہئے۔ اس دور میں صاحب لباس اور صاحب وضع قطع ہونا بھی معمولی بات نہیں ہے۔ جب نابالغ بچے تنگ پتلون سے کم پر قناعت نہیں کررہے ہیں تو اس دور ترقی میں کسی کا فقیروں کا لباس پہننا بھی دل گردہ کی بات ہے۔ رہی فقر وفاقہ کی بات تو فقر وفاقہ تو تقدیر کی دین ہوتا ہے اگر کسی کی تقدیر میں مرغ اور بریانی ہی لکھی ہو تو بے چارہ وہ اگر کھائے گا نہیں تو کیا کرے گا۔ مضمون نگار کو کچھ شکایتیں کاتب تقدیر سے بھی کرنی چاہئیں۔ صرف صوفیوں پر گرجنا اور برسنا مضمون نگاری کے منافی ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"آج کا صوفی صوم وصلوٰۃ سے غفلت برت رہا ہے جب کہ عبادتوں میں سب سے اہم عبادت نماز ہے۔ خالق ومخلوق، عابد، معبود، اللہ

بندے کے درمیان تعلقات استوار کرنے والی شئے نماز ہی ہے۔"

یہاں بھی مضمون نگار نے گہرائی میں جانے کی کوشش نہیں کی۔ شاید مضمون نگار کو اس بات کی خبر نہیں کہ بیشتر صوفی نماز سیدھے جا کر مدینہ یا مکہ میں پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہاں نمازوں کا ثواب اپنے شہر کی مسجدوں میں پڑھنے سے کہیں زیادہ ہے۔ اور ساری دنیا کے اہل دل لوگ اس بات سے باخبر ہیں کہ صوفیوں کے لئے سمندر پار کا سفر ایک پل میں تہہ کر لینا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ درحاصل یہ ایک طرح کی کرامت ہے اور کرامت اور صوفیوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے جو صوفیوں کو مانے اور کرامتوں کا انکار کرے اس کے ایمان پر شبہ ہوتا ہے اس لئے ہمیں یہ یقین کرنا چاہئے کہ اس دور کے تمام صوفی اگر مسجدوں میں نماز پڑھتے نظر نہیں آرہے ہیں تو وہ سیدھے خانہ کعبہ میں جا کر نماز ادا کرتے ہیں، رہی روزے کی بات تو ہم نے کئی صوفیوں کو روزے کی اہمیت پر تقریر کرتے دیکھا ہے وہ اتنی اچھی تقریر کر رہے تھے کہ ہم نے ان کی تقریر سے متاثر ہو کر ایک ایک دن میں کئی کئی روزے رکھنے کا پروگرام بنالیا تھا لیکن ان دنوں ہماری صحت اچھی نہیں تھی اس لئے بیوی نے دن میں ایک روزہ بھی رکھنے نہیں دیا۔ ذرا سوچئے کہ جن کی تقریر میں اتنا اثر ہو کہ ہم جیسا دنیادار مسلمان بھی پٹاک سے روزے رکھنے کے لئے تیار ہو جائے تو کیا وہ خود دن میں کئی کئی روزے نہیں رکھتے ہوں گے۔ ارے بھئی تقریر میں تو جب ہی اثر ہوگا جب انسان خود بھی اپنی تقریر پر عمل کرتا ہوگا۔ بعض صوفی حضرات کی تقریر جادو کا کام کرتی ہے۔ ابھی ایک ہفتے پہلے کی بات ہے کہ دیوبند کی جامع مسجد میں ایک مولانا جو اتفاق سے صوفی بھی ہیں زکوۃ کی اہمیت پر تقریر کر رہے تھے۔ ایک صاحب ان کی تقریر سے اس درجہ متاثر ہوئے کہ بے اختیار اسی مجلس میں یہ فرمانے لگے۔ زکوۃ کی اہمیت پر کس قدر نفیس تقریر کر رہے ہیں، دل چاہتا ہے کہ میں بھی زکوۃ وصول کرنی شروع کر دوں۔ دیکھا آپ نے اسے کہتے ہیں تقریر کا اثر۔ لیکن مضمون نگار اس بات کو نہیں سمجھیں گے۔

مضمون نگار اپنے مضمون کے اختتام پر فرماتے ہیں۔

"آج کا صوفی چمک دمک سے خیرہ نظر آتا ہے جن افعال سے ماضی میں صوفیاء کرام نے پرہیز کیا اور جن برائیوں کے خلاف صوفیاء کرام نے جدوجہد کی آج کا صوفی ان ہی برائیوں کے قریب نظر آتا ہے۔"

سمجھ میں نہیں آتا وہ کونسی برائیاں ہیں جو مضمون نگار کو آج کے صوفیوں میں نظر آتی ہیں۔ غالباً ان کا اشارہ بیڑی سگریٹ اور حقے کی طرف ہے تو مضمون نگار کو معلوم ہونا چاہئے کہ بعض صوفی حضرات اس لئے بیڑی پیتے ہیں کہ ان کی بیوی کو بیڑی کی خوشبو اچھی لگتی ہے اور بیوی کی خواہشات پوری کرنا اکابرین کی سنت رہی ہے۔ ممکن ہے کہ بعض بے چارے صوفی اپنی بیویوں کو خوش رکھنے کے لئے بیڑی سگریٹ پیتے ہوں، رہا حقہ شریف تو یہ مغلوں کی یادگار ہے۔ تمام مغل بادشاہوں نے حقہ نوش فرما کر اپنی بادشاہت کا ثبوت دیا ہے۔ مسلم بادشاہوں کی یادوں کو تازہ رکھنے کے لئے اگر صوفی حضرات یہ شغل فرما لیتے ہیں تو اس میں ایسی کونسی قباحت ہے جس کی بنا پر ان کو خطاکار ثابت کیا جاسکے۔ میں نے قرآن حکیم کے تیس کے تیس سپارے پڑھ کر دیکھ لئے کسی بھی آیت میں بیڑی سگریٹ پینے کو ناجائز نہیں لکھا ہے۔ بخاری تک میں حقے کا کوئی ذکر نہیں ہے پھر ان چیزوں کے خلاف واویلا کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔ مضمون نگار کا یہ فرمانا کہ آج کے صوفی بہت سی برائیوں کے قریب ہیں، خود کو یہ ثابت کرتا ہے کہ صوفی حضرات برائیوں میں مبتلا نہیں ہیں۔ برائیوں کے صرف قریب ہو گئے ہیں۔ قریب جانے اور برائیوں میں مبتلا ہو جانے میں فرق ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ برائیاں خود صوفیوں کو قریب آنے کی دعوت دیتی ہیں۔ ان برائیوں ہی میں نام کو شرم باقی نہیں رہی۔ پہلے زمانہ میں برائیاں بھی کنواری لڑکیوں کی طرح شرمایا کرتی تھیں اور وہ صوفیاء تو صوفیاء عام مسلمانوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتی تھیں لیکن اب ان برائیوں نے چوری اور سینہ زوری والا حال کر رکھا ہے یہ از خود شریفوں کے مولویوں کے صوفیوں کے قریب آکر انہیں چمٹنے کی کوشش کرتی ہیں ایسی صورت حال میں سزا ان برائیوں کو ملنی چاہئے اور تبصرے ان کے خلاف ہونے چاہئیں نہ کہ ان صوفیوں کے خلاف جو دیکھنے میں اچھے خاصے محسوس ہوتے ہیں لیکن ان برائیوں ہی نے ان کا خانہ خراب کر رکھا ہے۔ اس لئے میں انتہائی شریفانہ لب ولہجہ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس دنیا میں صوفی اور مولوی حضرات دودھ کے دھلے رہیں تو دنیا بھر کی تمام برائیوں کو گولی مار دیجئے نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری، کیا سمجھے ظاہر ہے کہ کچھ نہیں سمجھے ہوں گے۔ میں سب کچھ عرض کر دینے کے باوجود خود کچھ بھی نہیں سمجھ سکا ہوں پھر آپ کیسے سمجھ لیں گے۔

مضمون نگار آخر میں یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شاید مضمون نگار کو یہ اندازہ نہیں کہ بزرگوں کے نقش قدم کیا ہوتے ہیں۔ بزرگوں نے تو ایک

وقت روٹی کھائی ہے اور ایک وقت فاقہ کیا ہے اور جس وقت روٹی کھائی ہے اس وقت صبر کیا ہے اور جس وقت بھوکے رہے ہیں اس وقت شکر ادا کیا ہے اس بات کا کہ اللہ نے انہیں صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کی۔ آج کے مسلمانوں کے دسترخوان پر کئی کئی سالن ہوتے ہیں کئی کئی طرح کے چاول ہوتے ہیں۔کئی کئی طرح کے اچار اور چٹنیاں ہوتی ہیں اور جب مسلمان کسی کی دعوت کرتا ہے تو آپے سے باہر ہی ہوجاتا ہے۔ تکلفات کی حد اور بھی کردیتا ہے جب کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے کہ سب سے اچھی دعوت وہ ہے جس میں ایک سالن ہو۔اور جس میں سرکہ موجود ہو۔آج کے علماء کے دسترخوان پر بھی مرغے کی ٹانگیں تو بار بار دکھائی دیتی ہیں لیکن سرکہ کا دور دور تک کوئی ذکر تک نہیں ہوتا۔ بزرگوں کا تو حال یہ تھا کہ وہ گدھے پر سواری کرتے نہ شرماتے تھے۔آج کسی بزرگ کو ایک منٹ کے لئے کسی گدھے پر سوار کراکر دکھائیں جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے گدھے پر سواری نہ کی ہو اور جس نے بکریاں نہ چَرائی ہوں۔ ہمارے بزرگوں کا حال یہ تھا کہ ان کے کپڑوں پر کئی کئی پیوند لگے ہوتے تھے اور اس پر بھی وہ اپنے رب کا شکر ادا کیا کرتے تھے اور آج ہمارا حال یہ ہے کہ اگر کسی سال عید پر ہمارے نئے کپڑے نہ بنیں تو سارے شہر کو خبر ہوجاتی ہے اور ہر رشتہ دار اس بات سے واقف ہوجاتا ہے کہ اس سال ہماری مجبوریاں رہیں اور اس سال ہم نے دھلے ہوئے کپڑوں میں عید منائی۔ ذرا سوچیں کتنا فاصلہ ہے بزرگوں کے کردار اور ہمارے احوال میں؟ کیا رسمی دعاؤں سے یہ فاصلہ ختم ہوسکتا ہے،

مولوی، صوفی اور عام مسلمان کی تقسیم تو اس دور کی بات ہے۔ خیرالقرون میں ہر مسلمان صاحب علم تھا، ہر مسلمان صوفی تھا اور ہر مسلمان متقی اور پرہیزگار تھا۔اگر ہم صوفیوں پر اُنگلی اٹھانے کے بجائے خود اچھے صوفی بن کر دنیا کو دکھائیں تو بہتر ہے۔بہ نسبت اس بات کے کہ ہم پرانے دور کے صوفیوں کا موازنہ نئے دور کے صوفیوں سے کریں۔

ظاہر ہے کہ نئے دور میں ہر چیز بدل گئی ہے۔انسان بدل گیا ہے آدمیت بدل گئی ہے تو پھر مولوی اور صوفی سے ہم اس بات کی امید کیوں رکھیں کہ وہ اسی طرز پر چلتے رہیں گے جس طرز پر پہلے زمانے کے مولوی اور صوفی چلا کرتے تھے۔میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ حضرت مولانا یعقوب نانوتویؒ کی جو دارالعلوم دیوبند میں صدر مدرس تھے جب تنخواہ میں ایک روپے کا اضافہ ہوا تو انہوں نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا یہ کہہ کر کہ اب دارالعلوم میں دنیا داری آگئی ہے کیا آج کل کا کوئی مسلمان زبردست آمدنی کے باوجود کسی آمد پر گھبرا جائے گا کیا وہ دنیا داری سمجھ کر آمدنی سے دست بردار ہوجائے گا؟ ظاہر ہے کہ نہیں۔ کیونکہ اب ضرورتیں بھی بدل گئی ہیں، خواہشات بھی اور سوچ بھی اگر ہم میں سے ہر شخص خود کو بدل لے تو اچھا معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔ ہم صوفیوں پر تنقید کرنے کے بجائے خود اچھے صوفی بن کر دکھائیں، محض دعاؤں پر قناعت کرکے نہ بیٹھیں۔کیا سمجھے؟ کیا کہا۔؟اب بھی کچھ نہیں سمجھے؟ تو پھر سمجھ لیجئے کہ نہ میں سمجھا سکوں گا اور نہ ہی آپ سمجھ سکیں گے فقط خداحافظ۔(یار زندہ صحبت باقی)

گھر کے آگے

دو بچے سڑک پر لڑ رہے تھے ایک بولا۔
"یہاں نہیں ذرا آگے چل کر لڑو۔تو مزہ چکھادوں گا۔"
دوسرا بولا۔"کیوں آگے کیا ہے؟"
پہلا بولا۔"آگے میرا گھر ہے اور میرا بھائی بھی میری مدد کریگا۔"

فارم نمبر:۴، رجسٹریشن آف نیوز پیپر رولز ۱۹۵۶ء

نام:	ماہنامہ طلسماتی دنیا
مقام اشاعت	محلہ ابوالمعالی دیوبند
وقفہ اشاعت	ماہانہ
زبان	اردو
طابع وناشر	حسن احمد صدیقی
مدیر مسئول	حسن الہاشمی
ملکیت	حسن احمد صدیقی

میں حسن احمد صدیقی اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم ویقین کی حد تک بالکل بجا اور درست ہیں۔
(حسن احمد صدیقی طابع وناشر)
دستخط
(حسن احمد صدیقی)
یکم مارچ ۲۰۰۶ء

قسط نمبر: ۶۲

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یوام نے مسکرا کر جواب دیا۔ ''بس اب آپ اور کچھ نہ کہیں۔ میں کہہ چکی ہوں کہ آپ مجھے ہر حالت میں قبول ہیں۔ ہاں یہ ضرور معلوم کرنا چاہوں گی کہ شادی کے بعد آپ مجھے کہاں رکھیں گے؟ میں آپ پر یہ بھی واضح کردوں کہ شادی کے بعد میں یہاں اپنے باپ اور بھائی کے پاس رہنا پسند نہیں کروں گی۔''

''اے یوام! یوناف بولا۔ ''سرزمین مصر پر دریائے نیل کے کنارے میرا اپنا ایک ذاتی محل ہے جہاں میں تنہا رہتا ہوں۔ بنیادی طور پر یہی محل ہم دونوں کا ٹھکانہ ہوگا لیکن اس محل کے علاوہ تم جہاں کہیں بھی رہنا چاہوگی میں اس کا بندوبست کردوں گا۔''

یوام چند لمحے کچھ سوچتی رہی پھر بولی۔ اے یوناف! کیا ایسا ممکن نہیں کہ شادی کے بعد ہم براہ راست مصر جانے کی بجائے مختلف ممالک اقوام اور شہروں سے ہوتے ہوئے مصر کا رخ کریں اور وہاں جا کر امن وسکون کی زندگی بسر کریں۔؟''

''اے یوام! میں تمہاری اس آرزو سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں'' یوناف نے کہا۔ ''ہم صرف چند روز اللسان میں قیام کریں گے اس کے بعد یہاں سے کوچ کریں گے اور مختلف اقوام اور ممالک سے ہوتے ہوئے مصر کا رخ کریں گے۔ گو میں تقریباً تمام ہی اقوام میں گھوم پھر چکا ہوں لیکن تمہارے لئے یہ ایک نیا تجربہ ہوگا اور یقیناً تم اس سفر سے محظوظ بھی ہوگی۔''

یوام مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی۔ ''اب آپ یہیں بیٹھیں، میں اپنے باپ کو مطلع کرتی ہوں کہ ہمیں علیحدگی میں ایک دوسرے سے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے لہٰذا شادی کیلئے ہم دونوں میں مکمل طور پر اتفاق ہے۔''

یوام شہ نشین سے اُتر کر اس طرف بڑھی جہاں دوسرے لوگوں کے درمیان اس کا باپ اور بھائی بیٹھے تھے۔ شالوم اور اجیلہ نے یوام کو اپنی طرف آتے دیکھا تو دونوں باپ بیٹا ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور یوام کی طرف بڑھے، یوام ان کے قریب پہنچ کر رک گئی تو شالوم نے پوچھا۔

''اے میری بیٹی! تمہارے اور یوناف کے درمیان کیا گفتگو ہوئی اور تم دونوں نے کیا فیصلہ کیا۔؟''

''اے میرے باپ! یوام دلفریب انداز میں مسکرائی۔'' ہم دونوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے وہ اس قسم کی ہے کہ اسے ہم دونوں کے درمیان ہی رہنا چاہئے اور کسی پر بھی اس کا انکشاف نہیں ہونا چاہئے لیکن ہم دونوں کے خیالات وافکار میں مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ سو ہم نے شادی کرنے اور ہمیشہ ایک ساتھ رہنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اے میرے باپ! ہمارے مابین یہ بھی طے پایا ہے کہ شادی کے بعد چند روز ہم یہاں رہیں گے پھر سرزمین مصر کی طرف روانہ ہوجائیں گے۔ کیونکہ وہاں دریائے نیل کے کنارے یوناف کا اپنا شاندار محل ہے۔ ہم وہیں سکونت اختیار کریں گے۔''

یوام سے یہ باتیں سن کر شالوم کے چہرے پر خوشی اور اطمینان کے سائے رقص کرنے لگے۔ پھر اس نے مڑ کر اپنے رشتے داروں اور دیگر اراکین حکومت کو شہ نشین پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب سب لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو شالوم نے سب کی موجودگی میں یوام اور یوناف کو رشتہ ازدواج میں منسلک کردیا۔

******

کنعانیوں کے شہر ٹائر میں بعل دیوتا کے معبد میں بیوسا اور عیطہ، شام کا کھانا کھانے کی تیاری کر رہی تھیں کہ عارب کمرے میں داخل ہوا۔ دونوں کھانا شروع کرنے ہی والی تھیں کہ عارب کو دیکھ کر رک گئیں۔ وہ عارب کی شکست خوردہ حالت دیکھ کر کسی قدر فکر مند ہوگئی تھیں۔ عارب ان کے پاس آکر کتان کی چادر پر بیٹھ گیا۔

عارب نے عبیطہ کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا تو بیوسا بولی۔
"اے میرے بھائی! تمہارے مقابلے کا کیا ہوا؟ اور تم اکیلے کیوں آئے ہو؟ یوام نامی وہ لڑکی کہاں ہے جس کے متعلق محترم عزازیل کا دعویٰ تھا کہ وہ میری ہم شکل ہے۔ یوام کو تمہارے ساتھ نہ دیکھ کر کیا میں یہ سمجھ لوں کہ تم اس کے بھائی سے مقابلہ ہار آئے ہو؟"

بیوسا خاموش ہوئی تو عبیطہ نے فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔
"اے میرے بھائی! اگر ایسی بات تھی تو تم اس کے خلاف اپنی سرّی قوتیں استعمال کر کے یہ مقابلہ جیت لیتے اور یوام کو حاصل کر کے اپنے ساتھ لے آتے۔"

بیوسا اور عبیطہ کے سوالوں کے جواب میں عارب نے اپنی جھکی ہوئی گردن سیدھی کی اور عبیطہ اور بیوسا کی طرف دیکھ کر اپنی صفائی پیش کرنے والے انداز میں بولا۔

"اے میری بہنو! میرے متعلق غلط اندازے مت لگاؤ۔ اللسان شہر کے باہر میدان میں، میں نے شالوم کے بیٹے اجیلہ کو بُری طرح ہرا کر یہ مقابلہ جیت لیا تھا اور میں یوام کو حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا تھا لیکن ہائے بدقسمتی میری اور یوام کی شادی کا اہتمام ہونے ہی لگا تھا کہ میدان کے باہر رکھی ہوئی نوبت بج اٹھی۔ جانتی ہو وہ نوبت بجانے والا کون تھا؟"

بیوسا نے بے تابی سے پوچھا۔ "کون تھا وہ؟"

"وہ یوناف تھا" عارب انکشاف کرنے والے انداز میں بولا۔ ہاں بیوسا! وہی یوناف جو دیوانگی کی حد تک تمہیں چاہتا ہے۔ اسی نے مقابلے میں حصہ لینے کے لئے نوبت پر ضربیں لگائی تھیں۔ سو شالوم کے حکم پر یوناف کو بھی میدان میں لایا گیا اور یوام کی رضامندی سے میرا اور یوناف کا مقابلہ کرایا گیا۔ مقابلے سے قبل ہی یوناف نے مجھے دھمکی دے دی تھی کہ مقابلے کے دوران اگر میں نے اپنی سرّی طاقتوں سے کام لیا تو وہ مجھے ریزہ ریزہ کر کے رکھ دے گا اور وہ خود بھی اپنی کوئی سرّی طاقت استعمال نہیں کرے گا۔ لہٰذا میں نے اس سے وعدہ کر لیا کہ یہ مقابلہ جسمانی طاقت کی بنیاد پر ہوگا لیکن اے میری بہنو! میں تسلیم کرتا ہوں کہ یوناف نے مجھے اس مقابلے میں بری طرح شکست دی اور مجھے اللسان سے ناکام و نامراد لوٹنا پڑا۔ آج میں اعتراف کرتا ہوں کہ یوناف جسمانی طور پر بھی مجھ سے دگنی قوت کا مالک ہے۔ اس نے مقابلہ شروع کرنے سے قبل ہی اللسان کے حاکم شالوم سے فخریہ انداز میں کہا تھا کہ عارب اگر اپنے جیسا ایک اور بھی اپنے ساتھ لے آئے تو میں اُسے زیر کر لوں گا۔ تو اے میری بہنو! اب میں اپنے جیسا ایک اور ساتھی ملا کر یوناف کا مقابلہ کروں گا۔ واپس آتے ہوئے شہر سے باہر مجھے عزازیل بھی ملا تھا اور میں نے اللسان میں پیش آنے والے تمام واقعات اس کے گوش گزار کر دیئے۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ شمر کو میرے ساتھ روانہ کرے گا۔ لہٰذا اب کسی مناسب جگہ ہم دونوں مل کر یوناف سے مقابلہ کریں گے۔ پھر میں دیکھوں گا کہ وہ کیسے اپنی جسمانی طاقت کے بل بوتے پر ہم پر غالب رہتا ہے۔"

عارب کے خاموش ہو جانے پر بیوسا نے پریشان اور فکرانگیز لہجے میں کہا۔ "تو اس کا مطلب ہے کہ سرّی اور جسمانی دونوں طاقتوں میں یوناف ہم پر فوقیت رکھتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یوناف......"

عبیطہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔ "اب جب کہ عارب یہ مقابلہ ہار ہی چکا ہے تو لعنت بھیجو اس بحث پر اور آؤ کھانا کھائیں۔"

عارب اور بیوسا دونوں خاموش رہے لیکن انہوں نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھانے میں تاخیر نہیں کی تھی۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

مصر میں بنی اسرائیل کو مصروف رکھنے کے لئے فرعون نے فیوم اور رعمیس نام کے جن دو نئے شہروں کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا تھا وہ مکمل ہو چکے تھے، اناج کے بڑے بڑے گودام بھی بنوائے جا چکے تھے۔ اب فرعون منفتاح نے بنی اسرائیل کو مصروف رکھنے کے لئے ان سے سرکاری خرچ پر اینٹیں بنوانے کا کام شروع کر دیا تھا۔

دوسری طرف جادوگروں کو بُری طرح شکست دینے کے بعد موسیٰ وہارونؑ نے زور شور سے بنی اسرائیل میں تبلیغ کا کام شروع کر دیا تھا۔ فرعون منفتاح نے جب یہ دیکھا کہ بنی اسرائیل، موسیٰؑ اور ہارونؑ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر ان کی طرف رجوع کر رہے ہیں تو اس نے ایک نیا حربہ استعمال کیا تاکہ بنی اسرائیل کے پاس اتنا وقت ہی نہ بچے کہ وہ موسیٰؑ اور ہارونؑ کی طرف توجہ دے سکیں۔ اس نے بنی اسرائیل سے اینٹیں بنانے کی بیگار لینے والے سرداروں کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے لوگوں کو اینٹیں بنانے کے لئے حکومت کی طرف سے بھس مہیا نہ کیا جائے وہ جہاں سے چاہیں بھس لائیں۔ اس نے انہیں یہ حکم بھی دیا کہ ہر شخص کی اینٹیں بنانے کی تعداد بھی اتنی ہی رہنی چاہئے، جتنی پہلی تھی۔

ان سرداروں نے صاف صاف بنی اسرائیل سے کہہ دیا کہ اینٹیں بنانے کے لئے بھس کا انتظام وہ خود کریں اور اینٹوں کی تعداد میں کمی بھی

نہیں ہونی چاہئے۔ان حالات میں بنی اسرائیل مصر میں بھس کی تلاش میں مارے مارے پھرنے لگے۔جب وہ پہلے کی طرح روزانہ بنانے والی اینٹوں کی تعداد کو برقرار نہ رکھ سکے تو فرعون منفتاح کے بیگار لینے والے سرداروں نے ان پر ظلم وستم روا رکھنا شروع کر دیا۔

ان تکلیف دہ حالات کو دیکھتے ہوئے بنی اسرائیل کے کچھ سردار فرعون منفتاح کے دربار میں حاضر ہوئے اور التجا کی۔"اے مصر کے عظیم بادشاہ! تیرے اسرائیلی خادموں کے ساتھ تیری سرزمین پر ظلم کیا جانے لگا ہے۔ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ہم روزانہ خود بھس کا بندوبست کر کے اتنی ہی اینٹیں بنایا کریں جتنی ہم اس وقت بناتے تھے جب ہمیں بھس حکومت کی طرف سے مہیا کیا جاتا تھا اور جب ہم اینٹوں کی تعداد برقرار رکھنے میں ناکام ہو چکے ہیں تو اے بادشاہ! ہم پر ظلم وستم کیا جاتا ہے۔"

بنی اسرائیل کے سرداروں کی یہ التجا سن کر فرعون منفتاح نے انتہائی تکبر اور نفرت سے انہیں مخاطب کیا۔"تم لوگ کاہل ہو گئے ہو، اگر ایسا نہ ہوتا تو تم موسیٰؑ اور ہارونؑ کی تبلیغ کی طرف کوئی دھیان نہ دیتے لہٰذا میں تم لوگوں کو حکم دیتا ہوں کہ جاؤ اور خود بھس کا انتظام کر کے اتنی ہی اینٹیں بناؤ جتنی پہلے بناتے تھے۔"

فرعون کا یہ حکم سن کر بنی اسرائیل کے سردار انتہائی مایوسانہ انداز میں اس کے دربار سے نکل آئے تھے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

فرعون منفتاح کے دربار سے واپسی پر ان سرداروں کی ملاقات موسیٰؑ اور ہارونؑ سے ہو گئی۔ بنی اسرائیل کے ایک سردار نے موسیٰؑ کو مخاطب کر کے کہا۔"اے موسیٰؑ بن عمران! تو نے تو ہمیں فرعون اور اس کے سرداروں کی نگاہ میں گرا دیا ہے اور ہمارے قتل کے لئے فرعون اور اس کے سرداروں کے ہاتھوں میں گویا تلوار تھما دی ہے، کیونکہ ان ہی کی وجہ سے ہم پر ظلم وستم اور جبر وتشدد کی انتہا کرنے لگے ہیں۔"

بنی اسرائیل کے سرداروں کی یہ گفتگو سن کر موسیٰؑ اپنے رب کی طرف رجوع ہوئے۔

تب خداوند کریم کی طرف سے موسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ حکم دیا گیا۔"اے موسیٰؑ! ہم نے ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ ہم انہیں اس سرزمین پر پہنچائیں گے جہاں وہ غلامی سے آزاد ہو کر اپنے رب کی بندگی اور عبادت کر سکیں گے۔سو اے موسیٰؑ! ہم بنی اسرائیل کو مصریوں کے بوجھ سے نجات دیں گے اور فرعون اور اس کے ساتھیوں کو سزائیں دے کر بنی اسرائیل کی آزادی کا سامان کریں گے۔تم فرعون کے پاس جا کر اس سے کہو کہ میرے رب نے مجھے یہ کہہ کر بھیجا ہے کہ بنی اسرائیل کو جانے دو تاکہ وہ میری عبادت کریں۔اگر وہ اس پر راضی نہ ہو تو تم اپنا عصا دریا کی سطح پر مارنا، وہ خون ہو جائے گا اور جو مچھلیاں دریا میں ہوں گی سب مر جائیں گی اور دریا سے ہولناک قسم کا طوفان اٹھے گا اور مصریوں کو دریا کا پانی پینے سے کراہیت ہوگی۔"

دوسرے روز موسیٰؑ اور ہارونؑ صبح صبح فرعون کے پاس گئے۔وہ اس وقت دریائے نیل کے کنارے چہل قدمی میں مصروف تھا۔پس موسیٰؑ نے فرعون منفتاح کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے بادشاہ! تو شرک سے باز رہ اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دے کر انہیں آزاد کر دے کہ میں انہیں اس سرزمین کی طرف لے جاؤں جس کا وعدہ ہمارے خدا نے کر رکھا ہے۔"

فرعون منفتاح نے جب ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو موسیٰؑ نے اپنا عصا دریائے نیل کی سطح پر مارا۔اس کے ردِعمل کے طور پر دریا کا پانی خون ہو گیا اور دریا میں موجود تمام مچھلیاں مر گئیں اور دریا سے ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔مصریوں پر ایک وبال آ پڑا۔کیونکہ اب وہ پانی نہیں پی سکتے تھے۔شہر کے آس پاس جو تالاب اور جوہڑ تھے ان کا پانی بھی خون ہو کر رہ گیا تھا۔

جب مصری پانی کی ایک ایک بوند کو ترسنے لگے تو فرعون نے موسیٰؑ کو بلوا کر کہا۔"اے موسیٰؑ! اگر تو اپنے رب سے دعا کرے اور یہ خون پانی میں بدل جائے تو میں بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دے کر تیرے ساتھ جانے کی اجازت دیدوں گا۔"

سو موسیٰؑ نے اپنے رب کے حضور دعا کی اور ہر طرف پھیلا ہوا خون دوبارہ پانی بن گیا۔جب ایسا ہو چکا تو فرعون نے اپنا وعدہ وفا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

اس پر موسیٰؑ کو پھر وحی کے ذریعے خداوند کریم کی طرف سے حکم دیا گیا کہ فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ میرا خداوند فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو اس سرزمین کی طرف جانے دو، جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے تاکہ وہ میری عبادت آزادی کے ساتھ کر سکیں اور اگر تو انہیں ایسا نہ کرنے دے گا تو دیکھ تیرے ملک کو ہم مینڈکوں سے بھر دیں گے اور وہ آ کر تیرے گھر، تیری آرام گاہ، تیرے بستروں، تیری رعایا کے گھروں اور تنوروں میں آٹا گوندھنے کے برتنوں تک میں آ گھسیں گے۔

یہ پیغام جب فرعون کو سنایا گیا تو اس نے اسے کوئی اہمیت نہ دی،

تب خداوند کریم کے حکم کے مطابق موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر مارا، چنانچہ مینڈک چڑھ آئے اور ایک طرح سے انہوں نے دیکھا کہ ہر طرف ہر برتن ہر کمرے میں اور ہر جگہ مینڈک ہی مینڈک ہو گئے ہیں اور لوگوں کا کھانا پینا اور ان کا آرام سکون دوبھر ہو کر رہ گیا ہے تو اس نے پھر موسیٰ کو بلوایا اور ان سے التجا کی خداوند کے حضور میں دعا کرو کہ وہ مینڈکوں کو مجھ سے اور میری رعایا سے دور کر دے اور اگر ایسا ہو گیا تو میں بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ جانے دوں گا تا کہ وہ خداوند کے لئے قربانی کریں اور آزادی کے ساتھ اس کی عبادت کریں۔ موسیٰ نے پھر خداوند کریم کے حضور ان مینڈکوں سے نجات کے لئے دعا کی۔ جب مصر کی سرزمین کو ان مینڈکوں سے چھٹکارا مل گیا تو فرعون نے پھر اپنا وعدہ وفا کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد موسیٰ کو حکم ہوا کہ وہ اپنی لاٹھی زمین کی طرف مارے جب انہوں نے ایسا کیا تو فرعون کو اور اس کی رعایا کو ایک نئے عذاب میں مبتلا کر دیا گیا اور وہ یہ کہ ہر طرف سے ٹڈیاں آنی شروع ہو گئیں، کیا انسان کیا جانور سب پر ٹڈیاں چڑھ دوڑیں۔ فرعون نے پھر معافی مانگی اور نجات کی التجا کی۔ موسیٰ کے دعا مانگنے پر پھر ایک بار اس عذاب سے نجات مل گئی لیکن فرعون راہ راست پر نہ آیا۔ چنانچہ اس پر ایک اور عذاب نازل کیا گیا۔ پورے مصر میں مچھروں کے غول چڑھ آئے۔ انسانوں کے لئے اپنا روزمرہ کا کام کرنا ناممکن ہو کر رہ گیا۔ حسب معمول فرعون نے پھر موسیٰ اور ہارونؑ کو طلب کیا اور ان سے کہا کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا بشرطیکہ وہ اس عذاب کے ٹل جانے کی دعا کریں۔ جب موسیٰ اور ہارونؑ کی دعا سے یہ عذاب ٹلا تو پھر فرعون نے پہلے کی طرح اپنے دل کو سخت کر لیا۔

خداوند کریم کی طرف سے حکم ملنے پر موسیٰ نے پھر فرعون سے جا کر کہا کہ تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دے اگر تو ایسا نہ کرے گا تو میرا رب تمہیں ایک نئے کرب میں مبتلا کر دے گا۔ تمہارے سب جانوروں میں موت پھیل جائے گی اور میرا خدا بنی اسرائیل کے چوپایوں کو مصریوں کے چوپایوں سے جدا کر دے گا۔ یعنی یہ عذاب صرف مصریوں کے چوپایوں پر ہوگا۔ بنی اسرائیل کے چوپائے اس سے محفوظ رہیں گے۔

فرعون پر اس گفتگو کا بھی کوئی اثر نہ ہوا تو حسب وعدہ مصر پر یہ عذاب بھی طاری ہوا۔ فرعون نے جب اپنے آدمی بھیج کر ان سے پتہ کرایا تو معلوم ہوا کہ مصریوں کے چوپائے مر گئے لیکن بنی اسرائیل کے محفوظ ہیں۔ اس پر بھی فرعون بنی اسرائیل کے جانے پر رضامند نہ ہوا۔ اس کے بعد فرعون اور اس کی رعایا کو ایک نئے عذاب میں مبتلا کر دیا گیا۔ خداوند کے حکم کے مطابق موسیٰ اور ہارونؑ نے راکھ اپنی مٹھی میں بھر کر آسمان کی طرف اُڑا دی۔ اس کا اثر ایسا بھیانک و ہولناک ہوا کہ انسانوں اور جانوروں کے جسموں پر پھوڑے اور پھنسیاں بن گئے۔ اس پر بھی فرعون کا دل نرم نہ ہوا اور اس نے بنی اسرائیل کو موسیٰ اور ہارونؑ کے ساتھ جانے کی اجازت نہ دی تب موسیٰ نے وحی خدا کے مطابق فرعون کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے بادشاہ تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دے تاکہ وہ آزادی کے ساتھ اپنے خدا کی بندگی اور عبادت کر سکیں۔ اگر تو نے ایسا نہ ہونے دیا تو مزید عذابوں سے دوچار ہوگا۔ میرا رب اگر چاہتا تو اس سرزمین میں تجھے ہلاک کر چکا ہوتا۔ لیکن اس لئے اس نے تجھے زندہ رکھا ہے کہ تم پر اپنی قوت کو واضح کر دے اور تجھ پر یہ ثابت کرے کہ لوگوں کے سامنے جو تو تکبر کرتا ہے وہ بے بنیاد ہے۔ اے بادشاہ! اب بھی اگر تو نے بنی اسرائیل کو نہ جانے دیا تو سن کہ میرے رب کی طرف سے تیری اس سلطنت پر ایسے اولے برسیں گے کہ جب سے مصر میں لوگ آباد ہوئے ہیں انہوں نے اس قدر ہولناک اور بڑے اولے نہ دیکھے ہوں گے پھر بھی اگر تو باز نہ آیا تو تیرے لئے میرا رب مزید عذاب کا حکم دے گا۔"

فرعون پھر بھی اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا۔ خداوند کریم کی طرف سے موسیٰ کو حکم ہوا۔ "اے موسیٰ اپنی لاٹھی آسمان کی طرف اٹھاؤ۔" جب موسیٰ نے اپنا عصا آسمان کی طرف اٹھایا تو عذاب کی صورت میں رات کو اولے اور اس کے ساتھ ہی آگ زمین پر برسائی گئی۔ یہ اولے اس قدر بھاری تھے کہ مصریوں نے اس سے پہلے کبھی اس قدر وزن کے اولے اپنے ملک میں گرتے نہ دیکھے تھے۔ ان اولوں نے سارے ملک میں تباہی و بربادی کا سماں پیدا کر دیا مگر اس علاقے میں اولے نہ گرے جہاں بنی اسرائیل آباد تھے۔ یہ تباہی و بربادی دیکھ کر فرعون نے موسیٰ اور ہارونؑ کو بلوایا اور التجا کے انداز میں ان سے کہا۔ "میں نے اس دفعہ گناہ کیا ہے، خداوند صادق ہے۔ میں اور میری قوم دونوں ہی بدکار ہیں۔ اے موسیٰ تم خداوند سے شفاعت کی دعا کرو کیونکہ بادلوں کا اس درجہ گرجنا اور اولوں کا برسنا بہت ہو چکا اور یہ کہ خداوند ہمیں ان اولوں سے نجات دے اور اس کے بعد میں تمہیں اور بنی اسرائیل کو جانے دوں گا۔"

پس اس التجا کے جواب میں موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی جس کے جواب میں مصر کی سرزمین پر اولے برسنا بند ہو گئے لیکن فرعون نے جب یہ دیکھا کہ اولوں کا عذاب ٹل گیا ہے تو پہلے کی طرح پھر مکر گیا۔
اس کے بعد بحکم خداوندی موسیٰ پھر فرعون کے پاس آئے اور کہا۔

"اگر تو نے اب بھی بنی اسرائیل کو نہ جانے دیا تو کل تیرے ملک میں ٹڈیاں آئیں گی اور زمین کی سطح کو وہ ایسا ڈھانپ لیں گی کہ زمین کو کوئی نہ دیکھ سکے گا۔ تمہارا جو کچھ اولوں سے بچ رہا ہے ٹڈیاں اسے کھا جائیں گی۔ تمہارے جتنے درخت ہیں انہیں چٹ کر جائیں گی۔ وہ تیرے اور تیرا اتباع کرنے والے لوگوں کے گھروں میں بھر جائیں گی۔ ایسا سماں تو نے اور تیرے آباء واجداد نے پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔

فرعون نے موسیٰ کی اس تنبیہ کو کوئی اہمیت نہ دی فرعون کو اپنے رب کا حکم سنا کر موسیٰؑ اور ہارونؑ اس کے پاس چلے گئے۔ ان دونوں بھائیوں کے جانے کے بعد فرعون کے سرداروں نے باہم مشورہ کیا۔ ان سرداروں کے اندر ہامان اور قارون بھی شامل تھے۔ ایک سردار نے فرعون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے آقا! یہ شخص کب تک ہمارے لئے پھندا بنا رہے گا۔ ایسا کرو کہ بنی اسرائیل کو جانے دو تا کہ وہ اپنے خدا کی عبادت کریں۔ اے بادشاہ! کیا آپ کو خبر نہیں کہ مصر اب برباد ہوتا جا رہا ہے۔ لہٰذا میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ موسیٰؑ اور ہارونؑ کو پھر دربار میں طلب کیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ وہ بنی اسرائیل کو یہاں سے لے کر نکل جائیں۔

فرعون اپنے اس سردار کی گفتگو سے متاثر ہوا۔ پس اس نے قاصد کو بھیج کر موسیٰؑ اور ہارونؑ کو طلب کیا۔ جب دونوں بھائی فرعون کے دربار میں آئے تو فرعون نے ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "میری طرف سے تم لوگوں کو اجازت ہے کہ تم اپنے رب کی عبادت کرو پر کون کون ہیں جو اس عبادت کے لئے جائیں گے۔"

موسیٰ نے فرعون کو جواب دیا۔ "ہم اپنے جوانوں، بوڑھوں، بیٹے بیٹیوں اور اپنی بھیڑ بکریوں، گائے بیلوں اور دوسرے ساز وسامان کے ساتھ جائیں گے۔"

فرعون کی نیت پھر خراب ہوگئی۔ اس نے کہا۔ "تم صرف مرد ہی مرد جا کر عبادت کرلو۔ عورتوں بچوں اور کسی قسم کے سامان کو میں تمہارے ساتھ نہ جانے دوں گا۔" یوں ایک بار پھر گفت وشنید ناکام ہوئی اور موسیٰؑ اور ہارونؑ فرعون سے ناراض ہوکر اس کے دربار سے چلے گئے۔

خداوند کریم کی طرف سے موسیٰؑ کو حکم دیا گیا کہ اپنا عصا فضا میں بلند کریں۔ جب موسیٰؑ نے ایسا کیا تو تیز مشرقی ہوائیں چلنے لگیں۔ یہ ہوائیں سارا دن ساری رات چلتی رہیں اور صبح دم ان آندھیوں کے دوش پر ٹڈیوں کے دَل کے دَل نمودار ہوئے۔ ٹڈیوں کے لشکر سارے ملک پر چھا گئے۔ یوں محسوس ہونے لگا جیسے دن کے وقت ہی مصر کی سرزمین پر رات کردی گئی ہو، پھر یہ ٹڈیاں زمین پر اُتر کر تمام درختوں اور پیڑوں کو چٹ کر گئیں۔ انہوں نے مصر میں ہریالی کا نام ونشان تک نہ چھوڑا تھا۔

فرعون نے پھر موسیٰ اور ہارونؑ کو بلوایا اور ان سے التجا کی۔ "میں تمہارے خدا کا اور تمہارا گناہ گار ہوں، فقط اس بار میرا گناہ بخشوا دو اور اپنے خدا سے شفاعت کرو کہ وہ اس موت کو مجھ سے دور کردے۔"

حسب معمول موسیٰ نے پھر اس عذاب کو ٹالنے کے لئے اپنے رب کے حضور دعا کی جو قبول ہوئی اور جب ٹڈیوں کا یہ عذاب ٹل گیا تو ظالم فرعون نے بنی اسرائیل کو پھر موسیٰؑ اور ہارونؑ کے ساتھ بھیجنے سے انکار کردیا۔

موسیٰ کو پھر حکم ہوا کہ اپنے عصا کو فضا میں بلند کریں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مصر میں ایسی تاریکی چھا گئی جو انتہائی بھیانک اور خوفناک تھی۔ یہ تاریکی تین دن لگاتار رہی۔ ان تین دنوں کے دوران نہ کوئی ایک دوسرے کو دیکھ سکا اور نہ کسی جگہ کا سفر کرسکا۔ بنی اسرائیل کے مکانوں میں معمول کے مطابق اُجالا رہا تاریکی سے فرعون خوفزدہ ہوا اور اس نے حسب معمول موسیٰ اور ہارونؑ کو بلایا اور ان کے ذریعے اس عذاب سے نجات حاصل کی۔ موسیٰ نے فرعون سے کہا۔ "بنی اسرائیل کے مرد، عورتوں، بوڑھوں، بچوں سب کو ساتھ لے جاؤ اور اپنی مرضی کے مطابق اپنے رب کی عبادت کرو فقط اپنی بھیڑ بکریوں، گائے بیلوں اور دوسرے جانوروں کو یہیں چھوڑتے جاؤ۔"

فرعون کے اس فیصلہ کے جواب میں موسیٰ نے کہا۔ اے بادشاہ ایسا کیوں کر ممکن ہے۔ اس لئے ہمیں تو اپنے رب کے حضور قربانیوں کیلئے جانوروں کی ضرورت پڑے گی جو چوپائے ہمارے ہیں وہ ہمارے ساتھ جائیں گے۔"

اس پر فرعون اکڑ گیا اور بنی اسرائیل کے جانور ان کے ساتھ کرنے سے انکار کردیا۔ اس نے دھمکی دی اور موسیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اب تو یہاں سے چلا جا اور دیکھ پھر میرا منہ دیکھنے کے لئے کبھی میرے دربار کا رخ نہ کرنا ورنہ جس دن تو آئے گا مارا جائے گا اس لئے کہ میں تیرے پیچھے ایسے آدمیوں کو لگا دوں گا جو تیرا کام تمام کردیں گے۔"

موسیٰ نے فرعون کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے بادشاہ! تو نے ٹھیک کہا ہے اب تیرا منہ میں کبھی نہ دیکھوں گا۔"

اسی لمحے موسیٰ پر وحی نازل ہوئی جس کے مطابق انہوں نے فرعون کو مخاطب کرتے ہوئے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھا۔ "اے بادشاہ! میرا

خداوند یوں فرماتا ہے کہ آدھی رات کو تیرے لئے ایک نئے عذاب کی ابتدا ہوگی۔ مصر کے پہلوٹھے یعنی تیرے پہلوٹھے سے لے کر اس لونڈی کے پہلوٹھے تک جو چکی پیس کر گزارہ کرتی ہے اور سب چوپاؤں کے پہلوٹھے تک مار دیئے جائیں گے سارے ملک میں ایسا بڑا ہولناک ماتم برپا ہوگا جیسا نہ کبھی پہلے ہوا اور نہ کبھی ہوگا لیکن اے فرعون! اسرائیلیوں میں سے خواہ وہ انسان ہوں یا حیوان کوئی بھی اس عذاب سے متاثر نہیں ہوگا۔ اس عذاب کے دوران اسرائیلی بستیوں میں ایک کتا تک بھی نہ بھونکے گا۔ یہ صرف اس لئے ہوگا تاکہ لوگ اور تم بھی جان لو کہ میرا رب اپنے بندوں اور کفر کرنے والوں کے درمیان کیسے اور کس طرح فرق کرتا ہے اور اے بادشاہ! اس عذاب کے دوران تم اور تمہارے اراکین سلطنت میرے پاس آ کر التجا کے انداز میں یہ کہیں گے کہ میں بے شک بنی اسرائیل کو لے کر یہاں سے نکل جاؤں۔ کوئی مجھ سے تعرض نہ کرے گا اور اے بادشاہ! یہ میرے رب کا وعدہ ہے اور یاد رکھو میرا اللہ کسی بھی صورت میں اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ اس لئے کہ وہ حکیم ودانا ہے۔ دنیا کے اندر کوئی ہستی ایسی نہیں جو اسے اپنا وعدہ وفا نہ کرنے پر مجبور کر سکے۔'' اس کے ساتھ ہی موسیٰ اپنے بھائی ہارونؑ کو لے کر فرعون کے دربار سے نکل گئے تھے۔

❁❁❁❁❁❁

بنی اسرائیل کے لوگوں نے مصری ہمسایوں سے یہ کہہ کر ان کے سونے چاندی کے زیورات اُدھار مانگے کہ ان کی عید آرہی ہے۔ لہٰذا وہ اس عید پر زیورات کو استعمال کریں گے اور پھر یہ زیورات انہیں لوٹا دیں گے مصریوں نے جب یہ اندازہ کر لیا کہ بنی اسرائیل یہاں سے بھاگ نہیں رہے بلکہ وہ اپنی عید منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں تو انہوں نے فراخدلی سے انہیں اپنے اپنے زیورات مستعار دے دیئے تب موسیٰ کے حکم سے ہرکارے بنی اسرائیل کے اندر اعلان کرنے لگے کہ ہر گھر ایک ایسا دُنبہ ذبح کرے جو بے عیب ایک سالہ اور نر ہو۔ سب اسرائیلی ان دُنبوں کو شام کے وقت ذبح کریں اور ان دنبوں کا تھوڑا سا خون ان گھروں کی چوکھٹوں پر لگا دیں جہاں وہ رہتے ہیں۔ دنبوں کا گوشت اسی رات آگ پر بھون کر بے خمیری روٹی اور کڑوے ساگ پات کے ساتھ کھا جائیں اور اپنے جوتے پہن کر اور لاٹھیاں ہات میں لے کر رات کے وقت کسی بھی سمت کوچ کے لئے تیار رہیں۔ انہیں یہ بھی بتا دیا گیا کہ خداوند کریم کی طرف سے ارض مصر پر عذاب نازل ہوگا اور قدرت کے عذاب نازل کرنے والے عناصر ان گھروں کا بچاؤ کرتے چلے جائیں گے جن گھروں کی چوکھٹوں پر قربانی کے دنبوں کا خون لگا ہوگا۔ بنی اسرائیل کو یہ بھی بتادیا گیا کہ قربانی کا یہ دن مستقل طور پر ہمیشہ منایا جائے گا۔ یہ دن بنی اسرائیل کے لئے عید کا دن ہوگا۔ انہیں یہ بھی بتادیا گیا کہ آنے والی نسلوں میں یہ بھی بات جاری کی جائے گی کہ وہ اس دن کو عید کے طور پر شان وشوکت کے ساتھ منائیں۔

سو اس روز آدھی رات کو خداوند کا عذاب مصر پر نازل ہوا۔ فرعون جو بڑے تکبر اور فخر کے ساتھ اپنے تخت پر بیٹھا کرتا تھا، کے پہلوٹھے سے لے کر قید خانے کے قیدی کے پہلوٹھے بلکہ چوپایوں کے پہلوٹھے تک کو ہلاک کر دیا گیا۔ مصر میں کہرام مچ گیا کیونکہ ایک بھی گھر ایسا نہ تھا جس میں کوئی مرا نہ ہو۔ تب خداوند کی طرف سے موسیٰ اور ہارونؑ کو حکم ملا کہ وہ اسی رات بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی سرزمین سے نکل جائیں اور جاتے ہوئے اپنے ساتھ اپنی بھیڑ بکریاں، گائے بیل اور دوسرا سامان بھی ساتھ لے لیں۔ سو بنی اسرائیل بڑی جلدی میں تیار ہوئے اور گھروں میں گوندھے ہوئے آٹے کو کپڑوں میں باندھ کر موسیٰ اور ہارونؑ کے ساتھ مصر کی سرزمین سے روانہ ہوگئے۔ انہوں نے مصریوں سے اپنی عید منانے کے لئے سونے چاندی کے جو زیورات مانگے تھے وہ بھی ساتھ لے گئے تھے۔

چونکہ یوسف علیہ السلام نے انتقال کے وقت بنی اسرائیل سے قسم لی تھی کہ جب وہ مصر سے نکل کر فلسطین کی طرف روانہ ہوں تو ان کی ہڈیاں بھی اپنے ساتھ فلسطین کی طرف لے جائیں۔ پس موسیٰ نے یوسفؑ کی ہڈیوں کو ایک تابوت میں ڈال کر اپنے ساتھ رکھ لیا۔ یوں بنی اسرائیل رعمسیس اور اپنے دیگر شہریوں سے نکل کر سکات کے مقام تک آئے۔ بال بچوں کو چھوڑ کر وہ کوئی چھ لاکھ کے قریب مرد تھے۔ ان کے ساتھ ان کی بھیڑ بکریاں، گائے بیل اور دوسرے چوپائے بھی تھے۔ راستے میں انہوں نے گوندھے آٹے کی جو وہ مصر سے اپنے ساتھ لائے تھے روٹیاں پکائیں۔ جس رات بنی اسرائیل مصر سے نکلے اس رات تک یوسفؑ کے وقت سے لے کر انہیں مصر میں رہتے ہوئے چار سو بیس برس گزر چکے تھے۔

پس سکات میں پڑاؤ کرنے اور اپنے کھانے کا انتظام کرنے کے بعد بنی اسرائیل نے پھر آگے کی طرف کوچ کیا۔ خداوند نے ان کی رہنمائی کا بندوبست یوں کیا کہ دن کے وقت انہیں راستہ دکھانے کے لئے بادل کا ایک ستون ان کے آگے آگے چلتا اور رات کو روشنی کا ایک مینار ان کے آگے آگے ہوتا۔ موسیٰ اور ہارونؑ نے صحرائے سینا سے گزر کر فلسطین کا رخ کیا کیونکہ اس راستے میں مصر کی فوجی چوکیاں تھیں اور ان کے پکڑے جانے کا اندیشہ تھا۔ لہٰذا انہوں نے بحیرۂ قلزم کا رخ کیا اور وہاں [illegible]

کے قریب بحیرۂ قلزم کے کنارے پڑاؤ کرلیا۔

جب فرعون کو خبر ہوئی کہ بنی اسرائیل تو مصر کی سرزمین سے نکل بھاگے ہیں تو اسے تشویش ہوئی۔ جب یہ خبر مصر کے اراکین سلطنت تک پہنچی تو وہ فرعون سے کہنے لگے۔ ''اے بادشاہ! یہ تو نے کیا کیا کہ بنی اسرائیل کو یہاں سے جانے دیا اب کون اس سرزمین میں مصریوں کی خدمات کے فرائض انجام دے گا۔'' چنانچہ فرعون نے اپنا جنگی رتھ تیار کروایا۔ چھ سو دوسرے رتھ بھی اس کے ساتھ تھے یوں فرعون ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ بنی اسرائیل کے تعاقب میں نکلا۔ بنی اسرائیل فرعون کو ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ دیکھ کر بڑے خوف زدہ ہوئے۔

بنی اسرائیل کے سردار مل کر موسیٰؑ سے کہنے لگے۔ ''اے موسیٰؑ کیا مصر کی سرزمین میں ہمارے لئے قبریں نہ تھیں جو تو ہمیں وہاں سے مرنے کے لئے ان بیابانوں میں لے آیا ہے۔ اے موسیٰؑ تو نے یہ کیا کیا کہ ہمیں مصر سے نکال لایا۔ کیا ہم تجھے یہ بات نہ کہا کرتے تھے کہ ہمیں یہیں رہ کر مصریوں کی خدمت کرنے دے کیونکہ ہمارے لئے مصریوں کی خدمت کرنا اس سے بہتر ہے کہ ان بیابانوں کے اندر ذلت وگمنامی کی موت مارے جائیں۔'' جب یہ سردار اپنے اپنے اعتراض سنا چکے تو موسیٰؑ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ''اے بنی اسرائیل ڈرومت اور پُر سکون رہو۔ اس لئے کہ میرا رب میرے ساتھ ہے۔ وہ مصریوں کے مقابلے میں ہماری مدد کرنے کے لئے کافی ہے اس لئے کہ وہ بڑا حکیم اور زبردست ہے''

بنی اسرائیل اب بھی خوفزدہ اور اندیشوں میں ڈوبے ہوئے تھے اس لئے کہ وہ فرعون کے لشکر کی شان اور شوکت دیکھ رہے تھے، جس میں سات لاکھ سوار تھے۔

خداوند کی طرف سے موسیٰؑ کو وحی نازل ہوئی کہ اپنا عصا سمندر پر مارو پس اس حکم کے تحت موسیٰؑ نے اپنا عصا جب سمندر پر مارا تو اس میں بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے لئے بارہ راستے اس طرح بن گئے کہ پانی کے تودے ہر راستے کے دونوں طرف پہاڑ کی طرح کھڑے ہوگئے اور ان دیواروں کے درمیان خشک راستے نکل آئے تھے۔ ان راستوں کو قدرت نے ایسا شفاف بنادیا کہ ایک راستے سے گزرنے والے دوسرے راستے سے گزرنے والے کو دیکھتے بھی جاتے تھے اور وہ لوگ وہاں ایک دوسرے سے بات چیت کرتے ہوئے آپس کی آوازیں بھی سن سکتے تھے۔ یہ سلسلہ ان کے لئے مولا کریم نے اس لئے کیا تھا کہ ان کے دلوں میں یہ خوف واندیشہ نہ ہے کہ ہمارے دوسرے قبیلوں کا کیا حال ہوگا۔

جب قلزم کے اندر بننے والے ان بارہ راستوں پر بنی اسرائیل کے بارہ قبائل آگے بڑھ رہے تھے تو فرعون بھی اپنے لشکر کے ساتھ سمندر کے کنارے آ کھڑا ہوا۔ فرعون کے ایک درباری نے اسے مخاطب کر کے حیرت انگیز لہجے میں پوچھا۔ ''اے آقا یہ کیا عجیب معاملہ ہے کہ سمندر کے اندر بارہ راستے بن گئے ہیں اور خشکی کے ان راستوں پر بنی اسرائیل معجزانہ انداز میں یوں رواں دواں ہیں جس طرح لوگ پکے اور پختہ راستے پر سفر کرتے ہیں۔''

فرعون نے اپنی کبریت اور برتری کا مظاہرہ کرنے کے لئے اور اپنے لشکریوں کا حوصلہ بڑھانے کے لئے کہا۔ ''سمندر کے اندر یہ بارہ راستوں کا بن جانا میری کرشمہ سازی ہے تاکہ تم لوگ بنی اسرائیل کو جا پکڑو لہٰذا تم بھی آگے بڑھو ان اسرائیلیوں کو بچ کر نہ جانے دو۔'' چنانچہ فرعون اور اس کا تمام لشکر بنی اسرائیل کے تعاقب میں ان راستوں پر اُتر گیا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ طور پر بحیرۂ قلزم کے اندر بنائے گئے تھے۔ لیکن جب فرعون کا سارا لشکر ان راستوں پر اُتر گیا تو حکم خداوندی سے سمندر کا پانی پھر اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ فرعون اور اس کا تمام لشکر جو ابھی درمیان میں ہی تھا، غرق ہوگیا۔

جس وقت فرعون سمندر میں غرق ہو رہا تھا تو وہ پکار کر کہنے لگا کہ میں اسی ایک وحدہٗ لاشریک ہستی پر ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور یہ کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ مگر یہ ایمان کیونکہ حقیقی ایمان نہ تھا بلکہ گزشتہ فریب کاریوں کی طرح نجات حاصل کرنے کے لئے ایک ہیجانی بات تھی۔ سو خداوند کریم کی طرف سے یہ توبہ قبول نہ ہوئی اور جواب میں کہہ دیا گیا۔ ''آج کے دن ہم تیرے جسم کو ان لوگوں کے لئے جو تیرے پیچھے آنے والے ہیں عبرت کا نشان بنادیں گے۔'' فرعون کی لاش تھوڑی دیر سمندر میں ڈوبی رہی۔ اس دوران اس کی ناک کا ایک حصہ مچھلی نے کھالیا۔ اس کے بعد آنے والی نسلوں کے لئے فرعون کی لاش کو درس عبرت بنانے کی غرض سے معجزانہ طور پر سمندر کی لہروں نے کنارے پر اچھال دیا۔

جب بنی اسرائیل بحیرۂ قلزم کے اس پار خیر و عافیت سے اُتر گئے اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے یہ بھی دیکھ لیا کہ سمندر کی لہروں نے مرے ہوئے فرعون کو کنارے پر پھینک دیا ہے تو انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر موسیٰؑ اور ہارونؑ کی بہن مریم اور دیگر عورتوں نے دھنیں بجانی شروع کیں۔ بنی اسرائیل خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے رب کی حمد وتوصیف

میں یہ گیت گارہے تھے۔"ہم خداوند کی ثنا گائیں گے کیونکہ وہ جلال کے ساتھ فتح مند ہوا۔اس نے گھوڑوں کو سواروں سمیت سمندر میں ڈال دیا۔ خداوند ہمارا زور ہماری نجات ہے۔وہ ہمارا خدا ہے اور ہم اس کی بڑائی بیان کریں گے۔وہ ہمارے باپ دادا کا بھی خدا ہے تو ہم اس کی بزرگی کا ذکر کریں کہ فرعون کا لشکر اس نے سمندر میں ڈال دیا اور اس کے چیدہ سردار بحیرۂ قلزم میں غرق ہوئے گہرے پانی نے انہیں چھپالیا اور وہ پتھر کی مانند تہہ میں چلے گئے۔خداوند تو اپنی عظمت کے زور سے اپنے مخالفوں کو تہہ بالا کرتا ہے تو اپنا قہر بھیجتا ہے اور وہ ان کو بھسم کر ڈالتا ہے۔سیلاب تودے کی طرح سیدھے کھڑے ہوگئے اور گہرا پانی سمندر کے بیچ میں جم گیا۔دشمن نے تو یہ کہا تھا کہ وہ ہمارا پیچھا کرے گا،ہمیں آ پکڑے گا اور لوٹ کا مال تقسیم کرے گا۔ان کی تباہی سے ہمارا کلیجہ ٹھنڈا ہوا۔خداوند تو نے اپنے قہر سے انہیں سمندر میں پیس ڈالا۔اے خداوند! کون ہے جو تیری مانند اپنے تقدس اور جلال کے سبب رُعب والا اور صاحب کرامت ہے۔اپنی رحمت سے تو نے اپنے بندوں کی گلوخلاصی اور رہنمائی کی اور اپنے زور سے تو انہیں اپنے مقدس مقام کو لے چلا ہے اور فلسطین کے بندوں کی جان پر بنی ہے۔ اُدوم کے مکین حیران ہیں اور پہلوانوں کو کپکپی لگ گئی ہے۔کنعان کے باشندوں کے دل بیٹھے جاتے ہیں اور خوف وہراس ان پر طاری ہے۔اے خداوند! تیری عظمت کے سبب سے وہ پتھر کی طرح بے حس وحرکت ہیں۔ اے خداوند! تیری سلطنت ابدالآباد تک رہے گی۔"

موسیٰؑ اور ہارونؑ کی رہنمائی میں بنی اسرائیل بحیرۂ قلزم کے کنارے کنارے جنوب کی طرف بڑھ کر حفقہ کے مقام پر جا پہنچے۔یہاں انہوں نے آرام کرنے اور اپنے لئے کھانا تیار کرنے کی غرض سے پڑاؤ کرلیا تھا۔

مفلسی دور ہوجائے

غربت وافلاس دور کرنے کی غرض سے روزانہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سات مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے۔پھر سلام کے بعد گیارہ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ پڑھے۔اس عمل کا معمول بنالینے سے انشاءاللہ تعالیٰ مفلسی دور ہوجائے گی اور تونگری حاصل ہوجائے گی۔

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

رسالے کا عاشق ہوں

قبلہ محترم ہردلعزیز جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام کے واضح ہو کہ میں آپ کا رسالہ تقریباً تین سال سے پڑھ رہا ہوں اور اس رسالہ کا میں عاشق نہیں بلکہ دیوانہ ہوں اور اس کی تعریف کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس رسالہ میں جتنے لوگوں کو آپ کا ساتھ مل رہا ہے یا یوں کہئے کہ جتنے لوگ اس کار خیر میں آپ کا ساتھ بڑی ہمدردی سے دے رہے ہیں سبھی تعریف کے قابل ہیں جن کی تعریف یا حوصلہ افزائی کرنا مجھ بدنصیب کے بس کی بات نہیں۔ ویسے اس رسالہ میں میرے محترم آپ کے بعد جو مجھے زیادہ عزیز وہ بڑا پیارا نام ہے جناب ابوالخیال فرضی صاحب کا جس کے لئے میں ایک عرصۂ دراز سے اس کوشش میں ہوں کہ ان کے لئے کچھ لکھوں مگر خط طویل ہونے کے خوف سے ڈرتا ہوں، بس زیادہ نہ لکھ کر میں اس بات پر اتفاق کرتا ہوں کہ میری جانب سے جو صاحب رسالہ میں آپ کا ساتھ دے رہے ہیں ان سبھی کو میری طرف سے پرخلوص آداب عرض ہے اور دعا کرتا ہوں کہ آپ سبھی لوگوں کا مجھ جیسے نااہل پر اور قابل رشک لوگوں پر دیر تک اللہ اپنا سایہ محفوظ رکھے۔ فقط

جلیل احمد انصاری۔ پونہ

سورج کی طرح روشن ہونے کی دعا

محترم ومکرم عالی جناب مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیگر عرض خدمت یہ ہے کہ مولانا میں کرنول ضلع کا رہنے والا ہوں اور گوڈور بلگل ایک تعلقہ ہے۔ اس گاؤں میں مدرسہ دارالسلام کا مدرس ہوں۔ مولانا دراصل بات یہ ہے کہ آپ کی کتاب یعنی ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری، فروری ۲۰۰۸ء کی کتاب مجھے ایک ساتھی کے ذریعہ سے ملی ہے اس کتاب کا مطالعہ بھی کیا بہت بہترین کتاب ہے۔ مگر اس میں بعض نسخہ اور تعویذات بھی آپ نے لکھا ہے بہت بہترین انداز سے آپ نے لکھا ہے۔ اسی لئے میں دعا کرتا ہوں اور ہمارے مدرسے کے بچوں سے آپ کے لئے دعا کرتا ہوں اللہ آپ کو اور بھی علم میں برکت عطا فرمائے اور آپ کے علم سے پورے امتی مسلمان کو فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور میری بھی اور ہمارے دوست احباب یعنی حافظ محمد نثار احمد، حافظ محمد منیر احمد، حافظ عبدالقادر، حافظ محمد خواجہ حسین، محمد عبداللہ، محمد عبدالقیوم، محمد ذاکر اور ہم سب کی دعا یہ ہے کہ اللہ آپ کے علم کو ایسا وسیع فرمائے جیسا کہ سورج نکلنے سے پوری دنیا روشن ہوتی رہے۔ اسی طرح آپ کے علم کو ایسا وسیع فرمادے۔ (آمین)

فقط

حافظ محمد بادشاہ۔ گوڈور بلگل کرنول

مفید مشورے

جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں شکیل زماں خاں طلسماتی دنیا کا ۱۹۹۸ء سے قاری ہوں۔ طلسماتی دنیا کے علاوہ آپ کی دوسری شاہکار کتابیں علم الاعداد، کرشمہ اعداد، تحفۃ العاملین، بچوں کے نام رکھنے کا فن، آیت الکرسی کی افادیت، سب کچھ زیر مطالعہ ہیں۔ ہاشمی صاحب آپ سے تین گزارش ہیں مہربانی ہوگی اگر جواب مل جائے۔

پہلی درخواست یہ ہے کہ اصحاب کہف کے نام اگر روحانی ڈاک میں شائع کروائیں تو لاکھوں قارئین کا بھلا ہوگا۔ دوسری درخواست یہ ہے کہ آج تک کے تمام طلسماتی دنیا شماروں میں جو ایک صفحہ راز کی باتیں، کام کی باتیں کے نام سے شائع ہوتا رہا ہے اگر اسے بھی کتاب کی صورت میں شائع کیا جائے تو یہ بھی اپنی جگہ ایک شاہکار کتاب ہوگی۔ لاکھوں قارئین اس پر عمل کر کے فائدہ حاصل کریں گے اور تیسری درخواست میری آپ

سے یہ ہے کہ طلسماتی دنیا میں کئی بار آپ نے کسی سہدیوی نام کی جڑی بوٹی کا ذکر کیا ہے لیکن یہاں کے تمام حکیم ودواساز سہدیوی نام کی کسی بھی جڑی بوٹی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ یا شاید ان کے نام دوسرے نام سے جانتے ہوں۔ برائے مہربانی سہدیوی کے دوسرے نام یا کوئی خاص پہچان بتائیں یا پھر اگر قارئین سہدیوی طلسماتی ادارے سے حاصل کرنا چاہیں تو رہنمائی کریں۔ بس اور کیا لکھوں خط طویل ہوگا تو آپ کا قیمتی وقت برباد ہوگا اور ہاں طنزیہ مضمون کی کاٹ پر فرضی صاحب کو میری طرف سے سلام ومبارک۔ فقط ——— شکیل زماں خاں۔ حیدرآباد

حق ادا کرنا انسان کے بس کی بات نہیں

جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت یہ ہے کہ میری تعلیم بہت کم ہے اس لئے خط میں کہیں بھی غلطیاں ہوں برائے مہربانی اسے درست فرمائیں، معاف کیجئے میں بھی کتنا خودغرض انسان ہوں۔ ایک طرف میں اپنے ذاتی مسئلہ حل کرنے کی تلاش میں آپ کو تکلیف دینا چاہتا ہوں، دوسری طرف اپنی کمزوریوں کا بوجھ آپ پر ہی ڈالتا ہوں جس کے لئے میں شرمندہ ہوں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا ایک عجیب وغریب رسالہ ہے جس میں ہر طرح کی رہنمائی ملتی ہیں۔ رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا طرح طرح کے مسئلوں کو حل کرتے ہیں، دینی ہو یا دنیاوی، رسالہ طلسماتی دنیا کے ایک ایک لفظ اتنے قیمتی ہیں جن کا حق ادا کرنا کسی انسان کے بس میں نہیں ہیں۔ رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی قدر وہی حضرات کر سکتے ہیں جن کو اللہ نے علم وعقل کے ساتھ ساتھ خاص صلاحیتیں بھی عطا کیں ہیں۔ کاش اللہ میرے اندر بھی ایسے صلاحیتیں پیدا کریں کہ میں رسالہ طلسماتی دنیا کے بارے میں اچھی اچھی دو چار باتیں لکھ سکوں۔ الحمد للہ! خدا نے میرے اندر پہلے ہی سے ایسی صلاحیت موجود ہے کہ میں رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا احترام کرتا ہوں اگرچہ رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کسی کی تعریف کے محتاج نہیں تاہم میں یہاں ایک بات ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ میں رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور آپ کے ساتھ اور آپ کے تمام نیک ساتھیوں کے ساتھ بہت پیار کرتا ہوں۔ ہر وقت آپ کی قدر کرتا ہوں اور ہر حال میں، ہر حالت میں، ہر پل میں، میں آپ کی دل سے احترام کرتا ہوں۔ فقط

خورشید احمد نجار (کشمیر)

منزل کا پتہ مل گیا

عالی جناب ——— مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام عقیدت کے بعد واضح دینی تبلیغ واشاعت اور خاص کر امت کی خدمات کے لئے آپ نے جو حلف اٹھایا، ہم صداقت کی آواز سے تقریباً تمام عالم میں ہر بشر سرشار اور فیضیاب ہو رہے ہیں۔ جن سے اب انشاء اللہ میں بھی اپنی فیملی کے ساتھ شامل ہو کر اس سنہرے موقع کا فائدہ اٹھانا چاہتی ہوں۔

پتہ نہیں آپ کا یہ ماہنامہ کب سے جاری ہے۔ مگر اتفاق سے آپکا اشاعت کردہ یہ ماہنامہ "طلسماتی دنیا" شمارہ نمبر: ۲۰۰۱ء ماہ اکتوبر و نومبر کا میرے ہاتھ لگا۔ اس کے مطالعہ نے میری آنکھیں کھول دی۔ ایک مدت سے جس چیز کی تلاش تھی اور جس کے لئے بارگاہ الٰہی میں ہاتھ پھیلائے دعا گو تھی۔ انہیں ہاتھوں میں اچانک "طلسماتی دنیا" مانو کسی بھٹکے ہوئے راہی کو منزل کا پتہ مل گیا۔ کسی ڈوبتی نیا کے کھویا کے ہاتھ پتوار لگ گئے۔ مطالعہ میں تو کشش پیدا ہو رہی تھی، دل نے اصرار کیا کیوں نہ اسے آزمایا جائے۔ میں نے اسی کے صفحہ نمبر: ۹۲ "لڑکیوں کی شادی کا مجرب ترین عمل" اور کشکول عملیات میں "پیغام نکاح" کے لئے نقش تیار کی۔ اس لڑکی کی عمر تقریباً ۲۸، ۲۹ سال ہو چکی تھی مگر اس تعویذ نے اپنا کمال دکھایا اور آٹھ ہی روز میں یہ منصوبہ رنگ لایا۔ پھر تو دل خوشی سے جھوم اٹھا اور سر تسلیم خم ہو کر آہستہ سے "طلسماتی دنیا" کا آداب بجالایا۔

از: طرف دھولیہ۔ مہاراشٹریہ

فراخدلی کے ساتھ

عالیجناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کے فضل وکرم سے امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے اہل خانہ کے ساتھ خیریت سے ہوں گے۔

ماہ ستمبر رسالہ "طلسماتی دنیا" ۲۰۰۱ء پڑھنے کا موقع ملا بہت معلومات کا حامل تھا۔ آپ نے بڑی فراخدلی کے ساتھ جو آپ نے عملیات درج کئے ہیں اس کا ہم آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اپنے پروردگار عالم سے دعا کرتے ہیں کہ مخلوق خدا کی خدمت بڑی اسلوبی کے

ساتھ کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور آپ کو صحت اور تندرستی کے ساتھ دونوں جہاں کے حسنات عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

فقط والسلام ——— محمد شارق انصاری

معلومات میں اضافہ ہوا ہے

آپ کے رسالے ہمیں برابر ملتے رہتے ہیں، میں ہر ماہ ''آفتاب بک ڈپو'' سبزی باغ پٹنہ سے خرید کر لاتا ہوں۔ اس کے پڑھنے سے معلومات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خدا آپ کو اونچا مقام کرے۔ امید ہے کہ آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیر ہوں گے۔ میں آپ کا رسالہ ''طلسماتی دنیا'' ۲۰۰۱ء سے پڑھ رہا ہوں جس طرح آپ خدمت خلق کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی محنت کو قبول فرمائے آمین۔ اور اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ آپ کے علم میں اور اضافہ کرے اور آپ زیادہ سے زیادہ اللہ کے بندوں کی خدمت کرسکیں۔ فقط والسلام ——— محمد سلام الدین بہار۔

دلی احساسات

عظیم المرتبت مخدوم ملت جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ الحمد للہ میں بھی بخیر ہوں۔ دیگر عرصہ دراز سے میں آپ کی ادارت میں شائع ہونے والا روحانی علاج میگزین ''ماہنامہ طلسماتی دنیا'' کا جنونی پرستار قاری ہوں۔ اس میں شائع ہونے والے معلومات آفریں دینی وروحانی امراض اور اس کے حل کے مضامین اور مختلف مسائلوں جنھوں نے اپنے تشویشناک روحانی امراض کے سدباب کے لئے آپ سے رجوع ہوئے اور آپ کی ماہرانہ ومسیحا انگیز علاج سے روحانی وجسمانی امراض، الجھنوں سے شفائے کاملہ پائی۔ ان کے اس اظہار کو جو کہ روحانی ڈاک میں تقریباً ہر ماہ ہوتا رہتا ہے کا مطالعہ کرتے ہوئے میرے یقین میں کہ آپ محترم روحانی امراض ونیز جسمانی امراض کا علاج بذریعہ قرآنی آیات واحادیث میں یکتائے فن اور اگر یہ بھی اظہار کروں تو مبالغہ آمیز نہ ہوگا کہ آپ کے اس طلسماتی دنیا کے مسلسل مطالعے سے میں آپ کو خدمت خلق فی سبیل اللہ کے جذبے سے سرشار اور اس کا ایک عملی نمونہ بننے والی بزرگ شخصیت سمجھنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ میں نے جن خیالات کا اظہار متذکرہ بالا سطروں میں کیا ہے اس رب قدیر کو جس نے میری اور آپ کی تمام عالموں کی تخلیق کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں کہ یہ میرے احساسات کذب بیانی سے پاک ہیں۔

فقط

خواجہ عبدالسنان مظہر قادری

رب کی مرضی تھی کہ حق سامنے آئے

محترم عالی جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل آپ کو حیات باصحت عطا فرمائے تاکہ آپ نے جو مشعل حق اٹھا رکھی ہے وہ عرصہ دراز تک قائم ودائم رہے۔ آپ نے جو بیڑہ اٹھا رکھا ہے ایک عالم اس کے لئے آپ کا مشکور رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ کی محنت کا اجر عطا فرمائے گا۔ آپ کے رسالے کی تعریف یہ عاجز بندہ کیا کرے کیونکہ آپ نے جو رسالہ نکالا ہے وہ چند کاغذوں پر مشتمل مگر ایک گوہر نایاب ہے، ایک مشعل راہ ہے جس سے صرف مسلم ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی فیض حاصل کر رہے ہیں۔ میری نظروں سے وہ الفاظ ہی نہیں گزرے جن کا سہارا لے کر میں ''طلسماتی دنیا'' کی تعریف بیان کروں بس ایک جملہ کہنے کی گستاخی کر رہا ہوں ''سبحان اللہ'' رب کی مرضی تھی کہ حق سامنے آئے سو طلسماتی دنیا کا وجود ظہور میں آیا۔ اللہ اسے اسی آب وتاب کے ساتھ قائم رکھے۔ (آمین)

فقط والسلام

شیخ محمد یوسف ہارون۔ کلیان

ایک قابل عمل مشورہ

مولانا حسن الہاشمی صاحب۔

بعد سلام مسنون اینکہ میں آپ کے ماہنامہ کا مستقل خریدار بن گیا ہوں۔ صرف آپ کی تحریر پڑھ کر ''ابوالخیال فرضی'' کا طنزیہ مضمون مجھے بیحد پسند ہے اگر ان طنزیہ مضامین کا انتخاب عمل میں آ چکا ہو تو مجھے آپ فوری طور وی۔ پی میرے پتہ پر کر دیجئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ عملیات سیکھنے کے متعلق کوئی اصطلاح والی کتاب ہے تو براہ کرم اطلاع دیں ہر علم سیکھنے سے قبل اصطلاحات جاننا ضروری ہوتا ہے۔ آپ کے مکتبہ سے تادم تحریر جتنی کتابیں شائع ہوئیں۔ اس کی فہرست بھی روانہ کیجئے۔ اب میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں رب ذوالجلال آپ کو دین ودنیا کی ترقیاں عطا فرمائیں اور ساتھ ہی ساتھ اداریوں کا مجموعہ بھی چھاپ دیجئے۔ پہلا خط آپ کی

خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں جواب جلد دیں تو آپ کی مہربانی، بصورت دیگر ہم آپ کے جواب کے منتظر رہیں گے۔

مجھے تجلی کے بعد طلسماتی دنیا ہی نظر آتا ہے، پرانے زمانے کی بات ہے کہ تجلی سارے ہند میں اپنی تجلیاں دکھاتا تھا اب طلسماتی دنیا اپنے طلسمی انداز میں دیوبند کی فکر کو عام کررہا ہے۔ دیوبند کے فضلاء ہر میدان میں اپنی سواریاں چلائیں۔

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مجتبیٰ مفتاحی۔ نزلی

جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے

محترم المقام قابل احترام حضرت جناب مولانا ہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ امید کرتا ہوں حضرت بخیر ہوں گے۔

عرض ہے کہ ۲۰۰۶ء کا روحانی تقویم آج دستیاب ہوئی اور آئندہ سال بھی بہت اچھا ثابت ہوا۔ روحانی عملیات کے خزانے کا بکس کھل گیا۔ دعائے قضائے حاجت، نتیجۂ امتحان، دعائے حصن بیت، بدمزاج خاوند، بدکار عورت، ایضاً عمل سورۂ یٰسین شریف، استخارہ، حم کا عمل۔ یہ سب بتاکر اس دور کے مسلمانوں کو بہت بڑی رہنمائی فرمائی ہے۔ جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ لیکن اسمائے اصحاب کہف کا نام بدل کر لکھا گیا۔ طلسماتی دنیا نے کئی کتابوں میں دوسری طرح سے لکھا ہوا ہے اور دو سال سے میں وہی نام روز ورد کررہا ہوں اور ہر انسان مشکل میں پڑا ہوا ہے اور اپنے برج کے حساب سے وظائف پڑھنا چاہئے۔ اس روحانی تقویم میں حل مشکلات شائع کرکے تمام پریشان کن انسانوں کے اوپر بہت بڑا احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر احسان کرے۔ حضرت تمیم انصاریؓ صحابیٔ رسول کا واقعہ بہت ہی دلچسپ اور ایک سبق آموز شائع کیا جو اس دور قیامت میں بھی انسان یہی سمجھتا ہے کہ اللہ رب العزت اس دنیا میں صرف اور صرف مجھے پیدا کیا۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے قلم میں اور تاثیر پیدا کرے اور اسی طرح سے ہدایت کی روشنی ملتی رہے۔ (آمین) فقط والسلام۔ عبدالرحمٰن۔ حیدرآباد

اس رسالے کے ذریعہ علم کے خزانے لٹائے جارہے ہیں

محترم المقام جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام کے عرض ہے، اور دعا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اور آپ کی عمر دراز عطا کرے اور اللہ آپ کے علم میں اور برکتیں اتارے۔ حضرت میں آپ کا یہ رسالہ طلسماتی دنیا ایک سال سے پڑھ رہا ہوں پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ اس رسالے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے علم کے خزانے لٹائے جارہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالے کو اور آپ کو خوب ترقی عطا کرے آمین! تاکہ ہمیشہ تمام لوگ اس رسالے کے پڑھنے والے اس سے فیض حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو جزائے خیر دے اور اپنا خوب فضل آپ کو دیتا رہے۔

فقط

فرح دیبا۔ ممبئی

اس سے اچھا ساتھی ناممکن

ذی احترام قابل القدر ایڈیٹر صاحب ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند، یوپی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام، میں بفضل تعالیٰ اور آپ بزرگ کی دعاؤں کی برکت سے الحمدللہ بعافیت ہوں۔ اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ آنجناب بھی بعافیت ہوں گے۔ مقصد تحریر اینکہ آپ کا شائع کردہ رسالہ عزیزم تاج الدین علی تاج کے ذریعہ پڑھنے کو ملا اور پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ ان کے پاس جو بھی رسالے تھے وہ سب میں نے پڑھ لیا۔ اب ان کے پاس رسالہ نہیں آتا ہے۔ اور میں اس رسالہ کے بنا بالکل اپنے آپ کو اکیلا محسوس کررہا ہوں اور اس سے اچھا ساتھی ناممکن دیکھتا ہوں کہ جس ساتھی سے میں خود بھی فائدہ اٹھا چکا ہوں اور دوسرے جو بہت تکلیف میں مبتلا تھے وہ بھی راحت کی سانس پاکر آپ کو دعا دینے اور آپ کے مشکور ہونے پر مجبور ہوگئے۔

فقط والسلام

دعاؤں کا طالب

اورنگ زیب انصاری

تصوف وطریقت

خدمت خلق

☜ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ پوچھا کہ اللہ کی مخلوق میں تجھے سب سے پیارا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وہ انسان جو دوسروں کے کانٹے چبھنے پر بھی غمگین اور بیزار نہ ہو۔

☜ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرمایا کرتے تھے جس طرح مال کی زکوٰۃ ادا کرنی ضروری ہے اسی طرح جسم کی زکوٰۃ دینا بھی ضروری ہے اور جسم کی زکوٰۃ یہ ہے کہ دوسروں کی خدمت کرے اور ان کے غم کو اپنا غم بنالے۔

☜ حضرت بصریؒ فرماتے تھے کہ ابدال کی علامت یہ ہے کہ وہ عام مسلمانوں پر نہایت شفقت و رحمت کرتے ہیں۔

☜ حضرت مولانا سعد ذوالفقار کلیؒ ارشاد فرماتے تھے کہ جو خدمت کرتا ہے وہ مخدوم بن جاتا ہے اور جو کوئی خود کو دیکھتا رہتا ہے وہ محروم ہو جاتا ہے۔

طریقت　بجز　خدمت　خلق　نیست

یعنی طریقت اور تصوف تسبیح و مصلے کا نام نہیں ہے یہ خدمت خلق کا نام ہے اور خدمت خلق کر کے ہی مسلمانوں صوفیوں کی صف میں داخل ہوتا ہے۔

☜ شیخ شرف الدین یحییٰؒ نے اپنے ایک مکتوب میں ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ تک پہنچنے کا سب سے آسان ذریعہ یہ ہے کہ وہ عاجزوں کی دست گیری کرے اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرے۔

☜ ایک بزرگ نے فرمایا کہ اللہ تک پہنچنے کی راہیں بہت ہیں لیکن آسان راہ لوگوں کو راحت پہنچانا ہے۔

☜ ایک بزرگ نے اپنے ایک مرید کو لکھا "اس تاریک دنیا میں قلم و زبان، مال و جاہ سے محتاجوں کو راحت پہونچائے، صوم وصلوٰۃ اور نوافل اپنی جگہ اہم ہیں لیکن دلوں کو راحت پہنچانے سے زیادہ کوئی اور چیز مؤثر نہیں ہے۔

☜ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ "جب ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس سے محبت کی دعائیں مانگتے ہیں کہ اللہ! ہمیں اپنی محبت عطا کر اس وقت مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہوں کہ تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو حالانکہ تم نے مجھے دیکھا نہیں کہ تم مجھ سے محبت کرسکو اور مجھ سے اس طرح کا تعلق قائم کرسکو جو دیکھنے کے بعد ہی قائم کیا جاتا ہے لیکن اگر تم محبت کرنا ہی چاہتے ہو تو میں نے اس دنیا میں اپنے بندہ کو اپنا مظہر بنایا ہے، لہٰذا تم میرے بندوں سے محبت کرو اور ان پر رحم کھاؤ اور ان کے ساتھ محبت اور نرمی کا برتاؤ کرو، اس سے میرے دل میں تمہاری اور تمہارے دل میں میری محبت پیدا ہوگی۔

لہٰذا جو لوگ اللہ کی محبت کے دعوے دار ہیں کہ اس کے بندوں کو حقیر سمجھتے ہیں انہیں دھتکارتے ہیں ان کی خدمت سے بھاگتے ہیں اور ان کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ نہیں کرتے یہ اس بات کی علامت ہے کہ ان کا خدا کے ساتھ محبت کا دعویٰ جھوٹا اور کھوکھلا ہے، اس لئے کہ جسے اللہ سے سچی محبت ہوگی اسے اس کے بندوں سے سچا پیار ہوگا اور جسے بندوں سے سچا پیار ہوگا وہ بندوں کی خدمت سے روگردانی نہیں کرے گا۔

☜ ایک حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں سے فرمائیں گے میں بیمار ہوا اور تم نے میری عیادت نہیں کی، بندے بولیں گے اے مالک دو جہاں تو تو خود بیماری کا خالق ہے تو کیسے بیمار ہوسکتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ فلاں بستی میں میرا فلاں بندہ بیمار تھا اگر تم اس کی عیادت کرتے تو میں سمجھتا کہ تم نے میری مزاج پرسی کی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں حاجت مند تھا تم نے میری حاجت پوری نہیں کی، بندے کہیں گے یارب العالمین آپ کی ذات تو بے نیاز تھی آپ کو کسی چیز کی حاجت کیسے ہوسکتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ فلاں بستی میں میرا فلاں بندہ حاجت مند تھا اگر تم اس کی حاجت پوری کرتے تو میں یہ سمجھتا کہ تم نے میری حاجت پوری کی وغیرہ۔

اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بندوں کی مزاج پرسی کرنا حق تعالیٰ کی مزاج پرسی کرنے کے برابر ہے، آج جو لوگ تصوف و طریقت کے دعویدار ہیں اور لوگوں کی خدمت سے دامن بچاتے ہیں وہ غور کریں کہ ان کا تصوف وطریقت کا دعویٰ کس قدر کھوکھلا ہے۔

ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے **خیر الناس من ینفع الناس** لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔☆

TILISMATI DUNIYA

(URDU MONTHLY)

ABULMALI, DEOBAND-247554 (U.P.)

R.N.I.66796/92, RNP/SHN/139/2006-08

ماہنامہ طلسماتی دُنیا دیوبند

ماہنامہ طلسماتی دُنیا کے خصوصی نمبرات

روحانی ڈاک نمبر



Rs.40/=

استخارہ نمبر



Rs.50/=

امراضِ جسمانی نمبر



Rs.50/=

ہمزاد نمبر



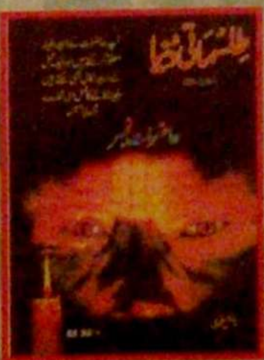
Rs.50/=

شیطان نمبر



Rs.40/=

حاضرات نمبر



Rs.50/=

جنات نمبر



Rs.40/=

روحانی مسائل نمبر



Rs.50/=

عملیات محبت نمبر



Rs.80/=

خاص نمبر



Rs.50/=

موکلات نمبر



Rs.50/=

جادو ٹونا نمبر



Rs.60/=

DESIGNED BY DANISH AAMRI MOB. 9359230354

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2006

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

مئی ۲۰۰۶ء

اُف! وہ بھیانک رات

لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوجانے کا عمل



چہرے پڑھنے کا فن

دانش عامری

RS. 20/=

کیا اور کہاں

بقلم خاص

ایک نئے اختلاف کی شروعات

بقلم خاص

جمعیۃ العلماء کی صدارت کے مسئلے کو لے کر خاندان مدنی میں زبردست اختلاف پیدا ہو گیا اور چچا بھتیجے دونوں ایک دوسرے کے حریف بن کر دونوں ایک دوسرے کے سامنے تن کے کھڑے ہو گئے اور شاید محمود مدنی صاحب کو اس بات کی توقع نہیں تھی کہ مولانا ارشد مدنی صدارت کے امیدوار ہوں گے، جب غیر متوقع طور پر مولانا ارشد مدنی میدان میں آئے تو محمود مدنی بوکھلا گئے اور انہوں نے دوبارہ الیکشن کرانے کی بات چیت شروع کی اور انہوں نے یہ بھی باور کرایا کہ پہلا الیکشن اصولی طور پر غلط تھا۔ شاید انہیں یہ خوش گمانی تھی کہ جمعیۃ العلماء کے علاقائی صدوران ہی کو فوقیت دیں گے اور مولانا ارشد مدنی کی جیت شکست میں بدل جائے گی۔ لیکن جو الیکشن اصولی طور پر لڑا گیا اس میں بھی مولانا ارشد مدنی کا پلہ بھاری رہا اور محمود مدنی صاحب کو مولانا ارشد مدنی کے مقابلے میں کم ووٹ ملے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق ایک آسام کو چھوڑ کر مولانا ارشد مدنی ایک سو سے زیادہ ووٹوں سے آگے چل رہے ہیں۔ اور بعض اخبارات کے ذریعہ یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ مولانا محمود مدنی سکریٹری کے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنا استعفیٰ صدر جمعیۃ العلماء کے بجائے مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کو دیا ہے۔ یہ بات بھی شاید اصول سے تعلق رکھتی ہو!

اس استعفیٰ سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ محمود مدنی صاحب صرف خود کو عہدہ صدارت پر دیکھنا چاہتے تھے انہوں نے جمعیۃ العلماء کے علاقائی صدور کی رائے کو بھی ٹھوکر ماردی ہے اور اللہ کی مرضی اور منشا کو بھی وہ محسوس نہیں کر رہے ہیں۔

دور اندیشی کی بات یہ تھی کہ محمود مدنی اس الیکشن کے نتیجے کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتے ان کا استعفیٰ ایک طرح کی بغاوت ہے اور اس سے ایک بات کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ محمود مدنی صاحب اپنی الگ جمعیۃ العلماء بنانے کی جدوجہد کریں گے جو ایک اذیت ناک بات ہوگی۔ دارالعلوم دیوبند کے اجلاس صد سالہ کے موقعہ پر اندرا جی نے جب انسانوں کا ٹھاٹیں مارتا ہوا ایک سمندر اپنی آنکھوں سے دیوبند میں دیکھا تھا تو انہیں فکر لاحق ہو گئی تھی۔ چنانچہ کچھ ہی دنوں کے بعد دارالعلوم دیوبند دو حصوں میں بٹ گیا اور علماء دین نہ جانے کس کی سازش کے نتیجے میں ایک دوسرے کے درپے آزار ہو گئے۔

امریکہ کے صدر بش کے خلاف احتجاج کرنے کی غرض سے مولانا محمود مدنی کی اپیل پر جب دلی کے ایک میدان میں لاکھوں انسان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے تو سامراجی طاقتوں میں کھلبلی مچ گئی اور اس کے بعد جمعیۃ العلماء کو دو حصوں میں بانٹنے کی سازش شروع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک خاندان کے اتحاد کے تانے بانے بکھر گئے۔ کیا ہو گیا ہمارے علماء کو ایک اختلاف پوری طرح ختم نہیں ہو پاتا کہ دوسرا شروع ہو جاتا ہے۔ ہم بہت آسانی سے ارباب کفر و شرک کی سازشوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دوسروں کو برداشت نہ کرنے کی عادت نے ہمیں پہلے بھی بہت نقصان پہنچایا ہے اور شاید آئندہ بھی ہم اس طرح کے نقصانات سے دوچار ہوتے رہیں گے کیونکہ ہماری آنکھیں کل بھی بند تھیں اور آج بھی بند ہیں۔ خدمت خلق کے لئے اقتدار ضروری نہیں ہے۔ اللہ حضرات بغیر عہدے اور منصب کے بھی اللہ کے بندوں کے کام آتے ہیں۔ یہ بات ہمارے علماء بھی سمجھتے ہیں لیکن اقتدار کی ہوس ان کی حیثیت عرفی کا قتل عام کر دیتی ہے۔ اور علماء معیاری ہوتے ہوئے بھی غیر معیاری لوگوں کی نظروں میں مخدوش ہو جاتے ہیں۔

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

ضروری اعلان

- قضیۂ دارالعلوم دیوبند
- مولانا اسعد مدنی اور مولانا سالم صاحب کی ذاتی صلح۔اس کی وجوہات۔
- سیمنار۔حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ
- جمعیۃ العلماء میں صدارت کا جھگڑا۔
- مولانا ارشد مدنی اور مولانا محمود مدنی میں حق دار کون؟
- عہدۂ امیر الہند۔
- آگے کیا ہوگا؟ اور کیا ہونا چاہئے؟

ان موضوعات پر ایک فکر انگیز مضمون......اگلے شمارے میں ملاحظہ کریں

جولوگ فی الحقیقت اللہ سے ڈرتے ہیں۔
اور جو آخرت کے حساب وکتاب پر یقین رکھتے ہیں۔
وہ لوگ اس مضمون کو ضرور پڑھیں۔
یہ مضمون علماء کی خیر خواہی کے لئے ہوگا۔اور اُن دینی مدارس کی خیر خواہی کے لئے بھی سیاسی حضرات جن کی ریت بدلنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔

اگلے شمارے کا انتظار کریں

اعلان کنندہ

منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند

ذرا سوچیے

اگر کوئی حکومت ایسی ہے جو شراب کی حکومت کو صرف جائز ہی نہیں رکھتی بلکہ ایک مستقل محکمہ اسی کے کاروبار کے لئے قائم کئے ہوئے ہے اور ہر سال اس تجارت سے ۲۵ کروڑ کی آمدنی حاصل کرتی رہتی ہے تو اس کے حکومت کے خزانہ عامرہ سے آپ کے لئے اپنا روزینہ یا درماہہ قبول کرنا کہاں تک جائز ہوگا؟ اگر کوئی حکومت ایسی ہے جو سود کے کاروبار کو محض جائز ہی نہیں رکھتی، بلکہ اپنی عدالتوں سے سود کی ڈگری دلاتی ہے اور سودی دستاویزوں کی تحریر کے لئے ایک پورا سررشتہ قائم کئے ہوئے ہے۔ تو اس حکومت کے زیر سایہ عہدہ منصب قبول کرنا آپ اپنے لئے کہاں تک درست سمجھتے ہیں؟ اگر کوئی حکومت ایسی ہے جو بجائے شریعت الٰہی کے اپنے بنائے ہوئے قانون کے مطابق اپنی عدالتوں میں فیصلے صادر کرتی ہے اور اپنی مسلمان رعایا کو انہی فیصلوں کو ماننے پر مجبور کرتی ہے، تو اس حکومت کے ساتھ رشتہ موالات و دوستی، ہوا خواہی و وفاداری، جوڑے رکھنا آپ کی شریعت کے لحاظ سے کہاں تک جائز ہے؟

اگر کوئی حکومت ایسی ہے، جس کا قانون تقسیم، ترکہ و وراثت میں، بجائے قرآن کے رسم و رواج خاندانی کو حکم بناتا ہے، اور رواج کے مقابلے میں حکم شریعت کو منسوخ قرار دیتا ہے تو ایسے قانون کا ماننا آپ پر فرض ہے، یا اس کا توڑنا؟ اگر کوئی حکومت ایسی ہے جس کے قانون میں چوری کی سزا بجائے سنگساری قید ہے اور مسلمان رعایا انہیں سزاؤں کے قبول و اختیار کرنے پر مجبور ہے تو اللہ کے قانون کو مٹانے والے اس قانون کے ساتھ ایک بندۂ مسلم کا طرز عمل کیا ہونا چاہئے؟

اگر کوئی حکومت ایسی ہے، جو مسلمان فرماں رواؤں پر فوج کشی کے وقت مسلمان سپاہیوں کو اور مسلمان رعایا کے مقابلے میں مسلمان پولیس کو بھیجتی رہتی ہے اور جب مسلمانوں کو قتل مسلم کی بابت شرعی وعیدیں یاد دلائی جانے لگتی ہیں تو اس حکومت کا قانون اس تبلیغ کو جرم قرار دیتا ہے تو ایسی حکومت اور ایسے قانون کے ساتھ وفادار رہنے کی بابت آپ کے ضمیر کا کیا فتویٰ ہے؟

اس الجھاؤ میں نہ پڑیئے کہ زید و عمرو کیا رائے رکھتے ہیں، اس چکر میں نہ پھنسئے کہ آپ کے بزرگ اور آپ کے خُرد، آپ کے ہمسر اور آپ کے ہم چشم کیا کر رہے ہیں۔ یہ نہ دیکھئے کہ دوسروں کا رخ کدھر ہے اور قدم کس جانب اٹھ رہا ہے۔ آنے والی زندگی میں اپنے اعمال کی جواب دہی آپ کو اور صرف آپ کو کرنی ہوگی۔ آج بھی اپنی ہی ذمہ داری محسوس کیجئے اور دوسروں کے عمل کو دوسروں پر چھوڑ کر خود اپنے سے اپنے عمل کی بابت فتوی حاصل کیجئے۔ اپنے دل کو ٹٹولئے، اپنے ضمیر سے سوال کیجئے، اور رات کی تنہائیوں میں ساری دنیا کی طرف سے بے پروا اور بے نیاز ہو کر صرف اپنے ان دیکھے مولا کو حاضر و ناظر جان کر خود اپنے آپ سے سوال کیجئے کہ ان حالات کے درمیان ایسے موقع پر اس صورت حال میں آپ کا طرز عمل، آپ کا تعلق، آپ کا برتاؤ ایسی حکومت کے ساتھ، ایسے قانون کے ساتھ کیا ہے اور کیا ہونا چاہئے؟ ابھی آپ کے ہوش و حواس درست ہیں، ہاتھ پیر کام دے رہے ہیں، آنکھ میں چمک اور سانس میں حرکت قائم ہے، کیا آپ خدانخواستہ اپنی زندگی کے آخری لمحے تک سب سے اونچے، سب سے سچے اور سب سے بڑے حاکم کو اپنے سے روٹھا ہوا رکھیں گے اور اپنے ہی جیسے عاجز و درماندہ خاک کے پتلوں کے منانے اور سیوا کرنے میں لگے رہیں گے؟

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مختلف پھولوں

حدیث مبارکہ

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو سچی بات کہتا یا خاموش رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو کر نفل پڑھتا ہے پھر اپنی بیوی سے کہتا ہے اے خوش بخت اٹھ کھڑی ہو اور نماز پڑھ۔''

احسان کا شکریہ

● حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

● ''جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔'' (مسند احمد، ترمذی، مشکوٰۃ)

● حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جس شخص کے ساتھ احسان کیا جائے اور وہ اپنے محسن کے حق میں یہ الفاظ کہے۔ جزاک اللہ خیراً (اللہ تعالیٰ تجھ کو جزائے خیر دے) تو اس نے اپنے محسن کی پوری تعریف کی۔''

اقوال حضرت غوث اعظمؒ

● مومن اپنے اہل وعیال کو اللہ پر چھوڑتا ہے اور منافق اپنے درہم ودینار پر۔

● جب تک دنیا میں ایک شخص بھی ایسا ہے جس کا تیرے دل میں خوف رہے یا اس سے کوئی توقع ہو اس وقت تک تیرا ایمان کامل نہیں۔

● جو شخص اپنے نفس کا اچھی طرح معلم نہیں ہو سکتا وہ دوسروں کا کس طرح ہوگا۔

● مومن کو اس وقت تک نیند کرنا زیبا نہیں جب تک اپنا وصیت نامہ اپنے سرہانے نہ رکھ لے۔

● بدگمانی تمام فائدوں کو بند کر دیتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال

● موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔

● گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔

● سخاوت کے ساتھ احسان رکھنا نہایت کمینگی ہے۔

● ہوشیاری اس کا نام ہے کہ انسان اپنے تجربات کو محفوظ رکھے اور اس کے مطابق کام کرے۔

● سچائی میں اگر چہ خوف ہے مگر باعث نجات ہے اور جھوٹ میں گو اطمینان ہے مگر موجب ہلاکت ہے۔

● شریف کی پہچان یہ ہے کہ جب کوئی سختی کرے تو سختی سے پیش آتا ہے اور جب اس سے کوئی نرمی کرے تو نرم ہو جاتا ہے اور کمینے سے جب کوئی نرمی کرے تو سختی سے پیش آتا ہے اور جب کوئی سختی کرے تو ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

● علماء اس لئے غریب وبے کس ہیں کہ جاہل لوگ زیادہ ہیں جو ان کی قدر نہیں سمجھتے۔

● اقرار جرم مجرموں کے لئے بہت اچھا سفارشی ہے۔

● عقل مند اگر خاموش رہے تو قدرت الٰہی میں فکر کرتا ہے اور جب نگاہ اٹھا کر دیکھے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔

کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

● بے قراری کچھ تقدیر الٰہی کو نہیں مٹاتی لیکن اجر وثواب کو ضائع کردیتی ہے۔
● حرص سے کچھ روزی نہیں بڑھتی بلکہ آدمی کی قدر گھٹ جاتی ہے۔
● حرام کاموں سے نفس کو روکنا صبر کی دوسری قسم ہے۔
● برا آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رکھتا کیونکہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا خیال کرتا ہے۔
● جو شخص کسی کے عیب کی تلاش میں رہتا ہے اسے کوئی نہ کوئی عیب لا ہی جاتا ہے۔ ● معافی انتہائی اچھا انتقام ہے۔

باتوں سے خوشبو آئے

● آپ کا لباس پھٹا پرانا پیوند لگا ہو تو فکر نہ کریں اپنے جسم کو صاف رکھیں۔
● جو باتیں آپ لوگوں کے سامنے نہیں کر سکتے ان کے پیچھے بھی نہ کریں۔
● زندگی کی شاہراہوں میں اس طرح پھول بکھیرتے جاؤ کہ تم جب پیچھے مڑ کر دیکھو تو تمہیں گلستاں نظر آئے۔
● احسان کا بدلہ ادا نہ کر سکو تو زبان سے شکریہ ضرور ادا کر دیا کرو۔
● عقل مند وہ ہے جو دوسروں کی نصیحت سنتا ہے۔
● خدا کے نزدیک عقل مند وہ ہے جو اپنے دوستوں کا خیر خواہ ہو۔

حج کس چیز کا نام ہے؟

● حضرت امام غزالیؒ سے پوچھا گیا کہ حج کس چیز کا نام ہے تو امام غزالیؒ نے جواب دیا کہ:
● حج ہاجرہ کی اداؤں کا نام ہے۔
● حج اسماعیلؑ کی وفاؤں کا نام ہے۔
● حج ابراہیمؑ کی دعاؤں کا نام ہے۔

اقوال زریں

● مصیبت کی شکایت نہ کرو، اس سے خدا ناراض اور دشمن خوش ہوتا ہے۔
● علم ایسا بادل ہے جس سے رحمت برستی ہے۔
● جو تیرے سامنے دوسروں کی برائی کرتا ہے وہ دوسروں کے سامنے تیری برائی کرے گا۔
● محنت نہ کرنا محتاجی کا باعث ہے۔
● قرض لینے اور دینے سے پیسہ اور دوست دونوں ضائع ہو جاتے ہیں۔
● جو شخص تعلیم حاصل کرنے کی مشکلات برداشت نہیں کرتا اسے جہالت کی سختیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

بکھرے موتی

● نماز میں لاشعور کے اندر یہ دھیان رکھے کہ اللہ دیکھ رہا ہے اور شعوری طور پر بار بار متوجہ کرے اپنے آپ کو کہ نماز پڑھ رہا ہوں۔
● ظاہری عظمت کے لئے وقار سے ٹھہرے اور باطنی عظمت کے لئے جو پڑھے اس پر غور کے ساتھ کانوں تک الفاظ کی آواز پہنچائے۔
● پیار کرنے والوں کو ٹھکرا کر کسی اور کی طرف بڑھنا حماقت ہے۔

● اگر آپ خوش رہنا چاہتے ہیں تو ہر کسی کے ساتھ حسد اور نفرت چھوڑ دیں۔
● اگر آپ کسی کا دکھ نہیں بانٹ سکتے تو اس کے ساتھ بیٹھ کر قہقہے لگانے کے بجائے اپنا چہرہ ہی غمزدہ کرلیں۔
● زندگی وہ پیڑ ہے جس کے پھل کھٹے میٹھے ہوتے ہیں۔
● اخلاق کے موتی جہاں بھی دیکھو ان سے اپنا دامن بھرلو۔
● آنکھوں پر رنگین شیشے لگانے سے دنیا رنگین نہیں ہوجاتی۔
● راستہ پوچھنے سے مت ڈرو ورنہ راستہ بھول جاؤ گے۔

قیامت کی نشانی

● مسلمانوں میں جھوٹ بولنے کی عادت عام ہوگی۔
● مسلمان مالدار ہوں گے مگر ان میں دیندار بہت کم ہوں گے۔
● مسلمان تعداد کے اعتبار سے بہت کثرت سے ہوں گے مگر اکثر بے جان ہوں گے۔
● لڑکوں کی پیدائش کم ہوگی، لڑکیاں کثرت سے پیدا ہوں گی۔
● شراب نوشی اور زنا کاری کثرت سے ہوگی۔
● علم دین سے رغبت کم ہوگی، کنجوسی عام ہوگی۔
● دین کے راستے میں کوئی خرچ کرنا نہیں چاہے گا۔
● قتل کی وارداتیں بہت کثرت سے ہوں گی۔
● شراب کا نام بدل کر حلال کہا جانے لگے گا۔
● سودخوری عام ہوگی۔
● دولت وشہرت کی ہوس ہوگی۔
● حلال اور حرام کی تمیز مٹ جائے گی۔

زندگی

● زندگی، شمع کی طرح زندگی بسر کرنا سیکھو جو خود تو جلتی ہے مگر دوسروں کو روشنی دیتی ہے۔
● زندگی، ایک صحرا ہے جہاں کوئی کہکشاں نہیں۔
● زندگی، کا نام ہے چلتے رہنا کبھی بہار، کبھی خزاں، کبھی پت جھڑ۔

''طاقت ور'' ہے صرف ''خدا''

● سخت سے سخت چیز پتھر ہے لیکن، پتھر سے طاقت ور ہے لوہا جو پتھر کو ٹکڑے ٹکڑے کردیتا ہے۔
● لوہے سے طاقت ور ہے آگ جو لوہے کو بھی پگھلا دیتی ہے۔
● آگ سے طاقت ور ہے پانی جو آگ کو بھی بجھا دیتا ہے
● پانی سے طاقت ور ہے بادل جو پانی کو اٹھائے اٹھائے پھرتے ہیں۔
● بادلوں سے طاقت ور ہے ہَوا جو بادلوں کو اُڑائے پھرتی ہے۔
● ہَوا سے طاقت ور ہیں فرشتے۔
● فرشتوں سے طاقت ور ہے عزرائیل فرشتہ جو فرشتوں کی بھی جان لے گا۔
● عزرائیل سے طاقت ور ہے موت جو عزرائیل کو بھی مار دے گی۔
● اور موت سے طاقت ور ہے ''حکم خدا'' جو موت کو بھی ٹال دیتا ہے۔

یادگار لمحے

● ایسی چیز پہ تکبر کرنا جو نہ تمہارے پاس رہے گی اور نہ تم اس کے پاس، جہالت اور نادانی ہے۔
● سب سے بڑا فاتح وہ ہے جو اپنی خواہشوں پر غلبہ حاصل کرے۔
● جو شخص پاک دامن عورت پر تہمت لگاتا ہے اسے سلام مت کرو۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)
● خوشی کے پھولوں سے اتنا پیار نہ کرو کہ ان کی پنکھڑیوں سے غم کا عرق ٹپکنے لگے۔ (ارسطو)
● یہ ضروری نہیں کہ جو خوب صورت ہو وہ نیک سیرت بھی ہو، کام کی چیز اندر ہوتی ہے باہر نہیں۔ (شیخ سعدیؒ)

دس باتوں کا حکم

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''میرے رب نے مجھے دس باتوں کا حکم دیا ہے۔''
(۱) کھلے اور چھپے ہر حال میں خدا سے ڈرو۔
(۲) کسی پر مہربان ہوں یا کسی کے خلاف غصے میں ہوں۔ دونوں

باتوں میں انصاف ہی کی بات کہو۔

(۳) اعتدال پر قائم رہو چاہے امیر ہوں یا فقیر۔

(۴) جو مجھ سے کٹے میں اس سے جڑوں۔

(۵) جو مجھے محروم کرے میں اسے دوں۔

(۶) جو مجھ پر زیادتی کرے میں اسے معاف کروں۔

(۷) میری خاموشی غور وفکر کی خاموشی ہو۔

(۸) میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہو۔

(۹) میری گفتگو ذکر الٰہی کی گفتگو ہو۔

اس کے بعد آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ''نیکی کا حکم دو یا بدی سے روکو۔

''رزق'' جو اللہ تعالیٰ نے تیرے ''مقدر'' میں لکھ دیا ہے وہ تجھے ضرور ملے گا اگر ''صبر، محبت'' اور ''ایمانداری'' سے حاصل کر تجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

واقعہ

مدت بعد جب تم سے سامنا ہوا
عید کے روز یہ واقعہ ہوا
کتنی اجنبی نظروں سے مجھے دیکھا
نہ وہ شوخی، نہ وہ تڑپ تھی
اور نہ میری دھڑکنیں گنگنائیں
نہ ہی میں تیری دید سے سرشار ہوئی
گزرے میرے قریب سے تم
اک نا آشنا کی طرح۔

کیا اس کی مثال مل سکتی ہے

ایک بار حضرت سلمانؓ بیمار تھے تو حضرت سعدؓ عیادت کیلئے تشریف لائے ان کو دیکھ کر حضرت سلمانؓ رونے لگے معلوم کیا۔

''کیوں رو رہے ہو؟ آپ سے آخری وقت تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوش رہے ہیں۔''

حضرت سعدؓ یہ سمجھے کہ شاید موت کے ڈر سے رو رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں موت کے خوف یا دنیا کے لالچ کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو مسافر کی سی زندگی گزارنے کا حکم دیا اور میرے پاس بہت سامان ہے۔ کل حشر کے دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤں گا۔'' ان کے پاس ایک ٹب کپڑے دھونے کے لئے ایک پیالہ اور ایک لوٹا تھا اور انہیں اتنے سے مال کے ہونے پر کس قدر فکر تھی، اللہ اکبر، کیا آج کے اس دور میں اس زہد وتقویٰ کا تصور بھی ممکن ہے۔؟

خلیل جبران

یہ جو محبت ہے یہ تو کسی صنوبر کے درخت کی طرح ہوتی ہے کہ دل سے شاخ در شاخ پھوٹتی ہی چلی جاتی ہے۔ ایک شاخ کے ٹوٹ جانے سے باقی شاخیں منہدم ضرور ہو جاتی ہیں۔ لیکن اپنا وجود نہیں کھو دیتیں بلکہ ٹوٹی ہوئی شاخ کو پوری توانائی سے سینچتی ہیں اور پھر کچھ ہی دنوں میں وہاں ایک نئی کونپل پھوٹ پڑتی ہے۔

منتخب اشعار

اس طرح رسم الفت ادا کیجئے
دل کسی کا نہ ٹوٹے دعا کیجئے

●

بالیقیں دور نہیں رحمت یزداں مجھ سے
صبر کا ہے متقاضی میرا ایماں مجھ سے

●

آگیا جینے کا ڈھب اغیار سے
گرتے گرتے بچ گئے معیار سے

●

سایہ نہیں کھجور کے اونچے درخت کا
مت باندھئے امید بڑے آدمی کے ساتھ

●

سایہ دار ہونے کے ساتھ پھل بھی دیتا تھا
آندھیوں نے دانستہ جو شجر گرایا ہے

●●●

بیٹے کی کی پچیسویں سالگرہ پر باپ نے کہا۔ ''بیٹا! تم اب جوان

ہوگئے ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میرا کچھ بوجھ بٹاؤ۔"

"ضرور...... اباجان! آپ بتائیے میں کیا کروں ؟" بیٹے نے سعادت مندی سے کہا۔

"بیٹا! تمہاری پیدائش کے وقت ہم نے اسپتال کے اخراجات کے لئے بینک سے کچھ قرضہ لیا تھا۔ میں چاہتا ہوں، اس کی آخری تین قسطیں تم ادا کرو۔"

●●●

کمسن حمید سے اسکول میں ٹیچر نے اس کے جڑواں بھائی رشید کے بارے میں پوچھا۔ "آج رشید اسکول نہیں آیا۔ خیریت تو ہے؟ کیا وہ بیمار ہے؟"

"وہ بستر پر ہے مس! اس کی ٹانگ پر پلاسٹر چڑھا ہوا ہے۔" حمید نے بتایا۔

"ارے...... کیا اس کا ایکسیڈنٹ ہوگیا؟" ٹیچر نے تشویش سے پوچھا۔

"نہیں مس! ایکسیڈنٹ تو نہیں ہوا۔ بس...... کل ہم چھ سات بچوں کے درمیان مقابلہ ہو رہا تھا کہ کون ہمارے فلیٹ کی کھڑکی سے سب سے زیادہ باہر تک جھانک سکتا ہے۔ رشید نے یہ مقابلہ جیت لیا۔" حمید نے فخر سے بتایا۔

●●●

پروفیسر صاحب گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنے بیڈ پر ایک خاتون کو دراز دیکھا۔ وہ حیران و پریشان ہوکر بولے۔ "اے...... محترمہ! آپ میرے کمرے میں میرے بیڈ پر کیوں لیٹی ہوئی ہیں؟"

"اس کی کئی وجوہ ہیں۔" خاتون نے جواب دیا۔ "ایک وجہ تو یہ ہے کہ مجھے یہ بیڈ پسند ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ مجھے یہ کمرا بہت پسند ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ مجھے یہ گھر پسند ہے۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ مجھے یہ محلہ پسند ہے۔ پانچویں وجہ یہ ہے کہ مجھے یہ علاقہ پسند ہے۔ چھٹی وجہ یہ ہے کہ مجھے یہ شہر پسند ہے۔ ساتویں اور آخری وجہ یہ ہے کہ میں آپ کی بیوی ہوں!"

وجہ

بس میں رش تھا۔ ایک بزرگ بس میں ڈنڈا پکڑے کھڑے تھے۔ قریب ہی ایک سیٹ پر ایک نوجوان کھڑکی پر سر ٹکائے سو رہا تھا۔ کنڈیکٹر نے اس خیال سے اسے جگانے کی کوشش کی کہ کہیں اس کا اسٹاپ نکل نہ جائے۔ نوجوان نے آنکھیں کھولے بغیر کہا۔ "میں سو نہیں رہا ہوں تم اپنا کام کرو۔"

سو نہیں رہے تو پھر اس طرح آنکھیں بند کئے کیوں بیٹھے ہو۔" کنڈیکٹر نے حیرت سے پوچھا۔

"میں بزرگوں کو کھڑے ہوکر سفر کرتے نہیں دیکھ سکتا۔" نوجوان نے جواب دیا۔

●●●

ایک نئے قیدی سے جیل کے پرانے قیدیوں نے جب راہ و رسم پیدا کرلی تو پوچھا۔ "آپ کس طرح یہاں آئے۔؟"

اس نے جواب دیا: "میرے آنے کی وجہ نہ پوچھو تو اچھا ہے۔ میں نے زندگی میں بڑا روپیہ بنایا مگر ہر روپیہ اصل روپیہ سے سوت برابر بڑا بن جاتا تھا۔"

●●●

باپ (بیٹے سے) "تم گھر سے کیوں بھاگنا چاہتے ہو؟"

بیٹا...... "میں زندگی کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں اور اپنی زندگی کو عیش و عشرت سے گزارنا چاہتا ہوں۔

باپ...... ٹھہرو، میں بھی اپنے کپڑے پیک کرلوں۔ پھر تمہارے ساتھ ہی چلتا ہوں۔"

●●●

ایک کنجوس آدمی کو بخار ہوگیا اور اس کی بھوک اُڑ گئی۔ جب وہ اچھا ہوا تو ڈاکٹر سے پوچھا: "میری بھوک کیوں اُڑ گئی تھی۔؟"

ڈاکٹر نے جواب دیا: "بخار کی وجہ سے۔"

کنجوس نے فوراً کہا: تو ڈاکٹر صاحب میرے گھر والوں کو اسی میں مبتلا کردیجئے۔"

نوشتۂ دیوار

دوسروں کے شر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے شر سے دوسروں کو محفوظ رکھے۔

قسط نمبر ۸۹

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ قمر

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ قمر قرآن کی ۵۴ویں سورت ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کے قرآن یاد نہ ہوتا ہو تو وہ روزانہ سورۂ قمر کی اس آیت کو باوضو ہوکر ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور پانی پر دم کرلے اس کے بعد اس پانی کا کچھ حصہ اپنے سینے پر مل لے اور باقی پانی کو پی لے۔ روزانہ ایسا ہی کرے اور اس عمل کو کم سے کم چالیس دن تک اور زیادہ سے زیادہ ۱۲۰ دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ سینہ فراخ ہوجائے گا، قوت حافظہ میں زبردست اضافہ ہوگا اور قرآن حکیم بہت جلد ازبر ہوجائیگا۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ٥

اگر ایسے کسی دشمن کو جو واقعتاً ظالم ہو اور ستانے میں اس نے کوئی کسر نہ چھوڑی ہو کمزور کرنے کے لئے اور اس کو اس کے ذلیل ارادوں میں ناکام کرنے کے لئے سورۂ قمر کی مندرجہ ذیل آیات کو نصف شب کے بعد کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہوکر ننگے پاؤں اور ننگے سر پڑھنا چاہئے۔ ان آیات کو سات راتوں تک لگاتار ایک ہزار مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ دشمن کمزور ہوجائے گا اور اپنے برے ارادوں میں ناکام رہے گا۔

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ٥ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَا اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ٥ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ٥ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ٥

● دوران جنگ لشکر کفار کو پراگندہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیات کو کاغذ کے سات ٹکڑوں پر لکھ لیں اور سات مختلف درختوں پر لٹکادیں انشاء اللہ کفار کا لشکر پراگندہ ہوجائے گا۔

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ٥ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ٥ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ٥ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ٥ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ٥

● سورۂ قمر کو اگر عشاء کی نماز کے بعد تین مرتبہ روزانہ پابندی سے پڑھے تو ہر قسم کی آفت سے نجات ملتی ہے۔ تمام مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ عمل بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

● اگر کوئی شخص جنات کے اثرات کا شکار ہو یا کسی گھر میں جنات کے اثرات ہوں تو سورۂ قمر سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے آسیب زدہ انسان کو یہ پانی پلائیں اور یہ پانی آسیب زدہ مکان کے چاروں کونوں میں اور دیواروں پر چھڑکیں۔ اس عمل کو لگاتار سات دن تک کریں۔ انشاء اللہ جنات کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

● سورۂ قمر کا نقش ہر طرح کی مشکلات میں تیر بہدف ہے۔ اس نقش کو لکھ کر اگر گلے میں ڈالیں یا دائیں بازو پر باندھیں تو مصائب ومسائل سے نجات ملے اور ہر قسم کی آفتوں سے چھٹکارا نصیب ہو۔

● سورۂ قمر کے نقش کو اگر گھر میں لٹکادیں تو اہل خانہ کو ہر طرح کی مصیبتوں اور مشکلوں سے خلاصی عطا ہو۔

● سورۂ قمر کا نقش اثرات، نحوست اور اسی طرح کی دوسری آفتوں اور کلفتوں سے نجات دلانے میں تیر کی طرح کام کرتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۱۰۵	۳۰۱۱۸	۳۰۱۱۵	۳۰۱۱۲
۳۰۱۱۶	۳۰۱۱۱	۳۰۱۰۶	۳۰۱۱۷
۳۰۱۱۰	۳۰۱۱۳	۳۰۱۲۰	۳۰۱۰۷
۳۰۱۱۹	۳۰۱۰۸	۳۰۱۰۹	۳۰۱۱۴

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۹

سیدنا بشیر صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گیارہواں صفاتی نام سیدنا بشیرؐ ہے۔ اس کے معانی ہیں خوشخبری اور بشارت دینے والا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نیک بندوں کو جنت اور حسن عاقبت کی خوشخبری دینے والے بن کر اس دنیا میں تشریف لائے تھے اور ان تمام انسانوں کو بشارت دینے کا فریضہ آپ نے ادا کیا تھا جو اس عارضی زندگی میں اللہ کی اطاعت کرنے کا صحیح معنوں میں حق ادا کرتے ہیں اسلئے آپؐ کو بشیر کا نام دیا گیا۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۵۱۲ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کو زندگی میں کوئی رنج اٹھانا نہ پڑے اور اس کی زندگی پرسکون گزرے۔ بعض اکابرین سے یہ مروی ہے کہ "سیدنا بشیرؐ" کا ورد کرنے سے بندہ عذاب قبر اور تاریکیٔ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ اس اسم کی برکت سے قبر میں اجالا ہوگا اور قبر کی سختی سے بندہ محفوظ رہے گا۔ اس اسم کی برکت سے خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے اور مرنے والے کو کلمہ پڑھنے کی توفیق ہوجاتی ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص چلتے پھرتے اس اسم کا ورد کرتا رہے گا اس کا قلب روشن ہوجائے گا اور اس کی روحانیت میں زبردست اضافہ ہوگا۔

● بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز فجر کی سنت اور فرض کی سنتوں کے درمیان اس اسم مبارک کو روزانہ سو مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ اس کو دن بھر میں کوئی رنج دہ خبر سننے کو نہیں ملے گی۔ وہ دن بھر پرسکون رہے گا۔

● اس اسم مبارک کا ورد کرنے سے روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔

● اس اسم مبارک کا نقش درد وغم فکرات وآلام سے نجات دلانے کیلئے اور انسان کو سکون وطمانیت کی دولت عطا کرنے کیلئے بے مثال ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۰	۱۳۴	۱۳۱	۱۲۷
۱۳۲	۱۲۶	۱۲۱	۱۳۳
۱۲۵	۱۲۹	۱۳۶	۱۲۲
۱۳۵	۱۲۳	۱۲۴	۱۳۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کو ملحوظ رکھیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۴	۱۶۶	۱۷۲
۱۶۸	۱۷۱	۱۷۳
۱۷۰	۱۷۵	۱۶۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت

یاض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۳	۱۲۹	۱۲۶	۱۳۴
۱۳۵	۱۲۵	۱۳۲	۱۲۰
۱۳۰	۱۲۲	۱۳۳	۱۲۷
۱۲۴	۱۳۶	۱۲۱	۱۳۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۷	۱۷۳	۱۷۲
۱۷۵	۱۷۱	۱۶۶
۱۷۰	۱۶۸	۱۷۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۴	۱۲۰	۱۲۷	۱۳۱
۱۲۶	۱۳۲	۱۳۳	۱۲۱
۱۲۹	۱۲۵	۱۲۲	۱۳۶
۱۲۳	۱۳۵	۱۳۰	۱۲۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۳	۱۶۷
۱۶۶	۱۷۱	۱۷۵
۱۷۴	۱۶۸	۱۷۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، غ، ر یا ئ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۰	۱۲۴	۱۲۳	۱۳۵
۱۲۲	۱۳۶	۱۲۹	۱۲۵
۱۳۳	۱۲۱	۱۲۶	۱۳۲
۱۲۷	۱۳۱	۱۳۴	۱۲۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۰	۱۷۵	۱۶۷
۱۶۸	۱۷۱	۱۷۳
۱۷۴	۱۶۶	۱۷۲

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر سیدنا بشیر صلی اللہ علیہ وسلم ۵۱۲ مرتبہ پڑھ کر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وقوت دگنی ہوجائے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ ضرورت مند کو اس بات کی تاکید کردے کہ گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے والے نقوش کو ہرے یا فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کریں۔ پینے کے نقش مریض کو ۹ عدد دیئے جائیں اور لگاتار ۹ دن تک پینے کی تاکید کی جائے۔

عامل کو چاہئے کہ وہ اس بات کا یقین رکھے کہ اس دنیا میں کسی بھی شخص کو فائدہ اسی وقت پہنچ سکتا ہے جب اللہ کی مدد شامل حال ہو،اللہ کی مدد کے بغیر نہ دوا اپنا اثر دکھاتی ہے نہ تعویذ۔ (باقی آئندہ)

قسط نمبر:۸

تفسیر سورۂ رحمٰن

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اس کے بعد فرمایا گیا۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهٖ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥

یعنی قیامت کے دن کسی جن یا انسان سے اس کے گناہوں کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا جائے گا۔ سوتم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ مجرمین سے کبھی سوال تحقیق حال کیلئے ہوتا ہے کیونکہ پوچھنے والے کو پوری صورت حال معلوم نہیں ہوتی تو اسے بتانے اور جتانے کے لئے ہوتا ہے اور اس کو اس کے جرائم کا احساس دلانے کے لئے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو سب کچھ جانتا ہے وہ بلاشبہ پہلے ہی سے علیم وخبیر ہے اس سے بندوں کی کوئی بھی بات پوشیدہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو اپنے بندوں کو پیدا کرنے سے پہلے ہی اپنے بندوں کے احوال سے باخبر ہے۔ جو بھی بندے قیامت کے دن بحیثیت مجرمین حاضر ہوں گے ان کے جرائم رب العالمین پر پہلے ہی سے واضح اور منکشف ہیں۔ ان سے کسی بارے میں تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سے پوچھنے کا مطلب تو محض اسلئے ہوگا کہ وہ مجرمین کو مطمئن کر سکے اور یہ ثابت کر سکے کہ ان کے ساتھ کوئی ظلم اور زیادتی نہیں ہو رہی ہے اور ان کے بارے میں سزا کا جو بھی فیصلہ کیا جانے والا ہے وہ بھی ایک طرح کا انصاف ہے۔

اسی طرح کی ایک آیت سورۂ اعراف میں بھی ہے۔ فرماتے ہیں۔

فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ یعنی ہمیں ضرور پوچھنا ہے ان لوگوں سے جن کی طرف رسولوں کو بھیجا گیا اور ہمیں رسولوں سے بھی پوچھ تاچھ کرنی ہے۔ گویا کہ سوالات ان قوموں سے بھی ہوں گے جن کے پاس آسمانی ہدایات لے کر انبیاء کو روانہ کیا گیا کہ انبیاء علیہم السلام تمہارے پاس آئے تو تم نے ان کا خیر مقدم کس طرح کیا اور ان کی ہدایات پر کہاں تک عمل کیا اور تحقیق انبیاء سے بھی کی جائے گی کہ آپ نے ہمارے پیغام کو اپنی امت کو پہنچادیا تھا یا نہیں اور جب ہمارا پیغام پہنچادیا تھا تو اس کا جواب قوم نے کیا دیا۔ کتنے لوگوں نے ہمارے پیغامات کا احترام کیا اور کتنے لوگوں نے ہمارے پیغامات کی توہین کی۔

ایسا نہیں ہے کہ رب العالمین کو اس بات کی خبر نہیں ہے کہ نبیوں اور رسولوں نے ان کے پیغام کو صحیح معنوں میں پہنچایا یا نہیں۔ اور کس نبی کی قوم نے اپنے نبی کے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا۔ رب العالمین کو سب کچھ خبر ہے انہیں تو دلوں میں چھپے ہوئے ان رازوں کے بارے میں بھی واقفیت ہے جو زبان تک بھی نہیں آتے اور جن کا ادراک کسی اور کے لئے ممکن نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ ان رازوں ان خیالوں اور ان وسوسوں سے بھی باخبر رہتا ہے جو انسانوں کے سینوں میں محفوظ یا موجود ہیں۔ لیکن قیامت کے دن مجرمین سے سوال کرنے کا مطلب مجرمین کو مطمئن کرنا ہوگا کہ وہ خود اپنی زبان سے اپنے جرائم کا اعتراف کریں۔

چنانچہ آیات وراویات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حشر کے میدان میں جب مجرمین سے پوچھ تاچھ ہوگی تو وہ فرشتوں کی اطلاعات کی تکذیب کریں گے اور کراماً کاتبین نے جو رپورٹ بارگاہ خداوندی میں پیش کی ہوگی اس کو جھٹلائیں گے۔ ایسے مجرمین کے لئے بطور خاص یہ ترکیب کی جائیگی کہ رب العالمین کے حکم سے ان کی زبان پر مہر لگادی جائے گی۔ زبان بولنے کی قدرت کھو بیٹھے گی اس کے بعد ان کے جسم کے دوسرے اعضاء بول اٹھیں گے اور ان گناہوں کی تصدیق کریں گے جو بندہ کیا کرتا تھا اور گناہ کرنے میں اپنے اعضاء کا استعمال کرتا تھا۔ چنانچہ سورۂ یٰسین میں فرمایا گیا ہے۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ٥ آج کے دن ہم مہر لگادیں گے ان کے

منہ پر اور بات کریں گے ہم سے ان کے ہاتھ اور گواہی دیں گے ہمیں ان کے پاؤں جو کچھ بھی وہ کرتے تھے۔

اس طرح مجرمین کے اعضاء ان گناہوں کی تصدیق از خود کرینگے جن میں وہ مبتلا رہتے تھے اور اپنے ہاتھ پاؤں کو بھی مبتلا کرتے تھے۔ اسی بات کو ذرا پھیلا کر سورۂ حٰم سجدہ میں بیان کیا گیا ہے۔

يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰى اِذَامَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ط قَالُوْا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے دن ہم جمع کریں گے ان لوگوں کو جو اللہ کی نافرمانی کا اظہار کر کے حق جل مجدہ کے ساتھ دشمنی اور عداوت کا مظاہرہ کیا کرتے تھے اور دین الٰہی کی مخالفت میں کمر بستہ رہا کرتے تھے۔ ان کو دوزخ میں جمع کیا جائے گا اور ان کی نافرمانی اور غداری کے اعتبار سے ان کی جماعتیں بنادی جائیں گی اور جب یہ مجرمین دوزخ کے دروازوں تک پہنچ جائیں گے تو ان کی آنکھیں اور ان کے جسم کی کھال بولنے لگے گی اور اُن افعال کی تصدیق و توثیق کردے گی جن میں وہ عمر بھر مبتلا رہے تھے اس وقت مجرمین کو حیرت بھی ہوگی اور افسوس بھی اور وہ فرطِ غضب میں اپنے جسم کی کھال سے یہ سوال کریں گے کہ تم نے حقائق سے پردہ کیوں ہٹایا اور ہمارے گناہوں کی پول کیوں کھولی؟ اس وقت جسم کے اعضاء بولیں گے اللہ نے ہمیں بولنے کی اور بات کرنے کی قدرت عطا کی اور اسی نے اس دنیا کی ہر مخلوق کو بات کرنے کی صلاحیت بخشی تھی۔

اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس دنیا میں انسان جو کچھ بھی کرتا ہے اچھا یا برا۔ حق تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہوتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ اگر کوئی بندہ سات پردہ میں یا سمندر کی گہرائی میں جا کر بھی کسی فعل کا مرتکب ہوگا تو حق تعالیٰ اس سے خبردار رہیں گے۔ قیامت کے دن سوالات صرف اس لئے ہوں گے تاکہ مجرمین کو یہ کہنے کا حق نہ رہے کہ ہمارے ساتھ زیادتی کی گئی اور ہم سے پوچھا تک نہیں گیا اور جو بندے اپنے افعال بد کے منکر ہوں گے ان کے اعضاء سے ان کی آنکھ، کان اور دیگر جسم کے حصوں سے گواہی لی جائے گی۔ اس کے بعد کسی سزا کا فیصلہ کیا جائے گا۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں یہ بات بہت آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے۔ آپ کھلی آنکھوں سے یہ دیکھ سکتے ہیں کہ فلموں اور ڈراموں میں کام کرنے والے لوگ جب مرجاتے ہیں اور ان کی ہڈیاں تک گل سڑ کر مٹی میں مل کر مٹی بن جاتی ہیں وہ پردۂ فلم پر پھر زندہ نظر آتے ہیں۔ چلتے پھرتے ہیں، ہنستے ہیں بولتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں جو کردار ادا کئے تھے وہ کردار ان کی موت کے بعد حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کی ایک ایک حرکت ان کے اچھے برے رول فلم کی ریل میں محفوظ رہتے ہیں اور انہیں بار بار دیکھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ہر انسان کی ایک فلم فرشتے تیار کرتے ہوں گے جو قیامت کے دن بحکم خداوندی پیش کی جائے گی اور انسان کو اپنی زندگی کی فلم دیکھ کر یہ یاد آجائے گا کہ اس نے اپنی زندگی اچھے برے کیا کیا کارنامے اور کرتوت انجام دیئے۔ کتنی بار چوری کی، کتنی بار جوا کھیلا، کتنی بار زنا کیا، کتنی بار شراب پی اور کتنی بار اس نے اپنے رب کو یاد کرنے کے لئے نماز قائم کی۔ غرضیکہ ہر اچھا اور برا کام اس فلم کی ریل میں کسی ریکارڈ کی طرح محفوظ ہوگا اور اس کو دیکھنے کے بعد اللہ کا کون بندہ اپنے کسی فعل بد کی تکذیب کرسکتا ہے؟

اور قرآن حکیم کی آیات کے مطابق تو حق تعالیٰ کو یہ قدرت بھی حاصل ہے کہ وہ انسان کے جسم کے اعضاء کو زبان کی طرح بولنے کی قدرت عطا کردے اور کان آنکھ اور ہاتھ پاؤں بندے کی خطاؤں اور غلطیوں کی تصدیق کریں گے اور مجرمین کو لاجواب کردیں گے۔

قرآن حکیم کی آیات سے ہمیں اس بات کا اندازہ بھی ہوتا ہے کہ بروز محشر مجرمین کی شناخت ان کے چہروں سے بھی ہوجائے گی اور ان کے وہ چہرے دیکھ کر جو پھٹکار زدہ ہوں گے اور جن پر سیاہی لپیٹ دی گئی ہوگی مجرمین کی پہچان بن جائیں گے۔

سورۂ آل عمران میں فرمایا گیا ہے۔ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ج فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ قف اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

یعنی جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے کالے ہوں گے اس دن لوگوں سے پوچھا جائے گا جن کی صورتیں سیاہ ہوں گی کہ تم کیوں کافر ہوگئے تھے ایمان لانے کے بعد؟ اب تم عذاب چکھو اللہ کا اپنے کفر و شرک کی وجہ سے اور جن کے چہرے سفید اور نورانی ہوں گے وہ اللہ کی رحمت کے سائے میں ہوں گے اور ہمیشہ اللہ کی رحمت کے سائے میں رہیں گے۔

اس آیت سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ کافروں اور مشرکوں سے

پوچھا جائے گا کہ وہ ایمان لانے کے بعد پھر کافر کیسے ہو گئے؟

اس کا ایک مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد ارتداد کا راستہ اختیار کرتے ہیں یہ بات ان سے پوچھی جائے گی اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ تمام کفار و مشرکین کسی نہ کسی نبی کی امت میں سے ہی تھے لیکن ان لوگوں نے اپنے نبی کی تعلیمات سے انحراف کر کے کفر و شرک کی راہ اختیار کی تھی اس لئے یہ سوال کیا جائے گا اور سب سے زیادہ قرین صواب بات یہ ہے کہ چونکہ اس دنیا کے تمام ہی انسانوں کو دین فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے اور ہر بچہ درحقیقت دین اسلام کی دولت سے سرفراز ہو کر اس دنیا میں جنم لیتا ہے اس کے بعد اس کے ماں باپ اس کو یہودی نصرانی مجوسی یا مشرک بنا لیتے ہیں۔ چونکہ ہر انسان کی فطرت میں دین اور اسلام شامل ہے اور ہر انسان کی تخلیق وحدانیت پر ہوتی ہے اس لئے اس سے یہ سوال کرنا کہ تم ایمان کے بعد کفر کی طرف کس طرح پلٹ گئے یا تمہیں دین فطرت سے گمراہی اور شرک و شیطنت کی طرف کس طرح موڑ دیا گیا ایک حق بجانب سوال ہے۔ اور اس کا جواب وہ لوگ نہیں دے سکیں گے جو مجرم ہوں گے اور جن کے لئے عتاب الٰہی مقدر ہو چکا ہوگا۔ بہرکیف میدان حشر میں انسانوں کے چہرے خود ہی یہ ثابت کر رہے ہونگے کہ کون مجرم ہے اور کون رحمت خداوندی کے سائے میں ہے۔

سورۂ اسراء میں فرمایا گیا ہے۔ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ط اور ہم قیامت کے دن (مجرمین کو) منہ کے بل چلائیں گے اور انہیں اندھا گونگا بہرا بنا کر اٹھائیں گے۔

سورۂ طٰہٰ میں فرمایا گیا۔ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ٥ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ۔ ہم قیامت کے دن مجرمین کو اس طرح جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی اور وہ آپس میں (اپنی بربادی پر) سرگوشیاں کر رہے ہوں گے۔

اس طرح کی صورت حال سے کھل کر واضح ہو جائے گا کہ اللہ کے نافرمان بندے کون ہیں اور اس کے فرمانبردار بندے کون۔ اللہ جن سے ناراض ہوگا ان کے چہروں پر پھٹکار ہوگی وہ سیاہ رات کی طرح تاریک ہوں گے اور ان کے چہروں سے وحشت اور سیاہی ٹپک رہی ہوگی اور حد یہ ہے کہ وہ نہ بولنے پر قادر ہوں گے نہ سننے پر اور نہ دیکھنے پر۔ عجیب دہشتناک منظر ہوگا جو ان کی بربادی اور ہلاکت کو ثابت کر رہا ہوگا۔ اس کے برعکس کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ ان کے چہروں پر نور ٹپک رہا ہوگا اور ان کے چہرے ماہتاب و آفتاب کی طرح چمک رہے ہوں گے اور انہیں دیکھ کر یہ اندازہ ہو جائے گا کہ ان کا رب ان سے راضی ہے۔

چنانچہ سورۂ رحمٰن کی اگلی آیت میں یہ فرمایا گیا۔ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ قیامت کے دن مجرم لوگ اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے اور ان کے بال اور پاؤں پکڑ کر لے جایا جائے گا، پھر تم اپنے رب کی کس کس حقیقت کو جھٹلاؤ گے۔؟

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ میدان حشر میں نافرمان لوگوں کی بہت درگت بنے گی ان کے ساتھ فرشتے ذلت آمیز سلوک کریں گے اور انہیں مجرمین اور سرکش لوگوں کی طرح گھسیٹ کر دوزخ کی طرف دھکیلا جائے گا۔ اور ان کی شکلوں پر ایسی وحشت برس رہی ہوگی کہ دیکھنے والے بھی خوف زدہ ہوں گے اور ان لوگوں کا وہاں کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

اگلی آیت میں فرمایا گیا۔ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ٥ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ یہ ہے وہ جہنم جس کو لوگ جھٹلاتے تھے اور اس وقت یہ مجرم لوگ دوزخ کے کھولتے ہوئے پانی کے اردگرد دورہ کر رہے ہوں گے، پس تم اپنے رب کی کس کس نشانی کو جھٹلاؤ گے؟

ان آیات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دوزخ کے اندر صرف آگ ہی نہیں ہے بلکہ وہاں اور بھی سخت ترین عذاب ہیں جن کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک ماء حمیم بھی ہے یعنی کھولتا ہوا پانی، جب اہل جہنم آگ کی تپش اور زیادتی کی وجہ سے پیاس میں مبتلا ہوں گے اور فرشتوں سے پانی کا مطالبہ کریں گے اس وقت ان کو کھولتا ہوا پانی پیش کیا جائے گا۔ یہ پانی نہ پیاس بجھا سکے گا نہ تسکین پہنچا سکے گا۔

سورۂ غاشیہ میں فرمایا گیا ہے۔ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ٥ دوزخیوں کو کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا اور سوائے جھاڑ کانٹوں کے ان کے لئے کھانا کچھ بھی نہ ہوگا جو نہ طاقت دے گا نہ بھوک مٹا سکے گا۔

سورۂ کہف میں فرمایا گیا۔ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۤءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاۤءَتْ مُرْتَفَقًا ٥ اور اگر وہ پیاس سے تڑپ کر فریاد کریں گے تو ان کو ایسا پانی دیا جائے گا جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا وہ چہروں کو بھون ڈالے گا، کیا ہی برا پانی ہوگا اور دوزخ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

سورۂ محمد میں فرمایا گیا ہے۔ وَسُقُوْا مَاۤءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۤءَهُمْ۔

انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جوان کی آنتوں کے ٹکڑے کر ڈالے گا۔

سورۂ مومن میں فرمایا گیا۔ يُسْحَبُونَ ٥ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ٥ مجرمین کو گرم پانی میں جھونکا جائے گا پھر انہیں دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

ان آیات اور ان جیسی دیگر بہت سی آیات قرآنی سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مجرمین کو دوزخ کی آگ کے ذریعہ اور کھولتے ہوئے پانی کے ذریعہ عذاب دیا جائے گا جو ان کے لئے اذیت ناک بنے گا اور انہیں یہ اندازہ ہوجائے گا کہ دنیا کی زندگی کفر وشرک اور معصیت ونافرمانی کی راہیں اختیار کرکے انسانوں نے خود اپنے ساتھ ظلم کیا ہے۔ قیامت کے دن ان پر جو کچھ بھی گزرے گی وہ سب ان کے اپنے افعالِ بد کا نتیجہ ہوگا۔ مجرمین کو جب بھوک لگے گی تو ان کو ایسا کھانا اور پانی دیا جائے گا جو نہ ان کی بھوک پیاس مٹا سکے گا اور نہ ان کے لئے تسکین کا باعث ہوگا بلکہ ان کو کھانے پینے کے لئے ایسی چیزیں دی جائیں گی جو ان کے لئے ذلت اور منکبت میں اضافہ کرنے والی ہوں گی اور جنہیں استعمال کرنے کی ان میں تاب نہیں ہوگی۔

سورۂ رحمٰن میں ان عذابوں کی طرف اشارہ کرکے یہ فرمایا گیا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ حقیقت یہ ہے کہ رب العالمین کا یہ انعام بھی کس قدر بے پایاں ہے کہ اس نے جرائم کی سزاؤں کا ذکر کرکے اپنے بندوں کو پیشگی آگاہ کردیا ہے۔ تاکہ وہ خود کو ایسے انجام سے بچا سکیں اور صراطِ مستقیم پر چل کر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی جدوجہد کرسکیں۔ اس طرح رب العالمین نے اپنے بندوں کے ساتھ انتہائی رحم وکرم کا معاملہ کیا ہے اور اس رحم وکرم کا انکار اور اس کی تکذیب وہی کرسکتا ہے جو فطرتاً بدنصیب ہو اور جسے رحم وکرم کے مفہوم ہی کی خبر نہ ہو۔

(باقی آئندہ)

انصاف پسندی

سرکاری دفتر میں ایک کلرک دوسرے کلرک سے کہہ رہا تھا۔ ''یہ ٹھیک ہے کہ سکریٹری صاحب کمینے ہیں مگر وہ انصاف پسند ہیں۔''

''وہ کیسے؟'' دوسرے کلرک نے پوچھا۔

''وہ ہر ایک کے ساتھ کمینگی سے پیش آتے ہیں۔'' پہلے کلرک نے جواب دیا۔

اگر آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد اور نام کا مفرد عدد سات ہو تو

آپ کا ستارہ نپ چون ہے۔ یہ علم وفہم، فراست وذہانت اور سلجھے ہوئے خیالات کی نشاندہی کرتا ہے اور یہ ستارہ خود پسندی اور فلسفیانہ ...ات کا بھی آئینہ دار ہے۔

تاریخ پیدائش اور نام کے مفرد عدد کی ہم آہنگی کی وجہ سے آپ ...ار دماغ رکھتے ہیں اور آپ کی سوچ وفکر دوسروں کے مقابلے میں بہت ...ہے اور اسی لئے آپ حد سے زیادہ حساس اور ذکی الحس بھی ہیں۔ بہت ...موں باتوں سے گہرائی میں پہنچ جانا اور ان کی حقیقت کو محسوس کرنا آپ کی ...ت کا حصہ ہے۔ آپ حد سے زیادہ بڑھی ہوئی عقل اور فراست کی وجہ ...ے جہاں بہت گہرے مسائل کی گتھیاں چٹکی بجاتے ہوئے حل کر لیتے ...ہیں آپ کے اندر یہ مرض بھی ہے کہ آپ مفروضات کے اونچے محل ...گزرتے ہیں اور خوابوں اور خیالوں کی دنیا میں بہت دور تک نکل ...تے ہیں۔ آپ حد سے زیادہ امید پرست ہیں بہت برے حالات ...میں بھی آپ کی امیدیں ہری بھری رہتی ہیں اور بدترین مواقعات پر بھی ...مایوس نہیں ہونے پاتے۔ یہ ایک طرح کی اچھی صفت ہے جو موجودہ ...میں عنقا ہوتی جارہی ہے۔ آپ کے اندر امید پرستی کی اچھی صفت کے ...ساتھ ایک کمزوری بھی ہے اور وہ ہے احساس کمتری، آپ خواہ مخواہ ...احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور بروقت اقدامات نہ کر کے اچھے ...موقع گنوا دیتے ہیں۔ آپ کے اندر ایثار کرنے کی اور قربانی دینے کی ...غالب صفت موجود ہے۔ آپ دوسروں کو فوقیت دے کر اکثر اعلیٰ ...ظرفیت کا ثبوت دیتے ہیں اور سب کی نظروں میں ممتاز ہوجاتے ہیں۔ ...حد سے زیادہ ذکی الحس ہونے کی وجہ سے بدگمانی کا شکار بھی ہوجاتے ...لیکن آپ کی خوبی یہ ہے کہ آپ اپنے دل میں کچھ نہیں رکھتے بہت جلد ...آپ کا دل صاف ہوجاتا ہے۔ آپ کا دل معمولی سی باتوں سے بھی ٹوٹ ...جاتا ہے اور جب دل ٹوٹتا ہے تو آپ بکھر کر رہ جاتے ہیں۔ آپ کو یہ بات ...رکھنی چاہئے کہ یہ دنیا دینے سے زیادہ لینے کی قائل ہے اور یہ دنیا بہت زیادہ کسی کی پرواہ نہیں کرتی اس لئے اس کی خاطر اپنا خون جلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ حساس ہونا بے حس ہونے کے مقابلہ میں اچھا ہے لیکن اتنا حساس ہوجانا کہ ذرا ذرا سی باتوں پر انسان متاثر ہو اور اپنے قلب وجگر کا خون کرتا رہے شاید اچھا نہیں ہے۔ اس سے اپنی تندرستی متاثر ہوتی ہے اور روحانیت بھی تباہ ہوجاتی ہے کیونکہ جو آنسو دنیا والوں کے لئے بہائے جاتے ہیں وہ آنسو روح کو کمزور کرتے ہیں اور دماغ کو ڈھیلا کر دیتے ہیں۔

آپ محبت کے معاملے میں بہت جذباتی ہیں اور آپ محبت کے معاملے میں افسانوی طرز کو پسند کرتے ہیں اور خواب وخیال کے لاکھوں محل تعمیر کر ڈالتے ہیں۔ جبکہ آپ کو سنجیدہ اور باوقار ہونا چاہئے۔ آپ فطری طور پر مذہب پرست انسان ہیں اور پرانی قدروں کے دلدادہ ہیں، آپ کے مزاج میں زبردست سادگی بھی ہے اور آپ فیشن پرستی سے اور بھڑک دار چیزوں سے دور رہتے ہیں۔ آپ کے اندر بنیادی طور پر ایک کمزوری ہے اور وہ یہ کہ آپ پیٹ کے کچے ہیں۔ آپ اپنے اور کسی کے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اور آپ راز کو ظاہر کر کے بہت نقصان اٹھاتے ہیں۔

آپ دوست سے متاثر نہیں ہوتے اور دولت کی چکا چوند آپ کو گمراہ نہیں کرتی۔ آپ کی ایک خوبی یہ ہے کہ آپ ہر طرح کے حالات میں زندگی گزارنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور آپ ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔ آپ لوگوں کی تکالیف سے جلد متاثر ہوجاتے ہیں اور لوگوں کی مدد کے لئے کچھ بھی کر گزرتے ہیں۔ اگرچہ آپ میں خرابیوں کی بہ نسبت خوبیاں زیادہ ہیں لیکن اگر آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کے لئے اپنی کمزوریوں پر قابو پالیں تو بہتر ہے۔ جو لوگ آئینہ دیکھ کر آئینے پر تاؤ کھانے کے بعد اپنے چہرے کی اصلاح کرتے ہیں اور اپنے خدوخال کو درست کرنے کے لئے مؤثر اقدام کرتے ہیں وہی لوگ مصائب سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ اپنے محاسن میں اضافہ کرنا ہی دوراندیشی ہے اور دوراندیشی بہت بڑی نعمت ہے۔ (باقی آئندہ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ۔سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

...رھویں قسط

کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

...م افسران اور کل مخلوقات کی تسخیر کے لئے

طالب اپنے نام کے اعداد نکالے اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد بھی ...ں شامل کرلے اور اس میں حکام، افسران اور کل مخلوقات کے اعداد ...امل کرلے۔ اس کے بعد اس میں آیت کریمہ لَقَدْ جَآءَكُمْ ...ولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ ...مُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ الرَّحِيْمِ ۝ کے اعداد بھی شامل کرلیں۔ اس کے بعد ...بسم اللہ کے اعداد شامل کریں۔ اس کے بعد طالب اپنے نام کے ...اول کے اعداد کو دس گنا کر کے شامل کرلے۔ ان سب کو جمع کر کے ...قاعدہ نقش اپنے عنصر کے اعتبار سے ساعت سعید میں تیار کرے اور ...ائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ کل مخلوق مسخر ہوگی۔ اور حیرت ...ریقہ سے لوگ اطاعت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

نقش کے نیچے یہ عزیمت لکھیں۔ "یامُسَخِّرُ سَخِّرلِی کُلَّ ...لوقاتِ اَجِبْ یَا لُوْمائِیل بِحَقِّ یاعَزِیْز وَاَجِبْ یااَمْوَاکِیل بِحَقِّ ...ف بِحَقِّ یارَحِیْم"

مثال۔

نام طالب۔ عقیل احمد، اعداد ۲۶۳
نام والدہ۔ زینب بانو، اعداد ۱۲۸
آیت کریمہ۔ اعداد ۲۸۹۸
حکام۔ اعداد ۶۹
افسران۔ اعداد ۳۹۲
کل مخلوقات۔ اعداد ۱۲۲۷
حرف اول طالب۔ اعداد دس گنا ۷۰۰

عقیل احمد کا مزاج آبی ہے۔ اس لئے نقش کی رفتار آبی رہے گی۔ نقش حسب قاعدہ اس طرح بنے گا۔ نقش کے تین طرف اسماء الٰہی آئینگے اور نقش کے نیچے عزیمت لکھی جائے گی۔

۷۸۶
یاعزیز

(بائیں طرف: یارؤف — دائیں طرف: یارحیم)

۱۳۹۵	۱۳۸۲	۱۳۸۹	۱۳۹۲
۱۳۸۸	۱۳۹۳	۱۳۹۴	۱۳۸۳
۱۳۹۰	۱۳۸۷	۱۳۸۴	۱۳۹۷
۱۳۸۵	۱۳۹۶	۱۳۹۱	۱۳۸۶

یامسخرُ سخرلی کل مخلوقات اجب یا لومائیل بحق یاعزیز واجب یاامواکیل بحق یارؤف وبحق یارحیم

اس عمل سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے اسماء الٰہی اور آیت کریمہ کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔

آیت کریمہ کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ سوا دو لاکھ کی تعداد ایک چلے میں یا تین چلوں میں پوری کی جائے اور اسماء الٰہی کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چلے میں تینوں اسماء کی زکوٰۃ ان کے اعداد کے مطابق ادا کریں۔ مثلاً یاعزیزُ روزانہ ۹۴ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھیں۔ یارؤف ۲۸۶ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھیں اور یارحیمُ ۲۸۵ مرتبہ چالیس مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد آیت کریمہ روزانہ ۱۱۱ مرتبہ اور اسماء الٰہی کی ایک تسبیح روزانہ پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد مذکورہ نقش اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی اگر بنائیں گے تو انتہائی مؤثر ثابت ہوگا اور اللہ کی مخلوق حیرتناک طور پر مسخر اور تابع ہوگی۔

پتھروں کی خصوصیات

/ادارہ

ایپی ڈوٹ

اس پتھر کو انگریزی میں ایپی ڈوٹ Epidote کہتے ہیں۔ یہ پتھر تمام دنیا میں اسی نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ یہ پتھر انتہائی دل فریب اور دل کش پتھر ہے۔

یہ پتھر دنیا میں بیشتر ممالک میں پایا جاتا ہے جس میں امریکہ، ایران، سری لنکا اور ہندوستان بھی شامل ہیں۔

● سیر و سیاحت کے شوقین افراد کے لئے اس کا پہننا فائدہ مند ہوتا ہے۔ اگر اس پتھر کی انگوٹھی وہ حضرات پہن لیں جو تجارت کا پیشہ اپنائے ہوئے ہوں تو ان کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ اس پتھر کی خوبی یہ ہے کہ یہ تاجر کو نقصان سے بچاتا ہے اور بروقت اس کو متنبہ کرتا ہے اور تاجر نقصان اٹھانے والی چیز کی خرید و فروخت سے خود بخود رک جاتا ہے۔

● جو لوگ لکھنے لکھانے کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہوں جیسے شاعر، ادیب، افسانہ نویس، ناول نگار، صحافی وغیرہ ان سب کے لئے یہ پتھر بے حد فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اور شہرت و ناموری کا ذریعہ بنتا ہے۔

● اس پتھر کے استعمال سے کامیابی کی راہیں کھلتی ہیں، حوصلے بڑھتے ہیں اور پیش قدمی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

● کسی بھی فن میں کمال پیدا کرنے کے لئے ایپی ڈوٹ کی انگوٹھی مفید ذریعہ بنتی ہے۔

● یہ انگوٹھی ان حضرات کے لئے بھی مفید ثابت ہوتی ہے جو قلم کے ذریعہ خدمت خلق کر رہے ہیں جیسے ڈاکٹر، جج اور وکیل وغیرہ۔

● اس پتھر کا استعمال شوگر کے مرض کو ختم کرتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ ۷ رگرام چاندی میں اس کی انگوٹھی بنوائیں۔ دن بھر اس کو پہنیں اور رات کو مٹی کے برتن میں پانی بھر کر اس میں انگوٹھی ڈالدیں اور اس پانی کو صبح نہار منہ پی لیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں شوگر کنٹرول میں آجائے گی اور پھر کنٹرول میں رہے گی۔

● یہ پتھر معدہ کی گرمی کو دفع کرتا ہے۔

● نظام ہضم کو بہتر بناتا ہے اور پیٹ کو جملہ خرابیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

● حلق اور گلے کے امراض میں یہ پتھر مفید ترین ثابت ہوتا ہے۔

● جن لوگوں کو جوڑوں کے درد کی شکایت ہو ان کو ایپی ڈوٹ کی انگوٹھی پہننی چاہئے۔

● کچھ لوگ مسلسل بخار میں مبتلا رہتے ہیں اور کچھ لوگوں کو اکثر بخار کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ ایپی ڈوٹ کی انگوٹھی استعمال کریں۔

● یہ پتھر لیکوریا کو ختم کرنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

● گردنی بخار میں اس کا استعمال حد سے زیادہ مفید ہے، اگر کسی کو یہ بخار ہو گیا ہو تو اس کے گلے میں ایپی ڈوٹ ڈال دیں انشاء اللہ بخار سے نجات مل جائے گی۔

● اعصابی نظام کو یہ پتھر درست رکھتا ہے۔ پٹھوں کو تقویت پہنچاتا ہے۔

● نزلہ اور زکام میں اس کا استعمال مفید ہے۔

● عرق النساء کے درد کو یہ پتھر ختم کر دیتا ہے۔

● گٹھیا کے درد میں ارباب تجربہ نے اسے مفید بتایا ہے۔ اس کی انگوٹھی گٹھیا کے مرض سے نجات دلاتی ہے۔

● بعض اوقات زخم ناسور کی شکل اختیار کر جاتے ہیں، ایسی صورت میں اس پتھر کی انگوٹھی پہنیں۔ چند دنوں میں زخم ٹھیک ہو جائیں گے۔

● سانس کی نالیوں میں پیدا شدہ بیماریوں کو دفع کرتا ہے اور آنتوں کے امراض کو دور کر کے ان میں تقویت پیدا کرتا ہے۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

بات فاطر العقل لوگوں کی

سوال از: محمد فرقان کاظمی ــــــــــــ راجو پور

تقویم، خاص نمبر اور پھر اب مارچ کا شمارہ الحمدللہ تمام کاوشیں خوب سے خوب تر کی جانب گامزن ہیں۔

ایک صاحب کا عجیب وغریب خط روحانی ڈاک میں پڑھنے کو ملا۔ کیسے کیسے فاتر العقل لوگ اس دنیا میں موجود ہیں جنہوں نے امام مہدیؑ اور دجال بھی پیدا کردیئے۔ جواب آپ نے خوب دیا۔ حضرت وہ اداریہ بنادیں جو آپ نے ایک خط کے جواب میں دیا تھا جس کی جانب میں نے پہلے نشاندہی کی تھی۔

جواب

رب العالمین کا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہماری کاوشوں کو مقبولیت سے نوازا ہے۔ ان کا کرم اگر شامل حال ہو تو کسی کی غلطیاں بھی لوگوں کو گراں نہیں گزرتیں اور اگر ان کی نظر عنایت نہ ہو تو انسانی محاسن پر بھی لوگ انگلیاں اٹھانے لگتے ہیں۔ اس لئے ہم سب کو ہر حال میں اپنے رب سے اپنے رب کے فضل وکرم کی بھیک مانگنی چاہئے تاکہ ہم انسان لغزشوں کے باوجود لوگوں کی نظروں میں سرخرور ہیں اور لوگوں کا حسن ظن باقی رہے۔ آپ نے ہماری کاوشوں کو سراہا اس لئے ہم آپ کے شکرگزار ہیں اور آپ کی محبت کی قدر کرتے ہیں۔

آپ نے خود ہی اس بات کا اندازہ کرلیا ہوگا کہ ہمیں کیسے کیسے خطوط کو برداشت کرنا پڑتا ہے اور کس کس طرح لوگوں کی ذہن سازی کرنی پڑتی ہے۔ یقیناً روحانی ڈاک ایک مشکل ترین کالم ہے، یہ کالم ہمیں ہر ماہ آزمائش میں مبتلا کرتا ہے لیکن بس اللہ کا فضل بیکراں ہے کہ سوالوں کے جوابات اطمینان بخش ثابت ہوتے ہیں۔ سائل بھی مطمئن ہوجاتا ہے اور دیگر قارئین کی معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے نیز ہزاروں لوگوں کی اصلاح ایک ایک جواب سے ہوجاتی ہے۔ طرح طرح کے سوالوں سے اس بات کا اندازہ بھی ہوجاتا ہے کہ کیسے کیسے نظریئے لوگوں کے ذہن میں ''ناجائز خیالات'' کی طرح کلبلاتے ہیں اور کیسے کیسے فتنے شیطان لعین انسان کی وادیٔ دل میں تخلیق کرتا ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں ایسے خیالات اور ایسے تصورات سے محفوظ رکھے جو ایمان وتوحید کا ستیاناس کرنے والے ہوں۔

آپ نے جس جواب کو اداریہ بنانے کا مشورہ دیا تھا وہ ذہن میں محفوظ نہیں رہا۔ ایک بار پھر اس کی نشاندہی کی زحمت فرمائیں انشاء اللہ آپ کے مشورے پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

چند باتیں عملیات کی

سوال از: فیروز خاں ــــــــــــ حسن پور لوہاری

مجھے آپ کی رہنمائی درکار ہے اور میں آپ سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل امور میں آپ سربستہ رازوں پر سے پردہ ہٹائیں۔

(۱) اسم ذات 'یااللہ' کی زکوٰۃ کا مؤثر، معتبر اور بزرگوں کا آزمودہ طریقہ کیا ہے؟ مفصل طریقہ اور زکوٰۃ کا نقشہ سمجھائیں۔

(۲) زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد عامل اسم ذات سے کیا روحانی فوائد حاصل کرسکتا ہے اور خدمت خلق میں یہ کن امور میں مؤثر ہے؟

(۳) اسم ذات کے نقوش زندگی کے کن مسائل میں تیر بہدف ہیں؟

(۴) دوران چلہ پرہیز کے اوپر بھی تفصیلی روشنی ڈالیں اور زکوٰۃ کے دوران سمت، رجال الغیب کا دھیان، خوشبو وغیرہ کے بارے میں بھی رہنمائی عطا فرمائیں۔؟ اللہ تعالیٰ آپ کے روحانی مشن کو پایۂ تکمیل کو پہنچائے۔آمین۔

جواب

نوچندی جمعرات سے پہلے چلے کی شروعات کریں اور ''یااللہ'' روزانہ ۶۶ مرتبہ پڑھیں۔ دوسرے چلے میں ''یااللہ'' روزانہ ۲۶۴ مرتبہ پڑھیں۔ تیسرے چلے میں ''یااللہ'' چار ہزار مرتبہ پڑھیں اور چوتھے چلے میں ''یااللہ'' روزانہ سولہ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ ان چار چلوں سے زبردست تاثیر ظاہر ہوگی اور ذہن وقلب سے انوار الٰہی پھوٹ پڑیں گے۔ شرط یہ ہے کہ وقت اور جگہ کی پابندی اور حسن نیت کے ساتھ یہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔روزانہ اول وآخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام رہے اور پاک صاف لباس میں تازہ غسل کے ساتھ عمل کی شروعات ہو۔

زبان سے متعلق جتنے گناہ ہوں ان سب سے اجتناب رکھیں۔مثلاً جھوٹ، غیبت، لعن وطعن اور ہر طرح کی فضول گفتگو وغیرہ۔دوران زکوٰۃ رجال الغیب کا لحاظ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ روزانہ قبلہ کی طرف رخ کرکے وظیفہ پڑھیں۔اسم ذات کا نقش زندگی کے تمام مسائل میں کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے اور تمام امراض میں اسم ذات کا نقش مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر مربع کے نقش کی زکوٰۃ اور مثلث کے نقش کی زکوٰۃ ادا کرلی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے اور اس طرح اس کی تاثیر میں کئی گنا اضافہ ہوجاتا ہے۔

مربع کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۴۴ نقش چاروں عناصر سے لکھے جائیں اور لگاتار ۴۴ دن تک لکھیں۔ اس طرح مثلث کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۱۵ نقش ۱۵ دنوں تک چاروں عناصر سے لکھیں اور ان سب کو حسب قاعدہ پانی میں بہائیں۔ زمین میں دبائیں درخت پر لٹکائیں اور آگ میں جلائیں۔

اسم ذات کا نقش مربع آتشی چال سے یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

نقش مثلث یہ ہے۔یہ بھی آتشی چال سے ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

عجیب طرح کی شاگردی

سوال از: شفیق احمد ــــــــــ میرٹھ

جی ہاں آپ سے اس لئے رجوع کررہا ہوں کہ کہیں گستاخی نہ ہونے پائے۔اگر عمل میں نے بغیر کسی استاد کے پڑھا تو کامیابی کی منزل تک نہیں جاسکتا بجائے فائدہ تامہ کے مکمل نقصان کا خطرہ ہے۔دوسرے ترک حیوانات میں لہسن وپیاز کی قید کس لئے لگائی یہ واقعی بدبودار اشیاء میں سے ہیں لیکن دودھ وچائے وغیرہ گوشت ہر قسم کا اس میں کوئی بدبو نہیں ہے۔کیا وجہ ہے کہ اس کی بھی قید لگائی گئی ہے۔اب رہے ترک حیوانات جلالی وہ بھی ہیں خیر میں اس وقت تفصیل میں نہیں جاتا ہوں۔آپ میرے لئے دعا فرمائیں گے اور امید قوی کرتا ہوں کہ آپ کا مشورہ احقر کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا اخیر میں دعا گو اللہ اس ادارہ کو خوب چمکائے اور اس کا فیض ساری دنیا میں جاری وساری فرمائیں۔

جواب

کسی ایک عمل کی اجازت لینے دینے سے نہ کوئی کسی کا شاگرد بن سکتا ہے نہ استاد۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اگر کسی نے روحانی عملیات کی تمام بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزار لیا ہو تو وہ شخص اگر کسی عمل کی کسی عامل سے اجازت حاصل کرلے گا تو اس میں کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے لیکن جو شخص اس لائن کی بنیادی ریاضتوں سے نہ گزرا ہو اسکا صرف کسی سے اجازت لینا کافی نہیں ہے۔اور محض اجازت حاصل کرکے خود کو ''عمل'' کا

اہل سمجھنا ایک ایسی خوش فہمی ہے، جس کی امید صرف نابالغ بچوں سے کی جا سکتی ہے۔ بعض روحانی عملیات کے دوران پرہیز کی جو تاکید کی جاتی ہے اس میں صرف بدبودار چیزیں شامل نہیں ہیں۔ لہسن اور پیاز کے علاوہ پرہیز کی جو تفصیل ہے اس میں دودھ دہی اور گھی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اور یہ سب چیزیں واسطہ در واسطہ حیوانات سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے ان سے بچنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ مثلاً دودھ بکری، گائے بھینس کا ہوگا اس لئے بعض عملیات کے درمیان ممنوع ہے۔ دہی دودھ سے بنتی ہے، گھی بھی دودھ سے بنتا ہے اس لئے یہ بھی قابل ترک ہے۔ دوران عملیات ایسی چیزوں سے بھی پرہیز رکھنے کی تاکید کی جاتی ہے جو جسم کے اندر کثافت پیدا کرتی ہیں یا جسم میں سستی اور اضمحلال پیدا کرتی ہیں یا ریحائیں بناتی ہیں۔ مثلاً گوشت ترک حیوانات میں بھی شامل ہے اور پرہیز جلالی میں بھی کیونکہ یہ جانور کے جسم کا حصہ ہونے کے ساتھ ساتھ نیند لاتا ہے اور جسم میں سستی پیدا کرتا ہے اور جسم کو فربہ بھی کرتا ہے۔ صحت الگ چیز ہے اور مٹاپا الگ چیز۔ مٹاپا انسان کو دیر تک ایک پہلو پر بیٹھ کر عمل کرنے سے روکتا ہے اس لئے گوشت دوران عمل عامل کے لئے مضر ہے۔

ہم آپ کے لئے بطور خاص یہ دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو میدان عملیات میں صحیح طریقہ سے قدم اٹھانے کی توفیق بخشے اور صرف اجازتیں حاصل کر کے خوش فہمیوں میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھے کیونکہ اسی طرح کی خوش فہمیوں اور بچکانہ سوچ وفکر نے اچھے خاصے لوگوں کا بیڑہ غرق کیا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ آپ خوش فہمیوں کی بھول بھلیوں میں کھو جائیں اور پھر آپ کا پتہ ہی نہ چلے کہ کہاں گئے؟ کیونکہ دھوکہ فریب اور دھاندلی بازی کا راستہ دیانت وصداقت سے الگ تھلگ ہے اور راہ ربہ پر ان ہی لوگوں کے قدم اٹھتے ہیں جو صحیح معنوں میں اہل نہیں ہوتے اور جو صرف لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے دھونی رچا کر یا اپنا حلیہ بدل کر بیٹھ جاتے ہیں اور ہم آپ سے اس فریب دہی کی توقع نہیں رکھتے۔

ایک بات یہ بھی ہم عرض کر دیں کہ کتابیں آپ کتنی بھی پڑھ لیں آپ کو مہارت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر کتابوں سے علم آ جایا کرتا تو پھر مدرسے قائم کرنے کی ضرورت نہیں تھی لوگ کتابیں پڑھ کر ہی عالم فاضل بن جایا کرتے۔ اسی طرح محض عملیات کی کتابیں پڑھنے سے کسی میں نہ مہارت پیدا ہوتی ہے نہ خود اعتمادی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے اندر خود اعتمادی بھی پیدا ہو اور مہارت بھی تو آپ باقاعدہ کسی کے شاگرد بنیں۔ محض اجازت لینے کو شاگردی تصور نہ کریں، آگے آپ کی مرضی۔

ذاتی معلومات

سوال از: محمد طاہر ــــــــــ ممبئی

میں تقریباً طلسماتی دنیا کا مطالعہ چھ مہینے سے کر رہا ہوں اور میں نے آپ کے پاس پہلا خط اگست میں لکھا، دوسرا خط ستمبر میں لکھا لیکن جواب سے محروم کر دیا گیا۔ کیا مجھ سے خط لکھنے میں کوئی غلطی ہوگئی تھی جس وجہ سے آپ نے جواب نہیں دیا۔ اگر غلطی ہوگئی ہو تو مہربانی کر کے اس غلطی کو معاف کر دیں اور اس تیسرے خط کا جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

عرض یہ ہے کہ میری شادی کو بارہ سال ہو چکے۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہمارے چار بچے بھی ہیں۔ پہلے ہم سب ایک ساتھ رہتے تھے امی ابا، بھائی بہن، اور میرا کام بھی ٹھیک چلتا تھا، تقریباً چار سال پہلے ہمارے گھر کے ایسے حالات ہوئے جس کی وجہ سے مجھے الگ کر دیا گیا جب سے میں الگ ہوا ہوں میں کاروبار کی طرف سے بہت پریشان رہتا ہوں والد صاحب نے دوبارہ کرانے کی دکان کرا کر دی لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ جو مجھے جمع دی جاتی ہے اس میں بھی گھٹ جاتا ہے۔ ہر وقت دماغ میں طرح طرح کے خیال آتے رہتے ہیں میں کیا کروں کچھ سمجھ میں نہیں آتا اور اس وقت میں اپنی ہی جگہ میں چائے کی دکان کر رہا ہوں لیکن یہاں بھی کامیابی نہیں مل رہی ہے۔ جگہ بھی اچھی ہے روڈ پر یہاں پر جتنی بھی دکانیں ہیں سب کے دھندے اچھے ہوتے ہیں۔ برائے مہربانی میرے کاروباری لائن کا کوئی حل بتائیں، کوئی دعا یا وظیفہ بتائیں اور آپ کی دعا چاہئے اور یہ بھی بتا دیں کہ میرے نام کا عدد کیا ہے اور مجھے کونسا پتھر راس آئے گا۔ میرا اسم اعظم کیا ہے کتنی بار پڑھنا ہے اور کس وقت پڑھنا ہے۔

میرا خط کچھ زیادہ لمبا ہو گیا ہے مختصر کر کے جواب دیں۔ طلسماتی دنیا کو اللہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے۔

جواب

آپ نے کوئی غلطی نہیں کی تھی جو ہم معاف کریں۔ بات یہ ہے کہ ہمارے نام ہر ماہ ہزاروں خط آتے ہیں ان سب کا پڑھنا دشوار ہوتا ہے اور بعض خطوط جو طویل ترین ہوتے ہیں وہ اپنی طوالت کی وجہ سے نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں۔ بعض خط اتنی بھدی تحریر میں ہوتے ہیں کہ ان کو پڑھنا مشکل ہوتا ہے اور بعض مصروفیت کی وجہ سے نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں لیکن کسی خاص شخص کے خط کو دانستہ نظر انداز کرنا اور اس کا

جواب نہ دینے کی ٹھان لینا ہمارے نزدیک ایک طرح کی معصیت ہے اور اس معصیت سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اگرچہ ہم نے آپ کے کسی بھی خط کو جان بوجھ کر نظر انداز نہیں کیا ہے۔ پھر بھی ہم معذرت چاہتے ہیں۔

آپ نے معاشی اور کاروباری پریشانیوں کا ذکر کیا ہے جو یقیناً قابل تشویش ہے۔ اگر انسان کا کاروبار متاثر ہوجائے یا برباد ہوجائے تو پھر انسان کی آدھی موت واقع ہوجاتی ہے اس لئے کہ آمدنی اس دنیا کی اہم متاع ہے اور یہ متاع اگر باقی نہ رہے تو انسان کی آبرو بھی خطرے میں پڑجاتی ہے اور اس کا چین وسکون بھی۔ آپ کے حالات آپ کے بیان کے مطابق بہت ابتر ہیں تاہم آپ کو پھر بھی اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے، حالات کتنے بھی برے ہوں ان کے اچھا ہونے میں دیر نہیں لگتی، اندھیرا کتنا بھی گھنا ہو اس کے چھٹنے میں دیر نہیں لگتی بس صرف ان کے نظر کرم کی دیر ہے اور اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر ہرگز نہیں ہے۔ آپ اللہ سے گڑگڑا کر دعائیں مانگیں اللہ مانگنے سے اور آہ وزاری کرنے سے خوش ہوتا ہے اور اپنے بندوں کو تڑپتا دیکھ کر اس کی رحمت جوش میں آجاتی ہے۔

ہمیں توقع ہے کہ آپ اپنے رب کے سامنے صحیح ڈھنگ سے اپنا دامن پھیلائیں گے اور آپ اپنے رب سے گوہر مراد حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ کیونکہ وہ کسی مانگنے والے کو محروم نہیں رکھتے اور اگر کسی مصلحت سے اس دنیا میں نہیں دیتے تو آخرت میں عطا کردیتے ہیں لیکن وہ کسی کی جائز دعا کو رد نہیں کرتے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ آپ کو پکھراج اور یاقوت انشاء اللہ راس آئیں گے۔ آپ کے لئے انگریزی مہینے کی یکم، ۱۰، ۱۹، اور ۲۸ تاریخیں مبارک ثابت ہوں گی۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔ آپ کا اسم اعظم ''یَامُجِیْبُ'' ہے۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۵۵ مرتبہ اس کا ورد کیا کریں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو تمام مسائل ومصائب سے نجات دے اور آپ کے کاروبار کو صحیح طریقہ سے چلا کر اس میں خیر وبرکت عطا کرے اور آپ کی تمام جائز خواہشات کو پورا فرمائے۔

فریاد

سوال از: محمد جمیل انصاری ـــــــــــ الہ آباد

میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ہار چکا ہوں لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ دس برسوں سے کاروبار میں ناکامیابی، قرض اور مرض سے لڑتے لڑتے بہت تھک گیا ہوں۔ آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں بنتا۔ جو بھی تجارت کرتا ہوں نقصان ہوتا ہے۔ قرض سے نجات کے لئے جو بھی تدبیریں کرتا ہوں سب بیکار، قرض سے کسی بھی صورت میں چھٹکارا نہیں ملتا۔ آمدنی کے لئے جو بھی کوشش کرتا ہوں سب ناکام یا ادھوری رہ جاتی ہیں۔ ان دنوں ایک پریشانی آپڑی ہے سر بھاری بھاری رہتا ہے عقل کام نہیں کرتی۔

آپ کو اللہ اور اس کے رسول کا واسطہ، میری مدد فرمائیں کہ ''قرض کی ادائیگی اور حصول آمدنی کے لئے میری تدبیریں برسوں سے کیوں فیل ہورہی ہیں۔ تجارت میں کامیابی، قرض سے نجات و بیماری سے شفاء کیلئے میری دعائیں کیوں بے اثر ہورہی ہیں۔ میں نے مختلف کتابوں میں نقل جو روحانی عمل اب تک کئے اس کی فوٹو کاپی بھیج رہا ہوں تاکہ آپ کو تشخیص وعلاج میں آسانی ہو۔ میں طلسماتی دنیا کا سالانہ خریدار اور مستقل قاری ہوں۔ اب تک آپ کو کئی خط بھیج چکا ہوں مگر آپ کی نظر عنایت سے محروم ہوں۔ آپ نے اب تک مجھے حصول آمدنی، قرض سے نجات اور امراض سے شفاء کیلئے کوئی نقش نہیں بھیجا۔

یہ میرا آخری خط ہے اگر آپ نے میری فریاد اب بھی نہ سنی تو انشاء اللہ کوئی خط آپ کو نہ لکھوں گا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کا اور آپ جیسے عالموں کا دامن پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کروں گا کہ یا اللہ دیکھئے یہ وہی عالم ہیں جنہیں آپ نے علم کی نعمت سے نوازا لیکن ان کو اتنا وقت نہ ملا کہ مجھ مصیبت زدہ کیلئے کچھ وقت نکالتے اور میری پریشانیوں کو اپنے علم القرآن کے ذریعہ حل کرتے۔

جواب

آپ کی پریشانی سن کر ہمیں دکھ ہوا اور بے اختیار آپ کے لئے ہم نے اپنے رب سے فریاد کی کہ وہ آپ کو ان تمام پریشانیوں سے جن میں آپ مبتلا ہیں نجات عطا کرے اور آپ کے معاشی حالات میں سدھار پیدا کرے۔ انسان کی تقدیر کے ستارے جب گردش میں ہوتے ہیں تب ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر انسان سیدھے راستے پر بھی چلتا ہے تب بھی اس کی رسائی منزل تک نہیں ہوپاتی اور جوں جوں مصائب کی دلدل سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے ووں ووں وہ اور زیادہ مصائب کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے اور ایسے حالات میں انسان کے ہوش وحواس باقی نہیں رہتے۔ اس کی زبان پر شکایت اور دھمکیاں آنے لگتی ہیں۔ پھر لوگوں کے گریبان پر ہاتھ ڈالنے

کی باتیں کرنے لگتا ہے گویا کہ لوگوں ہی نے اسے مصیبتوں میں پھنسا رکھا ہو اور لوگ ہی اس کی کلفتوں کے ذمہ دار ہیں۔ حالانکہ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ منجانب اللہ ہی ہوتا ہے اللہ کے حکم اور اس کی مرضی کے بغیر نہ بادِ صبا چلتی ہے نہ بادِ سموم۔ نسیم سحر کے جھونکے ہوں یا تند و تیز آندھیوں کی دل ہلا دینے والی سائیں سائیں سب اللہ کے اذن کی پابند ہیں۔ بہار و خزاں، ظلمت و نور، سایہ اور دھوپ غم اور خوشی یُسر اور عُسر تمام چیزیں اللہ کے حکم کا انتظار کرتی ہیں پھر اس دنیا میں اپنے قدم اٹھاتی ہیں۔ اب آپ خود ہی دیکھ لیں کہ ایک ہی وقت کسی کے لئے خوشی کا باعث بنتا ہے اور کسی کے لئے آلام و مصائب کی وجہ۔ برسات کسی کے کھیت میں ہریالی لاتی ہے اور کسی کے مکان کی چھتیں گراتی ہے۔ برسات بذاتِ خود نہ نقصان دہ ہے نہ نفع بخش، یہ بھی اذنِ الٰہی کی پابند ہے۔ وہ جو چاہتا ہے اس دنیا میں وہی ہوتا ہے اسی لئے حاسدوں کی بخشش نہیں ہوتی کیونکہ حاسد اللہ کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتا وہ نظامِ قدرت سے جلتا ہے جو دنیا کا سب سے بڑا کفر ہے۔ عزت و ذلت کے خزانے، راحت و مصیبت کی کنجیاں آسانیوں اور مشکلوں کے فیصلے اسی کے دستِ قدرت میں مقید ہیں۔ اس کے حکم سے اس دنیا میں اچھا بھی ہوتا ہے اور برا بھی اور جب یہ بات مسلم ہے کہ اس دنیا کا نظام ذاتِ الٰہی کے حکم پر چل رہا ہے پھر کسی بھی شخص کا آپے سے باہر ہو جانا اور اپنے مصائب کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرانا یقیناً غلط ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو ایک بار فہمائش کرتے ہوئے کہا تھا کہ زمانہ کو گالی مت دو۔ زمانہ اللہ کے حکم کا پابند ہے۔ وہ اپنی مرضی سے اچھا برا نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی نظامِ قدرت کا ایک حصہ ہے۔

اس اصولی گفتگو کے بعد اب ہم آپ سے یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ کی پریشانیاں یقیناً باعثِ رنج ہیں اور یقیناً آپ کے لئے زحمتوں کا ایک انبار ہے لیکن ظاہر ہے کہ یہ سب آپ کی تقدیر کے نشیب و فراز ہیں اور تقدیر اللہ کی قائم کردہ ہے۔ اگر کوئی انسان اپنی اچھی بری تقدیر پر ایمان نہیں لاتا تو پھر وہ صحیح معنوں میں صاحبِ ایمان کہلانے کا حق دار نہیں ہوتا۔ اس دنیا میں صاحبِ ایمان بننے کے لئے ضروری ہے کہ بندہ اپنے رب کی معبودیت کا بھی قائل ہو اور وحدانیت کا بھی اور اس بات کا بھی قائل ہو کہ اس کائنات میں جب اور جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ سب نوشتہ تقدیر ہے اور کاتبِ تقدیر کی تمام تحریریں اللہ کے فیصلے کا ایک حصہ ہیں اسلئے تقدیر اچھی ہو یا بری اس پر بندہ کو صابر و شاکر رہنا چاہئے۔

اپنے اس خط کا جواب تو آپ طلسماتی دنیا میں بعد میں پڑھیں گے اس سے پہلے آپ کو وہ نقوش مل چکے ہوں گے۔ جو ہم نے آپ کو روانہ کر دیے ہیں۔ ان نقوش کی برکت سے انشاء اللہ آپ کی آمدنی میں اضافہ ہوگا اور آپ کے کاندھوں سے قرض کا بوجھ ختم ہو جائے گا یا کم ہوگا۔

آپ نمازِ مغرب کے بعد یہ دعا ۲۱ مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھا کریں

اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اس دعا کو پڑھتے وقت اپنے سر کے بالوں میں یا داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرتے رہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد قرض سے نجات ملے گی۔ اس دعا کے علاوہ نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد "یَاسَلَامُ یَاوَاسِعُ یَامُغْنِیْ" تین سو مرتبہ پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ یہ درود پڑھنے کا معمول بنائیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

یہ چند آسان سے وظیفے ہیں ان کی پابندی سے آپ [illegible] سے چھٹکارا ملے گا اور آپ کے آسمانِ قسمت پر چھائی ہوئی وہ گھنگھور گھٹائیں چھٹ جائیں گی جو آپ کے صحنِ زندگی میں ظلمت و تاریکی کا سبب بنی ہوئی ہیں۔

آپ کی میدانِ حشر والی دھمکی سن کر دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔ ہر شخص ہماری تعریف کرتا ہے اور دعائیں دیتا ہے اور اپنی تعریفیں پڑھ پڑھ کر طبیعت کو کوفت ہونے لگتی ہے۔ اس طرح کی دھمکیاں کبھی کبھی سننے کو ملتی ہیں اور ان سے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے۔ ہمیں آپ کی معصومیت پر پیار آتا ہے کہ آپ ہمیں دھمکی دیتے ہوئے یہ بھی بھول گئے ہیں کہ عاملوں اور عالموں کا کام دعا دینا تعویذ دینا ہی ہوتا ہے کسی کی تقدیر بدلنا ہمارا کام نہیں ہے اور ہاں اگر ہم جیسے لوگ کسی بھی خدا کے بندے کے خطوں کا جواب کسی عداوت یا نفرت کی بنا پر نہیں دیتے تو یقیناً ہم اور ہم جیسے لوگ گنہگار ہیں اور انہیں اپنے گناہوں کی سزا خود بخود مل جائے گی۔ آپ کو گریبان پر ہاتھ ڈالنے کی زحمت اٹھانی نہیں پڑے گی۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو پھر آپ کا طیش میں آنا بے معنی ہے اور ہمارے خیال میں بروزِ محشر لایعنی باتوں پر دھیان نہیں دیا جائے گا۔ اللہ گواہ ہے کہ ہم اس کے بندوں کی روحانی خدمت میں اپنی حیاتِ عزیز کے چالیس سال لگا چکے ہیں اور اب بھی حکمتِ خدمت میں مصروف ہیں۔ لیکن ہم انسان ہیں اور انسان سے غلطیوں کا صدور یقینی ہے اگر ہم سے خواہی نخواہی کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے اور اس کا ہمیں کسی بھی طرح علم ہو جاتا ہے تو ہم توبہ مانگنے اور اظہارِ معذرت میں دیر نہیں کرتے اور ہم بے وجہ کی تاویلوں کے بھی قائل نہیں ہیں۔ لیکن ہم نے

خدمت سے کبھی گریز نہیں کیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی کبھی نہیں کریں گے کسی کے کام آکر ہمیں سچی خوشی کا احساس ہوتا ہے اور ہم اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ جس دن ہمیں تیرے بندوں کی خدمت کرنے سے کتاہٹ ہونے لگے وہ دن ہماری زندگی کا آخری دن ہو اور آپ یقین کریں کہ خدمت خلق کے بغیر ہمیں اپنی زندگی ایک بوجھ محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ لیل ونہار کی ۲۴ ساعتیں خدمت خلق میں گزریں اور اللہ کی دی ہوئی توفیق سے ہم زندگی کا طویل حصہ لوگوں کی خدمت کرنے میں کھپا چکے ہیں اب قبول کرنا نہ کرنا ان کا کام ہے لیکن ہمیں اندازہ ہے کہ ہماری ٹوٹی پھوٹی خدمات بارگاہ خداوندی میں قبول ہیں اگر قبول نہ ہوتیں تو ہم سے خدمت خلق کی توفیق چھن جاتی اور ہم خدمت خلق سے محروم ہوجاتے۔

آسیبی حرکات سے پریشانی

سوال از: سلمیٰ بیگم ——— حیدرآباد

میں ۱۵ سال سے آسیب کا شکار ہوں۔ شروع میں کئی ڈاکٹروں سے علاج کروائے، آسیب ظاہر ہونے کے بعد کئی عاملوں سے علاج کروائے ایک مولانا مشورہ دیئے کہ درگاہوں کو جائے۔ نیلور کے قریب خواجہ رحمت اللہ کی درگاہ شریف میں ۵ سال رہی۔ بہت حاضری آیا کرتی تھی۔ حاضری ختم ہونے کے بعد گھر آگئی۔ کئی بار اجمیر شریف کو بھی گئے۔ پھر بھی لگتا تھا بات گئے نہیں۔ پھر ذکر و حلقوں میں جانے لگے۔ گھر میں سب نماز کی پابندی قرآن پاک کی تلاوت توبہ استغفار کرتے ہیں، اچانک تین سال پہلے اماوس کے دن ایسا لگا کہ میرے سینے میں کوئی شے داخل ہوگئی۔ تب سے میرا جینا اجیرن ہوگیا۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے میں ہوں ہی نہیں کوئی اور ہے اپنے آپ کو مار لینا، منہ چڑانا، زبان نکالنا، سارے جسم میں عجیب کیفیت ہے۔ انتہائی ناقابل برداشت تکلیف ہے۔ بزرگان دین سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فحش گالیاں دے رہا ہے کافر شیطان ہے سب راج ہوں کہہ رہا ہے۔ لوگوں نے مشورہ دیا بہت گندی بلا ہے عربی علم سے نہیں جائے گی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی مجبوری کے عالم میں برداشت نہ کر سفلی علم عامل کے پاس گئے وہاں بھی نتیجہ صفر رہا۔ انسان ہو کر شیطانی زندگی گزار رہی ہوں، زندہ رہ کر مردے کی زندگی گزار رہی، حرام زندگی جینا بھی دشوار لگ رہا ہے، خودکشی بھی حرام ہے۔ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہاں علاج کراؤں۔

برائے کرم آپ سے نہایت عاجزی کے ساتھ التجا ہے۔ اگر حیدرآباد میں کوئی بھروسہ لائق عامل ہے تو ان کا پتہ دیجئے یا طلسماتی دنیا رسالے میں کوئی طریقہ بتائیں۔ آپ کو اللہ رسول پاک کا واسطہ، آخر اس گندی بلا سے کس طرح چھٹکارا پائیں۔ اپنا قیمتی مشورہ دے کر ہماری رہبری کیجئے۔ گھر کے پتے پر جواب دیجئے یا رسالے میں مہربانی ہوگی۔

جواب

کسی کا بھی آپ کو یہ مشورہ دینا کہ یہ گندی بلا ہے اور یہ گندی بلا علم قرآن سے دفع نہیں ہوگی اس کے لئے سفلی عمل کا سہارا لیا جائے ایک غلط رہنمائی ہے جو یقینی طور پر گمراہ کردینے والی ہے۔ سفلی عمل دراصل ایک اندھیرا ہے اور اندھیرے سے نجات پانے کے لئے روشنی کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو شخص اندھیرے کو دفع کرنے کے لئے ایک دوسرے اندھیرے کو اپنے گلے سے لگالے وہ صاحب عقل کہلانے کا حق دار نہیں ہے۔ سفلی عمل میں شیاطین سے تعاون طلب کیا جاتا ہے اور شیاطین انسان کی بھلائی کے لئے کام نہیں کرتے وہ حضرت آدم کی اولاد کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ان انسانوں کی مدد کرتے ہیں جو اپنی عاقبت سے بے پرواہ ہو کر انسانوں کو ہلاکت میں ڈالنے کے کام کر رہے ہوں۔ یہ سمجھنا کہ شیاطین ان انسانوں کی بھی مدد کر گزریں گے جو ان کے سامنے اپنا سر نہیں جھکاتا اور کسی بھی انسان کو وہ سفلی اثرات سے نجات دلانے کیلئے اپنا تعاون دیدیں گے محض جہالت ہے اور اس شیطان کی حقیقت سے ناواقفیت کی دلیل ہے جس کے بارے میں خداوند قدوس نے اپنی آخری کتاب میں صاف صاف فرمادیا ہے۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا۔ بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔

سفلی عمل میں شیاطین سے مدد لی جاتی ہے اور شیاطین ان عاملوں کاموں میں عاملین کی مدد کرتے ہیں جو منفی ہوں وہ کسی مثبت کام میں کسی عامل کی مدد کر کے اپنے ہاتھوں سے اپنے مشن کا بیڑہ غرق نہیں کر سکتے پھر صاحب ایمان لوگوں کا سمجھ لینا کہ سفلی کی کاٹ سفلی عمل ہی سے ہو سکتی ہے فریب خوردگی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اندھیرے کے ذریعہ اندھیرے کو نہیں مٹایا جاسکتا۔ آگ کے ذریعہ کسی دہکتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا نہیں کیا جاسکتا گندگی کے ڈھیر کو گندگی سے صاف نہیں کیا جاسکتا تو پھر سفلی عمل کو جو ایک طرح کا اندھیرا ہے جو ایک طرح کی تباہ کن آگ ہے جو ایک طرح کی اذیت ناک غلاظت ہے۔ سفلی عمل ہی کے ذریعہ کیسے کاٹا جاسکتا ہے جہاں بھی اندھیروں کی حکمرانی ہوگی وہاں ان کی حکمرانی کو تہس نہس کرنے کے لئے

چراغ جلانا ہی پڑے گا۔ ایک چھوٹی سی دیا سلائی سے بھی اندھیرا ملیامیٹ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح کسی دہکتی ہوئی آگ کو بجھانے کے لئے اس آگ پر مزید آگ نہیں پھینکی جاسکتی بلکہ اس کو ٹھنڈا کرنے کے لئے پانی یا ریت کا استعمال کرنا ہوگا تب ہی وہ ٹھنڈی ہوگی۔ اسی طرح اگر گندگی کے تعفن سے نجات حاصل کرنی ہو تو گندگی پر گندگی نہیں ڈالی جائے گی بلکہ گندگی کو صاف کرکے وہاں اگربتی لوبان اور عنبر و مشک کی بخورات روشن کی جائیں گی تب ہی گندگی کی بدبو سے نجات ملے گی۔

گمراہ کرنے والے لوگوں نے جاہل عوام کی ذہن سازی اس طرح کی ہے کہ سفلی عمل کو سفلی عمل ہی سے کاٹا جاسکتا ہے اس کا علاج قرآن حکیم کی آیات یا اسماء حسنیٰ کے ذریعہ ممکن نہیں ہے۔ یہ ایک مغالطہ ہے جس سے ہر مسلمان کو اپنا پیچھا چھڑا لینا چاہئے۔ اس کا دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ شیاطین کے سامنے اللہ تعالیٰ کے کلمات ہیچ اور بے حیثیت ہیں العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ اور ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ کلام الٰہی کے سامنے کوئی چیز زیادہ دنوں تک نہیں ٹک سکتی۔ اگر ہم اللہ کے کلام کو حرز جان بنائیں یعنی ہمارے گلے میں تعویذ بھی کلام الٰہی کا ہو، زبان پر تلاوت بھی کلام الٰہی کی ہو اور پانی پر آیات پڑھ کر ہم اس کو صبح شام پئیں اور یہ یقین رکھیں کہ جب ہمارے جسم پر بھی اور جسم میں بھی کلام الٰہی ہوگا تو دنیا بھر کے شیاطینی عملیات ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ تو ممکن ہے کہ کلام ربانی کے ذریعہ علاج کرنے میں صحت ذرا دیر سے حاصل ہو لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ کلام ربانی کسی سفلی عمل کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیک دے اور اپنا اثر ظاہر کرنے میں مطلقاً فیل ہوجائے۔

آپ کو ہم بہت آسان عمل بتارہے ہیں ان کی پابندی سے آپ کو ہر طرح کے اثرات سے انشاء اللہ نجات مل جائے گی۔ نماز فجر کے بعد آپ "یَاسَلَامُ یَاسَمِیْعُ" سو مرتبہ پڑھا کریں اول و آخر تین مرتبہ درود شریف نماز ظہر کے بعد "یَارَقِیْبُ یَامُنْتَقِمُ" سو مرتبہ (آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں) نماز عصر کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا کریں۔ اول و آخر تین مرتبہ درود شریف۔

بعد نماز مغرب روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اس طرح کے ہر مبین پر "یَارَحِیْمُ یَاکَرِیْمُ یَارَحْمٰنُ یَاسَتَّارُ یَاغَفَّارُ" سو مرتبہ پڑھیں، ساتوں مبین پر اسی طرح پڑھیں۔ اول آخر سورۂ یٰسین کے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ بعد نماز عشاء سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات مُفْلِحُوْن تک صرف ایک مرتبہ آیت الکرسی خٰلِدُوْن تک ایک مرتبہ، او سورۂ بقرہ کی آخری آیات آمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کریں۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے تین مرتبہ زور سے تالیاں بجادیں۔ انشاء اللہ ان چند عملیات کی پابندی سے آپ اثرات سے چھٹکارا نصیب ہوجائے گا۔

جمعہ کے دن ایک ایک روپے کے سات سکوں پر سورۂ قریش پڑھ کر دم کریں۔ ان سکوں کو اپنے اوپر سے ایک بار اُتاریں اور فقیروں میں تقسیم کرادیں۔ اس عمل کو سات جمعوں تک کریں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ کو اثرات سے نجات مل جائے گی اور آپ عمر بھر ہمیں دعائیں دیں گی۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین اپنے کلام کی برکت سے آپ اثرات سے نجات دے، آپ کی تندرستی بحال ہو اور آپ کی تمام تکالیف توڑ دیں اور ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ آپ آئندہ کسی سفلی عمل والے چوکھٹ پر جاکر اپنا ایمان وعقیدہ خراب نہ کریں، آپ کا سر صرف اسی بارگاہ میں جھکے جو اس کائنات کا فرمانروا ہے اور اسی کے اشاروں پر کائنات کا کل نظام چل رہا ہے۔

یہ اثرات کیسے اثرات؟

سوال از: محمد شکیل خاں ——— سکندرآ

آپ اللہ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہونگے اور میں بھی آ کے حق میں دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی زندگی میں برکت د اور بے شمار لوگوں کو آپ سے فائدہ پہنچائے آمین۔

عرض خاص یہ ہے کہ میں بھی ایک لاعلاج مریض اپنے آپ محسوس کرتا تھا لیکن آپ کا شمارہ پڑھا اور اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمانا لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ آنکھوں سے گزری تو ایک نئی امید پیدا ہوئی اور میں آ کو ایک ادنیٰ خط روانہ کررہا ہوں امید رکھتے ہیں کہ ہمیں آپ خط یا فون آگاہ کریں گے۔

میرا نام محمد شکیل خاں، والدہ کا نام رحیم النساء بیگم، والد کا نام س خاں ہے۔ میری کیفیت کچھ اس طرح ہے کہ پچھلے چھ سال سے طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ہے۔ چھ سال پہلے ہی میں شادی کرنے والا تھا یہاں منگنی بھی ہوگئی تھی لیکن جس دن منگنی ہوئی اس دن سے طبیعت خراب ہوگئی اور اس حد تک خراب ہوئی کہ بستر سے اٹھنے کی حالت میں نہیں رہا اس طرح پانچ مہینے گزر گیا اور پھر پانچ مہینے کے بعد لڑکی والے رشتہ تو

چلے گئے اور اب تک میں شادی کے لائق نہیں رہا۔ کہ پھر شادی کر سکوں میں تو اپنا علاج تقریباً حکیموں، مرشدوں اور نجومیوں اور پنڈتوں تک سے علاج کرایا لیکن بیماری میں کچھ کمی نہیں رہی اور جو کوئی بھی علاج کرتا ہے اور زیادہ ہی ہوتا ہے اور علاج کرنے والا کہتا ہے کہ علاج پورا ہو گیا لیکن ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا پھر میں دوسروں کے پاس جاتا ہوں تو پھر وہی بات ہوتی ہے کہ جادو ہے، دیو ہے، نرسو ہے، اس طرح کہتے۔ آخر کیا ہے آپ کو اللہ اور اس کے پیارے حبیب کا واسطہ کہ ہمیں بتائیں کہ ہمیں بیماری ہے یا دیو ہے اور اس کا علاج ہوتا یا نہیں ہمیں آگاہ کریں۔

جواب

آپ درحقیقت گردش حالات کا شکار ہیں یا پھر آپ کسی بددعا کی لپیٹ میں ہیں۔ جادو یا نرسوں وغیرہ کا کوئی اثر ہمیں آپ پر نظر نہیں آتا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جب آپ نے عاملوں کو دکھایا ہو اس وقت آپ جادو یا آسیب کا شکار ہوں اور اس وقت آپ کو ان اثرات سے نجات مل گئی ہو۔ بہرکیف ہم اپنی ۳۹ سالہ جدوجہد کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہر چیز کا علاج ہو جاتا ہے دو چیزیں بہت پریشان کرتی ہیں ایک تو شومئی قسمت کسی عمل سے ختم نہیں ہوتی کیونکہ شومئی قسمت نظام قدرت کا ایک حصہ ہے اور نظام قدرت میں دخل اندازی کرنا درست نہیں ہے اگر تقدیر کی خرابی کی وجہ سے پریشانیاں منہ پھاڑے کھڑی ہوں تو ان پریشانیوں کو تعویذات کے ذریعہ ختم کرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ انہیں دعاؤں سے دفع کیا جاتا ہے بشرطیکہ دعائیں قبول ہو جائیں۔ دوسری چیز ہے کسی کی بددعا اگر کسی نے دکھے دل سے کسی کو بددعا دیدی ہو تو بددعا کا اثر انسان کو عمر بھر خون کے آنسو رُلاتا ہے۔ اگر بددعا دینے والا مر گیا تو اور بھی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں کیونکہ اگر وہ زندہ ہے تو اس کی منت سماجت کی جا سکتی ہے۔ اگر وہ غلطی کو نظر انداز کر دے تو اس کی بددعا کا اثر خود بخود ختم ہو جاتا ہے اور اگر وہ مر گیا تو پھر بہت مشکل پیش آتی ہے۔ پھر تو معاملہ آخرت تک پہنچتا ہے۔

چند وظائف اور روحانی طریقے لکھ رہے ہیں ان پر عمل کر کے دیکھیں اگر بددعا کا اثر نہیں ہے تو انشاء اللہ آپ کو آلام ومصائب سے بہت جلد چھٹکارا مل جائے گا۔

روزانہ صبح کو اٹھ کر تازہ غسل کریں، نماز فجر اور سنتوں کے درمیان ''یَادَافِعُ یَامَانِعُ یَاوَکِیلُ یَاکَفِیلُ'' سو مرتبہ پڑھیں۔ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد روزانہ پانچ سو مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں۔ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جا کر سو مرتبہ یہ کہیں۔ میں عبد ذلیل ہوں تو رب جلیل ہے۔ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کریں اور اپنے چہرے پر مل لیں۔ اس عمل کی پابندی چالیس روز کریں باقی وظائف تین ماہ تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ اس دوران اللہ کی رحمت کی ہوائیں چلیں گی اور آپ کو ان اثرات سے جو ناقابل فہم ہیں نجات مل جائے گی۔

آنکھوں کی روشنی کے لئے

سوال از: سحر انجم۔

میرا نام سحر انجم ہے والدہ کا نام مہر النساء اور والد کا نام محمد محسن ہے۔ آپ کی کتاب قابل تعریف ہے۔ آپ نے میرے پہلے خط کا جواب نہیں دیا اس لئے میں یہ دوسرا خط لکھ رہی ہوں۔

میرا مسئلہ یہی ہے کہ میں جنم سے اندھی ہوں ویسے مجھے تھوڑا بہت دکھائی دیتا ہے۔ رنگ بھی پہچان لیتی ہوں لیکن میں چاہتی ہوں کہ میری آنکھوں کی پوری پوری روشنی آ جائے۔ بچپن میں بہت علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں اپنے بارے میں جاننا چاہتی ہوں کہ میرا اسم اعظم، عدد ستارہ وغیرہ وغیرہ سب کیا ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۴ اگست ہے۔

میں آپ کی کتاب طلسماتی دنیا کے بہت سے وظائف کرنا چاہتی ہوں اس کے لئے مجھے اجازت دیں۔ مہربانی کر کے اس کا جواب ضرور دیں اور قریبی شمارے میں شائع کر دیں۔

جواب

آپ کا مفرد عدد ۲ ہے۔ آپ کا اسم اعظم ''یَاوَاسِعُ'' ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۳۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ آپ کا برج اسد اور ستارہ شمس ہے، آپ کو پکھراج اور پنا انشاء اللہ راس آئیں گے۔ آپ کے لئے مبارک رنگ سرخ، سنہرا اور نارنج ہے۔

آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں جب کہ آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں ۶، ۱۲، ۱۶، ۲۱ اور ۲۵ ہیں۔ مبارک اور غیر مبارک تاریخوں سے مراد انگریزی تاریخیں ہیں۔

آپ کی بینائی کے لئے دو عمل لکھے جا رہے ہیں ان پر غور کریں اور اگر ممکن ہو تو ان کی پابندی رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کی بصارت پر فرق پڑے گا

ہر فرض نماز کے بعد "یَانُوْرُ یَابَصِیْرُ" سات مرتبہ پڑھ کر اپنی انگلیوں پر دم کریں اور پھر ان انگلیوں کو اپنی آنکھوں پر مل لیں۔

دوسرا عمل یہ ہے کہ آیت الکرسی ۴۱ مرتبہ اور سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر کسی بھی اچھے سرمے پر دم کرلیں پھر اس سرمے کو روزانہ رات کو سوتے وقت تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں ڈال لیا کریں۔ ہم دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بینائی میں اضافہ کرے اور آپکو نورِ بصارت سے بھی اور نورِ بصیرت سے بھی سرفراز کرے۔

ابھی منزل دور ہے

سوال از: حافظ نور اللہ خاں ——— جلگاؤں

عرض خدمت اقدس میں یہ ہے کہ بندہ کا مختصر سا تعارف۔ بندہ الحمد للہ حافظ قرآن ہے اور مہاراشٹر جلگاؤں شہر میں ہی ایک مسجد بنام ابوبکر صدیقؓ میں امامت و مدرسے کی خدمت انجام دے رہا ہوں اور ساتھ ہی میں چھوٹی موٹی قرآن شریف دیگر دینی کتابوں کی تجارت ہے۔ مرکز کی مسجد پاس ہے۔ بسم اللہ بکڈپو کے نام سے دکان ہے۔ کافی عرصہ سے عملیات کا علاج و معالجہ کا سلسلہ بھی چلتا ہے اور الحمد للہ آپ کی دعاؤں سے مخلوق خدا، زبردست فیضیاب ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ ہر کام میں ہر عمل میں فائدہ ہوتا ہی ہے دل و جان سے جب کسی کو بھی کچھ دیا اسے یقیناً زبردست کامیابی ہوئی اور یہ سب یقیناً آپ ہی کی کرامات سمجھو یا برکت یا دعا کا طفیل ہے اس لئے کہ زیادہ تر طلسماتی دنیا ہی سے فائدہ اٹھاتا ہوں اور بھی اس کے علاوہ ایک کتاب آئینۂ عملیات صوفی عزیز الرحمٰن صاحب کی یہ بھی عام فہم ہے اس سے بھی فائدہ اٹھاتا ہوں اور میری نظروں میں یہ دونوں طلسماتی دنیا اور آئینۂ عملیات اس کا خوب مطالعہ ہے۔ اور اسی کا تجربہ ہے اس کے علاوہ اور دیگر چھوٹی چھوٹی کتابیں اور بھی زیر مطالعہ رہتی ہے گاہے گاہے مدد لیتا ہوں۔ عملیات کے سلسلے میں جو بھی کتاب سامنے آجاتی ہے کہیں نظر پڑ جاتی ہے اسے فوراً حاصل کرتا ہوں اور دیکھتے رہتا ہوں کہ کس میں کیا چیز پاور فل مل جائے۔

ایک اہم مشورہ طلب ہے، بہت ہی اہم درخواست ہے توجہ فرمائیں وہ یہ کہ تین کاموں کا مسئلہ بالکل پاور فل حل ہونے نہیں پا رہا ہے ایسا خاطر خواہ گیارنٹیڈ نقش نظر سے نہیں گزرا بہت سارے نقوش استعمال کرلیا ہوں بہت ساری کتابیں چھان لیا ہوں مگر یہ تین کام آسان عام فہم نقش آسان عمل وغیرہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ عامل نے اگر کچھ نہ بھی کی صرف یہ تین کاموں میں مہارت حاصل کرلی تو بس ہجوم ہی ہجوم اور دونوں جہاں کی دولت ملتے ہی جائے گی۔ ہدیہ وغیرہ کتنا بھی لو مگر فائدہ فوراً ہونا چاہئے وہ تین کام یہ ہے کہ اول یہ کہ کسی کے مکان پر یا دکان پر جگہ قبضہ کرلیا ہو اور خالی نہ کرتا ہو اس کے لئے ایسا کچھ نقش ہو کہ اُدھر دباتے ہی اُدھر گھبراہٹ شروع ہوجائے کوئی مؤکل وغیرہ پریشان کردے جگہ چھوڑنے پر مجبور ہوجائے۔ دوسرا اولاد کیلئے جسمانی مرض اگر کچھ بھی نہ ہو اس کا علاج کے لئے نقش وغیرہ سے تو ایک ماہ میں حمل ٹھہر جائے۔ ایسا پاور فل نقش ہو اور تیسرا رشتہ کے سلسلے میں سب کر کے تھک گئے لڑکیوں کی عمر ہوتی جارہی ہے کوئی پیغام نہیں ماں باپ پریشان رشتے کے لئے بیچارے سب کچھ کرنے کے لئے تیار پھر بھی کوئی پیغام گھر تک بھی نہیں آتا کوئی اگر آ بھی گیا تو کھالیتا ہے پی لیتا ہے واپس جو جاتا ہے تو دوبارہ اس کا کچھ ذکر ہی نہیں اور زیادہ تر دو باتوں کی وجہ رہتی ہے۔ اکثر ایک تو خوبصورتی نہیں ہے اور دوسرا غریبی ہے۔ آپ مختلف طلسماتی دنیا میں رشتہ کے سلسلے میں جو جو تھا وہ سب کچھ آزمایا ہوں اور شروع ہے اولاد کے لئے بھی بہت کچھ آزمایا مگر خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا اور مکان جگہ کے بارے میں بھی ایک نقش ملا وہ بھی کیا چار ماہ ہوگئے کچھ بھی فرق نہیں آپ رہبری فرمائیں، اولاد کے لئے، جگہ خالی کروانا ہے اس کے لئے اور رشتہ پیغام کیلئے کوئی خاص خاص مجرب نقوش ہو تو ضرور حاضر کریں۔ جوابی لفافہ حاضر ہے اور اگر آئندہ شمارہ میں طلسماتی دنیا میں روانہ فرمائیں۔ پوسٹ وی پی پارسل۔

جواب

آپ کا خط پڑھنے کے بعد ہمیں خوشی بھی حاصل ہوئی اور دکھ بھی ہوا خوشی تو اس لئے ہوئی کہ آپ کسی نہ کسی صورت میں خدمت خلق میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے لوگوں کو فائدہ بھی ہو رہا ہے اور ہمارے لئے قابل شکر بات یہ ہے کہ آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ لوگوں کی خدمت کررہے ہیں اور لوگ اس طرح بالواسطہ ہماری روحانی تحریک سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

دکھ ہمیں اس بات پر ہوا کہ طلسماتی دنیا کا ہر ماہ مطالعہ کرنے کے بعد آپ کی سوچ و فکر میں وہ نکھار پیدا نہیں ہوسکا ہے جو ہم چاہتے ہیں اور اردو کتابوں سے شغف رکھنے کے باوجود آپ کے قلم سے اردو کی کئی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ جب کہ ایک عامل کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کی اردو ہر طرح کے عیوب و نقائص سے پاک صاف ہو، آپ اپنے خط کو بغور پڑھیں گے تو آپ کو خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ کہاں کہاں آپ سے

غلطیاں ہوئی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عاملین کی کھیپ میں ایک سے بڑھ کر ایک جاہل پڑا ہوا ہے۔ گلیوں اور کوچوں میں جو عاملین دندنا رہے ہیں اور چٹکیاں بجا بجا کر جو تعویذ گنڈے فروخت کر رہے ہیں ان میں کی اکثریت اپنے نام کے معانی نہیں سمجھتی اور یہ لوگ کاپی کا ایک صفحہ صحیح تلفظ کے ساتھ لکھنے پر قادر نہیں ہیں۔ لیکن بھیڑ ان کی دکان پر بھی لگی رہتی ہے۔ بلکہ بعض لال بجھکو قسم کے عاملین صحیح قسم کے عاملین سے زیادہ پیسہ بٹور لیتے ہیں کیونکہ ان میں عوام کو بے وقوف بنانے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ لوگ اچھے انداز سے جھوٹ بول لیتے ہیں اور بہت جچے تلے انداز سے لوگوں کو الو بنا کر اپنا الو سیدھا کر لیتے ہیں۔ اس طرح کے عاملین جو دیکھنے میں مجہول اور مغفل ہوں انہیں دیکھ کر کسی بھی بے روزگار کو دیکھ کر یہ لالچ آ جاتا ہے کہ ہم بھی ایک دکان تعویذوں کی کھول لیں۔ یہ بہت آسان کام ہے، صرف اپنا حلیہ بدلنا ہے اور لاف گزاف کی تھوڑی سی مشق کرنی ہے۔ اگر آپ ان کی مثال ذہن میں لا کر بات کریں گے تو بے شک آپ ان عقل سے پیدل اور علم سے محروم عاملین کے مقابلے میں لاکھ درجے بہتر ہیں یہ عاملین جو اپنے نام کے ہجے بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن ان کو معیار بنانا تو سب سے بڑی بھول ہے۔ آپ کو ایسے عاملین کی نقل کرنی چاہئے جو صاحب علم بھی ہوں صاحب عقل بھی ہوں اور صاحب معرفت بھی ہوں اور آپ یقین کریں ماضی میں جو عاملین گزرے ہیں وہ زیادہ تر صاحب علم و معرفت ہوتے تھے تب ہی تو انہوں نے علم و عمل کے ایسے ایسے خزانے چھوڑے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر عقل حیران ہو جاتی ہے۔

آپ نے تین فارمولوں کی فرمائش غلط لب و لہجے میں کی ہے اور آپ کا لب و لہجہ یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ روحانی خدمت کرتے ہوئے بھی زبردست غلط فہمی کا شکار ہیں جبکہ ہم طلسماتی دنیا پڑھنے والے کسی بھی شخص سے اس طرح کی غلط فہمیوں کی توقع نہیں کر سکتے۔

طلسماتی دنیا کی اصل تحریک یہ ہے کہ ہم اللہ کے نیک بندوں کے قلوب میں یہ بات اُتار دیں کہ اس کائنات میں کوئی بھی کام اسی وقت بنتا ہے جب مرضی مولیٰ ہو۔ روحانی فارمولے اپنی جگہ ان کی تاثیر اپنی جگہ اور اللہ کا حکم اور اس کا فیصلہ اپنی جگہ۔ اور اصل چیز اللہ کا فیصلہ ہے اگر اس کا فیصلہ کسی کو برباد کرنے کا ہو تو دنیا بھر کے سارے عاملین اور دنیا بھر کے سارے روحانی فارمولے اس کو بربادی اور ہلاکت سے نہیں بچا سکتے۔

ہر وہ عامل جو فی الحقیقت اللہ سے ڈرتا ہو اور جسے اپنے آخری حساب و کتاب کی فکر ہو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مریضوں کا علاج کرنے کے ساتھ ان کی ذہن سازی بھی کرے اور ان کو توحید پرست بنانے کی جدوجہد کرے۔ اور اپنے مریضوں کو یہ بات سمجھا دے کہ ہماری حیثیت صرف ایک ڈاکٹر اور ایک حکیم کی سی ہے اور ہمارے علاج میں اثر پیدا کرنے والی ذات اسی رب العالمین کی ہے جس کے اذن کے بغیر کسی درخت کا کوئی پتہ نہیں ہلتا اور کسی دریا میں بھونچال نہیں آتا۔ جو عامل گارنٹی سے کام کرتا ہے وہ بدعقیدہ ہوتا ہے یا پھر جاہل محض گارنٹی تو سر کے درد کو دور کرنے کی بھی نہیں لی جا سکتی۔

ایک عامل کو ایمانداری سے صحیح فارمولے کے ساتھ صحیح سائنٹفک میں صحیح طریقے کو مدنظر رکھ کر نقش بنا دینا چاہئے۔ اور اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ اس کاغذ کے پرزے میں اثر پیدا کر دے۔ اس کے بعد نقش میں تاثیر پیدا کرنا یا تاثیر سے محروم رکھنا اسی ذات باری تعالیٰ کا کام ہے جس کے اشاروں پر اس دنیا کا نظام چل رہا ہے اور جس کے ایک منظم نظام کے تحت شمس و قمر گردش کر رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ جیسے بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ جب کسی شخص کا کام تین قسم کے روحانی فارمولوں سے بھی نہ بنا ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ کی مرضی نہیں ہے۔ اور جب ایسا ہو تو نظام قدرت سے ٹکرانے کے بجائے معاملے کو اللہ کے سپرد کر دینا چاہئے۔ اسی میں اپنے ایمان و یقین کی بھلائی ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں مختلف اوقات میں ہم نے مکان خالی کرانے کے لئے، اولاد کیلئے اور لڑکیوں کی شادیوں کیلئے مفید نقوش اور فارمولے شائع کئے ہیں اور ان سے خاطر خواہ فائدہ بھی ہوا ہے۔ کافی لوگوں کے پھنسے ہوئے مکانات خالی ہو گئے۔ بے شمار لوگوں کے اولاد ہو گئی اور اللہ کے فضل و کرم سے ان گنت لڑکیوں کی شادیاں ہو گئیں۔ بے شک طلسماتی دنیا کے روحانی فارمولے کارگر ثابت ہوئے لیکن اس میں بھی اصل چیز رب العالمین کا فضل و احسان ہے۔ اگر ان کا فضل و احسان شامل حال نہ ہو تو تریاق بھی زہر بن جاتا ہے۔ اور انسان کو زندگی کے بجائے موت ہوتی ہے۔ اسلئے ایک صحیح العقیدہ عامل کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مریضوں سے ڈینگے مارنے کے بجائے اپنی بساط واضح کرتا ہے اور اپنے مریضوں کو یہ سمجھاتا رہے کہ ہمارا کام تعویذ دیدینا ہے باقی کام اس اللہ کا ہے جس کے حکم سے یہ دنیا چل رہی ہے اور جس کے قبضے میں موت اور زندگی ہے عزت و ذلت کے خزانے ہیں اور جس کے حکم سے گرنے اور ابھرنے

فیصلے ہو رہے ہیں۔

گارنٹی والی ذہنیت ان عاملین کی ہوتی ہے جو اس خبط میں مبتلا ہوتے ہیں کہ کام ان کے کرنے سے ہو رہا ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ کام تو صرف اور صرف اللہ کے کرنے سے ہی ہوتا ہے۔ تعویذات کو ہم محض سبب کے طور پر کرتے کراتے ہیں اور جس طرح دوا مریض کے حلق میں جانے سے پہلے اللہ سے یہ پوچھتی ہے کہ میں اس شخص کے مرض کو بڑھاؤں یا گھٹاؤں؟ اس طرح تعویذ بھی اللہ سے پوچھتا ہے کہ میں اس شخص کا بیڑا پار کروں یا بیڑہ غرق کروں۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اکثر ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ عامل نے تعویذ دیا محبت کے لئے اور نفرت ہوگئی۔ تعویذ دیا کاروبار کی ترقی کے لئے کاروبار میں اور زیادہ کمزوری آگئی۔ تعویذ دیا تسخیر عام کے لئے لیکن ہوا یہ ہے کہ محلے کے لوگ بھی مخالف ہوگئے اور اپنے گھر کے لوگوں نے بھی عزت کرنی چھوڑ دی۔ یہ سب کیوں ہوتا ہے۔ اس کو آپ انقلاب عمل کہیں، رجعت بتائیں یا پھر مریضوں کو مطمئن کرنے کے لئے یہ فرمادیں کہ تم نے پرہیز نہیں کیا ہوگا یا تعویذ کو صحیح وقت پر استعمال نہیں کیا ہوگا وغیرہ۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ایسا جب ہوتا ہے جب اللہ کی مرضی نہیں ہوتی اور جب اللہ کی مرضی نہیں ہوگی تو کوئی غلطی یا تو عامل سے ہوجاتی ہے یا پھر مریض ہی سے ہوجاتی ہے اور کام الٹ جاتا ہے اور بیڑہ پار ہونے کے بجائے بیڑہ غرق ہوجاتا ہے۔ ایک بات یہ یاد رکھیں کہ آپ روحانی عملیات کی لائن میں صحیح طریقے سے کام کرتے ہوئے کامیابی کی کسی بھی منزل تک پہنچ جائیں سوفی صد لوگوں کو آپ فائدہ پہنچانے کے اہل نہیں بن سکتے۔ اس دنیا کا کوئی بھی معالج اور کوئی بھی عامل سوفی صد لوگوں کو حسب منشاء فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ آپ کا یہ فرمانا کہ اگر فلاں فلاں معاملات میں کامیابی حاصل کرلی تو بس بھیڑ ہی بھیڑ اور ہجوم ہی ہجوم ایک کاروباری ذہنیت ہے اس ذہنیت سے خود کو بچائیں اور خدمت خلق کرتے وقت صرف خلوص وللّٰہیت کو ملحوظ رکھئے اور مظلومین کا دل سے ساتھ دیجئے۔ صحیح اوقات میں صحیح فارمولے لوگوں کو بنا کر دیجئے اور نتائج اپنے رب پر چھوڑ دیجئے۔ جتنی دولت یا غربت انسان کے مقدر میں لکھی ہوتی ہے وہ انسان کو مل کر رہتی ہے اور انسان کی تقدیر میں جس قدر عزت وعظمت اور مقبولیت ہوتی ہے اس سے بھی وہ محروم نہیں رہتا پھر خواہ مخواہ کی سوچ وفکر سے کیا فائدہ؟ آپ کے خط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ روحانی عملیات کی باقاعدہ تعلیم آپ نے کہیں سے حاصل نہیں کی۔ آپ صرف کتابوں اور رسالوں کے مطالعہ سے کام چلا رہے ہیں۔ ہم نے مان لیا کہ آپ کے تعویذوں سے لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہوگا تاہم یہ طریقہ کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے کہ کوئی انسان کسی سے کچھ سیکھے بغیر اس میدان میں کود پڑے۔ اس طرح تو ہر شخص تعویذوں کی دکان کھول لے گا اور اس طرح تو اس روحانی فن کی قدر وقیمت بالکل گھٹ کر رہ جائے گی۔ اگر آپ کو صحیح طریقہ سے اللہ کے بندوں کی خدمت کرنی ہے تو آپ کو کسی استاد سے تعلیم وتربیت حاصل کرنی چاہئے اور باقاعدہ کسی کی نگرانی میں روحانی سفر شروع کرنا چاہئے۔ جو خود اعتمادی اور خود اعتباری کسی کی اجازت سے حاصل ہوتی ہے وہ کتابوں کی ورق گردانی سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

اگر آپ کو ہمارے اس جواب سے اتفاق ہو تو آپ طلسماتی دنیا کے دس شمارے مقامی ایجنٹ سے خرید لیں۔

چند سوالات

سوال از: ہارون صدیقی ـــــــــــ بھوپال

میں بیرون ایشیا سے کچھ عرصے کے لئے بھوپال آیا ہوں شوق مطالعہ اور عادت سے مجبور ہوکر اکثر کتب خانوں کے چکر لگاتا رہتا ہوں اسی دوران آپ کی تالیف کردہ علم الاعداد نظر سے گزری شوق تجسس میں مزید کتب بھی حاصل کرلی ہیں دوران مطالعہ چند باتیں واضح نہیں ہوسکیں اور تشنگی میں اضافہ ہوگیا۔ اگر ممکن ہو تو بذریعہ خط ان امور کی وضاحت فرمادیں اور اگر مناسب سمجھیں تو آئندہ ایڈیشن میں وضاحت فرمادیں۔ شکریہ۔

(۱) علم الاعداد" اگر کسی شخص کے نام کا عدد تاریخ پیدائش کے عدد سے مختلف ہو تو کونسا عدد معتبر مانا جائے گا۔؟"

(۲) "سورۂ فاتحہ کی' صفحہ ۵۵، شرف آفتاب یا چاند کا مہینہ" ان الفاظ سے وقت اور دن کا واضح تعین نہیں ہوسکا۔ وضاحت فرمادیں۔

صفحہ ۱۱۶، مریض کے مزاج کے مطابق چال متعین کریں۔ اس میں مریض کے مزاج کے جانچنے کا طریقہ یا علامات واضح نہیں ہیں کیا کیا جائے؟ مزید آتشی وبادی وغیرہ چالیں کیا ہیں؟ ان میں کیا فرق ہے؟ مجھ جیسے سیکڑوں لوگ لاعلم ہیں اور اس بیش قیمت ہدیہ سے مستفید نہیں ہوسکتے ساعت شمس عروج ماہ سے صرف چاند کی ۱۴، ۱۵ تاریخ ہی مراد ہے؟

(۳) آیت الکرسی کی زکوٰۃ کی تفصیل کے بعد اجازت کی شرط عائد کی گئی ہے۔ اس کی رہبری نہیں کی گئی ہے۔ کیا آپ مجھے اس کی اجازت عنایت مرحمت فرما سکتے ہیں۔ میں مسافر ہوں بہت زیادہ قیام شاید نہیں

ہوسکے گا اس لئے اگر جلد جواب دے سکیں تو عنایت ہوگی۔

جواب

اتنی بات تو سبھی جانتے ہیں کہ نام تبدیل کیا جاسکتا ہے لیکن تاریخ پیدائش کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ جب تاریخ پیدائش کو تبدیل کرنا ممکن نہیں ہے تو زیادہ اعتبار تاریخ پیدائش کا عدد ہوگا لیکن یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد انسان کی قسمت پر اثر انداز ہوتا ہے اور نام کا عدد انسان کی شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ پھر تاریخ پیدائش میں صرف تاریخ کا مفرد عدد انسان کی شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے اگر ان میں سے کوئی بھی عدد محض تاریخ کا عدد یا پھر مجموعی تاریخ کا عدد نام کے عدد سے ٹکراتا ہو تو انسان کی شخصیت اور قسمت دونوں متاثر ہوتی ہیں۔

مثلاً ایک شخص کا نام مجیب ہے۔ مجیب کا مفرد عدد ایک ہے اور اس کی تاریخ پیدائش ۱۰ر مارچ ۱۹۶۴ء ہے۔ اس تاریخ پیدائش کا مجموعی عدد ۶ بنتا ہے۔ یہ ایک عدد دشمن عدد ہے لیکن اس تاریخ پیدائش میں صرف تاریخ ۱۰ر مارچ نام کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہے۔ اس لئے مجیب کی شخصیت میں تو چار چاند لگ جائیں گے لیکن اس کے معاشی حالات میں اونچ نیچ چلتی رہے گی کیونکہ مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ایک عدد سے متصادم ہے۔

بہر کیف تاریخ پیدائش کے عدد کو زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس میں تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ جبکہ نام بدل کر ہم شخصیت کے عدد کو مرضی کے مطابق کر سکتے ہیں۔ نام ایسا رکھنا چاہئے کہ جس کا مفرد عدد تاریخ کے عدد سے اور مجموعی تاریخ پیدائش کے عدد سے جوڑ کھاتا ہو یا کم سے کم مجموعی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد سے متصادم نہ ہو۔

شرف آفتاب اور شرف شمس سال میں ایک بار ہوتا ہے۔ جب سورج برج حمل کے ۱۹ویں درجے پر ہوتا ہے اس وقت سورج حالت شرف میں ہوتا ہے اور تقریباً ہر سال اپریل کے اوائل میں سورج کو یہ مقام نصیب ہوتا ہے۔ اس وقت سورج کی طاقت کئی گنا بڑھ جاتی ہے اسلئے اس وقت جو عمل کیا جاتا ہے وہ حد سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے اور متعلقہ نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں۔

مریض کا عنصر یعنی مزاجی کیفیت معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کے نام کے اعداد نکال کر ۴ سے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو مزاج آتشی ہے۔ اگر ۲ باقی رہیں تو مزاج بادی ہے۔ اگر ۳ باقی رہیں تو مزاج آبی ہے۔ اگر کچھ نہ بچے تو مزاج خاکی ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ مریض کا جو بھی مکمل نام ہو اس کے اعداد نکالنے ہیں اس میں سرنام، برادری کی پہچان کے نام یا والدہ وغیرہ کے نام کے اعداد نہیں شامل کرنے ہیں مثلاً آپ کا نام ہارون صدیقی ہے تو آپ کو اپنا عنصر معلوم کرنے کے لئے صرف ہارون کے اعداد نکال کر انہیں ۴ سے تقسیم کرنا ہے۔ ہارون کے اعداد ۲۶۲ ہیں۔ ان کو ۴ سے تقسیم کریں۔

۴)۲۶۲(۶۵
۲۴
۲۲
۲۰
۲

چال آتشی

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

چال بادی

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

چال آبی

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

چال خاکی

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

دو باقی رہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا عنصر بادی ہے۔ چاروں عناصر کی چالیں کئی بار طلسماتی دنیا میں نقل کی جاچکی ہیں۔ آپ کی خاطر ایک بار پھر نقل کی جارہی ہیں۔ مریض کو جانچنے اور تشخیص کے متعدد طریقہ رائج ہیں اور ہم نے بھی کئی طریقوں پر کئی بار روشنی ڈالی ہے۔

سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ مریض کے پہنے ہوئے کپڑے کو چوڑائی سے ناپ لیں اس کے بعد ایک بار سورۂ مزمل پڑھ کر اس پر دم کر دیں۔ اس کے بعد پھر ناپ لیں اگر سحر ہوگا تو کپڑا گھٹ جائے گا۔ اگر آسیب کے اثرات ہوں گے تو کپڑا بڑھ جائے گا۔ اگر برابر رہے گا تو سمجھ لیں کہ جسمانی مرض ہے۔ عروج ماہ سے مراد چاند کی پہلی منزل تاریخ سے ۱۴ تاریخ کے درمیان کا عرصہ ہے۔ اگر اس دوران چاند عقرب میں نہ ہو تو تمام تاریخیں محبت اور مثبت کاموں کے لئے معتبر ہیں۔ جن تاریخوں میں چاند برج عقرب میں ہو ان تاریخوں میں مثبت کام کرنے سے گریز کریں۔

ساعت شمس ایک دن میں کئی بار بھی پڑسکتی ہے۔

اتوار کے دن پہلی ساعت، آٹھویں ساعت پیر کے دن، پانچویں ساعت بارہویں ساعت منگل کے دن، دوسری ساعت، نویں ساعت بدھ کے دن، چھٹی ساعت جمعرات کے دن، تیسری ساعت دسویں ساعت جمعہ کے دن، ساتویں ساعت ہفتے کے دن، چوتھی ساعت اور گیارہویں ساعت شمس کی ہوتی ہے۔ اگر آپ آیت الکرسی کی زکوٰۃ حسب قاعدہ ادا کرلیں تو ہماری طرف سے آیت الکرسی کے عملیات کی اجازت ہے۔ آپ طلسماتی دنیا کا پابندی سے مطالعہ کرتے رہیں۔ آپ کی معلومات میں بھی اضافہ ہوگا اور آپ کو یہ بھی اندازہ ہوتا رہے گا کہ ہم کس طرح عوام وخواص کی رہنمائی کررہے ہیں اور کس طرح عوام وخواص کو بدعقیدگی اور گمراہی سے بچا کر درِ خدا تک کھینچ کرلے جارہے ہیں۔

شوہر کی بے وفائی کا غم

سوال از: (نام و پتہ ندارد)

میں اپنے شوہر کی بے وفائی سے پاگل ہوگئی ہوں ہم کو نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ سونا، میری صحت ہردم سوچنے سے خراب ہوگئی ہے۔ میرا دنیا میں کوئی نہیں ہے میں آپ کے پاس پہلی بار خط لکھ رہی ہوں آپ میرا دل نہ توڑیے گا کیونکہ ہر طرح سے میرا دل ٹوٹ گیا ہے میں یہ خط رو رو کر لکھ رہی ہوں اس کا جواب بہت جلد دیجئے گا۔ میری سب سے بڑی پریشانی یہی ہے کہ میرے شوہر میرے ساتھ دھوکے بازی کررہے ہیں ہم کو اپنی محبت میں پھنسا کر شادی کئے میری شادی ان سے ہوئی اس وقت جو مصیبت میرے اوپر گزری میں سوچتی ہوں تو میں ایک دم پاگل کی طرح ہوجاتی ہوں اور میرا دل پھٹ جاتا ہے اگر ساری اپنی مصیبت لکھوں تو دن رات ختم ہوجائے گی پر میری بات ابھی پوری نہیں ہوگی۔ میں اپنے شوہر پر بہت یقین رکھتی تھی لیکن اب ٹوٹ گیا ہے میں جانتی تھی میرے شوہر کتنے اچھے اور سچے انسان ہیں لیکن ان کی حقیقت معلوم ہونے کے بعد میرا دل ٹوٹ کر بکھر گیا ہے میرے دل میں بار بار یہی بات یاد آتی ہے کہ میں گھر چھوڑ کر بھاگ جاؤں لیکن جب میں اپنی لڑکیوں کو دیکھتی ہوں تو اپنا فیصلہ بدل دیتی ہوں۔ میرے شوہر مجھ سے کہتے ہیں تم بوڑھی کی طرح لگتی ہو جب کہ میں ان کے رہنے میں میک اپ سے رہتی ہوں جو میرے پاس اچھا کپڑا رہتا ہے وہی پہنتی ہوں تاکہ وہ میری طرف مائل رہیں۔ میری دو لڑکی ہیں اور تیسرے بچے کی ماں بننے والی ہوں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں یہ میرا لڑکا ہوجائے کیونکہ میرے شوہر گرانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ دو لڑکی ہوگئی اس لئے آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا لڑکا پیدا ہو۔ میرے شوہر میرے اوپر تھوڑا بھی دھیان نہیں دیتے ہیں میں ان کے ساتھ اپنی جوانی برباد کررہی ہوں لیکن میں کسی کے بارے میں نہیں سوچتی اور میں دعا کرتی ہوں کہ ہم کو اس گناہ سے بچائے رکھنا اگر یہاں نہیں تو وہاں اس صبر کا اجر ہم کو ضرور خدا دے گا لیکن اس وقت ہم کو صبر نہیں ہورہا ہے دل میں آتا ہے خودکشی کرلوں کوئی ہم کو عمل یا دعا بتائیے جو ہم کو صبر آجائے۔

جواب

آج کل میاں بیوی کے درمیان وہ محبت نہیں رہی جو کبھی پہلے ہوا کرتی تھی، مردوں کا حال بہت زیادہ خراب نظر آتا ہے۔ پہلے زمانہ میں مرد سچ مچ کے مرد ہوا کرتے تھے، ان کا کردار قابل رشک ہوا کرتا تھا اگر سوءِ اتفاق سے کسی مرد کی شادی بدصورت عورت سے ہوجاتی تھی تو وہ نکاح کا احترام کرتے ہوئے اس بدصورت عورت سے بھی نباہ کرتے تھے اور اپنی بیوی سے پیار کرنے کو اور اس کے جذبات کا احترام کرنے کو وہ پنج گانہ نماز کی طرح ضروری سمجھتے تھے لیکن وہ دور بیت گیا۔ اب تو شوہروں کا حال یہ ہے کہ جہاں بھی دیکھی توا پرات وہیں گزاری ساری رات۔ آج کل کے ان شوہروں کو جہاں بھی کوئی خوبصورت عورت نظر آجاتی ہے ان کا ایمان ڈانواڈول ہوجاتا ہے اور ان کے قدم ڈگمگانے لگتے ہیں۔ آپ صبر کریں، اپنے شوہر کی حرکات بے جا کی وجہ سے اپنے کردار کو کوئی گھن نہ لگائیں۔ اگر آپ کا قدم بہکے گا تو دنیا تو آپ کی برباد ہے ہی آخرت بھی برباد ہوجائے گی۔ مجازی خدا کی حماقتوں اور لغزشوں کا بدلہ لینے کے لئے آپ حقیقی خدا کی نظروں سے گرنے سے خود کو محفوظ رکھیں۔ رہی خودکشی کی بات وہ بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ خودکشی کرنے والے کی مغفرت بھی نہیں ہوتی اور خودکشی کرنا دنیا کی سب سے بڑی بزدلی ہے۔ آپ صبر وضبط سے کام لیں۔ اپنے شوہر کی خدمت کرتی رہیں اور انہیں اچھے اچھے پکوان کھلائیں۔ یاد رکھیں کہ ان مردوں کے دل تک پہنچنے کے لئے عورت کو مرد کے حلق سے گزرنا پڑتا ہے۔ آپ روزانہ "یَاوَدُوْدُ یَالَطِیْفُ" پانچ سو مرتبہ اپنے شوہر کا تصور کرتے ہوئے پڑھا کریں اور ان کی محبت کی دعا مانگا کریں۔ انشاء اللہ ان کا دل نرم پڑے گا اور ان کے دل میں آپ کی محبت کے جذبات بھڑک اٹھیں گے انشاء اللہ۔

کردار و شخصیت

قسط نمبر: ۸

برج حوت

مین

PISCES

۲۰ / فروری — ۲۰ / مارچ

برج حوت کی برجی علامت مچھلیاں ہیں۔ اس کا حاکم ستارہ مشتری اور عنصر آبی ہے۔ اس برج کے تحت پیدا ہونے والے افراد عام طور پر مندرجہ ذیل اوصاف و خصائل کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ فطری طور پر بڑے سمجھدار ہوتے ہیں۔

● انکی ذہانت اور سوجھ بوجھ کا تعلق زیادہ تر وجدان سے ہوتا ہے۔

● انہیں مختلف ملکوں کی تاریخ، سیاست، عملی تحقیق وغیرہ سے بڑی دلچسپی ہوتی ہے۔

● ان میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ اپنی شخصیت کو جتنی بلندی تک لے جانا چاہیں، لے جاسکتے ہیں۔

● وہ جس علم اور فن کو چاہیں، سیکھ لیتے ہیں۔

● انہیں قدرت کی طرف سے جو اور جتنی سہولتیں کسی علم یا فن کو سیکھنے کے لئے میسر آتی ہیں، وہ شاذ ہی دوسروں کو نصیب ہوتی ہیں۔

● وہ بڑے رحم دل، خوش خلق، فیاض اور دوسروں کیلئے ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔

● ان کے دلوں میں انسانوں کے علاوہ جانوروں کے لئے بڑی محبت پائی جاتی ہے، اسی لئے وہ ہمیشہ اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ان کا اپنا کوئی پالتو جانور ہو جس سے وہ دل بہلاتے رہیں۔

● ان کے لئے ہر قسم کا سفر بڑا اچھا ثابت ہوتا ہے۔

● وہ نہروں، دریاؤں، جھیلوں یا سمندر وغیرہ کے قریب رہنے پر انتہائی خوش رہتے ہیں۔

● انہیں چونکہ دریا اور سمندر وغیرہ بہت مرغوب ہوتے ہیں اس لئے انہیں سیر و سیاحت کے مواقع نہ ملیں تو وہ اپنا گھر ایسی جگہ بنانے کی ضرور کوشش کرتے ہیں جہاں وہ دریا، نہر جھیل یا سمندر وغیرہ کا نظارہ کر سکیں۔

● انہیں اعلیٰ ترین مقاصد سے بڑی محبت ہوتی ہے۔

● وہ ہمیشہ نئی نئی باتوں کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔

● وہ اپنی مثالی مقاصد پرستی اور قوت متخیلہ کی تصوراتی خیال آرائیوں کی وجہ سے لطیفہ سے تعلق رکھنے والے تمام شعبوں میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

● وہ بڑے قرینے اور بڑے نظم و ضبط کے ساتھ کام کرتے ہیں اور شروع کئے ہوئے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش آخر دم تک جاری رکھتے ہیں اور اکثر اوقات اپنے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں۔

● وہ چیزوں اور کاموں کو تکمیل تک پہنچانے کی خواہش کے تحت دوسروں کے ادھورے کاموں کو بھی ہاتھ میں لینے اور انہیں مکمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● انہیں وجدانی طور پر کام کے لئے درکار محنت اور وقت کا صحیح انداز ہو جاتا ہے، اس لئے وہ صبر و تحمل کے ساتھ آخر دم تک اس کام میں لگے رہتے ہیں۔

● انہیں دوسروں کی کمزوریوں کا بھی وجدانی طور پر احساس ہو جاتا ہے اور وہ اپنی اسی خوبی اور فطری رحمدلی کی بنا پر دوسروں کی غلطیوں اور کمزوریوں سے درگزر کرتے ہیں۔

● وہ جتنے عملی ہوتے ہیں اتنے ہی روحانی معاملات سے دلچسپی رکھنے والے بھی ہوتے ہیں۔

● انہیں فلسفہ اور تصورات کی گہرائیوں میں جانے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔

● انہیں عملیات، طلسمات اور علوم مخفیہ سے جو دلچسپی ہوتی ہے وہ بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے جس کے ڈانڈے بعض اوقات توہم پرستی سے جا ملتے ہیں۔

● وہ اگرچہ بڑے سخی اور فیاض ہوتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی انہیں مستقبل اور دولت کی فکر بھی لگی رہتی ہے اور انہیں یہی ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں وہ دوسروں کے محتاج بن کر نہ رہ جائیں۔

● انہیں اگرچہ دولت ورثے میں کم ہی ملتی ہے مگر وہ اپنی ہمت اور زور بازو سے نہ صرف دولت بلکہ شہرت بھی حاصل کر لیتے ہیں۔

● ان پر ذمہ داریاں عائد کر دی جائیں تو وہ بڑے دیانت دار، فرض شناس اور قابل اعتماد ثابت ہوتے ہیں اور اپنے فرائض بڑی ہمت، حوصلے اور تحمل و برداشت کے ساتھ انجام دیتے ہوئے دوسروں کا اعتماد حاصل کر لیتے ہیں۔

● انہیں اگر یہ احساس ہو جائے یا کسی طرح یہ احساس دلایا جائے کہ انہیں دوسروں کا اعتماد حاصل ہے۔ اور دوسروں کی توقعات ان سے وابستہ ہیں تو وہ دوسروں کے ساتھ بڑی وفاداری اور خلوص برتتے ہیں۔

● وہ ذمہ داری کے کاموں میں بڑے کامیاب رہتے ہیں مگر خود کسی کام یا بات میں پہل نہیں کرتے جب تک ان سے بطور خاص اس کی خواہش نہ کی جائے۔

● وہ اپنے کردار اور فطری خوبیوں کے معاملے میں انتہائی شدت اختیار کر لیتے ہیں۔

● انہیں اگر زندگی کے کسی بلند مقصد کا احساس ہو جائے تو وہ ایسے ایسے کام کر ڈالتے ہیں جو دوسروں کے بس کے نہیں ہوتے۔ اس کے برعکس اگر کردار کی کمزوری ان پر قابو پا جائے تو وہ کاہل، ڈھیٹ، غیر ذمہ دار، دغاباز، غلط صحبت کا اثر قبول کرنے والے اور ایسے مبہم ذہن کے مالک بن جاتے ہیں کہ ان کے بارے میں کوئی بات بھی یقین سے نہیں کہی جاسکتی کہ وہ فلاں معاملے میں کیا روش یا انداز فکر اختیار کریں گے۔

● وہ بڑے جذباتی ہوتے ہیں۔ اگر وہ مزاج کے کمزور ہوں تو ہر کسی سے متاثر ہو جاتے ہیں اور دوسروں سے اپنی بات منوالینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل بن جاتا ہے۔

● انہیں ہمیشہ قابل اعتماد دوستوں کی تلاش رہتی ہے کیونکہ وہ دوستوں کے انتخاب میں اکثر غلطی کرتے ہیں جس سے انہیں غلط فہمی اور مایوسی ہوتی ہے۔

● انہیں تنہائی یا اکیلے پن سے نفرت ہوتی ہے اور وہ مجلسی زندگی کو زیادہ پسند کرتے ہیں، تاہم بعض اوقات مخصوص ذہنی کیفیات کے تحت وہ تنہائی اور خلوت بھی پسند کرتے ہیں۔

● وہ اگرچہ فطری طور پر معصوم اور شریف ہوتے ہیں مگر اس کے ساتھ بہت اچھے اداکار بھی ہوتے ہیں اور موقع محل دیکھ کر اداکاری کرنے سے گریز نہیں کرتے۔

● ان کا جمالیاتی ذوق بہت اعلیٰ ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ فنون لطیفہ کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ وہ فنکارانہ صلاحیتوں کے حامل بھی ہوں مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ فنکاروں کی حوصلہ افزائی کا باعث ضرور بنتے ہیں۔

● ان میں ایسے افراد کی تعداد کوئی زیادہ نہیں ہوتی جو اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کو کبھی نہ کبھی نظم کے قالب میں نہ ڈھالتے ہوں البتہ یہ حقیقت ہے کہ وہ اپنے محسوسات و جذبات کو نظم میں موزوں کریں یا نہ کریں مگر دوسروں کے کلام کو بڑی توجہ اور شوق سے پڑھتے ہیں۔

● وہ محفل آرائی کے ماہر ہوتے ہیں اور اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں کو ہنسانے اور خوش کرنے کا فن جانتے ہیں کیونکہ وہ فطری طور پر اچھے داستان گو ہوتے ہیں۔

● وہ مہربان اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں، اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں اور بچوں سے جتنی مسرت وہ محسوس کرتے ہیں دوسرے والدین اتنی مسرت محسوس نہیں کرتے۔ اس کے ساتھ ہی وہ اپنے بچوں کی ہر بات کو پوری توجہ سے سنتے ہیں۔

● وہ بہت جذباتی، رومان پسند، خوش شکل اور خوب رو ہوتے ہیں اور فنکارانہ ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ اکثر سائنس داں، سیاست داں، موسیقار، مصور، شاعر، ادیب اور اداکار بننے کو ترجیح دیتے ہیں۔

● انہیں اگر کسی بات پر اشتعال دلایا جائے تو وہ فوراً غیظ وغضب میں آجاتے ہیں لیکن تھوڑی دیر گزرنے کے بعد ان کا غیظ وغضب فرو ہوجاتا ہے۔ چنانچہ وہ جتنی جلدی جوش اور غصے میں آتے ہیں، اتنی ہی جلدی ان کا جوش اور غصہ اتر بھی جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ان کی ناراضگی محض وقتی ناراضگی ہوتی ہے۔

● وہ دل میں کسی کے خلاف بغض اور کینہ کو جگہ نہیں دیتے اور نہ کسی کے خلاف انتقامی کارروائی کرتے ہیں۔

● وہ بڑے بڑے کاروبار یا ادارے نہیں سنبھال سکتے البتہ درمیانے درجے کے کاروبار اور چھوٹے اداروں کا انتظام وانصرام بخوبی کرسکتے ہیں۔

● وہ حکم چلانے، حکم نافذ کرانے اور حاکمانہ انداز اختیار کرنے کی بجائے اپنے ماتحت افراد کا اعتماد اور بھروسہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسی اعتماد اور بھروسے کے بل پر کام کرتے ہیں۔

● وہ چونکہ سیر وسیاحت کو اپنی زندگی کی تفریح سمجھتے ہیں اسلئے اس قسم کے کاموں یا کاروبار کو پسند کرتے ہیں جن کی وجہ سے انہیں نئے نئے شہروں، جگہوں اور ملکوں میں جانا پڑے۔ چنانچہ وہ اپنا بیشتر وقت اسی طرح گزارنا پسند کرتے ہیں۔

● وہ ایسے اداروں میں کام کرنا پسند کرتے ہیں جو سیر وسفر اور سیاحت وتفریح کے کاموں سے منسلک ہوتے ہیں۔

● ان کا ذوق خورد ونوش بہت اعلیٰ معیار کا ہوتا ہے اور اس کی تسکین کے لئے وہ اگر مہنگے اور اونچے درجے کے نہیں تو بہرحال اچھے ہوٹلوں اور ریستورانوں میں جانا پسند کرتے ہیں۔

● انہیں اشیائے خوردنی کے معاملات سے خصوصی لگاؤ ہوتا ہے، چنانچہ اگر وہ کھانے پینے کی چیزوں کا کاروبار کرنا چاہیں تو فٹ پاتھ پر خوانچہ یا ریڑھی چھابڑی لگا کر نہ بیٹھیں گے بلکہ اپنے کام کے لئے اچھی جگہ تلاش کریں گے۔

● انہیں کھانا پکانے سے بڑی دلچسپی ہوتی ہے۔ وہ اعلیٰ درجے کے کھانے تیار کرسکتے ہیں اور ہر قسم کے پرتکلف کھانے بناسکتے ہیں۔ اسی حوالے سے وہ بڑے ہوٹلوں یا دعوتی تقریبات کے لئے بڑے اچھے باورچی یا بٹلر ثابت ہوسکتے ہیں۔

● ان کی فطرت تجارت اور کاروبار سے خاص مناسبت رکھتی ہے۔ وہ نہ صرف ایک تاجر کی حیثیت سے کامیاب ثابت ہوسکتے ہیں بلکہ ایک وقت میں دو دو کاروبار بھی سنبھال سکتے ہیں۔

● ان میں خدمت خلق کی خداداد صلاحیتیں ہوتی ہیں اور جب وہ دوسروں کی خدمت کررہے ہوتے ہیں تو یہ صلاحیتیں اپنے نقطۂ نظر عروج پر پہنچ جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے وہ تعلقات عامہ، سیاست اور سماجی کاموں کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھا سکتے ہیں۔

● ان میں بیماروں کی امداد کرنے کی خاصی صلاحیت ہوتی ہے۔ بیمار اور مریض خواہ دماغی مریض ہوں اور خواہ جسمانی، وہ ان کے مسائل کو صبر وضبط اور تحمل کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں اور انہیں حل کرنے کی تدابیر کرتے ہیں۔ تیمارداری کی اس اہلیت میں ان کا کوئی حریف اور مدمقابل نہیں ہوسکتا۔

● وہ چونکہ فنون لطیفہ سے قدرتی میلان رکھتے ہیں اس لئے فنکار نہ بھی بنیں تب بھی وہ فنون لطیفہ کے بڑے اچھے نقاد بن سکتے ہیں، کتابوں کے بہترین ناشر ثابت ہوسکتے ہیں اور کسی لائبریری یا آرٹ گیلری کا انتظام بڑے اعتماد اور اہلیت کے ساتھ سنبھال سکتے ہیں اور اس کے تمام شعبوں اور افراد کے درمیان نظم وضبط برقرار رکھ سکتے ہیں۔

● وہ اپنے اندر فرض شناسی کا احساس دوسروں سے کہیں زیادہ رکھتے ہیں اور اگر انہیں اپنی مرضی کا کام مل جائے تو اسے گہری دلچسپی لگاؤ اور کامل توجہ سے سرانجام دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ جس خلوص، سوجھ بوجھ، ذہانت اور عقل مندی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے ہیں، کوئی دوسرا فرد ایسا نہیں کرسکتا۔

● ان کے ساتھ ایک المیہ یہ ہوتا ہے کہ جس کام کو وہ اپنی طبیعت کے لئے مناسب سمجھتے ہیں وہ انہیں آسانی سے نہیں ملتا۔ وہ بڑی جستجو، بھاگ دوڑ اور جدوجہد کے بعد اپنی طبیعت کے مطابق کام حاصل کرپاتے ہیں مگر جب انہیں کوئی ایسا کام مل جاتا ہے تو وہ اس کی تکمیل اور کامیابی کے لئے جان لڑا دیتے ہیں۔

● انہیں اپنی مرضی کے مطابق کام نہ ملے تو وہ ہر وقت بے چین بے قرار اور مضطرب رہتے ہیں۔ اپنی مرضی کے خلاف کام کرتے ہوئے انہیں کتنا ہی خطیر مالی فائدہ ہورہا ہو۔

● وہ لوگوں کے مزاج سے اندازہ لگا کر موقع محل کے مطابق ہر قسم کا کردار ماہرانہ انداز میں ادا کر سکتے ہیں۔ یہ بات کہ ان کا اپنا حقیقی کردار کیا ہے، اکثر اوقات خود ان کے علم میں بھی نہیں آنے پاتی۔

● وہ اپنی فطرت میں پختہ مزاجی کا جوہر رکھتے ہیں۔ وہ مستقل مزاجی سے کام لیتے ہوئے اپنے راستے کی ہر رکاوٹ کا مقابلہ ڈٹ کر کرتے ہیں، چونکہ ان کی فطرت میں رکاوٹ کو دور کرنے کی اہلیت، طاقت اور توانائی ہوتی ہے اسلئے وہ جرأت مندی اور حوصلے کے ساتھ اپنی طاقتوں اور توانائیوں کو درست طور پر استعمال کرتے ہوئے اپنے راستے کی ہر رکاوٹ کو دور کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

● وہ اپنا مقصد حل کرنے کے لئے دوسروں کی مدد لے تو لیتے ہیں مگر یہ بات بھی ان کے پیش نظر رہتی ہے کہ جن سے وہ مدد لے رہے ہیں، ان کا استحصال کسی صورت میں نہ ہو اور نہ انہیں کسی طرح کا نقصان پہنچے۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ وہ جس فرد سے مدد یا کام لیتے ہیں تو کسی نہ کسی انداز میں اس کا بدلہ ضرور چکا دیتے ہیں خواہ یہ کام کے معقول صلے اور اُجرت کی صورت میں ہو یا کسی اور رنگ میں، مگر ہوتا ضرور ہے۔

● وہ خیالوں، خوابوں اور تصورات کی دنیا میں رہنا پسند کرتے ہیں اور ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اپنے خیالوں اور خوابوں کو عملی جامہ پہنا کر کامیابیاں حاصل کریں مگر ان میں سے اکثر کے خیالات و تصورات اتنے بلند ہوتے ہیں کہ وہ انہیں کسی طرح بھی روبہ عمل نہیں لا سکتے۔

● ان کے رومانی تصورات بھی بلندی پر پہنچے ہوتے ہیں جن کی تکمیل ان کے لئے ناممکن ہوتی ہے۔

● وہ اپنے آپ کو مصروف رکھ کر دلی خوشی محسوس کرتے ہیں جب کہ بیکاری ان کے لئے اس لحاظ سے ایک بہت بڑی اذیت سے کم نہیں ہوتی کہ یہ انہیں اکتاہٹ اور بیزاری کے منفی جذبات کا تحفہ دیتی ہے۔

● وہ ایک ہی قسم کا کام مسلسل نہیں کر سکتے اور یکسانیت سے گھبرا جاتے ہیں، البتہ وہ اپنی مرضی کے کاموں پر بڑی محنت، مشقت، لگن اور توجہ سے کام کرتے ہیں اور اس دوران میں اپنی اور اپنے رفیق حیات کی جذباتی، اور جنسی خواہشات و احتیاجات تک کی تکمیل سے گریزاں رہتے ہیں۔

● وہ اپنے من پسند رفیق حیات کی دل سے قدر و منزلت کرتے ہیں اور اس کے لئے ہر طرح کی سہولتیں اور آسائشیں بہم پہنچانا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔

● وہ چونکہ نرم دل، نرم خو، خوش ذہن، خوش مزاج اور خوش اخلاق ہوتے ہیں اس لئے محبت کے میدان میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

● وہ اپنی مرضی کے کاموں میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتے، چنانچہ جب وہ اپنی مرضی اور پسند کے مطابق کام کرتے ہوئے ترقی کے راستوں پر آگے بڑھ رہے ہوتے ہیں تو اتنے پرعزم، حوصلہ مند نڈر، دلیر اور بہادر ہو جاتے ہیں کہ کسی کو اپنے راستے میں مزاحم نہیں ہونے دیتے اور ہر رکاوٹ کو پاؤں تلے روندتے ہوئے آگے بڑھتے رہتے ہیں خواہ ایسے میں انہیں اپنی جان کی بازی بھی کیوں نہ لگانی پڑے۔

● وہ پرکشش شخصیت کے مالک ہوتے ہیں اور اپنی خوش اخلاقی، خوش مزاجی اور پرخلوص انداز کی بدولت دوسروں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔

● وہ دوسروں کے کام آنے کو انسانی زندگی کی معراج سمجھتے ہیں اور دوسروں کی تکلیفیں خود برداشت کر کے خوش ہوتے ہیں۔

● وہ برابر ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ انہیں بنی نوع انسان کی خدمت کا موقع ملے اور وہ دوسروں کی خدمت کر کے اپنے قربانی و ایثار کے جذبات کا اظہار کر سکیں۔

● ان کے پاس خواہ کتنی ہی دولت آ جائے وہ کبھی مغرور نہیں ہوتے اور نہ دوسروں کی خدمت اور مدد سے ہاتھ کھینچتے ہیں۔

● وہ اپنے آپ کو اور اپنے رازوں کو عرصہ دراز تک دوسروں سے چھپانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ بہترین بھیس بدل سکتے ہیں اور اپنے آپ کو ہر بھیس میں نہایت ماہرانہ طور پر پوشیدہ بھی رکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ کوئی شخص بھی ان کے اصلی چہرے کو پہچاننے میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

● وہ اگرچہ کچھ نہ کچھ بچانا اور پس انداز کرنا پسند کرتے ہیں مگر فراخدل اور فراخ دست ہونے کے باعث تیزی سے خرچ کرتے ہیں اور کوئی قابل ذکر بچت نہیں کر پاتے۔

● وہ جنسی طور پر مضبوط اور توانا ہوتے ہیں اور اپنے لئے ایسا رفیق حیات پسند کرتے ہیں جو محبت اور جنسی معاملات میں ان کا ساتھ دے کر ان کے لئے جنسی آسودگی، تسکین، لذت، سرور اور کیف مہیا کر سکے۔ ایسے رفیق حیات کو پا کر وہ بے پناہ خوشی محسوس کرتے ہیں اور اس کی دل و جان سے قدر کرتے ہوئے اسے بہترین محبت دیتے ہیں اور اس کی خوشیوں،

مرتوں، ضرورتوں اور آسائشوں کا ہر طرح سے خیال رکھتے ہیں۔

● وہ فطرت کے لحاظ سے نرم دل اور حلیم ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ نہ تو کسی پر کسی قسم کا دباؤ ڈالتے ہیں اور نہ کسی پر حکم چلاتے ہیں اور دوسروں کی غلطیوں پر ان سے زیادہ باز پرس نہیں کرتے۔

● وہ پُرخلوص ہوتے ہیں اور اپنے فرائض کو عقل و دانش اور پوری اہلیت و صلاحیت کے ساتھ انجام دیتے ہوئے ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان فرائض کی ادائیگی میں ان سے کوئی کوتاہی نہ ہونے پائے۔

● وہ گھریلو معاملات میں عقل و شعور سے کام لیتے ہیں اور دلجمعی اور لگن کے ساتھ اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں۔

● وہ دوسروں پر اعتماد اور بھروسہ رکھتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی انہیں بھروسے اور اعتماد کے قابل سمجھتے ہیں۔

● وہ فطرتاً سخی اور دریا دل ہوتے ہیں اور وقت پڑنے پر دوسروں کی مدد بڑے کھلے دل اور کھلے ہاتھ سے کرتے ہیں اور ان پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ امداد طلب کرنے والوں کے لئے ان کے دلوں میں بہت ہی محبت اور خلوص ہی خلوص کے جذبات ہوتے ہیں۔

● ان کے سامنے جب ان کی مرضی کا کوئی منصوبہ تکمیل کے مراحل سے گزر رہا ہو تو وہ دن رات اسی کے بارے میں سوچتے ہیں اور ہر وقت ان کی توجہ، ان کا دھیان اسی طرف رہتا ہے۔ اس منصوبے کو تکمیل تک پہنچا کر ہی وہ دوسری جانب دھیان دیتے یا اس کام کے حوالے سے ان کا مستقبل کتنا ہی شاندار ہو مگر وہ اسے بددلی سے انجام دیتے ہیں اور اس سے انہیں خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

● وہ اگرچہ اپنے مستقبل کو محفوظ دیکھنا پسند کرتے ہیں مگر ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کام کرتے ہوئے اپنے مستقبل کو محفوظ کریں۔ بصورت دیگر وہ غیر مطمئن رہتے ہیں اور اپنی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار نہیں کر پاتے۔ ان کی فطری صلاحیتوں کا بھرپور اظہار صرف اس کام میں ہوتا ہے جو ان کی مرضی کے مطابق ہو۔ ایسا کام چاہے کتنا ہی سخت اور مشکل کیوں نہ ہو، اسے وہ بخوبی اور بخوشی کریں گے اور اس کام کو کرتے ہوئے بے قراری، بے چینی، اضطراب یا بے دلی کی کیفیت ان کے قریب تک نہ پھٹکے گی۔

● وہ اس کام میں بھی پوری دلچسپی لیتے ہیں جو دوسروں کے لئے فائدہ مند ہو۔ اس لحاظ سے وہ بنی نوع انسان کی خدمت اور فلاح و بہبود کے کام کر کے بے حد خوش ہوتے ہیں۔

● انہیں اس کام سے دلچسپی ہوتی ہے جو وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر یا ان سے وابستہ ہو کر کریں۔ ایسے کاموں میں ان کا اپنی مرضی کے مطابق ہونا یا نہ ہونا ثانوی حیثیت اختیار کر جاتا ہے کیونکہ ایسے کام کرتے ہوئے انہیں دوسرے لوگوں کی فطرت کے نئے نئے رازوں سے آگاہی ہوتی ہے۔

● وہ آدمیوں کو پرکھنے اور ان کے کردار و اخلاق کا اندازہ لگانے کی اہلیت رکھتے ہیں اور ان کی طبیعت میں مروت اور محبت ہوتی ہے۔ چنانچہ اپنی نرم مزاجی اور خوش اخلاقی کی وجہ سے وہ کسی کی کمزوریوں اور غلطیوں کو جاننے کے باوجود اسے تنگ یا پریشان نہیں کرتے۔

● وہ اپنے شریک کار کا ساتھ اچھے اور برے دونوں قسم کے ایام میں یکساں طور پر دیتے ہیں۔ وہ نہ اپنی غلطیوں کے لئے اپنے شریک کار کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں اور نہ دوسروں کے سامنے اپنے کسی شریک کار کی تذلیل گوارا کرتے ہیں بلکہ اس کی عزت کو اپنی عزت سمجھتے ہوئے اس کے تحفظ کے لئے سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔

● ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ ان کا کام شاندار نظر آئے مگر عملی کاموں میں اگر ان کی کارکردگی معمولی ہو، تب بھی وہ خوش رہتے ہیں اور انہیں کسی قسم کی پریشانی محسوس نہیں ہوتی۔

● وہ ایسے کاموں کو بہت ہی خوبصورت اور قابل تعریف انداز میں انجام دیتے ہیں جن کا مکمل منصوبہ بنا کر پہلے سے انہیں دیدیا جائے۔ اگر کسی کام کی منصوبہ بندی بھی انہیں خود ہی کرنی پڑے تب ان کی کارکردگی ایسی عمدہ نہیں ہو پاتی اور بسا اوقات کامیابی اور فائدے کی بجائے ناکامی اور نقصان کا موجب بنتی ہے۔

● وہ کام میں مصروف ہوں یا نہ ہوں لیکن دوسروں کو بہرحال اپنے بے حد مصروف ہونے کا تأثر دینے کی کوشش کرتے ہیں اور اکثر و بیشتر یہ تأثر دینے میں کامیاب رہتے ہیں۔

● وہ پسندیدہ اور دلکش شخصیت کے مالک ہوتے ہیں اور ان کی شخصیت کی دلکشی انہیں بھروسے اور اعتبار کے قابل بنائے رکھتی ہے اور اسی دلکشی کی وجہ سے لوگ ان کے کام بھی آتے ہیں اور انہیں سہارا بھی دیتے ہیں۔

● وہ اگر منفی رجحانات کے زیر اثر آ جائیں تو اپنی چرب زبانی سے

کام لے کر دوسروں کے سامنے ایسے لمبے چوڑے منصوبے بنا کر پیش کرتے ہیں اور انہیں اس انداز میں سمجھاتے ہیں کہ وہ دو دنوں ہی میں کروڑ پتی نہیں تو لکھ پتی ضرور ہو جائیں گے۔ دوسرے لوگ ان کی باتوں میں آ کر ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کا وعدہ کر لیتے ہیں یا اپنا روپیہ ان کے ہاتھوں میں تھما دیتے ہیں مگر روپیہ ہاتھ میں آتے ہی ان کے منصوبے غائب ہو جاتے ہیں اور جب روپیہ لگانے والے ان سے باز پرس کرتے ہیں تو وہ یا تو حیلے بہانے تراشتے ہیں یا مختلف ناموافق باتوں کا رونا رو کر اور آنسو بہا کر انہیں اس قدر متاثر کر لیتے ہیں کہ وہ پہلے منصوبے کے تلخ سبق کو بھول کر ان کے لئے دوسرے کام پر روپیہ لگانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ سب خصوصیات وصفات صرف منفی رجحانات کی بنا پر ظاہر ہوتی ہیں جب کہ مثبت رجحانات رکھنے کی صورت میں وہ اس قسم کی گھٹیا حرکات نہیں کرتے وہ نہ کسی کے ساتھ فریب کرتے ہیں اور نہ کسی کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

● انہیں اگر محبت کے معاملات میں جان کی بازی لگانی پڑے تو لگا دیتے ہیں اور بغیر کسی جھجک یا ہچکچاہٹ کے محبت کی بارگاہ میں اپنی جان عزیز کا نذرانہ پیش کر دیتے ہیں۔

● وہ اپنے کام کو فطرت کے ہر سانچے میں ڈھال لینے کی اہلیت قوت اور صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسی لئے وہ خطروں میں گھرنے سے بچے رہتے ہیں اور اپنی قوت وہمت سے کام لے کر ہر کام کو آسان بنا لیتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ وہ ہر کام کر سکتے ہیں اور اس کے لئے موزوں ترین ہیں۔

● ان کی زندگی کا نصب العین معیاری، تصورات بلند اور خواب بہت اونچے ہوتے ہیں مگر اپنی تمام اہلیتوں اور صلاحیتوں کے باوصف انہیں اپنی خواہشوں، آرزوؤں، چاہتوں، ارمانوں اور تمناؤں کے خاکوں میں عملی رنگ بھرنے کے مواقع کم ملتے ہیں اور نتیجہ یہ کہ پریشانی، اضطراب اور بے چینیاں ان کا مقسوم بنتی ہیں۔

● وہ نہایت کم سخن اور کم گو ہوتے ہیں اور صرف ان سے اپنے دل کی بات کہتے ہیں جو انہیں ان کی روح کی گہرائیوں تک جانتے ہیں۔

● وہ متضاد خواص کے مالک ہوتے ہیں۔ اپنی ذاتی خواہشات کے باعث وہ خود غرض بھی ہو سکتے ہیں، دوسری طرف ان میں قربانی اور ایثار کا جذبہ بھی ہوتا ہے اور وہ دوسروں کی تکلیف کو فوراً دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے لئے بڑے سے بڑا ایثار کر سکتے ہیں۔

● وہ لاشعوری طور پر آنا فانا کسی کی محبت میں گرفتار ہو سکتے ہیں اور آنا فانا کسی کی محبت کے سحر سے آزاد بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ تبدیلی یکطرفہ ہو سکتی ہے اور کبھی کبھی ایسی ناقابل فہم بھی ہو سکتی ہے کہ ہزار غور کرنے پر بھی اس کا جواز نہیں مل سکتا۔

● وہ اپنی اہلیتیں اور خواص دوسرے لوگوں میں دیکھنے کے آرزو مند ہوتے ہیں اور اس کیلئے بہت سے جتن بھی کرتے ہیں اور جب ان میں یہ خاصیتیں نہ ہوں تو ان سے بالکل لاتعلق ہو جاتے ہیں۔

● وہ جذبات اور احساسات سے محبت کرتے ہیں اور اپنے سامنے پڑی ہر چیز کو جھپٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● وہ صرف اپنے خوابوں، تصورات اور جذبات سے سروکار رکھتے ہیں اور ان لوگوں کے بارے میں سوچنے تک کا تکلف نہیں کرتے جن کے ساتھ ان کا جذباتی تعلق نہ ہو۔

● ان کا ذہن بہت تیز ہوتا ہے اور یہ ذہن کھلے اور کشادہ ماحول میں آرام اور سکون محسوس کرتا ہے اور ان کی صلاحیتوں کے جوہر بھی ایسے ماحول میں کھلتے ہیں۔

● ان کا ذہن فنون لطیفہ کے شعبوں میں بہت چلتا ہے کیونکہ یہ تخلیقی کام ہے۔ جب ان کے دل کی نشوونما ہو جاتی ہے تو ان کی وجدانی قوتیں بے حد طاقتور ہو جاتی ہیں اور اس طرح انہیں اپنی تکالیف اور مشکلات پر غالب آنے کی صلاحیت حاصل ہو جاتی ہے۔

● ان کی شخصیت کی بنیادی کمزوری "فراریت پسندی" ہوتی ہے جس کی بنا پر وہ ناپسندیدہ حقائق کا سامنا کرنے کی بجائے ان سے فرار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ منفی رجحانات کے زیر اثر فرار کی یہ کوشش انتہائی مایوسی کے عالم میں شراب یا کسی دوسرے نشے کے ذریعے "اک گونہ بے خودی" یا "خود فراموشی" کا سہارا لینے پر منتج ہو سکتی ہے۔

● وہ اپنی پراسرار شخصیت کے پراسرار اتار چڑھاؤ کے غلام ہوتے ہیں۔ وہ کبھی بے حد پرکشش، زیرک اور حاضر جواب ہوتے ہیں اور کبھی وہ اس قدر اداس و غمگین نظر آتے ہیں جیسے اپنا سب کچھ لٹا بیٹھے ہوں۔

● وہ ایک ہی وقت میں مختلف لوگوں کے ساتھ معاملات طے کرتے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ انہیں اپنا رویہ تبدیل کرنا پڑتا ہے۔ کسی کے ساتھ وہ مروت اور اخلاق سے پیش آتے ہیں تو کسی کے ساتھ ان کا رویہ سرد مہری کا ہوتا ہے۔ کسی کے ساتھ بات کرتے ہوئے وہ بلا کے سنجیدہ ہوتے ہیں تو کسی کے ساتھ ان کا بات بات میں مذاق چلتا ہے۔

● ان کے لئے الفاظ گفتگو کا اہم ترین ذریعہ نہیں ہوتے۔ ان کے الفاظ سے کہیں زیادہ ان کا انداز، رویہ اور سلوک سچائی کا ترجمان ہوتا ہے۔

خواتین : برج حوت کے تحت پیدا ہونے والی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل خصوصی اوصاف وخصائل کی مالک ہوتی ہیں۔

● ان کے دل ودماغ میں نت نئی آرزوئیں ایک ہجوم کی طرح جمع رہتی ہیں اور وہ مردوں کو کھلی کتاب کی طرح پڑھنے کی حیرت انگیز صلاحیت رکھتی ہیں اور انہیں دھوکہ دینا یا بے وقوف بنانا آسان کام نہیں ہوتا۔

● وہ گھر کو بنانا، سنوارنا خوب جانتی ہیں اور اس کام میں خصوصی دلچسپی لیتی ہیں۔

● وہ اپنے راستے کی سخت سے سخت مشکلات اور رکاوٹوں سے بالکل پریشان نہیں ہوتیں بلکہ وہ انہیں معمولی مسائل کی حیثیت دیتی ہیں جنہیں وہ سکون سے پل بھر میں حل کرسکتی ہیں چنانچہ وہ دنیا جہان کی پریشانیوں کے ملبے میں سے ایک عالی وقار شہزادی کی سی تمکنت سے چلتے ہوئے اپنا راستہ بناتی ہیں۔

● وہ بلاشک وشبہ محبت کرنے والی ایک شاندار اور مثالی بیوی بن کر رہ سکتی ہیں بشرطیکہ انہیں اپنے رفیق حیات کی طرف سے کامل توجہ اور پیار ملتا رہے۔

● ان کے ذہن پر اپنی ماں کا نقش بہت گہرا ہوتا ہے۔ وہ اپنی ماں سے بے حد متاثر ہوتی ہیں اور اپنی ماں ہی کی تصویر بننا چاہتی ہیں اور ہر وہ کام کرتی ہیں جو ان کی ماں کو پسند ہوتا ہے۔

● وہ جنسی اعتبار سے بے حد پراعتماد اور پرسکون رہتی ہیں۔ وہ اگرچہ مردوں کو بڑی آسانی سے اپنی جانب متوجہ کرلیتی ہیں اور ان کے جذبات کو برانگیختہ کرنے میں بھی انہیں دیر نہیں لگتی مگر وہ اس سلسلے میں اپنے لئے کوئی مشکل اور ناگوار صورتحال کبھی پیدا نہیں کرتیں۔

● وہ اپنے عام تعلقات کے سلسلے میں مختلف مراحل سے گزرتی ہیں وہ ازدواجی اور جنسی تعلقات میں تو شدت پسند نظر آتی ہیں مگر اپنے غیر جنسی تعلقات یعنی سہیلیوں، بچوں اور عزیز واقارب کے ساتھ ان کا رویہ بے حد محتاط، نرم اور خوشگوار ہوتا ہے۔

● انہیں فنون لطیفہ سے دلچسپی ہوتی ہے اور ان کی اکثریت اداکاری، گلوکاری اور رقص کی دلدادہ ہوتی ہے۔ ان میں سے بعض اپنے وزن سے قطع نظر اپنی ٹانگوں کے تیز ترین استعمال پر پوری طرح قادر ہوتی ہیں اور اس طرح ماہر رقاصہ بننے کی خواہش مند ہوتی ہیں۔

● وہ ایک طویل مدت تک تجرد یعنی مرد کے بغیر تنہا زندگی گزارنے کی صلاحیت رکھتی ہیں مگر جب انہیں مرد کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو پھر اس سے ایک لمحے کے لئے جدا رہنا بھی پسند نہیں کرتیں۔

● وہ خوبصورتی کی دلدادہ ہوتی ہیں اور خوبصورت عورتوں سے میل جول بڑھانا پسند کرتی ہیں۔

● وہ معاشرتی اقدار کے مطابق طرز عمل اختیار کرتی ہیں۔ اگر آزاد معاشرے میں وہ جذبات کے معاملے میں بے قید اور بے قابو ہوسکتی ہیں تو مذہبی قسم کے معاشرے میں اپنی ازدواجی ذمہ داریاں ایک وفا شعار بیوی کی طرح انجام دیتی ہیں۔

● وہ جذباتی لحاظ سے دو پہلو رکھتی ہیں۔ جب وہ معصوم اور ناتجربہ کار ہوتی ہیں تو پھول کی پتی کی طرح نرم ونازک ہوتی ہیں مگر جب وہ پختہ مزاج ہوجاتی ہیں تو اچھے اور برے میں تمیز کرسکتی ہیں، پراعتماد ہوتی ہیں اور آسانی سے دھوکہ نہیں کھاتیں۔ اپنی پختہ مزاجی کے سبب وہ ٹوٹ کر محبت کرتی ہیں اور محبت کے سارے اسرار رموز آزماتے ہوئے اپنی فطرت کے تقاضوں کے مطابق اپنے رفیق حیات کے جذبات کی تسکین کرتی ہیں۔

● وہ جذباتی سرگرمیوں کی طرف اس وقت تک ملتفت نہیں ہوتیں جب تک وہ اپنی ماں یا کسی اور عزیزہ کی سرپرستی میں ہوں۔ ایسے میں وہ ایک فرمانبردار اور اطاعت شعار لڑکی کی طرح زندگی گزارتی ہیں خواہ وہ اپنی عمر کے لحاظ سے لڑکپن سے کہیں آگے نکل آئی ہوں۔

● وہ قربانی اور ایثار کے جذبات رکھتی ہیں اور قربانی اور ایثار کے مرقع کی حیثیت سے دوسروں کے لئے ایثار کرنا یا دوسروں کے لئے قربانی دینا جانتی ہیں۔

● وہ جب پیار، محبت یا زندگی کے کسی اور معاملے میں نقصان اٹھاتی ہیں تو غمزدہ ہوجاتی ہیں اور اس حالت میں آنسو بہانے لگتی ہیں۔ وہ محسوس کرتی ہیں کہ آنسو بہانے سے انہیں تسکین ملتی ہے اور دل کا بوجھ ہلکا ہوکر سکون اور اطمینان کا احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ پھر ذرا ذرا سی بات پر آنسو بہانا ان کی عادت اور قلبی آسودگی کا سب سے بڑا ذریعہ بن جاتی ہے۔

● وہ دوسروں کی نقل اتارنے میں ماہر ہوتی ہیں اور اس صلاحیت کی بدولت اداکارہ بن کر ترقی کرسکتی ہیں۔

● وہ ایک طویل عرصے تک اپنے جذبات کو دبا کر رکھ سکتی ہیں، چنانچہ اکثر انہیں یہ معلوم نہیں ہو پاتا کہ انہیں کس سے اور کیوں نفرت ہے یا انہیں غصہ کیوں آتا ہے؟ کافی مدت گزر جانے کے بعد انہیں پتہ چلتا ہے کہ فلاں شخص کی فلاں وقت کی فلاں بات اس کا باعث ہے۔

● وہ بچپن ہی سے خوابوں کی دنیا میں رہنا پسند کرتی ہیں۔ شادی سے پہلے ایک خوش اخلاق اور فرمانبردار لڑکی کی حیثیت سے پلتی بڑھتی ہیں اور شادی کے بعد اپنے آبائی گھر کی طرح اپنے رفیق حیات کے گھر کو بھی خوشیوں اور مسرتوں کا گہوارہ بنانا چاہتی ہیں۔

● وہ بیرونی حملے سے اپنے گھر کو بچانے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور ان کی بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کا رفیق حیات ان پر ناراض اور غصے نہ ہونے پائے۔

● وہ صاف گو بلکہ ایک حد تک منہ پھٹ ہوتی ہیں۔ وہ ہر وہ بات برملا کہہ دیتی ہیں جو انہیں کہنی ہوتی ہے۔ اس طرح وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتی ہیں خواہ دوسرے لوگ اس سے کتنے ہی رنجیدہ اور کبیدہ خاطر کیوں نہ ہوں مگر انہیں اس حالت میں دوسروں کے جذبات کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی۔

● وہ جنسی مسائل کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتیں اور نہ ان کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت محسوس کرتی ہیں۔ اس کے برعکس وہ ان مسائل کو اپنی مرضی کے مطابق حل کرنا پسند کرتی ہیں۔

● وہ اس وقت تک اپنی جنسی آرزوؤں کی تکمیل سے کنارہ کش رہتی ہیں جب تک ان کے سامنے ان کی مرضی کا منصوبہ زیر تکمیل ہو۔ منصوبے کی تکمیل تک ان کا سارا دھیان اسی طرف رہتا ہے۔ منصوبے کی تکمیل کے بعد جب انہیں خوشی کا احساس ہوتا ہے تب وہ اپنی مرضی سے جنسی آرزوؤں کی تکمیل کی طرف راغب ہوتی ہیں۔

● وہ اگر چہ پرسکون زندگی گزارنا پسند کرتی ہیں مگر کبھی کبھی طوفانوں سے کھیلنے کا موجب بھی بن سکتی ہیں۔

● وہ ماضی سے دلچسپی رکھنے کے باوجود ماضی سے بغاوت کرنے اور دامن چھڑانے کی ہمت اور حوصلہ رکھتی ہیں۔ اسلئے طویل عرصے تک مرد کے بغیر زندگی گزارنے کی صلاحیت رکھنے کے باوجود جب مرد کی ضرورت محسوس کرتی ہیں تو پھر اس سے ایک لمحے کی دوری بھی گوارا نہیں کرتیں۔

● وہ اس قسم کے ماحول میں رہنا پسند نہیں کرتیں جس میں ان کے فطری تقاضے پورے نہ ہوں۔ ایسے میں وہ یا تو اپنے والدین یا سرپرستوں کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتی ہیں یا پھر ان سے بغاوت کر دیتی ہیں۔

● ان کی شخصیت میں بے پناہ حسن اور کشش ہوتی ہے۔ اسی لئے لوگ ان کی جانب کھنچے چلے آتے ہیں اور انہیں گوناگوں مالی مفادات پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

● ان کی شدید جذباتی کیفیت انہیں کسی بھی وقت غلط راستے پر لے آنے کا سبب بن سکتی ہے۔ ایسے میں اگر انہیں کوئی مناسب اور اچھا رفیق حیات مل جائے تو یہ اس سے سمجھوتہ اور مفاہمت کر کے اس سے ہم آہنگی اور تعاون کا سبب بن سکتی ہیں اور اس کے ساتھ ہنسی خوشی ساری زندگی گزار سکتی ہیں۔

● وہ دوسروں کی بے غرض مدد کر کے خوشی محسوس کرتی ہیں۔ قربانی اور ایثار کے جذبات کے تحت وہ ایسے مواقع کی تلاش میں رہتی ہیں کہ بغیر کسی مطلب اور غرض کے دوسروں کی خدمت کر کے دوسروں کے کام آ کر اور دوسروں کے کام سنوار کر خوشی اور مسرت محسوس کر سکیں۔

● وہ دوسری عورتوں سے بے حد مختلف ہوتی ہیں۔ دوسری عورتیں جس بات کو سطحی طور پر سوچتی ہیں وہ ان کے بارے میں گہرا غور و فکر کرتی ہیں۔ اس لحاظ سے ان کی دنیا الگ ہی ہوتی ہے۔ یہ دنیا ایک طلسمی برج سے کم نہیں ہوتی کیونکہ وہ وہاں سے دوسروں کے بارے میں تو سب کچھ جان لیتی ہیں مگر انہیں جاننے سمجھنے اور پرکھنے کے قابل کوئی نہیں ہو پاتا۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ دوسرے افراد تو حل اور امداد کے لئے اپنے مسائل ان کے سامنے رکھتے ہیں مگر وہ خود اپنے مسائل دوسروں کے سامنے پیش نہیں کرتیں بلکہ اپنی حفاظت کا اہتمام خود ہی کرتی ہیں۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

بری الذمہ

جوش ملیح آبادی سے ایک بار کسی نے کہا۔ ”یہ شراب ہے جس نے تمہیں اس حالت تک پہنچایا۔“

”میں یہ بات سن کر بہت خوش ہوتا ہوں کہ ہر شخص شراب کو الزام دیتا ہے مجھے نہیں۔“

جوش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

فلاں آدمی فلاں آدمی سے دشمنی کیوں کرتا ہے

حسب قاعدہ تفصیلات پھیلا کر مستحصلہ برآمد کریں۔ اگر مستحصلہ ایک ہوگا تو دشمنی کی وجہ للہی بغض یا کسی ترقی کی وجہ سے حسد ہے۔ اگر ۲ برآمد ہوگا رقابت خانگی، بیوی یا کسی دوست کی وجہ سے ہے۔ اگر تین برآمد ہوا تو عداوت بوجہ دولت ہے یا کسی کے بہکانے کی وجہ سے ہے۔ اگر چار ہو تو زمین جائیداد کا جھگڑا ہے۔ اگر پانچ ہے تو عشق ومحبت کی وجہ سے دشمنی ہے۔ اگر ۶ ہو تو قرض نہ دینے کی وجہ سے دشمنی ہے۔ اگر سات ہو تو کسی وعدے کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہے۔ اگر ۸ ہو تو کوئی قتل وغیرہ دشمنی کا باعث ہے۔ اگر ۹ ہو تو کسی رشک وحسد کی وجہ سے عداوت ہے۔

مثلاً کسی شخص نے ۱۸؍مئی ۲۰۰۶ء بروز جمعرات کو بعد نماز عشاء یہ سوال کیا۔ نعیم ابن نجمہ سہیل ابن خاتون سے دشمنی کیوں کرتا ہے۔

اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے تفصیلات اس طرح بنائیں گے۔

(۱) نعیم، نجمہ	۲۶۸	۷
(۲) سہیل، خاتون	۱۱۶۲	۱
(۳) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۱۱۵۶	۴
(۴) تاریخ عیسوی	۱۸	۹
(۵) ماہ عیسوی	۵	۵
(۶) سن	۲۰۰۶	۸
(۷) تاریخ قمری	۱۹	۱
(۸) ماہ ہجری	۴	۴
(۹) سن ہجری	۱۴۲۷	۵
(۱۰) تاریخ ہندی	۴	۴
(۱۱) ماہ ہندی ۲	۲	۲
(۱۲) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۳	۲
(۱۳) برج ثور	۲	۲
(۱۴) متعلقہ ستارہ عدد منفی زہرہ	۳	۳
(۱۵) دن جمعرات	۵	۵
(۱۶) منزل قمر	۲۲	۴

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۷ ۱ ۴ ۹ ۵ ۸ ۱ ۴ ۵ ۴ ۲ ۲ ۲ ۲ ۳ ۵ ۴

۸ ۵ ۴ ۵ ۴ ۹ ۵ ۹ ۹ ۶ ۴ ۴ ۵ ۸ ۹

۴ ۹ ۹ ۹ ۴ ۵ ۵ ۹ ۶ ۱ ۸ ۹ ۴ ۸

۴ ۹ ۹ ۴ ۹ ۱ ۵ ۶ ۷ ۹ ۸ ۴ ۳

۴ ۹ ۴ ۴ ۱ ۶ ۲ ۴ ۷ ۸ ۳ ۷

۴ ۴ ۸ ۵ ۷ ۸ ۶ ۲ ۶ ۲ ۱

۸ ۳ ۴ ۳ ۶ ۵ ۸ ۸ ۸ ۳

۲ ۷ ۷ ۹ ۲ ۴ ۷ ۷ ۲

۹ ۵ ۷ ۲ ۶ ۲ ۵ ۹

۵ ۳ ۹ ۸ ۸ ۷ ۵

۸ ۳ ۸ ۷ ۶ ۳

۲ ۲ ۶ ۴ ۹

۴ ۸ ۱ ۴

۳ ۹ ۵

۳ ۵

۸

۸ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نعیمہ ابن نجمہ کی سہیل ابن خاتون سے دشمنی کی وجہ کوئی قتل ہے۔ (باقی آئندہ)

(باقی آئندہ)

✻ ✻ ✻ ✻ ✻

لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہونے کا عمل

زمین سے سات کنکریاں اٹھائیں۔ اس طرح
جب پہلی کنکری اٹھائیں تو کہیں ''ف''۔
جب دوسری کنکری اٹھائیں تو کہیں ''ق''۔
تیسری پر ''ج''، چوتھی پر ''م''، پانچویں پر ''خ''، چھٹی پر ''م'' اور ساتویں کنکری اٹھاتے ہوئے کہیں ''ث''۔

ان کنکریوں کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ لیں پھر ایک کنکری اُٹھا کر دس مرتبہ پڑھیں صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لاَ کنکری پر دم کریں۔ اس کے بعد اس کنکری کو اپنے سامنے پھینک دیں۔

پھر دوسری کنکری اٹھائیں اور دس مرتبہ پڑھیں اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لاَ کنکری پر دم کریں۔ اس کنکری کو اپنے پیچھے پھینک دیں۔

تیسری کنکری اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ پڑھیں وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لاَ کنکری پر دم کریں اور اس کنکری کو اپنے دائیں طرف پھینک دیں۔

پھر چوتھی کنکری اٹھائیں اور پڑھیں یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا کنکری پر دم کریں اور اپنے بائیں طرف پھینک دیں۔ باقی ۳ کنکریوں کو اپنی ٹوپی میں رکھ لیں۔

اس کے بعد کہیں کٓھٰیٰعٓصٓ اور دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کریں۔ اس کے بعد کہیں حٰمٓ عٓسٓقٓ اور اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کریں، اسی وقت آپ غائب ہو جائیں گے اور جب تک اپنے دونوں ہاتھ کی مٹھیوں کو نہیں کھول دیں گے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہیں گے۔

پہلی قسط

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

...لاج مریض کا ایک روزہ علاج

اس عمل کو صرف وہی کرسکتا ہے جس نے سورۂ یٰسین کے نو چلّے ...رکھے ہوں۔

کسی چھت پر یا دیوار پر ایک شخص کھڑا ہو جائے اور لوٹے میں ...ت مسجدوں کا پانی بھر لے۔ پانی اتنی مقدار میں جمع کرلے کہ سات ...ا تک کافی ہو جائے۔ زمین پر ایک طشت ایک چٹائی بچھا کر اس پر ...ئی اور طشت کے برابر میں مریض کو بٹھا دیں۔ مریض کے روبرو ...بیٹھ جائے اور سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کرے کہ مریض ...سنتا رہے۔ جہاں یہ عمل ہو رہا ہو وہاں کوئی اور نہ ہو صرف ۳؍آدمی ...۔ ایک اوپر سے پانی ڈالنے والا۔ ایک مریض اور ایک عامل۔ ...اپنے ہاتھ میں تلوار لے لے اور تلوار کی نوک مریض کی طرف ...۔ عامل سورۂ یٰسین پڑھتا رہے اور اوپر سے پانی طشت میں اس ...رے کہ تلوار سے ٹکرا کر طشت میں گرے۔ سات لوٹے اس ...سے ڈالیں کہ سورۂ یٰسین کی تلاوت ختم ہونے کے ساتھ ساتھ ...بھی ختم ہو جائے۔ یہ پانی مریض کو سات دن تک پلا دیں۔ تلوار، ...ت، چٹائی اور لوٹا بعد میں کسی بھی کام میں لے سکتے ہیں۔ انشاء اللہ ...ہانا کے اس عمل سے اور سات روز یہ پانی پلانے سے مرض رفع ...جائے گا۔ اور انشاء اللہ مریض کی صحت بحال ہو جائے گی۔

...انی وائرلیس

ہر فرض نماز کے بعد "یَاهَادِیُ یَا خَبِیْرُ یَا مَتِیْنُ یَا عَلَّامُ ...لغیوب" ایک ہزار مرتبہ پڑھیں اور پھر سجدے میں جا کر اَلَا یَعْلَمُ ...خلق وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ صرف ۳ بار پڑھیں۔ انشاء اللہ ...چند روز اس پر عمل کرنے سے زمین و آسمان کے حالات عامل کے ...منکشف ہوں گے۔

...ول دولت

...نوچندے ...ت پانی پر سورۂ یاسین ۲۱؍مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔

پھر اس پانی میں ۶؍گرام چاندی گرم کرکے بجھوا دیں۔ پھر اس چاندی کا پترا بنوالیں اور اس پترے پر مندرجہ ذیل نقش ساعت زہرہ میں کندہ کریں اور اس کو اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ دنیا مسخر ہوگی۔ لوگ مہربانی سے پیش آئیں گے۔

نقش یہ ہے۔

بسم

۲۵۹	۲۶۴	۲۶۳
۲۶۶	۲۶۲	۲۵۸
۲۶۱	۲۶۰	۲۶۵

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

پتھری نکالنے کا عمل

مریض کو عصر کی نماز پڑھ کر مغرب کی نماز تک لاتعداد مرتبہ یااللہ یارحمٰن یارحیم پڑھوائیں اور عصر کی وضو سے مغرب کی نماز پڑھوائیں۔ انشاء اللہ ۳ دن تک پتھری ریزے ریزے ہو کر نکل جائے گی۔

پتھری نکالنے کا دوسرا عمل

سورہ بقرہ کی یہ آیت پڑھتے رہیں اور جہاں پتھری ہو وہاں ہاتھ پھیرتے رہیں اور اسی آیت کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے بھی مریض کو پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں پتھری ریزے ریزے ہو کر خارج ہو جائے گی۔ آیت یہ ہے۔

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ط وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

اس آیت کا عامل بننے کے لئے اس آیت کو ۱۴۱دن تک ۱۴۱مرتبہ روزانہ پڑھیں اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

تسخیر خلائق کا بے مثال عمل

طلوع آفتاب کے وقت سورج کی طرف دیکھ کر نوچندی اتوار سے شروع کریں اور ۱۲۰دن تک روزانہ پڑھیں۔اس کے بعد ہر اتوار کو پڑھیں۔اگر بادل ہوں تو پھر مشرق کی طرف رخ کر کے پڑھیں۔

پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔اس کے بعد ۲۵ مرتبہ سورۂ نصر (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ) پوری سورۃ پڑھیں اس کے بعد ۷ مرتبہ یہ پڑھیں۔سنرایو۔لزرع۔زوشا۔صنوغا غالما۔ یتصون سلیخا۔ ملیخا۔ملخوما یاقیوما بحق کہیعص حمعسق۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔حیرت ناک عمل ہے اس عمل سے ساری دنیا مسخر ہو جاتی ہے۔

عمل انکشاف حقیقت

هُوَ الْاُسَامَةُ سِرَنَا هُوَ يَا كَرِيْمُ

نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء اس عمل کو شروع کریں۔ (بدھ گزرنے کے بعد جورات آئے گی اس رات سے) روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔اول وآخر اکیس مرتبہ درود شریف لگاتار ۲۱روز تک یہ عمل کرنا ہے۔درمیان میں ناغہ نہیں کرنا ہے ورنہ عمل بے کار ہو جائے گا۔۲۱ویں شب عمل پورا ہونے کے بعد اگلے دن حلوہ پکا کر کم سے کم ۱۱بچوں کو کھلا دیں اور تھوڑا سا خود بھی کھائیں۔زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ عشاء کے بعد ۳۵ مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھنا ہے تاکہ تاثیر عمل برقرار رہے۔اس عمل سے کام لینے کی ترکیب یہ ہے۔

ایک ہوشیار عقل مند بچے کو جس کی عمر ۱۲سال سے کم ہو اپنے سامنے بٹھائیں اور ۴۵مرتبہ یہ عمل پڑھ کر اس پر دم کر دیں۔اس کے بعد اس کو حکم دے کہ سو جاؤ۔تھوڑی دیر میں بچے پر غنودگی چھا جائے گی۔جب بچے پر غنودگی چھا جائے تو سوال شروع کریں۔انشاء اللہ بالکل صحیح جواب بچہ ہر سوال کا دے گا۔بہتر یہ ہے کہ ایک ہی دن میں ایک ہی ... [illegible] عمل کریں اور سنیچر اور منگل کے دن نہ کریں۔ ... ایک مرتبہ میں ۳سوالات سے زائد نہ کریں۔

اس عمل کی زکوٰۃ دینے کے دوران ۲۱روز تک ترک جمالی کریں اور گوشت کسی بھی طرح کا نہ کھائیں اس عمل کو چلتے پھرتے بکثرت پڑھنے سے زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد عامل پر خود بھی جوابات منکشف ہو جاتے ہیں۔

موکل تابع کرنے کا عمل

نوچندی ہفتہ یا اتوار سے اس عمل کی شروعات کریں۔جنگل یا کسی غیر آباد جگہ جہاں آک کا درخت ہو اور اس میں کافی پھول ہوں وہاں یہ عمل کرنا ہے لکڑی کا ڈبہ بنوالیں اور اس کا ڈھکن بھی ہو۔ڈبہ زیادہ بڑا نہ ہو اتنا ہو کہ اس میں تین سو پھول سما جائیں۔زوال کے وقت درخت کے نیچے اگربتی جلائیں اور سات مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔پڑھ کر پھول توڑلیں اور ڈبہ میں رکھ دیں۔

کل سات پھولوں پر اسی طرح مذکورہ آیت ۷مرتبہ پڑھ کر پھول توڑتے جائیں اور ڈبے میں رکھتے جائیں۔اس عمل کو روزانہ زوال کے وقت کریں اور لگاتار ۴۰دن تک کریں۔

دوران عمل اگر درخت کے پھول ختم ہو گئے تو دوسرے درخت کے پھولوں کو توڑ کر عمل کریں۔عمل کے درمیان راہ میں کوئی مسافر، دیہاتی یا اجنبی شخص ملے تو اس سے بات نہ کریں۔عمل ختم ہونے کے بعد ڈبہ اپنے پاس محفوظ رکھیں اور اس میں تالا لگا دیں۔انشاء اللہ جب بھی مذکورہ آیت کی ایک تسبیح تنہائی میں پڑھیں گے موکل حاضر ہو کر بات چیت کرے گا۔

مقاصد میں کامیابی کا عجیب وغریب عمل

نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع کریں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں مقصد جائز ہونا چاہئے۔ناجائز امور میں اس عمل کا استعمال کر کے گناہ گار نہ ہوں۔اس عمل میں روزانہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔روزانہ مندرجہ ذیل تعداد میں جو سورۂ فاتحہ کہ ۲۴حروف کے مطابق ہیں سورۂ فاتحہ پڑھنی ہے اور جب بھی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پر پہونچیں تو یہاں اپنے مطلب کا صرف ایک بار ذکر کر کے آگے سورۃ پڑھیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ۔اس آیت کے اعداد حروف قمری کے اعتبار سے یہ ہیں۔

ل	ا	ب	ر	ہ	ل	ل	د	م	ح	ل	ا
۳۰/۱۲	۱/۱۱	۲/۱۰	۲۰۰/۹	۵/۸	۳۰/۷	۳۰/۶	۴/۵	۴۰/۴	۸/۳	۳۰/۲	۱/۱
ن	م	ح	ر	ل	ا	ن	ی	م	ل	ا	ع
۵۰/۲۴	۴۰/۲۳	۸/۲۲	۲۰۰/۲۱	۳۰/۲۰	۱/۱۹	۵۰/۱۸	۱۰/۱۷	۴۰/۱۶	۳۰/۱۵	۱/۱۴	۷۰/۱۳

سورۂ فاتحہ ۲۴ دن تک روزانہ اسی تعداد کے مطابق پڑھنی ہے۔ مثلاً پہلے دن صرف ایک بار۔ دوسرے دن ۳۰ بار۔ تیسرے دن ۸ بار۔ چوتھے دن ۴۰ بار۔ پانچویں دن چار بار۔ روزمرہ کی تعداد میں فرق نہ ہونے پائے ورنہ عمل میں خرابی پیدا ہوجائے گی۔ حرف کے نیچے اس حرف کے عدد قمری ہیں اور لکیر کے نیچے دنوں کی ترتیب کے نمبر ہیں۔ ۲۱ ویں دن اپنے مقصد کی کامیابی کی دعا کریں اور کرشمہ قدرت دیکھیں۔

کشف قلب عمل

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو کشف کی دولت حاصل ہو تو روزانہ انیس سو مرتبہ ''یاقدوس'' پڑھے اور ہر ایک تسبیح کے ختم پر سو مرتبہ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَ الرُّوْحِ ۳ مرتبہ پڑھا کرے۔ اول و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں کشف کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔

اولاد کے لئے تیر بہدف عمل

مندرجہ ذیل تعویذ جس عورت اور مرد کے گلے میں ڈالیں گے اللہ کے فضل سے ان کے اولاد ہوجائے گی لیکن اس تعویذ کی زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے۔

زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی بدھ سے روزانہ ۳۱ نقوش لکھ کر ایک ہانڈی میں جمع کریں اور لگاتار ۳۱ دن تک لکھیں اکتیسوے دن دو نفلیں پڑھ کر اللہ سے عمل کی کامیابی کی دعا کریں اور ہانڈی میں ہاتھ ڈال کر ایک نقش نکال لیں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے موم جامہ کرنے کے بعد اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور قلم دوات اور تعویذوں سے بھری ہوئی ہانڈی بہتے ہوئے پانی میں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد جس کو بھی حمل کا تعویذ دیں گے انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بحق یابدوح	یابدوح	بحق یابدوح
یابدوح	۹۷۲	یابدوح
بحق یابدوح	آدم البشر	بحق یابدوح

عمل ہمزاد

کسی بھی ماہ چاند کی ۱۳ تاریخ کو اس عمل کی شروعات کریں۔ جب چاند نکلے تو چارپائی پر آرام و سکون کے ساتھ اپنی ٹانگیں پھیلا کر لیٹ جائیں اور کھانے پینے اور دیگر ضروریات سے فارغ ہوکر عمل شروع کریں۔ پہلے دن لیٹ کر ۳۰۱ مرتبہ آیت پڑھنی ہے۔ دوسرے دن ۳۰۲ مرتبہ، تیسرے دن ۳۰۳ مرتبہ اسی طرح روزانہ ایک کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ ۳۰ ویں دن ۳۳۰ مرتبہ پڑھنی ہے۔ آیت یہ ہے۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

آخری دن آپ کی ملاقات ایک شخص سے ہوگی، اس کی آنکھیں سرخ ہوں گی، وہ آپ کے لئے بالکل اجنبی ہوگا، آپ اس کا ہاتھ پکڑلیں اور اس سے عہد کرالیں، اس کے بعد آپ جب بھی ۳۳۰ مرتبہ مذکورہ آیت تنہائی میں پڑھیں وہ حاضر ہوگا اور آپ کے سوالوں کے جوابات دے گا۔

جس دن چاند نظر نہ آئے تو اس دن مغرب کی طرف دیکھ کر اپنا عمل پورا کریں ورنہ چاند کی طرف دیکھ کر عمل پڑھتے رہیں۔

فتوحات کے لئے

فتوحات کے لئے روزانہ نمازِ فجر کے بعد ۵۱ مرتبہ سورۂ نصر کی تلاوت کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے بعد فتوحات کا دروازہ کھل جائے گا۔

غم و الم سے نجات حاصل کرنے کے لئے

کسی بھی طرح کا غم رنج اور آلام ہو یا کسی بھی طرح کا مقصد جھگڑا یا کوئی اور مصیبت ہو ان سب سے نجات پانے کے لئے آیت کریمہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ** ۔کا ورد سوا لاکھ مرتبہ کرنا چاہئے۔ اس کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔ بہت سے لوگ جمع ہوکر ایک ساتھ ایک مجلس میں پڑھیں ان پڑھنے

والوں کی تعداد کتنی بھی ہو لیکن طاق ہونی چاہئے۔ جیسے ۳، ۷، ۱۱، ۱۵ وغیرہ۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر ایک آدمی کو پڑھنی ہو کسی تاریک مکان میں یا کسی تنہائی کے کمرے میں تازہ غسل کے بعد تین سومرتبہ پڑھیں۔ اور لگاتار اس عمل کو چالیس دن تک جاری رکھیں۔ اس کی کل تعداد بارہ سومرتبہ ہوگی۔ پڑھتے وقت اپنے سامنے ایک پیالے میں پانی رکھ دیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اس پانی میں اپنے ہاتھ تر کرکے اپنے چہرے پر ملتے رہیں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں کامیابی ملے گی۔

زبردست کامیابی اور حفاظت کے لئے

مندرجہ ذیل نقش کو عروجِ ماہ میں جمعہ کے دن (بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو) لکھ کر اپنے گھر میں لٹکا دیں یا اپنے کاروبار کی جگہ پر رکھیں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی اور ہر طرح کی آفات سے حفاظت بھی رہے گی۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے استعمال میں لائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الم الله	لاالہ الاّھو	الحی	القیوم
۱۳۷	۱۱۰	۴۹	۱۸۷
۵۰	۱۸۶	۱۳۱	۱۰۹
۱۸۵	۴۷	۱۱۲	۱۳۹
۱۱۱	۱۴۰	۱۸۴	۴۸

اس نقش کو لکھنے کے بعد ۴۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اس پر دم کردیں اور عجائبات کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کریں۔

عشق ومحبت سے نجات پانے کے لئے

اگر کوئی شخص کسی کے عشق میں پاگل ہو رہا ہو اور اس کے گھر والے چاہتے ہوں کہ اس کو اس پاگل پن سے نجات ملے تو ایک چینی کی پلیٹ پر آیت الکرسی ۵ مرتبہ زعفران سے لکھیں اور اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھ دیں جس کی محبت سے نجات حاصل کرنی ہو۔ پھر اس پلیٹ کو رات کو آسمان کے نیچے رکھ دیں۔ صبح تھوڑا سا پانی ڈال کر اس پلیٹ کو دھولیں اور یہ پانی عاشق کو پلادیں اس عمل کو جمعہ گزرنے کے بعد سنیچر کی شب میں کریں اور اسی طرح ۴ سنیچروں تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر پاگل پن سے نجات ملے گی۔

تسخیر خلائق کا عجیب عمل

جمعہ کی شب میں (جمعرات گزرنے کے بعد عروج ماہ میں) ایک روٹی کے بیس ٹکڑے کریں۔ ہر روٹی کے ٹکڑے پر بغیر روشنائی کے اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے "العدل" لکھیں اور کھالیں۔ ۷ جمعوں تک اس عمل کو دوہرائیں انشاء اللہ حیرت ناک تسخیر ہوگی جو دیکھے گا محبت کرے گا۔

قید سے نجات کا عمل

جمعہ کے دن ساتوی ساعت میں جو شمس کی ساعت ہوتی ہے قیدی کو کھڑا کرکے اس کے پاؤں کے نیچے کی مٹی منگوالیں۔ پھر اس مٹی کو کسی تختے پر بچھا کر مندرجہ ذیل نقش لکھیں۔ اس کے بعد اس نقش کو مٹادیں اور اس مٹی کو کسی پاک صاف کپڑے میں پوٹلی سی بنا کر کسی تالاب یا نہر وغیرہ کے کنارے پر دفن کردیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں رہائی کا فیصلہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۱	۱۸
۱۷	۱۵	۱۳
۱۲	۱۹	۱۴

اس نقش کی رفتار یہ ہے

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

قوت باہ کے لئے

نام کے اعداد ابجد قمری سے نکال کر اس میں ۶۲ عدد کا اضافہ کریں پھر اس میں ۱۶۳۱ شامل کریں کل اعداد کو ۲۸ سے تقسیم کریں جو بھی حاصل قسمت ہو اس کے حروف بنالیں اور اس کے آگے ہوش

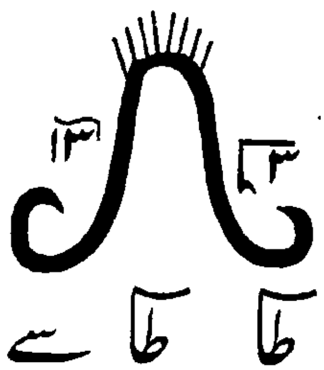
لگادیں پھر اس کو لوہے کی انگوٹھی پر کندہ کرا کر دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن لیں انشاء اللہ شباب کا لطف آئے گا۔

نقش ام الصبیان

مجرب کی سرگرمی (مسان)

چاندی کی انگوٹھی پر یہ نقش کندہ کرا کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ ام الصبیان سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔



عمل سلب

عامل کسی بھی مریض کے مرض کو سلب کر سکتا ہے۔ پوری قوت ارادی سے مقامِ درد پر اپنا ہاتھ پوری قوت کے ساتھ پھیر کر عامل مرض کو سلب کر سکتا ہے۔ ۳ مرتبہ ہاتھ پھیرے اور یہ کلمات پڑھتے ہوئے ہاتھ پھیرے بسم الله شافی بسم الله کافی بسم الله معافی بسم الله لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اس عمل کی زکوٰۃ یہ ہے کہ ۴۳۷۷ مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھیں اس کے بعد روزانہ سو مرتبہ پڑھتے رہیں اس عمل کے ذریعہ موت کے سوا ہر بیماری کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

دشمن کی نظروں سے پوشیدہ ہونے کا عمل

وَغَشِیَتِ الْ : پڑھیں اور اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو بند کریں۔

وُجُوْہُ : پڑھیں اور چھوٹی انگلی کی برابر والی انگلی کو بند کر دیں۔

لِلْحَیِّ : پڑھیں اور درمیان والی انگلی کو بند کر دیں۔

الْقَیُّوْمِ۔ پڑھیں اور شہادت کی انگلی کو بند کر دیں

اس طرح مٹھی بند کر کے دشمن کے مقام سے گذر جائیں۔ جب مقام سے گذر جائیں تو انگلیاں کھولتے وقت یہ پڑھیں۔

وَقَدْ : پڑھیں پھر شہادت کی انگلی کھول دیں۔

خَابَ : پڑھیں اور درمیان کی انگلی کھول دیں۔

مَنْ حَمَلَ : پڑھیں اور چھوٹی انگلی کی برابر والی انگلی کو کھول دیں

ظُلْمًا : پڑھیں اور چھوٹی انگلی کو کھول دیں۔

زیادہ بہتر یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھولیں اور بند کریں انشاء اللہ دشمن کو نظر نہیں آئیں گے۔

☆ ☆ ☆

مردہ یا زندہ کو خواب میں دیکھنے کا عمل

اگر کوئی شخص کسی کو خواب میں دیکھنے کا خواہش مند ہو یا اپنے کسی کام کے بارے میں خواب میں رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ مکمل تنہائی میں دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ واللیل پڑھے۔ اس کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات گذرنے میں کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

ص	م	ل	ا
ا	ص	م	ل
ل	ا	ص	م
م	ل	ا	ص

☆☆☆☆

اس دنیا میں ہر وقت اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں

یہ اوقات ہندوستان میں ممبئی، دہلی اور مدراس کے وقت کی مناسب سے G.M.T. سے ملائے گئے اوقات ہیں جب ممبئی، دہلی اور مدراس میں رات ۳۰۔۸ منٹ پر عشاء کی نماز شروع ہوتی ہے تو اس وقت دنیا کی گھڑیوں کا وقت اور نماز کا وقت کیا ہوگا ملاحظہ فرمائیں۔

دہلی، ممبئی، مدراس اور سری لنکا، کم وبیش ۳۰۔۸ بجے رات نماز عشاء شروع۔

کراچی میں ۰۰۔۸ بجے اذانِ عشاء کا وقت:

ابوظہبی، دبئی ۰۰۔۷ بجے نماز مغرب ختم ہو چکی ہے۔

تہران، ایران، میں ۳۰۔۶ بجے نماز مغرب ہو رہی ہے۔

دوحہ قطر، بغداد۔عراق، کویت، ماسکو ۰۰۔۶ بجے غروب آفتاب

سعودی عرب ۳۰۔۵ بجے شام نماز عصر ختم۔

استنبول، انقرہ (ترکی) بیروت، قاہرہ (مصر) دمشق (شام)، کیپ ٹاؤن، جوہانسبرگ (ساؤتھ افریقہ)، خرطوم، سوڈان، لینن گراڈ (روس)، جابیا، سائپرس، شام ۵ بجے اذان عصر کا وقت۔

نیدرلینڈ، یوگوسلاویہ، جرمنی، سوئیزرلینڈ، بلجیم، ہنگری، ڈنمارک، نائیجیریا، اسپین، فرانس، اٹلی پولینڈ شام ۰۰۔۴ بجے کم وبیش عصر کی تیاری۔

گھانا، الجیریا، آئرلینڈ، پرتگال، لندن، پورٹ آف اسپین شام ۰۰۔۳ بجے

آئس لینڈ، دوپہر ۰۰۔۲ بجے ہیں، نماز ظہر ختم ہو چکی ہے۔

ارجنٹینا میں دوپہر ۱۲ بجے ہیں، ویسٹ انڈیز میں دوپہر ۱۱ بجے ہیں، امریکہ جنوبی امریکہ میں ۳۰۔۱۰ بجے ہیں، شکاگو، سین فرانسسکو میں صبح ۳۰۔۹ بجے ہیں، جابیا، تنزانیہ میں صبح کے ۰۰۔۶ بجے ہیں، نماز فجر کا وقت۔

یروشلم (اسرائیل) میں صبح کے ۰۰۔۵ بجے ہیں، اذان فجر کا وقت۔

سوا فیجی میں صبح ۰۰۔۳ بجے ہیں تہجد کا وقت ختم۔

میلبورن، سڈنی، آسٹریلیا میں رات ۲ بجے تہجد کا وقت۔

اوساکا، ٹوکیو (جاپان) میں رات کے ۱۲ بجے ہیں، تہجد کا وقت شروع ہو رہا ہے۔

کوریا میں رات کے ۳۰۔۱۱ بجے ہیں، چین میں رات کے ۰۰۔۱۱ بجے، سنگاپور میں رات ۳۰۔۱۰ بجے، بینکاک میں رات ۰۰۔۱۰ بجے عشاء ختم ہو چکی ہے۔

رنگون برما میں رات ۳۰۔۹ بجے عشاء کی نماز ابھی ختم ہوئی ہے۔

ڈھاکا، کلکتہ میں رات ۰۰۔۹ بجے عشاء کی نماز ختم ہونے کو ہے۔

برائے مہربانی نوٹ فرمالیں یہ اوقات مسلک حنفی کی رو سے لئے گئے ہیں اور یہ چیدہ چیدہ ممالک کے اوقات ہیں، اگر کل دنیا کے ہر شہر اور گاؤں کے اوقات لئے جائیں تو یہ عقدہ کھلے گا کہ دنیائے عالم میں ہر وقت ہر جگہ پر صدائے اذان بلند ہو رہی ہے، کیوں کہ دنیا کے فاصلے کا انحصار طول البلد پر ہے اور وقت کے لحاظ سے ہر طول البلد کے درمیان ۲ منٹ کا فرق ہے، ایک مؤذن کو اذان پڑھنے کے لئے کم سے کم ڈیڑھ منٹ لگتا ہے، جب تک وہ اذان ختم کر کے دعا پڑھتا ہے تب تک اگلے طول البلد سے اذان شروع ہو جاتی ہے اور شاید (یہ خاک سار کی ذاتی رائے اور قیاس ہے) یہی وہ راز تھا جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے دنیا میں انسان کی پیدائش کے وقت فرشتوں کے سوال پر فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ اِنّی اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ O اور یہ سلسلۂ اذان اور نماز دنیا میں قائم ہے اور تا قیامت قائم رہے گا۔

اللہ عالم الغیب ہے وہی بہتر جانتا ہے، اللہ سے دعا ہے کہ اس میں کچھ غلطی ہو تو مجھے معاف فرمائے۔ (آمین)

شیخ محمد یوسف ہارون

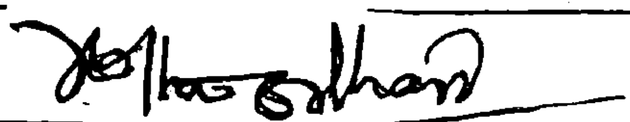
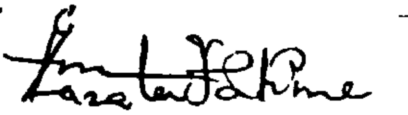
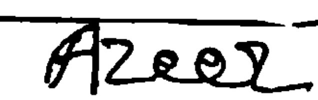
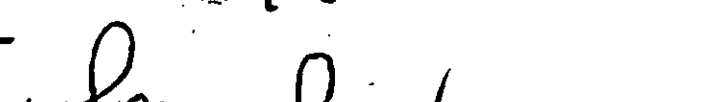
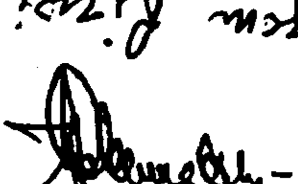
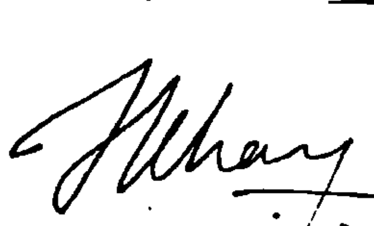
☆☆☆☆

دستخط بولتے ہیں

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱)	محمد عباس۔امروہی کرناہ	
(۲)	ارشد رشید میر۔امروہی کرناہ	
(۳)	احمد اللہ خاں۔حیدر آباد	
(۴)	نور النساء بیگم	
(۵)	غزالہ معراج فاطمہ۔حیدر آباد	
(۶)	سید عزیز الدین۔نظام آباد	
(۷)	سیدہ عاصمۃ النساء بیگم۔نظام آباد	
(۸)	سیدہ عقیلۃ النساء بیگم۔نظام آباد	
(۹)	شیخ نیر اعظم رضوی۔بہار	
(۱۰)	محمد شوکت علی۔گلبرگہ	
(۱۱)	امتیاز خاں۔سکندر آباد	

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱۲)	اوصاف۔ بارہ بنکی	اوصاف احمد
(۱۳)	سی سعداللہ۔ بارہ بنکی	[illegible]
(۱۴)	محمد سلیم۔ نلگنڈہ	Md. [illegible]
(۱۵)	سید محمد علی قادری۔ حیدرآباد	[illegible]
(۱۶)	صدف فاطمہ۔ بارہ بنکی	Sadaf
۱۷	محمد اقبال احمد۔ ظہیر آباد	Iqbal
(۱۸)	محمد غوث الدین۔ کریم نگر	[illegible]
(۱۹)	محمد عابد سہارنپور	मो आबिद
(۲۰)	عبدالرحمٰن۔ حیدرآباد	[illegible]
(۲۱)	غلام ربانی۔ بردوان	Ghulam Rabbani
(۲۲)	ریشما پروین۔ بردوان	Reshma Perween
(۲۳)	رضیہ پروین۔ بردوان	رضیہ پروین
(۲۴)	غلام غوث راجہ بردوان	Ghulam Ghaus
(۲۵)	نصرت جہاں۔ مالیگاؤں	نُصرت جہاں
(۲۶)	کبیر جہاں۔ مدراس	کبیر جہاں
(۲۷)	باقر عباس۔ دہلی	[illegible]

(۱) محمد عباس۔امروہی کرناہ

آپ کی سوچ وفکر اچھی اور صاف ستھری ہے، آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے، آپ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں اور لوگوں کے کام آکر ایک طرح کی خوشی محسوس کرتے ہیں، آپ کے مزاج میں استحکام ہے لیکن جلد بازی کا مزاج ہے، دل کے صاف ہیں لیکن ایک دم جلا اٹھتے ہیں اور غلط فیصلے بھی کر گزرتے ہیں۔ دھوپ آپ سے برداشت نہیں ہوتی۔

(۲) ارشد رشید میر۔امروہی کرناہ

آپ کے ارادے مضبوط ہیں، آپ کے خیالات میں انفرادیت ہے، آپ محفل پسند ہیں آپ کے اندر لیڈر شپ کی صلاحیت ہے اور آپ نمایاں ہونے کے خواہش مند بھی رہتے ہیں، آپ کے اندر کسی قدر حرص وحسد کا مادہ بھی ہے، آپ فطرتاً وفادار ہیں لیکن خیالات آپ کے اکثر ڈانوا ڈول بھی ہوجاتے ہیں، گرمی کے موسم سے آپ کو وحشت ہوتی ہے۔

(۳) احمد اللہ خاں۔حیدرآباد

آپ کے عزائم پختہ ہیں، آپ اچھی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں، آپ کی سوچ وفکر منفرد ہے، آپ لوگوں کی نظروں میں آنے کی آرزو رکھتے ہیں، آپ سیر وتفریح کے دلدادہ ہیں، آپ اگرچہ غصہ بھی کرتے ہیں لیکن صبر وضبط کی آپ کے اندر صلاحیت ہے۔

(۴) نور النساء بیگم۔حیدرآباد

آپ اپنے اندر کشش رکھتی ہیں لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کے مزاج میں استحکام نہیں ہے، آپ جذبات کی رو میں بہہ جاتی ہیں، صبر کا مادہ آپ کے اندر کم ہے، آپ اکثر بکھر کر رہ جاتی ہیں، آپ کی فطرت میں شرافت ہے لیکن آپ بہت جلد حالات سے متاثر ہوجاتی ہیں۔

(۵) غزالہ معراج فاطمہ۔حیدرآباد

آپ کا مزاج عجیب وغریب ہے، آپ اپنی ذات کے بارے میں زیادہ سوچتی ہیں، آپ اکثر اپنی ہی ذات کے حصار میں رہنا پسند کرتی ہیں، **آپ کم گو ہیں، آپ لوگوں کی نقیب نہیں بنتیں**، آپ نازک حالات میں اپنا ارادہ بھی بدل لیتی ہیں اور اپنی لائن بھی، آپ اچھا کھانا پکاسکتی ہیں، آپ کو غصہ جلد آجاتا ہے، لیکن آپ پھر اپنے غصے پر قابو بھی جلد ہی پالیتی ہیں، آپ لڑائی جھگڑوں سے دور دور رہتی ہیں۔

(۶) سید عزیز الدین۔نظام آباد

آپ محنتی ہیں اور کامیابی کا حصول، آپ کے لئے یقینی ہے، آپ کے اندر قائد بننے کی صلاحیت موجود ہے، آپ محفل پسند ہیں، محفلوں میں نمایاں ہونا بھی آپ کی خصوصیات کا ایک حصہ ہے، آپ کے اندر گفتگو کی صلاحیت ہے، آپ اچھے خطیب بن سکتے ہیں، آپ کو اپنی زندگی میں سخت مشکلات سے گزرنا پڑے گا تاہم آپ ثابت قدم رہیں گے۔

(۷) سیدہ عاصمۃ النساء بیگم۔نظام آباد

آپ فطرتاً شریف النفس ہیں، قابل بھروسہ ہیں، آپ کے اندر ظاہری اور باطنی بہت سی خوبیاں ہیں، لیکن آپ پھر بھی احساس کمتری کا شکار رہتی ہیں اور کسی بھی معاملے میں اقدام کرنے سے ہچکچاتی ہیں، آپ کی طبیعت ساحرانہ ہے، آپ کسی پر بھی بہت گہرے انداز سے اثر انداز ہوسکتی ہیں۔

(۸) سیدہ عقیلۃ النساء بیگم۔نظام آباد

آپ محنت کرنے کی عادی ہیں، آپ کے اندر لیڈر شپ کی صلاحیت ہے، آپ عورتوں میں اپنا بلند مقام بناسکتی ہیں، آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے، آپ لائق اعتبار ہیں اور آپ دوسروں پر بھی جلد بھروسہ کرلیتی ہیں، آپ پراسرار طبیعت کی مالک ہیں، آپ کے بارے میں لوگ تجسس میں مبتلا رہیں گے۔

(۹) شیخ نیر اعظم رضوی۔بہار

آپ بہت خوش مزاج ہیں لیکن آپ کی فطرت میں تلون ہے اور ایک ہی بات پر بہت زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہ سکتے، آپ جذبات کی رو میں بہہ جانے والے انسان ہیں، آپ کے اندر صبر کی کمی ہے، آپ بے صبری کا مظاہرہ اکثر کر گزرتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں، آپ سیر وتفریح کے دلدادہ ہیں، گھومنا پھرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کے اندر ایک خوبی قابل تعریف ہے وہ یہ کہ آپ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرکے اپنے دل میں سچی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

(۱۰) محمد شوکت علی۔ گل برگہ

آپ حد سے زیادہ محنت کرنے والے انسان ہیں، آپ جاذب نظر بھی ہیں، آپ کی خوش خیالیوں سے لوگ استفادہ کرتے رہتے ہیں، آپ لوگوں کیلئے راحت رسانی کا کام بہتر انداز میں انجام دے سکتے ہیں، آپ کو شہرت کی خواہش رہتی ہے لیکن آپ سستے پن سے دور رہتے ہیں، آپ حد سے زیادہ مستقل مزاج ہیں، آپ میں خودداری اور ایک طرح کی انا ہے جو کبھی حالات سے متاثر نہیں ہوتی، دشمنوں پر آپ کا رعب قائم رہتا ہے۔

(۱۱) امتیاز خاں۔ سکندر آباد

آپ محبت واخلاق کے خوگر ہیں، آپ کا مزاج نا قابل فہم ہے، آپ کے خیالات بہت گہرے ہیں، آپ کے ارادوں میں استحکام ہے، آپ جلدی سے کسی کے سامنے اپنا سر نہیں جھکا سکتے، آپ وطن پرست ہیں، آپ بہت جلد اشتعال میں آجاتے ہیں اور بکھر کر رہ جاتے ہیں، حادثات ہمیشہ آپ کے تعاقب میں رہیں گے لیکن آپ دراصل حادثوں کو خود ہی دعوت دیتے ہیں۔

(۱۲) اوصاف۔ بارہ بنکی

آپ کے اندر بہت سی خوبیاں ظاہری اور باطنی موجود ہیں لیکن آپ کے اندر ایک طرح کی پست ہمتی ہے جو آپ کو بروقت فیصلے کرنے سے روکتی ہے، آپ سنجیدہ مزاج ہیں تخریبی کاموں سے آپ کو نفرت ہے لیکن آپ کسی قدر خوشامد پسند ہیں اور اس خوشامد پسندی کی وجہ سے آپ منافقین پر بھروسہ کرلیں گے اور نقصان اٹھائیں گے۔

(۱۳) سی سعد اللہ۔ ویلور

آپ قابل بھروسہ ہیں اور آپ دوسروں پر بھی بھروسہ کرتے ہیں، آپ کے دل میں روزانہ نئی نئی خواہشات مچلتی رہتی ہیں، آپ شکی مزاج بھی ہیں اور رشک ورقابت کا بھی جذبہ رکھتے ہیں، آپ کے مزاج میں سادگی اور بھولا پن ہے، آپ خیالات میں گم رہنے والے انسان ہیں آپ کو اپنے رشتے داروں سے بار بار صدمات برداشت کرنے پڑیں گے۔

(۱۴) محمد سلیم۔ نلگنڈہ

آپ کے خیالات پاکیزہ ہیں، آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے، آپ کے فلاحی کاموں میں پاکیزگی ہے اور آپ کی سوچ وفکر بہت صاف ستھری ہے، آپ فطرتاً شکی مزاج ہیں اور جذبۂ رقابت سے بھی سرشار رہتے ہیں، آپ روحانیت کی دولت سے بہرہ ور ہیں یا ہو جائیں گے۔

(۱۵) سید محمد علی قادری۔ حیدر آباد

آپ کی سوچ وفکر اچھی ہے، آپ اکثر خیالات کی دنیا میں کھوئے رہتے ہیں، آپ کو فلاحی کاموں سے دلچسپی ہے، آپ اگرچہ سنجیدہ ہیں لیکن الجھنا اور بحث کرنا آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، آپ مروجہ قانون سے ٹکرا کر اکثر الجھنیں مول لے لیتے ہیں، تنقید کرنا آپ کے مزاج میں داخل ہے۔

(۱۶) صدف فاطمہ۔ بارہ بنکی

آپ کے اندر اچھی زندگی گزارنے کی اہلیت ہے، آپ قدرتی مناظر سے دلچسپی رکھتی ہیں، آپ خوش فکر اور خوش خیال ہیں، آپ وفادار بھی ہیں اور قابل بھروسہ بھی لیکن اپنے ہی رشتے داروں کے بخشے ہوئے زخموں کی کسک آپ عمر بھر محسوس کرتی رہیں گی۔

(۱۷) محمد اقبال احمد۔ ظہیر آباد

آپ کی شخصیت زبردست ہے، لیکن آپ کا مزاج نا قابل فہم ہے، ہر شخص آپ کے مزاج کی گہرائی میں نہیں جاسکتا، آپ محبت واخلاق کے قائل ہیں، وطن پرست بھی ہیں اور اصلاح بھی چاہتے ہیں لیکن آپ کے اندر غصہ اور جھلاہٹ زبردست ہے اور یہ آپ کو اکثر الجھا کر رکھ دیتی ہے۔

(۱۸) محمد غوث الدین۔ کریم نگر

آپ مستقل مزاج ہیں، آپ کے خیالات میں پختگی ہے، آپ ہر میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرسکتے ہیں، آپ کو اپنے بازوؤں پر بھروسہ رہتا ہے، آپ کے اندر عہدے حاصل کرنے اور انہیں باقی رکھنے کی اہلیت ہے، آپ فطرتاً خوش نصیب ہیں اگر حالات آپ کا ساتھ دیں تو بہت جلد بام عروج پر پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن آپ اکثر اپنی ذات کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہتے ہیں۔

(۱۹) محمد عابد۔ سہارنپور

آپ محنت سے جان نہیں چراتے، آپ کامیابیوں کے لئے بھرپور

جدوجہد کرتے ہیں، لیکن آپ کو کامیابی حسب منشاء نہیں ملتی، اس لئے آپ اکثر کھوئے کھوئے رہتے ہیں، آپ کو تبدیلئ مقام کا بہت شوق ہے، آپ کی یادداشت اچھی ہے۔

(۲۰) عبدالرحمٰن ۔ حیدرآباد

آپ کو اپنا رہبر آپ ہی بننے کا شوق ہے، آپ کے چہرے پر ذہانت کے اثرات ہیں لیکن آپ کے اندر کسی قدر تمرد ہے جو آپ کی شخصیت کو پامال کرتا ہے، آپ نمایاں ہونے کے خواہش مند رہتے ہیں اور آپ میں نمایاں ہونے کی اہلیت بھی ہے لیکن بڑوں کا حکم نہ مان کر آپ اکثر نقصان اٹھاتے ہیں اور اپنی منزل سے دور ہوجاتے ہیں۔

(۲۱) غلام ربانی ۔ بردوان

آپ قابل اعتماد ہیں لیکن ناکامیاں آپ کے گلے کا ہار بنی ہوئی ہیں، آپ دوراندیش بھی ہیں اور محتاط بھی، آپ کو سخت مراحل کا سامنا کرنا پڑے گا، آپ اپنی ذات کی گہرائیوں میں گم رہتے ہیں، اپنی ذات کا تجسس اور سفر آپ کی بہت بڑی کمزوری ہے۔

(۲۲) ریشما پروین ۔ بردوان

آپ بہت نفاست پسند ہیں، ہرفن مولا ہیں، تحقیق پسند ہیں، لیکن آپ کی فطرت میں غصہ اور ضد ہے، آپ فطری طور پر کامیابیوں سے ہمکنار رہیں گی لیکن خارجی حالات آپ کی تقدیر پر ہمیشہ اثر انداز رہیں گے آپ حد سے زیادہ خوددار ہیں، اور خرچ کے معاملے میں بہت محتاط بھی ہیں۔

(۲۳) رضیہ پروین ۔ بردوان

آپ صفائی کو پسند کرتی ہیں گندگی سے آپ کو وحشت ہوتی ہے آپ کے اندر تجسس کا مادہ ہے، اگر کسی بھی چیز کی تحقیقات کا کام آپ کو سونپ دیا جائے تو آپ اس کو بہتر انداز میں انجام دے سکتی ہیں، آپ روحانی طور پر بہت مستحکم ہیں اور عورتوں کی بہتر انداز میں قائد بن سکتی ہیں۔

(۲۴) غلام غوث راجہ ۔ بردوان

آپ بے حد ضدی ہیں اور آپ جلدی سے کسی کی بات نہیں مانتے، آپ کے مزاج میں ایک طرح کی ہٹ دھرمی بھی ہے جو آپ کی خوبیوں کو فنا کر کے رکھ دیتی ہے، آپ اپنی ذات کے حصار میں محصور رہتے ہیں اور دوسروں کے بارے میں آپ کی دلچسپی نسبتاً کم ہے، آپ کے خیالات پراگندہ رہتے ہیں اور آپ کی طبیعت بالعموم بے چین رہتی ہے، آپ کو غیبی طور پر کوئی مدد حاصل ہوسکتی ہے۔

(۲۵) نصرت جہاں ۔ مالیگاؤں

آپ بہت پرکشش ہیں، آپ سب کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ رکھتی ہیں لیکن آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہے، آپ کسی بھی وقت اپنا ارادہ اور اپنا نقطۂ نظر تبدیل کرسکتی ہیں، آپ اگرچہ بہت دوراندیش ہیں لیکن اکثر بے صبری کا مظاہرہ کرگزرتی ہیں، اگر آپ برموقعہ صبر وضبط سے کام لے لیں تو آپ بہت سی کامیابیاں حاصل کرسکتی ہیں۔

(۲۶) کبیر جہاں ۔ مدراس

آپ اپنے اندر ایک طرح کی جاذبیت رکھتی ہیں، ملنے والے بہت جلد آپ سے مانوس ہوجاتے ہیں اور آپ کے قریب ہوجاتے ہیں، آپ کے اندر روحانی عنصر بڑھا ہوا ہے، آپ بہت سادہ مزاج ہیں اور عاجزی اور انکساری کی دولتوں سے مالامال ہیں، آپ سنجیدگی سے بھی بہرہ ور ہیں، آپ کے اندر اپنے راز کو چھپانے کی صلاحیت بھی ہے، آپ مصیبت میں صبر کرتی ہیں اور خود کو چھلکنے سے محفوظ رکھتی ہیں۔

(۲۷) باقر عباس ۔ دہلی

آپ فطرتاً محنتی اور جدوجہد کرنے والے ہیں لیکن تقدیر آپ کو ہچکولے کھلاتی ہے اور حالات آپ کو خون کے آنسو رلاتے ہیں، آپ فطرتاً تقلید پسند ہیں، آپ دوسروں کے پیچھے چلنے کے عادی ہیں، آپ دوسروں کی نگرانی میں کام کرنا پسند کرتے ہیں، اور دوسروں کو بہتر انداز میں اپنا تعاون پیش کرسکتے ہیں، آپ کے اندر بحث ومباحثہ کی عادت ہے جو آپ کو نقصان پہنچاسکتی ہے، بہتر ہوگا کہ آپ خود کو ہر طرح کی الجھنوں سے پاک رکھیں اور صرف اپنے کاروبار پر دھیان دیں، آپ کو جو کچھ اس دنیا میں ملنا ہے وہ ازراہ محنت ملنا ہے ازراہ رحم وکرم نہیں۔

اللہ والے

ممبئی سے مدراس جانے والی قومی شاہراہ پر سڑک کے دونوں جانب بیسیوں چھوٹے بڑے شہر آباد ہیں۔ ان ہی شہروں میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں سے گھرا ایک چھوٹا شہر ہے کڑپہ، جس کی آبادی ٦٧ ہزار سے زیادہ ہے۔ مگر جنوبی ہند کے ایک بہت بڑے اللہ والے حضرت سید شاہ عارف اللہ محمد، محمد الحسینی چشتی قادری کا عرس ہر سال پندرہ اور سولہ جمادی الاول کو نہایت تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے تو آس پاس کے مقامات راجم پیٹھ، ریتی کنڈہ، کملا پورم، پرڈٹوا، رائے چوٹی اور مدن پلی جیسے دیہاتوں سے آستانہ پر حاضر ہونے والوں کی تعداد کئی لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔

سرزمین کڑپہ رنگ برنگے کپڑے پہنے بچوں بوڑھوں، مرد وخواتین کے ''شاہ عارف'' اور ''شاہ عارف مدد'' نعروں سے گونج اٹھتی ہے، کسی زمانے میں شہر کڑپہ کا نام ''نیک نام آباد'' تھا جو دریائے پنار کے کنارے آباد تھا، پنار کی وادی گھنے جنگلات سے بھری ہے۔ اس وادی میں ہاتھی، شیر، چیتے اور دوسرے درندوں کا دن رات گھومنا معمولی بات ہے۔

ہندو دھرم کی بعض کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک مقدس مقام تھا، ہندو دھرم کی روایات کے مطابق شری رام چندر جی نے اپنے بن باس کے چند سال سیتا جی اور لکشمن کے ساتھ یہاں بھی گزارے ہیں۔ یہاں ہندو دھرم کے دیوتاؤں کے استھان جگہ جگہ موجود تھے۔ جو پہاڑی سلسلہ شہر کڑپہ کے اطراف ہے وہ زمانہ قدیم میں ترک دنیا کرنیوالے جوگیوں، رشی منیوں اور سادھوؤں کی قیام گاہیں تھیں۔ کہا جاتا ہے یہاں بہت سے مندر تھے۔ سب سے بڑا مندر ''پشپاگری'' تھا جہاں ہندو دھرم کے مشہور فلاسفر شری شنکر آچاریہ نے پشپاگری میں ایک اہم مٹھ قائم کیا تھا۔ یہیں سے قریب جوتی مندر تھا جہاں سادھو برسوں غاروں میں رہ کر تپسیا کرتے تھے۔ ایک بہت بڑا مندر اس مقام پر تھا جہاں آج آستانہ مخدوم الٰہی ہے ''تاریخ نیک نام آباد'' کے بموجب یہ علاقہ ہندو اور مسلم ریاستوں کی سرحد پر واقع تھا، لوگ تروپتی جو ہندو مت کا نہایت ہی مقدس مقام ہے اور لارڈ وینکٹیشورا کا استھان ہے جانے کیلئے اسی پہاڑی علاقے سے گزرتے تھے۔

دراصل ''کڑپہ'' کے معنی تلگو زبان میں دروازے کے ہیں۔ یہ پہاڑی راستہ مختلف مقامات تک پہنچنے کے لئے ایک اہم دروازہ تھا۔ سترھویں صدی کی ابتدا ہی میں سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نوازؒ جنہوں نے ایک دن اچانک ایک مجذوب سے متاثر ہو کر ترکہ میں ملا انگوروں کا وسیع باغ اور پن چکی فروخت کر کے سارا پیسہ غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

حضرت سید خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ بزرگان دین اور اللہ والوں میں سب سے بلند ہے، اس قدر بلند کہ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ آج جس قدر مسلمان ہندوستان میں آباد ہیں ان میں سے ۸۵ فیصد مسلمان آپ ہی کے باعث مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے عمدہ کردار اور میٹھی زبان سے لاکھوں غیر مسلموں کا دل اس طرح موہ لیا کہ آپ سے مل کر آپ کو دیکھ کر ہی اسلام قبول کرنے والوں کا ایک سلسلہ سا بندھ جاتا تھا۔

اوپر جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کی روایت یہ ہے کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کوئی پندرہ سال کے ہوں گے کہ بغداد میں عباسی حکومت کا زوال شروع ہو گیا۔ خراسان میں سلجوقی تاج داروں کو آفات سماوی کا سامنا کرنا پڑا۔ ان دنوں حضرت غریب نوازؒ کے والد حضرت سید غیاث الدین

انتقال فرما گئے اور پھر کچھ ہی دنوں بعد ماں کی شفقت سے بھی محروم ہونا پڑا۔ حضرت کے کئی بھائی تھے۔ جب ترکہ تقسیم ہوا تو حضرت کے حصے میں ایک پن چکی اور انگوروں کا ایک باغ آیا۔ ابتدا ہی سے آپ سخت محنت اور مشقت کے عادی تھے اس لئے سارے باغ کی آپ ہی دیکھ بھال کیا کرتے۔ صبح سویرے اٹھ کر درختوں میں پانی ڈالتے اور کیاریوں کو درست کیا کرتے تھے۔

ایک دن صبح سویرے آپ کیاریوں کو صاف کر رہے تھے کہ ایک مجذوب شخص باغ کے اندر چلتا پھرتا نظر آیا۔ یہ مجذوب دراصل حضرت شیخ ابراہیم تھے۔ آس پاس کے باغ والے کسی شخص کو باغ کے اندر گھسنے نہیں دیتے تھے۔ حضرت غریب نوازؒ نے آگے بڑھ کر حضرت شیخ ابراہیمؒ کا استقبال کیا، ایک سایہ دار مقام پر بٹھایا پھر خوب بڑے بڑے انگور حضرت کی خدمت میں پیش کئے اور پانی بھی رکھا۔ حضرت شیخ ابراہیم مسکراتے جاتے تھے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کو آپ مسلسل دیکھتے رہے، پھر سیر ہو کر انگور کھائے اور پانی پینے کے بعد حضرت شیخ ابراہیمؒ نے اپنی جھولی سے کوئی چیز نکالی، پہلے اپنے دانتوں سے کاٹی پھر خواجہ غریب نواز کے منہ میں ڈال دی اور اٹھ کر ایک جانب چل دیئے۔

نہ جانے وہ کیا چیز تھی جو حضرت شیخ ابراہیمؒ نے حضرت غریب نوازؒ کے منہ میں ڈالی تھی کہ اس کے نگلتے ہی حضرت کو ساری دنیا بدلی بدلی نظر آنے لگی۔ جس صبح یہ واقعہ پیش آیا تھا اسی دن حضرت غریب نوازؒ نے اپنے باغ اور پن چکی کو فروخت کر دیا، جو روپے ملے انہیں فقیروں اور ضرورتمندوں میں تقسیم کر کے خراسان کی طرف روانہ ہو گئے کیونکہ ان دنوں خراسان اور سمر قند باطنی علوم کے مخزن تھے۔

سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے حکم کی تعمیل میں سلطان دکن حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز دکن کی پہلی آزاد مسلم سلطنت کے حکمراں سلطان فیروز شاہ بہمنی کے دور میں گلبرگہ تشریف لائے اور تبلیغ اسلام کا کام بڑی ہی تندہی سے شروع کیا۔ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز کا فیض و کرم صرف گلبرگہ تک ہی نہیں رہا بلکہ گلبرگہ سے دور بیدر، بیجاپور، حیدرآباد، رینی کنڈہ، کوہیر، نیلور اور کڑپہ جیسے دور دراز علاقوں میں پہنچنے لگا۔

بالکل حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی طرح حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز کے ایک ہلکے سے اشارے پر ان ہی کے خاندان کے ایک نور نظر حضرت سید شاہ پیر اللہ محمد، محمد الحسینی نے اپنا سب کچھ چھوڑ کر بیس پچیس مریدین کے ساتھ بیدر سے کڑپہ کا رخ کیا۔

کڑپہ پہنچ کر حضرت سید پیر اللہ نے (تاریخ عارفین کے بموجب) یہاں کے ایک شاندار مندر جو دیوتا نرسمہا کا استھان تھا بڑی سی چٹان بچھا کر بیٹھ گئے۔ مریدین نے جب اِدھر اُدھر دیکھا تو پتہ چلا جہاں حضرت نے چٹائی بچھائی ہے، دائیں جانب پھولوں کا ایک بہت بڑا باغ ہے، پانی کا چشمہ ہے اس مندر کے سادھو صبح بڑے سویرے اٹھتے سنکھ بجاتے، چشمے میں اشنان کرتے۔ باغ سے پھول چن کر نرسمہا سوامی کے چرنوں میں ارپن کرتے تھے۔

ایک صبح جب سادھو اور خاص پجاری چشمے میں نہا کر باغ سے پھول توڑ کر مندر میں پہنچے تو نرسمہا سوامی کا بت غائب تھا۔ مندر کے پجاری اور سادھوؤں کو بڑی حیرت ہوئی اور سب نے اِدھر اُدھر ڈھونڈنا شروع کیا۔ سب سے زیادہ حیرت اس بات کی تھی کہ خاص پجاری نے حسب معمول مندر سے باغ کی جانب جاتے ہوئے دیوتا کے آس پاس والی جالی پر قفل لگا دیا تھا مقفل جالی سے بت کیسے غائب ہوا۔

سب طرف چھان بین کرنے کے بعد سادھوؤں نے آنکھیں بند کئے حضرت سے پوچھا۔ حضرت آنکھیں بند کئے چپ تھے۔ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو مریدین کی خدمت میں انہوں نے پھل پیش کئے اور استدعا کی کہ آپ حضرت کے قریب رہتے ہیں۔ حضرت سے کہہ کر ہمارے دیوتا نرسمہا سوامی کو واپس دلوادیں۔

سادھوؤں کے کہنے پر مریدین نے حضرت سے بڑے ادب سے التجا کی کہ آپ ان لوگوں کی پریشانی دور کر دیجئے۔ حضرت نے سارے سادھوؤں کو اپنے قریب بٹھایا اور اسلام کے اصول ایسی میٹھی آسان زبان میں سمجھائے کہ سب کے سب پسیج گئے۔ حضرت نے فرمایا، دیکھو جہاں ایمان کی روشنی داخل ہوتی ہے وہاں سے کفر و جہالت کی ظلمت دور ہو جاتی ہے۔

پھر آپ نے بہت سے لوگوں کو جمع کر کے ایسی دلکش تقریر کی کہ سب تعلیم اسلام کے قائل ہو گئے اور جلسہ میں شرکت کرنے والے آدھے سے زیادہ افراد نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر آپ نے فرمایا ''میرا اس وقت کی حد تک کام ختم ہوا۔ باقی کام میرا جانشین کرے گا۔ اب میں اس دریائے پنار کے کنارے جو پہاڑ ہے، وہاں جاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا، حضرت پہاڑ کے ان غاروں میں تو سینکڑوں سال سے رشی منی تپسیا کرتے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں بھی وہیں چلہ کش رہوں گا۔ اتنا فرمایا، سب سے مصافحہ کیا اور دریا پار کر کے پہاڑ کے ایک بہت بڑے غار میں چلے گئے۔

گولکنڈہ کے سلطان عبداللہ قطب شاہ کی ایک مدت سے آرزو تھی کہ وہ دریائے پنار اور اس کے آس پاس کے علاقوں کو اپنی سلطنت میں شامل کرے کیونکہ سیاحوں نے اس علاقوں کو جواہرات کی کانوں اور قدیم سلطنتوں کے مدفون خزانوں کی سرزمین بتایا تھا اور یہ علاقہ جن چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کا سرحدی علاقہ بنا ہوا تھا وہ تھے وجے نگر کی سلطنت، قطب شاہی سلطنت، سلطنت خاندانِ سیانہ، سلطنت خداداد، اور سلطنت آصفیہ۔

عادل شاہی سلاطین کی بھی یہ خواہش تھی کہ اس علاقے پر مستقل طور پر مسلم حکومت قائم کی جائے کیونکہ یہ زمین اپنی زرخیزی، جواہرات کی کانوں اور دفن شدہ خزانوں کے لئے عرصہ سے مشہور چلی آتی تھی۔ کئی حکمرانوں نے اس علاقے پر فوج کشی کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ آخر سلطنت قطب شاہیہ کے سلطان عبداللہ قطب شاہ نے محمد سعید میر جملہ کی سرکردگی میں ایک کثیر فوج اس علاقہ کی جانب روانہ کی۔

میر جملہ اصل میں ایک ایرانی تاجر تھا جو اپنی قابلیت اور سپاہ گری کے فن کے باعث ترقی کرتا کرتا قطب شاہی فوج میں سپہ سالار بن گیا تھا۔ میر جملہ کا مقصد تھا کہ یہاں کے ہندو حکمراں (تاریخ دکن از ہاشمی فرید آبادی) کو شکست دے کر سارے علاقے کو قطب شاہی سلطنت کا حصہ بنالیا جائے۔

میر جملہ اپنی جرار فوجوں کے ساتھ بڑھتا ہوا سدھوٹ کے مقام تک پہنچا۔ لیکن مخالف جانب سے اس قدر سخت مقابلہ ہوا کہ میر جملہ کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ سدھوٹ فتح نہ ہوسکا۔ کئی دن کے محاصرے کے بعد بیزار ہو کر اس نے اپنے ایک فوجی سردار نیک نام خاں کو یہاں اپنا نائب مقرر کر کے واپس گولکنڈہ لوٹ گیا۔

نیک نام خاں سردار عبدالرحیم خاں میانہ کا شہ زور لڑکا تھا۔ یہ قطب شاہی فوج میں منصب سہ ہزاری پر فائز تھا۔ کڑپہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں کو دیکھنے کے لئے وہ بضد میر جملہ کی فوج کے ساتھ آیا تھا۔ میر جملہ نے یہی سب سوچ کر نیک نام خاں کو اپنا نائب مقرر کیا۔ میر جملہ کی واپسی کے بعد نیک نام خاں نے کسی طرح حضرت خواجہ سید شاہ پیر اللہ محمد محمد الحسینی سے نیاز حاصل کیا۔ ان سے دعا کے لئے التجا کی، حضرت کی دعا کے بعد ایک بار پھر نیک نام خاں نے سدھوٹ پر حملہ کیا۔

یہ حضرت کی دعا ہی کا نتیجہ تھا کہ ایک ہی حملہ میں سدھوٹ کے ساتھ گنڈی کوٹہ جمل کٹ کے سارے علاقے فتح ہوگئے۔ اس شاندار فتح کے بعد نیک نام خاں نے اپنے نام پر ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور نیک نام آباد شہر آباد کیا۔

جب ان فتوحات کا حال قطب شاہی سلطان عبداللہ قطب شاہ کو معلوم ہوا تو اس نے نیک نام خاں کو نواب کا لقب عطا کیا اور اس علاقے کا پہلا مسلم جاگیردار تسلیم کیا۔ یہ نیک نام آباد شہر ہی ہے جو آج کڑپہ کہلاتا ہے اور یہیں آستانہ مخدوم الٰہی ہے۔

اس آستانہ کے سارے اللہ والے محبوب و مقبول ہیں۔ ان اللہ والوں کا یہ طریقہ رہا کہ کڑپہ شہر کے کنارے جو ندی پنار ہے اس کی دوسری جانب والے پہاڑوں کے غاروں میں وہ چلہ کشی کے لئے چلے جاتے اور برسوں بعد نکل کر باہر آتے تھے۔ اس آستانہ کے بانی حضرت خواجہ سید پیر اللہ محمد، محمد الحسینی کے بڑے فرزند حضرت خواجہ سید شاہ عارف اللہ محمد محمد الحسینی نے اپنے والد بزرگوار سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور علوم باطنیہ کی تکمیل کی۔ جب حضرت خواجہ سید پیر اللہ محمد محمد الحسینی نے پنار ندی والے غار میں چلہ کشی اختیار کی تو روانگی سے قبل آپ نے حضرت سید شاہ عارف اللہ محمد محمد الحسینی کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ حضرت سید شاہ عارف اللہ محمد کو بچپن ہی سے اولیائے کرام اور اللہ والوں سے بے حد محبت و عقیدت تھی۔

بچپن میں بھی آپ نے کبھی اپنا وقت بے کار نہیں گنوایا۔ جب بھی آپ کسی بزرگ سے ملتے تو آپ ہر ایک سے یہی سوال کرتے کہ اولیاء اللہ کا بچپن کیسے گزرا تھا۔ بزرگ انہیں بڑے پیار سے قریب بلاتے اور مسکرا کر کہتے "بابا" جیسے آپ کا بچپن ہے ان کا بچپن بھی ایسا ہی تھا۔

عجیب بات ہے کہ بچپن ہی سے آپ کی کرامات کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ آٹھ نو سال کی عمر ہی میں آپ بیماروں کو شفا دیتے، ضرورتمندوں کی حاجت روائی کرتے تھے، دیکھتے دیکھتے منت مرادوں کا ایسا تانتا بندھا کہ آپ کڑپہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں "غالب کرامات" کے نام سے مشہور ہوگئے۔

حضرت کے دوسرے بھائی جن کا نام سید شاہ احمد تھا اکثر آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ انہیں بلیاں پالنے کا بہت شوق تھا، سال میں ایک بار آپ کسی بلاؤ اور بلی کی شادی کرتے اور ایسی دھوم دھام سے کرتے کہ بہت بڑی تقریب معلوم ہوتی جس میں خاص و عام سب ہی کو دعوت دی جاتی، تقریباً سارا شہر ہی اس دعوت میں شریک ہوتا مجال نہ تھی کہ کوئی اعتراض کرتا یا کسی کو شریک ہونے سے منع کرتا۔

شادیوں کا یہ سلسلہ حضرت سید احمد شاہ کی آخری سانس تک چلتا رہا۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو آپ کا چہلم کا دن آنے سے پہلے ہی آپ کی بیوی

فاطمہ اس جہان فانی سے رخصت ہو کر آپ سے جا ملیں، عجیب بات ہے کہ اسی دن آخری بلی اور بلاؤ کا بھی انتقال ہو گیا جن کی شادی حضرت آخری سال کروائی تھی، ہندمور میں حضرت سید احمد شاہ کا مزار ہے، پہلو ما اہلیہ دفن ہیں اور پاس والے چبوترے پر بلاؤ اور بلی کی قبریں ہیں۔

حضرت سید شاہ عارف اللہ محمد، محمد الحسینی اپنے مریدوں اور بچوں کو خاص طور پر اپنے چھوٹے بھائی کے ان واقعات کو سنایا کرتے تھے۔ حضرت کی سینکڑوں کرامات مشہور ہیں، ایک یہ بھی ہے کہ اس علاقے کے چند چور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اس طرح ڈھونگ رچایا کہ وہ عرصے سے بے روزگار ہیں اور اب فاقہ کشی کی زندگی سے تنگ آچکے ہیں۔ حضرت نے بڑے اطمینان سے سب کا حال سنا، پھر مسکرا کر ایک بڑے سے پتھر پر تھوک دیا، دیکھتے دیکھتے وہ پتھر سونا بن گیا، چور خوشی خوشی پتھر اٹھا کر لے گئے، پھر اپنے ٹھکانے پر مشورہ کیا کہ حضرت کو قتل کردینا چاہئے، شاید حضرت اپنا پتھر واپس مانگیں، دوسرے جب حضرت کو قتل کردیں گے تو قتل کے بعد انہیں جلا کر راکھ بنالیں گے اور جب ضرورت ہوگی خود ہی سونا بنالیں گے۔ قتل کا منصوبہ بنا کر وہ چور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا اور پھر ان کے قریب ہو کر سب کے ماتھے پر اپنا ہاتھ پھیرا، سب کے سب نابینا ہوگئے۔ چور رونے اور گڑگڑانے لگے، حضرت نے کہا "یاد رکھو، لالچ بری بلا ہے اور چوری اس سے بھی بری۔ میں جانتا ہوں تم پہلے کس ارادے سے آئے تھے اور اب کس لئے آئے ہو، یہ دنیا بہت وسیع ہے اس میں حلال روزی کمانے کے بے شمار طریقے ہیں، محنت اور مخلوق خدا کی خدمت سے روٹی کمائی جاسکتی ہے۔" سارے چوروں نے دل سے توبہ کی اور وہیں ایمان لے آئے۔

ایک بار جب حضرت پر ڈٹور، ادھوتی، رایچور سے ہوتے ہوئے جگہ جگہ تبلیغ اسلام فرماتے ہوئے گلبرگہ پہنچے اور گلبرگہ میں حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی درگاہ پر حاضری دی تو درگاہ کے مجاوروں نے آپ سے سیادت کا ثبوت مانگا کہ آپ حضرت خواجہ بندہ نواز کے سلسلے سے ہیں۔ آپ نے مجاوروں کی بات کا برا مانے بغیر درگاہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر "یا جدی" کا نعرہ لگایا، مجاور اور دوسرے زائرین یہ دیکھ کر حیران رہ گئے جب جب آپ نے "یا جدی" کا نعرہ لگایا، درگاہ شریف کے اندر سے آواز آئی "مرحبا یا ولدی، مرحبا یا ولدی" مجاور اور دوسرے لوگ آپ کی خدمت میں گر پڑے۔ درگاہ پر حاضری دینے والے غیر مسلم افراد نے اسلام قبول کرلیا۔ شان دار دعوت کی گئی۔ حضرت بھی یہیں درگاہ معتکف ہوگئے اور باطنی فیوض سے معتقدین کو مالا مال کیا۔ چند دنوں بعد آپ کو حکم ملا کہ آپ گلبرگہ چھوڑ کر بیجاپور جائیں اور حضرت خواجہ سید شاہ امین الدین اعلیٰ کی زیارت کریں۔

گلبرگہ سے نکل کر آپ پہلے حضرت خواجہ سید شاہ امین الدین اعلیٰ کی بارگاہ پر پہنچے۔ پھر حضرت برہان الدین جانم اور حضرت شاہ میراں جی شمس العشاق کی درگاہوں پر حاضری دیتے ہوئے احمد آباد روانہ ہوئے اور احمد آباد سے اجمیر شریف پہنچے۔ راہ میں جتنے اللہ والوں کے آستانے ملتے گئے وہاں سے روحانی فیوض حاصل کرتے ہوئے آپ آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے پھر کئی مہینوں بعد "تاڑپتری" کے مقام پر گھنے جنگل میں واقع ایک پہاڑی غار کو چلہ گاہ بنایا۔

آپ مہینوں غار میں رہا کرتے اور صرف جمعرات کے دن نماز عصر کے وقت غار سے باہر نکلتے۔ پاس والی بڑی چٹان پر کچھ دیر بیٹھتے اور پھر غروب آفتاب کے ساتھ ساتھ آپ بھی غار کے اندر چلے جاتے۔ جیسے آپ غار کے اندر بڑھتے چلے جاتے ایک روشنی سی آپ کے ساتھ چلتی نظر آتی۔

روایت ہے کہ جس غار کے اندر آپ فروکش تھے اس غار کے دہانے پر ہمیشہ ایک اژدھا بیٹھا رہتا تھا۔ جمعرات کے دن جب آپ عصر کے وقت باہر چٹان پر آکر بیٹھ جاتے تو یہ اژدھا آپ کے پیچھے آکر بیٹھ جاتا۔ جب آپ نماز مغرب ادا کر کے غار کے اندر تشریف لے جاتے تو اژدھا بھی رینگتا ہوا پھر سے غار کے دہانے پر آبیٹھتا تھا۔ آپ کی یہ چلہ گاہ جس مقام پر تھی وہ جنگل کا خطرناک ترین حصہ تھا۔

ایک بار اتفاق سے کسی چرواہے کا اُدھر گزر ہوا اس نے غار کے دہانے پر حضرت کو اور ان کے پیچھے اژدہے کو بیٹھے دیکھا تو خوف سے تھر تھر کانپنے لگا۔ حضرت نے اسے پیار سے پاس بلایا اور بولے جو کچھ آج تم نے دیکھا ہے اسے کسی سے بیان نہ کرنا۔ چرواہے نے ڈرتے ڈرتے کہا، حضرت کسی سے نہ کہوں گا مگر چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں بکریوں کا کچھ دودھ پیش کروں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ ہر جمعرات کو ہمارے اژدہے کے لئے دودھ لایا کرو وہ مگر تھوڑا ہو زیادہ نہ ہو۔ اس دن کے بعد وہ چرواہا ہر جمعرات کو دودھ لے کر حاضر ہوتا اور اژدہے کے سامنے رکھ کر دور چلا جاتا۔ کہتے ہیں کہ اس چرواہے کی ماں اندھی تھی۔ اندھی ماں نے جب اپنے بیٹے سے حضرت کا حال سنا تو اس نے سوچا کہ حضرت سے

ضرور اپنی آنکھوں کے لئے دعا کروانی چاہئے۔ایک دن جب چرواہا دودھ کا برتن لے کر جنگل کی طرف جانے لگا تو وہ بھی بیٹے کے ساتھ ہوگئی۔ راستے میں ماں نے بیٹے سے کہا۔ بیٹا اگر مناسب سمجھو تو اپنے حضرت سے میری آنکھوں کے علاج کے لئے کوئی تدبیر پوچھو۔" چرواہے نے کہا" ہاں ہاں مناسب موقع دیکھ کر ضرور پوچھوں گا۔"

حضرت نے بڑھیا کو دیکھ کر پوچھا "یہ کون ہے" چرواہے نے کہا۔ "حضرت یہ میری ماں ہے مگر بے چاری اندھی ہے، اس کے واسطے کچھ ایسا کیجئے کہ اس کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں۔" حضرت نے بڑھیا کو پاس بلا کر اس کے ماتھے کو ہاتھ لگایا، پھر اژدہے سے کہا" تھوڑا سا دودھ پی کر تھوڑا سا برتن میں چھوڑ دینا۔" پھر حضرت نے بڑھیا سے کہا "ڈرومت اور اژدہے کے سامنے آبیٹھو۔" بڑھیا ڈرتے ڈرتے لڑکے نے جہاں بٹھایا بیٹھ گئی۔ اژدہے نے برتن کا سارا دودھ پی لیا اور باقی دودھ اس نے زبان سے لے کر بڑھیا کی آنکھوں پر چھڑک دیا۔

دیکھتے ہی دیکھتے بڑھیا کی آنکھیں روشن ہوگئیں، بڑھیا خوشی سے آنکھیں ملتی ہوئی اِدھر اُدھر دوڑنے لگی، پھر دونوں حضرت کے قدموں پر گر پڑے حضرت نے کہا" دیکھو اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔"

دوسرے دن سے جب بڑھیا گھر سے باہر نکلتی اور مختلف راستوں سے گزرتی تو لوگ دنگ رہ جاتے بعض اس کرامت کی وجہ پوچھتے اور بار بار پوچھتے کہ بڑھیا تیری نابینائی کدھر گئی، تیری آنکھیں یکایک کیسے روشن ہوگئیں، بڑھیا ہمیشہ حیلے حوالے کرکے ٹال جاتی اور کبھی اس نے کسی کو حضرت کا نام یا کس طرح آنکھیں اچھی ہوئیں کچھ نہ بتایا۔

ایک دن بڑھیا دودھ بیچتے بیچتے ایک ایسی بی بی کے گھر پہنچی جن کا نام بی بی سیدہ مریم تھا، بی بی سیدہ مریم اس بڑھیا کو پہلے بھی دیکھ چکی تھیں جب وہ نابینا تھی۔ اب جو انہوں نے بڑھیا کو آزادانہ چلتے پھرتے دیکھا اور ہر کام کرتے پایا تو بہت حیران ہوئیں اور بڑھیا سے سوال کیا کہ اے بڑی بی تم تو دیکھنے لگی ہو، یہ کیسے ہوا؟

حسب معمول بڑھیا نے ٹال مٹول کی تو بی بی سیدہ مریم نے گھر کا دروازہ بند کر دیا اور بولیں" میں تم کو اس وقت تک گھر سے باہر نہیں جانے دوں گی جب تک تم اپنی آنکھوں میں روشنی آجانے کا حال سچ سچ نہیں بتاؤ گی۔ تمہیں میری قسم۔

اب تو بڑھیا بڑی ٹپٹائی، آخر اس نے کہا بی بی میرا لڑکا بہت دور جنگل میں ایک پہاڑی غار کے کنارے ایک بزرگ کی خدمت کرنے کیلئے جاتا تھا۔ایک دن میں بھی اس کے ساتھ گئی اور جب میں نے ان بزرگ سے اپنی آنکھوں کا ذکر کیا تو انہوں نے اپنی کرامات سے میری آنکھیں اچھی کر دیں۔

بی بی سیدہ مریم نے بڑھیا سے پوچھا" ان بزرگ کی شکل وصورت کیسی ہے۔" بڑھیا نے کہا" پہلی بار آنکھوں میں روشنی آنے کے بعد جن بزرگ کو میں نے دیکھا ان کا بڑا نورانی چہرہ ہے، سیاہ زلفیں ہیں، صافہ ہے پھر بڑھیا نے ان بزرگ کی آنکھوں، ہونٹ گال پیشانی اور ٹھوڑی کا ذکر تفصیل سے کیا۔ بی بی سیدہ مریم رونے لگیں۔ "یہ تو میرے اس بھائی کا حلیہ ہے جو عرصہ دراز سے مجھ سے جدا ہے۔"

بڑھیا کے جانے کے بعد بی بی سیدہ مریم نے اپنے شوہر سے ساری تفصیل بیان کی اور کہا۔" میں اپنے بھائی کو گھر لانا چاہتی ہوں۔ ان کے شوہر جنگل میں اس پہاڑی غار پر پہنچے جہاں حضرت کی چلہ گاہ تھی۔ عصر کے وقت حضرت برآمد ہوئے، دونوں بھائی بہن مل کر خوب روئے، جب گھر چلنے کی بات آئی تو حضرت نے کہا" میرے چلے کی مدت ختم ہونے میں صرف بارہ دن باقی ہیں۔ ہاں ۱۲؍ ربیع الاول کو میں تمہارے گھر آسکتا ہوں۔

دونوں میاں بیوی لوٹ آئے اور بارہ دن کے اندر اندر حضرت کے پہاڑی غار سے شہر میں آنے کا چرچا اس قدر عام ہوا کہ ۱۲؍ ربیع الاول کو صبح سویرے ہی ہزاروں لوگ شہر کی سرحد پر آکھڑے ہوئے۔ بڑے انتظار کے بعد جب آپ تشریف لائے تو لوگ آپ کے قدموں پر گر پڑے۔

صرف دو دن اپنی بہن کے گھر میں قیام کر کے کڑپہ جانے کا خیال حضرت نے ظاہر کیا (بی بی سیدہ مریم کا گھر جنگل سے کافی دور تاڑ چرلی گاؤں میں تھا) جب آپ کڑپہ جانے لگے تو سیکڑوں لوگ آپ کے ساتھ ہو گئے۔ چلتے چلتے کونڈ پور گاؤں میں رات ہو گئی۔

حضرت اور ان کے ساتھیوں نے کونڈ پور گاؤں میں قیام کیا۔ آدھی رات گزرنے کے بعد ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔ مگر جب حضرت کو دیکھا تو سارا سامان واپس کر کے اپنے اعمال سے توبہ کی اور ایمان لے آئے۔ پھر یہ سارا قافلہ کملاپورم گاؤں ہوتا ہوا کڑپہ کی جانب روانہ ہو گیا۔ کڑپہ شہر سے پہلے جو ندی پنار آتی ہے اس ندی کے کنارے والے پہاڑی سلسلے کو دیکھ کر آپ رک گئے۔ لوگوں سے آپ نے کہا" بس یہیں تک آپ لوگوں کا اور میرا ساتھ تھا۔ اب آپ یہیں رک جائیے میرے ساتھ نہ آئیے" یہ کہہ کر آپ پہاڑ کے اوپر والے حصے پر چڑھ گئے اور آہستہ آہستہ ایک غار میں داخل

گئے۔ لوگ پہاڑ کے نیچے آپ کا انتظار کرنے لگے کہ آپ لوٹیں گے، لوٹیں گے، مہینوں کے گزر جانے کے بعد بھی حضرت واپس نہ ہوئے کیا آپ یقین کریں گے کہ حضرت سید شاہ عارف اللہ حسینی ساٹھ سال تک روپوش رہے۔ جہاں آپ نے ''تاڑ پتری'' کے لوگوں کو دریا کے کنارے چھوڑا تھا۔

ساٹھ سال بعد جب آپ غار سے باہر نکلے تو کچھ لوگ نیچے پہاڑ کے دامن سے گزر رہے تھے انہوں نے آپ کو دیکھا اور پوچھا۔ ''حضرت آپ کہاں جائیں گے؟'' آپ نے فرمایا۔ ''پرسوں جہاں سے آیا تھا۔'' جب لوگ کچھ سمجھ نہ سکے تو آپ نے کہا۔ ''میں اپنے پیارے شہر کڑپہ جا رہا ہوں۔''

جب آپ کڑپہ کی جانب جانے لگے تو بیشمار لوگ بلا لحاظ مذہب ملت آپ کے ساتھ ہو گئے قدیم لوگوں میں متیال رامیا نامی ایک تاجر نے آپ کو پہچان لیا اور قدموں میں گر پڑا۔ ان دنوں کڑپہ سے باہر انگریزوں کی ایک فوج مقیم تھی، اس فوج کے ایک جمعدار بدرالدین نے بھی آپ کو پہچان لیا اور قدموں پر گر پڑا۔

آپ کے روحانی فیوض سے لوگ ایسے متمتع تھے کہ آپ کو ایک گھڑی کیلئے تنہا نہ چھوڑنا چاہتے تھے۔ دن رات آپ کے گرد ایک میلہ رہتا تھا۔ کبھی آپ سرشام یا صبح سویرے ٹہلنے نکلتے تو بچے آپ سے مٹھائی کی فرمائش کرتے، آپ ان بچوں سے مٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹھیکرے اور پتھر طلب کرتے۔ آپ ان پتھروں اور مٹی کے ٹھیکروں کو طرح طرح کی مٹھائیوں میں بدل دیتے تھے۔ آپکی آج بھی سیکڑوں کرامات مشہور ہیں۔

آدھے سر کے درد سے بے قرار رہنے والوں کے لئے آپ کے نام کی دہائی اکسیر کا کام کرتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مدن پلی میں کوئی خاتون تھیں جن کے سر میں صبح سورج کے طلوع ہوتے ہی اتنا سخت درد شروع ہوتا تھا کہ وہ بیچاری درد سے تڑپنے لگتی تھیں، گاؤں میں اور آس پاس ہر طرح اس خاتون کا علاج کرایا گیا مگر کچھ نہ ہوا۔

سات طویل برسوں تک اس خاتون نے اس شدت کے درد کو برداشت کیا۔ آخر مختلف علاجوں اور دواؤں سے تنگ آ کر اس نے حضرت سید شاہ عارف اللہ محمد محمد الحسینی سے التجا کی کہ وہ یا تو اسے اس شدید درد سے نجات دلوائیں یا پھر اسے اس جہاں ہی سے رخصت کر دیں۔

رات بھر وہ روتی رہی اور سر پٹکتی رہی، جیسے جیسے رات ختم ہو رہی تھی وہ صبح اٹھنے والے شدید ترین درد کے خیال سے کانپتی جاتی تھی، آخر

صبح ہوئی زریں آفتاب آسمان پر چمکنے لگا مگر۔ مگر اس کا درد غائب تھا۔ غرض بیماروں کا لاعلاج امراض سے شفا پانا، حاجت مندوں کی حاجت براری اس آستانے کا وصف خاص ہے۔

۱۳ر جمادی الاول ۱۲۴۷ ہجری مطابق ۱۸۳۱ء کو حضرت سید شاہ عارف اللہ محمد، محمد الحسینی نے اس عالم فانی سے پردہ کیا مگر آج بھی آپ کا فیض کرم جاری وساری ہے۔ روزانہ صبح شام تو لوگ عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہی ہیں مگر سالانہ فاتحہ میں آس پاس اور دور دراز علاقوں سے کئی لاکھ زائرین اس آستانے پر حاضری دیتے ہیں۔

ہر عرس کے موقع پر سال بہ سال ہجوم میں اضافہ کا سبب یہی ہے کہ جو عقیدت منداس آستانے پر حاضری دیتے ہیں وہ تو کسی طرح ہر سال عرس میں شرکت کرتے ہی ہیں مگر ہزاروں نئے عقیدت مند حضرت کا احوال سن سن کر جوق در جوق چلے آتے ہیں۔

اس آستانے کے موجودہ سجادہ نشین حضرت سید شاہ امین اللہ محمد، محمد الحسینی ابھی کمسن ہیں ابھی حال ہی میں سجادگی ملی ہے اس لئے عرس کے سارے انتظامات حضرت سجادہ نشین کے چچا حضرت سید شاہ یداللہ محمد، محمد الحسینی کے سپرد ہیں، حضرت سید شاہ یداللہ محمد نہایت نیک، سادہ مزاج اور عبادت گزار ہیں، سلسلہ عارفین سے ہونے کے باعث آپ حضرت سید شاہ عارف اللہ محمد، محمد الحسینی کی ساری صفات کا جلوہ نظر آتے ہیں۔

یوں تو جس قدر اللہ والے جہاں جہاں آباد ہیں ا... [illegible] انوں کا سال میں ایک بار یا دو بار عرس ضرور منایا جاتا ہے مگر اس آستانے کی بعض انوکھی خصوصیات ہیں۔ کئی مہینے پہلے سے حضرت کے عرس شریف کی تقریبات کا اہتمام شروع ہو جاتا ہے۔ جمادی الاول کا چاند نظر آتے ہی نماز مغرب کے بعد پھولوں کا ایک بہت بڑا جھیلہ جس کا وزن کئی من ہوتا ہے۔ رالہ کٹہ (درگاہ سے قریب ایک گاؤں ہے) سے نکال کر مختلف راستوں سے گشت کرتا ہوا حضرت کے جد اعلیٰ نائب رسول حضرت سید خواجہ شاہ پیر اللہ محمد، محمد الحسینی مخدوم الٰہی کے گنبد پر چڑھایا جاتا ہے۔ رشید نامی ایک شخص عرصے سے اس جھیلے کو لے کر گنبد پر چڑھتا ہے۔ جھیلہ چڑھا کر جب واپس لوٹتا ہے تو فاتحہ ہوتی ہے اور جس شیرینی پر فاتحہ ہوتی ہے اسے سب لوگ بری طرح لوٹتے ہیں جیسے یہ مٹھائی پھر کبھی نہیں ملے گی اس مٹھائی کا کھانا لمبی عمر اور ہمیشہ صحت مند رہنے کا شگون سمجھا جاتا ہے۔

۱۲ر جمادی الاول کو ناگ راج پیٹ سے صندل شریف روانہ ہوتا ہے جو شہر کے مختلف راستوں اور شاہراہوں سے گزر کر درگاہ شریف پہنچتا

ہے۔اسی دن مغرب کی نماز کے بعد ایک مجرد شخص جو شاہ ملنگ کہلاتا ہے ایک چھوٹی سی بان کی پیڑھی پر بٹھایا جاتا ہے اور یہ مجرد شخص اس بان کی پیڑھی پر جس ایک نشست پر بیٹھتا ہے اسی طرح سجادہ نشین درگاہ کے گھٹنوں اور کمر کے گرد کچا دھاگا لپیٹ دیتے ہیں۔عرس شریف کے اختتام تک یہ مجرد شخص (شاہ ملنگ) اسی طرح پیڑھی پر بیٹھا رہتا ہے۔رات اور دن کے کسی پل وہ اپنی نشست کو بدل نہیں سکتا۔جب عرس کی ساری تقریبات ختم ہوجاتی ہیں تو حضرت سجادہ نشین اپنے خاص مریدوں کے ساتھ یہاں پہنچتے ہیں اور شاہ ملنگ کو کچے دھاگے اور اس نشست سے آزاد کرتے ہیں۔

تقریباً چالیس سال سے یہاں سالانہ مشاعرہ منعقد ہوتا ہے جس میں ہندو پاک کے تقریباً سب ہی ممتاز شعراء حصہ لے چکے ہیں۔مسلسل دوشبوں تک محفل سماع منعقد ہوتی ہے جس میں ہندوستان وپاکستان کے مشہور قوال حصہ لیتے ہیں۔یہ محفل سماع نو بجے شب سے شروع ہوکر نماز فجر کی اذان پر ختم ہوتی ہے۔عرس کے دنوں میں جس قوال کو عوام سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں اسے چودھری کا درجہ دیا جاتا ہے۔

اسی طرح مشاعرہ گاہ اور محفل سماع کے پنڈال سجانے والوں، برقی روشنی کا انتظام کرنے والوں، ہوٹلوں اور دوسرے تجارتی دکانوں کا اہتمام کرنے والوں، شیرینی اور پھول فراہم کرنے والوں کو عرس کے آخری دن چودھریوں کا لقب عطا کیا جاتا ہے۔سجادہ نشین درگاہ ان چودھریوں کو طلب کرکے چادر اڑھاتے ہیں اور تحفے تحائف پیش کرتے ہیں۔

اس عرس کی چند باتیں ایسی ہیں کہ شاید ہی کسی اور آستانے پر ہوتی ہوں۔تقریبات عرس کے دوران یعنی ۱۲ر جمادی الاول تک خواہ کوئی موسم ہو کسی ایک دن خوب برسات کا ہونا ضروری ہے۔

جب عرس شریف کی ساری تقریبات ختم ہوجاتی ہیں تو ۱۶ر جمادی الاول کو صبح سویرے نہ صرف عرس میں شرکت کرنے والے بلکہ شہر کڑپہ کی بہت بڑی آبادی کڑپہ سے سات میل دور پنار ندی کے کنارے چلے جاتے ہیں۔یہ مقام گنڈی کہلاتا ہے۔سب کے سب صبح یہاں پہنچ کر کھانے پکانے میں لگ جاتے ہیں۔دن بھر اسی ندی کے کنارے گزارا جاتا ہے۔سرشام جب چراغ جلتے ہیں تو سب شہر کو واپس لوٹتے ہیں۔صبح روانگی کا اور شام میں واپسی کا جلوس قابل دید ہوتا ہے۔

پنار ندی کے کنارے اچانک ہزاروں چراغ جل اٹھتے ہیں اور تب سب کے سب واپس گھروں کو لوٹنے کی تیاری شروع کردیتے ہیں۔جو کچھ اچھا برا ندی کے کنارے پکایا جاتا ہے وہیں کھا پی کر ختم کردیا جاتا ہے اور پھر بھی بچ جائے تو گھر نہیں لاتے، وہیں یا راستے میں فقیروں کو بانٹ دیا جاتا ہے۔

یہ عجیب وغریب روایت ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیماری یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے پنار ندی کے کنارے گنڈی کو نہیں جاسکتا ہے تو وہ اپنے آپ کو بری طرح کوستا ہے کہ "ہائے آج برس کے برس دن گنڈی بھی نہ جاسکا۔اگلا برس ایسا نہ ہو کہ ہم گنڈی بھی نہ جاسکیں۔"

ان انوکھی خصوصیات کے باعث یہ عرس آندھرا پردیش کی ایک نہایت ہی اہم تقریب بن چکا ہے۔آندھرا پردیش کا شاید ہی کوئی گورنر یا چیف منسٹر ہو جس نے خشوع وخضوع کے ساتھ اس اللہ والے کے آستانے پر حاضری نہ دی ہو۔

اگر آپ نے اب تک آستانہ مخدوم الٰہی کی زیارت نہیں کی ہے تو یہاں ضرور تشریف لے جایئے کیونکہ ایک بار اس آستانہ پر عقیدت کی نظر ڈالنے والا ہر سال کسی نہ کسی طرح یہاں پہنچنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔

عجیب و غریب داستان

آٹھویں قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

حیلے اور تدبیر کے ذریعے دشمنوں کے پنجے سے بچ نکلنے کے بارے میں

رائے داشلیم نے برہمن سے کہا کہ جلد باز اور شتاب کار کی داستان تو میں سن چکا اور اس کے نقصانات کا بھی اندازہ ہوگیا۔ اب آپ ساتویں دیت کی وضاحت کسی ایسی داستان سے کریں جس میں کوئی شخص دشمنوں کے نرغے میں گھر گیا ہو اور وہ اس کو ہلاک کرنے پر آمادہ ہوں۔ پھر وہ ان میں سے کسی ایک سے عہد و پیمان اور دوستی کر کے اپنی جان بچالے۔ جان بچ جانے کے بعد اس کو اس دشمن کے ساتھ، جس نے اس کی جان بچائی ہے۔ کیسا رویہ اختیار کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان کو کس طرح پورا کرنا چاہئے۔

برہمن بید پائے نے جواب دیا کہ اے راجا، دوستی اور دشمنی ہمیشہ یکساں نہیں رہتی۔ یہ اکثر عارضی ہوتی ہے اور بہت جلد ختم ہوجانے والی۔ بلاشبہ بہت سی دوستیاں اور دوستانہ مراسم مرور ایام سے خود بخود ختم ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح بہت سی دشمنیاں بھی زمانے کی رفتار کے ساتھ کم ہوتے ہوتے دل سے بالکل محو ہوجاتی ہیں۔

دنیا والوں کی محبت اور بغض، دوستی اور دشمنی موسم بہار کے بادل کی طرح ہوتی ہے کہ ابھی برسا اور خوب برسا، اور ابھی کھل کر مطلع صاف ہوگیا بادشاہوں کی قربت، حسینوں کی خوب صورتی، نوخیزوں کی آواز، عورتوں کی دلداری، دیوانوں کی مہربانی، پاگلوں کی سخاوت، عوام کی ارادت اور دشمنوں کے فریب کی طرح زمانے والوں کی محبت اور کینے کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ لہٰذا نہ کسی عقل مند کو اس کی پائیداری پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ عقل مند لوگ دشمنوں کے ساتھ بھی دوستی کا راستہ کھلا رکھتے ہیں اور دوستوں کے اوپر حد سے زیادہ اعتبار نہیں کرتے۔ مبادا کسی وقت دشمنی ہوجائے اور اس سے سخت نقصان اٹھانا پڑے۔ جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ اس کے متعلق ایک بلی اور چوہے کا قصہ بھی ہے۔ رائے داشلیم نے پوچھا وہ کس طرح؟ برہمن نے کہنا شروع کیا۔

حکایت : ایران کے ایک شہر بردع کے جنگل میں ایک درخت تھا جو اس جنگل کے تمام درختوں سے بڑا، گھنا اور تناور تھا۔ اس درخت کے نیچے ایک چوہے کا سوراخ تھا۔ چوہا غضب کا عیار، حریص، زیرک اور ذہین تھا۔ مشکل سے مشکل گتھی کو چند لمحے میں سلجھا دیتا۔ حیلہ جوئی اور مکاری میں تو اس کی کوئی مثال ہی نہ تھی۔ ہر وقت منصوبے ہی بناتا رہتا۔

اس درخت کے آس پاس ایک بلی بھی رہتی تھی۔ وہاں صیادوں کی بڑی آمد و رفت تھی۔ وہ اکثر وہاں جال لگا دیتے تھے۔ ایک دن ایک شکاری نے اس درخت کے نزدیک ہی پھندا لگایا اور اس میں تھوڑا گوشت باندھ دیا۔ لالچی بلی صورت حال سے بے خبر دبے پاؤں اس جگہ پہنچی۔ جیسے ہی اس نے گوشت پر منہ مارا، گردن پھندے میں پھنس گئی۔ اتفاق سے چوہا بھی غذا کی تلاش میں سوراخ سے باہر نکل کر اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ یکا یک اس کی نظر بلی پر پڑی۔ اس کو دیکھتے ہی اس کا خون خشک ہوگیا اور آدھی جان نکل گئی۔ پھر جو غور سے دیکھا تو اس کو مصیبت میں مبتلا اور پھندے میں گرفتار پایا۔ شکاری کے لئے اس کے دل سے دعا نکلی اور اس نے خدا کا شکر ادا کیا۔ دوسری طرف جو مڑ کر دیکھا تو ایک نیولا گھات میں بیٹھا تھا۔ درخت کے اوپر نظر کی تو وہاں ایک کوا اس کی تاک میں بیٹھا تھا۔

چوہے کا دہشت وخوف سے برا حال ہوگیا۔ اس نے دل میں سوچا کہ اگر آگے بڑھتا ہوں تو بلی پکڑ لے گی، پیچھے بھاگتا ہوں تو نیولا دبوچ لے گا اور اگر یہیں پر ٹھہرتا ہوں تو کوا اُچک لے گا، ان بلاؤں سے کیونکر نجات حاصل کروں اور کس حیلے سے اپنے کو بچاؤں؟

کافی سوچ بچار کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اس وقت سوائے عقل کے کوئی مددگار نہیں ہوسکتا۔ عقل ہی ہے جو خوف ودہشت سے بچا سکتی ہے اور ہر طرح کی مصیبتوں سے پناہ دے سکتی ہے۔ اس نے منصوبہ بنایا کہ اس وقت بلی سے صلح کر لینی بہتر ہوگی۔ کیونکہ وہ بھی مصیبت میں مبتلا ہے اور میری مدد کی محتاج ہے۔ جس طرح مجھ کو اس کی مدد سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح اس کو بھی میرے تعاون سے قید سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔

یہ سوچ کر چوہا بلی کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ خالہ جان، آپ کا کیا حال ہے؟ بلی نے بہت مدھم اور غمگین آواز میں جواب دیا کہ ہونٹوں کی خشکی اور آنکھوں کے آنسو میرے دل کی حالت کو ظاہر کر دینے کے لئے کافی ہیں۔ اسی سے اندازہ لگالو۔ چوہے نے کہا کہ میں آپ سے ایک راز کی بات کہنا چاہتا ہوں، وقت کم ہے۔ توجہ سے سنئے۔ بلی نے بہت چاپلوسی سے کہا کہ جو تمہارے دل میں ہے، بے تکلف کہو، چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

چوہے نے کہا، خالہ جان، آپ جانتی ہیں کہ آپ کی مصیبت سے مجھے خوشی ہوتی ہے اور میں ہمیشہ آپ کو نقصان پہنچانے کی سوچ میں رہتا ہوں لیکن آج چونکہ میں بھی آپ کی طرح مصیبت میں مبتلا ہوں اور میری نجات کا انحصار آپ کی رہائی پر ہے۔ اس لئے آپ سے دوستی کا خواہش مند ہوں۔ ثبوت میں دو گواہ بھی پیش ہیں۔ ایک تو نیولا ہے جو زمین پر تاک لگائے بیٹھا ہے، دوسرا کوا ہے جو درخت پر مجھے اُچک لینے کا منتظر ہے۔ آپ کے سائے اور قربت میں آجانے سے مجھ پر دست درازی نہیں ہوسکتی اگر آپ مجھ کو اپنی پناہ میں لے لیں اور اپنے زیر سایہ ٹھہرنے دیں تو میری جان بچ سکتی ہے، میں اس کے بدلے میں پھندے کو کتر کر آپ کو قید سے چھٹکارا دلا دوں گا۔

بلی تھوڑی دیر تک سوچتی رہی اور چوہے کی بات کو اپنے تجربات کی کسوٹی پر پرکھتی رہی۔ چوہے نے بے قراری سے کہا کہ خالہ جان، وقت بہت کم ہے۔ جو کچھ فیصلہ کرنا ہے جلد کریں۔ عقل مند لوگ اچھے کاموں میں زیادہ نہیں سوچتے اور اہم کاموں میں توقف نہیں کرتے۔ میری سچائی اور صاف دلی پر بھروسہ کریں۔ ہم دونوں کی زندگی اس وقت ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔ ہماری مثال کشتی اور کشتی بان کی سی ہے کہ کشتی بغیر کشتی بان کے ساحل تک نہیں پہنچ سکتی اور کشتی بان کشتی کے بغیر سلامت نہیں رہ سکتا۔ اگر آپ نے تاخیر کی تو وقت نکل جائے گا۔

بلی کو چوہے کی سچائی پر یقین آگیا۔ اس نے خوش ہو کر کہا کہ تمہاری بات حقیقت پر مبنی ہے۔ اس میں سچائی کی بو آتی ہے۔ میں مصالحت پر تیار ہوں اور ''صلح میں بھلائی ہے۔'' اس پر پورا یقین رکھتی ہوں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اس مصالحت کی برکت سے ہم دونوں کو نجات حاصل ہوگی۔ تم جو کہو میں کرنے کو تیار ہوں، اب بتاؤ، مجھے کیا کرنا چاہئے؟

چوہے نے کہا کہ جب میں آپ کے پاس آؤں تو آپ میرے ساتھ عزت ومحبت سے پیش آئیں تا کہ میرے دشمن آپ کا خلوص دیکھ کر منہ لٹکا کر بھاگ جائیں اور میں ان کی دشمنی سے محفوظ ہوجاؤں۔ بلی نے منظور کیا اور جیسے ہی وہ اس کی طرف بڑھا اس نے بڑے احترام سے اس کی پذیرائی کی۔ نیولے اور کوے نے جو یہ منظر دیکھا تو دونوں وہاں سے منہ لٹکا کر بھاگ گئے۔

چوہے کو جب اس مصیبت سے نجات ملی اور اس نے اپنے کو محفوظ پایا تو بلی کا پھندا کترنے لگا۔ لیکن دل میں سوچتا جاتا تھا کہ ان دونوں بلاؤں سے تو نجات مل گئی لیکن بلی کے آزاد ہونے کے بعد اس نئی بلا سے جو سابقہ پڑے گا اس سے بچنے کی کیا صورت نکالی جائے؟ بلی نے اپنی فراست سے اندازہ لگالیا کہ چوہا کچھ سوچ رہا ہے اور پھندے کے کترنے میں سستی برت رہا ہے۔ وہ ڈری کہ کہیں چھوڑ کر چل نہ دے اور وہ یوں ہی بندھی رہ جائے۔ اس نے دوستانہ انداز میں جھنجھلا کر کہا کہ تم نے اپنا کام نکلوالیا۔ اب کاہلی کر رہے ہو۔ یہ مروت اور عہد کے خلاف ہے۔ میں پہلے ہی جانتی تھی کہ وفا نام کی کوئی شئے دنیا میں موجود نہیں ہے۔ وعدے کو پورا کرنا اور وفا کو نباہنا اس دور میں کوئی نہیں جانتا۔

چوہے نے کہا کہ خدا گواہ ہے، بے وفائی اور بدعہدی کا داغ میں اپنی پیشانی پر ہرگز نہیں لگانا چاہتا۔ نیک نامی بہت مشکل سے حاصل ہوتی ہے۔ زندگی بھر کی نیک نامی کو بدعہدی کر کے میں غارت کرنے کو ہرگز تیار نہیں ہوں۔ وفا کی اہمیت سے میں اچھی طرح واقف ہوں اور اسے آخرت کے لئے زادراہ سمجھتا ہوں۔ جس میں عہد اور وفا کی صفت نہیں، وہ سیاہ دل ہے اور اس کی بخشش کی کوئی امید نہیں۔ بلی نے کہا کہ جب تم ایفائے عہد کی خوبیوں سے واقف ہو تو پھر اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ اچھی طرح یاد رکھو کہ بدعہدی کرنے والے مصیبت اور آفت میں مبتلا ہوتے ہیں اور بے وفا لوگوں کی دنیا اور آخرت دونوں خراب ہوجاتے ہیں۔ چوہے نے کہا، میں جانتا ہوں کہ نفاق اور بیوفائی شریفوں کا شیوہ نہیں۔ اور آپ کی دوستی کا جو فائدہ مجھے ابھی حاصل ہوا ہے اور آپ کی محبت اور مہربانی سے جو میری جان بچی ہے، اسے بھی میں بھولا نہیں ہوں۔ لیکن آپ کی طرف سے مجھے جو

خدشہ اور خطرہ لاحق ہو گیا ہے جب تک اس کی کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آ جائے آپ کے سارے بندھنوں کو کاٹ دینا ممکن نہیں۔

بلی نے کہا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں میری جانب سے جان کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے، اور حال یہ ہے کہ ہم دونوں نے دوستی کا عہد و پیمان باندھا ہے اور عہد شکنی کو میں برا سمجھتی ہوں۔ میں ابھی تم سے کہہ چکی ہوں کہ میری طرف سے کسی طرح کا خدشہ دل میں نہ لاؤ اور وحشت کو دور کرو۔ ہم دونوں کی نئی دوستی نے پرانی دشمنی کو ختم کر دیا ہے۔ حیلہ فریب اور بے وفائی سے اپنی خوبی کو گرد آلود نہ کرو۔ شریف آدمی ایک مرتبہ دوستی کر لینے کے بعد روز بروز اس کی بنیاد کو مضبوط کرتا رہتا ہے اور اپنے خلوص اور وفا سے اس کو چمکاتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اپنے عہد کو پورا کرو گے اور وفا کا پاس رکھو گے۔

چوہے نے کہا، میرے دل میں جو خدشہ پیدا ہو گیا ہے وہ کسی طرح دور نہیں ہوتا ورنہ خدا گواہ ہے کہ بدعہدی کا میرا ذرا بھی ارادہ نہیں۔ میں ایک لمحے کے لئے بھی یہ نہیں سوچتا کہ تمہیں رہائی دلائے بغیر چلا جاؤں۔ بلی نے کہا دل کی بات مجھ سے کھل کر کہو تا کہ میں بھی اس پر غور کروں اور تمہاری عقل و دانش کا اندازہ لگاؤں۔ چوہے نے کہا، مجھے رہ رہ کر خیال آتا ہے کہ دوست دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اپنی رضا و رغبت سے بلا کسی غرض و طمع کے دوستی کرتے ہیں، دوسرے وہ جو اضطراری طور پر کسی غرض و طمع اور دباؤ سے دوستی کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ تو پہلے گروہ پر تو بھروسہ کیا جا سکتا ہے اور اس سے کسی طرح کا خوف و خطرہ بھی نہیں ہوتا، کیونکہ ان کی دوستی کی بنیاد خلوص نیت اور عقیدت پر ہوتی ہے۔ لیکن دوسرے گروہ والے جنہوں نے کسی غرض، مصلحت اور لالچ سے دوستی کی ہے، زیادہ دیر تک اپنی دوستی پر قائم نہیں رہ سکتے۔ کبھی تو وہ بہت نرمی اور محبت دکھاتے ہیں اور کبھی مخالفت اور دشمنی پر آمادہ ہو جاتے ہیں، کیونکہ ان کی دوستی کی بنیاد نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے پر ہوتی ہے۔ چالاک لوگ ایسے دوستوں کے ہاتھ میں یک بارگی اپنی گردن نہیں دے دیتے۔ ان سے بہت ہوشیار رہتے ہیں اور پھونک پھونک کر قدم بڑھاتے ہیں، کیونکہ جان تو سب کو پیاری ہوتی ہے اور جان کی حفاظت ہر شخص مقدم سمجھتا ہے۔ ہماری دوستی اسی دوسرے گروہ والوں کی طرح ہے، اس لئے میں اسی کے مطابق عمل کر رہا ہوں، یعنی تمہاری رہائی دلانے کا تو پابند ہوں، اس میں کوتاہی ہرگز نہیں کروں گا، لیکن اپنی حفاظت ذات سے بھی ایک لمحہ غافل نہیں ہوں گا اور اچھی طرح حفظ ماتقدم کروں گا کیونکہ ہم دونوں میں بہت پرانی اور خاندانی دشمنی ہے اور جن دشمنوں سے بچنے کے لئے میں نے تم سے صلح اور دوستی کی ہے ان سے بھی زیادہ تم میری دشمن ہو، ہماری دوستی تو صرف مصلحتاً اور وقتی ہوئی ہے۔

بلی نے کہا کہ اے چوہے، تو بہت چالاک نکلا میں تجھے اتنا عقلمند نہ سمجھتی تھی۔ تو نے میری آنکھیں کھول دیں اور مجھے اس سے بہت تجربات حاصل ہوئے۔ اب مجھے بتا کہ کیا صورت نکالی جائے کہ میرا پھندا بھی کٹ جائے اور تیری جان بھی محفوظ رہے۔

چوہا ہنسا اور بولا کہ ہر مشکل کا حل اور ہر مرض کی دوا موجود ہے، میرا خیال یہ ہے کہ ایک بندھن کو چھوڑ کر تمہارے سب بندھنوں کو کاٹ دوں۔ اس ایک بندھن کو جو سب بندھنوں کی جڑ ہو گی، اپنی جان کی سلامتی کے لئے رکھ چھوڑوں اور اس وقت کا انتظار کروں جب تمہیں میری جان لینے سے زیادہ اپنی جان بچانے کی فکر لاحق ہو اور مجھے مار ڈالنے کا موقع ہی میسر نہ ہو سکے۔ ٹھیک اسی وقت میں اس آخری بندھن کو کاٹ دوں گا تا کہ تم قید سے اور میں تمہارے گزند سے چھٹکارا پاؤں۔

بلی نے سمجھ لیا کہ چوہا بڑا پختہ کار اور ہوشیار ہے۔ اس کے مکر و فریب میں نہیں آئے گا۔ مجبوراً راضی ہو گئی۔ چوہے نے ایک گرہ کو چھوڑ کر ساری گرہوں کو کاٹ دیا۔

رات ختم ہوئی اور جیسے ہی سپیدۂ سحر نمودار ہوا، شکاری دور سے آتا دکھائی دیا۔ چوہے نے کہا کہ میں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا اب اس کو پورا کرنے کا وقت آ گیا۔ بلی کی نظر جیسے ہی شکاری پر پڑی، اس کی جان نکل گئی اور اپنی موت کا یقین ہو گیا۔ لیکن چوہا جھپٹ کر وہاں پہنچا اور تیزی سے پلک مارتے اس آخری بندھن کو بھی کاٹ دیا۔ بلی کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے چوہے کو کھانے کا کسے ہوش تھا۔ سر پر پیر رکھ کر بھاگی، اور درخت پر چڑھ گئی۔ چوہا اپنے سوراخ میں گھس گیا۔

شکاری نے اپنے جال کو کٹا ہوا اور بلی کو بھاگتے ہوئے دیکھا تو بہت متحیر ہوا اور جال سمیٹ کر نا امید گھر واپس ہوا۔ کچھ دنوں بعد چوہے نے سوراخ سے سر نکال کر بلی کو دیکھا تو اس کے نزدیک جاتے ہوئے ڈرا۔ بلی نے اس کو پکارا کہ مجھ سے دور کیوں ہو۔ نزدیک آؤ، دوست ہو کر مغائرت برت رہے ہو۔ ڈر کس بات کا۔ میرے ایسے دوست پر تو تم کو فخر کرنا چاہئے۔ سامنے آؤ تا کہ میں تمہاری دوستی کا حق ادا کروں اور تمہاری جواں مردی اور محبت کو سراہوں۔ چوہا بلی کی اس خوشامدانہ گفتگو اور فریب میں نہیں آیا۔ اس نے لاکھ قسم کھا کھا کر اپنی دوستی اور وفاداری کا یقین دلایا لیکن چوہا یہی کہتا رہا

کہ عارضی عداوت میل ملاپ اور خلوص ومحبت سے زائل بھی ہوسکتی ہے لیکن ذاتی عداوت بظاہر کتنی ہی ختم ہوتی نظر آئے اس پر ہرگز بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔ یہ کبھی اور کسی حالت میں زائل نہیں ہوسکتی۔ وقتی طور پر دوستی اور محبت ہوسکتی ہے لیکن کسی وقت بھی وہ دشمنی میں بدل سکتی ہے، اس لئے اس سے غافل نہیں رہنا چاہئے ورنہ سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔ ہم دونوں کے درمیان چونکہ ذاتی عداوت ہے اس لئے ہماری دوستی اور آشنائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں ہم دونوں میں ہم جنسی کا رشتہ بھی نہیں ہے۔ اور غیر جنس سے میل جول اور دوستی رکھنے میں عظیم خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسا کہ چوہے اور مینڈک کی دوستی کے سلسلے میں ہوا تھا جس میں ان دونوں غیر جنس دوستوں نے انتہائی محبت سے اپنی ٹانگوں میں ایک بڑی رسی باندھ لی تھی کہ جب ان میں سے کسی کو ملنے کی خواہش ہو تو رسی کو حرکت دے۔ فوراً ہی دوسرا دوست وہاں آموجود ہوگا۔ اتفاق سے چوہا کوے کی زد میں آگیا اور وہ اسے جھپٹ کر لے اُڑا۔ چوہے کے ساتھ غریب مینڈک کی بھی ٹانگ بندھی ہوئی تھی، اس لئے وہ بھی اس کے ساتھ ہوا میں بلند ہوگیا۔ لوگوں نے دیکھا کہ کوا مینڈک کو شکار کرکے لئے جارہا ہے تو انہیں بڑی حیرت ہوئی۔ ان کی گفتگو کو سن کر مینڈک بولا کہ یہ بدبختی مجھے چوہے کی دوستی کی وجہ سے نصیب ہوئی ہے، جو غیر جنس کے ساتھ دوستی کرے گا اس کو اس سے بھی زیادہ سخت مصیبت اور آفت میں گرفتار ہونا پڑے گا۔

بلی نے کہا کہ جب تمہارا ارادہ دوستی کو قائم رکھنے کا نہ تھا تو پھر تم نے مجھ سے دل کیوں لگایا اور اب دل لگا کر جدائی کا داغ دے رہے ہو، چوہے نے جواب دیا کہ اس وقت مجھ کو آپ کی ضرورت تھی اس لئے میں نے آپ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا کیونکہ عقل مندوں کا شیوہ رہا ہے کہ جب وہ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو اس سے رہائی حاصل کرنے کے لئے اپنے دشمنوں کی مہربانی اور دوستی کا سہارا لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ مگر ضرورت پوری ہوجانے کے بعد علیحدہ ہوجاتے ہیں حالانکہ یہ علیحدگی نفرت اور بغض کی بنا پر نہیں ہوتی، جیسا کہ درندوں کے بچے جب تک دودھ پیتے ہیں تو اپنی ماں کے ساتھ لگے رہتے ہیں لیکن جب دودھ پینا چھوڑ دیتے ہیں تو پھر بالکل علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ اس کو دشمنی پر محمول نہیں کیا جاتا۔ میرے ساتھ بھی آپ کا یہی معاملہ ہے۔ اس لئے اب دوستی کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔

اس کے علاوہ ہم دونوں پیدائشی طور پر ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور اس کو سب ہی جانتے ہیں۔ وقتی طور پر ہم مل گئے تھے تو اس اتحاد اور دوستی پر بھروسہ تو نہیں کیا جاسکتا۔ پانی آگ پر رکھ دینے سے گرم ہوجاتا ہے لیکن آگ پر سے اُتار دیجئے تو پھر وہ ٹھنڈا ہوجائے گا۔ دنیا جانتی ہے کہ بلی سے زیادہ چوہے کا کوئی دشمن نہیں اور میرے ساتھ آپ کی دلچسپی اور اشتیاق کی کوئی دوسری وجہ بھی سمجھ میں نہیں آتی بجز اس کے کہ آپ میرے خون سے صبح کا شربت اور گوشت سے دوپہر کا کھانا تناول فرمانا چاہتی ہوں۔

بلی نے کہا، بھتیجے کیسی باتیں کررہے ہو۔ تم مذاق کررہے ہو یا خدانخواستہ واقعی ایسے برے خیالات میری طرف سے تمہارے دل میں پیدا ہوگئے ہیں؟ چوہے نے جواب دیا کہ خالہ جان، زندگی اور موت کی گفتگو میں مذاق نہیں کیا جاسکتا میں جو کچھ کہہ رہا ہوں خوب سمجھ بوجھ کر اور تحقیق کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے جیسے کمزور کو آپ جیسے طاقت ور دشمن سے ہمیشہ دور بھاگنا چاہئے۔ ورنہ اسے ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ پس اب مناسب یہی ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے دور ہی رہیں۔ میں آئندہ آپ سے پرہیز کروں اور آپ شکاری سے ہوشیار رہیں۔

بلی ہاتھ مَل کر رہ گئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کو ہمیشہ کے لئے الوداع کہا اور اپنے اپنے ٹھکانے پر چلے گئے۔

اس قصے سے عقل مند آدمی کو یہ نصیحت ملتی ہے کہ ضرورت کے وقت دشمن سے بھی مصالحت کرنے میں نہیں چوکنا چاہئے۔ البتہ کام نکل جانے کے بعد اس سے علیحدہ ہوجانا چاہئے اور اپنی حفاظت کا خیال ہمیشہ رکھنا چاہئے۔

جواہر پارے

- اجتماعی زندگی میں سب سے کم اہم لفظ ''میں'' ہے اور سب سے زیادہ اہم لفظ ''آپ'' ہے۔
- دولت سے نفسیاتی خواہش تو پوری ہوسکتی ہے مگر روحانی مسرت وسکون نہیں۔
- ہر عورت بوجھ اٹھا کر میلوں چل سکتی ہے بشرطیکہ یہ بوجھ سونے کے زیورات پر مشتمل ہو۔
- خون کی ندیاں بہانے سے وہ شہرت حاصل نہیں ہوتی جو ایک آنسو پونچھنے سے ہوتی ہے۔

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ماہ محرم میں فدوی نے اپنے چچا زاد بھائی سے ملنے کا ارادہ کیا۔ اصل میں انہیں یہ خوش خبری سنانا چاہتا تھا کہ ہاشمی صاحب نے میری کتاب اذان بت کدہ کی پہلی جلد چھاپنے کا آرڈر دیدیا ہے۔ اس تصور سے کہ اب میں بھی مصنف بن جاؤں گا میری راتوں کی نیند حرام تھی اور جب کبھی آنکھ لگ جاتی تھی تو میں عجیب وغریب قسم کے اور ایسٹ مین کلر میں خواب دیکھنے لگتا تھا۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا جیسے میں غبارہ بن کر ہوا میں اُڑ رہا ہوں اور میرے رشتے دار مجھے اس حال میں دیکھ کر خودکشی کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں اور میں اڑتے ہوئے یہ سوچ رہا ہوں کہ جب سارے رشتے دار عالم فانی سے رخصت ہوجائیں گے تب میں ازخود اپنی ہوا نکال کر زمین پر اُتروں گا اور اللہ کے فضل سے نئے رشتے دار تلاش کروں گا جو صبح شام زخم دینے والے نہیں ہوں گے۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ جیسے میری چار بیویاں ہیں اور سب کی سب بیک وقت مجھ سے اظہار محبت کررہی ہیں اور ان کی اس بیباکانہ حرکت سے کسی کنواری لڑکی کی طرح شرما رہا ہوں اور شرم کی وجہ سے میں اس قدر پسینے میں شرابور ہوگیا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ ایک بار یہ خواب دیکھا کہ جیسے میں آناً فاناً پائلٹ بن گیا ہوں۔ اور ایک درجن ایئر ہوسٹس کے بیچ میں بیٹھ کر جہاز اُڑا رہا ہوں جس طرح کوئی شریف قسم کا مرد نہ چاہتے ہوئے بھی اللہ کی پیدا کردہ مصنوعات سے خواہ مخواہ لطف اندوز ہوجاتا ہے حالانکہ ازراہ مذہب وہ اپنی اس حرکت کو ناجائز سمجھتا ہے۔ اسی طرح کے رنگ برنگے خواب کئی ہفتوں سے آرہے تھے۔ کئی بار تو یہ بھی ہوا کہ دوران خواب میں نے کوئی فلمی گانا گانا شروع کردیا۔ اب آپ سے کیا پردہ میری آواز انتہائی ہیبتناک قسم کی ہے۔ شادی کے شروع دنوں میں ایک بار بیوی نے ایک غزل سنانے کی فرمائش کردی تھی انکار یوں نہ کرسکا کہ شادی کو ابھی چند ہفتے ہی ہوئے تھے اور میں مسلم معاشرہ کا ایک مسلم نوجوان تھا اور ایک اچھے خاصے اور بچے تلے شوہر کی طرح اپنی بیوی کی ہر خواہش پوری کرنے کیلئے دن رات تیار رہا کرتا تھا چنانچہ اپنی خداداد آواز میں جو کسی پھٹے ہوئے بانس سے بھی زیادہ خطرناک تھی، میں نے مرزا غالب کی وہ غزل چھیڑ دی۔

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس مرض کی دوا کیا ہے

چونکہ میں بحکم زوجہ ترنم سے غزل پڑھ رہا تھا اس لئے میں نے اپنی دونوں آنکھیں بند کرلی تھیں، یہ بھی ناتجربہ کاری کی وجہ سے ہوگیا تھا۔ بعد میں مجھے احساس ہوا کہ غزل سناتے ہوئے آنکھیں تو مجھے اپنی بیوی کی بند کرنی چاہئے تھیں کیونکہ اس کو میرا وہ چہرہ نظر آرہا ہوگا جس پر نہ جانے کیا بیت رہی ہوگی۔ خدا خدا کرکے چار پانچ شعر کسی طرح پورے ہوئے۔ پھر میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو بیوی اللہ کے فضل سے سامنے ہی بیٹھی تھی اور مجھے اس طرح دیکھ رہی تھی کہ جیسے میں کسی جنگل کا سفر کرکے ٹھیک ٹھاک واپس ہوا ہوں۔ مجھے ابھی تک یاد ہے اس نے شفقت بھرے انداز میں میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا تھا۔

بے وجہ شرمندہ نہ ہوں۔ پہلی بار پڑھتے ہوئے ایسا ہی ہوتا ہے۔ آپ مشاعروں میں جایا کیجئے اور اپنی غزل پڑھنے کی کوشش کیا کیجئے۔ انشاء اللہ ایک دن پڑھنا آجائے گا۔

اگر اجازت ہو تو میں ایک غزل سناؤں۔ میں نے خوش ہوکر پوچھ لیا تھا۔

وہ یہ سن کر گھبرا گئی تھی۔ایک دم کھڑے ہو کر بولی تھی۔ابھی مجھے کھانا پکانا ہے۔زندگی رہی تو بعد میں کبھی غزل سنوں گی مجھے یہ اندازہ ہی نہیں ہو سکا تھا کہ دوران غزل بیوی کے اعصاب پر کیا گزری۔اور ایک دن میں نے اپنے بے تکلف دوست کو بھی اسی ترنم سے وہی غزل سنادی۔ایک شعر سنتے ہی وہ بولا۔بس کرو فرضی صاحب۔تمہاری آواز بہت زیادہ دردناک ہے ایسا لگتا ہے کہ جیسے قبرستان کے تمام مردے بیک وقت پوری ایمانداری کے ساتھ رو رہے ہوں۔

خواب میں جب میں نے اسی شاندار آواز کے ساتھ فلمی گانا گایا بیوی ہڑبڑا کر اٹھ گئی اور اس نے مجھے بھی جگا دیا۔

میں نے آنکھیں کھول کر پوچھا۔کیوں بیگم اتنی پریشان کیوں ہو؟ مجھ سے کیا غلطی ہوئی۔؟

نہیں مجھے ایسا لگا جیسے آپ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہے ہو اور آپ کو بھوت لپٹ گیا ہے آپکے حلق سے عجیب عجیب سی آوازیں نکل رہی تھیں۔

چھوڑو بیگم۔تم نے تو میرے خواب کا مزہ بھی کر کرا کر دیا ہے۔ میں تو خواب میں ایک گانا گا رہا تھا اور زندگی کے مزے لے رہا تھا۔جنگل کے وحشی جانور تک میری سریلی آواز سننے کیلئے دوزانو ہو کر بیٹھے تھے۔تم نے مجھے اٹھا کر میرا بیڑہ غرق کر دیا۔

دراصل جنگل کے وحشی جانوروں کو تمہاری آواز سن کر یہ افسوس ہو رہا ہوگا کہ جس انسان کو ہمارے بڑوں میں پیدا ہونا چاہئے وہ انسانوں میں کہاں پیدا ہو گیا۔

آپ سوچیں گے کہ کیا مسلمانوں کی بیویاں اپنے مستند شوہروں سے اس طرح باتیں کر سکتی ہیں۔ میں باادب باملاحظہ یہ عرض کروں کہ میری بیوی ایک تعلیم یافتہ خاتون ہے اور میں اس سے سچ مچ کا پیار کرتا ہوں اور وہ بیویاں جنہیں تعلیم کے ساتھ ساتھ ایک شریف شوہر میسر ہو وہ کسی بھی طرح کی باتیں کر سکتی ہیں۔

یقین کریں اور اگر آپ یقین نہیں کریں گے تو میرا بگڑتا ہی کیا ہے میں تو بالکل سوفی صد سچ بول رہا ہوں کہ جب سے یہ سنا تھا کہ ہاشمی صاحب اذان بت کدہ کو چھاپنے کے لئے پریس بھیج چکے ہیں دن میں بھی خواب آرہے تھے اور رات کو بھی۔

ایک دن تو میں نے امریکہ کے صدر بش کو بھی خواب میں دیکھ لیا تھا جیسے وہ کسی گدھے پر سوار ہو کر میرے دولت کدہ پر حاضر ہوا ہو اور اپنے ہاتھ پیر جوڑ کر کہہ رہا ہو مسٹر ابوالخیال فرضی صاحب گڈ مورننگ!تمہارا جب اگلا کتاب چھاپے تو اس کتاب میں ہمارا کوئی میٹر مت چھاپنا ہم پہلے ہی ہندوستان آکر بہت بدنام ہو گیا ہے۔اگر تم باز نہ آیا اور کچھ بھی اپن کے بارے میں اول فول لکھ دیا تو ہم سیدھا عراق کے کسی قبرستان میں جاکر نو دو گیارہ ہو جائے گا۔وہ شاید انگریزی میں بول رہا تھا لیکن اس کی آواز میرے کانوں میں خود بخود مترجم ہو کر اردو میں آرہی تھی میں نے سوچا۔ابے اُلو کے پٹھے تیرا ذکر کر کے میں اپنے قارئین کا ذائقہ خراب کروں گا کیا۔دیکھا آپ نے اس طرح کے خواب ایک رات میں کئی کئی بار نظر آرہے تھے اور خوشی کے مارے میرے پھیپھڑے اور گردے آپس میں کبڈی کھیل رہے تھے۔ایک دن میں نے سوچا اس طرح کی خوش خبریاں اپنے ان چچازاد بھائی کو بھی سنا ڈالوں جو خاندان میں دن رات جھوٹ بول کر بھی پکے معتبر سمجھے جاتے ہیں اور جو ہم جیسے بالغ بچوں کو جھوٹی تسلیاں دینے میں یکتائے زمانہ ہیں۔لگے ہاتھوں میں آپ کو یہ بتادوں کہ ان کے والد مرحوم جو میرے رشتے کے چچا ہوا کرتے تھے پکے بے نمازی تھے انہوں نے عید کی نماز اور نماز جنازہ کے علاوہ کبھی نماز کا منہ نہیں دیکھا اور عید کی نماز کے لئے تو وہ غسل کر لیا کرتے تھے لیکن نماز جنازہ تو انہوں نے جب بھی پڑھی بے وضو ہی پڑھی۔ان کی بیوی جو خیر سے ابھی زندہ ہیں اور ابھی دس سال بھی ان کا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ان سے کہا کرتی تھیں۔وضو کر کے نماز جنازہ کے لئے گھر سے نکلنا۔کیا معلوم پھر کب کوئی مرے اور کب تمہیں نماز پڑھنے کا موقعہ ملے۔وہ کہاں بیوی کی سننے والے تھے۔ فرمایا کرتے تھے بیگم تمہیں جب مسائل کی خبر نہیں تو اپنی چونچ بند رکھا کرو۔ میں کتنا ہی بڑا جاہل کیوں نہ ہوں لیکن اسلامی معلومات سے میں پوری طرح واقف ہوں مجھے پتہ ہے کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اگر محلہ کے چند لوگ بھی یہ نماز پڑھ لیں گے تو سب کی طرف سے ہو جائے گی۔اسی طرح اگر اس نماز جنازہ کے لئے چند بالغ مردوں نے وضو کر لیا تو وہ سب کی طرف سے ہو جائے گی یہ نماز فرض کفایہ ہے نا تو پھر وضو بھی فرض کفایہ ہے؟ کیا سمجھیں تم؟

اور ان کی وہ زوجہ جو کسی فلاسفر کی منطق سن کر بھی اپنی زبان بند نہیں رکھتی تھیں ان کی اس طرح کی بات سن کر اس طرح چپ ہو جایا کرتی تھیں جیسے کوئی غم کا مارا ہوا شریف شوہر عاقبت کے خوف سے اپنی بیوی کے سامنے چپ ہو جاتا ہے۔ہمارے یہ مرحوم چچا بے نمازی ہوتے ہوئے بھی جب مرے سیدھے جنت میں گئے۔وہ کیسے یہ تو مجھے معلوم نہیں لیکن

بڑے بڑے قابل اعتبار لوگوں کو یہ کہتے سنا کہ انہیں جنت الفردوس میں خوش بخوش دیکھا گیا ہے۔ یہ تھے کامیاب ترین دنیا میں بھی مزے اور آخرت میں بھی مزے۔ ان ہی کے ایک صاحبزادے میرے لنگوٹیا یار ہیں ان کا نام ہے حافظ وجود بخش ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ ان کا تخلص ہے۔ شاعر نہیں ہیں۔ کوئی شعر سنا دو تو اسے سمجھتے بھی نہیں ہیں لیکن ازراہ احتیاط تخلص رکھ لیا ہے نہ جانے کب خاندانی دورہ پڑ جائے اور کس گھڑی کوئی غزل کہہ بیٹھیں۔ اس آڑے وقت کے لئے آج سے بیس سال پہلے ہی ماشاء اللہ تخلص رکھ لیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ شاعروں کا کیا بھروسہ اس اچھے تخلص کو لے اڑیں اس سے پہلے کوئی شاعر اس پر اپنا قبضہ جمائے انہوں نے پہلے ہی اس پر اپنی اجارہ داری قائم کر لی۔ میرے دوست حافظ بھی نہیں ہیں لیکن ان کے والد کی تمنا تھی کہ انہیں حفظ کرائیں انہوں نے حفظ تو کر کے نہیں دیا لہٰذا اپنے باپ کی خواہش پوری کرنے کے لئے خود کو حافظ لکھنا شروع کر دیا کیسے کیسے والدین پرست نوجوان اس مسلم قوم میں موجود ہیں۔ کس کس طرح اپنے والدین کو خوش اور مطمئن رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اسی طرح کے لوگوں کی برکت سے یہ دنیا قائم ہے۔ میں ان سے جب بھی ملتا ہوں مجھے شدت کے ساتھ یہ احساس ہوتا ہے کہ میں کسی عمدہ قسم کے اشرف المخلوقات سے ملتا ہوں انہیں سچ بولنے کی مہارت ہے اکثر اپنی بیوی سے صاف صاف کہہ دیتے ہیں کہ تم قطعاً اچھی نہیں لگتیں۔

ایک دن میری ہی موجودگی میں کہہ دیا کہ بیگم تم ابوالخیال فرضی کی بیوی کے مقابلے میں بالکل صفر ہو۔ کتنا ہی کریم پاؤڈر برباد کر لینا وہ بات پیدا نہیں ہو سکتی۔

ان کی یہ بات سن کر میں بے اختیار بول پڑا تھا۔ ماشاء اللہ صاحب ایسی بات کہہ کر ہماری بھابھی جان کا دل کیوں دکھا رہے ہیں مجھے تو اچھی خاصی لگتی ہیں۔

دیکھو مسٹر۔ تم جھوٹ بول سکتے ہو تم لکھنے والوں کا پیشہ ہی جھوٹ بولنا ہے۔ لیکن مجھے تو سچ بولنے کی بیماری ہے جب میری بیوی اچھی نہیں لگتی تو مجھے سچ بولنے میں کیا ڈر خوف ہے۔ جس دن اچھی لگنے لگے گی اس دن دن ہمارے اپنی زبان سے اسکی تعریف کر گزروں گا اور ہرگز نہیں شرماؤں گا۔

اس طرح کے سچے لوگوں کی صحبت سے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے اور میں بھی اکثر خواہ مخواہ بھی سچ بولنے لگتا ہوں۔ ایک دن ہاشمی صاحب کے منہ پر کہہ دیا کہ آپ نے تعویذوں کی تحریک سی چلا کر پوری قوم کو بگاڑ کر رکھ دیا اب وہ لوگ بھی تعویذ کرنے لگے ہیں جن کو ایک کا پہاڑا بھی صحیح طور سے یاد نہیں ہے اور جنہیں یہ تک خبر نہیں ہے کہ تعویذ لکھ کر کس طرح موڑا جاتا ہے۔ کتنا بڑا سچ تھا لیکن بیوی کے سر کی قسم میں نے بے جھجک ہاشمی صاحب کے روبرو بول دیا۔ وہ مجھے اس طرح گھورنے لگے جیسے میں تلا ہوا مرغا ہوں اور مجھے سٹک جائیں گے۔ اس طرح کے سچ بولنے کی صلاحیت ماشاء اللہ صاحب کی صحبتوں سے پیدا ہوئی۔

ماہ محرم میں ان کے گھر پہنچا تو وہ محرم کا شربت پینے میں مصروف تھے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں۔ انہیں روتا ہوا دیکھ کر مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔ انہیں روتا ہوا دیکھ کر خواہ مخواہ میں بھی رو پڑا پھر ہمت کر کے میں نے پوچھا۔ آپ شربت پیتے ہوئے رو کیوں رہے ہیں؟

وہ رُندھی ہوئی آواز میں بولے۔ کم بختوں نے نواسۂ رسولؐ کے ساتھ کیسے کیسے ظلم کئے انہیں پیاسا رکھا اور اسی حالت میں شہید کر دیا۔ ستیا ناس ہو ان سب کا۔ پیارے حسین کی پیاس کا تصور کر کے رو رہا ہوں۔ دیکھو قیامت کے دن تم گواہ رہنا کہ میں نواسۂ رسولؐ کی خاطر سچ مچ کے آنسوؤں سے تمہارے سامنے رویا تھا۔

وہ تو آپ بے فکر رہیں۔ میں کچھ زیادہ ہی اللہ میاں سے بول دوں گا۔ میں تو یہ تک کہہ دوں گا کہ آپ ہر سال میرے سامنے اسی طرح رویا کرتے تھے لیکن مجھے یہ بتا دیں کہ جب میدان کربلا میں آپ کو حضرت امام حسینؓ کی پیاس کا احساس ستا رہا ہے تو آپ بار بار شربت کیوں پی رہے ہیں؟

وہ بولے تم نادان ہو۔ تم عقائد کی نزاکتوں سے قطعاً ناواقف ہو۔ شربت تو ہم محرم کی ایک رسم ہونے کی وجہ سے پی رہے ہیں۔ لیکن اس دن جو کچھ نواسۂ رسولؐ پر گزری اور جس طرح وہ پانی کے ایک گھونٹ کو ترسے تو کیا ہم اس کا تصور کر کے دو اشک بھی اپنی آنکھوں سے نہ بہائیں۔ چھوڑو ان باتوں کو تم اچھے خاصے بے دین ہو تمہیں ان باتوں سے کیا لینا دینا۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہارا شان نزول کیا ہے؟

میں آپ کو یہ خوش خبری سنانے آیا ہوں کہ میری اذان بت کدہ پریس چلی گئی ہے اور ہفتے دس دن میں چھپ کر آجائے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کی با قاعدہ تلاوت کریں اور پھر مجھے بتائیں کہ کیا میں مصنف بن سکتا ہوں۔ دیکھو میرے دوست اگر میری یہ کتاب مارکیٹ میں پٹ گئی تو ہاشمی صاحب، میرے ہاتھوں سے قلم چھین لیں گے۔

اگر وہ تمہارے ہاتھوں سے قلم چھین لیں گے تو پھر تمہارے ہاتھوں میں تھمائیں گے کیا؟ ان کے گھر میں تو کوئی کیاری بھی نہیں ہے جو وہ تمہیں کھرپا ہی تھما دیں۔" ان کے لہجے میں شوخی تھی۔"

ان کا کیا بھروسہ وہ تو مجھے اپنے گھر کا چوکیدار بنا کر بھی بٹھا سکتے ہیں۔

یار ایک بات ہے "ماشاء اللہ بولے" تم چوکیدار کے حلئے میں جچو گے بہت۔تم دیکھنے میں "واللہ چوکیدار ہی سے لگتے ہو۔"

ابھی ہم باتوں میں مشغول تھے کہ ان کی زوجہ شاہ زمانی چائے لے کر آ گئیں۔جو بہت نیک خاتون ہیں۔ان کے ایک ہاتھ میں ہمیشہ تسبیح رہتی ہے یہ ذکر خداوندی کی بہت شوقین ہیں۔ان کا حال یہ ہے کہ ٹی وی کا پروگرام دیکھتے ہوئے جب ایڈ آجاتے ہیں تو یہ جھٹ سے تسبیح لے کر بیٹھ جاتی ہیں۔ان کے تقوے کا چرچا پورے خاندان میں پھیلا ہوا ہے۔خاندان کے مرد بھی ان کا ہاتھ اپنے سروں پر رکھ کر خوشی محسوس کرتے ہیں۔بہت ہی قابل رشک قسم کی عورت ہیں۔اپنے گھر میں ہر جمعرات کو تبلیغی اجتماع کرتی ہیں اور جس دن اجتماع ہوتا ہے اس دن صبح سے شام تک ٹی وی بند رکھتی ہیں اور صبح ہی سے ذکر و فکر میں مشغول ہو جاتی ہیں۔

شاہ زمانی نے چائے میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ٹھیک ہو۔بہت دنوں میں چکر لگایا۔

جی۔آپ کی دعا ہے، بالکل ٹھیک ہوں، اور ایک خوش خبری سنانے آیا ہوں۔

ہاں تو پھر دیر کس بات کی سنایئے۔"انکے لہجے میں بڑا مٹھاس تھا۔"

آپ کی دعا سے میں بھی رائٹر بن گیا ہوں۔میری اذان بت کدہ بہت خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ عنقریب منظر عام پر آرہی ہے۔

بھئی واہ۔مبارک ہو، اتنی اچھی خبر، وہ بھی بغیر مٹھائی کے۔

انشاء اللہ جلد ہی مٹھائی اور کتاب دونوں چیزیں لے کر آؤں گا۔

فرضی صاحب۔تمہارا اذان بت کدہ تو عورتیں تک بہت دلچسپی سے پڑھتی ہیں۔ہمارے پڑوس میں کچھ لوگ افغانستان کے ہیں۔اچھا دیندار گھرانہ ہے۔سب لوگ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں۔ٹی وی تک نہیں دیکھتے حد تو یہ ہے کہ ان کے گھر کی عورتیں پورے نقاب کے ساتھ گھر سے نکلتی ہیں ان ہی میں سے ایک خاتون شاہدہ افروز نام کی ہیں۔وہ ایک دن بتا رہی تھیں کہ طلسماتی دنیا کھولتے ہی پہلے اذان بت کدہ پھر روحانی ڈاک پڑھتی ہیں اور یہ بھی فرما رہی تھیں کہ جب طبیعت کسی بات پر اکتاتی ہے تو اذان بت کدہ لے کر بیٹھ جاتی ہوں۔

بھابی! یہ سب آپ کی دعاؤں کی برکت ہے۔بس ایک دعا یہ کر دیجئے کہ کسی طرح ہاشمی صاحب بھی میری تحریروں سے متاثر ہو جائیں۔

ان پر تو نہ جانے کیا خدا کی پھٹکار ہے کہ وہ تمہاری تحریروں سے کبھی متاثر ہی نہیں ہوئے۔تم نے اس سے پہلے بھی مجھے بتا دیا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھوں میں زنجیریں ڈال کر قلم چلانے کی اجازت دیتے ہیں۔

اور میری ایک مشکل یہ ہے کہ میری بیوی بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے۔

بھیا۔یہ تو شرعاً ناجائز ہے کہ کوئی عورت شوہر کی زندگی میں غیر مردوں کی ہاں میں ہاں ملائے۔اس سے تو تمہارے نکاح پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔

خیر نکاح تو میرا قاری باسط علی نے پڑھایا تھا۔ان کے نکاح کی خوبی یہ تھی کہ دو چار مرتبہ طلاق دینے سے بھی نہیں ٹوٹتا تھا۔اللہ مغفرت کرے بہت ونڈرفل قسم کا نکاح پڑھاتے تھے اور ۵۱ روپے سے زیادہ کبھی وصول نہیں کرتے تھے۔

سنا آپ نے "شاہ زمانی" ماشاء اللہ صاحب کی طرف متوجہ ہو کر بولیں۔کیسے کیسے عظیم لوگ تھے ایک آج کے مولوی ملّا ہیں اتنا کمزور نکاح پڑھاتے ہیں کہ ایک مرتبہ کی طلاق ہی سے کمزور پڑ جاتا ہے۔لیکن ہمارا تو نہیں پڑا۔"ماشاء اللہ کی زبان سے ایک دم یہ جملہ نکل گیا۔"

کیوں نہیں پڑا۔یہ ہر وقت کی نوک جھونک جو ہے یہ نکاح کمزور پڑ جانے ہی کی تو علامت ہے۔پہلے میں آپ کو کچھ بھی کہہ دیا کرتی تھی آپ ہنستے ہی رہتے تھے اور اب چند باتوں ہی پر آپ آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔یہ نکاح کمزور ہو جانے ہی کی تو علامت ہے۔

چلو۔اسے پوری طرح ختم ہو جانے دو پھر پائیدار قسم کا نکاح کسی اچھے سے اور جنٹل قسم کے قاضی سے اچھی سی فیس دے کر پڑھوائیں گے۔

شاہ زمانی جب اندر چلی گئیں تو حافظ ماشاء اللہ بولے۔یار تم پر رشک آرہا ہے تم بھی مصنف بن گئے اب جب گھر سے نکلا کرو گے لوگ تمہیں سلام کیا کریں گے تمہاری عزت کا ٹھکانہ نہیں رہے گا۔کیا بعید ہے کہ خواتین بھی خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے تمہارے گھر تک پہنچ جائیں۔

شاید۔لیکن ہاشمی صاحب کا کہنا ہے کہ اذان بت کدہ زیادہ نہیں چلے گی۔

بکواس کرتے ہیں وہ۔انہیں تعویذ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں آتا۔وہ سمجھتے کیا ہیں اپنے آپ کو۔بھلا تعویذ گنڈے کرنا کوئی کمال کی بات ہے کیا ہمارے دیوبند میں ایسے ایسے گدھے تعویذ نہیں کر رہے ہیں کہ جنھیں

کر اعلیٰ قسم کے گدھوں کو بھی شرم آجاتی ہے۔ ابھی ابھی تازہ بتازہ تعویذ گنڈوں کی ایک دکان کھلی ہے اور انہوں نے اپنے گھر پر یہ بورڈ لگایا ہے "ماہر عملیات کامل نفسیات" صوفی امرود بیگ چشتی صابری اجمیری۔ اور جانتے ہو کہ یہ مہاشے کون ہیں۔؟

"بالکل نہیں جانتا" میں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

یہ بہزاد حسین کا لڑکا ہے۔ اس کا باپ سبزی منڈی میں ٹماٹر کی ٹھیلی لگاتا تھا۔ اس نے ساری زندگی کوے اُڑائے اب حالات سے پریشان ہوکر تعویذ گنڈوں کی دکان کھول کر بیٹھ گیا۔ چند بے وقوف تو اس کے جھسے میں بھی آجائیں گے۔ بھلا بتائیے جب ایسے ایسے چغد بھی تعویذ کرسکتے ہیں تو پھر ہاشمی صاحب ہی کا کیا کمال ہے؟ لیکن تم جو کچھ اذان بت کدہ میں لکھ رہے ہو اس کو پڑھ کر تو بوڑھے مردوں کی رگوں میں خون دوڑنے لگتا ہے۔ میں نے تمہارا ایک مضمون پڑھ کر اس بھرے بڑھاپے میں یہ ٹھان لی تھی کہ ایک آدھ عشق مرنے سے پہلے ضرور کروں گا۔ یار کیا لکھتے ہو۔ واللہ پڑھ کر جوانی لوٹ آتی ہے۔

اور ہاشمی صاحب کا کہنا ہے کہ تمہارے بعض مضامین سے معاشرے میں خرابیاں پیدا ہورہی ہے۔ میرے لہجے میں مایوسی تھی۔

تم دل تھوڑا مت کرو اور ان کی باتوں کا احساس نہ کرو۔ وہ ایڈیٹر کم اور ڈکٹیٹر زیادہ ہیں۔ انہیں عشق کی لذتوں کی خبر نہیں۔ جس دن انہیں کسی عورت سے عشق کرنے کی توفیق نصیب ہوگئی۔ اس دن ان کے چہرے کا رنگ اُڑ جائے گا۔ بہت ہری ہری کھائی ہے انہوں نے۔ اللہ انہیں کسی اچھی عورت سے آشنا کردے پھر پوچھیں گے ان سے کہ ان میں دانت ہیں کہ یا نہیں۔

یار۔ مزا آ گیا آپ کی زبان مبارک سے یہ باتیں سن کر" میں خوشی سے اچھل گیا۔" یار کسی ایسی عورت کا انتظام کرو جو ہاشمی صاحب سے اپنا چکر چلانے میں کامیاب ہوجائے۔ ایک بار اگر میں نے رنگے ہاتھوں انہیں پکڑ لیا تو پھر میں اپنی تنخواہ بڑھوانے میں کامیاب ہوجاؤں گا۔

فکر نہ کرو۔ میری نظروں میں ایک دو عورتیں ہیں میں ان سے بات کروں گا۔ اگر وہ راضی ہوگئیں تو تعویذ لینے کے بہانے سے انہیں ہاشمی جی کے سر پر سوار کرادوں گا۔

مجھے امید نہیں ہے وہ تو اس معاملے میں کچے چاولوں کا خشکہ ہیں۔ عجیب طرح کا انسان ہے عورتوں میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔

بات یہ ہے کہ کوئی ہنرمند عورت آج تک ان کے قریب نہیں گئی۔ جس دن میں نے کسی ہنرمند عورت کو ان کے سر پر سوار کردیا سب بھول جائیں۔ عشق ایسی چیز ہے اچھے خاصے آدمی کو پاگل کردیتا ہے۔

پھر دیر کس بات کی ہے۔ میں نے مردہ سے لہجے میں کہا۔ جلدی سے کسی ایسی عورت کا بندوبست کرو جو ان کی شرافت اور احتیاط کا بیڑہ غرق کردے۔ انہوں نے نصیحتیں کرکر کے میرے جذبات کا ستیاناس کردیا ہے۔

چلو یہ تو سمجھو ہوگیا۔ میں آج ہی شہناز نام کی ایک خاتون کو بلاتا ہوں۔ بہت ہی زبردست قسم کی خاتون ہیں انہیں دیکھ کر خواہ مخواہ بھی عشق ہوجاتا ہے۔

مجھے ان سے ملاؤ گے۔

ہرگز نہیں۔ تم عشق کی پگڈنڈی پر سو میل فی سکینڈ کے حساب سے بھاگتے ہو۔ تم سے ڈر لگتا ہے شروع ہوجاؤ گے تو پھر مڑ کر نہیں دیکھو گے۔

تو اس میں برائی کیا ہے۔ میں عشق ہی تو کرتا ہوں کسی کے گھر میں ڈکیتی تو نہیں ڈالتا۔ اور عشق تو ایک طرح کی عبادت ہے اس عشق سے تو روح کے بالاخانوں میں قمقمے روشن ہوجاتے ہیں۔ دماغ کی تاریک گلیوں میں اُجالے بکھر جاتے ہیں۔ طبیعت ہری بھری ہوجاتی ہے۔ اگر انسان عشق بھی نہ کرے تو پھر وہ پیدا ہی کیوں ہوا ہے۔

اچھا سوچ لیتے ہو لیکن اس وقت ٹھکانے لگانا ہے ہاشمی صاحب کو۔ ہماری تمہاری تو ابھی عمر ہی کیا ہے۔ جس دن بھی موڈ بن گیا دن دھاڑے کہیں بھی عشق کرلیں گے۔ فی الحال تو انہیں لائن پر لگاؤ جو ساری دنیا کو دین گھول گھول کر پلا رہے ہیں اور خود کو تیس مار خاں سمجھ رہے ہیں۔

جلدی سے اس شہناز کو بلواؤ۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا" اور اسے ہاشمی صاحب کے گھر بھیجو۔ مرنے سے پہلے میں انہیں کسی عورت کی زلف گرہ گیر میں الجھا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ کہیں پھسل گئے تو میرا راستہ صاف ہوجائے گا۔ ایک مدت ہوگئی عشق کئے ہوئے۔ لیل ونہار کی گردشوں سے دل اُکتانے لگا ہے۔

اور وہ تمہاری بیوی" ماشاء اللہ بولے" سنا ہے کہ وہ بھی تم پر بہت پابندی لگانے لگی ہے۔

اسے میں سنبھالوں گا۔ وہ میرے جذبات کا احترام کرتی ہے اور اسے پتہ ہے کہ میں روٹی کپڑے مکان کے بغیر بھی ہشاش بشاش رہ سکتا ہوں لیکن عشق کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا۔

یار تم۔ مرغی فارم کی طرح عورتوں کا کوئی فارم کھول لو۔ اور جتنے چاہے عشق لڑاؤ۔

سوچوں گا۔ اچھا خدا حافظ۔ یہ کہہ کر میں ان کے گھر سے باہر آ گیا۔
اور میرے قدم اپنے خالو کے مکان کی طرف اٹھ گئے۔ یہ ایک جہاندیدہ انسان ہیں اور اتنے خوش نصیب بھی ہیں کہ مرنے سے پہلے ہی ان کی مغفرت کا پورا پورا انتظام ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ مرتے ہی جنت میں چلے جائیں گے۔ یہ ایسے پیر کے مرید ہیں جن کے عقیدت مند مرنے سے کئی سال پہلے جنت الفردوس کے حق دار ہو جاتے ہیں اور جنہیں خوابوں میں مغفرت کی بشارت دے دی جاتی ہے۔ چنانچہ انہیں بھی خواب میں آ کر کسی فرشتے نے یہ خوش خبری سنا دی ہے کہ جس دن تم مرو گے اس دن جنت میں حوریں تمہارا استقبال کریں گی۔ میرے خالو مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں میرے مضامین پڑھ کر بہت خوش ہوتے ہیں اور صاف صاف فرماتے ہیں کہ تم حسن الہاشمی سے لاکھ درجے اچھے لگتے ہو۔ تمہارے مضامین پڑھ کر روح کے چودہ طبق روشن ہو جاتے ہیں۔ میں ان کے گھر پہنچا تو وہ حقہ نوش فرما رہے تھے، مجھے دیکھ کر بولے۔

یار تمہیں یاد کر رہا تھا۔

وہ ہیں تو مجھ سے بہت بڑے اور رشتہ بھی قابل احترام ہے۔ لیکن مجھ سے اسی طرح باتیں کرتے ہیں جیسے میں ان کے برابر کا ہوں اور ان کا دوست ہوں۔

میں آپ کو یہ بتانے آیا ہوں کہ میری اذان بت کدہ چھپ گئی ہے۔

سبحان اللہ۔ تو تم اذان بت کدہ کو لے کر کیوں نہیں آئے۔ میں تو کب سے انتظار کر رہا ہوں۔

آپ تو جانتے ہیں کہ میں کس شخص کے یہاں ملازم ہوں، وہ محتاط بھی ہیں اور کنجوس بھی۔ کہہ رہے تھے کہ میں بطور رائلٹی تمہیں تین کتابیں دوں گا، ایک اپنے گھر میں رکھ لینا اور دو اپنے دوستوں میں تقسیم کر دینا۔

ہاں یہ تو زیادتی ہے۔

لیکن کروں کیا۔ ان کی اس طرح کی باتیں سن کر خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتا ہوں۔

کم سے کم سو کتابیں تو تمہیں دینی چاہئیں تھیں۔؟

آپ سو کی باتیں کر رہے ہیں وہ ایک درجن بھی دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میرا حلقۂ احباب بہت وسیع ہے۔

پھر کیا بولے۔؟

کہنے لگے کہ یہ کتاب میں نے ازراہ تجارت شائع کی ہے۔ تمہارے دوستوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے نہیں چھاپی۔

تم ایک کتاب سنبھال کر رکھنا اور اپنے یار دوستوں کو پڑھ پڑھ کر سنانا۔
ہاشمی صاحب بہت ہی سنگ دل قسم کے انسان ہیں۔ اور جب تک انہیں کسی سے عشق نہیں ہوگا یہ سنگ دل ہی رہیں گے۔ آس پاس کی مسجدوں میں ان کے لئے دعا کرائیے کہ انہیں کسی سے محبت ہو جائے پھر ہم آسانی سے نمٹ لیں گے اور تم بھی ان کے سر پر سوار ہو جانا۔

خالو جان۔ مجھے فکر اس بات کی ہے کہ اگر میری کتاب کا ایڈیشن فروخت نہیں ہوا تو پھر زندگی میں اگلی کتاب چھپنے کی نوبت نہیں آئے گی۔

تم خواہ مخواہ احساس کمتری کا شکار ہو مجھے تو یقین ہے کہ چند ہفتوں ہی میں اذان بتکدہ صاف ہو جائے گی۔ کیونکہ ہمارے معاشرے کا ہر آدمی خود بخود بگڑا ہوا ہے اور بگڑے ہوئے لوگ اس طرح کی کتابوں کو بہت پڑھتے ہیں کیونکہ کسی نہ کسی سطر میں ان کے کارناموں کی نشاندہی ہوتی ہے نا ——!

تمام اہل عقل تو مجھے ہی سمجھا رہے ہیں۔ لیکن ہاشمی صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ اذان بت کدہ کا فروخت ہونا امر محال ہے۔

ان کی عقل کو زنگ لگ گیا ہے۔ دنیا کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے۔ لیکن ایک وہ ہیں جو بسم اللہ کی گنبد میں بیٹھ کر آج بھی تعویذ گنڈے کر رہے ہیں اور وہ بھی پوری ایمانداری سے۔ جو شخص اس دور ترقی میں بھی ایمانداری کی باتیں کرتا ہو اس سے بڑا جاہل اور بے وقوف کون ہوگا۔

آپ کا فرمانا بجا ہے۔ ان ہاشمی صاحب نے دوسرے عاملین کے پیٹ پر بھی لات ماردی ہے۔ منشی قل بہ قل کا لڑکا "اچھے خاصے میاں" بھی تعویذ گنڈوں کی ایک چھوٹی سی کان لے کر بیٹھ گئے تھے اور اپنے دال پان کے پیسے نکال لیا کرتے تھے اور اب وہ دن بھر بیٹھے مکھیاں مارتے رہتے ہیں۔ انہوں نے تو حد کر دی ہے بعض مریضوں کو کرایہ اپنی جیب سے دیدیتے ہیں۔ اس طرح کی باتوں سے دوسرے عاملوں کی توہین ہوتی ہے۔

بے شک بے شک۔ اور اس سے اس بات کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ خالو نے کہا کہ ہاشمی صاحب کی اوپری منزل میں کوئی دراڑ ہے۔ کیونکہ اس طرح کی حرکتیں کوئی بھی شخص پاگل ہوئے بغیر نہیں کر سکتا۔

خالو جان! میں تو اس طرح کی بات نہیں کہہ سکتا کیونکہ میں ان کا

مجھے بھی ان کے صحیح الدماغ ہونے پر کبھی کبھی شک
زم ہوں۔ ہاں مجھے بھی ان کے سامنے... ہوتا ہے ایک مرتبہ تو حد ہوگئی انہوں نے میرے ہی سامنے ایک
ریض کو علاج کے لئے اتنے بہت سارے پیسے دیئے کہ میرے پاؤں
لے زمین نکل گئی اور میں کئی راتوں تک نہیں سویا۔

اس طرح تو مریضوں کا عقیدہ بھی خراب ہوجائے گا اور دماغ بھی
سرے عاملین کو بے عزت کرنے لگیں گے کیونکہ عاملین کہاں کسی کو کچھ
تے ہیں ان کا منصب لینے کا ہوتا ہے وہ دے کر اپنے نظریئے کے پرخچے
ہیں اڑا سکتے۔ سچ تو یہ ہے کہ حسن الہاشمی صاحب مسلم معاشرے میں
بدعقیدگی پھیلا رہے ہیں اور عاملین کے خلاف سازشیں کرنے میں
صروف ہیں۔ دیکھ لینا ایک وقت وہ بھی آئے گا کہ سب عاملین مل کر ان
کی ڈنڈا ڈولی کریں گے۔

آپ سے عرض ہے کہ دعا کریں کہ اذان بت کدہ چل پڑے تاکہ
میں ہاشمی صاحب کی نظروں میں سرخرو ہوسکوں اور میری دوسری کتاب
چھپنے کی قیامت سے پہلے نوبت آجائے۔

برخوردار تم احساس کمتری کا شکار کیوں ہو؟ تمہاری کتاب چلے گی
نہیں دوڑے گی۔ ہاشمی صاحب کا یہ گمان کہ تمہاری کتاب نہیں چلے گی غلط
ثابت ہوگا۔

ابھی ہم یہی باتیں کر رہے تھے کہ خالہ جان آدھمکیں۔ یہ عورتوں
میں بہت پاپولر ہیں۔ ہماری خالہ جان ساٹھ سال کی عمر میں بہت میک اپ
کرتی ہیں اپنا ایک بال بھی سفید نہیں ہونے دیتیں۔ صاف صاف کہتی ہیں
کہ سفید بالوں سے اللہ میاں شرماتے ہیں اور میں نہیں چاہتیں کہ مجھے دیکھ
کر اللہ میاں کو شرم آئے۔ ان کا فلسفہ بھی عجیب ہے۔ پابندی کے ساتھ ذکر
کرتی ہیں کبھی ذکر قضا نہیں ہوتا لیکن ٹی وی کے ڈرامے بھی کبھی قضا نہیں
ہوتے۔ ٹی وی ہمیشہ تسبیح لے کر دیکھتی ہیں۔ غیر ضروری موقعوں پر تسبیح
گھمانے لگتی ہیں۔ عجیب خاتون ہیں، دیکھنے میں بدکھائی دیتی ہیں اور محسوس
کرنے میں نیک۔ ایک ہاتھ سے تسبیح گھماتے ہوئے بولیں۔ بیٹا وہ
تمہارے ہاشمی صاحب بہت چالاک انسان ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ اذان
بت کدہ بہت چلے گی لیکن تم ان کے ہاتھوں سے نہ نکل جاؤ اس لئے
تمہارے سامنے جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔ دیکھ لینا وہ بہت جلد تمہاری
دوسری کتاب چھاپنے کا پروگرام بنائیں گے لیکن اس وقت بھی باتیں ایسی
کریں گے جیسے تمہاری کتابیں چھاپ کر انہیں نقصان ہو رہا ہو، پکے
بخیل من ہیں۔

مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔ "خالو بولے" کیونکہ ایک بار مجھے ان کے
ہی کسی چاہنے والے نے بتایا تھا کہ ہاشمی صاحب ابوالخیال فرضی کے
مضامین کی بہت تعریفیں کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ فرضی صاحب کے
مضامین طلسماتی دنیا کی ریڑھ کی ہڈی ہیں آپ یقین کریں۔ "خالو جان"
مجھ سے تو جب بھی باتیں کرتے ہیں تو یہ تاثرات دیتے ہیں کہ لوگ خفا ہیں
اور لوگ میرے مضامین پر تنقیدیں کرتے ہیں۔

بکواس کرتے ہیں۔ تمہارے مضامین پڑھ کر تو بعض لوگوں کی
باقاعدہ اصلاح ہوگئی ہے۔ ہماری برادری ہی میں ایک شخص نے سنیاس
لینے کا پروگرام بنالیا تھا۔ پھر وہ تمہارا کوئی مضمون پڑھ کر سدھر گیا ہوا یہ کہ اس
نے ایک دن اذان بت کدہ پڑھ لیا اور اس نے تمہاری لکھی ہوئی عشق کی
کوئی داستان پڑھ کر یہ سمجھ لیا کہ دور جہالت میں عشق وٹامن کی حیثیت رکھتا
ہے۔ واللہ اس نے باقاعدہ ایک دھوبن کی لڑکی سے عشق کی بسم اللہ کردی
جو کارگر ثابت ہوگئی۔ ورنہ وہ سنیاس لے لیتا اور ایک اچھا خاصا انسان
معاشرے کے ہاتھوں سے نکل جاتا۔

اور ہاشمی صاحب کا کہنا ہے کہ میرے عشقیہ مضامین پڑھ کر بوڑھے
لوگ جوان لڑکیوں سے آنکھیں لڑانے لگے ہیں۔

یہ ہاشمی صاحب کی زیادتی ہے۔ دراصل یہ دقیانوس قسم کے انسان
ہیں۔ خدا کرے انہیں بھی کسی چھوکری یا کسی جن سے عشق ہوجائے پھر
دیکھیں گے کہ ان کی پرہیزگاری کا جغرافیہ کیا ہے۔؟ اور مجھے تو شکل سے
کبھی نیک نہیں لگے اور عقل کی خدا جانے۔ تمہارا کیا خیال ہے۔؟

پکے بخیل ہیں۔ میں نے کہا۔ بہت آسانی سے ان کا ہاتھ جیب میں
نہیں جاتا کسی کو کچھ دینے سے پہلے آخرت تک کے حساب کا اندازہ لگالیتے
ہیں۔ میری تنخواہ بڑھانے کا کئی بار فیصلہ کر چکے ہیں لیکن عمل ندارد۔

اب بڑھادیں گے۔ خالہ جان بولیں۔ اب تمہاری کتاب جب
دھڑا دھڑ بکے گی تو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ پھر یہ خود ہی تم سے دوسری
کتاب لکھنے کی فرمائش کریں گے اور عزیزم میں نے سنا ہے کہ تم نے اذان
بت کدہ پر بہت ہی چٹ پٹا قسم کا مقدمہ بھی لکھا ہے۔

خالہ جان۔ تم تو جانتی ہو کہ بچپن سے مجھے جھوٹ بولنے کی عادت
ہے۔ لیکن میرے جھوٹ بہت فائدے مند ہوتے ہیں۔ میں نے اذان
بت کدہ کا مقدمہ لکھتے وقت ایک دو جھوٹ ایسے بھی خواہی نخواہی بول دیئے
ہیں کہ اگر وہ چل پڑے تو اس ملت کا بیڑہ پار ہوجائے گا۔ تمہاری کتاب
میں ضرور پڑھوں گی۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کتنی سچی عورت ہوں

میری سچ بولنے کی انتہا یہ ہے کہ میں نے کئی بار تمہارے خالو سے کہہ دیا کہ تم مجھے پسند نہیں ہو جب پسند نہیں ہو تو میں ان عورتوں کی طرح کیوں بنوں جو اپنے شوہر کو لال بجھکڑ سمجھتی ہیں لیکن ان کے منہ پر ان کی جھوٹی تعریفیں کرتی ہیں اس طرح کی حرکتوں سے تو شوہر لوگ عاقبت نااندیش ہو جاتے ہیں اور انہیں اپنی غلط قسم کی زوجاؤں پر بھی خواہ مخواہ پیار آنے لگتا ہے۔ میں ان عورتوں میں سے نہیں ہوں۔ یہ تمہارے خالو بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لو کہ میں نے کئی بار انہیں صاف صاف بول دیا کہ آپ مجھے اچھے نہیں لگتے۔ آپ کی ڈاڑھی مجھے پسند نہیں ہے اور آپ کے جسم کا طول و عرض مجھے کھلتا ہے۔ میں ایک سچی عورت ہوں اور مجھ میں سچ کے جراثیم کچھ زیادہ ہی مقدار میں ہیں لیکن شاید کسی فقیر کی بددعاؤں کی وجہ سے مجھے جھوٹ سننا بہت پسند ہے۔ لوگوں کی سچائی سن کر مجھے اُبکائی آنے لگتی ہے۔ مجھے جھوٹی باتیں بہت اچھی لگتی ہیں اس لئے تمہاری اذان بت کدہ میرے لئے نعمت مترقبہ ثابت ہوگی۔

خالہ جان۔ آپ زیادہ خوش فہمی کا شکار نہ ہوں۔ ”میں نے بوکھلا کر کہا“ میری اذان بت کدہ میں زیادہ تر باتیں مبنی بر حقیقت ہیں۔ ان میں طنز ہے ہر ہر حرف میں ایک نشتر چھپا ہوا ہے اس کو پڑھ کر بعض لوگوں کو یہ گمان ہوگا کہ شاید میں نے ان ہی کے گھر کا نا ک نقشہ بیان کر دیا ہے لیکن کچھ باتیں جو آٹے میں نمک کے برابر ہیں وہ جھوٹ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور اتنا جھوٹ جو صرف نمک کے برابر ہو کسی بھی امام کے نزدیک ناجائز نہیں ہے بلکہ کسی امام وقت کا قول مبارک تو یہ ہے کہ مصلحت سے ملا ہوا جھوٹ فتنے اُٹھانے والے شر سے بہتر ہے۔ مثلاً کسی ایسے پیر مغاں کے بارے میں لاکھوں لوگ جنہیں خراج عقیدت پیش کر رہے ہوں کچھ ایسا سچ بول دیں جو پیر صاحب کے بارے میں صحیح صورت حال کو واضح کر دے تو بتایئے کیا اس طرح کے سچ منہ پر مار دینے کے قابل نہیں ہیں۔؟ اور خالو جان میں نے تو ایسی کتاب لکھی ہے جس میں جھوٹ اور سچ ایک دوسرے سے مسکرا کر گلے مل رہے ہیں۔ کتاب پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سچ اور جھوٹ میں چولی دامن کا ساتھ ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔

اتنی فلسفیانہ باتیں مت کیا کر۔ ”خالہ بلائیں لینے کے انداز میں بولیں“ تجھے نظر لگ جائے گی۔

کچھ ہو“ خالو بولے۔ ہمارے ابوالخیال فرضی بہت کام کی چیز ہیں۔ اللہ ہاشمی صاحب کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اس قیمتی ہیرے کی قدر کریں۔ ان کے خشک مضامین پڑھ کر جب قارئین کو بوریت ہو جاتی ہے تب وہ اذان بت کدہ کی تلاوت کرتے ہیں اور زندگی کا کیف لیتے ہیں اور مجھ سے ایماندار لوگ تو رسالہ کھولتے ہی سیدھے اذان بت کدہ کی طرف جاتے ہیں۔ نہیں ہے پیارے تمہاری تحریر کا کوئی جواب۔؟

یار پچھلے شمارے میں تم نے بشیر بدر کے بخیے اُدھیڑ دیئے۔ اگر اس کو تھوڑی بہت بھی شرم ہوگی تو مدتوں اپنا چہرہ ے' مسلمانوں کے سامنے نہیں جائے گا۔

خالو جان! آپ اس خوش فہمی میں نہ رہیں۔ آج تک سلمان رشدی کو شرم نہیں آئی تو پھر بشیر بدر کو کیوں شرم آئے گی۔ یہ تو اسلام کے خلاف اپنی چونچ کھولتے ہی اس لئے ہیں کہ ان کے جسم میں شرم نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہتی اور انہیں سستی شہرت درکار ہوتی ہے۔ بشیر بدر نے جو کچھ کیا ہے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا ہے۔ بے شک وہ شیطان کی طرح بدنام ہو گئے اور ان کے بڑوں نے ہی تو ایک بار کہا تھا بدنام زمانہ ہو کر ایک نام تو پایا۔

بشیر بدر دیکھنے میں تو بہت احمق سے لگتے ہیں لیکن حقیقتاً بہت چالاک ہیں انہوں نے ہندوؤں میں مقبولیت حاصل کرنے کیلئے ایک چھلانگ لگائی ہے۔ ان کی اس چھلانگ کو دیکھ کر فرقہ پرست ہندوؤں نے ان کے مکھڑے کو بوسے دینے کی خواہش شروع کر دی ہے اور کئی جنگلی بندروں نے انہیں مبارکبادی کے پیغامات روانہ کئے ہیں کیونکہ بندروں کو اس بات پر فخر ہے کہ اب انسان بھی ان کی روش پر چل رہا ہے اور اس میں چھلانگیں لگانے کی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے۔ سنا ہے کہ قبرستان کے بعض گنہگار قسم کے مردے ان کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ کیوں؟ اس کی ابھی تحقیق نہ ہو سکی۔ جب کسی طرح کی تحقیق ہوگی تو میں آپ کو ضرور آگاہ کروں گا۔ یہ کہتے ہوئے میں خالو کے گھر سے نکل کر سیدھا اپنے قید خانے کی طرف آیا ہے۔ وہی قید خانہ جس کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے“ بانو منزل“ دیکھنے والے اسے میرا گھر سمجھتے ہیں لیکن دراصل یہ ایک طرح کا قید خانہ ہے جہاں میں اپنے بڑوں کی عطا کی ہوئی سزائے بامشقت برداشت کر رہا ہوں۔ گھر میں داخل ہوا تو بانو اخبار پڑھ رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر حسب عادت چیخی، کہاں چلے گئے تھے؟

عشق کرنے گیا تھا۔

وہ تو مجھے معلوم ہے عشق تو تم مرنے کے بعد بھی کروگے۔ کیونکہ عشق کے بغیر تم مرنے کے بعد بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔

ارے بھئی۔ ابھی گھر میں آیا ہوں۔ جب گھر سے باہر تھا تو کچھ نہ کچھ تھکا ہوں گا۔ پہلے پانی وانی پلاؤ پھر کچھ پوچھو۔ بیگم تمہیں تو سوالات کرنے کی ایسی عادت سی پڑ گئی ہے کہ اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں تو برا کیا ہوگا۔

آخر موڈ کیوں خراب ہے۔

موڈ خراب نہ ہو تو پھر کیا ہو۔ وہ تمہارے مولانا حسن الہاشمی صاحب جن کا نام سن کر تمہارے چہرے پر مندر کی گھنٹیاں بجنے لگتی ہیں۔ انہوں نے کسی فقیر کی بددعاؤں کی وجہ سے میری اذان بت کدہ چھاپ تو دی لیکن اس کا کوئی پرچار نہیں کیا۔ کسی بھی شریف آدمی کو اس بات کی خبر نہیں کہ میری اذان بت کدہ کتابی شکل میں چھپ گئی ہے۔ اپنی چھوٹی چھوٹی کتابوں کا اتنا پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ جنگل کے جنگلی گدھے تک ان کی کتابیں خرید کر پڑھنے لگتے ہیں اور میری کتاب پہلی بار چھپ رہی ہے تو اس کا کوئی ذکر فکر نہیں ہے۔ کتنی بڑی ناانصافی ہے؟ حشر کے دن اگر میں نے ان کی ٹانگیں نہ کھینچیں تو میرا نام نہیں۔

آپے سے باہر نہیں ہوا کرتے۔ میرے پاس بیٹھو اور ٹھنڈے دماغ سے سوچو کہ جب انہوں نے آپ کی کتاب چھاپ کر اپنا پیسہ لگایا ہے تو وہ خود اس کو فروخت کرنے کی فکر بھی کریں گے۔ آپ تو ایک دم اپنے یار دوستوں کے چڑھائے میں آجاتے ہیں۔

بس ان ہی باتوں سے میری جان جلتی ہے۔ میں بھنا گیا تم جانتی ہو کہ میرے تمام دوست خداترس ہیں۔ ایک بھی دوست ایسا نہیں ہے کہ جسے اپنی آخرت کی فکر نہ ہو۔ میرے کئی دوست تو باقاعدہ نماز تک پڑھنے لگے ہیں۔ اس کے باوجود تم یہ بدگمانی کرتی ہو کہ وہ مجھے چڑھاتے ہیں۔

ایک دم دماغ نہیں خراب کیا کرتے۔ یہ بتاؤ آپ گئے کہاں تھے۔

کہاں جاتا۔ مارا مارا پھر رہا تھا اور خود ہی اپنی کتاب چھپنے کا پروپیگنڈہ کر رہا تھا۔ اگر لوگوں کو نہیں بتاؤں گا تو انہیں کیسے پتہ چلے گا کہ اذان بت کدہ چھپ گئی۔؟

تو آپ خود ہی گھر گھر کہتے پھرو گے۔؟

تو پھر میں کیا کروں؟ ہاشمی صاحب کو چاہئے تھا کہ پمفلٹ چھاپ کے پوری دنیا میں بٹواتے۔ جب ہی تو کتاب بکتی۔ اور اگر نہ بکی تو پھر وہ میری اور کتاب بھی نہیں چھاپیں گے جسے میں رو رو کر لکھ رہا ہوں اور دنیا والے جسے پڑھ پڑھ کر ہنسیں گے۔

آپ تو ایک دم بدگمانی کا شکار ہو جاتے ہو اور صبر کرنا آپ کی فطرت میں ہے نہیں۔ بانو اس طرح بول رہی تھی جیسے کسی گول میز کانفرنس میں لیکچر دے رہی ہو۔ میں آپ سے پورے یقین کے ساتھ عرض کرتی ہوں کہ ہاشمی صاحب نے آپ کی کتاب کو فروخت کرنے کے لئے کوئی خاص اہتمام ضرور کیا ہوگا۔ آپ ذرا سا تحمل سے کام لیں۔

اس تحمل کے چکر میں آکر میں کہیں کا نہیں رہا۔ لیکن مجھے اس تحمل سے ہی نجات نہ مل سکی۔ میں تم سے صاف صاف کہہ دیتا ہوں کہ اگر ہاشمی صاحب نے میری کتاب بکوانے کے لئے سچ مچ کی کوششیں نہیں کیں تو میں اس تحمل کو طلاق مغلظہ دے کر کسی بھی مسجد کے سامنے بھوک ہڑتال شروع کر دوں گا اور اپنی مانگ پوری کرا کے دم لوں گا۔

آپ کی مانگیں کیا ہیں۔؟

بیگم! میں اتنا بڑا بے وقوف نہیں جتنا تم سمجھتی ہو۔ میں مانگیں ابھی سے بتا کر اپنی مانگوں کا بیڑا غرق نہیں کرسکتا۔

مجھے یقین ہے میرے ناسمجھ قسم کے شوہر!" بانو کے لہجے میں بڑا مٹھاس تھا۔" آپ کو بھوک ہڑتال کرنے کی نوبت نہیں آئے گی ہاشمی صاحب آپ کی کتاب کا پرچار دل کھول کر کریں گے اور آپ کی کتاب انشاء اللہ دھڑا دھڑ بکے گی اور میں اپنی سہیلیوں سے بھی کہوں گی کہ وہ آپ کی کتاب ضرور خریدیں۔ اور اسی طرح ثواب دارین حاصل کریں۔

بانو کی بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

بیگم! تم میری کتاب اگر اس طرح بکواؤ گی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کتاب اس قابل نہیں ہے اور لوگوں نے رحم کھا کر میری کتاب خریدی ہے۔ تب ہی تو انہیں ثواب دارین ملے گا۔ بیگم شاید تم بھی یہ سمجھتی ہو کہ میری کتاب اس قابل نہیں ہے۔

آپ کہاں سے کہاں بات کو لے جاتے ہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ لوگ رحم کھا کر آپ کی کتابیں خریدیں۔ ارے بھئی کسی طرح تو لوگوں کو ترغیب دینی ہوگی۔ ثواب دارین کا مطلب ایک درجن میں سے پانچ آدمی بھی نہیں سمجھتے لیکن اس طرح کے الفاظ سن کر آدمی کا ہاتھ اس کی جیب میں چلا جاتا ہے اور میں تو یہ کہتی ہوں کہ وجہ کچھ بھی رہے آپ کی کتاب تو بکے گی اور جب کتاب بکے گی تو دوسری کتاب چھپنے کی نوبت ضرور آئے گی۔

بیگم میں تمہاری باتوں سے سہمت ہوں۔ لیکن یہ دعا کرو کہ ہاشمی

صاحب میرے ساتھ کوئی دھوکہ نہ کریں ان کا کیا بھروسہ کہ کتاب کا ایڈیشن ختم ہو جانے پر بھی یہی کہیں کہ کتاب ابھی گودام میں پڑی ہوئی ہے اور جب تک کتاب نہیں بکے گی اگلی کتاب کے چھپنے کی آرزو بھی مت کرنا۔

آپ تو خواہ مخواہ بدگمانیاں کرتے ہیں۔ ہاشمی صاحب تو آپ کے قلم کی اتنی تعریفیں کرتے ہیں کہ مجھے آپ سے حسد ہونے لگتا ہے۔ اسی دن کی بات ہے جس دن وہ ماموں نفیس کی بچی ارجمند کی پارٹی میں آئے تھے۔ وہ مجھ سے کہہ رہے تھے کہ اس بار تو ابوالخیال فرضی نے کمال کردیئے اتنا اچھا مضمون لکھا ہے کہ شہر کے کچھ شریف لوگ اسے بار بار پڑھ رہے ہیں اور میں نے بھی اس مضمون کی گہرائیوں کو محسوس کیا ہے۔

میں نے بانو کی بات سن کر کہا۔ ہاشمی صاحب بہت چالاک قسم کے انسان ہیں وہ تم سے میری تعریفیں کر کے یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ میری قدر کررہے ہیں اور تم اتنی سیدھی ہو کہ جھٹ سے انکی باتوں میں آجاتی ہو۔

آخر آپ کی بدگمانیاں کس طرح دور ہوں گی۔

صرف اس طرح کہ وہ میری کتاب کا پروپیگنڈہ کریں اور اس کا ایڈیشن ختم ہوتے ہی میری دوسری کتاب چھاپنے کا ارادہ کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو میں دن دھاڑے خودکشی کرلوں گا اور اردو زبان میں یہ لکھ کر مروں گا کہ میرا قتل ایک لڑکی کے چکر میں ہاشمی صاحب نے کیا ہے جب یہ جیل میں جاکر چکی پیسیں گے تو ان کے چودہ طبق روشن ہوجائیں گے اور بھول جائیں گے یہ ایڈیٹری کرنا۔ جب وہ قیدیوں کا لباس پہن کر کسی کھیت میں ہل جوتیں گے تو میرے مردہ جسم کو قبر میں سکون ملے گا بہت ستایا ہے مجھے کچھ ان پر بھی گزرے۔

آپ تو بکواس کئے جاتے ہیں۔" بانو نے کسی قدر غصے سے کہا۔"

ابھی میں بانو کی بات کا منہ توڑ جواب دینے ہی والا تھا کہ شامت اعمال حسن الہاشمی صاحب اچانک گھر میں داخل ہوئے اور بولے۔ کیوں چیخ رہے ہو؟

جی، جی۔ میں عرض کررہا تھا کہ آپ کے اچھا ہونے میں تو کوئی شک نہیں ہے لیکن آپ میری کتاب کا دل سے کوئی اشتہار نہیں چھاپ رہے ہیں میں آج شہر کے کئی شریف لوگوں سے مل کر آرہا ہوں ان کم بختوں کو یہ علم ہی نہیں کہ میری اذان بت کدہ چھپ گئی ہے۔

اس شہر کے کچھ شریف لوگوں سے میں بھی واقف ہوں۔" ہاشمی صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔" سنو مجھے کچھ ایسے ہی لوگوں نے فون کیا تھا جو بالیقین شریف ہیں اور شریف ہی ماں باپ کی اولاد ہیں انہوں نے تمہاری کتاب پڑھ کر تمہاری بھی تعریف کی ہے اور مکتبہ روحانی دنیا کی بھی جس کی جدوجہد سے یہ کتاب چھپی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ دیگر لوگ بھی تمہاری کتاب کی خوبیوں کو محسوس کر کے مجھے فون کریں گے یا خط لکھیں گے۔ کیا بعید ہے کہ میں تم سے کچھ لکھنے کو کہوں لیکن میں ایک بار پھر یہ عرض کروں گا کہ اگر تم عشق و محبت کے مضامین کے بجائے معاشرے کی دوسری دکھتی رگوں پر انگلی رکھو تو تمہاری تحریریں ایک انقلاب پیدا کریں۔

ہاشمی صاحب سنجیدگی سے میری تعریف کررہے تھے اور میں یہ سمجھ رہا تھا کہ جب پتھر میں نرمی آگئی ہے اور کیکر کے درخت پر گلاب کھلنے لگے ہیں تو شاید میرا وقت آگیا ہے۔ اے پیارے قارئین میں اپنی موت کے تصور سے بہت پریشان ہوں، کیا قارئین میری زندگی کی دعا کرنا پسند کریں گے۔

(یارزندہ صحبت باقی)

سلسلہ نقشبندی کا خاص عمل

یہ عمل مال و دولت اور زیادتی رزق کے لئے ہے اس کی تعداد کوئی مقرر نہیں بس جتنی طبیعت چاہے پڑھیں۔ عمل کے آگے پیچھے ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یَا کَافِیُ یَاغَنِیُّ یَارَزَّاقُ یَافَتَّاحُ ۔

قسط نمبر:۶۳

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یوام سے شادی کرنے کے بعد یوناف نے پندرہ روز تک اللسان میں قیام کیا۔اس کے بعد وہ یوام کو لے کر وہاں سے کوچ کر گیا تھا۔یوناف نے چونکہ یوام سے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ شادی کے بعد سیر وسیاحت کرتا ہوا مصر میں اپنے محل کا رخ کرے گا اس لئے یوناف اور یوام دونوں گھوڑے کی پیٹھ پر سفر کر رہے تھے۔یہاں تک کہ ایک روز دونوں بعلبک شہر میں داخل ہوئے۔یوناف نے ایک بوڑھے شخص کے پاس گھوڑا روکا اور اُتر کر انتہائی نرمی اور شفقت سے بوڑھے کو مخاطب کیا۔

''اے میرے بزرگ ہم دونوں میاں بیوی اس شہر میں اجنبی ہیں اور چند روز یہاں قیام کر کے اپنی منزل کی طرف کوچ کر جائیں گے۔کیا آپ ہمیں اس شہر کی اہم خصوصیات اور ایسی جگہوں کے متعلق اطلاعات فراہم نہ کریں گے جو کہ قابل دید ہوں۔''

بوڑھا یوناف اور یوام کو دیکھ کر مسکرادیا۔''میرے عزیزو! جو کچھ میں جانتا ہوں اس کے مطابق اس بعلبک شہر کا نام بعل دیوتا کی نسبت سے رکھا گیا تھا۔یہاں انگور کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور دریائے عامی کے کنارے ایک خوشحال شہر ہے۔یہاں کی جو چیز سب سے زیادہ مشہور ہے وہ یہاں کی ایک خاص مٹھائی ہے جسے معبلسن کہا جاتا ہے۔اس کی خریداری کے لئے دور دور سے بعلبک آتے ہیں۔اس لئے کہ یہ انتہائی خوش ذائقہ اور فرحت بخش ہوتی ہے۔شہر کی ایک اور اہم چیز صائبیوں کی قربان گاہ ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اور شہر کے مغرب میں ایک بلند پہاڑی کے اوپر واقع ہے۔یہاں ایک خاص قسم کا بیر ہوتا ہے جسے حب الملوک کہتے ہیں۔یہ بھی اپنی مٹھاس اور ذائقے میں بے نظیر ہے۔اس بیر کے علاوہ یہاں انگور سے ایک خاص قسم کا مربہ بھی تیار کیا جاتا ہے جسے دُبس کہتے ہیں۔پھر اس مربے میں سفوف یا بھنا ہوا آٹا ملا کر اسے شیرے کی شکل دے کر برتنوں میں محفوظ کر لیا جاتا ہے اور پھر اس شیرے میں پستہ بادام ملا کر حلوے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔بعلبک لکڑی کے چمچے اور اس طرح کا دوسرا سامان بنانے میں بھی خاصا مشہور ہے تو اے عزیزو! یہ ہیں چند اہم باتیں جو اس شہر سے وابستہ ہیں۔''

''کیا اس شہر میں کوئی اچھی اور صاف ستھری سرائے بھی ہے۔جس میں ہم دونوں چند روز قیام کر سکیں۔'' یوناف نے دریافت کیا۔

''ہاں، یہاں ایک نہیں کئی عمدہ اور ستھری سرائے ہیں لیکن سب سے خوبصورت اور ستھری سرائے وہ ہے جو شہر کے مغرب میں صائبیوں کی قربان گاہ کے قریب ہے۔شہر میں باہر سے آنے والے سبھی رؤسا اور سوداگر وہیں قیام کرتے ہیں۔''

یوناف نے پیار سے اس بوڑھے کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اپنے لباس کے اندر سے دو سنہرے سکے نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھ دیئے۔ابھی بوڑھا حیرت سے اپنی ہتھیلی پر رکھے ان سنہرے سکوں کو دیکھ ہی رہا تھا کہ یوناف اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر یوام کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

شہر کی مغربی سرائے کی طرف جاتے ہوئے یوناف نے ایک بار مڑ کر دیکھا تو چھ مسلح سوار اپنا تعاقب کرتے ہوئے نظر آئے۔یوناف نے انہیں کوئی اہمیت نہ دی اور اسی طرح یوام سے باتیں کرتا ہوا شہر کے مغربی حصے کی طرف بڑھتا رہا۔سرائے چونکہ شہر کے بیرونی حصے میں تھی اس لئے جب وہ دونوں اپنے گھوڑے سرپٹ دوڑا کر شہر سے نکل کر قدرے ویران جگہ پہنچے تو تعاقب کرنے والے مسلح سواروں نے یوناف اور یوام کی راہ روک لی۔

سواروں کی اس حرکت پر یوناف کی سانسوں میں آگ اور جسم میں شعلے بھر گئے لیکن اس نے انتہائی تحمل اور برداشت سے کام لیتے ہوئے نرم اور استفہامیہ انداز میں راہ روکنے کا جواز دریافت کیا۔

یوناف کے سوال کے جواب میں ایک جوان جو، ان کا سربراہ لگتا تھا طنزیہ مسکرایا اور گھوڑے کی گردن تھپتھپا کر بولا۔

"اجنبی ہم یہ نہیں جاننا چاہتے کہ تم کون ہو، کہاں سے آئے ہو اور اس شہر میں داخل ہونے کی وجہ کیا ہے۔ ہم وہاں سے تمہارا تعاقب کر رہے ہیں جہاں ایک بوڑھے سے تم نے اس شہر کے متعلق معلومات حاصل کیں اور اس کے صلے میں بوڑھے کی ہتھیلی پر دو سنہرے سکے رکھ دیئے، جو یہاں رئیس سے رئیس شخص بھی نہیں کرتا۔ اس بوڑھے کو سنہرے سکے دینے کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے پاس ایسے سکوں کی کمی نہیں ہے۔ ان سکوں کی تھیلی ہمارے حوالے کر دو تو ہم تمہارے راستے سے ہٹ جائیں گے اور جتنے دن چاہو گے اپنی اس ساتھی لڑکی کے ساتھ سرائے میں قیام کر سکو گے لیکن اگر تم نے سکوں کی تھیلی ہمیں دینے سے انکار کر دیا تو پھر اس تھیلی کے ساتھ ساتھ اپنی حسین اور خوبرو ساتھی لڑکی سے بھی محروم ہو جاؤ گے۔ اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے چاہو تو اس لڑکی کو بچا کر اور تھیلی ہمارے حوالے کر کے سرائے کی طرف نکل جاؤ، چاہو تو تھیلی اور لڑکی دونوں سے اپنے آپ کو محروم کر کے انتہائی بدحالی اور فگار حالت میں سرائے کی طرف بڑھ جاؤ۔ سوچ لو تم کون سا راستہ اختیار کرو گے۔"

اسی وقت ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا ریشمی لمس دیا پھر اس نے کسی قدر غصہ بھری آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔ "اے میرے حبیب! اگر تمہاری اجازت ہو تو راستہ روکنے والے ان چھ سواروں کے خلاف حرکت میں آؤں۔"

یوناف مسکرایا۔ "ابلیکا میں اس وقت تمہاری ضرورت محسوس نہیں کرتا، ان سے میں خود ہی نمٹوں گا، اے میری عزیز دم ساز، دیکھتی جاؤ کہ بعلبک شہر اور سرائے کے اس درمیانی حصے میں ان گناہ گاروں اور ابلیس کے گماشتوں کا میں کیا حشر کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی یوناف نے ان چھ جوانوں کے سرکردہ اور سرخیل کو مخاطب کرتے ہوئے طنزیہ انداز میں پوچھا تم میں سے کون ہے جو میرا سامنا کر سکے اور میری تھیلی اور ساتھی لڑکی سے مجھے محروم کر دینے والے اپنے دعوے کو عملی جامہ پہنا سکے۔"؟

سربراہ نوجوان نے اپنی چھاتی پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ "اس خدمت کے لئے میں خود تیار ہوں۔" اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے گھوڑے سے نیچے کود گیا۔ یوناف نے بھی اس کی تقلید کی۔ پھر یوناف نے اسے کہا کہ آگے بڑھ کر مجھ پر وار کرو اس لئے کہ جب میں تم پر کروں گا تو تمہیں مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی حسرت ہی رہ جائے گی۔

جوان منہ سے کچھ کہے بغیر آگے بڑھا اور یوناف کی گردن کو ہدف بناتے ہوئے اس نے مکا مارنا چاہا لیکن یوناف نے اس کا اٹھا ہوا ہاتھ ہوا میں ہی پکڑ لیا۔ اس نے بائیں ہاتھ سے مکا رسید کرنا چاہا لیکن اس کا دوسرا ہاتھ بھی یوناف نے گرفت میں لے لیا۔

اب وہ اپنے دونوں ہاتھ یوناف سے چھڑانے کے لئے جدوجہد کرنے لگا تھا لیکن اپنا پورا زور لگانے کے باوجود وہ یوناف سے اپنے ہاتھ نہ چھڑا سکا۔ اس کی حالت اس پرندے جیسی ہو گئی تھی جس کے پر کسی ظالم نے نوچ کر اسے اپنی گرفت میں لے لیا ہو۔ جب وہ خود کو مکمل طور پر بے بس محسوس کرنے لگا تب یوناف نے اس کے دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے اور پھر اس زور سے اس کے پیٹ میں اپنے پاؤں سے ضرب لگائی کہ وہ جوان ہوا میں اچھلتا اور قلابازی کھاتا ہوا دور جا گرا۔

پانچوں سوار کسی قدر خوف و دہشت سے یوناف کے ہاتھوں پٹے والے ساتھی کی طرف دیکھ رہے تھے اس کے پیٹ میں یوناف نے ایسی زوردار ضرب لگائی تھی کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے پیٹ تھامے واویلا کرنے لگا تھا۔ اس کے پانچوں ساتھیوں نے سوالیہ انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر تلواریں بے نیام کرتے ہوئے اپنے گھوڑے سے کود گئے۔ ان میں سے ایک نے انتہائی غصیلی آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے اجنبی! اب تم، یہ لڑکی اور تمہارے سنہرے سکوں کی تھیلی تینوں ہی بچ کر نہ جا سکیں گی۔"

یوناف نے اس کی اس بے ہودہ گفتگو کا کوئی جواب دینے کی بجائے اپنی تلوار کھینچ کر ان پر حملہ کر دیا۔ چند ہی ثانیوں میں اس نے ان کے دو ساتھیوں کو کاٹ کر رکھ دیا تھا پھر وہ پیچھے ہٹا اور باقی تینوں کو مخاطب کیا۔ "اگر تم اپنی سلامتی اور زندگی چاہتے ہو تو ان دونوں مرنے والوں کو اور درد میں مبتلا ساتھی کو لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ یاد رکھو میں تم تینوں کی گردنیں بھی کاٹ کر رکھ دوں گا۔"

تینوں نے مل کر کوئی فیصلہ کیا اور اپنی تلواریں نیام میں کر کے مرنے والوں کی لاشوں اور زخمی ساتھی کو گھوڑے پر ڈالا اور وہاں سے واپس شہر کی طرف چلے گئے تھے۔

حسین یوام نے گھوڑے سے اتر کر یوناف کے دونوں ہاتھ تھام لئے۔ "کسی عورت اور قیمتی نقدی کو آپ سے بہتر محافظ نہیں مل سکتا۔" یوناف جواب میں صرف مسکرا کر رہ گیا تھا، پھر وہ دونوں اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر آگے بڑھ گئے۔

تھوڑی دور جانے کے بعد یوناف نے بائیں جانب ایک بلند عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "یوام! میرے خیال میں

صابیوں کی قربان گاہ ہے آؤ اسے دیکھنے کے بعد سرائے میں داخل ہوں۔"

یوام خاموشی سے یوناف کے ساتھ ہولی تھی۔ اپنے گھوڑوں کو ہانکتے ہوئے وہ اس عمارت میں داخل ہوئے جو ویران پڑی تھی۔ عمارت کی تعمیر میں بڑے بڑے پہاڑی پتھر استعمال کئے گئے تھے اور ذرا بلندی پر جگہ بنائی گئی تھی جہاں پر صابئی اپنے خداوند کے حضور سوختنی قربان کیا کرتے تھے۔ عمارت کا جائزہ لیتے ہوئے یوام نے بیزاری سے یوناف کو کہا "میں بھوک اور تھکاوٹ محسوس کررہی ہوں۔ آیئے پہلے سرائے کی طرف چلتے ہیں وہاں ایک رات آرام و قیام کرنے کے بعد اس نوع کی چیزیں دیکھیں گے۔"

یوناف نے یوام کی خواہش پر فوراً اپنے گھوڑے کو موڑ لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں سرائے محل میں داخل ہوکر اپنے گھوڑوں سے اُترے۔ سرائے کا ایک ملازم بھاگتا ہوا ان کی طرف آیا اور ان کے گھوڑوں کی باگیں تھام لیں۔ یوناف نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "ہمارے گھوڑوں کو اصطبل میں لے جاؤ اور ان کے دانے چارے کا انتظام کرو۔ اگر تم ہمارے گھوڑوں کا بہتر خیال رکھو گے تو میں تمہیں انعام کے طور پر اچھی رقم بھی دوں گا۔" ملازم نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ آپ بے فکر رہئے میری طرف سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔"

ملازم دونوں گھوڑوں کو اصطبل کی طرف لے گیا جب کہ یوناف اس کمرے میں داخل ہوا جہاں سرائے کا مالک بیٹھا تھا۔ اس نے سرائے میں دوران قیام کے لئے ایک صاف ستھرا کمرہ طلب کیا تھا۔ سرائے کے مالک نے حسین یوام کی طرف اشارہ کرکے پوچھا۔ "یہ آپ کے ساتھ کون ہے؟" جواب میں یوناف مسکرایا۔ یہ میری بیوی ہے۔" سرائے کے مالک نے مطمئن ہوکر ایک چابی اٹھائی اور یوناف اور یوام کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ ذرا دیر بعد دونوں ایک بجے سجائے کمرے میں موجود تھے۔ جہاں صاف ستھرے بستروں کے علاوہ ضرورت کا دیگر سامان بھی موجود تھا۔

یوام نے پہلے دونوں بستروں کی صفائی کی پھر صاف ستھری چادریں لاکر ان پر بچھادیں۔ اتنی دیر میں سرائے کا ملازم کھانا لے آیا۔ دونوں نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھانے میں تاخیر نہیں کی تھی۔

❁❁❁❁❁❁❁

ٹائر میں عارب بیوسا اور نبیطہ ناشتہ سے فارغ ہوئے ہی تھے عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ تینوں عزازیل کی تعظیم میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کے قریب آبیٹھا تھا۔

قبل اس کے کہ ان تینوں میں سے کوئی عزازیل سے کچھ کہتا عزازیل خود ہی بول پڑا۔ "اے عارب! تیرے لئے یہ بات نئی نہیں ہے کہ یوناف کی شادی یوام سے ہوچکی ہے لیکن یہ انکشاف تمہارے لئے ضرور نیا ہوگا کہ یوام کی خواہش پر یوناف اسے لے کر مختلف شہروں کی سیر کو نکلا ہے اور گزشتہ تین روز سے وہ دونوں بعلبک کی مغربی سرائے میں قیام پذیر ہوئے تھے اور آج وہ دونوں حمص کا رخ کریں گے پھر شمال کے مختلف شہروں سے ہوتے ہوئے ٹرائے جائیں گے اور وہاں سے کسی جہاز میں بیٹھ کر مصر کا رخ کریں گے۔ میں بعلبک کی مغربی سرائے میں ان کی ساری گفتگو سن کر آیا ہوں۔ اب تو مجھے بتا کہ کیا تو یوناف سے مقابلہ کرکے الِلسان میں اپنی شکست کا بدلہ نہ لے گا۔"

عارب کا چہرہ ایک دم سرخ ہوگیا۔ "اے آقا! یوناف سے میں اس شکست کا حساب ضرور لوں گا۔ اس نے الِلسان میں میرے ساتھ مقابلہ سے پہلے کہا تھا کہ عارب اگر میرے سامنے اپنے جیسے اور بھی جوان لے آئے تب بھی میں اسے زیر کردوں گا۔ میرے آقا! میں یہی وعدہ یوناف کو یاد دلاؤں گا اور اسے دعوت دوں گا کہ وہ بیک وقت میرے اور شمر کے ساتھ مقابلہ کرے اور مجھے امید ہے کہ شمر کی حمایت و تعاون سے میں یوناف کو اپنے سامنے زیر کرنے میں کامیاب ہوجاؤں گا کیونکہ یوناف کو زیر کرنا ہی میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے جس کی تکمیل کے لئے میں آدمؑ کے زمانے سے سرگرداں اور پریشان ہوں۔"

عزازیل نے عارب کو سمجھانے کے انداز میں کہا۔ "اے عارب! اس بار شمر تمہارے ساتھ مل کر یوناف کا مقابلہ نہ کرسکے گا کیونکہ مصر کے مغربی صحرا میں گزشتہ دنوں یوناف نے اُسے سری قوتوں سے اسیر کردیا تھا اور پھر اسے دو تین دن تک آگ میں ڈال کر نا قابل برداشت اذیت دیتا رہا تھا، اس طرح اب وہ بھی یوناف کے رعب اور دبدبے میں آچکا ہے۔ اب میں نے تمہاری مدد و حمایت کے لئے واسم کو تیار کیا ہے۔"

عزازیل کے خاموش ہونے پر عارب نے چونک کر پوچھا۔ "یوناف نے کب اور کہاں شمر پر قابو پالیا ہے آقا؟"

عزازیل بولا۔ "اے عارب! یہ ایک لمبا واقعہ ہے جس کی تفصیل میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا پہلے وہ معاملے طے کرلیں جس کے لئے میں آیا ہوں۔"

عارب نے اس بار ایک فرمانبردار بچے کی طرح سر خم کردیا۔ عزازیل

بلاتوقف بولتا چلا گیا۔ ''میں چاہتا ہوں کہ جب یوناف اور یوام بعلبک سے نکل کر حمص جاتے ہوئے کوہستانی علاقے سے گزریں تو تم اور واسم ان کا راستہ روک لو لیکن ایک بات ضرور ذہن میں رکھنا اگر تم اسے شکست دینے میں کامیاب ہو جاؤ تو بھی اس کی بیوی یوام اور اسے کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ ابلیکا ان دونوں کے ساتھ ہے اور اگر تم نے ایسا کیا تو ابلیکا اور یوناف مل کر اپنی سری قوتوں کے ذریعہ تمہیں اور واسم کو ناقابل برداشت اذیت میں مبتلا کر دیں گے۔''

عارب نے انتہائی بے بسی اور لاچارگی میں عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''اے آقا آپ ابلیکا اور یوناف کے خلاف ہماری مدد کو نہ آئیں گے۔''

عزازیل نے مایوسی سے کہا۔ ''میرے عزیز! میں تمہاری مدد کو نہ پہنچ سکوں گا کیونکہ ابلیکا پہلے ہی خود کو برتن میں مقید کر دینے کی وجہ سے میرے خلاف انتقامی جذبہ رکھتی ہے۔ اگر میں اس کے سامنے آیا تو وہ ضرور مجھے بھی کسی کرب میں مبتلا کرنے کی کوشش کرے گی کیونکہ وہ بے انتہا قوتوں کی مالک ہے اور وہ صرف تمہیں ہی نہیں مجھے بھی نقصان پہنچانے پر قادر ہے۔ لہٰذا میں تمہیں مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ یوناف کو تم اور واسم اپنی طبعی قوتوں کے بل بوتے پر زیر کرنے کی کوشش کرنا اور کسی بھی صورت میں اپنی سری قوتوں کو استعمال میں مت لانا ورنہ تم لوگ نقصان اٹھاؤ گے۔''

عارب چند ثانیے گردن جھکائے سوچتا رہا پھر نگاہ اٹھا کر اس نے عزازیل کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ ''اے آقا ہمیں کب اور کس وقت یہاں سے روانہ ہونا چاہئے۔''

عزازیل بلاتوقف بولا۔ ''اے میرے عزیزو! میرے خیال میں تم ابھی اور اسی وقت یہاں سے کوچ کرو اور بعلبک شہر سے پانچ میل دور اس شاہراہ پر یوناف کی راہ روکو جو حمص کی طرف جاتی ہے۔ اس مقام پر شاہراہ کوہستانی سلسلے سے ہو کر گزرتی ہے اس وقت یہ شاہراہ ویران اور سنسان ہوگی اور وہاں پرسکون ماحول میں تم دونوں یوناف کے ساتھ قوت آزمائی کر سکو گے۔'' عارب نے پھر امید بھری آواز میں پوچھا۔ ''اے آقا آپ یہاں سے نکل کر کہاں جائیں گے کیا آپ بھی ہمارے ساتھ بعلبک سے حمص کی طرف جانے والی شاہراہ کی طرف روانہ نہ ہوں گے کیونکہ آپ کی وہاں موجودگی ہمارے لئے باعث تقویت ہوگی۔''

عزازیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں بھی تمہارے ساتھ اس شاہراہ کی طرف روانہ ہوں گا لیکن میں اور میرے دو ساتھی اوٹ میں رہ کر اس مقابلے کا لطف اٹھائیں گے۔ ہاں، تم لوگ آپس میں یہ فیصلہ کرو کہ بیوسا اور عبیطہ تمہارے ساتھ جائیں گی یا کہ نہیں۔''

عارب کے بولنے سے قبل ہی بیوسا نے جواب دیا۔ ''جب وہاں کسی کے خلاف سری قوتیں استعمال ہی نہ ہوں گی تو پھر میرے اور عبیطہ کے ساتھ جانے کا کیا فائدہ۔؟'' بیوسا کے خاموش ہونے پر عبیطہ فوراً بول پڑی۔ ''نہیں، ہم دونوں بہنیں بھی ساتھ جائیں گی اور دیکھیں گی کہ عارب اور واسم مل کر کس طرح یوناف کو اپنے سامنے زیر کرتے ہیں کیونکہ یوناف کو زیر ہوتے دیکھنا ہماری زندگی کی سب سے بڑی اور اولین خواہش ہے۔''

عبیطہ کی اس دلیل کے جواب میں بیوسا نے فیصلہ کن انداز میں کہا، ہاں میں اور عبیطہ بھی ساتھ جائیں گی۔''

اس کے ساتھ ہی وہ کمرے سے باہر آئے اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاکر وہاں سے غائب ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سب بعلبک شہر سے پانچ میل دور حمص کو جانے والی شاہراہ پر نمودار ہوئے جو اس وقت ویران اور سنسان پڑی تھی۔

سب لوگ شاہراہ سے ہٹ کر ایک بلند چٹان کی اوٹ میں بیٹھ گئے تھے جہاں سے وہ شاہراہ کو صاف طور پر اپنی نگاہ میں رکھ سکتے تھے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد عزازیل چونکا اور عارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''عارب! یوناف اور یوام ہمارے قریب آ گئے ہیں۔''

عارب فوراً چٹان کی اوٹ سے نکل کر اوپر چڑھا پھر اس نے چلا کر کہا ''میرے آقا! آپ نے سچ کہا۔ شاہراہ پر دو سوار اس طرف آ رہے ہیں اور وہ یقیناً یوناف اور یوام ہیں۔''

عزازیل نے رازداری کے ساتھ عارب کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اب تم اور واسم دونوں فوراً اس چٹان کی اوٹ سے نکل کر یوناف کا راستہ روکنے کے لئے شاہراہ پر چلے جاؤ۔''

یوناف اور یوام دونوں اپنے گھوڑوں کو شاہراہ کے بائیں کنارے پر لے گئے۔ یوناف اپنے گھوڑے سے کود گیا۔ جب کہ یوام اپنے گھوڑے پر ہی بیٹھی رہی تھی البتہ اس نے ہاتھ بڑھا کر یوناف کے گھوڑے کی باگ بھی پکڑ لی تھی۔ یوناف تیزی سے چلتا ہوا عارب کے سامنے آیا اور بلند آواز سے اسے مخاطب کیا۔ ''اے بدی کے گماشتے! واسم کے ساتھ کس وجہ سے میری راہ روکی ہے، تاکہ مجھ سے اللسان والی شکست کا بدلہ لے سکے۔ مجھے تمہارے سب عزائم کا علم ہے اور میں یہ بھی خبر رکھتا ہوں کہ تمہارے اور واسم کے علاوہ اس بلند چٹان کے پیچھے عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے

بیوسا اور عبیطہ بھی گھات میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تم سب یہ بات اپنے ذہن میں رکھو اس سنسان شاہراہ پر اگر تم میں سے کسی نے بھی میرے اور میری بیوی یوام کے خلاف کوئی شیطانی طاقت استعمال کرنے کی کوشش کی تو قسم مجھے اپنے رب کی جو انسانوں کو پیدا کرنے اور دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے، میں تم سب کی وہ حالت کروں گا جو نہ صرف تمہارے لئے تکلیف دہ ہوگی بلکہ اوروں کے لئے بھی عبرت انگیز ہوگی۔"

یوناف کے خاموش ہونے کے بعد عارب نے نرمی اور لجاجت سے کہا۔ "اے یوناف! میں تسلیم کرتا ہوں کہ طاقت اور قوت میں تو مجھ سے بڑھ کر ہے۔ لیکن اللسان میں مقابلہ کرنے سے پہلے تم نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اپنے جیسے اور بھی جوان میرے مقابلے میں لے آئے تو میں انہیں بھی زیر کروں گا سو میں تمہارے اسی دعوے کی قلعی کھولنے کے لئے یہاں آیا ہوں، میری مدد یہاں صرف واسم کرے گا اور ہم دونوں تمہیں یقین دلاتے ہیں بلکہ اس رب کی قسم کھا کر کہتے ہیں جو سب کا خالق ہے کہ ہم تمہارے ساتھ اپنی طبعی قوت سے مقابلہ کریں گے۔ ہمارا مدعا تمہیں نقصان پہنچانا نہیں ہے بلکہ میری سب سے بڑی خواہش تمہیں زیر کرنا ہے امید ہے کہ تم مجھ پر اعتبار کرو گے۔"

"یوناف چند قدم اور آگے بڑھا اور کسی قدر خوش طبعی سے عارب کو مخاطب کیا۔ "اگر تم اس قدر خلوص اور نیک نیتی کا اظہار کر رہے ہو تو میں تمہارے اور واسم کے ساتھ مقابلے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے امید ہے کہ میں اپنے رب کی نصرت کے سہارے تم دونوں کو زیر کر کے رکھ دوں گا اب تم دونوں آگے بڑھو کہ میں تم پر اور تم مجھ پر اپنی قوت کا اظہار کر سکو۔"

اس کے ساتھ ہی عارب اور واسم یوناف کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی طرف سے بڑھے تھے انہوں نے ایک ساتھ یوناف پر ضرب لگانا چاہی لیکن یوناف بھی مستعد تھا یوناف نے عارب کی ضرب کی کوئی پرواہ نہ کی تاہم اس نے فضا کے اندر اٹھا ہوا واسم کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا اور پھر دائیں ہاتھ کی ایک زوردار ضرب واسم کے پیٹ پر لگائی، واسم ہوا میں اُچھلا اور تکلیف سے کلبلاتا ہوا دور جا گرا۔

اس دوران عارب کا مکا یوناف کے شانے پر پڑا۔ یوناف عارب کی اس ضرب کو برداشت کر گیا لیکن جواب میں جب اس نے اپنی آہنی ضرب عارب کے دائیں بازو پر لگائی تو عارب چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔ یوناف اب اس پر پل پڑا۔ عارب اور واسم بھی یوناف کو ضربیں لگانے لگے۔ ایسا لگتا تھا کہ کافی دیر تک ان کے درمیان کوئی فیصلہ ہی نہ ہو سکے گا لیکن پھر یوناف نے مقابلے کو مختصر کرنے کے لئے اپنا آخری حربہ استعمال کیا اس نے لگاتار کئی بار زوردار آواز میں اللہ اکبر کی تکبیر بلند کی اور پھر مشینی انداز میں عارب پر ٹوٹ پڑا۔ واسم کو اس نے نظر انداز کر دیا تھا۔ یوناف نے کئی زوردار ضربیں عارب کے پیٹ، کندھے، چہرے اور زیریں حصے پر لگائیں جن سے عارب نڈھال ہو کر زمین پر گر پڑا تاہم واسم ابھی ویسے ہی تازہ دم تھا اور وہ یوناف کی پشت اور کندھوں پر زوردار ضربیں لگا رہا تھا لیکن یوناف حیرت انگیز طور پر قوت برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی جگہ جما ہوا تھا۔

یوناف کی آہنی ضربوں کے باعث جب عارب پتھریلی زمین پر گر گیا تو یوناف کسی خونخوار درندے کی طرح پلٹا اور عزازیل کے ساتھی واسم پر حملہ آور ہوا جواب اکیلا رہ گیا تھا اس نے اپنی پہلی زوردار ضرب واسم کے سر پر لگائی تو اسے یوں لگا جیسے اس کے سامنے زمین بڑی تیزی سے حرکت کرتی جا رہی ہے۔ یوناف نے اس کی اس کیفیت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور پھر اس نے تیزی کے ساتھ اس کے سر، چہرے اور گردن پر مزید ضربیں لگائیں۔ واسم اپنے دفاع میں کچھ بھی نہ کر سکا۔ یوناف نے اسے مار مار کر ادھ مرا کر دیا تھا وہ بھی لڑکھڑاتا ہوا عارب کے قریب آ گرا۔ یوناف نے اپنے ہاتھ اور کپڑے جھاڑتے ہوئے عارب کو مخاطب کیا۔ مجھے زیر کرنا تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خواہش تھی لیکن میں نے تمہاری اس خواہش کی تکمیل نہیں ہونے دی۔ میں نے اپنی طبعی اور فطری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے تم دونوں کو زیر کر کے رکھ دیا ہے۔ اب تم دونوں فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی شکست کو قبول کرو اور یہاں سے چلتے بنو۔"

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں عارب اور واسم اٹھ کھڑے ہوئے پھر اپنی گردن کو سہلاتے ہوئے عارب نے کہا۔ "اے یوناف! ہم اپنی شکست کو تسلیم کرتے ہیں۔" اس کے ساتھ ہی دونوں مڑے اور اس چٹان کی طرف چلے گئے جس کے پیچھے بیوسا عبیطہ اور عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

یوناف وہاں سے ہٹ کر اپنے گھوڑے کے قریب آ کھڑا ہوا تھا جب عارب اور واسم چٹان کی اوٹ میں چلے گئے تو اہلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور اس کی ہلکے ہلکے قہقہے بلند کرتی ہوئی آواز یوناف کو سنائی دی۔ "اے یوناف میرے حبیب! اب تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر یہاں سے کوچ کرو۔ عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں سے جا چکا ہے۔"

یوناف مسکراتا ہوا اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اسی وقت یوام اپنا گھوڑا اس کے قریب لائی اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اس کا شانہ دباتے

ہوئے محبت اور چاہت سے بھرپور آواز میں بولی۔ ''اے میری زندگی کے رفیق! مجھے آپ کی ذات پر فخر ہے۔ ان ویرانوں کے اندر آپ نے ان دونوں ابلیسوں کو شکست دے کر ثابت کردیا ہے کہ آپ ان بدی کی قوتوں کے مقابلے میں زور آور نا قابل تسخیر ہیں۔ قسم مجھے اپنے پیدا کرنے والے رب کی، میں آپ جیسے شوہر پر ہمیشہ فخر کرتی رہوں گی۔''

یوام کی گفتگو پر یوناف محض مسکرادیا تھا پھر دونوں نے گھوڑوں کو ایڑ لگائی اور دوبارہ اپنے سفر پر روانہ ہوگئے پھر ایک روز سورج طلوع ہونے کے تھوڑی دیر بعد یوناف اور یوام حمص شہر میں داخل ہوئے جو ایک ندی کے کنارے واقع تھا۔ تھوڑا سا آگے جانے کے بعد یوناف نے یوام سے پوچھا۔

''اے یوام! اس شہر کے کسی باشندے سے اس شہر کی خصوصیات اور اس کے عجائبات سے متعلق اطلاعات حاصل نہ کریں۔؟

جواب میں یوام نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ سے کہا۔ ''اگر آپ یہ بات نہ کہتے تب بھی میں خود آپ سے کہنے والی تھی۔'' یوناف نے کہا۔ ''اگر یہ معاملہ ہے تو کسی غریب آدمی کا انتخاب کرتے ہیں جب وہ ہمیں اس شہر کے متعلق تفصیل سے بتائے گا تو ہم اسے انعام کے طور پر چند سنہرے سکے ہی دیدیں گے جس سے اس کا مستقبل آرام اور سکون سے گزر جائے گا۔''

یوام نے اس سے اتفاق کیا تھا دونوں میاں بیوی باتیں کرتے ہوئے جب آگے بڑھے تو ان کی نگاہ دھوپ میں کھڑے ایک ضعیف آدمی پر پڑی جو ہاتھ پھیلائے بھیک مانگ رہا تھا اسے دیکھتے ہی یوناف نے کہا۔ ''اے یوام! یہ بوڑھا بھکاری ہی ہمیں حمص کے متعلق ضروری اطلاعات فراہم کرنے کے لئے مناسب انسان ہے، بس میں اس کو مخاطب کرکے اس کی ابتدا کرتا ہوں۔''

یوناف اس بوڑھے کے پاس آکر اپنے گھوڑے سے اترا۔ ''اے میرے بزرگ! ہم میاں بیوی اس شہر میں اجنبی ہیں اور کسی سرائے میں رہ کر چند روز سیر کرنا چاہتے ہیں کیا آپ ہمیں اس شہر کے عجائبات اور اس نوع کی چیزوں اور مقامات سے متعلق کچھ تفصیل بتائیں گے۔''

بوڑھے نے خوش طبعی سے کہا۔ ''اے نووارد! اس شہر کی چند ایسی خصوصیات ہیں جو دوسرے شہروں میں نہیں ہیں۔ پہلی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ارض شام کا سب سے بڑا شہر ہے اس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ شہر کے باشندے اپنی خوبروئی اور حسن کے باعث مشہور ہیں۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ یہاں ایک ایسا طلسم بندھا ہوا ہے جو سانپ اور بچھو کو اس شہر میں داخل نہیں ہونے دیتا اور اگر کوئی سانپ بچھو شہر کے دروازے سے شہر میں داخل ہو بھی جائے تو فی الفور مر جاتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس شہر کے وسط میں واقع گنبد کی چوٹی پر انسان کی صورت کا ایک بت بحالت سواری نصب ہے جو ہر طرف گھومتا ہے۔ گنبد کی دیوار پر ایک پتھر پر بچھو کی شکل بنی ہوئی ہے۔ اگر کسی جگہ سانپ بچھو ڈنک مار جائے تو اس پتھر پر کچھ مٹی لگا کر اسے ڈسی ہوئی جگہ پر رکھنے سے سانپ اور بچھو کی تکلیف سے فوراً نجات مل جاتی ہے۔ یہ مٹی دور دور کے شہروں اور ملکوں میں جاتی ہے۔ اگر یہ مٹی سانپ یا بچھو پر ڈال دی جائے تو وہ فوراً مر جاتا ہے۔ چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ یہ شہر المطلوب نامی ندی کے کنارے ہے جس نے اس شہر کی خوبصورتی اور حسن کو چار چاند لگا کر رکھ دیئے ہیں۔''

یوناف نے نرمی اور ہمدردی سے کہا۔ ''اے بزرگ کیا آپ اس گنبد کی طرف ہماری رہنمائی کریں گے جس کے ساتھ سانپ اور بچھو کا طلسم وابستہ ہے۔''

بوڑھے نے اپنی لاٹھی زمین پر مارتے ہوئے کہا۔ ''میں خود تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔'' یوناف نے پہلے بوڑھے کو گھوڑے پر سوار کیا اور پھر خود بیٹھ کر گھوڑے کو ایڑ لگادی۔

بوڑھا دونوں کو ایک عمارت میں لے گیا تھا جس کے گنبد کی چوٹی پر آدمی کی صورت کا ایک تاریخی مجسمہ تھا جو گھوڑے پر سوار ہوا کے دوش پر چاروں طرف چکر لگاتا تھا گنبد کی ایک دیوار پر بچھو کی شکل بنی ہوئی تھی جس کے اردگرد لوگوں کا ہجوم تھا۔ عمارت میں اچھی طرح گھومنے پھرنے کے بعد بوڑھے سے پوچھا۔ ''کیا آپ یہ بھی بتا سکیں گے۔'' یوناف نے کہا وہ یہاں قیام کرنے کیلئے ہمیں کوئی اچھی اور ستھری سرائے کہاں ملے گی۔؟''

بوڑھے نے جھٹ کہا۔ ''سرائے اس سمت ملے گی جس سمت سے آپ شہر میں داخل ہوئے ہیں۔ کیونکہ نہر المطلوب کے کنارے بہت سی اچھی سرائیں ہیں۔''

اس کے ساتھ ہی یوناف نے چند سنہرے سکے نکال کر اس بوڑھے کی ہتھیلی پر رکھ دیئے۔ ''یہ اس زحمت کا صلہ ہے جو آپ نے ہماری خاطر اٹھائی۔'' قبل اس کے کہ وہ بوڑھا کچھ کہتا یوناف یوام کے ساتھ اپنے گھوڑوں کو ایڑ لگا کر روانہ ہوگیا تھا۔ دونوں شہر سے باہر المطلوب ندی کے کنارے آئے اور قیام کرنے کیلئے ایک اچھی سرائے میں داخل ہوگئے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

موسیٰ وہارونؑ کی رہنمائی میں حیرت انگیز طور پر بحیرۂ قلزم کو عبور

نے کے بعد بنی اسرائیل ابھی تک ملقہ کے مقام پر پڑاؤ کیے ہوئے
یہ مقام طور اور ابوزیمہ شہروں کے درمیان تھا یہاں تانبے اور فیروزہ کی
بہت سی کانیں تھیں جن کی حفاظت کے لئے مصریوں نے کچھ چھاؤنیاں
تعمیر کر رکھی تھیں یہاں دو بڑے بت خانے تھے ایک مصریوں کا جس کے
اندر سنہرے بچھڑے کی پوجا کی جاتی تھی اور دوسرا قدیم سامی قوم کا تھا جس
میں وہ اپنی چاند دیوی کی پوجا پاٹ کیا کرتے تھے۔

ایک روز بنی اسرائیل کا ایک بہت بڑا گروہ جس میں سامری اور
موسیٰ کا چچازاد بھائی قارون بھی شامل تھے ان بت خانوں کی طرف آئے
پہلے وہ سامیوں کے بت خانے میں گئے جہاں چاند دیوی کی پرستش ہوتی
تھی پھر وہ مصریوں کے قدیم بت خانے میں داخل ہوئے جس کے اندر
سنہری بچھڑے کی پرستش ہوتی تھی۔ وہ عمارت اور ان کی عبادت کے طریقہ
کار سے بڑے متاثر ہوئے سامری نے بنی اسرائیل کی یہ حالت بھانپ لی
وہ اس حالت سے کچھ فائدہ اٹھانے کا ابھی ارادہ کر ہی رہا تھا کہ بت خانے
میں عزازیل اس کے پاس آیا سامری اسے دیکھتے ہی اس کی طرف لپکا
عزازیل اسے ایک طرف لے گیا۔ علیحدگی میں جا کر عزازیل ابھی سامری
سے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ ایک طرف سے قارون تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آیا
شاید اس نے بھی عزازیل کو پہچان لیا تھا۔ قریب آ کر قارون بڑے پرجوش
انداز میں عزازیل سے ملا۔ سامری نے حیرت سے قارون کی طرف دیکھتے
ہوئے پوچھا۔ کیا تم میرے آقا کو جانتے ہو؟"

قارون نے باری باری عزازیل اور سامری کی طرف دیکھا۔ "اے
سامری! یہ عزازیل تمہارے ہی نہیں میرے بھی آقا ہیں میرے پاس جو
مال و متاع موجود ہے۔ وہ سب ان ہی کی وجہ سے ہے۔ قارون ابھی بات
کر ہی رہا تھا کہ اس دوران ایک نہایت حسین و جمیل اسرائیلی لڑکی عزازیل
قارون اور سامری کی طرف آتی ہوئی دکھائی دی جب وہ نزدیک آئی تو
عزازیل نے چونک کر سامری اور قارون کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔
"میں تو علیحدگی میں تم دونوں سے گفتگو کرنا چاہتا تھا۔ اس لڑکی کو ٹالنے کی
کوشش کرو تا کہ میں کھل کر بات کر سکوں۔"

سامری اور قارون نے مڑ کر غور سے لڑکی کو دیکھا پھر قارون عزازیل
سے مخاطب ہوا۔ "آقا! یہ ہمارے بھروسے اور اعتبار کی لڑکی ہے اس کے
نام و نسب کے متعلق تفصیل سے میں بعد میں کسی وقت آپ سے کہوں گا فی
الوقت اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ یہ حسین ترین لڑکی بنی اسرائیل کی بہترین
رقاصہ اور مغنیہ ہے۔ بنی اسرائیل کے سب لوگ اس سے خوب آشنا اور
واقف ہیں اور اس کی ایک جھلک اور اس کا رقص دیکھنے کے لئے بے تاب
و بے چین رہتے ہیں۔ یہ لڑکی بنی اسرائیل میں ایسی مقبول و لعزیز ہے کہ
لوگ اب اسے اس کا نام لے کر پکارنے کے بجائے مغنیہ ہی کہہ کر پکارتے
ہیں۔ اب یہی نام سارے اسرائیلیوں میں مشہور ہے۔"

اتنی دیر میں وہ لڑکی قریب آ کھڑی ہوئی تھی اب قارون اپنا سلسلہ
کلام منقطع کرتے ہوئے اس لڑکی کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ "مغنیہ! ان
سے ملو یہ میرے اور سامری کے آقا عزازیل ہیں۔"

قبل اس کے وہ مغنیہ جواب میں کچھ کہتی عزازیل بول پڑا۔ "مغنیہ!
سامری قارون کی طرح آج سے تو بھی میرے لئے قابل بھروسہ و اعتماد
ہے۔" جواب میں اس لڑکی نے اپنے سر کو خم کیا پھر اپنی ترنم خیز اور نقرئی
گھنٹیوں جیسی آواز میں اس نے عزازیل سے کہا۔ "اے آقا میرے لئے یہ
امر باعث فخر ہوگا کہ میں آپ کے اعتماد اور بھروسے کی لڑکی ہوں۔"

لڑکی کے خاموش ہونے پر عزازیل اپنے مطلب کی طرف آتا ہوا
بولا۔ "تم تینوں غور سے سنو یہاں سے واپس جا کر تم موسیٰ سے یہ مطالبہ کرو
کہ ہمیں بھی اس بت خانے جیسا ایک سونے کا بچھڑا بنا دے جس کی پوجا
پاٹ کر سکیں اگر تم ایسا کرانے میں کامیاب ہو گئے تو یہ میری خوشی اور دلجمعی
کا باعث ہوگا بس یہی وہ بات ہے جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں اب تم میری
اس خواہش کی تکمیل میں لگ جاؤ اور میں رخصت ہوتا ہوں۔" اس کے
ساتھ ہی عزازیل وہاں سے چلا گیا۔

سامری نے سینے پر دایاں ہاتھ جما کر سر کو کسی قدر خم کرتے ہوئے کہا
"اے آقا! تیری خاطر میں یہ کام سرانجام دوں گا۔ یہاں سے ہٹ کر
سامری بت خانے میں ایک بلند جگہ آ کھڑا ہوا اور ہاتھ لہرا لہرا کر بنی
اسرائیل کو مخاطب کرنے لگا۔

"اے بنی اسرائیل میں تمہارا بھائی سامری ہوں میں تمہاری بہتری
اور خوش حالی کا خواہش مند ہوں۔ اے بنی اسرائیل! تم نے مصریوں کا یہ
قدیم بت خانہ اور اس کے اندر سنہری بچھڑے اور اس کی پرستش و پوجا کے
طریقہ کار کو بھی دیکھا ہے کیا تم لوگ اپنے لئے ان چیزوں کو نیا اور باعث
کشش نہیں پاتے ہو؟ اگر میری مانو تو ہم بھی واپس جا کر موسیٰ سے یہ
التماس کریں کہ جس طرح یہ مصری اس سنہرے بچھڑے کی پرستش کرتے
ہیں ایسے ہی اس سونے سے جو ہم مصر سے اپنے ساتھ لائے ہیں ایک
سنہری بچھڑا ہمارے لئے بھی ڈھال دے تا کہ ان مصریوں کی طرح ہم بھی
اس سنہری بچھڑے کی پرستش کریں اس سنہری بچھڑے کی پرستش ہمارے

لئے خوشحالی اور مال و دولت کی فراوانی کا باعث ہوگی۔"

بنی اسرائیل کو شاید سامری کی یہ گفتگو پسند آئی تھی کیونکہ جواب میں وہ ہاتھ لہرا لہرا کر اور بلند آوازوں میں اس کی تائید کرنے لگے تھے۔ سامری نے بنی اسرائیل کے اس جوش و خروش کو سود مند جانا اور انہیں لے کر موسیٰؑ کی جانب روانہ ہوگیا۔

پڑاؤ میں واپس آکر یہ گروہ موسیٰؑ کے پاس آیا اور انہیں مخاطب کرکے کہا۔ "اے موسیٰؑ! ہم ابھی مصریوں کے بت خانے سے ہوکر آرہے ہیں وہاں سنہری بچھڑے کی پرستش کی جاتی ہے۔ اس بت خانے کے ماحول اور اس سنہری بچھڑے کی پوجا پاٹ کے طریقے ہمیں اچھے اور بھلے لگے ہیں۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ہمارے لئے بھی ایسا ہی سنہری بچھڑا بنادیں جو ہمارا معبود کہلائے اور ان مصریوں کی طرح ہم بھی اس کی پرستش اور پوجا پاٹ کریں۔

اسرائیلیوں کی اس گفتگو پر موسیٰؑ انتہائی خفا ہوئے، ڈانٹنے کے انداز میں کہنے لگے۔ "اے بنی اسرائیل بدبخت گروہ! تم خدائے واحد کی پرستش چھوڑ کر بتوں کی پوجا کی طرف مائل ہوتے ہو اور خدا کی ان تمام نعمتوں کو فراموش کر بیٹھے ہو جن کا مشاہدہ تم کر چکے ہو، تم گوکہ گزشتہ ساڑھے چار سو برس سے مصر کے قاہر و جابر بادشاہوں اور مصری قوم کے ہاتھوں غلام اور مظلوم چلے آئے ہو، لیکن خداوند کریم کو تم پر رحم آیا اور اس نے مجھے نبی بنا کر تم میں مبعوث کیا میں تمہیں اس کی پیروی اور مظلوم قوم کی آزادی کا پیغام سنانے آیا ہوں! تم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ فرعونی طاقت اپنے تمام مادی اسباب کے ساتھ حق کا مقابلہ کرتی رہی مگر ہر مرتبہ اسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا اور آخر حق کی ہی سربلندی کے لئے خداوند نے تمہاری نجات اور آزادی کے لئے سمندر میں معجزانہ طور پر راستے بنادیئے جن سے ہوتے ہوئے تم خیر و عافیت کے ساتھ اس سرزمین میں داخل ہوئے ہو اور پھر یہ بھی تمہارے لئے ایک معجزہ تھا کہ جن راستوں سے ہوکر تم لوگوں نے سمندر عبور کیا وہیں میرے رب نے فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کرکے رکھ دیا۔ اے بنی اسرائیل! اگر تم سوچو تو یہ سمندر پار کرنے کا ایک معجزہ ہی تمہارے لئے کافی ہے کہ تم اللہ ہی کو اپنا واحد معبود جانو اور کسی اور کو اس کی ذات، اس کی صفات، اس کے حقوق اور اختیارات میں شریک نہ ٹھہراؤ یاد رکھو اگر تم میں سے کسی نے بھی خدائے واحد کی عبادت چھوڑ کر کسی اور کو اپنا معبود بنانے کی کوشش کی یا پھر اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہرایا تو پھر میں تم لوگوں کے خلاف جہاد کروں گا۔" موسیٰؑ کی اس گفتگو پر سامری اور بنی اسرائیل کے دیگر لوگوں کو مایوسی ہوئی لہٰذا ناکامی اور نامرادی میں وہ وہاں سے ہٹ کر اپنے اپنے خیموں کی طرف چلے گئے تھے۔

❖❖❖❖

اُف، وہ بھیانک رات

ایم، کے راہی

جب انسان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو بھاگنے کے تمام راستے بند ہوجاتے ہیں۔کوئی ایک کھڑکی بھی ایسی کھلی نہیں رہتی جس میں سے انسان چھلانگ لگاسکے اور اپنی جان بچاسکے۔ہوا یہ کہ ایک دن ہم ازراہ تفریح دہرہ دون اور مسوری کے درمیان ایک جگہ سے گزر رہے تھے کہ ہماری گاڑی خراب ہوگئی اور گاڑی ایسی جگہ خراب ہوئی کہ وہاں دور دور تک نہ کوئی آدم تھا نہ کوئی آدم زاد، گاڑی میں ہم دس افراد تھے۔ایک میں خود ہی تھا، میرے بڑے بھائی ان کی بیوی تھیں، میرے بڑے بھائی کا نام شہزاد حسین ہے، ان کی بیگم سلمٰی خانم تھی۔میری بیوی شہناز انجم کے علاوہ میرے ایک دوست اختر بیگ اور ان کی بیوی صالحہ خانم، تین بچے تھے دو بچے ہمارے بھائی صاحب کے تھے ایک کا نام سلمان اور دوسرے کا نام عدنان تھا، ایک بچہ اختر صاحب کا تھا اس کا نام یونس تھا۔کل نو افراد مسوری جانے کے خیال سے نکلے تھے۔واپسی میں ہماری گاڑی ایک ایسے مقام پر خراب ہوگئی جہاں ہُو کا عالم تھا، یہ بات موسم سرما کی تھی۔مسوری میں زیادہ تر لوگ گرمی کے موسم میں جاتے ہیں لیکن ہم نے سنا تھا کہ سردی کے موسم میں مسوری کا مزہ کچھ اور طرح کا ہوتا ہے وہاں برف برستی ہے اور برف کا برسنا اچھا لگتا ہے۔ ہم موسم گرما میں کئی بار مسوری جاچکے تھے اس بار پروگرام یہ بنا کہ موسم سرما میں مسوری کا لطف اٹھایا جائے۔یہ کسے خبر تھی کہ یہ لطف عذاب بن کر رہ جائے گا اور اس راستے سے ہم زندگی بھر کے لئے پناہ مانگ لیں گے۔

شدید سردی کی بنا پر گاڑی سے باہر کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا، ڈرائیور نے تھوڑی دیر گاڑی ٹھیک کرنے کی کوشش کی اس کے بعد وہ مایوس ہوگیا اور اس نے کہا کہ یہ گاڑی اس طرح ٹھیک نہیں ہوگی جس وقت گاڑی خراب ہوئی اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے۔شروع شروع میں کچھ کاریں کچھ بسیں اور کچھ ٹرک اِدھر سے گزرے اس کے بعد سناٹا طاری ہوگیا۔عورتیں گاڑی میں بیٹھی تھیں ہمیں خیال ہوا کہ اِدھر اُدھر سے کچھ لکڑیاں اور کچھ پتے اٹھا کر آگ جلالیں تاکہ سردی کی شدت سے نجات مل سکے۔ہمارے پاس اتفاق سے ایک ٹارچ بھی تھی۔یوں تو گاڑی کی لائٹ سے اچھی خاصی روشنی ہوگئی تھی لیکن ٹارچ کی مدد سے ہم لکڑیاں چننے میں کامیاب ہوگئے اور تھوڑی دیر کے بعد ہم وہاں آگ جلا کر بیٹھ گئے ابھی چند ہی منٹ گزرے تھے کہ بوڑھا سا انسان اچانک ہمارے پاس آکر کھڑا ہوگیا اور اس نے ہمیں سلام کر کے مخاطب کیا۔ڈرائیور سمیت ہم چار آدمی اور دو بچے اس وقت آگ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔میں نے اس بوڑھے کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔آپ کون ہیں؟ اور اس بھیانک جنگل میں اکیلے گھوم رہے ہیں۔وہ بولا۔میں آگ کی روشنی دیکھ کر آیا ہوں۔یہاں قریب میں میرا مکان ہے۔آپ سب لوگ میرے مکان میں چلیں، آرام سے وہاں رات کو سوئیں صبح میں خود آپ کی گاڑی ٹھیک کر دوں گا۔

آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہماری گاڑی خراب ہے؟ میرے بھتیجے نے معصومیت کے ساتھ اس سے پوچھا۔

بیٹا! سردیوں کی اس سیاہ فام رات میں اس خطرناک جنگل میں کون گاڑی روک کر بیٹھتا ہے اس کے بعد وہ بوڑھا بولا۔

میں صرف آپ کی خیر خواہی کے لئے کہہ رہا ہوں اور مجھے مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوجائے گا یوں میں کوئی زبردستی نہیں کرتا۔یہ کہہ کر وہ ادائے بے نیازی کے ساتھ چل پڑا۔میں نے آگے بڑھ کر اسے روکا اور کہا۔لیکن تمہارا گھر ہے کہاں اور اس جنگل میں تم نے گھر کیوں بنایا؟ کیا تمہارے گھر کے پاس دوسرے گھر بھی ہیں۔

دو یا تین گھر اور بھی ہیں لیکن وہ بھی اس وقت خالی ہیں۔

اور آپ کے گھر میں اور کون رہتا ہے۔

میری بیوی، اور میری بیوی بہت خوبصورت ہے تم لوگ دیکھو گے تو دیکھتے ہی رہ جاؤ گے۔

بابا! تم ناک میں کیوں بول رہے ہو۔میرے دوسرے بھتیجے نے پوچھا۔

نہیں بیٹا۔میں منہ سے بول رہا ہوں۔شاید مجھے زکام ہو رہا ہے اس لئے تمہیں ایسا لگ رہا ہوگا کہ ناک سے بول رہا ہوں۔

اچھا تم ہم آپ کے گھر تک جائیں گے کیسے؟ میرے دوست نے

پوچھا۔

پیدل چلیں گے، دیکھو وہ سامنے جو پہاڑ ہے۔ بس اس کے بالکل پیچھے میرا مکان ہے۔ اس پر چڑھیں گے اور جب اس طرف اُتریں گے تو سیدھے اپنے گھر میں پہنچیں گے۔ اتنے اونچے کیسے چڑھیں گے۔

میرے دونوں بھتیجے ایک ساتھ بولے۔

بچوں، یہ صرف دیکھنے کی اونچائی ہے۔ جب تم اس پہاڑ کے قریب پہنچو گے تو یہ اونچائی کم محسوس ہوگی اور اس پہاڑ پر چڑھنے میں بڑا مزہ آئے گا۔

میں اور میرے دوست نے گاڑی کے قریب جا کر اپنی بیویوں سے مشورہ کیا۔ تو عورتوں کی بھی رائے یہ ہوئی کہ تمام رات گاڑی میں بیٹھنے کے مقابلے میں گھر میں جا کر آرام کرنے میں فائدہ ہے۔ کیسا بھی گھر ہوگا لیٹ تو جائیں گے لیکن پروگرام یہ طے ہوا کہ ڈرائیور گاڑی کی حفاظت کی وجہ سے گاڑی ہی میں رہے گا باقی ہم نو آدمی اس شخص کے ساتھ چلیں گے۔ چنانچہ کچھ ضروری سامان لے کر جس میں کچھ بچا ہوا کھانا بھی اور کچھ کمبل وغیرہ بھی تھے ہم سب اس بوڑھے انسان کے پیچھے پیچھے پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ راتیں چاندنی نہیں تھیں، ہر طرف دل ہلا دینے والا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ لیکن ٹارچ کی مدد سے ہم لوگ پہاڑ پر چڑھنے لگے، چڑھائی اچھی خاصی تھی تقریباً نصف گھنٹے میں ہم اوپر چڑھ گئے اور پندرہ سے اکریس منٹ میں ہم دوسری طرف اُتر گئے۔

اس بوڑھے کے کہنے کے مطابق ہمیں وہاں تین چار پختہ مکان نظر آئے لیکن ان پر کھپریل پڑی ہوئی تھی، ایک ہال کمرے میں ہمیں اس بوڑھے انسان نے بٹھا دیا اور کہا کہ طاق میں چراغ رکھا ہوا ہے تم لوگ اس کو جلا لینا، میں کھانے وغیرہ کا بندوبست کر کے لاؤں گا۔ ہم نے اس کو منع بھی کیا کہ ہمیں بھوک نہیں ہے اور کچھ کھانا ہمارے پاس موجود بھی ہے۔ لیکن اس نے ہماری نہیں سنی اور وہ گھر سے باہر نکل گیا، جاتے جاتے وہ یہ بھی کہہ گیا اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو دوسرے کمرے میں میری بیوی موجود ہے تم اس سے مدد لے سکتے ہو۔

اس کے جانے دو منٹ بعد ہم آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اس بھیانک رات میں اور اس خطرناک جنگل میں یہ شخص کھانا لینے کہاں گیا ہے۔ اسی وقت میری بیوی بولی آؤ بھابی اس کی بیوی سے ملتے ہیں۔ ہماری بھابی تو تیار نہیں ہوئیں لیکن میرے دوست کی بیوی کو لے کر میری بیوی دوسرے کمرے کی طرف چلی گئی۔ تقریباً تین منٹ کے بعد میری بیوی کی چیخ سنائی دی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسری چیخ بھی اُبھری جو انتہائی زہریلی تھی۔ ہم لوگ گھبرا کر کھڑے ہو گئے اور اسی وقت وہ دونوں بے تحاشہ بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئیں۔ ان دونوں کے چہروں پر دہشت برس رہی تھی۔ میری بیوی تو کچھ بول ہی نہیں سکی البتہ میرے دوست کی بیوی نے بڑی مشکل سے خود کو سنبھال کر کہا۔

بھائی جان وہاں جو عورت ہے اس کا صرف آدھا جسم ہے اس کی ٹانگیں نہیں ہیں اور اس کا چہرہ بندر کی طرح ہے، لگتا ہی نہیں ہے کہ یہ عورت ہے اور بالکل کالا رنگ ہے اور اس کی آنکھیں دہکتی ہوئی انگاروں کی طرح ہیں اور وہ تو ہمیں دیکھ کر چیخ اُٹھی اور اپنی زبان نکال کر اس نے عجیب طرح کی ہنسی ہنسی۔ ہم شاید غلط جگہ آ گئے۔

یہ سنتے ہی میں کمرے سے باہر نکلا اور میرے ساتھ میرے بڑے بھائی اور میرے دوست بھی کمرے سے باہر نکل گئے لیکن ہمیں حیرت ہوئی کہ وہ بوڑھا انسان سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دیا اور اس نے کہا کہ میں بڑا لذیذ گرما گرم کھانا لے کر آیا ہوں آپ سب لوگ پہلے کھانا کھا لیں اس کے بعد بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ اس نے بڑے پیار سے بات کی اور اس کے دونوں ہاتھ میں ناشتے دان تھے۔

ہم لوگ بیٹھ گئے تو اس نے چراغ ہمارے قریب رکھ دیا اور بڑے سلیقے سے وہ کھانا اُتارنے لگا۔ ہمیں حیرت اس بات پر ہو رہی تھی کہ وہ بہت خوبصورت برتن اور چمچے ساتھ لے کر آیا تھا ہم سب کو حیرت تھی کہ اس جنگل میں یہ کھانا اور برتن کہاں سے لے کر آیا ہے اور حقیقت میں اس بوڑھے انسان نے مہمان نوازی کا صحیح فریضہ انجام دیا۔ ہمیں بھوک نہیں تھی لیکن ہم ڈر کے مارے کھانا کھانے لگے۔ کھانے کے دوران میرے بھائی نے آہستہ سے میرے کان میں کہا۔ اس بوڑھے انسان کا سایہ نہیں ہے اور حقیقتاً اس کا سایہ نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر کہ اس کا سایہ نہیں ہے میری سٹی گم ہو گئی، کھانے سے فارغ ہو کر وہ بوڑھا دوسرے کمرے میں چلا گیا اور ہم لوگ یہ کہنے لگے کہ شاید ہماری خیر نہیں۔ لیکن اس کے بعد کچھ بھی نہیں ہوا اور نہ جانے کس طرح پھر سب سو گئے حیرتناک بات یہ تھی کہ جب صبح کو ہماری آنکھ کھلی تو ہم سب گاڑی کے پاس زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور ڈرائیور گاڑی کے اندر سو رہا تھا۔ غالباً وہ کوئی جن مسلمان تھا اور نیک تھا اس نے ہم سب کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا لیکن اس کی بیوی؟! آج بھی اس رات کا خیال آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہردو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ۔ اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قرلن (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا او پر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات، برائے عاملین ۲۰۰۶ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جولائی	قمروزہرہ	تربیع	۱۹_۲
یکم جولائی	شمس مشتری	تثلیث	۵۱_۴
۳ جولائی	قمروزحل	تسدیس	۵۰_۱۹
۴ جولائی	قمرومریخ	تسدیس	۲_۱۲
۵ جولائی	قمروعطارد	تربیع	۲۲_۱۳
۶ جولائی	قمرومشتری	قران	۱۹_۴
۷ جولائی	قمروعطارد	تثلیث	۳۸_۲۱
۸ جولائی	قمروزحل	تثلیث	۴۴_۱۵
۹ جولائی	قمروزہرہ	مقابلہ	۳۷_۳
۱۰ جولائی	قمرومشتری	تسدیس	۱۴_۱۶
۱۱ جولائی	قمروشمس	مقابلہ	۲۱_۸
۱۲ جولائی	قمرومشتری	تربیع	۷_۱۸
۱۳ جولائی	قمرومریخ	مقابلہ	۷_۱۹
۱۴ جولائی	قمرومشتری	تثلیث	۲۵_۱۹
۱۵ جولائی	زہرہ ومریخ	تسدیس	۲۰_۱۰
۱۷ جولائی	قمروزحل	تثلیث	۳۳_۲
۱۸ جولائی	قمروشمس	تربیع	۴۳_۰۰
۱۸ جولائی	شمس وعطارد	قران	۳۷_۱۲
۱۹ جولائی	قمرومشتری	مقابلہ	۱۷_۱
۲۰ جولائی	قمروعطارد	تسدیس	۱۳_۴
۲۱ جولائی	قمروزحل	تسدیس	۱_۱۳
۲۲ جولائی	قمرومریخ	تسدیس	۴۷_۲۰
۲۳ جولائی	قمرومشتری	تثلیث	۳۵_۱۴
۲۴ جولائی	قمروعطارد	قران	۳۷_۱۴
۲۵ جولائی	قمروشمس	قران	۱_۱۰
۲۶ جولائی	قمروزحل	قران	۴۸_۷
۲۷ جولائی	قمرومریخ	قران	۱۸_۲۳
۲۸ جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۴۸_۱۵
۲۹ جولائی	قمروعطارد	تسدیس	۴۵_۱۱
۳۱ جولائی	قمروزہرہ	تربیع	۴۹_۱۱

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اگست	قمروعطارد	تربیع	۳۱_۱
۲/اگست	قمرومریخ	تسدیس	۲۱_۷
۳/اگست	شمس ومشتری	تربیع	۲۱_۱۷
۴/اگست	قمرومریخ	تربیع	۳۲_۱۹
۵/اگست	قمروزحل	تثلیث	۲۶_۷
۷/اگست	قمرومریخ	تثلیث	۱_۳
۸/اگست	قمروزہرہ	مقابلہ	۲۲_۳
۸/اگست	مریخ ومشتری	تسدیس	۵۰_۲۲
۹/اگست	قمرومشتری	تربیع	۳۳_۶
۹/اگست	قمروشمس	مقابلہ	۲۳_۱۶
۱۱/اگست	قمرومریخ	مقابلہ	۴_۹
۱۲/اگست	قمروزہرہ	تثلیث	۴۷_۱۲
۱۳/اگست	قمروزحل	تثلیث	۲۵_۱۵
۱۴/اگست	قمروزہرہ	تربیع	۳_۱۹
۱۵/اگست	قمرومشتری	مقابلہ	۴۴_۱۰
۱۵/اگست	قمروزحل	تربیع	۴۴_۱۸
۱۷/اگست	قمروعطارد	تسدیس	۱_۱۳
۱۸/اگست	قمروزحل	تسدیس	۴۰_۴
۱۸/اگست	قمرومشتری	تثلیث	۵۱_۰۰
۲۰/اگست	قمرومریخ	تسدیس	۳۶_۱۲
۲۱/اگست	عطارد وزحل	قران	۱۲_۶
۲۲/اگست	قمروزہرہ	قران	۳۷_۱۰
۲۲/اگست	قمرومشتری	تربیع	۵۰_۱۱
۲۲/اگست	قمروزحل	قران	۱۰_۲۱
۲۳/اگست	قمروعطارد	قران	۱۳_۴
۲۵/اگست	قمرومشتری	تسدیس	۴۰_۰۰
۲۷/اگست	زہرہ وزحل	قران	۸_۵
۲۸/اگست	قمروزہرہ	تسدیس	۵۸_۱
۳۰/اگست	قمروزحل	تربیع	۴۱_۱۲
۳۱/اگست	قمرومریخ	تسدیس	۱۰_۲

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم ستمبر	قمروعطارد	تربیع	۵۳_۳
۲ ستمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۶_۱۷
۳ ستمبر	قمروعطارد	تثلیث	۱۲_۱۹
۴ ستمبر	عطارد ومشتری	تسدیس	۳۴_۳
۵ ستمبر	قمرومریخ	تثلیث	۵۳_۱۹
۶ ستمبر	قمروزحل	مقابلہ	۳۳_۱
۷ ستمبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۶_۲۳
۸ ستمبر	قمروعطارد	مقابلہ	۵۵_۱۰
۹ ستمبر	قمرومریخ	مقابلہ	۳۰_۰۰
۱۰ ستمبر	قمروزحل	تثلیث	۱۳_۶
۱۱ ستمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۲_۱۰
۱۲ ستمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۱_۰۰
۱۳ ستمبر	قمرومریخ	تثلیث	۲_۸
۱۴ ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۱۲_۱۳
۱۵ ستمبر	قمروعطارد	تربیع	۳۳_۱۶
۱۶ ستمبر	عطارد ومریخ	قران	۴۰_۰۰
۱۷ ستمبر	قمروشمس	تسدیس	۱_۶
۱۸ ستمبر	قمرومریخ	تسدیس	۱۹_۶
۱۹ ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۰۰_۱۰
۲۰ ستمبر	زہرہ ومشتری	تسدیس	۵۷_۱۶
۲۱ ستمبر	قمرومشتری	تسدیس	۳۳_۱۵
۲۳ ستمبر	قمرومریخ	قران	۱۴_۱۷
۲۴ ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۳۴_۱۲
۲۶ ستمبر	عطارد وزحل	تسدیس	۵۸_۱
۲۷ ستمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۷_۱۱
۲۸ ستمبر	قمروشمس	تسدیس	۴۶_۳
۲۸ ستمبر	قمرومریخ	تسدیس	۱۹_۲۰
۲۹ ستمبر	قمروزحل	تثلیث	۱۹_۱۱
۳۰ ستمبر	قمروزہرہ	تربیع	۱۳_۲
۳۰ ستمبر	قمروشمس	تربیع	۳۲_۱۶

عاملین توجہ دیں

قمر در عقرب

۷؍جولائی صبح ۸؍بج کر ۳۲؍منٹ سے ۹؍جولائی دوپہر ۲؍بج کر ۲۸؍منٹ تک، ۳؍اگست شام ۵ بج کر ۱۸؍منٹ سے ۵؍اگست دوپہر ۲ بج کر ۵۰ منٹ تک ۲۶؍ستمبر صبح ۶؍بج کر ۵۸ منٹ سے ۲۸؍ستمبر شام ۴؍بج کر ۲۰؍منٹ تک قمر عقرب میں رہے گا۔ان اوقات میں منفی کام باذن اللہ موثر ہوتے ہیں عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں لیکن ناحق کسی کو پریشان کر کے اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

شرفِ قمر

۲۱؍جولائی دوپہر ۱۲؍بج کر ۴۶؍منٹ سے ۲۱؍جولائی دوپہر ۲؍بج کر ۱۸؍منٹ تک ۱۸؍اگست صبح ۶؍بج کر ۴۸ منٹ سے ۱۸؍اگست صبح ۸؍بج کر ۲۰ منٹ تک ۱۴؍ستمبر رات ۳؍بج کر ۱۵؍منٹ سے ۱۴؍ستمبر رات ۴؍بج کر ۴۹ منٹ تک قمر مقامِ شرف میں رہے گا۔ان اوقا میں مثبت کام باذن اللہ موثر ہوتے ہیں۔ عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں اور ضرورت مندوں کی روحانی مدد کریں۔

اوجِ قمر

۳؍جولائی صبح ۹؍بج کر ۴۶ منٹ سے ۵؍جولائی رات ۱۰؍بج کر ۳۴منٹ تک۔ ۲۷؍اگست رات ۱۱؍بج کر ۳۹ منٹ سے ۲۹؍اگست دوپہر ۱۲؍بج کر ۳۲منٹ تک۔ ۲۳؍ستمبر صبح ۵؍بج کر ۳۸؍منٹ سے ۲۵؍اگست شام ۶؍بج کر ۲۷منٹ تک قمر اوج میں رہے گا۔شرف قمر کے بعد اوج قمر کی اہمیت ہے۔اور موثر کاموں کے لئے یہ بھی موثر وقت ہے۔

تحویل آفتاب

۲۳؍جولائی کو صبح ۴؍بج کر ۴۹منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔اس کے بعد ۲۳؍اگست دوپہر ۱۱؍بج کر ۵۴منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔اس کے بعد ۲۳؍ستمبر صبح ۹؍بج کر ۳۴منٹ پر آفتاب برج میزان میں میں داخل ہوگا۔یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی حاجات اپنے رب کے دربار عالی میں رکھیں۔

منزل شرطین

۱۶؍جولائی صبح ۶؍بج کر ۱۰؍منٹ پر۔
۱۲؍اگست دوپہر ایک بج کر ۵۳؍منٹ پر۔
۸؍ستمبر رات ۱۱؍بج کر ۳؍منٹ پر۔
چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔حروف تہجی کی زکوۃ نکالنے والوں کے لئے سنہری موقع۔

اوجِ مریخ

۳؍جولائی دوپہر ۲؍بج کر ۳۱؍منٹ سے ۵؍جولائی صبح ۵؍بج کر ۲۸؍منٹ تک مریخ کو اوج حاصل ہوگا۔خصوصی نقش کا خصوصی وقت۔

شرفِ عطارد

۴؍ستمبر صبح ۵ بج کر ۴۲ منٹ سے ۴؍ستمبر شام ۶؍بج کر ۳۳منٹ تک عطارد کو شرف حاصل ہوگا۔خصوصی کام کرنے کا خصوصی وقت۔

رجعت واستقامت

عطارد

۶؍جولائی رات ۱۲؍بج کر ۵۹ کو حالت رجعت میں رہے گا۔

مشتری

۶؍جولائی دوپہر ۱۲؍بج کر ۴۲منٹ کو حالتِ استقامت میں رہے گا

عطارد

۲۹؍جولائی صبح ۶؍بج کر ۵؍منٹ کو حالتِ استقامت میں رہے گا۔

وبالِ مریخ

۲۸؍جولائی صبح ۱۰؍بج کر ۴۳؍منٹ سے ۱۸؍اگست صبح ۴؍بج کر ۱۵؍منٹ تک۔

چاند گرہن

۷؍ستمبر کو ۱۱؍اور ۱۲؍بجے کے درمیان ہوگا۔

قران قمر و مشتری

۶ رجولائی صبح ۴ بج کر ۱۹ منٹ پر یہ قران واقع ہورہا ہے۔ اسے قران السعدین کہتے ہیں۔ اس لئے کہ دو سعد ستاروں کا قران ہے۔ یہ وقت تسخیر کے لئے کامل ہوتا ہے۔ کسی کے دل کو اپنی طرف رجوع کرنے کے لئے اور اپنا مسخر بنا لینے کے لئے ایسے ہی مؤثر وقت کی تلاش کی جاتی ہے ایسا قران سال بھر میں صرف ایک ہی دفعہ واقع ہوتا ہے۔ اس میں کام لینے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اگر مرد کو تسخیر کرنا ہو تو صورت مشتری کی تیار کرے کہ ایک مرد گھوڑے پر سوار ہو جس کے ہاتھ میں ہلال ہو۔ اگر عورت کو تسخیر کرنا ہو تو صورت زہرہ تیار کرے۔ وہ یہ کہ ایک مور پر عورت بیٹھی ہو جس کے ہاتھ میں آفتاب ہو۔ مندرجہ بالا وقت مقررہ سے پیشتر تانبہ، چاندی اور سکہ ملا کر ایک لوح بنوا کر رکھ لے اور وقت مقررہ پر اس پر تصویر کندہ کرے۔ یہ یاد رہے کہ تسخیر کے اعمال میں سے یہ ایک باقوت عمل ہے۔ زہرہ کا عمل زہرہ کی ساعت میں اور مشتری کا عمل مشتری کی ساعت میں تیار کرنا ہوگا۔ مندرجہ بالا وقت سے بارہ گھنٹے قبل اور ۱۲ گھنٹے بعد جو ساعت سعد ہو۔ اس میں عمل تیار کرنا ہوگا۔ مردوں کی تسخیر کے لئے حکام اور افسران یا محبوب ومطلوب ہوسکتا ہے حکام کی تسخیر سے روز بروز ان سے فوائد حاصل کرنا اور ترقی کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس لوح کے پاس رکھنے سے مسخر اس کے قول وفعل کے خلاف نہیں جاسکتا اور نہ اس کی مرضی کے خلاف ایک قدم باہر جاسکتا ہے۔ اسی طرح عورت کی تسخیر سے مراد خواتین معظمہ یا محبوبہ یا مطلوبہ ہے یا بیوی ہے یا کوئی رشتہ دار عورت جو ناراض ہوگئی ہے۔ اگر مرد کی تسخیر ہے تو لوح کے دوسری طرف ایک مربع نقش آیت کریمہ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ کے اعداد ۸۸۵ ہیں۔ نام خود مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ کے جمع کرکے نقش آتشی لکھے۔ (افسر ہو تو نام مع عہدہ کے اعداد لے) اگر عورت کی تسخیر ہو تو وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ کے اعداد ۲۱۲۳ میں نام طالب مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ کے جمع کرکے نقش مربع آتشی تصویر کی پشت پر تیار کرے، تصویر زہرہ کی ہو یا مشتری کی چار اسماء اس پر لکھنے ہیں۔ اوپر یا کفتیا لیوش نیچے یا مستعلموش دائیں جانب طہالموش بائیں جانب یا غملیوش۔ یہ لوح جب تک پاس رہے گی مطلوب مسخر مطیع رہے گا۔ شروع شروع میں جب بھی مطلوب کا سامنا ہوا کرے تو اجب یا طمطائیل کہہ کر اپنے اوپر دم کرلیا کرے۔ پھر اس کو دیکھے یا ملاقات کرے یا بات کرے۔ مربع نقش پر کرنے کا یہ قاعدہ ہوتا ہے کہ کل اعداد سے ۳۰ عدد تفریق کرکے باقی کو ۴ سے تقسیم کرتے ہیں جو حاصل قسمت ہو اس کو رفتار کے نقش کے مطابق خانہ اول میں رکھ کر ترتیب سے پر کرتے ہیں۔ اگر تقسیم کرنے سے باقی ایک رہے تو خانہ ۱۳ میں ایک کا اضافہ کرتے ہیں۔ اگر باقی دو رہیں تو خانہ ۹ میں ایک کا اضافہ کرتے ہیں۔ اگر باقی ۳ رہیں تو خانہ ۵ میں ایک کا اضافہ کرتے ہیں۔ نقش پر ہوجاتا ہے۔ چاروں طرف سے میزان کرکے دیکھ لیں۔ اگر اعداد صحیح ہوں تو نقش صحیح ہے ورنہ غلط ہوگا۔ رفتار نقش یہ ہے۔

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

تسخیر کے اس سلسلے کے لئے دفتر کو نہ لکھیں۔ خود تیار کریں کسی بات کو پوچھنے کی ضرورت ہو تو لکھیں۔

قران شمس و عطارد

یہ قران ۱۸ رجولائی کو دوپہر ۱۲ بج کر ۲۷ منٹ پر واقع ہورہا ہے۔ اس وقت ذیل کا مربع نقش زعفران سے آتشی چال سے لکھیں۔ یہ نقش ان بچوں کے لئے مؤثر ثابت ہوگا جو امتحان کی تیاری کررہے ہوں۔ جن بچوں کی قوت حافظہ کمزور ہو ان کے لئے بھی یہ نقش مؤثر ثابت ہوگا۔ جو بچے تعلیم سے گھبراتے ہوں، جن کی تعلیم گھر میں ایک مسئلہ بنی ہوئی ہو ان کے لئے بھی یہ نقش تیر بہدف ثابت ہوگا اور اس نقش کی برکت سے بچہ تعلیم کی طرف دل سے متوجہ ہوگا۔ یہ نقش ذوق تعلیم، کامیابیٔ امتحان، قوت حافظہ میں اضافے جیسے امور میں غیبی مدد کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس نقش کو اگر مؤثر بنانا ہو تو قران شمس وعطارد کے اوقات میں لکھیں۔ اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو اور پڑھنے میں بھی اس کا جی نہ لگتا ہو تو ایسے بچے کے لئے ہر بدھ کو سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر یہ نقش زعفران سے طشتری پر لکھیں اور پانی سے دھو کر بچے کو پلادیں۔ اس عمل کو لگاتار چار بدھوں تک کریں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ بچہ کا ذہن کھل جائے گا اور اس میں تعلیم کا ذوق بھی پیدا ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۱۵	۱۶۲۹	۱۶۲۶	۱۶۲۲
۱۶۲۷	۱۶۲۱	۱۶۱۶	۱۶۲۸
۱۶۲۰	۱۶۲۴	۱۶۳۱	۱۶۱۷
۱۶۳۰	۱۶۱۸	۱۶۱۹	۱۶۲۵

اس نقش کی رفتار وہی ہے جو اوپر والے نقش کی ہے۔

عاملین کی سہولت کے لئے

۲۷رستمبر قمروزہرہ ۱۱_۷

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۳رجولائی	قمروزحل	۱۹_۵۰
۴رجولائی	قمرومریخ	۱۲_۲
۱۰رجولائی	قمرومشتری	۱۶_۱۴
۱۵رجولائی	زہرہ ومریخ	۱۰_۲۰
۲۰رجولائی	قمروعطارد	۴_۱۳
۲۱رجولائی	قمروزحل	۱۳_۱
۲۲جولائی	قمرومریخ	۲۰_۴۷
۲۷رجولائی	قمرومریخ	۱۸_۲۳
۲۸رجولائی	قمروزہرہ	۱۵_۴۸
۲۹رجولائی	قمروعطارد	۱۱_۴۵
۲راگست	قمرومریخ	۷_۲۱
۸راگست	مریخ ومشتری	۲۲_۵۰
۱۷راگست	قمروعطارد	۱۳_۱
۱۸راگست	قمروزحل	۴_۴۰
۲۰راگست	قمرومریخ	۱۲_۳۶
۲۵راگست	قمرومشتری	۳_۳۴
۲۶راگست	قمروزہرہ	۱_۵۸
۳۱راگست	قمرومریخ	۲_۱۰
۴رستمبر	عطاردومشتری	۰۰_۴۰
۴رستمبر	قمروزحل	۱۳_۱۲
۱۷رستمبر	قمروشمس	۶_۱
۱۸رستمبر	قمرومریخ	۶_۱۹
۲۴رستمبر	قمروزحل	۱۲_۳۴
۲۶رستمبر	عطاردوزحل	۱_۵۸
۲۸ستمبر	قمرومریخ	۱۹_۲۰

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت نظر
کیم جولائی	شمس ومشتری	۴_۵۱
۸رجولائی	قمروزحل	۱۵_۴۴
۱۴رجولائی	قمرومشتری	۱۹_۴۵
۱۷رجولائی	قمروزحل	۲_۳۳
۲۳رجولائی	قمرومشتری	۱۴_۳۵
۷راگست	قمرومریخ	۳_۱
۱۲راگست	قمروزہرہ	۱۲_۴۷
۱۳راگست	قمروزحل	۱۵_۴۵
۱۸راگست	قمرومشتری	۰۰_۵۱
۲رستمبر	قمروزہرہ	۱۷_۶
۳رستمبر	قمروعطارد	۱۹_۱۲
۷رستمبر	قمرومشتری	۲۳_۱۶
۱۰رستمبر	قمروزحل	۶_۱۳
۱۱رستمبر	قمروزہرہ	۱۰_۲
۱۳رستمبر	قمرومریخ	۸_۲
۲۹رستمبر	قمروزحل	۱۱_۱۹

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت نظر
کیم جولائی	قمروزہرہ	۲_۱۹
۵رجولائی	قمروعطارد	۱۳_۲۲
۱۲رجولائی	قمرومشتری	۱۸_۷
۳۱رجولائی	قمروزہرہ	۱۱_۴۹
کیم اگست	قمروعطارد	۱_۳۱
۳راگست	شمس ومشتری	۱۷_۲۱
۴راگست	قمرومریخ	۱۹_۳۲
۹راگست	قمرومشتری	۶_۳۳
۱۴راگست	قمروزہرہ	۱۹_۳
۱۵راگست	قمروزحل	۱۸_۴۴
۲۲راگست	قمرومشتری	۱۱_۵۰
۳۰راگست	قمروزحل	۱۲_۴۱
کیم ستمبر	قمرعطارد	۳_۵۳
۱۵رستمبر	قمروعطارد	۱۶_۳۳
۱۹رستمبر	قمرومشتری	۱۰_۰۰
۳۰رستمبر	قمروزہرہ	۲_۱۳
۳۰رستمبر	قمروشمس	۱۶_۳۲

قران

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۶رجولائی	قمرومشتری	۴۰_۱۹
۱۸رجولائی	شمس وعطارد	۱۲_۳۷
۲۴رجولائی	قمروعطارد	۱۴_۳۷
۲۵رجولائی	قمروشمس	۱۰_۱
۲۶رجولائی	قمروزحل	۷_۴۸
۲۷رجولائی	قمرومریخ	۲۳_۱۸
۲۱راگست	عطاردوزحل	۲۱_۱۰
۲۲راگست	قمروزہرہ	۴_۱۳
۲۷راگست	زہرہ وزحل	۵_۸
۱۶رستمبر	عطاردومریخ	۰۰_۴۰
۲۳رستمبر	قمرومریخ	۱۷_۱۳

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۹رجولائی	قمروزہرہ	۳_۳۷
۱۱رجولائی	قمروشمس	۸_۲۱
۱۳رجولائی	قمرومریخ	۱۹_۷
۱۹رجولائی	قمرومشتری	۱_۱۷
۸راگست	قمروزہرہ	۳_۲۲
۹راگست	قمروشمس	۱۶_۲۳
۱۵راگست	قمرومشتری	۱۰_۴۴
۹رستمبر	قمرمریخ	۰۰_۳۰
۱۲رستمبر	قمرومشتری	۱_۰۰

☆ ☆ ☆ ☆

آم کے کرشمے

☆ آم کی تاثیر گرم ہوتی ہے۔ یہ ملین شکم ہے۔ آم کا مزاج گرم ہوتا ہے چنانچہ سرد مزاج والوں کے لئے ایک نعمت ہے۔ آم مولد خون ہے۔ قوت باہ کے لئے مفید ہے۔ بے خوابی اور قبض میں فائدہ مند ہے۔

اگر آم چوسنے کے بعد کچی دودھ کی لسی پی لی جائے یا جامن کھالئے جائیں تو خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ قلت خون کے مریضوں کو آم اس طریقے سے استعمال کرنا چاہئے کہ پکے ہوئے اور میٹھے آموں کا رس ایک پاؤ لے لیں اور اس میں گائے کا تازہ دودھ ایک پاؤ کے قریب ملا لیں۔ آدھی چھٹانک کے قریب گائے یا بھینس کا خالص گھی۔ ایک چمچہ ادرک کا رس اور حسب خواہش چینی ملا کر دو مہینے تک استعمال کرنے سے چہرے پر خون جھلکنے لگتا ہے۔ یہ دوائی قوت باہ، تولید منی اور افزائش خون کے لئے از حد مفید ہے۔

☆ گرم مزاجوں کے لئے آم کا بہت زیادہ استعمال منع ہے۔ لسی آم کی گرمی کو اعتدال پر لاتی ہے۔

☆ کچے آم کو آگ میں بھون لیں۔ پھر اس کا شربت بنا کر نوش کریں یہ شربت ٹھنڈا ہوتا ہے اور لولگ جانے میں بے حد مفید ہے۔

☆ آم کے پتوں کا جوشاندہ چالیس روز تک استعمال کرنے سے سوزاک کو آرام دیتا ہے۔

☆ آم کے سبز پتوں کو چلم میں رکھ کر کش لگانا بواسیر کو دور کرتا ہے۔ آم کے خشک پتوں کی راکھ مسوڑوں کے درد میں بطور منجن استعمال کرنا فائدہ مند رہتا ہے۔

☆ آم کی گٹھلی کا گودا بھون کر الایچی خورد میں ملا کر دینا پیچش اور خونی دستوں کے لئے از حد مفید ہے۔

دستوں میں آم کی چھال کا سفوف تازہ پانی کے ساتھ دن میں 3 مرتبہ چار چار ماشہ کھانے سے آرام آجاتا ہے۔ یہی چھال رات کو تولہ کے قریب لے کر پانی میں بھگو دیں اور صبح کو پی لیں۔ چالیس روز تک یہی عمل دہرانے سے سوزاک میں فائدہ مند ہے۔

حیض کی خرابیاں دور کرنے کے لئے بھی آم کی چھال ابال کر دینے سے شفا ہوتی ہے۔ کچا آم بھوک لگاتا ہے اور صفرا کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔

کچے آموں کا گڑینا بنا کر استعمال کرنا مفید ہے۔ اس سے بھوک اچھی لگتی ہے۔ گرم مزاجوں کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔

☆ سرد بلغمی امراض والے شخص کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو نزلہ وزکام میں مبتلا رہتے ہیں اور دمہ و کھانسی کے مریضوں کے لئے آم کا استعمال مناسب نہیں۔

☆ آم کھانے کے بعد چند عدد جامن کھانے سے وہ جلد ہضم ہو جاتے ہیں۔ جامن آم کا مصلح ہے۔

☆ پکا ہوا میٹھا آم اگر اعتدال کے ساتھ کھایا جائے تو ہر شخص کے مزاج کو راس آتا ہے۔

☆ کچے اور میٹھا آم کے کثرت استعمال سے اعصاب اور جگر پر مضر اثر ہوتا ہے۔ دودھ بھی آم کی اصلاح ہے۔ آم کھانے کے بعد دودھ کی کچی لسی پینی چاہئے۔

☆ سہارنی آم قوت باہ کے لئے اکسیر ہے۔ امساک بھی پیدا کرتا ہے۔ مغلظ منی ہے۔ اس کے کھانے سے منی گاڑھی ہوتی ہے۔

☆ آم کی کونپلوں کو اگر ڈنڈی سے توڑا جائے تو دودھ کی طرح کا ایک رس نکلتا ہے۔ اس کے چند قطرے اگر بتاشے پر دودھ کے ساتھ کھائے جائیں تو امساک پیدا کرتے ہیں۔ نامردی کو دور کرتے ہیں۔

آم کے اندر موجود حیاتین (VItamens) کے فوائد

حیاتین الف .... وٹامن اے

☆ وٹامنز غذا کو جزو بدن بنانے میں زبردست معاون ہیں۔ وٹامن اے غذا کا جزو اعظم ہیں۔ روزانہ غذا میں اس کی مناسب و متوازن مقدار میں صحت انسانی پر غیر معمولی اثرات پیدا کرتی ہے۔

☆ اس سے جسم تندرست و توانا، چہرہ تر و تازہ اور بارونق رہتا ہے۔ جلد چکنی، آنکھیں روشن اور چمکیلی رہتی ہیں۔

☆ بچوں کی غذا میں وٹامن اے (حیاتین الف) کے بے حد دخل ہے۔ اس وٹامن انسان کو پھیپھڑوں اور آنتوں کے امراض سے محفوظ رکھتے ہیں اور جلدی بیماریوں روکتے ہیں۔ امراض کے مقابلے میں قوت مدافعت بڑھاتے ہیں۔

☆ غذا میں وٹامن اے کی کمی بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔

☆ اوائل زندگی میں اگر وٹامن اے پوری مقدار میں جسم کو نہ ملیں تو اس کی نشوونما رک جاتی ہے۔

☆ وٹامن اے مرض کے مقابلے کی قوت کو بڑھاتے ہیں۔

اگر جسم میں مناسب مقدار میں موجود ہوں تو متعدی امراض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ کم ہوتا ہے۔

☆ وٹامن اے سے بینائی کو تقویت پہنچتی ہے اور اس کی کمی بینائی میں خرابی اور خاص طور پر رات کو نظر نہ آنے کی شکایت ہو جاتی ہے اور بچوں میں ہڈیوں کی نشوونما میں بھی نقص پیدا ہوتا ہے۔

☆ ڈاکٹر کارل کولر ڈاکٹر ہینڈل اور ڈاکٹر میکس کالم کہتے ہیں کہ شب کوری کا عارضہ وٹامن اے کی کمی سے رونما ہوتا ہے۔

☆ سکروی ہڈیوں کے ٹیڑھے ہو جانے اور نرم پڑ جانے کا مرض بھی غذا میں وٹامن اے کی غیر موجودگی کا نتیجہ ہے۔

☆ وٹامن اے آم کے علاوہ تمام حیوانی روغنوں، دودھ، دہی، پنیر، مکھن، ترکاریوں، ٹماٹر، گاجر، مولی، پالک، میتھی، سبز دھنیا، کرمکلہ، بند گوبھی اور آلو میں خصوصیت سے پائے جاتے ہیں۔

پھلوں میں سنگترہ، مالٹا، لیموں، انناس میں خصوصیات سے پائے جاتے ہیں۔

وٹامن بی...... حیاتین "ب"

وٹامن بی کا بھی تندرستی سے نہایت گہرا تعلق ہے۔ جسم کے اعصاب (نروس سسٹم) اور دل و دماغ کے لئے بہت ضروری ہے۔ یہ وٹامنز اعضاء کو مضبوط کرتے ہیں۔ قوت ہاضمہ کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ بھوک بڑھاتے ہیں۔ اوائل عمر میں جسمانی نشوونما سے بہترین مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

چہرے پر ترو تازگی، بشاشت اور جلد پر چکنائی اور ملائمت پیدا کرتے ہیں۔ جسم میں ان کی کمی اور غذا میں عدم فراہمی سے قلب اور اعصاب بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

وٹامنز بی کی جسم میں کمی سے عصبی دور، جسم میں چبھن، بے چینی، پٹھوں میں ایک قسم کی سوزش اور ورم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔

وٹامن بی کے حصول کے لئے جن اشیاء کا استعمال ضروری ہے۔ وہ چوکر کھلی میں صاف کئے ہوئے چاول۔ مشین کے صاف کئے ہوئے چاولوں میں وٹامن بی مفقود ہوتی ہے۔ یہ وٹامن آم کے علاوہ پھل، مکئی، دالوں اور ان کے چھلکوں میں بہت ہوتی ہے۔

سبزیوں، ترکاریوں، دودھ، دہی، چھاچھ، پنیر، بادام، پستہ، کلیجی، گوشت انڈے کی زردی میں وٹامن بی بکثرت ہوتی ہے۔ پھلوں میں آم میں بھی وٹامن بی ہوتی ہے۔ لیکن قلیل مقدار میں آموں کے موسم میں آم کھانے سے بھی اس وٹامن کی کمی کس حد تک پوری ہوتی ہے۔

وٹامن سی...... حیاتین "ج"

طبی نقطہ نظر سے غذا میں وٹامن سی کی موجودگی آنکھوں، دانتوں اور مسوڑھوں کے امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ خون کی کمی اور جسم کی لاغری کو رفع کرتی ہے۔

وٹامن سی جلدی بیماریوں اور فساد خون سے محفوظ رکھتا ہے۔ ہڈیوں کی مضبوطی، نشوونما کا معاون اور بینائی کا محافظ ہے۔ غذا میں اس کی کمی یا غیر موجودگی بہت سے امراض کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔

ہڈیوں کے جملہ امراض وٹامن سی کی کمی سے پیدا ہوتے ہیں۔ عموماً دانتوں کی خرابی اور بیماریوں کا بھی یہی باعث ہے۔ ان امراض سے محفوظ رہنے کے لئے وٹامن سی کے حصول کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ اور ایسی غذائیں استعمال کرنی چاہئیں جن سے خاطر خواہ وٹامن سی جسم انسانی میں مہیا ہو سکیں۔ واضح رہے کہ ماں بننے والی عورتوں اور شیر خواہ بچوں والی خواتین کی غذا میں وٹامن سی کے اجزا معمول سے زیادہ درکار ہوتے ہیں کیونکہ یہی چیز صحیح معنی میں بچے کی پرورش کرتی ہے۔ اس کی کمی ماں اور بچے دونوں کی صحت پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔

وٹامن سی خصوصیت سے نباتات سے ماخوذ ہے۔ سبزیاں، ترکاریاں اور پھل وٹامن سی کا مخزن ہیں۔ مگر یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ باسی گلے سڑے اور خشک پھلوں، ترکاریوں سبزیوں کے وٹامن بالکل ضائع ہو جاتے ہیں۔

وٹامن سی کے کیمیائی اجزاء خصوصیت سے بے حد لطیف اور نازک ہوتے ہیں۔ جو بہت زیادہ دھونے، پکانے، بھوننے اور کھلا رکھنے سے اکثر ضائع ہو جاتے ہیں اور صرف پھوک باقی رہ جاتا ہے جس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے اس سے جزو بدن بننے والے غذائی اجزا بالکل مفقود ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو کچی اشیاء کھانی چاہئیں۔ مثلاً سلاد گاجر، مولی، شلغم، ٹماٹر، پیاز؟ کھیرا، ککڑی وغیرہ ان سبزیوں میں وٹامن سی بکثرت پائے جاتے ہیں اور تمام موسمی پھلوں مثلاً سنگترہ، آم، نارنگی سیب، انگور، انناس، وغیرہ میں وٹامن سی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

تازہ پھلوں کے جوس پینے سے بھی وٹامن سی کی کمی پوری ہوتی ہے۔ مینگو جوس بھی وٹامن سی کا بڑا اچھا ذریعہ ہے۔

☆☆☆☆

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2006

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...
+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...
+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھبھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

جون ۲۰۰۶ء

حاضری کی حقیقت

قدرت کے کچھ نایاب تحفے

روحانی قوتیں بڑھانے کے طریقے



کیا اور کہاں

اداریہ

مولانا ارشد مدنی بھی پڑھیں

بقلم خاص

خداخدا کر کے جمعیۃ العلماء کا بحران ختم ہوا۔ اصولی طور پر صدارت کا جو الیکشن ہو رہا تھا اس میں بھی مولانا سید ارشد مدنی جیت کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اسی دوران مولانا محمود مدنی سکریٹری کے عہدے سے مستعفی ہو گئے لیکن ان کے مستعفی ہونے سے بھی کوئی خاص اثر نہیں پڑا اور مولانا ارشد مدنی کے ووٹوں کی تعداد بڑھتی رہی۔ چند بزرگوں کے مشورے پر مولانا محمود مدنی نے اپنی ضد چھوڑ دی اور مولانا ارشد مدنی کی جیت اور صدارت کو کچھ شرائط کے ساتھ تسلیم کرلیا۔ اس طرح محمود مدنی نے عقل مندی کا ثبوت دیا اگر وہ چند عاقبت نااندیش لوگوں کے مشورے کو اہمیت دیتے رہتے اور اپنی ضد پر اڑے رہتے تو بہت بڑا نقصان ہوتا اور جمعیۃ العلماء کے تانے بانے بکھر کر رہ جاتے اور اس کے اثرات نہ صرف یہ کہ خاندان مدنی پر پڑتے بلکہ وہ دارالعلوم بھی ہاتھوں سے نکل جاتا جو بڑی جدوجہد سے حاصل ہوا تھا اور کچھ ایسے راز بھی فاش ہو جاتے جن کا فاش ہونا اس امت کے حق میں بہتر نہیں تھا اور یقیناً خاندان مدنی کے حق میں بھی بہتر نہیں تھا۔

اس الیکشن سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ علماء اور دینی مدارس کی اکثریت نے مولانا ارشد مدنی کو اہمیت دی اور ان ہی کو صدارت کا مستحق سمجھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ محمود مدنی کسی قابل نہیں ہیں۔ بلکہ ووٹروں کا رجحان یہ تھا کہ صدارت کے جلیل القدر عہدے پر ایک مستند عالم جلوہ گر ہو باقی دیگر ذمہ داریاں محمود مدنی اسی طرح نبھائیں جس طرح وہ اپنے والد مرحوم کی زندگی میں نبھاتے رہے۔ اگر مولانا ارشد مدنی عہدۂ صدارت کے امیدوار نہ ہوتے تو پھر یقیناً مولانا محمود مدنی ہی کو اہمیت دی جاتی کیونکہ صدارت کے لئے کوئی دوسرا نام سامنے تھا ہی نہیں۔ یہ بھی افسوسناک بات ہے کہ اتنی بڑی جماعت جو ہزاروں علماء پر مشتمل ہے اس میں کوئی اور عالم دین اس قابل ہی نہیں تھا کہ صدارت کے لئے اپنا نام پیش کر سکے۔ ممکن ہے کہ دوسرے حضرات اکابر اس لئے سامنے آنے سے لرزتے ہوں کہ ان کی دال تو گلنے کی نہیں اور وہ خواہ مخواہ ''ارباب اقتدار'' کی نظروں سے گر جائیں گے۔ وجہ کچھ بھی رہی ہو لیکن یہ بات یقیناً قابل افسوس ہے کہ آج امت مسلمہ اور بڑے علماء اس درجہ نکما ہو کر رہ گیا ہے کہ ان میں سے کسی بھی فرد میں امارت سنبھالنے کی اہلیت نہیں ہے۔ اسلئے مجبوراً الیکشن ایک ہی گھر کے دو امیدواروں کے درمیان لڑا گیا، جو ارباب فکر کی نظروں میں خوش آئند ثابت نہیں ہوا۔

یادش بخیر۔ آج سے تقریباً ۲۵ برس پہلے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب پر یہ الزام تھا کہ وہ اپنا جانشین اپنے بیٹے مولانا سالم صاحب قاسمی کو بنانا چاہتے ہیں۔ یہ بات صحیح تھی یا غلط اس کا فیصلہ تو آخرت ہی میں ہوگا لیکن اس بات کو لے کر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کو بہت بدنام کیا گیا۔ اور ان کے خلاف ایک زبردست پروپیگنڈہ پورے ملک بلکہ پورے عالم میں کیا گیا۔ اس وقت حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ ۸۵ سال کے تھے۔ یہ عمر اور ان کی ساٹھ سالہ جدوجہد اس قابل تھی کہ مسلک دیوبند سے متعلق تمام افراد ان کو خراج تحسین پیش کرتے اور قاری طیب صاحبؒ اپنی عمر کے آخری ایام سکون و عافیت کے ساتھ گزارتے۔ لیکن تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ان پر عمر کے آخیر میں نہ صرف یہ کہ عہدے کے لالچ کا الزام لگا بلکہ انہیں بے ایمان اور بے کردار بھی ثابت کیا گیا اور ان پر غبن کا مقدمہ بھی چلا جو ارباب مسلک دیوبند کے لئے ڈوب مرنے کی بات تھی۔ ان کے صاحبزادے مولانا سالم صاحب قاسمی کو نااہل قرار دیا گیا اور ان کے خاندان کی ان خدمات کو ٹھوکر ماردی گئی، حالانکہ ان کی خدمات غیروں کی نظروں میں بھی مسلمہ تھیں۔ لیکن جس وقت جمعیۃ العلماء کی صدارت کا الیکشن ایک ہی خاندان کے دو شخص لڑ رہے تھے ایک مرحوم صدر کا بھائی تھا اور ایک بیٹا۔ اس وقت پوری امت میں سے کسی کے بھی دماغ میں یہ بات کیوں نہیں آئی کہ دارالعلوم دیوبند ہو یا جمعیۃ العلماء یا کوئی بھی قومی جماعت اس میں وراثت اور جاگیرداری جائز نہیں ہے اور اگر یہ جائز ہے تو پھر ضعیف العمری میں حضرت قاری طیب صاحب کو صدمہ کیوں پہنچایا گیا تھا۔؟ آج ہماری بربادی کی اولین ترین وجہ یہ ہے کہ ہم دورخی زندگی گزار رہے ہیں وہ لوگ جو اس دنیا میں ''اکابر'' کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں ان کے خیالات بھی دو طرفہ ہیں۔ اپنے لئے سوچ و فکر کچھ اور ہے اور دوسروں کے لئے سوچ و فکر کچھ اور۔ جس طرز فکر کو ہم دوسروں کے لئے لغو گردی قرار دیتے ہیں وہی طرز فکر اپنے لئے جہاد بن جاتا ہے۔ ہمارے لینے دینے کے پیمانے قطعاً الگ ہیں اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمارے دور کے بزرگوں کا بھی معاملہ یہ ہے کہ وہ حق و باطل کی لڑائی میں صرف اس گروہ کا ساتھ دیتے ہیں جو ان کا پسندیدہ ہو خواہ وہ باطل پر ہو۔ اس طرح کے نظریوں اور خیالوں نے ہمیں ذلت و پسپائی کے اس مقام پر لاکر کھڑا کر دیا ہے جہاں غیروں کی نظروں میں بھی ہم ناقابل اعتبار ہیں اور اپنوں کی نظروں میں بھی غیر معتبر لیکن چونکہ یہ دور منافقت کا دور ہے اور ہمارے بزرگوں کے منہ پر تعریف کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے کسی بھی بزرگ کو اپنی غلطی کا اندازہ نہیں

ہو پاتا۔ بالخصوص آج دینی مدارس کا حال یہ ہے کہ سبھی حضرات الا ماشاء اللہ جھوٹ، فریب، نفاق اور خوشامد کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں۔ اور اس دلدل نے علماء کے اخلاق وکردار کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ ہر عالم مصلحت کی چادر اوڑھے پھرتا ہے کسی میں بھی سچ کہنے کی جرأت نہیں ہے۔ اور برملا سچ نہ بولنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہر شخص کمزوریوں کا شکار ہے وہ دوسروں کی طرف اُنگلی اٹھاتے ہوئے لرزتا ہے کہ کہیں اپنی پول نہ کھل جائے۔ اس طرح کے ناگفتہ بہ حالات میں صبر کرنے کے سوا اور چارہ ہی کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند میں مولانا ارشد مدنی کی صدارت پر اساتذہ اور علماء کو بہت زیادہ خوشی کا احساس نہیں ہوا شاید اسکی وجہ مولانا ارشد مدنی کے مزاج کی سختی ہے۔ ان کی کرختگی سے لوگ خوف زدہ ہیں لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ جمعیۃ العلماء کے صدر بننے کے بعد مولانا ارشد مدنی اپنے مزاج میں نرمی پیدا کریں گے اور محبت اور حسن اخلاق سے علماء کا اور اساتذہ دارلعلوم کا دل جیتنے کی کوشش کریں گے۔ مولانا کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ان کے مخالفین کی تعداد موافقین کے مقابلے میں آج بھی زیادہ ہے۔ بے شک جمعیۃ العلماء کے علاقائی صدور نے الیکشن کے وقت بہت سوجھ بوجھ کا ثبوت دیا ہے اور مولانا ارشد مدنی کے مقام کو پہچان کر ان ہی کو فوقیت دینے کی جدوجہد کی ہے اب قدردانی کا تقاضہ یہ ہے کہ حضرت مولانا ارشد مدنی وہ طریقہ اپنائیں جو حضرت عمر فاروق ؓ نے امیر المؤمنین بننے کے بعد اپنایا تھا۔ مولانا ارشد مدنی کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اصل حکومت لوگوں کے دلوں پر ہوتی ہے ان کے جسموں پر نہیں۔ اس وقت جمعیۃ العلماء میں نہیں بلکہ دارالعلوم دیوبند میں بھی آپ کا خاص مرتبہ ہے اور یہ مرتبہ اسی وقت باقی رہ سکتا ہے جب آپ محبت اور حسن اخلاق اور حسن انصاف کو اہمیت دیں۔ اور ہماری درخواست تو یہ بھی ہے کہ وہ صلح جو مولانا اسعد مدنی ؒ نے اپنی عمر کے آخیر میں کی تھی آپ اس صلح میں نیا رنگ بھریں اور مولانا سالم صاحب اور مولانا اسلم صاحب کو دارالعلوم میں نمایاں مقام دلانے کی جدوجہد کریں تاکہ حضرت قاری طیب صاحب کے چاہنے والوں کے ساتھ بھی انصاف ہو سکے اور وہ بھی اس صلح کی لذتوں سے محظوظ ہو سکیں۔ اگر آپ نے یہ صلح کسی لین دین کی وجہ سے نہیں کی تھی یا یہ کوئی سیاسی ڈرامہ نہیں تھا تو پھر اس صلح کی کچھ تفسیر لوگوں کے سامنے آنی چاہئے اس میں تمام علماء کی بھلائی ہے اور اسی میں مسلک دیوبند کی آبرو ہے۔ اگر مولانا سالم صاحب کو مجلس شوریٰ کا ممبر ہی بنالیا جائے تب بھی قاری طیب صاحب ؒ کے معتقدین کے وہ زخم بھر سکتے ہیں جو آج بھی ہرے بھرے ہیں۔

مولانا محمود مدنی اگرچہ جمعیۃ العلماء کے صدر نہیں بن سکے لیکن انہوں نے اپنی پہچان، اپنی کارکردگی سے بنائی ہے بے شک وہ اپنے باپ کی طرح فعال اور انتھک جدوجہد کرنے والے انسان ہیں۔ ہمیں ان سے اچھی امیدیں وابستہ ہیں۔ ان میں کچھ خوبیاں ایسی بھی ہیں جو شاید ان کے والد میں بھی نہیں تھیں۔ مثلاً انہوں نے اپنے پلیٹ فارم پر جماعت اسلامی اور ارباب بریلوی اور دیگر طبقے کے لوگوں کو بھی مدعو کیا ہے اور انہوں نے صرف کانگریس پر تکیہ کر کے بیٹھ جانے کی غلطی نہیں کی ہے جب کہ مولانا اسعد مدنی ؒ اپنی بے شمار خوبیوں کے باوجود کانگریس سے اس کی بھاری غلطیوں کے باوجود بھی الگ نہ ہو سکے۔ ۱۹۹۲ء میں بابری مسجد شہید ہوئی تو مولانا کے بہت سے چاہنے والے اس بات کی امید کر رہے تھے کہ مولانا اسعد مدنی راجیہ سبھا کی ممبری سے احتجاجاً مستعفی ہو جائیں گے لیکن انہوں نے استعفیٰ نہیں دیا۔ اس طرح کی کچھ باتوں کی وجہ سے امت کے اکثر لوگ مولانا سے بدظن تھے۔ لیکن محمود مدنی کی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے کانگریس ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھنے کی غلطی نہیں کی ہے۔ اس لئے ہم اس بات کی امید کرتے ہیں کہ وہ امت کے مختلف طبقات کو اپنے ساتھ جوڑ کر مسلمانوں کے لئے بطور خاص جدوجہد کریں گے اور امت مسلمہ کے مسائل صحیح معنوں میں حل کرنے کی کوشش کرینگے۔ اگر وہ صحیح طریقے سے چلتے رہے اور اپنے حاشیہ برداروں کے غلط مشوروں پر انہوں نے غلط قدم اٹھانیکی غلطی نہیں کی تو جمعیۃ العلماء کے صدر سے زیادہ اہم ہو جائیں گے۔ بیشک انسان اپنی کارکردگی سے اپنی پہچان بناتا ہے صرف اپنے عہدے سے نہیں۔ حضرت مولانا ارشد مدنی سے صدارت کی مبارکباد دینے کے بعد درخواست کریں گے کہ وہ اپنے مزاج میں کچھ تبدیلی لائیں۔ جمعیت اور دارالعلوم کے تمام متعلقین کے ساتھ لطف وکرم کا معاملہ کریں۔ بلاشبہ وہ ایک بہت بڑی ہستی کے صاحبزادے ہیں، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین مدنی ؒ نے اپنی زندگی میں کسی عہدے اور کسی خطاب کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ وہ عمر بھر صوفی اور درویش بنے رہے، وہ محبت اور انکساری کے خوگر بھی تھے۔ وہ چاہتے تو دنیا ان کے آگے پیچھے دوڑتی لیکن انہوں نے متاع دنیا کو ہمیشہ ٹھوکر مار کر زندگی گزاری اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے پاس کسی طرح کی جاگیر اور جائیداد نہیں تھی اور نقد رقم اُتنی بھی نہیں تھی کہ اہل خانہ ایک ماہ تک گزر بسر کر سکیں۔ انہوں نے خاندان قاسمی کو نہ صرف اہمیت دی بلکہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحب ؒ کو پاکستان سے واپس بلوا کر اپنی محبت، خلوص اور قدردانی کا ثبوت دیا۔ آج ہم جیسے ہزاروں لوگ آپ سے یہ امید کرتے ہیں کہ آپ اپنے باپ کے صحیح جانشین ثابت ہوں گے۔ آپ ہر صورت میں اپنا وقار قائم رکھیں گے اور حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحب ؒ کی خدمات کی قدردانی کا بلاتامل اظہار کریں گے اور اسی میں دیوبند اور مسلک دیوبند کی آبرو ہے۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین مدنی ؒ ایک بار پھر دنیا میں آجائیں تو وہ سب سے پہلے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحب ؒ کی اولاد کے ساتھ انصاف کریں گے اور ان کے پژمردہ وقار کو ایک بار پھر تابندگی عطا کر دیں گے آپ کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے اور یاد رکھیں ایسا کر کے آپکا اپنا قد بہت بلند ہو جائے گا اور اس مسلک دیوبند کی خوبیاں کھل کر سامنے آسکیں گی جو ہزار خامیاں پیدا ہو جانیکے بعد آج بھی معتبر ہے۔

ذرا سوچئے

آپ جس بستی میں رہتے ہیں اس میں کوئی مسلمان شراب خور تو نہیں رہتا؟ اگر رہتا ہے تو اب تک آپ نے اس سے شراب چھڑانے کی کیا کیا کوششیں کی ہیں؟ آپ کے وطن کی اسلامی آبادی میں کوئی شخص سود کے عذاب میں گرفتار تو نہیں نظر آتا؟ اگر ہے تو آپ نے اب تک اس کو اس عذاب سے نجات دلانے میں کوئی سعی وتدبیر کی ہے؟ آپ کے شہر میں کچھ بدنصیب ہستیاں ایسی تو نہیں، جو اللہ کا نام لینے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے کے ساتھ ہی اپنی شرم وحیا، عصمت وعفت کی تجارت میں مصروف ہیں؟ اگر خدانخواستہ ہیں تو آپ نے اب تک ان بدنصیبوں کی حالت سدھارنے میں کیا کیا کام انجام دیئے ہیں؟ اسی طرح جن جن چیزوں پر آپ کا ضمیر، آپ کی عقل، آپ کا قلب، جرم وخطا، گناہ ومعصیت ہونے کا فتویٰ دیتا ہے، ان کی روک تھام کے لئے آپ نے اب تک اپنی بستی میں اپنے محلے میں، اپنے پڑوس میں کتنی کوششیں، انسانیت وہمدردی، ہواخوری ودلسوزی کے جذبات کے ساتھ کی ہیں؟

یہ جتنے "گناہگار" مردوزن نظر آرہے ہیں آپ ہی کے بھائی، بہن ہیں۔ ان پر حقارت سے نظر نہ کیجئے، ممکن ہے کل یہ زیادہ معزز ثابت ہوں۔ ان کو رسوا وبدنام کرنے کے بجائے ان سے نرمی وہمدردی کا برتاؤ کیجئے، ممکن ہے آپ کو بھی کسی دوسرے کا سہارا ڈھونڈنے کی ضرورت پڑ جائے۔ ان سے نفرت کرکے، ان کے ساتھ تحقیر وذلت کا برتاؤ کرکے، ان کے دلوں میں ضد اور سختی نہ پیدا کیجئے، بلکہ اس شفقت ونرمی کے ساتھ جس کو آپ اپنی اولاد کے ساتھ اور اپنے خاص دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ برتتے رہتے ہیں، رفتہ رفتہ انہیں سیدھے راستے پر لایئے۔ ان سے ملنے جلنے میں اپنی توہین نہ سمجھئے۔ ان سے ملئے، تنہائی میں انہیں سمجھایئے۔ ضرورت ہو تو ان کی خوشامد کیجئے اور اس راہ میں خود آپ کی بھی جس قدر توہین ہو، جس قدر بدنامی ہو اس سے بددل نہ ہویئے۔ ڈاکٹر جس وقت آپریشن کرتے ہیں تو خون کی چھینٹیں اڑ کر خود ان کے جسم ولباس کو بھی آلودہ کردیتی ہیں۔ طبیب کو مریض کی جسمانی کثافتوں اور آلائشوں سے برابر سابقہ رہتا ہے اور پیشانی پر شکن نہیں پڑنے پاتی۔ پھر آپ تو روح کو نکھارنے اور اخلاقی کثافتوں اور غلاظتوں کے صاف کرنے میں لگے ہوئے ہیں، آپ کا ظرف تو یقیناً کہیں زیادہ بلند وبرتر، اعلیٰ واشرف ہونا چاہئے۔

کام ذرا مشکل ہے۔ تقریروں میں داد غالباً نہ ملے۔ اخبارات میں تعریف شاید نہ چھپے۔ نام اور کام کی شہرت شاید فوراً نہ ہو۔ لیکن جس وقت زبانیں گنگ ہوجائیں گی اور جسم کا رویاں رویاں زبان حال بن جائے گا، جس وقت آفتاب بے نور ہوجائے گا اور کائنات کا ذرہ ذرہ، حقیقت کی تجلی سے آفتاب بن جائے گا۔ جس وقت جھوٹے انسانوں کی نہیں، سچے فرشتوں کی گواہیاں گزرنے لگیں گی، اور ایک ایک کے پترے کھلنے لگیں گے اس وقت نظر آئے گا کہ پہلے اپنی ذات کے، پھر اپنے گھر والوں، اپنی برادری والوں، اپنے محلے والوں، اپنی بستی والوں کے سدھارنے کی، خاموش وبے نمائش، کوشش، بے معنیٰ ولاحاصل نہ تھی، یہی سچی پیروی رسول ہے۔ یہ سچی شریعت ہے، یہی اصلی طریقت ہے، یہی سچی حقیقت ہے، یہی اصلی صوفیت ہے اس کے سوا جو کچھ ہے، الفاظ کا کھیل اور نفسانیتوں کا تماشا ہے۔

مختلف پھول

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا۔ میں نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو تو سخت بخار آتا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''مجھے اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آئے۔''

میں نے کہا۔ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو اجر ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''ہاں'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو بیماری یا کچھ اور تکلیف پہنچی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت کے پتے گرا دیتا ہے۔

سنہرے قول

● ایمان کے بعد نیک بخت بیوی سے زیادہ کوئی نعمت نہیں۔

● جو شخص اپنے بھید کو پوشیدہ رکھتا ہے وہ مختار ہے۔

● جو شخص مجھے میرے عیب بتاتا رہتا ہے وہ مجھے عزیز ہے۔

● تم جس سے متنفر ہو اس سے ڈرتے رہو۔

● کسی پر لعن طعن نہ کیجئے ایسا کرنے سے آپ کے اندر اجتماعی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

● گناہ کا ترک کر دینا توبہ کی تکلیف سے زیادہ آسان ہے۔

● تعجب ہے اس پر جو شیطان کو دشمن جانتا ہے اور پھر اس کی اطاعت کرتا ہے۔

● عیال دار کے اعمال مجاہدین کے اعمال کے ساتھ آسمان پر جاتے ہیں۔

● اگر آنکھیں روشن ہیں تو ہر روز، روز حشر ہے۔

● نصیحت کے لئے موت ہی کافی ہے۔

● جس نے دنیا کو جس قدر پہچانا، اسی قدر اس سے بے رغبت ہوا۔

بکھرے موتی

● جو شخص اس لئے اپنی اصلاح کر رہا ہے کہ دنیا اس کی تعریف کرے تو اس کی اصلاح نہیں ہوگی۔

● اپنی نیکیوں کا صلہ دنیا سے مانگنے والا انسان نیک نہیں ہو سکتا۔

● ریاکار اس کو عابد کہتے ہیں جو دنیا کو اپنی عبادت سے مرعوب کرنا چاہے۔

● جس نے لوگوں کو دین کے نام پر دھوکہ دیا اس کی عاقبت مخدوش ہے کیونکہ عاقبت دین ہے اور دین میں دھوکہ نہیں، اگر دھوکہ ہے تو دین نہیں۔

● انسان کا اصل جوہر صداقت ہے خاموشی مصلحت اندیش نہیں ہو سکتی۔ جہاں اظہار صداقت کا وقت ہو، وہاں خاموش رہنا صداقت سے محروم کر دیتا ہے۔ ایسے انسان کو صادق نہیں کہا جا سکتا جو اظہار صداقت میں ابہام کا سہارا لیتا ہو۔

● دو انسانوں کے مابین ایسے الفاظ جو سننے والا سمجھے کہ سچ ہے اور کہنے والا جانتا ہو کہ جھوٹ ہے، خوشامد کہلاتے ہیں۔

● ہر انسان دوسرے انسان سے متاثر ہوتا رہتا ہے۔ ایک انسان دوسرے انسان کے پاس خاموشی سے بھی گزر جائے تو بھی اپنی تاثیر چھوڑ جاتا ہے۔ انسان دوسرے انسان کے لئے محبت، نفرت اور خوف پیدا کرتے ہی رہتے ہیں۔

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

روشنی

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ ’’اے بیٹے ایمان کے بعد سب سے پہلے ایک مخلص اور دانا دوست تلاش کرو۔ ایسا دوست ایک پھل دار درخت کی مانند ہے، اس کے نیچے بیٹھو گے تو سایہ ملے گا اور اگر اوپر چڑھو گے تو پھل دے گا۔

نو باتوں کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے۔

- کھلے اور چھپے ہر حال میں اللہ سے ڈرو۔
- کسی پر مہربان ہوں یا کسی کے خلاف غصے میں دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کرو۔
- راستی اور اعتدال پر قائم رہو چاہے امیر ہو یا غریب۔
- جو مجھ سے کٹے میں اس سے جڑوں۔
- جو مجھے محروم کرے میں اسے دوں
- جو مجھ پر زیادتی کرے اسے معاف کردوں۔
- میری خاموشی غور وفکر کی خاموشی ہو۔
- میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہے۔
- میری گفتگو ذکر الٰہی کی گفتگو ہے۔
- ہنسنا اور خوش رہنا صحت کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ غذا کو چبا کر کھانا۔ (ڈاکٹر ہورین فلیچر)
- وہ دن بالکل ضائع شدہ سمجھنا چاہئے جس دن ہنسی نہ آئی ہو۔ (جام فرث)
- دنیا میں کئی عجوبے ہیں لیکن انسان سے بڑا عجوبہ کوئی نہیں۔ سوفوکس)
- اگر تمام سلطنتوں کے تاج میری کتابوں اور میرے شوق مطالعہ کے عوض میرے پاؤں پر رکھ دیئے جائیں تو میں ان سب کو ٹھکرا دوں گا۔ (باکل)
- کپڑے چاہے پرانے پہنو لیکن نئی نئی کتابیں ضرور خریدو۔ (آسٹین فلپس)

خواہش

- کسی کو حاصل کرنے کی اتنی خواہش نہ کرو بلکہ خود کو اس قابل بنا کہ دنیا والے تمہیں حاصل کرنے کی خواہش کریں اور تمہیں ڈھونڈتے پھریں، کسی کی اتنی خواہش نہ کرو کہ اگر وہ نہ ملے تو زندگی میں کچھ نہ رہے۔
- انسان کی خواہش ایک ایسی رنگین تتلی کی طرح ہوتی ہے جو باغ میں اُڑتی ہے۔ اور انسان ساری عمر ان کے پیچھے بھاگتا ہے، اگر انسان کی زندگی سے خواہشات نکال دی جائیں تو پیچھے ایک کورا کاغذ رہ جاتا ہے۔
- ہر انسان چاہتا ہے آسمان کا چاند اس کے دامن میں آجائے۔ لیکن چاند صرف آسمان پر رہتا ہے۔ ہر ایک کی گود میں نہیں آتا، اگر وہ ہر ایک کے دامن میں آجائے تو وہ چاند نہ رہے۔

خلوص

کتنے عظیم ہیں وہ لوگ جو دوسروں کو خلوص دیتے ہیں اور جب ان کا خلوص محض اللہ کی خاطر ہوتا ہے تو لذت میں اور بھی مزہ پیدا ہو جاتا ہے اور

لوگ دوسروں کو خلوص دے کر خود امر ہو جاتے ہیں۔ کسی کے تھوڑے سے خلوص سے کسی کی زندگی سنور جاتی ہے خلوص کی دولت جن کے پاس ہوتی ہے تو خوشیاں ان کا مقدر بن جاتی ہیں۔

بڑی باتیں

● سخاوت بہشت کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں زمین پر جھکی ہوئی ہیں۔ جس نے اس کی شاخ کو تھام لیا وہ اسے جنت میں لے جائے گی۔

● تعجب ہے اس شخص پر جو خدا تعالیٰ کو جانتا ہے اور پھر غیروں کا ذکر کرتا ہے اور ان پر بھروسہ بھی کرتا ہے۔

● سب سے زیادہ عقل مند شخص وہ ہے جو اپنی بات کو اچھی طرح ثابت کر سکے۔

● وہ دانا ہے جو کم بولے اور زیادہ ہنسے۔

● ادب انسان کا زیور ہے۔

● سمندر کی تعریف کرو مگر کنارے پر ہی رہو۔

● جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

● آپ کسی انسان سے سب کچھ چھین سکتے ہیں لیکن اس کے جذبات نہیں۔

● ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے اور اسی حل کی موجودگی کے احساس کا نام "امید" ہے۔

● کسی کے چہرے پر نہ جاؤ کیونکہ ہر انسان بند کتاب کی مانند ہے جس کا سرورق کچھ ہوتا ہے اور اندرونی صفحات پر کچھ اور تحریر ہوتا ہے۔

● انا کے مضبوط خول کو ہمیشہ محبت توڑتی ہے۔

نایاب موتی

● جس کا ارادہ اٹل اور مستحکم ہو وہ دنیا کو اپنے سانچے میں ڈھال سکتا ہے۔

● خوش کلامی ایک ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔

● خود اعتمادی کامیابی کا بہترین راز ہے۔

● جن لوگوں کے خیالات اچھے ہوتے ہیں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

● علم ایک ایسی روشنی ہے جو بھٹکے ہوئے انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔

● تین چیزوں سے لوگوں کا دل جیتا جا سکتا ہے۔ سلام کرنے سے، مجلس میں جگہ دینے اور پسندیدہ نام پکارنے سے۔

● تکلیف کے بعد راحت، قانون قدرت ہے۔

گوہر نما

● دنیا سے محبت نہ رکھ یہ مسلمانوں کا گھر نہیں۔

● شیطان سے محبت نہ کر یہ مسلمانوں کا دوست نہیں۔

● کسی کو تکلیف نہ دے یہ مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔

● تین چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو دیتا ہے۔ بیماری، فقر صبر واستقلال۔

● تین چیزیں عقل کو بڑھاتی ہیں۔ روزہ، مسواک، تلاوتِ کلامِ پاک۔

● دوست تین طرح کے ہوتے ہیں زبانی، فانی، جانی۔

● تین چیزیں بہت سوچ سمجھ کر اٹھانی چاہئیں، قلم، قدم، قسم۔

(ماخوذ)

سات ملک سات کہاوتیں

● بغیر دیکھے کوئی چیز منہ میں نہ ڈالو اور بغیر پڑھے کسی بھی کاغذ پر دستخط نہ کرو۔ (اسپینی کہاوت)

● بچھو کی دم میں زہر ہوتا ہے۔ سانپ کے دانت میں اور مچھر کے سر میں لیکن برے آدمی کے پورے وجود میں زہر ہوتا ہے۔

(سری لنکا کہاوت)

● کپڑے کو کاٹنے سے پہلے سات بار ناپنا کیونکہ کاٹنے کا ایک ہی موقع ہوتا ہے۔ (روسی کہاوت)

● تجربہ وہ کنگھی ہے جو زندگی میں ہمیں اس وقت فائدہ دیتی ہے جب ہمارے بال جھڑ جاتے ہیں۔ (بلجیئم کہاوت)

● الفاظ کے پیچھے مت بھاگو بلکہ خیالات تلاش کرو، جب خیالات کا ہجوم ہوگا الفاظ خود بخود ڈھل جائیں گے۔ (یونانی کہاوت)

● نصیحت ایسی چیز ہے جس کی عقل مند کو ضرورت نہیں ہوتی اور بیوقوف اسے قبول نہیں کرتے۔ (عربی کہاوت)

● جہاں صداقت اور خلوص نظر آئے وہاں دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ ورنہ تنہائی بہترین ساتھی ہے۔ (ایرانی کہاوت)

کلیاں نشاط کی

● تقدیر کے اپنے ہی کھیل ہیں ضروری نہیں کہ جسے چاہا گیا ہو، اسی چاہت کے ساتھ پا بھی لیا جائے۔

● ہمارے قدم اسی جانب کیوں بڑھتے ہیں جو ہماری منزل کو نہیں جاتے وہی لوگ ہمارے دل کے دروازے کیوں کھول ڈالتے ہیں جو ہمارا مقدر نہیں بن سکتے۔

● آنسوؤں کو مسکراہٹ میں بدل دو تو زندگی میں خوشیاں تلاش کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

یادگار لمحے

● "د" کا حرف انسان کی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

● انسان کا زندگی میں آنے کے بعد سب سے پہلا واسطہ "د" دودھ سے پڑتا ہے۔

● بڑا ہوتا ہے تو اس کو "د" دھن و دولت کی ضرورت شدت سے محسوس ہوتی ہے۔

● زندگی میں بار بار "د" دوستی اور بار ہا "د" دشمنی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

● "د" دولہا بنتا ہے "د" دھوم دھام سے "د" دلہن لاتا ہے۔ "د" دعوتیں اُڑاتا ہے۔

● "د" دل دکھاتا ہے۔

● "د" دماغ کھپاتا ہے۔

● بیمار ہوتا ہے تو "د" دوائیں اور "د" دعائیں کام آتی ہیں۔

● جب مر جاتا ہے تو "د" سے ہی دفنایا جاتا ہے۔

سنہرے موتی

● اگر صاحب بدعت کو دیکھو کہ ہوا پر چلتا ہے تو بھی اس کو قبول نہ کرو۔

● درویش وہ ہے کہ کسی کی طمع نہ کرے جب بے طلب کوئی لائے تو منع نہ کرے اور جب لے لے تو جمع نہ کرے۔

● شرک ظاہر بتوں کی پرستش اور شرک باطن مخلوق پر بھروسہ کرنا ہے۔

● شیطان کو سب سے پیارا بخیل مسلمان اور ناپسندیدہ گناہ گار سخی ہے۔

مہکتی کلیاں

● زندگی میں ہر قدم ایک نئی جنگ ہے۔

● آدمی جب بہت زیادہ خوش ہوتا ہے رو دیتا ہے۔

● خوابوں کے اندر زندہ مت رہو بلکہ خوابوں کو اپنے اندر زندہ رکھو۔

● آج کے دور میں جس کے پاس پیسہ ہے وہ راجہ ہے اور جس کے پاس پیسہ نہیں وہ راجو۔

● بہت سی چیزیں انسان خود سیکھتا ہے اور بہت کچھ وقت سکھا دیتا ہے۔

● علم اکتساب سے آتا ہے اور عقل تجربہ سے آتی ہے۔

● محبت ایک ایسی دوا ہے جو پتھر کو بھی موم بنا دیتی ہے۔

بکھرے موتی

● انسان کی عقل کا اندازہ غصے کی حالت میں لگانا چاہئے (حضرت عمر فاروقؓ)

● زندگی کی سب سے بڑی فتح نفس پر قابو پانا ہے۔ اگر نفس پر دل فاتح ہو گیا تو سمجھو وہ دل مردہ ہے۔ (حضرت علیؓ)

● حقیقی خوبصورتی کا چشمہ دل ہے اگر یہ سیاہ ہو تو چمکتی آنکھیں کچھ کام نہیں دیتیں۔

(بوعلی سینا)

● محبت کے لحاظ سے ہر باپ یعقوبؑ اور حسن کے لحاظ سے ہر بیٹا یوسفؑ ہے۔ (بوعلی سینا)

● تحریر ایک خاموش آواز ہے اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

(سقراط)

کام کی باتیں

● دشمنوں کے سامنے ایسی گفتگو کرو کہ اگر وہ دوست بن جائے تو پھر تمہیں شرمسار نہ ہونا پڑے۔

● دوسروں کی خوشیوں کی خاطر اپنی خوشیاں قربان کر دینا انسانیت کی معراج ہے۔

● جن لوگوں میں زیادہ خوبیاں دیکھو، انکی خامیاں نظر انداز کر دو۔

● اپنے ہر خیال اور ہر عمل میں نیک بنو۔

● اس خوشی سے بچو جو کل غم کا کانٹا بن کر کھڑے۔

● سب سے اچھا مشورہ وہ ہوتا ہے جو دیا نہ جائے بلکہ لیا جائے۔

انمول خزانہ

● اگر آپ اُڑنا چاہیں تو اپنے بال و پر کے ساتھ اڑ سکتے ہیں، کسی اور کے پروں پر بھروسہ کرنے والا کبھی پرواز نہیں کر سکتا۔

● جو کارواں واضح منزل کو متعین کئے بغیر مصروف سفر ہوتا ہے وہ بہت جلد منتشر ہو جاتا ہے۔

● ریاکاری ایسا کیڑا ہے جو سارے بدن کو بدبودار کرتا ہے۔

● حصول علم کے لئے جل کر اپنا وجود ختم کر دو تا کہ ماحول کے گھٹا ٹوپ اندھیرے ختم ہو جائیں۔

● ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانا اور اچھے نتائج کی امید رکھنا جہالت ہے۔

یاد رکھنے والی باتیں

● کامیابی کا سب سے بڑا راز خود اعتمادی ہے۔

● لوگوں پر ظلم نہ کرنا بھی سخاوت ہے۔

● دل کا سکون صرف اور صرف سچائی سے ملتا ہے۔

● ہمارا علم ہمارے اعمال سے جھلکتا ہے۔

● خوش اخلاقی سب سے اچھا جوہر ہے۔

● جسے ہار جانے کا خوف ہو وہ ضرور ہار جائے گا۔ (بائرن)

● وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔

منتخب اشعار

جو ہوگا عشق کی لذت سے آشنا پیارے
وہ ذرّے ذرّے میں ان کا ظہور دیکھے گا

●

عجیب رسم ہے یارو تمہاری محفل میں
دیئے جلانے سے پہلے بجھائے جاتے ہیں

●

میں نے ہر دور میں رسموں سے بغاوت کی ہے
کوئی بھی عہد ہو میں اس سے پشیمان نہیں

●

دشمنی رسم جہاں دوستی حرف غلط
آدمی تنہا کھڑا ہے ظالموں کے سامنے

●

اس طرح رسم الفت ادا کیجئے
دل کسی کا نہ ٹوٹے دعا کیجئے

اقوالِ زرّیں

● دوسروں کی خوشی اپنے زخموں کو تازہ کرتی ہے اور غم اپنے غموں کو ہلکا کرتا ہے۔

● استاد کا ظلم باپ کی محبت سے بہتر ہے۔

● مریض کی دعا مثل فرشتوں کی دعا کے ہے۔

● جو شخص بغیر بلائے دعوت میں گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔

● نرم خوئی کے تنے سے شاداب اور گھنی شاخیں پھوٹتی ہیں۔

نوشتۂ دیوار

اس دنیا کے پچاس فی صد پریشان لوگ اپنے دکھوں سے نہیں دوسروں کے سکھ سے پریشان ہیں۔

قسط نمبر ۹۰

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ رحمٰن

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ رحمٰن قرآن حکیم کی ۵۵ویں سورۃ ہے۔ اس سورت کو ایک خاص اہمیت ہے۔ اس سورت کو بطور خاص مسلمان پڑھتے اور سنتے ہیں۔ ماہ مبارک میں جس رات یہ سورت تراویح میں پڑھی جاتی ہے ایک خاص سمع بندھتا ہے اور مقتدی حضرات اس کی قرأت سے بطور خاص محظوظ ہوتے ہیں۔ اس سورت کو قرآن حکیم کی دلہن کہا جاتا ہے۔ ● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس انسان کا سینہ تنگ ہو قرأت کرتے ہوئے یا وعظ کرتے ہوئے اس کا سانس پھول جاتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس سورت کی پہلی دو آیتیں بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ ۴۱ راتوں تک پڑھے۔ انشاء اللہ اس کو مذکورہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔ ● اگر کسی شخص کا کوئی دشمن ہو اور وہ دشمن فاسق وفاجر اور شری ہو اور وہ شخص اس کے شر سے اور اس کے ظلم سے پریشان ہو تو اس کو چاہئے کہ کسی چوراہے سے ۱۲ کنکریاں اٹھا کر لائے اور ہر ایک کنکری پر ۱۲ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کرے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ٥ اس عمل کو ۱۲ دن تک جاری رکھنا ہے اور کنکریاں پڑھنے کے بعد دشمن کے گھر کی دیوار پر ایک ایک کر کے روزانہ ایک ایک کنکری کو مارنا ہے اور استعمال شدہ کنکری کو دوبارہ اٹھا کر پھر استعمال کریں۔ گویا کہ روزانہ ۱۲ کنکریاں کسی دوسرے چوراہے پر سے اٹھا کر لائیں ہر بار ایک ہی چوراہے سے کنکری نہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ دشمن برباد ہوگا۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس طرح کے عمل بہت ہی مجبوری میں اور بہت ہی زیادہ ظالم وفاسق انسان کے خلاف کرنے چاہئیں۔ معمولی دشمنی پر کسی اچھے انسان کو ستانا شرعاً جائز نہیں ہے۔ ● اگر کوئی آسیب کے اثرات سے پریشان ہو تو اس کو چاہئے کہ سورۂ رحمٰن کی اس آیت کو کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر اپنے گلے میں ڈالے اور اسی آیت کو گلاب وزعفران سے کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر لگاتار ۱۱ دن تک روزانہ لکھے اور روزانہ پئے۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ط لَاتَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ٥

● اگر کسی شخص کو رعشہ کی بیماری ہو تو اس کو چاہئے کہ خاکی رنگ کے کاغذ پر سورۂ رحمٰن کی یہ آیات لکھیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ٥ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ٥ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ٥ اس کو تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور اسی آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پر دم کر کے مریض کو تین بار دن میں یہ پانی پلائیں صبح دوپہر شام۔ چھ ہفتوں تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ ایک بوتل تیار کر کے ایک ہفتے چلائیں۔ اس کے بعد پھر اگلے ہفتے دوسری بوتل اسی طرح تیار کریں۔ انشاء اللہ رعشہ سے نجات ملے گی۔ حضرت امام غزالی سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی قوت وحافظہ بڑھانا چاہتا ہو یا جو قرآن حکیم حفظ کرنا چاہتا ہو لیکن اس کا حافظہ کمزور ہو تو اس کو چاہئے کہ چینی کی پلیٹ پر سورۂ رحمٰن کی یہ آیات لکھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ٥ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ٥ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ٥ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ٥ اس کے بعد قرآن حکیم کی یہ آیات لکھیں۔ لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ۔ اس کے بعد یہ لکھیں۔ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ٥ ان آیات کو آب زمزم سے دھو کر پی لیں۔ اس عمل کو لگاتار ۲۱ روز تک کریں۔ اگر زمزم میسر نہ ہو تو سورۂ یٰسین کی تلاوت کر کے ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور اس پانی سے چینی کی پلیٹ دھو کر پئیں۔ سورۂ یٰسین کا پڑھا ہوا پانی سات روز تک چلائیں۔ سات روز کے بعد پھر سورۂ یٰسین پڑھ کر بوتل تیار کریں۔ انتہائی زود اثر عمل ہے۔ ۲۱ روز میں قوت حافظہ کئی گنا بڑھ جائے گی۔ اور حفظ قرآن کی دولت سے سرفراز ہوگا۔ جو بچے کند ذہن ہوں یا جن کا حافظہ کمزور ہو ماں باپ ان کے لئے اس عمل سے فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ مایوسی نہیں ہوگی۔

(باقی آئندہ)

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی
عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۱۰

سیدنا سراج منیر صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام "سراج منیر" بھی ہے۔اس کے معانی ہیں "روشن چراغ"

بلاشبہ باطنی طہارت، اور ذہانت وفراست کے اعتبار سے آپ ایک ایسے چراغ کی مانند تھے جو جسم وروح دونوں کو روشنی فراہم کرتا ہے۔ دنیاوی چراغ روشنی دینے کے ساتھ جلانے کی بھی صلاحیتیں رکھتے ہیں لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس چراغ کی مانند تھے جو روشنی تو دیتا تھا لیکن کسی کو جلانے اور بھسم کرنے کی خرابی اس میں نہیں تھی۔ آپ کی روشنی میں آگ نہیں تھی بلکہ ایک طرح کا نور تھا۔ جو قلب وذہن کو تقویت پہنچاتا تھا۔ آپ نور حق تھے، نور مبین تھے، نور ہدایت تھے اور آپ نے تمام دنیائے انسانیت کو اپنے نور سے منور کیا۔ اور آپ کے فیضان نور سے سارے عالم نے فیض اٹھایا۔

● اس اسم مبارک کو پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں۔ جو یہ چاہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا ورد روزانہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں کرے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم مبارک کے ورد سے انسان میں عبادت وریاضت کی صلاحیت اُبھرتی ہے اور اس کی سوچ وفکر میں ایک طرح کا نکھار پیدا ہو جاتا ہے۔

● جو شخص اس اسم مبارک کو نماز اشراق سے پہلے اور اوابین کی نفلوں کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے اس کی قبر نور سے روشن رہے گی اور اس کا گھر انوار الٰہی کی دولتوں سے مالا مال رہے گا۔

● اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالے تو انشاء اللہ وہ دنیا میں کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔ اس کی مفلسی اور غربت دور ہو جائے گی اور وہ اللہ کے فضل وکرم سے اور اس اسم مبارک کی برکت سے تونگر ہو جائے گا۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے جو شخص پیر اور جمعہ کے دن تین سو مرتبہ "سیدنا سراج منیر صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھنے کا معمول بنائے گا اس کو تسخیر عام کی دولت نصیب ہوگی اور مخلوق کی نظروں میں معزز ومکرم ہوگا۔

● اس اسم مبارک کو چلتے پھرتے لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہنے سے انسان کا قلب نورانی بن جاتا ہے۔ اور اس کی سوچ وفکر میں وسعت اور کشادگی پیدا ہوتی ہے۔

● اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو سو مرتبہ پڑھ کر اپنے بچوں پر دم کردے تو بچے نیک اور فرمانبردار بن جائیں اور ان کی عقل چاند ستاروں کی طرح چمکنے لگے۔

● اس اسم مبارک کا نقش قلب کو منور کرنے، ذہن وفکر میں طہارت پیدا کرنے، حافظے کو بڑھانے نیز عبادت وریاضت کی صلاحیت پیدا کرنے میں تیر بہدف ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش یا ذ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۳	۱۴۷	۱۴۴	۱۴۰
۱۴۵	۱۳۹	۱۳۴	۱۴۶
۱۳۸	۱۴۲	۱۴۹	۱۳۵
۱۴۸	۱۳۶	۱۳۷	۱۴۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۹	۱۸۴	۱۹۱
۱۹۰	۱۸۸	۱۸۶
۱۸۵	۱۹۲	۱۸۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶	۱۴۲	۱۳۹	۱۴۷
۱۴۸	۱۳۸	۱۴۵	۱۳۳
۱۴۳	۱۳۵	۱۴۶	۱۴۰
۱۳۷	۱۴۹	۱۳۴	۱۴۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھتے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۵	۱۹۰	۱۸۹
۱۹۲	۱۸۸	۱۸۴
۱۸۷	۱۸۶	۱۹۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ش یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۷	۱۳۳	۱۴۰	۱۴۳
۱۳۹	۱۴۵	۱۴۶	۱۳۴
۱۴۲	۱۳۸	۱۳۵	۱۴۹
۱۳۶	۱۴۹	۱۴۳	۱۳۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۹	۱۹۰	۱۸۵
۱۸۴	۱۸۸	۱۹۲
۱۹۱	۱۸۶	۱۸۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۳	۱۳۷	۱۳۶	۱۴۸
۱۳۵	۱۴۹	۱۴۲	۱۳۸
۱۴۶	۱۳۴	۱۳۹	۱۴۵
۱۴۰	۱۴۴	۱۴۷	۱۳۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۷	۱۹۲	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۸	۱۹۰
۱۹۱	۱۸۴	۱۸۹

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ان پر "سیدنا سراج منیر صلی اللہ علیہ وسلم" ۵۶۴ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردیں تو ان کی قوت وتاثیر کئی گنا بڑھ جائے۔

(باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۹

تفسیر سورۂ رحمٰن

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اگلی آیات میں فرمایا گیا۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۞ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۞ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۞ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۞ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۞ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۞ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۞ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۞ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞

جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہو کر ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں اور تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان باغوں میں بہت سی شاخیں ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں باغوں میں دو چشمیں بہتے ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ان دونوں باغوں میں طرح طرح کے اور قسم قسم کے میوے ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے، تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے بستروں پر جنکے استر ریشم ہوں گے اور ان کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان باغوں میں عورتیں ہوں گی نیچی نگاہ والی ان سے کسی انسان یا جن نے پہلے کسی طرح کی قربت نہیں کی ہوگی پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے، وہ عورتیں ایسی ہوں گی جیسے یاقوت اور مونگا پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اور نیکی کا بدلہ کیا ہے صرف نیکی، پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

ان آیات میں ان حضرات کا بیان ہے جو صحیح معنوں میں اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اللہ کے جو بندے اپنے رب کے سامنے عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اپنی خطاؤں کا خیال کر کے اپنے رب کے سامنے گڑگڑاتے ہیں ان کے لئے دو جنتوں کا وعدہ ہے۔ یہ دو جنتیں اللہ سے ڈرنے والوں کو حساب وکتاب کے بعد عطا ہوں گی۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک جنت چاندی کی ہوگی اور ایک جنت سونے کی۔ جو جنت چاندی کی ہوگی اس کے در و دیوار بھی چاندی کے ہوں گے اور اس کے برتن اور دیگر ضروریات کی چیزیں بھی چاندی کی ہوں گی اور جو جنت سونے کی ہوگی اس کے در و دیوار بھی سونے کے ہوں گے اور اس کے برتن وغیرہ بھی خالص سونے کے ہوں گے اور ایک روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے ہر پارسا اور نیک بندے کو دو جنتیں چاندی کی ملیں گی اور دو سونے کی۔ اتنی عظیم الشان نعمت کا ذکر کرنے کے بعد حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی تکذیب کرو گے۔

اس دنیا میں جب کوئی انسان اپنا مکان بناتا ہے تو اس میں اپنے آرام کے لئے مختلف چیزوں کا اہتمام کرتا ہے۔ در و دیوار کی پختگی پر دھیان دیتا ہے۔ گھر میں گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے کولر اور اے سی کا نظم رکھتا ہے، موسم سرما میں گرم پانی کے لئے گیزر وغیرہ کا بندوبست کرتا ہے، چھتوں کو بیل بوٹوں سے مزین کرتا ہے، فرش پر مارول اور سنگ مرمر وغیرہ لگواتا ہے۔ تاکہ مکان خوبصورت بھی محسوس ہو اور آرام دہ بھی۔ ذرا اندازہ کیجئے ایسے مکان کا جس کے در و دیوار گارے مٹی یا سیمنٹ اور ریت کے نہ ہو کر چاندی کے ہوں یا خالص سونے کے ہوں اور جن میں راحت و آرام کا مکمل اہتمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اس مالک کون ومکان کی طرف سے جس نے از خود تمام نعمتوں کو پیدا کیا اور جو جانتا ہے کہ کونسی نعمت کیا فائدہ پہنچاتی ہے۔ اس کے تیار کردہ مکان کس قدر عالیشان اور کس قدر فائدہ پہنچانے والے اور کس قدر راحت رساں ہوں گے اور ہر مکان سایہ دار، درختوں اور

پھل دار پیڑوں کی وجہ سے اچھا خاصا باغ بھی ہوگا۔ اس باغ کے چاروں طرف سونے چاندی کی دیواروں کا احاطہ بھی ہوگا تاکہ کوئی دوسرا شخص اس میں خلل اندازی نہ کر سکے، اتنی عالیشان عمارتیں اور باغات ان لوگوں کو عطا کئے جائیں گے جنہوں نے اپنی زندگی میں اپنے رب کی عبادت بھی کی اور جو اپنی زندگی میں اپنے رب کے عذاب اور غصے سے خوف زدہ بھی رہے اور اللہ کے ڈر اور خوف کی وجہ سے انہوں نے عمر بھر وہ کام نہیں کئے جو ان کے رب کو پسند نہیں تھے۔ انہوں نے جھوٹ، غیبت، تہمت اور لایعنی باتوں سے خود کو محفوظ رکھا اور جو زنا، شراب نوشی، بدکاری، ظلم وستم، حق تلفی، دل شکنی، جواسٹہ، قمار بازی اور دیگر معصیتوں سے دور رہے۔ ایسے لوگ عالیشان بنگلوں میں رہیں گے اور انہیں کئی کئی باغات بطور انعام عطا ہوں گے۔ ان سب انعامات کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد کس کی مجال ہوگی کہ وہ اپنے رب کی عنایات کی تکذیب کر سکے۔

ان باغات میں بہت سے درخت ہوں گے اور ان درختوں کی بیشمار شاخیں ہوں گی۔ ہر طرح کا پھل ان شاخوں پر لدا ہوا ہوگا۔ یہ پھل بظاہر ایک جیسے ہوں گے لیکن ان کی لذتیں اور ان کا مزا ایک دوسرے سے مختلف ہوگا۔ ان پھلوں کے کھانے سے مزا بھی آئے گا اور ان کے استعمال سے جسم کے اندر تقویت بھی پیدا ہوگی۔

جنت کے پھلوں کا ذکر قرآن حکیم میں مختلف انداز سے کیا گیا ہے اور یہ محض اس لئے کیا گیا تاکہ بندوں کو جنت میں جانے کا شوق پیدا ہو اور وہ خود کو جنت کا حق دار بنانے کے لئے اپنی زندگی میں اپنے رب کی عبادت کریں اور اپنے رب کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کریں۔

سورۂ بقرہ میں فرمایا گیا۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

ان آیات میں یہ فرمایا گیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خوش خبری دیدیجئے ان حضرات کو جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے حق تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کیا اور جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کیا اور جنہوں نے اپنی زندگی میں اچھے افعال اور اچھے اعمال کی مثال قائم کی ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ ان باغات میں ایسے پھل ہوں گے کہ جو دیکھنے میں ایک جیسے ہوں گے لیکن ان کا مزا اور لذتیں جدا جدا ہوں گی۔ یہ پھل جب اہل جنت کو پیش کیا جائے گا تو وہ کہیں گے یہ تو ہم نے ابھی کھایا تھا لیکن فرشتوں کے اصرار پر جب یہ اس پھل کو کھائیں گے تو ان کا اندازہ ہوگا کہ یہ کوئی دوسرا پھل ہے جو دیکھنے میں پہلے پھل جیسا ہی ہے لیکن اس کا مزا اور اس کی لذت جداگانہ ہے۔ اور یہ سب اس لئے ہوگا تاکہ بندے اپنے رب کی قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اندازہ کر لیں کہ ان کا رب کتنا بڑا ہے اور ان کا رب کس قدر کارساز ہے۔ اور اے محمد میرے نیک بندوں کو بتا دیجئے کہ جنت میں ایسی عورتیں بھی ہوں گی جو ہر اعتبار سے پاک صاف ہوں گی۔ یہ ظاہری نجاست سے بھی پاک صاف ہوں گی اور یہ عورتیں باطنی نجاست سے بھی محفوظ ہوں گی۔ ظاہری نجاست سے مراد یہ ہے کہ حیض ونفاس کی گندگی سے پاک ہوں گی اور باطنی خرابیوں سے بھی یہ مطلقاً پاک ہوں گی یعنی یہ اخلاق رذیلہ جیسے جھوٹ، نافرمانی، سرکشی، بے حیائی، بے کرداری، کینہ کپٹ، زبان درازی وغیرہ جیسے اخلاق رذیلہ جو عورتوں میں بالعموم پائے جاتے ہیں یہ ان سے پوری طرح پاک صاف ہوں گی اور اللہ کے نیک بندے ان نعمتوں سے وقتی فائدہ حاصل نہیں کریں گے۔ بلکہ یہ فائدہ ہمیشہ کے لئے ہوگا۔ جنت میں نہ زوال نعمت ہوگا اور نہ ہی کسی کو موت آئیگی۔ دنیا میں تو یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص مالدار ہونے کے بعد پھر مفلس ہو جاتا ہے اور کوئی شخص اقتدار پانے کے بعد پھر اقتدار سے محروم ہو جاتا ہے۔ دنیا میں بے شمار لوگ عروج وکمال پانے کے بعد زوال پذیر ہو جاتے ہیں۔ یا انہیں موت آجاتی ہے اور پھر وہ اپنی زندگی بھر کا کمایا ہوا سرمایہ دوسروں کے حوالے کر کے پیوند خاک ہو جاتے ہیں لیکن آخرت والی زندگی میں ایسا نہیں ہوگا وہاں کی نعمتیں بھی زوال سے محفوظ رہیں گی اور بندے کو پھر موت بھی نہیں آئے گی وہ ہمیشہ اللہ کی نعمتوں سے استفادہ کرتا رہے گا۔

جنت کے باغوں کی ایک خوبی یہ بھی ہوگی ان میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ عجیب منظر ہوگا، پھلوں سے لدے ہوئے درخت ہوں گے، ہر طرف ہریالی ہوگی اور زمین میں نہریں جاری ہوں گی اور ان نہروں کی بناوٹ اس انداز کی ہوگی جو دلوں کو لبھانے والی ہوگی اور جن پر نظر ڈال کر انسان کو فرحت محسوس ہوگی۔ قرآن حکیم کی تشریح کے مطابق ان دونوں نہروں میں سے ایک کا نام تسنیم اور دوسری کا نام سلسبیل ہے۔ ان دونوں نہروں کا پانی صاف ستھرا ہوگا اور اس میں عجیب طرح کی لذت ہوگی۔ یہ دراصل بغیر نشے کی شراب کی طرح ہوگا کہ اس کو پی کر پیاس بھی بجھے گی اور ایک طرح کا سرور دل ودماغ پر چھا جائے گا جو دنیاوی نشے سے محفوظ ہوگا۔

سورۂ رحمٰن میں فرمایا گیا کہ جنت میں آرام دہ تکیے ہوں گے، سکون بخشنے والے بستر ہوں گے ان بستروں کو ریشم سے تیار کیا جائے گا۔ اہل جنت شاہانہ انداز سے تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھیں گے اور حور وغلمان اہل جنت کی خدمت کے لئے موجود رہیں گے۔ جنت کے درختوں پر جو پھل ہونگے وہ بالکل جھکے ہوئے ہوں گے ان کو حاصل کرنے میں ذرا سی بھی زحمت نہیں ہوگی۔ ایسا نہیں ہوگا کہ کسی درخت کے کسی پھل کو توڑنے کے لئے کسی بانس وغیرہ کا سہارا لینا پڑے۔ بلکہ پھل خود ہی جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کو توڑنے میں برائے نام بھی محنت نہیں کرنی پڑے گی۔

سورۂ غاشیہ میں فرمایا گیا۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ٥ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ٥ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ٥ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ وَّزَرَابِىُّ مَبْثُوْثَةٌ ٥

اس روز کچھ چہرے بارونق ہوں گے اپنی کارگزاری پر خوش ہونگے، عالی مقام جنت میں ہوں گے وہاں کوئی بے ہودہ بات نہیں سنیں گے، جنت میں چشمے رواں ہوں گے، جنت میں اونچی مسندیں ہوں گی، ساغر رکھے ہوئے ہوں گے، گاؤ تکیوں کی قطاریں ہوں گی اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔ اسی طرح کی نعمتوں کا ذکر سورۂ رحمٰن میں بھی کیا گیا اور ان نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد رب العالمین ایک بار اپنے مخصوص انداز میں فرماتے ہیں کہ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

سورۂ رحمٰن میں یہ بھی فرمایا گیا کہ جنت میں ایسی عورتیں نیک بندوں کو عطا ہوں گی جو نیچی نگاہ والی ہوں گی جو شرم وحیا سے مالا مال ہوں گی اور جو پوری طرح بدنظری سے محفوظ ہوں گی۔ اس دنیا کی عورتیں تو پردہ نشین ہونے کے باوجود اپنی نگاہوں کی حفاظت نہیں کر پاتیں اور اپنے خیالات پر بھی مکمل کنٹرول نہیں ہوتا لیکن جنت کی عورتیں بدنظری سے، بے حیائی سے اور خیالات فاسدہ سے پوری طرح محفوظ ہوں گی۔

سورۂ ص میں فرمایا گیا۔ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ٥ اہل جنت کے پاس نگاہوں کی حفاظت کرنے والی ہم عمر بیویاں ہوں گی۔ یہاں دو خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ ایک خصوصیت یہ کہ جنت کی حوریں اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنے والی ہوں گی۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہم عمر ہوں گی۔ بہت زیادہ کم عمر کی یا بہت زیادہ عمر والی بھی نہیں ہوں گی۔ عمروں کا تفاوت ازدواجی زندگی کے کیف کو پامال کر دیتا ہے۔ اس لئے اہل جنت کو ایسی عورتیں عطا کی جائیں گی جو ہم عمر ہوں گی، نہ وہ کم سن ہوں گی نہ بوڑھی۔ ان حوروں کی خصوصیات قرآن حکیم میں ایک اور جگہ یہ بیان کی گئیں وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ٥ ان کے لئے حور عین ہوں گی یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی اور اس درجہ پاک صاف جیسے پوشیدہ رکھا ہوا موتی پاک صاف ہوتا ہے اور ایک جگہ ارشاد فرمایا۔ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ یہ عورتیں چھپے ہوئے انڈے کی مانند صاف ستھری ہوں گی۔ جس طرح انڈے میں زردی پوشیدہ ہوتی ہے اور گرد وغبار سے بالکل صاف ہوتی ہے اسی طرح بدکرداری کے گرد وغبار سے جنت کی عورتیں پاک صاف ہوں گی۔

سورۂ واقعہ میں جنت کی عورتوں کی خصوصیات اس طرح بیان کی گئی ہیں۔

اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً ا فَجَعَلْنٰهُنَّ	ہم نے انہیں خاص طور سے بنایا
اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ	ہے وہ کنواری اور ہم عمر ہیں اور
الْيَمِيْنِ ٥	اصحاب یمین کے لئے ہیں۔

اس آیت میں ہم عمر ہونے کے ساتھ ساتھ کنواری ہونے کی خصوصیت کا اضافہ بھی کیا گیا۔ یعنی جنت کی عورتیں ہم عمر تو ہوں گی ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوگی کہ وہ کنواری ہوں گی۔ اس سے پہلے انہیں کسی نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔ اور ان کا بانکپن ہر اعتبار سے پوری طرح محفوظ ہوگا۔ چونکہ اس دنیا میں عام طور پر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ان کی بیویاں صرف ان کی ہوں خیالات کے اعتبار سے اور جسمانی اعتبار سے وہ پوری طرح پاک صاف ہوں، اپنے بندوں کی اس سوچ وفکر کا لحاظ کرتے ہوئے رب العالمین نے جنت کی حوروں کو خاص طور سے بنایا ہے اور خاص طور سے ان کی حفاظت اپنے بندوں کے لئے کی ہے جو رب کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے۔

سورۂ رحمٰن میں یہ بھی فرمایا گیا کہ جنت کی عورتوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوگی، انہیں اس سے پہلے کسی انسان نے یا کسی جن نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہوگا۔ اس دنیا میں عورتوں کے ساتھ بدکرداری انسان بھی کرتے ہیں اور جنات بھی، اکثر عورتوں کو جنات استعمال کرتے ہیں اور ان کی آبرو پامال کر دیتے ہیں۔ اکثر سننے میں آتا ہے کہ فلاں عورت پر آسیبی اثرات ہیں اور فلاں عورت کے ساتھ جن اس کے شوہر کی صورت میں آکر صحبت کرتا ہے۔ لیکن جنت کی عورتیں نہ صرف یہ کہ انسانوں کی کارستانیوں سے محفوظ ہوں گی بلکہ جنات کی حرکات سے بھی انہیں محفوظ رکھا جائے گا۔ وہ ہر اعتبار سے پاک صاف ہوں گی اور ان میں کردار اور اخلاق کے اعتبار

سے کسی بھی طرح کی کوئی خرابی نہیں ہوگی۔

ان عورتوں کی خصوصیات یہ بھی ہوں گی کہ یہ دیکھنے میں یاقوت اور مرجان کی طرح ہوں گی۔ جس طرح دیکھنے میں یاقوت اور مونگا خوبصورت ہوتے ہیں اور ان میں افادیت بھی ہوتی ہے، جنت کی عورتیں بھی اسی طرح ہوں گی یہ دیکھنے میں یاقوت و مونگا کی طرح سرخ سفید ہوں گی اور باطنی طور پر بھی یہ اپنی محبت و خدمت سے اہل جنت کو فائدہ پہنچانے والی ہونگی۔

سورۂ رحمٰن میں اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا گیا کہ نیکی کا بدلہ نیکی ہے جب ہمارے بندوں نے دنیا بھر میں رہ کر نیکیاں کیں، ہمارے احکامات کی تعمیل کی، ہمارے انبیاء کی اطاعت کی اور ہمارے بندوں کے ساتھ احسان اور حسن اخلاق کا معاملہ کیا تو اس کا بدلہ بھی ہم ایسا ہی دیں گے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان، نیکی کا بدلہ حسن سلوک اور تعمیل حکم کی جزا انعام واکرام ہے۔ ان خوش خبریوں کے بعد حق تعالیٰ پھر اپنے مخصوص انداز میں دل اور روح کو لبھانے والے انداز میں فرماتے ہیں کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

سورۂ رحمٰن کی ان آیات میں ان نعمتوں کا بھی ذکر ہے جو بندوں کو اس دنیا میں عطا ہوتی ہیں اور ان نعمتوں کا بھی ذکر ہے جو بندوں کو آخرت میں عطا ہوں گی اور ان سب نعمتوں کے ذکر کے بعد رب العالمین نے اپنے بندوں سے بار بار یہ سوال کیا ہے کہ تم ہماری کس کس نعمت کی تکذیب کرو گے اور تم کس کس انعام اور کس کس عطا کی ناقدری کرو گے؟

(باقی آئندہ)

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

رحمت الٰہی کا حصول

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کی غرض سے نماز اوابین پڑھنا بہت خوب ہے۔ یہ نفل نماز مغرب کے فرض اور سنت پڑھنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ نماز اوابین کی زیادہ سے زیادہ بیس اور کم سے کم چھ رکعت نفل ہیں۔ یہ نوافل باعث برکت اور رحمت کا موجب ہیں۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اللہ

- ...... دنیا کا سب سے عظیم نام ''اللہ'' ہے۔
- ...... اللہ کی ایک بھی تخلیق کا جواب لانے سے انسان قاصر ہے۔
- ...... اللہ خالق ہمہ جہاں ہے۔
- ...... اللہ نے زمین و آسمان کی ہر چیز پیدا کی ہے۔
- ...... اللہ کی ہستی نظر نہ آنے کے باوجود کائنات کے ذرے ذرے سے عیاں ہے۔
- ...... جب بھی میں نے خود کو تنہا پایا اللہ کو اپنے قریب محسوس کیا۔
- ...... یہ ظرف صرف اللہ کا ہے کہ وہ اپنے انکار کرنے والوں پر بھی اسی طرح مہربان ہے جس طرح اپنا اقرار کرنے والوں پر۔
- ...... میں نے کائنات کے ذرے ذرے میں اللہ کو سمایا ہوا دیکھا۔
- ...... اللہ کی رحمت شامل حال نہ ہو تو ایک دن گزارنا بھی محال ہے۔
- ...... جب بھی اللہ کی رحمت پر نظر کرتا ہوں تو دل بھر آتا ہے وہ رحمت ہی رحمت ہے اور میں زحمت ہی زحمت۔
- ...... اس بے کراں کائنات میں اللہ کی مقدس ذات کا سہارا نہ ہوتا تو انسان اپنے حواس کھو دیتا۔
- ...... اللہ نے انسان کو علم حاصل کرنے کی ہدایت دی ہے۔
- ...... اللہ نے انسان کو عقل دی ہے کہ سوچے سمجھے۔
- ...... اللہ وہ ہستی ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

جنات کے اثرات

سوال از: صالحہ بیگم ______ نظام آباد

مارچ ۹/ ۲۰۰۵ء کو آندھرا پردیش سے نور جہاں نامی لڑکی کو آپ کے سامنے لایا گیا تھا۔ بفضل تعالیٰ آپ نے اس کا بہترین علاج کیا ہم سب شکرگزار ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ راتوں میں وہ جب سفید کپڑے پہن کر سوتی ہے تو اس کے کپڑوں پر خون کے باریک دھبے گرتے ہیں اور تمام بدن کے کپڑوں پر باریک چھینٹے جیسے نظر آتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے چھت کے اوپر سے خون گرتا ہے لہٰذا آپ نے اس کا تمام علاج کیا۔ بس یہ ایک اہم مسئلہ ہے ضرور اس خط کے ذریعہ جواب دیں تو مہربانی ہوگی، پیسے نہیں رہنے سے ہم آنہیں سکتے۔ خون کا مسئلہ تو بہت بھیانک نظر آجاتا ہے سب پریشان ہیں۔

جواب

نور جہاں پر جنات کے اثرات تھے اور ان ہی اثرات کو دفع کرنے کے لئے ہم نے علاج کیا تھا جو بحمد اللہ کارگر ہوا اور اس کی طبیعت کافی سنبھل گئی تھی ابھی بھی خون کی جو بوندیں اس کے کپڑوں پر نظر آرہی ہیں۔ یہ سب جنات کی کارروائیاں ہیں، انشاء اللہ ان سے بھی نجات مل جائے گی آپ روزانہ نور جہاں کے دونوں کانوں میں اذان دیدیا کریں اور قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں سات سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اس کو پلادیا کریں۔ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں یہ مکمل صحت مند ہوجائے گی اور اس کو پوری طرح جنات کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

آج کل جادوٹونا اور آسیبی اثرات گھر گھر میں پھیلے ہوئے ہیں اس لئے آجکل ہر شخص کو بہت احتیاط کے ساتھ زندگی گزارنی چاہئے۔ ہرفرض نماز کے بعد اگر چاروں قل پڑھ کر یا آخری دونوں سورتیں پڑھ کر صرف ایک ایک بار اپنے سینے پر دم کرنے کا معمول بنائیں تو ہر طرح کے اثرات سے حفاظت رہے۔ آپ خود بھی یہ عمل کریں اور نور جہاں کو بھی تاکید کردیں کہ وہ اس عمل کو پابندی سے کرتی رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین نور جہاں کو اور آپ سب کو جنات کے اثرات سے اور دیگر اثرات سے نجات عطا کرے اور ارضی اور سماوی آفات سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

مختلف سوالات

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

آپ سے ملنے کی خواہش بہت تھی لیکن بدقسمت ہوں کہ آپ ہمارے علاقے میں آئے اور اس کے بعد بھی نہ مل سکی۔ خیر انشاء اللہ زندگی باقی رہی تو دوبارہ آپ کے دورے پر ضرور ملوں گی۔ بات مختصر کررہی ہوں، میں نے آپ کو اس سے قبل بھی کئی خطوط لکھے لیکن آپ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ یہ خط آپ کے ہاتھ مل رہا ہے لہٰذا برائے کرم ضرور خط کا جواب دیں۔

سب سے پہلے میں آپ کی احسان مند ہوں کہ اللہ رب العزت

نے آپ کے ذریعہ میری بھانجی (..........) کی طبیعت ٹھیک کرادی۔ بفضل تعالیٰ اب وہ ٹھیک ہے۔

میں آپ کے سامنے کچھ سوال روانہ کررہی ہوں ہو سکے تو اس کو کسی قریبی شمارہ میں چھاپ دینا اور نام مخفی کردینا۔

(۱) میری حقیقی بہن (..........) کی شادی ہوگئی، شوہر کی اذیت سے گھر چھوڑ کر آئی ہے۔ اب وہ ہمارے گھر پر ہی رہ رہی ہے۔ ۶ سال کا عرصہ ہوگیا ہے اور ہمیشہ طبیعت خراب رہتی ہے۔ اسی اثناء (..........) لڑکے کا رشتہ آیا ہے۔ جن کی والدہ کا نام (..........) اور والد کا نام (..........) ہے۔ آپ سے ادباً گزارش ہے کہ میرے بہن کے رشتے کے لئے دعا کریں اور کوئی عمل بتادیں تو مہربانی ہوگی۔

(۲) آپ نے ہماری بھابی جان (..........) زوجہ (..........) کے لئے تعویذ دیئے تھے اولاد کے لئے۔ آج چار مہینے ہوگئے لیکن اولاد نہیں ہوئی۔ لہٰذا آپ اور دوسرا علاج بتائیں۔

(۳) ہمارے والد محترم (..........) ہیں جن کی سائیکل کی دکان ورکشاپ ہے وہ کافی دنوں سے نہیں چل رہی ہے۔ بھائی بھی بیکار ہے۔ لہٰذا آپ اس غریب پر مہربانی فرما کر علاج بتادیں تو بہتر رہے گا

(۴) میرے لئے بھی آپ دعا کریں کیونکہ والد اور والدہ کو میری بڑی فکر ہے کہ میری شادی بھی جلدی ہوجائے۔ لہٰذا آپ میرے لئے بھی تعویذ روانہ کردیں۔

جواب

آپ کی وہ بہن جو اس وقت اپنے مائیکہ میں آگئی ہے اس کو صبر وضبط کی تلقین کریں اور اس بات کی تاکید کریں کہ وہ روزانہ ''یَــــا وَدُوْدُ یَــا لَطِیْفُ'' دوسو مرتبہ صبح شام پڑھا کریں۔ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ اس تسبیح کو نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد پڑھے اور ہر فرض نماز کے بعد دعا کرے کہ اللہ اس کے شوہر کو اس کے حق میں نرم کردے اور وہ اس کو لینے کے لئے ازخود آجائے۔ مسلم سماج میں ازدواجی زندگیاں تباہ ہوکر رہ گئی ہیں اس کی اولین وجہ جہالت اور خوف خداوندی سے محرومی ہے۔ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور جنہیں تعلیمات اسلامی سے کسی درجے میں واقفیت ہے وہ اپنی بیویوں کے ساتھ زیادتیاں کرنے کا خیال تک دل میں نہیں لاسکتے۔ لیکن عمومی طور پر لوگ دین اسلام کی تعلیمات سے نابلد ہیں اور بے راہ روی کا شکار ہیں اس لئے بیویوں کی ناقدری گھر گھر کی کہانی بن کر رہ گئی ہے۔

کچھ غلطیاں عورتوں سے بھی ہوتی ہیں وہ بھی جہالت اور ناواقفیت کے معاملے میں کسی درجہ کم نہیں ہوتیں۔ ان کے ساتھ جب زیادتیاں ہوتی ہیں تو وہ بھی صبر وضبط کا دامن پکڑنے کے بجائے ایک دم چھلک اٹھتی ہیں اور شوہر اور سسرال والوں کی برائیاں محفلوں میں شروع کردیتی ہیں جو کسی نہ کسی طرح اس کے سسرال والوں کے کانوں تک پہنچ جاتی ہیں۔ آج کے دور میں کسی کی بات سن کر اس کو پیٹ میں کھپالینا ناممکن سا ہوگیا ہے، لوگ سنتے ہیں اور فوراً اس کو نشر کردیتے ہیں اور اس میں من چاہے حاشئے بھی چڑھالیتے ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لڑکیوں کی سسرال میں ایک کی چار ہوکر باتیں پہنچتی ہیں اور اختلافات ۴ سے ضرب کھا کر چوگنے ہوجاتے ہیں اور پھر حضرتِ شوہر جو زیادہ تر عقل وخرد سے نابلد ہوتے ہیں، آپے سے باہر ہوجاتے ہیں اور شوہر کے بجائے وہ محض ہٹلر بن کر رہ جاتے ہیں۔ دوراندیشی کا تقاضہ یہ ہے کہ لڑکیاں سسرال کی بری باتوں کا تذکرہ اپنے مائیکہ میں نہ کریں اور صبر وضبط کے ساتھ دعا کرتی رہیں اور تمام تر خرابیوں کے باوجود اپنے شوہر کا دل جیتنے کیلئے خدمت ومحبت کی روش کو اپنائیں۔

جس بہن کا رشتہ آیا ہے اس کیلئے ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین اس رشتے کو پائیدار بنائے اور اس رشتے کے تقدس کو ہمیشہ برقرار رکھے۔ شادی کی کامیابی کا دارومدار میاں بیوی دنوں کی سوچ وفکر اور دونوں کی محبت وخدمت پر منحصر ہے اور نسبتاً عورتوں کو زیادہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں کامیاب شادی وہی کہلاتی ہے جس میں دونوں فریقین اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی کی فکر کریں اور اپنے شریک حیات کے حقوق کو پامال نہ ہونے دیں۔ جو لوگ اپنے فرائض سے غافل ہوکر صرف اپنے حقوق کی فکر میں لگے رہتے ہیں وہ ہمیشہ حقیقی خوشی سے محروم رہتے ہیں۔ یہ بات بھی سبھی مسلمان، بہن بھائیوں کو یاد رکھنی چاہئے کہ شادی کی رات ہی سے آنے والے کل کی فکر شروع کردینی چاہئے تا کہ شادی زندگی کی خوشی بنے، زندگی کا ماتم بن کر نہ رہ جائے۔ دعائیں اپنی جگہ لیکن صرف دعاؤں اور تعویذات پر بھروسہ کرکے بیٹھ جانا دانشمندی نہیں ہے۔ دعاؤں اور تعویذوں کے ساتھ اپنی شادی کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے اپنے حصے کے فرائض ادا کرنے چاہئیں اور اپنے رفیق حیات کے حقوق کی ادائیگی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرنی چاہئے اسی میں ایمان کی بقا ہے۔ جو لوگ خواہ وہ مرد ہوں یا عورت اللہ کی عبادتیں تو کرتے ہیں لیکن اپنی ازدواجی زندگی میں اپنے جیون ساتھی کے ساتھ ناروا سلوک رکھتے ہیں وہ کتنی بھی عبادت کرلیں اور

کتنے ہی معصوم سے نظر آئیں وہ اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔ آپ کے گھر میں اس عنوان کو لے کر پہلے بھی بہت سے غم بکھرے ہوئے ہیں ضروری ہے کہ نئے جوڑے شادی کی ابتدا سے ہوش وحواس کے ساتھ زندگی گزاریں اور شادی کو کامیاب بنانے کے لئے صرف جذبات سے نہیں دماغ سے سوچیں اور اپنے شریک حیات کا دل جیتنے کے لئے ممکنہ قربانیوں سے گریز نہ کریں۔

حلیمہ بیگم سے کہہ دیں کہ وہ روزانہ ''یَاخَالِقُ یَامُصَوِّرُ'' سومرتبہ صبح شام پڑھ کر اپنے پیٹ پر دم کرلیا جائے اور اس کے شوہر کو اس بات کی تاکید کردیں کہ وہ روزانہ سومرتبہ قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھا کریں۔ رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًاوَّاَنْتَ خَیْرُالْوَارِثِیْن۔

دکان چلانے کے لئے اور اس کی آمدنی میں خیر وبرکت کے لئے مؤثر ترین عمل یہ ہے کہ دکان کھولتے وقت اور بند کرتے وقت ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ لی جائے اور دکان میں بیٹھ کر سومرتبہ یا کم سے کم چالیس مرتبہ یہ آیت پڑھ لی جائے۔ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَالْقَوِيُّ الْعَزِيْز۔

اگر کاروباری ترقی کے لئے آپ ہماری کتاب ''آیات رزق'' اپنے والد اور بھائیوں کو پڑھا دیں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ اس چھوٹی سی کتاب میں ہم نے کاروبار کے لئے اہم ترین طریقے درج کئے ہیں اور اللہ کے بندوں نے اس کتاب سے استفادہ کرکے کاروباری فائدے اٹھائے ہیں۔ کاروبار میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ خود اپنے اندر بھی ذمہ داری اور سنجیدگی پیدا کرنی چاہئے اور اپنے پیشے اور کاروبار کے ساتھ سچی محبت کرنی چاہئے۔ ہمیں کاروبار کے طریقے اور ڈھنگ اپنے بزرگوں کے واقعات سے سیکھنے چاہئیں یا پھر موجودہ زمانہ کے غیر مسلمین سے۔ جو لوگ اپنی دکان کے ساتھ وفا نہیں کرتے اور اپنے گراہکوں کے ساتھ محبت اور حسن اخلاق کا معاملہ نہیں کرتے وہ رحمت خداوندی اور نصرت خداوندی سے محروم رہتے ہیں۔ دعا اپنی جگہ اور اسباب کا ادب واحترام اپنی جگہ۔ صرف دعاؤں پر تکیہ کرکے بیٹھ جانا یا صرف اسباب ہی کو اہمیت دینا قرین صواب بات نہیں ہے۔

اپنی شادی کے لئے آپ بدھ کے دن بعد نماز عصر سورۂ یوسف اور جمعہ کے دن بعد نماز عصر سورۂ احزاب اور روزانہ عصر کے بعد ہی تین سومرتبہ ''یَامُعْطِیْ'' پڑھا کریں۔ انشاء اللہ چار ماہ کے اندر مناسب رشتے آنے شروع ہوں گے اور کوئی نہ کوئی رشتہ ایسا بھی ضرور آئے گا جو آپ کے لئے بہر اعتبار بہتر ہوگا۔ رشتوں کے سلسلے میں زیادہ مین میخ نہیں کرنی چاہئے اور دینداری کو بہرحال فوقیت دینی چاہئے۔ دیندار لوگ خواہ مفلس ہوں، بیویوں کے معاملے میں وہ نسبتاً اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اور دیندار لوگ صرف نماز پڑھنے والوں کو نہیں کہتے یا صرف انہیں نہیں کہتے جن کی وضع قطع شرعی ہو بلکہ دیندار سے مراد وہ لوگ ہیں جو ہر کام میں اللہ اور اس کی خوشنودی کو ملحوظ رکھتے ہوں اور دوسروں کے حقوق کے معاملے میں خوف آخرت کا احساس رکھتے ہوں۔ یقین کریں جو لوگ حقوق کی ادائیگی کے معاملے میں احتساب آخرت کی فکر رکھتے ہوں وہ اپنی بیویوں کو کبھی آٹھ آٹھ آنسو نہیں رلا سکتے۔ اس لئے لڑکی کے والدین کو اپنی بیٹی کی قسمت کا فیصلہ کرتے وقت صرف شرافت اور دینداری کو اہمیت دینی چاہئے۔ دولت، اعلیٰ سوسائٹی، دنیاوی تعلیم، غیر ملکی ملازمت جیسی چیزوں کے احساس نے اچھی خاصی لڑکیوں کے مستقبل کو تباہ کرکے رکھ دیا ہے۔ ہمارا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ لڑکی کی شادی کے معاملے میں ہم صرف دینداری کو ہی پیش نظر رکھیں اور لڑکے کے روزگار کے بارے میں کسی طرح کی تحقیق اور فکر نہ کریں۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ اچھے روزگار کے ساتھ ساتھ لڑکے کے اندر دینداری کو بھی دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ کم آمدنی والے لڑکے اگر وہ دیندار ہوں اپنی بیوی کے حقوق کی ادائیگی صحیح طریقوں سے کرتے ہیں اور زیادہ آمدنی والے لڑکے اگر وہ دینداری سے محروم ہوں کبھی کبھی محض حیوان ناطق بن کر رہ جاتے ہیں اور ان کی یہ سوچ یہ نہیں تو اور سہی انہیں اپنے جامے میں نہیں رہنے دیتی۔ اس لئے ہماری التجا ہے کہ جب آپ کا یا آپ کے گھر میں کسی اور لڑکی کا رشتہ آئے تو دینداری کو سب سے زیادہ اہمیت دیں اور دوسری خصوصیات کو نمبر دو اور نمبر تین پر رکھیں۔ اسی میں بھلائی ہے اور اسی میں مستقبل کی خوشیوں کا دارومدار ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کی شادی کسی محنتی برسر روزگار اور دیندار نوجوان سے کرادے جو آپ کی جسمانی روحانی خوشیوں کو ملحوظ رکھ کر زندگی گزارے اور آپ کے دل کو ہمیشہ اپنے ہاتھوں میں رکھے۔ (آمین)

ہر سائل کا احترام کرنا ضروری ہے

سوال از: محمد ضیاء الحق ــــــــــــ مشرقی چمپارن

کئی سالوں سے اس ماہنامہ کا قاری ہوں اور ہر ماہ ہی پڑھنے کو ملتا ہے کہ یہ صحیح ہے تو یہ غلط ہے اس کا مطلب کیا؟ مثلاً سلام قولا من رب رحیم کے اوپر کئی ماہ تک بحث چلتی رہی۔ ۷۸۶ کا مسئلہ بھی بار بار آتا رہتا

ہے۔ پھر لکھا ہوتا ہے "میں عامل بننا چاہتا ہوں" پتہ نہیں کئی بار اس طرح کے سوالوں کے جواب دیئے جاچکے ہیں۔ ایک ہی جواب کو بار بار پڑھ کر قاری کا من ڈوب جاتا ہوگا۔ قربان جایئے ایسے استاد پر کہ آپ بار بار جواب دیتے ہیں طرح طرح کے اعتراضات اور نکتہ چینوں کی تحریریں، مگر آپ سب کو اپنے طریقے سے سمجھاتے ہیں۔ یقیناً یہ کار خیر ہے ایک تبلیغ کا کام ہے، ایمانداری کی بات تو ہے کہ اس طرح کا عجوبہ انسان مشکل سے ہی ملتا ہے حضرت میں آپکی بڑائی نہیں لکھ رہا بلکہ میں اپنے دل کی بات لکھ رہا ہوں۔

خیر اب میرا سوال (۱) هُدًى لِّلْمُتَّقِيْن۔ ہدایت ہے متقیوں کیلئے، یہ بات میری سمجھ میں نہ آئی کہ ہدایت تو بھٹکے ہوئے لوگوں کے لئے ہونی چاہئے جو متقی ہیں ان کے لئے ہدایت کیسی۔

مذکورہ سوال کے بابت ایک عالم سے دریافت کیا تھا جو کہ "جلالین شریف" کے استاد بھی ہیں تو ان کا مختصر کا عقلی دلیل والا جواب تھا کہ ڈاکٹر زندہ کے لئے دوا تجویز کرتا ہے مردہ کے لئے نہیں۔

سوال (۲) متقی ہم کس کو سمجھیں گے؟

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ بذریعہ ممنون ہوں یا اسی ماہنامہ کے برابر ہی مری رہنمائی کی ہے میری نیک دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ خدا کرے اللہ آپ کی عمر اور لمبی کرے اور صحت یاب رکھے اور آپ خدمت خلق کو انجام دیتے رہیں۔ (آمین)

جواب

ہر سوال کرنے والے کی بات کو اہمیت دینا اور اس کے خیالات کی اصلاح کرنا ہمارا فرض ہے اور اس فرض کو ہم نبھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک کسی ایک موضوع پر بار بار لکھنا کوفت کا باعث ہوتا ہے اور پڑھنے والے بھی بار بار کسی موضوع پر بات چیت کو اچھا نہیں سمجھتے لیکن کسی نئے قاری کی پرانی بات کو اس لئے نظر انداز کردینا کہ ہم اس سے پہلے اس موضوع پر طبع آزمائی کرچکے ہیں شاید درست نہیں ہے۔ ہماری تحریک کا مقصد لوگوں کی صحیح رہنمائی کرنا ہے اور ہر سائل کو مطمئن کرکے اس کو اس منزل تک پہنچانا ہے جس منزل کی وہ تلاش میں ہے۔ اس لئے اس کی سنی ہوئی بات کو پھر توجہ سے سننا اور پھر اس بات کا اسی طرح جواب دینا جس طرح ہم پہلے دے چکے تھے ہمارا اخلاقی فرض ہے۔ ہم یہ بھی کرسکتے ہیں کہ پرانے سوال کا جواب دینے کے بجائے یہ لکھنے پر قناعت کرلیں کہ طلسماتی دنیا کا فلاں فلاں شمارہ پڑھ لو اس میں اس بات کا جواب مل جائیگا۔ جیسا کہ ہمارے حضرات مفتیان کرتے ہیں کہ کذافی الشامی وکذافی البخاری ومسلم۔ لیکن اس طرح کے حوالوں سے کسی بھی سائل کی تشفی نہیں ہوتی اول تو ہر قاری کے لئے علمی کتابوں کا مہیا کرنا پھر مطلوبہ مقاصد میں ضروری اوراق کا مطالعہ کرنا کارے دارد ہے اور طلسماتی دنیا کے تمام شمارے بھی کہیں سے دستیاب نہیں ہوسکتے۔ اس لئے ہم کسی بھی سائل کو یہ کہہ کر نہیں ٹال سکتے کہ اپنی بات کا جواب تم فلاں شمارے میں دیکھ لو۔ وہ بیچارہ کہاں سے وہ شمارہ خرید کر لائے گا۔ اس لئے مناسب یہی لگتا ہے کہ ہم اس کے اس سوال کا جواب اطمینان بخش انداز میں دیدیں خواہ ہم اس طرح کے سوال کا جواب تفصیل کے ساتھ پہلے بھی دے چکے ہوں۔ ہم کوشش یہ کرتے ہیں کہ ایک ہی موضوع پر دوبار قلم اٹھاتے وقت کچھ نئے انداز سے لکھ دیں تاکہ پرانے قارئین کا ذائقہ خراب نہ ہو اور وہ ہمارے جواب میں ایک نئی لذت کا احساس کرسکیں۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ ہمارے قارئین کی اکثریت دوسروں کی خاطر پرانی باتوں کو اور تکرارِ محض کو برداشت کرتی ہے اور برا نہیں مانتی یہ سب اس رب العالمین کا فضل وکرم ہے جس کی دی ہوئی توفیق سے ہم لوگوں کی رہنمائی کررہے ہیں اور جس کی عطا کردہ توفیق سے ہمارے قارئین تکرار کو ہنسی خوشی اس لئے برداشت کررہے ہیں کہ دوسروں کی خاطر ایک ہی بات کو بار بار سننے میں انہیں مزا بھی آتا ہے اور انہیں ثوابِ آخرت کی امید بھی رہتی ہے۔

آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ سورج جب نکلتا ہے تو اس کی روشنی سب کے لئے یکساں ہوتی ہے لیکن سورج کی روشنی سے استفادہ وہی لوگ کرسکتے ہیں جن میں دیکھنے کی صلاحیت موجود ہو۔ قرآن حکیم بھی آفتاب کی طرح ہے وہ آفتاب ہدایت ہے اور سب کے لئے اس کی تابانیاں ایک جیسی ہیں کسی کے لئے کوئی خصوصیت نہیں ہے لیکن جس طرح سورج کی روشنی سے صرف بینا ہی مستفیض ہوتے ہیں اندھے نہیں۔ اسی طرح آفتاب ہدایت کی ضیا پاشیوں سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جن میں تقویٰ یا تقوے کی صلاحیت موجود ہو۔ جن لوگوں میں یہ صلاحیت موجود نہیں ہے وہ قرآن پڑھ کر اور زیادہ گمراہ ہوجاتے ہیں اور اس میں قرآن حکیم کا کوئی قصور نہیں ہے۔ قصور اور کوتاہی ہے تو ان ہی لوگوں کی جن میں پرہیزگاری کی صلاحیت موجود نہیں ہے اور جو دل ودماغ اور سوچ وفکر کے اعتبار سے اندھے ہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ بجلی کا پاور ہاؤس سب کے لئے یکساں طور پر کرنٹ فراہم کرتا ہے وہ کسی کے لئے تخصیص کا معاملہ

نہیں کرتا۔لیکن ہر بلب اپنی صلاحیت کے اعتبار سے کرنٹ کو اپنے اندر جذب کرتا ہے۔سو والٹ کا بلب اپنی صلاحیت کے اعتبار سے روشنی اخذ کرتا ہے اور زیرو والٹ کا بلب اپنی بساط کے اعتبار سے لائٹ کھینچتا ہے۔ کچھ بلب ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں قرار نہیں ہوتا وہ کبھی جل جاتے ہیں اور کبھی بجھ جاتے ہیں اور جلنے بجھنے کے معاملے میں مستحکم نہیں ہوتے۔اسی طرح قرآن حکیم بھی روشنی کا ایک پاور ہاؤس ہے جو اللہ کے حکم سے بھی انسانوں کو ہدایت کی روشنی فراہم کررہا ہے اور لوگ اپنی اپنی صلاحیت اور اپنی اپنی بساط کے اعتبار سے روشنی اپنے اندر سمیٹتے ہیں اور اپنی اپنی اہلیت کے اعتبار سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔کچھ لوگ ڈھائی سو وولٹ کی حیثیت کے ہوتے ہیں وہ زیادہ روشنی اپنے اندر سمیٹ لیتے ہیں اور کچھ لوگ ۱۵ وولٹ یا زیرو وولٹ کی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں یہ اپنے اندر بہت کم روشنی جذب کرپاتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ یہ ذرہ برابر بھی روشنی اپنے اندر نہیں سمیٹ سکتے۔ان کی مثال ان بلبوں جیسی ہوتی ہے جو فیوز ہوں۔کسی بھی فیوز بلب کو کوئی روشنی کا پاور ہاؤس روشنی عطا نہیں کرسکتا۔ بجلی کے پاور ہاؤس کی طاقت اپنی جگہ لیکن جب بلب میں روشن ہونے کی صلاحیت ہی نہیں ہے تو پھر وہ کیسے جل سکتا ہے اسی طرح جو انسان عقل وخرد اور قلب وروح کے اعتبار سے فیوز بلب کی مانند ہوں انہیں قرآن حکیم فائدہ نہیں پہنچاسکتا،قرآن حکیم یقیناً آفتاب ہدایت ہے اور یہ بجلی کے کسی پاور ہاؤس سے کم درجہ کا نہیں ہے بلکہ اس کا درجہ دنیا کے ہر پاور ہاؤس سے زیادہ ہے وہ کسی ایسے انسان کو روشنی کیسے فراہم کرسکتا ہے جو فیوز بلب کی طرح بالکل بیکار ہو اور جس میں کسی بھی روشنی کو سمیٹنے کی اہلیت ہی نہ ہو۔

"جلالین شریف" پڑھانے والے بزرگ نے جو جواب دیا ہے وہ جواب بھی اپنی جگہ درست ہے۔دوا اسی انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے جو زندہ ہو جو شخص مرچکا ہے اسے دوا اور غذا کیسے فائدہ پہنچائے گی۔جو لوگ تقوے اور پرہیزگاری سے بالکل ہی محروم ہوں جن میں ایمان قبول کرنے کی صلاحیت زیرو ہو ان لوگوں کو قرآن حکیم کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکتا۔ بارشیں اللہ کی رحمت ہوتی ہیں جو کھیتوں کو ہرا بھرا کرتی ہیں اور کھیتوں میں نئی روح پھونکتی ہیں ان بارشوں سے زرخیز زمینیں شاداب ہوجاتی ہیں اور اللہ کی برسائی ہوئی باران رحمت اس زمین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی جو بنجر ہو اور جس میں گھاس اُگانے کی بھی اہلیت نہ ہو۔

متقی اس مسلمان کو کہا جاتا ہے جو زندگی کے تمام معاملات میں اللہ سے ڈرتا ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ کوئی فعل اور لفظ ایسا نہیں ہے جو ریکارڈ نہ کیا جارہا ہو،ذرّے ذرّہ کے حساب وکتاب کا مطلب یہی ہے کہ اس زندگی میں ہم چھوٹا بڑا کوئی بھی کام کریں اس کا حساب ہوگا۔ہر اچھی بری بات یا تو آخرت میں ہمارے لئے باعث شادمانی ہوگی یا باعث حزن والم۔

جو لوگ زندگی کا ہر قدم احتیاط سے اٹھاتے ہیں اور جو لوگ ہر بات کو کہنے سے پہلے سو بار سوچ لیتے ہیں کہ کہیں اللہ ناراض نہ ہوجائے یہی لوگ پرہیزگار ہیں اور ان ہی کو متقی کو کہا جاتا ہے۔

جنات کی تباہ کاریاں

سوال از: ذبیح اللہ خاں ——— میسور

آپ کی میسور آمد پر میں تہہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں اور اس رب کا شکر گزار ہوں کہ جس نے میری دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے آپ کی اور میری ملاقات کا انتظام فرمایا ورنہ میری اتنی استطاعت نہیں تھی کہ میں دیوبند میں آپ سے ملوں۔میں سمجھتا ہوں کہ کسی اور بہانے آپ کو یہاں لاکر مجھے ملنے کا اہتمام کیا ہے۔اس کے لئے میں اللہ ذوالجلال کا بے حد ممنون ومشکور ہوں۔

قبلہ محترم میں آپ کو اپنے متعلق تفصیل سے باتوں کے ذریعہ بتا نہیں پاتا۔اس لئے میں آپ کے قیمتی وقت کے مدنظر چھٹی کے ذریعہ اپنے تمام حالات سے واقف کروانا ضروری سمجھتا ہوں۔میں طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں اس سے مجھے چند فوائد بھی حاصل ہوئے ہیں۔اس لحاظ سے میں آپ سے ملاقات کا متمنی تھا۔جواب پورا ہونے جارہا ہے،گو خط کا مضمون طویل ہے مگر اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں پھر بھی میں نے اختصار سے کام لے کر صرف کام کی باتیں ہی بتائی ہیں پھر بھی اگر آپ کو گراں گزرے تو براہ کرم مجھے معاف فرمائیں۔میں پوری چھٹی کو پڑھنے کے بعد آپ کو میری بیماری کی تشخیص اور علاج میں کسی حد تک کامیاب رہیں گے۔کیونکہ کئی افراد کا کہنا ہے کہ مجھ پر سحر کیا گیا ہے اور چند افراد جو غیر مسلم ہیں ان کا خیال ہے کہ مجھ پر جنات کا اثر ہے میں کچھ بھی سمجھ نہیں پایا ہوں،میرے پورے حالات کو پڑھ کر میرا صحیح علاج کریں گے۔

میرا نام ذبیح اللہ خاں بن فیض النساء سن پیدائش بروز پیر ۱۵/ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ ۱۸/دسمبر ۱۹۶۷ رات دو بجے۔طباعت کے پیشے سے وابستہ رہا ہوں۔بیوی کا نام یاسمین تاج بن صابرہ بیگم ہے۔ میرے دوسرے بیٹے کا نام ادریس اللہ خاں رکھا۔بعد میں صرف محمد ادریس ہوگیا کیونکہ اس میں آقا کا نام ملانا ضروری سمجھا۔تاریخ پیدائش بروز

جمعرات ۱۲ رشوال ۱۴۲۰ھ م ۲۰ رجنوری ۲۰۰۰ء دوپہر ۲ بج کر ۴۵ منٹ۔ ان کے نام کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ یہ تمام بھی میرے اس اثر کے شکار ہو چکے ہیں۔

میرے چار بھائی دو بہن ہیں ان میں ایک بہن کو میری رشتہ کی دادی نے بچپن میں گود لے گئی اور اس کی پرورش انہیں کے ذمہ رہی غرض کچھ اختلافات کے سبب ہم ان سے دور رہے اور آج بھی دور ہی ہیں۔ یہ واقعہ ۱۹۶۳ء کا ہے مجھے پتہ چلا کہ اس پر کچھ بیرونی اثرات ہیں اس کے علاج کے سلسلے میں کئی عاملوں سے رجوع کیا گیا لیکن کوئی بھی عامل کامیاب نہیں ہوا۔ اس کے بعد شافعی حضرات سے رجوع کیا گیا اس میں کئی عاملوں نے مریضہ کو دیکھتے ہی بھاگ جانا مناسب سمجھا۔ ابھی تلاش وجستجو میں میسور سے ۶۰ کلومیٹر کی دوری پر ایک قریہ ہے جامراج نگر یہاں کے ایک شافعی عامل سے ملاقات ہوئی۔ ان کے پاس عورتوں کا داخلہ خواہ بوڑھی ہو یا بچی کا بالکل نہیں تھا۔ علاج کے سلسلے میں عورت کے باپ بھائی یا شوہر کو ہی جانا پڑتا۔ اس لئے بھائی ہونے کے ناطے مجھے جانا پڑا۔ نہ جانے وہ کونسی منحوس گھڑی تھی کہ جب میں نے اس کے علاج کا ارادہ کیا۔ غرض پہلے دن انہوں نے فال دیکھ کر اس پر طاقت ور جن کے قابض ہونے کی بات بتائی اور کن حالات میں قبضہ کیا وہ بتایا جو بالکل درست تھی۔ علاج کے سلسلے میں مجھے چوتھے دن اپنی تمام ضروریات سے فارغ ہو کر نماز فجر کے بعد تازہ غسل کر کے آنے کو کہا۔ چوتھے دن میں تقریباً صبح ۸ بجے ان کے پاس پہنچا تب انہوں نے مجھے ایک لنگی دے کر اسے پہن کر اپنے تمام کپڑے اُتار کر پاس پڑے ہوئے پلنگ پر لیٹ جانے کو کہا۔ انہوں نے مجھے جیسا کہا تھا ویسے ہی لیٹ گیا۔ اس کے بعد وہ عامل نے میرے سر، دو کاندھوں اور دو پیروں کے نیچے کل پانچ تعویذات رکھ کر پڑھ کر پھونکا۔ پھر پوچھنے لگے کہ کہاں درد ہو رہا ہے۔ تب تک میرے بائیں مثانے میں شدت کی تکلیف شروع ہو چکی تھی۔ میں نے اپنے درد کے بارے میں بتایا تب انہوں نے پھر کچھ پڑھ کر پھونکا وہ درد فوراً کم ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ جنات کا جسم ہر ایک مقام پر قبضہ ہوتا ہے۔ سو مجھے معلوم ہو گیا کہ اس جن کا کہاں پر قبضہ ہے۔ اب تم یہ علاج کی چیزیں لے کر فوراً میسور جا کر علاج شروع کرو کہتے ہوئے مجھے جانے کی اجازت دے دی۔ میں جیسے ہی ان کے گھر کے باہر قدم رکھا پھر ویسے ہی تکلیف شروع ہو گئی۔ صرف ڈیڑھ گھنٹہ میں مثانوں کے علاوہ کمر ٹوٹنے لگی۔ میرے درد کی شدت اتنی تھی کہ میں اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ مجھے یہ قطعی یاد نہیں کہ بس اسٹینڈ سے میرے ایک رشتہ دار جنہوں نے مجھے اس عامل سے ملوایا تھا کے یہاں پہنچا۔ آنکھ کھولی تو ان کے گھر لیٹا ہوا تھا وہ پھر مجھے عامل کے پاس لے کر گئے۔ تب عامل نے مجھ پر کچھ پڑھ کر پھونک کر ایک تعویذ دیتے ہوئے کہا کہ اب وہ جن تم پر دوبارہ حملہ نہیں کرے گا۔ آج سے ٹھیک ۱۵ دن کے بعد آ کر تمہارا بھی توڑ کروا لو۔ آنے کے دن دو میٹر لال کپڑا لیتے ہوئے آنا کہہ کر مجھے واپس جانے کو کہا۔ جب میں میسور آیا تو یہاں پر تمام پریشان تھے کیونکہ مریضہ میرے اچھے صفات کی وجہ سے میرے بچنے اور حملہ کی اطلاع دیدی تھی۔ ۱۵ ویں دن عامل صاحب سے ملنے کپڑا لے کر رات میں گیا۔ کیونکہ رات میں آنے کی ہدایت تھی۔ پھر حسب معمول عامل نے میرا لایا ہوا کپڑا پہن کر تمام کپڑے اُتارنے کی ہدایت کی اور پلنگ پر لیٹ جانے کو کہا۔ میرے لیٹنے کے بعد میرے پیروں کے نیچے ایک عدد ناریل جو پہلے سے عمل کیا ہوا تھا رکھ کر عامل صاحب بھی میرے ساتھ لیٹ کر کچھ پڑھتے رہے۔ اور میرے عضو کو ہاتھ سے دباتے رہے۔ تقریباً صبح کے تین بجے کے قریب پیشاب کی جگہ سے خون جاری ہوا جسے پونچھ کر عامل صاحب نے تہجد ادا کرنے چلے گئے۔ ان کے علاج سے کچھ بھی آرام نہیں ہوا اور میرے ساتھ بھی کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا۔ یہ عرصہ تقریباً ۱۰ سالوں کا رہا۔ اس درمیان میں بھی خوب ترقی کی۔ پھر ۹۳ء آیا، میری زندگی میں ۹۳ء کے اثرات بہت زیادہ رہے۔ ہر لحاظ سے یہ سال میری تباہی کا رہا۔ اس کے اثرات سے آج تک جوجھ رہا ہوں۔ اس سال کے بعد سے آج تک میری زندگی میں سکون کے چند لمحات بھی میسر نہیں ہوئے اس کے بعد قابل ذکر واقعات کا تذکرہ ضروری خیال کرتا ہوں۔ میرے ذہن میں لاری لینے کا خیال آیا اور وہ بڑھتے بڑھتے ۹۳ء اپریل میں پورا ہوا۔ لاری لینے کے بعد صرف تین ماہ تک لاری میری رہی ان تین ماہ میں صدیاں مجھ پر بیت گئی۔ ڈرائیور قابل بھروسہ سمجھ کر اس کے بھروسہ میں رہا اور اس شخص نے میرے بھروسہ کا فائدہ اٹھا کر لاری ہتھیانے کی کوشش شروع کی۔ ادھر میرے ذہن نے کام کرنا بند کر دیا۔ دن بہ دن میری حالت ایک پتھر کی سی ہو گئی۔ کسی بھی بات کا احساس ذہن سے جاتا رہا۔ کاروبار صرف بار بن گیا۔ میرے اپنے جو دکھ درد کے ساتھی تھے میرے خون کے پیاسے ہو گئے تھے۔ میرے دوست دشمنوں میں تبدیل ہو چکے تھے اور میرے گھر پر تقریباً ۳۰۰، ۴۰۰ کو گھیرا ڈالے ہوئے تھے جب بھی میں گھر سے باہر نکلتا تو میرے سر پر پکارتے ہوئے ایک کلومیٹر تک آتے۔ سمجھ میں بالکل نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ غرض ان حالات میں بنگلور کی

مسجد کے آگے کھڑا ہو، ظہر کی نماز ہو رہی ہے، بہت تیز دھوپ برس رہی ہے ... میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرا سایہ زمین پر نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر میرے ... کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ حیرت اور خوف کے ساتھ میرے سایہ کو ... ڈھونڈتا ہوں مگر سایہ کا کہیں پتہ نہیں۔ اب تک صرف سنتا آیا تھا کہ برے ... میں سایہ بھی ساتھ چھوڑ دیتا ہے لیکن میرے ساتھ ایسے حالات ... گزرے ہیں۔ ایسے میں تقریباً ۲ سال گزر گئے ان گزرے ہوئے سالوں ... بے شمار عاملوں سے ملا مگر نتیجہ صفر ہی رہا۔ اس درمیان اس مریضہ کی ... حالت بگڑتی گئی پھر اس کے علاج کے لئے عاملوں کو ڈھونڈتے ہوئے ... ایک موذی عامل سے ملاقات ہوئی، انہوں نے آ کر اس کا علاج کیا اثر مجھ ... پر ہوا نتیجتاً میرے دونوں پیر مڑ گئے اور میری کمر میں شدید شروع ہوا اور میں ... ہم پاگل ہوتا گیا رہ رہ کر ایک ہی خیال ذہن میں ستانے لگا کہ میں مر جاؤں ... لیکن پروردگار کو یہ منظور نہیں تھا۔ غرض اس درمیان ایک شافعی عامل سے ... ملاقات ہوئی ان کے عمل سے کچھ فائدہ ہوا۔ مریضہ پر تب تک حاضرات ... نہیں تھی۔ پھر ایک دن ایک عورت کے سبب حاضرات ہوئی وہاں پر مجھ ... سے بحث ہوئی جو تین تا چار گھنٹہ تک چلی اس وقت میری تمام تر بربادی میں ... اس جن کا ہاتھ ہونے کا اقرار کیا۔ آئندہ کے لئے دو شرطیں رکھیں ایک ... ایک یہ کہ میرے تعلقات جو خراب تھے وہ دوبارہ قائم کرنا اور دوسری شرط ... بنگلور میسور راستہ پر ایک مندر ہے جسے عرف عام میں سانپ کی دیوی کہا ... جاتا ہے وہاں پر ہر ماہ دودھ ڈالوں، میرے انکار پر میری زندگی جہنم بنانے ... کی دھمکی دے کر حاضرات ختم ہوئی۔ یہ واقعات ۹۵ء کے ہیں۔ تقریباً یہ ... وقفہ ڈیڑھ سال کا رہا جس میں میرا اپنا کاروبار پٹ رہا، میری شادی ہوئی ... لیکن یہ عرصہ بہت مختصر رہا۔ اس مختصر وقفہ میں جو کچھ میں پھر بنایا وہ تمام ختم ... ہو گیا اور زندگی پھر ایک مرتبہ لڑکھڑانے لگی، ازدواجی زندگی بھی پوری طرح ... متاثر رہی۔ نوبت طلاق تک پہنچ گئی، اس وقت خواب میں اللہ کی طرف ... سے یہ ہدایت ہوئی کہ مریضہ سے میں دور ہو جاؤں، بصورت دیگر زندگی ... میں اور طوفان آئیں گے سو میں نے مریضہ سے دوری اختیار کی پھر ٹھیک ... طرح سے اس مسبب الاسباب نے میری زندگی کو ایک نیا رنگ دے کر ... جینے کا حوصلہ دیا۔ یہ خوشگوار سلسلہ چار سالوں تک قائم رہا۔ پھر نہ جانے کیا ... ہوا کہ میرے دونوں پیروں میں شدت کا درد شروع ہوا۔ درد کی شدت ایسی ... تھی کہ کوئی میرے پیروں کو توڑ مروڑ رہا ہو، رفتہ رفتہ بایاں پیر بالکل ناکارہ ... ہو گیا اور رہ رہ کر رونا آتا۔ اچھی بری بات پر بھی رونے کو چاہتا۔ اس ... درمیان کئی عاملوں سے رجوع کیا مگر فائدہ کے بجائے نقصان بھی ہوتا رہا

اس درمیان میری دکان جس کا یہ لیٹر ہیڈ ہے میں باہر سے کچھ سحر وغیرہ کر کے دفن کر چکے تھے۔ اس سحر کے سامان کچھ اس طرح سے تھا۔ دو عدد چاندی کے سانپ، ناریل ۴ عدد ایک پتلا، خون نہ جانے کس کا تھا اس کے علاوہ بھی بہت کچھ تھا۔ اس کے وہاں سے ہٹانے کے فوراً بعد میرے بیٹے کا جس کا نام محمد ادریس ہے جس کا میں ذکر پہلے کر چکا ہوں کہ طبیعت بہت خراب ہو گئی۔ جینے کی کوئی امید باقی نہ تھی پھر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے کے مطابق شافعی حضرات سے فائدہ ہوا۔ اس درمیان مریضہ کی حالت کی خرابی کی وجہ سے پرورش کنندگان نے ایک شافعی عامل جو حصارات کا عامل تھا سے مل کر کچھ حد تک ٹھیک کر چکا تھا سے ملا وہاں پر فائدہ کے بجائے ایک اور مصیبت میری منتظر رہی۔ جیسے ہی عامل نے میرا علاج شروع کیا۔ میرے دونوں پیروں کا درد دور ہونا تو دور کی بات میرا پورا جسم وزن ہوتا چلا گیا۔ خاص کر میرے دونوں کندھے بہت بھاری ہو جاتے، ہاتھ میں پانی کا گلاس تک پکڑنے کی طاقت باقی نہیں رہتی۔ اس کے علاوہ دونوں پیروں میں اور ہاتھوں میں درد کے علاوہ بہت زور کی جلن شروع ہو گئی۔ ایسے میں ایک شافعی عامل کے ساتھ کیرلا گیا وہاں پر مرنے علاج سے پیروں کی طاقت واپس آئی درد اور جلن ابھی باقی ہے۔ ان حالات میں طلسماتی دنیا کا شرف مشتری نمبر میری نظروں میں گزرا اور میں اس کا مستقل خریدار بن کر اس کا مطالعہ کرتا رہا اس سے دیگر کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھایا۔ ان حالات میں ایک اور حادثہ پیش آیا۔ میری چچیری بہن جو بچپن سے گونگی اور بہری ہے اس پر بھی جن کا اثر تھا۔ یہ بات مجھے معلوم نہیں تھی جب میں ان حالات سے گزر رہا تھا تب میرے چچا نے اس کو طبیعت کی ناسازی کی بنا پر گاؤں سے کسی عامل کو بتائے میرے گھر بھیجا یہ وہی وقت تھا کہ میں اپنی اور اپنے بچوں کی بقا کے لئے جدوجہد میں مصروف تھا کیونکہ میرے حالات بہت کمزور ہو گئے تھے۔ اس پر یہ وزن میں برداشت نہیں کر سکا غرض کہ پھر اس کو ایک عامل جو علم جفر کا علم رکھتے تھے سے ملا کر علاج کروایا۔ مریضہ کا کیا ہوا یہ ایک الگ کہانی ہے لیکن میں بہت شدید مصیبت میں پھنس گیا۔ میری آنکھوں کی بینائی کمر کا درد اور ہاتھ پاؤں کی جلن میں بے پناہ اضافے کے ساتھ بہت بڑی نقاہت کے باعث چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گیا۔ اس کے بعد ان عامل سے مل کر میری طبیعت کے بارے میں بات کی۔ عامل بے چارہ خود بھی ایسی مصیبت میں گرفتار ہو کر اپنا علاج کر رہا تھا۔ میرا علاج کیا کرتا بھلا۔ یہ دن بڑے ہی گردش کے تھے۔ گھر کے باہر بھی کچھ کروا کر دفن کیا جا چکا تھا۔ جس کے اثرات سے ایک بار پھر

دوست واحباب میں سخت دشمنی پیدا ہوگئی۔میرے تمام خیر خواہ میرے دشمن بن گئے تھے۔اس کے ساتھ یہ اثرات میری بیوی پر بھی ظاہر ہونے لگے یعنی مجھے جتنے درد تھے وہ تمام علامتیں میری بیوی میں نظر آنے لگی۔اس کشمکش میں تین ماہ کا عرصہ گزرا بہت پریشان کن حالات تھے میرے۔ان حالات میں مارچ ۲۰۰۲ء کو طلسماتی دنیا خرید کر اس کا مطالعہ کیا۔اس میں مجھے ایک حصاراتی عمل میں امید کی کرن نظر آئی۔اس عمل میں مجھے اور میری بیوی کا تھوڑا افائدہ ہوا۔میری توانائی مجھے واپس مل گئی اور نقاہت جاتی رہی۔عمل کچھ اس طرح کیا پہلے اس عمل کو لکھ کر میں اور میری بیوی گلے میں ڈالے اور یہی لکھ کر ایک بوتل پانی میں ڈال کر پیا اور میرے مفرد عدد چھ کے تحت روزانہ ۶ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا رہا۔اس کا اثر بھی معلوم نہیں بس چند دنوں تک قائم رہا پھر یہ عمل بھی بے اثر ہوگیا۔اس کے بے اثر ہونے پر پرانی طلسماتی دنیا کو ڈھونڈنے پر ستمبر ۲۰۰۲ء کا رسالہ محفل حاضرات کے نام سے چند عمل کئے ان میں نمرود کا فتیلہ ایک اور دوسرا لشکر فرعون غرق شد کے فتیلوں سے کام چلایا اس کا سب سے فائدہ مجھے یہ ہوا کہ جو سحر کر کے میرے گھر کے باہر دفن کرایا گیا تھا وہ تمام خود بخود نکل آیا۔اس کو نکال لینے کے دو دن تک میری طبیعت بہت خراب رہی پھر اس کا علاج بھی حصاراتی عمل دوم سے کیا۔جس میں میری نقاہت اور دردوں میں کمی آئی۔اس کے بعد یہ دونوں عمل کا اثر جاتا رہا، بجائے آرام ہونے کے میرا بایاں ہاتھ اور کندھے میں بہت درد شروع ہوا۔ایسے لگتا ہے کہ کوئی کیل میرے منڈھے میں گاڑ دی گئی ہو۔اس کے علاوہ بھی بے شمار حادثات ہوئے جو مضمون کی زیادتی کی وجہ سے نہیں لکھ رہا ہوں۔

قبلہ محترم! یہ وہ حالات ہیں جن کا تذکرہ میں نے اپنی چھٹی میں کیا ہے جس کی وجہ سے میری زندگی اجیرن بنی ہوئی ہے۔ہاں ان مصائب نے پوری طرح میری کمر اور حوصلوں کو ختم کر دیا ہے۔ورنہ میر پچھلی زندگی میں ایک بلند حوصلہ انسان واقع ہوا ہوں۔ارادوں کا پکا اور نیک وصالح رہا ہوں۔طلسماتی دنیا دیکھ کر ایک امید کی کرن بن کر آپ نظر آئے۔آج زندگی میں کسی چیز کا مزہ نہیں۔کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔اب صرف انتظار ہے تو صرف اور صرف موت کا نہ جانے وہ بھی کہاں چلی گئی ہے۔

قبلہ مکرم! آپ سے آخری امید ہے میری امید ہے کہ آپ یہ تمام واقعات کو پڑھنے کے بعد میری صحیح طور پر تشخیص کر کے اپنے مفید مشوروں سے نوازیں گے۔اب حالات نے کروٹ لی ہے۔یہ اثرات صرف مجھ پر ہی نہیں بلکہ میرے پورے کنبے پر حاوی ہونا چاہتے ہیں۔میرے چھوٹے چھوٹے بچے تک اس کا اثر شکار ہو جاتے ہیں۔سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں؟ اگر آنکھوں دیکھا کوئی دشمن ہے تو اس کا جواب دیا جاسکتا ہے لیکن یہ تو دوسری ہی قوت ہے۔ایسے میں میری تمام امیدوں کا مرکز پہلے خدا کے بعد آپ کی ذات بابرکت ہے۔لہٰذا آپ سے میری عاجزانہ گزارشات کو قبول کرتے ہوئے آپ کے انمول وقت میں مجھ پر نظر کرم کر کے ان مافوق الفطرت قوتوں سے میری اور میری کنبے کی حفاظت کریں ورنہ ان معصوموں کا مستقبل تباہ نہ ہو جائے۔میں طلسماتی دنیا کے اعمال کے علاوہ حضرت کاش البرنیؒ کی کتاب عامل کامل حصہ اول سے بھی کچھ حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کچھ زیادہ کامیابی نہیں ملی۔پہلا عمل دافع سحر کی نیت باندھ کر عمل نمبر ۱۴۱ حصہ اول مصائب سے نجات کا کیا جس میں الحمد شریف اور بسم اللہ شریف کے میم کو ملا کر پڑھنا تھا کیا کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔دوسرا عمل حصہ اول کا ہی اپنے مقصد دافع جناتی اثرات کے حرف مراد لے کر مکرر حرف کو کاٹ کر باقی کے مطابق اسمائے الٰہی لے کر عمل کیا۔گزشتہ نوچندی جمعرات سے شروع کیا جو آج مجھے تک جاری رہا اس میں مجھے میرے جسم اور چہرہ پر کلائی جو تھی وہ ختم ہو رہی ہے۔اس عمل میں نو اسمائے الٰہی لئے تھے جو یہ ہیں۔یاودود اللہ فتح علیم یاباعث یارحمٰن یاتواب یاجبار یانافع۔یہ ۲۷ دن تک عمل کیا ہو پانچوں نمازوں میں،اس کے علاوہ میرے نام ذبیح اللہ خاں میں صرف ذبیح اللہ کے عدد ۷۸۶ ہیں جو بسم اللہ کے اعداد کے مطابق ہیں لہٰذا اس کا ورد فجر میں ۷۸۶ مرتبہ کر رہا ہوں۔

مکرم آپ سے میری پرخلوص درخواست ہے کہ آپ میرے پورے حالات کو جان کر مجھے ان طاقتوں سے نجات میں میری بھرپور مدد کریں گے۔مجھے اب جو تکلیف ہے وہ یہ کہ میرے دونوں پیروں میں درد اور اس کے ساتھ جلن ہے۔ہر ماہ کی چاند کی ۱۴، ۱۵، ۲۷ کی رات کو میرا جسم بہت بھاری ہو جاتا ہے۔کاروبار تو ختم ہو چکا ہے۔یہی تمام علامتیں میری بیوی اور بچہ پر ظاہر ہو رہی ہیں۔لہٰذا آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ تعویذات کے ساتھ ہمیشہ ان کی حفاظت کے لئے کوئی عمل بتادیں جو آسانی کے ساتھ ادا کرنے والا ہو اور اس کے ساتھ میرا اسم اعظم بھی بتلادیں تاکہ بقول آپ کے ان شیاطین کے شر سے محفوظ رہا جاسکے۔

جواب

بلاشبہ آپ جنات کے اثرات کا شکار ہیں اور جنات نے آپ کو حد سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے لیکن ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ صحیح طریقے سے

بروقت آپ کا علاج نہیں ہوسکا۔ اس لئے بھی آپ کو مالی اور جانی خسارے سے دوچار ہونا پڑا۔ اگر آپ کا بروقت صحیح علاج ہوجاتا تو شاید اتنا نقصان نہ ہوتا کہ اب علاج کرنے میں آپ کو ایک عمر درکار ہے۔ خیر جو گزرا وہ گزرا شاید یہی آپ کی تقدیر میں لکھا ہوا تھا اب آئندہ کے لئے آپ کو چوکنا ہو کر زندگی گزارنی ہے اور کسی بھی لمحے غافل نہیں رہنا ہے۔ اب ذرا سی بھی غفلت آپ کو ناقابل نقصانات سے دوچار کرے گی۔ آپ کو جنات سے محفوظ رہنے کے لئے اپنی زندگی گزارنے کا ایک چارٹ تیار کرنا پڑے گا۔ اگر پوری ذمہ داری کے ساتھ آپ ہماری بتائی ہوئی ہدایات پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ آپ کو ان اثرات سے نجات بھی مل جائے گی اور آپ آئندہ کے لئے بھی جنات کی کارستانیوں سے محفوظ ہوجائیں گے۔ روزانہ صبح اٹھ کر آپ ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات مفلحون تک ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک مرتبہ سورۂ بقرہ کی آخری آیات آمن الرسول سے ختم سورۃ تک پڑھیں اور اپنے اوپر دم کریں۔ اسی عمل کو رات کو سوتے وقت بھی دہرائیں، رات کو سونے سے پہلے ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ۱۳ مرتبہ "یارقیبُ" پڑھ کر دستک دیں یعنی تین مرتبہ زور سے تالی بجائیں اس کو دستک کہتے ہیں اس دستک سے نہ صرف یہ کہ رات بھر آپ ہر طرح کے اثرات سے محفوظ رہیں گے بلکہ جہاں تک آپ کی تالی کی آواز جائیگی وہاں تک گھروں کی اور گھروں میں رہنے بسنے والے انسانوں کی حفاظت رہے گی۔ نماز فجر کے بعد آپ ۱۳۱ مرتبہ "یاسلام" پڑھا کریں۔ نماز ظہر کے بعد آپ سو مرتبہ "یادافع یامانع" پڑھا کریں۔ نماز عصر کے بعد آپ یاحفیظ کی ایک تسبیح پڑھا کریں، نماز مغرب کے بعد "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" چار سو پچاس مرتبہ پڑھا کریں اور عشاء کی نماز کے بعد آپ سورۂ طارق کی آخری تین آیات اور سورۂ قریش ایک ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ ان اعمال کی پابندی سے آپ کو اثرات سے نجات مل جائے گی اور آئندہ کے لئے بھی اس طرح کے اثرات سے محفوظ ہوجائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا بھی اہتمام کرنا چاہئے اور آپ روزانہ "گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور گیارہ گیارہ مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر پانی پر دم کرکے پینا چاہئے۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ ان آسان وظیفوں سے جن کا پڑھنا کسی کے لئے بھی دشوار نہیں ہے۔ آپ کو جنات کی حرکتوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا اور آپ پر وہ آئندہ بھی انشاء اللہ اثر انداز نہیں ہوسکیں گے۔

آپ کا نام بہت اچھا ہے۔ آپ کے نام کے اعداد ۷۸۶ ہیں۔ اگر آپ روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا اہتمام کریں تو یہ عمل آپ کے لئے نجات دہندہ ثابت ہوگا اور آپ کی روحانیت میں اضافہ کرنے کا سبب بھی بنے گا۔ آپ کا اسم اعظم "یالطیف" ہے، عشاء کے بعد ۱۲۹ مرتبہ اس کا ورد کریں۔

وظائف کے ساتھ ساتھ آپ ہر جمعرات کو سوا کلو جوار لے کر جنگل میں بکھیر کر آئیں۔ انشاء اللہ اس صدقہ سے بھی آپ کو فائدہ پہنچے گا اور آپ ارضی وسماوی آفات سے محفوظ رہیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو جنات کے اثرات سے کلی طور پر اور دائمی طور پر نجات عطا کرے اور آپ کے تمام متعلقین ان اثرات سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوجائیں۔

آپ کا خط کافی طویل ہے اتنے طویل خطوں کو پڑھنا ان کو رسالے میں چھاپنا اور ان کا جواب دینا ایک دشوار بات ہے لیکن ہم نے تمام قارئین کی دلچسپی کے لئے اور افادیت عامہ کی غرض سے آپ کے خط کو جوں کے توں چھاپ کر آپ کی رہنمائی کردی ہے۔ کیا بعید ہے کہ دنیا میں دوسرے افراد بھی اس طرح کے اثرات کا شکار ہوں تو ہماری رہنمائی ان کے بھی کام آجائے گی اور اس طرح طلسماتی دنیا کی خدمات سے وہ بھی مستفیض ہوسکیں گے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس طرح ہمیں خدمت کی توفیق عطا کرتا رہے اور ہمارے روشن کردہ چراغ سے ایک عالم روشنی حاصل کرتا رہے۔

آج گھر گھر میں جہالت کے اندھیرے بکھرے ہوئے ہیں۔ عملیات کے نام پر لوگ خود بھی گمراہ ہیں اور اللہ کے بندوں کو بھی جم کر گمراہ کررہے ہیں۔ دین کے نام پر فساد عام ہے، اللہ کے سیدھے سادھے بندے نام ونہاد عاملین اور نام نہاد مولویوں سے اپنی جیبیں بھی کٹوا رہے ہیں اور اپنے عقائد بھی خراب کررہے ہیں ایسے حالات میں طلسماتی دنیا جیسے رسالوں کی شدید ضرورت ہے۔ اس رسالے نے دوطرفہ خدمات انجام دی ہیں جو لوگ عملیات کے نام پر جہالت کو عام کررہے ہیں۔ طلسماتی دنیا نے ان کا ناک نقشہ بھی بیان کیا ہے تاکہ اللہ کے بندے انہیں پہچان لیں اور ان سے دور رہیں جو لوگ توحید وسنت کا نام لے کر صحیح قسم کے عملیات اور دیندار قسم کے عاملین کی بھی تضحیک کررہے ہیں۔ طلسماتی دنیا نے ان کی پول بھی کھولی ہے اور بتایا کہ توحید پرست ہونا ایک الگ بات ہے اور توحید زدہ ہونا ایک الگ بات ہے۔

رب العالمین کا فضل واحسان ہے کہ طلسماتی دنیا کی نشاندہی اور رہنمائی مؤثر ثابت ہورہی ہے اور اچھے عاملین کے قدردان بھی اُبھر رہے

ہیں اور برے عاملین کی مزاج پرسی کرنے والے بھی لاکھوں لوگ دنیا میں پیدا ہوگئے ہیں۔ دعا کریں کہ یہ چراغ اسی طرح جلتا رہے اور اُجالا تاحد نظر پھیل جائے۔

یاحیّ یاقیّوم

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

یَاحَیُّ یَاقَیُّوم کی تشریح کیا ہے۔ اسکے پڑھنے کے کیا فوائد ہیں۔ بزرگوں نے ان اسماء مبارکہ کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ اور تعداد کیا ہے، کم سے کم تعداد کیا ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کو کتنی بار روزانہ پڑھا جاسکتا ہے براہ کرم مکمل جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا کے کسی شمارہ میں عنایت فرمائیں۔

جواب

حق تعالیٰ کے وہ اسماء حسنیٰ جن کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے ان کی تعداد ننانوے ہے اور ان ہی میں سے یَارَحِیم یَارَحمٰن یَاحَیُّ یَاقَیُّوم بھی ہیں۔ حیُّ کے معنیٰ ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ اس دنیا کی ہر چیز فانی ہے لیکن اللہ کی ذات گرامی ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے۔ ہر فنا سے محفوظ ہے۔ قیوم کے معنیٰ ہیں قائم رہنے والا۔ زندہ رہنے اور قائم رہنے میں ایک فرق ہے۔ زندہ رہنے کا مطلب تو یہ ہے کہ اس ذات کو کبھی موت نہیں آئے گی۔ ایک دن موت کی بھی موت آجائے گی اور عزرائیل علیہ السلام جو لوگوں کی روحیں قبض کرتے ہیں وہ بھی فنا ہوجائیں گے تب ہی جنت کے حق دار ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور دوزخ کے مستحق ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے کیونکہ موت تو مرچکی ہوگی اس لئے کسی بھی مجرم کو اب شدید کی سختیاں جھیلنے کے بعد بھی موت نہیں آئے گی لیکن اللہ کی ذات گرامی اور ان کا بابرکت نام ہمیشہ باقی رہے گا۔ اور قائم رہنے کا مطلب یہ ہے کہ رب العالمین اپنے مکمل اقتدار و اختیار کے ساتھ ہمیشہ کی طرح قائم رہیں گے، ان کا وجود بھی برقرار رہے گا اور ان کی قدرت بھی۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اپنے دل میں روحانی قوت پیدا کرنے کے لئے روزانہ سو مرتبہ "یاحی یاقیوم" پڑھنا چاہئے۔

بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ "یاحی یاقیوم" پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کو عمر طویل عطا ہو اور وہ ناگہانی حادثات سے اور آفات سے اور حادث کی موت سے محفوظ رہے۔

اگر کوئی شخص ان دونوں اسموں کو عدد کبیر کے ساتھ ۴۰ دن تک پڑھ لے تو تمام مخلوقات اس کے تابع ہوجائے اور چرند و پرند بھی اس کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہوں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے عدد کبیر سے مراد تین ہزار چھ سو سولہ ہے یعنی روزانہ اتنی تعداد میں ان اسماء کا ورد کریں اور لگاتار ۴۰ دن تک کریں تو تسخیر خلائق کی عظیم الشان نعمت عطا ہو۔ اندازہ یہ ہوا کہ ان اسماء سے برکت حاصل کرنے کے لئے کم سے کم تعداد سو مرتبہ روزانہ اور زیادہ سے زیادہ تعداد تین ہزار چھ سو سولہ مرتبہ ہے۔ عدد کبیر کے ساتھ چالیس دن پورے کرنے کے بعد روزانہ صرف ایک سو مرتبہ پڑھ لینا کافی ہے۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر نوچندی جمعرات کو یاحی کا نقش ایک کاغذ پر ساعت مشتری میں لکھے پھر اگلے دن جمعہ کی پہلی ساعت میں یاقیوم کا نقش مثلث اسی کاغذ کی پشت پر لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں تو عمر طویل عطا ہو اور تمام دنیا میں مقبولیت اور شہرت بھی حاصل ہو۔ یاحی کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵	۲۸	۳۱	حی
۳۰	۱۹	۲۴	۲۹
۲۰	۳۳	۲۶	۲۳
۲۷	۲۲	۲۱	۳۲

یاقیوم کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۵	۱۶۰	۱۵۳
۱۵۴	قیوم	۱۵۸
۱۵۹	۱۵۲	۱۵۷

"یاحی" جلالی ہے اور "یاقیوم" جمالی ہے۔ اسلئے ان دونوں کو ایک ساتھ پڑھنا چاہئے تاکہ جلال و جمال کا توازن برقرار رہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

علم الاعداد

اگر آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد آٹھ ہو تو

آپ کا ستارہ زحل ہے اور یہ ستارہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ کے خیالات فلسفیانہ ہیں اور عمر بھر عز و جاہ کے لئے تگ و دو کرتے رہیں گے ابتدا میں آپ بیمار رہیں گے لیکن اس کے بعد آپ کی تندرستی قابل رشک رہے گی، آپ کے اندر خود مختاری کی زبردست صلاحیت ہے آپ بہت ہی مستحکم ارادہ کے مالک ہیں۔ آپ کے عزائم میں پختگی ہے۔ آپ کی زندگی ایک طرح کا جہاد بنی رہے گی اور آپ ہر معاملہ میں انتھک جدوجہد کرتے رہیں گے آپ ضد کے پکے ہیں آپ جس کام پر بھی لگ جائیں گے اسے کر کے ہی دم لیں گے۔ آندھیاں اور طوفان آپ کو اپنے عزم سے باز نہیں رکھ سکتے، آپ کی سوچ و فکر بھی بہت بڑھی ہوئی ہے آپ لکیر کے فقیر بن کر زندگی نہیں گزار سکتے۔ آپ اچھی منصوبہ بندی کر کے نئے نئے راستے پیدا کرنے کے اہل ہیں۔ آپ کو چھچھورپن میں اور غیر سنجیدگی سے وحشت ہوتی ہے، آپ کو کامیابی ہمیشہ شدید محنت و ریاضت کے بعد ہی ملے گی لیکن آپ کی خوبی یہ ہے کہ آپ محنت سے بالکل نہیں اکتاتے۔ آپ منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے راستے کی کٹھنائیوں اور مشکلات کی پرواہ نہیں کرتے اور آپ دوسروں سے امداد لینے کے بھی قائل نہیں ہیں آپ کی زندگی پر اور آپ کی کامیابیوں پر سہاروں کی چھاپ نظر نہیں آتی، آپ کفایت شعار بھی ہیں، فضول خرچی آپ کو پسند نہیں، آپ خرچ کے معاملہ میں بخیل اور کنجوس نہیں ہیں لیکن آپ اتنے فضول خرچ بھی نہیں ہیں کہ اپنا سرمایہ پانی کی طرح بہادیں اور پھر دوسروں کے آگے اپنا دامن پھیلاتے رہیں، آپ جیسے لوگ قرض کی لعنت سے محفوظ رہتے ہیں آپ محنت کے ساتھ کسی قدر تقدیر پرستی کے بھی قائل ہیں، آپ کا خیال ہے کہ اس دنیا میں قسمت کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے اور اگر کسی انسان کی قسمت خراب ہو تو محنت اور جدوجہد بھی اس کو کسی کام کا نہیں بناتی۔

آپ کے اندر مادہ پرستی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے لیکن آپ کا یہ مزاج ہے کہ اگر آپ مذہب کی طرف مائل ہو جاتے ہیں تو پھر آپ کے اندر عجیب طرح کی شدت پیدا ہو جاتی ہے اور آپ دین کی خاطر اپنا سب کچھ داؤ پر لگانے کے لئے تیار رہتے ہیں، آپ کے یہاں اعتدال کوئی معنی نہیں رکھتا۔ آپ زندگی کی ہر دوڑ میں انتہا پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ہر معاملے میں سب سے آگے نکلنے کی فکر میں رہتے ہیں، آپ کے خیالات بہت گہرے ہیں، آپ کسی بھی معاملہ میں سطحی سوچ سے کام کرنے کے خوگر نہیں ہیں، آپ ہر بات کی گہرائی میں جا کر معاملہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ کی سوچ و فکر عام سی نہیں ہے اس میں بلندی بھی ہے اور گہرائی بھی، آپ کے اندر قائد بننے کی زبردست صلاحیت موجود ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اصلاح پسندی کا رجحان آپ کو آگے بڑھنے نہیں دیتا۔ آپ سے جھوٹ، نفاق اور خوشامد برداشت نہیں ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ آپ سوسائٹی میں کوئی جگہ حاصل نہیں کر پاتے۔ آج کی دنیا جھوٹ کی، نفاق کی، چاپلوسی کی دنیا ہے اور آپ کو ان چیزوں سے وحشت ہوتی ہے اسی لئے آپ اکثر ہار جاتے ہیں۔ آپ کو اگر حسب منشا ماحول نہ ملے تو آپ جھنجھلا اٹھتے ہیں اور بغاوت کی سوچنے لگتے ہیں۔ آپ جیسے لوگوں کی اگر دلداری نہ ہو تو آپ کو ڈکٹیٹر بننے میں دیر نہیں لگتی، آپ اپنی زندگی میں بے شمار کارنامے انجام دیں گے۔ آپ کو اچھے چانس ملیں گے اور آپ کو لیڈر بننے کے مواقعات بھی ملیں گے لیکن آپ کی ناقدری برابر ہوتی رہے گی لوگ خواہ مخواہ بھی آپ کی مخالفت کریں گے اور آپ کے خلاف سازشوں کے جال بنے جائیں گے۔ آپ کی زندگی میں اچھا برا کوئی بھی انقلاب اچانک آسکتا ہے۔ آپ جیسے لوگ راتوں رات بادشاہ اور راتوں رات فقیر بن جاتے ہیں، آپ کے اندر ایک بنیادی خوبی ہے وہ یہ کہ آپ اصلاح کی خاطر، وطن کی خاطر، اپنے نظریے کی خاطر اپنا سب کچھ نچھاور کر سکتے ہیں یہاں تک کہ اپنی جان بھی۔ لیکن آپ کسی بھی مشرب کی خاطر دوسرے کی جان لینے میں کوئی تامل نہیں کریں گے۔ آپ جیسے لوگوں کے یہاں مصلحت کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اگرچہ مجموعی اعتبار سے آپ کے اندر خوبیاں زیادہ ہیں لیکن اپنی چند خامیوں سے اگر آپ چھٹکارہ پالیں تو آپ کی شخصیت اور بھی زیادہ مستحکم اور ٹھوس بن سکتی ہے۔

(باقی آئندہ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیو بند

کیا فلاں ابن فلاں کو روحانی عملیات سیکھنے سے فائدہ ہوگا؟

اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے حسب قاعدہ تفصیل پھیلا کر مستحصلہ برآمد کریں۔ اگر دو یا پانچ یا آٹھ ہوگا تو سمجھئے علم حاصل تو ہوجائے گا لیکن خاطر خواہ اس سے فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اگر ۳، ۶، یا نو ہوگا تو علم حاصل نہیں ہوسکے گا اور اگر سیکھنے کی کوشش کرے گا تو نقصان کا اندیشہ ہے۔ مثال کے طور پر ابوالحسن ابن صالحہ بانو نے ۱۹ر جولائی ۲۰۰۶ء کو بعد نماز عشاء سوال کیا۔ سوال یہ بنا۔ کیا ابوالحسن ابن صالحہ بانو کو روحانی عملیات سیکھنے سے فائدہ ہوگا؟

اس سوال کا جواب حاصل کرنے کیلئے تفصیل حسب قاعدہ اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) ابوالحسن، صالحہ بانو	۳۵۱	۹
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۱۲۲۶	۲
(۳) تاریخ عیسوی	۱۹	۱
(۴) ماہ عیسوی جولائی	۷	۷
(۵) سن عیسوی	۲۰۰۶	۸
(۶) تاریخ قمری ۲۲	۲۲	۴
(۷) ماہ ہجری جمادی الثانی ۶	۶	۶
(۸) سن ہجری	۱۴۲۷	۵
(۹) تاریخ ہندی ۴	۴	۴
(۱۰) ماہ ہندی ساون	۴	۴
(۱۱) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۳	۲
(۱۲) برج سرطان	۴	۴
(۱۳) متعلقہ ستارہ قمر عدد منفی		۲
(۱۴) منزل قمر شرطین		۱

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۹ ۲ ۱ ۷ ۸ ۴ ۶ ۵ ۴ ۴ ۲ ۴ ۲ ۱

۲ ۳ ۸ ۶ ۳ ۱ ۲ ۹ ۸ ۶ ۶ ۶ ۳

۵ ۲ ۵ ۹ ۴ ۳ ۲ ۸ ۵ ۳ ۳ ۹

۷ ۷ ۵ ۴ ۷ ۵ ۱ ۴ ۸ ۶ ۳

۵ ۳ ۹ ۲ ۳ ۶ ۵ ۳ ۵ ۹

۸ ۳ ۲ ۵ ۹ ۲ ۸ ۸ ۵

۲ ۵ ۷ ۵ ۲ ۱ ۷ ۴

۷ ۳ ۳ ۷ ۳ ۸ ۲

۱ ۶ ۱ ۱ ۲ ۱

۷ ۷ ۲ ۳ ۳

۵ ۹ ۵ ۶

۵ ۵ ۲

۱ ۷

۸

۸ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ابوالحسن ابن صالحہ کو روحانی عملیات کا علم حاصل تو ہوجائے گا لیکن خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچے گا۔

(باقی آئندہ)

فالنامہ مسعود و مجرب

وقت ضرورت اپنے کام کے نیک و بد کا اثر جاننے کے لئے وضو کرکے صدق دل سے اللہ کی مرضی ہر کام پر غالب ہونے کا یقین کر کے ذیل کے نقش پر کلمہ کی انگلی رکھیں۔ جس خانے پر انگلی ہو اس کا ثمرہ اسی عدد کے مطابق دیکھ لیں۔ (واللہ اعلم)

۲۲۴	۲۱۳	۱۲۲	۱۱۱
۲۲۳	۲۱۴	۱۲۱	۱۱۲
۲۲۲	۲۱۱	۱۲۴	۱۱۳
۲۲۱	۲۱۲	۱۲۳	۱۱۴

(۱۱۱) خوش قسمتی کا نشان ہے۔ حصول زر اور ترقی کاروبار ہو، چاہنے والے سے ملاپ ہو۔

(۱۱۲) طالع نحوست میں گرفتار ہو جو کام کرنا چاہتے ہو اسے ایک سال بعد کرو "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل" کثرت سے پڑھا کرو۔

(۱۱۳) وقت اچھا آگیا ہے، سترہ دن میں خوشی دیکھنے کو ملے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالشُّکْرُ لِلّٰہ ایک سو ایک بار روزانہ پڑھو۔

(۱۱۴) روزگار میں ترقی، سفر مبارک ہو، ۵ ماہ بعد تمہارا نیک مقصد حاصل ہو۔

(۱۲۱) یہ کام چھوڑ دو، پاؤ پارہ قرآن روز تلاوت کرو۔ تین ماہ بعد بہتر صورت نکلے گی۔

(۱۲۲) شادی خانہ آبادی ہو، دشمن مغلوب، اولاد مسعود، ایک منفعت بخش سفر درپیش آئے۔

(۱۲۳) کوشش کرتے رہو، غیر معمولی ترقی اور عزت پاؤ گے۔ اولاد کی فکر دور ہوگی۔

(۱۲۴) تمہاری پیشانی پر داغ ہے۔ ناقص وقت گزر گیا، کام حسب دل خواہ اور اچانک خوشی ملے گی۔

(۲۱۱) تمہارے لئے مبارک اور نیک فال ہے۔ دلی تمنا پوری ہوگی، اعلیٰ جاہ و منصب ملے گا۔

(۲۱۲) کسی کے دھوکے میں نہ آنا، چند روز صبر کرو، امداد پہنچنے کے ایک ماہ کے اندر بگڑی بن جائے گی۔

(۲۱۳) کسی کو زیر کرنے کی فکر ایک سال توقف سے دور ہوگی۔ مالدار بیوی اور دولت کا لالچ مت کرو۔

(۲۱۴) گم شدہ چیز مل جائے گی، رشتہ داروں سے تکلیف دور ہو جائے گی، ستارہ گردش سے نکل گیا ہے فکر رہو۔

(۲۲۱) تین برسوں سے جس فکر میں پڑے ہو اب دور ہوگی، کچھ دن پہلے چوٹ لگی تھی۔ ۴۵ دن میں سب ٹھیک ہو جائے گا۔

(۲۲۲) گھر میں لڑائی جھگڑا، بیوی تیز مزاج، کاروبار میں خسارہ، ہر سنیچر اور منگل کو سورۂ فتح بعد نماز عشاء پڑھیں۔

(۲۲۳) فال نیک نہیں ہے، غیر مستقل مزاجی کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہو، دلی ارادہ پورا ہونے کی توقع نہیں۔ چند روز یَاسَمِیْعُ یَابَصِیْرُ گیارہ سو مرتبہ روزانہ پڑھو۔

(۲۲۴) یہ کام ہرگز نہ کرو، نقصان ہوگا ارادہ بدل دو، دوست دشمنی کر رہے ہیں۔ پانچوں نمازوں کے بعد استغفار ایک تسبیح پڑھا کرو۔

سحر اور اس کا قرآنی علاج

قاری منیر حسین محمدی

دل ہی تو ہے جو سب سے پہلے اور زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ گناہ ہوں یا سحر جادو کا اثر دل اپنے الٰہی سے خوف رکھنے کی بجائے دنیا سے خوف زدہ رہتا ہے۔ دل کے امراض روحانیت میں بڑی رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں۔ روحانیت کا زیادہ ربط دل سے ہوتا ہے اور دل کی کیفیات پر دسترس نہ ہونے کی وجہ سے شخصیت میں ادھورا پن رہتا ہے۔ اس نقص پر قابو پانے کے بعد دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی بات اثر کرتی ہے اور یہ بات کلام الٰہی سے بنی ہو تو صرف اثر ہی نہیں ''قوت تسخیر'' بھی رکھتی ہے۔

ہم انسانیت کے ساتھ مسلمان اور مومن ہوں مگر شکر کے عمل میں کوتاہی کر رہے ہوں تو یقیناً ہمارے شعور اور جذبہ احساس میں کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعام اور فضل اور احساسات کی عظمت کا جتنا زیادہ ادراک ہوگا اسی تناسب سے انسان شکر گزار ہوگا۔ شکر گزاری میں تسلسل اور دوام پیدا کرکے اس کی تاثیر حاصل کی جاسکتی ہے۔ انسان کے روحانی مدارج میں ترقی وتنزلی کا موجب بعض اوقات نفسیاتی پہلو بھی ہوا کرتے ہیں۔ نفسیات کا روحانی کردار پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ ہم اپنے رویوں اور کردار سے اپنی شخصیت میں نکھار پیدا کر سکتے ہیں اور اپنی روحانیت کو درجہ کمال تک پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی بھی نفسیاتی مریض اپنے مرض سے نجات حاصل کئے بغیر روحانی ترقی نہیں کرسکتا۔ روحانی ترقی کے حصول میں حائل سب سے خطرناک رویہ انسان کا ''خود اپنے آپ سے غافل'' ہونا ہے۔

روحانی ترقی کے مراحل طے کرنے کے لئے صحت مند نفسیات کے ساتھ صحت مند جسم بھی ضروری ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو ''روحانی موجیں'' ضبط نہیں کرسکے گا۔ نفسیاتی اور جسمانی صحت کے فقدان کے سبب ہی سے دنیا میں عاملین غلیظ اور برہنہ ہوئے پھرتے ہیں۔ کسی بھی عام مرض کا شدید اور ناقابل علاج مرض میں تبدیل ہونا، معالج روحانی قوتوں کا جسم میں ضبط نہ ہونے کی وجہ ہوتا ہے۔ انسان ہر قسم کی برائی کو روحانی طریقہ سے روک سکتا ہے اور اسے نیکی کی تاثیر میں بدل سکتا ہے۔ اعمال بد کو اعمال صالح میں تبدیل کرسکتا ہے اور ایسا صرف کلام الٰہی سے ہی ممکن ہے۔ کلام الٰہی ہر لحاظ سے کامیابی کی ضمانت ہے۔ اس میں جو قوت تسخیر پوشیدہ ہے اس کے ہوتے ہوئے کوئی بھی ناکامی سے دوچار نہیں ہوسکتا۔ منزل مراد تک پہنچنا اور کامیاب ہونا یقینی ہے۔ جو افراد ذکر الٰہی اور کلام الٰہی کے ذاکر ہیں وہ اس میں موجود تسخیری قوتوں کو مشاہدہ کرتے ہیں جو ہیبت اور بے پناہ تاثیر اس میں پائی جاتی ہے اس کا قدم قدم پر مظاہرہ ہوتے ہوئے پاتے ہیں۔ نشان حیرت اس کے لئے جو ذکر الٰہی تو کرتا ہو کلام الٰہی کا ذاکر بھی ہو اور ناکام ہو تو وہ ضرور متوجہ ہو کر کہیں ''شقاوت، سنگدلی اور سخت گیری'' کا وہ خود اسیر تو نہیں ورنہ کلام الٰہی تو ہر شے پر محیط ہے۔

آج کا پریشان حال معاشرہ سر جوڑ کر بیٹھے اور پھیلی ہوئی بدبختیوں کی وجہ تلاش کرنے لگے اور انتہائی خلوص کے ساتھ فریادی ہو کہ وہ معلوم کرلے کہ وہ جن مشکلات کا شکار ہے اور پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے تو اس کا سبب کیا ہے؟ اور قدرت اس پر مہربان ہوگی تو جواب ملے گا۔

مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ (کہ انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسی کہ اس کی قدر کرنی چاہئے)

اے پریشان حال معاشرے جان لے کہ ہر مرض کی دوا رب کائنات نے پیدا کی ہے۔ ہر بگاڑ کا سدھار موجود ہے، ہر نقصان کی تلافی ہوسکتی ہے، ہر شے کی قدر کرنے کی منزل سے گزرتے رہو تا کہ اللہ کی قدر کی منزل کو پالو۔

وہ افراد جو بدبختی سے خوش بختی کا سفر شروع کرنا چاہتے ہیں وہ اسم الٰہی ''اَلْقُدُّوْسُ'' کی روحانی برکتوں کا فیض حاصل کریں۔ روزانہ معمول بنائیں کہ وقت زوال اس اسم کا ذکر کریں۔ اگر نماز ظہر اول وقت پڑھتے ہوں تو اہتمام کے ساتھ پڑھیں ورنہ گھر کاروبار، سفر جس بھی حالت میں

ہوں اس اسم کا ورد دس پندرہ منٹ کرنے کی عادت بنالیں۔ اس اسم کی برکت سے روحانی اور نفسیاتی امراض سے نجات حاصل ہونا شروع ہوجائے گی۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے کلام الٰہی سے مزین ایسا عمل پیش خدمت ہے جو دکھی انسانیت کے لئے ہر مشکل میں سے آسانی کے ساتھ نکل جانے کے لئے ”مفتاح المراد“ ہے۔ ترکیب عمل اس طرح ہے اس عمل کو جادو شکن عمل بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ ابطال سحر کے لئے یہ عمل تیر بہدف ہے۔

اوّل گیارہ مرتبہ درود شریف

دوئم ہمراہ بسم اللہ سورۃ السباء (سورۃ نمبر:۳۴)

سوئم ہمراہ بسم اللہ سورۃ الفاطر (سورۃ نمبر:۳۵)

چہارم ہمراہ بسم اللہ سورہ یٰسین (صرف یہاںتک باقی سورہ نہیں پڑھنی)

پنجم گیارہ مرتبہ درود شریف۔

اس کے بعد اس طرح دعا کریں۔ الٰہی بحق یٰسین وآل یٰسین میری یہ حاجت یا حاجات پوری فرما۔ (دعا سات مرتبہ دہرائے)

• اس عمل کے لئے وقت کی قید نہیں ہے۔ روزانہ ایک بار دن یا رات میں کرلیں۔ اس عمل کو پہلے گیارہ دن کریں کسی وجہ سے کام نہ ہورہا ہو تو ۲۱ دن کریں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

وہ افراد جو عربی نہیں پڑھے ہوئے ہیں وہ اپنے دکھوں کا علاج اور پریشانیوں کا حل چاہتے ہیں تو وہ درج اسمائے الٰہی دی گئی تعداد کے برابر پڑھیں۔ انشاء اللہ فیض یاب ہوں گے۔

یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَافَاطِرُ یَافَرْدُ یَافَتَّاحُ یَافَالِقُ۔

اسے ۱۵۱ مرتبہ ذکر کرنا ہے، دن رات کسی بھی وقت اس عمل کو ایک بار کرکے حاجت برآری کے لئے منتظر رہئے تاہم جو دل چاہے تو دنوں کا تعین کئے بغیر اسے جاری رکھ سکتا ہے۔ عمل شروع کرنے اور مکمل کرنے کے بعد تین تین بار درود شریف بھی پڑھے۔

زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے یہ طریقہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے عالم بیداری میں حاصل کیا تھا۔ جو یہ ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد عشاء تک برابر نفل پڑھے جائیں، دو رکعت کی نیت کرے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور پھر جب عشاء کا وقت آئے تو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد سات مرتبہ درود پاک اور سات مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے۔ اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں یہ دعا مانگے۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھَا یَااِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ۔

پھر اسی مصلّے پر دائیں کروٹ قبلہ شریف کی طرف منہ کرکے درود پاک پڑھتے ہوئے سوجائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

اس عمل کے لئے اخلاص، توجہ، یکسوئی اور یقین کامل کا ہونا شرط ہے۔ اس کے علاوہ غسل کرکے پاک صاف لباس پہنا ہوا ہو اور خوشبو لگائی ہوئی ہو۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

بات صرف عمر کی

قدرتی چشمہ کے قریب کھڑی ہوئی ایک عورت نے کہا۔ ”اگر مجھے یقین ہوجائے کہ اس چشمے کا پانی پینے سے میری عمر بیس سال سے گھٹ کر اٹھارہ سال کی ہوجائے گی تو اس کا پانی پینے میں ذرا بھی تأمل نہ کروں گی۔“

سیّاح نے پوچھا ”مگر بیس اور اٹھارہ سال میں فرق ہی کتنا ہے؟“

”ایک شوہر اور دو بچوں کا۔“ عورت نے جواب دیا۔

روحانی قوتیں

بڑھانے کے طریقے اعمال

ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہمزاد و مؤکلات و جنات اور حاضرات کے اعمال کرنے سے قبل اپنے اندر روحانی قوت پیدا کرے اس سے عامل کے اندر زبردست قسم کی روحانی قوتیں پیدا ہوں گے اور حاضرات وغیرہ کے اعمال انشاء اللہ کامیابی سے ہم کنار ہوں اور کبھی بھی ناکامی نہ ہوگی، درج ذیل تمام اعمال اور طریقے تجربہ شدہ ہیں۔

عمل نمبر ۱

یا ھادی یا خبیر یا متین یا علام الغیوب۔

ترکیب:۔ ایک وقت مقرر کر کے روزانہ اس عمل کو ۱۰۰۰ ار بار پڑھیں، ناغہ نہ ہونے پائے، کچھ عرصے کے بعد عامل کے اندر زبردست قسم کی روحانی قوتیں پیدا ہو جائیں گی۔

ایک شخص کا تجربہ ہے کہ اس عمل کو روزانہ ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھیں، ایک اور عامل شخص کا تجربہ ہے کہ اس عمل کو روزانہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے لاتعداد پڑھے، ناغہ نہ ہونے پائے، ایک چلے کے بعد عامل کے اندر اس طرح کی قوتیں پیدا ہو جائیں گی جس کی بدولت اس کو آنے والے حالات و واقعات کا قبل از وقت علم ہو جایا کرے گا۔

عمل نمبر ۲

عامل کو چاہئے کہ بعد نماز مغرب کسی علیحدہ کمرے میں بیٹھ کر اپنی دونوں آنکھیں اور ہتھیلیاں بند کرے، پہلے تین مرتبہ استغفار پڑھے پھر اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر حاضرات کا عمل تین مرتبہ پڑھے اور اپنے سینے پر پھونک دے۔ جب سر اور آنکھیں بھاری ہونے لگیں تو فوراً آنکھیں کھول کر ہتھیلی پر پھونک دے، انشاء اللہ حاضرات کھل جائے گی، لگاتار اسی وقت پر روزانہ مشق کریں، انشاء اللہ چند روز کے بعد آپ اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ سکیں گے۔

عمل نمبر ۳

کمرہ علیحدہ اور پرسکون ہو، آس پاس کسی قسم کا شور نہ ہو، آرام و سکون سے دونوں زانوں یا چوکڑی مار کر بیٹھ جائیں، نادعلی صغیر سات بار اور چاروں قل شریف ایک ایک مرتبہ پڑھ کر یہ تصور کریں کہ میں حضرت غوث پاکؒ کے مزار پر کھڑا ہوں اور فاتحہ پڑھ رہا ہوں، روزانہ وقت مقررہ پر اسی طرح پندرہ منٹ تک تصور کیا کریں۔ جب تصور قائم ہوگا تو یہ کیفیت ہوگی کہ دماغ یا سر بھاری ہو جائے گا اور جسم سن ہو جائے گا اور جسم کو جھٹکے محسوس ہوں گے، یہ عمل نہایت ہی مجرب ہے، لیکن اس کے لئے کسی عامل کامل یا پھر مجھ سے اجازت لے لیں، اجازت لینی شرط ہے، بغیر اجازت کے یہ عمل کام نہ دے گا، وہ اس لئے کہ یہ عمل میرے استاد حضرت خواجہ غریب نواز قطب جیلانی سے منسوب ہیں۔

عمل نمبر ۴

نادعلی صغیر کو روزانہ ایک وقت مقرر کر کے ۱۱۱ ر مرتبہ پڑھیں

اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ناغہ ہرگز نہ ہو، دو تین چلوں کے بعد عامل کی باطنی قوتیں متحرک ہوجائیں گی اور عامل کو کئی طرح کے مشاہدات نظر آیا کریں گے، یہ ایک جلالی عمل ہے، بارہا کا تجربہ شدہ ہے، اکثر لوگ اسی عمل کی بدولت حاضرات میں کامیاب ہوئے ہیں، اس عمل کے لئے بھی اجازت لینی شرط ہے، تاکہ رجعت کا خوف نہ رہے۔

عمل نمبر ۵

یَاخَبِیْرُ

ایک شخص کا تجربہ ہے کہ ایک وقت مقرر کرکے روزانہ ۸۰۲/ مرتبہ یاخبیر پڑھیں، ناغہ نہ ہونے دیں لیکن مجھے جو طریقہ اپنے بزرگوں کی طرف سے ملا ہے اس میں اس کی تعداد ۱۱۰۳/ ہے، اب یہ قارئین پر منحصر ہے کہ جس ترکیب کو چاہیں آزمائیں، میں نے دونوں طریقوں کا اظہار کردیا ہے۔

عمل نمبر ۶

سورہ اخلاص (مجرب)

سورہ اخلاص ایک تسبیح بعد از نماز فجر (لیکن روشنی نہ ہوئی ہو) اور ایک تسبیح بعد از نماز عشاء پڑھیں، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پڑھ کر اس کا ثواب حضورؐ اور حضرت غوث پاکؒ اور ان کے خصوصی گیارہ مریدین کی ارواح مبارک کو بخش دیں، ان خصوصی گیارہ مریدین میں سے جو سرفہرست یعنی پہلے نمبر پر ہیں وہ میرے استاد محترم ہیں، اس عمل کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے یہ عمل ایک سینے کا راز تھا جس کو افشاء کردیا گیا ہے، امید ہے کہ قارئین اس عمل کی قدر کریں گے کیونکہ ایسے اعمال برسوں خدمت کرنے کے عوض بھی نہیں ملتے۔ (یہ عمل حضرت خواجہ غریب نواز قطب جیلانیؒ سے منسوب ہے۔)

عمل نمبر ۷

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ (راز سینہ)

یہ عمل نہایت ہی مجرب ہے اور بڑے بڑے بزرگوں کے سینے کے رازوں میں سے ایک بہت بڑا راز ہے جو لوگ اسم اعظم کی تلاش میں ہیں ان کو چاہئے کہ وہ دنیاوی خواہشات کو ترک کرکے اس عمل کو روزانہ بعد از نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں یا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اس اسم کو لاتعداد پڑھیں، جس روز اس عمل کی تاثیر ظاہر ہونی شروع ہوگی اس روز مندرجہ ذیل نشانیاں ظاہر ہوں گی۔

جسم کو جھٹکے لگیں گے، دماغ اور سر بھاری ہوجائیں گے، اور جسم سن ہوجائے گا اور کبھی کبھی بجلی کی چمک جیسے اشارے آنکھوں کے سامنے آنے لگیں گے اور ہر طرف نورانی چہرے بھی نظر آیا کریں گے اور جب آپ نہایت ہی تصور اور یکسوئی سے آس پاس کی آوازیں سنیں گے تو آپ کو یاحق کی آوازیں سنائی دیں گی، یہ لفظ اسی اسم میں پوشیدہ ہے اور اسم اعظم ہے، صاحب علم کے لئے اتنا ہی اشارہ کافی ہے۔ جو لوگ محنت کریں گے منزل ان کو انشاء اللہ ضرور مل جائے گی۔

عمل نمبر ۸

یہ طریقہ نہایت ہی مجرب ہے، سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے لیکن یہ طریقہ ایسا ہے کہ جس کا اثر بے خطا نہیں بلکہ یقینی ہے۔ اس سے قبل جن لوگوں کو یہ طریقہ بتایا گیا ہے وہ خدا کے فضل وکرم سے کامیاب ہوئے ہیں، آپ بھی اسے ضرور آزمائیں اور مجھے دعائے خیر میں یاد رکھیں کیونکہ میں نے ہر راز کو نہایت ہی فراخ دلی سے ظاہر کردیا ہے۔

ترکیب اس عمل کی یہ ہے کہ منگل یا جمعرات والے دن آپ کسی مزار پر اس وقت جائیں جب ظہر کی نماز ہو رہی ہو، پہلے آپ دو رکعت نماز برائے شکرانہ ادا کریں اس کے بعد کسی شیرینی پر فاتحہ دے کر اس کا ثواب صاحب مزار کی روح کو بخش دیں اور دعا کریں کہ میری آنکھوں کے سامنے جو حجاب کے پردے ہیں وہ ہٹ جائیں اور میری حاضرات کھل جائے، پھر لگاتار پانچ منٹ تک استغفار کی تسبیح پڑھیں اور آنکھیں بند کرکے مراقبہ کریں (جب آپ آنکھیں بند کرکے صاحب قبر کی روح کا تصور کریں گے تو

پہلے آپ کو جھٹکا سا لگے گا، اس کے بعد ہر طرف نور ہی نور نظر آئے گا، اس نور میں جب آپ غور سے دیکھیں گے تو سفید لباس میں آپ کو بزرگ کھڑے نظر آئیں گے) انشاء اللہ ایک جھٹکے سے حاضرات کھل جائے گی۔

اگر ایک مرتبہ جانے سے پہلے کامیابی نہ ملے تو پھر اسی عمل کو اسی طرح کریں اور اگر ایک مزار پر کامیابی نہ ملے تو کسی دوسرے مزار پر چلے جائیں، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کامیابی نہ ملے، انشاء اللہ کامیابی آپ کو ضرور ملے گی، یقین کامل اور پختہ ہونا ضروری ہے۔

عمل نمبر ۹

قدرت کے راز..... فطرت کے راز..... سلسلہ مراقبہ

(نیلی روشنیوں و دیگر روشنیوں کا مراقبہ)

آرام وسکون سے دو زانوں یا چوکڑی مار کر بیٹھ جائیں، کپڑے آرام دہ ہوں، جگہ آرام دہ اور پرسکون ہو، مراقبہ سے پہلے تھوڑا سا پانی پی لیں اور تھوڑا سا پانی نمک کی معمولی چٹکی ڈال کر اپنے پاس رکھ لیں، یہ پانی مراقبہ کے اختتام پر بسم اللہ تین بار دم کرکے پینا ہے، مراقبہ شروع کرنے سے پہلے ایک برتن میں پانی لینا ہے، اس میں گلاب کا تازہ پھول ڈال لیں، اعوذ باللہ، بسم اللہ شریف، درود ابراہیمی، درود فضل عظیم اور درود تسخیر ایک بار یا تین بار پڑھ کر آرام وسکون سے بیٹھ جائیں اور محسوس کریں، تصور کریں کہ ایک کھلی وادی کی جگہ دریا یا نہر کے دائیں کنارے میں بیٹھے ہو اور ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہے اور درخت اور اونچی پہاڑیاں ہیں، آپ اکیلے بیٹھے ہیں، خدا تعالیٰ عظیم و برتر کی طرف دھیان رکھیں، سانس ہلکی کرلیں یا بند کرلیں، کوئی اور آواز نہ ہو، تصور کرنا ہے کہ خدا تعالیٰ کے دربار عظیم میں موجود ہیں، آسمان نیلا ہے، آس پاس نور ہی نور ہے اور ہلکے نیلے و سبز مائل نور کے پردے لٹکے ہوئے ہیں، جس پر لکھا اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تم خدا کے حضور میں موجود ہو، خدا تعالیٰ کی عظیم بابرکت ذات تمہیں دیکھ رہی ہے، جب تصور قائم ہوگا تو یہ کیفیت ہوگی، دماغ یا سر بھاری ہوجائے گا اور جسم سن ہوجائے گا، پھر الحمد شریف پڑھیں، اسی میں غرق ہوجائیں، کم از کم پندرہ منٹ۔ بعد ازاں محسوس کریں گے کہ نور کے کئی رنگ یا رنگین نور اوپر سے آس پاس سے آکر آپ کے جسم میں داخل ہو رہا ہے اور آپ کے منہ میں اور دل میں جا رہا ہے۔

فائدہ:۔ یہ مراقبہ خدا تعالیٰ کی برتر عظیم ذات کے تجلیات و برکتوں کے کروڑہا اربوں حصوں میں سے ایک حصہ کا ۷۰ ہزار عرب کروڑ کا معمولی حصہ ہے۔

اس مراقبہ سے بندہ خدا تعالیٰ کے پاس چلا جاتا ہے، یعنی قریب ہوجاتا ہے، حسد، عیب، جھوٹ، غیبت، کینہ اور گندے خیالات سب ختم ہوجائیں گے، جسم میں انوار و تجلیات کے ذخیرے جمع ہوجائیں گے، تمام دنیاوی و دینی روحانی مسائل ختم ہوجائیں گے، تمام عالم روحانیت میں ایک مقام عظیم میں بزرگوں یا پیغمبراں علیہ السلام صدیق و صالحین کے قدموں میں جگہ مل جائے گی، سب پریشانیاں ختم ہوجائیں گی اللہ تعالیٰ ہر کام کا ذمہ لیں گے، لیکن برائیوں سے اجتناب کرنا ہوگا، تمام نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی، تمام دعائیں مستجاب الدعوات ہوجائیں گی اور روشن ضمیر ہوجائیں گے، اطمینان قلب حاصل ہوگا، عذاب الٰہی اور بلاؤں و مصیبتوں سے ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ جائے گی، خوشیاں اور مسرتیں حاصل ہوں گی، دونوں جہانوں کی برکتوں میں اضافہ ہوگا، روح اور جسم کی سیر ممکن ہوسکے گی، ایک سال بعد یا کچھ عرصہ بعد مداومت سے روح اور جسم کی مکمل تسخیر ہوگی، اور ہوا کے دوش پر سفر کرسکیں گے، تمام دعائیں قبول ہوں گی، تمام مخلوق مسخر ہوگی، ایک دفعہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کرنے سے آسیب کسی قسم کا ہو، حاضر ہوجائے گا، یا بھاگ جائے گا یا ان آیات شریف کے مؤکل اسے جلادیں گے، مراقبہ کے اختتام پر نمک والا پانی پی لینا ہے۔ منہ قبلہ شریف کی طرف ہو اور ایک مقررہ وقت ہو۔

نوٹ:۔ یہ عمل جن بزرگوں سے منسوب ہے انہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا، میں نے اپنے بزرگوں سے اس عمل کی اجازت لینے کی کوشش کی تھی، لیکن نہ مل سکی اس لئے میں اس عمل کی اجازت دینے کا اہل نہیں ہوں، کسی باعمل عامل سے اجازت لے کر پھر اس عمل کو کریں۔

برائے کشف نمبر ۱۰

کمرہ علیحدہ اور پرسکون ہو، بعد از نماز عشاء دوزانو یا آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں اور سورہ فاتحہ پڑھیں، جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پر پہنچیں تو اس کا تکرار ۱۵ رمنٹ تک کریں، تکرار آنکھیں بند کر کے کریں، جس دن آپ کا جسم سن ہو جائے اور آگے پیچھے حرکت کرے اور جسم میں جھٹکے محسوس ہوں، اس دن سمجھ لیں کہ عمل چل پڑا ہے اس کے بعد دنیا کھلی ہوئی کتاب کی طرح آپ کو نظر آئے گی، نہایت ہی مجرب عمل ہے، میں نے جن شاگردوں کو یہ عمل بتایا ہے انہوں نے اس عمل کی بہت تعریف کی ہے، اس عمل کی خوبیاں احاطہ تحریر میں نہیں لائی جاسکتیں۔

عمل نمبر ۱۱ برائے روحانی ترقی

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ان غوث کی خدمت و تعظیم کرے گا انشاء اللہ اس کے روحانی اثرات کا مشاہدہ کرے گا۔

پہلے روز:۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ٥

دوسرے روز۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا٥

تیسرے روز:۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَد٥

چوتھے روز:۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ٥

پانچویں روز:۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى وَسَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَاهُ وَلَيْسَ وَرَاءَهُ الْمُنْتَهٰى سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَدَلْ كَرِيْمًا وَّلَا يَدَالُ رَحِيْمًا٥

پانچویں روز اسی ترتیب سے ان کلمات کو روزانہ ۱۰۰ ر مرتبہ پڑھیں اور چھٹے روز پھر اسی ترتیب سے شروع کریں۔

عمل نمبر ۱۲ برائے کشف

اول وآخر درود شریف سات بار پھر سورہ فاتحہ سات بار پھر دو رکعت نفل بہ رضائے الٰہی پڑھیں، پہلی رکعت میں سورہ الفاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سو بار دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ ۱۰۰ ر بار اور سورہ اخلاص ایک بار پڑھیں، بعد سلام درود شریف سات بار اور سورہ الفاتحہ سات بار پھر ایک تسبیح

يَا نُوْرُ نُوْرُ بِلُطْفِكَ الْخَفِيُّ وَالْجَلِيُّ٥

پھر ۱۰۰ ر بار درود شریف اور سجدہ میں سر رکھ کر

يَانُوْرُ يَا عَلِيْمُ يَا سِرُّ الْاَسْرَارُ٥

پانچ سو مرتبہ پھر مراقبہ اسم ذات کریں کہ میرے دل پر اللہ لکھا ہوا ہے اور روشنی نے میرے جسم کو گھیر رکھا ہے۔ (یہ عمل حضرت پیر مہر علی شاہؒ سے منسوب ہے)

یہ بھی ذہانت ہے

کلاس کے بچوں کے ساتھ کھنچی ہوئی اپنی تصویر کی چند کاپیاں ہاتھ میں لئے ماسٹر صاحب بچوں سے بار بار کہہ رہے تھے۔

"دیکھو بچو۔ اگر تم یہ تصویر خرید لوگے تو بچپن کی کتنی ہی یادیں تمہارے ساتھ رہیں گی جب تم بڑے ہوجاؤ گے تو سوچو گے کہ "ارے یہ وہی اروند ہے جو اب ڈاکٹر بن چکا ہے" یا "یہ وہی گیتا ہے جو اب شادی کر چکی ہے۔" یا "یہ وہی ریاض ہے جو اب پروفیسر بن چکا ہے" یا "......" اچانک پیچھے سے ایک بچہ بولا "یا یہ وہی ہمارے ماسٹر صاحب ہیں جن کا انتقال ہو چکا ہے۔

قدرت کے کچھ نایاب تحفے

☆ (تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟) ☆

اس دنیا کی تمام نعمتیں رب العالمین کی پیدا کردہ ہیں اور رب العالمین ہی نے ان میں فائدہ پہونچانے صلاحیت رکھی ہے لیکن ہر چیز فائدہ اسی وقت پہنچاتی ہے جب رب العالمین کی مرضی ہو۔ (ادارہ)

قدرت بڑی کارساز ہے۔ اُس کے کارخانے میں ایسی ایسی حیران کن چیزیں ملتی ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ کچھ ایسی ہی چیزوں کا ذکر یہاں کیا جارہا ہے۔

گیدڑ سنگی

آپنے لوگوں کو شاید یہ کہتے سنا ہوگا کہ فلاں شخص کے پاس کون سی ایسی گیدڑ سنگی ہے کہ وہ ہر شخص کو اپنے قابو میں کر لیتا ہے۔ یہ کوئی فرضی بات نہیں، بلکہ اصلیت ہے کہ جس آدمی کے پاس گیدڑ سنگی ہوتی ہے، اس کی شخصیت میں ایک خاص کشش پیدا ہوجاتی ہے۔

گیدڑ سارے ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ گیدڑ کے سر پر سینگ نہیں ہوتے، مگر کبھی کبھی کسی گیدڑ کے سر پر ایک سینگ اُگ آتا ہے۔ یہ سینگ ہزاروں گیدڑوں میں سے کسی ایک گیدڑ کے سر پر ہی اُگتا ہے۔ یہ سینگ بہت چھوٹا سا ہوتا ہے، تانترک لوگ اس گیدڑ سنگی سے کئی کام لیتے ہیں۔ جس گھر میں یہ سینگ ہو اس گھر پر کوئی تانترک عمل، کسی جادو اور کسی ٹونے کا اثر نہیں ہوسکتا۔ گھر کے اندر کوئی بڑی بیماری نہیں رہ سکتی۔

گیدڑ سنگی کو ایک بند ڈبیا میں رکھا جاتا ہے اس ڈبیا میں تھوڑا سا سندور ڈال دیتے ہیں۔ سندور گیدڑ سنگی کی قدرتی خوراک ہے۔ یہ سندور کھاتی ہے اور اس کے جسم پر جو بال ہوتے ہیں وہ باقاعدہ بڑھتے رہتے ہیں۔ تین چار مہینے میں اگر ان بالوں کو قینچی سے کاٹ ڈالیں تو یہ پھر بڑھ جاتے ہیں۔ انسانی عقل چکرا جاتی ہے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ کیا گیدڑ سنگی ایک جان دار چیز ہے؟ کیا یہ سانس لیتی ہے؟ کیا یہ واقعی سندور کھاتی ہے؟ آج کی سائنس کے پاس ان باتوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔

گیدڑ سنگی کو اگر سِدھ کرلیا جائے تو اس کے اثر میں ہزار گنا اضافہ ہوجاتا ہے۔ گوگل یا لوبان کی دھوپ دکھا کر اس کو اپنی جیب میں رکھ کر کسی عورت یا مرد کے پاس جائیں تو وہ آپ کے تابع ہوجائے گا۔

گیدڑ سنگی کی مدد سے عامل یکشنی کو بھی اپنے بس میں کر لیتے ہیں اور ساری عمر کامیابیاں حاصل کرتے ہیں۔

ہتھا جوڑی

ہتھا جوڑی جنگل میں ملتا ہے اور اس کی شکل ایسی ہوتی ہے جیسے جڑے ہوئے دو ہاتھ۔

ہندو شاستروں میں اس کو لکشمی (دولت) کا قاصد کہا گیا ہے۔ اگر کوئی بھی کام نہ کیا جائے اور صرف اصلی ہتھا جوڑی گھر میں موجود ہو تو مالی تنگی ہرگز پاس نہ آئے گی۔ گرہن کے وقت اس ہتھا جوڑی کو سِدھ کیا جاسکتا ہے۔ لاکر یا صندوق میں اسے رکھ چھوڑنے والے کے گھر میں غریبی کبھی نہیں آئے گی۔ کاروبار روز بروز بڑھتا جائے گا۔ اگر نوکری کرتا ہے تو ترقی ہوجائے گی۔

گومتی چکر

یہ بھی کم یاب چیز ہے اور آسانی سے دستیاب نہیں ہوتا۔ یہ ایک سفید ٹکڑا ہوتا ہے اور اس پر ایک چکر قدرتی طور پر بنا ہوتا ہے۔ اس چکر کا خاص اثر بیماری پر ہوتا دیکھا گیا ہے۔ کوئی شخص بیمار ہو تو ایک گلاس صاف پانی میں یہ گومتی چکر ڈال دیں اور پانچ منٹ بعد یہ پانی بیمار کو پلائیں۔ بیمار حیرت انگیز طریقہ سے صحت یاب ہوتا چلا جاتا ہے۔

رُدراکھش

لمبی عمر دیتا ہے، ناگہانی موت کے خوف کو دور کرتا ہے۔ دنیا داروں کو دھن، دولت دیتا ہے۔ خدا کے خاص بندوں کو روحانیت کے اعلیٰ مدارج طے کراتا ہے، قدرت کا یہ انوکھا تحفہ رودراکھش آپ نے ہزاروں بار دیکھا ہوگا۔ جس گھر میں رودراکھش موجود ہوگا وہاں بیماری

کا بسیرا نہ ہوگا۔ جادو ٹونا اور کالا علم وہاں اپنا اثر نہیں کرسکتا۔

ہمالیہ کی تلہٹی میں نیپال اور بھوٹان میں یہ درخت افراط سے پایا جاتا ہے۔ اس کے پتے چھوٹے اور گول ہوتے ہیں اس کے بیجوں کو رودراکھش کہتے ہیں اس کو انگریزی میں Ultrasum Beed Tree کہتے ہیں۔

آیورویدک اور یونانی طب میں رودراکھش کو کھٹا، گرم، بادی کو دور کرنے والا، کف کو کم کرنے والا، سر درد کو بھگانے والا اور بھوک کو بڑھانے والا کہا گیا ہے۔ بھوت پریت کا اثر اور چیچک کی نامراد بیماری بھی اس کی مالا پہننے سے دور ہوجاتی ہے۔ اگر بچے کے سینے میں کف جم گیا ہو تو اسے شہد میں گھس کر چٹانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ بلڈ پریشر کے بیماروں کو تو یہ از حد فائدہ پہنچاتا ہے۔

اگر اس کی مالا پہنی جائے تو بیماری زندگی میں کبھی تنگ نہیں کرتی۔ اگر بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہو تو اصلی رودراکھش کے دو دانے سو گرام پانی میں بھگو کر رات بھر رکھیں اور صبح نہار منہ اس پانی کو پی لیں ایک ہفتے تک یہ عمل کرنے سے بلڈ پریشر نارمل ہوجاتا ہے اور لگاتار استعمال کرنے سے یہ بیماری ہمیشہ کے لئے پیچھا چھوڑ دیتی ہے۔

دل کی بیماری کے مریضوں کو رودراکھش کی مالا گلے میں ضرور پہننی چاہئے۔ تین مہینے کے بعد اس سے فائدہ ہوتا دیکھا گیا ہے۔

چیچک کی بیماری میں رُدراکھش کا دانہ گھس کر لگانے سے بیماری دور ہوجاتی ہے۔

جو لوگ روحانیت میں دلچسپی رکھتے ہوں ان کے لئے رُدراکھش بے حد مفید ثابت ہوتا ہے اسی لئے پیر، فقیر اور ملنگ رُدراکھش کو اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس کی مالا استعمال کرنے سے آدمی دلیر اور نڈر ہوجاتا ہے اور اسے موت کا بھی خوف نہیں رہتا۔ روح میں تازگی کی لہر ہر وقت دوڑتی رہتی ہے۔

ہندو شاستروں کے مطابق بھگوان شو کے آنسوؤں سے رُدراکھش پیدا ہوا۔ جہاں جہاں شو کے آنسو گرے، وہیں رُدراکھش کا پیڑ اگتا گیا۔

بائیس طرح کے رُدراکھش ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ رُدراکھش کے دانے کے جتنے منہ ہوتے ہیں ان کی تعداد کی مناسبت سے وہ ایک مکھی دو مکھی وغیرہ کہلاتا ہے۔ اس طرح اکیس مکھی رُدراکھش تک ملتا ہے۔ ایک رُدراکھش پر قدرتی طور پر شو لنگ کی تصویر بنی ہوتی ہے اسے ''گوری شنکر'' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

ایک مکھی رُدراکھش بہت ہی نایاب ہے۔ یہ صرف مہایوگی یا مہا بھوگی کے پاس ہی ملتا ہے۔ اسے زندگی میں کسی چیز کی کمی نہیں رہتی۔ ایک مکھی رُدراکھش کی پہچان یہ ہے کہ تانبے کے دو پیسوں پر یہ گھوم جاتا ہے، پانی میں فوراً ڈوب جاتا ہے۔ اسے پہننے سے خوشی اور ذہنی سکون ملتا ہے۔

اچانک دھن کا ملنا، بیماری سے چھٹکارا، شخصیت میں خاص نکھار اور دشمنوں پر فتح اس کے فوائد ہیں۔ پرانا دمہ اور تپ دق کی بیماری اس سے ٹھیک ہوجاتی ہے۔ روز صرف اس کے درشن کرنے سے ہی آدمی کی ہر خواہش پوری ہوسکتی ہے۔

اگر اس کی مالا پہن لی جائے (جو تقریباً ناممکن کام ہے) تو انسان راجہ کی طرح سکھوں کو بھوگنے والا بن سکتا ہے۔ اپنے ملک میں ایسی ہی ایک مالا کی بہت چرچا ہے۔

دو مکھی رُدراکھش کو ''اردھ ناری ایشور'' کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے، یعنی ایک ایسا جاندار جس کا آدھا جسم عورت کا ہو اور آدھا مرد کا، حیوانی عادتوں کو چھڑانے کے لئے یہ بے خطا دوا کا کام کرتا ہے۔ دل کی یکسوئی، صبر، روحانی ترقی اور یوگ کے لئے یہ خاص تاثیر رکھتا ہے۔ وشی کرن (کسی عورت یا آدمی کو اپنے قابو میں کرنا) میں بھی اس کا اثر حیرت انگیز طور پر دیکھا گیا ہے۔

تین مکھی رُدراکھش ''آگ'' کا نمائندہ مانا گیا ہے۔ اسے پہننے سے بخار، کمزوری اور یرقان دور ہوجاتا ہے۔ اگر دودھ میں اسے گھس کر پلایا جائے تو آنکھوں کا جالا کٹ جاتا ہے۔ اگر کسی آدمی کا روزگار نہ ہو تو اس کے استعمال سے یا تو نوکری لگ جائے گی یا اچھا کام دھندا مل جائے گا۔

چار مکھی رُدراکش دانائی اور تعلیم کے حصول کے لئے بہت فائدہ مند ہے، جس شخص کی یادداشت کمزور ہے یا بولنے کی طاقت نہ ہو، اس کے لئے یہ بہت کارگر ہے۔ یہ امتحان اور انٹرویو میں کامیابی دلاتا ہے۔ اس کے پہننے سے صحت بھی اچھی رہتی ہے۔

پانچ مکھی رُدراکھش۔ یہ بہت سستا ہوتا ہے اور آسانی سے مل جاتا ہے۔ اس کے پہننے سے دشمن کا ڈر نہیں رہتا، یہ سانپ، بچھو وغیرہ زہریلے جانوروں سے حفاظت کرتا ہے دل اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔

چھ مکھی رُدراکھش کاروبار کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ اس کے پہننے سے دنیاوی اور مالی ترقی خوب ہوتی ہے۔ یہ غریبی دور کرتا ہے اور خوش حالی لاتا ہے۔ ہسٹیریا، بے ہوشی اور لیکوریا روگ کے لئے بھی افادیت میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔

سات مکھی رُدراکھش، لمبی عمر دیتا ہے، یہ رُدراکھش بھی آسانی سے نہیں ملتا۔ جب کسی آدمی کو کوئی لاعلاج بیماری یا مایوسی پیچھا نہ چھوڑتی ہو تو اس کے استعمال سے حیرت انگیز طور پر فائدہ ہوتے دیکھا گیا ہے۔ اس کے پہننے سے نہ تو اچانک موت کا ڈر رہتا ہے اور نہ کسی ہتھیار اور ایکسیڈنٹ سے موت ہوسکتی ہے۔ نمونیا، سردی کے بخار اور مرگی میں بھی بہت فائدہ کرتا ہے۔ اس کے پہننے سے دھن دولت اور زمین جائیداد کا ملنا یقینی ہے۔

آٹھ مکھی رُدراکھش، اونچی تعلیم، دماغی سکون اور خیالات کی یک سوئی کے لئے بہت کارگر ہے، جب کافی کوشش کے باوجود دھیان خدا کی طرف نہ ہو تو یہ رُدراکھش بہت فیض پہنچاتا ہے، تاجروں کے لئے یہ بہت فائدہ مند چیز ہے۔ فالج اور لقوے کی بیماری کی بے خطا دوا ہے۔ عشق ومحبت میں بھی کامیابی دیتا ہے۔

نو مکھی رُدراکھش، نو شکتیوں، (طاقتوں) کا نمائندہ ہے۔ عزت، شہرت اور سربلندی کے لئے بے مثال چیز ہے۔ دشمنوں کو مغلوب کرنے اور مقدمہ جیتنے کے لئے اس کے استعمال سے بہت مدد ملتی ہے۔ دل کی کمزوری اور بیماری میں بھی اس کا اثر حیرت انگیز ہے اس کے پہننے والے کو کبھی اچانک چوٹ نہیں لگ سکتی۔

دس مکھی رُدراکھش بھی بہت مشکل سے ملتا ہے اس کے پہننے والے پر بڑے سے بڑا جادو، ٹونا بھی اثر نہیں کرسکتا۔ زندگی کی ہر اڑچن اور رکاوٹ اس کے پہننے سے دور ہوجاتی ہے۔ اگر دودھ کے ساتھ اسے گھس کر تین بار چٹایا جائے تو کالی کھانسی دور ہوجاتی ہے اس کے پہننے والے کی شہرت دور دور تک پھیل جاتی ہے۔

گیارہ مکھی رُدراکھش، عورتوں کے لئے خاص طور پر بہت فائدہ مند ہے۔ خاوند کی لمبی عمر اور حفاظت اور اس کی ترقی کے لئے یہ بہت جلد اثر کرتا ہے۔ اس کے پہننے سے اولادِ نرینہ بھی حاصل ہوتی ہے۔ چھوت کی بیماری سے حفاظت کرنے میں اس رُدراکھش کا مقابلہ نہیں۔

بارہ مکھی رُدراکھش کے پہننے سے برہم چریہ (مردمی پاکیزگی) چہرے کے جلال، رونق اور نور کی حفاظت ہوتی ہے۔ یہ مردمی کمزوری کو فوراً دور کرتا ہے اور شخصیت کو پروقار اور بارعب بناتا ہے۔ پوشیدہ بیماریوں میں بھی فائدہ کرتا دیکھا گیا ہے۔ یہ آسانی سے دستیاب نہیں ہوتا۔

تیرہ مکھی رُدراکھش، جسمانی خوبصورتی قائم رکھنے کی زبردست تاثیر رکھتا ہے۔ دلی مراد پوری کرنے کے لئے یہ رُدراکھش بہت مشہور ہے۔ دولت، شہرت، عزت، طاقت اور عہدہ دلانے کے لئے یہ رُدراکھش بہت فائدہ مند ہے اس کے پہننے سے نامردی کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور عیش وعشرت میں زندگی بسر ہوتی ہے۔

چودہ مکھی رُدراکھش، بیماری سے چھٹکارے اور دنیاوی ترقی کے لئے بہت کارگر ہے۔ اس کو پہننے سے ہر بیماری میں فائدہ ہوتا ہے اور آدمی ساری عمر تندرست رہتا ہے۔

پندرہ مکھی رُدراکھش، مالی ترقی دیتا ہے۔ غریب آدمی کے لئے قدرت کا یہ خاص تحفہ ہے۔ اس کے پہننے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں رہتا۔ جلدی بیماریوں میں بھی یہ فائدہ کرتا ہے۔

سولہ مکھی رُدراکھش، کے پہننے سے سردی گرمی برداشت کرنے کی قوت پیدا ہوتی ہے جو سادھو اور فقیر جنگلوں میں دن رات رہتے ہیں ان کے لئے یہ رُدراکھش پہننا ضروری ہے۔ جس گھر میں یہ موجود ہوتا ہے وہاں چوری، آگ اور ڈکیتی کا ڈر نہیں رہتا۔

سترہ مکھی رُدراکھش، اچانک دولت ملنے کے لئے بہت مفید ہے جو آدمی یہ رُدراکھش پہنتا ہے اُسے زندگی میں کئی بار [illegible] دھن ملتا ہے۔ دنیاوی عیش وعشرت کی سب چیزیں (مکان، کوٹھی، کار وغیرہ) کا سکھ اسے ملتا ہے۔

اٹھارہ مکھی رُدراکھش، زمین کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کے پاس رکھنے سے آدمی صحت مند، تندرست اور خوش رہتا ہے۔ حمل کی حفاظت کے لئے بہت کارآمد ہے۔ جن عورتوں کو بار بار حمل گرنے کی شکایت ہو، ان کے لئے یہ بے خطا دوا کا کام کرتا ہے۔ بچوں کی بیماریوں میں بھی بہت فائدہ دیتا ہے۔

اُنیس مکھی رُدراکھش، پہننے سے سارے دنیاوی سکھ مل جاتے ہیں۔ کاروبار میں ترقی ہوتی ہے، صحت ٹھیک رہتی ہے، اچھی اچھی خبریں ملتی ہیں۔

بیس مکھی رُدراکھش بھی آسانی سے مل جاتا ہے۔ اس کے

پہننے سے بھگتی، گیان اور روحانیت میں ترقی ہوتی ہے اور خیالات کی یک سوئی حاصل ہوتی ہے اس سے آنکھوں کی روشنی بھی بڑھتی ہے۔

اکیس مکھی رُدراکھش، ایک مکھی رُدراکھش کی طرح نایاب ہے۔ ہر طرح کے سکھ آرام اور عیش وعشرت کے لئے اس کا کوئی ثانی نہیں۔ تندرستی تو دیتا ہی ہے۔

"گوری شنکر" کو تجوری میں رکھنے سے تجوری کبھی خالی نہ ہوگی، یہ خزانے سدا بھرپور رکھتا ہے، یہ سکھ چین میں اضافہ کرتا ہے۔

اندرا کشی مالا

دنیا میں ایسے آدمی گنے چنے ہی ہوں گے جن کے پاس اندرا کشی مالا ہو۔ اس مالا میں ایک مکھی رُدراکھش سے لے کر اکیس مکھی رُدراکھش تک کا ایک ایک دانہ پرویا ہوا ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا میں اس طرح کی صرف پانچ مالائیں ہیں جن میں سے چار ہمارے وطن ہی میں ہیں۔ جس کے پاس یہ مالا ہو اس کے لئے سنسار کا سارا سکھ بھی ہیچ ہے۔ یہ مالا ہر طرح کی ردھی سدھی کی دینے والی ہے۔ خوش قسمت ہے وہ آدمی جس نے اس مالا کے درشن بھی کئے ہوں۔

داد تو مل ہی جاتی ہے

ایک شاعر جو جدید کلام سنانے میں بہت مشہور تھے اپنا کلام سنانا شروع کیا:

"دو پینٹ......"

"واہ واہ!" مجمع میں سے آواز آئی۔

"دو قمیض"

"واہ کیا خوب!" سامعین نے داد دی۔

"دو ساڑھی، ایک بلاؤز"

"واہ! کیا خوب، دوبارہ ارشاد۔"

"معاف کیجئے گا" شاعر نے جھینپ کر کہا۔ "میں غلطی سے دھوبی والی کاپی اٹھالایا۔"

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

اگر کسی مسلمان اور غیر مسلم کے مابین عدالت میں کوئی ایسا مقدمہ چل رہا ہو کہ جس میں مسلمان حق پر ہو مگر صورت حال ایسی پیدا ہو گئی ہو کہ جس میں غیر مسلم کا پلڑہ بھاری دکھائی دیتا ہو تو اس مسلمان کو چاہئے کہ وہ مقدمہ کے دوران نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے روزانہ پڑھنے پر مداومت کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ النصر پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے پھر تین سو تیرہ مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھے۔

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ ۝ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝ پڑھنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مسلمان کو مقدمہ میں کامیابی حاصل ہوگی اور وہ حسب منشاء مقدمہ جیت جائے گا۔

****

دشمن کو نقصان پہنچے

اگر کسی کا دشمن بہت ظالم ہو اور کسی بھی طرح ضرر پہنچانے سے باز نہ آتا ہو تو اس کو سبق سکھانے اور نقصان پہنچانے کی غرض سے چاہئے کہ تین یوم تک بلا ناغہ نماز ظہر کے بعد نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تَبَّتْ یَدَا پڑھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد قبلہ رُخ ہی بیٹھا رہے اور اکتیس مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھے۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پہلے دن ہی مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی ورنہ تین یوم تک متواتر یہ عمل کرے بلا وجہ اور بغیر کسی معقول شرعی وجہ کے کسی کو نقصان پہنچانے کیلئے یہ عمل ہرگز نہ کیا جائے۔ ورنہ خود ابتلاء میں گرفتار ہو جائے گا۔ احتیاط لازم ہے۔

نماز ہی دُکھوں کا مداوا ہے

نماز پڑھنے سے جہاں پر بے شمار مشکلات اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں وہاں پر نماز بہت سے امراضِ جسمانی سے بھی محفوظ رکھتی ہے اور لا تعداد بیماریوں میں شفاء کا باعث ہے چنانچہ اسی حوالے سے ذیل میں خواجہ شمس الدین عظیمی کے افادات درج کیے جاتے ہیں۔

نماز سے ہائی بلڈ پریشر کا علاج

نماز کی ادائیگی کی غرض پہلے وضو کرتے ہیں۔ جب وضو کرتے ہوئے اپنا چہرہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوتے ہیں، سر کا مسح کرتے ہیں، پاؤں دھوتے ہیں تو ہمارے اندر گردش کرنے والے خون کو ایک نئی زندگی ملتی ہے جس سے ہمیں سکون حاصل ہوتا ہے اس تسکین کے باعث ہمارا سارا اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے اعصاب پُرسکون ہوتے ہیں تو دماغ کو آرام ملتا ہے، اعضائے رئیسہ دل، پھیپھڑے اور جگر وغیرہ کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کم ہو کر نارمل ہو جاتا ہے چہرے پر رونق، ہاتھوں میں حُسن اور رعنائی آ جاتی ہے۔ کاہلی اور سستی دور ہو جاتی ہے۔ اس بات کا بارہا تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرایا جائے تو اس کا بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔

نماز سے جوڑوں کے درد کا علاج

نماز سے جوڑوں کے درد کا علاج بخوبی ممکن ہے۔ وضو کرنے کے بعد جب ہم نماز کے لیے مصلے پر کھڑے ہوتے ہیں تو قیام کی حالت میں ہمارا جسم پہلے ڈھیلا ہوتا ہے مگر جب نماز کی نیت کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اوپر کی طرف اُٹھاتے ہیں تو جسم میں قدرتی طور پر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ قیام کی حالت میں کھڑے ہونے سے انسان کے اوپر سے سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ حالتِ قیام میں چونکہ انسان سیدھا کھڑا ہوتا ہے اور سیدھے کھڑے ہونے سے اُم الدماغ سے روشنیاں چلتی ہوئی ریڑھ کی ہڈی میں سے گزر کر پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔ اس بات سے سب آگاہ ہیں کہ جسمانی صحت کے لیے ریڑھ کی ہڈی ایک ممتاز مقام کی حیثیت رکھتی ہے اور اعلیٰ صحت کا انحصار ریڑھ کی ہڈی کی لچک پر ہے۔ نماز میں قیام کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے گھٹنوں، ٹخنوں اور پاؤں سے اوپر پنڈلیوں، پنجوں اور اس کے علاوہ ہاتھ کے جوڑوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ گٹھیا کا درد رفع ہو جاتا ہے مگر اس کے لیے شرط ہے کہ قیام کا حالت میں جسم کو سیدھا رکھا جائے اور ٹانگوں میں خم واقع نہ کیا جائے۔

نماز سے جگر کی بیماریوں کا علاج

نماز کی حالت میں جب رکوع کیا جاتا ہے تو اس کے بھی انسانی جسم پر مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رکوع اس طرح کیا جائے کہ جُھک کر دونوں ہاتھ یوں گھٹنوں پر رکھے جائیں کہ کمر بالکل سیدھی رہے اور گھٹنوں میں خم واقع نہ ہو۔ اس عمل سے معدے کو تقویت حاصل ہوتی ہے، نظام ہضم درست طور پر کام کرتا ہے۔ قبض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

معدے کی دیگر خرابیوں نیز آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ رکوع کا عمل جگر اور گُردوں کے افعال کو ٹھیک کرتا ہے اس عمل سے کمر اور پیٹ کی چربی کم ہو جاتی ہے۔ دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ چونکہ دل اور سر ایک سیدھ میں ہو جاتے ہیں اس لیے دل کے لیے خون کو سر کی طرف پمپ کرنا آسان ہو جاتا ہے اس طرح دل کا کام کم ہو جاتا ہے اور اسے آرام ملتا ہے جس کے باعث دماغی صلاحیتیں اجاگر ہونے لگتی ہیں۔ رکوع کے دوران چونکہ ہاتھوں کا رُخ نیچے کی طرف ہو جاتا ہے اور گھٹنوں پر مناسب زور بھی پڑتا ہے اس سے کندھوں سے لے کر ہاتھوں کی انگلیوں تک کے تمام حصے کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس سے بازوؤں کے پٹھے قوی ہو جاتے ہیں اور بڑھاپے کے باعث جو فاسد مادے جوڑوں میں جمع ہو جاتے ہیں ان کا اخراج بھی خود بخود ہو جاتا ہے۔

نماز سے پیٹ میں کمی

نماز پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے بڑھا ہوا پیٹ کم ہو جاتا ہے۔ رکوع کے بعد جب ہم سیدھے کھڑے ہو کر سجدے میں جاتے

ہیں تو سجدے میں جاتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھتے ہیں اس عمل سے ریڑھ کی ہڈی مضبوط اور لچک دار ہوجاتی ہے۔اس عمل سے خاص طور پر خواتین کے اندرونی اعصاب کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اگر رکوع کے بعد سجدے میں جانے کی حالت میں جلدی نہ کی جائے تو جسم کے اندرونی اعضاء کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ورزش ثابت ہوتی ہے۔ دوران نماز سجدہ کی حالت کا عمل یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ اس سے رانوں کا زائد گوشت کم ہوجاتا ہے اور جوڑ کھلتے ہیں اگر کولھوں کے جوڑوں میں خشکی پیدا ہوجائے یا چکنائی میں کمی واقع ہوجائے تو سجدہ کے عمل سے یہ کمی پوری ہوجاتی ہے اور بڑھا ہوا پیٹ کم ہوجاتا ہے اگر پیٹ متناسب ہوتو اس سے جسم سڈول اور خوصورت دکھائی دیتا ہے۔

چہرے کی جھریوں کا خاتمہ

نماز کے دوران سجدہ کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے جھریوں کا خاتمہ ہوجاتا ہے چہرے پر شگفتگی اور شادابی آجاتی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز بجلی کی ایک ایسی تار ہے کہ جس کے ذریعہ پورے جسم کو زندگی عطا ہوتی ہے۔ سجدہ کرنے سے خون کا بہاؤ جسم کے اوپری حصوں کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے آنکھیں 'دانت'ناک' کان غرضکہ پورا چہرہ سیراب ہوجاتا ہے یادداشت درست طور پر کام کرتی ہے فہم وفراست میں اضافہ ہوجاتا ہے انسان کے اندر تدبر کی عادت پیدا ہوجاتی ہے کافی عرصہ تک بڑھاپا غلبہ نہیں پاتا سو برس کی عمر تک بھی انسان ٹھیک طرح سے چلتا پھرتا رہتا ہے اور اس کے اندر ایک طرح کی برقی رو دوڑتی رہتی ہے جو اعصاب کو تقویت پہنچانے کا باعث بنتی ہے اگر سجدہ ٹھیک طرح سے کیا جائے تو اس سے بندنزلہ' ثقل سماعت اور سر درد جیسے عوارضے نجات حاصل ہوتی ہے۔

نماز سے السر کا علاج

السر کا علاج نماز سے ممکن ہے جن افراد کے معدے میں جلن رہتی ہے اور السر کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے تو اگر وہ دوران نماز ٹھیک طرح سے سجدے کا عمل کریں تو اس سے ان کا یہ عارضہ رفع ہوجاتا ہے۔ سجدہ کی حالت میں پیشانی زمین پر رکھی جاتی ہے اور اس عمل سے دماغ کی لہریں زمین کے اندر دوڑنے والی برقی رو سے براہ راست ہم رشتہ ہوکر دماغی طاقت میں کئی گنا اضافہ کردیتی ہیں۔ جس سے دماغ کو سکون اور طمانیت حاصل ہوتی ہے اس طرح پُرسکون دماغ معدے کے تیزابی گلینڈر کو زیادہ تیزاب پیدا کرنے سے روکتا ہے اور اس طرح معدے کی تیزابیت ختم ہوجاتی ہے جس سے رفتہ رفتہ السر کا بھی خاتمہ ہوجاتا ہے۔

نماز سے دماغی امراض کا علاج

اگر نماز کے دوران خشوع وخضوع کے ساتھ دیر تک سجدہ کیا جائے تو اس سے دماغی امراض میں خوب افاقہ ہوتا ہے۔ دماغ اپنی ضروریات کے مطابق خون سے ضروری اجزاء حاصل کرکے فاسد مادوں کو خون کے ذریعے گردوں کو واپس بھیج دیتا ہے تاکہ انہیں پیشاب کی صورت میں گردے باہر نکال دیں۔ سجدہ سے اُٹھتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ سر جھکا ہوا ہو اور بازو سیدھے اور ران میں قدرے تناؤ ہو اُٹھتے ہوئے ہتھیلیاں ران پر رکھیں اور مکمل کوشش کے ساتھ ران کو اوپر اُٹھایا جائے اور آہستگی سے کھڑے ہوجائیں یا بیٹھ جائیں۔

مردانہ اور زنانہ کمزوری کا خاتمہ

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہا جاتا ہے جس سے گھٹنے اور پنڈلیاں مضبوط ہوتی ہیں علاوہ ازیں رانوں میں جو پٹھے پروردگار عالم نے نسل کشی کے لیے بنائے ہیں ان کو خاص تقویت حاصل ہوتی ہے جس سے مردانہ اور زنانہ کمزوری کا خاتمہ ہوجاتا ہے تاکہ انسانی نسل دماغ اور جسمانی لحاظ سے صحت مند پیدا ہو۔

امراض سینہ میں فائدہ

نماز کو مکمل کرنے کے بعد جب سلام پھیرا جاتا ہے تو گردن پھیرنے کے اس عمل سے گردن کے عضلات کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور وہ امراض جن کا تعلق عضلات سے ہے وہ جسم پر حملہ آور نہیں ہوتے اور انسان ہشاش بشاش اور توانا رہتا ہے۔ سلام پھیرنے کے عمل سے سینہ اور ہنسلی کا ڈھیلا پن ختم ہوجاتا ہے۔

سینہ کشادہ ہوجاتا ہے۔ نماز کی برکات کا مکمل فائدہ انسانی جسم کو اس وقت پہنچتا ہے کہ جب نماز کی ادائگی مکمل توجہ ویکسوئی کے ساتھ کی جائے اور نماز کے آداب کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے اور جلد بازی سے کام نہ لیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عاملین قرآنی سورتوں سے استفادہ کریں

قرآن حکیم میں دین و دنیا کی تمام دولتیں موجود ہیں۔ گمراہی کے موجودہ دور میں جب سفلی اور گندے عمل کرنے والے لوگ یہ غلط پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ سفلی عمل زیادہ زود اثر ہوتا ہے اس وقت خاص طور پر روحانی عملیات کرنے والے عاملین کا فرض ہے کہ وہ عوام کی ذہن سازی کریں اور ان کو سمجھائیں کہ غیر اللہ سے استمداد کرنا شرک ہے۔ اللہ کے کلام میں ہر بیماری کا علاج اور ہر مشکل کا حل موجود ہے۔ ہم قرآنی سورتوں کے اعداد اور ان کی الگ الگ افادیت کی مختصر نشان دہی کررہے ہیں، عاملین اس نشان دہی سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ نومشق عاملین یہ بات یاد رکھیں کہ نقش بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۳۰ گھٹا کر ۴ سے تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد جو اعداد خارج تقسیم ہوں ان کو نقش کے خانہ اول میں رکھ کر ایک ایک کا اضافہ کرتے چلے جائیں اور اس طرح نقش مکمل کرلیں۔ یہ اس صورت میں ہے جب تقسیم کے بعد کچھ بھی باقی نہ رہے اور اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو ۱۳ ویں خانہ میں ایک کا اضافہ کردیں۔ اگر تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے تو نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کریں اور اگر تقسیم کے بعد ۳ باقی رہے تو پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔

مثال کے طور پر سورۂ اخلاص کا نقش بنانا ہے تو اس کے لئے یہ عمل کریں گے۔

کل اعداد ۱۰۰۲

وضع ہوں گے ۳۰

۴) ۹۷۲ (۲۴۳

۸

۱۷

۱۶

۱۲

۱۲

×

نقش مریض کو اس کے عنصر کے اعتبار سے دیں۔ مریض کا عنصر برائے نقش علاج کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کے نام کے اعداد (اس میں والدہ کے اعداد شامل نہیں ہوں گے) کو ۴ سے تقسیم کردیں۔ اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو عنصر آتشی ہے۔ اگر ۲ باقی رہیں تو عنصر بادی ہے، اگر ۳ باقی رہے تو عنصر آبی ہے۔ اگر کچھ بھی باقی نہ رہے تو عنصر خاکی ہے۔

اگر عنصر آتشی ہے تو نقش کی رفتار یہ ہوگی۔

۱۲	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اگر عنصر بادی ہے تو نقش کی رفتار یہ ہوگی۔

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

اگر عنصر آبی ہے تو نقش کی رفتار یہ ہوگی۔

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

اگر عنصر خاکی ہے تو نقش کی رفتار یہ ہوگی۔

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

عاملین کی آسانی کے لئے قرآن حکیم اور قرآن حکیم کی تمام سورتوں کے اعداد اور ان کی افادیت لکھی جارہی ہیں۔ امید ہے کہ عاملین اس سے استفادہ کریں گے۔

نام سورة	اعداد	حاجت
سورہ فاتحہ	۹۴۶۱	شفاء کے لئے
سورہ بقرة	۹۴۸۰۰۹	حصول خیر و برکت کے لئے
سورة آل عمران	۱۸۴۹۵۶	حصول اولاد صالح
سورة نساء	۱۱۳۹۲۹۲۳	زوجین میں محبت
سورة مائده	۸۴۸۵۴۶	جدائی منافقین کے لئے
سورة انعام	۹۳۵۳۲۹	حصول جاہ و مرتبہ
سورة اعراف	۲۵۲۵۹۲	شیطانی شر سے بچنے کیلئے
سورة انفال	۴۱۲۳۷۵	رہائی کے لئے
سورة توبة	۷۰۳۶۱۵	تجارتی ترقی کے لئے
سورہ یونس	۵۵۰۱۰۸	اختلاج قلب کے لئے
سورة هود	۵۱۴۷۸۱	خطرات سے بچنے کے لئے
سورہ یوسف	۵۰۳۹۸۰	محبت کے لئے
سورة رعد	۲۴۴۶۹۲	قائم حمل کے لئے
سورة ابراهیم	۴۴۵۱۰۸	رجعت نظر بد و جادو کیلئے
سورة حجر	۱۷۶۷۰۹	تجارت میں نفع کے لئے
سورة النحل	۵۲۰۱۸۸	مسخر دشمن کے لئے
سورة بنی اسرائیل	۴۴۵۸۱۸	حفاظت حاسدین
سورة کهف	۵۰۵۵۱۷	ہر مشکل کے لئے
سورة مریم	۲۸۹۶۴۴	واسطے حمل
سورة طٰهٰ	۳۹۹۲۸۳	لڑکیوں کے نصیب کشائی
سورة الانبیاء	۳۸۲۲۱۹	اولاد نرینہ کے لئے
سورة الحج	۳۸۲۳۴۴	حفاظت جان و مال
سورة مومنون	۳۵۱۷۱۴	غفلت نماز کے لئے
سورة نور	۴۰۲۴۵۷	بندش احتلام کے لئے
سورة فرقان	۲۰۹۵۷۵	تباہی ظالم کے لئے
سورة شعراء	۴۰۳۷۳۸	غلبہ سرکشوں کے لئے
سورة النمل	۳۴۰۹۶۲	ہر بھلائی کے لئے
سورة قصص	۴۰۷۱۲۰	حافظہ کی تیزی کے لئے
سورة عنکبوت	۲۷۵۲۹۷	رجعت مصیبت کے لئے
سورة روم	۲۶۹۹۷۷	مابین موافقت کے لئے
سورة لقمان	۱۵۹۰۰۰	بھاگے ہوئے کو بلانے کیلئے
سورة سجده	۱۱۳۳۳۱	نشو و نما کے لئے
سورة احزاب	۳۵۵۲۵	پیغام نکاح کے لئے
سورة سباء	۲۵۳۴۱۹	ناگہانی آفات سے بچنے
سورة فاطر	۲۴۲۷۷۱	حصول مراد حاکم کے لئے
سورة یٰسین	۲۲۱۴۱۰	ہر کام کے لئے
سورة الصّٰفّٰت	۲۶۴۷۵۴	رجعت آسیب کے لئے
سورة صٓ	۲۲۹۳۳۷	تسخیر خلائق
سورة زمر	۳۰۶۵۸۵	بلندی مرتبہ کے لئے
سورة مومن	۳۶۸۵۲۴	امراض چشم کے لئے
سورة حٰم السجده	۲۴۵۸۳۷	مہربانی حکام بالا کے لئے
سورة شوریٰ	۲۰۱۳۳۹	زیادتی رزق کے لئے
سورة زخرف	۱۶۰۶۹۷	حفاظت شر حیوانات
سورة دخان	۹۷۷۹۳	درد شکم کے واسطے
سورة جاثیه	۱۵۰۱۵۳	حفاظت امراض کے لئے
سورة احقاف	۷۳۷۷۴	ہر شر سے بچنے کے لئے
سورة محمد	۱۸۰۶۵۵	عزت و عظمت کے لئے
سورة فتح	۱۸۸۸۲۸	فتح و نصرت کے لئے
سورة الحجرات	۱۰۲۸۹۲	زیادہ شیر مادہ کے لئے
سورة قٓ	۱۰۹۷۳۶	عجیب و غریب فوائد کیلئے
سورة الذاریٰت	۱۱۹۵۴۴	آسانی وضع حمل کے لئے
سورة طور	۹۴۱۳۸۳	حفاظت سفر کے لئے
سورة النجم	۲۷۴۳۳۴	حاجت روائی کے لئے
سورة قمر	۱۲۰۴۵۰	آسانی مشکلات کے لئے
سورة الرحمن	۱۲۰۱۲۱۴	تسخیر خلائق کے لئے
سورة واقعه	۱۰۲۹۶۵	فراوانی رزق کے لئے
سورة حدید	۱۹۸۹۲۴	حفاظت جنگ کے لئے

سورة مجادلة	۳۳۲۳۷	غلبہ دشمنوں کے لئے
سورة حشر	۱۳۴۴۱	ترقی وکامیابی کے لئے
سورة ممتحنه	۱۰۱۳۵۰	آسانی شادی کے لئے
سورة صف	۵۹۰۶۰	نافرمان اولاد کے لئے
سورة جمعة	۶۱۵۲۲	روشن ضمیری کے لئے
سورة المنافقون	۵۳۲۵۶	دشمنوں کی زبان بندی کیلئے
سورة تغابن	۷۹۷۴۱	ناخوشگواری سے بچنے کیلئے
سورة طلاق	۸۲۴۰۱۲	نجات غم کے لئے
سورة تحريم	۴۹۲۳۲	ادائیگی قرض کے لئے
سورة ملك	۹۹۵۹۴	سلامتی کے لئے
سورة قلم	۹۳۷۰۸	رجعت نظر بد کے لئے
سورة حاقه	۸۱۷۱۹	بچے کے رونے ضد کیلئے
سورة معارج	۷۳۵۲۵	نجات وسواس شیطانی
سورة نوح	۷۴۳۱۴	حفاظت حیرانی وپریشانی
سورة جن	۶۰۶۳۳	نفع حصول جن وانس کیلئے
سورة المزمل	۶۸۷۶۶	کشادگی رزق کے لئے
سورة مدثر	۹۲۳۵۵	جلد خوش حالی کے لئے
سورة القيٰمة	۵۴۶۰۷	تسخیر خلائق وحاکم کیلئے
سوره دهر	۷۷۵۸۸	فوائد کے لئے
سورة المرسلات	۷۰۶۳۴	غائب کو بلانے کے لئے
سورة نبا	۵۲۶۵۶	تیزی بصارت کے لئے
سورة نازعات	۶۷۲۵۳	غلبہ حاسدین کے لئے
سورة عبس	۵۱۳۱۴	رجعت سحر وجادو کے لئے
سورة تكوير	۳۸۳۰۹	دفعہ بلیات کے لئے
سورة انفطار	۲۶۷۴۵	ترقی دولت عزت مرتبہ
سورة مطففين	۴۸۷۰۷	حفاظت اناج کے لئے
سورة انشقاق	۲۸۸۴۴	بچوں کو نظر بد سے بچانے کیلئے
سورة بروج	۳۲۱۵۵	شفاء جلدی امراض کیلئے
سورة طارق	۱۷۷۶۵	گمشدہ کو بلانے کے لئے

سورة اعلیٰ	۱۷۷۰۴	حفاظت سفر کے لئے
سورة غاشيه	۳۷۴۵۷	حفاظت وبائی امراض
سورة فجر	۸۹۰۹۲	اطمینان وسکون کے لئے
سورة بلد	۲۴۲۸۳	عزت وتوقیر کے لئے
سورة شمس	۱۹۴۹۹	خاتمہ مشکلات کے لئے
سورة الليل	۲۹۶۶۶	حفاظت مال کے لئے
سورة ضحی	۱۳۳۲۲	حاضری غائب کے لئے
سورة الم نشرح	۱۳۴۱۶	برکت مال ودولت
سورة تين	۱۰۲۳۷	آسانی مہم کے لئے
سورة علق	۲۲۵۴۱	سچائی کا بول بالا
سورة قدر	۸۳۱۱	وسعت حلقہ احباب
سورة بينة	۳۱۲۲۳	حفاظت برص ویرقان
سورة زلزال	۱۹۹۶۶	شفائے مرض لقوہ
سورة عاديات	۱۳۳۵۴	سہولت ادائیگی قرض۔
سورة قارعة	۱۳۴۶۴	فراخی رزق کے لئے
سورة التكاثر	۱۰۳۷۷۰	دماغی امراض کے لئے
سورة عصر	۴۷۴۰	حفاظت مال کے لئے
سورة همزه	۸۳۴۱	حفاظت خطرات کے لئے
سورة فيل	۵۸۵۹	زیر دشمن کے لئے
سورة قريش	۶۳۰۴	محتاجی دور کرنے کے لئے
سورة ماعون	۹۲۹۴	حفاظت نئی اشیاء
سورة كوثر	۲۷۵۴	غلبہ حاسدین کے لئے
سوره كافرون	۲۸۳۲	پاکیزگی قلب کے لئے
سورة نصر	۶۱۲۴	دوری فکر وافلاس
سورة لهب	۵۸۲۶	تباہی ظالم کے لئے۔
سورة اخلاص	۱۰۰۲	مفادات کے لئے
سورة فلق	۸۶۷۵	دفعہ جن وآسیب
سورة الناس	۵۲۹۶	فوائد قدرت کے لئے
کل قرآن	۲۴۳۱۵۸۴۹	ہر فائدے کے لئے

نگینوں کے خواص

عقیق

یہ سخت شفاف مشہور پتھر ہے، کئی قسم اور کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ قریب قریب تمام رنگ دستیاب ہوجاتے ہیں، سرخ، زرد، سفید، سیاہی مائل اُبلق، شجری مگر سب سے بہتر سرخ رنگ کا جس کو "عقیق یمنی" کہتے ہیں ہوتا ہے اس کے بعد زرد رنگ اور اس کے بعد دوسرے رنگوں کے۔

حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا اس کی حاجتیں روا ہوں گی، حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ عقیق کی انگوٹھی سفر میں باعثِ امن ہے اور جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا وہ پریشان نہ ہوگا اور اس کا انجام کار بہتر ہوگا اور حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی پہنو کہ پتھروں میں یہ پہلا پتھر ہے جس نے خدا کی وحدانیت، میری نبوت اور اے علی تمہاری امامت کا اقرار کیا۔ مزاج اس کا سرد وخشک ہے۔

فیروزہ

اس کی چار قسمیں ہوتی ہیں اول نیشاپوری جو سب سے بہتر ہوتا ہے، دوسرے خجندی، تیسرے کرمانی، چوتھے آذر بائی جانی، تبت، ایران، نیشاپور اور خراسان میں بکثرت پائے جاتے ہیں چکنائی اور مشک لگنے سے خراب ہوجاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص فیروزہ کی انگوٹھی پہنے گا محتاج نہ ہوگا۔ قول رسولؐ خدا ہے کہ پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے کہ جس ہاتھ میں عقیق اور فیروزہ کی انگوٹھی ہو اور میرے آگے وہ ہاتھ دعا کے لئے پھیلایا جائے گا مجھے اس سے شرم ہے اور میں اسے ناامید نہیں پھیرتا۔

حکماء کا قول ہے کہ چاند دیکھ کر فیروزہ دیکھنا مبارک ہے۔ جو شخص فیروزہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ صدمہ قتل، برق، غرقابی اور بجلی کی رو سے محفوظ رہتا ہے جو شخص صبح اٹھ کر فیروزہ دیکھے تمام دن خوشی میں بسر ہو۔ سرمہ اس کا مقوی بصر ہے، مزاج سرد وخشک ہے۔

یاقوت

حضرت علی ابن موسیٰ رضا سے منقول ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی پہننے سے پریشانی زائل ہوتی ہے اور دوسری حدیث میں حضرت امام علی رضاؑ سے منقول ہے کہ جو شخص یاقوت زرد کی انگوٹھی پہنے گا کبھی فقیر نہ ہوگا، یہ غم کو دور کرتا ہے، دشمن مغلوب رہتے ہیں، بیماری سے حفاظت کرتا ہے۔

ہیرا

یہ سب پتھروں سے سخت شفاف و چمک دار اور نفیس ہوتا ہے اس کی چار قسمیں ہوتی ہیں سفید، زرد، سرخ اور کالا۔ سفید ہیرا جس میں کسی قسم کا داغ دھبہ نہ ہو چمک دار ہو سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ ایسا ہیرا انسان کی مرادوں کو پورا کرنے والا اور اس کی انگوٹھی پہننا مرگی کے مریض کے لئے مفید ہے۔ یہ مقوی دل ہے دافع خوف ہے، معدہ پر لٹکانے سے پیچش اور درد شکم دور ہوتا ہے اور اگر سر پر باندھا جائے تو برے خیالات سوتے وقت نہیں آتے اور موذی جانوروں سے محفوظ رہتا ہے۔

زرد ہیرا بہت مبارک سمجھا جاتا ہے، دل کو قوت، بدن کو فربہ رکھنے والا، دولت وحشمت میں اضافہ کرنے والا، آفات سے بچانے والا ہوتا ہے۔ کالا ہیرا منحوس سمجھا جاتا ہے اور سرخ ہیرا بھی منحوس ہوتا ہے۔

لعل

یہ نہایت سرخ، شفاف اور چمک دار ہوتا ہے۔ مقوی دماغ اور

مفرح قلب ہوتا ہے۔ بینائی میں قوت دینے والا، بواسیر اور سوداوی امراض کے لئے سودمند ہے۔ زہروں کا تریاق، مصفی خون ہے، منہ میں رکھنے سے پیاس کو روکتا ہے جو اسے پہنے گا شادوخرم رہے گا۔

موتی

یہ مقوی، خوش مزہ اور مقوی بصر ہے حسن نسائیت کو بڑھاتا ہے اس کا ہار پہننا عورتوں کے لئے مبارک ہے۔

مونگا

یہ پتھر مثل درخت پانی میں پرورش پاتا ہے۔ یہ سرخ رنگ کا اچھا ہوتا ہے اس کا معدہ پر لٹکانا معدہ کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ بچوں کے ڈرنے اور چونکنے کے لئے بہت مفید ہے۔ کھانسی، دمہ، خون کی قے، آنتوں کے زخم، دانت اور بواسیر کے لئے بھی حکماء استعمال کرتے ہیں بطور سرمہ آنکھوں میں لگانا، درد جلن، سرخی کو دور کرتا ہے، حاملہ کے گلے میں ڈالنے سے حمل ساقط نہیں ہوتا، چاندی اور سونے کی ہم وزن انگوٹھی بنوا کر اس پر مونگا جڑوا دیا جائے تو مرگی کے مریض کے لئے بہت مفید ہے۔

لہسنیہ

یہ مشہور اور قیمتی پتھر ہیرے کی کان سے نکلتا ہے اس کا پہننا نظر بد سے بچاتا ہے۔ اس کا رنگ بھورا سفیدی مائل ہوتا ہے اور سبزی مائل بھی ہوتا ہے مگر سب سے اچھا وہ ہوتا ہے جس کا رنگ بلی کی آنکھ کی مانند ہو اس پتھر میں سیاہی مائل سفید دھاریاں ہوتی ہیں اور دیکھنے سے یہ دھاریاں متحرک معلوم ہوتی ہیں کسی پتھر میں ایک کسی میں دو اور بعض میں تین دھاریاں بھی ہوتی ہیں۔ تین دھاریوں والا سب سے بہتر مانا جاتا ہے۔ اس کا رکھنے والا دولت مند ہوتا ہے اور خوف و ہراس اس پر غالب نہیں آتا۔

اوپل

یہ سفید رنگ کا ہوتا ہے زیادہ سخت نہیں ہوتا۔ اس پتھر کے اندر سرخ سبز اور زرد کئی طرح کے رنگ معلوم ہوتے ہیں لوگ جو کسی سے محبت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے اچھا ہے۔

نیلم

یہ پتھر بھی اپنی خصوصیات میں کافی مشہور ہے اس کا رنگ نیلا شفاف اور چمک دار ہوتا ہے جس نیلم میں سرخی کی جھلک ہوتی ہے وہ زیادہ اچھا نہیں ہوتا اور جس نیلم میں سفیدی مائل چادر سی پڑتی ہے وہ زیادہ اچھا ہے، مقوی دل و دماغ ہے اور پانی میں گھس کر پلانے سے خفقان دور ہوتا ہے۔ کھانسی پت اور بواسیر میں فائدہ کرتا ہے جس کو راس آجاتا ہے مالا مال کر دیتا ہے تاثیر اس کی گرم ہے۔

پنّا

(زمرد) یہ بھی قیمتی پتھر ہوتا ہے۔ سونے کی کان سے نکلتا ہے، رنگ اس کا سبز آب دار ہوتا ہے۔ عموماً زہر اور زہریلے جانوروں کے کاٹے میں مفید ہے، سانپ اس کو دیکھ کر اندھا ہو جاتا ہے، دل و دماغ کے لئے مفید اور مقوی بصر ہے، اس کی انگوٹھی پہننا دافع مرگی اور دافع خواب پریشاں ہے، اگر زہریلی غذا کے پاس رکھا جائے تو یہ پسیج جاتا ہے۔ عورت کی ران پر باندھنا عسرِ ولادت میں باندھنا مفید ہے۔ تاثیر اس کی سرد خشک ہے۔

پکھراج

یہ تریاق زہر اور امراض بلغمی، ضعف معدہ، جذام اور بواسیر کے لئے مفید ہے۔ رنگ کے لحاظ سے یہ پتھر چار قسم کا ہوتا ہے۔ سفید، زرد، سرخی مائل اور نیلگوں۔ یہ پتھر بھاری، چکنا اور صاف ہوتا ہے۔ بہتر برنگ گل و املتاس ہوتا ہے۔ ایسا پکھراج عمر میں اضافہ اور آرام کا دینے والا ہوتا ہے۔ یہ مسرت اور خوشی بخشتا ہے اور شادی و محبت میں وفاداری ظاہر کرتا ہے۔

یشب

یہ مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔ زیتونی، سفید، سبزی مائل، ان میں زیتونی رنگ کا بہترین ہوتا ہے اگر بالکل سبز ہو تو زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ اس کا گلے میں پہننا مقوی قلب و معدہ ہے۔ خفقان کو دور کرتا ہے، عمر کو دراز کرتا ہے، اس کا پہننا اندرونی زخم، پیچش اور سوزش پیشاب کے لئے مفید ہے۔ اس کا گردن میں پہننا خناق کے لئے مفید ہے

اس کا ہاتھ میں پہننا سحر، نظر بد اور بجلی کے ضرر کا محافظ ہے۔ عورت کی ران پر باندھنا عسرِ ولادت کا سبب ہے مگر پتھر ۳ ماشہ ۴ رتی سے کم نہ ہو اس کا پاس رکھنا جنگ میں دشمن پر غالب آنے کا موجب ہے۔ امراض معدہ کے لئے خاص طور سے مفید ہے۔

بلور

یہ پتھر بالکل سفید ہوتا ہے زیادہ قیمتی نہیں ہوتا، یہ رنگ بھی قبول کرلیتا ہے بہت سے کاموں میں آتا ہے۔ بلور کو بعض کاریگر ایسی جلا دیتے ہیں کہ بازار میں لاکر جواہرات میں فروخت کردیتے ہیں اور اسے کوئی شناخت نہیں کرسکتا۔ بچے کے گلے میں لٹکانا بدخوابی اور چونکنے کے لئے مفید ہے۔

زبرجد

اس کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے۔ اس کے پہننے سے خوش حالی آتی ہے جو اسے رکھتا ہے اس کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچتی۔ اس کو معدہ پر لٹکانا دردِ گردہ کے لئے مفید ہے۔ اس کو دیر تک دیکھنا مقوی بصر ہے۔ گردن میں لٹکانا دافع مرگی ہے۔ حکماء کا قول ہے کہ نصف درم دبخار والے بازو پر باندھنے سے بخار سے نجات ملتی ہے۔

شجری

یہ سخت شفاف قدرتی پتھر ہے۔ دریا کے کنارے پایا جاتا ہے اس پتھر پر درخت وغیرہ کا عکس پڑنے سے مثل فوٹو کے ہلکے سیاہ نشانات بن جاتے ہیں۔ رنگ قریب قریب سفید ہوتا ہے۔ کثرت سے دستیاب ہوتا ہے۔

دُرِ نجف

یہ بلور کی طرح صاف، شفاف اور آب دار ہوتا ہے، رنگ سفید ہوتا ہے اس کا پہننا بہت مبارک ہے، درنجف پہننے والے کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

☆☆☆☆

☆☆☆☆

آپ کا معاون و مبارک نگینہ
نگینوں کا تعلق راس کے ساتھ

راس	ستارہ	رنگ	متعلقہ نگینہ
میکھ	مریخ	سرخ	ہیرا، مونگا، یاقوت، عقیق یمنی، اوپل
برکھ	زہرہ	سفید	مرجان سرخ، ہیرا، درنجف، موتی
متھن	عطارد	سرخی مائل	پکھراج، زمرد، زبرجد
کرک	قمر	سفید	نیلم، حجر القمر، عقیق زرد، پکھراج زرد، لہسنیہ
سنگھ	شمس	نارنجی	نیلم، مرجان، عقیق، یاقوت
کنیا	عطارد	سفید	عقیق زرد، زبرجد، اوپل
تلا	زہرہ	سفید سیاہی مائل	مرجان، ہیرا، پکھراج، درنجف، لہسنیہ
برچھک	مریخ	سرخ	ہیرا، یاقوت، مونگا، عقیق
دھن	مشتری	زرد	فیروزہ، پکھراج زرد، لہسنیہ، زمرد
مکر	زحل	نیلا سیاہ	موتی، نیلم، عقیق یمنی، درنجف
کنبھ	زحل	نیلا سیاہ	عقیق سرخ، نیلم
مین	مشتری	زرد، پیازی	پکھراج سفید، درنجف

ہر ماہ کی پیدائش سے نگینوں کا تعلق

ماہ	نگینہ	ماہ	نگینہ
جنوری	گومیدک، یاقوت، لعل، عقیق سرخ	جولائی	یاقوت، عقیق یمنی گہرا سرخ
فروری	نیلم، لاجورد، حجر القمر	اگست	مرجان، یاقوت، عقیق یمنی
مارچ	فیروزہ، درنجف، زبرجد	ستمبر	نیلم، یاقوت، عقیق زرد
اپریل	ہیرا، نیلم، یاقوت، عقیق	اکتوبر	اوپل، درنجف، زبرجد
مئی	زمرد، عقیق یمنی	نومبر	پکھراج، زبرجد
جون	موتی، زمرد	دسمبر	لاجورد، یاقوت، فیروزہ

☆☆☆☆

حاضری کی حقیقت

ڈاکٹر عبدالوحید، بیلار

کفاران مکہ ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے محمد ﷺ سے روح کی حقیقت جاننے کے لئے امتحاناً سوال کیا اس پر حق تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل پندرہواں پارہ کی یہ آیت نازل فرمائی

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلاً O

ترجمہ : اور یہ لوگ آپؐ سے روح کو (امتحاناً) پوچھتے ہیں آپ فرمادیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے بنی ہے اور تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

دراصل انسانی جسم روح کا لباس ہے۔ اللہ نے جب انسان کو تخلیق کیا تو اس کی حفاظت کے لئے دائیں بائیں، آگے پیچھے محافظ فرشتوں کو مقرر کردیا ان محافظ فرشتوں کے علاوہ مزید دو فرشتے انسان کی نیکی اور بدی لکھنے والے کراماً کاتبین کو بھی مقرر فرمادیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ۳۰ویں پارہ سورہ انفطار کی ۱۰رویں اور ۱۱رویں آیت میں ذکر کیا ہے وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ O كِرَاماً كَاتِبِيْنَ O

ترجمہ : اور تم پر (تمہارے سب اعمال) یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے مقرر ہیں۔ جب انسان اپنی دنیاوی حیات کو مکمل کر لیتا ہے اور اُس کی موت کا وقت آجاتا ہے تو بحکم حق تعالیٰ جب محافظ فرشتے ہٹ جاتے ہیں تو اللہ کی طرف سے مقرر کردہ موت کا فرشتہ اُس انسان کی روح کو قبض کر لیتا ہے ورنہ اُن محافظ فرشتوں کی موجودگی میں عزرائیل علیہ السلام کی بھی یہ طاقت نہیں کہ کسی انسان کی روح کو قبض کرسکیں۔ موت اور قیامت کی اس بیچ کی منزل (برزخ) میں ارواحِ انسانی کا مسکن کہاں ہوگا؟ قرآن پاک میں اس کا جواب متعدد آیتوں میں ملتا ہے۔ آٹھویں پارہ کے سورہ اعراف کے چوتھے رکوع میں ۳۶رویں آیت سے ۳۹رویں آیت جس میں ذکر ہے کہ فرشتے جب منکرین سے سوال و جواب کر چکیں گے تو خدا ان کی روحوں کو حکم دے گا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ عذاب کی آگ میں داخل ہوجائیں، اس کے بعد ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ O

جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلاتے ہیں اور اُن کے (ماننے) سے تکبر کرتے ہیں ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جاویں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے کے اندر سے نہ چلا جاوے (یعنی کبھی نہیں)۔

اِس سے معلوم ہوا کہ آیاتِ الٰہی کے منکروں اور جھٹلانے والوں کی روحیں مرنے کے بعد آسمانی بادشاہی کے حدود میں قدم نہ رکھ سکیں گی اور وہ فضائے زمین میں آوارہ پھریں گی یا اپنے خاکی جسموں کے لگاؤ سے جہاں وہ سپرد خاک ہوئے ہوں منڈلاتی رہیں گی اور وہیں سے دوزخ کا منظر دیکھیں گی اور تکلیف اٹھائیں گی، اس کے برخلاف ہمہ تن پاک باز مومن روح کا یہ حال ہوتا ہے کہ موت ہی کے وقت رحمتِ الٰہی کا فرشتہ بلکہ خود زبانِ رحمت اُس کے کانوں میں یہ صدا دیتی ہے کہ

يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً O فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ O

(پ ۳۰، سورہ فجر)

اے مطمئن روح! اپنے پروردگار کے پاس واپس چلی جا! تیرا پروردگار تجھ سے خوش اور تو اپنے پروردگار سے خوش، تو میرے بندوں میں شامل اور میری بہشت میں داخل ہوجا۔

مندرجہ بالا سطور میں قارئین کو یہ بتلانا مقصود تھا کہ روح ہے؟ منکرین کی روح کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے اور پاک باز مومن کی روح کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے، کسی بھی انسان پر پیروں اور بزرگوں اور اولیاء کی حاضری یعنی اُن کی روح جسم پر حاضر نہیں ہوتی کسی بھی انسان پر اسی طرح کسی جن خبیث پلید منکرین کی روحیں بھی حاضر نہیں ہوتیں جس کو حاضری کہا جاتا ہے۔

کسی عورت کے جسم پر کسی کی حاضری آتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عورت چھنال ہے یا اپنے کسی گناہ کو اس حیلے سے چھپ

چاہتی ہے یا اس بہانے دنیاوی منفعت چاہتی ہے اور حاضری کا بہانہ کر کے مردوزن کو دھوکہ دے کر اپنا مطلب نکال لیتی ہے۔

کسی مرد کے جسم پر کسی کی حاضری آتی ہے تو وہ مرد کسی وجہ سے اپنی مردانگی کھو دیا ہے سمجھ جایئے اپنی نامردی کو چھپانے کے لئے حاضری کا بہانہ کر کے دنیا کو دھوکہ دینا یا جہلاء سے دنیاوی منفعت حاصل کرنا اللہ رب العزت نے ہر انسان کے ساتھ محافظ فرشتوں کو لگا دیا ہے آگے حفاظت کرنے والا فرشتہ، پیچھے حفاظت کرنے والا فرشتہ، دائیں حفاظت کرنے والا فرشتہ، بائیں حفاظت کرنے والا فرشتہ۔ ان محافظ فرشتوں کے علاوہ مزید دو فرشتے نیکی اور بدی کے لکھنے والے کراماً کاتبین ہر انسان کے ساتھ موجود ہیں، جن کی موجودگی میں اللہ کا مقرب فرشتہ فرشتۂ اجل کسی انسان کی روح کو قبض نہیں کر سکتا جب بحکم خداوندی محافظ فرشتے ہٹ جاتے ہیں تو عزرائیل علیہ السلام آکر کسی انسان کی روح کو قبض کر سکتے ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں کہ ۳۴۱ھ میں معز الدولہ کے دور اقتدار میں تناسخ کے ماننے والوں میں سے ایک نوجوان نے اعلان کیا کہ حضرت علیؓ کی روح اس میں داخل ہوگئی ہے، اُس کی بیوی نے کہا حضرت فاطمہؓ کی روح اس کے اندر سما گئی ہے نیز ایک اور آدمی نے دعویٰ کیا کہ جبرئیل علیہ السلام کی روح اس کے اندر سما گئی ہے۔ ان تینوں کو لوگوں نے زدو کوب کیا، چوں کہ یہ تینوں خود کو خاندانِ اہلِ بیت سے منسوب کرتے تھے اس لئے معز الدولہ نے یہ کہہ کر یہ لوگ خاندان اہل بیت میں سے ہیں ان کو چھوڑ وادیا، حالاں کہ درحقیقت یہ ملعون فعل معز الدولہ ہی کے کہنے سے کیا گیا تھا (تاریخ الخلفاء ج ۴، ص ۱۵)

حسین حلاج نے ۲۹۹ھ میں انا الحق ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور وہ کہتا تھا کہ انسانوں میں اللہ تعالیٰ حلول کر سکتا ہے نیز اس نے اپنے معتقدین وغیرہ کو لکھا کہ مجھ لمبے جسم کے آدمی میں نور سما گیا ہے لیکن جب حسین حلاج کی قابلیت وغیرہ کی تحقیق کی گئی تو علوم قرآن و حدیث اور فقہ وغیرہ سے ناواقف پایا گیا۔

۳۰۱ھ میں حسین حلاج کو اونٹ پر بٹھا کر شہر بغداد میں پھرایا گیا اور اس کی خوب تحقیر کی گئی یہ قرمطیوں کا داعی تھا اس کے عقائد باطلہ کے پیش نظر اُسے گرفتار کر کے پھانسی دے دی گئی۔

(تاریخ الخلفاء ج ۳، ص ۱۰۸)

محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے عرب کی سرزمین میں کہانت ایک سخت بلا تھی جو تمام ملک میں پھیلی ہوئی تھی ہر جگہ کئی کاہن رہتے تھے، یہ کاہن بت خانوں میں رہتے تھے اور کسی خاص بت کے پجاری ہوتے تھے۔ جب لوگ اُن سے غیب کی بات پوچھتے یا وہ خود آئندہ کے متعلق پیشین گوئی کرنے لگتے تو ایک خاص کیفیت اپنے اوپر طاری کرتے، مرد بھی کاہن ہوتے تھے اور بعض عورتیں بھی ہوتی تھیں جو کاہنہ کہلاتی تھیں، یہ مصیبتوں اور بلاؤں کے دور کرنے کے لئے بت پرستانہ علاج اور تدبیر بتاتے تھے، یہ اپنی کہانت کی اُجرت میں بڑی بڑی رقمیں اور نذرانے وصول کرتے تھے، اسلام کے بعد جو ان میں مسلمان ہو گئے تھے وہ اعلانیہ اپنے خدع وفریب کا اعتراف کرتے تھے (بخاری جلد اول ص ۵۴۲، کتاب الطب، باب الکہانت)

ان کو نذر و نیاز اور اجرت کی جو رقم یا تحفہ ملتا، اس کا نام حلوان الکاہن تھا یعنی کاہن کا منہ میٹھا کرنے کے لئے تحفہ اسلام نے آکر اس کو روک دیا۔ (ایضاً)

اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کوئی برا کام کرتے ہیں تو شیطان پر لعنت بھیجتے ہیں گویا اس نے برائی کرائی، ایک دفعہ ایک صاحب آنحضرت ﷺ کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھے، گھوڑے نے ٹھوکر کھائی انہوں نے کہا شیطان کا برا ہو، آپ ﷺ نے فرمایا یوں نہ کہو ورنہ شیطان غرور سے پھول جائے گا اور کہے گا میری قوت سے یہ ہوا، خدا کا نام لو شیطان دب کر مکھی کے برابر ہو جائے گا۔

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب لایقول خبث نفسی)

شرک کا بڑا ذریعہ قبر پرستی اور یادگار پرستی ہے، قبروں اور یادگاروں کو لوگ عبادت گاہ بنا لیتے ہیں، سالانہ مجمع کرتے ہیں، دور دور سے سفر کر کے آتے ہیں، قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں، منتیں مانتے ہیں، نذریں چڑھاتے ہیں، آپ ﷺ نے ان تمام افعال سے منع کیا ہے، وفات سے پانچ دن پہلے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے، دیکھو میں تم کو منع کرتا ہوں کہ قبروں کو مسجد نہ بنانا، عین وفات کے وقت چہرہ سے چادر الٹ دی اور فرمایا کہ خدا یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے ان لوگوں نے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔

یہ توحید کے متعلق وہ اصطلاحات تھیں جن کا تعلق زیادہ تر اعمال اور روزمرہ کی بول چال سے تھا، لیکن حقیقی اصلاح جس سے توحید کی تکمیل ہوتی ہے وہ قلب وروح کی توحید ہے، انسان کے تمام کاموں کا کوئی نہ کوئی نفسیاتی محرک ہوتا ہے، کوئی طلب شہرت کے

لئے کام کرتا ہے، کوئی دنیاوی معاوضہ کے لئے کرتا ہے، کوئی نمائش اور دکھاوے کے لئے کرتا ہے، کوئی غیر کی محبت یا عداوت میں کرتا ہے، ان تمام کاموں کا محرک درحقیقت غیر خدا ہے جس نے خدا کی جگہ لے لی ہے، اسی لئے قرآن مجید نے کہا ہے۔

اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ (فرقان۔۴)

تم نے ان کو دیکھا جس نے اپنا خدا خود اپنی نفسانی خواہش کو بنا لیا ہے۔

اسی لئے بڑا بت وہی ہے جس کو انسان نے خود اپنے دل کے بت خانے میں چھپا رکھا ہے، اس بت کو توڑنا توحید کی اصل تکمیل ہے، آپؐ نے بتایا کہ انسان کے تمام کاموں کا دارومدار خود اس کے دل کے عمل پر ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتْ، اس لئے ایک مسلمان کے ہر قسم کے کاموں کا اصلی محرک صرف خدا کا حکم، خدا کا خوف، خدا کی اطاعت، خدا کی خوشنودی، خدا کی محبت، غرض صرف خدا ہونا چاہئے جس درجہ تک ایک مومن کی اس قلبی کیفیت میں ترقی ہوگی، اس کے ایمان وتوحید وتکمیل بھی پایۂ تکمیل کو پہنچتی جائے گی۔ اسی بناء پر وحی محمدیؐ نے ہر جگہ اور ہر موقع پر انسان کو اس کے عمل کی غرض وغایت مَرْضَاةِ اللّٰهِ، اللہ کی خوشنودی مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اخلاص اور وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ذات خدا کو قرار دینے کی تعلیم دی ہے، اس بناء پر انسان جو کام خدا کے علاوہ کسی اور غرض ونیت سے کرے تو درحقیقت اُس کام کے لئے اس نے ایک موقت خدا الگ بنا لیا، وہ گو اس وقت لفظی اور قانونی شرک کا مجرم نہیں لیکن معنوی ونفسی شرک کے ارتکاب کا یقیناً مجرم ہے۔

آپؐ نے فرمایا جس نے خدا کے لئے دیا اور خدا ہی کے لئے روکا، خدا ہی کے لئے چاہا اور خدا ہی کے لئے عداوت کی اور خدا ہی کے لئے بیاہ کیا اُس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا۔ (مستدرک حاکم و ترمذی آخر کتاب الزہد) ترمذی کے دونسخوں میں اس حدیث کے متعلق دو تنقیدیں درج ہیں ایک میں منکر لکھا ہے اور دوسرے میں حسن اس کے ایک راوی اصلح کی نسبت لوگوں نے کلام کیا ہے مگر حدیث کا تمام مضمون اسلامی روایات اور احکام کے عین مطابق ہے)

نوٹ: مندرجہ بالا مضمون کی تیاری کے لئے علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "سیرۃ النبیؐ" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حاجت روائی کے لئے

اگر کوئی ایسی جائز حاجت رکھتا ہو جو پوری نہ ہوتی ہو تو اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ وہ چار رکعت نفل نماز اس طرح سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ۔

دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔

تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھے، اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ۔

چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل۔

نماز مکمل کرنے کے بعد سلام پھیرے اور ایک سو مرتبہ یہ پڑھے رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔

پروردگار عالم کے فضل وکرم سے جو کچھ بھی باری تعالیٰ سے مانگے گا اسے حاصل ہوگا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تعجب ہے کہ کوئی شخص یہ عمل کرے اور اس کا مقصد پھر بھی پورا نہ ہو۔ حاجت روائی کے لئے مجرب وآزمودہ ہے۔

☆☆☆☆

پندرہویں قسط

کرشماتِ جَفرْ

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

آیت کریمہ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم کے اعداد نکال لیں۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ مخلوقات اس کی طرف متوجہ ہو تو وہ اس آیت کریمہ کے اعداد لیں۔ اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد شامل کرکے اپنے عنصر کے اعتبار سے نقش تیار کرے۔ نقش کو قولہ الحق ولہ الملك کے دائروں سے محدود کرے۔ اپنے نام کے حرف اول کے مؤکل کا نام اور اپنے نام کے حرف آخر کے مؤکل کا نام چاروں کونوں میں لکھ دیں۔ آیت کریمہ کے حرف اول اور آیت کریمہ کے حرف آخیر کے مؤکل کا نام لکھ دے۔ اس طرح پہلے دن نقش نوچندی جمعہ کو ساعت زہرہ میں تیار کرکے اپنے سامنے رکھے اور ۳۱۲۵ مرتبہ آیت کریمہ پڑھے۔ اس نقش پر دم کرے اور اس نقش کو اٹھا کر رکھ دے اگلے دن سے ساعت زہرہ میں خواہ وہ کسی بھی وقت شروع ہو عمل شروع کرنا ہے۔ پہلے نقش تیار کرنا ہے پھر اس پر آیت کریمہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کرکے اس کو آٹے کی گولی میں رکھ دینا ہے۔ یہ عمل لگاتار ۴۱ دن تک کرنا ہے۔ آخری دن والے نقش کو آٹے کی گولی میں رکھنے کے بجائے پہلے دن والے نقش کے ساتھ اور ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور ۳۹ آٹے کی گولیاں کسی تالاب یا دریا میں ڈال آئیں اور ہر گولی کو پانی میں ڈالتے وقت ایک بار آیت کریمہ کو پڑھتے رہیں۔ اس کے بعد روزانہ کوئی ایک وقت مقرر کرکے مذکورہ آیت کو ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں اور نقش پر کپڑے یا ڈبیا سمیت دم کردیں۔ کھولنے کی ضرورت نہیں۔

واضح رہے کہ روزانہ عمل کے اول وآخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔ یاد رکھیں کہ اس عمل میں ذات کی پہچان والے حروف کے اعداد بھی شامل کئے جائیں گے۔ مثلاً انصاری، خان، قریشی، صدیقی عثمانی وغیرہ۔

محمد عارف صدیقی ابن سیدہ نسیم فاطمہ ۱۰۳۱

آیت کریمہ کے اعداد ۹۴۲

مجموعی اعداد ۱۹۷۳

محمد عارف صدیقی کا عنصر آتشی۔

نام کا حرف اول	م	مؤکل	رومائیل
نام کا حرف آخر	ف	مؤکل	سرہمائیل
آیت کریمہ کا حرف اول	الف	مؤکل	اسرافیلؑ
آیت کریمہ کا حرف آخر	م	مؤکل	رومائیل

نقش اس طرح بنے گا۔

روماٸیل — سرہمائیل

جبرائیلؑ

قولہ الحق ولہ الملک

۴۵۳	۴۵۶	۴۵۹	۴۸۵
۴۵۸	۴۸۶	۴۵۲	۴۵۷
۴۸۷	۴۶۱	۴۵۴	۴۹۱
۴۵۵	۴۹۰	۴۸۸	۴۶۰

میکائیلؑ

روماٸیل — ۱۹۷۳

تسخیر خلائق کا یہ طریقہ انتہائی آسان ہے اس طریقے پر عمل کرنے کے بعد خلق خدا کا ہجوم ہوگا اور عامل جہاں بھی جائے گا لوگ پروانہ وار اس پر فدا ہوں گے اور حیرتناک قسم کی مقبولیت اور محبوبیت حصے میں آئے گی۔

✡❋✡✡✡❋✡✡❋✡✡❋✡

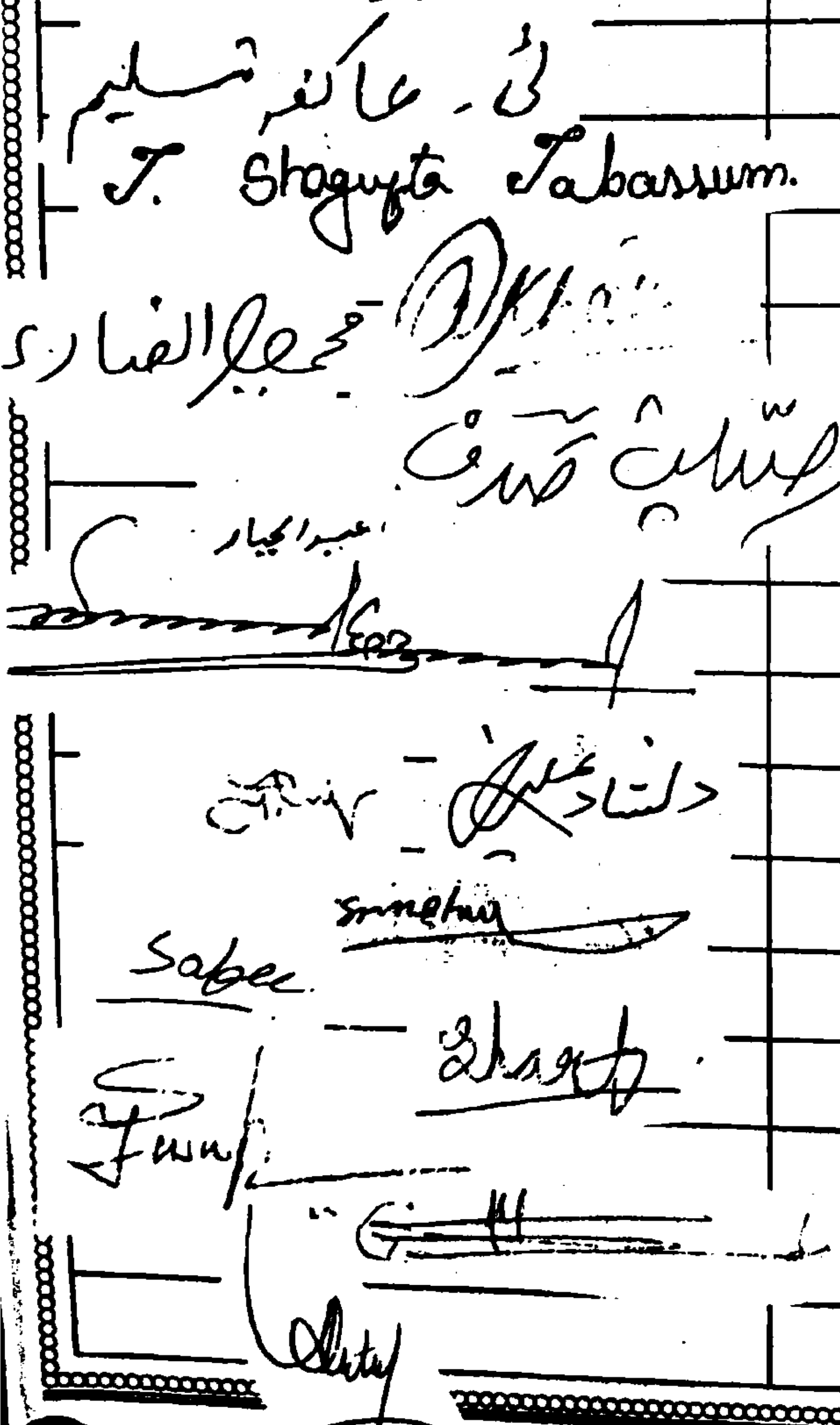
دستخط بولتے ہیں

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱)	ٹی عاکفہ تسلیم۔ اننت پور	
(۲)	ٹی شگفتہ تبسم۔ اننت پور	
(۳)	انیس خاں پونا	
(۴)	محمد جابر انصاری	
(۵)	صدیقی صدف	
(۶)	عبدالجبار۔ ہردوئی	
(۷)	سرفراز علی خاں۔ بیکانیر	
(۸)	دلشاد علی خاں بیکانیر	
(۹)	مجاہد خاں۔ ورشیم	
(۱۰)	محمد یونس۔ کلکتہ	
(۱۱)	محمد صفی الدین۔ حیدرآباد	
(۱۲)	محمد شرف الحسن حیدرآباد	
(۱۳)	محمد یوسف قادری۔ پونا	
(۱۴)	سید غلام شفیع۔ ممبئی	
(۱۵)	محمد عبداللطیف۔ حیدرآباد	



(۱) ٹی عاکفہ تسلیم۔ اننت پور

آپ فطرتاً بہت محنتی ہیں، آپ کامیابی کی خواہش مند رہتی ہیں اور کسی بھی معاملے میں صرف خواہش کرنے پر قناعت نہیں کرتیں بلکہ خواہش کے ساتھ جدوجہد بھی کرتی ہیں اور مطلوبہ چیز کو حاصل کرنے کیلئے تن من کی بازی لگانے کے لئے تیار رہتی ہیں، آپ کے اندر قیادت کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، آپ سنجیدگی کے ساتھ نمایاں ہونے کی فکر میں سرگرداں رہتی ہیں، آپ صنف نازک سے تعلق رکھنے کے باوجود اچھی منصوبہ بندی کرلیتی ہیں۔

آپ کسی بھی دور میں لکیر کی فقیر بن کر زندگی نہیں گزار سکتیں، آپ کسی قدر شکی مزاج بھی ہیں اور آپ خواہ مخواہ کی دوستی اور خواہ مخواہ کے تعلقات کی قائل نہیں ہیں۔

(۲) ٹی شگفتہ تبسم اننت پور

آپ کے اندر جدوجہد کرنے کا مادہ ہے، آپ خوبصورت اور جاذب نظر ہیں، آپ خوش ذوق ہیں، آپ کے اندر جمالیت پسندی ہے، آپ کو قدرتی مناظر سے دلچسپی ہوگی، آپ وفادار ہیں اور آپ پکی دوستی کی قائل ہیں لیکن بالعموم آپ کو وفا اور محبت راس نہیں آئے گی، خونی رشتے داروں سے آپ کو کئی بار صدمات اٹھانے پڑیں گے۔

آپ کے اندر رشک ورقابت کا جذبہ ہے آپ کسی بھی وقت آسیبی اثرات کا شکار ہوسکتی ہیں، آپ خود بھی قابل بھروسہ ہیں اور آپ دوسروں پر بھروسہ کرنے کی قائل ہیں، آپ سادگی پر ایمان رکھتی ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کی شرم اور جھجک ہے لیکن آپ بہت جلد دوسروں کی طرف مائل ہوجاتی ہیں۔

(۳) انیس خاں۔ پونا

آپ بہت مضبوط ارادوں کے مالک ہیں، آپ جلد جوش میں آجاتے ہیں، آپ کو جب غصہ آجاتا ہے تو آپ کسی کا لحاظ نہیں رکھتے، آپ بحث ومباحثہ کرنے کے عادی ہیں اور مروجہ قانون کے خلاف آواز اٹھانا اور افسروں پر تنقید کرنا آپ کا خاص مشغلہ ہے، آپ کے اندر نمایاں ہونے کی زبردست خواہش بھی ہے اور صلاحیت بھی، آپ کو غضب ناک ہونے میں دیر نہیں لگتی۔

(۴) محمد جابر انصاری

آپ کے خیالات صاف ستھرے ہیں آپ دوسروں کیلئے خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہیں لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا آپ کی فطرت کا جزو ہے، آپ مزاجاً سنجیدہ ہیں چھچھورپن سے آپ کو نفرت ہے، آپ کے اندر کامیابی حاصل کرنے کی زبردست اہلیت ہے۔

(۵) صدیقی صدف

آپ باصلاحیت ہیں، گھریلو کاموں کے علاوہ دفتری کاموں میں بھی آپ اپنا مقام متعین کرسکتی ہیں، آپ فطرت کے قریب رہنا چاہتی ہیں اور غیر فطری زندگی گزارنے سے آپ کو وحشت ہوتی ہے، آپ کو ہریالی پسند ہے اور قدرتی مناظر میں آپ خاصی دلچسپی رکھتی ہیں، آپ غیرت مند اور خوددار ہیں اور آپ کے اندر ایک طرح کی انا ہے جسے آپ کبھی پامال نہیں ہونے دیتیں۔

(٦) عبدالجبار۔ ہردوئی

آپ حد سے زیادہ بھاگ دوڑ کرنے والے انسان ہیں، آپ کامیابی کے حصول کے لئے سب کچھ کرگزرتے ہیں، آپ کے اندر لیڈر بننے کی کافی صلاحیت ہے، آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرلیتے ہیں آپ کے اندر ایک طرح کی روحانیت پائی جاتی ہے، آپ تصوف اور روحانیت میں دلچسپی بھی رکھتے ہیں، آپ کو تھوڑی سی جدوجہد سے غیبی امداد حاصل ہوسکتی ہے۔

(۷) سرفراز علی خاں۔ بیکانیر

آپ مضبوط قوت ارادی کے مالک ہیں، آپ اپنی کوشش اور اپنی لگن سے اپنے لئے جگہ بنالینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، آپ خوش ذوق اور خوش اخلاق ہیں لیکن آپ ایک دل پھینک قسم کے انسان ہیں، محبت آپ کی کمزوری ہے اور محبت کے نام پر آپ کسی کے بھی فریب میں آسکتے ہیں، آپ دل شکنی سے دور رہنے والے انسان ہیں۔

(۸) دلشاد علی خاں۔ بیکانیر

آپ اگرچہ دلچسپ انسان ہیں لیکن آپ کا حلقہ بہت محدود ہے،

آپ اپنے حلقے کو بڑھانے کے قائل نہیں ہیں، آپ بہت جوشیلے بھی ہیں، آپ بہت جلد جوش میں آجاتے ہیں لیکن آپ اقدام کرنے میں پھر بھی محتاط رہتے ہیں۔

آپ کی زندگی میں کوئی بھی انقلاب کسی بھی وقت آسکتا ہے آپ کے ارادے مستحکم ہیں اور آپ کو آپ کے خیالات سے ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہے۔

(۹) مجاہد خاں۔ورشیم

آپ کی فطرت میں سنجیدگی ہے لیکن آپ اکثر جوش میں آکر اپنے کام بگاڑ لیتے ہیں، آپ کے اندر پیسہ کمانے کی دھن ہے، آپ کے خیالات مضبوط ہیں، آپ میں اصلاح پسندی کا رجحان ہے، آپ وطن پرست بھی ہیں، آپ کے خیالات میں پاکیزگی ہے لیکن فطرتاً سنجیدہ ہونے کے باوجود کبھی کبھی آپ غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کر گزرتے ہیں۔

(۱۰) محمد یونس۔کلکتہ

آپ کی سوچ وفکر صاف ستھری ہے، آپ کچھ کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں، آپ کو فلاحی کاموں سے بہت دلچسپی ہے، آپ کے اندر خیر خواہی کا جذبہ ہے، آپ لوگوں کے کام کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں لیکن آپ کو کامیابی حاصل کرنے میں بہت گھٹن کا سامنا کرنا پڑتا ہے، آپ کو اپنے رشتے داروں سے من چاہی مدد نہیں ملتی بلکہ آپ کو بے رخی کے صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

(۱۱) محمد صفی الحسن۔حیدرآباد

تمہارا مزاج بہت اچھا ہے۔ تمہارے اندر آگے بڑھنے کی زبردست صلاحیت ہے تمہارے اندر قائد بننے کی اور سب سے آگے رہنے کی صلاحیت ہے، محبت تمہاری کمزوری بنے گی، تم محبت کے نام پر کسی کے بھی فریب کا شکار ہو سکتے ہو، دھوپ اور گرمی تم سے برداشت نہیں ہوگی، تم اپنی عقل پر بھروسہ کر کے اپنے امام خود ہی بننے کی کوشش کرو گے، تم دوسروں کی خاطر کوئی بھی قربانی دے سکتے ہو، تم بہت جلد طیش میں آسکتے ہو اور جھلاہٹ میں غلط فیصلے کر سکتے ہو، فضول خرچی کی وجہ سے تم مقروض بھی ہو سکتے ہو، عمومی طور پر تمہارا مزاج ہنسنے ہنسانے کا ہے۔

(۱۲) محمد شرف الحسن۔حیدرآباد

بہت سادہ لوح قسم کے انسان ہو، اگرچہ تمہارے اندر غور وخوض کی اعلیٰ صلاحیت ہے لیکن سادگی کی وجہ سے تم یہ اندازہ نہیں کر سکتے کہ تمہارا کیا نقصان ہو رہا ہے تم بہت کامیاب زندگی گزارو گے، تمہارے اندر ولی بننے کی صلاحیت موجود ہے تم مروجہ قانون سے کسی بھی وقت ٹکرا سکتے ہو۔ دولت تمہارے آگے پیچھے رہے گی لیکن تمہیں دولت سے زیادہ دلچسپی نہیں ہوگی تم اپنے باپ دادا کی پہچان بن سکتے ہو، تمہارے اندر اپنے خاندان کا نام روشن کرنے کی اہلیت ہے۔

(۱۳) محمد یوسف قادری۔پونہ

آپ کے خیالات پاکیزہ ہیں، آپ کے اندر لوگوں کی بھلائی کا جذبہ ہے، آپ لکیر کے فقیر نہیں بن سکتے لیکن آپ پرانی قدروں کو نظر انداز بھی نہیں کرتے، آپ کاروبار کے معاملے میں بہت ہوشیار ہیں۔

(۱۴) سید غلام شفیع۔ممبئی

آپ کو صرف اپنی ذات سے دلچسپی ہے، آپ اپنے بارے میں جاننے کے خواہش مند رہتے ہیں آپ اپنی ذات کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہتے ہیں، آپ کے ارادے مستحکم ہیں، آپ کے اندر خودداری ہے، آپ خواہ مخواہ بدگمانی کرنے کے قائل نہیں ہیں، آپ بے وفائی کے قائل نہیں ہیں، محبت اور وفا آپ کی فطرت کا حصہ ہیں، آپ خواہشات کے معاملے میں خود غرض بن جاتے ہیں۔

(۱۵) محمد عبداللطیف۔حیدرآباد

آپ کاروباری معاملات میں کامیاب رہیں گے، لیکن آپ کے اندر دوسروں کے سرمائے سے کاروبار کرنے کی صلاحیت ہے، آپ فطرتاً سادہ مزاج ہیں لیکن یہ سادگی آپ کو بے راہ روی تک بھی لے جاسکتی ہے، دوستی آپ کے لئے مفید ثابت نہیں ہوگی۔ دوستوں سے آپ کو خطرات درپیش رہیں گے، آپ کو زندگی میں ایک زخم ایسا بھی لگے گا جو کبھی نہیں بھر سکے گا، خونی رشتے داریوں سے آپ کو کبھی وفا نہیں ملے گی لیکن خونی رشتوں سے آپ کی دلچسپی ہمیشہ برقرار رہے گی، عمر کے آخیر میں آپ دولت جمع کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پہلی قسط

چہرے کو پڑھنے کا فن

☆ سالک دھامپوری

قد کا بیان

اس باب کے تحت ہم قد کے بارے میں روشنی ڈالیں گے۔ ہر شخص ایک جیسے قد کا نہیں ہوتا، کوئی چھوٹا ہوتا ہے تو کوئی بڑا، کوئی درمیانے قد کا ہوتا ہے اس لئے ہر قسم کے قد وقامت کی الگ الگ ہی خوبیاں ہوتی ہیں۔

لمبا قد

اگر لمبے قد والے مضبوط جسم کے مالک ہوتے ہیں تو یہ لوگ امن پسند بھی ہوتے ہیں، ایسے افراد جسمانی لڑائی کے مقابلے ذہنی لڑائی کے ماہر ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں مل جل کر رہنے کا جذبہ موجود ہوتا ہے، اپنا تعارف کرانے میں یہ لوگ ہمیشہ پہل کرتے ہیں۔ ہنسی مذاق زیادہ پسند کرتے ہیں، حسن پرستی کا بھی ان کو ذوق ہوتا ہے۔ لمبے قد کی اگر کوئی عورت ہے تو مرد اس کی جانب ہر لحہ قدم بڑھانے کو تیار رہتے ہیں اور اگر ایسا کوئی مرد ہے تو عورتیں اس کے لئے اپنی محبت کا دامن پھیلائے رہتی ہیں۔

ایسے لوگ عام طور پر دوسروں پر غالب رہتے ہیں۔ لمبے قد میں بہت زیادہ لمبے قد والے مرد عورت کم ہی نظر آتے ہیں، ایسے لوگ زندگی بھر اپنے قد کی وجہ سے احساس کم تری کا شکار رہتے ہیں اس لئے ایسے لوگ ہمیشہ غم زدہ رہتے ہیں ایسے لوگوں کو نزلہ، زکام وکھانسی کی شکایت رہتی ہے، بادی اشیاء ان لوگوں کو نقصان پہنچاتی ہیں، ان کے لئے گرم خشک آب وہوا بہتر رہتی ہے۔ لمبے قد والوں میں اعتماد ویقین کی کمی ہوتی ہے، مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہوتا۔ فضول کی باتوں میں فکر مند رہتے ہیں، ان میں بلا وجہ غصہ بھی پایا جاتا ہے، ایسے افراد اپنے رعب ودبدبہ کو زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے ان کا اپنے گھر والوں پر بھی کنٹرول نہیں رہ پاتا۔

درمیانہ قد

ایسے قد والے ہمیشہ اعتدال کی راہ پسند کرتے ہیں، ان میں صبر، سوجھ بوجھ اور سنجیدگی دوسروں کے مقابلہ زیادہ ہوتی ہے، ہر بات سوچ سمجھ کر کرتے ہیں اور ہر قدم بڑی احتیاط کے ساتھ اٹھاتے ہیں، مرد وعورتیں عام طور سے اپنے فرقہ اور مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں، جس فرقہ ومذہب سے یہ لوگ وابستہ ہوتے ہیں زندگی بھر اسی کے ہو کر رہتے ہیں۔ رسم ورواج میں پابندی نبھاتے ہیں اور قدیم اقدار کی حفاظت کرتے ہیں۔

مذہبی معاملات میں بڑی لگن کے ساتھ حصہ لیتے ہیں، مطالعہ کا ذوق وشوق زیادہ ہوتا ہے اگر ایسے لوگ ان پڑھ بھی ہوں تو دوسروں سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کے خواہش مند رہتے ہیں۔ یہ لوگ دوسروں کے دکھ درد اور خوشی میں برابر کے حصہ دار رہتے ہیں، ان کے دلوں میں دوسروں کے لئے ہمدردی کا جذبہ موجود ہوتا ہے، ان میں طنز کم پایا جاتا ہے، یہ لوگ خوشی کو خوشی اور غم کو غم ہی مانتے ہیں، کسی کی دل آزاری ان کو پسند نہیں، ہر ایک کو خوش رکھنے میں کوشاں رہتے ہیں، ان کو ہر پیشہ میں فائدہ ہوتا ہے لیکن ملازمت کو یہ لوگ زیادہ پسند کرتے ہیں، ہمیشہ بڑے سے بڑا عہدہ ان کا منتظر رہتا ہے، کھیلوں میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں، دنیا کے سبھی کھیلوں کے یہ ماہر ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں کی خانگی زندگی بھی بڑی کامیاب ہوتی ہے ان کی والہانہ انداز کی گفتگو کو لوگوں کی جلدی ہی نظر لگ جاتی ہے، ایسے لوگ گردے کی بیماری کا شکار ہوتے ہیں اور اکثر افراد جوانی میں پیٹ کے کینسر کا شکار ہو جاتے ہیں، آخری دنوں میں ایسے لوگوں کو بادی کی شکایت رہا کرتی ہے۔ ایسے لوگ اپنی شریک حیات اور بچوں سے بہت اچھا سلوک کرتے ہیں، ہمیشہ ان کی دلجوئی میں لگے رہتے ہیں، ان کو اپنے گھر سے بڑا آرام ملتا ہے، اولاد بھی ان کو خوش رکھتی ہے، تعلیم کے میدان میں ایسے قد والے زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں، قلم،

ریڈیو اور ٹی وی پر ایسے قد کے افراد کا سکہ قائم رہتا ہے۔ سیاست پر بھی ان کا قبضہ رہتا ہے۔ سیر وسیاحت سے ان کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، ایسے لوگ پاکیزگی کا بڑا خیال رکھتے ہیں، ہمیشہ صلح کرنے کو بہتر سمجھتے ہیں، کوئی بھی شخص ایسے لوگوں کو زیادہ عرصہ تک متاثر نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ زندگی کے ہر میدان کا استقبال کرنے والے ہوتے ہیں کسی بھی قسم کی شکایت ان کے ہونٹوں پر نہیں آتی۔

چھوٹا قد

عام طور پر چھوٹے قد والے ذہین، ہوشیار، چالاک وعقل مند ہوتے ہیں، ہر کام جلد ہی کر لیتے ہیں، ان کی سوچ کی رفتار تیز ہوتی ہے، اس لئے موجودہ زمانہ میں چھوٹے قد والے بڑی تیزی سے ابھر کر ایک بڑی طاقت بن جاتے ہیں، یہ لوگ ہر بات کا اندازہ جلد لگا لیتے ہیں، ان کی بات وتحریر بڑی تیز ہوتی ہے ان کے اندر طنز کرنے کی صلاحیت کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے ہر بات کی کھال اتارنے کی ان کو عادت کم ہوتی ہے، دوسروں پر بہت کم اعتماد کرتے ہیں بلکہ اپنے آپ پر بھی کم ہی اعتماد کرتے ہیں۔ ہر وقت غور وفکر کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں، زندگی کے ہر میدان میں ان کی کارکردگی انوکھی ہوتی ہے۔

ترقی کے لئے ان کو قدم قدم پر مزاحمت کا سامنا کرنا ہوتا ہے، زندگی کے ہر شعبہ میں ان کو اپنے لئے خود ہی جگہ بنانی ہوتی ہے، ایسے لوگ عام طور سے حیرت انگیز ترقی کر لیتے ہیں اور دوسرے لوگ دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں، کاروبار وملازمت ان کے لئے یکساں ہی حیثیت رکھتی ہے، محنتی ہونے کی وجہ سے نمایاں مقام حاصل کر لیتے ہیں۔

ان کی خانگی زندگی کچھ بہتر نہیں ہوتی، اپنی شریک حیات اور بچوں کے ساتھ زیادہ گھل مل کر نہیں رہ پاتے، ہمیشہ اختلافات پیدا ہوتے رہتے ہیں، جوانی میں ان کی نظر کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے، ان کو زیادہ غور وفکر کی وجہ سے نیند کم آتی ہے اور ان کو جاگنے کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔

ایسے لوگ تنقید کرنا پسند کرتے ہیں، نظم، گیت وغزل کو پسند کرتے ہیں، اگر مصوری کا شوق ہو تو قدرتی مناظر کو واضح کرتے ہیں، جانوروں کی تصاویر زیادہ پسند کرتے ہیں، سیر بھی کرتے ہیں لیکن دل کہیں بھی زیادہ نہیں لگتا، ایسے لوگ شکایتیں کرنے کے عادی ہوتے ہیں، دوسروں کی باتیں دل لگا کر سننے کی دلچسپی ان میں نہیں ہوتی، اپنی بات سنانے میں جلدی کرتے ہیں، ایسے لوگ سیاست میں کم حصہ لیتے ہیں اگر حصہ لیتے بھی ہیں تو زیادہ عرصہ وہاں ٹھہر نہیں پاتے، دوسروں کی رائے ومشوروں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، ان کو کسی کی کوئی بات کم ہی متاثر کرتی ہے۔

بونا قد

ایسے قد والے اکثر اپنے طور پر چستی وچالاکی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن دوسرا اسے مذاق سمجھتے ہیں ایسے لوگ کئی قسم کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں، کیوں کہ یہ لوگ کسی قسم کی احتیاط یا پرہیز کے قائل نہیں ہوتے، ان کی کبھی کوئی خواہش مکمل طور سے پوری نہیں ہوتی، ان کی زندگی دوسروں کے رحم وکرم پر منحصر ہوتی ہے۔

بے ڈھنگا قد

ایسے لوگ ہمیشہ الٹی بات کرتے ہیں، دوسروں میں کمی نکالنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے مگر بذات خود کبھی یہ نہیں سوچتے کہ یہ خود کیا ہیں ایسے لوگوں کو دوسرے لوگ پسند نہیں کرتے مگر یہ لوگ خود ہی دوسروں تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی بے تکی باتیں شروع کر دیتے ہیں، اپنی بیماری کا ذکر کرنا ان کا خاص کام ہوتا ہے، یہ لوگ موسم سے بھی پریشان رہتے ہیں، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو مجموعی طور پر کوئی چیز پسند نہیں آتی چنانچہ ان کی زندگی بھی خوشیوں سے محروم رہتی ہے۔ زندگی کے کسی بھی میدان میں یہ کوئی خاص ترقی نہیں کر پاتے اس لئے ہر بات اور ہر عمل سے پریشان رہتے ہیں ان کو ادب سے کم ہی لگاؤ ہوتا ہے یہ لوگ سیاست سے نفرت کرتے ہیں، یہ لوگ مذہب کی بھی کوئی اہمیت نہیں سمجھتے۔

جسم کا بیان

انسان کا جسم بھی مختلف قسم کا حامل ہوتا ہے اس لئے جسم کی بناوٹ کی بنیاد پر انسان کے جسم کو دیکھ کر مختلف حالات وباتوں کا معمول ہونا بھی فطری امر ہے۔

چھریرا جسم

چھریرے جسم والی خواتین باوفا ہوتی ہیں جس کو اپنا شریک زندگی بنا لیتی ہیں پھر اسی کے ساتھ پوری زندگی قربان کرنے کو ہر لمحہ تیار رہتی ہیں۔ ایسے جسم کے حامل مرد اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرتے ہیں اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں، تعلیمی میدان میں یہ نمایاں مقام

حاصل کرتے ہیں، بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوتے ہیں، کھیل کے میدان میں بھی یہ سب سے آگے رہتے ہیں۔

ایسے افراد اپنے مذہب کی اطاعت تازندگی کرتے ہیں، فرقہ پرستی سے نفرت کرتے ہیں، سیاست میں ایمان داری سے کام لیتے ہیں، شوبزنس میں بھی ایسے لوگ آسانی سے مقام حاصل کرلیتے ہیں۔ جس بات کا وعدہ کرتے ہیں اسے پورا کرتے ہیں، عہد کی بھی پاسداری کرتے ہیں، یہ لوگ سچ بولنا اپنا فرض سمجھتے ہیں، کبھی کسی کو دھوکہ نہیں دیتے، بہادر ہوتے ہیں، بزدلی ان میں نہیں پائی جاتی، ان کی دوستی کسی کو نقصان نہیں پہنچاتی، دنیا کے بڑے بڑے کارنامے ایسے جسم کے حامل افراد ہی انجام دیتے ہیں۔

موٹا جسم

اگر ایسا جسم قد کے لحاظ سے مناسب ہوتو پسند کیا جاتا ہے، موٹی عورتیں باتیں زیادہ کرتی ہیں اپنے آپ کو اعلیٰ وارفع سمجھتی ہیں بلکہ اپنی ہر بات دوسروں کے سامنے پیش کردیتی ہیں، عمر کے آخری حصہ میں موٹاپا زیادہ ہوجانے سے ان کو اٹھنے بیٹھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، موٹے جسم والے مرد بحث وتکرار کرنے والے ہوتے ہیں ایک دوسرے پر طنز کرنا ان کی عادت ہوتی ہے، اگر قد کے حساب سے ان کا جسم موٹا ہوتو یہ بڑے رعب ودبدبے والے ہوتے ہیں، ایسے لوگ آپ سے آپ ہی اپنی دوستی کا دائرہ بڑھا لیتے ہیں حالانکہ ان کا وعدہ پر قائم رہنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔

محفلوں میں شرکت کرنا اور خود کو محفلوں میں نمایاں طور پر پیش کرنے کا ان کو شوق ہوتا ہے۔ ۹۹ فیصدی ایسے لوگ دوستی میں ناموری بھی حاصل کرلیتے ہیں اور بدنام بھی ہوتے ہیں، ایسے جسم والے مرد وعورتیں کھلے ہاتھ والے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہ فضول خرچ ہوجاتے ہیں، ریا، بناوٹ اور جھوٹی شان ان کی کمزوری ہوتی ہے۔ عمدہ کھانا، عمدہ لباس ان کو پسند ہوتا ہے، ایسے لوگ دین ودنیا کو آپس میں ملائے رکھتے ہیں، اگر نیکی کا غلبہ ہوتو نیک بن جاتے ہیں اور اگر برائی کے نرغے میں پھنس گئے تو برے بن جاتے ہیں، تعلیم کے میدان میں کم حصہ لیتے ہیں، سیاست میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔

درمیانہ جسم

ایسے جسم کے حامل چست ہوتے ہیں، ان کو دیکھ کر ہر کوئی متاثر ہوجاتا ہے، کھیل کے میدان میں ان کی تعداد سب سے زیادہ پائی جاتی ہے، ایسے لوگ بہتر مزاج کے معاملہ پسند اور ملنے جلنے والے ہوتے ہیں، یہ لڑائی وغیرہ کو پسند نہیں کرتے۔ تعلیمی میدان میں ان کی اکثریت ہوتی ہے، سیاست سے دلچسپی رکھتے ہیں، مذہبی کاموں میں آگے آگے رہتے ہیں۔

سیر وسیاحت کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں، ایسے جسم کے حامل ڈاکٹر، انجینئر اور وکیل ہوتے ہیں، اپنے کام میں کامیاب رہتے ہیں، ایسے جسم والی عورتیں بڑی تیز ہوتی ہیں، اپنے آپ پر فخر کرتی ہیں، ہر قدم جلد اٹھاتی ہیں خواہ اس کا نتیجہ بعد میں کچھ بھی نکلے، اپنے بچوں کو اپنے نظریات واصول کے تحت پالتی ہیں، ان میں قوت برداشت کی کمی ہوتی ہے، نرم گرم حالات میں سمجھوتہ کرنا ان کے لئے مشکل ہوجاتا ہے، ان کو ہر وقت شکایتیں کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

بے ڈھنگا جسم

ایسے جسم والے کو کوئی پسند نہیں کرتا ایسے جسم کے مالک ہمیشہ اپنے کو کمتر ہی محسوس کرتے ہیں اور مایوسی کا شکار ہوجاتے ہیں، کبھی کبھی تو خودکشی بھی کرلیتے ہیں، کبھی کسی سے رابطہ قائم کرنے میں پہل نہیں کرتے، جرأت وارادہ کی کمی ہوتی ہے ایسے لوگوں میں عقل وسوجھ بوجھ کی بھی کمی ہوتی ہے، اس لئے بزدل ہوتے ہیں، زندگی کے کسی بھی شعبہ میں کامیاب نہیں ہوتے، ان کی زندگی بے مقصد ہوتی ہے۔

ان کے جسم کی مانند ان کی باتیں بھی بے ڈھنگی ہوتی ہیں، اس لئے ان سے کسی بھی بہتر کام کی توقع نہیں کی جاسکتی، ان کو جوڑوں کے درد کی بیماری رہتی ہے۔ یہ لوگ عام طور پر ان پڑھ رہتے ہیں۔

سر کا بیان

انسان کے جسم میں سر بھی ایک اہم عضو ہے، سر بھی دیگر عضو کی طرح مختلف قسم کے ہوتے ہیں، اس لئے ان کی صفات وخوبیاں بھی مختلف ہوتی ہیں، یہاں ہم سر کے بارے میں پوری وضاحت کے ساتھ روشنی ڈال رہے ہیں۔

بڑا سر

تاریخی اعتبار سے عظیم شخصیتوں کو بڑا سر والا کہا جاتا ہے۔ بڑے سر والے مذہب میں تجدید سے کام لیتے ہیں اور لوگوں کو غور وفکر

کرنے کی نئی نئی راہیں دکھاتے ہیں، بڑا سر اگر جسم کے مطابق ہوتو اس کا حامل بڑے رعب و دبدبہ والا دکھائی دیتا ہے البتہ بڑے سر والی خواتین عقل مند ثابت نہیں ہوتیں بلکہ وہ ہمیشہ کم عقلی کا مظاہرہ کرتی ہیں، بڑے سر والے مرد و خواتین عام طور پر پیٹ کی بیماریوں کا شکار رہتی ہیں، بڑے سر والے لوگ دوسروں کے مقابلہ چست و پھرتیلے نہیں ہوتے بلکہ ڈھیلے جسم کے مالک ہونے کے عادی ہوتے ہیں، طنز کرنا ایسے لوگوں کی عادت ہوتی ہے اس کے باوجود محفل کی جان کہلاتے ہیں، بہت زیادہ غور و فکر ان کی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے امراض کے بارے میں احتیاط نہیں برتتے اور پرہیز بھی نہیں کرتے۔ عمدہ قسم کے لباس پہننے، عالی شان مکانوں میں رہنے اور بہترین ذائقہ والے کھانوں کا ان کو بڑا شوق ہوتا ہے۔ یہ لوگ ہر بات میں نفاست پسند ہوتے ہیں، اس قسم کے لوگوں کو اپنی مخالفت کا سامنا کرنے میں بڑا لطف محسوس ہوتا ہے، بڑے سر والے عام طور پر شاعری کرنا پسند کرتے ہیں۔

چوکور سر

ایسے سر والے سخت مزاج، بد دماغ اور مغرور ہوتے ہیں، اکثر بہت جلد اشتعال میں آکر خطرناک حرکت کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، ایسے مرد و خواتین کا معاشرہ میں کوئی خاص مقام نہیں ہوتا، ایسے لوگ جھگڑالو مشہور ہیں، یہ لوگ دوسروں کے لئے پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں، ایسے لوگوں کو مذہب سے کوئی سروکار نہیں ہوتا، عمر کا زیادہ حصہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے گذار دیتے ہیں، چوکور سر والے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی دھیان نہیں دیتے جب کہ ان کی اولادیں جنگلی گھاس کی طرح پھل پھولتی ہیں۔

گول سر

گول سر والے بڑے چالاک، عقل مند اور غور و فکر کرنے والے ہوتے ہیں، بات کی گہرائی تک فوراً پہنچ جاتے ہیں، خاموش مزاجی ان کی فطرت ہوتی ہے، ہر بات سنجیدگی سے کرتے ہیں، خاموش مزاجی ان کی فطرت ہوتی ہے، ہر بات سنجیدگی سے کرتے ہیں، بے کار فضول کی باتوں میں پڑ کر کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے۔ گول سر والے بڑی مضبوط یادداشت کے مالک ہوتے ہیں، اس لئے خاندانی حسب ونسب کی ان کو بڑی اچھی جانکاری ہوتی ہے۔ علماء دین گول سر والے بہترین مقرر اور واعظ ہوتے ہیں، اپنے حلقوں میں ان کے دوست ورشتہ داران کی رائے ومشوروں کے محتاج ہوتے ہیں۔

ایسے لوگ وقت کا اندازہ کر کے بے خطر قدم اٹھانے کا ارادہ کرتے ہیں جب قدم اٹھا لیتے ہیں تو پھر پیچھے نہیں ہٹتے اور ہزاروں لاکھوں افراد کو اپنی چرب زبانی اور اپنی منطق سے غلط راہ پر لگا دیتے ہیں، گول سر والے اکثر جوڑوں کے درد کا شکار ہوتے ہیں، دانت کا درد بھی ان کو پریشان کرتا ہے۔ ذیابیطس کی بیماری بھی آسانی سے ہوجاتی ہے، زیادہ سوچنے بولنے اور لکھنے سے ان کو کئی اندرونی بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں۔

لمبا سر

ایسے سر والے زندگی بھر فکر مند رہتے ہیں، ایمان داری کی ان کے اندر کمی ہوتی ہے، کوئی بھی کام دل لگا کر نہیں کرتے۔ ہر قدم جوش میں اٹھا لیتے ہیں لیکن زیادہ قدم کسی کے ساتھ دیر تک نہیں چل سکتے، ایسے سر والی عورتیں اپنی اولاد کی طرف زیادہ دھیان نہیں دیتی، مرد اپنے گھر والوں سے کم ہی نباہ کر پاتے ہیں، اس قسم کے مرد و خواتین اپنے گھروں سے فرار رہتے ہیں۔ دوسروں کے بارے میں ان کی رائے اچھی نہیں ہوتی، دولت جمع کرنے کا جنون ان میں کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے۔

ایسے لوگوں کی دوستی اچھی نہیں ہوتی بلکہ ان سے تعلق رکھنا مہنگا ثابت ہوتا ہے۔ ایسے لوگ اپنی فرمائشیں ہی کرتے رہتے ہیں جیسے کہ دوسرے ان کے ملازم ہوں۔ اس قسم کے لوگ جو آفیسر ہوتے ہیں اپنے ماتحت افراد کی غلط رپورٹنگ کر کے ان کے کیریر کو خراب کر کے سکون حاصل کرتے ہیں جن پر یہ فخر کرتے ہیں ان کے بارے میں ان کے ملنے جلنے والوں کی رائے اچھی نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ اپنی بیماریوں کے بارے میں ہر ایک سے ذکر کرتے رہتے ہیں کسی بھی علاج پر یقین نہیں کرتے۔ اکثر نیند نہ آنے کی وجہ سے نیند کی گولیوں کا استعمال کرتے ہیں۔

تکونہ سر

تکونے سر والے افراد کی عادتیں بڑی خراب ہوتی ہیں، یہ ہمیشہ ذہنی مریض بنے رہتے ہیں، کاروبار میں ایمانداری نہیں کرسکتے، شراکت دار ہمیشہ ایسے لوگوں سے نقصان اٹھاتے ہیں، یہ دوسروں پر اعتماد نہیں کرتے یہاں تک کہ اپنے گھر والوں پر بھی۔ ہر وقت گوشہ تنہائی میں رہنا پسند کرتے ہیں۔

مذہبی اور فلاحی کاموں کے لئے کوئی دلچسپی نہیں لیتے ایسے افراد اگر صحافی ہوں تو بڑے خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔ اس قسم کے افراد زندگی کے کسی بھی شعبہ میں ترقی نہیں کر پاتے، ان کو اپنے علاوہ کسی سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ نزلہ، زکام، کھانسی اور بخار ان کو جکڑے رکھتے ہیں، دانت وکان درد کی شکایت ان کو رہتی ہے۔

چھوٹا سر

اس قسم کے افراد کو عقل کے معاملے میں کورا مانا جاتا ہے لہٰذا ایسے افراد کو بدنصیب ہی کہا جاسکتا ہے۔ ایسے لوگ دوسروں کے محتاج ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کی تعداد دنیا میں بہت کم ہے جن کے سر چھوٹے ہوتے ہیں۔

درمیانہ سر

ایسے سر والوں کو بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ ایسے سر کا مالک عقل مند و ذہین ہوتا ہے۔ ہر بات کی اونچ نیچ کو اپنے پیش نظر رکھتا ہے۔ اعلیٰ عہدوں پر جتنے لوگ نظر آتے ہیں، وہ درمیانہ سر والے ہی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں دوسروں کو پہچاننے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اس لئے ہر معاملہ میں کامیابی ان کے قدم چومتی ہے ایسے سر کے حامل افراد اچھے مزاج کے ہوتے ہیں اور خواتین اچھے اخلاق و کردار کی ہوتی ہیں ان کی گھریلو زندگی سادہ امن پسند اور خوشگوار ہوتی ہے۔

کھیلوں کے میدان میں ایسے سر والے ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں، تعلیم کے میدان میں بھی یہ نمایاں رہتے ہیں ادب میں بھی ایسے لوگ دلچسپ کتابیں لکھ ڈالتے ہیں، صنعت وحرفت وغیرہ میں ایسے لوگوں کی بڑی شہرت ہوتی ہے، مصوری وفوٹوگرافی میں ان کو بڑا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ اچھے گانوں والے ہمیشہ درمیانہ سر والے ہی ہوتے ہیں، سیاست میں درمیانہ سر والے کامیاب نظر آتے ہیں ان کی سوچ بڑی اچھی ہوتی ہے ان کی پیشین گوئی کبھی کبھی سچ ثابت ہوجاتی ہے۔ درمیانہ سر والے لوگ بڑے اونچے درجہ کے مفکر ہوتے ہیں، زیادہ غور وفکر کرنا ان کی فطرت ثانیہ ہوتی ہے، یہ لوگ بیماری کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کی شب میں دو رکعت نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے جب نماز پڑھ چکے تو ایک ہزار مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِيِّ۔

تو اسے ضرور خواب میں میرا دیدار حاصل ہوگا یعنی دوسرا جمعہ ہونے سے پہلے اس کو میرا دیدار خواب میں ہوجائے گا اور جس نے مجھے دیکھا اس کے لئے جنت واجب ہے۔

بینائی تیز ہو

اگر کسی کی نظر کمزور ہو اور ٹھیک طرح سے دکھائی نہ دیتا ہو تو اس بارے میں حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بینائی میں تیزی کے لئے عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ الکوثر پڑھے اس کے بعد یہ کلمات پڑھے۔

متغنی بسمحی و بصری وجعلها الوارث

بفضل باری تعالیٰ آنکھوں کی روشنی دن بدن تیز ہوجائے گی اس نفل نماز کا معمول بنا لینے سے انشاء اللہ تعالیٰ نظر کمزوری کی شکایت رفع ہوجائے گی۔

عجیب و غریب داستان

نویں قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

حاسدوں سے بچنے اور ان کی چاپلوسی پر بھروسہ نہ کرنے کے بارے میں

رائے دابشلیم برہمن بیدپائے کی داستانِ حکمت آموز کو سن کر بہت متاثر ہوا اور بولا۔ اے حکیم روشن ضمیر، آپ کی باتیں حکمت اور سچائی میں اپنا جواب نہیں رکھتیں۔ دشمنوں میں گھر جانے پر ضرورت کے تحت ان میں سے کسی ایک سے عہد و پیمان اور مصالحت کر لینا اور کام نکل جانے کے بعد اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اس سے علیحدہ ہو جانے کی جو نصیحت آموز وضاحت آپ نے فرمائی ہے وہ دل میں محفوظ رکھنے کے لائق ہے۔ اب آپ مہربانی کر کے کوئی ایسی داستان سنا دیں جس میں حاسدوں اور کینہ پروروں کی دشمنی سے بچنے اور ان کی خوشامدانہ اور پرفریب باتوں میں نہ آنے کی صراحت کی گئی ہو۔

برہمن نے کہا کہ اے راجا، جس کو اللہ نے ذرا بھی عقل دی ہے اور اچھے برے، نفع نقصان کو پہچاننے کی تمیز بخشی ہے، اس سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ستم رسیدہ اور مظلوم دوست سے بچے رہنے ہی میں بھلائی ہے۔ جس کو تم سے تکلیف اور ایذا پہنچی ہو اور اس کے دل میں بغض و کینہ کا غبار بیٹھ چکا ہو اس سے اپنے کو دور رکھنا ضروری ہے۔ چوٹ کھائے ہوئے دشمن سے اپنے کو کبھی محفوظ نہیں سمجھنا چاہئے اور نہ اس کی چرب زبانی اور مہربانی پر فریفتہ ہونا چاہئے۔ اس بارے میں ایک بہت دلچسپ اور سبق آموز قصہ ایک بادشاہ اور ابابیل کا ہے۔ رائے دابشلیم نے پوچھا وہ کیا ہے؟ برہمن نے سنانا شروع کیا۔

حکایت: کسی ملک میں مدین نام کا ایک بلند ہمت، اعلیٰ حوصلہ اور صاحب تدبیر بادشاہ تھا۔ اس کو ایک ابابیل سے بڑا پیار تھا، یہ خوبصورت پرندہ اپنی دلکش صورت اور پیاری بولی سے بادشاہ مدین کا دل لبھاتا۔ وہ اس کو ہر وقت اپنے پاس رکھتا اور اس کی میٹھی بولی سنتا رہتا۔ اتفاق سے ابابیل نے بادشاہ کے کمرے میں انڈا دیا اور بچہ نکالا۔ بادشاہ نے اپنی حد درجہ دلچسپی کے تحت اس کو حرم سرا میں لے جانے کا حکم دیا اور حرام سرا کے تمام ملازمین کو حکم دیا کہ زچہ و بچہ دونوں کا بہت زیادہ خیال رکھا جائے۔

عجیب اتفاق کہ اسی روز بادشاہ کے یہاں بھی شہزادے کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ چنانچہ شہزادہ اور ابابیل کے بچے دونوں کی ایک ساتھ پرورش و پرداخت ہونے لگی۔ شہزادہ ابابیل کے بچے سے کھیلتا تھا اور دونوں ایک دوسرے سے حد درجہ مانوس ہو گئے تھے۔ ابابیل کا معمول تھا کہ روزانہ کوہسار اور جنگل کی طرف نکل جاتی اور قسم قسم کے پھل اور میوے جس کو آدمی جانتے بھی نہ تھے، لے آتی جو تعداد میں دو ہوتے تھے۔ ایک اس میں سے شہزادے کو دیتی اور دوسرا اپنے بچے کو۔ دونوں بچے خوب مزے لے لے کر کھاتے اور خوش ہوتے۔ ان پھلوں سے بچوں کی جسمانی نشوونما کو بہت فائدہ ہوا۔ بادشاہ خوش ہو کر ابابیل کو برابر اعزازات اور نوازشات سے نوازتا رہتا۔ وقت اسی طرح گزرتا رہا۔

ایک دن ابابیل کہیں باہر گئی ہوئی تھی۔ اس کا بچہ شہزادے کی گود میں اچھل کود رہا تھا کہ اچانک اس کے چنگل سے شہزادے کا ہاتھ زخمی ہو گیا شہزادے نے ابابیل کے بچے کو گھما کر زمین پر پٹک دیا اور وہ پھڑ پھڑا کر مر گیا۔

• ابابیل جب واپس آئی اور اس نے اپنے بچے کو مردہ پایا تو شدت غم سے اس کا کلیجہ پھٹ گیا۔ دنیا نظروں میں اندھیری ہو گئی اور اس نے گریہ وزاری سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ روتی جاتی تھی اور کہتی جاتی تھی کہ میری عقل پر پتھر پڑ گئے تھے جو میں نے شاہی حرم سرا کو اپنا ٹھکانہ بنایا۔ کتنا اچھا ہوتا اگر میں جنگل میں کسی جھاڑی میں یا کسی دیوار پر اپنا آشیانہ بنا کر رہتی۔ چند

دانوں پر قناعت کرتی تو یہ منحوس گھڑی دیکھنی نہ پڑتی۔ کمزوروں کا طاقت ور اور بڑے لوگوں کے ساتھ رہنے کا یہی حشر ہوتا ہے۔ بہر حال میں اس کا انتقام لے کر رہوں گی اور اس بے رحم ظالم کو جس نے اپنے ساتھ کھیلنے والے دوست کو بے قصور مار ڈالا ہے جب تک اس ظلم وخونخواری کا مزہ نہ چکھاؤں گی میرے دل کو قرار نہ آئے گا۔

پس یکا یک اس نے جست لگائی، اپنے چنگل سے شہزادے کی آنکھیں نکال لیں اور بھاگ کر محل کے کنگرے پر بیٹھ گئی۔ بادشاہ کو اس کی خبر ملی تو سخت پیچ وتاب کھانے لگا اور دل میں سوچا کہ کسی طرح اس بدمعاش چڑیا کو دام فریب میں پھنسایا جائے اور پھر اس کو سخت اذیت ناک سزا دی جائے۔ اس ارادے سے وہ محل کے نیچے آیا اور ابابیل سے مخاطب ہو کر بولا کہ اے پیاری ابابیل، تم اوپر کیوں بیٹھی ہو، نیچے آؤ، میں نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تمہاری جان بخشی کر دی۔ تمہارے بغیر میرا دل کس طرح لگے گا۔

ابابیل نے جواب دیا کہ اے بادشاہ، آپ کا حکم سر آنکھوں پر، میں نے تو اپنے دل میں یہی طے کیا تھا کہ اب اپنی ساری زندگی آپ کے سایۂ عاطفت میں گزار دوں گی اور کبوتران حرم کی طرح آپ کی حرم سرا میں محفوظ ومطمئن زندگی بسر کر سکوں گی۔ لیکن جب میرے بچے کا خون حاجیوں کے قربانی کے جانور کی طرح جائز سمجھا گیا تو اب مجھے آپ کی حرم سرا کے طواف سے کیا واسطہ۔ عقل مند آدمی ایک چیز کو بار بار نہیں آزماتا اور کسی موذی جانور کو دوبارہ کاٹنے کا موقع نہیں دیتا۔ حضور والا سے یہ بات بھی پوشیدہ نہیں کہ مجرم کو کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔ دیر ہو یا سویرا سے سزا ملنے کا امکان رہتا ہے۔ خوش قسمتی سے وہ کچھ روز کے لئے سزا سے چھٹکارا پا سکتا ہے لیکن چونکہ انتقام انسانی سرشت میں داخل ہے۔ اس لئے اسے کسی وقت بھی اپنے کئے کی سزا مل سکتی ہے۔ شہزادے نے میرے بچے کی جان لے لی اور شدت اضطراب میں بلکہ انتقاماً میں نے اس کی آنکھیں نکال لیں جرم تو مجھ سے ہو چکا، اب اس کی سزا مجھے نہ ملے یہ کیسے ممکن ہے۔ انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ چونکہ مجھ سے جرم ہو چکا ہے اس لئے عقل کا تقاضا ہے کہ میں آپ کی باتوں پر اعتبار نہ کروں اور آپ سے دور رہوں۔

بادشاہ نے کہا کہ تمہاری باتیں تو صحیح ہیں لیکن پہلے قصور تو میرے لڑکے ہی سے سرزد ہوا ہے کہ اس نے بلاوجہ تمہارے بچے کو مار ڈالا اور تم نے تو برائی کے بدلے برائی کے اصول پر اس سے محض بدلہ لیا ہے۔ یہی تمہارا احسان کیا کم ہے کہ تم نے جان کے بدلے اس کی جان نہیں لی۔ صرف آنکھ ہی نکالنے پر اکتفا کی۔ اب نہ تم کو مجھ سے شکایت رہی اور نہ مجھ کو تم سے۔ اس لئے فضول باتوں کو دل سے نکال دو، مجھ پر یقین کرو اور مجھے داغ جدائی نہ دو۔ میں انتقام کو عیب اور عفو کو خوبی سمجھتا ہوں، لہٰذا اچھائی کو چھوڑ کر برائی کی طرف کوئی اقدام نہیں کر سکتا۔ بلکہ بدی کے بدلے نیکی کا قائل ہوں۔ جو میرے ساتھ برائی کرتا ہے اور نقصان پہنچاتا ہے میں اس کو بھی ہمیشہ نفع ہی پہنچاتا ہوں۔

ابابیل نے کہا کہ اب میرا آپ کے پاس واپس آنا تو قطعی ممکن نہیں کیونکہ عقل مندوں نے ستم رسیدہ دوست کی صحبت اختیار کرنے سے ہمیشہ منع کیا ہے۔ ان کی تاکید ہے کہ جس دوست کو تم سے گزند پہنچ گیا ہو اس سے نہ صرف دور رہو بلکہ وہ لاکھ تمہاری دلجوئی اور خوشامد کرے، اس پر ہرگز اعتبار نہ کرو، جتنا وہ تمہارے ساتھ مہربانی اور کرم فرمائی کرے، اتنا ہی تم اس سے پرہیز کرو۔

بادشاہ نے کہا کہ اے ابابیل، تو میرے فرزند کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ مجھے عزیز ہے، جتنا میں تجھے چاہتا ہوں اتنا اپنے متعلقین میں کسی کو نہیں چاہتا۔ کیا اپنے پیاروں سے بھی کوئی انتقام لیتا ہے؟ اس طرح کے خراب خیالات دل سے نکال دو۔

ابابیل نے کہا کہ جہاں پناہ، عقل مندوں نے عزیز واقربا کے بارے میں بڑے مزے کی بات کہی ہے اور ان کے مقام کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ کہا ہے کہ ماں اور باپ دوستوں کی طرح ہیں، بھائی رفیقوں کی طرح، چچا، ماموں خالو آشنا کی طرح، بیوی ساتھی اور ہم نشین کی طرح، لڑکی دشمنوں کی طرح، باقی عزیز واقارب بیگانوں کی طرح، لیکن لڑکا اپنے وجود کی طرح ہے۔ اس کی بقا سے اپنی بقا متصور ہے۔ عزت اور محبت میں اس کی برابری کوئی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا میں آپ کے لڑکے کی جگہ پر ہرگز نہیں ہو سکتی اور اب تو میں سارے علائق سے کنارہ کشی اختیار کر رہی ہوں۔ آپ کے جو احسانات مجھ پر ہیں وہی کیا کم ہیں جو میں ان میں اور اضافہ کروں۔ اب مجھ میں اتنی طاقت کہاں کہ اپنے بچے کو پال پوس کر ظلم وتعدی کے حوالے کرتی رہوں اور اُف نہ کروں۔ اور ابھی تو بچے کے غم سے مجھے نجات کی کوئی صورت ہی نظر نہیں آتی۔ اس کے مظلومانہ قتل نے میرے صبر وشکیب کو مجھ سے چھین لیا ہے۔ مزید برآں میں اب آپ کے ہاتھوں اپنی جان سے بھی بے خوف نہیں ہوں اور آپ کی ان چکنی چپڑی باتوں سے دھوکا نہیں کھا سکتی۔

بادشاہ نے کہا اگر تمہارا یہ فعل ابتدا ہوتا تو ڈرنے کی بات بھی تھی لیکن

تم نے تو جو کچھ کیا ہے وہ قصاص کے طور پر کیا ہے۔ پھر تم اس قدر کیوں خائف ہو اور مجھے چھوڑ کر کہاں جارہی ہو؟ تم نے جو کیا وہ انصاف کا تقاضا تھا۔ میرے پاس بھی یہ مقدمہ آتا تو میں یہی انصاف کرتا کہ شہزادے سے قصاص لیا جائے۔ پھر یہ بھی تو سوچو کہ شہزادے کی پیدائش سے پہلے تم ہی میری دلبستگی کا واحد ذریعہ تھیں اور تم ہی سے میرے دل کو سرور اور آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی تھی۔ پھر جب شہزادہ پیدا ہوا تو اس کے بعد بھی میں نے اپنی محبت میں تم کو اس کا شریک بنایا اور تم دونوں کی صحبت میں ہنسی خوشی دن گزارتا رہا۔ اب تو شہزادے کی آنکھیں چلی جانے سے اس کی طرف میری محبت فطری طور پر کم ہو جائے گی اور تمہاری طرف بڑھ جائے گی اس لئے مجھے داغ جدائی نہ دو۔

ابابیل نے کہا کہ کینہ اور بغض سینے میں پوشیدہ رہتا ہے، آدمی اپنی آنکھوں سے اس کو نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے صرف زبان کے کہنے پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ زبان اکثر دل کی باتوں کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتی۔ اے بادشاہ، میں آپ کے دبدبے کو اچھی طرح جانتی ہوں، اور آپ کی سیاست اور سختی سے بھی واقف ہوں، اس لئے آپ کی ہیبت سے کسی وقت بھی غافل نہیں رہ سکتی۔

بادشاہ نے کہا کہ دوستوں کے درمیان اس طرح کے واقعات تو اکثر ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ایک کو دوسرے سے تکلیف پہنچ ہی جاتی ہے، لیکن برداشت اور حلم کے پانی سے غصہ اور رنج کی آگ کو ٹھنڈا کرتے رہنا عقلمندوں کا شیوہ ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ عفو کا شربت اگرچہ پینے میں تلخ معلوم ہوتا ہے لیکن فائدے کے لحاظ سے بہت میٹھا ہوتا ہے۔

ابابیل نے کہا کہ میں نے اپنی زندگی دنیا کے نشیب و فراز میں گزاری ہے اور گرم و سرد کا مزہ چکھے ہوئے ہوں، اسلئے مجھ میں تجربے کی کمی نہیں، میں خوب جانتی ہوں کہ اقتدار و اختیار کی چنگاری عہد و پیمان کو خس و خاشاک کی طرح جلا کر بھسم کر دیتی ہے، شیر جب اپنی شہریاری کے زعم میں انتقام کے لئے اپنی دم زمین پر ٹپکتا ہے تو پھر چاپلوسی، خوشامد اور رد باہی کچھ فائدہ نہیں دیتی، اسلئے بہتر یہی ہے کہ میں خواب خرگوش میں مبتلا نہ رہوں اور شیر کی عادت سے خوف زدہ ہو کر ہرن کی طرح بیابان کی طرف بھاگ جاؤں کیونکہ کمزور مضبوط دشمن کا کبھی اور کسی حال میں بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

بادشاہ نے کہا، محض بدگمانی کی بنا پر دوستی کو ختم کر دینا اور وہم میں پڑ کر ایک دوست کو جدائی کی آگ میں جلانا مناسب نہیں۔ قدیم رسم و راہ اور تعلقات کو ذرا سی بات پر منقطع کر دینا اور دوستی اور وفا کے رشتے کو معمولی خدشے کی بنا پر توڑ دینا، شیوۂ دانشمندی نہیں ہے۔ مجھے معلوم نہ تھا تو اتنی بے وفا نکلے گی اس سے تو کتا ہی اچھا ہے کہ جانوروں میں اتنا ذلیل ہونے کے باوجود وفاداری کو ہر حال میں نبھاتا ہے۔ بے وفائی کو چھوڑ اور وفاداری کو اپنا شیوہ بنا۔

ابابیل نے کہا کہ میں کس طرح وفاداری دکھلاؤں جب کہ آپ میں ہمدردی اور پاس عہد بالکل معدوم ہے اور اب اس کا امکان بھی نہیں ہے کہ آپ انتقام سے باز آجائیں گے۔ اس وقت چونکہ آپ مجھے طاقت سے نہیں پکڑ سکتے اس لئے مکر و فریب کے دام میں پھنسا کر مجھ سے انتقام لینا چاہتے ہیں۔ بادشاہوں کے بغض و کینہ سے اللہ بچائے۔ سلطنت کے غرور میں یہ انتقام لینے کے معاملے میں کس قدر سخت گیر ہو جاتے ہیں اور موقع مل جانے پر کسی قسم کی عذر داری اور رحم کو تو جانتے ہی نہیں۔ ان کے کینے کی مثال دبی ہوئی چنگاری کی ہے کہ بظاہر آگ کا پتہ نہیں چلتا لیکن غصے کی ہوا سے بھڑک کر دنیا کو جلا دیتی ہے۔

بادشاہ نے کہا کہ تمہارا بھی عجیب حال ہے۔ تم اس معاملے کو صرف ایک ہی نظریئے سے دیکھ رہی ہو۔ دوسروں کی بات پر دھیان دینے کے لئے تیار ہی نہیں، اپنے خوف اور وحشت کو بے خوفی میں بدل دینے میں کیا مضائقہ ہے۔ ابابیل نے کہا کہ مہربانی، مراعات اور دلجوئی سے وحشت اور خوف میں کمی تو آسکتی ہے بلکہ انہیں دور بھی کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بغض و کینہ کو کسی کے دل سے دور کر دینے پر تو میں قادر نہیں۔ اگر میں آپ کی خدمت میں واپس بھی آجاؤں تو مجھے کبھی خوف و ہراس سے چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ ہر وقت موت نظروں کے سامنے رہے گی۔ اس لئے اچھا یہی ہے کہ میں آپ سے بیگانگی اختیار کر کے دور ہو جاؤں۔

بادشاہ نے کہا کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی شخص کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے پر قادر نہیں۔ جو تھوڑا بہت اور چھوٹا بڑا کام ظہور پذیر ہوتا ہے۔ وہ سب من جانب اللہ ہے۔ انسانی ہاتھ کسی کو مارنے جلانے کی طاقت نہیں رکھتا، اس لئے میرے لڑکے کا تمہارے بچے کو مار ڈالنا یا اس کے بدلے تمہارا اس کی آنکھیں نکال لینا یہ سب اللہ کی مرضی کے مطابق ہوا۔ اس لئے ہم پر یا تم پر الزام نہیں لگایا جاسکتا۔ جو کچھ ہوا خدا کی طرف سے ہوا اور خدا سے شکایت کس بات کی؟ اس کا تو ہر حال میں شکریہ ادا کرنا ہے۔

ابابیل نے کہا کہ مخلوق کی مجبوری اور عجز ظاہر ہے۔ بے شک ہر کام مشیت الٰہی اور حکم خداوندی کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر بھی احتیاط کو لازم کہا

گیا ہے اور دنیا کو عالم اسباب بتایا گیا ہے۔ یعنی جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے۔ جو بوؤ گے وہ کاٹو گے۔

بادشاہ نے کہا کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم ہیں مشتاق، تم بے زار، میرا دل جتنا تم سے صاف ہے اتنا ہی تمہارے دل میں میری طرف سے غبار اور کدورت بھری ہے۔

ابابیل نے کہا کہ میرے لئے آپ کا اشتیاق صرف اس لئے ہے کہ آپ میرے خون سے اپنے دل کو ٹھنڈک بخشنا چاہتے ہیں۔ مگر میرا دل ابھی مرنے کو نہیں چاہتا، بلکہ ہر دم اپنے بچاؤ کی صورت پیدا کرنے کی طرف مائل ہے۔ اپنے دل سے اگر دوسرے کے دل کا اندازہ لگانا صحیح ہے تو حقیقت یہ ہے کہ مجھ کو موقع مل جائے اور قدرت حاصل ہو تو میں آپ کے صاحبزادے کی جان لئے بغیر نہ رہوں۔ اسی طرح مجھے یہ بھی یقین ہے کہ جہاں پناہ کو شہزادے کی آنکھیں جانے کا جو رنج ہوا ہے اس بنا پر آپ کو مجھے قتل کئے بغیر چین نہیں آئے گا۔ عقل کہتی ہے کہ جس وقت بھی حضور والا کو اپنے صاحبزادے کی آنکھیں جانے کا خیال آئے گا یا مجھ کو اپنے بچے کی مظلومانہ موت کی یاد آئے گی، ہم دونوں کا دل بالکل بدل جائے گا۔ ان حالات میں ہماری جدائی ہی بہتر ہے اور وصل سے فراق ہی مناسب ہے۔

بادشاہ نے کہا کہ اس کے تو یہ معنی ہوئے کہ کوئی شخص اپنے دوستوں اور پیاروں کے قصور کو معاف ہی نہیں کرسکتا اور اس کی خطاؤں سے درگزر کر ہی نہیں سکتا، حالانکہ عقل مندوں نے ہمیشہ مجرموں کی خطاؤں سے چشم پوشی کی ہے۔ گو ان کو سزا دینے کی قدرت حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنے خطاکاروں کو اس طرح معاف کردیتے ہیں جیسے اس نے کبھی کوئی جرم کیا ہی نہ ہو۔ پھر وہ ساری عمر بھول کر بھی اس کا خیال دل میں نہیں لاتے۔ میرا خود بھی حال ہے کہ میں ہمیشہ معافی کو سزا پر ترجیح دیتا ہوں۔ خطاکار کا جرم کتنا ہی بڑا ہو، عفو کا جذبہ اس سے سرد نہیں پڑتا۔

ابابیل نے کہا کہ جہاں پناہ، یہ سب صحیح ہے، لیکن میں مجرم ہوں اور مجرم ہمیشہ خوف زدہ رہتا ہے۔ مذہب بھی ہمیں یہی ہدایت کرتا ہے کہ اپنے کو جان کر ہلاکت میں نہ ڈالو۔ عقل مندوں کا مقولہ ہے کہ تین جماعتوں سے بڑھ کر کوئی بے وقوف اور احمق نہیں۔ اول وہ شخص جس کو اپنی ذہانت اور طاقت پر گھمنڈ ہو جائے۔ اس کا انجام یقیناً ہلاکت ہوگا۔ دوسرے وہ جسے اپنے کھانے پینے کا اندازہ نہ ہو اور وہ ہضم کی طاقت سے زیادہ کھالے۔ ایسے لوگ بلاشبہ اپنی جان کے دشمن ہیں۔ تیسرے وہ جسے اپنے دشمن کی چرب زبانی اور دلجوئی کا یقین آجائے اور وہ اس کی چاپلوسی پر فریفتہ ہو کر اس سے بے خوف ہو جائے۔ ایسے لوگوں کو نتیجے میں ندامت، پشیمانی اور خسارے سے دوچار ہوئے بغیر چارہ نہیں۔

بادشاہ نے کہا کہ جتنا تیرے ساتھ نرمی دکھا رہا ہوں تو اسی قدر سر پر چڑھی جارہی ہے۔ سچ ہے، جس کے دماغ میں کجی آجاتی ہے وہ اچھی بات کو قبول نہیں کرسکتا۔

ابابیل نے کہا، میں نے عقل مندوں کی نصیحت ہی کو دل میں جاگزیں کرکے آپ سے فرار اختیار کیا ہے۔ اب میرا یہاں ذرا دیر بھی ٹھہرنا مناسب نہیں۔ مجھے چلے جانا چاہئے۔ بادشاہ نے کہا کہ تم کو یہاں کھانے پینے کی ساری چیزیں میسر ہیں اور ہر طرح کا آرام و عافیت ہے۔ ایسی جگہ کو چھوڑ کر چلے جانا اور تلاش روزی میں مارے مارے پھرنا کہاں کی دانشمندی ہے؟

ابابیل نے جواب دیا کہ جس نے پانچ خصلتوں کو زندگی کا سرمایہ بنالیا وہ جہاں بھی جائے گا اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا اور لوگوں کے درمیان ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔ اول برے طور طریقے اور بدکرداری سے کنارہ کرنا۔ دوسرے نیکوکاری کو اپنا شعار بنالینا۔ تیسرے تہمت کے مواقع سے بچنا۔ چوتھے اچھے اور شریفانہ اخلاق کو اختیار کرنا۔ پانچویں رہن سہن اور معاشرت کے آداب کو پیش نظر رکھنا۔ جس شخص میں یہ صفتیں پائی جائیں گی وہ کسی جگہ مسافر اور پردیسی نہیں ہوگا۔ عقل مند اور شریف آدمی کہیں اور کسی شہر میں بھی پردیسی نہیں ہوتا بلکہ جس شہر میں اس کی جان و عزت محفوظ نہ ہو خواہ وہ اس کی جائے پیدائش اور وطن ہی کیوں نہ ہو وہاں ٹھہرنا وہ ہرگز پسند نہ کرے گا اور دوستوں اور عزیز و اقارب کی جدائی کو گوارا کرلے گا، کیونکہ مال کا بدل تو ممکن ہے لیکن زندگی کا بدل ممکن نہیں۔

بادشاہ نے پوچھا کہ تم کتنے دنوں کے لئے جارہی ہو اور کب جارہی ہو؟ ابابیل نے جواب دیا کہ آپ میرے آنے کی امید نہ رکھیں۔ اب میرے واپس آنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بادشاہ کو بڑی حسرت اور ندامت ہوئی۔ اس نے سمجھ لیا کہ اب یہ چالاک چڑیا میرے دام فریب میں نہیں آسکتی۔ آخر اس نے ایک دوسرے فریب سے کام لینا چاہا اور قسم کھا کھا کر عہد و پیمان کو درمیان میں لایا۔ لیکن ابابیل نے کہا کہ بادشاہ سلامت، آپ جتنی بھی کرم فرمائی، عنایت اور جان کی ضمانت کا مظاہرہ فرمائیں گے میں اتنا ہی آپ سے بدگمان ہوتی جاؤں گی اس لئے آپ اپنا وقت ضائع نہ فرمائیں۔

بادشاہ نے جب اچھی طرح سمجھ لیا کہ کوئی حیلہ فریب اور دلجوئی اس

پر کارگر نہیں ہو سکتی اور زور وزاری کسی چیز کا اس پر اثر نہیں ہو سکتا تو اس نے کہا کہ اے ابابیل، یہ تو میں نے جان لیا کہ اب تجھ سے ملاقات نہیں ہو سکتی لیکن کچھ اچھی باتیں کہتی جا جس سے میرے غمگین دل کا بوجھ کچھ کم ہو اور تیری یاد بھی دل میں رہ جائے۔

ابابیل نے کہا، اے بادشاہ، دنیا والوں کا کام ان کی تقدیر کے مطابق انجام پاتا ہے۔ اس میں کمی بیشی یا آگے پیچھے کا کسی کو اختیار نہیں۔ کوئی شخص اپنے متعلق نہیں جانتا کہ اس کا انجام سعادت پر ہوگا یا شقاوت پر لیکن اس کو اپنا کام کرتے رہنا چاہئے اور اپنی سمجھ، عقل اور تدبیر کے مطابق فرائض دنیوی انجام دیتے رہنا چاہئے کیونکہ اگر تقدیر نے بھی تدبیر کا ساتھ دیا تو پھر اس کی ترقی، کامیابی اور اقبال کی بلندی یقینی ہے اور اگر تقدیر نے ساتھ نہ دیا تو لوگ اس پر الزام نہ رکھیں گے اور اسے معاف کر دیں گے۔

عقل مندوں کی یہ بات بھی ذہن نشین کرنے کی ہے کہ دولت میں سب سے بے مصرف دولت وہ ہے جس سے نفع نہ اٹھایا جائے۔ بادشاہوں میں سب سے غفلت شعار بادشاہ وہ ہے جو اپنے ملک کی حفاظت اور رعایا کی نگہداشت نہ کر سکتا ہو۔ دوستوں میں سب سے نالائق دوست وہ ہے جو مصیبت اور پریشانی کے وقت دوست کو چھوڑ دے۔ عورتوں میں سب سے بدذات عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ نباہ نہ کر سکے۔ اولاد میں سب سے بدترین فرزند وہ ہے جو اپنے ماں باپ کی اطاعت سے پہلو تہی کرے، شہروں میں سب سے ویران شہر وہ ہے جس میں امن وامان اور اجناس کی ارزانی نہ ہو۔ ساتھیوں میں سب سے ناپسندیدہ ساتھی وہ ہے جو ہم خیال اور ہم رائے نہ ہو۔ چنانچہ میرے اور بادشاہ سلامت کے درمیان جب اختلاف رائے ظاہر ہو گیا تو پھر ہم لوگوں کا علیحدہ ہو جانا ہی مناسب ہے۔

اتنا کہہ ابابیل محل کے کنگرے سے اُڑ کر جنگل کی طرف روانہ ہو گئی۔ بادشاہ حسرت اور افسوس سے اس کی طرف دیکھتا رہا، اور پھر شدید رنج وغم کے عالم میں اپنے محل میں چلا گیا۔

یہ داستان کینہ پرور اور حاسدوں سے پرہیز کرنے کے سلسلے میں ہے، اس سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ عقل مند لوگ حادثات اور مصائب میں ہمیشہ اپنی عقل وتدبیر سے کام لے کر نجات کی صورت پیدا کر لیتے ہیں اور جس دشمن کو ان سے شدید نقصان پہنچ چکا ہے اس پر کبھی اعتبار نہیں کرتے۔ اس کی دلجوئی، خوشامد اور چرب زبانی کے فریب میں نہیں آتے اور نہ اس سے کبھی غافل ہوتے ہیں۔

* * * * * *

اللہ والے

آج ایک ایسے اللہ والے کا حال سنئے جو دنیا کی ساری برائیوں کی جڑ زبان کو سمجھتا تھا۔ یہ اللہ والا کہتا تھا۔ ”زبان، بات چیت اور گفتگو ہی ہے جو اچھے دلوں کو برا کرتی ہے، آپس میں نفاق ڈالتی ہے اور سارے جہاں کے فساد پیدا کرتی ہے۔ گفتگو یا بات چیت ایک ایسا فن ہے جسے دنیا کا ہر شخص نہیں جانتا۔ اسی گفتگو سے جہاں کچھ لوگ قریب ہوتے ہیں وہاں ہزاروں لاکھوں لوگ دور بھی ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے سے بچھڑ بھی جاتے ہیں، اپنے غیر بھی ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے ایک نیک آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنی زبان کا ہمیشہ اچھا استعمال کرے ورنہ بالکل استعمال نہ کرے۔

اس اللہ والے کا نام تھا خواجہ سید معین الدین حسینی ”خواجہ حسینی“ تیس طویل برس تک بالکل خاموش رہے۔ پیدائش سے لے کر ہوش سنبھالنے تک وہ ہر ایک سے صرف اشاروں میں بات چیت کرتے تھے اور اپنا مطلب اشاروں ہی اشاروں میں اس خوبی سے بیان کرتے تھے کہ دیکھنے والا دنگ رہ جاتا تھا۔ اس لئے آپ بہت جلد شاہ خاموش مشہور ہو گئے۔ آپ نے ۸۴ سال کی عمر پائی، مگر آخری سانس تک اشاروں اشاروں ہی میں خلق اللہ کی خدمت کرتے رہے۔

ایک بار شاہ خاموش کی ملاقات ایک ایسے بزرگ سے ہوئی جو متقی اور پرہیز گار تو تھے لیکن نماز نہیں پڑھتے تھے۔ جب شاہ خاموش نے ان کا حال دیکھا تو اشارے سے پوچھا۔ ”آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے“ بزرگ نے پوچھا۔ ”آپ بات چیت کیوں نہیں کرتے۔“ ؟ اگر آپ بات چیت شروع کر دیں تو میں نماز شروع کر دوں گا۔“ اتنا سنتے ہی شاہ خاموش نے اپنے خادم سے لوٹے میں پانی منگوایا۔ ان بزرگ کو وضو کروایا اور اپنے سامنے ان سے نماز ادا کرائی۔ اس دن سے یہ بزرگ نماز کے ایسے عادی ہوئے کہ انہوں نے عمر بھر نماز نہیں چھوڑی اور حضرت شاہ خاموش اس دن کے بعد سے بہت زیادہ ضرورت پڑنے پر کبھی کبھی گفتگو کرنے لگے وہ اردو زبان وادب کے بہت بڑے شاعر تھے۔ انہوں نے اپنا تخلص بھی خاموش ہی اختیار کیا تھا۔ ان کا ایک ضخیم دیوان کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہے۔ اس ”دیوانِ خاموش“ میں نعتیہ کلام اور صوفیانہ کلام پر مبنی ایک ہزار سے زائد اشعار ہیں۔

حضرت شاہ خاموش کرناٹک کے ایک شہر محمد آباد بیدر میں ۱۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سلسلہ عالیہ نظامیہ چشتیہ کے پیر اور صاحب طریق مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ اسم گرامی خواجہ سید میران مخدوم حسینی، جنہیں حضرت خواجہ چندن حسینی بھی کہا جاتا ہے۔ مہاراشٹر کے مشہور شہر اورنگ آباد کے قریب ایک اور چھوٹا سا شہر خلد آباد ہے، جہاں حضرت شاہ راجو قتال حسینی کا عظیم آستانہ ہے۔ ہر سال ان کے عرس میں آس پاس اور دور دراز کے علاقوں سے لاکھوں عقیدت مند شرکت کرتے ہیں اور دل کی مرادیں پاتے ہیں۔ حضرت شاہ راجو قتال کے دو صاحبزادے تھے۔ بڑے تھے حضرت خواجہ سید چندن حسینی اور چھوٹے تھے حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز۔ حضرت شاہ خاموش ان ہی حضرت خواجہ سید چندن حسینی کی اولاد ہیں۔

حضرت شاہ خاموش بچپن ہی سے بے حد چپ اور اپنے ہم عمر لڑکوں سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ کبھی کبھی محلے کے لڑکے ضد کرتے تو ان کے ساتھ کھیل بھی لیا کرتے تھے۔ وہ کوئی نو دس برس کے ہوں گے مکان سے کچھ دور محلے کے چند کمسن لڑکے آپ کے ساتھ کھیل رہے تھے ایک مجذوب بزرگ حضرت بندہ علی شاہ صاحب کا اُدھر سے گزر ہوا۔ وہ دیکھ

تک ان بچوں کا کھیل دیکھتے رہے۔ پھر انہوں نے اشارے سے شاہ خاموش کو اپنی طرف بلایا اور بولے "تم شیر ہو کر گیدڑوں کے ساتھ کھیل رہے ہو چلو، میرے ساتھ چلو" یہ کہہ کر حضرت بندہ علی شاہ نے ان کو ایک طرف لے جا کر مٹھائی کھلائی۔

حضرت شاہ خاموش خود فرماتے تھے کہ "نہ جانے اس مٹھائی میں کیا تھا، مٹھائی کے کھاتے ہی میرا دل دنیا اور اس کی لذتوں سے ہمیشہ کے لئے پھر گیا۔ جی چاہنے لگا کہ بس ہر دم اللہ اور اس کے رسول کا ذکر کرتا رہوں۔"

اس واقعے کے دو ہفتے کے بعد انہوں نے اپنے بڑے بھائی (جن کا نام حضرت پیران حسینی تھا) سے سفر کی اجازت چاہی۔ پیران حسینی صاحب نے محسوس کرلیا کہ چھوٹے بھائی نے جو ارادہ کیا ہے وہ اسے پورا کر کے رہے گا۔ انہوں نے ایک گھوڑا منگوا دیا اور سامان سفر ساتھ کر کے کہا۔ "معین الدین، میں نہیں پوچھوں گا کہ تم کہاں جا رہے ہو مگر اپنے ایک پیر بھائی کو تمہارے ساتھ کر رہا ہوں تاکہ شب و روز وہ تمہارا خیال رکھے۔"

حضرت شاہ خاموش نے اپنے بڑے بھائی کی باتوں کا جواب نہیں دیا اور بیدر سے گھوڑے پر سوار ہو کر پیر بھائی کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

ایک منزل طے ہو جانے کے بعد جانے کیا جی میں آئی کہ انہوں نے اپنا گھوڑا بھی پیر بھائی کے حوالے کر دیا اور اشارے سے کہہ دیا کہ میں اکیلا ہی آگے سفر کرنا چاہتا ہوں۔ پیر بھائی نے بہت ساتھ دینا چاہا مگر مجبور ہو کر شاہ خاموش کا گھوڑا لے کر بیدر واپس ہو گئے اور شاہ خاموش پاپیادہ راستے کی صعوبتیں اور مشکلیں جھیلتے ہوئے حضور خواجہ خواجگان حضرت سید معین الدین چشتی ؒ کی آرام گاہ اجمیر شریف کی طرف روانہ ہو گئے ان دنوں آج کل کی سی سفر کی سہولتیں حاصل نہ تھیں۔ ہزاروں طرح کی آفتیں سہتے آخر کئی مہینے بعد وہ اجمیر شریف پہنچ گئے۔

کئی برس انہوں نے مزار مبارک کے قریب گزارے اچانک ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ آپ سے کہہ رہے ہیں "تم یہاں بہت رہ چکے۔ اب پنجاب کا رخ کرو وہاں ایک موضع ہے مانک پور، وہاں جاؤ، وہاں پہنچ کر حافظ موسیٰ سے ملو تمہاری قسمت کا فیض تمہیں وہیں ملے گا۔"

صبح کو بیدار ہو کر حضرت پاپیادہ پنجاب کی طرف روانہ ہو گئے، مانک پور ابھی کچھ دور تھا کہ آپ نے دیکھا کہ ایک بزرگ کو ہزاروں مریدین و معتقدین گھیرے ہوئے ہیں۔ حضرت شاہ خاموش ان کی طرف بڑھنے ہی والے تھے کہ خود وہ بزرگ بھیڑ کو چیر کر شاہ خاموش کی طرف لپکے

اور ان کے قدموں پر سر رکھ دیا۔ شاہ خاموش حیرت سے ان بزرگ کو دیکھنے لگے۔ پھر انہوں نے اپنے قدموں سے اٹھایا گلے سے لگایا اور بولے۔ "یہ آپ کیا کرتے ہیں؟ کیوں مجھ گناہ گار کو اور گناہ گار کرتے ہیں۔"

بزرگ نے کہا "میں جانتا ہوں، آپ شاہ خاموش ہیں۔ آپ حافظ موسیٰ صاحب سے ملنے مانک پور جا رہے ہیں۔ آپ کے قدموں کی جگہ میرے لئے دونوں جہاں کی نعمت ہے۔"

اتنے میں ان بزرگ کے سارے مریدین بھی ان تک پہنچ چکے تھے سب نے پوچھا۔ "یہ کون حضرت ہیں جنہوں نے نوجوانی میں ہی یہ مرتبہ پایا ہے۔؟"

بزرگ نے جواب دیا۔ "یہ نوجوان سادات دکن سے ہیں اور اس عمر میں ہی وہ مرتبہ رکھتے ہیں جہاں بہت کم بزرگان دین پہنچ سکے ہیں۔ حضور غریب نواز خواجہ اعظم حضرت سید خواجہ معین الدین چشتی ؒ نے آپ کو روانہ کیا ہے۔ انہیں پیدائش ہی سے ولایت مل چکی ہے۔"

ادھر مانک پور میں حافظ موسیٰ صاحب نے خواب دیکھا کہ حضور خواجہ غریب نواز ؒ فرماتے ہیں۔ "حافظ موسیٰ ہمارا بچہ تمہاری طرف آ رہا ہے اسے قبول کرو۔" صبح حافظ موسیٰ بیدار ہوئے تو بہت بے قرار تھے۔ انہوں نے اپنے سارے مریدین و معتقدین کو جمع کیا اور کہا۔ "آج رات میں نے ایک انوکھا خواب دیکھا ہے۔ خواب میں حضرت خواجہ غریب نواز ؒ نے مجھ سے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک نوجوان کو وہ بھیج رہے ہیں۔ اس نوجوان کا ہمیں استقبال کرنا ہے۔ آج ہی ہم سب مانک پور سے نکل کر قصبہ ماجری تک جائیں گے اور وہاں سے اس نوجوان کو اپنے ساتھ لائیں گے۔ اس نوجوان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ گفتگو نہیں کرتا۔ ہر بات کا اظہار اشاروں سے کرتا ہے۔"

حضرت حافظ موسیٰ کے بڑے بڑے خلفاء نے عرض کیا "آپ کا مزاج ناساز ہے، آپ خانقاہ ہی میں ٹھہریں، ہم لوگ استقبال کے لئے جاتے ہیں۔"

مریدین کے اصرار پر حافظ موسیٰ نے نوجوان سے ملنے کے اشتیاق کو دبایا اور مریدین و خلفاء کا ایک بہت بڑا جلوس مانک پور سے موضع ماجری کی طرف چلا۔

یہ جلوس ابھی موضع ماجری پہنچا ہی تھا کہ ایک نوجوان [illegible] سے چہرہ پاپیادہ بال بکھرائے آتا نظر آیا۔ مریدین نے اس نوجوان کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور حضرت موسیٰ کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت حافظ

موسیٰ خانقاہ کے دروازے پر بے تابی سے ٹہل رہے تھے۔ شاہ خاموش کے پہنچتے ہی حافظ موسیٰ نے انہیں گلے سے لگالیا۔ عجیب عالم تھا، نہ صرف حافظ موسیٰ صاحب بلکہ سارے مریدین اور خلفاء کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ یہ محبت اور عقیدت مندی کے آنسو تھے۔

کئی برس حضرت شاہ خاموش حضرت موسیٰ کی خانقاہ میں ٹھہرے۔ حافظ موسیٰ ان کی ریاضت، عبادت، تقویٰ اور پرہیزگاری سے اتنا متاثر ہوئے کہ اپنے ہر مرید کو شاہ خاموش سے درس لینے کا حکم دیا۔

حضرت حافظ موسیٰؒ کے مریدین اور خلفاء نے جس طرح شاہ خاموش کا آج سے برسوں قبل استقبال کیا تھا آج بھی یہی طریقہ رائج ہے کہ جب کوئی سجادہ یا درگاہ کا کوئی خادم مانک پور جاتا ہے تو اطلاع ملنے پر کئی آدمی اب بھی مانک پور سے دو میل چل کر موضع ماجری پر اس کا استقبال کرتے ہیں۔

حضرت حافظ موسیٰؒ کے ایک خلیفہ مولوی سید امانت علی فرماتے ہیں کہ میں نے خود محفلِ خاص میں حضرت حافظ کو یہ کہتے سنا کہ ”حضرت شاہ خاموش حضرت نظام الدین محبوب الٰہی ثانی ہیں۔ اس نوجوان جیسا کوئی متقی نہیں۔ اس نوجوان سے دکن ہی نہیں، سارا ہندوستان فیضیاب ہوگا۔

ایک اور خلیفہ کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے خواب میں حضرت حافظ موسیٰؒ کے پڑدادا (جن کا نام حضرت میراں بھیک تھا) کو شاہ خاموش کے سر پر اپنے دست مبارک سے عمامہ باندھتے ہوئے دیکھا۔ صبح کو بیدار ہو کر انہوں نے اپنے پیر و مرشد حضرت موسیٰؒ سے یہ خواب بیان کیا۔

حضرت موسیٰؒ کا چہرہ اس خواب کو سنتے ہی فرطِ مسرت سے کھل اٹھا انہوں نے کلمہ طیبہ پڑھا۔ پھر فرمایا ”بے شک میرے پڑدادا حضرت میراں بھیک شاہ خاموش کے سر پر عمامہ باندھ رہے ہوں گے۔ کوئی تعجب کی بات نہیں، کیونکہ یہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے مقبول بارگاہ ہیں۔ فیضیاب شدہ ہیں اور اسی بارگاہ کے فرستادہ ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ حضرت حافظ موسیٰؒ کے پردادا کا مزار سرہند سے چند میل کے فاصلے پر ہے لیکن ان کے مزار سے متصل ایک حجرہ ہے جو حجرہ خاموش کہلاتا ہے۔ یہاں اب بھی لوگ دن رات ذکر و اشغال میں مصروف رہتے ہیں۔

”روضۃ الاولیاء“ اور ”محبوب التواریخ قدیم“ کے مطابق حضرت شاہ خاموش جب ذکر فرماتے تھے تو لبوں سے آواز نہیں نکلتی تھی بس صرف لب حرکت کرتے تھے۔ ایک سانس بھی ذکر خداوندی سے خالی نہ جاتی تھی۔

حافظ موسیٰؒ صاحب کے دو عزیز ترین مرید میر امانت علی اور سید امانت علی لکھتے ہیں کہ حافظ صاحب نے شاہ خاموش کے سر پر دستار فضیلت باندھی اور دکن کی قطبیت وولایت سے سرفراز فرمایا اور تاکید فرمائی کہ جب تک ہماری حیات ہے ہمارے پاس رہو، ہمارے بعد دکن چلے جانا۔ پھر اپنے سینے سے لگالیا اور علم ظاہر و باطنی سے حضرت شاہ خاموش کا سینہ معمور کر دیا۔ حضرت سے جو حقائق چھپے ہوئے تھے وہ بھی منکشف ہو گئے۔

حضرت موسیٰؒ ہی کے زمانے میں شاہ خاموش نے متعدد بار امروہہ، مرادآباد، چاند پور، میرٹھ اور منصور آباد کا سفر کیا۔ سیکڑوں لوگوں نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ ایک بار ہندوستان کے آخری تاجدار حضرت بہادر شاہ ظفر بھی شرف نیاز حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک ہزار اشرفیاں نذر کیں۔

جن جن شہروں کا اوپر ذکر آیا ہے، وہاں اب بھی حضرت شاہ خاموش کے مریدین ومعتقدین موجود ہیں ان کے نام کی مسجدیں اور خانقاہیں ہیں، روایت ہے کہ حضرت شاہ خاموش کے ایک عزیز ترین مرید نے جو امروہہ کے رہنے والے تھے، محلہ گنگوئی میں حضرت کی دعوت کی۔ مجلس سماع بھی منعقد ہوئی۔ سماع کے بعد جب کھانے کے لئے دسترخوان چنے گئے تو میزبان امانت خاں کو پتہ چلا کہ امید سے کئی گنا زیادہ مہمان آگئے ہیں۔ امانت خاں پریشان پھر رہے تھے تو حضرت شاہ خاموشؒ نے ان کو بلوایا، بولے ”ہم تمہاری پریشانی جانتے ہیں چلو جس جگہ پکوان ہو رہا ہے ہمیں وہاں لے چلو امانت خاں اور حضرت شاہ خاموشؒ وہاں پہنچے تو حضرتؒ نے اپنی چادر روٹیوں کے تھالوں اور شوربے کی دیگوں پر ڈال دی۔ ضیافت کرنے والے چادر ہٹا ہٹا کر روٹیاں اور شوربا نکالتے تھے۔ مہمانوں کے سیر ہو کر کھانے کے باوجود ہر چیز جوں کی توں موجود تھی۔

اس واقعے کی سارے شہر میں دھوم مچ گئی اور ہزاروں افراد نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جب تک حافظ موسیٰؒ بقید حیات رہے انہوں نے شاہ خاموشؒ کو اپنے ہاں سے جانے نہیں دیا۔ حافظ موسیٰؒ صاحب کے انتقال کے بعد حضرت شاہ خاموشؒ دل برداشتہ ہو کر مانک پور سے نکلے اور ارادہ حج کیا۔ اپنے طویل سفر میں جن جن مقامات سے وہ گزرے، ہزاروں معتقدین آپ کے گرد جمع ہونے لگے۔ انہوں نے کسی مقام پر زیادہ ٹھہرنا مناسب نہ جانا اور جگہ جگہ اپنے خلفاء مقرر کر کے آگے بڑھتے چلے گئے۔

امروہہ میں فیض بخش، عالم میاں، نبی بخش، مرادآباد میں میاں خدا آگاہ حضرت امیر علی شاہ، روپڑ میں میاں سید قدرت اللہ، رام پور میں

حافظ عبداللطیف شاہ اور حضرت احمد شاہ، چاند پور میں میاں عبداللہ شاہ میرٹھ میں مولوی مظہر علی، جاورہ میں مولوی غلام نبیؐ کو خلفاء مقرر کیا۔ آج تک ان بزرگوں کی اولادیں دینی مدرسے چلا رہی ہیں اور رشد و ہدایات کا سلسلہ جاری ہے۔

جن مقامات کا ذکر آیا ہے، یہاں حضرت شاہ خاموشؒ کی خانقاہیں بھی ہیں۔ دوران سفر جب شاہ خاموشؒ کی ملاقات مختلف بزرگان دین سے ہوئی تو ان کے مشوروں پر انہوں نے افغانستان ہوتے ہوئے مکہ معظمہ پہنچنا زیادہ مناسب جانا، آپ چشت میں ایک سال تک ٹھہرے۔ انہوں نے یہاں حضرت خواجہ مودود چشتیؒ حضرت خواجہ ابو احمد عبدال چشتیؒ حضرت خواجہ ابو احمد چشتیؒ اور خواجہ غریب نوازؒ کے پڑدادا حضرت رضوان اللہ کی مقدس بارگاہوں پر بھی حاضری دی۔ ان مقامات سے جو فیض مل سکا حاصل کیا۔ پھر دمشق اور شام کے راستے سے پاپیادہ عرب پہنچے۔

"حدیقۃ الاولیاء" کے مطابق شاہ خاموشؒ نے کربلائے معلی اور نجف اشرف میں زیادہ قیام کیا۔

جبل النور میں چلہ کشی بھی فرمائی، مکہ معظمہ اور دنیا کے سب سے خوبصورت شہر مدینہ منورہ میں انہوں نے دو سال قیام فرمایا۔ مسافت کی کٹھن دشواریوں میں ان کے ساتھ صرف ستو اور پانی ہوتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب وہ پاپیادہ مکہ معظمہ کے قریب پہنچے تو نقاہت سے بے ہوش ہو چکے تھے۔ جو مریدین ان کے ساتھ تھے انہوں نے فوراً ان کو ایک چادر میں لپیٹ لیا اور مکہ معظمہ لے چلے۔

مکہ معظمہ میں قیام کے دوران سیکڑوں آدمی شاہ خاموشؒ کے مرید ہوئے۔ جب وہ واپس ہوئے تو سب سے پہلے حیدرآباد آنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ طویل سفر کر کے وہ بیدر آئے۔ بیدر میں لوگ ان کو پہچان نہ سکے۔ بیدر میں کچھ دن ٹھہر کر اور پرانے لوگوں سے مل کر انہوں نے محلہ چشتیہ پورہ میں ایک مسجد اور خانقاہ تعمیر کرائی۔ آج بھی یہ مسجد اور خانقاہ حضرت شاہ خاموشؒ ہی کے نام سے موسوم ہے اور نہایت اچھی حالت میں ہے۔

بیدر سے نکل کر شاہ خاموشؒ حیدرآباد پہنچے اور محلہ مستعد پورہ کی ایک وسیع مسجد میں اپنے سارے مریدین اور معتقدین کے ساتھ قیام کیا۔ ایک دن حیدرآباد کے ایک نواب عمدۃ الملک شمس العلماء بہادر حضرتؒ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے اور محفل خاص میں گھنٹوں بیٹھے رہے پھر نواب ناصر الدولہ آصف جاہ پنجم سے اس محفل خاص کا ذکر کیا۔ آصف جاہ پنجم نے مکہ مسجد کے عقب میں خلوت کے شاہی محل میں حضرتؒ کی دعوت کی۔

دعوت تو صرف حضرت شاہ خاموشؒ کی تھی، لیکن شاہی محل کے کروفر دیکھنے کے شوق میں بے شمار مرید بھی آپ کے ساتھ ہو گئے۔ جب حضرت شاہ خاموشؒ محلہ مستعد پورہ سے شاہی محل پہنچے تو دردولت پر کھڑے ہو کر آصف جاہ پنجم نے ان کا استقبال کیا۔ حضرت شاہ خاموشؒ نے کہا "میں اتفاق سے اکیلا نہیں ہوں۔" آصف جاہ نے مسکرا کر کہا "میں نے آپ کو صرف ایک دن یا ایک وقت کھانے کی دعوت نہیں دی تھی۔ میں تو چاہتا ہوں کہ آپ اسی محل میں قیام فرمائیں۔" حضرت شاہ خاموشؒ نے فرمایا "میں کھانا کھاؤں گا تو سب کے ساتھ اور ٹھہروں گا تو سب کے ساتھ۔"

پھر انہوں نے اپنے مرید سے کہلوایا "فقراء کا ٹھکانہ مسجد ہے اور میں قریب ہی جو سب سے بڑی مسجد ہے، مکہ مسجد اور میں سب کے ساتھ اس میں ٹھہروں گا۔" اس کے بعد آصف جاہ پنجم کا جواب سنے بغیر حضرت اپنے سارے مریدوں کے ساتھ مکہ مسجد روانہ ہو گئے۔ یہ دیکھ کر آصف جاہ پنجم بھی حضرت کے ساتھ ہو گئے اور دعوت کی دیگیں اور سارے لوازم شاہی محل سے مکہ مسجد کی طرف بھیج دیئے گئے۔

اس دن کے بعد سے حضرت شاہ خاموشؒ اپنے مریدوں کے ساتھ مکہ مسجد میں رہنے لگے۔ روزانہ سب کا کھانا شاہی محل سے بھیجا جاتا اور مساکین و فقراء میں تقسیم ہو جاتا۔ خود حضرت شاہ خاموشؒ کا کھانا جو نہایت مختصر ہوتا تھا، ان دنوں کے ایک بزرگ حضرت مرزا سردار بیگ صاحب کے بھائی شہ سوار بیگ صاحب کے گھر سے آتا تھا۔ حضرت سردار بیگ بڑے اللہ والے بزرگ تھے۔ ان کا آستانہ آغا پورہ میں ہے۔

مکہ مسجد میں ٹھہرے ہوئے حضرت شاہ خاموشؒ کے تین سو سے زائد مرید جب روزانہ شب میں دو بجے کے بعد بلند آواز سے حلقۂ ذکر کرتے تھے تو سارا شہر گونج اٹھتا تھا، حیدرآباد سے گیارہ میل دور سرور نگر تک کے لوگ اس ذکر کی آواز کو سن لیتے تھے۔ بڑے قلیل عرصے میں حیدرآباد اور آس پاس کے بے شمار غیر مسلم حضرات نے صرف اس حلقۂ ذکر کے تاثر سے اسلام قبول کر لیا۔

حیدرآباد میں اس دور کے سارے امراء، رئیس، شاہ اور ان کے [illegible] خاندان اور بیگمات حضرت شاہ خاموشؒ کے مرید تھے۔ شاید اسی لئے بہت سی بیگمات کے مزار احاطۂ درگاہ شاہ خاموشؒ میں موجود ہیں۔ نواب [illegible] الدولہ (حیدرآباد کے ایک حکمراں) نے تین جاگیریں [illegible] بیگم پیٹ) حضرت کو نذر کرنا چاہیں مگر حضرت شاہ خاموشؒ [illegible] ایک فقیر آدمی ہوں۔ مجھے ان جاگیروں کی ضرورت [illegible]

کے چوتھے دن نواب افضل الدولہ نے جواہرات کی ایک کشتی رنگین کپڑا ڈھک کر روانہ کی۔ حضرت نے یہ سمجھ کر کہ شاید پھل ہیں، کشتی اندر رکھنے کے لئے کہا۔ مگر کشتی سے جب کپڑا ہٹایا گیا تو حضرت نے دیکھا تو کشتی جواہرات سے بھری ہے۔ حضرت نے ناخوش ہو کر کشتی لوٹا دی۔

نواب افضل الدولہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو وہ خود حضرتؒ کی خانقاہ پر حاضر ہوئے۔ حضرت کے حجرے کا دروازہ کسی قدر چھوٹا تھا۔ جب نواب افضل الدولہ حجرے میں داخل ہونے لگے تو ان کے سر کو ٹکر لگی۔ نواب نے دست بستہ دوزانو ہو کر عرض کیا۔ ''آپ حکم دیجئے تو دو مہینے کے اندر ایک عالیشان مکان تیار ہوا جاتا ہے۔''

حضرت شاہ خاموشؒ نے نواب کو مسکرا کر دیکھا اور پوچھا ''کتنے روپے صرف کرو گے۔؟''

نواب افضل الدولہ نے کہا ''دو لاکھ روپے''

حضرت نے فرمایا ''دو لاکھ نہیں، صرف ایک لاکھ روپیہ بھیج دو اور یہ روپیہ میرے ایک عقیدت مند منصب علی کے گھر بھجوا دو۔''

دو دن کے اندر بادشاہ وقت نے ایک لاکھ روپے حافظ منصب علی کے گھر بھجوا دیا۔ اس بات کی اطلاع جب حضرت شاہ خاموشؒ کو پہنچی تو انہوں نے فوراً حافظ منصب علی کو پرچہ لکھوایا۔ ''میں کچھ دن مکہ مسجد میں قیام کر چکا ہوں، وہاں کا فرش بالکل اُکھڑ چکا ہے۔ اس پرانے فرش کو نکال کر دوسرا نیا فرش بنوا دو۔''

حافظ منصب علی نے اسی دن سے کام شروع کر دیا اور اب جو پختہ فرش مکہ مسجد میں نظر آتا ہے، اسی دور کا ہے۔ آصف جاہ میر عثمان علی خاں نے جب کتابوں میں یہ حال پڑھا تو انہوں نے پوری مسجد میں سفید قیمتی قالین بچھوائے۔ باقی حصے میں بھی جہاں فرش نہیں تھا قیمتی پتھر کا فرش بنوا دیا۔

حضرت شاہ خاموشؒ نے سارے ہندوستان میں سات بڑی بڑی مسجدیں تعمیر کرائیں۔ سات خانقاہیں بھی بنوائیں، مانک پور، امروہہ، مراد آباد، بیجاپور اور چاند پور میں حضرت کے نام کی مسجدیں ابھی تک موجود ہیں۔ حیدرآباد میں پہاڑی حضرت بابا شرف الدینؒ کے نیچے جو بڑی مسجد ہے وہ بھی حضرت شاہ خاموشؒ نے بنوائی تھی۔ کوہیر میں بھی ان کی ایک نامکمل مسجد موجود ہے۔

حضرت شاہ خاموشؒ کی کئی کرامات مشہور ہیں۔ بے شمار مریض ان کی خدمت میں لائے جاتے اور شفا پاتے۔ دکھیوں کے دکھ دور ہوتے۔ لوگ روتے ہوئے آتے اور ہنستے ہوئے جاتے۔ امروہہ میں ایک شخص کا اس کی لڑکی کی شادی سے کچھ دن قبل کئی ہزار روپے کا سونے کا زیور غائب ہو گیا وہ شخص دوڑا دوڑا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا: شیخ الشیوخ حضرت عبدالحق ردولویؒ کی نیاز کرو۔ اس شخص نے کہا ''زیور مل جائے تو ضرور نیاز کروں گا۔'' حضرت نے فرمایا ''نہیں آج شام کو ہی نیاز کرو۔''

وہ شخص حضرت کے پاس سے اٹھ کر اپنے گھر آیا اور روپے لے کر بنئے کے پاس پہنچا کہ نیاز کا سامان خریدے، بنیا فہرست کے مطابق سامان باندھنے لگا۔ جب بنئے نے ایک بڑے ڈبے سے شکر ترازو میں ڈالی تو ایک کپڑے کی پوٹلی بھی شکر کے ساتھ ترازو میں گری جب بنئے نے پوٹلی اٹھانی چاہی تو بنئے سے پہلے ان صاحب نے کپڑے کی یہ پوٹلی اٹھالی۔ فوراً کھولا تو سارے کے سارے زیور اس میں موجود تھے۔ پولیس میں شکایت درج کرائی تو بنئے نے چور کا نام بھی بتا دیا۔

حکمراں دکن نواب افضل الدولہ نے نام پلی کا وسیع باغ جو جوہی باغ کہلاتا تھا، حضرتؒ کی نذر کیا۔ حضرتؒ نے حضرت یوسف صاحبؒ شریف صاحبؒ کی قربت کا لحاظ کر کے قبول کر لیا۔ ایک دن شام کو حضرتؒ مریدین کے ساتھ باغ کی سیر کر رہے تھے تو آپ نے دیکھا کہ باغ میں ایک طرف درختوں کا گھنا جھنڈ ہے اور وہاں صفائی عرصے سے نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنے ایک عزیز مرید سے پوچھا ''یہ کیا قصہ ہے؟''

مرید نے کہا ''حضرت باغ کا مالی کہتا ہے، جو حصہ صاف نہیں کیا گیا ہے اور جہاں درختوں کا جھنڈ ہے وہیں ایک بڑا بہت کا اژدھا رہتا ہے، لوگ اس طرف جانے سے ڈرتے ہیں اسی لئے عرصے سے اس جگہ کی صفائی نہیں ہوئی ہے۔

حضرت شاہ خاموشؒ نے فرمایا ''اچھا'' اس وقت تو مغرب کی نماز کا وقت ہو رہا ہے۔ ہم نماز کے لئے جا رہے ہیں۔ نماز کے بعد تم درختوں کے پاس جا کر ہمارا سلام کہنا اور کہنا کہ حضرت شاہ خاموشؒ کا یہاں ٹھہرنے کا ارادہ ہے، تم کسی اور طرف چلے جاؤ۔''

مریدوں نے نماز کے بعد درختوں کے جھنڈ کے پاس جا کر بلند آواز سے حضرتؒ کا پیغام سنایا۔ ذرا سی دیر بعد ایک بہت بڑا اژدھا درختوں کے جھنڈ سے نکل کر جس مسجد میں حضرتؒ نے نماز ادا کی تھی اس طرف سے گزرتا ہوا حضرت یوسف صاحبؒ شریف صاحبؒ کی درگاہ کی جانب چلا

گیا۔ بے شمار لوگوں نے اس واقعے کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

جن دنوں حضرتؒ کا قیام مانک پور میں تھا، ان دنوں کا ذکر ہے کہ ایک شام کسی مقام پر حضرتؒ ٹھہرے اور وضو کے لئے پانی طلب کیا۔ لوگوں نے کہا: "حضور، یہاں پانی کہیں نہیں ہے۔" حضرتؒ نے ایک طرف نگاہ کی اور کہا "اس آم کے پودے سے لے لو۔"

ایک شخص آم کے پودے کے پاس پہنچا اور اس نے جیسے ہی آم کے نرم ونازک پودے کو جھکایا۔ پودے سے پانی نکل آیا۔ اتنا پانی نکلا کہ حضرت کے بعد بھی لوگوں نے وضو کیا اور نماز ادا کی۔ آج بھی مانک پور میں آم کا پودا ایک تناور درخت کی شکل میں موجود ہے۔ چودہ فٹ چوڑے آم کے اس تناور درخت سے آج بھی پانی نکلتا ہے۔ روایت ہے کہ یہ پانی لاعلاج امراض کے لئے اکسیر کا کام کرتا ہے۔

امروہہ کا ذکر ہے کہ ایک بار ندی بھرپور چل رہی تھی اور اس کا پار کرنا مشکل ہی کیا ناممکن تھا۔ حضرتؒ نہایت اطمینان سے سطح آب پر چلتے ہوئے ندی کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے اور حضرتؒ کے پاؤں بالکل خشک رہے۔

مولانا سید شاہ قطب الدین حسینی صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ خاموشؒ نے ایک ملاقات میں فرمایا کہ حضرت شاہ خاموشؒ کے بڑے بھائی حضرت شاہ سید پیراں حسینیؒ جو حضرت سید محمد شاہ حسینی صاحب کے والد بزرگوار ہیں۔ وہ بھی حضرت ہی سے بیعت رکھتے تھے۔ حضرت پیر دستگیر سید محمد شاہ ہاشم حسینی سندھی افواج میں صدر جمعدار تھے۔

حضرت شاہ خاموشؒ نے ایک دن اپنے خلیفہ حضرت ہلال شاہ اور حضرت بہبود علی شاہ ابوالعلائی کو حکم دیا کہ جمعدار محمد شاہ کو بلاؤ۔ دونوں حضرات ڈیوڑھی پر پہنچے اور فرمایا۔ "حضرت نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔"

صدر جمعدار اپنی فوج کے ساتھ ہاتھی، گھوڑے پالکی لئے ہوئے حضرت کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوئے، جیسے ہی سید محمد شاہ جمعدار حضرت شاہ خاموشؒ کی خدمت میں پہنچے، حضرت نے حکم دیا کہ وہ اپنا زرق برق لباس، نیم جامہ، پگڑی، ہزاروں روپے کے ہار، جواہرات اور ہتھیار جو وہ زیب تن کئے ہوئے ہیں اتار کر فقیرانہ لباس اور خرقۂ خلافت وسجادگی پہن لیں۔ سید محمد شاہ نے حضرت کے حکم کے مطابق فوراً سب کچھ اُتار پھینکا اور حضرت کا مہیا کردہ لباس پہن لیا۔ اسی وقت رسم سجادگی ادا کی گئی اور حضرت شاہ خاموشؒ نے انہیں اپنا جانشین بنادیا۔ پھر سید محمد شاہ جمعدار نے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا کہ ان کی ڈیوڑھی کہاں گئی۔ اہل محل اور صاحب زادگان کا کیا حال ہوا۔ بس اپنے پیرو مرشد حضرت شاہ خاموشؒ کی خدمت گزاری اور حصول فیض میں مشغول رہے۔

حضرت شاہ خاموشؒ نے اپنی ساری عمر تجرد میں گزاردی۔ چہرۂ مبارک پر چادر کا ہلکا نقاب پڑا رہتا تھا۔ کوئی حضرت سے آنکھ ملانے کی جرأت نہ کرسکتا تھا۔

حضرت کا کلیات "دیوان خاموش" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ حقیقت ومعرفت کی تعلیمات کا ایک دریا ہے۔ حضرتؒ کے کلام میں تصوف کی گہرائی ہے اور طریقت اور صوفیائے کرام کے مسلک کی تعلیم دی گئی ہے۔ حضرت کے یہ اشعار زبان زدِ خاص وعام ہیں۔

وہی اول وہی آخر ، وہی باطن وہی ہے ظاہر
ہے ایک نقطہ کہ جس کا مطلب بیان ساری کتاب میں ہے
دماغ ہو صاف، سونگھیں بو کو، کھلیں جو آنکھیں تو سیر دیکھیں
اسی کی خوشبو تو عطر میں ہے اسی کی رنگت گلاب میں ہے

خدا کی اطاعت کے قابل نہیں ہوں
میں بندہ ہوں بندہ ہوا چاہتا ہوں
زباں سے ہوں خاموش اب اس لئے میں
تری بات دل سے سنا چاہتا ہوں
ہوں خاموش ہے عبدیت حال میرا
انا الحق جو بولوں ، سردار میں ہوں
ہم جو پوچھیں تو ہوتے ہیں خاموش
سب سے باتیں ہیں اور اشارے ہیں
خاموش ہوکر دیکھا تماشا
حق کا بشر ہوں الحمد للہ
قبلہ رخ ہوں کروں کدھر سجدہ
روبرو طاق ابروئے خم ہے
فیض بخشی کی ہے کیا شان تیرے کوچے میں
مور بن جائے سلیمان ترے کوچے میں
آنہیں سکتا وہاں اور نہ ہلاسکتا ہوں
رات دن رہتا ہے بس دھیان ترے کوچے میں
چھوڑ دروازہ ترا جائیں کہاں ہم خاموش
جان تو کرچکے قربان ترے کوچے میں

"دیوان خاموش" میں ایک ہزار سے زائد اشعار ہیں اور ہر ایک

شعر پر سر دھننے کو جی چاہتا ہے۔

حضرت شاہ خاموشؒ ان اللہ والوں میں سے تھے جن کا مرنا جینا بھی اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ ۱۲۸۸ ہجری میں ذی الحجہ کے آخری دن حضرتؒ سخت بیمار ہوئے۔ شاہ دکن نے فاضل حکماء اور معالجوں کو ان کے علاج کے لئے روانہ کیا۔ مگر حضرتؒ کی حالت روز بروز بگڑتی گئی۔ ذی الحجہ کا مہینہ ختم ہوا تو پہلی ذی قعدہ (جمعہ) کو سارے حکماء اور ڈاکٹروں کی بھیڑ کے درمیان حضرت پر بے ہوشی کا دورہ پڑا۔ یہ بے ہوشی بہت دیر تک جاری رہی ڈاکٹروں اور حکماء نے نبض اور سانس دیکھ کر تصدیق کر دی کہ حضرت کا وصال ہو گیا ہے۔ چاروں طرف رونا پیٹنا شروع ہو گیا شہر میں ہر طرف حضرت کے انتقال کی اندوہناک خبر پہنچ گئی۔

اچانک حضرت نے حرکت کی، پاؤں سکیڑے، آنکھوں کھولیں اور پوچھا "کیا دن ہے۔؟"

مریدین ومعتقدین نے اشک بار آنکھوں سے کہا۔ "آج پہلی ذیقعدہ ہے اور جمعہ کا دن ہے۔"

حضرت نے فرمایا "آج جمعہ ہے تو ہم تم سب سے پیر کے دن رخصت ہوں گے۔"

نواب فرخندہ یار جنگ حضرتؒ کے پائتی بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا۔ حضرت، آپ اللہ والوں کا مرنا جینا اختیار میں ہوتا ہے۔ پیر کا دن کیوں، کچھ برس اور ہمارے سروں پر آپ کا سایہ قائم رہے۔"

حضرتؒ نے مسکرا کر کہا "برسوں بعد بھی کیا ہوگا؟ وہی جو پیر کے دن ہونا ہے، پھر حضرت نے چاروں طرف دیکھ کر فرمایا "کل نفس ذائقۃ الموت۔"

"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت" اپنی زبان مبارک سے کچھ اس طرح ادا کیا کہ جتنے لوگ آس پاس تھے سب نے موت کا ذائقہ اپنی زبانوں پر محسوس کیا۔ اس وقت آپ کی عمر پورے ۸۴ سال تھی۔ پھر ۴ر ذی قعدہ کو حضرت شاہ خاموشؒ نے اپنی خانقاہ میں باجماعت ظہر کی نماز ادا کی۔ حضرت نے صرف دو رکعتیں پڑھیں ہوں گی کہ نماز کے دوران روحِ مبارک قفس عنصری سے آزاد ہو گئی۔ حیدر آباد کے لاکھوں لوگوں نے اس نماز جنازہ میں شرکت کی۔

حضرت یوسف صاحبؒ شریف صاحبؒ کی درگاہ کے قریب تدفین عمل میں آئی۔ آج یہ مقام درگاہ احاطۂ درگاہ حضرت شاہ خاموش کہلاتا ہے اور ہر سال نہ صرف ۵ر ذی قعدہ کو حضرت کا عرس نہایت تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے بلکہ روزانہ صبح شام ہزاروں افراد جن میں ہندو مسلم سب ہی افراد ہوتے ہیں، عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں، اور حضرتؒ نے "كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت" جس زور سے کہا تھا اس کا سچا ذائقہ محسوس کرتے ہیں۔

سال پیدائش: ۱۲۰۴ ہجری

سال وصال: ۱۲۸۸ ہجری

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگر چہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

آج صبح سے بانو کا موڈ بہت خوشگوار تھا، بات بات پر کھل کھلا رہی تھی۔ ایک دوبار اس نے گنگنانے کی بھی کوشش کی وہ شاید کسی فلم کا گانا گانیوالی تھی لیکن نہ جانے کیوں مجھے دیکھ کر وہ اس طرح شرما گئی جیسے میں اس کا شوہر نہیں کوئی نامحرم ہوں۔ عام طور پر اس کا موڈ اتنا خوشگوار نہیں ہوتا، فطرتاً وہ سنجیدہ ہے اور دینی کتابوں کے مطالعہ نے اسے اچھی خاصی رابعہ بصری بنا کر رکھ دیا ہے۔ ایک بار میں نے اس سے کہا تھا کہ ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے ابھی تو تمہارے کھیلنے کودنے کے دن ہیں اگر تم نے ابھی سے اپنے اوپر تصوف کو طاری کر لیا تو میرا کیا ہوگا۔ اس نے خالصتاً کسی نیک خاتون کے لب ولہجے میں کہا تھا کہ نیک بننے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی، اچھا مسلمان وہ ہے جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرے اور عہد شباب میں پرہیزگاری کی زندگی گزارے۔

اس کے یہ تیور دیکھ کر میں نے بھی صاف صاف فرما دیا تھا بیگم! تم کچھ بھی کرو۔ رات بھر روزے رکھو اور دن بھر نماز پڑھو مجھے کوئی غرض نہیں لیکن راہ خدا میں اتنا آگے بڑھنے سے پہلے میرا ایک عدد نکاح اور کرا دو۔ تاکہ زندگی کے بقیہ دن میں ٹھیک ٹھاک گزار سکوں۔ ورنہ پھر مجھے عشق کرنے کی اجازت دو۔ یہ سن کر بانو نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا تھا جیسے مجھے کچا ہی نگل لے گی۔

اس طرح کی نوک جھونک ہمارے درمیان چلتی رہتی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم دونوں میاں بیوی کی حیثیت سے ایک ہی چھت کے نیچے رہتے ہیں۔ مگر ہم دونوں کے مزاج ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں میں ہر وقت قہقہے لگاتا ہوں۔ دو چار گانے بھی میں نے آڑے وقت کے لئے یاد کر لئے تھے

غسل خانے میں غسل سے پانچ منٹ پہلے ایک گانا گانے کی اکثر مجھے توفیق ہو جاتی ہے لیکن یہ میری بیوی تو وظائف کے سوا کچھ جانتی ہی نہیں۔ اس کا بس چلے تو یہ تو شادی کی تقریبات میں تسبیح لگا کر بیٹھ جائے اور جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو پڑھنا شروع کر دے۔ یقین کیجئے اس کی پرہیزگاری سے میرے گھر کا سماج بہت متاثر ہو رہا ہے۔ اب میرے بچوں کے سروں پر بھی تو ٹوپیاں نظر آنے لگی ہیں حالانکہ ان بے چاروں کی عمر ہی کیا ہے؟ اس کی اس پرہیزگاری سے مجھے کئی بار ہارٹ اٹیک ہوتے ہوتے بچا۔ ایک بار تو اس نے حد کر دی میں اسے ڈاڑھی اور شیروانی سمیت ایک میلے میں لے گیا۔ ایک تو اس نے یہ حرکت کی کہ اپنے چہرے سے نقاب نہیں ہٹایا جب کہ میں اس کو سمجھا کر لے گیا تھا کہ دیکھو یہ نیکی اچھی ہے مگر بس اپنے محلے کی حد تک۔ اب تم میلے میں جا رہی ہو وہاں ایک سے بڑے ایک گھرانے کی خاتون پورے آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر رہیں گی اور مولویوں کی بیگمات بھی شرم وحیا کو اپنے گھر کے کسی طاق میں رکھ کر آئیں گی تم وہاں جا کر کوئی دقیانوسیت مت پھیلا دینا۔ کبھی سارا مزا کرکرا کر دو۔ لیکن توبہ اس نے تو اپنے چہرے سے نقاب ہی نہیں کھسکایا کہ مادر زاد شریف قسم کے لوگ انتہائی اخلاص کے ساتھ اس کو دیکھنے کی کوشش کرتے رہے میں نے بھی اس وقت کھسر پھسر کرنے کے انداز میں کہا۔ بانو، کیا ہو گیا تمہیں ذرا دیکھو تو سہی کس قدر معصومیت کے ساتھ وہ بڑے میاں تمہیں گھور رہے ہیں ذرا سا نقاب اِدھر اُدھر کو کر کے ان کی حسرتیں پوری کر دو۔ کیا تم نے نہیں سنا دل بدست آ کہ حج اکبر است۔ لیکن کیا میرے وعظ کی ایسی کی تیسی ہو گئی اور اس نے برقعہ اس طرح اوڑھے رکھا

جیسے وہ میری بیوی نہیں امام ابوحنیفہ کی بڑی بہن ہو۔

یہ ایک بار کا ذکر ہے لیکن آپ یقین کریں میری بیوی ہمیشہ ہی یہ کرتی ہے کہ وہ تقریب کا ماحول خراب کردیتی ہے اور اچھے خاصے نیک لوگ بھی اس کے اس طرح کے رویہ کی وجہ سے بور ہوجاتے ہیں اور انہیں اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات سے وحشت ہونے لگتی ہے۔ جب سے اس نے دینی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے تب سے اس کی عقل ٹھکانے نہیں رہی وہ خود کو نہ جانے کیا سمجھنے لگی ہے میں اس کا باضابطہ شوہر ہوں لیکن وہ اکثر مجھے اس طرح ڈانٹ پلادیتی ہے جیسے وہ اسکول کی پرنسپل ہو اور میں بدنصیب وہاں کا اسٹوڈینٹ۔ ابھی چند ہفتوں پہلے کی بات ہے کہ میرا دل پکوڑیاں کھانے کو چاہ رہا تھا۔ میں اپنے بچوں سے دس روپے اُدھار لے کر بیسن خرید لایا۔ اور میں نے انتہائی معصومیت کے ساتھ جیسا کہ حق ہے شریف بیویوں سے بات کرنے کا۔ پوری معصومیت کے ساتھ کہا اور یقین کریں کہ اس معصیت سے غلامی بھی پوری طرح جھلک رہی تھی۔ میں بولا اے بیگم جی! میں کسی بھی طرح جتن کرکے بیسن لے آیا ہوں آپ سے رکویسٹ ہے کہ ذرا پکوڑیاں تل دیں۔ مجھے ماہ مبارک کی یاد آرہی ہے اور کوئی بات نہیں۔ بس اتنا سننا تھا کہ اس نے بیسن میرے ہاتھ سے چھین کر پتہ نہیں کہاں چھپادیا اور بولی۔

کتنی بھی عمر ہوجائے گی مزاج بچوں ہی جیسا رہے گا ہروقت چٹخارے سوجھتے رہتے ہیں کوئی نہیں تل رہا پکوڑی وکوڑی۔ وہ اکثر اسی طرح میرے ارمانوں پر پانی پھیردیتی ہے۔ ایسے واقعات پر میں اپنا دل بہلانے کے لئے صوفی گل بدن کے گھر چلا جاتا ہوں۔ وہ بے چارے شاید اسی لئے پیدا ہوئے ہیں کہ جس شوہر کا بھی دل ٹوٹ جائے وہ ان کے گھر پہنچ کر ایمانداری سے فریاد کرے اور صوفی گل بدن سے عبرت۔ اصل کرے۔ ان کے سمجھانے کا انداز بھی عجیب ہے۔ ایک لمحہ کے لئے انسان اپنے سارے غم بھول جاتا ہے اور یہ سمجھنے لگتا ہے کہ شاید وہ ابھی تک مادر زاد کنوارہ ہے۔ انہوں نے ہر انسان کو جو اپنی بیوی کے ظلم وستم سے پریشان ہو ہمیشہ اس طرح سمجھایا ہے کہ بس اللہ دے اور بندہ لے۔ منٹوں میں بیوی کا خوف دل سے نکال دیتے ہیں۔ صوفی گل بدن عورتوں کی نفسیات سے پوری طرح واقف ہیں اور جانتے ہیں کہ کس عورت کو کس طرح بس میں کیا جاتا ہے۔ ہمارے ایک دوست ہیں قاری نزاکت علی۔ ان کی آواز بہت نازک ہے جب بولتے ہیں سو فیصد ایسا لگتا ہے کہ جیسے کوئی خاتون گفتگو کررہی ہوں۔ ایک بار کسی اندھے شیطان نے انہیں خاتون سمجھ کر چھیڑ دیا تھا۔ اس وقت قاری نزاکت ادائے بے نیازی کے ساتھ بولے تھے تم اندھے ہو اس لئے میرا دیدار نہیں کرپارہے ہو ابے شیطان کی اولاد میں کوئی شمع خانہ نہیں ہوں میں چراغ محفل ہوں۔ ان کی تمام ادائیں لکھنوی انداز کی ہیں لیکن ان کی بیوی اُف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ۔ انتہائی خطرناک اور حد سے زیادہ زبان زور۔ اپنا شوہر تو خیر ہے ہی اپنا شوہر۔ اس کا ڈر خوف تو اس کا مذہبی فریضہ ہے لیکن ان سے تو دوسروں کے شوہر بھی لرزتے ہیں۔ صوفی آرپار کو لے لیجئے تھانیدار تک سے نہیں ڈرتے۔ تھانیدار سے اس طرح باتیں کرتے ہیں جیسے وہ خود ڈی ایس پی ہوں لیکن قاری نزاکت کی بیوی سے ان کا بھی دم خشک ہوتا ہے۔ ایک بار جمعہ کی نماز کے لئے جارہے تھے کہ راستہ میں قاری نزاکت علی کی زوجہ مل گئیں، صوفی آرپار نے ان سے خواہ مخواہ ایسے ہی کہہ دیا کہ کئی روز سے نزاکت میاں سے ملاقات نہیں ہوئی انہیں قید بامشقت کی سزا دے رہی ہو کیا۔ بس پھر کیا تھا انہوں نے شارع عام پر اپنا نقاب الٹ دیا اور اس طرح صوفی آرپار کو گھور کر دیکھا کہ اسی وقت ان کا پیشاب خطا ہوگیا۔ بے چارے کی جمعہ کی نماز بھی گئی۔ لیکن خدا جھوٹ نہ بلوائے۔ آپ یقین کریں اتنی خطرناک اور خداداد صلاحیتوں والی خاتون کو بھی صوفی گل بدن نے ایک بار اپنے بس میں کرلیا تھا اور ہاتھ جوڑنے پر مجبور کردیا تھا۔ ہم سب دوستوں کا گمان ہے کہ اگر صوفی گل بدن کی عوامی خدمات کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہا اور وہ اسی طرح ان تمام شوہروں کی دلجوئی کرتے رہے جو عورت کے مارے ہوئے ہیں تو انہیں امریکہ یا روس کی طرف سے کوئی ایوارڈ ضرور ملے گا۔

صوفی گل بدن کا کمال یہ ہے کہ ان کی آج تک شادی نہیں ہوئی ہے اس کے باوجود ان کے تجربات اتنے گہرے ہیں کہ چار زوجاؤں والے کسی شوہر کے تجربات اتنے گہرے نہیں ہوسکتے۔ انہیں تو ٹائم تک معلوم ہے کہ کس عورت کو کس ٹائم اور کس طرح خوش کیا جاسکتا ہے۔ میں نے ایک بار انہیں مشورہ دیا تھا کہ باقاعدہ آپ اپنے گھر پر بورڈ لگالیں اور شہر میں اعلان عام کرادیں کہ جو بھی اپنی بیوی سے پریشان ہو وہ فوراً سے پیشتر ہم سے ملے اور ہماری خدمات کے مزے لوٹے۔ وہ بولے فرضی صاحب! تمہارا مشورہ تو بہت قیمتی ہے لیکن ان کمبخت پولیس والوں سے ڈر لگتا ہے کہ بورڈ دیکھ کر یہ مجھے اٹھا کر تھانے میں نہ لے جائیں اور یہ پوچھ تاچھ شروع کردیں کہ بتاؤ تم نے اس طرح کی خدمات کے لئے ڈگری کہاں سے حاصل کی۔ پولیس والوں کو میں یہ کیسے سمجھاؤں گا کہ میری صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں اور میرا یقین نہ آئے تو مرنے کے بعد

اللہ میاں سے پوچھ لینا۔ لیکن پولیس کا کیا بھروسہ اللہ میاں کا نام سن کر میرے ڈنڈا ہی رسید کر دیا تو میں اسی وقت اپنی نظروں میں گر جاؤں گا اور تم تو جانتے ہی ہو کہ میں جب گر جاتا ہوں تو پھر اٹھ نہیں پاتا۔

بہر حال صوفی گل بدن ہم دوستوں میں بہت معتبر ہیں اور اپنی ازدواجی زندگی کی الجھنیں ہم ان ہی سے سلجھواتے ہیں۔ کئی بار میں نے ان سے نازک اوقات میں مشورہ کیا اور انہوں نے حسب موقعہ ایسا مشورہ دیا کہ میرے چار بیویاں بھی ہوتیں تو سب کی سب کو رام کر لیتا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ میں نے بانو سے فرمائش کی کہ میں اپنے سات آٹھ دوستوں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ ٹائم بھی پاس ہوگا اور کچھ ثواب بھی ملے گا۔ بانو بگڑ گئی بولی۔ اس میں ثواب کی کیا بات ہے کیا تمہارے دوست یتیم ہیں یا فقیر ہیں، آخر انہیں کھانا کھلا کر ثواب کیوں ملے گا۔ ہمیں اگر ثواب کمانا ہوگا تو ہم مستند یتیموں کو کھانا کھلائیں گے میں تمہارے دوستوں کو کیوں کھانا کھلاؤں گی؟۔

میں بولا۔ بانو یقین کرو میرے کئی دوستوں کے ماں باپ نہیں ہیں اور کئی دوستوں کے ماں باپ دس بیس سال کے اندر مرنے والے ہیں میں انہیں ایڈوانس ہی قابل رحم سمجھتا ہوں اور تم مجھے ہی دیکھ لو میری والدہ تو سنا ہے کہ میرے پیدا ہونے سے پانچ سال پہلے مر گئی تھیں اور ابا کی وفات تو کسی مؤرخ کو بھی خبر نہیں کہ کب اور کیوں ہوئی، مجھ سے زیادہ قابل رحم اس دنیا میں کون ہوگا۔ بیگم ماں باپ تو چلو آنے جانے والی چیز ہیں لیکن مجھے تو افسوس اس بات کا ہے کہ تم ساس کے ظلم وستم سے صاف بچ گئیں اور میں یتیم ویسیر شادی کے پہلے دن سے ہی احساس کمتری کا شکار ہوں۔

بس اتنا سننا تھا بانو تو آپے سے باہر ہوگئی اور اس نے تو غصے سے بے قابو ہو کر میرے خاندان کا سارا ناک نقشہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ اور تو اور خاندان کے وہ لوگ جو بے چارے خواہ مخواہ وقت سے پہلے ہی مر کر قبرستان کی رونق بڑھانے کے لئے قبرستان چلے گئے تھے اس نے تو ان کے احوال بیان کرنے شروع کر دیئے۔ کہنے لگی تمہارے چچا نے ساٹھ سال کی عمر تک عورتوں کو دن دہاڑے چھیڑا ہے۔ سنا ہے کہ کئی بار کنواری لڑکیوں سے پٹے تھے۔ یہ ہے تمہارا خاندان۔ دن دیکھا نہ رات عمر دیکھی نہ ذات بس عشق شروع اور وہ تمہارے خالو جو نزع کی حالت میں بھی سورۂ یٰسین کسی من پسند عورت سے سننے کے چکر میں تھے وہ تو میرے والد مرحوم وہاں موجود تھے انہوں نے سمجھایا برخوردار اب روانگی کا وقت ہے اب ان باتوں کو بھول جاؤ اب تم پورے کے پورے قبر میں لٹکے ہوئے ہو اب نازنینوں کا تصور چھوڑ دو اور کلمہ پڑھو تب جا کر ان کا خاتمہ ایمان پر ہوا تھا۔ ورنہ کوئی بعید نہیں تھی کہ اس وقت بھی وہ کسی عورت پر مر جاتے اور قبر میں گھستے ہی فرشتے ان کی ایسی کی تیسی کر دیتے اور وہ تمہاری امی کے خالہ زاد بھائی جنہوں نے عین جوانی کے عالم میں اپنی ہونے والی ساس کی بڑی ماں کو ڈارلنگ کہہ کر چھیڑ دیا تھا۔ یاد ہے کیا ہوا تھا۔ اسی وقت تمہارے چچا جو خود ماہر عشق تھے اور درجن بھر عشق انتہائی بے ایمانی کے ساتھ لڑا چکے تھے انہوں نے اپنی بینت اٹھالی تھی اور بے اختیار بولے نابنجار زاہدہ کو ڈارلنگ کہہ رہا ہے اب چغد اس کو محبوبہ بنانے کا ہمارا پروگرام ہے۔ بدتمیز آنکھیں کھول کر اظہار عشق کر۔ اپنے بڑوں کی امانتوں کو خراب کر رہا ہے۔ آہ وہ بے چاری زاہدہ خواہ مخواہ بدنام ہوگئی تھیں۔ یہ تمہارا خاندان، اس خاندان کے دودھ پیتے بچے تک عشق کرتے ہیں اور اس خاندان کے بوڑھے، ان سے اللہ شرماتا ہے لیکن یہ اللہ سے نہیں شرماتے۔

بانو! ایک ذرا سی بات پر تم نے میرے خاندان کا جو حلیہ بیان کیا ہے یہ تمہیں زیبا نہیں دیتا۔ میرے خاندان کے لوگ جیسے بھی تھے انہیں بے شمار عظمتیں حاصل تھیں۔ ان میں سے جب بھی کوئی مرا وہ سیدھا جنت میں گیا۔

بانو آنکھیں نکال کر بولی تم کسی کے بارے میں یہ دعویٰ کیسے کر سکتے ہو کہ وہ مرنے کے بعد جنت میں گیا۔

میری بیگم۔ زبان خلق کی وجہ سے۔ نبیوں تک نے یہ کہا کہ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو تمہیں یاد نہیں ابھی ہمارے خاندان کے ایک ایسے بزرگ کا انتقال ہوا ہے جنہوں نے زندگی میں صرف جمعہ کی نماز پڑھی تھی یا بس عید بقر عید کی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ جب مرے تو لوگوں نے اپنے کانوں سے سنا کہ کلمہ پڑھ رہے تھے اور ان کے جنازے کو دفن کرنے کے بعد لوگ صاف صاف ایک دوسرے سے ذکر کر رہے تھے کہ مرنے والے میں بہت خوبیاں تھیں۔ جس سے بھی قرض لیا کبھی لوٹایا نہیں لیکن لوٹانے کی نیت رکھتے تھے۔ دوبارہ پھر اسی قرض خواہ کے پاس مزید قرض کے لئے چلے جاتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں آپ سے کیوں منہ چھپاتا۔ میری نیت میں پاپ نہیں ہے اور اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ میں پھر قرض لینے کے لئے آپ کے گھر آ گیا ہوں۔ اس بار قرض حسنہ دو۔ تاکہ اگر نہ لوٹا سکوں تو آپ کو بھی کوئی گلہ نہ ہو۔ بہت ہی صاف گو انسان تھے۔ ایسے لوگوں کی مغفرت دم نکلنے سے پہلے ہی ہو جاتی ہے اور یہ تو کسی سے بیعت بھی تھے۔ بیعت والے کہاں جہنم میں جاتے ہیں۔ بانو! کیا تم معاشرے

کی ان سچائیوں کو جھٹلا سکتی ہو۔ ہمارا خاندان کچھ بھی سہی اسے بزرگوں کی دعا لگی ہوئی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہمارے خاندان کے بدکردار لوگ بھی مرتے ہی سیدھے جنت میں گئے اور فرشتے ان سے حساب وکتاب کی ہمت نہ کرسکے۔

ارے جاؤ۔ بانو اپنے پاؤں پٹختے ہوئے بولی۔ خواہ مخواہ کی بکواس کرتے ہو۔

پچھلے سال تمہاری اماں کی منجھلی خالہ کا انتقال کس طرح ہوا تھا۔ عورتیں سورۂ یٰسین پڑھتے پڑھتے تھک گئی تھیں۔ کسی طرح بھی دم نکل کے نہیں دے رہا تھا۔ ایسی عورتوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

بیگم! ان کا مقام اللہ کو بلند کرنا تھا اس لئے نزع میں ان کی تکلیف بڑھا دی گئی۔ خدا کی قسم ان کی وفات کے بعد میں نے اپنے محلے کے معتبر لوگوں سے یہ سنا۔ یار بہت اچھی خاتون تھیں۔ خدا کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اگر وہ جنتی نہ ہوتیں تو لوگ ایسی باتیں کیوں کرتے۔ کیا ان لوگوں کو اپنی آخرت کی فکر نہیں۔ کیا یہ لوگ مرحومہ پر جنتی ہونے کا الزام لگا رہے ہیں۔؟

میرے اور بانو کے درمیان کافی دیر تک بحث چلتی رہی۔ بالآخر مجھے ہی نماز کی نیت باندھنی پڑی۔ جی ہاں میرے ایک پیر تھے جو بغیر مرے جنت میں چلے گئے تھے انہوں نے ایک بار مجھے نصیحت کی تھی بیٹا جب بھی غصہ آجائے فوراً نماز کی نیت باندھ لو۔ چنانچہ جب بھی مجھے غصہ آتا ہے تو میں نماز کی نیت باندھ لیتا ہوں اور میرا غصہ کافور ہوجاتا ہے۔ آپ سوچیں گے کہ میں ایران طوران کی اور بک بک کی داستانیں آپ کو سنا رہا ہوں۔ میں عرض کروں گا کہ یہ ازدواجی زندگی کے وہ حقائق ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس زندگی کی سب سے بڑی مجبوری بیوی کو برداشت کرنا ہے۔ ایجاب وقبول کے گنتی کے دو لفظ بول کر زندگی بھر ان گنت الفاظ سننے پڑتے ہیں۔ بیوی تو بیوی، بیوی کے گھر کے کتے بھی جب دل چاہتا ہے بے چارے شوہر پر بھونک کر چلے جاتے ہیں اور ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا جاسکتا ہے۔ آپ نے سنا ہی ہوگا کہ دفعہ چار سو بیس کے تحت آل ورلڈ سوسائٹی نے جو قانون پاس کر رکھا ہے کہ جورو کا بھائی ایک طرف ساری خدائی ایک طرف۔ اس قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ دنیا بھر کے شرفا منجملہ ان میں سے ایک عدد میں بھی ہوں اپنے سالوں کا بوجہ از تعزیرات سوسائٹی احترام کرنے پر میں بھی مجبور ہوں۔ سالے جب بھی گھر آتے ہیں اس طرح گردن جھکا کر کھڑا ہوجاتا ہوں جیسے میں فارم کا بیمار مرغا ہوں اور میری گردن پر چھری چلنے میں دس سیکنڈ باقی رہ گئے ہیں۔ میری بیوی میری اس صورت حال سے پوری طرح مطمئن ہے اور میری اس پوزیشن کو آخرت کے حق میں مفید سمجھتی ہے جب کہ میں جانتا ہوں کہ میں شوہر ہوں اور یقیناً اس گدھے کی طرح ہوں جو نہ گھر کا ہوتا ہے نہ گھاٹ کا۔

یہ تمام باتیں بالکل برحق ہیں اور بیوی کا مزاج آج بھی بھٹی کی آگ کی طرح گرم رہتا ہے۔ لیکن آج تو نہ جانے کیا ہوا۔ وہ صبح سے بہت خوش تھی۔ گنگنا رہی تھی، مسکرا رہی تھی۔ بغیر مانگے صبح سے تین بار مجھے چائے بنا کر دے چکی تھی۔ اور اس طرح بار بار مجھے محبت سے دیکھ رہی تھی جیسے اس کو ہمارے نکاح پر آج ہی اعتبار آیا ہو۔ تیسری بار جب اس نے مجھے چائے کا کپ پکڑایا تو مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے پوچھ ہی لیا۔

خیریت تو ہے بانو جی! آج کا سورج کیا پچھم سے نکلا ہے۔ یہ آپ کے ہونٹوں پر من کی چنچلتائیں کیوں تھرتھرا رہی ہیں۔ یہ خوشی ہے یا کوئی پاگل پن ازراہ کرم کچھ تو واضح کرو۔ کیا مجھے اپنی خوشی میں شریک نہیں کروگی، کیا میں تمہارا اکلوتا شوہر نہیں ہوں۔

بیشک تم میرے اکلوتے شوہر ہو۔ اور ہر شریف عورت کا ایک ہی شوہر ہوتا ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ مجھے آپ کی زندگی میں اٹھائے اور میرے وجود کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اُتار دیں۔ لیکن آج میں اس لئے خوش ہوں کہ مجھے حسن الہاشمی صاحب نے فون کرکے یہ بتایا ہے کہ تمہاری اذان بت کدہ پڑھ کر وہ بھی ہنس دیئے ہیں۔

یعنی کہ وہ بھی۔ "میں بولا" جنہوں نے نہ ہنسنے کی قسم کھا رکھی ہے۔

وہ کہہ رہے تھے فی الحقیقت یہ فنکار ہے اس کا معاشرے کے ٹھیکیداری پر طنز دراصل ان تمام انسانوں کے چہرے پر طمانچہ ہے جو دیکھنے میں کچھ اور نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں کچھ اور ہیں۔

خالی تعریفوں سے کیا ہوتا ہے۔ میرے لہجے میں "جھلاہٹ" تھی انہیں دو چار ہزار روپے لفافے میں رکھ کر بھجوانے چاہئیں تھے۔

روپوں سے زیادہ قیمتی چیز حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ ان کا تمہاری تحریروں کی تعریف کرنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ آپ کی اذان بتکدہ کی اہمیت کو سمجھ رہے ہیں اور اب اس بات کا بھی امکان ہے کہ وہ آپ سے کچھ اور بھی لکھنے کو کہیں۔ مجھے تو بہرحال خوشی ہوئی ان کا فون آنے کے بعد میرے دل میں آپ کی قدر و قیمت بڑھ گئی۔ اور اسی لئے صبح سے میرا دل خوشی سے جھوم رہا ہے۔

تو پھر مجھے بھی اپنی خوشی میں شامل کرلو۔ "میں نے جھوم کر کہا" اور میرے دل کو فرحت عطا کرنے کے لئے میری ایک درخواست قبول کرلو۔

ارشاد فرمائیں۔ آج تو جو بھی کہوگے مانوں گی۔

ایک سال سے زیادہ ہوگیا میں نے اپنے دوستوں کی دعوت نہیں کی بے چارے دعوت کیلئے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ پرسوں ہی صوفی اذاجاء بڑے مایوسی کے لہجے میں کہہ رہے تھے بھائی ابوالخیال صاحب اب تو آپ کے گھر دعوت کھانے کی تمنا ہی چھوڑ دی۔ ان کا لب ولہجہ مجھے رونے پر مجبور کررہا تھا لیکن میں رویا نہیں۔ البتہ رات بھر میں سو نہیں سکا اگر تم میرے دوستوں کی خطائیں معاف کر کے ایک موقعہ ہنسنے ہنسانے کا دیدو تو ہم سب کی دین ودنیا سنور رجائے گی سب دوست تمہارے ہاتھ کا کھانا کھانے کو ترس رہے ہیں۔

بانو ہونٹوں کے بجائے ناک سے ہنسی اور بولی۔ چلو آپ بھی کیا یاد رکھیں گے۔ جاؤ بلالو سب کو۔

سچ مچ، واقعی تم ونڈرفل قسم کی زوجہ ہو۔ تم جیسی اگر دو چار اور بھی مل جائیں تو میں منت کی چوتھائی میں انہیں اپنی بیوی بنالوں گا۔

اور اگلے ہی دن میں نے دعوت کی اطلاع آناً فاناً اپنے سبھی دوستوں کو دیدی۔ کل دوستوں کی تعداد تو ایک ہزار سے زیادہ ہے لیکن میں نے صرف پندرہ دوستوں کو مدعو کیا۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

صوفی گل بدن، صوفی معشوق ملت، صوفی آرپار، منشی مروارید، صوفی قالوبلیٰ، حافظ جان جاں، مولوی تبارک علی، صوفی شہتوت خواجہ بنارس والے، صوفی ہدہد، مولوی گلفام، قاری نزاکت علی، حاجی غریب الہند، حافظ ماشاءاللہ، ماموں آئیں بائیں اور صوفی نزلے شاہ۔

آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ میرے سب دوست خوش خوراک ہیں اور دسترخوان پر اس طرح بیٹھتے ہیں جیسے زندگی میں آخری بار کھانا کھا رہے ہوں۔ بانو کو ان سب کی خوراک کا پورا اندازہ ہے اس لئے اس نے پچاس آدمیوں کا کھانا تیار کیا تاکہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑی۔

کھانے سے پہلے باہمی بات چیت میں بہت لطف آیا اور تقریباً ہر موضوع پر طبع آزمائی ہوئی، شاعری سے لے کر سیاست تک اور عورتوں سے لے کر قبرستان تک کوئی موضوع نہیں بچا جس پر یار دوستوں نے اظہار خیال نہ کیا ہو۔

صوفی شہتوت نے جمعیۃ العلماء کی صدارت کا ذکر چھیڑتے ہوئے کہا۔ واقعی ہمارے علماء بہت ہی قابل اعتبار ہیں۔ مولانا ارشد مدنی اور مولانا محمود مدنی کے تنازع کو دیکھ لیں کس قدر واضح انداز میں ہورہا ہے۔ ذرا بھی نفاق دونوں طرف نظر نہیں آتا۔ ان کا جیسا ظاہر ویسا ہی باطن۔ ایسے ہی علماء کی رسہ کشی سے علم کا وقار باقی ہے۔

صوفی اذاجاء نے فرمایا۔ منموہن سنگھ نے جس طرح امریکہ کے صدر بش کی خاطر مدارات کی ہے اس سے گدھوں تک میں تبصرے ہورہے ہیں۔ ایک گدھے نے کھل کر یہ بات کہی ہے کہ گدھا اپنے مقام حماقت سے کتنا بھی گر جائے لیکن وہ بش کو پیار کی نظروں سے نہیں دیکھ سکتا۔

صوفی معشوق صاحب نے فرمایا۔ کانگریس سے مسلمانوں کو باقاعدہ نکاح کرنا چاہئے، کانگریس کچھ بھی کرلے وہ کسی بھی جگہ کتنا ہی فساد مچادے پھر بھی وہ بوس وکنار کے قابل ہے۔ تمام علماء حق اور علماء ناحق نے اس کو بار بار گود لیا ہے وہ بابری مسجد کو شہید کر کے بھی ان مسلمانوں سے زیادہ افضل ہے جو بابری مسجد کو دوبارہ بنوانے کی باتیں کرتے ہیں۔

مولوی گلفام نے عشق ومحبت پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ آج کے دور میں محبت کرنا بہت ایزی ہوگیا ہے۔ موبائیل نے عشق ومحبت کے معاملات میں جو تعاون پیش کیا ہے اس کو دیکھ کر سائنس کی پیشانی چومنے کو دل چاہتا ہے۔ پہلے دور میں لڑکیوں تک پیغامات محبت پہنچانے کے لئے کیسی کیسی اُدھیڑبن کی جاتی تھی۔ شہزادہ سلیم کو انارکلی تک ایک پیغام پہنچانے کے لئے کبوتروں کا سہارا لینا پڑا تھا اور کئی بار یہ پرچے بازی لوگوں کی نظروں میں بھی آگئی تھی، اب خدا رکھے موبائیل کا دور ہے محبت کرنے والے اگر رات بھر ایک دوسرے سے بات چیت کریں تو کسی کو خبر نہیں ہوتی۔

آپکا مقصد کیا ہے؟ میں نے بے قرار ہو کر مولوی گلفام سے پوچھا۔

میرا مطلب یہ ہے کہ اب عشق لڑانا آسان ہے اس لئے ہم سب کو کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہئے۔

لیکن ہماری عمریں؟ ماموں آئیں بائیں بولے۔

عمروں سے کیا ہوتا ہے۔ مولوی گلفام نے انتہائی اعتماد کے ساتھ کہا۔ کم عمر زیادہ عمر تو دقیانوسی باتیں ہیں۔ اس طرح کی باتوں سے اللہ سے پناہ مانگنی چاہئے۔

لیکن کوئی ایسا طریقہ تو بتائیں کہ جب ہم کسی سے محبت کی پلاننگ کریں تو ہماری عورتوں کی عقلوں پر پردے پڑجائیں۔ "میں بولا" ہمارے گھروں میں پرانے زمانہ کی عورتیں ہیں انہیں سب کچھ گوارہ ہے عشق گوارہ

نہیں ہے۔

عورتوں کے چکر میں مت رہئے۔ مولوی گلفام نے کہا۔ جس نے عشق کے معاملے میں اپنی بیوی کی رائے ہموار کرنے کی کوشش کی سمجھ لیجئے اس کا بیڑہ غرق ہوا۔

یہ عورتیں تو بہت چالاک ہوتی ہیں۔ "حافظ ماشاء اللہ" انہیں تو کسی نہ کسی طرح بھنک ہی پڑجاتی ہے۔ مجھے بھی چند سال پہلے ایک عورت سے خواہ مخواہ عشق سا ہوگیا تھا۔ میں نے کچھ نہیں کہا۔ البتہ میں روزانہ کپڑے بدلنے لگا اور دن میں دو چار مرتبہ خلاف معمول اپنی الجھی ڈاڑھی کو سلجھانے لگا بس اتنی سی بات پر ایک دن بیوی نے کہا۔ کیا بات آج کل خود پر بہت دھیان دے رہے ہو۔ کسی سے عشق ہوگیا کیا؟

اسی دوران کھانا آگیا۔ سب کھانے پر بغیر ہاتھ دھوئے اس طرح ٹوٹ پڑے جیسے صدیوں سے بھوکے ہوں۔ میں بتاچکا ہوں کہ میرے سب دوست بفضل الٰہی خوش خوراک ہیں۔ ان کو کھاتے دیکھ کر رشک آتا ہے۔ ان میں صوفی شہتوت اور خواجہ بنارس والے تو زیادہ کھانے کے عالمی مقابلے میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔ صوفی شہتوت چار پلیٹ چاولوں کی کھاکر پھر پندرہ بیس روٹیاں آسانی سے کھالیتے ہیں اور درمیان میں پانی پینے کی غلطی نہیں کرتے۔ خواجہ بنارس والے بھی دو درجن روٹیاں خاموشی کے ساتھ سٹک لیتے ہیں۔ صوفی ہدہد کھانا کھانے کے دوران بولے۔ ابوالخیال صاحب آپ کی زوجہ بھی بہت کمال کی ہیں۔ ایک ایک چیز اس درجہ لذیذ ہے کہ بس دل چاہتا ہے کہ کھائے جاؤ۔ اللہ نظر بد سے انہیں محفوظ رکھے۔ حاجی غربت الہند نے فرمایا۔ کہ میں نے ایسا کھانا پچھلے سات جنم سے نہیں کھایا بھلا آلو بھی کوئی چیز ہیں یہ تو غریبوں کی ترکاری ہے لیکن آلو بھی اس طرح بنار کھے ہیں کہ اگر میں مغل ہوتا تو تمہاری بیگم کے ہاتھ کٹوادیتا۔

حضرت آپ کو غریب الہند کیوں کہا جاتا ہے۔ منشی مروارید نے سوال کیا۔

حاجی غریب الہند بولے۔ ہمارے ملک میں امیر الہند کئی بن گئے تھے۔ میرے دوستوں نے کہا کہ اب تک تاریخ میں کوئی غریب الہند نہیں ہے اس لئے ان سب نے مل کر مجھے غریب الہند کا خطاب عطا کیا۔ میں نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا۔ کہ اس نے مجھ پر نظر کرم کی۔ ہندوستان کا سب سے زیادہ امیر بننے کے مقابلے میں ہندوستان کا سب سے غریب آدمی بننے میں عافیت ہے۔

آپ کی سوچ بہت اچھی ہے۔ اس طرح کی سوچ کے دو چار مسلمان اور پیدا ہوجائیں تو ہماری ملت کا بیڑہ پار ہوجائے گا۔

فرضی بھائی۔ روٹیاں ختم ہوگئیں۔ صوفی ہدہد بولے۔

میں اندر گیا اور میں نے بانو سے کہا کہ روٹیاں ختم ہوگئی ہیں۔

مجھے اندازہ تھا۔ اس لئے میں نے پھر توا چڑھادیا ہے۔ آپ چلو میں گرم گرم بناکر بھجواتی ہوں۔

میں واپس بیٹھک میں آیا تو سالن ختم ہونے کی بھی خبر سننے کو ملی۔

میں پھر اندر لوٹا اور میں نے بانو سے کہا کہ اسٹو بھی ختم ہوگیا ہے۔

بانو بولی۔ اللہ خیر کرے۔ آلو کا سالن تو ہے بھی لیکن اسٹو تو بالکل ختم ہوگیا۔

میں نے تھوڑا سا اپنے لئے رکھا تھا آپ اس کو باہر ہی لے جایئے۔

بانو نے اپنے حصے کا سالن بھی میرے دوستوں کو کھلادیا۔ اللہ نے اس قدر برکت دی کہ سب دوستوں کا پیٹ بھر گیا اور مزید کوئی رسوائی نہیں ہوئی۔ صرف اسٹو کم پڑ گیا تھا۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد جس کو جہاں جگہ ملی وہ وہیں لڑھک گیا۔

سب کے پیٹ اس طرح بھرے ہوئے تھے کہ ہلنے تک کی گنجائش نہیں تھی میں بھی ایک کونے میں کوپسر گیا۔ صوفی قالو بلیٰ نے مجھ سے پوچھا۔

یار فرضی صاحب یہ جو مولانا ارشد مدنی اور محمود مدنی کے درمیان لڑائی چل رہی ہے اس کے بارے میں تم کچھ لکھوگے؟ کون کہتا ہے کہ لڑائی چل رہی ہے۔

روزانہ اخباروں میں نئی نئی خبریں سننے کو ملتی ہیں۔ اگر ان دونوں کے درمیان کوئی لڑائی نہیں ہے تو پھر یہ سب کیا ہے۔

یہ کچھ بھی ہے۔ لیکن تم اسی کو کیوں پڑھتے ہو۔" میں نے غضب ناک ہوکر کہا۔" اتنا بڑا اخبار ہوتا ہے۔

اس سب کو چھوڑ کر علماء کے اختلافات ہی کی باتیں کیوں پڑھتے ہو اس طرح کی باتیں پڑھ کر پھر ان پر غور وفکر کرنے سے علم کی توہین ہوتی ہے، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ علماء کو لڑائی پر بھی ثواب ملتا ہے اگر ثواب نہ ملتا تو یہ کیوں لڑا کرتے۔ آپ دیکھیں مولانا اسعد مدنی اور مولانا سالم ۲۵ سالوں تک لڑتے رہے، کیوں؟ محض اس لئے کہ انہیں دونوں ہاتھوں سے ثواب وصول کرنا تھا۔

پھر انہوں نے صلح کیوں کی؟" صوفی گلفام نے پوچھا"

انہوں نے صلح کیوں کی۔ ہمیں اس بارے میں دبلا ہونے سے کیا فائدہ۔ وہ لڑ رہے تھے تب خیر ہی خیر تھا اور اب صلح ہو گئی اب بھی خیر ہی خیر ہے۔ ہم نے کسی کتاب میں ایک بار یہاں تک پڑھ لیا تھا کہ علماء اگر گناہ بھی کرتے ہیں تو اس پر بھی انہیں ثواب ملتا ہے۔

پھر تو ہمیں علماء بننا چاہئے تھا۔ حافظ ماشاءاللہ نے کہا۔ "کس قدر خوشی کی بات ہے نیکی کرو تب فائدہ اور گناہ کرو تب بھی کوئی نقصان نہیں۔ گویا کہ آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام۔

جی ہاں۔ لیکن علماء کو علماء بننے میں کتنی مدت لگتی ہے۔ علماء بننا آسان نہیں ہے۔

فرضی صاحب! میرا ایک سنجیدہ سا سوال ہے۔" مولوی تبارک علی نے کہا۔" کیا آپ اس کا جواب دینا پسند کریں گے۔

کیوں نہیں۔ میں بولا، میں تو پیدا ہی اس لئے ہوا ہوں کہ آپ لوگوں کے سوالوں کے جواب دوں۔ لیکن سوال ڈھنگ کا کرنا۔ تمہارا معدہ حلق تک بھرا ہوا ہے مجھے امید نہیں ہے کہ تم کوئی ڈھنگ کی بات پوچھو گے۔

میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اگر جمعیۃ العلماء ہند میں اسی طرح اختلاف چلتا رہا تو پھر اس ملت کا کیا ہوگا؟

ملت کو صرف فائدہ ہوگا۔" میں نے بیٹھتے ہوئے کہا۔" آج سے ۲۵ برس پہلے جب خاندان قاسمی اور خاندان مدنی میں جنگ ہوئی تو ان دونوں خاندانوں کو بھی فائدہ ہوا اور ملت بھی خسارے میں نہیں رہی۔ ان دونوں خاندانوں کو اپنے اپنے حلقے سے خوب پیسہ ملا۔ پہلے یہ پیدل چلا کرتے تھے اختلاف کے بعد انہوں نے طرح طرح کی کاریں خرید لیں۔ خوب ان دونوں کی چاندی بنی۔ اور اس لڑائی کے دوران عقیدت مندوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ علماء کچھ بھی کر لیں لیکن ان پر اللہ کا فضل ہر حال میں ہوتا ہے۔ چار انہیں گالیاں دیتے ہیں تو ۸ ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان کے ہر طرح وارے کے نیارے ہیں۔ رہی ملت تو خاندان قاسمی اور خاندان مدنی کے اختلاف کے بعد ملت کو ایک دارالعلوم اور بھی ملا۔ پہلے دیوبند میں ایک دارالعلوم تھا اب دو دو ہیں۔ اس طرح علم کو بھی فروغ ہونے کا موقعہ ملا جب ہی تو کہتے ہیں کہ علماء کے اختلاف میں بھی خیر ہے۔ جمعیۃ العلماء کا اختلاف بھی سیدھا خیر کی طرف جائے گا۔ یہ اختلاف اگر زیادہ بڑھ گیا تو ایک جمعیۃ العلماء اور وجود میں آ جائے گی اس طرح مسلمانوں کی مدد کرنے والی ایک پارٹی اور پیدا ہو گی۔ اس لئے یہ دعا کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ اختلاف ختم ہو جائے۔ کیونکہ اختلاف میں تو خیر ہی خیر ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے گھروں میں کوئی اختلاف نہیں ہے بس دونوں کے چمچے اشتہار بازی کر رہے ہیں۔

یہ بھی ممکن ہے۔ کیونکہ لوگ باہوش ہیں یہ کیوں لڑیں گے، جو کچھ ہے ان دونوں ہی کا ہے۔ تشویش تو اس وقت ہوتی جب جمعیۃ کی صدارت کے لئے کوئی اور میدان میں کود جاتا۔ اب حق صدارت ایک کو ملے یا دوسرے کو۔ اقتدار تو ایک ہی خاندان میں رہے گا۔

کیا باپ کے بعد بیٹے کا صدر بننا شرعاً جائز ہے۔؟

کیا جائز ہے کیا ناجائز، یہ بات ہم سے زیادہ علماء جانتے ہیں جو آپس میں اختلاف کر رہے ہیں۔ انہیں اپنی آخرت کی فکر ہم سے زیادہ ہے وہ جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک ہی ہوگا اگر ٹھیک نہ ہوتا تو وہ کیوں آپس میں لڑتے۔ ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔

حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ کی لڑائی میں جب دونوں حق پر ہو سکتے ہیں تو علماء کی لڑائی میں دونوں حق پر کیوں نہیں ہو سکتے۔ تم لوگوں نے مولانا منظور نعمانی کے بیٹے کی کتاب واقعۂ کربلا کا پس منظر نہیں پڑھی۔ جس میں انہوں نے کربلا کی لڑائی کو نوشتۂ تقدیر قرار دے کر یزید کو بے قصور بتایا ہے۔ تو یہاں بھی بس یہ سمجھ لو کہ علماء کے یہ جھگڑے اور رگڑے جو دیکھنے میں آ رہے ہیں یہ سب نوشتۂ تقدیر ہے اس میں ان علماء کا کوئی قصور نہیں ہے۔

پھر تو فرضی صاحب بات اور بھی پیچیدہ سی ہو گئی ہے۔ ابلیس نے جو آدم کو سجدہ نہیں کیا تھا، فرعون نے جو خدائی دعویٰ کیا تھا، ابوجہل جو ایمان نہیں لایا تھا اور مسٹر جناح نے جو کانگریس کی مخالفت کی تھی اور ہمارے جنت نشان ہندوستان میں آئے دن جو مسلمانوں کا خون ناحق بہایا جاتا ہے تو یہ سب بھی تو نوشتۂ تقدیر ہے۔ پھر ان سب باتوں پر ہم واویلا کیوں کرتے ہیں۔؟

بھائیوں تم سب کے پیٹ حلق تک بھرے ہوئے ہیں۔ اس وقت تمہارے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئے گا۔" میں جھلا گیا" اگر آپ کو اس طرح کی علمی بحثوں میں الجھنا ہے تو اس کیلئے کسی دوسری مجلس کا انتظار کریں۔

میں نے مصلحت اسی میں سمجھی کہ مجلس برخواست کردوں۔ سب لوگ بھی ڈکاریں لیتے ہوئے اٹھ گئے۔ ان سب کے رخصت ہونے کے

بعد جب میں گھر میں داخل ہوا تو بانو نے مجھ سے پوچھا تمہارے احباب خوش بھی ہو گئے۔

خوش نہ ہوتے، کیا تم میرے چندے آفتاب چندے ماہتاب دوستوں کو ناقدرا سمجھتی ہو۔؟

میں نے کب کہا کہ یہ لوگ ناقدرے ہیں۔کم سے کم کھانے پینے کے معاملے میں تو یہ بہت قدر دان ہیں اور ان کی قدردانی اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ جب بھی دعوت کرو فوراً آجاتے ہیں بے چارے کبھی کوئی عذر نہیں کرتے۔

بانو واقعتاً تم بہت سمجھ دار ہوگئی ہو''میں نے فلسفیانہ انداز میں کہا'' اور یہ سب میری بابرکت صحبت کا نتیجہ ہے ورنہ اس سے پہلے تم ان دوستوں کی غیبت کرتے نہ تھکتی تھیں جب کہ میرے سارے دوست تمہیں ہر اینگل سے پسند کرتے ہیں۔صوفی گل بدن فرما رہے تھے یار تمہاری بیگم سے روبرو بات چیت کرنے کو دل چاہتا ہے کسی بھی طرح کم سے کم ایک بار موقعہ فراہم کرو۔ان کے اندازِ فرمائش میں اس درجہ معصومیت تھی کہ مجھے وعدہ کرنا پڑ گیا اور میں نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔خاندان میں کسی کی موت ہونے دو اس وقت میں تمہیں اپنی بیوی کے روبرو کھڑا کردوں گا۔

کیوں؟ کسی کی موت کے وقت کیوں؟''بانو نے حیرت سے پوچھا''

تم بالکل عقل سے کوری ہو۔بھئی موت کے وقت انسان کی نیت اور خیالات بالکل پاک صاف رہتے ہیں۔وہ ایک دم کسی عورت پر غلط نظر نہیں ڈال سکتا۔

اور میری نیت؟''بانو کی آنکھوں میں شوخی تھی''

تمہاری نیت پر مجھے بھروسہ ہے وہ اس لئے کہ دنیا میں اور کم سے کم میرے دوستوں میں مجھ سے اچھا مرد کوئی ہے نہیں اس لئے بوجہ مجبوری تمہارا کردار پوری طرح محفوظ ہے۔

لاحول ولاقوۃ۔بانو جھلا گئی۔کیا گھٹیا سوچ ہے تمہاری۔یہ بھی سب تمہاری صحبت مسلسل کا نتیجہ ہے۔

بہت ہوشیار ہو۔میرے اندر جو خوبیاں ہیں وہ آپ کی صحبت کی وجہ سے ہیں اور آپ کے اندر جو خرابیاں ہیں وہ میری صحبت کی وجہ سے ہیں۔ واقعتاً تم پکے شوہر ہو چت بھی اپنی پٹ بھی اپنی۔

چھوڑو ان باتوں کو۔تم میرے دوستوں کا ملا جلا تبصرہ سنو۔سب نے کھانا کھا کر جم کر تمہاری تعریف کی اور یہ بھی کہا کہ اس طرح کی دعوتوں کا سلسلہ اگر چلتا رہا تو ان سب کو رزق حلال کی لذتیں میسر رہیں گی۔صوفی آر پار فرما رہے تھے کہ ہمارے گھر ایک سال پہلے کھانا کھا کر وہ گئے تھے جب سے مغرب کی نماز پابندی سے پڑھتے ہیں۔صوفی معشوق ملت بھی تمہاری تعریف کرتے کرتے وقت آپے سے باہر ہو رہے تھے،فرما رہے تھے یار بیوی ہو تو ایسی۔کہہ رہے تھے تم اتنے بخیل ہو کہ ایک آدھ بار کی ملاقات بھی گوارہ نہیں۔پردہ اپنی جگہ شریعت اپنی جگہ اور ہم احباب اپنی جگہ۔بڑے ہی دلدوز انداز میں کہہ رہے تھے کہ ہم جیسے احباب تو تمہیں قبرستان تک میں نہیں مل سکتے۔لہٰذا ایک بار ایک منٹ کے لئے ہی دیدار کرادو۔

اے جی۔ایک بات کہوں اگر آپ برا نہ مانیں،بانو نے عجیب انداز سے کہا۔

میں تمہاری بات کا برا مان کر کہاں جاؤں گا۔مجھے تو عمر بھر اسی مکان میں رہنا ہے تم کہہ لو جو تمہیں کہنا ہے۔

بانو بولی۔آپ کے سارے دوست مجھے لوفر قسم کے لگتے ہیں۔ سب کے چہروں پر ڈاڑھیاں ہیں اور تقریباً سبھی پیری مریدی بھی کرتے ہیں اور سب کے سب اپنے حلئے سے خود کو خدا ترس بھی ثابت کرتے ہیں لیکن عورتوں سے ملنے کو عورتوں سے بات چیت کرنے کے لئے ایسے بے تاب رہتے ہیں جیسے ان کی زندگی کا مقصد ہی عورتوں سے فیضیاب ہونا ہے۔

بیگم۔تم غلط سمجھ رہی ہو میرے احباب کے متقی ہونے میں شیطان لعین تک کو کوئی شک نہیں ہے۔یہ لوگ دراصل سائنس داں قسم کے ہیں جب تک کسی چیز کا تجربہ نہیں کر لیتے یقین نہیں آتا۔

کیا مطلب؟ بانو نے گھور کر دیکھا۔

مطلب پھر بتاؤں گا۔فی الوقت تو میں بیت الخلا میں جا رہا ہوں اور وہاں بیٹھ کر یہ غور کروں گا کہ ہمارے معصوم عن الخطا علماء کو متحد کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا۔خدا حافظ۔

(یار زندہ صحبت باقی)

قسط نمبر:۶۴

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یوناف اور یوام نے چند روز تک حمص شہر کی ایک سرائے میں قیام کیا اس دوران انہوں نے سارا حمص شہر اور اس کے گردونواح کے علاقوں کو بھی گھوم پھر کر دیکھا پھر انہوں نے وہاں سے روانگی کا ارادہ کرلیا، کوچ کرنے کے لئے جب وہ سرائے کے اصطبل میں آئے، اصطبل میں کوچ کرنے والے لڑکے نے ان کے گھوڑوں پر زینیں کس دی تھیں۔ یوناف نے آگے بڑھ کر باری باری دونوں گھوڑوں کے تنگ میں انگلی ڈال کر زین سے کسے جانے کا اندازہ لگایا چند سکے نکالے اور لڑکے کی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ تمہاری محنت، جانفشانی اور تمہارے اس خلوص کا انعام ہے جس کا اظہار تم نے ہمارے ساتھ کیا۔''

لڑکے نے سکے سنبھال لئے پھر اس نے انتہائی شوق اور ہمدردی سے پوچھا۔ ''یہاں سے نکل کر آپ دونوں کی منزل کہاں ہوگی۔''

یوناف نے اس لڑکے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔ ''اے میرے عزیز! ہماری منزل تو مصر کی سرزمین میں دریائے نیل کے کنارے تحمص شہر ہے لیکن ہم ترائے شہر کی طرف جائیں گے اور وہاں سے بحری جہاز کے ذریعہ دونوں میاں بیوی مصر کا رخ کریں گے مگر اس سے پہلے انطاکیہ جائیں گے کچھ روز وہاں قیام کرنے کے بعد جبل طاؤس کے بیچوں بیچ آگے بڑھتے ہوئے حرافہ اور آزین شہروں سے ہوتے ہوئے ازمیر اور پھر وہاں ترائے سے شہر کی طرف نکل جائیں گے۔''

یوناف کی گفتگو سننے کے بعد لڑکے کے چہرے پر فکر اور پریشانی کے آثار نمودار ہوگئے۔ ''یہاں سے انطاکیہ کا سفر تو انتہائی دشوار اور خطرناک ہے۔ اکادکا کوئی بھی شخص اس شاہراہ پر سفر نہیں کرتا اور اگر کوئی ایسا کرتا بھی ہے تو راستے میں کوہستانی لوگ نہ صرف ایسے مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں۔ بلکہ ان کا قتل عام کر کے ان کا نام ونشان بھی مٹادیتے ہیں۔ اس بنا پر میں یہ کہوں گا آپ دونوں کا اکیلے انطاکیہ کی طرف سفر کرنا پر از خطر ہے اس سرائے میں ایک ایسا تاجر ٹھہرا ہوا ہے جس کے ساتھ اس کے سات آٹھ ملازم بھی ہیں وہ سوداگر انطاکیہ شہر کا ہی رہنے والا ہے وہ یہاں اس غرض سے رکا ہوا ہے کہ انطاکیہ کی طرف کوئی تجارتی کارواں جانے والا تیار ہو تو وہ بھی اس کے ساتھ روانہ ہوجائے اس بنا پر میں آپ کو مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ آپ دونوں اکیلے انطاکیہ کی طرف روانہ نہ ہوں بلکہ یہاں رک کر انتظار کریں اور جب کوئی تجارتی کارواں انطاکیہ کیلئے تیار ہو تو آپ دونوں اس کارواں کے ساتھ ہولیں۔''

یوناف مسکرایا پھر اس لڑکے کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے پوچھنے لگا۔ ''کیا تم مجھے اس تاجر سے ملا سکتے ہو۔'' لڑکے نے بڑی بشاشت سے جواب دیا ''ہاں آپ میرے ساتھ آیئے میں آپ کو اس تاجر سے ملاتا ہوں۔'' یوناف اور یوام دونوں اس لڑکے کے ساتھ ہولیے تھے۔ لڑکا دونوں کو اصطبل سے نکال کر سڑک کے اندرونی حصے کی طرف لے گیا اور ایک کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ تھوڑی ہی دیر بعد ڈھلتی ہوئی عمر کے ایک شخص نے دروازہ کھولا اور اپنے ساتھ یوناف، یوام اور اصطبل میں کام کرنیوالے لڑکے کو دیکھتے ہوئے حیرت بھری آواز میں پوچھا۔ ''کیا آپ لوگوں کو مجھ سے کوئی کام ہے۔؟''

اصطبل میں کام کرنے والا لڑکا بولا۔ ''یہ دونوں میاں بیوی ہیں ان کے نام یوناف اور یوام ہیں یہ انطاکیہ جانا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں آپ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔''

اس ادھیڑ عمر کے شخص نے کہا میرا نام سریان ہے آپ دونوں میاں بیوی شوق سے اندر آیئے جو کچھ میں انطاکیہ کے متعلق جانتا ہوں، آپ دونوں کو بتادوں گا۔

لڑکا وہاں سے چلا گیا، یوناف اور یوام اندر جا کر ایک نشست پر بیٹھ گئے تھے۔ یوناف نے سریان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ میں اپنی بیوی کے ساتھ یہاں سے انطاکیہ جانے والا تھا کہ اصطبل میں کام کرنے والے اس لڑکے نے مجھے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم دونوں کو یوں تنہا انطاکیہ کہ

طرف سفر نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ شاہراہ پر خطر ہے۔ اس نے مجھے آپ کے متعلق بتایا ہے میں آپ سے یہ کہنے آیا ہوں کہ کیا ہم دونوں میاں بیوی اور آپ اکٹھے مل کر انطاکیہ کی طرف سفر نہیں کر سکتے۔"؟

یوناف کے اس سوال کے جواب میں سریان نے کہا۔ اے جوان شاید تو نے پہلے کبھی حمص سے انطاکیہ کی طرف سفر نہیں کیا اور اگر کیا ہوتا تو مجھ سے اس قسم کی گفتگو نہ کرتا اس لئے کہ میرے ساتھ میرے آٹھ ملازم ہیں نواں میں خود ہوں اور تم دونوں میاں بیوی ملا کر ہماری کل تعداد گیارہ ہو جائے گی جب کہ انطاکیہ کی طرف جانے والی شاہراہ پر جب راہزان لوٹنے کے لئے حملہ آور ہوتے ہیں تو وہ پہاڑوں کے اندر سے بھوکے درندوں کی طرح نکل کر انسانی خون کا کھیل کھیلتے ہیں گو یہ حملہ آور تعداد میں کچھ زیادہ نہیں ہوتے لیکن وہ چونکہ کوہستانی راستوں اور درّوں سے خوب واقف ہوتے ہیں لہٰذا اکا دکا آدمی یا چھوٹے گروہ پر حملہ آور ہو کر لوٹ مار کے علاوہ قتل وغارت کر کے ان پہاڑی درّوں میں یوں غائب ہو جاتے ہیں جیسے وہ سراب ہوں، اور اپنا کوئی وجود ہی نہ رکھتے ہوں وہ بڑے تجارتی کارواں پر ہاتھ نہیں ڈالتے اس لئے کہ وہ تعداد میں کم ہوتے ہیں اور انہیں خدشہ ہوتا ہے کہ بڑے کارواں پر اگر حملہ آور ہوئے تو نہ صرف یہ کہ ان کے اپنے ساتھی بھی قتل ہو جائیں گے بلکہ ان کی تعداد کم ہو جائے گی بلکہ انہیں یہ بھی خدشہ ہوتا ہے کہ اگر ان کا کوئی آدمی تجارتی کارواں والوں کے ہاتھ لگ گیا تو وہ اس سے ان ٹھکانوں سے متعلق بھی پوچھ لیں گے لہٰذا ان کوہستانوں کے اندر ان کا جینا حرام ہو جائے گا اس لئے وہ چھوٹے چھوٹے قافلوں اور اکا دکا سفر کرنے والے مسافروں پر ہی حملہ آور ہوتے ہیں اور ان کا مال واسباب لوٹنے کے علاوہ انہیں قتل بھی کر دیتے ہیں۔ اے جوان ہم گیارہ تو انکا تر لقمہ بن کر رہ جائیں گے اور وہ نہ صرف ہمارا مال واسباب لوٹ لیں گے بلکہ ہماری جانوں کے بھی درپے ہوں گے اور پھر اے جوان تمہارے ساتھ تو تمہاری نوجوان اور حسین ترین بیوی بھی ہے۔ تمہیں تو زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ ہو سکتا ہے قزاق تمہیں قتل کر کے تمہاری بیوی کو اپنے ساتھ لے جائیں لہٰذا میں تمہیں مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ کسی بھی صورت میں انطاکیہ کی طرف اکیلے سفر نہ کرنا جب تک کہ یہاں سے کوئی بڑا تجارتی کارواں اُدھر جانے کے لئے تیار نہ ہو، بہتر یہ ہے کہ تم اسی سرائے میں انتظار کرو جب کوئی کارواں جانیوالا ہوگا تو تم لوگوں کو مطلع کر دونگا اور یوں تم دونوں میرے ساتھ ہی انطاکیہ روانہ ہو جانا۔"

یوناف نے سریان کی طرف گہری نگاہوں سے دیکھا پھر اس نے کہا اگر میں تم پر یہ انکشاف کروں کہ میں بھی کچھ مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہوں اور بحفاظت تمہیں تمہارے ملازموں اور تمہارے مال واسباب کو انطاکیہ تک پہنچا سکتا ہوں تو کیا تب بھی تم میرے ساتھ سفر کرنے پر آمادہ نہ ہو گے۔

سریان نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اگر تم یہاں میرے کمرے میں اپنی مافوق الفطرت قوتوں کا مظاہرہ بھی کر دو تب بھی میں کسی تجارتی کارواں کے بغیر انطاکیہ کی طرف سفر نہ کروں گا اس لئے کہ اس شاہراہ پر سفر کرتے ہوئے میں اپنی زندگی کا ایک بہترین حصہ گزار چکا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ اس شاہراہ پر کس طرح سفر کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ میرے پاس تجارتی مال کی صورت میں زندگی بھر کا سرمایہ ہے اور میں اس سے کسی بھی صورت محروم نہیں ہونا چاہتا۔ اگر تم دونوں میاں بیوی مافوق البشریت قوتوں کے مالک ہو اور کسی تجارتی کارواں کا انتظار کئے بغیر عجلت میں انطاکیہ جانا چاہتے ہو تو تم دونوں روانہ ہو جاؤ میں تمہارا ساتھ نہ دے سکونگا"

سریان کے اس جواب میں یوناف نے کچھ بھی نہ کہا اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور یوام کے ساتھ انطاکیہ کی طرف تنہا سفر کرنے کے لئے تاجر کے کمرے سے نکل گیا۔

سریان کے کمرے سے نکل کر یوناف اور یوام تیزی سے سرائے کے اصطبل میں آئے اور گھوڑوں پر سوار ہو کر انطاکیہ کی طرف کوچ کر گئے۔

ایک روز شام ہونے سے تھوڑی دیر قبل، یوناف اور یوام حمص اور انطاکیہ کے درمیان ایک کوہستانی سلسلے میں سفر کر رہے تھے کہ یوناف چونک پڑا۔ اس نے سامنے بلندی سے کچھ پتھر لڑھکتے ہوئے شاہراہ پر گرتے دیکھے۔ یوام کے چہرے پر بھی پریشانیاں اور تفکرات اُمڈ آئے تھے اس نے کچھ کہنے کے لئے سوچا مگر خاموش رہی کیونکہ آٹھ مسلح جوان شاہراہ پر آ کر ان کی راہ روک کر کھڑے ہو گئے تھے۔

اسی لمحے ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور ساتھ ہی اس کی مترنم آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ "یوناف! میرے حبیب! اگر تم کہو تو میں ان راستہ روکنے والوں کو راستے سے ہٹا دوں"؟

یوناف نے کہا "ابلیکا! میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے حرکت میں آنے کی ضرورت نہیں، میں خود ہی ان لوگوں سے نمٹ لیتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف نے اپنی تلوار بے نیام کر لی اور گھوڑا بڑھا کر ان کے قریب پہنچ گیا۔

"تم لوگ کون ہو اور ہم میاں بیوی کا راستہ کیوں روکا ہے"؟

مسلح جوانوں میں سے ایک نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "ہمیں حیرت ہے کہ تم اس قدر حسین لڑکی کے ساتھ اس شاہراہ پر یوں اکیلے سفر کرنے کی جرأت کیسے کر رہے ہو۔ یوں لگتا ہے کہ تم ان سرزمینوں سے واقف نہیں ہو ورنہ اس قدر بے بسی اور بے کسی کے عالم میں سفر نہ کرتے، جہاں تک تمہاری راہ روکنے کی وجہ کا تعلق ہے تو ہم تمہاری نقدی اور جان، دونوں ہی کے طلب گار ہیں۔ تاہم تمہاری ساتھی لڑکی محفوظ رہے گی۔ ہم اسے اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

یوناف کی حالت ایسی ہوگئی تھی جیسے اس کے سینے میں طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہو۔ "اے گناہوں کے پرستارو! میری راہ سے ہٹ جاؤ، ورنہ یاد رکھو کہ میں تمہارے ظلم و جبر کی پیاس کو تمہارے ہی خون سے بجھاتا ہوا نکل جاؤں گا اور تمہاری حالت ہواؤں میں رقص کرتے نالۂ و فریاد جیسی کر کے رکھ دوں گا۔ ابھی وقت ہے، جدھر سے آئے ہو اُدھر ہی لوٹ جاؤ ورنہ اگر تم نے میرے کہنے کا اتباع نہ کیا تو پھر تم دیکھو گے کہ تم سب کی حالت بے رونق بستیوں سے مختلف نہ ہوگی۔"

مسلح جوانوں کے اسی ساتھی نے پھر کہا۔ "اے اجنبی! ایسی گفتگو ہم پہلے بھی کئی مسافروں سے سن چکے ہیں۔ جب وہ دیکھ لیتا ہے کہ موت اس کے سر پر رقص کر رہی ہے تو وہ اسی قسم کی گفتگو کرتا ہے جیسی تو نے کی ہے۔"

یوناف نے انتہائی غصے کے عالم میں اپنی تلوار لہرائی۔ "تم میں سے وہ جو پہلے میرے ہاتھوں موت سے بغل گیر ہونا چاہتا ہے، آگے بڑھ کر مجھ پر حملہ آور ہو۔"

دو جوان آگے بڑھے۔ ایک نے طنزیہ انداز میں یوناف سے کہا۔ "ہم دونوں ہی تمہارے اور تمہاری ساتھی لڑکی کے لئے کافی ہیں۔ باقی چھ اس شاہراہ پر تم دونوں کی بے بسی اور بے چارگی کا تماشہ دیکھیں گے۔"

ابھی ان دونوں نے اپنی بات مکمل کی ہی تھی کہ یوناف سرخ ریت کے بگولوں کی طرح ان پر یوں حملہ آور ہوا کہ اس نے پہلی ہی جھپٹ میں دونوں کی گردنیں کاٹ کر رکھ دیں۔ فضا میں دونوں کی چیخیں بلند ہوئیں اور وہ دونوں زمین پر تڑپنے لگے۔

باقی چھ نے جب اپنے دو ساتھیوں کا یہ انجام دیکھا تو وہ غصے اور انتقام کی آگ میں جھلستے ہوئے یوناف کی طرف بڑھے۔ یوناف بھی اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر ان پر حملہ آور ہوا۔ اس بار بھی اس نے دو افراد کی گردنیں کاٹ کر رکھ دی تھیں۔ باقی چاروں بھی زیادہ دیر تک یوناف کے سامنے نہ جم سکے اور چند لمحوں کے اندر اس نے انہیں بھی کاٹ کر رکھ دیا۔ پھر یوناف نے اپنی تلوار نیام میں رکھتے ہوئے حسین یوام کو مخاطب کیا۔

"آؤ، دوبارہ اپنی منزل کی طرف چلیں۔ انہوں نے جس جوش اور جذبے سے ہماری راہ روکی تھی اس کے مطابق وہ بہت کم دیر میرے سامنے ٹھہر سکے۔"

یوام گہری مسکراہٹ کے ساتھ تشکر آمیز نگاہوں سے دیکھتی ہوئی یوناف کے قریب آئی اور پیار سے اس کا شانہ تھپکتے ہوئے بولی۔ "میرے خیال میں دنیا میں کوئی ایسا جوان نہیں جو طاقت اور قوت میں آپکا مقابلہ کر سکے۔"

تھوڑی دیر بعد دونوں میاں بیوی اپنے گھوڑے انطاکیہ جانے والی شاہراہ پر سرپٹ دوڑا رہے تھے۔

❁❁❁❁❁❁

مفقہ میں چند روز قیام کرنے کے بعد موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر آگے بڑھے اور شور کے بیابانوں میں داخل ہوئے۔ تین دن تک ان ویرانوں میں سفر جاری رہا۔ اس دوران میں انہیں کہیں بھی راستے میں پینے کا پانی میسر نہ آیا۔ وہ اپنے ساتھ لائے ہوئے پانی پر ہی گزارہ کرتے رہے یہاں تک کہ وہ مارا نام کے شہر میں داخل ہوگئے اور یہاں موسیٰ کی ہدایت پر بنی اسرائیل نے آرام کرنے کے لئے پڑاؤ کیا۔ انہیں امید تھی کہ یہاں کم از کم میٹھا پانی تو مل جائے گا۔

بنی اسرائیل کو یہاں بھی مایوسی ہوئی، اس لئے مارا شہر اور اس کے گردونواح کا پانی نہ صرف کھارا بلکہ کڑوا تھا۔ جب بنی اسرائیل کو اس کا علم ہوا تو وہ موسیٰ کے گرد جمع ہو کر غصے اور خفگی کا اظہار کرنے لگے کہ اب ہم یہاں کیا پئیں گے؟ ہم اور ہمارے بچے پیاسے مر جائیں گے۔ اس کے علاوہ بنی اسرائیل بڑبڑاتے ہوئے طرح طرح کے سخت الفاظ استعمال کرنے لگے۔ یہ صورت حال دیکھ کر موسیٰ نے اللہ کے حضور بہتری کی دعا کی تب جبرائیل وحی لے کر نازل ہوئے اور موسیٰ کو ایک پیڑ دکھا کر ہدایت کی کہ اگر اس پیڑ کی کوئی شاخ پانی میں ڈالی جائے تو کڑوا پانی اور کھارا پانی میٹھا ہو جائے گا۔ پس اس وحی کے مطابق عمل کیا گیا تو کڑوا پانی میٹھا ہو گیا یہاں کچھ روز بنی اسرائیل نے امن اور سکون سے گزارے یہیں پر موسیٰ کو بنی اسرائیل کے لئے خداوند کریم کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے آئین اور شریعت عطا کی گئی۔ بنی اسرائیل کو یہ احکام بھی دیئے گئے کہ اگر وہ خداوند کریم کی اطاعت کریں گے اور وہی کام انجام دیں گے جو اس کی نظر میں بھلے ہوں اور اس کے احکام کو مانیں گے تو وہ بنی اسرائیل کو ان بیماریوں اور عذابوں سے محفوظ رکھے گا، جنہیں مصریوں پر نازل کیا

گیا تھا۔

مارا میں کچھ دن قیام کرنے کے بعد موسیٰ اور ہارونؑ کی رہنمائی میں بنی اسرائیل نے آگے کی طرف کوچ کیا۔ یہاں تک کہ وہ ایلیم کے مقام پر آپہنچے۔ یہاں پانی کے چشمے اور کھجوروں کے باغات تھے۔ انہی چشموں اور باغات کے قریب انہوں نے پڑاؤ کیا۔

یہاں پہنچ کر بنی اسرائیل ایک بار پھر موسیٰ اور ہارونؑ کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کرنے لگے۔ ''کاش ہم اپنے خداوند کے ہاتھوں مصر کی سرزمین پر ہی مار دیئے جاتے، اسلئے کہ وہاں ہم گوشت کی ہانڈیوں کے پاس بیٹھ کر جی بھر کر کھانا کھایا کرتے تھے اور اے موسیٰ! تم ہم سب کو اس بیابان میں کیا اس لئے لائے ہو کہ تمام بنی اسرائیل کو بھوکوں مار کر ان کا خاتمہ کر دو۔ یہاں ایلیم میں پینے کے لئے پانی ضرور ہے لیکن کھجوروں کے درخت پھل سے خالی ہیں اور کھجوریں آنے کا موسم بھی نہیں ہے، کھانے کو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے سو ان ویرانوں میں ہم صرف پانی پر گزارہ کرکے کیسے اور کیونکر زندہ رہ سکیں گے؟''

بنی اسرائیل کی اس خفگی اور ناراضگی میں خداوند کریم کی طرف سے وحی نازل ہوئی۔ تب موسیٰ نے بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے کہا، ''اے بنی اسرائیل! آج شام تم جان لوگے کہ میرا رب جو تمہیں مصر سے نکال لایا ہے وہی ساری کائنات کا مالک ہے اور تم خداوند کا جلال دیکھو گے کہ تم خدا پر بڑبڑانے لگتے ہو تو وہ تمہارے اس بڑبڑانے کو بھی سنتا ہے۔ میں تو اپنے رب کے احکامات کا اتباع کرتے ہوئے تم لوگوں کو مصر سے نکال کر اس طرف لایا ہوں، وہی تمہیں شام کو کھانے کو گوشت اور صبح کو پیٹ بھر کر روٹی دے گا، یہ کھانا جو تمہیں خداوند کی طرف سے مہیا کیا جائے گا اس کا نام من وسلویٰ ہوگا۔ یہ ان بیابانوں میں تم سب پر خدا کی بہت بڑی نعمت ہوگی۔ ان صحراؤں میں مولا کریم ہمارے لئے ایسی خوراک نازل فرمائے گا جو کسی بڑے سے بڑے انسان کو بھی میسر نہیں ہے۔

جب شام ہوئی تو بنی اسرائیل نے دیکھا کہ ان کی خیمہ گاہ کے آس پاس اس قدر بٹیر جمع ہوگئے ہیں کہ انہوں نے ایک طرح سے پورے پڑاؤ کو ڈھانپ لیا ہے۔ سو بنی اسرائیل نے موسیٰ کے کہنے پر ان بٹیروں کو پکڑ لیا تاکہ ان کو ذبح کرکے اور بھون کر ان کا گوشت اپنے استعمال میں لائیں۔

اگلی صبح جب بنی اسرائیل سو کر اٹھے تو انہوں نے دیکھا کہ پڑاؤ کے اطراف میں ہر طرف دھنیئے کے دانوں کی مانند کوئی چیز بکھری ہوئی ہے۔ بنی اسرائیل چونکہ اس شئے سے ناواقف تھے لہٰذا وہ اس کی طرف اشارہ کرکے پکار اٹھے کہ یہی من ہے تب موسیٰ نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔

''یہی تمہاری روٹی کا سامان ہے جس کا وعدہ خداوند نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ سو خداوند کا حکم ہے کہ تم اس من اور سلویٰ کو اپنے اور اپنے گھر کے افراد کے کھانے کے لئے جمع کرلو لیکن کوئی ضرورت سے زیادہ جمع نہ کرے، اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس میں کیڑے پڑ جائیں گے۔''

بنی اسرائیل کو یہ حکم بھی دیا گیا کہ وہ اسی طرح ہر روز اپنے لئے من وسلویٰ جمع کرلیا کریں لیکن جمعہ کے روز دو دن کی خوراک جمع کریں تاکہ ہفتے کا دن ان کے لئے سبت کا مقدس اور آرام کا دن کہلائے۔ پس ان بیابانوں میں بنی اسرائیل من وسلویٰ کی صورت میں خداوند کی نعمتوں سے مستفید ہونے لگے۔

کچھ عرصے بعد انہوں نے وہاں سے کوچ کیا اور دشت سینا کی طرف رفیدم کے مقام پر جاکر پڑاؤ کیا۔ یہ ایسی سرزمین تھی جہاں دور دور تک پینے کا پانی نہ تھا۔ بنی اسرائیل ایک بار پھر موسیٰ اور ہارونؑ کے ساتھ جھگڑا کرنے لگے کہ من وسلویٰ کی صورت میں ہمارے کھانے کا بندوبست تو ہوگیا لیکن اب ہم پینے کے لئے پانی کہاں سے لائیں؟

موسیٰ نے پھر اپنے رب کے حضور فریاد کی۔ تب وحی کے ذریعے موسیٰ کو بتایا گیا کہ وہ کچھ فاصلے پر آگے جاکر حورب نام کی چٹان پر اپنا عصا ماریں تو وہاں سے معجزانہ طور پر پانی کے بارہ چشمے نمودار ہوں گے۔ وہ ان چشموں کو آپس میں تقسیم کرلیں اور ہر قبیلہ اپنے اپنے چشمے سے فائدہ اٹھائے۔ چنانچہ من وسلویٰ کے ساتھ ساتھ اب بنی اسرائیل ان ریگ زاروں میں پانی کی صورت میں خداوند کی ایک تیسری نعمت سے بھی فائدہ حاصل کرنے لگے۔

کھانے پینے کی ضروریات کی فراہمی سے بنی اسرائیل کو اطمینان ہوگیا تو انہوں نے موسیٰ سے ایک اور مطالبہ کردیا کہ دشت میں گرمی کی شدت اپنے عروج پر ہے، کوئی سایہ دار درخت بھی نہیں ہے اور نہ ہی یہاں مصر کی طرح مکانوں کی راحت میسر ہے جس کی وجہ سے وہ انتہائی پریشان ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ گرمی اور تمازت بنی اسرائیل کی زندگی کا خاتمہ کردے۔

موسیٰ نے انہیں تسلی وتشفی دی اور اپنے خداوند کے حضور عرض کی۔ ''اے میرے اللہ جب تو نے بنی اسرائیل پر اس قدر بڑے بڑے انعامات اور فضل وکرم کی بارش کی ہے تو دھوپ کی اس شدت سے بھی ان کو نجات عطا کر۔''

تب موسیٰ کی دعا قبول ہوئی اور آسمان سے بادلوں کے پرے کے پرے نمودار ہوئے جنہوں نے ان پر سایہ کر دیا۔ اب بنی اسرائیل جہاں بھی جاتے، بادل ان پر سایہ کئے رکھتے۔ یوں انہیں من وسلویٰ اور بارہ چشموں کے علاوہ بادلوں کا سایہ بھی فراہم کر دیا گیا تھا۔

رفیدم کے قریب ہی ایک قوم عمالیق آباد تھی۔ انہوں نے جب دیکھا کہ ان کے قریب دشت میں میٹھے پانی کے بارہ چشمے جاری ہیں اور وہاں مصر سے آنے والے آباد ہوئے ہیں تو انہیں اس پر رشک اور حسد ہوا۔ لہٰذا انہوں نے بنی اسرائیل کے خلاف جنگ کا ارادہ کر لیا۔

موسیٰ کو جب ان کے ارادوں کی خبر ہوئی تو آپ نے بھی ایک لشکر تیار کیا جس کا سردار انہوں نے اپنے ساتھی اور خلیفہ یوشع بن نون کو بنایا۔ بنی اسرائیل کو چونکہ اس سے پہلے جنگ میں حصہ لینے کا کوئی موقع نہیں ملا تھا اور وہ مصر میں غلامانہ زندگی بسر کرتے رہے تھے لہٰذا وہ عمالیقیوں کے خلاف جنگ کرتے ہوئے خوف محسوس کرنے لگے۔ خداوند کی وحی کے مطابق موسیٰ نے بنی اسرائیل کی ڈھارس بندھائی اور کہا۔

"اے بنی اسرائیل! تم بلاخوف وخطر عمالیقیوں کے خلاف جنگ کرو کہ یہ تمہارے رب کا حکم ہے۔ تمہاری تسلی کے لئے اس نے یہ معاملہ طے کیا ہے میدان جنگ کے قریب پہاڑ کی ایک چوٹی پر میں اپنا عصا بلند کر کے کھڑا رہوں گا۔ جب تک یہ عصا فضا میں بلند رہے گا میرے رب کی نصرت تمہارے ساتھ رہے گی۔ عمالیقیوں کے مقابلے میں تم ہی غالب اور فتح مند ہو گے۔"

موسیٰ کی یہ گفتگو سن کر بنی اسرائیل جنگ کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ جب دونوں لشکر رزم گاہ میں آمنے سامنے صف آراء ہوئے تو موسیٰ نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر اپنا عصا فضا میں بلند کر لیا۔ تب بنی اسرائیل نے حملہ کا آغاز کر دیا۔ عمالیقی ایک جفاکش اور جنگجو قوم کے لوگ تھے۔ لڑائی کے دوران جب تک عصا بلند رہتا۔ بنی اسرائیل، عمالیقیوں پر غالب رہتے اور جب موسیٰ کا ہاتھ تھک جاتا اور وہ عصا نیچے کر لیتے تو عمالیقی غالب ہوتے دکھائی دینے لگتے۔

ہارونؑ اور حور نے موسیٰ کو ایک بلند پتھر پر بٹھا دیا تا کہ وہاں سے ان کے ہاتھ میں بلند عصا نیچے لڑتے ہوئے اسرائیلیوں کو دکھائی دیتا رہے۔ دونوں نے موسیٰ کے بازو کو بھی تھام لیا تھا کہ ان کا بازو تھک نہ جائے یوں عصا لگاتار فضا میں بلند رہا اور بنی اسرائیل نے عمالیقیوں کو شکست دے کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔

رفیدم کے مقام پر ہی موسیٰ کے خسر شعیبؑ ان سے ملنے کے لئے آئے موسیٰ نے بڑی گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا اور پورے حالات تفصیل کے ساتھ انہیں سنائے کہ کس طرح اللہ نے انہیں اور بنی اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی۔

شعیبؑ نے دیکھا کہ لوگ عموماً اپنے جھگڑوں اور تنازعات کے فیصلے کرانے کے لئے موسیٰ کے پاس جمع ہو جاتے اور آپ دن بھر ان کے فیصلے کرنے میں مصروف رہتے۔ ایک روز موسیٰ جب اپنے دن بھر کے کاموں سے فارغ ہوئے تو شعیبؑ نے انہیں نصیحت کرنے کے انداز میں کہا۔

اے موسیٰ! یہ لوگ انصاف حاصل کرنے کے لئے صبح سے شام تک تیرے پاس جمع رہتے ہیں۔ بہتر ہے کہ تو ان میں سے کچھ ایسے لوگوں کو چن لے جو خداترس، سچے، رشوت کے دشمن اور اللہ پر پکا اور بے عیب ایمان رکھنے والے ہوں۔ انہیں ان کی علمی حیثیت کے مطابق سو سو پچاس پچاس لوگوں پر حاکم بنا دے کہ وہ ہر وقت اپنے ماتحت لوگوں کا انصاف کیا کریں۔ چھوٹے چھوٹے مقدمات وہ خود ہی نمٹا لیا کریں گے، کوئی بڑا مسئلہ ہو تو انصاف کے لئے تیرے پاس لے آئیں۔ اسی طرح تجھے صبح سے شام تک بیٹھنا نہ پڑے گا اور نہ ہی بنی اسرائیل کے ضرورت مند لوگوں کو انتظار کی زحمت اٹھانا پڑے گی۔"

موسیٰ نے شعیبؑ کے اس مشورے کو خوش دلی سے قبول کیا اور اسی پر عمل کرنے لگے۔ شعیبؑ چند روز ان کے پاس قیام کر کے مدین کی طرف روانہ ہو گئے۔

✡✡✡✡✡✡✡✡

رفیدم سے نکل کر موسیٰ اور ہارونؑ کی رہبری میں بنی اسرائیل دشت سینا میں داخل ہوئے اور کوہستان سینا کے نیچے ڈیرے ڈال دیئے۔ ایک روز موسیٰ جب جبل سینا پر چڑھے تو خداوند ان سے مخاطب ہوئے۔

"اے موسیٰ! تو بنی اسرائیل کو یہ سنا دے کہ تم لوگوں نے دیکھا کہ میں نے کیسے انہیں سرزمین مصر سے نکالا اور مصریوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا سو، اب اگر وہ میرا اتباع کریں اور میرے عہد پر چلیں تو وہ سب قوموں سے افضل ٹھہریں گے۔ پس تو ان کے ستر سرکردہ لوگوں کو تین دن کے بعد میرے پاس لے کر آ کہ میں ان کی موجودگی میں تجھ سے ہم کلام ہوں تا کہ انہیں یقین ہو جائے کہ جو کچھ بھی احکامات تو انہیں پہنچاتا ہے وہ وحی کے ذریعہ خداوند کی طرف سے ملتے ہیں اور لوگوں سے یہ عہد لے کہ آئندہ وہ اس راستے پر چلیں گے جو نیکی اور اطاعت کا راستہ ہے۔

تین دن بعد موسیٰ نے اپنے رب کے حکم کے مطابق بنی اسرائیل کے ستر سرکردہ لوگوں کو کوہستان سینا کے نیچے لا کھڑا کیا جن میں آپ کے بھائی ہارونؑ کے علاوہ چچازاد بھائی قارون بھی شامل تھے۔ جب موسیٰؑ جبل سینا پر چڑھ گئے تو کوہستان سینا پر کالی گھٹائیں چھا گئیں اور اس کے ساتھ ہی قرنا کی سی ہولناک آوازیں بلند ہونے لگیں جنہوں نے نہ صرف نیچے کھڑے ہوئے ستر سرداروں کو بلکہ ذرا فاصلے پر پڑاؤ کئے ہوئے بنی اسرائیل کو بھی خوف زدہ کر کے رکھ دیا۔ کوہستان سینا کو اوپر سے نیچے دھوئیں نے ڈھانپ لیا تھا۔

پھر خداوند نے موسیٰؑ کو پکارا اور یہ آواز سب نے سنی خداوند کی طرف سے موسیٰؑ کو مختلف امور پر ہدایات جاری کی گئیں۔ جو یہ تھیں کہ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ مانا جائے، عبادت کے لئے، نہ کوئی صورت تراشی جائے اور نہ کسی چیز کی مورت بنائی جائے، اپنے ماں باپ کی عزت کی جائے، خون نہ بہایا جائے، زنا نہ کیا جائے، چوری نہ کی جائے، جھوٹی گواہی نہ دی جائے، پڑوسیوں کے گھر کا لالچ نہ کیا جائے۔ ان امور کے علاوہ اور جو اہم احکامات دیئے گئے وہ غلاموں کی خرید اور فروخت، مرد اور عورت کے تعلقات، شرک، ناراست گوئی وغیرہ سے متعلق تھے۔ خداوند نے موسیٰؑ کو یہ حکم بھی دیا کہ وہ واپس جانے کے بعد تین چیزوں کا انتظام کریں۔ اول قبۂ عبادت جو مقدس کہلائے، اسی کی طرف رخ کر کے بنی اسرائیل عبادت کریں، دوسرا تابوت شہادت اور تیسرا شمع دان، ان چیزوں کی بناوٹ اور ان سے متعلق دوسری ہدایات بھی جبل سینا کی چوٹی پر ہی سمجھا دی گئیں۔

موسیٰؑ نے اپنے رب کے حضور التماس کی "اے خداوند! کیا ایسا ممکن نہیں کہ میں آپ کو دیکھ سکوں۔"

اس پر موسیٰؑ کو خداوند کی آواز سنائی دی۔ تم مجھے دیکھ نہیں سکو گے، ہاں البتہ تم اس جبل سینا کی چوٹی کی طرف دیکھو، اگر یہ اپنی اصلی حالت میں آ جائے تو شاید تم مجھے دیکھ سکو"

موسیٰؑ نے نگاہ اٹھا کر جبل سینا کی چوٹی کی طرف دیکھا، وہاں خداوند کا نورانی جلال ظاہر ہوا۔ موسیٰؑ اس جلال کی تاب نہ لا سکے اور وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب آپ ہوش میں آئے تو آپ نے خداوند سے اپنی اس جسارت کی معافی چاہی اور جبل سینا سے اُتر کر سرداروں کے ساتھ پڑاؤ کی طرف چلے گئے۔

واپس آ کر موسیٰؑ نے احکام خداوندی کے مطابق شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق بنایا۔ جس کا طول ڈھائی ہاتھ، عرض اور بلندی ڈیڑھ ہاتھ تھی۔ صندوق کے اندر اور باہر سونے کے پتر چڑھائے گئے۔ ڈھلے ہوئے سونے کے دو حلقے ایک طرف اور دوسری طرف لگائے گئے شمشاد ہی کی لکڑی کی دو چوبیں بنا کر ان پر بھی سونا منڈھ دیا گیا۔ یہ چوبیں صندوق اٹھانے کے لئے ان حلقوں میں ڈال دی گئیں۔ اس صندوق کا نام "تابوت شہادت" رکھا گیا تھا۔

پھر ایک قبہ سونے کا ڈھائی ہاتھ لمبا، ڈیڑھ ہاتھ چوڑا بنایا گیا اور یہ قبہ تابوت شہادت کے اوپر رکھ دیا گیا اور اس قبہ کو "کفارہ کا سرپوش" کہا جانے لگا۔ اس کے علاوہ ایک میز اسی درخت کی لکڑی کی دو ہاتھ لمبی اور ایک ہاتھ چوڑی اور ڈیڑھ ہاتھ اونچی بنائی گئی، اس پر بھی سونے کے پتر چڑھائے گئے، چاروں طرف طلائی کلس اور اس کے چاروں پایوں کے مقابل چار طلائی حلقے لگا کر ان میں چار چوبیں جو سونے سے منڈھی گئی تھیں لگا دی گئیں۔

یہ میز خداوند کریم کے حضور نذر چڑھانے کے لئے استعمال ہونے لگی۔ پھر ایک طلائی شمع دان تیار کروایا گیا جس کی چھ شاخیں تھیں۔ اس کے بعد ایک خیمہ باریک کتان کے آسمانی، قرمزی اور سرخ رنگ کے پردوں کا تیار کیا گیا۔ ہر پردے کا طول اٹھائیس ہاتھ اور عرض چار ہاتھ تھا۔ پانچوں پردے ایک دوسرے سے اس طرح جوڑے گئے کہ ایک ایک طرف ان کے حاشئے میں آسمانی رنگ کے پچاس تکمے ریشمی اور اسی کے مقابل دوسری طرف پچاس گانٹھیں طلائی لگائی گئیں تا کہ ان کے ملانے سے وہ ایک خیمے کی صورت اختیار کر جائے۔ اس خیمے کے بالائی حصے کے لئے گیارہ پردے بکریوں کے بالوں سے بنائے گئے جن کی لمبائی بیس ہاتھ اور چوڑائی چار ہاتھ تھی۔ پانچ پردے ایک میں اور چھ ایک میں ملا دیئے گئے۔ چھٹا پردہ خیمے کے منہ کی طرف رکھا گیا اس میں بھی پچاس تکمے اور پچاس گانٹھیں لگائی گئیں مگر ان کی گانٹھیں پیتل کی تھیں۔ اس پورے خیمے کو ڈھانپنے کے لئے سرخ رنگ کی بکریوں کی کھالوں کا ایک بہت بڑا خیمہ تیار کیا گیا۔ پھر ایک پردہ باریک کتان کا تیار کیا گیا وہ آسمانی قرمزی اور ارغوانی رنگ کا تھا۔ اسے شمشاد کے چار ستونوں پر خیمے کے اندر لٹکا دیا گیا پھر اس خیمے کے پیچھے تابوت شہادت اور اس پر قبہ شہادت رکھا گیا۔ خداوند کے حضور نذر کرنے والی میز پردے کے باہر اور شمع دان میز کے روبرو جنوب کی سمت رکھ دیا گیا تھا۔

یہ خیمہ عبادت دوحی، فصل ربیع کے اول دن نصب کیا گیا۔ اسے بنی اسرائیل کے لئے کعبہ کی حیثیت دی گئی اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ خیمے کی تمام خدمات حکم الٰہی کے مطابق ہارونؑ کے سپرد

کردی گئی تھیں۔ جب موسیٰؑ اس میں داخل ہوتے تو بنی اسرائیل اس کے ارد گرد کھڑے ہوتے تھے اسی وقت ابر کا ایک ٹکڑا اس کے دروازے پر نمودار ہوتا تھا یہ دیکھتے ہی بنی اسرائیل سجدے میں گر جاتے۔ خداوند اسی ابر کے ٹکڑے سے موسیٰؑ سے ہم کلام ہوتے تھے اور جو حکم خداوند کی طرف سے ملتا تھا۔ بنی اسرائیل کو اس سے آگاہ کردیا جاتا تھا۔

جب کبھی بنی اسرائیل میں کسی امر کا جھگڑا ہو جاتا اور وہ موسیٰؑ سے انصاف طلب کرتے اور موسیٰؑ اس کا فیصلہ نہ کرپاتے تو وہ اسی قبہ اور قربان گاہ کی طرف آتے اور تابوت کے پاس خاموش کھڑے ہو جاتے پھر مناجات کرتے، تب وحی نازل ہوتی جس کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کردیا جاتا۔ پھر ایک قربان گاہ یعنی مذبح بھی شمشاد کی لکڑی سے بنایا گیا جس کا طول وعرض پانچ ہاتھ اور بلندی تین ہاتھ تھی۔ اس کے چاروں کونوں میں سینگ کی صورت بنا کر پیتل کا خول چڑھادیا گیا اور اس کے اندر پیتل کا جالی دار آتش دان بنایا گیا اور اس کی راکھ کے لئے پیتل کی پھاؤڑیاں بنائی گئیں اور جالی کے چاروں کونوں پر پیتل کے حلقے بنا کر قربان گاہ میں ڈال دئے گئے تھے۔

قربان گاہ کو اٹھانے کے لئے شمشاد ہی کی چوبیں تیار کی گئیں۔ قربان گاہ کے اندر ایک باریک کتان کے پردوں کا صحن تیار کیا گیا جس کا طول سو ہاتھ، عرض پچاس ہاتھ اور بلندی پانچ ہاتھ تھی اور اس پردے کے پائے کی میخیں بھی پیتل کی تھیں پھر بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ وہ زیتون کا خالص تیل شمع دان کو روشن کرنے کے لئے لائیں۔

تابوتِ شہادت کے پردے کے باہر ہارونؑ اور ان کے بیٹے صبح وشام حاضر رہتے تھے۔ یہی دستور بنی اسرائیل میں نسل در نسل تک جاری رہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قبۂ عبادت ووحی اور تابوتِ شہادت کی تیاری کے کئی روز بعد بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے اپنے چچازاد بھائی کو قتل کردیا۔ مقتول ایک سرکردہ آدمی تھا اور قاتل نے اسے چھپ کر قتل کیا تھا کہ کسی کو خبر تک نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے مختلف قبائل کے لوگ ایک دوسرے پر شک وتہمت کا اظہار کرنے لگے جس کی بنا پر بنی اسرائیل کے تمام قبائل میں اختلافات اٹھ کھڑے ہوئے۔ قریب تھا کہ ان میں سخت خانہ جنگی اور خونریزی کی صورت پیدا ہو جائے کہ بنی اسرائیل کے کچھ بڑے بوڑھے موسیٰؑ کے پاس آئے اور ان کے سامنے یہ معاملہ پیش کرکے انصاف کرنے کی درخواست کی تاکہ بنی اسرائیل خانہ جنگی اور خون ریزی سے بچ جائیں۔

یہ سن کر موسیٰؑ قبۂ وحی میں داخل ہوئے اور تابوت شہادت کے روبرو کھڑے ہو کر انہوں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا اور انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے خداوند کا ذکر کرتے ہوئے التجا کی۔ ''اے خداوند! اس واقعے نے بنی اسرائیل کے اندر ایک انتشار اور خانہ جنگی کی سی کیفیت اختیار کرلی ہے۔ اے خداوند! تو حکیم وعلیم ہے۔ اے میرے اللہ! اس سلسلے میں میری مدد فرما۔''

موسیٰؑ کی اس التجا کے جواب میں خداوند کی طرف سے ان پر وحی نازل ہوئی جس میں موسیٰؑ کو حکم دیا گیا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ پہلے ایک گائے ذبح کریں اور اس کے ایک حصے کو مقتول کے جسم سے مَس کریں۔ جب بنی اسرائیل ایسا کریں گے تو ہم مقتول کو دوبارہ زندگی بخش دیں گے اور یوں اس قتل کی وجہ سے بنی اسرائیل کے درمیان جو غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں، وہ رفع ہو جائیں گی۔ اس لئے کہ مقتول خود ہی اٹھ کر اپنے قاتل کی نشاندہی کردے گا۔

وحی کے بعد موسیٰؑ بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ خداوند تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ قتل کے مجرم کو ظاہر کرنے کے لئے تم ایک گائے ذبح کرو۔

موسیٰؑ کی گفتگو سن کر بنی اسرائیل کے سردار تمسخر کرتے ہوئے کہنے لگے۔ ''اے موسیٰؑ! کیا تو ہمارے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ بھلا گائے ذبح کرنے کا اس معاملے سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟''

موسیٰؑ نے فرمایا۔ ''میں تو اللہ سے پناہ چاہتا ہوں، اس بات سے کہ میں جاہلوں میں شمار ہوں۔ میں بھلا انصاف کے اس معاملے میں کیوں تم لوگوں سے مذاق کروں گا۔''

اس پر بنی اسرائیل کے سرداروں نے کہا۔ ''اگر واقعی یہ خداوند کا حکم ہے تو وہ گائے جو ہم نے ذبح کرنی ہے، کیسی ہو؟

اس پر موسیٰؑ کو وحی کے ذریعے جب گائے کی کیفیت سے آگاہ کردیا گیا تو انہوں نے بنی اسرائیل سے کہا۔ ''وہ گائے ایسی ہو جو نہ تو بوڑھی ہو اور نہ بچھیا بلکہ درمیانی عمر کی جوان ہو، پس اب جو تم سے کہا گیا ہے اس کی تعمیل کرو۔''

اس پر بنی اسرائیل کے سردار کہنے لگے۔ ''اے موسیٰؑ! اپنے خدا سے پوچھو کہ ذبح کی جانے والی گائے کا رنگ کیسا ہونا چاہئے۔؟''

موسیٰ پر وحی نازل ہوئی اور جواب میں انہوں نے کہا۔ خداوند کا حکم ہے کہ وہ گائے گہرے زرد رنگ کی ہو کہ دیکھنے والے کو خوش رنگ دکھائی دے۔"

ان سرداروں نے گائے ذبح کرنے سے بچنے کے لئے پھر موسیٰ سے کہا۔" گائے کی کیفیت کے بارے میں ابھی تک ہمیں شبہ ہے۔"

اس پر موسیٰ نے پھر کہا۔"اے بنی اسرائیل خداوند کا حکم ہے کہ وہ گائے ایسی ہو کہ نہ محنت کی ماری ہو، نہ زمین پر ہل چلاتی رہی ہو نہ ہی کھیتوں کو سیراب کرتی رہی ہو بلکہ وہ بے داغ ہو اور نہ اس پر کسی قسم کا دھبہ ہو۔"

اس پر بنی اسرائیل کے سردار کہنے لگے۔"اے موسیٰ! اس بار تو صحیح بات لایا ہے۔ اب ہم خداوند کے حکم کے مطابق گائے ذبح کرتے ہیں۔"

موسیٰ نے جس قسم کی گائے کی نشاندہی کی تھی ویسی گائے انہوں نے حاصل کی اور اسے ذبح کر ڈالا۔ جب گائے ذبح ہوگئی تو اس کا ایک حصہ مقتول کے جسم سے مَس کیا گیا۔ ایسا کرنے سے وہ مقتول زندہ ہوگیا اور اس نے اپنے قتل کا سارا واقعہ بیان کردیا۔ اس طرح قاتل کو بھی اقرار کئے بغیر کوئی چارۂ کار نہ رہا۔ یوں بنی اسرائیل کے درمیان پیدا ہو جانے والے اختلافات کا خوش اسلوبی سے خاتمہ ہوگیا۔

پس اس قتل کے لئے گائے کو ذبح کرا کے خداوند کریم کی طرف سے بنی اسرائیل کے لئے مختلف امور کی نشاندہی کی گئی۔ پہلی بات جس کی طرف گائے ذبح کروا کے ان کی توجہ دلائی گئی، وہ بنی اسرائیل کی نسلوں پر یہ واضح کرنا تھا کہ خدا نے اس موقع پر مردے کو زندہ کر کے اپنی قدرت کا مظاہرہ کیا تھا کہ اے آنے والے لوگو! سمجھ لو قیامت کے دن بھی خداوند اسی طرح مردوں کو زندگی عطا کریں گے اور دوسری بات جس کے لئے گائے ذبح کرائی گئی تھی وہ بنی اسرائیل کے اندر بت پرستی اور گائے کی عظمت وتقدیس کو ختم کرنا بھی شامل تھا۔ مصریوں کے ایک دیوتا حورس کا دھڑ بھی گائے کا سا تھا۔ وہاں سنہری گائے کی پوجا پاٹ کی جاتی تھی۔ اس لئے بنی اسرائیل کے کچھ لوگ بھی گائے کو قابل پرستش خیال کرتے تھے۔ ایک بار انہوں نے جبل سینا کی طرف آتے ہوئے موسیٰ سے اپنے لئے ایک عدد سنہرا بچھڑا بنانے کی درخواست کی تھی۔ جس پر موسیٰ نے ان لوگوں کو ڈانٹ کر خاموش کرا دیا تھا لہٰذا گائے کے ذبح کرنے سے نہ صرف بنی اسرائیل میں خانہ جنگی ختم ہوگئی بلکہ اس سے بنی اسرائیل کو گائے پرستی سے بھی دور رہنے کی تلقین کی گئی۔

❋❋❋❋❋

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

ہٰذا من فضل ربی

دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کی عمر اقبال میں برکت عطا کرے تاحیات ہر سال حج کی سعادت نصیب کرے، صحت عطا کرے، آپ کا سایہ ہم پر قائم رہے آمین ثم آمین۔

اللہ آپ کی بے لوث خدمات کو بے حد قبول کرے آمین۔ ان خدمات کا نعم البدل عطا کرے اور قیامت تک آپ کے خاندان سے حفاظ علماء اور آپ جیسے رہنماؤں کو پیدا کرے۔ میں آپ کے لئے زندگی بھر آخری سانس تک بھی دعا کروں تو کم ہے۔ میں آپ کا احسان مند ہوں، شکر گزار ہوں کہ اللہ نے آپ کے کے ذریعہ سے میری پریشانی کو ٹال دیا۔

یوں تو میں شروع سے آپ کے رسالے کا مطالعہ کرتا چلا آرہا ہوں، آپ کے رسالے کا بے حد انتظار رہتا ہے۔ جب کافی انتظار کے بعد آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا ہاتھ لگتا ہے تو ایسا پڑھتا ہوں جیسے کوئی چیز مال غنیمت لوٹ رہا ہوں۔ آپ کے رسالے پر ایسا لگتا ہے کوئی روحانی عمل کیا جاتا ہے یا اس رسالے میں اہرام ومصر کی طرح طلسمات بھری جاتی ہے جس کو پڑھنے کیلئے ہم بے چین ہو جاتے ہیں بے شک آپ کے رسالے پر اللہ کی رحمتیں ہیں اللہ رب العزت نے آپ کے رسالے کے ذریعہ سے اور آپ کے علم کے ذریعہ سے اپنے بندوں کی خدمات کیلئے آپ کو اس دنیا میں چنا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ تا قیامت تک آپ کا رسالہ شائع ہوتا رہے اور آنے والی نسلیں فائدہ اٹھاتی رہیں۔ آپ کی محبت آپ کے رسالے کی مٹھاس دنیا کے ہر کونے کونے میں پھیلے۔ آمین ثم آمین۔

میں مارچ کی تاریخ ۹ رتاریخ کو آندھرا پردیش سے نور جہاں کو لے کر آپ کی چوکھٹ پر حاضر ہوا تھا جو کسی جن یا کرتوت کا شکار ہو گئی تھی جسکی تفصیل میں نے جون ۲۰۰۶ء کو اسپیڈ پوسٹ خط کے ذریعہ میں نے لکھی تھی اسی کی بنا پر آپ سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کو شاید یاد ہوگا مارچ کی ۹ رتاریخ ۲۰۰۵ء کو ایک لڑکی بے حد فرش پر لوٹ رہی تھی۔ آپ اس کو غور سے دیکھ رہے تھے وہ لڑکی آپ سے کہہ رہی تھی کہ تو مجھ سے بات نہ کر'' تو میری طاقت کو نہیں جانتا'' اور آپ نے بڑے ہی سکون سے پانی کے کٹورے پر پانی میں کچھ دعا پڑھ کے اس کے سر پر چھینٹا مارا اور وہ ایک دم چیختی ہوئی فرش پر گر پڑی۔ اور اس کے بعد جب وہ ہوش میں آکر بیٹھی تو پرسکون تھی۔ اس طرح آپ کی دعا سے وہ ٹھیک ہوگئی۔ مولانا ہم نے اس کو آندھرا پردیش کے کئی عاملوں کو بتلایا کئی روحانی عمل کئے لیکن نور جہاں کبھی ٹھیک نہیں ہوئی ہر عامل جب اس کو دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ یہ لڑکی پر بہت بڑا غلیظ جن وارد ہے۔ جو ہندو خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر عامل پیسے لیتے رہے اور رفو چکر ہوگئے، مجھے امید تھی کہ ہر علاج آپ سے ضرور ہوگا۔ لہٰذا ہم نے چار دن کا سفر طے کر کے ''۲۸۵۰'' کلو میٹر کا سفر طے کر کے آپ کے پاس حاضر ہوگئے۔ یہ آپ کے رسالے کی خدمات ہے ورنہ نور جہاں اس دنیا سے چلی جاتی۔

بہرحال آپ نے نور جہاں کا بہترین علاج کیا جس کے ذریعہ سے آج وہ صحت یاب ہے۔ گھر کے سب افراد آپ کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ ہم نے امید ہی چھوڑ دی تھی کہ وہ اب اس دنیا میں رہے گی لیکن اللہ نے آپ کے ذریعہ سے اس کی جان میں جان ڈالدی۔ مولانا آپ یقین نہیں کرسکتے۔ ہم نے اس کو کیسے سنبھال کر دار العلوم دیوبند لے کر آئے۔ وہ تھوڑی تھوڑی دیر کو جن ''بھوت'' جیسا کہ آواز نکالتی تھی اور ہر درگاہ کے پاس بے تحاشہ لوٹتی تھی کبھی ناگ سانپ جیسی چال چلتی، کبھی بھیانک آوازیں نکالتی تھی۔ لیکن اللہ نے ہماری رہنمائی کے لئے آپ کی خدمات پسند کی جس کے ذریعہ سے الحمد للہ آج صحت یاب ہے اور وہ ہانڈی اور تعویذ فلیتے سب کورس مکمل ہوگیا۔ آج الحمد للہ ٹھیک ہے، بے شک اس دنیا میں ایسے کتنے لوگ ہم جیسے ہوں گے۔ آج ہمیں پتہ چلا کہ آپ کے ذریعہ سے اللہ کے کتنے بے کس، بے سہارا لوگ آپ کی خدمات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ آج نور جہاں صحت یاب ہے۔ ہمیں یقین ہی نہیں تھا کہ وہ بچے گی۔ آپ کے رسالے کی بنا ہی پر آج ہم آپ کے احسان مند ہیں۔ دعا کرتے رہیں کہ اللہ اس احسان کا بدلہ آپ کو آخرت میں عطا کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

جبار حسین احمد حسین

نظام آباد، آندھرا پردیش

دعائیں لیتے رہیں

محترم المقام عالی جناب مولانا ہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ طلسماتی دنیا جنوری فروری ۲۰۰۶ء میں زہرہ اور مریخ کی تثلیث جو شائع ہوئی بہت خوب، اسی طرح کا تعویذ جو پر زور اثر ہو اور بہت آسان ہو خلق کی خدمت میں پیش کرتے رہیں اور بیکس اور مجبور انسانوں کی دعائیں لیتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی کمی نہیں ہونے دے گا یہی سب فارمولہ طلسماتی دنیا کو اور رونق بنا دیا ہے۔ میں ہر ماہ تین عدد خرید کر ایک اپنے پاس رکھتا ہوں اور دو لوگوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ تاکہ علم پھیل جائے اور اندھیرا دور ہو جائے حالانکہ استخارہ نمبر پچاس روپے کا تھا پھر بھی تین عدد میں لے لیا اب صنم خانہ عملیات کا انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ جلد از جلد صنم خانہ عملیات منظر عام پر لے آئیں آمین۔

فقط والسلام

عبدالرحمٰن۔ حیدرآباد

بے شمار فائدے

محترم ومکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج بخیر گرامی خیریت سے ہوں گے۔

عرض خدمت یہ ہے کہ ہم نے آپ کی بہت ساری کتابیں پڑھیں اور الحمد للہ ان کتابوں کے ذریعہ ہمیں بہت فائدہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آپ کے یہاں سے جو کتابیں مہیا ہوتی ہیں ان میں سے چند کتابوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہماری پریشانیوں کو دور فرمایا اور آپ کے یہاں سے ایک کتاب ہر ماہ آتی ہے "طلسماتی دنیا" بہت ہی بہترین کتاب ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ سے ہمیں بے شمار فائدے پہنچے ہیں۔ مثلاً بچوں کی بیماریاں، بچوں کا رونا اور بے روزگاری سے پریشانی اور شادی کے مسئلہ، گھریلو پریشانیاں اور بھی بہت سی باتوں میں فائدہ پہنچا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ اسی طرح لوگوں کو فائدہ پہنچانے میں مصروف رہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ایک ہماری درخواست ہے کہ آپ ہمیں ہر ماہ ایک ایک کتاب "طلسماتی دنیا" آپ کی اجازت کے ساتھ روانہ ضرور ضرور روانہ کریں۔ آپ سے ہماری درخواست ہے، گزارش عاجزانہ ہے۔ برائے مہربانی روانہ کر کے دعا کے مستحق بنیں۔

فقط والسلام ــــــ حافظ عبدالقدیر، بیلگام

نایاب کام

محترم عالی جاہ عزت مآب حضرت حسن الہاشمی صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم کی خدمت میں اپنی بات لکھ رہا ہوں۔ حضرت پہلے میں دہلی یا اور کسی شہر میں طلسماتی دنیا دیکھتا تھا تو سوچتا اپنا اس سے کیا لینا دینا اور بچتا رہا، ایک مرتبہ میرے ایک دوست کے یہاں دیکھی اور انہوں نے اس کی جانکاری دی تو میں اپنے آپ کو غلط بتایا اور تب سے میں اس کا قاری ہوں، کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ میں نے شمارہ نہ پڑھا ہو۔

محترم آپ آج کی دنیا میں ایسا نایاب کام انجام دے رہے ہیں کہ اس کی میں کوئی تعریف نہیں کر سکتا بلکہ یہی دعا کرتا ہوں کہ یہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ (آمین) زمانہ آپ کا احسان مند ہے کہ بگڑے کام بنواتے ہیں آپ کے ذریعہ سے۔ میں خواہش رکھتا ہوں کہ حضرت سے ملاقات کو شرف حاصل کرنے کے لئے حاضری دوں اور جتنے بھی پہلے کے نمبرات ہیں ان کی ایک ایک کاپی حاصل کروں۔

فقط والسلام ــــــ کنور نیاز محمد۔ بیکانیر

بے شک یہ کام قابل تعریف ہے

عزت مآب جناب قابل احترام حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام کے خداوند کریم سے آپ کی نیک خیریت چاہتا ہوں۔ میں طلسماتی دنیا کا پرانا قاری ہوں اور بہت شوق سے اس رسالہ کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اس رسالہ کی مقبولیت کی وجہ سے آپ کی بے لوث محبت اور انتھک کاوشیں ہیں۔ اللہ آپ کی عمر دراز فرمائے اور رسالہ کی مقبولیت میں اور اضافہ فرمائے۔ مولانا آپ نے خدمت خلق کا جو کام شروع کیا ہے" بے شک قابل تعریف اور بہت عمدہ ہے۔

فقط والسلام ــــــ محمد ریحان

✻✻✻✻✻

TILISMATI DUNIYA
(URDU MONTHLY)
ABULMALI, DEOBAND-247554 (U.P.)
R.N.I. 66796/92, RNP/SHN/139/2006-08

ماہنامہ طلسماتی دُنیا دیوبند

ماہنامہ طلسماتی دُنیا کے خصوصی نمبرات

روحانی ڈاک نمبر



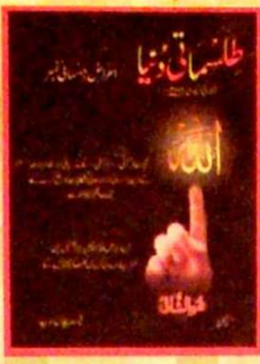
Rs.40/=

استخارہ نمبر



Rs.50/=

امراضِ جسمانی نمبر



Rs.50/=

ہمزاد نمبر



Rs.50/=

شیطان نمبر



Rs.40/=

حاضرات نمبر



Rs.50/=

جنات نمبر



Rs.40/=

روحانی مسائل نمبر



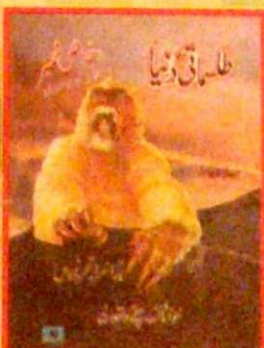
Rs.50/=

عملیاتِ محبت نمبر



Rs.80/=

خاص نمبر



Rs.50/=

موکلات نمبر



Rs.50/=

جادو ٹونا نمبر



Rs.60/=

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2006

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

کیا اور کہاں

اداریہ

موتُ العالِم موتُ العالَم

بقلم خاص

یہ بات مشہور عام ہے کہ جب کسی عالم کی وفات ہوتی ہے تو ایک انسان نہیں بلکہ ایک جہاں اور ایک عالَم رخصت ہو جاتا ہے اور عالم کی وفات درحقیقت ایک عالَم کی وفات ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ایک عالم دین کے گزر جانے سے ایک دنیا کا نقصان ہوتا ہے اور وہ فوائد ختم ہو جاتے ہیں جو عالم دین کی ذات سے وابستہ ہوتے ہیں۔

اس حقیقت کا انکار کون کر سکتا ہے کہ عالم دین کا وجود ایک ہمہ گیر وجود ہے۔ ایک عالم کی موت ایک عالَم کی موت ہے، ایک عالم کی حیات ایک عالَم کی حیات ہے۔ ایک عالم کے علم کی خوشبو سے ایک عالَم معطر ہوتا ہے اور ایک عالم کے علم کی روشنی ایک عالَم کو منور کرتی ہے۔ اس حساب سے اگر یہ کہا جائے کہ علماء کا وجود مسعود تمام عالَم کیلئے زبردست اہمیت رکھتا ہے اور علماء دین ہی اس کائنات کی روح رواں ہیں تو قطعاً غلط نہیں ہوگا۔ علماء کی ذات سے ہزاروں لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ہزاروں لوگ علماء کے علم سے ان کے فہم سے، ان کے مشوروں سے اور ان کی عالمانہ رہنمائی سے استفادہ کرتے ہیں اسی لئے جب عالم کا وصال ہو جاتا ہے تو ایک دنیا سوگوار ہو جاتی ہے اور ایک عالَم میں درد و غم کے اندھیرے بکھر جاتے ہیں۔ لیکن یہ تصویر کا صرف ایک رخ ہے تصویر کا دوسرا رخ یہ بھی ہے کہ اگر عالم بگڑ جائے تو ایک عالَم بگڑ جاتا ہے۔ اگر ایک عالم میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے تو ایک عالَم خراب ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی ایک شخص بگڑ جاتا ہے تو اس کا بگاڑ صرف اس کی ذات تک محدود رہتا ہے لیکن اگر کوئی عالم بگڑ جائے تو ایک قوم بگڑتی ہے اور عالم کے بگاڑ سے عالَم بگڑتے ہیں اور علماء کی خرابی ایک کائنات کو خراب کر دیتی ہے۔

امام ابوحنیفہؒ نے جب کسی لڑکے کو یہ نصیحت کی تھی کہ ذرا سنبھل کر چلو تم پھسل جاؤ گے تو لڑکے نے جواب دیا تھا۔ امام عالی! میری فکر نہ کریں میں اگر پھسلا تو تنہا ہی پھسلوں گا اگر آپ پھسل گئے تو ایک قوم پھسل جائے گی۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ علماء دین کی ذمہ داری کس قدر ہے اور انہیں کس قدر محتاط ہو کر زندگی گزارنی چاہئے۔ جب ایک عالم کی موت ہوتی ہے تو ایک عالَم کی روحانی اور اخلاقی موت سے ایک عالَم کی روحانی اور اخلاقی موت واقع ہو جاتی ہے۔

علماء کو چاہئے کہ وہ اپنی رفتار اپنی گفتار اور اپنے کردار پر بار بار نظر ثانی کرتے رہیں اور اس دنیا میں پھونک پھونک کر قدم رکھیں۔ ان کی ایک ادائے غلط ایک خلقت کو غلطیوں میں مبتلا کر سکتی ہے آج مسلم قوم میں جو بگاڑ پیدا ہو رہا ہے خدانخواستہ وہ علماء کی غفلت یا دنیاداری کا نتیجہ تو نہیں ہے؟ تمام علماء کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اگر کوئی ایک عالم بے حس ہو گیا تو سمجھ لیجئے ایک عالَم بے حس ہو گیا کیونکہ ایک عالم کی بے حسی ہزاروں لاکھوں انسانوں کو بے حس، مردہ اور بے ضمیر بنا دیتی ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

مختلف پھولوں

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

● اگر ننھے بچوں کو ماں کا دودھ نہ پلایا جارہا ہوتا، بوڑھے لوگ عبادت میں نہ جھکے ہوتے اور چھوٹے جانور میدان میں چر نہ رہے ہوتے تو یقیناً تم پر سخت عذاب نازل ہوتا۔

● اگر تمہیں قسمت سے پارسا عورت ملے تو سمجھو کہ ساری مسرتیں تمہارے لئے ہیں۔

● جو شخص ایک لڑکی کی پرورش کرتا ہو وہ جنت میں جائے گا

● اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے اہل وعیال کو نظر انداز کردو۔

● راستے سے غلاظت دور کرنا صدقہ ہے۔

● اگر تم میں کوئی شخص اپنے بچے کو نظم وضبط کی تعلیم دیتا ہے تو یہ اس کے لئے اس کام سے بہتر ہے کہ وہ خیرات کرے۔

● تین لعنتوں سے بچو۔ پانی کی گزرگاہ اور ذخیرے، عام راستے اور درختوں کے سائے میں قضائے حاجت کرنے سے۔

مہکتے ہوئے لفظ

● اعتماد ایک روح کی طرح ہوتا ہے جو ایک دفعہ چلا جائے تو واپس نہیں آتا۔

● جو لوگ چپ چاپ سب کو برداشت کر لیتے ہیں ان کے بارے میں طے ہے کہ ان کا دل زخم خوردہ ہے۔

● انسان کو سورج کی طرح شفیق، دریا کی طرح سخی اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہئے۔

● اگر ایک پیارا دوست سو بار روٹھ جائے تو اسے سو بار منالو کیونکہ موتیوں کی مالا جتنی بار ٹوٹتی ہے اتنی بار موتی چن لیے جاتے ہیں۔

● خدا کے بعد تمہارا بہترین ساتھی تمہارا اعتماد ہے۔

علم کا دروازہ

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے پاس ایک دن تین تاجر ۱۷ اونٹوں کے ساتھ حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ "امیر المومنینؓ یہ اونٹ ہماری مشترکہ ملکیت ہیں مگر مسئلہ یہ ہے کہ ایک تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے دوسرے کا تیسرا اور تیسرے کا نواں حصہ ہے۔ ہم انہیں کیسے آپس میں تقسیم کریں کہ ہمارا حصہ مل جائے۔؟"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسکرائے اور فوراً اپنی طرف سے ایک اونٹ سترہ اونٹوں میں شامل کردیا۔ اس طرح ان کی تعداد ۱۸ ہوگئی۔ اب آپؓ نے فرمایا۔ "جس تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے وہ ۹ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا تیسرا حصہ ہے وہ ۶ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا نواں حصہ ہے وہ ۲ اونٹ لے لے، اس طرح ۱۷ اونٹ بھی پورے ہوگئے اور تاجروں کو ان کا مطلوبہ حصہ بھی مل گیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا دیا ہوا اونٹ واپس لے لیا۔

خوبصورت جذبے

● زندگی کی بساط پر وہ لوگ قابل تحسین ہیں جو دوسروں کی خطائیں معاف کردیتے ہیں لیکن قابل پرستش ہیں وہ لوگ جو خطائیں معاف کرکے ان کو گلے لگالیتے ہیں۔

● شکستہ قبروں پر غور کرو کیسی کیسی حسین صورتیں مٹی ہورہی ہیں۔

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

● محبت اس کائنات کا سب سے خوبصورت جذبہ ہے۔

● محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔

انمول موتی

● انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت رسوا ہو۔

● دلوں کو فتح تلوار سے نہیں، عمل سے کیا جاتا ہے۔

● اپنے کردار کو اتنا بلند کرو کہ لوگ تمہاری مثالیں دینے لگیں۔

● کسی کو ناراض کرنا بہت آسان ہے لیکن منانا بہت مشکل ہے۔

● اپنا راز کسی کو بتا کر اس کو پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنے کے بجائے اسے نہ بتانا ہی بہتر ہے۔

● زبان کی طاقت ہتھیاروں کی طاقت سے کئی گنا خطرناک ہوتی ہے۔

● کتنی حسین ہے وہ سادگی جو عیش و آرام سے زیادہ پرکشش ہوتی ہے۔

● اپنے دوست کو محبت دو مگر راز نہ دو۔ انسان پہاڑ پر سے گر کر تو سنبھل سکتا ہے لیکن کسی کی نظر سے گر کر نہیں۔

کل اور آج

● کل تک کا مرد اپنی بہن بیوی ماں اور بیٹی کے خیال سے کسی کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتا تھا آج نظر کے دیکھنے کو وہ گناہ سمجھتا ہی نہیں۔

● کل تک مسلمانوں کے لئے اس کے دشمنوں کے ہتھیار نیزہ، اور تلوار تھے آج ڈش کیبل اور وی سی آر ہیں۔

● کسی دانا کا قول ہے کہ جس کا آج گزرے ہوئے کل سے اچھا نہیں وہ خسارے میں ہے تو کیوں نہ ہم کل کی طرف لوٹ جائیں آج کو بنانے کے لئے۔

شمع فروزاں

● کوئی شیشہ انسان کی اتنی حقیقی تصویر پیش نہیں کر سکتا جتنی اس کی بات چیت۔ (بیلس جونس)

● گفتگو ختم کرنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب دوسرے کچھ کہے بغیر اثبات میں سر ہلا رہے ہوں۔ (ہاکنز)

● نکمی سے نکمی بات کی تائید کے لئے بھی کوئی نہ کوئی حمایتی نکل ہی آتا ہے۔ (گولڈ اسمتھ)

● جو بات معلوم نہ ہو اسکے اظہار میں شرم نہ کرنی چاہئے۔ (ارسطو)

● اچھی بات چاہے کسی نے کہی ہو وہ اچھی ہے۔ اسے غور سے سنو۔ (بقراط)

● سچ بات کہنے کی عادت ڈالو چاہے وہ کتنی ہی کڑوی ہو، سچ سننے کی عادت ڈالو چاہے وہ تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ (حکیم محمد سعید)

رہنما باتیں

● جو لوگ معمولی معمولی باتوں پر روٹھ جائیں ان سے بہتر ہے کسی بچے سے دوستی کر لیں۔

● ہم انصاف کو تو بے حد پسند کرتے ہیں مگر انصاف کرنے والوں کو بہت کم۔

● بہت زیادہ بولنے والے کی بہت کم باتیں لوگوں کو یاد رہتی ہیں۔

- وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔
- بہترین کی امید رکھو اور بدترین کے لئے تیار رہو۔
- جو شخص اپنے خلوص کی قسم کھائے اس پر کبھی اعتبار نہ کرو۔
- ہمیں کل کی کچھ خبر نہیں، ہمارا کام آج خوش رہنا ہے۔
- آنسو غم کو مایوسی بننے سے روکتے ہیں۔
- یہ نمکین پانی کے چند قطرے جن کو ہم لوگ آنسو کہتے ہیں اپنے غم اور خوشی دونوں سمیٹے ہوئے ہیں۔ غم کے موقع پر آنسو نکلنا ایک عام سی ت ہے کیونکہ آنسو ہی غم کا اظہار ہیں اور آنسو ہی غم میں انسان کا ساتھ یتے ہیں مگر بہت زیادہ خوشی ملنے پر بھی آنسو نکل پڑتے ہیں۔ وہ آنسو خوشی اظہار کرتے ہیں۔

آنسو بھی پھولوں کی مانند ہیں جو غم اور خوشی دونوں ہی میں انسان کا اتھ دیتے ہیں یہ مختلف انداز میں آنکھوں سے بہتے ہیں، کسی کے بچھڑنے کسی کی جدائی پر یا کسی کے اچانک مل جانے پر یہ آنسو موتیوں کی طرح اری آنکھوں سے بہنے لگتے ہیں۔

جسے لے گئی ہے ہوا ابھی وہ ورق تھا دل کی کتاب
کہیں آنسوؤں سے مٹا ہوا کہیں آنسوؤں سے لکھا ہوا

چراغ راہ

- زندگی کے ہر غم کو پہلا غم سمجھ کر برداشت کرلینا چاہئے۔
- چمن میں پھول کبھی بھی پیدا نہیں ہوسکتے جب تک کہ کانٹے پیدا نہ ہوں۔
- کسی پر نکتہ چینی کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لو۔
- آسمان پر نظر ضرور رکھو مگر یہ نہ بھولو کہ پاؤں زمین پر ہی رکھے جاتے ہیں۔
- نصیحت اگرچہ ناخوشگوار ہوتی ہے لیکن اس کا انجام خوشگوار ہوتا ہے۔
- زندگی اتنی خوبصورت ہے جتنا ہمارا اعتماد۔
- دوسروں کے مال طمع نہ کرنا بھی دراصل سخاوت ہے۔
- خوش کلامی ایک ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔
- بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔
- کسی کی بے بسی پر کبھی خوشی نہ مناؤ۔

خوشبو باتوں کی بہت دور تک

- منزل تک پہنچنے کے لئے راستے کا انتخاب ضروری ہے۔
- جو استادوں کی قدر نہیں کرتے کامیابی نہیں پاتے۔
- گناہ کے مضر اثرات سب سے پہلے دل پر اثر انداز ہوتے ہیں اگر دل خراب ہو تو سب کچھ خراب ہے۔
- حاسد کبھی تم کو اپنی آنکھوں کے سامنے ترقی کرتا نہیں دیکھ سکتا۔
- شیطان کو اس بات کا سخت خطرہ ہے کہ کہیں تمہیں کہیں سے حق کی بات نہ مل جائے۔
- زندگی میں کچھ بننے کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہے۔
- بار بار غصہ مت کرو بلکہ غصہ کی وجوہات بہتر طریقے سے ختم کرو۔
- شرارتی لوگوں پر شیر کی آنکھ رکھو کیونکہ یہ تمہاری عزت، مال اور کردار کے ساتھ کھیلنے کے شوقین ہیں۔
- ایک وقت میں ایک راستے کی پیروی کر کے کئی منزلیں عبور کی جا سکتی ہیں مگر ایک وقت میں کئی راستوں کی پیروی کر کے ایک منزل بھی عبور نہیں کی جا سکتی۔
- ہم دولت سے ہم نشیں حاصل کر سکتے ہیں، دوست نہیں۔
- ہم دولت سے نرم بستر حاصل کر سکتے ہیں، نیند نہیں۔
- ہم دولت سے غذا حاصل کر سکتے ہیں، اشتہا نہیں۔
- ہم دولت سے کتابیں حاصل کر سکتے ہیں، علم نہیں۔
- دل آزاری سب سے بڑی معصیت ہے۔
- نیکی کا آغاز مشکل اور انجام خوش آئند ہے۔ بدی کی ابتدا لذیذ اور انجام تلخ ہے۔

فکر و نظر

- کوئی تم سے بے اعتنائی برتے تو جواباً تم اس سے محبت سے پیش آؤ اور اسے رویئے کی مٹھاس سے شرمندہ کرو۔
- بے رخی، بے اعتنائی، بے اعتباری کہنے کو تو یہ صرف تین لفظ ہیں لیکن ان میں ان دیکھی قیامتیں چھپی ہوئی ہیں۔
- جسم پر لگنے والے زخم اتنے نہیں رستے جتنے کہ روح پر چرکے

لگتے ہیں تو وہ فگار ہو جاتی ہے۔

● اگر تم دنیا میں کسی کو اپنی ذات سے خوشی نہیں دے سکتے تو اسے دکھ کا ذریعہ بھی مت بناؤ۔

● نفرت کا بیج بڑھ کر تناور درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے لیکن محبت کی ایک میٹھی پھوار اس کو بھسم کر دیتی ہے۔

● اکثر لوگ زندگی کی کتاب پڑھنا شروع کر دیتے ہیں بغیر اس کے کہ انہوں نے زندگی کی زبان سیکھی ہو۔

● وہ انسان نہیں بلکہ زمین پر ایک داغ ہے۔ جو سکھ چین میں ساتھ دے اور دکھ میں دامن کھینچ لے۔

راہِ عمل

● پھل بھی اس کو ملتا ہے جو کچھ پانے کی کوشش کرتا ہے۔

● خالی بہادری نقصان دہ ہے۔ انسان میں عقل اور حکمت بھی ہونی چاہئے۔

● دھوکے باز ساری مخلوق کو دھوکا دے سکتا ہے لیکن اپنے ضمیر کو نہیں۔

● دعوے تھوڑے اور عمل زیادہ کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔

● یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے کہ جو اپنے ناشکروں کو بھی کھلا رہا ہے اور صالحین کو بھی۔

● خدا لفظی عبادت سے نہیں، عمل سے ملتا ہے۔

منتخب اشعار

ایک حادثے میں بن گیا اخبار کی خبر
خبریں جمع جو کرتا تھا اخبار کے لئے

●

یہ زندگی بھی کیا ہے کہ آئے چلے گئے
وہ زندگی جیو کہ زمانہ مثال دے

●

مقتول سے کچھ یوں بھی پریشان ہے قاتل
نیزے پہ ہے سر، سر پہ ہے دستار ابھی تک

●

جہاں میں ایسے بھی کچھ انقلاب آتے ہیں
سوال کچھ نہیں ہوتے جواب آتے ہیں

●

یہ منظر بھی عجب حیرت زدہ ہے
میرا دشمن میرے فن پہ فدا ہے

●

بیچ دیتا ہے جو مطلب کے لئے اپنا ضمیر
وہ کبھی قوم کا سردار نہیں ہوسکتا

اقوالِ زرّیں

● مومن کو چاہئے اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے جو کام طاقت سے باہر ہو اس میں ہاتھ نہ ڈالے۔

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

● عورت میں گھمنڈ حسن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کی نیکی اس کے مداح پیدا کرتے ہیں اور اس کی وفا اسے دیوتائی صورت میں نمایاں کر دیتی ہے۔ (ولیم شیکسپئر)

● جو کوئی ایسا دوست تلاش کرے گا جس میں کوئی عیب نہ ہو وہ ہمیشہ دوست سے محروم رہے گا۔ (کے خسرو)

ماں

● ماں کی خدمت اپنے اوپر لازم کر لے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

● میری محفوظ ترین پناہ گاہ میری ماں کی آغوش ہے۔ (ابن جوزی)

● دنیا میں ماں سے زیادہ ہمدرد ہستی کوئی ہے ہی نہیں۔
(خلیل جبران)

● جس کی ماں مر جائے وہ اس کائنات کا مفلس ترین آدمی ہے۔
(گوئٹے)

● اگر میری ماں مجھ سے جدا کر دی جائے تو میں پاگل ہو جاؤں۔
(فردوسی)

● اس بات سے ہر وقت بچنے کی کوشش کرو کہ ماں نفرت کرے یا بددعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ (بوعلی سینا)

● اگر کوئی اس حقیقت کو جان لے کہ ماں اس دنیا میں سب سے زیادہ مہربان ہستی ہے تو وہ کبھی بھی ماں کی نافرمانی کا تصور بھی نہ کرے۔

● بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے خواہ بچے کی عمر کتنی ہی ہو چکی ہو (شیکسپئر)

● ماں محبت کا عظیم پیکر ہے۔ (حضرت ابن عباسؓ)

باتوں سے خوشبو آئے

● اگر کچھ پانے کی تمنا ہے تو کھونے کا تصور پہلے سے ذہن میں رکھو۔

● بعض رشتوں کو برقرار رکھنا انکے توڑ دینے سے زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے۔

● خوشی انسان کو اتنا نہیں سکھاتی جتنا غم سکھاتا ہے۔

● مسلسل محنت کرو کیونکہ پانی ایک جگہ مسلسل گرتا ہے تو پتھر میں بھی سوراخ ہو جاتا ہے۔

● صورت بغیر سیرت کے ایسا پھول ہے، جس میں کانٹے زیادہ ہوں، مگر خوشبو نہ ہو۔

دوست کا ظلم دشمن کے کرم سے بہتر ہے۔

موتی سمجھ کر شان کریمی نے چن لئے

(۱) حضرت یزید رقاشیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں پر روتا ہے تو اس کے (پاس رہنے والے اس کی حفاظت کرنے والے اس کے اعمال لکھنے والے) فرشتے اس کے گناہ کو بھول جاتے ہیں۔

(۲) حضرت زازانؒ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو جہنم کے خوف سے رویا اللہ اس کو جہنم سے پناہ دیتے ہیں اور جو جنت کے شوق سے رویا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے۔

(۳) حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ بندے کا گناہوں پر رونا اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح ہوا خشک پتوں کو درختوں سے جھاڑ دیتی ہے۔

(۴) حضرت کعبؓ فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر میں اللہ کے خوف سے روؤں اور آنسو میرے رخسار پر بہنے لگیں، یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کروں۔

(۵) مولانا عارف رومیؒ فرماتے ہیں کہ وہ آنکھیں بڑی مبارک ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں رونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں جو آنسو گرتے ہیں حق تعالیٰ کے نزدیک ان آنسوؤں کی قدر شہیدوں کے خون کے برابر ہے۔

کام کی باتیں

● زندگی میں وہ راہیں اپناؤ جہاں سے کچھ حاصل کر سکو۔

● دوست ہزار بھی کم ہیں، دشمن ایک بھی زیادہ ہے۔

● اس خوشی سے دور رہو جو کل غم بن کر دکھ دے۔

● محبت کرنا اور محبت کو کھو دینا محبت نہ کرنے سے بہتر ہے۔

● عقل مند کہتا ہے۔ "میں کچھ نہیں جانتا۔" مگر بے وقوف کہتا ہے "میں سب کچھ جانتا ہوں۔"

● جو اپنے محسن کا ناشکرا ہے وہ اپنے اللہ تعالیٰ کا ناشکرا ہے۔

● کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ ہوسکتا ہے اس کے آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔

مہکتی کلیاں

● تمہارا راز تمہارا قیدی ہے لیکن افشاء ہونے کے بعد تم اس کے قیدی بن جاؤ گے۔

● بدقسمتی بہتان ہے جو کاہلوں کی طرف سے خدا پر لگایا جاتا ہے۔

● جس شخص کے انجام کا تمہیں پتہ نہ ہو اس کے بارے میں حتمی فیصلہ نہ کرو۔

● سردی کی شدت میں وہ چبھن نہیں جو دوستوں کی بے رخی میں ہے۔

● بات الفاظ کی نہیں لہجے کی ہوتی ہے۔

● جب کسی کو چاہو تو اپنے دل کو جھوٹ، فریب اور شکوک وشبہات سے پاک رکھو۔

ذرا سوچئے

اسلامی جنتری میں اگلا مہینہ رجب کا کہلاتا ہے۔ ہندوستان میں اس کی خاص شہرت اس بنا پر ہے کہ اسی مہینہ کی چھٹی تاریخ کو یہاں کے ایک مشہور ولی خواجہ معین الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی تھی۔ اور اسی مہینہ کے ابتدائی عشرہ میں ان کا عرس بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ عرس کے موقع پر جو بہت سی مخالف شرع رسمیں انجام دی جاتی ہیں، ان پر بے شبہ ماتم کیجئے کہ آج کوئی بھی اسلامی شعار اپنی اصلیت پر نہیں قائم ہے، لیکن کیا آپ کو نفس واقعہ کی اہمیت سے انکار ہے؟ کیا خواجہؒ کی شخصیت کی عظمت آپ کے دل میں نہیں؟ کیا خواجہؒ کی زندگی اور موت دونوں کے بابرکت ہونے میں آپ کو شبہ ہے؟ اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کی زندگی اور موت دونوں بابرکت ہوتی ہیں، کیا خواجہؒ کی شخصیت اس قانون سے مستثنیٰ ہے؟

وہ ایک شخص تھا جس نے اپنا رشتہ ماسوا سے توڑ کر اللہ سے جوڑ رکھا تھا۔ وہ ایک شخص تھا، جس کی عمر کی ایک ایک گھڑی اطاعت الٰہی میں بسر ہوتی تھی۔ وہ ایک شخص تھا، جس کی زندگی صدق وصفا، زہد وتقویٰ، عبادت وطہارت کی عملی تفسیر تھی۔ وہ ہندوستان میں آیا، اور تن تنہا ایسے وقت آیا، جب سارا ملک گمراہی وجہالت سے گونج رہا تھا۔ اس اکیلے نے بے یار ومددگار اس کفر وشرک کی سرزمین پر توحید کا جھنڈا بلند کیا۔ اس کی تبلیغ ہماری انجمنوں کی طرح نمائشی نہ تھی۔ اس کی تبلیغ سچی تبلیغ تھی۔ اس کے سینہ سے جو سانس نکلتی تھی، تبلیغ کرتی تھی۔ اس کے جسم کا رواں رواں دعوت اسلام کا کام کر رہا تھا۔ اس پر بلائیں آئیں، آفتیں ٹوٹیں، مصیبتیں اُمڈیں، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس سرزمین پر اسلام وتوحید کا پودا لگا دیا۔ اس کے پاس نہ کوئی سرمایہ تھا نہ خزانہ، نہ فوج تھی نہ سپاہی، نہ توپ تھی نہ تلوار، نہ لکچر تھے نہ رسالہ۔ البتہ سچائی کا سرمایہ تھا، خلوص کی فوج تھی، اور صداقت کی تلوار تھی۔ وہ اس سچے گروہ کا سچا چیلا تھا، جو ساری دنیا کے لئے اتھاہ پریم کا ساگر بن کر آیا تھا۔ اس نے اپنے اسی پریم کے بل سے سب کے دلوں کو موہ لیا۔ بڑے بڑے راکشس اس کے مٹانے اور دبانے کو جھپٹے، پر آپ ہی اس سے ٹکرا کر چکنا چور ہو کر رہ گئے۔

کیا خواجہؒ کے زمانے میں بھی مسلمانان ہند کی تعداد سات کروڑ کی تھی؟ کیا خواجہؒ کے پاس بھی کسی تبلیغی انجمن کا کوئی بڑا دفتر تھا؟ کیا خواجہ بھی پوسٹروں کے ذریعہ تبلیغ کا کام انجام دیتے تھے؟ پھر یہ کیا ہے کہ خواجہؒ باوجود اس بے سروسامانی کے، باوجود اپنی تنہائی کے، باوجود بے یار ومددگار ہونے کے کامیاب ہو گئے اور ہم باوجود اپنے ذرائع ووسائل کے باوجود اپنے اخبار ورسائل کے باوجود اپنی انجمنوں اور اپنے دفتروں کے، باوجود اپنی کثرت تعداد کے، قدم قدم پر ناکام ہو رہے ہیں؟ کیا خواجہؒ کی زندگی سے ہم کوئی سبق ہدایت نہیں حاصل کر سکتے؟ آپ کہتے ہیں کہ خواجہؒ کے مزار پر جانا ناجائز ہے، اس لئے کہ وہاں بہت سے مراسم شرک ادا کئے جاتے ہیں، لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم خواجہؒ کے مزار پر جا کر بجائے ان سے اولاد مانگنے کے، بجائے ان سے مقدمہ میں اپنی جیت چاہنے کے، بجائے ان سے کسی بڑے عہدے کی طلب کرنے کے محض یہ تصور جمائیں، دل میں یہ نقشہ قائم کریں، دماغ کے اندر یہ سجھا جائیں کہ جس قادر مطلق نے بے یار ومددگار، یکہ وتنہا معین الدین حسن سنجریؒ سے بت کدۂ ہند میں اشاعت اسلام ودعوت توحید کا کام لیا، وہی ہماری نیتوں میں خلوص، ہمارے دلوں میں ایمان، ہماری ہمتوں میں استقامت نصیب کرے اور جو فیضان الٰہی اجمیر کے اس اچھے اور سچے بندے کے حصہ میں آیا تھا، کاش اس کا عشر عشیر اس کا کوئی ادنیٰ حصہ بھی ہم بدکار وخطا شعار بندوں کے حصہ میں آ جائے؟ کیا یہ تصور بھی مشرکانہ ہے؟ کیا دل میں اس آرزو کا پیدا ہونا اور لب پر اس دعا کا آنا بھی کوئی جرم، کوئی معصیت ہے؟

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز** محلہ ابوالمعالی، دیوبند

قسط نمبر ۹۱

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ رحمٰن

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے القول الجمیل فی شفاء العلیل میں فرمایا ہے کہ سورۂ رحمٰن کی مندرجہ ذیل آیات جادو کے اثرات کو زائل کرتی ہیں۔ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد بحالت وضو تین تین مرتبہ ان آیات کو پڑھ کر سحر زدہ پر دم کریں اور ان ہی آیات کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے مریض کو یہ پانی دن میں تین بار پلائیں صبح شام اور رات کو سونے سے قبل، انشاء اللہ مریض کو سحر سے نجات ملے گی۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ط لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ○

ان ہی آیات کو اگر کوئی شخص سفر پر جانے سے پہلے ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے گا تو دوران سفر ہر طرح کی آفات اور حادثات سے محفوظ رہے گا۔

دودھ کی کمی کا ازالہ

اگر کسی زچہ کو دودھ کی کمی کی شکایت ہو تو خمیری روٹی پکا کر اس پر گلاب وزعفران سے یہ آیت لکھیں اور عورت کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہوجائے گی۔ اس عمل کو لگاتار سات روز تک کرنا ہے۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○

حاکم کو مہربان کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص اپنے افسر اور حاکم کی نظروں سے گر گیا ہو اور چاہتا ہو کہ حاکم کی غلط فہمی دور ہوجائے اور وہ پھر اس کی نظروں میں محترم اور معتبر ہوجائے تو اس کو چاہئے سورۂ رحمٰن ایک مرتبہ تلاوت کرکے اول وآخر درود شریف کے ساتھ اپنے اوپر دم کرے پھر حاکم سے ملاقات کے لئے جائے اور راستے میں کسی سے بات نہ کرے اور بہ کثرت یہ آیت پڑھتا رہے۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ انشاء اللہ جس وقت حاکم کے روبرو جائے گا وہ ایک دم مہربان ہوجائے گا اور پھر مہربان ہی رہے گا۔

آسیب کا علاج

مندرجہ ذیل آیات کے ذریعہ آسیب زدہ کا علاج کیا جاسکتا ہے، آسیب حاضر ہوگا اور عاملؒ سے قول وقرار کرنے پر مجبور ہوگا لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ عامل سورۂ رحمٰن کی ان آیات کی زکوٰۃ ادا کرے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان آیات کو تین سو مرتبہ روزانہ پڑھے۔ اول وآخر اکیس اکیس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ دوران چلہ ہر طرح کے گوشت، مچھلی، پیاز لہسن اور انڈے سے پرہیز رکھیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد جب کسی آسیب زدہ مریض پر آسیب کو حاضر کرنا ہو تو ان ہی آیات کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر اول وآخر ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر مریض پر دم کردے۔ اسی وقت آسیب حاضر ہوگا اور بتائے گا کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں اور فلاں علاقے سے آیا ہوں یا فلاں نے مجھے اس پر مسلط کیا ہے۔ اس وقت عامل اس آسیب سے جو کہے گا وہ اس حکم کو بجالائے گا اور آئندہ کیلئے مریض کو نہ ستانے کا عہد کرے گا۔ حاضر کرنے کے لئے ان آیات کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم بھی کرسکتے ہیں اور کسی خوشبو یا پھول پر دم کرکے مریض کو سنگھا بھی سکتے ہیں۔ قول وقرار کے بعد جب عامل واپس ہونے کی اجازت دے گا تب ہی آسیب واپس جائے گا۔ عامل کی اجازت کے بغیر وہ واپس نہیں ہوسکے گا انشاء اللہ۔

مباحثہ میں کامیابی کے لئے

جو کوئی شخص کسی اچھے اور نیک مقصد میں مباحثہ میں حصہ لینا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ جس دن مباحثہ میں شرکت کرنی ہو اس دن نماز فجر کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ رحمٰن اس طرح پڑھے کہ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد میں کامیابی کی دعا کرے۔ جس وقت مباحثہ کیلئے گھر سے روانہ ہو تو راستے میں بلاتعداد یاذو الجلال والاکرام پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ مباحثہ میں کامیابی ملے گی اور دوران مباحثہ جو بھی دیکھے گا وہ عزت واحترام کی نگاہوں سے دیکھے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یہی عمل کسی بھی تقریر کی کامیابی کے لئے بھی کیا جاسکتا ہے۔ (باقی آئندہ)

****

انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں

فن عملیات پر عظیم الشان کتاب

تحفۃ العاملین

بفضلِ رب العالمین منظر عام پر آگئی ہے

☆ اگر آپ کامیاب عامل بننا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

☆ یہ کتاب فن عملیات کے پوشیدہ رازوں سے پردے ہٹاتی ہے۔

☆ یہ کتاب روحانی عملیات کی سائنس پر تشفی بخش تفصیلات پیش کرتی ہے۔

☆ یہ کتاب درحقیقت ایک تاریخی دستاویز ہے۔

☆ یہ کتاب طالب علموں کے لئے ایک مکمل رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ اگر آپ علم جفر، علم نقوش، علم نجوم، علم ساعات وغیرہ کی گہرائیوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور پڑھیں، یہ کتاب سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ ہے۔

اور یہ کتاب مولانا حسن الہاشمی کے ۳۸ رسالہ مسلسل محنت کا نتیجہ ہے۔

مرتب: مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

صفحات ۳۰۴

قیمت سو روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

ناشر: مکتبہ روحانی دنیا

محلہ ابوالمعالی دیوبند، یوپی پن 247554

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

قسط نمبر: ۱۰

سیدنا "طٰہٰ" صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تیرہواں صفاتی نام طٰہٰ ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم مبارک میں صرف ۲ حرف ہیں ایک حرف ط ہے اور دوسرا حرف ہ۔ ط سے مراد طہارت ہے اور ہ سے مراد ہدایت۔ یعنی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت وہدایت کا مجسمہ ہیں، وہ سرتاپا طہارت اور سرتاپا ہدایت ہیں۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص نیا لباس پہنتے وقت تین مرتبہ سیدنا طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ لے تو جب تک وہ لباس اس کے بدن پر رہے گا اس کو خیر وبرکت میسر رہے گی۔ کاروبار کی شروعات کرتے وقت اگر اس اسم مبارک کو گیارہ سو مرتبہ اس جگہ بیٹھ کر پڑھ لے جہاں کام شروع کرنا ہے تو کاروبار میں زبردست خیر وبرکت رہے۔

● اس اسم مبارک کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنے سے تندرستی بحال رہتی ہے اور دل ودماغ سکون وانبساط محسوس کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جائے اس کے دل ودماغ میں تطہیر اور پاکیزگی پیدا ہو اور وہ ضلالت وگمراہی سے محفوظ ہو جائے۔

● کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے اس اسم مبارک کو اگر سات مرتبہ پڑھ لیا جائے تو اس کام میں خیر وبرکت بھی ہو اور وہ کام پایۂ تکمیل کو بھی پہنچے۔

● گھر میں داخل ہوتے وقت اگر اس اسم مبارک کو صرف ایک بار پڑھ لیا جائے تو گھر خیر وعافیت کا مسکن بنا رہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سوتے وقت اس اسم مبارک کو ۱۴ مرتبہ پڑھنے سے بُرے خوابوں سے حفاظت ہوتی ہے اور اچھے خواب نظر آتے ہیں۔

سیدنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چودھواں صفاتی نام "رسول" ہے۔ رسول آپ کو اس لئے کہا جاتا تھا کہ رسالت کی دولت بیکراں سے آپ سرفراز تھے۔ اور قرآن حکیم جیسی عظیم الشان کتاب کا آپ پر نزول ہوا تھا۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۲۹۶ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص مالی مشکلات کا شکار ہو جائے اور غربت وافلاس میں مبتلا ہو جائے اس کو چاہئے کہ روزانہ صبح شام باوضو ہو کر دو نفلیں قضاء حاجت پڑھ کر سیدنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹۶ مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ گیارہ روز کی پابندی سے غربت وافلاس سے نجات ملے گی اور رزق کے لئے نئے نئے دروازے کھلیں گے۔

● اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو اور وہ اس مصیبت سے کسی بھی طرح چھٹکارا نہ پا رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ عصر کی نماز کے بعد مغرب تک لاتعداد مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ چند روز کی پابندی سے مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لیا کرے تو اس کا سینہ رشد وہدایت سے مہکتا رہے۔ اور اسکے خیالات فساد اور گمراہی سے محفوظ رہیں۔

● اس اسم مبارک کا نقش مصائب سے نجات خوش حالی کی فراہمی اور ضلالت وگمراہی سے حفاظت کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ف، م، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳	۷۷	۸۰	۶۶
۷۹	۶۷	۷۲	۷۸
۶۸	۸۲	۷۵	۷۱
۷۶	۷۰	۶۹	۸۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۰	۹۴	۱۰۲
۱۰۱	۹۹	۹۶
۹۵	۱۰۳	۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۹	۷۵	۷۲	۸۰
۸۱	۷۱	۷۸	۶۶
۷۶	۶۸	۷۹	۷۳
۷۰	۸۲	۶۷	۷۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۵	۱۰۱	۱۰۰
۱۰۳	۹۹	۹۴
۹۸	۹۶	۱۰۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بیٹھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۰	۶۶	۷۳	۷۷
۷۲	۷۸	۷۹	۶۷
۷۴	۷۱	۶۸	۸۲
۶۹	۸۱	۷۶	۷۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۰	۱۰۱	۹۵
۹۴	۹۹	۱۰۳
۱۰۲	۹۶	۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، ر، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر لکھ کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۶	۷۰	۶۹	۸۱
۶۸	۸۲	۷۵	۷۱
۷۹	۶۷	۷۲	۷۸
۷۳	۷۷	۸۰	۶۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۸	۱۰۳	۹۵
۹۶	۹۹	۱۰۱
۱۰۲	۹۴	۱۰۰

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۲۹۶ مرتبہ "سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت میں کئی گنا اضافہ ہوجائے۔

ہر عامل کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے، دواؤں اور تعویذوں میں تاثیر پیدا کرنے والی ذات رب العالمین کی ہے لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تمام انسانوں نبیوں اور رسولوں میں سب سے بڑا ہے اور ذات خداوندی کے بعد سب سے بڑا مقام سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے بقول شاعر۔

بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر

اس لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی سے برکت حاصل کرنا قرین عقل بھی ہے اور قرین عقیدہ بھی۔ عاملین کو چاہئے کہ نقوش ہمیشہ باوضو ہوکر لکھیں اور نقوش لکھتے وقت بخور کا استعمال بھی کریں۔

(باقی آئندہ)

مقدمہ میں کامیابی ہوجائے

جوکوئی کسی جھوٹے مقدمے میں گرفتار ہوگیا ہو دشمنوں نے مقدمہ میں پوری طرح پھنسالیا ہو اور کوئی بھی صورت رہائی کی دکھائی نہ دیتی ہو تو مقدمہ میں باعزت طور پر بری ہونے اور دشمنوں پر فتح پانے کے لئے یہ عمل کرے۔ یکشنبہ کے دن غسل کرے اور ظہر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیرے اور مصلے پر قبلہ رخ بیٹھا رہے اپنی حاجت کو ایک سفید کاغذ پر لکھ کر اپنے سامنے رکھ لے اور اکتالیس مرتبہ نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ یہ کہے۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ٥ اس کے بعد وہیں بیٹھے ہوئے ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سورۂ انعام پڑھے بعد میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ مقدمہ سے بری ہوجائے گا اور مقدمہ کا فیصلہ قیدی کے حق میں ہوجائے گا۔

ادارہ

پتھروں کی خصوصیات

بھیکہم

اس پتھر کو انگریزی میں راک کرسٹل Rock Crystal کہتے ہیں۔ یہ عقیق کی ایک قسم ہے۔

● ماہرین حجرات کا دعویٰ ہے کہ بھیکہم کے پہننے سے عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کو پہننے والا محفل میں، برادری میں، مجمع میں ممتاز اور نمایاں ہوتا ہے اور سب کی توجہ اسی کی طرف ہوتی ہے۔

● اس کے استعمال سے حافظہ قوی ہوتا ہے، نسیان کی بیماری سے نجات ملتی ہے، یادداشت بہتر ہوجاتی ہے۔

● مشکل معاملات میں آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ آلام و مصائب سے نجات دلاتا ہے اور اعتماد کی قوت کو بحال کرتا ہے۔

● بھیکہم کے استعمال سے طبیعت میں نشاط پیدا ہوتا ہے، حوصلے اور ولولے بڑھتے ہیں اور عزائم پختہ ہوجاتے ہیں، جو لوگ اس کی انگوٹھی پہنتے ہیں ان کے ارادوں میں استحکام پیدا ہوجاتا ہے اور ان میں پیش قدمی کرنے کی جرأت اور جسارت پیدا ہوجاتی ہے۔

● بھیکہم کی انگوٹھی دل و دماغ کو تقویت پہنچاتی ہے، دماغی کمزوری کو دور کرتی ہے، دماغی فالج کے لئے فائدہ مند ہے اور ذہنی کمزوریوں کو اس کی انگوٹھی دور کرتی ہے۔

● بھیکہم زہر کے لئے تریاق کا کام کرتا ہے اور زہر کے اثرات کو دفع کرتا ہے۔

● اگر اس پتھر کو باریک پیس کر دانتوں پر لگائیں تو اس سے دانتوں کی تمام بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔

● بھیکہم پھیپھڑوں کے امراض سے نجات دلاتا ہے، اگر کسی شخص کو پھیپھڑوں کی بیماری ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ اس پتھر کو تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے اور ایک پتھر پانی میں ڈال کر اس پانی کو تینوں ٹائم کھانے کے بعد پئے۔ صبح ناشتے کے بعد، دوپہر کھانے کے بعد اور رات کو کھانے کے بعد۔ انشاء اللہ ایک ماہ کی پابندی سے پھیپھڑوں کی ٹی بی سے نجات ملے گی، اگر ایک ماہ میں پوری طرح فائدہ نہ ہو تو اگلے ماہ اس عمل کو پھر جاری رکھیں انشاء اللہ ۳/ماہ میں ٹی بی سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

● بعض عورتوں کو ماہواری کی بیماری ہوتی ہے، کبھی انہیں ماہواری زیادہ آتی ہے اور کبھی کم، بھیکہم کی انگوٹھی ماہواری کو اعتدال پر لاتی ہے اور ماہواری کی کمی، زیادتی سے نجات دلاتی ہے۔

● بعض حضرات کو دل کی دھڑکن کا مرض ہوجاتا ہے۔ یہ ایک اختلاج کی سی کیفیت ہوتی ہے اور انسان کو بہت پریشان کرتی ہے، ایسے لوگوں کو چاہئے کہ بھیکہم کی انگوٹھی پہنیں۔

● بھیکہم دردِ سر، دردِ کمر، دردِ سینہ سے بھی نجات دلاتا ہے۔

● بھیکہم نکسیر، خونی بواسیر میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے

● جن حضرات کو بھوک نہ لگنے کی شکایت ہو ان کو چاہئے کہ بھیکہم کی انگوٹھی استعمال کریں اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں اور اندازہ کریں کہ اللہ نے کیسی کیسی نعمتیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔

● بھیکہم امریکہ، برازیل اور جرمنی وغیرہ میں پایا جاتا ہے، ہمارے ملک میں کم دستیاب ہے لیکن تلاش کرنے سے تو خدا بھی مل

قسط نمبر:۹

تفسیر سورۂ رحمٰن

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

جنت کی حوروں کی یاقوت اور مرجان سے تشبیہ دے کر حق تعالیٰ نے پتھروں کی موزونیت اور ان کی افادیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس جگہ جنت کی حوروں کی صرف خوبصورتی مراد نہیں لی گئی ہے اگر صرف خوبصورتی کی طرف اشارہ کرنا ہوتا تو یاقوت اور مرجان سے تشبیہ دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ خوبصورتی کو ظاہر کرنے کے لئے ان چیزوں سے تشبیہ دی جاتی جو دیکھنے میں خوبصورت اور پرکشش ہوتی ہیں۔ جب کہ یاقوت اور مرجان دیکھنے میں بہت زیادہ خوبصورت نہیں ہوتے۔ البتہ ان کی افادیت دوسری بہت سی خوبصورت چیزوں سے زیادہ اہم ہے۔

قرآن حکیم ایک اصولی کتاب ہے۔ اس کتاب میں بعض چیزوں کی طرف صرف اشارہ کیا گیا ہے لیکن قرآن حکیم کے بعض اشاروں سے چیزوں کی حقیقت اور ان کی افادیت واضح ہوتی ہے اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس کائنات کی ہر شئے اپنی جگہ اہم بھی ہے اور مفید بھی۔

سورۂ رحمٰن میں یاقوت اور مرجان سے تشبیہ دے کر حق تعالیٰ نے پتھروں کی افادیت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہم نے اس کائنات میں بے شمار ایسے نگینے بھی پیدا کئے ہیں جو دیکھنے میں خوبصورت ہیں اور جن کے استعمال کرنے سے ہمارے بندوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔

ماہرین حجرات نے پتھروں کی افادیت پر بے شمار کتابیں لکھی ہیں اور تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ پتھروں میں باذن اللہ افادیت موجود ہے اور مختلف پتھر حق تعالیٰ کے حکم سے مختلف فائدے اللہ کے بندوں کو پہنچاتے ہیں۔

قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے ہم چند پتھروں کی چند خصوصیات اور ان کے فوائد پر مختصر گفتگو کریں گے تا کہ پڑھنے والوں کو یہ اندازہ ہو سکے کہ رب دوجہاں نے اپنے بندوں کے لئے کیسی کیسی مفید اور عنقا چیزیں پیدا کی ہیں۔ ہم اس کی کس کس نعمت کو جھٹلا سکتے ہیں؟

● الماس کو اگر ولادت کے وقت عورت کے گلے میں لٹکا دیں تو دردِزہ میں کمی واقع ہو سکتی ہے اور بچہ آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے۔

● الماس کی انگوٹھی دل کو تقویت پہنچاتی ہے۔

● الماس بینائی میں اضافہ کرتا ہے، بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے، مصروف ترین زندگی گزارنے والوں کے لئے الماس انتہائی مفید ہے، یہ ذہنی سکون عطا کرتا ہے اور باذن اللہ روح اور قلب پر نشاط طاری رکھتا ہے، الماس کے استعمال سے انسان موذی جانوروں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور ان پر بجلی اثر انداز نہیں ہوتی، الماس سستی اور کاہلی کو بھی دفع کرتا ہے اور انسان کی قوت ارادی میں اضافہ کرتا ہے۔

● پکھراج غم وغصہ کو دور کرتا ہے۔ عزت ووقار میں اضافہ کرتا ہے، مذہبی عقائد میں پختگی پیدا کرتا ہے، پکھراج کے استعمال سے جادوٹونے سے حفاظت ہوتی ہے، جن خواتین کو لیکوریا کا مرض ہو یا جن خواتین کے مثانے میں پتھری ہو ان خواتین کے لئے پکھراج حد سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے اور مذکورہ بیماریوں سے نجات دلاتا ہے، پکھراج پہننے سے انسان کے اخلاق درست ہو جاتے ہیں اور اس کے خیالات میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔

● زرقون لکنت کو دور کرتا ہے، لقوے اور فالج کو دفع کرتا ہے، زرقون سوزاک اور آتشک جیسی اذیت ناک بیماریوں سے نجات دلاتا ہے، زرقون خواتین کو سیلان الرحم جیسی بیماریوں سے بچاتا ہے، زرقون ازدواجی زندگی میں خوشگواری پیدا کرتا ہے اور میاں بیوی کے درمیان محبت کے جذبات اُبھارتا ہے۔

● قدیم اطباء کی رائے یہ ہے کہ اگر "پنا" کو کسی مٹی کے برتن میں ڈال کر اس میں پانی بھر دیں اور اس برتن کو تین راتوں تک کھلے آسمان کے

نیچے رکھیں تو یہ پانی ''آب شفا'' بن جاتا ہے اور یہ پانی ہر طرح کے امراض میں باذن اللہ مؤثر ثابت ہوتا ہے، یہ پانی مردوں میں استقلال پیدا کرتا ہے، ریاحی امراض سے خاص طور پر بچاتا ہے، روح کو تقویت پہنچاتا ہے اور نبض کی رفتار کو درست رکھتا ہے۔ اس پانی کو اگر زخموں پر چھڑکیں تو زخم مندمل ہوجاتے ہیں، یہ پانی ہر طرح کے زہریلے اثرات سے بھی نجات دلاتا ہے۔ اگر پنّا عورت پہنے تو اس کو ہمیشہ اپنے شوہر کی توجہ حاصل رہے اگر بوقت ولادت پنّا کو عورت کی بائیں ران پر باندھ دیں تو بچہ آسانی سے پیدا ہوجائے پنّے کی انگوٹھی مال و دولت میں اضافہ کا سبب بھی بنتی ہے۔

● لہسنیا ہر طرح کے اثرات سے بچاتا ہے جو بچہ حد سے زیادہ روتا ہو اس کے گلے میں لہسنیا ڈال دیں تو بچے کا رونا موقوف ہوجاتا ہے۔ لہسنیا کی انگوٹھی مقاصد حسنہ میں کامیابی سے ہمکنار کراتی ہے۔

● موتی کے بارے میں ارسطو نے کہا تھا کہ اس کے استعمال سے شادیاں کامیاب ہوجاتی ہیں۔

● موتی انسان کے مزاج میں اعتدال اور پارسائی پیدا کرتا ہے، موتی امراض معدہ، امراض قلب، امراض دماغ اور امراض جگر کو دفع کرتا ہے۔

● باریک موتیوں کو اگر خمیرے میں ملا کر کھائیں تو جسم کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

● موتی جگر اور معدے کو تقویت پہنچاتا ہے، خونی پیچش کو رفع کرتا ہے۔ موتی منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے، حیض کی کمی کو دور کرتا ہے۔

● موتی بواسیر اور یرقان سے نجات دلاتا ہے۔

● موتی جنون اور پاگل پن سے نجات دلاتا ہے۔

● موتی کے استعمال سے چہرے کی رنگت نکھرتی ہے۔

● اگر مرجان کو بچوں کے گلے میں ڈال دیں تو بچے آسیبی اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔

● اگر مرجان کو بوتل میں ڈال کر بوتل میں پانی بھر لیں اور اس بوتل کو ایک گھنٹے دھوپ میں رکھ کر محفوظ رکھ لیں تو یہ پانی کھانسی کو دفع کرنے میں تیر بہدف ثابت ہو۔

● مرجان کی انگوٹھی تنگ دستی کو دفع کرتی ہے، مرگی سے نجات دلاتی ہے۔

● اگر مرجان کو پیٹ پر باندھ لیا جائے تو پیٹ کی تمام بیماریاں ختم ہوجائیں۔

● مرجان (مونگا) سفلی عملیات سے محفوظ رکھتا ہے۔

● نیلم ماہواری کی بے قاعدگی کو ختم کرتا ہے۔

● نیلم انسان میں تحمل اور بردباری پیدا کرتا ہے۔

● اگر کسی کی نکسیر پھوٹ گئی ہو تو اس کی پیشانی پر نیلم کو رگڑ دیا جائے تو نکسیر بند ہوجاتی ہے۔

● یاقوت کی انگوٹھی امراض قلب اور امراض دماغ سے نجات دلاتی ہے۔

● یاقوت کی انگوٹھی درد گھٹیا سے بھی نجات دلاتی ہے۔

● اگر اس پتھر کو بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے تو ام الصبیان سے حفاظت ہوتی ہے۔

● یاقوت اسقاط حمل سے بچاتا ہے۔

● یاقوت درد غم سے بھی نجات دلاتا ہے۔ یہ انسان کے اندر صبر وضبط کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

● یاقوت کے پہننے سے دشمن مغلوب رہتے ہیں۔

● اوپل معدہ کے نظام کو درست رکھتا ہے۔

● اوپل کے پہننے سے خوش مزاجی پیدا ہوتی ہے۔

● ایمتھسٹ طبیعت کے اندر صفائی پیدا کرتا ہے، خیالات میں پاکیزگی لاتا ہے۔

● ترمری پاگل پن اور مالیخولیا جیسے امراض سے نجات دلاتا ہے۔

● ترمری خرابی خون سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

● گارنیٹ سے نفس کشی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، یہ پتھر انسان کے اندر روحانیت پیدا کرتا ہے۔

● گارنیٹ کے استعمال سے افلاس ختم ہوتا ہے اور گھر میں خیر و برکت پیدا ہوتی ہے۔

● گارنیٹ احساس کمتری سے نجات دلاتا ہے، گارنیٹ حادثوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

● سن اسٹون نامردی کو ختم کرتا ہے، سستی کو دور کرتا ہے، اس کے پہننے سے تسخیر خلائق کی دولت حاصل ہوتی ہے۔

● مون اسٹون طبیعت میں اعتدال پیدا کرتا ہے قوت باہ میں

اضافہ کرتا ہے، بینائی بڑھاتا ہے۔

● سنگ سلیمانی جنات سے محفوظ رکھتا ہے، رعشے کی بیماری سے نجات دلاتا ہے۔

یہ چند پتھروں کی چند خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے، مزید تفصیل درکار ہو تو راقم الحروف کی تصنیف پتھروں کی خصوصیات کا مطالعہ کریں۔

ان چند پتھروں کے ذکر سے قارئین کو یہ اندازہ بخوبی ہوگیا ہوگا کہ رب العالمین نے انسانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے کیسی کیسی عظیم الشان نعمتیں پیدا کی ہیں اور کس کس طرح اپنے بندوں کو فائدہ پہنچانے کی اسکیمیں مرتب کی ہیں۔ ہم ان کی کس کس نعمت اور کس کس عنایت کی تکذیب کر سکتے ہیں اور قربان جایئے ان کی شان رحمت کے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایاھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ اس آیت میں رب العالمین نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب میرے بندے نیکی کرتے ہیں اور ہماری اطاعت بجالاتے ہیں تو پھر ہماری بھی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم نیکی کا بدلہ انہیں نیکی سے دیں اور ان عبادات کا صلہ اس انداز سے پیش کریں کہ وہ خوش ہوجائیں اور انہیں خود یہ اندازہ ہوجائے کہ ہم نے ان کی نیکیوں کی قدر کی اور انہیں بہتر جزا سے نوازا اگر دیکھا جائے تو یہ بھی رب العالمین کی ایک نعمت ہے۔ جس دنیا میں لوگ نیکیوں کی ناقدری کرتے ہوں، بھلائی کے جواب میں برائی کرتے ہوں، احسان کے بدلے میں ستم ڈھاتے ہوں، محبت کے بدلے نفرت سے دیتے ہوں، اس دنیا میں اگر کوئی بھی ذات نیکی کے بدلے میں نیکی عطا کرے اور محبت کے بدلے میں محبت اور چاہت بخشے تو یہ بھی ایک طرح کا کرم اور ایک طرح کا انعام ہے اور کوئی بھی بندہ اس کرم اور اس انعام کو کیسے نظر انداز کرسکتا ہے؟

اس کے بعد فرمایا۔

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مُدْهَآمَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

فرمایا کہ ان باغات کے علاوہ جن کا اوپر ذکر کیا گیا تھا اور بھی دو چھوٹے باغیچے ہوں گے اور وہ ہرے بھرے ہوں گے۔

اس دنیا میں باغات پر کچھ دن ایسے بھی گزرتے ہیں جب درختوں کے پتے سوکھ جاتے ہیں، زرد پڑ جاتے ہیں اور جھڑ جاتے ہیں۔ یہ زمانہ پت جھڑ اور خزاں کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں باغات کا رنگ روپ ماند پڑ جاتا ہے اور ہریالی کی جگہ زردی پیدا ہوجاتی ہے، پت جھڑ کے اس موسم میں باغات کی خوبصورتی ختم ہوجاتی ہے نہ وہ پھول رہتے ہیں نہ پھل اور نہ پتوں پر ہریالی باقی رہتی ہے لیکن سورۂ رحمٰن میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جنت کے باغیچے کبھی خزاں آلود نہیں ہوں گے۔ وہاں پت جھڑ کا موسم کبھی نہیں آئے گا وہاں ہمیشہ ہریالی رہے گی اور وہاں کے درختوں پر کبھی پھل اور پھول کھلتے رہیں گے وہاں ہردم بہار کا موسم رہے گا اور باغیچوں کی شگفتگی اور شادابی کبھی خزاں آلود نہیں ہوگی۔ اس بات کو بیان کرنے کے بعد پھر رب العالمین نے اپنے خاص انداز میں فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

سورۂ رحمٰن میں حق تعالیٰ ایک نعمت بول کر اس کے ضمن میں ہزاروں حقیقتوں اور نعمتوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور دونوں جہاں کی نعمتوں کی طرف اشارہ کرکے پھر یہ فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نشانی کس کس حقیقت اور کس کس نعمت کی تکذیب کروگے؟

حق تو یہ ہے کہ انسان کتنا بھی احسان فراموش ہو اور کتنا بھی ناقدرا ہو وہ اپنے رب کے ان انعامات اور ان احسانات کو نظر انداز نہیں کرسکتا جو اس کے اردگرد بکھرے ہوئے ہیں جو مرنے کے بعد اسے جنت میں عطا ہونے والے ہیں۔

سورۂ رحمٰن ہمیں اپنے رب کے انعامات پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ بے شک ہمارے رب نے اس دنیا میں جو کچھ بھی پیدا کیا ہے وہ عبث اور بے فائدہ نہیں ہے، انسان کی عقل محدود ہے اور اس محدود عقل سے حق تعالیٰ کے لامحدود انعامات اور لامحدود حقائق کا نہ اندازہ کرسکتے ہیں نہ ادراک۔

(باقی آئندہ)

فالنامہ کلیم الارقامی

ک	ا	ا	ا	ا	م	ا	ا	ر	پ	س	س	س	ن
م	ا	ک	ک	خ	ت	ت	ی	د	و	ا	ی	ق	ظ
ا	ہ	ا	م	ا	ل	ا	ب	ب	س	م	ل	م	ر
ی	ا	ک	ی	ک	ز	ح	ح	ل	ا	ن	و	ا	س
س	ک	م	ن	ت	ج	ی	ب	ل	م	ف	ر	ی	ن
م	ص	ی	ع	ک	س	ب	ن	ح	ن	ہ	ک	ے	ت
ش	ی	خ	ے	ر	ک	ا	ا	ح	ط	خ	و	ا	و
ن	ہ	ر	د	و	م	ف	ہ	ے	ے	ا	ر	ک	ا
ی	ب	ہ	ک	ن	ر	ل	ن	ح	ی	ا	ہ	و	ن
ہ	ک	ن	ن	ن	ت	گ	ے	م	ن	ا	ق	ذ	ک
م	خ	ک	م	ص	ب	ہ	گ	د	ر	ل	ا	ذ	ے
ر	ا	ن	ی	ن	ب	ت	ک	ک	ا	ک	م	ن	ی
ر	ا	ب	ر	ی	ق	ن	ن	م	ہ	ش	ن	ص	د
ا	ی	ت	ر	ر	ا	ن	خ	ا	ر	و	ہ	ن	ص
د	ب	ہ	ع	ی	د	ب	ب	ی	و	ک	ن	ہ	ر
ہ	ہ	گ	ر	گ	ہ	ک	ے	ے	ا	و	ے	ے	ر

اس جدول میں کسی جگہ سوال دل میں سوچ کر بسم اللہ پڑھ کر انگلی رکھو جس حرف پر انگلی رکھی جائے اس سے آگے ۶ حروف چھوڑ کر ساتواں حرف لکھتے جائیں یہاں تک کہ آخر میں وہی حرف آئے گا جس پر انگلی رکھی تھی۔ پس جواب پورا ہوا ان حروف کو ملا کر جملے بنالیں۔ انشاء اللہ آپ کے سوال کا جواب ہوگا۔

(فالنامہ کلیمی یعنی بولنے والا فالنامہ اور ارقامی یعنی لکھنے والا فالنامہ)

✺ ✺ ✺ ✺ ✺ ✺ ✺

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

آسیبی اثرات

سوال از: محمد عبداللہ ـــــــــ مہاراج گنج

بندہ آپ کے طلسماتی دنیا کا برسوں کا قاری ہے۔ بدقسمتی سے آج تک خدمت عالیہ میں کوئی نوازش نامہ تحریر نہ کرسکا۔

ہمارے ایک بہت عزیز دوست کا بچہ برکت علی ولد مبارک علی کافی پریشان ہے۔ درجنوں ڈھونگی حضرات سے سابقہ بھی پڑا نتیجہ خیز نہ رہا تکلیف مندرجہ ذیل رات کو دکھائی نہ دینا، ہنسنا، رونا، الٹی سیدھی باتیں کرنا حتیٰ کہ کبھی کبھی ننگے ہوجانا۔ پورا گھر پریشان، یہ معلوم نہ ہورہا ہے کہ یہ کیا ہے، دماغی توازن برقرار نہیں رہتا ہے۔ ممکن ہے تو طلسماتی دنیا میں تحریر فرمادیں ورنہ جواب بذریعہ خط تحریر فرمادیں کرم ہوگا۔

بندہ طلسماتی دنیا کا خریدار سالانہ ہونا چاہ رہا ہے اس کو جاری فرمادیں۔ قیمت وڈاک خرچ بندہ ادا کرے گا۔ دعا دوا کیا ہے طریقہ علاج روحانی عنایت فرمادیں۔

عمل ہمزاد: واضح نہیں ہے کہ وہ کس طرح کا جواب دے گا اور کیسا سوال کیا جاسکتا ہے کوئی خطرہ تو نہیں۔ مثلاً بیماری سے متعلق قسمت سے متعلق وغیرہ وغیرہ۔

جواب

آپ کے دوست مبارک علی آسیبی اثرات کے اندر مبتلا ہیں اور آسیبی اثرات کی وجہ سے اس کی دماغی کیفیت نارمل نہیں ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ ان کا علاج باقاعدہ کسی عامل سے کروائیں۔ آپ تلاش کرینگے تو آپ کے ہی علاقہ میں ڈھنگ کے عامل مل جائیں گے اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل ڈھونگی اور لپاٹی قسم کے عاملوں کی بہتات ہوچکی ہے اور ہر گلی کوچے میں دھوکہ دینے والے لوگ مختلف حلیوں میں دندنا رہے ہیں یہ عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہیں لیکن انتہائی بے حیائی اور چالاکی کے ساتھ یہ اللہ کے بندوں کو فریب دے رہے ہیں۔ کچھ شعبدوں کی مدد سے یہ لوگوں کا بے وقوف بنانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور اس طرح یہ مکار و عیار قسم کے لوگ دونوں ہاتھوں سے پیسے بٹور رہے ہیں اور مسلمانوں کے عقائد بھی خراب کررہے ہیں۔ پھر بھی یہ دنیا ابھی اچھے لوگوں سے خالی نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں ڈھنگ کے خدا ترس عاملین موجود نہ ہوں۔ اگر آپ تھوڑی سی جدوجہد کریں گے تو آپ کا رابطہ کسی نہ کسی معتبر عامل سے ہوجائے گا۔ جب تک آپ کا رابطہ کسی اچھے اور نیک عامل سے نہ ہو اس وقت تک چند باتوں کا اہتمام کرلیں۔

صبح کو ناشتے سے پہلے اور رات کو سوتے وقت سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۂ طارق کی آخری تین آیات اور معوذتین ایک ایک مرتبہ پڑھیں اور مبارک علی پر دم کردیں۔ اگر آپ یہ کام کرسکتے ہیں تو آپ ہی کردیں ورنہ مبارک علی کے گھر میں کوئی کردے۔ اس کے علاوہ چالیس مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ۔ یَارَحِیْمُ یَاکَرِیْمُ یَاشَفِیْعُ یَامَانِعُ یَادَافِعُ پڑھکر ایک بوتل پانی پردم کرلیں اور دن میں پانچ مرتبہ یہ پانی مبارک علی کو پلائیں۔ صبح کو ناشتے سے پہلے پھر ناشتے کے بعد۔ دوپہر کو ظہر کے بعد پھر عصر کے بعد اور پھر رات کو سوتے وقت۔ اس کے بعد ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل نقش بنائیں۔

۷۸۶

۳۴۸۵	۳۴۹۹	۳۴۹۶	۳۴۹۳
۳۴۹۷	۳۴۹۲	۳۴۸۶	۳۴۹۸
۳۴۹۱	۳۴۹۴	۳۵۰۱	۳۴۸۷
۳۵۰۰	۳۴۸۸	۳۴۹۰	۳۴۹۵

بحرمتہ ایں نقش ہر قسم کہ آسیب وشیاطین وسحر ونظر بد در وجود مبارک علی را دفع شود دفع شود دفع شود

اسی تعویذ کی پشت پر یہ نقش لکھیں۔

۷۸۶

اجب یا اسرافیل بحق الف

ا	ب	ج	د
د	ج	ب	ا
ب	ا	د	ج
ج	د	ا	ب

اجب یا عزرائیل بحق دال

اجب یا جبرائیل بحق با

اجب یا میکائیل بحق جیم

ان دونوں تعویذوں کو آتشی چال سے مرتب کریں، تب ہی یہ مؤثر ہوں گے۔ آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

پہلے والے نقش میں ۳۴۸۹ نہیں ہے۔ رفتار کے اعتبار سے چوتھے خانے میں ۳۴۸۸ کے بعد پانچویں خانے میں ۳۴۹۰ آئے گا۔ ایسا ان نقوش میں ہوتا ہے جن میں کسر آرہی ہو۔ یہ ایک فنی بات ہے، جس پر غور کرنے سے فائدہ نہیں ہے یہاں اس لئے وضاحت کردی گئی ہے کہ نقش بھرتے وقت آپ کو شبہ نہ ہو اور آپ نقش پُر کرتے وقت ۳۴۸۸ کے بعد ۳۴۸۹ نہ لکھ دیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو نقش غلط ہوجائے گا اور جب نقش غلط ہوجائے گا تو اس کی تاثیر ختم ہوجائے گی۔ صحیح نقش کی پہچان یہ ہے کہ اس کا ٹوٹل چاروں طرف سے ایک ہی آتا ہے اور کسی ایک سائڈ کا ٹوٹل بدلا ہوا ہو تو سمجھ لیں کہ نقش غلط ہے۔

یہ نقش کالی روشنائی سے لکھ لیں اور مبارک علی کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ ان کو آسیبی اثرات سے نجات ملے گی ورنہ شدت اثرات میں کمی آئے گی اس کے بعد کسی معتبر عامل سے انکا باقاعدہ علاج کرالیں۔

ایک دم آپ ہمزاد کے چکر میں نہ پڑیں۔ ہمزاد وغیرہ کے عمل ناممکن نہیں ہیں لیکن بہت زیادہ آسان بھی نہیں ہیں اور اس طرح کے عملوں میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ دوران عمل کچھ بھی نظر نہ آئے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی ہمزاد کو تابع کرنے کی کوشش کی جائے گی تو کچھ نہ کچھ زحمت اٹھانی پڑے گی اور کسی نہ کسی خوف اور ڈر سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اگر کوئی انسان دل کا کمزور ہو تو اس کو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ تنہائی میں جب ہمزاد حاضر ہوگا تو ڈر خوف کا دل میں پیدا ہونا تو ایک فطری امر ہے اور اگر انسان کا دل کمزور ہو تو ہارٹ فیل بھی ہوسکتا ہے رہی ہمزاد کی طرف سے کسی کارروائی کی بات تو اگر عامل نے حصار باندھ رکھا ہو تو ہمزاد حصار کے اندر کوئی بھی حرکت کرنے سے قاصر رہے گا۔ لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ابھی آپ اس طرح کے کسی عمل میں ہاتھ نہ ڈالیں تو بہتر ہے۔ اس طرح کے عمل ان ہی لوگوں کو زیبا دیتے ہیں جو اس لائن کی بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزار چکے ہوں اور ہمزاد وغیرہ تابع کرنے کی تمام شرطوں اور قاعدوں سے واقف ہوں۔

مرض بھی اثرات بھی

سوال از: (نام و پتہ مخفی)＿＿＿＿ بھیونڈی

میں (..........) دس سال سے دوا کررہی ہوں مگر کوئی فائدہ نہیں

ہوتا، ہمیشہ بیمار رہتی ہوں، دوا بھی کرایا تب بھی کوئی فرق نہیں ہوا، مجھے کمر درد پھیپھڑے میں درد رہتا ہے۔ ہفتے میں سنیچر، اتوار طبیعت بہت زیادہ خراب رہتی ہے۔ گھر میں برکت نام کی کوئی چیز نہیں آپس میں اختلاف، انتشار بہت رہتا ہے۔ میری اولادیں بھی پریشان رہتی ہیں۔ جب کہ نماز قرآن درود و وظائف کو پانچ وقت پابندی کرتی ہوں اور ہر کام میں رکاوٹ ترقی بھی رک گئی ہے اور بلندی سے پستی کی طرف آرہے ہیں کئی لوگوں کو گھر دکھایا تو لوگوں نے کہا کہ کرنی ہے اور سب پڑا اور ہر کام میں رکاوٹ ڈالی جاتی ہے، سفلی کے ذریعہ۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ معلوم کر کے ہمیں بتائیں کہ کیا معاملہ ہے یہ صحیح ہے کہ غلط اگر ہاں تو اس کا حل کیا ہے۔ ہمیشہ ذہن انتشار کا شکار رہتا ہے۔ بہت دعا کرتی ہوں مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اب آپ ہی حل بتائیں بہت مہربانی ہوگی۔

اور آپ ہمارا نام مخفی رکھنا صرف بھیونڈی لکھنا بہت مہربانی ہوگی۔ ہم آپ کا رسالہ ۱۹۹۶ء سے پڑھ رہے ہیں آپ ہمارا جواب ضرور دیں۔

جواب

آپ اثرات کی بھی شکار ہیں اور آپ کسی ایسے جسمانی مرض میں مبتلا ہیں جو ڈاکٹروں کی پکڑ میں نہیں آسکا ہے۔ لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ جادو یا سحر سفلی کا شکار نہیں ہیں۔

اب رہی یہ بات کہ گھر میں انتشار اور افتراق رہتا ہے اور خیر و برکت کا بھی فقدان ہے تو اس کی وجوہات کچھ اور ہو سکتی ہیں اور اثرات بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جن گھروں میں آسیبی اثرات ہوتے ہیں وہاں خیر و برکت نہیں ہوتی اور ان گھروں میں آپسی اختلافات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے لئے آپ کو یہ کرنا چاہئے کہ سورۂ بقرہ کی تلاوت چالیس دن تک لگاتار کرائیں اور تلاوت کا وقت صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان رکھیں۔ تلاوت بہ آواز بلند کرائیں۔ اتنی آواز میں کہ گھر کے افراد سن سکیں۔ انشاء اللہ گھر کی نحوست دور ہوگی۔ آپسی انتشار و افتراق سے نجات ملے گی اور خیر و برکت کا معاملہ بھی شروع ہوگا۔

اپنی صحت کیلئے آپ مندرجہ ذیل نقش اپنے گلے میں ڈالیں اور ایک بوتل پانی پر چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور یہ پانی دن میں دوبار صبح شام پابندی سے پیا کریں۔ اور یہ نقش کسی عامل سے لکھوا کر یا خود لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

اس نقش کو آتشی چال سے پُر کریں۔ آتشی چال کی وضاحت اسی کال[م] میں کی گئی ہے۔ اس کو ملاحظہ کر لیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر آپ محسوس کریں گی کہ آپ روبہ صحت ہو رہی ہیں اور آپ کے گھر کے حالات میں بھی فرق پڑ رہا ہے یقین و ایمان کے ساتھ ان روحانی فارمولوں پر عمل کریں انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا۔

زندگی کی ابتلائیں

سوال از: (نام مخفی) ______ میدک

روحانی ڈاک کے کالم میں آپ پریشان حال اور غمگین لوگوں کے دکھوں کو دور کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا راستہ آپ ہی سے ہو کر گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہزار سال کی عمر بخشیں اور اسی طرح آپ ہمارا بیڑا پار لگاتے رہیں۔ (آمین)

میں آپ کے دربار میں اپنی مالی پریشانیاں لے کر حاضر ہوئی ہوں اس وقت جب میں آپ کو یہ خط لکھ رہی ہوں اتنی پریشان اور زندگی سے مایوس ہوں کہ دل چاہتا ہے بھی میری زندگی کا آخری دن ہو، بچپن میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا بہت سی غریبی اور تنگ دستی میں بچپن گزرا شادی کے وقت سسرال کی حالت دیکھی تو ایسا لگا کہ وہ دن گزر گئے اب سکون کی سانس نصیب ہوگی لیکن جیسے ہی میں اس گھر میں آئی غریبی میرے ساتھ اس گھر میں داخل ہوگئی۔ میرے شوہر کی مالی حالت بہت خراب ہوگئی یہاں تک کہ قرضے ہوگئے، کاروبار بدلا مگر پھر بھی وہی حالت ہے جہاں کچھ امید سے جاتے ہیں مایوسی ہی ہاتھ آتی ہے۔ برائے کرم بتائیے کہ ایسا کیوں ہے۔ میرے شوہر بتاتے ہیں کہ شادی سے پہلے وہ بہت کماتے تھے۔

بچپن میں یتیمی کی وجہ سے پریشان تھی مگر شادی کے بعد ایسا کیوں ہوگیا برائے کرم میری رہنمائی فرمائیے۔ ایک خط کے جواب میں آپ نے روحانی ڈاک کے کالم میں بتائے تھے کہ مالی حالت کا تعلق بیوی کے عد[د] سے متعلق ہوتا ہے کہیں ایسا تو نہیں ہے۔ بس میری پریشانی ختم ہو جائے

مایوسی کفر ہے یہ جانتے ہوئے بھی زندگی سے اتنی مایوس اور نا امید ہوں ایسا لگتا ہے کہ موت کے ساتھ ہی یہ مصیبتیں دور ہوں گی۔

مہربانی کر کے میری مدد فرمایئے میں زندگی بھر آپ کی احسان مند رہوں گی۔ میرے شوہر کا اسم اعظم کیا ہے؟

جواب

رب العالمین کا فضل و کرم ہے کہ روحانی ڈاک کے کالم کی وجہ سے اللہ کے بندوں کو زبردست فائدہ ہو رہا ہے ان کے جسم و روح کی تطہیر ہو رہی ہے اور ہمارے روحانی مشوروں پر عمل کر کے ان کو پریشانیوں سے اور کلفتوں سے نجات بھی مل رہی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسلمان کیلئے مایوسی کفر ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا کہ اللہ کی رحمتوں سے مایوس مت ہو اور اللہ کی رحمتوں سے کافروں کے سوا کوئی مایوس نہیں ہوتا کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پریشانیوں کے دن رات لمبے ہو جاتے ہیں اور زندگی گھٹن محسوس کرنے لگتی ہے اور یہی وقت بندوں کے امتحان کا ہوتا ہے ان برے حالات میں بھی اگر بندے ثابت قدم رہیں تو اللہ کی رحمتیں ایک نہ ایک دن ان پر برسنے لگتی ہیں کیونکہ یہ دنیا بے شک اور بے شک فانی ہے اور اس دنیا کی ہر چیز فنا کے گھاٹ اُتر جانے والی ہے وہ خوشی ہو یا غم وہ راحت ہو یا مصیبت وہ دن ہو یا رات وہ خزاں ہو یا بہار دوام کسی کو بھی نصیب نہیں ہے خوشی کا زمانہ آتا ہے تو وہ بھی گزر جاتا ہے، غموں کا دور آتا ہے وہ بھی باقی نہیں رہتا، دن طلوع ہوتا ہے تو پھر غروب ہو جاتا ہے، رات آتی ہے تو وہ بھی گزر جاتی ہے اور یہی نظام قدرت ہے۔ اسی لئے قرآن حکیم میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ سردیوں کی راتیں لمبی ہوتی ہیں لیکن وہ بھی تو گزر جاتی ہیں گرمیوں کے دن بڑے ہوتے ہیں لیکن ان کو بھی گزرنا ہی ہوتا ہے۔ بلاشبہ اس وقت آپ پریشانیوں کا شکار ہیں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ آپ اپنی زندگی کے آخری سانس تک پریشانیوں میں مبتلا رہیں گی۔ انشاء اللہ آپ کا یہ دور ایک دن گزر جائے گا، مصائب کی یہ راتیں ایک دن کٹ جائیں گی اور خوشیوں کا آفتاب آپ کی صحن قسمت میں ضرور طلوع ہوگا۔ پت جھڑ کا یہ دور جسے دیکھ کر آپ گھٹن محسوس کر رہی ہیں بہت جلد بیت جائے گا اور انشاء اللہ آپ کی زندگی میں بہاریں آئیں گی خوشیوں کے پھول کھلیں گے۔ روحوں کو متاثر کرنے والی خوشبوئیں آپ کے گھر میں بکھریں گی اور آپ زندگی کی حقیقی مسرتوں سے انشاء اللہ ضرور بہرہ ور ہوں گی کیونکہ خدا جسے غم دیتا ہے اسے خوشیاں بھی عطا کرتا ہے۔ اللہ کی طرف سے جسے مشکلیں ملتی ہیں اسے آسانیاں بھی عطا ہوتی ہیں از راہ قسمت جسے درد و غم نصیب ہوتے ہیں اسے عیش و عشرت بھی عطا ہوتے ہیں بے شک جس گھر میں خوشیاں ہوتی ہیں وہاں غم بھی اپنا ڈیرہ جماتے ہیں اور جس گھر سے باراتیں نکلتی ہیں ان ہی گھروں سے جنازے بھی نکلتے ہیں۔ بقول شاعر ؎

خوشی کے ساتھ دنیا میں ہزاروں غم بھی ہوتے ہیں
جہاں بجتی ہے شہنائی وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

یہی نظام قدرت ہے۔ اس دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ نظام قدرت کا ایک حصہ ہے لیکن آپ دیکھ لیجئے کسی بھی چیز میں بقا اور ٹھہراؤ نہیں ہے۔ جو خوش حال ہیں ان پر بدحالی بھی آسکتی ہے جو بدحال ہیں انہیں خوشیاں بھی میسر آسکتی ہیں۔ ماسوا ذات خداوندی کے کسی بھی چیز میں بقا نہیں ہے جہاں کل عالیشان عمارتیں تھیں وہاں اب کھنڈرات ہیں اور جہاں کل لق ودق جنگل تھا وہاں اب خوبصورت عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ تمام حقائق یہ ثابت کرتے ہیں اندھیرے کے بعد اُجالا اُجالے کے بعد اندھیرا، مشکلوں کے بعد آسانیاں آسانیوں کے بعد مشکلیں، غم کے بعد خوشی، خوشی کے بعد غم بہاروں کے بعد خزائیں، خزاؤں کے بعد بہاریں۔ یہی دنیا ہے اور اس دنیا کی ہر چیز آنی جانی ہے۔ جب یہ بات ہے تو پھر کسی بھی مشکل میں پھنسے ہوئے بندے یا بندی کو مایوس نہیں ہونا چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس کی پریشانیاں وقتی ہیں۔ انشاء اللہ ظلمت شب دفع ہوگی اور صبح کا نور گھر میں پھیلے گا، غربت کا دور ختم ہوگا اور خوش حالی کی گھڑیاں میسر آئیں گی۔

آپ کے شوہر کا اسم اعظم "یاحسیبُ" ہے روزانہ ۸۰ مرتبہ پڑھنا چاہئے آپ کا اسم اعظم "یالطیفُ" ۱۲۹ مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔ آپ کو روزانہ سورہ یٰسین اس طرح پڑھنی چاہئے کہ ہر مبین پر سات مرتبہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ پڑھیں اس عمل کو لگاتار ۴۱ دن تک پڑھیں اور صبح شام گھر کے ہر فرد کو "یَاسَلَامُ یَاوَھَّابُ یَاکَرِیْمُ" کی ایک تسبیح پڑھنی چاہئے۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ یہ درود پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ان چند وظائف و اعمال کی پابندی سے آپ دکھوں سے نجات پالیں گی اور آپ کی زندگی میں انشاء اللہ خوش گوار انقلاب آجائے گا۔

تین سوال

سوال از: شمس اللہ ـــــــــــ بنگلور

۱۹۹۶ء سے طلسماتی دنیا کا باقاعدہ مطالعہ کر رہا ہوں اور تب سے مکمل سیٹ محفوظ ہیں اور وقت ضرورت ان شماروں سے استفادہ کرتا ہوں ویسے بنگلور میں ملاقات بھی ہوئی ہے۔ برائے کرم نیچے دیئے گئے سوالات کے جوابات تفصیل سے دیجئے۔ امید ہے کہ اگلے شمارے میں جواب ملے گا اگلے ماہ کی طلسماتی دنیا کا بے چینی سے انتظار کرتا ہوں۔

(۱) ستارہ دن کے اول منزل کا معتبر ہے یا پیدائش کے وقت جو ستارہ ہوتا ہے وہ معتبر ہے؟

(۲) میرے روحانی استاد سے معلوم ہو کہ جن کے منہ میں دانت نہیں ہوتے وہ نقش لکھنے سے مؤثر نہیں ہوتے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

(۳) لکی نمبر معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے۔؟ مہربانی فرما کر تحریر کریں۔

جواب

انسان کی زندگی پر کئی ستارے اثر انداز ہوتے ہیں، جس وقت انسان پیدا ہوتا ہے اس وقت جس ستارے کی ساعت ہو وہ ستارہ بھی انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جن دنوں میں انسان پیدا ہوتا ہے اس وقت جو برج چل رہا ہو اس برج سے متعلق جو ستارہ ہو وہ انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ انسان کے نام کا جو مفرد عدد ہو اس مفرد عدد سے متعلق جو ستارہ ہو وہ بھی انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اب اس تفصیل کو ایک مثال سے سمجھیں۔

مثلاً ایک شخص جس کا نام انجم حسن ہے اور جس کی پیدائش ۱۵ر مئی بروز پیر ۲۰۰۱ء ہے۔ یہ شخص پیر کے دن پہلی ساعت میں پیدا ہوا ہے تو اس کا ایک ستارہ تو قمر ہے اور یہ قمر اس کی زندگی پر اثر انداز رہے گا۔ ۲۱ر اپریل سے ۲۱ مئی کا زمانہ برج ثور کا ہے اور برج ثور سے متعلق ستارہ زہرہ ہے چونکہ انجم حسن کی پیدائش برج ثور کے عرصے میں ہوئی ہے اس لئے اس پر زہرہ ستارہ بھی اثر انداز رہے گا۔

انجم حسن کا مفرد عدد تین ہے اور عدد تین سے متعلق ستارہ مشتری ہے اس لئے کبھی نہ کسی درجے میں ستارہ مشتری انجم پر اثر انداز رہے گا لیکن سب سے زیادہ اس کی زندگی پر وہ ستارہ اثر انداز رہے گا جو اس کے برج سے تعلق رکھتا ہے اور وہ ہے زہرہ۔ اعتبار تینوں ہی ستاروں کا رہے گا لیکن سب سے زیادہ انجم حسن کی زندگی پر جس ستارے کے اثرات پڑیں گے وہ زہرہ ہے اور انجم کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہی کہلائے گا۔

میں نے فن کی پندرہ سو سے زیادہ کتابوں کا مطالعہ کیا ہے لیکن کتابوں میں یہ بات کہیں بھی میری نظر سے نہیں گزری کہ جس عامل کے منہ میں دانت نہ ہوں۔ اس عامل کے بنائے ہوئے نقوش مؤثر نہیں ہوتے۔ کوئی بھی عیب جو بعد میں پیدا ہوا ہو انسان کی صلاحیتوں کو موقوف نہیں کرتا۔

مثلاً کوئی شخص صحیح اعضاء لے کر پیدا ہوا ہو بعد میں اس کے جسم کا کوئی عضو متاثر ہو جائے تو اس کی فطری صلاحتیں ختم نہیں ہو جائیں گی۔ دانت ظاہر ہے کہ بعد میں ہی جھڑتے ہیں، ماں کے پیٹ سے تو سبھی بچے بغیر دانت کے پیدا ہوتے ہیں بعد میں دانت نکلتے ہیں پھر عمر طبعی کو پہنچ کر یا کسی حادثہ کی بنا پر دانت جھڑ جاتے ہیں۔ چونکہ یہ کمی پیدائشی نہیں ہے اس لئے اس کمی کی وجہ سے کسی بھی فطری یا کسی صلاحیت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا البتہ فن کی بعض کتابوں میں یہ بات نظر سے گزری ہے کہ اگر عامل کی ایک آنکھ قدرتی طور پر متاثر ہو آنکھ میں کوئی خرابی ہو یا بھینگا پن ہو تو اس کو روحانی عملیات میں کامل دسترس حاصل نہیں ہو سکتی اور کم سے کم باموکل عمل میں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا۔

لکی نمبر نکالنے کا طریقہ ہے کہ تاریخ پیدائش کے مجموعی اعداد سے مفرد عدد جو برآمد ہوتا ہے اس کو نام کے مفرد عدد کے ساتھ جمع کر کے پھر مفرد عدد برآمد کریں بس یہی لکی عدد ہے۔

مثلاً کسی شخص کی پیدائش ۱۵ر جون ۱۹۹۰ء ہے اور اس کا نام زاہد ہے تو تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے اور زاہد کا مفرد عدد ۸ ہے۔ چار اور آٹھ کو جمع کیا تو ۱۲ ہوا۔ بارہ کا مفرد عدد تین ہوا۔ بس زاہد کا لکی عدد تین ہے۔ اگر لکی عدد نام کے عدد سے ٹکراتا ہو تو پھر قیاس سے بھی لکی عدد برآمد کیا جا سکتا ہے لیکن یہ ایک لمبی بحث ہے اگر آپ فن اعداد کی کتابوں کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو اس کا مفصل جواب مل جائے گا۔

ازدواجی زندگی کا دکھ

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ جیسے دین کی دعوت اور خدمت کرنے والوں کا سایہ ہم امتیوں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ (آمین)

آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ میرے اس خط کو آپ اس بار ضرور طلسماتی دنیا کے اوراق میں شامل کریں۔ پہلے بھی دو تین مرتبہ میں نے اپنی زندگی کے مسئلوں میں آپ کی رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی مگر بدقسمتی سے آپ کی کوئی دستگیری حاصل نہ ہوئی۔ اس مرتبہ آپ کو رب العزت کا واسطہ دیتے ہوئے عاجزانہ درخواست کرتی ہوں آپ میری اس تحریر کو رد نہ فرمایئے اور میرے مسئلے کا حل مرحمت فرمایئے میں تاحیات مشکور رہوں گی۔ میرا نام (.........) شادی نکاح میں بدل کر (.........) رکھا گیا ہے۔ شادی ۱۹۹۹ء میں ہوئی۔ ہم لوگ شادی ہوئے تین ماہ خوش رہے اس کے بعد گھر میں لڑائی جھگڑے جائیداد کے بارے میں ہوئے۔ نہ جائیداد ملی نہ رہنے کے لئے ٹھکانہ نہ گھر۔ میرے شوہر لڑائی کی ابتدا کرنے کی وجہ سے مجھے موردالزام ٹھہرایا گیا اس کے بعد میرے زیورات گم ہوگئے اور ایک ماہ بعد مجھے جہیز میں کولر دیئے تھے موم بتی جلا کر دیکھے۔ آدھی موم بتی میں پورا کولر جل گیا اور ہم لوگ آدھی رات کو جلتے جلتے بال بال بچ گئے پھر ڈیلوری میں مجھے ڈاکٹر نے جینے کا بھروسہ ہی نہیں دیا اور بہت تکلیف کے بعد ڈیلوری ہوئی۔ ایک مرتبہ مجھے میرے شوہر امی کے گھر سے پیسے لاؤ بولے تھے نہ لائے تو کیروسین کا تیل جسم پر جلانے کے لئے ڈالے تھے۔ جلانے کیلئے میرے شوہر کے بڑے بھائی ہم سے پچاس ہزار روپے جوڑے کی رقم لے کر اب تک نہیں دیئے، پوچھے تو صرف دینے کو کہتے ہیں کب دیں گے خدا بہتر جانتا ہے اب میرے شوہر پانچ سال سے ایک دھوکہ باز انسان کے ساتھ کاروبار کر رہے ہیں وہ آدمی کئی مرتبہ بہت سے لوگوں کو دھوکہ دیا ہے وہ آدمی میرے شوہر کو پوری طرح اپنی چنگل میں پھنسا کر رکھا ہے۔ میرے شوہر بہت جلد اس کی باتوں پر اعتماد یقین کرتے ہیں اور کئی مرتبہ بہت بہت نقصان اٹھا چکے ہیں اس کے باوجود بھی انہیں اپنے نقصان کا احساس ہی نہیں ہوا۔ میرے شوہر چار لاکھ روپے فائنس سے لاکر زیورات بیچ کر سیلائنگ کمپنی تھی سامان بیچ کر سب پیسہ کاروبار میں لگا دیئے ہیں جو بھی کماتے ہیں وہ رقم اس آدمی کے گھر میں رکھتے ہیں۔ ان کا زیادہ وقت اس کے گھر میں گزرتا ہے نہ بیوی بچوں کی فکر ہے نہ سیدھے منہ بات کرتے ہیں نہ اب ہمارے پاس رہنے کے لئے گھر ہے نہ پیسہ نہ زیورات۔

مولانا صاحب اگر ہمارے اوپر جادو ہو اور اس کے لئے تعویذ وظائف دیں وہ میری بات سنے اور اس آدمی سے چھٹکارے کے لئے وظائف دیں اور وہ اس آدمی سے کاروبار الگ کریں۔

جواب

آپ دونوں کے یعنی میاں بیوی کے اعداد میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ دونوں کا مفرد عدد آٹھ ہے۔ لیکن تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ آٹھ عدد کا ملن آٹھ عدد کے ساتھ خرابیاں لاتا ہے۔ کیونکہ دونوں کی شخصیت ٹھوس ہوتی ہے اور دونوں کی طبیعت میں ضد اور ہٹ دھرمی ہوتی ہے اس لئے یہ دونوں ہی ایک دوسرے کے سامنے جھکنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور اپنے خیالات پر سختی کے ساتھ جمے رہتے ہیں اور یہ ضد یہ ہٹ دھرمی اور یہ سختی اور تشدد ازدواجی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ آپ دونوں کے مزاجوں میں بھی بہت فرق ہے اور آپ دونوں کی سوچ وفکر ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے اس لئے دونوں کے درمیان اختلافات کا ہونا کوئی حیرتناک بات نہیں ہے۔ اب ازدواجی زندگی کی خوش حالی اسی میں ممکن ہے کہ آپ دونوں ہی ایک دوسرے کے لئے مسلسل قربانیاں دیں اور ایک دوسرے کی غلط باتوں کو برداشت کریں۔ ازدواجی زندگی میں بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک فریق کو دوسرے کی خاطر قربانی قدم قدم پر دینی پڑتی ہے کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ہی فریق ایک دوسرے کے لئے قربانی دیتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک فریق قربانی دیتا ہے دوسرا نہیں دیتا۔ لیکن ایک فریق کی قربانی کی وجہ سے بھی ازدواجی زندگی پامال ہوجانے سے محفوظ رہتی ہے۔ ہمارے خیال میں ازدواجی زندگی کی بقا کے لئے عورت کو زیادہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے یہ گزارش کریں گے کہ آپ ہر لحہ خود کو قربانی کے لئے تیار رکھیں۔ اگر آپ ہی ضد اور تسلط کا راستہ اختیار کریں گی تو ازدواجی زندگی کے پامال ہوجانے کا اندیشہ رہے گا۔

اب رہی یہ بات کہ آپ کے شوہر آپ کی بات نہیں مانتے اور صرف اپنی چلاتے ہیں تو ایسا تو آج کل گھر گھر میں ہو رہا ہے۔ اکثر شوہروں کا وطیرہ یہی ہے کہ وہ عورتوں کے مشوروں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ لیکن ایک اچھی بیوی کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کو مشورہ دیدے اور اس کے بعد صبر کرے۔ مشورے پر عمل کرنے کی ضد نہ کرے ورنہ گھر کے نظام میں خرابی پیدا ہوگی۔ دوسری بات وہ کہ آپ کے شوہر کسی ایسے شخص کے ساتھ مل کر کاروبار کر رہے ہیں جو انہیں دھوکہ دے رہا ہے یا دھوکہ دے گا لیکن آپ کے شوہر کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے یہ دونوں ہی باتیں ضد اور ہٹ دھرمی سے ختم نہیں ہوسکتیں۔ ان دونوں باتوں کو صرف محبت اور نرمی سے

حل کیا جاسکتا ہے۔ آپ محبت اور پیار ہی سے یا پھر خدمت سے اپنے شوہر پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ وقت کتنا بھی لگے لیکن شوہر کو رام کرنے کے لئے آپ صرف محبت اور خدمت کا راستہ اختیار کریں۔ غصہ، ضد، سختی اور انانیت عورت کو صرف نقصان پہنچاتی ہے۔ ضدوں سے بے شمار گھر تباہ ہو گئے ہیں اس لئے آپ ضد اور ہٹ دھرمی کو قطعاً ترک کر دیں اور اپنے شوہر کے خراب مزاج کو محبت اور خدمت سے بدلنے کی کوشش کریں۔ یقین کریں کہ محبت اور خدمت سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں۔

آپ روزانہ صبح کو "یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ" ۵۱۲ مرتبہ پڑھا کریں اور شام کو مغرب کی نماز کے بعد "یَا دَافِعُ یَا مَانِعُ" دو سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ انشاء اللہ مہینے دو مہینے میں آپ شوہر کے مزاج میں فرق محسوس کریں گی اور وہ شخص جو آپ کے شوہر کو دھوکہ دے سکتا ہے وہ رفتہ رفتہ خود آپ کے شوہر کی زندگی سے الگ ہو جائے گا۔

اس وظیفے کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے رویہ میں نرمی رکھیں۔ جو بات ناگوار گزرے اس پر بھی ناگواری کا اظہار نہ کریں۔ صبر و ضبط سے کام لیں اور بے رخی کا جواب محبت اور توجہ سے دیں۔ انشاء اللہ جب آپ شوہر کا احترام تعلیمات دین کی وجہ سے کریں گی تو اللہ کی مدد اور نصرت کی آپ اس دنیا میں بھی حق دار ہوں گی اور آخرت میں بھی اور آپ کو آپ کی محبت اور نیکی کا صلہ اس جہاں میں بھی ملے گا اور اس جہاں میں بھی۔

میں دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کی محبت کو آپ کے شوہر پر اثر انداز کرے اور آپ کی ازدواجی زندگی مثال بن جائے۔

امریکہ جانا چاہتے ہیں

سوال از: فیاض الدین ــــــ مج گاؤں

اللہ تعالیٰ آپ کو تمام آفات وبلیات، مصیبتیں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور آنجناب کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رہے آمین یارب العالمین۔ حضرت والا میں اپنا تعارف کراتا ہوں۔ میرا نام فیاض احمد ولد نورالدین علی ڈونگر کر ہے۔

حضرت میں عرصہ چار سال سے پریشان ہوں میں نے ship (پانی والی جہاز کی نوکری کے لئے) بے انتہا کوشش کی دو جگہوں پر ایجنٹوں کو میں ستر ہزار روپے اسی طرح دوسری جگہ ۲۵ ہزار روپے ان کے کہنے کی وجہ سے دیا لیکن میرا سارا روپیہ ڈوب گیا۔ مجھے نوکری بھی نہیں ملی اور روپیہ بھی ڈوب گیا جب اس ایجنٹ سے بات کرتا ہوں تو وہ کہتا ہے کہ تمہارا روپیہ ملے گا کہیں جائے گا نہیں تقریباً چار سال ہو گئے روپیہ نہیں ملا۔ جب کہ یہ روپیہ میں نے قرض لیا تھا لیکن اتنا زیادہ پریشان ہوں کہ کچھ لکھ نہیں سکتا، دل کہتا ہے خودکشی کرلوں، اب تک میں ان لوگوں کا قرض بھی نہیں ادا کرسکا میں بہت پریشان ہوں لیکن اسی دوران مجھے آپ کا پرچہ طلسماتی دنیا پڑھنے کا اتفاق ہوا مجھے کیسے ملا یہ مجھے خود نہیں معلوم لیکن میں نے اس کو پڑھا تو ایسا لگا کہ میرے دل سے کوئی بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو اور مجھے لگا کہ آپ سے رجوع ہونے پر مجھے نہ یہ کہ سہارا ملے گا بلکہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ خدارا آپ مجھے مایوس نہ کریں۔

ابھی آنے والے ماہ جون میں ۱۶ جون کو مجھے امریکی شپ پر انٹرویو دینے کے لئے جانا ہے اللہ کے واسطے اس پریشان حال کے لئے حضرت کوئی دعا یا تعویذ، وظیفہ بتا دیجئے تاکہ میں کامیاب ہو جاؤں۔ آپ کے بارے میں میں نے جان کار لوگوں سے پوچھا بڑی تعریف سنی اور یہ بھی آپ جیسے بزرگوں سے کتنے اللہ کے بندوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ میں اتنا پریشان ہو چکا ہوں کہ کچھ لکھا نہیں جاتا۔ آخری حل کے طور پر آپ کے پاس یہ خط لکھ رہا ہوں، پلیز مجھے مایوس نہ کریں، میری پیدائش ۲ر مارچ ۱۹۷۸ء ہے۔ میرے والد کا نام نورالدین علی ڈونگر کر دادا کا نام علی اسماعیل ڈونگر کر، والدہ کا نام زبیدہ خاتون نورالدین ڈونگر کر، دادی کا نام حفیظہ علی ڈونگر کر، نانا کا نام احمد صاحب مجھگاؤں کر نانی کا نام حلیمہ احمد صاحب مجھگاؤں کر۔

آپ دعا کیجئے کہ ۱۶ر جون کو میرا انٹرویو ہو جائے اور میں انٹرویو میں کامیاب ہو جاؤں، نیز مجھے امریکی شپ کا ویزا مل جائے، آپ کا میرے زندگی پر بڑا احسان ہوگا کرم ہوگا۔

جواب

آپ کو بذریعہ ڈاک ایک نقش روانہ کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے آپ کو امریکہ کا ویزہ مل جائے گا۔ اگر خدانخواستہ نہ ملے تو پھر آپ چالیس دن تک روزانہ گیارہ سو مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کریں، اول وآخر درود شریف پڑھیں۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اس کے علاوہ ۴۰ ہی دن تک عشاء کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ پڑھیں اور اس وظیفے کے اول وآخر بھی گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر اس انٹرویو میں ناکامی ہو گئی

خدانخواستہ تو آئندہ آپ کو کامیابی مل جائے گی انشاءاللہ۔

آپ نے اپنے خط میں خودکشی کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس طرح کی باتیں خالصتاً بزدلی سے تعلق رکھتی ہیں ایک صاحب ایمان کو اس طرح کی باتوں سے احتراز کرنا چاہئے۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ خودکشی کرنا حرام ہے اور اللہ کے نیک بندوں نے خودکشی کرنے والوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی گریز کیا ہے۔ جب کہ کسی بھی اجنبی مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنا باعث ثواب ہے اور مسلمان کے جنازے کو ۴۰ قدم تک کاندھا دینے سے ۴۰ کبیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں لیکن شرابی کی اور خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی اللہ کے نیک بندوں نے اجتناب برتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جب انسان کو کسی معاملے میں پے در پے ناکامی ملتی ہے تو دل ٹوٹتا ہے اور جھنجھلاہٹ بھی ہوتی ہے لیکن ایسے مواقعات پر صبر سے کام لینا چاہئے اور اپنی تگ ودو جاری رکھنی چاہئے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ کی مدد صبر اور نماز کے ذریعہ حاصل کرو۔ اس کا مطلب یہی تو ہے کہ جب تک انسان کو کسی جائز معاملے میں کامیابی نہ ملے تو اس کو صبر کرنا چاہئے اور اس کو نماز قضائے حاجت کا شغل رکھنا چاہئے، نہ کہ یہ انسان مایوس ہو کر کسی دریا میں چھلانگیں لگانے کی پلاننگ شروع کردے۔ یہ تو محض بزدلی ہے اور بہت بڑی معصیت بھی ہے ایسی معصیت کہ جس کی تلافی بھی ممکن نہیں ہے۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے، آپ کو پنا، پکھراج اور نیلم باذن اللہ راس آئیں گے۔ اگر ممکن ہو ان پتھروں میں سے کوئی ایک پتھر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں ۹ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں۔ نوچندی جمعرات کو دو کلو گیہوں کے آٹے کی گولیاں بنا کر کسی تالاب یا دریا میں بہ نیت صدقہ ڈال دیں۔ اس صدقہ سے آپ کی رکاوٹیں انشاءاللہ ختم ہو جائیں گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کو قرض سے نجات دے اور آپ کو اپنے تمام مقاصد حسنہ میں کامیابی عطا کرے۔ نیز آپ کو امریکہ کا ویزا لینے میں کامیابی مل جائے۔ (آمین)

اعتراف گناہ

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

بہت دن پہلے میں نے آپ کے پاس ایک خط بھیجا تھا، دل و دماغ میں تقویت کے لئے تو آپ نے رات کو سونے سے پہلے یاسلام یا قوی یا حمید تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھنے کو کہا تھا میں نے چار پانچ مہینے تک لگاتار پڑھا ہے تو اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا تھا ایسا لگتا تھا کہ میری بیماری بالکل ختم ہو چکی ہے لیکن اس کے بعد میرا تعلق ایک عورت سے ہو گیا اور میں نے اس کے ساتھ غلط کام بھی کیا اور اس کے گھر کا کھانا بھی بہت کھایا اور وہ مجھے اپنے گھر لے جا کر دودھ بھی پلاتی تھی وہ میری عمر سے زیادہ عمر کی تھی، میری عمر ۲۳ سال کی ہے اور وہ شادی شدہ تھی اس کے تین بچے تھے جب کہ میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔ کچھ دن کے بعد میں اپنے گاؤں میں چلا گیا پونہ سے تو گاؤں میں جا کر پتہ چلا کہ جہاں پر میں رہتا تھا پونہ میں وہاں اس کے فون بہت آتے ہیں اور وہ بار بار مجھے ہی معلوم کرتی ہے کہ اس کا پتہ بتادو میں اپنے گھر پہ رات کو فون کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا تو مجھے بہت گھبراہٹ ہونے لگی اور ایسا لگا کہ پیٹ میں سے گیس اٹھ کر سینے میں آگیا اور مجھے پسینہ آگیا پھر اس کے بعد کچھ دن بعد ایسا ہی ہوا جب سے میں بہت پریشان ہوں مجھے ایسا لگا تھا کہ وہ عورت مجھے پکڑنے آرہی ہے دل و دماغ پہ وزن سا رکھا رہتا ہے الٹی الٹی باتیں دماغ میں آتی ہیں اور میں ہر ٹائم اداس رہتا ہوں اور گھبراہٹ سی طاری رہتی ہے۔ ڈاکٹروں کو بھی دکھالیا ہے وہ تو کچھ بھی بیماری نہیں بتاتے اور کئی سارے عاملوں کو بھی دکھادیا ہے انہوں نے بھی کچھ نہیں بتایا۔

آپ میرے خط کا جواب قریب کے شمارے میں دیں میں بہت زیادہ پریشان ہوں۔

جواب

آپ اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور آئندہ اس طرح کے کسی بھی گناہ کے قریب نہ جانے کا عہد کریں۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کے اعصاب پر وہ عورت سوار ہو گئی ہے یا پھر آپ کا ضمیر آپ کو جھنجھوڑ رہا ہے بہتر ہوتا یہ بات ہم سے بھی چھپالیتے، آپ نے اگر اپنے اس سوالی کو رسالے میں چھاپنے کی تاکید نہ کی ہوتی تو ہم اس کو ہرگز ہرگز رسالے میں نہ چھاپتے۔ اب اسی میں عافیت ہے کہ آپ اس عورت سے تعلقات منقطع کرلیں اور دن رات استغفار کریں۔ اللہ غفور رحیم ہے وہ یقیناً آپ کی ہر غلطی کو ماسوا شرک کے معاف کرسکتا ہے۔ لیکن سچی توبہ کے لئے شرط یہی ہے کہ بندہ پھر کبھی اس گناہ کی طرف نہ پلٹے جس کی وہ معافی چاہ رہا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کی غلطیوں کو درگزر کرے اور آئندہ کے لئے آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

گھریلو آفتیں

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

خدمت میں عرض یہ ہے کہ میں بی، اے کی طالبہ ہوں، میں آپ کا رسالہ پڑھتی ہوں اور آپ کی اچھی باتیں پڑھ کر دل کو بہت خوشی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رسالے کو دن دونی رات چوگنی ترقی سے نوازے (آمین)

میں آپ کے ادارے میں دوبارہ خط بھیج رہی ہوں، پہلی بار خط بڑی امید کے ساتھ بھیجا تھا مگر جواب سے نا آشنا رہی بڑا ہی دکھ ہوا۔ مگر پھر بھی خط لکھ رہی ہوں کہ شاید میری پریشانیوں کا آپ کے پاس کوئی حل ہو۔ جب میں ڈاک خط پڑھتی ہوں تو آپ لوگوں کی پریشانیوں کا اتنا اچھا جواب دیتے ہیں کہ لوگ اپنی مصیبت بھول جاتے ہیں اور آپ کی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اسی لئے میں بھی ایسا جواب چاہتی ہوں کہ میری پریشانی کا آپ کے پاس کوئی حل ہو۔ دن پر دن میرے والدین بیماری میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں۔ میری امی کو سمبل بائی کا مرض ہو گیا ہے۔ دن پر دن روشنی کم ہوتی جا رہی ہے، سر میں درد اکثر رہتا ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اگر آپریشن نہیں کرایا تو روشنی چلی جائے گی۔ ٹینشن اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب اس کا علاج آپریشن ہی ہے مگر امی آپریشن نہیں کرانا چاہتی ہیں کچھ حافظ کو دکھایا ہے تو ان کا کہنا ہے کہ میری امی کے اوپر سحر جادو کرا دیا گیا ہے اس سے مرض بن گیا ہے۔ میری امی کا نام (..........) اور ان کی والدہ کا نام (..........) ہے گھر میں ہر فرد بیماری میں مبتلا ہے۔ والد محترم بھی بہت کمزور ہو گئے ہے۔ دنیا جہاں کی فکر مارے ڈال رہی ہیں۔ گھر پر پریشانی بھی بہت ہو گئی ہے۔

یہ سب باتیں جب سے میرے بھائی کی شادی ہوئی ہے کچھ زیادہ ہو گئی ہیں۔ بھابھی بھی ایسی نہیں ملی کہ گھر سنوارتی وہ تو آگ لگا والی ہیں۔ ہر وقت گھر میں ایک تناؤ سا رہتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کہیں چلے جائیں۔ جب وہ اپنے گھر چلی جاتی ہیں تو گھر میں تناؤ بھی کم رہتا ہے اور پریشانی بھی۔ محلے والے الگ دشمن جان بنے ہوئے ہیں۔ چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہیں۔ برائے مہربانی مجھے ایک اچھا جواب دیجئے میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں گی۔ مجھے یہ بتایئے کہ میں امی کا آپریشن کراؤں کہ نہیں۔ اگر میری امی کے اوپر سحر جادو ہے تو کوئی وظیفہ بتائیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ اس بار آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے میں جواب کی منتظر رہوں گی بہت بہت شکریہ۔

جواب

آپ کے گھر کی پریشانی کو سن کر دکھ ہوا۔ مسلم گھرانوں کا عام طور پر یہی حال ہے کہ جب لڑکوں کی شادی ہوتی ہے تو وہ اپنی بیویوں کے ساتھ صحیح رول ادا نہیں کر پاتے یا تو وہ بیوی کی طرف ڈھلک جاتے ہیں اور بیوی کے غلام محض بن کر رہ جاتے ہیں یا پھر وہ اپنی ماں کے غلام بنے رہتے ہیں اور اپنی بیوی کو پیروں کی جوتی سمجھتے ہیں۔ اس طرح عورتوں کے حقوق پامال ہو جاتے ہیں اگر بیٹا صرف ماں کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے تو بیوی کی حق تلفی ہوتی ہے بیوی بھی ایک عورت ہے، ایک عورت کی چاہ میں دوسری عورت کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور اگر بیوی کی ہاں میں ہاں ملا کر ماں کو ذلیل کیا جاتا ہے تو بھی عورت کی حق تلفی ہوتی ہے۔ جب کہ اسلام نے ہمیں اعتدال کی تعلیم دی تھی اور وہ یہ کہ ہم اپنے ماں باپ کی عظمت کو بھی پہچانیں اور اس لڑکی کی بھی قدر کریں جو ہجرت کر کے ہمارے گھر آئی ہے۔ ہمیں اپنی بیوی کے ساتھ وہ معاملہ کرنا چاہئے جو انصار مدینہ نے مہاجرین کے ساتھ کیا تھا۔ آپ کے گھر میں بھابھی کی طرف سے جو پریشانی ہے اس میں اصل قصور آپ کے بھائی کا ہے۔ آپ کے بھائی کو چاہئے کہ وہ صحیح رول ادا کرنے کا ثبوت دے اور جب آپ کے بھائی کا رول صحیح اور مخلصانہ ہو گا تو گھر میں کسی کی بھی حق تلفی نہیں ہوگی۔ ماں ماں ہے، بیوی بیوی ہے، ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اب رہی یہ بات کہ آپ کی بھابھی بدزبان ہے، لاپرواہ ہے اور آپ کے ماں باپ کی عزت نہیں کرتی ہے تو ایسا جب ہی ہوتا ہے جب اس کا شوہر اس کو بے جا ڈھیل دے یا پھر بے جا پابندیاں لگائے۔ خواہ مخواہ کوئی عورت نہیں بگڑتی غلط رول عورت کو بگاڑتا ہے۔ اگر شادی کے شروع دنوں سے مرد بیوی پر کنٹرول رکھے اور اس سے محبت کرنے کے ساتھ اس کو پیار سے یہ سمجھائے کہ میں اپنے ماں باپ کی خود خدمت کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم بھی ان کی خدمت کرو اور ان کی عزت کرو تو بیوی اپنے ساس وسسر سے محبت کرنے پر مجبور ہوگی لیکن اگر مرد ایک بار بھی یہ غلطی کرے گا کہ اپنے ماں باپ یا اپنے بہن بھائی کی برائی بیوی سے کرے گا تو بیوی بے لگام ہو جائیگی اور وہ اپنے ساس وسسر کو بے حیثیت سمجھنے لگے گی۔ آپ کو اصل شکایت اپنے بھائی سے ہونی چاہئے نہ کہ اپنی بھابھی سے۔ اگر بھابھی بری ہے تو بھی اس میں قصور آپ کے بھائی کا ہے۔ رہی آپ کے والدہ کی بینائی کی بات تو ہمیں ان پر سحر کے اثرات نظر نہیں آتے۔ ان کو تو کوئی دماغی مرض ہے یا پھر انہیں شدید قسم کا قبض ہے جس سے ان کی بینائی تیزی کے ساتھ

گر رہی ہے۔ آج کل شوگر بھی ایک عام سا مرض بن کر رہ گیا ہے اور شوگر میں بھی بینائی تیزی سے متاثر ہوتی ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ اگر بینائی تیزی سے گر رہی ہو تو ڈاکٹروں سے مشورہ کرنے کے بعد آپریشن کرالیں۔ آنکھوں کا آپریشن قدرے آسان ہوتا ہے لیکن اگر آپریشن کرانے پر والدہ تیار نہ ہوں تو ہر فرض نماز کے بعد "یَانُوْرُ یَابَصِیْرُ" سات مرتبہ پڑھ کر اپنی انگلیوں پر دم کر کے اپنی دونوں آنکھوں پر مل لیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بینائی ٹھہر جائے گی اور نگاہ کا چشمہ بھی بنوالیں۔ چشمے سے بھی نگاہ ٹھہر جاتی ہے۔

آپ اپنے ماں باپ کی طرف سے دکھی ہیں قابل قدر بات ہے لیکن آپ کے گھر کے مسائل جب ہی حل ہو سکتے ہیں جب آپ کے بھائی کی سوچ وفکر وہ ہو جائے جو سوچ وفکر آپ کی ہے۔ ہم دعا کریں گے کہ آپ کے بھائی کی اصلاح ہو جائے۔ انشاء اللہ بھابھی کی اصلاح خود بخود ہو جائے گی۔

عامل بننا چاہتے ہیں

سوال از: ظفر علی ـــــ اورنگ آباد

عرض خدمت یہ ہے کہ میں روحانی عملیات سے دلچسپی رکھتا ہوں، ہمارے ایک شناسا مولانا کے ذریعہ اور کچھ عملیات کی کتابوں کے ذریعہ میں تھوڑا بہت جھاڑ پھونک کا عمل کرتا ہوں اور الحمد للہ لوگوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن اکثر عمل میں اعتماد نہیں ہوتا کیونکہ میں نے مستقل طور پر یہ کسی سے سیکھا نہیں ہے۔ ہمارے مولانا کے ذریعہ آپ کا نام اور خدمات معلوم ہوئی سن کر بڑی مسرت ہوئی کہ اللہ نے اس دور میں آپ کو اس عظیم الشان کام کے لئے چنا، اللہ زور بازو میں مزید قوت دے۔

اگر آپ اس بندہ ناچیز کو شرف تلمذ بخشیں تو زہے نصیب، مجھے بتایئے کہ باضابطہ آپ کا شاگرد بننے کے لئے کیا کرنا ہوگا میں یہ بتاتا چلوں کہ میں فی سبیل اللہ اس کو کرتا ہوں۔

آخیر میں آنجناب سے ادباً گزارش ہے کہ اس ناچیز کی درخواست پر غور کیا جائے اور مجھے قوی امید ہے کہ آپ مجھ پر یہ احسان عظیم ضرور فرمائیں گے۔

مجھے ماہنامہ طلسماتی دنیا جاری کرانا ہے اس کے لئے کیا کرنا ہوگا اور اس کی سالانہ رقم کتنی دینی ہوگی۔ برائے کرم آگاہ فرمایئے، اس خط کا جواب ضرور دیں، میں انتظار کروں گا۔

جواب

روحانی عملیات سے دلچسپی ایک اچھی چیز ہے اور اس سے بھی زیادہ اچھی چیز یہ ہے کہ آپ اس لائن میں صحیح طریقے سے اپنی پکڑ چاہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ اس لائن میں باقاعدگی کے ساتھ قدم رکھیں اور حسب قاعدہ اس لائن میں اپنے قدم اٹھائیں۔ ہر لائن میں کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اس لائن کے پرائمری اسکول میں داخل ہو کر ہر سال امتحان در امتحان سے گزرتا ہوا انسان میٹرک، اور بی، اے تک پہنچے، جو لوگ اس لائن میں قدم رکھتے ہی اگلے ہی ہفتے بی اے فائنل میں چھلانگ لگانے کی سوچتے ہیں وہ نادان ہیں اور ایسے لوگ کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ آپ اس لائن میں آہستہ آہستہ اپنا سفر شروع کریں اور مختلف منزلوں سے گزرتے ہوئے آخری منزل تک پہنچنے کی آرزو کریں۔ انشاء اللہ اس طرح آپ کی آرزو ضرور پوری ہوگی صحیح طریقہ سے عامل بننے کے لئے چار پانچ سال لگتے ہیں لیکن اگر صلاحیت ہو اور استاد صحیح معنوں میں رہنمائی کرنے کا اہل ہو تو کچھ کم وقت بھی لگ سکتا ہے لیکن تین سال تو آپ کو یقینی طور پر ریاضتوں سے گزرنا ہوگا۔

ہمارے یہاں شاگردی کا اصول یہ ہے کہ آپ اپنے تین فوٹو بھجوائیں۔ دو پاسپورٹ سائز اور ایک فوٹو اسٹامپ سائز (رسیدی ٹکٹ کے برابر) پانچ سو روپے منی آرڈر کریں۔ اپنا نام والدین کا نام اور اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھیں اور اپنا مکمل پتہ بھی تحریر کریں۔ آپ کو شاگردوں کی فہرست میں شامل کیا جائے گا اور آپ کی صحیح طریقہ سے رہنمائی کی جائیگی ماہنامہ طلسماتی دنیا کی سالانہ خریداری کے لئے ۲۴۰ روپے منی آرڈر کریں۔ رسالہ جاری کردیا جائے گا۔ روحانی عملیات کی تربیت آپ کسی اور سے بھی لے سکتے ہیں۔ اب ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اس لائن میں قدم رکھ کر ہتھیلی پر سرسوں اگانے کی بات نہ کریں۔ چند سال محنت کریں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

سوال از: محمد ظفر الاسلام ـــــ برہانپور

میں نے پہلے بھی خط لکھا تھا اس کا جواب نہیں آیا۔ میں قرآن مجید ناظرہ پڑھتا تھا فارغ ہونے پر مدرسہ سے حفظ کا الہام ہوا، مدرسہ جانے پر وہاں سے بھگایا گیا اور سارے راستے بھاگا روتے ہوئے قریباً عمر سات

سال تھی۔ پھر کچھ دنوں بعد دوبارہ الہام ہوا۔ ویسے ہی گیا اس سے پہلے تعویذ پہننے کا الہام ہوا۔ اسی طرح کئی الہامات ہوئے اور میں بچپن سے کمزور تھا، حافظہ کمزور تھا۔ سیاہ سایہ اور دوسرے طرح کے جن بھی دیکھا اور بچپن میں اچانک صاف اردو بول کر خاموش ہوگیا۔ جب عمر ایک سال تھی میں پیدائشی ولی تھا۔ اسپتال سے بدلا گیا اور مجھ میں یہودی آسیب آئے جو کمزور کرتے گئے اور مدرسہ سے بھگاتے گئے اور کھنڈرات وغیرہ خواب میں دکھائے گئے۔ اسی طرح تیسری بار نہیں گیا کیونکہ مجھے جادو کرکے بڑے بڑے گناہ کرائے گئے۔ کتابوں کا شوق لگا اور کتابیں پڑھنے پر گھوڑے محل وغیرہ رنگین فوٹو کی دیکھتا گیا میں اس گھر میں آیا ہوں جو بہت گندہ ہے اور ان کی وجہ سے جادو کے ذریعہ مجھ سے بدفعلی وغیرہ کبیرہ گناہ کرائے گئے اور ولایت سلب کرلی گئی اور یہاں ٹی وی پر ڈراؤنے سیریل اور ناٹکیز کا شوق لگایا گیا مجھے کچھ نہیں معلوم تھا، بستر پر پیشاب کی عادت لگ گئی، اسکول پڑھا اور آج کم وبیش ۲۳ سال کا ہوں اور میں نے اتنے عرصے فضول وقت برباد کیا کتابیں پڑھنے کا شوق اسی طرح مناظر دکھا کر دلایا گیا۔ میں نے فلم وغیرہ دیکھنا بند کیا اور اتنے عرصے مسجد میں جاروب کشی، آستانوں پر حاضری اور اللہ ورسول کے نام لکھے ہوئے رقعات تھیلا بھر اٹھایا جو میرے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ میں نے عامل کے ذریعہ معلوم کیا تھا تو اس نے دو مؤکل کے ذریعہ معلوم کرکے آسیب کی تعداد ۵ بتایا جو ناپاک تھے اور وہ عامل تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں لیکن اس کے علاج سے بھی کچھ افاقہ نہ ہوا اور آج بھی مجھے سیاہ چہرہ دکھتا ہے اور آسیب بات بھی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ علاج کرا کر مجھے نجات دلا۔ مجھے آوازیں اور بدمذہب جن بھی دکھے اور پیر پٹکنے کی آوازیں بھی آئیں۔ اب قریباً دو تین آوازیں ایک ساتھ آرہی ہیں جو بند نہیں ہورہی ہیں۔ وہ سب اٹھانے پر گندے مقامات سے اور آسیبوں کے جادو سے میرے جسم پر زائد بال ہیں ہر جگہ اور پستان پر ورم، سر پر ورم کو بڑ، اور کمزوری، کان وغیرہ ٹیڑھا ہے اور میرے بچپن میں میری شکل نورانی تھی، کثرت سے درود شریف پڑھنے، ہر تسبیح کے ذریعہ استخارہ آتا ہے، استخارہ کرکے خط لکھ رہا ہوں۔ مجھے جلد اس آفت سے نجات دلایئے میں قدامت ہونے پر گھر پر نماز پڑھ رہا ہوں اور شرعی معذور ہوں۔ مجھے بچایا گیا، ڈراؤنے خواب دکھائے گئے اب تک پیشاب کی بیماری تھی دوا کھانے پر دور ہوئی۔ اللہ کے خوف سے رویا ہوں، نعت وغیرہ بھی پڑھا ہوں اس لئے آسیب ظاہر ہوئے ورنہ مجھے معلوم نہیں تھا۔ آسیب ہیں تعویذ پہنا ہوں فائدہ نہیں ہوا۔ میرے متعلق استخارہ یا زیارت نبویؐ کا عمل کرکے معلوم کریں۔ میں نے خود گناہ نہیں کیا، گناہ کرائے گئے، مدراس سے بھگایا گیا کیونکہ میں نے صرف دو سال قبل سے تعویذ پہننا شروع کیا میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا اپنے ہی گناہ سمجھتا رہا گناہ مجھے یاد تھے جو درحقیقت آسیبوں سے میرے ذریعہ کئے اور مجھے کمزور کئے عضو مخصوص ٹیڑھا ہے اور مثانہ بھی کمزور ہے۔ میرے اصل والدین کے متعلق علم نہیں۔ اللہ نے ملایا لیکن بچپن میں نہیں پہچانا استخارہ اور آسیب کے کہنے پر والد کا نام محمد ظفر الاسلام اور والدہ کا نام انوری بیگم ہیں۔ مجھے گھر معلوم ہے لیکن معذوری کی وجہ سے نہیں جاسکتا۔ یہ نقل والدین کا نام محمد یعقوب صادق ہے اور والدہ کا نام گلزار بانو ہے جو آپس میں دوست وغیرہ تھے اور دونوں والدہ اصل اور نقل سہیلیاں تھیں دونوں والد فوت ہوگئے اور دونوں والدہ زندہ ہیں انہیں نہیں دیکھا ان کے پاس ہوں اور دونوں کی ڈلیوری اسپتال میں ہوئی۔ میں ان کا بیٹا تھا اور پیدائشی ولی تھا۔ شیطان نے بدل کر ادھر لایا جہاں تعزیہ وغیرہ بنتا تھا۔ میری شکل میں محلے میں ایک لڑکا ہے جو استخارہ کرنے پر میرا بھائی ہے پہلے بچپن میں میری ایسی شکل تھی اب بھی آنکھ وغیرہ ملتی ہے اور خوبصورت ہیں۔ میں صرف آپ سے ایک مؤکل کا عمل بذریعہ جن پڑھوانا چاہتا ہوں اور زکوٰۃ دلوانا چاہتا ہوں اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ زکوٰۃ صرف تین چار دن میں استخارہ کرکے تیزی سے دی جائے کیونکہ استخارہ سے خبر آیا ہے کہ خط پہنچے گا اور زکوٰۃ وغیرہ ادا کی جائے گی اور حاضر کرنے کا عمل آئے گا۔ جہاں رہتا ہوں ان کے پورے بچے سوائے دو تین کے بدلے گئے اور جائیداد کے الجھے ہوئے مسائل ہیں میری نیت مدرسہ پڑھنے کی ہے اور پرائیویٹ امتحان دے کر وکالت پڑھنے کی ہے اور اچھی نیت سے عامل بننے کی ہے۔ مجھے الہامات ہوئے ہیں، جن نے چرا کر مدرسہ کا ماڈل بنایا جو کہ صرف ایک بچا ہے اور توبہ کرچکا ہے۔ مجھے ایک الہام مصنف فتوح الغیب محمد عبدالوہاب قادری صاحب کا ہوا جن کے متعلق غلام یحییٰ انجم کی کتاب پر نظر پڑی لیکن الہام ہوا کہ وہ بھی ہیں میں وہاں جاتا ہوں کسی کو نام معلوم نہیں یہاں سے اولیاء اللہ کی کتب لی جائی جاچکی ہے۔ مجھے مؤکل کا عمل پڑھنا ہے۔ اَجب یا حزورائیل بحق کاف یا کلیم جن سے پڑھوا کر مجھے خط کے ذریعہ حاضر کرنے کا عمل بتایئے اور میں آپ کو اس عمل کا ہدیہ مسائل حل کرکے رزق حلال حاصل کرکے ادا کروں گا۔ میں نے آپ کی کتابیں پڑھیں عملیات محبت وغیرہ لیکن مغرور ہونے پر عمل نہیں کیا۔ میرے مسائل اجازت لے کر حل کریں۔ الہامات آپ کو ہوں گے وہ میرے متعلق ہی ہوں گے لیکن نہ ہو تو وہ امتحان ہے

میری مدد کریں میں وہاں دیوبند میں آکر مدرسہ اور آپ کی شاگردی اختیار کروں گا۔

جواب

یہ جان کر حیرت ہوئی کہ آپ مادر زاد ولی ہیں اور بچپن ہی سے آپ پر الہامات کی بارشیں ہورہی ہیں ۔ مادر زاد ولی ہونے کی اصطلاح بہت معروف اصطلاح ہے اکثر لوگ بعض بزرگوں کے بارے میں یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ فلاں فلاں بزرگ مادر زاد ولی تھے جب کہ ہماری محدود معلومات یہ بتاتی ہیں کہ نبوت وہبی ہوتی ہے اور ولایت وہبی نہیں ہوتی کسبی ہوتی ہے۔ نبی ماں کے پیٹ ہی سے نبی بن کر پیدا ہوتا ہے یہ بات تو الگ ہے کہ ہر نبی کو نبوت کی سعادت سے ۴۰ سال کی عمر میں سرفراز کیا گیا لیکن ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں کوئی پیغمبر بھی ایسا نہیں گزرا جس کے بارے میں پہلے سے یہ طے کیا گیا ہو کہ اس کو نبوت عطا کرینگے۔ چنانچہ جب نبی اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تب بھی وہ نبی ہی ہوتا ہے۔ لیکن ولایت ایک کسبی چیز ہے جو بھی مسلمان اس دنیا میں ولایت کے درجے تک پہنچا ہے وہ اپنی جدوجہد ریاضت، عبادت، ترک لذات، ترک خواہشات اور خدمت خلق کے ذریعہ پہنچا ہے لیکن یہ جان کر ہمیں حیرت ہوئی کہ آپ ماں کے پیٹ سے ولی بن کر پیدا ہوئے اور آپ پر کشف والہام کی بارشیں بچپن ہی سے برستی رہیں۔ پھر شیطانی طاقتوں نے آپ کو گناہوں میں مبتلا کردیا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ آپ کی ولایت کمزور تھی اگر اس میں جان ہوتی تو کوئی شیطان آپ کی ولایت پر اثر انداز نہ ہوتا آپ نے سنا ہوگا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جب دنیا سے رخصت ہونے والے تھے تو شیطان لعین نے ایک روشنی کی شکل میں آکر کہا تمہارے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں اب کسی استغفار یا عبادت کی ضرورت نہیں۔ جب کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ مرض وفات میں بھی عبادت سے غافل نہیں تھے۔ جب شیخ نے شیطان کی یہ بات سنی تو فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اس کے بعد چند لمحوں کے لئے وہ روشنی غائب ہوگئی۔ اس کے بعد پھر ظاہر ہوئی اور اس نے کہا جا تجھے تیرے علم نے بچالیا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ مجھے میرے رب کے فضل نے بچایا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ شیطان لعین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر اثر انداز نہیں ہوسکا اور سچ بات یہی ہے کہ شیطان اولیاء کرام کو ورغلانے میں ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہوتا لیکن آپ کیسے ولی تھے کہ شیطان نے نہ صرف آپ کو بہکایا بلکہ آپ کو فحش قسم کے گناہوں میں مبتلا کردیا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اب آپ ندامت کی وجہ سے نمازیں بھی گھر میں پڑھ رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے گناہوں کی کچھ شہرت بھی ہوگئی اور آپ رسوا بھی ہوئے۔ اب آپ ہم سے یہ پوچھتے ہیں کہ ہم کسی استخارہ کے ذریعہ یہ معلوم کریں کہ آپ نے گناہ خود نہیں کئے بلکہ آپ سے کرائے گئے۔ عزیزم گناہ انسان خود کرے یا کوئی اسے گناہ کے لئے آمادہ کرے ہر صورت میں وہ خود گناہ گار رہتا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ انسان کو گناہ کے لئے شیطان ورغلاتا ہے لیکن اسلامی قانون کے اعتبار سے بہکنے والا خود بھی گناہ گار ہے ہم صرف کسی شیطان کو کسی گناہ کا ذمہ دار ٹھہرا کر اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔ ہمارے نزدیک یہ سوچ کہ گناہ ہم نے خود نہیں کئے بلکہ کسی نے کرائے یہ بھی ایک طرح کی غلطی ہے اور اس غلطی کی وجہ سے انسان توبہ کی توفیق سے محروم ہوجاتا ہے۔ سمجھداری کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان گناہ کرنے کے بعد خود ہی کو قصوروار سمجھے اور اپنے رب سے اپنے گناہ کی معافی طلب کرے اسی میں عافیت ہے۔ اپنے گناہ کی ذمہ داری دوسروں کے سر پر ڈال کر انسان نہ توبہ کرے گا نہ شرمسار ہوگا۔

آپ نے یہ فرمائش بھی کی ہے کہ ہم مؤکل تابع کرادیں اور کسی جن کے ذریعہ مؤکل کی زکوۃ ادا کرادیں تاکہ آپ کو کوئی زحمت نہ اٹھانی پڑے، آپ کی یہ غلط فہمی دور کردیں کہ مؤکل اس دور میں تابع کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ مؤکل عامل کی اپنی محنت سے تابع ہوتا ہے۔ ہم لوگوں کو مؤکل تابع کرنے کے عمل بتاتے ہیں، ہم مؤکل سپلائی نہیں کرتے نہ ہمارے ادارے میں مؤکلوں کا کوئی فارم ہے کہ جس کو چاہے مؤکل فروخت کردیں اور نہ ایسا کوئی طریقہ ہے کہ ہم کسی جن کے ذریعہ اس طریقہ پر عمل کرکے مؤکل کسی کی جیب میں ڈال دیں۔ خدا ہی جانے آپ کس ذات سے استخارہ کررہے ہیں اور استخاروں کے جوابات آپ کو کہاں سے موصول ہورہے ہیں آپ نے فرمایا ہے کہ استخارہ میں جواب آگیا ہے کہ آپکا خط ہمارے پاس پہنچے گا مؤکل کی زکوۃ ادا کردی جائے گی اور مؤکل حاضر کرنے کا عمل آپ کے پاس آجائے گا۔ آپ نے اپنے خط کے آخیر میں ایک عمل مانگا ہے اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اسی عمل حاضرات کے ذریعہ جو لوگوں کی خدمت کریں گے اس کے بعد آپ کو ہدایا کی صورت میں جو رزق حلال نصیب ہوگا اس میں آپ ہم کو بھی اس عمل کا ہدیہ روانہ کریں گے بڑا اچھا جذبہ ہے، اللہ اس جذبے کا صلہ آپ کو عطا کرے اور ہماری اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو عقل سلیم کی دولت سے سرفراز کرے تاکہ آئندہ آپ ہمارا اور اپنا قیمتی وقت

ضائع نہ کریں۔ انسان کو اس کی زندگی میں کچھ بھی اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اس میں سب سے زیادہ قیمتی دولت وقت ہی ہے اور وقت ایسی دولت ہے جو ایک بار ضائع ہونے کے بعد دوبارہ ہاتھ نہیں لگتی۔ باقی آپ کے خط کو طلسماتی دنیا کے قارئین بھی پڑھیں گے۔ ہم نے اپنی بساط کے اعتبار سے جواب دیدیا ہے لیکن نہ ہم عقل کل ہیں نہ علم محض۔ ہم تو آپ کے خط کے بعض اجزا پر نظر ڈال کر یہی کہنے پر قناعت کریں گے کہ کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا۔؟

جسمانی مرض

سوال از: جمیلہ بانو ______ ممبئی

یہ خط میں آپ کی خدمت میں ممبئی سے لکھ رہی ہوں کچھ مہینوں سے میری طبیعت خراب تھی۔ پیٹ میں، پسلی میں درد رہتا تھا میں نے بہت علاج کروائی لیکن ٹھیک نہیں ہو پایا بعد میں معلوم ہوا کہ لیور میں سوجن ہے، ڈاکٹروں نے بھرتی کرنے کی صلاح دی۔ اسپتال میں بھرتی بھی ہوئی چھ دن تک اب مجھے چھٹی مل گئی ہے لیکن پسلی میں درد ابھی بھی باقی ہے اور سب سے بڑی الجھن یہ ہے کہ مجھے گھبراہٹ بہت ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری جان نکل جائے گی۔ ڈاکٹر کے پاس جاتی ہوں تو کہتے ہیں تم کو کوئی بیماری نہیں ہے اور مجھے گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ پسینہ بہت آتا ہے، بے چینی بہت بڑھ جاتی ہے۔ سب طرح سے ہار کر میں آپ سے فریاد کر رہی ہوں کہ مجھے کوئی ایسی دعا بتائیے یا پھر گھبراہٹ دور ہونے کے لئے کوئی تعویذ دیں تو بہتر ہے۔ میں اپنا پتہ لکھ رہی ہوں میں طلسماتی دنیا کا رسالہ پڑھ کر یہ خط لکھ رہی ہوں، خط لکھنے میں جو غلطی ہو معاف کریں۔

جواب

آپ جسمانی مرض ہی میں مبتلا ہیں لیکن مرض جو بھی ہے وہ پکڑ میں نہیں آرہا ہے۔ غالباً آپ کا مرض پیٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی اچھے ہوسپٹل میں اپنا چیک اپ کرائیں۔ آپ کی بیماری کا روحانی علاج بھی ہم بتاتے ہیں اس فارمولے سے بھی آپ کو انشاء اللہ فائدہ محسوس ہوگا۔

آپ روزانہ صبح کو نماز فجر کے بعد سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ کے میم کو الحمد کے دال میں ملالیں۔ اور ۴۰ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیں۔ رات کو سوتے وقت ۱۳۱ مرتبہ "یَا سَلَامُ" پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر کے سوئیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ پندرہ دنوں میں آپ کو جسمانی تکالیف سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۰	۹۳	۹۶	۸۳
۹۵	۸۴	۸۹	۹۴
۸۵	۹۸	۹۱	۸۸
۹۲	۸۷	۸۶	۹۷

زندگی کی الجھنیں

سوال از: حمیدہ بانو ______ ممبئی

میں کافی عرصے سے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا پڑھ رہی ہوں جب بھی پڑھتی ہوں اس پر عمل کرتی ہوں۔ میں نے اسی دوران اپنے دو خط کراچی میں روانہ کئے تھے لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔

میری پریشانی یہ ہے کہ میں قبل چھ سال سے پریشان ہوں لیکن میں نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا لیکن میری پریشانی بڑھتی ہی جارہی ہے جب سے میں نے اس گھر میں قدم رکھا ہے پہلے میرے شوہر سعودی میں تھے وہ واپس آگئے اس کے بعد لڑکے کے گلے میں گانٹھ ہوگئی اس کا آپریشن اس کے بعد میں تین سال سے پیٹ درد میں پریشان تھی بہت علاج کروائی لیکن بیماری معلوم نہ ہوئی، الٹرا، سونو گرافی پیٹرن سب کروائیں لیکن کوئی بیماری نہیں معلوم ہوئی تیس سال بعد اچانک تکلیف بڑھ گئی دواخانہ جانے پر فوراً آپریشن ہوا اور ڈیڑھ کلو کی گانٹھ نکلی، چھوٹی آنت میں پوری آنت کو کاٹ کر آپریشن ہوا۔ اسی دوران میرے لڑکے نے بارہویں پاس کیا لیکن میرا دوا کا خرچ اتنا تھا کہ میں اس کو آگے پڑھا نہ سکی۔ میرے شوہر قرض سے پریشان تھے کسی طرح وہ اپنے بھائیوں سے پیسہ لے کر سعودی گئے وہاں سے بھی دس مہینے میں واپس آگئے۔ بیمار ہو کر ان کے اندرونی جگہ سے مواد آنے لگی۔ پھوتے کے اندر پھوڑا ہو گیا اور وہ پھوڑا ٹی بی کا ہے ان کا علاج جے جے میں چل رہا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میری بیماری میں پورے ایک لاکھ روپے خرچ ہوا وہ پیسے میرے اپنے رشتے دار نے دیئے تھے اور وہ لوگ یہ سمجھے کہ میرا شوہر باہر جا کر ادھار دیدیں گے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا اور پورے دو سال ہو گئے میرے پاس آمدنی کا کوئی بھی راستہ نہیں

ہے کیونکہ میرا شوہر بیمار ہے لڑکے کو تین ہزار پانچ سو مہینے کا کام ہے اور آدمی بھی کبھی کبھی تھوڑا بہت کام کرتے ہیں جب ان کو تکلیف نہیں ہوتی تب مگر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قرضہ کیسے اترے اور میں بہت پڑھائی کر رہی ہوں پھر بھی نہ معلوم اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے۔ سن ۲۰۰۴ میں میرے لڑکے نے بارہویں کا امتحان دیا نمبر بھی اچھے آئے لیکن نوکری کہیں اچھی نہیں مل رہی ہے جہاں جاتا ہے کام پر وہ بھی کہتے ہیں کہ B.COM پاس چاہتے ہیں اور یہی سن کر میرا لڑکا بہت روتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ تم گھر بدل لو یہ گھر نہیں ہے اسی گھر میں آنے کے بعد ابا بیمار پڑے تھے تمہارا آپریشن ہوا چھوٹی لڑکی کے پیر میں سوجن ہے اس سے چھوٹے لڑکے کو پیشاب میں دھات گر رہا ہے اور خود اس کے مہینے میں درد ہوتا رہتا ہے۔ میں اس کو تسلی دیتی ہوں کہ بیٹے سب ٹھیک ہوجائے گا، اللہ پر بھروسہ رکھو نماز پڑھو میں خود بھی بہت پریشان ہوں رات رات بھر سوچ میں رہتی ہوں اور اپنے شوہر اور لڑکے پر ظاہر نہیں ہونے دیتی ہوں حضرت میری آپ سے گزارش ہے کہ سب سے پہلے آپ میرے لئے کوئی ایسی دعا بتایئے کہ میرے گھر سے بیماری کا سلسلہ جو چل رہا ہے وہ ختم ہوجائے دوسرا میرا قرض اتر جائے، میرے شوہر لڑکی اور لڑکے کی جو بیماری ہے اس کے لئے دعا بتایئے کیونکہ جو بھی دعا پڑھنی ہے وہ میں خود پڑھوں گی۔ کسی طرح بھی لڑکے کی اچھی نوکری کے لئے دعا بتایئے میں دو سال سے استخارہ میں فون لگا رہی ہوں لیکن فون لائن نہیں ملتی آخر میں مجھے آپ کی کتاب کے بارے میں معلوم پڑا چھ مہینے سے میں یہ کتاب پڑھ رہی ہوں اس میں سب کے سلسلے کے بارے میں پڑھی تو میں نے سوچا کیوں نہ اپنے گھر کے بارے میں لکھوں۔ اس لئے میں لکھ رہی ہوں کراچی میں بھی میں نے دو خط روانہ کئے ہیں لیکن وہاں سے بھی خط کا کوئی جواب نہیں آیا میں بہت امید سے لکھ رہی ہوں میں یہ بھی لکھ رہی ہوں کہ میرا نام حمیدہ ہے لڑکے کا نام شبیر خان ہے۔ پیدائش ۸۵-۴-۲۳ ہے۔ جو نوکری کی تلاش میں ہے اس کے لئے کوئی دعا بتایئے، شوہر کا نام وصی اللہ ہے۔

سب سے پہلے مجھے یہ بتایئے کہ گھر بدلوں یا نہیں گھر بدلنے کی طاقت میرے پاس نہیں ہے دوسرے گھر کے لئے ڈپوزٹ زیادہ ہے اور بھی بہت کچھ، آپ سے کہنا ہے لیکن خط بڑا ہو رہا ہے آپ میرے خط کا جواب بھیجئے اگر آپ کے رسالے میں چھپنے کا وقت نہ ہو میں بہت ہی ارجنٹ لکھ رہی ہوں خدا کے لئے میرے خط کا جواب آپ ضرور دیجئے اگر آپ کہیں تو میں دیوبند آکر مل بھی لوں گی مجھے آپ کے رسالے پر بہت بھروسہ ہے۔ کسی طرح بھی میری پریشانی دور ہوجائے۔

جواب

فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۂ الم نشرح ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا معمول بنالیں۔ صبح شام یا سلام ۱۳۱ مرتبہ پڑھیں۔ بعد نماز مغرب سورۂ واقعہ اور نماز فجر کے بعد سورہ یٰسین کی تلاوت کریں۔ ان چند اعمال کی پابندی کرنے سے انشاءاللہ حالات میں سدھار پیدا ہوگا، گھر میں جو بچے بیمار ہوں یا بلاوجہ روتے رہتے ہوں ان پر تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کردیا کریں۔ انشاءاللہ چند دن اس عمل کی پابندی سے ان کا رونا بھی موقوف ہوگا اور وہ بیماری سے بھی نجات پالیں گے۔

اپنے شوہر سے کہہ دیں کہ وہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد "یامُغنِیُ" تین سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اس عمل سے ان کی آمدنی بڑھے گی اور گھر میں خیر و برکت پیدا ہوگی۔

روزگار کے لئے جدوجہد کو جاری رکھتے ہوئے دعاؤں اور وظائف سے فائدہ ہوتا ہے لیکن صرف دعاؤں اور وظیفوں پر قناعت کرکے نہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ اگر آپ روزانہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان سورۂ بقرہ کی تلاوت ۴۰ دن تک کرلیں تو انشاءاللہ گھر سے بیماریوں کا سلسلہ ختم ہوجائیگا مغرب کے بعد قرض کی ادائیگی کے لئے ۱۲ مرتبہ یہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِی بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ پڑھائی کے دوران کنگھا اپنے بالوں میں کرتی رہیں اگر یہی عمل آپ کے شوہر بھی کریں تو بہتر ہے۔

اگر آپ نے مذکورہ عمل کی پابندی کرلی تو پھر یہ مکان چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاءاللہ اسی گھر میں آپ کے حالات سدھر جائیں گے۔ اپنے شوہر کو اس بات کی بھی تاکید کریں کہ وہ نماز ظہر کے بعد "یَاوَھَّابُ" ۱۴ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ آپ کا بیٹا شبیر خان اگر پابندی کے ساتھ روزانہ "یَاشَکُورُ" کی ایک تسبیح صبح اور ایک تسبیح شام کو پڑھ لیا کرے تو اس کے فوائد وہ خود محسوس کرے گا۔

آپ کے بیٹے کا برج ثور ہے عقیق کی انگوٹھی اس کو انشاءاللہ راس آئے گی۔ سات گرام چاندی میں نورتی کا عقیق کو کا لارنگ کا جڑوا کر پہنادیں۔ انشاءاللہ اس کے اثرات مرتب ہوں گے۔ شبیر خاں کے لئے جمعہ کا دن اہم ہے۔ جمعہ کے دن شبیر کو سو مرتبہ درود شریف جو بھی یاد ہو

پڑھنا چاہئے۔ زندگی کی ابتلاؤں اور الجھنوں سے انسان نجات پاسکتا ہے بشرطیکہ وہ واجبی جدوجہد کے ساتھ اپنے رب کو یاد کرتا ہے، دعائیں کرتا ہے اور روحانی فارمولوں کا پابند رہے، مشکلیں کیسی بھی ہوں ایک دن آسانی میں بدل جاتی ہیں۔ رات کتنی ہی بھیانک ہو بالآخر صبح کا نور ہر طرف پھیلتا ہے۔ کسی بھی صاحب ایمان کو مایوس نہیں ہونا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ اس کو درد وغم کے اندھیروں سے نجات دے اور اس کی زندگی میں خوشیوں کا آفتاب طلوع ہو۔ اللہ کے گھر کسی مصلحت کی وجہ سے دیر تو ہوسکتی ہے لیکن وہاں اندھیر نہیں ہے۔ دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں اور دعائیں کسی بھی صورت میں رد نہیں ہوتیں۔ اگر دعا قبول ہونے میں دیر بھی لگے تو دعاؤں کی برکت سے نئے مصائب سے جو مقدر تھے ان سے چھٹکارا مل جاتا ہے اور دعائیں آخرت کے لئے بھی ذخیرہ بن جاتی ہیں اس لئے دعائیں کرتی رہیں اسی میں بھلائی ہے اور اسی میں کامیابی کی امید ہے۔

اوپری اثرات

سوال از: سیدہ۔

آپ کے بارے میں طلسماتی دنیا کے قاری سے معلوم ہوا آپ غریب مظلوم کی فریاد سنتے ہیں۔ میں پہلی بار خط لکھ رہی ہوں اپنی لڑکی کے بارے میں کچھ عرض کررہی ہوں، میرا نام سیدہ اور لڑکی کا نام تبسم ہے اس کی جلد شادی ہونے والی ہے لیکن ادھر حالات کچھ ایسے ہوگئے ہیں جس وجہ سے میں بہت پریشان ہوں میری بیٹی کو رات میں اکثر کوئی بلاتا ہے اور وہ چھت پر چلی جاتی ہے اسے خوشبو محسوس ہوتی ہے رات میں نیند نہیں آتی۔ خواب میں بار بار بلی دیکھتی ہے کبھی عورت بن جاتی ہے کبھی مرد اسے حیض ٹھیک سے نہیں آتا۔ ڈاکٹر کو دکھایا ڈاکٹر کہتے ہیں کوئی بیماری نہیں ہے۔ گھر میں سبھی لوگ بیمار رہتے ہیں۔ تبسم کے لئے تعویذ دیں کچھ عمل بتائیں ان حالات سے چھٹکارا مل جائے اور اس کی شادی صحیح سلامت ہوجائے۔ آپ جلد سے جلد جواب سے نوازیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اللہ آپ کو جزائے خیر سے نوازیں۔ آمین۔

جواب

آپ کی بیٹی تبسم پر اوپری اثرات ہیں اسی وجہ سے اسے خوشبو یا بدبو آتی ہوگی رات کو سوتے سوتے اٹھ کر چلنا بیماری کی وجہ سے بھی ہوتا ہے اور اوپری اثرات کی بنا پر بھی اگر آپ یہ دیکھتی ہیں کہ تبسم کسی سے بات کررہی ہے تو اثرات ہی کی علامت ہے۔ آپ روزانہ صبح شام قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں سات مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے تبسم کو پلایا کریں اور سوتے وقت ایک بار آیت الکرسی اور ۱۳ مرتبہ یا رَقِیبُ پڑھ کر تبسم پر دم کردیا کریں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن ایسا کرنے سے تبسم کو اثرات سے نجات مل جائے گی۔ ایک کاغذ پر سات مرتبہ ''یا حفیظ'' لکھ کر اپنے گھر میں چسپاں کردیں۔ انشاء اللہ آپ کے گھر کی بیماریاں ختم ہوجائیں گی۔

گھر میں نماز اور قرآن حکیم کی تلاوت کا ماحول بنائے رکھیں تاکہ خیر و برکت حاصل رہے۔ جن گھروں میں قرآن حکیم نہیں پڑھا جاتا وہاں نحوست پیدا ہوجاتی ہے اور خیر و برکت وہاں سے رخصت ہوجاتی ہے۔

اعداد کا ٹکراؤ

سوال از: یونس جمیل ——— بنارس

بندہ آپ کا رسالہ ''طلسماتی دنیا'' ۱۹۹۶ء سے مطالعہ کرتا رہا ہے اور کئی مسئلے کا حل بھی روحانی طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ یہ محض آپ کی محنت اور مالک دوجہاں کا رحم وکرم ہے۔ چونکہ میں ایک جگہ مستقل نہیں رہتا اسی لئے برائے مہربانی یہ پرچہ نہیں منگا کر بک اسٹال سے ہی لیتا ہوں۔ کئی بار پرچہ خریدنے سے محروم بھی رہ جاتا ہوں۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ میرا جواب برائے ڈاک سے بھیجے۔

میرا نام یونس جمیل، والدہ کا نام رضیہ سلطانہ اور والد صاحب کا نام جمیل احمد ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۷ مئی ۱۹۸۱ء ہے۔ علم الاعداد کی روشنی میں دیکھا جائے تو میرے نام کا مفرد عدد دو ہے۔ جب کہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہے۔ چونکہ ۵ عدد کا دشمن عدد دو ہے۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ ان اعداد کے ٹکراؤ اور برے اثرات سے بچنے کے لئے کوئی وظیفہ ضرور دیں۔ اور یہ بھی بتائیں کہ مجھے کس نمبر پر زیادہ ترجیح دینا چاہئے دو پر یا پھر ۵ پر۔

جواب

تاریخ پیدائش کا عدد اہم ہوتا ہے۔ نام کے عدد کے مقابلے میں۔ کیونکہ نام کا عدد تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ البتہ تاریخ پیدائش کے عدد کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ بہتر تو یہ ہے کہ اگر تاریخ پیدائش کے عدد اور نام کے عدد میں ٹکراؤ ہو تو نام بدل دینا چاہئے اور نام عمر کے کسی بھی حصے میں بدلا جاسکتا ہے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر ہر فرض نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ ''یا وہّابُ'' پڑھنے

کا معمول بنالیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے اعداد کے ٹکراؤ سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس سے آپ محفوظ رہیں گے۔ آپ کو ۵ عدد ہی کو اہمیت دینی چاہئے کیونکہ یہی آپ کی قسمت کا عدد ہے۔ دو کا عدد آپ کی شخصیت کا عدد ہے جو اتنا اہم نہیں ہے لیکن اگر نام تبدیل کرنا ممکن نہ ہو تو مذکورہ وظیفے کی پابندی رکھیں۔

برین ٹیومر

سوال از: (ایضاً)

میرے محلہ میں ایک لڑکی جس کا ''شبنم روحی'' ہے عرف ''لاڈلی'' والدہ کا نام ''خدیجہ'' اور والد کا نام محمد نثار عالم ہے۔ اس لڑکی کو تقریباً دو سال سے سر میں درد کی شکایت ہے۔ ڈاکٹر کے مطابق اسے برین ٹیومر ہے اور اس کا علاج صرف آپریشن سے ممکن ہے۔ لیکن اس لڑکی کے گھر والوں کی مالی حالت ویسی نہیں ہے کہ اس کا آپریشن کرا سکے۔ آپ سے گزارش ہے کہ کوئی عمل بتائیں جسے میں خود کروں، یعنی شبنم روحی کا تصور کر کے عمل میں کروں۔ اور اس لڑکی کو اس بیماری سے نجات مل جائے۔ اللہ آپ کو ہمیں اور تمام امت محمدی کو سلامت رکھے آمین۔ خط کا جواب ضرور دیں۔ آپ کا منتظر۔

جواب

مندرجہ ذیل نقش شبنم روحی کے گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر تین دن تک صبح شام پلائیں۔ انشاء اللہ ۴۰ دن اس فارمولے پر عمل کرنے سے دماغی بیماری سے خواہ وہ کچھ بھی ہو نجات مل جائے گی۔ ۴۰ دن کے بعد ڈاکٹر سے ایک بار پھر رجوع کر کے صلاح لے لیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا اسرافیل بحق الف

د	ج	ب	ا
ا	ب	ج	د
ج	د	ا	ب
ب	ا	د	ج

قرض اور نقصانات

سوال از: محمد افتخار حسن ـــــــــ بہار شریف

میرا نام محمد افتخار حسن ہے۔ عمر ۲۵ سال ہے۔ ۵۔۴ سال قبل میرے والد صاحب کا انتقال کینسر کی بیماری سے ہوگیا۔ تب سے میرا گھر طرح طرح کی مسائل ومشکلات کے بھنور میں پھنس گیا ہے۔ گھر میں سب میں بڑا میں ہی ہوں۔ کوئی بھی کاروبار شروع کرتا ہوں تو کسی نہ کسی وجہ سے نقصان ہی ہوتا ہے جس وجہ سے فاقہ کشی کے حالات ہوگئے ہیں اور قرض بھی کافی ہوگیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کونسا کام شروع کروں؟ قرض سے بھی چھٹکارا چاہتا ہوں۔ برائے کرم جو بھی مسئلہ کا حل ہو ارسال فرمائیں۔ مجھے نہایت ہی بے چینی سے انتظار رہے گا۔

جواب

نقصانات سے بچنے کے لئے ۴ جمعراتوں تک یہ عمل عصر اور مغرب کے درمیان کریں کہ ایک کلو آٹے کی گولیاں بنائیں، گولیاں کم سے کم ۲۱ ہوں اور ہر گولی پر ''یا رزاق'' ایک بار پڑھ کر تالاب یا دریا میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ نقصانات سے حفاظت ہوجائے گی۔ قرض کی ادائیگی کے لئے یہ نقش کسی عامل سے بنوا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں اور مغرب کی نماز کے بعد جو دعا اس نقش کے درمیان میں لکھی ہوئی ہے اس کو ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور پڑھتے وقت کنگھا اپنی داڑھی کے بالوں میں یا سر کے بالوں میں کرتے رہیں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ اپنا اور والدہ کا نام لکھ دیں۔ نقش یہ ہے۔ ۷۸۶

۷۱۹	۷۲۳	۷۲۶	۷۱۲
۷۲۵	۷۱۳	۷۱۸	۷۲۴
۷۱۴	۷۲۸	۷۲۱	۷۱۷
۷۲۲	۷۱۶	۷۱۵	۷۲۷

(درمیان میں: اللھم اکفنی ... العبد فلاں ابن فلاں)

وظائف سے دلچسپی

سوال از: عابد حسین ـــــــــ کشمیر

میرا نام عابد حسین ہے والدہ کا نام فاطمہ اور والد کا نام بشیر احمد ہے۔ عرض یہ ہے کہ مجھے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا بہت پسند ہے جو کہ

بہت قابل تعریف ہے۔اس میں سے میں بہت سے وظائف کا خواہشمند ہوں اس کے لئے مجھے اجازت دیجئے میں اپنے بارے میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرا اسم اعظم، عدد، ستارہ وغیرہ وغیرہ سب کیا ہے۔میری تاریخ پیدائش ۱۰راپریل ہے۔جب مجھے اس کتاب پر پہلے نظر پڑی تو مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی۔اور میں نے بہت وظائف دیکھے اور سوچا کہ ایسا کروں لیکن پھر یہ خیال آیا کہ اس کے لئے اجازت لینا ضروری ہے۔وظائف سے مجھے بہت دلچسپی ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ مجھے ضرور اجازت دیں۔مہربانی کرکے اس کا جواب ضرور دیں اور قریبی شمارے میں شائع کریں۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ کو دینی نوعیت کے رسالے پسند آتے ہیں اور ان کا مطالعہ کرنے میں آپ دلچسپی رکھتے ہیں۔جس زمانہ میں فحش لٹریچر پسند کیا جاتا ہو اور لوگ عریاں قسم کے رسائل پسند کرتے ہیں، اس زمانہ میں دینی رسالوں کی طرف رغبت ایک قابل قدر صفت ہے۔ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو مزید ذوق عطا کرے اور آپ کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔

آپ کا اسم اعظم "یَا حَلِیْمُ" ۸مرتبہ روزانہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں اور روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔بس ان دو وظیفوں کی پابندی رکھیں اسی میں آپ کو بے شمار فوائد حاصل ہوں گے۔

وظائف بغیر کسی کی اجازت کے بھی پڑھے جاتے ہیں لیکن اجازت لینے سے جو خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے وہ اپنی جگہ مسلم ہے۔آپ کے نام کا مفرد عدد سات ہے۔آپ کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے۔منگل کا دن آپ کے لئے اہم ہے اور ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۶، اور ۲۵ تاریخیں آپ کے لئے مبارک ہیں۔اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔

اعتراف

سوال از: عبدالرحمٰن ______ حیدرآباد

الحمدللہ امید کرتا ہوں حضور والا بخیر ہوں گے۔عرض ہیکہ تقویم میں آپ نے جو جو پیشین گوئیاں کی تھیں اب تک جو ہو رہا ہے ٹھیک ہے۔آپ بش کے بارے میں ذکر کیا تھا وہ معافی مانگے گا وہی ہوا۔اللہ آپ کو اور علم سے مالا مال کردیں اور آپ کی تقویم پوری دنیا میں پھیل جائے۔

جواب

اللہ کا فضل بیکراں ہے کہ روحانی تقویم کی پیش گوئیاں اکثر و بیشتر صحیح ثابت ہوتی ہیں اور دنیا کے حالات وہی بنتے رہے جو ہم نے پیشگی بتادیئے یہ علم غیب نہیں ہے یہ تو علم وفہم کا ایک نپا تلا اندازہ ہے۔عالم الغیب کے فضل وکرم سے کبھی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوتا ہے اور کبھی اس میں خطائیں بھی ہوجاتی ہیں۔حق تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بناکر دنیا میں بھیجا ہے اور اس کو خلیفۃ اللہ فی الارض کے گرانقدر خطاب سے سرفراز کیا ہے۔اگر انسان اپنے رب کی صحیح معنوں میں بندگی کرے اور تقوے اور پرہیزگاری سے کماحقہٗ سرفراز رہے تو اس کا مقام فرشتوں سے بھی زیادہ بلند ہوتا ہے اور اگر یہ خطاؤں میں لت پت ہوجائے اور گناہوں کی دلدل میں دھنس جائے تو پھر جنگل کے وحشی درندے بھی اس سے شرمانے لگتے ہیں۔ہم بھی ایک انسان ہیں اور ہمیں بھی اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔اپنے رب کے فضل خاص کی بناپر ہمیں معمولی سے علم وفہم کی جو دولت ملی ہے اس کو بروئے کار لاکر ہم اپنا قلم چلارہے ہیں اور جو کچھ بھی لکھ رہے ہیں وہ رب کے احسانات کی بناپر درست ثابت ہورہا ہے۔ہم نے بھاجپائی شکست فاش کی بات اس وقت کہی تھی جب مسلمان بھی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں تھے کہ بھاجپا الیکشن ہارجائے گی اور اقتدار سے محروم ہوجائے گی۔

ہم نے گزشتہ سال بتایا تھا کہ امریکہ ایران پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کرسکے گا صرف چرب زبانی کرتا رہے گا اور اس سال بھی ہماری پیشگوئی یہ ہے کہ امریکہ ایران پر حملہ کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی رائے ہموار کرنے میں ناکام رہے گا۔

صدر بش کے بارے میں ہمارا خیال تھا کہ یہ ذلیل ہوگا۔اگرچہ کچھ لوگوں نے جن میں نام نہاد علماء بھی شامل ہیں انہوں نے بش کی طرفداری کا فریضہ انجام دیا ہے اور اس کو الیکشن جتوانے کی کوشش بھی کی ہے لیکن ذلت اور عزت کے خزانے علماء کے ہاتھوں میں نہیں ہیں یہ صرف اللہ کے دست قدرت میں ہیں۔بے شک بش ایک بار پھر امریکہ کے صدر بن گئے ہیں لیکن ذلت و رسوائی سے وہ خود کو محفوظ نہ کرسکے۔جب وہ ہندوستان آئے تو ہندو مسلم اور سکھ عیسائی سبھی نے ان کا بائیکاٹ کیا اور ان کے پتلے نذر آتش کئے۔آج امریکہ کے عوام بھی انہیں امریکہ کا تھرڈ کلاس صدر مان

رہے ہیں اور بش صرف لاٹھی کے ذریعہ لوگوں کے جسموں پر حکومت کررہے ہیں اور لوگوں کے دلوں تک ان کی رسائی نہیں ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ جب ذلت ومسکنت کی انتہا ہوجائے گی تو مودی اور بش اپنے آخری انجام کو پہنچیں گے اور دنیادار علماء کی دعائیں بھی انہیں اللہ کی پھٹکار سے نہیں بچاسکیں گی۔

یہ بیماری کیسی بیماری

سوال از: ایف ڈی ــــــــــ ناگ پور

یوں تو میں ہر ماہ طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں لیکن نہ جانے کیوں مجھے اس رسالے کو دیکھ کر جھنجلاہٹ ہوتی ہے اور کئی بار میں نے طلسماتی دنیا کو غصے کے مارے جلا بھی دیا ہے۔ مجھے اس کے ٹائٹلوں سے بہت ہی وحشت ہوتی ہے۔ قیامت کے دن میں دانش عامری صاحب کا گریبان ضرور پکڑوں گا کہ انہوں نے کیسے کیسے خوفناک صورتیں بنا کر ہمیں خوفزدہ کیا ہے۔

ہاشمی صاحب اذان بت کدہ کوئی خاص مضمون نہیں ہے مجھے اس سے بوریت ہوتی ہے۔ میں نے کئی بار قسم کھاچکا ہوں کہ یہ مضمون نہیں پڑھوں گا پھر بھی ہر ماہ میں یہ مضمون پڑھ لیتا ہوں اس ماہ کا رسالہ پڑھ کر مجھے عجیب طرح کا غصے آیا اور میں نے رسالہ پھاڑ ڈالا پھر جلا ڈالا۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا اس کی وجہ بتا سکتے ہیں۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر ہمیں حیرت ہوئی کہ خدا ہی جانے آپ کس طرح کی بیماری میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ اگر آپ طلسماتی دنیا کو ہاتھ بھی نہ لگایا کرتے تب بھی ہمیں اندازہ ہوجاتا کہ آپ کو کیا بیماری ہے۔ بہت سے لوگ جو تعویذوں سے وحشت کھاتے ہیں اور جن بے چاروں کا گھریلو علم یہ ثابت کرتا ہے کہ تعویذ شرک ہے تو وہ طلسماتی دنیا جیسے رسالوں کو پسند نہیں کرتے، کچھ ایسے بھی لوگ جو طلسماتی دنیا کی مقبولیت سے جلتے ہیں اور حسد کی آگ انہیں پریشان رکھتی ہے، ایسے لوگ بھی اگر طلسماتی دنیا کو ہاتھ نہ لگائیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن آپ ہر ماہ طلسماتی دنیا پڑھتے بھی ہیں اور اس رسالے کو پڑھ کر جھنجلاتے بھی ہیں تو یہ تو ایک عجیب طرح کا مرض ہے، جو سمجھ میں آنے والا نہیں۔

آپ نے قیامت کے دن دانش عامری کا گریبان پکڑنے کی بات جو کہی ہے وہ بھی عجیب ہے۔ دانش عامری طلسماتی دنیا کے سرورق پر جو خیالی تصاویر پیش کرتے ہیں وہ محض قارئین کی معلومات میں اضافہ کیلئے ہوتی ہیں کہ رب دوجہاں نے اس دنیا میں کیسی کیسی مخلوقات پیدا کی ہیں۔ ان تصاویر سے اختلاف ہوسکتا ہے اور بعض لوگوں نے اس سے پہلے کیا بھی ہے۔ لیکن اتنا غصہ کہ قیامت کے بعد تک کی آپ نے پلاننگ کرلی۔ ایک افسوسناک پلاننگ ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ایک جذباتی انسان ہیں اور مار وگھٹنا پھوٹے آنکھ والی باتوں میں آپ کو مزہ آتا ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے سب ننگے اٹھیں گے دانش عامری کے بدن پر بھی کپڑے نہیں ہوں گے تو آپ گریبان کیسے پکڑلیں گے؟ وہاں گریبان کہاں ہوگا اور اتنے بڑے مجمع میں آپ دانش عامری کو کیسے تلاش کرلیں گے۔ وہاں ہر انسان کو صرف اپنی فکر ہوگی وہاں کون کس کے چکر میں رہے گا۔

حیرت ہے کہ اس دنیا میں ہزاروں رسالے ایسے بھی شائع ہورہے ہیں جن میں عورتوں کی ننگی یا نیم برہنہ تصاویر چھپ رہی ہیں ایسی فحش تصاویر کہ جنہیں دیکھ کر کتے اور بلی بھی شرم سے پانی پانی ہوجائیں انہیں دیکھ کر آپ کو غصہ نہیں آتا اور ان کے چھاپنے والوں کے گریبان آپ کو یاد نہیں آتے کیا وہ تصاویر آپ کو اچھی لگتی ہیں؟

آپ نے اذان بت کدہ کی بھی مخالفت کی ہے اور آپ نے بتایا ہے کہ اذان بت کدہ کوئی خاص مضمون نہیں ہے۔ عزیزم اذان بتکدہ ایک طنزیہ مضمون ہے جو مخصوص انداز میں مرتب ہوتا ہے۔ اس مضمون کو سمجھنے کے لئے بہت ساری عقل کی ضرورت ہے۔ یہ محدود عقل والے لوگوں کے پلے نہیں پڑسکتا۔ اس مضمون کو پڑھنے والے اکثر لوگ ابوالخیال فرضی کے بارے میں غلط خیال کرلیتے ہیں لیکن جب کسی دن وہ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے بغور آئینہ دیکھتے ہیں تو انہیں اس وقت سمجھ میں آتا ہے کہ اذان بت کدہ کیا چیز ہے اور کس طرح معاشرے کے ان سفید پوشوں کو آئینہ دکھارہا ہے جو صبح کو کچھ نظر آتے ہیں اور شام کو کچھ۔

آپ نے فرمایا ہے کہ آپ ہر ماہ پابندی سے طلسماتی دنیا پڑھتے بھی ہیں اور اسے پھاڑتے بھی ہیں اور جلاتے ہیں تو عزیزم تو یہ کوئی نامعلوم قسم کا مرض ہے جس کی تحقیقات کرنے کے لئے دنیا بھر کے عاملوں سے رابطہ قائم کرنا پڑے گا۔ جب تک آپ کے مرض کی تحقیق نہ ہوجائے ہم علاج تجویز نہیں کرسکتے صرف آپ کے لئے دعا کرسکتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو اس انجان بیماری سے نجات دے۔ ہمیں طلسماتی دنیا سے زیادہ

آپ کی فکر ہے، آپ کچھ بھی سبھی ہمارے رسالے کے قاری ہیں اور اپنے ہر قاری کی فکر کرنا ہمارا اخلاقی فریضہ ہے۔

کونسا نام بہتر

سوال از: فردوس فاطمہ۔

طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے مجھے سکون ملا اندازہ ہوا کہ آج بھی ایسے انسان دنیا میں موجود ہیں جو قوم کی بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اللہ آپ کے علم اور عمر میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کریں۔

میں اپنا نام بدلنا چاہتی ہوں۔

نام فردوس فاطمہ، والدہ کا نام عذرا خاتون، دن جمعرات رات نو بجے، مہینہ رجب کا، تاریخ پیدائش یاد نہیں ہے۔

میرے نام کا کتنا عدد ہونا چاہئے جو میرے لئے بہتر ہوں کیا یہ دو نام میرے لئے بہتر ہے۔ طوبیٰ فاطمہ اور حمیرہ یسرب۔ کیا آپ میرے ایک سوال کا جواب فون پر بتاسکتے ہیں بہت مہربانی ہوگی۔

جواب

آپ کی صحیح تاریخ پیدائش سامنے نہیں ہے اس لئے ہم صحیح مشورہ دینے سے قاصر ہیں۔ آپ نے جو نام لکھے ہیں ان میں طوبیٰ فاطمہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اگر آپ اس نام کو فوقیت دیں تو بہتر ہے۔ اگر آپ نے آئندہ اپنا نام طوبیٰ فاطمہ رکھ لیا تو اس کا مفرد عدد ۹ بنے گا اور اس حساب سے آپ کا اسم اعظم "یاباسط" ہوگا ۷۲ مرتبہ بعد عشاء پڑھنے کا معمول بنائیں۔ فردوس کے مقابلے میں بھی طوبیٰ فاطمہ نام بہتر رہے گا۔

آپ فون پر بات کرسکتی ہیں۔ ہمارا فون نمبر رسالے کے ٹائٹل پر موجود ہے وہاں سے نوٹ کرلیں۔

اگر آپ اپنے اسم اعظم کا ورد مذکورہ تعداد میں جاری رکھیں تو انشاء اللہ چار ماہ کے اندر اندر اچھے پیغامات موصول ہوں گے اور بہتر جگہ آپ کی شادی طے ہوجائے گی۔

ہماری ایک غلطی

سوال از: اقبال جاوید ——— بیدر

ماہ جولائی ۲۰۰۵ء کے شمارے میں طلسماتی دنیا کے صفحہ نمبر ۴۳ پر "کرشمات جفر" کے عنوان سے "دولت عمل" کا نقش بنانے کا طریقہ دیا گیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اسم ذات کے ساتھ نو عدد اسم الٰہی دیئے گئے ہیں جن کے اعداد کا مجموعہ ۴۰۸۷ ہے۔ چار آیات قرآنی دی گئی ہیں جن کا مجموعہ ۶۶۹۹ ہے۔ صفحہ نمبر ۴۳ پر (۴۰۸۷+۶۶۹۹) کا مجموعہ ۱۶۷۸۶ دیا گیا ہے جب کہ دونوں اعداد کا مجموعہ ۱۰۷۸۶ ہوتا ہے۔ ۱۰۷۸۶ میں طالب اور والدہ کے ناموں کا مجموعہ جوڑ کر حسب قاعدہ نقش مثلث لیا گیا۔ خانہ نمبر ۳۹ ۷ میں ۳۶۹۴ ہونا چاہئے تھا جب کہ ۳۶۲۴ لکھا گیا۔ جو غلط ہے۔

دس نقش مثلث دیئے گئے ہیں جس میں درمیانی نقش جو اسمائے الٰہی اور قرآنی آیات اور طالب اور ان کی والدہ کے ناموں کے اعداد کے مجموعے سے بنایا گیا ہے وہ سمجھ میں آگیا ہے لیکن باقی ۹ نقش کس طرح بنائے گئے یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کیا یہ نقوش مستقل رہتے ہیں یا طالب اور ان کی والدہ کے ناموں کے مجموعے کے ساتھ بدلتے ہیں معلوم کریں۔ ان نقوش کے اعداد کے مجموعے "اسمائے الٰہی" کے مطابق بھی نہیں ہیں۔ اگر اس کی وضاحت فرمائیں تو مناسب ہے۔

ناموں کے اعداد نکالنے کے لئے بعض حروف کے اعداد معلوم نہیں جیسے "گ" ہے۔ اکثر خواتین کے ناموں کے ساتھ "بیگم" لگایا جاتا ہے، جیسے رضیہ بیگم، دردانہ بیگم، شاہین بیگم، کریم النساء بیگم، رفیق النساء بیگم وغیرہ۔ "بیگم" میں "گ" مشتمل ہے۔ حرف "گ" کے کتنے اعداد لئے جائیں۔ اگر ایسے نام ہوں تو کیا "بیگم" کو چھوڑ کر باقی نام کے اعداد نکالے جائیں یا کیا کریں معلوم کریں۔ حروف پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، اور "گ" کے کتنے اعداد لئے جائیں معلوم کریں۔

خط طویل ہوگیا ہے۔ جس کی معافی چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اگلے مہینے کے "طلسماتی دنیا" میں اس خط کا جواب ضرور دیں گے۔

جواب

بلاشبہ طلسماتی دنیا جولائی ۲۰۰۵ء کے شمارے میں جو مثال دی گئی ہے اس میں ٹوٹل غلط چھپ گیا ہے۔ یہ کتابت کی غلطی ہے کیونکہ اگلے شمارے میں ٹوٹل درست ہے اور نقش صحیح ٹوٹل کے ساتھ بنایا گیا ہے۔ تاہم اس غلطی پر ہم تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں۔ اس نقش کے جو ۹ نقوش بنائے جاتے ہیں وہ سب اصولی ہیں ان میں دسواں نقش اصل نقش ہے اور ہر نقش میں جو دسویں مثلث درمیان میں بنائی جائے گی اسی میں آیات اسماء الٰہی کے اعداد اور طالب کے نام کے اعداد شامل ہوں گے۔

علم الاعداد کی رو سے گ ک کے قائم مقام ہے جو اعداد ک کے ہیں وہی گ کے ہوں گے۔ اس طرح پ ب کے برابر ہے، چ ج کے برابر ہے، ٹ ت کے برابر ہے، ڈ د کے ڑ ر کے برابر ہے۔ یعنی جو اعداد ب کے ہیں وہی پ کے ہیں جو ج کے ہیں وہی چ کے ہیں جو ت کے ہیں وہی ٹ کے ہیں جو ر کے ہیں وہی ڑ کے ہیں۔ اسی طرح جو اعداد د کے ہیں وہی ڈ کے ہیں۔

ایک بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ مثالی نقوش میں ہم جو تفصیل دیتے ہیں اس میں اصول ذہن میں رکھیں اگر اعداد نکالنے میں ہم سے کوئی بھول ہوجایا کرے تو آپ اس کو درست کرلیا کریں۔ کیونکہ ٹوٹل میں غلطی ہم سے بھی ہوسکتی ہے اور کاتب سے بھی ہوسکتی ہے۔ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ قارئین کی صلاحیتوں میں اضافہ ہو رہا ہے، بہت جلد وہ وقت آئے گا کہ گلی کوچوں میں بیٹھ کر دھونی رچانے والے نام نہاد باباؤں کو منہ کی کھانی پڑے گی اور عوام کے سامنے وہ بغلیں جھانکتے نظر آئیں گے۔

جنات بھگانے کے لئے

سوال از: جمشید بیگ ــــــــــــ وارانسی

ہمارے گھر میں جنات کے زبردست اثرات ہیں اور گھر میں چوہے چھپکلی بھی حد سے زیادہ ہیں۔ ان چیزوں کو دفع کرنے کے لئے بیشمار عاملین سے رابطہ کرچکے ہیں اور سب عاملوں نے اپنے اپنے انداز سے مکان کی بندش بھی کی ہے لیکن معمولی سا فرق پڑتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد وہ لگتا ہے کہ جیسے اثرات اور بڑھ گئے ہیں اور حشرات الارض میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ آپ سے بڑی امیدوں کے ساتھ یہ درخواست ہے کہ کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ ہمیں ان اثرات سے اور موذی جانوروں سے نجات ملے۔

جواب

آپ ایک چھری لوہے کی بنوائیں، ایسی چھری جس کا دستہ بھی لوہے کا ہو پھر ایک سرخ رنگ کے کپڑے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھیں۔ اور اس کپڑے کو چھری کے دستے پر لپیٹ دیں۔ اس کے بعد ۳۳۱ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر اس چھری پر دم کردیں۔ اس کے بعد کالے رنگ کا مرغا لے کر اس کو اس طرح ذبح کریں کہ اس کی گردن اس کے دھڑ سے الگ ہوجائے جس وقت بے سر کا مرغ تڑپنے لگے اس وقت سر اٹھالیں۔ پھر اس سر کو مکان کی چوکھٹ پر دفن کردیں اور دھڑ قبرستان میں لے جاکر دبادیں۔ انشاء اللہ مکان سے اثرات ختم ہوجائیں گے اور ہر طرح کے جانوروں سے بھی نجات مل جائے گی۔

اگر اس سر کو زیتون کے تیل میں غوطہ دے کر کسی مریض کے جسم پر مل دیں تو کیسا بھی مرض ہوگا اس سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔ اسی طرح یہ عمل اس عورت کے لئے بھی مفید اور مؤثر ہے جو استحاضہ کے مرض میں مبتلا ہو یا جس کو حیض بہ کثرت آتا ہو۔

بہتر تو یہ ہے کہ اس عمل کو کسی عامل سے کروائیں ورنہ اس شخص سے کروائیں جو بسم اللہ کا عامل ہو۔ اگر خود کرنا چاہیں تو پہلے چالیس روز تک روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھیں اس کے بعد یہ عمل کریں ورنہ رجعت کا خطرہ رہے گا۔

جنات کو بھگانے کے لئے اگر گھر میں ۴۰ دن تک رات کو بہ آواز بلند اذان دیں اور دن میں سورۂ بقرہ کی تلاوت صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان کریں تو بھی جنات بھاگ جاتے ہیں۔ سورۂ بقرہ کی تلاوت بھی اتنی آواز سے کریں کہ آس پاس کے لوگ تلاوت سن سکیں۔ اذان اتنی آواز میں دینی چاہئے کہ صرف اس گھر کے افراد سن لیں گھر سے باہر آواز نہ جائے۔

روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کے بعد اگر پانی پر دم کرکے گھر کے در و دیوار پر چھڑک دیا کریں تو بہتر ہے۔

روحانی ڈاک

کے کالم میں اپنا سوال و جواب چھپوانے کے لئے اس بات کا لحاظ رکھیں کہ خط طویل نہ ہو اور صاف ستھرے انداز میں لکھا گیا ہو۔ مشکل ترین سوالوں کو خاص طور پر اہمیت دی جاتی ہے۔

(منیجر)

دوسری قسط

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

بیری کا عمل

کوئی مرض سمجھ میں نہ آتا ہو مریض کی حالت دن بدن گرتی جارہی ہو۔ ایسے وقت میں یہ عمل کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ سات پتیاں بیری کے پیڑ کی صبح سورج نکلنے سے پہلے توڑ کرلائیں اوران کو باریک پیس لیں، اس کام کو باوضو انجام دیں۔ جس وقت پتیاں توڑیں اس وقت آیت الکرسی پڑھتے رہیں اور جس وقت پتیاں پیسیں اس وقت بھی آیت الکرسی لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں اس کے بعد پسی ہوئی پتیوں کو پانی میں گھول دیں اور گھولتے وقت بھی آیت الکرسی پڑھتے رہیں۔ اس کے بعد اس پانی کو خوب گرم کریں اور جب اس میں کھدّے پڑنے لگیں تو اس کو چولہے سے اتار کر ٹھنڈا کرلیں اور مریض کو اس پانی سے نہلادیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفا نصیب ہوگی، اس عمل کو ۴ر مرتبہ ہر جمعرات کو کریں اور کرشمۂ قدرت دیکھیں۔

عشق ومحبّت سے نجات پانے کا عمل

جوشخص کسی پر عاشق ہو اور عشق میں دیوانہ ہورہا ہو اور محبوب تک رسائی ممکن نہ ہو اور رسوائی کا زبردست اندیشہ ہو اور ازراہِ مصلحت اس عشق سے نجات پانا ضروری ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چینی کی بڑی سی پلیٹ لیں، مشک وگلاب زعفران کے ساتھ گھولیں اور اس پلیٹ میں ۵ر مرتبہ آیت الکرسی لکھیں اور اس کا نام بھی لکھیں جس کی محبت سے نجات حاصل کرنا مقصود ہو، اس کے بعد اس پلیٹ کو رات کو کھلے آسمان کے نیچے رکھ دیں۔ اس کے بعد صبح کو نہار منہ اس کو پانی سے دھوکر عاشق کو پلادیں۔ انشاء اللہ ۳ر مرتبہ اس عمل کی تکرار سے عشق سے نجات مل جائے گی۔

فراخیٔ رزق کا عمل

جو مہینہ ثابت ہو اس مہینے میں اس عمل کو کرنا ہے تو چندی جمعرات سے شروع کریں اور روزانہ مندرجہ ذیل نقش ۷۲ر کی تعداد میں لکھیں، لگاتار ۷ر دن تک ان تمام نقوش کو آٹے میں گولیاں بناکر دریا میں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد گھر آکر دو نفلیں پڑھیں اور پھر ایک نقش لکھ کر اس کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ انشاء اللہ روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔

نقش کے نیچے کے اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۶	۴۸	۱۸
۳۶	۲۴	۱۲
۳۰	نام والدہ کا نام	۴۲

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۲	۹	۴
۷		۳
۶	۱	۸

اس نقش کو بھرتے وقت پہلے اپنا نام اور والدہ کا نام لکھیں اس کے بعد باقی خانوں کو پر کریں۔

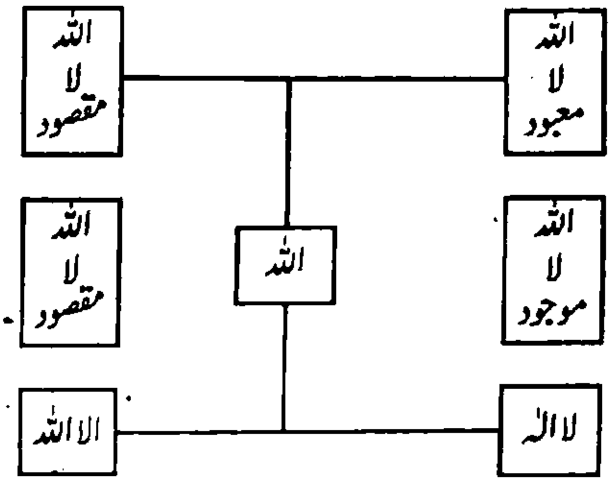
عورت ومرد کی محبت کا زبردست نقش

یہ نقش بہت زوداثر ہے اور اس کے پہنتے ہی اثر شروع ہوجاتا ہے اس نقش کو وہ عورت اپنے پاس رکھے جس کا شوہر اس سے بیزار ہو، یا وہ مرد اپنے پاس رکھے جس کی بیوی اس سے بیزار ہو۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے جو بھی بیزار ہوگا اپنی شریک حیات کا گرویدہ ہوجائے گا، اس نقش کو زعفران سے لکھیں اور اگر اس میں ہدہد کا خون بھی ملالیں تو بہتر ہے۔

یہ نقش رات کو ۳ر بجے لکھا جائے۔ نقش لکھتے وقت عروج ماہ میں رخ قبلہ کی طرف ہو مہینہ ثابت یا ذوجسدین ہو۔ اس نقش کو اس طرح

گلے میں ڈالیں کہ شریک حیات کی نظر اس پر نہ پڑے۔ انشاء اللہ حیرت ناک اثر ہوگا اور شریک حیات کی بیزاری دور ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶



الحب فلاں ابن فلاں (نام مطلوب والدہ کا نام)
علیٰ حب فلاں ابن فلاں (نام طالب والدہ کا نام)

اولاد نرینہ کے لئے

اگر کسی عورت کو فرزندی کی آرزو ہو اس کو چاہئے کہ سورۂ یوسف کا نقش لکھوا کر اپنے گلے میں ڈالے اور سورۂ یوسف روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئے۔ اس عمل کو لکھوانے کے ایک ماہ شروع کر کے چوتھے مہینے کے ختم تک جاری رکھے انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔
سورہ یوسف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

بواسیر کا چھلّہ

حلال کی کمائی سے چاندی کا چھلّہ بنوا کر رکھیں اور ماہِ مبارک میں آخری بدھ کو سورۂ یٰسین ۷ ر مرتبہ پڑھ کر اس چھلّے پر دم کریں اور سات مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ کر پانی پر بھی دم کریں، اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں، اب چھلّے کو آگ میں تپائیں جب وہ سرخ رنگ کا ہو جائے تو اس کو دم کئے ہوئے پانی میں ڈال دیں۔ پھر اس چھلّے کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن لیں۔ انشاء اللہ بواسیر خونی ہو یا بادی ختم ہو جائے گی۔

زبان دراز خاوند کے لئے

اگر کسی عورت کا خاوند زبان دراز ہو اور اپنی دل خراش باتوں سے بیوی کو تکلیف پہنچاتا ہو تو اس عورت کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے یہ تعویذ لکھ کر کسی شخص سے جنگل میں دفن کرا دے۔ انشاء اللہ اس کی زبان بری باتوں سے محفوظ ہو جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۳	۳۵۰	۲	۷
۶	۳	۳۴۷	۳۴۶
۳۴۹	۳۴۴	۸	۱
۴	۵	۳۴۵	۳۴۸

زبان بند کردم فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

مالِ مسروقہ کی واپسی کے لئے

کسی کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو اس نقش کو لکھ کر دریا کے کنارے پر دفن کر دیں۔ انشاء اللہ چوری شدہ مال ملنے کے اسباب پیدا ہوں گے۔

۷۸۶

۲۰۸	۲۰۲	۲۱۰
۲۰۹	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۳	۲۱۱	۲۰۶

یاالٰہی فلاں ابن فلاں کا مال مل جائے

بستر پر پیشاب کرنے کی عادت سے بچانے کیلئے

جو بچہ بستر پر پیشاب کرتا ہو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر ڈالیں اور یہی کلمات لکھ کر اس پلنگ کے پائے پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ بستر پر پیشاب کی عادت سے نجات ملے گی۔

معصوم ۱۸ ھی لا لا لا لا لا لا
ھیا ھیا ھیا ھیا ھیا رو رو رو

کاروبار کی بندش ختم کرنے کے لئے

کاروبار کی بندش ختم کرنے کے لئے یہ نقش لکھ کر ایک اپنے پاس رکھیں اور ایک دکان یا مکان میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ بندش سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ ۱۶۹۷۳	اللہ ۱۶۹۸۷	اللہ ۱۶۹۸۳	اللہ ۱۶۹۸۰
اللہ ۱۶۹۸۴	اللہ ۱۶۹۷۹	اللہ ۱۶۹۷۴	اللہ ۱۶۹۸۶
اللہ ۱۶۹۷۸	اللہ ۱۶۹۸۱	اللہ ۱۶۹۸۹	اللہ ۱۶۹۷۵
اللہ ۱۶۹۸۸	اللہ ۱۶۹۷۶	اللہ ۱۶۹۷۷	اللہ ۱۶۹۸۲

دکان کی ترقی کے لئے

دکان کی ترقی کے لئے یہ نقش لکھ کر فریم میں لگا کر دکان میں آویزاں کریں۔

۷۸۶

یا اللّٰہ	یارحمٰنُ	یارحیمُ
یا مالک	یارزاقُ	یاقادر
یارزاقُ	قل ھو اللہ احد	یارزاقُ
الحمد لِلہ	یارزاقُ	الحمد للہ
یارزاقُ	اللہ الصمدُ	یارزاقُ

ہر مقصد میں کامیابی کے لئے

ہر مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر مندرجہ ذیل نقش لکھیں پھر اس کی پشت پر بسم اللہ کا نقش عددی لکھیں اور اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ تمام مقاصد میں کامیابی عطا ہوگی۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ

بسم اللہ کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

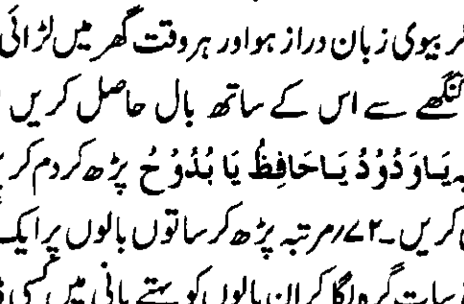
۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

بیوی زبان دراز نہ رہے

اگر بیوی زبان دراز ہو اور ہر وقت گھر میں لڑائی فساد کرتی ہو تو اس کے کنگھے سے اس کے ساتھ بال حاصل کریں اور ہر بال پر ۲۷/مرتبہ یَاوَدُوْدُ یَاحَافِظُ یَا بُدُوْحُ پڑھ کر دم کریں۔ اتوار کے دن یہ عمل کریں۔ ۲۷/مرتبہ پڑھ کر ساتوں بالوں پر ایک گرہ لگائیں۔ اسی طرح سات گرہ لگا کر ان بالوں کو بہتے پانی میں کسی ڈبیہ میں رکھ کر بہا دیں۔ انشاء اللہ بیوی کی زبان درازی سے نجات مل جائے گی۔

اولاد کی نافرمانی کا علاج

اگر اولاد نافرمان ہو تو مندرجہ ذیل نقش ۷/عدد لکھ کر سات دن تک اولاد کو پانی میں گھول کر پلائیں انشاء اللہ نافرمانی سے نجات مل جائے گی۔ نقش اس طرح بنائیں۔



موذی جانوروں سے حفاظت کے لئے

اس نقش کو چینی کی پلیٹ میں لکھ کر نہر کے پانی سے دھو کر گھر میں چھڑکیں۔ گھر کے تمام کونوں میں چھڑکیں۔ انشاء اللہ موذی جانوروں

سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۳۱۴	۳۰۳۰۱	۳۰۳۰۸	۳۰۳۱۱
۳۰۳۰۷	۳۰۳۱۲	۳۰۳۱۳	۳۰۳۰۲
۳۰۳۰۹	۳۰۳۰۶	۳۰۳۰۳	۳۰۳۱۶
۳۰۳۰۴	۳۰۳۱۵	۳۰۳۱۰	۳۰۳۰۵

قرض کی ادائیگی کا نقش

مندرجہ ذیل نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ قرض سے اور وصولیابی کے تقاضے سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

الوکیل	ونعم	اللّٰہ	حسبنا
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰

حصولِ ملازمت کے لئے

حصولِ ملازمت کے لئے اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں

۷۸۶

اجب یا جرائیل بحق یا باسط

۶۹۳	۶۹۷	۷۰۰	۶۸۶
۶۹۹	۶۸۷	۶۹۲	۶۹۸
۶۸۸	۷۰۲	۶۹۵	۶۹۱
۶۹۶	۶۹۰	۶۸۹	۷۰۱

اجب یا جرائیل بحق یا باسط

☆☆☆☆

جو مرض سمجھ میں نہ آتا ہو

اگر مرض سمجھ میں نہ آتا ہو اور مریض کی حالت دن بدن گرتی جارہی ہو تو اس وقت یہ عمل کریں۔ سات پتے بیری کے سورج نکلنے سے پہلے توڑ کر لائیں اور ہر پتے کو توڑتے وقت ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں۔ یہ کام باوضو انجام دیں۔ ان پتوں پانی میں گھول دیں پھر ان کو پیس لیں اور پیستے وقت آیت الکرسی پڑھتے رہیں۔ حتی کہ سات بار ہو جائے پھر ان پسے ہوئے پتوں کو پانی میں گھول دیں اور اس سے مریض کو غسل کرادیں۔ یہ عمل متواتر سات روز تک کریں۔
انشاء اللہ مریض کو صحت نصیب ہوگی۔

بواسیر کا چھلّہ

حلال کمائی سے چاندی کا چھلّہ ماہِ مبارک میں آخری بدھ کو تیار کریں۔ طریقہ یہ ہے تھوڑا سا پانی کسی برتن میں لیں اُس پر سات مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کریں۔ اول وآخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد چاندی کے چھلّے کو آگ میں تپائیں۔ جب وہ خوب گرم ہو جائے تو اس کو پڑھے ہوئے پانی میں دم کرلیں۔ پھر اس چھلّے کو داہنے ہاتھ کی اُنگلی میں پہن لیں۔
انشاء اللہ بواسیر سے نجات ملے گی۔

بخار دفع کرنے کے لئے

مریض کے قد کے برابر سات دھاگے نیلے رنگ کے لیں پھر ان کو دہرا کرلیں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت شروع کریں اور ہر مبین پر ڈورے میں ایک گرہ لگاتے چلے جائیں۔ ختم سورۂ یٰسین پر پھر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس ڈورے کو مریض کے گلے میں ڈال دیں۔
انشاء اللہ بخار سے نجات ملے گی۔

سیکولرلزم کے بغیر جمہوریت ناممکن

﴿ایک﴾ اطلی جنس رپورٹ مین کہا گیا ہے کہ 1990 میں ایل کے اڈوانی کی رتھ یاترا کے نتیجے میں 1947 کے بٹوارے کے فسادات کے بعد سب سے زیادہ افراد مارے گئے تھے۔ پھر بھی اڈوانی بڑی ڈھٹھائی سے یہی کہتے ہیں کہ ان کی رتھ یاترا پُرامن تھی۔ بی جے پی کے سربراہ جنہوں نے یاتراؤں کے میدان میں بھی ابھی قدم رکھا ہے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے ہندتو کا برانڈ وانی کے ہندتو کے مقابلے میں زیادہ خالص ہے۔

سڑکوں پر اس طرح کے پرشور مظاہرے عوام کے ذہن پر خراب اثر ڈالتے ہیں۔ وہ اس ملک کی صحت کے لیے مضر ہیں جو حقیقی جمہوریت ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔ علی گڑھ میں جو کچھ ہوا شاید وہ ان مظاہروں کا براہ راست نتیجہ نہ ہو لیکن ان مظاہروں کے لئے کی گئی تیاری نے ماحول میں زہر ضرور گھولا ہے۔ انتہا پسند مسلمان بھی اس اکھاڑے میں اتر آئے اور انتظامیہ کی ڈھیل کا فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ فی الحال یہ پیش گوئی مشکل ہے کہ کیا اڈوانی راج ناتھ سنگھ سے زیادہ ہندوستان کے تکثیری معاشرے کو نقصان پہنچائیں گے۔ دونوں ہی ہندوستان کے شہری علاقوں کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان پائی جانے والی خلیج کو بڑھانے اور اشتراک واتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے سوچے سمجھے منصوبے کے ساتھ گجرات، مدھیہ پردیش اور راجستھان کی بی جے پی کے زیر اقتدار ریاستوں میں آرایس ایس پریوار کی پھیلائی ہوئی نفرت کو شدید تر کرنے پر تلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ راجستھان حکومت نے ایک قدم اور آگے بڑھ کر مرکزی دھارے سے عیسائیوں کی مختصر سی اقلیت کو جبراً کاٹ دینے کے لیے خود کو تبدیلی مذہب مخالف قانون سے مسلح کر لیا ہے۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک مرحلے پر اٹل بہاری واجپئی یاتراؤں کا سلسلہ پھر سے شروع کرنے پر خوش نہیں تھے اور اس کی وجہ یہ ہو کہ شاید انہیں یہ احساس ہو گیا تھا کہ یاتراؤں کا مقصد اب پورا ہو چکا ہے۔ اڈوانی نے تو ان کے شکوک کا اظہار سرِ عام کر دیا تھا۔ لیکن واجپئی تو بس نام کے اٹل ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کے آرایس ایس اور بی جے پی میں کے خاص افراد ان کے مخالف ہیں تو اپنا ذہن بدل دیتے ہیں۔ یہ بات بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ نریندر مودی نے گجرات کے وزیراعلیٰ کی حیثیت سے جو کچھ وہاں کیا اس کے بعد وہ اسے ہٹانا چاہتے تھے۔ لیکن جب آرایس ایس نے ان سے کہا کہ مودی کے آرام خلل نہ ڈالا جائے تو واجپئی نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

اس کے باوجود واجپئی نے گوا میں اگلے پڑاؤ پر اسلامی ممالک پر نشانہ نہ سادھا۔ یہ بات کہ واجپئی نے اڈوانی اور راج ناتھ سنگھ کو اپنی دعاؤں سے نواز ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ یاتراؤں نے زیادہ اعتبار حاصل کر لیا ہے۔ اس سے اس خیال کی توثیق ہوتی ہے کہ واجپئی بھی اسی قبیلے کے ہیں۔ انہوں نے خود اور اس کے وجہ سے ان کی پارٹی نے یہ ثبوت دے دیا ہے کہ وہ ہندوستان کی جمہودی فضا کو برباد کرنے پر کمربستہ ہیں۔ بی جے پی کو انتخابات میں اپنا مستقبل صرف مسلمانوں کے خلاف لوگوں کے جذبات بھڑکانے میں نظر آتا ہے۔ وہ یہ محسوس کرتی ہے کہ بٹوارے سے پہلے زمانے میں جس طرح مسلم لیگ نے کہا تھا کہ وہ بھی اگر ملک کو مذہبی خطوط پر تقسیم کر دے تو ملک پر اس کے اقتدار کا امکان روشن ہو سکتا ہے۔

یہ ملک ماضی میں بھی اپنے جمہودی فضا پر ہونے والے حملوں کو جھیلتا رہا ہے اور ملک ایک بار پھر اس حملے کا سامنا کرے گا۔ مایوسی مجھے اس پر ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں جب ہندوستان کو سماجی انصاف کی قیمت پر ترقی کے برے اثرات سے پنجہ لینے کے لیے تمام تر توجہ کے ضرورت ہے بی جے پی فرقہ واریت کے عفریت کو پھر سے زندہ کر رہی ہے اور اس عمل میں اگر ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جائے تو بھی اسے ذرا برابر پروا نہیں۔ بی جے پی کو احساس ہونا چاہیئے کہ وہ پہلے ہی اپنی بنیاد دکھوئی جارہی ہے۔ اڈوانی اور راج ناتھ سنگھ اس پارٹی کو بچا نہیں سکتے جو ہندوستان کو قرونِ وسطیٰ کی حالت پر واپس پہنچانا چاہتی ہو۔ جب بی جے

پی مرکز میں برسرِ اقتدار آئی تھی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ عوام نہ انتخابات میں اس پارٹی کا انتخاب کیا تھا بلکہ اس وجہ سے کہ بعض علاقائی سیکولر جماعتوں نے عہدہ اقتدار کے لالچ میں آ کر بی جے پی حکومت میں شامل ہونے کے لیے اپنے نظریے کو ترک کر دیا تھا۔

اب صورتِ حال بدل گئی ہے۔ یو پی میں ملائم سنگھ اور آندھرا میں چندر بابو نائڈو جیسے ریاستی لیڈران یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دیگر علاقائی لیڈروں کے ساتھ ساز باز کر کے مرکز میں اقتدار پر قابض ہو سکتے ہیں۔ بی جے پی کے لیے کوئی امکان ایک اور وجہ سے بھی نہیں رہ جاتا۔ اہم حیثیت رکھنے والا بایاں محاذ صرف انہیں جماعتوں کی حمایت کرے گا جو بی جے پی سے کوئی تعلق نہ رکھتی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اگلی پارلیمنٹ میں علاقائی جماعتوں کا غلبہ ہو جنہوں نے بی جے پی کا اصل رنگ دیکھ لیا ہے۔

جہاں تک سوال یاتراؤں کا ہے تو اس کی طرف عوام کی توجہ کم ہی رہی ہے کیونکہ ایک عام ہندو اس پروپیگنڈے سے متاثر ہونے والا نہیں ہے کہ اقلیتیں اسے نگل جائیں گی۔ بی جے پی مندر کا پتہ کئی بار پھینک چکی ہے اور عوام کو مخمصہ میں ڈال چکی ہے۔ گذشتہ عام انتخابات میں جس چیز سے پارٹی کو زک پہنچی ہے ثقافت، تعلیم اور اطلاعات کے شعبوں میں لائی گئی تبدیلیوں کے تئیں دیہی عوام کی ناراضگی اور ناپسندیدگی ہے اور خراب ترین بھی بات یہ ہوئی کہ تاریخ کو مسخ کر کے رکھ دیا گیا۔

بی جے پی کو اس کا احساس نہیں کے ملک میں تکثیریت کی جڑیں کتنی گہری ہیں۔ معروف صحافی اور مصنف ایم جے اکبر کی تازہ ترین کتاب "بلڈ بردرڈ" میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ایک ہندوستانی مسلمان خاندان کی داستان ہے جس میں تین نسلوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے جرأت مندی اور معروضی انداز میں برصغیر کے مشترے ورثے کی مخفی طاقت پر سے پردہ اُٹھایا ہے۔ یہ ایک تہذیب اور ایک زبان نہیں بلکہ کئی تہذیبوں اور زبانوں کا مرقع ہے۔ ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہوئے ان سب کی بود و باش نے اس چیز کی تشکیل کی ہے جسے ہندوستان کہتے ہیں یعنی ایک شفاف، روداز اور مربوط قوم۔ اکبر کا فکری تناظر وسیع ہے۔ انہوں نے اسلام اور ہندوازم دونوں کا مطالعہ کیا ہے جو ہندوستانی عوام کی زندگیوں کو نہ صرف ڈھالتے بلکہ زمانے کی تاریخ پر اپنا نقش بھی ثبت کرتے ہیں۔ اس کتاب میں مذہب کو عہد ماضی کی تہذیب کے ایک زندہ عنصر کے طور پر پیش کیا گیا ہے نہ کہ عجائب گھر کی کسی نادر یادگار کی طرح۔ اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح ہندو مسلمان دونوں ایک خالق میں عقیدہ رکھتے ہیں اور یہ کہ جب مصنف کے دادا نے ہندوازم چھوڑ کر مذہب اسلام اختیار کیا انہیں "بہت دور تک نہیں جانا پڑا۔" دونوں مذاہب میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ ویدوں میں قادر مطلق برہما ہیں۔ برہما نراکار ہیں اور اللہ بھی شکل وصورت سے بے نیاز ہے۔ مماستا کا ہندو فلسفہ یہ کہتا ہے کہ اصنام یا مورتیاں برہما میں ذہن کو لگانے کا محض ایک ذریعہ ہیں۔ ہندو کو وان کی شکل میں زندگی سے نجات ملتی ہے، میں اللہ کا قرب چاہتا ہوں۔ صوفی اور ستیاسی مراقبے اور دھیان گیان کی مدد سے اللہ تک پہنچے۔ ہندو کا رون، میرا اسمائی ہے۔ ہم دونوں ہی سنتے ہیں۔ اس کا مسنن میرا امراقبہ ہے۔ ہم دونوں ہی مطیع ہیں اس کا ندھی دھیان آسن میری توجہ ہے۔ ہم دونوں ہی مراقبہ کرتے ہیں۔ برہمن کی بدھی، میرا 'علم' ہے۔ ہم دونوں ہی علم حاصل کرتے ہیں۔ اس کا 'اجنان' میری معرفت ہے ہم دونوں ہی علم کے ذریعے جہل و تاریکی سے نجات چاہتے ہیں۔ آپ جسے مایا (فریب نظر) کہتے ہیں اسے ہم عالمِ خیال یا دنیائے تخیل کہتے ہیں۔

اکبر اس جذبہ کے رواداری کو خاص طور پر اجاگر کرتے ہیں جس نے ہند اور مسلمان کب ایک ایسے شیرازے میں پرو رکھا ہے جو اپنی وحدت کو برقرار رکھتے ہوئے مختلف خیالات کی عکاسی کرتا ہے۔

اس کتاب سے ایک مختصر اقتباس دیکھیں:

"مہمانوں کے سامنے رات کا کھانا رکھا گیا۔ مسلمانوں کے لیے بریانی تھی، اور ہندو حلوائی کے یہاں سے منگائے گئے پکوان ہندو حضرت کے لیے تھے۔ بہترین دستیاب چیزوں میں یہی سبب تھا۔" اکبر رواداری کے شعور کے جواز کے لیے پند و نصیحت کا سہارا نہیں لیتے۔ بلکہ وہ بڑی خاموشی سے بتا دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے برادران وطن کا کتنا لحاظ تھا۔ کیا اڈوانی اور راج ناتھ سنگھ بھی اس جذبے کو گلے لگا سکتے ہیں اگر وہ ایسا نہیں کرتے اور ملک کی تکثیریت کی روایت میں رخنہ ڈالیں گے تو وہ ہندوستانی سماج کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ انہیں یہ سمجھنا چاہئے کہ سیکولرزم کے بغیر ڈیموکریسی کا وجود ممکن ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسری قسط

چہرے کو پڑھنے کا فن

☆ سالک دھامپوری

چہرہ کا بیان

جب آپ کسی مرد یا عورت سے ملتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کی نظر اس کے چہرہ پر جاتی ہے۔ کسی کے چہرہ کو دیکھ کر اس کے بارے میں آپ کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ شخص ایسا ہے یہ شاعر ہے یہ تجارت کرنے والا ہے، یہ مفکر ہے، کسی کو دیکھ کر آپ کہہ اٹھتے ہیں، یہ بڑا ایماندار ہے کوئی جھوٹا و بدمعاش لگتا ہے، ان باتوں سے یہی پتہ چلتا ہے کہ ہر شخص کا چہرہ اس کے حالات کی غمازی کرتا ہے اب یہ جاننا آپ کا کام ہے کہ کس چہرہ کو دیکھ کر آپ کتنی جلدی اس کا صحیح حال جان پاتے ہیں۔

لمبا چہرہ

جب کسی شخص کی ہڈیاں چہرہ پر واضح طور پر نظر آئیں یعنی اس کے چہرے کو لمبا ظاہر کریں تو ایسے شخص کو ہم طاقت ور پائیں گے۔ وہ آزادی کو پسند کرے گا، اس کے جذبات میں شدت ہوگی۔ ایسے شخص کی نظر بڑی گہری ہوگی۔

مہم جو، فوجی اور دوسرے رہنما خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ایسے ہی چہرے والے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں آگے بڑھنے کی امنگ و حوصلہ موجود ہوتا ہے۔ یہ بہت جلد فیصلہ کر لیتے ہیں اور جہاں ان کو جانا ہوتا ہے وہاں پہنچ کر ہی دم لیتے ہیں۔

گول چہرہ

ایسے افراد زندگی کے عیش و آرام کو پسند کرتے ہیں اچھے اخلاق و کردار والے ایسے افراد ہمیشہ ہر حال میں خوش و خرم رہتے ہیں۔ ان لوگوں میں حالات کے سانچے میں ڈھلنے کی صلاحیت ہوتی ہے ان کے کردار میں جتنی مضبوطی ہوتی ہے، اتنی ہی لچک بھی ہوتی ہے، ایسے لوگ محنت کی بجائے کھیل و تفریح کو زیادہ پسند کرتے ہیں، یہ معمولی سی بات پر بھی خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی معمولی بات پر ناراض ہو جاتے ہیں، ان لوگوں میں جوش جتنی جلد پیدا ہوتا ہے اتنی ہی جلدی سرد بھی پڑ جاتا ہے۔

یہ لوگ اپنی زندگی کے اولین دور میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں مگر بعد میں اپنی محنت و لگن سے اپنی زندگی کو کامیاب بنا لیتے ہیں۔ ان لوگوں کے ملنے جلنے والوں کا ایک مخصوص حلقہ ہوتا ہے۔

تکونہ چہرہ

ایسے افراد کے ماتھے کی چوڑائی باقی چہرے کے مقابلے زیادہ ہوتی ہے۔ نچلے جبڑے کی ہڈی اوپری جبڑے اور ماتھے کی ہڈی کے مقابلہ بہت کم ہوتی ہے، ایسے چہرہ والے افراد ذہنی طور پر جذباتی و مشتعل ہوتے ہیں۔ ان کے مزاج میں تلخی ہوتی ہے، ایسے افراد میں خود اعتمادی زیادہ ہوتی ہے، قوت فیصلہ کم ہوتی ہے چوں کہ یہ لوگ جذباتی ہوتے ہیں اور جلد اشتعال میں آجاتے ہیں اس لئے اپنی شریک حیات کے ساتھ خوش گوار و کامیاب زندگی نہیں گذار سکتے۔ ایسے چہروں والے جلد بازی میں غلط قدم اٹھا لیتے ہیں پھر بھی ان لوگوں میں پچھتاوے کا مادہ کم ہوتا ہے ان کو جب کسی بات پر پچھتاوا آتا ہے تو یہ لوگ اپنے کام کو درست بتا کر اپنی شرمندگی کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔

چوکور چہرہ

ایسے چہروں والے کی صفت یہ ہوتی ہے کہ یہ پیدائشی طور پر ذہین اور محنتی ہوتے ہیں ایسے لوگ ایک بار جو فیصلہ کر لیتے ہیں اس پر قائم رہنے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ مشکلات کا سامنا بڑے صبر و استقامت کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کی کامیابی کا راز یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ دوسروں کی رائے و مشوروں کو جلد قبول نہیں کرتے۔ ایسے چہروں والے بڑے جلد اشتعال میں آجاتے ہیں، یہ لوگ اپنے وقار کو

دوسروں کے وقار سے بلند قرار دیتے ہیں۔ ایسے چہروں والی خواتین اپنی رائے دوسری خواتین پر تھوپنے کی عادی ہوتی ہیں جب کہ ایسے چہرے والے مرد اپنی مرضی کے خلاف کسی حرکت کو پسند نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان کی فکر کے مطابق عمل کریں۔ مزاج کے معاملے میں ایسے لوگ بڑے سرد ہوتے ہیں۔

چہرے کی شکنیں

کسی بھی چہرے کی شکنیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ وہ شخص اپنے آپ کو حالات کے مطابق ڈھال سکتا ہے اور اس کے اندر بہت سی صلاحیتیں موجود ہیں، جن لوگوں کا چہرہ شکنوں سے مبرا ہوتا ہے وہ لوگ صرف اپنی ذات ہی سے تعلق رکھتے ہیں ان کو کسی دوسرے کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔

پریشانی و بے چینی بھی چہرہ پر شکنیں ڈال دیتی ہیں تاہم اگر ماتھے پر شکنیں ہوں تو ایسے لوگوں کے مزاج میں رحم دلی زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کسی ماتھے پر ہلکی شکنیں ہوں گی تو وہ شخص سچائی کا متوالا ہوگا اور نہایت خوددار ہوگا۔

انسان کا منہ

انسان کے چہرے پر منہ کی بھی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ کسی کا منہ جتنا زیادہ خوبصورت ہوگا اس کا چہرہ اتنا زیادہ پرکشش اور جاذب نظر ہوگا۔

بڑا منہ

بڑے منہ کے حامل بہادر اور جرأت مند ہوتے ہیں ہر بات کھل کر کہتے ہیں اور ہر قدم جرأت کے ساتھ اٹھاتے ہیں ایسے لوگوں کو اکثر زیادہ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ ہر جشن و پروگرام میں دلچسپی لیتے ہیں، ایسے افراد جو چاہتے ہیں وہ کر گذرتے ہیں۔ ایسے لوگ کبھی کبھی نہایت حیرت انگیز کارنامہ انجام دے ڈالتے ہیں۔ کھیلوں میں پورا پورا حصہ لیتے ہیں لیکن ان کی کامیابی پچاس فیصد سے زیادہ نہیں ہوتی۔ فلم کے شعبہ میں ایسے افراد ۳۰ فیصدی کامیابی ضرور حاصل کر لیتے ہیں۔ ملازمت میں ایسے افراد زیادہ اور کاروبار میں کم ہوتے ہیں، ان کی بات چیت میں تھوڑا سا طنز و تلخی ہوتی ہے جسمانی طور پر یہ لوگ طاقت ور ہوتے ہیں۔ اس لئے دوستی کرنے میں پہل تو کرتے ہیں لیکن مزاج میں لڑکپن کی وجہ سے مکمل طریقہ سے دوستی نبھا نہیں پاتے۔

چھوٹا منہ

ایسے منہ والے افراد شرمیلے، کم بولنے والے اور تخیلات کی دنیا میں رہنے والے ہوتے ہیں، ان میں قوت عمل کم ہوتی ہے ایسے لوگ ہمدرد اور اچھے دوست ثابت ہوتے ہیں۔ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ وفاداری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے، نفاست پسندی کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ ملازمت میں ان کو زیادہ کامیابی حاصل ہوتی ہے اور کاروبار میں کامیابی کے مواقع کم ملتے ہیں۔

ایسے لوگ کھیلوں میں کم حصہ لیتے ہیں، فلم ریڈیو اور ٹی وی پر ان کی تعداد بہت کم نظر آتی ہے لیکن جو لوگ بھی موجود ہوتے ہیں وہ اپنے فن میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ یہ لوگ بڑے نازک مزاج ہوتے ہیں دبلے پتلے کمزور جسم کے مالک ہوتے ہیں یہ لوگ ہر قسم کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

درمیانہ منہ

ایسے منہ والے شخص کو بڑی مقبولیت حاصل ہوتی ہے ایسے لوگ سنجیدہ مزاج کے ہوتے ہیں، اچھی اچھی باتیں کرنا و سننا پسند کرتے ہیں، اس لئے اعلیٰ درجہ کے سیاسی لیڈر، فلسفی اور دانش مند ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی باتیں بڑی جاندار ہوتی ہیں ان کے ہر لفظ و ہر جملہ میں بڑا وزن ہوتا ہے۔ ایسے لوگ ہر بات اچھی طرح غور و فکر کے بعد کہتے ہیں، کاروبار میں ان کو بڑی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

ایسے منہ کے حامل لوگ ملازمتوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوتے ہیں، فوج میں بھی اعلیٰ عہدوں پر یہی لوگ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ دوستی اور دشمنی جب کرتے ہیں تو کھل کر کرتے ہیں، اپنے ارد گرد کا پورا خیال رکھتے ہیں، اپنے حریف کا رول بھی یہ بڑے مناسب طریقہ سے ادا کرتے ہیں، ان کو اپنی بات دوسروں سے منوانے کا فن آتا ہے، آزاد پسند ہونے کی وجہ سے یہ لوگ دوسروں کو بھی آزاد دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

پیشانی کا بیان

پیشانی کو دیکھ کر بھی انسان کی زندگی کے بارے میں بہت سی

باتوں کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ پیشانی بھی ہر انسان کی مختلف ہوتی ہیں کسی کی چھوٹی کسی کی چوڑی اور کسی کی تنگ پیشانی ہوتی ہے۔ اس قسم کی سبھی پیشانیوں کی یہاں ہم جانکاری دے رہے ہیں۔

چوڑی پیشانی

بڑی اور چوڑی پیشانی وقار اور اقتدار کی علامت ہوتی ہے، ایسی پیشانی کے مالک کھلے دل والے، ملن سار، خوش اخلاق اور جرأت مند ہوتے ہیں، سخی لوگوں کی پیشانی بھی ایسی ہی ہوتی ہے، دوسروں کی غلطیوں اور خامیوں کو معاف کر دینا اور نیکی کر کے فراموش کر دینا ایسے لوگوں کی فطرت ہوتی ہے، کیوں کہ ایسے لوگ احسان جتانا برا سمجھتے ہیں۔

ایسے لوگ مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے والے ہوتے ہیں اور ان کے یہاں لوگوں کی آمد و رفت برابر لگی رہتی ہے، دوسروں کی خدمت کر کے انہیں بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے، اپنی ضرورتوں کے لئے یہ لوگ کسی سے کچھ نہیں کہتے بلکہ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

ایسے لوگ زندگی کے ہر میدان میں کامیابی کی سیڑھی پر چڑھے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مرتے دم تک دوسروں کی برائی کرنے سے احتراز کرتے ہیں ایسے لوگ مرتے دم تک صحت مند رہتے ہیں۔

اس قسم کی پیشانی والے افراد کا ایمان ویقین ہوتا ہے کہ خدا کے علاوہ کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ایسے لوگ دوسروں کے دلوں پر بڑا گہرا اثر چھوڑتے ہیں، اس لئے ان کی یاد طویل عرصہ تک باقی رہتی ہے۔ ایسی پیشانی والوں کو گیس کی بیماری ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو اکثر حادثات کا بھی شکار ہونا پڑتا ہے۔ ان کی اولاد ان کے نقش قدم پر چلتی ہے اور ان کی اچھی باتوں کی وارث ہوتی ہے۔

چھوٹی پیشانی

ایسی پیشانی کے حامل مرد اور عورتیں گہری فکر کے مالک ہوتے ہیں لیکن ان کی سوچ زیادہ تر مثبت انداز کی ہوتی ہے۔ یہ لوگ دوسروں کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ ہی کسی پر اعتماد کرتے ہیں، اس لئے اپنی ہی فکر و سوچ کو اولیت دیتے ہیں۔ یہ لوگ مخالفت کرا کر بھی خوش رہتے ہیں۔

سیاسی حیثیت سے ایسے افراد بڑے ڈپلومیٹ ہوتے ہیں ہر ایک کو گلے لگانے میں پہل کرتے ہیں، اس لئے ان کی دوستی کا دائرہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔ شروع شروع میں ایسے لوگ ابھر نہیں پاتے۔ اس لئے الجھن کا شکار رہتے ہیں لیکن تھوڑی ترقی کرنے پر اپنے ہاتھ پاؤں پھیلا دیتے ہیں جس کی وجہ سے دوسروں کی نگاہوں میں بس جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ دوستی محتاط ہو کر کرنی چاہئے۔ ایسے لوگوں کو پہچاننا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ ان کا ظاہر و باطن یکساں نہیں رہتا۔ اس قسم کی پیشانی والی خواتین مغرور ہوتی ہیں چھوٹی پیشانی والے طالب علم تعلیمی میدان میں ترقی کرتے ہیں۔ مشکل ترین امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والوں میں ایسی پیشانی والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے خانگی حالات ٹھیک ہی ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کو بن سنور کر سلیقہ سے رہنا آتا ہے۔

تنگ پیشانی

ایسی پیشانی والے مرد تنگ دل اور تنگ نظر ہمیشہ گندے تالات سے مچھلی پکڑنے کا خواب دیکھتے رہتے ہیں، تنگ پیشانی والے اپنے اردگرد کے سوا کچھ دیکھنا ہی نہیں چاہتے۔ ایسی پیشانی والی خواتین جھگڑالو ہوتی ہیں، پڑوسیوں اور رشتہ داروں سے ان کا ہمیشہ تنازعہ چلتا رہتا ہے۔

تنگ پیشانی والے کسی کے کام نہیں آسکتے اور نہ وہ کسی کو کسی قسم کا فائدہ ہی پہنچا سکتے ہیں۔ ایسے لوگ کبھی کسی اچھے عہدے پر پہنچ جائیں تو اپنے ماتحتوں کا زندہ رہنا مشکل کر دیتے ہیں۔ ایسی پیشانی والی خواتین کسی بات کو پوشیدہ نہیں رکھ پاتیں۔ ان کے اندر رازداری کی کمی ہوتی ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت بھی ان کے بس کا کام نہیں ہوتا۔ تنگ پیشانی والے مرد دوسرے کے ماتحت کام کر کے خوش رہتے ہیں لیکن ایسے لوگ کبھی بھی بھروسہ کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔

ابھری ہوئی پیشانی

ایسی پیشانی والوں میں دو عادتیں ہوتی ہیں۔ اگر ایسا شخص اچھائی کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے اور اگر برائی کی جانب چلا گیا تو پھر اسی کا ہو جائے گا۔ ایسے شخص ہمیشہ غور و فکر کی کشمکش کا شکار رہتے ہیں۔ ہر وقت منصوبے بناتے رہتے ہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں تنازعہ کا موضوع بنے رہتے ہیں۔ ویسے وہ زندگی کے ہر میدان میں دلچسپی رکھتے ہیں، سیاست اور کھیلوں کا دورہ کر مزہ لیتے

ہیں بذاتِ خود عملی طور پر کبھی حصہ نہیں لیتے۔

ترقی کی ہر سیڑھی اپنے ہم عمر ساتھیوں سے قبل طے کر لیتے ہیں اور ان کے ساتھی شکل دیکھتے رہ جاتے ہیں ان کی خانگی زندگی انہیں کے تحت بسر ہوتی ہے ایسے لوگ اپنی شریک حیات اور اولاد پر مکمل طور پر اعتماد نہیں کرتے البتہ اپنے رشتہ داروں پر بے تحاشہ دولت خرچ کر دیتے ہیں۔

تعلیم کے میدان میں ان کی تعداد صرف دو چار فیصد ہے کاروبار میں نوکری کے مقابلے زیادہ نظر آتے ہیں اپنے ماتحتوں سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ اچھے اچھے کھانوں کے شوقین ہوتے ہیں اور بہترین کپڑوں کے پہننے والے ہوتے ہیں، اچھا کھانا اور بہترین کپڑوں کی ہر وقت تلاش میں رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کھانسی کی وجہ سے سینے کے درد کی شکایت رہا کرتی ہے۔

جبڑہ

انسان کے چہرہ میں جبڑے کی ہڈی ہمت اور ارادہ کی طاقت کو ظاہر کرتی ہے، اگر جبڑے کی ہڈی اٹھی ہوئی اور کان کی لو تک چلی گئی ہو تو ایسے شخص کی قوت خود اعتمادی بڑے کمال کی ہوگی اور اس کے اندر فوری طور پر فیصلہ کرنے کی صلاحیت موجود ہوگی۔

جب جبڑے کی ہڈی ڈھلان کی شکل میں کان کی لو سے ٹھوڑی تک چلی جائے اور یہ ہڈی لمبی بھی ہو جائے تو ایسے شخص کی قوت خود اعتمادی کو ہم بہت زیادہ نہیں کہہ سکتے اس وقت بھی اس کے بلند ہمت ہونے اور اپنے بلند ارادوں کو عمل میں لانے والا شخص ضرور کہہ سکتے ہیں۔

اگر کسی کا جبڑا چوڑا اور بڑا ہو لیکن ماتھا چھوٹا ہو تو ایسے شخص کی فطرت میں سختی، ہٹ دھرمی اور بے رحمی ہوگی۔ ایک چوڑا جبڑا اس صورت میں اچھا سمجھا جاتا ہے جب ماتھا بھی کشادہ ہو جب جبڑا چوڑا اور ماتھا کشادہ ہو تو ایسے شخص کا ارادہ و حوصلہ مضبوط اور پختہ ہوتا ہے اور اس کے ہر کام میں سلیقہ پایا جاتا ہے۔

کمزور جبڑا اس بات کی علامت ہے کہ ایسے شخص پر دوسرے لوگ آسانی سے غالب آ جاتے ہیں اور وہ ان کے زیر اثر آ جاتے ہیں۔ یہ لوگ غلط قسم کے بھی ہو سکتے ہیں اور ایسے راستے پر ڈال سکتے ہیں جو غلط ہو اور بدنامی کا سبب بنے۔ کمزور جبڑے والے شخص کے ساتھ یہ المیہ ہے کہ وہ کتنا بھی چاہیں ان لوگوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتے کیوں کہ ان میں اپنی بات منوانے اور اپنی خواہش کو عملی قدم اٹھانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

گردن کا بیان

گردنیں گول بھی ہوتی ہیں، چھوٹی بھی ہوتی ہیں، اسی حساب سے ان گردنوں کے حامل لوگوں کے حالات بھی مختلف ہوتے ہیں کس گردن کے لوگوں کی کیا خوبیاں ہوتی ہیں۔ ان میں کیا صفات پائی جاتی ہیں یہی سب ہمیں اس باب میں بتانا ہے۔

لمبی گردن

لمبی اور اونچی گردن صراحی دار گردن کہلاتی ہے، ایسی خواتین میں جن کی گردن صراحی دار ہو تخیلاتی عمل زیادہ پایا جاتا ہے اس لئے اپنی بات چیت، چال ڈھال اور اپنے طور طریقوں سے واضح طور پر دکھائی دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں تھوڑی باتونی ہوتی ہیں، شیخی بگھارنا ان کو اچھی طرح آتا ہے اس لئے اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکتیں۔ تعلیمی میدان میں ایسی گردن والی عورتیں اور مرد اچھی بھلی کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کو فلمی دنیا اور ٹی وی بڑا راس آتا ہے، ایسے لوگ کھیلوں میں ضرور حصہ لیتے ہیں۔

درمیانی گردن

ایسی گردن ہر جسم پر خوب صورت دکھائی دیتی ہے۔ ایسی گردن والوں کی تعداد دنیا میں ۹۹ فیصد ہے ایسی گردن والے بڑی اچھی صفات والے ہوتے ہیں ان کی زندگی میں سے اچھائی و برائی کو بآسانی تلاش کیا جا سکتا ہے ایسے لوگ اپنی دوستی اور دشمنی کو کبھی خلط ملط نہیں ہونے دیتے ایسے لوگوں کی وجہ سے دنیا کے کاروبار چل رہے ہیں اچار اور چٹنی وغیرہ کا استعمال ان کو بہت زیادہ پسند ہوتا ہے، سیر و تفریح بھی ان لوگوں کو پسند ہوتی ہے، اپنے آپ کو نکھارنا و سنوارنا ان کی کمزوری ہے۔ موسیقی اور شعر و نغمہ میں دلچسپی لیتے ہیں ان کی فکر ہر جگہ غالب رہتی ہے ایسے لوگ ہر قسم کے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

چھوٹی گردن

چھوٹی گردن انسان کی شخصیت کو ابھرنے نہیں دیتی، لہٰذا ایسی گردن والے لوگ ہمیشہ اپنے آپ کو کمتر محسوس کرتے ہیں اور بزدل ہوتے ہیں۔ پیٹ اور کانوں کے بہت کچے اور ہلکے ہوتے ہیں کبھی کسی

اونچے عہدے پر نہیں پہنچ سکتے نہ بڑے لیڈر بن سکتے ہیں۔ البتہ دوسروں کی ماتحتی میں محنت اور لگن کے ساتھ کام کرتے ہیں ان کی خانگی زندگی بڑی ویران ویران سی رہتی ہے، اپنی شریک حیات واپنے بچوں کے ساتھ ان کا گذارہ نہیں ہو پاتا۔

ایسے لوگ تھوڑے ضدی بھی ہوتے ہیں کسی پر بھی پوری طرح بھروسہ نہیں کرتے۔ ہروقت شکوہ شکایات ان کی زبان پر رہتی ہے۔ بچت کرنے کی عادت ان کو کنجوس بنا دیتی ہے ایسے لوگ دوسروں کے بہت زیادہ کام آتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے چالاک اور ہوشیار ہوتے ہیں اگر کبھی ان کو کوئی اونچا عہدہ مل بھی جائے تو زیادہ عرصہ اس عہدے پر قائم نہیں رہ سکتے۔ ان کی خوراک بھی بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے موٹاپے کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ جلدی امراض کے علاوہ ذیابیطس وبلڈ پریشر کا بھی شکار رہتے ہیں۔

بالوں کا بیان

گھنے بال

گھنے بالوں والے افراد نازک مزاج ہوتے ہیں عام طور پر ان کا مزاج ادبی ہوتا ہے اس لئے ان کو شعروشاعری سے بڑا لگاؤ ہوتا ہے ایسے لوگوں میں تصوراتی باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے ہر وقت تخیلاتی دنیا میں گم رہتے ہیں وفا کرنے کا جذبہ ان میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

اچھا مکان اور اچھا کھانا اور اچھے لباس کے خواہش مند ہوتے ہیں ان کو نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خرابی کی شکایت رہتی ہے، چالیس سال کی عمر کے بعد جوڑوں کا درد ان کا ساتھی بن جاتا ہے۔ ایسے لوگ زندگی کے اہم شعبوں میں نظر آتے ہیں ان میں جو ڈاکٹر، انجینئر، وکیل ہوتے ہیں وہ بڑے سلیقے کے ہوتے ہیں، کاروبار اور صنعت وحرفت میں ان کی تعداد کچھ کم پائی جاتی ہے۔ یہ لوگ قسمت کے ماننے والے ہوتے ہیں اپنے بچوں کی تربیت بچوں کے مزاج کے مطابق کرتے ہیں۔ بچوں کو ہر قسم کی آزادی دینا ان کا بنیادی حق تصور کرتے ہیں اپنے آپ پر خرچ کرنے میں بخل نہیں کرتے۔

کم بال

کم بال والے مرد اور عورتیں غیر مطمئن ہوتے ہیں۔ اگر وقت کے ساتھ ساتھ ان کے بال گرتے جائیں تو ان کی طبیعت بے چین رہتی ہے۔ غور وفکر کا سلسلہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ہروقت غور وفکر تشویش میں بدل جاتی ہے اگر عورتوں کے بال پچیس سال کی عمر میں تیزی سے کم ہونے لگ جائیں تو ان کا امن وسکون غارت ہونے لگتا ہے۔

ان میں بچت کی عادت ان کو بخیل بنا دیتی ہے اور جوڑ توڑ کرنے پر کمر باندھ لیتی ہیں۔ مزاج میں طنز وتلخی آجاتی ہے رشتہ داروں تک سے اختلافات کر کے ان کی مخالف بن جاتی ہیں۔ ان کی سوچ صرف ان کے اپنے تک اور ان کی اولاد تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ مردوں کے بال اگر جلدی یعنی جوانی ہی میں کم ہونے لگیں تو ان کے غموں کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

عمر کے ساتھ اگر بال کم ہونے شروع ہوں تو ایسے لوگ اونچی باتیں کرنے کے ماہر ہوتے ہیں۔ ان کی سوچ بوجھ بڑی مضبوط ہوتی ہے زندگی کے ہر علاقہ میں ان کی تعداد کافی نظر آتی ہے۔

کالے بال

کالے بال عزت ووقار اور عظمت کی نشانی ہوتے ہیں۔ کالے بال والے افسانوی خیالات کے حامل ہوتے ہیں شاعری میں غزل پسند کرتے ہیں، زندگی کے ہر شعبے میں ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے ان کو نزلہ زکام کھانسی کے علاوہ عمر کے ساتھ ساتھ دیگر بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں، کالے بالوں والے وفا کرنے کی وجہ سے فکرمند رہتے ہیں۔

خاکی بال

ایسے بال نہ زیادہ کالے ہوتے ہیں اور نہ ہی بھورے ہوتے ہیں بلکہ خاکی رنگ کے ہوتے ہیں جو خوبصورت نہیں لگتے۔ جن لوگوں کے بال ایسے ہوتے ہیں ان کی طبیعت میں بے یقینی ہوتی ہے وہ اداس اداس دکھائی دیتے ہیں ان کے چہرے پر رونق نظر نہیں آتی ان کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں مگر کچھ کہہ نہیں پاتے۔ ان کی ساری خواہشات اور آرزوئیں دل ہی دل میں دب کر رہ جاتی ہیں۔ ایسے لوگ عام طور پر وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ کوئی بھی قدم پورے یقین کے ساتھ نہیں اٹھا پاتے۔ پیروں فقیروں اور مزاروں کی جانب ان کا جھکاؤ زیادہ پایا جاتا ہے۔

تعلیم کے میدان میں ان کی تعداد کم ہی ہوتی ہے یہ لوگ کھیلوں

میں کوئی حصہ نہیں لیتے۔ ان کو فوٹو گرافی کا بڑا شوق رہتا ہے۔ ادب میں یہ ٹریجڈی کو پسند کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی دوستی کا دائرہ بھی کم ہی ہوتا ہے۔ یہ اپنے اصول بدلتے رہتے ہیں۔

سنہرے بال

دنیا میں سنہرے بالوں کو وفادار خیال نہیں کیا جاتا۔ سنہرے بال عام طور سے بے وفائی کی علامت ہیں۔ سنہرے بالوں والی عورتیں اور مرد آزاد خیال والے ہوتے ہیں محبت کرنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے ساری زندگی وہ اسی مشغلہ میں گزار دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سیر و تفریح کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ کھیلوں میں بھی بڑی گہری دلچسپی ہوتی نہر اور دریا کا کنارا اور سمندری کنارا ان کو پسند ہوتا ہے ان کے مزاج میں شدت ہوتی ہے۔

ہلکے سنہرے بال

ایسے بالوں والے مرد اور عورتیں خاص طور پر بڑے سلیقہ والے اور وفادار ہوتے ہیں۔ ہمدردی کا جذبہ ان میں کافی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ ایسے لوگ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ بذات خود ہی نقصان اٹھا لیتے ہیں یہ لوگ دوسروں کا نقصان ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے۔ ایسے لوگ بڑے جفاکش اور محنتی ہوتے ہیں کسی کام کو کرنے سے جی نہیں چراتے۔ ہر وقت کام کرنے میں دل و جان سے مصروف رہتے ہیں اپنی اولاد کی بہتر طور پر دیکھ بھال کرتے ہیں۔ دین کی جانب ان کی توجہ زیادہ ہوتی ہے ایسے لوگ مذہبی احکام کے احترام میں آگے آگے رہتے ہیں۔ آپس میں مل جل کر رہنے کی ان کو عادت ہوتی ہے۔

 اکہرے بدن والی عورتیں جن کے بال ہلکے سنہرے ہوتے ہیں وہ بڑی مقبول اور دل کے نزدیک ہوتی ہیں۔ ہلکے سنہرے بال شروع میں بڑے گھنے ہوتے ہیں کالے بالوں کے مقابلے میں ان کی لمبائی زیادہ ہوتی ہے پھر رفتہ رفتہ کم ہونی شروع ہو جاتی ہے مگر پھر بھی ان کے کالے بالوں کے مقابلے میں کم جھڑتے ہیں۔ سیر و تفریح ان لوگوں کو بڑی راس آتی ہے یہ بڑے صفائی پسند ہوتے ہیں، پاکیزگی کا خاص خیال رکھتے ہیں زندگی کے ہر شعبے میں لوگوں کی نمائندگی کرتے نظر آتے ہیں، محنت کرنا ان کی زندگی کا اہم نصب العین ہوتا ہے۔

موٹے بال

موٹے بالوں والے حیوانی صفات کے حامل ہوتے ہیں ان میں ضد کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور عقل بہت کم ہوتی ہے۔ موٹے بالوں والے پچاس فیصد مضبوط جسم کے مالک ہوتے ہیں ان کی عادتیں دوسروں سے مختلف ہوتی ہیں، تعلیمی میدان میں ان کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ موٹے بال والے عموماً موٹے ذہن کے ہوتے ہیں۔ اپنے رسم و رواج کی حدود میں رہتے ہیں یہ لوگ ضد کی وجہ سے دوسروں کی بات کو اہمیت نہیں دیتے اپنی بات اور اپنی خواہش پر قائم رہتے ہیں۔ موٹے بالوں والی خواتین سخت مزاج اور خشک طبیعت کی ہوتی ہیں۔ لوگ ان کی خوبصورتی کو ہمیشہ نظر انداز کرتے ہیں۔

سیدھے بال

ایسے بال عام طور پر یورپی لوگوں کے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کا رجحان زیادہ تر مذہب کی جانب ہوتا ہے، اپنے مذہب اور اپنے فرقہ سے یہ دل و جان سے وابستہ ہوتے ہیں ایسے لوگ جس کام کو شروع کرتے ہیں اسے ختم کر کے ہی چھوڑتے ہیں، عورتیں عام طور پر بچت کرنے والی ہوتی ہیں کبھی دکھاوا نہیں کرتیں۔ سادگی کو پسند کرتی ہیں لیکن نفاست پسند ہوتی ہیں، زندگی کے ہر محاذ پر ہر حالات کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ ایسی عورتیں ہر قسم کے شریک حیات کے ساتھ نباہ کرنے والی ہوتی ہیں۔

ایسی عورتیں برداشت کرنے والی، صبر کرنے والی اور نیک پارسا ہوتی ہیں، چادر اور چار دیواری کو اچھا سمجھتی ہیں اس لئے اپنے گھر کو جنت تصور کرتی ہیں۔ اپنی اولاد کی اپنے طور پر دیکھ بھال کرتی ہیں اور پرورش کی جانب خصوصی توجہ دیتی ہیں۔ ان کی اولاد ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہے اور ماں باپ کی اطاعت کرتی ہے ایسے بالوں والے مرد بڑے نفاست پسند ہوتے ہیں، پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر اور قابل حکیم ہوتے ہیں۔

باریک بال

ایسے بالوں والے افراد نرم دل اور غم برداشت کرنے والے ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ عقل مند اور ذہین بھی ہوتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کے بال ہمیشہ باریک ہوتے ہیں۔ پڑھنا لکھنا ان کی

عادت ہوتی ہے بات کرنے کا ان کو سلیقہ آتا ہے جملہ بڑی نفاست سے اور خوبصورتی کے ساتھ ادا کرتے ہیں، ہمیشہ خوش رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی خوش دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

مہمانوں کی بہت زیادہ خاطر مدارات کرتے ہیں اور خود بھی مہمان بننے کو پسند کرتے ہیں، دوستی ان کے ہاتھوں کبھی مجروح نہیں ہوتی۔ ایسے افراد خوبصورت مکانوں میں رہنے اور اچھے عمدہ لباس پہننے اور لذیذ غذا کھانے کے شوقین ہوتے ہیں، صفائی کو بہت پسند کرتے ہیں، ان کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے ان کے دانت عام طور پر کمزور ہوجاتے ہیں، لہٰذا ان کو دانتوں کی تکلیف کا شکار رہنا پڑتا ہے، باریک بالوں والے لوگ دوا کا استعمال ٹھیک طرح سے کرتے ہیں ان کو گیس کی وجہ سے پتھری اور پتے کی بیماری لاحق ہوتی ہے ایسے لوگوں کو اس قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے پانی کی تعداد زیادہ استعمال کرنی چاہئے۔

گھنگرالے بال

گھنگرالے بالوں والے افراد قدرتی طور پر جرأت مند اور بہادر ہوتے ہیں۔ طاقت کا استعمال زیادہ کرتے ہیں، گھنگرالے بالوں والے افراد کی پہچان ان کی اعلیٰ تعلیم اور اچھے رہن سہن سے ہوجاتی ہے کھیلوں میں بھی ان کا بہت زیادہ تعاون ہوتا ہے۔

پاکستان اور بھارت میں گھنگرالے بالوں والے غزل گانے اور لکھنے والے شاعروں کو پسند کرتے ہیں تھیٹر و ڈرامے بھی ان کو پسند ہوتے ہیں وزن اٹھانا ان کا بہت ہی پیارا کھیل ہوتا ہے ویسے یہ ہر کھیل بڑے شوق سے کھیلتے ہیں۔ یہ لوگ پکے راگ اور کلاسیکل موسیقی کے دلدادہ ہوتے ہیں یوروپ میں گھنگرالے بال والے ڈسکو ڈانس کے عاشق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ عشق و محبت کے معاملے میں بڑے جنونی ہوتے ہیں آنکھیں بند کرکے عشق کی آگ میں کود پڑتے ہیں نتیجے کی مطلق پرواہ نہیں کرتے۔ موت کا خوف بھی ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔

آنکھوں کا بیان

آنکھیں انسان کے چہرہ پر ایسا عضو ہیں جو انسان کے بارے میں سب کچھ بتادیتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آنکھ انسان کے دل کا حال بتا دیتی ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ آنکھیں دیکھتی ہی نہیں بولتی بھی ہیں، آنکھیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ چھوٹی آنکھیں، کالی آنکھیں، بھوری آنکھیں ان سبھی آنکھوں والے لوگ بھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں یہاں ہم اس بارے میں وضاحت کے ساتھ روشنی ڈال رہے ہیں۔

بڑی آنکھیں

بڑی آنکھوں والے حوصلہ مند، ذہین اور قیادت کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ عام طور پر صاحب اقتدار ہوتے ہیں۔ ایسی آنکھوں والی خواتین بڑی نرم دل اور کسی بھی بات کو جلد محسوس کرنے والی ہوتی ہیں لیکن خانگی امور کے معاملے میں کامیاب نہیں سمجھی جاتیں۔ بڑی آنکھوں والے مرد عورتوں کے لئے بڑی کشش رکھتے ہیں ایسے لوگ محبت کرنے میں بڑی عجلت سے کام لیتے ہیں لیکن ان کی محبت شکست خوردہ افراد کی یاد دلاتی ہے۔

چھوٹی آنکھیں

چھوٹی آنکھیں کسی رائے پر قائم رہنے کی علامت مانی جاتی ہیں۔ ایسے لوگ ضدی اور لاپرواہ قسم کے ہوتے ہیں۔ چھوٹی آنکھوں والی عورتیں پاک دامن اور وفا کرنے والی تصور کی جاتی ہیں۔ ایسی عورتیں محبت کے معاملے میں ثابت قدم ہوتی ہیں لیکن اسی کے ساتھ ان کے اندر حسد و نفرت کا جذبہ بھی موجود ہوتا ہے۔

بلوری آنکھیں

بلوری آنکھوں والے کسی ایک رائے یا بات پر قائم رہنے والے نہیں ہوتے ان کے مزاج میں کشمکش و تذبذب کا جذبہ ہوتا ہے ایسے لوگوں میں کسی ایک مسئلہ پر غور و فکر کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ ایسی آنکھوں والی عورتیں کسی نامعلوم خوف سے ہر وقت خوف زدہ رہتی ہیں ان کو ان جانے دشمنوں سے نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔

ایسے لوگ بہت ہی جلد باز ہوتے ہیں اور کبھی کبھی اسی جلد بازی کی وجہ سے نقصان بھی اٹھا لیتے ہیں ایسے مرد بڑے اچھے مزاج کے اور خوش مزاج ہوتے ہیں، ایسے لوگ اپنی زندگی کے کسی مخصوص مقصد کو اختیار کرکے زندگی میں نئے نئے تجربات کرتے ہیں۔

چھوٹی بھوری آنکھیں

چھوٹی بھوری آنکھوں والوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ

لوگ نہایت چالاک اور تیز ہوتے ہیں، ان کی زندگی پیار و محبت سے بھرپور ہوتی ہے، ایسی آنکھوں والوں کی یہ کمزوری ہوتی ہے کہ ان کی شخصیت بڑی پرکشش ہوتی ہے ان کے بارے میں ہر ایک کی مثبت رائے ہوتی ہیں یہ بڑے جذباتی لوگ ہوتے ہیں ایسی آنکھوں والا مرد بے جان ہوتا ہے اس کی طبیعت میں رنگین مزاجی بھری ہوتی ہے۔

کالی آنکھیں

- کالی آنکھیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک کالی چھوٹی آنکھیں اور دوسری کالی موٹی آنکھیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کی طبیعت بھی مختلف قسم کی ہوتی ہے کالی چھوٹی آنکھوں والی شخصیت ادبی ہوتی ہے ان میں پڑھنے پڑھانے کا عنصر پایا جاتا ہے ان کی آنکھوں کو غور و فکر والی آنکھیں کہا جاتا ہے۔

کالی موٹی آنکھوں والے مغرور ہوتے ہیں ان میں انتہا پسندی کا جذبہ بڑی حد تک موجود ہوتا ہے، کالی موٹی آنکھوں والی عورت اپنے شریک زندگی کو خود ہی تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے ویسے طبیعت کے لحاظ سے چالاک ہوتی ے ایسے مرد جن کی آنکھیں کالی موٹی ہوتی ہیں وہ وطن پرست اور ایمان دار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خاندانی معاملات میں ناکام رہتے ہیں لیکن اپنی معاشرتی زندگی میں بڑے کامیاب رہتے ہیں۔ ان لوگوں میں اعتماد کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوتی ہے مگر عام طور پر یہ لوگ جس پر بھروسہ کرتے ہیں ان کو نقصان پہنچتا ہے۔

گول آنکھیں

ایسی آنکھوں والوں کو سانپ کی آنکھوں والا کہا جاتا ہے سانپ چالاک اور پھرتیلا ہوتا ہے لہٰذا ایسی آنکھوں والے بھی چالاک اور بڑے تیز ہوتے ہیں ان کے مخالف ہمیشہ ان سے شکست کھا جاتے ہیں، گول آنکھوں والے ہر میدان میں کامیاب رہتے ہیں ان کی تعداد بھی دنیا میں زیادہ ہوتی ہے، صنعتی حلقوں میں تو ان کا کوئی ثانی نہیں ہوتا۔ یہ لوگ دوستی کے معاملے میں مکمل حالات کا مطالعہ کر کے آگے قدم بڑھاتے ہیں، خواہ مخواہ کی دوستی کو یہ لوگ پسند نہیں کرتے ہیں، ہر قدم دوسروں کے مقابلے میں بدلے کے جذبہ کے تحت اٹھاتے ہیں زندگی کے ہر میدان میں اپنا کردار اور عمل صحیح طریقے سے انجام دیتے ہیں، صفائی کے معاملہ میں ایسے لوگ سب سے آگے ہوتے ہیں، اچھی رہائش، خوب صورت دیدہ زیب لباس اور خوش نما ذائقہ دار کھانے ان کو نہایت پسند ہوتے ہیں۔ یہی شوق ان کا ہر چیز میں موجود رہتا ہے ان کے مزاج میں ہمیشہ لڑنے جھگڑنے کی باتیں موجود رہتی ہیں، عملی دائرہ کار میں یہ لوگ ہمیشہ آگے رہتے ہیں، ہر کام وقت پر اور جلدی کرنا چاہتے ہیں، ایسے لوگ ناکامی کو کسی حالت میں بھی برداشت نہیں کرتے۔

ترچھی آنکھیں

ترچھی آنکھوں والے دنیا میں نہایت ہی کم ہوتے ہیں ایسے لوگ ایک تو عملی زندگی میں کامیاب نہیں ہوتے۔ کامیاب ہونے سے مراد مکمل کامیابی حاصل کرنے سے ہے۔ ان کے اندر جذبات کی بڑی کمی ہوتی ہے، کام میں مگن رہنا ان کا خاص نصب العین ہے، مگر دوسروں کے جذبات کی یہ لوگ بہت زیادہ قدر کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا معیار زندگی درمیانہ ہوتا ہے، ان میں مذہبی ذوق و شوق دوسروں کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے، کسی کام کو شروع کرنے سے قبل اس کے انجام کا جائزہ ضرور لگا لیتے ہیں۔ اپنی ذاتی زندگی میں اتنے کامیاب نہیں ہوتے کیوں کہ ان کے دل میں شک موجود ہوتا ہے۔

ترچھی آنکھوں والی عورتیں اپنے کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا اچھا نہیں سمجھتیں بلکہ اپنی بہت سی صلاحیتوں کو بھی صحیح طور پر کام میں نہیں لاتیں۔ ترچھی آنکھوں والا مرد اپنی معاشرتی زندگی میں اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے ایسے لوگ بین الاقوامی امن پسندی کے بھی خواہش مند ہوتے ہیں۔

شربتی آنکھیں

شربتی آنکھوں والی عورت کی ایک خاصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ آپ کی ریڑھ کی ہڈی میں بھی برفیلی کپکپاہٹ پیدا کرسکتی ہے۔ شربتی آنکھوں والی عورت بڑی پراسرار شخصیت کی مالک ہوتی ہے وہ صحیح معنوں میں ساحرہ ہوتی ہے اگر آپ کی نظر ایک بار اس کی نظروں سے ٹکرا جائے تو سمجھ لیں کہ آپ اس کی نظروں کے طلسم سے بچ نہیں سکتے۔ شربتی آنکھوں والے لوگوں کی خامیاں و اچھائیاں ان کے چہرے سے صاف جھلکتی ہیں۔ ایسے لوگ حد سے زیادہ بچت کرنے والے ہوتے ہیں۔

علم الاعداد

اگر آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اور نام کا مفرد عدد ۹ ہو تو

آپ کا ستارہ مریخ ہے۔ یہ ستارہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ کی شخصیت بارعب ہے اور آپ جلال و دبدبے کے انسان ہیں، اگر آپ کے ساتھ کوئی جنگ کرے گا تو اس کو منہ کی کھانی پڑے گی، آپ جنگ جیتنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اختلافات کے معاملے میں آپ کی تقدیر کسی روشن ستارے کی طرح چمکتی رہے گی اور آخری فیصلہ بالعموم آپ کے حق میں ہوگا۔

آپ کے اندر پیش قدمی کرنے کی اعلیٰ صلاحیتیں موجود ہیں، آپ بلند عزائم کے حامل ہیں، آپ کو آپ کے ارادوں سے کوئی شخص اِدھر اُدھر نہیں کر سکتا، بلند ہمت ہونے کے ساتھ ساتھ آپ خوش طبع بھی ہیں، اور آپ حسن اخلاق سے لوگوں کا دل جیتنے کے فن سے واقف ہیں، آپ محبت کے خوگر ہیں بلکہ یہ کہا جائے کہ محبت آپ کی کمزوری ہے تو شاید یہ غلط نہیں ہوگا، آپ کی شخصیت عورتوں کی نظروں میں قابل توجہ بنی رہے گی، آپ خواتین پر بطور خاص اثر انداز ہوں گے، آپ گرمی کو برداشت نہیں کر سکتے، دھوپ ہمیشہ آپ کو گراں گزرے گی، ماہ سرما آپ کی صحت کے لئے مفید ثابت ہوگا، آپ اگرچہ غیرت مند قسم کے انسان ہیں لیکن کبھی کبھی بعض اخلاقی غلطیوں کی وجہ سے آپ رسوائی کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ اکثر مشتعل ہو کر نقصان اٹھائیں گے، اشتعال میں آجانا آپ کی فطرت کا جزو ہے اور اشتعال میں آکر آپ ہمیشہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھیں گے اور مالی و جانی نقصان کر بیٹھیں گے، کئی بار ایسا بھی ہوگا کہ مشتعل ہو کر آپ اپنے رشتوں اور دوستوں سے محروم ہو جائیں گے، آپ دل کے برے نہیں ہیں لیکن جوش میں آکر آپ ہوش کھو بیٹھتے ہیں اور اپنا بہت کچھ گنوا دیتے ہیں، آپ کی بنیادی خوبی یہ ہے کہ آپ ارادوں کے معاملے میں بہت سخت جان ہیں اور آپ کو آپ کے عزائم سے ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہے۔

آپ کاروبار کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں لیکن آپ کی نرم مزاجی کاروباری معاملات میں آپ کو خساروں سے دوچار کرتی ہے، لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، آپ قرض لے کر بھی لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں، آپ کو اپنے رشتے داروں سے وفا نہیں ملے گی، آپ اپنوں کے درمیان ہمیشہ اجنبی بنے رہیں گے اور نیکی کا بدلہ ہمیشہ برائی سے پائیں گے۔

اپنے بیوی بچوں کے لئے آپ بہتر انسان ثابت ہوں گے، اپنے اہل خانہ سے محبت کرنا اور ان کی ضروریات و خواہشات کا خیال رکھنا آپ کی فطرت ہے۔

یوں تو آپ خوبیوں کا مجموعہ ہیں، آپ حسن اخلاق، حسن ظرافت اور حسن فیاضی سے بہرہ ور ہیں لیکن ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر کچھ ایسی خامیاں بھی ہیں جو آپ کی شخصیت کے چہرے کو داغدار کرتی ہیں اور ان خامیوں سے پاک صاف ہو جانا آپ کے لئے ضروری ہے، فیاضی کوئی بری چیز نہیں بلکہ فیاضی اور سخاوت اعلیٰ انسانیت کی علامت ہے لیکن فضول خرچی ایک عیب ہے، آپ کسی حد تک فضول خرچ واقع ہوئے ہیں اور اس فضول خرچی کی وجہ سے کئی بار آپ کو قرض کا بوجھ برداشت کرنا پڑے گا اور کئی بار آپ کو تنگ دستی کے رنج و الم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اسی طرح حسن اخلاق اور حسن ظرافت کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر جھلاہٹ اور اشتعال کا مرض بھی ہے، آپ بعض باتوں پر حد سے زیادہ جھلا جاتے ہیں اور ایک دم آپے سے باہر ہو کر غلط فیصلے کر لیتے ہیں جو آپ کی خوبصورت شخصیت کو پامال کر دیتے ہیں۔ کسی بات پر اظہار ناراضگی یا اظہار غیظ و غضب کوئی بری بات نہیں لیکن ایک حد میں، حد سے زیادہ غصہ اور جھلاہٹ کا اظہار انسان کی اپنی شخصیت کا قتل عام کر دیتا ہے اور انسان اپنا وقار کھو بیٹھتا ہے، محبت کرنا بری بات نہیں، وہ انسان ہی کیا جو دوسروں سے محبت نہ کرے اور دوسرے اس سے محبت نہ کریں لیکن محبت ہی اس دنیا میں سب کچھ نہیں ہے فرائض، ذمہ داریاں ادا کر کے انسان لوگوں کی نظروں میں محبوب ہوتا ہے صرف محبت کر کے انسان کا وقار بلند نہیں ہوتا، اگر آپ اپنی چند کوتاہیوں کی اصلاح کر لیں تو آپ کو سماج میں ممتاز اور سرخرو ہونے سے کون روک سکتا ہے۔

سولہویں قسط

کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

لوگوں کی نظروں میں محبوب اور مقبول ہونے کے لئے ایک عمل پیش کیا جارہا ہے۔ یہ بزرگوں سے منقول ہے اور ہمارے تجربہ میں آچکا ہے۔ جو لوگ خلق خدا کی نظروں میں مقبول ہونا چاہتے ہیں وہ اس عمل کا فائدہ اٹھائیں۔ اس عمل کی بدولت اپنوں اور غیروں میں چھوٹوں اور بڑوں میں واقف اور ناواقف سبھی کی نظروں میں انسان محبوب ہوجاتا ہے۔ حدتو یہ ہے کہ غیر ذوی العقول یعنی جانور تک بھی اس انسان کا ادب واحترام کرنے لگتے ہیں اور اسے محبت کی نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں۔

اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی بدھ یا نوچندی جمعہ کو نماز فجر سے ایک گھنٹے پہلے گیارہ سو مرتبہ ''یاعزیز'' پڑھیں اور اول وآخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ نماز فجر کے بعد جب سورج نکل آئے تو اس وقت یہ نقش تیار کریں۔

یامعز	اعزنی	بعزتلک	یاعزیز
۵۰۰	۱۰۴	۱۲۹	۱۳۷
۱۰۳	۴۹۷	۱۴۰	۱۳۰
۱۳۹	۱۳۱	۱۰۲	۴۹۸

جس کے لئے نقش بنایا گیا ہو اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام اور اس ستارہ کا نام لکھیں۔ جس ستارے کی ساعت میں نقش تیار کررہے ہیں، اگر نقش بدھ کے دن لکھ رہے ہیں تو ستارہ عطارد ہوگا۔ اگر نقش جمعہ کے دن تیار کررہے ہیں تو ستارہ زہرہ ہوگا۔ نام الگ الگ حروف میں لکھیں۔ پھر ترفع سبعی کریں یعنی ہر حرف کا ساتواں حرف لیں۔ پھر ان حروف کو چار چار حروف کے ساتھ مرکب کرلیں اور ان مرکب حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔ پھر ان کے چاروں طرف ایک ایک لکیر اور کھینچ دیں۔ نقش دو تیار کریں ایک گھر میں لٹکائیں اور ایک اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے بعد ہر طرف مقبولیت ملے گی۔ جو بھی ملے گا محبت سے ملے گا زبردست تسخیر ہوگی۔ دشمنوں کے قلوب میں بھی نرمی پیدا ہوگی اور محبت کرنے والے شدت کے ساتھ محبت کرنے لگیں گے۔

مثال کے طور پر ظریف احمد ابن نسیم بانو کے لئے بدھ کے دن نقش تیار کرنا ہے تو ان کے ناموں کے حروف الگ الگ اس طرح کریں گے۔ ان حروف کے نیچے ساتواں حرف تحریر کریں گے۔

ظ	ر	ی	ف	ا	ح	م	د	ن	س	ی	م	ب	ا	ن	و	ع	ط	ا	ر	د
ہ	ض	ع	ث	ز	ن	ق	ی	ر	ش	ع	ق	ح	ز	ر	ل	ت	س	ز	ض	ی

ھَضعَث   زنقی   رَشعِق   حزرل   تسزض ی

ان مرکب حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں گے۔ اور اس نقش پر طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق ''یاعزیز'' پڑھ کر دم کردیں گے مذکورہ مثال میں ظریف احمد کے مجموعی اعداد ۱۲۴۳ ہیں۔ اس لئے بارہ سو تینتالیس مرتبہ ''یاعزیز'' پڑھیں گے اور مرکب اعداد کے مطابق درود شریف پڑھ کر دونوں نقش پر دم کردیں گے۔ اس کے بعد ایک نقش گھر میں یا دفتر میں لٹکا دیں گے اور ایک طالب اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں گے۔ انشاء اللہ زبردست تسخیر ہوگی، عقل حیران ہوگی اور دیکھنے والے بھی تعجب کریں گے۔ مجرب عمل ہے، پڑھنے والے اس عمل سے فائدہ اٹھائیں اور ہمیں اور ان بزرگوں کو دعائیں دیں جنہوں نے یہ قیمتی عمل آنے والی نسلوں کے لئے عطا کیا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

فلاں ابن فلاں کا یہ سفر کیسا رہے گا؟

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں ابن فلاں کا یہ سفر کیسا رہے گا تو حسب قاعدہ تفصیل پھیلا کر مستحصلہ برآمد کریں۔ اگر مستحصلہ ایک چار یا سات برآمد ہو تو سفر آرام خوشی اور راحت کے ساتھ پورا ہوگا۔ اگر دو پانچ یا آٹھ ہوگا تو نقصان ہوگا لیکن کسی قدر فائدے کی بھی امید کی جاسکتی ہے۔ اگر چھ یا نو برآمد ہو تو صرف نقصان کا اندیشہ ہے۔ اگر ۸ برآمد ہو تو دوران سفر کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔

مثلاً ۱۵ ستمبر کو بعد نماز مغرب یہ سوال کیا کہ انجم ابن سلمہ کا یہ سفر کیسا رہے گا؟ تو اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے تفصیل حسب قاعدہ اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) انجم سلمہ	۱۳	۴
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۷۰۳	۱
(۳) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی ستمبر		۹
(۵) تاریخ سن عیسوی ۲۰۰۶ء		۸
(۶) ماہ قمری	۲۱	۳
(۷) ماہ ہجری شعبان		۸
(۸) سن ہجری ۱۴۲۷ھ		۵
(۹) تاریخ ہندی	۳۱	۴
(۱۰) ماہ ہندی بھادوں		۵
(۱۱) سن ہندی بکرمی ۲۰۶۳		۲
(۱۲) برج سنبلہ		۶
(۱۳) متعلقہ ستارہ عطارد عدد منفی		۹
(۱۴) منزل قمر مقعہ		۴

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۴ ۱ ۶ ۹ ۸ ۳ ۸ ۵ ۴ ۵ ۲ ۶ ۹ ۴
۵ ۷ ۶ ۸ ۲ ۲ ۴ ۹ ۹ ۷ ۸ ۶ ۴
۳ ۴ ۵ ۱ ۴ ۶ ۴ ۹ ۷ ۶ ۵ ۱
۷ ۹ ۶ ۵ ۱ ۱ ۴ ۷ ۴ ۲ ۶
۷ ۶ ۲ ۶ ۲ ۵ ۲ ۲ ۶ ۸
۴ ۸ ۴ ۸ ۷ ۷ ۴ ۸ ۵
۳ ۳ ۳ ۶ ۵ ۲ ۳ ۴
۶ ۶ ۹ ۲ ۷ ۵ ۷
۳ ۶ ۲ ۹ ۳ ۳
۹ ۸ ۲ ۳ ۶
۸ ۱ ۵ ۹
۹ ۶ ۵
۶ ۲
۸

آٹھ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے دوران سفر انجم ابن سلمہ کو بیماری کا اندیشہ ہے۔

(باقی آئندہ)

زبان

محمد حبیب اللہ

''زبان'' کیا ہے؟ عضلے کا ایک چھوٹا سا حصہ۔ لیکن ساخت کے لحاظ سے نہایت حیرت انگیز' کیوں کہ زبان ہی کی مدد سے دُنیا بھر کے سینکڑوں ملکوں میں رہنے والے انسان سیکڑوں زبانوں میں بات چیت کرتے ہیں' جب کہ ہر زبان کی ادائیگی ،لب ولہجہ، تلفظ اور آواز ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ زبان ہی کی وجہ سے چٹخارہ ہے، کیوں کہ زبان ہی ترش شیریں، گرم وسرد اور تلخ ونمکین میں اس طرح تمیز کرتی ہے کہ انسان دنیا کے خواہ کسی حصے میں رہتا ہو اس کی مدد سے وہ کھانے کا لطف اُٹھاتا ہے بلکہ سچ پوچھے تو اس کے بغیر ہم کھا نہیں سکتے۔ جی ہاں اس تحیر خیز اور ہر سمت حرکت کرنے اور بیک وقت مختلف کام انجام دینے والے عضو کی ساخت کچھ اس انداز کی ہے کہ کسی تکلیف کے بغیر ہم غذا کو مونہہ میں ہر طرف گھما سکتے ہیں، چباتے وقت دانتوں ے درمیان خوراک کو تھامے رکھتے ہیں اور اُس کے بعد چبائی ہوئی غذا کو پیچھے دھکیل کر حلق کے نیچے اتار سکتے ،تا کہ اسے نگلا جاسکے۔

اگر آپ نے اپنی غذا کا لُطف اُٹھایا اور اگر کھانے کی خوش بو کی لپیٹں آپ کے مشام جان کو معطر کریں جس سے آپ کے مونہہ میں پانی بھر آئے تو پھر یہ لُطف پیدا کرنے میں بھی زبان کا بڑا حصہ ہے زبان اس کھانے کو لعابِ دہن کی آمیزش سے ذائقہ دار بنا دیتی ہے جس کے سبب بعد میں ہم معدے کی تکلیف سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ زبان کو قدرت نے حِس ذائقہ سے بھی نوازا ہے، جس کے باعث ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ جو غذا ہم کھا رہے ہیں وہ اچھی ہے یا خراب۔ یہی وجہ ہے کہ باورچی کھانا پکانے کے دوران ذائقہ چکھ کر دیکھ لیتا ہیکہ نمک ،مرچ مسالہ ٹھیک ہے یا اس میں کمی بیشی کی ضرورت ہے۔

بظاہر تو انسان کی زبان ایک سادہ سا گوشت کا لوتھڑا دکھائی دیتی ہے تاہم اگر اس کا بنظر غائر مشاہدہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک پیچیدہ عضو ہے جس کی ساخت میں بڑی ذہانت سے کام لیا گیا ہے۔ اس میں ایسے رگ پھٹے ہیں جو مختلف سمتوں کو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم زبان کو جدھر چاہیں گھما سکتے ہیں۔ اوپر نیچے، دائیں بائیں کبھی یہ پھیل جاتی ہے تو کبھی سکڑ جاتی ہے۔ کبھی باہر آتی ہے تو کبھی اندر جاتی ہے۔ اور پھر نوکِ زبان سے ہم ہر چیز کو محسوس کر لیتے ہیں۔ نوکِ زبان کی مدد سے ہم چاول کے ایک دانے گوشت کے ذرا سے ریشہ یا ذرّہ برابر کنکری تک کا پتہ چلا لیتے ہیں۔

زبان پر ایک غلاف یا جھلی سی پائی جاتی ہے جو غشائے فاطی کہلاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی سطح پر چار قسم کے چھوٹے آگے کو نکلے ہوئے حصے ہوتے ہیں جو گھنڈی کہلاتے ہیں۔ مثلاً ایک قسم ننھے تکون نما ابھاروں کی سی ہے جو زبان کی پوری سطح کے ساتھ ساتھ حاشیوں اور نوکِ زبان تک محیط ہیں۔ یہ اُبھار بلّی کے خاندان کے جانوروں میں زبان کو ایسا رتی نما بنا دیتے ہیں کہ وہ اُس کی مدد سے گوشت کو بڑی صفائی کے ساتھ ہڈی سے جدا کر دیتی ہیں۔

دوسرے ابھار معمولی پن کے سرے کے برابر ہوتے ہیں یہ سانپ کی شکل کے ہوتے ہیں۔ یہ ابھار عام طور پر زبان کے سیرے پر اور دونوں جانب ہوتے ہیں۔ اُن کا رنگ گُلابی ہوتا ہے اور ان میں ذائقہ کی حِس پائی جاتی ہے۔

ابھار کی ایک اور قسم تعداد میں سات سے لے کر دس تک ہوتی ہے۔ یہ ابھار زبان کی پشت پر ہوتے ہیں اور ننگی آنکھ سے دکھائی دیتے ہیں۔ سائنس داں چوتھی قسم کے ابھاروں کا بھی ذکر کرتے ہیں جو زبان کی دونوں جانب غشائے فاطی کی چنٹوں میں اور زبان کی پشت پر پائے جاتے ہیں۔

اس لحاظ سے زبان کو محض ایک سادہ سا عضلہ یا گوشت کا ایک ٹکڑا نہیں سمجھنا چاہئے۔ اس کی ساخت میں جو بے حد پیچیدہ ہے قدرت نے صناعی کا بہترین مظاہرہ کیا ہے۔

جانوروں کی دُنیا میں زبان کی مختلف اقسام ہمیں ملتی ہیں۔ مثلاً سانپ کی دوشاخی زبان پر غور کیجئے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ افعی اپنی تپلی سی لہراتی اور بل کھاتی ہوئی زبان سے کاٹتا ہے اور پھر اپنے شکار کے زخم میں زہر ہلاہل داخل کرتا ہے۔ مگر حقیقت یہ نہیں ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ اپنے دانت استعمال کرتا ہے۔ سانپ کی زبان چمٹے کی طرح دوشاخی ہونے کے علاوہ تپلی اور بے حد حساس ہوتی ہے۔ سانپ ہوا کو محسوس کرنے کے لئے تھوڑے تھوڑے وقفے سے اپنی زبان باہر کی طرف نکالتا ہے۔ پھر جب وہ اس زبان کی نوک سے اپنے تالو کے حس والے خلاؤں کو چھوتا ہے تو ہوا کی بُو والے سالمے جو اس کی زبان کی نوک سے چپک جاتے ہیں اس میں بُو کی حس پیدا کرتے ہیں۔ گویا سانپ اپنی زبان سے سونگھنے کا کام لیتا ہے، سانپ کے مونہہ میں ایک غلاف سا ہوتا ہے جس کے اندر وہ اپنی زبان کو محفوظ کر لیتا ہے تاکہ جب یہ زیادہ استعمال میں نہ آئے تو اسے نقصان نہ پہنچ پائے۔

گرگٹ کی زبان اُس کے جسم کے تناسب سے طویل ہوتی ہے۔ جب گرگٹ اپنے شکار کو دیکھتا ہے، جو اس کی خوراک کا کام دے سکتا ہے تو صبر کے ساتھ اور ہولے ہولے وہ اس کے قریب پہنچتا ہے اور پھر بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اس کی زبان باہر نکل آتی ہے اور پلک جھپکتے اس کیڑے کو لئے مونہہ میں چلی جاتی ہے۔ مینڈک کا بھی یہی حال ہے۔ ان کی زبان بھی خاصی طویل ہوتی ہے اور وہ بھی بڑی تیزی سے کیڑوں کو چٹ کر جاتے ہیں۔

مور خود تیز خوری کے چمپئین ہوتے ہیں جب وہ اپنے تیز پنجوں سے دیمک کا گھر توڑتے ہیں تو اس سُرعت کے ساتھ کہ ان کا یہ عمل مشکل سے ہی دکھائی دیتا ہے جو اُسی تیزی سے اُن کی زبان اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔ ان کی زبان طویل ہوتی ہے اور مونہہ کے باہر اس طرح نکل آتی ہے جیسے کسی بندوق سے گولی اور پھر اُن کی زبان پر ایک لیس دار مادّہ لگا رہتا ہے۔ چنانچہ ان کی زبان کو دیمکیں چمٹ جاتی ہیں اور جب وہ زبان اندر کی طرف کھینچتے ہیں تو ناشتہ کی لذّت سے لُطف اندوز ہونے لگتی ہیں۔

پرندوں کی زبانیں بھی کچھ ایسے انداز سے بنائی گئی ہیں۔ جن پر غور کرنے سے قدرت کی کاری گری کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً ہُدہُد پر غور کیجئے اس کی زبان خاردار نوک دھار چنگی ہوتی ہے جو اسے سڑے گلے درختوں کے اندر سے گودا نکالنے میں مدد دیتی ہے۔ اسی طرح گنگناتی چڑیا کی زبان مشروبات پینے والی نلکی کی طرح ہوتی ہے، اس لئے کہ وہ ایک پھول سے دوسرے پھول پر جا بیٹھتی ہے اور اس زبان کی مدد سے پھول کی تہہ میں موجود شیریں چوس لیتی ہے۔

یہ چڑیا بہت چھوٹی ہوتی ہے، یعنی دُم سے لے کر چونچ تک اس کی لمبائی ڈھائی تین انچ سے زیادہ نہیں ہوتی ہیں۔ اس کے باوجود وزنی ہونے کے باعث پھول اس کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتا چنانچہ یہ پھول کے اطراف میں پھڑ پھڑاتی رہتی ہے۔ ایسے وقت میں اس کی نلکی نما زبان رس چوسنے اور پینے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

بحیرۂ روم اور شمالی بحراوقیانوس کے کنارے ایل کی قسم کی ایک مچھلی پائی جاتی ہے جو لیمپرے کہلاتی ہے اور جو اپنے شکار کا خون چوستی ہے اس مچھلی کی زبان بھی حیرت انگیز ہوتی ہے اس کی زبان کا عضلہ کافی مضبوط ہوتا ہے اور اس کی جھلّی کانٹوں بھری یا خاردار ہوتی ہے۔ اس زبان کی مدد سے وہ کسی چٹان سے اس طرح چمٹتی ہے جیسے سکشن سمپ یا پھر اپنے شکار سے اسی سکشن سمپ کے اصول کے تحت سارا خون چوس لیتی ہے۔

زرافہ کی زبان کوئی بیس انچ طویل اور تپلی ہوتی ہے اس زبان کی مدد سے وہ ہری بھری شاخوں کے اطراف میں گرہ لگا کر اس کے پتے بڑی تیزی سے کھا جاتا ہے۔

اگر دنیا میں وزنی اور بڑی زبان کا مقابلہ منعقد کیا جائے تو نیلی وہیل مچھلی انعام جیت جائے گی، کیوں کہ اس کی زبان کا وزن چھ ہزار پونڈ ہوتا ہے۔ یہ ایک سو فٹ تک لمبی ہوتی ہے۔ ایک بار اُٹھانوے فٹ لمبی مچھلی کو تولا گیا تو اس کا وزن ہاتھی کے وزن کے برابر نکلا۔ اس کی زبان کی قوت و طاقت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

زبان کا استعمال صرف شکار کرنا، چوسنا، چیر پھاڑ کرنا ہی نہیں بلکہ زبان صفائی اور پہلی طبی امداد کے بھی کام آتی ہے۔ آپ نے بلی کو دیکھا ہوگا کہ ہر روز صبح اپنی زبان سے پورے جسم کی صفائی کرتی ہے۔ اگر کُتّا زخمی ہو جائے تو وہ زبان سے چاٹ چاٹ کر اپنے زخموں کو مندمل کر لیتا ہے۔ اگر آپ کا کوئی دانت ٹوٹ جائے تو نوکِ زبان اس خلا میں پھیرنے سے کیا آپ سکون محسوس نہیں کرتے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صرف سوچئے نہیں عمل بھی کیجئے

ابراہیم خان

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بغیر کسی محنت کے یا عوامل کی عدم موجودگی میں کبھی کوئی کام نہیں ہوتا۔ Output صرف اس صورت میں ہوتی ہے جب Input کا وجود ہوتا ہے۔ ملتا انہی کو ہے جو دیتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی درخت خود بخود گر پڑے؟ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ آپ کسی برتن میں گوشت، مصالحہ جات اور دیگر لوازمات ڈال دیں اور خود بخود کھانا تیار ہوجائے؟ کسی آتش دان میں لکڑیاں نہ ہوں تو اس سے آگ یا تپش باہر آسکتی ہے؟ یقیناً آپ کا جواب نفی میں ہوگا۔

کوئی بھی کام کسی عمل کے بغیر نہیں ہوتا۔ عمل سے ہی کسی بھی چیز یا کام کی شکل واضح ہوتی ہے۔ محنت کے بغیر کامیابی نہیں ملتی۔ پڑھائی پر زیادہ توجہ دینے والے ہی اچھے نمبروں سے پاس ہوتے ہیں، ان تمام باتوں کے باوجود انسان بڑا عجیب الفطرت واقع ہوا ہے وہ چاہتا ہے کہ اسے بغیر ہاتھ ہلائے سب کچھ مل جائے۔

آپ بھی انسان ہیں، دوسروں کی طرح آپ بھی یہی چاہتے ہوں گے کہ لاٹری نکل آئے اور کام نہ کرنا پڑے، پڑھائی نہ کرنی پڑے اور امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیابی ملے۔ ورزش نہ کی جائے مگر جسم چاق وچوبند رہے۔ اگر آپ واقعی ایسا سوچتے ہیں تو اپنے آپ سے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

ہمارا مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ دن رات ایک کئے بغیر کچھ نہیں ملتا۔ کامیابی کے لئے انسان سکون چین سبھی کچھ داؤ پر لگاتا ہے، اگر کوئی شخص اچھی بانسری بجا رہا ہے تو یقین کیجئے کہ یہ فن راتوں رات اس کی گرفت میں نہیں آگیا۔ اس نے بہت پاپڑ بیلے ہوں گے اور رات دن ریاض کیا ہوگا۔ ایسا کئے بغیر فن میں پختگی نہیں آتی اور جب ریاضت بہت زیادہ ہوجاتی ہے تو بہت زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی ہے۔

اس بات کو ذہن نشین کیجئے کہ جن لوگوں کا لاٹری میں نام نکل آتا ہے وہ دو چار برس بعد پھر کنگلے ہوجاتے ہیں۔ بغیر محنت کے حاصل ہونے والی دولت کسی کام کی نہیں ہوتی۔ فضول خرچی بھی خود بخود شروع ہوجاتی ہے۔ کچھ ہی مدت میں انعام کی رقم دھواں بن کر اڑ جاتی ہے۔ بیج بوئے بغیر فصل کاٹنا ممکن نہیں ہوتا۔ بات بہت سیدھی ہے کہ محض ہل چلانے اور پانی دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اچھی فصل کے لئے بیج بھی زمین کی نذر کرنا پڑتے ہیں۔ قدرت کی فیاضی کا یہ ہے کہ مٹھی بھر بیجوں سے وہ منوں کے حساب سے پیداوار دیتی ہے۔ اس سے خوراک کی ضرورت پوری کرنے کے بعد اتنے بیج بچ رہتے ہیں کہ انہیں بو کر مزید پیداوار حاصل کی جائے۔ انسان پر یہ قدرت کا بہت بڑا احسان ہے مگر اس سلسلے میں خاص طور پر قابل غور نکتہ یہ ہے کہ اچھی فصل کے لئے اچھے بیج درکار ہوتے ہیں۔ خراب بیج بونے پر کھیت میں فصل کم اور گھاس پھوس زیادہ ہوتی ہے۔ انسانی زندگی پر بھی اس اصول کا اطلاق ہوتا ہے۔ اگر آپ مستقبل میں بہت شاندار طرزِ زندگی کے خواہش مند ہیں تو اس کے لئے ناگزیر ہے کہ ابھی سے آپ کچھ کریں، زیادہ کام کریں یا بچت کی راہ پر چلیں۔ اسی طرح بہت سی چھوٹی باتوں کے بہت بڑے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

انسانی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ترقی ور کامیابی صرف ان لوگوں کے حصے میں آئی جو درست سوچ کے ساتھ عمل کرنے پر بھی یقین رکھتے تھے۔

کسی بھی کام کی کتنی ہی اچھی منصوبہ بندی کیوں نہ کرلی جائے جب تک اسے عملی جامہ نہیں پہنایا جائے گا، نتائج صفر رہیں گے۔ اب تک دنیا میں جتنی بھی ایجادات ہوئی ہیں ان کا تعلق صرف سوچ سے نہیں بلکہ انہیں عملی شکل دینے میں ہے اور سوچ میں جس قدر درستگی و پختگی ہوگی نتائج اتنے ہی زیادہ بہتر نکلیں گے۔ ناقص سوچ سے بہتر عمل کی توقع نہیں رکھی جاسکتی صاف سی بات ہے کہ اگر بیج معیاری نہ ہوں تو اچھی فصل کا تصور محال ہوتا ہے۔ اس بات کو ہم عملی زندگی کے حوالے سے چند مثالوں کے ذریعے بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

جو لوگ اسکول کی تعلیم ادھوری چھوڑ کر چھوٹی موٹی ملازمت کر لیتے ہیں وہ زندگی بھر اس قسم کی ملازمتوں میں الجھے رہتے ہیں۔ کیریئر کے نقطہ نظر سے سوچنا انہیں نصیب ہی نہیں ہوتا۔ اسکول سے نکل کر جواں سال افراد جب عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں تو ان میں زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی ہوس پنپنے لگتی ہے۔ مالی طور پر خود مختار اور

مستحکم ہونے سے ان کی وقعت اور اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اپنے حلقہ احباب میں بھی انہیں زیادہ عزت ملتی ہے۔ یہی سب کچھ ان کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ اس مرحلے پر انہیں مستقبل کے لئے سوچنا چاہئے۔ کیریئر کی بہترین پلاننگ کرنی چاہئے مگر طویل المیعاد عظیم فائدے کی جگہ وہ قلیل المیعاد چھوٹا فائدہ پسند کر بیٹھتے ہیں۔ اس سے ان پر امکانات کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ اس صورتِ حال سے کروڑوں افراد دوچار اور متاثر ہوتے ہیں مگر حالات بنانے پر توجہ نہیں دیتے۔ نتیجتاً زندگی ایک ہی ڈگر پر چلتے چلتے تمام ہوجاتی ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ بہت سے لوگ اپنے شعبے میں تکنیکی طور پر بہت زیادہ کامیاب نہیں ہوتے، ان میں مہارت کی بھی کمی ہوتی ہے مگر اس کے باوجود کامیابی ان کی طرف دوڑتی ہوئی آتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ خوش اخلاق اور ملن ساری سے اپنی خامیوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ جو دوسروں سے ہنس کر، خندہ پیشانی کے ساتھ ملتے ہیں ان میں دوسرے بھی لازمی طور پر دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ اپنا کام بھی بحسن وخوبی مکمل کر لیتے ہیں کیوں کہ کام کا دباؤ ان پر سوار نہیں ہوتا۔ وہ اپنی خوش مزاجی کے باعث بہت سوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ لوگ ان کی خوبیوں کو نوٹ کئے بغیر نہیں رہتے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ متعلقہ شخص سے کام نہ ہو رہا ہو تب بھی محض اس کی خوش اخلاقی کے باعث لوگ اس سے ناراض نہیں ہوتے اور اس کے حسن اخلاق کو یاد رکھتے ہیں جو لوگ نچلی سطح پر رہتے ہوئے بھی لوگوں سے اچھی طرح پیش آتے ہیں ان کے لئے ترقی کے امکانات خاصے روشن ہوتے ہیں ان کی اپنی خوش اخلاقی ان کی حوصلہ افزائی کرتی رہتی ہے۔

ہم عہد شباب میں جس قدر اچھی تیاری کریں گے اور مستقبل کو تابناک بنانے کی جتنی کوشش کریں گے ہماری کامیابی کے امکانات اسی قدر روشن ہوں گے۔

گزرا ہوا زمانہ اپنے اثرات ضرور مرتب کرتا ہے یعنی آپ نے آغازِ شباب میں تعلیم پر توجہ دی ہوگی فنی تربیت حاصل کی ہوگی اور کیریئر کے حوالے سے اچھی پلاننگ کی ہوگی تو ۳۰ راور ۳۵ رسال کی عمر کے دوران آپ کا کیریئر بہت اچھی حالت میں ہوگا اور آپ نے بھرپور کامیابی کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ دیا ہوگا۔ کچھ دینے سے کچھ ملتا ہے۔ یہ بات کیریر کے معاملے میں بھی درست ثابت ہوتی ہے۔

آپ اپنے کیریئر کو جس قدر زیادہ وقت دیں گے آپ کو اسی قدر کامیابی ملے گی۔ ایسا ممکن نہیں کہ آپ باقاعدگی سے ہرروز آٹھ دس گھنٹے اپنی ذات پر خرچ کریں اور کامیابی آپ کی طرف نہ آئے۔ اگر کام کرنے کے طریقے میں کوئی خامی ہوتو اسے تھوڑی سی توجہ سے دور کیا جاسکتا ہے۔ اگر آپ بہت زیادہ وقت تیز دھوپ میں گذاریں تو طویل عرصے میں اس کا نتیجہ جلد کینسر کی صورت میں نمودار ہوگا۔ سگریٹ پینے والے رفتہ رفتہ موت کی طرف بڑھتے ہیں ان میں پھیپھڑوں کا کینسر عام بات ہے۔ یعنی برسوں پہلے انہوں نے جو بیج بویا تھا، اس کا پھل ایک خطرناک بیماری کی شکل میں ملتا ہے۔

کامیابی کے حصول کے لئے پلاننگ اس وقت کرنی چاہئے جب رگوں میں دوڑنے والا خون گرم ہو، جوانی میں جو چیز راسخ ہوتی وہ آگے چل کر بہت دوررس اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔ اگر آپ کی عمر ۲۰ راور ۲۵ رسال کے درمیان ہے تو کیریئر کے لئے عمدہ پلاننگ کرنے اور ذہن تیار کر کے عمل کی دنیا میں کود پڑنے کا بہترین وقت یہی ہے۔ یہی وقت سیکھنے کا ہے، پڑھئے، تربیت حاصل کیجئے۔ اس وقت حاصل کی ہوئی مہارت دس پندرہ سال، بعد آپ کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ بیشتر لوگ زندگی بھر کوئی واضح ہدف مقرر نہیں کرتے اور یوں ریٹائرمنٹ کے وقت ان کے دامن میں صرف پچھتاوا رہ جاتا ہے اور یقینی طور پر پچھتاوا آپ کی پسندیدہ چیز تو نہیں ہوسکتی۔

ارسطو بہت صابر اور حلیم الطبع تھے۔ ان کی بیوی ان کی ضد تھی۔ ایک روز کسی بات پر غصہ ہوئی اور ان کو گالیاں دیں۔ ارسطو باہر آئے اور گھر کی دہلیز پر بیٹھ گئے۔ یہ دیکھ کر ان کی بیوی آپے سے باہر ہوگئی۔ پانی سے بھرا ہوا گھڑا اٹھایا اور اپنے میاں پر انڈیل دیا۔ دیکھنے والے ہنسنے لگے۔ ارسطو بھی ہنسنے لگے اور کہنے لگے۔ میں تو اس کا منتظر ہی تھا۔ کڑک اور چمک کے بعد بارش ضرور ہوا کرتی ہے۔

حضرت انسان

فرحت قمر

یہ حضرت انسان جو ہائیڈروجن بم بنا کر دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں اور چاند تاروں کی دنیا میں پہنچ کر دنیا کے مسائل حل کرنے کی جستجو میں ہیں، ان کی قیمت اس مہنگائی کے زمانے میں بھی ۴۲۰ نئے پیسے سے بس کچھ ہی زیادہ ہے۔ پانچ چھ صابن کی ٹکیاں بنانے کے لائق چربی اور دو وانچ کی ایک پتلی کیل برابر لوہا، چھ پیالی چائے کے لئے کافی شکر اور ساٹھ دیا سلائی کی تیلیاں بنانے کے لائق فاسفورس، دو چار فٹ سفیدی کرنے کے لئے چونا اور ایک خوراک میگنیشیم۔ باقی تیرہ گیلن پانی! ہڈیاں؟ بے کار! اور کھال کے جوتے بنانے والی بات محفل لفاظی کی حد تک! تو یہ ہیں جناب انسان! مگر ان کی اکڑفوں اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا دیکھئے کہ سمٹیں تو بس چار روپیہ سے کچھ زائد کا سامان اور پھیلیں تو ہمارے نیتا۔

انسان کو سماجی جانور کہا جاتا ہے۔ گائے، بیل کو پالتو جانور اور شیر، بھیڑیئے کو جنگلی جانور کہا جاتا ہے۔ انسان کو ایک سماجی جانور کے بجائے معاشی جانور، مذہبی جانور یا سیاسی جانور بھی کہہ سکتے ہیں۔ غرض کسی نہ کسی صفت کے ساتھ وہ ہے جانور اور یقین کیجئے کہ انسان ہی ایک ایسا جانور ہے جو شرمانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور جسے شرمانے کی ضرورت بھی ہے'' ولیم جیمس بھی انسان کو جانور ہی کہتے ہیں اور وہ بھی ایسا جو تمام جانوروں کے مقابلے میں بہتر طریقہ پر اپنی نسل کا شکار کر سکتا ہے۔''

حضرتِ انسان مجموعۂ اضداد ہیں۔ ان کی عادتیں عجیب و غریب ہیں، بھوک سے کہیں زیادہ کھانا کھاتے ہیں اور پھر اس کو ہضم کرنے کے لئے لکڑ ہضم پتھر ہضم چورن کھاتے ہیں، جب کہ ذرا کم کھالیں تو چورن کھانے کی ضرورت نہیں نہ پڑے۔ بالکل اسی طرح ایک صاحب کو دیکھا گیا کہ گرمی کی دوپہر میں پہلے سورج کی روشنی کو گہرے پردوں کے ذریعہ منقطع کرتے تھے اور پھر کمرے کے اندر بجلی کا بلب جلا کر سوتے تھے۔ عورتیں بھی بہرحال انسان ہیں، اس لئے عجیب و غریب حرکتوں سے مستثنیٰ نہیں۔ پہلے تن ڈھکنے کے لئے کافی روپیہ خرچ کر کے کپڑے بنوا کر پہنتی ہیں، پھر کپڑے کے رنگ اور تراش کی مدد سے یہ کوشش کرتی ہیں کہ ننگی نظر آئیں شوہر کے پوچھنے پر پہلے کسی بات سے انکار کر دیتی ہیں اور شوہر کے خاموش بیٹھنے پر شکایت کرتی ہیں کہ اس نے وہ بات کیوں نہیں پوچھی۔

شادی کے معاملے میں حضرتِ انسان کا عجیب رویہ ہے۔ شادی سے پہلے اپنی بیوی (ہونے والی بیوی) کے ساتھ رہنے کے لئے ترستے ہیں اور شادی کے بعد اسے چھوڑ کر دوسروں کی بیوی کے ساتھ رہنے کی خواہش میں مرتے ہیں، شاید اس کی وجہ یہ معلوم اور محسوس ہو جانا ہو کہ اس کی ماں نے بیس پچیس سال محنت کر کے جو اسے آدمی بنایا تھا، بیوی نے آ کر بیس پچیس دن میں بے وقوف بنا دیا۔ بچوں کے معاملہ میں بھی آدمی کا یہی رویہ ہے۔ پہلے بچے پیدا کرنے کے شوق میں مرتا ہے، پھر بعد میں ان سے الگ رہنا چاہتا ہے۔

بچوں کے سلسلے میں انسان کی حرکتیں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ پہلے گھوڑا بن بن کر ان کو کمر پر چڑھاتا ہے اور اس طرح جب وہ سر پر چڑھ جاتے ہیں تو انہیں بدتمیز، گستاخ، بے ادب وغیرہ کہتا ہے۔ پہلے انہیں خواہ مخواہ چھیڑتا ہے اور جب وہ ''چھڑ'' جاتے ہیں تو ان کو گالیاں دیتا ہے، گالیوں کے معاملے میں انسان کو اپنے بچوں کو ''الّو'' ''گدھا'' کہنا بہت پسند ہے، لیکن بالکل بھول جاتا ہے کہ وہ اسی کے بچے ہیں۔ ماں بچوں کو ''حرامی'' کہہ کر پکارتی ہے لیکن اس بات کو لے کر باپ شک کرنے لگے تو بگڑ بیٹھتی ہے۔

اور صاحب بچے .... واہ کیا کہنا! بالآخر بچے تو انسان ہی کے ہیں اور پھر انسان بھی کیا ہے.......... بڑے سائز کا بچہ ہی نا! تو صاحب بچے چوہے، پرندے، گدھے پکڑ کر ان کی دُم میں ڈورا اور رسی تو باندھتے ہی ہیں اگر ان کو شیطان بھی مل جائے اور اس کی دم ہو تو اس کی دُم میں بھی رسی باندھے بغیر نہ رہیں۔

ورڈس ورتھ نے ایک مختصر سا جملہ لکھ کر آئندہ آنے والے ہر باپ کے لئے یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے چھوڑ دیا کہ دراصل وہ اپنے بچے کا باپ ہے یا بچہ اس کا باپ ہے۔

بچے استادوں اور باپوں سے ''الّو'' ''گدھا'' کہلانے میں کچھ

حرج نہیں سمجھتے لیکن نہ جانے کیوں ''الو کا پٹھا'' اور ''گدھے کا بچہ'' کہے جانے پر چڑ جاتے ہیں۔ شاید ان ''اصطلاحوں'' کو وہ اپنے باپ کی توہین سمجھتے ہیں۔ بڑے پُر احتجاج لہجے میں وہ کہتے ہیں ''میرے باپ تک نہ پہنچئے سر!''

بہر حال، بچے ہیں اور عقل کے کچے ہیں۔ کون انہیں سمجھائے کہ بھئی جب اپنے کو گدھا مان لیتے ہو تو باپ غیر گدھا کیسے ہو سکتا ہے۔

اگر آپ کو دیکھنا ہے کہ انسان کتنی دلچسپ چیز ہے تو اسے لڑتے ہوئے دیکھئے۔

''میں آپ کو شریف سمجھتا تھا مگر آپ تو بڑے کمینہ نکلے''

''دیکھئے منہ سنبھال کر بولئے۔''

''ورنہ؟''

''ورنہ تمہارے دانت توڑ دوں گا۔''

''ابے جا! بڑا آیا دانت توڑنے والا۔''

''ذرا رشتے کا خیال ہے ورنہ ایک گھونسے میں بتیسی جھاڑ دیتا۔''

''ابے رشتہ کی......''

آپ سے تم اور تم سے تو تک گزرتے ہوئے آستینیں چڑھتی ہیں۔ دانت پیسے جاتے ہیں، دھمکیاں دی جاتی ہیں مگر دھمکی بروئے کار نہیں لائی جاتی اور لوگ بیچ بچاؤ کرا دیتے ہیں۔

یا پھر انسان کو محبت کرتے دیکھئے۔

''تم اشارہ کرو تو اِس حسین گردن میں ستاروں کا ہار پہنا دوں۔''

''ہٹو جی، تم بس ایسی ہی باتیں کرتے ہو۔''

''باتیں نہیں، کبھی وقت آنے پر دیکھنا، تمہارے لئے طوفانوں سے بھی ٹکرا جاؤں گا۔''

''اچھا چھوڑو، یہ بتاؤ کل شام کو آؤ گے۔''

''ہاں ہاں آؤں گا...... اگر بارش نہ ہوئی۔''

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے، ایکٹنگ محض فلمی ہیرو ہی کر سکتے ہیں۔ یہ بالکل خام خیالی ہے۔ حضرتِ انسان تمام زندگی ایکٹنگ ہی کرتے رہتے ہیں کسی ایسی رشتہ دار کی موت پر جس سے ترکہ میں کچھ ملنے والا ہو، انسان کی ایکٹنگ دیکھئے۔ ایسے ایسے منہ بناتا ہے جیسے خود ہی مر گیا ہو۔ ذرہ برابر ہمدردی کے بغیر کسی کا حالِ دل سن کر ایسا دکھاوا کرتا ہے جیسے خود اس کے دل پر چوٹ پڑی ہو۔ دوستوں سے، رشتہ داروں سے، گاہکوں سے، مالکوں سے، محبوب سے، بیوی سے اداکاری کرتے کرتے ہی انسان کے ڈرامے کا ڈراپ سین ہو جاتا ہے۔

انسان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مطلب کی بات اس طرح کہتا ہے کہ جس سے ظاہر ہو کہ اسے دوسرے آرام اور فائدے کا بے حد خیال ہے۔ اگر وہ خود کرسی پر بیٹھنا چاہتا ہے تو کرسی پر پہلے سے بیٹھے شخص سے یہی کہے گا:

''جناب آپ آرام سے ادھر تخت پر آجایئے۔''

ہر انسان خود غرض ہے مگر دنیا کی چار ارب کی آبادی میں ایسا مائی کا لال کوئی نہیں ہے جو مان لے کہ وہ خود غرض ہے۔ ہر انسان جب یہ کہتا ہے ''کہ آج کل دنیا بڑی خود غرض ہو گئی ہے'' تو یقین جانئے کہ وہ اس کلیہ سے صرف اپنی ذات کو مستثنیٰ مانتا ہے۔

اپنی ہر بات اور ہر کام کے لئے جواز پیدا کر لینا حضرتِ انسان کی ادائے خاص ہے۔ ہم نے گذشتہ موسم سرما شروع ہونے سے پہلے دو قمیصیں سلوائیں ایک کو پہنا تو کالر میں اوپری بٹن کے پاس زیادہ جگہ کھلی ہوئی تھی۔ ہم نے درزی صاحب کے پاس جا کر کہا۔

''بھئی یہ کالر گیپ زیادہ ہو گیا۔''

''کوئی بات نہیں آج کل ڈبل ناٹ کا فیشن ہے۔'' جواب ملا۔

تین دن دوسری قمیص پہنی اس میں مذکورہ جگہ کم تھی۔ ہم نے تنگیِ خلائے کالر کا شکوہ ان سے کیا تو بولے ''کوئی بات نہیں۔ آج کل سنگل ناٹ کا فیشن ہے۔''

اور ہم حیران رہ گئے کہ ٹائی باندھنے کا فیشن تین دن میں کیسے بدل گیا۔

مذہب آدمی کی جان ہے اور خدا آدمی کا معبود۔ گو حضرتِ انسان کیڑا ایک بھی نہیں بنا سکتے، لیکن خدا اُس نے سیکڑوں تخلیق کر لئے۔ سنا ہے کہ خدا نے انسان کو بڑی چاہت سے پیدا کیا تھا۔ یہ سوچ کر کہ دنیا کی اور زندگی کی رعنائیاں اور کارفرمائیاں دیکھ کر وہ اپنے خالق کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔ مگر آج حالت یہ ہے کہ خدا کی دی ہوئی عقل کے سہارے ہی انسان نے مذہب کو ایک پیشہ بنا لیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ آمدنی کے لحاظ سے اپنے خدا کا کاروبار کا پیشہ خاصا ہے۔

آدمی کی رحم دلی میں کیا شک ہے...... وہ تجربہ گاہ میں مینڈک کو

چرنے سے پہلے مار لیتا ہے اور چیونٹیوں کو آٹا کھلاتا ہے۔ یہ بات دوسری ہے کہ اپنے بھائی کو زندہ ہی مار ڈالتا ہے اور اپنے ساتھیوں کے ہاتھ سے روٹی چھین لیتا ہے۔ جانوروں سے انسان کی ہمدردی ''انجمن تحفظ حیوانات'' جیسی چیزوں سے ظاہر ہے اور رہا شکار، وہ تو انسان کی تفریح کے لئے ہے۔ اب یہ تو جانوروں کا قصور ہے کہ وہ اس تفریح کے لئے تختۂ مشق بن جاتے ہیں۔

یوں تو انسان کی اتنی ہی قسمیں ہیں جتنے روئے زمین پر انسان ہیں، لیکن انسان کی کچھ مخصوص قسمیں بڑی دل چسپ ہیں...... سیاست داں کو لے لیجئے کبھی ''نہ'' نہیں کہے گا۔ جھوٹ کو سچ بنانے میں اس کو ملکہ حاصل ہوتا ہے اور اپنے فائدے کے کام دوسروں سے اس طرح کرا لیتا ہے کہ دوسرے اسے اپنا ہی کام سمجھیں۔

فن کار سیاست دان سے بھی زیادہ دل چسپ ہوتا ہے۔ جس قدر غور سے آپ کسی فن کار کی حرکت، سکنات، عادت اور حلیہ کا مشاہدہ کریں گے۔ اسی قدر آپ کو لطف آئے گا۔ عام ادیب کو لے لیجئے۔ کار کے بارے میں اس کا تجربہ اتنا ہوتا ہے کہ اس نے کئی بار سڑک پر کھڑی ہوئی کاروں کو چھو کر دیکھا ہوتا ہے۔ لیکن اپنی کہانیوں میں وہ ہمیشہ رولس رائس اور بیوک میں ہی چلتا ہے۔ زندگی میں ٹھرّا پینے کا اتفاق بھی شاید ہی ہوا ہو مگر ذکر کرتا ہے، 'شیمپین' اور 'ووڈکا' کا۔

فن کاروں کی نسل میں شاعر سخت خطرناک قسم کا سماجی جانور ہوتا ہے۔ ذرا اس کو بیوی بچوں اور آٹے دال سے بے نیاز آنکھیں بند کر کے غزل گنگناتے دیکھئے۔ تصویر میں ایک سرو کی طرح لمبا محبوب اور ہاں ہاتھ میں بیڑی! اگر آپ سروے کریں تو معلوم ہوگا کہ سو میں سے ننانوے شاعروں کا محبوب اس دنیا میں موجود ہی نہیں ہوتا (جی مر نہیں چکا ہوتا، بلکہ سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا) مجاز سے حقیقت کا ادراک ایک حقیقت ہے۔ اس لئے اگر بیڑی سے انگلیاں جل جانے پر ایک شاعر دل کی جلن کا اندازہ لگائے یا سو گز کی دوری پر جاتی ایک حسینہ کو جاتے دیکھ کر شبِ وصل کا لطف اٹھا لے تو کیا بعید۔ بہر حال غزل کہنے کے بعد شاعر کو ایسی بے چینی کا احساس ہونے لگتا ہے جیسے دردِ زہ میں عورت کو...... جب تک شاعر اپنے اندر کی غزل باہر نکال کر کم از کم ایک آدمی کو نہ سنا دے، نہ خود چین سے بیٹھتا ہے نہ دوسروں کو چین سے بیٹھنے دیتا ہے۔ غزل سنانے کے لئے وہ دوسروں کو چائے پلا سکتا ہے اور غزل شائع کرانے کے لئے اشتہار کی جگہ کا معاوضہ تک دینے کو تیار رہتا ہے۔ غزل سنانے کے لئے شاعر رات رات بھر جاگ سکتا ہے اور داد پانے کے لئے کالے کوسوں کا سفر بھی کر سکتا ہے۔ شاعر کی ان ہی حرکات کی وجہ سے شاید دنیا والوں نے اس کو یہ سزا دی ہے کہ اس کی زندگی میں اس کی قدر نہیں کرتے۔

انسان چاہے فن کار ہو یا سیاست داں، خاص ہو کہ عام، ظاہر وہ کچھ کرتا ہے دل میں کچھ اور ہوتا ہے حقیقت کو انسان اکثر چھپاتا ہے۔ عرف عام میں اس بات کو 'جھوٹ' کہا جاتا ہے۔ اس فن میں کچھ لوگ اس قدر مہارت حاصل کر لیتے ہیں کہ صحیح بات جاننے کے لئے کوئی ہندسۂ تقسیم تلاش کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنی تنخواہ آٹھ سو بتاتا ہے تو کسی کیس میں دو سے اور کسی کیس میں چار سے اس رقم کو تقسیم کر کے اصلی تنخواہ معلوم کی جا سکتی ہے۔ کچھ کیسوں میں تو دس سے کم تقسیم کئے بغیر کام نہیں چلتا۔

احسان فراموشی انسان کی ایک عام خصوصیت ہے، جو رام پوری چاقو سے بھی زیادہ کاٹنے، چبھنے والی چیز ہوتی ہے۔ مگر صرف احسان کرنے والے کے لئے! جس پر احسان کیا جاتا ہے وہ مزے میں رہتا ہے، بلکہ احسان کا بدلہ اتارنے سے بچنے کے لئے پہلے ہی شکوہ شکایت کا کوئی پہلو نکال کر احسان کرنے والے سے ناراض ہو جاتا ہے۔ یقین مانئے اگر آپ کسی شخص سے کسی وجہ سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں تو اس پر دو چار عدد احسان فرما دیجئے۔ بور کرنے والے دوستوں سے بچنے کے لئے یہی طریقہ اپنایا جا سکتا ہے اور قرض خواہ رشتہ داروں سے چھٹکارا پانے کے لئے بھی (ان کو دس پانچ روپیہ قرض دینا اسی احسان کے زمرہ میں آتا ہے)۔

حضرتِ انسان کی ایک اور عام ادا ہے اور وہ یہ کہ جو کام خود کرتا ہے اسی کو کرنے کے لئے دوسروں کو منع کرتا ہے...... کیا آپ نے حقہ کی لو منہ میں لگائے کسی بزرگ کو اپنے بیٹے پر ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ ''کیوں بے، یہ سگریٹ پینا کب سے شروع کیا؟''

اور صاحب، میں اکیلا کہاں تک گنواؤں حضرتِ انسان کی عشوہ طرازیاں...... آپ اپنی کھلی آنکھوں سے خود بھی دیکھئے اور کانوں سے خود بھی سنئے کہ حضرتِ انسان کیا کیا کہتے کرتے ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر کچھ بلند ہو کر انسان کی حرکتوں کو دیکھیں گے تو آپ کو اس مشاہدہ میں دل چسپی کا ایک لاانتہا ذخیرہ ملے گا۔

☆ ☆ ☆

مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرت خداوندی اور انعامات خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔ قیمت-/70 روپے (علاوہ محصولڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمۂ اعداد کا مطالعہ کریں۔ قیمت-/35 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی شخصیت اور ان کی صلاحیت کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کی خامیوں کی چغلیاں کرتے ہیں، اگر آپ بھی اپنے محاسن اور مصائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اعداد بولتے ہیں کا مطالعہ کریں۔
قیمت-/100 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز اور خواص کیا ہیں؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔
قیمت-/25 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے اس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے بزرگوں نے دسیوں طریقے لکھے ہیں انہیں آسان زبان میں اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت-/15 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افایت

سورۂ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اسی لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس سورۃ سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ اس حقیقت سے اس کتاب میں پردے ہٹائے گئے ہیں۔ اس کتاب کا ہر مسلمان گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت-/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف

حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے آپ اپنی شخصیت کا کیسے اندازہ کرسکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (قیمت-/45 روپئے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن

اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا نام" ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں اور وہ کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر رکھیں میں اور اپنے بچوں کے اپنے پوتوں، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کیلئے اس کتاب سے استفادہ کریں۔
قیمت-/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین

فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جسے عاملین کی اکثریت نے خراج عقیدت پیش کیا ہے قیمت-/100 (علاوہ محصولڈاک)

آیات رزق: حلال روزی حاصل کرنے کے روحانی طریقے۔
قیمت-/5 روپے (علاوہ محصولڈاک)

آیات شفاء: مختلف امراض سے نجات پانے کے روحانی طریقے۔ قیمت-/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

آیات حفاظت: اپنے جان مال کو محفوظ رکھنے کے روحانی طریقے۔ (قیمت-/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

منزل کی عظمت و افادیت: منزل کو کس مرض میں کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اس کتاب میں مختلف طریقے بتائے گئے ہیں۔ قیمت-/5 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور روانہ کریں

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

دستخط بولتے ہیں

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱)	شکیل زماں خاں۔ حیدرآباد	[illegible]
(۲)	ذکرالنساء۔ وجے واڑہ	ZEEKRUNNISA
(۳)	عبدالقدوس۔ وجے واڑہ	Abdul Kuddus
(۴)	محمد بشیر۔ وجے واڑہ	Mohammed Basheer
(۵)	شیخ محمد ابراہیم۔ کرنول	[illegible]
(۶)	زیتون بی۔ کرنول	زیتون بی .S
(۷)	محمد محی الدین وجے واڑہ	Mohammed MOHINUDDIN
(۸)	محمد سلیم۔ حیدرآباد	[illegible]
(۹)	سید مظہر۔ کولار	Syed mazhar
(۱۰)	شیخ عبدالرب۔ کرنول	عبدالرب
(۱۱)	عشرت نازنین۔ حیدرآباد	
(۱۲)	عفت رومانہ۔ حیدرآباد	

(۱) شکیل زماں خاں۔ حیدر آباد

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ کا مزاج ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا نہیں ہے، آپ کی فطرت بہت مستحکم ہے، آپ منصوبہ بندی کر سکتے ہیں اور اپنے بنائے ہوئے منصوبوں پر آپ آخری حد تک عمل بھی کر سکتے ہیں۔ کوئی آندھی کوئی طوفان آپ کو آپ کے ارادوں سے باز نہیں رکھ سکتے آپ محبت واخلاق کا بھی پیکر ہیں، آپ اپنے اخلاق سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں، لوگ آپ سے دوستی کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں، آپ دیکھنے میں بھی پرکشش ہوں گے اور آپ کی شخصیت میں ایک طرح کی وجاہت ہے جو آپ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے لیکن ان خوبیوں کے باوجود آپ کے اندر کچھ ایسی خامیاں بھی ہیں جو آپ کی شخصیت کو پامال کر دیتی ہیں، آپ کو غصہ جلد آ سکتا ہے اور یہ غصہ آپ کو بے قابو کر دیتا ہوگا اس وقت آپ غلط فیصلے کر سکتے ہیں، آپ غصے میں بے حد جذباتی ہو جاتے ہوں گے اور آپ کے لئے خود کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہوگا۔ آپ اپنی عقل کو اپنا امام سمجھتے ہیں جو شاید صحیح نہیں ہے، ضد، ہٹ دھرمی، جھلاہٹ وہ عیب ہیں جو انسان کو شرمندگی سے دوچار کرتے ہیں اگر ان بری صفتوں سے انسان دور رہے تو اس کی شخصیت اور بھی نکھر جاتی ہے۔

(۲) ذکر النساء۔ وجے واڑہ

آپ کی خواہش رہتی ہے کہ آپ ہر دلعزیز بن جائیں اور دیکھنے والے آپ کی ذات میں دلچسپی لیں، آپ کے اندر ایک خوبی یہ ہے کہ آپ جس کو بھی دوست بنانا چاہیں گی وہ آپ کا دوست بن جائے گا اگر آپ کسی بدمزاج عورت سے بھی محبت کا ہاتھ بڑھائیں گی تو وہ بھی آپ کی محبت کے اثر کو قبول کرے گی، آپ کے اندر گوشہ نشینی کا بھی رجحان ہے، فطرتاً آپ تنہائی پسند ہیں اور محفلوں سے گھبراتی ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کا واسطہ محفلوں سے پڑتا ہی رہتا ہے اور محفلوں میں آپ اس بات کی خواہشمند ہوتی ہیں کہ دیکھنے والے آپ سے متاثر ہوں۔

آپ غریب پرور ہیں، غریبوں سے ہمدردی کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کے اندر بہت سی خوبیاں ہیں، لیکن فطرتاً آپ کو مثبت کام راس آتے ہیں اگر آپ منفی کام کوئی بھی انجام دیں گی تو وہ آپ کو راس نہیں آئے گا، گرمی اور دھوپ آپ سے ہرگز برداشت نہیں ہوگی، آپ وفا پسند ہیں اور محبت آپ کی کمزوری ہے۔

(۳) عبدالقدوس۔ وجے واڑہ

آپ روحانیت سے بہرہ ور انسان ہیں، آپ کے خیالات میں مذہبی رنگ پایا جاتا ہے، آپ کی فطرت ٹھوس ہے اور آپ کے مزاج میں نرمی ہے، آپ ہر طرح کے حالات میں زندگی بسر کر سکتے ہیں، حالات کے ساتھ سمجھوتہ کرنا اور ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ مفاہمت کرنے کی آپ کے اندر صلاحیت ہے، آپ کامیابی کے خواہش مند رہتے ہیں لیکن کامیابی آپ کو بہت جتن کے بعد ملتی ہے اور وہ بھی مکمل کامیابی نہیں ہوتی، آپ کے منصوبے بار بار ناکامی کا شکار ہوتے ہیں، حادثات وخطرات آپ کے تعاقب میں لگے رہتے ہیں اور آپ کی خوشیاں اچانک اُچک لی جاتی ہیں لیکن آپ صبر وضبط کے ساتھ اپنے غموں اور محرومیوں سے نمٹ لیتے ہیں، آپ اپنے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اور آپ کی یہ عادت آپ کو زندگی میں بہت ہچکولے کھلاتی ہے۔

(۴) محمد بشیر وجے واڑہ

آپ کے خیالات میں پاکیزگی ہے آپ دوسروں کی بھلائی کے لئے کچھ بھی قربانی دے سکتے ہیں، آپ سنجیدہ مزاج ہیں، چھچھورپن سے آپ کو وحشت ہوتی ہے، آپ کو فلاحی کاموں سے دلچسپی ہے، لوگوں کے کام آکر آپ سچی خوشی اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں، آپ خود بھی قابل بھروسہ ہیں اور دوسروں پر بھروسہ کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کا یقین قابل رشک ہے، آپ کو زندگی میں حسب منشاء کامیابی مل سکتی ہے، آپ زندگی کے جس میدان میں اپنے قدم اٹھائیں گے کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ حسن پسند واقع ہوئے ہیں، عورت آپ کی کمزوری ہے، آپ کے مزاج میں حیا ہے لیکن آپ کسی بھی وقت بے راہ روی کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ میں فضول خرچی کا عیب ہے اور یہ عیب آپ کو تنگ دست بنا سکتا ہے اور رسوا بھی کر سکتا ہے، آپ اپنوں سے محبت کرتے ہیں لیکن آپ سب سے جدا جدا اور الگ الگ رہتے ہیں، شاید یہ آپ کے مزاج کی ایک خاصیت ہے۔

(۵) شیخ ابراہیم کرنول

آپ کی سوچ وفکر میں طہارت ہے، آپ خدمت خلق پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے بندوں کی مدد کر کے آپ کو راحت ملتی ہے۔

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ دوراندیش بھی ہیں، آپ کسی بھی بات کی گہرائی میں پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، آپ احتیاط کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے قائل ہیں، آپ میں مشکلات سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت ہے، لیکن آپ خواہ مخواہ کسی لڑائی میں حصہ نہیں لیتے، آپ آبیل مجھے مار کے قائل نہیں ہیں۔

آپ کے اندر ایک خرابی یہ ہے کہ آپ بحث ومباحثہ میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کے قائل ہیں، فضول خرچی آپ کی ذات کا عیب ہے، آپ کو اپنی زندگی میں انقلابات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۶) زیتون بی۔ کرنول

آپ بہت خوددار قسم کی خاتون ہیں، آپ اپنی ضرورتیں دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے گریز کرتی ہیں، آپ گھریلو کاموں کی مشاق ہیں، آپ ازدواجی زندگی کی قدر کرتی ہیں اور اپنے شوہر کے لئے کوئی بھی قربانی دے سکتی ہیں، آپ کو مائیکہ کے مقابلے میں اپنی سسرال سے زیادہ دلچسپی ہے، آپ جیسی عورتیں ہر طرح کے شوہر کے ساتھ کامیاب زندگی گزار سکتی ہیں۔

آپ مزاجاً اعتدال پسند ہیں، آپ افراط وتفریط کی قائل نہیں ہیں، آپ کو گوشہ نشینی سے دلچسپی ہے، آپ غریب پرور بھی ہیں، پریشان حال لوگوں کی مدد کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کی زندگی میں ایسے حادثات بھی آسکتے ہیں جو آپ کو بکھیر کر رکھ دیں گے لیکن آپ ہر مشکل میں ثابت قدم رہیں گی۔

(۷) محمد محی الدین۔ وجے واڑہ

آپ کا انداز فکر قابل تعریف ہے، آپ سنجیدگی کے ساتھ لوگوں کی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، آپ کو غیر سنجیدہ باتیں اچھی نہیں لگتیں، آپ سنجیدہ مزاج ہیں اور سنجیدگی ہی کو پسند کرتے ہیں، آپ کو پے در پے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا، آپ کے منصوبے بار بار ناکامی سے دوچار ہوں گے، آپ کے اندر نفس کشی کی صلاحیت ہے، آپ سکوت پسند ہیں، صبر وضبط کرنے کی آپ میں اہلیت ہے، آپ احساس کمتری کا شکار رہتے ہیں اور ہر معاملے میں پیش قدمی کرنے سے ہچکچاتے ہیں، آپ بہت زیادہ حساس بھی ہیں اور اسی لئے جلدی سے بدگمانی کا شکار ہوجاتے ہیں، آپ روحانیت کے قائل ہیں اور آپ کے عقائد میں پختگی ہے۔

(۸) محمد سلیم۔ حیدرآباد

آپ کی سوچ وفکر اچھی ہے، آپ لوگوں کے لئے ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں، آپ کو فلاحی کاموں سے دلچسپی ہے، آپ غیروں کی مدد کرکے روحانی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

آپ کے اندر اپنے نفس کو زیر کرنے کی اہلیت ہے، آپ صبر وضبط کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، آپ کو اپنی زندگی میں بے پناہ مخالفتوں اور مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑے گا، کچھ لوگ آپ کے درپئے آزار رہیں گے اور آپ کو اپنے رشتے داروں کی سازشوں سے بھی دوچار ہونا پڑے گا، آپ کی روحانیت اور آپ کی صبر وضبط کی فطرت آپ کو آندھی اور طوفانوں میں تھامے رکھے گی اور ٹوٹنے اور بکھرنے سے محفوظ رہیں گے۔

(۹) سید مظہر۔ کولار

آپ کے رجحانات بہت اچھے ہیں آپ اپنی ذات سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی اسکیمیں بناتے رہتے ہیں لیکن آپ ان اسکیموں پر عمل نہیں کرپاتے کیونکہ آپ کو قدم قدم پر مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، حادثے آپ کے تعاقب میں رہتے ہیں اور اپنے خونی رشتے داروں سے بھی آپ کو وفا میسر نہیں ہے، آپ کی مخالفت آپ کے اپنے گھر میں بھی ہوتی ہے، آپ کے جذبات کی ناقدری وہ لوگ بھی کرتے ہیں جن کے لئے آپ نے بہت کچھ قربانیاں دی ہیں۔

آپ کے اندر غور وخوض کی اعلیٰ صلاحیتیں موجود ہیں، آپ بہت سادہ مزاج ہیں، آپ بہت جلد دوسروں کی طرف راغب ہوجاتے ہیں اور ہر کس وناکس پر بھروسہ کرلیتے ہیں، آپ کے دل ودماغ میں ایک طرح کی بے چینی رہتی ہے جس کی وجہ آپ خود بھی نہیں سمجھ پاتے۔

(۱۰) شیخ عبدالرب۔ کرنول

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ کامیابی کے خواہش مند رہتے ہیں، آپ کے اندر لیڈر بننے کی صلاحیت ہے، آپ جمالیت پسند ہیں، قدرتی مناظر سے آپ کو خاصی دلچسپی ہے، آپ فطرتاً آزادی پسند ہیں، آپ امید پرست بھی ہیں، برے سے برے حالات میں آپ امید کا

دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتے، آپ کسی قدر آرام پسند بھی ہیں، محنت کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو آرام کا بھی خیال رہتا ہے، نیند لینا آپ کا ذوق ہے، آپ خود بھی ضابطوں کے پابند ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی ضابطوں کی پابندی کریں، آپ کے مزاج میں بھولا پن بھی ہے، آپ بہت آسانی سے دوسروں کی سازش کا شکار ہوسکتے ہیں، آپ کے اندر دوسروں کی رقم سے کاروبار کرنے کی صلاحیت ہے، آپ دولت اکٹھی کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

(۱۱) عشرت نازنین۔ حیدرآباد

آپ کامیابی کی خواہش رہتی ہیں اور آپ کامیابی کے لئے محنت بھی کرتی ہیں، آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے اور آپ خاندان پرست بھی ہیں آپ کو سہیلی بنانے کا ذوق ہے لیکن آپ کی زندگی میں صحیح معنوں میں ایک ہی سہیلی بنے گی جو حقیقتاً آپ کی خیر خواہ ہوگی۔

آپ کو کھانا پکانے کا شوق ہے اور آپ کو گھریلو کاموں سے بھی دلچسپی ہے، آپ خود نقصان اٹھا کر کسی کے لئے بھی کوئی قربانی دے سکتی ہیں۔ آپ محبت پرست ہیں اور سنجیدگی کے ساتھ سب سے محبت کرنا چاہتی ہیں، آپ کو اپنے مائیکہ سے ہمیشہ دلچسپی رہے گی، آپ حقیقت پسند ہیں، اور حقیقت پسندی کو آپ ہمیشہ ترجیح دیں گی، آپ کو تنہائی سے خاموشی سے اور یکسوئی سے پیار ہے، آپ اپنے بڑوں کی قدروں کا ہمیشہ احترام کریں گی۔

(۱۲) عفت رومانہ۔ حیدرآباد

آپ اگرچہ محبت پرست ہیں، بہت حساس ہیں، لیکن آپ کے مزاج میں ایک طرح کی شوخی ہے، آپ حساس ہونے کی وجہ سے بدگمانی کا شکار جلد ہوسکتی ہیں لیکن آپ جلد ہی اپنا دل صاف کرلیتی ہیں۔

آپ کو غصہ جلد آسکتا ہے لیکن پھر جلد ہی رخصت بھی ہوجائے گا، آپ کو ہمیشہ اپنے مائیکہ سے محبت رہے گی اور آپ اپنے بہن بھائیوں کے معاملے میں ہمیشہ جذباتی رہیں گی، خواب وخیال میں گم رہنا آپ کی فطرت ہے، آپ اپنے یا کسی کے بھی راز کو محفوظ نہیں رکھ سکیں گی، لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ خود کو پریشان کرکے بھی دوسروں کی مدد کرسکتی ہیں، آپ کو سادگی پسند ہے، لیکن سادگی کے ساتھ ساتھ آپ کو اچھے لباس سے بھی دلچسپی ہے، آپ ازدواجی زندگی خوشگوار گزاریں گی اور دولت مند بھی بنیں گی۔

گناہوں کی بخشش کے لئے

بلاشبہ انسان سے غلطیاں اور خطائیں سرزد ہوجاتی ہیں۔ پروردگار عالم کے حضور اپنے گناہوں کی معافی و بخشش کے لئے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا اور جو چاشت کی ہمیشہ دو رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائینگے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

نماز چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال سے پہلے تک ہے۔ (یعنی نصف النہار شرعی تک ہے)

جنت کا حصول

نماز تہجد کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنا خصوصی فضل وکرم نازل فرماتا ہے۔ اس نفل نماز کی بہت زیادہ فضیلت احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک محل ہے اور یہ اس لئے ہے جو (تہجد) پڑھے (حاکم) نیز فرمایا رات میں عبادت کرنے والے جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ (خلاصہ حدیث)

عشاء کی نماز کے بعد سوکر اٹھیں اور نفل پڑھیں تو یہ تہجد کے نفل کہلاتے ہیں۔ ان کے لئے عشاء کے بعد سونا شرط ہے۔ تہجد کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں اور تین وتر ہیں۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ضروری اطلاع

دستخط بولتے ہیں کی یہ آخری قسط ہے۔ آئندہ یہ سلسلہ بند کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ کوئی دوسرا دلچسپ سلسلہ شروع کیا جائے گا

(منیجر)

عجیب وغریب داستان

دسویں قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

عفو کی فضیلت میں

رائے دابشلیم نے حکیم کامل اور برہمن روشن ضمیر سے بصد ادب عرض کیا کہ آپ نے کینہ پروروں اور حاسدوں کی چرب زبانی اور دلجوئی سے فریب نہ کھانے کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہ سب میرے دل میں بیٹھ گیا اور میں اسے ہمیشہ پیش نظر رکھوں گا۔اب آپ نویں وصیت کے بارے میں کچھ اظہار خیال فرمائیں، جسے جاننے کے لئے میرا اشتیاق حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔جب تک میں اس کے متعلق آپ کی زبان مبارک سے کوئی تمثیلی قصہ سن نہ لوں گا دل کو تسکین نہ ہوگی۔

برہمن بید پائے نے دل نشین انداز میں فرمایا کہ اگر بادشاہان عالم عفو اور رحم کا دروازہ بند کردیں اور تھوڑی تھوڑی خطا پر سزا دینے لگیں تو ان کے امراء اور مصاحبین کو ان سے وحشت ہونے لگے گی اور وہ اپنے بادشاہ پر اعتبار نہیں کریں گے۔پھر اس سے دو خرابیاں پیدا ہوں گی۔ایک تو یہ کہ کام میں تعطل پیدا ہوجائے گا،دوسرے مجرم معافی کی لذت سے یکسر محروم ہوجائیں گے۔اگلے زمانے کے بادشاہوں میں سے ایک مقولہ ہے کہ اگر عوام جان لیں کہ معاف کرنے میں مجھے کیا لذت ملتی ہے تو پھر وہ سوائے جرم اور خیانت کے اور کوئی چیز میرے دربار میں بطور تحفہ نہ لائیں۔

عفو سے بڑھ کر کوئی شے بادشاہوں کے حسن وجمال میں اضافہ کرنیوالی نہیں۔انسان کے کمال کا اندازہ اس کے رحم وکرم اور درگزر سے کیا جاتا ہے۔بادشاہوں کی بہترین خصلت یہ ہے کہ وہ ہر حادثے اور پریشانی میں عقل کو اپنا رہبر بنائیں اور نرمی ودرشتی دونوں سے کام لیں۔لیکن نرمی اتنی نہ ہونی چاہئے کہ اس کو کمزوری سمجھا جائے اور سختی بھی ایسی نہ ہو کہ ظلم میں داخل ہوجائے۔پھر سلطنت کا کام امید وبیم کے تحت بہت اچھی طرح انجام پذیر ہوگا۔وفاداروں اور جاں نثاروں کو جہاں بخشش وکرم کی امید رہے گی، وہاں غداروں اور مفسدوں پر سزا اور تنبیہ کا خوف بھی طاری رہے گا۔

کلام پاک میں آیا ہے کہ اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْضَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْن o بزرگان دین اور پیران طریقت نے اس کی وضاحت یہ فرمائی ہے کہ اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْضَ یعنی غصہ پی جانے سے مراد یہ ہے کہ سختی کرنے اور سزا دینے میں انسان حد سے نہ گزرے اور وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ یعنی معاف کرنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ اپنے دل سے نفرت اور کینے کا اثر بالکل زائل کردے اور الْمُحْسِنِیْن سے مطلب یہ ہے کہ حلقہ بگوشوں اور دوستوں سے جب خطا ہوجائے اور وہ معذرت چاہیں تو درگزر سے کام لیا جائے۔آیت کا ماحصل یہ ہے کہ انسان کو ہر کام میں نرمی اور مہربانی اختیار کرنی چاہئے اور ہر معاملے میں غم خواری اور دلجوئی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

انسان کی شرافت اور بزرگی،احسان اور عفو کی فضیلت سے بڑھتی ہے اس لئے ان دونوں عادتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔یہ تو معلوم ہی ہے کہ انسان بھول اور خطا کا مجموعہ ہے۔اس سے ہمیشہ غلطی اور خطا سرزد ہوتی رہے گی۔اگر بادشاہ ہر جرم پر سزا اور ہر قصور پر سختی شروع کردے تو پھر سلطنت کا کام کیسے چلے گا۔امور سلطنت میں سخت خرابی پیدا ہونے لگے تو لہٰذا بادشاہ کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نیاز مندوں اور ہوا خواہوں کے بارے میں کوئی شکایت سنے تو اس کے پچھلے ہنر اور وفاداریوں کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرے اور غلط اور صحیح تمیز کرے۔اپنے ملازموں میں جو شخص جس کام کے لائق نظر آئے اس کو وہی کام سپرد کرے اور اس کی صلاحیت اور اہلیت کے مطابق اس سے مدد لے۔وہ یہ بھی دیکھے کہ عمال اور کار پردازوں میں کون رعیت پرور ہے اور کون ظالم۔پھر جو رحم دل اور رعیت پرور ہو اس کو رعایا کی نگہداشت کا کام سپرد کرے اور اپنی نوازشوں سے نوازے اور

جو ظالم ہو اور کمزوروں پر رحم نہ کرنے والا ہو اس کو منصب سے معزول کردے۔

اس سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جب ہر شخص کو معلوم ہوجائے گا کہ نیکوکار، رحم دل اور کارگزار لوگوں کو بادشاہ اپنی نوازشوں سے نوازتا ہے اور بدکرداروں اور ظالموں کو ان کے جرم کے مطابق سزا دیتا ہے تو پھر اچھے لوگ اس کی نوازشوں کی امید میں اور اچھا کام کریں گے اور برے لوگ اس کی سزا کے خوف سے مردم آزاری کی ہمت نہ کریں گے۔ اس سلسلے میں شیر اور گیدڑ کا ایک قصہ یاد آرہا ہے۔ رائے داشلیم نے پوچھا وہ کیا ہے؟ برہمن نے کہنا شروع کیا۔

حکایت: مشہور ہے کہ ہندوستان کے کسی شہر میں فریسہ نام کا ایک گیدڑ رہتا تھا وہ دنیا سے منہ موڑ کر اور تعلقات زندگی سے کنارہ کش ہوکر تنگی عسرت کی زندگی بسر کرتا تھا۔ کسی جانور کا خون بہانے، گوشت کھانے اور ایذا رسانی سے اس نے توبہ کرلی تھی۔ آخر اس کے دوستوں نے اسے بے وقوف بنانا اور طعنہ دینا شروع کردیا کہ اس طرح کی حماقت کا کیا فائدہ ہمارے ساتھ رہ کر یہ کونسی وضع تم نے نکالی ہے۔ ہمارے ساتھ ہو تو ہمارا طریقہ اختیار کرو ورنہ علیحدہ ہوجاؤ۔ اس طرح کی عبادت و ریاضت سے کیا حاصل ہوگا۔ کھاؤ پیو اور چلے جاؤ، پر عمل کرو، دنیا کی نعمتوں سے اپنے کو روک کر زندگی کیوں برباد کرتے ہو۔

گیدڑ نے جواب دیا کہ جب کوئی یہاں سے جاکر واپس نہیں آتا تو پھر کل کے لئے زاد راہ جمع کرلینا ضروری ہے۔ آج کو غنیمت جانو کل کا کیا اعتبار جو کچھ کرنا ہے آج ہی کرلو۔ دنیا لاکھ بری سہی لیکن اس سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ آخرت کی کھیتی ہے۔ تم جو کچھ یہاں بوؤ گے وہی قیامت میں کاٹو گے۔ عقل مند آدمی کو چاہئے کہ آخرت کا سرمایہ جمع کرنے میں لگا رہے اور فانی دنیا کے بجائے نعمت جاودانی کے حصول میں دل لگائے اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب بے وفا دنیا سے قطع تعلق کرلیا جائے۔ آج جب اللہ نے تم کو طاقت دی ہے تو عبادت و ریاضت میں مشغول ہوجاؤ۔ جوانی میں بڑھاپے کے لئے کچھ کرگزرو۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ آج جب تم کرسکتے ہو تو جانتے نہیں ہو اور کل جب تم جانو گے تو کر نہ سکو گے۔

اس کے ساتھیوں نے کہا کہ اے فریسہ، تو ہمیں کو دنیا کی نعمتیں چھوڑنے کی نصیحت کررہا ہے۔ حالانکہ نعتیں پیدا ہی اس لئے کی گئی ہیں کہ ہم لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں اور ان کی لذتوں سے لطف اندوز ہوں۔ فریسہ نے کہا کہ دنیا کی نعمت ایک آلہ ہے۔ جس سے عقل مند لوگ اپنی یادگار اور نیک نام چھوڑ جاتے ہیں۔ اس کے ذریعہ آخرت کا زاد راہ حاصل کرتے ہیں اور اسے ساتھ لے جاتے ہیں تاکہ انجام بخیر ہو۔ تم دونوں جہاں کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری بات یاد رکھو کہ لذیذ کھانے کے لئے اور اپنے کام و دہن کی لذت کے لئے کسی جانور کا خون نہ کرو اور کسی کو دکھ اور ایذا دیئے بغیر جو غذا حاصل ہوجائے اسی پر قناعت کرو۔ وہ بھی اتنا ہی کھاؤ جو تمہارے جسم و جان کی بقا کے لئے ضروری ہو۔ اس سے تجاوز نہ کرو اور عقل و شرع کے خلاف مجھ سے موافقت کرنے کی امید نہ رکھو اس لئے کہ تمہارے ساتھ میری صحبت عذاب کے لئے نہیں ہے۔ مجھے معاف رکھو اور اجازت دو کہ تمہاری صحبت ترک کرکے گوشہ نشین ہوجاؤں۔

ساتھیوں نے جب فریسہ کو زہد و تقویٰ میں ثابت قدم دیکھا تو سب اس کے معتقد ہوگئے اور اپنی پہلی باتوں پر نادم ہوئے۔ فریسہ نے تھوڑے ہی دنوں میں اپنی عبادت اور دیانت داری سے ایک ایسا بلند مقام حاصل کرلیا کہ اس دیار کے خدا ترس اور عابد و زاہد لوگ اس سے استفادہ کرنے کو حاضر ہوتے۔ رفتہ رفتہ اس کی شہرت چاروں طرف پھیلنے لگی۔

فریسہ کے گھر کے قریب ایک بہت ہی سرسبز اور خوش منظر جنگل تھا جس کی نہریں اور پھل پھول کے چھوٹے بڑے درخت باغ ارم پر چشمک زنی کرتے تھے۔ اس میں بہت سے وحوش و طیور اپنا ٹھکانہ بنائے ہوئے تھے۔ ان سب کا بادشاہ ایک شیر تھا جو اپنی شان و شوکت اور رعب و داب کی وجہ سے جنگل کے تمام چوپایوں اور درندوں میں عزت اور عقیدت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ سب اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنے اوپر فرض سمجھتے تھے اور اس کے زیر سایہ آرام اور چین کی زندگی گزار رہے تھے۔ اس شیر کا نام کام جوئے تھا۔

ایک روز کام جوئے اپنے درباریوں کے ساتھ بیٹھا باتیں کررہا تھا کہ فریسہ کا ذکر نکل آیا۔ لوگوں نے اس کے زہد و تقویٰ اور ایمان داری کی اتنی تعریف کی کہ شیر اس کا مشتاق ہوگیا اور اس نے فریسہ کو بلا بھیجا۔ فریسہ شاہی فرمان کی بجاآوری کو اپنا فرض منصبی سمجھ کر دربار میں حاضر ہوا۔ بادشاہ کام جوئے بہت عزت و احترام سے پیش نظر آیا۔ کچھ روز اس کو اپنے ساتھ رکھ کر طرح طرح سے آزمایا اور جیسا سنا تھا ویسا پایا۔ اس درمیان شیر نے اس کی فصاحت اور اصابت رائے کا بھی اندازہ لگالیا۔ اس کی عقل و تدبیر سے بھی متاثر ہوا اور اس کی صحبت میں ایک مسرت محسوس کرنے لگا۔

چند روز کے وقفے سے کام جوئے نے فریسہ کو اکیلے میں بلاکر کہا کہ امور سلطنت اتنے زیادہ ہیں کہ مجھ سے انجام پذیر نہیں ہوتے۔ تمہاری

دیانت داری، وفاداری اور کارگزاری کے بارے میں برابر سنتا رہا ہوں اور اب تم سے مل کر میں نے اس کا اندازہ بھی کرلیا کہ تم میں ساری خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ جو کچھ میں نے تمہارے بارے میں سنا تھا اب خود اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اپنا معتمد بنا کر امور مملکت ومال کو تمہارے سپرد کردوں۔ مجھے امید ہے کہ میرے زیر تربیت تم بہت جلد ترقی کرکے اعلیٰ منصب پر فائز ہوجاؤ گے، ہمارے مقربین میں شامل ہوکر دنیا کی نظر میں عزت واحترام کی نظر سے دیکھے جاؤ گے اور وقتاً فوقتاً نوازش خسروانہ سے بھی سرفراز ہوتے رہو گے۔

فریسہ نے جواب دیا کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ امور سلطنت کی انجام دہی کے لئے مناسب اور کارگزار عمال کو بحال کریں اور جس کو ملازم رکھیں اس کی مرضی سے رکھیں۔ زبردستی نہ کریں، کیونکہ ایسا کرنے سے امور سلطنت اچھی طرح انجام پذیر نہ ہوں گے اور اس کی ذمہ داری بادشاہ سلامت پر ہوگی۔ میں امور سلطنت سے بالکل ناواقف ہوں اور آپ ایک عالی مرتبت اور صاحب حشمت بادشاہ ہیں۔ آپ کی سلطنت میں اچھے کارندوں کی کمی نہیں۔ کافی چوپائے اور درندے صاحب الرائے اور تدبیر موجود ہیں۔ جو مجھ سے بہتر کام انجام دے سکتے ہیں۔ اچھا یہ ہے کہ جہاں پناہ ان میں سے کسی کو یہ اعزاز بخشیں۔

کام جوئے نے کہا اس ٹال مٹول اور انکار سے کیا فائدہ۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا اور خوشی یا ناخوشی تم کو یہ منصب قبول کرنا ہی ہوگا۔ فریسہ نے ادب سے کہا کہ جہاں پناہ، سلطنت کا کام صرف دو ہی طرح کے لوگ انجام دے سکتے ہیں۔ ایک تو وہ جو بہت زیادہ چالاک ہوں اور بلالحاظ وشرم اور ننگ وعار اپنا کام نکال لیں۔ دوسرے وہ جو نالائق اور کاہل ہونے کے باعث ذلت سہنے کے عادی ہوں اور اپنی بے عزتی کا ذرا خیال نہ کریں۔ ایسے لوگ کسی کے مجبور بھی نہیں ہوتے اور نہ ان کا کوئی دشمن ہوتا ہے۔ اور میں اتفاق سے ان دو میں سے کسی ایک سے بھی تعلق نہیں رکھتا۔ یعنی نہ تو مجھے حرص وہوس ہے کہ خیانت اور بے ایمانی کرکے اپنا کام نکال لوں اور نہ طبیعت ہی ایسی ذلیل ہے کہ ذلت وخواری برداشت کرسکوں۔ اس لئے جہاں پناہ کو اپنا یہ خیال ترک کرکے مجھ کو اس خدمت سے معاف رکھنا چاہئے۔ عرصہ دراز سے میں نے حرص وہوس کو چھوڑ کر قناعت اختیار کررکھی ہے۔ اگر حضور والا پھر مجھے دنیا کی ان گندگیوں میں گھسیٹنا چاہیں گے تو میرا حشر ان مکھیوں کی طرح ہوگا جو شہد کے طشت میں بیٹھ کر اپنی جان گنوا بیٹھی تھیں۔

کام جوئے نے کہا کہ اگر کوئی شخص ایمانداری، سچائی اور انصاف پر رہے گا تو پھر اس کا کوئی نقصان نہیں ہوسکتا۔ دین ودنیا دونوں میں اس کا بھلا ہوگا۔ فریسہ نے کہا کہ شاہی دربار سے وابستہ ہونے کے بعد ممکن ہے اس کی آخرت نہ بگڑے، لیکن دنیا والے تو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ تقرب سلطانی حاصل ہونے کے بعد دوست دشمن اور دشمن بدترین دشمن بن جاتے ہیں اور جب وہ سب متحد ہوکر دشمنی پر آمادہ ہوجائیں تو پھر پناہ کہاں مل سکتی ہے۔ کوئی شخص مطمئن اور بے خوف نہیں رہ سکتا۔

کام جوئے نے کہا کہ جب میں تم سے خوش ہوں تو پھر تمہیں کس بات کا ڈر ہے۔ کسی طرح کا وہم وگمان دل میں نہ لاؤ۔ میری سرپرستی سارے دشمنوں کا منہ بند کردے گی اور میری ذراسی تنبیہ کے بعد کسی کی مجال نہیں کہ تم کو نقصان پہنچاسکے۔ میرے زیر سایہ تمہیں ہر طرح کا امن اور چین نصیب ہوگا۔

فریسہ نے کہا کہ اگر جہاں پناہ مجھ پر احسان فرمانا چاہتے ہیں تو سب سے بڑا احسان یہی ہوگا کہ مجھے اس خدمت سے معاف فرماکر صحرا میں سکون کی زندگی گزارنے دیں تاکہ میں گھاس پات کھاکر دوست دشمن کے حسد اور عداوت سے دور، مختصر سی زندگی اطمینان سے گزاردوں۔ کام جوئے نے کہا کہ تم کو ہر طرح کا دغدغہ اور خوف دل سے نکال کر میرے مقربین میں شامل ہوجانا چاہئے۔ آخر فریسہ نے کہا کہ جب میری معذرت قبول نہیں ہوسکتی اور میرے لئے شاہی خدمت انجام دینا لازمی ہے۔ تو مجھے ضمانت دی جائے کہ میرے ماتحت میری ترقی کے باعث اور میرے افسران اپنے منصب کے زوال کے خوف سے میری دشمنی پر آمادہ نہ ہوجائیں اور مجھے تباہ نہ کردیں۔

کام جوئے نے اسے پورا اطمینان دلایا اور عہد کیا کہ اس کو کسی طرح کا گزند نہ پہنچے گا۔ پھر اس کو محکمۂ مالیات کا وزیر مقرر کردیا وہ ہر معاملے میں اس سے مشورہ کرتا۔ یہاں تک کہ اس کی شفقت، مہربانی اور عنایت اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ سلطنت کا کوئی کام فریسہ کے مشورے کے بغیر نہ کرتا اور سلطنت کا اہم سے اہم راز بھی اس سے نہ چھپاتا۔ فریسہ کو بھی ایک گھڑی اس کے بغیر چین نہ ملتا۔ دونوں ایک جان دو قالب ہوگئے۔

یہ بات شیر کے دوسرے مقربین کو بہت ناگوار گزری اور سب ہی ارکان دولت فریسہ کی مخالفت اور عداوت پر کمربستہ ہوگئے۔ ان لوگوں نے شب وروز کے غور وفکر کے بعد منصوبہ بنایا کہ شیر فریسہ کی دیانت داری کا بڑا گرویدہ ہے۔ کسی طرح اس کو فریسہ سے بدظن اور برگشتہ کرادیا جائے اور

اس کو تباہ کردیا جائے۔ آخران لوگوں نے اپنے میں سے ایک کو آمادہ کیا کہ کام جوئے کی چاشت کا گوشت چرا کر فریسہ کے مکان میں چھپادے۔

دوسرے دن جب دربار لگا اور سب اعیان وارکان دولت حاضر ہوئے تو فریسہ سلطنت کے کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا اور کام جوئے اس کا منتظر تھا۔ اسی درمیان شیر کے ناشتے کا وقت ہوگیا۔ اس نے اپنے ایک ملازم سے گوشت طلب کیا لیکن وہ تو غائب تھا۔ ہر طرف درباریوں نے ڈھونڈا، اس کا پتہ نہ چلا۔ شیر کا بھوک کے مارے برا حال تھا۔ اس کی وحشت، غضب اور درندگی عود کر آئی تھی۔ درباریوں نے دیکھا کہ کام جوئے بھوک سے بے چین ہے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اب تو حقیقت حال سے آگاہ کئے بغیر چارہ نہیں۔ ہم لوگ جہاں پناہ کے نمک خوار اور وفادار ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ نفع نقصان کے بارے میں جو کچھ معلوم ہو، حضور سے عرض کردیں۔

کام جوئے نے کہا، ہاں ہاں کہو۔ بے شک تم لوگوں کا فرض ہے کہ جو کچھ معلوم ہو فوراً مجھ تک پہنچاؤ۔ کیا کہنا چاہتے ہو؟ ان مفسدوں میں سے ایک نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ جہاں پناہ کے چاشت کا گوشت فریسہ اپنے گھر لے گیا ہے۔ دوسرے نے بیچ میں لقمہ دیا کہ نہیں، ایسا نہیں ہوسکتا فریسہ بہت ایمان دار اور دیانت دار ہے، تیسرے نے مکاری سے کہا، سوچ سمجھ کر بولنا چاہئے۔ ہر شخص کے دوست دشمن ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کسی نے جھوٹ موٹ ایسی خبر پہنچائی ہو۔ ایک اور درباری جو ان میں سب سے زیادہ دلیر تھا، بولا، بات تو بالکل صحیح ہے۔ آزمالینا چاہئے۔ گوشت اس کے گھر سے نکلے تو پھر اس کی خیانت ثابت ہے۔

کام جوئے کا غصے سے برا حال ہوگیا۔ اس نے گرج کر کہا کہ حاضرین دربار کی اس بارے میں کیا رائے ہے اور وہ اس الزام کے ثبوت میں کیا دلیل رکھتے ہیں؟ حاضرین میں سے ایک نے جو مخالفین کے زمرے میں شامل تھا، دیدہ دلیری کے ساتھ عرض کیا کہ اے بادشاہ فریسہ کی غداری، مکاری اور بددیانتی تو پورے جنگل میں مشہور ہے۔ اگر وہ واقعی بددیانت ہے تو اس کو اس کی سزا ملنی چاہئے۔ دوسرے مخالفین نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تو پہلے بھی اس کی غداری کی خبر ملی تھی لیکن یقین نہ آتا تھا۔ اب یہ واقعہ سن کر تو مجھے بھی یقین آگیا۔ ایک اور نے کہا کہ فریسہ کی بددیانتی کا حال مجھ سے پوشیدہ نہ تھا اور میں نے فلاں فلاں کے سامنے پہلے ہی کہا تھا کہ اس مکار زاہد کا انجام رسوائی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

اس طرح سب نے مل کر کام جوئے کو ورغلانا شروع کیا اور اس کے دل کو شک وشبہ کے غبار سے بھر دیا۔ خوش بیان وزیروں میں سے ایک نے کہا کہ یارو، اس طرح بغیر ثبوت کے تہمت لگا کر اپنے نامۂ اعمال کو کیوں سیاہ کرتے ہو۔ ممکن ہے ہم لوگوں کو غلط خبر ملی ہو۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ بادشاہ سلامت اس کے گھر کی تلاشی لینے کا حکم صادر فرمائیں۔ اگر گوشت اس کے گھر سے نکلے تو جرم ثابت ہے، نہ نکلے تو پھر ہم سب اس تہمت سے توبہ واستغفار کریں اور فریسہ سے معافی مانگیں۔ دوسرے نے کہا کہ تلاشی ہی لینا ہے تو جلدی لی جائے کیونکہ فریسہ کے جاسوس ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ فوراً اس کا تدارک کرلیں گے۔ ایک اور گستاخ مصاحب نے کہا کہ ان سب باتوں سے کیا حاصل ہے اور تلاشی وغیرہ لینے سے کیا فائدہ۔ اگر اس بے ایمان کا قصور ثابت بھی ہوجائے گا تو بادشاہ سلامت اس کی خوشامدانہ اور مکاری کی باتوں میں آکر اس کو معاف کردیں گے۔ ان کی نظروں میں تو وہ کبھی قصوروار ہو ہی نہیں ہوسکتا۔

غرض ان سبھوں نے مل جل کر شیر کو فریسہ سے بدگمان کردیا اور اس نے فریسہ کے حاضر ہونے کا حکم دیدیا۔ فریسہ بے چارہ دشمنوں کے مکروفریب سے بے خبر فوراً دربار میں حاضر ہوا۔ چونکہ اس کا دامن بددیانتی سے پاک تھا۔ اس لئے بادشاہ کے پوچھنے پر کہ گوشت کیا ہوا، بے باکانہ جواب دیا کہ شاہی باورچی خانے میں بھجوادیا تھا کہ ناشتے کے وقت بادشاہ سلامت کے پاس بھیجا جائے۔

داروغۂ مطبخ بھی سازشیوں سے ملا ہوا تھا۔ اس نے صاف انکار کیا کہ مجھے تو اس کی خبر بھی نہیں۔ کام جوئے نے چند آدمیوں کو فریسہ کے گھر کی تلاشی لینے کے لئے بھیجا۔ وہ فوراً گوشت اس کے گھر سے نکال کر لے آئے فریسہ سمجھ گیا کہ دشمن کامیاب ہوگئے اور اپنا کام کر گئے۔ جس بات کا ڈر تھا وہ سامنے آہی گئی۔

شیر کے وزراء میں ایک بھیڑیا بھی تھا جو ظاہری طور پر فریسہ کی دوستی کا دم بھرتا تھا۔ اس نے کام جوئے سے کہا کہ اس غدار، بددیانت اور نالائق کی خطا تو ثابت ہوگئی۔ حضور والا اب اس کو ایسی سزا دیں کہ دوسرے خطاکاروں کے لئے عبرت کا باعث ہو۔ اگر حضور سخت سزا نہ دیں گے تو پھر قصوروار اور دلیر ہوجائیں گے۔ کام جوئے نے حکم دیا کہ فریسہ کو منصب سے علیحدہ کردیا جائے۔

درباریوں میں ایک بن بلاؤ بھی تھا۔ شیر نے اس سے بھی رائے طلب کی۔ اس نے کہا کہ جہاں پناہ مجھے حیرت ہے کہ یہ مکار اب تک اپنی بددیانتی اور دلی خباثت کو کس طرح حضور سے چھپائے رہا۔ اس کے قتل میں

ہرگز توقف نہ کیا جائے کیونکہ انصاف کا درخت ان ہی سختیوں سے سرسبز وشاداب رہتا ہے۔ عقل مندوں نے کہا ہے کہ سیاست کی تلوار کو اگر انتقام کی نیام سے نہ نکالا جائے تو فتنہ وفساد دب نہیں سکتا۔ سیاست میں اپنے اور غیر کو دیکھا نہیں جاتا۔ انصاف کے لئے محبوب اور پیارے کو بھی قتل کردینے میں تأمل نہ ہونا چاہئے۔

بن بلاؤ کی اس نصیحت کے بعد کام جوئے کا غصہ اور بھڑکا۔ اس نے فریسہ کو کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنے جرم کی کوئی صفائی پیش کرنا چاہتے ہو تو پیش کرو۔ فریسہ چونکہ اپنے کو مجرم نہ سمجھتا تھا اس لئے اس نے کچھ ایسا ویسا جواب بھیج دیا جس سے کام جوئے کا غصہ اور تیز ہوگیا اور اس نے فریسہ کے قتل کا حکم صادر کردیا۔

شیر کی ماں کو جیسے ہی اس حکم کی خبر ملی وہ اپنے بیٹے کے پاس پہنچی اور اس کو سمجھایا کہ جلد بازی سے کام نہ لو اور عدل وانصاف سے روگردانی نہ کرو۔ بزرگوں کا قول ہے کہ آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے وابستہ ہیں۔ بیوی کی عزت شوہر سے، بیٹے کی عزت باپ سے، شاگرد کا علم استاد سے، سپاہی کی طاقت سپہ سالار سے، زاہدوں کی بزرگی تقوے سے رعایا کا امن بادشاہ سے، سلطنت کا انتظام عدل سے، اور عدل کی رونق عقل وتدبر سے۔ بادشاہ اپنے مقربین کے خلاف تہمت اور غمازی پر بلاتحقیق یقین کرکے فوراً سزا دیتا ہے تو بہت برا کرتا ہے۔ ارکان دولت کا اعتبار اس سے جاتا رہے گا اور درباری جب چاہیں گے ایک دوسرے کو زک دینے کے لئے اس طرح کی حرکت کرتے رہیں گے۔ نتیجے میں فتنہ پرداز اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے اور بے چارے بے گناہ زندان بلا میں گرفتار ہوجائیں گے۔

شیر نے کہا کہ میں نے کسی کے کہنے میں آکر فریسہ کے قتل کا حکم نہیں دیا بلکہ جب تک اس کی غداری اور بددیانتی مجھ پر ثابت نہیں ہوگئی میں نے ایسا نہیں کیا ہے، شیر کی ماں بولی کہ مکمل تحقیقات اور پختہ یقین کے بغیر بادشاہوں کے مزاج میں تبدیلی نہیں آنی چاہئے۔ تم جو یہ کہتے ہو کہ اس کی بددیانتی ظاہر ہوگئی ہے، مجھے اس میں شبہ ہے۔ جب اس سے پردہ ہٹے گا تب ہی حقیقت ظاہر ہوگی۔ محض شہادت پر اس کو مجرم قرار دیا جارہا ہے اور اس کی سابقہ خدمات اور وفاداریوں کو یکسر بھلا دیا گیا ہے۔ یہ زیادتی نہیں تو اور کیا ہے۔

بیٹے، ہر حادثے اور اہم واقعے کے وقت انسان کو اپنی عقل اور حلم سے کام لینا چاہئے۔ شرافت کی بنیاد عقل وخرد پر ہے۔ فریسہ تمہارے دربار میں بہت بڑے منصب پر فائز تھا۔ تمہارے خاص معتمدین میں تھا۔ تم نے بارہا اس کی دیانت داری، وفاداری اور کارگزاری کی برسر دربار تعریف کی ہے۔ اس کو مراحم خسروانہ سے نوازا ہے اور خلوت میں اس سے اہم امور میں رازدارانہ مشورہ کیا ہے۔ تمہیں ان باتوں کی کچھ تو لاج رکھنی چاہئے تھی اور اپنے عقل وتدبر اور حلم ووقار کا کچھ تو ثبوت دینا چاہئے تھا۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ حرص وہوس اس کو مغلوب نہیں کرسکتے۔ قناعت اور دیانت داری اس کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے۔ جب سے فریسہ تمہارے دربار سے وابستہ ہوا ہے، اس نے کبھی بھول کر بھی گوشت نہیں کھایا اور اس سے پہلے بھی وہ اسی پر عمل پیرا تھا۔ گوشت خوری سے اس کا پرہیز تقریباً ہر طرف مشہور ہے۔ قرینہ اغلب یہ ہے کہ اس کے دشمنوں نے گوشت اس کے گھر میں چھپادیا ہوگا، کیونکہ یہ مکاروں اور حاسدوں سے کچھ بعید نہیں۔ وہ اپنے دشمنوں کو ٹھکانے لگانے کے لئے یہی سب کرتے ہیں تم کو تحمل سے کام لینا چاہئے۔ تم نے اس کے قتل میں عجلت نہ کی تو حقیقت یقیناً ظاہر ہوگی اور اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔ یا تو وہ بے قصور ثابت ہوگا یا قصوروار۔ اگر بے قصور ثابت ہوا تو پھر تم قتل ناحق سے بچ جاؤ گے اور اگر وہ مجرم ثابت ہوا تو پھر تمہیں اسے قتل کرنے کا اختیار ہے۔

شیر کو ماں کی نصیحت پسند آئی اس نے قتل کا حکم ملتوی کرکے فریسہ کو بلا بھیجا۔ پھر اکیلے میں لے جاکر پوچھا کہ میں نے تم کو بارہا آزمایا ہے اور تمہارے اخلاق واوصاف کو برابر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ تمہاری باتیں مجھے ہمیشہ قبول ہوئی ہیں۔ مگر یہ آج تمہیں کیا ہوگیا تھا؟ یہ معاملات اس حد تک کیوں کر پہنچ گئے؟ ان کے بارے میں تم اپنے خیالات کو بے تأمل اور بے جھجک ظاہر کرو۔

فریسہ نے کہا کہ بادشاہ سلامت، آپ مجھ پر بہت زیادہ مہربان تھے اور بادشاہوں کی مہربانیوں سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں وہ تو ہونا ہی تھیں۔ اب اس تہمت سے بری ہونے اور حقیقت حال معلوم کرنے کی ایک صورت ہے وہ یہ کہ میرے اوپر جن لوگوں نے الزام اور اتہام لگایا ہے ان کو بلاکر پوچھا جائے کہ فریسہ نے تو برسوں سے گوشت نہیں کھایا، پھر اس پر گوشت کی خیانت کا الزام لگانا اور جو گوشت کھانے والے ہیں ان پر شبہ بھی نہ کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟ بادشاہ سلامت اگر اس بارے میں سختی سے باز پرس کریں گے تو وہ صحیح بات بتادیں گے، اور اگر سختی کرنے پر نہ بتائیں تو انہیں انعام کا لالچ اور جان کی امان دے کر حقیقت حال کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔

کام جوئے نے فریسہ کی بات سن کر اس کے مخالفین اور الزام لگانے والوں کو طلب کیا۔ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ لے جاکر پوچھا اور

وعدہ کیا کہ صحیح بات کہنے پر کوئی گرفت نہیں کی جائے گی اور قصور معاف کردیا جائے گا۔ انعام کے لالچ اور جان کی امان ملنے پر ان میں سے بعض نے صحیح صحیح بات بتادی اور اپنی غلطی کا اعتراف کرلیا۔ اس طرح فریسہ پر جو الزام تھا اس سے وہ بے داغ بری ہوگیا اور اس کی دیانت اور وفاداری کا سکہ شیر کے دل پر اور زیادہ بیٹھ گیا۔

شیر کی ماں نے کہا کہ بیٹے، تم نے جن لوگوں کو جان کی امان دیدی ہے یا جو کچھ ان سے وعدہ کیا ہے وہ تو تم کو پورا کرنا ہی ہے، لیکن آئندہ کے لئے تمہارے تجربے میں اضافہ ہوگیا اور تم پر یہ بات روشن ہوگئی کہ کسی کی لگائی بجھائی کرکے اور چغلی کھانے پر بلاتحقیق وتفتیش یقین نہیں کرنا چاہئے۔ خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ کام جوئے نے کہا کہ آپ کی نصیحت سرآنکھوں پر۔ بے شک اس سے میں نے بہت بڑا سبق حاصل کیا اور اب مجھ پر روشن ہوگیا کہ کامل یقین، مستحکم دلیل اور اچھی طرح تفتیش کئے بغیر کسی کو متہم نہیں کرنا چاہئے۔

شیر کی ماں نے کہا کہ اے فرزند، جو لوگ بلا ظاہری سبب کے اپنے دوستوں سے کشیدہ ہوجاتے ہیں، وہ ہم نشینی کے لائق نہیں ہوتے۔ بزرگوں نے اس بارے میں وضاحت سے لکھا ہے کہ دنیا میں آٹھ گروہ ایسے ہیں جن کی قربت اور ہم نشینی سے پرہیز کرنا لازم ہے اور آٹھ گروہ ایسے ہیں جن کی صحبت اور ہم جلیسی انسان کے لئے ضروری ہے، وہ آٹھ گروہ جن کی صحبت سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے، یہ ہیں (۱) ناشکرے، جو اپنے ولی نعمت کے حق کو نہیں پہچانتے (۲) بے سبب غصے میں آجانے والے، مغلوب الغضب لوگ (۳) بڑی عمر پر فریفتہ ہونے والے جو اپنی طویل العمری کے گھمنڈ میں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کو بھلا بیٹھیں (۴) مکار لوگ جن کے کام کی بنیاد مکر وفریب پر ہو (۵) جھوٹے اور خیانت کرنے والے (۶) خواہش نفسانی کے غلام (۷) بے شرم اور بے حیا (۸) بلاوجہ لوگوں سے بدگمان ہوجانے والے۔

وہ آٹھ گروہ جن کی صحبت میں رہنے کی تاکید کی گئی ہے، یہ ہیں۔ (۱) احسان کا شکریہ ادا کرنے والے (۲) جن کی دوستی اور وفاداری کو انقلاب زمانہ برباد کرنے پر قادر نہ ہو (۳) بزرگوں اور اہل علم کی عزت کرنے والے (۴) غداری نخوت اور برائیوں سے پرہیز کرنے والے (۵) اپنے غصے کو قابو میں رکھنے والے (۶) سخی اور فیاض (۷) باحیا اور باادب (۸) صلحا اور بزرگان دین کو دوست رکھنے والے اور بدکاروں سے دور رہنے والے۔

کام جوئے نے ماں کی حکمت آموز باتوں کو سن کر اس کا شکریہ ادا کیا پھر فریسہ سے مخاطب ہوکر بولا کہ اس تہمت نے تمہاری عزت اور اعتماد کو میرے دل میں اور زیادہ کردیا ہے۔ تم جس طرح کام کررہے تھے کرو، میری عنایت اور مہربانیوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ کسی طرح کا ملال دل میں نہ لاؤ۔

فریسہ نے جواب دیا کہ جہاں پناہ ہر روز میں ایک سر اور ایک دستار کہاں سے لاؤں، دنیا میں حاسدوں، عیب لگانے والوں اور چغل خوروں کی نہ کبھی کمی رہی ہے، نہ رہے گی۔ اس مرتبہ تو خوش قسمتی سے میری جان بچ گئی لیکن آئندہ کا کیا اعتبار، نہ جانے کب دشمن میرے خلاف آپ کے کان بھردیں اور آپ میرے قتل کا حکم صادر فرمادیں، اس لئے میری عرض قبول ہو تو میں کچھ کہنے کی جسارت کروں۔

کام جوئے نے کہا کہ کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟ فریسہ نے عرض کیا کہ جہاں پناہ کا یہ بڑا کرم ہے کہ آپ نے مجھ کو اپنے معتمدین ومقربین میں شامل کرلیا اور میری طرف سے بدگمانیوں کو دور کرلیا۔ لیکن جس عجلت سے کام لے کر آپ نے میری تمام خدمات اور وفاداریوں کو نظر انداز کردیا تھا اس سے میں خوف زدہ ہوگیا ہوں۔ اب میری درخواست یہ ہے کہ مجھ کو ملازمت سے سبکدوش کرکے جنگل میں سکون اور امن سے رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے تاکہ میں گوشہ نشین رہ کر جہاں پناہ کے لئے دعا گو رہوں اور دشمنوں کی عداوت، حاسدوں کی عیب جوئی اور بادشاہ کے عتاب سے بھی محفوظ رہوں۔

کام جوئے نے کہا کہ تم خاطر جمع رکھو۔ اب تم کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ میں تمہارے خلاف کسی کی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ فریسہ راضی ہوگیا اور اس نے اپنے منصب کی ذمہ داری اسی گرم جوشی اور دیانتداری سے سنبھال لی اور اپنی کارگزاری، وفاداری اور ایمانداری کی بدولت بڑے مرتبے پر پہنچا۔

"میں آپ کی صاحبزادی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

"کیا تم ایک خاندان کا بوجھ اٹھا سکتے ہو؟"

"بے شک، جناب!"

"مگر یہ سمجھ لو کہ ہم نو افراد ہیں۔"

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

روزنامہ راشٹریہ سہارا کی ۹ رمئی کی اشاعت میں ایک مراسلہ چھپا ہے۔ جس کا عنوان ہے ''مسلمان اب بے وقوف نہیں بنیں گے'' یہ مراسلہ کسی ''پیارے میاں'' نام کے شخص نے بھیجا ہے جو جامعہ ملیہ کے آس پاس دہلی میں رہتے ہیں۔ جب میری نظر مراسلے کے عنوان پر پڑی تو ایک لمحے کے لئے مجھ ایسا محسوس ہوا جیسے میں بغیر پروں کے ہواؤں میں اڑ رہا ہوں یقین کریں کہ مجھے اپنی اور اپنی پوری قوم کی ترقی ہوتی نظر آئی۔ کیونکہ ہماری ترقیاں اسی لئے رکی ہوئی تھیں کہ ہم خواہ مخواہ بھی اچھے خاصے بے وقوف ہوکر رہ گئے تھے۔ ہماری بدنصیبی کا حال یہ ہے کہ ہم ہر جگہ غلاموں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ گھر سے باہر غیروں کے غلام ہیں اور گھر کے اندر اپنی بیوی کے ہماری غلام گیری کی اصل وجہ جہالت اور بے وقوفی ہے۔ اور ہماری مشکل یہ بھی ہے کہ ہم پڑھ لکھ کر بھی جہالت سے محفوظ نہ رہ سکے اور عقل مند ہوتے ہوئے بھی ہمارا رشتہ بے وقوفی سے جوں کے توں قائم رہا۔ آپ پوچھیں گے اس کا مطلب؟ میں عرض کروں گا کہ مطلب کے چکر میں نہ پڑیں۔ بس یہ سمجھیں کہ میں جو کچھ عرض کررہا ہوں وہ سو فی صد سچ ہے اگر زندگی رہی تو ایک دن مطلب آپ کے خود بخود سمجھ میں آجائے گا۔ میں از راہ دیانت خود یہ سمجھتا تھا کہ ہماری قوم بے وقوف بننے میں ایک بے مثال قوم ہے جس کا بھی دل چاہتا ہے اس کو آسانی سے بے وقوف بنالیتا ہے۔ اور اپنا الو سیدھا کرلیتا ہے۔ اور حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ہماری قوم کو وہ بھی الو بنادیتے ہیں جو خود مادرزاد الو ہوتے ہیں اور جن کے الوپن میں کسی پیدائشی الو کو بھی کوئی شک نہیں ہوتا ایسے مانے ہوئے الو بھی مسلمانوں کو الو بنالیتے ہیں۔ میں نے جب یہ عنوان پڑھا کہ مسلمان اب بے وقوف نہیں بنیں گے میری روح وجد کرنے لگی اور جسم کسی کنکوے کی طرح ہواؤں میں اُڑنے لگا اور ایک دفعہ کو نہ جانے کیوں مجھے اپنے سیاسی رہنماؤں پر رحم آنے لگا۔ میں نے سوچا کہ اگر مسلمان بے وقوف نہیں بنیں گے تو ان بے چارے لیڈروں کا کیا حال ہوگا؟ ان کی تو چاندی اسی وقت بنتی ہے جب قوم نے پوری طرح اپنی عقل کو سلا دیا ہو۔ اگر قوم میں اونگھنے کا مرض ختم ہوجائے گا، یہ پوری طرح چاق وچوبند ہوجائے گی اور اس کو بے وقوف بنانا آسان نہیں رہے گا تو بے چارے نیتا لوگ تو بھڑ بھوجوں کی دکان میں بھاڑ جھونکنے لگیں گے یا پھر تبلیغی جماعت میں چلے شروع کردیں گے کیونکہ قوم کے بیدار ہوتے ہی ان کی حقیقت کھل جائے گی۔ اور یہ لوگ کسی جوان بیوی کی طرح قابل رحم ہوجائینگے۔ یقین کریں کہ ہمارے نیتاؤں کی تو دکان سیاست اسی وقت چلتی ہے جب قوم پوری طرح بے وقوف ہو اور اسے یہ تک معلوم نہ ہو کہ اس کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔ قوم کی بے وقوفی کا فائدہ اٹھا کر یہ نیتا لوگ میدان سیاست میں دندناتے ہیں اور خود کو قوم کا ٹھیکیدار دن دہاڑے ثابت کردیتے ہیں۔ جو اپنی زندگی میں قوم کے کسی ایک فرد کے بھی کام نہ آیا ہو وہ پوری قوم کی نیا پار لگانے کی باتیں کرتا ہے اور اس طرح کے جھوٹے دعوے کرتے ہوئے اتنا بھی نہیں شرماتے جتنا کوٹھوں پر بیٹھنے والی طوائفیں موقعہ بہ موقعہ شرمالیتی ہیں۔

آپ میرے بارے میں کچھ بھی رائے قائم کرلیں مجھے تو ان نیتاؤں پر اچھا خاصا رحم سا آنے لگا۔ ان بے چاروں کو تو اسی بات کی عادت پڑی ہوئی ہے کہ کوئی لچھے دار بیان دیا اور قوم کو بے وقوف بنادیا۔ کوئی ریلی نکالی تو دنیا بھر کے گدھوں کو جمع کرلیا۔ اس دور جمہوریت میں یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ جلسے میں کتنے گدھے اور کتنے گھوڑے کتنے نقلی ہیں اور کتنے اصلی

یہاں تو صرف سر گنے جاتے ہیں۔اگر جلسے اور ریلی میں مادرزاد گدھے ہی کیوں نہ جمع ہو گئے ہوں تب بھی نیتا کی پانچوں تر ہو جاتی ہیں اور یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے کہ اس کی ڈگڈگی بجانے پر کتنے گدھوں نے لبیک کہا ہے۔میں نے دل ہی دل میں اپنے نیتاؤں کو دعا دی کہ اگر مسلمان اب بے وقوف نہیں بنیں گے تو اے ہمارے پروردگار ان نیتاؤں کو صبر دینا۔کیونکہ ان کی زندگی رنگ برنگی اسی لئے نظر آتی ہے کہ ہماری قوم کا رنگ عقل اڑا ہوا ہے۔اگر قوم پھر سے عقل مند ہو گئی جیسے ایک ہزار سال پہلے تھی تو ہمارے نیتاؤں کا جنازہ نکل جائے گا اور ان کو کاندھا دینے کے لئے چار انسان بھی ہاتھ نہیں لگیں گے۔یہ وقت تو بہت برا ہوگا۔کتنے ہی نیتا سنیاس لے لیں گے، کتنے ہی کسی اور طرح سدھر جائیں گے اور کتنے ہی انسانیت سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش شروع کر دیں گے ان کے لئے صبر کی دعا ضروری ہو کر رہ گئی ہے۔

میں نے اپنے نیتاؤں پر رحم کھانے کے بعد وضو کیا اور اس کے بعد مراسلے کی تلاوت شروع کی۔مراسلہ نگار نے ڈرامائی انداز سے اپنے مراسلے کا آغاز کیا۔

فرماتے ہیں۔

”نام و نہاد مسلم رہنماؤں کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس ملک کا مسلمان غلام اور بے وقوف نہیں رہا“

یہ بات کم سے کم میرے پلے نہیں پڑی۔چلئے یہ مان لیا کہ کوئی ہوا ایسی چل پڑی جس کی بدولت مسلمان اب بے وقوف نہیں رہیں گے یہ راتوں رات ارسطو اور بقراط بن جائیں گے۔ان کو الو بنانا اب آسان نہیں ہوگا۔لیکن اب یہ غلام بھی نہیں رہا۔اس مسلمان کو غلامی سے بھی نجات مل گئی یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔اس قوم کے گلے میں اگر ایک آدھ غلامی کا طوق ہوتا تو بھی یہ بات ممکن تھی کہ دفعتاً یہ قوم غلامی سے چھٹکارا پا لیتی۔اس قوم کے گلے میں تو دسیوں غلامی کے طوق پڑے ہوئے ہیں۔سرکار کی غلامی کا طوق تو الگ، حالات کی غلامی کا طوق الگ، من پسند نظریات کی غلامی کا طوق الگ، مسلک کی غلامی کا طوق الگ، دل لگتے رجحانات کی غلامی کا طوق الگ، نفس کی غلامی کا طوق الگ، بیوی کی غلامی کا طوق الگ، علاقہ پرستی اور نسل پرستی کی غلامی کے طوق الگ اور بھی بہت ساری غلامیوں کے طوق اس قوم کے گلے میں پڑے ہوئے ہیں۔اتنے سارے طوقوں سے نجات کسی معجزے کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہے اور چونکہ کسی نبی کے آنے کا امکان نہیں ہے اس لئے کسی معجزے کا بھی امکان نہیں ہے۔البتہ بے وقوفی سے نجات اس لئے ممکن ہے کہ بے وقوف بنتے بنتے اب قوم تجربہ کار ہو گئی ہے۔اس لئے آسانی سے اب کوئی بے وقوف اسے بے وقوف نہیں بنا سکتا۔ہاں وہ لیڈر اسے اب بھی بے وقوف بنا سکتا ہے جو بار بار کسی کو بے وقوف بناتا رہا ہو یا بار بار وہ خود کسی سے بے وقوف بنتا رہا ہو۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

”مسلمانوں کے نام سے راجیہ سبھا کی رکنیت حاصل کرنا مسلم رہنما اپنی کامیابی سمجھتا ہے اور اس کا سکھ ملتے ہی لوگوں کو پہچاننا بند کر دیتا ہے۔“

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلم لیڈر راجیہ سبھا کی سیٹ ملتے ہی اپنی کھال میں مست ہو جاتے ہیں۔اس میں ان لیڈروں کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ان کی بھاگ دوڑ کا مقصد ہی راجیہ سبھا کی سیٹ حاصل کرنا ہوتا ہے اگر قوم یہ سمجھتی ہے کہ یہ لیڈر لوگ قوم کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں اور قوم کے لئے اپنا پسینہ بہا رہے ہیں تو یہ غلطی قوم کی ہے یہ ایسی خوش فہمی ہے جو جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے اس میں لیڈر کی کوئی غلطی نہیں ہوتی۔اس کی نیت بھاگ دوڑ کے پہلے ہی دن سے صرف راجیہ سبھا کی سیٹ حاصل کرنے کی ہوتی ہے۔لہٰذا ہم اس کی نیت پر شبہ کر کے گناہ گار نہیں ہو سکتے۔لیڈر اپنی نیت کے اعتبار سے جدوجہد کرتا ہے اور اپنی ذات کی حد تک حد سے زیادہ مخلص بھی ہوتا ہے۔ہم اس کے اخلاص اور اس کی اپنی نیت پر بھی شبہ نہیں کر سکتے۔اب رہی یہ بات کہ کرسی ملنے پر وہ اپنی قوم کو پہچاننا بند کر دیتا ہے تو یہ ایک فطری بات ہے۔وہ جلسوں میں ریلیوں میں مجلسوں میں ووٹ لیتے دیتے وقت اپنی قوم کو بار بار پہچاننے کی کوشش کرتا ہے اگر کرسی حاصل کرنیکے بعد جب وہ پارلیمنٹ کی بے جا مصروفیت میں خود کو غرق کر دیتا ہے اگر اس وقت وہ قوم کو پہچاننا بند کر دے تو بھی اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔قوم کو اس کی مشغولیت دیکھ کر اس پر رحم کھانا چاہئے۔وہ جیسا کیسا سہی قوم کا لیڈر ہے۔قوموں کی عزتیں ان کے لیڈروں ہی کے دم سے ہوتی ہیں۔ذرا سوچئے کہ اگر ہمارا لیڈر ہم سے بدگمان ہو کر کسی اور کے کیمپ میں چلا جائے تو پھر ہم کیا کریں گے۔ہم بری اولاد کے نخرے اٹھاتے ہیں، بے وفا بیویوں کو برداشت کرتے ہیں، بد اخلاق دوستوں کو برداشت کرتے ہیں، زخم دینے والے رشتے داروں کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں، برے پڑوسیوں کی زیادتیوں کو جھیلتے ہیں اور انہیں گوارہ کرتے ہیں تو پھر ہم اپنے وعدہ خلاف لیڈروں کو کیوں برداشت نہیں کر سکتے۔وہ جیسا کیسا سہی ہے تو اپنا۔وہ پانچ سال میں چند ہفتوں کے لئے بھی ہم سے

اچھی اچھی باتیں کرلے تو یہ بھی قابل شکر ہے۔ ورنہ ہم نے تو ایسے بھی نیتا دیکھے ہیں جو مار مار کر ووٹ وصول کرتے ہیں یا صرف شراب کی ایک بوتل پلا کر۔

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

"ایسے لوگ اس جگہ کو پانے کے لئے سبھی پارٹیوں کے دروازے پر جا کر کھڑے ہوجاتے ہیں جہاں سے بھی مل جائے راجیہ سبھا لے لیتے ہیں"

یہ تو انتہائی سمجھ داری کی بات ہے کہ جس جگہ سے بھی انہیں راجیہ سبھا کا آفر ہو اسی چوکھٹ پر انہیں سر جھکا دینا چاہئے۔ جو لیڈر اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ انہیں راجیہ سبھا کی سیٹ عطا ہو انہیں کسی بھی طرح راجیہ سبھا حاصل کرلینی چاہئے۔ اگر یہ لوگ راجیہ سبھا کی سیٹ حاصل نہیں کرسکیں گے تو اپنے اللہ میاں کو کیا منہ دکھائیں گے ان کی زندگی کا تو مقصد ہی راجیہ سبھا کی رکنیت ہے اور یہ رکنیت انہیں جہاں بھی اور جس طرح بھی ملے انہیں لے لینی چاہئے۔ اور یہ بات مسلمانوں کی شریعت میں کہیں بھی نہیں لکھی ہے کہ راجیہ سبھا کی سیٹ کے لئے کسی ایک پارٹی کی کرم فرمائی کے انتظار میں اپنی زندگی برباد کردو۔ اگر کانگریس یہ سیٹ عطا نہیں کرتی تو دوسری پارٹیوں کی چوکھٹ پر ہمیں دستک دینی چاہئے۔ میں تو یہ تک کہتا ہوں کہ راجیہ سبھا کی سیٹ تو اگر کوئی فرقہ پرست پارٹی دے تو بھی لے لینی چاہئے۔ کیونکہ جب تک ہمارے نیتا پارلیمنٹ میں گھسنے کی گھس پیٹھ نہیں کریں گے وہ قوم کے مسائل کس طرح حل کریں گے۔ مراسلہ نگار نے ان لیڈروں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے جو بے چارے غم مسائل قوم کی خاطر اپنی شرم کو اُتار کر کسی گندے نالے میں پھینک دیتے ہیں اور اپنے ضمیر کا گلا قوم کی خاطر اپنے ہاتھوں سے گھونٹ کر اس کو گورِ غریباں میں دفنا دیتے ہیں اور پھر اپنی آنکھیں موند کر یہ لوگ کسی بھی پارٹی کے رحم و کرم کا شکار ہو کر راجیہ سبھا کے ممبر بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہمارا لیڈر وہاں اس طرح چپ بیٹھا رہتا ہے جس طرح سسرال میں نئی نویلی دلہن۔ لیکن پارلیمنٹ سے واپس آنے کے بعد یہ اپنی قوم کو بتاتا ہے کہ اس نے پارلیمنٹ میں سب فرقہ پرستوں کے چھکے چھڑا دیئے وہ دھواں دار تقریر کی کہ کئی فرقہ پرستوں کا ہارٹ فیل ہوگیا۔ اس طرح کی باتیں سن کر سیدھی سادی قوم بہت خوش ہوتی ہے اور اپنے نیتا کو اپنا خیر خواہ سمجھ کر اس کی بلائیں اپنے سر لے لیتی ہے۔ اور ہمارے نیتا کا حال یہ ہوتا ہے کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ آئے چوکھا۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہمارے نیتا حضرات پارلیمنٹ میں نہیں جائیں گے تو ہمارا ذکر کون کرے گا اس لئے انہیں کسی بھی دروازے سے خواہ وہ چور دروازہ ہی کیوں نہ ہو پارلیمنٹ میں گھس جانا چاہئے۔ اسی میں قوم کی عزت ہے۔

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

"مسلمانوں کے گاڈ فادر جو ٹھہرے اور یہ دیکھتے ہی دیکھتے کروڑوں میں کھیلنے لگتے ہیں۔ مسلمانوں کے سارے مسائل طاق میں رکھ دیتے ہیں ان مسلم گاڈ فادروں میں کئی تو کروڑوں اور اربوں کے مالک ہیں۔"

مراسلہ نگار شاید تقدیر الٰہی کے قائل نہیں تب ہی تو وہ ایسی باتیں کررہے ہیں کہ جس سے حسد اور بغض کی بو آتی ہے۔ ذرا سوچئے کہ جب ان مسلم نیتاؤں کی تقدیر میں کاتب تقدیر نے دولت کے انبار لکھ دیئے ہیں تو پھر یہ اگر دولت میں نہیں کھیلیں گے تو کیا گلی ڈنڈا کھیلیں گے؟ یہ کروڑوں اور اربوں کی دولت تو ان کو از راہ قسمت ملی ہے اور اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔ یہ دولت اگر انہیں رشوتوں کے ذریعہ ملی ہے تو یہ بھی کاتب تقدیر کا لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی قسمت نہیں لکھی اس لئے یہ سرتاپا بے قصور ہیں۔ رہی یہ بات کہ یہ نیتا لوگ راجیہ سبھا کی سیٹ ملتے ہی مسلمانوں کو بھول جاتے ہیں اور ان کے مسائل کو طاق میں رکھ دیتے ہیں تو یہ بات بھی اور نیتاؤں کی یہ ادائے خاص بھی کاتب تقدیر ہی کا کرشمہ ہے۔ جب تقدیر لکھنے والے نے ہی اپنے قلم سے یہ لکھ دیا ہے کہ ان مسلم نیتاؤں کو اپنی قوم کے ساتھ بھلائی اور ہمدردی کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوگی اور منصب پاتے ہی اپنی قوم کو فراموش کردیں گے تو اس میں نیتاؤں کی کیا غلطی ہے۔ یہ تو جو کچھ بھی کررہے ہیں تقدیر کا لکھا کررہے ہیں، قسم لے لو انہوں نے اپنے نامۂ قسمت میں ایک حرف کا بھی اضافہ نہیں کیا ہے۔ رہی مسائل کو طاق میں رکھنے کی بات تو یہ بھی مسلم نیتاؤں کی شرافت کو ثابت کرتی ہے دوسری قوموں کے لیڈر تو اپنی قوم کے مسائل کو ٹھوکروں میں رکھتے ہیں کم سے کم مسلم نیتا اپنی قوم کے مسائل کو طاق میں تو رکھ رہے ہیں اگر یہ بھی ان مسائل کو اپنے پیروں سے روندتے تو بھی قوم ان کا کیا بگاڑ سکتی تھی کیونکہ یہ قوم حسن اتفاق سے چغد بھی ہے اور جہالت خالصہ سے وابستہ بھی۔

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

"حالانکہ اس کے لئے سیاسی پارٹیاں بھی ذمہ دار ہیں۔ جو ان کو بڑھاوا دینے میں بھی کروڑوں خرچ کرکے ریلیاں

نکال کر کبھی سیمنار میں خرچ کرا کر مسلم طاقت کا مظاہرہ کراتی ہیں۔ اور جب بھیڑ اکٹھی ہوجاتی ہے تو مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے مسائل کے لئے یہ سب ہنگامہ ہو رہا ہے حالانکہ اس بھیڑ کا غلط استعمال کر کے مسلم لیڈروں نے اپنے مسائل ضرور حل کر لئے۔"

چلئے ہم نے مان لیا کہ دوسری پارٹیاں ان مسلم نیتاؤں کی جیب میں پیسے ڈال کر ان سے ریلیاں نکلواتی ہیں اور ان سے سیمنار منعقد کراتی ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کے جم غفیر کو دیکھ کر ان کی مخالف پارٹیوں کے دانت کھٹے ہوجائیں اور وہ پارٹیاں اس غلط فہمی کا شکار ہوجائیں کہ سارے کے سارے مسلمان اسی پارٹی کی طرف ہیں جن کے سرکردہ لیڈر مسلم پلیٹ فارم پر تشریف فرما ہیں۔ تو اس میں مسلم نیتاؤں کا کیا قصور ہے۔ ارے بھئی دوسروں کی رقم لٹا کر اگر یہ نیتا کوئی بڑا جلسہ کر لیں اور اس میں لاکھوں مسلمانوں کو جمع کر کے یہ ثابت کر دیں کہ ہم ہی اس قوم کے واحد ٹھیکیدار ہیں اور ہم جب بھی چاہیں گے انہیں اسی طرح ایک بین بجا کر جمع کر لیں گے عین دانشمندی کی بات ہے۔ ہم نے مان لیا کہ قوم کسی نیتا یا مولوی کے کہنے سے کسی کنڈیڈیٹ کو اپنا ووٹ نہیں دیتی لیکن یہ قوم جلسوں اور ریلیوں میں شرکت کر کے اپنے نیتا کا بھرم تو رکھ لیتی ہے اور کیا مسلم قوم کی بخشش محض اسی لئے ہوجاتی ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں کچھ بھی کیا ہو کم سے کم اپنے لیڈر سے غداری تو نہیں کی۔ اور اگر دیکھا جائے تو اس میں لیڈر سے زیادہ قوم قصور وار ہے۔ جب تک یہ قوم ہی اپنی آنکھیں نہیں کھولے گی اس کے نیتاؤں کی دونوں آنکھیں بند رہیں گی اور دامن پھیلا رہے گا، لیڈر لوگ قوم کے چغد پن ہی کا تو فائدہ اٹھاتے ہیں۔ نہ قوم چغد ہو نہ لیڈر کی پانچوں تر رہیں۔

مراسلہ نگار نے تو حد ہی کر دی، فرماتے ہیں۔

> یہ اسلام کے نام پر بڑی بڑی ہدایات دیتے نظر آتے ہیں، اپنے کردار پر نظر نہیں ڈالتے نہ خود پر اسلامی قاعدے قانون لاگو کرتے ہیں۔"

بھلا بتاؤ، اگر یہ لوگ مسلمانوں کو بڑی ہدایات نہیں دیں گے تو کیا بڑی ہدایات دینے والے آسمان سے اتریں گے۔ چھوٹی ہدایات دینے والے تو آج کل گلی گلی میں گھوم رہے ہیں اور ہدایات دینے کی پوری مستی لے رہے ہیں لیکن بڑی ہدایات دینا تو ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے تو خمیر خاص کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے نیتاؤں میں ہدایات دینے کی خداداد صلاحیت موجود ہے۔ اسی صلاحیت کی وجہ سے یہ اپنی قوم کو بڑی بڑی ہدایتیں دینے پر مجبور ہیں اور دیکھا جائے تو یہ بھی قسمت کا کمال ہے۔ جب قسمت ہی میں یہ لکھا ہے کہ ہمارے نیتا اسٹیجوں پر دندنائیں اور قوم کو آسمانی ہدایات پڑھ کر سنائیں تو ان کی یہ عزت اور پیار ان دیکھ کر ہمارے پیٹ میں درد کیوں ہوتا ہے۔ حسن قسمت تو دیکھئے کہ کسی قوم کے کام نہیں آتے کبھی اپنی جیب خاص سے کسی غریب کی مدد نہیں کرتے، کبھی قوم کے کھوئے وقار کی فکر نہیں کرتے اس کے باوجود قوم ان کے اشاروں پر ناچتی ہے اور انکی تقریروں کو بغیر کسی ہاضمولا کے ہضم کرتی ہے۔ رہی عمل کرنے کی بات تو اگر نیتا لوگ بھی اسلامی ہدایات پر عمل کرنے لگیں گے تو قیامت آجائے گی۔ کیونکہ اللہ میاں نے نیتاؤں کو خاص مٹی سے بنایا ہے ان کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ صرف ہدایات جاری کر سکتے ہیں۔ یہ بیچارے چاہیں بھی تو کسی ہدایت پر خود عمل نہیں کر سکتے کیونکہ فطری طور پر ان میں عمل کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ یہ اصولاً غیر مکلف ہوتے ہیں۔ یہ دوزخ جنت جہاں بھی جائیں گے بے حساب جائیں گے۔ فرشتے ان کا حساب و کتاب کرنے میں اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے۔ اس لئے ان پر تنقید کرنے کے بجائے ان پر رحم کھانا چاہئے اور ان کی قسمت پر رشک کرنا چاہئے کہ عمل سے محروم ہو کر بھی یہ سدا سرخرو ہی دکھائی دیتے ہیں اور جب ان کا دل چاہتا ہے اپنی قوم کو الو بنانے میں پوری طرح کامیاب ہوجاتے ہیں۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

> کانگریس کو چاہئے کہ وہ سنجیدگی سے اس بات پر نظر ثانی کرے کہ کہیں بی جے پی کا احمد بخاری کو کانگریس میں بھیجنے کا ایجنڈہ تو نہیں کیونکہ وہ دباؤ بنا کر کہہ رہے ہیں کہ پی ایم نے چھ مہینے میں اگر ہماری مانگیں نہیں مانیں تو ہم مسلم پارٹی بنائیں گے، اس بات کا کیا مطلب؟

مطلب تو بالکل ظاہر ہے احمد بخاری صاحب دامت برکاتہم پی ایم کے سامنے مسلم قوم کے لامحدود مسائل رکھ دیں گے اتنے کہ جنہیں دیکھ کر اور سن کر پی ایم صاحب کی سٹی گم ہوجائے گی اور ان مسائل کا پورا کرنا کم سے کم اس ہندوستان میں ممکن نہ ہو، مثلاً احمد بخاری صاحب فرمائیں گے کہ اردو زبان کو سرکاری زبان بناؤ۔ پی ایم صاحب سونیا جی سے اردو میں خط و کتابت کریں۔ پارلیمنٹ میں ہر ماہ ایک مشاعرہ منعقد کراؤ اور اس مشاعرہ کو سرکاری اہمیت دی جائے جو ممبر پارلیمنٹ اس مشاعرے میں

شرکت کر کے شاعروں کے شعروں پر داد نہ دے تو اس کی پارلیمنٹ کی رکنیت منسوخ کر دی جائے۔ اس طرح سرکاری طور پر اردو کو فروغ دیں۔ احمد بخاری صاحب نے دوسرا مسئلہ یہ بھی رکھا ہوگا۔ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتیں دی جائیں اگر ملازمتیں نہیں ہیں تو ہندوؤں کو ریٹائرڈ کر کے ان کی جگہ مسلمانوں کو پہنچائیں اور ہر گاؤں میں ایک مسلم یونیورسٹی قائم ہو جس کے ذریعہ دینی تعلیم کو عام کیا جائے اور ان یونیورسٹی کو سرکار کی سرپرستی حاصل ہو۔ اس طرح کے مسائل سامنے رکھ کر انہوں نے پی ایم کا ناک میں دم کر دیا ہوگا۔ پھر اس کے بعد دبے الفاظ میں یہ فرمایا ہوگا کہ اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر آپ مجھے راجیہ سبھا کی سیٹ دیں یا پھر مجھے سیکورٹی فراہم کریں تا کہ جب میں نماز پڑھنے آؤں تو پولیس والے میرے آگے پیچھے رہیں اور میں یہ ثابت کر سکوں کہ میں اپنی قوم کی خاطر خطرے میں ہوں۔ ظاہر ہے کہ یہ بات پی ایم صاحب مان لیں گے اور انہیں دو چار خاکی وردی والے عطا کر دیں گے اس طرح احمد بخاری کی بھی موج آجائے گی اور قوم بھی مطمئن ہو جائے گی کہ احمد بخاری صاحب نے تو ہماری خاطر ہنگامہ کر ہی دیا تھا لیکن وہ بے چارے خود ہی خطرے میں آگئے۔ اور اب ان کی حفاظت فرشتے نہیں پولیس والے کر رہے ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ احمد بخاری صاحب کو بی جے پی ہی کانگریس میں دھکیل رہی ہے تو سراسر الزام ہے۔ بی جے پی کو احمد بخاری جیسا لیڈر پوری مسلم قوم میں نہیں ملے گا۔ البتہ احمد بخاری صاحب بی جے پی کے ان آنسوؤں کو خشک کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں جو ان کی وجہ سے شکست کھا کر بی جے پی کی آنکھوں سے چھلک اٹھے تھے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے احمد بخاری نے جس پارٹی کا بھی ساتھ دیا ہے وہ پارٹی چاروں خانے چت ہوگئی ہے۔ چنانچہ اگر احمد بخاری صاحب بی جے پی کے ناز نخرے نہ اٹھاتے اور مسلمانوں سے اس کی پشت پناہی کی اپیل نہ کرتے تو وہ اتنی ذلت آمیز شکست سے دوچار نہ ہوتی۔ یہ بات احمد بخاری صاحب بھی جانتے ہیں کہ ان کی ہمدردیوں نے بی جے پی کا بیڑہ غرق کر دیا ہے اس لئے اس کی تلافی کی وہ فکر میں لگے ہوئے ہیں اور کیوں فکر میں نہ لگیں گے سب سے پہلے آزاد ہندوستان میں بی جے پی نے ہی احمد بخاری کا مقام پہچانا اور انہیں شہادت سے محفوظ رکھنے کے لئے سیکورٹی عطا کی۔ مسلم قوم نے احمد بخاری کو کیا دیا۔ پھر بھی وہ بے چارے اس مسلم قوم کا تذکرہ کسی بھی غرض سے سہی ہر جگہ کرتے ہی نظر آتے ہیں۔ اب رہی کانگریس کو نصیحت کرنے کی بات تو کانگریس احمد بخاری کی حقیقت کو سمجھتی ہے اور ان کی قیمت کا اسے اندازہ ہے۔

کانگریس ہر مسلمان لیڈر کا بھاؤ تول رکھتی ہے۔ اس لئے اسے ان مسلم نیتاؤں سے کوئی خطرہ نہیں ہے اسے اندازہ ہے کہ کس نیتا کو کتنے پیسوں میں خریدا جا سکتا ہے۔ کانگریس کو یہ بھی اندازہ ہے کہ اس ملک میں جب "مسلم پرسنل لاء بورڈ" ایک نہیں چل سکا تو مسلم پارٹی کیسے چل سکتی ہے۔ جس قوم میں ستر فرقے بنے ہوئے ہوں اس میں مسلم پارٹی کیسے بن سکتی ہے۔ ہمارے نیتا اپنے سگے چچا کو برداشت نہیں کر سکتے یہ دوسرے خیالات کے لوگوں کو کیسے برداشت کرلیں گے اور جب ایک دوسرے کو برداشت نہیں کریں گے تو ایک جھنڈے کے نیچے کیسے جمع ہو سکیں گے؟ مسلم پارٹی بنانے والی بات بھی صرف ایک سیاسی دھمکی ہے۔ انہوں نے ایک بار آدم سینا بنائی تھی۔ اس آدم سینا نے مسلمانوں کو رسوائی کے سوا کیا دیا تھا۔ کانگریس جانتی ہے کہ احمد بخاری کتنے پانی میں ہیں اور وہ پانی کتنا صاف ستھرا ہے؟

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

"لگ رہا ہے کہ دہلی کے شاہی امام جامع مسجد کی امامت سے برطرف ہو کر مسلم پارٹی بنا کر سیاست کا امتحان دیں گے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ سیاست بھی ہم کریں گے اور امامت بھی ہم کریں گے۔"

پیارے میاں صاحب! آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے امام صاحب صرف سیاست کر رہے ہیں، امامت تو ان کی مجبوری ہے۔ دل سے وہ سیاست کر رہے ہیں اور سیاست بھی ایسی جس کا مقصد صرف ہندوؤں کو متحد کرنا ہے اور انہیں چاق و چوبند رکھنا ہے۔ مسجد کے اسٹیج پر کھڑے ہو کر جب وہ دھوئیں دار تقریر کرتے ہیں تو ہندوستان بھر کا ہندو خود کو کمزور سمجھ کر متحد ہو جاتا ہے اور مسلمان ان کی تقریر سن کر آپس میں لڑنے لگتے ہیں اس طرح احمد بخاری کے ایک ہاتھ میں لڈو ہیں اور ایک ہاتھ میں بالوشاہی۔

ہمارے امام صاحب سیاست کا امتحان دے کر بھی ہمیشہ کامیاب رہے ہیں۔ جب وہ مسلمانوں میں فیل ہو جاتے ہیں تو فرقہ پرستوں میں وہ پاس سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے امتحان کی کاپی ایسی ہے کہ اس پر نمبر ملنے ہی ملنے ہیں۔ انہیں مسلمان نمبر نہیں دیتے تو فرقہ پرستوں کی طرف سے انہیں اچھے نمبر مل جاتے ہیں۔ اس لئے احمد بخاری پر طنز کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ان کی انگلیاں تر بتر ہیں اور ان کا سر کڑھائی میں ہے۔ اگر وہ کوئی امتحان نہ بھی دیں وہ جب بھی کامیاب ہیں۔ وہ شاہی امام ہیں اور

شاہی امام کے سیاسی گناہ خواہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ سب ارباب جمہوریت معاف کردینے پر مجبور ہوتے ہیں۔اور یہی شاہی امام ہونے کا کمال ہے۔ وہ کتنی بھیانک غلطی کرلے وہ پھر بھی امام ہی رہے گا اور جب امام رہے گا تو ہر جمعہ کو کچھ نہ کچھ بولے گا۔ جو بے چارے نماز پڑھنے آتے ہیں وہ کچھ نہ کچھ سننے پر مجبور ہوں گے۔ بھلا بتایئے ایسے اماموں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے؟

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

"امام صاحب بابری مسجد نہیں بنوا سکتے، گجرات سے مودی کو نہیں ہٹا سکتے، مسلمانوں کے قاتلوں کو سزا نہیں دلوا سکتے، ایڈوانی اینڈ کمپنی کو بابری مسجد کے قاتلوں کو سزا نہیں دلوا سکتے پھر آپ مسلمانوں کے رہنما کیسے بن سکتے ہیں؟"

پیارے میاں صاحب! آپ شاید بسم اللہ کی گنبد میں مقیم ہیں تب ہی تو ایسی باتیں کر رہے ہیں جن سے خالصتاً دقیانوسیت کی بو آرہی ہے۔ ارے بھئی مسلم لیڈر بننے کے لئے اتنی ساری ذمہ داریاں ادا کرنے کی کہاں ضرورت پڑتی ہے، لیڈر بننے کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ بر سر عام ایک لچھے دار تقریر کردی جائے اور کھادی کا لباس پہن لیا جائے، کچھ نعرے لگادیئے جائیں۔اس سے زیادہ جوش پیدا ہوجائے یا قوم میں جوش پیدا کرنا ہو تو کالی جھنڈی لگادی جائیں اور مردہ باد کی ایک دو تسبیح پڑھ لی جائیں۔بس اتنا ہی مسلمان لیڈر بننے کے لئے کافی ہے اور اگر خود کو قوم کا ٹھیکیدار ثابت کرنا ہو تو ایک ریلی نکال لی جائے یا رام لیلا گراؤنڈ میں ایک مجمع اکٹھا کرلیا جائے اس سے زیادہ ثابت کرنے کی نہ ضرورت پڑتی ہے نہ ہی قوم مطالبہ کرتی ہے، مسلمانوں کے قاتلوں کو سزا دلوانا، بابری مسجد کے قاتلوں کو سولی پر لٹکانا جیسی باتیں جہالت کے قبیل سے ہیں۔آج رواداری کا دور ہے جب تک ہمارا لیڈر فرقہ پرستوں سے بوس و کنار نہیں کرے گا اس کے اپنے مسائل حل نہیں ہوں گے اور اس کے مسائل حل ہونے ہی میں قوم کا بچاؤ ہے کیونکہ ابھی تو وہ اپنا ضمیر بیچ رہا ہے جس پر قوم کا کوئی ادھیکار نہیں۔لیکن اگر اپنا ضمیر بیچ کر اس کا الو سیدھا نہیں ہوگا تو وہ قوم کی آبرو نیلام کرادے گا۔کیونکہ اسے دھن بھی چاہئے اور راجیہ سبھا بھی۔

پیارے میاں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ دہلی کی جامع مسجد کے اردگرد سے جب غریب مسلمانوں کی دکانوں کو اجاڑا گیا۔احمد بخاری تو اس وقت بھی کچھ نہ کرسکے کیونکہ وہ تقریر کرنے اور بیان دینے کے سوا اور کر بھی کیا سکتے ہیں؟

آپ بات کر رہے ہیں ایڈوانی کو سزا دلوانے کی اور شاید آپ کو معلوم نہیں جب امام صاحب کی بیٹی کی شادی ہوئی تھی تو محفل نکاح میں سب سے زیادہ بوسے احمد بخاری ایڈوانی جی کے لے رہے تھے اس لئے نہیں کہ وہ گورے چٹے تھے بلکہ محض اس لئے کہ ان کے سیاسی کارنامے امام بخاری کے نزدیک بھی معتبر تھے اور ان ہی کارناموں سے مسلم لیڈروں کو کچھ بولنے اور نمایاں ہونے کا موقعہ ہاتھ لگتا تھا۔ چنانچہ دیکھنے والوں کی آنکھیں گواہ ہیں کہ بھاجپا کے جتنے بھی لیڈر احمد بخاری کی تقریب شادی میں آئے تھے سب کو حسب منشا عزت ملی تھی۔اور ایسا لگتا تھا کہ شادی کا سارا پروگرام ہی فرقہ پرستوں کو عزت بخشنے کے لئے کیا گیا ہے۔لیکن پیارے میاں جی ہمارا خیال یہ ہے کہ احمد بخاری نے جو کچھ کہا ٹھیک ہی کہا۔اس ملک کے مسلم لیڈر جب تک فرقہ پرستوں کے سامنے اپنا سر نہیں جھکائیں گے تب تک ان کی دال نہیں گلے گی اور قوم کا بھلا بھی اسی وقت ہو سکتا ہے جب ان کے لیڈر کی دال گل جائے۔اس لئے امام بخاری نے فرقہ پرستوں کے روبرو رکوع کیا یا سجدہ کیا وہ سب جائز ہے اور ایک امام کسی بھی موقعہ پر اگر رکوع سجدے نہیں کرے گا تو کیا کرے گا۔وہ اسی زبان کو جانتا ہے اور اسی زبان کے ذریعہ اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ صرف احمد بخاری ہی کے پیچھے کیوں پڑ گئے۔مسلمان لیڈروں میں سب کا یہی حال ہے۔یہ قوم کے لئے نہیں صرف اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے سیاست کر رہے ہیں۔ ان سب کا کام صرف اتنا ہی سا ہے کہ کوئی بیان جاری کردیں۔یا کوئی ریلی نکال لیں یا رام لیلا گراؤنڈ میں کسی بھی جذباتی نعرے کے ذریعہ دو چار لاکھ مسلمان جمع کر کے انہیں ۲۵ لاکھ ثابت کردیں اور اس کے صلے میں از راہ حیرت ہی سہی راجیہ سبھا کی سیٹ لے لیں۔اور قوم پر عملاً لعنت بھیج دیں۔ سب مسلم لیڈر یہی کر رہے ہیں۔ بہر حال آپ صرف احمد بخاری کا ہی نامہ اعمال کیوں ٹٹول رہے ہیں ان سے آپ کی کیا دشمنی ہے؟

مراسلہ نگار اپنے مراسلے کے ختم پر فرماتے ہیں۔

"امام بخاری صاحب۔ مسلمان اب کسی کے بہکاوے میں آنے والا نہیں وہ ہندوستان میں اپنے سیکولر ہندو بھائیوں کے ساتھ رہے گا ووٹ دینے کی سیاست میں بھی اور اور مرنے جینے میں بھی، اب مندر مسجد کا جادو ختم ہوگیا، ہندو اور مسلمان اس ملک کی ترقی چاہتے ہیں اب ان کو بانٹنا ناممکن سا ہوگیا ہے۔"

پیارے میاں آپ اللہ میاں کی گائے محسوس ہوتے ہیں۔آپ کو

شاید معلوم نہیں کہ ہمارے ملک کی سیاست ملک کی آزادی کے پہلے دن سے نفرت کی بنیاد پر چل رہی ہے۔ ہمارے ملک میں تعریف کی نہیں الزامات کی اصل حیثیت ہے جو اچھے انداز میں دوسروں پر الزامات لگالیتا ہے وہ ہی کامیاب ہوجاتا ہے۔ اس ملک سے انگریزوں نے جاتے جاتے اس ملک کے رہنے والوں کو اپنی غلامی کا سبق پڑھایا تھا تا کہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد بھی ہندوستان کا ہر ایک باشندہ انگریزوں کا غلام رہے۔ چنانچہ یہی ہوا ملک تو آزاد ہوگیا لیکن ملک کی تہذیب ملک کی معیشت ملک کے باشندے اور ملک کا قانون سب کچھ انگریزوں کا آج بھی غلام ہے۔ آج بھی ہندوستان کے باشندوں کی اکثریت انگریزوں کے پہناوے پر جان دیتی ہے۔ انگریزی زبان کو اہمیت دیتی ہے۔ ہماری تہذیب وثقافت پر مغربیت کی چھاپ ہے۔ ہمارے طور طریقے انگریزوں سے ماخوذ ہیں۔ انگریزوں نے جو فارمولہ دیا تھا کہ ہندو اور مسلمانوں کو لڑاؤ اور حکومت کرو۔ آج بھی تروتازہ ہے، اردو زبان، مسئلہ کشمیر، مسئلہ پنجاب، اقلیت واکثریت کے نعرے، بابری مسجد رام مندر جیسے مسائل دراصل منافرت پھیلانے کیلئے ہیں اور اسی منافرت کی بنا پر ہماری سیاست چلتی ہے۔ رام مندر کے معاملے میں ہندو لیڈر مخلص نہیں ہے اور بابری مسجد کے معاملے میں مسلمان لیڈر بھی مخلص نہیں ہیں۔ لیڈر ہندو ہو یا مسلمان سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں اور سب کو صرف اپنی فکر ہے۔ جو لوگ قوم کی فکر کرتے ہیں وہ لیڈر بن ہی نہیں پاتے اور اگر بن جاتے ہیں تو انہیں راجیہ سبھا جیسی سیٹیں عطا نہیں ہوتیں۔ سیاست ایک ایسا میدان ہے جو یہاں کامیاب ہے وہی دراصل ناکام ہے اور جو یہاں ناکام ہے وہی دراصل کامیاب ہے۔ ہمیں غم صرف احمد بخاری کا نہیں ہے، ہمیں تو غم یہ ہے کہ ہماری قوم کا کوئی رہنما ایماندار نہیں ہے اور کسی کو بھی اس قوم کی فکر نہیں ہے۔ سب دعوے محض اس لئے کرتے ہیں تا کہ قوم کا الو بنا سکیں اور یہ قوم آزادی سے لے کر برابر الو بنتی رہی ہے اور آئندہ بھی الو بنتی رہے گی۔ آپ کی یہ خوش فہمی کہ اب ہندو مسلمان آپس میں تقسیم ہونے والے نہیں اور مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں محض ایک خوش فہمی ہے۔ آپ دیکھ لینا کہ کچھ دنوں کی دھمکیوں کے بعد کوئی مسلم پلیٹ فارم ضرور وجود میں آجائے گا اور اس کے بعد فرقہ پرستی کو پھر عروج نصیب ہوگا۔ بالکل اسی طرح جس طرح آدم سینا کے وجود میں آنے سے شیوسینا مضبوط ہوگئی تھی اور یہ بات بھی آپ یاد رکھیں کہ جب بھی کوئی مسلم لیڈر فرقہ پرستوں کی دھجیاں اپنی تقریر میں اڑاتا ہے تو وہ مسلمانوں کی خاطر نہیں بلکہ وہ کسی فرقہ پرست پارٹی کے اشاروں پر اچھل کود کرتا ہے۔ مسلمان خوش ہوتے ہیں کیونکہ انہیں گیم کی خبر ہی نہیں ہے۔ مسلم لیڈر کی اچھل کود سے ہندوؤں کے کیمپ میں ہلچل مچ جاتی ہے اور وہ پہلے سے زیادہ مضبوط اور متحد ہوجاتے ہیں اور یہ اچھل کود کرنے والے مسلمان نیتا اپنا محنتانا یعنی اپنی مزدوری فرقہ پرست پارٹیوں سے لے کر خوش ہوجاتے ہیں کہ ہم نے اپنی قوم کو بھی اپنی زہریلی تقریروں سے خوش کردیا اور ہم نے اپنے چیخنے چلانے کے پیسے بھی وصول کرلئے گویا کہ آم کے آم گٹھلیوں کے دام۔

پیارے میاں صاحب! آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہمارے ملک میں ہندو مسلم کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ یہ دونوں قومیں آپس میں لازم وملزوم ہیں اور ان دونوں کے مفادات مشترک ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے درمیان نفرت کی ایک فضا ہمیشہ بنی رہے گی کیونکہ یہ ہماری سیاست کی مجبوری ہے۔ اور اسی مجبوری کی وجہ سے احمد بخاری اور توگڑیا جیسے لوگوں کی چاندی بن رہی ہے۔ اگر ہندو مسلمان ایک ہونے کی قسم بھی کھالیں گے تب بھی فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہیں گے کیونکہ یہ فسادات ہوتے نہیں کرائے جاتے ہیں اور اگر آپ برا نہ مانیں تو میں ایک بات عرض کروں کہ ہندو اور مسلمان وقتاً فوقتاً دونوں بے وقوف بنتے ہیں۔ لیکن مسلمان پہلے بے وقوف بن جاتا ہے اور بہت آسانی سے بن جاتا ہے۔ یہ آج بھی اپنے لیڈروں کے بارے میں اور کم سے کم ان لیڈروں کے بارے میں جو مذہب کا چولا پہن کر میدان سیاست میں دندنا رہے ہیں زبردست خوش فہمی کا شکار ہے اور یہ خوش فہمی جہالت اور حماقت کے اتصال سے جنم لیتی ہے۔ اس لئے یہ سوچنا کہ اب مسلمان کسی چکر میں آنے والا نہیں صرف ایک خواب ہے اور یہ خواب بار بار حقائق سے ٹکرا کر چکنا چور ہوتا رہے گا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

پاکیزگی اور صحت

اگر ہم تعلیمات اسلام پر ایک غائر اور گہری نگاہ ڈالیں اور اسلامی عبادات پر غور کریں تو ہمیں ایک بین اور ایک بہت واضح چیز جو نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام پاکیزگی، طہارت اور صفائی کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور اس کی بڑی ہی تاکید کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک خصوصیت، جس میں وہ بالکل یکتا اور منفرد ہیں، یہ ہے کہ جس ملک میں وہ پہنچے، جس خطہء ارض پر انھوں نے اپنا پرچم کشور لہرایا، جس سرزمین کو اپنے قدم سے سعادت بخشی وہاں سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اسے گل وگلزار بنادیا۔ اپنی رعایا کی فلاح وآسائش اور صحت وتوانائی کے لیے انھوں نے تمام وسائل صرف کردیے اور اسے ایک نئی زندگی سے آشنا کردیا۔ بے شک مسلمانوں نے علم بھی پھیلایا، تہذیب وتمدن کو بھی رواج دیا، اصلاح معاشرہ کے فرائض بھی حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیے۔

قرآن مجید فرقانِ حمید پاکیزگی اور صفائی کا درس دیتا ہے۔ درحقیقت یہ قانونِ خدا ہے کہ مومن صاف ستھرا اور پاکیزہ ہے۔

اس بات کو قرآن کریم نے یہ کہہ کر بالکل واضح کردیا ہے کہ: "پاک صاف رہو۔" (المائدہ)

"اللہ پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے۔" (التوبہ: 108) اولین احکام جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے ان میں سے ایک حکم یہ تھا۔

"اے نبی ﷺ اپنے کپڑے پاک رکھو اور گندگی سے بچو، صفائی اور پاکیزگی کا پیغام حضور ﷺ نے پوری امت، بلکہ پوری انسانیت تک پہنچا دیا ارشاد فرمایا۔

"پاکیزگی نصف ایمان ہے۔" (مسلم)

اسلام میں پاکیزگی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک روح کی پاکیزگی۔ روح کی پاکیزگی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو تمام برائیوں سے پاک صاف رکھے۔ روح کی ناپاکیاں اور نجاستیں وہ بداخلاقیاں اور برائیاں ہیں جن کے اختیار کرنے سے انسان کی روح گندی اور میلی ہوتی ہے۔ روح کی پاکیزگی کا طریقہ یہ ہے انسان ہر برائی اور گناہ سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو اچھی عادتوں اور اچھے اخلاق سے سنوارے۔ جس قدر بھی انسان گناہوں اور برائیوں سے بچے گا اسی قدر اس کی روح پاک صاف اور ستھری ہوتی چلی جائے گی اور روح کی پاکیزگی کا اثر جسم کی پاکیزگی پر بھی پڑتا ہے۔

دوسری پاکیزگی جسم کی پاکیزگی ہے۔ جسم کی پاکیزگی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے جسم کا ظاہری ناپاکیوں سے پاک صاف رکھے، گندہ اور میلا نہ ہونے ہونے دے، مثلاً غسل ہی کو لیجیے صحت مندی، تازگی اور صفائی کے یہ تقاضے ہیں کہ انسان روزانہ غسل کرے اور اگر پانی کی قلت یا اور کوئی دوسری وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ہفتے میں ایک روز جمعہ کی نماز کے لیے اس کا اہتمام ضرور کرے۔ پھر اسلام نے ہمیں یہ بھی درس دیا ہے کہ ہم دانتوں کو صاف رکھنے کے لیے پابندی سے مسواک کریں، کیونکہ پیٹ کی بیسیوں بیماریاں دانتوں کے میل کچیل سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "اگر مجھے امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں مسواک کرنا ہر مومن پر فرض قرار دیتا۔"

> **"جسم اور روح کی پاکیزگی اور صفائی کے ساتھ اسلام اس ماحول کی پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا بھی مطالبہ کرتا ھے جس میں انسان دھتا ھے، مثلاً جس گھر میں وہ رھتا ھے اسے صاف ستھرا رکھے اور ہر ایسی چیز سے پرھیز کرے کہ جسے دیکھ کر دوسروں کو کراھیت آتی ھو یا تکلیف پھنچنے کا اندیشہ ھو۔"**

انسان کا لباس بھی جسم کی پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اسلام اگرچہ لباس میں شان وشکوت، اسراف بے جا اور تکلف کو پسند نہیں کرتا لیکن لباس میں صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کا مطالبہ ضرور کرتا ہے۔ ظاہری شکل وصورت کو بھی قرینے سے رکھنے کی اسلام تاکید کرتا ہے، کیونکہ یہ بات بھی پاکیزگی اور صفائی کے ضمن میں آتی ہے۔ اسلام اس کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی آدمی اپنی شکل وحشیوں کی سی بنائے ہوئے میلا کچیلا بدن رکھے بے تکے بال بڑھائے ہوئے پھرے چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "خدا تعالیٰ میلا کچیلا بدن

اور بکھرے بال پسند نہیں فرماتا۔'' (ترمذی)

ناخنوں کے ذریعے سے بھی بہت سی غلاظت کھانے کے ساتھ پیٹ کے اندر جاکر معدے کی بیماریاں پیدا کرتی ہیں اور ویسے بھی وحشیوں کی طرح ناخن بڑھائے ہوئے آدمی اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ رسول اکرم ﷺ نے جن دس چیزوں کو پیغمبر کی سنت قرار دیا ہے ان میں سے ایک ناخنوں کا تراشنا بھی ہے۔

جسم اور روح کی پاکیزگی اور صفائی کے ساتھ اسلام اس ماحول کی پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا بھی مطالبہ کرتا ہے جس میں انسان رہتا ہے مثلاً جس گھر میں وہ رہتا ہے اسے صاف ستھرا رکھے اور ہر ایسی چیز سے پرہیز کرے کہ جسے دیکھ کر دوسروں کو کراہیت آتی ہو یا تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو، مثلاً بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ گھر کا کوڑا کرکٹ صاف کرکے اپنے دروازے کے سامنے سڑک پر یا گلی میں ڈال دیتے ہے۔ اسی طرح راستوں میں تھوکنا، بار بار ناک میں انگلیاں ڈال کر میل نکالنا، سایہ دار درختوں کے نیچے گزرگاہوں میں پیشاب کرنا، یہ سب چیزیں صاف ستھرے ماحول کو متاثر کرتی ہیں۔ اسلام ان سب باتوں کو طہارت اور تہذیب کے خلاف قرار دیتا ہے۔

کون ہے جسے اپنی زندگی عزیز نہ ہو، جو صحت وتندرستی کا جویا نہ ہو، طویل عمر کا متمنی نہ ہو، جس کے نہاں خانہ قلب میں یہ آرزو نہ ہو کہ جب تک زندہ رہے کسی پر بار نہ بنے۔ ہاتھ پاؤں کام آتے رہیں، دماغ آنکھ اور زبان سلامت رہے، یہ سب کی آرزو ہے، ہر فرد اور ہر شخص کی تمنا ہے لیکن کام صرف آرزوؤں سے نہیں بنا کرتے۔ اس کو بروئے کار لانے کے لیے یقین محکم اور عمل پیہم کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ برف کو انگارہ سمجھ لیا جائے اور انگارہ برف کی صورت اختیار کرلے۔ غرض کوئی کام بھی ہو، وہ اسی وقت انجام پاسکتا ہے کہ جب صحیح طور سے اس کے اسباب اور وسائل بہم پہنچ جائیں۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ''خیر اُمت'' کے خطاب سے نوازہ ہے اور انھیں معروف کا حکم دینے اور منکر سے روکنے کا فریضہ سونپا گیا ہے۔ کیا یہ فریضہ کوئی ایسی قوم یا جماعت انجام دے سکتی ہے جو نحیف وضعیف ہو، جس کی صحت خراب ہو، جو زمانے کے مصائب برداشت کرنے کی ہمت نہ رکھتی ہو؟ اس سوال کا جواب نفی میں ہی دیا جاسکتا ہے پھر اگر ہم واقعی ''خیر امت'' بننا چاہتے ہیں اور وہ فرائض ادا کرنا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر عائد ہوتے ہیں تو ہمیں مضبوط توانا اور طاقت ور بننا چاہیے۔ طاقت وتوانائی حاصل کرنے کے لیے ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہماری صحت قابلِ رشک ہو۔

قسط نمبر: ۶۵

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

دوسری طرف شعیب علیہ السلام ایک عرصہ تک اپنی قوم کو سیدھے راستے اور نیکی کی طرف بلاتے رہے اور انہیں شرک اور خرید وفروخت میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے سے منع کرتے رہے۔ جب اہل مدین نے آپ کی تبلیغ پر کوئی دھیان نہ دیا تو وہی ہوا جو قانون الٰہی کا ابدی اور سرمدی فیصلہ ہے یعنی حجت وبرہان کی روشنی آنے کے بعد بھی جب انہوں نے باطل پر اصرار کیا، حقیقت اور صداقت کا مذاق اُڑایا اور اللہ واحد کے دین کی تبلیغ میں رکاوٹیں ڈالیں تو پھر اللہ کا عذاب اس مجرم قوم پر نازل ہوا تا کہ آنے والی قومیں ان سے عبرت حاصل کریں۔

نافرمانی اور سرکشی کی پاداش میں قوم شعیب علیہ السلام کو دو طرح کے عذاب نے آن گھیرا۔ ایک انتہائی بھیانک اور ہولناک زلزلے کا عذاب اور دوسرا ان پر آگ کی بارش کا عذاب۔ جب وہ اپنے گھروں میں آرام کررہے تھے تو یک بیک ایک ہولناک زلزلہ آیا۔ ابھی اس کی ہولناکی ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ اوپر سے آگ برسنے لگی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ صبح دیکھنے والوں نے دیکھا کہ اہل مدین کے سرکش اور مغرور اوندھے منہ مردہ پڑے ہوئے تھے۔

اس عذاب کے نزول سے قبل ہی شعیب علیہ السلام، حضر موت کی طرف چلے گئے تھے اور وہیں ان کی موت واقع ہوئی۔ حضر موت میں ایک قبر ہے جو زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ وہاں کے باشندوں کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ شعیب علیہ السلام کی قبر ہے۔ حضر موت کے مشہور شہر شیون کے مغربی جانب ایک مقام ہے، اس کو شیام کہتے ہیں۔ اس جگہ سے اگر کوئی مسافر وادی ابن علی کی راہ ہوتا ہوا شمال کی جانب آگے بڑھے تو اس وادی کو عبور کرنے کے بعد وہ جگہ آتی ہے، جہاں یہ قبر موجود ہے۔ یہاں مطلق کوئی آبادی نہیں ہے۔ جو شخص بھی اُدھر کا رخ کرتا ہے، وہ صرف شعیب علیہ السلام کی قبر کی زیارت ہی کے لئے جاتا ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

دشت سینا میں ایک روز جبرائیل علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی لے کر آئے کہ وہ کوہستان سینا پر جا کر تیس دن کے روزے رکھیں اور اعتکاف میں بیٹھیں۔ اس کے بعد خداوند انہیں بنی اسرائیل کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے احکامات عشرہ عطا فرمائیں گے۔

جبرائیل امین علیہ السلام ایک بہترین گھوڑے پر سوار تھے جس وقت یہ پیغام انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو پہنچایا، اس وقت بنی اسرائیل کے بہت سے لوگوں کے علاوہ سامری بھی وہاں موجود تھا۔ چونکہ جبرائیل علیہ السلام بچپن میں سامری کی پرورش کرتے رہے لہٰذا سامری پہچان گیا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اسی وقت وہاں عزازیل نمودار ہوا اور تیزی سے سامری کے پاس آیا اور اسے مخاطب کیا۔

''اے سامری، میرے دوست! یہ شخص جو بہترین گھوڑے پر سوار ہے، جانتا ہے، کون ہے۔؟''

سامری مسکرادیا۔ ''اے محترم عزازیل! گھوڑے پر سوار اس شخص کو مجھ سے بڑھ کر بھلا کون جان سکتا ہے، یہ جبرائیل علیہ السلام ہے، جو بچپن میں میری پرورش کرتا رہا ہے۔''

اس پر عزازیل نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ ''اے سامری کیا میں تجھے جبرائیل علیہ السلام سے وابستہ راز کی ایک بات نہ بتاؤں جس کے باعث تو بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا فتنہ کھڑا کر کے اپنے لئے بہت سے فوائد حاصل کرسکتا ہے۔''

اس پر سامری نے ازحد دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا۔ ''اے محترم عزازیل! وہ راز کی بات کونسی ہے؟''

عزازیل اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔ ''جبرائیل علیہ السلام جس عمدہ اور بہترین گھوڑے پر سوار ہے، یہ گھوڑا حیات کا فرشتہ ہے۔ شاید تو میری اس بات کو تسلیم نہ کرے لیکن اعتبار کرنے کے لئے میں تجھے ٹھوس

ثبوت فراہم کرتا ہوں وہ یہ کہ دشت سینا میں جدھر جدھر سے یہ گھوڑا گزرے گا اور جہاں جہاں اس کے پاؤں پڑیں گے وہاں زمین میں سے سبزہ اُگ آئے گا اور یہی اس گھوڑے کے فرشتۂ حیات ہونے کا ثبوت ہے پس اے سامری! زمین پر جہاں جہاں اس گھوڑے کا پاؤں پڑے تو وہاں سے مٹی اٹھالے، پھر بنی اسرائیل کے لئے ایک گوسالہ تراش اور جب تو یہ مٹی گوسالے میں ڈالے گا تو اس گوسالے میں زندگی کے آثار پیدا ہو جائینگے اور وہ کسی زندہ گوسالے کی طرح ڈکرانے لگے گا۔"

سامری پر یہ انکشاف کرنے کے بعد عزازیل وہاں سے چلا گیا۔ سامری ایک طرف ہو کر بڑے غور اور انہماک سے جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ پھر جب جبرائیل امین علیہ السلام اللہ کے احکامات موسیٰ علیہ السلام کو پہنچانے کے بعد وہاں سے جانے لگے تو سامری نے دیکھا کہ واقعی جہاں جہاں ان کے گھوڑے کے پاؤں پڑتے تھے وہاں زمین سبزہ اُگلنے لگتی تھی۔ سو سامری لپک کر آگے بڑھا اور جس جگہ پاؤں پڑے وہاں سے مٹھی بھر مٹی اٹھا کر ایک کپڑے میں باندھ کر محفوظ کر لی۔

❁❁❁❁❁❁

خداوند کی طرف سے یہ احکامات آنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا۔"میں کوہستان سینا پر ایک ماہ کے روزے رکھوں گا اور اعتکاف میں بیٹھوں گا۔ ایک ماہ کے بعد خداوند کی طرف سے مجھے تمہاری بہتری کے لئے دس احکامات عطا کئے جائیں گے جنہیں لے کر ایک ماہ کے بعد میں تمہارے پاس واپس آؤں گا۔ میرے بعد میرے بھائی ہارون علیہ السلام تمہارے درمیان موجود رہیں گے اور میری غیر موجودگی میں تمہارے احوال کے نگراں رہیں گے۔" اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو بھی ہدایات جاری کیں اور پھر وہ احکام خداوندی کے مطابق جبل سینا کی طرف چلے گئے۔

جب موسیٰ علیہ السلام کا ایک ماہ کا اعتکاف اور روزے ختم ہو گئے تو انہوں نے خداوند سے ہم کلام ہونے کی تیاری شروع کی۔ چونکہ گزشتہ ایک ماہ آپ مسلسل روزے ہی میں بسر کرتے چلے آ رہے تھے اس لئے آپ اپنے منہ میں بو سی محسوس کرتے تھے لہٰذا انہوں نے پسند نہ کیا کہ اس حالت میں اپنے رب سے ہم کلام ہوں۔ سو انہوں نے جبل سینا پر اُگی ہوئی ایک خوشبودار گھاس کو چبایا اور اسے کھا بھی لیا تا کہ منہ کی بو ختم ہو جائے۔ جب موسیٰ علیہ السلام ایسا کر چکے تو وحی کے ذریعہ انہیں روک دیا گیا کہ اے موسیٰ تم نے خداوند کے حکم کے خلاف ہم کلامی سے پہلے روزہ کیوں افطار کیا؟

اس جواب دہی پر موسیٰ علیہ السلام کو خوف لاحق ہوا تاہم انہوں نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے اس کی وجہ بیان کی۔ تب انہیں حکم خداوندی ہوا کہ دس دن کے روزے اور رکھو اس کے بعد وہ احکامات عشرہ تمہیں عطا کئے جائینگے ساتھ ہی خداوند کریم کی طرف سے ان پر یہ بھی واضح کیا گیا کہ یاد رکھو خداوند کو روزے دار کے منہ کی بو بھی مشک و عنبر کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔ یوں موسیٰ علیہ السلام کا وہ اعتکاف تیس دن کی بجائے چالیس دن میں تبدیل کر دیا گیا۔

اعتکاف کی مدت بڑھنے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عزازیل پھر سامری کے پاس پہنچا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔"اے سامری! فرشتۂ حیات کے پاؤں تلے سے تو نے جو مٹی اٹھائی تھی اسے اب تو بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے کے لئے کام میں لا سکتا ہے۔"

اس پر سامری نے بڑے اشتیاق اور جستجو سے پوچھا۔"اے معزز عزازیل! اس مٹی کو میں کیسے بنی اسرائیل کو بھٹکانے میں استعمال کر سکوں گا؟"

عزازیل نے ناصحانہ انداز میں کہا۔"دیکھ موسیٰ علیہ السلام تیس دن کا وعدہ کر کے گئے تھے لیکن تیس دن گزر جانے کے بعد بھی وہ واپس نہیں آئے اس سے بنی اسرائیل میں ایک اضطراب اور بے چینی سی پھیل گئی ہے۔ سو اے سامری! تو اس اضطراب اور بے چینی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام سے بھی بڑا مقام حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ بنی اسرائیل کے لوگ مصر سے جو سونا اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں اس سے تو ایک بچھڑا بنا اور وہ مٹی جو تو نے فرشتۂ حیات کے پاؤں تلے سے اٹھائی ہے اس بچھڑے کے اندر ڈال دے۔ اس مٹی کی برکت سے وہ بچھڑا آوازیں نکالنے لگے گا۔ ایسا کرنے کے بعد تو بنی اسرائیل سے کہنا کہ موسیٰ علیہ السلام تو بھول ہی گئے تھے تمہارا اصل معبود اللہ نہیں بلکہ یہ بچھڑا ہے۔ چونکہ بنی اسرائیل اپنی آنکھوں سے اس سنہرے بچھڑے کو دیکھیں گے اور اپنے کانوں سے اس کی آوازیں سنیں گے تو اس کو اپنا معبود تسلیم کر لیں گے اور یوں تو نہ صرف بنی اسرائیل کو بھٹکانے میں کامیاب ہو جائے گا بلکہ بنی اسرائیل میں تو ایک اعلیٰ اور برتر مقام بھی حاصل کر لے گا۔"

سامری نے فوراً خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"محترم عزازیل! میں ایسا ضرور کروں گا۔"

پھر ایک روز سامری نے بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے بنی اسرائیل! میں دیکھ رہا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام کے جبل سینا سے وقت مقررہ پر نہ آنے سے تم لوگوں کے درمیان ایک انقلاب کا اندیشہ ہے پس تم مجھے اپنے وہ زیورات لا دو جو تم نے مصریوں سے مستعار لئے تھے اور پھر وہ واپس نہیں کئے تھے، تو میں تمہارے فائدے کا ایک بہترین کام کروں گا۔"

بنی اسرائیل سامری کے کہنے میں آگئے اور وہ تمام زیورات جو مصر سے اپنے ساتھ لائے تھے سامری کے حوالے کر دیئے۔ اس سونے سے سامری نے ایک گوسالہ تیار کیا اور پھر اس میں وہ خاک ڈال دی جو اس نے فرشتۂ حیات کے قدموں تلے سے اٹھائی تھی۔

یوں اس ترکیب سے اس گوسالہ میں آثار حیات پیدا ہو گئے اور وہ ایک جاندار بچھڑے کی طرح بھائیں بھائیں کی آوازیں نکالنے لگا۔ اسے بولتا دیکھ کر بنی اسرائیل بڑے متاثر ہوئے۔

سامری نے بھی ان کی کیفیت سے بڑا فائدہ اٹھایا اور انہیں مخاطب کر کے کہا۔ اے بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام سے غلطی اور بھول ہو گئی ہے کہ وہ خدا کی تلاش میں جبل سینا کی طرف چلے گئے ہیں بلکہ میں تو دعوے سے کہتا ہوں کہ تمہارا معبود تو اس سنہری گوسالہ کی صورت میں تمہارے سامنے موجود ہے لہٰذا تم اسی کی پرستش اور عبادت کرو۔"

بنی اسرائیل چونکہ مصر میں غلامی کے دور سے بھی سنہری گائے کی پرستش میں دلچسپی رکھتے تھے جس کی بنا پر ان میں مشرکانہ رسومات اور عقائد نے جگہ لے لی تھی۔ گوسالہ پرستی مصر کا قدیم عقیدہ تھا اور اسے ان کے مذہب میں بڑی اہمیت دی جاتی تھی۔ مصر کے ایک بڑے دیوتا موآس کا منہ بھی گائے کی شکل کا تھا۔ وہ یہ عقیدہ بھی رکھتے تھے کہ زمین گائے کے سر پر قائم ہے۔ سو وہ گائے کو پوجنے کے سلسلے میں بھی رغبت رکھتے تھے۔ چنانچہ جب سامری نے انہیں سنہری بچھڑے کی عبادت کرنے کو کہا تو وہ پرانے تاثرات کی بنا پر گوسالہ پرستی کی طرف مائل ہو گئے اور انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ اور خداوند کریم کو پس پشت ڈال کر سنہری گوسالہ کو اپنا معبود تسلیم کر لیا تھا۔

موسیٰ علیہ السلام کے بعد چونکہ بنی اسرائیل کو راہ راست پر رکھنے کی ذمہ داری ہارونؑ پر تھی۔ لہٰذا جب انہوں نے دیکھا کہ سامری نے ایک ایسا سنہری گوسالہ تیار کیا ہے جس سے اصل بچھڑے کی سی آوازیں سنائی دیتی ہیں تو انہوں نے بنی اسرائیل کو سمجھایا کہ یہ بچھڑا جس کی تم خدا کو چھوڑ کر پوجا پاٹ کرنے لگے ہو۔ سامری کے فریب اور دھوکے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ انہوں نے بنی اسرائیل پر زور دیا کہ وہ بچھڑے کی طرف مائل نہ ہوں اور خدائے واحد کی عبادت پر قائم رہیں لیکن بنی اسرائیل نے ہارونؑ کی اس نصیحت پر کوئی کان نہ دھرا۔ بلکہ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے ہارونؑ سے صاف صاف کہہ دیا کہ اگر تم نے ہمیں گوسالہ پرستی سے روکا تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ ہارونؑ نے جب دیکھا کہ خود ان کے روکنے کی وجہ سے بنی اسرائیل دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں اور اندیشہ ہے کہ بنی اسرائیل کے اندر خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ اس بنا پر وہ خاموش رہے اور بڑی بے چینی سے موسیٰ علیہ السلام کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔

موسیٰ علیہ السلام کا چالیس روزہ اعتکاف جب پورا ہو چکا تو وہ جبل سینا کی چوٹی پر پہنچے وہاں خداوند کریم ان سے ہمکلام ہوئے۔ انہیں وہاں تختیوں پر لکھے ہوئے وہ احکامات عشرہ عطا کئے گئے۔ جنہیں بنی اسرائیل میں نافذ کیا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کو یہ بھی بتایا گیا کہ جب کوئی قوم ہدایت پر پہنچے اور اس کی صداقت پر دلائل اور حجت آ جانے کے باوجود بھی سمجھ سے کام نہیں لیتی اور گمراہی اور باپ دادا کی بری رسومات پر قائم رہتی ہے تو پھر ہم بھی ایسی قوم کو اس کی گمراہی میں چھوڑ دیتے ہیں اور ہمارے پیغام میں اس کے لئے کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ اس لئے کہ اس نے قبول حق کے معاملہ میں بغاوت اور سرکشی اختیار کر لی ہوتی ہے۔ جو لوگ ناحق اللہ کی زمین میں سرکشی کرتے ہیں۔ ہم اپنی نشانیوں سے ان کی نگاہیں پھرا دیں گے۔ ایسے لوگ دنیا بھر کی نشانیاں دیکھ لیں۔ تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے اگر وہ دیکھیں کہ ہدایت کی سیدھی راہ سامنے ہے تو کبھی اس پر نہ چلیں اور اگر دیکھیں کہ گمراہی کی ٹیڑھی راہ سامنے ہے، تو فوراً اس پر چل پڑیں۔ ان کی ایسی حالت اس لئے ہوتی ہے کہ ہماری نشانیاں جھٹلاتے ہیں اور ان کی طرف سے غافل رہتے ہیں اور جن لوگوں نے بھی ہماری نشانیاں جھٹلائیں اور آخرت کے پیش آنے سے بے فکر رہے تو ان کے سارے کام غارت گئے۔ آخرت میں جو کچھ انہیں ملے گا وہ ان کرتوتوں کی سزا میں ملے گا جو وہ دنیا کے اندر کرتے رہے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام کو احکامات عشرہ عطا کرنے کے بعد خداوند نے ان سے پوچھا۔ "اے موسیٰ علیہ السلام تو نے ہماری طرف آنے میں جلدی کیوں کی اور اپنی قوم کو پیچھے کیوں چھوڑ آئے؟"

اس پر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ "اے خداوند! میں نے ایسا اس لئے کیا کہ تیرے پاس جلد حاضر ہو کر قوم کیلئے ہدایت حاصل کروں۔"

خداوند نے فرمایا۔ "اے موسیٰ علیہ السلام جس قوم کی ہدایت کے

لئے تم اس قدر مضطرب اور بے چین ہو وہ گمراہی میں مبتلا ہو چکی ہے تیری غیر موجودگی میں بنی اسرائیل نے اپنے لئے ایک سنہری گوسالہ تیار کر لیا ہے اور اب وہ میری بندگی اور عبادت کی بجائے اس گوسالہ کی پرستش کرتے ہیں۔"

خداوند کا یہ انکشاف سن کر موسیٰ علیہ السلام کو سخت صدمہ اور غم ہوا اور غصہ وندامت میں وہ کوہستان سینا سے اتر کر اس طرف بھاگے جہاں بنی اسرائیل کی خیمہ گاہ تھی۔ غصہ میں بھرے ہوئے جب موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس آئے اور انہوں نے دیکھا کہ قوم واقعی ہی گوسالہ پرستی میں مبتلا ہو چکی ہے تو بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"اے میری قوم مجھ سے ایسی کونسی تاخیر ہوگئی ہے جو تم نے یہ آفت برپا کی؟"

موسیٰ علیہ السلام چونکہ انتہائی غصے اور غیظ وغضب کی حالت میں تھے اس لئے جو الواح انہیں خداوند کی طرف سے ملی تھیں وہ بھی ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر گئی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی جواب طلبی پر بنی اسرائیل کے لوگوں نے اپنی حیثیت واضح کرتے ہوئے کہا۔

"اے موسیٰ علیہ السلام گوسالہ پرستی کو اپنانے میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ مصریوں کے زیورات کا جو بوجھ ہم ساتھ لئے پھر رہے تھے۔ وہ سامری نے ہم سے مانگ کر ہمیں یہ کہا کہ موسیٰ علیہ السلام بھول گیا ہے جو جبل سینا پر اپنے رب کی تلاش میں گیا ہے اور اس نے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے لئے مصریوں جیسا ہی ایک معبود تیار کرتا ہوں۔ سو اس نے اس سونے سے ہمارے لئے ایک گوسالہ تیار کر دیا جو جاندار بچھڑے کی طرح بھائیں بھائیں کی آوازیں نکالتا ہے۔ اس کی تکمیل کے بعد سامری نے ہم سے کہا کہ یہی تمہارا معبود ہے۔ اس کام میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔"

موسیٰ علیہ السلام بہت گرام مزاج کے انسان تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی کی گردن پکڑ لی اور جواب طلبی کے لئے اپنا ہاتھ ان کی داڑھی کی جانب بڑھایا۔

ہارون علیہ السلام نے فوراً اپنی صفائی پیش کی۔ "میرے بھائی اس گوسالہ پرستی میں میری مطلق کوئی خطا نہیں۔ میں نے انہیں ہر چند سمجھایا! مگر انہوں نے کسی بھی طرح میری بات نہ مانی اور کہنے لگے کہ جب تک موسیٰ علیہ السلام نہ آئے، ہم تیری بات قطعاً سننے والے نہیں۔ انہوں نے مجھے قتل کرنے کا بھی ارادہ کر لیا تھا جب میں نے یہ حالت دیکھی تو خیال کیا کہ اب اگر ان سے لڑائی کی جائے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مجھ پر ہی الزام لگاؤ کہ میرے پیچھے قوم میں میرے بھائی نے تفرقہ ڈال دیا۔ اس لئے میں خاموشی کے ساتھ تیرا منتظر رہا۔ تو میرے سر کے بال نہ نوچ اور میری داڑھی پر ہاتھ پھیلا کر میرے معاملے میں دوسروں کو ہنسنے کا موقع فراہم نہ کر۔"

ہارون علیہ السلام کے معقول دلائل سن کر موسیٰ علیہ السلام کا غصہ جاتا رہا۔ وہ سامری کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے مخاطب کر کے فرمایا۔

"تو نے یہ کیا ڈھونگ رچایا ہے۔"

اس پر سامری نے کہا۔ "میں نے تیری ایسی بات دیکھی جو ان اسرائیلیوں میں سے کسی نے بھی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے تو یہ دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے تھے تو وہ فرشتۂ حیات پر سوار تھے۔ وہ گھوڑے کی صورت میں تھا اور جس سمت کی طرف گزرتا تھا وہاں ہریالی ہوتی چلی جاتی تھی۔ میں نے آگے بڑھ کر اس کے قدموں کی خاک سے مٹھی بھر لی اور اس خاک کو اس گوسالہ میں ڈال دیا۔ پس اس میں بھی زندگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ اس کے بھائیں بھائیں کرنے پر لوگ خود ہی بھاگے بھاگے اس کی طرف اُمڈے اور اسے اپنا معبود جان کر اس کی پرستش شروع کر دی تھی۔"

اس موقعے پر سامری کے لئے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی جس کے جواب میں سامری کو مخاطب کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ "بنی اسرائیل کے اندر سنہری گوسالہ کی صورت میں تو نے شرک کی ابتدا کی ہے۔ اس لئے تیرے لئے دنیا میں یہ سزا تجویز کی گئی ہے کہ تو پاگلوں کی طرح مارا مارا پھرے گا اور جب کوئی انسان تیرے قریب آئے گا تو دور بھاگتے ہوئے یہ کہنے لگے گا کہ دیکھنا مجھ کو ہاتھ مت لگانا۔ یہ تو تیرا دنیاوی عذاب ہے اور قیامت کے روز تیرے جیسے نافرمانوں اور گمراہوں کے لئے جو عذاب میرے رب کی طرف سے مقرر ہے وہ ہر صورت میں پورا ہونے والا ہے۔" چنانچہ سامری کی یہ کیفیت ہوگئی کہ وہ صحراؤں میں پاگلوں اور دیوانوں کی طرح پھرنے لگا جو شخص اسے سامنے دیکھتا وہ اس سے دور بھاگتا اور یہ شور کرتا کہ مجھے ہاتھ مت لگانا۔ اس نے جو بچھڑا بنایا تھا اسے موسیٰ علیہ السلام نے آگ میں ڈال کر خاک کر دیا پھر اس خاک کو دریا میں پھینک کر نابود کر دیا گیا۔ ان معاملات سے فارغ ہونے کے بعد موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے اور التجا کی۔

"اے خداوند بنی اسرائیل کے وہ لوگ جو اس شرک اور بے دینی میں مبتلا ہوئے ہیں ان کی تیرے یہاں کیا سزا ہے۔؟"

خداوند نے موسیٰ علیہ السلام کو بتایا۔ "جن لوگوں نے شرک کیا ہے

انہیں اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔"

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا۔"تمہاری توبہ کی صرف ایک ہی صورت مقرر کی گئی ہے کہ شرک میں مبتلا مجرم اپنے آپ کو اس طرح ختم کرلیں کہ جو شخص رشتہ میں جس سے زیادہ قریب ہے اپنے عزیز کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے یعنی باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو اور بھائی بھائی کو۔"

آخر بنی اسرائیل کو خداوند کے اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اس طرح تین ہزار اسرائیلی جو گوسالہ پرستی میں مبتلا ہوئے تھے اپنے ہی باپ بیٹے اور بھائیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

جب یہ کام ہو چکا تو موسیٰ علیہ السلام نے خداوند کریم کی طرف سے جو الواح ملی تھیں ان کی طرف اشارہ کرکے بنی اسرائیل سے کہا۔"اے میری قوم یہ الواح مجھے خداوند کی طرف سے عطا کی گئی ہیں۔ تمہارا فرض ہے کہ ان پر جو احکامات ہیں ان کا تم اتباع کرو۔"

وہ بھی بنی اسرائیل ہی تھے۔ انہوں نے کہا۔ موسیٰ علیہ السلام ہم کیسے یقین کرلیں کہ یہ تختیاں اللہ کی طرف سے دی گئی ہیں صرف تیرے کہنے سے تو ہم نہیں مانیں گے۔ ہم تو جب ایمان لائیں گے جب اللہ کو خود اپنی آنکھوں سے بے حجاب دیکھیں گے اور وہ یہ کہے گا کہ واقعی یہ میری طرف سے ہیں اور تم اس پر ایمان لاؤ۔"

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا کہ یہ بے وقوفوں سا سوال نہ کھڑا کرو۔ ان آنکھوں سے اللہ کو کس نے دیکھا ہے جو تم خداوند کو دیکھ سکو گے لیکن بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی کوئی بات نہ مانی اور اپنے اس اصرار پر بدستور قائم رہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ یوں ماننے والے نہیں ہیں تو انہیں مخاطب کرکے فرمایا۔"یہ کیسے ممکن ہے کہ تم لاکھوں کی تعداد میں میرے ساتھ جبل سینا پر اس کی تصدیق کے لئے جاؤ! مناسب یہ ہے کہ میں تم میں سے چند سردار چن کر اپنے ساتھ لے جاتا ہوں۔ وہ اگر واپس آکر تصدیق کردیں تو پھر تم سب اسے تسلیم کرلینا اور چونکہ تم ابھی گوسالہ پرستی کے ایک بہت بڑے گناہ سے گزر چکے ہو۔ اس لئے اظہار ندامت اور آئندہ نیکی کے عہد کے لئے بھی یہ موقع مناسب ہے۔"

بنی اسرائیل اس کے لئے تیار ہو گئے اور انہوں نے اپنے ستر سردار چنے کہ ان سرداروں کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام جبل سینا کی طرف جائیں، اگر یہ ستر سردار آکر کہہ دیں کہ ہم نے اللہ کو دیکھا ہے اور یہ کہ احکامات جن کا ہمیں اتباع کرنے کو کہا جاتا ہے خداوند کی طرف سے ہیں تو ہم بھی انکو مان لیں گے اور جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ان پر عمل کریں گے۔

آخر کار ان ستر سرداروں کو لے کر موسیٰ علیہ السلام جبل سینا کی طرف روانہ ہوئے اور انہیں ایک طرف کھڑا کرنے کے بعد آگے بڑھ کر خداوند کے حضور ہمکلامی کے لئے التجا کی۔

ان ستر سرداروں نے دیکھا کہ جبل سینا پر سفید رنگ کے بادل کی طرح نور نمودار ہوا جس نے موسیٰ علیہ السلام کو گھیر لیا جب یہ بادل نما نور موسیٰ علیہ السلام پر پوری طرح چھا گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے خداوند سے گزارش کی۔"اے میرے اللہ تو بنی اسرائیل کے حالات کا دانا اور بینا ہے ان کی ضد پر ان کے ستر منتخب سرداروں کو اپنے ساتھ لایا ہوں۔ میرے اللہ کیا ہی اچھا ہو کہ وہ بھی اس حجاب نور سے میری اور آپ کی ہمکلامی کو سنیں تاکہ قوم کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرنے کے قابل ہو جائیں۔"

موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کے سرداروں کو بھی حجاب نور میں لے لیا گیا۔ انہوں نے خود اپنے کانوں سے موسیٰ علیہ السلام اور اپنے خداوند کی ہمکلامی کو سنا لیکن جب وہ پردۂ نور ہٹ گیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ان سرداروں کو دیکھا تو بنی اسرائیل کے سردار آپس میں مشورہ کرتے ہوئے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہے اور اصرار کرتے رہے کہ جب تک ہم اپنے رب کو بے حجاب نہ دیکھ لیں اس وقت تک ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

بنی اسرائیل کے ان سرداروں کی اس احمقانہ ضد اور ہٹ دھرمی پر ان کے خلاف قہر خداوندی حرکت میں آیا۔ جبل سینا پر ہیبت ناک چمک، کڑک اور زلزلے نے انہیں آلیا اور ستر سردار جل کر خاک ہو گئے تھے۔

موسیٰ علیہ السلام نے جب ان کی یہ حالت دیکھی تو آپ سجدے میں گرے اور گڑگڑاتے ہوئے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعا مانگی۔"اے خداوند! اگر یہ بے وقوف بے وقوفی کر بیٹھے ہیں تو کیا آپ ہم سب کو ہلاک کردیں گے۔ اے خداوند اپنی رحمت سے تو انہیں معاف فرما تاکہ یہ واپس جا کر میرے حق میں گواہی دینے والے بنیں اور بنی اسرائیل میں، میں تیرے احکامات کے فروغ کے لئے کام کرسکوں۔"

موسیٰ علیہ السلام کی یہ عاجزی قبول ہوئی اور اللہ نے جل کر ختم ہونے والے ان ستر سرداروں کو دوبارہ حیات تازہ بخشی۔

جب یہ سردار موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل میں واپس آئے تو انہوں نے قوم سے اپنے ختم ہو جانے اور پھر حکم الٰہی سے دوبارہ زندہ کئے جانے کے سارے واقعات سنا ڈالے اور انہیں یقین دلایا کہ موسیٰ

علیہ السلام جو کچھ کہتے ہیں حق ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بلاشبہ خداوند کے فرستادہ ہیں۔

سرداروں کی گواہی کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ سارے لوگ اللہ کا شکر بجالاتے اور اپنے اوپر اس کے فضل وکرم کے پیش نظر فرمانبرداری اور قبولیت کے ساتھ اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے۔ مگر انہوں نے اپنی ہٹ دھرمی اور ضد باقی رکھی اور اپنے نمائندوں کی تصدیق کے باوجود انہوں نے خداوند کے احکامات کو قبول کرنے میں معاندانہ پس وپیش شروع کر دی۔

جب بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ رویہ اختیار کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور یہ گزارش کی۔ "اے میرے اللہ میں نے تو ہر طرح سے اس ضدی اور ہٹ دھرم قوم کو اطمینان دلانے کی کوشش کی۔ یہ لوگ حقیقت کو اپنے سامنے دیکھ کر گواہی دینے والوں پر بھی اعتبار نہیں کرتے۔ مولا کریم انہیں سیدھی راہ دکھا" خداوند کی طرف سے حکم ہوا۔ "اے موسیٰ علیہ السلام ان نافرمانوں کے لئے تجھے ایک حجت اور معجزہ عطا کرتا ہوں جس میں جبل سینا پر تو مجھ سے ہم کلام ہوتا رہتا ہے۔ میں اس پہاڑ کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور سائبان کی طرح بنی اسرائیل کے سروں پر چھا جائے اور زبان حال سے یہ اعلان کرے کہ موسیٰ علیہ السلام خدا کا سچا پیغمبر ہے اور یہ کہ تورات بلاشبہ اللہ کی سچی کتاب ہے۔

جونہی خداوند کا یہ تکوینی فیصلہ ہوا جبل سینا بنی اسرائیل کے سروں کے اوپر سائبان کی طرح چھا گیا۔ بنی اسرائیل نے جبل سینا سے سنا کہ انہیں پکار کر کہا جا رہا ہے۔

"اے بنی اسرائیل اگر تم میں عقل وشعور باقی ہے اور اگر تم حق وباطل کی تمیز رکھتے ہو تو غور سے سنو کہ میں اپنے خداوند کا نشان بن کر تمہیں یقین دلاتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام نے بارہا مجھ پر کھڑے ہو کر خداوند کے ساتھ ہم کلامی کا شرف حاصل کیا اور تورات کی صورت میں جو تمہارے لئے رشد وہدایت کا قانون نازل کیا گیا ہے وہ بھی موسیٰ علیہ السلام کو میری ہی پیٹھ پر عطا ہوا ہے۔ غفلت میں پڑنے والو! میری یہ کیفیت اور ہیبت جو تمہارے لئے پریشان اور حیران کن بن رہی ہے یہ اس امر کی شہادت ہے کہ جب انسان کے سینے میں دل کی نرمی سختی میں بدل جاتی ہے تو پھر وہ دل پتھر کا ٹکڑا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت بن جاتا ہے اور رشد وہدایت اس میں کسی جانب سے بھی سرایت نہیں کر پاتی۔ اے بنی اسرائیل! میری طرف عبرت کی نگاہ سے دیکھو! میں پتھروں پر مشتمل ایک کوہستان ہوں لیکن اپنے رب کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کئے کس طرح عبودیت کا مظاہرہ کر رہا ہوں لیکن تم ہو کہ اپنی انانیت اور خودی کے گھمنڈ میں کسی حالت میں بھی "نہیں" کو "ہاں" میں تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں ہوا!"

بنی اسرائیل نے جب جبل سینا کو اپنے اوپر معلق دیکھا اور اس کی آواز کو سنا تو ان پر خوف ودہشت چھا گئی جس کے نتیجے میں بنی اسرائیل تورات کے احکامات کی جانب متوجہ ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام سے تورات کے احکامات کی تعمیل کا اقرار کیا! تب خداوند کی طرف سے وحی نازل ہوئی جس میں بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا گیا۔

"اے بنی اسرائیل ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو احکامات موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ تم لوگوں کو دیئے گئے ہیں ان کی تعمیل کرو تاکہ تم پرہیزگار اور متقی بن سکو۔" یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بنی اسرائیل تورات کو تسلیم کرنے پر رضامند ہو گئے تھے۔

❖❖❖❖❖❖

یوناف اور یوام حمص سے نکل کر انطاکیہ سے ہوتے ہوئے جبل طاروس سے گزر کر ایک روز ترائے شہر کے پاس نمودار ہوئے جو بحیرۂ روم کے کنارے ایک بڑا شہر تھا۔ اس کے اطراف میں اس قدر مضبوط اور چوڑی فصیلیں تھیں کہ ان پر گھوڑے تک دوڑائے جا سکتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ سمندر کے کنارے ایک کوہستانی سلسلے کے بڑے بڑے پتھروں کے اوپر ایک عظیم عمارت بنی ہوئی تھی۔

یوناف نے یوام کو مخاطب کیا۔

"یہ کوئی قدیم پراسرار اور عظیم عمارت لگتی ہے! آؤ پہلے اس عمارت کی طرف جاتے ہیں اور اس کے متعلق جاننے کی کوشش کرتے ہیں اس کے بعد شہر کا رخ کریں گے۔"

یوام نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور پھر دونوں میاں بیوی اپنے گھوڑوں کو ایڑ لگا کر عمارت کی طرف بڑھنے لگے جب وہ دونوں کوہستانی سلسلے کے مغربی جانب گئے تو انہوں نے دیکھا کہ سمندر کے کنارے سے خوب چوڑی اور خوبصورت سیڑھیاں پہاڑ کے اوپر عمارت کی طرف جاتی تھیں جو کوہستانی سلسلے کو تراش کر بنائی گئی تھیں۔ سیڑھیوں کے پاس جا کر یوناف اور یوام اپنے گھوڑوں سے اتر گئے۔

ابھی وہ کوئی فیصلہ بھی نہ کر پائے تھے کہ سیڑھیوں سے ایک ڈھلتی عمر

کا آدمی انہیں نیچے اترتا دکھائی دیا۔ قریب آ کر اس نے پوچھا۔ ''تم دونوں مجھے اجنبی لگتے ہو کیا ابھی یہاں آئے ہو؟''

یوناف نے کہا۔ ''میرا نام یوناف ہے اور میرے ساتھ میری بیوی یوام ہے۔ ہم دونوں بحر مردار کے ایک جزیرہ اللسان سے اس طرف آئے ہیں۔ اب ہم ٹرائے شہر سے کسی جہاز میں بیٹھ کر مصر کی طرف روانہ ہو جائیں گے کیونکہ ہمارا آبائی گھر مصر میں ہی ہے۔ اس راستے مصر جانے کا مقصد سیاحت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔''

عمارت سے آنے والے شخص نے اسے بتایا۔ ''یہ کوہستانی سلسلہ جس کے پاس تم دونوں اس وقت کھڑے ہو جبل ایدا ہے۔ یہ عمارت زیوس دیوتا کا معبد ہے اگر تم واقعی معبد کو دیکھنا چاہتے ہو تو میرے ساتھ اوپر چلو۔''

پجاری نے آگے بڑھ کر دونوں کے گھوڑوں کو پتھروں کے ساتھ باندھ دیا اور کہا۔ ''آپ دونوں کے گھوڑے یہیں رہیں گے۔''

کوہستان ایدا پر چڑھنے سے قبل یوناف کی نگاہ سیڑھیوں کے دائیں جانب اٹھ گئی۔ وہاں کا منظر دیکھ کر اس کے چہرے پر تشویش اُبھر آئی وہاں سیاہ رنگ کی ہولناک چٹانیں تھیں۔ جن میں لوہے کے حلقے نظر آ رہے تھے ان کے ساتھ آہنی زنجیریں لٹک رہی تھیں۔ ان کا ایک ایک سرا تو ان حلقوں کے اندر تھا جب کہ دوسرے سرے نیچے زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ سیاہ چٹانوں کے سامنے ریتلی زمین پر انسانی کھوپڑیاں ڈھانچے اور مختلف انسانی اعضاء اِدھر اُدھر بکھرے پڑے تھے۔

یوناف نے مڑ کر یوام کی طرف دیکھا اور کسی قدر فکر مند ہو گیا کیونکہ یوام بھی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں اُدھر ہی دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر بے شمار تفکرات اور ان گنت خدشات رقص کر رہے تھے۔

یوناف نے فوراً پجاری کو مخاطب کر کے پوچھا۔ ''چٹانوں کے نیچے جو انسانی اعضاء بکھرے پڑے ہوئے ہیں ان کا کیا راز ہے؟''

پجاری نے شاید یوناف اور یوام کے چہروں پر پھیلی پریشانی اور تجسس کو بھانپ لیا تھا اس نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں کہا۔ ''یہ زیوس دیوتا کے اس معبد کی قربان گاہ ہے جہاں ہر سال کوئی انتہائی خوبصورت لڑکی قربان کی جاتی ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو زیوس دیوتا کی طرف سے ٹرائے شہر اور گردونواح میں طرح طرح کے عذابات شروع ہو جاتے ہیں۔''

یوناف نے پوچھا۔ ''کیا تم اس کی کچھ تفصیل بتاؤ گے؟''

پجاری نے کہا۔ ''ہر سال ان علاقوں سے ایک حسین لڑکی چنی جاتی ہے جسے ان سیاہ چٹانوں کے پاس زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ زیوس دیوتا سمندر سے ایک عفریت کی صورت نمودار ہوتا ہے اور زنجیروں میں جکڑی ہوئی لڑکی کا کام تمام کر دیتا ہے۔ یوں یہ قربانی انجام کو پہنچتی ہے اور ٹرائے شہر اور اس کے گردونواح میں بسنے والے لوگ عذاب و آفات سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔''

پجاری سے یہ حالات سننے کے بعد یوناف اور یوام کے اندیشے جاتے رہے۔ دونوں میاں بیوی پجاری کے ساتھ ہو لئے تھے۔ اس نے پہلے ان دونوں کو عمارت کا سارا احاطہ دکھایا اور پھر انہیں عمارت کے اندرونی حصے میں لے گیا جہاں معبد میں کام کرنے والے پجاریوں اور ان لڑکیوں کی رہائش گاہیں تھیں جو زیوس دیوتا کے معبد کے لئے وقف کر دی جاتی تھیں اور دیوداسیاں کہلاتی تھیں، ان لڑکیوں کے ذمے عمارت اور زیوس دیوتا کے بت کی دیکھ بھال کے علاوہ معبد کے پجاریوں کی خدمت کرنا بھی تھا۔ معبد کے یہ حصے دکھانے کے بعد پجاری یوناف اور یوام کو اس خاص کمرے میں لایا جہاں زیوس دیوتا کا بت رکھا ہوا تھا۔ وہ ایک بہت بڑا برنجی بت تھا جو بیٹھنے کی حالت میں بنایا گیا تھا۔ یہ اس قدر بڑا تھا کہ بیٹھے ہونے کے باوجود اس کے پاؤں عمارت کے فرش پر تھے اور سر سنگی عمارت کی چھت سے ٹکرا رہا تھا۔

یوناف اور یوام دونوں اس بت کو غور سے دیکھنے لگے جس کو بہت سی دیوداسیاں گھیرے ہوئے تھیں۔ ان میں سے کچھ دیوداسیاں تو پوجا پاٹ اور مذہبی رسومات ادا کر رہی تھیں۔ کچھ دوسری دیوداسیاں زیوس دیوتا کے بت کی جھاڑ پھونک کرنے میں مصروف تھیں۔ بت کے بائیں طرف لمبے لمبے بانسوں سے بنی ہوئی ایک سیڑھی رکھی ہوئی تھی جو شاید زیوس دیوتا کے بت کی صفائی کے لئے تھی۔

اس وقت اہلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور شہد گھولتی آواز میں بولی۔

''میں چاہتی ہوں کہ تھوڑی دیر کے لئے تم سے علیحدہ ہو کر اس معبد کے متعلق تفصیلات اور حقیقت حال معلوم کروں۔''

یوناف نے اجازت دیدی اور اہلیکا یوناف کی گردن سے علیحدہ ہو گئی۔

پجاری نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم معبد کے بڑے پجاری طوفار سے ملنا پسند کرو گے جو بہت بڑا ساحر اور بے شمار سری اور مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے۔''

یوناف نے کہا۔"میں پجاری سے ضرور ملوں گا لیکن اس سے قبل کیا تم مجھے ٹرائے کے متعلق ضروری اطلاعات فراہم نہ کرو گے۔"؟

پجاری نے خوش دلی سے کہا۔"کیوں نہیں میں ابھی تمہیں ضروری اطلاعات فراہم کرتا ہوں۔" تھوڑی دیر رک کر وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔"ٹرائے کے مغرب میں بحیرۂ روم اور اس کے مشرق میں سکمندر نام کا دریا ہے۔ یہاں جو لوگ بستے ہیں انہیں ٹروجن کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ آج سے برسوں پہلے دردانوس نام کا ایک رئیس بلبن شہر سے نکل کر گھومتا پھرتا ان علاقوں کی طرف آیا اور یہاں سے جنوب میں ایک چھوٹے سے شہر مائسیا میں آ کر آباد ہو گیا۔ یہاں اس رئیس نے اپنی بہادری شجاعت اور شرافت کی بنا پر مائسیا کے بادشاہ طوسر کی بیٹی سے شادی کر لی جو گذریا بادشاہ کے نام سے مشہور تھا۔ آلوس اسی دردانوس کے پوتے کا ایک بیٹا تھا۔ جس نے دریائے سکمندر کے کنارے بلندیوں پر یہ شہر اور زیوس دیوتا کا معبد تعمیر کیا تھا۔ یہ بت بھی اسی الوس بادشاہ کے وقت میں بنایا گیا تھا۔ ٹروجن قوم زیوس کے علاوہ اور بہت سے چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں کی پرستش کرتی ہے لیکن زیوس کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ کیوں کہ ہمارے ہاں زیوس کو دیوتاؤں کا دیوتا اور خداؤں کا خدا تسلیم کیا جاتا ہے۔"

پجاری ذرا رکا پھر یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔"کیا تم یہ پسند کرو گے کہ تمہاری بیوی یہیں زیوس دیوتا کے پاس ان دیوداسیوں کے ساتھ رہے اور تم میرے ساتھ اکیلے بڑے پجاری کے پاس چلو۔ اس لئے کہ وہ طوفار عورتوں کا اپنے کمرے میں آنا پسند نہیں کرتا۔"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔"میری بیوی یہیں رک کر میرا انتظار کرے گی۔"

اس کے ساتھ ہی پجاری زیوس دیوتا کے بت کی صفائی میں مصروف دیوداسیوں کی طرف گیا اور بڑی رازداری کے ساتھ ان سے گفتگو کرنے لگا۔

یوناف نے اپنے پہلو میں کھڑی یوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا"تم یہیں رک کر میرا انتظار کرو۔ وہ پجاری یہاں کام کرنے والی دیوداسیوں کو تلقین کرنے گیا ہے کہ میرے بعد وہ تمہارا خیال رکھیں۔ میں جلد ہی لوٹ آؤں گا۔ تم فکر مند نہ ہونا۔" یوناف کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ کیونکہ وہ پجاری دیوداسیوں کو کچھ سمجھانے کے بعد واپس آ گیا تھا۔ اس کے ساتھ کچھ دیوداسیاں بھی تھیں۔ جنہوں نے بڑی خوش طبعی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یوام کو اپنے حلقے میں لے لیا۔

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند

جہالت وگمراہی کے گھپ اندھیروں میں ایک چراغ کی طرح جل رہا ہے۔اس چراغ کی روشنی گھر گھر پہنچانے میں ہمارا تعاون کیجئے۔

تعاون کی صورتیں

- ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خریدار بنئے۔
- ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خریدار بنایئے۔
- مکتبہ روحانی دنیا، دیوبند کی کتابیں خریدئے
- مکتبہ روحانی دنیا کی کتابیں خرید کر لائبریریوں کو دیجئے یا اپنے حلقۂ احباب میں تقسیم کیجئے
- ماہنامہ طلسماتی دنیا کی لائف ممبری قبول کیجئے۔
- ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے اشتہارات فراہم کیجئے۔

ہم آپ کے تعاون کے منتظر رہیں گے

المعلن

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند یوپی

طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

دارالعلوم نے پورے کرۂ ارض کو سیراب کیا ہے

ایشیا کی قدیم درسگاہ میں مولانا فضل الرحمٰن کا خطاب

دیوبند ۲۱ مئی (اشرف عثمانی) (ایس این بی) پاکستان حزب اختلاف کے لیڈر اور جمعیۃ علماء اسلام کے صدر مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ پاکستان میں ہماری حکومت آتی ہے تو ہماری خارجہ پالیسی امن وسلامتی اور دوستانہ رویوں پر مبنی ہوگی۔ مولانا فضل الرحمٰن دارالعلوم وقف دیوبند میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کررہے تھے۔ مولانا نے کہا کہ ہندوپاک کے مابین تعلقات بہتر ہورہے ہیں لیکن ''پیس پروسیس'' میں اور زیادہ گرمی اور تیزی آنی چاہئے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ ہم امریکہ کے بھی دشمن نہیں ہیں، ہمارا مقصد امن عالم کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے اشارتاً کہا کہ امریکہ کو اپنی اسلام مخالف پالیسی کو بدل دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ پاکستان میں مدارس اسلامیہ پر کسی قسم کی پابندی ہے، پاکستان حکومت یہ واضح کرچکی ہے کہ وہاں مدارس میں کسی قسم کی دہشت گردی نہیں ہے۔ قبل ازیں دارالعلوم دیوبند کی مسجد رشید میں منعقدہ استقبالیہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند نے ہمیں امن وسلامتی، محبت واخوت اور انسان دوستی کا درس دیا ہے، ہم اسی مشن سے وابستہ ہیں۔ مولانا نے کہا کہ دارالعلوم نے پورے کرۂ ارض کو سیراب کیا ہے اور انسانیت کو اس فریضہ سے آگاہ کیا ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں پاکستان کا نورکنی وفد آج کل دیوبند آیا ہوا ہے۔ پاکستان کے رکن پارلیمانی ڈاکٹر خالد محمود نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی استعمار مسلمانوں کو ختم کردینا چاہتا ہے لیکن یہ ظلمت اب جلد ہی ختم ہوجائے گی اور صبح کا سورج جلد نمودار ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ دارالعلوم وقف دیوبند میں منعقدہ پروگرام میں دونوں اداروں کے ذمہ داران اور طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

غزہ پٹی میں تشدد کا معاملہ

حماس سے بات چیت ایک ہفتہ میں : عباس

شرم الشیخ ۲۱ مئی (اے پی) فلسطینی صدر محمود عباس نے کہا ہے کہ وہ غزہ پٹی میں تشدد پر روک لگانے کے لئے ایک ہفتہ کے اندر حماس کے رہنماؤں سے بات چیت شروع کریں گے۔

مصر کے بحراحمر کی ساحل پر آباد اس آرام گاہ میں عالمی اقتصادی فورم کے موقع پر ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے عباس نے کہا کہ ''یہ بحران ہے۔ ہمیں اس کا حل تلاش کرنا ہے...... آئندہ چار یا پانچ دنوں میں بات چیت شروع کی جائے گی''۔ فلسطینی صدر نے کہا کہ ان کے عوام کے پاس اسرائیل سے امن چاہنے کے علاوہ آگے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ محمود عباس نے کہا کہ ''میرے پاس امن کی راہ کے علاوہ کوئی اور متبادل نہیں ہے...... امن کے لئے ہمارے ہاتھ بڑھے رہیں گے۔ امن ہمارا واحد متبادل ہے۔ ☆

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2006

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھبھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

اگست ۲۰۰۶ء

شاتمِ رسولؐ کا عبرتناک انجام

دارالعلوم دیوبند کی مجلسِ شوریٰ کے نام کُھلا خط



نقوشِ شفاء

سید احمد بخاری مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں

RS.20/=

دانش عامری

کیا اور کہاں

حماقت سے جنم لیتی ہے۔ دہلی کی تاریخ گواہ ہے کہ سید امام بخاری نے جس پارٹی کے حق میں اپیل کی اس پارٹی کا خانہ خراب ہوا اور وہ کنڈی ڈیٹ اپنی ضمانت بھی نہ بچاسکا جس کو ووٹ دینے کی درخواست امام صاحب جامع مسجد کے منبر سے کیا کرتے تھے۔ جامع مسجد کے دروازے پر کالے جھنڈے لگا کر مسجد کو سیاسی اکھاڑہ بنا دینا اور یہ سمجھنا کہ ہم نے اس ملت کے درد کا درماں فراہم کرلیا ہے کوری حماقت ہے اور اس کی توقع ایسے ہی اماموں سے کی جاسکتی ہے جو رکعت پڑھانے کے بعد خود کو قائد سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ لاریب سید احمد بخاری میں کچھ صلاحیتیں بھی ہیں۔ تو گڑیا جیسے بے شرم لوگ اپنی مادری زبان میں بکواس کررہے ہوں اس وقت سید امام احمد بخاری جیسے لوگوں کی ضرورت اس امت کو بھی پڑتی ہے اور جیسے کو تیسا والی پالیسی پر عمل کرنے کے لئے اس وقت امت مسلمہ یہ چاہتی ہے کہ امام صاحب میدان میں آئیں اور تو گڑیا جیسے لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسی کی بکواس ازراہ قصاص اس کو لوٹائیں۔ لیکن امام بخاری کی یہ خوش فہمی کہ سفینۂ امت کا پتوار سنبھال لینے کے وہ مستحق ہوگئے ہیں قابل ماتم ہیں۔ چند درجن مسلمانوں کی تائید اور چند مفاد پرست مسلم لیڈروں کی خوشامد کی وجہ سے مسلمانوں کا الگ تھلگ فرنٹ بنانے کی تیاری ایک منافقانہ ورنہ پھر جاہلانہ اقدام ہے اور اس اقدام سے مسلمانوں کو نئی نئی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور جگہ جگہ گجرات کے شعلے برسیں گے اور مسجدوں اور مندروں کے مسائل ایک بار پھر زندہ ہوں گے۔ بعض حضرات کا کہنا تو یہ ہے کہ یہ فرنٹ فرقہ پرستوں سے رائے مشورے کے بعد ہی بنا ہے کیونکہ اب فرقہ پرستوں کے پاس کوئی ایسا سیاسی ایشو باقی نہیں رہا تھا جس کی بنا پر وہ اس امت کو منتشر کرسکیں اور ہندوؤں میں "ہندومت" کی لہر دوڑا سکیں۔ رام مندر کے غبارے کی ہوا بھی اب پوری طرح نکل چکی ہے۔ دیگر سلگتے ہوئے مسائل نے بھی اب دم توڑ دیا ہے اور دور اندیش ہندو بھی یہ سمجھ چکے ہیں کہ "رام راجیہ" کی حقیقت کیا ہے اور جو لوگ اس کی جگالی کررہے ہیں وہ کتنے رام بھگت ہیں اور خاندانی طور پر ان کی اپنی اوقات کیا ہے اس لئے اب فرقہ پرستوں کو کسی ایسے موضوع کی ضرورت تھی جو مسلمانوں کو علیحدگی پسند اور غدار وطن ثابت کرسکے اس لئے انہوں نے امام بخاری کو اس بات کیلئے تیار کرلیا کہ تم ایسی پارٹی کی تشکیل دو جو مسلمانوں کے لئے ایک طوفان بن کر ابھرے اور اس طوفان کو طوفان ہی ثابت کرکے ہم اپنی قوم کو ایک بار پھر یہ یقین دلاسکیں کہ ہندوستان کا ہندو خطرے میں ہے۔ اور ایک بار پھر ہم مسلمانوں کو جنونی اور انتہا پسند ثابت کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔ ممکن ہے ارباب عقل حضرات کی یہ بات غلط ہو لیکن اس میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے کہ مسلم پارٹی مسلمانوں کے مسائل حل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتی وہ مسلمانوں کے مسائل بڑھائیگی اور فرقہ پرست ہندوؤں کی نشاط ثانیہ کی ذمہ دار بن کر ابھرے گی اور فرقہ پرستی کے وجود میں ایک نئی روح پھونک دے گی۔

دنیا جانتی ہے کہ ایک پاکستان بننے سے ہندوستان کے مسلمانوں نے کیسے کیسے کرب برداشت کئے ہیں اور کن کن صدمات سے انہیں گزرنا پڑا ہے اب یہ دوسرا پاکستان بنا کر جو ایک الگ تھلگ پارٹی کی صورت میں سامنے آئے گا امام بخاری مسلمانوں کو نئی نئی ذلتیں اور نئی کلفتیں بخشنے کی تیاریاں کررہے ہیں۔ حیرت اور بے شرمی کی بات یہ ہے کہ جو امام ابھی چند ماہ پہلے فرقہ پرستوں کی آغوش میں بیٹھا ہوا تھا اور فرقہ پرستوں نے اس کی جان کی حفاظت کے لئے باقاعدہ سیکورٹی بھی فراہم کررکھی تھی اس کے علاوہ اہل دہلی اس بات سے واقف ہیں کہ جب امام بخاری نے جامع مسجد کے گراؤنڈ میں اپنی اولاد کی شادی کی تقریب منعقد کی تو وہ سب سے زیادہ پرتپاک انداز میں ایل کے اڈوانی اور ان کے حواریوں سے مل رہے تھے اور ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کا گم شدہ سرمایہ انہیں واپس مل گیا ہو۔ جو سید امام بخاری ابھی چند سال پہلے مسلمانوں سے کھل کر یہ اپیل کررہے تھے کہ اگر اپنا مستقبل تابناک کرنا ہو تو بھارتیہ جنتا پارٹی کو اپنا ووٹ دیں۔ آج وہی امام مسلمانوں کی ہمدردی میں الگ تھلگ فرنٹ بنانے کی باتیں بنارہے ہیں۔ دراصل یہ سب کچھ فرقہ پرستوں کے مشوروں ہی سے ہورہا ہے اور شاید فرقہ پرست پارٹیاں امام بخاری سے اپنی وفاؤں کا خراج وصول کررہی ہیں اور امام بخاری مجبور ہیں آمنا وصدقنا کہنے پر۔ چنانچہ الگ تھلگ فرنٹ قائم کرلیا گیا ہے اب مسلمانوں پر وہی الزامات لگیں گے جو پاکستان بننے پر لگے تھے۔ امام صاحب تو اپنا مہنتانہ لے کر گھر میں بیٹھ جائیں گے اور مسلم فرنٹ کا وہی حشر ہوگا جو آدم سینا کا ہوا تھا اور اس کے بعد مسلمانوں کو ایک بار پھر فرقہ پرستوں کے سامنے بار بار اپنی وفاداری اور وطن پرستی کی قسمیں کھانی پڑیں گی۔ آسام اور جنوبی ہند کی مثالوں پر وہی کان دھرسکتا ہے جو ملک کے حالات سے واقف نہ ہو۔ یوپی اور دہلی اور ملک کے دوسرے صوبوں میں مسلم فرنٹ کا تجربہ انتہائی ناکام رہے گا ہاں کچھ ایسے مسلمان جو بسم اللہ کی گنبد میں رہتے ہیں وہ امام بخاری کو اپنا قائد سمجھ کر اپنا سر دھن لیں گے اور یہ مسلم فرنٹ مسلمانوں کے ووٹوں کو منتشر کرنے کے سوا کوئی اور خدمت انجام نہیں دے سکے گا اور جب جب مسلمانوں کا ووٹ منتشر ہوگا تب تب فرقہ پرستوں کے گھر میں گھی کے چراغ جلیں گے۔ کاش ہمارے مسلم لیڈر اور ہمارے یہ امام اللہ سے ڈرنے کے چلن کو اپنائیں اور چند سکوں کی خاطر جو یقیناً متاع قلیل ہے اپنے ایمان اور ضمیر کا سودا کرنے سے باز آجائیں۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ذرا سوچئے

اگر آپ ذی علم ہیں تو براہ راست کلام مجید کا ورنہ پھر اس کے اردو ترجمہ کا مطالعہ کیا ہوگا، آپ کے خدائے پاک کے کلام پاک میں نجات، مغفرت بخشائش کے لئے کیا کیا چیزیں درج ہیں؟ محض اسلام، ایمان و اعمال صالحہ یا کچھ اور بھی؟ محض اللہ کو ایک جاننا اس کے سب پیمبروں کو اجمالاً اور اس کے آخری پیام لانے والے کو تفصیلاً برحق جاننا، قرآن کریم کو اللہ کا سچا کلام جاننا اور پھر انہی عقائد کے مطابق عمل کرنا بس یہی چیزیں آپ کو ملیں، یا ان کے علاوہ کوئی اور شئے بھی آپ کی نظر سے گزری ہے؟ قرآن مجید کے تیسوں پارے انہی عقائد و اعمال کی تشریح و تفصیل سے لبریز ہیں یا ان کے علاوہ کسی اور عقیدہ کسی اور عمل کا حکم بھی آپ کو دیا گیا ہے؟ خوب غور کر لیجئے سارے قرآن میں اول سے آخر تک بجز عقیدہ توحید و رسالت کے اور انہی عقائد کے مطابق اعمال کی تفصیل و تشریح کے کوئی بھی دوسرا عقیدہ کوئی بھی دوسرا عمل آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

قرآن کے بعد سنت رسول کا درجہ ہے، اپنے رسول پاک کی ساری کتاب زندگی کو پڑھ ڈالئے بجز اللہ کی بابت صحیح عقیدہ رکھنے اور اس کی طاعت و عبادت میں وقت گزارنے کے، کوئی بھی دوسری شئے نظر پڑے گی؟ نماز روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، قربانی وغیرہ اعمال کے علاوہ جن کی تاکید ہر مسلمان کو مسلم ہے، کوئی اور بھی آپ کے رسول کریم کا مشغلہ تھا؟ اللہ کی انتہائی رحمت کے لئے آپ نے کن چیزوں کو پیش کیا ہے؟ محبت الٰہی، اطاعت رسولؐ اور اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کی ادائی کو؟ یا ان کے علاوہ بھی کسی اور عمل یا شغل کو؟ اگر ان سب سوالات کا جواب، آپ کے نزدیک نفی ہے، اگر اسلام کا کلمہ آپ کے نزدیک بھی محض لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ ہونا مسلم ہے، اگر راحت ابدی و سرور اخروی کے لئے صرف ''مسلم'' ہونا آپ کے نزدیک ہی کافی ہے تو پھر یہ کیا ہے کہ اتنی سیدھی بات چھوڑ کر آپ نے اپنی مذہبی زندگی میں سیکڑوں پیچیدگیاں پیدا کر لی ہیں، آپ کے خدا نے کہا تھا کہ ''مجھ کو یکتا تسلیم کرو اور میرے رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقے پر چل کر مجھ تک پہنچ جاؤ'' آپ کے رسولؐ نے کہا تھا کہ خدائے واحد کا اقرار کرو اور میرے نقش قدم پر چل کر اس تک اپنی رسائی پیدا کر لو، مگر آپ یہ کہہ رہے ہیں اور آپ کو اپنی اس رائے پر اصرار ہے کہ محض ''مسلم'' ہونا کافی نہیں ہے، محض اللہ کا فرماں بردار ہونا کافی نہیں، محض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونا کافی نہیں، جب تک اس کے ساتھ بعض اور نسبتوں اور اضافتوں کو نہ ملا لیا جائے۔! آپ نے جو صدہا مشرب اور فرقے تراش لئے ہیں۔ کیا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں سے کسی گروہ میں تھے؟ حضرت صدیقؓ حنفی تھے یا حنبلی؟ حضرت عمر فاروقؓ مقلد تھے یا غیر مقلد؟ حضرت عثمانؓ چشتی تھے یا نقشبندی؟ حضرت علیؓ صوفی تھے یا اہل حدیث؟ کلام پاک میں بہت جگہ نہ سہی، کسی ایک جگہ بھی مستقلاً نہ سہی ضمناً بھی صراحتہً نہ سہی کنایۃً بھی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، اہل حدیث و اہل فقہ، صوفی و وہابی، چشتی، نقشبندی اشعری، ماتریدی، اہل قرآن، احمدی، شیعہ، خارجی، ناصبی و معتزلی غرض ان بے شمار اسلامی فرقوں میں سے جو آج پیدا ہو چکے ہیں، کسی ایک کا بھی ذکر آتا ہے؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان میں سے کسی کے بھی مسائل زیر بحث رہا کرتے تھے؟ قرآن کی مخلوقیت، رسول کا علم غیب، امکان کذب باری وغیرہ اس قسم کے مسائل جن پر ہزارہا بحثیں ہو چکی اور ہو رہی ہیں کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ رسول بھی انہیں بحثوں میں مشغول رہتے تھے؟ کیا قرآن بھی آپ کو انہیں بحثوں میں پڑنے کی دعوت دیتا ہے؟ جب یہ کچھ نہیں تو ذرا اپنے دل میں انصاف فرمایئے کہ پھر یہ آپ کو کیوں اصرار ہے کہ نجات کے لئے محض ''مسلم'' ہونا کافی نہیں، بلکہ جس بزرگ جس عالم، جس درویش، جس امام، جس مجدد کے ساتھ آپ کو عقیدت ہے اسی کے ساتھ دوسروں کی بھی عقیدت ہونی ضروری ہے؟ قبر میں ہر مسلمان سے سوال صرف اس کے ایمان، صرف اس کے عقیدۂ رسالت سے متعلق ہوگا یا یہ بھی ہوگا کہ فلاں فلاں اشخاص کے متعلق کیا رائے تھی؟ آپ کے سامنے ایک صاف کشادہ، ہموار سیدھی اور روشن سڑک موجود ہے اسے چھوڑ کر تنگ و تاریک ناہموار اور ٹیڑھی پگڈنڈیوں پر چلنا اور کانٹوں میں اپنا دامن الجھانا، کیا یہ بھی کوئی دانش مندی و خوش فہمی ہے؟

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

مختلف پھولوں

فرمانِ خداوندی

○ اے ایمان والوں تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

○ اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

○ اگر اپنے صدقات اعلانیہ دو تو بھی اچھا ہے مگر چھپا کر حاجت مندوں کی مدد کرو گے تو یہ تمہارے لئے زیادہ مناسب ہے۔

○ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں صرف آگ بھرتے ہیں۔

○ اللہ جسے چاہتا ہے ملک عطا کر دیتا ہے۔ اللہ بڑی وسعت کا مالک ہے۔

○ اے گروہ جن وانس تو تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

○ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل فرماتے تو تم دیکھتے کہ پہاڑ اللہ کے خوف سے پاش پاش ہو جاتا۔

○ ہر وہ شخص جس نے سرکشی اختیار کی اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

○ زمانے کی قسم بے شک انسان ضرور خسارے میں ہے۔

○ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔

○ مشرق و مغرب سب اللہ کے ہیں جس طرف بھی تم رخ کرو گے اسی طرف اللہ موجود ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

○ باپ کا کوئی بھی تحفہ اپنی اولاد کے لئے اس سے بہتر نہیں کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اچھے طریقے سے کرے۔

○ کشادہ دلی اور شیریں زبانی سے آدمی جنت حاصل کر سکتا ہے۔

○ دو مسلمانوں کی صلح کرا دینا بھی صدقہ ہے۔

○ سخی اللہ کے زیادہ قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ کی آگ اس سے دور ہے۔

○ جو شخص بزرگوں کی عزت نہ کرے اور بچوں سے پیار نہ کرے وہ میری امت میں سے نہیں۔

○ رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

○ انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

○ ایمان کے بعد افضل ترین نیکی خلق خدا کو آسائش مہیا کرنا ہے۔

○ مومن کے نیک اعمال کو غیبت اس طرح جلا ڈالتی ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو۔

○ مومن کیلئے دنیا مانند قید خانہ ہے اور کافر کیلئے مانند جنت ہے۔

○ جب تین مومن کسی سفر کا ارادہ کریں تو چاہئے کہ کسی ایک کو اپنا سردار بنالیں۔

انمول موتی

راستی: سچائی پر قائم رہو، سچائی میں نجات ہے۔

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

امانتداری: جس شخص میں امانتداری نہیں، اسمیں ایمان نہیں۔

پرہیزگاری: خدا کے نزدیک پرہیزگار وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

سادگی: عیش پسندی سے بچو اللہ کے بندے عیش پسند نہیں ہوتے۔

توکل: صرف خدا پر بھروسہ کرو لیکن اپنی کوشش اور محنت کو نہ چھوڑو۔

رحم دلی: تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا خدا تم پر رحم کریگا۔

اعانت: اپنے بھائیوں کی مدد کرنا ایک ماہ کسی مسجد میں معتکف ہونے سے افضل ہے۔

صلح: صلح کرنی نماز اور صدقے سے بہتر ہے۔

عفو وحلم: تم میں زیادہ قوی وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ پر قابو رکھے اور قدرت ہوتے ہوئے بدلہ لینے سے درگزر کرے۔

تلاش: خدا کی تلاش میں بھٹکتے پھرنے کی کوئی ضرورت نہیں، دیکھنے کی نظر سے دیکھو، خدا تمہیں شہ رگ سے زیادہ قریب ملے گا۔

بزرگی: خدا کے بندوں میں وہی شخص بزرگ ہے جو خدا کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

سنہری باتیں

- جس بات کا علم ہو وہی بیان کرو اور جس بات کا علم نہیں اس پر خاموش رہو۔ (امام مالکؒ)
- کلام میں نرمی اختیار کرو۔ لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔ (امام غزالیؒ)
- داناؤں کے رجسٹر میں ''کل'' کا لفظ نہیں ملتا البتہ بے وقوفوں کی جنتریوں میں یہ کثرت سے ملتا ہے۔
- کوشش کرنے والے انسان کے لئے کچھ ناممکن نہیں۔ (سرسید احمد خاں)
- مجلس میں زبان پر، غصے میں ہاتھ پر، اور دسترخوان پر بیٹھ کر بھوک پر قابو رکھو۔
- دنیا میں عزت چاہتے ہو تو کسی کو برا مت کہو۔ (خلیل جبران)
- راستے سے پہلے دوست کو دیکھو اور گھر سے پہلے پڑوسی کو (سقراط)
- باہمت وہ ہے جو قسمت کی لکیریں مٹادے۔ (بیکن)
- خوشی محنت کی قیمت دے کر ملتی ہے۔ (یونانی کہاوت)

انمول موتی

- مانگو فقیروں کی طرح مگر دو شہنشاہ کے انداز میں۔
- اگر کسی انسان کا اخلاق دیکھنا چاہتے ہو تو اسے غصے میں دیکھو۔
- لوگ بیماری کے ڈر سے غذا چھوڑ دیتے ہیں لیکن خدا کے ڈر سے گناہ نہیں چھوڑتے۔
- حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔
- اگر نیکی تمہیں خوش اور برائی افسردہ کردے تو تم مومن ہو۔
- اس بادل کی مانند بنو جو پھولوں پر ہی نہیں کانٹوں پر بھی برستا ہے۔
- امید زندگی میں نئی جان ڈالتی ہے۔
- کسی کا دل توڑنا ایسا ہی ہے جیسے اس کا بے دردی سے قتل کر دیا جائے۔

فکر ونظر

- کبھی جھوٹ مت بولو۔
- ہمیشہ دوسروں کے کام آؤ۔
- والدین کے فرمانبردار بنے رہو۔
- ہر آدمی کو اپنے سے زیادہ نیک سمجھو۔
- ہر چیز کی طلب مت کرو۔
- پہلے تولو پھر بولو۔
- انسان کا کردار اور دل خوبصورت ہو تو ہر چہرے پر حسن نظر آتا ہے۔
- اپنے لمحے بھر کی خوشی کے لئے دوسروں کے ہونٹوں سے مسکراہٹ مت چھینو۔
- کسی کو پانے کی تمنا مت کرو بلکہ اپنے آپ کو اس قابل بناؤ کہ دنیا والے تمہیں پانے کی تمنا کریں۔
- زندگی ایک شعلے کی مانند ہے جو ہمیشہ روشن رہتا ہے۔
- جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے گویا سلامتی میں رہتا ہے۔
- کسی سوالی کو اگر بھیک نہ دے سکو تو اسے جھڑکو مت۔

سیدنا علی مرتضیٰؓ نے فرمایا

- عقل مند ہمیشہ فکر وغم میں مبتلا رہتا ہے
- ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادات میں سے ہے۔
- عادات پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔
- عقل مند خود کو پست کر کے عزت حاصل کرتا ہے اور نادان خود کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔
- خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔
- شکر نعمت حصول نعمت کا باعث ہے۔
- علماء اس لئے غریب ومجبور ہیں کہ جاہل لوگ زیادہ ہیں جو ان کی قیمت نہیں سمجھتے۔
- حرص سے روزی نہیں بڑھتی آدمی کی قدر گھٹ جاتی ہے۔

- جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے بس وہ جان لے کہ میرا اللہ مجھ سے ناراض ہے۔
- اے انسان اگر تو اللہ تعالیٰ کی پرستش نہیں کرنا چاہتا تو اس کی بنائی ہوئی چیزوں کو بھی استعمال نہ کر۔

روشنی

- موت کا تعلق جسم سے نہیں احساس سے ہوتا ہے۔
  (دیو جانس کلبی)
- بدی کی موت ضمیر کی موت سے بہتر ہے۔
  (سقراط)
- جرم معاشرے میں نہیں بلکہ معاشرتی اقدار میں پرورش پاتا ہے۔
  (مالتھس)
- اگر روزی صرف عقل سے کمائی جاتی تو سارے بے وقوف بھوکے مرجاتے۔ (مالتھس)
- علم تلوار سے زیادہ طاقت ور ہے۔ (سقراط)
- محبت وہ سلطنت ہے جہاں کوئی حکمراں نہیں ہوتا۔
  (لارڈ بائرن)
- دل کی صفائی چاہتے ہو تو آنکھ بند کرلو یہی وہ رخنہ ہے جہاں سے غبار اندر آتا ہے۔ (عربی کہاوت)
- طلب علم میں شرم مناسب نہیں کیونکہ جہالت شرم سے بدتر ہے۔
  (سقراط)

کرنیں

- وقت ہمارے پاس اس طرح آتا ہے جس طرح دوست بھیس بدل کر اور تحفے لے کر آتا ہے مگر جب ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو وہ چپ چاپ اپنے تحفوں کے ساتھ واپس چلا جاتا ہے۔
- زندگی کے کچھ معاملات حساب کتاب سے مبرا ہی رہنے چاہئیں ورنہ خوشبو کی لطافت، جگنو کی چمک، کوئل کی کوکو، چاندنی کی ٹھنڈک، آبشاروں کا ترنم، جھرنوں کی جھنکار اور ہواؤں کی سرگوشیوں کے حسن سے ناآشنائی بڑھنے لگتی ہے۔
- محبت ایک ایسی زنجیر ہے جس میں جکڑا ہوا انسان کٹ کر ٹکڑے

ٹکڑے بھی ہوجائے تو بھی آزاد نہیں ہوتا۔

◎ قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کے کام کل پر نہ رکھے جائیں۔

◎ کسی کے خلق پر اعتماد نہ کر، تاوقتیکہ غصہ کے وقت اسے نہ دیکھ لے۔

◎ کم بولنا حکمت ہے، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔

◎ بڑھاپے سے پہلے جوانی اور موت سے پہلے بڑھاپا غنیمت جان۔

◎ ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

رہنما باتیں

◎ نفس کو اس کی خواہش سے دور رکھنا حقیقت کے دروازے کی چابی ہے۔

◎ غصہ کرنے کا مطلب ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں کا بدلہ اپنے آپ سے لیتے ہیں۔ یہ کتنی حیرت انگیز اور مضحکہ خیز بات ہے۔

◎ کچھ لوگ نگاہ کی طرح ہوتے ہیں جو ہمارے ساتھ ہوں تو اندھیرے میں راستہ دکھاتے ہیں۔

◎ بحث میں کسی کو لاجواب کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ بات کی جائے جس کا تعلق بحث سے نہ ہو۔

◎ کسی کی طرف انگلی نہ اٹھاؤ، کیونکہ باقی تینوں انگلیاں آپ کی طرف ہیں۔

◎ چلتے ہوئے ہمیشہ خیال رکھو کہ تمہارے پاؤں سے اٹھتی ہوئی دھول سے کسی کی منزل نہ گم ہوجائے۔

اچھی باتیں

◎ ایک بدصورت عورت نے اپنے خوبصورت شوہر سے کہا۔ ''تم مجھے دیکھ کر صبر کرتے ہو اور میں تم کو دیکھ کر شکر کرتی ہوں۔

◎ مرد اور عورت زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ اگر دونوں پہیے ایک طرف ہی لگادیئے جائیں تو گاڑی کا چلنا ناممکن ہوجائے۔

◎ کفر کے بعد سب سے بری چیز بد خلق اور زبان دراز عورت ہے۔

◎ تین دن تک غصہ رکھنے والے کی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی اس وقت تک جب تک وہ صلح نہ کرلے۔

◎ اس شخص سے بدبخت کوئی نہ ہوگا جو مصیبت میں بھی رجوع اللہ نہ ہو۔ (حدیث شریف)

ستھرے موتی

◎ فقیر کو صدقہ دے کر احسان نہ جتلا بلکہ اس کے قبول کرنے پر خود احسان مند ہو۔ (حضرت امام غزالیؒ)

◎ سعید وہ ہے جس کا دل عالم ہو، جس کی زبان شاکر ہو اور جس کا بدن صابر ہو۔ (حضرت امام جعفر صادقؒ)

◎ تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔
(سید عبدالقادر جیلانیؒ)

◎ خوش خلقی اور خاموشی ہلکی ہیں پیٹھ پر، اور بھاری ہیں میزان پر۔
(حضرت بایزید بسطامیؒ)

◎ انجام کی خرابی ابتدا کی برائی سے ہوتی ہے۔ لہٰذا ابتدا کو اچھا بنا۔
(حضرت فضیلؒ)

◎ آخرت کا کام آج کر، دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔
(حضرت شیخ احمد سرہندیؒ)

◎ بغیر عمل کئے بہشت کی آرزو کرنا اور بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت کرنا جہالت اور حماقت ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

◎ دل کی صفائی چاہتا ہے تو آنکھ جہان سے بند کرلے یہی وہ رخنہ ہے جہاں سے غبار آتا ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)

◎ جو اچھی بات سنو لکھ لو اور جو لکھ لو اسے حفظ کرلو جو حفظ ہیں ان کو بیان کرو۔ (حضرت یحییٰ برکیؒ)

سادگی

◎ سادگی ایمان کی علامت ہے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

◎ سادہ لباس عورت کی عفت و عصمت کا محافظ ہے۔ (یحییٰ برکیؒ)

◎ سادگی عورت کا حسن ہے۔ (حکیم امین الدولہ)

کتاب حکمت

◎ اپنے زخم انہیں مت دکھاؤ جن کے پاس مرہم نہ ہو۔

◎ دوستی سے پہلے صورت کو نہیں سیرت کو دیکھو۔

⊙ اپنے اخلاق کو اس قدر خوبصورت اور لہجے کو اس قدر دھیما رکھو کہ کسی کو تم سے کوئی شکایت نہ ہو۔

⊙ غصے پر قابو پانا ہی دانشمندی ہے۔

⊙ اپنا حقیقی راز کبھی کسی کو نہ بتاؤ خواہ وہ تمہارا دوست ہی کیوں نہ ہو۔

⊙ آزادی کا ہر لمحہ، غلامی کے ہزار سال سے بہتر ہے۔

⊙ انسان کا چہرہ بھی کتاب ہے مگر شرط یہ ہے کہ آپکو پڑھنا آتا ہو۔

⊙ دشمن نما دوست، مٹھاس میں لپٹی ہوئی گولی کی طرح ہوتا ہے۔

⊙ آنسوؤں کو مت روکیں ورنہ آپکی شخصیت گرد وغبار کی مانند ہو جائیگی جیسے بارش بہت سے دھندلے منظر صاف وشفاف کر دیتی ہے۔

منتخب اشعار

لوگوں کو کیا ملا میرا چہرہ کرید کر
جو زخم تھا وہ روح کی گہرائیوں میں تھا

⊙

مجھ سے ہی وفا کا درس لیا اور میرا ہی نشیمن پھونک دیا
الزام تو آیا بجلی پر اور آگ لگائی لوگوں نے

⊙

اچھے برے میں اب نہ رہا کوئی امتیاز
کم ظرف عیب کو بھی ہنر ماننے لگے

⊙

ہر ایک ذہن میں آنا آفاقیت نہیں ہوتی
ہر ایک شخص وسیع النظر نہیں ہوتا

⊙

سو زخم دیئے تم نے ایک آہ نہ کی ہم نے
وہ کام تمہارا تھا یہ ظرف ہمارا ہے

⊙

میری غربت نے اُڑایا ہے میرے فن کا مذاق
تیری دولت نے تیرے عیب چھپا رکھے ہیں

سنہری باتیں

⊙ انسان کی فطری کمزوری ہے کہ وہ اس بات کو بار بار سننا چاہتا ہے جو اسے پسند آئے۔

⊙ آنکھیں بند کر لینے سے سورج کی روشنی کم نہیں ہو جاتی۔

⊙ کبھی کبھی امیری کے خمیر سے بزدل لوگ جنم لیتے ہیں۔

⊙ جو شخص بات کرنے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اس کی بات ماننے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھ لینا چاہیے۔

⊙ جو شخص انتقام کے طریقوں پر عمل کرتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔

⊙ علم دل کو اس طرح زندہ کرتا ہے جیسا کہ بارش زمین کو۔

باتوں سے خوشبو آئے

⊙ دوسروں کا بھلا کرتے وقت یہ یقین رکھو کہ تم اپنا بھلا کر رہے ہو۔

⊙ محنت، عزم اور استقلال یہ وہ تین چیزیں ہیں، جن پر زندگی کی کامیابیوں کا دارومدار ہے۔

⊙ سکھ اور مسرت ایسے عطر ہیں جنہیں جتنا زیادہ آپ دوسروں پر چھڑکیں گے اتنی ہی زیادہ خوشبو آپ کے اندر سے آئے گی۔

⊙ اگر کسی کو کچھ دینا چاہتے ہو تو مسکراہٹ دو کیونکہ مسکراہٹ ایک چیز ہے جو فاصلے مٹا دیتی ہے۔

قسمت

⊙ قسمت وہ مارکیٹ ہے جہاں جدوجہد چیزوں کی قیمت بڑھا دیتی ہے اور کاہلی انہیں گھٹا دیتی ہے۔ (بیکر)

⊙ قسمت ہم سے وہی کچھ چھینتی ہے جو کچھ ہمیں دیتی ہے۔ (الحیلا)

⊙ ہماری قسمت کا فیصلہ ہماری زبان کی نوک پر ہوتا ہے۔ (گرین)

⊙ قسمت ملکیت کے طور پر نہیں بلکہ آزمائش کے طور پر ہمارے پاس آتی ہے۔ (رابن مور)

⊙ قسمت دروازے پر ایک بار دستک دیتی ہے بار بار نہیں۔

قسط نمبر ۹۲

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ رحمٰن

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے القول الجمیل میں سورۂ رحمٰن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سورۂ رحمٰن کی مندرجہ ذیل آیات جادو کے اثرات کو زائل کرتی ہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ان آیات کو نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد باوضو تین تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں اور مریض پر دم بھی کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کریں۔ انشاء اللہ اس دوران سحر کے اثرات باطل ہو جائیں گے۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۔ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۔ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۔ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۔ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۔

⊙ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ایمان و یقین کو مضبوط کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ ۴۰ دن تک یہ عمل کرے۔ سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرے اور جب آیت بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ پر پہنچے تو چند سیکنڈ کے لئے خاموش ہو جائے اس کے بعد ۲۹ مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ كَمَالَ مَعْرِفَتِكَ وَحَقِیْقَةَ الْیَقِیْنِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اس کے بعد ایک مرتبہ یہ پڑھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ اس کے بعد سورۂ رحمٰن کو مکمل کرے، سورۂ رحمٰن کے اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ رحمٰن پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایمان و یقین کی سلامتی اور اس میں اضافے کی دعا کرے۔ انشاء اللہ ایمان و یقین میں اضافہ بھی ہوگا اور ان کی حفاظت بھی ہوگی۔

⊙ سفر میں حفاظت کیلئے یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ سے اِلَّا بِسُلْطٰنٍ تک سات مرتبہ پڑھے اور اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اور اپنے سینے پر دم کرے۔ انشاء اللہ دوران سفر ہر قسم کے حادثات اور آفات سے حفاظت رہے گی اور ساتھ خیر و عافیت گھر واپسی ہوگی۔

⊙ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو ٹی بی کی بیماری ہو، پھیپھڑوں میں پانی بھر گیا ہو یا پھیپھڑوں میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہو تو اس کو چاہئے کہ سورۂ رحمٰن کی ابتدائی آیات مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ تک گیارہ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کریں اور ایک گلاس پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔ اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھیں انشاء اللہ پھیپھڑوں کے امراض سے نجات ملے گی۔

⊙ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حمل کی حفاظت کے لئے "الرحمٰن" ایک کاغذ پر گیارہ مرتبہ لکھ کر حاملہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا اور بچہ ساتھ خیر و عافیت کے پیدا ہوگا۔

⊙ اگر کسی عورت کو حیض کی تکلیف ہوتی ہو یا حیض آتے وقت ناقابل برداشت درد ہوتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ایک کاغذ پر بسم اللہ کے بعد سات مرتبہ الرحمٰن لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے۔ اس کے بعد خالص شہد پر سورۂ رحمٰن تین مرتبہ پڑھ کر دم کرلے اور اس شہد کو حالت طہر میں ۱۱ دن تک پیئے۔ انشاء اللہ تکالیف سے نجات ملے گی۔

⊙ اگر کسی عورت کے بچے ضائع ہو جاتے ہوں تو اس کے لئے یہ عمل انشاء اللہ تیر بہدف ثابت ہوگا۔ عورت کے قد کی ناپ کے گیارہ ڈورے لال رنگ کے لیں اور سورۂ رحمٰن کی تلاوت گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد کریں اور جب فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچیں تو گرہ لگا دیں۔ اس طرح پوری سورۂ مکمل کریں اور فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر گرہ لگاتے چلے جائیں پھر یہ ڈوری اس حاملہ عورت کے گلے میں ڈال دیں جس کے بچے ضائع ہو جاتے ہوں۔ بچے کی پیدائش کے بعد یہی ڈورہ بچے کے گلے میں گیارہ سال تک ڈالے رکھیں۔ انشاء اللہ بچہ خیر و عافیت کے ساتھ سن بلوغ تک پہنچے گا اور انشاء اللہ سلامت رہے گا۔

⊙ اگر کسی شخص کو مرگی کے دورے پڑتے ہوں تو اس مرض سے نجات دلانے کے لئے اس کے دونوں کانوں میں سورۂ رحمٰن پڑھ کر دم کریں اور سات مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو روزانہ پلائیں۔ اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مرگی کتنی بھی سخت ہوگی اس سے نجات مل جائیگی۔

⊙ اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو اور اس کو سبق یاد نہ رہتا ہو سورۂ رحمٰن کی مندرجہ ذیل آیات کسی چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر اس کو تازہ پانی سے دھو کر ۲۱ روز تک بچے کو پلائیں۔ انشاء اللہ کند ذہنی سے نجات ملے گی۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اَلرَّحْمٰنُ ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۔ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۔ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۔

⊙ اگر کسی عورت کے دودھ نہ اترتا ہو یا کم اترتا ہو تو سورۂ رحمٰن کی آیت فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۔ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ایک طشتری پر لکھیں اور گائے یا بھینس کے دودھ سے دھو کر عورت کو پلا دیں اور اس عمل کو سات دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ عورت کے دودھ جاری ہو جائے گا اور اس کا بچہ خوب سیراب ہوگا۔ (باقی آئندہ)

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۱۱

سیدنا ھادی صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم صفاتی سیدنا ھادیؐ ہے۔ اس کے معنی ہدایت کی تعلیم دینے کے ہیں۔ چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا کے لئے پیغام ہدایت نشر کیا تھا اور کفار ومشرکین کے ظلم وستم کی پیروی نہ کرتے ہوئے توحید کی تعلیم عام کی تھی اس لئے بلاشبہ آپ ھادیؐ کہلانے کے حق دار ہیں۔

◉ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ سیدنا ھادیؐ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ لیا کرے تو اس کو ہدایت کی دولت بیکراں نصیب ہو اور ایسا شخص اپنی زندگی کے آخری سانس تک ہدایت سے بہرہ ور رہیگا۔

◉ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص جنگل میں یا کسی اجنبی شہر میں راستہ بھول جائے تو ۲۰ مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھے۔ انشاء اللہ خود ہی راستہ اس پر منکشف ہوجائے گا اور اس کے قدم خود بخود سیدھے راستے پر پڑجائیں گے۔

◉ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر زندگی کے کسی بھی معاملے میں صحیح فیصلہ کرنا مقصود ہو تو ہر فرض نماز کے بعد ۲۰ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد سات روز تک کریں۔ انشاء اللہ صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔

◉ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہتا ہو کہ اس کے فیصلوں میں غلطی نہ ہو تو اس کو چاہئے اس اسم مبارک کو روزانہ صبح شام چالیس مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ اس کے بعد غیب سے صحیح فیصلہ کرنے کی رہنمائی نصیب ہوتی رہے گی۔

سیدنا مہدیؐ صلی اللہ علیہ وسلم

اس اسم مبارک کے معانی تقریباً وہی ہیں، یعنی ہدایت کا راستہ کھولنے والا۔

◉ جو شخص اس اسم مبارک کو بہ کثرت پڑھنے کا معمول بنائے تو وہ کبھی صراط مستقیم سے نہیں بھٹکے گا۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۵۹ ہیں۔

◉ جو شخص یہ چاہے کہ رب العالمین اس پر اپنا فضل خاص فرمائے اور اس کی خطاؤں کی مغفرت ہوتی رہے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد اس اسم مبارک کو ۵۹ مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھانے سے پہلے سیدنا مہدیؐ صلی اللہ علیہ وسلم دس مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اس کا کھانا ہضم ہوجائے اور جزو بدن بن جائے۔ جو لوگ پیٹ کے مریض ہوں انکو خاص طور پر اس عمل پر دھیان دینا چاہئے۔

◉ اگر کسی کا بچہ نافرمان ہو اور ماں باپ کا کہنا نہ مانتا ہو تو اس اسم مبارک کو ۵۹ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے صبح شام اس بچے کو پلائیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر اس عمل کی برکت سے فرمانبردار ہوجائے گا۔

◉ اگر میاں بیوی دونوں اس اسم مبارک کو ۵۹ مرتبہ پڑھ کر روزانہ رات کو سونے سے پہلے ایک دوسرے پر دم کردیا کریں تو ان دونوں کے درمیان لوگ پھوٹ ڈالنے میں یا اختلاف پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اس عمل کی برکت سے میاں بیوی جادو اور ٹونے کے اثرات سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ اس اسم مبارک کو ۵۹ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے دونوں میاں بیوی صبح شام پی سکتے ہیں۔ اس عمل سے بھی مطلوبہ فوائد حاصل ہوں گے۔ اور دونوں کی محبت برقرار رہے گی۔

سیدنا نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم

اس اسم مبارک کے معانی خبر دینے والے کے ہیں۔ چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے بندوں کو اور اپنی امت کو دین وآخرت کی سچی خبروں سے آگاہ کیا تھا اس لئے آپ کو نبی کہا جاتا ہے۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۶۲ ہیں۔ اس اسم مبارک کے ورد سے بیشمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ رحمت وبرکت کا حصول ہوتا ہے۔ دل ودماغ کو طمانیت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے ورد سے سینہ کشادہ ہوجاتا ہے۔ الہامات ہوتے ہیں۔ اور خواب میں بشارتوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے پریشانیاں رفع ہوتی ہیں۔ چہرہ پرنور پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں میں چمک ظاہر ہوتی ہے۔

⊙ جو شخص یہ چاہے کہ اس پر اسرار منکشف ہوں اور وہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ وہ نماز تہجد کے بعد ایک ہزار مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ اس عمل کو چالیس راتوں تک کرتا رہے۔ انشاء اللہ اسرار ربانی اس کے قلب پر منکشف ہوں گے اور وہ شخص فضل خصوصی کا حق دار بن جائے گا۔

⊙ اگر کوئی ہر فرض نماز کے بعد ۶۲ مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ لیا کرے تو اس کو عرفان حق حاصل ہو۔

⊙ اگر کوئی شخص مفتی ہو یا لوگوں کے سوالوں کے جوابات دیتا ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس کی زبان پر اور اس کے قلم پر حق جاری ہو تو اس کو چاہئے کہ بعد نماز عصر ۱۶۲ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ اس کے قلب پر حقائق منکشف ہوں گے۔ اور اسکی زبان اور قلم خطا سے محفوظ رہیں گے۔

⊙ سیدنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش عرفان حق اور معرفت خداوندی کے حصول میں تیر کی طرح کام کرتا ہے اور انسان کے اندر معرفت اور ذکاوت وفراست کی زبردست صلاحیتیں پیدا کرتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش یا ذ ہو۔ اس کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۱۸	۲۱	۸
۲۰	۹	۱۴	۱۹
۱۰	۲۳	۱۶	۱۳
۱۷	۱۲	۱۱	۲۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۲	۱۶	۲۴
۲۳	۲۱	۱۸
۱۷	۲۵	۲۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۶	۱۴	۲۱
۲۲	۱۳	۱۹	۸
۱۷	۱۰	۲۰	۱۵
۱۲	۲۳	۹	۱۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷	۲۳	۲۲
۲۵	۲۱	۱۶
۲۰	۱۸	۲۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱	۸	۱۵	۱۸
۱۴	۱۹	۲۰	۹
۱۶	۱۳	۱۰	۲۳
۱۱	۲۲	۱۷	۱۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷	۲۳	۲۲
۲۵	۲۱	۱۶
۲۰	۱۸	۲۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲	۱۱	۱۲	۱۷
۱۳	۱۶	۲۳	۱۰
۱۹	۱۴	۹	۲۰
۸	۲۱	۱۸	۱۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷	۲۵	۲۰
۲۳	۲۱	۱۸
۲۲	۱۶	۲۴

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ان پر "سیدنا نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم" ۶۲ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں تو ان نقوش کی قوت وتاثیر میں دگنا اضافہ ہوجائے۔

(باقی آئندہ)

مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرت خداوندی اور انعامات خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔ قیمت-/70 روپے (علاوہ محصولڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمۂ اعداد کا مطالعہ کریں۔ قیمت-/35 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی شخصیت اوران کی صلاحیت کو ظاہر کرتے ہیں اوران کی خامیوں کی چغلیاں کرتے ہیں، اگر آپ بھی اپنے محاسن اور مصائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اعداد بولتے ہیں کا مطالعہ کریں۔
قیمت-/100 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز اور خواص کیا ہیں؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔
قیمت-/25 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے اس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے بزرگوں نے دسیوں طریقے لکھے ہیں انہیں آسان زبان میں اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت-/15 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افایت

سورۂ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اسی لئے اس سورۃ کو سورۃ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس سورۃ سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ اس حقیقت سے اس کتاب میں پردے ہٹائے گئے ہیں۔ اس کتاب کا ہر مسلمان گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت-/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف

حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے اپنی شخصیت کا کیسے اندازہ کرسکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (قیمت-/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن

اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا نام" ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں اور وہ کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر رکھیں میں اور اپنے بچوں کے اپنے پوتوں، پوتیوں، نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کیلئے اس کتاب سے استفادہ کریں۔
قیمت-/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین

فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جسے عاملین کی اکثریت نے خراج عقیدت پیش کیا ہے قیمت-/100 (علاوہ محصولڈاک)

آیات رزق: حلال روزی حاصل کرنے کے روحانی طریقے۔
قیمت-/5 روپے (علاوہ محصولڈاک)

آیات شفاء: مختلف امراض سے نجات پانے کے روحانی طریقے۔ قیمت-/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

آیات حفاظت: اپنے جان مال کو محفوظ رکھنے کے روحانی طریقے۔ (قیمت-/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

منزل کی عظمت و افادیت: منزل کو کس مرض میں کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اس کتاب میں مختلف طریقے بتائے گئے ہیں۔ قیمت-/5 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور روانہ کریں

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

قسط نمبر:۱۰

تفسیر سورۂ رحمٰن

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اس کے بعد فرمایا گیا۔ نضاختٰن

فِیۡهِمَا عَیۡنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝ فِیۡهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخۡلٌ وَّرُمَّانٌ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝

ان باغوں میں جوش مارتے ہوئے دو چشمے ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان باغوں میں کھجوریں ہوں گی، میوے ہوں گے اور انار ہوں گے پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

قرآن حکیم میں جنت کی نہروں کا جہاں جہاں ذکر ہے وہاں لفظ "تجریان" استعمال ہوا ہے یعنی ایسی نہریں ہوں گی جو مسلسل بہہ رہی ہوں گی۔ جو پانی ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جیسے تالابوں کا پانی اس کے سڑنے اور خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے لیکن جو پانی مسلسل بہتا رہتا ہے جیسے نہروں اور ندیوں کا پانی تو اس کے خراب ہونے کا امکان نہیں ہوتا۔ جنت میں جو نہریں ہوں گی ان کا پانی ٹھہرا ہوا نہیں ہوگا بلکہ وہ مستقل بہتا رہے گا۔ سورۂ رحمٰن میں جنت کی نہروں کا ذکر کرتے ہوئے لفظ "نضاختٰن" کا استعمال کیا گیا ہے یعنی ایسا پانی جو زمین سے اُبل رہا ہوگا اور جوش مار رہا ہوگا۔ آپ سمندر کے کنارے پر جا کر دیکھیں کہ پانی کس طرح جوش مارتا ہے اور اس کی لہریں کس طرح کنارے پر آ کر ٹکراتی ہیں۔ جنت کی نہروں کی خوبی یہ ہوگی کہ ان کا پانی جوش بھی مار رہا ہوگا اور ایسا محسوس ہو رہا ہوگا جیسے زمین کا سینہ چیر کر اُبل رہا ہے۔ عجیب منظر ہوگا جس کو دیکھ کر اہل جنت مسرور ہونگے۔ اس منظر کا نقشہ کھینچنے کے بعد حق تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندو تم میری کس کس نعمت کی تکذیب کروگے۔ میں نے دنیا میں بھی تمہیں ٹھنڈے پانی سے تازہ پانی سے اور آنکھوں کو خوشنما نظر آنے والے پانیوں سے مستفیض کیا ہے اور جنت میں بھی میں تمہیں ایسے پانی سے بہرہ ور رکھوں گا جو پینے میں میٹھا اور ٹھنڈا ہوگا اور دیکھنے میں دلفریب اور دلکش۔ تم دنیا اور آخرت کی کس کس نعمت کی تکذیب کر سکو گے؟

فرمایا، جنت میں مختلف میوے ہوں گے، کھجوریں ہوں گی اور انار ہوں گے۔ یہاں خاص طور سے کھجور اور انار کا ذکر اس لئے کیا گیا کہ ان دونوں پھلوں کی افادیت حد سے زیادہ ہے۔ اور انسانی صحت کے لئے یہ دونوں پھل انتہائی مفید اور مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

کھجور دل کے لئے مفید ہے اور دل کی تمام بیماریوں کو دفع کرتی ہے جو لوگ پابندی سے کھجور کھاتے ہیں ان کی قوت باہ بھی متاثر نہیں ہوتی۔ کھجور ہی سے چھوارہ بنتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس چھوارے کو رات کو دودھ میں بھگو کر صبح کو کھانے کی ترغیب دیا کرتے تھے بعد کے اطباء نے یہ کہا ہے کہ مردانگی کو برقرار رکھنے کے لئے اس سے بہتر کوئی اور نسخہ موجود نہیں ہے۔

کھجور پیٹ کے امراض میں بھی مفید ہے یہ تبخیر کو بھی دفع کرتی ہے، نیز گیس کے مرض کو بھی کنٹرول میں لاتی ہے۔ اطباء نے کہا ہے کہ کھجور انسانی بدن کو اعتدال پر لاتی ہے اور اس کا استعمال انسانی صحت کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ چونکہ کھجور کئی اعتبار سے مفید ہے اور کھانے میں لذیذ بھی ہے اسلئے حق تعالیٰ نے اہل جنت کو جو باغات دینے کا وعدہ کیا ہے اس میں بطور خاص کھجور کے درخت بھی لگوائے ہیں تا کہ اہل جنت اس پھل سے استفادہ بھی کر سکیں۔ اور اس کو کھا کر لذت بھی محسوس کر سکیں۔ یوں رب العالمین کے پیدا کردہ ہر پھل میں کچھ نہ کچھ مزا اور کچھ نہ کچھ افادیت ہوتی ہے لیکن کھجور کا معاملہ ہی دگرگوں ہے۔ اہل عرب کھجور کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں اس لئے نسبتاً وہ تندرست نظر آتے ہیں اور ان کی مردانگی اور رجولیت بھی نسبتاً قوی ہوتی ہے۔ اگر کھجور خاص نعمت نہ ہوتی تو جنت کی نعمتوں میں اس کا شمار نہ ہوتا۔

کھجور کے ساتھ ساتھ سورۂ رحمٰن میں انار کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انار بھی لذت اور افادیت سے خالی نہیں ہے اس لئے

اس کو بھی اہل جنت کے لئے پیدا کیا جائے گا۔

سورۂ انعام میں فرمایا گیا۔ اور جنت میں باغات ہوں گے جن میں انگور، زیتون اور انار ہوں گے۔ ان میں سے کچھ پھل ایسے ہوں گے جن کی شکلیں آپس میں ملتی جلتی ہوں گی اور کچھ ایسے ہوں گے جو اپنی شکل اور ذائقہ میں ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے۔

زیتون اور انگور کی افادیت بھی مسلم ہے۔ اس لئے اس کو بھی اہل جنت کو عطا کیا جائے گا۔ توریت میں بھی انار کو جنتی پھل بتایا گیا ہے۔ انار کی افادیت طے شدہ ہے۔ انار میں ذائقہ بھی ہوتا ہے اور افادیت بھی۔ جدید تحقیقات اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ انار میں کئی کیمیائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ انار میں لحمیات، نشاستہ، چکنائی، حیاتین، فولاد، کیلوریز، سوڈیم، پوٹاشیم، میگنیشیم کاپر فاسفورس، سلفوکلورائڈ کیلشیم وغیرہ مناسب مقدار میں موجود ہوتی ہیں۔ ان سب اجزاء کی موجودگی نے انار کو غذائی اور دوائی دونوں اعتبار سے بہترین پھل بنادیا ہے۔

میٹھا انار حلق اور سینے کی سوزش کے لئے مفید ہے اور پھیپھڑوں کا ورم اُتارنے میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ انار پرانی کھانسی کے لئے کارآمد ہے، اس کا عرق پیٹ کو نرم کرتا ہے، یہ جسم کو اضافی غذائیت اور توانائی مہیا کرتا ہے اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ یہ فوراً ہی جزو بدن بن جاتا ہے۔ اور پیٹ میں ورم پیدا کرنے والے مادے کو ختم کرتا ہے۔ انار معدہ کی سوزش کو دور کرتا ہے۔ انار پیشاب آور ہوتا ہے۔ یہ صفرا کو تسکین دیتا ہے جگر کی حدت کو ختم کرتا ہے۔ جسم کے تمام اعضاء کو یہ یکساں قوت دیتا ہے۔ مشہور ہے یہ بات کہ جس نے انار کھائے وہ ایک سال تک آنکھوں کی سوزش سے محفوظ رہے گا۔ جن لوگوں کا رنگ زرد ہوجاتا ہے یا معدے کی خرابی کی وجہ سے جن لوگوں کے ہونٹ خشک ہوجاتے ہیں انہیں انار کا استعمال کرنا چاہئے۔

خونی بواسیر کو رفع کرنے میں انار تریاق کا کام کرتا ہے۔ انار کے پتوں کا پانی ناک میں ڈالنے سے نکسیر بند ہوجاتی ہے۔ غرضیکہ انار حق تعالیٰ کا پیدا کردہ ایک اہم پھل ہے اور اس کی اہمیت محض اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ جنت کے پھلوں میں سے ایک ہے اور اس کو جنت میں قائم رکھنے کی وجہ بھی ہے کہ اس میں ذائقہ بھی ہے اور افادیت بھی ہے۔ میوے، کھجور اور انار کا ذکر کرنے کے بعد رب العالمین نے ایک بار پھر اس بات کو دہرایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اس کے بعد فرمایا۔

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ٥ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٥ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ٥ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٥ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ٥ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٥

جنت کی عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ جنت میں خوب سیرت اور خوبصورت عورتیں ہوں گی وہ عورتیں گوری رنگت والی اور خیموں میں محفوظ ہوں گی، جنتی لوگوں سے پہلے ان عورتوں کو نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

یہاں جنت کی حوروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اہل جنت کو بطور خاص وہ حوریں عطا کی جائیں گی جن کی خوبصورتی بھی بے مثال ہوگی اور جن کی سیرت بھی لاجواب ہوگی۔ اس دنیا کی بعض عورتیں بہت خوبصورت ہوتی ہیں لیکن ان کے عادات واخلاق بہت خراب ہوتے ہیں اور ان کا باطن مسخ ہوتا ہے۔ ایسی عورتیں خوبصورت ہونے کے باوجود اپنے خاوند کے لئے جہنم بنی رہتی ہیں اور اس کے لئے وجہ بدسکونی ثابت ہوتی ہیں۔ اور بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ ان کو حسن وجمال کی دولت بھی میسر ہوتی ہے اور ان کے اخلاق بھی بے مثال ہوتے ہیں لیکن ان کا کردار اچھا نہیں ہوتا اور وہ دوسرے لوگوں سے بھی اپنے ناجائز تعلقات بنائے رکھتی ہیں اور بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ ان کا کردار مضبوط ہوتا ہے لیکن وہ خواہ مخواہ بھی کسی کی ہوس کا شکار ہوجاتی ہیں اور اپنی حفاظت مکمل نہ ہونے کی وجہ سے انہیں غلط کار لوگوں کا نوالہ بننا پڑتا ہے۔ جنت کی حوروں کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کی وضاحت کردی گئی کہ جنت کی حوریں جو اہل جنت کو بطور انعام عطا ہوں گی ان کی ایک خوبی تو یہ ہوگی کہ ان کا حسن وجمال دنیا کی عورتوں سے کہیں زیادہ ہوگا۔ دوسری خوبی ان میں یہ ہوگی کہ ان کی سیرتیں بھی ان کی صورتوں کی طرح قابل تعریف ہوں گی اور ان کی نیت اور ان کے خیالات میں وہ خرابیاں نہیں ہوں گی جو دنیادار عورتوں میں ہوا کرتی ہیں اور جن خرابیوں کی وجہ سے شوہر کا اور اہل خانہ کا ناک میں دم رہتا ہے تیسری خوبی یہ ہے کہ ان کا کردار آئینہ کی طرح پاک صاف ہوگا انہیں اس سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔ یعنی جس طرح اس دنیا میں بعض عورتوں پر جنات چڑھ جاتے ہیں اور ان کے جسم کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں۔ جنت کی عورتیں اس طرح کے کھلواڑ سے محفوظ رہیں گی۔ چوتھی خوبی ان عورتوں میں یہ ہوگی کہ مضبوط قلعوں کے اندر اور قابل اعتبار خیموں کے اندر محفوظ ہوں گی اتنی ساری خوبیوں کی حوریں ان لوگوں کو عطا ہوں گی جو اس دنیا میں اپنے رب کی عبادت کرتے

رہے اور زندگی کے تمام معاملات میں اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ ان نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد رب العالمین نے پھر یہ فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی تکذیب کروگے؟

اس کے بعد فرمایا۔

مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

اور اہل جنت بہت ہی خوشنما اور آرام دہ بستروں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ بڑا بابرکت ہے تمہارا رب جو بہت ہی عظمت والا اور احسان کرنے والا ہے۔

اس آیت میں اہل جنت کا نقشہ اس انداز میں کھینچا گیا ہے کہ جیسے کسی بادشاہ کی نشست ہوتی ہے اور وہ آرام دہ گدوں پر، گاؤتکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھتا ہے اور شاہانہ کروفر کے ساتھ لوگوں سے بات چیت کرتا ہے۔ بادشاہوں کو بھی کچھ نہ کچھ فکر ہوتی ہے اگر بادشاہ عادل ہے تو اس کو رعایا کے غم اور دکھ پریشان رکھتے ہیں اور عام بادشاہوں کو اپنے عہدہ ومنصب اور اپنے ذاتی معاملات کی فکر لگی رہتی ہے لیکن اہل جنت کا حال یہ ہوگا کہ انہیں کوئی غم ہوگا نہ کوئی چنتا۔ وہ انتہائی راحت وآرام کے ساتھ اپنی مسند پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے اور حور وغلمان ان کی خدمت کے لئے حاضر باش رہیں گے کس قدر انعامات ہیں جو اللہ نے اس دنیا میں بھی اپنے بندوں کو عطا کئے ہیں اور جب اس کے بندے جنت میں داخل ہوجائیں گے تب بھی اس کے انعامات کی بارشیں بندوں پر ہوتی رہیں گی۔ ان انعامات کی ناقدری اور تکذیب وہی لوگ کرسکتے ہیں جن کے سینوں میں دل نہیں پتھر ہوں اور جن کے سروں میں عقل نہیں گوبر بھرا ہوا ہے۔ اللہ کے وہ بندے جن میں ذرا سی بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہے وہ سمجھتے ہیں کہ مالک کون ومکاں نے یہ انعامات اس لئے عطا کئے ہیں کہ ہم اپنے رب کے فضل وکرم کو محسوس کریں اس کی عظمت وبڑائی کا اعتراف کریں اور اس کے سامنے اپنا سر نیاز خم کریں۔ اس نے ہماری ضرورت کے لئے ہزاروں لاکھوں اشیاء پیدا کی ہیں۔ ہوا، پانی، آگ، روٹی کپڑا مکان، فرشتے، چاند ستارے، دودھ اور گوشت مہیا کرنے والے جانور، دلوں کو سکون بخشنے والے بیوی بچے ہماری آنکھوں کو کیف عطا کرنے والے خوشنما مناظر، کھیل کھلونے، گل بوٹے، سفر کے لئے جہاز اور ریل گاڑیاں وغیرہ ہم اس دنیا میں جس طرف بھی اپنی نگاہ اٹھاتے ہیں اس طرف اللہ کے انعامات دکھائی دیتے ہیں۔ اگر ہم صرف اپنے وجود ہی پر غور کریں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ کتنی ہی قیمتی نعمتیں ہمارے اپنے اندر بھی موجود ہیں۔ غور وفکر کے لئے اس نے دماغ عطا کیا، محسوس کرنے کے لئے قلب دیا، دیکھنے کے لئے آنکھیں بخشیں، سونگھنے کے لئے ناک دی، سننے کے لئے کان ہبہ کئے، کام کرنے کے لئے ہاتھ دیئے، چلنے کے لئے ٹانگیں دیں۔ ان میں سے کونسی ایسی نعمت ہے جس کی ہم تکذیب کرسکیں اور اگر ہمیں ان نعمتوں کی اہمیت کا اندازہ نہ ہو تو کان کی اہمیت کسی بہرے سے پوچھیں، بینائی کی اہمیت کا اندازہ ہم کسی اندھے سے مل کر لگائیں اور اگر ہمیں اپنی ٹانگوں کی اہمیت کا اندازہ نہ ہو تو کسی ایسے شخص سے ملاقات کریں جو اپاہج ہو اور جس میں چلنے پھرنے کی صلاحیت نہ ہو۔ انسان اگر صرف اپنے وجود کا صحیح طریقہ سے مطالعہ کرلے تو اس کو اندازہ ہوجائے گا کہ اپنے مالک کے کتنے احسانات میں دبا ہوا ہے۔

سورۂ رحمٰن کے اختتام پر فرمایا ہے کہ بابرکت ہے وہ ذات گرامی کہ جس نے اپنی بڑائی اور عظمت وکبریائی کے ساتھ اپنے بندوں کے ساتھ احسان وکرم کا معاملہ کیا ہے۔ اس نے ہر قدم پر ایک نعمت ہمیں عطا کی ہے ہم اس کی کس کس نعمت کو جھٹلا سکتے ہیں؟

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

◉ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ''کون سی بیوی سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''وہ بیوی جو اپنے شوہر کو خوش کرے جب کہ وہ اس کی طرف دیکھے، اطاعت کرے جب وہ اسے حکم دے اور اپنے نفس اور اپنے مال کے بارے میں کوئی ایسا رویہ اختیار کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔'' (''اپنے مال'' سے مراد وہ مال ہے جو شوہر نے گھر کی مالکہ کی حیثیت سے اس کے حوالے کردیا ہے)

(نسائی، ابوہریرہؓ)

◉ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کا سب سے بدتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔''

(ابن ماجہ، ابوہریرہؓ)

✱✱✱✱✱✱✱✱

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

- ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

تین سوال

سوال از: ندیم ــــــــــ گجرات

(۱) حاسدوں کی بدگوئی سے اور حسد سے بچنے کے لئے کوئی وظیفہ بتادیجئے۔ جزاک اللہ خیر۔

(۲) جن اور سحر، نظر بد سے حفاظت کے بہت سے اوراد اور وظائف پڑھنے میں آئے لیکن آپ جسمانی صحت برقرار رہے، تندرست رہے۔ کوئی ایسا عمل تحریر فرمادیں کرم ہوگا۔

(۳) بعض لوگ بے نامی خط لکھتے ہیں اور اس میں طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں جس سے ذہنی پریشانیاں ہوتی ہیں اسے بند کرنے کا کوئی عمل بتا کر ممنون فرمائیں۔

جواب

حاسدوں کے حسد سے بچنے کے لئے سورۂ فلق سے بہتر کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ اس سورۃ کو روزانہ ۱۲ مرتبہ پڑھ کر اپنے دل پر دم کرلینا چاہئے۔ اس عمل کی پابندی سے آپ حاسدوں کے حسد اور اس کے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔ اگر حاسدوں کی تعداد زیادہ ہو اور ان کے حسد سے برے اثرات زندگی پر پڑ رہے ہوں تو پھر کسی ماہر عامل سے علاج کرانا چاہئے۔

غالباً آپ کی نظروں سے طلسماتی دنیا کا امراض جسمانی نمبر نہیں گزرا۔ ہم نے اس نمبر میں سیکڑوں جسمانی امراض کا علاج تجویز کیا ہے اس کا مطالعہ بغور کریں اس میں دردسر سے لے کر کینسر جیسے موذی مرض کا علاج بھی دیا گیا ہے۔ پوشیدہ امراض کا علاج بھی اس میں موجود ہے نیز بچوں کے اور عورتوں کے مخصوص امراض کا علاج بھی اس نمبر میں نقل کیا گیا ہے۔ اس نمبر کا مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ آپ کی تشفی ہوجائے گی۔

لوگوں کی بدگوئی سے محفوظ رہنے کیلئے روزانہ ''یَاسَلَامُ یَاحَفِیْظُ'' تین سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اور جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد آیت کریمہ وَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ لوگوں کی الزام تراشی سے اور الٹے سیدھے خطوں کی آمد سے آپ محفوظ رہیں گے۔

اوپری اثرات

سوال از: فیروز احمد شاہ۔

گھر کے اندر آتے ہی سانس بند ہوجاتی ہے، چکر آنے لگتے ہیں اور دم ہوجاتا ہے، بے ہوش ہوجاتی ہے، اس کے بعد ہم اس کو گھر سے باہر نکالتے ہیں تو ایک دم ٹھیک ہوجاتی ہے کبھی کبھی گھر کے اندر آنکھوں کی روشنی بھی چلی جاتی ہے۔ اپنے گھر میں اسے لگ بھگ تین چار مہینے ہوگئے، جونہی اپنے گھر میں یہ کھانا کھانے لگتی ہے تو اسی وقت سب کھانا واپس آتا ہے۔ ہضم قسم کچھ نہیں ہوتا۔ جب گھر سے باہر نکل کر کسی اور کے گھر جیسے ماسی یا ماموں کے گھر میں کھانا کھائے تو اچھی طرح سے ہضم ہوجاتا ہے۔ سر میں

یسے کیل ٹھوکتے ہیں اور جو کچھ بھی ہوتا ہے سب گھر میں ہوتا ہے گھر کے ہر ٹھیک ہوتی ہے اور گھر میں ٹانگوں اور بازوؤں میں بھی سخت درد ہوتا ہے ر کبھی کبھی تو رات کو لگاتار چکر اور سانس بند ہوتی ہے، سر جیسے پھٹ جاتا ہے۔

جواب

یاسمین جان اور پری اثرات کا شکار ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اس کے گھر میں بھی اثرات ہیں تب ہی تو گھر میں آکر طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ آپ کسی عامل سے اپنے گھر کا علاج کرائیں اور یاسمین جان کا بھی باقاعدہ علاج کرائیں تب ہی اس کی صحت کی امید کی جاسکتی ہے۔ جب تک آپ کسی عامل سے رجوع نہ کریں تب تک ان چند فارمولوں پر عمل کریں۔ اپنے گھر میں روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کرائیں۔ تلاوت کا وقت صبح آٹھ بجے سے دوپہر بارہ بجے تک کا رکھیں اور تلاوت بہ آواز بلند کرائیں۔ رات کو تقریباً بارہ بجے اپنے گھر میں اذان دلائیں۔ اتنی آواز میں کہ بس گھر کے افراد ہی سن سکیں۔ محلے میں آواز نہ پھیلے۔

یاسمین جان کو ہر فرض نماز کے بعد قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں اگر یاسمین یہ عمل خود کرے تو بہتر ہے۔ اگر اصحاب کہف کے نام یاسمین کے گلے میں لکھ کر ڈالیں تو انشاءاللہ مفید ثابت ہوگا۔ اصحاب کہف کے نام اس طرح لکھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الٰہی بحرمۃ یملیخا، مکسلمینا، کشفوطط، اذر فطیونس، کشافطیونس، تبیونس، یوانس بوس، وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيرٌ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِينَ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

وظائف کے بارے میں رہنمائی

سوال از: عشرت عارفین ______ حیدرآباد

اس خط سے قبل دو عدد خطوط اور روانہ کر چکی ہوں جواب کا کافی انتظار کیا اور اس ماہ میں آپ کا ماہنامہ طلسماتی دنیا بھی نہیں آیا۔ میں ایک غریب شوہر کی بیوی ہوں۔ روزی کی کمی اور گھر میں الجھنیں آپ کو لکھ چکی ہوں اور اس امید پر کہ آپ کتابوں کے ذریعہ دنیا کی رہنمائی فرما رہے ہیں مجھے بھی رہنمائی فرمائیں۔ تاکہ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے اچھی طرح سے پل سکے۔ میں ابھی روز یہ وظیفہ پڑھ رہی ہوں تو لا الٰہ الا اللہ الملك الحق المبين ۱۰۰ بار یا سلام ۱۲۷ بار یا عزیز یا اللہ صمد یا علیم یا اللہ ۱۰۰ بار یا لطیف یا اللہ ۱۰۰ بار یا غنی یا اللہ ۱۰۰ بار کیا یہ وظیفہ ہمارے لئے درست ہے اگر ہے تو اگلے مہینے میں طلسماتی دنیا میں شائع کر کے رہنمائی فرمائے تاکہ دل کو تسکین ہو۔

جواب

آپ جو بھی وظائف پڑھ رہی ہیں وہ سب درست ہیں۔ آپ ان کو پابندی کے ساتھ جاری رکھیں اور ان کے ساتھ ساتھ روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کا اہتمام کریں۔ اور جمعہ کے دن ایک تسبیح درود شریف کی پڑھ لیا کریں۔ وظائف پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنی سوچ فکر میں مدد لائیں اور جن اسماء الٰہی کا ورد آپ کر رہی ہیں ان کے اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ یالطیف پڑھتی ہیں اس کے معانی ہیں مہربانی۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اللہ کے بندوں کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا معاملہ کریں۔ اس طرح عزیز کے معانی ہیں پیار کرنے والا اور خود بھی پیارا۔ جو شخص یا عزیز کی تسبیح پڑھتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے بندوں سے پیار کرے اور خود کو اتنا اچھا بنالے کہ دیکھنے والے اس سے محبت کرنے پر مجبور ہوں۔

اسماء الٰہی کے جو بھی اوصاف بیان ہوئے ہیں ان اوصاف کو اپنی زندگی میں ڈھالنا ہی ایمان کی معراج ہے اور ان ہی کو تخلقوا باخلاق اللہ کہا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے اخلاق اپناؤ۔ اگر آپ اوصاف خداوندی کو اپنے اندر ڈھال کر اسماء الٰہی کا ورد کریں گی تو زندگی میں ایک عجیب کیف محسوس ہوگا اور ہمارا پڑھنا بھی رائیگاں نہیں جائے گا۔

آسیبی اثرات کے دکھ

سوال از: (نام مخفی)

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے رسالے کو عمر دراز عطا فرمائے اور دین و دنیا کے مفاد میں اور زیادہ ہمت اور جرأت عطا فرمائے کہ آپ عوام الناس کی رہبری اسی طرح کرتے رہیں۔ (آمین)

حضرت میرے شوہر ایک ریٹائرڈ ٹیچر ہیں۔ تقریباً تین سال سے کوشش کر رہے ہیں کوئی کامیاب بزنس نہیں کر پائے جب کہ نگینوں کی شناخت میں کافی سدھ بدھ ہے چار پانچ ماہ میں تھوڑا سا مال بکتا ہے ورنہ سستی و کاہلی در پے رہتی ہے یا بیمار ہو جاتے ہیں ورنہ ذمہ داریوں کا پورا

احساس ہے۔ تھوڑے سے ضعیف الاعتقاد ہیں۔ پابند نماز ہیں۔ طلسماتی دنیا میں اپنے مسائل کے حل تلاش کرتے رہتے ہیں اور استفادہ کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ بیٹی اسکول میں پڑھتی ہے۔

ابھی کچھ ہفتوں سے پڑھنے میں بالکل دل نہیں لگتا ورنہ کلاس میں اول آتی تھی۔ اس کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ اسے ایک خواب بھی دکھائی دیا تھا کہ اسکول گئی ہے میں اس کے ساتھ ہوں اور وہ جدھر جاتی ہے وہاں سانپ ہی سانپ نظر آتے ہیں۔ ایک بچے کو کاٹ بھی لیا ہے۔ ہم دونوں بھاگ کر گھر آجاتے ہیں۔

میرا بیٹا تعلیم میں دلچسپی نہیں رکھتا۔ پہلے تو نماز بھی پڑھتا تھا پاس بھی ہوجاتا تھا۔ اِدھر چند سالوں سے پڑھنے میں دل نہیں لگتا، ضدی اور بدزبان، گستاخ اور اکیلے رہتا ہے تو خوش رہتا ہے۔ اسے دوسال پہلے جب بھی گھر سے نکلتا کوئی عجیب الخلقت نظر آتا جو متواتر اس کو بھی گھورتا رہتا۔ بیٹھے بیٹھے آنکھیں مٹکاتا ہے اور گردن جھٹکتا ہے۔ جناب سے التجاہے کہ اگر شمارے میں جگہ دیں تو نام حذف کردیں اور مجھے یقین ہے کہ اگر آپ ہم لوگوں کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعا کریں گے تو ضرور میری پریشانیوں کا حل ہوجائے گا۔

پہلے ہر جگہ میرے بچوں کی تعریف ہوتی تھی اب یہ حال ہے؟ کوئی نقش تعویذ دعا عنایت کریں نوازش ہوگی۔ جب بچہ کو وہ شخص نظر آیا تھا تب میں نے ۴۱ دن کے لئے سورۂ بقرہ شروع کی ۳۰ دن بعد ناغہ ہونے پر پھر سے شروع کرکے ۴۱ دن پورے کئے۔ روز فجر میں چار تسبیح سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم والی درود، سورۂ یٰسین ہر مبین پر یا قاضی الحاجات یا مسبب الاسباب۔ ایک سانس میں سات بار الم نشرح پڑھتی ہوں۔ ہر فرض نماز کے بعد تقریباً ایک سال سے الحمد، الم نشرح، انا انزلنا ہر فرض کے بعد پڑھی اب ایک ماہ سے درود تنجینا ۱۳ مرتبہ کا معمول ہے۔

جواب

کوئی بھی انسان جب صحیح طریقہ سے اپنے جسم کا استعمال نہیں کرتا تو وہ اپنا تندرستی کھو بیٹھتا ہے، سستی اور کاہلی انسان کو تباہ کردیتی ہے۔ جو لوگ خود کو مصروف رکھتے ہیں اور اپنی بھاگ دوڑ جاری رکھتے ہیں وہ مالی طور پر بھی پریشان نہیں ہوتے اور ان کی صحت بھی ٹھیک رہتی ہے۔ زیادہ تر بیماریاں ان ہی لوگوں پر حملہ آور ہوتی ہیں جو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر زندگی گزارتے ہیں یا ضرورت سے زیادہ آرام طلب ہوں، بے شک آرام انسان کی زندگی کے لئے ضروری ہے لیکن اس کی ایک حد رکھی گئی ہے جو لوگ ہر وقت پڑے رہتے ہوں ان کا جسم بیکار ہوجاتا ہے اور وہ وقت سے پہلے بوڑھے ہوجاتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو اپنے شوہر کو سمجھایئے اور انہیں کام میں مصروف رہنے کی تاکید کیجئے۔ کام ہی سے راحت ملتی ہے اور کام ہی انسان کو صحت مند رکھتا ہے۔ اس دنیا میں وہی لوگ قابل تعریف ہیں جو اپنے بیوی بچوں کی خاطر انتھک جدوجہد کرنے والے ہوں اور جو برائے ضرورت آرام کرتے ہوں آرام زندگی کے لئے ضروری ہے لیکن جو لوگ آرام کرنے کے لئے زندہ رہتے ہیں وہ لوگ زندگی کے قدردان نہیں ہوتے۔

آپ نے سنا ہوگا کہ چلتی کا نام گاڑی ہے ورنہ وہ اینڈھن ہے۔ جو گاڑی کھڑی رہتی ہے اسے زنگ لگ جاتا ہے اور وہ کسی قابل بھی نہیں رہتی جو مکان بند رہتا ہے اس میں مکڑی کے جالے لگ جاتے ہیں اور اس کی حالت بری ہوجاتی ہے۔ اس دنیا میں جب کسی چیز کا صحیح استعمال نہیں ہوتا تو وہ چیز بیکار ہوجاتی ہے اور اپنی افادیت کھو بیٹھتی ہے بالکل اسی طرح انسانی اعضاء کا اگر استعمال نہ ہو تو وہ بھی بیکار ہوجاتے ہیں۔ اگر آپ دماغ کا استعمال نہ کریں تو سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفقود ہوجاتی ہیں اگر آپ اپنے دانتوں کا استعمال کرنا چھوڑ دیں تو یہ وقت سے پہلے بیکار ہوجاتے ہیں اسی طرح جسم کا ہر عضو اپنے استعمال کرنے ہی سے زیادہ دیر تک صحیح رہتا ہے ورنہ ناکارہ ہوجاتا ہے اور ناکارہ ہوکر انسان کو دکھ دینے لگتا ہے اگر ہم یہ چاہیں کہ ہمارے جسم کے سب اعضاء ہمارے ساتھ عمر کے آخیر تک وفا کرتے رہیں تو ہمیں انہیں ان کی صلاحیتوں کے مطابق مصروف رکھنا چاہئے اور دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ جن لوگوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوتا ہے وہی اپنی بھاگ دوڑ جاری رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنی ذمہ داریوں کو فراموش کردیتے ہیں اور جو اپنے بچوں کو میدان مسائل میں دھکیل کر مطمئن ہوجاتے ہیں وہ لوگ نہ صرف یہ کہ اپنے بچوں کے ساتھ ظلم کرتے ہیں بلکہ وہ خود اپنے ساتھ بھی انصاف نہیں کرتے اور جو شخص اس دنیا میں انصاف نہیں کرتا وہ کسی کے ساتھ کیا انصاف کرے گا اور اپنے ساتھ انصاف یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی اور اپنے وجود کی قدروقیمت کو پہچانیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا بروقت صحیح استعمال کریں اسی میں اپنی بھلائی ہے اور اسی میں زندہ رہنے کا راز مضمر ہے۔ کم سے کم ہم نے اپنی زندگی میں کسی ایسے شخص کو کامیابیوں سے ہمکنار نہیں دیکھا جو بستر پر پڑا رہتا ہو یا جو حد سے زیادہ سونے اور لیٹنے کا عادی ہو۔ ۲۴ گھنٹوں میں سے انسان کو زیادہ سے

زیادہ ۸ گھنٹے آرام کرنا چاہئے بقیہ ۱۶ گھنٹوں میں سے دو گھنٹے عبادت کے لئے وقف کردینے چاہئیں اور ۱۴ گھنٹے اسے میدان معیشت میں جدوجہد کرنی چاہئے۔

ہمیں آپ کے خط سے یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ آپ کے شوہر عمر کے اس حصے میں داخل ہوچکے ہیں جہاں پہنچ کر ولولے ختم ہوجاتے ہیں اور انسان اپنی زندگی سے بیزار سا ہوجاتا ہے لیکن ہمارے مذہب نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب تک سانس ہے تب تک آس کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے اور اپنی زندگی کی آخری سانس تک ہر انسان کو کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہئے تاکہ اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کے سامنے اپنا دامن پھیلانے کی نوبت نہ آسکے۔ جو لوگ چلتے رہنے کی پالیسی پر کاربند رہتے ہیں وہ کبھی اپنی اولاد کے بھی محتاج نہیں ہوتے اور جو خود کو وقت سے پہلے ناکارہ بنالیتے ہیں وہ زندگی میں ہی مٹی کا ڈھیر بن کر رہ جاتے ہیں اور مٹی کے ڈھیر کی قدر کون کرتا ہے؟ اولاد بھی ان ہی ماں باپ کا احترام کرتی ہے جو آخیر تک ان کا ساتھ دیتے رہیں۔ دامے درمے قدمے سخنے کسی بھی طرح ورنہ اس دنیا میں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ اولاد کی نظروں میں ماں باپ کا وجود بالخصوص باپ کا وجود کھلنے لگتا ہے۔ آپ کے شوہر نے اس عمر تک پہنچنے تک یقیناً بہت کچھ کیا ہوگا لیکن ان کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرکے اپنی جدوجہد اب بھی جاری رکھیں اور اپنی اولاد کی نظروں میں سرخرو ہونے کے لئے خود کو مشین بنائے رکھیں۔ اسی میں ان کی عزت ہے اور اسی میں ان کی بھلائی۔

ہمارے خیال میں آپ اور آپ کا گھر اثرات کا شکار ہے اور اثرات کی وجہ سے گھر میں کئی طرح کے مسائل پیدا ہوتے ہوں گے، کاموں میں رکاوٹ پڑتی ہوگی، بچوں کی صحت متاثر رہتی ہوگی اور گھر میں خیر و برکت کا فقدان ہوگا۔ ان اثرات سے نجات حاصل کرنے کے لئے روزانہ سورہ بقرہ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کا معمول بنائیں اور ان دونوں سورتوں کی تلاوت کے بعد ایک جگ پانی پر دم کرکے گھر کے سب افراد کو دن میں کئی کئی مرتبہ پلائیں۔ بچے اگر نافرمانی کریں تو ان کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے صبح شام پلائیں اور جب وہ سوجایا کریں تو سورۂ یٰسین پڑھ کر ان کے دونوں کانوں میں دم کردیا کریں اس عمل کی برکت سے ان کی نافرمانی رفع ہوگی اور وہ آپ کی اطاعت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

آپ اپنے صاحبزادے کے گلے میں ۱۳ مرتبہ "یارقیب" لکھ کر ڈال دیں۔ انشاء اللہ اس کے اثرات کنٹرول میں رہیں گے۔ بے پارکا اپنے مسائل کے لئے مختار الرحمٰن راہی صاحب سے رجوع کریں ان کا فون نمبر یہ ہے۔ ۲۶۳۷۱۵۳۔ وہ میرے شاگرد ہیں وہ آپ کی صحیح رہنمائی کرسکتے ہیں اور مناسب علاج بھی کرسکتے ہیں۔ میری تشخیص میں آپ پر سحر نہیں ہے، آسیبی اثرات ہیں اور میرے نزدیک آسیبی اثرات کا دکھ زیادہ شدید ہوتا ہے۔

افوہ! یہ جنات کے اثرات

سوال از: حافظ روشن علی خاں ———— کٹک

میں حافظ روشن علی خاں میرائی نمبر ۲۲۳/۵ اور میرا ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خریداری نمبر ۱۷۴۹۔

میں ابھی تک آپ کا ابتدائی عمل ریاضت نہیں کیا ہوں چونکہ دوسرے عامل دیگر عملیات کی مشغولیت ہے۔ نیز میری بیوی کو بلڈ کینسر ہوچکا ہے۔ کافی پریشانی میں ہوں دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ عافیت عطا فرمائے آمین۔

حضرت میں اپنے مقصد کی بات لکھتا ہوں۔ ایک لڑکی جس کا نام (حفیظ ناز آفرین) فی الحال اس کی لڑکی کا نیا نام (رفعت النساء فرح بنت زاہدہ رحمٰن) پیدائش تاریخ ۷۷-۶-۱۴۔ پانچ سال قبل شادی ہوئی تھی ناکح کا نام (شکیل احمد ابن سمیڈ ابی بی) شادی کے بعد کا ایک سال تک خوشی کا زندگی گزارے۔ ۲۰۰۱ء سال میں ایک لڑکا پیدا ہوا وہ بھی آپریشن کے ذریعہ۔ نرسنگ ہوم میں پہلا شکایت نظر آنے لگا یعنی اس کے گردن سے لے کر ہڈی تک درد ہونے لگا۔ درد سے چور چور ہونے لگا پھر صبح سے درد ختم ہوجاتا تھا۔ ہسپتال سے جب گھر آئے تو تکلیف سے نجات ملی کچھ دنوں کے بعد خواب میں خوفناک اور برے برے خواب دیکھنے لگی۔ خواب میں مرد نظر آنے لگے جو جسمانی تعلقات رکھتے تھے اس لڑکی سے۔ پھر اس کے شوہر (حفیظ ناز آفرین) آہستہ آہستہ دور ہونے لگے۔ ایک بار محسوس کیا اچانک ہرندیا یعنی ہری سبزی نظر آنے لگا جو بدبودار تھا پورا مکان بدبو سے بھر گیا۔ پھر (حفیظ ناز آفرین) کے شوہر (حفیظ ناز آفرین) سے فوراً دوری اختیار کرلئے۔ جب (حفیظ ناز آفرین) کے شادی کے دو سال بعد ان کے شوہر ان کو طلاق مغلظہ بحالت غصہ میں دے چکے، محلے کے کچھ آدمیوں نے مل کر کہا کہ طلاق نہیں ہوئی۔ پھر آخیر میں دونوں کو ایک جگہ رہنے کی اجازت دے چکے یہ دونوں زندگی گزارنے لگے۔ شوہر بیوی کی طرح لیکن

جسمانی تعلقات کے علاوہ سب کچھ ہوتا تھا۔ (شکیل احمد) جب علماء کرام سے رجوع کیے تو علماء کرام نے فرمایا طلاق واقع ہو چکی تم دونوں ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ فی الحال عدت گزارنے کیلئے (حفیظ ناز آفرین) اپنے میکے میں آچکی ہے بعد حلالہ وعدت کے از سر نو سابق شوہر سے نکاح ہونے کا ہے۔ (حفیظ ناز آفرین) کو مہینے میں دو مرتبہ حیض آتا ہے لیکوریا بھی ہے۔ وہ حیض میں خون کا لوتھڑا بھی آتا ہے۔ پیٹ کے نیچے حصے میں برابر درد آتا ہے لیکن (شکیل احمد) کبھی یہ کہتے ہیں جو حلالہ وعدت کے دوبارہ نکاح نہیں کروں گا (شکیل احمد) اپنے میکے والوں کے دباؤ میں راضی ہوئے ہیں۔ راضی ہوئے ہیں صرف بچے کی خاطر جب (حفیظ ناز) کا خیال کرتے ہیں تو انکار کردیتے ہیں۔ یہ معاملہ یعنی جھگڑا تنازع کا ہر اماوس کے موقعے پر ہوتا ہے۔

حضرت میں (حفیظ ناز آفرین) کا تشخیص کر چکا ہوں، سفلی جادو، سحر تفریق واستحاضہ ہے ساتھ میں جناتی آسیبی اثرات بھی ہیں۔ مزید تشخیص کے لئے دو عدد فوٹو روانہ کیا ہوں اور پانچ سو روپے علاج فیس بھی روانہ کیا ہوں۔ تشخیص کے ساتھ ساتھ علاج بذریعہ روانہ کریں انشاء اللہ۔

(حفیظ ناز آفرین) کا کہنا ہے کہ پھر سے مجھے بعد حلالہ وعدت کے رجوع کرلیں۔ حضرت گزارش ہے کہ کسی قریبی شمارے میں کر کے ہم پر یعنی مسلمانوں پر شفقت کا معاملہ کریں نام (حفیظ ناز آفرین وشکیل احمد) کے نام کو ظاہر نہ کریں (شکیل احمد) کی عمر تقریباً ۳۳ سال ہے۔ اس کے شوہر کے مکان پر خون کے قطرہ بھی گرتا ہے فی الحال کسی عامل کے ذریعہ بندش وغیرہ بھی کرائے تھے اور (حفیظ ناز آفرین) اپنے سابق شوہر کے مکان پر بھی کسی کو ٹہلتے ہوئے دیکھی تھی۔

جواب

مریضہ کا روحانی علاج ہم ڈاک کے ذریعہ بھجوا چکے ہیں۔ آپ کی فرمائش کی وجہ سے آپ کے خط کا جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا میں چھاپا جارہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ (آفرین) پر زبردست جنات کے اثرات ہیں اور اس طرح کے اثرات جان لیوا ثابت ہوتے ہیں لیکن اس دنیا میں کوئی آفت، کوئی مصیبت اور کوئی بیماری ایسی نہیں ہے جس کا تدارک نہ ہو اور جس سے نجات حاصل کرنے کے ذرائع اللہ نے نہ پیدا کیے ہوں۔

(آفرین) کے شوہر نے جب طلاق مغلظہ دیدی تھی پھر اہل محلہ نے (آفرین) کو شوہر کے ساتھ رہنے کا مشورہ کیوں دیا۔ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ غصے میں جو طلاق دی جاتی ہے وہ نہیں پڑتی۔ یہ سوچ وفکر درست نہیں ہے کیونکہ طلاق ہمیشہ غصے ہی میں دی جاتی ہے، ہنسی خوشی کون طلاق دیتا ہے؟ ایسا کب ہوتا ہے کہ شوہر اپنی بیوی سے کہے کہ آج شام کو میں آپ کو انشاء اللہ طلاق عطا کروں گا۔ طلاق تو جب بھی ہوگی فرط غضب میں دفعتاً اور اچانک دی جائے گی۔ دوسری یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ طلاق نہ صرف غصے میں بلکہ اگر نشے کی حالت میں یا مذاق میں بھی دی جائے تب بھی واقع ہوجاتی ہے۔ طلاق مغلظہ کے بعد (آفرین) کا اس کے شوہر کے پاس جانا اور رہنا قطعاً حرام تھا اور اس کے ذمہ دار وہ اہل محلہ ہوئے جو خود کو عقل مند سمجھ کر یہ مشورہ دے بیٹھے کہ طلاق چونکہ غصے میں دی گئی ہے اس لئے طلاق پڑی ہی نہیں۔

ہمارے نزدیک (آفرین) چونکہ زبردست اثرات کا شکار تھی اس لئے وہ قابل رحم تھی اس کے شوہر کو چاہئے تھا کہ وہ اس کا باقاعدہ روحانی علاج کراتا، ممکن تھا کہ ٹھیک ہوجاتی۔ بیوی کے ساتھ ہمدردی کرنا اور اس کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرنا تقوے کی معراج ہے۔ اس کی بیماری سے گھبرا کر اس کو ایک بوجھ سمجھ کر اس بوجھ کو اپنے کاندھوں سے اتار دینا عین بزدلی ہے اور ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔

(آفرین) بلاشبہ قابل رحم تھی اور اپنے ہوش وحواس میں نہیں تھی وہ اس ہمدردی کی مستحق تھی۔ جس وقت ہمدردی کی مستحق تھی اس وقت اس کو تسلی دینے کے بعد طلاق دے ڈالنا ایک طرح کا ظلم ہے۔ اور ظلم ظلم ہی ہوتا ہے اس کی شکل وصورت کچھ بھی ہو۔

اگرچہ آپ نے اس بات کی تاکید کی تھی کہ ہم ناموں کو حذف کردیں لیکن ہم نے ناموں کو حذف نہیں کیا جب تک ہم غلطی کرنے والے کو غلط اور مظلوم کو قابل رحم کھلم کھلا ثابت نہیں کریں گے اس وقت تک مسلم معاشرے کی اصلاح ہونے والی نہیں ہے۔ آج کل ازدواجی زندگیاں تباہ ہو رہی ہے زیادہ تر لڑکیاں ظلم وستم کا نشانہ بن رہی ہیں اور اقارب صرف شوہر اپنی بیوی پر رحم کھانے کے موڈ میں ہوں لیکن اپنے گھر والوں کے مشوروں کی وجہ سے انہوں نے رحم کھانے کا موڈ بدل دیا ہو۔

ہماری دعا تو یہ ہے کہ وہ ایک بار پھر اپنے اقدام پر نظر ثانی کریں اور مقامی علماء سے رابطہ کر کے ان کے مشورے سے کوئی ایسا راستہ نکالیں کہ جس میں شریعت کے نکات بھی پامال نہ ہوں اور آفرین کی زندگی بھی تباہ ہونے سے بچ جائے۔

علاج آفرین کا ہم روانہ کرچکے ہیں۔ ایک عمل لکھ رہے ہیں اس کو

پابندی کے ساتھ روزانہ کرتے رہیں اور ۴۵ دن تک کریں۔ انشاء اللہ آفرین کو اثرات سے نجات ملے گی۔

ایک چھری لے لیں روزانہ اس چھری پر سَلَامٌ قَولاً مِّن رَّبٍّ رَّحِیم سو مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں اس کے بعد ایک طشت میں پانی بھریں اور ۲۰ مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھ کر اس پر دم کر دیں۔ اس کے بعد چھری سے اس پانی کو کراس کر دیں اور یہ پانی دن بھر میں آفرین کو پلا دیں۔ انشاء اللہ آفرین کو اثرات سے نجات مل جائے گی۔ ہم ایک بار آفرین کے شوہر شکیل سے یہ عرض کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر آفرین کو پھر اپنا لے اور اس کے لئے جو بھی شرعی راستہ ہو وہ اختیار کرے، کیا بعید ہے کہ رب العالمین شکیل کی اس قربانی کی وجہ سے آفرین کو اثرات سے نجات بخش دے اور وہ تندرست ہو جائے۔ بے شک وہ عظیم الشان قدرت والا ہے۔

جنات کی کارستانیاں

سوال از: (ن، م) ــــــــــ آندھرا پردیش

بعد از السلام علیکم، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی عمر دراز کرے تاکہ آپ اسی طرح دینی خدمات انجام دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بہت پرانے اور نئے طلسماتی دنیا ماہنامہ کے مطالعہ کے بعد عرض کر رہا ہوں میں بہت مصیبت زدہ ہوں۔ سوال و جواب کا کالم (روحانی ڈاک) پڑھ کر مجھے بہت کچھ امید کی کرن نظر آئی۔ ہمارا سارا گھر بہت پریشانی میں پھنسا ہوا ہے۔ ہمارے بچے ایک دوسرے سے روز آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں گھر میں چاقو چھریوں کا ناچ چل رہا ہے جس کی وجہ سے میرا بی پی لو ہو رہا ہے اور دوسرے مختلف زمینوں کا عدالت میں کیس چل رہا ہے روز گھر کا خرچ کا بار ہے، میں ایک کمانا دس آدمی کھانا بڑی مشکل ہے۔ بہت کچھ زمین رکھتے ہوئے بھی انہیں بیچنا مشکل ہے۔ میرا خانگی چھوٹا سا دواخانہ ہے۔ گھر کے بچوں کی جنگ سے ٹھیک طور سے کام نہیں کر رہا۔ خط لکھتے وقت ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ سیدھا الفاظ کو تحریر کرنے میں مشکل ہو رہی ہے۔ میری پہلے جیسی آمدنی نہیں ہے۔

بہت سے درگاہوں میں گیا وہاں کیا لا حاصل۔ بہت سے عالموں اور مرشدوں سے رجوع ہوا یہاں تک کہ گھر کے جھگڑوں کے سبب غیر مسلم سفلی علم جاننے والوں سے رجوع ہوا معلوم ہوا کہ آپ کے لوگ بازو کے رہنے والے کرتوت کر کے شکتیوں کا کھیل کھیل رہے ہیں تاکہ آپ اور آپ کے گھر والے تباہ و برباد ہو جائیں۔

میری ایک لڑکی جس کی عمر اکیس سال ہے۔ سب کو گالی گلوچ کرتی رہتی ہے اور گھر سے بھاگ جانا چاہتی ہے بہت شکی مزاج ہے۔ اس کے ذہن میں ہمیشہ یہی رہتا ہے کہ گھر کے سب افراد کو پینے کے پانی پلاسٹک ڈرم میں زہر ڈال کر ختم کر دوں اور خود بھی ختم ہو جاؤں۔ ماں باپ کا نام مٹی میں ملا دوں گی باہر کے دروازے کا تالہ رات میں ڈالنے پر کہتی دیوار پھاند کر بھاگ جاؤں گی۔ اس لڑکی کے سر کو بہت بڑا مار لگا تھا ہمیشہ بک بک کرتی، خاموش رہتی ہے وقت پر کھانا نہیں کھاتی ہے۔ دونوں بھائیوں کو ہمیشہ گالی گلوچ اور بددعا دیتی ہے اور ماں باپ مرجانا کہتی ہے۔ دوسری لڑکی جو بیس سال کی وہ بڑی ضدی ہٹ دھرم، ان دونوں میں بڑا خطرناک جھگڑا ہوتا ہے۔ کسی کی جان کی فکر نہیں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے رہتے ہیں پھر بھی گھر سے بھاگ جانا چاہتی ہے روز ہی دونوں میں جنگ ہوتی ہے۔ جو بھی کھاتی ہے پھر قے کر دیتی ہے بہت علاج کے بعد مرض جوں کا توں ہے اصل گھر کا بڑا ہونے کا سبب ہے یہ ہے کہ ہم تین بھائی ہیں، ضلع کے جو راستے پر گھر ہے میونسپل روڈ چوڑی ہونے پر ہمارے بھائی کی پوری زمین روڈ میں چلی گئی جس کے سبب میں اور میرا چھوٹا بھائی بازو دونوں مل کر آدھا آدھا زمین مفت میں دیئے تھے بیس سال کے بعد یہ زمین بڑے بھائی کا لڑکا فروخت کرنا چاہ رہا تھا میں مفت میں دی ہوئی جگہ میں خود خریدنا چاہا لیکن چھوٹا بھائی بھتیجے کو گول کر کے ہم خیال کر کے ما خریدنے والے جگہ کسی دوسرے کو بیچ کر پیچھے کی آدھا زمین اس مفت حاصل کرنے کا پلان کر لیا۔ بھتیجے ضرورت کا مجبور تھا۔ یہ پلان مجھے معلوم نہ تھا۔ چھوٹے بھائی کی بیوی بہت جلاد قسم کی ہے جو بازو ڈبل منزل کی بلڈنگ میں رہ رہی ہے چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ اس زمین کو جو بھی خریدے گا برباد کر دوں گی۔ ہم اس کا کوئی اثر نہیں لیتے کیونکہ میرا اس زمین کو خریدنا نقصان ہو رہا تھا یہ پلان میری سمجھ میں بہت دیر بعد معلوم ہوا۔ بڑے بھائی کو مفت میں دی ہوئی زمین خریدنا مشکل ہو گیا۔ وہاں سے ہماری پریشانی شروع ہوئی پہلے اماوس کی رات کو آگرا و پر دیوار کی آڑ سے کچھ ہماری زمین میں پاؤڈر کی مانند راکھ پھینکی اور اوپر دیوار آہستہ آہستہ نیچے گرتی گئی کچھ دن بعد رات ۱۲ بجے ہمارے آنگن میں گلاب کے پھول آ کر گرے پھر کچھ دن بعد لوہے کیلے پھینکے گئے۔ اس کے بعد ہمارے گھر پر بہت بڑا عذاب ہوا شروع لاکھوں کا نقصان ہوا بچیاں ضدی، ہٹ دھرم ہوگئی گھر کی عزت تک نہیں۔ آپس میں ہمیشہ لڑنا جھگڑنا ایسا شروع ہو گئے بازار میں بڑے

...ے ماتووں سے لڑتے ہیں۔ بہت علاج کرانے پر گھر میں امن نہیں
...ہے۔ گھر کی پریشانیاں تقریباً چار سال سے آہستہ آہستہ زور پکڑتی گئی
...ہا ہے۔
...ب بہت زوال ہے۔

ہم ماں باپ بہت پریشان ہیں، بچیوں کی لڑائی سے ہم ماں باپ
...ار ہو رہے ہیں گھر والی کو ہائی بلڈ پریشر ہے۔ میں بی پی میں مبتلا ہوں کافی
...رصے سے میرا جسم مختلف بیماریوں سے متاثر ہو رہا ہے۔ فی الحال ہم کسی
...ل سے رجوع نہیں ہو کر ہم خود روز فجر کے بعد سورۂ بقرہ اور آیت الکرسی،
...ل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھ کر
...انی پر دم کر کے پی رہے ہیں، شام سورۂ یٰسین دم کر کے پی رہے ہیں۔
...طاہر ۱۱۰۶ بار پڑھ کر گھر کی دیواروں پر چھڑک رہے ہیں۔ ہمارے گھر
...کے پریشانیوں کا سب ہے۔ اس کا روحانی علاج بہت غور وفکر کر کے
...مرے شمارے کے ذریعہ جواب دیں تو ہم اس عمل کو کریں گے جلد سے
...جواب کا انتظار رہے گا۔ ہمیں گھر کی مصیبتوں سے نجات دلانے پر ہم
...حیات آپ کے حق میں دعا گو رہیں گے بہت شکریہ اور جواب کے بعد
...لاج کے بعد شفایابی پر بہت دعادیں گے۔ شفایابی کے بعد ہم سو آدمیوں کو
کھانا کھلائیں گے جس کا ثواب آپ کو ملے گا۔

جواب

آپ اور آپ کے اہل خانہ زبردست جنات کے اثرات کا شکار ہیں
...ر جنات آپ کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں وہ شریر بھی ہیں اور پڑھے لکھے
...بھی ہیں۔ وہ خود جادوٹونے کی حرکتیں بھی کرتے ہیں اسی لئے آپ دونوں
...طرح کے اثرات کا شکار ہیں یعنی جنات کے اثرات کا بھی اور جادوٹونے کا
...گا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ اس طرح کے اثرات سے نجات کسی سفلی عمل کے
...ذریعہ ممکن نہیں ہے۔ سفلی عمل کے ذریعہ لوگوں کو تباہ کیا جاتا ہے اور لوگوں کو
...ان سے نجات نہیں دلائی جاسکتی۔ اس کائنات کے روز اول سے شیاطین
...انسانوں کے دشمن ہیں وہ انسانوں کی بربادی اور تباہی چاہتے ہیں۔ سفلی
...عاملین شیاطین کی مدد سے لوگوں کو تباہ کرنے، ان کے کاروبار بند کرانے،
...ان کی ترقیاں روکنے، ان کے بچوں کی شادیوں میں رکاوٹ پیدا کرنے
...کے کام کرتے ہیں اور کامیاب رہتے ہیں لیکن یہ سفلی عاملین انسانوں کا کام
...نہیں بنا سکتے کیونکہ شیاطین انسانوں کی بنانے کے کام میں ان کی مدد نہیں
...کرسکتے اس لئے اس طرح کے اثرات سے نجات پانے کے لئے سفلی
...عاملوں کو اہمیت دینا محض جہالت ہے۔

آپ کو ان اثرات سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایسے عاملین
سے رجوع کرنا چاہئے تھا جو صاحب علم ہوں، پرہیزگار ہوں، خدا ترس
ہوں، انسانوں سے ہمدردی رکھتے ہوں، بھلے سے کچھ ہدیہ بھی لے لیتے
ہوں لیکن علاج وہ قرآنی علوم یا اسماء حسنیٰ کے ذریعہ کرتے ہوں یا ایسے
فارمولوں کے ذریعہ سے علاج کرتے ہوں جو رحمانی ہوں شیطانی نہ ہوں
۔ تو آپ کو ان اثرات سے نجات مل جاتی اور نہ بھی ملتی کم سے کم آپ کا
عقیدہ تو محفوظ رہتا۔ سفلی عمل کے ذریعہ علاج کرنے کی صورت میں نجات
بھی نہیں ملتی اور عقیدے کی خیریت میں بھی فرق آجاتا ہے اس لئے آئندہ
آپ کسی سفلی عمل والے سے رجوع نہ کریں۔ ہم آپ کو ایک عمل بتاتے
ہیں اس عمل کو آپ کسی عامل سے کرالیں۔

صاف ستھری مٹی لیں اس مٹی پر اصحاب کہف کے نام ۱۱ مرتبہ پڑھ
کر دم کردیں۔ اس کے بعد ایک بالٹی پانی لیں اور اس پانی پر سورۂ مزمل ۱۱
مرتبہ پڑھ کر دم کردیں پھر اس پانی کو مٹی میں ڈال کر گارا بنالیں اور اس
گارے سے ۱۲ گولیاں تیار کریں اور انہیں سکھالیں پھر ایک گولی پر "قطمیر"
لکھ دیں اور ۱۳ مرتبہ "یارقیبُ" پڑھ کر دم کردیں۔ ۲۷ گھنٹے تک ان گولیوں کو
اپنے گھر میں رکھیں۔ پھر ان میں کی ۴ گولیاں گھر کے چاروں کونوں میں
گاڑ دیں، چار گولیاں چار قبرستانوں میں دبادیں اور چار گولیاں چار تالابوں
میں یا نہروں میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ اثرات سے کلی طور پر نجات مل
جائے گی لیکن روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین اور ایک مرتبہ سورۂ مزمل گھر میں
پڑھنے کا معمول بنائیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو جنات کے اثرات سے
نجات دے اور ان جنات کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جنگل
میں بنالیں اور آپ کے گھر سے چلے جائیں۔ (آمین)

نظر بد کا شکار

سوال از: (نام مخفی) ________ حیدرآباد

آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا ہمارے نظروں کے سامنے آیا جب میں
اس کو دیکھا بہت اچھا لگا میں اردو پڑھنا نہیں جانتا ہوں۔ جب پڑھنے کو دیا
تب دوسرے صاحب پڑھ کر سنا دل کو چھونے لگا اور بہت سارے لوگوں کی
کہانی جو آج کل گھر گھر میں ہو رہی ہے ان کو پڑھ کر سنا۔

حضرت میں کاروباری انسان ہوں پٹرول کی تجارت کرتا ہوں، میں
کئی سال سے پریشان ہوں، کاروبار بھی نہیں چل رہا ہے اور سر پر قرض بھی

ہو گیا ہے میں ہمیشہ فکر میں مبتلا رہتا ہوں۔ کاروبار خوب رہے اور قرض سے بری ہو۔ دشمن کی زبان بند رہے اس کا کوئی لوح فرمائیں۔ طلسماتی دنیا میں ایک لوح کا ذکر کیا ہے (لوح نصرت) کیا وہ میرے لئے بہتر ہوگی جواب لکھیں۔ میں رسالہ لے کر پڑھوالوں گا۔ میری پریشانی کا کوئی بھی حل بتائیں بہت مہربانی ہوگی اور آپ حیدرآباد کب آرہے ہیں میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ اگلے شمارے میں جواب عنایت فرمائیں۔

جواب

بعض حضرات کو نظر جلدی لگ جاتی ہے اور نظر جب لگتی ہے تو اس کے اثرات یقیناً مرتب ہوتے ہیں۔ نظر کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ العین حق یعنی نظر برحق ہے اور تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جب نظر لگ جاتی ہے تو دریا کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا پانی بھی رک جاتا ہے، کاروبار ٹھپ ہوجاتے ہیں، نظر لگ جانے سے تندرستی برباد ہوجاتی ہے، حسن خراب ہوجاتا ہے اور صلاحیتیں کند ہوکر رہ جاتی ہیں۔ علماء اور صلحاء بھی نظر کے قائل ہیں اور اپنے انداز سے نظر لگ جانے پر اس کو اتارنے کی فکر کرتے ہیں۔ جہلاء بھی اور عوام الناس بھی نظر بد کو مانتے ہیں اور اس کے مضر اثرات کی تائید کرتے ہیں چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ غیر مسلم حضرات جب اپنا مکان تعمیر کرتے ہیں تو اس کو نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک ہانڈی پر بری سی شکل کی ایک تصویر بنا کر مکان کی پیشانی پر لٹکا دیتے ہیں۔ تاکہ کوئی بری نظر سے مکان کو نہ دیکھ سکے اور اس ہنڈیا کو دیکھ کر نظریں ہٹالے۔ بعض لوگ اپنے ٹرک کے پیچھے لکھوا دیتے ہیں، بری نظر والے تیرا منہ کالا۔ یہ باتیں بھی نظر بد کی حقیقت کو ثابت کرتی ہیں۔ آپ بھی نظر بد اور لوگوں کی ہائے ہائے کا شکار ہیں۔ اس نظر بد سے حفاظت کے لئے آپ روزانہ "یاسلام یاحفیظ" دوسو مرتبہ پڑھ لیا کریں اور فرض نماز کے بعد "یارقیب" ۱۳ مرتبہ پڑھ کر اپنے دل پر دم کرلیا کریں۔ اگر آپ کسی عامل سے یہ تعویذ لکھوا کر اپنے گلے میں ڈال لیں تو بہتر ہے۔

۱۱۷۳	۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۶۶
۱۱۷۸	۱۱۶۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷
۱۱۶۸	۱۱۸۱	۱۱۷۴	۱۱۷۱
	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۸۰

اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کراکر استعمال کریں۔

"لوح نصرت" بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگی۔ یہ آپ منگا کر اپنے گلے میں ڈال سکتے ہیں۔ یہ کاروباری معاملات میں زیادہ مفید ثابت ہوگی اور اس سے خیر و برکت بھی ہوگی۔

پر اثر نقش کی بے اثری

سوال از: عبدالقیوم

آپ کے مؤقر جریدے طلسماتی دنیا کی اشاعت میں پہلی شریک ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں کافی عرصے سے طلسماتی دنیا پڑھ رہا ہوں اور استفادہ کر رہا ہوں۔ ٹھیک سے یاد نہیں مگر کم و بیش تین چار برس پہلے ایک نقش ۲۷۵۴ کا باصرہ نواز ہوا تھا جو قبرستان میں دبانے کا تھا۔ جملہ آداب و شرائط کے ساتھ اس کو استعمال کر رہا تھا، ہر شخص کو اس سے فیض پہنچتا تھا۔ یعنی ہر جائز مراد پوری ہوجاتی تھی کبھی ناکامی یا تاخیر نہیں ہوئی لیکن گزشتہ ایک برس سے اس نقش نے کام کرنا بند کردیا ہے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کام کے آثار دو تین دن میں ظاہر ہوکر حالات پلٹ جاتے ہیں میں سمجھنے سے قاصر ہوں خدارا مطلع فرمائیں کہ ایسا کیوں ہورہا ہے آیا مجھ سے کوئی لغزش سرزد ہوئی ہے یا کسی حاجت مند نے اس کا غلط استعمال کیا ہے اور اس کا تدارک کیسے کیا جائے بہ الفاظ دیگر اس نقش کا تفاعل کس طرح جاری ہوسکتا ہے۔

میں کوئی بہت بڑا عامل نہیں ہوں مگر اپنے ذوق مطالعہ کی بدولت نجوم و رمل اور علم جفر کی شد بد ہے۔ چنانچہ آپ کی مفید ہدایات اور پرخلوص مشورے پر عمل کرسکتا ہوں تاہم گزارش کروں گا کہ آسان طریقہ کار سے آگاہ فرمائیے گا۔

جواب

ایک آدھ نقش کی کامیابی سے عموماً ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب کسی وجہ سے وہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے تو عامل کو پریشانی لاحق ہوتی ہے اسلئے عامل کو کوشش اس بات کی کرنی چاہئے کہ اس فن میں دسترس حاصل کرے اور کسی ایک نقش پر تکیہ کرکے نہ بیٹھ جائے۔

نقش کے بے اثر ہونے کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں اگر عامل نے ناپاکی کی حالت میں نقش دیا ہے تو اس کا اثر دائمی طور پر خراب ہوجائے گا اور اگر عامل نے اس نقش کو ایسی ساعتوں یا تاریخوں میں لکھنے کی غلطی کی ہے جو منحوس اور غیر مبارک ہوں تب بھی اس نقش کے اثرات زائل ہوجاتے

رکھیں یہ بات یاد رکھیں کہ حاجت مند حضرات کی غلطیوں سے نقش کے اثرات زائل نہیں ہوتے اور اگر زائل ہوتے ہیں تو صرف اس نقش کے اثرات زائل ہوتے ہیں جو حاجت مند کے پاس موجود ہے لیکن عامل کی غلطی سے اس نقش کے اثرات کلی طور پر زائل ہوجاتے ہیں۔

آپ اس نقش کی زکوۃ دوبارہ نکالیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۱۲۵ نقش لکھ کر پانی میں ڈالیں اور چالیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں ان شاء اللہ نقش دوبارہ مؤثر ہوجائے گا اور اس نقش میں پہلی جیسی تاثیر ظاہر ہوگی۔

دردِ گھٹیا کا علاج

سوال از: محمد شاداں قریشی ـــــــــــ ممبئی

بندہ بڑی مصیبت و پریشانی اور امراض میں مبتلا ہے بڑی ہی جستجو کے ساتھ آپ کی خدمت میں احوال لے کر حاضر ہوا ہے۔ امید ہے کہ آپ ہماری بھرپور رہبری فرمائیں گے اللہ رب العزت آپ کی اور اس کام کو کرنے والوں کی جان و مال کی آل و عیال کی دائیں سے بائیں اور پر نیچے کی طرف سے پوری حفاظت فرمائے۔ آپ کو سارے عالم کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے (آمین ثم آمین)

عالی جناب ضروری عرض خدمت یہ ہے کہ ہماری والدہ کی طبیعت ایک طویل مدت سے علیل چل رہی ہے بہت جگہ سے علاج کروایا مگر مرض سمجھ میں نہ آسکا ان کے گھٹنوں اور جوڑوں میں سوجن اور درد رہتا ہے۔ فی الحال بفضلہ تعالیٰ مرض کی شناخت بھی ہوچکی ہے۔ ڈاکٹروں نے گھٹیا کا مرض بتایا ہے۔ آپ نے کثیر الاشاعت شمارے طلسماتی دنیا میں لکھا تھا کہ گھٹیا کے درد کے لئے السی کے تیل کی مالش کی جائے اس سے کوئی خاص ... ماہنامہ ۲۰۰۱ء کے شمارے میں آپ نے ہر بیماری کا ایک عمل لکھا تھا کہ کورے برتن میں سات مرتبہ بسم اللہ شریف لکھ کر اکیس دن تک پلائیں۔ اس عمل سے حالت میں کافی تبدیلی آئی تھی لیکن بعد میں وہی حالت ہوگئی ہماری آپ سے مؤدبانہ و عاجزانہ گزارش ہے کہ اپنے روحانی و قرآنی عملیات سے کوئی نسخہ تجویز فرما کر بندے کو شکریہ کا موقعہ عنایت کریں اور ساتھ ہی کا صدقہ بھی بتادیں۔ ہماری والدہ کا نام سلمہ بی، ماں کا نام فاطمہ بی ہے۔ بندہ بڑا پریشان ہے اور آپ کا جواب بڑی بے صبری سے منتظر ہے۔ اس ناچیز کو ناامید مت کیجئے۔ اس خط کا جواب اگر آپ اپنے قریبی ماہنامہ طلسماتی دنیا میں دیں گے تو مہربانی ہوگی ہم اس کام کو کرنے والے تمام حضرات کی عمر درازی کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ پاک آپ کو اور آپ کے ساتھ اس کام میں مدد و نصرت کرنے والوں کو دین کی صحیح محنت کے لئے قبول و مقبول فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

جواب

درد گھٹیا یا جوڑوں کے درد سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کو پیر کے دن پہلی ساعت میں لکھیں اور کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ کل نقش ۸ عدد لکھیں ایک گلے میں ڈالیں اور سات نقش زعفران سے پینے کے لئے لکھیں۔ ایک نقش بوتل میں ڈال کر ۳ دن تک دن میں تین بار پئیں۔ صبح کو ناشتہ کے بعد دوپہر اور رات کو کھانے کے بعد اس طرح سات نقش ۲۱ روز تک چلیں گے اور ۲۱ روز میں آپ کو گھٹیا کے درد سے نجات مل جائے گی اور آپ کے جسم کے تمام جوڑوں کو آرام ملے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا اھوا ئل بجق ذال

۱ ذ	۱۴ ض	۱۱ ظ	۸ غ
۱۲ غ	۷ ظ	۲ ض	۱۳ ذ
۶ ض	۹ ذ	۱۶ غ	۳ ظ
۱۵ ظ	۴ غ	۵ ذ	۱۰ ض

اس نقش کو تیل میں ڈال کر درد کی جگہ مالش بھی کرسکتے ہیں۔ تیل اگر زیتون کا لے لیں تو بہتر ہے ورنہ ہر تیل میں نقش اپنا اثر دکھائے گا۔ اس نقش کے خانوں میں نقش کی رفتار لکھ دی گئی ہے تاکہ بہ آسانی اس کو اس کی رفتار کے مطابق پُر کرسکیں۔ یہ نقش آتشی چال سے لکھا جائے گا اور ہندسوں کے ذریعہ اس کی چال کھول دی گئی ہے۔

زندگی کی ابتلائیں

سوال از: (نام مخفی)

حسن الہاشمی صاحب ہم آپ کی کتاب طلسماتی دنیا چار سال سے پڑھ رہے ہیں اور ہمیں بہت پسند ہے اور میں اس امید کے ساتھ خط لکھ رہی ہوں کہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔ ہم چار بہنیں ہیں دو بڑی بہنوں کی شادی ہوگئی۔ والدہ ہے والد کا انتقال ہوگیا۔ میرا معاملہ یہ ہے کہ میں بہت

مشکل زندگی گزار رہی ہوں، میری عمر ۲۲ سال ہے میں تین سال پہلے ٹھیک تھی پھر پتہ نہیں مجھے کیا ہوگیا میں تین سال سے پریشان ہوں میرے سر پیروں اور سینے میں درد ہوتا ہے۔ میرا ذہن کام نہیں کرتا، ذہن اُڑا اُڑا سا رہتا ہے۔ کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی میں کسی کا بھی سامنا نہیں کرسکتی۔ مجھے کسی کا سامنا کرنے یا کسی سے بات کرنے کے خیال سے ہی گھبراہٹ ہوتی ہے مجھے کسی بات میں دلچسپی نہیں رہی میرا دل خالی خالی سا محسوس ہوتا ہے۔ مجھ میں خود اعتمادی بالکل نہیں رہی میری وجہ سے گھر والے بہت پریشان ہے اور دوسری بات میری اور مجھ سے بڑی بہن کی شادی کے لئے بھی گھر میں سب پریشان ہیں کیونکہ کوئی ذریعہ نہیں ملتا کوئی کمانے والے نہیں ہیں ہم سب عورتیں ہیں، سوچ سوچ کے دماغ ناکارہ ہوگیا۔ خدا کے لئے ہماری مشکلوں کا حل بتائیے بہت مہربانی ہوگی، لکھنے میں کوئی غلطی ہو تو معاف کیجئے کیونکہ میری اردو کمزور ہے۔ خدا حافظ۔

جواب

مندرجہ ذیل نقش کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں۔ روزانہ نماز فجر کے بعد سورۂ فاتحہ ۴۰ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کرلیں اور ہر نماز کے بعد پانچوں وقت اس کا پانی پی لیں۔ اگلے دن پھر اس عمل کو دہرائیں۔ اس طرح اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کریں۔ انشاء اللہ ہر بیماری سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

نقش باوضو لکھیں اور سورۂ فاتحہ پڑھتے وقت اول وآخیر گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ اس عمل کو آپ خود کرلیں اور نقش بھی خود تیار کرلیں۔ نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بہن کی شادی کے لئے یہ عمل ہے اگر اس کو بہن ہی کرے تو فائدہ ہے۔ یہ عمل ۲۱ دن کا ہے۔ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد "یا مغنی" تین سو مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخیر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں انشاء اللہ پیغام بھی موصول ہوگا اور شادی کا بندوبست بھی ہو جائے گا۔

آپ نے دوسری بہن کے لئے جو بات لکھی ہے اس کی اصلاح کے لئے سورۂ یٰسین پڑھ کر اس وقت بہنوئی کے کانوں میں دم کریں جب وہ رات کو سوگئے ہوں۔ انشاء اللہ ان کی اصلاح ہوگی اور وہ مستورات میں دلچسپی لینا چھوڑ دیں گے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کی اور آپ کے رشتہ داروں کی مدد کرے اور ان کو روحانی صحت عطا کرے (آمین)

علم الاعداد اور علماء

سوال از: مختار احمد صوفی

ہم نے آپ کی چند کتابیں پڑھی اور دل کو بہت مسرت ہوئی کہ علم الاعداد پڑھ کر ایسا لگتا ہے جیسے آج ہی ہم پیدا ہوئے ہیں۔ ہماری ریاست کے علماء علم الاعداد کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں اور کچھ اس علم کو تو مانتے ہی نہیں ہیں وہ کہتے ہیں جو ہونا ہے وہ تو ہوتا ہی رہے گا علم الاعداد کی اس میں کوئی جگہ ہی نہیں ہے یہ علماء اس روشن علم سے کوسوں دور ہیں اور اس علم کو پڑھنا بھی برداشت نہیں کرتے۔ اب جو علماء علم بروج علم حروف سے واقف ہیں وہ بچوں کے نام اس طرح کرتے ہیں مثال کے طور پر اگر کسی کی پیدائش ۲۶ رنومبر ہے تو یہ لوگ اس کا بروج قوس نکالیں گے اور نام حرف (ف) سے نکالیں گے اور ماں کا نام جمع کریں گے نام کا مجموعہ کیا ہوا اس کی فکر ہی نہیں کرتے اور بھی بہت سے طریقے نام نکالنے کے یہاں پر رائج ہیں جو کہ علم الاعداد کی رو سے بالکل غلط ہے۔ علماء علم بروج یا دوسرے علوم کو مانتے ہی نہیں ہیں وہ مسلم بچوں کے نام کسی علم کو دیکھے بغیر رکھتے ہیں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلم معاشرہ میں بچوں کی زندگی پریشانیوں میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ اس کے بارے میں کوئی علماء قدم اٹھائے تاکہ مسلم معاشرہ اس چمکتے ہوئے روشن علم سے فیض یاب ہوجائے۔

جواب

علم الاعداد کوئی ناجائز علم نہیں ہے۔ اس علم کے ذریعہ اسی طرح اندازے لگائے جاتے ہیں جس طرح دوسرے علوم کے ذریعہ حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے اور وہ بھی محض ایک اندازہ ہے۔ مثلاً حکیم نبض

دیکھ کر دل، جگر اور گردوں کی کیفیت کا اندازہ کرتا ہے تو یہ بھی محض ایک اندازہ ہی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ حکیم کے اکثر اندازے صحیح ثابت ہوتے ہیں اسی طرح علم اعداد کے ذریعہ جو اندازے لگائے جاتے ہیں وہ بھی ۸۰ فیصد درست ہوتے ہیں لیکن جس طرح دنیا کے ہر علم میں ۲۰ فیصد غلطی کا امکان ہوتا ہے اسی طرح علم اعداد میں بھی ۲۰ فیصد غلطی کا امکان ہوتا ہے اور اس دنیا میں سو فیصد ایک ہی علم درست ہوتا ہے اور وہ ہے علم وحی۔

جو علماء علم تو رکھتے ہیں لیکن فہم اور عقل ان کے پاس محدود ہوتی ہے وہ کسی بات کی گہرائیوں میں جائے بغیر کچھ بھی بول دیتے ہیں اور یہ اس بات کا انکار کر دیتے ہیں جو ان کے پلے نہیں پڑ رہی ہے۔ بے شک تائید تو کسی بھی علم کی اس وقت کرنی چاہئے جب علم کی حقیقت کو انسان خود سمجھ لے۔ لیکن یہ کونسی شریعت ہے کہ انسان جس بات کو خود نہ سمجھ رہا ہو اس کی آنکھیں بند کر کے مخالفت شروع کر دے۔ کسی بات کی تائید نہ کرنے کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ بس اب اس بات کی مخالفت شروع کر دی جائے بات پلے نہ پڑنے کی صورت میں انسان کو کف لسان کرنا چاہئے یعنی خاموشی اختیار کر لینی چاہئے۔ ہم بھی دار العلوم دیو بند کے فارغ ہیں اور توحید وسنت کے معاملے میں ہم بھی بہت حساس ہیں۔ ہم بھی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی مرضی کے بغیر کسی درخت کا کوئی پتہ حرکت میں نہیں آتا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کی کامیابی کا دارومدار توحید وسنت پر عمل کرنے میں ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم دنیا کے دوسرے علوم کو بالکل ہی بے حیثیت اور بیکار نہیں سمجھتے اور ان علوم سے استفادہ کرنے کو خلاف شرع نہیں گردانتے۔ آج کی دنیا علم اعداد، علم قیافہ، علم فلکیات، علم پامسٹری پر ریسرچ کر رہی ہے ایسے زمانہ میں اگر ہمارے علماء ان علوم کو ناجائز قرار دے کر اپنے آرام کدوں میں بیٹھے رہیں گے تو ملت کا بہت بڑا نقصان ہوگا۔ بے شک یہ تمام علوم علم شریعت وطریقت کے سامنے کم درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کا اپنا ایک وجود ہے اور اسلام کفار ومشرکین کی مخالفت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے وجود کو مانتا ہے اور ان کے وجود سے جو بھی فائدہ اٹھانا ممکن ہو اس کو جائز سمجھتے ہیں بشرطیکہ وہ فائدہ شریعت کے کسی حکم سے نہ ٹکراتا ہو۔

آج بے شمار متقی اور صاحب علم حضرات عیسائی، یہودی اور غیر مسلم ڈاکٹروں سے اپنا علاج کراتے ہیں اور ان کی سوجھ بوجھ کا احترام کرتے ہیں۔ جب کسی غیر مسلم ڈاکٹر کی رائے مان کر اس سے اپنا علاج کرانا جائز ہو تو علم اعداد کے ماہرین کی بات مان کر ان کے مشوروں کو اہمیت دینا کیسے ناجائز ہو سکتا ہے۔ ایک زمانہ میں ہمارے علماء نے انگریزی کو مطلقاً حرام قرار دے دیا تھا اور سر سید پر کفر کے فتوے تک لگا دیئے تھے، آج علماء ہی کا ایک طبقہ انگریزی کو ضروری قرار دے رہا ہے اور دار العلوم دیو بند تک میں انگریزی تعلیم دی جا رہی ہے۔ ہمارے علماء کو چاہئے کہ اپنی زبان ہلانے سے پہلے عقل سلیم کا استعمال کر لیا کریں۔ اور اگر عقل سلیم موجود نہ ہو تو دوسرے اہل تجربہ سے مشورہ کر کے زبان چلایا کریں ہر چیز کی مخالفت تقویٰ نہیں محض ایک بیماری ہے اور اس بیماری کا علاج بہت ضروری ہے۔

نام کے سلسلے میں ہماری رائے یہ ہے کہ نام اپنے بچوں کا ایسا رکھنا چاہئے جس کے معانی اچھے ہوں جو ہلکا پھلکا بھی ہو مختصر بھی ہو اور جو علم اعداد کے اعتبار سے بھی موزوں ہو۔ اس دنیا میں اسلام کو آئے ہوئے پندرہ سو سال ہو گئے ہیں لیکن مسلمانوں کو اپنے بچوں کے نام تک رکھنے نہیں آئے اور بلاشبہ بعض نام انسان کی شخصیت کا کچومر بنا کر رکھ دیتے ہیں اس لئے ہمارا مشورہ یہی ہے کہ نام رکھتے وقت دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ اعداد کو بھی ملحوظ رکھیں۔ علم اعداد کو لازمی تصور نہ کریں لیکن اس کو بالکل نظر انداز بھی نہ کریں۔ علم اعداد ایک تجرباتی علم ہے اور اسلام کسی بھی تجربہ کی مخالفت نہیں کرتا۔

بے شک یہ کام قابل تعریف ہے

سوال از: محمد ریحان۔

میرا نام ریحان، میری والدہ کا نام سلمہ اور میری تاریخ پیدائش ۱۹ر نومبر ۱۹۸۲ء ہے (۱۹۸۲ء۔۱۱۔۱۹) میرا ستارہ کونسا ہے؟ میرا لکی نمبر کیا ہے؟ کونسی تاریخیں مبارک ہیں؟ کونسے پتھر راس آئیں گے اور میرا اسم اعظم کیا ہے؟ میرا مفرد عدد کیا ہے؟

میں ایک B.COM گریجویٹ ہوں اور سرکاری محکمہ میں ملازمت کا خواہاں ہوں لیکن میرا قد کم ہونے کی وجہ سے اکثر جسمانی ٹیسٹ میں ناکام ہو جاتا ہوں۔ مجھے قد آوری کے لئے کوئی وظیفہ بتائیں، ذریعہ معاش کے لئے میں اپنے دوست شاہ نواز کے ساتھ پارٹنر شپ میں کوچنگ کلاسیس چلا رہا ہوں۔ دو سال سے اس کام کو کر رہا ہوں لیکن کوئی بہتری نظر نہیں آتی۔ برائے کرم مجھے بتایئے کہ اس شخص کی پارٹنر شپ میں موافقت رہے گی یا نہیں؟ میرے لئے ملازمت یا تجارت، کیا چیز بہتر ہے کہ اس شعبہ میں محنت کی جائے۔ شاہ نواز کی والدہ کا نام عائشہ۔

میں ملازمت کرنا چاہتا ہوں لیکن بہتر روزگار نہیں ملتا یوں تو میں صوم

وصلوٰۃ کا الحمد للہ پابند ہوں لیکن بسا اوقات نماز میں کوتاہی کر دیتا ہوں۔ بہر کیف میری پریشانیوں کو بہتر حل بتلائیں۔ مجھے اللہ کی ذات پر مکمل بھروسہ ہے کہ یہ تکالیف ضرور ختم ہوجائیں گی۔ میری آپ سے التجا ہے کہ اس کا جواب اپنے نزدیکی شمارے میں یا جوابی پرچہ کے ذریعہ تفصیل سے مرحمت فرمائیں۔ اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ آپ کا لکی عدد نو ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۱، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸ ہیں۔ اپنے اہم کام ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ ہر کام پایۂ تکمیل تک پہنچے گا۔

آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے۔ منگل کا دن آپ کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ ۴، ۹، ۳، ۵، ۱۵، ۲۴ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کی شروعات نہ کریں۔ پکھراج، ہیرا، موتی انشاء اللہ آپ کو راس آئیں گے۔ ہیرا مہنگا پتھر ہے، پکھراج بھی مہنگا ہے لیکن ہیرے سے کم قیمت کا ہے۔ اتنے ان پتھروں کو خریدنے کی استطاعت نہ ہو، اتنے سنہلا یا موتی پہن لیں۔

آپ کا اسم اعظم "یا مجیب" ہے بعد نماز عشاء ۵۵ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں اور مغرب کے بعد ایک سو مرتبہ روزانہ "یا سلام یا رحیم" پڑھا کریں۔ جسمانی کمزوری کو رفع کرنے کے لئے اور قد کو مناسب طور پر بڑھانے کے لئے "یا قوی یا عظیم" بعد نماز ظہر ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کریں اور قد بڑھانے کے جو اصول اربابِ ورزش نے تجویز کئے ہیں ان پر بھی عمل کریں۔

شاہ نواز کے ساتھ آپ کی شراکت ٹھیک رہے گی لیکن دونوں ہی طرف سے احتیاط رہے تو بہتر ہے کیونکہ دونوں کے مزاج میں ایک طرح کی انا ہے اس لئے اگر شروع ہی سے اقدامات صحیح ہوں اور شروع ہی سے ذمہ داریوں کے ساتھ معاملات چلیں تو بہتر ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں والا معاملہ کرو لیکن جب معاملات کی میز پر بیٹھو تو ایک دوسرے کے لئے اجنبی بن جاؤ اور بغیر لکھت پڑھت کے کسی کام کو انجام نہ دو۔ اگر ہم اسلام کے زریں اصولوں کا احترام کریں تو ہمارے درمیان وہ جھگڑے نہ ہوں جو گھر گھر کی کہانی بنے ہوئے ہیں۔ بلاشبہ ملازمت کے مقابلے میں تجارت ہی زیادہ بہتر ہے اسلام بھی تجارت ہی کو پسند کرتا ہے لیکن صحیح طریقہ سے تجارت جب ہو سکتی ہے جب پیسہ اپنے پاس ہو اور انسان کولہو کا بیل بننے کے لئے تیار ہو۔ ملازمت کے مقابلے میں تجارت زیادہ محنت چاہتی ہے اور انسان کو زیادہ مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے اس کے بعد ہی وہ دھن دولت کا مالک بنتا ہے۔ ملازمت کی آمدنی محدود ہوتی ہے لیکن محنت بھی محدود ہی کرنی پڑتی ہے۔ اگر آپ زیادہ محنت نہیں کر سکتے اور آپ کے پاس پیسے بھی نہیں ہیں تو پھر آپ ملازمت کو ترجیح دیں۔

نماز کی پابندی سے بھی دنیاوی مسائل حل ہوتے ہیں، نہ بھی ہوں تو بھی نمازی کو ایک طرح کا اطمینان رہتا ہے کیونکہ نماز تو اللہ کی رضا کے لئے پڑھی جاتی ہے تاہم نماز سے خیر و برکت بھی ہوتی ہے اور ذہنی سکون بھی حاصل ہوتا ہے۔ آپ ملازمت کے لئے جدوجہد جاری رکھیں اور پانچوں وقت کی نماز پڑھ کر اپنے روزگار کی دعا بھی کرتے رہیں کوئی تو گھڑی قبولیت کی ہوگی۔

کاروباری الجھنیں اور ذاتی عدد

نصرت سلطانہ ——— حیدرآباد

میں کئی عدد خطوط آپ کی خدمت میں روانہ کر چکی ہوں ایک بھی خط کا جواب نہیں آیا۔ میں آپ کی طلسماتی دنیا کی نئی قاری ہوں کتاب پڑھنے کے بعد تو ایسا لگتا ہے پڑھتے رہو، مولانا صاحب آج کے دور میں آپ کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کر رہے ہیں اور پریشان کن انسان کی مدد فرما رہے ہیں اللہ آپ کو بڑا عظیم مرتبہ عطا فرمائے گا۔

حضرت میرے شوہر کا نام رفیق الرحمٰن ہے ان کے والد کا نام شوکت ہے، کاروبار سے بہت پریشان ہیں اکثر بندھ جارہا ہے اور سر پر بہت قرض ہے مہربانی فرما کر اگلے شمارے میں اس کا جواب دیں اور رہنمائی فرمائیں میں اگلے شمارے کے جولائی میں روحانی ڈاک میں اپنے سوالوں کا جواب تلاش کروں گی اور میرا عدد نمبر، لکی نمبر بتائیں۔ میرا نام نصرت سلطانہ، والدہ کا نام سعیدہ بیگم اور میرے شوہر رفیق الرحمٰن والد شوکت، ان کا بھی عدد نمبر، لکی نمبر بتائیں۔ نام مخفی رکھیں بہت مہربانی ہوگی۔ جواب کی منتظر رہوں گی۔

جواب

خدا ہی جانے نام مخفی رکھنے کی بات فیشن میں کیوں داخل ہوگئی۔ سوال کرنے والا ہر مرد اور ہر عورت عام طور پر یہ لکھنے لگے کہ ہمارا نام دینے

مخفی رکھنا۔ بے شک بعض باتیں گھر کی راز ہوتی ہیں اور بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ ان کی اشاعت سے اپنی یا اپنے خاندان کی رسوائی ہوتی ہے اسلئے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے اگر اپنا نام مخفی رکھا جائے تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن جن باتوں کے تذکرے سے نہ رسوائی کا ڈر ہے نہ کسی اور بات کا اندیشہ تو پھر سوال کرنے والا اپنے نام کو مخفی رکھنے کی فرمائش کیوں کرتا ہے۔؟

آپ کے خط میں بھی کوئی بات ایسی نہیں ہے کہ جو اگر کسی کے علم میں آجائے گی تو آپ کے خلاف شہر میں کوئی ہنگامہ ہو جائے گا یا آپ کے خاندان میں کوئی شور وغل مچ جائے گا پھر آپ نے اپنے نام کو پوشیدہ رکھنے کی خواہش کا کیوں اظہار کیا ہے؟ کاروباری الجھنیں اور پریشانیاں اور قرض آج کے دور میں عام ہیں ہر شخص اس طرح کے غموں کا شکار ہے ان باتوں کی اشاعت سے بدنامی کا کوئی اندیشہ بھی نہیں ہے۔ اسلئے ہم نے آپ کے نام کو مخفی نہیں رکھا ہے اگر ہم ہر ایک سائل کے نام کو مخفی رکھیں گے تو لوگ یہ بدگمانی بھی کر سکتے ہیں کہ روحانی ڈاک میں فرضی سوالات چھپتے ہیں۔ ہم آپ سے آپ کا نام چھاپنے پر معذرت چاہتے ہیں اور آپ کی آڑ میں ان تمام لوگوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں جو خواہ مخواہ بھی اپنا نام مخفی رکھنے کی فرمائش کرتے ہیں جب کہ ان کے نام کی اشاعت سے نہ کسی رسوائی کا ڈر ہے نہ کسی پکڑ دھکڑ کا اندیشہ۔

بے شک طلسماتی دنیا بہت خاموش طریقہ سے دین اسلام کی تبلیغ میں لگا ہوا ہے اور ہزاروں لوگ اسے پڑھ کر اپنی زندگی میں سدھار پیدا کر رہے ہیں یہ محض ایک عملیاتی رسالہ نہیں ہے بلکہ یہ چراغ ہے جو جہالت اور گمراہی کے اندھیروں کو دور کرنے کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ اللہ کا کرم ہے کہ آپ جیسے ہزاروں مخلصین اس کی خدمات کے قدرداں ہیں اور ہم بھی ان کی قدردانی کی قدر کرتے ہیں اور اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں مزید خدمت دین کی توفیق دے اور ہماری طالب علمانہ جدوجہد کو شرف قبولیت سے سرفراز کرے۔

کاروباری مسائل سے نمٹنے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ایک بار آیت الکرسی، تین بار سورۂ الم نشرح، ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا معمول بنائیں۔ اگر آپ کے شوہر نے یہ معمول بنالیا تو چند ماہ کے بعد ان کی آمدنی میں اضافہ بھی ہوگا اور وصول شدہ رقم میں خیر و برکت بھی آپ کے شوہر کا نام رفیق الرحمٰن ہے۔ ان کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے ان کا کلی عدد ۲ ہے۔ ان کا دشمن عدد ۳ اور ۶ ہیں۔ ان کے لئے مبارک تاریخیں ۸، ۱۷، اور ۲۶ ہیں۔ انہیں اپنے اہم کاموں کے لئے ان تاریخوں کو اہمیت دینی چاہئے۔ ان کا اسم اعظم "یاحسیب" ہے۔ بعد نماز عشاء اگر اس اسم الٰہی کا ورد یہ صرف ۸۰ مرتبہ کریں گے تو انشاء اللہ انہیں قدم قدم پر فائدہ محسوس ہوگا۔ انہیں ہر وہ چیز بطور خاص راس آئے گی جو حرف ح سے شروع ہوتی ہے جیسے حب سوداء (کلونجی) شہر حیدرآباد وغیرہ۔

آپ کا نام نصرت سلطانہ ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ ہے، آپ کا کلی عدد ایک ہے، آپ کے دشمن ۳ اور ۵ ہیں، آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ اپنے کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔ آپ کا اسم اعظم "یاعزیز" ہے عشاء کے بعد ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ آپ کو ہر وہ چیز بطور خاص راس آئے گی جو ع، ز یا ذ سے شروع ہوتی ہو۔

اگر آپ دونوں میاں بیوی روزانہ اپنے اپنے اسم اعظم کے ساتھ ساتھ "یاسلام یامغنی" دو سو مرتبہ صبح شام پڑھنے کی عادت ڈالیں تو آپ کے سبھی مسائل آہستہ آہستہ حل ہوں گے۔ پابندی اور یقین کے ساتھ وظائف جاری رکھیں اور یقین رکھیں کہ وظائف کی صورت میں جو بیج بو رہے ہیں ایک دن اس کا پھل ضرور کھائیں گے۔ دعائیں دیر سویر ضرور قبول ہوتی ہیں کسی بھی صاحب ایمان کو کسی بھی حالت میں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

خواب کی تعبیر

سوال از تبسم شیخ لونی ——— احمد نگر

میں کئی مہینوں سے آپ کے اپنے محبوب رسالہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کر رہی ہوں، موجودہ پرچہ کی افادیت ہر کس و ناکس پر عیاں ہیں۔ اس کے مضامین خصوصاً مختلف باغوں کے پھول، روحانی ڈاک، خوابوں کی تعبیر بہت اچھے لگتے ہیں۔ اللہ آپ کے رسالہ کی عمر بڑھائے اور ساتھ ہی ساتھ ترقیات سے بھی ہمکنار فرمائے۔

میں نے جلد ہی ایک خواب دیکھا جو آپ کی خدمت میں ارسال کر رہی ہوں براہ کرم تعبیر دے کر مطمئن فرمائیں۔

خواب: گزشتہ شب تقریباً ساڑھے تین بجے آقائے مدنی تاجدار حرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس طرح دیکھا کہ آپ بالکل سفید لباس میں ملبوس ہیں اور کسی مسجد کے صحن میں چند اصحاب کے ہمراہ تشریف فرما ہیں جس میں میرے شوہر بھی موجود ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ

وسلم ہر ایک بیٹھنے والے سے فرداً فرداً سورۂ یٰسین سن رہے ہیں اور میرے شوہر کو بھی سنانے کے لئے کہا۔ لیکن انہوں نے پڑھا یا نہیں معلوم نہیں ہوسکا تو آنکھ کھل گئی۔ تعبیر تحریراً کتاب میں دیں۔

آپ کا خواب اچھا ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو حج کی سعادت نصیب ہوگی اور آپ رزق حلال کی دولت سے بھی سرفراز ہوں گی لیکن اس خواب میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ آپ کو قرآن حکیم سے شغف رکھنا چاہئے بالخصوص آپ کے شوہر کو۔ سورۂ یٰسین کو قرآن حکیم کا دل قرار دیا گیا ہے یہاں سورۂ یٰسین کی طرف اشارہ کرکے دراصل پورے قرآن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور جب سب لوگ سورۂ یٰسین سنا رہے تھے آپ کے شوہر نہ سنا سکے جو ایک طرح کی محرومی ہے اس محرومی سے حقیقتاً بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اچھے خواب نبوت کا ۴۶ واں حصہ ہوتے ہیں اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ان ہی کو خواب میں دیکھا ہے کیونکہ شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اختیار کرنے پر قادر نہیں ہے۔ مجموعی اعتبار سے آپ کا خواب ایک مبارک خواب ہے اس خواب سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ (واللہ اعلم)

دوسروں کے غم سے پریشان

سوال از: کنور نیاز محمد ــــــــــــ بیکانیر

محترم کی خدمت میں ناچیز ایک سوال پیش کرکے مصیبت سے چھٹکارا پانا چاہتا ہے۔ اگر حضرت کی مہربانی ہوجائے اور اللہ کا کرم اور رحم ساتھ رہے تو مایوسی میں بہار آسکتی ہے۔ امید ہے اس طرف غور فرمائیں گے۔ حضرت کے دربار عالیہ میں سلام پیش کرکے گزارش ہے کہ میں تو ایک صحافی کی حیثیت سے کام انجام دے رہا ہوں اور ۲۰۰۴ء سے "الہادی" مسلم شوشل ڈائریکٹری کو ترتیب دیا تھا جو کہ انشاء اللہ آپ کے ہاں پہنچ چکی ہوگی یا آپ تک پہنچ جائے گی۔

محترم میری جانب سے ایک عجیب سوال یہ ہے کہ ایک عورت کی زندگی کو ناسور ہوتے دیکھ کر بہت پریشان ہوں اس کی پریشانی کی بابت کوشش کی کہ شاید حالات بدل جائے مگر ایسا ہوا نہیں۔ اس لئے یہ سوال آپ کی خدمت میں پیش کرکے حل چاہتا ہوں۔

محترم ایک عورت جس کا نام غزالہ ہے اس کی والدہ کا نام مریم اور والد کا نام محبوب عالم خاں مرحوم ہے۔ شوہر کا نام قدرت اللہ ہے اور اس کی والدہ کا نام سکینہ ہے اور والد صاحب کا نام ابراہیم خاں ہے۔ غزالہ اور قدرت اللہ سے تین بچے ہیں جن میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ شوہر کا کاروبار اچھا چل رہا ہے دوسروں کی نظروں میں سب طرح اچھا ہے مگر جیسے جیسے کاروبار بڑھ رہا ہے یا یوں کہیں کہ ویسے ویسے عیش و آرام میں شامل ہوتے جارہے ہیں اور اتنا ہی شوہر گھر سے دور ہوتا جارہا ہے۔ یعنی اب ایسا لگتا ہے کہ دور ہوگیا۔ شہر کی بہت سی عورتوں سے تعلقات بڑھالئے ہیں لوگوں کی اگر مانیں تو دوسری شادی ہوگئی ہے مگر اوپن نہیں ہے۔ غزالہ جو کہ نیک عورت ہے B.S.C پاس ہے، قرآن کے درس دیتی ہے، پابندی سے دین اور دنیا کا علم سیکھنے میں مشغول رہتی ہے۔ جتنی بیوی پڑھی لکھی ہے وہاں شوہر بالکل ہی ان پڑھ ہے دین و دنیا سے الگ پیسہ ہونے کی وجہ سے عمرہ بھی کرآئے ہیں ۱۹۸۷ء میں شادی ہوئی مگر اس کے دو سال بعد ہی وہ اپنے رنگ میں رنگ گیا اور باہر جانے لگ گیا یعنی دوسری عورتوں میں دل لگا کر خوش رہنے لگا بہت کوشش کی گئی کہ ایسا نہ ہو کیوں کہ کبھی ایسا ماحول دیکھا بھی نہیں تھا۔ روز شراب پی کر آنا اور گھر پر بیوی اور بچوں کو طرح طرح کی اذیت دینا ایک عادت بن گئی ہے۔ اتنا تنگ کرتا ہے کہ بیوی اس سے پریشان ہوکر اسے طلاق دیدی یعنی طلاق خود ہی مانگ لی۔ روز نئی عورتوں کے پاس جانا اور اپنے گھر کو برباد کرنے کی عادت پڑگئی ہے۔ دوسری عورت کے دباؤ میں خود چاہتا ہے کہ بیوی سے کسی نہ کسی طرح طلاق لے لی جائے یا اذیت برداشت نہ ہونے پر خود ہی طلاق مانگ لے۔ بیوی نیک ہونے کی وجہ سے بچوں کا مستقبل کو دیکھ کر اور آنے والے حالات کو مدنظر رکھ کر خاموش ہے۔ بچوں کی پرورش کا خیال رکھتی ہے۔

ایک مرتبہ نشے کی حالت میں رات کو اپنی گاڑی چلا کر گھر آیا اور جب دروازہ کھولنے میں دو منٹ دیر ہوگئی تو گھر میں آکر فوراً کہہ دیا کہ میں ایسی عورت کو نہیں چاہتا یعنی آج پہلی طلاق دیتا ہوں، آئندہ ایسا لفظ سننا نہ پڑے اس لئے بیوی بہت خیال رکھتی ہے، رات رات بھر جاگتی ہے کہ دروازہ کھولنے میں دیری نہ ہوجائے جب کہ وہ رات کو دو تین بجے گھر آتے ہیں۔ بیوی کو پریشانی ہو اس لئے نئے نئے بہانے تلاش کرنا عادت ہوگئی ہے۔ اپنے کپڑوں پر بیہودہ نشانات لگا کر آتا ہے تا کہ گھر میں دیکھیں اور جھگڑا شروع ہو تو بہانہ ملے کہ طلاق دی جائے۔ کبھی کچھ کبھی کچھ کرتا ہی رہتا ہے۔ اپنی بیوی سے رشتہ ختم کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر دونوں میں نہ بنیں تو الگ ہوجانا ہی بہتر ہے۔

حضرت نیک عورت اور والدین کا سہارا نہیں ہے کوئی اور مددگار نہیں ہے اپنی عزت بھی سماج میں رکھنا چاہتی ہے۔ اس کی پریشانی مجھ سے دیکھی

نہیں گئی۔ میری رشتہ میں بہت نزدیک ہے۔ لہٰذا اس امید سے آپ تک یہ پریشانی رکھی گئی ہے اس لئے کہ سب کی پریشانیاں حل ہورہی ہیں تو ہم بھی مایوس نہیں ہوں گے اور خدمت میں حاضر ہیں۔ عورت واقعی بہت پریشان ہے کسی کو کہہ نہیں سکتی ہے کہ میرے ساتھ کیا ہورہا ہے؟

حضرت سے پرزور درخواست ہے کہ اس نیک اور بے سہارا عورت کی پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے غور فرمائیں اور اس کا حل نکالیں۔ اس کا ستارہ، اسم اعظم اور جو آپ بہتر سمجھتے ہیں حکم فرمائیں، ایسا چاہتے ہیں کہ ان عورتوں کی طرف سے اس کا یعنی قدرت اللہ کا دل ہٹ جائے تاکہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کی طرف مائل ہوں اور اچھی زندگی گزاریں۔ یہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ شراب پینا چھوڑ دیں۔ کوئی مفید ترکیب سمجھائیں۔

حضرت! آپ جیسی شخصیت یہاں موجود ہیں اس لئے ہم نے یہ ہمت کرلی ہے اور انشاء اللہ کوئی معمہ حل ہوجائے گا۔ آپ میری درخواست پرغور کرکے میری مدد فرمائیں گے اسی وجہ سے میں نے یہ سوال روانہ کیا ہے۔ شوہر اگر گھر کا خیال رکھیں تو بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ آپ یہ بھی پتہ لگائیں کہ آئندہ ان کا ساتھ رہنا صحیح ہے یا الگ ہونا زیادہ بہتر ہوگا۔ ہر نظر سے خیال رکھیں چونکہ بہت سے لوگ ساتھ رہ کر کوئی خطرناک کام کو انجام بھی دیدیتے ہیں۔

آپ جیسا عامل اور عالم مجھے نظر نہیں آیا اس لئے جو بھی ذہن میں ہے میں نے لکھ دیا۔ آپ تکلیف کو سمجھیں۔ میرے لائق کوئی حکم ہو تو بندہ حاضر ہے، شکریہ۔

جواب

میاں بیوی کے جھگڑے مسلم سماج کی پہچان بن کر رہ گئے ہیں۔ عورتوں کی اپنی خرابیاں ایک الگ مسئلہ ہیں لیکن ان مردوں نے عورتوں اور دین اسلام پر جتنے ستم ڈھائے ہیں وہ کسی صاحب عقل کی نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ طیش میں آکر ایک ہی سانس میں تین تین طلاقیں دیدینا مسلمان مردوں کا طرۂ امتیاز بن کر رہ گیا ہے۔ پہلے جوش میں آکر طلاق دیتے ہیں پھر مفتیوں کا ناک میں دم کرتے ہیں اور ایسے راستے تلاش کرتے ہیں کہ بیوی پھر حلال ہوجائے۔ طلاقوں کے ان کہرام نے سرکار کو مجبور کردیا ہے کہ وہ الٹے سیدھے قانون بنائے اور اسلامی قانون کی افادیت واہمیت کو نظر انداز کرے چنانچہ اسلام کے شخصی قانون میں کئی بار حکومت نے کتر بیونت کی اور الٹے سیدھے قانون مسلمانوں پر تھوپنے کی حرکت کی۔ دیکھا جائے تو اس میں اصل قصور مسلمانوں ہی کا ہے ان کی جاہلانہ حرکتوں کی وجہ سے اسلام کا قانون بدنام ہورہا ہے۔ غلطیاں مسلمان کررہے ہیں اور ستم اسلام پر ڈھائے جارہے ہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تین طہروں میں تین طلاق دو۔ تین طہروں کا مطلب یہ ہے کہ نوے دن کے اندر اندر۔ ظاہر ہے جو طلاقیں اس طرح دی جائیں گی وہ ہوش وحواس کے ساتھ دی جائیں گی اور اس دوران عورت بھی اپنے مائیکہ والوں سے مشورہ کرلے گی اور اپنے مستقبل کے بارے میں غور وفکر کرے گی اور ممکن ہے کہ اس دوران میاں بیوی کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہوجائے اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ رہنے ہی میں عافیت سمجھیں لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے ان مسلمانوں نے پرخچے اُڑادیئے اور طلاق کے معاملے میں اپنے اختیارات کا وہ ناجائز استعمال کیا کہ اسلام کو دنیا کی نظروں میں شرمندہ ہونا پڑا۔ غزالہ کے شوہر بھی اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کررہے ہیں اور خوف آخرت اور شرم دنیا سے بے پردہ ہوکر اچھل کود اور شوروغل کررہے ہیں اس میں غزالہ کی تذلیل تو ہے ہی لیکن اسلام کی رسوائی بھی ہے۔ اللہ ایسے مسلمانوں کو عقل دے۔ ان کی وجہ سے اسلام دنیا کی ستم گری کا نشانہ بن رہا ہے۔

اس تمہیدی گفتگو کے بعد عرض ہے کہ غزالہ سے کہہ دیں کہ وہ ابھی صبر وتحمل سے کام لے اور چند وظائف اور اعمال کی پابندی رکھے کیا بعید ہے کہ رب العالمین کا فضل وکرم ہوجائے۔ غزالہ کے شوہر کی بند آنکھیں کھل جائیں اور وہ غزالہ کے ساتھ ظلم وستم کرنے سے باز آجائے۔ بے شک طلاق بھی ایک حل ہے۔ جب عورت اور مرد کا مزاج نہ ملے اور ان دونوں کے درمیان مفاہمت کی کوئی راہ نہ نکل سکے تو ہر وقت کی چیں چیں سے اور ہر وقت کی تذلیل وتحقیر سے بہتر ہے کہ عورت اور مرد اپنے اپنے راستے بدلیں اور ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں لیکن طلاق کو اسلام نے ناپسند کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔ دراصل نکاح دو خاندانوں کو ملاتا ہے اور طلاق دو خاندانوں کو توڑتی ہے اور جوڑنے کے مقابلے میں توڑنا اسلام کو مرغوب نہیں ہے۔ اسلام محبت، ملن اور رواداری کا قائل ہے وہ نفرت، طناطنی اور کشاکشی کو پسند نہیں کرتا۔ طلاق سے صرف عورت اور مرد ہی متاثر نہیں ہوتے بلکہ دو برادریاں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہوتی ہیں اور اس طرح پورا معاشرہ ایک طلاق کا اثر قبول کرتا ہے اور طلاق کے بعد جہالتیں مسلم گھرانوں میں اپنا رقص جاری رکھتی ہیں۔ مہر کے معاملے میں بھی خوف

خداوندی سے بے نیازی کا مقابلہ ہوتا ہے۔ جہیز کی واپسی میں بھی روڑے اٹکتے ہیں اور نان ونفقہ کی بھی ایسی کی تیسی مسلمان مرد کرتے ہیں اس طرح طلاق کے بعد طرح طرح کے جھگڑے اور مقدمے چلتے ہیں اور سکون دونوں ہی سائڈوں کا غارت ہوتا ہے۔ اس لئے حتی الامکان اس طلاق سے بچیں تو اچھا ہے۔ پھر طلاق کے بعد دو ہی صورتیں عورت کے لئے ممکن ہیں یا تو وہ تمام عمر تجرد کی زندگی گزارے یا پھر کسی مرد سے دوسرا نکاح کرے تجرد کی زندگی میں بھی طرح طرح کے خطرات ہیں۔ دنیا کے حالات یہ بتاتے ہیں کہ جو عورتیں جوانی میں بیوہ یا مطلقہ ہو جاتی ہیں ان کے بہت سارے ہمدرد پیدا ہو جاتے ہیں اور درجنوں مردوں کے دماغوں میں گناہ پنپنے لگتے ہیں اور بدکاری کے خطرات ہر وقت منڈلاتے رہتے ہیں۔ رہی دوسرے نکاح کی بات تو مسلم معاشرے میں ایسی قربانیاں دینے والے مردوں کا فقدان ہے جو بیوی یا مطلقہ عورت کو اپنی شریک زندگی بنالیں۔ اول تو ایسے مرداب پیدا ہی نہیں ہوتے لیکن اگر کسی کو اللہ کی طرف سے توفیق ہو بھی جائے تو اس کے بہن بھائی اس کی توہین سمجھتے ہیں کہ ہمارا بھائی تو ہے کنوارہ اور بھابھی ہو بیوہ یا مطلقہ۔ چنانچہ ایسے ایسے مشورے اس کو دیئے جاتے ہیں کہ بس توبہ ہی بھلی۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمان اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل ہی الغرض ہو کر رہ گیا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہر طرح کے نمونے چھوڑے ہیں۔ اگر مسلمان ان کی سنت کو اہمیت دیتا ہو پھر رونا ہی کس بات کا تھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت خدیجہ سے نکاح کیا تو آپؐ کی عمر ۲۵ سال تھی اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال اور حضرت خدیجہؓ کا دوسرا یا تیسرا نکاح تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۵ سال کی عمر میں ایک بیوہ سے نکاح کرلیا اور آپؐ نے یہ بھی کیا کہ ۵۰ سال کی عمر میں حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا جو آپؐ کے مقابلے میں اس وقت کمسن تھیں۔ تو کم عمر میں زیادہ عمر کی خاتون سے اور زیادہ عمر میں کم عمر کی لڑکی سے نکاح کر کے آپؐ نے مسلمانوں کے لئے دونوں طرح کے نمونے چھوڑے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنوارے تھے تو آپؐ نے ایک شادی شدہ خاتون سے نکاح کیا اور جب آپؐ شادی شدہ تھے تو آپؐ نے ایک دوشیزہ سے نکاح فرمایا۔ اس طرح آپؐ نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ اسلام میں دونوں ہی صورتیں جائز ہیں لیکن آج مسلم سماج میں صرف اپنی عقلیں لڑا رہے ہیں صرف اپنے جذبات کو اہمیت دے رہے ہیں اور صرف من مانیوں کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہوئے ہیں نہ کسی کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ہے اور نہ کسی کو اسلامی تعلیمات کی پرواہ ہے۔ خاندانی رسومات اور نفسانی خواہشات نے مسلمانوں کے ضمیر کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ ایسے حالات میں اگر غزالہ اپنے شوہر سے طلاق لے بھی لیں گی تو پھر کیا کریں گی۔ طلاق کے بعد ان کو ہزار طرح کی کٹھنائیوں سے گزرنا پڑے گا اور ہزار طرح کی محرومیاں ان کا پیچھا کریں گی اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ صبر وتحمل سے وہ کام لیں اور طلاق سے گریز کریں۔ چند وظائف اور اعمال ہم نقل کر رہے ہیں ان کی پابندی رکھیں۔ کیا بعید ہے کہ رب العالمین کا فضل ہو جائے اور ان کے شوہر کا دل بدل جائے۔

ایک عمل تو یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد "یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ" ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کریں اور پڑھتے وقت اپنے شوہر کا تصور رکھا کریں۔ دوسرا عمل یہ ہے کہ اپنے شوہر کے فوٹو پر روزانہ "یَا وَدُوْدُ" اپنے شوہر کے نام کے اعداد کے مطابق پڑھیں اور دم کر کے رکھ دیں۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ شوہر کے دل میں غزالہ کی محبت پیدا ہوگی۔

تیسرا عمل یہ ہے کہ غزالہ اس وقت جب ان کا شوہر سو جائے، سورۂ یٰسین پڑھ کر اپنے شوہر کے دونوں کانوں میں دم کر دیں۔ اس عمل کی برکت سے انشاء اللہ شوہر کے اندر جو بد اخلاقی پیدا ہو گئی ہے وہ سب رفع ہو جائیں گی۔ مثلاً غصہ، جھوٹ، نشہ اور غلط صحبت وغیرہ جیسی چیزوں سے شوہر احتراز کرنے لگے گا۔ اپنے رب سے دعا بھی کرتی رہیں کیونکہ دعاؤں سے ہزار طرح کی مشکلات سے نجات ملتی ہے اور اللہ مانگنے والوں سے خوش بھی ہوتا ہے ہم بھی دعا کریں گے کہ رب العالمین غزالہ کو صبر وتحمل کی دولت سے سرفراز کرے اور اس کے شوہر کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنی بیوی کے حقوق کماحقہٗ ادا کرے اور اپنی بیوی کے معاملات میں اللہ سے ڈرے۔ (آمین ثم آمین)

روحانی ڈاک

کے کالم میں اپنے سوال کا جواب پانے کے لئے اپنا خط صاف صاف اور مختصر لکھیں ورنہ جواب میں دیر لگے گی۔

دارالعلوم دیوبند کے ممبرانِ شوریٰ کے نام کھلا خط

ممبرانِ گرامی!

اس میں کوئی شک نہیں کہ دارالعلوم دیوبند دن بدن ترقی کی طرف رواں دواں ہے اور اس کا وجود تاحدِ نظر پھیلتا جارہا ہے۔ دارالعلوم سے وابستہ چہار دیواریاں خوبصورت اور جاذبِ نظر ہیں۔ ان چہار دیواریوں کو دیکھنے والے انتظامیہ کی کارکردگی سے متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن یہ صرف ایک مادّی ترقی ہے۔ اصل چیز ہے علم، روحانیت، حسنِ کردار اور حُسنِ اخلاق یہ چیزیں اور یہ صفتیں روز بروز کمزور ہوتی چلی جارہی ہیں۔ حضرت مولانا قاری طیب صاحبؒ کے دورِ اقتدار میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ دارالعلوم دیوبند کا مہتمم اصل حکمراں نہیں ہوتا بلکہ اصل حکمراں دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ ہے اور اسی نظریے کو بنیاد بنا کر مولانا سید اسعد مدنی نے جنگ جیت لی تھی اور ۱۹۸۲ء میں مولانا اسعد مدنی اور ان کے چاہنے والوں کا دارالعلوم دیوبند پر باقاعدہ قبضہ ہوگیا تھا۔ حضرت مولانا اسعد مدنیؒ کی زندگی میں یہ مشہور رہا کہ دارالعلوم دیوبند میں جو بھی فیصلے ہوتے ہیں وہ حضرت مرحوم کے اشاروں پر ہوتے ہیں اور مجلس شوریٰ محض ایک ''شوبوائے'' کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ بات صحیح تھی یا غلط اس بارے میں ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ ماضی میں جو کچھ ہونا تھا ہوگیا۔ لیکن اب مجلس شوریٰ پر کسی فرد کی اجارہ داری نہیں ہے۔ اب وہ اپنے فیصلے کرنے میں کُلّی طور پر آزاد ہے۔ کل وہ شوبوائے تھی یا نہیں لیکن آج وہ شوبوائے نہیں ہے۔ اگر آج بھی دارالعلوم دیوبند میں کسی فرد کی من مانی چلے تو یہ ایک افسوسناک بات ہوگی۔ آج میں آپ حضرات سے ایک طالب علم کی حیثیت سے مخاطب ہورہا ہوں اور میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ آپ میری بات کو سنجیدگی کے ساتھ سن کر کچھ ایسے اقدامات کریں گے جو اساتذہ، طلباء اور دیگر ملازمین کے لئے مفید ہوں۔

آپ کو ہر وقت یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ جب آپ ہی اصل حکمراں ہیں تو بروزِ محشر آپ ہی کو سب اچھی بری باتوں کا جواب دینا ہوگا۔ ہیئتِ حاکمہ اگر آپ ہیں تو قیامت کے دن آپ ہی ہر بات کے جواب دہ ہیں۔ یاد کیجئے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ کا وہ قول جب انہیں خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے انتہائی پریشانی کے عالم میں یہ فرمایا تھا کہ فراط کے کنارے پر اگر کوئی بکری کا بچہ مارا گیا تو اب عمر ہی اس کا ذمہ دار ہوگا اور اس کا خون بہا اسی کو ادا کرنا پڑے گا۔

دارالعلوم دیوبند کے اندر کچھ لوگ من مانیاں کررہے ہیں۔ مطبخ کا نظام نظرِ ثانی کا محتاج ہے۔ طلباءِ عزیز کو جو کھانا دیا جارہا ہے اسے معیاری لوگ کھانا پسند نہیں کرتے، اس کھانے کو کسی طالب علم سے منگا کر کبھی آپ بھی تو کھا کر دیکھیں۔ آپ کو خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ اس کھانے کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے؟ مجھے معلوم ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کی طرف سے معقول اشیاء سالن کے لئے مہیا کی جاتی ہیں لیکن اُن اشیاء کو دیگ تک پہونچنے کے لئے کئی مرحلوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد صورت حال یہ ہوتی ہے کہ بعض اشیاء تو مطلقاً بدل جاتی ہیں اور بعض برائے نام باقی رہ جاتی ہیں۔ طلباء کے لئے جو شوربہ بنتا ہے اس میں ایسا گوشت ڈالا جاتا ہے جسے پالتو کتے بھی کھانا پسند نہیں کرتے۔ اس طرح اُن طلباء کا استحصال ہورہا ہے جو علمِ دین حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں جنہیں کسی دور میں مہمانِ رسول کہا جاتا تھا اور جن کے نام پر کروڑوں روپے کا چندہ دارالعلوم دنیا بھر سے وصول کرتا ہے۔

تعمیرات اور زمین کی خرید وفروخت کے معاملے میں بھی جو کھلم کھلا بے ایمانیاں ہورہی ہیں وہ کسی صاحب عقل کی نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن اگر کوئی ان بدعنوانیوں سے بے خبر ہے تو وہ صرف آپ ہی لوگ ہیں۔ آپ کو یہ خبر ہی نہیں کہ تعمیرات کے محکمے سے تعلق رکھنے والے کیا کیا بدعنوانیاں کررہے ہیں اور کس طرح گُل چھرّے اڑا رہے ہیں اور مافیا گروپ سے تال میل کرکے کسی طرح زمین کی خریداری میں اپنے کمیشن طے کررہے ہیں۔

بعض اساتذہ کا عالم یہ ہے کہ وہ خود تو حاکم اعلیٰ سمجھ کر کسی بھی

طالب علم کے کان مروڑ دیتے ہیں اور کسی بھی پڑھنے والے کو کسی بھی وقت ذلیل کر دیتے ہیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند میں کسی مظلوم کی اور کسی طالب علم کی کوئی شنوائی نہیں ہے اس طرح کی حرکتوں سے یہ انداز ہوتا ہے کہ آپ دارالعلوم کے مسائل سے بے خبر ہیں۔

میری آپ سے استدعا ہے کہ اس سے پہلے کچھ لوگوں کو زبان کھولنے کا موقعہ ملے آپ آگے بڑھ کر خود ہی اِس انتظام پر ایک بار نظر ڈال لیں ورنہ پھر لوگ زبان کھولیں گے اور دارالعلوم دیوبند کی رُسوائی ہوگی اور آخرت میں بھی آپ کو حساب وکتاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دارالعلوم دیوبند بہر حال قوم کی امانت ہے یہ کسی خاندان یا مجلسِ شوریٰ کی اپنی جاگیر نہیں ہے اور قوم جو کروڑوں روپے ہر سال علماء کو دے رہی ہے وہ بھی قوم کی امانت ہے اس کو بے دردی سے خرچ کرنا کا آپ کو کوئی حق نہیں ہے۔ آپ دارالعلوم دیوبند میں آئے ہوئے ایک ایک پیسے کے آخرت میں جواب دہ ہوں گے۔

اس کے ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ مولانا سید اسعد مدنی اور مولانا سالم صاحب قاسمی میں صلح صفائی ہوگئی تھی اور دونوں نے ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا تھا تو پھر اب یہ فاصلے کیوں ہیں؟ اور اب یہ دوریاں کیا معنی رکھتی ہیں۔ اگر مولانا سالم صاحب نے مقدمات کی واپسی کچھ لے دے کر کی تھی تو اس کی وضاحت کی جائے کیوں کہ خاموش طریقے سے یہ پروپیگنڈہ کچھ لوگوں کی طرف سے جاری ہے کہ امریکہ سے آئی ہوئی کثیر رقم کی بنیاد پر فریقین ایک دوسرے سے گلے ملے۔ اگر پروپیگنڈہ جھوٹا ہے تو اس کی وضاحت ضروری ہے اور اگر صلح خلوص وللّٰہیت کی بنیاد پر کی تھی تو مولانا سالم صاحب کو دارالعلوم دیوبند کا مہتمم بنایا جائے۔ آپسی اختلافات ایک الگ مسئلہ ہیں لیکن کون شخص خاندانِ قاسمی کی خدمات کا انکار کر سکتا ہے۔ جب مولانا اسعد مدنی نے مولانا سالم صاحب سے اپنی زندگی میں عید کی نماز پڑھوا کر انہیں اہل دیوبند کا امام تصور کر لیا تھا تو انہیں اُس دارالعلوم کی سرپرستی سے کیوں دور کیا جا رہا ہے جو یقیناً سرزمینِ دیوبند کا ایک اٹوٹ حصہ ہے اور اس دارالعلوم کی بنیادیں جو آج عظیم الشان بن چکا ہے اہل دیوبند ہی نے مضبوط کی تھیں۔ اہل دیوبند کے دارالعلوم پر جو احسانات ہیں اُن کا تقاضہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ میں کم سے کم دو ممبر دیوبند کے رکھے جائیں اور مولانا سالم صاحب قاسمی کو دارالعلوم دیوبند کا مہتمم بنا کر یہ ثابت کیا جائے کہ اب کسی کے دل میں کوئی بغض وعناد نہیں ہے۔

میرے اس خط کی جو میں کھلے طور پر لکھ رہا ہوں اگر پذیرائی نہیں ہوئی تو میں مجبوراً پھر تفصیل کے ساتھ قلم اٹھاؤں گا پھر آپ کو کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے۔ میں اس بات کی بھی وضاحت کردوں کہ میں دارالعلوم دیوبند پر اُنگلی نہیں اُٹھا رہا ہوں۔ وہ تو میری مادرِ علمی ہے۔ اِس دارالعلوم دیوبند کا میں دل و جان سے احترام کرتا ہوں۔ میں آپ کے اُس انتظام پر تنقید کر رہا ہوں جو یقیناً نظرِ ثانی کا محتاج ہے۔ کاش آپ اُس گھٹن کو دور کرنے کا تہیہ کر لیں جو ہزاروں لوگوں کے دلوں میں ہے لیکن ازراہِ مصلحت لوگ اپنی زبان پر قفل لگائے بیٹھے ہیں۔ اس سے پہلے کوئی انقلاب سر اُبھارے آپ کو دارالعلوم دیوبند کے انتظام کی اصلاح کر لینی چاہے۔

خدا حافظ

قاسمی برادری سے تعلق رکھنے والا ایک طالب علم

سترہویں قسط

کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

امراء اور افسران کی نظروں میں اپنے دشمن کو گرا کر خود مقام بلند حاصل کرنے کا تیر بہدف طریقہ

جب کوئی شخص یہ ارادہ کرے کہ اپنے مخالف کو افسران وحکام کی نگاہوں میں ذلیل وخوار کر کے خود فوقیت اور مرتبہ حاصل کرے تو اس کو چاہئے کہ دولوح "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ" کی مندرجہ ذیل طریقہ سے تیار کرے۔

(۱) چاندی پر کندہ کرے اور مربع نقش بنائے اور (۲) جست پر کندہ کرے یا سیسے پر کندہ کرے اور مثلث نقش بنائے۔ نقش مربع کو جو چاندی پر کندہ ہوگا اس کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے اور نقش مثلث جو سیسے یا جست پر کندہ ہوگا اس کو بیری کے درخت کی جڑ میں اسی بیری کے سات پتوں کے ساتھ دفن کردے۔ انشاء اللہ دشمن کا مقام افسران کی نظروں میں گر جائے گا اور اس عمل کے کرنے والے کا بڑھ جائے گا۔

سب سے پہلے آیت مذکورہ کے حروف الگ الگ لکھیں۔ اس طرح ایک سطر تیار کریں۔ اس کے بعد اللہ کے دو نام وَدُوْدٌ اور مُذِلٌّ کے حروف اسی سطر میں بڑھا دے۔ دوسری سطر میں طالب اپنا نام اور اپنے دشمن کا نام الگ الگ حروف میں لکھ کر ان دونوں سطروں کو امتزاج دیدے۔ اس کے بعد تکسیر کر کے زمام نکال لے۔ جب زمام نکل آئے تو اس میں سے حروف نورانی الگ کرلے اور حروف ظلمانی الگ کرلے۔ حروف نورانی میں طالب اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد شامل کر کے اپنے عنصر کے اعتبار سے نقش تیار کرلے اور اس کو چاندی پر کندہ کرے اور طالب اپنے نام کا مؤکل نکال کر نقش کے دائیں بائیں مؤکل کا نام لکھ دے اور نقش کے اوپر نیچے طالب اپنے نام کے سرِ حرف کے مطابق اسم الٰہی لکھ دے۔ ظلمانی حروف میں دشمن کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد شامل کر کے دشمن کا مخالف عنصر کے ساتھ نقش مثلث تیار کرے اور نقش کے چاروں طرف فرعون، نمرود، ہامان، شداد لکھ کر اس نقش کو بیری کے درخت کی جڑ میں دفن کردے اور اس پر ۱۳ پتے اسی درخت کے لپیٹ دے۔ اب اس طریقۂ عمل کو ایک مثال سے سمجھیں۔

حروف آیت اور حروف اسماء الٰہی۔ س ل ام ق ول ام ن رب رح ی م وودم ذل۔

حروف نام طالب ومطلوب۔ ع ق ی ل اک ب ر۔

امتزاج باہمی۔ س ع ل ق ای م ل ق او ک ل ب ارم ن رب رح ی م وودم ذل۔

اب ان کی تکسیر کر کے زمام برآمد کریں۔

ل	س	ذ	ع	م	ل	د	ق	و	ا	د	ی	و	م	م	ل	ی	ق	ح	ا	ر	و	ب	ک	ر	ل	ن	ب	م	ا	ر
ر	ل	ا	س	م	ذ	ب	ع	ن	م	ل	ل	ر	د	ک	ق	ب	و	و	ا	ر	د	ا	ی	ح	و	ق	م	ی	م	ل
ل	ر	م	ل	ی	ا	م	س	ق	م	و	ذ	ح	ب	ی	ع	ا	ن	د	م	ر	ل	ا	ل	و	ر	و	د	ب	ک	ق
ق	ل	ک	ر	ب	م	د	ل	و	ی	ر	ا	و	م	ل	س	ا	ق	ل	م	ر	و	م	ذ	د	ح	ن	ب	ا	ی	ع
ع	ق	ی	ل	ا	ک	ب	ر	ن	ب	ح	م	د	د	ذ	ل	م	و	و	ی	ر	ر	م	ا	ل	م	ق	م	ا	ل	س
س	ع	ل	ق	ا	ی	م	ل	ق	ا	م	ک	ل	ب	ا	ر	م	ن	ر	ب	ر	ح	ی	م	و	و	د	م	ذ	ل	
ل	س	ذ	ع	م	ل	د	ق	و	ا	د	ی	و	م	م	ل	ی	ق	ح	ا	ر	و	ب	ک	ر	ل	ن	ب	م	ا	ر

زمام میں سے حروف ظلمانی اور حروف نورانی الگ کئے۔

حروف نورانی۔س،ع،ل،ق،ا،ی،م،ل،ق،ا،م،ک،ل،ا،ر،م،ن،ر،ر،ح،ی،م،م،ل۔

حروف ظلمانی۔ب،ب،و،و،د،د،ذ۔

حروف نورانی کا مربع نقش برائے بازو بنایا گیا۔

عقیل کا عنصر بادی ہے۔اس لئے نقش کی رفتار بادی ہوگی۔یہ نقش چاندی کے پترے پر بنے گا۔

حروف نورانی کے کل اعداد ہوئے ۱۳۵۰۔ان میں عقیل اور والدہ سلمہ کے اعداد شامل کئے کل اعداد ہو گئے ۱۶۹۵۔نقش حسب قاعدہ بادی چال سے اس طرح بنے گا۔نقش کے دائیں بائیں مؤکل کا نام اور نقش کے اوپر نیچے اسماء الٰہی لکھے جائیں گے۔

۷۸۶

یاعلیم

ابائیل | | | | | ابائیل

۴۱۸	۴۲۳	۴۲۱	۴۲۸
۴۲۹	۴۲۰	۴۲۶	۴۱۵
۴۲۴	۴۱۷	۴۲۷	۴۲۲
۴۱۹	۴۳۰	۴۱۶	۴۲۵

یاعظیم

حروف ظلمانی کا نقش مثلث برائے اکبر بنایا گیا جو بیری کے درخت کی جڑ میں دبے گا۔اس نقش کو سیسے پر یا جست پر کندہ کریں گے۔اکبر کا نقش چونکہ زمین میں دبے گا اس لئے اس کو خاکی چال سے پر کریں گے اور نقش کے چاروں طرف ارباب لعنت کے نام لکھے جائیں گے۔حروف ظلمانی کے اعداد ہوئے ۲۴۷۔ان میں اکبر اور والدہ نجمہ کے اعداد شامل کئے کل اعداد ہو گئے ۱۰۴۵۔حسب قاعدہ نقش مثلث خاکی چال سے اس طرح بنے گا۔

فرعون

شداد | | | نمرود

۳۴۷	۳۵۳	۳۴۵
۳۴۶	۳۴۸	۳۵۱
۳۵۲	۳۴۴	۳۴۹

هامان

مربع کا نقش اتوار کے دن پہلی ساعت میں لکھیں اور سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ اور سو مرتبہ ''یَاوَدُوْدُ'' پڑھ کر اس پر دم کر دیں۔اس کے بعد عقیل اپنے سیدھے بازو پر باندھیں گے۔نقش مثلث منگل کے دن پہلی ساعت میں بنے گا۔نقش تیار کر کے یَامُذِلُّ تین سو مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کر دیں اور اس کو بیری کے تیرہ پتوں میں لپیٹ کر اسی بیری کی جڑ میں دبا دیں۔انشاء اللہ افسران کی نظروں میں اکبر معتوب ہو جائے گا اور عقیل محبوب۔

یہ علم جفر کا خاص قاعدہ ہے جس کا طریقہ نقل کیا گیا ہے۔اس کو ایک کاغذ پر ترتیب دے کر خاص ساعتوں میں چاندی اور سیسے کی لوح پر کندہ کریں۔نقش مربع کو ساعت سعید میں اور نقش مثلث کو ساعت نحس میں مرتب کریں۔اگر چاندی کی لوح یا سیسے کی لوح مہیا کرنے میں دشواری ہو تو نقش مربع کو سفید کاغذ پر گلاب وزعفران سے لکھیں اور نقش مثلث کو لال کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھیں۔

اس نقش کے اصول ذہن میں رکھیں۔آیت کریمہ کے حروف الگ الگ لکھنے ہیں۔آیت ہے سلام قولا من رب رحیم ۔دو اسم الٰہی ایک برائے تسخیر ''یاودود'' ایک برائے گراوٹ ''یامذل'' ان کے حروف بھی الگ الگ لکھنے ہیں اور طالب و دشمن کے حروف ان میں امتزاج کر کے تکسیر کرنی

۴۔ جب زمام برآمد ہوجائے تو حروف ظلمانی اور حروف نورانی الگ کرنے ہیں۔ حروف نورانی میں طالب اور والدہ کے اعداد شامل کرتے ہیں اور نقش مربع بناتا ہے اور طالب کے عنصر کے اعتبار سے نقش کی رفتار رکھنی ہے۔ نقش چاندی کی لوح پر کندہ کرنا ہے۔ مجبوراً سفید کاغذ پر گلاب وزعفران سے جو طالب کے ہاتھ پر رہے گا۔ حروف ظلمانی میں دشمن اور اس کی والدہ کے اعداد شامل کر کے نقش مثلث بناتا ہے اور خاکی چال سے مرتب کرنا ہے۔ اس مثلث والے نقش کو سیسے پر کندہ کرنا ہے اور مجبوراً لال کاغذ پر کالی روشنائی سے اس نقش کو بیری کے تیرہ پتوں میں لپیٹ کر اسی بیری کی جڑ میں دبانا ہے۔ جس بیری کے پتے توڑے گئے ہوں۔ نقش مربع کے دوطرف مؤکل کا نام لکھنا ہے، مؤکل اس طرح بنائیں کہ طالب کے جو بھی اعداد ہوں ان کے حروف بنا کر آئیل بڑھادیں اور اس کو نقش کے دائیں بائیں لکھ دیں۔ نقش کے اوپر نیچے طالب کے نام کے ہر حرف کا لحاظ رکھتے ہوئے ایسے اسمائے الٰہی لکھ دیں جو طالب کے نام کے پہلے حرف سے مطابقت رکھتے ہوں۔

اصول ذہن میں رکھیں، اگر ہم سے مثال میں کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اس کی اصلاح کرلیں اور اس طریقے سے فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ حیرتناک فائدہ سامنے آئے گا۔

مشکل کام کا حل معلوم کرنا

اگر کوئی یہ چاہے کہ جو مشکل اس پر آن پڑی ہے۔ اس کا حل کیسے ممکن ہے یا مشکل حل ہوگی یا نہیں تو اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ وہ نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے غسل کرے پاکیزہ لباس زیب تن کرے اور چھ رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ یہ نفل نماز ایک ہی سلام سے ہو اس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات بار سورۂ والشمس پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات بار سورۂ واللیل پڑھے۔ اس کے بعد رکوع وسجود کرے قعدہ میں التحیات درود شریف اور دعا مکمل طور پر پڑھے مگر سلام نہ پھیرے اور پھر قیام کے لئے کھڑا ہوجائے۔ اب تیسری رکعت میں ثناء کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر سات مرتبہ سورۂ والضحیٰ پڑھے۔ اس کے بعد چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھے اس کے بعد رکوع وسجود کرے۔ قعدہ میں التحیات اور درود شریف ودعا پڑھے بغیر سلام پھیرے پھر قیام کے لئے کھڑا ہوجائے اور پانچویں رکعت میں ثناء اور سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ والتین پڑھے۔ اس کے بعد رکوع وسجود کرے اور چھٹی رکعت کے لئے کھڑا ہوجائے۔ چھٹی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھے اور رکعت پوری کرے یعنی رکوع وسجود والتحیات ودرود پاک اور دعا کے بعد سلام پھیرے، قبلہ رخ ہی بیٹھا رہے اور جس مقصد کے لئے یہ عمل کیا ہے اس مقصد کو اپنے دل میں جمائے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ تعالیٰ وسلم پر سات مرتبہ درود پاک پڑھ کر مندرجہ ذیل دعا سات مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَرَبَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامِ وَرَبَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامِ وَرَبَّ اِسْحَاقَ عَلَیْہِ السَّلَامِ وَرَبَّ یَعْقُوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامِ وَرَبَّ جِبْرَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامِ وَرَبَّ مِیْکَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامِ وَرَبَّ اِسْرَافِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامِ وَرَبَّ عِزْرَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامِ وَمُنَزِّلُ التَّوْرَاۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانَ الْعَظِیْمِ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیَ اللَّیْلَۃَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ۔

اس دعا کو پڑھنے کے بعد پاک صاف بستر پر قبلہ رخ چہرے کو کرکے لیٹ جائے اور سو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رات کو ہی دل پر القا ہوگا اور جس مشکل کام کے بارے میں یہ عمل کیا ہے اس کے نتیجے کے بارے میں معلوم ہوجائے گا۔ صبح کے وقت جب اٹھے تو نماز فجر ادا کرنے کے بعد تھوڑی سی شیرنی پر فاتحہ دلائے اور شیرنی تقسیم کردے۔ نہایت مجرب وآزمودہ عمل ہے۔

سورۃ الحمد کا عمل برائے وسعت رزق

از تحریر...... حیدر نقوی (ایم اے) راولپنڈی

خواتین کا طبقہ خصوصاً اپنی مجبوریوں کے سبب زیادہ مستحق ہے کہ ان کے لئے آسان و سادہ انداز سے راہنمائی و پریشانیوں کا حل پیش کیا جائے۔ سورہ فجر کے مطابق انسان کی آزمائش کی ابتداء تنگی رزق سے شروع ہوتی ہے اور گردش کے اس نشیب وفراز میں انسان اکثر تباہیوں کا شکار ہو جاتے ہیں مگر جو لوگ توبہ، صبر، دعا و امید کے ہتھیاروں سے لیس ہوتے ہیں وہ نعمات الہی کے مستحق قرار پاتے ہیں، پس ایسے ہی لوگ خصوصاً خواتین کے لئے قرآن کریم کی تسبیح مثانی "یعنی ۷ آیات کی مکمل قرآن کریم کی تاثیر لئے ہوئے سورۃ الحمد شریف" کی ائمہ معصومینؑ کے فرمودات کی روشنی میں امام عصرؑ کی سرپرستی و راہنمائی سے ترتیب ادائیگی پیش خدمت ہے۔ جو ترغیب عمل کے ساتھ ساتھ منفرد اور تاثیر ایزدی کے اعتبار سے تیر بہدف ہے۔ عمل کی کسوٹی پر پرکھ کر مجھ ناچیز کے لئے دعا بھی کریں نیز نتیجہ کی اطلاع بھی دیں تاکہ یقین محکم میں مزید اضافہ ہو سکے۔

دو رکعت نماز حاجت کی نیت سے ادا کر کے اس کا ثواب حضور اکرمؐ، ۱۴ معصومینؑ اور بالخصوص جناب فاطمۃ الزہراؑ کو بخش دیں اور ان ہستیوں کے واسطے قبولیت دعا کی التجا کریں پھر

(۱) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۞ ۳ مرتبہ

(۲) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۞ ۷ مرتبہ

(۳) يَاوَهَّابُ۔ ۳ مرتبہ

(۴) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ ۳ مرتبہ

(۵) يَاوَهَّابُ۔ ۳ مرتبہ

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ ۳ مرتبہ

(۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ ۳ مرتبہ

(۸) يَاوَهَّابُ ۳ مرتبہ

(۹) اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ ۳ مرتبہ

(۱۰) يَاوَهَّابُ ۳ مرتبہ

(۱۱) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞ ۳ مرتبہ

(۱۲) يَاوَهَّابُ ۳ مرتبہ

(۱۳) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۞ ۳ مرتبہ

(۱۴) يَاوَهَّابُ ۳ مرتبہ

(۱۵) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ ۳ مرتبہ

(۱۶) يَاوَهَّابُ ۳ مرتبہ

(۱۷) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۞ ۳ مرتبہ

(۱۸) يَاوَهَّابُ ۳ مرتبہ

(۱۹) غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۞ ۳ مرتبہ

(۲۰) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ ۳ مرتبہ

(۲۱) يَاوَهَّابُ ۳ مرتبہ

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ ۳ مرتبہ

عمل ختم ہوا۔ نماز فجر یا عشاء کے بعد مومنین اس کا ورد اپنا معمول بنائیں، حالات، قضا وقدر کے تحت کتنے ہی خراب کیوں نہ ہو جائیں انشاء اللہ تباہی مقدر نہ بن سکے گی اور متبادل اسباب رزق غیب سے حاصل ہوتے رہیں گے۔

طریقہ ادائیگی: ۷۴ دانوں کی ایک تسبیح تیار کریں تعداد کے اعتبار سے اس پر نشانات لگالیں۔ چند دنوں میں روانی پیدا ہو جائے گی۔

☆ ☆ ☆

علم الاعداد

بذریعہ عمل اہرام

ایک علمی پیکر جو آپ کی شخصیت اور قسمت کے پرت کھولتا ہے

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

عدد برآمد کرنے کی دو مثالیں، ان مثالوں کو بغور دیکھیں تا کہ آپ کو اپنے نام کا عدد برآمد کرنے میں دشواری نہ ہو۔

واضح رہے کہ نام میں جتنے بھی حروف ہیں ان کی صرف اکائی معتبر ہوگی۔ مثلاً کسی حرف کے ۵۰ ہیں تو صفر الگ کر کے ۵ لئے جائیں گے۔ مثلاً حرف ی کے ۱۰ ہیں تو صفر ہٹا کر ایک ہی لیا جائے گا یا مثلاً حرف ذ کے ۷۰۰ ہیں تو دونوں صفر ہٹا کر صرف ۷ لئے جائیں گے۔ اس طرح نام کے تمام حروف کی صفر ہٹا کر ایک سطر بنائی جائے گی پھر اس سطر میں دو عدد باہم جوڑ کر نیچے ایک اور سطر تیار کی جائے گی۔ ایک عدد دو مرتبہ جڑے گا۔ دائیں والے عدد کے ساتھ بھی اور بائیں والے عدد کے ساتھ بھی۔ ہر دوسری سطر پہلی سطر کے مقابلے کم ہوتی رہے گی یہاں تک کہ آخر میں صرف ایک عدد باقی رہ جائے گا، بس یہی شخصیت کا عدد ہے۔ اس بات کو دو مثالوں کے ذریعہ سمجھ لیں۔

مثال نمبر: (۱) شکیل احمد

ش ک ی ل ا ح م د

۳۰۰ ۲۰ ۱۰ ۳۰ ۱ ۸ ۴۰ ۴

ہر عدد کا صفر الگ کر کے صورت یہ بنے گی۔

۳ ۲ ۱ ۳ ۱ ۸ ۴ ۴

اب اس سطر کے اعداد کو باہم جوڑ کر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی سطر تیار کی جائے گی اور اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک مفرد عدد برآمد نہ ہو جائے۔ دیکھئے۔

۳ ۲ ۱ ۳ ۱ ۸ ۴ ۴

۵ ۳ ۴ ۴ ۹ ۳ ۸

۸ ۷ ۸ ۴ ۳ ۲

۶ ۶ ۳ ۷ ۵

۳ ۹ ۱ ۳

۳ ۱ ۴

۴ ۵

آپ اس مثال پر غور کریں اور پہلی سطر دیکھیں۔ عدد ۳، ۲ کے ساتھ جوڑا گیا ہے تو ۵ بنے۔ نیچے کی سطر میں ۵ رکھ دیئے گئے پھر ۲ عدد جو ۳ کے ساتھ جوڑا گیا تھا ایک ساتھ جوڑا گیا تو ۳ بنے، نیچے کی سطر میں ۵ کے بعد ۳ رکھ دیا گیا۔ پھر ایک جو ۲ کے ساتھ جوڑا گیا تھا ۳ کے ساتھ جوڑا گیا تو ۴ بنے نیچے کی سطر میں ۳ کے بعد ۴ رکھ دیا گیا وغیرہ گویا کہ ہر عدد دو مرتبہ جوڑا جائیگا پہلے عدد کے علاوہ۔ اور سطر ایک عدد گھٹتی چلی جائے گی۔ آپ دیکھ لیں، پہلی سطر میں اعداد ۸ ہیں، دوسری میں ۷ ہیں، تیسری میں ۶ ہیں، اس طرح گھٹتے گھٹتے ایک باقی رہ جائے گا۔ یہ طریقہ عمل اہرام کہلاتا ہے۔ آخر میں جو مفرد عدد بچے گا وہی آپ کی شخصیت کی حقیقت کھولے گا۔

دوسری مثال عارفہ خاتون۔

ع ا ر ف ہ خ ا ت و ن

۷۰ ۱ ۲۰۰ ۸۰ ۵ ۶۰۰ ۱ ۴۰۰ ۶ ۵۰

ہر عدد کا صفر الگ کر کے صورت یہ بنے گی۔

۷ ۱ ۲ ۸ ۵ ۶ ۱ ۴ ۶ ۵

اب مفرد عدد برآمد کرنے کے لئے عمل اہرام کریں گے۔ یعنی ایک عدد کو دوسرے عدد میں جوڑ کر نیا عدد بناتے چلے جائیں گے اور صفر کو نظر انداز کرتے رہیں گے۔

۷ ۱ ۲ ۸ ۵ ۶ ۱ ۴ ۶ ۵

۸ ۳ ۱ ۴ ۲ ۷ ۵ ۱ ۲

۲ ۴ ۵ ۶ ۹ ۳ ۶ ۳

۶ ۹ ۲ ۶ ۳ ۹ ۹

۶ ۲ ۸ ۹ ۳ ۹

۸ ۱ ۸ ۳ ۳

۹ ۹ ۲ ۶

۹ ۲ ۸

۲ ۱

۳

ان مثالوں کے بعد اب ہر ایک عدد کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کا مطالعہ پوری گہرائی کے ساتھ کیجئے تا کہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ کونسا عدد انسان کی شخصیت پر کیسے کیسے اثرات مرتب کرتا ہے۔

ایک عدد کی حقیقت

ایک عدد یہ ظاہر کرتا ہے کہ صاحب عدد ذہین ہے، اس کا نصیب اچھا ہے۔ یہ شخص قوت ارادی کا مالک ہے، اس کے خیالات مذہبی ہیں، یہ شخص مستقل مزاج بھی ہے، اسکی زندگی مجموعی طور پر آسودگی میں گزرے گی اور یہ شخص ایام غربت میں بھی مطمئن رہے گا۔

ایک عدد کا کردار

جس شخص کا عدد ایک ہوگا اس میں اقتدار پسندی ہوگی، یہ خود مختاری کے ساتھ زندگی گزارنے کا قائل ہوگا اس کو دوسروں کی ماتحتی پسند نہیں ہوگی یہ لوگوں سے کم ملنے میں عافیت محسوس کرے گا، تنہائی پسند ہوگا اور یکسور ہنا اس کی فطرت میں شامل ہوگا، اس کو مالی امداد مختلف ذرائع سے ملتی رہے گی، یہ شخص اپنے قول کا پختہ ہوگا، اس کو غیبی امداد بھی میسر رہے گی، یہ شخص کمزوروں کی مدد اور عوام کی خدمت کرنے میں دلی راحت محسوس کرے گا، یہ شخص دریا دل ہوگا اور بلا تفریق مذہب وملت لوگوں کی خدمت کرنا اس کی ذات کا جزو ہوگا۔

ایک عدد کی شخصیت

جس شخص کا عدد ایک ہوگا وہ حد سے زیادہ نرم دل ہوگا اس میں انتقام لینے کا جذبہ نہ ہونے کے برابر ہوگا، اس کی شخصیت مستحکم ہوگی، اس کے ارادے فولادی ہوں گے لیکن لوگوں کے لئے یہ گلاب کی پتیوں کی طرح نرم ہوگا اور معاف کر دینا اس کی عادت ہوگی، اس کے دوستوں کا حلقہ وسیع ہوگا اور اس کے دوست اس کے حسن اخلاق کی وجہ سے اس سے محبت کرنے پر مجبور ہوں گے، ایک عدد کا انسان اپنی زندگی کے برے سے برے حالات میں بھی دوستی اور محبت سے محروم نہیں رہے گا۔

ایک عدد کے حالات

چونکہ مزاج میں اقتدار پسندی ہے اس لئے خواہ مخواہ بھی حکم چلاتا رہے گا، خیالات لیڈرانہ رہیں گے، سوچ وفکر کی زبردست صلاحیت ہوگی، قدامت پسندی کے ساتھ ساتھ کسی طرح کا "زعم" بھی رہے گا، جو جھگڑوں اور الجھنوں سے وابستہ رکھے گا، جھلاہٹ میں تعلقات توڑ لے گا لیکن لوگ پھر بھی اس کی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے اس کا احترام کرنے پر مجبور ہونگے، اس عدد کا حامل بہت دور اندیش ہوتا ہے لیکن چونکہ سادہ لوح بھی ہوتا ہے اس لئے لوگ آسانی سے اس کو بے وقوف بنا لیتے ہیں، ایک عدد کا شخص بہت خرچ کرتا ہے اس لئے اکثر مقروض ہو جاتا ہے، سفر میں اس کو زبردست فائدے ہوتے ہیں۔

ایک عدد کے اوصاف

یہ عدد ستارہ شمس سے منسوب ہے، ایک عدد کا انسان خود پر بھروسہ کرتا ہے اور ہر ایک قدم سوچ سمجھ کر اٹھاتا ہے، اس سے جہاں بھی غلطی ہوتی ہے اس کی نرم دلی یا سادہ لوحی کی بنا پر ہوتی ہے، اس میں حکمرانی کی صلاحیت ہوتی ہے۔

ایک عدد کا انسان کیسے بھی حالات ہوں گھبراتا نہیں ہے، ثابت قدم رہتا ہے اور یہ شخص کسی طرح کی نمائش اور ریا ونمود کے بغیر اپنی زندگی اور ترقی کے سفر کو جاری رکھتا ہے۔

ایک عدد کا تخریبی پہلو

صاحب عدد ہر طرح کے قانون سے بالاتر رہنا پسند کرتا ہے، اسلئے کبھی کبھی یہ قانون کی زد میں بھی آ جاتا ہے، صاحب عدد کسی کام میں تاخیر ہونے کی وجہ سے بے صبرا ہو جاتا ہے اور اکثر اپنے ماتحت لوگوں پر سختی شروع کر دیتا ہے جو اس کے اپنے مزاج کے خلاف ہوتی ہے، صاحب عدد کچھ بھی بر سر محفل کسی کو بھی کہہ گزرتا ہے اور اپنے الفاظ کی چبھن کو محسوس نہیں کرتا لیکن چونکہ فطرتاً یہ نرم دل ہوتا ہے اس لئے جلد ہی اس کو شرمندگی سے دوچار ہونا پڑتا ہے، زبان کا استعمال کرنے میں ایک عدد کا حامل غیر محتاط ہوتا ہے اور بے دریغ زبان چلاتا ہے اور اس زبان درازی کی وجہ سے اس کی خوبصورت شخصیت پامال ہو کر رہ جاتی ہے، اکثر غصے میں ایک عدد کا حامل غلط فیصلے کر گزرتا ہے، جب کہ صحیح فیصلہ کرنے کی اس میں زبردست صلاحیت ہوتی ہے لیکن جھلاہٹ کی وجہ سے یہ صلاحیت ماند پڑ جاتی ہے۔

ایک عدد کا تخریبی پہلو یہ ہے کہ یہ خوشامد پسند ہوتا ہے اور اپنی تعریف سے خوش ہوتا ہے اس لئے اس کے ارد گرد منافق اور احمق قسم کے لوگ اپنا حلقہ بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

امراض

ایک عدد کے لوگ دل کی بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں، خون کی خرابی کا مرض اور بلڈ پریشر بھی انہیں پریشان کرتا ہے، ان کو بینائی کی بھی شکایت ہوجاتی ہے لیکن مجموعی طور پر ایک عدد کے لوگ تندرست ہوتے ہیں، عمر کے آخر ہی میں ان کو بیماریاں ہراساں کرتی ہیں۔

ایک عدد کی خواتین

ایک عدد کی خواتین بہت غیرت مند اور دوراندیش قسم کی خواتین ہوتی ہیں انہیں خود پر بھروسہ ہوتا ہے۔

ایک عدد کی خواتین امور خانہ داری میں ماہر ہوتی ہیں، انہیں گھریلو کاموں میں مہارت ہوتی ہے اور یہ کھانا بہت اچھا بنالیتی ہیں، ایک عدد کی خواتین اگرچہ شوہر پرست ہوتی ہیں اور محبت کے جواب میں محبت طلب کرتی ہیں، یہ شوہر کی غلط باتوں کو برداشت نہیں کرتیں البتہ خواہ مخواہ الجھنا ان کی فطرت نہیں ہوتی۔

ایک عدد کی خواتین میں ایک طرح کی انا ہوتی ہے اور یہ انا انہیں کبھی بہت زیادہ الجھادیتی ہے، ایک عدد کی خواتین کو اپنے بس میں کرنا بہت آسان نہیں ہوتا لیکن جو لوگ ایک عدد کی خاتون کو اپنے بس میں کرلیتے ہیں وہ بہت زیادہ صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں اور یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو عورتوں کی نفسیات سے پوری طرح واقف ہوں۔

⊙ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم قیامت کے دن بدترین آدمی اس شخص کو پاؤگے جو دنیا میں دو چہرے رکھتا تھا۔ کچھ لوگوں سے ایک چہرے سے ملتا تھا اور دوسرے لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ۔ (متفق علیہ، ابوہریرہؓ)

⊙ دو آدمیوں یا دو گروہوں میں جب رنجش ابھرتی ہے تو ہر جگہ کچھ لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو دونوں کے پاس پہنچتے ہیں اور دونوں کی ہاں میں ہاں ملاتے اور ان کی باہمی دشمنی کو باتیں بنا کر اور ہوا دیتے ہیں، یہ بہت بڑا عیب ہے۔

⊙ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر کوئی شخص مجھے اپنی زبان اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دیدے تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت لے لوں گا۔“ (بخاری، سہیل بن سعدؓ)

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عورت اور مرد میں سے پہلے کون مرے گا

اگر یہ اندازہ کرنا مقصود ہو کہ عورت اور مرد میں پہلے کون دنیا سے رخصت ہوگا تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت و مرد دونوں کے اعداد برآمد کر کے حسب قاعدہ مستحصلہ برآمد کریں۔ اگر مستحصلہ طاق ہو تو سمجھیں پہلے عورت مرے گی، اگر جفت ہو تو سمجھیں کہ مرد پہلے مرے گا۔

مثلاً ۲۷ر جون ۲۰۰۶ء کو صبح ۸ بجے یہ سوال قائم کیا گیا کہ سلیم اور ساجدہ میں سے پہلے کون مرے گا؟ تو اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے حسب قاعدہ تفصیل اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) سلیم، ساجدہ	۲۱۳	۷
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۷۲۱	۱
(۳) تاریخ عیسوی	۲۷	۹
(۴) ماہ عیسوی جون	۶	۶
(۵) سن عیسوی ۲۰۰۶ء	۸۰	۸
(۶) تاریخ قمری ۲۹	۲۹	۲
(۷) ماہ قمری جمادی الاول	۵	۵
(۸) سن ہجری ۱۴۲۷ھ	۱۴۲۷	۵
(۹) تاریخ ہندی ۱۳	۱۳	۴
(۱۰) ماہ ہندی ہاڑ	۳	۳
(۱۱) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۴	۱
(۱۲) برج سرطان	۴	۴
(۱۳) متعلقہ ستارہ قمر وثبت	۷	۷
(۱۴) دن منگل	۳	۳
(۱۵) منزل قمر طرفہ	۹	۹

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۷ ۱ ۹ ۶ ۸ ۲ ۵ ۵ ۴ ۳ ۱ ۴ ۷ ۳ ۱

۸ ۱ ۶ ۵ ۱ ۷ ۱ ۹ ۷ ۴ ۵ ۲ ۱ ۲

۹ ۷ ۲ ۶ ۸ ۸ ۱ ۷ ۲ ۹ ۷ ۳ ۴

۷ ۹ ۸ ۵ ۷ ۹ ۸ ۹ ۲ ۷ ۱ ۷

۷ ۸ ۴ ۳ ۷ ۸ ۸ ۲ ۹ ۸ ۸

۶ ۳ ۷ ۷ ۶ ۷ ۱ ۲ ۸ ۷

۹ ۱ ۵ ۴ ۴ ۸ ۳ ۱ ۶

۱ ۶ ۹ ۸ ۳ ۲ ۴ ۷

۷ ۶ ۸ ۲ ۵ ۶ ۲

۴ ۵ ۱ ۷ ۲ ۸

۹ ۶ ۸ ۹ ۱

۶ ۵ ۸ ۱

۲ ۴ ۹

۶ ۴

۱

مستحصلہ ایک برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے سلیم اور ساجدہ میں پہلے ساجدہ فوت ہوگی۔

یہ ایک علمی اندازہ ہے اس اندازے کو یقین کا درجہ نہیں دینا چاہئے کیونکہ کسی کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ اللہ کا فیصلہ کیا ہو۔

(باقی آئندہ)

حیرت ناک روحانی فارمولے

استخارہ چور

اگر کسی کی کوئی شے چوری ہوگئی ہو اور اسے کسی پر شک ہو کہ اس نے اس کی چیز چرائی ہے تو ایسے میں اپنے شک کی تصدیق کے لئے ذیل کا عمل بے حد کارگر ہے۔ اس عمل کے بعد جس کا نام سامنے آئے اس پر اپنی چوری کا بالیقین شک ظاہر کرے۔ انشاء اللہ اس عمل سے چوری شدہ مال بازیاب ہوجائے گا۔

اس مقصد کے لئے کاغذ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اتنی تعداد میں لیں جتنے افراد پر شک ہو اور ان پر علیحدہ علیحدہ نام معہ ان کی ماؤں کے نام لکھیں۔ پھر ہر پرچی کو علیحدہ علیحدہ گول کر کے گولیاں بنالیں تاکہ کسی کا نام ظاہر نہ ہو اور پھر ان گولیوں کو آپس میں اچھی طرح ملادیں تاکہ ان کی پہچان ختم ہوجائے۔

مٹی کا ایک لوٹا لے کر دو آدمی باوضو حالت میں آمنے سامنے بیٹھ جائیں اس کے بعد ایک گولی اٹھا کر مٹی کے لوٹے کی ٹونٹی میں ڈال دیں پھر اس لوٹے کو دونوں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی اپنے اپنے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے پکڑیں تاکہ لوٹا ان کی انگلیوں پر سیدھا رہے اور ہلے نہیں۔ اب ان میں سے ایک شخص سورۂ یٰسین آہستہ آواز میں پڑھتا جائے اور جب وہ لفظ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ (سورہ یٰسین ۳۶۔ آیت ۲۷) پر پہنچے گا تو اگر پہلی پرچی پر لوٹا خود بخود گھوم جائے تو سمجھ لیں کہ وہ چور ہے ورنہ باری باری ہر پرچی کو لوٹے میں ڈال کر اس عمل کو جاری رکھیں جو چور ہوگا اس کی باری پر لوٹا خود بخود گھوم جائے گا۔ ہر بار سورۂ یٰسین اسی طرح پڑھنی ہے۔

صرف چور کے نام کی پرچی کھول کر نام دیکھیں۔ بات کو پردے میں رکھیں کیوں کہ اللہ ستار العیوب ہے۔ اگر وہ شخص خاموشی سے سامان چوری واپس کردے تو ٹھیک ورنہ اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں۔

اس کے ساتھ ہی چور کو اُگلوانے کے لئے ذیل کا عمل بھی کریں دریا کی پاک صاف ریت اپنے پاس رکھیں اور پرچی والے شخص سے کہیں کہ اگر چوری کا مال دیتے ہو تو ٹھیک وگرنہ اس عمل سے تمہارا پیٹ پھول کر کپا ہوجائے گا اور مال نہ دینے کی صورت میں پھٹ جائے گا۔ اس ریت کو تھوڑا تھوڑا اس لوٹے میں ڈالتے جائیں اور سورۂ یٰسین پڑھتے جائیں۔ اس عمل سے چور کا پیٹ پھولنا شروع ہوجائے گا اور اس وقت تک پھولتا رہے گا جب تک وہ چوری کا مال واپس نہیں کرے گا۔

اس عمل میں نیت خالص اور عمل بڑے دھیان سے کرنا لازمی ہے، بدنیتی سے عمل کرنے کی صورت میں مستوجب عذاب الٰہی ہوگا۔

چور کے بارے میں معلوم کرنا

اگر کسی کے یہاں چوری ہوگئی اور چور کے بارے میں کچھ پتہ نہ چلتا ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد فائدہ مند ہے۔

اس مقصد کے لئے ایک خالی مشک لے کر باوضو حالت میں اس پر آیت الکرسی اور سات انبیاء کرام علیہ السلام کے نام جو یہ ہیں لکھیں۔

نوح علیہ السلام
لوط علیہ السلام
صالح علیہ السلام
ابراہیم علیہ السلام
موسیٰ علیہ السلام
عیسیٰ علیہ السلام
حضرت محمد ﷺ

اس کے بعد ہر نام کے ساتھ الگ الگ ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر مشک میں پھونک مارے اور ہر مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے اور اس کی بھی مشک میں پھونک مارے۔ بعد از عمل اس مشک کو باندھ کر دیوار کے ساتھ لٹکا دے۔

انشاء اللہ اس عمل کی بدولت چور کا پیٹ پھول جائیگا اور وہ چرایا ہوا مال واپس کر جائے گا۔ اگر ایسا نہیں کرے گا تو اس کا پیٹ شدت ہوا سے پھٹ جائے گا۔ بہت ہی کارآمد اور مفید نسخہ ہے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ اُرْسِلْتَ هٰذَا اَنْ تَنْفَخْ بَطْنِ هٰذَ

السَّارِقِ کَمَا نَفِخَتْ۔

چور کی بازیافت کے لئے

اگر کسی کے یہاں چوری ہوگئی ہو اور کوئی اتا پتا نہ چلتا ہو تو ایسے میں اس کی نشان دہی کے لئے ذیل کا عمل مفید ہے۔
اس مقصد کے لئے اتنے کاغذ کے ٹکڑے لیں جتنے لوگوں پر شک وشبہ ہو۔ ان ٹکڑوں پر علیحدہ علیحدہ مشکوک لوگوں کے نام لکھیں پھر ان کی گولیاں بنالیں اور ان گولیوں کو گیہوں کے گندھے ہوئے آٹے میں علیحدہ علیحدہ رکھ کر موٹی گولیاں آٹے کی اس طرح بنالیں کہ ان کے اندر کاغذ کی گولیاں نظر نہ آئیں۔
ان گولیوں پر اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ، آیت الکرسی تین مرتبہ، چاروں قل ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔
اس کے بعد ایک بڑے برتن میں پانی لے کر ان گولیوں کو اس میں ڈال دیں۔ چور کے علاوہ سب کی گولیاں پانی میں غرق ہوجائیں گی لیکن چور کی گولی بدستور اوپر تیرتی رہے گی اور غرق نہیں ہوگی۔

خزانہ کی جگہ معلوم کرنا

اگر کوئی کسی دفینہ کے بارے میں معلوم کرنے کا خواہاں ہو تو اسے یہ عمل کرنا چاہئے۔ ہر روز نماز عشاء کے بعد باوضو حالت میں چالیس مرتبہ سورۂ مزمل اس طرح سے پڑھے کہ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ پچاس یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے۔
اس کے پاس چار اشخاص سیاہ پوش آئیں گے۔ السلام علیکم کے بعد کہیں گے کہ اے بنی آدم تم کیا چاہتے ہو؟
ان کو کہے کہ کسی علاقہ میں دفینہ ہے، مجھے بخشو اور جہاں پر ہے اس مقام کی درست نشان دہی کرو۔
پھر جب وہ دفینہ کے بارے میں بتا کر غائب ہوجائیں تو عامل اس جگہ کو خوب اچھی طرح یاد رکھے اور بھول نہ جائے۔ پھر حسب توفیق شیرینی لے کر غرباء ومساکین میں تقسیم کرے اور دفینہ کی جگہ کو کھودے۔ بفضل باری تعالیٰ اسے خزانہ ملے گا۔

دفینہ معلوم کرنا

اگر کسی جگہ پر دفینہ ہو اور یہ پتہ نہ چلتا ہو کہ کس مقام پر ہے تو چاہئے کہ باوضو حالت میں ایک مصلے پر قبلہ رخ ہو کر بیٹھے اور ذیل میں دیا ہوا نقش پاک سیاہ روشنائی کے ساتھ نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ ایک سفید کاغذ پر لکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واذ یرفع ابراھیم القواعد	من البیت واسمٰعیل ربنا	تقبل منا انک انت	السمیع العلیم
تقبل منا انک انت	السمیع العلیم	واذ یرفع ابراھیم القواعد	من البیت واسمٰعیل ربنا
السمیع العلیم	تقبل منا انک انت	من البیت واسمٰعیل ربنا	واذ یرفع ابراھیم القواعد
من البیت واسمٰعیل ربنا	واذ یرفع ابراھیم القواعد	السمیع العلیم	تقبل منا انک انت

یہ نقش مبارک لکھنے کے بعد سفید رنگ کے مرغ کی گردن میں باندھ کر چھوڑ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ مرغ اس جگہ پر جا کر کھڑا ہوجائے گا جس جگہ پر دفینہ ہوگا۔ دفینہ معلوم کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل اس نقش کو لکھنے کے بعد باوضو حالت میں نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد بستر پر لیٹے اور نقش مبارک اپنے سر کے نیچے رکھ لے۔ اگر اسے اس وقت نیند آجائے اور وہ سوجائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے خواب میں دفینہ کی صحیح جگہ دکھادی جائے گی اور اسے مطلوبہ مقصد میں ضرور کامیابی ہوگی۔

دفینہ معلوم کرنا

اگر کسی جگہ پر دفینہ پائے جانے کا شبہ ہو اور درست جگہ کی نشان دہی نہ ہوتی ہو تو اس بارے میں بعض عارفین سے منقول ہے کہ باوضو حالت میں ایک کاغذ پر عرق گلاب اور زعفران سے سورۂ بقرہ کی مندرجہ ذیل آیات مبارکہ لکھے۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ (سورہ بقرہ ۲، آیت ۷۲ سے ۷۳)

تشخیص مرض

فجر کی اذان کے فوراً بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم اِفتح اِفتح اِفتح سومرتبہ پڑھ کر آنکھیں بند کرلیں اور اس مریض کا تصور کریں جس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس کے مرض کی کیفیت ذہن پر منکشف ہوجائے گی۔

اسی طرح اگر کسی مرض کا علاج معلوم کرنا ہو تو یہی عمل رات کو سونے سے پیشتر شمال کی طرف منہ کرکے پڑھیں اور کسی سے گفتگو نہ کریں اور سوجائیں۔ جب تک علاج کے متعلق پتہ نہ چلے عمل روزانہ کرتے رہیں۔ خواب میں یا کسی بھی طریقہ سے پتہ چل جائے گا۔

مرض کیا ہے؟

فجر کی اذان کے فوراً بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں اور ایک مرتبہ یہ عبارت پڑھیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اِفتح اِفتح اِفتح پڑھ کر آنکھیں بند کرلیں اور اس مریض کا تصور کریں جس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہوں۔ مرض کی کیفیت ذہن پر منکشف ہوجائے گی۔

آسیب یا مرض کا معلوم کرنا

اگر کسی مریض کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہو کہ اسے آسیب ہے یا کوئی ایسی بیماری ہے جس کے بارے میں پتہ نہیں چل رہا ہے تو یہ عمل کریں۔

باوضو حالت میں مریض کے جسم پر پہنا ہوا ایسا کپڑا لے جو مریض نے کم از کم تین رات دن تک پہنا ہو۔ وہ لے کر لمبائی میں ناپ لیں۔ اس کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں پھر تین مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔ می خوانم برجامہ فلاں بن فلاں (فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی والدہ کا نام لے)

جہت آنکہ سبب آزار فلاں بن فلاں بریں جامہ ظاہر گردد۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا وِّتْرًا بَاقِيًا قَيَّامًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَلِيًّا وَّ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

پڑھنے کے بعد کپڑے پر دم کرے اور کپڑے کو پیشانی یعنی سر سے لے کر ناف تک دونوں طرف زور زور سے ملے اور پھر اس کپڑے کو ناپے۔

اگر کپڑا ایک انگل کم ہوا ہو تو مریض پر دیو کا اثر ہے۔

اگر دو انگل کم ہو تو پری کا اثر ہے۔

اگر تین انگل کم ہو تو مریض سحر زدہ ہے۔

اگر کپڑا اپنی جگہ قائم رہے، کم نہ ہو تو پھر مریض کو کوئی جسمانی عارضہ لاحق ہے۔ اس لئے مریض کو چاہئے کہ وہ جسمانی علاج کی طرف توجہ دے۔

اولاد ہوگی یا نہیں

اگر کسی بے اولاد عورت کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہو کہ اس کے یہاں اولاد ہوگی یا نہیں تو یہ عمل کرے۔

باوضو حالت میں سات مرتبہ سورۂ مزمّل پڑھ کر دودھ پر دم کرے۔ یہ عمل اس وقت کرے جب عورت حیض سے پاک ہو اور غسل کے بعد روزہ رکھے۔ عورت اس دودھ سے افطار کرے۔

اگر عورت کو دودھ ہضم ہوگیا تو پھر اپنا علاج کرے۔ انشاء اللہ اولاد کی نعمت سے سرفراز ہوگی اور اگر عورت کو دودھ ہضم نہ ہو تو اس کے یہاں اولاد نہیں ہوگی۔

اولاد ہوگی یا نہیں

اگر کسی بے اولاد عورت کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہو کہ اس کے یہاں اولاد ہوگی یا نہیں تو یہ عمل کرے۔

باوضو حالت میں سات مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر دودھ پر دم کرے۔ یہ عمل اس وقت کرے جب عورت حیض سے پاک ہو اور غسل کے بعد روزہ رکھے۔ عورت اس دودھ سے روزہ افطار کرے۔ اگر چہ عورت کو دودھ ہضم ہوگیا تو پھر مرد اپنا علاج کرائے۔ انشاء اللہ اولاد کی نعمت سے سرفراز ہوگی اور اگر عورت کو دودھ ہضم نہ ہو تو اس کے یہاں اولاد نہیں ہوگی۔

خواب میں کوئی جگہ دیکھنا

جو کوئی خواب میں کوئی جگہ یا کسی شہر کو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ یہ عمل کرے۔ رات کو سونے سے پہلے باوضو حالت میں پاک صاف بستر پر بیٹھ کر سورۂ مزمّل ننانوے مرتبہ اس طرح پڑھے کہ اول و آخر تین

مرتبہ درود پاک پڑھے پھر قبلہ رخ منہ کر کے جس جگہ یا شہر کا دیکھنا مقصود ہو اس کا تصور رکھ کر سوئے، انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں اسے وہ جگہ یا شہر دکھائی دے گا۔

کسی چیز کے بارے میں معلوم کرنا

اگر کسی کو کوئی ایسی مشکل پیش آگئی ہو یا کوئی ایسی مہم پیش آگئی ہو کہ جس کے انجام کے بارے میں بظاہر کچھ معلوم نہ ہوتا ہو تو پنج شنبہ کے دن نماز عشاء کے بعد کسی سے کوئی کلام نہ کرے اور جائے نماز پر بیٹھ کر تیس بار سورۂ کوثر پڑھے اور قبلہ رخ چہرہ کر کے سو جائے۔ خواب میں انشاء اللہ تعالیٰ حقیقت کے بارے میں معلوم ہو جائے گا۔

گم شدہ شے کا پتہ لگانا

گم شدہ شے کا پتہ نہ چلتا ہو یا مل نہ رہی ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل مفید اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لئے بعد نماز عصر اول و آخر درود شریف شفاعت مع بسم اللہ شریف ایک سو ایک مرتبہ پڑھے اور درمیان میں پانچ سو مرتبہ دعائے جمیلہ پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگے۔ پھر مغرب تک وہاں خاموش بیٹھا رہے اور مغرب کی نماز پڑھ کر وہاں سے اٹھے اور گھر کو آئے۔ بہت جلد اس شے کا اتا پتہ مل جائے گا اور وہ حاصل ہو جائے گی۔

مفرور زندہ ہے یا مردہ

اگر کوئی شخص مفرور کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہو کہ وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے زندہ یا مردہ وہ یہ عمل کرے۔
جمعہ کے دن نماز عشاء کے بعد وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے اور اس کا ثواب تحفتاً ہدیۃً نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش کرے۔

اس کے بعد اکتالیس بار سورہ مزمل اس طرح سے پڑھے کہ اول و آخر ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے۔ اس دوران اور بعد میں کسی سے کوئی بات چیت نہ کرے اور قبلہ رخ منہ کر کے سو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شب خواب میں مفرور کے بارے میں دکھایا جائے گا اور معلوم ہو جائے گا کہ مفرور زندہ ہے یا مردہ اور کس مقام پر ہے۔

مفرور کا حال معلوم کرنا

اگر کوئی شخص کسی مفرور کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہو کہ وہ کہاں پر ہے اور کس حال میں ہے زندہ یا مردہ ہے تو وہ جمعہ کے دن نماز عشاء کے بعد وضو غسل کر کے دو رکعت نفل نماز پڑھے اور اس کا ثواب تحفۃً ہدیۃً حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش کرے اس کے بعد اکتالیس بار سورۂ کوثر اس طرح پڑھے کہ اول و آخر ایک ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے اس دوران اور بعد میں کسی سے کوئی بات چیت نہ کرے اور قبلہ رخ منہ کر کے سو جائے۔
انشاء اللہ تعالیٰ اسی شب خواب میں مفرور کے حال کے بارے میں دکھایا جائے گا کہ مفرور زندہ ہے یا مردہ اور کس مقام پر موجود ہے اگر اس رات معلوم نہ ہو تو سات شب تک روزانہ یہ عمل کرے۔ بفضل باری تعالیٰ سات شب تک ضرور معلوم ہوگا۔

غائب کہاں ہے؟

اگر دیکھنا منظور ہو کہ فلاں غائب شخص زندہ ہے یا مر گیا ہے یا کوئی چیز ملے گی یا نہیں یا جس امر کی امید رکھتا ہوں پوری ہوگی یا نہیں اور جو مقصد بھی ہو تو چاہئے کہ خدائے رحیم و کریم پر یقین صادق رکھ کر اپنے مقصد کو دل میں جما کر پاک جگہ باوضو لیٹ کر اس دعا کو پڑھتے پڑھتے سو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں اپنے مقصد و مطلب کو دیکھ لے گا۔ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ اِبْرَاھِیْمَ وَ مُوْسٰی وَرَبَّ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ عِیْسٰی وَرَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ وَ عِزْرَائِیْلَ مُنَزِّلَ التَّوْرَاۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَالزَّبُوْرَ وَالْفُرْقَانَ الْعَظِیْمِ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا تَرٰی فِیْہِ الْخَیْرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ٥
اس کے بعد یہ کہے۔ نَبِّئْنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ اس کے بعد یہ کلمات پڑھے یا علیمُ یا خبیرُ یہ پڑھتے پڑھتے سو جائے اور یہ نقش تکیہ کے نیچے رکھے۔

٧٨٦			
ا	ل	م	ص
ل	م	ص	ا
م	ص	ا	ل
ص	ا	ل	م

خوابوں کی تعبیر کسبی نہیں بلکہ وہبی صلاحیت ہے

خوابوں کی تعبیر کے مشہور تابعی عالم علامہ ابن سیرین کے پرپوتے شیخ نبیل اپنے جد امجد کے نقشِ قدم پر بادشاہوں، حکمرانوں، وزیروں اور عوام کے خوابوں کی تعبیر بتانے میں شب و روز مصروف۔

خوابوں کی تعبیر کے مشہور تابعی عالم علامہ محمد ابن سیرین کے پرپوتے شیخ نبیل احمد سیرین اپنے جدامجد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عالمِ عرب میں خوابوں کی تعبیر کے لئے شہرت اختیار کرتے جارہے ہیں۔ وہ چوبیس گھنٹے اسی مقصد کے لئے لانچ کئے گئے۔ اپنے ویب سائٹ، ای میل، ٹیلی فون اور نجی ملاقاتوں کے ذریعہ دنیا کے بادشاہوں، حکمرانوں، وزیروں اور عوام وخواص کے خوابوں کی تعبیر بتانے میں مصروف رہتے ہیں۔ کویت کے کثیر الاشاعت روزنامہ ''السیاسۃ'' کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خوابوں کی تعبیر کی صلاحیت کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے۔ سیدنا حضرت یوسفؑ کو بھی اللہ نے یہ علم وہبی طور پر ہی مرحمت فرمایا تھا اور میرے جدامجد علامہ محمد ابن سیرین التابعی کو بھی یہ اللہ ہی کی طرف سے وہبی طور پر عطا ہوا تھا اور اللہ کے فضل سے تعبیر رویا کے دوران میرے ذہن کے پردے پر بھی حقائق واسرار من جانب اللہ کچھ اس طرح منکشف ہوجاتے ہیں کہ میں عام حالات میں ان کا تصور نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ خوابوں کی تعبیر بتانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ متقی، پرہیزگار اور گناہوں سے حددرجہ بچنے والا ہو، فسق وفجور، گالم گلوج اور برے الفاظ مطلق زبان پر نہ لاتا ہو۔ شیخ نبیل نے بتایا کہ میں تیس سال کے عرصے سے بادشاہوں، شہزادوں، سربراہانِ ممالک، وزیروں اور عوام وخاص کے خوابوں کی تعبیر بتانے میں مصروف ہوں اور ان کے طرح طرح کے راز میرے سینے میں امانت ہیں۔ ہم پریس کے افادے کے لئے شیخ نبیل ابن سیرین کا تفصیلی انٹرویو شائع کررہے ہیں۔

انٹرویو ایک عرب خاتون صحافی عادہ عبداللہ نے لیا ہے، اخبار ''السیاسۃ'' نے شیخ نبیل کا فوٹو بھی شائع کیا ہے جس میں وہ پچپن ساٹھ سال کے بزرگ اور مصری لباس میں ملبوس کھڑے نظر آرہے ہیں۔ انٹرویو درج ذیل ہے :

● خوابوں کی تعبیر بتانے والا ایک تجربہ کار شخصیت کا مالک اور صاحب علم شخصیت کا مالک ہے، وہ خوابوں کی تعبیر کے مشہور آفاق عالم امام محمد ابن سیرین کی نسل سے ہیں جنہوں نے خوابوں کی تعبیر کے موضوع پر مستند ترین کتابیں عربی تہذیب وثقافت کو عطا کی ہیں، وہ خوابوں کی تعبیر کے سلسلے میں اپنے جدامجد امام ابن سیرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خوابوں کی تعبیر بتاتے ہیں یہاں تک کہ ان کو بادشاہوں، سربراہانِ ممالک اور مشاہیر کے یہاں اعتبار اور اعتماد حاصل ہے، وہ رات دن ان گنت خوابوں کے بارے میں سوالات وصول کرتے ہیں اور اپنی خصوصی صلاحیت اور علم کے بارے میں بخل نہ کرتے ہوئے سبھی کو جوابوں سے نوازتے ہیں۔ سوال کرنے والوں میں بادشاہ، امراء، سربراہانِ ممالک، اصحاب علم وفن، آرٹسٹ اور غیر مصری سبھی ہوتے ہیں۔ شیخ نبیل احمد خوابوں کی تعبیر میں اپنے جدامجد کے مقام ومرتبہ کے جانشین، خوابوں کی تعبیر بتانے کے لئے انہوں جدید اسلوب اختیار کیا ہے اور وہ جدید ذرائع سے کام لیتے ہیں، اس کے لئے وہ انٹرنیٹ کا کافی استعمال کرتے ہیں، ایک ہی خواب کی تعبیر ایک ملک میں الگ اور دوسرے ملک میں الگ ہوسکتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے میرے پاس ہر خواب کی تعبیر موجود ہے۔

شروع میں میں نے شیخ نبیل سے ان کے جدامجد امام محمد ابن سیرین اور خوابوں کی تعبیر کے بارے میں ان کی آفاقی شہرت کے بارے میں سوال کیا۔

●● یہ علم میرے جدامجد امام محمد ابن سیرین پر اللہ کا خصوصی انعام تھا، وہ ابن سیرین کے لقب سے مشہور ہوئے، سیرین ان کی ماں کا نام تھا جو زوجہ رسول ﷺ ماریہ قبطیہ کی بہن تھیں، یہ دونوں مصر کے ایک گاؤں ''عبادہ'' کی رہنے والی تھیں، ان دونوں کو ایک طبیب کے ساتھ مصر کے بادشاہ مقوقس نے حضور پاکؐ کو بطور

ہدیہ پیش کیا تھا، حضورؐ نے ماریہ قبطیہ کو خود اپنے نکاح میں لے لیا تھا اور سیرین کا نکاح شاعر رسول حضرت حسان ابن ثابتؓ سے پڑھا دیا تھا۔ حضرت حسان ابن ثابتؓ سے سیرین کے تین بیٹے احمد، محمد، عبدالرحمٰن اور ایک بیٹی حفصہ پیدا ہوئیں۔

امام ابن سیرین نے اپنی شعوری زندگی خوابوں کی تعبیر ہی سے شروع کی اور خوابوں کی تعبیر پر ہی ختم کی وہ فرماتے ہیں : میں ایک بار سو رہا تھا، دیکھتا ہوں کہ ایک انتہائی خوبصورت نوجوان اور تین بزرگ موجود ہیں، میں نے نوجوان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہا کہ میں یوسف ابن یعقوب ہوں، میں نے پوچھا کہ یہ تین بزرگ کون ہیں؟ نوجوان نے جواب دیا کہ یہ میرے آباء واجداد حضرت یعقوبؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت ابراہیمؑ ہیں۔ میں نے نوجوان سے کہا کہ آپ کو اللہ نے تعبیر رؤیا کا جو علم دیا ہے وہ مجھے سکھا دیجئے۔ نوجوان نے اپنا منہ کھولا اور کہا کہ بتا کیا دیکھتا ہے، میں نے کہا کہ میں آپ کے منہ میں آپ کی زبان دیکھ رہا ہوں۔ نوجوان نے دوبارہ منہ کھولا اور پوچھا کہ بتا کیا دیکھ رہا ہے۔ میں نے کہا کہ میں آپ کے حلق کا کوا دیکھ رہا ہوں، نوجوان نے تیسری بار پھر منہ کھولا اور پوچھا کہ بتا کیا دیکھ رہا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کا دل دیکھ رہا ہوں۔ نوجوان نے کہا کہ بے خوف وخطر خوابوں کی تعبیر بتا۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو میرے اندر اللہ کے حکم سے خود بخود یہ صلاحیت پیدا ہوئی کہ جو خواب بھی میرے سامنے پیش کیا جاتا اس کے معانی ومطالب اور مفاہیم اور تعبیر میرے اوپر اس طرح منکشف ہو جاتے جیسے کہ انہیں مجسم شکل میں اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں۔

علامہ محمد ابن سیرین کی وفات بھی خواب پر ہی ہوئی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ "ایک روز میں اپنی بہن حفصہ کے ساتھ بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا دیکھا تو وہ ایک عورت تھی اور مجھ سے ملنا چاہ رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ بولی کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے؟ اور وہ یہ کہ چاند ثریا میں داخل ہو رہا ہے اور آسمان میں ایک منادی آواز لگا رہا ہے اور مجھ سے کہہ رہا ہے کہ ابن سیرین کے پاس جا اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھ، محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے اس کا یہ خواب سنا اور میرا چہرا متغیر ہو گیا، ابن سیرین کہتے ہیں کہ حفصہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا کہ چہرا بدل گیا۔ میں نے کہا کہ اس عورت کو جو خواب دکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میں سات دن بعد مرجاؤں گا۔" اور پھر ایسا ہی ہوا۔ امام محمد ابن سیرین حضرت عثمان ابن عفانؓ کے دور خلافت میں ۳۳ ہجری میں پیدا ہوئے وہ ان تابعین میں سے ہیں جو اپنے زہد وتقویٰ کے لئے معروف ہیں۔ وہ علم فقہ، تفسیر اور تعبیر خواب میں مشہور ہوئے، امام محمد ابن سیرینؒ نے متعدد جلیل القدر صحابہ سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان میں عبداللہ ابن عمرؓ جندب ابن عبداللہ البجلیؓ، ابو ہریرہؓ، عبداللہ ابن زبیر، عمران ابن حصین، عدی ابن حاتم، سلیمان ابن عامر، ام عطیہ انصاریہ شامل ہیں۔ اسی طرح ابن سیرینؒ نے کئی اہم تابعینؒ سے بھی روایت کی ہے۔ ان میں عبیدہ السلمانی، مسلم ابن حیار، شریح، قیس ابن عباد، علقمہ، ربیع ابن خثیم، معبد ابن خثیم، حمید ابن عبدالرحمٰن الحمیدی، عبدالرحمٰن ابن ابو بکر اور ان کی بہن حفصہ بنت ابو بکرؓ وغیرہم شامل ہیں۔ علامہ ابن سیرین نے تیس صحابۂ رسول کا زمانہ پایا اور تابعین کی بڑی تعداد نے ان سے روایت کی ہے ان میں شعبی، ایوب، قتادہ اور سلیمان التیمی وغیرہ شامل ہیں۔

امام محمد بن سیرین کی زندگی روحانیت کا سرچشمہ تھی اور ان کی ہر نقل وحرکت سے زہد وتقویٰ جھلکتا تھا، وہ روزوں اور ذکر میں کثرت کرتے، ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے، جس دن افطار کرتے اسی دن دوپہر کا کھانا کھاتے، رات کا کھانا ترک کر دیتے، وہ ہمیشہ ذکر اور دعا میں مصروف رہتے، ان کے ساتھ وظیفے تھے جنہیں وہ رات میں پڑھا کرتے، اگر رات میں کوئی وظیفہ چھوٹ جاتا تو اسے دن میں پورا کرتے، وہ رمضان شریف اور دیگر مہینوں میں ہمیشہ تہجد پڑھتے، جب وہ موت کا ذکر کرتے تو ان کے چہرے کا رنگ بدل کر زرد ہو جاتا اور ایسا لگنے لگتا کہ ان کا ہر عضو مر چکا ہے۔

حافظ ابو نعیم نے اپنے طبقات میں ان کا ذکر یہ کہتے ہوئے کیا ہے کہ ابن سیرین نہایت متقی، امانت دار اور صاحب حال آدمی تھے، وہ راتوں کو روتے اور دن میں ہنستے، ایک ایسے سیاح جو ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے، ان کے بارے میں بکر بن عبداللہ المزنی نے کہا ہے کہ جو اپنے زمانے کے سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار شخص کو دیکھنا چاہے وہ محمد ابن سیرین کو دیکھ لے۔ خدا کی قسم ہم نے ان سے زیادہ متقی اور پرہیزگار شخص نہیں دیکھا۔

ابن سیرین ایسے سب سے پہلے عالم ہیں جنہوں نے تعبیر رؤیا کو باضابطہ ایک فن کی شکل دی، اس کے اصول، شرائط، قواعد مدون

کیے، ابن سیرین نے دو کتابیں ایسی مدون کی ہیں جو اس فن میں بعد میں لکھی جانے والی کتابوں کی بنیاد سمجھی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک (تعبیر الرؤیا وتفسیر الاحلام الکبیر) ہے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خواب کی تعبیر بتانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ کتاب اللہ کا عالم ہو، حافظ حدیث ہو، عربی زبان سے واقف ہو، لوگوں کی صورت حال سے واقفیت رکھتا ہو، خوابوں کی تعبیر کا فن اچھی طرح جانتا ہو، پاکیزہ اخلاق اور صادق القول ہو، ان صفات کے حامل شخص کو اللہ خواب کی سچی تعبیر اور لوگوں کے حالات کا علم دیتے ہیں۔

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ زمان و مکان بدل جانے سے خواب کی تعبیر بدل جاتی ہے، خواب کی تعبیر کبھی کتاب اللہ کے ذریعے اور کبھی حدیث رسول کے ذریعے بتاتے، قرآن کے ذریعے تعبیر کی مثال جیسے اگر کوئی سفیدی خواب میں دیکھے تو اس کی تعبیر ''عورت'' بتاتے کیوں کہ اللہ نے قرآن میں ''کأنهن بيض مكنون'' فرمایا ہے اور اگر کوئی پتھر دیکھے تو اس سے قساوت اور سختی مراد لیا کرتے تھے کیوں کہ اللہ نے فرمایا "ثم قست قلوبكم من بعد ذالك فهي كالحجارة أو اشد قسوة"۔

اسی طرح حدیث رسول سے تعبیر کی مثال اگر کوئی پسلی دیکھے تو اس سے مراد ''عورت'' لیا کرتے تھے کیوں کہ حدیث میں آیا ہے "المرأة خلقت من ضلع اعوج" (عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے) اسی طرح اگر کوئی چوہیا خواب میں دیکھے تو اس کا مطلب ''فاسق عورت'' بتاتے تھے کیوں کہ حدیث میں حضورؐ نے فرمایا "الفارة فاسقة" اسی طرح کوا دیکھنے کی تعبیر فاسق مرد سے لیا کرتے تھے کیوں کہ حضورؐ نے کوّے کو فاسق کہا ہے۔

پسندیدہ و ناپسندیدہ خواب

● خوابوں میں کون سا خواب پسندیدہ سمجھا جاتا ہے اور کون سا ناپسندیدہ؟

●● خواب میں دودھ دیکھنا پسندیدہ ہے کیوں کہ اس کی تعبیر فطرت، علم، شادابی اور خوشبو ہے، اسی طرح اس کی تعبیر اچھی گزر بسر، تعریف وتوصیف ہے، اگر کوئی کالے رنگ کی خوشبو دیکھے جیسے مشک، یا سفید کپڑے دیکھے یا پیر میں بیڑیاں دیکھے تو اس کا مطلب دین میں ثابت قدمی ہے۔ اگر کوئی دیکھے کہ وہ نہر پار کر رہا ہے تو اس کا مطلب ملک سے باہر کا سفر یا فتنہ یا کسی سخت کام میں مبتلا ہونا ہے۔ خواب میں پانی یا پانی میں غرق ہوتے ہوئے دیکھنا ناپسندیدہ ہے کیوں کہ اس کا مطلب فتنہ آگ ہے اور اسی طرح کانٹے، یا دندانے دار تلوار دیکھنے کی تعبیر اونٹ کی سواری ہے، اگر اونٹ پر سوار ہو کر نہیں اترا تو اس کا مطلب موت ہے۔

رؤیا اور احلام میں فرق

● خواب کی مختلف قسمیں کیا کیا ہیں اور رؤیا اور احلام میں کیا فرق ہے؟

●● تین طرح کے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور وہ بلاشبہ اچھے اور سچے ہیں انہیں کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا کہ وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔ خواب کی ایک قسم وہ ہے جس میں انسان کو شیطان یا شیطانی اعمال میں مبتلا ہونے کے بارے میں متنبہ کیا جاتا ہے، بعض خواب وہ ہوتے ہیں جن میں انسان اپنے ظاہری یا باطنی واقعات ہی کو دیکھتا ہے۔

خواب اور حلم میں فرق کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا کہ حلم شیطانی وسوسہ ہے جیسے خواب میں اژدہا، کتا یا بچھو دیکھنا اور رؤیا رحمان یعنی اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ اللہ کی ہدایات کے مطابق ایک فرشتے روحائیل کی طرف سے دکھایا جاتا ہے۔ یہ فرشتہ اللہ کی طرف سے اسی کام کے لئے مقرر ہے۔ یہ فرشتہ انسانی عقل پر اس خواب (رویۃ) کو القاء کرتا ہے، روحائیل کی طرف سے القا کئے گئے اس خواب کا انسانی جسم کے تیرہ ہزار ملین خلیے استقبال کرتے ہیں، سب سے بہتر خواب حضورؐ کا خواب میں دیکھنا ہے، اسی طرح دریا، شہد اور دودھ کا دیکھنا بھی پسندیدہ خواب سمجھا جاتا ہے۔ انسان کا خواب میں خود اپنے سے باتیں کرنا کوئی خاص معنی نہیں رکھتا ہے یہ انسان کے ظاہری و باطنی احوال و احساسات کی بناء پر ہوتا ہے۔ اس کی مثال غبارے کی طرح ہے کہ جب تک موجود ہے موجود ہے پھر یکایک ختم ہو جاتا ہے۔ یہ انسان کے لئے نقصان دہ نہیں ہے البتہ انسان کی نفسیاتی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے اسی کی بنیاد پر مشہور نفسیاتی فروید عالم خردید نے اپنے نفسیاتی اسکول کی بنیاد رکھی ہے۔ چنانچہ فروید کے نزدیک خواب نفسیاتی امراض کے مطالعہ کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہیں وہ کہتا ہے کہ

خوابوں کی چار قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم تو یہ ہے کہ خواب کے ذریعے جسم کے اجزاء بھوک، پیاس وغیرہ کا اظہار کرتے ہیں، دوسری قسم وہ ہے جس کے ذریعے سستی کا ادراک ہوتا ہے، چوتھی قسم وہ ہے جنھیں ہنگامی خوابوں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ''فرویڈ'' نے اپنے اکثر تجزیوں اور نتائج کے اخذ میں خوابوں پر اعتماد کیا ہے پھر انہیں کو قواعد اور بنیادیں مان کر نفسیاتی علوم کے نظریات قائم کئے ہیں مگر افسوس کہ وہ رموز معانی میں مادی رجحانات رکھتا ہے روحانی میں نہیں۔

خواب اگر چہ انسان کی روزمرہ کی زندگی کا ایک حصہ ہوتا ہے لیکن وہ کبھی موجودہ دنیا سے الگ غیب کا بھی اشارہ ہوتا ہے جسے موجودہ زندگی کی نقل وحرکت اور ظاہری نقل وحرکت سے نہیں سمجھا جاسکتا۔

خواب کا تعلق بصر (آنکھ) سے نہیں بلکہ بصیرت (شعور و آگہی) سے چنانچہ شخصیات اور اشیاء کی حیثیت صرف مدلولات اور اشاروں کی ہے جن کے ذریعہ ماضی قریب، ماضی بعید کی شکلوں کو ظاہر کیا جاتا ہے اسی طرح خواب میں دکھنے والی چیزیں کبھی مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والے ایسے واقعات کے لئے اشارہ بھی ہوتی ہیں جن کو انسان خود ختم یا واقع نہیں کرسکتا۔

خوابوں کی تعبیر بتانے والے کی صفات

● خوابوں کی تعبیر بتانے والا شخص کن صفات کا حامل ہونا چاہئے؟

●● تعبیر بتانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہو، بااخلاق اور مخلص ہو، غلیظ طبیعت کا مالک یا گالم گلوج بکنے والا نہ ہو، اور نہ فحش گفتگو کرنے والا ہو، ہرگز بری بات یا برا لفظ زبان پر لانے والا نہ ہو، اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہو، کتاب اللہ کا حافظ ہو اور حدیث رسول کا حافظ یا اس کا گہرا مطالعہ رکھنے والا اور ان کے معنی ومراد کو سمجھنے والا، یاد رکھنے والا ہو تاکہ اس کا اعتبار قائم ہو اور اس کو بھی اپنے اوپر اعتماد ہو، تعبیر بتانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ملک کے لوگوں کے مزاج سے واقف ہو اور عوامی ضرب الامثال محاوروں اور طرز تعبیر سے اچھی طرح واقف ہو اور لوگوں کے رازوں کا امین ہو۔

خواب دیکھنے والوں کا جہاں تک تعلق ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنا خواب کسی عالم، محقق یا صاحب رائے کے سامنے ہی بیان کرے اور تعبیر بتانے والا جب کسی کا خواب سنے اور دیکھے کہ تعبیر اس کے حق میں بہتر نہیں ہے تو مستحب ہے کہ اس پر تعبیر کا اظہار نہ کرے اور کہے کہ اسے تمہارے حق میں بہتر اور تمہارے دشمنوں کے حق میں برائی ثابت کرے۔ اللہ بھلائی عطا کرے اور شر کو دفع کرے۔

اللہ اس کی خیر سے تمہیں فائدہ پہنچائے اور شر سے بچائے، اگر محسوس کرے کہ خواب، خواب دیکھنے والے کے بارے میں ہی ہے یا محسوس کرے کہ خواب کا تعلق باہر کی دنیا سے ہے تو کہے کہ اے اللہ اسے ہمارے لئے خیر اور ہمارے دشمن کے لئے شر سے تبدیل کردے، خیر ہم کو عطا فرما اور شر سے ہم کو بچا۔

ایسا ممکن ہے کہ ایک ہی خواب ایک آدمی کے لئے رحمت اور دوسرے کے لئے زحمت ہو، ایسا ان کے حالات اور ان کے وطن کی کسی خاصیت کی بناء پر ہوتا ہے کیوں کہ ہر ملک کی مٹی کی خاصیت الگ ہے، ایک ہی ملک میں ایک ہی خواب کی تعبیر اسلام اور کفر کی وجہ سے یا مزاجوں اور ملکوں کے حالات وماحول کی وجہ سے مختلف ہوسکتی ہے۔ مثال کے طور پر کوئی شخص کسی گرم ملک میں برف یا منجمد پانی یا ٹھنڈک دیکھے تو یہ اہل ملک کے لئے سرسبزی وشادابی اور وسعت رزق کی دلیل ہے۔ اسی طرح کیچڑ اور پانی ملی ہوئی مٹی خواب میں دیکھنے کا مطلب ہندوستان میں مال کا حصول ہے اور غیر ہند میں مصیبت کا درپیش ہونا ہے، اسی طرح ہندوستان میں مال میں فائدہ اور نفع دیکھنا خوش خبری اور خوشی ہے اور دیگر ممالک میں کلام بد کا پیش آنا ہے، مچھلی کی تعبیر بعض ممالک میں عفونت اور بدبو ہے اور بعض ممالک میں ایک سے لے کر چار تک مچھلی دیکھنے کی تعبیر وسعت رزق اور ایک سے سات کی تعداد تک مچھلیاں دیکھنے کا مطلب غیر ملکی مرد یا عورت سے شادی ہے اور اگر تعداد سات سے زیادہ ہے تو یہ مصریوں اور عربوں کے لئے رزق ہے۔ ہندوستانیوں کے لئے تعفن اور خرابی کی علامت ہے اور یہودیوں کے لئے ایسی مصیبت ہے جو اللہ ان کے لئے بھیجے گا، اگر کسی نے ایک سے سات تک چوہیا ئیں دیکھیں تو اس نے سات فاسق عورتوں کو دیکھا اور اگر کسی نے سانپ دیکھا تو اس نے دشمن کو دیکھا اور اگر کسی نے پالتو کتے کو دیکھا تو وہ وفا اور محبت کی دلیل ہے اور اگر آوارہ اور عام کتے کو دیکھا تو یہ فاسق عورت یا شیطان ہے۔

● خوابوں میں رنگوں کی کیا تعبیر ہے؟

●● سفید رنگ کا مطلب چھٹکارا، نجات، شفافیت اور طہارت ہے۔ کالے رنگ کا مطلب ایسے آدمی کے لئے جو کالا رنگ پہنتا ہو وقار اور حشمت وشوکت کی دلیل ہے اور اس شخص کے لئے جو اس کے پہننے کا عادی نہ ہو اس کے لئے شدائد اور سختیوں کا اشارہ ہے، خواب میں ہرے رنگ کا استعمال صالحین کی صحبت اور اہل جنت میں شمولیت کا اشارہ ہے، اسی طرح نیلا رنگ اس آدمی کے لئے جو اسے پہننے کا عادی نہ ہو سختیوں میں ابتلا کی علامت ہے، اسی طرح کھلا ہوا پیلا رنگ خواب میں دیکھنا صلح وصفائی اور صفائی باطن کی دلیل ہے اور گہرا پیلا رنگ بیماری ہے۔

● ایک عام دمی اپنے خوابوں کی تعبیر کیسے جان سکتا ہے؟

●● خوابوں کے کچھ بنیادی اصول ہوتے ہیں بعض خواب متعین معنی کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور بعض کی تعبیر حالات و خصائص بدلنے سے بدلتی رہتی ہے، مثال کے طور پر ایک صالح آدمی علامہ ابن سیرینؒ کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے خواب میں خود کو اذان دیتے ہوئے دیکھا ہے تو ابن سیرین نے اس کو تعبیر بتائی کہ وہ حج کرے گا، ایک مرتبہ ایک غیر صالح آدمی آیا اس نے بھی یہی خواب بیان کیا، علامہ ابن سیرینؒ نے اس کی تعبیر بتاتے ہوئے کہا کہ وہ چوری کرے گا۔ یہ تعبیر علامہ نے سورۂ یوسف کی آیت فاذن مؤذن ایتھاالعیر انکم لسارقون چنانچہ اذان کی تعبیر دونوں خوابوں میں صاحب خواب کے درجۂ ایمان اخلاق اور خواب کے مزاج کے پیش نظر مختلف ہوگئی لیکن اسی کے ساتھ خوابوں کے کچھ اصول بھی ہیں جو مخصوص اور متعین معنی پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ خواب میں اگر کسی نے مور دیکھا تو گویا اس نے کسی مغرور آدمی کو دیکھا، اگر کسی نے کوے کو دیکھا تو اس نے کسی فاسق شخص کو دیکھا، اسی طرح اخروٹ کا درخت اشارہ کرتا ہے کہ سخت دل اور سنگ دلی کی طرف کیوں کہ اخروٹ ہندوستان کی نباتات اور درختوں میں سے ہے جس کے پھل کا کھانا مشکل اور سخت ہوتا ہے، کھجور اگر کسی عرب کو دکھائی دے تو سخاوت اور کرم کی نشانی ہے، اسی طرح اموال کا خواب میں دیکھنا، کسی کے ساتھ معاملات کا پیش آنا ہے، اگر کسی نے خواب میں دانتوں کو دیکھا تو اس نے اہل خاندان کو دیکھا، اگر اوپر کے دانت دیکھے تو اس کی تعبیر باپ اور شوہر کے رشتہ داروں سے ہے اور اگر نیچے کے دانت دیکھے تو ماں اور بیوی کے اقرباء مراد ہیں۔ اگر کسی کو خواب میں باغیچہ دکھائی دیا تو اس کا مطلب نیک عورت کا حصول ہے اور اژدہا کے خواب میں دیکھنے کا مطلب ہمیشہ شریر عورت ہوتا ہے۔ اگر کسی نے خواب میں اُڑان بھری یا خود کو اڑتے ہوئے دیکھا تو اس نے تقدیر کی سختیوں سے چھٹکارا حاصل کیا۔ عریانیت اور ننگا ہونا فضیحت کی طرف اشارہ نہیں کرتا ہے بلکہ صاحب خواب شاید اپنے راز عام کرنے والا ہے، ہم اسے مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے رازوں کی حفاظت کرے اور انہیں چھپانے کی کوشش کرے۔

خواب میں گدھے کا دکھنا اس کی قسمت اور تقدیر کا دکھنا ہے اگر گدھا کمزور ہے تو جس قدر کمزور ہے اسی قدر اس کی تقدیر کمزور ہے اور اگر گدھا طاقتور ہے تو اسی قدر اس کی تقدیر اور قسمت بھی اچھی اور سعید ہے۔

● اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھے؟

●● اگر کسی نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو خواب میں حالت اجابت وقبول خوشی اور سرور کی حالت میں دیکھا تو وہ بروز قیامت اسی حالت میں اس سے ملے گا۔ یہ دنیا میں اس کے اعمال کے قبول ہونے کی دلیل ہے، اگر صاحب خواب اللہ تعالیٰ کی طرف نظر اُٹھا سکا تو دنیا میں اللہ اسے نوازے گا اور آخرت میں داخل جنت ہوگا اور اگر اس نے دیکھا کہ اللہ نے اس کی سامانِ دنیا میں سے کوئی چیز عطا کی ہے تو وہ بیماری، مصیبت اور امتحان میں مبتلا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان مصائب کا اجر عطا فرمائے گا اور جنت میں داخل کرے گا، اگر کسی نے دیکھا کہ اللہ نے کسی خاص جگہ نزول فرمایا ہے تو اس جگہ کے باشندگان خیر خوشی اور اللہ کی طرف سے نصرت یافتہ ہوں گے۔ اگر کسی نے دیکھا کہ اس نے اللہ سے باتیں کی ہیں جن میں سے کسی چیز کی نفی وعدہ یا وعید ہے تو وہ گنہ گار ہے اسے چاہئے کہ اس مخصوص گناہ یا گناہوں سے باز آئے، اگر کسی نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے بستر میں دیکھا اس طرح کہ وہ صاحب خواب کو مبارک باد دے رہے ہیں تو یہ اللہ کی رحمتوں اور نوازشات کی طرف اشارہ ہے، یہ خواب کسی رجل صالح ہی کو دکھ سکتا ہے، فساق وفجار کو نہیں، اگر کسی نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تحقیر دیکھی یا خیالی طور پر اس کی شبیہ نظر آئی یا اس کا کوئی ہم مثل دیکھا تو دیکھنے والا کذاب اور بدعادت کا مرتکب ہے اسے چاہئے کہ گناہوں سے توبہ واستغفار کرے۔ اسی طرح اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کو کسی نے

خواب میں ادھورا اور ناقص دیکھا یا اس کی مورتی یا بت دیکھا تو چوں کہ اس کے شایان شان نہیں اور اس کے جمال وکمال کے خلاف ہے اس لئے صاحب خواب کو توبہ کرنا چاہئے کیوں کہ یہ تمام چیزیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں اس کے اپنے توہمات وخیالات ہیں اللہ کی ذات ان عیوب سے پاک ہے۔

● فرشتوں اور اہل تقویٰ وصالحین کو خواب میں دیکھنے کی کیا تعبیر ہے؟

●● جس نے خواب میں کسی فرشتے کو دیکھا وہ دنیا میں اپنے لئے بھی عزت اور مسرت حاصل کرے گا اور اپنی بستی والوں کے لئے بھی اور اگر کسی نے اہم ترین فرشتوں میں سے کسی فرشتے کو دیکھا تو ملک میں مہنگائی ختم ہوگی، رزق میں وسعت ہوگی، بارشیں زیادہ ہوں گی، ملک میں شادابی اور خیر کا دور دورہ ہوگا، اگر کسی نے جلیل القدر فرشتوں کو مساجد میں دیکھا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ اہل شہر کو گناہوں سے استغفار، ادائیگی صلوٰۃ، دعاء اور معاصی سے اجتناب کا حکم کر رہے ہیں کیوں کہ ان کے بارے میں ان کی دینی کوتاہیوں کے باعث آسمانوں میں عذاب الٰہی کا فیصلہ ہونے والا ہے لیکن اللہ غفور رحیم ایک بار انہیں متنبہ کر دینا چاہتا ہے۔ اگر کسی کو یہ خواب دکھائی دے تو اسے چاہئے کہ اہل دین اور اہل علم کے سامنے اس کا اظہار کردے تاکہ وہ اہل شہر کو توبہ واستغفار کی طرف متوجہ کرسکیں اور اگر یہ فرشتے کسی کو بازار میں دکھائی دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کم تولنے اور کم ناپنے پر اصحاب تجارت کو متنبہ کر رہے ہیں اور اگر انہیں قبرستان میں کوئی دیکھے تو علماء شہر کسی وباء میں مبتلا ہوں گے۔

اگر کسی نے حضرت محمد ﷺ کو خواب میں دیکھا تو یہ خیر فلاح کی علامت ہے، اگر کسی نے کوئی ایسا کار خیر کیا جو اگر کوئی خواب میں اس کو دیکھے تو تعبیر اچھی ہو لیکن نبیؐ نے اسے خواب میں پسند نہ فرمایا تو دلیل ہے کہ اس کے دین میں ضیق اور تنگی ہو۔ اگر کسی نے حضورؐ کو قحط زدہ زمین میں دیکھا تو وہ سرسبز وشاداب ہوگی۔ اگر کسی نے حضورؐ کو غمگین دیکھا تو اللہ اہل ملک یا اہل شہر کو کشادگی عطا فرمائے گا، اگر کسی نے حضورؐ کو ساعت زحل میں دیکھا تو اس شخص پر فائرنگ ہوگی یا کسی بھی طرح کی آگ سے ہلاک ہوگا، اگر کسی نے حضورؐ کو ناقص الخلقۃ نامکمل جسمانی صورت میں یا بیمار یا بدلے ہوئے رنگ وحالت میں دیکھا تو یہ خواب اچھا خواب نہیں ہے یہ اس کے دین کے نقص کی دلیل ہے۔

اگر کسی نے آپؐ کو اچھے لباس میں دیکھا تو یہ دین ودنیا میں صاحب خواب کے حالات بہتر ہونے کی دلیل ہے، اگر کسی نے حضورؐ کو حج کرتے ہوئے دیکھا تو صاحب خواب حج کرے گا اور اگر کسی نے حضورؐ کو خطبہ دیتے ہوئے یا تقریر کرتے ہوئے دیکھا تو وہ اپنی قوم کے سامنے زکوٰۃ کے موضوع پر وعظ کہے گا۔ اگر کسی نے حضورؐ کو خواب میں اپنے کپڑے، اپنی انگوٹھی یا اپنی تلوار پہنائی اور آپؐ نے وہ پہن لئے تو اگر کوئی بادشاہ فقیہ یا عالم یا بندوں میں سے کوئی بندہ اس سے ملاقات کرنا چاہے گا تو وہ اس سے ملاقات میں کامیاب ہوگا اور اسے فیض عظیم حاصل ہوگا۔ البتہ باقی انبیاء کا خواب میں دکھنا شادابی اور بارشوں کی کثرت، مہنگائی کے خاتمے، کشادگی، خوش خبری، نصرت وبرکت کی دلیل ہے اسی طرح اصحاب تقویٰ علماء اور صالحین کا خواب میں دیکھنا بھی خیر عظیم ہے۔

خواب میں کعبے کا دیکھنا اس طرح کہ اس میں کوئی نقص یا زیادتی ہے تو کمی یا زیادتی کا یہ واقعہ امام کے ساتھ پیش آئے گا کیوں کہ کعبہ امام المسلمین ہے پھر امام کے مرتبے میں یہ کمی یا زیادتی اسی مقدار میں ہوگی جس قدر کہ خواب میں دکھائی دی، اگر کسی نے کعبے کو شہر مکہ کے سوا کسی اور مقام پر دیکھا تو یہ اس مقام والوں کے لئے امن وسلامتی کی دلیل ہے، اگر کسی نے کعبہ شریف کو دیکھا اور اس میں کچھ مناسک ادا کئے تو یہ اس کے لئے اصلاح دین پر دلالت کرتا ہے، اگر کسی نے کعبے کو کسی کے قبضے میں دیکھا یا اس کی طرف پیٹھ کرکے نماز پڑھی تو گویا اس نے قلادۂ دین اسلام کو اتار پھینکا، اگر کسی نے خود کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ اللہ کی ہدایت اور سنت نبوی کی پیروی کرتے ہوئے کعبے کے اندر ہے اور نماز پڑھ رہا ہے تو چوں کہ نماز تعلق مع اللہ کی علامت اور دین کا ستون ہے چنانچہ اگر نماز میں اس نے کوئی کمی دیکھی تو اسی قدر اس کے دین میں کمی کی دلیل ہے، اگر کسی نے دیکھا کہ وہ کعبے کو نہیں پہچان رہا ہے تو یہ دین میں نقصان اور گمراہی کی علامت ہے، اگر وہ کعبے میں نماز پڑھ رہا ہے اور نماز میں زیادتی کر رہا ہے تو وہ ارکان اسلام کے بارے میں شک وشبہ میں مبتلا ہے، اگر کسی نے دیکھا کہ اس نے کعبے میں مشرق کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی تو وہ فرقہ قدریہ کے اقوال وتشریحات سے متاثر اور ان میں مبتلا ہوگا، اگر کسی نے کعبے میں مغرب کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی تو یہ

فرقہ جبریہ کے اقوال وتشریحات سے متاثر ہوگا کیوں کہ مشرق عیسائیوں کا قبلہ ہے اور مغرب یہود کا قبلہ ہے۔ اگر کسی نے دیکھا کہ وہ یہودی، عیسائی یا مجوسی ہوگیا ہے تو وہ ان کی ایذا رسانی سے محفوظ رہے گا اور ان کے نزدیک محبوب ہوگا۔ اگر کسی نے دیکھا کہ وہ کسی بت کی پوجا کررہا ہے تو وہ اگر اپنے عام اقوال میں جھوٹ، شراب یا کسی خاص گناہ یا گناہوں کا عادی ہے تو اگر وہ بت چاندی کا بنا ہوا ہے تو وہ شخص عنقریب کسی گناہ میں مبتلا ہوگا یا کسی عورت کو عیب لگائے گا اور اگر بت سونے کا بنا ہوا ہے تو وہ ناپسندیدہ چیز یا واقعے سے دوچار ہوگا اور اگر بت لکڑی کا ہے تو وہ کسی خبیث مذہبی شخص کی قربت حاصل کرے گا۔ اگر بت لوہے یا تانبے یا پیتل کا ہے تو وہ دنیا کا طالب ہوگا، اگر کسی نے دیکھا کہ وہ آگ کی پوجا کررہا ہے تو اس کے دین میں شیطان کا دخل ہوگا، اگر وہ آگ بھڑک رہی ہے تو مال حرام کا طالب ہوگا، اگر کسی نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہے تو وہ کوئی اقتدار حاصل کرے گا اور اس کے اقتدار میں عدل عام ہوگا، ایسا جب ہوگا جب نماز پڑھاتے وقت اس کا قبلہ درست ہو۔ اگر خواب میں نماز پڑھاتے وقت اس کا قبلہ درست نہ تھا تو وہ لوگوں پر ظلم کا مرتکب ہوگا۔

● لیکن اگر کوئی خواب میں آسمان، سورج، چاند، ستارے، قیامت، جنت یا دوزخ دیکھے؟

●● شیخ نبیل بن سیرین کہتے ہیں کہ جس نے دیکھا کہ وہ آسمان پر چڑھا اور اس میں داخل ہوگیا، شہادت حاصل کرے گا اور اللہ کے نزدیک عزت وکرامت کا مرتبہ حاصل کرے گا، پل صراط کو عبور کرے گا، اسی طرح دنیا میں بھی عزت حاصل کرے گا اور اگر اس نے اپنے آپ کو بغیر چڑھے آسمان میں دیکھا تو بوقت موت شہادت اور دنیا میں زود تر مقام عزت وشرف حاصل ہونے کی طرف اشارہ ہے، خواب میں سورج ملک ہے، کبھی اس کی تعبیر ماں باپ میں سے کوئی ایک بھی ہوئی ہے، چنانچہ اگر کسی نے دیکھا کہ اس نے سورج کو پکڑلیا ہے اور اس نے اس پر قبضہ حاصل کرلیا ہے تو وہ ملک میں اتنا ہی بلند مرتبہ حاصل کرے گا جتنا کہ اس نے سورج کو اپنے قبضے میں کیا اور اگر کسی نے سورج کی روشنی یا اپنے پاس اس کی شعاع دیکھی تو وہ بادشاہت یا سلطنت کا عہدہ حاصل کرے گا، اگر کسی نے دیکھا کہ سورج کو گرہن لگا ہے یا اس میں کوئی نقص یا تبدیلی آئی ہے تو یہ ملک یا اقلیم میں حادثے کے وقوع پر دلالت کرتا ہے، اگر خواب میں بادشاہت یا سلطنت کی طرف کوئی اشارہ یا قرینہ نہیں ہے تو اس کے ماں باپ میں سے کوئی ایک حادثے سے دوچار ہوگا اور اگر کسی نے دیکھا کہ وہ خواب میں سورج سے جھگڑ رہا ہے تو وہ بادشاہت سلطنت یا اقتدار ملک کے لئے جدوجہد کرے گا یا اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک سے لڑائی مول لے گا۔ اگر کسی نے دیکھا کہ سورج خاص اس کے گھر میں طلوع ہورہا ہے تو وہ کنواری لڑکی سے شادی کرے گا یا پھر بادشاہ یا اقتدار اعلیٰ کی طرف سے بڑا مرتبہ حاصل کرے گا، اگر اس نے دیکھا کہ سورج کو بادل یا کوئی اور چیز ڈھانکے ہوئے ہے تو یہ اس کو یا اس کے والدین میں سے کسی کو لاحق ہونے والی بیماری یا غم ہے۔

تعبیر خواب کے فن میں چاند بادشاہ کا وزیر ہے اور کبھی اس کی تعبیر خوبصورت بیوی یا خوبصورت فرزند یا بیٹی ہے، اگر کسی نے دیکھا کہ وہ چاند کا مالک بن گیا اور اسے حاصل کرلیا تو وہ وزیر کا عہدہ حاصل کرے گا اور اگر کسی نے دیکھا کہ چاند کو گرہن لگ گیا ہے تو وہ سرخی مائل یا کالا ہوگیا تو یہ دیکھنے والے کے مرتبے میں تبدیلی یا کمی کی طرف اشارہ ہے، اگر کسی نے ستاروں میں سے کوئی ستارہ دیکھا تو وہ وزیر یا کسی صاحب مرتبہ شخص کی جانب سے عزت وشرف حاصل کرے گا۔ علاوہ ازیں جو چیزیں خواب میں مرتبہ ومقام پر دلالت کرتی ہیں وہ اور بالخصوص چاند کبھی کاہن شخص پر بھی دلالت کرتا ہے، اگر کسی نے چاند کو اپنی گود میں دیکھا اس طرح کہ وہ اسے (چاند کو) گود میں اٹھائے ہوئے ہے تو یہ صاحب اولاد ہونے کی طرف اشارہ ہے اور اگر اس نے دیکھا کہ چاند اس کے گھر یا بستر میں اتر آیا ہے تو یہ چاند جیسی خوبصورت ترین بیوی حاصل ہونے کی طرف اشارہ ہے اور اگر یہ خواب کسی عورت نے دیکھا ہے تو وہ خوبصورت مرد سے رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوگی اگر کسی نے پہلی تاریخ کے علاوہ کسی اور تاریخ میں چاند (ہلال) طلوع ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے اس کی جائیداد حاصل ہوگی، یا اس کے یہاں کسی بچے کی ولادت ہوگی یا کسی کی آمد یا کوئی نیا واقعہ پیش آئے گا۔

تعبیر خواب کے فن میں تمام ستاروں کا مطلب اصحاب مرتبت اور شرفاء ہیں جب کہ مریخ ملک کی آزادی پر دلالت کرتا ہے، زحل عذاب پر، مشتری وزارت مالیات یا ملک کے خزانے کے کسی عہدے پر یا تدبیر ملک کے کسی اعلیٰ منصب کے حصول پر، کبھی مشتری کی تعبیر عظیم عالم ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے، زہرہ بادشاہ کی بیوی ہونے

پر اور عطارد بادشاہ کا سکریٹری یا رجسٹرار ہونے پر، اگر کسی نے دیکھا کہ وہ ستاروں یا ان میں سے کچھ کا مالک ہو گیا تو وہ کسی شریف ترین انسان کی جانب سے کوئی جائیداد حاصل کرے گا۔ اگر کسی نے دیکھا کہ وہ ستاروں کی نگرانی کر رہا ہے تو یہ لوگوں کے معاملات کی نگرانی ہے، اگر کسی نے دیکھا کہ وہ ستاروں کو کھا رہا ہے تو وہ اہل شرف کا مال کھائے گا، اگر کسی نے ستاروں کو جھرمٹ کی شکل میں دیکھا تو اس کا یہ خواب اصحاب عزت وشرف کے معاملات میں سعی وجدوجہد کی طرف اشارہ کرتا ہے، اگر کسی نے دیکھا کہ ستارے آسمان سے گر رہے ہیں تو یہ عذاب کے نزول پر دلالت کرتا ہے جو اس مقام سے نازل ہوگا جہاں سے یہ ستارے گر رہے ہیں، اگر کسی نے دیکھا کہ اس نے ستارے کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا ہے تو اس کے یہاں شریف بیٹا یا بیٹی پیدا ہوگی، اگر کسی نے دیکھا کہ ستارے آسمان سے گر رہے ہیں تو اگر وہ مال دار ہے تو غریب ہو جائے گا اور اگر غریب ہے تو شہید ہو کر مرے گا، اگر کسی نے دیکھا کہ وہ مصیبت میں مبتلا ہے تو کسی ویرانے میں کوئی ستارہ یا اس کا کوئی ٹکڑا ٹوٹ کر گرے گا، اگر کسی نے دیکھا کہ آسمان (کہکشاں) گھوم رہا ہے تو وہ عنقریب سفر کرے گا۔

اگر کسی نے دیکھا کہ قیامت آگئی تو اس جگہ پر جہاں قیامت آئی ہے عدل وانصاف پھیلے گا اور اگر اسی جگہ یا بستی یا ملک کے لوگ ظالم یا گناہ گار ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے انتقام لے گا کیوں کہ قیامت تعبیر خواب کے فن میں فیصلے اور بدلے کے دن کی طرف دلالت کرتی ہے اور اگر اس مقام بستی شہر یا ملک کے لوگ مظلوم ہیں تو ان کی منجانب اللہ مدد کی جائے گی اگر کسی نے دیکھا کہ وہ اللہ کے سامنے کھڑا ہے تو یہ سخت مرحلے کی طرف اشارہ ہے اور خواب سچا ہے، اگر کسی نے خواب میں قیامت کی خوفناکی کا مشاہدہ کیا یا دیکھا کہ وہ جنت میں داخل ہو گیا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ اس کے اعمال صالحہ کی مقبولیت کی خوش خبری ہے جو وہ خواب دیکھنے سے قبل انجام دے چکا ہے اور اگر کسی نے دیکھا کہ اس نے جنت کا پھل کھایا یا کھائے یا یہ پھل کسی اور کو دئے تو جنت کے پھل شیریں گوئی اور میٹھے کلام کی طرف اشارہ ہے جیسے کہ نیکی اور بھلائی کی گفتگو اور اگر اس نے دیکھا کہ وہ جنت کے پھلوں کے پاس پہنچ تو گیا لیکن اس نے کوئی پھل یا ان میں سے کچھ کھایا نہیں ہے تو اس کے دین کی بھلائی کے کچھ مواقع پیدا ہوں گے وہ ان سے نفع اندوز نہ ہو سکے گا، اگر کسی نے دیکھا کہ وہ جنت کے چشموں سے پانی پی رہا ہے یا جنت کا لباس پہن رہا ہے تو یہ خیر وتقویٰ کی امید ہے جو دنیا ہی میں برآئے گی۔ اگر کسی نے جنت کے گھر اور باغیچے دیکھے تو یہ وہ بھلائی ہے جو دنیا میں اسے حاصل ہوگی اتنی جتنی کہ اسے خواب میں دکھائی دی ہے اسی طرح آخرت میں بھی اگر کسی نے دیکھا کہ وہ دوزخ میں داخل ہو گیا تو وہ بڑے گناہوں میں مبتلا ہوگا اور دوزخ کے خواب جنت کے خوابوں کی ضد ہیں چنانچہ دیکھنے والے کو چاہئے کہ جلد توبہ کرے اور اگر وہ کسی گناہ میں مبتلا ہوا تو یہ دنیا کے غم آلام میں ہیں جن سے اسے اسی مقدار میں واسطہ پڑے گا جتنا کہ اس نے دیکھا۔

البتہ دنیا کی آگ کے خواب میں دیکھنے کی مختلف تعبیرات ہیں اگر اس نے دیکھا کہ آگ کسی قحط زدہ خشک یا ویران جگہ یا شہر یا ملک میں لگی ہوئی ہے اور وہ ہر اس چیز کو جلا ڈالتی ہے یا کھا جاتی ہے جو اس تک پہنچتی ہے تو یہ حاکم کا ظلم ہے جو اس جگہ پر واقعہ ہوگا اور یہ اسی مقدار میں ہوگا جس مقدار میں آگ ہے اور اگر آگ کسی خشک زمین میں لگی ہوئی ہے تو یہ طاعون چیچک یا موت ہے جو اس موضع یا بستی کے لوگوں پر واقع ہوگی اور اگر کسی نے دیکھا کہ آگ کسی مقام یا بستی سے آسمان کی طرف چڑھ گئی ہے تو تعبیر یہ ہے کہ وہاں کے لوگ اللہ کے نافرمان ہو کر اس سے آمادہ جنگ ہیں اور اس پر بہتانِ عظیم کے مرتکب ہیں۔ گرمیوں میں آگ کا دیکھنا رنج وغم اور سردیوں میں اس کا دیکھنا خیر ہے، اگر کسی نے خواب میں غیر شعلے دار آگ دیکھی تو وہ یتیم کا مال ہڑپ کرے گا اور اگر کسی نے دیکھا کہ آگ نے شعلہ اختیار کر لیا ہے تو اسے لوگوں کی چغلی اور غیبت سے نقصان پہنچے گا اور اگر کسی نے کسی گھر میں روشن اور مضبوط چراغ دیکھا تو وہ اس گھر کے حالات درست ہوں گے اور اگر چراغ کی روشنی دھیمی ہے تو اس گھر کے حالات مضمحل رہیں گے۔

● خوابوں کی تعبیر بتانے میں آپ کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں؟

●● ہر زمانے کا ایک الگ مزاج ہوتا ہے جو اس وقت کے حالات اور لوگوں کے مزاجوں اور احوال کے ذریعے تشکیل پاتا ہے، خوابوں کی تعبیر میں جو میرا بنیادی مصدر ہے وہ میرے جد امجد علامہ ابن سیرین کا اسلوب اور طریقہ ہے، اسی طرح میں دور حاضر کے مزاج کو دیکھ کر اس کے مطابق طریقے اختیار کرتا ہوں، خوابوں کی

تعبیر میں میری شدید رغبت نے اس موضوع پر ایک تفصیلی کتاب کی تالیف کی ضرورت کا ادراک کرایا ہے کیوں کہ جد محترم ابن سیرین کی کتاب کا سمجھنا اس زمانے میں بعض لوگوں کے لئے ایک مشکل امر ہے چنانچہ میں نے اپنی کتاب "تاویل الاحادیث" میں کوشش کی ہے کہ وہ خوابوں کی تعبیر کے سلسلے میں مغرب کے نظریات سے مختلف ہو اپنی کتاب میں میں نے فروید کے نظریات کا تعارف کرانے کی بھی کوشش کی ہے، میری پہلی مخلصانہ کوشش خواب دیکھنے والے سے صحیح معلومات اخذ کرنا ہوتی ہے نہ کہ شہرت، خوابوں کی تعبیر کے لئے وراثت، علم یا خاندانی وراثت شرط نہیں ہے لیکن اگر یہ وراثتیں بھی ہوں تو یہ اللہ کی نعمتیں ہیں جن پر بندے کو اپنے رب کا شکر گزار ہونا چاہئے، میرا وطیرہ یہ ہے کہ میں ان نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں اور کسی بھی طرح کا بخل کام میں نہیں لاتا، چنانچہ میرے پاس ہر عمر اور ہر مرتبے کے لوگوں کے استفسارات آتے ہیں، میں شب قدر میں "تفسیر الاحلام" کے عنوان سے لانچ کئے گئے ایک مخصوص ویب سائٹ پر لوگوں کے جوابات دیتا ہوں اسی طرح میں ۲۴ گھنٹے لوگوں کی ٹیلی فون کالیں وصول کرتا ہوں کہ تاکہ ان کی کچھ خدمت کرسکوں۔

● آپ بادشاہوں اور سربراہانِ ممالک اور مشاہیر کے خوابوں کی تعبیر بتانے والے کس طرح بن گئے؟

●● اس موضوع پر میں زیادہ گہرائی کے ساتھ روشنی نہیں ڈال سکوں گا کیوں کہ لوگوں کے خوابوں کے احوال اور راز میرے سینے میں امانت ہیں البتہ اتنا کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں کہ محض اللہ کی توفیق سے مجھے بادشاہوں، سربراہانِ ممالک، مشاہیر اور سیاسی شخصیات میں قبولِ عام حاصل ہوگیا میں تفصیل سے ان عظماء کے نام نہیں ذکر کروں گا جنہوں نے اس سلسلے میں مجھ سے رابطہ قائم کیا اور میں نے ان کی خدمت کی کیوں کہ ان کے رازہائے سربستہ میرے پاس امانت ہیں وہ مجھ سے رابطہ قائم کرتے ہیں اپنی مشکلات میں میری مدد چاہتے ہیں، خوابوں کی تعبیر بتانے کی صلاحت میرے اوپر اللہ کا خصوصی انعام ہے جیسا کہ حضرت یوسفؑ اور جد امجد امام ابن سیرین پر تھا، حدیث قدسی میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ:

من عبادی من اعطیته من النعم لمنفعة الآخرین فان لم یؤدوها او یوفروها اخذتها منهم و اعطیتها لغیرهم و لا اُبالی میرے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں میں نے اپنی نعمتیں دی ہیں تا کہ وہ ان کے ذریعے دوسروں کو نفع پہنچا سکیں اگر وہ یہ ذمہ داری ادا نہیں کریں گے تو میں اپنی نعمتوں کو ان سے چھین کر دوسروں کو عطا کردوں گا اور مجھے ان کی کوئی پرواہ نہیں۔

تو اس طرح خوابوں کی تعبیر بتانے کا یہ خصوصی علم میرے اوپر اللہ کا خصوصی انعام ہے جس کی میں قرآن اور احادیث مبارکہ کے حفظ و مطالعہ اور زمانہ احوال پر غور وخوض کر کے مزید جلا دینے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی مخلوق کو مزید نفع پہنچائے۔ آمین

ایک ضروری اعلان

ادارہ طلسماتی دنیا کی طرف سے ۶۰۰/ کی جو اسکیم چلائی گئی تھی اس میں زائچے اور شخصیت نامے علاوہ ایک سال تک ماہنامہ طلسماتی دنیا اور ماہنامہ شریک حیات جاری رکھنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ لیکن قانونی مجبوری کی وجہ سے فی الحال شریک حیات بند ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ کب شروع ہو۔ اس لئے جن حضرات کو اسکیم کے تحت شریک حیات نہیں ملا ہے وہ اپنا نام و پتہ اسکیم کے حوالے سے ایک پوسٹ کارڈ پر صاف صاف لکھ کر روانہ کردیں۔ جس قاری کا پوسٹ کارڈ ملتا رہے گا اس کو ماہنامہ شریک حیات کے بجائے "اذانِ بت کدہ" روانہ کردی جائے گی۔ برائے مہربانی اس گزارش کی تعمیل صرف پوسٹ کارڈ پر کریں اور پوسٹ کارڈ پر مزید کوئی بات نہ لکھیں۔ اس کے لئے الگ سے خط وکتابت کریں۔

جن حضرات کا زائچہ اور شخصیت نامہ ابھی تک موصول نہ ہوا ہو یا جنہیں طلسماتی دنیا ابھی تک جاری نہ ہوا ہو برائے مہربانی وہ بھی پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اپنی شکایت درج کرادیں اور ایک بار پھر اسی پوسٹ کارڈ پر اپنا نام والدہ کا نام، بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یا عمر برائے زائچہ ضرور لکھ دیں۔ اور اپنا پتہ صاف صاف لکھیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری ذمہ داریوں کو ہلکا کرنے کے لئے قارئین ہمارے ساتھ تعاون کریں گے اور ہماری گزارشات پر توجہ دیں گے۔

ہمارا پتہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا، محلہ ابوالمعالی دیوبند، یوپی

گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عذاب الٰہی

"مسلمان" وہ ہیں جو اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتے، اس لئے مذہب کے نام پر، قرآن کے نام پر، اللہ کے نام پر، رسول ﷺ کے نام پر انہیں مارا جائے، تو وہ توپ گولوں کے سامنے بھی اپنے سینے کھول دیں گے اور خوشی مرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ مغربی مسلم دشمن طاقتیں مذہب کے لئے مرمٹنے کو تیار مسلمانوں کی اس خصوصیت کو اچھی طرح سمجھ چکی ہیں۔ بھلا جو لوگ مرنے سے نہیں ڈرتے انہیں موت کی سزا کیسے دی جاسکتی ہے؟ موت ان کے لئے سزا نہیں بلکہ پھولوں کا ہار بن جاتی ہے، اور جسے وہ خوشی خوشی گلے لگا لیتے ہیں۔

اس لئے مسلمانوں کو جیتے جی موت سے زیادہ تکلیف پہنچانے کا ایک نیا طریقہ مغرب کے اسلام دشمن طبقات نے ڈھونڈھ نکالا "مسلمانوں کی دل آزادی" اور اس کے لئے مذہب اسلام یا قرآن پاک کی توہین کی جاتی ہے یا شان رسالت ﷺ میں گستاخی کی حرکت کی جاتی ہے۔ مغربی اسلام دشمنوں کو پتہ ہے کہ مسلمانوں کو جسمانی اذیت دی جائے تو انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچے گی، جتنی ان کے مذہبی جذبات کو مجروح کر کے انہیں تکلیف پہنچائی جاسکتی ہے، اس لئے ہم آئے دن یہ دیکھتے ہیں کہ کبھی مذہب اسلام پر سخت تنقید کی جاتی ہے کبھی قرآن پاک کو غلیظ پروپیگنڈہ کا نشانہ بنایا جاتا ہے، کبھی پیغمبر اسلام حضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کی جسارت کی جاتی ہے اور عالم اسلام کی متبرک و مقدس ہستیوں کی بے ادبی کی جسارت کی جاتی ہے اور سارا عالم اسلام ایک درد بھری چیخ بن جاتا ہے۔ چیختے چلاتے مسلمانوں کو دیکھ کر مغرب کے یہ اسلام دشمن عناصر محظوظ ہوتے ہیں، جن کی دل آزار حرکتوں کو آزادی اظہار کے عنوان سے سیاسی تحفظ مغربی ممالک کی حکومتوں کی جانب سے ملتا ہے۔

حالیہ عرصہ عالم اسلام کے جگر کو اپنی غلیظ اشاعتی حرکتوں سے پاش پاش کرنے کی جسارت ڈنمارک کے اخبار جائلین پوسٹن (Jylland Posten) نے کی تھی جس نے 30 ستمبر 2005 کو بارہ کارٹونوں کی ایک ایسی سیریز شائع کی جس کے ذریعے پیغمبر اسلام محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی تھی۔ ان توہین آمیز کارٹون کی اشاعت سے عالم اسلام میں احتجاج کی لہر شروع ہوئی، لیکن مغربی ویورپی اخبارات، رسائل، ٹی وی اور دیگر ذرائع ابلاغ نے جلتی پر تیل اور مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکنے کا کام کرتے ہوئے آزادی اظہار کے مظاہرے اور گستاخی اخبار سے یکجہتی کے نام پر ہر ملک میں ان اہانت آمیز کارٹونوں کی بار بار اشاعت کی۔ اس طرح یہ معاملہ عالمی احتجاج بن گیا، جو بین الاقوامی بحران بننے کی دہلیز پر پہنچ گیا، تب کہیں جا کر مغرب کی اسلام دشمن طاقتوں کو ہوش آیا اور انہوں نے اس معاملہ پر عالم اسلام سے افہام وتفہیم کا سلسلہ شروع کیا۔

بہر کیف، عالم اسلام آج بھی اپنے سینے میں ان آہانت آمیز کارٹونوں کا درد محسوس کر رہا ہے اور اس لئے جب یہ خبر آئی کہ ڈنمارک کے گستاخ اخبار "جائلن، پوسٹن" کا ایڈیٹر اپنے گھر میں لگنے والی آگ میں جل کر مر گیا اور واصل جہنم ہو گیا تب عالم اسلام میں خوشی کا اظہار کیا گیا۔ بے شک، اسے مسلمانوں کا نفسیاتی رد عمل کہہ سکتے ہیں، جس ایڈیٹر کی حرکت پر پوری دنیا میں بھونچال آگیا، جس کی غلیظ حرکت پر دنیا بھر میں مظاہرے ہوئے اور متعدد معصوم، بے گناہ افراد پولس کی گولیوں کا شکار بن کر جان بحق ہوئے اسے تو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہیے تھا۔

دنیا کا کوئی بھی مہذب قانون دنیا کی انتہائی قابل احترام شخصیات کی توہین اور خاص طور پر مقدس ومحترم مذہبی شخصیات کے لئے توہین آمیز تحریر یا خاکہ یا کارٹونوں کو قطعی برداشت نہیں کر سکتا ہے، لیکن مغربی دنیا نے ڈنمارک کے گستاخ اخبار جاسکن پوسٹن کی انتہائی گھٹیا اور قابل مذمت حرکت کی آزادی تقریر واظہار یا اخبارات کی آزادی کی آڑ میں پیٹھ تھپتھپائی اس لئے عالم اسلام مکمل احتجاج بن گیا۔ آج بھی اہانت کیمرتلین کو مغربی طاقتوں کا سرکاری تحفظ حاصل ہے اور مسلمانوں کے لئے اس کے علاوہ کوئی راستہ باقی نہیں رہ گیا۔ کہ اب شان رسالت

مآب ﷺ میں توہین کرنے والے ان مجرمین کا معاملہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سپرد کردیں۔

مسلمانوں کی اس مجبوری و بے بسی کا فطری نفسیاتی ردعمل ہے کہ سعودی میڈیا سے ملنے والی اس خبر پر مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے کہ گستاخ اخبار کا ایڈیٹر آگ لگنے کے ایک حادثے میں جل کر مرگیا اور جہنم رسید ہوگیا۔ لاہور کے اخبار نوائے وقت نے جو پاکستان کا ایک معتبر اور مشہور اخبار ہے، اپنی ایک اشاعت میں یہ خبر دی ہے کہ بدنام اخبار جاسکن پوسٹن کا مدیر ایلٹ بیک اپنے کمرے میں سورہا تھا تب اس کمرے کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ گستاخ مدیر اپنے آپ کو آگ کی لپٹوں سے بچا نہیں سکا اور آخر کار سلگتے ہوئے شعلوں نے اسے موت کے حوالے کردیا۔ نوائے وقت، لاہور نے یہ خبر ایک سعودی اخبار کے حوالے سے دی ہے۔

سعودی اخبار نے اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ اخبار کا یہ بدنام زمانہ مدیر آگ میں زندہ جل کر واصل جہنم ہوگیا۔ اس گستاخ مدیر کو اللہ کے عذاب نے سوتے میں پکڑلیا۔ ہر ایک عاشق رسول ﷺ کا یہی عقیدہ ہے کہ گستاخ مدیر کو اللہ کے عذاب نے آگ کی شکل میں ایسے وقت میں پکڑلیا جب وہ محوخواب تھا۔ ہر ایک عاشق رسول ﷺ کا یہ عقیدہ ہے کہ گستاخ مدیر اپنے قدرتی انجام کو پہنچا، ہر ایک عاشق رسول ﷺ کا یہ عقیدہ ہے کہ گستاخ مدیر زندہ جل کر واصل جہنم مجرم اور اہانت آمیز کارٹون کی اشاعت کے ذمہ دار صحافی کو واصل جہنم کرنے کے لئے کڑوروں روپیوں کے انعام کا اعلان کیا تھا۔ ڈنمارک کی حکومت نے اسے زبردست سیکورٹی فراہم کی تھی تاکہ کوئی عاشق رسول ﷺ اس گستاخ مدیر کا سر قلم نہ کردے (کیونکہ اسلامی شریعت کے مطابق شان رسالت ﷺ میں گستاخ کرنے والے کی یہی سزا ہے۔) پھر بھی یہ گستاخ مدیر اپنی اذیت ناک موت سے نہیں بچ سکا۔

سعودی اخبار اور پاکستانی جریدے نوائے وقت کا کہنا ہے کہ ڈنمارک سرکار نے اس خبر کو چھپا کر رکھا ہے۔ کیا اسی کو آزادی صحافت اور آزادی اظہار و تقریر کہتے ہیں؟ جو مغربی ممالک خبر اور اطلاع کو چھپانے کو برا سمجھتے ہیں اور جو آزادی صحافت کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اگر عالم اسلام کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچنے کے لئے ایک اہم خبر کو چھپاتے ہیں تو کیا ان کی یہ حرکت ان کے دوہرے کردار اور دوہرے رویے کا ثبوت نہیں ہے؟ ڈنمارک کی حکومت نے اس گستاخ مدیر کو اس قدر زبردست سیکورٹی دی کہ کوئی عاشق رسول ﷺ سے گستاخ اور دل آزادی کی سزا دینے تک پہنچ نہیں سکا لیکن آخر کار آگ کے شعلوں نے اسے وہ سزا دے دی جس کا وہ مستحق تھا۔ سزائے موت اور یہ سزا قدرت کی جانب سے قدرتی طور پر مل گئی۔ ایک گستاخ اپنے فطری انجام کو پہنچا اور واصل جہنم ہوگیا۔ اس خبر کو آخر کب تک چھپایا جائے گا اور اسلام دشمن مغرب کب تک اپنا چہرہ بے شرمی سے چھپاتا رہے گا؟ دھرم کرم میں یقین رکھنے والے سماج کو اس اس گستاخ مدیر کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

تیسری قسط

چہرے کو پڑھنے کا فن

☆ سالک دھامپوری

ناک کا بیان

ناک بھی انسان کے وقار کو بنائے رکھنے کا ایک ذریعہ ہے اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ فلاں کی ناک کٹ گئی۔ ناک حقیقت میں کٹتی نہیں بلکہ اس کی عزت چلے جانے یا بے عزتی ہوجانے کو ناک کٹنا مانا جاتا ہے اسی طرح کہا جاتا ہے کہ "ناک کا بال" یعنی کوئی کسی کا منھ چڑھا ہوتو اسے ناک کا بال کہہ دیتے ہیں۔

ناک بھی بناوٹ کے لحاظ سے کئی قسم کی ہوتی ہے بڑی چھوٹی، لمبی ابھری ہوئی طوطے کی طرح وغیرہ وغیرہ۔ یہاں کچھ خاص قسم کی ناکوں کے بارے میں انسانی خوبیوں وصفات کی وضاحت کر رہے ہیں۔

لمبی ناک

لمبی ناک اعتدال پسند، حضرات کی نشان دہی کرتی ہے ایسے لوگ مثالی، ہنرمند، موجد اور فلسفی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ہر میدان میں غیر معمولی اور مثالی کارنامے انجام دیتے ہیں لیکن تجارت وصنعت کے لئے ایسے لوگ مناسب نہیں ہوتے۔ ناک اگر بہت زیادہ لمبی بھی ہولیکن ٹھیک ٹھیک مقام پر فٹ ہو اور خوبصورت ہو تو ایسی ناک والے لوگ روحانیت پسند کہلاتے ہیں۔ ناک اگر زیادہ لمبی ہے اور چہرے کی دیگر علامتوں کے ساتھ فٹ نہیں ہے تو اسے ٹھیک نہیں سمجھا جائے گا۔ اس قسم کی ناک والے غیر حقیقت پسند اور اوچھے سمجھے جاتے ہیں۔ اگر ناک لمبی ہے اور خوبصورت ہے تو ایسے لوگ بڑے معزز، ایمان دار اور خوش مزاج ہوتے ہیں۔

چھوٹی ناک

ایسی ناک دل کی وسعت اور کشادگی وسیر وتفریح کی عادت کی علامت ہے، چھوٹی ناک والے بہت سے لوگ آوارگی کے شکار ہوجاتے ہیں، بے پرواہ ہوتے ہیں، کسی کام کی جان کاری حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے، آپ اس قسم کے لوگوں کو سخت وست و غیر ذمہ دار کہہ سکتے ہیں۔

سیدھی ناک

یہ صاف ستھری اور سیدھی ہوتی ہے، اس کی بناوٹ میں نزاکت ہوتی ہے اور ماتھے سے لے کر ناک کی نوک تک بالکل سیدھی ہوتی ہے، ایسی ناک والے بڑے جذباتی ہوتے ہیں، ان لوگوں کو اپنے علاوہ کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ ان لوگوں کو اپنی ذات سے مطلب ہوتا ہے، ان کو اگر کسی چیز کا شوق بھی ہوتا ہے تو یہ اس شوق کی تکمیل بھی اپنے ذاتی مفاد کے لئے ہی کرتے ہیں۔

طوطا ناک

یہ ناک ماتھے سے لے کر ناک کی نوک تک طوطے کی چونچ کی طرح گول ہوتی ہے اور اگر سامنے سے دیکھا جائے تو نتھنوں کے اوپر چوڑی دکھائی دیتی ہے۔ ایسی ناک والے تجارت کے میدان میں بڑے کامیاب رہتے ہیں اور لگاتار ترقی کی منزلیں طے کرتے رہتے ہیں۔ طوطا ناک والے لوگ اپنی صلاحیت اور قوت مال کی تیاری میں اور مال کو فروخت کرنے میں لگاتے ہیں۔ یہ لوگ کاروبار کو منافع کی راہ پر ڈالنے کے ماہر ہوتے ہیں جہاں بھی موقع ملتا ہے کاروباری معاملہ شروع کردیتے ہیں اور عام طور پر یہ سودے بازی میں کافی منافع حاصل کرلیتے ہیں۔

طوطا ناک والے لوگوں میں قدرتی طور پر کاروبار کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ یہ لوگ کاروبار قائم کرنے اور اس میں روپیہ پیسہ کمانے کے ماہر ہوتے ہیں چونکہ یہ لوگ ہر بات میں ذاتی مفاد کو ہی اپنے پیش نظر رکھتے ہیں اور چالاک ہوتے ہیں اس لئے ان کے اندر سخاوت اور کشادہ دلی کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

جب اس طرح کی ناک کے ساتھ ماتھا کم اونچا اور زیادہ چوڑا ہوتو کردار میں مادہ پرستی کا عنصر موجود ہوگا اور ایسا آدمی اصول پسند نہیں

ہوسکتا۔ اس کے بجائے اگر ماتھا اونچا ہو اور ساتھ ہی ناک بھی ابھری ہوئی ہو تو ایسی ناک سخاوت، رحم دل اور عزت و آداب بجالانے کو واضح کرتی ہے۔

اوپر اٹھی ہوئی ناک

اس ناک کو اچھا نہیں سمجھا جاتا خاص طور پر جب یہ کسی بالغ آدمی کے چہرے پر نظر آئے۔ یہ چھوٹی سی ناک نوک پر سے بچوں کے کھیلنے کی گولی کی طرح ہوتی ہے اور اوپر کی جانب اٹھی ہوئی ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ناک پوری طرح بن نہ پائی ہو۔

یہ ناک ظاہر کرتی ہے کہ آدمی معمولی سی عقل رکھتا ہے حالانکہ اس قسم کی ناک بہت کم دکھائی دیتی ہے لیکن جب یہ موجود ہو تو آدمی صرف ایسا کام کرسکتا ہے جہاں دماغ کا استعمال کم اور ہاتھوں کا استعمال زیادہ ہو جیسے معمولی قسم کے لوگ گھریلو کام کرنے والے مزدور و معمولی دکاندار۔ اس قسم کی ناک عام طور پر ان پڑھ لوگوں کے چہرے پر دکھائی دیتی ہے۔

نوکیلی ناک

یہ ناک بہترین شخصیت کی علامت ہے، ایسی ناک والا لوگوں کی بہت اچھی نقل کرنے والا بھی ہوسکتا ہے ایسی ناک والے اپنے خاندان کو بنائے رکھنے کے لئے بڑی جدوجہد کرتے ہیں۔

موٹی ناک

ایسی ناک والے مذہبی تعلیم کی تبلیغ کرنے میں بہت زیادہ معاون ثابت ہوتے ہیں، مشہور پامسٹوں، نجومیوں، اداکاروں اور مصوروں، شاعروں اور مصنفین کی ناک بھی اسی طرح کی ہوتی ہے ایسی ناک والے مزاحیہ فطرت کے مالک ہوتے ہیں ہنسنے ہنسانے کی بات کرکے لوگوں کا دل بہلاتے رہتے ہیں۔

چپٹی ناک

کتابی چہرہ پر ایسی ناک بڑی اچھی علامت ہے، ذہنی انتشار کا پتہ دیتی ہے، ایسے افراد مصائب و پریشانیوں کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسی ناک کمزوری اور خرابی کا سبب بھی بن جاتی ہے، ایسی ناک والا جذبات میں بہہ کر کچھ بھی کرسکتا ہے یہ ناک بدقسمت اور منحوس ہونے کی بھی علامت ہے کسی بہت ہی بڑے خطرے کی نشانی ہوتی ہے جو زندگی میں کسی بھی وقت پیش آسکتا ہے۔

نادر شاہی ناک

ایسی ناک خوش قسمتی کی علامت ہے قسمت ایسی ناک والے کا ہر وقت ساتھ دیتی ہے، یہ ناک ترقی کی منازل کی جانب لے جاتی ہے، بڑے لوگوں کی ناک اسی قسم کی ہوتی ہے، یہ ناک اونچے ارادوں کی دلیل ہوتی ہے، یہ ناک جس قدر ڈھلی ہوئی ہوگی اتنی ہی [illegible] مندی کی علامت ہوگی۔

ہونٹوں کا بیان

ہونٹوں کے بارے میں چچا غالب نے کہا ہے

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مزہ نہ ہوا

ہونٹوں کی بناوٹ بھی بڑی عجیب ہوتی ہے، اسی عجیب بناوٹ سے ہونٹ بھی کئی قسم کے نظر آتے ہیں۔ آئیے ذرا ان ہونٹوں کی بناوٹ کا اپنی زندگی پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیں۔

پنکھڑی جیسے ہونٹ

اس قسم کے ہونٹوں کو منہ کا گلدستہ بھی کہتے ہیں، ایسے ہونٹ دلکش، دل کو بھا جانے والے ہوتے ہیں ایسے ہونٹ گلاب کی پنکھڑیاں جیسے دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے ہونٹ والوں کی زندگی میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ایسے لوگ دنیا میں نام و شہرت پالیتے ہیں ان کی خانگی زندگی نہایت خوشگوار ہوتی ہے ایسے ہونٹوں کی حامل خواتین بڑی جذباتی ہوتی ہیں ایسے لوگ نظم و نسق کے بڑے پابند ہوتے ہیں ہر چیز کو اپنی جگہ پر دیکھتے ہیں ایسے لوگ وعدے کے پابند ہوتے ہیں ان لوگوں کے کردار میں بڑی مضبوطی ہوتی ہے ان میں سے کچھ فتنہ پھیلانے والے بھی ہوتے ہیں۔

سیپی جیسے ہونٹ

کچھ ہونٹوں کی بناوٹ ایسی ہوتی ہے جو صرف خواتین کے لئے ہی مخصوص ہے ایسے ہونٹ صرف عورتوں کے چہرے پر ہی نظر آتے ہیں، سیپی جیسے ہونٹ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ ان ہونٹوں کی مالک

خواتین بہت جلد اندرونی و خارجی تحریک کا اثر قبول کرلیتی ہیں۔ نازک مزاج ہوتی ہیں، معمولی معمولی باتوں سے پریشان ہوجاتی ہیں کوئی بھی فیصلہ کرنے میں عجلت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

ایسی عورتوں کی ذات بڑی پیاری اوردل کو بھاجانے والی ہوتی ہے محفلوں میں شرکت کی بڑی شوقین ہوتی ہیں یہ خواتین اپنے لباس کا خاص معیار بنائے رکھتی ہیں، ایسی خواتین روزمرہ کی زندگی میں اپنا بیشتر وقت اپنی سج دھج میں صرف کرتی ہیں ویسے یہ خواتین بڑی معاملہ فہم ہوتی ہیں۔

سنجیدہ ہونٹ

ایسے ہونٹوں کو فلسفی ہونٹ بھی کہا جاتا ہے۔ ایسے ہونٹوں پر مسکراہٹ کم نظر آتی ہے، ان پر کھلتی ہوئی مسکراہٹ میں بھی ایک خاص قسم کی سنجیدگی پائی جاتی ہے ایسے عام لوگ حادثات سے نہایت متاثر ہوتے ہیں۔ عام زندگی گزارتے گزارتے ایسے ہونٹ والے افراد اونچی منزلوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ بڑی خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں۔ بڑی مضبوط قوت ارادی رکھتے ہیں۔ یہ لوگ جذبات کے غلام نہیں ہوتے۔ معمولی بات پر بھی گہرائی سے غوروفکر کرتے ہیں اپنے خیالات کو بھی غوروفکر کر کے جانچتے رہتے ہیں ایسے لوگ نفاست پسند مہذب، بااخلاق اور خاموش فطرت کے مالک ہوتے ہیں، تصوراتی باتوں سے ہٹ کر حقیقت پسند ہوتے ہیں۔

بھنچے ہوئے ہونٹ

ایسے ہونٹوں والے بڑے محتاط پسند ہوتے ہیں، پھونک پھونک کر قدم اٹھاتے ہیں، جنگ کے میدان میں اس قسم کے لوگ حوصلہ منداور ثابت قدم رہتے ہیں۔ محبت میں کسی بھی قسم کا مظاہرہ یہ لوگ پسند نہیں کرتے لیکن جب محبت کرتے ہیں تواس میں پوری طرح سنجیدہ اور ایماندار اور مخلص ہوتے ہیں۔ جس طرح ایسے لوگ اپنے ماتحتوں کو قابو میں رکھتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ اپنے کو بھی قابو میں رکھتے ہیں۔ یہ ہر قدم ناپ تول کر رکھتے ہیں اس میں غلطی کا امکان بہت ہی کم ہوتا ہے۔ یہ اپنے طور پر اپنے وطن اور خاندان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں ایسے لوگ منصوبہ سازی کے ماہر ہوتے ہیں مذہبی معاملات میں زیادہ گہرائی تک نہیں جاتے اپنے ارادے کے پکے ہوتے ہیں، کاروبار میں دھوکا نہیں دیتے۔

عجیب وغریب داستان

قسط نمبر:۱۱

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

اعمال کی جزا اور مکافات کے بارے میں

رائے دابشلیم نے برہمن بیدپائے سے بصد تعظیم عرض کیا کہ کا مجوئے اور فریسہ کا قصہ تو میں نے سن لیا، جس میں آپ نے بادشاہوں وران کے ملازمین کے درمیان تقصیر وعفو اور سزا پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔اس سے مجھے بڑی نصیحت حاصل ہوئی۔اب آپ مہربانی فرما کر کوئی ایسی داستان سنائیں جس میں بتایا گیا ہو کہ جو شخص بلاوجہ انسان یا حیوان کو ایذا پہنچاتا ہے،اسے اپنے کئے کی سزا دیر سویر ضرور مل جاتی ہے۔

برہمن بیدپائے نے دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جانوروں کو ایذا تو صرف جاہل ہی پہنچاتے ہیں، جن کو اچھے برے اور نفع ونقصان کی تمیز نہیں ہوتی جو اپنی جہالت کی وجہ سے گمراہی میں مبتلا رہتے ہیں اور اپنے انجام سے بے خبر ہوتے ہیں۔ورنہ جن کو اللہ نے عقل اور سمجھ دی ہے اور جنہیں اللہ کی ہدایت نصیب ہے وہ ہرگز ایسی حرکت نہیں کرتے۔جو چیز اپنے لئے نہ پسند کی جائے وہ دوسروں کے لئے کس طرح پسند کی جاسکتی ہے۔اے راجا آپ ذہن نشین کرلیں کہ ہر فعل اور اخلاق کی جزا مقرر ہے اور وہ اس کے مرتکب کو ضرور ملے گی۔ہوسکتا ہے اس میں کچھ تاخیر ہو جائے۔جو بیج انسان بوتا ہے اس کا پھل ضرور پاتا ہے۔اس لئے جس کو نیک ثمرے کی خواہش ہو اسے نیکی ہی کا بیج بونا چاہئے۔اس سلسلے میں مجھے ایک شیرنی اور شکاری کا قصہ یاد آرہا ہے۔رائے دابشلیم نے پوچھا وہ کیا ہے؟ برہمن نے بیان کرنا شروع کیا۔

حکایت: ملک حلب میں ایک گھنا جنگل تھا جس میں بڑے بڑے تناور درخت، سرسبز باغ اور صاف وشفاف نہریں تھیں۔اس جنگل میں ایک شیرنی رہتی تھی۔بڑی خوف ناک اور درندہ صفت۔اس کا کام ہی خون بہانا، چیر پھاڑ کرنا اور جانوروں کو مار ڈالنا تھا۔ایک بن بلاؤ اس کا ملازم تھا۔وہ اپنی مالکہ کی خونخواری، ستم رانی اور درندگی کے انجام سے بہت خوف زدہ تھا۔ڈرتا تھا کہ ظالم کی مدد کرنے کے صلے میں کہیں اس پر عتاب الٰہی نازل نہ ہو۔اس لئے برابر ملازمت سے علیحدہ ہو جانے کے بارے میں سوچتا رہتا۔

ایک مرتبہ ایسا ہی کچھ سوچتا ہوا وہ صحرا کی طرف نکل گیا۔جنگل کے کنارے دیکھا ایک چوہا بڑی کوشش سے ایک درخت کی جڑ کاٹ رہا ہے اور درخت عالم کرب میں فریاد کررہا ہے کہ ظالم میری رگوں کو کیوں کاٹ رہا ہے۔میرے سائے اور پھل سے انسان کو کیوں محروم کررہا ہے۔چوہا درخت کی فریاد پر مطلق دھیان نہ دے رہا تھا اور اپنے کام میں لگا ہوا تھا کہ اچانک ایک سانپ منہ کھولے نکلا اور چوہے کو پکڑ کر نگل گیا۔سانپ درخت کے نیچے کنڈلی مار کر پڑا ہوا تھا کہ ایک خار پشت (ساہی) وہاں آگیا اور سانپ کی دم پکڑ کر کھینچنے لگا۔سانپ نے غایتِ اضطراب میں اس پر ضرب ماری لیکن اس کا سارا جسم خار پشت کے کانٹوں سے چھد کر رہ گیا اور وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔خار پشت اطمینان سے سانپ کا سر علیحدہ کر کے اس کے جسم کے بعض حصے کھا گیا۔

بن بلاؤ کے سامنے مکافات عمل کے تجربات آرہے تھے۔وہ ان چیزوں کو حیرت سے دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ دیکھیں اب خار پشت کا کیا انجام ہوتا ہے کہ اچانک ایک لومڑی نمودار ہوئی اور خار پشت کو دیکھ کر ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگی۔پھر جست لگا کے اس کی گردن پکڑی، سرتن سے جدا کیا اور اس کا گوشت مزے لے لے کر کھانے لگی۔ابھی لومڑی ذائقہ کام ودہن سے فارغ بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایک شکاری کتا کسی طرف سے آنکلا۔اس نے جھپٹ کر لومڑی کو پکڑا اور چیر پھاڑ کر چٹ کر گیا۔پھر ایک کونے میں جا کر سو گیا۔

بن بلاؤ ان عجیب وغریب واقعات پر متحیر تھا اور منتظر تھا کہ دیکھیں

پردۂ غیب سے اب کیا ظہور میں آتا ہے کہ اچانک ایک شیر جنگل کے ایک گوشے سے ظاہر ہوا اور جب تک کتے کو خبر ہو، اس کا صفایا کر دیا۔ شیر کے پیچھے پیچھے ایک شکاری آرہا تھا۔ جیسے ہی اس نے شیر کو کتے کی چیر پھاڑ میں مشغول دیکھا، نشانہ لگا کر تیر چلایا۔ جو شیر کے پہلو کو چھیدتا ہوا نکل گیا اور شیر وہیں پر ڈھیر ہو گیا۔ شکاری نے اس کی کھال کھینچ لی اور وہاں سے جانے والا ہی تھا کہ ایک سوار آ پہنچا اور شیر کی کھال دیکھ کر اس پر فریفتہ ہو گیا۔ اس نے شکاری سے کھال طلب کی اور جب اس نے نہ دی تو دونوں میں لڑائی ہونے لگی۔ سوار نے شکاری کو تلوار سے دو ٹکڑے کر دیا اور شیر کی کھال لے کر روانہ ہو گیا۔ سوار ابھی سو ہی قدم گیا ہو گا کہ گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور سوار زمین پر آرہا۔ اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ اور وہ اسی وقت مر گیا۔

ان واقعات سے بن بلاؤ بہت متاثر ہوا، اپنی مالکہ شیرنی کی خدمت میں آیا اور ملازمت سے مستعفی ہو گیا۔ شیرنی نے اسے سمجھایا کہ میرے زیر سایہ رہ کر تم آرام کی زندگی گزار رہے ہو، اطمینان سے کھا پی رہے ہو، پھر میرے پاس سے جانے کی وجہ کیا ہے؟ بن بلاؤ نے جواب دیا کہ اے ملکہ، عرض حال کرنے میں جان کا خطرہ ہے اور چھپانے میں بھی مضر نہیں۔ جان کی امان پاؤں تو حقیقت حال عرض کروں۔

شیرنی نے اسے امان دینے کی قسم کھائی اور ہر طرح اطمینان دلایا تب اس نے کہا کہ ملکۂ جہاں کی نیت ہر وقت آزار خلق اور تکلیف رسانی کی رہتی ہے۔ سیکڑوں ہزاروں کا دل آپ زخمی کرتی رہتی ہیں اور ان کو اپنے مظالم کا شکار بناتی رہتی ہیں۔ میں اس سے حد درجہ خوف زدہ اور ہراساں رہتا ہوں کہ کہیں میں بھی آپ کا مددگار ہونے کے باعث عتاب الٰہی میں مبتلا نہ ہوں۔

شیرنی اس کی یہ بات سن کر خون کا گھونٹ پی کر رہ گئی۔ لیکن جان کی امان دے چکی تھی۔ کرتی تو کیا کرتی۔ پھر بھی اس نے کہا کہ میرے ظلم کی سزا تم کو نہیں بھگتنا پڑے گی۔ پھر تم کیوں جا رہے ہو اور اتنی نیکی اور رحمدلی تم نے کس سے سیکھی؟ بن بلاؤ نے جواب دیا کہ یوں تو عقل مندوں نے کہا ہے کہ دنیا دار الجزاء ہے۔ یہاں انسان جو اچھا برا کرے گا اس کو اس کا بدلہ ضرور ملے گا۔ لیکن آج تو میں نے حقیقت کو اپنی آنکھوں سے مجاز کی شکل میں دیکھ لیا۔ پھر اس نے شروع سے آخر تک چوہے، سانپ، خارپشت، لومڑی، کتے، شیر، شکاری اور سوار کا قصہ کہہ سنایا۔ لیکن شیرنی نے اپنی طاقت اور شوکت کے گھمنڈ میں بن بلاؤ کی نصیحت پر کچھ دھیان نہ دیا اور اس کو افسانہ سمجھ کر منہ موڑ لیا۔

بن بلاؤ نے جب دیکھا کہ اس کی نصیحت کا شیرنی پر کوئی اثر نہیں ہوا تو وہ ملازمت چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔ شیرنی بھی اس کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ بن بلاؤ کو پتہ چل گیا وہ جلدی سے ایک جھاڑی میں چھپ گیا۔ شیرنی آگے نکل گئی۔

تھوڑی دور جانے کے بعد شیرنی نے دیکھا کہ ہرنی کے دو بچے صحرا میں چر رہے ہیں اور ماں کنارے کھڑی ہے۔ شیرنی نے اس کو مارنے کا ارادہ کیا تو ہرنی فریاد کرنے لگی کہ اے ملکۂ بیشہ، ان بچوں کے شکار کرنے سے تجھے کیا ملے گا ان سے تو تیری ایک داڑھ بھی گرم نہ ہو گی، ہاں میں بچوں کی جدائی میں روتے روتے مر جاؤں گی۔ مجھے فراق کی آگ میں مت جلا۔ تیرے بھی تو بچے ہوں گے۔ دل میں سوچ، اگر ان پر بھی گزرے تو تیرا کیا حال ہو گا۔

اتفاق سے شیرنی کے بھی دو بچے تھے جن کو وہ اپنی جان سے زیادہ پیار کرتی تھی۔ جس وقت وہ ہرن کے بچوں کو پکڑ رہی تھی، ٹھیک اسی وقت ایک شکاری جنگل میں شیرنی کے بچوں کو پکڑنے میں مشغول تھا۔ اِدھر شیرنی نے ہرن کی منت وزاری پر دھیان نہ دے کر اس کے بچوں کا صفایا کیا، اُدھر شکاری نے اس کے دونوں بچوں کو مار کر ان کی کھال کھینچ لی۔ ہرنی اپنے بچوں کے فراق میں تڑپ رہی تھی کہ بن بلاؤ اس کے پاس پہنچا اور اس سے گریہ وزاری کا سبب پوچھا۔ ہرنی نے سب ماجرا کہہ سنایا۔ بن بلاؤ نے اس کو تسلی دی اور کہا کہ صبر کرو۔ تھوڑی ہی دیر میں شیرنی کو اس کے کئے کا پھل مل جائے گا۔

شیرنی اپنے گھر واپس آئی تو اس کے دونوں بچے مردہ پوست کشیدہ پڑے تھے۔ اس نے آہ وفغاں سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ جنگل کے تمام چرند وپرند میں کھلبلی مچ گئی۔ شیرنی کے پڑوس میں ایک گیدڑ رہتا تھا۔ جس نے دنیا سے منہ موڑ لیا تھا اور قناعت اختیار کر لی تھی۔ اس حادثے کی خبر پا کر وہ بھی شیرنی کے پاس تعزیت کے خیال سے حاضر ہوا اور سمجھایا کہ صبر کرو، دنیا بڑی بے وفا ہے۔ اس نے کسی کے ساتھ وفا نہیں کی۔ دل کو اپنے قابو میں کرو اور صبر وسکون سے کام لو تو کچھ نصیحت کی باتیں عرض کروں۔

شیرنی کا اضطراب کچھ کم ہوا تو اس نے کہنا شروع کیا کہ اے ملکۂ جہاں، ہر ابتدا کی ایک انتہا مقرر ہے۔ جو کام شروع ہوتا ہے اس کا ختم ہونا ضروری ہے، زندگی کے بعد موت کا آنا لازم ہے اور جب موت آتی ہے تو پلک مارنے کی مہلت نہیں ملتی، اس لئے ہر غم کے بعد خوشی اور ہر شادی کے بعد ماتم کے لئے تیار رہنا چاہئے اور خدا کی مشیت کے سامنے سر جھکا دینا

جاہئے۔ گریہ وزاری سے کوئی فائدہ نہیں۔

شیرنی نے کہا کہ یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ میرے بچوں پر یہ بلا کہاں سے آئی؟ گیدڑ نے جواب دیا کہ یہ بلا آپ ہی کی لائی ہوئی تھی اور آپ ہی کو پہنچی۔ کیونکہ آپ نے جو دوسروں کے ساتھ کیا تھا وہی قدرت نے آپ کے ساتھ کیا۔ اسی کو مکافات عمل کہتے ہیں۔ یہ قدرت کا اٹل قانون ہے۔ آپ نے ہرن کے بچوں کو مار ڈالا۔ قدرت نے آپ کے بچوں کو آپ سے چھین لیا اگر آپ آئندہ بھی اسی طرح خونخواری اور جفاکاری کرتی رہیں گی تو اس سے بھی زیادہ عذاب آپ کو قدرت کی طرف سے نصیب ہوگا۔ اسلئے نرمی اور رحم دلی سے کام لیجئے اور جانداروں کی ایذا رسانی اور تکلیف دہی سے باز آیئے، کیونکہ ستانے والے کو کبھی راحت نہیں ملتی۔

شیرنی نے جب یہ نصیحت کی باتیں سنیں تو اس کی آنکھیں کھل گئیں وہ سمجھ گئی کہ ظلم وستم کا انجام سوائے ناکامی، بدبختی اور تکلیف کے کچھ نہیں ہوتا اس نے دل میں سوچا کہ اب میرا بڑھاپا آگیا اور آخرت کا سفر درپیش ہے، بہتر یہ ہے کہ سفر آخرت کے لئے زادراہ مہیا کروں، ظلم وستم اور خونخواری چھوڑ کر مختصر غذا پر قناعت کروں اور کمی بیشی کی فکر چھوڑ کر زندگی کی الجھنوں سے علیحدگی اختیار کروں۔

یہ سب سوچ کر اس نے خون اور گوشت کھانا بالکل چھوڑ دیا اور پھلوں پر قناعت کر کے خوش خوش زندگی گزارنے لگی۔ گیدڑ نے یہ دیکھا تو اسے خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ اس پر قائم رہی تو ہماری ایک سال کی غذا کو دس ہی روز میں ختم کر دے گی۔ وہ شیرنی کے پاس آیا اور کہا کہ ملکۂ عالم ان دنوں کیا کر رہی ہیں؟ شیرنی نے جواب دیا کے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کے عبادت اور ریاضت میں مشغول ہو گئی ہوں۔ گیدڑ نے کہا نہیں ملکۂ عالم، ایسا تو نہیں ہے۔ آپ کی موجودہ روش سے تو اللہ کی مخلوق کا پہلے سے بھی زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔

شیرنی نے پوچھا وہ کس طرح؟ میں نہ تو اب خون سے اپنا منہ آلودہ کرتی ہوں، نہ کسی کو ستاتی ہوں۔ پھر مجھ سے کیا نقصان مخلوق خدا کو پہنچ رہا ہے؟ گیدڑ نے کہا کہ آپ نے اپنی غذا کو چھوڑ کر دوسرے جانوروں کی غذا کو کھانا شروع کر دیا ہے جس پر آپ کا حق نہیں۔ علاوہ ازیں اس جنگل کے سارے پھل آپ کی غذا کے لئے دس دن بھی کفالت نہ کریں گے۔ جن جانوروں کی روزی کا دارومدار پھلوں پر ہے وہ بھوکے مر جائیں گے اور ان کا وبال آپ کی گردن پر ہوگا۔ بہت ممکن ہے کہ اس کی سزا بھی آپ کو اس دنیا میں مل جائے۔ پہلے آپ کے ظلم کا چرچا سارے جہاں میں تھا۔ اب آپ کی پرہیزگاری کی شہرت ہر شخص کی زبان پر ہے مگر دونوں حالتوں میں جانوروں کو آپ کے ظلم سے نجات نہیں ملی۔ یہ کس طرح کی درویشی ہے کہ آپ حسب سابق تن پروری میں مشغول ہیں۔ روحانیت کہیں لذت جسمانی حاصل کرنے کے بعد بھی حاصل ہوتی ہے۔ جب آپ نے درویشی لی ہے تو پھر روحانیت کا مزہ لیجئے۔ شیرنی نے گیدڑ کی یہ بات سنی تو اس نے پھل کھانا بھی چھوڑ دیا۔ صرف گھاس اور پانی پر قناعت کرنے لگی اور باقی زندگی عبادت وریاضت میں گزار دی۔

اس داستان سے ایک بڑا سبق یہ ملتا ہے کہ جب تک انسان خود ظلم کا مزہ نہیں چکھتا اس کو دوسروں پر کئے ہوئے مظالم کا اندازہ نہیں ہوتا۔ جب کسی کو اپنے کئے کی سزا ملتی ہے اور وہ خود عذاب میں مبتلا ہوتا ہے تب اس کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ اچھے برے کا فرق پہچانتا ہے۔ شیرنی کو اس وقت تک اپنی خونخواری اور ستم رانی کا کچھ پتہ نہ تھا۔ جب تک ہرن کے دو بچوں کو مارنے کی پاداش میں اس کے دونوں بچے قدرت کی طرف سے شکاری کے ہاتھوں مارے نہیں گئے۔ عقل مندوں نے صحیح کہا ہے کہ جو کچھ تم اپنے اور اپنے متعلقین کے لئے پسند نہیں کرتے، دوسروں کے لئے بھی ہرگز پسند نہ کرو۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

اولاد نرینہ کے لئے

اگر کوئی اولاد نرینہ کی نعمت سے محروم ہو اس کے ہاں صرف لڑکیوں ہی کی ولادت ہوتی ہو اور بیٹے کی شدید خواہش ہو تو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد فوراً ہی پہلے گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ پھر ۳۳ مرتبہ یہ آیات مبارکہ پڑھے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ○ اللّٰھم صلِّ علیٰ سیدنا محمد وآلہ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ○ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ○ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ○ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ اس کے بعد دیگر سنت ونوافل ادا کرنے کے بعد چار رکعت نفل نماز پڑھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام اہل بیت اور صحابہ کرام کو ایصال ثواب کرے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋

اللہ والے

﴿کابل﴾ میں ایک طالب علم قرآن مجید ختم کر کے اور ابتدائی علوم سے فارغ ہوکر علوم رسمیہ کی تشنگی بجھانے کے لئے مولانا صادق حلوائی کی خدمت میں پہنچا۔

مولانا صادق حلوائی اپنے زمانے کے ایک مشہور فاضل اور ایک خوش گوشاعر تھے۔ارباب فضل وکمال کے حلقوں میں ان کو بہت عزت سے دیکھا جاتا تھا۔علوم رسمیہ میں وہ یگانۂ روز گار تسلیم کئے جاتے تھے۔مولانا صادق حلوائی سمر قند کے رہنے والے تھے۔وہ جب ۱۵۷۱ء میں حج کا فریضہ ادا کر کے واپس ہوئے تو اس وقت شہنشاہ اکبر کا چھوٹا بھائی مرزا حکیم کابل کا گورنر تھا۔مرزا حکیم مولانا کے علم وفضل کا معترف تھا۔اس نے مولانا سے استدعا کی کہ وہ کچھ دن کابل میں قیام فرمائیں اور درس وتدریس کا سلسلہ کریں۔مولانا نے مرزا حکیم کی درخواست منظور کی اور کابل میں یہ علم فضل کا چشمہ بہنے لگا۔

یہ طالب علم جب مولانا کے حلقۂ شاگردی میں داخل ہوا اور ان کی خدمت میں رہ کر اکتساب علم میں مشغول ہوا تو اس کو اپنے شفیق استاد سے اتنا لگاؤ اور اتنی محبت ہوگئی کہ وہ ان کی مفارقت گوارا نہیں کرسکتا تھا۔

چنانچہ جب مولانا صادق حلووائی کابل سے ماوراالنہد جانے لگے تو یہ طالب علم بھی ان کے ساتھ ہولیا۔مولانا کو اپنے شاگرد کی یہ ادا بہت پسند آئی اور وہ اس کی تعلیم وتربیت کی طرف خاص طور سے متوجہ ہوئے۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ یہ طالب علم درسی کتب کے مطالعہ میں مشغول تھا کہ وہاں ایک مجذوب کا گزر ہوا۔وہ مجذوب اس طالب کو مطالعہ میں مشغول دیکھ کر وہاں رُک کر کھڑا ہوگیا۔اور دل گداز لہجہ میں یہ شعر بلند آواز سے پڑھنے لگا۔

در کنز وہدایہ نتواں دید خدارا
آئینہ دل بیں کہ کتابے بہ ازیں نیست

(کنز اور ہدایہ میں تجھے خدا کا جلوہ نہ ملے گا۔دل کا آئینہ دیکھ کہ اس کے سوا کوئی کتاب نہیں ہے)۔

مجذوب تو شعر پڑھ کر چلا گیا لیکن اس طالب علم پر اس شعر کا گہرا اثر ہوا۔بہت سوچ بچار کے بعد اس طالب علم نے آخر یہ فیصلہ کیا کہ علوم رسمیہ کی تحصیل کی راہ کو چھوڑ کر ایک دوسری ہی راہ اختیار کرنا چاہئے۔بجائے طالب علم ہونے کے طالب حق اور جویائے معرفت ہونا چاہئے اور درویشوں سے اکتساب فیض رُوحانی حاصل کرنا چاہئے۔بس اس نے سلسلۂ تعلیم منقطع کیا، کتابوں و بالائے طاق رکھا اور علم معرفت اور علوم باطنی کا دلدادہ ہوا۔اس طالب علم کے اس فیصلے سے کچھ لوگوں کو افسوس ہوا اور کچھ کو تعجب۔وہ سب اس طالب علم کی خداداد قابلیت، ذہانت اور علو فطرت سے بخوبی واقف تھے۔ماوراء النہد میں اس طالب علم کی طلب علم سے بے زاری اور کتابوں سے دل اُچاٹ ہونے کا چرچا عام ہونے لگا۔

ماوراء النہد میں ایک علمی مجلس قائم تھی۔یہ مجلس ہفتے میں ایک بار منعقد ہوتی تھی۔بڑے عالم اور فاضل اس مجلس میں شریک ہوتے تھے۔ایک مجلس کا واقعہ ہے کہ بہت سے علماء موجود تھے کہ اس مجلس میں اس طالب علم کا ذکر چھڑ گیا۔کسی نے کہا کہ اس نے جذبات الٰہیہ سے سرشار ہوکر کتابوں کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔اگر وہ کچھ مدت اور تحصیل علم میں مشغول رہتا تو کچھ عجیب نہیں تھا کہ وہ مولویت کے نقطۂ عروج پر پہنچ جاتا۔

اس طالب علم نے جب اپنے متعلق یہ سنا تو اس سے نہ رہا گیا۔وہ کہنے لگا: کمال مولویت کا مفہوم صرف اس قدر ہے کہ کتب متداولہ کے سلسلہ میں جو کتاب سب سے زیادہ مشکل اور اَدق ہو آدمی اسی کا کما حقہ مطالعہ کر سکے اور نہ صرف خود مطالعہ کر سکے بلکہ دوسرے کو بھی اچھی طرح سمجھا سکے۔میں بلا مبالغہ دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ جس کتاب کو وہ نہایت دقیق سمجھتے ہوں وہ میرے سامنے لائیں۔اگر کسی مسئلہ میں مجھ سے تشفی نہ ہوسکے تو بے شک وہ سچے ہیں اور میں جھوٹا۔“

آخر کار جذبہ شوق رنگ لایا۔عشق حقیقی رہنما بنا۔طلب وجستجو نے اس طالب علم کو مرشد کامل کی تلاش پر آمادہ کیا۔اس نے رخت سفر باندھا اور طلب علم میں نہیں بلکہ ارباب معرفت، سالکوں اور مجذوبوں کی تلاش و جستجو میں دنیا وی تعلقات سے اپنے آپ کو آزاد کر کے شہر شہر

سرگرداں، حیران و پریشان گھومنے لگا۔

گھومتے گھومتے، سالکوں، درویشوں اور مجذوبوں سے ملتے ہوئے، یہ متلاشی حق عروس البلاد لاہور پہنچا۔ لاہور کو عہد اکبری میں ایک خاص حیثیت حاصل تھی۔ اس وقت لاہور کا گورنر قلیچ خاں تھی۔

لاہور میں ایک مجذوب ایک قبرستان کے قریب رہا کرتا تھا۔ ان کے متعلق یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ آیا وہ مجذوب سالک تھے یا سالک مجذوب لیکن یہ بات یقینی ہے کہ وہ رُوحانی عظمت کے مالک ضرور تھے۔ یہ متلاشی حق اس مجذوب کی خدمت میں جانا اپنے لئے باعث بہتری اور موجب سعادت سمجھتا تھا۔ وہ مجذوب گالیاں دیتے تو ان کو ہنسی خوشی برداشت کرتا اور وہ مجذوب جب اینٹ پتھر پھینکتے تو بھی اسے ناگوار نہ گزرتا۔

ایک دن خلافِ امید وہ مجذوب اس طالب حق پر ایسے مہربان ہوئے کہ اس کو پاس بُلا کر بیٹھایا۔ توجہ خاص سے نوازا اور اس کے حق میں دعا کی کہ وہ اپنے مقصد دِلی اور حصولِ مُراد میں کامیاب ہو اور اس دینی و دنیوی عظمت و بلندی نصیب ہو۔ وہ متلاشی حق مجذوب کی دعاؤں سے سمجھ گیا کہ اب منزلِ مقصود کچھ دور نہیں اور عروس کا مرانی سے ہم کنار ہونے کا وقت قریب ہے۔

دُرِ مقصود و پا کر اور ''جوئندہ یابندہ'' کا مصداق بن کر جب یہ صاحب عرفان دہلی آیا اور رشد و ہدایت میں مشغول ہوا تو اس کی بزرگی اور برگزیدگی کا شہرہ عام ہو گیا۔ عوام و خواص کے علاوہ شہنشاہ اکبر کے بہت سے درباری بھی اس کے دل و جان سے معتقد ہوئے۔

اس کے عقیدت مندوں میں نواب مرتضےٰ خاں جیسے درباری تھے۔ جن کی کوشش سے جہانگیر کو باپ کے تخت پر بیٹھنا نصیب ہوا۔ رکن السلطنت نواب مرتضےٰ خاں شیخ فرید و عہد اکبری میں بلندی مرتبہ حاصل تھا۔ ان کا ستارہ اس وقت چمکا جب بدایونی مصنف ''منتخب التواریخ'' اور خواجہ نظام الدین احمد مصنف ''طبقات اکبری'' اور ابوالفضل فیضی کا انتقال ہو چکا تھا۔ ان کو میر بخشی بنایا گیا۔ ''اقبال نامہ جہانگیر'' میں ان کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ان کو دیوان تن کے بھی کئی اختیارات سونپ دئے گئے تھے۔ دیوان تن سے مراد دیوان تنخواہ ہے۔ ان کے علاوہ مردِ خدا رسیدہ کے عقیدت مند اُمراء اور درباریوں میں قلیچ خاں حاکم پنجاب، مرزا کوکہ امیرالامراً صدر جہاں الصور، خواجہ حسام الدین اور عبدالرحیم خانخاناں شامل تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی اس چشمۂ معرفت کے عقیدت مندوں میں تھے۔ اس مستغنی درویش کے پاس جو کچھ فتوحات میں آتا تو وہ محتاجوں اور مساکین کو تقسیم کر دیتا تھا۔

عبدالرحیم خانخاناں کو اس حق رسیدہ درویش سے ایک خاص قلبی تعلق تھا۔ عبدالرحیم خانخاں علم دوست ہونے کے ساتھ فقیر دوست بھی تھا۔ وہ ایک خوش گو شاعر بھی تھا۔ اس کی سخاوت کے چرچے عام تھے۔ اس کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ بزرگ بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے آرزو مند تھے تو اس نے بزرگ کو ایک لاکھ روپیہ بھجوایا اور یہ کہلایا کہ یہ زادِ راہ ہے۔ مگر ان بزرگ نے یہ رقم قبول نہیں فرمائی اور اس کو مطلع کیا کہ دوسروں کے پیسے سے حج کرنا مناسب نہیں۔

یہ بزرگ حضرت خواجہ رضی الدین المقلب خواجہ باقی باللہ تھے۔ جو سلسلۂ نقشبندیہ کا نادر تحفہ لے کر ہندوستان تشریف لائے اور دہلی رشد و ہدایت کا مرکز بنا کر شرف بخشا۔

﴿حضرت﴾ سے پہلے جن صوفیہ سلسلوں نے ہندوستان آکر لوگوں کے قلوب کو مسخر کیا تھا وہ یا تو عراق کی سرزمین میں پیدا ہوئے تھے یا ایران میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی جن سے سلسلۂ قادریہ کی ابتدا ہوئی۔ بغداد میں رہتے تھے جو عراق میں ہے سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ سلسلۂ چشتیہ لے کر ہندوستان تشریف لائے۔

چشت خراسان کے مضافات میں ہے۔ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ نے سلسلۂ سہروردیہ ہندوستان میں پھیلایا۔ سہرورد عراق میں ہے اور بغداد سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔ مگر عراق حضرت نے سلسلے کی تبلیغ و اشاعت کی وہ توران کا تھا۔ ایران کا نہیں۔ اس سلسلے میں ماوراء الہند کے گل بوٹے اور خدوخال نمایاں تھے۔ اس سلسلے میں شریعت کی پابندی پر زور دیا جاتا تھا۔ سماع سے پرہیز کرنا لازمی تھا۔ ذکر جلی کے بجائے ذکر خفی کی تلقین کی نوافل پر فرائض شرعی کو ترجیح دی جاتی تھی۔

حضرت جس زمانے میں پیدا ہوئے وہ سیاسی اعتبار سے اکبر کا زریں عہد تھا۔ شہنشاہ اکبر کے دورِ حکومت کے آخری زمانے میں حضرت نے دہلی میں سکونیت اختیار فرمائی اور عہد اکبری میں ہی حضرت نے وفات پائی۔

حضرت کو چار پانچ سال سے زیادہ تعلیم و تلقین اور رشد و ہدایت کا موقع نہیں ملا، لیکن اس کے باوجود برصغیر کی رُوحانی تاریخ میں حضرت نے جو نقوش چھوڑے ہیں وہ لافانی ہیں۔ حضرت نے سلسلۂ نقشبندیہ کو دوام و استحکام بخشا۔ دو تین سال کی قلیل مدت میں حضرت نے دہلی میں رہ کر اکبر کے مذہبی عقائد اور غیر شرعی احکام کے خلاف ایک مستحکم محاذ قائم کر کے اسلامی سلطنت کو از سر نو تازگی اور زندگی بخشی۔

سیاسی اعتبار اکبر عہد کو اگر زریں عہد کہا جائے تو مبالغہ نہیں، لیکن

حدیث رسول اللہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
انہوں نے کہا کہ تم سے ایک حدیث
ایسی بیان کروگا جو میرے بعد کوئی
تم سے نہ بیان کرے گا میں نے
رسول خدا صلعم سے سنا
آپ فرماتے تھے کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم (دین) کم ہو جائے اور جہل غالب آجائے اور زنا علانیہ ہونے لگے اور عورتوں کی کثرت ہو جائے اور مردوں کی قلت یہاں تک پہنچے گی کہ پچاس عورتوں کا تعلق صرف ایک مرد سے ہوگا۔

تاریخ کا یہ ایک ٹراالیہ ہے کہ اکبر کو علاء الملک کوتوال جیسا صاف گو اور مدبر اور اخلاقی جرأت سے کام لینے والا درباری نہیں ملا جس نے سلطان علاء خلجی کو الدین مذہبی بے راہ روی سے روکا اور مذہبی امور میں دخل دینے اور شرع کی خلاف ورزی کرنے اور دینی امور میں بالا دستی حاصل کرنے سے باز رکھا۔ اکبر کے درباریوں نے شہنشاہ کو ایک ایسی راہ پر لے جانے کی مذموم کوشش کی جس سے عوام تو زیادہ تر متاثر نہ ہوئے لیکن خواص اور ان میں وہ لوگ جو دربار شاہی سے وابستہ تھے، اس کے اثرات قبول کئے بغیر نہ بچ سکے۔

اکبر کے دربار میں بہت سے علماء اور صلحا تھے۔ لیکن کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ اکبر کے مذہبی رجحانات کے خلاف آواز اٹھاتا۔ کچھ تو بادشاہ کے ہم نوا ہو گئے اور کچھ نے گوشہ نشینی اختیار کی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے یہ بہتر سمجھا کہ اپنا وقت اللہ اللہ کرنے یا درس و تدریس میں گزاریں۔ جس شخص نے اکبری مذہبی اختراعوں اور بدعتوں کے خلاف سب سے پہلے اعتراض کیا اور اس کے خلاف ایک محاذ قائم کیا وہ حضرت خواجہ باقی باللہ بیرنگؒ تھے۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اکبر کے مذہبی انحراف کے پس منظر کا تھوڑا سا جائزہ لے لیا جائے۔ ہمایوں کے انتقال کے بعد اکبر ۱۵۵۶ میں اپنے باپ کے تخت پر بیٹھا۔ اُس وقت اس کی عمر تیرہ سال کی تھی۔ بیرم خاں اس کا اتالیق تھا۔ تخت پر بیٹھنے کے بعد اس نے ایک خوش اعتقاد اور پابند مذہب بادشاہ اپنے آپ کو ثابت کیا۔ وہ ارکان مذہب کی بجا آوری میں کوشاں رہتا تھا۔ اکبر کے ابتدائی دور میں جو علماء دربار تھے ان سب سے زیادہ دو شخص نمایاں اور با اثر تھے۔ ایک تو شیخ الاسلام مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری اور دوسرے شیخ عبدالنبی صدر الصدور تھے۔ اکبر ان دونوں کی بہت عزت کرتا تھا۔

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ سے عقیدت کے تحت اکبر کئی بار اجمیر گیا اور خواجہ غریب نواز کے مزار پُر انوار پر گلہائے عقیدت پیش کئے۔ حضرت شیخ سلیم چشتیؒ سے تو اس کو بے پناہ عقیدت تھی۔ ان ہی کی نسبت سے اس نے اپنے بیٹے کا نام سلیم رکھا جو اس کے بعد تخت پر بیٹھا اور جس نے جہانگیر کا لقب اختیار کیا۔

مذہبی امور میں اکبر کی دل چسپی روز بروز بڑھتی رہی، اس نے ۱۵۷۸ میں فتح پور سیکری میں ایک شاندار عمارت تعمیر کرائی اور اس عمارت کا نام عبادت خانہ رکھا۔ ہر جمعہ کی نماز کے بعد وہ یہاں آتا تھا اور علماء و فضلاء سے خدا شناسی اور حق پرستی کی روایتیں سنتا تھا۔ ہوتے ہوتے ان محفلوں میں مسلمان علماء اور فضلاء کے علاوہ پارسی عالم، جین سادھو اور پرتگیز پادری بھی شریک ہونے لگے۔

عبادت خانہ کی ان محفلوں سے ہی اکبر کے دل و دماغ میں انتشار پیدا ہوا اور اس نے ایک دوسرا راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ علماء فضلا کے آپس کے جھگڑے، مخالفین کی تضحیک و توہین، ایک عالم کا ایک چیز کو حرام کہنا اور دوسرے کا حلال ہونے کا فتویٰ دینا۔ آیاتِ قرانی اور احادیث نبوی کی مختلف تاویلیں اور شعیہ سنی اختلافات نے اکبر کو مذہب سے بدظن کر دیا۔

اس موقع پر صوفیوں نے بھی اکبر کے سامنے کوئی حل پیش نہیں کیا۔ بدایونی مصنف ''منتخب التواریخ'' کے قول کے مطابق شیخ تاج الدین نے، جوز کریا اجودھنی کے لڑکے تھے۔ اور جن کا ممتاز صوفیوں میں شمار ہوتا تھا۔ خلیفۃ الزماں کو انسانِ کامل بتایا اور بادشاہ کو اس لقب کا مستحق قرار دیا۔ انہوں نے بادشاہ کو سجدہ کرنا جائز قرار دیا اور تائید میں صوفیوں کی مثال پیش کی مُرید اپنے مرشد کو سجدہ تعظیمی کرتا ہے۔

بدایونی اکبر کو جوہری لفیس وطالب حق بتاتا ہے، لیکن اس کو 'عامی محض'' بھی سمجھتا ہے 'بادشاہ' اہل بدع و ہوا' کی ان ترجمانیوں سے جو باطل کو بصورتِ حق اور حق بصورتِ باطل پیش کرتی تھیں اپنا توازن کھو بیٹھا اور حق و باطل کی تمیز سے عاری ہو گیا۔

اکبر نے مختلف مذاہب کے متعلق اپنے خیالات کا اس طرح اظہار کیا: ''آدمی وہ ہے جو انصاف کو اپنا راہ نما بنائے اور ہر گروہ سے جو چیز عقل

کے مطابق ہوا خذ کرے۔ شاید اسی طرح وہ قفل جس کی چابی گم ہوگئی ہے کھل جائے۔ اکبر نے اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے علماء کا اثر و اقتدار کم کرنا ضروری سمجھا۔ شیر شاہ سوری نے اور دیگر شاہان سور نے علماء کے اختیارات بہت وسیع کردئے تھے۔ اکبر کی جو علماء سے بنائے مخاصمت تھی اس کے متعلق اکبر اپنے ایک خط میں عبداللہ خاں ازبک کو لکھتا ہے: ''وہ چاہتے ہیں کہ حکومت اور کارگزاری میں بادشاہ کے شریک ہوں۔''

اکبر اور علماء کے درمیان جو کشمکش شروع ہوئی وہ چرچ (کلیسا) اور

حَدِیثِ رَسُول اللّٰہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے

کہ دنیا کے فنا ہونے سے پہلے ایک شخص ظاہر ہوگا بے حد سنگ دل اور ظالم ہوگا۔ رحم و کرم سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ وہ ظاہر ہوگا۔ علاقہ دمشق سے، بہت ہلاک کرنے والا ہوگا۔ وہ لوگوں کو یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرکے بچوں کو مار ڈالے گا۔ اُسی زمانے میں محمد مہدی کا ظہور ہوگا۔ وہ ایک لشکر جمع کریں گے اور ظالم کو شکست دیں گے۔ وہ ظالم شخص فرار ہوگا لیکن نجات نہیں پائے گا۔ جب یہ خبر عام ہوگی اہل عقیدت مہدی کے پاس آئیں گے اور بیعت کریں گے۔ مہدی زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

اسٹیٹ (حکومت) کی کشمکش تھی۔ یا یوں کہا جائے کہ ارباب شرع اور حکومت کی کشمکش تھی۔

اکبر اور علماء کے درمیان یہ کشمکش اگر دنیاوی امور تک محدود رہتی تو تاریخ اس کو معاف کردیتی لیکن ہوا یہ کہ اس کشمکش کے اثرات سے مذہبی امور عقائد بھی نہ بچ سکے۔

یہ کشمکش چل رہی تھی کہ شاہی دربار میں ایک ایسے شخص کی رسائی ہوئی کہ جس کی مدد سے علماء کا زوال اور بادشاہ کا پلڑا بھاری ہوگیا۔ فیضی اور ابوالفضل کے والد شیخ مبارک نے اکبر کو اس ذہنی کشمکش کو دور کرنے کی تدابیر بتائیں۔ انہوں نے اکبر کے ذہن میں یہ بات بٹھائی کہ ''بادشاہ عادل خود امام وقت اور مجتہد روزگار ہے۔ احکام شرعی و ملکی کے اجراء میں وہ اس جماعت کا جنہیں علم سے جھوٹی شہرت کے سوا کوئی حصہ نہیں ملا، محتاج نہیں۔'' شیخ مبارک نے اکبر کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اجتہاد کا دعویٰ کرے اور علماء سے محضر طلب کرے۔''

محضر میں جو شرائط تھیں عملی طور پر ان کی پابندی نہ ہوئی۔ دربار کی نئی روش کے خلاف ملک میں بے چینی پھیل گئی۔ شاہی دربار میں جدتیں دیکھ کر جون پور کے شیعہ قاضی القضاۃ مُلّا محمد یزدی نے فتویٰ دے دیا کہ بادشاہ مذہب سے منحرف ہوگیا ہے، اس کے خلاف جہاد واجب ہے۔ قطب الدین خاں کوکہ اور شہباز خاں نے بھی بادشاہ کو سمجھایا لیکن اکبر نے ان کو بُرا بھلا کہا۔ مُلّا محمد یزدی معز الملک (قاضی القضاۃ بنگالہ) اور قاضی یعقوب مانک پوری کو بلایا گیا، اور کسی کو گرداب کی گود میں دفن کیا گیا اور کسی کو عدم کے تہہ خانے میں بھیج دیا گیا۔ اب مخدوم الملک صدر الصدور کی باری آئی۔ ان کو ۱۵۸۰ کے شروع میں حج کے بہانے حجاز بھیج دیا گیا اور حکم ہوا کہ بغیر اجازت واپس نہ آئیں ملک میں بادشاہ کے خلاف عام برہمی اور اضلاع شرقی میں بغاوت کے بارے میں سن کر وہ اُمید کے نشے میں بلا اجازت واپس آگئے۔ مخدوم الملک توڈر کی وجہ سے احمد آباد رک گئے اور وہیں وفات پائی۔ شیخ عبدالنبی صدر الصدور جو حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے پوتے تھے۔ گرفتار کرکے بادشاہ کے سامنے لائے گئے۔ قید خانے میں ہی ان کا انتقال ہوا۔

اس کے بعد اکبر نے علماء کو منتشر کردیا۔ اس کے عقائد کے خلاف شورش جاری تھی۔ لیکن اس نے جلد ہی اس شورش پر قابو پالیا۔ مرزا حکیم کو شکست دے کر اور اضلاع مشرقی میں باغیوں کو سزادے کر اکبر نے اطمینان کا سانس لیا۔ اب ایک نیا روحانی نظام قائم کرنے کا اکبر کو موقع ملا۔ چنانچہ ۱۵۸۲ میں دین الٰہی وجود میں آیا۔ یہ ایک کھچڑی مذہب رہا۔ ''آئین اکبری'' میں ابوالفضل نے اس کو دین الٰہی کے نام سے نہیں پکارا ہے بلکہ وہ اس کو ''آئین رہنموئی'' کہتا ہے۔ وہ لکھتا ہے جب بنی نوع انسان کی خوش قسمتی سے ایسا وقت آجاتا ہے کہ حق پرستی کا دور دورہ ہو تو بادشاہ دوراں کو ہی ''پیشوائی جہان معنیٰ'' بخش دی جاتی ہے جو جلوہ زار کثرت میں وحدت کا سرشتہ ڈھونڈ لیتا ہے۔ اکبر بادشاہ کو یہ ''پرتو آگہی'' میسر تھا۔ اگرچہ اس نے اپنے آپ کو ایک عرصہ تک اس کام سے علیحدہ رکھا۔ لیکن جو مشیت ایزدی ہو وہ پوری ہوکر رہتی ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ اب اس نے ''راہنمونی'' کو رضا مندی ایزدی سمجھ کر ہدایت کا دروازہ کھول رکھا ہے اور تشنہ دلوں کو سیراب کرتا ہے۔ بہت سے ارباب تجرد مثلاً سنیاسی، یوگی، صوفی اور حکیم اور ارباب تعلق مثلاً سپاہی سوداگر اس کی بدولت حقیقت سے ہم کنار ہیں اور اس کی نگاہ اور فیض انفاس سے وہ فیوض حاصل کرتے ہیں جو چلّوں سے بھی حاصل نہیں ہوتے۔ بادشاہ لوگوں کو مُرید ہونے سے روکتا ہے اور بارہا ان سے کہتا ہے کہ مجھے کیا حق حاصل ہے کہ خود کہیں پہنچے بغیر دوسروں کی رہنمائی کا دم بھروں، لیکن لوگ

نہیں مانتے اور ہزاروں اس کی مُرید میں داخل ہو گئے ہیں۔ جب کوئی اصرار کرتا ہے اور بادشاہ اس کی پیشانی پر اخلاص وراستی کا نشان دیکھتا ہے تو اس کی بعیت قبول کرتا ہے۔''

اکبر کے دین الٰہی کے فتنے کے خلاف آواز بلند کرنا حضرت خواجہ باقی باللہ جیسے سرفروش کا ہی کام تھا۔

حضرت ۱۲ جولائی ۱۵۶۴ء کو کابل میں پیدا ہوئے حضرت کا نام نامی گرامی رضی الدین ہے۔ لیکن حضرت خواجہ باقی باللہ خواجہ محمد باقی باللہ اور خواجہ محمد باقی باللہ بیرنگ کے القاب سے مشہور ہیں۔

حضرت کا خاندان وردونشانہ روایات کا حامل تھا۔ حضرت کے والد قاضی عبدالسلام خلجی علم وفضل میں خصوصی امتیاز رکھتے تھے۔ وہ عالم باعمل ہونے کے علاوہ صاحب وجد وحال تھے۔ ارباب فضل وکمال کے حلقہ میں اُن کو ایک خاص مقام حاصل تھا۔ باوجود دنیاوی اعزاز اور مذہبی تقدس کے اُن کے مزاج میں عجز وانکسار تھا۔ انہوں نے کابل میں شادی کی تھی۔

حضرت کا سلسلہ نانا کی طرف سے حضرت خواجہ احرارؒ کے نانا حضرت شیخ عمر یاغستانی تک پہنچا ہے۔ ''حضرت القدس'' میں درج ہے کہ حضرت کی نانی صاحبہ خاندان سادات سے تھیں۔

ایام طفولیت سے ہی حضرت میں تجرید وتفرید شوق وذوق، اور متانت وسنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ حضرت خلوت پسند تھے۔ اپنے ہم عمر بچوں کی طرح حضرت کھیل کود میں دل چسپی نہیں لیتے تھے۔ حضرت کی پیشانی سے آثار بزرگی ہویدا تھے۔

حضرت کی عمر جب چار سال چار ماہ اور چار دن کی ہوئی تو حضرت کے والد ماجد نے بسم اللہ خوانی کو رسم بڑے جوش وخروش سے کی حضرت کے والد بزرگوار خود ایک جلیل القدر عالم تھے۔ ان کو تصوّف، فقہ اور حدیث میں دست گاہ حاصل تھی۔ انہوں نے حضرت کو ایک مکتب میں داخل کیا۔ حضرت نے جلدی ہی قرآن مجید ختم کیا۔ حضرت جب ابتدائی علوم سے فارغ ہوئے تو مولانا صادق حلوائی کی خدمت میں پہنچے اور ان کے حلقۂ درس میں شریک ہوئے۔ جب مولانا صادق حلوائی کابل سے ماورا النہر تشریف لے گئے تو حضرت نے ان کی رفاقت نہیں چھوڑی، ماوراء النہر میں بھی کچھ عرصے تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ علوم رسمیہ کی تحصیل ابھی باقی تھی کہ حضرت کا کتابوں سے دل اُچاٹ ہو گیا اور وہ تلاش حق میں نکل کھڑے ہوئے۔ اب حضرت کو پیر کامل کی تلاش کشاں کشاں لئے پھرتی تھی۔ اگرچہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ کی روحانیت سے اور حضرت خواجہ عبداللہ احرارؒ کی روح مبارک سے حضرت کی تربیت ہوئی تھی۔ لیکن

پھر بھی حضرت شیخ ظاہر کے متلاشی تھے۔ اسی تلاش میں حضرت ماوراءالنہر، بخارا، بلخ، بدخشاں اور سمرقند تشریف لے گئے اور اسی تلاش میں حضرت ہندوستان بھی آئے اور دُرِ مقصود نہ پا کر واپس تشریف لے گئے۔

حضرت نے بہت سے پاک دلوں اور ارباب معرفت کی صحبت میں رہ کر روحانی فیوض وبرکات حاصل کئے۔ حضرت نے خواجہ عبیدؒ سے بعیت توبہ کی۔ وہ مولانا لطف اللہؒ کے خلیفہ تھے۔ اور مولانا لطف اللہ کو مولانا خواجگی دہیدیؒ کے خلیفہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔

لیکن اس بعیت توبہ میں حضرت کو استقامت حاصل نہ ہوئی۔ مزید جستجو سمرقند تشریف لے گئے اور وہاں حضرت شیخ سمرقندی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ حضرت خواجہ احمد بسویؒ کے جلیل القدر اور معزز خانواد ے سے تھے۔ حضرت نے شیخ سمرقندیؒ کی خدمت میں پہنچ کر تجدید توبہ کی۔ کچھ دن ان کی خدمت میں رہ کر حضرت نے ان سے رخصت ہونے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے اجازت نہیں دی اور فرمایا ''تم ابھی جوان ہو۔ کچھ دن اور ہماری صحبت میں رہو، اور اتنی جلدی فاتحہ کی درخواست کرنا

حدیثِ رسولُ الله

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ علاماتِ قیامت میں سے اوّل علامت آگ ہوگی جو ہانکے گی لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف۔

(بخاری)

حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ قریب ایک دوسرے کے ہوں گے اور جلدی گزریں گے۔

اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے اہل معرفت لکھتے ہیں کہ ایسے ذرائع پیدا ہو جائیں گے کہ لوگ ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں اور جلدی گزریں گے اجزا زمانے کے یعنی گزرے گا سال مانند مہینے کے۔ اور گزرے گا مہینہ مانند ہفتہ کے۔ اور گزرے گا ہفتہ مانند دن کے۔ اور گزرے گا دن مانند ساعت کے۔ اور بعض شارحین نے کہا کہ آمدورفت کے ذرائع وسیع ہو جائیں گے اور مشرق ومغرب کے باشند ے قریب ہو جائیں گے اور وقت تیزی سے گزرے گا۔ یہ سبب کثرت افکار واشغال کے۔ اور یہ سبب حوادث وشدائد کے اور نہیں محسوس ہوگا لوگوں کو کہ کس طرح گزر گئے رات دن۔

مناسب نہیں" حضرت نے جب بہت اصرار کیا تو ناچار انہوں نے فاتحہ پڑھی اور حضرت کے حق میں دعا فرمائی کہ خداوند تعالیٰ حضرت کو استقامت کی دولت سے مالا مال کرے۔

حضرت بعدازاں بلخ تشریف لے گئے وہاں حضرت امیر عبداللہؒ کی خدمت میں تجدید بیعت کی حضرت امیر عبداللہ بلخ ایک صاحب نسبت بزرگ ہونے کے علاوہ ایک بلند پایہ عالم بھی تھے۔ حضرت نے جو اُن سے فیض پایا اس کے متعلق حضرت فرماتے ہیں" مصافحہ کرنے کے ساتھ وہ نعمت حاصل ہوئی جس کے حاصل ہونے کی اُمید نہ تھی۔ خدا سے التجاد ہے ان بخششوں کی برکتیں قیامت تک باقی رہیں۔"

اس کے بعد حضرت پر ایک دوسری کیفیت طاری ہوئی۔ آئینہ دل صاف ہوا، استقامت کی دولت سے بہرہ ور ہوئے اور مدارج روحانی میں ترقی کے آثار نمایاں ہوئے۔

حضرت کا حوصلہ اتنا تھا کہ حضرت کو اب بھی خاطع خواہ تسکین و اطمینان حاصل نہ ہوا۔ چنانچہ حضرت فرماتے ہیں۔

"فقیر سمو جب العزیق تعلیق بلک جشیش (یعنی ڈوبتا ہوا ایک ایک تنکے کا سہارا پکڑتا ہے) ہر طرف ہاتھ ڈالتا تھا آخر ایک مخدوم نے فرمایا سودمند اور نتیجہ خیر وہی ذکر ہے کو سلسلہ بسلسلہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے۔ میری تشنگی اور بے قراری نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ اس عزیز سے ذکر و مراقبہ کا طریقہ حاصل کیا جائے۔ چنانچہ کیا گیا۔ دو تین سال تک اس عزیز کے بتائے ہوئے ذکر و مراقبہ پر مداومت کی گئی سنا گیا تھا کہ سالک جب تک چالیس سال کے قریب لا الٰہ کے میدان کو نہیں کر لیتا الا اللہ کی منزل تک نہیں پہنچتا ہے۔ فقیر کی ناتجربہ کاری نے اس بات پر آمادہ کیا کہ چالیس سال ذکر میں گزارے کو غنیمت جانے اور اسی صورت پر عبادت اور قناعت کئے جائے۔ ہر چند کہ اس اثناء میں اشارات غیبیہ دوسرے طریقے پر چلنے کی ہدایت کرتے تھے۔

حضرت نے رخت سفر باندھا اور کشمیر پہنچ کر حضرت شیخ بابا مئی والیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ خوارزم کے رہنے والے تھے۔ وہ ۹۱-۱۵۹۰ء میں تشریف لائے دوسال کے بعد مرزا یادگار نے ان کو زہر دلوادیا۔ ان کو کشمیر میں بہت اقتدار اثر اور اعزاز حاصل تھا۔ سلسلۂ نقشبندیہ کی بھی ان کو اجازت حاصل تھی۔ حضرت ان کے فیض نظر کی برکات سے بہرہ مند ہوئے۔

پیران کامل کی تلاش جاری رہی۔ حضرت لاہور پہنچے۔ پھر دہلی تشریف لے گئے۔ دہلی پہنچ کر حضرت نے شیخ عبدالعزیز کی خانقاہ میں قیام کیا۔ شیخ عبدالعزیز چشتیہ سلسلہ کے ایک مشہور و معروف بزرگ تھے۔ حضرت نے ان کے صاحب زادے شیخ قطب العالمؒ کے پاس کچھ دن یاد حق میں گزارے۔ "انفاس العارفین" میں درج ہے کہ ایک رات ایسا ہوا کہ شیخ قطب العالم پر یہ بات منکشف ہوئی کہ حضرت کا حصہ بخارا میں ہے۔ جب ان پر یہ بات منکشف ہوئی تو وہ فوراً باہر آئے اور حضرت کو یہ مژدہ سنایا کہ" آپ کو مشائخ بخارا بلاتے ہیں۔ اسی وقت روانہ ہو جائیے وہاں جائیے اور اپنا حصہ پائیے۔"

انفاق سے اس وقت کوئی خرقہ موجود نہ تھا۔ ایک کمر بند تھا سو وہی قطب العالمؒ نے حضرت کو عنایت فرمایا۔ حضرت نے اس کو بطور دستار لپیٹا اور بخارا کی راہ لی۔

"حضرت القدس" میں لکھا ہے کہ کہ ابھی حضرت ایک منزل کے

حَدِیثِ رَسُولُ اللّٰہ

حضرت ابوسعید حذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند آدمیوں نے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ سلم سے کہا یا رسول اللہ ہمیں حالات قیامت سے آگاہ کیجئے۔ فرمایا کہ جب قیات ہوگی تو ایک شخص پکار کر کہے گا، جو اُمت جس چیز کی عبادت کرتی تھی وہ اُسی کے پیچھے پیچھے آئے پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری چیزوں یعنی بُتوں اور پتھروں کی پرستش کرتے تھے۔ ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا اور سب کے دوزخ میں جا گریں گے۔ یہاں تک کہ صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتے تھے۔ خواہ وہ نیک ہوں یا بد پھر دوزخ کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا اور شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ انبیاء علیہ السلام دعا کریں گے اے اللہ ان کو سلامتی سے گزار دے۔ اہل ایمان پُل صراط سے بجلی کی مانند تڑپ کر نکل جائیں گے۔ بعض ہوا کی مانند، بعض پرندوں کی مانند، بعض تیز رو اور خوش رفتار گھوڑوں کی مانند گزر جائیں گے۔ اُن میں سے بعض بے ضرر گزر جائیں گے اور بعض زخم کھا کر گزریں گے۔ بعض دوزخ میں دھکیل دئے جائیں گے۔ پھر جب عذاب کے بعد مومنوں کو آگ سے نجات دی جائے گی ان کو نہر میں ڈال دیا جائے گا جو جنت کے دروازے پر ہوگی۔ یہ لوگ نہر سے تروتازہ ہو کر نکلیں گے۔

فاصلے پر تھے کہ مولانا خواجگی امکنگیؒ کو بذریعہ کشف حضرت کے آنے کا علم ہوا۔ حضرت خواجہ امکنگیؒ حضرت کو لینے کے لئے نکلے۔ راہ میں ملاقات ہوئی۔ وہ حضرت کو اپنی خانقاہ میں لائے۔ انہوں نے حضرت کے آرام وآسائش کا ہر طرح انتظام کیا اور اپنے مریدوں سے فرمایا کہ خواجہ (حضرت) کے لئے جاڑے کا انتظام کرو۔ یہ سن کر حضرت نے عرض کیا کہ "میں جاڑے کا انتظام اپنے ساتھ رکھتا ہوں۔" اس پر حضرت خواجہ امکنگیؒ نے فرمایا کہ "ہم پہلے سے جانتے ہیں کہ تم ہر چیز رکھتے ہو۔ چراغ مہیا کر کے اور روغن فتیلہ تیار کر کے لائے ہو، بلکہ روشن کر کے۔" پھر حضرت خواجہ امکنگیؒ نے حضرت کو بیعت سے مشرّف کیا۔ خواجہ امکنگیؒ اپنے والد حضرت خواجہ درویش محمد کے مرید اور خلیفہ تھے۔ وہ تیس سال تک اپنے والد کی مسند ارشاد پر رونق افروز رہے۔ حضرت خواجہ درویش محمد اپنے ماموں مولانا محمد زاہد حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ کے خلیفہ تھے۔ اس طرح حضرت کا شجرہ طریقت حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ پہنچا ہے جو سلسلۂ نقشبند کے ایک مشہور ومعروف بزرگ ہیں۔

حضرت خواجہ امکنگیؒ نے حضرت کی تین شبانہ روز اپنے پاس رکھ کر سلسلۂ نقشبندیہ کی تعلیم دی اور پھر خرقہ خلاف سے سرفراز فرما کر ہندوستان جانے کا حکم دیا۔

حضرت خواجہ امکنگیؒ کے اور مریدوں کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ حسد بت کی آگ میں جلنے لگے۔ حضرت خواجہ امکنگیؒ کو جب یہ معلوم ہوا ہوں نے ان لوگوں کو اس طرح سمجھایا "تمہیں معلوم نہیں کہ یہ جوان س رتبہ کا آدمی ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص ہمارے پاس تحصیل تعلیم و ین کے لئے نہیں بلکہ احوال حاصلہ کی تصحیح کے لئے آیا تھا۔ اس کی تحصیل لیم وتلقین تو ایک اور ہی ذریعہ سے ہوئی تھی اور اسے کامل ومکمل کر کے ہمارے پاس بھیجا گیا تھا، ارجب یہ ہے تو ضرور ہے کہ جو شخص جیسا آئے گا ویسا جائے گا۔"

اپنے پیرومرشد کا حکم پا کر حضرت ہندوستان روانہ ہوئے۔ کچھ عرصے لاہور میں قیام کر کے حضرت دہلی میں جس کو دارالاولیاء اور بیت الفقراء ہونے کا شرف حاصل ہے۔ رونق افروز ہوئے، اور دہلی میں ہی باقی زندگی سلسلۂ نقشبندیہ تعلیم وتلقین لوگوں تک پہنچانے میں گزاری۔ سلسلہ نقشبندیہ کی ابتدا تو حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبندؒ سے ہوئی لیکن اس سلسلہ کو ہندوپاک وبنگلہ دیش کے برصغیر روشناس کرانے اور پھیلانے کی سعادت حضرت کے حصے میں آئی۔

حضرت کے دہلی کے قیام کے دوران اکبر بادشاہ کے ایک درباری رُکن السلطنت نواب مرتضیٰ خاں شیخ فرید نے حضرت کی بہت خدمت کی اور حضرت کی خانقاہ کے اخراجات کا کفیل ہوا۔ حضرت نے (حضرت خواجہ باقی باللہ) دہلی میں سکونت اختیار کر کے یہ مناسب سمجھا کہ عوام وخواص اور خصوصاً ارباب اقتدار سے میل جول رکھا جائے تاکہ ذہنی زبوں حالی اور پستی اور شاہی دربار کی مذہبی اختراعوں اور بدعتوں اور معاشرتی برائیوں سے آگاہ کرنے کا موقع ملے۔ نہایت متانت، سنجیدگی اور خاموشی سے حضرت نے درباری بدعتوں کے خلاف متشرع اور دین دار باریوں اور اُمرائے سلطنت کو مذہبی اُمور میں مداخلت کی مخالفت پر تیار کیا۔ حضرت نے شاہی دربار کے خلاف ایک محاذ قائم کر کے شاہی دربار سے جو بدعت، تجدّد اور مذہبی اختراع کی لہریں آرہی تھیں ان میں عوام وخواص کو ڈوب جانے سے بچایا۔

یہ حضرت کے فیض تربیت کا ہی اثر اور نتیجہ تھا کہ میراں صدر جہاں جو ۱۵۹۶ء میں اکبر کے مرید شاہی کے حلقہ میں داخل ہوا تھا۔ پانچ چھ سال کے بعد حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کا طالب ہوا۔ حضرت نے ان کو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سپرد فرمایا۔ حضرت کے حلقۂ ارادت میں ایک اور درباری بھی شامل ہوئے۔ یہ مرزا حسام الدین احمد تھے جو شیخ مبارک کے داماد تھے اور ابوالفضل اور فیضی کے بہنوئی تھے۔ غرض بخشی شیخ فرید نے جو حضرت کا معتقد تھا، عبدالرحیم خانخاناں جس کو حضرت سے عقیدت تھی۔ قلیچ خاں اور دیگر رفقائے کار نے ملک میں روحانی انتشار اور درباری بدعتیں اور اختراع پھیلنے سے روکا۔

حضرت کو دہلی میں دو تین سال سے زیادہ رشد وہدایت کا موقع نہ ملا، لیکن حضرت نے جو امن وعافیت اور سلامتی دین کا خیمہ سرزمین ہند میں نصب کیا اور جس کے نیچے عوام وخواص اور شاہی درباریوں نے بیٹھ کر اطمینان اور سکون کا سانس لیا۔ اس کو دربار شاہی کی تند وتیز ہواؤں کے جھونکے نہ ہلا سکے اور نہ گرا سکے، یہاں تک کہ جہانگیر سے وعدہ لیا گیا تخت شاہی پر بیٹھ کر وہ شرعی احکام کی حرمت برقرار رکھے گا اور پاسبان دینِ اسلام کا کردار کرے۔

﴿حضرت﴾ کی دو بیویاں تھیں۔ ایک بیوی سے خواجہ عبیداللہ اور دوسری بیوی سے خواجہ نصراللہ پیدا ہوئے۔ خواجہ عبیداللہ ربیع الاول ۱۰۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت نے ان کا نام حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ کے نام پر رکھا۔ انہوں نے "تذکرہ مشائخ" نظم میں سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں ایک لاکھ اشعار ہیں۔

حضرت عبداللہ ماہ رجب ۱۰۱۰ھ میں پیدا ہوئے آپ اپنے بڑے

بھائی سے چار مہینے چھوٹے ہیں۔ آپ نے قرآن شریف حفظ کیا اور علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل سے فارغ ہوکر علم باطنی کی طرف متوجہ ہوئے۔

حدیثِ رسول اللہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھ۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔ بیماری سے پہلے صحت کو۔ افلاس سے پہلے خوش حالی کو۔ مشاغل سے پہلے فراغت کو۔ موت سے پہلے زندگی کو۔

حضرت کے دونوں صاحب زادے کم سنی میں ہی شفقت سے محروم ہوگئے تھے۔ حضرت نے اپنے دونوں صاحب زادوں کو حضرت مجدّد الف ثانی سے توجہ دلائی۔

"زبدۃ المقامات" میں اس کی کسی قدر تفصیل ہے۔ حضرت نے اپنے خلیفہ حضرت شیخ احمد مجدّد الف ثانیؒ کو ہدایت فرمائی تھی کہ وہ ان کے حق میں دعا کریں اور ان کو توجہ دیں۔ چنانچہ حضرت کے وصال کے بعد انہوں نے ایسا ہی کیا۔ حضرت نے ان کو یہ بھی تاکید فرمائی تھی کہ جب وہ دونوں صاحب زادے سن شعور کو پہنچیں تو وہ اُن کو کچھ دن اپنی صحبت میں رکھیں اور ان کو تعلیم وتلقین سے بہرہ ور کریں۔ تعلیم وتلقین سے بہرہ ور ہوکر دونوں صاحبزادے درجہ کمال کو پہنچے۔

حضرت کے خلفاء میں حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانیؒ کا نام نامی اسم گرامی سرفہرست ہے۔ ان کے والد حضرت شیخ عبدالاحد ایک بلند پایہ بزرگ تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہند میں ۱۴۔ شوال ۹۷۱ھ کو پیدا ہوئے۔ حضرت (حضرت خواجہ باقی باللہ) کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے، اور جلد ہی خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ شہنشاہ جہانگیر کو آپ کا بڑھتا ہوا اقتدار اور اثر پسند نہیں تھا۔ جہانگیر نے ان کو دربار میں آنے کی دعوت دی۔ انہوں نے دعوت قبول کرلی۔ جب وہ دربار میں آئے تو انہوں نے نہ تو سجدہ کیا اور نہ دیگر شرعی امور کی پروا کی جہانگیر کو یہ بات ناگوار گزری، اسنے ان کو گوالیار کے قلعہ میں نظر بند کردیا۔ کچھ دن قید و بند کی تکلیف برداشت کیں، آپ کی رہائی کا حکم ہوا۔ ان کا وصال ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ کو ہوا۔ مزار مبارک سرہند میں مرجع خاص دعام ہے۔ ان سے مجددیہ سلسلہ چلا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے علاوہ حضرت کے اور بھی خلفاء تھے۔ تاج الدین سنبھلی حضرت کے سب سے پہلے خلیفہ تھے۔ ان کو حضرت سے ایک خاص قسم کا لگاؤ تھا۔ پرسشِ اسرار اور استغفار حال میں بے باک تھے۔ ان کی عمر کا زیادہ حصہ حجاز اور مصر میں گزرا۔ انہوں نے بصرہ، بغداد اور حجاز میں سلسلہ نقشبندیہ کو پھیلایا۔ انوں نے کئی کتابیں لکھیں یا ترجمہ کیں۔ ان کی مشہور تصنیف "الرسالہ فی سلوک خلاصۃ السادات نقشبندیہ" ہے۔ ان کی دیگر تصانیف "جامع الفوائد" اور "آداب المریدین" کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے مولانا جامی کی مشہور کتاب "نفحات الانس" اور واعظ کاشفی کی کتاب "رشحات" کا عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ آپ نے ہندوستان سے باہر رہ کر سلسلے کی خدمت کی۔ "حضرت القدس" میں آپ کی عمر بوقتِ وصال ننانوے سال کی بتائی گئی ہے۔ آپ نے ۲۶ ربیع الاوّل ۱۰۵۲ھ کو دارفانی سے کوچ کیا۔ آپ کا مزار مکہ معظمہ میں ہے۔

حضرت کے جس خلیفہ کو حضرت کی تیمارداری کی سعادت نصیب ہوئی وہ مرزا حسام الدین احمد تھے۔ انہوں نے ہی حضرت کی تکفین وتجہیز، تدفین کی خدمت انجام دی۔ حضرت کے آخری ایام میں وہی حضرت کی خدمت میں سرگرداں تھے۔ ان کے والد قاضی نظام الدین بدخشی مخاطب بہ غازی خاں شہنشاہ اکبر کے درباری تھے، وہ شیخ مبارک کے داماد اور ابوالفضل اور فیضی کے بہنوئی تھے۔ باپ کے انتقال کے بعد موروثی منصب پر فائز ہوئے۔ خانخاناں کے ساتھ ایک مہم پر دکن گئے۔ وہاں انہوں نے دنیائے دوں کو ترک کرنے اور راہِ فقر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ خانخاناں نے ان کو بہت سمجھایا لیکن ان کے فیصلے میں نظر ثانی کی گنجائش نہ تھی۔ وہ کپڑے پھاڑ کر اور بدن کو کیچڑ مل کر دیوانوں کی طرح گلی کوچوں میں پھرنے لگے۔ خانخاناں نے ان کی درخواست بادشاہ کے پاس بھیجی۔ انکو دہلی آنے کی اجازت ہوئی۔ وہ دہلی آئے تو حضرت کی زیارت سے مشرّف ہوئے۔ حضرت کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے، خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ اپنے پیرو مرشد کے وصال کے بعد انہوں نے اپنے پیرزادوں خواجہ عبیداللہ المعروف بہ خواجہ کلاں اور خواجہ عبیداللہ کی پرورش اور خبرگیری کو اپنے لئے باعثِ سعادت اور عین خوش قسمتی سمجھا۔ ان کا ۱۶۳۳ء میں ان انتقال ہوا۔

حضرت کے ایک اور خلیفہ شیخ الہداد ہیں، جن کے سپرد مہمانوں کی خبرگیری، لنگر کی نگرانی اور خانقاہ کی خدمت گاری تھی۔ انہوں نے اپنے پیرو مرشد کے وصال کے بعد پیرو مرشد کے مزار پر مجاور کی حیثیت سے زندگی گزاردی۔

حضرت سے جو بھی ملتا وہ حضرت کے اخلاق وعادات سے [illegible]

ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ اخلاقی فضائل کے باب میں حضرت کے معاصرین میں چند ہی درویش حضرت کے ہم رتبہ تھے۔ حضرت کی بے لوث خدمتِ خلق، تواضع بے نفسی، خشوع وخضوع، انکسار اور عجز زبان زد عام وخاص تھے۔ حضرت عزلت اور گوشہ نشینی پسند فرماتے تھے۔ حضرت زیادہ تر خاموش رہتے تھے۔ کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا حضرت کا شیوہ تھا۔ سلام میں سبقت اور مصافحہ میں پیش قدمی فرماتے تھے۔ مخلوق کی حاجت روائی میں کبھی پہلوتہی نہیں فرماتے تھے۔ علماء فقراء اور درویشوں کی تعظیم وتکریم میں دریغ نہیں فرماتے تھے۔

حضرت شفقت وترحم وخلوص میں اپنی مثال آپ تھے۔ حضرت انسانوں پر ہی نہیں بلکہ جانوروں پر بھی شفقت فرماتے تھے۔ ایک رات حضرت تہجد کی نماز کے لئے اُٹھے۔ حضرت نماز میں مشغول ہوئے تو ایک

حَدِيْثِ رَسُوْلُ الله

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے علم کو اس غرض سے حاصل کیا کہ وہ اس سے علماء پر فخر کرے یا جاہلوں سے جھگڑے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے۔ اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اُس علم کو سیکھا جس سے اللہ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے۔ لیکن اس غرض سے سیکھا کہ وہ اس سے دنیا کی متاع حاصل کرے قیامت کے دن اُس شخص کو جنت کی خوشبو بھی میسر نہ ہوگی

(ابوداؤد)

بلی حضرت کے لحاف پر سوگئی۔ جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ بلی لحاف پر سو رہی ہے۔ حضرت نے بلی کو لحاف پر سے ہٹانا پسند نہیں کیا۔ خود بیٹھے رہے اور بلی لحاف پر سوتی رہی۔

حضرت کی رقتِ طبع کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ حضرت کا ایک پڑوسی نہایت مفسد اور شر پسند تھا۔ خواجہ حسام الدین نے شہر کوتوال سے اس کی شکایت کی۔ کوتوال نے اس کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔

حضرت کو جب یہ معلوم ہوا تو حضرت کو رنج ہوا اور خواجہ حسام الدین پر حضرت خفا ہوئے۔ انہوں نے حضرت کو اس کی شرارتیں بتائیں اور بہت کچھ اس کے خلاف کہا۔ حضرت نے ان سے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو صالح باصفا اور گناہوں سے پاک وصاف سمجھتے ہو، لیکن میں تو اپنے آپ کو اس سے بہتر اور ممتاز نہیں سمجھتا۔ حضرت نے کوتوال سے اس کی سفارش کی اور وہ رہا ہو کر حضرت کی خدمت کی برکت سے نیک اور صالح بن گیا۔

حضرت تحمل وبردباری کے پیکر تھے۔ فیاضی، زہد واستغنا اور سادہ مزاجی کا مجسمہ تھے۔ تسلیم ورضا اور توکل وقناعت میں منفرد تھے۔ حضرت ہمیشہ وضو سے رہتے تھے۔ حضرت اپنے اوقات کو عبادت الٰہی سے معمور رکھتے تھے۔ حضرت اخفائے حال میں کوشاں رہتے تھے۔

حضرت کے علمی ذوق کا حضرت کی تفسیر سے بخوبی پتہ چلتا ہے۔ حضرت نے آیۃ کریمہ وھو محکم اینما کنتم اور آیۃ کریمہ اینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ کی تفسیر قلم بند کی ہے۔ حضرت کا یہ رسالہ اگرچہ مختصر ہے، لیکن سلوک کے مضمرات ومتعلقات پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔

حضرت کے مکتوبات بھی حضرت کے علمی ذوق کا آئینہ دار ہیں۔ حضرت کو شعر وشاعری کا بھی ذوق تھا۔ حضرت نے اپنے صاحب زادوں کی پیدائش کے موقع پر برجستہ اور معنی خیز تہنیت نامے لکھے ہیں۔

حضرت فرماتے ہیں: "پیر تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک پیر خرقہ، دوسرے پیر تعلیم اور تیسرے پیر صحبت۔"

حضرت ان کی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں۔ "پیر خرقہ اسے کہتے ہیں جس سے خرقۂ ارادت لوگوں نے پہنا ہو اور جس سے لوگوں نے خرقۂ تبرک واجازت پایا ہو۔ پیر تعلیم ذکر واشغال کی تعلیم دیتا ہے۔ پیر صحبت اسے کہتے ہیں جس سے لوگ صحبت رکھیں اور اس کی صحبت سے منافع وترقیات حاصل کریں۔

حضرت نے مطلق اور مرشد کا فرق اس طرح بتایا کہ: "اصطلاح میں پیر خرقہ کو پیر مطلق کہتے ہیں اور پیر تعلیم اور پیر صحبت کو مرشد کہتے ہیں۔"

حضرت کشف کے متعلق فرماتے ہیں: "کشف دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کشف دُنیوی اور یہ آدمی کے مطلقاً کچھ کام نہیں آتا۔ دوسرے کشف اُخروی۔ اس کا بیان قرآن وحدیث میں نہایت صراحت ووضاحت کے ساتھ ہوا ہے۔ یہی کے لئے کافی دوانی ہے، اور کوئی کشف اس کی برابری نہیں کرسکتا۔"

مراقبہ کی حقیقت کے متعلق حضرت فرماتے ہیں "مراقبہ کی حقیقت انتظار ہے اور انتظار طلب میں صفائی مقصود ہوتی ہے، اس حالت میں کہ طلب اسی قوت اور طاقت سے نکل گیا ہو اور خداوند تعالیٰ کے القا کا مشاق اور اس کی خواہش میں مستغرق ہوا ہو، اور قوت کی دید کوشش کا غبار ہے اور

آستانہ کا انتظار کرنا حق کی کشش ہے۔ ایسا مراقبہ سوا منتہی یا قریب الانتہا شخص کے دوسرے کو حاصل نہیں ہوتا۔"

توکل کے متعلق حضرت فرماتے ہیں۔ توکل یہ نہیں ہے کہ اسباب کو چھوڑ بیٹھ جائیں، کیوں کہ یہ سوئے ادب ہے، بلکہ توکل کا مطلب یہ ہے کہ اسباب مشروع اختیار کریں اور سبب کی طرف نہ کریں، کیوں کے سبب مثل دروازہ کے ہے۔ جس کو حق تعالیٰ نے مسبب کی طرف پہنچنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ پس اس حالت میں اگر کوئی شخص دروازہ کو اس اُمید پر بند کرلے کہ اوپر سے اس کا رزق آجائے گا تو اس نے حق تعالیٰ کے ساتھ بے ادبی کی، کیوں کہ یہ دروازہ اسی کا بنایا ہوا تھا۔ پس کھلے ہوئے دروازے کو بند نہیں کرنا چاہئے اور خدا پر سونپ دینا چاہئے، چاہے وہ دروازے سے بھیجے یا غیب عطا کرے، اس کا اختیار ہے۔"

حضرت صاحبِ کشف و کرامات بزرگ تھے۔ حضرت سے بہت سی کرامتیں ظاہر ہوئیں۔

ایک نوجوان خراسان سے دہلی آیا۔ اُس کو پیر کامل کی تلاش تھی۔ دہلی آکر وہ نوجوان قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے مزار مبارک پر معتکف ہوا۔ وہ حضرت قطب الاقطاب کی رُوح پُرفتوح سے اس بات کا طالب تھا کہ کسی مرشد کامل کا اس کو پتہ بتایا جائے تا کہ وہ ان سے وابستہ ہوکر راہ سلوک بخیر و خوبی طے کرسکے۔ ایک رات عالم رویا میں حضرت قطب الاقطابؒ نے اس سے فرمایا: "آج کل سلسلہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ دہلی آئے ہوئے ہیں۔ تم ان کی خدمت میں جاؤ اور ان سے اکتسابِ فیض کرو۔" یہ مژدہ جاں فزا پاکر وہ خراسانی نوجوان بہت خوش ہوا اور ان بزرگ کو جن کی اس کو بشارت ہوئی تھی تلاش میں سرگرداں پھرنے لگا۔ آخر بخت رسا نے اس کو حضرت کے پاس پہنچا دیا۔ حضرت سے اس نے خواب کا واقعہ بیان کیا۔ حضرت نے خواب کا ماجرا سُن کر فرمایا "میں مرد کامل کہاں۔ فقیر اپنے آپ کو اس ارشاد کا اہل نہیں سمجھتا۔ وہ بزرگ کوئی اور ہی ہوں گے۔" حضرت نے اس قدر انکسار سے معذرت کی کہ وہ خراسانی نوجوان واپس چلا گیا۔

دوسری رات قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے اس نوجوان سے عالم رویا میں پھر فرمایا: "وہ بزرگ وہی ہیں جن کے پاس تم گئے تھے۔ تم نے ان کا انکسار دیکھ لیا۔ عاجزی اور انکسار تو اُن کا زیور ہے۔"

اس خواب کے بعد وہ نوجوان حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا اور عرض کیا "میں اب آپ کے آستانہ سے سر ہرگز نہ اُٹھاؤں گا۔ حضور مجھے اپنے گداؤں میں پڑا رہنے دیں۔ میں اب یہاں سے نہیں جاؤں گا۔"

حضرت کو اس پر رحم آیا اور از راہِ شفقت حضرت نے اس کو اپنے حلقۂ ارادت میں داخل کیا۔ حضرت کی خدمت میں رہ کر وہ نوجوان درجہ کمال کو پہنچا۔

حضرت ایک دن نماز جماعت سے ادا کرنے کی غرض سے ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ نماز کے دوران حضرت کے سینہ بے کینہ سے ایک ایسی آواز نکلی کہ جس سے سب نمازی متحیر ہوئے۔ حضرت فرض پڑھ کر مسجد سے باہر تشریف لائے تا کہ حضرت کے حال کا کسی پر انکشاف نہ ہو۔ اس کے بعد بجائے مسجد میں نماز پڑھنے کے حضرت اپنی قیام گاہ پر اپنے مریدین و معتقدین کے ساتھ نماز کا فریضہ ادا کرتے تھے۔ ایک مکان میں حضرت کے جاں نثار حضرت کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے دیکھا کہ جس طرح حضرت کا مونہہ قبلہ کی طرف ہے اُسی طرح حضرت کا مونہہ ان لوگوں کی طرف بھی ہے۔ گویا حضرت ان لوگوں کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر اُس شخص پر ہیبت طاری ہوئی۔ نماز کے بعد اس شخص نے جو کچھ دیکھا تھا حضرت سے بیان کیا۔ حضرت نے اس شخص کو تاکید فرمائی: "خبردار، ان اسرار کو کسی سے بیان نہ کرو۔"

ایک دن حضرت کے سائیس کا لڑکا سراسیمہ اور پریشان حضرت کی خدمت میں آیا اور حضرت کے قدموں پر گر کر رو کر کہنے لگا "میرے باپ کے پیٹ میں سخت درد ہے۔ حضور ان کے لئے دعا فرمائیں۔" حضرت نے اس سے فرمایا "یہ درد تو اس نے خود مول لیا ہے۔ اس نے بے زبان گھوڑے کا حق لیا ہے۔ یہ اس کی سزا ہے۔ اگر وہ گھوڑے کا حق گھوڑے کو واپس کردے تو اس کی جان بچ سکتی ہے۔"

حضرت کا یہ پیغام اس لڑکے نے اپنے باپ کو جا کر سنایا۔ سائیس نے حضرت کا پیغام سُن کر کہا: "بات یہی ہے جو حضرت نے فرمائی ہے۔ میں نے گھوڑے کا حق لیا ہے۔ آج ایسا ہوا کہ روغن اور دانہ گھوڑے کے لئے تھا میں نے لے لیا۔ روغن اور دانہ گھوڑے کو دینا تھا کہ اچھا ہوگیا۔

ایک دن حضرت کا ایک مرید حضرت کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے اس کو دیکھ کر یہ محسوس کیا کہ وہ پریشان ہے۔ حضرت نے جب اس سے پریشانی کی وجہ پوچھی تو اس نے عرض کیا "حضور بیوی سخت بیمار ہے۔ بظاہر اس کے بچنے کی کوئی اُمید نہیں ہے۔ حضور اس کے لئے دعا فرمائیں اور اس کے حال پر توجہ فرمائیں" حضرت نے اس سے فرمایا "پریشانی کی کوئی بات نہیں اللہ میں سب طاقت ہے۔ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ تم اپنے گھر جاؤ اور اپنی بیوی کو ایک چادر اُڑھادو۔"

اس نے ایسا ہی کیا۔ حضرت بہ نفس نفیس اس کے گھر تشریف لے گئے اور اس کی بیوی کے پاس کچھ دیر کھڑے رہے۔ تھوڑی دیر تک دفع مرض کے لئے حضرت نے اس پر توجہ کی۔ بعد ازاں فرمایا "اس کو صحت ہوگئی۔" جب حضرت واپس جانے لگے تو وہ شخص حضرت کے ساتھ ساتھ دروازہ تک گیا۔ حضرت نے اس کو رخصت کیا۔ وہ شخص جب گھر میں داخل ہوا تو اس کو یہ دیکھ کر تعجب بھی ہوا اور خوشی بھی ہوئی کہ اس کی بیوی جو کچھ دیر پہلے بے حس وحرکت پڑی تھی۔ اب بیٹھی ہوئی تھی۔ اور بالکل تندرست تھی۔ مرض کا کوئی اثر باقی تھا۔

حضرت کے پڑوس میں ایک شخص رہتا تھا۔ اس پر ایک حاکم نے جبر وتشدد کیا اور اسکو گھر سے نکال دینے کی کوشش کی۔ حضرت کو اب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو حضرت سخت برہم ہوئے۔ حضرت نے اس حاکم سے فرمایا "اس محلّے میں فقراء رہتے ہیں ظلم کرنا جائز نہیں۔" وہ ظالم حاکم حکومت کے نشہ میں اتنا چور تھا کہ حضرت کے کہنے کی اس نے کچھ پروانہ کی حضرت نے دوبارہ اس کو نصیحت فرمائی اور کہا "ہمارے خواجگان بہت عزت دار ہیں۔ اگر تو صحیح راستے پر نہیں آیا اور ظلم سے باز نہیں آیا تو صرف تیری جان ہی نہیں بلکہ بہت سی جانیں جائیں گی۔" اس نے پھر بھی پروانہ کی دو تین دن کے بعد وہ حاکم چوری کے الزام میں گرفتار ہوا اور مع اپنے گھر والوں اور خویش واقربا کے قتل کیا گیا۔

ایک دن حضرت کے دستِ مبارک میں آئینہ تھا۔ حضرت نے اپنی رفیقہ حیات سے فرمایا کہ ہم تم مل کر آئینہ دیکھیں۔ انہوں نے حضرت کو آئینہ میں دیکھا تو وہ خوف زدہ ہو کر لرزنے لگے۔ انہوں نے آئینہ میں دیکھا کہ حضرت ضعیف ہیں اور ڈاڑھی سفید ہے۔ حضرت اپنی اہلیہ کو پریشان دیکھ کر مسکرائے اور پھر اپنی اصلی صورت ان کو دکھائی کہ ڈاڑھی کے بال کالے تھے۔

ایک ضعیف عورت کا تین چار سال کا لڑکا قلعہ فیروز آباد کی دیوار سے گر پڑا۔ اس کی ناک اور کان سے خون بہہ رہا تھا۔ اس ضعیفہ کو حضرت سے نہایت عقیدت تھی۔ وہ گریہ وزاری، بے تابی اور بے قراری کی حالت میں حضرت کی خدمت میں آئی اور حضرت سے دُعا کی طالب ہوئی۔ حضرت نے اس کو تسکین دیتے ہوئے فرمایا: "تو پریشان کیوں ہے؟ ممکن ہے تیرا لڑ مرا نہ ہو۔" پھر حضرت نے اس ضعیفہ سے فرمایا اس لڑکے کو ہمارے حجرہ میں لے آؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا حضرت نے تھوڑی دیر توجہ فرمائی۔ حضرت کی توجہ سے اس لڑکے میں حس وحرکت پیدا ہوئی۔ حضرت نے حجرے سے باہر تشریف لا کر فرمایا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ غالباً وہ مرا نہیں ہوگا۔ وہ زندہ ہے۔" ضعیفہ اپنے لڑکے کو زندہ پا کر ہنسی خوشی گھر واپس گئی۔

ایک مرتبہ حضرت مسجد میں تشریف لے گئے تو منبر کے سامنے بیٹھے۔ خطیب منبر پر بیٹھا ہوا تھا۔ ناگاہ خطیب کی نگاہ حضرت کے جمالِ جہاں آرا پر پڑی۔ نگاہ کا پڑنا تھا کہ خطیب کانپنے لگا۔ اس میں طاقتِ گویائی باقی نہیں رہی۔ بے اختیار ہو کر وہ منبر سے نیچے گرا۔

مرزا الدین احمد کے والد قاضی نظام الدین بدخشی مخاطب بہ غازی خاں اکبر کے درباری تھے۔ والد کے انتقال کے بعد مرزا موروثی منصب پر فائز ہوئے۔ ان کی شادی شیخ مبارک کی لڑکی سے ہوئی تھی جو شیخ ابو الفضل اور فیضی کی بہن تھی۔ مرزا حسام الدین احمد جاہ ومنصب سے دست بردار ہو کر حضرت کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔ یہ بات ابوالفضل کو ناگوار گزری۔ وہ ان کو طرح طرح سے ستانے لگا۔ اور ان کی دل آزادی کرنے لگا۔

ایک دن مرزا حسام الدین احمد بہت ہی رنجیدہ خاطر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے ان کی حالت دیکھ کر ان سے دریافت فرمایا "کیا بات ہے؟ آج اتنے پریشان اور افسردہ کیوں ہو؟"

حضرت کا اتنا پوچھنا تھا کہ ان کی حالت غیر ہوگئی اپنے پیر ومرشد کے قدموں پر سر رکھ کر رونے لگے۔ حضرت کے بار بار اصرار پر انہوں نے بتایا: "حضور تو خود روشن ضمیر ہیں۔ میرے قرابت دار ابوالفضل نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ اس کو میرا حضور کی خدمت بجالانا اور حضور سے فیض

پانا پسند نہیں ہے۔ وہ مجھ کو فخر سید نیا کی طرف جانے کی ترغیب دیتا ہے۔ مجھ پر دباؤ ڈالتا ہے، اور جب اپنی کوشش میں ناکام ہوتا ہے تو مجھے بُرا بھلا کہتا ہے اور درپئے آزار ہوتا ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ میں اس مصیبت سے نجات پاؤں۔

حضرت نے یہ سن کر مرزا حسام الدین احمد کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ جو تم کو تکلیف پہنچاتا ہے، خود تکلیف سے دوچار ہوگا اور جو تمہارے تلاش حق کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس کا بہت جلد خاتمہ ہو جائے گا۔"

ابھی کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ اکبر کو ۱۶۰۰ء میں اسیر گڈھ کے محاصرہ پر جانا پڑا۔ ابوالفضل ساتھ تھا۔ فتح کے بعد جب اکبر آگرہ واپس ہونے لگا تو خانخاناں نے جو اُس وقت دکن میں تھا بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر ابوالفضل کو اس کے پاس دکن میں چھوڑ دیا جائے تو اُمورِ مملکت جلد از جلد بخیر وخوبی انجام پاسکیں گے۔ اکبر راضی ہوگیا۔ ابوالفضل کو خانخاناں کے پاس چھوڑ کر خود آگرہ روانہ ہوگیا۔

ابوالفضل کی خانخاناں سے نہیں بنی نظریاتی اختلافات کے علاوہ اس کو وہاں وہ عزت بھی حاصل نہیں تھی جو شاہی دربار میں حاصل تھی۔ یہاں تو وہ خانخاں کا ماتحت تھا۔ اور دربار شاہی میں وہ بادشاہ کا دستِ راست تھا۔ وہ خانخاناں کی ماتحتی اور برتاؤ زیادہ دن برداشت نہ کر سکا۔ اس نے آگرہ پہنچنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔

اُسی زمانے میں کچھ امراء اکبر کے مذہبی عقائد سے برگشتہ تھے شہزادہ سلیم (جہانگیر) کیمددگار ومعاون بن گئے۔ اکبر جب ان پریشانیوں میں مبتلا تھا تو اس کو اپنا دیرینہ خادم اور مشیر ابوالفضل یاد آیا۔ ابوالفضل کے نام شاہی فرمان جاری ہوا کہ وہ اپنے لڑکے عبدالرحمٰن کو اپنی بجائے وہاں چھوڑ کر خود جلد دربار میں پہنچ جائے۔ ابوالفضل کی مُراد پوری ہوئی۔ وہ اپنے لڑکے کو چھوڑ کر آگرہ روانہ ہوا۔

شہزادہ سلیم (جہانگیر) کو جو اُس وقت الٰہ آباد میں تھا، جب معلوم ہوا کہ ابوالفضل دکن سے آگرہ جانے والا ہے تو اس نے موقع کو غنیمت سمجھا۔ اُس وقت دربار میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو یہ چاہتے تھے کہ بجائے جہانگیر کے اس کا بیٹا خسرو تخت وتاج کا وارث ہو۔ شہزادہ سلیم (جہانگیر) نے یہ طے کیا کہ اگر ابوالفضل پھر دربار میں پہنچ گیا تو اس کے لئے تاج وتخت حاصل کرنے میں دشواری ہوگی۔ اس نے بندھیلہ کے راجہ نرسنگھ دیو کو لکھا کہ جب ابوالفضل اس کی حدود سے گزرے تو اس کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ چنانچہ ابوالفضل کا سر کاٹ کر جہانگیر کے پاس بھیج دیا گیا۔ یوں حضرت کی بددُعا آخر رنگ لائی۔

وفات سے کچھ دن قبل حضرت نے فرمایا "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ کے کسی بزرگ کا انتقال ہونے والا ہے۔"

اس زمانے میں حضرت نے ایک دن فرمایا "میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "جس غرض کے لئے تم کو لایا گیا تھا وہ پوری ہوگئی۔ اب کوچ کرنا ہے۔"

حضرت پر جب مرض کا غلبہ ہوا تو حضرت نے ایک رات حضرت خواجہ احرار قدس سرہ کو خواب میں دیکھا کہ فرمارہے ہیں: "پیراہن پہنو۔" حضرت یہ خواب بیان فرما کر مسکرائے اور فرمایا کہ اگر زندہ رہے ایسا ہی کریں گے ورنہ کفن پیراہن ہی ہے۔"

حضرت کے ایک مخلص مرید نے حضرت سے واپس جانے کی اجازت چاہی۔ حضرت نے اس کو اجازت نہیں دی اور اس سے فرمایا "ابھی چندروز تک سفر کا ارادہ نہ کرو، ہم خود سفر کرنے والے ہیں۔"

حضرت پر جمادی الآخر کی ۲۵ تاریخ ہفتہ کے دن سکتہ کے آثار نمایاں ہوئے۔ حضرت کے پاس جو لوگ اس وقت بیٹھے تھے ان میں سے کسی کی زبان سے اللہ العالمین نکلا۔ حضرت نے جو محبوب کا نام سنا تو حضرت کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ تھوڑا دن باقی تھا کہ حضرت اسم ذات میں مشغول ہوئے اور اللہ اللہ کہتے ہوئے ۲۵ جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ (۳۰ نومبر ۱۶۰۳ء) کو جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ حضرت کا مزار پُرانوار دہلی میں زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

اذان بت کدہ" چھپنے کے بعد بانو کا موڈ کئی ماہ سے بہت خوشگوار تھا اس کے چہرے کی شگفتگی کو دیکھ کر بار بار یہ احساس ہوتا تھا کہ واقعی ہم میاں بیوی ہیں۔ اور واقعی ہم دونوں کو قانونی حق حاصل ہے ایک دوسرے کی بلائیں لینے کا اور دن دہاڑے ایک دوسرے کے نخرے اٹھانے کا۔ چند سالوں سے ہم دونوں کے درمیان کشاکشی چل رہی تھی اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ کسی فقیر کی بددعا کی وجہ سے مجھے عشق کرنے کی عادت سی پڑ گئی تھی۔ ایک ایک ہفتے میں کئی کئی عشق لڑانا میری فطرت بن کر رہ گیا تھا اور آپ تو جانتے ہی ہیں کہ عشق و محبت میں نہ شکل کا اعتبار ہوتا ہے اور نہ نسل کا۔ کسی بھی برادری کی کیسی بھی صورت کی عورت نظر آتی تھی میں دفعتاً اس سے عشق شروع کر دیتا تھا۔ یقین کرلیں عشق و محبت کے بنیادی اصولوں کا میں نے ہمیشہ احترام کیا اور باتیں کرتے وقت ایک بار بھی کبھی یہ نہیں سوچا کہ یہ مس محترمہ کس برادری سے تعلق رکھتی ہیں اور ان کا چہرۂ بے نور کس قسم کا ہے۔ میں نے سورج کی روشنی میں بعض ایسی عورتوں سے بھی اظہار عشق کر دیا تھا جو اپنی بدصورتی کی وجہ سے آئینہ تک نہیں دیکھتی تھیں۔ ایک بار ایک سبزی بیچنے والی سے مجھے خواہ مخواہ ہی آناً فاناً عشق ہو گیا تھا اور میں نے ازراہ ایمانداری اس سے کہہ بھی دیا تھا کہ میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں اور خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے دن رات تم میرے خوابوں میں آ رہی ہو۔ اس نے میری بات سن کر مجھے اس طرح دیکھا تھا جیسے میں اشرف المخلوقات نہیں دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوں۔ یہ بات کسی طرح بانو کو بھی خبر ہو گئی تھی اس نے حسب عادت میرا فضیحتہ کیا اور کہا آپ کو شرم نہیں آتی۔ اظہار عشق سے پہلے یہ تو سوچ لیا کرو کہ ماتھا کہاں پھوڑ رہے ہو۔ آج سبزی فروش سے اظہار عشق کر رہے ہو کل کسی مہترانی سے اظہار محبت کرو گے۔ یہ محبت تو وبال جان بن کر رہ گئی ہے۔ میں نے تو سوچ لیا ہے کہ میں بچوں کو لے کر اپنے گھر چلی جاؤں گی پھر تم دن رات جی بھر کے عشق لڑانا۔ میں نے اس کی یہ جلی کٹی باتیں سن کر عرض کیا تھا بیگم! عشق نہ ذات دیکھتا ہے نہ پیشہ۔ وہ بے چاری اگر سبزی فروخت کر رہی ہے تو اس میں اس کا قصور کیا ہے یہ حالات کی مجبوریاں ہیں اور جب معیاری عورتیں دستیاب نہیں ہیں تو میں اپنا ذوق کہاں پورا کروں۔ آپ کو شرم نہیں آتی۔ عشق کی بھی ایک عمر ہوتی ہے، آپ اس عمر میں عشق لڑا رہے ہیں جس عمر میں لوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور قبر میں جانے کی تیاریاں کرتے ہیں۔ میں نے سینہ تان کر جواب دیا تھا بیگم جی! عشق کی کوئی عمر نہیں ہوتی عشق مرنے سے پانچ منٹ پہلے بھی کیا جا سکتا ہے۔ وہ لاحول پڑھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی تھی اور میں گھنٹوں یہ سوچتا رہا تھا کہ یہ عورتیں کس قدر ناقص العقل ہوتی ہیں بھلا بتایئے ان کو عشق کی عظمتوں تک کی خبر نہیں۔ پھر یہ شوہر کے مقام کو کیا پہچانیں گی!

ہماری کشاکشی کی دوسری وجہ یہ تھی کہ میں اپنے دوستوں پر ہمیشہ سے فدا تھا اور کیوں نہ ہوتا یہی بیچارے تو میری زندگی کا اصل سرمایہ تھے۔ بانو کہا کرتی تھی کہ آپ کے دوست سب کھاؤ پیر ہیں اور سب کے سب بیکار ہیں اور خودغرض ہیں۔ ان میں کوئی بھی کارآمد نہیں ہے۔ میں بانو کو سمجھایا کرتا تھا کہ میرے سب دوست چندے ماہتاب اور چندے آفتاب ہیں اور ایسے دوست صرف قسمت سے ملتے ہیں اور ایسے لوگ روز روز پیدا بھی نہیں ہوتے۔ ایسے باپرہیز لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں ایسے لوگوں کی غیبت کرنا کسی بھی مسلک کی رو سے جائز نہیں ہے۔ میری اس طرف داری سے وہ چراغ پا ہو جاتی تھی اور پھر ہمارے درمیان کئی کئی دن بول چال بند رہتی تھی۔ لیکن پچھلے چند مہینوں سے وہ بہت خوش تھی اور آج تو غضب ہی ہو گیا اس نے خود ہی کہہ دیا کہ میرا دل چاہ رہا ہے کہ آپ کے دوستوں کی ایک شاندار دعوت ہونی چاہئے۔ لہٰذا آپ سب کو نیوتا دیدو اور میں دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے طرح طرح کی ڈشیں تیار کروں گی جن کا ذائقہ قیامت تک یاد رہے۔ یقین کرو بانو کی یہ بات سن میں خوشی سے پاگل ہوتے ہوتے رہ گیا۔ اور سر کے بل کھڑے ہو کر میں یہ کہنے پر

مجبور ہو گیا بیگم! واللہ تم ایک شوہر پرست قسم کی عورت ہو اور تم پر ہزار بیویاں قربان۔ میں تمہارے اس جذبے کی قدر کرتا ہوں اور تمہیں دل کی گہرائی سے یہ دعا دیتا ہوں کہ اللہ تمہارے سہاگ کو سدا اسلامت رکھے اور تمہارے دسترخوان پر ارباب عقل ہمیشہ آتے رہیں اور کھاتے رہیں تو پھر میں سب دوستوں کو دعوت دے دوں؟

کتنے دوستوں کو مدعو کرو گے؟ بانو نے پوچھا۔

یہی تقریباً ایک درجن۔ کیونکہ میں سب دوستوں کو نہیں بلانا چاہتا، کچھ دوستوں کی تو ابھی دعوت کی تھی ان میں سے کچھ کو بلاؤں گا، باقی کچھ ایسے دوستوں کو میں بلانا چاہتا ہوں جنہیں کئی سال سے میں نے محروم کرر کھا ہے وہ راستے میں جب بھی ملتے ہیں للچائی ہوئی نظروں سے مجھے دیکھتے ہیں، بیگم! کئی بار تو ان کی صورت دیکھ کر مجھے ترس آگیا ہے اور میں نے فوراً ہی نیت کرلی ہے کہ فکر نہ کرو اس بار تمہیں دسترخوان پر بیٹھنے کا موقعہ ضرور دوں گا اور دیکھوں گا کہ تمہارے اندر کھانے کی کتنی صلاحیت ہے۔

خیر وہ تمہاری مرضی کہ تم کس کو بلاؤ اور کس کو نہ بلاؤ میں تو پندرہ سے لے کر بیس تک افراد کا کھانا بنالوں گی کیونکہ مجھے معلوم ہے آپ کے یار دوست کتنے خوش خوراک ہیں۔

شاباش، تم تو بہت ہی ونڈرفل قسم کی عورت ہو۔ تمہاری بخشش کا آج مجھے سوفی صد یقین ہو گیا ہے اس کے بعد میں نے ایک پرچے پر اپنے ان دوستوں کے نام لکھے جنہیں میں مدعو کرنے کا ارادہ کررہا تھا۔

میں ان کا نام آپ کو بتانے کے ساتھ ساتھ ہلکا سا تعارف بھی کرادوں گا تاکہ آپ کو بھی اندازہ ہو جائے کہ میرے یار دوستوں میں کیسے کیسے نستعلیق قسم کے انسان ہیں۔ میرے ایک بہت قدیم دوست خواجہ گل بکاؤلی ہیں۔ ان کا کمال یہ ہے کہ ان میں سچ بولنے کی قدرت ہی نہیں ہے۔ یہ اگر سچ بولنا بھی چاہیں تو سچ نہیں بول سکتے۔ بے چارے یار دوستوں میں اپنی اس مجبوری کی وجہ سے کئی بار شرمندہ ہوئے اور ہم جیسے سچ بولنے والوں سے آنکھیں بھی نہ ملا سکے۔ لیکن اس دوران بھی زبان سے جو نکلا وہ بھی جھوٹ ہی تھا۔ کہنے لگا پتہ نہیں مجھ پر کیا پھٹکار ہے جب بھی بولتا ہوں جھوٹ ہی بولتا ہوں اور یہ جھوٹ بولنے کی عادت مجھے اس وقت سے پڑی ہوئی ہے جب میں اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا۔

یہ سن کر میں نے کہا۔ یار یہ بھی جھوٹ ہے، بھلا سال دو سال کا بچہ کیا جھوٹ بول سکتا ہے۔ خواجہ گل بکاؤلی نے تو اپنے ایک رشتے دار کے مقدمہ کی ایسی کی تیسی کردی تھی ان کے رشتے دار نے انہیں اپنے مقدمہ میں گواہی کے لئے عدالت میں بلایا تو خواجہ گل بکاؤلی عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر بے اختیار بولے۔ میں قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتا ہوں کہ میں جو کچھ بھی کہوں گا جھوٹ کہوں گا اور جھوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں کہوں گا۔

ان کی یہ بات سن کر وکیل بھی گھبرا گیا اور جج صاحب بھی حیرت زدہ رہ گئے کہ بھئی یہ کس طرح کا انسان ہے جو جھوٹ اور اظہار جھوٹ پر شرمسار تک نہیں ہے۔ لیکن جج صاحب چونکہ پڑھے لکھے تھے اس لئے انہوں نے بھری عدالت میں اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ تم واحد آدمی ہو جو اس عدالت میں اتنا بڑا سچ بول رہے ہو۔ یہاں لوگ قرآن کی قسم کھا کر سچ بولنے کا عہد کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں لیکن تمہارا کمال یہ ہے کہ تم صاف صاف کہہ رہے ہو کہ تم جھوٹ ہی بولو گے اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں بولو گے۔ یہ ایک طرح کا سچ ہے۔ اور ہم اس سچ کی قدر کرتے ہوئے یہ بھی سمجھ گئے ہیں کہ تمہارے رشتے دار کا دعویٰ جھوٹا ہے تب ہی تو اس نے ایک جھوٹے انسان کو گواہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ لہٰذا مقدمہ کا فیصلہ حریف کے حق میں کیا جاتا ہے اور اس طرح گل بکاؤلی صاحب نے اپنے رشتے دار کی پختہ قبر بنادی۔ لیکن اب انہیں اپنے صبح شام کے جھوٹ پر شرمندگی سی ہونے لگی ہے۔

میرے ایک دوست ہیں مہاشے میاں، ان کے اصلی نام کی خبر تو انہیں خود بھی نہیں، مشہور وہ مہاشے میاں کے نام سے ہیں۔ میری ان کی دوستی اچانک عید کے دن ہو گئی تھی۔ میں ایک بار عید کی نماز پڑھ کر آرہا تھا تو وہ مجھ سے خواہ مخواہ ٹکرا گئے، میں نے کہا سوری، وہ بولے نہیں آج کے دن سوری نہیں کہنا چاہئے۔ آج کا دن تو لپٹنے چپٹنے کا ہی ہے اگر ہم ٹکرا گئے تو اس کو قدرت کا اشارہ سمجھیں اور سچ مچ گلے مل لیں، یہ کہہ کر وہ مجھے لپٹ گئے اور اتنا لپٹے کہ میرے اوسان خطا ہو گئے اس کے بعد انہوں نے میرا پتہ پوچھا اور اسی دن شام کو میرے گھر آدھمکے وہ اس وقت پیازی رنگ کی شیروانی میں تھے۔ جو یقیناً سفید تھی لیکن میلی ہونے کی وجہ سے پیازی رنگ کی لگ رہی تھی۔ میں نے ان کے لئے سوئیاں منگائیں پھر چائے وغیرہ کا بھی اہتمام کیا۔ میں نے کہا، مہاشے میاں آپ کا اصلی نام کیا ہے؟

وہ بولے میرا اصلی نام خاندانی لڑائی کے نذر ہو گیا۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ ہے کہ ننھیال والوں نے میرا نام کچھ اور رکھا تھا اور ددھیال والوں نے کچھ اور، اور میرے کچھ دور پرے کے رشتے دار تھے وہ

بھی میرے لئے ایک نام اٹھائے پھر رہے تھے، یار دوستوں کے بھی ارمان تھے کہ وہ میرا نام ایسا رکھیں گے کہ جو سنے وہ غش کھا کر گر جائے۔ اور میرے ایک سگے ماموں بھی تھے وہ اس وقت دبئی میں تھے اچھا خاصا پیسہ کمایا کرتے تھے میری ماں نے کہا، منے کا نام تو بس وہی رکھیں گے لیکن مشکل یہ ہوئی کہ وہ میرے پیدا ہونے کے بعد پانچ سال تک نہیں آئے اس لئے میرا نام کھٹائی میں پڑا رہا اور اس وقت تک کوئی چغد، کوئی منو، کوئی بتاشہ کوئی ننھے میاں، کوئی گڈو کوئی للو مجھے کہتا رہا۔ اور پانچ سال کے بعد میرے ماموں جب دبئی سے آئے تو اپنے مسائل میں الجھ گئے اور خاندانی جھگڑوں کا تصفیہ کرانے میں وہ اتنے مصروف ہوئے کہ میرا نام رکھنے کی نوبت ہی نہ آسکی، جب بھی میرا نام رکھنے کی بات چلتی گھر میں جھگڑا ہو جاتا چونکہ میرا نام باقاعدہ رکھا نہیں گیا تھا اس لئے میں عقیقے سے بھی محروم رہا۔ اور ختنے بھی میری اس دن ہوئی جب میرے بالغ ہونے میں ایک دن باقی رہ گیا تھا۔ ہاں ماموں جان جانے لگے تو انہوں نے ایئرپورٹ پر میری ماں سے کہا تھا میں شرمندہ ہوں کہ تمہارے بچے کا کوئی نام نہ رکھ سکا۔ جب تک میں دوبارہ آؤں تو تم کچھ بھی کہہ کر پکار لیا کرو بعد میں کوئی اچھا سا نام رکھ لیں گے اور پھر نہ جانے کیوں خلق خدا نے مجھے مہاشے میاں کہنا شروع کر دیا۔ یہ ہے میرے ایک رقیب خاص کی آپ بیتی۔ ان مہاشے میاں کا تخلص بھی مہاشے ہی ہے۔ جی ہاں یہ شاعر بھی ہیں۔ انہیں شعر کہنے کی بہت دھن ہے اور اپنے شعر سنانے کا بھی انہیں خاصا جنون ہے۔ لوگ ان کو دیکھ کر کسی کے بھی گھر میں گھس جاتے ہیں کیونکہ ان کا حال یہ ہے کہ کسی کا بھی ہاتھ پکڑ کر اسے شعر سنانا شروع کر دیتے ہیں۔ قصائی کی دکان پہ جاتے ہیں تو قصائی کو سیکڑوں غزلیں فر فر سنانا شروع کر دیتے ہیں۔ قصائی کی دکان میں اچھا خاصا مشاعرہ ہو کر رہ جاتا ہے اور قصائی کے سر میں ہی نہیں پورے جسم میں درد ہونے لگتا ہے۔ ان کے بعض شعر اتنے ثقیل ہوتے ہیں کہ وہ کسی طرح ہضم ہی نہیں ہو پاتے اور قصائیوں کو دست شروع ہو جاتے ہیں اور ایک مصیبت یہ بھی پیش آتی ہے کہ اس دوران اچھا گوشت سب بک جاتا ہے اور بچا کچا گوشت لے کر جب گھر لوٹتے ہیں تو ان کی بیوی ان کی بوٹیاں کھانا شروع کر دیتی ہیں۔ میں نے کچھ لوگوں سے سنا ہے کہ مہاشے میاں اچھے شعر کہتے ہیں لیکن میں نے جب بھی ان سے کوئی شعر سنا تو میرے پلے نہیں پڑا۔ میں نے ان سے برملا کہا بھی۔ کہ تم اس شعر میں کیا کہنا چاہ رہے ہو میری سمجھ میں نہیں آیا۔ انہوں نے میری بات سن کر فرمایا تھا۔ ابوالخیال فرضی صاحب! اچھے شعر کو سمجھنے کے لئے ایک من عقل کی ضرورت پڑتی ہے۔

ایک من!!! ارے بھئی میرے سر میں تو دس گرام عقل بھی نہیں۔ ایک من تو بہت ہوتی ہے میں اتنی عقل کہاں سے لاؤں گا؟ وہ بولے اس لئے تو میں تمہیں اپنے شعر نہیں سناتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم میں شعر سننے کی صلاحیت نہیں ہے۔ میں تمہیں جب بھی سناتا ہوں نابالغ قسم کے شعر سناتا ہوں تا کہ تم بغیر سمجھے ہی انہیں برداشت کر لو، کیا سمجھے؟

ایک بار مقامی ایک نشست میں مہاشے میاں پر انڈے اور جوتے اچھلے، پتہ نہیں وہ کیا پڑھ رہے تھے کہ ہنگامہ ہو گیا اور لوگوں نے ایجی ٹیشن شروع کر دیا۔ اگلے دن میں نے مہاشے میاں سے پوچھا کہ رات نشست میں کیا ہوا۔ سنا لوگ ہنگامہ کر رہے تھے اور آپ کے اوپر انڈے اور جوتے اچھل رہے تھے۔ یہ سب کچھ مشاعرہ میں تو نہیں ہوتا سیاسی جلسوں میں ہوتا ہے۔ وہ بولے یار یہ بھی داد دینے کا ایک طریقہ ہے۔ اس سے بھی شاعر کا مقام بلند ہوتا ہے۔ آج پورے شہر میں دیکھ لو اسی بات کا چرچا ہے آپ اس کو رسوائی کہو گے میں اس کو شہرت کہتا ہوں، آج شہر کا ہر شخص مجھے خود دیکھ رہا ہے یہ توجہ یہ گھور کر دیکھنا بھی ایک طرح کا فضل ہے۔ میں کئی گھر والوں کے پاس سے گزرا ہوں تو لڑکیاں دروازوں پر آ کر کھڑی ہو گئیں اور آپس میں کہہ رہی ہیں یہی وہ شاعر ہیں رات جن کی کھل کر تواضع ہو رہی تھی؟

یہ ہیں مہاشے میاں ان کو بھی انشاءاللہ دعوت میں مدعو کر رہا ہوں کیونکہ یہ اچھے کھانے کی قدر کرتے ہیں۔

میرے ایک لنگوٹیا یار ہیں مرزا اجیر بیگ۔ یہ بھی بہت خوبیوں کے انسان ہیں انہیں ایک بار دعوت کے کام میں جڑنے کا جنون ہو گیا، اچانک انہوں نے داڑھی رکھ لی اور کپڑے بھی اونچے نیچے پہننے لگے۔ گھریلو حالات اچھے نہیں تھے جب تک ان کا نیا لباس تیار نہیں ہوا اس وقت تک یہ اپنے بھائی کا کرتا اور چھوٹے بھائی کا پجامہ پہن کر اپنا ذوق پورا کرتے رہے۔ انہوں نے سر پر پٹھے بال بھی رکھ لئے تھے اور ان کے ایک ہاتھ میں تسبیح رہنے لگی اور دوسرے ہاتھ میں مسواک، ان کا حلیہ اس قدر شاندار تھا کہ انہیں دیکھ کر ایک ایک منٹ میں کئی کئی بار اللہ میاں یاد آ جاتے تھے۔

ایک زمانہ میں ان کا حال یہ تھا کہ کسی کا بھی ہاتھ پکڑ کر تشکیل شروع کر دیا کرتے تھے کم سے کم ایک سال تک انہوں نے مجھے سمجھایا کہ دعوت کے کام میں جڑنے کے کیا فائدے ہیں بتایا کرتے تھے کہ یہ کام نبیوں والا کام ہے اگر ہم اس کام سے نہیں جڑیں گے تو ہمارے گھروں میں یہودی اور نصرانی پیدا ہوں گے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اس سے پہلے کوئی عذاب

آئے ہم اللہ والے بن جاویں اور موت کی تیاری شروع کردیں، دین پر محنت کریں۔ اس دنیا کا کیا یہ تو چند روزہ ہے، ہمیں فکر آخرت کی کرنی چاہئے اور صحابہ والی جماعت کے ساتھ جڑکر گھر گھر میں دین پھیلانے کا کام کرنا چاہئے وہ کہا کرتے تھے کہ چار ماہ لگاؤ یا پھر ایک چلہ چالیس دن کا دواور اگر یہ بھی نہیں کرسکتے تو ہر ماہ تین دن کے لئے گھر سے نکلو اور جہاد کرو اور اصل جہاد یہی ہے۔ پورے ایک سال کی مغززنی کے بعد میں نے جب ارادہ کیا کہ کم سے کم تین دن کے لئے میں بھی دعوت کے کام کے لئے نکلوں گا تو مرزا اجمیر بیگ کے جذبات ٹھنڈے پڑگئے۔ اور ان کا شوروغل بھی ختم ہوگیا اور میں ان کے بغیر گھر سے نہیں نکل سکتا تھا۔ یوں تو وہ آج تک جماعت کے کام میں لگے ہوئے ہیں لیکن وہ جوش وخروش اب نظر نہیں آتا۔ اب ان کا حلیہ بھی کچھ بدل گیا ہے لیکن ہیں وہ بہت خوبیوں کے انسان انہیں دیکھ کر آج بھی اپنی آخرت کی نوک پلک درست کرنے کو طبیعت آمادہ ہوجاتی ہے۔ میرے ایک نئے نئے دوست ہیں جو بہت شریف ہیں اور شکل وصورت سے بھی شریف ہی لگتے ہیں ان کی تعلیم برائے بیت بھی نہیں ہے لیکن جب بات کرتے ہیں اس طرح کرتے ہیں جیسے ان سے زیادہ پڑھا لکھا کوئی نہ ہو۔ ان سے میری ملاقات دیوبند کے پلیٹ فارم پر ہوئی تھی یہ بھی گاڑی کا انتظار کررہے تھے اور میں بھی۔ کافی دیر تک ہم دونوں پلیٹ فارم پر ٹہلتے رہے پھر پہل انہوں نے ہی کی بولے، کہاں جایئے گا؟

جی، مجھے دہلی جانا ہے۔ اور آپ۔

میں بھی دہلی ہی جاؤں گا۔ آپ رہتے کہاں ہیں اور آپ کا اسم گرامی کیا ہے، آپ کرتے کیا ہیں۔" انہوں نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کرڈالے"

مجھے ابوالخیال فرضی کہتے ہیں اور میں شریفوں کے محلے میں رہتا ہوں۔

میری بات سن کر وہ اس طرح ہنسے کہ مجھے صاف صاف محسوس ہوا کہ ان کی داڑھی بھی ہنس رہی ہے۔ پھر میری طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولے تو آپ ہیں ابوالخیال فرضی، آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا۔

یہ تھی ان سے میری پہلی ملاقات اس کے بعد کئی مختصر اور طویل ملاقاتیں ہوئیں اور وہ بھی پھر میرے احباب میں شامل ہوگئے، ان کا نام نامی بہادر خاں ہے۔ یہ سچ مچ کے پٹھان ہیں، جب یہ محبت سے بات کرتے ہیں تب بھی یہ لگتا ہے جیسے لڑ رہے ہوں۔ جب یہ کسی کو پیار سے دیکھتے ہیں تب بھی یہ محسوس ہوتا ہے جیسے کھا جائیں گے۔ یہ تو خواب میں بھی کسی سے لڑتے ہیں تو اس کے ہاتھ پیر توڑ کر دم لیتے ہیں اور سامنے والے کو اتنا مارتے ہیں کہ اسے چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے۔ ذرا سوچئے کہ جو شخص خوابوں میں اس قدر بہادر ہو پھر وہ حقیقت میں کس قدر خطرناک ہوگا انہیں گالیاں دینے کی بھی خوب عادت ہے۔ ایسی ایسی چٹپٹی اور مزیدار مرچ قسم کی گالیاں دیتے ہیں کہ سن سن کر عبرت بھی ہوتی ہے اور رشک بھی آتا ہے۔ ایک بار میں نے ان سے کہا تھا کہ اتنی اچھی اچھی گالیاں آپ نے کہاں سے یاد کرلی ہیں، بعض گالیاں تو بہادر بھائی ایسی دیتے ہیں جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی نہ سنی۔ انہوں نے سینہ پھلا کر کہا تھا اگر ہم لوگ گالیاں نہ دیں تو لوگ ہمیں سلام تک کرنا چھوڑ دیں گے۔ آج ان گالیوں کی بدولت دیوبند کا کوئی شریف انسان ایسا نہیں ہے جو ہاتھ اٹھا کر سلام الیکم نہ کہتا ہو۔ چیئرمین تک ہمیں سلام کرتا ہے، دراصل آج کا دور یہ ہے کہ اگر ہم آپ جی اور جناب جی کرتے ہیں تو لوگ ہمیں بزدل اور کمزور سمجھنے لگتے ہیں اور جب ہم ماں دھی کی کرنے لگتے ہیں تو لوگ بہت متأثر ہوتے ہیں اور اپنی عافیت اسی میں سمجھتے ہیں کہ ہمارے سامنے گردن ڈال دیں۔ ابوالخیال فرضی صاحب آج کا دور دور رذالت ہے، اس دور میں رذیل اور کم ظرف انسان کا بھاؤ زیادہ ہے۔ اور شریفوں کی حیثیت بہت گھٹ گئی ہے۔ پہلے زمانے کے شریفوں کو سلام کیا جاتا تھا آج کے دور میں کمینوں اور رذیلوں کو سلامیاں دی جاتی ہیں اور پولیس تک ایسے لوگوں کا احترام کرتی ہے جو پولیس کے سامنے او خاکی وردی والے، او رشوت خور، او انسپکٹر کے بچے او سرکار کے غلام جیسے الفاظ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ سکے۔ آئی بات سمجھ میں۔؟

جی پوری طرح آگئی، میں بھی کوشش کروں گا کہ دو چار گالیاں ازبر ہوجائیں اور میں برموقعہ ان کا استعمال کرسکوں۔

آپ کچھ دن میری صحبت میں رہو، اور جنل قسم کی گالیاں خود بخود آپ کو یاد ہوجائیں گی۔ گالیاں سیکھنے کیلئے کسی تعلیم وتربیت کی ضرورت نہیں صرف ہم جیسے لوگوں کی صحبت کی ضرورت ہے لیکن تمہیں تو اذان بت کدہ ہی سے فرصت نہیں اس لئے تم اس طرح کی صلاحیتوں سے محروم ہو۔

یہ ہیں بہادر خاں صاحب۔ میرے بہت اچھے دوست ہیں اور اس بار میں انہیں بھی کھانے پر بلاؤں گا۔ ایک میرے دوست ہیں منشی قلاقند عرف رس گلے میاں انہیں دیکھ کر سب کے منہ میں پانی آتا ہے یہ صورتاً بھی رس گلہ لگتے ہیں اور نیم شریف قسم کے لوگ انہیں ٹھگنے کے چکر میں

رہتے ہیں ایک مرتبہ ایک پولیس والا ان کے پیچھے پڑ گیا تھا انہوں نے ہاتھ جوڑ کر اس سے کہا تھا تم روز روز آکر میرے گھر کی کنڈی بجاتے ہو میرا قصور کیا ہے، پولیس والے نے مکمل تہذیب کے ساتھ جواب دیا تھا، قصور اگر تمہارا نہیں تو کس کا ہے تم جب اچھے لگتے ہو تو ہمارا تم سے بار بار ملنے کو دل چاہتا ہے اور اگر تم نے اس ملاقات پر کوئی انگلی اٹھائی تو میں تمہیں تھانہ میں گھسیٹ لوں گا اور کئی دن تک تھانہ سے نکلنے نہیں دوں گا دن رات تمہیں گھوروں گا اور تم سے فیض یاب ہونے کی کوشش کروں گا۔ قلاقند بولے تھے۔ خواہ مخواہ ہی چاہے میرا کوئی جرم بھی نہ ہو، تم پھر بھی مجھے گھسیٹو گے۔؟

پولیس والے نے کہا پولیس والوں کے لئے یہ بات بہت معمولی ہے کہ وہ کسی کو بھی مجرم بنا کر کٹہرے میں کھڑا کر سکتے ہیں۔ ہم نے دسیوں ایسے لوگوں کا ان کاؤنٹر کیا ہے جن بے چاروں میں جرم کرنے کی صلاحیت ہی نہیں تھی اگر میں اپنی پہ آگیا تو تمہارے گھر میں ریوالور رکھ کر تمہیں پھنسادوں گا اور جب تم گرفتار ہوجاؤ گے تو روزانہ جیل میں تم سے ملا کروں گا یاد رکھو آج کل کسی بھی داڑھی والے کو ہم دہشت گرد ثابت کر سکتے ہیں۔

قلاقند ڈر گئے تھے۔ اس کے بعد جب تک اس پولیس والے کا تبادلہ نہیں ہو گیا وہ کمبخت روزانہ آکر ان کو گھورتا بھی رہا اور ان کی چائے بھی اڑاتا رہا۔ مردود نہ جانے کیا چاہتا تھا۔ منشی قلاقند عرف رس گلے میاں ویسے بھی بہت اچھائیوں کے مالک ہیں۔ حد سے زیادہ ایماندار ہیں ان کی ایمانداری ثابت کرنے کے لئے صرف دو باتیں بتانے پر قناعت کروں گا۔ آپ کو ان ہی دو باتوں سے اندازہ ہو جائے گا کہ وہ کس قدر ایماندار ہیں۔ ایک بار وہ کسی نیک کام میں لگ گئے اور اس کی وجہ سے وہ اپنے آفس میں چالیس دن تک حاضر نہ ہو سکے۔ انہوں نے چالیس دن تک کسی اور صاحب سے اپنی حاضری کے فرضی دستخط کروائے تو باقاعدہ انہیں اس کا ہدیہ پیش کیا اور ایک ایک دن کا ہدیہ پوری ایمانداری سے پیش کیا۔ اس طرح انہوں نے اپنی تنخواہ میں سے کچھ حصہ اپنے معاون کو دے کر اپنی پوری تنخواہ کو حلال کر لیا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ انہوں نے دہلی تک کا سفر بلا ٹکٹ کیا اور پھر ایک ہفتے کے بعد انہوں نے دہلی تک کا ٹکٹ خرید کر اس کو میرے سامنے پھاڑ کر پھینکا کیونکہ ان کے نزدیک سرکار کا جو نقصان ہوا تھا انہیں اس کی تلافی کرنی تھی تا کہ آخرت میں ان سے باز پرس نہ ہو۔ اس طرح کی ایمانداریاں اب دنیا میں کہاں؟ اس لئے حلقۂ احباب میں ان کی ایمانداری کی قسمیں کھائی جاتی ہیں اور ان کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ شکل سے بھی ایماندار لگتے ہیں ورنہ میں نے بعض ایماندار اس دنیا میں ایسے بھی دیکھے ہیں کہ ان کی شکل ایمانداروں جیسی نہیں ہوتی بلکہ وہ وہ اوپر سے نیچے تک کہیں سے بھی ایماندار نظر نہیں آتے۔ لیکن رس گلے میاں کی خوبی یہ ہے کہ سچ مچ کے ایماندار ہیں اور شکل وصورت کے اعتبار سے بھی ایماندار لگتے ہیں۔

میرے ایک رفیق خاص ہیں، معشوق ملت، بہت ہی عجیب انسان ہیں، عشق کرنے میں ید طولیٰ ہیں۔ انہوں نے داڑھی اور شرعی لباس کی موجودگی میں کئی عشق لڑائے ہیں۔ دیکھنے میں سو فیصد معصوم عن الخطا لگتے ہیں لیکن ہیں بہت تیز۔ عورتوں کے معاملات میں بہت ہی ماہر نفسیات ہیں۔ تعویذ گنڈے بھی کر لیتے ہیں اس لئے ہر قسم کی عورتیں ان کے پاس آتی جاتی رہتی ہیں۔ انہوں نے بزبان خود مجھے اپنے عشق کے ایسے ایسے قصے سنائے ہیں کہ میں رشک کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اور آپ سے کیا پردہ ان ہی کی صحبت بابرکت کی وجہ سے مجھے بھی عشق وشق کی بیماری لگ گئی تھی جو ابھی تک میری مردہ رگوں میں دوڑ رہی ہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ مجھے بتایا تھا فرضی میاں! عشق کرنے کے لئے پتھر کا دل اور فولاد کا جگر چاہئے، کیوں؟ میں نے حیرت کا اظہار کیا تھا۔

کیونکہ عورتیں بہت سخت جان ہوتی ہیں وہ جلدی سے کسی مرد سے متاثر نہیں ہوتیں۔ اگر مرد کے سینے میں گوشت پوست کے قلب وجگر ہوں گے تو وہ تو عشق شروع ہونے سے پہلے ہی نمٹ لے گا یا پھر مجنوں کی طرح جنگلوں میں مارا مارا پھرے گا۔ اب دیکھو ہم نے ایک درجن سے زیادہ عشق لڑائے ہیں اور تندرستی ہماری جوں کے توں برقرار ہے۔ ہم نے واللہ کئی عشق ایسے بھی لڑائے کہ عورتوں کی نیندیں اُڑ گئیں۔ رات کو گھر کی کڑیاں گن گن کر ان کی رات گزری اور ہم ہر رات مغرب کے بعد سے سو کر لگاتار فجر کے بعد تک سوئے صبح تک نہ کروٹ لی نہ کوئی الٹا سیدھا خواب دیکھا۔

ان کی یہ مثالی گفتگو سننے کے بعد میں نے کہا تھا، معشوق ملت صاحب میں تو یہ سمجھتا تھا کہ آپ نے سیکڑوں عشق لڑائے ہوں گے لیکن یہ سن کر مایوسی ہوئی کہ آپ نے تو صرف درجن بھر ہی عشق لڑائے ہیں۔

تم سمجھے نہیں فرضی صاحب۔ یہ درجنوں عشق تو وہ ہیں جن میں ہم باقاعدہ بدنام ہوئے اور جن کا چرچا قبرستانوں تک ہوا۔ چھوٹے چھوٹے عشق اور ہلکی پھلکی چھیڑ چھاڑ کی تو کوئی تعداد ہی نہیں اور تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ ہم نے اس زمانہ میں عشق کئے ہیں جب عشق کرنا امر محال تھا۔ ایک

چہ محبوبہ تک پہنچانے کے لئے کئی کئی ہفتوں سوچنا پڑتا تھا اور کسی لڑکے یا
کی کوسیٹ کرنا پڑتا تھا۔ پہلے زمانہ میں تو لوگ یہ کام کبوتروں سے لے لیا
رتے، شہزادہ سلیم نے جب بھی انارکلی سے بات کرنی چاہی کبوتر کا
ستعال کرلیا اس زمانہ کے کبوتر ہوشیار بھی تھے اور ایماندار بھی۔ آج کل کے
بوتروں کی طرح غیر ذمہ دار اور بے وقوف نہیں تھے۔ آج کے دور میں ہم
چہ بھجوائیں گے نازنین کو اور جا کے پکڑا دے گا گل بدن کو، ہنگامہ ہو جائیگا
رکبوتر کی جان بھی خطرے میں پڑجائے گی اس لئے ایک پرچہ بھجوانے
ے لئے سو سوجتن کرنے پڑتے تھے۔ پھر پرچے کے جواب میں انتظار کرنا
تا تھا اور عشق میں انتظار کا عذاب بس ایسا ہی ہے جیسے ہر پل میدان حشر
ائم ہو رہا ہو۔ کیسے خطرناک ماحول میں ہم عشق کرتے تھے اور کس کس
رح صبر کیا کرتے تھے۔ آج کے دور میں تو عشق بہت آسان ہو گیا ہے۔
وبائل خریدو اور ساری رات لحاف میں لیٹ کر بات چیت کرو آس پاس
ونے والے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ بے چارہ سوتے سوتے بول رہا ہے انہیں
لیا معلوم لحاف میں کیا کھچڑی پک رہی ہے۔ معشوق ملت کی یہ باتیں آج
نک میرے کانوں میں گونجتی ہیں اور جب بھی ان باتوں کا خیال آتا ہے
یک لالچ سا دل میں پیدا ہوتا ہے اگر میں لاحول کی تسبیح صبح شام نہ پڑھوں
ز نہ جانے کس گلی میں پھر شروع ہو جاؤں۔ آج کل معشوق ملت ایک
یاسی جماعت سے وابستہ ہو کر ملک و ملت کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں
ور یہ ثابت کرنے میں تقریباً کامیاب بھی ہو گئے ہیں کہ مسلمانوں کے
یر خواہ بس وہی ہیں ہلکا پھلکا چندہ کر کے وہ لوگوں کی مدد بھی کرتے رہتے
یں اور کانگریس پارٹی سے تو انہوں نے باقاعدہ نکاح سا کر رکھا ہے۔ ان کا
عوئی ہے کہ مسلمانوں کے مسائل صرف کانگریس ہی حل کر سکتی ہے۔

میرے پرانے دوستوں سے تو آپ واقف ہی ہیں۔ اور ان کے
چال چلن کی بھی آپ کو خبر ہے۔ اس لئے ان کا تعارف کرا کر میں آپ کا
قت کیوں ضائع کروں۔ خدا خدا کر کے دعوت کا دن آ گیا اور میرے
حباب اکٹھے باسٹھ کرتے ہوئے میرے گھر میں داخل ہو گئے۔ میں نے
پندرہ افراد کو مدعو کیا تھا لیکن صرف گیارہ احباب آئے ان سب کے نام یہ
ہیں۔

صوفی اذا جاء، صوفی آر پار، منشی مروارید، خواجہ دلدل، صوفی ہدہد،
مولانا کرامت علی، خواجہ گل بکاؤلی، مسٹر مہاشے میاں، مرزا اجمیر بیگ،
بہادر خاں، منشی قلاقند عرف رس گلے میاں، معشوق ملت، صوفی تبارک علی
اور مرزا جانِ جاں۔

بانو نے اس دن دل سے کھانا پکایا یا میرے دوستوں کی دس کی دس
تر رہیں اور کھانا کھانے کے دوران وہ بار بار بانو کی اور کھانے کی تعریفیں
کرتے رہے اور ایک عجیب سی فرمائش کرتے رہے کہ بانو سے ملاقات
کراؤ۔

میں نے کہا کہ وہ بہت پردہ نشین قسم کی خاتون ہے۔ یہ فرمائش سن کر
آپے سے باہر ہو جائے گی اور میرا نکاح بھی خطرہ میں پڑ جائے گا کیوں
اس عمر میں آپ مجھے رانڈ کرنا چاہتے ہیں۔ دوران طعام جو باتیں ہوئیں وہ
تو میں کسی اور مجلس میں سناؤں گا لیکن ایک بات کا ذکر کچھ دیر تک چلا اور وہ
تھی سید امام بخاری کا فرنٹ۔

صوفی آر پار کی رائے یہ تھی کہ امام بخاری نے مسلم پارٹی بنانے کی
ہمت کی ہے اور مسلمان ہندو پارٹیوں سے ناخوش ہیں۔ اسلئے ممکن ہے کہ
سارے ووٹ فرنٹ کو مل جائیں اور امام بخاری وزیر اعظم بن جائیں۔

کیوں نہیں خواجہ دلدل بولے۔ جب منموہن سنگھ وزیر اعظم بن سکتے
ہیں تو امام بخاری کیوں نہیں بن سکتے۔ امام بخاری تو دیکھنے میں بھی اچھے
لگتے ہیں۔

صوفی ہدہد بولے۔ میرے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ امام بخاری کو
اپنی پارٹی بنانے کی کیوں سوجھی۔ ان کا تعلق تو فرقہ پرستوں سے بہت گہرا
تھا۔ انہیں تو کئی بار ایڈوانی جی سے گلے ملتے دیکھا گیا۔

وہ ان کا ذاتی معاملہ تھا، منشی قلاقند بولے۔ ہمیں پردے کی باتیں
محفلوں میں نہیں کرنی چاہئیں۔ ہاں یہ بات قابل غور ہے کہ بھارتیہ جنتا
پارٹی نے اپنے دور اقتدار میں انہیں سیکورٹی کیوں فراہم کی تھی۔

دراصل امام صاحب کھل کر بھاجپا کا ساتھ دے رہے تھے۔ ''مولانا
کرامت علی بولے'' اس لئے تو بھاجپا کو خطرہ تھا کہ ان کے چہیتے امام کو کوئی
صاف نہ کر دے اس لئے ان کو سیکورٹی فراہم کی گئی اور اس کے بعد ہمارے
امام صاحب کو سیکورٹی کی عادت سی پڑ گئی۔ انہیں اچھا لگتا تھا کہ مسلم ماحول
میں وہ گھر سے نماز پڑھانے کے لئے جا رہے ہیں اور ان کے ارد گرد
سیکورٹی کے نوجوان رائفلیں لئے چل رہے ہیں ایسی عظمت کس امام کو
نصیب ہوگی اور جب بھاجپا کی حکومت ختم ہوگئی تو امام صاحب سیکورٹی
سے محروم کر دئے گئے۔ لیکن اب یہ سیکورٹی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔
خدا کا کرنا یہ ہوا کہ جامع مسجد میں ایک دن بم پھٹ گیا اور انہیں سیکورٹی پھر
فراہم ہوگئی۔

بم کے معاملے میں آپ خدا پر الزام کیوں لگا رہے ہیں، خواجہ گل

بکاؤلی بولے۔ ہوسکتا ہے کہ بم امام صاحب ہی کے مرید نے رکھ دیا ہو کیونکہ سیاسی اختلاف اگر کسی کو ہوگا تو امام صاحب سے ہوگا نہ کہ مسجد سے اور اگر اختلاف امام صاحب سے تھا تو پھر امام صاحب کے کمرے کے پاس بم رکھنا چاہئے تھا۔ صحن مسجد میں بم رکھنے سے کیا فائدہ ہوا؟

بھئی بم تو کسی ہندو ہی نے رکھا ہوگا" بہادر خاں بولے"

ضروری نہیں" صوفی آر پار بولے لیکن بم کسی نے بھی رکھا ہوگا امام صاحب کی پالیسی نے تو یہی ثابت کیا ہے کہ بم مسلمان نے رکھا ہے تب ہی پانچوں وقت نمازیوں کی تلاشی ہورہی ہے اگر امام صاحب کو یہ شک تھا کہ انہیں فرقہ پرست اُڑانا چاہتے ہیں تو پھر نماز کے وقت مسلمانوں کی تلاشی لینے کا کیا مطلب ہے؟

معشوق ملت نے فرمایا۔ وجہ کچھ بھی رہی ہو اس بم کی وجہ سے شاہی امام ایک بار پھر شاہ سرخیوں میں آگئے اور ایک بار پھر انہیں چیخنے چلانے کا موقعہ ہاتھ لگ گیا۔ اگر یہ بم نہ پھٹتا تو پھر مسلمانوں کی الگ پارٹی بنانے کی بات میں زیادہ جان بھی نہیں ہوتی۔

کیا آپ کے خیال میں حضرت امام صاحب کی تحریک کامیاب ہوجائے گی اور مسلمانوں کو اس فرنٹ سے کچھ مل جائے گا۔" صوفی دلدل بولے۔"

ارے بھئی مسلمانوں کو کچھ ملے یا نہ ملے ہمارے امام صاحب تو سرخرو ہوجائیں گے اور ان کا چرچا تو اخباروں میں ہوتا رہے گا۔ اگر ہمارے امام صاحب ہی کے دامن میں لڈو آتے ہیں تو یہ بھی ایک طریقہ سے ہماری حوصلہ افزائی ہے۔

صوفی اذاجاء مجھ سے مخاطب ہوکر بولے۔ ابوالخیال صاحب یہ امام صاحب سیکورٹی کیوں رکھتے ہیں؟ کیا یہ شہید ہونا نہیں چاہتے؟

میں نے عرض کیا، شاہی امام صاحب کسی بھی طرح مریں وہ شہید ہی ہوتے ہیں، ان کی شہادت میں شک کرنا گناہ عظیم ہے۔

یار لوگوں کے رخصت ہونے کے بعد میں گھر میں داخل ہوا، بیگم صاحبہ طلسماتی دنیا کے مطالعہ میں غرق تھیں، اس مرتبہ بھائی صاحب نے اداریہ بہت لکھا۔

کیا خاک اچھا لکھا۔ وہی پند و نصیحت کی خشک باتیں جنہیں پڑھ کر شریفوں کو جمائیاں آتی ہیں اور جو دماغ میں اس طرح اٹک کر رہ جاتی ہیں جس طرح گردے میں پتھری۔

تم نے بھائی صاحب کی تعریف برداشت نہیں ہوتی" بیگم نے چٹکی لی۔"

اور بھائی صاحب سے میری تعریف برداشت نہیں ہوتی۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کوئی اذان بت کدہ کی تعریف کررہا تھا تو وہ تڑخ کر بولے۔ ابوالخیال کیا لکھتے ہیں صرف ہنساتے ہیں اور اس کے سوا ان کے مضامین میں ہوتا ہی کیا ہے۔ بھلا بتاؤ ہے کوئی بات اور وہ کیا لکھتے ہیں صرف رُلاتے ہیں اور بور کرتے ہیں اور اس معصوم ملت کو اس طرح سمجھاتے ہیں جیسے یہ کچھ جانتی ہی نہ ہو۔ مجھے تو ان سے بات کرتے ہوئے بہت بوریت ہوتی ہے۔ ایک دن مجھ سے کہنے لگے کہ آج کل بہت ٹی وی دیکھ رہے ہو۔

تم نے کیا کہا؟

میں نے تو کہہ دیا اجی حضور اگر انسان ٹی وی بھی نہ دیکھے تو پھر وہ پیدا ہی کیوں ہوا ہے۔

لاحول ولاقوۃ۔ یہ کوئی جواب ہوا۔

تو کیا میں ان سے یہ کہتا کہ جاپناہ! غلطی ہوگئی ہے اب انشاء اللہ مرنے کے بعد بھی ٹی وی نہیں دیکھوں گا۔

چھوڑو آپ یہ بتاؤ کہ تمہارے یار دوستوں کو کھانا کیسا لگا؟

کچھ نہ پوچھو میرے کئی دوست تو فرط لذت کی وجہ سے بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گئے۔

خواجہ گل بکاؤلی فرمارہے تھے کہ ایسا کھانا زندگی میں پہلی بار کھایا۔

صوفی اذاجاء نے اتنا کھالیا تھا کہ انہیں کئی آدمیوں نے دسترخوان سے اٹھایا۔ ان سے اٹھا ہی نہیں جارہا تھا اور معشوق ملت نے تو یہاں تک فرمادیا کہ فرضی صاحب تمہاری زوجہ میں کھانا بنانے کی خداداد صلاحیت ہے اور دیکھ لینا جنت الفردوس میں ان ہی کو کھانا پکانے کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔

اور آپ کو کیسا لگا؟

اس کا جواب تو میں انشاء اللہ درات کو دوں گا فی الحال گوشۂ خلوت کی ضرورت محسوس کررہا ہوں یہ کہہ کر میں سنڈاس میں گھس گیا اور سوچنے لگا ان یار دوستوں کے بارے میں جن کی صحبت بابرکت نے مجھے کتنا عظیم الشان بنادیا ہے اللہ ایسے دوست سب کو عطا کرے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

قسط نمبر:٦٦

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یوناف اس پجاری کے ساتھ ہولیا۔ راستے میں یوناف نے پجاری کو مخاطب کر کے کہا۔ "طوفار سے تعارف کراتے وقت یہ بات اسے ضرور کہنا کہ میں بھی کوئی عام سا انسان نہیں۔ بلکہ ان گنت سری اور مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہوں۔ لہٰذا میرے ساتھ گفتگو کے دوران آداب اور پاس مروت رکھے۔"

پجاری ایک طرح سے چونک اٹھا۔ "کیا واقعی تم بھی طوفار جیسی سری قوتوں کے مالک ہو اگر ایسا ہے تو طوفار تم سے مل کر بے حد خوش ہوگا۔ تم فکرمند نہ ہو۔ میں طوفار سے تمہارا تعارف کراتے وقت تمہاری خواہش کے مطابق اس سے کہہ دوں گا کہ تمہاری طرح یوناف بھی فوق البشریت کا مالک ہے۔ لہٰذا مجھے امید ہے کہ اس انکشاف پر وہ تم سے احتیاط اور لحاظ کے ساتھ گفتگو کرے گا۔"

ایک کمرے میں داخل ہونے کے بعد پجاری نے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ "تم تھوڑی دیر کے لئے یہاں رکو میں بڑے پجاری کو تمہارے متعلق بتاتا ہوں۔ اس سے اجازت لے کر میں تمہیں اس کے پاس لے چلوں گا۔"

پجاری کمرے سے چلا گیا تھا۔ یوناف کمرے کا جائزہ لینے لگا تھا۔ وہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا لیکن چاروں طرف سے بند تھا۔ اس کے اندر دو ہی دروازے تھے۔ ایک وہ جس سے وہ پجاری کے ساتھ داخل ہوا تھا اور دوسرا دروازہ وہ جس سے پجاری باہر نکل کر طوفار کی طرف گیا تھا۔ اس کے علاوہ کمرے میں کوئی اور دروازہ، کھڑکی یا روشن دان تک بھی نہیں تھا۔ کمرے کی اونچی چھت موٹی موٹی لکڑیوں اور شہتیروں پر کھڑی تھی۔

اچانک یوناف چونک سا پڑا۔ اس نے دیکھا کہ وہ دروازہ جس سے پجاری باہر نکلا تھا اس طرح بند ہوگیا جیسے وہاں کبھی دروازہ رہا ہی نہ ہو۔ وہ ابھی اس طرف تشویش کے انداز میں دیکھ ہی رہا تھا کہ وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس لئے کہ جس دروازے سے وہ کمرے میں آئے تھے وہ بھی بند ہوگیا تھا اور اس کی جگہ اب دیوار برابر ہوگئی تھی۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے یوناف کے لبوں پر ایک طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔ اس نے انتہائی غصیلے انداز میں اپنی تلوار بے نیام کی اس کی نوک پر کوئی سری عمل کیا اور اس کی نوک کو دیوار کے ساتھ مس کیا۔ جس جگہ وہ دروازہ تھا جہاں سے وہ پجاری کے ساتھ اس کمرے میں داخل ہوا تھا۔ تلوار کی نوک کا دیوار کے ساتھ مس ہونا تھا کہ کمرے میں ایک گڑگڑاہٹ سی محسوس ہوئی اور دیوار بڑی تیزی سے بائیں طرف سرکی۔ وہاں وہ دروازہ دوبارہ نمودار ہوگیا تھا۔ جس سے وہ کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

یوناف کمرے کی دوسری سمت گیا اور اس طرف بھی اس نے جب اپنی تلوار دیوار کے ساتھ مس کی تو دیوار گڑگڑاتی ہوئی دائیں جانب ہوگئی تھی۔ وہاں بھی وہ دروازہ نمودار ہوگیا تھا۔ جس سے وہ پجاری باہر نکلا تھا۔

یوناف نے تلوار اپنے ہاتھ میں لئے رکھی اور بڑی تیزی کے ساتھ اس سمت بڑھا۔ جدھر اس نے پجاری کو جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ بڑھتے بڑھتے یوناف ایک جگہ رک گیا کیونکہ ابلیکا نے اسکی گردن پر لمس دیا تھا۔

"یوناف یہیں رکو پہلے میری بات سنو! تم اس وقت خطرے میں ہو۔"

یوناف فوراً رک گیا اور تجسس بھری آواز میں ابلیکا سے پوچھا۔ "کیا ہوا ابلیکا؟"

ابلیکا نے اداس اور افسردہ لہجے میں کہا۔ "ان ظالموں نے یوام کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔"

یوناف غصے میں بھر گیا۔ "تم کیا کہہ رہی ہو ابلیکا؟"

جواب میں وہ بولی۔ "دراصل معاملہ یہ ہے کہ یہاں کے لوگ ہر سال آفت اور سماوی ابتلاؤں سے بچنے کے لئے زیوس دیوتا کی قربان گاہ

پر ایک حسین اور خوبصورت لڑکی کی قربانی دیتے ہیں۔ جس لڑکی کی قربانی دینی ہوتی ہے۔ اسے ان سیڑھیوں کے قریب قربان گاہ میں جکڑ دیتے ہیں اور لوگوں میں مشہور کرادیتے ہیں کہ ایک روز زیوس دیوتا سمندر سے نکلے گا اور اس لڑکی کی قربانی وصول کرے گا لیکن یہ سب دھوکا اور فریب ہے۔ یہ خود ہی لڑکی کو ایسے وقت قتل کردیتے ہیں جب کوئی معبد کے باہر کا آدمی وہاں پر موجود نہ ہو۔ کچھ کو کئی کئی دن تک زنجیروں میں جکڑے رکھتے ہیں اور خود ہی اسے قتل کرکے کہہ دیتے ہیں کہ سمندر کی طرف سے زیوس نکلا اور اس لڑکی کی قربانی کو قبول کرلیا۔ ان دنوں بھی یہ ایک قربانی دینے والے تھے اور قربانی کے لئے یہ لوگ ہر سال مختلف قبیلوں اور خاندانوں سے خوبصورت لڑکی حاصل کرتے ہیں۔ جس سال قربانی کی لڑکی کو شاہی خاندان سے حاصل کرنا ہوتا ہے اس سال یہ ظالم لوگ اپنے شاہی خاندان کو خوش کرنے کے لئے کسی اجنبی یا مسافر اور خوبصورت لڑکی کو پکڑ کر یہاں قربان کرتے ہیں اور لوگوں کے اندر یہ مشہور کردیتے ہیں کہ شاہی خاندان کی طرف سے لڑکی کو قربان کیا جاچکا ہے۔ جس وقت تم یوام کے ساتھ اس معبد کی طرف آئے۔ اس وقت کچھ پجاریوں نے جو خفیہ طور پر اس معبد کی حفاظت کے لئے اِدھر اُدھر منڈلاتے رہتے ہیں تم دونوں کو دیکھ لیا تھا۔ جس کی اطلاع بڑے پجاری کو دی گئی۔ طوفار نے یہ حکم دیا تھا کہ یوام کی قربانی کردی جائے۔ اس مقصد کے لئے اس نے ایک پجاری کو تمہاری طرف بھیجا تا کہ وہ تمہارے ساتھ اچھی گفتگو کرکے تم دونوں کو معبد کے اندر لائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب ہوگیا تھا۔ اس نے تمہیں اس پر بھی آمادہ کرلیا کہ یوام زیوس دیوتا کے بت کے پاس دیوداسیوں کی نگرانی میں رہے اور تمہیں بڑے پجاری سے ملانے کے لئے اِدھر لے آیا۔ یوں تمہاری غیر موجودگی میں دیوداسیوں نے یوام کو جکڑ لیا۔ پھر وہاں کچھ پجاری بھی داخل ہوئے جو فوراً یوام کو نیچے لے گئے اور اسے زنجیروں میں جکڑ کر زیوس پر قربان کرنے کے لئے اس کی گردن کاٹ دی۔ تم جاکر دیکھ سکتے ہو کہ وہاں یوام کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ اصل میں یوام کو قربان کرنے کے بعد تمہیں اس کمرے میں بند کرکے وہ شہر جاکر لوگوں کو یہ اطلاع کرنا چاہتے ہیں کہ شاہی خاندان کی طرف سے ایک لڑکی قربانی کردی گئی ہے۔“

یوناف نے اپنی قہر برساتی آواز میں پوچھا۔ ”کیا ابلیکا! کیا تم مجھے بتاسکوگی کہ اس وقت وہ پجاری کہاں ہے جو مجھے یہاں لے کر آیا ہے اور یہ کہ زیوس دیوتا کے اس معبد کا بڑا پجاری طوفار کہاں بیٹھا ہے۔؟“

ابلیکا نے کہا۔ ”جس طرف تم جارہے ہو وہاں بائیں طرف تیسرا کمرہ بڑا پجاری طوفار کا ہے۔ جو پجاری تمہیں اس معبد کے اندر لے کر آیا ہے وہ اس وقت بڑے پجاری کے سامنے بیٹھا اسے اپنی کارروائی بتارہا ہے تا کہ وہ اپنے کچھ پجاریوں کو ٹرائے کی طرف بھجوا کر لوگوں کو یہ اطلاع کردیں کہ شاہی خاندان کی لڑکی کو آج زیوس دیوتا کے لئے قربان کیا جاچکا ہے۔“

یوناف نے کھولتے لہجے میں کہا۔

”پہلے میں سیڑھیوں کے پاس زیوس کی قربان گاہ میں جاکر یوام کی لاش کو دیکھتا ہوں۔ پھر طوفار اور اس کے پجاری سے آکر بات کرتا ہوں۔“

یوناف فوراً اپنی سرّی قوتوں کو کام میں لایا اور دوسرے ہی لمحے وہ سیڑھیوں کے پاس سیاہ چٹانوں والی قربان گاہ کے پاس نمودار ہوا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں اس کی بیوی یوام کی لاش خون میں لت پت پڑی تھی۔ اس کا سرتن سے جدا ہوکر ایک طرف لڑھک گیا تھا۔ یوناف چند ثانیوں تک وہاں کھڑا انتہائی تاسف اور غمگین انداز میں یوام کی لاش کو دیکھتا رہا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور بولی۔ ”کاش! میں اس معبد سے متعلق ضروری معلومات حاصل کرلینے نہ چلی گئی ہوتی تو تمہارے ساتھ رہ کر کم از کم یوام کی حفاظت تو کرسکتی۔ یوناف! مجھے یوام کے یوں بے چارگی اور بے بسی کی حالت میں ظالموں کے ہاتھوں مارے جانے کا بے حد دکھ اور غم ہے، کاش! میں اس کی مدد کرسکتی۔ کاش! ان پجاریوں کے بے رحم چنگل سے میں اسے بچاسکتی۔“

یوناف نے ابلیکا کو کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے اپنی آنکھیں خشک کیں اور دوبارہ سری قوتوں کو استعمال میں لاکر بڑے پجاری طوفار کے کمرے کے سامنے نمودار ہوکر کمرے کے دروازے پر پاؤں کی ٹھوکر ماری دروازے کے دونوں پٹ کھل گئے۔ یوناف ایک آندھی اور قہر بھرے طوفان کی طرح کمرے میں داخل ہوا۔ اندر وہ پجاری بھی بیٹھا ہوا تھا جو اسے عمارت میں لے کر آیا تھا۔

ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا لمس دیا اور بولی۔ ”وہ پجاری جو تمہیں اس معبد کی عمارت کے اندر لے کر آیا تھا۔ اس کے سامنے ادھیڑ عمر کا جو شخص بیٹھا ہے۔ وہی بڑا پجاری طوفار ہے۔“

یوناف کو دیکھتے ہی پجاری دہشت زدہ سا ہوکر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ طوفار نے اپنے پجاری کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ”تم اچانک اس قدر پریشان اور بوکھلا کیوں گئے ہو؟ یہ جوان جو میرے کمرے میں داخل ہوا

ہے کون ہے اور بلا اجازت یہ کیسے اور کیونکر میرے کمرے آیا ہے۔ طوفار کے اس سوال پر پجاری اس کے قریب آیا اور اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اس پر انکشاف کیا۔ ”آقا! یہ جوان وہی ہے جس کا نام یوناف ہے اور جسے میں آپ کے حکم کے مطابق کمرے میں بند کر کے آیا تھا اسی کی بیوی کو ابھی تھوڑی دیر پہلے زیوس دیوتا کیلئے قربان کیا جاچکا ہے۔“

طوفار کو جب اصل صورت حال کا علم ہوا تو اس نے انتہائی درشتی اور برہمی سے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے جوان! تم کون ہو؟ اور کیوں تم بغیر اجازت میرے کمرے میں داخل ہوئے ہو؟“ پھر یوناف کی طرف سے کسی جواب کا انتظار کئے بغیر طوفار نے اپنے قریب رکھی ہوئی لکڑی کی چھوٹی سی ہتھوڑی اٹھائی اور دائیں طرف لٹکتے طشت پر ضرب لگادی۔ ضرب سے ایک گونج دار آواز سنائی دی۔ جس کے جواب میں کچھ مسلح پجاری کمرے میں داخل ہوئے جو تعداد میں پانچ تھے۔ جونہی وہ پجاری دروازہ کھول کر اندر آئے۔ طوفار نے اس بار غضب ناک اور کڑکتی آواز میں کہا۔ ”اس نوجوان کو جو میرے کمرے میں مجھے نقصان پہنچانے کے ارادے سے بلا اجازت داخل ہوا ہے گرفتار کرلو اور آہنی سلاخوں والے کمرے میں بند کردو۔“

یوناف نے اپنی تلوار کو بے نیام کر کے اس پر اپنا کوئی لاہوتی عمل کیا اور تلوار کا رخ کمرے میں داخل ہونے والے پجاریوں کی طرف کردیا۔ فوراً ہی کمرے کے اندر ایک بہت بڑے الاؤ کی صورت آگ نمودار ہوئی اور پانچوں کو جلا کر راکھ کردیا۔

طوفار اور اس کا ساتھی پجاری اپنے پانچ مسلح پجاریوں کے انجام پر کسی قدر خوفزدہ سے دکھائی دے رہے تھے۔ یوناف چند قدم اور ان کی طرف بڑھا اور پھر طوفار کو مخاطب کر کے کہا۔ ”میں نے تمہارے اس پجاری کے ذریعہ پہلے ہی کہلوادیا تھا کہ میں بے شمار سرّی قوتوں اور ان گنت فوق البشریت طاقتوں کا مالک ہوں اور میں نے یہ بھی کہلوادیا تھا کہ میرے ساتھ گفتگو کرتے وقت تم لوگ ایک طرح کا لحاظ اور احتیاط برتنا لیکن تم ایسے عاقبت نااندیش لوگ ہو کہ تم نے صرف میرے ساتھ ہی بدلحاظی اور بداحتیاطی کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ ظلم اور فریب سے کام لیتے ہوئے تم لوگوں نے میری بیوی کو بھی زیوس دیوتا کی قربان گاہ پر قتل کر کے رکھ دیا ہے۔ اب میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ان پجاریوں کو یہاں بلاؤ جو میری بیوی کو پکڑ کر قربان گاہ کی طرف لے گئے تھے اور وہاں اسے زنجیروں میں جکڑ کر زیوس دیوتا پر قربان کردیا تھا۔“

طوفار نے ایک بار غور سے یوناف کی طرف دیکھا۔ پھر پوچھا۔ ”اگر میں ایسا نہ کروں تب؟“

اس پر یوناف نے اپنی تلوار کا رخ طوفار کے ساتھی پجاری کی طرف کردیا اور وہ جل کر ختم ہوگیا۔ پھر وہ کھولتی ہوئی آواز میں بولا۔ ”اگر تم ان پجاریوں کو نہیں بلاتے جنہوں نے میری بیوی کو قتل کیا ہے تو تمہارا انجام تمہارے اس پجاری جیسا ہی ہوگا اور پھر یاد رکھو اس معبد کے اندر میں انتقام کی ایسی آگ بھڑکاؤں گا کہ کوئی بھی پجاری اور دیوداسی میرے اس انتقام سے محفوظ نہ رہ سکے گی۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے یہ طشت جو تمہارے دائیں طرف لٹک رہا ہے اس پر ضرب لگاؤ اور جو کوئی بھی اس کمرے میں داخل ہوا سے حکم دو کہ ان پجاریوں کو بلا کر لائے جنہوں نے ابھی تھوڑی دیر قبل میری بیوی کو زیوس دیوتا پر قربان کیا ہے۔“

طوفار نے چند ثانیوں تک کچھ سوچا۔ پھر شاید اس نے یوناف سے نہ ٹکرانے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ اس لئے کہ اس نے لکڑی کی ہتھوڑی اٹھا کر طشت پر ضرب لگادی۔ تھوڑی دیر بعد چند اور مسلح پجاری کمرے میں داخل ہوئے تو طوفار نے انہیں تحکمانہ انداز میں مخاطب کرتے ہوئے کہا ”ان پجاریوں کو بلا کر لاؤ جنہوں نے ابھی تھوڑی دیر قبل قربان گاہ میں ایک لڑکی کی قربانی کے فرائض انجام دیئے ہیں۔“

بڑے پجاری کا حکم سن کر مسلح پجاری اس کمرے سے چلے گئے۔ یوناف کو زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ جونہی تین پجاری اندر داخل ہوئے طوفار نے انہیں مخاطب کر کے پوچھا۔

”کیا ابھی تھوڑی دیر قبل تم تینوں نے ہی قربان گاہ پر زیوس دیوتا کے لئے ایک لڑکی کو قربان کیا ہے؟“

وہ پجاری جو رونما ہونے والے حالات اور اپنے منڈلاتے انجام سے بے خبر تھے جھٹ تائید میں کہنے لگے۔ ”اے آقا! ہم تینوں نے ہی اس لڑکی کی قربانی کے فرائض انجام دیئے ہیں۔“

طوفار نے یوناف کی طرف دیکھا اور کہا۔ ”یہ ہیں وہ تین پجاری جنہیں آپ نے طلب کیا ہے۔“

یوناف نے اب ان تینوں پجاریوں سے کہا کہ وہ طوفار کے پہلو میں جا کر کھڑے ہوں۔

کچھ کہے بغیر وہ پجاری طوفار کے پاس جا کر کھڑے ہوگئے۔ یوناف ان کے قریب آیا اور سخت انداز میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ ”جس

بیوی کو تم نے قربان کیا ہے وہ میری بیوی تھی۔ تم نے دھوکا دہی سے کام لے کر اسے قتل کردیا ہے۔ تمہاری اس دھوکا دہی میں تمہارا بڑا پجاری طوفار بھی شامل ہے۔ لہٰذا اب تم چاروں میں سے کوئی بھی میرے انتقام سے نہ بچ سکے گا۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف نے اپنی تلوار کا رخ ان چاروں کی طرف کردیا اور وہ چاروں آگ کے شعلے کی مانند بھڑکتے ہوئے ختم ہوگئے۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد یوناف اپنی سرّی قوتوں کو حرکت میں لایا اور سیڑھیوں کے پاس اس جگہ نمودار ہوا جہاں اس کا اور یوام کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ پہلے اس نے قربان گاہ کے قریب یوام کو دفن کیا پھر دونوں گھوڑوں کو کھولا۔ یوام کے گھوڑے کی لگام اس نے اپنے گھوڑے کی زین کے ساتھ باندھ دی تھی۔ اس موقع پر ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور پوچھا۔

"اے میرے حبیب اب تم کدھر کا رخ کروگے؟"

یوناف نے افسردہ اور بجھی بجھی سی آواز میں کہا۔ "اب جب کہ ان ظالموں نے مجھے یوام سے محروم کردیا ہے میں چند روز تک ٹرائیکی کسی سرائے میں قیام کروں گا۔ اس کے بعد میں مصر کا رخ کروں گا۔"

اس کے ساتھ ہی ایک جست لگا کر یوناف اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اسے ایڑ لگا کر ٹرائے کی طرف دوڑا دیا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

بنی اسرائیل کو مصر سے نکلے ہوئے ایک برس دو ماہ گزر چکے تھے اور ابھی تک وہ سینا کے بیابانوں کے اندر ہی پڑاؤ کئے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ دشت سینا میں موسیٰ علیہ السلام کو خداوند کی طرف سے یہ حکم ملا کہ بنی اسرائیل کے ایسے مردوں کی گنتی کرو جو عمر میں بیس برس سے زائد ہوں اور جنگوں میں حصہ لینے کے قابل ہوں ایسے جوانوں کی گنتی اس طرح کی جائے کہ بنی اسرائیل کے ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی جو اپنے آبائی خاندان کا سردار ہو۔ اس گنتی کے دوران موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام کے ساتھ رہے اور یوں ایک ایک مرد کا نام لے کر بنی اسرائیل کی گنتی کی جائے۔

سو دشت سینا میں خداوند کے اس حکم کا اتباع کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام نے جب بنی اسرائیل کے ایسے جوانوں کی گنتی کی جو عمر میں بیس سال سے زائد تھے اور جنگوں میں حصہ لینے کے قابل تھے۔ ان کی تعداد چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو کے قریب تھی۔ چند ہی دن کے بعد خداوند کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل کے ساتھ دشت سینا سے کوچ کریں اور دشت فاران میں جاکر پڑاؤ کرلیں۔ خداوند کے حکم کا اتباع کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے ساتھ دشت سینا سے کوچ کیا۔ جب وہ دشت فاران میں خیمہ زن ہوئے تو خداوند نے پھر موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اور یہ ہدایت دی کہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے بارہ آدمی ارض کنعان کی طرف روانہ کریں تا کہ وہ اس سرزمین کے حالات جان کر آئیں اور اس کے بعد اس سرزمین کے رہنے والوں پر حملہ آور ہوکر بنی اسرائیل اس پر قبضہ کرلیں۔ کیونکہ یہی وہ سرزمین ہے جس کے دینے کا وعدہ اللہ پاک نے بنی اسرائیل سے کر رکھا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے بارہ آدمیوں کا چناؤ کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ارض کنعان کا حال جاننے کے لئے اس سرزمین کی طرف روانہ ہوں اور اس کے ساتھ ہی انہیں یہ تفصیل سمجھائی کہ وہ یہ دیکھ کر آئیں کہ وہ ملک کیسا ہے۔ جو لوگ وہاں بستے ہیں وہ کیسے ہیں۔ زور آور ہیں یا کمزور، تھوڑے ہیں یا بہت زیادہ اور جس سرزمین پر وہ بستے ہیں وہ کیسی ہے۔ جن شہروں میں وہ رہتے ہیں ان کا احوال کیا ہے۔ آیا وہ خیموں میں رہتے ہیں یا قلعوں میں اور وہاں کی سرزمین زرخیز ہے یا بنجر ہے۔ اس کے اندر درخت ہیں یا نہیں اور ساتھ ہی ان لوگوں کو یہ بھی ہدایت دی کہ جب وہ اس سرزمین سے لوٹ کر آئیں تو آتی دفعہ اپنے ساتھ اس سرزمین کے پھل بھی لیتے آئیں تا کہ وہ پھل بنی اسرائیل کو دکھا کر انہیں اس سرزمین پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دی جاسکے۔ پس موسیٰ علیہ السلام کے حکم کے مطابق ان کے مقرر کئے ہوئے وہ بارہ آدمی ارض کنعان روانہ ہوگئے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

یوناف یوام کے مارے جانے کے بعد ابھی تک ٹرائے ہی میں قیام کئے ہوئے تھا۔ اس قیام کے دوران اس نے اپنا اور یوام کا گھوڑا بھی فروخت کردیا تھا۔ ایک روز جب وہ سرائے کے مالک سے اپنا حساب بے باک کرنے کے بعد وہاں سے کوچ کرنے والا تھا تو ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا اور اپنی شیریں آواز میں پوچھا۔

"ٹرائے شہر کی اس سرائے سے کوچ کرکے اب تم کس طرف کا رخ کروگے؟"

یوناف نے جواب میں کہا۔ "میں دریائے نیل کے کنارے اپنے محل کی طرف جاؤں گا۔"

ابلیکا نے کہا۔ "آؤ ارض کنعان اور اس کے اطراف کی سرزمینوں کا

رخ کریں۔"

یوناف نے فوراً درمیان میں بولتے ہوئے استفہامیہ انداز میں پوچھا۔"کیا تم وہاں مجھے عارب، بیوسا اور عبیطہ سے ٹکرانا چاہتی ہو اس لئے کہ وہ بھی تو کنعانیوں کے شہر ٹائر میں بعل دیوتا کے معبد میں قیام کئے ہوئے ہیں۔ ابلیکا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔"ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم عارب، بیوسا اور عبیطہ پر حملہ کرنے کی پہل نہیں کریں گے بلکہ ماضی میں بھی ہمارا رویہ ایسا رہا ہے کہ ہم نے ان کے بڑے اور گھناؤنے افعال کا جواب دیا ہے کبھی ان پر حملہ آور ہونے میں پہل نہیں کی۔ میں اس وقت تمہیں عارب اور بیوسا اور عبیطہ کی طرف جانے کے لئے نہیں کہہ رہی بلکہ میں تو اس لئے تمہیں ان سرزمینوں کا رخ کرنے کے لئے کہہ رہی ہوں کہ اللہ کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام بنی اسرائیل کو مصر سے نکالنے کے بعد انہی سرزمینوں کا رخ کرر ہے ہیں۔ میں ان علاقوں سے ہو کر آرہی ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام اس وقت بنی اسرائیل کے ساتھ دشت فاران میں خیمہ زن ہیں اور انہوں نے اپنے بارہ آدمیوں کو کنعانیوں اور ان کے اطراف میں دوسری قوموں کے احوال جاننے کے لئے بھیجا ہے تا کہ وہ ان پر حملہ آور ہو کر اس سرزمین پر قابض ہوں جس کا خداوند نے ان کے ساتھ وعدہ کرر کھا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم بھی بنی اسرائیل میں شامل ہو جاؤ۔ اس لئے کہ بنی اسرائیل کا عنقریب دو ایسے آدمیوں سے پالا پڑے گا جو حیرت انگیز قوتوں کے مالک ہیں۔"

یوناف نے ابلیکا کی گفتگو میں دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا"وہ کونسے دو شخص ہیں جو حیرت انگیز قوتوں کے مالک ہیں اور جن سے عنقریب بنی اسرائیل کو ٹکرانا پڑے گا اور کیا موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام جیسے پیغمبروں کے سامنے بھی یہ دو قوی شخص جن کا تم ذکر کر رہی ہو سر اٹھا کر کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کیا تم مجھے یہ نہ بتاؤ گی کہ وہ دو شخص کون ہیں جن کو تم حیرت انگیز قوتوں کا مالک کہہ رہی ہو۔"

ابلیکا اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے پھر کہنے لگی تھی۔"جن دو حیرت انگیز آدمیوں کا میں نے تم سے ذکر کیا ہے ان میں سے پہلا تو اوج بن عنق ہے جس کا قد اس قدر ہے کہ ناپا ہی نہیں جاسکتا۔ بہت کم لوگ دنیا میں ایسے رہے ہوں گے جو اوج بن عنق جیسے طویل القامت ہوں گے اور یہ اوج بن عنق ارض کنعان کے اندر بس شہر کا حکمراں ہے۔ یہ اس قدر طاقتور انسان ہے کہ درجنوں انسانوں کو اپنی بغلوں میں دبا کر بھاگ اٹھتا ہے۔ اس کے علاوہ عام لوگوں کی روایت یہ ہے کہ اوج بن عنق گزشتہ تین ہزار سال سے زندہ اور سلامت ہے اور اب بھی وہ جوان و توانا ہے۔ دوسرا حیرت انگیز شخص جس کا میں نے تم سے ذکر کیا ہے وہ بلعام بن بعور ہے۔ یہ بلعام بن بعور بھی حیرت انگیز قوتوں کا مالک ہے۔ یہ شخص بلقاء شہر کا رہنے والا ہے۔ اس کا تعلق دوآبیوں کی قوم سے ہے اور یہ شخص اسم اعظم جانتا ہے لہٰذا جو بھی یہ خواہش، دعا اور بددعا کرتا ہے وہ پوری ہوتی ہے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کا واسطہ اب انہی دونوں اشخاص یعنی اوج بن عنق اور بلعام بن بعور سے پڑنے والا ہے۔ لہٰذا آؤ بنی اسرائیل میں شامل ہو کر یہ دیکھیں کہ ان دونوں اشخاص کے ساتھ بنی اسرائیل کے کیا نتائج نکلتے ہیں۔"

یوناف نے ابلیکا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔"تم ٹھیک کہتی ہو آؤ یہاں سے رخصت ہوں اور اندر بس شہر کا رخ کریں اور وہاں دیکھیں کہ اوج بن عنق کیسا دراز قامت اور طاقت ور انسان ہے۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف ٹرو جن قوم کے مرکزی شہر ٹرائے سے اوج بن عنق کے شہر بس کی طرف کوچ کر گیا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ابلیکا کے کہنے پر یوناف جب ارض کنعان کے شہر بس میں نمودار ہوا تو اتفاق سے اس وقت وہ بارہ اسرائیلی بھی بس شہر میں داخل ہوئے جن کا سربراہ یوشع بن نون تھا اور جو ان سرزمینوں کے احوال جاننے کے لئے وہاں آئے تھے۔ جس وقت بارہ اسرائیلی بس شہر کے حاکم اوج بن عنق کے مکان کی طرف جارہے تھے، ابلیکا نے یوناف سے کہا۔

"یہ جو بارہ آدمی ہمارے آگے آگے ذرا فاصلے پر جارہے ہیں" اسرائیلی ہیں اور انہیں اللہ کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام نے ان سرزمینوں کا حال جاننے کے لئے اِدھر بھیجا ہے تا کہ یہاں سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے بعد ان پر حملہ آور ہو کر اسرائیلیوں کو یہاں آباد کیا جائے۔ یوناف! تم بھی ان میں شامل ہو اور پھر دیکھتے ہیں کہ یہ ان سرزمینوں سے کیسی معلومات حاصل کرتے ہیں۔"

ابلیکا کے کہنے پر یوناف آگے بڑھ کر ان بارہ اسرائیلیوں میں شامل ہونا ہی چاہتا تھا کہ ایک انتہائی دراز قد اور عظیم الجثہ انسان ایک بلند عمارت کے اندر سے نکلا اور بڑی تیزی کے ساتھ ان اسرائیلیوں کی طرف بڑھا۔ اس سے ابلیکا نے پھر یوناف کی گردن پر لمس دیا اور بولی۔

"اُدھر دیکھو یوناف! وہ جو دراز قد کوہ پیکر انسان دائیں طرف والی عمارت سے نکل کر اسرائیلیوں کی طرف آرہا ہے یہی بس شہر کا حاکم اوج بن عنق ہے جس سے متعلق میں تمہیں پہلے بھی اطلاعات فراہم کر چکی ہوں۔

ابلیکا کے اس انکشاف پر یوناف آگے بڑھا اور مناسب فاصلے پر کھڑا ہو کر اوج بن عنق کی طرف دیکھنے لگا۔ اوج بن عنق تیزی کے ساتھ بارہ اسرائیلیوں کی طرف آیا۔

"تم لوگ کون ہو اور کس غرض سے اس سرزمین میں داخل ہوئے ہو اور یہ کہ تم لوگ اپنے حلیئے شکل وصورت اور لباس سے مقامی لوگ نہیں لگتے۔"

اوج بن عنق کے اس سوال پر یوشع بن نون نے جواب دیا "کیا تمہارے سوالوں کے جواب دینے سے قبل ہم یہ نہ جان سکیں گے کہ تم کون ہو، تمہارا کیا نام ہے اور کیوں تم ہم سے اس قسم کے سوال پوچھتے ہو؟"

اس پر اوج بن عنق نے بڑے غور اور کسی قدر استفہامیہ انداز میں یوشع بن نون کی طرف دیکھا۔ پھر ذرا تلخ لہجے میں اس نے کہا۔ میں اس بسن شہر کا حاکم ہوں۔ میرا نام اوج بن عنق ہے اور اس شہر کے حاکم کی حیثیت سے میں تم لوگوں سے ہر طرح کی پوچھ پڑتال اور تمہارے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے جیسے چاہوں سوالات کرسکتا ہوں۔"

اوج بن عنق جب اپنا تعارف کرا چکا تو یوشع بن نون پھر بولے۔ "ہمارا تعلق بنی اسرائیل سے ہے۔ شاید تم جانتے ہوگے کہ ہم مصر کی سرزمین میں آباد تھے۔ پھر ہمارے خداوند نے ہمارے اندر موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام نام کے دو پیغمبر مبعوث کئے اور انہوں نے ہمیں مصریوں کی غلامی سے نجات دی اور اس سرزمین سے ہمیں نکال کر اس طرف لانے میں کامیاب ہوئے اس وقت بنی اسرائیل دشت سینا سے ہوتے ہوئے صحرائے فاران میں پڑاؤ کئے ہوئے ہیں۔ ہمارے گروہ کی تعداد لاکھوں پر مشتمل ہے۔ تم ہمیں بنی اسرائیل کے نقیب سمجھو، ہم ان سرزمینوں کی طرف اس لئے آئے ہیں کہ یہاں سے اپنے لئے ایسی اطلاعات حاصل کریں جو ہمارے لئے سودمند اور منفعت بخش ہوں۔ اس لئے کہ یہ وہ سرزمین ہے جسے خداوند نے ہمارے تصرف میں دینے کا ہمارے آباء واجداد سے عہد کر رکھا ہے۔"

یوشع بن نون کی اس گفتگو پر اوج بن عنق غصے میں بھڑک اٹھا۔ "تو گویا تم لوگ اس غرض کے تحت اِدھر آئے ہو کہ ان سرزمینوں سے متعلق معلومات حاصل کر کے ان پر حملہ آور ہو اور پھر ان پر قبضہ کرلو۔ اگر ایسا ہے تو میں کیوں نہ تم سب کا خاتمہ کردوں کہ تم سب نہ یہاں سے اپنے لئے مناسب معلومات حاصل کرسکو اور نہ ہی واپس جا کر اپنی قوم کو کوئی اطلاع پہنچا سکو۔"

اتنا کہنے کے بعد عوج بن عنق غضب کی حالت میں آگے بڑھا اور بارہ اسرائیلیوں میں سے چھ کو پکڑ کر اس نے اپنی بائیں بغل دوسرے چھ کو اپنی دائیں بغل میں دبانے کے بعد مڑا اور اپنے گھر میں داخل ہوگیا۔

اوج بن عنق کی بیوی نے جب دیکھا کہ اس کا شوہر اپنی دونوں بغلوں میں بارہ آدمی دبائے گھر میں داخل ہوا ہے تو اس نے حیرت و پریشانی میں اسے مخاطب کر کے پوچھا۔ "یہ بارہ آدمی کون ہیں اور انہیں تم کہاں سے پکڑ لائے ہو؟"

اوج بن عنق بولا۔ "یہ بارہ بنی اسرائیل میں سے ہیں ان بارہ کو بنی اسرائیل نے اس غرض کے تحت اِدھر بھیجا ہے کہ یہ لوگ ان سرزمینوں سے متعلق ضروری اطلاعات حاصل کر کے بنی اسرائیل کو فراہم کریں تاکہ کسی مناسب موقع پر وہ ان سرزمینوں پر حملہ آور ہو کر ان پر قبضہ کرلیں۔" اوج بن عنق ذرا رکا پھر اپنی بیوی کو استفہامیہ انداز میں مخاطب کرنے لگا۔ "اے میری رفیقہ! اگر تم کہو تو میں اپنی بغلوں کو ایسا دباؤں کہ ان بارہ اسرائیلیوں کا خاتمہ ہوجائے۔"

اس کی بیوی نے پریشان کن آواز میں کہا۔ "ایسا ہرگز نہ کرنا بلکہ ہماری اور ہماری قوم کی بہتری اسی میں ہے کہ تو انہیں آزاد کردے تاکہ یہ واپس اپنی قوم میں جائیں اور وہاں جا کر تمہاری قوت وطاقت کے چرچے کریں اس طرح بنی اسرائیل کو اس سرزمین پر حملہ آور ہونے کی ہمت نہ ہوگی لہٰذا میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ تم ان بارہ اسرائیلیوں کو چھوڑ دو تاکہ یہ اپنی قوم میں واپس چلے جائیں۔"

اپنی بیوی کے اس مشورے کے جواب میں اوج بن عنق نے کہا۔ "اے میری رفیقہ! زندگی میں پہلی بار تو نے کوئی اچھا اور مناسب مشورہ دیا ہے۔ اس لئے تمہارے اس مشورے کے مطابق میں ان لوگوں کو آزاد کردوں گا تاکہ یہ بنی اسرائیل کے اندر جا کر میری طاقت وقوت کے چرچے کریں۔"

اس کے بعد اوج بن عنق نے ان بارہ اسرائیلیوں کو اپنی بغلوں سے گرادیا اور ڈانٹنے کے انداز میں ان سے کہا۔ "تم سب یہاں سے چلے جاؤ ورنہ تم لوگ تمام کے تمام مارے جاؤ گے۔"

اس پر وہ بارہ اسرائیلی بھاگتے ہوئے اوج بن عنق کے مکان سے باہر نکل گئے۔ جب سارے اسرائیلی چلے گئے تو اوج بن عنق نے اپنی بیوی کو مخاطب کیا اور بولا۔

"ان بارہ اسرائیلیوں کو تو میں نے تیرے کہنے پر چھوڑ دیا ہے لیکن ابھی ایک اور آدمی بھی باہر کھڑا ہے۔ گو وہ ان بارہ سے ذرا ہی دور رک کر

میری طرف غور سے دیکھ رہا تھا لیکن مجھے شک نہیں بلکہ یقین ہے کہ وہ بھی اسرائیلی ہے اوران بارہ کا ساتھی ہے۔ میں اسے بھی پکڑ کر لاتا ہوں اوراس سے پوچھتا ہوں کہ وہ کون ہے اوراس سرزمین کی طرف آنے کے لئے اس کی کیا غرض وغایت ہے۔"

اوج بن عنق باہر جانے کے لئے ابھی مڑا ہی تھا کہ اس نے دیکھا اس کے مکان کے بیرونی دروازے پر یوناف کھڑا اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا اوج بن عنق نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی بیوی سے کہا۔

"اے میری رفیقہ! یہ جوان جو اس وقت ہمارے بیرونی دروازے پر کھڑا ہے یہ وہی ہے جس کا ذکر میں تم سے کر رہا تھا، یہ مجھے ان بارہ اسرائیلیوں کی نسبت کچھ زیادہ ہی نڈر اور بے خوف لگتا ہے جو یہ خود ہی اپنی مرضی سے چل کر اس طرف آیا ہے۔ میرے دراز قامت اور عظیم الجثہ ہونے کا اس پر کوئی اثر نہیں لگتا۔"

قبل اس کے کہ اوج بن عنق کی بیوی جواب میں کچھ کہتی۔ یوناف آگے بڑھ کر اوج بن عنق کے قریب آیا۔

"اے اوج بن عنق! میں نہ تو ان بارہ اسرائیلیوں کا ساتھی ہوں جنہیں تم نے اپنی بغلوں میں دبا کر اپنے گھر لے آئے تھے اور بعد میں تم نے انہیں چھوڑ دیا کہ واپس اسرائیل میں جا کر تیری طاقت تیری قوت کے چرچے کریں اور نہ ہی میں ان بارہ جیسا کمزور لاچار ہوں کہ تم ان کی طرح مجھے آسانی کے ساتھ اٹھا کر اپنی بغل میں دبا لو۔ بلکہ میں تو خود اپنی ذات میں ایسی قوتوں کا مالک ہوں کہ تم جیسے کوہ پیکر کو اٹھا کر اپنی بغل میں دبا سکتا ہوں۔"

اوج بن عنق نے اس بار پھر اپنی بیوی کو مخاطب کر کے تمسخرانہ انداز میں کہا۔"اے میری رفیقہ! کیا تم نے اس نوجوان کی گفتگو سنی، یہ مجھے اٹھا کر اپنی بغل میں دبا لینے کی دھمکی دیتا ہے پس تو دیکھ میں اپنے گھر کے اس آنگن میں اس جوان کا کیا حشر کرتا ہوں۔" اتنا کہنے کے بعد اوج بن عنق تیزی سے یوناف کی طرف بڑھا وہ جھپٹ کر یوناف کو اٹھا کر اپنی بغل میں دبا لینا چاہتا تھا کہ یوناف نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر ایک زوردار جھٹکا دیا کہ اوج بن عنق نہایت بے بسی کی حالت میں لڑکھڑاتا ہوا چند قدم ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ اپنی اس حالت پر اس نے ایک بار حیرت و پریشانی سے یوناف کی طرف دیکھا پھر اس نے اپنی بیوی کی طرف مڑتے ہوئے بکھرے بکھرے انداز میں کہا۔

"یہ جوان واقعی ان بارہ اسرائیلیوں سے مختلف ہے لیکن کچھ مجھ سے طاقت ور نہیں ہوسکتا۔ اس نے وقتی طور پر مجھے دھکا دے کر پیچھے کی طرف ضرور لڑھکا دیا ہے۔ لیکن یہ تو ایک عارضی کیفیت ہے۔ اس بار اپنے آہنی ہاتھوں کی جنب میں ضرب لگا کر اسے ایک ایسی اذیت میں مبتلا کردوں گا تو یہ اپنی روح اور اپنے جسم کی جدائی کیلئے دعائیں مانگے گا۔"

یوناف آہستہ آہستہ آگے بڑھا لیکن اس بار اوج بن عنق بھی مستعد تھا جونہی یوناف قریب آگیا۔ اوج بن عنق نے اپنے دائیں ہاتھ سے یوناف کے پہلو پر ایسی زوردار ضرب لگائی کہ وہ ہوا میں اچھلتا ہوا باہر کی طرف مکان کی بیرونی دیوار سے جا ٹکرایا۔ دیوار سے ٹکرانے کے باعث یوناف کو سخت چوٹ آئی لیکن اس نے کسی کمزوری کا اظہار نہ کیا۔ اوج بن عنق اپنی جگہ پر کھڑا طنزیہ انداز سے مسکرا رہا تھا۔ یوناف نے کوئی فیصلہ کیا پھر وہ وہ ایک عزم کے ساتھ اوج بن عنق کی طرف بڑھنے لگا قریب جا کر وہ اوج بن عنق پر ضرب لگانا ہی چاہتا تھا کہ اوج بن عنق اس سے پہلے حرکت میں آیا اور اس بار اس نے یوناف کے دوسرے پہلو پر ایسی زوردار ضرب لگائی کہ یوناف پہلے کی نسبت زیادہ بے بسی کے عالم میں قلابازیاں کھاتا ہوا ایک بار پھر صحن کی دیوار کے ساتھ جا ٹکرایا۔ تاہم دیوار کے ساتھ ٹکراتے ہی وہ پھر اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔

اوج بن عنق چند قدم اس کی طرف بڑھا اور پھر وہ رک کر بولا۔

"اے اجنبی۔ مجھ سے ٹکرانا ایسا نہیں ہے جیسا تم نے اپنے دل میں گمان کر لیا تھا۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ تم ان بارہ اسرائیلیوں سے طاقت ور ہو اور ان کے علاوہ مختلف بھی ہو تاہم طاقت وقوت میں میرا مقابلہ کرنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔"

یوناف نے اندازہ لگا لیا تھا کہ قد میں لمبا ہونے کی وجہ سے اوج بن عنق کو ضرب لگانے میں آسانی رہتی ہے تاہم یوناف اوج بن عنق کے ہاتھوں اپنی شکست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھا اور نہ ہی وہ اسے اپنے سامنے زیر کرنے کے لئے اپنی سرّی اور لاہوتی قوتوں کو استعمال کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا تھا۔ ایک بار پھر کوئی فیصلہ کرتے ہوئے یوناف اس کی طرف بڑھا۔ اس بار وہ اس کے زیادہ قریب نہیں گیا۔ بلکہ ذرا فاصلے پر رک کر تیزی سے اس کی طرف بھاگا اور پھر ہوا میں اچھل کر اس نے اوج بن عنق کی پنڈلی پر ایسی ضرب لگائی کہ اوج بن عنق اس اونٹ کی طرح لڑکھڑاتا ہوا زمین پر گر گیا جس اونٹ کی ایک ٹانگ مار مار کر بے کار کر دی گئی ہو۔

زمین پر گرنے کے بعد اوج بن عنق سنبھل کر اٹھ بیٹھا اس بار قدرے تشویش ناک انداز میں وہ یوناف کی طرف دیکھ رہا تھا جس وقت وہ پھر یوناف سے ٹکرانے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ رہا تھا۔ یوناف پھر حرکت میں آیا اور اس بار بھاگ کر وہ پہلے سے بھی زیادہ پرجوش انداز میں ہوا میں اچھلا اور پاؤں کی بجائے اس نے اپنے آہنی ہاتھ کی ضرب اوج بن عنق کی ران پر لگائی تھی اور یہ ضرب ایسی زوردار تھی کہ اوج بن عنق درد اور تکلیف کے باعث ایک بار بلبلا اٹھا تھا پھر وہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہی بیٹھے اپنی ران کے اس حصے کو سہلانے لگا جہاں پر یوناف نے ضرب لگائی تھی جس وقت اوج بن عنق زمین پر پاؤں پسارے اپنی ران کی چوٹ سہلا رہا تھا اس کی بیوی بھاگ کر اس کے پاس آئی اور اس کی پنڈلی تھامتے ہوئے اس سے ہمدردی میں ڈوبی ہوئی آواز میں پوچھنے لگی۔

"اس اجنبی جوان کی ضرب سے تمہارے کہیں چوٹ تو نہیں آگئی جو تم اٹھ ہی نہیں پا رہے ہو۔"

اوج بن عنق نے صرف ایک لمحہ کیلئے اپنی بیوی کی طرف دیکھا پھر اپنی ران کو پکڑے ہی پکڑے وہ یوناف سے مخاطب ہوا۔ "اے اجنبی میں سمجھتا تھا کہ میں دنیا بھر کا طاقت ور انسان ہوں اور اس کائنات کے اندر کوئی ایسا نہیں جو طاقت وقوت میں میرا مقابلہ کر سکے۔ تو نے اپنی آنکھوں سے بھی دیکھا کہ میں بارہ بارہ انسانوں کو اپنی بغلوں میں لے کر چل پڑنیوالا ہوں لیکن تو نے ثابت کر دیا ہے کہ اس دنیا کے اندر ایسے لوگ بھی ہیں جو اوج بن عنق کو زیر کرنے کی قوت اور مہارت بھی رکھتے ہیں۔ اے اجنبی میں خلوص دل اور نیک نیتی کے ساتھ تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے اپنی اس قدر طویل زندگی میں آج تک تم جیسا زوردار انسان نہیں دیکھا میں اس خوبی کو تسلیم کرتا ہوں کہ تم مجھے اپنے سامنے زیر کرنے کی طاقت رکھتے ہو۔ پس اے اجنبی کیا تو بتائے گا کہ تیرا ان اسرائیلیوں سے کیا تعلق ہے اور اگر تو ان میں سے نہیں تو تو کہاں سے آیا ہے اور کس سرزمین کا باشندہ ہے۔"

اب یوناف بولا "اے اوج بن عنق! میں اسرائیلی نہیں ہوں میں مصر کا باشندہ ہوں تاہم میں نے تمہاری قوت وطاقت کے چرچے سنے تھے جس کی بنا پر میں تمہیں دیکھنے کا مشتاق تھا تو واقعی تم عام انسانوں سے بہت مختلف اور طاقت ور ہو۔"

اوج بن عنق شاید یوناف سے کچھ اور بھی پوچھتا لیکن یوناف مڑا اور تیزی کے ساتھ اوج بن عنق کے گھر سے نکل گیا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2006

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

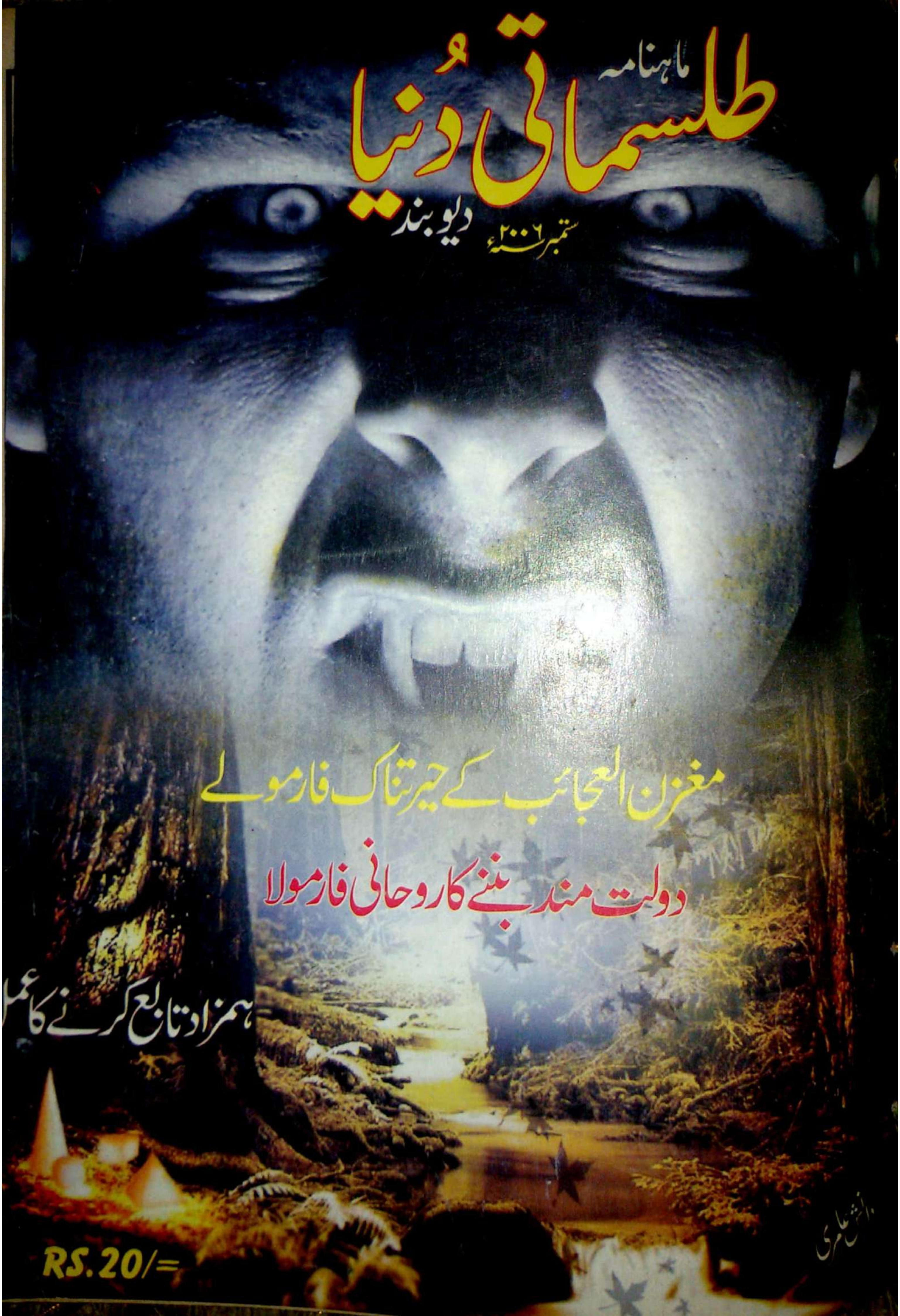
مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا


ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
ستمبر ۲۰۰۶ء
مغزن العجائب کے حیرتناک فارمولے
دولت مند بننے کا روحانی فارمولا
ہمزاد تابع کرنے کا عمل
RS.20/=

کیا اور کہاں

اداریہ

بم کی سیاست

بقلم خاص

گذشتہ ماہ ممبئی کی ریل گاڑیوں میں دہشت گردی کا جو مظاہرہ ہوا ہے وہ قابل افسوس ہے۔ اِس انسانیت سوز حرکت پر ساری دنیا نے آنسو بہائے ہیں اور بلاتفریق مذہب وملت سبھی لوگوں نے اس حادثہ کا شکار ہوجانے والوں کی دردناک موت پر اظہارِ افسوس کیا ہے۔ حادثہ کا شکار ہوجانے والا کوئی بھی ہو ہندو یا مسلم اس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا انسانیت کی دلیل ہے اور اس طرح کی ظالمانہ حرکت کرنے والے کسی بھی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں وہ انسانیت کے مجرم ہیں اور عبرتناک سزاؤں کے مستحق ہیں۔

دنیا کا کوئی بھی مذہب اس طرح کی دہشت گردی کو جائز نہیں سمجھتا۔ دینِ اسلام جو اس وقت دنیا کا سب سے زیادہ معتبر مذہب ہے وہ بھی اس طرح کی شرمناک حرکتوں کی مذمت کرتا ہے اور اسلام تو شدت کے ساتھ اس بات کا قائل ہے کہ خود بھی جیو اور دوسروں کو بھی جینے دو۔

بے شک دین اسلام میں جہاد کی ایک حقیقت ہے اور جہاد صرف محاذ پر اُن لوگوں کے خلاف چھیڑا جاتا ہے جو خدا کے نافرمان اور غدار ہوں اور اہل حق کے لئے قدم قدم پر مشکلات کھڑی کرنے کے گناہوں میں مبتلا ہوں۔

جہاد کسی خطے یا کسی زمین کے ٹکڑے کو قبضانے کے لئے نہیں ہوتا اور صرف یہی نہیں بلکہ جہاد کے کچھ مسلمہ اُصول ہیں۔ کچھ طے شدہ شرائط ہیں۔ کچھ منظم قواعد ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا دورانِ جہاد یہ حکم ہوتا تھا کہ عورتوں اور بچوں کو نشانہ مت بناؤ۔ بوڑھوں اور کمزوروں کو نظر انداز کرو۔ بھاگنے والوں کا پیچھا مت کرو۔ جو معافی مانگے انہیں معاف کرو۔ جو شرمندگی کا اظہار کرے ان کی جان بخش دو اور دھوکے سے کسی پر وار مت کرو۔ کسی کی پشت پر چھرا نہ گھونپو۔

آج کی دنیا میں جہاد کے نام پر جو کچھ دہشت گردی ہو رہی ہے وہ افسوسناک ہی نہیں شرمناک بھی ہے اور اس دہشت گردی سے مذاہب بھی بدنام ہوتے ہیں اور انسانیت کو بھی ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دین اسلام تو بانگ دہل یہ بات کہتا ہے کہ جس نے ایک انسان کو قتل کیا اس نے تمام عالم انسانیت کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور جس نے ایک انسان کو زندگی بخش دی اس نے دنیا کے کروڑوں انسانوں کو زندگی عطا کردی۔ جو دین انسانیت کے لئے اتنے پاکیزہ جذبات رکھتا ہو وہ نہ خودکشی کی اجازت دیتا ہے۔ نہ دوسروں کو مارنے کی۔ جو لوگ اپنے جسم میں بم باندھ کر خود بھی مر رہے ہیں اور دوسروں کو بھی مار رہے ہیں ان کا تعلق دین اسلام سے تو کیا ہوتا ان کا تعلق تو کسی ایسے مذہب سے بھی نہیں ہوسکتا جو مذہب صرف برائے نام ہی مذہب ہو اور جس کے پاس زندگی گزارنے کے اُصول وقواعد موجود نہ ہوں۔

جو لوگ جہاد کے نام پر یہ فتنے جگا رہے ہیں اور انسانوں کا قتل عام کر رہے ہیں وہ یا تو نادان ہیں، ناواقف ہیں، جہالت فاحشہ کا شکار ہیں یا پھر شیاطین کے اشاروں پر ایسا کاروبار کر رہے ہیں جس میں قتلِ انسانیت ہی پر دونوں ہاتھوں سے پروفٹ ملتا ہے۔

لیکن یہ بھی تصویر کا صرف ایک رخ ہے۔ تصویر کا دوسرا رخ یہ بھی ہے کہ ہمارے ملک میں جو سیاسی جماعتیں کام کر رہی ہیں وہ اس طرح کی بم باریوں کا سیاسی فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی اپنی لے میں بولنا شروع کردیتی ہیں۔ مرنے والوں سے انہیں کوئی ہمدردی نہیں ہوتی اور ملک کے وقار کی بھی انہیں کوئی فکر نہیں ہوتی۔ وہ اس طرح کے سلگتے ہوئے حالات میں صرف ایک ہی طبقہ کو نشانہ بنا کر اس پر اور اس کے مذہب پر سنگ ریزی شروع کردیتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ صرف ایک سیاست ہے اور یہ سیاست بھی شرمناک قسم کی سیاست ہے۔ جب بھی اس طرح کے بم پھٹتے ہیں جس میں انسانیت کے چیتھڑے بکھر گئے ہوں مسلمانوں نے ہندوؤں کی آواز میں آواز ملا کر دہشت گردی کے خلاف آواز بلند کی ہے اور ان لوگوں کی کھل کر مذمت کی ہے جو انسانیت کو قتل کرنے کے گناہوں میں مبتلا ہیں لیکن فرقہ پرستوں نے گندی سیاست کے پیش نظر مسلمانوں کی آواز کو دبا دیا ہے اور ہمیشہ یہ تاثر دیا ہے جیسے ہندوستان کے سارے مسلمان دہشت گرد ہوں اور جیسے ان کی مشترکہ کوششوں سے یہ بم برس رہے ہوں۔ بم برسا کر انسانوں کی جان لینے والے تو ہیں ہی دہشت گرد لیکن وہ نیتا بھی کچھ کم دہشت گرد نہیں ہیں جو اُن لوگوں پر الزام لگاتے ہیں جس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ جب بھی کسی جگہ بم پھٹتے ہیں ان لیڈروں کی چاندی بن جاتی ہے۔ جو بم کی آڑ میں الفاظ کے بم برسا کر صرف ایک طبقہ کا مذاق اُڑاتے ہیں اور محض ایک ہی طبقے کے لوگوں کو مجرم سمجھ کر جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہیں۔ دیکھا جائے تو یہ بھی ایک طرح کی دہشت گردی ہے اور اس دہشت گردی سے بھی ہزار طرح کی دہشت گردیاں جنم لیتی ہیں۔ ☆

مختلف پھولوں کی خوشبو

تلاش

حضرت بلالؓ نے پوچھا "کیا اللہ تلاش سے مل سکتا ہے؟"
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں! بلالؓ! تلاش سے اس کی عبادت کرنے سے اس کی حمد وثنا کرنے سے اور اس کے بندوں سے ہمدردی کرنے سے اللہ تعالیٰ بندوں کے قریب ہوجاتا ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھنا، بندہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پاتا۔ اللہ تعالیٰ خود بندے کو تلاش کرتا ہے ایمان بندے کی اپنی صفت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے۔"

سنہری باتیں

ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کو امید دلاؤ کیونکہ اس سے اسے حوصلہ ملتا ہے۔"
(ابن ماجہ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک دینار وہ ہے جو آدمی اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ ایک دینار وہ ہے جو کسی مسکین کو دیتا ہے اور ایک دینار وہ ہے جو آدمی ہمسائے اور رشتے دار پر خرچ کرتا ہے۔ ان میں افضل ترین دینار وہ ہے جو آدمی اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے۔
(صحیح مسلم)

انمول باتیں

● راستوں کی ویرانی اور جلتی دھوپ سے ڈرنے والے منزل تک نہیں پہنچ سکتے۔

● جہاں سے گزرو پھول برساتے جاؤ تاکہ تمہیں اپنی واپسی پر بڑا سا باغ دکھائی دے۔

● اپنی پہلی بازی جیتنے کے نشے میں دوسری بازی ہارنا پڑتی ہے۔

● زندگی ایک کٹھن سفر ہے، جس کی منزل موت ہے۔

● اگر تم نے ہر حال میں خوش رہنے کا فن سیکھ لیا ہے۔ تو یقین کرو زندگی کا سب سے بڑا فن سیکھ لیا ہے۔

شمع فروزاں

● جہنم کی آگ کو وہی بجھا سکتے ہیں جو آنسو وقت سحر مومن کی آنکھ سے ٹپکیں۔

● گالی کا جواب نہ دو کیونکہ کبوتر کوے کی بولی نہیں بول سکتا۔

● خوش رہو اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھو کہ ماضی، حال سمندر کی ریت کی طرح لمحہ بہ لمحہ سرک رہا ہے اور آنکھیں جھکی رکھو، مستقل تاریک خلا ہے۔

● جب میں خدا کو پکارتا ہوں تو کبھی کبھی وہ اس قدر قریب سے جواب دیتا ہے کہ میں اپنی آواز پر شرمندہ ہوجاتا ہوں۔

● غم کو پھانسی دیدو فکر تو بلی کو بھی مار ڈالتی ہے۔

● صبح نے کہا "یہ روشن دہلیز میری ہے"۔ کہکشاں نے کہا "یہ جگمگاتے راستے میرے ہیں" اور ننھا ستارہ مسکرا کر بولا "میں بھی تو ہوں"۔ اور چاند نے روشنی کے طلسمات پیش کر دیئے لیکن سورج خاموش رہا کیوں کہ خاموشی حقیقی بڑائی ہے۔

کاش!

● کاش انسان قبر کی گہرائی میں اترنے سے پہلے سوچ سکتا کہ ایک چھوٹے سے وقفے میں ایک بہت بڑی خیالی دنیا تعمیر کرنا ایک عظیم ترین حماقت ہے۔

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

● کاش انسان سمجھ سکتا کہ چاند اور سورج کی آنکھیں نہیں ہو سکتیں مگر انسان کی آنکھیں ضرور بند ہو جاتی ہیں۔

● کاش انسان کا شعور کے دروازہ کھلنے کے بعد اپنے ذہنی ایوان میں بے جا خواہشوں کا داخلہ ممنوع قرار دیتا۔

● کاش! انسان دل کے ساحل پر پڑے ہوئے امید کے پتھروں سے کھیل کررات کی نیندوں کو سوچوں کے خنجر سے چھلنی نہ کرتا۔

● مگر افسوس! شاہراہ زیست کے مختصر سفر میں اپنی گردن کے تناؤ کو نہ پہنچاننے والا انسان موت کی پرچھائیں دیکھ کر زندگی کا مفہوم سمجھتا ہے۔

فکر و نظر

● شدید خواہشات لاحاصل ہوتی ہیں اور یہ ان لوگوں کا مقدر بنتی ہیں جنہوں نے کبھی ان کی حسرت بھی نہ کی ہو۔

● جب آپ کو اپنی شخصیت کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے تو سمجھ جایئے کہ آپ خود پسندی کے مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

● عشق وہ مقام ہے جہاں کچھ پانے کے بجائے سب کچھ لٹانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

● بعض رشتے ایسے ہوتے ہیں جنہیں برتتے ہوئے پل صراط سے گزرنے کا گمان ہوتا ہے۔

● غلطی کرنا انسان کی اور معاف کرنا اللہ کی صفت ہے۔

● اعتماد ایک روح کی طرح ہوتا ہے جو ایک بار چلا جائے پھر واپس نہیں آتا۔

● دوستی ایسے لوگوں سے کریں جو اچھی سوچ اور اچھی عادات کے مالک ہوں۔

● دوستوں کے دکھ درد کو اپنا دکھ سمجھ کر شریک رہیں۔

موتیوں کی مالا

● اگر ایک پیارا دوست سو بار روٹھ جائے تو اس کو سو بار منالو کیونکہ موتیوں کی مالا جتنی بار ٹوٹتی ہے اتنی ہی بار موتی چن لئے جاتے ہیں۔

● دوستوں کے درمیان ہمیشہ خوش رہنے کی کوشش کریں۔

● دوستی پڑھے لکھے اور نیک لوگوں سے کریں۔

● دوستی ایک عظیم رشتہ ہے۔ جس کی بنیاد اعتماد پر ہے۔

● دوستی ہمیشہ ہم عمروں کے ساتھ کریں۔

● دوستی کرنا آسان ہے لیکن دوستی نبھانا بہت مشکل ہے۔

● محبت اگر ایک پل میں نہ ہو تو صدیوں ساتھ رہنے سے بھی تخلیق نہیں ہوتی۔

● ایک دوسرے کا ترجمہ ہو جانا محبت ہے۔

● انسان خالی برتن ہے جسے محبت بھرتی ہے۔

● محبت میں مصائب اس لئے آتے ہیں تاکہ ہر شخص محبت کا دعویٰ نہ کر سکے۔

چراغ راہ

● سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ کسی قصور کا احساس نہ ہو۔

● جو قدم غفلت میں اٹھ جائے وہی زنجیر ہے۔

● بہتر ہے پیدا نہ ہوں۔ بہ نسبت اس کے بے علم رہیں۔ کیونکہ جہالت بدقسمتی کی جڑ ہے۔

● ہر شخص چاہتا ہے کہ حق اس کی طرف ہو مگر ہر شخص خلوص کے ساتھ یہ نہیں چاہتا کہ وہ حق کی طرف رہے۔

● ایک بڑی فوج کا جنرل شکست کھا سکتا ہے لیکن آپ ایک کپتان کے اولوالعزم ذہن کو شکست نہیں دے سکتے۔

● خاندانی شجرہ کے بغیر بھی اس دنیا میں شرفاء بستے ہیں۔

● تمناؤں کا اظہار تو آسانی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے لیکن ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جرأت کی ضرورت ہوتی ہے۔

● قسمت اپنا ہاتھ صرف دلیر کے ہاتھ میں دیتی ہے۔

● سچی دوستی گویا فاسفورس کی روشنی ہے جو صرف اسی وقت نمایاں ہوتی ہے جب چاروں طرف تاریکی مسلط ہو۔

● عزت والے کو ذلیل اور طاقتور کو کمزور کرنیوالی چیز حاجت ہے۔

یہ حقیقت ہے

● اب شادی بیاہ کے موقع پر کوئی دلہن نہیں روتی کہ اس طرح سارے میک اپ کا بیڑا غرق ہو جاتا ہے۔ بیوی کی غلامی صرف ان کا حصہ ہوتی ہے جو لڑکی کی بجائے جہیز سے شادی کرتے ہیں۔ پہلے داڑھی مبارک کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر رکھا جاتا تھا مگر آج کچھ لوگ اسے فیشن کے طور پر رکھ لیتے ہیں۔

● ایک فیشن پرست خاندان کی آمدنی کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو وہ ہمیشہ تنگ دست اور مقروض رہے گا۔

● پہلے زمانے میں لڑکے کا چال چلن پوچھا جاتا تھا اور اب صرف تنخواہ اور اوپر کی آمدنی۔

● کل تک پردہ خواتین کی زینت تھا مگر آج دروازے اور کھڑکی کی زینت بنا ہوا ہے۔ پہلے زمانے میں گھروں سے قرآن پاک کی تلاوت کی آواز آتی تھی لیکن آج کے گھروں سے گانوں کی آوازیں آتی ہیں۔

● معاشرہ اس وقت سے بے راہ روی کا شکار ہے جب سے عورت نے چاردیواری سے باہر قدم نکالا ہے۔

● زندگی وہ دوا ہے جس کی میعاد کسی بھی وقت ختم ہو سکتی ہے۔ زندگی وہ کبوتر ہے جسے کسی بھی وقت موت کی بلی جھپک لے گی۔ زندگی وہ روح ہے جو کسی بھی وقت بے وفائی کر سکتی ہے۔ زندگی وہ شارٹ ہینڈ ہے جس پر آخرت کی ڈکٹیشن کا دارومدار ہے۔

● زندگی وہ بینک بیلنس ہے جو کسی بھی وقت منجمد ہو سکتا ہے۔ لہٰذا انسان کو زندگی کی سانسوں سے وہ کام لینا چاہئے جس سے دنیا اور آخرت بھی سنور جائے۔

اقوال زریں

● ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک دیوار کی مانند اور ایک مومن دوسرے کے لئے مضبوطی کا باعث ہے۔

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

● عالم بے عمل پارس پتھر کی مثل ہے جو لوہے کو تو سونا بناتا ہے مگر خود پتھر رہتا ہے (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

● دوسروں کا بھلا کرتے ہوئے یقین رکھو کہ تم اپنا بھلا کر رہے ہو۔

(شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

● دنیا میں ایسا کوئی درخت نہیں جس کو ہوا نہ لگی ہو اور ایسا کوئی دل نہیں جس نے چوٹ نہ کھائی ہو۔

● آنسو اسی وقت مقدس ہوتے ہیں جب دوسروں کے دکھ پر نکلیں۔

● قطرہ سمندر سے اور ذرّہ صحرا سے بغاوت نہیں کر سکتا لیکن انسان اتنی بڑی مخلوق اور کائنات کے خالق سے اکثر باغی ہو جاتا ہے۔

سنہری کرنیں

● اپنی صبح کا آغاز صدقہ سے کیا کرو خواہ وہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا ایک روپیہ ہی کیوں نہ ہو۔

● آپ کی مسکراہٹ صدقہ جاریہ ہے اس میں بخل سے کام نہ لیں۔

● والدین کا احترام جنون کی حد تک کریں۔

● خدا سے غافل نہ ہوں تاکہ وہ بھی آپ سے غافل نہ بنیں

● کتنے اچھے ہوتے ہیں وہ لوگ جو دوسروں کے دل میں آ کر ان کا دکھ محسوس کرتے ہیں۔

● زندگی ایک انمول ہیرا ہے جسے تراشنا انسان کا کام ہوتا ہے۔

لفظ بولتے ہیں

● زندگی ایک طویل اکتا دینے والی کہانی ہے اس کو وہی شخص کامیا

ے ساتھ پڑھ سکتا ہے جس کی توجہ ہمیشہ کہانی کے اگلے پیراگراف پر لگی رہے۔

● دوسروں کو اپنی بربادی کا ذمہ دار ٹھہرانا صرف اس بات کا ثبوت ہے کہ آدمی خود اپنے امکانات سے باخبر نہ ہوسکا۔

● پانے کے لئے ہمیشہ کچھ کھونا پڑتا ہے لوگ کھونے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس لئے اکثر لوگ پانے والے نہیں بنتے۔

● سچے انسان کی زندگی اصولوں کے تابع ہوتی ہے اور جھوٹے انسان کی زندگی مفادات کے تابع۔

● اجتماعی زندگی کا سب سے کم اہم لفظ ''میں'' اور زیادہ اہم ''آپ'' ہے۔

● مواقع کو استعمال کرنے کا نام ''قیادت'' اور مواقع کو برباد کرنے کا نام ''حماقت۔''

محبت ہے کیا چیز......؟

● محبت دور کے لوگوں کو قریب اور عداوت قریب کے لوگوں کو دور کردیتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

● جو مخلوق سے محبت نہ رکھے اس کے دل میں محبت الٰہیہ کا گزر نہیں ہوسکتا گویا وہ محبت الٰہی کو سمجھتا ہی نہیں۔

(حضرت اویس قرنیؒ)

● اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت فقر و فاقہ سے ملی جلی ہوتی ہے (حضرت غوث الاعظمؒ)

● تکلف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔

(امام غزالیؒ)

● محبت ایک ایسی چیز ہے جو سیکھنے کے اور کسی کے بتانے کی نہیں ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

● جب محبت کامل ہوجاتی ہے تو ادب کی شرط گرجاتی ہے۔

(حضرت جنید بغدادیؒ)

زاویہ نگاہ

● زندگی میں اپناؤ جہاں سے کچھ حاصل کرسکو۔

● بیل کی طرح سہارا مت ڈھونڈو بلکہ درخت کی طرح سہارا بنو۔

● دوست ہزار بھی کم ہیں۔ دشمن ایک بھی زیادہ ہے۔

● اگر رزق سے عقل حاصل ہوتی تو دنیا کے بے وقوف بھوکے مرجاتے۔

● چھوٹے چھوٹے اخراجات کا خیال رکھو کیونکہ معمولی سوراخ پورے جہاز کو ڈبو دیتا ہے۔

● اس خوشی سے دور رہو جو کل غم بن کر دکھ دے۔

● محبت کرنا اور محبت کو کھو دینا محبت نہ کرنے سے بہتر ہے۔

● عقل مند کہتا ہے میں کچھ نہیں جانتا مگر بے وقوف کہتا ہے میں سب کچھ جانتا ہوں۔

● کسی کو اتنا بھی نہ چاہو کہ بھلانا چاہو تو بھلا نہ سکو۔

● جو اپنے محسن کا ناشکرا ہے وہ اپنے اللہ کا ناشکرا ہے۔

اقوال حضرت علیؓ

● حلم اور بردباری یہ نہیں کہ جب عاجز ہو تو کچھ نہ کہے اور جب قدرت پائے تو انتقام لینے میں ہاتھ دکھائے۔

● خدا تعالیٰ کے راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ بندہ اس کی تقدیر پر راضی ہو۔

● اہل بصیرت کے لئے ہر ایک نگاہ میں عبرت اور ہر ایک تجربے میں نصیحت ہے۔

● سب سے اچھا اور عملی شکریہ ہے کہ خدا داد نعمتوں میں سے دوسروں کو بھی دے۔

● دیدہ و دانستہ غلطی قابل معافی نہیں ہوتی۔

● شکریہ میں کمی کرنے سے محسن لوگ نیکی کرنے میں بے رغبت ہوجاتے ہیں۔

● اگر کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو اس کے جواب میں لاعلم (میں نہیں جانتا) کہنا نصف علم ہے۔ اپنی لاعلمی کے اظہار کو کبھی برا نہ سمجھو۔

باتیں اچھے لوگوں کی

● گلیوں میں پھرنے والے آوارہ لوگ سنجیدہ افراد کے لئے بڑی سبق آموز نصیحتیں ہیں۔ (ارڈن ایڈمن)

● بعض لوگ پیدائشی بڑے ہوتے ہیں بعض بڑے بن جاتے ہیں

اور باقی خواہ مخواہ بزرگی کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں۔ (بوسٹن برسٹ)

● زندگی کے جس چاک کو عقل نہیں سی سکتی۔ محبت اسے تار اور سوئی کے بغیر سی لیتی ہے۔ (علامہ اقبالؒ)

● خالص اور مکمل غم، خالص اور مکمل خوشی کی طرح ناممکنات میں سے ہے۔ (ٹالسٹائی)

● ہر عمل کھوکھلا ہے جب تک محبت نہ ہو۔ (خلیل جبران)

جان لیجئے

● ہر شخص اپنے عمل اور کردار کا خود ذمے دار ہے کوئی دوسرا ذمے داری نہیں اٹھا سکتا۔

● انسان کے لئے جس طرح نیکی ضروری ہے اسی طرح نیکوں کی صحبت ضروری ہے۔

● ذرے کو آفتاب کی کرنیں ہی چمکا کر اجاگر کرتی ہیں ورنہ ریت کے ڈھیر میں اس کی کیا وقعت ہے۔

● خدا کے سوا کوئی چیز جو مشترکہ ملکیت ہو اس کے لئے کبھی کبھی جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے۔

● کچھ لوگ صرف دیکھے جانے کے لئے ہوتے ہیں، کچھ صرف گفتگو کے لئے ہوتے ہیں اور صرف چند ایک لوگوں کے ساتھ آپ زندگی گزار سکتے ہیں۔

● میں نے ہر رشتے کو ہمیشہ اعتماد کی نظر سے پرکھا اور پھر اس میں وقت نے جانے کیوں بے اعتباری بھر دی چپکے سے۔

منتخب اشعار

ہمدرد ہیں تو آگ بجھانے کی سوچئے
جلتے ہوئے مکانوں کا منظر نہ دیکھئے

●

بغض وحسد کی آگ کو دل سے نکال دو
بن جاؤ ایسے انساں کہ زمانہ مثال دے

●

برسیں گے کبھی ٹوٹ کے امید کے بادل
تپتے ہوئے صحرا کبھی شاداب بھی ہوں گے

●

کوئی امید ہوتی ہے کسی کی ذات سے ورنہ
کسی کے سامنے عرض تمنا کون کرتا ہے

●

آہٹ ہے نہ دستک نہ امید نہ وعدہ
میں کس کے لئے اپنا سفر رد کئے ہوں

●

جہاں خیال کے دریا بھی سوکھ جاتے ہیں
ہم اہل فکر وہاں تشنگی بجھاتے ہیں

سوچنے کی باتیں

● سورج کی طرح اپنی شخصیت بناؤ جو ہمیشہ روشنی بکھیرتا ہے۔

● اپنا زخم اس کو مت دکھاؤ جس کے پاس مرہم نہ ہو۔

● ہمت ایک ایسا ہتھیار ہے جو بزدل کو بھی بہادر بنا دیتا ہے۔

● بوڑھے آدمی کا مشورہ جوان کی قوت بازو سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔

● جو نام دل کی ڈائری پر نقش ہو اسے کاغذوں کی ڈائری پر تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

● کسی کا دل نہ دکھاؤ ہوسکتا ہے اس کے آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔

● زندگی خدا کی نعمت ہے اسے دوسروں کے لئے وقف کردو۔

● ایسا پھول مت بن جو خوشنما ہو مگر اس میں خوشبو نہ ہو۔

یہی تو ہے زندگی

● ہمیں جان لینا چاہئے کہ زندگی مشکل ہے اگر ہم اس حقیقت کو جان لیں تو پھر اس میں مزید کوئی مشکل نہیں رہتی۔

● مسئلہ یہ ہے کہ ہم جو بوتے ہیں اس کے بالکل برعکس کاٹنا چاہتے ہیں۔ ہم وہی کچھ کاٹیں گے جو کہ بوئیں گے۔

ذرا سوچیئے

آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مشغلہ کیا تھا؟ کس شغل میں آپ زیادہ لگے رہتے تھے؟ کونسا کام آپ کو دل سے پیارا تھا؟ کیا تصنیف وتالیف؟ کیا لکھنا پڑھنا؟ کیا بحث ومناظرہ؟ کیا منطق وفلسفہ؟ کیا ریاضی وہیئت؟ کیا تاریخ وجغرافیہ؟ کیا ملازمت ووکالت؟ کیا سیر وسیاحت؟ کیا تفریح وشکار؟ کیا نذر ونیاز لینا؟ کیا قبروں کی مجاوری؟ کیا کھانے اور کپڑے کا اہتمام؟ کیا مکان وجائیداد کی فکر؟ کیا روپیہ جمع کرنا؟ کیا بیمہ اور بینک کا حساب کتاب؟ کیا آلات اور کلیں بنانا؟ کیا صنعت وحرفت؟ کیا شعر وافسانہ؟ کیا نعوذ باللہ ان مشغلوں میں آپ دن رات لگے رہتے تھے؟ کیا ان میں سے کوئی شغل آپ کی خاص دلچسپی اور اصلی ذوق کا تھا؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے اور بشر کو دنیا میں جو کچھ پیش آتا ہے، سب کچھ اس افضل البشر کو بھی پیش آیا۔ آپ کھاتے تھے، پیتے تھے، سوتے تھے، ہنستے تھے، روتے تھے، سردی گرمی محسوس کرتے تھے، رنج وراحت سے اثر لیتے تھے، بیوی بچوں سے تعلق رکھتے تھے، دوستوں رفیقوں سے ملتے جلتے تھے، خرید وفروخت کرتے تھے دشمنوں سے مقابلہ بھی کرتے تھے، اور درگزر بھی کرتے تھے لیکن ان ساری مشغولیتوں کے درمیان ان ساری مصروفیتوں کے باوجود جو شے ہر وقت اور ہر آن، ہر حالت میں اور ہر موقع پر، آپ پر غالب وحاوی رہتی تھی، وہ کیا تھی؟ وہ یادالٰہی، اور صرف یادالٰہی تھی۔ آپ آرام فرمانے لیٹتے تو اللہ ہی کا نام لیتے لیتے سوجاتے۔ بیدار ہوتے تو اللہ ہی کا نام زبان پر ہوتا تھا۔ درمیان شب میں بار بار اٹھتے اور ہر بار لبہائے مبارک پر اللہ ہی کا نام ہوتا۔ مکان میں داخل ہوتے، تو اللہ کا نام لے کر اور قدم شریف باہر نکالتے تو پھر اللہ کا نام لے کر بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے ہوئے اور نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کا ورد کرتے ہوئے سواری پر سوار ہوتے تو اللہ کو یاد کرتے ہوئے اور مقام پر پہنچتے تو پھر اسی اللہ کو پکارتے ہوئے چلتے تو اسی کے نام کی رٹ تھی۔ اور رکتے تو اسی کے نام کی دھن تھی۔ خوشی ہوتی تو اسی کا شکر ادا کرتے تھے اور رنج ہوتا تو اسی پر صبر فرماتے تھے۔ دشمنوں کے مقابلے میں جاتے تو اسی کے نام کی تکبیر کہتے ہوئے اور واپس تشریف لاتے تو اسی کی یاد میں سرشار، طہارت خانہ میں داخل ہوتے تو اپنے مولیٰ کا نام لیتے ہوئے اور باہر آتے تو اسی کا نام جپتے ہوئے، وضو کرنے بیٹھتے تو دعائیں پڑھتے جاتے، نیا کپڑا زیب جسم فرماتے تو اللہ کا نام پکارتے۔ ایک صحابی جو شب کو آستانہ مبارک پر حاضر رہتے، بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح وتہلیل کی آواز سنتے سنتے میں تھک جاتا اور مجھے نیند آجاتی۔ بیویوں سے لطف ومحبت کی باتیں فرماتے ہوتے کہ اذان کی آواز کان میں آتی اور دفعتاً بیگانوں کی طرح اٹھ کھڑے ہوتے۔ مختصر یہ کہ اردو کی سب سے زیادہ مفصل ومعتبر سیرت مبارک کے الفاظ میں "اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، وضو کرتے، نئے کپڑے پہنتے، سوار ہوتے، سفر میں جاتے، واپس آتے، گھر میں داخل ہوتے، مسجد میں قدم رکھتے، غرض ہر حالت میں دل وزبان سے ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ امہات المومنین کا بیان ہے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں زبان مبارک پر تسبیح وتہلیل جاری رہتی تھی۔" اب آپ فرمائیے کہ آپ کے وقت کا کتنا حصہ اللہ کی یاد میں گزرتا ہے؟ سال میں کتنے مہینہ، مہینہ میں کتنے ہفتہ، ہفتہ میں کتنے دن، دن میں کتنے گھنٹے، گھنٹہ میں کتنے منٹ آپ سچے دل سے اللہ کی یاد میں بسر فرماتے ہیں؟ اگر آپ ملازم ہیں تو اپنے افسروں کی رضا جوئی سے، اگر زمیندار ہیں تو اپنی جائیداد کے انتظام سے، اگر تاجر ہیں تو اپنے کاروبار سے، اگر کسی اور پیشے میں ہیں تو اس پیشے کے متعلق اشغال سے، کچھ بھی وقت آپ اس کام کے لئے نکالتے ہیں؟ یا آپ کے نزدیک یہ چیز سرے سے غیر ضروری ہے؟ آپ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سردار وپیشوا مانتے ہیں، کیا سردار کی اطاعت، اور پیشوا کی پیروی یوں ہی کی جاتی ہے؟ آپ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا دم بھرتے ہیں، کیا محبوب کی پسندیدہ خصلتوں کا اسی طرح پاس ولحاظ کیا جاتا ہے؟ آپ کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے، کیا اتباع کے یہی معنی ہیں؟ کیا ذرہ کے لئے ممکن ہے کہ آفتاب سے بے نیاز ہوکر اندھیرے میں چمک سکے؟ کیا موج کے لئے ممکن ہے کہ سمندر سے الگ ہوکر اپنی ہستی باقی رکھ سکے؟ کیا پتی کے لئے ممکن ہے کہ درخت سے ٹوٹ کر اپنی سرسبزی وشادابی قائم رکھ سکے؟ اگر نہیں تو کیا آپ کے لئے ممکن ہے کہ آپ اپنی اصل سے اپنا رشتہ توڑ کر دینی ودنیوی، کسی قسم کی فلاح وبہبود حاصل کرسکیں؟ عاقبت نہ سہی، اپنی دنیا ہی کو سنبھال لے جائیں؟ کل نہیں، آج ہی اپنے دل کا چین اور سکھ، سکون واطمینان حاصل کرسکیں؟ دنیا کا نظام بہتر طریقے پر قائم کرلیں؟ زندگی میں امن وعافیت زیادہ پیدا کرلیں؟ یونان نے یہ کوشش کی، روما نے یہ منصوبہ باندھا، ایران نے یہ ارادہ کیا، آج فرانس وانگلستان، جرمنی وروس، امریکہ وجاپان، اٹلی واسپین، سب اسی کوشش، اسی فکر، اسی دھن میں ہیں، ان میں سے کوئی ذرہ بھر بھی کامیاب ہوا ہے؟ کیا آپ کو اب بھی عبرت نہ ہوگی، اور آپ بدستور اسی بات کو بھلائے رہیں گے، جو اکیلی یاد رکھنے کے قابل ہے۔

اظہارِ وضاحت

اگست کے شمارہ میں ''ذرا سوچئے'' عنوان کے تحت جو مضمون شائع ہوا تھا اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، اور غیر مقلد وغیرہ مسالک بالکل ہی بے بنیاد ہیں اور ان کی قرآن وحدیث کی روشنی میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

''طلسماتی دنیا'' پڑھنے والے جانتے ہیں کہ ہم مسلک کی بحث میں الجھ کر اپنے کاز سے اِدھر اُدھر ہونا نہیں چاہتے اور موجودہ دور میں ان بحثوں میں الجھ کر مسلمانوں کے رہے سہے وقار کو مزید مجروح بھی کرنا نہیں چاہتے۔ ہماری اپنی سوچ وفکر یہ ہے کہ ہمیں اس وقت متحد ہوکر ان طاقتوں کا مقابلہ کرنا چاہئے جو دین اسلام کے وجود کے دشمن ہیں اور جو دین اسلام کو ختم کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔

آج ہمارا مقابلہ یہود ونصاریٰ کے علاوہ کفار ومشرکین سے بھی ہے۔ ہمیں مل جل کر ان لوگوں کے خلاف محاذ آرائی کرنی چاہئے جو چراغ اسلام کو بجھانے کی فکر میں ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ پھونکوں سے یہ چراغ نہیں بجھ سکتا۔ پھر بھی ہمیں اپنی اپنی بساط اور صلاحیت کے مطابق ہر اُس تحریک کا مقابلہ کرنا چاہئے جو دین اسلام کے خلاف غل غپاڑہ مچارہی ہو۔

لیکن ''طلسماتی دنیا'' کو باقاعدہ پڑھنے والے اس بات سے بھی واقف ہیں کہ مختلف مسالک کے بارے میں نرم گوشے رکھنے کے باوجود ہم دیوبندی مسلک کے حامل ہیں اور حنفی مسلک کو ہم فوقیت دیتے ہیں۔ مختلف مسالک کا گہرائی سے مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ حنفی مسلک کی بنیادیں دوسرے مسالک کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہیں اور اللہ کا فضل وکرم ہے کہ ہم حنفی ہونے پر مطمئن ہیں لیکن ہم اس بات کو لے کر باہم دست وگریباں ہونے کے قائل نہیں ہیں اور آپسی بحث ومباحثہ کو دین اسلام کے لئے اور قوم مسلم کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ بعض خیر خواہوں کے خطوط سے یہ پتہ چلا ہے کہ اگست کے ''ذرا سوچئے'' کو پڑھ کر بعض لوگ خلجان میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ ایسے تمام حضرات سے عرض ہے کہ ''ذرا سوچئے'' عنوان کے تحت جو مضامین ہر ماہ چھپتے ہیں وہ ہمارے اپنے مضامین نہیں ہیں بلکہ وہ مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کی نادر تحریریں ہیں جو ہدیۂ ناظرین کی جارہی ہیں اور مولانا عبدالماجدؒ پکے دیوبندی اور حنفی تھے اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ سے بیعت بھی تھے اس لئے ان سے بدظنی کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔

اُن کی تحریر کا مقصد یہ ہے کہ مسلک کے اختلاف کو لے کر اسے دین کا اختلاف بنادینا اور آپسی اُن رشتوں کو نظر انداز کردینا جو ایک قرآن، ایک رسول اور ایک خدا کی بنیادوں پر قائم ہیں درست نہیں ہے۔

تاہم اگر اس تصور کے علاوہ مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کا کوئی اور تصور رہا ہو تو پھر ہم اس تحریر سے بری الذمہ ہیں اور ہم اس کی تائید کرنے والے بھی نہیں ہیں۔

ناچیز : حسن الہاشمی

قسط نمبر ۹۳

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ رحمٰن

اگر کسی کی آنکھوں میں درد رہتا ہو یا آئے دن آنکھیں دکھنے آتی ہوں تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر کے بعد سورۂ رحمٰن کی تلاوت کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کرے پھر اپنی انگلیوں کو اپنی آنکھوں پر لگائے۔ چند یوم اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ آنکھوں کی تکالیف سے نجات ملے گی۔

افسر کو مہربان کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کا افسر یا حاکم اس کے ساتھ مہربانی سے پیش آئے تو اس کو چاہئے کہ جس دن حاکم کے پاس جانا ہو اس دن نماز فجر کے بعد سورۂ رحمٰن کی تلاوت کر کے اپنے سینے پر دم کر لے اور جاتے وقت لاتعداد مرتبہ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ جب حاکم سے ملاقات ہوگی وہ لطف اور مہربانی کا اظہار کرے گا اور جو بھی مقصد ہوگا اس کو پورا کر دے گا۔

مرض نسیان سے نجات پانے کے لئے

نسیان کے مرض سے نجات پانے کیلئے یہ عمل کریں کہ نماز فجر وسنت کے درمیان ایک مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں۔ اسکے بعد جب نماز فجر سے فارغ ہو جائیں ایک بار سورۂ رحمٰن کی تلاوت کر کے پانی پر دم کر کے نہار منہ پی لیں۔ اس عمل کو ۱۱ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مرض نسیان سے نجات ملے گی اور قوت حافظہ اللہ کے فضل و کرم سے بہت بڑھ جائیگی۔

آسیب کو حاضر کرنے کے لئے

آسیب کو حاضر کرنے کیلئے سورۂ رحمٰن کی مندرجہ ذیل آیات تیر کی طرح کام کرتی ہیں۔ لیکن عامل کو پہلے ان کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ زکوٰۃ چالیس دن میں ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے بعد نماز عشاء ان آیات کو روزانہ تین سو مرتبہ بہ نیت زکوٰۃ پڑھے۔ اول و آخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ دوران چلہ ہر طرح کے گوشت انڈے اور مچھلی سے پرہیز رکھے، بیوی کے ساتھ مباشرت نہ کرے اور لہسن اور پیاز کا بھی استعمال نہ کرے۔ انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ آیات مبارکہ یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَاتَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ o یاجم یاولو یاسالمین یاابراھیم حاضر شو۔ چالیس دن کے بعد ان آیات کو اور آیات کے بعد کے اسماء کو روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھتا رہے۔ جس وقت بھی آسیب کو مریض کے اوپر حاضر کرنا ہو اس عمل کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر مریض کے اوپر دم کر دے۔ انشاء اللہ فوراً آسیب حاضر ہو کر بات چیت کرے گا اور پھر عامل جو چاہے گا آسیب اس کی تابعداری کرے گا اگر عامل اس کو مریض سے الگ ہو جانے کا حکم دے گا تو آسیب فوراً اس کی تعمیل کرے گا۔

حق تعالیٰ کی رحمت طلب کرنا

یہ عمل چار ماہ کا ہے ہر ماہ چاند کی پہلی جمعرات کو بعد نماز فجر سورۂ رحمٰن ایک سو اکتالیس مرتبہ پڑھیں اول و آخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں انشاء اللہ عامل کی طرف اللہ کی رحمت متوجہ ہوگی اور مطلوبہ مقاصد میں زبردست کامیابی ملے گی۔ نیز عامل دولت روحانیت سے سرفراز ہوگا۔

حمل کی حفاظت کیلئے

جن عورتوں کا حمل ضائع ہو جاتا ہو ان کیلئے یہ عمل تیر بہدف ہے حمل قائم ہونے کے بعد روزانہ کسی طشتری پر گلاب و زعفران سے صرف ایک بار ''الرحمٰن'' لکھیں اور اس کو پانی سے دھو کر پی لیں۔ اس عمل کو تا وضع حمل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ بچہ ساتھ خیر و عافیت کے پیدا ہوگا اور عمر طبعی کو پہنچے گا۔

وسعت رزق کے لئے

اگر کوئی شخص رزق میں فراوانی کا طالب ہو تو اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے اور روزانہ بلاناغہ ایک بار سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرتا رہے۔ انشاء اللہ رزق میں زبردست اضافہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۱۱۲	۳۰۱۱۵	۳۰۱۱۸	۳۰۱۰۵
۳۰۱۱۷	۳۰۱۰۶	۳۰۱۱۱	۳۰۱۱۶
۳۰۱۰۷	۳۰۱۲۰	۳۰۱۱۳	۳۰۱۱۰
۳۰۱۱۴	۳۰۱۰۹	۳۰۱۰۸	۳۰۱۱۹

آہ! مفتی کفیل الرحمٰن نشاط

یکم اگست ۲۰۰۶ء کو حضرت قاری جلیل الرحمٰن صاحبؒ کے صاحب زادرے مفکر ملت حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰنؒ کے بھتیجے مفتی کفیل الرحمٰن نشاط عثمانی اس دارِ فانی سے اچانک رخصت ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک طویل عرصہ سے دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء میں فتاویٰ نویسی کی خدمت انجام دے رہے تھے۔ ان کی سوچ و فکر بہت معتدل تھی۔ وہ کسی بھی معاملہ میں بحث ومباحثہ اور لن ترانیوں کے قائل نہیں تھے۔ جن اُمور میں حضرات مفتی شدت اور مبالغہ آمیزی کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ اُن اُمور میں بھی راہِ اعتدال پر قائم رہتے تھے اور جسے کہتے ہیں ''کف لسان'' وہ اس کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ ۱۹۸۰ء سے لے کر ۱۹۸۳ء تک کا عرصہ دیوبند کی تاریخ کا ایک کربناک عصر رہا ہے یہ وہ زمانہ تھا جب حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ اور فدائے ملت حضرت مولانا اسعد مدنیؒ کے درمیان دارالعلوم کو لے کر ایک جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ اہل دیوبند کے لئے اور ان تمام حضرات کے لئے جو مسلک دیوبند سے وابستہ تھے یہ وقت بہت شدید وقت تھا۔ ہر طرف غیبتیں بھی تھیں اور الزام تراشیاں بھی۔ دونوں کیمپ کے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ہم ہی حق پر ہیں اور خود کو ''اہل حق'' سمجھ کر مخالف کیمپ کے لوگ غیبتوں میں مبتلا رہتے تھے۔ حضرت قاری طیب صاحبؒ کا مزاج بہت منصفانہ تھا۔ وہ حتی الامکان غیبت، تہمت اور لایعنی باتوں سے خدکو محفوظ رکھتے ہے۔ لیکن ان کے چاہنے والوں کی اکثریت بھی الزام تراشی کرنے میں بہت زیادہ محتاط نہیں تھی۔ ان کے معتقدین دورِ اختلاف میں مولانا اسعد مدنیؒ کو ''اسعد ٹانڈوی'' کہہ کر خوش ہوا کرتے تھے۔ اس نازک وقت میں جو عقلِ سلیم رکھنے والوں کے لئے ایک کربناک وقت تھا۔ مفتی کفیل الرحمٰن نشاط عثمانی کو ہم نے بہت محتاط پایا اور ان کی زبان غیبتوں اور الزام تراشیوں سے محفوظ رہی۔ اگر چہ وہ حضرت قاری طیب صاحبؒ کو حق پر سمجھتے تھے اور اس کا کھل کر اظہار بھی کرتے تھے لیکن انہوں نے اپنی زبان کو بدگوئی اور مخالف حضرات کا تمسخر اُڑانے سے محفوظ رکھا۔

ان کی وفات کے وقت راقم الحروف جنوبی ہند کے دورے پر تھا۔ اس لئے ان کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو اس دنیا کے فانی ہونے کا احساس پہلے سے زیادہ ہوگیا۔ اپنوں کی وفات اپنے کمزور ہونے اور اپنے فانی ہونے کا احساس دلاتی ہے اور آخرت کی تیاری کی ترغیب دیتی ہے۔

بقول شاعر

فکر عقبیٰ ہوگئی اُن کا گزرنا دیکھ کر
دل میرا زندہ ہوا اوروں کا مرنا دیکھ کر

مرحوم مفتی صاحب سے میرا رشتہ خونی بھی تھا اور قلبی تھی۔ ان کے علم اور استحضار سے استفادہ کرنے کے لئے اکثر میری ان کی ملاقات ان کی مسجد میں ہوا کرتی تھی جہاں وہ دنیا کے جھگڑوں سے بے نیاز ہو کر عبادت و ریاضت میں اپنا وقت گذارتے تھے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کے رشتے داروں کو ان کے بیوی بچوں کو اور چاہنے والوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

سوگوار

حسن الہاشمی

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

قسط نمبر: ۱۱

سیدنا نذیر صلی اللہ علیہ وسلم

اس اسم مبارک کے اعداد ۹۶۰ ہیں۔ اس کے معانی ہیں ڈرانے والا اور خبر دار کرنے والا۔ چونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو عذاب خداوندی سے آگاہ بھی کرتے تھے اور ڈراتے بھی تھے۔ اس لئے آپ کو نذیر کہا گیا۔ اس اسم مبارک کا ذکر قرآن حکیم میں بھی موجود ہے۔

❖ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم مبارک کا بکثرت ورد کرنے سے دین ودنیا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے تو وہ ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اس کی قبر کشادہ ہوجائے گی۔

❖ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز کے بعد ایک سو مرتبہ سیدنا نذیر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کی غربت دور ہوجائے اور چند مہینوں میں وہ تونگر ہوجائے۔ اس اسم مبارک کے چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے پڑھنے سے بھی افلاس دور ہوتا ہے اور انسان پر رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جاتے ہیں۔

سیدنا خلیل صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے معانی ہیں سچا مخلص دوست، یہ لقب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی تھا۔ اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خلیل کے نام سے پکارا جاتا ہے کیونکہ آپ پوری امت کے لئے سچے پکے اور مخلص ہمدرد دوست کی طرح تھے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ خود باری تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خلیل الرحمٰن کا خطاب عطا کیا۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۶۷۰ ہیں۔

❖ اگر کسی شخص کو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہوں اور وہ خواب میں اکثر ڈر جاتا ہو تو اس کو چاہئے کہ رات کو سونے سے پہلے باوضو ۲۱ مرتبہ سیدنا خلیل صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا معمول بنائے، انشاء اللہ برے خوابوں کا سلسلہ بند ہوگا۔

❖ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد ۱۳ مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ لیا کرے تو لوگوں کو اس سے ہمدردی پیدا ہو اور ہر شخص اس سے دوستی کرنے کا خواہش مند ہوجائے۔

❖ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بعد نماز عصر اس اسم مبارک کا ورد ۶۷۰ مرتبہ کرے اور لگاتار ایک سال تک کرے تو اس کو تسخیر کی دولت عظیم حاصل ہو۔

❖ بعض اکابرین سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کو کشف والہام کی دولت میسر آجائے اور اس کا دل جاری ہوجائے اس کو خوابوں میں اچھی اچھی باتوں کی اطلاع ملے اور وہ جس سوال کا جواب چاہے خواب میں اس کو اس کا جواب مل جائے تو اس کو چاہئے کہ لگاتار چالیس دن تک "یَا خَبِیْرُ" پڑھیں اور اول وآخیر تیرہ تیرہ مرتبہ سیدنا خلیل صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں کشف والہام کی دولت سے سرفراز ہوگا اور خوابوں میں عجیب وغریب قسم کی بشارتیں عطا ہوں گی۔

سیدنا خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش محبت وتسخیر اور کشف والہام نیز استخارے میں کامیابی کے لئے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ف، م، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۷	۱۷۰	۱۷۳	۱۶۰
۱۷۲	۱۶۱	۱۶۶	۱۷۱
۱۶۲	۱۷۵	۱۶۸	۱۶۵
۱۶۹	۱۶۴	۱۶۳	۱۷۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۱۴	۲۰۹	۲۱۷
۲۱۶	۲۱۳	۲۱۱
۲۱۰	۲۱۸	۲۱۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۳	۱۶۸	۱۶۶	۱۷۳
۱۷۴	۱۶۵	۱۷۱	۱۶۰
۱۶۹	۱۶۲	۱۷۲	۱۶۷
۱۶۴	۱۷۵	۱۶۱	۱۷۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۱۰	۲۱۶	۲۱۴
۲۱۸	۲۱۳	۲۰۹
۲۱۲	۲۱۱	۲۱۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، م یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھاکر، ایک بچھاکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۳	۱۶۰	۱۶۷	۱۷۰
۱۶۶	۱۷۱	۱۷۲	۱۶۱
۱۶۸	۱۶۵	۱۶۲	۱۷۵
۱۶۳	۱۷۴	۱۶۹	۱۶۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۱۴	۲۱۶	۲۱۰
۲۰۹	۲۱۳	۲۱۸
۲۱۷	۲۱۱	۲۱۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، ر، خ، ل یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل آلتی پالتی مار کر یہ نقش لکھے اور اپنا رخ جانب جنوب کرلے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۶۹	۱۶۴	۱۶۳	۱۷۴
۱۶۲	۱۷۵	۱۶۸	۱۶۵
۱۷۲	۱۶۱	۱۶۶	۱۷۱
۱۶۷	۱۷۰	۱۷۳	۱۶۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۱۲	۲۱۸	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۳	۲۱۶
۲۱۷	۲۰۹	۲۱۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان نقوش پر ۷۰۶ مرتبہ سیدنا خلیل صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر دم کردے تو ان کی تاثیر وقوت دگنی ہوجائے۔

عاملین کو چاہئے کہ ان نقوش کو باوضو لکھیں، اور اگر لکھنے سے پہلے سو مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لیں تو سونے پہ سہاگہ ہوجائے۔

(باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۱۱

تفسیر سورۂ رحمٰن

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

''سورۂ رحمٰن'' کے مختلف فوائد اکابرین سے منقول ہیں۔ اس سورۃ میں ۳۱ بار ''فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن'' کی تکرار ہے اور یہ تکرار بجائے خود کانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اس آیت کے پڑھنے اور سننے سے ایک عجیب طرح کا سرور ملتا ہے۔ غالباً اسی کیف و سرور کے پیش نظر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ رحمٰن کو ''عروس القرآن'' یعنی قرآن کی دلہن قرار دیا ہے۔

اس سورۃ کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اس سورۃ میں حق تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے انسانوں اور جنوں دونوں کو مخاطب کیا ہے اور دونوں کے سامنے اپنے انعامات کا تذکرہ کرنے کے بعد بار بار یہ فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اور کس کس نعمت کی ناقدری کروگے؟

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک بار سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سورۂ رحمٰن شروع سے آخیر تک پڑھ کر سنائی سب لوگ خاموشی سے سنتے رہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس سورۃ کو لیلۃ الجن میں جنات کو پڑھ کر سنایا وہ جواب دینے میں تم سے اچھے ثابت ہوئے میں جب بھی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن پڑھتا تھا تو وہ جواب میں یوں کہتے تھے۔ لَابِشَیْءٍ مِنْ نِعْمَتِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ۔ اے ہمارے رب ہم آپ کی کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے اور آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے۔ اس روایت کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔

اس دنیا میں کوئی بھی انسان ایسا نہیں ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے سرفراز نہ کیا ہو۔ غریب سے غریب انسان بھی انعامات خداوندی میں دبا ہوا ہے۔ اگر کسی غریب انسان کو دیکھنے کے لئے دو آنکھیں سننے کے لئے دو کان اور بولنے کے لئے ایک زبان عطا کر رکھی ہو تو اس کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ وہ اللہ کی نعمتوں سے محروم ہے، آنکھیں کان اور زبان ایسی نعمتیں ہیں جو لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی نہیں مل سکتیں۔ اس لئے ہر وہ انسان جس کے پاس کام کرنے کے لئے ہاتھ، سوچنے کے لئے دماغ اور چلنے کے لئے دو ٹانگیں موجود ہوں تو وہ بھی خواہ وہ بالکل ہی مفلس کیوں نہ ہوں اللہ کے انعامات سے بہرہ ور ہے اور اس طرح کوئی بھی انسان کسی بھی حالت میں اللہ کے شکر سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اور بے شمار نعمتیں اس دنیا میں انسان کو محض فضل خداوندی کی وجہ سے عطا ہوتی ہیں۔ اس لئے انسانوں پر شکر واجب ہے اور جو انسان یہ سمجھتا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی نعمت اس کو اپنی کوشش اور جدوجہد سے نصیب ہوئی ہے۔ اللہ کے فضل سے نہیں تو یہ بھی ایک طرح کی ناقدری اور ناشکری ہے کیونکہ اس دنیا میں دولت اور اشیاء زندگی کے لئے بھاگ دوڑ سبھی کرتے ہیں اگر محض اپنی کوششوں سے انعامات عطا ہوا کرتے تو مزدور طبقہ کبھی غریب نہ ہوتا اور سب محنت کرنے والے یکساں خوش حال ہوتے جب کہ دنیا کے حالات یہ بتاتے ہیں کہ بعض لوگوں کو محنت کے بعد راحت مل جاتی ہے اور بعض لوگ شدید محنت کے بعد بھی بے آرامی اور عسرت کا شکار رہتے ہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ راحتیں اور عسرتیں محض رب العالمین کے فضل وکرم سے ملا کرتی ہیں اس لئے انسانوں پر شکر لازم ہے اور انسانوں کو ہرگز گھمنڈ نہیں کرنا چاہئے کہ انہیں جو کچھ میسر ہے وہ ان کی محنت یا ان کی حسن تدبیر کا نتیجہ ہے۔

دوسرا فائدہ اس سورۃ کا یہ ہے کہ اس سورۃ میں رب العالمین نے نافرمانوں کے لئے اپنے عتاب اور عذاب کا ذکر بھی کیا ہے یعنی اس کے جو بندے اس کی نافرمانی کریں گے اور اس کی نعمتوں کی ناقدری کریں گے تو ان کو عذاب اور قہر الٰہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ انہیں جہنم کی آگ میں جلنا ہوگا اور انہیں طرح طرح کے عذابوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔ ان عذابوں کو ذکر اس لئے کیا ہے تا کہ جو لوگ نافرمانی میں مبتلا ہیں تو انہیں عبرت

حاصل ہو اور وہ نافرمانی سے باز آجائیں اور جو لوگ فرمانبرداری میں لگے ہوئے ہیں انہیں اپنی فرمانبرداری پر فخر ہو اور وہ مزید اطاعت کا مظاہرہ کرسکیں۔ نافرمانوں کا ذکر اور عذاب وقہر کا تذکرہ بھی ایک طرح کی نعمت ہے کہ اس سے عبرت حاصل ہوتی ہے اور انسان معصیت اور نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے جو ایک طرح کا انعام ہے۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سورۃ میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جنات بھی مخاطب ہیں اور دونوں کو ایک جیسے احکامات کا پابند کیا گیا ہے اور دونوں ہی کے سامنے اپنے انعامات کا تذکرہ کرکے یہ فرمایا گیا ہے کہ تم ہماری کس کس نعمتوں کی تکذیب کروگے اور کس طرح ہمارے احکامات سے روگردانی کروگے جب کہ ہر ہر قدم پر تم ہماری نعمتوں کا اور ہماری بخشی ہوئی راحتوں کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہو۔

سورۂ ذاریات میں فرمایا گیا ہے کہ ہم انسانوں اور جنوں کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگرچہ انسان کا مقام جنات سے بلند ہے کیونکہ انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا اور اس کو خلیفۃ اللہ فی الارض کے خطاب کا بھی شرف حاصل ہے لیکن احکامات کی پابندی میں جنات انسانوں ہی کی طرح پابند ہیں اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ان جنات کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے تب ہی وہ زمرۂ مسلمین میں شامل ہوتے ہیں۔ چنانچہ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ دورِ رسالت میں متعدد جنات نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آکر حق تعالیٰ کی وحدانیت کا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعتراف کیا اور اس قرآن کو آخری کتاب جانا جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہو رہی تھی۔

جس طرح تمام انسان اس بات کے قائل ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اسی طرح مسلم جنات بھی اس بات کے قائل ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی دنیا میں آنے والا نہیں ہے اور قیامت تک تمام انسان اور جنات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے پابند ہیں۔ چنانچہ سورۂ احقاف میں یہ بات نقل کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے کے بعد اپنی قوم سے جاکر کہا تھا۔ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ یعنی اے ہماری قوم اللہ کے داعی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے پناہ دے گا۔ احادیث سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس خود بھی جنات کی بستیوں میں تشریف لے گئے اور وہاں جاکر انہوں نے جنات کے سامنے دین اسلام کی دعوت پیش کی۔

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ جنات کے بارے میں ہمیں یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ وہ بھی انسانوں کی طرح مکلف ہیں اور انہیں بھی اس شریعت کی پابندی کرنی ہے جو انسانوں کے لئے پیش کی گئی ہے۔ اگرچہ کتب صحیحہ سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ جنات میں بھی انبیاء بھیجے گئے ہیں لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انسانوں اور جنوں کے لئے تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا اور نہ صرف یہ کہ آپ انسانوں کے لئے آخری پیغمبر تھے بلکہ آپ جنات کے لئے بھی آخری پیغمبر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت انسانوں اور جنوں کے لئے تاقیامت رہنمائی کا کام انجام دے گی۔ قرآن حکیم سے یہ بات ثابت ہے کہ جس طرح فرمانبردار انسان جنت میں جائیں گے اور نافرمان جہنم کا ایندھن بنیں گے اسی طرح فرمانبردار جنات داخل جنت کئے جائیں گے اور نافرمان جنات کو دوزخ کا عذاب بھگتنا پڑے گا۔

سورۂ الم سجدہ میں فرمایا گیا۔ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ یعنی اگر ہمیں منظور ہوتا تو ہم ہر شخص کو ہدایت یافتہ بنادیتے لیکن یہ بات تحقیق کا درجہ رکھتی ہے کہ ہم عنقریب جنات اور انسانوں سے جہنم کو بھردیں گے۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنت اور جہنم دونوں انسانوں کے لئے بھی بنی ہیں اور جنات کے لئے بھی۔ اس لئے جنات بھی انسانوں کی طرح سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے پابند ہیں۔

بعض روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جنات جنت میں داخل نہیں کئے جائیں گے انہیں جنت کے آس پاس یعنی جنت کے کناروں پر رکھا جائے گا اور یہ لوگ ایک اعتبار سے اہل جنت کے محافظ ہوں گے لیکن بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ جنات کو بھی جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

بعض حضرات کی رائے یہ بھی ہے کہ جنات کو آگ سے نہیں بلکہ برف وغیرہ کے ذریعہ عذاب دیا جائے گا اور اس کے لئے ایک دوزخ الگ سے تیار کی جائے گی۔ بہرحال اتنا ثابت ہے کہ فرمانبردار جنات کو راحت عطا ہوگی راحت کی صورت کچھ بھی رہے اور نافرمان جنات کو عذاب الٰہی

سے دوچار ہونا پڑے گا۔ عذاب کی شکل کچھ بھی ہو اللہ ہر طرح کی سزا دینے پر قادر ہے وہ آگ سے بھی عذاب دے سکتا ہے اور برف وغیرہ سے بھی۔ اور اصل سزا اور جزا تو اللہ کی رضا اور اللہ کی ناراضگی ہے۔ اللہ اپنے جن بندوں سے راضی ہو جائے گا ان بندوں کو پھر کسی انعام واکرام کی ضرورت ہی کیا ہوگی اور اللہ کے اپنے جن بندوں سے ناراض ہو جائے گا انہیں کسی دوزخ میں ڈالنے کی ضرورت ہی کیا ہوگی جس انسان یا جن سے اللہ تعالیٰ اپنی نگاہیں پھیر لیں وہ تو بہر حال بدنصیب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ جن انسانوں اور جنوں پر رحم وکرم کی نظر ڈال لیں گے ان کی خوش نصیبی پر سب دیکھنے والے رشک کریں گے۔ بہر کیف سورۂ رحمٰن کی آیات سے اندازہ ہوتا ہے انسانوں اور جنوں کو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یکساں طور پر اللہ کی عبادت کرنی چاہئے اور اس کی نعمتوں کی قدردانی کا اظہار کرنا چاہئے۔ اسی میں ان دونوں فرقوں کی بھلائی ہے۔

اور اس سورۃ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سورۃ میں حق تعالیٰ کی ایک خاص صفت ذوالجلال والاکرام بیان کی گئی ہے۔ یعنی حق تعالیٰ کی ذات انتہائی اکرام اور انتہائی عظمت والی ہے یعنی حق تعالیٰ اپنے بندوں کو اکرام سے نوازتا ہے وہ خود بھی مکرم ہے اور وہ اپنے بندوں کے ساتھ بھی اکرام کا معاملہ کرنے والا ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو یاذوالجلال والاکرام پڑھنے کی تاکید کا کیا کرتے تھے اور خود بھی اس کی پابندی کرتے تھے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو تین بار استغفار پڑھنے کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس شخص نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔

اے اللہ بے شک میں آپ سے اس بات کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ بلاشبہ سب تعریفیں آپ کے لئے ہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ بہت زیادہ عطا کرنے والے ہیں، آسمانوں اور زمینوں کو بے مثال طریقے سے پیدا کرنے والے ہیں۔ اے عظمت والے، اے عطا کرنے والے، اے زندہ اے قائم رہنے والے۔

یہ سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ کے اس بڑے نام کے ذریعہ دعا کی ہے کہ جب اس بڑے نام کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو اللہ قبول فرمالیتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ رب العالمین سے اگر طریقہ سے اور سلیقہ سے دعا کی جائے تو دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور جب طریقے کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو دعا ہرگز ہرگز رد نہیں ہوتی۔ سورۂ رحمٰن میں مختلف نعمتوں کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ دعا کرنے کا طریقہ اور ڈھنگ بھی سمجھا دیا گیا ہے کہ اپنے رب کو کس طرح پکارا جاتا ہے اور کس طرح اپنی دعا کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ قابل قبول ہو جائے۔

سورۂ رحمٰن ہم مسلمانوں کو یہ سبق دیتی ہے کہ ہم اپنے رب کی نعمتوں کا ادراک کریں اور اس کی عنایتوں کو محسوس کریں اور ان کی قدر کریں اور اس رب کے شکر گزار بنیں جس نے ہم پر بے پناہ عنایات کی ہیں، اس کی بخششوں کی کوئی حد اور کوئی انتہا نہیں ہے۔ پیدا ہونے کے پہلے دن سے لے کر زندگی کی آخری سانسوں تک ہم اس کی نعمتوں اور رحمتوں کے سائے میں رہتے ہیں۔ ہم اس کی کس کس نعمت کو جھٹلا سکتے ہیں اور ہم اس کی کس کس عنایت کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے رب کی نعمتوں کی قدر کرتے ہیں اور اس کی ایک ایک عطا پر شکر ادا کرتے ہیں اور بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے مالک کی بخششوں سے مستفیض ہونے کے باوجود اپنے رب کا شکر ادا کرنے سے محروم ہیں اور عملی اعتبار سے یہ لوگ اپنے رب کی ہزاروں بلکہ لاکھوں نعمتوں کی تکذیب کے مرتکب ہوتے ہیں۔

سورۂ رحمٰن ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ہم اپنے رب کے انعامات کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ اس نے ہمیں کھانے کے لئے غذائی بخششیں، رہنے کے لئے مکانات دیئے، دیکھنے کے لئے آنکھیں، سننے کیلئے کان، غذائیں ہضم کرنے کے لئے معدہ، بولنے کیلئے زبان، سوچنے کے لئے دماغ، چلنے کے لئے ٹانگیں، کام کرنے کے لئے ہاتھ عطا کئے اور بھی ہزاروں لاکھوں نعمتیں اس نے ہمیں بخشیں۔ اس کی ذات گرامی بے شک ہم پر احسان کرنے والی ہے اور اس کے احسانات کی ناشکری یا ناقدری کرنا بے شک کفر اور نافرمانی ہے۔ اللہ ہم سب کو شکر اور قدر کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(ختم شد)

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا،ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

علم الاعداد

بذریعہ عمل اہرام

ایک علمی پکڑ جو آپ کی شخصیت اور قسمت کے پرت کھولتی ہے

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

عدد برآمد کرنے کی دو مثالیں، ان مثالوں کو بغور دیکھیں تا کہ آپ کو اپنے نام کا عدد برآمد کرنے میں دشواری نہ ہو۔

واضح رہے کہ نام میں جتنے بھی حروف ہیں ان کی صرف اکائی معتبر ہوگی۔ مثلاً کسی حرف کے ۵۰ رہیں تو صفر الگ کرکے ۵ ر لئے جائیں گے۔ مثلاً حرف ی کے ۱۰ ر ہیں تو صفر ہٹا کر ایک ہی لیا جائے گا مثلاً حرف ذ کے ۷۰۰ ہیں تو دونوں صفر ہٹا کر صرف ۷ لئے جائیں گے۔ اس طرح نام کے تمام حروف کی صفر ہٹا کر ایک سطر بنائی جائے گی پھر اس سطر دو عدد باہم جوڑ کر نیچے ایک اور سطر تیار کی جائے گی۔ ایک عدد دو مرتبہ جڑے گا۔ دائیں والے عدد کے ساتھ بھی اور بائیں والے عدد کے ساتھ بھی۔ یہ دوسری سطر پہلی سطر کے مقابلہ میں کم ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ آخر میں صرف ایک عدد باقی رہ جائے گا۔ بس یہی شخصیت کا عدد ہے۔ اس بات کو دو مثالوں کے ذریعہ سمجھ لیں۔

مثال (۱) شکیل احمد

ش ک ی ل ا ح م د

۳۰۰ ۲۰ ۱۰ ۳۰ ۱ ۸ ۴۰ ۴

ہر عدد کا مفرد الگ کرکے صورت یہ بنے گی۔

۳ ۲ ۱ ۳ ۱ ۸ ۴ ۴

اب اس سطر کے اعداد کو باہم جوڑ کر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی سطر تیار کی جائے گی اور اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک مفرد عدد برآمد نہ ہو جائے۔ دیکھئے۔

۳ ۲ ۱ ۳ ۱ ۸ ۴ ۴

۵ ۳ ۴ ۴ ۹ ۳ ۸

۸ ۷ ۸ ۴ ۳ ۲

۶ ۶ ۳ ۷ ۵

۳ ۹ ۱ ۳

۳ ۱ ۴

۴ ۵

۹

آپ اس مثال پر غور کریں اور پہلی سطر دیکھیں۔ عدد ۲۳ کے ساتھ جوڑا گیا ہے تو ۵ بنے۔ نیچے کی سطر میں ۵ رکھ دئے گئے پھر ۲ عدد جو ۳ کے ساتھ جوڑا گیا تھا ایک ساتھ جوڑا گیا تو ۳ بنے نیچے کی سطر میں ۵ کے بعد ۳ رکھ دیا گیا۔ پھر ایک جو ۲ کے ساتھ جوڑا گیا ۳ کے ساتھ جوڑا گیا تو ۴ بنے۔ نیچے کی سطر میں ۳ کے بعد ۴ رکھ دیا گیا وغیرہ۔ گویا کہ ہر عدد دو مرتبہ جوڑا جائے گا پہلے عدد کے علاوہ اور سطر ایک عدد گھٹتی چلی جائے گی۔ آپ دیکھ لیں۔ پہلی سطر میں اعداد ۸ ہیں دوسری میں ۷ ہیں تیسری میں ۶ ہیں اس طرح گھٹتے گھٹتے ایک باقی رہ جائے گا۔ یہ طریقہ عمل اہرام کہلاتا ہے آخیر میں جو مفرد عدد بچے گا وہی آپ کی شخصیت کی حقیقت کھولے گا۔

دوسری مثال۔ عارفہ خاتون

ع ا ر ف ہ خ ا ت و ن

۷۰ ۱ ۲۰۰ ۸۰ ۵ ۶۰۰ ۱ ۴۰۰ ۶ ۵۰

ہر عدد کا صفر الگ کرکے صورت یہ بنے گی۔

۷ ۱ ۲ ۸ ۵ ۶ ۱ ۴ ۶ ۵

اب مفرد عدد برآمد کرنے کے لئے عمل اہرام کریں گے۔ یعنی ایک عدد کو دوسرے عدد میں جوڑ کر نیا عدد بناتے چلے جائیں اور صفر کو نظر انداز

کرتے رہیں گے

۵ ۶ ۴ ۱ ۶ ۵ ۸ ۲ ۱ ۷
۲ ۱ ۵ ۷ ۲ ۴ ۱ ۳ ۸
۳ ۶ ۳ ۹ ۶ ۵ ۴ ۲
۹ ۹ ۳ ۶ ۲ ۹ ۶
۹ ۳ ۹ ۸ ۲ ۶
۳ ۳ ۸ ۱ ۸
۶ ۲ ۹ ۹
۸ ۲ ۹
۱ ۲
۳

ان مثالوں کے بعد اب ہر ایک عدد کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کا مطالعہ پوری گہرائی کے ساتھ کیجئے تا کہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ کون سا عدد انسان کی شخصیت پر کیسے کیسے اثرات مرتب کرتا ہے۔

دو عدد کی حقیقت

اس بات کا اندیشہ ہے کہ دو عدد والے انسان کی زندگی میں کش مکش اور غربت و افلاس میں گذرے گی اور سکون و عافت کے مواقعات کم ملیں گے۔ اکثر جسمانی اور روحانی تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا اور غیر خوشگوار قسم کے حالات زندگی میں بار بار آئیں گے لیکن ان تمام مصائب کے باوجود یک گونہ مقبولیت ۲ عدد والے شخص کو میسر رہے گی اور حاسدوں کے درمیان بھی مخلصین کی ایک جماعت سے وابستہ رہے گا۔

دو عدد کا کردار

جس شخص کا عدد دو ہوگا وہ شیریں کلام ہوگا، دور اندیش ہوگا لیکن متلون مزاج ہوگا۔ اس کی فطرت میں ایک طرح کی بے چینی ہوگی مختلف امور میں یہ تجسس اور تحقیقات کرنے والا ہوگا۔

اس شخص کو تجارتی امور میں خاصی دلچسپی ہوگی اور خرید و فروخت کے معاملے میں یہ شخص انتہائی سوجھ بوجھ رکھنے والا ہوگا۔ دو عدد والا شخص، انتہائی شدت اختلاف کے وقت بھی صلح کی طرف مائل ہو جاتی ہو اور مخالفین کو معاف کر دیتا ہے۔

دو عدد کے اوصاف

یہ عدد ستارہ قمر سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ عدد فطری طور پر دوستی اور ہمدردی کے جذبات و احساسات کا مظہر ہوتا ہے۔ یہ عدد تسخیر کو پسند کرتا ہے اور تبدیلی اس کی فطرت کا خاصہ ہے۔ دو عدد کے لوگ اپنے اصولوں سے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ یہ لوگ ناگزیر حالات میں ڈکٹیٹر بن جاتے ہیں اور اپنے حریفوں کا ناک میں دم کر دیتے ہیں۔ دو عدد کے لوگ مہمان نواز ہوتے ہیں اور اپنے مہمانوں کی عزت افزائی کرنا ان کا فطری ذوق ہوتا ہے یہ کسی قدر شرمیلے بھی ہوتے ہیں اور اپنا مدعا بیان کرنے میں ہچکچاہٹ سے کام لیتے ہیں۔

دو عدد کا تخریبی پہلو

صاحب عدد اپنے ملنے جلنے والوں سے اپنے حالات سے زیادہ کی جھلک دکھانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اگر پریشان ہوتا ہے تو پریشانی کو بڑھا کر دکھاتا ہے اور اگر خوش حال ہوتا ہے تو خوش حالی کو بھی مبالغہ کے ساتھ بیان کرتا ہے اس کی گفتگو دونوں طرح کے حالات میں توازن پر نہیں ہوتی۔ وہ ظاہری طور پر کسی کا شکر گذار نہیں ہوتا اور ناگزیر حالات میں صبر کا دامن چھوڑ دیتا ہے۔ دو عدد کا حامل خوابوں اور خیالوں کے جال بنتا رہتا ہے اور مخالف ہواؤں کے جھونکوں کو برداشت نہیں کر پاتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حالات کی برگشتگی میں وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور چھلک کر خود اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے۔ ۲ عدد کا حامل بروقت اقدام نہیں کر پاتا اور ہوتا یہ ہے کہ اس کے بنائے ہوئے منصوبوں سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ چوں کہ حساس عدد ہے اس لئے اس عدد کا حامل اکثر و بیشتر رنج اٹھاتا ہے اور ہر بات پر دکھ محسوس کرتا ہے۔ طبیعت پر قابو نہ ہونے کی وجہ سے ۲ عدد کا حامل انسان اکثر لغویات میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اپنی شخصیت کو پامال کر دیتا ہے۔

امراض

اس عدد کے شخص کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے۔ اس کی تندرستی بھی قابل رشک نہیں ہونے پاتی۔ اس عدد کے لوگ زیادہ تر بدہضمی کی بیماری کا شکار رہتے ہیں۔ یہ لوگ آنتوں کے امراض کا بھی شکار ہو سکتے ہیں۔ انہیں معدہ سے متعلق امراض کا علاج کرتے رہنا چاہئے کیوں کہ امراض معدہ ان کے لئے کسی بھی وقت مصیبت کھڑی کر سکتے ہیں۔

دوعدد کی خواتین

اس عدد کا خواتین اپنی جوش طبع کی وجہ سے محفلوں میں نمایاں مقام بنالیتی ہیں اور اپنے خانگی اوصاف کو بھی بہت خوبصورتی سے نمایاں کرتی ہیں۔ یہ خواہش بطور اپنے آرام اور سکون کا خیال رکھتی ہیں۔ یہ اٹھنے بیٹھنے میں اپنے آرام کے ساتھ ساتھ اپنی فطرت کو بھی سرانجام رکھتی ہیں اور بہت جلدی سے دوسروں کی خاطر اپنا آرام قربان نہیں کرتیں اور دوسروں کی خاطر اپنے اصولوں کا خون بھی نہیں کرتیں۔ یہ اپنے گھر کی صفائی ستھرائی کا بہت خیال رکھتی ہیں اور اپنے اہل خانہ کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہیں۔ دوعدد کی خاتون اگر چہ اچھی شریک حیات بننے کی خوبیاں رکھتی ہے ہے لیکن اگر اس کی شادی کسی برے شوہر سے ہوجائے تو اس کے ولولے بہت جلد ختم ہوجاتے ہیں۔ یہ کسی مرجھائے ہوئے پھول کی طرح ہوجاتی ہے۔ دوعدد کی خاتون میں قربانی دینے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ اپنے رفیق حیات کی خاطر بروقت مناسب قربانی دینے سے گریز نہیں کرتی۔

دوعدد والوں کا پیشہ

دوعدد کے لوگ موسیقی سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ امراض میں فنونِ لطیفہ کی طرف بھی رجحان ہوتا ہے۔ اس عدد کے لوگ شاعر، وکیل، جج اور ڈاکٹر بن کر نمایاں خدمات کر سکتے ہیں۔ اور مقبولیت بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ دوعدد کے لوگوں میں بھاگ دوڑ کی بھی صلاحیت ہوتی ہے اور یہ لوگ ایسے کاموں میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں جو چلت پھرت سے تعلق رکھتے ہے جیسے سیاحت وسفارت وغیرہ۔

دوعدد کے لوگ اگر ملازمت کرلیں تو انہیں زیادہ کامیابی نہیں ملتی، نیز ملازمت کی وجہ سے چونکہ زیادہ تر انہیں بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے اس لئے یہ اکتاجاتے ہیں اور ملازمت سے بددل بھی ہوسکتے ہیں۔ ہاں ان کو ایسی ملازمت بطور خاص راس آتی ہیں جن میں جدوجہد کرنی ہو اور جن میں ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں سفر کرنا ہو اس طرح کی ملازمتوں کو یہ بحسن وخوبی انجام دیتے ہیں اور کامیاب بھی ہوتے ہیں۔ دوعدد کے لوگ حد درجہ دیانت دار ہوتے ہیں ان پر کافی حد تک بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرت خداوندی اور انعامات خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔ قیمت -/70 روپے (علاوہ محصولڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمۂ اعداد کا مطالعہ کریں۔ قیمت -/35 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی شخصیت اوران کی صلاحیت کوظاہر کرتے ہیں اوران کی خامیوں کی چغلیاں کرتے ہیں، اگر آپ بھی اپنے محاسن اور مصائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اعداد بولتے ہیں کا مطالعہ کریں۔
قیمت -/100 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز اور خواص کیا ہیں؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔
قیمت -/25 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے اس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے بزرگوں نے دسیوں طریقے لکھے ہیں انہیں آسان زبان میں اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت -/15 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افایت

سورۂ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اسی لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس سورۃ سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ اس حقیقت سے اس کتاب میں پردے ہٹائے گئے ہیں۔ اس کتاب کا ہر مسلمان گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف

حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے آپ اپنی شخصیت کا کیسے اندازہ کرسکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (قیمت -/45 روپئے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن

اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا نام" ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں اور وہ کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر رکھیں میں اور اپنے بچوں کے اپنے پوتوں، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کیلئے اس کتاب سے استفادہ کریں۔
قیمت -/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین

فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جسے عاملین کی اکثریت نے خراج عقیدت پیش کیا ہے قیمت -/100 (علاوہ محصولڈاک)

آیات رزق: حلال روزی حاصل کرنے کے روحانی طریقے۔
قیمت -/5 روپے (علاوہ محصولڈاک)

آیات شفاء: مختلف امراض سے نجات پانے کے روحانی طریقے۔ قیمت -/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

آیات حفاظت: اپنے جان مال کو محفوظ رکھنے کے روحانی طریقے۔ (قیمت -/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

منزل کی عظمت و افادیت: منزل کو کس مرض میں کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اس کتاب میں مختلف طریقے بتائے گئے ہیں۔ قیمت -/5 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور روانہ کریں

مکتبہ روحانی دنیا محلّہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

اٹھارہویں قسط

کرشماتِ جَفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

برائے حصول ملازمت یا برائے حصول ترقی

''علم جفر'' کے ذریعہ ملازمت اور ترقی وغیرہ حاصل کرنے کے لئے اس طریقے کو عمل میں لائیں اور اپنی آنکھوں سے کرشمۂ قدرت کا مشاہدہ کریں۔ یہ طریقہ بہت آسان ہے۔ غور وفکر کے ساتھ اس طریقے کے ایک ایک جزو کو پڑھیں اور ذہن نشین کرلیں۔

طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اور اپنی والدہ کے نام کے ایک ایک حرف کو اور مقصد کے ایک ایک حرف کو الگ الگ لکھیں۔ ذیل میں ایک مثال دی جاتی ہے۔ تاکہ بات واضح ہو کر ذہن نشین ہوجائے۔

مثال برائے ملازمت۔

سلیم احمد ابن نجمہ بانو۔ ان ناموں کے حروف کو اور ملازمت کے حروف کو الگ الگ اس طرح لکھیں گے۔

س ل ی م اح م دن ج م ہ ب ا ن و م ل ا ز م ت۔

اب ان حروف کو عناصر کے اعتبار سے الگ کریں۔ یعنی آتشی الگ، بادی الگ، آبی الگ اور خاکی الگ۔

جس حروف کے اعداد زیادہ ہیں۔ پہلے انہیں لکھیں اس کے بعد دوسرے نمبر پر جن حروف کے اعداد زیادہ ہیں انہیں لکھیں۔ اسی طرح بالترتیب سب کی سطریں تیار کرلیں۔

بادی، اعداد ۵۱۸

آتشی، اعداد ۲۰۸

خاکی اعداد ۷۲

آبی اعداد ۷۰

ان میں سب سے زیادہ اعداد بادی کے ہیں۔ گویا بادی عنصر غالب ہے اس لئے نقش بادی چال سے لکھا جائے گا۔ نقش ۲۱۸۶ اعداد کا بنے گا اور چونکہ بادی عنصر غالب ہے اسلئے نقش بناتے وقت عامل اپنا رخ مغرب کی طرف کرکے دوزانو ہوکر نقش بنائے گا تاکہ اس کی قوت وتاثیر بڑھ جائے۔

نقش کے چاروں طرف سطر اول کے حروف لکھ دیں گے۔ سطر اول یہ بنی تھی۔

ی ان ب ن وت م ام م ہ ام ام ل ح دل س ج ز۔ اور جس عنصر سے نقش تیار کر رہے ہیں اس عنصر کے حرف اول کے مطابق اسم الٰہی برائے عزیمت منتخب کریں گے، مثلاً بادی حروف میں سے سب سے پہلے ب آتا ہے تو وہ اسم الٰہی منتخب کریں گے جس کا پہلا حرف ب ہے۔ اور وہ ہے بَاسِطُ۔

عزیمت اس طرح تیار کریں گے۔ **اقسمت علیکم یاملائکۃ ھذاالحروف** ی ان ب ن وت م ام م ہ ام ام ل ح دل س ج زیا اسرافیل بحق یاباسط میری ملازمت کا جلد از جلد انتظام ہو۔

اس نقش کو لکھنے کے بعد کچھ صدقہ کریں اور اس نقش کو قران عطارد ومشتری یا تثلیث قمر ومشتری کے اوقات میں لکھیں۔

نقش اس طرح تیار ہوگا۔

۷۸۶

ی ان ب ن وت

۵۴۲	۵۴۸	۵۴۶	۵۵۳
۵۵۴	۵۴۴	۵۵۱	۵۳۹
۵۴۹	۵۴۱	۵۵۲	۵۴۷
۵۴۳	۵۵۵	۵۴۰	۵۵۰

اقسمت علیکم یاملئکۃ ھذاالحروف ی ن ب ن وت م ام م ہ ام ام ل ح د ل س ج ز یا اسرافیل بحق یاباسط میری ملازمت کا جلد از جلد انتظام ہو۔

اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں یا پھر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ حیرتناک طریقے پر روزگار مہیا ہوگا۔ (باقی آئندہ)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

نقوش شفاء

ا۔اس نقش مبارک کولکھ کر کاغذ یا چاندی کی لوح پر اور پانی میں ڈال کر اس پانی کو پیا جائے تو مریض کو شفا ہو گی یا کسی چینی کی پلیٹ پر لکھا جائے اور اسے زیتون کے تیل سے دھولیا جائے اور اس تیل کی کسی مریض کے دَرد والے حصہ کی مالش کی جائے تو تکلیف دور ہو جائے گی باذنِ خدا۔لیکن پلیٹ یا کاغذ پر نقش زعفران سے لکھا جائے۔

۷۸۶

ب	۸	۸	۶	۸	۸	۱	۱	۹	۱
۱	۱	۶	۹	۲	۸	3	3	3	
ل	۶		فھ		ح	ح	ح		
۱	ر	د	۱	لع	۱	۱	۸	۱	
٭	ﮯ	H	سلم	۱	۱	۱	✡	ما	

۲۔یہ نقش تمام بیماریوں کے لئے مجرب ہے لکھ کر داہنے بازو پر باندھے یا چینی کی پلیٹ پر لکھے اور آبِ گلاب سے دھو کر پی لے شفاء ہو گی اور اگر دل میں درد ہو اور پی لے تو فوراً درد جاتا رہے گا۔

۷۸۶

۱۴۴	۴۳۶	۹۵۹	۴۷۱	یا حفیظ
۹۵۸	من القرآن ۴۷۲	وننزل ۱۴۳	۴۳۷	
۴۷۳	ورحمة للمؤمنين ۹۶۱	ماهو شفاء ۴۳۴	۱۴۲	
۴۳۵	۱۴۱	۴۷۴	۹۱۰	

۳۔اس نقش کو ہر مرض اور ہر قسم کے درد کے لئے پہنا جائے یا پیا جائے تو انشاء اللہ بحکم خدا شفا ہو گی۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ

۹۷	۱۰۰	۱۰۴	۹۰
۱۰۳	۹۱	۹۶	۱۰۱
۹۲	۱۰۶	۹۸	۹۵
۹۹	۹۴	۹۳	۱۰۵

۴۔اس نقش کو شیشہ یا چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر پی لے، کاغذ پر بھی لکھ سکتے ہیں اور پانی سے دھو کر پینے سے انشاء اللہ مرض زائل ہو جائے گا۔مجرب ہے۔

۷۸۶

طیب	بسم اللہ الشافی			طبیب
بسم اللہ الشافی	۳۹۰	۳۹۵	۳۸۸	بسم اللہ الشافی
	۳۸۹	شافی ۳۹۱	۳۹۳	
	۳۹۴	۳۸۷	۳۹۲	
طیب	بسم اللہ الشافی			طیب

لیکن ان تمام نقوش کو لکھنے والا پانچ وقت کی نماز کا پابند ہو اور حروف ابجد کی زکوٰۃ کا حامل ہونا بہت ضروری ہے ورنہ کسی اور کی مدد لے سکتے ہیں۔

دہشت گردی کے خلاف روحانی ہتھیار

مندرجہ ذیل میں سے کوئی سا ایک عمل اختیار کرنے سے آپ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجائیں گے۔

ا۔حضرت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ سورۂ اخلاص ایک ایک بار چھ اطراف پڑھیں (دائیں بائیں، سامنے پشت، اوپر آسمان کی جانب، نیچے زمین کی طرف اور پھونک بھی ماریں۔

۲۔نادِعلی شریف (صغیر) چار مرتبہ پڑھ کر گھر سے نکلیں۔

۳۔یٰسین شریف ایک مرتبہ پڑھ کر گھر سے نکلیں۔

۴۔مولا علی فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی جان و مال کا نقصان نہیں دیکھنا چاہتا پس وہ سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات تین بار پڑھ کر گھر سے نکلے۔

کلید مشکلات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ جب آپ گھر سے باہر جائیں یا واپس گھر آئیں، کاروبار کے لئے آفس جائیں تو مندرجہ بالا آیتوں کو بمعہ بسم اللہ روزانہ ۱۵۔۱۵ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ظالم افسر کے ظلم سے، ڈاکو اور دہشت گردوں سے محفوظ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں رہنے کے لئے ہمیشہ پڑھتے رہیں۔نہایت مجرب و آزمودہ ہے۔

کوئی شخص کوئی بھی حاجت رکھتا ہو تو درج ذیل اسماء کا ورد کرتے ہوئے دعا کرے۔مجرب اور آزمودہ ہے۔ "اَلْكَافِي اَلْكَفِيْلُ"

☆ ☆ ☆

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کیا فلاں ابن فلاں کو فلاں ابن فلاں سے قرض مل جائے گا

اگر یہ سوال کر کے جواب حاصل کرنا ہو تو حسب قاعدہ تفصیل پھیلا کر مستحصلہ برآمد کریں گے۔ اگر مستحصلہ ایک چار یا سات ہوگا تو قرض ملے گا اور جلد ملے گا۔ اگر دو پانچ یا آٹھ ہو تو قرض ہرگز ہرگز نہیں ملے گا اور اگر ۳، ۶، یا ۹ ہو تو قرض دیر میں ملے گا اور پورا نہیں ملے گا۔

مثال کے طور پر شاکر ابن سلمہ، جاوید ابن نسیمہ سے قرض چاہتا ہے اور وہ ۱۴ ر ستمبر ۲۰۰۶ء کو بعد نماز عشاء ۱۰ بجے اس سوال کا جواب حاصل کرنا چاہتا ہے تو سوال اس طرح قائم کریں گے۔

کیا شاکر ابن سلمہ کو جاوید ابن نسیمہ سے قرض مل جائے گا۔ اس سوال کا جواب حاصل کرنے کیلئے تفصیلات اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) شاکر، سلمہ	۶۵۶	۸
(۲) جاوید، نسیمہ	۱۸۹	۹
(۳) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۱۳۲۳	۹
(۴) تاریخ عیسوی ۱۴		۵
(۵) ماہ عیسوی ستمبر		۹
(۶) سن عیسوی ۲۰۰۶ء		۸
(۷) تاریخ قمری ۲۰		۲۰
(۸) ماہ قمری شعبان		۸
(۹) سن ہجری ۱۴۲۷ء		۵
(۱۰) تاریخ ہندی ۳۰		۳
(۱۱) ماہ ہندی اسوج		۶
(۱۲) سن ہندی بکرمی ۲۰۶۳ء		۲
(۱۳) برج سنبلہ		۶
(۱۴) متعلقہ ستارہ عطارد منفی		۹
(۱۵) دن جمعرات		۵
(۱۶) منزل قمر دبران		۴

آیئے اب اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۴ ۵ ۹ ۶ ۲ ۶ ۳ ۵ ۸ ۲ ۸ ۹ ۵ ۹ ۹ ۸
۹ ۵ ۶ ۸ ۸ ۹ ۸ ۴ ۱ ۱ ۸ ۵ ۵ ۹ ۸
۵ ۲ ۵ ۷ ۸ ۸ ۳ ۵ ۲ ۹ ۴ ۱ ۵ ۸
۷ ۷ ۳ ۶ ۷ ۱ ۸ ۷ ۲ ۴ ۵ ۶ ۴
۵ ۱ ۹ ۴ ۸ ۹ ۶ ۹ ۶ ۹ ۲ ۱
۶ ۱ ۴ ۳ ۸ ۶ ۶ ۶ ۶ ۲ ۳
۷ ۵ ۷ ۲ ۵ ۳ ۳ ۳ ۸ ۵
۳ ۳ ۹ ۷ ۸ ۶ ۶ ۲ ۴
۶ ۳ ۷ ۶ ۵ ۳ ۸ ۶
۹ ۱ ۴ ۲ ۸ ۲ ۵
۱ ۵ ۶ ۱ ۱ ۷
۶ ۲ ۷ ۲ ۸
۸ ۹ ۹ ۱
۸ ۹ ۱
۸ ۱
۹

مستحصلہ ۹ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شاکر ابن سلمہ کو جاوید ابن نسیمہ سے قرض دیر میں ملے گا اور پورا نہیں ملے گا۔

(باقی آئندہ)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

عدد تقدیر کی ستم ظریفی

سوال از: محبوب اویس ——— بنگلور

جو لوگ دنیا میں پریشان اور مارے مارے پھرتے ہیں ان میں سے میں بھی ایک ہوں۔ آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ میری ایک ایک بات کو توجہ سے پڑھیں اور میرا مسئلہ حل کریں۔ آپ نے اگست ۲۰۰۵ء کے رسالے میں (عدد تقدیر کیا کیا گل کھلاتا ہے) لکھا ہے۔ میرا تاریخ پیدائش (۱۹۷۹۔۱۲۔۱۱) ہے۔ اس حساب سے میرا تقدیر عدد (۸) ہوا۔ بے شک میں بہت ہی بدنصیب ہوں اور رسالہ میں ۸ عدد والے کے بارے میں جو لکھا ہے کہ خود غرض ہوگا، ہمیشہ پریشان رہے گا جب بیمار ہوگا تو دیر تک رہے گا اور بھی بہت سی باتیں آٹھ عدد والے شخص کے بارے میں پیش آئیں گی، وہ باتیں سو فیصد میری زندگی میں ہو رہی ہیں۔

میرا خیال ایک جگہ رہتا نہیں ہمیشہ میرے دماغ میں ایک چکر سا رہتا ہے، میں جس کام کا ارادہ کرتا ہوں، بڑی مشکل سے اس پر عمل کرتا ہوں، کوئی کام مکمل نہیں ہوتا، ادھورا ہو جاتا ہوں، کسی کام میں بھی کامیابی نہیں ملتی، ایسا لگتا ہے کہ مجھے کوئی قید کر رہا ہے۔ خواب میں جو نظر آتے ہیں اس میں بھی کوئی کام نہیں ہوتا، بہت برے برے خواب آتے ہیں، ہمیشہ سست اور کاہل رہتا ہوں، نماز کے بارے میں معاملہ یہ ہے کہ کبھی پابندی ہوتی ہے کبھی چھوڑ دیتا ہوں، خدا سے گلہ شکوہ شروع کر دیتا ہوں۔ ہر چیز میں ہر کام میں، ہر گفتگو میں غلطی ہوتی رہتی ہے۔ پھر مجھے اپنے آپ سے نفرت ہو جاتی ہے، پھر ہمیشہ الٹے سیدھے خیالات شروع ہو جاتے ہیں، ہر مہینے آپ کے رسالہ پر ایک امید سی جاگتی ہے کہ آپ سے اس معاملے میں رجوع کروں مگر سستی اور کاہلی کی وجہ سے خاموش ہو جاتا ہوں۔ آپ میرے لئے کوئی روحانی علاج بتلائیں، میرے لئے دن رات کا وظیفہ بتائیں، جس سے دشمنوں پر مدد ملے اور بتائیں کہ میرا اسم اعظم کیا ہے، میرا ستارہ اور برج کیا ہے، میرا مفرد عدد، لکی عدد میرے لئے کونسا صدقہ بھی بتا دیجئے، میرے لئے اچھا سا تعویذ بتائیں۔

ایک بات یہ کہ جتنی بھی حدیث میں صبح وشام کی دعائیں میں پڑھتا رہتا ہوں جیسے اعوذ بکلمات، بسم اللہ الذی، رضیت باللہ، حم تنزیل الکتب، آیت الکرسی، سورہ حشر کی آخری آیتیں۔

جلد از جلد خدا کے واسطے اگلے شمارے میں میرا جواب ارسال کریں عین نوازش ہوگی۔

جواب

وہ لوگ بھی قابل عزت ہوتے ہیں جو اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کو محسوس کرلیں۔ دین وشریعت نے ہمیں یہ سبق پڑھایا ہے کہ غلطی کرنا اتنا بڑا ظلم نہیں ہے جتنا بڑا ظلم یہ ہے کہ انسان غلطی کر کے شرمسار نہ ہو اور اپنی غلطی کو غلطی ماننے کے لئے تیار نہ ہو۔ آدم علیہ السلام سے بھی ایک بھول ہوگئی تھی انہوں نے اس بھول کو محسوس کیا اس پر شرمندہ ہوئے تائب ہوئے نتیجتاً رب کائنات نے انہیں محبوبیت اور نبوت سے سرفراز کر دیا اور غلطی ابلیس سے بھی ہوئی تھی وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہونے کے بجائے تاویلات کرتا رہا اور اپنے رب سے بحث کرتا رہا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کو راندہ درگاہ ہونا پڑا۔ آپ اپنی خامیوں کو محسوس کر رہے ہیں تو ایک دن ان خامیوں سے آپ انشاء اللہ نجات پالیں گے۔ بے شک عدد تقدیر کو بدلا نہیں جاسکتا لیکن

س کے منفی اثرات کو ختم کرنے کے لئے آپ اپنے اسم اعظم کا ورد کریں اور پابندی کے ساتھ کریں۔ نیز یہ یقین رکھیں کہ اس کائنات کی کوئی بھی مشکل ایسی نہیں ہے کہ جس کو اللہ کا ذکر کرکے آسانی میں تبدیل نہ کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء کے ورد سے تمام مشکلیں ختم ہوجاتی ہیں، آفتیں رفع ہوجاتی ہیں اور انسان کے دکھ درد، راحت اور آسانیوں میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

مفاتی آپ کا اسم اعظم "یا مجیب" ہے اس کو ہر نماز کے بعد ۵۵ مرتبہ پڑھ لیا کریں انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد آپ یہ محسوس کریں گے کہ آپ کے حالات بدل رہے ہیں اور آپ کے مزاج میں بھی سدھار آرہا ہے۔ آپ فطرتاً خوددار اور غیرت مند بھی ہیں اور اچھی صحبت کا اثر جلد قبول کرلیتے ہیں اقتدار میں رہنے کی آپ خواہش رکھتے ہیں، سنجیدگی کے ساتھ نمایاں ہونے کے لئے آپ جدوجہد بھی کرتے ہیں لیکن عدد تقدیر کے منفی اثرات آپ کی شخصیت پر گاہ بہ گاہ اثر انداز ہوتے ہیں اور آپ کی فطری خصوصیات کو تباہ کردیتے ہیں۔ آپ کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ آپ کے لئے انگریزی ماہ کی ۳، ۴، ۹ تاریخیں غیر مبارک ثابت ہوں گی جب کہ آپ کے لئے ۱، ۱۰، ۱۹، ۲۸ تاریخیں مبارک ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کاموں کی شروعات کریں۔ آپ کو پکھراج انشاء اللہ راس آئے گا۔ نیلا اور زرد رنگ آپ کے لئے مبارک ہے۔ اکتوبر اور جنوری میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں۔ امراض قلب، اختلاج قلب، بلڈ پریشر، خرابی خون جیسے امراض کا خدانخواستہ آپ شکار ہوسکتے ہیں۔ شہد، کھجور کا استعمال بکثرت کیا کریں اور ہر حال میں اپنے مالک پر بھروسہ رکھیں یہی ایمان کی معراج ہے۔

ذاتی معلومات

سوال از: عطیہ کوثر ______ چنئی

بعض لوگ اجنبی ہوتے ہوئے بھی اجنبی نہیں لگتے۔ یوں لگتا ہے جیسے ہم انہیں صدیوں اور زمانوں سے جانتے ہیں، میں جانتی ہوں آپ کی مصروفیات، مگر کیا کریں شکایت ہے آپ سے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو پہلی مرتبہ خط لکھتے ہیں اور جواب روحانی ڈاک کے کالم میں پالیتے ہیں۔

خواہشات اور ارمان کبھی ختم نہیں ہوتے کیونکہ خوشی کوئی اسٹیشن یا منزل نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو وہاں پہنچ کر ہم آگے بڑھنے سے انکار کردیتے۔

مجھے اپنے بارے میں پوری جانکاری چاہئے۔

میرا نام عطیہ کوثر ہے۔ پیدائشی نام صفرا ما، میری والدہ کا نام رضیہ ما، میری تاریخ پیدائش ۱۹۶۰ء۔ ۸۔ ۲۸ ہے۔ منگل کے دن صبح سوا گیارہ ہے۔ میری شادی جناب نور اللہ کے ساتھ ۱۹۷۹۔ ۶۔ ۳ بروز اتوار ہوئی۔ میری قسمت کا عدد، دشمنی کا عدد، ذاتی عدد، روحانی عدد، لکی عدد کیا ہیں؟ فائدہ اور نقصان پہنچانے والے عدد کونسے ہیں؟ میرا اسم اعظم کیا ہے؟ میری شخصیت پر اور قسمت پر کونسے عدد اثر انداز ہوں گے؟ اسمائے حسنیٰ میں کونسا ورد مناسب ہوگا تا کہ ذہنی سکون اور اطمینان قلب میسر ہو۔ میرا برج اور ستارہ کونسا ہے؟ صدقہ کیا ہے؟

آپ کا جواب برائے مہربانی روحانی ڈاک کے کالم میں دیں۔ نوازش ہوگی۔ اگر جواب نہ ملا تو ہم جواب مانگنے دیوبند چلے آئیں گے۔ خط کافی طویل ہوگیا معافی چاہتی ہوں۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے جب کہ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہے۔ اور ان دونوں عددوں میں ٹکراؤ ہے اسلئے اس بات کا اندیشہ ہے کہ زندگی میں اتار چڑھاؤ آئیں گے اور اعداد کا ٹکراؤ الجھنیں پیدا کرے گا۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں۔ ۱، ۱۰، ۱۹، ۲۸ ہیں۔ جب کہ آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں ۶، ۱۲، ۱۷ ہیں۔ آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے اہمیت رکھتا ہے آپ کا عدد تقدیر ہے۔ جو آپ کی شخصیت کے اعداد سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ آپ کا اسم اعظم "یَا جَلِیْلُ" ہے اس کا ورد عشاء کی نماز کے بعد ۳۷ مرتبہ کریں۔

آپ کی قسمت پر ۷ اور ۳ عدد اثر انداز ہوں گے اور آپ کی شخصیت ایک عدد اور ۹ عدد کے تحت رہے گی۔ آپ کا روحانی عدد بھی سات ہے۔ اس سے یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ مذہب کے معاملے میں سخت ہیں اور آپ کے اندر روحانیت جذب کرلینے کی صلاحیت ہے۔ آپ ہر سال تین کلو جوار جنگلی کبوتروں کو ڈالیں۔

آپ کا سوال صرف ذاتی معلومات سے متعلق تھا اس لئے ممکن تھا کہ اس کے جواب میں تاخیر ہوتی لیکن آپ کی دھمکی سے ہم ڈر گئے اگر آپ دیوبند آکر سوالات کرتیں تو نہ جانے کتنی بار ہمیں سوچنا پڑتا اور خدا ہی جانے کہ سوالات کی موسلا دھار بارش کے دوران کتنی گھن گرج ہوتی اس لئے ہم نے مناسب یہی سمجھا کہ آپ کے خط کا جواب فوراً دے ڈالیں۔ امید ہے کہ آپ ہمارے جواب کی قدر کریں گی اور ہماری مصروفیات کے پیش نظر آئندہ خط لکھ کر اپنے جواب کی باری کا انتظار کریں گی تو ویسے تو

قاری کے لئے ہمارے گھر کے دروازے ہمیشہ کھلے رہیں گے۔ آپ اور آپ کے شوہر تشریف لائیں تو سر آنکھوں پر۔

عورت کیا نہیں کرسکتی

سوال از: قیصر جہاں ــــــــــــ اورنگ آباد

ہمارا نام قیصر جہاں، ہماری والدہ کا نام بدرالنساء، ہماری تاریخ پیدائش ۲ر فروری ۱۹۶۵ء یکم رشوال۔ بیٹی کا نام صالحہ تبسم، تاریخ پیدائش ۲۱ر مئی ۱۹۸۶ء صبح ۸ بجے بروز بدھ بیٹے کا نام بشیرالدین شیخ، والدہ کا نام ایوب شیخ۔ تاریخ پیدائش ۱۰ر نومبر ۱۹۸۷ء بروز منگل بعد ظہر۔ بیٹی کا نام الفیا تبسم، تاریخ پیدائش ۱۶ر نومبر ۱۹۸۹ء صبح ۸ بجے بروز جمعرات۔ بیٹی کا نام شفاء ترنم تاریخ پیدائش ۲۳ر نومبر ۱۹۹۳ء رات ۸ بجے بروز منگل۔

میں ۱۹۹۶ء سے طلسماتی دنیا پڑھ رہی ہوں تب سے اب تک کا مکمل سیٹ محفوظ ہے اور وقت ضرورت ان شماروں سے فائدہ اٹھاتی ہوں ویسے ممبئ میں آپ سے دوبار ملاقات ہوچکی ہے برائے کرم کچھ سوالات کے جوابات تفصیل سے دیجئے۔ امید ہے کہ اگلے شمارے میں جواب ملے گا۔ اگلے ماہ کے طلسماتی دنیا کا بے چینی سے انتظار کروں گی۔

کیا عورت عالم بن سکتی ہے؟ مجھے عالم بننے کا بہت شوق ہے جہاں تک ہوسکے ہم پوری پابندی بھی کرتے ہیں پچھلے سال حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرچکی ہوں اب ہمارے اوپر چار بچوں کی ذمہ داری ہے جواب مجھے ماں باپ دونوں بن نبھانا ہے کیا اس کے باوجود میں اپنا شوق پورا کرسکتی ہوں؟

کیا آپ ہندی میں لکھے ہوئے خط کو نظرانداز کرتے ہیں مجھے اردو لکھنا نہیں آتا۔ اسلئے ہم نے مارچ مہینے میں ہندی میں خط لکھے تھے لیکن اب تک اس کا جواب نہیں آیا۔ ہم ہر ماہ کے رسالے میں اپنے خط کے جواب کو ڈھونڈتے ہیں لیکن صرف مایوسی ہاتھ لگی۔ اب ہم اپنے بیٹی سے یہ خط اردو میں لکھوار ہے ہیں جو اردو اسکول میں پڑھتی ہے۔

اس سال ۱۰ر محرم کو ہمارے ساتھ بہت بڑا حادثہ پیش آیا جو ہم کبھی بھول سکتے۔ اچھے خاصے صحت مند، تندرست ہمارے شوہر کا انتقال ہوگیا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ ہاتھ پمپ سے پانی اٹھالانے گئے تھے اور پانی کا وزن اٹھانے سے ان کے سینے میں چمک نکلی اور یہ حادثہ ہوگیا۔ انہیں پانی لانے کیلئے میں نے ہی بھیجا تھا۔ اسلئے ایک چاہنے والے شوہر کی قاتل بن گئی۔ اس روز سے مجھے آج تک سکون نہیں ملا۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی ہمارے دماغ سے یہ واقعہ کہیں نکلتا نہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم پاگل ہوجائیں گے۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں کیا کروں اپنے آپ کو کیسے معاف کروں۔ ہمارے سسرال والے سبھی لوگ پیر اولیاء کو ماننے والے اور منت والے ہیں اور میں ایک اچھے پڑھے لکھے تبلیغ والے باپ کی بیٹی ہوں۔ شادی کے ان ۲۲ سالوں میں ہم اپنے شوہر کو بدل چکی تھی۔ اسلئے ہمارے سسرال والے ہم سے کہتے ہیں کہ فاتحہ درود نہیں کرنے اور نیاز نذر نہیں کرنے سے حادثہ ہوا ہے۔ ہمارا دین خطرے میں ہیں ہم کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر چار بچوں کی ذمہ داری ڈال دی ہے۔ جس میں سے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ آپ ہمارے لئے دعا کیجئے کہ ہم ان کی تعلیم وتربیت اچھی طرح کرسکیں اور ان کی دنیا اور آخرت اچھی بنے۔ ہماری بڑی بیٹی ۲۰ سال کی ہے۔ تاریخ پیدائش۔ ۲۰ر مئی ۱۹۸۶ء ہے۔ جس کی شادی کے لئے بہت پریشان ہوں۔ سسرال والے ٹھان کر بیٹھے ہیں کہ فلاں پیر سے منت مانگو فلاں درگاہ پر چوڑیاں باندھ کر آؤ تا کہ جلد سے جلد رشتہ آجائے ویسے رشتے تو بہت آتے ہیں لیکن بات نہیں بنتی کیا کوئی کرنی کرتوت کا اثر ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ بیٹے کا بھی پڑھائی میں دل نہیں لگتا۔ ان کے اباجان کی خواہش تھی کہ بیٹے کو انجینئر بنائیں۔ آپ اس کے نام کے اور پیدائش کے عدد کے مطابق بتائیں کیا اس کی قسمت میں انجینئر بننا لکھا ہے یا نہیں۔ آپ ہم سب کے عدد نکال کر بتائیں اور ان کے حساب سے وظیفہ اور حل بتائیں تا کہ زندگی میں آنے والے مسائل حل کرسکیں۔ آج تقریباً ایک مہینے سے گھر میں سب بیمار ہیں۔ پچھلے رمضان میں یعنی دیوالی کے اماوس کو ہمارے گھر پر تین لیموں آکر گرے تھے جو ہمارے شوہر نے اٹھاکے پھینک دیئے تھے۔ ان کی موت پر بیماریاں، پریشانی سب کسی کے کرنی کرتوت کا اثر ہے یا ہمارے ستارے گردش میں ہیں۔ اگر ہاں تو ایسا کب تک رہے گا اس کا کوئی حل بتائیں۔ اس بار مایوس نہ کیجئے۔ اگلے رسالے کا بڑی بے چینی سے انتظار رہے گا۔

جواب

جب عورت ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، جج بن سکتی ہے تو عالمہ یا عاملہ کیوں نہیں بن سکتی لیکن روحانی عملیات کی لائن میں مرد حضرات جب عورتوں کا علاج کرتے ہیں تو ان کو حد سے زیادہ اپنی نظروں کی اور اپنی سوچ وفکر کی حفاظت کرنی پڑتی ہے کیونکہ شیطان ان کو بہکانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور چونکہ عورتیں اپنے مسائل حل کرانے کے لئے عاملوں کے پاس آتی ہیں اور زیادہ ترغم زدہ ہوتی ہیں اس لئے عاملین کی توجہ اور ہمدردی حاصل کرنے کے لئے وہ کسی بھی راہ سے گزرنے کے لئے تیار رہتی ہیں اور

دنیادار قسم کے بدطینت عاملین عورتوں کی مجبوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

تمام عاملین برے نہیں ہوتے، نیک اور خدا ترس عاملوں کی بھی خاصی تعداد ہے اگر سب ہی برے ہوجائیں تو اس دنیا کا نظام ہی ٹھپ ہوجائے۔ لیکن عاملین کی اکثریت عیاریوں اور مکاریوں میں مبتلا ہے اور اللہ کے نیک بندوں کے عقائد بھی خراب کررہی ہے اور اعمال بھی۔ اگر عورت عامل بن کر خدمت خلق کرے گی تو اس کے لئے اور زیادہ مشکلات کھڑی ہوجائے گی اگر وہ صرف عورتوں کا علاج کرنے کی ٹھان لے گی پھر تو ممکن ہے کہ وہ گمراہی سے محفوظ رہے لیکن اگر اس نے مردوں کا علاج بھی کرنا شروع کیا تو پھر اس کے لئے آفتیں ہی آفتیں ہوں گی۔ اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اگر آپ عامل بننے کی خواہش مند ہیں تو پہلے یہ تہیہ کرلیں کہ آپ کو صرف خواتین کا علاج کرنا ہے اور مردوں سے اس سلسلے میں کوئی بات چیت نہیں کرنی اسی میں اس لائن کی آبرو ہے۔ اگر عورتیں بھی عام علاج کا سلسلے شروع کریں گی تو شیطان کی تحریک کو دوہرہ فائدہ ہوگا اور روحانی عملیات کی لائن اور زیادہ بدنام ہوگی۔ عورتوں کے لئے ایک مشکل یہ بھی ہے کہ انہیں مردوں سے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے ان کا چلہ اسی دن میں پورا ہوتا ہے۔ درمیان میں وقفہ ہوجانے کی وجہ سے وہ مہینے کے تیس دنوں میں عبادت وریاضت نہیں کرسکتیں۔ دیگر ان کی روحانی قوت نسبتاً کم ہوتی ہے اس لئے انہیں منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے دگنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ تاہم کوئی بھی ایسا کام جو مرد کرسکتا ہے وہ عورت بھی کرسکتی ہے۔ آج عورتوں کے لئے دینی مدارس اسی لئے کھولے گئے ہیں تا کہ علوم ومعرفت سے عورتیں بھی مستفیض ہوسکیں اور وہ صرف باورچی خانوں کی ذمہ دار بن کر نہ رہ جائیں۔

آپ کے شوہر کے گزر جانے کی بات پڑھ کر دکھ ہوا۔ اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور آپ کو دین کی سلامتی کے ساتھ اپنے بچوں کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی ہمت بخشے۔ آپ نے اپنے سسرال والوں کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اسے پڑھ کر دکھ ہوا۔ آج مسلم معاشرہ کا حال بہت خراب ہے۔ دین میں نئی نئی باتیں نکال لی گئی ہیں اور دین میں نئی بات بدعت کہلاتی ہے اور بدعت کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ آپ حتی الامکان خود کو بدعات سے دور رکھیں اور اللہ کے سوا کسی کو بھی مستعان اور مددگار سمجھنے کی غلطی نہ کریں۔ اس دنیا کا اصل پالنہار رب العالمین ہے اور ہمیں اپنی چھوٹی بڑی ضرورتوں اور خواہشوں کو اپنے رب کے حضور رکھنا چاہئے۔ بزرگوں کے وسیلے سے دعا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ وہ بہرحال اللہ کے نیک بندے ہیں ان کے طفیل میں مانگی گئی دعائیں شرف قبولیت سے بہرہ ور ہوتی ہیں لیکن بزرگوں کو مستعان سمجھنا اور ان کی چوکھٹ پر ان ہی سے کچھ مانگنے کے لئے حاضری دینا ازراہ شریعت ممنوع ہے اور اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ طلسماتی دنیا کے سرورق کا یہ شعر ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھیں۔

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

آپ کے تمام مسائل کے حل ہوجانے کے لئے چند وظائف تحریر کررہا ہوں ان کو حرز جان بنالیں۔ روزانہ صبح کو نماز فجر کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں۔ نماز ظہر کے بعد اگر سورۂ بقرہ کی تلاوت نہیں کرسکتیں تو سورۂ مزمل کی تلاوت کریں، عصر کے بعد پندرہ منٹ خاموش بیٹھیں اس کے بعد اپنے مسائل کے لئے دعا کریں۔ مغرب کی نماز کے بعد "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھیں، سورۂ واقعہ کی تلاوت کریں اور اگر قرض ہو تو اس سے نجات کی دعا کریں۔ عشاء کے بعد "یَـامُغْنِـی" ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر اپنے بچوں کی شادی کی دعا کریں، جمعہ کے دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ سو مرتبہ درود وسلام بھیجیں اور سورۂ کہف کی تلاوت کریں۔ ان چند اعمال کی پابندی سے انشاء اللہ تمام حالات نارمل ہوجائیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کو سکون وعافیت کی دولتوں سے سرفراز کرے گا۔

اپنے بچوں کے بارے میں پہلے ہی یہ نہ سوچیں کہ کیا بنیں گے اور بنیں گے بھی یا نہیں۔ ان کو تاکید کریں کہ وہ اپنے والدین کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنی تعلیم جاری رکھیں اور اپنے اس رب کی عنایتوں اور رحمتوں پر بھروسہ رکھیں جو یقیناً غفور رحیم ہے اور جو یقیناً اپنے بندوں کی جائز مرادیں پوری کرتا ہے۔

شاگرد بننے کی خواہش

سوال از: حافظ محمد شریف ______ بشروا

حضرت والا کا پتہ ہمارے یہاں ایک مفتی صاحب ہیں ان کے ذریعہ سے ملا۔ ہمارے یہاں الحمدللہ آپ کا ذکر خیر کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

عرض خدمت یہ ہے کہ بندہ حافظ محمد شریف عامل بننا چاہتا ہے۔ بندہ ناچیز کی تربیت کریں اس کے کیا کیا اصول وآداب ہیں۔

اس کو خط وکتابت کے ذریعہ معلوم کرائیں۔ اور آپ کا موبائل نمبر تحریر فرمائیں۔

جواب

اگر آپ فی الحقیقت روحانی عملیات کا فن حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے سنجیدگی اور صبر وضبط کے ساتھ آپ کو محنت کرنی ہوگی۔ یہ فن اس قدر مشکل بھی نہیں ہے کہ کوئی محنت وریاضت کے بعد حاصل نہ کرسکے لیکن اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ بغیر کسی جدوجہد کے سڑک پر پڑی ہوئی چیز کی مانند مل جائے۔ وہ مفتی صاحب یقیناً آپ کے محسن ہیں جنہوں نے آپ کو مشورتاً ہمارا نام و پتہ دیاوہ جانتے ہوں گے اور سمجھتے ہوں گے کہ اس لائن کو بغیر کسی کی رہنمائی کے عبور نہیں کیا جاسکتا۔ آپ ہمیشہ ان کے شکر گزار رہیں اور علم کی قدر ومنزلت کو پہنچانیں۔ علم ہی انسان کو سوچنے سمجھنے اور صحیح فیصلہ کرنے کا اہل بناتا ہے۔ شاگرد بننے کے لئے آپ کو صرف اتنا کرنا ہے کہ اپنے تین فوٹو بھجوادیں۔ دو پاسپورٹ سائز اور ایک اسٹامپ سائز پانچ سو روپے روانہ کریں اور اپنا نام، والدین کا نام اور اپنی تاریخ پیدائش روانہ کریں۔ اگر تاریخ پیدائش یاد نہ ہو تو اپنی عمر لکھیں۔ انشاء اللہ ہم آپ کی صحیح رہنمائی کریں گے اور آپکو منزل مقصود تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ طلسماتی دنیا کے پہلے صفحہ پر ہمارا موبائل نمبر ہر ماہ چھپتا ہے آپ وہاں سے نقل کرلیں۔

زندگی کی ابتلائیں

سوال از: صبا ــــــــــــــــــ علی گڑھ

میرا نام صبا ہے میں سترہ سال کی لڑکی، میری امی کا نام روبینہ ہے۔ آپ مجھے ایک بات بتائیں کہ میں نے آپ کو تین خط لکھے لیکن آپ نے اس کا پتہ نہیں کیوں جواب نہیں دیا۔ شاید اس لئے کہ آپ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو امیروں کا یا پھر اپنے خاص لوگوں کا خط شامل کرتے ہیں لیکن آپ یہ نہیں بھولیں کہ ہم کو بھی اسی خدا نے پیدا کیا ہے جس نے آپ کو کیا ہے۔ یہ میرا آخری خط ہے مہربانی کرکے اس کا جواب اگست کو طلسماتی دنیا کی کتاب میں دیں گے ورنہ میری موت کے ذمہ دار صرف اور صرف آپ ہوں گے۔

میں بہت پریشان ہوں اور یہ خط میں بہت رورو کے لکھ رہی ہوں۔ میرا دماغ بہت کمزور ہے ہر وقت کسی نہ کسی مشکل میں یا بیماریوں میں الجھی رہتی ہوں۔ ڈاکٹروں نے بھی سب نارمل بتادیا ہے اور میرے سارے ٹیسٹ ہوچکے ہیں۔ میری آنکھیں بھی بہت زیادہ کمزور ہیں بنا چشمے کے مجھے کچھ نہیں دکھتا۔ کسی مولانا کو دکھاؤں تو وہ کہتے ہیں کہ اس پر کسی نے جادو کروادیا یا اس پر جنات کا اثر ہے یا گندہ اثر ہے۔ مجھ کو کوئی بھی اچھی نظروں سے نہیں دیکھتا ہمیشہ گندے گندے الزام لگاتے ہیں۔ آج کل میرا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے اور میرا مزاج بھی گرم رہتا ہے۔ ہر وقت خود کو مارنے کی کوشش کرتی ہوں، میں ہر وقت اپنی امی سے لڑتی رہتی ہوں اور وہ بھی مجھے خوب سناتی ہیں۔ میرا بھائی بھی مجھ پہ الزام لگاتا ہے میں اپنے گھر والوں کو دشمن سمجھنے لگی ہوں۔ ہر جمعرات کو میری ایسی حالت ہوجاتی ہے جیسے کوئی چیز میرے اندر گھسنے کی کوشش کررہی ہو اور پھر میرا دماغ پھر جاتا ہے۔ مجھے خواب بھی بہت برے برے آتے ہیں اور میں بھی کبھی کھلی آنکھوں سے کسی کو آتے یا جاتے دیکھ لیتی ہوں جب کہ وہاں کوئی بھی نہیں ہوتا۔

میں تین سال سے اسکول میں ناکامیاب ہورہی ہوں جب کہ میں دن رات محنت کرتی ہوں لیکن پھر بھی ناکامیاب ہوجاتی ہوں۔ اس بار بھی میں ناکامیاب ہوگئی۔ اب تو مجھے خودکشی کے علاوہ کچھ اور نظر نہیں آتا میرا بھروسہ خدا پر سے بھی اٹھ گیا ہے میں کیا کروں۔ کیونکہ ہماری مالی پوزیشن بہت خراب ہے۔ پاپا کا کام بند ہوگیا ہے یہاں تک کہ ہم دو دو دن تک بھوکے سوجاتے ہیں مجھے بہت پڑھنے کا شوق ہے اور پاپا کی ساری امیدیں مجھ سے ہیں۔ اسلئے وہ ادھار قرض لاکر میری فیس جمع کرتے ہیں اب میں آخری بار میں امتحان میں بیٹھ رہی ہوں۔ ایسی دعا کردیں یا تعویذ دیدیں جسے میں کامیابی حاصل کرلوں اور کوئی ایسا عمل بتادیں جس سے میں میرے پاپا کا کام پھر سے چل جائے اور ہماری ساری مصیبتیں دور ہوجائیں۔

ایک گزارش اور ہے کہ آپ نے جولائی کے طلسماتی دنیا میں جو عزت والا عمل نکالا تھا اس کا تعویذ بنواکر مجھے بھیج دیں۔ آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔ آپ کو خدا کا واسطہ۔ اگر مجھ سے اس خط میں کوئی غلطی لکھنے میں ہوگئی ہو تو مجھے معاف کردیں۔ اور میں اپنا نام بھی بدلنا چاہتی ہوں نام کیسے رکھے جاتے ہیں اور میں کونسا رکھوں گلے وقابلی یا مہر (MEHER) کونسا صحیح ہے اور انکے معنی کیا ہیں؟

جواب

بے شک خطوں کا جواب نہ ملنے پر آپ کو بہت کوفت ہوئی ہوگی اور آپ کو افسوس کے ساتھ غصہ بھی آیا ہوگا۔ لیکن خط کا جواب نہ ملنے کی صرف ایک ہی وجہ نہیں ہوتی کہ ہم جان بوجھ کر کسی کو نظر انداز کررہے ہیں آخر آپ نے ہمارا کیا بگاڑا ہے کہ ہم آپ کے خطوں کو نذر آتش کریں اور آپ

کے جوابات نہ دے کر آپ کو رنج پہنچائیں، یہ سمجھ لینا کہ ہم مالداروں کے خطوں کے جواب دیتے ہیں اور غریبوں کے مسائل کو نظر انداز کر دیتے ہیں محض ایک الزام ہے لیکن اس الزام کو چلئے ہم انعام سمجھ کر اپنے دامن میں چھپا لیتے ہیں۔ کیونکہ اس الزام تراشی میں ایک طرح کی معصومیت پوشیدہ ہے اور یہ الزام اس دکھ کی بنا پر ہے جو آپ کو اپنے سوالوں کا جواب نہ ملنے پر پہنچا ہے۔ آپ خود سوچیں محض لفافوں اور پوسٹ کارڈوں سے یہ اندازہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مالداروں کے ہیں یا غریبوں کے۔ پھر مالدار لوگ ہمیں خط لکھیں گے ہی کیوں؟ خطوط تو زیادہ تر وہی لوگ لکھتے ہیں جو مالی طور پر تیسرے یا چوتھے درجے کے لوگ ہوں۔ یہی لوگ مسائل کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان ہی کو رہنمائی کی اور تعویذوں کی ضرورت پڑتی ہے جن کے گھروں میں دولت کے انبار ہوں وہ ہمارے گھر کی کنڈی کیوں بجائیں گے۔؟ ہم خدا کو حاضر ناظر کہتے ہیں کہ ہم کسی بھی شخص کے خط کو جان بوجھ کر نظر انداز نہیں کرتے، روزانہ سیکڑوں کی تعداد میں خط موصول ہوتے ہیں اور مصروفیات کی وجہ سے ان کو پڑھنے کی نوبت نہیں آتی۔ جواب دیتے وقت جو خط بھی نظروں سے گزر جاتا ہے اس کا جواب دیدیتے ہیں، کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص کے خطوط نظروں سے نہیں گزرتے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص کے جوابات رسالے میں پے درپے چھپ جاتے ہیں یہ محض ایک اتفاق ہے، کسی سے محبت یا بیزاری کی دلیل نہیں ہے اور یقین کریں کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خطوط ڈاک والوں کی بدنظمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ایک ہی شخص کے خطوط کئی کئی بار ڈاک خانے والوں کی ظلم وستم کا نشانہ بن کر لاپتہ ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی سیدھی سادھی بدگمانی ہم رسالے والوں سے ہی ہوتی ہے۔ آپ دراصل کم عمر ہونے کی وجہ سے اس دنیا کے تجربات نہیں رکھتیں آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ رسالے کے مدیروں کو کس کس طرح ستایا جاتا ہے اور کس کس طرح آپ لوگوں کی بدگمانیوں اور غلط فہمیوں کا شکار ہو کر قہر درویش برجان درویش جیسی کیفیتوں میں ہم مبتلا ہوتے ہیں۔ تاہم آپ کی دلجوئی کے لئے عرض ہے کہ خطوں کا جواب نہ ملنے پر ناراضگی کو ختم کریں۔ اگر آپ کی نظروں میں ہم ہی قصوروار ہیں تو ہمیں معاف کریں اور غور وفکر کے ساتھ اس تحریر کو پڑھیں جو ہم آپکے مسائل کے پیش نظر لکھ رہے ہیں۔

سب سے پہلے آپ بینائی کی حفاظت کیجئے کیونکہ آنکھیں حق تعالیٰ کا عطا کردہ ایک قیمتی عطیہ ہیں اور ان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپ ہر فرض نماز کے بعد ''یَـا بَصِیْـرُ'' سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں اور روزانہ ہری ہری گھاس، ہرے ہرے پتے یا محض ہرے رنگ کی کسی بھی چیز کو نظریں جما کر دیکھا کریں اور پابندی کے ساتھ سونف کھائیں۔ گرتی ہوئی بینائی کے سلسلے میں غفلت نہ برتیں۔

دراصل آپ آسیبی اثرات کا شکار ہیں لیکن ان اثرات کی وجہ سے آپ کے جسم میں کئی طرح کی کمزوریاں پیدا ہوگئی ہیں۔ ان سب کا علاج ضروری ہے۔ ساتھ ہی اثرات کو دفع کرنے کے لئے آپ روزانہ چاروں قل چالیس مرتبہ پڑھ کر دن میں دو بار پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ اور چاروں قل کا یہ نقش آپ خود بنا کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

۴۴۵۱	۴۴۵۴	۴۴۵۷	۴۴۴۳
۴۴۵۶	۴۴۴۴	۴۴۵۰	۴۴۵۵
۴۴۴۵	۴۴۵۹	۴۴۵۲	۴۴۴۹
۴۴۵۳	۴۴۴۸	۴۴۴۶	۴۴۵۸

اس نقش کی چال یہ ہے اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ اس نقش سے آپ کو جلد از جلد فائدہ ہو تو اس نقش کو اس کی چال کے اعتبار ہی سے پر کریں۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے آپ آسیبی اثرات سے نجات پالیں گی۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

آپ نے اپنے گھر کے جو حالات لکھے ہیں بلاشبہ وہ تکلیف دہ ہیں۔ غربت کے ساتھ ساتھ آپس کی طناطنی بہت رنج دیتی ہے اور لڑکیاں نسبتاً زیادہ حساس ہوتی ہیں اس لئے ان کا دل چھوٹی چھوٹی باتوں سے کسی نازک شیشے کی طرح چٹخ کر رہ جاتا ہے۔ ایسے حالات میں دماغ ماؤف ہو جاتا ہے اور زندگی سے نفرت ہوتی ہے۔ لیکن یہ زندگی جیسی کیسی بھی ہو ہماری اپنی ملک نہیں ہے یہ تو خدا کی امانت ہے اور امانت کا قاعدہ یہ ہے کہ اس میں کسی بھی بے جا تصرفات کی اجازت نہیں ہوتی اسی لئے خودکشی کرنا اسلام میں حرام ہے۔ حالات کیسے بھی ہوں اللہ کے بندوں اور بندیوں کو

ان سے سمجھوتہ کرنا چاہئے۔ خوش حالی میں شکر کے ساتھ اور بدحالی میں صبر کے ساتھ زندگی گزارنی چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ یہ دنیا دراصل دارالحزن یعنی غموں اور دکھوں کا گہوارہ ہے اور عارضی بھی ہے۔ دور خوشیوں کا ہو یا غموں کا بالآخر گزر جاتا ہے اور انسان اچھے اچھے برے اعمال کا ایک ریکارڈ چھوڑ جاتا ہے۔ آپ ان ناگفتہ بہ حالات میں صبر سے کام لیں۔ اپنے گھر کے ماحول کو درست کریں۔ اپنے افراد خانہ کی غلطیوں کو نظر انداز کر کے پتھروں کے بدلے میں پھول برسانے کی مثال قائم کریں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی راہوں میں پھول بچھانے کی مثال پیش کی ہے جو ان کے قدموں میں کانٹے بچھاتے تھے۔ خدا کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے گالیوں اور تہمتوں کے بدلے میں دعائیں دی ہیں۔ ہم بھی ان ہی کی امت میں شامل ہیں ہم ایسا کیوں نہیں کر سکتے اور آپ یقین کریں کہ جب آپ اپنے رشتے داروں کو نفرت کے بدلے میں محبت دیں گی تو ایک دن سب یہ آپ کی محبت کے اسیر بن کر رہ جائیں گے اور آپ کی قدر کرنے پر مجبور ہوں گے۔

اپنے والد سے کہہ دیں کہ وہ نماز کی پابندی کے ساتھ روزانہ "یَاسَلَامُ یَارَزَّاقُ یَا لَطِیْفُ" کا تین سو مرتبہ ورد کیا کریں۔ اس وظیفے کی برکت سے وہ جہاں بھی جائیں گے سلامت رہیں گے، رزق کے دروازے کھلیں گے اور لوگ ان کے ساتھ محبت اور مہربانی کا معاملہ کریں گے۔ شرط یہ ہے کہ یقین کے ساتھ اس وظیفے کو جاری رکھیں اور جدوجہد بھی کرتے رہیں، دعائیں جب ہی رنگ لاتی ہیں جب انسان اللہ کے سامنے اپنا دامن پھیلانے کے ساتھ ساتھ حسن تدبیر کو بھی اہمیت دے اور جدوجہد کو بھی۔ دعائیں کر کے یہ امید لگالینا کہ آسمان سے دسترخوان سجے سجائے اتر جائیں گے محض خام خیالی ہے اور اس طرح کی خام خیالیوں نے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ آسمان سے من وسلویٰ اتار سکتا ہے لیکن اس کا مزاج نہیں ہے کہ وہ ان لوگوں کے گھروں میں بارش کی طرح رزق برسائے جو ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہوں اور جنہیں بھاگ دوڑ کرنے کی توفیق میسر نہ ہو۔

آپ نے دو دن کے فاقے کا بھی ذکر کیا ہے، کتنی خوش نصیب ہیں آپ؟ آپ کو غیر اختیاری سنت پر عمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ہمارے نزدیک ہر وہ مسلمان خوش نصیب ہے جو زندگی میں اپنے پیغمبر کی طرح دو چار مرتبہ فقر وفاقہ میں مبتلا رہا ہو۔ اس لئے ہم آپ کی یہ بات سن کر آپ کو مبارکباد دیتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو آئندہ اس طرح کے حالات سے نہ گزارے جو آپ کے لئے ناقابل برداشت ہوں اور جن کا گلہ کرنے پر آپ مجبور ہوں۔

آپ خود بھی روزانہ "یَابَاسِطُ" کی تین تسبیحیں پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس تسبیح کی برکت سے آپ کے گھر میں رزق کی فراوانی ہوگی اور انشاء اللہ فقر وفاقہ کی نوبت نہیں آئے گی۔

آپ کے لئے دو تعویذ آپ کی فرمائش پر بھجوا رہا ہوں ایک تعویذ آپ اپنے والد کے سیدھے بازو پر باندھ دیں اور ایک تعویذ گھر میں لٹکا دیں۔ یہ دونوں تعویذ ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ انشاء اللہ ان کی برکت سے بھی روزگار لگے گا اور گھر میں وسعت پیدا ہوگی۔

آپ نے اپنی تاریخ پیدائش نہیں لکھی اس لئے نام بدلنے کے بارے میں ہم آپ کو کوئی مشورہ نہیں دے سکتے۔ آپ نے جو دو نام لکھے ہیں وہ ہمیں پسند نہیں آئے۔ جب نام بدلنا ہی ہے تو صحیح طریقے سے بدلیں اور اچھا نام رکھیں، اچھا نام وہ ہوتا ہے جس کے معانی بھی اچھے ہوں جو پکارنے میں بھی ہلکا پھلکا ہو اور جو بہت زیادہ طویل بھی نہ ہو اور جو تاریخ پیدائش کے مفرد عدد سے جوڑ کھاتا ہو۔

آپ زندگی کے مسائل میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل روزانہ ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ یہ وظیفہ آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گے آپ کی مرادیں پوری ہوں گی۔ مسائل حل ہوں گے اور آپ کا گھرانا سکون وراحت کا گہوارہ بنے گا۔

ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین آپ کے والدین کو سلامت رکھے۔ انہیں برسر روزگار کرے قرضوں سے نجات دے اور آپ کے گھر کو خوشیوں اور نیکیوں کا مرکز بنائے تاکہ آپ سب سکون وعافیت کے ساتھ بندگی کے وہ فرائض بھی انجام دے سکیں جو اس زندگی کی سب سے بڑی بنیاد ہیں اور جن کو ادا کرنے کے لئے ہی انسان اس دنیا میں بھیجا گیا ہے۔

گھریلو پریشانیاں

سوال از: عبدالرحمٰن ـــــــ بھیونڈی

میں یہ رسالہ صرف دو یا تین بار ہی پڑھا ہوں لیکن مجھ کو یہ رسالہ کافی پسند آیا کہ آپ نہ جانے کتنے پریشان حال لوگوں کی اس رسالے کے ذریعہ مدد کر رہے ہیں اس لئے میں بھی آپ کے پاس اپنا ایک کافی الجھا ہوا لے کر حاضر ہوا اور پہلی بار لکھنے کی کوشش کی اور امید ہے کہ آپ ضرور اپنی

عنایت فرما کر میرے مسئلے کو حل کریں گے۔ مجھے آپ سے بڑی امید ہے۔

میری پریشانی یہ ہے کہ پہلے ہم لوگ دوسرے گھر میں رہتے تھے وہاں اتنی زیادہ ہر لائن سے اور مالی تنگی پریشانیاں نہیں تھی۔ اب ہم لوگ وہیں گھر کے قریب دوسرے گھر میں آگئے وہاں پر آتے ہی ہم لوگ کئی طرح کی پریشانی میں مبتلا ہوگئے۔ قرض بھی بہت ہوگیا اور کمائی کا ذریعہ کوئی بھی نہیں ہے میں نے ۱۷ پارے حفظ کئے مگر میں اس کو ادھورا چھوڑ دیا اب میں پھر سے اس کو مکمل کرنا چاہتا ہوں میں گھر کے حالات کو دیکھتے ہوئے کئی جگہ کام کرنا چاہا اور اب کر رہا ہوں مگر کہیں سے بھی اچھی ترقی نہیں ہے اور نہ ہی کامیابی ملی مجھ کو۔ میرے سیٹھ لوگ بھی برا بھلا کہتے ہیں اور ہمارے گھر میں بہت ہی زیادہ حشرات الارض ہیں، چوہے، چھپکلی اور بلیاں بھی بہت ہیں، چیونٹی وغیرہ تو پورے گھر میں بڑی چھوٹی گھومتی رہتی ہے اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ۹ سال پہلے ہمارے مکان کو ایک بلڈر نے جس کا نام شریف ہے اس نے اپنے ذمہ مکان بنوانے کے لئے اور کہا تھا کہ چھ مہینے یا ایک سال میں مکان بن جائے گا مگر ۹ سال سے اس نے ہم کو لٹکا کر دھوکہ دے رہا ہے اور تمام مکان کے کاغذات بھی لے لئے۔ کئی بار مکان کے بارے میں میٹنگ بھی ہوئی مگر سب بلڈر کی طرف کی ہی بولنے لگتے ہیں یا پھر سب کا منہ بندھ جاتا ہے۔ کوئی بھی میٹنگ میں نہیں بولتا جو بولتا ہے وہ بلڈر ہی بولتا ہے اور باقی سب منہ دیکھتے رہتے ہیں اور میٹنگ ختم ہوجاتی ہے لیکن کوئی حل نہیں نکلتا ہے اور نہ ہی کوئی اور مکان بنانے کے لئے دیتا ہے۔ خدا کے لئے آپ کوئی ایسا وظیفہ یا طریقہ بتائیں جس سے میرے گھر کا مسئلہ حل ہوجائے اور میرے گھر کے حالات بھی ٹھیک ہوجائیں اور میں بھی بہت کمزور ہوں، میرا حافظہ بھی کمزور ہے اور ہمارا مکان بھی بن جائے اور میں کام جلد از جلد سیکھ کر یا پھر دبئی وغیرہ جانا چاہتا ہوں مگر میں دو سال سے کام سیکھنے میں لگا ہوں مجھ کو کچھ کامیابی نہیں ملی۔ ہر جگہ سے ٹھوکر ہی ملتی ہے اور میری بہن عالم ہے وہ بھی ملازمت کرنا چاہتی ہے کئی جگہ عرضی ڈالی مگر کہیں سے جواب نہیں آیا۔ والد والدہ اور سب گھر والوں کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی ہے سب گھر والے بہت ہی فکر مند رہتے ہیں۔ میری بہن کا نام مریم ہے اور والدہ کا پردین اور والد کا نام محمد اقبال ہے۔ میرا ایک بھائی ہے وہ جو کچھ پڑھتا ہے سب بھول جاتا ہے وہ ابھی گیارہویں میں ہے بہت یاد کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر کبھی بھی ذہن میں نہیں رہتا پورے گھر کے بھی حالات کی وجہ سے دماغ کام نہیں کرتا سب بہت فکر مند رہتے ہیں۔

میں آپ سے بہت امید وابستہ کرتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ میرے مسئلے کا حل قریب کے ہی رسالے میں شائع کریں میں شدت سے منتظر رہوں گا۔ آپ کوئی ایسا وظیفہ بتائیں کہ تمام مشکلات سے نجات مل سکے۔

جواب

آپ کے خط سے آپ کے حالات کا اندازہ ہو رہا ہے کہ آپ کس طرح کے مسائل کا شکار ہیں اور کس طرح کی الجھنوں میں مبتلا ہیں۔ لیکن اندازہ یہ بھی ہو رہا ہے کہ آپ کی اپنی بھی کچھ کوتاہیاں ہیں اور آپ کی اپنی بھی کچھ ایسی غفلتیں ہیں جن کی وجہ سے مسائل ومصائب آپ کا پیچھا کر رہے ہیں۔ مثلاً قرآن حکیم کو یاد کر کے بھلا دینا ایک طرح کی غلطی بھی ہے اور ایک طرح کی بدنصیبی بھی۔ قرآن حکیم اس کائنات کی سب سے عظیم الشان دولت ہے یہ دولت جس انسان کے دل میں محفوظ ہوجائے اس کی خوش نصیبی کا کیا ٹھکانہ ہے لیکن جو لوگ قرآن حکیم کو یاد کر کے بھلا دیتے ہیں ان کی بھی بدنصیبی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ آپ نے اتنی عظیم الشان دولت کو یاد کر کے فراموش کر دیا ہے جو بہت غلطی ہے اور اس میں بہت بڑا خسارہ بھی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو قرآن حکیم یاد کرنے کی اور اسے مکمل یاد کرنے کی توفیق عطا کرے اور آپ اس دولت کو اس طرح اپنے دامن میں سمیٹ لیں کہ پھر اس دولت کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔

اپنے حافظے کو بڑھانے کے لئے روزانہ نماز فجر کے بعد ۱۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پیا کریں۔ اپنے بھائی کو بھی اس بات کی تاکید کریں کہ وہ اس عمل کی پابندی رکھے۔ انشاء اللہ اس کو بھی بھول کی بیماری سے نجات ملے گی اور اس کے بعد وہ جو بھی یاد کرے گا انشاءاللہ ذہن میں محفوظ رہے گا۔

آپ روزانہ صبح شام "یَاسَلَامُ یَابَاسِطُ" دو سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اس وظیفے کی پابندی سے آپ اور آپ کے اہل خانہ سلامتی اور عافیت سے بہرہ ور رہیں گے اور آپ کے مالی حالات میں بہتری پیدا ہوگی، گھر کا سکون قائم رہے گا اور مشکلات رفتہ رفتہ رفع ہوجائیں گی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ دعائیں اور وظائف اپنی جگہ ہیں اور ان کی یقیناً ایک اہمیت ہے لیکن ان کے ساتھ ساتھ تدبیر وترکیب اور بھاگ دوڑ کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔ جو لوگ بھاگ دوڑ کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے دعا نہیں کرتے وہ یقیناً خطا کے مرتکب ہوتے ہیں لیکن وہ لوگ بھی

خطاکار ہیں جو صرف دعاؤں پر قناعت کر کے بیٹھ جائیں اور بھاگ دوڑ کو یکسر نظر انداز کردیں۔ یادرکھیں دعائیں ان ہی کی قبول ہوتی ہیں جو زندگی کی دوڑ میں اللہ کے پیدا کردہ اسباب وعلل کا احترام کریں اور ان کو اہمیت دیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب محاذ پر ہوتے تھے اور دشمنوں سے مقابلے کی ٹھان لیتے تھے اس وقت آپ کی سنت یہ تھی کہ رات کو مصلے پر ہوتے تھے اپنے رب سے فریاد کرتے تھے اور دن میں بہ نفس نفیس جہاد میں شرکت فرماتے تھے اور صحابہ کرام کو کمانڈ کرتے تھے۔ آج کل کے مسلمانوں کی طرح نہیں تھے کہ جس کے ہاتھ میں تسبیح آجاتی ہے وہ میدان کارزار سے راہ فرار اختیار کرلیتا ہے اور جو میدان جدوجہد میں دوڑ لگاتا ہے وہ دعاؤں اور وظیفوں سے پیچھا چھڑالیتا ہے۔ دوراندیشی یہ ہے کہ انسان اپنی جدوجہد کو بھی برقرار رکھے اور اپنے مالک سے اپنی جدوجہد کی کامیابی کی دعائیں بھی کرتا رہے۔

اگر آپ ہر روز سورۂ یٰسین کی تلاوت کر کے اپنے مکان کی تعمیر مکمل ہونے کی دعائیں کریں گے تو انشاءاللہ آپ کی دعائیں قبول ہوں گی لیکن مکان بنانے کے لئے جس بھاگ دوڑ کی ضرورت ہوتی ہے اس سے بھی غفلت نہ برتیں۔ اس کو بھی جاری رکھیں اور اپنے مالک حقیقی سے دعا بھی کرتے رہیں اور وظیفوں کی پابندی بھی رکھیں۔

آپ کے گھر میں اثرات کا شبہ بھی ہے اس لئے روزانہ بوقت چاشت ایک مرتبہ سورۂ بقرہ کی تلاوت بہ آواز بلند کریں اور اس تلاوت کے سلسلے کو ۴۵ دن تک جاری رکھیں۔ انشاءاللہ گھر کے اثرات رفع ہوں گے۔ مندرجہ ذیل نقش کو پانی میں ڈال کر پانی کو گرم کردیں۔ پھر اس پانی کو ٹھنڈا کر کے اپنے گھر کے سب گوشوں میں اس پانی کو چھڑک دیں۔ گھر سے بلیاں، چوہے اور چھپکلیاں انشاءاللہ بھاگ جائیں گی۔

نقش تین بنائیں اور لگاتار تین دن تک اس کا پانی اسی طرح پکا کر چھڑکیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۶۵۵	۱۱۳۶۵۰	۱۱۳۶۵۷
۱۱۳۶۵۶	۱۱۳۶۵۴	۱۱۳۶۵۲
۱۱۳۶۵۱	۱۱۳۶۵۸	۱۱۳۶۵۳

آپ کی جو بہن ملازمت کی خواہش مند ہے اس کو ''یَامُغْنِیُ'' روزانہ بعد نماز فجر تین سو مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔ اگر مغرب کی نماز کے بعد وہ روزانہ ''یَارَزَّاقُ'' تین سو مرتبہ پڑھ لیا کرے تو انشاءاللہ بہت جلد وہ برسر روزگار ہوجائے گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کو تمام مصائب سے نجات دے اور آپ کی تمام جائز خواہشوں کی تکمیل فرمائے۔ آمین۔

سمجھ کا پھیر

سوال از: خدیجہ خاتون ــــــــــــــ ممبئی

میں نے آپ کو اپنا مسئلہ بتایا تھا اور اس کا حل آپ نے مجھے یہ بتایا تھا کہ مجھے اپنا نام بدل لینا چاہئے۔ مارچ ۲۰۰۶ء کے رسالے میں بتایا تھا۔ جناب مجھے کوئی نام سوجھ نہیں رہا تھا اس لئے میں نے حل پڑھنے کے کچھ دنوں بعد آپ کو خط روانہ کردیا تھا۔ یا یوں کہہ لیجئے مجھے آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ مجھے اپنے نام کا مفرد عدد (۹) رکھنا چاہئے یا لفظوں کا۔ میں آپ کے جواب سے محروم رہی اسلئے یہ دوسرا خط روانہ کررہی ہوں۔

میں نے بہت سوچنے کے بعد خدیجہ کے ساتھ رخ عدد لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ خدیجہ اور رخ ملانے پر (۹) عدد ملتا ہے اگر میں غلط ہوں تو آپ ہی کوئی (۹) عدد والا نام خدیجہ کے ساتھ بتادیں۔ میرناقص العقل میں تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا ہے، آپ ہی رہنمائی کردیں جناب میں بہت پریشان اور دکھی ہوں میری مشکل حل کردیجئے۔ میں نے جس مسئلہ کے لئے آپ سے رجوع کیا تھا وہ بھی حل نہیں ہوپایا ہے۔

جناب میرے گلے (گردن) پر جلنے کے باعث جو زخم ہوا ہے اور نشان پڑ گیا ہے اور درد بھی رہتا ہے، داغ پڑجانے کے باعث کوئی مجھ سے شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہورہا ہے حالانکہ جب میں جلی نہیں تھی تو میرے لئے خاندان سے کئی رشتے آئے تھے پر اب کوئی رشتہ تو کیا رشتہ کے بارے میں بات تک نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ جناب میرے ماں باپ بہت پریشان ہیں اور میں بھی۔

جناب میں صرف S.S.C پاس ہوں میرے والدین پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ میں آج تک صرف اسکول اور گھر تک ہی رہی ہوں اس لئے میں اپنا نام راشن کارڈ یا رزلٹ پر کیسے بدلوں میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے اگر میں نہ بدل سکی تو کیا میرے نام کا مفرد عدد بدل سکتا ہے۔

جناب مجھے گھر میں پیار سے گڑیا کہتے ہیں اس سے میرا نام کا عدد تو نہیں بدل جائے گا۔ میں نے آپ کو جب پہلی بار خط لکھا تھا تب آپ کو بتانا بھول گئی تھی جس کے لئے میں معافی چاہتی ہوں۔ میری امی کا نام

سلطانہ بانو ہے اور میری تاریخ پیدائش ۲/اپریل ۱۹۸۵ء ہے۔ براہ کرم آپ میرے خط پڑھتے ہی جواب دیں۔ میں اگلے شمارے میں آپ کے جواب کا انتظار کروں گی۔ جناب کیا اس دنیا میں کچھ بھی ناممکن ہے اگر خدا کی ذات پر بھروسہ ہو۔ مجھے سب کہتے ہیں میرا گلا (گردن) کبھی ٹھیک نہیں ہوگا اس کا داغ جو جلنے کے باعث ہوا ہے کبھی نہیں جائے گا۔

جواب

ہمیں یاد ہے کہ ہم نے آپ کے خط کا جواب مارچ ۲۰۰۶ء رسالے میں دیا تھا اور اس وقت یہ بات آپ کو بتائی تھی کہ آپ کے نام کے مفرد عدد اور تاریخ پیدائش کے مفرد عدد میں ٹکراؤ ہے اور یہ ٹکراؤ آپ کے لئے مشکلات کھڑی کر رہا ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے جب کہ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہے اور ۲ اور ۵ ایک دوسرے کے سخت ترین مخالف ہیں۔ یہ ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ بن جائے تا کہ ۵ عدد سے دشمنی باقی نہ رہے تو درج ذیل ناموں میں سے کوئی بھی نام اپنے نام کے ساتھ جوڑ لیں۔ آنسہ، ارملہ، رخسار، عاصمہ، عالیہ۔ اور اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ تاریخ پیدائش کے اعتبار سے آپ کا نام ہو جائے تو پھر ان ناموں میں سے کوئی سا بھی نام جو آپ کو پسند ہو اپنے نام کے ساتھ وابستہ کر لیں۔ اس طرح آپ کے نام کے ساتھ "خدیجہ" شامل رہے گا۔ زہرہ، راحلہ، عفت، محسنہ، نسرین، نگار۔ صرف نیت سے نام میں تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ اعداد کے ٹکراؤ سے بچنے کے لئے آپ کو اپنے نام میں مناسب تبدیلی کرنی پڑے گی۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۲/اپریل ۱۹۸۵ء ہے اس حساب سے آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ بنتا ہے۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ آپ کے نام کا مفرد عدد ۲ ہی رہے تو مذکورہ تبدیلی کر لیں اور اگر آپ یہ چاہیں تو آپ کے نام کے ساتھ کوئی ایسا لفظ جڑ جائے جس سے نام کی افادیت میں اضافہ ہو جائے تو پھر خدیجہ کے ساتھ ان ناموں میں سے کوئی نام جوڑ لیں۔ اس طرح آپ کے نام کے مفرد عدد ۸ بنے گا جو آپ کے لئے انشاء اللہ خوش آئند ثابت ہوگا۔ خدیجہ حمیرہ، خدیجہ نکہت، خدیجہ طالعہ، خدیجہ نرجس، خدیجہ ورتاج، خدیجہ سیدہ، خدیجہ ہادیہ، خدیجہ تمرین، خدیجہ مبشرہ۔

جب انسان اس دنیا میں کسی بھی بات کا تہیہ کر لیتا ہے تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ جب آپ اپنے نام میں تبدیلی کر لیں گے تو پھر پاسپورٹ، راشن کارڈ وغیرہ میں تبدیلی کرا لینا مشکل نہیں ہے جو لوگ کثیر عمر میں جا کر اپنے نام میں تبدیلی پیدا کرتے ہیں آخر وہ بھی تو کچھ نہ کچھ جتن کرتے ہیں اور جب تک کاغذات پر تبدیلی نہ ہو تب تک آپ خطوط وغیرہ میں اپنا نام وہی اپنے قلم سے لکھیں جو آپ نے بدل لیا ہے اور اپنے نئے دستخطوں پر شدت کے ساتھ عمل کریں۔ لوگوں کو اپنا نام وہی بتائیں جو آپ نے نیا نام منتخب کیا ہے۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ آپ کا نیا نام رشتے داروں کی زبان پر جاری ہو جائے گا اور اس نام کے اثرات آپ کی شخصیت اور آپ کی قسمت پر مرتب ہونے لگیں گے۔ گردن کا نشان کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ آپ اپنے اخلاق اپنے کردار، اپنی گفتگو کو شستہ اور شائستہ بنانے کی کوشش کرتی رہیں اللہ نے جس سے آپ کی جوڑی لگائی ہوگی ایک نہ ایک دن اس سے آپ کی شادی ہو جائے گی۔ جب شادی ہو جائے تو آپ اپنے کردار، اپنے اخلاق اور اپنے رکھ رکھاؤ سے اپنے شوہر کا اور شوہر کے گھر والوں کا دل جیت لیں۔ اچھی شکلوں سے کوئی دل فتح نہیں ہوتا۔ سب جانتے ہیں کہ حسن و ماہتاب بہت جلد گہن میں آ جاتا ہے اور اپنی تاب کھو بیٹھتا ہے لیکن حسن کردار اور حسن اخلاق ایسے آفتاب ہیں جو ہمیشہ چمکتے اور دمکتے رہتے ہیں۔ آپ احساس کمتری کا شکار نہ ہوں بہت سی لڑکیاں جو شکل وصورت کے اعتبار سے بہت معمولی تھیں انہوں نے سسرال والوں کے دلوں پر راج کیا ہے اور بہت سی عورتیں جو نسبتاً حد سے زیادہ حسین وجمیل تھیں وہ اپنی بدزبانی اور بداخلاقی کی وجہ سے جوتو پٹی ہیں۔ آپ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۴۰ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل لیا کریں اور اپنی گردن پر بھی مل لیا کریں۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ آپ کا چہرہ بھی پرکشش ہو جائے گا اور کیا بعید ہے کہ آپ کی گردن کا نشان جو آپ کے لئے باعث فکر بنا ہوا ہے وہ بھی مٹ جائے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم تو اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ بہت بڑا ہے وہ ہماری سوچ وفکر کی دشاؤں سے زیادہ بڑا ہے وہ ہمارے تخیلات کے ہمالیہ پہاڑ سے بھی بہت زیادہ بلند اور عظیم ہے وہ کسی بھی مرض کو ٹھیک کر سکتا ہے اور کسی بھی نشان کو ختم کر سکتا ہے۔ اس پر بھروسہ کرنے والے اور اس کی قدرتوں پر ایمان رکھنے والے کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ میں دعا کروں گا کہ رب العالمین آپ کی شادی کسی ایسے انسان سے کرا دے جو آپ کی عادات اور آپ کی خدمات کا قدر دان ہوں محض شکل وصورت کا متوالا نہ ہو اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ جب تک کوئی مناسب رشتہ نہ آ جائے اس وقت تک روزانہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ روزانہ تین سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ آپ کے مسائل حل کرے گا اور آپ کے مستقبل کو روشن کرے گا۔

تیسری قسط

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

فتوحات کے لئے

حضرت بابا فرید گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص نمازِ فجر کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ نصر پڑھنے کا معمول چالیس دن تک بنائے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھتا رہے تو فتوحات کے دروازے کھل جاتے ہیں اور رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگتا ہے اور اس کے علاوہ بہت اونچے مراتب حاصل ہوتے ہیں اور تسخیر خلائق کی دولت سے بھی سرفرازی عطا ہوتی ہے۔

دردوغم سے نجات کے لئے

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ سے مدد حاصل کرنا چاہئے۔ آیت کریمہ یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اس آیت کے عمل کے دو طریقے ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ کچھ لوگ جمع ہو کر سوا لاکھ مرتبہ اس آیت کو پڑھیں اور دعا کریں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ غسل کر کے عشاء کے بعد کسی تاریک کمرے میں بیٹھیں۔ مکمل تنہائی ہو اور اپنے سامنے ایک پیالے میں پانی بھر کر رکھ لیں اور آیت کریمہ تین سو مرتبہ پڑھیں۔ ہر سو مرتبہ کے بعد پیالے میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں تر کریں اور اپنے چہرے پر اور اپنے سینے پر ملیں۔ اس عمل کو چالیس روز تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مصائب سے نجات ملے گی اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔ دردوغم سے نجات ملے گی۔

حاجت روائی کے لئے

اگر کسی شخص کی کوئی خاص حاجت ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے تو اس کو حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا یہ عمل کرنا چاہئے۔ نمازِ عشا پڑھنے کے بعد چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ۳ر مرتبہ اور باقی ۳ر رکعات میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فراغت کے بعد دعا کرے۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اگر اس عمل کو لگاتار ۳ر روز تک کرلیں تو بہتر ہے۔

حضرت خضرؑ سے ملاقات کے لئے

بہت سے لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ اُن کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہو جائے۔ اس کے لئے ایک خاص عمل حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے تحریر فرمایا ہے۔

عمل یہ ہے کہ عامل کو چاہئے کہ نماز چاشت سے زوال تک تلاوت میں مصروف رہے اور نمازِ چاشت کی چار رکعات نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد زوال تک تلاوتِ قرآن میں مصروف رہے۔ انشاء اللہ ۲۱ر روز کے بعد خضر علیہ السلام ملاقات ہوگی۔

پندرہ کا نقش

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے پندرہ کی نقش کی زکوٰۃ کبیر ادا کردی تو پھر پندرہ کا نقش تیر کی طرح کام کرے گا۔ زکوٰۃ کبیر ۳ر لاکھ مرتبہ نقش لکھ کر ادا ہوگی۔ چاروں عناصر کے نقوش کی کل تعداد سوا لاکھ ہوگی اور ایک عنصر کی تعداد اکتیس ہزار دو سو پچاس بنے گی۔ واضح رہے کہ آبی نقوش پانی میں ڈالے جائیں گے۔ خاکی زمین میں دفن ہوں گے۔ بادی درخت پر لٹکائے جائیں گے اور آتشی آگ میں جلائیں جائیں گے۔ اس کے بعد پندرہ کا نقش جس مقصد میں بھی دیا جائے گا۔ انشاء اللہ موثر ثابت ہوگا اور حیرت انگیز فوائد ظاہر ہوں گے۔

قارئین کی آسانی کے لئے چاروں عناصر کی رفتار ذیل میں نقل کی جارہی ہے۔

بادی

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

آبی

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

آتشی

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

خاکی

۴	۸	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

دشمن کے رعب سے چھٹکارے کے لئے

حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر دشمن کا رعب طاری ہو اور وہ اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ قریش کی تلاوت کرے اور ایک ایک مرتبہ آگے پیچھے درود شریف پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے بعد وہ محسوس کرے گا کہ اس کے دل سے دشمن کا خوف نکل گیا ہے۔

دعا کی قبولیت کے لئے

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کی دعا قبولیت ہو تو آبادی سے دور جا کر کسی میدان میں کھڑے ہو کر ۳۱۳ ر مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دعا کرے۔ انشاء اللہ اسی وقت دعا قبول ہوگی۔

عجائباتِ قدرت کا مشاہدہ

مندرجہ ذیل نقش کو نوچندی جمعہ کو پہلی ساعت میں چاندی پر کندہ کریں اور اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ عجائبات کا مشاہدہ ہوگا۔ جہاں جائیں گے عزت ہوگی۔ لوگوں کی نظروں میں چاند اور سورج کی طرح تابندہ رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

القیوم	الحی	لا الہ الا ہو	الم اللہ
۱۰۹	۱۳۸	۱۸۶	۵۰
۱۳۹	۱۱۲	۴۷	۱۸۵
۴۸	۱۸۴	۱۴۰	۱۱۱

جن اور آسیب کو دفع کرنے کے لئے

اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش زعفران سے لکھ کر مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ جن اور آسیب سے نجات ملے گی

۷۸۶

۳۲۴	۳۲۷	۳۳۱	۳۱۷
۳۳۰	۳۱۸	۳۲۳	۳۲۸
۳۱۹	۳۳۳	۳۲۵	۳۲۲
۳۲۶	۳۲۱	۳۲۰	۳۳۲

گردے کی پتھری نکالنے کے لئے

بارش کے پانی پر ۲۱ ر مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر دم کریں اور نہار منہ یہ پانی اُس کو پلائیں جس کے گردے میں پتھری ہو۔ انشاء اللہ پتھری ریزے ریزے ہو کر پیشاب کے راستے باہر آجائے گی۔

جادو سے حفاظت کے لئے

آج کل جادو ٹونا گھر گھر میں پھیلا ہوا ہے اور قریب کے رشتے دار بھی جادو کرا کر خاندانوں میں تباہی لا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی حرکتوں سے محفوظ رہنے کے لئے یہ کریں کہ جب بھی ان کے گھر کچھ کھائیں تو سورہ قریش پڑھ کر پہلے اپنے اوپر دم کرلیں پھر کھائیں۔ انشاء اللہ جادو ٹونے کے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔

بے روزگاری دور کرنے کا عمل

مندرجہ ذیل نقش روزانہ ۹ ر کی تعداد میں لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ نوچندی جمعرات سے شروع کر کے لگاتار ۱۱ ر دن تک جاری رکھیں اور روزانہ کوئی ایک وقت مقرر کر کے سو مرتبہ "یا مسبب الاسباب" پڑھا کریں۔ انشاء اللہ بے روزگاری دور ہوگی اور غیب سے روزی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا قائم — یا وھاب — یا حی — یا دائم — یا خالص — یا رزاق — یا مغنی — یا مخلص

مالدار بننے کے لئے

اگر کوئی شخص حلال روزی کے ذریعہ دولت مند بننے کا خواہش مند ہوتو اس کو چاہئے کہ عروج ماہ میں بدھ، جمعرات، جمعہ کو ۳؍دن تک روزے رکھے اور مغرب کی نماز کے بعد تینوں دن گیارہ سو مرتبہ ”یا مغنی“ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تیسرے دن اس عمل سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھے اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے نقش یہ ہے۔

۷۸۶

م	غ	ن	ی
۵۱	۹	۴۱	۹۹۹
۸	۴۸	۱۰۰۲	۴۲
۱۰۰۱	۴۳	۷	۴۹

اس کے بعد ۷؍جمعرات تک بعد نماز جمعہ ستر مرتبہ یہ دعا پڑھ کر نقش پر دم کرے۔ ”یاغنی یاحمیدُ یا مبدئُ یَا مُعِیْدُ یا فعَّالُ لِمَا یُرِیدُ یارحِیْمُ یا ودودُ اغنِنِی بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَ اکْفِنِی بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ“۔

۷؍جمعوں کے بعد نمازِ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد ”یاغنی یا مغنیُ“ کی ایک تسبیح پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ مالِ کثیر ہاتھ آئے گا اور خوب خیر و برکت ہوگی۔

عہدے اور ملازمت کی بحالی کے لئے

اگر کوئی شخص کسی کی سازش کی وجہ سے یا اپنی کسی غلطی کی بنا پر اپنے منصب یا ملازمت سے معطل کردیا گیا ہو تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل نقش بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھے اور لگاتار ۱۱؍دن تک ایک ہزار مرتبہ ”یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ“ پڑھا کرے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔ انشاء اللہ گیارہ دنوں میں یا پھر بہت جلد اس کی ملازمت اور عہدہ بحال ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا	بدیع	السموٰت	والارض
والارض	السموٰت	بدیع	یا
بدیع	یا	والارض	السموٰت
السموٰت	والارض	یا	بدیع

ایک مؤثر ترین نقش

یہ نقش حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے۔ اور بقول علامہ بونیؒ حضرت ابن عباسؓ نے تو اس کو اسم اعظم قرار دیا ہے۔ اس نقش میں حق تعالیٰ کی سات صفات کا اشارۃً ذکر ہے۔ یہ نقش مختلف معاملات میں تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔ حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا کہ میں نے اس نقش کو (جو اشکالِ سبع کے نام سے معروف ہے) ۳؍امور میں آزمایا ہے تو میں نے اس کو شمشیر سے زیادہ تیز محسوس کیا۔ اول یہ کہ میں نے اس کو جس کشتی میں رکھ دیا وہ غرق ہونے سے محفوظ رہی۔ دوم یہ ہے کہ میں نے اس کو جس مکان میں رکھ دیا وہ جلنے سے اور طاعون وغیرہ سے محفوظ رہا۔ سوم یہ کہ میں نے اس کو جب مال میں رکھ دیا وہ چوری سے محفوظ رہا۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ جادو سے نجات کے لئے یہ نقش بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ وضعِ حمل کے لئے بھی یہ مفید ہے۔ قید سے رہائی کے لئے بھی اس کو تیر بہدف پایا ہے۔ برکتِ طعام کے لئے بھی یہ نقش تیر کی طرح کام کرتا ہے۔ مثلاً اگر کھانا کم ہو اور کھانے والے زیادہ ہوں تو اس نقش کو دسترخوان کے نیچے رکھ دیں اور کرشمۂ قدرت ملاحظہ کریں۔ کسی بھی حاکم یا کسی بھی مفسد آرائی کے شر سے بچنے کے لئے بھی یہ نقش موثر ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اور بے شمار امور میں اس نقش کی تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ اس نقش کو اتوار کے دن پہلی ساعت میں بنانا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

✡	آآ	مـ	#	IIII	ه	و
آآ	مـ	#	IIII	ه	و	✡
مـ	#	IIII	ه	و	✡	آآ
#	IIII	ه	و	✡	آآ	مـ
IIII	ه	و	✡	آآ	مـ	#
ه	و	✡	آآ	مـ	#	IIII
و	✡	آآ	مـ	#	ه	ه

تجارت میں برکت کے لئے

حضرت خادم حسن شاہ صاحبؒ المعروف بہ نواب گدڑی شاہ باباؒ کا بتایا ہوا یہ نقش روزگار میں وسعت اور کاروبار میں خیر و برکت کے لئے انتہائی مؤثر ہے۔ اس نقش کو دکان میں ایسی جگہ آویزاں کریں کہ آنے جانے والوں کی نظر پڑتی رہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ھوالکل یامعین

یامعین	یامعین	یامعین	یامعین
یامعین	یامعین	یامعین	یامعین
یامعین	یامعین	یامعین	یامعین
یامعین	یامعین	یامعین	یامعین

برائے دفعِ نحوستِ کواکب

اگر کوئی عامل یا عام شخص یہ چاہے کہ وہ رجعت اور ستاروں کی نحوست سے محفوظ رہے تو اس کو چاہئے کہ نو نو مرتبہ طلوع و غروب کے وقت اس دعا کو پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش کو اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاءاللہ رجعت سے بھی محفوظ رہے گا اور ستاروں کی نحوست سے بھی

دعا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اَللّٰھُمَّ یَاحَافِظُ نُوحٌ فی الماءِ ویوسفُ فی البرّ و یونس فی بطنِ الحُوتِ و ایوب فی السحر و موسیٰ فِي اليمِ و ابراھیمُ فِی النَّارِ و محمدٌ رسولُ اللّٰہ فی الغار اَحْفَظنی اَحفِظنِی یا علیُّ یا عظیمُ یا ھادیُ یاقَدیمُ یا جلیلُ یا متکبرُ یا خالقُ من فِی السَّمٰوٰتِ والارض اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَستَعِینُ بِكَ اَللّٰھُمَّ احفظنَا مِنَ النَّحُوسَاتِ الشمس والقمر والمریخ والعطارود والمشتری والزھرہ والزحل والذنب والراس بحق یااللہ یااحدُ یاصمدُ یا من لم یلد و لم یولد ولم یکن لهٗ کفواً احد۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۴۵	۳۳۵۹	۳۳۵۵	۳۳۵۲
۳۳۵۶	۳۳۵۱	۳۳۴۶	۳۳۵۸
۳۳۵۰	۳۳۵۳	۳۳۶۱	۳۳۴۷
۳۳۶۰	۳۳۴۸	۳۳۴۹	۳۳۵۴

سلب درد کا عمل

کسی دیوار پر جہاں کیل گاڑی جاسکتی ہو ورنہ کسی تختے پر یا کئے پر یہ حروف لکھیں۔

ی ا س م ع ل و لن ی و ا ل م ط ا ن ی

اس کے بعد کسی بھی حرف پر کیل گاڑ دیں اور جس شخص کے درد ہو اس سے کہہ دیں کہ درد کی جگہ اپنا ہاتھ رکھے۔ اس کے بعد عامل دو تین ٹھوکر کیل پر مار کر پوچھے کہ درد ہے یا نہیں۔ ۳ ربار کیل پر ماریں انشاءاللہ درد موقوف ہوجائے گا۔

دردسر کے لئے ی پر کیل ٹھونکیں۔
درددانت کے لئے س پر کیل ٹھونکیں۔
دردحلق کے لئے م پر کیل ٹھونکیں۔
دردکان کے لئے و پر کیل ٹھونکیں۔
دردپیٹ کے لئے ن پر کیل ٹھونکیں۔
دردبازو یا دردٹانگ کے لئے ل پر کیل ٹھونکیں۔
اور بخار دفع کرنے کے لئے ط پر کیل ٹھونکیں۔

ہر کام میں آنے والا نقش

۷۸۶

حق حق حق موجود موجود موجود

کشتگان	خنجر	تسلیم را	ہرزمان
خنجر	تسلیم را	ہرزمان	ازغیب
تسلیم را	ہرزمان	ازغیب	جانی
ہرزمان	ازغیب	جانی	دیگراست

بحق ھاھا ھوھو ھی ھی ھی

اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے سیدھے بازو پر باندھیں یا گلے میں ڈالیں۔ یہ نقش بفضل خداوندی ہر معاملے میں تیر کی طرح کام کرتا ہے اور حسب نیت مطلوبہ نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن اس نقش کا استعمال صرف جائز مقاصد میں کرنا چاہئے۔ اس نقش کی زکوٰۃ یہ ہے کہ روزانہ سو نقش لکھ کر لگاتار سو دن تک آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔

☆☆☆

از تحریر : سجاد حسین جعفری، بھلوال

بارہ برجوں کے انسانی زندگی پر اثرات

وقت پیدائش شمس جس برج میں قیام پذیر ہوتا ہے وہ برج مولود کی زندگی پر خصوصی اثرات ڈالتا ہے۔ مولود کا کردار 'فطرت' نفسیات، خواہشات اور فطری رجحانات کافی حد تک برج کے زیر اثر مرتب ہوتے ہیں آپ ان سے رہنمائی لے کر اپنی زندگی کے حالات و واقعات کے متعلق بہت کچھ جان سکتے ہیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ آپ صحیح تاریخ پیدائش جانتے ہوں، یہ تحریر وہ لوگ پڑھیں جنہیں اپنی اصل تاریخ پیدائش یاد ہو۔ جنہیں اپنی صحیح تاریخ پیدائش معلوم نہیں اس تحریر سے نتائج اخذ مت کریں۔ شمس کے گرد دائرے کو بارہ برجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ زمین اپنی گردش ۳۶۵ دنوں میں مکمل کرتی ہے اس طرح وہ ایک برج ایک ماہ میں طے کرتی ہے۔ اب مثال کے طور پر کسی بھی شخص کی پیدائش ۲۳ نومبر سے لے کر ۲۲ دسمبر کے درمیان ہوئی ہے تو اس شخص کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ میری پیدائش ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء ہے اسی حساب سے میرا برج قوس اور اسٹار مشتری ہے اس لئے مجھ میں برج قوس کی خصوصیات شامل ہونی چاہئیں۔

برجوں کے آپس کے تعلقات

جو اشخاص ایک ہی برج کے زیر اثر پیدا ہوتے ہیں وہ آپس میں خصوصی تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایک برج کے حامل افراد کے مشاغل اور فطری دلچسپیوں میں یکسانیت اور کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔ ایک شخص برج حمل کے زیر اثر پیدا ہوا ہے یہ شخص اگر کسی دوسرے حملی فرد کو دیکھے گا تو اس میں فطری کشش محسوس کرے گا وہ خواہش کرے گا کہ میری اس سے علیک سلیک ہو جائے اور یوں ہی آپس میں دوستی ہو جائے گی، یہ دونوں افراد ایک دوسرے کے خیالات پر متفق ہوں گے اور ان کے مشاغل میں یکسانیت پائی جائے گی۔ بہت سارے افراد پر تحقیق کرنے کے بعد یہ نتائج حاصل ہوئے ہیں کہ جو لوگ آپس میں گہرے دوست ہوتے ہیں ایک ہی برج کے زیر اثر پیدا ہوتے ہیں، عشق و محبت کرنے والے لڑکوں اور لڑکیوں پر تحقیق کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ جس جوڑے (صنف نازک اور صنف کرخت) کا ایک برج تھا ان میں آپس میں فطری طور پر محبت ہوگئی خواہ ان دونوں کی شکلوں میں زمین آسمان کا فرق ہو، اسی طرح کسی عظیم اور مشہور شخصیت کے پرستاروں پر تحقیق کی گئی تو یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ اس شخصیت کا تعلق جس برج سے تھا اس کے پرستاروں کی اکثریت بھی اسی برج سے تعلق رکھتی تھی۔

برج حمل سیارہ مریخ

۲۸ مارچ تا ۲۰ اپریل۔ عنصر آگ۔ موافق پتھر یاقوت، پکھراج۔

فطرت و نفسیات برج حمل : اس برج کا سیارہ مریخ ہے جو آتشی ہے۔ اس برج کے زیر اثر پیدا ہونے والے لوگ غصہ ور، تند مزاج، نڈر، بے باک اور بے خوف ہوتے ہیں، یہ لڑائی جھگڑوں کے شوقین ہوتے ہیں۔ یہ اچھے کمانڈر، سپاہی اور مجاہد بن سکتے ہیں یہ لوگ بڑے جلد باز ہوتے ہیں، یہ کسی کے ماتحت کام کرنے کو سخت ناپسند کرتے ہیں، زیادہ محنت سے گھبراتے ہیں، وقت پیدائش سیارہ نیک حالت میں ہو تو خوش اخلاق اور اگر نحس حالت میں ہو تو بد تمیز ہوتے ہیں۔ تعلیم کے معاملے میں یہ لوگ بڑے کمزور ہوتے ہیں بہت کم تعلیم حاصل کر پاتے ہیں اسکول سے بھاگنا، دل لگا کر نہ پڑھنا ان کی خامیاں ہیں۔ یہ لوگ جس کے ساتھ دوستی کرتے ہیں اس پر سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں لیکن اگر کسی سے انتقام لینے کی ٹھان لیں تو ہر براحربہ استعمال کرتے ہیں۔ دغابازی سے باز نہیں آتے، ان کے انتقامی ہتھکنڈوں میں ظلم، وحشت، بد دیانتی، دغابازی، فریبی، جھوٹ، مطلب پرستی وغیرہ شامل ہوتے ہیں،

یہ لوگ محبت میں انتہا پسند ہوتے ہیں اس لئے جب کسی سے دل لگا بیٹھتے ہیں تو یہ روگ سینے سے لگا لیتے ہیں پھر ان کی زندگی تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ جنسی طور پر بہت طاقت ور ہوتے ہیں، عام طور پر دو دو تین تین شادیاں کرتے ہیں ان کی اولاد نرینہ زیادہ ہوتی ہے اور یہ بیوی کو زیر ماتحت رکھتے ہیں۔

زندگی کے موافق ساتھی: حمل۔اسد۔قوس

ناموافق ساتھی: سرطان۔عقرب۔حوت۔

موافق پیشے: قیادت، سرداری، افسری، فوجی ملازمت، جراحی، انجینئرنگ، پولیس کی ملازمت، سائنس دانی، سپورٹس مین شپ، دندان سازی، محقق، مینیجری، ذاتی کاروبار۔

عظیم لوگ: نیپولین سوم، ہٹلر، امیر تیمور، مارگریٹ دوم، میجر اکرم شہید، مدثر نذر، عمر شریف، عارف لوہار۔

برج ثور سیارہ زہرہ

۲۱/اپریل تا ۲۰/مئی۔ عنصر خاک، موافق پتھر زمرد، مرجان، پکھراج۔

فطرت و نفسیات برج ثور: اس برج کے زیر اثر لوگ موسیقی کے بے پناہ دلدادہ ہوتے ہیں۔ صنف نازک ان کی فطری کمزوری ہے۔ یہ لوگ بہت اچھے شاعر، ادیب اور گلوکار ہوتے ہیں۔ صلح صفائی کے ساتھ مل جل کر رہنا پسند کرتے ہیں، عورتیں بناؤ سنگھار کی بہت دلدادہ ہوتی ہیں، یہ برج خاکی ہے۔ اس لئے اہل ثور افراد صبر و تحمل والے ہوتے ہیں۔ محنت و مشقت پسند کرتے ہیں، ان میں بے پناہ قوت برداشت پائی جاتی ہے۔ یہ لوگ مختلف کھانوں کے شوقین ہوتے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی خامی ضد اور ہٹ دھرمی ہے یہ لوگ اگر کسی بات پر اڑ جائیں تو وہاں سے ہٹانا ناممکن ہوتا ہے۔ یہ جھوٹ بولنا مشغلہ سمجھتے ہیں اگر سیارہ نحس حالت میں ہو تو اس برج والے لوگ چوری، دغابازی اور فراڈ کرنے والے ہوتے ہیں۔ فطرت سے دور بھاگتے ہیں۔ دولت کے بہت زیادہ خواہش مند ہوتے ہیں۔ ثور لڑکے اور لڑکیاں شہزادوں، شہزادیوں کی طرح رہنا پسند کرتے ہیں۔ یہ لوگ رومان پسند ہوتے ہیں یہ ذمہ داری کے عہدوں پر بہت کامیاب رہتے ہیں۔

موافق برج: ثور۔سنبلہ۔جدی

ناموافق برج: جوزا۔میزان۔دلو

پیشے: ذمہ دارانہ فرائض کی انجام دہی، کسی ادارے کی منتظمی، معماری، زراعت، بنکاری، سول سروس، سنگ تراشی، زیور سازی، موسیقی، اداکاری، حسابدانی، صنعت۔

عظیم لوگ: نسیم حجازی، رابندر ناتھ ٹیگور، مولانا کوثر نیازی، شیکسپیر، برٹرینڈ رسل، سعادت حسن منٹو، ایوب خان، صدام حسین، ڈاکٹر عبدالقدیر خان، سچن تندولکر، برائن لارا، مادھوری دکشت، سگمنڈ فرائیڈ۔

برج جوزا سیارہ عطارد

۲۱ مئی تا ۲۱ جون عنصر ہوا، موافق پتھر پکھراج، یاقوت، موتی، ہیرا، زمرد۔

فطرت و نفسیات برج جوزا: اس برج کے زیر اثر پیدا ہونے والے تصورات کی دنیا میں رہتے ہیں۔ سیارہ عطارد تیز رفتار سیارہ ہے۔ اس لئے اہل جوزا افراد متحرک رہتے ہیں۔ یہ ایک ہی وقت میں مختلف شعبوں میں دلچسپی لینے لگتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ یہ سابقہ کاموں کو ادھورا چھوڑ کر دوسرے نئے کاموں کو شروع کر دیتے ہیں یہ ہرفن مولا ہوتے ہیں۔ اہل جوزا افراد بہت اچھے مکینک ثابت ہوتے ہیں، یہ الیکٹرانکس کے شعبے میں اپنی پوری جذباتی صلاحیتیں صرف کر دیتے ہیں۔ اس لئے انہیں الیکٹرانکس کا شعبہ اختیار کرنا چاہئے۔ یہ لوگ عام طور پر سیر و سیاحت کے شائق ہوتے ہیں یہ کھلنڈرے اور کھیلوں کے شوقین ہوتے ہیں۔ یہ لوگ تحریر و تقریر میں بڑے ماہر ہوتے ہیں، کاروباری لحاظ سے اہل جوزا افراد ایک شعبہ سے منسلک نہیں ہوتے بلکہ ان کی متحرک فطرت انہیں مختلف شعبے اپنانے پر مجبور کرتی ہے۔ یہ لوگ ڈرپوک، سست اور کاہل قسم کے ہوتے ہیں، محبت کے معاملے میں جوزوی افراد بے وفا ہوتے ہیں وہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ ایک ہی محبت سے بہت جلد اکتا جاتے ہیں اور دوسری محبت شروع کر دیتے ہیں، جوزوی لڑکیاں محبت کے معاملات میں بہت دھوکے کھاتی ہیں کیوں کہ ان میں سیاست اور فریبی نام کی بھی نہیں ہوتی اس لئے ان لڑکیوں کی محبت کے معاملے میں بہت محتاط رہنا چاہئے۔

موافق برج: جوزا، دلو، میزان۔

ناموافق برج : سنبلہ، ثور، جدی۔
پیشے : سیاحت، پیغام رسانی، رسل رسائل، تصنیف و تالیف، تقریر، تجارت، نیوز رپورٹر، ٹرانسپورٹ، امپورٹ، ایکسپورٹ

برج سرطان سیارہ قمر

۲۲ جون تا ۲۳ جولائی۔ موافق پتھر، زمرد، الماس، موتی۔

فطرت و نفسیات برج سرطان : اس برج کے زیر اثر پیدا ہونے والے لوگ بڑے حساس اور جذباتی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ گھریلو معاملات میں خصوصی دلچسپی لیتے ہیں۔ ان میں ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ لوگ اپنے دوستوں کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔ اگر کوئی دوست ناراض ہو جائے تو اسے راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر کوئی دوست ان کے ساتھ فراڈ یا بددیانتی کرے تو یہ اس سے انتقام لینے کی کوشش ہرگز نہیں کرتے۔ یہ لوگ بڑے شرمیلے ہوتے ہیں۔ سرطانی افراد پھولوں کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔ ٹھنڈے مشروبات پینا ان کی فطری کمزوری ہے۔ یہ لوگ خاموش طبیعت کے مالک ہوتے ہیں ان کی خاصیت یہ ہے کہ بعض اوقات صرف اپنی بات کو درست سمجھتے ہیں اور اس پر اڑ جاتے ہیں اور دوسروں کی رائے اور مشوروں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ لوگ موڈی اور وہمی ہوتے ہیں اس برج کی حامل عورتیں شرمیلی، خوشامد پسند اور گھریلو کام کاج اور امور خانہ داری کی ماہر ہوتی ہیں۔ یہ عورتیں اپنے بالوں پر خصوصی توجہ دیتی ہیں اس لئے دوسری عورتوں کی نسبت ان عورتوں کے بال بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ محبت کے معاملات میں سرطانی افراد سوچ سمجھ کر حصہ لیتے ہیں جب انہیں اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ دوسرا شخص میرے لئے ہمدردی اور محبت کے شدید جذبات رکھتا ہے تو پھر یہ افراد بھی اسے محبت کی دعوت دے ڈالتے ہیں۔

موافق برج : سرطان۔ عقرب۔ حوت
ناموافق برج : حمل۔ اسد۔ قوس
پیشے : ماہی گیری، مشروبات کی تیاری اور فروخت، باغبانی، تیمارداری، میڈیکل اسٹور، زمین و جائیداد کی خرید و فروخت۔
عظیم لوگ : خان عبدالقیوم خان، خواجہ ناظم الدین، لیڈی ڈائنا، نور، صائمہ، مشتاق احمد۔

برج اسد سیارہ شمس

پیدائش ۲۴ جولائی تا ۲۳ اگست۔ موافق پتھر، پکھراج، لعل، ہیرا۔

فطرت و نفسیات برج اسد : برج اسد کے زیر اثر پیدا ہونے والے گرم مزاج، نڈر، لیڈرانہ صلاحیت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ حاکمانہ مزاج رکھتے ہیں کسی کے زیر، ماتحت رہنا قطعاً پسند نہیں کرتے۔ بہت جلد باز ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ارادے کے پکے ہوتے ہیں۔ اہل اسدی افراد عالی ہمت، اصول کے پکے اور آتش نمرود میں کود پڑنے والے ہوتے ہیں۔ ان کی خامیوں میں تند مزاجی، وحشت، بدتمیزی وغیرہ شامل ہیں۔ اسدی افراد کسی کام کی تکمیل میں خواہ کتنی ہی رکاوٹوں کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ ہر رکاوٹ کو عبور کرتے ہوئے اپنے مطلوبہ مقصد تک پہنچ جاتے ہیں۔ اسدی افراد روزگار کے معاملے میں خوش قسمت ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ذاتی کاروبار کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اسدی خواتین اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ ان میں انا پرستی اور تکبر بھی پایا جاتا ہے۔ اسدی افراد بددیانتی اور فریب کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ یہ لوگ ذمہ دارانہ فرائض کی انجام دہی احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں۔ عام طور پر دو یا تین شادیاں کرتے ہیں یہ لوگ بھی عورت کو زیر ماتحت رکھتے ہیں۔

موافق برج : اسد۔ حمل۔ قوس
ناموافق برج : سرطان۔ عقرب۔ حوت
پیشے : کسی ادارے کی سربراہی یا منتظمین، ذاتی کاروبار، قیادت، سرداری اور پیری، تجارت، حکومت۔
عظیم لوگ : مسولینی، نپولین بوناپارٹ، صدر ضیاء الحق، صدر بل کلنٹن، صدر بش، پرویز مشرف، غلام مصطفیٰ کھر، جارج برنارڈ شاہ، اشفاق احمد، سلمیٰ تصدیق حسین، عاقب جاوید، شعیب اختر، ثمینہ پیرزادہ، ماریہ واسطی، سلمیٰ تصدیق حسین، صدر پرویز مشرف

برج سنبلہ سیارہ عطارد

پیدائش ۲۴ اگست تا ۲۳ ستمبر، عنصر مٹی، موافق پتھر فیروزہ۔

فطرت و نفسیات برج سنبلہ : اہل سنبلہ

افراد الیکٹرانکس میڈیا میں خصوصی دلچسپی لیتے ہیں۔ اس لئے انہیں ان شعبوں میں قسمت آزمائی کرنی چاہئے جن کا تعلق الیکٹرانکس سے ہو۔ اہل سنبلہ افراد دوسرے لوگوں کی نفسیات جاننے میں ماہر ہوتے ہیں، یہ پہلی ملاقات میں ہی اپنے واقف کار کی چال، ڈھال، گفتگو اور حرکات وسکنات نوٹ کرتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ بہت اچھے ماہر نفسیات ہوتے ہیں۔ یہ لوگ خاموش طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ انسانیت کی بھلائی کا سوچتے ہیں۔ لوگوں کے دکھ درد میں ان کے کام آتے ہیں۔ یہ لوگ فطرتاً شرمیلے ہوتے ہیں۔ اس لئے محفلوں، مجلسوں میں جانے سے کتراتے ہیں، ان کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ یہ لوگ نکتہ چینی بہت زیادہ کرتے ہیں اور عام طور پر یہی عادت انہیں پریشان کرتی ہے۔ یہ لوگ بڑے نرم دل ہوتے ہیں، مصیبتوں میں بہت جلد گھبرا جاتے ہیں۔ سنبلہ عورتیں بھی اندرونی طور پر بڑی ہمدرد ہوتی ہیں، نرسوں کے شعبہ کو برج سنبلہ سے منسوب کیا گیا ہے۔ یہ محتاط اور حساس ہوتے ہیں۔ یہ لوگ محنتی اور صبر وتحمل کرنے والے ہوتے ہیں، محبت کے معاملات میں یہ لوگ دل سے زیادہ دماغ سے کام لیتے ہیں، سنبلہ افراد ایسا فعل کرنے سے گریز کرتے ہیں جس سے والدین کی دل شکنی ہو۔

موافق برج : سنبلہ، ثور، جدی۔

ناموافق برج : جوزا، میزان، دلو۔

پیشے : ماہر نفسیات، درس وتدریس، قیافہ شناس، نرسنگ، ٹیکنیشنز، سائنس دان، نقاد، حسابدانی، سیکریٹری۔

عظیم لوگ : ابوریحان البیرونی، رئیس امروہوی، محی الدین نواب، ملکہ الزبتھ، سعید انور، عامر سہیل، گوئٹے، ہنری جارج، علامہ مشرقی۔

برج میزان سیارہ زہرہ

پیدائش ۲۴ ستمبر تا ۲۳ اکتوبر۔ عنصر ہوا۔ موافق پتھر ہیرا، لہسنیا، اوپل۔

فطرت و نفسیات برج میزان : اہل میزان افراد بہت زیادہ نفیس اور صفائی پسند ہوتے ہیں۔ حسن وآرائش ان کی فطری کمزوری ہے، چونکہ یہ ایک ہوائی برج ہے اس لئے اہل میزان افراد تخیل پرست ہوتے ہیں۔ وہ زیادہ تر تصورات کی دنیا میں کھوئے رہتے ہیں۔ یہ لوگ فطری طور پر شاعر ہوتے ہیں۔ قدرتی مناظر میں دلچسپی، حسن کی عکس بندی ان کی فطری کمزوریاں ہیں۔ یہ لوگ زندہ دل ہوتے ہیں۔ ان کی خامیوں میں سستی، کاہلی، شامل ہے۔ یہ لوگ ڈرپوک اور شرمیلے ہوتے ہیں۔ لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کرتے ہیں اور صلح صفائی کے ساتھ مل جل کر رہنا پسند کرتے ہیں۔ مرغن غذاؤں کے بے حد شوقین ہوتے ہیں۔ یہ فن کارانہ صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں، خوش اخلاق ہوتے ہیں، اہل میزان افراد کسی کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرتے اور اپنے معاملات میں بھی کسی کی دخل اندازی پسند نہیں کرتے، یہ لوگ دوسرے لوگوں کے صلاح ومشورے کو بہت اہمیت دیتے ہیں، کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے دوسروں کی رائے لے لیتے ہیں اور اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرتے ہیں۔ مزاحیہ ادیب اس برج کے زیر اثر پیدا ہوتے ہیں۔ میزان افراد بہت غیرت مند ہوتے ہیں، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ میزان افراد کی بیویاں بہت خوبصورت ہوتی ہیں کیوں کہ زہرہ کا تعلق خوبصورت عورتوں سے اہل میزان افراد میزبانی کے فرائض بہت احسن طریقے سے سرانجام دیتے ہیں۔ دوستوں کو تحائف دینا ان کی اچھی خوبی ہے۔

موافق برج : میزان، جوزا، دلو۔

ناموافق برج : ثور، سنبلہ، جدی۔

پیشے : علم وادب، شاعری، آرٹ، موسیقی، اداکاری، فلم بندی، نقاشی، حسن کی پلک بندی، افزائش کی چیزیں تیار کرنا، میزبانی، پارچہ بانی۔

عظیم لوگ : سرسید احمد خان، خان لیاقت علی خان، ابن انشاء، احمد پطرس بخاری، سید امتیاز علی تاج، علامہ مودودی، آسکر وائلڈ، گاندھی، آئزن ہاور، ریما۔

برج عقرب ستارہ پلوٹو

پیدائش ۲۴ اکتوبر تا ۲۲ نومبر۔ عنصر پانی۔ موافق پتھر مرجان

فطرت و نفسیات برج عقرب : سیارہ پلوٹو کا تعلق عقل وفکر سے ہے، اس برج کے زیر اثر پیدا ہونے والے بچپن سے ہی غور وفکر کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ وہ ہر بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے پناہ ذہین ہوتے ہیں۔ خواہ تعلیم حاصل کریں یا نہ کریں، تجرباتی طور پر بہت سی علمی باتوں کا ذخیرہ رکھتے ہیں،

اس برج کا تعلق جنسی امور سے بھی ہے۔ اس لئے یہ لوگ جنسی معاملات میں بہت زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ نوجوانوں کو عام طور پر جنسی امراض سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ اہل عقرب افراد بہت حساس ہوتے ہیں، اس لئے ان کے تعلقات بہت گہرے ہوتے ہیں۔ یہ محبت گہرائی سے کرتے ہیں ان افراد میں تشدد کا جذبہ بھی پایا جاتا ہے۔ عام طور پر کراٹے سیکھنا، باکسنگ کرنا انہیں بہت پسند ہوتا ہے۔ تفتیش و تحقیق کا شعبہ ان کے لئے بے حد موزوں ہوتا ہے۔ ان کے جسم کا سب سے اہم عضو ان کی آنکھیں ہوتی ہیں جن میں بے پناہ کشش پائی جاتی ہے۔ ان کی خامیوں میں رقابت سب سے بڑی خامی ہے۔ یہ لوگ بظاہر پرسکون اور خاموش طبیعت ہوتے ہیں مگر ان کی آنکھیں بتارہی ہوتی ہیں کہ یہ کسی گہری سوچ میں مبتلا ہیں۔ یہ لوگ جھوٹ بھی زیادہ بولتے ہیں اور جب پکڑے جاتے ہیں تو بڑے شرمسار ہوتے ہیں۔ ان افراد کی دوستی سچی اور پائیدار ہوتی ہے۔ معاملات محبت میں یہ ایک لڑکی سے محبت نہیں کرتے بلکہ ان کے دوستوں میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ عقربی افراد اگر جرائم کی دنیا میں چلے جائیں تو ان کی پلاننگ سمجھنے کے لئے بڑی عقل و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ جرائم اتنے گھناؤنے انداز میں کرتے ہیں کہ دشمن کو اس وقت پتہ چلتا ہے جس وقت یہ اپنا وار کرگزرتے ہیں۔

موافق برج : عقرب، سرطان، حوت۔

ناموافق برج : حمل، اسد، قوس۔

پیشے : تحقیق و تجسس، تفتیش، سراغرسانی، جراحی، قصاب، اسلحہ ساز، فیکٹری، حکمت و طباعت، جنسی علوم، ڈاکٹر، نرسنگ

عظیم لوگ : علامہ اقبال، اورنگ زیب عالمگیر، اندرا گاندھی، میڈم کیوری، جواہر لال نہرو، پرنس چارلس، شاہ رخ خان، ایشوریا رائے، روینہ ٹنڈن، زیبا بختیار، انکل سرگم۔

برج قوس سیارہ مشتری

پیدائش ۲۳ نومبر تا ۲۲ دسمبر، عنصر آگ۔ موافق پتھر عقیق۔

فطرت و نفسیات برج قوس : سیارہ مشتری کا تعلق مذہب سے ہے اس لئے اہل قوس افراد مذہب میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مشہور اولیاء اللہ اسی برج کے زیر اثر پیدا ہوئے۔ حضرت یوسفؑ اور عیسیٰؑ کو بھی اسی برج سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ روحانی تعلقات کے ماہر، ہردل عزیز، زندہ دل ہوتے ہیں، دنیا کے عظیم کامیڈین بھی اس ستارے سے تعلق رکھتے ہیں، یہ لوگ ہرفن مولا ہوتے ہیں، فقیر، بہروپے، غیر ممالک کا سفر کرنے والے، لوگوں کو اللہ سے ملانے والے برج قوس سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ آتشی سیارہ ہے۔ اس لئے ان کے مزاج میں بہت گرمی پائی جاتی ہے۔ یہ بہت جلد باز اور کھلنڈرے ہوتے ہیں۔ مجلسوں اور محفلوں میں جانے کے شوقین، لوگوں کو ہنسانے والے اہل قوس افراد ہوتے ہیں۔ ان کی خامی یہ ہے کہ یہ لوگ لفظوں سے ہلاک کرتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ یہ لوگ بہت زیادہ عاشقیاں کرتے ہیں مگر شادی بہت مجبوری کے تحت کرتے ہیں کیوں کہ یہ مجرد (کنواروں) کا برج ہے۔ یہ اول تو شادی کرتے ہی نہیں اگر کریں تو دو یا تین شادیاں کرسکتے ہیں۔ یہ لوگ جس سے محبت کرتے ہیں اسے بتادیتے ہیں کہ میرے جیسے شخص کی بیوی تم جیسی معصوم لڑکی نہیں ہوسکتی تم مجھ سے شادی نہ کرو اور اپنی زندگی برباد مت کرو۔ یہ لوگ شادی ہمیشہ دوسرے کی پسند پوچھ کر کرتے ہیں، یہ لوگ انصاف پسند، نڈر، بے باک، آتش نمرود میں کود جانے والے ہوتے ہیں۔ سیاست ان کی گھٹی میں شامل ہوتی ہے۔ یہ لوگ دنیا میں سچائی پھیلانے کے لئے آتے ہیں۔ جھوٹ سے سخت نفرت کرتے ہیں، قوسی افراد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں بہت زیادہ قبول کرتا ہے۔ یہ لوگ زندگی گزارنے کے لئے ایسا ساتھی پسند کرتے ہیں جو دوستانہ مزاج رکھنے کے ساتھ ساتھ مردانہ صفات رکھتا ہو۔

موافق برج : قوس، حمل، اسد۔

ناموافق برج : سرطان، عقرب، حوت۔

پیشے : مذہبی فرائض کی انجام دہی، تبلیغ، وکالت، ترجمانی، رفاہی امور کی انجام دہی، سیر وسیاحت، سیاسیات، سول سروس، روحانی علوم۔

عظیم لوگ : حضرت باقی باللہ، ابن جزری، سید عطاء اللہ بخاری، سید عارف حسین، علامہ تیجانی، پیر امین الدین حسنات، غازی علم دین شہید، پرنس کریم آغا خان، ریاض گوہر شاہی، مولانا محمد علی جوہر، مولوی نذیر احمد دہلوی، جوش ملیح آبادی، نواب محسن الملک، ونسٹن چرچل، مارشل سٹالن، میر تقی میر، جون ایلیاء، ناصر کاظمی، احمد فراز، مارک ٹوئین، بانو قدسیہ، پروین شاکر، مائیکل جیکسن، عمران

خان، سرفراز نواز، دلیپ کمار، دھرمیندر، اودت نارائن، گووندا، مرینہ خان، فریال گوہر، نادرہ، مونالیزا۔

برج جدی سیارہ زحل

پیدائش ۲۳ر دسمبر تا ۲۰ر جنوری۔ عنصر مٹی۔ موافق پتھر نیلم۔

فطرت و نفسیات برج جدی : سیارہ زحل کا تعلق سیاست سے ہے دنیا کے عظیم سیاست دان برج جدی کے زیر اثر پیدا ہوئے۔ یہ لوگ صبر و تحمل کرنے والے اور محنتی ہوتے ہیں ان کی نگاہیں ہمیشہ مستقبل پر ہوتی ہیں، برج قوس کے بعد مذہبی لوگوں کا دوسرا برج جدی ہے۔ یہ لوگ مذہب کے بڑے پابند ہوتے ہیں، تنہائی پسند اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتے ہیں، یہ لوگ کنجوس، مفاد پرست اور خودغرض بھی ہوتے ہیں، دولت کے بڑے خواہش مند ہوتے ہیں، اہل نجوم نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ جدی افراد نوجوان لڑکیوں کے عشق میں بھی مبتلا پائے گئے ہیں۔ یہ لوگ سنجیدہ، کم گو اور مسلسل محنت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان کی بہترین خوبی یہ ہے کہ یہ بہت اچھے رازدار ہوتے ہیں، ان کے سینوں سے خفیہ رازوں کو نکالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جدی افراد اپنے بچوں کی پرورش احسن طریقے سے کرتے ہیں یہ لوگ باعمل ہوتے ہیں جدی افراد اپنے ہر فعل کو اسلامی احکامات کے مطابق سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

موافق برج : جدی، ثور، سنبلہ۔

ناموافق برج : جوزا، میزان، دلو۔

پیشے : سیاسیات، درس و تدریس، مذہبی فرائض کی انجام دہی، زراعت، حساب دانی۔

عظیم لوگ : قائد اعظم محمد علی جناح، پنڈت موہن لعل، ذوالفقار علی بھٹو، میاں نواز شریف، صدر غلام اسحاق خان، انور سادات، نورالامین، جمال عبدالناصر، ماوزے تنگ، حکیم محمد سعید، مرزا غالب، محمد رفیع، حفیظ جالندھری، انل کپور، ٹوئنکل کھنہ، سونالی بیندرے، طاہرہ واسطی، سلمان خان، ثقلین مشتاق۔

برج دلو سیارہ یورینس

پیدائش ۲۱ر جنوری تا ۱۹ر فروری۔ عنصر ہوا۔ موافق پتھر لاجورد

فطرت و نفسیات برج : سیارہ یورینس کو فضائیہ سے منسوب کیا گیا ہے۔ اس لئے اہل دلو فضائیہ کے شعبے سے منسلک ہوتے ہیں۔ برج کی فطرت ہوائی ہے اس لئے یہ لوگ تخیل پرست، تصوراتی دنیا کے مسافر ہوتے ہیں، یہ لوگ فارغ رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں، اس برج کا تعلق سائنس دانی سے بھی ہے اس لئے اہل دلو افراد بہت اچھے سائنس دان ثابت ہوتے ہیں۔ اہل دلو افراد اپنے کام سے کام رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ خودمختار اور اپنی مرضی کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ ان کے دوست بہت تھوڑی تعداد میں ہوتے ہیں۔ یہ دوستی کے معاملہ میں قابل اعتماد ہوتے ہیں۔ فطرتاً کنجوس ہوتے ہیں۔ دولت کی تمنا کرتے رہتے ہیں، اہل دلو افراد کسی کے ماتحت رہنا پسند نہیں کرتے۔ یہ افراد ہمیشہ اپنی من مانی کرتے ہیں یہ لوگ بہت غیرت مند ہوتے ہیں، قدیم روایات سے بغاوت کرنے والے ہوتے ہیں، رجعت پسندی کو ناپسند کرتے ہیں۔ اپنی زندگی کی راہ خود متعین کرتے ہیں یہ ہر چیز میں ترقی کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

موافق برج : دلو، جوزا، میزان۔

ناموافق برج : سنبلہ، ثور، جدی۔

پیشے : سائنس دان، فوٹوگرافر، منجم شناسی، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی مرمت کا کام، عام فنی پیشے، فضائیہ کے شعبے۔

عظیم لوگ : ایڈیسن گیلیلیو، ڈارون، ڈاکٹر عبدالسلام، راشد منہاس، نکولس کوپرنیکس، ابراہم لنکن، بہادر یار جنگ، میری اول، منو بھائی۔

برج حوت سیارہ نیپچون

پیدائش ۱۹ر فروری تا ۲۰ر مارچ۔ عنصر پانی، موافق پتھر زرد عقیق۔

فطرت و نفسیات برج : اہل حوت افراد سخت جذباتی اور حساس ہوتے ہیں، انسانیت اور لوگوں کے کام آنے والے ہوتے ہیں، ان کا دل بہت نرم ہوتا ہے، سارے جہاں کا درد انہی کے جگر میں ہوتا ہے، یہ محبت میں سب کچھ لٹا دینے والے ہوتے ہیں، جسے چاہتے ہیں ٹوٹ کر چاہتے ہیں، لوگوں کی تکالیف پر ان کا دل کڑھتا ہے، برج حوت کا سیارہ نیپچون ہے جو نشہ آور اشیاء سے منسوب ہے، اس لئے اکثر حوتی افراد اپنے غموں کو دور کرنے کے لئے نشہ آور اشیاء کا سہارا لیتے ہیں۔ ان میں غصہ بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن ان کے لہجے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اندر سے کتنے ٹوٹے اور بکھرے

ہوئے ہیں، ان کی محبت بھی شدید ہوتی ہے اور نفرت بھی شدید۔ جس کے دوست بن جائیں اس پر سب کچھ لٹا دیتے ہیں، جس کے دشمن بن جائیں وہ ان کے حملوں سے نہیں بچ سکتا، عورتیں کم گو اور شرمیلی ہوتی ہیں، مصیبت میں بہت جلد گھبرا جاتی ہیں اور تنہائی میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہیں۔ انہیں ماضی اور ماضی کی اشیاء سے بہت محبت ہوتی ہے، ذمہ دار ہوتے ہیں، عام طور پر ایک فرد سے محبت کرتے ہیں جو شخص محبت میں فلرٹ (کئی محبتیں کرنے والا ہو) اسے ناپسند کرتے ہیں۔ حوتی خواتین مشکلات سے دور بھاگتی ہیں، یہ لوگوں میں آسانی سے گھلنے ملنے والی نہیں ہوتیں، ان میں یہ خامی ہوتی ہے کہ بہت وہمی ہوتے ہیں، بہت جلد وسوسوں اور وہموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور حقائق کو سمجھنے میں مشکل محسوس کرنے لگتے ہیں، وجدانی قوت کی بہترین صلاحیت ہوتی ہے، حوتی خواتین وفادار بیویاں ہوتی ہیں۔

موافق برج : حوت، سرطان، عقرب۔

ناموافق برج : حمل، اسد، قوس۔

پیشے : موسیقی، شاعری، رفاہی کام، خواب کی تعبیر کا علم، آرٹ، ماہی گیری۔

عظیم لوگ : آئنسٹین، وکٹر ہیوگو، الیگزینڈر گراہم بیل، ایلزبتھ ٹیلر، مدھوبالا، ساحر لدھیانوی، ہیما مالنی، عامر خان، محسن خان، راجیش کھنہ، شاہد آفریدی۔

٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ جس مسلمان نے کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن مہر بند شراب (یعنی بہترین مشروب نشے سے پاک) پلائے گا۔ جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا جسم کے ننگے ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جنتی پوشاک پہنائے گا۔

٭ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ "جھوٹ بولنا کسی حال میں جائز نہیں نہ تو سنجیدگی کے ساتھ اور نہ ہی مذاق کے طور پر اور یہ بھی جائز نہیں کہ تم میں سے کوئی اپنے بچے سے کسی چیز کے دینے کا وعدہ کرے اور پھر پورا نہ کرے۔" (الادب المفرد، ص ۵۸)

کیا ہم لمبی عمر پاکر خوش رہ سکتے ہیں

موت کیا ہے؟

جب سے انسانی فکر کا آغاز ہوا ہے، یہ سوال اس کے لئے معمہ بنا ہوا ہے۔

مختلف مذاہب نے اپنے طور پر اس سوال کی وضاحت کی ہے۔ عام طور پر مذاہب کا تصور یہ ہے کہ انسان کا جسم پانچ عناصر سے مل کر بنا ہے، جس میں روح یا آتما خدا داخل کرتا ہے۔ پر جس خدا کا حکم ہوتا ہے تو روح نکل کر آسمان پر چلی جاتی ہے اور جسم کے عناصر، عناصر میں مل جاتے ہیں۔ کچھ مذاہب اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ آتما اپنے کرموں کے پھل بھوگنے کے لئے مختلف ''جون'' اختیار کرتی رہتی ہے۔ جسے آواگون کہا جاتا ہے۔

آج کے سائنس دانوں کا کہنا یہ ہے کہ انسان ایک بار نہیں مرتا، دوبار مرتا ہے۔ اس کی پہلی موت کو ''فزیکل ڈیتھ'' (جسمانی موت) کہا جاتا ہے۔ یہ موت اس وقت واقع ہوتی ہے جب انسان کے دل کی دھڑکن اور سانس رُک جاتے ہیں۔ اس کے بعد دوسری موت، پہلی موت کے سات آٹھ منٹ بعد واقع ہوتی ہے۔ سائنس کی اصلاح میں اسے ''میکنکل ڈیتھ'' کہا جاتا ہے۔

میکینکل موت اس وقت واقع ہوتی ہے جب انسان کے دماغ کے خلئے 'یعنی نیوردن' ٹوٹنا شروع ہو جاتے ہیں۔ نیوردن ٹوٹنے کا عمل فزیکل موت کے چھ سات منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے۔ دماغ سارے جسم کا کنٹرولر یا بادشاہ ہوتا ہے۔ سارے جسم سے اعصاب کی ڈوریاں دماغ کے مختلف مراکز تک جاتی ہیں۔ یہی اعصابی ڈوریاں لذت دُکھ، غم، خوشی، تکلیف وغیرہ کے احساسات دماغ تک پہنچاتی ہیں اور ہر احساس پر جسم کے مختلف اعضاء کو کس طرح کی حرکت کرنی چاہئے، دماغ کا یہ حکم ان اعضاء تک پہنچاتی ہیں۔ مثلاً اگر انگلی اچانک آگ چھو جائے تو اعصاب کی ڈوری دماغ کو خبردار کرتی ہے کہ انگلی کے لئے خطرہ ہے اور دماغ فوراً انگلی اور ہاتھ کے عضلات کو حرکت کا حکم دیتا ہے کہ انگلی پیچھے ہٹائی جائے اور ہاتھ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

اس کو جبلت کہا جاتا ہے۔

اس طرح دماغ پورے جسم کا گورنر ہوتا ہے۔ چنانچہ سائنس دان کہتے ہیں کہ جب تک گورنر زندہ ہے انسان کی مکمل موت واقع نہیں ہوتی۔ یعنی جب تک دماغ کے نیورون صحیح وسلامت ہیں موت آدھی ہے۔ اگر جسم میں کوئی اور زبردست نقص نہیں ہے اور چھ سات منٹ کے اندر اندر دل کی مالش کر کے یا بجلی کا جھٹکا دے کر دل کو دوبارہ چلا دیا جائے تو انسان کو واپس زندگی کی سرحد میں لایا جاسکتا ہے۔

دماغ نیوردن ٹوٹنے کا عمل آکسیجن دماغ تک نہ پہنچنے کے وجہ سے ہوتا ہے۔ سائنس داں یہ کوشش کر رہے ہیں کہ فزیکل موت اور میکینکل موت کا یہ درمیانی وقفہ بڑھا لیا جائے۔ اگر ایسا ہوگیا تو بہت سے مرنے والوں کو نئی زندگی دی جاسکے گی۔

اس کے علاوہ سائنس داں یہ کوشش بھی کر رہے ہیں کہ جسم کے ایسے مصنوعی اعضاء بنائے جائیں جو قدرتی اعضاء کی طرح کام کر سکیں۔ مثلاً یورپ کے کئی سائنس داں ایسے مصنوعی ہاتھ بنانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ جو تقریباً قدرتی ہاتھ کی طرح کام کرتے ہیں۔ نائلون کا ایک دل امریکہ میں بنایا گیا ہے۔ یہ دل ایک بچھڑے کے جسم میں لگا کر اس کو کئی گھنٹے اس مصنوعی دل پر زندہ رکھنے میں کامیابی ہو چکی ہے۔ مستقبل قریب میں یہ دل انسانی جسموں میں بھی لگائے جاسکیں گے اسی طرح گردنے، جگر، آنتیں۔ ہر چیز مصنوعی بنائی جاسکے گی سائنس جس تیزی سے ترقی کر رہی ہے اس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مستقبل میں ایک وقت ایسا آئے گا جب انسان دماغ کے علاوہ اپنے جسم کے کسی بھی عضو کو کسی کلینک میں جا کر اسی طرح بدلوا سکے گا جس طرح کسی موٹر کار کا ٹوٹا ہوا پُرزہ بدلوایا جاسکتا ہے۔

اگر سائنس اس منزل تک پہنچ گئی تو پھر ''موت'' بے معنی چیز بن کر رہ جائے گی اور انسان ایک طرح سے دوامی زندگی حاصل کرے گا' کیوں

کہ جب تک اس کا دماغ ضائع نہیں ہوگا وہ نہیں دے گا جسم کے جو اعضاء خراب ہوتے رہیں گے ان کو وہ بدلواتا رہے گا۔

ابھی تین چار سال پہلے لندن میں سائنس دانوں کی ایک کانفرنس میں ایک روسی سائنسداں نے کہا تھا: "اب تک موت ایک مطلق حکم مانی جاتی ہے لیکن اب موت صرف ایک بیماری کہی جاسکتی ہے، جس کا اعلاج ممکن ہے۔"

ابتدائے آفرینش سے ہی انسان موت سے خائف رہا ہے اور لمبی زندگی کے خواب دیکھتا رہا ہے۔ ایک اپاہج بھی جس کی زندگی میں سوا دکھوں کے کچھ نہ ہو مرنا نہیں چاہتا۔ ہمیشہ سے حکماء واطباء بھی عمر حاصل کرنے کا راز حل کرنے کی کوشش کرتے چلے آرہے ہیں۔

انسان بوڑھا کیوں ہوتا ہے۔ اس بارے میں دنیا کے سنکیڑوں سائنس داں تحقیق کر رہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی فیصلہ کن نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے۔

کچھ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ قدرت نے جسم کا سسٹم اس طرح بنایا ہے کہ ایک خاص مدت کے بعد آٹو میٹک طریقہ پر جسم کا انحطاط شروع ہو جاتا ہے اور انسان بوڑھا ہونے لگتا ہے۔ سسٹم انسانی خلیوں میں واقع "جینز" کے تحت چلتا ہے۔

"جینز" اب سے پچاس سال پہلے تک ایک معمہ تھے۔ لیکن اب ایک ہندوستانی نژاد ڈاکٹر کھرانہ نے اپنے دوسرے امریکی ساتھیوں کی مدد سے "جینز" کا راز معلوم کرلیا ہے جس سے سائنس داں یہ توقع کرنے لگے ہیں کہ مستقبل میں انسان کی عمر لمبی کی جاسکے گی۔

لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم کتنی لمبی عمر چاہتے ہیں؟

اگر کسی انسان کو کئی ہزار سال زندہ رہنا پڑے تو کیا وہ اس زندگی سے اکتا نہ جائے گا؟

مدبرین اور فلاسفروں کا کہنا ہے کہ زندگی میں دل کشی انسانی تجسس کے باعث ہوتی ہے۔ جب انسان کا تجسس ختم ہو جاتا ہے تو زندگی کی یکسانیت اس کی ساری دل کشی چھین لیتی ہے اسی تجسس کے باعث نئی نئی چیزیں دیکھنے، نئے نئے ذائقے چکھنے میں لطف محسوس کرتے ہیں۔ بوڑھا انسان جوان سب چیزوں کی لذت اور دل کشی سے آشنا ہو چکا ہوتا ہے، ان چیزوں میں وہ لطف محسوس نہیں کرتا جو بچے محسوس کرتے ہیں۔ بوڑھے لوگ چونکہ دنیا دیکھ چکے ہوتے ہیں، اس لئے اُن کی زندگی میں وہ خوشی نہیں رہتی جو بچوں کی زندگی میں ہوتی ہے۔

آج سائنس کی مدد سے ہم لوگوں کی اوسط عمر چالیس اور ساٹھ کے درمیان پہنچ چکی ہے۔ کافی تعداد میں لوگ اسی اور نوے سال تک بھی زندہ رہتے ہیں۔ اس سے کم تعداد میں لوگ سو سال تک بھی پہنچ جاتے ہیں۔

دنیا کے مسلم اعداد شمار کے مطابق کچھ لوگوں نے ۱۱۴ سال تک کی زندگی پائی ہے۔ اگر چہ دعوے بھی کیا گیا ہے کہ کچھ لوگ ڈیڑھ سو سال تک زندہ رہے ہیں، لیکن ان دعوے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ پرانے زمانے میں تاریخ پیدائش لکھنے کا رواج نہیں تھا۔ اسلئے جو لوگ اپنی عمر ۶۰ یا ۸۰ سال بتاتے ہیں وہ محض ان کا اندازہ ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ شیخی میں اپنی عمر زیادہ بتاتے ہیں۔

ویسے ارتقاء حیات کے موجودہ دور میں ہمارے جسم کا جو سسٹم ہے وہ بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جسم کی نشوونما انحطاط کا دائرہ تقریباً اسی سال میں مکمل ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ عمر تک جو لوگ جیتے ہیں وہ یقیناً "ایب نارمل" ہوتے ہیں۔

ہمارا انظام زندگی ایک نازک اور پُر پیچ مشنری کی طرح کام کرتا ہے۔ ماں کے رحم میں نطفہ کے قرار کے بعد سے جسم کے سیل بننا اور ٹوٹنا شروع ہو جاتے ہیں ایک خاص عمر تک نئے سیل بننے کی رفتار تیز رہتی ہے، پھر یہ رفتار سست پڑنے لگتی ہے، جس سے جسم کے اعضاء انحطاط پذیر ہوتے جاتے ہیں، حتی کہ موت واقع ہو جاتی ہے۔

پیدائش اور موت کا یہ نظام قطعی قدرتی ہے۔

جانوروں میں "سالمن" مچھلی میں پیدائش اور موت کا سسٹم بڑا عجیب ہوتا ہے۔ "سالمن" نارنجی رنگ کی تقریباً ایک فٹ لمبی بڑی خوب صورت مچھلی ہوتی ہے۔ کھانے میں بھی یہ مچھلی لذیذ ہوتی ہے۔ سالمن جب اپنے پورے شباب کو پہنچتی ہے اور اس میں انڈے دینے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے تو یہ مچھلی سمندر سے دریا کی طرف یعنی مخالف دھار کی سمت چل پڑتی ہے۔ اگر پانی اونچائی سے نیچے گر رہا ہے تو بھی یہ مچھلی مخالف دھار میں چھلانگیں لگا لگا کر چڑھ جاتی ہے۔ پھر کسی ایک خاص مقام پر پہنچ کر یہ پانی کی تہہ میں بیٹھ جاتی ہے۔ اور انڈے دیتی ہے۔ انڈے دینے کے بعد مچھلی اس جگہ سے نہیں ہٹتی۔ کہا جاتا ہے کہ انڈے دینے کے بعد یہ مچھلی ایک رات میں ہی بوڑھی ہو جاتی ہے اور ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ میں اسی جگہ مر جاتی ہے۔ اس ڈیڑھ ہفتہ میں اس مچھلی کے سسٹم میں قدرتی طور پر ایسی

تبدیلیاں پیدا ہوجاتی ہیں کہ انحطاط کی رفتار غیر معمولی طور پر تیز ہوجاتی ہے

کچھ سائنس دانوں کا خیال تھا کہ چونکہ سالمن مچھلی کھاری پانی سے میٹھے پانی میں آتی ہے اس لئے اس کے نظام زندگی میں فرق آجاتا ہے اور اس میں بوڑھا ہونے کی رفتار تیز ہوجاتی ہے۔ لیکن ایک برٹش سائنس داں اوا ایچ روبرٹ سن نے سالمن کی ایک قسم ''کوکنی'' مچھلی پر تحقیق کر کے یہ بات غلط ثابت کردی۔

کہ کنی مچھلی سالمن نسل سے ہی تعلق رکھتی ہے فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ یہ چھوٹے قد کی ہوتی ہے اور اس کی کمر ہلکی نیلی ہوتی ہے۔ مچھلی ہمیشہ میٹھے پانی میں رہتی ہے، لیکن اکی زندگی کا نظام بھی بالکل سمندری سالمن کی طرح ہوتا ہے۔ یعنی انڈے دینے کے بعد ایک رات میں ہی یہ بوڑھی ہوجاتی ہے اور وہیں ایک سے دو ہفتہ کے اندر مرجاتی ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر زندگی کا اختتام قدرتی طور پر اس کے اپنے نظام کے تحت ہوتا ہے۔

قدیم رومن زمانے میں انسان کی اوسط عمر ۲۲ سال تھی۔ آج چالیس اور ساٹھ کے درمیان ہے۔ اس کے وجہ سائنس ہے سائنس کے وجہ سے سیکڑوں بیماریوں پر قابو پالیا گیا ہے، جس سے اوسط عمر بڑھ گئی ہے۔ سائنس قدرتی سسٹم کو سمجھنے کی کوشش کررہی ہے۔ وہ جینز کے ذریعہ عمریں لمبی کرنے کے لئے تجربات کررہی ہے۔ اس لئے یہ بات یقینی طور پر کہی جاسکتی ہے کہ مستقبل میں انسان کئی صدی تک زندہ رہ سکے گا۔

انسانوں میں ایک بیماری ہوتی ہے جسے میڈیکل اصطلاح میں پروگیریا (progeria) کہا جاتا ہے۔

ڈاکٹر فرینکلین ایل۔ ڈی بسک کے مشاہدے اور مطالعہ کے مطابق تقریباً اسی لاکھ انسانوں میں سے ایک انسان اس مرض کا شکار ہوتا ہے۔ پوری دنیا کے میڈیکل رپورٹروں کے چھان بین کرنے کے بعد ڈاکٹر فرینکن کو ۱۹۷۲ تک ساٹھ ایسے کیسوں کے ریکارڈ ملے تھے جنہیں پروگیریا مرض تھا۔

پروگیریا تین ماہ سے تین سال کے بچے میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسا بچہ پیدائش کے وقت بالکل نارمل ہوتا ہے۔

اس کے بعد اس کی نشو نما سست پڑ جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اگر سترہ اٹھارہ سال کی عمر کو بھی پہنچ جاتا ہے تو بھی اس کا قد اتنا ہی بڑا رہتا ہے جتنا تین سے پانچ سال عمر کے بچے کا ہوتا ہے۔ پروگیریا کے مریض بچوں کی عمر زیادہ سے زیادہ اٹھارہ سال ہوتی ہے وہ نازک ہوتے ہیں اور تین چار سال کی عمر میں ہی عمر رسیدہ نظر آنے لگتے ہیں۔ پانچ سات سال کی عمر سے ہی وہ امراض قلب میں ہوجاتے ہیں۔

ڈاکٹر ڈی بسک کی مطابق، ایسے بچے جو صرف چھ سات سال کی عمر میں ہی مرجاتے ہیں۔ وہ بھی بوڑھے اور عمر رسیدہ نظر آتے ہیں۔

ایسے مریضوں میں ''جینز'' کی کوئی خرابی نہیں پائی جاتی البتہ یہ شبہ کیا جاتا ہے کہ ہارمون سسٹم کی خرابی کے باعث ایسا ہوتا ہے۔

بالکل اسی طرح کی ایک اور بیماری بھی ہوتی ہے جس کو ''وارنرسنڈرم'' (SYNDROMWARERS) کہا جاتا ہے۔ یہ بیماری ''جینز'' میں خامی یا خرابی کی باعث ہوتی ہے۔ یہ بیماری مریض میں پندرہ بیس سال کی عمر میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس بیماری میں عمر کے تیزی سے بڑھنے کا عمل ہوتا ہے یعنی چند سال کے اندر ہی مریض جوانی، ادھیڑپن اور بڑھاپا تینوں منزلوں سے گذر کر موت کی گود میں پہنچ جاتا ہے اور اسی چند سال کے عرصے میں اس کے جسم پر عمر کی اس تیز رفتاری کا پورا اثر ہوتا ہے۔ یعنی اس کے بال سفید ہوتے ہیں، کھال ڈھیلی پڑ کر جھریاں پڑجاتی ہیں، بڑھاپے میں جو مرض ہونے چاہئیں وہ ہوجاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ جو نارمل حالات میں تبدیلیاں انسان کے جسم میں ساٹھ سال میں آتی ہیں وہ اس مرض محض چھ سات سال کے عرصہ میں آجاتی ہیں۔

سائنس دانوں کا خیال ہے اگر جینز کی کسی خرابی کے باعث کسی شخص کے لئے ساٹھ سال کا عرصہ سات سال میں گذر سکتا ہے تو شید جینز میں تبدیلی کے بعد سات سال کو ساٹھ پر بھی پھیلایا جاسکتا ہے۔ یعنی جوانی کا عرصہ جو اٹھارہ سے تیس سال تک رہتا ہے وہ اٹھارہ سے اٹھاون یا اٹھارہ سے تیس تک پھیلایا جاسکتا ہے۔ اگر نظام زندگی اس طرح کا ہو جائے تو انسان اسی تناسب سے تین چار سو سال زندہ رہ سکتا ہے۔

لیکن یہاں پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر انسان کی عمر دو چار ہزار سال ہونے لگے تو کیا انسان اتنی لمبی زندگی و برداشت کرسکے گا؟

کیا وہ زندگی کی یکسانیت سے اکتا کر خودکشی نہیں کرے گا؟

کچھ فلاسفروں کا قول ہے، کچی خوشی وہی ہے جو کم مدت قائم رہے۔ اگر خوشی کا عرصہ لمبا کردیا جائے تو اس خوشی کی لذت ختم ہوجاتی ہے۔

برائے فتح ونصرت، کشائش رزق، بخت دُختران، حصول ترقی کاروبار

دورِ حاضر میں عاملین سفلی کے عملیات سے انسانیت کا قتل عام شروع ہے۔ رزق کی بندش، کاروباری بندش، رشتوں میں رکاوٹیں، جسمانی امراض میں مبتلا کرنا سفلی عاملین کا ذریعہ معاش بن چکا ہے۔ علاوہ ازیں مسائل کی فراوانی ہے ہر شخص مضطرو پریشان ہے اور ناکامیوں کا شکار ہے۔ مومنین کرام کی خدمت میں دو عمل پیش خدمت ہیں۔ استفادہ کر کے فقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کوئی چیز سمجھ میں نہ آئے تو جوابی لفافہ بھیج کر دریافت کریں۔ جو لوگ خود نہ بنا سکیں تو فقیر کی خدمات حاصل کریں۔

آیت مبارکہ (افتح ابو اب فتحك لی یامفتح الابو اب) اور آیت مبارکہ نصر (اذا جاء نصر اللّٰہ) آخر تک کے اعداد اور حروف جمع کریں۔ اب طالب مع والدہ کے اعداد لے کر ۴ سے طرح دیں۔ حاصل طرح کو میزان اول سے تفریق کریں۔ جو باقی بچے اس کو خانہ اول میں رکھ کر نقش مربع آتشی چال سے پر کریں اور ہر خانہ میں طالب مع والدہ کے اعداد بڑھاتے جائیں۔ یہ لوح شرف شمس، شرف مشتری، منسوبی کوکب کے شرف یا کم از کم شرف قمر میں تیار کریں۔ لوح کے لئے دھات موافق سیارہ استعمال کریں۔ بصورت مجبوری سفید کاغذ اور زعفران استعمال کریں۔

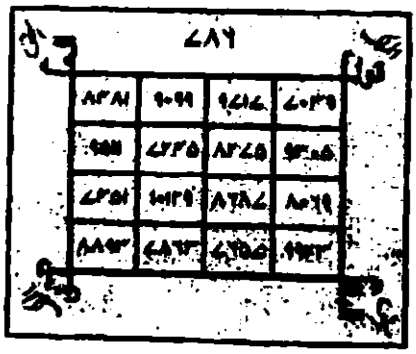
مثال :

آیت مبارکہ افتح کے اعداد	=۱۶۳۱
حروف	=۲۸
میزان	=۱۶۵۹
طالب=علی بن آمنہ کے اعداد	=۲۰۶
	=۲۰۶x۴
	=۸۲۴

سورۂ نصر کے اعداد	=۶۱۲۴
حروف	=۸۰
میزان	=۶۲۰۴
کل میزان	۷۸۶۳=۶۲۰۴+۱۶۵۹
تفریق	=۸۲۴
حاصل	=۷۰۳۹

چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵



نقش مربع سدی ساعت سعید میں مشک اور زعفران سے لکھیں۔ دھو کر مریض کو پلائیں اور تمام اعضاء دھوئیں۔ ایک نقش گلے میں ڈالیں تو صحت ہو اور باندھا ہوا شخص کھل جائے گا۔

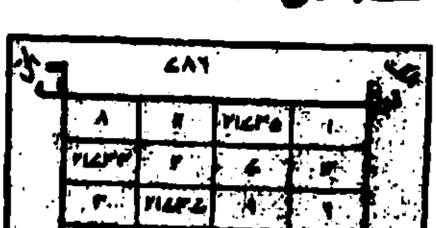
نقش لکھنے کا طریقہ

۱ تا ۱۲ تک اعداد مفرد پر کریں اور خانہ نمبر ۱۳ سے اعداد چہار قل حاصل تفریق ایک ایک کے اضافہ سے خانہ نمبر ۱۶ تک لکھیں = نقش مقررہ چال سے پر کریں۔

نوٹ : دونوں عمل آغا نثار احمد اعلی اللہ مقامہ بانی امامیہ جنتری کے نام کرتا ہوں۔ نقوش سے فیض حاصل کر کے آغا نثار احمد اعلی اللہ مقامہ اور اُن کی زوجہ مرحومہ کے ایصال کیلئے فاتحہ دلائیں۔

جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے بندش کھولنے کے لئے

اعداد چہار قل	=۲۱۷۵۵
طرح عدد (-)	=۲۱
حاصل تفریق	=۲۱۷۳۴



مجرب عمل : تین شب متواتر خلوت میں بیٹھ کر ہر رات ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ (اِلٰهِیْ قَدِ انْقَطَعَ رَجَائِیْ عَنِ الْخَلْقِ وَاَنْتَ رَجَائِیْ) اور دعا مانگیں۔ ☆

ضیاء تسنیم بلگرامی

اللہ والے

یہ ۵۹۵ھ کا واقعہ ہے۔ پانی پت میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جو خاندانی اعتبار سے سید نہیں تھا۔ اس کا سلسلۂ نسب حضرت عثمان بن عفانؓ سے جاملتا تھا۔ باپ نے بچے کا نام خواجہ محمد رکھ دیا۔ کسی نے پوچھا ''خواجہ محمد؟ بس کچھ اور نہیں۔''

باپ نے جواب دیا ''محمد کے بعد بھی کچھ باقی رہتا ہے؟ میرا خیال ہے کہ اس نام سے یہ بچہ بڑا ہو کر کوئی بلند مقام حاصل کرے گا۔''

کچھ عرصہ بعد ماں کا اور پھر باپ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا اور یہ اپنے چچا کے زیر سایہ چلے گئے۔ چچا کو آپ کی پیشانی میں ایک برگزیدہ انسان کی چمک محسوس ہوئی تھی۔ بچے کے عادات واطوار ایسے تھے کہ دیکھنے والے چونک جاتے۔ آپ کی زبان میں ایسا اثر تھا کہ جو کہتے ہو جاتا۔ یہ ایسی خصوصیات واوصاف تھے کہ قریب اور دور کے لوگ سب ہی ان سے واقف ہو گئے۔ آس پاس سے لوگ اس لئے اس بچے کی خدمت میں حاضری دیتے کہ اس سے اپنے ان معاملات میں آگاہی حاصل کریں جو ہنوز پردۂ اخفا میں ہوتے۔

پڑوس میں ایک خاتون بہت پریشان تھیں۔ ان کا شوہر پردیس میں تھا۔ دو سال سے بالکل لاپتہ تھا۔ خاتون نے اس بچہ کی خدمت میں حاضری دی اور نہایت عاجزی سے کہا ''بیٹے! خدا نے تیری زبان میں بڑی تاثیر دی ہے میں ایک دکھیا عورت ہوں، جس کا شوہر دو سال سے لاپتہ ہے، خدا کے لئے یہ بتادو کہ میرا شوہر کب تک واپس آئے گا، اور یہ واپس آئے گا بھی یا نہیں؟''

بچے نے خاتون کو سرسری نظروں سے دیکھا اور آنکھیں بند کر کے خاموشی اختیار کی۔ پھر لمحاتی مراقبے کے بعد آنکھیں کھول دیں اور جواب دیا کہ میں نے تیرے شوہر کو تلاش کیا، وہ قافلے میں موجود ہے اور یہ قافلہ یہاں سے دو دن کی مسافت پر ہے۔ تو پرسوں دوپہر کے بعد کسی کو پڑاؤ پر بھیج دے، کیوں کہ اس وقت تک تیرا شوہر آچکا ہوگا۔''

خاتون کو آپ کی باتوں پر یقین نہیں آیا۔ اگر اس کو یقین آجاتا تو شاید مارے خوشی کے اس کی حرکتِ قلب بند ہو جاتی۔ عورت نے اپنے گھر جاتے ہی اپنے بھائی کو مطلع کیا۔ ''بچے نے دو دن بعد شوہر کی واپسی کی خوش خبری سنائی ہے لیکن مجھ کو یقین نہیں آتا۔ آپ پرسوں دوپہر بعد پڑاؤ پر چلے جائیے۔ جھوٹ سچ ظاہر ہو جائے گا۔''

عورت نے دو دن بڑے اضطراب میں گزارے، تیسرے دن اس کا بھائی بے یقینی سے پڑاؤ پر پہنچ گیا۔ عین اس وقت مغرب سے گرد وغبار کے بادل اٹھتے دکھائی دئے اور یہ بادل لمحہ بہ لمحہ قریب آتے گئے۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک عظیم الشان قافلہ نمودار ہوا۔ قافلہ پڑاؤ پر آکر رک گیا۔ اس شخص نے قافلہ میں اپنے بہنوئی کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور آخر پالیا۔ بہنوئی سالے کو پڑاؤ پر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس نے تعجب سے پوچھا ''کیا کسی نے آپ کو میری آمد سے مطلع کر دیا تھا۔''

سالے نے جواب دیا ''ہاں ہمارے پڑوس میں خواجہ محمد نامی ایک بچہ ہے۔ اس بچے نے تیری بیوی کو دو دن پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تو آج کے دن دوپہر کے بعد پڑاؤ پر آجائے گا اور میں اُس بچے کا بھیجا ہوا یہاں آیا ہوں۔''

آنے والے نے اس عجیب وغریب بات پر حیرت کا اظہار کیا۔

عورت نے اپنے سامنے شوہر کو دیکھ کر فرطِ خوشی میں کہا ''بیٹے! آخر تو کیا ہے۔ خدا نے تجھے وہ کون سا علم عطا کیا ہے جس کی مدد سے آنے والے دنوں کی باتیں بتا دیتا ہے۔''

اس دن شام کو دونوں میاں بیوی خواجہ محمد کی خدمت میں پہنچے اور ہدیہ تشکر پیش کیا۔

خواجہ محمد نے وقت سے پہلے ہی وہ شہرت حاصل کرلی جو دوسرے ایک عمر گزار کر بھی حاصل نہ کرسکے۔

اُن ہی دنوں پانی پت میں بوعلی شاہ قلندرؒ کی صوفیانہ عظمت و جلال کا بڑا چرچا تھا اور پورا ملک ان کا نام بڑے احترام سے لیتا تھا۔ خواجہ محمد نے ان کی خدمت میں جانا شروع کردیا۔ ہر روز صبح نماز فجر کے بعد خواجہ محمد، بوعلی شاہ قلندرؒ کی خدمت میں پہنچ جاتے اور ان کی باتیں سنتے اور ان کے اطوار ذہن نشین کرلیتے۔ بوعلی شاہ ان پر بہت زیادہ توجہ دیتے اور ان کی تربیت کرتے رہتے۔

ایک دن آپ گھوڑے پر سوار بوعلی شاہ قلندرؒ کی خدمت میں جا رہے تھے۔ انہوں نے دور ہی سے دیکھ لیا کہ بوعلی شاہ دیوار پر بیٹھے ان کو آتے ہوئے دیکھ رہے تھے قریب پہنچنے پر دونوں کی نظریں ملیں اور بوعلی شاہ قلندر نے بے اختیار کہا : ''زہے اسپ زہے سواری۔''

خواجہ محمد کے کانوں میں آپ کی آواز پڑی تو پورا جسم لرز گیا۔ دل کی حالت غیر ہوگئی۔ ایک ایک عضو بے خودی میں مبتلا ہوگیا۔

آپ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکے اور گھوڑے سے گر پڑے۔

بوعلی شاہ قلندر نے مسکرا کر دیکھا اور فرمایا ''اب وقت آگیا ہے کہ تو خود کو مجلا کرے اور خدا نے جو کچھ تجھے دیا ہے اس کو ترقی دے اور خود کو آلائش دنیا سے پاک کرلے۔''

کچھ دیر بعد جب خواجہ محمد کو ہوش آیا تو ان پر اتنا جوش تھا اور جذبہ طاری ہوچکا تھا کہ انہوں نے گریبان کو چاک کرلیا تھا اور ویرانے کی راہ لی۔ انہوں نے جنگل میں قیام کیا اور اللہ سے لو لگائی۔ رشتہ داروں اور عزیزوں نے تلاش کرنا شروع کردیا لیکن ان کا کہیں پتہ نہ چلا۔

جنگل کے قیام میں انہیں پریشانیوں اور دشواریوں سے واسطہ پڑا۔ لیکن ان پر جو وجدانی کیفیت طاری تھی اس نے کچھ محسوس ہی نہیں ہونے دیا۔ جنگل کے درندے ان کے پاس سے یوں گزر جاتے تھے گویا وہ نابینا ہوں۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بہترین دور جنگل میں گزار دیا۔ اب ان میں وہ کمال اور روحانی برکات پیدا ہوچکی تھیں جن کی بوعلی شاہ نے تلقین کی تھی اور بشارت دی تھی۔ انہوں نے یہیں سے حج بیت اللہ کا سفر اختیار کیا اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے

اس سفر میں ان کی ملاقات حضرت جمال الدین قطب عالم ہانسویؒ سے ہوئی اور انہوں نے جلال الدین کبیر الاولیاء کہہ کر مخاطب کیا۔ گویا اب آپ خواجہ محمد جلال الدین کبیر الاولیاء ہوچکے تھے۔ جمال الدین ہانسویؒ نے انہیں حکم دیا کہ وطن واپس جاؤ اور جو کچھ کرو وہیں سکونت پذیر ہوکر کرو۔''

اس سفر میں ان کی ملاقات دوسرے علمائے کرام اور مشائخ سے ہوئیں اور ان ملاقاتوں اور صحبتوں نے انہیں بہت زیادہ فیض پہنچایا۔ آپ وطن پہنچے تو لوگوں نے شاندار استقبال کیا اور آپ نے وعظ و تلقین اور رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کردیا۔ مقام رشد و ہدایت پر فائز ہونے کے باوجود آپ کے دل میں بوعلی شاہ قلندر کا دبدبہ بدستور قائم تھا اور ان کا دل بوعلی شاہ کی طرف کھنچتا رہتا تھا۔ کچھ عرصہ تک انہوں نے برداشت سے کام لیا اور بوعلی شاہ سے نہیں ملے لیکن ایک دن بے اختیار ہوگئے اور غیر ارادی طور پر بوعلی شاہ کی خدمت میں روانہ ہوگئے۔

بوعلی شاہ جیسے ان کا انتظار ہی کر رہے تھے۔ دیکھتے ہی مسکرا کر فرمایا ''جلال الدین! تو آگیا؟''

جلال الدین نے کہا ''حضرت! جلال الدین نہیں خواجہ محمد۔ وہی خواجہ محمد جس کے لئے آپ نے فرمایا تھا کہ زہے اسپ زہے سوار۔''

بوعلی شاہ نے دریافت کیا ''اب کس لئے آیا ہے؟''

آپ نے جواب دیا ''ایک نگاہِ کرم نظرِ فیض اور توجہ کا طالب ہے۔''

بوعلی شاہ نے ''بیٹا میں تیرے لئے جو کچھ کرسکتا تھا کرچکا ہوں لیکن اب مزید جو کچھ تو چاہتا ہے اس کے لئے خدا نے ایک دوسرے شخص کو مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے میرے پاس تیرا اس مقصد سے آنا بیکار ہے۔''

آپ نے پوچھا ''حضرت! میں اس مردِ خدا کو کہاں تلاش کروں؟''

بوعلی شاہ نے جواب دیا ''تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، کیوں کہ جس خدا نے ان بزرگ کو تیری کشائش پر مقرر کیا ہے وہی ان سے تیری ملاقات بھی کرائے گا۔''

جلال الدین جس بے چینی اور اضطراب میں مبتلا تھے وہ انہیں

اس مردِ خدا سے فوراً ملاقات کرنے پر مجبور کر رہے تھے۔ انہوں نے عاجزی سے پوچھا ''حضرت میرے دل پر ایک بوجھ سا رکھا ہوا ہے اور اس وقت تک موجود رہے گا جب تک کہ مذکورہ مردِ خدا سے میری ملاقات نہیں ہوجاتی۔

بوعلی شاہ نے تسلی دی ''جلال الدین! عجلت اور بے چینی فضول ہے۔ ان سے مشیت ایزدی تو بدلنے سے رہی صبر وضبط سے کام لے اور وقت کا انتظار کر۔''

جلال الدین نے پھر سوال کیا ''حضرت ایک بات اور بتا دیجئے۔''

بوعلی نے جواب دیا ''پوچھ کیا معلوم کرنا چاہتا ہے؟''

جلال الدین نے کہا ''جس شخص کی آپ بشارت دے رہے ہیں اس کی بابت اتنا اور بتا دیجئے کہ میں اس سے کیا کچھ حاصل کرسکوں گا؟''

بوعلی شاہ نے جواب دیا ''جلال الدین تو مجھ سے آنے والے کل کی باتیں پوچھ رہا ہے حالاں کہ خدا نے تجھ کو وہ خوبی عطا کی ہے کہ تو خود آنے والے دنوں کی بابت جان سکتا ہے۔ کیا تو بچپن میں لوگوں کو آنے والے واقعات کی خبریں نہیں دیا کرتا تھا۔''

جلال الدین نے عرض کیا ''آپ نے بجا فرمایا، لیکن صورت حال یہ ہے کہ میں پیش آنے والے ان ہی واقعات کی آج خبر دے سکتا ہوں جن کی خدا مجھے توفیق دے دیتا ہے لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں کل کی بابت کچھ جاننا چاہتا ہوں اور مراقبے میں زمانہ مستقبل کو دیکھنا چاہتا ہوں تو میرے سامنے کہر کی ایک چادر سی آجاتی ہے۔ دھویں یا بادلوں کی موٹی، دبیز چادر، اتنی دبیز کہ میں اس کی دوسری طرف نہیں دیکھ سکتا ہے۔ اور میں ایک بے بس اور عاجز انسان کی طرح اپنی کم مائیگی پر آنسو بہانے لگتا ہوں۔''

بوعلی نے جواب دیا ''جلال الدین! میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ جس مردِ خدا کا میں نے ذکر کیا، جب وہ تجھے مل جائے گا تو تو نورِ باطن سے مالا مال ہوجائے گا اور تیری یہ ساری مشکلات رفع ہوجائیں گی۔''

جلال الدین کے اضطراب میں کوئی کمی نہیں آئی تھی، پوچھا ''اچھا آپ یہ تو بتایئے کہ میں اُن بزرگ سے جلد ہی ملوں گا یا اس میں کچھ وقت لگے گا؟''

بوعلی شاہ نے جواب دیا ''ملاقات میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ چند دنوں میں یہ ملاقات ہوجائے گی۔''

جلال الدین نے سکون کی سانس لی، کہا ''اگر ملاقات میں زیادہ دیر نہیں لگے گی تو میں صبر وضبط سے کام لوں گا اور بے چینی اور اضطراب کو دل سے رخصت کردوں گا۔''

آپ نے بوعلی شاہ کی خدمت میں کافی وقت گزارا اور جب واپس ہوئے تو مذکورہ مردِ خدا کا دل میں شدید خیال لئے ہوئے۔

آپ کے شب و روز اس مردِ خدا کے انتظار میں بسر ہو رہے تھے جس کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے جلال الدین کی کشائش مقرر کی تھی۔ کچھ دنوں بعد جنوبی ہند سے وہ لشکر وارد دہلی ہوئے جو ایک عرصہ سے وہاں مصروف پیکار تھے ان ہی میں شمس الدین ترک پانی پتی بھی شامل تھے اور شمس الدین ترک پانی پتی کی وہ ذات تھی جن کی دعاؤں اور شرکت سے جنوبی ہند کی مہم سر ہوئی تھی پورا لشکر اور غیاث الدین تغلق ان کی عظمت وکرامت کے معترف تھے۔

شمس الدین ترک پانی پتی اپنے گھر تشریف لے گئے اور وہاں کچھ دیر ٹھہر کر جلال الدین کی طرف روانہ ہوگئے اس وقت جلال الدین کے جذبِ وشوق کا یہ عالم تھا کہ وہ عالم تصور میں شمس الدین ترک پانی پتی کو اپنے گھر کی طرف آتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ جیسے ہی دروازہ پر رُکے جلال الدین نے دروازہ کھول دیا اور فرط شوق میں عرض کیا ''اے وہ برگزیدہ انسان جس کے انتظار میں میں نے خواب وخورش کو حرام کرلیا تھا، خوش آمدید خوش آمدید۔

شمس الدین ترک نے جلال الدین کو بہ نظرِ غائر دیکھا اور سینے سے لگالیا، فرمایا ''خدا بھلا کرے بوعلی شاہ قلندر کا۔ اس شخص نے مجھ کو پریشان کردیا۔ جب تک میں دکن رہا بوعلی شاہ مجھے تنگ کرتے رہے۔ یار یہی کہتے، جلال الدین کے پاس چلا جا، کیوں کہ اس کو جو فیض اور تکمیل شوق ہوگا اس کے لئے خدا نے تیری ذات کو مقرر فرمایا ہے اور میں ہر باران سے یہی کہتا تھا کہ بوعلی تو محرم راز اور واقفِ اسرار ہے۔ تو جانتا ہے کہ میں دکن میں کیوں رکا ہوا ہوں۔ چنانچہ جب تک یہاں کی مہم سر نہیں ہوجاتی میں پانی پت کیسے واپس جاسکتا ہوں۔''

جلال الدین نے پرشوق لہجے میں پوچھا ''پھر حضرت بوعلی شاہ نے کیا فرمایا؟''

شمس الدین نے جواب دیا ''بوعلی شاہ نے زور دیا کہ میں اپنا

کام جلد از جلد ختم کردوں کیوں کہ جلال الدین کے شوق اور انتظار کا جو حال ہے وہ صبر و ضبط سے آگے جاچکا ہے۔"
جلال الدین نے بڑی ندامت سے کہا۔" اور اس انتظار اور شوق نے میرے دل سے پاسِ ادب اور خیالِ احترام کو نکال دیا ہے۔ میں آپ کو دروازے پر لئے کھڑا ہوں اور اندر تشریف لے جانے کے لئے نہیں کہتا۔ افسوس صد افسوس کہ جس کا میں اتنی شد و مد سے انتظار کر رہا تھا جب وہ میرے پاس آگیا تو میں نے اس کو دروازے پر کھڑا کر رکھا ہے۔"
آپ نے شمس الدین ترک کا ہاتھ پکڑا اور نہایت ادب و احترام سے اندر لے گئے۔
اندر تشریف رکھنے کے بعد شمس الدین ترک نے پوچھا" جلال الدین تیری بیوی کہاں ہے؟"
جلال الدین نے جواب دیا" حضرت میں نے شادی نہیں کی۔"
کیوں؟ شادی کیوں نہیں کی؟"
جواب دیا" اس لئے کہ مجھ کو شادی کا ہوش نہیں تھا۔"
شمس الدین ترک نے فرمایا" جلال الدین! شادی کرلے کیوں کہ یہ سنت رسول اللہؐ ہے۔ اس سنت کو کیوں چھوڑتا ہے؟"
جلال الدین نے جواب دیا" اگر آپ فرماتے ہیں تو شادی بھی کرلوں گا۔"
شمس الدین ترک نے کہا" یہ میں نہیں فرمارہا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے۔"
جلال الدین نے عرض کیا" اب میں شادی کرلوں گا، آپ کو دوبارہ لب کشائی کا موقع نہیں ملے گا۔"
شمس الدین ترک نے جلال الدین کے پاس بڑا وقت گزارا اور اس وقت سے تعلیم و تلقین شروع کردی۔ دورانِ تعلیم فرمایا" جلال الدین تو کبیر الاولیاء ہے کیوں کہ جمال الدین قطب ہانسویؒ نے کبیر الاولیاء کہا ہے۔ اگر خدا نے مجھ کو تیری تعلیم و تربیت پر مقرر فرمایا نہ ہوتا تو میں یہی کہتا کہ تجھ کو ان باتوں کی ضرورت نہیں۔"
جلال الدین نے عاجزی سے کہا" یہ آپ کی ذرہ نوازی ہے ورنہ جس ذاتِ اقدس کی بوعلی شاہ بشارت دیں اس کے فیضان اور توجہ خاص کے بغیر میں اس مقام اور مرتبے کا اپنے دل میں خیال تک نہیں لاسکتا جس کا میں جویا اور متلاشی ہوں۔"
اب شمس الدین ترک نے کبھی انہیں بلالیا اور کبھی خود ہی تشریف لے گئے۔
آپ نے شادی کرلی اور آپ کی اولاد بھی ہوئی اب آپ پر بڑی ذمہ داریاں تھیں۔ خدا کے فرائض، بندوں کے فرائض، حقوق اللہ اور حقوق العباد، دونوں کی بجا آوری میں بڑی مستعدی اور شوق دکھاتے۔ اب آپ کے پاس لوگوں کی آمد شروع ہوگئی۔ دوسری طرف شمس الدین نے تعلیم و تربیت کا سلسلہ بند کردیا۔
شمس الدین ترک کے مریدوں کا سلسلہ بہت بڑا تھا اور ان میں کئی ایسے تھے جو سجادگی اور خلافت کی توقع میں ہم نشینی اختیار کئے ہوئے تھے۔ شمس الدین ترک ان کی حرص و طمع سے خوب واقف تھے اور اکثر یہ فرمایا کرتے تھے" جب بادشاہوں اور حاکموں کا یہ اصول رہا ہے کہ وہ اپنی نیابت اور سیادت کے لئے کسی ایسی ذات کا انتخاب کرتے ہیں جس میں اس کی نیابت اور سیادت کے اوصاف بھی موجود ہوں تو پھر کس طرح کسی نااہل کو اپنی جانشینی اور نیابت اور خلافت کے لئے چنوں گا۔"
اس صریح ارشاد اور واضح کلام کے بعد بھی نااہل امیدواروں کی شمع امید نہیں بجھی اور وہ اپنی صلاحیت اور اہلیت سے بالاشے کی توقع میں ہم نشینی اختیار کئے رہے۔
ایک دن شمس الدین ترک نے اپنے تمام مریدوں کی موجودگی میں ارشاد فرمایا" میرے ارادت مندو! میں نے لوح محفوظ میں اپنی دنیاوی مدت قیام کا مطالعہ کیا تو وہاں قلیل مدت کو دیکھ کر میں چونک گیا اور فوراً ہی یہ فیصلہ کرلیا کہ ابھی سے میں اپنی خلافت اور سجادگی کے لئے کسی کا انتخاب کرلوں۔"
امیدواروں کے دل زور زور سے دھڑکنے لگے سانسیں زور زور سے لی جانے لگیں۔
آپ نے ارشاد فرمایا" دوستوں! تم مجھ کو نادان اور کم عقل انسان نہ سمجھو اور تم میں جو بھی خلافت اور سجادگی کا خود کو اہل اور مستحق سمجھتا ہے ذرا آگے میرے قریب آجائے۔"
آپ کا یہ جملہ ابھی پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ آٹھ مرید آپ کے پاس جابیٹھے لیکن ان میں جلال الدین شامل نہیں تھے۔
شمس الدین ترک نے ان امیدواروں کو غور سے دیکھا اور

دریافت کیا" دوستو! ذرا خود کو ٹٹولو اور ٹٹول کر مجھے بتاؤ کہ کیا تم لوگ واقعی خود کو اس منصب اور مقام کا اہل سمجھتے ہو؟"

ان میں سے ہر شخص نے بڑے زور شور سے یہ اعلان کیا" ہم ہر طرح خود کو خلافت اور سجادگی کا مستحق اور اہل سمجھتے ہیں اور یہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس سے خود آپ بھی واقف ہیں۔"

شمس الدین ترک نے کہا" لیکن افسوس کہ میں ایک آدمی چاہتا ہوں۔ میں آٹھ آدمیوں کو اپنا خلیفہ اور سجادہ نشین تو نہیں بنا سکتا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ تم میں سے سات تو دست بردار ہو جائیں اور باقی بچا ایک، تو اس کو آگے بڑھ مجھ سے وہ مقام حاصل کر لینا چاہئے، ورنہ یہ طے ہے کہ میں نے کسی شخص کو بھی اپنی نیابت اور سجادگی کے لئے منتخب نہیں کیا۔ لیکن اگر مجھ پر دباؤ ڈالا گیا کہ میں ان میں سے کسی ایک کو منتخب کر لوں تو میں یہ نہیں کروں گا۔"

پھر آپ نے پوچھا" ارے بھائی! یہ جلال الدین کہاں گیا؟ وہ کہیں نظر نہیں آ رہا!"

جلال الدین نے ایک گوشے سے جواب دیا" حضرت میں یہاں اس کونے میں موجود ہوں۔"

شمس الدین ترک نے کہا" یہاں میرے پاس آ جا، گھبرامت۔"

جلال الدین اٹھ کر بے چون و چرا شمس الدین ترک کے پاس چلے گئے۔

آپ نے آٹھوں آدمیوں سے کہا" دوستو! تم میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ میں اس جگہ کا زیادہ مستحق ہوں۔"

آٹھوں نے باری باری جواب دیا" میں خود کو سب سے زیادہ اس مقام اور منصب کا اہل سمجھتا ہوں اس لئے دوسروں پر مجھ کو ترجیح دی جائے۔"

لیکن شمس الدین پھر خاموش رہے۔

شمس الدین نے انہیں مخاطب کیا" جلال الدین یہی بات تو کیوں نہیں کہتا؟"

جلال الدین نے انکساری سے جواب دیا" جب میں خود کو اس مقام اور منصب کا اہل ہی نہیں پاتا تو اتنی بڑی بات کس طرح کہہ دوں۔"

شمس الدین نے آٹھوں میں سے ایک کو اپنے پاس بلایا اور اس کو حکم دیا" میں نے تیرے کہنے سے تیرا دعویٰ قبول کر لیا۔ اب تو بوعلی شاہ کے پاس چلا جا اور ان سے بھی اپنے قول کی تصدیق کرالا۔"

وہ شخص اٹھا اور بوعلی شاہ کی خدمت میں روانہ ہو گیا۔

آپ نے بقیہ سے کہا" اور تم لوگ بھی یہی کرو اور جو شخص تصدیق کے ساتھ پہلے واپس آ جائے گا، میں اسی کو اس منصب اور مقام کا مستحق قرار دوں گا۔"

اس ارشاد کے بعد بقیہ سات بھی بوعلی شاہ قلندر کی خدمت میں روانہ ہو گئے۔

جلال الدین اس وقت بھی آپ کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے۔ شمس الدین ترک نے پوچھا" جلال الدین! تم کیا سوچ رہے ہو؟ خیریت تو ہے؟"

جلال الدین نے جواب دیا" میں یہ سوچ رہا ہوں کہ مسئلہ آپ کی نیابت اور سجادگی کا ہے اور آپ تصدیق اور اجازت بوعلی شاہ سے طلب کر رہے ہیں، آخر یہ معاملہ کیا ہے؟"

شمس الدین ترک نے مسکرا کر دیکھا اور جواب دیا" جلال الدین! تو میرا محرم راز ہے اور خوب جانتا ہے کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟"

جلال الدین نے عرض کیا" پھر مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس کا بقیہ حصہ پورا کر دوں!"

شمس الدین ترک نے جواب دیا" میں نے اجازت دی۔"

جلال الدین نے وہیں کھڑے آنکھیں بند کیں اور بہ آواز بلند جانے والوں سے کہا" دوستو! تم کہاں جا رہے ہو! اِدھر آؤ میرے پاس، میں بھی ساتھ چلوں گا اور یہ فیصلہ سب کے سامنے ایک ہی دفعہ میں ہو جانا چاہئے۔"

جب جلال الدین نے یہ کلمات ادا کئے اُس وقت جانے والے کہیں سے کہیں پہنچ چکے تھے۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں نے یہ تماشا بھی دیکھا کہ آٹھوں امیدوار بھاگے چلے آ رہے ہیں۔ اور وہ سب آ کر جلال الدین کے پاس کھڑے ہو گئے۔ ارادت مندوں کے ہجوم میں نعرۂ شوق بلند ہوا۔

جلال الدین ان سب کو اپنے ساتھ ہجوم کے باہر لے گئے اور ایک کھلی ہوئی جگہ پر کھڑے ہو کر پوچھا" کیا تم لوگوں کو اس کا کچھ اندازہ ہے کہ بوعلی شاہ تک پہنچنے کے لئے کتنا وقت درکار ہوگا۔"

آٹھوں نے مختلف جواب دیئے۔ کسی نے کہا" کل تک پہنچ ہی جائیں گے۔"

دوسرے نے کہا ''کل تک کیا معنی، میں اُنہیں آج رات ہی کو پکڑلوں گا۔''

تیسرا بولا ''خوب! گویا گھوڑے پر نہیں آپ دونوں کچھوے پر سفر کریں گے۔ مجھ کو وہاں تک پہنچنے میں تین چار ساعتیں لگیں گی۔''

چوتھے نے اس کا بھی مذاق اُڑایا ''تو گویا آپ بھی پیدل تشریف لے جائیں گے۔''

پانچویں نے کہا ''دو ساعتوں میں بہ آسانی پہنچا جاسکتا ہے۔

چھٹا بولا۔ ''بھائیو! میں حیران ہوں کہ تم سب کی عقلیں کہاں چلی گئیں۔ میں اس مسافت کے فاصلے سے زیادہ اچھی طرح واقف ہوں۔ ہم کتنے ہی تیز رفتار گھوڑے پر اس طرح سفر کریں کہ راہ میں کہیں نہ رُکیں تو بھی صبح تک ان کے پاس پہنچ سکیں گے۔''

ساتواں زور سے ہنسا، بولا ''بتانا تو سہی کہ اِن دنوں بوعلی شاہ ہیں کہاں؟ تم سب ان کے پاس کہاں پہنچو گے؟''

آٹھویں نے ساتویں کا مذاق اڑایا ''حالاں کہ اس سوال کا جواب تو خود بھی نہیں دے سکتا۔ دوسروں سے کیا پوچھتا ہے۔''

ساتویں نے برا مان کہا ''میں اس سوال کے جواب سے اچھی طرح واقف ہوں، اس لئے یہ سوال کیا۔

آٹھویں نے پوچھا ''تب پھر بتاؤ تو سہی کہ اِن دنوں بوعلی شاہ کہاں اقامت رکھتے ہیں؟''

ساتویں نے جواب دیا ''ضرور سونی پت تشریف لے گئے ہیں۔

جلال الدین نے ان سب سے خاموش رہنے کے لئے کہا تو ایک نے ان سے پوچھا ''بھائی جلال الدین! تم نے کیوں سکوت اختیار کررکھا ہے۔ ذرا بتانا تو سہی کہ اِن دنوں بوعلی شاہ کا کہاں قیام ہے؟

جلال الدین نے جواب دیا ''دوستو! میرے پاس تمہارے اِس سوال کا جواب موجود ہے اور میں اِس کا جو جواب دوں گا تم سب حسبِ عادت اس کا بھی مذاق اُڑاؤ گے اس لئے میں نے یہ مناسب خیال کیا کہ بوعلی شاہ جہاں بھی موجود ہیں ہم سب ایک ساتھ ان کی خدمت میں حاضری دیں۔''

ایک نے کہا ''بات تو معقول کہی لیکن یہ بھی تو معلوم ہو کہ وہ ان دنوں ہیں کہاں اور ہم سب ان کے پاس کب تک پہنچ جائیں گے؟''

جلال الدین نے جواب دیا ''وہ کہیں بھی ہوں لیکن یہ میرا ذمہ ہے کہ میں تم سب کو اسی وقت اسی لمحے وہاں پہنچادوں گا۔''

سب نے بہ یک آواز تعجب سے پوچھا ''اسی وقت اسی لمحے! کیا وہ یہیں کہیں ہمارے آس پاس ہی موجود ہیں؟

جلال الدین نے جواب دیا ''نہیں ایسی بھی کوئی بات نہیں۔''

کسی نے حیرت سے پوچھا ''پھر ہم کس طرح اسی وقت اسی لمحہ ان کے پاس پہنچ جائیں گے؟''

جلال الدین نے ان سب کو ایک قطار میں کھڑا کیا اور ان کے گھوڑے ایک طرف ہانک دئے۔ پھر ان سب کو حکم دیا ''دوستو! تم سب ولایت اور خلافت کے امیدوار ہو جس کا یہ مطلب ہوا کہ تم سب روحانی ارتقا میں اتنے آگے جاچکے ہو کہ اس کی مثال اور نظیر نہیں ملتی۔''

تقریباً سب ہی نے دبی آواز میں کہا ''اس میں کیا شک ہے!''

جلال الدین نے کہا ''میں کب شک کررہا ہوں'' پھر انہیں حکم دیا ''براہ کرم اپنی آنکھیں بند کرکے اس جگہ کو تلاش کرو، جہاں اِس وقت بوعلی شاہ تشریف رکھتے ہیں۔''

سب نے اپنی اپنی آنکھیں بند کرلیں اور کچھ دیر بعد آنکھیں کھولیں تو ہر ایک کے پاس سوال کے مختلف جواب تھے۔

جلال الدین نے پوچھا ''تم لوگوں نے مراقبے میں جو کچھ بھی دیکھا ہے کیا وہ مجھ کو بھی دکھا سکتے ہو؟''

اب سب ہی بغلیں جھانکنے لگے اور کسی نے بھی ہنکاری نہیں بھری۔

جلال الدین نے کہا ''دوستو! جو کام تم نہیں کرسکتے اس کو میں انجام دینا چاہتا ہوں۔ یعنی میں تمہیں وہ جگہ دکھا دینا چاہتا ہوں جہاں اِس وقت بوعلی شاہ قلندر تشریف رکھتے ہیں۔''

چھ نے منہ بنایا اور دو نے خوشی سے اجازت دے دی۔

جلال الدین مجھے اس جگہ کی سیر کرادو۔''

''جلال الدین نے کہا ''دوستو! میں تمہیں حکم نہیں دے رہا ہوں بلکہ درخواست کررہا ہوں کہ اپنی اپنی آنکھیں ایک بار پھر بند کرلو تاکہ میں تمہیں بوعلی شاہ کے پاس پہنچادوں۔''

آٹھوں نے بے چون و چرا اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ چند لمحوں بعد جلال الدین نے کہا ''اب آنکھیں کھول دو اور دیکھو کہ اِس وقت تم سب کس کے سامنے کھڑے ہو؟''

ان سب نے اپنی اپنی آنکھیں جو کھولیں تو یہ دیکھ کر حیران و پریشان ہوگئے کہ وہ ایک جنگل میں کھڑے ہیں اور وہیں ایک

جھونپڑی میں بوعلی شاہ آرام فرما ہیں۔
پلک جھپکنے میں اتنی دور آجانا ہر ایک کے لئے حیران کن تھا۔ بات ختم ہو چکی تھی۔ اسی وقت بوعلی شاہ جھونپڑی سے باہر تشریف لائے اور ان سب سے فرمایا ''کیا جلال الدین کے استحقاق کے لئے کچھ کہنے کی اب بھی ضرورت باقی ہے؟''

آٹھوں نے بالاتفاق کہا ''حضرت! ہم سب اپنی زندگی اور زیادتی پر نادم ہیں۔'' پھر پوچھا ''حضرت اس جنگل کا کیا نام ہے؟''

بوعلی شاہ نے جواب دیا ''اس کو بڈھ کھیڑہ کا جنگل کہتے ہیں۔ کرنال شہر یہاں سے قریب ہی واقع ہے۔''

ہر شخص نے سراسیمہ ہو کر دوسرے کو دیکھا۔

جلال الدین نے بوعلی شاہ سے عرض کیا ''حضرت! یہاں سے واپس جانے کو جی نہیں چاہتا لیکن پانی پت میں حضرت شمس الدین ترک ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔ اگر اجازت دیں تو ہم لوگ واپس چلے جائیں۔''

بوعلی شاہ نے جواب دیا ''تم لوگ واپس جاسکتے ہو۔''

جلال الدین نے اپنے ساتھیوں سے کہا ''حضرات! اپنی اپنی آنکھیں بند کر لیں اور جب تک میں اجازت نہ دوں آنکھیں بند رکھیں۔''

انہوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ ذرا دیر بعد جلال الدین نے کہا کہ اپنی اپنی آنکھیں کھول دیں۔

انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور خود کو شمس الدین ترک کی مجلس کے باہر موجود پا کر ایک بار پھر ورطۂ حیرت میں ڈوب گئے۔ جلال الدین ان سب کو اپنے پیر و مرشد کی مجلس میں لے گئے۔ شمس الدین ترک نے پوچھا ''کیا فیصلہ ہوا؟ کس کو فضیلت ملی؟''

سب نے بالاتفاق جواب دیا ''حضرت! جلال الدین ہمارے سرخیل ہیں اور ہم سب اس پر شرمندہ ہیں کہ ہم نے اتنی جسارت کیوں کی؟''

شمس الدین ترک نے اعلان کر دیا ''میں جلال الدین کو اپنا خلیفہ اور سجادہ نشین مقرر کرتا ہوں۔''

اہل مجلس نے خوشی میں نعرۂ تحسین بلند کیا اور سب کی موجودگی میں آپ کو خرقۂ خلافت عطا کیا گیا۔

آپ نے شمس الدین ترک کی وفات کے بعد اپنا کام اور تیز کر دیا اور انسانوں کی ہدایت اور خدمت میں مشغول ہو گئے۔ لنگر جاری رہا اور ضرورت مندوں کی مال و زر سے بھی مدد کی جانے لگی۔ آپ کی سخاوت اور دریا دلی کا شہرہ دور دور تک پھیل گیا۔

آپ کے بچے سیانے ہو رہے تھے۔ سب سے بڑا لڑکا تھا۔ آپ کے پاس دوسروں کے لیے تو بہت کچھ تھا لیکن خود غربت میں گزر بسر کرتے۔ آپ کے دسترخوان پر دونوں وقت سینکڑوں آدمی کھانا کھاتے تھے۔ آپ کسی کو بھوکا یا پریشان نہیں دیکھ سکتے تھے۔ آپ کے حاسدوں کا آپ پر کوئی بس نہ چلا تو آپ کے لڑکے کو ورغلانا شروع کر دیا۔

ایک کائیاں اور حاسد شخص نے آپ کے صاحب زادے سے دوستی کر لی اور بہت زیادہ آنے جانے لگا۔ آپ نے اپنے بیٹے کو سمجھایا کہ اس شخص سے ہوشیار رہنا۔ کیوں کہ مجھ کو اس کی نیت میں فتور دکھائی دیتا ہے لیکن بیٹے پر باپ کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ یہ بات حاسد شخص کو بھی معلوم ہو گئی۔ اس نے آپ کے صاحب زادے سے کہا ''پیرزادے! میں آپ کے باپ کا بے حد ادب کرتا ہوں۔ مگر میرا خیال ہے کہ ان کا دل میری طرف سے صاف نہیں ہے۔''

صاحب زادے نے جواب دیا ''تو میرے باپ پر الزام نہیں لگا سکتا، کیوں کہ میں خوب جانتا ہوں کہ خدا کی مخلوق سے ان کو جتنی محبت ہے دوسرا کوئی اس میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔''

حاسد شخص نے کہا ''واہ مرشد زادے آپ تو برا مان گئے، حالاں کہ میں نے کوئی ایسی بات تو کہی نہیں جو آپ کو یا کسی اور کو بری لگے میں نے تو ایک حقیقت بیان کر دی ہے''

صاحب زادے نے جواب دیا ''تو جس بات کو تو حقیقت کہہ رہا ہے میں اس کو تیری زیادتی اور الزام سمجھ رہا ہوں۔''

حاسد نے عرض کیا ''اچھا مرشد زادے! اگر آپ کے والد واقعی مخیر اور سخی ہیں تو میں ان کی سخاوت اور مخیری کا امتحان لے لیتا ہوں اور پھر دیکھتا ہوں کہ آپ کے باپ کتنے پانی میں ہیں۔''

یہ شخص یہاں سے اٹھ کر آپ کی خدمت میں جا بیٹھا اور دل میں جو خواہش تھی اس کے اظہار کے لئے پیرایۂ بیان سوچنے لگا۔ آپ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور پوچھا ''اے شخص تو یہاں کس لئے آیا ہے؟''

اس نے جواب دیا ''حضرت! چھل فریب، عیاری اور مکاری تو مجھے آتی نہیں اس لئے جو کچھ کہوں گا زبان سے صاف صاف کہوں گا۔

آپ کے در سے سینکڑوں کو کھانا اور حاجت مندوں کو مال و زر مل جاتا ہے۔ میں کئی دن سے اپنے بیس عدد مہمانوں سمیت پریشان ہوں۔ مالی حالت اتنی سقیم ہے کہ خود مجھ کو اپنا کھانا کھانے میں دشواریاں پیش آتی ہیں۔" آپ نے فرمایا "اے شخص اس طولانی تمہید سے کیا حاصل؟ آخر اپنی گفتگو میں وہ بات کیوں نہیں لیتا جس کے لئے تو مارا پھر رہا ہے۔"

اس شخص نے کہا "تب پھر آپ مجھ پر یہ کرم کر دیجئے کہ میں اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کی خدمت کر سکوں۔"

آپ نے فرمایا "اچھا، آج تو تو جس کام سے آیا ہے اس کو پورا کر، بقیہ کے لئے دو دن بعد دیکھا جائے گا۔"

اس شخص نے مکاری سے عرض کیا "حضرت آپ نے جو کچھ فرمایا سر آنکھوں پر۔ میں اپنے مہمانوں کو یہاں کب تک لے آؤں؟"

آپ نے فرمایا "میں نے کہہ جو دیا کہ جب جی چاہے، مجھ کو کوئی اعتراض نہیں۔"

وہ شخص بھاگا بھاگا گیا اور چند ساعتوں میں پچاس آدمیوں کو لے آیا اور آتے ہی عرض کیا "حضرت میں اپنے مہمانوں کو لے آیا۔"

آپ نے اس شخص سے کہا "تب پھر دیکھتا کیا ہے، ان سب کو دسترخوان پر بٹھا دے کیوں کہ ان میں سے کئی نے کئی وقت سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے۔"

اس شخص نے آپ کو سر سے پاؤں تک غور سے دیکھا اور پوچھا "حضرت آپ نے میرے آدمیوں پر ایک قسم کا الزام لگایا ہے، حالاں کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے لائے ہوئے آدمیوں میں سے ایک نے بھی فاقہ نہیں کیا۔"

آپ نے خاموشی اختیار کی۔ اس شخص نے آپ کو دوبارہ چھیڑا۔ "حضرت آپ خدا کی بارگاہ میں زیادہ قربت رکھتے ہیں، کیا خدا آپ سے یہ نہیں پوچھ سکتا کہ آپ اپنے بندوں پر الزام کیوں لگاتے ہیں۔"

آپ نے جواب دیا "افسوس کہ میں نے کوئی الزام نہیں لگایا۔"

اس شخص نے کہا "کیا ابھی ابھی آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ان میں سے کئی، کئی وقتوں سے بھوکے ہیں؟"

"ہاں میں نے یہ بات کہی تھی اور اس لئے کہی تھی کہ یہ ایک واقعہ ہے۔"

اس شخص نے ہٹ دھرمی اختیار کی "اس مجلس کے جس شخص نے کئی وقتوں سے کچھ نہیں کھایا کیا آپ اس کو یہاں ہم دونوں کے پاس بلوا سکتے ہیں؟"

آپ نے جواب دیا "کیوں نہیں۔ کیوں نہیں۔ ابھی لے۔"

اس کے بعد آپ نے مجلس کی طرف اپنا منہ کیا اور زیر لب ارشاد ہوا "اے لوگوں تم میں سے کئی نے کئی وقتوں سے کچھ نہیں کھایا۔ پس ایسے تمام افراد پہلے میرے پاس آئیں اس کے بعد کھانا کھائیں۔"

اس وقت تقریباً بائیس آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا "حضرت ہم آپ کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتے۔ ہم سب تین وقتوں کے بعد یہ کھانا کھا رہے ہیں۔"

حاسد نے ان میں سے چند کو سرگوشی میں سمجھانے کی کوشش کی "تمہاری غیرت کہاں چلی گئی کہ اپنے فاقوں کا اعلان کر رہے ہو۔"

ایک نے جواب دیا "اے شخص اگر اس وقت تو ہماری جگہ ہوتا تو بھی یہی روش اختیار کرتا اور یہی کہتا جو ہم کہہ رہے ہیں۔"

وہ شخص بہت شرمندہ ہوا اور جب سب کھانا کھا چکے تو اس نے منافقت سے درخواست کی "حضرت! جب آپ نے ان کے حال پر اتنا کرم کیا ہے تو ان سب کی کچھ مالی مدد بھی فرما دیجئے کہ یہ اپنے کھانے پینے کی ضروریات کے علاوہ بعض دوسری ضرورتیں بھی پوری کر لیں۔"

آپ نے سکوت اختیار کیا، وہ شخص سمجھا کہ آپ مالی مدد دینے کے لائق نہیں اس لئے خاموشی اختیار کر لی، چنانچہ وہ بہت خوش ہوا اور دل میں یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ یہاں سے نکلتے ہی لوگوں کو بتائے گا کہ جلال الدین کسی نہ کسی طرح بھوکوں کا پیٹ تو بھر سکتے ہیں لیکن انکے اس دعوے میں کوئی صداقت نہیں کہ وہ حاجت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں اور اہلِ غرض کی مالی مدد کیا کرتے ہیں۔ وہ یہ باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ آپ نے اعلان کیا "اے شخص تو اس وقت کہاں ہے؟"

اس نے گھبرا کر جواب دیا "حضرت اس وقت تو میں آپکے پاس ہی موجود ہوں اور آپ کے سوال پر حیرت زدہ ہوں۔"

آپ نے کہا "نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ تو جو کچھ سوچ رہا ہے میرے رب نے اس کو میرے قلب میں منعکس کر دیا ہے۔"

اس کے بعد آپ نے حکم دیا "وہ تمام حضرات جو کھانا کھا رہے

تھے رخصت ہونے سے پہلے اپنے حصے کی رقم بھی لیتے جائیں۔''

چنانچہ آپ نے ان سب کو خانقاہ کے باہر ایک نامکمل دیوار کی طرف بھیجتے ہوئے کہا۔''اِس دیوار کی اینٹوں کو ہٹاؤ اور جو کچھ اس کے نیچے پاؤ، لے لو۔''

ان لوگوں نے حکم کی تعمیل میں باری باری اینٹیں جو جو ہٹائیں تو انہیں چار چار طلائی سکے ملے اور یہ زرد سکے ایسے چمک رہے تھے گویا ابھی ابھی دارالغرب سے لائے گئے ہوں۔ کھانا کھانے کے بعد سونے کے سکوں کی یافت نے انہیں باغ باغ کر دیا اور سب آپ کا قصیدہ پڑھتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

حاسد کو اپنی شکست کا بڑا صدمہ ہوا اور اس نے ایک بار پھر یہ فیصلہ کیا کہ مایوسی کی ضرورت نہیں میں ان کو شکست ضرور دوں گا۔''

اس شخص کے آپ کے بیٹے سے تعلقات تو تھے ہی اتفاق سے اسی دوران اس شخص کی ایک ایسے آدمی سے ملاقات ہوگئی جو اس بات کا مدعی تھا کہ وہ کیمیا گر ہے اور سونا بنالیتا ہے۔ اس شخص نے کیمیا گر سے دوستی کر لی اور ایک دن جلال الدین کے صاحب زادے سے کہا ''مرشد زادے میں آپ کے والد کے حسنِ اخلاق اور مخیّری کا دل سے قائل ہوں لیکن ایک بات مجھے اور میری طرح دوسرے لوگوں کو بہت دکھ پہنچاتی ہے اور ایک مدت سے میں فکر میں تھا کہ اس کا ازالہ کروں۔''

آپ کے صاحب زادے نے پوچھا ''میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔''

اس شخص نے جواب دیا ''بات کوئی خاص نہیں ہے۔ آپ کے والد کو خدا نے کیا نہیں دیا۔ سب کچھ موجود ہے، اگر وہ چاہیں تو آپ کو، آپ کی ماں اور بھائی بہنوں کو سونے کے محل میں آباد کر دیں۔ لیکن معلوم نہیں کیوں انہیں آپ لوگوں کی فکر نہیں۔''

مرشد زادے نے کہا ''میرے والد صاحب جو سلوک کرتے ہیں وہ وہی ہوتا ہے جس کے ہم سب مستحق ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ ہم لوگ عیش و عشرت اور آرام کے عادی ہو کر خدا کو بھول جائیں، ورنہ اگر وہ چاہیں تو ہم سب کو ایسا عیش کرا دیں کہ شاید شہزادے تک اس سے محروم رہتے ہوں۔''

حاسد نے عرض کیا ''مرشد زادے! معاف کرنا۔ میں آپ کے اس خیال سے اتفاق نہیں کرتا۔ اس لئے میں آپ کو ایک کیمیا دان سے ملانا چاہتا ہوں۔ یہ کیمیا دان آپ کو سونا بنا کر دکھائے گا۔ آپ اس سونے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور وہ سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں جس سے آپ کے والد نے آپ کو اب تک محروم رکھا ہے۔''

مرشد زادے نے پوچھا ''کیا وہ کیمیا دان واقعی سونا بنالیتا ہے؟''

اس نے جواب دیا ''میں نے جو کچھ کہا ہے اس کو عملاً دکھا بھی دوں گا۔''

مرشد زادے نے کہا ''کیا وہ اپنا ہنر ہمیں بھی سکھا سکتا ہے؟''

''کیوں نہیں، کیوں نہیں۔'' حاسد بے حد خوش تھا کہ اس کا وار کارگر پڑا۔

مرشد زادے نے اضطراب سے کہا ''تب پھر اس کو مجھ سے جلد از جلد ملا دو میں کیمیا دان بننا چاہتا ہوں۔''

دو دن بعد وہ شخص آیا اور مرشد زادے کو مطلع کیا کہ وہ کیمیا دان کل آئے گا اور آپ کو کیمیا گری سکھانے لگے گا۔

مرشد زادے پر یہ حیرت طاری تھی کہ آدمی کیا نہیں کر سکتا۔ سونا بنانے کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کو زیادہ محنت مشقت کی ضرورت نہیں۔ بس سونا بنانا شروع کر دے اور مال دار انسان بن جائے۔ دو دن گزرنا دشوار ہو گیا۔ معلوم نہیں کیوں اس کے دل میں خیال آیا کہ اس کیمیا گر کا ذکر باپ سے بھی کر دیا جائے اور انہیں یہ بتایا جائے کہ اس دنیا میں ایسے باکمال لوگ بھی موجود ہیں۔

بیٹا باپ کے سامنے اس وقت پہنچا جب کہ وہ اپنے مریدوں اور ارادت مندوں کو نصیحتیں اور ہدایتیں فرما رہے تھے۔ بیٹا باپ کے دائیں طرف بیٹھ گیا۔ وعظ کے خاتمہ پر آپ نے بیٹے سے پوچھا ''مجھ سے کوئی کام؟ کچھ کہنا سننا ہے؟''

صاحب زادے نے رک رک کر جواب دیا ''بادا جان! اگر آپ اجازت دیں تو میں آج آپ سے ایک ایسے موضوع پر بات کر لوں، جس پر آج تک کوئی بات نہیں ہوئی۔''

آپ نے مسکرا کر جواب دیا ''میں تیرا انتظار کر رہا تھا کیوں کہ جس موضوع پر تو بات کرنے آیا ہے اس پر میں خود بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔''

بیٹے نے پوچھا ''بادا جان! گستاخی تو ضرور ہوگی لیکن میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو خدا نے جو مرتبہ عطا فرمایا ہے اور

جو کچھ مرحمت فرمایا ہے کیا اس میں ہمارے لئے کچھ بھی نہیں؟''

باپ نے بڑی مشفقانہ نظر سے بیٹے کی طرف دیکھا اور کہا ''رک کیوں گئے؟ بات پوری کرلو۔ میں جواب بعد میں دوں گا۔''

بیٹے نے کہا ''باوا جان! ہم بھائی بہن یہ دیکھتے ہیں کہ آپ دوسرے حاجت مندوں کی تو خوب مدد کرتے ہیں لیکن گھر کے ماحول سے پریشان اور عسرت کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن ہم لوگ اس آسودگی اور عیش وآرام کے مستحق نہیں جو دوسروں کو میسر ہے؟''

آپ نے کہا ''یہ تو نہیں۔ کوئی اور بول رہا ہے۔ خیر، اور کیا کہنا ہے؟ جلدی بتا۔''

بیٹے نے جواب دیا ''باوا جان! ہم سب آپ کے دست نگر ہیں، اس لئے آپ سے یہ شکایت نہیں کر سکتے کہ آپ ہمیں دنیاوی آسودگی سے محروم کیوں رکھے ہوئے ہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو اتنی اجازت دے دیں کہ میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کروں۔''

باپ نے پوچھا ''اچھا اگر میں تجھ کو پاؤں پر کھڑا ہونے کی اجازت دے دوں تو تو اپنے لئے کس پیشے کو پسند کرے گا؟''

بیٹے نے جواب دیا ''باوا جان! میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ نہ تو میں کسی قسم کی ملازمت کروں گا اور نہ کسی قسم کی تجارت میں حصہ لوں گا۔''

''پھر کیا کرے گا؟''

''باوا جان! میں کیمیا گری کرنا چاہتا ہوں، میں سونا بناؤں گا اور دنیا کو یہ بتاؤں گا کہ انسان کتنا عظیم ہے اور یہ سب کچھ کرسکتا ہے کیوں کہ کیمیا گری کوئی آسان اور معمولی کام نہیں ہے۔''

باپ کے ہونٹوں پر شوخ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ فرمایا ''بیٹے! میں نے جو کچھ تیری زبان سے سنا، اس کا پہلے سے علم تھا۔ قصہ دراصل یہ ہے کہ تیری زبان میں جو شخص باتیں کررہا ہے۔ وہ میرا حاسد ہے۔ خدا اس کو ہدایت دے اور راہ راست پر لائے۔ وہ مجھے تو شرمندہ نہیں کرسکا۔ اب اس نے مجھے تیرے ذریعہ سے شرمندہ کرنے کی کوشش شروع کردی لیکن انشاءاللہ وہ اس میں بھی ناکام رہے گا۔''

بیٹے نے اس بار پھر اصرار کیا ''باوا جان! اگر میں کیمیا گری سیکھ جاؤں تو کیسا رہے گا؟''

آپ نے جواب دیا ''کیمیا گری کرکے کیا کروگے؟ اگر تو سونے چاندی سے محبت کرتا ہے تو تیرا باپ تیرے لئے تو جس چیز کو چاہے اس کو سونا بنادے۔''

بیٹے نے معصومیت سے پوچھا ''کیا آپ بھی کیمیا گر ہیں؟''

باپ نے جواب دیا ''میں کیمیا گر نہیں۔ مجھ کو کیمیائے سعادت آتی ہے۔'' اس کے بعد پتھر کے ایک ٹکڑے پر تھوک دیا اور بیٹے سے کہا ''اس پتھر کو اٹھا لے کیوں کہ میں نے اپنے تھوک سے اس کو سونا بنا دیا ہے۔''

بیٹے نے پتھر کا ٹکڑا اٹھایا تو وہ واقعی سونے کا ہوچکا تھا۔ اس کا حیرت سے برا حال ہوگیا۔

باپ نے اس کے حیرت زدہ دل پر ایک تازیانہ رسید کیا۔ فرمایا ''صاحب زادے! کیمیا گری سے تجھ کو کیا حاصل ہوگا؟ میں تو تجھے کیمیائے سعادت بخشوں گا۔ کیمیا گری شعبدہ بازی ہے جو انسان کو خوار بھی کردیتی ہے۔''

حاسد نے جب کیمیا گر کو مرشد زادے سے ملایا تو اس نے دونوں کو مخاطب کرکے کہا ''جناب والا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں کیمیا گر نہیں بنوں گا کیوں کہ اس شعبدے کی اب میرے دل میں پہلے جیسی عزت نہیں رہی۔''

حاسد نے حیرت سے پوچھا ''شعبدہ؟ کیسا شعبدہ؟''

مرشد زادے نے جواب دیا ''ہاں اب میں کیمیا گری کو شعبدہ ہی سمجھنے لگا ہوں۔''

کیمیا گر کو غصہ آیا۔ اپنے ساتھی سے کہا ''کیا تو یہاں مجھ کو ذلیل وخوار کرنے لایا تھا؟''

حاسد نے جواب دیا ''میری سمجھ میں یہ بات خود بھی نہیں آرہی کہ اس وقت مرشد زادے کو کیا ہوگیا ہے؟''

مرشد زادے نے پتھر کا سونا بن جانے والا ٹکڑا اُن دونوں کی طرف بڑھا دیا اور کہا ''اس ٹکڑے کو دیکھ، پہلے یہ پتھر تھا مگر اب سونا بن چکا ہے۔''

کیمیا گر نے اُس کو اُلٹ پلٹ کر دیکھا اور اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ پوچھا ''میاں صاحب زادے! میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس پتھر کے ٹکڑے کو سونا کس نے بنایا؟''

مرشد زادے نے جواب دیا ''میرے باوا جان نے!''

کیمیا گر نے پوچھا ''ذرا اس کی ترکیب تو پوچھ لینا باوا جان

سے، شاید اس طرح سونا سستا پڑ جائے۔"
مرشد زادے نے جواب دیا "نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ میرے باوانے اس پتھر پر تھوک دیا تھا۔ اس تھوک سے یہ سونے کا ٹکڑا بن گیا۔ لیکن اب میں یہ نہیں یقین کرتا کہ لوگ کیمیا گر بن کر خود کو دولت مند بنانے کی کوشش کریں گے اور اس میں کامیاب بھی ہوجائیں گے۔

اب کیمیا گر اور اس کا حاسد اور سازشی دوست بھی جلال الدین سے مرعوب و متاثر ہو چکے تھے۔ دونوں ہی نے درخواست کی "مرشد زادے! تم ہم پر یہ کرم کرو کہ اپنے باوا جان کے پاس لے چلو تا کہ ہم ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کریں۔"
لڑکے نے جواب دیا "پہلے میں باوا جان سے اجازت تو لے لوں کہ وہ تم دونوں سے ملنا پسند بھی کریں گے یا نہیں۔"
کیمیا گر نے کہا "میں تمہارے ساتھ چلوں گا اور اس وقت تک خانقاہ کے باہر کھڑا رہوں گا جب تک کہ مجھے اِذنِ باریابی نہیں مل جائے گا۔"

دونوں آدمی مرشد زادے کے ساتھ خانقاہ پہنچے اور بیٹے نے دونوں کو تو باہر ہی کھڑا کیا اور خود باپ کے پاس چلا گیا اور عاجزی سے کہا "باوا جان! کیمیا گر اور اس کا ساتھی دونوں آپ کی ملاقات کو حاضر ہوئے ہیں اور باریابی کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔"
آپ نے مسکرا کر جواب دیا "میں تو ان کے آنے کا انتظار ہی کر رہا ہوں۔ انہیں فوراً میرے پاس لاؤ۔"
بیٹا باہر گیا اور دونوں کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوا۔
دونوں نے جلال الدین کو دور سے دیکھا تو بے قابو ہو گئے اور لڑکھڑاتے ہوئے ان کے قدموں میں جا گرے۔
آپ نے دونوں کو اٹھایا اور پوچھا "کیا بات ہے؟ تم دونوں پریشان کیوں ہو؟"

حاسد نے جواب دیا "پیر و مرشد! میں نے آپ کے خلاف زبان بھی کھولی ہے اور کام بھی کیا ہے۔ اگر آپ چاہتے تو بددعا دے کر مجھ کو تباہ و برباد کر دیتے لیکن آپ نے ہمیشہ شفقت اور محبت سے کام لیا ہے۔ میں اپنی کینہ توزی اور حسد پر شرمندہ ہوں۔"
آپ نے فرمایا "چوں کہ میں جانتا تھا کہ ایک نہ ایک دن تیری اصلاح ہو جائے گی اور تو اپنی حرکتوں سے باز آجائے گا۔ اس لئے میں نے ہمیشہ ہی تیرے حق میں ہدایت کی دعا کی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری دعا قبول ہو گئی۔"
کیمیا گر نے کہا "اور حضرت! میرے بارے میں کیا ارشاد ہے؟"

آپ نے جواب دیا "میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں کہ تو کیمیا گری چھوڑ دے اور کیمیائے سعادت حاصل کر۔"
کیمیا گر نے عرض کیا "آپ جو کچھ فرمائیں گے میں اس پر عمل کروں گا۔"

ان دونوں نے آپ کا تقرب حاصل کیا اور تصوف میں بڑا مرتبہ پایا۔ آپ بھی ہمیشہ ان دونوں پر بہت مہربان رہے۔

ان ہی دنوں بارہ بنکی کے قصبہ ردولی میں شیخ احمد عبدالحق کا نام بڑی عزت سے لیا جا رہا تھا۔ انہوں نے اپنی تعلیم و تربیت کے لئے پانی پت کا سفر کیا تا کہ جلال الدین سے مدد لے کر کوئی اعلیٰ منصب حاصل کریں۔ آپ کو شیخ عبدالحق کی آمد کا پہلے سے پتہ چل چکا تھا۔ چنانچہ اسی دن سے آپ نے عبدالحق کا انتظار شروع کر دیا۔ جس دن عبدالحق نے اپنا سفر شروع کیا تھا آپ نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ اللہ کا ایک برگزیدہ بندہ آرہا ہے اس کا شاندار استقبال کیا جائے۔
جس وقت احمد عبدالحق نے پانی پت میں قدم رکھا آپ نے اُسی وقت اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ چند گھوڑوں پر ساز اور زینیں کس دی جائیں اور نہایت پرتکلف دسترخوان بھی لگا دیا جائے کیوں کہ آنے والا بھوکا بھی دکھائی دیتا ہے۔
آپ کے مریدوں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا "حضرت آپ کس آنے والے کی بات کر رہے ہیں؟"
آپ نے جواب دیا "آنے والا جب آئے گا تو اس کو سب ہی دیکھ لیں گے۔ بس وہ آنے ہی والا ہے۔"
اس دن آپ نے نہ صرف یہ کہ دروازے پر دو گھوڑے کھڑے کروا دئے اور نہایت شان دار کھانے پکوا کر تیار رکھے بلکہ خانقاہ اور مکان کو دلہن بنا دیا۔ احمد عبدالحق جب خانقاہ کے در پر پہنچے تو یہاں کی شان و شوکت دیکھ کر دل برداشتہ ہو گئے۔ اپنے دل میں کہا میں کس کے پاس آ گیا ہوں جو شخص شان و شوکت کا اتنا دل دادہ ہو وہ محبت الٰہی کا کیا دم بھرے گا لیکن پھر بھی اندر داخل ہوئے۔ ان کو فوراً ہی دسترخوان کے سامنے پہنچا دیا گیا۔ شان دار اور لذیذ کھانوں کی خوشبو

نے دل و دماغ میں ہلچل مچادی اور اسی لمحے ایک بار پھر دل میں یہی خیال آیا کہ دنیاوی شان و شوکت کا دل دادہ اللہ سے کس طرح محبت کرے گا۔ انہوں نے کراہت سے مونہہ پھیر لیا اور کسی سے کچھ کہے بغیر باہر نکل گئے۔

سارا دن چلتے رہے اور شام سر پر آگئی۔ کسی سے پوچھا ''بھائی یہ کون سی جگہ ہے؟''

جواب ملا ''پانی پت!''

''پانی پت؟'' وہ حیرانی سے بولے ''میں صبح سے شام تک مسلسل چلتا رہا ہوں اور ابھی تک پانی پت ہی میں موجود ہوں۔''

انہوں نے رات وہیں بسر کی اور دوسرے دن پھر چل پڑے۔ چند ساعتوں بعد انہیں شبہ گزرا کہ وہ راستہ بھول چکے ہیں اور پتہ نہیں کدھر اور کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے ادھر اُدھر اس نیت سے دیکھا کہ اگر کوئی شخص نظر آجائے تو اس سے پتہ معلوم کریں۔ سامنے ایک خشک درخت پر ایک شخص کو بیٹھے دیکھا جس کے سر پر کلاہ رکھی تھی۔ آپ نے اس کے قریب جا کر پوچھا ''جناب! میں راستہ بھول چکا ہوں۔ میری رہنمائی کریں تاکہ میں اپنا راستہ پا جاؤں۔

اس شخص نے جواب دیا ''نوجوان! تو نے اپنا راستہ تو اسی وقت اور اسی لمحے گم کر دیا تھا جب تو نے جلال الدین کی خانقاہ کو چھوڑا تھا۔ تجھ کو ان کا در نہیں چھوڑنا چاہئے تھا۔''

احمد عبدالحق نے کہا ''میں نے جس در کو چھوڑا تھا وہاں امارت کے نشانات تھے۔ میں اُس جال سے باہر آگیا۔''

اس شخص نے جواب دیا ''میں پھر یہی کہوں گا کہ تو نے غلطی کی ہے اور اگر میری باتوں کی تائید چاہتا ہے تو ان دو آدمیوں سے پوچھ لے جو ادھر ہی چلے آرہے ہیں۔''

احمد عبدالحق نے آنے والوں کی طرف دیکھا۔ یہ دونوں مشائخ نظر آرہے تھے۔ وہ ان دونوں کے پاس گئے اور پوچھا ''بھائیو! میں راستہ بھول گیا ہوں میری رہنمائی فرمایئے۔''

اُن دونوں نے بیک آواز دبنگ زبان میں جواب دیا ''جلال الدین کا در اپنی مرضی سے چھوڑنے کے بعد راہ کے گم ہو جانے کا شکوہ وملال کیوں۔ تیرا ہر راستہ تجھ کو جلال الدین کے در پر پہنچائے گا۔''

اب تو احمد عبدالحق کو یقین ہو گیا کہ انہوں نے جلال الدین کا در چھوڑ کر سخت غلطی کی ہے۔ انہوں نے واپسی کا ارادہ کیا اور آخر کار جلال الدین کی خانقاہ کی طرف چل پڑے، تھوڑا سا شک اب بھی ان کے دل میں موجود تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دل میں کہا ''میں ان کو اس وقت بزرگ مانوں گا جب وہ اپنی کلاہ کو شمس الدین ترک کے مزار سے چھو کر میرے سر پر رکھیں گے اور کھانے میں حلوہ ضرور شامل کریں گے۔'' آخر ایک دن یہ دوبارہ جلال الدین کی خدمت میں پہنچ گئے۔

جلال الدین انہیں دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھے اور شمس الدین ترک کے مزار پر لے گئے۔ پھر اپنی کلاہ سر سے اتار کر مزار سے مس کی اور احمد عبدالحق کو پہنا دی۔ ابھی اس سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ ایک شخص روضہ میں داخل ہوا اس کے شانے پر حلوے کی طشت رکھی ہوئی تھی۔ اس نے طشت جلال الدین کے حوالے کرتے ہوئے کہا ''حضرت یہ نیاز دلوائی گئی تھی اس لئے میں یہ حلوہ آپ کے لئے لے آیا۔''

آپ نے جواب دیا ''میں حلووں کا شوق رکھتا تو ہوں لیکن اس قدر بھی نہیں کہ ندیدے پن کا مظاہرہ کروں۔''

احمد عبدالحق نے کہا ''حلوے کے لئے بہت زیادہ بے چین میں خود تھا، ورنہ یہ سوچنے کی بات ہے کہ اس وقت یہاں حلوہ کیوں آیا؟ نہ آتا لیکن میں خوب جانتا ہوں کہ یہ چکر کس کی ایما پر چل رہا ہے۔''

جلال الدین نے کہا ''اللہ بڑی شان والا ہے۔''

حلوہ کھا چکنے کے بعد جلال الدین نے حق حق کا نعرہ بلند کیا اور اس نعرے میں احمد عبدالحق نے بھی ساتھ دیا۔

کچھ دیر بعد احمد عبدالحق نے پوچھا ''جناب آپ تو میرے حق میں چند نعرے لگوا سکتے ہیں۔''

جلال الدین نے جواب دیا ''میں نے تیرے حق میں جو دعا کی ہے اس کے نتیجہ میں میرا سلسلہ تجھ سے چلے گا اور تو بلند مرتبہ پائے گا۔''

بعد میں احمد عبدالحق نے گزارش کی ''حضرت جب تک یہاں موجود رہوں گا، آپ سے یہی خواہش کروں گا کہ آپ میرے حق میں بھی دعا فرمائیں کہ مال و زر سے متنفر رہوں۔''

آپ نے دعا مانگی اور جواب دیا ''مال و زر سے تنفر تو تیری سرشت ہے۔ تو مطمئن رہ، خدا تجھ کو ہمیشہ سرخ رو رکھے گا۔''

جلال الدین کبیر الاولیا نے بڑی لمبی عمر پائی۔ کہتے ہیں ۵۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۶۵ھ میں وصال فرمایا۔ گویا ایک سو ستر سال کی عمر پائی۔ آپ نے فیروز شاہ تغلق کے عہد میں وفات پائی اور پانی پت میں آپ کا مزار آج بھی مرجع خلائق ہے۔ ☆

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہوسکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہوکر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/300 روپے

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/500 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں۔**

اعلان کنندہ:۔ روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند 24775 فون نمبر 22682

عجیب وغریب داستان

بارہویں قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

زیادہ کی طلب میں اپنے کام کو چھوڑ دینے کے نقصان میں

رائے داشلیم نے اس حکمت آموز داستان کو سننے کے بعد فرمایا کہ اے برہمن خوش تقریر آپ نے اس بدکردار شیرنی کا قصہ سنا کر مکافات عمل پر واضح روشنی ڈالی ہے۔ اب آپ سے التجا ہے کہ مہربانی فرما کر گیارہویں وصیت سے متعلق کوئی قصہ بیان فرمائیں جس میں اس شخص کا حال مذکور ہو جو زیادہ کی ہوس میں اپنے کام چھوڑ کر اپنے خلاف طبیعت کام میں لگ گیا ہو اور اس طرح اس نے تباہی کو دعوت دی ہو۔

برہمن بید پائے نے فرمایا کہ عالم پناہ خدا آپ کی عمر دراز کرے، بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ ہر کام کے لئے کوئی آدمی مقرر ہے اور ہر موقع کے لئے کوئی گفتگو موزوں ہوتی ہے۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جس کام میں لگا دیا ہے اس میں کوشش کر کے مہارت اور کمال حاصل کرے۔ جو آدمی زیادہ کی ہوس میں اپنے قدیم پیشے کو چھوڑ کر کوئی مخالفِ طبیعت کام کرنے لگتا ہے اور اپنے موروثی علم سے بے پروائی برتتا ہے وہ آگے چل کر تردد اور پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آدمی اپنے کام میں ثابت قدم رہے اور زیادہ کی طلب میں دست ہوس نہ دراز کرے ورنہ اس کا انجام برا ہی ہوگا۔ اس سلسلے میں مجھے ایک عبرانی زبان بولنے والے زاہد اور اس کے حریص مہمان کا قصہ یاد آ رہا ہے۔ رائے داشلیم نے کہا وہ کیا ہے؟ برہمن نے بیان کرنا شروع کیا:

حکایت: شہر قنوج میں ایک بہت ہی صالح، پرہیزگار اور دیندار آدمی رہتا تھا وہ ہمیشہ عبادت اور ریاضت میں مشغول رہتا، اور تمام علائق دنیوی سے کنارہ کش ہو کر گوشہ نشین ہو گیا تھا۔ اللہ خزانہ غیبی سے اس کو جو کچھ دیتا اس میں سے بھی زیادہ مہمانوں کی خاطر تواضع میں خرچ کر دیا کرتا۔

ایک روز ایک مسافر اس کی کٹیا میں پہنچا۔ اس مرد بزرگ نے بڑی خندہ پیشانی اور محبت سے اس کا استقبال کیا۔ اثنائے گفتگو میں اس نے پوچھا کہ آپ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں، کس مقصد سے نکلے ہیں اور کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ مہمان نے جواب دیا کہ میری کہانی بڑی طویل اور دردناک ہے اور ساتھ ہی ساتھ سبق آموز بھی۔ آپ سننا چاہیں تو سناؤں؟ زاہد نے کہا کہ ضرور سنائیے۔ سبق آموز اور حقیقت پر مبنی واقعات کے سننے سے انسان کو فائدہ ہوتا ہے۔

مہمان نے کہا، حضرت میں فرنگ کا رہنے والا ہوں۔ وہاں نانبائی کا کام کرتا تھا، طبیعت میں زیادہ کمانے کی ہوس تھی کیونکہ گزر اوقات مشکل سے ہوتی تھی۔ ایک کاشت کار سے میرے تعلقات تھے جو میری دکان کے لئے غلہ فراہم کرتا تھا اور از راہ مہربانی قیمت بعد میں لیتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ مجھ کو اپنے مزرعہ میں لے گیا اور خوب خاطر تواضع کی۔ کھانے پینے سے فارغ ہو کر اس نے پوچھا کہ آپ کو دکانداری سے کتنی منفعت ہوتی ہوگی اور کتنی پونجی آپ کی اس میں لگی ہے؟ میں نے بتایا کہ میرا سرمایہ اس دکان میں بیس خروار یعنی ایک سو نوے من گیہوں لگا ہوا ہے اور اس سے مجھے اتنا نفع ہو جاتا ہے کہ بال بچوں کے ساتھ گزر اوقات کر لیتا ہوں۔

کاشت کار نے کہا کہ سبحان اللہ، یہ تو کافی نہیں ہے، میں سمجھ رہا تھا کہ آپ کو اپنے پیشے سے کافی منفعت ہوتی ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ حضرت آپ کے کام کی کیا نوعیت ہے اور اس سے کیا نفع ملتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے سرمایہ کم لگانا پڑتا ہے اور نفع بفضلہ کافی ہو جاتا ہے۔ چند دانوں میں کافی پیداوار حاصل ہو جاتی ہے۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ کاشت کاری میں حد سے زیادہ نفع ہوتا ہے، جیسا کہ نکتہ سنجوں نے کہا ہے کہ زرع کے تین حرف ہیں اور ان کے پہلے دو حروف زر یعنی سونا ہے اور

آخری حرف ع بھی دولت ہی کے معنی میں آتا ہے۔

کاشت کاری کی یہ باتیں سن کر اور اس کی منفعت معلوم کر کے میرے سر میں بھی کاشت کاری کا سودا سمایا اور دکان بند کر کے زراعت میں لگ گیا ۔میرے محلے میں ایک درویش کامل رہتے تھے۔ ان کو میرے بارے میں یہ سب معلوم ہوا تو انہوں نے بلا کر سمجھایا کہ اللہ نے جو کچھ دیا ہے اور جس کام میں لگایا ہے اس پر راضی رہوں اور زیادہ کی ہوس نہ کروں، ورنہ انجام خراب ہوگا۔ حرص میں ہمیشہ ذلت ہے اور قناعت میں عزت اور طمانیت۔

میں نے عرض کیا کہ اس پیشے سے بمشکل میری گزر اوقات ہوتی ہے اس لئے زراعت کی طرف متوجہ ہوا ہوں کہ شاید اس سے کچھ اطمینان حاصل ہو۔ درویش نے فرمایا، مجھے شبہ ہے کہ اس نئے پیشے سے تم اچھی طرح نمٹ سکو گے کیونکہ اس کام میں محنت اور تردد زیادہ ہے جو کام تم کر رہے ہو اس کو نہ چھوڑو۔ اس میں تم کو پوری واقفیت ہوگئی ہے جو آدمی اپنے قدیم پیشے کو چھوڑ کر خلاف طبیعت کوئی نیا پیشہ اختیار کرتا ہے اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا، جیسا کہ اس کلنگ (کونج) کا ہوا جو باز کی دیکھا دیکھی پانی کے کنارے چھوٹے چھوٹے کیڑوں کا شکار چھوڑ کر کبوتر کے پیچھے دوڑا اور کیچڑ میں پھنس گیا۔ پھر ایک دھوبی کے ہاتھوں پکڑا گیا اور مارا گیا۔

ان نصائح کے باوجود میرے زراعت کے شوق میں کمی نہ ہوئی اور میں اپنے خیال پر قائم رہا۔ جو کچھ سرمایہ تھا اس سے کاشت کاری کا سامان فراہم کر کے بیج بو دیا اور پیداوار کا انتظار کرنے لگا۔ اس درمیان میرے بال بچے بھوکوں مرنے لگے کیونکہ زراعت میں روز کی آمدنی نہیں ہوتی۔ اب میں نے دل میں سوچا، یہ تو میں نے برا کیا۔ ایک سال تک انتظار کروں گا تب زراعت کی پیداوار سے فائدہ اٹھا سکوں گا۔ روزمرہ کے خرچ کی کیا صورت نکالی جائے، اس لئے کچھ روپے قرض لے کر نانبائی کی دکان بھی کھول لی اور ایک ملازم رکھ لیا۔ میں خود بھی دکان پر بیٹھتا اور کبھی کھیتی دیکھتا۔ دو تین ماہ گزرنے کے بعد ملازم کی نیت خراب ہوئی۔ اس نے دکان سے بہت کچھ خورد برد کیا۔ دکان چوپٹ ہوگئی اور سارا سرمایہ برباد ہوگیا۔ کھیتی میں بھی نقصان ہوا۔

میں حیران پریشان پھر اسی درویش کامل کے پاس پہنچا اور اپنی تباہی کی داستان سنائی کہ ایک ساتھ دو کام، کھیتی اور دکانداری، شروع کئے اور دونوں میں نقصان اٹھانا پڑا۔ درویش سارا ماجرا سن کر مسکرائے اور فرمایا دو کاموں میں ایک ساتھ قدم رکھنے کا انجام یہی ہوتا ہے۔ اب میری آنکھیں کھل چکی تھیں اور میں اپنے کئے پر نادم تھا۔ مگر اب حسرت وندامت سے کیا حاصل۔ جو پونجی تباہی کے بعد بچی تھی اس سے مہاجنوں کا قرض بھی ادا نہ ہو سکتا تھا۔ آخر میں نے بھاگنے میں ہی بھلائی دیکھی اور وہاں سے فرار ہوگیا۔ کچھ دنوں کے بعد خبر ملی کہ میرے بال بچے مر گئے اور قرض خواہوں نے میری بچی کچی چیزوں پر قبضہ کر لیا۔

اب میرا گھر واپس جانا فضول تھا۔ چنانچہ جگہ جگہ کی خاک چھانتا پھرتا ہوں، صاحب دل اور درویشوں کی صحبت میں اپنے اضطراب دل کی دوا ڈھونڈتا ہوں اور ان کی نصیحت سے سکون حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ خوش قسمتی نے آپ جیسے عابد وزاہد اور روشن ضمیر بزرگ کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع دیا ہے۔ شاید اس طرح میرے دل کو تسکین ہو سکے۔

میزبان زاہد نے فرمایا کہ تمہاری باتوں میں سچائی معلوم ہوتی ہے۔ تم نے بہت زحمت اور تکلیف اٹھائی ہے لیکن اچھے اچھے تجربات بھی حاصل کئے ہیں۔ اب انشاءاللہ تم طمانیت قلب کے ساتھ زندگی گزارو گے۔

غرض میزبان اور مہمان دونوں ایک ساتھ رہنے لگے اور دونوں کو ایک دوسرے کی صحبت میں لطف آنے لگا۔ زاہد یوں تو کئی زبانیں جانتا تھا ۔لیکن عبرانی اس کی مادری زبان تھی۔ اسلئے اس میں غیر معمولی فصاحت ومہارت حاصل تھی۔ خاص لوگوں سے وہ اسی زبان میں گفتگو کرتا تھا۔ نووارد فرنگی مہمان کو عبرانی زبان بہت پسند آئی اور اس نے اپنے میزبان سے اس کے سیکھنے کی درخواست کی۔ زاہد نے کہا کہ مجھے اس میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ جہالت کی تاریکی سے علم کی روشنی کی طرف لانا تو ہر انسان کا فرض ہے، لیکن مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عبرانی اور فرنگی زبانوں میں بہت فرق ہے۔ تم کو عبرانی سیکھنے میں بڑی دشواری ہوگی اور فضول وقت ضائع ہوگا۔

مہمان فرنگی نے کہا کہ محنت سے ہر کام پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ میں سخت سے سخت محنت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پھر علم کے حصول میں جو محنت اور تکلیف اٹھائی جاتی ہے اس کا ثمرہ بھی تو ویسا ہی خوشگوار ملتا ہے۔ زاہد نے کہا کہ جب تم اصرار ہی کر رہے ہو اور محنت کرنے کے لئے جان ودل سے تیار ہو تو میں اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔

القصہ فرنگی مہمان عرصے تک عبرانی زبان وادب سیکھتا رہا لیکن اس کی طبیعت اس طرف مائل نہیں ہوئی اور چونکہ اس کے دماغ کو عبرانی زبان کے قواعد، لغت اور ادب سے کوئی مناسبت نہ تھی اس لئے بہت کم حاصل کر سکا۔

ایک روز زاہد نے اس کو پھر سمجھایا کہ تم نے بہت سخت کام اپنے ذمہ لیا ہے، چونکہ تمہارا ذہن عبرانی زبان کی جزئیات کو سمجھنے پر قادر نہیں، تمہاری زبان پر اس کے الفاظ نہیں چڑھتے اور طبیعت کو بھی اس کے ادب سے مناسبت نہیں ہے۔ اس لئے اس زبان کا حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس سے باز آجاؤ اور اپنے اسلاف ہی کی زبان پر قدرت اور مہارت حاصل کرو۔

فرنگی مہمان نے کہا باپ دادا کی تقلید اور ان کے قدم بہ قدم چلنا جہالت اور حماقت ہے اس لئے میں اس پر چلنے کو تیار نہیں۔ اندھی تقلید شیطان کی کمند ہے۔ میں ہمیشہ جدت اور تحقیق کو پسند کرتا ہوں۔ زاہد نے کہا میرا کام سمجھانا تھا وہ میں نے کردیا، آئندہ تم کو اختیار ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہیں آخر میں حسرت وندامت نصیب نہ ہو۔ اس وقت تو تم فرنگی زبان اچھی طرح جانتے اور بول سکتے ہو۔ عبرانی زبان کو ہر وقت استعمال میں رکھنے اور فرنگی زبان سے غفلت برتنے سے کہیں ایسا نہ ہو کہ عبرانی بھی حاصل نہ ہو اور اپنے باپ دادا کی زبان بھی بھول جاؤ۔ تمہارا حال اس مقولے جیسا ہو کہ کوا چلا ہنس کی چال، اپنی چال بھی بھول گیا۔ طبیعت کے خلاف کوئی کام اختیار کرنا بڑی نادانی ہے۔ پھر تم وہی حرکت کررہے ہو جو پہلے کر چکے ہو، زبان سیکھنے کے معاملے میں بھی کہیں تمہیں پھر اسی حسرت وندامت سے دوچار ہونا نہ پڑے۔ مہمان نے زاہد کی نصیحت کو قبول نہیں کیا اور انجام کار وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ یعنی تھوڑے ہی زمانے میں اپنے باپ دادا کی فرنگی زبان بھی بھول گیا اور عبرانی زبان بھی نہ آئی۔ یہ بھی گیا اور وہ بھی گیا۔

اس داستان میں بادشاہوں کے لئے سب سے بڑی ہدایت اور نصیحت یہ ہے کہ وہ اپنی سلطنت کی ترقی اور رعایا کی بہبود میں اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ بدطینت اور نالائق لوگ پاک طینت اور نیک لوگوں کے ہم پلہ نہ ہوں جو جس پیشے میں ہے اسی میں رہ کر کمال حاصل کرے اور ملک وقوم کی خدمت کرے ورنہ سیاسی اعتبار سے بہت سی خرابیاں پیدا ہوجائیں گی، صنعت وحرف میں ترقی نہ ہوسکے گی اور ملک کی معیشت میں بھی خلل واقع ہوگا۔

کردار سازی میں مساجد اور ائمہ کی اہمیت

من وعن.........فیروز بخت احمد

مسلم طبقہ کے لئے کسی بھی طرح کی تعلیم و تربیت نامکمل ہے جب تک وہ دینی تعلیم کا اچھا خاصا احاطہ نہ کرلے۔ عصری تعلیم دنیوی معاملات میں تو انسان کو خوب تیز طرار (اور یہاں تک کہ کچھ کو مکار) بنادیتی ہے مگر جس شخص کے پاس دینی تعلیم کی مشعل ہے، وہ خود کو ہر غیر اخلاقی وغیر اسلامی بات سے بچا کر چلتا ہے۔ آج کے دور میں والدین کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ بچوں کو الگ سے دینی تعلیم فراہم کرائیں جب کہ ان کے نزدیک یہ اولین ترین فریضہ ہونا چاہئے۔ کچھ لوگ اس کی کمی اس طرح سے دور کرلیتے ہیں کہ پاس والی مسجد سے مولوی صاحب کو گھر پر بلا کر بچوں کو قرآن شریف کا ناظرہ کرا دیتے ہیں۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ بہتر و برتر تعلیم کا اعلان امام حضرات کے ذریعہ مساجد سے کیا جائے۔

امام حضرات کا فریضہ محض منبر ومحراب کے تلے جماعت ادا کرا دینا نہیں بلکہ نمازیوں کو یہ بتانا بھی ہے کہ اسلامی اقدار کیا ہیں اور ہم آج کہاں کھڑے ہیں، کیا کررہے ہیں۔

جہاں تک مسلم معاشرہ کا تعلق ہے تو نگاہ ڈالنے پر موٹے حساب سے پتہ چلے گا کہ ہم لوگوں کو تین اقسام میں بانٹ سکتے ہیں۔ ایک بڑا طبقہ تو وہ ہے کہ جو صرف نام ہی کا مسلمان ہے۔ ان لوگوں میں عملی طور پر اسلام وشریعت سے کوئی تعلق نہیں دکھائی دیتا۔ یہ لوگ مسلمان محض اس وجہ سے بن گئے ہیں کہ ان کی پیدائش ایک مسلم گھرانے میں ہوئی ہے۔ ان کے اطوار سے ایسا ظاہر نہیں ہوتا کہ انہوں نے اسلام کو اپنایا ہو۔

دوسری بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو کچھ نہ کچھ رابطہ اسلام سے ضرور رکھتے ہیں مگر وہ اسلام کو سیکھنے کی، اپنی کمائیوں کو حلال کرنے کی اور اپنی زندگی کو اسلامی اخلاق و کردار میں ڈھالنے کی کوئی خاص کوشش نہیں کرتے۔ وہ بس اسی بات پر قانع ہیں کہ چلو جمعہ کی نماز پڑھ لی یا تھوڑی بہت جماعتیں رمضانوں میں کرلیں۔ اگر ان کے دل میں حسد، کینہ، بغض، دھوکا دھڑی وغیرہ جیسی کمیاں ہیں تو وہ انہیں جیتے رہتے ہیں اور اس بات کی ان میں کبھی سنجیدہ فکر نہیں پیدا ہوتی کہ وہ اپنے اعمال نامہ کو درست کرلیں۔

تیسرا طبقہ ان لوگوں کا کہ جنہوں نے خدا کی اطاعت کو ہی جانا اور مانا ہے اور ہر چند متقی زندگی گزارنے کی کوشش کی ہے۔ یہ طبقہ تھوڑی ہی تعداد میں ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کی بھی گناہوں کی چادر بالکل صاف نہیں ہے۔ چھوٹی بڑی غلطیاں اس سے بھی ہوتی ہیں۔ مگر اس طبقہ کی اچھائی یہ ہے کہ اسے جب اپنی غلطیوں کا احساس ہوتا جاتا ہے تو یہ اللہ سے معافی مانگ لیتا ہے۔ اس وقت یہ لوگ استغفار کرتے ہیں، توبہ کرتے ہیں اور اپنا معاملہ ٹھیک کرلیتے ہیں اور پھر سے بندگی اور خدا کی اطاعت میں لگ جاتے ہیں اور اس سے ان کے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ تکلیفیں و بیماریاں ان کو بھی گھیرتی ہیں لیکن وہ خدا کی ذات سے نہ تو مایوس ہوتے ہیں اور نہ غمگین یعنی "لا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔"

ہماری قوم ان تینوں طبقات کی ہی بنی ہوئی ہے۔ پہلے دو طبقات کے ساتھ ایک سنگین مسئلہ اس بات کا ہے کہ نہ تو دینی تعلیم اور نہ ہی عصری تعلیم سے وہ آشنا ہوتے ہیں۔ ایک مسلمان کے لئے اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھے کردار واخلاق کی از حد ضرورت ہے۔ جدید تعلیم حاصل کرنا، فراٹے دار انگریزی بولنا، اچھی اچھی جگہوں پر فائز ہونا بہت اچھی بات ہے مگر جب تک اخلاق و کردار کی بہتری انسان کے اندر نہیں آئے گی وہ مکمل طور سے متقی انسان نہیں بن سکتا۔ ایک مسلمان کے لئے تقویٰ کی پابندی کرنا بہت ضروری ہے ورنہ وہ حلال وحرام میں کوئی فرق نہیں کرپائے گا۔ یہ باتیں انسان کو یا تو اس کے گھر کے دیندار بزرگ بتاتے ہیں یا پھر مساجد میں نمازیں پڑھنے اور امام حضرات کے سننے سے پتہ چلتی ہیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ جو عزت و مرتبہ بصیرت و بصارت ایک امام کو حاصل ہوتی ہے، مسلم معاشرہ میں ان دوسرے کسی شخص کو نہیں ملتی۔ اکثر مساجد میں دیکھا گیا ہے کہ امام حضرات نماز، زکوٰۃ، روزوں، حقوق العباد وغیرہ کے تعلق سے بعد نماز دعا سے پہلے تین چار منٹ کا بیان دیتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی اچھی بات ہے جس سے نہ صرف بچے بلکہ بڑے بھی فیضیاب ہوتے ہیں۔

ہمیں یاد ہے کہ ہمارے بچپن میں پرانی دہلی کی شاہ جہاں آبادی بستی بلی ماران، گلی قاسم جان میں ہر نماز کے بعد حضرت مولانا محمد میاں مسجد نواب قاسم میں اس قسم کے پانچ سے دس منٹ کے خطبات دیا کرتے تھے اور بڑی کارگر باتیں وہ بتایا کرتے تھے جو ہم لوگ گانٹھ باندھ لیا کرتے تھے مثال کے طور پر وہ کہتے تھے کہ جب انسان رکوع میں جائے تو اس کے گھٹنے ٹیڑھے نہ ہوں، بالکل سیدھے رہیں یا یہ کہ قیام کے وقت نگاہیں سجدہ کی جگہ پر ہوں۔ یہی نہیں روزمرہ کی باتوں کے اوپر وہ کافی تفصیل سے دینی زاویہ سے بیانات دیا کرتے تھے۔

آج کے دور میں کچھ ایسا محسوس کیا جارہا ہے کہ مساجد میں فوقیت امام حضرات کو نہ ہوکر ان سے نماز پڑھوانے والوں کو ہے۔ وہ امام صاحب کو تلقین کرتے ہیں کہ چھوٹی چھوٹی آیتیں پڑھ کر انہیں جلدی سے فری کردیں۔ امام کا یہ رتبہ نہیں۔ جو حضرات ایسا کرتے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ امام ایک بڑی پروقار شخصیت ہوتی ہے جس کا ہر حالت اور ہر قیمت میں احترام ضروری ہے۔

اسلامی معاشرہ میں اللہ کے گھر یعنی مسجد کی جو اہمیت ہے اس سے ہم نا آشنا ہیں۔ دراصل تعلیم کے تعلق سے مساجد و امام حضرات انسان کی اصلاح اور مثالی اسلامی سماج کو بنانے اور اس کو قائم رکھنے میں بہت مددگار ہوتے ہیں۔ مسلمانوں میں ایمان، اخلاق و کردار، تقویٰ، نظم وضبط اور بھائی چارہ کی خصوصیات مساجد و اماموں کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ نماز بندۂ مومن کی معراج، دین کا ستون، روح کی غذا اور دل کی تسکین کا سامان تو ہوتی ہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلمانوں کے اجتماعی، اخلاقی، تمدنی اور معاشرتی اصلاح کا بھی ایک بہترین ذریعہ ہے۔ کسی بھی امام کی جانب آپ دیکھیں گے تو وہ آپ کو طہارت و پاکیزگی اور ستر پوشی کا مجسم دکھائی دیں گے۔ ایک شاعر نے ایک بڑا عجیب وغریب شعر امام حضرات کی شان میں کہا تھا کہ یہ دو رکعت نماز پڑھنے والے امام کیا جانیں قوم کی رہنمائی کرنا۔ نہ جانے کون سے وقت یا کن حالات میں انہوں نے ایسا کہا تھا کہ جس سے امام حضرات کی توہین ہوتی ہے۔ دراصل صحیح معنوں میں ایک سلجھا ہوا امام ہی قوم کی صحیح رہنمائی کرسکتا ہے، اس کا ثبوت ہمیں امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک رحمۃ اللہ علیہا کی رہنمائی سے ملتا ہے اور جس کی نمائندگی آج کے امام بھی کررہے ہیں۔

نماز کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ انسان کو اپنے جسم اور اپنے اعضاء کے صاف ستھرے رکھنے پر مجبور کرتی ہے کیوں کہ دن میں عموماً پانچ مرتبہ ہر نمازی کو ہاتھ منہ، پاؤں وغیرہ دھونے پڑتے ہیں، پانچ مرتبہ ورزش بھی ہوجاتی ہے۔ اسلام واحد ایسا مذہب ہے جس میں ناک کے اندر پانی ڈال کر صاف کرنے کو ضروری قرار دیا گیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کا احکام طبی اصولوں پر مبنی ہے۔ اہل عرب خصوصاً بدو لوگ اپنے دانتوں کو کم صاف کرتے تھے جس کی وجہ سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی تھیں۔ آپؐ نے ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کی تاکید فرمائی۔

ڈسپلن سیکھنے کی ایک بڑی اچھی تربیت گاہ مسجد ہے کہ جہاں وقت کی پابندی کا احترام کیا جاتا ہے جس سے زندگی باقاعدہ ہوجاتی ہے۔ نمازی کی بہترین خصوصیت خوف خدا ہے، نمازی جب کبھی غلطی سے کوئی خطا کر بیٹھتا ہے تو فوراً اس کا احساس ہوجاتا ہے اور اپنے کئے پر ندامت ہوتی ہے۔ اس کو خدا کے حضور میں پیش ہوتے ہوئے شرم آتی ہے اور اس کا ضمیر اس کو ملامت کرتا ہے۔ ان کے پاؤں آئندہ بدی کے راستے پر پڑنے سے کانپنے لگتے ہیں، الغرض نماز انسان کی دینی واخلاقی حس کو بیدار کرتی ہے و برائیوں سے بچاتی ہے۔

بقول مولانا محمد انور علی قاسمی، صدر آل انڈیا مسلم مشاورت کونسل مسجد میں پابندی کے ساتھ آنے والے نمازی کے اندر تقویٰ و پرہیزگاری کی خوبی بڑھتی ہے۔ اس کے اخلاق، کردار اور فطرت کی اصلاح ہوتی ہے۔ یہ امام حضرات ہی ہیں جو نماز کی دعوت کے ذریعہ ہمیں محبت و الفت، اجتماعیت، تربیت، نظم و ضبط، مساوات اور اطاعت گویا کہ سبھی کچھ سکھاتے ہیں۔

جب لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے سے پیار محبت سے ملتے ہیں اور اس سے جماعتی دوستانہ تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی تکلیفوں و پریشانیوں کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔ سماج ملک اور دنیا کے حالات پر گفتگو ہوتی ہے اور آپس میں مل جل کر لوگ اپنے اور معاشرے کے مسائل کے حل تلاش کرلیتے ہیں۔ مساجد کا وجود مسلمانوں کو منظم کرنے میں معاون ہوتا ہے کیوں کہ جب بھی کسی علاقہ میں کسی مسجد کی تعمیر شروع ہوتی ہے تو اس کے شروع ہوتے ہی مسلمانوں میں اجتماعیت، اتحاد و اتفاق کے جذبات نظر آتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ اسی طرح کے جذبات کا اظہار وہ مدارس و دیگر عصری درسگاہوں کی تعمیر کے لئے دامے درمے قدمے سخنے کریں۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ہفت روزہ گواہ، حیدرآباد نے مولانا اسرار الحق قاسمی کا ایک مضمون شائع کیا ہے جسکا عنوان ہے۔ ''نیا پندرہ نکاتی پروگرام پرانا نہ بن جائے۔''

کتنے شریف ہیں بے چارے مولانا اسرار الحق قاسمی جو حد درجہ رعایت کرتے ہوئے صرف اتنا ہی کہہ پارہے ہیں کہ یہ پروگرام پرانا نہ بن جائے۔ جب کہ نیم شریف لوگوں نے سیدھی سادھی زبان میں یہ فرمادیا ہے کہ یہ پروگرام بھی گزشتہ ۱۵ نکاتی پروگرام کی طرح ردی کی ٹوکری کی نذر ہوجائے گا اور الیکشن ہوجانے کے بعد خود حکومت کو اس پروگرام کی فائلیں ہاتھ نہیں لگیں گی لیکن ہمارے ہندوستان میں جو یقیناً جنت نشاں ہے اور بقول ارباب سیاست کے یہ سارے جہاں سے اچھا ملک ہے۔ اس میں مولانا اسرار الحق قاسمی جیسے حضرات بھی رہتے ہیں جو ہمیشہ خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور کبھی سرکار سے بدظن نہیں ہوتے۔ اور ان ہی حضرات کو خوش رکھنے کے لئے ہماری سرکار عجیب وغریب قسم کے پروگرام بناتی ہے جو وقتی طور پر خوش کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ لیکن ان پروگراموں پر عمل کرنے کا سرکار کا غالباً کوئی ارادہ نہیں ہوتا۔ لیکن یہ تصویر کا ایک رخ ہے ہمارے ملک میں ملا دو پیازی قسم کے لوگ بھی بستے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ سرکار مسلمانوں کو کچھ دے نہ دے لیکن اگر وہ اس طرح کے پروگرام بناتی ہے تو اس کی حسن نیت کا دلیل ہے۔ ان پروگراموں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ سرکار کے دل میں کچھ نہ کچھ مسلمانوں کا تصور موجود ہے۔ اس لئے ایک دم تنقید کردینا غلط ہے اور اس سے آخرت کی باز پرس کا ڈر ہے۔ پھر دوسری سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کانگریس پارٹی جو اس طرح کے پروگرام پیش کرنے میں ممتاز ہے اسکے سر پر علماء حق کا ہاتھ ہے۔ اس لئے اس کی غلط بات کو بھی غلط کہنا علماء کی توہین ہے۔ علماء جیسے کیسے بھی سہی آخر کو پھر علماء ہیں اور ان کی بات کے آگے اپنی گردن جھکادینا ہمارے مسلمان ہونے کی علامت ہے۔ کانگریس اپنی زندگی کے پہلے دن سے علماء کی گود میں پرورش پاتی رہی ہے۔ مولانا ابوالکلام نے اسکے نخرے اٹھائے مولانا حسین احمد مدنی نے اس کی بلائیں لیں، مولانا شوکت علی نے اس کے سر پر دست شفقت رکھا اس کے بعد علماء نے بھی کانگریس کو اپنے پیار سے محروم نہیں کیا۔ پھر عوام کو کیا حق ہے کہ وہ اس پارٹی کے بارے میں غلط سوچے اور اس کے نامۂ اعمال کی ریسرچ کرائے۔

مولانا اسرار الحق قاسمی فرماتے ہیں۔

''مسلمان اس لئے بھی زیادہ متاثر اور متنفر ہوئے تھے کہ معاملہ بالجبر نس بندی یا خاندانی منصوبہ بندی کا تھا۔ بیٹے کی ضد کے آگے ماں مجبور تھی۔''

اس کو کہتے ہیں دور اندیشی اور سمجھ داری جسے جاہل لوگ نہیں ہضم کرپاتے۔ یہاں مولانا اسرار الحق قاسمی نے صاف صاف یہ فرمادیا ہے کہ وہ نس بندی اور خاندانی منصوبہ بندی جو زور زبردستی کے ساتھ کی جارہی تھی وہ اگرچہ صحیح نہیں تھی لیکن اندرا جی ملک کی وزیر اعظم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماں بھی تھیں اور بیٹے نے جب مسلمانوں کے ساتھ ظلم وستم کئے تو انہوں نے بیٹے کی ضد سمجھ کر اس کے مظالم کو نظر انداز کردیا۔ اس زمانہ میں جو مسلمان یہ فرمایا کرتے تھے کہ سنجے گاندھی نے مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا کردی ہیں اور اس نے امیروں اور غریبوں کا جینا دوبھر کردیا ہے وہ لوگ بسم اللہ کی گنبد میں رہنے والے لوگ تھے۔ اس زمانہ میں جتنے

بھی دوراندیش علماء تھے سب نے چپ سادھ لی تھی اور سنجے گاندھی کو صاحب زادہ سمجھ کر یکسر نظر انداز کردیا تھا اس کے نتیجے میں کسی کو تیل کا پرمٹ مل گیا تھا کو راجیہ سبھا کی سیٹ اور کسی کو کسی سرکاری دفتر کی نوکری۔ رہے وہ لوگ جنہیں سچ بولنے کا مرض تھا جو ظلم کو ظلم کہنے کی حماقتوں کا شکار تھے وہ سب کے سب اس حال میں مرے ان کے کفن بھی ایک دوسرے کی مدد سے خریدے گئے۔ ارباب فلاسفہ نے کہا ہے کہ سرکار کی ہاں میں ہاں ملانا ہی عین عقل مندی ہے۔ جب ہم فقہ اور شریعت کے مسائل میں ایک ہزار مرتبہ تاویلات کر لیتے ہیں تو حکومت کے معاملات میں سو پچاس مرتبہ تاویلات کیوں نہیں کر سکتے ؟ کیا حکومت کرنے والے اللہ کے بندے نہیں ہیں۔؟

اس کے بعد مولانا فرماتے ہیں۔

''مگر ایمرجنسی کے بعد جو چند اقدامات اپنے ووٹروں کی ناراضگی دور کرنے کے لئے اندا گاندھی نے کئے تھے ان میں ۱۵ نکاتی پروگرام کی ترتیب بھی تھی۔ ۱۵ نکاتی پروگرام ایک خوبصورت پیکج تھا مگر وہ سرکاری فائلوں سے آگے نہ بڑھ سکا۔''

مولانا اسرار الحق قاسمی کو اتنا بڑا راز نہیں کھولنا چاہئے تھا۔ سرکار یں مدد کی جو اسکیمیں بناتی ہیں ان پر عمل ہوتا ہی کب ہے وہ تو طفل تسلی کے لئے ہوتی ہیں۔ نس بندی کے عذاب میں مسلمان جھلس رہے تھے انہیں وقتی طور پر خوش کرنے کے لئے ۱۵ نکاتی پروگرام کی اسکیم مسلمانوں کے لئے اخبارات کی زینت بنی۔ وقتی طور پر مسلمان خوش بھی ہوئے اور ان علماء حق اور علماء ناحق کو بھی کچھ سکون ملا جن کی زندگی کا مقصد ہی کانگریس کی کمر تھپتھپانا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک بار پھر یہ فرمایا کہ تم لوگ خواہ مخواہ بدگمان ہوجاتے ہو کانگریس ایک خداترس پارٹی ہے اس نے اگر ایک دو لاکھ مسلمانوں کی شرم گاہیں زخمی کردی ہیں تو کیا ہوا۔ دیکھئے اس نے ۱۵ نکاتی پروگرام پیش کیا ہے جو قیامت کے بعد تک مسلمانوں کے کام آئے گا۔ اس پروگرام کا چرچا قبرستان کے مردوں تک میں ہے وہ اس ۱۵ نکاتی پروگرام سے مستفیض ہونے کے لئے قبروں سے باہر نکلنے کے لئے بے چین ہیں۔ علماء کی اس طرح کی لچھے دار تقریریں سن کر عامۃ المسلمین خوش ہوگئے اور انتظار کرنے لگے ان بہاروں کا جو کاغذ سے آگے کبھی بڑھی ہی نہیں۔ لیکن مولانا اسرار الحق قاسمی کو اس بات پر پردہ ڈال دینا چاہئے کیونکہ کانگریس آج بھی علماء کی منظور نظر ہے اس لئے مصلحت اسی میں ہے کہ کانگریس کے جو وعدے وفا نہیں ہوسکے ان کا ذکر کرکے ہم کانگریس کو بدنام کرنے کی سعیٔ نامشکور نہ کریں۔

مولانا اسرار الحق قاسمی صاحب فرماتے ہیں۔

''آج ۲۳ سال کے بعد پھر مرکزی حکومت نے ایک اور ۱۵ نکاتی پروگرام ترتیب دیا ہے۔ واقعہ یہ ہے اب ۱۵ نکاتی پروگرام کا نام سن کر ایک عجیب طرح کا اضطراب ہوتا ہے۔''

مولانا اسرار الحق صاحب بہت سچ بول رہے ہیں لیکن اس دور جدید میں اتنا سچ بولنا بھی کسی طرح درست نہیں ہے۔ آپ تو کانگریس کا سارا بھانڈا بیچ چوراہے پر پھوڑ رہے ہو۔ خاص خاص لوگ جانتے ہیں کہ کانگریس رام مندر کی حفاظت کی تیاریاں کر رہی ہے اور خاص خاص لوگ یہ بھی جانتے ہیں کہ کانگریس ہی ایک دن رام مندر بنا کر چھوڑے گی کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ جو فصلیں، بھاجپا، شیوسینا، بجرنگ دل اور آر ایس ایس نے بوئی تھیں وہ سب کی سب کانگریس کاٹ لے گی لیکن جس وقت وہ فصل کاٹے گی وہ مسلمان شور وغل مچائیں گے جو اپنے علماء کی نہیں سنتے اس شور سے بچنے کے لئے اس نے ۱۵ نکاتی پروگرام کو فضا میں اچھالا ہے۔ کانگریس جانتی ہے کہ مسلمان حد سے زیادہ نادان قوم ہے اور اس قوم کی نادانی میں ان کے لیڈروں نے اور بھی اضافہ کردیا ہے۔ وہ ایک سوراخ سے بار بار ڈسے جاتے ہیں اور ربڑ کے کھلونوں سے خوش ہوجاتے ہیں۔ ان کی سادگی اور وفاداری کی حقیقت ان کے لیڈر پٹرول پمپ اور راجیہ سبھا کی صورت میں وصول کر لیتے ہیں۔ کچھ دنوں کی تنقید اور جھلاہٹ کے بعد پھر معاملہ کھٹائی میں پڑ جاتا ہے اور قوم دوسرے گناہوں میں غرق ہوکر سیاسی بازیگروں کے غلط سلط وعدوں کو بھول جاتی ہے۔ اس ۱۵ نکاتی پروگرام کا حشر بھی پہلے ہی جیسا ہوگا۔ ہاں اتنا ضرور ہوگا کہ اس کی آڑ میں مسلم پرسنل لاء میں کچھ تبدیلی ہوجائے گی اور رام مندر کا حفاظتی خول تیار ہوجائے گا۔

مولانا اسرار الحق قاسمی جو نوے فیصد کانگریسی معلوم ہوتے ہیں انہوں نے بھی صاف صاف فرمادیا ہے کہ اس طرح کے پروگرام کا ذکر سن کر اضطراب ہوتا ہے اور کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔

مولانا فرماتے ہیں۔

''بہر حال اب حکومت نے پھر پندرہ نکاتی پروگرام ترتیب دیا ہے اور امید قوی ہے کہ روزگار ضمانت اسکیم کی طرح نئے پندرہ نکاتی پروگرام ایمانداری سے عمل در آمد ہوگا۔''

ہمارے مولانا شاید بسم اللہ کی گنبد میں بیٹھ کر قلم چلا رہے ہیں۔ تب ہی تو اس طرح کی باتیں ان کے قلم سے خارج ہو رہی ہیں جنہیں پڑھ کر دنیا بھر کے بے شرم بھی شرم سے پانی پانی ہو جائیں گے۔ ذرا سوچئے کہ اگر ایوان سیاست سے بھی ایمانداری کے چشمے پھوٹنے لگے تو پھر ''بے ایمانی'' کو سر چھپانے کے لئے کہاں جگہ ملے گی۔ بے ایمان بھی اگر سیاست کے عالم بالا میں پہنچ کر یہ لوگ سچ بولنے لگیں اور ایمانداری سے اپنے وعدوں کو پورا کرنے لگیں تو پھر قیامت کو آنے میں ایک ہفتہ بھی نہیں لگے گا کیونکہ دنیا بھر کے بے وقوف لوگ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ سورج مشرق کے بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے لیکن کوئی لیڈر اپنی قوم سے سچ بولنے کی غلطی نہیں کر سکتا۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ سیاسی لوگوں سے ایمانداری کی امید کرنا اگر ایمانداری کی توہین نہیں ہے تو کم سے کم سیاست کی تو توہین ہے ہی اور سیاست مروجہ کی توہین وہی لوگ کر سکتے ہیں جو سیاست کی ابجد سے واقف نہ ہوں۔ پندرہ نکاتی پروگرام ان مسلمانوں کو بہلانے کے لئے جو بار بار جلوس نکالتے ہیں، سرکار سے غلط سلط قسم کے مطالبات کرتے ہیں اور ووٹ نہ دینے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ سرکار ایسے لوگوں کو کس طرح سمجھائے کس طرح اپنی مصروفیات کو تسلیم کرائے اور کس طرح یہ بات ان کے دلوں میں اتارے کہ اپنی کرسیوں کو باقی رکھنے کے لئے اکثریت کی مرادیں پوری کرنا ان کے لئے کتنا ضروری ہے، اکثریت کو خوش کرنے کے لئے کانگریس سرکار نے رام مندر کی حفاظت کا بیڑہ اٹھایا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان مسلمانوں کے لئے پندرہ نکاتی کاغذی فارمولہ تیار کیا ہے تاکہ مسلمان بھی وقتی طور پر خوش ہو جائیں اور ایک بہت بڑے فلسفی نے فرمایا تھا کہ اس دنیا میں کسی کو گڑ دو نہ دو گڑ دینے کا وعدہ تو کرلو صرف وعدے سے بھی کانوں میں مٹھاس گھل جاتا ہے اور وقتی طور پر ایک طرح کی لذت میسر آجاتی ہے۔

مولانا فرماتے ہیں۔

> ''سہارنپور، علیگڑھ، میرٹھ، مراد آباد، اعظم گڑھ، کانپور، بھیونڈی، ممبئی، بھاگل پور اور سیتا مڑھی میں بھی یہی ہوا مگر گجرات تو ان سب فسادات کو پیچھے چھوڑ گیا۔ اگر فسادات کی روک تھام کا کوئی مؤثر طریقہ اختیار کیا گیا تو کمزور طبقات اور خاص طور پر مسلمانوں کے آدھے مسائل تو ویسے بھی حل ہو جائیں گے۔

کتنے سیدھے سادھے اور بھولے بھالے ہیں ہمارے مولانا اسرار الحق قاسمی، انہیں یہ اندازہ نہیں ہیں کہ فرقہ وارانہ فسادات ہوتے نہیں ہیں کرائے جاتے ہیں اور ان فسادات کو کرانے کے لئے باقاعدہ ٹھیکے دیئے جاتے ہیں۔ کوئی بھی فرقہ وارانہ فساد ایسا نہیں ہوتا جس میں کوئی سیاسی مصلحت نہ ہو۔ گجرات کا فساد بھی ایک منصوبہ بند طریقے سے کرایا گیا تھا اور اس کی باقاعدہ تیاری کی گئی تھی۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ یہ فساد بھاجپا کے دور حکومت میں ہوا۔ اس سے پہلے کے تمام فسادات کانگریس کے دور اقتدار میں ہوئے، ان فسادات میں زیادہ تر نقصانات ایک ہی طبقے کا ہوا۔ ان فسادات میں حکمت عملی یہ ہوتی تھی کہ مسلمان جن سنگھ جیسی جماعتوں سے ڈریں اور کانگریس کے سامنے فریاد لے کر حاضر ہوں اور کانگریس کے دفتروں میں ایسے بہرے لوگ بٹھا دیئے جاتے تھے جو مسلمانوں کی فریادیں سننے سے قاصر تھے۔ اس لئے قصور ان کا بھی کچھ نہیں تھا۔ اور قصور کانگریس کا بھی کچھ نہیں تھا اسے اپنی کرسی کو مضبوط کرنے کے لئے یہ سب کرتب بازی کرنی پڑتی تھیں۔ یقین کریں کانگریس اپنی بے بسی پر روتی تھی حالات ہی انگریز لوگ ایسے بنا گئے تھے کہ مسلمانوں کو مارو اور حکومت کرو۔ اس لئے کانگریس نہ چاہتے ہوئے بھی مسلمانوں کی درگت بنوانے پر مجبور تھی۔ ہاں اس کی ایک خوبی یہ تھی کہ وہ وار سامنے سے نہیں کرتی تھی اس نے مسلمانوں کے خون سے پھاگ کھیلتے ہوئے بھی اپنی آنکھ کے لحاظ کو باقی رکھا ہے اس نے اگر زہر بھی دیا ہے تو رس گلوں میں ملا کر دیا ہے تاکہ مسلمانوں کو کھاتے ہوئے کڑواہٹ کا دکھ برداشت نہ کرنا پڑے دیکھا جائے تو کانگریس بہت پیاری جماعت ہے وہ مسلمانوں کو اس طرح محروم رکھتی ہے کہ مسلمانوں کو اندازہ ہی نہیں ہو پاتا کہ ہمیں تاراج کون کر رہا ہے۔ مولانا اسرار صاحب کو یہ خبر نہیں کہ اگر فرقہ وارانہ فسادات پر روک لگادی گئی تو اس سے مسلمانوں کے آدھے مسائل تو بے شک حل ہو جائیں گے لیکن کانگریس حکومت کے پورے مسائل کا بیڑہ غرق ہو جائے گا۔ کانگریس کے دونوں ہاتھوں میں لڈو اسی وقت تک ہیں جب ملک میں فرقہ وارانہ آگ بھڑکتی رہے اگر ہندو مسلم گلے لگ جائیں گے اور فرقہ پرستی کو بڑھاوا دینے والوں کا وجود ختم ہو جائے گا تو پھر کانگریس کن بنیادوں پر اپنا ہوا محل تعمیر کرے گی۔؟

مولانا اسرار الحق قاسمی کے مشوروں سے سازش کی بو آرہی ہے شاید وہ کانگریس کی قبر کھودنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ اگر ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات نہیں ہوں گے تو پھر کانگریس کس طرح مسلمانوں کو اپنے قریب کرے گی۔ وہ عمل سے غیر مسلموں کا ساتھ دیتی ہے اور باتوں سے

مسلمانوں کا اور اس کی یہی حکمت عملی ہمیشہ اسے سرخرو رکھتی ہے۔ اب آپ خود دیکھ لیں کہ رام مندر کے ڈھانچے کی حفاظت کا نعرہ بلند کرنے کے ساتھ ساتھ جو اس کا ایک عملی پروگرام ہے اس نے پندرہ نکاتی پروگرام کا بھی شور مچایا ہے۔ اسی کو کہتے ہیں ہوشیاری اور بہت سے بے وقوف اسی بات کو مکاری سمجھتے ہیں جو صد فیصد غلط ہے۔ کیا سمجھے؟ اگر نہیں سمجھے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟

مولانا اسرار الحق قاسمی صاحب فرماتے ہیں۔

"راجیو گاندھی کا ذکر آیا تو یہاں یہ ذکر بھی بے محل نہیں ہوگا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد کوئی ڈیڑھ ڈھائی قبل انہوں نے پندرہ کروڑ بتائی تھی اور اب حکومت یہ تعداد چودہ کروڑ بتاتی ہے۔"

خود سونیا گاندھی نے انڈیا اسلامک کلچر میں تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کی تعداد ۱۴ کروڑ بتائی ہے تو ہندوستانی مسلمان پندرہ برسوں میں بڑھنے کے بجائے گھٹ گئے ہیں؟

مولانا اسرار الحق صاحب قاسمی بہت عقل مند اور دور اندیش انسان ہیں لیکن اس کے باوجود اتنی سی بات ان کے سمجھ میں نہیں آئی کہ مسلمانوں کی تعداد یہ سیاسی لوگ بالخصوص نہرو خاندان سے تعلق رکھنے والے لوگ اتنی کم کیوں بتاتے ہیں اس میں مصلحت یہ ہے کہ ایک خاص تعداد تک پہنچنے کے بعد ہر قوم کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ اس کے ساتھ سیاسی مراعات کی جائیں۔ وہ بالکل پچھڑی ہوئی نہیں رہتی۔ اس کا کچھ نہ کچھ حق بن جاتا ہے اس "کچھ نہ کچھ" سے محروم رکھنے کے لئے از راہ مصلحت مسلمانوں کو پندرہ کروڑ سے آگے بڑھنے نہیں دیا جاتا۔ رہی چودہ کروڑ کی بات تو وہ محض ایک اندازہ ہے۔ راجیو گاندھی نے مسلمانوں کی تعداد پندرہ سال پہلے پندرہ کروڑ بتائی تھی لیکن ان کی اہلیہ سونیا گاندھی ۱۵ سال کے بعد مسلمانوں کی تعداد چودہ کروڑ بتا رہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سونیا گاندھی جانتی ہیں کہ ان پندرہ سالوں میں جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں ان میں مسلمانوں کو خاصی تعداد میں ختم کیا گیا ہے ممکن ہے کہ ان کا اندازہ مرنے والوں مسلمانوں کا ایک کروڑ کے قریب ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ ایک سچ بولنے والی خاتون ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی گھٹتی ہوئی تعداد کو فرقہ وارانہ فسادات کی بنا پر دل سے محسوس کیا ہے اور برملا ایک تقریر میں کہہ دیا ہے۔ اس سچ بولنے پر ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ ان کے لئے نہیں لینے چاہئیں اور ایسے "سچ" تو ہمارے معاشرے میں روزانہ بولے جاتے ہیں۔ ابھی چند سال پہلے کی بات ہے کہ میری ملاقات ایک محفل میں ایک عورت سے ہوئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی عمر کتنی ہے انہوں نے کہا یہی کوئی ۲۸ سال۔ اگلے سال ان سے پھر ملاقات ہوگئی میں نے پھر پوچھ لیا محترمہ آپ کی عمر کیا ہے انہوں نے بتایا ۲۷ سال، مجھے بہت حیرت ہوئی لیکن میں نے حیرت کا اظہار نہیں کیا۔ گزشتہ سال ان سے پھر ملاقات ہوگئی میں کہاں چپ رہنے والا تھا میں نے پھر پوچھ لیا کہ محترمہ آپ کی عمر شریف کتنی ہے؟ وہ برملا بولیں ۲۶ سال۔ اب مجھ سے رہا نہیں گیا، میں نے کہا۔ کہ آپ کی عمر تین سال پہلے ۲۸ سال تھی اور اب تین سال کے بعد ۲۶ سال ہوگئی، یہ کیا جادو ہے؟

خاتون بولیں، مسٹر ملا صاحب! آپ کو معلوم ہونا چاہئے انسان کی عمر بڑھتی نہیں گھٹتی ہے کیا سمجھے؟

ابھی تو نہیں سمجھا لیکن انشاء اللہ تنہائی میں غور کروں گا تو سمجھ جائے گا۔ تو اے مولانا اسرار الحق قاسمی صاحب اسی طرح مسلمانوں کی تعداد ہندوستان میں بڑھتی نہیں گھٹتی ہے۔ ہندوؤں کے بچے دو یا تین سے زیادہ نہیں ہوتے پھر بھی ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور مسلمانوں کے بچے اوسطاً چھ، سات پیدا ہوتے ہیں پھر بھی ان کی تعداد بجائے بڑھنے کے مسلسل گھٹ رہی ہے۔ کیوں؟ صرف کمال سیاست کی وجہ سے۔ لیکن اس کمال سیاست کو آپ کیا سمجھیں گے سیاست میں اقلیت کے لئے گنتیاں ہمیشہ الٹی گنی جاتی ہیں اور اس میں غلطی کانگریس یا نہرو خاندان کی نہیں ہے غلطی ہے اس کاتب تقدیر کی جس نے مسلمانوں کو اقلیت میں رکھا۔ اب وہ تعداد میں کتنے بھی ہو جائیں وہ اقلیت ہی میں رہیں گے

اپنے مضمون کے آخیر میں وہ فرماتے ہیں۔

"بہر حال یہ کام اب مسلم تنظیموں کا ہے وہ حکومت خاص طور پر یو پی اے کی چیر پرسن سونیا گاندھی کو تمام حقائق سے روشناس کرائیں اور حکومت پر مسلسل دباؤ بنائیں۔ تاکہ وہ نئے پندرہ نکاتی پروگرام کو پرانے نکاتی پروگرام کی طرح اپنی موت آپ نہ مرنے دے بلکہ اس پر عمل درآمد بھی کرائے اور عام انتخابات سے پہلے کرے۔"

بھلا یہ بات کیسے ممکن ہے کہ ۱۵ نکاتی پروگرام پرائیکشن سے پہلے عمل ہو جائے۔ کانگریس پکی گھاگ پارٹی ہے اس نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے وہ ایسی حماقت کیسے کر سکتی ہے کہ مسلمانوں کا ووٹ لینے سے پہلے ان کو مراعات دے دے اور ہر پارٹی کی سمجھ داری یہ ہے کہ وہ ووٹ حاصل

کرنے کے لئے مسلمانوں کو سبز باغ الیکشن سے پہلے دکھائے۔تاکہ مسلمان باغ سے مستفیض ہونے کے لئے اپنا ووٹ پارٹی کے حوالے کردیں اور پارٹی پہلے ہی باغ کے سارے پھل مسلمانوں کے حوالے کردے گی پھر پارٹی کو کیا فائدہ ہوگا، مسلمان آزادی کے بعد سے برابر فریب کھا رہا ہے اگر وہ بھی کسی پارٹی کے ساتھ فریب کر بیٹھے تو اس کا ہی کیا قصور ہے؟ انگوٹھے دکھانے کی رسم سے وہ بھی واقف ہے۔اس لئے سیاسی پارٹیاں الیکشن سے پہلے وعدے کرتی ہیں اور الیکشن کے بعد وہ اگلے پانچ سال تک بے حد مصروف ہوجاتی ہیں اس لئے وعدے بھولنے کا ایک جواز بھی ہوتا ہے۔۱۵ نکاتی پروگرام کا حشر کچھ بھی ہو لیکن اگر پارٹی کامیاب ہوگئی تو یہ بھی ایک اچھا شگون ہوگا کچھ بھی ہو کانگریس آج بھی علماء کی محبوبہ ہے اور اس کی زلفیں سنوارنا اور اس کی نوک پلک درست کرنا ہر مسلمان کا فرض منصبی ہے ورنہ علماء ناراض ہوجائیں گے اور پھر اسلام خطرے میں آجائے گا ہمیں اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔(باقی آئندہ)

علامات ظہور امام زمانہ علیہ السلام

غلام حسین جعفری

احادیث شریفہ بتاتی ہیں کہ علاقائی اور عالمی واقعات کے بعد امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی تحریک کا آغاز مکہ مکرمہ سے ہوگا۔

ظہور کی نشانیوں میں سے ہے کہ پہلے حجاز کے بادشاہ (عبداللہ) کا قتل ہوگا۔ جس کے بعد حجاز کے قبائل میں جانشین کے لئے جنگ ہوگی۔ یہ اختلاف ظہور امام تک جاری رہے گا۔

ظہور کے بارے میں چند احادیث۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"قیامت کے آنے میں ایک دن باقی رہ جائے گا تو خدا میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے آدمی کو بھیجے گا جو دنیا کو عدل وداد سے پُر کردے گا۔" (صحاح ستہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! "مہدیؑ میری عترت واہل بیت یعنی اولاد فاطمہؓ سے ہوگا۔ (کنز الایمان)

ابوداؤد اور مسلم نے یہ حدیث ام المومنین حضرت سلمہؓ سے بیان کی ہے" (مہدی) حسینؓ کی اولاد سے ہوں گے (نجم الثاقب)

ظہور کی جو نشانیاں ظاہر ہونگیں اُمیں سے بعض یہ ہیں

- بغداد شہر میں محلّہ کرخ کے نزدیک پل باندھنا، سیاہ آندھی کا پھیلنا، زلزلہ کا آنا، جس سے بغداد کا زیادہ تر حصہ زمین میں دھنس جائے گا اور خوف وہراس اہل عراق کو گھیر لے گا۔
- مغرب کی طرف سے گھوڑوں کا ورود یہاں تک کہ وہ نجف کی حدود حیرہ کے صحن میں باندھے جائیں گے۔
- سیاہ جھنڈوں کا مشرق کی طرف سے حیرہ کی طرف بڑھنا۔
- مغربی تہذیب کا مصر میں ظہور اور شام کو اپنی ملکیت میں لانا۔
- اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا۔
- قیس وعرب کے جھنڈوں کا مصر میں داخل ہونا۔
- قبیلہ کندہ کے جھنڈوں کا خراسان کا رخ کرنا۔
- مسجد کوفہ کی دیوار گرنا۔
- ایک ہاشمی کا رکن ومقام کے درمیان ذبح ہونا۔
- جزیرہ میں ترکوں کا اُترنا۔
- مشرق سے ایک ستارہ کا طلوع ہونا، جو چاند کی طرح روشنی دیگا پھر ٹیڑھا ہوگا۔ یہاں تک کہ قریب ہوگا کہ اس کے کنارے آپس میں مل جائیں۔
- آسمان میں سرخی کا ظاہر ہوکر اطراف میں پھیلنا۔
- طول مشرق سے آگ کا ظاہر ہونا اور تین یا سات دن تک فضا میں رہنا۔
- آل ابوطالب سے بارہ افراد کا عالم خروج جو امامت کا دعویٰ کریں گے۔
- بنی عباس کے گروہ میں سے ایک بزرگ شخص کا مقام جلولا اور خانقین کے درمیان جلایا جانا۔
- ایران میں دو گروہوں کے درمیان اختلاف اور خون بہنا۔
- مردے قبروں سے اُٹھ کھڑے ہونگے اور دنیا کی طرف پلٹ آئیں گے وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے، پھر ان سب کا خاتمہ چوبیس متصل بارشوں پر ہوگا جس سے زمین مردہ ہونے کے بعد زندہ ہوجائےگی، یہ قیام والا سال ہوگا۔
- بعض صورتوں کا سورج کی ٹکیہ میں ظاہر ہونا اور اکثر مقامات پر زمین کا دھنسا۔
- نفس ذکیہ کا ۷۰ صالحین کی جماعت کے ساتھ کوفہ کی پشت پر

شہید ہونا۔

● سید حسنی کی شہادت۔

● سورج کا زوال کے وقت سے عصر تک رک جانا اور ایک شخص کا سینہ اور چہرہ سورج کی ٹکیہ میں ظاہر ہونا۔

● شام سے سفیانی خراسانی اور یمن سے یمانی کا ایک سال، ایک ماہ اور ایک ہی دن خروج کرنا۔

● شام سے سفیانی اور یمن سے یمانی لشکر کثیر تعداد کے ساتھ نکلیں گے۔ ہزاروں آدمی قتل ہوں گے۔ لشکر سفیانی کے آدمی اطراف کوفہ کو تباہ کریں گے۔ مدینہ میں تین شب و روز لوٹ مار ہوگی۔ جب مکہ کی طرف چلیں گے اور ارض بیداء پر پہنچیں گے تو سب لوگ زمین میں دھنس جائینگے سارا لشکر ختم ہو جائے گا۔

● شام کی ایک بستی جابیہ کا زمین میں دھنسنا۔

● ظہور سے قبل تین سالوں میں بارش بہت کم ہونگیں، دریا خشک ہو جائیں گے ظہور سے پہلے والے سال ۲۴ متصل بارشیں ہونگیں۔ جمادی الثانی میں شروع ہو کر ۱۰ رجب تک مسلسل رہیں گی۔ دریائے فرات کا پانی کوفہ کی گلیوں میں داخل ہو جائے گا۔

● ٹڈی دَل کا ظاہر ہو کر زراعت و غلات کو تباہ کرنا، حضرتؑ کا ظہور کسی طاق سال میں ماہ محرم کی دسویں تاریخ بروز جمعہ مکہ معظمہ میں ہوگا۔

● حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہوگا جو کہ مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ حضرتؑ کے اصحاب کی تعداد ۳۱۳ ہوگی۔ جو کہ اپنے اپنے دور دراز مقامات سے رات کو چلیں گے اور صبح مکہ میں ہوں گے۔ حضرتؑ کے ظہور کے بعد ظلم وجور سے بھری زمین عدل وداد سے بھر جائے گی۔ تمام خزانے اور دفینے خود بخود باہر آجائیں گے۔ آسمان سے باران رحمت اور برکات کا نزول ہوگا۔ کفر و شرک سے دنیا پاک ہو جائے گی۔ حضرتؑ کی سلطنت زمانہ رجعت تک رہے گی۔

حضرت کی سلطنت کا قیام روایات میں سات سال بھی ہے اور ستر سال بھی۔

دعا کی قبولیت کے لئے

جو کوئی کسی نیک مقصد کو پورا کرنے کی غرض سے پروردگار عالم کے حضور دعا مانگے اور چاہے کہ اُس کی دُعا قبولیت کا شرف حاصل کرے تو وہ حضرت خضر علیہ السلام کا بتایا ہوا یہ عمل کرے یعنی نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھے اور پھر نماز کی ادائیگی کے بعد ننگے سر ہو کر نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ دس مرتبہ یہ پڑھے۔

یَا قَدِیْمُ یَا دَائِمُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

یہ عمل تین یوم تک بلا ناغہ عشاء کی نماز کے بعد کرے یعنی دو رکعت نفل نماز پڑھ کر وظیفہ کرے پھر جس مقصد کے لئے بھی بارگاہ الٰہی میں دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی۔

اولادِ نرینہ کے لئے

اگر کوئی اولاد نرینہ کی نعمت سے محروم ہو اس کے یہاں صرف لڑکیوں ہی کی ولادت ہوئی اور بیٹے کی شدید خواہش ہو تو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد فوراً ہی پہلے گیارہ مرتبہ درودِ پاک پڑھے پھر ۳۳ مرتبہ یہ آیات مبارکہ پڑھے۔

بسم الله الرحمن الرحیم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ۝

پھر گیارہ مرتبہ درودِ پاک پڑھے اس کے بعد دیگر سنت و نوافل ادا کرنے کے بعد چار رکعت نفل نماز پڑھ کر حضور نبی کریم اور تمام اہل بیت اور صحابہ کرام کو ایصال ثواب کرے۔

☆ ☆ ☆

انسان کے بدن پر جو تل ہوتے ہیں ان کے خواص

"قارئین مفید عالم" جنتری کیلئے قلوں کے خواص درج کئے جاتے ہیں۔

پیشانی کے داہنی طرف جو تل جس شخص کے کنپٹی پر ہوگا وہ خوش نصیب اور دولتمند باعزت ب عزت اپنی قوم میں ممتاز فتح و کامیابی حاصل ہو۔۲ پیشانی کے درمیان بالوں سے جو تل ہو وہ تنگ مزاج، کج خلق جلاتین ہوگا اور لوگ اس سے بات چیت کرتے ہوئے گھبرائیں گے اور عورت کے تل ہونے سے انتہائی درجہ کے صدمے اور مصیبتیں اُٹھاتی ہے ۔۳ پیشانی کے بائیں طرف کنپٹی سے کچھ اُٹھا ہوا سُرخ رنگ کا تل جس شخص کے ہوتا ہے وہ بہت عقلمند اور باہوش ہوتا ہے اور اگر اس کا رنگ سیاہ ہو تو وہ شخص جھوٹا ہوتا ہے جس کی وجہ سے سدا خراب اور رسوا ہوتا ہے اور اگر یہاں کے بجائے مسہ ہو تو شخص قسمت کا ہیٹا ہوتا ہے اس کے اکثر کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں اور اگر عورت کے یہ علامت ہو تو وہ عورت برباد باوقار اور باعصمت ہوتی ہے اور ہمیشہ نیک ثابت ہوتی ہے مگر سیاہ تل والی عورت آگا پیچھا سوچے بغیر کوئی برائی بھی کر لیتی ہے۔۴ داہنی کپٹی پر آنکھوں کے اوپر اگر ہو تو ایسا آدمی لمبی عمر والا ہوتا ہے۔ اور خوش نصیب ہوتا ہے اور اگر عورت کے یہ نشانی پائی جائے تو وہ صاحب نصیب بامراد ہوتی ہے اور بانصیب مرد کے ساتھ بیاہی جاتی ہے اور شادی کے بعد خوش و خرم رہتی ہے وہ نیک بخت صاحب سلیقہ شوہر کی نظروں میں عزت حاصل کرتی ہے اور اپنے خاوند سے محبت رکھتی ہے۔۵ داہنی کنپٹی پر گردن کی طرف جھکا ہوا تل ہو تو ایسا آدمی بڑی عمر والا اور مالدار ہوتا ہے اور اگر یہ تل سُرخ رنگ کا ہو تو وہ شخص صاحب اقبال ہوگا۔ اور اگر کسی اور رنگ کا ہو تو وہ رنج و فکر میں مبتلا رہے گا۔۶ آنکھ کے اوپر بائیں طرف تل رکھنے والے لوگ میں اکثر بیمار رہتے ہیں۔ اور یہ تل اگر سیاہ رنگ کا ہو تو بیمار کی جان لے کر جاتا ہے۔ اور اگر تل کے بجائے مسہ ہو تو عمر کے آخری دور میں اسے سکھ ملتا ہے، راحت نصیب ہوتی ہے۔ اور اس تل والی عورت زیادہ تندرست ہوتی ہے اور اسے دشمنوں اور غیروں میں دکھ ملتا ہے اس کے بچے خردود ماغی ہوتے ہیں اور بہت ستاتے ہیں اور اس تل کے سیاہ ہونے سے بچوں کے صدمے اُٹھاتی ہے۔ اور اگر یہ تل سُرخی مائل ہو تو وہ شخص نہایت کمزور اور بھرتیلا ہوگا۔ اگر یہ تل شہد کے رنگ کا ہو تو اس شخص کو عزیز رکھیں گے۔ اگر جس عورت کی پیشانی پر یہ تل نہ ہو تو وہ پھوہڑ اور بدسلیقہ اور نالائق ہوگی۔ اور وہ عزت کی نظر سے نہ دیکھی جائے گی۔ اور پیشانی پر سیاہ تل رکھنے والی عورت بڑی چالباز ہوتی ہیں۔ اور اس کی طبیعت ہمیشہ برائی کی طرف راغب رہے گی۔ اور کبھی کسی کے ساتھ بھلائی نہ کرے گی۔۷ پیشانی کے وسط کے قریب داہی طرف جس کے تل ہو وہ بڑے لوگوں کی دوستی سے فائدہ حاصل کرے گا۔ اور ہمیشہ حکومت، عزت ثروت دولت پائے گا۔ شاد و خرم رہے اور جس قدر زیادہ زرد رنگ کا یہ تل ہو تو اسی قدر زیادہ اعزاز و اکرام سے نوازہ جائے گا۔ اور اگر یہی تل سُرخ رنگ کا ہو تو وہ علمائے دین میں سے ہو اور اگر سیاہ رنگ کا ہو تو بڑے لوگ اس کی طرف سے دل میں کینہ اور حسد رکھیں۔ اور جس عورت کے یہ تل ہوتا ہے وہ ہر طرح سے بامراد رہتی ہے اور تمام اس کی آرزوئیں برآتی ہیں اور اس تل کے سیاہ ہونے سے عورت بے حد زبان دراز ہوتی ہے اور پیشانی سے ملا ہوا بالوں کے قریب جس شخص کے تل ہو وہ تو بدکار ہوگا جس کی وجہ سے اس کی تمام عمر دکھ اور تکلیف میں گزرے گی اور اگر یہی تل شہد کے رنگ کا ہو یا سُرخی مائل ہو تو وہ شخص رنجوں و غموں میں مبتلا رہتا ہے۔۸ اگر پیشانی کے بائیں طرف بیچ میں پیشانی کے قریب جس شخص کے تل ہوگا وہ بزرگوں کے ہاتھوں سے تکلیف پائے گا۔ اور یہی تل شہد کے رنگ کا ہو تو اسکی کی ساری جائداد تلف گی اور وہ محتاج بن جائے گا اور اگر یہ تل سیاہ رنگ کا ہو تو اس سے بھی زیادہ محتاجی میں مبتلا ہو۔ اور اگر سیاہ رنگ کا ہو بہت لوگ اس شخص کے درپے تحریک ہوں اور نقصان پہونچائیں اور بالکل ختم کرنے پر آمادہ رہیں۔ اور اس تل والی عورت کو کسی نہ کسی مرد کی بے وفائی سے واسطہ پڑے اور اگر پیشانی کی داہی طرف تل ہو تو اس آدمی کی شادی تھوڑی عمر میں ہو جائے اور جس سے شادی ہو تو وہ عورت نیک اور صاف باقسمت ضرور ہوگی۔۹۔ اگر پیشانی کی بائیں طرف ہونٹ پر تل ہو تو ایسا آدمی نامراد اور سست ہوتا ہے اور اس کی آرزوئیں

اس کے حسب منشا بر نہیں آتیں۔ ہمیشہ دکھ اور کوفت میں رہتا ہے۔ ۱۰۔ اگر دائیں بائیں آنکھ کے گوشہ بیرونی پر تل ہو تو ایسا آدمی ثابت قدم محتاط اور طبیعت کا سنجیدہ ہوتا ہے لیکن ظلم کی موت مرتا ہے۔ دائیں آنکھ کی گھڑی کے نیچے والا آدمی مجرد آدمی اور حقانی ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ چڑچڑا ہوتا ہے۔ ۱۱۔ ناک پر جس کے تل وہ بامراد ہوتا ہے اور اپنے کاموں میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کرتا ہے اور جس کی ناک اور پیر پر تل ہو وہ اکثر سفر میں رہتا ہے اور ناک پر تل والی عورت دور دراز ملکوں کا پیادہ سفر کرتی ہے۔ ۱۲۔ اور جس کے نتھنوں کی جڑ میں تل ہوتا ہے۔ وہ بہت اچھا ہے انسان کو نفع پہونچاتا ہے اور وہ ہمیشہ عیش میں زندگی گزارتا ہے۔ کسی کا محکوم نہیں رہتا۔ ۱۳۔ جس کے داہنے یا بائیں رخسار پر تل ہوتا ہے وہ قسمت کے لحاظ سے درمیان درجہ کا آدمی ہوتا ہے کبھی عروج پاتا ہے اور کبھی زوال اور نیچے کے جبڑے کے تل والا آدمی یا عورت اپنی ساری زندگی مصیبت میں گزراتے ہیں اور کبھی چین نہیں پاتے۔ ۱۴۔ اوپر یا نیچے کے ہونٹ پر جس کے تل ہوتا ہے وہ غذا عمدہ کھانے کا شوقین ہوتا ہے۔ اور عشق ومحبت میں پھنسا رہتا ہے اور خوب مزے اُڑاتا ہے۔ آرام سے زندگی گزارتا ہے۔ ۱۵۔ ٹھوڑی پر تل والا آدمی جفاکش نیک مزاج ،نہایت حلیم اور خوش خلق ہوتا ہے۔ بامراد رہتا ہے اس کے دوست بہت ہوتے ہیں۔ ۱۶۔ کان کا تل دوست بخشتا ہے۔ اور عزت بھی دیتا ہے داہے کان کی لو پر تل والا آدمی پانی میں ڈوب کر جان گنواتا ہے۔ ۱۷۔ گلے پر تل رکھنے والا آدمی نکاح سے امیر بن جاتا ہے۔ ۱۸۔ گردن کے تل والے کو روپیہ پیسہ کی کمی نہیں رہتی۔ ۱۹۔ گردن کی طرف کا تل آدمی کے لئے کسی وقت گلا گھوٹ کر مار دے جانے سے بال بال بچتا ہے۔ اور پھر کسی ورثہ یا غیر مترقبہ مالیت پانے سے عروج حاصل کرتا ہے۔ ۲۰۔ اور گردن کے دونوں طرف تل والا شخص پھانسی پانے کا مستحق ہوتا ہے۔ ۲۱۔ داہنے بازوں کے شانہ پر تل رکھنے والا ذرا ذرا سی بات پر لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اور کسی کی اطاعت نہیں کرتا اور طاقتور، دلاور اوہ کا پکا، جنگ میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ ۲۲۔ داہنی کونی کے قریب تل والا آدمی اپنے ارادوں میں متلون مزاج ہوتا ہے۔ ۲۳۔ پہنچوں کے درمیان تل والا آدمی سختیاں سہتا ہے۔ رنج اُٹھاتا ہے آخر میں سکھ پاتا ہے۔ ۲۴۔ ہاتھوں کے پہنچوں اور انگلیوں پر تل رکھنے والا محبت کی کشمکش میں نمک حلال ہوتا ہے اور جفاکش بھی ہوتا ہے اپنی بیوی سے بے حد محبت کرتا ہے۔ ۲۵۔ ہاتھ کی ہتھیلی پر جس کے تل ہوتا ہے وہ فارغ البال ہوتا ہے اور عیش میں اپنی زندگی گزارتا ہے اور اولاد سے بہرور ہوتا ہے۔ ۲۶۔ شانوں اور کمر کے درمیان اگر کسی جگہ تل ہو تو یہ تندرستی کی نشانی ہے اسے امور یا دولت بے معلوم ہوتے ہوتے رفتہ رفتہ زوال ہو جایا کرتا ہے۔ ۲۷۔ بائیں بغل کے تل والے آدمی کو موت بے وقت ہوتی ہے یعنی وہ جوان مرتا ہے۔ ۲۸۔ داہنی چھاتی پر جس کے تل ہو وہ آدمی ناگہانی ایک دفعہ نصیب سے پلٹا کھائے اقبال ہاتھ سے جاتا ہے۔ ادبار میں مبتلا ہو۔ اولاد میں لڑکیاں پیدا ہوں۔ اگر لڑکا ہو تو زندہ نہ رہے۔ ۲۹۔ بائیں چھاتی پر تل ہو تو وہ شخص عاشق اور معشوق سے بہرہ مند ہوتا ہے زندگی اسی طرح گزارے۔ ۳۰ جس شخص کے سینہ پر تل ہو اس کی تندرستی اور قسمت کی حالت درمیانی رہے۔ ۳۱۔ اگر چھاتی کے درمیان سیاہ تل ہو تو ایسا شخص شعر وشاعری کا ذوق رکھتا ہے۔ ۳۲۔ اگر بائیں چھاتی کے نیچے تل دل کے اوپر ہو تو وہ سوادی مزاج والا ہوگا اسے گرمی کا شعلہ طبیعت کو ڈانواڈول کر دیتا ہے۔ اور اسے اِدھر اُدھر مارے مارے پھرنے کا شوق ہوتا ہے۔ اور لوگوں کی نظروں میں ہلکا رہتا ہے اور اس تل والی عورت محبت کش اور باوفا ہوتی ہے اور سمجھدار بھی ہوتی ہے۔

قسط نمبر: ۶۷

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

ابھی وہ چند قدم ہی دور گیا تھا کہ ابلیکا نے اس کی گردن پر لس دیا اور پوچھا۔ ''اے یوناف اب کدھر کا رخ کرنے کا ارادہ ہے۔؟''

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اے ابلیکا تونے میرے سامنے دو خرق عادت رکھنے والے اشخاص کی تعریف کی تھی ایک اوج بن عنق اور دوسرا بلعام بن بعور، اوج بن عنق کو تو میں دیکھ چکا جیسے تونے اس کی تعریف کی ویسے ہی میں نے اس کو پایا۔ اب میرا ارادہ ہے کہ میں بلعام بن بعور کا رخ کروں اور دیکھوں کہ کیا واقعی اس کے پاس اسم اعظم ہے اور یہ کہ وہ اسم اعظم کو کام میں لاکر ممکن کو ناممکن میں تبدیل کرتا ہے؟''

ابلیکا نے ناصحانہ انداز میں کہا ''ہمیں بلعام بن بعور کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے ہوسکتا ہے کہ اوج بن عنق کی طرح اس کے ساتھ بھی تمہارا ٹکراؤ ہو جائے اور اگر اس نے اسم اعظم کو تمہارے خلاف استعمال کیا تو وہ تمہیں نقصان بھی پہنچا سکتا ہے اور میں ایسا نہیں چاہتی حالات بتاتے ہیں کہ بنی اسرائیل اپنے پیغمبر موسیٰ اور ہارونؑ کی سرگردگی میں مصر سے نکل کر آہستہ آہستہ ان ہی سرزمینوں کی طرف بڑھ رہے ہیں بس میرا خیال ہے کہ وہ عنقریب ان سرزمینوں پر حملہ آور ہوں گے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ اوج بن عنق اور بلعام بن بعور جیسے مافوق الفطرت انسانوں کو اللہ کے پیغمبروں کے ساتھ ٹکرانا پڑے گا ہمیں کیا ضرورت ہے کہ بلعام سے ٹکرا کر اپنے آپ کو اذیتوں میں ڈالیں بلکہ بلعام بن بعور کی قوتوں کو ہم اس وقت دیکھ لیں گے جب وہ اللہ کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام سے ٹکرائے گا میں اب یہ چاہتی ہوں کہ تم بنی اسرائیل میں شامل ہو جاؤ اور جب بنی اسرائیل ان علاقوں پر حملہ آور ہوں گے تو پھر ہم موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کے سامنے اوج بن عنق اور بلعام بن بعور کی بے بسی اور بے چارگی کا مشاہدہ کریں گے۔'' ابلیکا ذرا رکی پھر اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہی تھی ''اے یوناف میں چاہتی ہوں کہ تم کچھ عرصہ تک بنی اسرائیل کے اندر ہی رہو تاکہ یہ دیکھیں کہ بنی اسرائیل کس طرح ان سرزمینوں کے باشندوں پر حاوی ہوتے ہیں اور کس طرح اوج بن عنق اور بلعام بن بعور جیسے خرق عادت قسم کے لوگ خداوند کے پیغمبروں کے سامنے بے بس کئے جاتے ہیں؟''

یوناف نے مسکراتے ہوئے جواب میں کہا۔ ''میں تم سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔ میں بلعام بن بعور کی طرف جانے کا ارادہ منسوخ کرتا ہوں اور اب تمہاری خواہش کے مطابق دشت فاران میں بنی اسرائیل کا رخ کروں گا۔''

جواب میں ابلیکا نے کچھ نہ کہا اور یوناف اپنی سری قوتوں کو عمل میں لاکر دشت فاران کی طرف کوچ کر گیا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

موسیٰ کے حکم کے مطابق یوشع بن نون اور ان کے گیارہ ساتھیوں نے چالیس روز ارض کنعان میں گزارے اس سرزمین سے نکل کر دشت فاران کی طرف کوچ کرنے سے قبل انہوں نے وادیٔ اشکال کے ایک باغ سے مختلف قسم کے پھل حاصل کئے تاکہ یہ پھل بنی اسرائیل کو دکھائے جائیں اور انہیں اس سرزمین پر حملہ آور ہونے کی ترغیب ہو جو پھل ان بارہ اسرائیلیوں نے وادیٔ اشکال کے باغات سے حاصل کئے ان میں انگور کی ایسی ڈالی تھی جس میں انگور کا ایک ہی اتنا بڑا گچھا تھا کہ دو آدمی ایک لاٹھی پر لٹکا کر چل سکتے تھے۔ انگور کے اس بہت بڑے گچھے کے علاوہ ان بارہ اسرائیلیوں نے اشکال کے باغات سے کچھ انار اور انجیر بھی حاصل کئے اور پھر وہ دشت فاران میں قادش کے مقام کی طرف روانہ ہو گئے جہاں پر بنی اسرائیل نے پڑاؤ کر رکھا تھا۔

یہ بارہ اسرائیلی دشت فاران میں موسیٰ کے پاس واپس آئے اور ان میں سے ایک نے موسیٰ کو مخاطب کر کے کہا۔ ''جس سرزمین کی طرف آپ نے ہمیں روانہ کیا تھا وہاں واقعی دودھ اور شہد بہتا ہے اور یہ وہاں کا پھل ہے لیکن جو لوگ وہاں بسے ہوئے ہیں وہ زور آور ہیں ان کے شہر بڑے بڑے

اور فصیل دار ہیں اور ان سرزمینوں کے اندر کنعانیوں کے علاوہ عمالیقی، حتی، یبوسی اور اموری آباد ہیں وہ لوگ انتہائی طاقتور ہیں۔''

اس پر کالب بن یوفنا نے اس اسرائیلی کی بات کاٹتے ہوئے موسیٰ سے کہا۔''ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہم ایک دم جا کر اس سرزمین پر حملہ آور ہوں اور اس پر قبضہ کرلیں کیونکہ ہم اس قابل ہیں کہ اس پر مسلط ہو جائیں''

کالب بن یوفنا کے خاموش ہونے پر ایک اور اسرائیلی نے کہا۔''ہم ہرگز اس لائق نہیں ہیں کہ ہم ان لوگوں پر حملہ کرسکیں کیونکہ وہ ہم سے زیادہ زور آور ہیں ہم نے جس قدر وہاں لوگ دیکھے وہ سب قدآور ہیں ہم نے وہاں جباروں کی نسل دیکھی ہے ان کے سامنے ہم تو اپنی نگاہوں میں ایسے تھے جیسے ٹڈے ہوتے ہیں۔ سو یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم کنعان میں بسنے والے لوگوں پر حملہ آور ہوں اور انہیں شکست دے کر اس سرزمین پر قبضہ کرسکیں۔''

موسیٰ نے ان بارہ آدمیوں کو جو ارض کنعان کا حال جان کر آئے تھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔''بنی اسرائیل کے سامنے ارض کنعان کی یہ کیفیت بیان نہ کرو کہ وہاں کے لوگ قدآور اور طاقت ور ہیں اور یہ کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔''

بارہ میں سے دو یعنی یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا نے موسیٰ کے احکامات کا مکمل طور پر اتباع کیا اور کسی نے بھی اسرائیلیوں سے ارض کنعان کی کیفیت بیان نہ کی لیکن باقی دس نے موسیٰ کے احکامات پر عمل نہ کیا اور بنی اسرائیل کو ارض کنعان کے حالات تفصیل سے سناڈالے اس پر بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگ روتے پیٹتے چیختے چلاتے موسیٰ وہارونؑ کے پاس آئے اور شکایات کرنے لگے۔''اے موسیٰ! کاش ہم مصر میں ہی مرگئے ہوتے اور اگر ایسا ممکن نہ تھا تو کاش مصر سے نکلنے کے بعد ہم ان صحراؤں کے اندر ہی ختم ہو چکے ہوتے کیونکہ اے موسیٰ تم ہمیں اس ملک کی طرف لے کر جارہے ہو جہاں کے لوگ اپنی تلواروں سے ہمارا قتل عام کریں گے ہماری بیویوں اور بال بچوں کو لوٹ کا مال سمجھ کر اپنے پاس ٹھہرالیں گے۔ اے موسیٰ کیا ایسا ممکن نہیں کہ تم اور تمہارا خداوند ارض کنعان کی طرف جاؤ اور جب تم اس سرزمین کو ہمارے لئے فتح کرلو تو ہمیں اطلاع کردینا ہم وہاں جا کر آباد ہو جائیں گے اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو پھر ہم مصر کا رخ کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہمیں مصر ہی واپس جانا پڑے گا سو ہم اپنے میں سے کسی کو اپنا سردار مقرر کرتے ہیں اور آج ہی ہم مصر کی طرف واپس چلے جائیں گے۔''

بنی اسرائیل واقعی مصر جانے کیلئے تیار ہوگئے تھے کہ یوشع بن نون اور کالب یوفنا نے آگے بڑھ کر ان کو سمجھایا۔''وہ ملک جس کا ہم حال دریافت کر کے آئے ہیں بہت اچھا ہے جب ہمارا خدا ہم سے راضی ہے تو وہ ضرور ہمیں اس سرزمین میں داخل کر کے وہاں کے رہنے والوں پر غلبہ عطا کرے گا۔ ارض کنعان ایسی سرزمین ہے جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے اور خدا ہمیں اس سرزمین میں ضرور غلبہ عطا کرے گا۔ بشرطیکہ ہم خداوند کے احکامات کے سامنے سرکشی اور بغاوت نہ کریں اور نہ ہی اس سرزمین کے لوگوں سے ڈریں بلکہ اپنے دل میں صرف اپنے خداوند ہی کا خوف رکھیں اس لئے کہ وہی ہمیں اس سرزمین میں داخل کرے گا۔''

یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا کے کہنے پر بنی اسرائیل مصر واپس جانے سے رک گئے لیکن انہوں نے ارض کنعان میں داخل ہونے سے انکار کردیا، بنی اسرائیل کی اس ہٹ دھرمی پر خداوند نے وحی کے ذریعہ موسیٰ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو یہ حکم سنادو کہ تمہارے بال بچے جن کی بابت تم نے یہ کہا ہے کہ انہیں دشمن لوٹ کا مال سمجھ کر اپنے پاس ٹھہرائے گا۔ اب خداوند انہی کو ارض کنعان میں پہنچائے گا اور وہی اس ملک کی حقیقت کو پہچانیں گے جسے ان لوگوں نے حقیر جانا ہے، بنی اسرائیل کے ان موجودہ لوگوں کی حالت یہ ہوگی کہ یہ چالیس برس تک اس دشت اور بیابانوں میں آوارہ پھرتے رہیں گے اور اسی دشت کے اندر مرکھپ جائیں گے پھر ان کے بچے جوان ہو کر ایک نئے عزم اور ارادے کے ساتھ ارض کنعان میں داخل ہوں گے۔ ساتھ ہی موسیٰ کو یہ بھی بتادیا گیا تھا کہ جو بارہ آدمی ارض کنعان کا حال جاننے کے لئے گئے تھے ان میں سے یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا ہی زندہ رہیں گے انہوں نے موسیٰ کے حکم کی اتباع کرتے ہوئے بنی اسرائیل سے وہ باتیں نہ کہیں جن سے موسیٰ نے منع کیا تھا لیکن باقی دس نے چونکہ موسیٰ کے حکم کا اتباع نہ کیا تھا اور غیر فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ارض کنعان کی اصل کیفیت بنی اسرائیل سے کہہ دی تھی لہٰذا ان کی سزا یہ ہے کہ چند روز تک ایک وباء میں مبتلا ہو کر ختم ہو جائیں۔

خداوند کے یہ احکامات جب موسیٰ نے بنی اسرائیل کو سنائے تو اس وقت تو ان پر کوئی خاص اثر نہ ہوا لیکن چند ہی دن کے اندر اندر جب موسیٰ کی مخالفت کرنے والے دس اشخاص خداوند کے حکم کے مطابق ایک وباء میں مبتلا ہو کر ایک ساتھ مرگئے تب بنی اسرائیل کے وہ لوگ جو بڑھ چڑھ کر موسیٰ کی مخالفت کرتے تھے کہ ہم ارض کنعان میں داخل نہیں ہوں گے اور جو یہ کہتے تھے اے موسیٰ تم اور تمہارے خداوند ارض کنعان میں جاؤ اور جب اسے تم فتح کرچکو تو ہمیں خبر دینا ہم بھی وہاں آجائیں گے بڑے

مند ہوئے اور موسیٰ سے کہنے لگے۔

"اب ہماری آنکھیں کھل گئی ہیں اور ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ خداوند کے احکامات کا اتباع کریں۔" انہوں نے یہ بھی کہا۔ "ہم سامنے والے پہاڑ کے اوپر چڑھ کر عہد کرتے ہیں کہ ہم ارض کنعان پر حملہ آور ہوں گے۔"

موسیٰ نے ان لوگوں کو سمجھایا۔ "جب تم ایک بار بدتمیزی بغاوت اور سرکشی کا مظاہرہ کر چکے ہو اور خداوند نے تمہارے متعلق احکامات بھی جاری کردیئے ہیں تم اس پہاڑ پر چڑھنے کی جلد بازی نہ کرو بلکہ میں تم سے یہ کہوں گا کہ خداوند کے اگلے احکامات کا انتظار کرو اور پھر دیکھو کہ خداوند تمہارے متعلق کیا احکامات جاری کرتے ہیں۔"

لیکن حد سے زیادہ مخالفت کرنے والے بنی اسرائیل کے ان سرکردہ لوگوں نے موسیٰ کی بات پر کوئی دھیان نہ دیا اور وہ اپنی دھن میں اس قریبی پہاڑ پر چڑھ گئے اس سے پہلے وہ اللہ کے احکامات سے روگردانی کررہے تھے اور اس بار کیونکہ موسیٰ نے انہیں منع بھی کیا تھا کہ خداوند کے اگلے احکامات کا انتظار کرو اور پہاڑ پر مت جاؤ چنانچہ جب وہ موسیٰ کی مخالفت کرتے ہوئے اس پہاڑ پر چڑھے تو وہی ہوا جس کے متعلق موسیٰ نے خدشات ظاہر کئے تھے وہ لوگ جب پہاڑ کی چوٹی پر گئے تو عمالیقیوں نے ان پر حملہ کردیا اور سب کو قتل کرکے رکھ دیا۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

قارون ایک روز اپنے خیمے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا کہ عزازیل اس کے خیمے میں داخل ہوا اسے دیکھتے ہی قارون اس کی تعظیم میں چونک جانے کے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا اس نے عزازیل کو ایک نمایاں نشست پر بٹھایا اور خود دوزانو ہوکر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"اے قارون میں ایک بہت اہم کام کے سلسلے میں تمہارے پاس آیا ہوں اور مجھے امید ہے کہ جو کچھ میں تمہیں کرنے کے لئے کہوں گا تم اس سے انکار نہ کرو گے۔"

قارون نے کسی شاگرد رشید کی طرح عزازیل کے سامنے اپنے سر کو خم کرتے ہوئے کہا۔ "اے آقا! یہ کیسے اور کیونکر ممکن ہے کہ آپ مجھے کوئی کام کہیں اور میں اسے کرنے سے انکار کردوں۔ کہئے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے ہر حکم کا اتباع کروں گا اسلئے کہ میں جانتا ہوں جو کام بھی آپ مجھے کرنے کے لئے کہیں گے اس میں میری اپنی ہی بہتری ہوگی۔"

قارون جب خاموش ہوا تو عزازیل نے کہا۔ "اے قارون میں بنی اسرائیل میں موسیٰ اور خداوند کے خلاف دو اشخاص کو استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ایک تم اور دوسرا سامری لیکن اسے میری بدقسمتی کہو یا سامری کی حماقت کہ وہ بنی اسرائیل کو صحیح طور پر اور مناسب انداز میں شرک میں مبتلا نہ کرسکا جو کام میں نے اسے سونپا تھا اس میں وہ ناکام رہا اسی سلسلہ میں اب ایک کام میں تمہیں سونپنا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ تمہارے ذریعہ سے میں ہر حال میں کامیاب ہو جاؤں گا اور کامران رہوں گا۔"

قارون نے بڑے تجسس سے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا "اے آقا وہ کونسا اہم کام ہے جو سامری کے بعد آپ مجھ سے لینا چاہتے ہیں بہرحال اس کام کی نوعیت کچھ بھی ہو آپ کہیں میں اسے آپ کی خاطر کر گزروں گا۔"

قارون کی اس مستعدی پر عزازیل اپنا چہرہ آگے لے جاتے ہوئے بڑی رازداری کے ساتھ بولا "خداوند کے ان احکامات کو جو موسیٰ کے ذریعہ بنی اسرائیل میں نافذ کئے جارہے ہیں انہیں ناکام بنانے کے لئے تم میرے لئے دو کام کرو، اول یہ کہ بنی اسرائیل کے اندر تیرے جیسا کوئی صاحب حیثیت اور دولت مند نہیں ہے پس تو ان ویرانوں کے اندر ہر روز کروفر کے ساتھ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر نکلا کر اور بنی اسرائیل کے اندر اپنی دولت، عزت اور اپنی عظمت وحشمت کی خوب نمود ونمائش کیا کرتا کہ تمہارے اس فعل سے بنی اسرائیل کے لوگ تمہیں موسیٰ کی نسبت برتر اور اعلیٰ خیال کرنے لگیں اس بنا پر موسیٰ ایک طرح سے کسرِ نفسی کا شکار ہوجائے گا لیکن دوسرا کام اس پہلے کام سے بھی زیادہ اہم ہے۔"

قارون فوراً بولا آپ کہئے وہ کیسا بھی اہم اور مشکل کام کیوں نہ ہو میں اسے ضرور کروں گا۔"

عزازیل نے پھر رازداری سے کہنا شروع کیا۔ "تو جانتا ہے مصر سے بنی اسرائیل کے نکلنے اور بحر قلزم کو عبور کرنے کے بعد جب ہم لوگ مصریوں کے اس معبد میں داخل ہوئے تھے جس کے اندر سنہرے بچھڑے کی پوجا پاٹ ہوتی تھی تو اس معبد کے اندر تم اور سامری نے ایک رقاصہ سے میرا تعارف کرایا تھا وہ انتہائی حسین اور اپنے رقص میں ماہر ہے اور بنی اسرائیل میں اپنے نام کی بجائے مغنیہ کے نام سے مشہور ہے۔ تم آج ہی اس مغنیہ سے ملو اسے دولت کا بھاری اور بڑا لالچ دو اور اسے اس عمل پر آمادہ کرو کہ وہ بنی اسرائیل کے اندر یہ مشہور کردے کہ موسیٰ نے اس مغنیہ کے ساتھ ملوث ہوکر اس کے ساتھ بدی اور گناہ کا کام کیا ہے۔ جب بنی

اسرائیل کے اندر وہ مغنیہ ہر ایک کو یہ کہنا شروع کردے گی کہ موسیٰ اس کے ساتھ ملوث ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کے ہر خاندان میں اور ہر خیمے میں موسیٰ کی بدی اور گناہ کے چرچے شروع ہو جائیں گے اس طرح لوگ موسیٰ سے نفرت کرنے لگیں گے اور ان کے احکامات کا ہرگز اتباع نہ کریں گے۔ یوں خداوند جو کام موسیٰ سے لینا چاہتے ہیں اس کی تکمیل نہ ہو سکے گی۔ یہی میری خواہش ہے کہ اس کام کی تکمیل نہ ہو۔ سو یہ ہیں وہ دو کام جو میں تم سے لینا چاہتا ہوں اور میں یہ بھی خواہش کروں گا کہ ان دونوں کاموں کی ابتدا تم آج ہی کر دو۔''

قارون نے اپنے سر کو خم کرتے ہوئے کہا۔''اے آقا! آپ بے فکر رہئے میرے لئے یہ دونوں کام ہی انتہائی معمولی کام ہیں۔ میں آج ہی ان کی ابتدا کر دوں گا۔'' قارون کی اس یقین دہانی پر عزازیل وہاں سے اٹھا اور پھر قارون کے خیمے سے نکل گیا۔

❁❁❁❁❁❁❁

عزازیل کے جانے کے بعد قارون اپنے خیمے سے نکلا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بنی اسرائیل کے خیموں کے شہر کے بیچوں بیچ جنوب کی طرف بڑھنے لگا کچھ دور جا کر قارون ایک خیمہ کے قریب رکا اور خیمہ کے باہر بیٹھی ہوئی ایک عورت کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔''اے خاتون تمہاری بیٹی اس وقت خیمہ کے اندر ہی ہے اگر وہ یہاں ہے تو تھوڑی دیر کے لئے اسے باہر بھیجو میں ایک اہم مسئلہ پر اس سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں مگر یہ گفتگو ایسی ہے کہ میں اس میں رازداری برتنا چاہتا ہوں۔''

بڑھیا نے کہا۔''اے قارون تم بلا جھجک خیمہ کے اندر چلے جاؤ وہ اس وقت اکیلی ہی ہے تم رازداری کے ساتھ اس سے گفتگو کر سکتے ہو، جب تک وہ تم سے بات چیت کر کے فارغ نہیں ہو جائے گی میں کسی اور خیمہ کے اندر نہ آنے دوں گی۔''

قارون بلا جھجک خیمے میں داخل ہوا اس نے دیکھا بنی اسرائیل کی وہ مغنیہ واقعی اس وقت اکیلی بیٹھی ہوئی تھی، قارون کو دیکھتے ہی اس نے قارون کا شاندار استقبال کیا اس نے آگے بڑھ کر اس کے دونوں ہاتھ تھامے پھر ایک نشست پر لا بٹھایا۔

''اے دولت وحشمت کے بادشاہ! آج تو کیسے مجھ جیسی مغنیہ کے خیمے کی طرف چلا آیا۔''

مغنیہ کے استفسار پر قارون بولا''اے مغنیہ میں ایک انتہائی اہم کام کے سلسلے میں تمہارے پاس آیا ہوں اگر تو میرا وہ کام کر دے گی تو میں تجھے اس قدر مال ودولت سے نوازوں گا کہ زندگی بھر تجھے اور تیرے اہل خانہ کو اپنی روزی کے لئے کوئی تگ و دو نہ کرنی پڑے گی اور میرے بعد بنی اسرائیل کے اندر تم ہی سب سے زیادہ دولت مند اور صاحب حیثیت ہوگی''

مغنیہ نے للچائی ہوئی نگاہوں سے قارون کی طرف دیکھا اور پوچھا اے قارون وہ کونسا کام ہے جو میں تمہارے لئے کر گزروں اور بنی اسرائیل کے اندر صاحب حیثیت اور دولت مند ہو جاؤں گی۔''

قارون نے ایک بار غور سے مغنیہ کی طرف دیکھا اور کہا۔''اگر تو میرے کہنے پر موسیٰ پر بدی اور گناہ کا الزام لگا دے اور بنی اسرائیل کے لوگوں کو یہ کہتی پھرے کہ موسیٰ تمہارے ساتھ ملوث ہوئے ہیں تو میں تمہیں اس قدر دولت سے نوازوں گا کہ بنی اسرائیل کے اندر کوئی بھی تمہارے جیسا میرے بعد صاحب ثروت انسان نہ ہوگا۔''

اس کے ساتھ ہی قارون نے اپنی کمر کے ساتھ بندھی ایک بڑی چرمی تھیلی کھولی اور اسے مغنیہ کے سامنے رکھتے ہوئے۔''اگر تم میرے اس کام کے لئے حامی بھرتی ہو تو یہ تمہارے لئے پیشگی انعام ہے جب تم اس کام کو کر گزرو گی تو میں تمہیں اس جیسی کئی اور تھیلیوں سے بھی نوازوں گا۔''

مغنیہ نے قارون کی دی ہوئی چرمی تھیلی کو کھول کر دیکھا تو وہ اسے سنہرے سکوں سے بھری نظر آئی تھی ایک عجیب سے فرحت بخش انداز میں اس مغنیہ نے سنہرے سکوں کو دائیں ہاتھ سے ٹٹولا پھر اس نے قارون کو مخاطب کر کے کہا۔

''میں تمہارے لئے موسیٰ کے خلاف یہ کام ضرور کروں گی۔''

قارون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔''مجھے امید تھی کہ تمہارا جواب ایسا ہی ہوگا اب یہ سکوں سے بھری ہوئی تھیلی تم رکھو ہی یہ تو بتاؤ کہ تم اس کا کام کب سے شروع کر سکو گی۔ اسلئے کہ میں چاہتا ہوں کہ بغیر کسی تاخیر کے اس کام کی ابتدا کر دی جائے۔'' مغنیہ نے یقین دلانے کے انداز میں کہا ''تمہاری خواہش کے مطابق اس کام میں کوئی تاخیر نہ ہوگی میں آج ہی اس کام کی ابتدا کروں گی۔''

مغنیہ کی یقین دہانی کے بعد قارون خوش خوش اور مطمئن وہاں سے چلا گیا۔

اسی روز سے مغنیہ نے بنی اسرائیل کے مردوں اور عورتوں میں یہ بات کہنی شروع کر دی کہ موسیٰ نے اس کے ساتھ بدی کا ارتکاب کیا ہے پس یہ بات ایک زبان سے دوسری زبان تک پھیلتی چلی گئی۔

قارون نے عزازیل کے کہنے پر وہ دوسرا کام یہ کرنا شروع کیا کہ اس نے بنی اسرائیل کی ایک بہت بڑی جماعت کو اپنی دولت صرف کر کے اپنے ساتھ ملالیا اور ان کے ساتھ وہ خاص شان وشوکت اور اپنی دولت اور خزانوں کی نمائش کرتا ہوا روزانہ بنی اسرائیل کے بیچ میں سے گزرتا اس نمود ونمائش کا مقصد یہ تھا کہ وہ بنی اسرائیل پر یہ واضح کردے کہ اگر موسیٰ کی تبلیغ کا یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہا تو میں بھی ایک کثیر جتھا رکھتا، ملوث اور زروجواہر کا مالک ہوں لہٰذا ان دونوں ہتھیاروں کے ذریعے موسیٰ کو شکست دے سکتا ہوں۔

بنی اسرائیل کے لوگوں نے جب قارون کی دنیاوی ثروت اور عظمت کو دیکھا تو ان میں سے کچھ لوگوں کے دلوں میں انسانی کمزوری نے یہ جذبہ پیدا کیا کہ وہ بے چین ہو کر یہ خواہش اور دعا کرنے لگے کہ اے کاش یہ دولت وثروت اور عظمت اور کبریائی ہم کو بھی نصیب ہوتی مگر بنی اسرائیل کے صاحب علم لوگوں نے فوراً مداخلت کی اور ان سے کہنے لگے خبردار اس دنیوی زیب وزینت پر نہ جانا اور اس کے لالچ میں گرفتار نہ ہو بیٹھنا کہ تم عنقریب دیکھو گے کہ اس دولت وثروت کا انجام کیسا برا اور ہولناک ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں موسیٰ نے بھی قارون کو سمجھایا کہ وہ بنی اسرائیل کے اندر اپنی شان وشوکت، دولت وثروت کی نمود ونمائش سے باز رہے لیکن قارون نے انتہائی تکبر سے کام لیتے ہوئے موسیٰ سے کہا۔ مجھ میں اور تجھ میں کوئی فرق نہیں ہے تمہیں مجھ پر اس لئے فوقیت ہے کہ تمہیں نبوت عطا ہوئی ہے اور مجھے تم پر یہ فوقیت ہے کہ مجھے دولت عطا ہوئی ہے پھر ہم دونوں ہی ایک ایک معاملہ میں ایک دوسرے پر مسابقت رکھتے ہیں۔ لہٰذا خداوند کی نگاہوں میں برابر ہیں۔"

سو قارون نے کسی کا کہنا مانا اور بنی اسرائیل کے اندر اس نے اپنی نمود ونمائش کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس ملعون نے موسیٰ پر جو تہمت لگائی تھی وہ جب ہر خاص وعام کی زبان پر آنے لگی اور موسیٰ کو بھی اس کا علم ہوا تو انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ بات کس نے اڑائی۔ تب لوگوں نے یہ کہا کہ یہ بات اس مغنیہ نے اڑائی ہے جو اپنے ساتھ آپ کو ملوث کرتی ہے۔

پس ایک روز موسیٰ اس مغنیہ کے پاس آئے اور کہا تو نے کس بنا پر اور کس کے کہنے پر میری ذات پر اتنی بڑی تہمت لگائی ہے۔"

مغنیہ موسیٰ کو اپنے سامنے دیکھ کر انتہائی پریشان اور پشیمان ہوگئی اس نے موسیٰ کی نگاہوں کے اندر ایسا جلال دیکھا کہ اس پر ناقابل برداشت خوف اور وحشت طاری ہوگئی۔ چنانچہ اس نے سچ سچ بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ بات مجھ سے کہلوائی گئی ہے اور کہلوانے والا آپ کا چچازاد بھائی قارون ہے اس نے سنہری نقدی کی کئی تھیلیوں کے عوض مجھے ایسا کرنے کو کہا مجھ پر اس وقت ایسی بدبختی سوار ہوئی کہ میں نے اس کا یہ کام کرنے کی حامی بھرلی اور میں اس کے کہنے پر یہ کام کرگزری لیکن اب میں اپنے کئے پر شرمندہ ہوں۔"

اس پر موسیٰ انتہائی ملول اور غمگین حالت میں قبہ عبادت کے اندر آئے وہاں وہ سجدے میں روئے اور انتہائی عاجزی اور انکساری سے گڑگڑائے اور اس تہمت کے سلسلے میں انہوں نے اپنے رب کے حضور التجا والتماس کی۔ موسیٰ کی یہ دعا خداوند کے حضور قبول ہوئی اور وحی کے ذریعہ آپ کو یہ ہدایت دی گئی کہ قارون کے لئے جو بھی بددعا کریں گے وہ قبول ہوگی پس موسیٰ قبہ عبادت سے نکلے اور قارون کو انہوں نے اپنے پاس طلب کیا۔

قارون موسیٰ کے پاس آیا تو موسیٰ نے جواب طلبی کے انداز میں اس سے پوچھا" اے قارون تو نے سنہرے سکوں کی ان گنت تھیلیاں اس مغنیہ کو دے کر کیوں اور کس لئے میری ذات پر بدی اچھالنے کی کوشش کی ہے تو جانتا ہے کہ میں اس میں ملوث نہیں ہوں اب تجھے تیرے اس گناہ کی مناسب سزا ضرور مل کر رہے گی۔

اس پر قارون نے کہا۔" اے موسیٰ میں تجھے پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ تم میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں ہے تجھے مجھ پر نبوت کی فضیلت ہے اور مجھے تم پر مال ودولت کی فوقیت ہے۔ سو اگر تو یہ خیال کرتا ہے کہ تو اپنی جگہ پاک صاف ہے اور میں نے تجھ پر تہمت لگانے کی کوشش کی ہے تو آؤ ہم دونوں باری باری ایک دوسرے کے خلاف بددعا کریں اور یوں جو ہم میں سے گناہ میں ملوث ہوگا اس کا خاتمہ ہوجائے گا۔"

موسیٰ نے قارون کی اس پیش کش کو فوراً قبول کرلیا اس پر قارون نے کہا پہلے میں بددعا کروں گا۔ موسیٰ نے اسے کرنے کی اجازت دیدی۔ جب قارون نے موسیٰ کے حق میں بددعا کی تو اس کی اس بددعا کا کچھ اثر نہ ہوا لیکن اس کے بعد جب موسیٰ نے اس کے حق میں بددعا کی تو قارون اپنے سارے مال ودولت اور حشمت وکبریائی کے ساتھ زمین میں دھنس کر ختم ہوگیا۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

کیقباد کے بعد اس کا بیٹا کیکاؤس ایران کا بادشاہ بنا تھا اسی کیکاؤس نے اپنے بیٹے سیاؤش کی بہترین پرورش کے لئے اسے رستم کے ساتھ روانہ کردیا تاکہ رستم کے ساتھ رہ کر بہترین جنگی تربیت حاصل کرسکے۔ رستم نہ صرف ایرانی فوج کا سپہ سالار اعلیٰ تھا بلکہ وہ سیستان کا حاکم بھی تھا امن کی صورت میں یہ سیستان میں حاکم کی حیثیت سے زندگی گزارتا اور جنگ کی صورت میں ایران کے مرکزی شہر بلخ چلا آتا اور یہاں رہ کر وہ دشمن کے خلاف ایرانی فوج کی کمان داری اور راہنمائی کیا کرتا تھا۔ کیکاؤس کا بیٹا سیاؤش لگاتار بیس برس تک سیستان شہر میں رستم سے جنگی اور عسکری تربیت حاصل کرتا رہا۔ رستم نے جب دیکھا کہ سیاؤش اپنی عسکری تربیت مکمل کرچکا ہے تو وہ سیاؤش کو لے کر بلخ آیا تاکہ اسے اس کے باپ کیکاؤس کے سامنے پیش کرے۔

رستم اور سیاؤش کے ایران کے مرکزی شہر بلخ میں آنے سے پہلے بلخ میں ایک واقعہ رونما ہو چکا تھا۔ جس کی رستم اور سیاؤش دونوں کو خبر نہ تھی۔ واقعہ یہ تھا کہ وہاں کیکاؤس کی غیر حاضری میں اس کے دادا کیقباد نے مرنے سے پہلے ترکستان کے بادشاہ افراسیاب سے ایران کی اس تباہی اور بربادی کا معاوضہ طلب کرلیا تھا جو اس کے ہاتھ زو بن طہماسپ کے زمانے میں ہوئی تھی۔ ترکستان کے بادشاہ افراسیاب نے معاوضے کے مطالبے کو ٹال دیا لیکن اس نے اپنی ایک بیٹی کیقباد کے بیٹے اور سیاؤش کے باپ کیکاؤس کے عقد کے لئے بھیج دی تھی۔ کیقباد نے ترکستان کی اس شہزادی کو قبول کرلیا اور اس کی شادی اپنے بیٹے کیکاؤس سے کردی۔ اس کے بعد کیقباد کی موت واقع ہوگئی تھی۔ اب کیکاؤس ایران کا بادشاہ تھا اور ترکستان کے بادشاہ افراسیاب کی بیٹی ملکہ۔

رستم جب سیاؤش کو لے کر کیکاؤس کے پاس آیا تو کیکاؤس سیاؤش کی اس جنگی تربیت کا عملی مظاہرہ دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ جو اس نے سیستان میں رستم کی زیر نگرانی حاصل کی تھی۔ کیکاؤس اس بات پر بھی خوش ہوا تھا کہ اس کا بیٹا خوب قد آور اور خوب صورت کڑیل نوجوان بنا تھا۔ سیاؤش کی عسکری تربیت کا عملی مظاہرہ دیکھنے کے بعد کیکاؤس نے سیاؤش کو اس کے دادا کے مرنے اور افراسیاب کی بیٹی سے شادی کرلینے کے سارے واقعات تفصیل سے سنا ڈالے۔ سیاؤش یہ حالات سن کر بڑا خوش ہوا اور وہ بھاگا بھاگا حرم کی طرف گیا تاکہ ایران کی نئی ملکہ کی خدمت میں حاضر ہوکر آداب بجالائے۔

جب سیاؤش ملکہ کے سامنے آیا اور اس نے اپنا تعارف کرایا تو ایران کی ملکہ سیاؤش کے حسن و زیبائی کو دیکھ کر دل و جان سے اس پر فدا ہوگئی۔ سیاؤش کو ملکہ سے مہر مادری کی توقع تھی نہ کہ روایتی چاہت و محبت کی اس لئے وہ تھوڑی دیر ملکہ کے پاس ٹھہرنے کے بعد بے رخی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے پاس سے نکل گیا۔ دوسری طرف رستم چند روز بلخ میں رہنے کے بعد واپس سیستان چلا گیا تھا۔

ملکہ کو چونکہ سیاؤش کی یہ بے رخی ہرگز نہ بھائی لہٰذا اس نے سیاؤش کو اپنے راستے پر لانے اور اپنے ساتھ ملوث کرنے کے لئے کوششیں شروع کردیں لیکن جب وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہی تو اس نے اپنی ناکامی کا انتقام لینے کی ٹھان لی اور اپنے شوہر کیکاؤس سے یہ شکایت کردی کہ سیاؤش اس سے متعلق برے ارادے اور خراب نیت رکھتا ہے۔ اس نے اپنے شوہر کو یہ مشورہ بھی دیا کہ کیکاؤس اگر اپنی سلامتی اور اپنی ملکہ کی عزت و ناموس کو محفوظ دیکھنا چاہتا ہے تو سیاؤش کو جان سے مروادے۔

ملکہ چونکہ بے حد خوب صورت تھی اور کیکاؤس اسے پسند بھی کرتا تھا لہٰذا وہ اس کی باتوں میں آگیا اس نے ملکہ کے کہنے پر اپنے بیٹے کا خاتمہ تو نہ کرایا لیکن اس کے دل میں ملکہ کی اس تہمت کی بنا پر شکوک و شبہات ضرور پیدا ہوگئے تھے۔ اس لئے اس نے سیاؤش کو مشکل میں ڈالنے کا فیصلہ کرلیا۔

ایک روز کیکاؤس نے سیاؤش کو طلب کیا جب وہ دربار میں اپنے باپ کے سامنے آیا تو کیکاؤس نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے فرزند عزیز تو اب جوان و توانا ہو چکا ہے۔ جب کہ میری عمر ڈھلنے لگی ہے، میں یہ خواہش رکھتا ہوں کہ ماضی میں افواج کی سپہ سالاری کا جو کام رستم سے لیا جاتا رہا ہے وہ اب تم سے لیا جائے۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ تم طاقت و قوت اور عسکری فنون میں اب کسی طرح بھی رستم سے کم نہیں ہو۔“

سیاؤش نے باپ کے سامنے اطاعت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ”اے پدر محترم! آپ مجھے جس مہم پر بھی روانہ کریں گے میں اسے احسن طریقے سے انجام دوں گا۔“

کیکاؤس تھوڑی دیر تک سر جھکائے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے نگاہ اٹھا کر سیاؤش کی طرف دیکھا اور بولا۔ ”جس روز تم رستم کے ساتھ سیستان سے یہاں میرے پاس آئے تھے اسی روز میں نے تم سے یہ تفصیل کہہ دی تھی کہ میرا باپ اور تمہارا دادا کیقباد ترکستان کے بادشاہ افراسیاب سے ایران کی اس تباہی اور بربادی کا معاوضہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو ماضی میں افراسیاب کی جنگوں کے باعث ہوئی تھی لیکن افراسیاب نے معاوضہ کے

مطالبے کو ٹالنے کے لئے اپنی بیٹی میرے عقد میں دے دی تھی اور یوں یہ معاملہ ایک طرح سے رفع دفع ہو گیا تھا لیکن میں اس پر مطمئن نہیں ہوں میں چاہتا ہوں کہ میرے باپ کیقباد کی خواہش پوری ہو اور ترکستان کے بادشاہ افراسیاب سے ہر صورت میں معاوضہ وصول کیا جائے پس اے فرزند تم ایک جرار لشکر لے کر ترکستان کی طرف روانہ ہو جاؤ اور افراسیاب کی سرحدوں پر جا کر اس سے معاوضہ کا مطالبہ کرو اگر افراسیاب معاوضہ دینے پر آمادہ ہو جائے اور رقم کی ادائیگی اسی وقت کر دے تب اس کے خلاف جنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر افراسیاب معاوضہ ادا کرنے سے انکار کر دے اور اس معاملے کو کسی اور طریقے سے ٹالنا چاہے تو تم اسے ہرگز قبول نہ کرنا اور اس کے خلاف جنگ کی ابتدا کر دینا تم افراسیاب کے خلاف ایسی زوردار اور بھرپور لشکر کشی کرنا کہ آنے والے دور میں افراسیاب کو کبھی ایران پر حملہ آور ہونے کی جرأت نہ ہو۔"

سیاوش نے اطاعت کے طور پر اپنی گردن کو خم کیا اور کہا۔ "اے پدر محترم آپ جب بھی پسند کریں گے میں اس مہم پر روانہ ہو جاؤں گا۔"

کیکاؤس اس اطاعت پر بے حد خوش ہوا اور کہا۔ "اے میرے بیٹے میں تمہیں صرف تین دن کی مہلت دیتا ہوں ان تین دنوں میں تم اپنی روانگی کی تیاریاں مکمل کر لو اس دوران میں تمہارے لئے ایک جرار لشکر بھی ترتیب دوں گا اب تم جاؤ اور اپنے کوچ کی تیاریوں میں لگ جاؤ۔"

پس سیاوش اپنے باپ کیکاؤس کے سامنے سے چلا گیا اور پھر تین دن بعد وہ ایک جرار لشکر کے ساتھ ترکستان کی طرف روانہ ہو گیا۔

دوسری طرف افراسیاب کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ ایران کے بادشاہ کیکاؤس نے ایک جرار لشکر کے ساتھ اپنے بیٹے سیاوش کو اس سے معاوضہ طلب کرنے بھیجا ہے اس پر وہ حرکت میں آیا اس نے بھی جواباً ایک جرار لشکر تیار کیا اور ایران سے ملنے والی اپنی سرحد پر آکر خیمہ زن ہو گیا۔

جب سیاوش بھی اپنے لشکر کے ساتھ افراسیاب کے لشکر کے سامنے آکر خیمہ زن ہوا تو اس نے اپنے چند ایلچی افراسیاب کی طرف روانہ کئے تاکہ اس سے معاوضہ طلب کیا جائے اور بصورت دیگر جنگ کی دھمکی دی جائے۔

سیاوش کے ایلچی جب افراسیاب کے پاس پہنچے اور اس سے معاوضے کا مطالبہ کیا تو افراسیاب نے اس معاوضے کے مطالبے کو نہ مانا لیکن ان ایلچیوں کے ساتھ اس نے فیروز نامی اپنا ایک مشیر روانہ کر دیا کہ وہ معاوضے کے معاملے میں سیاوش سے گفتگو کرے۔

فیروز نام کا یہ شخص انتہائی دانش مند مدبر، مخلص اور وفادار تھا جب سیاوش کے ایلچی افراسیاب کے اس ایلچی کو لے کر سیاوش کے سامنے پیش ہوئے اس وقت وہ اپنے خیمہ سے باہر بانات کی چادر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اپنے ایلچی کو دیکھتے ہی سیاوش نے پوچھا۔

"تم لوگ افراسیاب کی طرف سے کیا جواب لے کر آئے ہو اور یہ تمہارے ساتھ اجنبی شخص کون ہے۔"

اس پر ایک ایلچی نے سیاوش کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے آقا یہ شخص ترکستان کے بادشاہ افراسیاب کا مشیر ہے اس کا نام فیروز ہے اور اسے افراسیاب نے اس لئے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ یہ معاوضے کے سلسلے میں آپ کے ساتھ گفت وشنید کرے۔"

سیاوش نے اپنی جگہ سے اٹھ کر فیروز سے مصافحہ کیا اور اسے اپنے سامنے چادر پر بٹھا لیا ساتھ ہی اس نے ایلچیوں کو جا کر آرام کرنے کا حکم دیا۔

ایلچیوں کے جانے کے بعد سیاوش نے فیروز کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "تمہیں تمہارے بادشاہ افراسیاب نے معاوضے پر کس طرح گفتگو کرنے کے لئے میری طرف بھیجا ہے۔"

اس سوال پر فیروز سنبھلا اور بولا۔ "اے ایران کے ولی عہد میں آپ سے جو بات بھی کہوں گا وہ سچائی اور حقیقت پر مبنی ہوگی اور یہ کہ میں آپ سے کوئی بات چھپاؤں گا بھی نہیں خواہ وہ میرے خلاف جاتی ہو یا میرے لئے تکلیف دہ کیوں نہ ہو میں اس گفتگو کی ابتدا یوں کرتا ہوں یہ جو ایلچی آپ نے معاوضہ طلب کرنے کے لئے ہماری طرف روانہ کئے تھے سب سے پہلے میں نے ان سے ایران کے اندرونی حالات کے متعلق تفصیل سے اطلاعات حاصل کی تھیں۔ یہ ساری خبریں جاننے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ کو آپ کے باپ کیکاؤس نے ہمارے ساتھ جنگ کرنے کے لئے اس بنا پر بھیجا ہے تاکہ وہ آپ کو دشواریوں میں ڈال کر آپ سے انتقام لے ورنہ معاوضے کا معاملہ تو پہلے ہی طے ہو چکا ہے۔"

سیاوش نے حیرت اور پریشانی میں فیروز کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "تم کیسی باتیں کر رہے ہو، میرا باپ کیوں مجھے کسی اذیت اور تکلیف میں ڈالنا پسند کرے گا اور کیوں مجھ سے کوئی انتقام لے گا جب کہ وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہے۔"

فیروز نے ایک بار غور سے سیاوش کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیا۔ پھر کہا "آپ کو یاد ہوگا جس وقت آپ سیستان میں رستم کے پاس زیر

تربیت تھے اس وقت بھی کیکاؤس نے اپنے باپ کیقباد کے کہنے پر ہم سے معاوضہ طلب کیا تھا۔ اس وقت جو گفتگو ہوئی تھی اس کے مطابق یہ طے پایا تھا کہ معاوضہ کو ترک کردیا جائے اور اس کی جگہ افراسیاب اپنی بیٹی کیکاؤس کے عقد میں دیدے تاکہ آنے والے دور میں ایران اور ترکستان کے تعلقات برادرانہ رہیں اب آپ کے باپ نے جو آپ کو لشکر دے کر ایک نئے سرے سے معاوضے کا مطالبہ کردیا ہے تو اس کی وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جب آپ پہلی بار اپنی سوتیلی ماں اور پھر ایران کی ملکہ یعنی افراسیاب کی بیٹی سے ملے تو وہ آپ پر فریفتہ ہوگئی تھی اس نے ہر چند کوشش کی کہ وہ آپ کو اپنے جال میں پھانس لے لیکن آپ اپنی شرافت اور نجابت کی بنا پر بچتے رہے جب آپ ملکہ کے دام میں نہ آئے تو اس نے آپ سے انتقام لینے کی ٹھان لی تھی اس نے اپنے شوہر اور آپ کے باپ کیکاؤس سے یہ شکایت کی کہ آپ اس پر بری نگاہ رکھتے ہیں ملکہ نے کیکاؤس کو یہ مشورہ بھی دیا کہ آپ کو قتل کروایا جائے لیکن کیکاؤس نے آپ کو قتل تو نہیں کروایا کیونکہ اس طرح اسے عوام کے دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا لہٰذا اس نے آپ کے قتل اور خاتمے کا یہ طریقہ اپنایا کہ آپ کو لشکر دے کر ادھر روانہ کردیا کہ آپ افراسیاب سے معاوضے کا مطالبہ کریں اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے جنگ کریں اور اے سیاؤش میں نے یہ اطلاعات صرف آپ کے ایلچیوں ہی حاصل نہیں کیں بلکہ ایران میں جو ہمارے آدمی کام کررہے ہیں انہوں نے یہ اطلاعات تفصیل کے ساتھ فراہم کرچکے ہیں، ایلچیوں سے میں نے صرف ان خبروں کی تائید کرائی ہے میں آپ پر یہ بھی انکشاف کردوں کہ آپ کے اس لشکر میں کچھ جنگجو ایسے بھی ہیں جنہیں آپ کے باپ کیکاؤس نے خاص طور پر اس لشکر میں اس غرض سے شامل کیا ہے کہ جب افراسیاب کے ساتھ آپ کی جنگ زوروں پر ہو تو آپ کو قتل کردیا جائے آپ کے بعد گیو بن گودرز کو اس لشکر کا سردار بنایا جاتا ہے اس کا بھی ان لوگوں کو علم ہے ایسے میں آپ کو مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ آپس میں صلح کرلیں جنگ کی صورت میں اگر ہمیں نقصان پہنچ سکتا ہے تو ایسے نقصانات سے آپ لوگ بھی نہ بچ سکیں گے پھر یہ معاملہ بھی اخلاقی قدروں کے خلاف ہے۔''

فیروز جب خاموش ہوا تو سیاؤش نے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ''تمہاری اطلاعات یقیناً حیرت انگیز ہیں۔ تمہاری گفتگو نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے چنانچہ میں جنگ سے ہاتھ کھینچتا ہوں اور تمہارے ساتھ صلح اور امن کے عہد کی ابتدا کرتا ہوں۔''

****

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ ف اس پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے کی درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (مقابلہ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات، برائے عاملین ۲۰۰۶ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

اکتوبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اکتوبر	قمرومریخ	تربیع	۶_۲۸
۲؍اکتوبر	قمروعطارد	تربیع	۸_۴۴
۳؍اکتوبر	قمرومریخ	تثلیث	۱۲_۳۸
۳؍اکتوبر	قمروزحل	مقابلہ	۲۱_۱۹
۴؍اکتوبر	قمروعطارد	تثلیث	۱۶_۲
۵؍اکتوبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۸_۱۱
۶؍اکتوبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۲۳_۳۱
۷؍اکتوبر	قمروشمس	مقابلہ	۸_۴۲
۷؍اکتوبر	قمرومریخ	مقابلہ	۱۷_۲۰
۹؍اکتوبر	قمروعطارد	مقابلہ	۰۰_۴۱
۹؍اکتوبر	قمرومشتری	مقابلہ	۱۹_۱۶
۱۱؍اکتوبر	قمروزہرہ	تثلیث	۱۰_۳۷
۱۱؍اکتوبر	قمروشمس	تثلیث	۱۸_۳۷
۱۲؍اکتوبر	قمرومریخ	تثلیث	۱_۳۹
۱۳؍اکتوبر	قمروزہرہ	تربیع	۲۲_۳۰
۱۴؍اکتوبر	قمرومشتری	تثلیث	۷_۰۰
۱۶؍اکتوبر	قمروعطارد	تربیع	۱۰_۱۶
۱۶؍اکتوبر	قمروزحل	قران	۲۱_۱۷
۱۷؍اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۷_۴۷
۱۹؍اکتوبر	زہرہ وزحل	تسدیس	۱_۲۳
۱۹؍اکتوبر	قمرومشتری	تسدیس	۸_۴۷
۲۱؍اکتوبر	قمروزحل	تسدیس	۲۳_۵۰
۲۲؍اکتوبر	قمروزہرہ	قران	۷_۳۷
۲۲؍اکتوبر	قمروشمس	قران	۱۰_۴۳
۲۳؍اکتوبر	شمس ومریخ	قران	۱۲_۱۵
۲۴؍اکتوبر	قمروعطارد	قران	۱۲_۲۵
۲۵؍اکتوبر	زہرہ ومریخ	قران	۱۱_۴۰
۲۷؍اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۱۳_۵۰
۲۹؍اکتوبر	قمرومریخ	تربیع	۲۲_۵۸
۳۱؍اکتوبر	عطارد ومشتری	قران	۸_۲۵

نومبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم نومبر	قمرومریخ	تثلیث	۵_۶
۲ نومبر	قمروعطارد	تثلیث	۱۲_۱۰
۲ نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۳_۲۳
۴ نومبر	قمروزحل	تثلیث	۱۲_۱۰
۵ نومبر	قمروشمس	مقابلہ	۱۸_۲۸
۶ نومبر	قمرومشتری	مقابلہ	۱۵_۴۸
۷ نومبر	عطارد وزہرہ	قران	۲۲_۲۰
۸ نومبر	قمروزحل	تسدیس	۱۵_۲۶
۹ نومبر	قمرومریخ	تثلیث	۸_۵۳
۱۰ نومبر	قمروزہرہ	تثلیث	۱۵_۴۹
۱۱ نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۲_۲۹
۱۲ نومبر	قمرومریخ	تربیع	۹_۳۷
۱۳ نومبر	قمرومشتری	تربیع	۱۳_۵۹
۱۴ نومبر	قمرومریخ	تسدیس	۱_۲۰
۱۵ نومبر	قمروشمس	تسدیس	۱۷_۲۴
۱۶ نومبر	زہرہ ومشتری	قران	۲_۵
۱۶ نومبر	قمرومشتری	تسدیس	۳_۵۹
۱۷ نومبر	شمس وزحل	تربیع	۱۱_۲۸
۱۸ نومبر	قمروزحل	تسدیس	۹_۵۰
۱۹ نومبر	قمروعطارد	قران	۱۴_۳۰
۲۰ نومبر	قمروزحل	تربیع	۲۰_۵۲
۲۱ نومبر	قمرومشتری	قران	۱۵_۲۳
۲۲ نومبر	شمس ومشتری	قران	۴_۴۵
۲۳ نومبر	قمروزحل	تثلیث	۵_۳۱
۲۴ نومبر	قمروعطارد	تسدیس	۱۳_۱۹
۲۵ نومبر	قمرومشتری	تسدیس	۲۱_۴۵
۲۶ نومبر	قمروعطارد	تربیع	۲۲_۵۹
۲۷ نومبر	قمروزحل	مقابلہ	۱۷_۱۰
۲۹ نومبر	مریخ وزحل	تربیع	۸_۲۹
۳۰ نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۷_۱۰

دسمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم دسمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۱۰_۳
۳ دسمبر	قمروعطارد	مقابلہ	۲۱_۴۰
۳ دسمبر	قمرومریخ	مقابلہ	۶_۱
۴ دسمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۱۲_۱۹
۵ دسمبر	عطارد وزحل	تربیع	۱_۳۶
۵ دسمبر	قمروشمس	مقابلہ	۵_۵۴
۵ دسمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۲۳_۳۹
۷ دسمبر	زہرہ وزحل	تثلیث	۱۲_۴۶
۸ دسمبر	قمروعطارد	تثلیث	۱۳_۸
۸ دسمبر	قمرومشتری	تثلیث	۲۳_۲۳
۱۰ دسمبر	عطارد ومریخ	قران	۷_۵۷
۱۰ دسمبر	عطارد ومشتری	قران	۲۲_۲۷
۱۱ دسمبر	قمرومریخ	تربیع	۱۰_۱
۱۱ دسمبر	مریخ ومشتری	قران	۲۱_۴۰
۱۳ دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۲۳_۱۸
۱۵ دسمبر	قمروشمس	تسدیس	۱۴_۳۹
۱۶ دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۱۶_۴۹
۱۸ دسمبر	قمروزحل	تربیع	۵_۰۰
۲۰ دسمبر	قمروزحل	تثلیث	۱۲_۵۱
۲۰ دسمبر	قمروشمس	قران	۱۹_۳۰
۲۱ دسمبر	قمروزہرہ	قران	۲۱_۳۴
۲۲ دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۱۴_۲۶
۲۴ دسمبر	عطارد وزحل	تثلیث	۱۷_۴۸
۲۵ دسمبر	قمروشمس	تسدیس	۱۲_۵۸
۲۶ دسمبر	قمرومریخ	تربیع	۷_۲۹
۲۷ دسمبر	قمروعطارد	تربیع	۸_۳۴
۲۸ دسمبر	قمروزہرہ	تربیع	۰۰_۳
۲۹ دسمبر	قمروعطارد	تثلیث	۲۱_۳
۳۱ دسمبر	قمروزحل	تربیع	۷_۲۱
۳۱ دسمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۸_۶

عاملین کی سہولت کیلئے

قران

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۶/اکتوبر	قمروزحل	۹_۱۷	رات
۲۲/اکتوبر	قمروزہرہ	۷_۳۷	صبح
۲۲/اکتوبر	قمروشمس	۱۰_۴۳	صبح
۲۳/اکتوبر	شمس ومریخ	۱۲_۱۵	دوپہر
۲۴/اکتوبر	قمروعطارد	۱۲_۲۵	دوپہر
۲۵/اکتوبر	زہرہ ومریخ	۱۱_۴۰	دوپہر
۳۱/اکتوبر	عطارد ومشتری	۸_۲۵	صبح
۷/نومبر	عطارد وزہرہ	۱۰_۲۰	رات
۱۶/نومبر	زہرہ ومشتری	۲۰_۵	رات
۱۹/نومبر	قمروعطارد	۲_۳۰	دوپہر
۲۱/نومبر	قمرومشتری	۳_۲۳	سہ پہر
۲۲/نومبر	شمس ومشتری	۴_۴۵	صبح
۱۰/دسمبر	عطارد ومریخ	۷_۵۷	صبح
۱۰/دسمبر	عطارد ومشتری	۱۰_۲۷	رات
۱۱/دسمبر	مریخ ومشتری	۹_۴۰	رات
۲۰/دسمبر	قمروشمس	۷_۳۰	شام
۲۱/دسمبر	قمروزہرہ	۹_۳۴	رات

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۳/اکتوبر	قمرومریخ	۱۲_۳۷	دوپہر
۴/اکتوبر	قمروعطارد	۴_۲	شام
۵/اکتوبر	قمرومشتری	۶_۱۱	شام
۱۱/اکتوبر	قران وزہرہ	۱۰_۳۷	صبح
۱۱/اکتوبر	قمروشمس	۶_۳۷	شام
۱۲/اکتوبر	قمرومریخ	۱_۳۹	رات
۱۴/اکتوبر	قمرومشتری	۷_۰۰	صبح
یکم نومبر	قمرومریخ	۵_۶	صبح
۲/نومبر	قمروعطارد	۱۲_۱۰	دوپہر
۲/نومبر	قمرومشتری	۱_۲۳	دوہر
۴/نومبر	قمروزحل	۱۲_۱۰	دوپہر
۹/نومبر	قمروزحل	۸_۵۳	صبح
۱۰/نومبر	قمروزہرہ	۳_۴۹	سہ پہر
۱۱/نومبر	قمرومشتری	۲_۲۹	رات
۲۱/نومبر	قمرومشتری	۷_۱۰	صبح
۲۵دسمبر	قمروزہرہ	۱۰_۳۰	صبح
۷/دسمبر	زہرہ وزحل	۱۲_۴۶	دوپہر
۸/دسمبر	قمروعطارد	۱_۴۸	دوپہر
۲۴/دسمبر	عطارد وزحل	۵_۴۸	شام
۲۹/دسمبر	قمروعطارد	۹_۳	رات
۳۱/دسمبر	قمروزہرہ	۸_۶	صبح

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۱۷/اکتوبر	قمر و مریخ	۷_۴۷	صبح
۱۹/اکتوبر	زہرہ و زحل	۱_۲۳	رات
۱۹/اکتوبر	قمر و مشتری	۸_۴۷	صبح
۲۱/اکتوبر	قمر و زحل	۱۱_۵۰	رات
۲۷/اکتوبر	قمر و مریخ	۱_۵۰	دوپہر
۸/نومبر	قمر و زحل	۳_۲۶	سہ پہر
۱۴/نومبر	قمر و مریخ	۱_۲۰	رات
۱۵/نومبر	قمر و شمس	۵،۲۲	شام
۱۶/نومبر	قمر و مشتری	۳_۵۹	رات
۱۸/نومبر	قمر و زحل	۹_۵۰	صبح
۲۳/نومبر	قمر و عطارد	۱_۹	دوپہر
۲۵/نومبر	قمر و مشتری	۹_۴۵	رات
۱۳/دسمبر	قمر و مشتری	۱۲_۱۸	رات
۱۵/دسمبر	قمر و شمس	۲_۳۹	دوپہر
۱۶/دسمبر	قمر و زہرہ	۴_۴۹	شام
۲۴/دسمبر	قمر و مشتری	۲_۲۶	دوپہر
۲۵/دسمبر	قمر و شمس	۱۲_۵۸	دوپہر

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
کیم اکتوبر	قمر و مریخ	۶_۲۸	صبح
۱۲/اکتوبر	قمر و عطارد	۸_۴۴	صبح
۱۳/اکتوبر	قمر و زہرہ	۱۰_۳۰	رات
۱۶/اکتوبر	قمر و عطارد	۱۰_۱۶	صبح
۲۹/اکتوبر	قمر و مریخ	۱۰_۵۸	صبح
۱۲/نومبر	قمر و مریخ	۹_۳۷	صبح
۱۳/نومبر	قمر و مشتری	۱_۵۹	دوپہر
۲۰/نومبر	قمر و زحل	۱۰_۵۲	رات
۲۶/نومبر	قمر و عطارد	۱۰_۵۹	رات
۵/دسمبر	عطارد و زحل	۱_۳۶	صبح
۱۱/دسمبر	قمر و مریخ	۱۰_۱	رات
۱۸/دسمبر	قمر و زحل	۵_۰۰	صبح
۲۶/دسمبر	قمر و مریخ	۷_۲۹	صبح
۲۷/دسمبر	قمر و عطارد	۸_۳۴	صبح
۲۸/دسمبر	قمر و زہرہ	۱۲_۳	رات
۳۱/دسمبر	قمر و زحل	۷_۲۱	صبح

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت	دن/رات
۶/اکتوبر	قمر و زہرہ	۱۱_۳۱	رات
۷/اکتوبر	قمر و شمس	۸_۴۲	صبح
۷/اکتوبر	قمر و مریخ	۵_۲۰	شام
۹/اکتوبر	قمر و عطارد	۱۲_۴۱	رات
۹/اکتوبر	قمر و مشتری	۷_۱۶	شام
۵/نومبر	قمر و شمس	۶_۲۸	شام
۲۷/نومبر	قمر و زحل	۵_۱۰	شام
۳/دسمبر	قمر و عطارد	۹_۴۰	رات
۳/دسمبر	قمر و مریخ	۶_۱	صبح
۴/دسمبر	قمر و مشتری	۱۲_۱۹	دوپہر

عاملین متوجہ ہوں

شرف قمر

۹؍اکتوبر دوپہر ایک بج کر ۵۰ منٹ سے ۹؍اکتوبر دوپہر ۳ بج کر ۱۸ منٹ تک ۸؍نومبر رات ایک بج کر ۱۰ منٹ سے ۸؍نومبر رات ۲ بج کر ۵۰ منٹ تک۔

۳؍دسمبر صبح ۹ بج کر ۴۰ منٹ سے ۳؍دسمبر دن ۱۱ بج کر ۱۵ منٹ تک قمر کو مقام شرف حاصل ہوگا۔ یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے انتہائی مؤثر ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ان اوقات میں جو اعمال کئے جائیں گے ان کے نتائج بہت جلد سامنے آئیں گے۔

قمر در عقرب

۲۴؍اکتوبر دوپہر ۱۲ بج کر ۳۹ منٹ سے ۲۶؍اکتوبر رات ۱۰ بجے تک۔ ۲۰؍نومبر شام ۷ بج کر ۱۰ منٹ سے ۲۲؍نومبر رات ۱۲ بجے تک۔ ۱۷؍دسمبر صبح ۸ بج کر ۲۷ منٹ سے ۱۹ دسمبر صبح ۱۱ بج کر ۱۱ منٹ تک قمر در عقرب رہے گا۔ یہ اوقات غیر مبارک مانے جاتے ہیں۔ البتہ ان اوقات میں اگر منفی کام کریں تو باذن اللہ نتائج جلد ظاہر ہوتے ہیں۔

تحویل آفتاب

۲۴؍اکتوبر شام ۳ بج کر ۳۰ منٹ پر سورج برج عقرب میں داخل ہوگا۔ ۲۲؍نومبر شام ۴ بج کر ۳۳ منٹ پر سورج برج قوس میں داخل ہوگا۔ ۲۲؍دسمبر صبح ۵ بج کر ۵۳ منٹ پر سورج برج جدی میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی مقبولیت کے مؤثر ترین اوقات ہیں۔ اپنی جائز مرادیں اپنے رب کے حضور رکھیں اور اللہ کے بندوں کے لئے حسب منشاء دعائیں مانگیں۔ انشاء اللہ قبول ہوگی۔

منزل شرطین

۶؍اکتوبر صبح ۱۱ بج کر ۳ منٹ پر۔ ۳؍نومبر رات ۷ بج کر ۱۷ منٹ پر۔ ۲۷؍دسمبر صبح ۱۰ بج کر ۳۵ منٹ پر چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے مبارک اوقات۔

حالت رجعت واستقامت

عطارد ۱۸؍نومبر صبح ۵ بج کر ۵۰ منٹ۔ حالت استقامت زحل دسمبر صبح ۸ بج کر ۱۳ منٹ حالت رجعت۔

اوج عطارد

۵؍اکتوبر صبح ۸ بج کر ۳۰ منٹ سے ۱۶؍اکتوبر رات ۲ بج کر ۳۰ منٹ تک ستارہ عطارد حالت اوج میں ہوگا۔ جو عامل شرف عطارد میں عمل کرنے سے چوک گئے ہوں وہ ان اوقات کی قدر کریں۔

ہبوط شمس

۱۱؍اکتوبر شام ۴ بج کر ۴۵ منٹ سے ۱۲؍اکتوبر شام ۵ بج کر ۵ منٹ تک سورج حالت ہبوط میں ہوگا۔ منفی کاموں کے لئے مؤثر ترین وقت۔

تحت الشعاع

۲۲؍اکتوبر سے ۲۴؍اکتوبر تک۔ ۲۰؍نومبر سے ۲۲؍نومبر تک۔ ۲۰؍دسمبر سے ۲۲؍دسمبر تک۔ یہ اوقات بھی منفی مانے جاتے ہیں اور منفی کاموں کے لئے مؤثر ترین ثابت ہوتے ہیں۔

(ضروری نوٹ) عاملین کے لئے ضروری ہے کہ وہ وقت کی پابندی اور ساعتوں کے سعد ونحس کا خیال رکھیں۔ ہر حال میں کرنے والی ذات رب العالمین کی ہے لیکن کامیابی صحیح معنوں میں تب ہی نصیب ہوتی ہے جب ہر اچھے برے کام کو اس کے صحیح وقت پر انجام دیا جائے۔

مقابلہ قمر وزحل

۲۷ نومبر شام ۵ بج کر ۱۰ منٹ پر یہ نظر بنے گی۔ شمس اور زحل ایک دوسرے کے دشمن ہیں اس دن ان دونوں میں جو نظر ہے وہ نحس اکبر ہے۔ لہٰذا اس وقت کی تاثیر بمنزلہ دشمنی کے سخت ترین ہے۔ اس وقت دو شخصوں کے درمیان دشمنی پیدا کرنے کا عمل تیار کیا جاتا ہے۔ یعنی جن مرد و عورت میں ناجائز تعلق ہو یا جن مردوں کے درمیان کا تعلق آپ کی جان و مال کے لئے اندیشہ ہو اور ان میں تفریق ہونے سے فائدہ ملے نیز ان نافرمانوں، سرکشوں اور دشمنوں کو عذاب دینے اور تنبیہ کرنے کیلئے مؤثر وقت ہے۔ جن سے عزت اور جان و مال کے نقصان کا اندیشہ ہے۔

اللہ پاک کا ایک اسم یامُنتَقِمُ ہے اس سے اس وقت کام لیں۔ میں نے بجائے عزیمت کے اسم الٰہی کا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ بعض لوگ جائز و ناجائز کا خیال کئے بغیر کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں تو اگر ان کا قصد ناجائز ہوگا تو یہ عمل کام نہ کریگا۔ جائز صورتوں میں بھی اثرات سے پہلے یہ مہلت اور فرصت دیتا ہے اور خوف بھی دلاتا ہے تاکہ ظالم اپنے ظلم سے باز آجائے کیونکہ اس اسم میں یہ روحانیت ایک دردناک عذاب سے زیادہ خطرناک ہے۔ جو لوگ خدا پرست ہیں ان کا دشمن نفس ہے۔ اس دشمن کو ختم کرنے کے لئے بھی یہی اسم کام دیتا ہے۔ مگر اس کی ریاضت الگ طریقے سے ہوتی ہے جو دنیادار کسی ظالم سے تنگ ہیں ان کے لئے بھی یہی اسم ہے یا تو ظالم ظلم سے باز آجائے گا یا کہیں دور چلا جائے گا، یا وہ کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو جائے گا کہ اس میں ظلم کرنے کی صلاحیت ہی باقی نہ رہے گی اور وہ اپنی ہی مشکل یا مصیبت میں گرفتار ہو جائے گا۔

یاد رہے کہ قطب لوگوں کا بایاں وزیر یہی اسم ہے اور وہ اسی وزیر یعنی اسم یامنتقم سے کام لے کر ان سے انتقام لیتے ہیں جب تم پر بھی کوئی دشمن ظلم کرے تو اس اسم کے عدد کے موافق پاکیزگی کے ساتھ اس کی

ریاضت کرے۔ اس کا مؤکل خواب یا بیداری میں حاضر ہوگا اس وقت اس شخص کے لئے جو سزا یا انتقام ہو تجویز کرو اور اس سے کہہ دو اس کے مؤکل کا نام طلیائیل ہے۔ اگر کسی کو ہلاک کرنا ہو تو اسم اَلْجَبَّارُ کے ساتھ پڑھتے ہیں یہ چونکہ خواص کے طریقے ہیں اسلئے ان کے بیان کی ضرورت نہیں اب میں وہ طریقہ لکھتا ہوں جس کی آپ کو ضرورت پڑ سکتی ہے۔

وقت مقررہ پر المنتقم کو نقش ذوالکتابت میں سیسہ کی تختی پر کندہ کرو اور اس پر ذیل کا ذکر ۶۶۱ (چھ سو اکسٹھ) مرتبہ پڑھ کر دم کرو پھر اسے کالے کپڑے یا چمڑے میں بند کر دو اور دشمن کے گھر کسی طریقے سے دبا دو، نقش کے نیچے جس مرض کا نام لکھو گے یا جس طرح چاہو گے وہ اس شخص میں ظاہر ہو جائے گا۔ یہ نقش آتشی چال کا ہے۔ ترتیب سے خانہ پری کرتے وقت جہاں حروف آئیں وہاں حروف ہی لکھ دیں۔

نقش یہ ہے۔

یاطلیائیل

تم	ت	من	ال
۸۹	۳۲	۱۳۹	۴۰۱
۳۳	۹۲	۳۹۸	۱۳۸
۳۹۹	۱۳۷	۳۴	۹۱

ذکر اس کا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم انت المنتقم من الجبابرہ والعصاہ وقاصم ظھور المتکبرین والطغاہ الشداشد الوصلات علی الظالمین البغاہ اسئلک بقوہ سترتک وشدہ اخذ ینتک وقوہ قھر نقمتک ان نتعاجل اللھم بالقھر من یرید فی بالسوء والضرر (فلاں ابن فلاں کو ہلاک کر یا فلاں مرض میں ڈال یا فلاں فلاں میں تفریق کر)

وتمھلہ قھرا وا یدنی بالنصر علیہ والظفر۔ اللھم احرسنی من شر الانتقام بنظرک المقدس وعلیک النوم لاینام من شر الانام وانت حسبی ونعم الوکیل علی الدوام یامنتقم یاسلام۔

❖❖❖❖❖

تسدلیس زہرہ ومشتری

یہ اس سال کا ایک اہم وقت ہے۔ جو ۱۹ر ستمبر کو صبح ۴ بج کر ۲۷ منٹ پر واقع ہوگا۔ حصول آمدنی اور زر و مال کے لئے یہ موثر وقت ہے۔ اس وقت میں ان لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ جو آئرن واسٹیل کا کاروبار کرتے ہیں۔ مشینری کا کام ہو، انجینئر ہوں۔ کسی قسم کا انجن چلاتے ہوں۔ فوج یا پولیس میں ملازم ہوں۔ مکینک ہوں۔ ادویہ اور دھاتوں کا شعبہ مالیات سے متعلق ہوں یا خزانچی ہوں یا بینک میں کام کرتے ہوں۔

کسی بھی دن ساعت مشتری میں تانبہ، چاندی اور سکہ کی مخلوط لوح بنائیں اور مندرجہ بالا وقت پر اس کو کندہ کریں۔ لوح بنوانے کی ہمت نہ ہو تو مشک وزعفران وعرق وگلاب سے سفید کاغذ پر لکھ لیں۔ اگر مندرجہ بالا شعبوں سے متعلقہ کسی شخص نے اصلاً اور مطلقاً گزشتہ سالوں میں آمدنی اور حصول مال میں کوئی تغیر وتبدل نہ دیکھا ہو تو وہ اپنی قسمت کو اس لوح کی بدولت بدل سکتا ہے۔ روز بروز باعث ترقی ہوگی اور روپیہ آنے کے مختلف اسباب حیلہ وبہانہ سے پیدا ہوں گے۔ نیز اس لوح کی برکت سے حاصل لوح کا کوئی افسر اس کے خلاف قول وفعل سے کام نہ لے گا۔

تیاری کے وقت خوشبو روشن کریں اور تیاری کے بعد پاک وصاف کپڑے میں لپیٹ کر پاس رکھ لیں۔ کچھ خیرات کریں اور نیاز دلائیں۔

طریقہ یہ ہے کہ (۱) اپنا نام مع والدہ کے اعداد لیں۔ (۲) اسم منعم کے ۲۰۰ عدد لیں۔ (۳) رب اغنتی کے عدد ۱۳۱۳ لیں۔ ان کو مندرجہ ذیل طریقے سے مربع میں پر کریں۔ مثلاً طالب کا نام اکبر بن فاطمہ ہے۔ عدد اس کے ۳۵۸ ہیں۔ رفتار نقش کو سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل طریقے سے وضعی نقش مطلوبہ تیار کریں۔ وضعی نقش۔

اکبرفاطمہ	رب اغنتی	منعم	۵۴۵۲
۲۰۱	۵۴۵۱	۳۵۹	۱۳۱۲
۵۴۵۰	۱۹۸	۱۳۱۵	۳۶۰
۱۳۱۴	۳۶۱	۵۴۴۹	۱۹۹

میزان ۳۲۲۷ـ

۱	۶	۱۱	۱۶
۱۲	۱۵	۲	۵
۱۴	۹	۸	۳
۷	۴	۱۳	۱۰

(۱) خانہ ۱، ۲، ۳، ۴ کو پر کریں۔ خانہ اول میں ۳۵۸ کے بجائے نام مع والدہ لکھیں۔ خانہ ۲ میں ۳۵۹۔ ۳ میں ۳۶۰۔ خانہ ۴ میں ۳۶۱ یہ چاروں خانے ہر شخص کے نقش میں بدل جائیں گے اور بالترتیب عدد آئیں گے۔

(۲) خانہ ۵، ۶، ۷، ۸ کو اس طرح پر کریں خانہ ۵ میں ۱۳۱۲ لکھیں خانہ ۶ میں بجائے ۱۳۱۳ کے رب اغنتی لکھیں۔ خانہ ۷ میں ۱۳۱۴ خانہ ۸ میں ۱۳۱۵ (یہ خانے ہر نقش میں انہی اعداد سے قائم رہیں گے)

(۳) اب خانہ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ کو اسی طرح پر کریں۔ خانہ ۹ میں ۱۹۸۔ خانہ ۱۰ میں ۱۹۹۔ خانہ گیارہ میں منعم اور ۱۲ میں ۲۰۱ لکھیں (یہ خانہ ہر شخص کے نقش میں اسی طرح قائم رہیں گے)

(۴) اب خانہ ۱۳، ۱۴، ۱۵، اور ۱۶ کو پر کرنا ہے اس کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ ہر نقش کے تین لکھے گئے۔ اسماء کے اعداد کو جمع کرلیں۔ یعنی نام معہ والدہ، رب اغنتی منعم۔ مثال کے نقش میں ۲۵۸+۱۳۱۳+۲۰۰ ملا کر کل ۱۸۷۱ ہوں گے۔ ان کو ۳۲۲۷ میں سے کم کریں تو ۵۴۵۲ باقی رہے۔ اس میں سے ۳ عدد اور کم کردیں تو ۵۴۴۹ رہے۔ خانہ ۱۳ میں ۵۴۴۹ لکھیں۔ ۱۴ میں ۵۴۵۰، پندرہ میں ۵۴۵۱، سولہ میں ۵۴۵۲ لکھیں۔ اب یہ نقش مکمل ہوگیا۔ اس کی میزان چاروں طرف سے ۳۲۲۷ آئے گی۔ آپ اپنا نقش بنا کر میزان دیکھ لیں۔ اگر کسی بھی طرف سے درست نہ ہوئی تو نقش درست نہ ہوگا۔ نقش کے اندر خواہ کوئی نام ہو میزان یہی آئے گی۔ یہ اعداد آیت قل ان الفضل بیداللہ یوتیہ من یشاء واسع علیہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم کے ہیں گویا کل نقش اس آیت کا ہوگا

جس کے اندر اسم طالب دعا اور اسم منعم واقع ہے۔اس طریقے کو جناب حضرت کاش البرنیؒ صاحب نے عامل کامل حصہ دوم میں وضع کیا ہے اس طریقے کو اور کسی بھی جگہ سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

جب نقش مکمل ہوجائے تو گیارہ مرتبہ درود شریف اور دو-دو بار یہ پڑھیں۔ **اجب یاجبرائیل یامیکائیل بحق یامنعم ان تقضی حاجتی**۔ پھر ۲۱ مرتبہ مندرجہ بالا آیت **قل ان الفضل** والی۔ پھر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر مقصد کی دعا مانگیں۔ پھر شیرینی لاکر ۱۱ مرتبہ فاتحہ پڑھ کر نیاز مؤکلات کی دلائے۔ کچھ خیرات کرے اور لوح پہن لے۔اس کے بعد روزانہ کسی بھی وقت لوح سامنے رکھ کر ۲۰۰ بار مندرجہ بالا عزیمت اور ۲۱ بار آیت مع اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کرے۔ مال ودولت کے اسباب کھل جائیں گے اور حامل لوح ایک سال میں غنی ہوجائے گا۔ دنیاداروں سے مدد طلب کرنے والوں کو چاہئے کہ اس راستے سے کامیابی حاصل کریں۔

وہ اصحاب جو خود تیار نہ کرسکتے ہوں اور دفتر سے تیار کروانا چاہیں تو دوہزار پانچ سو روپے ارسال کریں۔ اگر کاغذ پر نقش بنوانا چاہیں تو ہدیہ مبلغ ۱۷۷/- روپے ہوگا۔ نام مع والدہ ارسال کریں۔ ہدیہ اور نام وقت سے ایک ہفتہ قبل لازمی طور پر پہنچ جانا چاہئے۔

****

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”آدمی کی خوش نصیبی یہ ہے کہ جو کچھ اللہ اس کے لئے فیصلہ کرے اس سے راضی ہو، اس پر قناعت کرے۔اور آدمی کی بدبختی یہ ہے کہ اللہ سے خیر اور بھلائی کی دعا نہ کرے اور آدمی کی بدنصیبی یہ ہے کہ اللہ کے حکم اور فیصلہ پر ناراض ہو۔ (ترمذی، سعد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔”اپنے آپ کو بدگمانیوں سے بچاؤ، اس لئے کہ بدگمانی کے ساتھ جو بات کی جائیگی وہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہوگی اور دوسرے کے بارے میں معلومات حاصل کرتے مت پھرو اور نہ ٹوہ میں لگو اور نہ آپس میں ”تناجش“ کرو اور ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کی کاٹ میں لگو، اور اللہ کے بندے بنو، آپس میں بھائی بھائی بن کر زندگی گزارو۔“

(بخاری، مسلم، ابوہریرہؓ)

نورِ بصیرت

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد

علامہ اقبالؒ نے ''رموزِ بے خودی'' کے آخر میں سورۃ اخلاص کے مطالب کے ذریعہ اپنی اس مثنوی کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

''میں نے ایک رات سیدنا صدیق اکبرؓ کو خواب میں دیکھا اور ان کے راستے کی خاک سے پھول چنے۔ یعنی ان کے ارشادات سے بہرہ اندوز ہوا۔

سیدنا صدیقؓ ہمارے طورِ سینا (اسلام کے نورِ ہدایت) کے پہلے کلیم تھے۔ یعنی آپ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف پایا۔

آپؓ کی ہمت و محنت نے ملت کی کھیتی کے لیے ابر کا کام کیا۔ آپؓ اسلام لانے میں غارِ ثور میں غزوۂ بدر میں اور اب روضۂ اقدس میں حضورؐ کے ساتھ ہیں۔''

اقبال لکھتے ہیں: ''میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا۔ اے خاصۂ خاصانِ عشق (رسول پاکؐ) آپ کا عشق دیوان عشق کا مطلع ہے (آپ عشق نبیؐ میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں) اسلام کے کام کی بنیاد آپ کے ہاتھوں پختہ ہوئی۔ ہمارے (آج کے) دکھ کا کوئی علاج بتایئے۔''

انھوں نے فرمایا: ''تو کب تک ہوس کا قیدی بنا رہے گا۔ سورۃ اخلاص سے ہدایت کی روشنی اور قوت حاصل کر۔''

یہ توحید کے اسرار کا ایک سرا ہے جو سینکڑوں سینوں میں ایک ہی سانس کی طرح آتا جاتا ہے (یعنی توحید اخوت پیدا کرتی ہے)

اللہ تعالیٰ کا رنگ اپنا، اسی کی مانند ہو جائے گا۔ اسی کے جمال کا عکس بن جائے گا۔ یہ جو اس نے تیرا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس سے تجھے کثرت سے وحدت کی طرف لایا گیا ہے۔

تو اپنے آپ کو ترک و افغان (سندھی، مہاجر، پنجابی، پٹھان، بلوچی) کہتا ہے۔ افسوس ہے تجھ پر، تو جو تھا، وہی رہا (یعنی تو نے اسلام قبول کرنے کے بعد بھی جاہلیت کی باتیں نے چھوڑیں)

امتِ مسلمہ کو ان (علاقائی اور لسانی) ناموں سے چھٹکارا دلا۔ خم، (اسلام) سے اپنی نسبت قائم رکھ۔ پیالوں پر نہ جا۔ (قرآن پاک میں ارشاد ہے خاندان اور قبائل صرف پہچان کے لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔)

نوجوان (علاقائی اور لسانی) ناموں میں پڑ کر رسوا ہو چکا ہے، تو شجرِ اسلام سے کچے پھل کی طرح گر چکا ہے۔

شجرِ اسلام سے وابستہ رہ کر تجھے پکنا چاہیے تھا، مگر تو ان تفریقوں میں پڑ کر ناپختہ ہی درخت سے گر گیا اور تو نے اپنی ترقی کے امکانات مسدود کر لیے۔

امتِ مسلمہ ایک تھی، تو نے اسے سیکڑوں قومیتوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ تو نے اپنے قلعہ پر شب خون مار کر خود ہی اسے مسمار کر دیا ہے۔ توحید کا عملی نمونہ پیش کر، اور ایک ہو جا۔ نظریہ توحید کو عملاً پیش کر۔''

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2006

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

I.66796/92
NP/SHN/139
2006-08

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیو بند

اکتوبر و نومبر ۲۰۰۶ء

شاید مفتی حضرات بُرا نہ مانیں

۷۸۶ کے مخالفین کچھ تو شرمائیں

جواب حاضر ہے



RS. 20/=

کیا اور کہاں

بقلم خاص

شاید مفتی حضرات برا نہ مانیں

گزشتہ دنوں اسٹار نیوز چینل کی سرگرمیاں مفتیوں کے خلاف رہیں اور اس چینل نے اپنے بنائے ایک پروگرام کو دکھا کر یہ ثابت کیا کہ دینی مدارس کے مفتی حضرات رقم وصول کر کے مرضی کے مطابق فتوے دیتے ہیں۔ اس پروگرام میں بعض مفتیوں کو رقم وصول کرتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے۔ دنیا کے سارے عقل مند جانتے ہیں کہ جو پروگرام فلم کے ذریعہ بنا کر پیش کیا جائے اس کا بہت زیادہ اعتبار نہیں ہے کیوں کہ کسی بھی پروگرام کو صحیح یا غلط ثابت کرنے کے لئے اُس آدمی کو اختیار ہے جس کے ہاتھ میں کیمرہ ہے۔ امکان ہے کہ یہ سارا پروگرام علماء اور مفتیوں کے خلاف ایک گہری سازش ہو کیوں کہ سامراجی طاقتیں اِس وقت پوری طرح اس کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے علماء سے بدظنی اور بدگمانی پیدا ہو اور عقیدت ومحبت کے وہ رشتے پامال ہو جائیں جو عوام اور علماء کے درمیان قائم ہیں۔ چنانچہ جن مسلمانوں نے اسٹار چینل کا یہ پروگرام دیکھا ہے وہ زیادہ تر مفتی حضرات سے بدظن ہوئے ہیں اور انہوں نے دینی مدارس کے خلاف تبصرے بھی شروع کر دیئے تھے لیکن بروقت اِس پروگرام کی مخالفت کی وجہ سے اسٹار نیوز کو اپنے برے مقصد میں کامیابی نہیں مل سکی اور عوام الناس کی اکثریت نے یہ سمجھ لیا کہ یہ پروگرام محض علماء کو بدنام کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

لیکن بات ختم نہیں ہوگئی۔ جن لوگوں نے یہ سازش رچائی تھی وہ اتنے سیدھے سادے، بھولے بھالے نہیں ہوں گے کہ بس اب وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں گے بلکہ آئندہ وہ اس سے بڑا کوئی منصوبہ بنا کر سامنے آئیں گے اور اس بار وہ کوئی ایسا وار کریں گے کہ جس میں بچنے کی کوئی تدبیر باقی نہ رہے۔ سنا ہے کہ بعض عقل والوں نے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اب جب بھی کوئی کسی بھی بارے میں کوئی فتویٰ معلوم کرنے آئے تو اس کی پوری طرح تلاشی لی جائے کہ اس کے پاس کوئی کیمرہ تو نہیں ہے اس کے پاس کوئی خفیہ ٹیپ تو نہیں ہے اور اس سے پوری طرح یہ تحقیق کی جائے کہ وہ فتویٰ کیوں لینا چاہتا ہے۔ اس کو فتویٰ معلوم کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی۔ پھر جو ضرورت وہ بتائے تو اس ضرورت پر ارباب فکر غور کریں کہ بات کتنی صحیح ہے اور کتنی غلط۔ بعض حضرات کے مشورے پر غالباً دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے کچھ دروازے بند بھی کر دئے گئے ہیں تا کہ آنے والے آسانی سے دارالافتاء میں داخل نہ ہونے پائیں۔

یہ تمام باتیں محض احمقانہ ہیں، اِن باتوں سے کوئی ایسا ادارہ جو مسائل کے سلسلے میں عوام کی رہنمائی کرتا ہو کب تک خود کو محفوظ رکھ سکے گا، بنیادی بات یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ دارالافتاء میں کام کرنے والے مفتی حضرات کو اِس بات کی تاکید کر دے کہ وہ کوئی ایسی غلطی نہ کریں جو قابل گرفت ہو یعنی ہر مفتی خوف خداوندی سے بہرہ ور رہے اور کوئی بھی غلطی کرتے وقت یہ یقین رکھے کہ اللہ دیکھ رہا ہے، اِس میں کوئی شک نہیں کہ اسٹار نیوز نے رائی کا پربت بنا کر علمائے المسلمین اور دنیا بھر کے انسانوں کو مغالطے میں ڈالنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ تو طے ہے کہ رائی موجود تھی۔ رائی کا پربت بنانا بے شک ایک گھناؤنی سازش ہے لیکن اگر رائی نہ ہوتی تو پربت بنانا اتنا آسان نہ ہوتا۔ دینی مدارس کی انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ اِس رائی پر نظر رکھیں جس سے پربت بنا لئے جاتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ مفتی حضرات کو چاہئے کہ وہ اُن فتووں پر نظر ثانی کریں جو مسلم معاشرہ میں مضحکہ خیز بن چکے ہیں مثلاً ڈبل بیڈ پر سونے کو حرام قرار دینا، ٹی وی کو ناجائز بتانا، اسلامی اور غیر اسلامی لباس پر غیر حکیمانہ باتیں کرنا، جیسے مسائل دارالافتاء کو بدنام کرنے کا کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔ ڈبل بیڈ بالعموم میاں بیوی کے استعمال میں آتا ہے اس پر بہن بھائی نہیں سوتے اور بہن بھائی کو تو شریعت ایک ہی کمرے میں الگ الگ پلنگوں پر سونے کی اجازت بھی نہیں دیتی جب کہ وہ دونوں بالغ ہوں۔ اسی طرح ٹی وی کا مسئلہ ہے۔ ایک طرف تو ہمارے حد سے زیادہ پرہیز گار، مفتی ٹی وی کو حرام قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف ان ہی دینی مدارس کے ذمہ دار علماء ٹی وی پر اپنے پروگرام پیش کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں تو عوام کی نظروں میں اِس دوغلی پالیسی سے علماء کا وقار خراب ہوتا ہے۔ اگر واقعتاً ٹی وی دیکھنا مطلقاً حرام ہے تو مفتی حضرات کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنے ذمہ دار علماء کو ٹی وی میں پروگرام دینے سے روکیں ورنہ ان کے فتوے کی حیثیت کیا ہوگی۔ ان کے فتویٰ کا تو اچھا خاصا ایک مذاق بن کر رہ جائے گا بلکہ اس طرح کے فتوے مسلم معاشرے میں مذاق کا نشانہ بن رہے ہیں۔

فلمی پیسے کو حرام قرار دینا چلئے درست۔ لیکن جب دینی مدارس کے سفراء فلموں میں کام کرنے والوں سے چندہ وصول کرتے ہیں تو کیا یہ جائز ہوتا ہے؟

اگر کچھ کمائیاں ناجائز ہیں تو مدارس کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ وہ اپنے سفیروں کو بطورِ خاص یہ تاکید کریں کہ چندہ وصول کرتے وقت یہ دیکھ لیا جائے کہ چندہ دینے والا کسی حرام تجارت میں مبتلا تو نہیں ہے اور اگر وہ کسی واضح حرام کمائی میں مبتلا ہو تو اس کا چندہ قبول نہیں کرنا چاہئے۔

ہمارے خیال میں اس طرح کے فتووں کی اہمیت اسی لئے ختم ہوگئی ہے کہ بات کچھ بتائی جاتی ہے اور عمل کچھ اور ہوتا ہے اور اِس دوغلے پن کی وجہ سے عوام اپنے علماء سے بدظن ہوتے جارہے ہیں۔ ٹی وی کو حرام قرار دینا بہت آسان ہے۔ اس طرح کا فتویٰ مخمل کے بستر پر گاؤ تکیہ سے ٹیک لگا کر بھی دیا جاسکتا ہے لیکن ٹی وی کے سلسلے میں عامۃ المسلمین کی ذہن سازی کرنا بہت مشکل ہے۔ عوام تو عوام دینی مدارس کے اُن طلبا کو بھی ٹی وی دیکھنے سے نہیں روکا جاسکتا جو کرکٹ کا میچ دیکھنے کے لئے جوق در جوق لائن میں لگے رہتے ہیں۔ اگر ٹی وی دیکھنا واقعتاً اس درجہ حرام ہے تو علماء کو طلباء کی اور دوسرے عوام کی ذہن سازی کے لئے مسلسل پروگرام رکھنے چاہئیں اور خود کو ٹی وی پر آنے سے گریز کرنا چاہئے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ دارالعلوم دیو بند کے بعض مفتی حضرات ٹی وی کو آج بھی حرام قرار دیتے ہیں جب کہ دارالعلوم دیو بند کے کئی اہم ذمہ داروں نے کئی بار ٹی وی پر آ کر دینی پروگرام نشر کئے ہیں۔ یہ کیا تماشہ ہے خدا ہی جانے؟

آج کے اس نازک ترین دور میں جب کہ مسلمانوں کا معاشرہ ابتری کی آخری حدوں سے گزر رہا ہے دین داری صرف نماز، روزے تک محدود ہو کر رہ گئی ہے مفتی حضرات کو چاہئے کہ ایک دم جائز ناجائز کے فتوے جاری کرنے سے احتیاط برتیں کیوں کہ ہم جن لوگوں کے خلاف فتوے برسا رہے ہیں ان میں کی اکثریت بھی ہمارے دینی مدرسوں کو چندہ دے رہی ہے اور ہم بہ صد شوق اُن چندوں کو قبول بھی کررہے ہیں۔

فوٹو گرافری ناجائز، نائی کا پیشہ ناجائز، فلموں میں کام کرنا ناجائز، فلمیں بنانا ناجائز اور اسی طرح اور دیگر کام ناجائز۔ لیکن ان ہی کاموں میں مصروف حضرات سے جب ہم چندہ وصول کرتے ہیں تو اُس وقت جائز ناجائز کی بحث کہاں چلی جاتی ہے۔ اصلاح فتووں سے نہیں ہوتی اصلاح عمل سے ہوتی ہے۔ جب تک دینی مدارس کے ذمہ دار ان کمائیوں سے خود پرہیز نہیں کریں گے اور اس طرح کی رقومات کو ٹھکرانے کا تہیہ نہیں کریں گے لوگ نہیں ڈریں گے۔ آج تو دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ دینی مدارس کے سفیر چندہ وصول کرتے ہوئے اس بات کی پرواہ بھی نہیں کرتے کہ چندہ دینے والے کا دھندہ کیا ہے اور نہ ہی دینی مدارس کے ذمہ دار اپنے سفیروں کی یہ ذہن سازی کرتے ہیں کہ تمہیں کس سے چندہ لینا ہے اور کس سے نہیں اور نہ انتظامیہ سفیروں سے یہ پوچھ تاچھ کرتی ہے کہ یہ لاکھوں کی رقم جو تم وصول کر کے لارہے ہو حرام کی ہے یا حلال کی۔ دراصل چندے پر طے شدہ کمیشن یہ سوچنے نہیں دیتا کہ وصول ہونے والی رقم حرام کی ہے یا حلال کی وہ زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کرنے کی تگ ودو میں لگے رہتے ہیں۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے ذمہ دار حرام کمائی سے پہلے خود بچیں پھر بعد میں عوام کو اس کمائی سے بچانے کی کوشش کریں۔

آج دینی مدارس کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ مفتی کی سند صرف اُن طلباء کو نہ دی جائے جنہوں نے صرف دینی تعلیم میں مہارت حاصل کرلی ہے بلکہ مفتی کی سند اُن طلباء کو دی جائے جو دینی تعلیم میں کامل و مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ جدید دور کے جدید مسائل سے واقف ہوں اور جو موجودہ زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ذاتی سوجھ بوجھ اور حکمت عملی کی صلاحیت سے بھی بہرہ ور ہوں۔ آج کے دور میں وہ مفتی امت کے مسائل حل نہیں کرسکتا جو صرف دُرِ مختار، فتاویٰ شامی اور فتاویٰ عالمگیری میں غوطہ زنی کرسکتا ہو اور جس کی رہائش بسم اللہ کی گنبد میں ہو۔ آج کے دور میں وہی مفتی امت کی تشفی کرسکتا ہے جسے موجودہ مسائل کی معلومات ہو اور وہ اِن مسائل کو حل کرنے کے لئے ایسی تاویلات برقت اپنے ذہن سے کرسکتا ہو جو دین و شریعت کی بنیادی تعلیمات سے نہ ٹکرائیں۔ تاویلات ہر دور میں کی گئیں ہیں تو اس دور میں کیوں نہیں کی جاسکتیں جو فتنوں سے بھرا ہوا دور ہے اور یاد رکھیں جب تک ہمارے پاس ایک من عقل نہیں ہوگی تو ایک تولہ علم کا بھرپور فائدہ نہیں اٹھاسکتے اور محض فتاویٰ نویسی سے کوئی مفتی اِس امت کی پریشانیاں دور نہیں کرسکتا جب تک وہ علم صحیح اور عقلِ سلیم سے ہم آہنگ نہ ہو اور جدید ترین حالات پر اس کی نظر نہ ہو۔

بے شمار فتوے ایسے ہیں جن سے کھلم کھلا مفتیوں نے رجوع کیا ہے۔ دراصل وہ فتوے بھی دور اندیشی کے ساتھ جاری نہیں ہوئے تھے اُن ہی میں سے چند یہ ہیں۔ گھڑی باندھنے کو حرام قرار دیا تھا، انگریزی پڑھنے کو ناجائز بتایا گیا تھا، آلۂ مکبر الصوت کا استعمال نماز اور اذان میں ناجائز بتایا گیا تھا وغیرہ۔ آج ان سب باتوں پر خود علماء کا عمل بغیر کسی جھجک کے چل رہا ہے۔ دارالعلوم دیو بند کی مسجد میں پانچوں وقت کی جماعت لاؤڈ اسپیکر میں ہورہی ہے۔ گھڑی بڑے بڑے علماء ہاتھ پر باندھ رہے ہیں اور علماء کی اولادیں اسکولوں میں انگریزی پڑھ رہی ہیں اسی طرح دوسرے وہ مسائل جن کی کل تاویل یقینی طور پر کی جائے گی ان کے بارے میں اگر آج ہم تشدد سے گریز کریں تو کیا حرج ہے؟ اور یاد رکھیں کہ جب تک مفتی حضرات خود میں تبدیلی پیدا نہیں کریں گے اور وہ حالات کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر افتاء کے فرائض انجام نہیں دیں گے تو وہ اُن مسلمانوں کو مطمئن نہیں کرسکتے جو علماء کی صحیح رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے بھٹک رہے ہیں۔ اور غیروں کی سازشوں کا شکار بھی ہورہے ہیں۔ دارالعلوم دیو بند کی انتظامیہ سے ہماری درخواست ہے کہ وہ مفتی حضرات کو صرف حق بیانی کا اور خوف خداوندی کا پابند کریں۔ دوسری قسم کی بے جا پابندیوں سے یہ امت فتووں کی رہنمائی سے محروم ہوجائے گی جو ایک بڑا نقصان ہوگا۔ ☆

ذرا سوچئے

آپ نے کبھی اندازہ کیا ہے کہ آپ کے وقت عزیز کا کتنا حصہ خدا کی یاد اور اس کی مخلوق کی خدمت میں صرف ہوتا ہے اور کتنا اپنے نفس کی ناز برداریوں میں؟ آپ نے کبھی حساب لگایا ہے کہ آپ کی کمائی کا کتنا حصہ خدا کی راہ میں اس کے دوسرے بندوں کے کام آتا ہے اور کتنا اپنے نفس کی خاطر داریوں میں اٹھ جاتا ہے؟ آپ نے اپنے دل کو ٹٹول کر کبھی یہ دیکھا ہے کہ اس پر سب سے زیادہ ہیبت کس چیز کی طاری رہتی ہے؟ آیا خدا کی؟ خدا کے احکام کی؟ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیامات کی؟ اور یا پھر سرکار کی؟ برادری کی؟ دنیا والوں کی؟ آپ نے اپنے نفس کا جائزہ لے کر کبھی اس کا کھوج لگایا ہے کہ آپ کو سب سے زیادہ مزہ کس چیز میں آتا ہے؟ آیا قرآن سننے میں؟ نماز پڑھنے میں؟ اور خدمت خلق کرنے میں؟ یا پھر اچھے کھانے اور اچھے لباس میں؟ یار دوستوں کے جمگھٹے میں؟ اور اپنی تعریف سننے میں؟ کیا آپ کے خیال میں وقت کے ایک ایک لحظہ کی، آمدنی کے ایک ایک پیسہ کی، جسم کی ایک ایک حرکت کی، زندگی کی ایک ایک سانس کی بابت سوال نہ ہوگا؟ یا اس باز پرس سے بچ جانے کی کوئی صورت آپ نے سوچ لی ہے؟

قبل اس کے کہ یہ حساب داخل کرنا پڑے، ایک مرتبہ آپ خود اپنی جگہ پر دوست آشناؤں کے مجمع سے الگ تنہائی میں بیٹھ کر اپنی ساری عمر پر ایک نظر کر جایئے، اور ذرا سوچئے کے عمر عزیز کا کتنا حصہ اب تک خدا کی مرضی کے موافق بسر ہو سکا ہے؟ اپنے انفرادی اور اجتماعی فرائض کا آپ کہاں تک اہتمام کر سکے ہیں؟ خالق و مخلوق کے حقوق کس حد تک ادا ہو سکے ہیں؟ نماز کی پابندی کس حد تک قائم رہی ہے؟ روزہ، زکوٰۃ اور حج کے فرائض کہاں تک ادا ہوئے ہیں؟ اللہ کا خوف دل میں رہا ہے؟ رسول...... کی محبت سے گوشۂ قلب منور ہے؟ ایمان کی لذت وحلاوت سے طبیعت آشنا ہے؟ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی وخلوص کا احساس رہا ہے؟ والدین کی خدمت گزاری کی توفیق ملی ہے؟ میراث میں سے لڑکیوں، بہنوں اور پھوپھیوں کو ان کے شرعی حقوق دیئے ہیں؟ غیروں کی غلامی سے نکل کر خدا کی غلامی میں آنے کی پوری کوشش کی ہے؟ بچوں کی تعلیم و تربیت میں ان کے حسن عمل وخیر عاقبت کا خیال زیادہ کیا ہے، یا ان کی آمدنی وملازمت کا؟ اپنے خاندان اور اپنے گھرانے میں صدہا رسمیں جو خلاف شریعت برپا دیکھیں، ان کے مٹانے میں اپنی والی پوری کوشش کر دیکھی؟ فضول خرچی وبدزبانی پر قابو رکھا؟

کیا یہ سوالات آپ کے نزدیک لغو، بے نتیجہ د نا قابل التفات ہیں؟ آپ کے ہاں چوروں نے کبھی نقب نہیں لگائی پھر بھی آپ اپنی چیزوں کی حفاظت کی کتنی فکر رکھتے ہیں! آپ کے کبھی سانپ نے نہیں کاٹا پھر بھی آپ برسات کے موسم میں اپنی کس قدر احتیاط رکھتے ہیں! پھر کیا موت کے یقینی واقعہ کی بابت فکر رکھنا چور اور سانپ کے بعید احتمالات سے بھی گئی گزری چیز ہے؟ کیا ''یہاں'' کے مقابلے میں ''وہاں'' کے خیال کو پیش نظر رکھنا ایسی ہی بے عقلی وبے دانشی ہے؟ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے رہبران برحق کی سمجھ (نعوذ باللہ) ہمارے سمجھداروں سے بھی کمتر تھی؟ کیا امام حسینؓ جنہوں نے اپنے ''آج'' کو اپنے ''کل'' پر قربان کر دیا، خواہ مخواہ اپنی جان ضائع کر بیٹھے۔؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مختلف پھولوں

حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علیؓ کو بوسہ دیا اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمیؒ بیٹھے تھے۔اقرعؓ کہنے لگے۔

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے تو دس لڑکے ہیں میں نے تو کبھی ایک کو بھی نہیں چوما۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا۔

''جو شخص رحم نہ کرے اس پر (اللہ کی طرف سے کبھی) رحم نہیں کیا جائے گا۔''

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں۔ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ہیں اور ایک حصہ زمین پر اتارا ہے اس ایک حصے کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔یہاں تک کہ گھوڑی اپنے بچے کو اپنا سم نہیں لگنے دیتی۔اسے اٹھالیتی ہے کہ کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

اقوال زریں

*: ذرے کو آفتاب کی کرنیں ہی چمکا کر اجاگر کرتی ہیں ورنہ ریت کے ڈھیر میں اس کی کیا وقعت ہے۔

*: خدا کے سوا کوئی چیز جو مشترکہ ملکیت ہو اس کے لئے کبھی کبھی جھگڑا ہو جاتا ہے۔

*: کچھ لوگ صرف دیکھنے کے لئے ہوتے ہیں کچھ گفتگو کے لئے اور صرف چند ایک لوگوں کے ساتھ آپ زندگی گزار سکتے ہیں۔

*: مومن کو چاہئے اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے جو کام طاقت سے باہر ہو اس میں ہاتھ نہ ڈالے۔

*: جو کوئی ایسا دوست تلاش کرے گا جس میں کوئی عیب نہ ہو وہ ہمیشہ دوست سے محروم رہے گا۔

جواہر پارے

*: میں نے ہر رشتے کو اعتماد کی نظر سے پرکھا اور پھر اس میں وقت نے جانے کیوں چپکے سے بے اعتباری بھردی۔

*: طالب دنیا کو علم پڑھانا راہزن کے ہاتھ میں تلوار دینے کے برابر ہے۔

*: انسان صوم وصلوٰۃ سے نہیں بلکہ معاملات سے پہچانا جاتا ہے۔

*: اپنے تھوڑے کو دوسروں سے زیادہ بہتر جان۔

موتی مالا

*: خوش نصیبی ایک ایسا پرندہ ہے جو تکبر کی منڈیر پر زیادہ دیر نہیں بیٹھتا۔

*: پانی میں اترتے وقت یہ مت دیکھئے کہ پانی کتنا گہرا ہے، یہ دیکھئے کہ آپ کا قد کتنا ہے۔

*: انسان کی صحت دسترخوان پر بنتی ہے اور دسترخوان پر ہی بگڑتی ہے۔

*: پھل بھی اس کو ملتا ہے جو کچھ پانے کی کوشش کرتا ہے۔

*: خدا لفظی عبادات سے نہیں، عمل سے ملتا ہے۔

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

ماضی، حال، مستقبل

٭خوش رہو اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھو، ماضی راکھ کا ڈھیر ہے۔

٭پاؤں مضبوط رکھو، حال سمندر کی ریت کی طرح لحہ بہ لحہ سرک رہا ہے۔

٭آنکھیں کھول کر رکھو، مستقبل تاریک خلا ہے۔

خشیت الٰہی

٭حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا بخدا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں درخت ہوتا، جسے جانور کھالیتے یا لوگ اسے کاٹ ڈالتے۔

٭حضرت عمر فاروقؓ جب تلاوت قرآن مجید میں کوئی آیت عذاب پڑھتے تو مارے خوف کے ایسے گرتے کہ لوگ کئی روز تک آپ کی عیادت کو آیا کرتے تھے۔

٭حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہر رات فقہاء کو جمع کرتے اور وہ موت وقیامت کا ذکر کرتے۔ پھر اس قدر روتے کہ گویا ان کے سامنے کوئی جنازہ پڑا ہو۔

٭حضرت ابن زبیرؓ نماز میں کھڑے ہوتے تو خوف الٰہی کے مارے ستون کی طرح بے حس وحرکت ہوجاتے۔

رہنمائی

٭مصیبت کی شکایت سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے اللہ ناراض، دشمن خوش اور دوست غمگین ہوجاتا ہے۔

٭خواب میٹھے اور روشن ہوتے ہیں اس لئے تاریکی میں بھی اچھے لگتے ہیں جب کہ حقیقت تلخ اور اندھیری ہوتی ہے اس لئے چمکتے سورج میں بھی آنکھوں کو چبھتی ہے۔

٭خدا کا خوف عزت، فخر، سرور اور راحت کا تاج ہے۔

وقت

٭وقت سب سے بڑا مرہم ہے۔ یوں بھی وقت جذبات کی طغیانی کو غیر محسوس طریقے سے اعتدال پر لے آتا ہے۔

٭وقت میں یہ کرشمہ سازی نہ ہوتی تو دنیا محشرستان بنی ہوتی۔ ہر سینہ فگار ہوتا، ہر دل شکستہ اور انسان ناکامیوں کے گلے لگ کے لپٹ کر روتے روتے عمر گزار دیتا۔ یہ وقت ہی کا کمال ہے کہ انسان غم، مصیبت اور پریشانی کا بڑے سے بڑا وار سہہ کر بھی راہ زندگی پر گامزن رہتا ہے، غم کی آغوش سے بھی خوشیوں کے سوتے نکال دیتا ہے۔

استحکام

٭درخت زمین کے اوپر کھڑا ہوتا ہے مگر وہ زمین کے اندر اپنی جڑیں جماتا ہے، وہ نیچے سے اوپر کی طرف بڑھتا ہے نہ کہ اوپر سے نیچے کی طرف! درخت گویا قدرت کا معلم ہے جو انسان کو یہ سبق دے رہا ہے کہ دنیا میں داخلی استحکام کے بغیر خارجی ترقی ممکن نہیں۔

انتہائے عشق

حضرت سری فرماتے ہیں کہ میں نے جرمانی کو دیکھا کہ ستو پھانک رہے ہیں، میں نے پوچھا "یہ خشک ہی پھانک رہے ہو"
کہنے لگے "میں نے روٹی چبانے اور پھانکنے کا جب شمار کیا کہ

چبانے میں اتنا وقت خرچ ہوتا ہے کہ اس میں آدمی ستر مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتا ہے۔ اسلئے میں نے چالیس برس سے روٹی کھانا چھوڑ دی، ستو پھانک کر گزر کر لیتا ہوں۔''

سنہری باتیں

٭ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور گھر کی زکوٰۃ مہمان خانہ ہے۔
(علی ہجویریؒ)

٭برے آدمی اچھی باتوں میں بھی برائی ڈھونڈتے ہیں جس طرح مکھی سارے جسم کو چھوڑ کر زخم پر آ بیٹھتی ہے۔ (افلاطون)

٭ کردار وہ مالا ہے۔ اگر اس کا ایک موتی بھی ٹوٹ جائے تو ساری مالا بکھر جاتی ہے۔ (افلاطون)

٭میں صرف ایک چیز جانتا ہوں اور وہ یہ کہ میں کچھ نہیں جانتا۔
(بقراط)

ارباب تجربہ نے کہا

٭خواہ کسی پر مہربان ہو یا کسی کے خلاف غصہ میں ہر حالت میں انصاف کی بات کہو۔

٭خواہ فقیری کی حالت میں ہو کہ امیری کی حالت میں بہر حال راستی پر قائم رہو۔

٭دوستی میں شبہ زہر ہے۔

مفلسی

٭غریبوں کے ساتھ ہمیشہ دوستی رکھو اور امیروں کی مجلس سے پرہیز کرو۔

٭ کوئی فقیر اور غنی ایسا نہیں جسے قیامت میں یہ تمنا نہ ہو کہ اس کو بقدر ضرورت یعنی گزارہ کے لائق دیا جائے۔

٭فقیر وہ ہے جس کے پاس نہ دنیا کی کوئی چیز ہو نہ اسے کسی چیز کے ملنے کی خوشی ہو اور نہ کسی چیز کے تلف ہو جانے سے رنج ہو۔

فرق

شیخ سعدیؒ سے کسی نے دوست اور بھائی کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ''ان میں وہی فرق ہے جو ہیرے اور سونے میں۔ دوست ہیرے کی مانند ہے اور بھائی سونے کی مانند ہے۔'' وہ شخص بہت حیران ہوا اور کہنے لگا۔

''حضرت! بھائی جو حقیقی اور سگا رشتہ ہے اسے آپ کم قیمت چیز یعنی سونے سے منسوب کر رہے ہیں اس میں کیا حکمت ہے؟''

شیخ سعدیؒ نے فرمایا۔ ''سونا اگرچہ کم قیمت ہے لیکن اگر ٹوٹ جائے تو اسے پگھلا کر اصل شکل دی جاسکتی ہے جب کہ ہیرا ٹوٹ جائے تو اسے اصل شکل نہیں دی جاسکتی۔ بھائیوں میں اگر وقتی چپقلش ہو جائے تو وہ دور ہو جاتی ہے لیکن اگر دوستی کے رشتے میں دراڑ آجائے تو اسے دور نہیں کیا جاسکتا۔'' وہ شخص شیخ سعدیؒ کے حکمت سے بھرپور جواب پر سحر زدہ ہو گیا۔

جان لیجئے

٭ہر شخص اپنے عمل اور کردار کا ذمہ دار ہے۔ کوئی دوسرا ذمے داری نہیں اٹھا سکتا۔

٭بدی، محبت قتل کر دینے والا زہر ہے اور اس کا نتیجہ بربادی کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔

٭انسان کے لئے جس طرح نیکیاں ضروری ہیں اسی طرح نیکیوں کی محبت بھی ضروری ہے۔

مسکراہٹ

٭زندگی کی نشانی ہے۔

٭محبت کی زبانی ہے۔

٭زندہ دلی کا نام ہے۔

٭دوستوں کی کنجی ہے۔

٭شدت غم کو مٹا دیتی ہے۔

٭زندگی کا دوسرا نام ہے۔

٭پیار کی پہلی زبان ہے۔

٭لاجواب ہے۔

٭اجنبیت کو ختم کر کے اپنائیت پیدا کرتی ہے۔

٭ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتی ہے۔

٭ مسکراہٹ ایسی انمول دولت ہے کہ جس کو خرچ کر کے نفرت کو

محبت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

دھیان نہ کرو

کسی بزرگ نے فرمایا۔ "تین چیزوں میں غور وفکر نہیں کرنا چاہئے۔

(۱) غربت وتنگ دستی، اس میں غور وفکر کرنے سے غم، تشویش، حرص وپریشانی میں اضافہ ہوتا ہے اور حاصل کچھ نہیں ہوتا۔

(۲) خود پر دوسرے کی زیادتی اگر کوئی تجھ پر زیادتی کرے تو اس کی جانب مطلق دھیان نہ دے ورنہ تیرا دل سخت اور کینہ پرور ہوجائے گا اور تو ہمیشہ غصہ میں مبتلا رہے گا اور اس سے فائدہ بالکل نہیں ہوگا۔

(۳) طول عمر، دنیا میں زیادہ دن رہنے کی خواہش ہرگز نہ کرو ورنہ مال جمع کرنے کی آرزو پیدا ہوگی اور عمر برباد ہوگی اور عمل خیر میں ٹال مٹول کرنے لگے گا۔

منتخب اشعار

آئے گی مرے جسم سے اخلاص کی خوشبو
میں پھول ہوں اخلاص کی ٹہنی پہ سجا ہوں

*

جہاں رہے گا وہیں روشنی لٹائے گا
کسی چراغ کا اپنا مکاں نہیں ہوتا

*

چڑیوں سے کہو شاخ نشیمن سے نہ اتریں
اس دور کا ہر شخص عقابوں کی طرح ہے

*

کہیں سے ڈھونڈ کے لادو وفا جو مل جائے
ترس گیا ہے جہاں رسم دوستی کے لئے

*

وہ مروت سے ملا ہے تو جھکادوں گردن
مرے دشمن کا کوئی وار نہ خالی جائے

*

چاہت بھرے لفظ اور ہر لفظ میں دعا
مقروض کردیا ہے تمہارے خلوص نے

کمپیوٹر

کمپیوٹر کے ایک سیلز مین نے ایک تاجر سے کہا۔

"ہمارے کمپیوٹر سے آپ کوئی بھی سوال کریں، یہ آپ کو درست جواب دے گا۔"

تاجر نے آزمانے کے لئے پوچھا "میرے والد اس وقت کہاں ہیں۔؟"

کمپیوٹر اسکرین پر جواب ابھرا "وہ اس وقت اپنی سکریٹری کے ہمراہ لندن میں ایک کاروباری دورے میں مصروف ہیں۔"

تاجر نے ہنس کر کہا۔ "تمہارے کمپیوٹر کو تو کچھ بھی نہیں معلوم۔ میرے والد کا تو بیس سال پہلے انتقال ہو چکا ہے۔"

سیلز مین الجھن بھرے لہجے میں بولا "ہمارا کمپیوٹر غلط جواب نہیں دے سکتا، کیوں نہ آپ اس سوال کو بدل کر پوچھیں۔

تاجر نے سوال بدل کر پوچھا "میری والدہ کے شوہر اس وقت کہاں ہیں۔؟"

آپ کی والدہ کے شوہر کا بیس سال پہلے انتقال ہو گیا تھا" کمپیوٹر نے جواب دیا۔

کیسے تھے وہ لوگ

حضرت غوث پاک بغداد میں کپڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ ایک بار ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ کسی مرید نے آکر اطلاع دی فلاں جہاز میں آپ کا مال غرق ہو گیا۔ حضرت غوث پاکؒ نے فرمایا، الحمدللہ۔ کچھ دیر بعد دوسرا آدمی خبر لایا کہ جہاز ڈوبنے کی خبر غلط تھی۔

آپ نے فرمایا الحمدللہ اس پر لوگوں نے پوچھا دونوں بار ایک ہی لفظ کہنے کی کیا وجہ ہے۔؟

آپ نے فرمایا نقصان کی خبر سے افسوس ہوا نہ اچھی خبر سے خوشی ہوئی۔ فقیر کو ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور خوش رہنا چاہئے۔

شمع فروزاں

*: تمام لوگوں سے زیادہ حسد کرنے والے، رشتہ دار اور ہمسائے ہیں کیونکہ وہ عوام کی نسبت تیرے انعامات کو زیادہ دیکھتے اور حسد کرتے ہیں۔

٭انسان بہت دیر تک اپنے اصل سے دور نہیں رہ سکتا۔

٭خواب اور سراب کبھی بھی انسان کے دوست نہیں رہے۔

٭مسائل کس گھر اور کس شخص کو درپیش نہیں ہوتے بس بات حوصلے کی ہے۔

کرنیں

٭حال کے عمل سے ماضی کا عمل بدل سکتا ہے۔ ماضی کفر ہو تو حال کلمہ پڑھ کے مومن ہو سکتا ہے۔ حال مومن ہو جائے تو ماضی بھی مومن۔

٭عمل، عمل کے تابع نہ ہو تو علم، علم کے مطابق نہیں رہتا۔ راز کی بات تو یہ ہے کہ راز جاننے والے کا عمل ہی راز آشنائی کا ذریعہ ہے۔

٭جن لوگوں کو آپ کی موت کا غم ہو سکتا ہے ان کو زندگی میں خوشی ضرور دینا۔

٭خوشی دینے والا ہی تو غم دے جاتا ہے۔

٭جب تک توبہ کا دروازہ بند نہ ہو کسی آدمی کو برا نہ کہو۔

٭چھوٹے آدمی کو چھوٹا نہ سمجھو، بڑا آدمی بڑا نہ رہے گا۔

فکر و عمل

٭جس طرح موسم بدلنے کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اسی طرح وقت کے بدلنے کا بھی ایک موسم ہوتا ہے۔ حالات بدلتے ہی رہتے ہیں۔ حالات کے ساتھ حالت بھی بدل جاتی ہے، رات آجائے تو نیند بھی کہیں سے آ ہی جاتی ہے۔

٭وہ انسان کامیاب ہوتا ہے جس نے ابتلاء کی تاریکیوں میں امید کا چراغ روشن رکھا اور امید خوشی کا نام ہے جس کے انتظار میں غم کے ایام بھی کٹ جاتے ہیں۔ امید کسی واقعہ کا نام نہیں ہے۔ یہ تو صرف مزاج کی ایک حالت ہے، قدرت کے مہربان ہونے پر یقین کا نام امید ہے۔

٭انسان پریشان اس وقت ہوتا ہے جب اس کے دل میں کسی بڑے مقصد کے حصول کی خواہش ہو لیکن اس کے مطابق صلاحیت نہ ہو سکون کے لئے ضروری ہے کہ یا تو خواہش کم کی جائے یا پھر صلاحیت بڑھائی جائے۔ ہر خواہش کے حصول کے لئے ایک عمل ہے۔ عمل نہ ہو تو خواہش ایک خواب ہے۔ ہم جیسی عاقبت چاہتے ہیں، ہمیں ویسا ہی عمل کرنا چاہئے۔ کامیابی تو ہے ہی محنت کرنے والوں کے لئے۔

ایک پھول کی بکھری شاخیں

٭تکلیف اٹھانا اتنا تکلیف دہ فعل نہیں جتنا ذلت اٹھانا تکلیف دہ عمل ہے۔

٭چرب زبان آدمی جتنی جلدی دل میں اترتا ہے اتنی ہی جلدی دل سے اترتا بھی ہے۔

٭تم اللہ تعالیٰ کے ذکر میں دل لگالو سکون واطمینان تم میں دل لگالیں گے۔

٭بعض لوگ خطرناک ہوتے ہیں پر چالاک نہیں ہوتے لیکن جو چالاک ہوتے ہیں وہ خطرناک بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔

٭ایک طرف دھیان لگانے کے لئے دوسری طرف سے دھیان ہٹانا لازمی ہے۔

٭دنیا میں دل لگانا اسی طرح بیکار ہے جس طرح اندھے کا اپنے ساتھ روشنی رکھنا۔

٭ کبھی مقام کے اونچے شجر پر ہم خوش کلامی کی سیڑھی کے ذریعے چڑھ سکتے ہیں مگر بدکلامی کی معمولی سی لغزش سے ہم دھڑام سے نیچے بھی گر سکتے ہیں۔

کام کی باتیں

٭جب دوست مانگے تو کل کا سوال ہی نہیں۔

٭ سچی بات کہنے سے پہلے اگر اسے بار بار تولا جائے تو اس کا وزن گھٹ جاتا ہے۔

٭خاموشی اعلیٰ ترین تقریر ہے۔

٭دنیا وہاں تک جاتی ہے جہاں تک آپ کا شعور جاتا ہے۔

٭جو لوگ کچھ کر سکتے ہیں وہ کرتے ہیں جو کچھ کر نہیں سکتے وہ ہدایات دینے لگتے ہیں۔

٭جس کا پیٹ بھرا ہو وہ کچھ نہیں سیکھتا۔

٭ کوئی ایسا دروازہ کبھی نہ کھولو جسے تم بعد میں بند نہ کر سکو۔

قسط نمبر ۹۴

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بسلسلہ سورۂ رحمٰن

اگر کسی کی ناف ٹل گئی ہو اور ناف ٹلنے کی وجہ سے وہ درد محسوس کر رہا ہو اور شدید تکلیف میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل نقش بنا کر دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ چند گھنٹوں ہی میں ناف صحیح جگہ پر آجائے گی۔

۷۸۶

اللہ الرحمٰن	اللہ الرحمٰن	اللہ الرحمٰن
اللہ الرحمٰن	مریض کا نام مع والدہ	اللہ الرحمٰن
اللہ الرحمٰن	اللہ الرحمٰن	اللہ الرحمٰن

قوت حافظہ میں اضافے کے لئے

اگر کسی کی قوت حافظہ کم ہو اور وہ اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ بعد نماز عصر روزانہ ایک مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلے اور اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کرے۔ روزانہ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ قوت حافظہ میں حیرتناک اضافہ ہوگا۔

تسخیر خلائق کے لئے

اگر کوئی شخص تسخیر خلائق کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ ساعت مشتری میں ایک کاغذ پر گلاب وزعفران سے "الرحمٰن" پانچ سو مرتبہ لکھے پھر ایک سو ایک مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھ کر اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ اس کاغذ پر دم کردے۔ اس کے بعد اس کاغذ کو قرآن حکیم میں سورۂ رحمٰن کی جگہ پر رکھ دے اور ۲۴ گھنٹے کے بعد اس کو نکال کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ زبردست تسخیر ہوگی اور خلائق کی نظروں میں اعتبار قائم ہوگا۔

حاجت کی تکمیل کے لئے

کسی بھی ایسی حاجت کی تکمیل کے لئے جو پوری نہ ہوتی ہو تین روز تک یہ عمل کریں کہ ہر فرض نماز کے بعد ۲۰ مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھیں اور دعا مانگیں۔ انشاء اللہ کیسی بھی حاجت ہوگی پوری ہوجائے گی۔

مرض سے نجات پانے کے لئے

اگر کوئی شخص ایسے مرض میں گرفتار ہو جس کی تشخیص نہ ہو رہی ہو یا تشخیص ہوگئی ہو لیکن علاج نہ ہو پا رہا ہو تو ایسے مرض کو دفع کرنے کے لئے کسی چینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل نقش لکھیں اور اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھیں۔ اس کے بعد ایک گلاس پانی پر سورۂ رحمٰن تین مرتبہ پڑھ کر دم کردیں۔ پھر اس پانی سے اس نقش کو دھو کر مریض کو پلا دیں۔ ایک دن میں یہ عمل تین مرتبہ کریں اور لگاتار سات روز تک اس عمل کو اسی طرح جاری رکھیں۔ انشاء اللہ کیسا بھی مرض ہوگا اگر موت مقدر نہیں ہے تو اس سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۲	۳۶۹	۳۶۴
۳۶۷	۳۶۵	۳۶۳
۳۶۶	۳۶۱	۳۶۸

قرض کی ادائیگی کے لئے

اگر کوئی شخص قرض میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر کی سنت وفرض کے درمیان اکیانوے مرتبہ فَبِاَیِّ الاٰءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان پڑھے۔ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو چالیس دن تک کرے اور روزانہ عمل کے بعد قرض سے نجات کی دعا کرے۔ انشاء اللہ غیب سے مدد ہوگی اور قرض ادا کرنے

میاں بیوی کی محبت کے لئے

اگر شوہر بیوی سے محبت نہ کرتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے نام اور والدہ کے نام نیز شوہر کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر فَبِاَیِّ الاٰءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان پڑھے۔ اول وآخر ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو تین دن تک کرے۔ انشاء اللہ شوہر کے دل میں محبت پیدا ہوگی۔ اگر نفرت شدید ہو تو اس عمل کو اس وقت تک کرتی رہے جب تک شوہر کا دل نہ پگھل جائے۔

(باقی آئندہ)

قسط نمبر:۱۲

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

سیدنا یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

اس اسم مبارک کے اعداد ۷۰ ہیں۔ بلاشبہ یہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہم اسم ہے اور قرآن حکیم کے حروف مقطعات میں شامل ہے۔ علماء اور مفسر حضرات نے اس اسم کے معانی یا سید بیان کئے ہیں۔ بعض علماء کا کہنا یہ ہے کہ اس اسم مبارک کے حقیقی معانی سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی واقف ہیں۔

اس اسم مبارک کو پڑھنے کے فوائد بے شمار ہیں۔ اگر کسی شخص کی کوئی حاجت پوری نہ ہوتی ہو تو اس کو چاہئے کہ نصف شب کو ننگے سر کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر بحالت وضو اکتالیس مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ اس کے بعد اللہ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور مراد پوری۔

* اگر کوئی شخص امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے اور امتحان میں کامیابی کی دعا کرے۔ انشاء اللہ امتحان میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی ملے گی۔

اگر کوئی شخص کسی دشمن سے خوف زدہ ہو اور اس کے شر سے محفوظ رہنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۷۰ مرتبہ یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے۔ انشاء اللہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔

* اسم یٰسین کا نقش خواہشات کی تکمیل، دشمنوں سے حفاظت، امراض سے نجات کے لئے تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش، یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷	۲۰	۲۳	۱۰
۲۲	۱۱	۱۶	۲۱
۱۲	۲۵	۱۸	۱۵
۱۹	۱۴	۱۳	۲۴

مذکورہ حضرات کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۴	۱۹	۲۷
۲۶	۲۳	۲۱
۲۰	۲۸	۲۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے بازو پر یا باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۱۸	۱۶	۲۳
۲۴	۱۵	۲۱	۱۰
۱۹	۱۲	۲۲	۱۷
۱۴	۲۵	۱۱	۲۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۰	۲۶	۲۴
۲۸	۲۳	۱۹
۲۲	۲۱	۲۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ش یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۰	۱۷	۲۰
۱۶	۲۱	۲۲	۱۱
۱۸	۱۵	۱۲	۲۵
۱۳	۲۴	۱۹	۱۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۴	۲۶	۲۰
۱۹	۲۳	۲۸
۲۷	۲۱	۲۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹	۱۴	۱۳	۲۴
۱۲	۲۵	۱۸	۱۵
۲۲	۱۱	۱۶	۲۱
۱۷	۲۰	۲۳	۱۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۲	۲۸	۲۰
۲۱	۲۳	۲۶
۲۷	۱۹	۲۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹	۱۴	۱۳	۲۴
۱۲	۲۵	۱۸	۱۵
۲۲	۱۱	۱۶	۲۱
۱۷	۲۰	۲۳	۱۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۲	۲۸	۲۰
۲۱	۲۳	۲۶
۲۷	۱۹	۲۴

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۷۰ مرتبہ یٰسین پڑھ کر دم کردے تو ان کی قوت وتاثیر کئی گنا بڑھ جائے۔

سیدنا مزمل صلی اللہ علیہ وسلم

اس اسم کے معانی ہیں چادر اوڑھنے والے۔ اس کے اعداد ۷۱۱ ہیں قرآن حکیم میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے اس اسم سے مخاطب کیا ہے۔

اس اسم مبارک کا ورد کرنے سے بے شمار مشکلات دور ہوتی ہیں اور دل کی مرادیں برآتی ہیں۔

* اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کی تنگ دستی دور ہوجائے تو اسے چاہئے کہ وہ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد اس اسم مبارک کا ورد ایک ہزار مرتبہ کیا کرے۔ ورد کے بعد دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ غربت کو دور فرمادیں اور غنی بنادیں۔ چند ہفتوں کی مداومت سے پڑھنے والے کے دن بدل جاتے ہیں اور وہ مال دار ہوجاتا ہے۔

* اگر کوئی شخص کسی مشکل کا شکار ہوجائے اور اس مشکل سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ۱۱ دن تک بوقت تہجد سیدنا مزمل صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ مشکل سے نجات ملے گی۔

* اس اسم مبارک کا نقش مصائب سے نجات دلانے اور مفلسی کو دور کرنے میں بے حد موثر ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹	۳۲	۳۵	۲۱
۳۴	۲۲	۲۸	۳۳
۲۳	۳۷	۳۰	۲۷
۳۱	۲۶	۲۴	۳۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں باندھنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۳۰	۲۸	۳۵
۳۶	۲۷	۳۳	۲۱
۳۱	۲۳	۳۴	۲۹
۲۶	۳۷	۲۲	۳۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵	۲۱	۲۹	۳۲
۲۸	۳۳	۳۴	۲۲
۳۰	۲۷	۳۲	۳۷
۲۴	۳۶	۳۱	۲۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۸۷۶

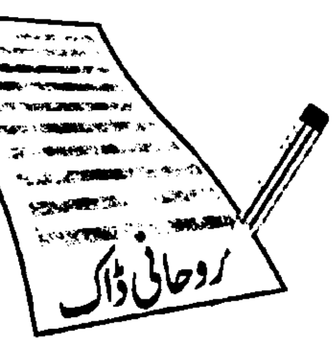
۳۱	۲۶	۲۴	۳۶
۲۳	۳۷	۳۰	۲۷
۳۴	۲۲	۲۸	۳۳
۲۹	۳۲	۳۵	۲۱

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ۷۱۱ مرتبہ سیدنا مزمل صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر ان پر دم کردیں تو ان کی قوت وتاثیر میں اضافہ ہوجائے۔ ان نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے باندھنے کی تاکید کی جائے۔ (باقی آئندہ)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اُف! یہ شادیوں کی ناکامیاں!

سوال از: نشاط فاطمہ ——— حیدرآباد۔

میں آپ کا رسالہ ''طلسماتی دنیا'' بہت شوق سے پڑھتی ہوں، مجھے ایسی ہی روحانی کتاب کی تلاش تھی اور یہ اللہ عزوجل کا بہت بڑا فضل وکرم ہے کہ یہ رسالہ تب میری نظروں سے گزرا جب میں بے حد پریشانیوں میں گھری ہوئی تھی اور مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں۔ ایسے میں یہ رسالہ میرے لئے ایک امید کی کرن ثابت ہوا اور مجھے صراط مستقیم پر قائم رہنے میں بہت مدد ملی۔

اس رسالہ کا ہر ہر کالم مجھے اور میرے گھر والوں کو بے حد پسند ہے تقریباً مئی ۲۰۰۱ء سے میں اس رسالہ کو پڑھتی ہوں۔ میں اس رسالہ میں بیان کئے گئے ہر علاج، وظائف اور مختلف کالمس کو بہت غور وفکر کے ساتھ پڑھتی ہوں اور کئی پر میں نے عمل بھی کیا اور الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے بہت سارے کام بنتے گئے۔

واقعی دنیا تو کروڑوں لوگوں سے بھری پڑی ہے مگر اللہ تعالیٰ صرف انہیں لوگوں کو توفیق دیتا ہے جسے وہ چاہتا ہے۔ آپ کے اس رسالے کی صورت میں ہمیں جو مدد مل رہی ہے وہ قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام ذمہ داران رسالہ کو اپنے کرم کے مطابق جزائے خیر سے نوازے آمین۔

یہاں پر میں اپنے حالات زندگی کو مختصر بیان کرنا ضروری سمجھتی ہوں چونکہ بعض سوالات مجھے بے حد الجھن میں ڈال دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں ہر چیز عطا کی ہے۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنایا پھر امت محمدیہ میں پیدا کیا، صحیح آنکھ اور اعضاء عطا فرمائے۔ اللہ عزوجل نے ہمیں اعلیٰ تعلیم سے بھی نوازا۔ اب ہمیں قرآن شریف کے معانی ومطلب اور سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے کی توفیق ملی ہے۔ میرے والد صاحب کو اعلیٰ عہدہ سے بھی نوازا۔ مجھے بھائی بہن کے رشتے سے نوازا، ماں باپ جیسی نعمت سے نوازا، لیکن ان تمام کے باوجود ہماری زندگی لڑائی جھگڑے اور غیر سکون اور مالی تنگی میں گزری۔ یہاں یہ بات کہنے کا مطلب ہرگز اللہ رب العزت کی ناشکری نہیں ہے بلکہ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے، کیا وجہ ہے اور بہت دعاؤں اور انتظار کے بعد جب ایک خوشی ملتی بھی ہے تو وہ بھی دیر تک برقرار نہیں رہتی۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم خواہ مخواہ کی نامرادیوں کے شکار ہیں۔ اور ہم سب کو زندگی میں بہت سے جھمیلے برداشت کرنے پڑ رہے ہیں۔ ہمارے پاس سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہم کچھ نہیں کر رہے ہیں اور مشکلات موسلا دھار بارش کی طرح برس رہی ہیں۔

ہم پہلے دو بھائی اور پھر دو بہن ہیں۔ میں میرے ماں باپ کی تیسری اولاد ہوں۔ ہم تمام بھائی بہنوں کا سارا بچپن ماں باپ کی لڑائی جھگڑوں کی نذر ہو گیا۔ مجھے اپنے ماں باپ سے کوئی شکایت نہیں کیونکہ ہم نے اپنا بچپن کھویا ہے تو انہوں نے اپنی جوانی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے مگر ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری بڑی پھوپھو نے کرتوت کروائی تھی کیونکہ اس وقت

ہمارے گھر میں اچانک سانپ وغیرہ نکلتے تھے، آج ہم وہ شہر وہ ضلع چھوڑ چکے ہیں اب یہاں ہمیں ایسی پریشانی نہیں ہے۔ مگر ہم سوچتے تھے کہ اب تک اتنے پریشانیاں جھیلے انشاء اللہ اب شادیاں ہوں گی تو وہاں ہمیں بہت سکون، عزت اور محبت اور اپنائیت ملے گی مگر جیسے جیسے شادی ہو رہی ہے سسرال والے تو حد درجہ اذیت رساں مل گئے ہیں۔ سب سے پہلے میری شادی ۲۰۰۱ء میں ہوئی، سسرال جاکے ایسا لگا، میکہ کنواں تھا تو یہ کھائی ہے پھر بھی نہایت صبر وضبط سے اپنے اخلاق اور خدمت سے سب کا دل جیتنا چاہتی تھی مگر ساس سسر، نندیں، دیور، جیٹھ شوہر کو چھوڑ کر جو سسرالی رشتہ دار بھی مجھ سے ملتے اور بات کرتے متاثر ہوتے اور مذکورہ بالا افراد کے سامنے میری تعریف کرتے۔ جس کا خمیازہ مجھے ان کے جانے کے بعد بھگتنا پڑتا۔ مگر جس کے ساتھ زندگی گزارنی تھی وہ خود غیر ذمہ دار، بے نمازی روزے زکوٰۃ کو بالکل نظر انداز کرنے والا، حاسد، بے انتہا لالچی اور بدنیت ہوں تو میں کیا کر سکتی تھی۔ میں دن رات یہی دعا کرتی تھی کہ یا اللہ اگر ہم دونوں کا میاں بیوی بنے رہنا بہتر ہے تو ہمیں رہنے دے اگر نہیں تو مجھے اس رشتہ، اس عذاب سے چھٹکارا عطا فرما۔

پھر میرے بڑے بھائی کی شادی ۲۰۰۳ء میں طے پائی تھی اس کے لئے میں آئی اور ایسے حالات پیدا ہوئے کہ مجھے خلع لینا پڑا۔ اب میرے بھائی کی شادی کے بعد بھی میری بھابی سے ہمیں اور ہمارے بھائی کو اتنی تکلیفیں مل رہی ہیں۔ معاملہ بالکل الٹا نظر آتا ہے وہ چاہتی ہیں کہ میرے بھائی ہم سے بالکل رشتہ منقطع کرلے (اللہ نہ کرے) وہ اس وقت اپنے میکہ میں رہ رہی ہے۔ پھر میری چھوٹی بہن کی شادی ۲۰۰۴ء میں ہوئی الحمدللہ شوہر کو چھوڑ کر باقی سسرالی اتنے بدزبان، بداخلاق ہیں کہ اس گھر کی چھوٹی بیٹی بھی میری ماں کو برا بھلا کہتی ہے، جس سے ہمیں اور میری بہن کو بہت شدید اذیت پہنچتی ہے وہ لوگ بڑے سے بڑا الزام ہم پر لگا دیتے ہیں پھر بھی ان کا چرچا نہیں ہوتا اور ہم ذرا آہ بھی کرتے ہیں تو بدنام ہو جاتے ہیں۔ اب میرے دوسرے بھائی ان تمام حالات سے اس قدر خوف زدہ ہیں کہ انہیں شادی کے نام سے گھبراہٹ ہو رہی ہے کہ آخر ایک فطرتاً نیک اور شہر میں اخلاق کی شریک حیات کیسے پہچانوں اور کیسے ملے۔

ان دنوں میری شادی کی باتیں چل رہی ہیں لیکن ایک انجانا سا ڈر لگ رہا ہے ایسے میں میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ یہ مصائب وآلام فطری ہیں یا کوئی عمل وغیرہ ہے۔ میرا نام نشاط فاطمہ ہے اور عرفیت ناظمہ ہے، میری تاریخ پیدائش ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۶ء ہے۔ منگل کا دن، ماہ رمضان کی ۱۹ تاریخ وقت شام ۷ بج کر ۴۵ منٹ ہوئے تھے۔ مقام پیدائش حیدرآباد (آندھرا پردیش) ہے۔

میں مندرجہ ذیل باتیں جاننا چاہتی ہوں، مجھے ضرور اطمینان بخش اور تفصیلی جواب دیجئے گا میں بہت امید سے خط لکھ رہی ہوں۔

(۱) میرا ذاتی عدد کیا ہے؟

(۲) میرا نام میری تاریخ پیدائش کی مناسبت سے ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو کونسا نام یا حرف سے رکھنا بہتر ہے؟

(۳) مجھے کونسے رنگ راس آئیں گے؟

(۴) کونسے مفرد عدد کے افراد کے ساتھ میرے تعلقات اچھے رہیں گے۔

(۵) میرے عدد کے لحاظ سے کونسا پتھر بہتر ہے؟

(۶) میرے اعداد کے حساب سے میرا برتھ اسٹون درجہ اول کا تجویز کیجئے گا۔

جواب

رب العالمین کا فضل وکرم ہے کہ اس نے طلسماتی دنیا کو ایک چراغ کی مانند بنایا ہے اور یہ چراغ جہالت وگمراہی کے بھیانک اندھیروں میں روشنی پھیلانے کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ آپ جیسے مخلصین کے بے شمار خطوط اس بات کا ثبوت ہیں کہ طلسماتی دنیا کی خدمات سے ایک عالم فیضیاب ہو رہا ہے اور ایک دنیا کو جہالت وضلالت سے خلاصی حاصل ہوئی ہے لیکن ظاہر ہے کہ جہالت وگمراہی کے اندھیرے پوری دنیا میں بکھرے ہوئے ہیں جب کہ طلسماتی دنیا ایک چھوٹا سا چراغ ہے اس چراغ کی روشنی محدود ہے۔ یہ چھوٹا سا چراغ لامحدود اندھیروں سے نہیں نمٹ سکتا دعا کریں کہ اس چراغ سے اور ہزاروں چراغ تیار ہوں اور پھر ان کی روشنی پورے عالم میں پھیل جائے تاکہ گھر گھر میں بکھری ہوئی اس تاریکی کا سدِّ باب ہو سکے جو جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے اور جو دن کی روشنی میں بھی ظلمتیں بکھیرنے کا کام انجام دیتی ہے۔

آپ کی داستانِ غم سن کر دکھ ہوا لیکن آپ یقین کریں یہ دکھ جس کا آپ نے ذکر کیا ہے یہ تنہا آپ کا دکھ نہیں ہے بلکہ یہ دکھ پوری ملت اسلامیہ کا مشترک دکھ ہے۔ اور یہ دکھ ایک طرح کی اپنائیت ظاہر کرتا ہے بقول شاعر ؎

عجیب رشتے ہیں دردو الم کے رشتے بھی
جسے بھی وہ دیکھو اپنا دکھائی دیتا ہے

یہ داستان رنج وغم جو آپ نے اپنے بارے میں اپنے قلم سے تحریر کی ہے یہ مسلم سماج کے گھر گھر کی کہانی ہے۔شاید ہی کوئی خوش نصیب مکان ایسا ہو جہاں خدا سے ڈرنے والے ہوں اور اس طرح کی جہالتوں اور خباثتوں سے وہ محفوظ ہو جن کا ذکر آپ نے کیا ہے۔

جو لوگ نماز روزے سے غافل ہیں ان میں اگر حیوانیت ہو تو دیکھ کر یا سنکر تعجب نہیں ہوتا۔لیکن جن گھرانوں میں نماز روزے کا چلن ہو اور جس گھر کے لوگ ایمان، توحید اور سنت کی کسی درجہ میں پاسداری بھی کرتے نظر آتے ہیں ان گھرانوں میں بھی ساس بہو کے جھگڑے اور دیورانی اور جٹھانی کے قضیئے آندھی اور طوفان کی طرح گھر کے درو دیوار پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔گھر کی بڑی عورتوں کا عالم یہ ہے کہ اپنی بیٹی کا بڑے سے بڑا جرم بھی گوارہ،لیکن بہو کی معمولی درجے کی غلطی بھی برداشت نہیں۔نندوں کا حال یہ ہے کہ اگر اپنا بھائی ظلم وستم کی آخری منزلوں سے بھی گزر جائے تو بھی اس کو معاف کردیں لیکن اگر بھابی سے ازراہ نادانی کوئی حق تلفی ہوجائے تو اب قیامت تک بھابی کو معاف کردینے کا سوال نہیں۔ساسوں کا عالم یہ ہے کہ خود اپنی زبان سے ہزار بار اپنے بیٹے کی غیبت کرلیں گی لیکن اگر بہو اپنے شوہر کا کوئی عیب ازراہ اصلاح بھی بیان کرے گی تو اس کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑ پڑیں گی اور اپنے بیٹے کے ایسے کان بھریں گی کہ توبہ ہی بھلی اور حضرت شوہر جو اپنی ماں بہنوں کی فطرت سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں وہ بھی اپنی بیوی کے معاملات میں صم بکم عمی ہوکر رہ جاتے ہیں۔نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس لڑکی کو ہزار چاہتوں کے ساتھ اپنے گھر کی بہو بنا کر لایا گیا تھا اس کو چند ہی دنوں میں جوتوں کی نوک پر رکھا جاتا ہے اور گھر کا ہر شخص اپنے اپنے ظرف اور اپنی اپنی بساط کے مطابق بہو پر مشق ستم کرتا ہے اور گھر کی مہارانی جسے اردو زبان میں ساس اور کسی اور زبان میں ستیاناس کہا جاتا ہے وہ کھلی آنکھوں سے تماشہ دیکھتی ہے۔اس طرح کی ساسوں کو نہ خوف خداوندی ہوتا ہے اور نہ دنیا کی شرم۔حیرت کی بات یہ ہے کہ ان ہی ساسوں کی اپنی بیٹیاں جب دوسرے گھروں میں ازراہ مکافات جوتوں پٹتی ہیں تو چراغ پا ہوجاتی ہیں اور اپنی بیٹی کے شوہر اور ساس سسر کو جلی کٹی سناتی ہیں لیکن عاقبت نااندیشی کی بناپر انہیں اس وقت بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ ہم اس دنیا میں جو بو رہے ہیں وہی کاٹ رہے ہیں۔جب ہم کانٹے بو رہے ہیں تو ہمیں کانٹے کاٹنے ہی کا خیال ہے۔

اس دنیا کا یہ مسلم اصول ہے کہ جب ہم کسی کی اولاد کے لئے کوئی کھائی تیار کریں گے تو اس کھائی میں ایک دن ہماری اولاد بھی گرے گی۔بقول شاعر

بارہا دیکھا ہے اس دار مکافات میں میر
اینٹ اٹھانے بھی نہ پائے تھے کہ پتھر آیا

آپ بھی اسی مسلم سماج کی ایک بیٹی ہیں آپ کے ساتھ بھی وہی سب کچھ ہوا ہے جو دوسری بیٹیوں کے ساتھ اس سماج میں ہو رہا ہے۔آپ کی طرح ہزاروں بیٹیاں دوسرے کے گھر میں بہو کی حیثیت سے جا کر اپنا وقار کھو چکی ہیں۔انہیں جوتوں کی نوک پر رکھا جاتا ہے اور ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا ہے جو اس دنیا کے معیاری لوگ جانوروں کے ساتھ بھی نہیں کرتے۔مردوں کا حال یہ ہے کہ ان بے چاروں کو یہ خبر ہی نہیں ہے کہ ان کے گھر میں کیا ہو رہا ہے اور کیسے کیسے ستم دوسروں کی بیٹیوں پر توڑے جارہے ہیں وہ ایسے بھولے بھالے ہوکر رہ گئے ہیں کہ نہ انہیں اپنے دائیں کی خبر ہے نہ بائیں کی، نہ انہیں اپنے پیچھے کا ہوش ہے نہ اپنے سامنے کا، یہ شرافت نہیں ہے اسے ناواقفیت بھی نہیں کہتے، یہ جہالت ہے اور اسے عاقبت نااندیشی کہا جاتا ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ ہر شخص راعی ہے اور ہر اس شخص سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔قیامت کے دن کسی بھی گھر کا بڑا ذمہ دار یہ کہہ کر نہیں بچ سکتا کہ میں تو صبح کو ڈیوٹی پر چلا جاتا تھا مجھے نہیں معلوم کہ میرے جانے کے بعد میرے گھر میں سورج نکلا یا نہیں۔

جو بھی شخص کسی کی بیٹی کو اپنی بہو بنا کر اپنے گھر لاتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ حالات کی نگرانی رکھے اور عورتوں کا مزاج سمجھتے ہوئے اپنی بہو کی خبر گیری کرے کیونکہ حالات یہ بتارہے ہیں کہ دنیا بدل جائے گی نہ ساس بدلے گی نہ نندوں کا مزاج۔ایسے حالات میں اپنی بہو سے غفلت وہی برت سکتا ہے جسے اللہ کا خوف نہ ہو اور جسے احتساب آخرت کی فکر نہ ہو۔

ہمارے مسلم سماج کی ایک خرابی یہ بھی ہے کہ شادی سے پہلے ماں باپ اپنے بیٹے کی کمائی پر عیش کرتے ہیں، شادی کے بعد جب اس کے اپنے ذاتی مسائل منہ پھاڑ کر کھڑے ہوجاتے ہیں اور وہ اپنی کمائی کا ایک حصہ اپنی شریک حیات کے حوالے کرنے لگتا ہے تو گھر میں لے دے شروع ہوجاتی ہے اور پھر کوشش اس بات کی کی جاتی ہے کہ بہو شوہر کی نظروں میں گرجائے چنانچہ ساسیں اور نندیں بہو کی خرابیاں تلاش کرنے کے لئے اپنے اپنے گلے میں خردبینیں لٹکا لیتی ہیں اور رائی کا پہاڑ بنانے کا سلسلہ بھی گھر میں شروع ہوجاتا ہے۔گھر کے محاذ پر جب جنگ چھڑتی ہے

تو پورا گھر ایک طرف ہوتا ہے اور بہو بے چاری تنہا لے دیکے اسے امید ہوتی ہے اپنے شوہر سے، جو کچے کانوں کا ہونے کی وجہ سے اپنی ماں بہنوں کی ہاں میں ہاں ملانے لگتا ہے نتیجہ ہوتا ہے کہ بہو جنگ ہار جاتی ہے یا تو وہ خلع لینے پر مجبور ہوتی ہے یا زندگی بھر کی غلامی کیلئے وہ تیار ہو جاتی ہے۔

یہ سب کچھ محض اس لئے ہو رہا ہے کہ ہمارا سماج اسلامی قوانین سے ناواقف ہے اسے یہ خبر ہی نہیں ہے کہ اس طرح کسی کی بیٹی کو ستانے کا انجام دنیا و آخرت میں کیا ہوتا ہے ایسا ظلم کرنے والے رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر خراٹے لینے لگتے ہیں انہیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا ہے کہ ظالموں کی نماز قبول نہیں کی جاتی بلکہ ان کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں جہاں ازدواجی زندگی کے اصول بیان کئے ہیں وہاں صاف صاف یہ فرمادیا ہے کہ حق انصاف کے قائم کردہ حدود ہیں اور جو ان حدود سے تجاوز کریگا وہ اللہ کا نافرمان ہے اور اس کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے۔ جہالت فاحشہ کی وجہ سے یہ بھی ہو رہا ہے کہ کسی گھر میں ساس بری ہے تو کسی گھر میں بہو۔ ہر بہو بھی شریف کہلانے کی حقدار نہیں ہے بعض گھروں کی کہانی یہ ہے کہ ان کی بہو سراپا آفت بن کر سر ابھارتی ہے اور ساس وسسر کو بھی اپنی ٹھوکروں پر رکھتی ہے۔ ہم نے بعض گھروں میں یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ شوہر صاحب بیوی کے سامنے اس طرح کھڑے ہیں جیسے ان پر نزع کی کیفیت ہو جیسے بس دم نکلنے ہی والا ہے۔ ایسے شوہر اپنی بیوی کی ہر بات سن کر سمعنا واطعنا کی رٹ لگاتے ہیں ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کرلی۔ اس کے بعد گھر کے دوسرے افراد کو دم مارنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی وہ بھی اپنے اپنے حصے کا خوف اپنے دامن میں سمیٹ کر چپ سادھے کھڑے رہتے ہیں اور اس گھڑی کو کوستے ہیں جس گھڑی میں ان کے گھر کے نوجوان کا نکاح اس بدطینت بہو کے ساتھ ہوا تھا۔

ساس اور بہو کی برائیاں اور خرابیاں اس وقت پھلتی پھولتی ہیں جب دونوں خوف خداوندی سے محروم ہوں۔ جو عورتیں اللہ سے ڈرتی ہیں وہ ساس کی حیثیت سے بھی اچھے کردار کا مظاہرہ کرتی ہیں اور بہو کی حیثیت سے بھی وہ معیاری اخلاق کا اظہار کرتی ہیں۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمارے سماج کی وہ بہو جو عمر بھر اپنے ساس کے برے کردار پر برا تبصرہ کرتی ہے جب وہ خود ساس بنتی ہے تو وہ اپنی ساس سے دو قدم آگے ہی نکل جاتی ہے اپنے ساس کے مظالم سہہ کر بھی اسے یہ احساس نہیں ہو پاتا کہ ساس کا ظلم کسی بہو کی کس طرح کردار کشی کرتا ہے اور کس طرح ہونٹوں کی مسکان کو آنسوؤں میں بدل دیتا ہے اس طرح کے ناگفتہ بہ حالات کے بعد جب کسی بھی لڑکی کی شادی کی بات چلتی ہے تو وہ ایک انجانے سے خوف میں مبتلا ہو جاتی ہے اور اسے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کسی آسیب زدہ گھر میں دھکیلی جارہی ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ گھر گھر کے مظالم نے شادی کی خوشیوں کو پامال کردیا ہے اور اندیشہ یہ پیدا ہوگیا ہے کہ لڑکیاں شادی نہ کرنے کی ٹھان لیں گی اور ناجائز قسم کی محبتوں پر قناعت کرنے پر مجبور ہو جائیں گی۔ لیکن ہماری آپ سے درخواست یہ ہے کہ سب گھرانے ایک جیسے نہیں ہیں، اس برے دور میں بھی بعض گھرانے اور بعض افراد معیاری سوچ وفکر رکھتے ہیں اور ابھی خوف خداوندی بالکل عنقا ہوکر نہیں رہ گیا ہے۔ خوف خداوندی اور شرم دنیا ابھی تک کسی نہ کسی درجے میں موجود ہے اس لئے شادی سے توحش محسوس کرنا یا شادی سے دور بھاگنا شاید درست نہیں ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ شادی سے پہلے ہر طرح کی دیکھ ریکھ کرلینی چاہئے۔ آج کے دور میں صرف استخارے پر بھی بھروسہ نہ کریں کیونکہ استخارہ بالعموم لڑکے اور لڑکی کے ملن کے بارے میں ہوتا ہے۔ اور بالعموم لڑکا استخارے میں درست ثابت ہو جاتا ہے لیکن شادی میں واسطہ صرف لڑکے سے نہیں پڑتا بلکہ واسطہ لڑکے کے گھر والوں سے بھی پڑتا ہے جن کے بارے میں کوئی استخارہ نہیں کیا جاتا اور ازدواجی زندگی کی تباہی عموماً دوسرے لوگوں کی فتنہ کاری کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس لئے شادی سے پہلے گھروں کے حالات کا ایک جائزہ ضرور لے لینا چاہئے۔ بے شک غلط فہمی کسی کے بارے میں بھی درست نہیں ہے لیکن کسی کے بارے میں ایسی خوش فہمی بھی درست نہیں ہے جو انسان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دے اور انسان غلط فیصلہ لینے پر مجبور ہو جائے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ شوہر اور افراد خانہ سب ٹھیک ہی ہوتے ہیں لیکن جادو اور کرنی کرتوت کی وجہ سے ازدواجی زندگی میں زہر گھل جاتا ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے کے دشمن ہوکر رہ جاتے ہیں لیکن ہمارے تجربے میں ایسا ہی ہوتا ہے، زیادہ تر تباہیاں جو گھروں میں آرہی ہیں وہ جہالت کی وجہ سے اور خوف خداوندی سے بے نیاز ہونے کی بنا پر ہی آرہی ہیں۔ آپ نے اپنے گھر کی تباہ کاریوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ کی پھوپھی کرنی کرتوت میں مبتلا تھیں اور اس وجہ سے آپ کے والدین ہمیشہ برسر پیکار رہے۔ اس میں کچھ سچ بھی ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کے والدین نے بھی سوجھ بوجھ سے کام نہیں لیا۔ نکاح ایک ایسا بندھن ہے۔ اس بندھن میں بندھنے والے لوگ اگر ارائی ہوئی باتوں کو لے۔ ...

جائیں اور ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا چھوڑ دیں تو قصوروار وہ دوسروں سے زیادہ خود ہیں۔ ہم نے اسی دنیا میں یہ بھی دیکھا ہے کہ جو میاں بیوی ایک دوسرے سے محبت کرنے کی ٹھان لیتے ہیں انہیں کوئی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں کرسکتا، وقتی اختلافات تو ہر ایک جوڑے میں ہوتے ہیں لیکن ایسا اختلاف جو رشتے ہی کو پامال کردے ان میاں بیوی کے درمیان نہیں ہو پاتا جنہوں نے ایک دوسرے کا ساتھ نبھانے کا پختہ عہد کرلیا ہو۔ ازدواجی زندگی کی پامالیوں کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آج کل دینداری کو اہمیت نہیں دی جاتی لڑکے ایسی لڑکیوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو خوبصورت ہو اور جہیز لانے والی ہو۔ حیدرآباد میں گھوڑے بوڑے کی لعنت نے مسلمانوں کے دین کو مسخ کرکے رکھ دیا ہے اور لڑکیاں بھی ایسے لڑکوں کو ترجیح دیتی ہیں جو غیر ملک میں ملازمت کررہا ہو۔ دینداری کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے جب کہ دینداری ہی ایک ایسی دولت ہے جو ازدواجی زندگی کا سکون فراہم کرتی ہے۔ شریک حیات اگر دیندار ہوگا تو وہ اپنے ساتھی کی حق تلفی کرتے ہوئے اپنے اللہ سے ڈرے گا اور اگر وہ دیندار نہیں ہوگا تو اسے اللہ کا خوف ہوگا نہ دنیا کی شرم۔

ہماری رائے یہ ہے کہ شادی لڑکی کی ہو یا لڑکے کی۔ رشتہ تلاش کرتے وقت دینداری کو فوقیت دی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ علم اعداد اور علم نجوم کے اصولوں کو بھی کچھ نہ کچھ اہمیت دیں۔ دنیاوی تجربات کو دین اسلام اہمیت دیتا ہے بھروسہ ہر حال میں اپنے اللہ پر رکھیں لیکن اسباب کے طور پر دوسرے انداز سے بھی لڑکے اور لڑکیوں کو پرکھیں اس کے بعد رشتہ طے کریں۔

آپ کے نام کا ذاتی عدد ۹ ہے اور آپ کے دوسرے نام ناظمہ کا مفرد عدد ۶ ہے۔ ان دونوں ناموں کے مفرد اعداد میں ٹکراؤ ہے۔ یہ ٹکراؤ بھی آپ کی زندگی میں ہلچل پیدا کررہا ہے اور آپ کو سکون سے محروم کررہا ہے۔ آپ کا نام نشاط فاطمہ بہتر ہے۔ آپ اسی کو اہمیت دیں اور ناظمہ کو اپنی زندگی سے خارج کردیں اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔ نشاط فاطمہ نام کے اعتبار سے آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۹، ۱۸، ۲۷ ہیں۔ اگر آپ کی شادی ان تاریخوں میں سے کسی تاریخ میں ہو تو بہتر ہوگا۔

آپ کی شادی اگر ایسے شخص کے ساتھ ہو جس کے نام کا مفرد عدد ایک یا ۴ ہو تو افضل ہے۔ ورنہ پھر ۳ یا پانچ ہو تو بھی بہتر رہے گا کسی درجہ میں ۹ کا عدد بھی بہتر ہوگا لیکن ۶ یا ۷ عدد والے شخص سے آپ شادی نہ کریں ورنہ تعلقات خراب ہوجانے کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد اور آپ کے نام کے مفرد عدد میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے البتہ آپ ناظمہ نام کو مطلقاً ترک کرلیں ورنہ پھر ناظمہ ہی کو اہمیت دیں۔ ناظمہ اور نشاط فاطمہ میں ٹکراؤ ہے اور یہ ٹکراؤ آپ کے لئے مشکلات پیدا کررہا ہے۔ حیدرآباد میں خاص طور پر یہ بری رسم رائج ہے کہ ایک ذات کے کئی کئی نام ہوتے ہیں اگر ان ناموں میں باہم ٹکراؤ ہو تو بڑی بڑی مشکلات کھڑی ہوتی ہیں۔ نام ایک ہی ہونا چاہئے اگر وہ اچھا نہ ہو تو اسے بدلنا بھی آسان ہوتا ہے کئی کئی نام کئی کئی طرح کی الجھنیں پیدا کرتے ہیں اور انسان کی حقیقت کو پامال کرکے رکھ دیتے ہیں۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے۔ آپ کے لئے وہ لوگ حیثیت شوہر مناسب رہیں گے جن کا برج ثور، سرطان یا عقرب ہو یا پھر ان کا برج سنبلہ ہو۔ سبز اور آسمانی رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا۔ پکھراج، ہیرا، نیلم یا پنا اللہ کے فضل سے آپ کو راس آسکتا ہے۔ ۶، ۱۲، ۱، ۱۷ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام نہ دیں۔ امراض معدہ، السر، امراض کمر، جوڑوں کا درد اور پھیپھڑے کی بیماریاں آپ کو لاحق ہوسکتی ہیں ان کیلئے مناسب احتیاط کو ملحوظ رکھیں۔

یہ سب چیزیں اسباب کے درجہ میں ہیں لیکن چونکہ اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے اس لئے اللہ کے سامنے اپنا دامن پھیلائے رکھیں اور زندگی کا کوئی بھی قدم اٹھاتے وقت اس رب العالمین سے دعا کریں۔ وہ اپنے بندوں کی سنتا ہے اور بندوں کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ آپ نے پہلے شوہر کے ساتھ جس صبر وضبط کا مظاہرہ کیا تھا اسی صبر وضبط کا مظاہرہ آپ اگلے موقعہ پر بھی کریں ممکن ہے آپ کا صبر وضبط رنگ لے آئے اور آپ نئی زندگی میں کامیاب ہوجائیں۔ اللہ کا فضل تو ہر کامیابی کی بنیاد ہے لیکن اس دنیا میں ایک عورت صبر وضبط کے ساتھ اگر محبت وخدمت کا مظاہرہ کرتی رہے تو اس کی کامیابی کے امکانات روشن رہتے ہیں۔

لاعلاج بیماریوں سے پریشان

سوال از: زیب النساء للّن ———— مہاراشٹر (بھیونڈی)

سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ مولوی صاحب میں یہ خط بہت امید سے لکھ رہی ہوں۔ امید ہے آپ جلد از جلد میری بیماری اور پریشانی کو دور کردیں گے۔ مولوی صاحب مجھے ہائی بلڈ پریشر کئی سالوں سے ہے جو برابر جاری ہے۔ اب تو شوگر کی بیماری بھی ہوگئی ہے، گھبراہٹ بہت رہتی ہے نہ میں نماز پڑھ سکتی ہوں اور نہ کوئی دوا۔ دوا لینے پر تکلیف اور بھی بڑھ

جاتی ہے ہر وقت چکر آتا رہتا ہے۔ دواخانہ پر طبیعت اور زیادہ خراب ہوجاتی ہے، ڈاکٹرس ناراض ہوتے ہیں کہ بیماری اتنی بڑھ جانے پر دواخانہ پر آئی ہو۔ بڑے سے بڑا ڈاکٹر اور مولانا سے علاج کروایا لیکن نہ دوا اثر کرتی ہے اور نہ دعا، میں کہیں جا بھی نہیں سکتی کیونکہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ مجھے کچھ ہوجائے گا، نیند تو بالکل نہیں آتی۔ مسوڑا ہر وقت کنتار ہتا ہے۔ اذان اور نماز کے وقت تو طبیعت اور بگڑ جاتی ہے۔ طبیعت ٹھیک رہتی ہے تو نماز اور قرآن شریف اور بیماری سے متعلق دعائیں بھی پڑھتی ہوں صحیح عقیدہ کے ساتھ لیکن شاید زبان میں اثر نہیں، صدقہ بھی دیتی ہوں۔ پورے جسم میں کچھ گھومتا رہتا ہے اور دماغ پر بھی چڑھتا ہے تو قدم صحیح نہیں پڑتا۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ گیس کی شکایت ہے لیکن علاج لا حاصل۔ بدن ٹھنڈا رہتا ہے، پسینہ نکلتا رہتا ہے، وضو کرنے پر بھی گھبراہٹ ہوتی ہے کچھ پڑھنے کے لئے منہ نہیں کھلتا، میں کہیں آجا نہیں سکتی۔ اب تو کمزوری بھی بہت ہوگئی ہے لیکن وزن کم زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ خواب میں قبرستان اور سانپ بھی دکھائی دیتا ہے مولانا کرنی کرتوت بتاتے ہیں اور ڈاکٹر بیماری۔

برائے مہربانی آپ میری ان بیماریوں اور پریشانیوں کو دور کردیجئے اللہ آپ کو ہمیشہ صحت وسلامت رکھے اور خوشیاں اور کامیابی آپ کے قدم چومے۔

ایک بات اور ہے وہ یہ کہ جب بھی میں میت کی خبر سنتی ہوں یا جنازہ دیکھتی ہوں تو میری حالت اتنی خراب ہوجاتی ہے کہ بیان کرنا مشکل ہے۔ سماج میں رہ کر کسی کی خوشی اور غم میں شریک ہونا ضروری ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میرے حساب سے جو لوح ضروری ہے برائے مہربانی بھیج دیجئے جو بھی ہدیہ ہو وہ میں دینے کے لئے تیار ہوں۔

میرا ستارہ، نام کا عدد اور خاص پتھر اور برج بتایئے۔

جواب

آپ نے اپنے سوال پر عنوان لاعلاج بیماریوں سے پریشان خود لگایا ہے۔ یہ شاید آپ کی سوچ وفکر ہے لیکن ہمارا اپنا عقیدہ اور یقین یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی شان کریمی کے خلاف ہے یہ بات کہ وہ اس دنیا میں بیماری تو پیدا کردیں لیکن اس کا علاج پیدا نہ کریں۔ جب وہ غفورٌ رحیم ہیں اور بے شک غفورٌ رحیم ہیں تو پھر انہوں نے اس دنیا میں وہی امراض پیدا کئے ہوں گے جن کا علاج ممکن ہے۔ فلاں فلاں امراض کا علاج نہیں ہے یہ دراصل سوچ وفکر ہے اطبا کی ڈاکٹروں کی یا پھر مریضوں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر مرض کا علاج اللہ نے پیدا کیا ہے بات صرف یہ ہے کہ جو چیز انسانوں کی دسترس سے یا ان کی گرفت سے باہر ہوتی ہے اس کو وہ ناممکن گردانے لگتے ہیں اور خواہ مخواہ مایوس ہوجاتے ہیں۔ اس دنیا میں بظاہر کینسر، ایڈز اور ٹی بی جیسے امراض انسانوں کو مایوسیوں میں مبتلا کرتے ہیں اور دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ ان امراض میں مبتلا لوگ بھی بچ جاتے ہیں اگر ان کا علاج ممکن ہی نہ ہوتا تو کوئی ایک مریض بھی بچ نہیں سکتا تھا۔ اور مسلمان کا تو عقیدہ یہ ہے کہ کسی بھی انسان کو کوئی مرض نہیں مارتا بلکہ جب اس کی موت آتی ہے تو وہ مرجاتا ہے چنانچہ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ صرف مریض ہی نہیں جب موت آجاتی ہے تو اچھے خاصے اور ہٹے کٹے انسان بھی اچانک دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں۔ موت کا تو کوئی علاج ممکن نہیں ہے بلکہ ہر مرض کا علاج ممکن ہے اور ہر مرض سے اللہ کے فضل سے نجات مل سکتی ہے۔

آپ نے جن امراض کا ذکر کیا ہے ان سب کا علاج روحانیت میں بھی موجود ہے۔ شرط یہ ہے کہ انسان کو جس قدر بھروسہ دواؤں پر ہوتا ہے اسی قدر بھروسہ روحانی فارمولوں پر بھی ہونا چاہئے۔ مثلاً ذیابیطس کو لیں جسے عرف عام میں شوگر کہتے ہیں اس مرض کے بارے میں ڈاکٹروں کا دعویٰ یہ ہے کہ جب یہ مرض کسی انسان کو لگ جاتا ہے تو پھر انسان کو نجات نہیں مل پاتی چنانچہ ڈاکٹر ایسی دوائیں دیتے ہیں جس سے شوگر کنٹرول میں رہتی ہے۔ یہ بات کسی قدر درست ہے لیکن صوفی صد درست نہیں ہے ہم نے ایسے بہت سے مریض دیکھے ہیں جو شوگر میں مبتلا ہوجانے کے بعد ٹھیک ہوجاتے ہیں اور یہ مرض جڑ سے ختم ہوجاتا ہے۔ اس مرض کا علاج ہومیو پیتھ میں بھی ہے اور یونانی ادویات میں بھی۔ لیکن اس مرض کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے ہم دو روحانی فارمولے نقل کررہے ہیں اگر آپ یقین کے ساتھ اور پابندی کے ساتھ ان فارمولوں کو استعمال میں لائیں تو انشاء اللہ آپ کی شوگر ختم ہوجائے گی۔

ایک فارمولہ تو یہ ہے کہ آپ جب بھی کھانا کھائیں اس سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر صرف ایک بار قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھیں۔

وَقُل رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَل لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ٥

دوسرا روحانی فارمولہ یہ ہے کہ آپ میتھی پسوا کر اس پر سورۂ بروج ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور روزانہ نہار منہ ایک چمچہ میتھی پابندی کے ساتھ کھائیں۔ انشاء اللہ ان دونوں فارمولوں پر عمل کرنے کے ایک ماہ کے

بعد شوگر سے آپ کو نجات مل جائے گی لیکن بہتر یہ ہے کہ آپ ان فارمولوں پر لگاتار چھ ماہ تک عمل کرتی رہیں۔ چھ ماہ کے بعد صرف کھانے سے پہلے آیت مذکورہ پڑھنے پر قناعت کریں اور میٹھی کا استعمال بند کردیں۔ اگر آپ کو گیس کی بھی شکایت ہو تو چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کرکے رکھ لیں اور کھانا کھانے کے بعد اس پانی کے چند گھونٹ پی لیا کریں۔ انشاء اللہ گیس سے آپ کو چھٹکارا نصیب ہوگا۔ اگر آپ بلڈ پریشر کا بھی شکار ہیں تو ایک تسبیح روزانہ بسم اللہ کی پڑھا کریں۔ انشاء اللہ بلڈ پریشر لو ہو یا ہائی ہو اس سے نجات ملے گی۔

کمزوری کو دفع کرنے کے لئے مغرب کی نماز کے بعد ''یا قوی'' ۱۱۶ مرتبہ پڑھا کریں۔ اب رہے اوپری اثرات تو ان سے نجات کے لئے آپ روزانہ معوذتین کا ورد کریں۔ ہر فرض نماز کے بعد سات سات مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیا کریں۔ اگر اس نقش کو آپ اپنے گلے میں ڈال لیں تو انشاء اللہ آپ کو اوپری اثرات سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۳۴۸۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۸۴	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

اوپری اثرات میں بالعموم یہ ہوتا ہے کہ میت کو دیکھ کر یا کسی ایسے گھر میں جاکر جس میں تازہ بہ تازہ کسی کا انتقال ہوا ہو انسان کی طبیعت اُکھڑ جاتی ہے اسی طرح اماوس کے دنوں میں یا پونم کے دنوں میں یا دیوالی اور ہولی کے ایام میں انسان پر عجیب طرح کی اضطرابی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ دراصل منفی اوقات یا منفی صورتیں انسان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان سے گھبرانا نہیں چاہئے اور ایسے موقعوں پر اللہ کا ذکر یقین کے ساتھ کرنا چاہئے۔ بیماری ہو، اثرات ہوں یا کرنی کرتوت ہو ہم اللہ کا ذکر کرکے ہی ان چیزوں سے نجات حاصل کرسکتے ہیں۔ محض گھبرانے اور پریشان ہونے سے امراض واثرات سے نجات نہیں ملتی بلکہ نجات حاصل کرنے کے لئے ہمیں کسی بھی آیت قرآنی یا اسم الٰہی کا ورد مکمل یقین کے ساتھ کرنا چاہئے۔ ہمارا یقین جس قدر مضبوط ہوگا اتنی جلدی ہم امراض واثرات سے نجات پانے میں کامیاب ہوں گے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے۔ آپ کا اسم اعظم ''یا حسیبُ'' ہے روزانہ عشاء کے بعد ۸۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ آپ نے اپنی تاریخ پیدائش نہیں لکھی اس لئے برج اور ستارہ کا تعین کرنا مشکل ہے۔

صرف یہ وہم ہے

سوال از: منصور ——— بیدر کرناٹک۔

اللہ تعالیٰ کے حضور میں میری یہ دعا ہے کہ آپ ہمیشہ صحت مند وتندرست رہیں۔ آمین۔

میں طلسماتی دنیا کا پانچ سال سے مسلسل مطالعہ کررہا ہوں ماشاء اللہ ہر مہینہ رسالہ خوب سے خوب تر معلومات فراہم کررہا ہے اللہ رب العزت اسے اور خوب ترقی دے۔ آمین۔

مولانا بات دراصل یہ ہے کہ میں ۱۲ سال سے دیکھ رہا ہوں اور یہ آزمائش بھی کررہا ہوں کہ مہینہ ماہ رمضان المبارک کا جب بھی آتا ہے میری اور بھی پریشانیاں بڑھ جاتی ہیں جناب اس مہینے کی کیا وجہ ہے میں ماہ رمضان المبارک کے روزے مفلسی اور پریشانی کی حالت میں رکھ لیتا ہوں ہاتھ میں پیسہ کی تنگی رہتی ہے، رزق میں خیر وبرکت نہیں رہتی ہے فطرا اور خیرات کرنے کی مجھ میں حیثیت نہیں رہتی ہے۔ رمضان کے مہینے کی خوشیاں مجھے نہیں ملتی ہیں۔ میں اپنی پریشانی کو دیکھ کر میری بیوی اور پانچ بچوں کو رمضان المبارک کے مہینے کی تمام ضروریات نہیں دے پارہا ہوں۔ ہر سال کوئی نہ کوئی پریشانی سناتا ہوں۔ جناب اس مہینے کا ستارہ کیا گردش میں گہرا ہوا رہتا ہے مجھ پر اتنا برا اثر پڑتا ہے کہ میں رمضان کے مہینے کے تمام خوشیاں میرے گھر کے تمام افراد کو دے پاؤں گا یا نہیں اس کا کوئی حل ہے یا نہیں۔ جناب میرے (منصور) نام کے جملہ کتنے عدد ہیں اور میری والدہ رقیہ نام کے جملہ کتنے عدد ہیں اور صرف (م) کے کتنے عدد ہیں (م) کا ستارہ کونسا ہے (م) کا برج کونسا ہے اور مجھے کونسا عطر وخوشبو کا استعمال کرنا ہوگا، پکھراج کس طرح سے استعمال کرنا ہوگا کتنے کیرٹ کا ہونا ہے، صدقہ کیا ہے سونے کی انگوٹھی یا چاندی کی انگوٹھی کتنے گرام کی ہونی چاہئے، کونسے وقت کونسا ستارہ کونسے برج میں اور کونسی انگلی میں پہننا ہوگا۔

جناب طلسماتی دنیا کے رسالہ میں نقش اجازت عام قارئین کو دئیے جاتے ہیں جیسے کہ کاروبار میں ترقی اور رزق میں خیر وبرکت اور مال ودولت میں اضافہ۔ کیا چال کے اعتبار سے خانے بھرنے سے عدد، یہ حروف بھرنے سے نقش کا اثر ہوگا یا نہیں اور جملہ ۲۸ حروف کی زکوٰۃ ایک بار میں دینی ہوگی یا ایک ایک حروف کی زکوٰۃ دینی ہوگی کس طرح سے دینا ہوگا،

زکوٰۃ دینا کیا اتنا ضروری ہے۔

جناب رمضان کے اگلے رسالے میں جواب دیں گے تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی میں آپ کا ممنون ومشکور رہوں گا۔

جواب

آپ نے سنا ہوگا کہ رب العالمین ہر شخص کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتے ہیں۔اگر ہم ان کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہیں تو ہم ان کی رحمتوں کے مستحق بن جاتے ہیں اور اگر ہمارا گمان ان کے بارے میں یہ ہوتا ہے کہ پتہ نہیں دعا قبول ہوگی یا نہیں تو پھر وہ ہماری دعا قبول نہیں کرتے۔آخرت میں بھی یہی ہوگا حق تعالیٰ کا فیصلہ ہر بندے کے لئے اس کے گمان کے مطابق ہوگا۔جو ان کی رحمتوں کے بارے میں تردد اور تذبذب کا شکار ہوگا وہ ان کی رحمتوں سے محروم رہے گا اور جس کا یقین یہ ہوگا کہ میرا رب غفور رحیم ہے اور وہ میری خطاؤں سے درگزر کرے گا تو یقیناً اس کی خطائیں معاف کی جائیں گی اور رب کریم اس بندے کو اپنی رحمتوں میں ڈھانپ لے گا اور اس کو اس کے گمان کے مطابق اپنی مغفرتوں سے نوازے گا۔

ذرا سوچئے جب آپ کے دل ودماغ میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ ماہ مبارک جو یقیناً تمام مسلمانوں کے لئے بے شمار رحمتیں اور نصرتیں لے کر اس دنیا میں آتا ہے آپ کے لئے وہ زحمت بن کر نمودار ہوتا ہے تو آپ کے گمان کے مطابق یہ ماہ مبارک سرتاپا زحمت بن جاتا ہوگا حالانکہ یہ مہینہ اللہ کی رحمتوں کا پیغام لے کر آتا ہے اور غریب سے غریب انسان بھی اس ماہ مبارک میں بے شمار نعمتوں سے سرفراز ہوجاتا ہے جو بے چارے لاچار اور مفلس ہوتے ہیں ان کے دسترخوانوں پر بھی رزق کی بارشیں ہونے لگتی ہیں۔اس مہینے میں غریب لوگوں کو بھی وہ نعمتیں ازراہ امداد میسر آجاتی ہیں جن کا عام دنوں میں وہ تصور بھی نہیں کرسکتے۔مسلمان تو پھر مسلمان ہیں، رمضان کا مہینہ تو دنیا بھر کے تمام انسانوں کے لئے خوشیوں اور برکتوں کا پیغام لے کر آتا ہے چنانچہ غیر مسلمین کے کاروبار بھی اس مہینے میں خوب چمک جاتے ہیں اور ان کے مال کی فروختگی بھی اس مہینے میں اس قدر ہوجاتی ہے کہ دوسرے دنوں میں اتنی فروختگی کا وہ تصور بھی نہیں کرسکتے۔ جب کفار ومشرکین بھی اس مہینے کی برکتوں سے مستفیض ہوتے ہیں تو پھر کوئی مسلمان اس مہینے کی خوشیوں اور برکتوں سے کیونکر محروم رہ سکتا ہے۔ بات بس وہی ہے چونکہ آپ اپنے دل میں یہ گمان جما کر بیٹھ گئے ہیں کہ ماہ مبارک آپ کے لئے مصیبت بن کر آتا ہے تو اب اللہ تعالیٰ آپ کے گمان کے مطابق آپ سے معاملہ کررہا ہے اور اس نے اس مبارک مہینے کو آپ کے لئے غیر مبارک بنادیا ہے اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ پہلی فرصت میں اس بدگمانی سے خود کو محفوظ کرلیں اور اپنے رب سے اس بدگمانی کی معافی مانگ لیں تو ہمیں تو یقین ہے کہ آئندہ سے یہ ماہ مبارک آپ کے لئے اسی طرح خوشیوں اور رحمتوں کا پیغام لے کر نمودار ہوگا جس طرح وہ دوسرے انسانوں کے لئے خوشیوں اور برکتوں کا پیغام لے کر آتا ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے اور آپ کے نام کے حرف اول م کے عدد ۴۰ ہیں۔م کا تعلق برج اسد سے ہے اور برج اسد کا ستارہ شمس ہے۔اگر آپ پکھراج انگوٹھی میں جڑوا کر پہننا چاہتے ہیں تو ۸ گرام چاندی کی انگوٹھی میں ۴ کیرٹ کا پکھراج جڑوائیں، سونا مردوں کے لئے حرام ہے۔اس انگوٹھی کو آپ سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں۔اگر اتوار کے دن پہلی ساعت میں پہنیں تو افضل ہے۔

عام طور پر نقوش آتشی چال سے پُر کئے جاتے ہیں لیکن اگر طالب کے عنصر کے اعتبار سے چال منتخب کریں تو بہتر ہے۔مثلاً آپ کا عنصر بادی ہے اس لئے اگر آپ کوئی نقش اپنے لئے بنائیں تو نقش کی چال بادی رکھیں ورنہ پھر آتشی۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حرف ایک دن میں چار ہزار چار سو چالیس مرتبہ پڑھنا ہے۔یہ زکوٰۃ سال بھر تک کارآمد ہوگی اور ۲۸ دنوں میں ادا ہوجائے گی اگر اسی طرح لگاتار تین سالوں تک زکوٰۃ ادا کردی جائے تو پھر زکوٰۃ کی ضرورت نہیں ہے۔

اپنے کاروباری مسائل کو حل کرنے کے لئے نماز کی پابندی رکھیں اور ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۃ الم نشرح ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ قدر پڑھنے کا معمول بنائیں۔روزانہ صبح شام "یَاسَلَامُ یَاوَاسِعُ" دوسو مرتبہ پڑھا کریں۔بعد نماز عشاء ۴۰ راتوں تک کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہوکر ننگے پاؤں اور ننگے سر "یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ" پانچ سو مرتبہ پڑھا کریں۔انشاء اللہ آپ کی مشکلات دور ہوں گی اور اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل فرمائیں گے۔

اثرات آسیب سے پریشانی

سوال از: عبدالعزیز ——— کانپور۔

آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا کئی سال سے پابندی سے پڑھ رہا ہوں۔

معروض ہے۔ میں کافی عرصے سے ایک مسئلہ سے دوچار ہوں۔اس مسئلہ سے میں کافی پریشان اور فکر مند ہوں۔لہٰذا آپ سے دست بستہ گزارش ہے کہ میری رہبری ضرور کریں ۔ میں آپ کی شخصیت سے کافی متاثر ہوں لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ مجھ ناچیز کو مایوس نہ کیجئے گا، بڑی مہربانی ہوگی۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ پہلی بیوی کے فوت ہونے کے بعد کچھ عرصے کے بعد میں نے دوسرا نکاح کیا۔میری دوسری زوجہ غیر شادی شدہ تھیں اور ان کا نام کمال النساء ہے اور میرے اور میری بیوی کے مزاج میں یکسانیت کی وجہ سے زندگی بہت سکون سے بسر ہورہی ہے لیکن شادی کے کچھ عرصے کے بعد میری بیوی کی طبیعت میں کچھ عجیب سی نئی تبدیلی محسوس کرنے لگا۔ اصل واقعہ جس سے میں پہلی بار متاثر ہوا وہ اس طرح مجھے محسوس ہوا کہ میری بیوی کی طبیعت میں کچھ بدلاؤ آیا۔ یہ کیفیت کچھ اس طرح ہوئی کہ نیم بے ہوشی کی حالت یا نیند زیادہ آنا۔ نارمل حالات میں نے ان حالات کی وجہ اپنی بیوی سے معلوم کی تو میری بیوی نے تفصیل کچھ اس طرح بیان کی کہ میری عمر اس وقت قریب چودہ سال تھی ۔میرے پڑوس میں ایک فیملی رہتی تھی میرے ابا کا کاروبار کافی عروج پر تھا اور وہ پڑوسی میرے والد کے کاروبار سے حسد کرنے لگا اور اس پڑوسی نے میرے پورے گھر پر سفلی عمل کرادیا جس کی وجہ سے میرے والد کا کاروبار بالکل تباہ ہوگیا اور ہم لوگ اس سفلی عمل کے زیر اثر ہوگئے ۔بیوی کے کہنے کے مطابق آج پچاس سال کے عرصے کے باوجود میں ابھی اس حادثہ سے متاثر ہوں اور ضروری ہے کہ میں عبدالعزیز بھی اپنے مختصر حالات سے آگاہ کردوں ۔میرے روز وشب دین کی بجا آوری کے لئے وقف ہیں اور لاتعداد چلے اور چلوں کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو وقف کرچکا ہوں۔میری بیوی بانسہ شریف ضلع بارہ بنکی ہرنوچندی جمعرات کو بذریعہ ٹرین حاضری دینے جاتی ہیں۔ بقول میری بیوی کے ان کو مسلسل جانے سے بہت فائدہ ہے۔مگر مستقل چھٹکارہ سے ابھی تک محروم ہوں۔ایک واقعہ اس سلسلے کا آپ کے بھی گوش گزار کردوں ۔ سنئے کہ ایک دفعہ میری بیوی میں وہی نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری تھی جب میں نے بیوی کی یہ کیفیت دیکھی تو کچھ قرآن پڑھنے لگا تو وہ میری بیوی پر سوار مردود مجھ سے مخاطب ہوا اور مجھ سے کہنے لگا کیا پڑھ رہے ہو میں بھی پڑھ لیتا ہوں پھر میں نے اس سے ایک سوال کیا کہ پچاس سالوں سے تم میری بیوی کے پیچھے پڑے ہو۔اس کا پیچھا چھوڑ دو تو اس نے جواب میں ایک نئی بات بتائی کہنے لگا، میں مجبور ہوں۔ دو رزاق بابا نے مجھے لگایا ہے بانسہ شریف میں اس سے کہو اور میں کچھ نہیں کرسکتا۔اسی سلسلے کی میری اسی سے باتوں کے دوران میں نے اس شیطان سے بہت زیادہ بدکلامی کی میں نے اس کو گالی تک دے دی۔اسی دوران میری ٹانگوں، گھٹنوں میں کافی درد بڑھ گیا اور میں نے علاج بھی بہت کیا اور اب بھی علاج برابر کررہا ہوں نماز کی حالت میں کافی دشواری ہوتی ہے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ بھی ایک مرض ہے مگر بعض اوقات سوچتا ہوں کہیں میں بھی اس واقعہ سے خود بھی متاثر تو نہیں ہوگیا ہوں، کوشش بہت کی کہ خط مختصر لکھوں مگر طویل ہوگیا جس کی معافی چاہتا ہوں اور آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنے رسالہ طلسماتی دنیا میں جواب ضرور دیجئے گا بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بتائی گئی ہے کہ جادوٹونا بھی گھر گھر میں ہوجائے گا اور جنات کے اثرات سے بھی کوئی گھر نہیں بچے گا۔اسی طرح کی صورت حال سے یہ زمانہ دوچار ہے، جنات اور جادو گھر گھر کی کہانی بن چکے ہیں جہاں اس دور کا انسان طرح طرح کے امراض کا شکار ہے وہیں وہ اثرات آسیب اور کرنی کرتوت میں بھی مبتلا ہے۔آپ کی بیوی پر بذریعہ جنات جادو کرایا گیا ہے اور چونکہ بروقت علاج نہیں ہوسکا اس لئے وہ ابھی کرنی کرتوت کے زیر اثر ہے۔آپ کی اپنی نیکیاں اور تبلیغ دین سے متعلق جدوجہد اپنی جگہ لیکن جو اثرات آپ کی بیوی پر ہیں اور جن سے اب آپ خود بھی متاثر ہیں ان کا علاج کرانا بے حد ضروری ہے۔اس دنیا میں کوئی بھی کام خواہ وہ عبادت ہو اور خواہ دین کی تبلیغ کے لئے جدوجہد صحیح معنوں میں اسی وقت انجام دیا جاسکتا ہے جب انسان صحت مند ہو اس لئے اپنی صحت کا خیال رکھنا اور بیمار ہوجانے پر علاج کرنا ہر انسان کی ذاتی ذمہ داریوں سے، بیمار ہوجانے پر علاج سے غفلت برتنا گناہ ہے۔جب آپ زیر اثر ہیں تو آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ اپنا علاج کرائیں اور اسی طرح اپنی بیوی کا بھی علاج کرائیں۔اگر آپ کی بیوی کی تندرستی خراب رہے گی تو وہ گھریلو ذمہ داریوں کو صحیح معنوں میں ادا نہیں کرپائیں گی اور اللہ کی عبادت بھی صحیح طور سے نہیں کرسکیں گی۔عبادت کا مزہ بھی جب ہی ہے جب انسان صحت مند ہو۔

آپ تبلیغ دین کے لئے جو کچھ جدوجہد کررہے ہیں وہ قابل قدر ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسری ذمہ داریاں جو آپ پر ایک مومن ہونے کی حیثیت سے اور ایک شوہر ہونے کی حیثیت سے عائد ہوتی ہیں

ان سے غفلت نہ برتیں۔ تبلیغی جدوجہد بھی اسی وقت اچھی لگتی ہے جب انسان خود سرتاپا مسلمان ہو اور اس کی زندگی کے کسی بھی باب میں جھول نہ ہو اور اچھا مسلمان اسے کہتے ہیں جس سے اس کا خدا بھی راضی ہو جس سے اس کے بیوی بچے بھی خوش ہوں جس سے اس کے بڑے اور اس کے چھوٹے سب محبت کرتے ہوں۔ جس کے حسن اخلاق کی وجہ سے اس کے آس پاس کے لوگ بھی اسے عزت دیتے ہوں اور جو اپنی تمام تر مساعی کے باوجود اپنی تندرستی سے بھی غافل نہ ہو۔ یاد رکھیں کہ جو انسان خود اپنے ساتھ انصاف نہیں کرسکتا وہ کسی کے ساتھ بھی انصاف نہیں کرسکتا اور اپنے ساتھ انصاف کرنے کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ انسان اپنی صحت کا خیال رکھے، صحت ہوگی تو زندگی گزارنے کا لطف بھی آئے گا اور اللہ کی عبادت کرنے میں بھی کیف محسوس ہوگا اور تبلیغی ذمہ داریاں بھی صحیح معنوں میں ادا ہوں گی۔ اس کے ساتھ اپنی بیوی کی تندرستی کا خیال رکھنا بھی ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے آپ اپنی بیوی کا کسی معتبر عامل سے علاج کرائیں اور جب تک کسی مجبوری کی وجہ سے آپ کسی معتبر عامل تک نہ پہنچ سکیں اس وقت تک روزانہ منزل پڑھ کر پانی پر دم کرکے خود بھی پئیں اور اپنی بیوی کو بھی پلائیں۔ اس کے ساتھ روزانہ صبح شام آپ دونوں ہی ''یاسلام یاحفیظ'' دوسو مرتبہ صبح شام پڑھا کریں۔ آپ نے لکھا ہے کہ جب آپ کی بیوی پر کوئی شئے حاضر ہوئی تو آپ اس سے الجھنے لگے اور حد تو یہ ہے کہ آپ نے اس کو گالی تک دیدی۔ آپ ایک دیندار قسم کے انسان ہیں اور دینداری کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنی زبان کی حفاظت کریں۔ گالیاں بکنا خواہ اتفاقاً ہو ایک مسلمان کے لئے اچھا نہیں ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا تھا کہ تم اپنی اور اپنی زبان کی حفاظت کی ضمانت دیدو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ آپ نے یہ بات اسی لئے ارشاد فرمائی تھی کہ چونکہ آپ کو یہ اندازہ تھا کہ اچھے خاصے تقوے والے مسلمان بھی زبان کے معاملے میں غیر محتاط بن جاتے ہیں اور جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہیں۔ آئندہ آپ اس کا خیال رکھیں کہ انسان ہو یا جن احتیاط سے بات کریں اور ناروا کلمات اپنی زبان پر نہ آنے دیں ورنہ اپنی نیکیاں ضائع ہوجانے کا اندیشہ رہے گا۔

جنات کی کارستانیاں

سوال از: محمد اسعد خاں ــــــــ بدایوں۔

کئی خط اپنی پریشانی کے آپ کو تحریر کرچکا ہوں اس امید پر کہ میری پریشانی کا حل طلسماتی دنیا میں چھپے گا اور مجھے ان حالات سے نجات ملے گی۔ پتہ نہیں وہ کون خوش نصیب لوگ ہوتے ہیں جن کی پریشانیوں کے حل طلسماتی دنیا روحانی ڈاک کی زینت بنتے ہیں یا ان کے لکھنے کا کوئی خاص انداز ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ آپ سے فائدہ اٹھالیتے ہیں۔ میں طلسماتی دنیا بک اسٹال سے خرید کر پڑھوا کر سنتا ہوں کیونکہ میری اردو ذرا کمزور ہے۔ میں پڑھ تو لیتا ہوں مگر لکھ نہیں پاتا ہوں اس لئے خط لکھوانے کی مجھے بہت مجبوری رہتی ہے۔

میرا نام محمد اسعد خان ہے میرے والد کا نام جناب کاظم خاں ہے، میری والدہ کا نام تمکین بانو ہے، میرے بڑے بھائی کا نام محمد اسلم خاں ہے۔ ان سے بڑے بھائی کا نام محمد اکرم خاں ہے۔ (پتہ: نکرالہ ضلع بدایوں)

میرے گھر کے حالات یہ ہیں کہ گھر کے تمام افراد کی عقل گم رہتی ہے گھر سے باہر ٹھیک رہتی ہے۔ اپنے معاملے میں عقل مند ہیں۔ اول تو کوئی تجارت کرنے کو دل نہیں چاہتا ہے۔ اگر کوئی تجارت کرلی جائے تو نقصانات بہت ہوتے ہیں، اگر کچھ کما بھی لیا جائے تو وہ بیماری یا مقدمہ میں کسی نہ کسی طرح خرچ ہوجاتا ہے۔ مجھ سے بڑا بھائی محمد اسلم بیس سال پہلے پاگل ہوگیا تھا۔ ڈاکٹری و روحانی علاج بہت کرایا گیا مگر وہ اب تک ٹھیک نہیں ہوسکا۔ گھر کے تمام افراد کو زیادہ تر خواب میں سانپ دکھائی دیتے ہیں۔ زمین جائیداد کافی ہے مگر مقدمہ لگا رہتا ہے۔ جائیداد بیچ کر کوئی تجارت کرنے کی ہمت نہیں پڑتی ہے، تجارت کے معاملے میں عقل بالکل بند ہے۔ جائیداد بیچ بیچ کر گزارا ہو رہا ہے۔ ان حالات سے نجات کے لئے کوئی روحانی حل بتانے کی مہربانی کریں۔ بھائی کے ٹھیک ہونے کے لئے بھی کوئی مجرب حل بتائیں۔ خداوند تعالیٰ اس کا جزائے خیر عظیم آپ کو عطا فرمائے آمین۔

ہم لوگ کافی پریشان ہیں، میں امید کرتا ہوں کہ میری پریشانی کا حل اکتوبر کے طلسماتی دنیا میں مجھے پڑھنے کو ملے گا مہربانی اور نوازش کے لئے انتہائی شکر گزار رہوں۔

جواب

ایسا لگتا ہے کہ جنات کے قبیلے سے آپ کی خاندانی مخاصمت چل رہی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ آپ کے درپئے آزار ہیں۔ بہتر تو یہ تھا کہ آپ کسی مقامی عامل سے رجوع کرتے اور باقاعدہ اپنا روحانی علاج کراتے۔

لیکن چونکہ آپ نے رہنمائی چاہی ہے اس لئے آپ کو ان مصائب واثرات سے نجات دلانے کے لئے چند نقوش اور روحانی فارمولے نقل کئے جارہے ہیں اس امید کے ساتھ کہ انشاء اللہ ان کو استعمال میں لانے کے بعد آپ کو مصائب واثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی لیکن اس کے لئے آپ کو پورے اہتمام کے ساتھ ہمارے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنا پڑے گا۔ بدھ کے دن سے عمل کی شروعات کریں اور ہر فرض نماز کے بعد ایک بار سورۂ ہود کی تلاوت کریں۔ سورۂ ہود ۱۱ ویں سپارے میں ہے۔ پانچوں وقت کی تلاوت کے بعد ایک بوتل پانی پر دم کرتے رہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد جب سورۂ ہود کی تلاوت سے فارغ ہوجائیں تو کالی روشنائی سے یہ نقش آتشی چال سے لکھیں اور اس کو مکان کے کسی ایک کونے میں لٹکادیں اور چاروں کونوں میں بوتل والا پانی چھڑک دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۶۹۵	۱۲۸۶۹۸	۱۲۸۷۰۱	۱۲۸۶۸۷
۱۲۸۷۰۰	۱۲۸۶۸۸	۱۲۸۶۹۴	۱۲۸۶۹۹
۱۲۸۶۸۹	۱۲۸۷۰۳	۱۲۸۶۹۶	۱۲۸۶۹۳
۱۲۸۶۹۷	۱۲۸۶۹۲	۱۲۸۶۹۰	۱۲۸۷۰۲

جمعرات کے دن پانچوں وقت کی نماز کے بعد سورۂ عنکبوت کی تلاوت کریں۔ سورۂ عنکبوت ۲۰ ویں سپارے میں ہے۔ اس سورۃ کی تلاوت کے بعد پانچوں وقت ایک بوتل پانی پر دم کرتے رہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد جب سورۂ عنکبوت کی تلاوت سے فارغ ہوجائیں تو پھر اس کا نقش آتشی چال سے پُر کرلیں اور اس نقش کو مکان کے دوسرے کونے میں لٹکادیں اور بوتل والے پانی کو مکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۸۲۴	۶۸۸۲۷	۶۸۸۳۰	۶۸۸۱۶
۶۸۸۲۹	۶۸۸۱۷	۶۸۸۲۳	۶۸۸۲۸
۶۸۸۱۸	۶۸۸۳۲	۶۸۸۲۵	۶۸۸۲۲
۶۸۸۲۶	۶۸۸۲۱	۶۸۸۱۹	۶۸۸۳۱

جمعہ کے دن پانچوں وقت کی نماز کے بعد سورۂ صافات کی تلاوت کریں اور پانچوں وقت کی تلاوت کے بعد ایک بوتل پانی پر دم کرتے رہیں۔ سورۂ صافات ۲۳ ویں سپارے میں ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد جب اس سورۃ کی تلاوت سے فارغ ہوجائیں تو اس سورۃ کا نقش آتشی چال سے پُر کرلیں اور اس کو مکان کے تیسرے کونے میں لٹکادیں اور دم کیا ہوا پانی مکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۶۱۸۸	۶۶۱۹۸	۶۶۱۹۴	۶۶۱۸۱
۶۶۱۹۳	۶۶۱۸۲	۶۶۱۸۷	۶۶۱۹۲
۶۶۱۸۳	۶۶۱۹۶	۶۶۱۸۹	۶۶۱۸۶
۶۶۱۹۰	۶۶۱۸۵	۶۶۱۸۴	۶۶۱۹۵

سنیچر کے دن پانچوں وقت کی نماز کے بعد سورۂ عبس کی تلاوت کریں اور پانچوں وقت تلاوت کے بعد ایک بوتل پانی پر دم کرتے رہیں۔ سورۂ عبس ۳۰ ویں سپارے میں ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد جب سورۂ عبس کی تلاوت سے فارغ ہوجائیں تو اس سورۃ کا نقش آتشی چال سے پُر کرلیں اور اس کو مکان کے چوتھے کونے میں لٹکادیں اور دم کیا ہوا پانی مکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۲۸	۱۲۸۳۱	۱۲۸۳۴	۱۲۸۲۱
۱۲۸۳۳	۱۲۸۲۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۳۲
۱۲۸۲۳	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۲۶
۱۲۸۳۰	۱۲۸۲۵	۱۲۸۲۴	۱۲۸۳۵

اتوار کے دن پانچوں وقت کی نماز کے بعد سورۂ شمس کی تلاوت کریں اور پانچوں وقت کی تلاوت کے بعد ایک بوتل پانی پر دم کرتے رہیں سورۂ شمس ۳۰ ویں سپارے میں ہے۔ جب عشاء کی نماز کے بعد عمل سے فارغ ہوجائیں تو سورۂ شمس کا نقش آتشی چال سے لکھ کر اس کو مکان کے وسط میں کسی بھی جگہ لٹکادیں اور دم کیا ہوا پانی مکان کی تمام دیواروں پر چھڑک دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۷۴	۴۸۷۷	۴۸۸۱	۴۸۶۷
۴۸۸۰	۴۸۶۸	۴۸۷۳	۴۸۷۸
۴۸۶۹	۴۸۸۳	۴۸۷۵	۴۸۷۲
۴۸۷۶	۴۸۷۱	۴۸۷۰	۴۸۸۲

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ ہر سورۃ کی تلاوت کے شروع اور آخیر میں ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ہر نقش کو لٹکانے سے پہلے موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کرلیں۔ انشاء اللہ آپ کو جنات کی حرکتوں سے نجات مل جائے گی۔ آتشی چال بہت مشہور و معروف چال ہے لیکن آپ کی آسانی کے لئے اس چال کو نقل کیا جارہا ہے۔ آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

سورۂ ہود کے نقش میں کسر ہے۔ حسب قانون اس نقش کے پانچویں خانے میں ایک کا مزید اضافہ ہے۔ اسی طرح سورۂ شمس کے نقش میں بھی کسر ہے اس نقش میں حسب قانون ۱۳ویں خانے میں ایک کا اضافہ ہے۔ یہ بات اس لئے نقل کردی گئی ہے تاکہ نقش بناتے وقت آپ کسی الجھن کا شکار نہ ہوں اور کوئی غلطی بھی نہ کریں۔ وقتی دفعیہ کے لئے آپ اس فارمولے پر عمل کرلیں لیکن ان اثرات سے دائمی چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے کسی معتبر عامل سے رجوع کریں۔ اگر آپ کی طلب سچی ہوگی تو انشاء اللہ آپ کو اپنے ہی علاقے میں کوئی معتبر عامل مل جائے گا۔ یہ دنیا کتنی بھی بری کیوں نہ ہوگئی ہو لیکن اب بھی اس دنیا میں اچھے لوگوں اور نیک عاملوں کی کوئی کمی نہیں ہے شرط یہ ہے کہ ہم اچھے اور نیک عاملوں کی تلاش میں تھوڑی زحمت کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین آپ کو ان اثرات سے نجات دے اور آپ کی کوشش رائیگاں نہ ہو۔

ذاتی معلومات

بفضلہ تعالیٰ آپ خیریت سے ہوں گے۔ ہم دھارواڑ کے رہنے والے ہیں اور ہم پہلے سے ہی تبلیغی جماعت کے ماننے والے ہیں۔ ہم بنگلور شہر میں کام کرتے ہیں اردو پڑھنے کا شوق بچپن سے ہے۔ پچھلی بار اردو اخبار خریدتے وقت طلسماتی دنیا خرید کر پڑھا۔ واقعی کتاب بہت اچھی لگی اور اس میں کے ہر مضمون بہت اچھے لگے اور دل چاہا کہ آپ کو خط لکھے اور کچھ پوچھیں، اس لئے برائے مہربانی خط ملتے ہی ہمارے سوال کا جواب دیں۔ میرا پورا نام محی الدین تاریخ پیدائش ۱۹۷۵-۷-۱۷ ہے۔ میرے نام کا عدد کتنا ہے اور میرا لکی نمبر کونسا ہے۔ تاریخ پیدائش اور اسم اعظم کیا ہے اور میرا استارہ کونسا ہے، اور میری شادی کامیاب ہوگی یا نہیں اور میں جہاں کام کرتا ہوں وہاں کام کروں گا یا نہیں۔ میں وہاں کام کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت صاحب میرے ان دو سوالوں کا جواب ضرور دیں اب تو میں اس کتاب کا دیوانہ ہوں۔ مجھے میرے سوالوں کے جواب کا بے صبری سے انتظار رہے گا۔ آپ دعا کریں، آپ کی دعا کے طلب گار ہیں۔

جواب

آپ نے طلسماتی دنیا کو پسند کیا اور اس کی تعریف کی اس کے لئے شکریہ۔ ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ آپ اردو لکھنے پڑھنے کی جدوجہد کیجئے۔ اردو ہماری اپنی زبان ہے اور اسلامی لٹریچر عربی کے بعد اردو ہی میں زیادہ ملتا ہے۔ اس لئے بھی مسلمانوں کو اردو زبان کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے، آپ کا لکی عدد ایک ہے، آپ کا اسم اعظم "یَامُجِیبُ" ہے۔ روزانہ بعد نماز عشاء ۵۵ مرتبہ پڑھا کریں۔ آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۹، ۱۸، اور ۲۷ ہیں اور غیر مبارک تاریخیں ۶، ۱۲، ۱۷ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کے لئے مبارک تاریخوں کو اہمیت دیں اور غیر مبارک تاریخوں میں کام کرنے سے گریز کریں۔

آپ پہلے ہی اس گمان میں کیوں مبتلا ہیں کہ آپ کی شادی کامیاب ہوگی یا ناکام۔ آپ کسی بھی دین دار لڑکی سے ماں باپ کی مرضی سے شادی کرلیں اور اللہ پر بھروسہ کریں، جس لڑکی سے شادی کریں اس سے خود بھی محبت کریں اس کی اور اس کے گھر والوں کی عزت کریں اور اس کی جائز خواہشات کا احترام کریں۔ محبت کے جواب میں وہ بھی آپ سے محبت کرے گی اور جب میاں بیوی دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو اللہ کی رحمت ان پر برستی ہے اور گھر سکون و عافیت کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ آپ جہاں کام کررہے ہیں وہاں دل لگا کر کام کیجئے۔ اچھا مسلمان وہ ہے جو اپنی ڈیوٹی صحیح انجام دے اپنے افسران کو خوش رکھیں اور محبت جذبہ احترام کے ساتھ وہ کام انجام دیتے رہیں جس پر آپ مامور ہیں۔ یاد رکھیں کہ جب تک انسان خود اپنی اصلاح نہیں کرتا یا اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتا وہ رحمت خداوندی کا حقدار نہیں ہوتا اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اگر آپ اپنی ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کرتے رہیں گے تو آپ کی قدر ہوگی۔ آپ کی ضرورت ہوگی اور کوئی بھی کمپنی اور ادارہ آپ کو نظر انداز نہیں کرسکے گا۔ آپ اس طرح کام کریں کہ کمپنی اور ادارے کی ضرورت بن جائیں اور اپنی ضرورت کو کون نظر انداز کرسکتا ہے؟

★★★★★

علم الاعداد

بذریعہ عمل اہرام

ایک علمی پکڑ جو آپ کی شخصیت اور قسمت کے پرت کھولتی ہے

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

عدد برآمد کرنے کی دو مثالیں، ان مثالوں کو بغور دیکھیں تاکہ آپ کو اپنے نام کا عدد برآمد کرنے میں دشواری نہ ہو۔

واضح رہے کہ نام میں جتنے بھی حروف ہیں ان کی صرف اکائی معتبر ہوگی۔ مثلاً کسی حرف کے ۵۰ رہیں تو صفر الگ کرکے ۵ رلئے جائیں گے۔ مثلاً حرف ی کے ۱۰ رہیں تو صفر ہٹا کر ایک ہی لیا جائے گا یا مثلاً حرف ذ کے ۷۰۰ ہیں تو دونوں صفر ہٹا کر صرف ۷ لئے جائیں گے۔ اس طرح نام کے تمام حروف کی صفر ہٹا کر ایک سطر بنائی جائے گی پھر اس سطر دو عدد باہم جوڑ کر نیچے ایک اور سطر تیار کی جائے گی۔ ایک عدد دو مرتبہ جڑے گا۔ دائیں والے عدد کے ساتھ بھی اور بائیں والے عدد کے ساتھ بھی۔ یہ دوسری سطر پہلی سطر کے مقابلہ میں کم ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ آخر میں صرف ایک عدد باقی رہ جائے گا۔ بس یہی شخصیت کا عدد ہے۔ اس بات کو دو مثالوں کے ذریعہ سمجھ لیں۔

مثال (۱) شکیل احمد

ش	ک	ی	ل	ا	ح	م	د
۳۰۰	۲۰	۱۰	۳۰	۱	۸	۴۰	۴

ہر عدد کا مفرد الگ کرکے صورت یہ بنے گی۔

۳ ۲ ۱ ۳ ۱ ۸ ۴ ۴

اب اس سطر کے اعداد کو باہم جوڑ کر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی سطر تیار کی جائے گی اور اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک مفرد عدد برآمد نہ ہو جائے۔ دیکھئے۔

۳ ۲ ۱ ۳ ۱ ۸ ۴ ۴

۵ ۳ ۴ ۴ ۹ ۳ ۸

۸ ۷ ۸ ۸ ۷ ۲

۶ ۶ ۷ ۶ ۹

۳ ۴ ۴ ۶

۷ ۸ ۱

۶ ۹

۶

آپ اس مثال پر غور کریں اور پہلی سطر دیکھیں۔ عدد ۲۳ کے ساتھ جوڑا گیا ہے تو ۵ بنے۔ نیچے کی سطر میں ۵ رکھ دئے گئے پھر ۲ عدد جو ۳ کے ساتھ جوڑا گیا تھا ایک ساتھ جوڑا گیا تو ۳ بنے نیچے کی سطر میں ۵ کے بعد ۳ رکھ دیا گیا۔ پھر ایک جو ۲ کے ساتھ جوڑا گیا ۳ کے ساتھ جوڑا گیا تو ۴ بنے۔ نیچے کی سطر میں ۳ کے بعد ۴ رکھ دیا گیا وغیرہ۔ گویا کہ ہر عدد دو مرتبہ جوڑا جائے گا پہلے عدد کے علاوہ اور سطر ایک عدد گھٹتی چلی جائے گی۔ آپ دیکھ لیں۔ پہلی سطر میں اعداد ۸ ہیں دوسری میں ۷ ہیں تیسری میں ۶ ہیں اس طرح گھٹتے گھٹتے ایک باقی رہ جائے گا۔ یہ طریقہ عمل اہرام کہلاتا ہے آخر میں جو مفرد عدد بچے گا وہی آپ کی شخصیت کی حقیقت کھولے گا۔

دوسری مثال۔ عارفہ خاتون

ع	ا	ر	ف	ہ	خ	ا	ت	و	ن
۷۰	۱	۲۰۰	۸۰	۵	۶۰۰	۱	۴۰۰	۶	۵۰

ہر عدد کا صفر الگ کرکے صورت یہ بنے گی۔

۷ ۱ ۲ ۸ ۵ ۶ ۱ ۴ ۶ ۵

اب مفرد عدد برآمد کرنے کے لئے عمل اہرام کریں گے۔ یعنی ایک عدد کو دوسرے عدد میں جوڑ کر نیا عدد بناتے چلے جائیں اور صفر کو نظر انداز

کرتے رہیں گے

۷ ۱ ۲ ۸ ۵ ۶ ۱ ۴ ۶ ۵

۸ ۳ ۱ ۴ ۲ ۷ ۵ ۱ ۲

۲ ۴ ۵ ۶ ۹ ۳ ۶ ۳

۶ ۹ ۲ ۶ ۳ ۹ ۹

۶ ۲ ۸ ۹ ۳ ۹

۸ ۱ ۸ ۳ ۳

۹ ۹ ۲ ۶

۹ ۲ ۸

۲ ۱

۳

ان مثالوں کے بعد اب ہر ایک عدد کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کا مطالعہ پوری گہرائی کے ساتھ کیجئے تا کہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ کون سا عدد انسان کی شخصیت پر کیسے کیسے اثرات مرتب کرتا ہے۔

تین عدد کی حقیقت

رحم وکرم سے محروم، بہادر، دلیر، متکبر، منتقم، سخت گیر اور ترش رو، مزاج میں ایک طرح کی جھلاہٹ دوسروں سے ہمدردی حاصل کرنے کا متمنی لیکن دوسروں کے ساتھ ہمدردی نہ کرنے کا مزاج، یہ عدد جھوٹ اور مبالغے سے عروج حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ جس شخص کا عدد تین ہوگا اس میں بے وفائی کا بھی مادہ ہوگا لیکن اس میں ایک طرح کی نرم خوئی بھی ہوگی جو اسے ہمدردی پر مجبور کرے گی۔

تین عدد کا کردار

جس شخص کا عدد تین ہوگا اس میں ایمانداری ہوگی، ہمدردی کا جذبہ ہوگا، جذباتی مزاج ہوگا، جذبات میں آ کر غلط فیصلے کرنے کا مرتکب ہوگا۔ جس شخص کا عدد تین ہوگا وہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرے گا اس کو روحانیت سے خاص دلچسپی ہوگی۔

جس شخص کا عدد تین ہوگا وہ چرب زبان ہوگا اور بحث ومباحثہ میں اپنا ایک مقام بنالے گا۔ اس کے پاس قوت استدلال بھی ہوگی۔ تین عدد کا شخص فلسفہ اور منطق میں خاص دلچسپی رکھتا ہوگا اور اپنے مدمقابل کو شکست دینے کے لئے علمی حربے استعمال کرتا ہے۔

تین عدد کے لوگ مخفی علوم میں بہ آسانی مہارت حاصل کر لیتے ہیں۔ جس شخص کا عدد تین ہوتا ہے اس کے عزائم پختہ ہوتے ہیں اور اس میں کام کرنے کی اور آگے بڑھنے کی ایک دھن ہوتی ہے۔

تین عدد کی شخصیت

تین عدد والا شخص جولانی طبع کا مالک ہوتا ہے اس میں ایک طرح کی بے چینی پائی جاتی ہے۔ یہ سکون سے بیٹھنے کا قائل نہیں ہوتا۔

تین عدد کا انسان فیاض طبیعت کا مالک ہوتا ہے اور یہ شخص رنج اور مایوسی کو اپنے قریب پھٹکنے نہیں دیتا۔ یہ دوسروں کے رنج وغم کو بھی خوشی اور مسرت میں بدلنے کی جدوجہد کرتا ہے اور اکثر کامیابی سے ہمکنار بھی ہوجاتا ہے۔ تین عدد کا انسان زندہ دل ہوتا ہے، مردہ دلی سے اسے وحشت ہوتی ہے لیکن تین عدد کے انسان میں ایک طرح کی شرم اور جھجک ہوتی ہے جو اسے لوگوں کے ساتھ زیادہ خلط ملط کرنے سے باز رکھتی ہے۔

تین عدد کے لوگوں کو بالعموم پسند کیا جاتا ہے اور لوگ اس کا قرب تلاش کرتے ہیں لیکن یہ خود لوگوں سے دور رہنے میں عافیت سمجھتا ہے۔ تین عدد کے لوگ سیاسی قوت کے مالک ہوتے ہیں اور ان میں جوڑ توڑ کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔

تین عدد کے حالات

جس شخص کا عدد تین ہوگا اسے دولت مند بننے کی بہت خواہش ہوگی اور دولت مند بننے کے لئے انتھک جدوجہد بھی کرے گا۔ تین عدد کے شخص میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ یہ دوسرے کے بنائے ہوئے میدان میں اپنے گھوڑے دوڑا دیتا ہے اور کامیاب ہوجاتا ہے۔ یہ خود منصوبہ سازی نہیں کر سکتا لیکن دوسروں کے بنائے ہوئے منصوبوں پر یہ بہتر انداز میں عمل کر لیتا ہے۔ یہ دوسروں کے پیسے سے اچھا بزنس کرتا ہے اور اپنی ہوشیاری سے اچھا پروفٹ کمالیتا ہے۔

تین عدد کا انسان کاروباری معاملات میں غلط سلط فیصلے کر کے خود کو رسوا بھی کر لیتا ہے لیکن بالآخر سرخرو ہوجاتا ہے کیونکہ دولت کمانے کی دھن اسے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے نہیں دیتی۔ پیسے کے معاملے میں تین عدد کا شخص کسی کی بھی خوشامد کر سکتا ہے اور کسی کا بھی مخالف ہوسکتا ہے۔

تین عدد کے اوصاف

یہ عدد ستارہ مریخ سے منسوب ہے اگر کسی کی تاریخ پیدائش کا عدد بھی تین ہو تو تقدیر اس کے مطابق ہوگی اور قدم قدم پر یہ شخص کامیابیوں سے ہمکنار ہوگا۔

تین عدد کا انسان اپنی اولوالعزمی کی وجہ سے اور اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے ہمیشہ کامیابی کے مراحل طے کرتا ہے اور حالات کی برگشتگی اس کو مایوس نہیں کرتی۔ اس کی امیدیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں اور یہ آندھیوں میں بھی اپنا چراغ روشن رکھتا ہے۔

تین عدد کا انسان کسی بھی ماحول میں اپنا مقام بنائے رکھتا ہے اور کیسے بھی حالات میں اپنے وجود کو پامال نہیں ہونے دیتا۔ تین عدد کے انسانوں کی خوداعتباری شدید قسم کے طوفانوں میں بھی برقرار رہتی ہے۔

تین عدد کا تخریبی پہلو

صاحب عدد کی خوش مزاجی کبھی کبھی اسے گمراہ کردیتی ہے اور کبھی کبھی صاحب عدد تکبر اور انتقام میں مبتلا ہوکر اپنی شخصیت کا قتل عام کر ڈالتا ہے۔ صاحب عدد کبھی کبھی نمائش اور خودنمائی جیسے امراض کا شکار ہوکر دولت کو ضائع کرتا ہے اور شاہ خرچی کا مظاہرہ کرکے اپنی سنجیدگی کو بے موت مار ڈالتا ہے۔ تین عدد کا انسان جب منفی انداز سے سوچتا ہے تو اس میں ایک طرح کی انانیت پیدا ہوجاتی ہے اور یہ انانیت اس کو شیطنت کے دروازوں تک لے جاتی ہے جہاں پہنچ کر اس میں ایک طرح کا غرور اور گھمنڈ اور بے رگی پیدا ہوجاتی ہے۔

تین عدد کا انسان اگر منفی جذبات کا شکار ہوجائے تو اس کے خیالات بھٹکنے لگتے ہیں۔ یہ نفس پرستی کا شکار ہوجاتا ہے اور مبالغہ آمیزی اور مکاری اس کی ذات کا حصہ بن کررہ جاتی ہیں۔

تین عدد کا انسان جب نفس پرستی میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اس کے فطری جوہر فنا ہوکر رہ جاتے ہیں یہ کھیل کود میں اپنا وقت ضائع کرنے لگتا ہے اور اگر یہ اس دوران خود پر کنٹرول نہ کرے تو ایک دن خودتماشا بن کررہ جاتا ہے۔ تین عدد کا انسان بے اعتدالی کا شکار ہوکر اپنی شخصیت کا خون کردیتا ہے اور اس کی فطری خصوصیات خود اس کے وجود میں دفن ہوکر رہ جاتی ہیں۔

امراض

تین عدد کا انسان زیادہ تر پھوڑے پھنسیوں کا شکار رہتا ہے، خارش، چیچک کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ تین عدد کے لوگ جسمانی خراش، زخم اور چوٹ کی تکالیف سے بھی دوچار ہوتے رہتے ہیں اور خرابی خون کا بھی شکار ہوسکتے ہیں۔

تین عدد کی خواتین

تین عدد کی خاتون کی عام فطرت تین عدد کے مرد جیسی ہوتی ہے لیکن نسوانی کمزوریوں کے باوجود یہ ذوقِ سلیم اور پاکیزگی کا مجسمہ ہوتی ہے یہ خوش پوش ہوتی ہے۔ اور اپنے لئے بہتر رنگوں کا انتخاب کرتی ہے۔

تین عدد کی خاتون مجلسی زندگی کو اہمیت دیتی ہے اس کو گھریلو کاموں میں دلچسپی ہوتی ہے اور اسے امور خانہ داری میں کافی مہارت بھی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود اس کو مجلسوں میں آنا جانا بہت اچھا لگتا ہے اور اس کے لئے اپنی مصروفیات میں سے ٹائم بھی نکالتی ہے۔ اس کی ہم جولیوں کی تعداد بہت ہوتی ہے، اس کا حلقۂ شناسائی لامحدود ہوتا ہے۔ یہ دوست بنانے میں مہارت رکھتی ہے اور یہ دوستی کو نبھاتی ہے۔ یہ دوستوں کی مدد بھی کرتی ہے اور ان کا دل بہلا کر اس کو ایک طرح کی روحانی خوشی کا احساس ہوتا ہے۔

تین عدد کی خاتون مہمان نواز بھی ہوتی ہے اور مہمان نوازی کا مظاہرہ کھلے دل کے ساتھ کرتی ہے۔ تین عدد کی خاتون کو اپنی گھریلو زندگی پر اعتبار ہوتا ہے اور وہ متلون مزاج رکھنے کے باوجود اپنے خاوند سے پیار کرتی ہے اور اس کے بھروسے کو توڑنے کی غلطی نہیں کرتی۔

تین عدد کی خاتون کو لیکوریا، امراض قلب وجگر، امراض دماغ، امراض سینہ، امراض کمر وغیرہ کی شکایت ہوسکتی ہے۔ تین عدد کی عورتوں کا مزاج کیونکہ جذباتی ہوتا ہے اس لئے ان کو عارضۂ قلب اور بلڈ پریشر اور شوگر وغیرہ کا بھی اندیشہ ہوسکتا ہے۔ مجموعی طور پر تین عدد کی خواتین کی صحت اچھی اور قابل رشک ہوتی ہے۔

(باقی آئندہ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہر بیوپار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز** محلہ ابوالمعالی، دیوبند

طریقہ چہل کاف

طریقہ چہل کاف خاص راز سینہ

ایک ہی رات میں ایک ہی نشست میں ۱۱۱۱بار پڑھیں ۔جس حالت میں بیٹھیں اس میں حرکت بالکل نہ ہو ورنہ عمل باطل ہو جائے گا۔ضروری ہے کہ ضرورت حاجت سے فارغ ہو کر بیٹھیں ۔ خارش یا تھکاوٹ بھی ہو تو حرکت بالکل منع ہے ۔اس زکوٰۃ کے ادا ہونے سے انشاءاللہ العزیز سب امور پورے ہوتے رہیں گے اور اس کے بھی پندرہ مؤکل تابع ہو جاتے ہیں لیکن وہ ظاہر نہیں ہوتے ۔باقی غائبانہ امداد کرتے رہتے ہیں۔دوبارہ یاد رکھیں کہ جس نشست میں بیٹھ کر عمل شروع کیا جائے اسی حالت میں مکمل ہونا چاہئے۔

علاج کے مجرب طریقے

بعض مریض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی بیماری کی تشخیص تو فوری ہو جاتی ہے کہ ان پر کوئی ذی روح مسلط ہے یا اثرات ہیں لیکن ان کا علاج مشکل ہو جاتا ہے۔مسلط شدہ چیزیں جانے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ جو بھی عمل مریض پر کیا جائے وہ کارگر نہیں ہوتا۔بعض مریضوں پر جنات کا سایہ ہوتا ہے اور سائے کی حاضری بہت مشکل سے ہوتی ہے اس لئے اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے قارئین کے لئے چند مجرب اور تجربہ شدہ اعمال لکھے جارہے ہیں۔

ترکیب نمبر:۱

نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء پہلے چاروں قل شریف ایک ایک مرتبہ پڑھیں ۔اول وآخیر سات سات مرتبہ درود شریف اور اس کے بعد ایک تسبیح آیت کریمہ کی پڑھیں ۔اس کے بعد گیارہ مرتبہ یَا قَدِیرُ پڑھیں۔سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔

پہلی جمعرات کو پانی پر دم کرنا ہے جو کہ بوتل میں رکھ لیں اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ اس پانی کو سوتے وقت سینے اور دماغ پر مل لیا کرے۔ اس طرح اس عمل کو لگاتار تین جمعرات تک کریں اور آخری جمعرات کو پانی کے ساتھ چینی بھی رکھ لیں اور چینی پر دم کر کے مریض کو دیدیں۔ پانی اسی طرح سینے اور دماغ پر ملنا ہے اور چینی مریض کو کھلادیں یہ عمل حضرت خواجہ غریب نواز قطب جیلانی سے منسوب ہے اور اس اہم عمل کو کریں اور فائدہ اٹھائیں ۔انشاءاللہ ناکامی نہ ہوگی۔ تجربہ کے طور پر ایسے مریضوں پر اس عمل کو آزمائیں۔ جو زندگی سے تنگ آچکے ہوں اور کسی طرح بھی ٹھیک نہ ہوتے ہوں۔ دعاگو ہوں کہ رب العزت اس عمل کی بدولت ان لوگوں کو شفائے کاملہ عطا کرے جو کسی بھی روحانی مرض کا شکار ہیں۔

مریض کو تاکید کریں کے وہ علاج کے دوران کسی قسم کا گوشت نہ کھائے ۔نہ ہی کسی مرنے والے کے گھر چالیس روز تک جائے ۔ورنہ یہ روحانی تکلیف بڑھ جاتی ہے اور علاج کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

ترکیب نمبر:۲

اس نقش کو لکھ کر بتی بنالیں اور اس کو جلا کر مریض کی ناک میں دھواں دیں۔

فرعون ، هامان ، شيطان ، لعين ، العجل العجل العجل

دھواں دینے کے بعد تین مرتبہ ذیل کا عمل پڑھ کر مریض پر دم کریں۔انشاءاللہ مریض کو شفاء ہوگی۔عمل یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ يَا حَافِظُ يَاحَفِيظُ يَانَاصِرُ يَارَقِيبُ يَامُعِينُ يَاوَكِيلُ يَااللهُ ابْرَصَا صَبَرَ اصَاصَارَ اصَاوَحَضَارَ ا مِنْ كُلِّ افَةٍ حي العَرْشِ وَالأَرْضِ فَاللهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ ارْحَمُ الرَّاحِمِين۔

ترکیب نمبر:۳

اگر مرض کا شدید حملہ ہو۔ کسی دوا سے فائدہ نہ ہو رہا ہو تو پیپل کے گیارہ عدد پتے لاکر مریض کے سر پر رکھ دیں اور چاروں قل شریف پڑھ کر ایک دفعہ پتوں پر پھونک دیں اور سر سے پتے ہٹا کر جلا دیں۔ یہ عمل گیارہ دنوں تک کریں۔

ترکیب نمبر:۴

ایسا سحر زدہ جس کے علاج سے آپ پریشان ہو جائیں تو ایسے لاعلاج مریض کے لئے منزل بقعہ میں گربہ ذشتی کے کلمات کو ۱۸ دفعہ پڑھ کر دم کریں اور اس پانی کو کنوئیں کے پانی میں ملا کر اس پانی سے سحر زدہ کو غسل کروائیں اور اثر جاتا رہے گا اور مریض فوراً شفایاب ہو جائے گا۔

کلمات یوں ہیں۔

اَلْخَاخَ اَلْجَاخَ دَاخَ یَدُوْخَ یَاخَاخَرَ الْخَقَاخَاخَو خَیَا طَاخَا اَخَاوَیلَ مَرج اَهَاوَیلَ وَلاَ خَیرَ اخَهَا خَاخَیرَا حَافِظاً وَهَازشَا سِنَ خَادِهٖ وَکَادِهٖ بِسِحْرٍ وَلاَ خَاهِشَتْ خَشُوعَا فَکُنْ لَنَا سَدَافِعاً اَنَّمَهَا یَاخَخَاخَوذَا بِحَقِّ الْخَاءِ وَالْوَخَاءِ الْخَاءِ خَاخَا ۔

ترکیب نمبر:۵

بروز جمعرات بعد از نماز مغرب مٹی کا چراغ لے کر اس میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلائیں اور آسیب زدہ مریض کو چراغ کے سامنے بٹھائیں اور اس کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کی لو پر نظر رکھے۔ عامل سورۂ التغابن (پارہ: ۲۸) کو تین مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اسی طرح لگاتار اس عمل کو تین جمعرات تک کریں۔ آخری روز یعنی جمعرات کو عمل کرنے سے پہلے کوئی میٹھی چیز رکھ لیں اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے اس چیز کو بچوں میں تقسیم کر دے۔ یہ حاضرات کا عمل صرف مریضوں کے لئے ہے اور یہ عمل حضرت خواجہ غریب نواز قطب جیلانی سے منسوب ہے۔ اس عمل کا تجربہ سیکڑں مریضوں پر کیا گیا ہے جو کہ بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں۔

ترکیب نمبر:۶

بروز جمعہ سورۂ یٰسین شریف کو سات بار پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے پاس چینی اور الائچی رکھ لیں اور اس پر چینی چائے میں ملا کر دیں۔ جب طبیعت خراب ہو تو الائچی منہ میں رکھ لیں لگاتار اس عمل کو تین جمعہ تک کریں۔ (یہ عمل حضرت خواجہ غریب نواز سے منسوب ہے)

ترکیب نمبر:۷

جادو سحر کے لئے نہایت ہی مجرب نقش ہے۔ تین عدد بنالیں پہلا مریض کے گلے میں پہنا دیں، دوسرا پینے کے لئے اور تیسرا نہانے کے لئے رکھیں، تعویذ کا پانی کسی گندی نالی یا ناپاک جگہ پر نہ جائے۔ یعنی اس پانی کی بے ادبی نہ ہو۔ بہتر ہوگا کہ مریض کسی ٹب میں نہائے اور اس کے بعد یہ پانی چھت وغیرہ پر ڈال دیں یا ایسی جگہ ڈالیں جہاں پر بے ادبی نہ ہو۔

نقش درج ذیل ہے۔

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۳

یاقابض اقبض جمیع اثرات سحر و جادو و آسیب و نظر بد بحق یاقابض العجل العجل العجل الساعہ الساعہ الوحا الوحا الوحا

ترکیب نمبر:۸

جادو علوی ہو یا سفلی اس عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور کنوئیں کے پانی پر ۲۱ مرتبہ اس عزیمت کو پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر اسی پانی کو ۲۱ روز تک مریض کو صبح وشام پلاتے رہیں اور اس عزیمت کو ۲۱ مرتبہ سرسوں کے تیل پر دم کر کے رات کو مریض کے پورے بدن کی مالش کرتے رہیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفاء ہوگی۔ عزیمت یہ ہے۔

موسیٰ وہارون کی لاٹھی ٹوٹکا کرنے والے کی ٹوٹے پائی ساحر پڑے موت کی کھائی کعبہ کی نظر بیکار ہوا جادو کا اثر **بسم اللہ اللہ اکبر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

ترکیب نمبر:۹

سحر وجادو اتارنے کا ایک مجرب عمل لکھا جاتا ہے۔ ۱۴۱ اگربتیاں لیں اور ہرایک اگربتی پر وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کردم کریں اوراس آیت کا نقش بنا کرمریض کے گلے میں ڈال دیں۔ صبح وشام ایک اگربتی مریض کے سرہانے جلائیں اور ایک بوتل پانی پر مذکورہ آیت ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کردم کرکے رکھ لیں۔ جس وقت اگربتی جل کرختم ہوجائے اس وقت اس پانی کا ایک گھونٹ مریض کو پلادیں۔ اگربتی کے نیچے کوئی مٹی کا برتن رکھیں تاکہ راکھ محفوظ کی جاسکے۔ ۱۴۱ اگربتیاں ۲۰ دن میں ختم ہوجائیں گی، سب کی راکھ جمع کرکے رکھ لیں اور اکیسویں دن مریض غسل خانہ میں جاکراس راکھ کو اپنے پورے بدن پر ملے۔ پوشیدہ مقامات چھوڑدے۔ راکھ زیادہ سے زیادہ سینے اور دل پر لگائے۔ چند منٹ کے بعد غسل کرلے۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائیگی۔

نقش اس آیت کا یہ ہے۔

۷۸۶

۷۱۸	۷۲۲	۷۲۵	۷۱۱
۷۲۴	۷۱۲	۷۱۷	۷۲۳
۷۱۳	۷۲۷	۷۲۰	۷۱۶
۷۲۱	۷۱۵	۷۱۴	۷۲۶

یااللہ جل جلالہ بحرمۃ ایں نقش (بیماری کا نام) رفع شد

ترکیب نمبر:۱۰

(جادو سے حفاظت کا عمل)

بعد از نماز فجر اور بعد نماز عشاء حق تعالیٰ کا اسم صفاتی یَاقَابِضُ ۳۳ مرتبہ پڑھا کریں۔ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ کسی بھی طرح کا جادو خواہ علوی ہو یا سفلی آپ پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ چھوٹے بچوں پر آپ اس اسم کو ۳۳ مرتبہ پڑھ کردم کردیا کریں۔ اس طرح بچے بھی سحر کے برے اثرات سے انشاء اللہ محفوظ رہیں گے۔

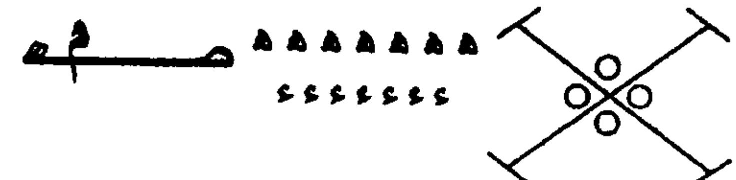
ترکیب نمبر:۱۱

(شفائے امراض کا نایاب نقش)

یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں اور گھول کر پلائیں۔ ہر قسم کے سحری وآسیبی وجسمانی امراض میں یہ تعویذ تیر بہدف ہے۔ سحر وجادو میں بے انتہا مجرب ہے۔ اگر کسی گھر میں ہروقت بیماری وپریشانی رہتی ہو تو یہی نقش لکھ کر دروازے کی چوکھٹ میں لگائیں جس کے نیچے سے سب آتے جاتے رہیں اور کچھ پلاتے رہیں۔ ایک دو دن میں سب اللہ کے حکم سے ٹھیک ہوجائے گا۔

یاکافی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یاشافی

۶ ط یابدوح	۱ ط یابدوح	۸ ط یابدوح
۷ ط یابدوح	۵ ط یابدوح	۳ ط یابدوح
۲ ط یابدوح	۹ ط یابدوح	۴ ط یابدوح



یانار کونی بردا وسلام یاشافی یاکافی یامعانی یاحافظ یاحفیظ یاسلام یادافع البلیات یادافع المصائب یادافع یابلدوح وننزل من القرآن ماھو شفاء ورحمة اللمومنین

ترکیب نمبر:۱۲

سات سچے موتی لیں۔ ہرایک موتی پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرکے بوتل میں ڈال دیں اوراس میں پانی بھردیں۔ یہ پانی مریض کو صبح وشام سات دن تک پلائیں۔ آٹھویں دن موتیوں میں سے ایک موتی کی انگوٹھی بنواکر مریض کو پہنادیں اور ۶ موتی الگ الگ کنوؤں میں ڈال دیں کنواں مسجد کا ہو تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات زائل ہوجائیں گے اور آئندہ جب تک یہ انگوٹھی انگلی میں رہے گی۔ جادو نہیں ہوسکے گا۔

ترکیب نمبر:۱۳

جس شخص کو آسیب کا اثر ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو فلیتہ بنا کر کورا چراغ لے کر جس میں پانی نہ لگا ہو۔ سرسوں کا خالص تیل لے کر اس فلیتے کو

فیہ پڑے اور روئی کے تیل میں بھگو کر روشن کریں۔ یہ چراغ جس فلیتہ سے روشن ہوگا اس کو مریض کے سرہانے رکھیں۔ چراغ کو اس طرح کسی چیز پر رکھیں تاکہ اس کی اونچائی اس پلنگ کے برابر ہی رہے۔ جس پر مریض لیٹا ہو۔ کوشش کرے کہ مریض تمام حاجات سے فارغ ہو کر بستر پر دراز ہو اس لئے کہ پھر بہتر یہ ہے کہ صبح تک مریض اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ عامل کو چاہئے کہ اس بات پر غور کرے کہ چراغ کی روشنی کس رنگ کی ہے۔ اگر دوران عمل فلیتہ بجھ جائے تو فوراً ہی اس کو روشن کردیا جائے۔ فلیتہ کا سرا جب جل جائے تو دیا سلائی سے اس کو اوپر کی طرف کرتا رہے۔ جب فلیتہ پورا جل جائے تو اس چراغ کو اٹھا کر بحفاظت کہیں رکھ دیں اور پھر اگلے دن اسی وقت پھر روشن کریں۔ اس طرح لگاتار تین دن تک ایسا کریں۔ جس وقت فلیتہ جلایا جائے تو گھر کے سب لوگ سو گئے ہوں۔ کمرے میں مریض ایک تیماردار اور عامل موجود ہوں۔ اس سے زائد افراد نہ ہوں۔ فلیتے کو ٦ کی طرف سے موڑنا شروع کریں اور ٨ کا ہندسہ اوپر کی طرف آئے اس نقش کو منگل کے دن مشتری یا زہرہ کی ساعت میں لکھیں اور دیکھتا رہے کہ پہلے دن چراغ کتنی دیر اور دوسرے دن اور تیسرے دن کتنی دیر تک روشن رہا۔ اگلے دن فلیتہ کا جلد جل جانا صحت کی علامت ہوگی۔ اگر مریض چت لیٹا رہے تو بہتر ہے ورنہ اس کو کروٹ سے بھی لٹا سکتے ہیں۔ اس فلیتے کو روشن ہوتے وقت مریض کو اس کا دیکھنا ضروری نہیں ہے۔

یہ عمل بے حد مجرب المجرب ہے اور بارہا کا آزمودہ ہے۔ نقش درج ذیل ہے۔

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

فرعون ، قارون ، ھامان ، شداد ، نمرود ، ابلیس علیھم اللعنة

واتباع ایشان اگر نگریزند سوختہ شوند

ترکیب نمبر:۱۴

ایسا مریض جس پر کوئی ذی روح مسلط ہو یا کسی چیز کے اثرات ہوں تو اس نقش کو لکھ کر فلیتہ بنا کر سرسوں کے تیل میں تر کر کے چراغ میں جلائیں نقش جلتے ہی انشاء اللہ اثرات زائل ہوجائیں گے۔ نقش درج ذیل ہے۔

۷۸۶

فرعون	قارون	ہامان	سعیان
نمرود	بے ایمان	ابلیس	بیداد
حدسو	بیداد	ہامان	کمیس الیمین
تریمن	ترابلیس	قارون	ترابلیس

ترکیب نمبر:۱۵

اس نقش کو لکھ کر فلیتہ بنا کر روغن زیتون میں جلائیں اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کی طرف دیکھے۔ انشاء اللہ آسیب جل کر راکھ ہوجائے گا۔ نقش درج ذیل ہے۔

۷۸۶

ہامان نمرود

قارون ابلیس

بحق سلیمان ابن داؤد یادافع

یادافع یادافع

شداد و فرعون

۸۸۸۳۴۴۴۳

ترکیب نمبر:۱۶

یہ نقش پنج تن پاک کا ہے۔ ایسے لوگ جو کسی بھی روحانی بیماری میں مبتلا ہوں ان کے لئے یہ نقش نہایت ہی کارآمد ہے۔ دو نقش لکھیں۔ ایک مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ ایک پینے کے لئے دیں۔

نقش درج ذیل ہے۔

۷۸۶

۱۳۸	۱۵۲	۱۴۸	۱۴۵
۱۴۹	۱۴۴	۱۳۹	۱۵۱
۱۴۳	۱۴۶	۱۵۴	۱۴۰
۱۵۳	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۷

حاضرات سورۂ جن کا تین روزہ عمل

منگل وبدھ وجمعرات کو تین روزے رکھیں۔ان تین دنوں میں بعد ازنمازعشاء سورۂ جن کوایک ہزار بار پڑھیں ۔ ہر روز ۳۳۳ مرتبہ پڑھیں اورآخری روز ۳۳۴ بار پڑھیں ۔اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔عمل پڑھنے سے قبل اپنے گرد حصار کرلیں۔دوران عمل پرہیز جلالی وجمالی کریں۔اس عمل کے لئے کمرہ علیحدہ ہو جہاں پر کسی دوسرے کا آنا جانا نہ ہو۔ان تین دنوں میں عامل کو چاہئے کہ وہ اس کمرے میں ہی رہے۔ لوگوں سے ہرگز نہ ملے اور کسی بھی نامحرم عورت کی نظر آپ پر نہیں پڑنی چاہئے۔عمل کے دوران اس گھر میں کوئی ایسی عورت نہ ہو جس کو ماہواری آرہی ہو۔ان تین دنوں میں کسی پرہیز گار مرد/عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھائیں۔عمل کا ایک وقت مقرر کرلیں جو وقت پہلے دن عمل پڑھنے کا مقرر کریں اس میں کمی بیشی نہیں ہونی چاہئے دوران عمل ذہن کو بالکل خالی رکھیں۔کسی قسم کا دنیاوی خیال نہ آنے پائے۔سورۂ جن کو زبانی یاد کرلیں تو بہتر ہے۔صحیح تلفظ اور الفاظ کی صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھیں تاکہ غلطی کا امکان نہ رہے۔

دوران عمل اگر کوئی ذی روح حاضر ہو تو اس سے بات چیت ہرگز نہ کریں۔اگر کوئی چیز دے تو مت لیں۔جب تک کہ عمل ختم نہ ہو۔آخری روز ایک مؤکل حاضر ہوگا اس کا قد کوتاہ اور ہاتھ لمبے لمبے ہوں گے۔مؤکل عامل کے سامنے آکر بیٹھ جائے گا اور سلام کرے گا۔اپنا دل مضبوط رکھیں کیونکہ اس کی ہیبت بہت سخت ہوگی۔یہ مسلمان جنات کا بادشاہ ہے۔حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے دست مبارک پر ایمان لایا ہے۔تین آدمی اس کی پشت پر کھڑے ہوں گے ۔ اگر عامل نے اپنے دل کو قابو میں رکھا تو کامیاب ہوگا اور اگر خوف کھایا تو سب واپس چلے جائیں گے اور عامل کا عمل برباد ہوجائے گا۔اس لئے لازم ہے کہ عامل اپنے دل کو مضبوط رکھے اور خوف ہرگز ہرگز نہ کھائے۔اس مؤکل کا نام ابویوسف ہے۔اس سے کہیں کہ ہمارا حق آپ پر واجب ہے۔ ہماری مدد کرنا آپ کا فرض ہے۔ انشاءاللہ وہ اپنے ساتھیوں کو حکم دے گا جو مثل بجلی کے وہ چیز لاکر عامل کے آگے ڈال دیں گے۔بس عامل کو اس پر قناعت کرنی چاہئے۔اس مؤکل کو بار بار طلب نہ کریں۔اشد ضرورت کے وقت اس کی حاضرات کریں۔

مشکل فوراً دور ہوجائے

اگر کوئی مشکل پیش آئے کوئی بیمار ہو یا کوئی بھی حاجت ہو تو یہ نفل نماز پڑھے، یہ نماز حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نابینا کو تعلیم فرمائی تھی جب انہوں نے یہ نماز پڑھی تو پڑھتے ہی بینا ہوگئے۔ اس کے لئے چاہئے کہ صاف ستھرے کپڑے پہنے خوب اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نفل نماز جس طرح پڑھی جاتی ہے پڑھے سلام پھیرنے کے بعد ذیل میں دی ہوئی دعا مانگے چاہئے کہ دُعا عربی میں مانگے اور صحت کے ساتھ یاد کر کے مانگے۔دُعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَسَّلُ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیَ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔

ترجمہ : ''یااللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیرے نبی محمد ﷺ کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ! میں حضور کے ذریعہ سے اپنے پروردگار عالم کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو، یااللہ! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

خونی وبادی بواسیر کا علاج

ہر طرح کی خونی و بادی بواسیر میں شفا حاصل کرنے کی غرض سے چند یوم تک بلا ناغہ دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح پڑھے دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فیل پڑھے جب نماز مکمل کر کے سلام پھیرے تو ستر مرتبہ یہ کہے۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ۔انشاءاللہ تعالیٰ بواسیر کے مرض سے نجات حاصل ہوگی۔

جواب حاضر ہے

۷ راگست ۲۰۰۶ء کو قدرتی طور پر جو تاریخ بنی وہ ۷۸۶ تھی۔ اس طرح ۶۔۸۔۷۔ کچھ لوگوں نے اس تاریخ کو بابرکت سمجھ کر اپنے کچھ کاموں کو اس تاریخ میں انجام دیا۔ کچھ لوگوں نے اس تاریخ کی اہمیت پر اخبارات کو مراسلے بھیجے اور کچھ لوگوں نے اس تاریخ کی مخالفت کرتے ہوئے ۷۸۶ پر بھی لے دے کی۔ اسی طرح کی لے دے ایک صاحب نے نئی دہلی سے بھی کی ہے، جن کا نام کمال گنوری ہے۔ انہوں نے اپنا سینہ پھلا کر اس طرح ۷۸۶ کی مخالفت کی ہے جیسے یہ عقل کل کے مالک ہوں اور جیسے ان کا علم تمام علماء حق سے زیادہ وسیع ہو۔ حالانکہ ان کے مراسلے میں کئی غلطیاں قابل گرفت ہیں جو انکی کم عملی اور نادانی کی آئینہ دار ہیں انہوں نے سینہ پھلا کر فرمایا ہے کہ ۷۸۶ کی حمایت کرنیوالے جواب دیں۔

یہ بے چارے یہ سمجھتے ہوں گے کہ اس دنیا میں سب بہرے اندھے گونگے بستے ہیں اور سب لوگ ان کی اکڑفوں کے سامنے اپنا سر اشرف جھکا دیں گے اور ان کے سامنے نیت باندھ کر کھڑے ہو جائیں گے انہیں کیا معلوم کہ جس طرح کا علم اور عقیدہ ان کے دامن میں ہے اس طرح کے علم اور عقیدے کو ارباب علم وفہم کو نظر بھر کر دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے لیکن چونکہ انہوں نے پوری اکڑ کے ساتھ فرمایا ہے کہ جواب دو۔ اس لئے جواب حاضر ہے۔ پہلے قارئین روزنامہ راشٹریہ سہارا میں چھپے ہوئے دو مراسلوں پر نظر ڈال لینا ایک ۷۸۶ کی حمایت میں اور ایک ۷۸۶ کی مخالفت میں۔ اس کے بعد طلسماتی دنیا کے مختلف شماروں میں چھپے ہوئے سوالات وجوابات کو پڑھیں اور پھر ہمارا وہ جواب پڑھیں جو کمال صاحب کے مراسلے کا جواب ہے۔ ہمیں امید ہے کہ انصاف پسند قارئین خود ہی اندازہ کریں گے کہ ۷۸۶ کی مخالفت وموافقت کرنے والوں میں سے کس کی بات صحیح ہے کس کی غلط اور کون عقل مند ہے اور کون عقل سے پیدل۔

(ح،ہ)

۷۸۶ لکھنا صحیح اور درست ہے

مکرمی!

۹ راگست کو مؤقر روزنامہ راشٹریہ سہارا میں ایک مراسلہ بہ عنوان "۷۸۶ علم جفر کا کھیل" شائع ہوا تھا جس میں مراسلہ نگار نے ۷۸۶ کو جاہلانہ طریقہ اور کھلا شرک قرار دیا تھا۔ اس کے جواب میں مولانا شمیم اختر، شعبۂ تقابل ادیان جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے ایک مراسلہ بھیجا تھا جس میں انہوں نے مراسلہ نگار کی غلط فہمی کو دور کیا تھا اور ۷۸۶ کو تقریر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کیا تھا اور اس کو طریقۂ اسلاف قرار دیا تھا، مگر آپ نے اس مراسلہ کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا، آخر کیوں؟

میں نہیں سمجھتا کہ آپ تنگ نظری کے شکار ہیں اور آپ سے ایسی توقع بھی نہیں کی جاسکتی ہے، کیونکہ سبھی کو معلوم ہے کہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے جس میں ہر مذہب وملت کے لوگ بستے ہیں اور ہر ایک کو اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے تحریر وتقریر کی مکمل آزادی حاصل ہے۔ پھر اس مراسلے کو شائع کرنے سے کونسی چیز مانع ہوئی، سمجھ سے بالاتر ہے۔ ایسے مضامین شائع کرنے سے اگر آپ معذور ہیں تو پھر اس سے پہلے والا

مراسلہ بھی شائع نہ ہونا چاہئے تھا، جس سے مسلمانوں کی ہتک ہوئی ہے۔

لہٰذا آپ سے اپیل ہے کہ مولانا موصوف کا مراسلہ ضرور شائع کیجئے تاکہ یہ مسئلہ حقائق کے اجالے میں آسکے اور لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہوں۔

۷۸۶ بہ قاعدۂ جمل ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کا عدد ہے جس کو ہر دور کے مشائخ وعلماء نے مانا ہے اور اسی پر مسلمانوں کا عمل بھی ہے اور جس چیز کو مسلمان بہتر سمجھیں وہ بہتر ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے: **مارآہ المؤمنین حسنا فھو عنداللہ حسن** '' پھر یہ نہ تو بدعت ہے نہ تو شرک، تاریخ سے واقفیت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما جیسی مسلم الثبوت شخصیتیں تعویذ لکھا کرتی تھیں اور اس میں صرف اعداد لکھنے پر اکتفا فرماتی تھیں۔ اگر حروف کے اعداد کا کچھ اعتبار اور اثر نہ ہوتا تو پھر یہ حضرات ایسا کیوں کرتے۔ معلوم ہوا کہ علم ابجد سے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سے ۷۸۶ کا عدد نکال کر لکھنا صحیح اور درست ہے۔

سفر احمد اعظمی

ملت نگر، مبارک پور اعظم گڑھ

(روزنامہ راشٹریہ سہارا اشاعت ۱۹؍اگست ۲۰۰۶ء)

۷۸۶ کی حمایت کرنے والے جواب دیں

مکرمی!

۱۹؍اگست کو ایک چھوٹا سا مراسلہ بعنوان ۷۸۶ لکھنا صحیح اور درست ہے، نظر نواز ہوا۔ مراسلہ نگار کا خیال ہے کہ ''مولانا شمیم اختر نے اپنے مراسلے (جو کہ راشٹریہ سہارا میں شائع نہیں ہوا) میں ۷۸۶ کو تقریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کیا تھا۔ معلوم نہیں موصوف نے مصطلح الحدیث کی کوئی کتاب پڑھی ہے یا نہیں کہ تقریر رسول اللہ کا مطلب سمجھ لیتے۔ 'تقریر رسول کا مطلب ہے کہ آپؐ کے زمانے میں کوئی کام ہوا ہو جس کا آپ کو علم ہو اور آپ نے اس پر خاموشی اختیار کی ہو۔ ناگواری کا اظہار نہ کیا ہو تو کیا آپؐ کے زمانے میں ۷۸۶ لکھنے کا رواج تھا؟ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آیات قرآن کے نمبرات نکالنے کی بدعت خیر القرون سے بھی بہت دور کی ایجاد ہے۔ پھر تقریر رسول کا کیا مطلب ہے؟ سمجھ سے بالاتر ہے۔ مراسلہ میں ایک حدیث بھی پیش کی گئی ہے۔ **مارآہ المؤمنین**، جو کہ غلط ہے صحیح **مارآہ المؤمنون** ہے۔ اگر یہ کمپوزنگ کی غلطی نہیں ہے تو اس سے موصوف کی علمی لیاقت، حدیث میں عدم دلچسپی اور نحوی قواعد سے ناواقفیت کی بھی پول کھل جاتی ہے۔

آگے لکھتے ہیں کہ ۷۸۶ کو ہر دور کے علماء ومشائخ نے مانا ہے ان کا یہ دعویٰ بھی محل نظر اور قابل گرفت ہے۔ نیز ثبوت میں شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے تعویذ لکھنے اور ان میں اعداد لکھنے کی بات کہی ہے۔ ہائے دلائل کا ہلکاپن کہ قرآن وحدیث سے کوئی صریح نص پیش نہ کرسکے کیونکہ عہد نبوی میں غیر مسلم بادشاہوں تک کو جو خطوط لکھے گئے ان کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوتی ہے نہ کہ ۷۸۶ سے۔

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

اعدائے اسلام کی سعی یہ ہے کہ قرآن کو بدل دیا جائے۔ بعض اپنوں نے حروف قرآن کو اعداد سے بدل کر ان کی یہ مشکل آسان کردی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶، لفظ محمد کی جگہ ۹۲ یا قرآن کی کسی بھی آیت کی جگہ اس کے اعداد لکھنا دراصل اس کو بدل دینے کے مترادف ہے اور شریعت کی کھلی توہین ہے۔ کیا ۷۸۶ کی حمایت کرنے والے مفتیان کرام سے یہ پوچھنے کی گستاخی کرسکتا ہوں کہ فرمائیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے اور لکھنے سے جو ثواب ملتا ہے کیا ۷۸۶ لکھنے سے بھی وہ ثواب حاصل ہوگا؟

کمال گنوری

جامعہ اسلامیہ سنابل، ابوالفضل انکلیو، نئی دہلی

(روزنامہ راشٹریہ سہارا، ۲۱؍اگست ۲۰۰۶ء)

۷۸۶ کا مسئلہ

سوال از: ظہیر احمد ________ بستی۔

عرض تحریر یہ ہے کہ چند جماعت والے لوگ مثلاً جماعت اسلامی واہل حدیث حضرات یہ سوال کرتے ہیں کہ ۷۸۶ لکھنا درست نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ بسم اللہ کی توہین ہے کیونکہ اہل ہنود کے پیشوا ہری کرشنا کا بھی عدد یہی آتا ہے۔ لہٰذا آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ مفصل جواب سے نوازیں اور رسالے کے اندر بھی جگہ عنایت فرمائیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں، ذرہ نوازی ہوگی۔

جواب

بعض لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ بعض معاملات میں تو بڑے حساس نظر آتے ہیں اور بعض امور میں بالکل بے حس بن جاتے ہیں۔ اسی طرح

کے لوگوں میں وہ حضرات بھی شامل ہیں جن کا ذکر خیر آپ نے کیا ہے۔ ہم نے ایسے اہل حدیث بھی دیکھے ہیں کہ جو کسی کی مانتے ہی نہیں۔ یہ لوگ اپنے نفس کے مقلد ہیں اور خوش گمانی یہ ہے کہ ہم حدیث کے پیروکار ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے کئی طریقے ایسے ہیں جو سنت سے متصادم ہیں لیکن وہ انہیں سنت ہی سمجھ کر اپنے گلے کا ہار بنائے ہوئے ہیں۔ اور جماعت اسلامی والوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ داڑھی کٹواتے بھی ہیں اور منڈواتے بھی ہیں۔ انہیں یہاں یہود اور ہندوں سے مشابہت کا احساس نہیں ہوتا ان لوگوں کو عیسائیوں والا لباس پہن کر عیسائیوں سے مناسبت پیدا ہوجانے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا لیکن جب کوئی ۷۸۶ لکھتا ہے تو انہیں ہندوں سے مشابہت کی بو آنے لگتی ہے کیونکہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے اعداد بھی ہیں، واری جہالت تیرا ہی آسرا!

ہمیں یہ بات تسلیم کہ ۷۸۶ صرف بسم اللہ ہی کے اعداد نہیں بلکہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے بھی اعداد ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیں ہرگز ہرگز تسلیم نہیں ہے کہ کوئی بھی مسلمان ۷۸۶ لکھتے وقت ہرے کرشنا کی نیت کرتا ہو۔ ہر صاحب ایمان آدمی جب ۷۸۶ لکھتا ہے تو اس کے ذہن میں بسم اللہ کا تصور کارفرما ہوتا ہے۔

جس شریعت میں اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہو اس شریعت کے ماننے والے جب ایسی نادانی کی باتیں کرتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔ اہل علم اس بات سے واقف ہیں کہ کسی خط، کسی کتاب یا تحریر کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا واجب ہے لکھنا واجب نہیں ہے۔ اب جو بھی شخص ۷۸۶ لکھتا ہے وہ بسم اللہ ہی کی نیت اور تصور سے لکھتا ہے اس لئے اس کا ۷۸۶ لکھنا بسم اللہ ہی کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ ان اعداد سے وہ چیز مراد نہیں لی جاتی جو معترضین کے دل ودماغ میں ہے۔

دور قدیم میں یہ دستور تھا کہ جہاں حاشیئے کا مضمون ختم ہوتا، وہاں ۱۲ لکھ دیا جاتا تھا۔ اور اس سے مراد حد ہوا کرتی تھی کہ حاشیہ یہاں ختم ہے۔ حد کے اعداد بھی ۱۲ ہی ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں نرالے قسم کے فلسفی موجود نہیں تھے، اس لئے کسی نے کبھی یہ بھی نہیں کہا کہ ۱۲ لکھنا حد کے قائم مقام نہیں ہے۔ موجودہ دور عقل پرستی اور من مانیوں کا دور ہے۔ ہر شخص نے اپنا معیار اپنی عقل ہی کو بنا رکھا ہے۔ بس جو بات اپنی عقل میں آجاتی ہے وہ درست، اور جو بات اپنی تولہ بھر عقل میں نہ سمائے وہ نادرست۔

پھر جن حضرات کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ تو ماشاء اللہ میدانِ کارزار میں بے لگامی کے شہسوار ہیں وہ کہاں کسی کی سنتے ہیں اور مانتے ہیں۔ اس لئے انہیں سمجھانے کی آپ کوشش نہ کریں۔ آپ اپنے ذہنی خلجان کو دور کرلیں اور یہ یقین کرلیں اعمال کا دارومدار قطعی طور پر نیتوں پر ہے۔ اگر آپ "باسمہ" لکھ کر بسم اللہ مراد لیں گے تب بھی آپ حق بجانب ہوں گے اور اگر ۷۸۶ لکھ کر بسم اللہ مراد لیں گے تب بھی آپ حق بجانب ہوں گے۔

ہمارا مذہب یہ کہتا ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ جس شخص نے ہجرت کی اللہ اور رسولؐ کے لئے اس کی ہجرت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے سمجھی جائے گی اور جس شخص نے ہجرت کی کسی عورت سے نکاح کے لئے یا دنیا حاصل کرنے کے لئے اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لئے تصور کی جائے گی۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عمل ایک ہی ہوتا ہے لیکن نیت مختلف ہوتی ہے۔ اس صورت میں وہی عمل قابل اعتبار ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے ہو۔ جو مذہب نیت کو بنیادی حیثیت دیتا ہو اس مذہب کے دعویداروں کا حال یہ ہے کہ وہ ۷۸۶ کے معمولی سے مسئلے میں بری طرح الجھے ہوئے ہیں اور ایک ذرا سی بات ان کی عقل شریف میں نہیں آتی۔ ایک ہی عدد کسی جگہ مبارک سمجھا جاتا ہے اور کسی جگہ غیر مبارک، مثلاً ہم حرف "الف" کا احترام اس لئے کرتے ہیں کہ وہ "اللہ" کے شروع میں آتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ الف قابل احترام ہرگز نہیں ہے کیونکہ الف تو ابلیس کے شروع میں ہے تو بتائیے ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا رائے قائم کریں گے؟ جو رائے آپ اس شخص کے بارے میں قائم کریں گے بس وہی رائے ان حضرات کے بارے میں بھی قائم کریں جو از راہ نادانی ۷۸۶ پر تبرے بازی کرتے نظر آتے ہیں اور نادان ہوتے ہوئے خود کو عقل کل سمجھ کر خوش بخوش ہیں اور اعتراضات کی جگالی کرکے نت نئے فتنے پھیلانے میں مصروف عمل ہیں۔

بحث ۷۸۶ کی

سوال از: عبدالمجید اینگل ــــــــــ بنگلور۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا۔ کہ ایک قاری سے ماہ جولائی ۱۹۹۶ء صفحہ: ۴۴، اور ۴۵ کی طلسماتی دنیا کی زیراکس کاپی پڑھنے کو ملی جس میں "مسئلہ ۷۸۶ کا" کے زیر عنوان ایک سوال کا تفصیلی جواب شائع ہوا ہے۔ لہٰذا اسی موضوع پر مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۶ء کے روزنامہ سالار میں مولانا غوثوی شاہ صاحب کا ایک مضمون شائع کرتے ہوئے ادارہ سالار نے قارئین سے اپنی معلومات طلب کی تھی۔ مولانا غوثوی شاہ صاحب کا مضمون اور اس پر

قارئین سالار کے خطوط کی زیراکس کاپیاں اسی خط کے ہمراہ روانہ کررہاہوں۔ اگرآپ مناسب سمجھیں تو طلسماتی دنیا میں مزید روشنی ڈالیں تاکہ عام مسلمان وسوسے کا شکار نہ رہیں۔

جواب

اس موضوع پر ہم دوتین مرتبہ مدلل گفتگو کرچکے ہیں اور دلائل براہین سے یہ ثابت کرچکے ہیں کہ بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے میں قطعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

بالعموم اس ۷۸۶ پر معترض وہ حضرات ہیں جوخود کو"اہل حدیث" کہتے ہیں اوران کا حال یہ ہے کہ صرف بولنا جانتے ہیں۔ کسی کی بات سننے کے عادی نہیں ہیں۔

حق تعالیٰ نے ہر انسان کوایک زبان اور دوکان اس لئے عطا کئے تھے کہ انسان جتنا بولے اس سے دگنا سننے کے لئے تیار رہے۔ لیکن ہمارے اہل حدیث بھائیوں کا حال یہ ہے کہ یہ صرف زبان کا استعمال کرتے ہیں اور کانوں پر قفل چڑھالیتے ہیں۔

مسئلہ صرف ۷۸۶ ہی کا نہیں ہے اور بھی بہت سارے مسائل ایسے ہیں جن میں اہل حدیث نے اپنی لائن اپنی مرضی سے الگ تھلگ بنائی ہے اور اپنی عقل کی تقلید کرکے اس امت کے لئے نئے نئے مسائل پیدا کئے ہیں۔

آپ نے مولانا غوثوی شاہ صاحب کی جوعبارت نقل کی ہے وہ اپنی جگہ مکمل اور مدلل ہے۔اس کے بعد اس موضوع پر مزید خامہ فرسائی خواہ مخواہ کی بحث میں پڑنا ہے۔

مولانا ارشاد فرماتے ہیں۔

"مشہور مفسر اورکئی کتابوں کے مصنف حضرت جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے تفسیر جلالین میں بسم اللہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بسم اللہ لکھنے میں بے ادبی کا احتمال ہوتو علمائے سلف کی نقائل کی وجہ سے اس کے اعداد ۷۸۶ پر اکتفا کرنا باعث برکت ہے۔"

حضرت مولانا کا یہ ارشاد بیان بھی ہے اور بجائے خود دلیل بھی۔ صاحب تفسیر جلالین کی منقولہ عبارت سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ ۷۸۶ پر علماء سلف کا عمل رہا ہے اوراس کو بربنائے مصلحت اختیار کیا گیا ہے لیکن ظاہر ہے کہ علامہ سیوطیؒ کی بات اہل حدیث کیوں ماننے لگے۔ کیونکہ ان ہی علامہ سیوطیؒ نے اسی جلالین کے حاشیہ پر یہ بھی تو لکھا ہے کہ ہر بچہ ماں کے پیٹ سے مقلد پیدا ہوتا ہے۔ اگر اہل حدیث ۷۸۶ والی بات مانیں گے تو انہیں علامہ کی دوسری بات بھی تسلیم کرنی پڑے گی۔ اس لئے انہیں عافیت اسی میں نظر آتی ہے کہ جلالین شریف کے مؤلف کی باتوں پرکان نہ دھرے جائیں۔

آپ نے اپنا جوخط سالار میں چھپوایا ہے اس کے بعض پیرگراف محل نظر ہیں۔ آپ نے لکھتے ہیں۔

"کہ ۲۵ سال پہلے میں خود بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بجائے ۷۸۶ کا ہندسہ لکھا کرتا تھا۔ دوران مطالعہ کسی اخبار یارسالے میں بسم اللہ کے بجائے ۷۸۶ کی مدلل بحث سے ثابت کیا گیا تھا کہ ۷۸۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا بدل نہیں ہوسکتا۔ اس وقت سے میں نے ۷۸۶ کا ہندسہ ترک کرکے پوری بسم اللہ لکھنے کا عادی بن گیا۔

آپ نے جن دلائل سے متاثر ہوکر اپنا موقف بدلا تھا۔ ان دلائل کو نقل کرنا چاہئے تھا تاکہ دوسرے قارئین بھی ان دلائل سے مستفیض ہوسکتے اور ہم جیسے لوگوں کو بھی عبرت حاصل ہوجاتی۔ جو بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کو غلط نہیں سمجھتے۔

چند سطور کے بعد آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے۔

اکثر وبیشتر مسلم گھرانوں کی دیواروں پر دکانوں، کارخانوں اور گاڑیوں وغیرہ پر ۷۸۶ لکھا دیکھا جاسکتا ہے۔ اب اسے عام لوگوں کو پڑھا کر دیکھا جائے تو کوئی سات، آٹھ، چھ کہے گا تو کوئی سات سو چھیاسی۔ اس بنا پر بسم اللہ کا مقصد کہاں پورا ہوا۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ عام جگہوں پر ۷۸۶ لکھا ہی نہ جائے۔

اس عبارت میں آپ کی دلیل بڑی طفلانہ ہے۔ اپنی زندگی میں آپ کی زبان سے ہم پہلی بار یہ سن رہے ہیں کہ کوئی مسلمان سات سو چھیاسی کو سات آٹھ چھ بھی پڑھ سکتا ہے۔ یہ دلیل نہیں یہ صرف خیالی پلاؤ ہے اوراس پلاؤ کو کوئی بھی صاحب عقل ہضم نہیں کرسکتا۔ حق یہ ہے کہ سات سو چھیاسی اس درجہ معروف ومشہور ہوچکا ہے کہ جو مسلمان اکائی اور دہائی کے کسی بھی ہندسے اور گنتی سے واقف نہ ہو۔ وہ بھی سات سو چھیاسی کو سات چھیاسی ہی پڑھتا ہے اور بسم اللہ سمجھ کراس کا احترام کرتا ہے اور جہاں تک کسی بھی ہندسے یا لفظ کو غلط پڑھنے کا معاملہ ہے تو اس میں اصلاح جاہلوں کی ہونی چاہئے نہ یہ کہ ہم عبارت ہی لکھنا چھوڑدیں۔

بسم اللہ کی جگہ"باسمہ تعالیٰ" لکھنے کا بھی معمول ہے۔ اب اگر ارباب جہالت باسمہ تعالیٰ کو باساہ تعالیٰ پڑھنے لگیں تو آپ کا یہ مشورہ دینا

کہ باسمہ تعالیٰ نہ لکھنا ہی مناسب ہے۔ کہاں کی دانش مندی ہے۔

آپ کے خط کا آخری پیراگراف خود آپ کے خلاف جاتا ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔

''بے شک حدیث میں آیا ہے کہ ہر بڑے کام کو اللہ کے نام سے شروع کرنا چاہئے۔ جو بڑا کام اللہ کے نام کے بغیر کیا جائے گا اس میں نقص بھی رہے گا اور بے برکتی بھی۔ لہٰذا یہ کہنا غلط ہوگا کہ جس کتاب یا خط کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ مرقوم نہیں ہیں وہ کتاب ناقص اور بے برکت ہوگی۔ مقصد صرف یہ ہے کہ ہر کام کو شروع کرتے وقت ہمیں اس بات کا احساس رہنا چاہئے کہ اللہ کی مدد کے بغیر یہ کام مکمل نہیں ہوسکتا۔''

آپ نے بجا فرمایا ہے، مضمون یا کتاب لکھتے وقت بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ لکھنا ضروری نہیں ہے اور ۷۸۶ لکھنا اس بات کی علامت ہے کہ لکھنے والے کے ذہن میں مضمون شروع کرتے وقت اللہ کے نام کا تصور موجود ہے۔

دوسرے صاحب جنہوں نے سالار کو خط روانہ کیا ہے۔ اے محمد صالح امبابی الگ ہیں۔ اس نام میں کئی جزو نا قابل فہم ہیں لیکن ہم نے انہیں جوں کا توں نقل کر دیا ہے۔ ان صاحب نے اپنے مکتوب میں علامہ سیوطیؒ کی بات کو تسلیم بھی کیا۔ اس کو حسن تاویل بھی بتایا اور اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا۔

''ایک بسم اللہ والی آیت ہی کیا اگر اس کا دروازہ کھول دیا گیا تو پورا قرآن ہی ''علم الاعداد'' بن جائے گا اور ہوسکتا ہے اس سے ایک نیا فتنہ برپا ہو جائے اور اللہ زمین پر فتنہ وفساد کو پسند نہیں کرتا۔''

لاحول ولاقوۃ، کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑہ، ایک طرف تو علامہ سیوطیؒ کی بات کو تسلیم کر رہے ہیں اس کو اچھی تاویل بتا رہے ہیں۔ دوسری طرف اس اندیشے کا اظہار کر رہے ہیں کہ اس نئی چیز سے فتنہ وفساد کا دروازہ کھل جائے حالانکہ فتنہ وفساد کا دروازہ تو وہ لوگ کھول رہے ہیں جو ۷۸۶ پر تبرے بازی کر رہے ہیں۔

تعویذات میں عرصہ دراز سے اعداد کا سلسلہ اس امت میں چل رہا ہے لیکن الحمد للہ کوئی فتنے کا دروازہ نہیں کھلا۔ اب کچھ جیالے ایسے پیدا ہوگئے ہیں جو ان اعداد کی مخالفت کو جہاد فی سبیل اللہ سمجھ رہے ہیں اور درحقیقت یہی لوگ امت میں فتنہ وفساد کی داغ بیل ڈال رہے ہیں اور یہی لوگ اصلاً مفسدین کا مصداق ہیں۔ کیونکہ امت کے صلحاء نے آیات کے متبادل اعداد کو نہ صرف حق مانا ہے بلکہ خود اس طریقے کو اپنایا بھی ہے۔ اس طریقے کو بدعت کہنا، بدعت حسنہ کہنا یا بدعت ضالہ کہنا اس بات کی علامت ہے کہ صاحب قلم سنت وبدعت کے مفہوم سے واقف نہیں ہے۔

آپ نے ایک مکتوب عبدالستار ملک عمری صاحب کا بھی روانہ کیا ہے۔ جو کسی اہل حدیث تنظیم کے آفس سکریٹری بھی ہیں، ان کو مطمئن کرنا مشکل ہوگا۔ کیونکہ یہ لوگ کسی دلیل سے مطمئن ہونا نہیں چاہتے۔ ایسے لوگ جب کسی چیز کے مخالف ہو جاتے ہیں تو زندگی کی آخری سانسوں تک اس کے مخالف ہی رہتے ہیں تو پھر ہمیں ہی کیا غرض ہے کہ ان کو سمجھانے کی کوشش میں اپنا وقت ضائع کریں۔ لیکن مسئلہ ان کی ذات کا نہیں ہے۔ مسئلہ تو ان حضرات قارئین کا ہے جو ان کے مضامین پڑھ کر بے چارے پریشان ہو جاتے ہیں۔ ان حضرات کی تسلی کے لئے اس طرح کے موضوعات پر ہمیں قلم اٹھانا پڑتا ہے۔

عمری صاحب فرماتے ہیں۔

درحقیقت یہ ہرگز بسم اللہ کا بدل یا قائم مقام یا مترادف نہیں۔ یہ کسی بھی طرح بسم اللہ کا ہم معنی یا ہم مضمون نہیں۔ بلکہ محض عدد ہے۔ کیونکہ ۷۸۶ کا اطلاق تو کسی چیز پر بھی کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ۷۸۶ ظرف شراب، جڑی بوٹیاں وغیرہ اچھے ہوں یا بری حرام ہوں یا حلال۔ یہ کسی صورت میں بسم اللہ کا مساوی کا حق گزار نہیں۔''

عمری صاحب کے اس جملے میں اردو کی جو غلطیاں ہیں انہیں نظر انداز کر کے یہ عرض ہے کہ عمری صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہئے دین اسلام میں حرکات وافعال کا دارومدار نیت پر ہے اور جب یہ اصول طے شدہ ہے کہ اصل چیز نیت ہی ہے تو پھر کسی بھی ۷۸۶ لکھنے والے پر جو بسم اللہ کی نیت سے لکھ رہا ہے۔ یہ الزام لگانا کہ وہ ۷۸۶ لکھ کر ظرف شراب اور وغیرہ وغیرہ کچھ اور مراد لے رہا ہے، افسوسناک قسم کی جہالت ہے۔ ہمارے علاقے میں عبدالستار نام کا ایک شخص حد سے زیادہ آوارہ اور بدمعاش ہے، لوٹ مار کرنا اور فتنہ وفساد برپا کرنا اس کا محبوب مشغلہ ہے۔ ہم جب بھی قلم سے اس کا نام لکھیں گے تو ہمیں خود کراہیت ہوگی۔ اور جب عمری صاحب کا نام عبدالستار لکھیں گے تو ہمیں کسی بھی طرح کی کراہیت نہیں ہوگی بلکہ قلم ادب واحترام کا اظہار کرے گا، محض اس بنا پر کہ دونوں ''عبدالستار'' ایک جیسے نہیں ہیں نہ جانے اس دنیا میں کتنے محمد نامی مسلمان غلط روش اختیار کئے ہوئے ہیں اور انہیں صاحب ایمان لوگ برا بھلا بھی کہتے ہیں لیکن اس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک پر کیا آنچ آسکتی ہے؟ ''اسم محمد''

کا تقدس تو بہر حال برقرار ہے اسی طرح اگر کسی اور چیز کے اعداد بھی ۷۸۶ ہوجاتے ہیں تو اس سے بسم اللہ والے ۷۸۶ کی پاکیزگی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ہم نے ابھی تک کوئی ایسا مسلمان نہیں دیکھا کہ جو ۷۸۶ لکھتے وقت بسم اللہ کے ماسوا کوئی اور تصور کرتا ہو تو پھر ۷۸۶ لکھتے وقت کسی اچھی بری چیز کا اطلاق کیسے ہوگا؟ جبکہ لکھنے والے کی نیت ہی بسم اللہ لکھنے کی ہے نہ کہ ظرف شراب کی۔ ظرف شراب کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہوتے۔ جب عمری صاحب کو اعتراض ہی کرنا تھا تو ایسی گالی تلاش کرتے جس کے اعداد ۷۸۶ کے برابر ہوں۔ جب انہیں علم الاعداد کی کچھ خبر ہی نہیں ہے تو اس موضوع پر قلم اٹھانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

عمری صاحب نے اپنے مکتوب میں ایک ایسی بات بھی لکھی ہے کہ جسے پڑھ کر ان کے علم وعقل کا کل جغرافیہ ہمارے سمجھ میں آچکا ہے۔

وہ فرماتے ہیں۔

قارئین کرام کو بخوبی معلوم ہے کہ کس طرح بعض رسوائے عام جرائم پیشہ تنظیموں میں کارگزار کے ناموں کے بجائے نمبر مقرر کئے جاتے ہیں اور ان کو ان ہی سے پکارا جاتا ہے جو لوگ ۷۸۶ کو بسم اللہ کا بدل قرار دیتے ہیں وہ ایسی بے ادبی کے مرتکب ہیں کہ ایک سچا مسلمان کبھی ایسی گستاخی نہیں کرسکتا۔

عمری صاحب نے یہاں کھل کر بات نہیں کی۔ ان کی مراد نمبر دو کے لوگوں میں چار سو بیس لوگوں سے ہے۔ بلاشبہ چار سو بیس ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو حد سے زیادہ دھوکے باز ہوں۔ اگر آپ کسی اچھے انسان کو چار سو بیس کہہ دیں یا مثلاً عبدالستار عمری صاحب کو چار سو بیس کہہ دیں تو ان کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھے گا۔ جب کہ چار سو بیس اعداد کا اطلاق تو کسی جڑی بوٹی یا اچھی چیز پر بھی ہوسکتا ہے پھر طیش کھانے کی کیا ضرورت ہے۔ ظاہر ہے کہ طیش اس بنا پر آتا ہے کہ بالعموم چار سو بیس فریبی آدمی کے لئے بولا جاتا ہے اور اس درجہ بولا جاتا ہے کہ اس سلسلے میں کسی وضاحت اور تفہیم کی ضرورت نہیں۔ کسی کو بھی آپ چار سو بیس کہہ لیجئے۔ اس کا پارہ چڑھ جائے گا حالانکہ گالی نہیں دے رہے ہیں بلکہ ایک ہندسہ زبان سے خارج کررہے ہیں۔

حیرتناک بات ہے کہ عبدالستار عمری جیسے حضرات کو چار سو بیس اور دوسرے نمبروں کی عمومیت تو تسلیم ہے لیکن ۷۸۶ کی عمومیت تسلیم نہیں۔

عبدالستار صاحب کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ ۷۸۶، ۶۶ اور ۹۲ جو اعداد دیئے گئے ہیں وہ ازراہ احترام ہیں، ازراہ تحقیر نہیں ہیں۔ جو لوگ ان اعداد کی تضحیک اڑاتے ہیں۔ گستاخ اور بے ادب وہ ہیں نہ کہ وہ جو ان کا احترام محض اس بنا پر کرتے ہیں کہ انہیں ایک طرح کی نسبت حاصل ہے۔ نسبت وہ چیز ہے جو ایک غیر مقدس چیز کو بھی مقدس بنادیتی ہے، کسی کافر ومشرک انسان کے بھٹے میں سے اینٹ آکر جب کسی مسجد کی دیوار میں لگ جاتی ہے تو اس کو ایک طرح کی نسبت حاصل ہوجاتی ہے اور اسی بھٹے کی اینٹیں جب کسی شراب خانے یا بت خانے کی دیواروں میں جا لگتی ہیں تو قطعاً قابل احترام نہیں ہوتیں کیونکہ انہیں بری چیز سے منسوب کردیا گیا ہے اسی طرح اعداد کا معاملہ ہے جب یہ کسی بری چیز سے منسوب ہوں گے تو ناقابل احترام ہوں گے اور جب کسی اچھی چیز یا اچھے نام سے منسوب ہوں گے تو بلاشبہ قابل احترام ہوں گے۔

حروف تہجی کے ۲۸ حروف سے اچھے کلمات بھی بنتے ہیں اور برے کلمات بھی۔ ان ہی حروف سے شیاطین کے نام بھی بنتے ہیں اور اسماء الٰہی کے بھی۔ یہی حروف کہیں قابل احترام ہوتے ہیں اور کہیں ناقابل احترام۔ ہ جب ہامان کے شروع میں آتی ہے تو قابل نفرت ہوتی ہے لیکن جب ہادی کے شروع میں آتی ہے تو قابل احترام ہوتی ہے۔ الف جب ابلیس کے نام سے جڑتا ہے تو اسے عزت نہیں ملتی لیکن جب یہی الف اللہ کے شروع میں جڑتا ہے تو اس کو عظمت کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اسی ۷۸۶ کے اعداد جب بسم اللہ کا تصور دیتے ہیں تو قابل عزت ہوتے ہیں اور جب ان اعداد سے کوئی بری چیز بنتی ہے تو ان کی وقعت نہیں ہوتی۔

عمری صاحب نے اپنے اسی خط میں یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں بلکہ ۸۰۵ ہیں۔ عمری صاحب ظاہر ہے کہ علم الاعداد سے نابلد ہیں وہ کیسے اعداد نکال سکیں گے۔ غالباً انہوں نے کسی سے سن لیا ہوگا کہ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں بلکہ ۸۰۵ ہیں۔ اس سے پہلے اہل حدیث ہی کے حلقوں میں سے کسی ارسطو نے یہ اعتراض کیا تھا کہ بسم اللہ کے عدد ۷۸۶ ہیں لیکن ہرے کرشنا کے بھی عدد ۷۸۶ ہی ہیں۔ گویا کہ ابھی آپس میں یہ طے نہیں پایا ہے کہ حملہ کس طرح کریں۔ ہر شخص اپنی اپنی بساط عقل کے اعتبار سے بول رہا ہے اور اندھیرے میں تیر چلا رہا ہے۔ ہم بسم اللہ کے اعداد نقل کررہے ہیں۔ ان کا ٹوٹل کرکے دیکھ لیں، ۷۸۶ ہی ہے۔

ب	۲	ال	۳۱	ال	۳۱
س	۶۰	رح	۲۰۸	رح	۲۰۸
م	۴۰	م	۴۰	ی	۱۰
اللہ	۶۶	ن	۵۰	م	۴۰

ٹوٹل	۱۶۸
	۳۲۹
	۲۸۹
	۷۸۶

اپنے مکتوب کے آخیر میں عمری صاحب نے ایک مغالطہ اور بھی دینے کی کوشش کی ہے۔انہوں نے لکھا ہے۔

"اگر قرآن کو اعداد میں منتقل کر دیا جائے تو سورۂ فاتحہ کے اعداد ہیں۔۱۰۱۸۹ تو کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ فقط ۱۰۱۸۹ ہی کو زبان پر لانے سے سورۂ فاتحہ کا مقصد حاصل ہو جائے گا اور ان اعداد کو دس بار کہنے سے اس سورۃ کو دس بار پڑھنے کے برابر ہوگا۔

عمری صاحب نے اگر یہ الزام دانستہ لگایا ہے تو بہت بڑا گناہ ہے۔ کسی پر الزام تراشی کرنا اور اگر وہ بے سوچے سمجھے قلم چلا رہے ہیں تو ان سے یہ درخواست کہ جب آپ ایک ذمہ دار ادارے کے آفس کے سکریٹری ہیں تو قلم چلانے سے پہلے کچھ عقل کا بھی استعمال کیجئے اوگھتی ہوئی عقل سے لکھنا پڑھنا پڑھے لکھے لوگوں کو زیبا نہیں ہے۔

آج تک کسی شخص نے یہ نہیں کہا ہے کہ سات سو چھیاسی لکھنے اور پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔بات لکھنے کی چل رہی ہے پڑھنے کی نہیں چل رہی ہے، لکھنے اور پڑھنے میں زمین وآسمان کا فرق ہے لیکن عمری صاحب نے اپنے اعتراض کو صحت مند بنانے کے لئے لکھنے اور پڑھنے کے فرق کو مٹا کر ایک ایسی بات قلم سے نکالی ہے جو ان کی اپنی عقل کا مضحکہ اڑاتی ہے۔

انہوں نے سورۂ فاتحہ کے اعداد بھی غلط لکھے ہیں،سورۂ فاتحہ کے اعداد ۹۴۶۱ ہیں اور ان اعداد کو زبان سے ادا کرنے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت ہوگئی اسی طرح سات سو چھیاسی زبان سے ادا کرنے کا مطلب بھی ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ بسم اللہ پڑھ لی گئی ہے۔ جب پڑھنے کی بات آئے گی تو بسم اللہ پڑھنا ہی ضروری ہوگا۔لیکن جب لکھنے کی بات آئے گی تو افضل طریقہ تو یہ ہے کہ بسم اللہ ہی لکھی جائے لیکن اگر بسم اللہ کے متبادل ۷۸۶ کو کسی مصلحت کی بنا پر لکھ دیا گیا اور زبان سے بسم اللہ پڑھ لی گئی تو بسم اللہ کا حق ادا ہو جائے گا۔

جب باسمہ تعالیٰ ص، رض اور رح،ان کے نام سے صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کا متبادل بن سکتے ہیں تو اعدادی طور پر ۷۸۶ بسم اللہ کا متبادل کیوں نہیں بن سکتے۔

عبدالمجید صاحب! آپ کا خط لکھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ ۷۸۶ لکھنے اور پھر ترک کرنے کے بعد بھی آپ متردد ہیں اور آپ کو کسی ایک جانب شرح صدر نہیں ہے۔اگر آپ کو شرح صدر کسی ایک جانب بھی ہوتا تو آپ کو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں تھی۔

یہ باتیں آپ کے اطمینان کے لئے اور آپ کی تسلی وتشفی کے لئے نوک قلم پر آگئی ہیں ورنہ ہم تفصیلات کو لاحاصل سمجھتے ہیں کیونکہ ہم ان تفصیلات کے بغیر بھی مطمئن ہیں اور معترضین ان تفصیلات سے بھی مطمئن نہیں ہوسکیں گے۔معترض کسی دلیل سے مطمئن نہیں ہوتا۔معترض کو مطمئن کرنا اگر ممکن ہوتا تو امت میں پھیلے ہوئے ہزار فتنے اپنی موت آپ مرجاتے۔ یہ امت اگر حسینؓ کو چاہے تو عقل میں بات آتی ہے لیکن اس امت میں یزید کے عاشق بھی موجود ہیں جو ایک اعتبار سے خلاف عقل بات ہے اور ان سرپھروں کو کسی دلیل اور کسی حجت کے ذریعہ آپ عشق یزید سے باز نہیں رکھ سکتے۔ایسی صورت حال میں اگر کوئی شخص ۷۸۶ کے خلاف مشین گن لے کر کھڑا ہو جاتا ہے تو اسے اس حرکت نازیبا سے کیسے باز رکھا جاسکتا ہے؟ ہر شخص کو زبان چلانے کا بھی حق ہے اور گردن ہلانے کا بھی۔حق اور ناحق کا فیصلہ حشر کے میدان میں ہوگا۔ یہاں تو ہر شخص خود کو اہل حق سمجھتا ہے اور اس زعم میں مبتلا ہے کہ قرآن وحدیث کا مطلب میرے سوا کوئی اور جانتا ہی نہیں اور شعور دین میرے سوا کسی کو عطا نہیں ہوا ہے۔

وہی ۷۸۶ کا غم

سوال از: (ایضاً)

ہاں بھئی ایک بات یاد آگئی وہ یہ کہ ۷۸۶ تحریر کرنا میری کج فہمی پر مبنی ہے یا سراسر غلط ہے۔ناقص سمجھ میں ۷۸۶ ہری کرشنا کے اعداد ہیں۔بسم اللہ کے اعداد نہیں غور فرمائیں۔

ہری کرشنا		بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
ہ	۵	ب	۲
ر	۲۰۰	س	۶۰
ی	۱۰	م	۴۰
ک	۲۰	ا	۱
ر	۲۰۰	ل	۳۰

ش	۳۰۰	ل	۳۰
ن	۵۰	ا	۱
ا	۱	ہ	۵
	۷۸۶	ا	۱
نعوذباللہ		ل	۳۰
ر		۲۰۰	
ر		۲۰۰	
ح		۸	
م		۴۰	
ا		۱	
ن		۵۰	
ا		۱	
ل		۳۰	
ر		۲۰۰	
ر		۲۰۰	
ح		۸	
ی		۱۰	
م		۴۰	
		۱۱۸۶	

مشدد کو بھی خارج کیا تو بھی نہیں ہوا

۱۱۸۶
۴۳۰
۷۵۶

اگر مشدد 'ل' اور مشدد (ر) کو بھی خارج کر کے دیکھا جائے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہورہے ہیں۔ یہ تو ہرے کرشنا کے اعداد عوام اور علماء استعمال کررہے ہیں جو کھلا شرک ہے۔

اور پھر دیکھیں۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہری کرشنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم		ہری کرشنا	
ب	۲	ہ	۵
س	۶۰	ر	۲۰۰
م	۴۰	ی	۱۰
ل	۳۰	ک	۲۰
ل	۳۰	ر	۲۰۰
ا	۱	ش	۳۰۰
ہ	۵	ن	۵۰
ر	۲۰۰	ا	۱
ر	۲۰۰		۷۸۶
ح	۸		
م	۴۰		
ا	۱		
ن	۵۰		
ر	۲۰۰		
ح	۸		
ی	۱۰		
م	۴۰		
	۹۴۷		

پھر مشدد کو بھی خارج کیا۔

۹۴۷
۲۰۰
۷۴۷

میری ناقص سمجھ میں کسی حال میں ۷۸۶ بسم اللہ الخ کے اعداد نہیں۔ ہری کرشنا کے اعداد بھی العیاذ باللہ۔ آپ مفصل تحریر فرمادیں۔ معاصی کے ارتکاب سے بچائیں۔

جواب

اس سوال کا جواب کئی بار دیا جاچکا ہے اور کھلی وضاحت کے ساتھ یہ عرض کیا جاچکا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اگر کوئی شخص ۷۸۶ سے مراد بسم اللہ لے رہا ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور ۷۸۶ کو بسم اللہ ہی پر محمول کیا جائے گا اور اگر کوئی مسلمان ۷۸۶ لکھتے وقت ہرے کرشنا کا تصور کررہا ہوگا تو ۷۸۶ پر ہرے کرشنا کا اطلاق ہوگا۔ اب یہ لکھنے والے کی سوچ وفکر پر منحصر ہے کہ وہ ۷۸۶ سے کیا چیز مراد لے رہا ہے۔

ہم یہ تسلیم کئے لیتے ہیں کہ ۷۸۶ بسم اللہ کے ساتھ ساتھ ہرے

کرشنا کے بھی اعداد ہوتے ہیں۔ تب بھی کیا فرق پڑتا ہے مسلمانوں میں کون ایسا ہوگا جو ۷۸۶ لکھ کر ہرے کرشنا مراد لیتا ہو۔ اللہ کے شروع میں الف ہے اور الف ابلیس کے شروع میں بھی ہے۔ لیکن الف جب اللہ کے شروع میں لگتا ہے تو اس کی عظمت کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا اور یہی الف جب ابلیس کے شروع میں لگتا ہے تو اس کو کون عزت کی نگاہوں سے دیکھ سکتا ہے۔ اس دنیا میں اصل چیز نسبت ہے اور نسبت کی وجہ سے ہی کسی بھی چیز کا مقام متعین ہوتا ہے۔ ایک ہی بھٹے سے نکلی ہوئی اینٹیں جب کسی مسجد میں لگتی ہیں تو وہ مقدس ہوجاتی ہیں اور اسی بھٹے کی اینٹیں اگر شراب خانہ کی دیواروں میں لگ جائیں تو کون ان اینٹوں کو بابرکت سمجھے گا۔ بالکل اسی طرح اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ بنتے ہیں تو ۷۸۶ قابل احترام سمجھے جاتے ہیں اور اگر کسی اور چیز کے اعداد بھی ۷۸۶ بنتے ہوں تو ان کو کون قابل احترام سمجھے گا۔ ذبیح اللہ کے اعداد بھی ۷۸۶ ہوتے ہیں لیکن ۷۸۶ لکھ کر کون ذبیح اللہ مراد لیتا ہے۔ ۷۸۶ لکھنے والا ہر شخص بسم اللہ ہی مراد لیتا ہے اور اسکی نیت کی بناپر ۷۸۶ بسم اللہ کے قائم مقام ملنے جاتے ہیں۔ لوگ باسمہٖ لکھ کر بسم اللہ مراد لیتے ہیں کسی کو بھی یہ شبہ نہیں ہوتا کہ باسمہٖ میں ہ کا مرجع کس کی طرف ہے۔ نہ جانے کیوں آپ کی یا آپ جیسے لوگوں کو ۷۸۶ سے شرک کی بو کیوں آجاتی ہے؟

اب رہی یہ بات کہ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہیں یا نہیں تو اس کے لئے یہ تفصیل دیکھیں۔

ب	۲
س	٦٠
م	۴۰
اللہ	٦٦
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
م	۴۰
ن	۵۰
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۴۰
	۷۸٦

آپ نے جو اعداد لکھے ہیں وہ قطعاً غلط ہیں۔ اس تفصیل کے بعد بھی اگر آپ کو اطمینان نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، آپ خط وغیرہ لکھتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا کریں لیکن جو لوگ ۷۸٦ لکھ کر بسم اللہ مراد لے رہے ہیں ان پر اعتراض کر کے خواہ مخواہ کی بحث کے دروازے نہ کھولئے۔ ہمیں اور بھی بہت سے سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہم کب تک ۷۸٦ کے مسئلے میں الجھے رہیں گے؟ اور اس ہرے کرشنا کے غم سے ہمیں کب نجات ملے گی؟

جواب حاضر ہے

آپ کا مراسلہ پڑھ کر یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ آپ کے علم وفہم کا جغرافیہ کیا ہے۔ آپ کے مختصر سے مراسلے میں کئی طرح کی غلطیاں موجود ہیں جو آپ کے علم وفہم کی پول کھولتی ہیں اور خود بول کر بتاتی ہیں کہ آپ کتنے پانی میں ہیں۔ آپ نے مولانا شیم اختر پر اعتراض اٹھاتے ہوئے مصطلح الحدیث کا لفظ استعمال کیا ہے جو کم سے کم کسی لغت میں تو موجود ہے نہیں۔ یہ لفظ آپ دنیا کے کس کونے میں سے اٹھا کر لائے آپ ہی جانیں۔

آپ نے مولانا شیم اختر پر برستے ہوئے کچھ ایسا انداز اختیار کیا ہے جیسے آپ حدیث رسولؐ کے بغیر اپنی زندگی کا کوئی قدم نہیں اٹھاتے اور ہر اس چیز پر عمل کرتے ہیں جو حدیث سے ثابت ہو۔ تو پھر آپ ہمیں یہ بتائیے کہ صبح اٹھ کر جس برش سے آپ اپنے دانت صاف کرتے ہیں وہ حدیث رسول سے کہاں ثابت ہے۔ ہمیں کوئی ایسی حدیث دکھائیے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ دانتوں کو صاف کرنے کے لئے ٹوتھ پیسٹ جائز ہے۔ ہمیں حدیث رسول سے یہ بھی ثابت کر کے دکھائیے کہ بخار کا اندازہ لگانے کے لئے کہ وہ کس ڈگری پر ہے منہ میں تھرما میٹر دینا جائز ہے، ہم نے احادیث کا پورا ذخیرہ ٹٹول لیا ہے کوئی ایک حدیث بھی ایسی ہاتھ نہیں لگی جس سے تھرما میٹر کا ثبوت ملتا ہو۔

آج کل کے علماء شیروانیاں پہن کر بہت اتراتے ہیں، حدیث رسول سے شیروانی کا وجود بھی ثابت نہیں ہوتا۔ آج کل دکانوں اور مدرسوں کے گیٹ پر جو بورڈ آویزاں ہوتے ہیں یہ بھی حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔ مدارس کے علماء اور طلباء جس طرح کی ٹوپیاں اوڑھتے ہیں یہ بھی

حدیث رسول سے ثابت نہیں ہیں۔ اسی طرح کی ہزاروں ایسی باتیں اور ایسی چیزیں جو روزمرہ آپ کے استعمال میں رہتی ہیں قطعاً حدیث رسول سے ثابت نہیں ہیں۔ ٹیٹرا کیپسول، ایول، ڈیکسا اور کھانسی کے شربت ذکر حدیث کی کس کتاب میں ہے پھر ان کو استعمال کرتے ہوئے آپ پر لرزہ طاری کیوں نہیں ہوتا، ایک ۷۸۶ ہی سے آپ کی تندرستی کیوں متاثر ہو رہی ہے۔

محترم ایک بات یاد رکھیں کہ احادیث رسول میں آپ کو بے شمار ایسی چیزیں نظر نہیں آئیں گی جو مسلمانوں میں رائج ہیں پھر ان کو جائز کیوں سمجھ لیا گیا ہے اور جن بنیادوں پر ان سب چیزوں کو جائز سمجھا جاتا ہے ان بنیادوں پر ۷۸۶ کو جائز کیوں نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس دنیا میں بے شمار ایجادات وہ ہیں جو دور رسولؐ کے بعد ہوئیں۔ مسلمانوں نے ان کو کن بنیادوں پر جائز مانا ہے۔ ریل گاڑی کا سفر، ہوائی جہاز کا سفر، بسوں اور لاریوں کا سفر کیونکر جائز ہے۔ اگر آپ کے ذہن سے سوچا جائے تو اس دنیا میں صرف اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرنا ہی جائز لگتا ہے باقی سب سفر ناجائز معلوم ہوں گے کیونکہ ان کا تذکرہ حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں ہے اسی طرح بہت سے علوم بعد میں رائج ہوئے لیکن علماء حق نے ان علوم کو ناجائز قرار نہیں دیا کیونکہ ان سے کسی بھی جز و شریعت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اسی طرح اعداد کا علم بھی علماء کے نزدیک جائز ہے کیونکہ اس علوم سے شریعت کے کسی بھی بات کی توہین نہیں ہوتی۔ بلکہ دین و شریعت کے حقائق اس علم سے اور زیادہ واضح ہوتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے اعداد کی روشنی میں اللہ کی آخری کتاب کا مطالعہ کیا ہے ان پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ یہ بے شک اللہ کی کتاب ہے اور ایسی جامع کتاب دنیا بھر کے انسان مل کر بھی مرتب نہیں کر سکتے۔

علم اعداد ہی نے یہ بتایا ہے کہ قرآنی سورتوں کے شروع میں جو حروف مقطعات ہیں وہ ۱۹ کے پہاڑے پر پورے اترتے ہیں اور قرآنی الفاظ کی موزونیت کا اندازہ لگانے کے لئے ۱۹ کا عدد بہت اہمیت رکھتا ہے اور بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں۔ اسی علم الاعداد کا سہارا لے کر اکابرین نے قرآنی سورتوں میں قرآنی آیتوں اور اسماء الٰہی کے اعداد نکال کر تعویذات کی شروعات کی جو قطعاً جائز ہے کیونکہ ایسا کرنے میں اکابرین کی نیت بالکل صاف ستھری ہے۔ انہوں نے آیات قرآن کو اعداد کے روپ میں ڈھال کر تعویذات اسی نیت سے تیار کئے ہیں تاکہ قرآنی آیات کی توہین نہ ہونے پائے۔ اگر کسی شخص کے ہاتھ پر تعویذ ہوگا اور اس میں قرآن حکیم کی آیت بہ صورت حروف لکھی ہوگی تو پھر بیت الخلا وغیرہ جاتے وقت اس آیت کا احترام نہیں ہو سکے گا اسلئے آیت کو اعداد میں ڈھالا گیا کیونکہ جب حروف موجود نہیں رہیں گے اور ان کی جگہ اعداد آجائیں گے تو اس تعویذ کا مقام وہ نہیں رہے گا جو بہ صورت حروف والے تعویذات کا ہوتا ہے البتہ فن کے اعتبار سے یہ تعویذ اسی آیت کا مانا جائے گا اور باذن اللہ مؤثر بھی ہوگا۔

ہمارے اکابرین کی ایک بہت بڑی کھیپ نے ان تعویذات کو جو اعداد کے ذریعہ بنائے جاتے ہیں درست مانا ہے جب کہ یہ لوگ جائز وناجائز کے معاملات میں بہت زیادہ حساس تھے۔ آج کے چھٹ بھیوں کے اعتراضات کو اگر ہم اہمیت دے دیں تو ان سب بزرگوں پر الزام آتا ہے جو یقیناً آخرت کے حساب وکتاب سے ہم سب سے زیادہ ڈرتے تھے اور جو یقیناً اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرنے میں ہم سب سے آگے تھے بات صرف ۷۸۶ کی نہیں ہے اگر ۷۸۶ کو غلط مان لیا جائے تو پھر سارا کا سارا علم اعداد غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ آپ جیسے لوگوں کا عالم یہ ہے کہ دین وشریعت کے معاملات میں بعض جگہ بہت حساس دکھائی دیتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ آپ احادیث رسولؐ سے بہت لگاؤ ہے اور بعض جگہ آپ لوگ بالکل بے حس بن جاتے ہیں۔ ان باتوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بعض معاملات میں آپکے اعتراضات صرف نفسانی خواہشات پر مشتمل ہیں۔

معاف فرمائیں آپ مراسلے سے اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کسی دینی مدرسے سے فارغ نہیں ہیں۔ آپ کی اردو یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی لیاقت کتنی ہے لیکن اعتراض کر رہے ہیں۔ اُن مولانا شمیم اختر صاحب پر جو بالیقیں کسی دینی مدرسے کے فارغ ہیں اور ایک بڑے حلقے میں معتبر ہیں۔ یہ بات بھی احادیث رسول کے خلاف جاتی ہے کہ انسان اس سے بحث کرے جو اپنے سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ جب مولانا شمیم اختر آپ سے زیادہ علیم وفہیم ہیں تو پھر ان پر اعتراض اٹھانا اور ان کی گرفت کرنا اس تعلیم کے خلاف ہے جو ہمیں ہمارے آقا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

آپ نے آیات کے اعداد نکالنے کو بدعت قرار دیا ہے یہ بھی محض ایک نادانی ہے اور علم شریعت سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ عزیزم بدعت احداث فی الدین کو کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کر رہا ہو کہ آیات کے اعداد نکالنے میں ثواب ہے اور یہ اعداد کا اخراج دین وشریعت کا ایک حصہ ہے تو آپ یہ کہنا درست ہوتا کہ یہ بدعت ہے لیکن اعداد ایک تجرباتی علم ہے اور کسی بھی تجرباتی علم کو بدعت نہیں کہا جاتا جبکہ اس سے کوئی امر دین

مراد نہ ہو۔ اگر ہم تجرباتی علوم کو بدعت ماننے لگیں گے تو اس دنیا میں جتنی بھی ایجادیں عہد رسول کے بعد ہوئی ہیں سب بدعت میں شامل ہوجائیں گی اور انجکشن اور آپریشن بھی بدعت سمجھ لئے جائیں گے کیونکہ دور رسول میں ان کا بھی کوئی وجود نہیں تھا۔ آپ نے مارآہ المومنون اور مارآہ المومنین کا ذکر کرکے مولانا شمیم اختر کی علمی لیاقت کی ہنسی اڑائی ہے لیکن شاید آپ کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ مومنون اور مومنین پر کوئی خاص فرق نہیں ہے، دونوں کے معانی ایک ہی ہیں، جب کہ آپ کے ذہن میں احتمال بھی موجود تھا کہ یہ کمپوزنگ کی بھی غلطی ہوسکتی ہے پھر مولانا شمیم اختر کی علمی لیاقت کا مذاق اڑا کر آپ نے خود یہ ثابت کردیا ہے کہ آپ بھی علم کا سمندر نہیں ہیں بلکہ آپ اس اوچھے گھڑے کی طرح ہیں جو بہت کم پانی رکھتے ہوئے چھلکتا ہے اور غل مچاتا ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود میں غیر مسلم بادشاہوں کو جو خطوط لکھے جاتے تھے ان کی شروعات بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہوتی تھی لیکن جب آپ کو بھی یہ تسلیم ہے کہ ۷۸۶ کی کارروائی بعد میں شروع ہوئی تو عہد رسول میں بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ کیونکر لکھا جاتا۔ دیگر یہ کہ ہم سب اس بات کے قائل ہیں کہ اگر بسم اللہ ہی شروع میں لکھا جائے تو افضل ہے لیکن ۷۸۶ لکھنا بھی جب کہ نیت بسم اللہ ہی کی ہو ناجائز نہیں ہے۔

آپ نے آیات وغیرہ کو اعداد میں بدلنے کو شریعت کی توہین قرار دیا ہے جو محض ایک طفلانہ تشدد ہے اور اس طرح کے تشدد نے ہزار طرح کے فتنوں کو جنم دیا ہے، جو لوگ بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھتے ہیں یا جو جو لوگ اسماء الٰہی کے اعداد نکال کر تعویذ وغیرہ بناتے ہیں وہ توہین شریعت کے مرتکب نہیں ہوتے بلکہ وہ آیات اور اسماء حسنیٰ کا احترام کرنے کی غرض ہی سے حروف کو اعداد میں بدلتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کا مخالف گردا ننا بہت بڑا ظلم ہے اور بہت بڑی تہمت ہے۔ آپ نے اس تبدیلی کو جو حروف سے اعداد میں کی جاتی ہے تحریف دین کا نام دیا ہے جو آپ کی ایسی خوش فہمی ہے جس پر صرف افسوس کیا جاسکتا ہے اور افسوس بھی محض اس لئے کہ جن لوگوں کو پرائمری اسکول میں داخلہ لے کر اپنی بساط بنانی چاہئے تھی وہ لوگ علماء پر اعتراض کرنے کے کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ اس جواب کے آخیر میں ہم ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہتے ہیں کہ افضل تو یہی ہے کہ تحریر کی شروعات میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا جائے لیکن جو لوگ ۷۸۶ بہ نیت بسم اللہ لکھتے ہیں وہ بھی صحیح روش پر ہیں ان کو محرف گردا ننا صرف ایک الزام ہے اور صرف ناواقفیت کی دلیل ہے۔

آہ! مولانا محمد میاں دتیاوی

حضرت مولانا محمد میاں صاحب دتیاوی بھی اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا گزشتہ ۵۴ سالوں سے مسجد ٹال حبیب اللہ آگرہ میں خطابت کے فرائض انجام دے رہے تھے ان کے پراثر اور دلنشیں خطابات سے ایک دنیا متاثر تھی۔ انہوں نے خاموش طریقے سے دین اسلام کی بے مثال خدمات انجام دیں اور عمر بھر وہ اپنے مخصوص انداز میں اصلاحی اور تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے۔

مولانا موصوف شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے شاگردوں میں تھے۔ ان کے برادر مولانا محمد اسحٰق کو حضرت مدنیؒ کی شاگردی کا شرف حاصل تھا۔ دیوبند کی معروف شخصیت حضرت مولانا اصغر میاں صاحبؒ دوران تعلیم ان دونوں بھائیوں کو آپسی اتحاد کی بنا پر عین غین کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ مولانا اسحٰق صاحب نگرہ کے جامع مسجد کے خطیب ہیں۔ حضرت مولانا محمد میاں کی وفات سے ایک بہت بڑا خلا علمی حلقوں میں پیدا ہوگیا ہے اور بظاہر اس کی تلافی مشکل ہے۔ ادارہ طلسماتی دنیا مولانا مرحوم کے تمام پس ماندگان سے بالخصوص مولانا اختر صاحب سے جو ان کے لائق فرزند ہیں اظہار تعزیت کرتا ہے اور یہ دعا کرتا ہے کہ رب العالمین حضرت مولانا محمد میاں صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور اس امت کو ان کا نعم البدل عطا کرے۔ (آمین)

سوگوار

حسن الہاشمی

ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرت خداوندی اور خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔ قیمت -/70 روپے (علاوہ محصولڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے کس طرح دئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمۂ اعداد کا مطالعہ۔ قیمت -/35 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی شخصیت اور ان حیت کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کی خامیوں کی چغلیاں کرتے ہیں، اگر آپ بھی سن اور مصائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اعداد بولتے ہیں کا مطالعہ کریں۔
قیمت -/100 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز کیا ہیں؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔
قیمت -/25 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے اس آیت سے فائدے حاصل کے لئے بزرگوں نے دسیوں طریقے لکھے ہیں انہیں آسان زبان میں اس میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت -/15 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت

سورۂ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اسی لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے اس سورۃ سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ اس حقیقت سے کتاب میں پردے ہٹائے گئے ہیں۔ اس کتاب کا ہر مسلمان گھر میں ہونا ی ہے۔ قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف

حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے آپ اپنی شخصیت کا کیسے اندازہ کرسکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (قیمت -/45 روپئے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن

اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا نام" ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں اور وہ کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر رکھیں میں اور اپنے بچوں کے اپنے پوتوں، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کیلئے اس کتاب سے استفادہ کریں۔
قیمت -/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین

فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جسے عاملین کی اکثریت نے خراج عقیدت پیش کیا ہے قیمت -/100 (علاوہ محصولڈاک)

آیات رزق: حلال روزی حاصل کرنے کے روحانی طریقے۔
قیمت -/5 روپے (علاوہ محصولڈاک)

آیات شفاء: مختلف امراض سے نجات پانے کے روحانی طریقے۔ قیمت -/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

آیات حفاظت: اپنے جان مال کو محفوظ رکھنے کے روحانی طریقے۔ (قیمت -/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

منزل کی عظمت و افادیت: منزل کو کس مرض میں کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اس کتاب میں مختلف طریقے بتائے گئے ہیں۔ قیمت -/5 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور روانہ کریں

مکتبہ روحانی دنیا محلّہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کیا فلاں ابن فلاں کو بھائی بہنوں سے فائدہ ہوگا

اگر یہ معلوم کرنا ہو فلاں ابن فلاں کو کیا اپنے بھائی بہنوں سے فائدہ ہوگا تو حسب قاعدہ تفصیل پھیلا کر مستحصلہ برآمد کریں۔ اگر مستحصلہ ایک چار یا سات برآمد ہوگا تو فائدہ بہت ہوگا۔ اگر ۲ یا ۵ برآمد ہوگا تو فائدہ تو نہیں ہوگا لیکن بھائی بہنوں سے کوئی نقصان بھی نہیں پہنچے گا۔ اگر مستحصلہ ۸ برآمد ہو تو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے اور اگر ۳ یا ۶ برآمد ہو تو شدید نقصان پہنچے گا۔ اگر ۹ برآمد ہو تو نقصان کے بعد فائدہ پہنچنے کی امید رہے گی۔

اس بات کو ایک مثال سے سمجھیں۔ مثلاً ۱۵؍نومبر ۲۰۰۶ء کو بعد نماز فجر یہ معلوم کرنا ہے کہ سلیم ابن نسیمہ کو کیا اپنے بھائی بہنوں سے فائدہ ہوگا تو اس کا سوال اس طرح قائم کریں گے۔

کیا سلیم ابن نسیمہ کو اپنے بھائی بہنوں سے فائدہ ہوگا؟

اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے حسب قاعدہ تفصیل اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) سلیم نسیمہ	۳۰۵	۸
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۳۹۰	۳
(۳) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی نومبر	۱۱	۲
(۵) سن عیسوی	۲۰۰۶ء	۸
(۶) تاریخ قمری	۲۲	۴
(۷) ماہ قمری شوال	۱۰	۱
(۸) سن ہجری	۱۴۲۷	۵
(۹) تاریخ ہندی	۳۰	۳
(۱۰) ماہ ہندی کاتک	۷	۷
(۱۱) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۳	۲
(۱۲) برج عقرب	۸	۸
(۱۳) دن بدھ	۴	۴
(۱۴) متعلقہ ستارہ مریخ	۹	۹
(۱۵) منزل قمر زہرہ	۱۱	۲

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۲۰۹ ۴ ۸ ۲ ۷ ۳ ۵ ۱ ۴ ۸ ۲ ۶ ۳ ۸
۲ ۴ ۳ ۱ ۹ ۱ ۸ ۶ ۵ ۳ ۱ ۸ ۶ ۲
۶ ۷ ۴ ۱ ۱ ۹ ۵ ۲ ۸ ۴ ۹ ۵ ۸
۴ ۲ ۵ ۲ ۱ ۵ ۷ ۱ ۳ ۴ ۵ ۴
۶ ۷ ۷ ۳ ۶ ۳ ۸ ۴ ۷ ۹ ۹
۴ ۵ ۱ ۹ ۹ ۲ ۳ ۲ ۷ ۹
۹ ۶ ۱ ۹ ۲ ۵ ۵ ۹ ۷
۶ ۷ ۱ ۲ ۷ ۱ ۵ ۷
۴ ۸ ۳ ۹ ۸ ۶ ۳
۳ ۲ ۳ ۸ ۵ ۹
۵ ۵ ۲ ۴ ۵
۱ ۷ ۶ ۹
۸ ۴ ۶
۳ ۱
۴

مستحصلہ ۴ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سلیم ابن نسیمہ کو اپنے بھائی بہنوں سے بہت فائدہ ہوگا۔

(باقی آئندہ)

اعجاز القرآن

محمد حسین

(سورۂ اخلاص)

قارئین! اس مرتبہ اعجاز القرآن کے ضمن میں ایک ایسی سورۃ (سورۂ اخلاص) کی عظمت، کبریت اور افادیت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرر ہاہوں جس کی بابت فرمان رسولؐ ہے۔

(۱) ہر ذی روح کا حسب ونسب ہوتا ہے، خداوند قدوس کا حسب ونسب یہ سورۂ اخلاص ہے۔ (۲) ایک مرتبہ حضرت رسولؐ خدا نے جناب امیر المؤمنین سے فرمایا ''اے علی کرم اللہ وجہہ تم رات کو قرآن کریم ختم کر کے سویا کرو'' جناب مولا علیؑ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ پورا قرآن ایک رات میں ختم کر کے سونا مشکل ہے۔'' حضورؐ نے فرمایا ''تین مرتبہ سورۂ اخلاص بمعہ بسم اللہ پڑھ لیا کرو پورا قرآن ختم ہوجائے گا۔'' ذرا ملاحظہ فرمائیے۔

سورہ اخلاص کے حروف کی تعداد ۴۷
بسم اللہ کے حروف کی تعداد ۱۷
مجموعہ ۶۴ سبحان اللہ

یہی اسم اعظم ہے۔

(۳) قولِ حضرت علیؑ ہے کہ سورۂ اخلاص اس ترتیب سے لوحِ محفوظ میں لکھی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ	هُوَ	اللّٰهُ	احد	اللّٰه	الصمد	لم	يلد
هُوَ	اللّٰهُ	احد	اللّٰهُ	الصمد	لم	يلد	ولم
اللّٰهُ	احد	اللّٰهُ	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد
احد	اللّٰهُ	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم
اللّٰهُ	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن
الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	لهٗ
لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	لهٗ	كفواً
يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	لهٗ	كفواً	احد

یہی نقش اکسیر اعظم ہے اور یہ اپنی نوعیت کا انتہائی عجیب المجرب عمل ہے۔ اس ملفوظی نقش میں ہر قسم کے خواص موجود ہیں۔ اس نقش کو اپنے پاس رکھنے والا۔ (۱) خلق کی نگاہ میں عزیز ہوگا۔ (۲) تمام عالم علوی وسفلی اس کے مطیع وفرماں بردار ہوں۔ (۳) اس کے رزق میں فراخی ہوگی۔ (۴) دنیا سے باایمان جائے۔ (۵) خلل مسان کے لئے بچے کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ دفع ہو۔ (۶) حب اور مقوی اعداء کے لئے تیر بہدف ہے۔ (۷) ہر قسم کے درد میں مبتلا اس نقش کو دیکھتا رہے تو اُس کا درد کافور ہوگا۔ (۸) مردے کے کفن پر لکھیں، عذاب قبر سے نجات پائے گا۔ (۹) قیدی بازو میں نقش باندھے تو انشاء اللہ جلد رہائی ملے گی۔ (۱۰) دیو یا جن کا خلل ہو، نقش باندھنے سے نجات ملے گی۔

علاوہ ازیں یہ نقش بخار دور کرنے، بھاگے ہوئے کو واپس بلانے، دیوانگی و پاگل پن دور کرنے، دردسر رفع کرنے اور گونگے بچے کی قوت گویائی بحال کرنے کے لئے بھی تیر بہدف ہے۔ غرضیکہ یہ نقش بے شمار مقاصد کے لئے دیا جاتا ہے اور مقصد پورا ہوتا ہے۔

عاملین سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ مختلف انداز میں ادا کرتے ہیں۔ مثلاً نقش سورۂ اخلاص ملفوظی کی زکوٰۃ، نقش عددی کی زکوٰۃ اور سورۂ اخلاص باموکل کی زکوٰۃ۔ آخر میں اپنے سلسلہ قادریہ، طیفوریہ المداریہ عاشقان کے موجودہ علمبردار جناب سید شاہ محمد صاحب آف چشتیاں کا تعلیم کردہ طریقہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو اس ملفوظی نقش کو ہر روحانی تکلیف مثلاً خلل جن، دیو، مسان اور دیگر جسمانی تکالیف دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس نقش کو مطلوبہ آیات وسورۂ ہائے قرآنی کا حصار دیتے ہیں۔ جس سے مطلوبہ مسئلہ کے حصول میں آسانی ہوتی ہے۔ اگر کوئی بات تشنہ رہ گئی ہو تو بذریعہ جوابی لفافہ بھیج کر مسائل کا حل پوچھ سکتے ہیں۔

بلڈ پریشر کے مریض کے لئے دعا

اس دعا کو ۱۰ امرتبہ ہر نماز کے بعد روزانہ پڑھے اور غصہ کی دوری کے لئے چینی پر ۱۰ امرتبہ مسلسل ۲۱ دن تک پڑھیں اور پلائیں مجرب ہے۔ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ)

(سورۂ آل عمران آیت ۱۳۴)

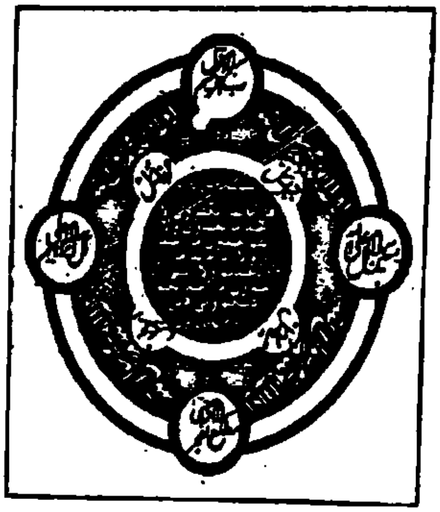
☆ ☆ ☆ ☆

مجرب نقوش

از : عامل روحانی حبیب علی سید

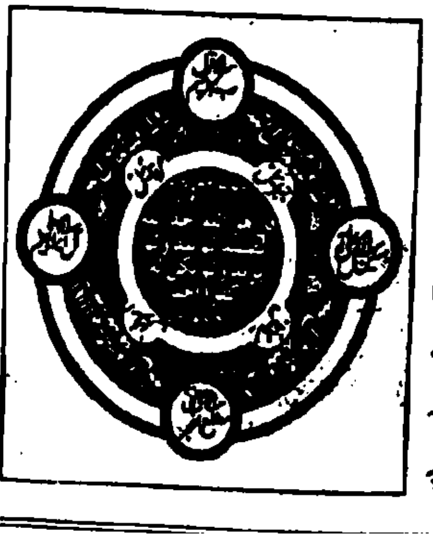
وسعت رزق:

یہ نقش سورۃ الکافرون شریف کا ہے۔ اگر کوئی کسی بدعمل کے زیر سایہ ہو یا اس کی دوکان کو کسی نے بداعمال وتعویذ گنڈے کر کے بند کر دیا ہو تو وہ اس نقش کو جمعہ کے دن چاند چڑھنے پر جو پہلا منگل آئے اسے زعفران سے سفید کاغذ پر لکھ کر اسے اپنے گلے میں باندھے اور ایک کو بالکل اسی طریقے سے لکھ کر اسے اپنے گھر یا کاروباری مقام پر شیشے کے فریم کے اندر آویزاں کروا کر لگائے۔ جس کسی نے بھی رزق و روزی کو باندھا ہوگا۔ انشاء اللہ یہ سارا بداثر اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ جہاں یہ نقش ہوتا ہے۔ وہاں جادو ٹونہ، آسیب، جنات یا کوئی بھی غلط کلام یا مخلوق داخل نہیں ہوسکتی۔



ہر کام کے لئے

یہ نقش مبارک سورہ اخلاص شریف کا ہے۔ جو دینی اور دنیاوی دونوں کاموں میں سو فیصدی اپنا اثر دکھاتا ہے۔ اس کے بہت سے مختلف شعبے ہیں۔ اس لئے جو کوئی بھی کسی بیماری میں مبتلا ہو جادو ٹونے میں گرفتار ہو کسی کا کام نہ چلتا ہو کسی کا دشمن اس پر



کالا علم کروا کر اسے مغلوب کرتا ہو کسی کے دشمن نے کاروبار یا ملازمت میں ترقی روک دی ہو۔ کوئی صاحب اولاد عورت بچہ پیدا کرنے کے قابل نہ رہی ہو اور اس کے علاوہ دنیاوی جتنے بھی امراض ہیں۔ ان سب کے لئے اس نقش کو صبح سورج نکلتے وقت زعفران سے دو عدد لکھا جائے ایک کو چمڑے میں رکھوا کر گلے میں باندھا جائے اور ایک کو پانی میں گھول کر پیا جائے۔

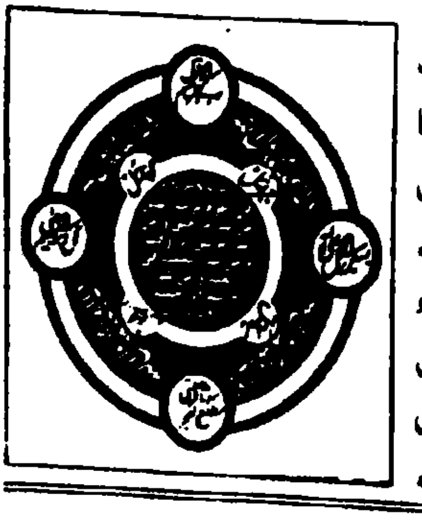
غلبہ دشمن

اگر کسی شریف انسان کے بہت سارے دشمن بن گئے ہوں جو گاہے بگاہے نقصانات پہنچاتے ہوں تو اس نقش کو بروز اتوار نیا چاند چڑھنے پر صبح سورج طلوع ہوتے ہی ببر شیر کی کھال پر لکھے اور اسے عطر سے معطر کرے اور اسے اپنے گلے میں باندھے۔ دشمنوں کے غلبہ کے ساتھ ساتھ جو کوئی دوسرا بھی دیکھے گا وہ خوف کھائے گا اور خصوصاً دشمن مغلوب ہی رہیں گے اور اگر کوئی بدکلام یا غیر انسانی مخلوق کے ذریعے نقصانات کرواتا ہوگا تو وہ مخلوق کبھی اس شخص کے پاس بھی نہیں آئے گی۔ اس نقش کی افادیت کی ضرور آزمائش کریں۔ جیسے لکھا ہے انشاء اللہ ایسا ہی پائیں گے۔



جملہ امراض و جادو

یہ نقش مبارک سورۃ الفلق شریف کا ہے۔ جو جسمانی و روحانی بیماریوں کے خاتمے کے ساتھ ساتھ کسی بھی سحر و جادو ٹونے کا اثر باقی نہیں رہنے دیتا اس لئے اس نقش کو چاہئے پانی کے



کنارے سبز کپڑے پر کالی سیاہی سے لکھ کر پندرہ منٹ لوبان یا صندل کی دھونی دے کر تعویذ کی طرح بند کر کے اسے اپنے گلے میں پہنے اور اگر کوئی جسمانی و روحانی امراض میں ہر وقت مبتلا رہتا ہو تو اس نقش کو پہلے طریقے سے بنا کر گلے میں باندھے اور ایک کو زعفران سے لکھ کر اسے گلاب کے عرق کی بوتل میں ڈال کر اس عرق کو صبح دو پہر شام وقفے وقفے سے پیا کرے۔ بحکم خدا جسمانی امراض کا تعلق اگر سحر سے ہوگا تو اس کا خاتمہ یقینی ہوگا۔

برائے فراخی رزق

مندرجہ ذیل نقش کو باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ روزی میں برکت ہوگی۔ یَااَللّٰهُ کَافِیُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یَااَللّٰهُ شَافِیُ۔

یَاحَیُّ	یَاوَهَّابُ	یَاقَاسِمُ	یَادَائِمُ
یَاخَالِصُ	یَامُخْلِصُ	یَامُغْنِیُ	یَارَزَّاقُ

یَاوَهَّابُ یَاخَالِصُ یَامُخْلِصُ یَامُعِزُّ یَاوَکِیْلُ یَااَللّٰهُ یَارَزَّاقُ

دعائے عریضہ حل المشکلات : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ صاحبانِ ضرورت ایک سفید کاغذ پر الفاظ ذیل پاکیزہ طریقے سے تحریر کر کے آبِ جاری میں ڈال دیں ان کی حاجت جلد پوری ہوگی، کاغذ و قلم پاک ہو زعفران سے لکھنا ضروری ہے۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِالذَّلِیْلِ اِلٰی رَبِّ الْجَلِیْلِ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ" اس دعا کے ساتھ اپنی غرض تحریر کر دیں اور بوقت ڈالنے عریضہ مذکور حسب ذیل دعا پڑھیں۔ "اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَ لِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَ حُجَّةِ الْقَائِمِ اِقْضِ حَاجَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ"

قضائے حاجت : نہایت مجرب عمل ہے شب کے آخری حصہ میں باوضو ہو کر بقبلہ خلوت کی جگہ بیٹھ کر ہزار مرتبہ یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہر سو مرتبہ پڑھنے کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ اَکْفِنِیْ حَاجَتِیْ یہاں حاجت کا ذکر کرنے کے بعد کہے اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تین رات متواتر عمل کرے۔

قرآن کے ذریعے

امراض سے شفاء اور مسائل کا فوری حل

حصول دولت کیلئے (سورۂ قدر) کو باوضو قبلہ رُخ بعد نماز فجر ۳۶۰ بار تلاوت کریں اور دُعا مانگیں جمعہ اور جمعرات کو عمل کرنا بہتر ہے (مجرب ہے)

جن کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کو ۶۱ بار لکھ کر اُس عورت کو پہنا دو جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو ازنِ خدا زندہ رہے گی۔ بارہا اس کا تجربہ کیا گیا ہے۔

وسعت رزق نماز صبح کے وقت قبلہ رُخ ہو کر دونوں ہاتھ اُٹھا کر دس بار (اَلْبَاسِطُ) کی تلاوت کریں پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیں کبھی محتاج نہ ہوگا۔

دولتمندی، عزت کیلئے (سورۂ ق) کو بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء پڑھیں۔ دولتمند صاحب عزت ہوگا۔ ہر پریشانی اور ذلت سے محفوظ ہوگا۔ بے حد مجرب اور آزمودہ ہے کسی صورت میں خالی نہیں جاتا۔

ہر مشکل پریشانی کے ختم ہونے کیلئے

اوّل و آخر دس دس مرتبہ دُرود شریف کے بعد تین مرتبہ آیۃ الکرسی پھر تین مرتبہ (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ) اس کے بعد ایک مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کریں۔ حیرت انگیز معجزاتی حل ہوگا۔

لڑکی کی جلد شادی کیلئے العلی اسم الٰہی کو چاندی کی تختی پر کندہ کر کے جس لڑکی کا پیغام نہ آتا ہو اس کے گلے میں پہنا دیں۔ جلد شادی ہوگی۔ (کئی بار تجربات کئے گئے ہیں) اس کو پہننے کے بعد یہ دُعا بعد نماز عشاء ۳۰۰ بار روزانہ پڑھیں۔

۷۸۶

ال	ع	ل	ک
۳۱	۹	۳۲	۱۹
۸	۲۸	۴۶	۳۳
۴۱	۳۴	۷	۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَانُوْرَ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ الَّذِیْ خَلَقَ الظُّلُمٰتِ بِنُوْرِهٖ

دُرود اوّل و آخر تین تین بار

سنگ مثانہ کیلئے سات روز تک سورۂ الم نشرح کو لکھے ہر روز دھو کر پی لے (باوضو لکھے) تو شفاء ہوگی۔

بواسیر کیلئے منگل کے روز اوّل وقت صبح چاندی کی تختی پر نقش لکھ کر بازو پر باندھیں فوری شفاء ہوگی۔



علم قیافہ اور سامدرک

یہ گپت وڈیا انسان کی زندگی کا ایک اعمال نامہ ہے اس کو انگریزی میں پامسٹری، اردو میں علم سامدرک اور ہست ریکھا کہتے ہیں یہ متبرک علم ہے جس کے ذریعے ہم کسی آدمی یا عورت یا کسی بچے کے ہاتھ کو دیکھ کر اس کی زندگی اور اس کے نیک و بد حالات قبل از وقت بتلا دیتے ہیں۔ ہندوستان کی قدیم کتابوں میں سامدرک یا ہاتھ ریکھا کے متعلق قیمتی معلومات کا، وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے جس کے ذریعہ ہر ایک انسانی صفات کی پہچان ہوسکتی ہے۔ یہ ایک ایسا قیمتی اور نادر جوہر ہے جس کو قدرت نے ہماری زندگی کے سلسلہ میں نہایت مفصل اور شرح و بسط کے ساتھ ہمارے ہاتھوں پر لکھ دیا ہے جس کا قابلیت کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو ہماری زندگی کے تمام نشیب و فراز نہایت صحت و وثوق کے ساتھ ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔

پامسٹری ہست ریکھا میں مرد کا داہنا اور عورت کا بایاں ہاتھ دیکھنا واجب ہے کیوں کہ مرد کی داہنی طرف کی علامات عمدہ اور عورت کی بائیں طرف کی شبھ یعنی عمدہ لکھی ہیں، بائیں ہاتھ پر تقدیر کے نشانات دکھلائے ہیں اور دائیں ہاتھ پر تدبیر کے اثرات رکھے ہیں، ہاتھ کا مطالعہ کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو غور سے دیکھنا چاہئے۔ اگر آپ کسی خاص نشان کی تلاش میں ہیں اور وہ نشان دونوں ہاتھوں پر ثبت ہے تو اس کی ہستی اور خواص کا یقینی پتہ لگ جائے گا۔ ہاتھ پر فرضی خط اور نشانوں میں جو برجوں اور سیاروں کے ابھار ہیں وہ ابھار بھی انسان کی قسمت پر خاص اثر دیتے ہیں۔ ۱۲ ربرس سے کم عمر کے بچہ کی ریکھائیں اعتبار کے قابل نہیں ہوتیں ان کی ریکھاؤں میں ان کی حرکات اور عادات کی وجہ سے اکثر تبدیلی ہوتی رہتی ہے، دماغی اثرات کا نتیجہ دائیں ہاتھ پر اور قدرتی میلان کا اثر بائیں ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے، پامسٹری ہست ریکھا کے اصول و قواعد کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ جو نشانات اور ریکھائیں انسان کے ہاتھوں پر دکھلائی گئی ہیں وہ ایک حالت میں یکساں نہیں ہوتیں، ان میں کوئی نہ کوئی فرق کسی ریکھا میں ضرور پایا جاتا ہے، یہ قدرتی ریکھائیں ایک انسان کے جسم پر اس کی تقدیر کے موافق ایسی حالت میں نصب ہوتی ہیں جو اپنی تا[ثیر] سے خالی نہیں ہیں، اس میں ریکھاؤں کے ایک جیسا نہ ہونے کا باعث سیاروں کے اثر کا نتیجہ رکھا ہے، یہ کیوں اور کیسے جانا جا سکتا ہے۔ ا[س] کے لئے آپ مندرجہ ذیل کا مطالعہ کیجئے گا۔

پامسٹری (ہست ریکھا) کی پرانی کتابوں میں دونوں ہاتھو[ں] کی ریکھاؤں کا لحاظ رکھنا واجب ہے کیوں کہ یہ ریکھائیں اگر صحیح [اور] سالم حالت میں ہوتی ہیں تو ان سے انسان کی زندگی کے مشہو[ر] معروف واقعات ظاہر ہوتے ہیں مگر کسی دوسری ریکھاؤں سے ریکھائیں خلط ملط اور شکستہ نہ ہوں تو وہ شخص اپنی عمر اچھی صحت اور [آرام] سے گزارتا ہے، اگر چوڑی اور نشانات سے پر ہوں تو بڑا حریص طبیعت حاسد، کمزور اور بد خیالات کا آدمی ہوتا ہے، اس کی صحت بھی عام [طور] پر اچھی نہیں ہوتی، اگر ایک ہاتھ کی ریکھا مکمل اور دوسرے میں شکستہ ٹوٹی ہوتی ہے تو بڑی تکلیفوں اور مصیبتوں کا سامنا دیکھتا ہے، ا[گر] دونوں ہاتھوں میں لکیریں کہیں سے ٹوٹی ہوئی پائی جائیں تو اس شخص [کی] زندگی خطرناک حادثوں اور دنیاوی تکلیفوں اور پریشانیوں میں گ[زر] اوقات ہوتی ہے۔

پامسٹری یعنی ہست ریکھا میں ہاتھ کا اوپر والا حصہ مرد[انہ] حالات اور نچلے حصہ میں زنانہ حالات کا تعلق مخصوص رکھا ہے، ہس[ت] ریکھا میں تین چار ریکھائیں کلائی پر ایسی ہوتے ہیں جن سے انس[ان] کی زندگی کا حال اچھی طرح روشن ہو جاتا ہے، اگر کسی شخص کی کلائی [کے] خط صاف اور ستھرے اور رنگت میں بھی اچھے معلوم ہوں تو جان[نا] چاہئے کہ یہ شخص بڑا عمر دراز، دھن دولت سے آسودہ اور خوش نصیب ہوگا، اگر ایک خط صاف اور باقی مدھم ہوں تو دھن میں کمی نہیں ہو[گی] اس شخص کی صحت ہمیشہ خراب رہے گی، اگر کلائی کا کوئی خط سیدھا [انگلی] کی جانب (ناسگاہ انگلی کی جانب چلا جائے تو وہ شخص سفر سیاحت [سے] لابھ اور فائدہ حاصل کرنے والا ہوتا ہے، ہست ریکھا میں اگر ا[یک] ریکھا صحیح اور سالم دکھائی دیتی ہو تو حکومت و تخت کا مالک ہوتا ہے،

دور یکھا ہوں تو بڑا عقل مند، آسودہ حال اور طریق وآداب سے گفتگو کرنے والا ہوتا ہے، تین ریکھا ہوں تو بڑی تکلیف اور مصیبتوں کو برداشت کرنے والا دکھی انسان ہوتا ہے، اگر چار ریکھا ہوں تو عمر مفلس نادار اور بے قدر حالت میں گزارنے والا ہوتا ہے، ہاتھ کی مٹھی بند کرنے سے پشت ہاتھ پر ریکھا پڑے تو بڑا بھوگی اور غیر عورتوں سے تعلق رکھنے والا ہوتا ہے، اگر ہاتھ کے دائیں طرف ریکھا دکھائی دے تو بڑا حکمران ہوتا ہے، اگر ہاتھ کے بائیں طرف معلوم پڑے تو بڑا دکھی اور تفکرات کی وجہ سے اپنا خون پیتا اور جو من کرتا ہے۔

ہاتھوں کی ساخت اور بناوٹ

ہاتھوں کی ساخت اور بناوٹ اور ریکھاؤں کے دیکھنے سے قبل ہاتھ کے پچھلی طرف سے درمیانی طرف ناخن کے سرے سے لے کر انگلی کے اخیر جوڑ تک ناپ لیں اگر انگلی ہتھیلی سے لمبی ہو تو وہ شخص بڑا کا اہل انفاست پسند، نکتہ چیں، عمدہ لباس کا شائق، ذہین، محتاط، مذہبی خیالات، شکی اور دل کا کمزور ہوتا ہے، اگر انگلیاں ہتھیلی سے چھوٹی ہوں تو اس قسم کا آدمی خوش طبع، باتونی، نڈر، ذہین، جلد باز اور بلند حوصلہ والا ہوتا ہے، ایسے شخص کو فوراً غصہ آجاتا ہے اور پھر جلدی اتر جاتا ہے، دور اندیشی اس میں کم ہوتی ہے، ہاتھ کھول کر انگلیاں پھیلانے سے اگر پہلی اور دوسری انگلی میں فاصلہ معمول سے زیادہ پایا جائے تو ایسا شخص بہت آزاد خیال ہوتا ہے، دوسرے کے کہنے سے کبھی اپنی رائے نہیں بدلتا، اگر تیسری انگلی میں فاصلہ زیادہ ہو تو عاقبت اندیشی اور فکر فردا سے بالکل غافل ہوتا ہے، اگر تیسری اور چوتھی انگلی میں فاصلہ زیادہ ہو تو ایسا شخص اپنی رائے پر عمل کرنے والا، آزاد منش ہوتا ہے، ہاتھ میں انگوٹھے کی دو اور باقی چار انگلیوں کی تین تین پوریاں یعنی جوڑ ہوتے ہیں، انگلیوں کی پوریوں پر سیدھی اور کھڑی ہوئی باریک لکیریں اوپر کی طرف اٹھی ہوئی ہوں تو خوش قسمتی کا نشان ہوتا ہے، پہلی انگلیوں کی پوریاں لمبی اور یکساں ہوں تو دولت مندی کی علامت کا اظہار دیتی ہیں، انگلیوں کے جوڑوں پر بہت سی لکیریں ہوں یا ان میں سے کسی پر بھی زیادہ لکیریں ثابت ہوں تو جوڑ کے اوصاف کو قدرے کم کر دیتی ہیں، اگر یہ لکیریں ٹیڑھی ہوں تو نتیجہ اس کے برعکس ظاہر ہوتا ہے، اگر کوئی سیدھی لکیر انگلی کے پہلے اور دوسرے جوڑ کو ملائے تو وہ انسان بڑا عقل مند ہوتا ہے، دنیا کے کاموں کو بخوبی سرانجام دیتا ہے، اگر انگلیوں کے ہر ایک جوڑ پر چھوٹی سی سیدھی لکیر ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس آدمی کی اچانک موت ہو جاتی ہے، انگلیوں کی پہلی ناخن والی سے عقل اور علم روحانی یعنی بدھی وعادات دوسری پوری سے دماغی اور جسمانی حالات اور تیسری پوری سے کاروبار روزانہ یعنی بیوپار، تجارت اور ملازمت وغیرہ روزگار کی پہچان ہوتی ہے، پوری اول لمبی مضبوط اور موٹی ہو تو اس کا دماغ اعلیٰ پایہ کا ہوتا ہے، قانون قدرت کے اصول کا قائل اور سمجھنے والا ہوتا ہے، پوری نمبر ۲ لمبی مضبوط اور موٹی ہو تو اس شخص کی خواہش بہت وسیع ہوتی ہے، وہ ہر ایک کام سوچ سمجھ کر کرنے والا ہوتا ہے، پوری نمبر ۳ مذکورہ بالا پوریوں کی نسبت لمبی اور زیادہ موٹی ہو تو وہ شخص دنیاوی آرام کا خواہش مند اور عیش پسند ہوتا ہے، تینوں حصے جس شخص کے جس قدر بڑے ہوتے ہیں اس قدر اس کے خواص اس شخص میں زیادہ پائے جاتے ہیں اور جس قدر چھوٹے ہوتے ہیں اس قدر اس کا عنصر اس میں کم غالب ہوتا ہے۔

ترجنا یعنی پہلی انگلی

ترجنا یعنی پہلی انگلی اگر دوسری انگلی کی اوپر والی پوری کے نصف تک لمبی ہو تو معتدل ہوتی ہے، اگر اس سے ذرا ہی کم ہو تو ایسا شخص ظالم، درشت مزاج، متکبر اور حکومت ومرتبہ کا بہت شائق ہوتا ہے، اگر معمولی سی چھوٹی ہو تو مذکورہ خصائل اس کے اندر موجود ہوتے ہیں لیکن رہنمائی اور پیش قدمی کی صفات سے محروم ہوتا ہے۔

مدھما یعنی درمیانی انگلی

دوسری یعنی درمیانی انگلی اگر معمول سے زیادہ بڑی ہو تو بدذوقی، مایوسی، فاسد خیالی اور علم پسندی کی علامت کی دلیل ہے، اگر معمولی سی چھوٹی ہو تو کم ظرفی، بے ہودہ گوئی اور اوچھے پن کا نشان ہوتا ہے۔

انامکا یعنی تیسری انگلی

تیسری انگلی اگر دوسری انگلی کے اوپر والے پور کی نصف تک لمبی ہو تو خوش طبع اور کامیاب زندگی کی علامت ہے، اگر اس سے بھی یعنی درمیانی انگلی کے برابر ہو تو برے افعال کی طرف گھسیٹ لے جاتی ہے، اگر چھوٹی ہو تو خلوت پسندی کی علامت ہے۔

کنشٹکا یعنی چھوٹی انگلی

کنشٹکا یعنی چوتھی انگلی اگر تیسری انگلی کے اوپر والے پور کے جوڑ تک لمبی ہو تو ایسا شخص ذہین، فصیح الکلام اور دوسروں کو اپنے قابو میں رکھنے والا ہوتا ہے، اگر اس جوڑ سے اونچی ہو تو معاملہ فہم اور راز دار ہوتا ہے، اگر اس جوڑ سے نیچی ہو تو کند ذہن، وہمی اور سادہ لوح ہونے کی دلیل ہے۔

ترجنی یعنی پہلی انگلی

یہ انگوٹھے کے ساتھ مشابہ انگلی ہے، اس انگلی کو ترجنی انگلی کہتے ہیں، یہ پہلی انگلی اسی قدر لمبی ہو جتنی درمیانی انگلی کا ماپ ہو تو وہ شخص بڑا مغرور، طبع اسیری، خیالات کا شائق اور اپنے آپ کو بڑا اعقل مند اور سمجھدار خیال کرنے والا ہوتا ہے، اگر پہلی انگلی دوسری انگلی سے چھوٹی ہو تو قوی جسم، طاقت ور اور مزاج کا گرم ہوتا ہے، اگر پہلی انگلی کا پہلا جوڑ دوسرے جوڑوں سے لمبا ہو تو دھارمک خیالات کا انسان ہوتا ہے، اگر پہلی انگلی کا دوسرا جوڑ پہلے اور تیسرے جوڑ کی نسبت لمبا ہو تو دھیرج اور حوصلہ والا ہوتا ہے، اگر تیسرا جوڑ دوسرے جوڑ سے لمبا ہو تو بڑا متکبر مزاج طبع اور دوسروں پر حکومت کرنے کا خواہاں ہوتا ہے، یہ انگلی اگر دوسری انگلی کے پہلے جوڑ تک چلی جائے تو فریبی مکار ہوتا ہے، وہ شخص اپنے فائدے کی خاطر دوسرے کے نقصان کی پرواہ نہیں کرتا، اس انگلی کا پہلا جوڑ چوکور ہو تو ایسا آدمی قدرتی تماشوں کا شائق ہوتا ہے، اس کی قدرتی زندگی مناظر کی تصاویر بنانے میں ایک خاص آرٹسٹ کا کام دیتا ہے۔

مدھما درمیانی یا دوسری انگلی

اس انگلی کو مدھما کہتے ہیں، اس انگلی کا پہلا جوڑ دوسرے جوڑوں سے لمبا ہو تو ایسا انسان زندگی سے بیزار ہوتا ہے اور جینے کی خواہش بہت کم کرتا ہے، اس انگلی کا دوسرا جوڑ لمبا ہو تو فن، ہنر مندی اور دست کاری کے کاموں میں بڑا ماہر ہوتا ہے، اس قسم کا انسان ایک ماہر کاشت کار اور مختلف اوزاروں کے چلانے میں بہت کامل ہوتا ہے، یہ جوڑ موٹا اور مضبوط ہو تو ریاضی گنت اور شاستر ودیا میں بہت ماہر ہوتا ہے، اس کی انگلی کا تیسرا جوڑ لمبا ہو تو بخیل اور حاسد ہوتا ہے۔

انامیکا یعنی تیسری انگلی

انامکا یعنی تیسری انگلی اتنی لمبی ہو جتنی کہ پہلی انگلی کا ماپ ہو تو اس قسم کا انسان فن، دست کاری میں بہت ماہر اور دولت و رزق سے آسودہ ہوتا ہے، یہ انگلی اگر اتنی لمبی ہو جتنی درمیانی انگلی ماپ میں ہو تو جواری کے پیشہ پر کام کر لینے والا ہوتا ہے، اگر درمیانی انگلی کی نسبت یہ انگلی لمبی ہو تو کلاؤں کے کام سے واقف اور فن دست کاری سے اچھا ماہر ہوتا ہے، انگلی کا پہلا جوڑ دوسرے جوڑوں کی نسبت لمبا ہو تو دستکاری اور ہنر مندی کا شائق، اگر دوسرا جوڑ لمبا ہو تو غریبی سے امیری کو دیکھتا ہے، اگر تیسرا جوڑ لمبا ہو تو بڑا عاقل، دانا اور سمجھدار ہوتا ہے تو انگلی کا پہلا جوڑ موٹا ہو تو دولت کو برے اور ناجائز کاموں میں خرچ اور ضائع کرنے والا ہوتا ہے، یہ انگلی چوکور ہو تو ہر بات کی تہ کو پہنچنے والا ہوتا ہے، اگر موٹی ہو تو دنیاوی کاموں میں ماہر (ایڈیٹنگ اور ناٹک وغیرہ پارٹ لے کر گانے بجانے والا ہوتا ہے۔

کنشٹکا یعنی چھوٹی انگلی

کنشٹکا یعنی چھوٹی انگلی درمیانی انگلی کے پہلے جوڑ کے درمیان تک ہو جائے تو بڑا اعقل مند علم اور پے چیدہ معاملات کے حل کرنے اور ان کی تہ کو پہنچنے میں کامیاب ہوتا ہے، یہ انگلی اگر لمبی نہ ہو تو دھوکہ باز، اور مکار ہوتا ہے، اس انگلی کا پہلا جوڑ اگر لمبا ہو تو بڑا عالم، فاضل، مشہور زمانہ اور لکچرار ہوتا ہے، اگر دوسرا جوڑ لمبا ہو تو بڑا محنتی اور تجارت میں ماہر ہوتا ہے، اگر تیسرا جوڑ لمبا ہو تو بڑا فریبی، دھوکہ باز اور البتہ وہمی ہوتا ہے، یہ انگلی نکیلی ہو تو پوشیدہ اور گپت رازوں کا جاننے والا ہوتا ہے، چوکور ہو تو کسی چیز کا موجد ہوتا ہے، اگر موٹی ہو تو فن دستکاری میں ماہر، مشہور ایڈیٹنگ اور کئی ودیاؤں اور کلاؤں کا جاننے والا ہوتا ہے، اس انگلی کا سر موٹا ہو تو چوری پیشہ لوگوں سے رغبت رکھنے والا ہوتا ہے۔

ترجنی یعنی پہلی انگلی

پہلی انگلی کی جڑ سے ایک سیدھی لکیر نکل کر تیسرے جوڑ سے ہوتی ہوئی دوسرے جوڑ پر ختم ہو جائے تو ایسا انسان بڑا گپی، فضول گو اور بے اعتقاد ہوتا ہے، اس انگلی کے تیسرے جوڑ پر ٹیڑھی لکیر ہو تو کسی دوسرے کی دولت کو حاصل کرتا ہے۔

مدھما یعنی دوسری انگلی

ان انگلی کے جوڑوں پر بہت سی لکیریں پائی جاتی ہیں، تو وہ بڑا سنگ دل اور کنجوس انسان ہوتا ہے، درمیانی انگلی کی جڑ سے ایک سیدھی لکیر نکل کر اس انگلی کے تیسرے جوڑ پر پھیل جائے تو بڑا دولت مند، صاحب اقبال ہوتا ہے، اگر ٹیڑھی لائن ہو تو جنگ لڑائی وغیرہ میں موت کا خطرہ دیکھتا ہے، اس انگلی کی جڑ سے بہت لکیریں نکل کر اس کے پہلے جوڑ کے خاتمہ پر جائیں تو بڑا بے رحم، سخت مزاج اور دماغی کمزوری سے زندگی کو گزارنے والا ہوتا ہے، اگر کچھ لکیریں تیسرے جوڑ سے نکل کر پہلے جوڑ کی طرف جھکی ہوئی پائی جائیں تو سوداگری، پیشہ، تجارت سے فائدہ اٹھانے والا ہوتا ہے، اس کے تیسرے جوڑ پر بہت سی ٹیڑھی لکیریں پائی جائیں تو بڑا منحوس طالع اور بدقسمت انسان ہوتا ہے، اس جوڑ پر اگر + کا نشان ہو تو دولت مند، آسودہ حال ہو، اگر عورت کے اس جوڑ پر جمع کا نشان ہو تو اولاد کے سکھ سے محروم رہتی ہے، اگر ستارے کا نشان ہو تو تھوڑی آیو کے بھوگنے والا ہوتا ہے۔

انامکا یعنی تیسری انگلی

انامکا انگلی کے پہلے جوڑ سے کوئی لکیر نکل کر تیسرے جوڑ کی طرف جھکی ہوئی پائی جائے تو بڑا خوش قسمت اور پرتاپ والا ہوتا ہے، اس انگلی کے تیسرے جوڑ سے بہت سی لکیریں نکل کر پہلے جوڑ کی طرف جاتی ہوئی پائی جائیں تو عورتوں کے ذریعہ دولت برباد کرنے والا ہوتا ہے، اس انگلی کے تیسرے جوڑ پر کچھ سیدھی لکیریں ہوں تو بڑا عالم، فاضل اور ودیادان ہوتا ہے، ان سیدھی لکیروں میں ایک سیدھی لکیر کسی طرف جھکی ہوئی پائی جائے تو بڑا مشہور و معروف اور نیک نام ہوتا ہے، اس انگلی کے تیسرے جوڑ سے کچھ لکیریں نکل کر اس کی جڑ کی طرف جاتی ہوئی پائی جائیں تو بڑا مغرور طبع، چال باز اور حکمت عملی سے روپیہ پیدا کرنے والا ہوتا ہے، اس انگلی کے تیسرے جوڑ سے کچھ لکیریں نکل کر دوسرے جوڑوں کی طرف جھک جائیں تو وہ شخص اپنی لیاقت، اور ہمت سے روزی کمانے والا ہوتا ہے، اس انگلی کے تیسرے جوڑ پر اگر جمع لکیر ہو تو مصیبت میں بھی خطرے اور تکلیف سے بچ جاتا ہے، اگر جمع کا نشان + اس جوڑ پر دکھائی دیتا ہو تو بڑا فضول خرچ اور روپیہ ضائع کرنے والا ہوتا ہے۔

کنشٹکا یعنی چھوٹی انگلی

کنشٹکا یعنی چھوٹی انگلی کے تیسرے جوڑ سے کوئی لکیر پہلے جوڑ کی طرف جھکی ہوئی پائی جائے تو ایسا انسان بڑا عالم، دور اندیش اور بڑا عقل مند اور سمجھدار ہوتا ہے، اگر پہلے جوڑ پر کے موٹی سی لکیر ہوں تو اس کی صحت اچھی نہیں ہوتی، اگر دوسرے پر دو یا تین لکیریں معلوم ہوں تو ایسا شخص پوشیدہ معلومات اور رازوں کے جاننے کا خواہاں ہوتا ہے، اس جوڑ پر موٹی اور [illegible] تو عیاش اور بڑا کامی پرش ہوتا ہے، کنشٹکا انگلی کے تیسرے جوڑ سے کوئی لکیر نکل کر دوسرے جوڑ کی طرف جھکی ہوئی پائی جائے تو [illegible] لکچرار یا خزانچی بن کر روپیہ لین دین کے کام کرتا ہے، اس انگلی سے کوئی سیدھی لکیر نکل کر تیسرے جوڑ ہوتی ہوئی دوسرے جوڑ [illegible] ہو جائے تو بڑا دولت مند اور کامیاب، دشمن پر فتح پانے والا ہوتا ہے، کوئی خط یا لائن تیسرے جوڑ سے دوسرے کی طرف جاتی ہوئی [illegible] جائے تو بڑا دلاور، قوی حوصلہ اور دھیرج و ہمت سے کام کرنے [illegible] ہے، اس انگلی پر + کا نشان ہو تو کم عقل، بدکار اور چوری کی عادت ہوتا ہے، اگر ستارے کا نشان ہو تو بڑا سمجھدار اور عقل مند ہوتا ہے، کوئی لکیر اس انگلی کی جڑ کی طرف پائی جائے تو وہ شخص پالیٹکل کامیاب زندگی میں وقت بسر کرنے والا ہوتا ہے۔

انگلیوں کی ساخت اور بناوٹ

پہلی انگلی کے دوسرے جوڑ پر ٹیڑھی لکیر ہو تو جھوٹ بولنے، فریبی اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والا ہوتا ہے، پہلی انگلی کے دوسرے جوڑ پر دو جمع کے ++ نشان ہوں تو وہ شخص بڑے امیروں سے دوستی کرنے والا ہے، پہلی انگلی کے پہلے جوڑ پر ستارے کا نشان ہو، خوش قسمت اور دولت سے آسودہ ہوتا ہے، اگر دوسرے جوڑ پر ستارے کا نشان ہو تو بڑا تند مزاج، سخت دل اور قوی حوصلہ ہوتا ہے، اس نشان کے ساتھ کوئی لائن ملی ہوئی پائی جائے تو خوش طبع، نرم، حلیم مزاج ہوتا ہے، پہلی انگلی کے تیسرے جوڑ پر ستارے کا نشان پانی پر [illegible] کرنے والا ہوتا ہے، درمیانی انگلی کے ناخن پر کالا نشان تھوڑی عمر بھوگنے والا ہوتا ہے، تیسری انگلی کے ناخن پر سفید نشان بیوپار، تجارت کا بہت شائق ہوتا ہے، چھوٹی انگلی کے ناخن پر کالا [illegible]

نشان ہوتو وہ شخص بہت جلد راہی ملک عدم ہوجاتا ہے۔

انگوٹھے کی ساخت اور بناوٹ

جس طرح ہاتھوں میں چاروں انگلیوں کے ہوتے ہوئے بھی ہم انگوٹھے کی عدم موجودگی میں کسی چیز کو اچھی طرح پکڑ نہیں سکتے، اسی طرح جو علم انگلیوں کی ساخت اور نرمی سختی وغیرہ سے پایا جاتا ہے وہ سب انگوٹھے کے مطالعہ روشنی کے بغیر نامکمل رہتا ہے، اس لئے جب تک کسی ہاتھ کے دیکھنے کے وقت اس کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ نہ ہوجائے اس وقت تک کسی رائے کو آخری اور مکمل تصور نہ کرنا چاہئے۔

انگوٹھے کی شکل وشباہت

انگوٹھے کے پامسٹری مطالعہ کے لحاظ سے تین حصے قرار دئے گئے ہیں، اول وہ حصہ جو انگوٹھے کی جڑ کے حصے میں نچلے سرے پر ابھرا ہوا معلوم دیتا ہے، اس کو زہرہ یا شکر بھی کہتے ہیں، یہ حصہ عشق ومحبت اور نفس سے متعلق ہوتا ہے، درمیانی حصہ عقل و ادراک اور قوت اعتدال سے انصاف اور منطق اور دلیل کا اظہار کرتا ہے اور اس کے اوپر کا ناخن والا حصہ قوت ارادی کا معیار ہے، یہ تینوں حصے نسبتاً جس قدر بڑے یا چھوٹے ہوتے ہیں اسی قدر ان کے خواص اس شخص میں زیادہ یا کم پائے جاتے ہیں۔

انگوٹھے کا ناخن والا حصہ

انگوٹھے کے ناخن والا اوپر کا حصہ قوت ارادی کا حوصلہ اور استقلال کا میعار ہے، جس شخص کا یہ حصہ جس قدر بڑا گہری وصاف لکیروں سے وابستہ ہوتا ہے اسی قدر اس شخص کی قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے، وہ شخص بڑے زبردست ارادے کا مالک ہوتا ہے، کسی شخص سے بہت جلدی دوست بننے کا خیال ظاہر نہیں کرتا، وہ شخص گفتگو شروع کرنے میں بہت تامل اور استقلال سے کام لیتا ہے، بڑا قوی حوصلہ ضدی اور خود پسند طبیعت کا ہوتا ہے، اگر کبھی آپ کو سفر کرنے کا اتفاق ہوجائے تو اپنے ہم سفروں سے واقفیت پیدا کرنے میں بڑی درجہ کی سنجیدگی اور حوصلہ کا اظہار کرتا ہے، اس کی طبیعت بہت متلون اور ہمیشہ ثابت قدم پائی جاتی ہے، انگوٹھے کے پہلے جوڑ سے دو یا تین لائنیں نکل کر تیسرے جوڑ کے اخیر تک جاتی ہوئی پائی جائیں تو ایسا آدمی بڑا بردل عزیز، تابع دار اور محبت سے بھرا ہوا ہوتا ہے، انگوٹھے کے پہلے جوڑ میں ٹیڑھی لکیر ہوتو وہ دولت مند ہوتا ہے، انگوٹھے کی جڑ سے دو یا تین لکیریں نکل کر انگوٹھے کے دوسرے جوڑ تک جاتی ہوئی پائی جائیں تو بڑا ملن سار اور نیک مزاج ہوتا ہے، انگوٹھے کے دوسرے جوڑ پر کسی عورت کے اگر ستارے کا نشان ہوتو وہ عورت بہت امیر ہوتی ہے، اگر کوئی لائن جاتی ہوئی پائی جائے تو ایسے آدمی کی زندگی اچانک پھانسی وغیرہ ناگہانی حادثے سے ختم ہوجاتی ہے، جن اشخاص کا یہ ناخن والا حصہ موٹا ہوتا ہے ان میں ادراک قوت ارادی وغیرہ بہت کم ہوتی ہے، ان کی عادات میں حیوانی عنصر بہت پایا جاتا ہے، وہ مقبولیت اور سوچ وچار سے کام بالکل نہیں لیتے، اگر کوئی ان کی مخالفت کرے تو سخت جوش اور غضب کا اظہار کرتے ہیں۔

انگوٹھے کی شکل وشباہت

بڑے انگوٹھے والا آدمی عقل مند، دانا اور ذہین، شریف مزاج ہوتا ہے، جس شخص کا انگوٹھا چھوٹا واضع، بھدا اور موٹا ہو وہ شخص حیوان خصلت اور مجرمانہ خیالات کا آدمی سمجھا جاتا ہے، اگر اوسط قد اور سیدھا ہوتو ایسا آدمی بڑا محتاط اور اپنی ذات پر بھروسہ رکھنے والا ہوتا ہے، اگر انگلیوں کی طرف جھکا ہوا ہوتو بزدل اور کم گوئی، بے ہودہ پن کی علامت ہے، لمبا اور چوڑا انگوٹھا مصائب اور تکلیفات کا نشان ہوتا ہے، عورت کا سکھ اس کو میسر نہیں ہوتا، جس کے انگوٹھے کا بڑا حصہ ساتھ والی انگلی کی دوسری پوری تک پہنچتا ہوتو وہ شخص ودیا کا جاننے والا، قلم کی طاقت سے واقف اور مصوری وغیرہ، انجینئرنگ کے کام سے واقف ہوتا ہے، انگوٹھے کے اوپر کا حصہ چوڑا اور نیچے کا پتلا ہونا زندگی میں تکلیفات کی دلیل ہے، اگر اوپر کا حصہ پتلا اور نیچے کا موٹا ہوتو مسافری اور سفر کی زیادتی کا باعث ہوتا ہے، انگوٹھے کی ناخن والی گانٹھ نرم اور باہر کی طرف جھکی ہوئی پائی جائے تو ایسا آدمی ہمدرد، فیاض، خداترس اور لاپرواہ اور آزاد خیال ہوتا ہے، اگر یہ گانٹھ سخت اور انگوٹھا جھکانے سے باہر کی طرف نہ جھک سکے بلکہ ہتھیلی کی طرف مائل ہوتو ایسی علامت ضدی، منصف مزاج، وفادار، محتاط، عاقبت اندیش، منطق مزاج اور کفایت شعار ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔

انگوٹھے کے ناخن والا حصہ

انگوٹھے کا پہلا جوڑ لمبا ہوتو بڑا سمجھ دار اور اپنے آپ پر بھروسہ

رکھنے والا ہوتا ہے، اگر چوکور یا چھوٹا اور چوڑا ہو تو ضدی اور خود پسند طبیعت، اپنی مرضی کے مطابق عمل اور کام کرنے کا مالک ہوتا ہے، اگر درمیانے قد والا ہو تو دشمنوں کو پوشیدہ طور پر نقصان پہنچانے کی کوشش اور فکر میں مصروف رہتا ہے، اگر بہت چھوٹا ہو تو نیک و بد کی تمیز میں ناقابل ہوتا ہے، زبان اور وعدے پر صحیح نہیں اترتا، دوسروں کے اعتبار اور کہنے پر یقین اور عمل کرنے والا ہوتا ہے، انگوٹھے کا دوسرا حصہ چوڑا اور لمبا ہو تو بڑا منصف مزاج ہوتا ہے، اگر چھوٹا ہو تو علم و عقل کا بہت خواہش مند ہوتا ہے، انگوٹھے کا پہلا جوڑ اگر لمبا ہو اور دوسرا جوڑ چھوٹا ہو تو بڑا ضدی اور اچھے برے کی پہچان کرنے والا ہوتا ہے، اس کا تیسرا جوڑ جو شکر کا مقام ہوتا ہے بہت اونچا ہو تو ایسا انسان کم عقل و وحشیوں کی مانند طبیعت کا مالک ہوتا ہے۔

انگوٹھے کا درمیانی حصہ

انگوٹھے کا درمیانی حصہ عقل وانصاف سے متعلق ہے، جس شخص کے ہاتھ میں جس قدر بڑا ہوتا ہے اسی قدر وہ شخص بڑا دانا، عقل مند اور عالم، فاضل، مشہور زمانہ اور لیکچرار ہوتا ہے، دنیاوی کاموں کو بڑی سنجیدگی اور عمدگی سے انجام دیتا ہے، جس قدر یہ چھوٹا ہوتا ہے اسی قدر اس کی خصلت میں وحشی پن زیادہ اور عقل کم ہوتی ہے، جس شخص کے انگوٹھے میں درمیانی گانٹھ پتلی اور نرم ہوتی ہے وہ ہمیشہ اپنی مطلب براری میں حکمت عملی سے کام لیتے ہیں، طبیعت کو ہمیشہ حالات زمانہ کے مطابق بدل لیتے ہیں، عشق اور دلیل کی نسبت حکمت عملی کا ارادہ ان میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

انگوٹھے کا نچلہ حصہ

جس شخص کے انگوٹھے کی جڑ کا حصہ جس قدر لمبا لمبی گانٹھ والا ہوتا ہے اسی قدر وہ شخص محبت کے جذبہ کا قادر ہوتا ہے اور جس قدر چھوٹا اور گٹھا ہوا ہوتا ہے اسی قدر اس میں عیش و زناکاری، رغبت و شہرت کی غلامی زیادہ پائی جاتی ہے، انگوٹھا اس حصہ میں جس قدر موٹی ریکھا ہوتی ہے اس قدر لڑکے جس قدر باریک ریکھا ہوتی ہے اس قدر لڑکیاں اور جس قدر موٹی اور شکستہ ریکھا ہوتی ہیں اس قدر عیش و محبت کی زیادتی اور لڑکیوں کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے۔

انگوٹھے کی ساخت وبناوٹ

انگوٹھے کی ساخت اور بناوٹ میں دو خاص قسمیں جز کے حصہ میں قرار دی ہیں، ایک نرم گانٹھوں والا اور دوسرا سخت گانٹھوں والا، نرم گانٹھوں والا وہ ہوتا ہے جو باہر کی طرف جھک جاتا ہے، اس کی وہ گانٹھ جو ناخن کے نیچے ہوتی ہے بہت نرم پائی جاتی ہے، جن اشخاص کا انگوٹھا ایسا ہوتا ہے وہ بہت مرعوب طبیعت، سعادت مند، نفیس رساں، فراخ دل، سخی، وسیع خیال ہوتے ہیں، اگر ان سے رحم اور ہمدردی کے لئے درخواست کی جائے تو بہت جلد وعدہ کر دیتے ہیں، ان کی طبیعت ہمیشہ دوسروں سے مل جل کر کام کرتی ہے، تکلیف بالکل نہیں جانتے، دوسروں کی رائے کی نسبت قدر کرتے ہیں، قربانی اور سخاوت کے لئے ان کی طبیعت ہمیشہ روشنی اور بلندی میں پائی جاتی ہے، وہ اجنبیوں سے بہت جلد واقفیت اور دوستی پیدا کر لیتے ہیں، ان کی صحبت سے دوسرے اشخاص بہت محفوظ ہوتے ہیں کیوں کہ وہ کسی کی رائے کی بے قدری نہیں کرتے۔

انگوٹھے کا دوسرا حصہ

انگوٹھے کا دوسرا حصہ جن کا سخت گانٹھ والا ہے وہ ان کے عین برخلاف روشنی اختیار کرتے ہیں، ان کا انگوٹھا ہمیشہ ہاتھ کی طرف جھکا ہوتا ہے، ان میں کنجوس پن، لالچ، کم ظرف، بے ہودہ گوئی اور تنگ دلی کی علامت زیادہ پائی جاتی ہے، وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ پیسہ بچانے کی فکر میں رہتا ہے، اگر اس سے کسی کام کے لئے درخواست کی جائے دولت رزق دھرم و کرم مراتب و درجہ اور علم و عمل کا مالک برہسپتی ہے، جائیداد اور اشتی بیمار و موت اور خدمت گار نوکروں کا مالک سنیچر ہے۔

ستاروں کے ابھار ونشانات

برجوں پر ستاروں کے ابھار ونشانات کا ہونا بہت اچھی علامت بتلائی ہے، ہاتھوں کے نشانات اگر احتیاط سے سمجھ لئے جائیں تو ان کی مدد سے کسی شخص کی عادات وخصائل کے متعلق نہایت صحیح نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے، یہ ابھار تعداد میں سات بتلائے ہیں، مشتری، زحل، شمس، عطارد، مریخ، قمر اور زہرہ سب کے حمل وقوع ہاتھ پر درج ہیں، جو انسان کی قسمت پر اپنی اونچائی اور چھوٹائی کے لحاظ سے بڑا اثر دیتے ہیں۔

زہرہ یعنی شکر

زہرہ یعنی شکر کا برج عین انگوٹھے کے نیچے واقع ہے، انگوٹھے کی جڑ سے اس برج کا ابھار شروع ہوتا ہے اور کلائی کے ایک طرف وسط تک اور دوسری طرف پہلی انگلی اور انگوٹھے کے وسطی مقام تک پھیلا ہوا ہوتا ہے، یہ برج مرد وزن کی باہمی محبت کا نشان پایا گیا ہے، اس کی تاثیر سے عشق ومحبت کی رغبت ظاہر ہوتی ہے، عیاش و کامی اور عاشق لوگوں کے ہاتھوں پر یہ برج اچھی طرح نمایاں اور روشن ہوتا ہے، جن لوگوں کے ہاتھ میں شکر کا یا ابھار معتدل طور پر نمایاں اور بلند ہوتا ہے اور اس پر کوئی ترچھا خط نہیں ہوتا تو ایسا شخص بڑا فیاض، خوش طبع، صابر، وفادار اور محبت کے جذبہ پر کام کرنے والا ہوتا ہے، لڑائی اور جھگڑے سے دور بھاگتا ہے، زندگی کو بخوشی گزارنے کا خواہش مند ہوتا ہے، عمدہ لباس، گوری رنگت، حسن اخلاق، خوبصورتی سے یکت نیک، دل یافت، حیادار، راگ و رنگ کا سائق اور مناظر قدرت کا شائق ہوتا ہے، ہمیشہ دوسروں کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے، شاعر کا دتیا، گائیں ودیا اور عورت سے خاص رس لینے والا ہوتا ہے، اس کی گھریلو زندگی بالعموم خوش گوار ہوتی ہے، خود غرض بالکل نہیں ہوتا؛ اولاد کا خواہش مند ہوتا ہے۔

زہرہ یعنی شکر کا نشان

زہرہ یعنی شکر کا ابھار بہت اونچا ہو تو مغرور طبع، کمینہ خیالات، شرم وحیا سے رہت، عورتوں کی محبت میں سرشار رہتا ہے، اگر ابھار نیچا ہو تو خود غرض اور بے پروا، مطلب پرست ہوتا ہے اور ٹیڑھی و ترچھی لکیروں سے یکت ہوتا ہے تو ایسا آدمی عیاش اور آوارہ مزاج ہوتا ہے، وہ عشق کی لہر میں اپنی عزت کو برباد کر دیتا ہے، جن لوگوں کے ہاتھ میں یہ ابھار بالکل نہیں ہوتا ان کی طبیعت میں سرد مہری غرض پرستی اور سرد مزاجی کی علامت کا اظہار دیتا ہے، وہ آدمی کم عقل ہوتا ہے اس میں خوبصورتی اور لطافت کا احساس کسی پہلو نہیں ہوتا، ان کی عادات میں حیوانی عنصر بہت غالب ہو جاتا ہے، معقولیت سے کام نہیں لیتا، اگر کوئی اس کی برائی کرے تو سخت جوش کا اظہار کرتا ہے، اس کی عادت محبت کے ناآشنا اور پرلے درجہ کی نفس پرست ہوتی ہے، شکر کی جگہ بہت سی ریکھائیں ہوں تو آدمی کے تمام جذبات مضبوط ہو جاتے ہیں، اس برج پر اگر کوئی ریکھا صاف پڑتی ہو اور کسی جگہ سے شکستہ نہ ہو تو اس شخص کی شادی مسرت خیز ہوتی ہے، اگر بہت سی جگہ سے شکستہ ہو تو شادی ضرر رساں ہوتی ہے، شکر کی جگہ شکر کا نشان ہو تو عورت وغیرہ سے محبت رکھنے والا ہوتا ہے، اگر مثلث کا نشان ہو تو بڑا حساب داں ہوتا ہے، شکر کی جگہ کوئی ریکھا نہ ہو تو وہ شخص نیک، دھارمک خیالات والا ہے، اس میں دنیاوی لذتوں اور خوشیوں کی ضرورت کم پائی جاتی ہے۔

مشتری یعنی برہسپت

برہسپت کا مقام انگوٹھے کے ساتھ انگلی کے عین نیچے واقع ہے اس انگلی کے نیچے ذرا ابھرا ہوا گوشت معلوم ہوتا ہے اس کو ابھار مشتری کہتے ہیں، اگر یہ ابھار مناسب اور معتدل ہو اور اس پر کوئی ترچھا خط نہ ہو تو ایسا آدمی بڑا فیاض زندہ دل اور خوش مزاج حکومت و اقتدار کا شائق اور دوسروں کے دلوں کو فتح کرنے کی پیدائشی قابلیت کا مالک ہوتا ہے اس کی طبیعت اس کی روزانہ زندگی دوسرے کے جذبات کا خاص لحاظ رکھتی ہے مکر وفریب اور جھوٹ سے نفرت ظالم کی مخالفت اور مظلوم کی حمایت اس کی طبیعت میں خاص قسم کا جوش رکھتی ہے وہ شخص اپنی گفتگو اور ذات پر خاص ملکہ رکھتا ہے، لذیذ غذاؤں کا خواہش مند مذہب کا شیدا اور عزیز و احباب سے محبت اور سلوک رکھنے کا بہت خواہش مند ہوتا ہے۔

مشتری یعنی برہسپت کا نشان

جن لوگوں کے ہاتھوں میں اس ابھار پر اگر لکیر پائی جائے تو اچھی ہوتی ہے، اگر ترچھی ہو تو اس بھار کی تمام خوبیوں پر پانی پھیر دیتی ہے، یہ ابھار اگر اعتدال سے زیادہ بلند ہو تو سفر در ظالم اور بے رحم ہونے کی علامت ہے، طبیعت میں کاہلی زیادہ پائی جاتی ہے، وقت کی پابندی اور دوسروں کے جذبات کا وہ خیال نہیں رکھتے اور نہ ہی کسی کی خاطر تکلیف اٹھانا پسند کرتے ہیں، برہسپتی کی ابھار کی جگہ بہت اونچی ہو تو مغرور طبع اور دوسروں پر حکومت کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے، اگر معمولی درجہ پر اونچی ہو تو بڑا حوصلہ قوی عزت کا پاس مند اور ذات پر بھروسہ رکھنے والا ہوتا ہے، برہسپتی کی جگہ اور سورج کے ابھار کی جگہ ایک جیسی اونچی ہو تو بڑا خوش قسمت اور دھن دولت کا مالک ہوتا ہے،

اگر بدھ کے ابھار کے سمان اونچی ہو تو سائنس ودیا کا جاننے والا، شاعر، کوی اور طبابت پیشہ سے ماہر ہوتا ہے، اگر منگل کے ابھار کے سمان اونچی ہو تو فوج و جنگ میں سپہ سالار اور ایک اچھے درجہ کا سپاہی ماہر ہوتا ہے، اگر چاند کی جگہ کے سمان یکساں اونچی ہو تو بڑا سنگ دل اور منصف مزاج ہوتا ہے، اگر شکر کے ابھار کے سمان اونچی ہو تو بڑا قوی حوصلہ، دھارمک خیالات، خوش طبع، ستیہ وادی اور منصف مزاج ہوتا ہے، برہسپتی کے ابھار کی جگہ نیچے کی طرف جھکی ہو تو بڑا خود غرض گناہ گار، ست طبع اور کمینہ خیالات والا ہوتا ہے، اگر بہت سی ریکھائیں ہوں تو بڑے ارادوں کا مالک ہوتا ہے، برہسپتی کے مقام پر ستارے کا نشان ہو تو اس کی شادی بڑے خاندان میں ہوتی ہے، اس برج پر اگر چھوٹا سا کوئی نقطہ ہو تو وہ شخص بڑی بے چینی اور پریشانی میں زندگی بسر کرتا ہے اگر چوکور نشان ہو تو حکومت کرنے کا عادی ہوتا ہے، اگر مثلث کا نشان ہو تو ایلچی کا کام کرنے والا ہوتا ہے، اگر جزیرے کا نشان ہو تو بہت تکلیفوں اور مصیبتوں میں زندگی بسر کرنے والا ہوتا ہے۔

زحل یعنی سنیچر

زحل یعنی سنیچر کا مقام مدھیما انگلی کے عین نیچے واقع ہے، اس کا انسان کی قسمت پر بھاری اثر ہوتا ہے، جو قسمت کی حالت بالکل پلٹ دیتا ہے، جس شخص کے ہاتھ میں ابھار معتدل اور مناسب ہوتا ہے وہ شخص ترقی و مرتبہ بہت جلد حاصل کر لیتا ہے، ایسا آدمی دیانت دار اور دور اندیش اور احتیاط پسند اور حساب داں، مذہبی خیالات، مستقل مزاج، ہوتا ہے، ان میں تنہائی آزادی، زراعت، کھیتی اور دیہات کی بود و باش کی طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے، جن اشخاص کے ہاتھ میں یہ ابھار نہیں ہوتا اعتدال سے زیادہ نمایاں اور روشن ہوتا ہے تو ان کی زندگی ہمیشہ فکر اور موت کے خطرے میں پڑی رہتی ہے اور وہ آدمی متکبر مزاج، وہمی طبعیت، غم زدہ اور ہٹ دھرم پر قائم رہنے والا ہوتا ہے، اس کا میلان خودکشی کی طرف پایا جاتا ہے، ان کے افعال یا خیالات پر نکتہ چینی کی جائے تو برداشت نہیں کر سکتے، تنہائی پسند ہوتے ہیں، ان میں دنیا کی نامداری اور گردش ایام کا خیال ہمیشہ جاگزیں رہتا ہے۔

زحل یعنی سنیچر کا نشان

زحل یعنی سنیچر کی جگہ اونچی ہو تو وہ شخص ڈرپوک اور تنہائی میں رہائش رکھنے والا ہوتا ہے، اس قسم کا انسان راگ ودیا کا شائق یا زراعت پیشہ کا خواہش مند ہوتا ہے، یہ ابھار نیچے کی جانب اگر جھکا ہوا ہو تو منحوس طالع اور کمینہ حالات کا مالک ہوتا ہے، اس قسم کا انسان عموماً خودکشی کا مرتکب ہو جاتا ہے، سنیچر کے ابھار کی جگہ اور برہسپتی کے ابھار کی جگہ ایک جیسی اونچی ہو تو بڑا صابر، نرم مزاج، رنجیدہ خاطر ہوتا ہے، اگر کوئی خلاف مزاج بات اس کو پائی جائے تو بہت جلد ناراض ہو جاتا ہے، اگر بدھ عطارد کے سمان اونچی ہو تو بڑا سائنس داں یا حکمت پیشہ سے ماہر ہوتا ہے، ان دونوں کا ابھار ایک جیسا ہو برہسپتی کا ابھار اونچا نہ ہو تو بڑا فریبی، دھوکہ باز، کپٹ اور برائیوں میں زندگی بسر کرنے والا ہوتا ہے، اگر منگل کے ابھار کی جگہ اور سنیچر کے ابھار کی جگہ ایک جیسی ہو تو بڑا بد خصلت، فریبی اور دھوکا باز ہوتا ہے، اگر شکر سے باہم مطابقت ہو تو بڑا دور اندیش، سمجھ دار اور ہر بات کی تہہ کو پہنچنے والا ہوتا ہے، اگر چاند سے باہم مطابقت ہو تو بخیل، بدظن، ہر شکل و روپ سے رہست ہوتا ہے، سنیچر کی جگہ پر ایک ریکھا ہو تو خوش قسمت ہوتا ہے، اگر بہت سی ریکھائیں ہوں تو منحوس طالع اور بدقسمت ہوتا ہے، سنیچر کی جگہ پر ستارے کا نشان ہو تو خوش نصیب نہیں ہوتا، اس کی موت اچانک حادثہ سے واقع ہو جاتی ہے، سنیچر کی جگہ پر اگر اس سے کسی کام کے لئے درخواست کی جائے تو وہ زبانی ہمدردی اور امداد کا اظہار کرتے وقت بہت سوچ وچار اور فکر سے کام لیتا ہے۔

ہاتھوں کے ناخن کی علامت

پامسٹری میں ہاتھوں اور انگلیوں کی عام بناوٹ وغیرہ سے جو نتائج اخذ کئے جاتے ہیں ان کی تصدیق آزمائش کے لئے ناخنوں کے مطالعہ سے بڑی بھاری مدد ملتی ہے، یہ ناخن بہت سی بیماریوں کی تشخیص اور موروثی امراض اور ان امراض کی جن کا پھیپھڑے، دل، اعصاب یا ریڑھ کی ہڈی وغیرہ سے تعلق ہے، بہت اچھی طرح سے پتہ لگا لیتے ہیں۔

ناخنوں کی قسمیں

ناخنوں کی شکل وصورت کے لحاظ سے چار قسمیں قرار دی ہیں، اول لمبی ناخن، دوسرے چھوٹے، تیسرے چوڑے اور چوتھے تنگ ناخنوں کی قسم ہیں، ماہران سامدرک لکھتے ہیں کہ جن اشخاص کے ناخن لمبے ہوتے ہیں ان کی جسمانی حالت ایسی اچھی نہیں ہوتی جیسی کہ

درمیانی قد کے ناخن والے کی پائی جاتی ہے، لمبے ناخن والے آدمیوں کو چھاتی اور پھیپھڑے کے امراض کا خدشہ رہتا ہے جو اکثر گلے کے امراض میں مبتلا پائے جاتے ہیں، جب لمبے ناخنوں کا رنگ نیلگو ہو تو ایسے آدمیوں کی صحت حالت بہت نازک ہوتی ہے، تھوڑی سی غفلت اور بے احتیاطی پر ان کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔

چھوٹے ناخنوں کی علامت

جس شخص کے ناخن چھوٹے ہوتے ہیں وہ دل کی حرکت میں نقص ظاہر کرتے ہیں، ایسے شخص کے سامنے اگر کسی دہشت ناک آدمی کا اظہار کیا جائے تو وہ اپنی طبیعت کو بہت کم قابو میں رکھ سکتا ہے، چھوٹے ناخن والے حریص، جھگڑالو ہوتے ہیں، اگر ناخن پھٹے ہوئے ہوں تو نظام عصبی پر کسی سخت بیماری کا حملہ کا اندیشہ ظاہر کرتے ہیں، ناخن ایک سرے سے دوسرے سرے تک کئی مہینوں میں بڑھتا ہے اس لئے ناخن کے پھٹنے کے نشان سے اندازاً بیماری کا وقت بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

لمبے اور تنگ ناخن

لمبے اور تنگ ناخون پشت کی بیماریوں کو ظاہر کرتے ہیں، بہت پتلے اور خمیدہ ہوں تو موت کی بہت ہی نازک حالت کی دلیل ہیں، گول ناخن والے علم و ہنر کے شائق اور وسیع الخیال ہوتے ہیں، سکڑے ہوئے چھوٹے اور تنگ و سرخ ناخن والے ضدی، سنگ دل اور جھگڑالو مغرور طبیعت کا اظہار کرتے ہیں، ان کی بیماریوں کے ساتھ بھی موافقت نہیں ہوتی، جنگ کے شائق اور بہادر آدمیوں کے ناخن اور چتی دم ہوتے ہیں، جن اشخاص کے ناخن انگلی کے سرے کے گوشت اور اس کے اطراف میں سے نکلتے ہوں ان سے ہر ناز پردازگی و ہر دلعزیزی کی علامت ظاہر ہوتی ہے۔

سپاٹ ناخن کی علامت

جب ناخن بہت چوڑے ہوں تو اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ شخص فالج وغیرہ کی بیماری کے خطرہ کا موجب ہوگا، جب ایسے ناخن سفید یا نیلگو رنگت میں پائے جاتے ہیں تو سمجھنا چاہئے کہ اس شخص کی صحت میں نقص ہوگیا ہے، بیماری بڑھ چلی ہے، بہت چوڑے ناخن اعصاب کی بیماریوں کا اظہار کرتے ہیں اور اس امر کی شہادت بھی دیتے ہیں کہ یہ شخص بڑا ضدی، زود رنج ہوگا، تھوڑی سی خلاف مزاج پر جلد بگڑ جائے گا، اگر کوتاہ یا بڑے ناخن ہوں تو بزدل، کم عقل، بات بات پر جھگڑالو ہوتے ہیں، اگر مدور ہوں تو وہ شخص بڑا آزاد اور خوش مزاج ہوگا، گول ہوں تو سادہ مزاج، شرم سار ہوں، اگر دراز ہوں تو بڑا نیک اور سخی تصور کرنا چاہئے، ڈھیلے ناخن ہونا غریبی، ناداری کی علامت ہے، سفید رنگت اور مونگے کے ناخن رکھنے والا خوش نصیب باثروت ہوتا ہے، اگر گوشت میں گڑے ہوں تو بڑا خوش مزاج، دروغ گو، تماش بیں، عیاش اور کھوٹے کاموں میں رغبت رکھنے والا ناخن پر دانتوں کے سے داغ ہونا سابقہ بیماریوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

قیافہ مستورات

مستورات کی ہاتھ کی ریکھا کا وہی پھل ہوگا جو آدمی کے ہاتھ کی ریکھا کا پھل لکھا گیا ہے، اس لئے مکرر نہیں لکھا گیا، عورت کے دست چپ جس قدر ترجنی انگلی کے اوپر ریکھا ہوتی ہیں، اس قدر لڑکیاں اس کے گھر میں پیدا ہوتی ہیں اور جس قدر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے نیچے ریکھا ہوتی ہے اس قدر لڑکے اس کے یہاں پیدا ہوتے ہیں، عورت کے ہاتھ پر بہت سی ریکھائیں ہوں تو وہ عورت بیوہ ہوتی ہے، اگر انگوٹھے کے پس سے کوئی ریکھا نکل کر کنشٹکا انگلی تک سالم جاتی ہوئی پائی جائے تو وہ علامت بھی عورت کے لئے بیوہ کا نشان ہوتا ہے۔

پامسٹری اور جیوتش و نجوم

پامسٹری میں نجوم کی رو سے سات سیاروں کی حرکت جسم انسان پر منقسم رکھی ہے، کنشٹکا انگلی کی مول جڑ میں مدھ (عطارد) رہتا ہے، انامکا کی مول جڑ میں سورج، مدھیما کی مول میں سنیچر اور ترجنی کی مول جڑ میں برہسپتی کا مقام ہے راہ کے نیچے اور چندرماں کے اوپر مرتخ و منگل کا برج واقع ہے، انگوٹھے کی مول جڑ میں شکر کا مقام ہے پتری ریکھا یعنی منگل کے نیچے دکھلایا ہے، یہ سیارے آسمانی حکومت کے سات ممبر ہیں جو ہمارے ہاتھوں کے نشانات ہیں، اثرات کا موجب و کارن ہوتے ہیں۔

ہاتھوں پر برجوں کی ماہیت

ہاتھوں پر سیاروں کی طرح یہ بروج بھی سورج کے راستہ میں بارہ نشان ہیں یہ بھی سیاروں کی طرح انسان کی قسمت پر تاثیر دیتے

ہیں، ان کی تقسیم میکھ راسی (برج حمل) سے مین راس (برج حوت) تک قائم رکھی ہے، انگلی نمبر ا جو انگوٹھے کے ساتھ ہوتی ہے اس انگلی کے ناخن والا پہلا جوڑ برج حمل (میکھ راس) کا رکھا ہے، دوسرا جوڑ برج ثور (برکھ راس) اور تیسرا جوڑ برج جوزا (متھن راس) سے متعلق ہے اس انگلی کو ترجنی انگلی کہتے ہیں، انگلی نمبر ۲ درمیانی انگلی ہے، اس کو مدھما انگلی کہتے ہیں، اس کا پہلا جوڑ برج جدی (مکر راس) کا ہے، دوسرا جوڑ برج دلو (کنیا راس) سے اور تیسرا جوڑ حوت (مینس راس) سے متعلق رکھا ہے، انگلی نمبر ۳ اس کو انامکا انگلی کہتے ہیں، اس کا پہلا جوڑ برج میزان (کرک راس) سے متعلق ہے، دوسرا جوڑ برج اسد (سنگھ راس) سے اور تیسرا جوڑ برج سنبلہ (کنیا راس سے قرار دیا ہے، انگلی نمبر ۴ اس کو کنشٹکا انگلی کہتے ہیں، اس کا پہلا جوڑ برج میزان (تلا راس) سے متعلق ہے، دوسرا جوڑ برج عقرب (برسچک راس) ہے اور تیسرا جوڑ برج قوس (دھن راس) سے منسوب رکھا ہے، ان انگلیوں کی جڑیں ستاروں کی طرح مؤنث کہلاتی ہیں۔

برجوں اور ستاروں کے نشانات

میکھ راشی کا نشان ہ ایسا ہوتا ہے برکھ کا 8 متھن کا zz کرک کا ی سنگھ راشی کا نشان یہاں می تصور کیا گیا ہے، کنیا کا نشان ص ایسا ہے، تلا راشی کا نشان سحاب ایسے بتلایا ہے۔ برشچک کا نشان m (دھن)3 مکر 9 کنبھ اور مین راشی کا نشان + سامدرک ودیا میں ایسا مانا گیا ہے، سورج کا نشان o گول ہوتا ہے، چندرماں کا اردھ چندرا کا رس، منگل کا +o مسلسل، بدھ کا بیضوی، برہسپت کا 4 اندوشکر کا اور سنیچر کا ھج زیگم نشان مانا گیا ہے۔

آدمی کی صورت، چال چلن، صحت قسمت اور اسمک شکتی کا مالک چندرماں ہوتا ہے، علم وعقل اور تصنیف وایجادات اور فن و ہنر دستکاری کا مالک بدھ ہے، خوشی وراحت کام چشتھا، خوبصورتی، راگ ورنگ، شاعری اور سائنس وغیرہ کی ایجادات کا شکر ملک ہے، عزت و حرمت، آتمک شکتی اور بل پراکرم کا مالک سورج ہے، مالک واملاک، جائیداد اور دھیرج وحوصلہ کا مالک منگل ہوتا ہے، مثلث کا نشان ہو تو روحانی طاقت کا زبردست مالک ہوتا ہے۔

شمس یعنی سورج

یہ ابھار تیسری انگلی کے جڑ کے پاس ہوتا ہے، جس شخص کے ہاتھ میں یہ برج اگر معتدل ومناسب ہو تو ایسا شخص دولت مند، صاحب اقبال، شہرت پسند، غصیلا، خوددار، ظریف الطبع اور ذہین و دیانت دار ہوتا ہے، جس شخص کے ہاتھ میں یہ ابھار اعتدال سے زیادہ پایا جاتا ہے تو تمام مذکورہ بالا باتیں اس میں زیادہ بڑھ جاتی ہیں لیکن بوجہ راستی اور دیانت داری کے ایسے آدمی دوسروں کے دھوکہ فریب میں اکثر آجاتے ہیں، ان کی زندگی جو دوستی کی وجہ سے خوبصورت بن سکتی ہے، دوسروں کی چال اور فریب سے تباہ ہوجاتی ہے جو بسا اوقات خودکشی پر بھی آمادہ ہوجاتے ہیں، اس برج کا ہاتھ میں نہ ہونا بہت برا ہے، جس طرح سے بادی دنیا میں سورج کے بغیر زندگی قائم نہیں رہ سکتی اسی طرح سے جس شخص کے ہاتھ میں یہ برج نہیں ہوتا اس کی زندگی میں کچھ خاص مقصد اور مدعا کی علامت بہت کم پائی جاتی ہیں۔ ایسا شخص حیوان کی زندگی بسر کرتا ہے۔

شمس یعنی سورج کا نشان

شمس یعنی سورج کی جگہ اونچی ہو تو وہ شخص راگ ورنگ کا شائق اور خوبصورتی کا بہت دل دادہ ہوتا ہے، دست کاری اور پینٹری وغیرہ کے کام میں اس کی رغبت خاص پائی جاتی ہے، تصنیفات کا موجد اور نئی نئی معلومات کے سوچنے اور جاننے والا ہوتا ہے، اگر بہت اونچی ہو تو فضول خرچ اور کم عقل ہوتا ہے، اگر نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو تو خودغرض اور کاہل طبیعت ہوتا ہے، سورج کے ابھار کے کان بدھ کے ابھار کی جگہ بھی ایک جیسی ہو تو بڑا مضبوط دل تصنیفات کا موجد، منصف مزاج اور ایڈیٹک ولکچرار ہوتا ہے، اگر چاند کے سمان ایک جیسی اونچی ہو تو بڑا دانش مند اور متحمل مزاج ہوتا ہے، اگر شکر کے سمان اونچی ہو تو نیک مزاج، رحم دل اور پاک طبیعت ہوتا ہے، سورج کی جگہ مثلث کا نشان ہو تو خوش نصیب اور دولت مند ہوتا ہے، اگر جزیرے کا نشان ہو تو مغرور طبع، اگر چوکور نشان ہو تو بڑا حریص طبع اور کمین خیالات ہے۔

عطارد یعنی بدھ

عطارد یعنی بدھ کا مقام کنشٹکا انگلی کے عین نیچے واقع ہے، اس برج کا دماغ وخیالات سے بہت توانائی ہے، جس شخص کے ہاتھ میں یہ برج نمایاں اور روشن ہوتا ہے وہ شخص دنیاوی ضروریات میں بہت عقل

دوراندیشی اور حکمت عملی سے کام لیتا ہے، مذہب کا سچا اور زبان کا پابند ہوتا ہے، اس کی تقریر حلیم اور خوش طبع، پراثر کلام اور راست پسند ہوتی ہے، اہل قلم اور امیر لوگوں سے دوستی رکھنے والا ہوتا ہے، اس برج کی تاثیر سے بیوپار تجارت اور ہنرمندی کی علامت خاص طور سے اس میں پائی جاتی ہیں۔ جس شخص کے ہاتھ میں یہ برج نہ ہو یا اعتدال سے اونچا اور دوسرے تمام ابھاروں سے بڑا ہو تو ایسا آدمی مسلمہ بد دیانت دار، فریبی اور دھوکہ باز ہوتا ہے، وہ شخص ہمیشہ اپنی تجاویز کو تبدیل کرتا رہتا ہے، اس کا کسی کاروبار میں اگر ذاتی مطلب پایا جائے تو اس صورت میں وہ بہت دوراندیشی اور عقل کا ثبوت دیتا ہے، حکمت عملی سے کام لینے میں اسے خاص ملکہ ہوتا ہے، ایک لمحہ میں وہ اخلاق و محبت سے پیش آتا ہے اور دوسرے لمحہ میں دشمنی پر آمادہ ہو جاتا ہے، ملون مزاج اور بہت نکتہ چیں ہوتا ہے، دوسروں کی خوشی کا موجب نہیں ہوتا، وہ دوسروں کے چھوٹے چھوٹے عیوب اور نقائص کا بہت خیال رکھنے والا ہے، کاروبار میں بہت جلد تباہ بھی ہو جاتا ہے۔

عطارد یعنی بدھ کا نشان

بدھ کی اونچی جگہ ہو تو بڑا محنتی، سمجھ دار اور صاحب تصنیفات کا موجد ہوتا ہے، اگر بہت اونچا ہو تو فریبی، دھوکہ باز اور چالاک، کم عقل ہوتا ہے، اگر نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو تو بڑا کنوارا، کمزور طبع اور کاہل طبیعت ہوتا ہے، بدھ کی جگہ پر ایک لکیر سیدھی ہو تو خوش نصیب ہوتا ہے، اگر بہت سی ریکھائیں ہوں تو بڑا چالاک اور دھوکہ باز ہوتا ہے، اس ریکھا پر ستارے کا نشان ہو تو وہ آدمی چور ہوتا ہے، اگر مثلث کا نشان ہو تو خوش خیال ہوتا ہے، اگر جزیرے کا نشان ہو تو بڑا فریبی اور مکار ہوتا ہے۔

مریخ یعنی منگل

مریخ یعنی منگل کا برج بدھ کے نیچے اور چندرماں کے برج کے اوپر واقع ہے، یہ ابھار اگر مناسب اور معتدل ہو اور باقی ابھاروں سے قدرے بلند ہو تو اس شخص میں زندگی کی جدوجہد خاص قابلیت میں پائی جاتی ہے، دشمنوں پر ہمیشہ فتح پاتا ہے، ایسا آدمی بے خوف، بلند حوصلہ، وفادار، مستقل مزاج اور اپنی دھن کا بہت پکا ہوتا ہے، لڑائی جھگڑے سے ہمیشہ بچتا ہے لیکن جب کوئی خواہ مخواہ چھیڑ دیوے تو پھر ہزار بار اس کو توبہ کرا کے دم لیتا ہے، زندگی کے جس شعبہ میں وہ کام کرتا ہے ہمیشہ اس میں دوسروں کی رہنمائی کا حصہ اختیار کرتا ہے، ان کی طبیعت باوجود معمولی ذہانت کے بڑے بڑے کاروبار میں حصہ لیتی ہے، دوسروں کی نکتہ چینی انہیں پسند نہیں آتی، ہمیشہ اپنی رائے کو مقدم سمجھتے ہیں۔

جن شخصوں کے ہاتھوں میں یہ ابھار اعتدال سے کم یا زیادہ بلند ہوتا ہے تو ایسا آدمی زیادہ غصیلا، متکبر، جھگڑالو، زرپرست اور عیاش ہوتا ہے، ان کی طبیعت ظلم و جبر اور غضب و جوش میں جلد بھڑک اٹھتی ہے، زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے وہ نہایت اچھے اچھے موقعے کھو بیٹھتے ہیں، امیدوں سے ان کا مایوسی ہوتی ہے، دشمنوں کی طرف سے متفکر اور پریشان ہو جاتے ہیں، رشتہ داروں کی طرف سے اکثر ان کی مخالفت بھی ہوتی رہتی ہے، جسمانی صحت ان کی اچھی نہیں ہوتی، یہ برج ہاتھ میں نہ ہو تو ایسا آدمی غمگین، بزدل اور پست ہمتی کا نشان ہوتا ہے۔

مریخ یعنی منگل کا نشان

منگل کے برج کا ابھار نمبر ۱ اونچائی میں ہو تو قوی حوصلہ، اگر نمبر ۲ کی جگہ اونچی ہو تو نیک اور ایمان دار ہوتا ہے، منگل کے برج کی دو جگہیں اونچی ہوں تو بڑا دلاور اور مستقل مزاج اور زمین و جائیداد کا مالک ہوتا ہے، اگر دو جگہیں اس کی نیچی ہوں تو ڈرپوک، بزدل اور نادار ہوتا ہے، منگل کے برج کے سمان سورج کی جگہ بھی اونچی ہو تو بڑا محنتی، اگر چاند کی جگہ اونچی ہو تو جہاز ران ہوتا ہے، بدھ کے سمان اونچی ہو تو بحث مباحثہ کا دلدادہ ہوتا ہے، سنیچر کے سمان اونچی ہو تو چال چلن کا خراب ہوتا ہے، منگل کی جگہ نمبر ۲ پر کالا دھبہ ہو تو مقدمہ بازی میں روپیہ برباد کرنے والا ہوتا ہے، اگر ستارے کا نشان ہو تو قاتل، اگر مثلث کا نشان ہو تو سپاہی، فوج کا افسر، اگر جزیرے کا نشان ہو تو راج بھے سے خطرہ دیکھتا ہے۔

قمر یعنی چندرماں

قمر یعنی چندرماں کا برج منگل کے نیچے واقع ہے، اس کی تاثیر سے قوت خیال کا اظہار ہوتا ہے، جس شخص کے ہاتھ میں یہ برج نمایاں اور روشن ہوتا ہے وہاں قدرت کے مناظر کا شوق، خوبصورتی کا احساس اور شاعری کی طرف رغبت زیادہ پائی جاتی ہے، سمندر کا مدوجزر اور دریا، باغات اور پہاڑوں کا نظارہ انہیں بہت پسند آتا ہے، جن

مخصوص کے ہاتھ میں یہ ابھار اعتدال سے اونچا اور باقی ابھاروں سے قدرے بلند ہو تو ایسا آدمی بہت سست، سادہ لوح، مردہ دل اور بے روح کی طبیعت کا مالک ہوتا ہے، خیالی پلاؤ بہت پکاتا ہے، عمل نہیں کرتا، حکومت پسندی اور آرام طلبی اس کا خاصہ ہوتا ہے، جادو، تعویذ پر بہت اعتقاد کرتا ہے، شعر و ادب کی طرف بھی اس کا میلان بہت ہوتا ہے، اس کی طبیعت میں کبھی کوئی جوش یا ولولہ پیدا نہیں ہوتا، اگر یہ برج ہاتھ میں نہ ہو تو اس کی طبیعت میں روکھا پن زیادہ اور ہمدردی کا مادہ کم پایا جاتا ہے، اس کی طبیعت اپنے ہم جنسوں سے کچھ آس نہیں رکھتی، جھوٹ، دغا اور عیاشی ایسے شخص کا شیوہ خاص طور پر پایا جاتا ہے۔

قمر یعنی چندرماں کا نشان

چندرماں کی جگہ پر کوئی بھی ریکھا ہو وہ خطرہ، بیماری اور بدقسمتی کی علامت ہوتا ہے، قمر یعنی چندرماں کی جگہ ابھار میں اونچی ہو تو گانے بجانے کا شائق، نیک طبع اور شاعر و کوی خیالات ہوتا ہے، اگر بہت اونچی اور زاویہ دار ہو تو بڑا دانش منداور بے نظیر دماغی قابلیت کا مالک ہوتا ہے، ابھار اگر نیچا ہو تو بے چینی اور تکلیفوں میں زندگی بسر کرتا ہے۔

تنویر التکسیر

سید تنویر حیدر نقوی

حمد کے لائق رب العالمین، کل انبیاء مرسلین صالحین شہداء اوصیاء اور ختم المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور وارثان علم اہل بیت اطہار پر ہدیہ درود سلام کے بعد ادارہ طلسماتی دنیا مدیران اور متعلقین کی صحت، تندرستی طول عمری کی دعا کے بعد ان تمام معزز قدر دانوں کا شکرگزار ہوں۔ نیز ان کی فرمائش پر کہ ایک عامل و جفار کی حیثیت سے کسی پرتاثیر اور آسان ایسے عمل کی نشاندہی کروں کہ ہر غریب مومن فیض حاصل کر سکے۔ ان کی رہنمائی اور فرمائش پر عنوان بالا کے تحت محمد و آل محمد صلی اللہ علی وسلم کے گھر کے بکھرے موتیوں میں سے ایک پرتاثیر موتی کی طرف توجہ دلانے کی کوشش ہے۔ اس یقین کامل اور سکون قلبی کے ساتھ کہ اگر خالق کائنات کی مصلحت آڑے نہیں تو فائدہ حتمی ہے۔ قرآن کریم اور اسماء الٰہی میں تاثیر تو لازمی ہے۔ مگر ان قواعد کو جاننے والے جن کے ماحت ان کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ دنیا میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔

درج بالا تمہید کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مومنین کے استفادہ کے لئے ''جفر جامع'' کے ذیل میں چند سطور تحریر کر دی جائیں۔ قرآن کریم لاریب کتاب کے بعد سب سے اعلیٰ اور ابدی کتاب ''جفر جامع'' ہے۔ جس کو منبر سلونی باب العلم علی بن ابی طالبؑ سے نسبت خاص ہے۔ اس کے خانوں کی بنیاد بھی عناصر اربعہ کے تحت ہے اور تمام کائنات کے علوم مخفی و حالات واقعات کی یہ کلید ہے۔ تقویٰ و پرہیزگاری کی امتیازی مسندوں میں روحانی عمائدین اس کے صفحات کو مخصوص مطالب کے لئے تحریر کرتے چلے آرہے ہیں۔ مثلاً شفاء امراض، فراوانی رزق، برکت، عزت و بزرگی، قید سے رہائی، فتوحات، مقدمات، دفع دشمن، کشف، حافظہ کی تیزی، شادی نوکری، اولاد، حفاظت وغیرہ کے لئے مگر مادہ پرستی کے غالب آنے اور تقویٰ و پرہیزگاری کے محدود ہونے کے سبب اس علم سے فیض بھی محدود ترین ہو کر رہ گیا اور یقین ڈگمگانے لگے۔ حالانکہ حقیقت اس کے برخلاف ہے۔ میں اس راز کو ظاہر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوں کہ جن حضرات کے نام کے حروف (۲ سے ۴) کے اندر ہیں مثلاً حر، علی، حیدر، عباس وغیرہ یا مرکب نام ''محمد عباس'' وغیرہ ان تمام احباب کے لئے ''جفر جامع'' سے اعلیٰ و ارفع غیبی امداد کیلئے کوئی لوح یا نقش وغیرہ نہیں۔ کیونکہ صفحہ کے اندر ان کے نام کا جزو اور مرکب ناموں میں مکمل تحفظات کے لئے دو صفحات کا لکھوا کر رکھنا تاحیات کفایت کرتا ہے۔ اس تاثیری کیفیت پر کل جفاروں کا اتفاق ہے۔ محنت و تقویٰ کی کمی کے سبب صرف توجہ نہیں رہی۔

متن بالا کی وضاحت میں علم نجوم میں حرف بسطہ کو اسم حروف بھی کہا جاتا ہے اور تکسیر کے معنیٰ توڑنے اور جگہ بدلنے کے ہیں جیسا کہ قرآن کریم کے سورۂ نور میں خالق ارض و سماء کا فرمان ہے۔ ''يُقَلِّبُ اللّٰهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ٥ آیت نمبر ۴۴ اللہ تعالیٰ دن اور رات کو ادلتا بدلتا رہتا ہے۔ یقیناً اس میں صاحبان بصیرت کے لئے عبرت موجود ہے۔ تکسیر حروفی میں اسماء مختلف ہوتے ہیں جو اپنی ساخت کے اعتبار سے ترتیب دینے پر ایک نئی سطر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور ان میں ایسی ہی حکمت و تاثیر مضمر ہو جاتی ہے جیسے کہ دال چاول کے ملاپ سے کھچڑی کا وجود ظاہر ہوتا ہے۔ یا دن اور رات کے تبدیل ہونے سے تبدیلیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ نیز اگر سفر اساس کو ایک خصوصی نسبت سے ترتیب دیا جاتا رہے تو نئی سطور پیدا ہوتے ہوتے آخر میں سطر اول دوبارہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ جو تکسیر کی درستگی کی علامت ہے۔ اس عمل کو جفر میں صدر مؤخر کرنا کہتے ہیں اور آخری سطر کو میزان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جب کہ اس سطر سے پہلی سطر کو ''زمام'' کے نام سے یاد کرتے ہیں اور سوائے جفری اخباری مستحصلہ کے سطر میزان کہیں استعمال میں نہیں لائی جاتی اور بسطہ مسلم کسی شخص کے نام کے حروف میں آیت قرآنی یا اسماء الٰہی سے ترتیب دے کر سطر قائم کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی کلمات انسانی اور ربانی کو جدا جدا حرفوں میں کھول کر تیار کی جاتی ہے۔ مثلاً حیدر کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسماء سے حق اور جامع کو شامل کرنا ہے تو اساسی سطر تکسیر کے لئے ایسے بنے گی۔ (ح، ق، ح، ی، د، ر، ج، ا، م، ع) تکسیر جفری سے ہر شخص ہر مقصد کے لئے مختلف آیات قرآنی و اسم الٰہی سے اپنے نام کے اسم اعظم لے کر اس کو تکسیر میں شامل کر سکتا ہے۔ نیز اگر نام کے اسم اعظم میں مقاصد کے اعتبار سے اسم نہیں آیا تو ان ضرورت کے اسماء کو مزید شامل کر کے اس کی تکسیر کر کے اپنے پاس رکھے تو یہ فتحنامہ کے اعتبار سے تحفظ و امداد کا باعث بنی رہے گی۔ نیز تکسیر سے نام میں قرآن کریم کی مختلف آیات کو شامل کر کے رکھنا باعث کشادگی قسمت ہوگا۔

رکھنا باعث کشادگی قسمت ہوگا۔

اگر نام کے اسم اعظم کے ساتھ مخصوص مقصد حاصل کرنا ہے تو پہلے خالص نام کے ابجد قمری سے اعداد حاصل کئے جائیں۔ مثلاً حیدر (ح+ی+د+ر=۲۲۲) ان اعداد کے مطابق اسم نکال کر مثلاً (حق ۱۰۸+ جامع ۱۱۴=۲۲۲) حاصل ہوئے ان کی تکسیری لائن یہ بنی (ح ق ح ی د رج ا م ع) اس طریقے سے جو اسم اس میں مزید ضرورت کے شامل کرنے ہیں وہ یا قرآن کریم کی آیت کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

تیاری کا طریقہ

(۱) بازار سے بچوں کے استعمال والے گنتی کے ڈبے والے کاغذ اس مقصد کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں تاکہ تکسیر میں غلطی نہ ہونے پائے۔ پہلے رف عمل تیار کرلیں۔

(۲) تکسیر کی لائن تیار کرنے کے بعد تکسیری عمل سے جو سطریں تیار ہوئیں ہیں اس میں آخری لائن کو شامل کئے بغیر (مثلاً دسویں لائن میں پہلی اساسی لائن کے حروف دوبارہ آئے ہیں) تو صرف ۹ لائن کا فائنل عمل تیار ہوگا ''زمام'' تک۔

(۳) فائنل عمل میں بسم اللہ الرحمٰن تحریر کرکے سورۂ آل عمران کی آیت ۵۴ تحریر کرنی ہے۔ مگر بیماری سے شفاء کے لئے سورۂ فتح کی آخری آیت تحریر کرنی ہے۔ نیز عمل کے خاتمے میں آیات کفایات جو کہ ۶ ہیں میں لکھنی ہے۔ (۴) رف عمل کی تیاری کے بعد اس کو کسی عامل یا عالم باعمل یا اگر خود گناہ کبیرہ کے مرتکب نہیں ہوئے اور واجبات الٰہی کی پابندی جاری وساری ہے تو خود بھی زعفران اور لکڑی کے قلم سے اگربتی سلگا کر، نہادھوکر، باوضو ہوکر مندرجہ ذیل اوقات میں جب کہ چاند کی شروع ۱۴ تاریخیں ہوں اور چاند نحوست سے پاک منزل پر ہو تو اس کو فائنل لکھ کر استعمال میں لاسکتے ہیں۔ دو رکعت نماز حاجت ادا کرکے نیز ۱۴ معصومین کی نیاز دلاکر۔

❖ اتوار کے دن تمام مقاصد کے لئے سورج نکلنے کے بعد پہلے گھنٹے میں۔	❖ جبکہ شمس ان برجوں میں ہو (سرطان، اسد، قوس)
❖ پیر کے دن تمام مقاصد کیلئے سورج نکلنے کے بعد پہلے گھنٹے میں۔	❖ جب کہ قمر ان برجوں میں ہو (جوزا، سرطان، سنبلہ)
❖ بدھ کے دن خصوصاً تعلیم وصحت کے لئے سورج نکلنے کے بعد پہلے گھنٹے میں۔	❖ جبکہ عطارد ان برجوں میں ہو (حمل، جوزا، سنبلہ، عقرب)
❖ جمعرات کے دن تمام مقاصد کے لئے سورج نکلنے کے بعد پہلے گھنٹے میں۔	❖ جبکہ مشتری ان برجوں میں ہو (میزان، قوس، دلو، حوت)
❖ جمعہ کے دن تمام مقاصد کے لئے سورج نکلنے کے بعد پہلے گھنٹے میں۔	❖ جبکہ زہرہ ان برجوں میں ہو۔ (ثور، جوزا، اسد، میزان)

(۵) نام کے حروف اور اللہ تعالیٰ کے اسماء یا آیات قرآنی کے حروف کو علیحدہ علیحدہ کرکے کوشش کریں کہ ان کی مفرد تعداد درج ذیل ہوں۔ تاکہ عمل میں مشکلات حائل نہ ہوں اور وقت ضائع نہ ہو۔

❖ اگر ۱۹ حروف ہوں گے تو ۱۲ لائنوں میں عمل مکمل ہوگا۔	❖ اگر ۲۲ حروف ہوں گے تو ۱۲ لائنوں میں عمل مکمل ہوگا۔
❖ اگر ۲۱ حروف ہوں گے تو ۷ لائنوں میں عمل مکمل ہوگا۔	❖ اگر ۲۵ حروف ہوں گے تو ۸ لائنوں میں عمل مکمل ہوگا۔
❖ اگر ۲۸ حروف ہونگے تو ۹ لائنوں میں عمل مکمل ہوگا۔	اگر ۳۶ حروف ہوں گے تو ۹ لائنوں میں عمل مکمل ہوگا۔
❖ اگر ۳۲، ۳۱ حروف ہونگے تو ۶ لائنوں میں عمل مکمل ہوگا۔	❖ اگر ۴۲ حروف ہوں گے تو ۸ لائنوں میں عمل مکمل ہوگا۔
❖ اگر ۴۴ حروف ہونگے تو ۱۱ لائنوں میں عمل مکمل ہوگا۔	❖ اگر ۴۶ حروف ہونگے تو ۱۰ لائنوں میں عمل مکمل ہوگا۔

عام مومنین مندرجہ ذیل مخصوص مقاصد کے لئے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات یا اسم اعظم استعمال کرسکتے ہیں۔

❖ فراوانی رزق کے لئے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فیاض علی عظیم، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاسع بَاسِطٌ نَافِعٌ کافِیٌ غنِیٌ فَتَّاحٌ، رَزَّاقٌ (منعم، جلیل، وهاب)

❖ سحر جادو نظر بد کے لئے: یَمْحَقَ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بکلمته ط (سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر: ۲۴)

❖ زوجین کی محبت کے لئے: جعل بینکم مودۃ ورحمۃ ط (سورۂ روم، آیت نمبر ۲۱)

*اولاد کے حصول کے لئے: رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْن
(سورۂ الصفت آیت نمبر:۱۰۰

*بیماری سے نجات کے لئے: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْم
(سورۂ یٰسین، آیت نمبر:۵۸)

*برائیوں کے خاتمے واخلاق حسنہ: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم
(سورۂ الحمد، آیت نمبر:۶)

* کشف، عقل، فہم، علم، بینائی: فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْد (سورۂ قٓ، آیت نمبر:۲۲)
(اس آیت میں ہمزہ کو استعمال نہ کیا جائے گا)

*شیطانی وسوسوں سے نجات کے لئے: حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْم (سورۃ الحجر، آیت نمبر ۱۷)

*بچیوں کے شادی کے لئے: بسم اللہ الرحمن الرحیم بحق یامعطی (اس تکسیر کے علاوہ عشاء کی نماز کے بعد ۵۰۰ مرتبہ ورد بھی کرتے رہنا چاہئے) نوٹ: تکسیر کے لئے حرکات یعنی زیر، زبر، پیش، کھڑا الف، ہمزہ اور حرف ندا ''یا'' ''ال'' استعمال نہیں کئے جاتے ہیں۔

اس موضوع پر کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ مختصراً اہم روزمرہ مقاصد کے لئے نیز عام رہنمائی کے لئے مندرجہ بالا آیات واسم اعظم کا اظہار کر دیا گیا ہے تاکہ ہر مومن پریشانیوں سے نجات کے لئے خود عمل کر سکے اور مصائب سے نجات حاصل کر سکے۔ آخر میں ایک عملی مثال پیش خدمت ہے۔

حیدر صاحب مع اسم اعظم کے ادائیگی قرض و وسعت رزق کے لئے عمل کرنا چاہتے ہیں تو حیدر کے حروف ۴، اسم اعظم حق وجامع کے حروف ۶، کل ۶+۴=۱۰ بنے مگر اس میں رزق سے متعلقہ کوئی اسم نہ آ۔ کا تو مزید کافی، غنی، فتاح، رزاق کے اسم شامل کر لئے جو کہ ۱۶ حروف پر مشتمل ہیں اس طرح اس تکسیر کے کل حروف ۱۵+۱۰=۲۵ بن گئے اور اساس کی لائن یہ بنی (ح ق ح ی د ر ج ا م ع ک ا ف ی غ ن ی ف ت ا ح ر ز ا ق) اساس کی لائن بنا کر ایک حرف بائیں جانب کا لے کر دائیں جانب کے ایک ایک حرف کے ساتھ ملاتے جائیں حتیٰ کہ میزان کی لائن ظاہر ہو جائے۔

نوٹ: زعفران سے لکھتے وقت ۸ لائن جو کہ زمام تک بنتی ہیں ان کو لینا ہے۔ میزان کی لائن شامل نہیں کرنی۔ زمام کی لائن کے نیچے آیات کفایات کو درج ذیل طریقہ سے لکھنا ہے۔

مثال: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ثم انزل علیکم من بعد الغم امنة سے علیم بذات الصدور (سورۂ آل عمران کی آیت نمبر:۱۵۴ مکمل لکھنی ہے) شفاء امراض کیلئے سورۂ فتح کی آخری آیت اسی جگہ ایسے ہی لکھنی ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	
ح	ق	ح	ی	د	ر	ج	م	م	ع	ک	ا	ف	ی	غ	ن	ی	ف	ت	ا	ح	ر	ز	ا	ق				۱
ق	ح	ا	ق	ز	ح	ر	ی	ح	د	ا	ر	ت	ج	ف	ا	ی	م	ن	ع	غ	ک	ی	ا	ف				۲
ف	ق	ا	ح	ی	ا	ک	ق	غ	ز	ع	ح	ن	ر	م	ی	ی	ح	ا	د	ف	ا	ج	ر	ت				۳
ت	ف	ر	ق	ج	ا	ا	ح	ف	ی	د	ا	ا	ک	ح	ق	ی	غ	ی	ز	م	ع	ر	ح	ن				۴
ن	ت	ح	ف	ر	ر	ع	ق	م	ج	ز	ا	ی	ا	غ	ح	ی	ف	ق	ی	ح	د	ک	ا	ا				۵
ا	ن	ا	ت	ک	ح	د	ف	ح	ر	ی	ر	ق	غ	ف	ق	ی	م	ح	ج	غ	ز	ا	ا	ی				۶
ی	ا	ا	ن	ا	ا	ز	ت	غ	ک	ج	ح	ح	د	م	ف	ی	ح	ق	ر	ف	ی	ع	ر	ق				۷
ق	ی	ر	ا	ع	ا	ی	ن	ف	ا	ر	ا	ق	ز	ح	ت	ی	غ	ف	ک	م	ج	د	ح	ح	زمام			۸
ح	ق	ح	ی	د	ر	ج	ا	م	ع	ک	ا	ف	ی	غ	ن	ی	ف	ت	ا	ح	ر	ز	ا	ق	میزان			۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّد۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انیسویں قسط

کرشماتِ جفرْ

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اگر کسی کو کسی کی محبت حاصل کرنی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر اس میں مطلوب اور اس کی والدہ کے اعداد شامل کر کے اس میں ۱۰۰۲ کا اضافہ کردے۔ نقش آتشی چال سے پر کیا جائے گا۔ نقش کے پہلے خانے میں حاصل شدہ اعداد رکھ کر چال چلی جائے گی۔ نقش کے اوپر کی لائن میں حاصل شدہ اعداد کے بعد یَا وَدُوْدُ یَا کَرِیْمُ یَا لَطِیْفُ لکھے جائیں گے۔ اس کے بعد ذوالکتابت نقش کی طرح نقش پر کیا جائے گا۔

جب نقش تیار ہو جائے تو گیارہ مرتبہ درود شریف، گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص، گیارہ مرتبہ یَا وَدُوْدُ، گیارہ مرتبہ یَا کَرِیْمُ اور گیارہ مرتبہ یَا لَطِیْفُ پڑھ کر نقش پر دم کر دیں۔ نقش کے چاروں طرف اسماء الٰہی لکھ دیں اور نقش کے نیچے عزیمت لکھیں۔ یہ نقش جمعہ کے دن پہلی ساعت میں یا کسی بھی دن ساعت زہرہ میں اور عروج ماہ میں تیار کریں۔ جس دن تیار کریں اس دن چاند برج عقرب میں نہ ہو۔

نقش دو عدد تیار کریں، ایک نقش آٹے میں گولی بنا کر کسی نہر میں ڈال دیں اور ایک نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ اس نقش کا استعمال جائز امور میں کریں۔ ناجائز امور میں اس نقش کا استعمال کر کے وہ اپنی آخرت کو خطرے میں نہ ڈالیں۔

اس تفصیل کو مثال سے سمجھیں۔

اگر طالب محمود ابن سلمہ اور مطلوب شکیلہ بنت شاہین ہو تو نقش اس طرح بنے گا۔

اعداد طالب	۲۳۳
اعداد مطلوب	۷۳۱
اعداد سورۂ اخلاص	۱۰۰۲
	۱۹۶۶

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

بحق یابدوح یاودود

۱۹۶۶	یاودود	یاکریم	یالطیف
۲۷۱	۱۲۸	۱۹۶۷	۱۹
۱۲۷	۲۶۸	۲۲	۱۹۶۸
۲۱	۱۹۶۹	۱۲۶	۲۶۹

(دائیں جانب) بحق یابدوح یالطیف
(بائیں جانب) بحق یابدوح یاکریم

بحق سورۂ اخلاص و بحق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہم قلب شکیلہ بنت شاہین علیٰ حب محمود ابن سلمہ بحق یاودود یاکریم یالطیف

اگر اس نقش کی تاثیر وقوت میں اضافہ کرنا ہو تو سبز رنگ کی چادر اوڑھ کر باوضو نقش لکھیں اور نقش لکھتے وقت گلاب کی سوکھی پتیوں سے دھونی لیں۔ یہ نقش علم جفر کا ایک راز ہے جو قارئین پر واضح کر دیا گیا ہے تاکہ جائز امور میں اس سے استفادہ کیا جا سکے۔

عجیب و غریب داستان

تیرہویں قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

حلم و وقار اور استقلال کی فضیلت میں

رائے دابشلیم نے برہمن بیدپائے سے کہا کہ اے حکیم روشن ضمیر، آپ نے موروثی پیشہ چھوڑ کر دوسرے کام کو اختیار کرنے کے نقصانات کو بہت اچھی طرح ذہن نشین کرادیا۔ اب مہربانی فرما کر یہ بتائیے کہ مصالح ملکی کے پیش نظر بادشاہوں کے لئے عادتوں میں کونسی عادت سب سے بہتر ہے؟ بارہویں وصیت میں میں نے دیکھا ہے کہ بادشاہوں کو حلم اور بردباری کے زیور سے آراستہ ہونا چاہئے۔ لیکن میرے دل میں شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بادشاہوں کے لئے علم، سخاوت یا شجاعت بہترین صفت ہے۔ آپ اس گتھی کو سلجھائیے اور میرے دل سے شک وشبہ کو دور فرمائیے۔

برہمن بیدپائے نے جواب دیا کہ اے بادشاہِ ذی حشم، اللہ آپ کی سلطنت کو قائم دائم رکھے۔ ہمیشہ یاد رکھئے کے خصائل حمیدہ میں سب سے بہترین خصلت جو بادشاہوں کو عظمت اور بزرگی بخشتی ہے اور رعایا کو بھی شاد وآباد رکھتی ہے، حلم و بردباری ہے۔ یوں تو بادشاہوں کے لئے شجاعت، سخاوت اور حلم تینوں صفتیں بہت اہم بتائی گئیں ہیں لیکن افضلیت حلم کو حاصل ہے۔ کیونکہ شجاعت ایسی صفت ہے جس کی ہمیشہ ضرورت نہیں پڑتی زندگی میں کبھی کبھی اس کی حاجت ہوتی ہے۔ سخاوت سے صرف غریبوں کا مخصوص طبقہ فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن حلم اور بردباری کی ہر چھوٹے بڑے کو ضرورت ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ استقلال اور وقار بادشاہوں کی بہت حسین اور دلکش خلعت ہے اور حلم و بردباری اس کا سب سے قیمتی زیور۔ بادشاہوں کا حکم ان کی ساری مملکت میں چلتا ہے اور اس پر رعایا کی جان و مال کا انحصار ہوتا ہے۔ اس لئے اگر وہ اپنے اخلاق کو حلم اور دیانت سے آراستہ نہ رکھیں گے تو ساری خلعت ان سے متنفر ہوجائے گی اور ان کی درشت خوئی اور تندمزاجی رعایا کی آزردگی اور بے زاری کا سبب بن جائے گی۔ بادشاہ خواہ کتنا ہی سخاوت کے دریا بہادے یا شجاعت کی آگ سے اپنے بدخواہوں اور دشمنوں کو خاکستر کردے لیکن اگر وہ حلم سے بے بہرہ ہے تو پھر اس کی ساری سخاوت رائیگاں جائے گی۔ وہ ایک دشمن کو مارے گا تو ہزار دشمن پیدا ہوں گے۔ برخلاف اس کے اگر اس میں سخاوت اور شجاعت کی کمی بھی ہو تو وہ حلم اور بردباری کے ذریعہ اس کمی کو پورا کرسکتا ہے اور رعایا و لشکر کی دلجوئی کرسکتا ہے۔

ساتھ ہی یہ بھی نہ بھولئے کہ بغیر استقلال کے حلم عیب ہے، کیونکہ تحمل اور بردباری کے ساتھ اگر کسی میں استقلال اور وقار نہیں ہے تو پھر اس سے خفیف اور رکیک باتوں کا سرزد ہونا ضروری ہے۔ بادشاہ کو چاہئے کہ حلم کے وقت خواہش نفسانی سے مغلوب نہ ہو اور غصے کے وقت شیطان کا مطیع فرمان نہ بنے کیونکہ غصہ شیطانی آگ کا ایک شعلہ ہے۔ جس کا انجام ہمیشہ ندامت و پشیمانی ہوتا ہے۔ برعکس اس کے حلم و بردباری پیغمبروں کے اخلاق میں سے ایک ہے۔

ایک بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ تمام اچھے اخلاق کو ایک لفظ میں بیان فرمائیے کہ اسے یاد رکھنے میں دشواری نہ ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ غصے کا ترک کردینا تمام اخلاق جمیلہ کا سرچشمہ ہے۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ ہر بادشاہ کو ایک ناصح، عقل مند اور صاحب تدبیر وزیر کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اگر وہ شاہانہ ظلم واستبداد اور نخوت کی حد سے تجاوز کرنے لگے تو وزیر صاحب تدبیر اپنی نصیحت و حکمت سے اس کو صحیح راستے پر لاسکے، تاکہ اللہ کے فضل، وزیر کی نصیحت اور حلم و وقار کی بدولت وہ تمام امور میں کامیاب اور اللہ کی خوشنودی اور رحمت کا سزاوار ہو۔ ان حکمت آموز باتوں کے ثبوت میں مجھے ہندوستان کے ایک بادشاہ کا قصہ یاد آرہا ہے۔ جس کے ساتھ اس کی قوم نے دشمنی کی تھی۔ رائے دابشلیم نے پوچھا وہ کس طرح ہے؟ برہمن بیدپائے نے بیان کرنا شروع کیا۔

حکایت : ہندوستان کے کسی شہر میں بلار نام کا ایک بادشاہ تھا اس کی دولت، حشمت، فوجی قوت اور شہرت کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اطراف جوانب کے بادشاہوں میں اس کو ایک امتیاز اور برتری حاصل تھی۔ اس کے دولڑکے تھے۔ دونوں حسن وجمال میں مہ وخورشید تھے اور اپنا جواب نہ رکھتے تھے۔ جو دیکھتا دیکھتا ہی رہ جاتا۔ ان میں سے ایک کا نام ہیل یمنی اور دوسرے کا ماہِ ختنی تھا۔ ان دونوں کی ماں ایران دخت بھی پری جمال نازنین تھی۔ بادشاہ اپنی ماہ وش بیوی اور لڑکوں کی محبت میں دیوانہ تھا۔ ان کو دیکھے بغیر اس کو ایک لمحہ بھی چین نہ آتا، اور ہر وقت ان کے لئے بےقرار رہتا۔

اس کا ایک صاحب تدبیر وزیر بھی تھا جس کو لوگ بلار کہتے تھے۔ زمانہ اس کی عقل وتدبیر اور اصابت رائے کا قائل تھا۔ بادشاہ کے میر منشی کا نام کمال تھا۔ وہ بھی اپنے فن کا بڑا ماہر اور فصیح وبلیغ انسان تھا۔

ایک سفید اور دو خوف ناک ہاتھی شاہی سواری میں تھے جو پہاڑ سے ٹکرا سکتے اور دشمنوں کی صفوں کو تہہ وبالا کر دیتے تھے۔ جب وہ دشمنوں پر ٹوٹتے تو اپنی سونڈ سے سرکشوں کی گردنیں توڑ دیتے تھے۔ ان کے علاوہ دو توانا اونٹ بھی تھے جن کی صحرانوردی کی بڑی دھوم تھی۔ وہ ایک رات میں ایک اقلیم کی مسافت طے کر لیتے تھے۔ ایک صبا رفتار گھوڑا بھی تھا جو مالک کا اشارہ پاتے ہی ہوا سے باتیں کرنے لگتا۔ مرصع اور جواہر نگار دستے والی ایک تلوار بھی تھی جس کی چمک دمک اور آب آنکھوں کو خیرہ کر دیتی تھی۔ تلوار کاہے کو تھی ایک خون فشاں بادل تھا، ایک کوندنے والی بجلی تھی کہ جدھر کا رخ کرتی، خون کی ندی رواں ہو جاتی۔

بادشاہ کو ان چیزوں سے بہت دلچسپی تھی۔ ان کے بغیر ایک لمحہ بھی اس کا جی نہیں لگتا۔ اور تمام ہم عمر سلاطین کے سامنے وہ اپنی ان اشیاء پر فخر کیا کرتا تھا۔ اس کی سلطنت میں برہمنوں کی بہت بڑی آبادی تھی جو برہما دیوتا کے پجاری تھے، سچائی سے منحرف ہو کر کفر وضلالت میں مبتلا تھے اور دوسرے بندگان خدا کو بھی گمراہی کی راہ دکھلانے کی کوشش کرتے تھے۔ بادشاہ نے کئی مرتبہ ان کو اس حرکت سے منع کیا اور تنبیہ کی کہ بندگان خدا کو ورغلا کر گمراہ نہ کریں، لیکن وہ نہ مانے اور اپنی حرکت سے باز نہ آئے۔ یہاں تک کہ بادشاہ نے دین کی حفاظت اور حمایت میں تقریباً بارہ ہزار نفوس کو قتل کرا دیا۔ ان کے گھروں کو تاراج اور زن وفرزند کو قید کرا دیا۔ اور چار سو اشخاص کو، جو مختلف علوم وفنون میں مہارت کاملہ اور عقل ودانش میں مشہور تھے، معاف کر کے اپنے دربار سے وابستہ کر لیا۔ یہ لوگ بادل ناخواستہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے، لیکن ہر وقت موقع کی تاک میں تھے کہ کس طرح انتقام لے کر بغض وکینہ کی آگ کو ٹھنڈا کریں۔

اتفاق سے ایک رات بادشاہ سو رہا تھا کہ مسلسل سات خوفناک آوازیں سنائی دیں۔ اس کی آنکھ کھل گئی۔ ادھر ادھر دیکھا، پتہ نہ تھا۔ بادشاہ پھر سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ دو سرخ رنگ کی مچھلیاں جن کی چمک دمک سے آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی تھیں، دم پر کھڑی ہو کر اس کو مرحبا کہہ رہی ہیں۔ بادشاہ کی آنکھ کھل گئی، لیکن چاروں طرف نظر ڈال کر وہ پھر سو گیا۔

دوسری مرتبہ اس نے خواب میں دیکھا کہ دو رنگین بطیں اور ایک بڑی قاز پیچھے سے اڑ کر اس کے سامنے آئی اور دعا دینے لگے۔ بادشاہ کی پھر آنکھ کھل گئی۔ وہ بہت حیران ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کو پھر نیند آ گئی۔ اب کی اس نے دیکھا کہ ایک سبز رنگ کا سفید اور پیلی بوٹیوں والا سانپ اس کے پیر سے لپٹ گیا۔ خوف کے مارے بادشاہ کی آنکھ کھل گئی۔ وہ سخت متردد ہوا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اس کو پھر نیند آ گئی۔ اس مرتبہ اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر سے پیر تک خون میں لت پت ہے۔ اضطراب اور خوف سے بادشاہ کی چیخ نکل گئی۔ اس نے چاہا کہ ملازمین کو بلائے لیکن اس پر نیند کا ایسا غلبہ تھا کہ وہ پھر بےخبر سو گیا۔

اس مرتبہ اس نے دیکھا کہ وہ ایک سفید اونٹ پر چڑھ کر مشرق کی طرف جا رہا ہے۔ ملازمین میں صرف دو فراش پیادہ اس کے ساتھ ہیں۔ تنہائی کے احساس سے وہ بیدار ہو گیا، لیکن نیند ایسی غضب کی تھی کہ وہ پھر سو گیا۔ اس مرتبہ اس نے دیکھا کہ اس کے سر پر آگ جل رہی ہے اور اس سے اطراف وجوانب روشن ہیں۔ یہ خواب دیکھ کر وہ چونک کر اٹھا، لیکن نیند نے پھر آ دبایا۔ ساتویں مرتبہ اس نے دیکھا کہ ایک پرندہ اس کے سر پر بیٹھا ہے اور زور زور سے چونچ مار رہا ہے۔ اب بادشاہ میں برداشت کی طاقت نہ رہی۔ وہ چیخ مار کر اٹھا اور نوکروں کو پکارنے لگا۔

ملازم اس کی آواز سن کر دوڑ پڑے اور سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ نے ان کو واپس کر دیا اور خود دل میں سوچنے لگا کہ یہ کیسے وحشتناک خواب آج مجھ کو نظر آ رہے ہیں، ان کی تعبیر کس سے پوچھی جائے! رات بھر وہ اسی ادھیڑبن میں غلطاں وپیچاں پڑا رہا۔ صبح ہوئی تو اپنے دربار کے برہمنوں کو بلوایا جو علم تعبیر میں بڑے کامل تھے اور اپنی عقل سے ہر مشکل کو آسانی سے حل کر دیتے تھے۔ برہمنوں نے بادشاہ کے چہرے پر پریشانی، خوف اور دہشت دیکھ کر سمجھ لیا کہ کوئی اہم بات ہے۔ بادشاہ نے انہیں خواب کی روئیداد سنائی تو انہوں نے دست بستہ عرض کیا کہ جہاں پناہ، آج

تھے ایسے ہولناک خواب شاید ہی کسی نے دیکھے ہوں۔ ان کی تعبیر بیان کرنا ذرا مشکل ہے اور بغیر سوچ وبچار کئے آپس میں ایک دوسرے سے رائے لئے اور قدیم کتابوں کو بغیر دیکھے صحیح تعبیر بیان نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے ہم لوگوں کو کچھ مہلت دی جائے۔ بادشاہ نے اجازت دیدی۔

یہ لوگ جب بادشاہ کے سامنے سے ہٹ کر تخلئے میں مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے تو ان کے خبیث دلوں میں انتقام کی تحریک پیدا ہوئی۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس ظالم اور جفا کار نے ہماری قوم کے ہزاروں آدمیوں کو تہہ تیغ اور مال ومتاع کو تاراج کیا ہے۔ آج یہ ہمارے پنجے میں آیا ہے۔ ہم چاہیں تو اس سے انتقام لے سکتے ہیں۔ صورت اس کی یہ ہے کہ تعبیر کے سلسلے میں اسے حددرجہ خوف زدہ کریں۔ اور بتائیں کہ آپ کو سات خطرات درپیش ہیں اور ہر ایک میں جان کا خطرہ ہے۔ ان خطرات کی کاٹ صرف یہ ہے کہ ارکان دولت اور اعیانِ حضرت میں سے چند کو مع خاصے کے گھوڑے، ہاتھی اور اونٹ کے اپنی تلوار آبدار سے قتل کریں۔ ان کے خون کو ایک ٹب میں بھریں اور عالم پناہ تھوڑی دیر کے لئے اس میں بیٹھیں۔ اس عرصے میں ہم لوگ اشلوک پڑھتے رہیں گے۔ پھر حضور والا اس ٹب سے باہر نکلیں۔ تازہ پانی سے غسل فرما کر روغن جسم پر ملیں اور بےخوف دربار میں تشریف لے جائیں۔ اس طرح ہم اس کے مقربین اولاد اور جاں نثاروں کو اس کے ہاتھ سے قتل کرادیں گے اور جب وہ بےیارومددگار رہ جائے گا تو پھر اس سے سمجھ لیں گے۔

یہ مشورہ کرنے کے بعد وہ بادشاہ کے سامنے آئے اور اپنے منصوبے کے مطابق خوابوں کی ہولنا کی کو خوب بڑھا چڑھا کر بیان کیا اور ان کی کاٹ بھی بیان کی۔ بادشاہ بہت گھبرایا اور وحشت زدہ ہوکر بولا کہ پہلے خواب کی تفصیل بیان کرو، پھر کاٹ کی تدابیر پر بھی غور کیا جائے گا۔ برہمنوں نے دست بستہ عرض کی کہ دو مچھلیاں جو دُم پر کھڑی تھیں، حضور کے شہزادے تھے وہ سانپ جو آپ کے پیر سے لپٹا ہوا تھا، ملکہ معظمہ ایران دخت ہیں۔ دو رنگین بطیں اور بڑی قاز جہاں پناہ کا سفید ہاتھی اور اونٹ ہے، حضور کے سر پر جو آگ روشن تھی اس سے مراد بلار وزیر ہے۔ وہ پرندہ جو بادشاہ سلامت کے سر پر چونچ مار رہا تھا، کمال میر منشی ہے۔ اور جہاں پناہ نے اپنے کو جو سر سے پیر تک خون میں تربتر دیکھا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور کی شمشیر آبدار حضور ہی کے سر پر چلے گی اور آپ اپنے خون سے خود کو رنگین کریں گے۔ اب رہی اس کی کاٹ اور دفعیے کی تدبیر تو وہ یہ ہے کہ جہاں پناہ دونوں شہزادگان، ان کی ماں، وزیر، میر منشی، ہاتھی، اونٹ اور گھوڑے کو اسی تلوار سے قتل کردیں۔ ان سب کا تھوڑا تھوڑا خون لے کر ایک ٹب میں رکھیں اور اس میں پانی ملا کر اس کے اندر بیٹھ جائیں۔ ہم اس درمیان اشلوک پڑھ پڑھ کر پھونکتے رہیں گے۔ اس کے بعد اس خون سے بادشاہ سلامت کی پیشانی پر طلسم لکھیں گے اور مونڈھے اور سینے کو اس سے تر کر کے تین گھنٹے چھوڑ دیں گے۔ پھر چشمے کے پانی سے بادشاہ سلامت کو غسل دے کر روغن زیتون کی مالش کریں گے اور مقتولین کی لاشوں اور تلوار کو توڑ کر ایک ساتھ زمین میں دفن کردیں گے۔ اس طرح نحوست کا ازالہ ہوجائے گا اور خطرات سے محفوظ ہوجائیں گے۔

بادشاہ برہمنوں کی گفتگو سن کر حددرجے متوحش ہوا اور بولا کہ کمبختو! جب میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے سرور، بیوی بچے ہی نہ رہیں گے تو میری زندگی کس کام کی اور جب میرے جاں نثاران اور سلطنت کے اعیان وارکان ہی نہ رہیں گے تو پھر اس سلطنت کا کیا ٹھکانہ۔ میں ایسی زندگی اور آرام سے باز آیا۔ برہمنوں نے دست بستہ عرض کیا کہ عالم پناہ کی زندگی بہت قیمتی ہے۔ اس پر ہزاروں زندگیاں قربان کی جاسکتی ہیں۔ اگر آپ سلامت رہیں تو بیوی بچے، وزیر اور ہاتھی گھوڑوں کی کیا کمی۔ سب سے مقدم تو حضور کی جان ہے۔

بادشاہ ان لوگوں کی گفتگو سے کبیدہ خاطر ہوکر کمرے میں جاکر لیٹ گیا۔ اس کی فکر اور پریشانی کی خبر اس کے ارکانِ دولت میں پھیل گئی۔ بلار وزیر نے سوچا کہ اگر براہ راست بادشاہ کے پاس جاکر اس کی فکرمندی کا راز پوچھتا ہوں تو ممکن ہے اس کو ناگوار خاطر ہو اور آداب شاہی کے خلاف سمجھا جائے اور توقف اور خاموشی اختیار کرتا ہوں تو یہ وفاداری اور جاں نثاری کے خلاف ہوگا۔ آخر وہ ملکہ ایران دخت کے پاس گیا اور آداب شاہی بجالانے کے بعد عرض کیا کہ ملکہ عالم جب سے میں بادشاہ کے خادموں میں شامل ہوا ہوں، انہوں نے کوئی بات بھی مجھ سے پوشیدہ نہیں رکھی اور میرے مشورے کے بغیر کبھی کوئی کام نہیں کیا۔ لیکن آج وہ متفکر، رنجیدہ اور پریشان تنہا، بیٹھے ہوئے ہیں۔ کسی کو ان سے کوئی بات پوچھنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ آپ ملکہ عالم ہیں اور بادشاہ سلامت کی محرم راز اور مونس دل بھی۔ آپ ہی تشریف لے جائیں، حقیقت حال کا پتہ چلائیں اور ہمیں باخبر کریں تاکہ جلد از جلد اس کا کوئی تدارک کیا جائے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ بدبخت برہمن کہیں فریب دے کر بادشاہ سلامت کو کسی ایسے ویسے کام پر آمادہ نہ کردیں جس کا انجام بجز حسرت وندامت کے اور کچھ نہ ہو۔

ملکہ ایران دخت نے کہا کہ بادشاہ کو ان دنوں مجھ سے غلط فہمی پیدا

وئی اس لئے ایسی حالت میں جب کہ وہ فکر مند اور رنجیدہ ہیں، مجھے خلوت ں جاتے تکلف ہوتا ہے۔ وزیر نے سمجھایا کہ ملکۂ عالم، پیاروں میں تو رنجش ہوتی ہی ہے۔ ملال تو دوستی کا تحفہ ہے۔ سوائے آپ کے اس وقت بادشاہ سلامت کے سامنے کوئی نہیں جاسکتا۔ میں نے اکثر بادشاہ سلامت کو یہ کہتے سنا ہے کہ ایران دخت رنجش کے وقت بھی میرے سامنے آجاتی ہیں تو میں خوش ہوجاتا ہوں اور ان کے دیدار سے میرے دل کا غم دور ہوجاتا ہے، اس لئے اس وقت مہربانی کرکے آپ ہی تشریف لے جائیں۔

چنانچہ ایران دخت بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بڑی محبت سے دریافت کیا کہ میری جان آپ پر قربان، حضور کی فکر اور تردد کا سبب کیا ہے؟ اگر برہمنوں نے کچھ کہا ہے تو اپنے جانثاروں کو مطلع فرمائیے کہ تعمیل حکم میں تاخیر نہ ہو۔

بادشاہ نے کہا۔ ع

سناؤں حال دل، طاقت اگر ہو سننے والوں میں

حقیقت حال جاننے کے بعد تمہیں بہت تکلیف اور پریشانی ہرگی، اس لئے نہ پوچھو تو اچھا ہے۔ ملکۂ ایران دخت نے کہا کہ حضور کی جان کی سلامتی کے لئے ہم لوگ ہر طرح کی آفت کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ غرض ملکہ کے بہت اصرار پر بادشاہ نے بتایا کہ رات میں نے اس طرح کا ہولناک خواب دیکھا تھا اور اس کی تعبیر کے لئے جب میں نے برہمنوں سے کہا تو ان ملعونوں نے مجھے اس کی کاٹ کے لئے یہ مشورہ دیا کہ میں تمہیں اپنے دونوں لڑکوں، وزیر اور میر منشی کو ہاتھی، اونٹ اور گھوڑے کے ساتھ، اپنی تلوار جواہر نگار سے قتل کردوں۔

ملکہ ایران دخت بادشاہ کی زبان سے یہ کلمات سن کر حد درجہ پریشان ہوئی، اس کے ہوش اڑ گئے اور شدت غم سے قریب تھا کہ آنکھوں سے آنسو رواں ہوجائیں لیکن اس نے ضبط کیا اور صبر و تحمل اور دانش مندی سے کام لے کر عرض کیا کہ میری جیسی سو جانیں حضور پر قربان ہوں۔ اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔ حضور والا ذرا بھی غم نہ کریں۔ البتہ میں اتنا ضرور کہوں گی کہ ان غدار برہمنوں پر آنکھ بند کرکے اعتبار نہ کریں۔ جو کچھ کریں سوچ سمجھ کر کریں۔ کسی کو جان سے ماردینا آسان ہے، اس میں زندگی ڈالنا ناممکن ہے۔ بادشاہ سلامت کو یہ نہ بھولنا چاہئے کہ یہ غدار برہمن کبھی دوست اور خیر خواہ نہیں ہوسکتے۔ بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ بدگوہر اور بدسرشت سے کبھی بھلائی اور ایمانداری کی توقع نہ رکھو۔ اس تعبیر سے ان ملعونوں کا مقصد محض انتقام کی آگ بجھانا ہے اور سیاسی طور پر جو زخم ان کو پہنچا ہے اس کا مداوا کرنا ہے۔ یہ لوگ آپ کے لڑکوں کو آپ سے قتل کراکے آپ کو بے وارث کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح وزیر، دبیر اور اسباب جہانداری ہاتھی اونٹ اور گھوڑے سے محروم کرکے آپ کو کمزور اور مجبور بنانا چاہتے ہیں تاکہ دشمن آپ پر غالب آجائیں اور ملک میں فتنہ وفساد کا بازار گرم ہوجائے۔ میں اپنی بات نہیں کرتی، میری جیسی بہت سی عورتیں حضور کو مل سکتی ہیں۔ لیکن اولاد، جانثار اور اسباب جہانداری کا نقصان ایسا نقصان نہیں ہے جس کی تلافی ہوسکے۔ انجام کار حضور والا بے یار و مددگار ہوجائیں گے۔ اس کے بعد بھی آپ برہمنوں کے مشورے کو صحیح سمجھتے ہیں تو پھر جو کرنا چاہتے ہیں شوق سے کیجئے اور تاخیر نہ کیجئے اور اگر توقف اور تامل سے کوئی قدم اٹھانا چاہتے ہیں تو پھر مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے سامنے ان مشکلات کا حل اور حقیقت حال تک پہنچنے کا راستہ پیش کروں۔

بادشاہ نے کہا، تمہاری بات پر مجھے بھروسہ ہے۔ تم جو کچھ کہنا چاہتی ہو بے جھجک کہو۔ ما بدولت اس پر غور کریں گے۔ ملکہ ایران دخت نے عرض کیا کہ حکیم کاریدون کتنے ہی علوم و فنون کے موجد، بہت بڑے صوفی واقفِ اسرار اور اخلاق حمیدہ کے حامل ہیں وہ ان دنوں کوہِ خضرا میں گوشہ نشین ہوکر یادِ الٰہی میں مشغول ہیں۔ ان کی ایمانداری، صداقت اور وفاداری میں شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر عالم پناہ حکم دیں تو ان سے اس بارے میں مدد لی جائے اور خواب کی کیفیت بیان کرکے تعبیر پوچھی جائے۔ بلاشبہ وہ سچائی اور ایمانداری سے بادشاہ کے سامنے حقیقت حال کو ظاہر فرمائیں گے۔ اگر ان کی بیان کردہ تعبیر بھی برہمنوں کی پیش کردہ تعبیر کے مطابق ہو تو پھر شک وشبہ باقی نہیں رہتا۔ اس کے مطابق عمل پیرا ہونا چاہئے اور انہیں خیانت وغداری کی سزا دینا چاہئے۔

بادشاہ کو یہ بات پسند آئی وہ فوراً گھوڑے پر سوار ہوکر کاریدون حکیم کے پاس گیا اور اپنے حاضر ہونے کی وجہ بتائی۔ حکیم کاریدون آدابِ شاہی کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہت عزت واحترام سے ملے۔ اس کے بعد حیرت واستعجاب کے ساتھ فرمایا کہ بادشاہ سلامت سے بڑی بھول ہوئی جو اس راز کو برہمنوں پر ظاہر کردیا۔ ہر شخص محرم راز ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ برہمنوں نے جو تعبیر بتلائی ہے اس میں فریب ہی فریب ہے۔ ان برہمنوں میں علم و عقل اور دیانت داری کی کمی ہے۔ وہ حضور کی صحیح رہنمائی کس طرح کرسکتے تھے۔ جہاں پناہ کو ان خوابوں سے خوش ہونا چاہئے۔ یہ بڑے اچھے خواب ہیں۔ آپ کو شکرانے میں صدقہ اور خیرات کرنا چاہئے کیونکہ

ان خوابوں کی تعبیر سے حضور والا کی عظمت، عزت اور سعادت وابستہ ہے۔ میں ابھی ان کی تعبیر بیان کر کے برہمنوں کے فریب کا پردہ چاک کرتا ہوں۔

دو مچھلیاں جو دُم پر کھڑی تھیں، اس سے مراد وہ قاصد ہے جو سراندیپ سے دو ہاتھی اور چار سو رطل یاقوت رمانی لے کر بادشاہ سلامت کی خدمت میں پیش کرنے کو آ رہا ہے اور دو بطیں جو پیچھے سے اُڑ کر بادشاہ کے سامنے آئیں وہ دو برق رفتار گھوڑے ہیں جو تحفے کے طور پر دہلی کے بادشاہ حضور والا کی خدمت میں بھیج رہے ہیں۔ اونٹ سے مراد یہ ہے کہ حضور والا ہر طرح کی مشکلات سے بجلی کی طرح نکل جائیں گے۔ پیر میں لپٹے ہوئے سانپ سے مراد فتح وظفر لانے والی تلوار ہے۔ اور حضور والا نے اپنے کو سر سے پیر تک خون میں تر بتر دیکھا ہے اس سے مراد وہ خلعت ارغوانی ہے جو دارالسلطنت غزنہ سے تحفے کے طور پر آپ کو بھیجا جا رہا ہے۔ سفید اونٹ جس پر حضور والا سوار تھے اس سے مراد وہ کوہ پیکر اور نادر ہاتھی ہے جو سلطان بیجانگر حضور کی خدمت میں بھیجنے والے ہیں اور وہ جو آپ نے سر پر آگ جلتے دیکھی ہے اس سے مراد ایک تاج مرصع جواہر نگار ہے جو سیلان کے بادشاہ حضور کی خدمت میں بھیجیں گے۔ ایک پرندہ جو بادشاہ سلامت کے سر پر چونچ مار رہا ہے، اس سے مراد آپ کے اور آپ کی محبوبہ کے درمیان کچھ روز کے لئے بے لطفی اور غلط فہمی کا پیدا ہو جانا ہے لیکن اس سے زیادہ نقصان نہ ہوگا بہت جلد صفائی ہو جائے گی۔ آپ نے جو ایک ہی شب میں متواتر سات مرتبہ خواب دیکھا۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ سات مرتبہ مختلف ممالک سے قاصد نادر اور بیش قیمت تحفے لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ حضور والا ان تحفوں سے بہت شادکام اور مسرور ہونگے اور ان سے سلطنت کا وقار بڑھے گا۔ آئندہ حضور والا نالائق اور غداروں کو اپنا محرم راز نہ بنائیں اور جب تک عقل کی جانچ نہ کرلیں ہرگز کسی سے مشورہ نہ کریں۔

بادشاہ نے کاریدون حکیم سے جب یہ تفصیل سنی تو درگاہِ ایزدی میں سجدۂ شکر بجالایا، تہہ دل سے حکیم روشن ضمیر کا شکریہ ادا کیا اور اپنے دارالسلطنت کو خوشی خوشی لوٹ گیا۔

واقعی جیسا حکیم روشن ضمیر نے فرمایا تھا، سات روز تک متواتر قاصد مختلف ممالک سے نادر ہدایا اور بیش قیمت تحائف لے کر آتے رہے۔ ساتویں روز بادشاہ نے اپنے فرزندوں، ملکہ ایران دخت، بلار وزیر اور میر منشی کو خلوت میں بلا کر کہا کہ مجھ سے بڑی غلطی ہوگئی جو میں نے اپنا خواب دشمنوں پر ظاہر کر دیا۔ اگر رحمت پروردگار اور ملکہ ایران دخت کی دانش مندی شامل حال نہ ہوتی تو میں تباہ ہوگیا تھا۔ اب دلجوئی کے طور پر چاہتا ہوں کہ تحائف جو آئے ہیں ان میں سے کچھ اپنے فرزندوں اور بالخصوص ملکہ ایران دخت کو دوں، بلار وزیر نے کہا کہ جہاں پناہ دلجوئی کے لئے انعام واکرام بہت ضروری ہے۔ خاص کر ملکہ زماں نے اس سلسلے میں کوشش کی ہے اس کے صلے میں تاج مرصع اور خلعت ارغوانی میں سے کوئی ایک، جو ملکہ پسند فرمائیں ضرور عنایت فرمایا جائے۔ بادشاہ نے اس کے مطابق حکم صادر فرمایا۔

شاہی حرم میں ایک مہ جبیں کنیز بزم افروز نام کی تھی جس سے بادشاہ کو بڑا پیار تھا۔ ملکہ ایران دخت بلاشبہ حسن وجمال اور ملاحت میں بے مثال تھی لیکن بادشاہ بزم افروز کو بھی اس سے کم نہ چاہتا تھا۔ ہر دو شب میں ایک اس کے ساتھ گزارتا۔ اس موقع پر بادشاہ نے بزم افروز کو بھی بلوا بھیجا دونوں تحائف میں سے تاج ملکہ ایران دخت کی پسند پر اس کو مرحمت فرمایا اور خلعت ارغوانی بزم افروز کو۔

ایک رات بادشاہ ملکہ ایران دخت کے حجرے میں کھانا تناول فرما رہا تھا اور ایران دخت بنی سنوری، تاج مرصع سر پر رکھے اس کے سامنے کھڑی تھی۔ بادشاہ اس کے حسن سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اتفاق سے بزم افروز جامۂ ارغوانی پہنے اس جگہ سے گزری، بادشاہ نے اس کو دیکھ کر کھانا ختم کر دیا اور بے اختیار اس کی طرف بڑھ گیا، اس کے حسن کی تعریف کی اور غایت محبت اور فریفتگی میں اس کے منہ سے نکل گیا کہ یہ تاج جو ایران دخت کے سر پر ہے بزم افروز کو زیادہ زیب دیتا ہے۔

غیرت عشق ورشک نے ملکہ ایران دخت کے دل میں آگ لگادی اور شدت غم وانفعال سے وہ بے خود ہوگئی۔ بے اختیاری میں چاول کی قاب اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر بادشاہ کے سر پر گر پڑی جس سے اس کا چہرہ اور بال گندے ہوگئے، حکیم کاریدون نے جو تعبیر بیان کی تھی وہ صحیح ثابت ہوگئی۔ بادشاہ کا غصہ بھڑک اٹھا۔ اس نے بلار وزیر کو بلایا اور ایران دخت کی گستاخی کو بیان کر کے حکم دیا کہ اس کو یہاں سے لے جا کر گردن مار دو تا کہ اس کو اپنی حقیقت معلوم ہو جائے۔

بلار وزیر ملکہ کو باہر لے گیا اور دل میں خیال کیا کہ جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ ایسی عورت جو صباحت اور ملاحت میں اپنا جواب نہیں رکھتی اور عقل وفراست میں بھی اس کی کوئی ہمسری نہیں کر سکتا، ممکن ہے بادشاہ کو جلد یاد آنے لگے۔ علاوہ ازیں اس ملکہ نے اپنی فراست وعقل سے کتنے آدمیوں کی جان بچائی ہے، اس لئے اس معاملے میں دو تین روز

تأمل اور برداشت سے کام لینا چاہئے۔ ممکن ہے کہ بادشاہ کو اپنی اس حرکت پر پشیمانی ہو۔

یہ خیال کرکے وزیر نے ملکہ کو اپنے گھر لے جاکر چھپا دیا اور سب لوگوں کو تاکید کردی کہ ملکہ کی عزت واحترام اور خاطر تواضع میں کوئی کمی نہ کی جائے۔ خود ایک تلوار کو خون سے رنگین کرکے بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جہاں پناہ کے حکم کی تعمیل کردی گئی۔ کچھ روز بعد جب بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو وہ غایت درجہ شرمندہ اور مغموم ہوا اور دل ہی دل میں اپنے اوپر لعنت بھیجنے لگا کہ یہ کیا حماقت ہوئی جو میں نے حلم وبردباری سے کام نہ لیا۔ وزیر نے بادشاہ کے چہرے سے اس کی ندامت اور پریشانی کو سمجھ لیا اور دست بستہ عرض کیا کہ بادشاہ سلامت کو مغموم نہ ہونا چاہئے کیونکہ مردے کو زندہ نہیں کیا جاسکتا، اور جو شخص سنے گا کہ بادشاہ سلامت پہلے ایک حکم دیتے ہیں پھر فوراً اس پر پشیمان ہوتے ہیں تو اس کی نظر میں حضور کا وقار باقی نہ رہے گا۔ لیکن حضور میری جان بخشی فرمائیں تو ایک بات عرض کروں کہ دنیا کی دولت اور آخرت کی سعادت بخشنے والی چیز صرف حلم وبردباری ہے۔ جو لوگ غصے کو پی جاتے ہیں وہ کبھی نادم اور پشیمان نہیں ہوتے۔ بادشاہ نے کہا کہ مجھ سے بلاشبہ خطا ہوئی۔ میں نے غصے کے عالم میں ایسا منحوس حکم صادر کردیا اور حلم وتأمل سے کام نہ لیا لیکن تم سے بھی کچھ کم غلطی نہیں ہوئی کہ اس قدر عجلت میں بے سمجھے بوجھے ایسی نادر شخصیت کو قتل کردیا۔ وزیر نے جواب دیا کہ ایک عورت کے لئے اتنا غم نہ کرنا چاہئے۔ حرم سرا میں بہت سی نازنین موجود ہیں۔ بادشاہ نے ایک سرد آہ کھینچ کر کہا کہ ایران دخت ایسی عورت اب دنیا میں کہاں۔ افسوس! میں تو تباہ وہو گیا۔

وزیر نے جواب دیا کہ جہاں پناہ تین طرح کے لوگ ہمیشہ غم والم میں مبتلا رہتے ہیں۔ ایک تو وہ جو ہمیشہ اپنے کو بدکاری کی طرف مائل رکھتے ہیں۔ دوسرے وہ جو طاقت اور اہلیت رکھتے ہوئے بھی نیکی نہیں کرتے۔ تیسرے وہ جو بغیر سوچے سمجھے اور بے تأمل کوئی کام کرگزرتے ہیں، پھر نادم ہوتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ اے بلار، تو نے بھی تو ایران دخت کے مارنے میں توقف نہ کیا اور تیری سعیٔ باطل سے وہ ماری گئی۔ وزیر نے جواب دیا کہ اس میں بے ہودہ جلد بازی کو کیا دخل ہے۔ میں تو حضور کا حکم بجالایا۔ اس کا الزام دیا جاسکتا ہے تو صرف حضور کو بادشاہ نے کہا کہ ان باتوں کو چھوڑو اور کوئی تدبیر نکال۔ اس کی جدائی اور مفارقت میں میرا برا حال ہے۔ وزیر نے کہا، اب پشیمانی سے کیا حاصل۔ اس غم کا کیا مداوا ہوسکتا ہے بے سوچے سمجھے کام کرگزرنے کا انجام تو ندامت ہی ہوتا ہے۔ اب

پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

بادشاہ نے کہا کہ اگر میں نے قول میں عجلت کی تھی تو تم نے فعل میں عجلت کی اور مجھ کو اس مصیبت میں ڈال دیا۔ وزیر نے کہا کہ تین آدمی خود سے اپنے کو مصیبت میں ڈالتے ہیں۔ ایک تو وہ جو میدان جنگ میں اپنے سے غافل ہو اور زخم کھا جائے، دوسرے وہ جس کا کوئی وارث نہ ہو، پھر بھی حرام اور ناجائز طریقے سے دولت جمع کرے، پھر مرنے پر وہ دولت برباد ہوجائے اور عذاب اس کی گردن پر رہے۔ تیسرے وہ جو کسی چنچل، غیر عفیفہ اور جوان عورت سے شادی کرکے دل اس سے لگالے اور وہ عورت روزانہ اس کی موت کی دعا مانگا کرے۔

بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ بھی ہو، تمہارے اس فعل سے تمہاری رسوائی ضرور ہوتی ہے، وزیر نے جواب دیا کہ رسوائی صرف دو آدمیوں کے حرکات وافعال سے ہوتی ہے۔ ایک تو وہ جو اپنی دولت کسی غیر کے پاس امانت رکھ دے۔ دوسرے وہ جو کسی بے وقوف کو اپنے اور اپنے دشمن کے درمیان حکم قرار دے۔ مجھ سے تو یہ باتیں سرزد نہیں ہوئیں۔ میں نے تو صرف فرمان شاہی کی تعمیل کی ہے۔ بادشاہ نے کہا، مجھ کو ایران دخت کا بہت زیادہ غم ہے وزیر نے جواب دیا کہ صرف پانچ قسم کی عورتوں کے لئے غم کھانا جائز ہے۔ پہلی وہ جو شریف، کریم، حسین اور پاک دامن ہو۔ دوسری وہ جو عقل مند، بردبار، مخلص اور نیک دل ہو۔ تیسری وہ جو بات ماننے والی، نصیحت قبول کرنے والی اور سامنے اور پیٹھ پیچھے ہر حال میں مہربان ہو۔ چوتھی وہ جو اچھے برے میں شوہر کی موافقت اور اطاعت کو اپنا شعار بنائے۔ پانچویں وہ جس کی خوش نصیبی اور قدم کی برکت شوہر پر ظاہر ہوجائے۔ ایران دخت بلاشبہ ان تمام صفات سے متصف تھیں۔ ایسی خاتون کے لئے بادشاہ کا غم کرنا بجا ہے۔

بادشاہ نے جھنجلا کر کہا کہ اے بلار، تم گفتگو میں حد سے تجاوز کررہے ہو۔ تمہاری دلیری اور گستاخی آداب شاہی کو بھی نظر انداز کررہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مجھے تم سے بھی دوری اختیار کرنی پڑے گی۔ وزیر نے کہا کہ دوری صرف دو اشخاص سے مناسب ہے، ایک تو وہ جو اچھائی اور برائی کو ایک سمجھتا ہو اور ثواب وعذاب کا خیال نہ رکھتا ہو۔ دوسرے وہ جو بری باتوں، منہیات اور لہو ولعب سے اپنے دل کو پاک نہ رکھتا ہو۔

بادشاہ نے کہا کہ کیا میں تمہاری نظر میں ذلیل وحقیر ہوں جو اس طرح کی گفتگو کرنے کی جرأت کررہے ہو؟ وزیر نے کہا کہ بڑے لوگ تین طرح کے آدمیوں کی نظر میں ہلکے اور بے وزن ہوتے ہیں۔ اول وہ گستاخ

شوخ آدمی جو ہر وقت اپنے مالک کے ساتھ رہتا ہو اور کھانے ناشتے ہر موقع پر اس کا شریک رہتا ہو۔ مالک اس سے تفریح لیتا ہو اور اس کے سامنے فحش بات کرنے سے بھی پرہیز نہ کرتا ہو۔ دوسرے وہ خائن ملازم جو مالک کے مال پر بری نیت رکھتا ہو اور اسے دبا بیٹھا ہو۔ پھر اس کی دولت مالک کی دولت سے زیادہ ہو جائے اور وہ اس برتری کو ظاہر بھی کرتا ہو۔ تیسرے وہ جو اہلیت نہ رکھتے ہوئے مالک کا معتمد ہو جائے اور اپنے مالک کے کچھ رازوں کو جان کر اپنے مرتبے پر مغرور ہو جائے۔

بادشاہ نے کہا کہ میں نے تم کو آزمالیا۔ کاش کہ تم کو نہ آزماتا، وزیر نے جواب دیا کہ آٹھ شخصوں کو صرف آٹھ موقعوں پر آزمانا چاہئے۔ (۱) بہادر کو لڑائی میں (۲) کاشت کار کو کاشت کاری میں (۳) بزرگوں کو غصے کی حالت میں (۴) تاجروں کو حساب کتاب میں (۵) دوست کو ضرورت کے وقت (۶) شریف آدمی کو افلاس اور زوال کے دور میں (۷) زاہد کو آخرت کا سامان جمع کرنے میں (۸) عالم کو تقریر اور مباحثے کے دوران میں۔

مختصر یہ کہ جتنا بادشاہ گفتگو میں نفرت اور کبیدگی کا اظہار کرتا وزیر اسی قدر تیز اور تلخ سے تلخ تر جواب دیتا۔ بادشاہ تحمل سے کام لیتا رہا اور حلم و بردباری کا ناخوشگوار شربت پیتا رہا۔ آخر وزیر نے بادشاہ کے قدم چوم چوم کر دست بستہ عرض کیا کہ اللہ کا شکر ہے، آپ نے بادشاہوں کی طرح حلم و بردباری کا مظاہرہ فرمایا۔ میں جو کچھ کہہ رہا تھا وہ محض امتحاناً تھا۔ آپ اتنی طاقت، سطوت اور جاہ و جلال کے باوجود میری گستاخیوں پر تحمل فرماتے رہے۔ اب آپ میری جان بخشی فرمائیں تو میں اپنے قصور کا اعتراف کروں۔ قصور یہ ہے کہ میں نے بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں تاخیر کی اور ملکہ ایران دخت کو اب تک قتل نہیں کیا۔

بادشاہ نے جیسے ہی یہ خوشخبری سنی، خوشی سے جھوم اٹھا، چہرے پر مسرت کی سرخیاں دوڑ گئیں۔ اس نے کہا کہ مجھے تمہارے خلوص و وفاداری سے یہی امید تھی کہ تم میرے اس حکم کی تعمیل میں ضرور تأمل و توقف سے کام لوگے۔ مگر تم تو اس طرح گفتگو کر رہے تھے جیسے تم نے ایران دخت کو واقعی مار دیا حالانکہ میں تعجب کر رہا تھا کہ تمہارا جیسا باہوش مند، خردمند اور وفادار انسان کس طرح ایسا کر سکتا ہے۔ وزیر نے جواب دیا کہ یہ تاخیر اور توقف میں نے اس لئے کیا تھا کہ حضور والا کی طبیعت کا اندازہ لگالوں۔ اگر آپ پشیمان اور نادم نہ ہوتے اور اپنے اس حکم پر اٹل رہتے تو پھر میں تعمیل حکم میں ایران دخت کو مار ہی دیتا۔ بادشاہ نے کہا، تمہاری دانشمندی، فہم و فراست، تدبر و وفاداری مجھ پر پوری طرح ظاہر ہوگئی۔ اب تم پر پہلے سے بھی زیادہ مجھے اعتبار اور بھروسہ ہوگیا۔ تمہیں اس کارگزاری اور وفاداری کا انعام ملے گا۔ اس وقت تو فوراً جاؤ اور ایران دخت سے میری غلطیوں کے لئے معذرت چاہو۔

بلار وزیر وہاں سے سیدھا ملکہ ایران دخت کے پاس پہنچا اور یہ مژدہ جانفزا سنایا۔ ایران دخت فوراً ہی بادشاہ کے حضور میں حاضر ہو کر آداب شاہی بجالائی اور جاں بخشی کا شکریہ ادا کیا۔

بادشاہ نے کہا کہ شکریہ تم کو بلار کا ادا کرنا چاہئے جس کی دانائی اور ہوش مندی سے تمہاری جان بچی۔ بلار نے عرض کیا کہ جہاں پناہ کی مہربانی، مراحم خسروانہ اور بردباری پر چونکہ مجھے پورا بھروسہ تھا اس لئے میں نے تأمل اور توقف کیا ورنہ غلام نے جواب دیا کہ بادشاہ سلامت کے جو مراحم خسروانہ اور عنایات شاہانہ اب تک مجھ پر ہیں وہی کیا کم ہیں۔ میں اسی کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ البتہ ایک درخواست آپ سے میری ضرور ہے۔ اور وہ یہ ہے آئندہ حضور والا کسی کام میں عجلت نہ فرمایا کریں۔ جو حکم دیں، سوچ سمجھ کر دیں۔

بادشاہ نے ملکہ ایران دخت اور وزیر بلار کو انعام واکرام اور خلعت گراں بہا سے نوازا اور ایک مجلس نشاط منعقد فرمائی۔ پھر دربار میں برہمنوں کا مقدمہ پیش کرنے کا حکم دیا اور حکیم کاریدون کو بھی اس میں شریک ہونے کی دعوت دی۔ مقدمہ کی نوعیت پیش کرنے کے بعد بادشاہ نے حکیم کاریدون سے درخواست کی کہ تقدس مآب ہی برہمنوں کے اس مقدمے کا فیصلہ فرمائیں۔ حکیم کاریدون نے ان کو ہاتھی کے پیروں کے نیچے ڈال کر کچلوا دینے کا فیصلہ کیا۔ ایسے غداروں اور دشمنان سلطنت کی یہی سزا ہونی چاہئے تھی۔

اس سے فارغ ہو کر بادشاہ نے سلطنت کا کام وزیر بلار کے سپرد کر دیا اور خود ملکہ ایران دخت کے ساتھ عیش و عشرت میں مشغول ہوگیا۔

اس قصے سے بڑی نصیحت یہ ملتی ہے کہ انسان کو وقار اور بردباری اختیار کرنا چاہئے اور حلم و ثبات عقل کے زیور سے اپنے کو آراستہ رکھنا چاہئے کسی کام میں عجلت نہ کرنا چاہئے۔ جو کام کرے سوچ سمجھ کر، تأمل اور توقف کے بعد کرے۔ حلم اور تواضع ایسی صفت ہے جو دشمن کو بھی دوست بنادیتی ہے۔

****

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ایک طویل عرصہ کے بعد میرے کرم فرما دوستوں کو اس بات کی خواہش ہوئی کہ میں الیکشن میں کھڑا ہو کر راجیہ سبھا کا ممبر منتخب ہو جاؤں۔ چنانچہ چند احباب اکٹھے ہو کر میرے غریب خانہ پر تشریف لائے اور انہوں نے اس طرح اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ جیسے اگر ان کی خواہش پوری نہ ہوئی تو پوری دنیا پر کوئی بم گر جائے گا اور پوری دنیا تباہ و برباد ہو جائے گی۔

میں۔ جو کہ اس طرح کے مواقعات کا منتظر رہتا ہوں۔ روایتی بزرگوں کی طرح کسرِ نفسی کا اظہار کرتے ہوئے گویا ہوا۔

میرے عزیز دوستو! میں آپ کی اس مقدس خواہش کا قلب و جگر سے احترام کرتا ہوں لیکن آپ تو جانتے ہیں کہ میں اپنی زندگی کے مسائل میں مختارِ کل نہیں ہوں بلکہ مجبورِ محض ہوں، کیونکہ میں ایک ملازم پیشہ انسان ہوں اور ملازمت بھی اس صاحب کے ادارے میں کرتا ہوں جو جلدی سے میری کرامات اور میری انفرادیت کے قائل نہیں ہوتے۔ میری مراد ہے مولانا حسن الہاشمی، یہ ہاشمی صاحب میری صلاحیتوں کا اعتراف اس وقت تک نہیں کرتے جب تک ان پر باقاعدہ کوئی الہام نہ ہو جائے یا پھر کوئی عظیم الشان کام مجھے اپنی آنکھوں سے کرتا نہ دیکھ لیں۔ آپ یقین کریں کئی بار ایسے مواقعات بھی آئے کہ میں کچھ سے کچھ بن جاتا، یقین کریں کہ میرے وزیر اعلیٰ بننے تک کے بھی چانس تھے اور ایک بار تو میں رات کے اندھیرے میں ایک درگاہ شریف کا مجاور بن جاتا لیکن ان ہاشمی صاحب نے ایسا اڑنگا مارا کہ میں چاروں خانے چت زمین پر گر پڑا اور میرے ہاتھوں کے سارے کوے اڑ گئے۔

لیکن محاورہ تو ہاتھوں کے طوطے اڑنے کا ہے۔ یہ آواز کسی نستعلیق کے حلق سے نکلی تھی۔

میں نے یہ سن کر کہا۔ جانتا ہوں اتنا گدھا نہیں ہوں کہ محاوروں کی حقیقت بھی نہ سمجھ سکوں لیکن طوطے تو اپنی کل نسل کے ساتھ سرکار پسند علما کے ہاتھوں میں تھے اور آہستہ آہستہ وہیں سے اڑ بھی رہے تھے میرے ہاتھوں میں تو صرف کوے آئے تھے اور وہ بھی ہاشمی صاحب کی ایک حرکت کی وجہ سے اڑ گئے۔

یہ ملازمت ہے، یا غلام گیری۔" صوفی ذوالجلال نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

کچھ بھی سمجھ لیں لیکن سچ یہ ہے کہ مجھے ادارہ طلسماتی دنیا میں ایک ایک سانس کی قیمت چکانی پڑتی ہے۔

کچھ بھی ہو ابوالخیال فرضی صاحب۔ خواجہ دلدل بولے۔ الیکشن تو آپ کو لڑنا ہی پڑے گا۔ جائزہ تو لیجئے کہ کیسے کیسے گدھے پارلیمنٹ میں پہنچ گئے ہیں۔ آپ کچھ بھی سہی دیکھنے میں گدھے تو نہیں لگتے۔ اور کم سے کم لباس تو ڈھنگ کا پہن لیتے ہیں۔ آج کل کے نیتاؤں کا نہ تو لباس ہی درست ہے اور نہ ناک نقشہ ہی انسانوں جیسا ہے۔ اس لئے ہمارا ارمان ہے کہ آپ میدان سیاست میں آئیں اور اپنے حصے کا اقتدار اپنے ہاتھوں سے اپنے دامن میں سمیٹ لیں۔

صوفی آر پار بولے۔ اگر تم پارلیمنٹ کے ممبر بن گئے تو ہمارے ہاتھوں بھی کچھ نہ کچھ ضرور لگے گا اور نہ بھی کچھ ہاتھ لگے کم سے کم یار لوگ ہمیں سلام تو کرنے لگیں گے کیونکہ پورے شہر کو خبر ہے کہ تم ہمارے جگری یار ہو۔

مولوی قرا قرم نے فرمایا، اماں ہاشمی صاحب کو ہم سمجھا لیں گے اور ان کو سمجھانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ الیکشن لڑنے کے لئے کچھ پیسے ان سے بھی لینے پڑیں گے۔

آپ کی خوش فہمی ہے" میں بولا" اول تو ہاشمی صاحب کسی کی سنتے

... میرے ... میں تو وہ ... ماننے ہی نہیں۔ دراصل وہ ... مجھے ... یا تو میں فرش سے سیدھا عرش تک ... ورنہ ... میری ترقی کسی بھی طرح قبول نہیں ... آپ لوگ ... دیکھ لو۔ میرا نام آتے ہی وہ آگ بگولا ہو جائیں گے مجھے گدھا، چغد، الو نہ جانے کیسے کیسے خطابات سے نوازنا شروع ... میری بیوی بانو کو بہت اہمیت دیتے ہیں لیکن جب وہ میرا ذکر ... ہے تو ان کے چہرے کی رنگت بدل جاتی ہے اور میرا ذکر آتے ہی ان ... کے بال آپس میں الجھنے لگتے ہیں۔

بڑے ظالم انسان ہیں۔ منشی نزاکت حسین بولے۔

ظالم تو بہت ہلکا پھلکا لفظ ہے اور ظالم تو کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ ہاشمی صاحب تو اس سے آگے کی مخلوق ہیں اس لئے میری آپ سب سے ... گذارش ہے کہ آپ اس ذمہ داری کو میرے کاندھوں پر نہ ڈالیں۔ کہیں میری ... عزت خطرے میں نہ پڑ جائے اور میرے ہاتھوں سے میری بیوی ہی نہ ... کھسک جائے۔

یہ سن کر سب یار دوست چیخ پڑے۔ نہیں ہرگز نہیں، ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے تمہیں الیکشن میں کھڑا ہونا پڑے گا۔ ایک سے ایک احمق ... الیکشن لڑ رہا ہے اور ایک سے ایک بے وقوف راجیہ سبھا کا ممبر بن رہا ہے پھر تم کیوں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہو۔

ان سب کا مخلصانہ اصرار دیکھ کر میں خاموش ہو گیا اور میں نے رضامندی بھی ظاہر کر دی۔ میری رضامندی دیکھ کر سب خوشی کے مارے اچھل پڑے اس طرح جیسے ہندوستان کا مستقبل سنور گیا ہو۔

صوفی نور علی نور بولے۔ فرضی صاحب اسی بات پر ہلکا پھلکا ناشتہ ہو جائے۔

منشی نزاکت نے کہا۔ میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

میں اندر بانو کے پاس پہنچا اور اپنا سر جھکا کر عرض کیا۔ بانو چند دوست آئے ہیں اور بہت بڑی ذمہ داری میرے کاندھوں پر رکھنا چاہتے ہیں، ان لوگوں کی محبت کی بات ہے تمہیں صرف اس وقت ناشتہ کی تیاری کرنی ہے۔ بانو یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو کھلانے میں ثواب آخرت بھی ہے اور ...

کتنے لوگ ہیں۔ بانو نے میری بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

دس گیارہ کے قریب ہیں۔

تو میں بیس سمجھ کر ناشتہ تیار کروں۔

جی ہاں، تم تو جانتی ہی ہو کہ میرے دوستوں کی خوراک مردانہ قسم کی ہے اور تمہارے ہاتھ کے پکوان تو لوگ مکمل دلچسپی کے ساتھ اپنے حلق میں انڈیلتے ہیں۔

ان لوگوں کے دل میں ایک تمنا ہلچل مچائے ہوئے ہے۔" میں نے کہا" یہ لوگ مجھے مقام عروج پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ جب تک میں ممبر پارلیمنٹ نہیں بنوں گا اس ملک کا سدھار نہیں ہو سکے گا۔

مطلب کیا ہوا؟

دراصل یہ لوگ مجھے الیکشن لڑانا چاہتے ہیں۔

الیکشن اور آپ؟ آپ کو ووٹ کون دے گا؟

بانو، ان لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ لوگ ہاتھوں ہاتھ مجھے لیں گے اور میں ایک سو ایک فیصد جیت جاؤں گا۔ بانو مجھے اس طرح گھور رہی تھی جیسے اسے میری صحیح الدماغی پر شبہ ہو رہا ہو۔ کہنے لگی کم سے کم میں تو آپ کو اپنا ووٹ نہیں دوں گی کیونکہ میں آپ کو قطعاً اس قابل نہیں سمجھتی کہ آپ اس ملک میں کوئی سدھار لا سکیں گے اور الیکشن لڑنا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ آپ ان دوستوں کی خوش فہمیوں پر دھیان نہ دیں یہ سب احمق لوگ ہیں یہ آپ کو سان پر چڑھا دیں گے اور کھا پی کر ادھر اُدھر ہو جائیں گے اور جب تک آپ کو ہوش آئے گا بدن کے کپڑے اتر چکے ہوں گے۔

بیگم کیسی باتیں کرتی ہو۔ میں کچھ بھی سہی تمہارا مجازی خدا ہوں، میری تذلیل کر کے تم اپنے ایمان کو سلامت نہیں رکھ سکتیں۔ خیر تم ناشتے کی تیاری کرو میں ذرا اہم مسائل پر اپنے دوستوں سے افہام و تفہیم کر لوں۔

میں اکسٹھ باسٹھ کرتا ہوا بیٹھک میں واپس آیا، سب لوگ ایک دوسرے سے ملک کے مسائل پر تبصرے کر رہے تھے، ایسا لگ رہا تھا جیسے سب کے سب سیاست کے ماہر ہیں اور سب کے سب مادر زاد لیڈر۔ مجھے دیکھ کر صوفی ہل من مزید بولے۔

آیئے فرضی صاحب آیئے۔ ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کی بیوی کے دل میں بھی یہ بات ڈال دے کہ آپ میں الیکشن لڑنے کی زبردست صلاحیت ہے اور باقی کمی بیشی کو انشاء اللہ ہم پورا کریں گے۔

دوستو! بیوی سے تو میں کسی نہ کسی طرح نمٹ ہی لوں گا کیونکہ بیویاں عام طور پر ناقص العقل ہوتی ہیں اور بہت کم رشوت میں اپنے فیصلے بدل دیتی ہیں۔ لیکن طلسماتی دنیا کے ایڈیٹر صاحب کے گلے میں گھنٹی کون

باندھے گا۔ بولئے ہے کسی میں جرأت۔؟

ارے یہ کام تو میں کرلوں گا خواجہ گل بگاؤلی بولے۔

تم تو یار شکل سے بھی اس قابل نہیں لگتے۔ یاد رکھو ایڈیٹر صاحب شکل وصورت دیکھ کر ہی بات کرتے ہیں۔ دراصل وہ چہرہ دیکھ کر اندازہ لگالیتے ہیں کہ سامنے والے کی روح کتنے پانی میں غوطہ لگارہی ہے۔

پھر شکلیں تو ہم سب دوستوں کی لگ بھگ ایک جیسی ہیں۔ سبھی کی صورتوں میں پونے بارہ بجے رہتے ہیں۔'' خواجہ جی نے کہا۔

یہی تو مشکل ہے۔ میرے دوستوں میں ایک سے ایک لمبی عقل رکھنے والا ہے لیکن چہرے ایسے ہیں کہ دیکھ کر گدھے بھی شرمسار ہوجائیں اور میرے دوستوں کی آدمیت پر شبہ کرنے لگیں لیکن مجھے کچھ قدرے غنیمت رس گلے میاں لگ رہے ہیں۔ انہیں دیکھ کر یقیناً ایڈیٹر صاحب کے منہ میں پانی آجائے گا میں کل ان کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔ شاید تکہ لگ جائے۔

ناشتے کے دوران میرے سب دوستوں کے چہروں پر نور برستا رہا اور سب دوست بے تکلف ہوکر خشوع اور خضوع کے ساتھ کھاتے رہے۔ جیسے عبادت وریاضت میں مصروف ہوں۔ بہت نیک لوگ ہیں رزق کی قدر کرتے ہیں اور ایک ایک لقمے پر اللہ میاں کا بھی شکر ادا کرتے ہیں اور میری اہلیہ کا بھی۔ صوفی آر پار اور صوفی شہتوت کا حال تو یہ ہے کہ ہر لقمہ پر بانو کو دعائیں دیتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں کہ یار ایسی بیویاں اب اس کائنات میں دستیاب نہیں ہیں۔ نہ جانے فرضی صاحب نے کہاں سے حاصل کرلی ہے۔ ہر لقمہ حلق میں جاکر ایک نئی لذت سے روشناس کراتا ہے۔ بھلا بتاؤ آلو کا بھرتہ بھی کوئی کھانے کی چیز ہے لیکن فرضی صاحب کی بیگم آلو کا بھرتہ بھی اس طرح اُبالتی ہیں کہ مرغے مارے شرم کے مسور کی دال بن کر رہ جاتے ہیں واہ بھئی واہ، ماشاءاللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ۔

سب مزے لے لے کر کھاتے رہے اور میری بیوی کی اس طرح دبا دبا کر تعریفیں کرتے رہے کہ مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا کہ میرا نکاح بانو سے قائم بھی رہے گا یا نہیں۔ اتنے سارے نامحرم اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں بس اللہ ہی مالک ہے۔

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد بیڑی سگریٹ کا دور چلا لیکن میری بدنصیبی یہ ہے کہ مجھے بیڑی پینے کی عادت نہیں ہے البتہ جب میں دیکھتا ہوں کہ اللہ کے نیک بندے کس طرح اپنے منہ اور ناک سے دھواں نکالتے ہیں تو بہت لالچ آتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ میں بھی ان بیڑیوں سے استفادہ کروں لیکن بانو کے ڈر کی وجہ سے بیڑی تک ہاتھ نہیں پہنچتا اس نے قسم کھا کر کہا تھا کہ اگر بیڑی کو منہ لگالیا تو میں آپ کو منہ نہیں لگاؤں گی۔

میرے ایک دوست جو اسی زندگی میں مرحوم سمجھے جاتے ہیں اور جن کا نام منشی سولہ سنگھار ہے انہوں نے ایک بار کہا تھا کہ بیوی سے اس طرح ڈرنا جیسے چوہا، بلی سے یا چور کوتوال سے ڈرتا ہو اچھا نہیں ہے یہ ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ خدا ہر جگہ دیکھتا ہے پھر بھی ارباب دل گناہ سے باز نہیں آتے بیوی ہر جگہ نہیں دیکھتی پھر اس سے اتنا ڈرنے سے کیا حاصل؟ اماں جب بیوی کے روبرو ہوا کرو بیڑی کو ہاتھ مت لگایا کرو لیکن جب بیوی سامنے نہیں ہے تو بیڑی سے مستفیض ہونے میں کیا حرج ہے اس طرح کی نصیحتیں سن کر دل ڈانواڈول ہوجاتا ہے لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں بیڑی پینے کی توفیق نہیں ہوتی اور میرے سب یار دوست جو دیکھنے میں علامۂ دوراں اور محدثِ وقت محسوس ہوتے ہیں، جن کی داڑھیاں اور کرتے پاجامے دیکھ کر کفار تک ایک منٹ کے لئے ایمان لے آتے ہیں وہ سب بیڑیاں اس طرح پیتے ہیں جیسے جنت کا پکوان تناول کررہے ہوں۔

ان سب کو محو دھواں دیکھ کر میں نے ہی اپنی چونچ کھولی اور بولا۔ الیکشن لڑنے کے لئے ٹکٹ کس پارٹی سے لینا چاہئے۔

صوفی نورالہدیٰ جو مادرزاد کانگریسی تھے ایک دم بولے۔ کانگریس کا ٹکٹ لیں گے کانگریس ہی واحد وہ پارٹی ہے جو سیکولرازم پر یقین رکھتی ہے۔ اور سیکولرازم کا سب سے زیادہ گلا بھی اسی نے گھوٹا ہے۔'' خواجہ اجمیر علی نے کہا۔''

کچھ بھی سہی'' میں نے اپنی رائے ظاہر کی'' کانگریس مسلمانوں کو اگر مارتی بھی ہے تو اس طرح کہ انہیں احساس نہیں ہونے دیتی۔ وہ یا تو کوئی میٹھا زہر مسلمانوں کو پلاتی ہے یا پھر اس طرح ان کے مسائل ختم کرتی ہے کہ مسائل کے ساتھ ساتھ مسلمان خود بھی ختم ہوجاتے ہیں اور انہیں اندازہ نہیں ہوپاتا کہ وہ کیوں مررہے ہیں۔

بہت سچ بول رہے ہو فرضی صاحب۔ اتنا بڑا سچ تو کوئی مرنے کے بعد بھی نہیں بولتا۔

لیکن فرضی صاحب ''منشی سرفراز نے منہ کھولا'' یہ ہمارے علماء جو بفضل ربی آخرت کا خوف بھی رکھتے ہیں اور حساب وکتاب کی بھی انہیں فکر

رہتی ہے۔ یہ کانگریس سے کیوں چمٹے ہوئے ہیں جب کہ ان کے عقائد بھی درست ہیں اور کمال کی بات یہ ہے کہ یہ دیوبندی اور بریلوی لوگ ہر معاملے میں باہم دست وگریبان رہتے ہیں لیکن کانگریس پارٹی پر دونوں ایمان رکھتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔؟

اس کی وجہ ایک نہیں بہت ساری ہیں ''میں نے کہا'' لیکن بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے علماء نے کانگریس پارٹی سے بہت کچھ لیا ہے کسی نے تیل کا پرمٹ لیا ہے، کسی نے پٹرول پمپ وصول کرلیا ہے اور کسی نے راجیہ سبھا کی سیٹ مانگ لی ہے۔ اس لین دین کے بعد کانگریس کی مخالفت کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ شرعاً بھی یہ بات سولہ آنے درست ہے کہ ہم جس کا کھائیں اسی کا گائیں، اسی کو کہتے ہیں احسان شناسی۔

بہت سچ بول رہے ہو فرضی صاحب۔ ''منشی سرفراز نے پھر منہ کھولا''

میں نے اپنی بات کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اب آپ دیکھ لیجئے کہ ہمارے شاہی امام صاحب حضرت سید احمد بخاری مدظلہ العالی اور بعد مرنے کے رحمۃ اللہ نے سنا ہے بھاجپا سے دوعدد پٹرول پمپ لے لئے تھے بس اس کے بعد انہیں خواب میں بھی اور حقیقت میں بھی بس یہی دکھائی دیتا ہے کہ مسلمانوں کی رکھوالی بھاجپا ہی کرسکتی ہے۔ اس مسلم قوم کا اور بالخصوص اماموں کا اور علماء کا حال یہ ہے کہ جس کا کھالیتے ہیں بس آنکھیں موند کر اسی کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں اور سنا ہے کہ ہمارے علماء نے تو آزادی کے وقت نہرو خاندان سے کوئی ایسا خفیہ معاہدہ کرلیا تھا کہ ہم قیامت تک تمہارا ہی ساتھ دیتے رہیں گے اور تمہاری حمایت سے ٹس سے مس نہیں ہوں گے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے کانگریس کے دور اقتدار میں سب ہی کچھ ہوا۔ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی ہوئی، فرقہ وارانہ فسادات ہوئے، اردو زبان کا قتل عام ہوا، بابری مسجد میں تالا لگا پھر سازشی انداز میں کھولا گیا، پھر بابری مسجد شہید ہوئی پھر رام للاّ مندر بنا اب رام للاّ مندر کی حفاظت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دے کر بے تحاشہ ان کی گرفتاریاں ہورہی ہیں یہ سب کانگریس کے دور اقتدار کے وہ انعامات ہیں جو کھلم کھلا مسلمانوں کو عطا کئے جارہے ہیں۔ ان سب کو کھلی آنکھوں سے دیکھ کر بھی ہمارے علماء کی داڑھیوں میں جوں نہیں رینگتی۔ ان کی غیرت ایمانی میں اُبال نہیں آتا، ان کے مقدس قلوب میں کوئی ہلچل نہیں مچتی۔ وہ کانگریس کے ساتھ اس طرح تعلقات بنائے رکھتے ہیں جیسے باقاعدہ کانگریس پارٹی سے ان کا نکاح ہوا ہو۔ اور طلاق بے چارے اس لئے نہیں دے سکتے کہ اللہ کو حلال چیزوں میں سب سے ناپسند چیز طلاق ہے۔ یہ کانگریس کو طلاق دے کر اللہ کو کیسے منہ دکھائیں گے۔ ایک بار علماء نے کانگریس کو طلاق رجعی دے بھی دی تھی پھر رجوع کرلیا۔ دراصل ہمارے علماء قول کے پکے ہیں، نہرو خاندان کے بڑوں کو جو انہوں نے زبان دی تھی اس کی مجبوریاں یہ آج تک بھر رہے ہیں۔ یہ مسلمانوں کا قتل عام برداشت کرسکتے ہیں لیکن اس عہدوپیمان کا گلا نہیں گھونٹ سکتے جو آزادی کے وقت سے نہرو خاندان کی برادری سے انہوں نے کیا تھا۔ یہی حال بریلویوں کا ہے انہیں دیوبندیوں کی ہر بات بری لگتی ہے لیکن کانگریس کی محبت کے حمام دیوبندی اور بریلوی کپڑے اتار کر ایک ساتھ رقص کرنے لگتے ہیں اور بالکل نہیں شرماتے اور ہرگز ایک دوسرے کی طرف انگلی نہیں اٹھاتے۔ ان دونوں کا حال یہ ہے کہ دین اسلام کے معاملات میں ایک دوسرے کے دشمن اور سیاست کے معاملات میں ایک دوسرے کے سگے بھائی۔

فرضی صاحب! میری ناقص رائے یہ ہے کہ ٹکٹ بہوجن سماج پارٹی کا لیا جائے۔ ''حاجی مستان علی'' بولے۔ کچھ بھی ہو بہن مایاوتی کے کچھ اصول ہیں۔ انہوں نے اپنی زبان کی گندگی کو بفضل خدا اسٹیج پر بھی برقرار رکھا ہے۔ انہوں نے پنڈتوں کو چٹائی پر بٹھا کر اور خود کرسی پر بیٹھ کر کئی بار یہ ثابت کیا ہے کہ اللہ کی پیدا کردہ مخلوقات میں کوئی بھید بھاؤ نہیں۔ بلی جب شیر کی خالہ ہوسکتی ہے تو مایاوتی جی پنڈتوں کی ممانی کیوں نہیں ہوسکتیں۔ یقین کریں اٹل بہاری واجپئی جیسے طوفان میل لوگ جو آج کل کسی خشک ندی کی طرح قابل رحم ہوچکے ہیں جب ان کی دالیں گل رہی تھیں اور ان کی سیاست پر پورا شباب آرہا تھا یہ لوگ بھی مایاوتی کے سامنے اپنا سر سیاست خم رکھتے تھے۔ دنیا محسوس کرتی تھی کہ اس ہندوستان میں ہریجن اور برہمن سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں کوئی کسی سے بڑا اور چھوٹا نہیں ہے۔

اور اگر ہم اس فرنٹ کا ٹکٹ لے لیں جو احمد بخاری نے قائم کیا ہے، ایک کونے میں سے کسی کی آواز آئی، احمد بخاری والا فرنٹ صرف دکھانے کا ہے، اس کا مقصد مسلمانوں کے ووٹوں کو خراب کرنا ہے تاکہ بھاجپا کا راستہ صاف ہوجائے۔ ''میں نے سمجھانے کی کوشش کی'' اس سے بہتر تو یہ ہے کہ ہم بھاجپا کا ٹکٹ لیں۔ جب آخرت کو داؤ پر لگانا ہی ہے تو کم سے کم دنیا میں تو سرخرو بنیں۔ احمد بخاری خود ایک مہرہ ہیں اور وہ فرقہ پرست پارٹیوں کے اشاروں پر کود رہے ہیں۔ ان کو مسلمانوں کا خیرخواہ سمجھنا تو سوچ وفکر کی سب سے بڑی غلطی ہے۔

سماج وادی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ مولوی گلفام بولے۔

سماج وادی پارٹی کا لیبل بے شک بہت پرکشش ہے وہ مسلمانوں کو لبھانے میں کامیاب بھی ہے اور کانگریس ہی کی طرح مسلمانوں کو خوش کرنے کے سوفار مولے رکھتی ہے۔ مسلمان اس کے نام پر لبیک بھی کہہ سکتے ہیں۔ میں تو بہرحال اسی پارٹی کا کنڈی ڈیٹ ہوں گا جو آپ کی نظروں میں اچھی ہوگی۔

اس کے بعد باہمی طور پر یہ مشورہ ہوا کہ ایک دفتر کی جگہ کرائے پر لیں گے اور باقاعدہ روزانہ اس میں سب دوستوں کی حاضری ہوگی تاکہ مفید مشورے ہر وقت آنکھوں کے سامنے رہیں اور کوئی بھول ایسی نہ ہوجائے کہ میدان سیاست میں، میں چاروں خانے چت ہوجاؤں اور پھر یہ کہتا پھروں کہ اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی۔ لیکن اس سے پہلے ہاشمی صاحب سے بات چیت کا مشورہ تھا جو کسی قیامت سے کم نہیں تھا، بہت غور وخوض کے بعد جمعرات کا دن ہاشمی صاحب سے ملاقات کا طے ہوا۔ پروگرام یہ بنا کہ خادم میاں، رس گلے میاں اور صوفی ہل من مزید ہم تین لوگ ہاشمی صاحب کے دولت کدے پر حاضر ہوں گے تاکہ اگر وہ برسیں تو صرف کپڑے کسی ایک فرد کے نہ بھیگیں اور صرف ایک ہی انسان کو شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہ پروگرام طے ہونے کے بعد سب یار دوست رخصت ہوگئے اور جاتے جاتے یہ بھی فرماگئے کہ اب تو اکثر حاضری ہوگی اس لئے فرضی بھائی گھر میں راشن ڈلوالیں، کیا معلوم کب آپ کو دسترخوان بچھانا پڑ جائے۔ اب جب آپ نے الیکشن لڑنے کا ارادہ کرہی لیا ہے تو خرچ سے مت گھبرانا اور یاد رکھیں کہ خرچ کے معاملے میں جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔ میں نے کہا۔ الیکشن کوئی انسان صرف اپنے بوتے پر نہیں لڑتا اس کے یار دوستوں کی مدد ہوتی ہے تب انسان لنگوٹ کستا ہے۔ تم سب مجھے نوازو گے تو میں کیوں کھلانے پلانے سے پیچھے ہٹوں گا۔ بہتر ہے کہ لوگ اس طرح میری مدد کریں کہ مجھے بھی خبر نہ ہو کہ کس نے کیا دیا ہے۔

جب سب لوگ رخصت ہوگئے تو میں بارش میں بھیگی ہوئی بلی کی طرح اندر گھر میں گیا۔ بانو میرا انتظار کررہی تھی اس نے ایک دم پوچھ لیا کیا طے کرگئے تمہارے فلسفی قسم کے دوست۔

بیگم! سب کی نیت بہت صاف ستھری ہے اور سب کا خیال یہ ہے کہ میرا پارلیمنٹ میں پہنچنا بہت ضروری ہے۔ مسلمانوں کی پٹائی اس لئے ہورہی ہے کہ ان کا کوئی لیڈر نہیں ہے۔

کیا تم اس قابل ہو کہ اس قوم کی رہنمائی کرسکو؟

کیوں مجھ میں کیا کمی ہے؟ اٹل بہاری بھاجپا کی اپنی ٹانگوں سے نہیں چل سکتے اور پندرہ سالوں تک وزیراعظم رہے، منموہن سنگھ اپنی عقل سے نہیں سوچ سکتے اور ابھی تک وزیراعظم ہیں۔ مایاوتی کو بات کرنے کی تمیز نہیں اور دوبارہ وزیراعلیٰ بن چکی ہیں اور ملک کی پارلیمنٹ میں کئی ممبر ایسے ہیں جو اپنا نام تک نہیں لکھ سکتے ضروری کاغذات پر وہ آج بھی انگوٹھا لگاتے ہیں لیکن ان کو بھی سیاسی رہنماؤں میں گنا جاتا ہے میں ایسے تمام نیتاؤں سے لاکھ درجے اچھا ہوں پھر میں الیکشن کیوں نہیں لڑسکتا اور ایک اچھا لیڈر بننے کے لئے جس طرح کی عیاری، مکاری، چالاکی، بے شرمی، بکواس بازی وغیرہ غیرہ جیسی صفات کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب میرے اندر قدرتی طور پر موجود ہیں۔ میں ایک منٹ کی چوتھائی میں ایک درجن مرتبہ جھوٹ بول سکتا ہوں اور میں وعدہ خلافی کرتے وقت شرمندہ ہونے کا تصور تک نہیں کرسکتا۔ میرا ہر وعدہ سو کروڑ سے شروع ہوتا ہے اور عمل ہر مرتبہ صفر ہی رہتا ہے۔ میں مختلف اقوام کے لوگوں کے جذبات ایک سیکنڈ میں بھڑکا سکتا ہوں اور اگر میں چاہوں تو بیگم تم اور مولانا حسن الہاشمی ایک منٹ میں برسرپیکار ہوسکتے ہو۔ اگر میں کسی دن اپنی پر آگیا تو تمہاری چٹیا ان کے ہاتھوں میں ہوگی اور ان کی داڑھی تمہارے ہاتھوں میں۔ ابھی گزشتہ ہفتے میں نے اپنے محلے کی مسجد کے متولی کو نمازیوں سے بھڑوادیا۔ امام اور مؤذن بھی اپنی شرافت کو نہ بچاسکے اور اپنی اپنی لنگیاں اٹھاتے میدان کارزار میں کود گئے۔ یہ فطری صلاحیتیں میرے اندر اس وقت بھی موجود تھیں جب میں پوری طرح بالغ نہیں ہوا تھا۔ اتنی بہت ساری صلاحیتوں کے باوجود کیا میں ممبر پارلیمنٹ نہیں بن سکتا؟

بانو مجھے اس طرح گھور رہی تھی جیسے میں سیدھا کسی پاگل خانے سے آرہا ہوں۔

اس کے اس انداز کو میں برداشت نہیں کرسکا اور میں بولا۔ میں جانتا ہوں کہ تم میری صلاحیتوں پر شک کرتی ہو اور تم مجھے لیڈر یا قائد تو کیا سمجھتیں تم تو مجھے مکمل شوہر بھی تسلیم نہیں کرتیں جبکہ حق زوجیت میں جس طرح ادا کررہا ہوں اس کی مثال کم سے کم ہندوستان میں تو نہیں مل سکتی۔ میں تو خواب میں بھی تم سے ڈرتا ہوں، یقین کرو بیگم ایسا نایاب شوہر تمہیں دوبارہ دستیاب نہیں ہوسکتا اگر یقین نہ آئے تو مجھ سے خلع لے کر دیکھ لو۔

عالی جناب! قائداعظم صاحب میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ الیکشن لڑنا اتنا آسان نہیں ہے اس کے لئے لاکھوں روپے چاہئیں۔ وہ آپ کہاں سے لاؤ گے۔ آپ کے دوستوں میں بھی کوئی ایسا نہیں ہے جو چند

ہزارے بھی آپ کی مدد نہ کر سکے۔ پھر آپ کی نیا کیسے پار ہوگی؟ الیکشن کے لئے نوٹوں کی ضرورت ہے، خالی صلاحیتوں سے کیا ہوگا؟

نوٹ بھی آجائیں گے۔ جب جھولی پھیلائے دربدر پھریں گے تو اللہ کے بندوں کو کچھ تو رحم آئے گا۔ بانو یقین کرو مجھے ممبر پارلیمنٹ بننے کا شوق نہیں لیکن میں اپنے چندے آفتاب چندے ماہتاب دوستوں کا دل نہیں توڑ سکتا۔ میرا ان سے عہد ہے کہ میں ہر گناہ کر سکتا ہوں لیکن پیارے دوستوں میں تم لوگوں کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا۔ ذرا سوچو اگر میں نے وعدہ خلافی کی اور ان کی دل شکنی کا میں مرتکب ہو گیا تو یہ سب ناراض ہو جائیں اور ان کے اندر کا شیطان مجھے حشر کے میدان میں چاروں طرف سے گھیر لے گا اور مجھے جنت میں داخل نہیں ہونے دے گا۔ یہ سب دیکھنے میں بہت معصوم اور بے وقوف سے ہیں لیکن اندر سے بہت بڑے کلاکار ہیں۔ خدارا بانو میری مدد کرو میرا ساتھ دو، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں اگر الیکشن میں کھڑا ہو گیا تو سر کے بل کھڑے ہو کر روزانہ تم سے ایسی سچی محبت کروں گا کہ جسے دیکھ کر جنت کی حوریں تک تمہاری قسمت پر رشک کریں گی اور تمہیں مبارکباد دینے کے لئے روزانہ آسمان سے اتر کر زمین پر آیا کریں گی۔

بانو کا دل پسیج گیا، وہ ہونٹوں کے بجائے ناک سے مسکراتے ہوئے بولی، اچھا چلئے میں آپ کو اجازت دیتی ہوں اس شرط کے ساتھ کہ آج سے آپ روزانہ پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھیں گے اور آئندہ کسی سے عشق نہ کرنے کا مجھ سے عہد کریں گے۔

بانو جہاں تک نماز کا تعلق ہے تم جانتی ہو کہ میں گنڈے دار پڑھ لیتا ہوں اور کوشش کروں گا کہ کوئی نماز قضا نہ کروں لیکن الیکشن کا نماز سے کیا لینا دینا میں کتنے ہی ایسے ایماندار ممبران پارلیمنٹ سے واقف ہوں کہ جنہوں نے جمعہ کے سوا کبھی نماز پڑھنے کا ارادہ تک نہیں کیا لیکن قوم انہیں خراج عقیدت پیش کرتی رہی اور ان کے احوال یہ ثابت کرتے رہے کہ انکا خدا بھی ان پر مہربان ہے۔ اور جہاں تک عشق کا تعلق ہے تو اس کا خیال اب دل میں نہیں آتا میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں باقاعدہ کسی عورت سے عشق نہیں کروں گا لیکن اگر زندگی میں کوئی حادثہ کوئی ایکسیڈنٹ ہو گیا اور اس میں میرا دل لہولہان ہو گیا تو اس میں میرا کیا قصور ہوگا؟ انسان زندگی کے روڈ پر کتنی بھی احتیاط سے چلے سامنے والے کی غلطی سے حادثے کا شکار ہو ہی جاتا ہے۔ ایسی حالت میں بیگم تم مجھے معصوم عن الخطا سمجھ کر یا پرلے درجے کا شوہر سمجھ کر معاف کر دینا اسی میں تمہارے نکاح کی بھلائی ہے۔

بانو نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا جیسے وہ مجھے کچا چبا لے گی۔ پھر کہنے لگی اچھا چلو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز پڑھ لو اور دعا کرو۔

بانو، تمہارا مشورہ سر اور آنکھوں پر لیکن مجبوری یہ ہے کہ میرے کپڑے خراب ہیں اس لئے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ کل صبح سے انشاء اللہ ساتوں وقت کی پڑھوں گا۔

ساتوں وقت کی؟

جی وہ اشراق اور چاشت کی بھی۔ بالکل صوفی صورت علی کی طرح نیک بن کر دکھاؤں گا وہ بیوی بچوں پر کتنا ہی غرائیں اور آس پاس کے لوگوں کا کتنا بھی ناک میں دم رکھیں لیکن نماز ایک وقت کی نہیں چھوڑتے۔ فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد سب سے پہلے نماز کے بارے میں ہی سوال ہوگا۔ بس میں بھی ایسا ہی بن کر دکھاؤں گا کچھ بھی کروں لیکن نماز نہیں چھوڑوں گا۔

کچھ بھی کروں گا کیا مطلب ہے۔؟'' بانو غرائی۔''

بیگم میری نیت بالکل صاف ہے تم پریشان نہ ہو جب نماز دین کا ستون ہے تو ان ستونوں کو مجھے مضبوط کرنا ہی پڑے گا اور بیگم یقین کرو کہ اتنی نمازیں پڑھوں گا کہ میری نمازوں کے طفیل میں تمہاری بھی بخشش ہو جائے گی۔ تم اپنی عقل کے گھوڑے کو ادھر اُدھر مت دوڑاؤ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں اور سچ کے سوا کچھ نہیں کہہ رہا ہوں اور ہاں کچھ بھی سے مراد عشق نہیں ہے۔ تم جانتی ہو کہ میں عشق کو باضابطہ طلاق دے چکا ہوں یہ الگ بات کہ دی ہے طلاق میں نے رجعی اور لوٹا سکتا ہوں میں اس طلاقِ رجعی کو بوجہ مجبوری اور بوجہ ضرورت کسی بھی وقت اس حیات فانی میں اچانک اور دفعتاً۔

اچھا اب بکواس بند کرو اور یہ سوچو کہ بھائی صاحب سے کس وقت بات کرو گے۔؟

ان سے ملاقات انشاء اللہ جلد کریں گے اور کسی معتبر عامل کا تعویذ باندھ کر کریں گے تاکہ مخالفت کی گنجائش نہ رہے۔ کیونکہ جائز امور میں وہ بالعموم مخالفت کرتے ہیں۔

پھر وہی بکواس! بانو نے مجھے گھور کر دیکھا۔

بیگم تم ہاشمی صاحب کا بے جا دفاع مت کیا کرو۔ سارا شہر جانتا ہے کہ انہیں میری خوشیوں اور ترقیوں سے چڑ ہے۔ میری اذان بت کدہ میں ادھر ادھر بک رہی ہے لیکن میں جب بھی پوچھتا ہوں کہ فرو خستگی کی رفتار کیا

ہ وہ بیمار مرغی کی طرح گردن لٹکا کر یہ کہتے ہیں بس ٹھیک ہے۔ بیگم کان ھول کر سن لو اگلی مرتبہ میں اپنی کتاب کسی اور کتب خانہ سے چھپواؤں گا۔ ں وقت تم اپنی ٹانگ مت اڑانا۔

دو دن کے بعد پروگرام کے مطابق میں صوفی ہل من مزید اور میاں ں گلے میاں تینوں افراد صبح ہی صبح ہاشمی صاحب کے گھر پہنچ گئے انہوں نے ہم تینوں کو اس طرح دیکھا جس طرح کوتوال چوروں کو دیکھتا ہے۔ پھر کل خشک انداز میں بولے۔

خیریت!؟ صبح ہی صبح کیسے آنا ہوا؟

دراصل میرے ان دوستوں کو آپ سے بڑی عقیدت ہے۔ اکثر رماتے ہیں کہ ایسا عامل قبرستان تک میں ــــ مم میرا مطلب یہ ہے کہ طلستان تک میں موجود نہیں ہے۔

غیر ضروری باتیں مت کرو۔ انہوں نے اپنی غیر شرعی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ صاف صاف بتاؤ آنے کا مقصد کیا ہے۔

میں بتاتا ہوں۔ رس گلے میاں گویا ہوئے۔

چلئے آپ ہی بتائیے۔ آپ شکل کے اعتبار سے کچھ معتدل لگ ہے ہیں۔

حضرت دراصل بات یہ ہے کہ ہم نے ملت اسلامیہ کی بربادیوں کے پیش نظر یہ پروگرام بنایا ہے کہ حضرتِ ابوالخیال فرضی کو ایم پی کا الیکشن لڑوایا جائے۔ ان نیتاؤں کے کالے کارناموں کی وجہ سے سیاست کی مٹی پلید ہوگئی اور پارلیمنٹ میں ہاتھا پائی جیسے کارناموں کی وجہ سے ہندوستان عالم برزخ تک میں بدنام ہو چکا ہے۔

میں آپ لوگوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے الیکشن لڑنے کو بچوں کا کھیل سمجھا ہے؟

جی نہیں۔ صوفی ہل من مزید بولے۔ اگر ہم الیکشن لڑنے کو بچوں کا کھیل سمجھتے تو کسی بھی ایرے غیرے کو ٹکٹ دلوا دیتے۔ پھر ابوالخیال فرضی صاحب کا انتخاب کیوں کرتے۔؟

چلئے مان لیا کہ آپ کی نظروں میں یہ ابوالخیال فرضی صاحب نیتا بننے کے اور ممبر پارلیمنٹ بننے کے اہل ہیں۔ جب معتبر قسم کے گدھے ممبر پارلیمنٹ بن سکتے ہیں تو یہ کیوں نہیں بن سکتے لیکن الیکشن لڑنے میں جو بے تحاشہ دولت خرچ ہوتی ہے وہ کہاں سے آئے گی۔؟

صوفی ہل من مزید سینہ پھلا کر بولے۔ آپ خرچ کی فکر نہ کریں ہم فقیری خاندان کے لوگ ہیں مانگ مانگ کر کام چلا لیں گے اور آپ تو جانتے ہی ہیں کہ اس جدید دور میں بھیک مانگنے کے ایسے ایسے شاندار طریقے ایجاد ہوگئے ہیں کہ نہ مانگنے والے کو شرم آتی ہے اور نہ عطا کرنے والا ہچکچاتا ہے اور پھر آپ کا سایہ اگر ہمارے سروں پر ہے تو پھر ترقی سے کیا ڈرنا اس لئے ....

کس پارٹی سے الیکشن لڑنے کا ارادہ ہے۔" انہوں نے پوچھا"

یہ ابھی ڈیسائڈ نہیں کیا۔" میں نے خالص انگریزی میں کہا۔"

یہ کب ڈیسائڈ کرو گے، الیکشن کے بعد!

جی ہاں۔ جی نہیں، بس یہ آج کل ہی میں کر لیں گے۔ دراصل آپ سے آشیرواد لینا تھا۔

ہاشمی صاحب شاید برسوں کے بعد مسکرائے اور اس طرح مسکرائے کہ جیسے اس کے بعد پھر مسکرانے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ میں سمجھ گیا پیر ضامن شاہ کے تعویذ کی برکت سے بیڑہ پار ہوگیا۔ جب وہ ہنس گئے تو سمجھو پھنس گئے۔

اب میں نے حیدرآبادی اردو میں بات کرتے ہوئے کہا۔ محترم آپ کی اجازت کے بعد اب میرے حوصلوں میں صحیح قسم کی گرمی پیدا ہو جائے گی۔ اور انشاء اللہ میں آناً فاناً الیکشن کی تیاریاں شروع کر دوں گا۔ جو کچھ آپ عطا کر سکیں از راہ برکت عطا کر دیں باقی میرے احباب کسی بھی طرح عوام وخواص کی جیبوں سے نقد نارائن برآمد کریں گے۔ انہیں مانگنے کا بہت سلیقہ آتا ہے آپ فکر نہ کریں۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ میری سلیقے سے بھری ہوئی بات چیت کو سننے کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ہزار کا نوٹ نکال کر میرے حوالے کیا اور وعدہ کیا کہ وہ آئندہ بھی کچھ نہ کچھ مدد ضرور کریں گے۔

ہم تینوں ان کا شکریہ ادا کر کے واپس آئے اور ہاشمی صاحب کی اجازت پراپت ہونے کے بعد ہمیں یقین ہوگیا کہ میں الیکشن میں جیت جاؤں گا اور تقدیر ہمارا ساتھ دے رہی ہے۔

میں جب گھر واپس آیا تو بیگم صاحبہ مصلے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ مجھے دیکھ کر ایک دم بولیں۔ کیا رہا؟

کیا رہتا؟ وہی رہا جس کی امید تھی۔

کیا بھائی صاحب نے منع فرما دیا۔

کیوں منع کرتے تم اپنے شوہر کو نکما سمجھتی ہو۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بات کرنے کی اور بات بنانے کی کیسی کیسی صلاحیتیں بخشی ہیں۔ تم دیکھ لینا انشاء اللہ قبر میں منکر نکیر سے بھی اس طرح باتیں کروں گا کہ وہ سیدھے اللہ میاں سے جاکر کہیں گے کہ دیوبند کے قبرستان میں جو مردہ دفن ہوا ہے اس کی اردو زبان سن کر ہماری روح وجد کرنے لگی ہے اوران کی باتوں میں بہت کیف محسوس ہوا ہے۔

بات بتاؤ۔ ہر وقت غیر سنجیدہ باتیں مت کیا کرو۔

واللہ بیگم۔ تمہاری قسم۔ انہوں نے نہ صرف اجازت دیدی بلکہ ایک ہزار روپے بھی دے دئیے۔ اب یہ خدا جانے کہ یہ ایک ہزار کا نوٹ اصلی ہے یا نقلی۔

چلو میں تو دعا کررہی تھی کہ اللہ ان کے دل میں ڈال دے اور تمہاری الیکشن کی خواہش پوری ہوجائے۔ اب اللہ سے دعا کرو کہ اللہ تمہیں ٹکٹ دلوادے اور تم الیکشن جیت جاؤ۔

بیگم! فی الحال تو میں یہ وظیفہ رٹ رہا ہوں۔ آمنت بالسیاست الھندیہ وفی جوھرہ وفی کمالہ لانہٗ تجارۃ خالصتہٗ لاضرر حبۃ ولا فی النھار وانا مستحق سوفی صد کمثل نھرو گاندھی، ایدوانی وغیرھما و کذالك فی اللیل۔

ابھی میرا وظیفہ پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ بیگم مصلّٰی سمیت کرکچن میں گھس گئیں۔ اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ فی الحقیقت اللہ نے پیدا کیا ہے ان عورتوں کو ناقص العقل۔ یقین نہ آئے تو آپ اپنی بیوی کے روبرو کھڑا ہوکر دیکھ لیں انشاء اللہ آپ اپنی بیوی سے زیادہ عقل مند محسوس ہوں گے۔

نظامِ فتویٰ کا جائزہ لینا ضروری ہے

گزشتہ دنوں اسٹار ٹی وی پر بعض مفتیان کرام کو پیسے لے کر ''من چاہا'' فتویٰ دینے کا جو ڈرامہ رچا گیا اب اس کی حقیقت دھیرے دھیرے سامنے آرہی ہے۔ اسٹار ٹی وی نے اپنے اسٹنگ آپریشن بلیک کو برا کے لئے جس طرح مفتیان کرام کو دھوکا دے کر رقم لینے پر مجبور کیا اور جس طرح دھوکے سے اس کی فلم بنائی، اس نے میڈیا کے گھناؤنے کردار، بالخصوص اس کی اسلام دشمنی کے رویے پر مہر ثبت کردی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ تمام ادارے اور مفتیان کرام جو اس سازش کا شکار ہوئے، اسٹار ٹی وی کے خلاف فوری طور پر ہتک عزت کا دعویٰ کردیں۔ ساتھ ہی وہ پریس کونسل آف انڈیا میں بھی اپنی شکایت درج کرائیں۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو میڈیا کی من مانی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ تاہم اس سلسلہ میں علماء کرام اور دینی اداروں کو اپنا بھی احتساب کرنا چاہئے۔ بعض مفتیان کرام اور علماء کا رویہ انتہائی مناسب، باوقار، مصلحت وحکمت کے عین مطابق تھا، یعنی یہ کہ اگر آپ کو کوئی خدمت ہی کرنی ہے یا ہدیہ دینا ہے تو ذاتی طور پر ہمیں دینے کے بجائے ادارے کی مدد فرمادیں اور رسید حاصل کرلیں۔ جن لوگوں نے ایسا کیا وہ اس بڑی رسوائی سے بچ گئے جس کا شکار دوسرے اصحاب ہوئے ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے فتوؤں کا مسئلہ میڈیا کی زینت بن کر مسلمانوں کی رسوائی کا سبب بن رہا ہے۔ ظاہر ہے میڈیا کو تو مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ چاہئے۔ تاہم اگر پانی ہمارے اپنے گھر میں ہی مر رہا ہو تو میڈیا سے شکایت بے جا ہے۔ فتویٰ متعلقہ مسئلہ میں (سائل کے سوال پر) قرآن وسنت کی روشنی میں شریعت کا موقف ہوتا ہے تاہم ہمارے بعض علماء اس معاملہ میں جس عجلت سے کام لیتے ہیں اس سے کئی مسائل کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مثلاً ایک ہی مسئلہ میں مختلف علماء کی الگ الگ رائے سامنے آتی ہے بعض اوقات وہ نتائج کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد ہوتی ہے۔ بات حرام وحلال اور جائز وناجائز تک جا پہنچتی ہے۔ مسلمانوں کے خلاف کفر کے فتوے بھی اس کی ایک مثال ہیں۔ ارون شوری ہندوستان میں اسلام پر تحریری حملوں کے معاملہ میں کافی مشہور ہیں، ایک عرصہ قبل ان کی ایک کتاب ورلڈ آف فتواز (World of Fatwas) کے نام سے منظر عام پر آئی تھی اس میں انہوں نے ایسے ہی متضاد فتوؤں کو جمع کیا تھا۔ ان میں وہ فتوے بھی شامل ہیں جن میں مسلمانوں کے مختلف مسالک اور مکتبہ ہائے فکر نے ایک دوسرے کو ضال ومضل بلکہ کافر تک قرار دے رکھا ہے۔

گزشتہ دنوں وہ فتویٰ بھی دو دن تک ٹی وی کی زینت بنا رہا جس میں ایک بریلوی عالم دین نے ان تمام لوگوں کو ایمان سے خارج اور دوبارہ نکاح پڑھوانے کا فتویٰ دیا تھا، جنہوں نے ایک دیوبندی عالم کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔ ٹی وی کے اینکر اور نیوز ریڈر چٹخارے لے لے کر اس نیوز کو صرف دکھاتے اور سناتے ہی نہیں رہے بلکہ اس پر مختلف علماء اور فتوے سے متاثرین کے ساتھ عام آدمی کی بھی رائے لے کر اسے اپنی دانست میں دلچسپ بناتے رہے۔ لیکن اس پوری کارروائی میں اسلام اور مسلمانوں کی رسوائی کے علاوہ اور کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ اس سے قبل عمرانہ کے مسئلہ پر بھی اس طرح کے متضاد فتوؤں نے مسلمانوں کی جگ ہنسائی اور اسلام کو بدنام کرنے کا ہی کام کیا تھا۔ کسی نے کہا عمرانہ اپنے شوہر کے لئے حرام ہوگئی، کسی نے کہا حرمت مصاہرت کا اس معاملہ پر اطلاق نہیں ہوتا۔ ایک مولوی صاحب تو اس حد تک بڑھ گئے کہ انہوں نے عمرانہ کو اپنے شوہر ''زانی'' خسر کی زوجیت میں پہنچا دیا۔ یہ مسئلہ کئی دن تک ٹی وی چینلوں کی زینت بنا رہا۔ کسی نے واقعہ کی حقیقت جاننے کی کوشش نہیں کی۔ یہ معاملہ اس وقت تھا جب جماعت اسلامی ہند کی ایک ٹیم نے اس واقعہ کی صداقت پر ہی حقائق ودلائل کی روشنی میں سوال کھڑے کردیے۔ اس وقت سپریم کورٹ میں ایک پی آئی ایل داخل ہے جس میں دارالقضاء اور فتویٰ کے اختیار کو چیلنج کیا گیا ہے۔ مدعی نے اپنی بات کی تائید میں عمرانہ پر دیئے گئے متضاد فتوؤں کو ہی بطور دلیل پیش کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند سے ایک فتویٰ ایک اخبار والے نے بغرض شرارت بھی حاصل کیا تھا۔ اسی طرح خواتین کے الیکشن لڑنے کے تعلق سے ایک ہی جگہ

سے دو الگ الگ اور متضاد فتوے صادر کئے گئے۔ یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ جیسا سوال ہوگا اسی کے مطابق جواب تحریر کیا جاتا ہے۔ مفتی کو حالات اور مسائل کے سوال میں چھپی نیت وارادے کو بھی معلوم کرنا چاہئے۔ دارالعلوم دیوبند نے اپنے فتویٰ نظام کا از سر نو جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ فتویٰ ایک مفتی کی دستخط سے جاری نہیں ہوگا، نیز یہ کہ تمام سیاسی امور میں فتوے مہتمم کی نظر سے بھی نہیں گزریں گے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اہم امور ومسائل میں بالخصوص ایسے مسائل جو اجتہادی نوعیت کے ہوں ان میں فتویٰ دینے کا اختیار ہر کس وناکس کو نہ ہونا چاہئے۔ بڑے دینی مدارس اور اسلامک فقہ اکیڈمی ہی اس کی مجاز ہونی چاہئے۔ بڑے دینی مدارس اور اسلامی فقہ اکیڈمی کو مل جل کر کوئی مرکزی نظام بنانا چاہئے۔ مختلف مکاتب فکر کے مفتیان کرام کو ایک دوسرے کی تکفیر کے فتوے دینے سے گریز کرنا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ ان کے کسی مسلمان کو اگر وہ اللہ، رسول اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو اسلام سے خارج کر دینے سے کوئی خارج از اسلام نہیں ہوجائے گا تاہم ایسا کر کے وہ دین وملت کی رسوائی کا ہی سامان کر رہے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں اپنی ہی آخرت تباہ کر رہے ہیں۔ اگر بعض مفاد پرست علماء اپنی ان حرکتوں سے باز نہیں آتے تو مسلمانوں کو ان سے سختی سے پیش آنا چاہئے بلکہ ان کا سماجی بائیکاٹ ہونا چاہئے۔ دین کے نام پر کسی کو دوکان داری چلانے اور اسلام کا مذاق اڑانے کی اجازت نہیں ملنی چاہئے۔

فتوے کے تعلق سے اس بات کا اہتمام بھی ہونا چاہئے کہ وہ فوری عند الطلب نہ دیا جائے بلکہ تحریر لے کر بعد میں اس کا جواب تحریری شکل میں ہی حوالے کیا جائے یا ڈاک سے روانہ کیا جائے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے ہر ہر عمل کو خوردبین لگا کر دیکھا جارہا ہے۔ اگر کہیں کوئی بھول یا خامی نظر آتی ہے تو اس کو یہ شیطان صفت لوگ لے اڑتے ہیں۔ اس وقت جب کہ ہر طرف مختلف حیلوں اور بہانوں سے اسلام کو مطعون کرنے کی کوشش ہو رہی ہے ہمیں اپنے کسی عمل سے اسلام دشمن عناصر کو اس کا موقعہ نہیں دینا چاہئے۔

(بشکریہ ماہنامہ افکار ملی، دہلی)

☆☆☆☆

قسط نمبر: ۶۸

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

سیاؤش اپنی جگہ سے اٹھا اور فیروز سے کہا۔ ”تم تھوڑی دیر یہاں بیٹھو میں ابھی لوٹتا ہوں۔“ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر اپنے خیمہ میں گیا جب وہ واپس لوٹا تو وہ کچھ قیمتی تحائف اٹھائے ہوئے تھا وہ تحائف اس نے فیروز کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

”اے فیروز یہ میری طرف سے اپنے بادشاہ افراسیاب کی خدمت میں پیش کرو اور اسے یقین دلاؤ کہ میں معاوضہ کے اس مطالبہ سے دستبردار ہوتا ہوں اور تمہارے ساتھ صلح کا معاہدہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی میں اپنے باپ کیکاؤس کو بھی اس معاہدہ کی اطلاع کردوں گا۔ جب وہ اس معاہدہ کی تصدیق کردے گا تو میں اپنے لشکر کے ساتھ یہاں سے واپس چلا جاؤں گا۔“

پھر سیاؤش نے نقدی کی ایک تھیلی فیروز کی گود میں رکھتے ہوئے کہا ”اس تھیلی میں کچھ جواہرات ہیں جو صرف تمہارے لئے ہیں کہ تم نے مجھے ایک اچھا مخلصانہ مشورہ دیا ہے۔“ فیروز فوراً وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔

سیاؤش نے اپنے کچھ ایلچی اپنے باپ کی طرف بلخ روانہ کئے تاکہ اسے اس معاہدے سے آگاہ کرے کیکاؤس اپنے بیٹے سیاؤش کی اس حرکت پر سخت برہم ہوا اور اس نے ایلچیوں کو یہ کہلوا کر واپس بھیجا کہ صلح کا ہر معاہدہ فوراً منسوخ کرکے اپنے معاوضے کا مطالبہ پیش کرو۔

سیاؤش نے جب باپ کا یہ حکم سنا تو اس نے ایک بار پھر ان ایلچیوں کو واپس بھیجا اور اپنے باپ کے نام یہ پیغام ارسال کیا کہ صلح کا جو معاہدہ میں ترکستان کے بادشاہ افراسیاب سے کرچکا ہوں میں اسے توڑ دینا جواں مردی کے خلاف سمجھتا ہوں اس معاہدے کو توڑنے کی بجائے میں یہ گوارہ کراوں گا کہ آپ کے پاس واپس نہ آؤں۔

سیاؤش نے کچھ ایلچی افراسیاب کی طرف بھی روانہ کئے اور اس سے پناہ کی درخواست کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی اس حرکت پر اس کا باپ اس کے خلاف حرکت میں آئے گا۔ افراسیاب نے سیاؤش کو اپنے پاس طلب کیا۔ سیاؤش اس پر آمادہ ہوگیا اپنے لشکر کو اس نے وہیں خیمہ زن رہنے دیا اور چند ساتھیوں کے ساتھ وہ افراسیاب کی طرف روانہ ہوگیا۔ افراسیاب نے اس کا بہترین استقبال کیا اور پھر اسے اپنے مرکزی شہر کی طرف لے گیا وہاں اس نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح سیاؤش سے کردیا اور اپنے محل کے ایک حصے میں ہی اس کی رہائش کا انتظام کردیا۔

افراسیاب کے ہاں جب سیاؤش کو اس قدر مراعات مل گئیں تو اس نے اپنے ان ساتھیوں کو واپس کردیا جنہیں وہ افراسیاب کے پاس لے کر آیا تھا۔ ان ساتھیوں کو اس نے ہدایت کردی تھی کہ وہ لشکر کو لے کر بلخ واپس چلے جائیں۔

سیاؤش کو افراسیاب کے پاس رہتے ہوئے ابھی چند ماہ ہی ہوئے تھے کہ اس پر واضح ہوگیا کہ سیاؤش انتہائی بہادر، بلا کا شہسوار اور فنون سپہ گری میں یکتا و بے مثل ہے اس بنا پر افراسیاب دل ہی دل میں اس سے خوف زدہ رہنے لگا تھا۔ ایک روز افراسیاب کے مشیروں نے اسے یہ مشورہ دیا کہ سیاؤش جیسے چالاک اور دلیر دشمن کی پرورش نہیں کرنی چاہئے ورنہ خود یہ بات اس کے لئے نقصان دہ ہوگی چنانچہ مشیروں کے اس مشورے پر افراسیاب نے سیاؤش کو قتل کراکر اس کا سر اس کے باپ کیکاؤس کے پاس بلخ روانہ کردیا۔

افراسیاب کی بیٹی کے ہاں بچے کی ولادت ہونے والی تھی اسے جب اس کی خبر ہوئی تو اس نے اپنی بیٹی کو بھی قتل کردینا چاہا لیکن فیروز نے افراسیاب کو ایسا کرنے سے روک دیا اور سمجھایا کہ آنے والے دور میں اگر ایران کے تعلقات ہمارے ساتھ زیادہ کشیدہ ہوجاتے ہیں تو سیاؤش کا یہ پیدا ہونے والا بچہ دونوں ملکوں کے درمیان امن اور صلح کا وسیلہ بن سکتا ہے۔“ ساتھ ہی فیروز نے افراسیاب سے یہ بھی کہا کہ وہ اپنی بیٹی اور سیاؤش کی بیوہ اس کے حوالے کردے تاکہ وہ خود اس کی دیکھ بھال کرے اگر اس کے ہاں

زا پیدا ہوا تو اسے وہ لے کر خود کیکاؤس کے پاس جائے گا اور اس طرح ممکن ہے کہ ترکستان کی طرف سے کیکاؤس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔

افراسیاب نے فیروز کی اس تدبیر کو بے حد پسند کیا اور اپنی بیٹی کو اس نے فیروز کے حوالے کر دیا۔

ادھر سیاؤش کا سر جب بلخ پہنچا تو اپنے بیٹے کے قتل پر کیکاؤس کی حالت خراب ہوگئی۔ پورے ایران میں سیاؤش کی اس مرگ پر ماتم کیا گیا جو کئی روز جاری رہا۔ آخر جب کیکاؤس اس غم سے سنبھلا تو اس نے اپنے ایک سپہ سالار گیو بن گودرز کو طلب کیا اور اس سے کہا۔

"اے گیو! تم جانتے ہو کہ رستم اس وقت سیستان میں ہے لہٰذا اس کے بعد تم ہی بلخ شہر میں ایران کے ایک عمدہ ترین سپہ سالار ہو میں تم سے ایران کی بہتری کا ایک کام لینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم ترکستان روانہ ہو جاؤ اور وہاں ماوراء النہر میں گھوم پھر کر حقیقت حال معلوم کرو کہ کیسے اور کیونکر وہاں میرے بیٹے کو قتل کر دیا گیا۔ گیو بن گودرز نے جب اس پر آمادگی کا اظہار کیا تو کیکاؤس نے اس کی روانگی کے انتظامات کر دیئے اور ایک روز گیو بن گودرز ایک تاجر کے بھیس میں بلخ شہر سے ماوراء النہر کی طرف روانہ ہوگیا۔ گیو بن گودرز چند یوم تک ماوراء النہر میں ایک تاجر کے لباس میں گھوم پھر کر مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے سیاؤش سے متعلق خبریں جمع کرتا رہا۔ آخر اس نے یہ اطلاعات جمع کر لیں کہ ترکستان کے بادشاہ افراسیاب نے صرف سیاؤش کی بہادری اور جرأت مندی سے خوف زدہ ہو کر اسے قتل کرا دیا تھا تاکہ آنے والے دور میں وہ اس کے لئے مصیبتوں کا پیش خیمہ نہ بن جائے۔ گیو بن گودرز کو یہ بھی خبر مل گئی کہ افراسیاب سیاؤش کی بیوی کو بھی قتل کر دینا چاہتا تھا لیکن اس کے مشیر نے سیاؤش کی بیوی کو بچا لیا۔ ایک دہقان سے گیو بن گودرز کو یہ اطلاع ملی کہ سیاؤش کی بیوی ان دنوں فیروز کے ہاں رہ رہی ہے اور اس کے ہاں ایک بچہ بھی ہوا ہے۔ پس گیو بن گودرز نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ سیاؤش کی بیوہ اور اس کے بیٹے کو ماوراء النہر سے نکال کر بلخ کی طرف لے جائے گا چنانچہ وہ فیروز کی حویلی کی طرف روانہ ہوگیا۔

گیو بن گودرز نے جب فیروز کی حویلی کے صدر دروازے پر دستک دی تو دروازہ فیروز ہی نے کھولا۔ گیو بن گودرز چند ثانیوں تک غور سے فیروز کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے سرگوشی اور رازدارانہ انداز میں کہا۔

"اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو آپ ہی فیروز ہیں۔"

فیروز نے بلا تکلف کہا۔ "ہاں تمہیں مجھ سے کوئی کام ہے تو میرا نام ہی فیروز ہے۔"

فیروز کی گفتگو سے گیو بن گودرز کی حوصلہ افزائی ہوئی تھی لہٰذا بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اس نے فیروز سے کہا۔ "میں علیحدگی میں بیٹھ کر آپ سے ایک نہایت اہم مسئلہ پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ آپ........."

فیروز فوراً درمیان میں بول پڑا۔ "اگر ایسا معاملہ ہے تو اندر آ کر آرام سے بیٹھو پھر میرے ساتھ گفتگو کرو۔" اس کے ساتھ ہی فیروز اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دیوان خانے میں لے گیا اور اسے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے اس نے کہا۔ "اب بتاؤ وہ کیا اہم بات ہے جس کے متعلق تم مجھ سے رازداری کے ساتھ گفتگو کرنا چاہتے ہو۔"

گیو بن گودرز نے چند لمحوں تک غور سے فیروز کو دیکھا پھر کسی قدر بے باک لہجے میں بولا۔ "میرا نام گیو بن گودرز ہے اور میں ایران کے سپہ سالاروں میں سے ایک ہوں لیکن اس وقت ایک تاجر کے بھیس میں ہوں ایران کے بادشاہ کیکاؤس کا ایک نمائندہ ہوں اور ان سرزمینوں پر اس لئے آیا ہوں کہ سیاؤش کے قتل کے اسباب کا جائزہ لوں پھر مجھے یہ بھی خبر ملی ہے کہ سیاؤش کی بیوہ اور اس کا بیٹا ان دنوں آپ کے پاس رہ رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ ان دونوں کو میرے حوالے کر دیں تاکہ میں انہیں لے کر بلخ کی طرف روانہ ہو جاؤں۔"

گیو بن گودرز کی گفتگو سے فیروز خاصا خوش ہوا اور اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے بولا۔ "تم تھوڑی دیر بیٹھو ابھی سیاؤش کی بیوہ اور بیٹے کو یہاں لے آتا ہوں۔" اس کے ساتھ ہی فیروز اٹھ کر دیوان خانے سے نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد فیروز واپس آ گیا اس کے ساتھ سیاؤش کی بیوہ اور اس کا بیٹا بھی تھا دونوں گیو بن گودرز کے سامنے آ کر بیٹھ گئے، فیروز نے دونوں کا تعارف کرایا۔ "یہ سیاؤش کی بیوہ اور اس کا بیٹا ہے میں نے تمہارے متعلق ان دونوں سے گفتگو کی ہے اور یہ تمہارے ساتھ بلخ کی طرف روانہ ہونے کے لئے تیار ہیں۔ میں نے اپنے خدام سے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ ان کے لئے گھوڑے اور زادِ راہ تیار کریں اب تم کہو اس کے علاوہ کیا کہنا چاہتے ہو۔"

گیو بن گودرز نے کہا۔ "میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے میری عزت افزائی کی اور سیاؤش کی بیوہ اور بیٹے کو میرے ساتھ جانے کی اجازت دیدی۔"

فیروز نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں تمہیں بھی یہاں چند دن ایک معزز مہمان کی حیثیت سے رک جانے کی پیش کش کرتا۔ لیکن ایسا کرنے سے تمہارے لئے خطرات اٹھ سکتے ہیں۔ لہٰذا میں تمہیں زیادہ دیر رکنے کے لئے نہ کہوں گا اگر تمہارے آنے کی خبر افراسیاب کو ہوگئی تو وہ تمہیں ضرور قتل کرادے گا اس لئے میری طرف سے تمہیں اجازت ہے کہ تم سیاؤش کی بیوہ اور بیٹے کو لے کر بلخ کی طرف روانہ ہوجاؤ۔ ان کی روانگی سے متعلق میں افراسیاب کو یہ کہہ کر مطمئن کردوں گا کہ میں نے سیاؤش کی بیوہ اور بیٹے کو اپنے ایک جاننے والے کے ساتھ اس لئے بلخ روانہ کردیا ہے تاکہ ان کی وجہ سے ایران اور ترکستان کے تعلقات بہتر بلکہ دوستانہ ہوجائیں۔''

فیروز اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور گیو بن گودرز سے مخاطب ہوا۔ ''میں تمہیں یہ مشورہ دوں گا کہ تم ابھی بلکہ فی الفور سیاؤش کی بیوہ اور بیٹے کو لے کر یہاں سے روانہ ہوجاؤ۔''

گیو بن گودرز فوراً اٹھ کر فیروز کے ساتھ ہولیا۔ سیاؤش کی بیوہ اپنے بچے کو لے کر ان دونوں کے ساتھ تھی۔ فیروز ان تینوں کو لے کر اپنی حویلی کے اصطبل میں آیا۔

ایک نوجوان بھاگتا ہوا اصطبل سے نکلا اور فیروز سے کہا۔ ''آقا آپ کے حکم کے مطابق دو گھوڑے تیار کردیئے گئے ہیں ان کی زینوں کے ساتھ زادِراہ کے علاوہ دوسرا ضروری سامان بھی باندھ دیا گیا ہے۔''

فیروز نے کہا۔ ''ان دونوں گھوڑوں کو میرے پاس لے آؤ۔''

وہ جوان بھاگتا ہوا واپس چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں گھوڑوں کی باگیں پکڑے فیروز کے پاس آ کھڑا ہوا۔ فیروز گیو بن گودرز سے مخاطب ہوا ''اب تم بلاتاخیر یہاں سے روانہ ہوجاؤ۔''

گیو بن گودرز نے کہا۔ ''میں تو ایک سرائے میں ٹھہرا ہوا تھا میرا اپنا گھوڑا بھی ہے جب کہ آپ نے میرے لئے گھوڑا تیار کردیا ہے اب میں.........''

فیروز فوراً درمیان میں بول پڑا۔ ''اب اپنے اس گھوڑے کو بھول جاؤ جو اس وقت سرائے میں ہے اگر تم ان کے ساتھ وہاں گئے تو تمہارے پکڑے جانے کا اندیشہ ہے لہٰذا فوراً یہاں سے کوچ کرجاؤ۔''

گیو بن گودرز نے فوراً ایک گھوڑے کی باگ فیروز سے لے لی اور اس پر سوار ہوگیا جب کہ دوسرے گھوڑے پر فیروز نے سیاؤش کی بیوہ اور اس کے بیٹے کو سوار کرادیا کچھ ہی دیر بعد گیو بن گودرز سیاؤش کی بیوہ اور بیٹے کو لے کر ماوراء النہر سے بلخ کی طرف کوچ کرگیا۔

جب وہ کیکاؤس کے پاس پہنچے تو کیکاؤس اپنی بہو اور پوتے کو دیکھ کر بے حد خوش ہوا۔ اس نے اپنے پوتے کا نام کیخسرو رکھا اور محبت و شفقت کے ساتھ اس کی پرورش کرنے لگا۔ اس نے کیخسرو ہی کو اپنی امیدوں کا مرکز اور ولی عہد بنالیا اس کے ساتھ ہی اس نے رستم کو بھی سیستان سے طلب کرلیا اور اسے ایک لشکر جرار دے کر ترکستان پر حملہ کرنے اور اپنے بیٹے کا انتقام لینے کا حکم دیا۔

افراسیاب کو بھی لشکر کی روانگی کا علم ہوگیا تھا لہٰذا وہ بھی ایک لشکر لے کر مقابلہ پر آیا دونوں عساکر میں ہولناک جنگ ہوئی جس میں رستم فتح مند رہا اور افراسیاب کو شکست ہوئی اس کے ان گنت لشکری جنگ میں مارے گئے لیکن خود افراسیاب اپنی جان بچا کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔

****

یوناف ایک عرصہ تک بنی اسرائیل کے ساتھ صحرانوردی کرتا رہا بنی اسرائیل کا قیام پہلے قادس کے مقام پر تھا یہیں پر موسیٰ اور ہارونؑ کی بہن مریم کی وفات ہوئی اور اسی سرزمین میں انہیں دفن کردیا گیا اس کے بعد بنی اسرائیل قادس سے آگے بڑھے اور تیہ کے میدانوں میں گھومتے پھرتے ہوئے کوہستانوں میں اس چوٹی کے قریب جا پہنچے جو حور کے نام سے مشہور تھی۔ حور نام کی چوٹی کے پاس موسیٰ کو خداوند کی طرف سے وحی ہوئی کہ وہ ہارونؑ اور اس کے بیٹے الیعزر کو لے کر اس چوٹی پر جائیں اور وہاں کچھ دن عبادات میں مصروف رہیں۔ ساتھ ہی موسیٰ پر یہ بھی انکشاف کردیا کہ کوہستان کی اسی چوٹی پر ہارونؑ کا انتقال ہوجائے گا۔

حکم خداوندی کے مطابق موسیٰ اپنے بھائی ہارونؑ اور اپنے بھتیجے الیعزر کو لے کر کوہستان کی چوٹی پر چڑھ گئے وہاں کچھ روز تک تینوں عبادت الٰہی میں مصروف رہے پھر وہیں ہارونؑ کا انتقال ہوگیا۔

خداوند کے حکم کے مطابق موسیٰ نے ہارونؑ کے کپڑے اتار کر الیعزر کو پہنا دیئے، یہ نشانی تھی کہ ہارونؑ کی جگہ اب ان کے بیٹے بنی اسرائیل میں ان کے قائم مقام ہوں گے جب کہ ہارونؑ کو وہیں دفن کردیا۔

پھر جب موسیٰ اور الیعزر چوٹی سے اتر کر واپس آئے بنی اسرائیل کو جب ہارونؑ کے انتقال کی خبر ہوئی تو انہوں نے ان کا سوگ منایا۔ ہارونؑ کی وفات کا انہیں سخت صدمہ ہوا کیونکہ وہ ان پر کمال عنایات کرتے تھے۔

ہارونؑ کی وفات کے کچھ دنوں بعد بنی اسرائیل موسیٰ کے خلاف یہ

لائے کہ انہوں نے کہنا شروع کردیا کہ موسیٰ نے اپنے بھائی ہارونؑ کو حسد و رشک کی وجہ سے مارڈالا ہے۔ بنی اسرائیل کی یہ الزام تراشیاں اور غیر ذمہ دارانہ گفتگو سن کر موسیٰ کو بے حد دکھ اور صدمہ ہوا۔ آپ نے خداوند کے حضور اس الزام سے اپنی برأت اور صفائی کی التجا کی۔

خداوند کے حضور موسیٰ کی یہ التجا قبول ہوئی اور ایسا ہوا کہ ہارونؑ کا تابوت زمین اور آسمان کے درمیان معلق ہوگیا سارے بنی اسرائیل نے اس تابوت کو دیکھا پھر بنی اسرائیل کے دیکھتے ہی دیکھتے بحکم ربی ہارونؑ اپنے تابوت سے اٹھے اور بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔

"مجھے میرے بھائی موسیٰ نے ہلاک نہیں کیا بلکہ میں اپنی طبعی موت مرا ہوں۔" اس کے بعد بنی اسرائیل نے موسیٰ کے خلاف الزام تراشی بند کردی تھی۔

موسیٰ کی رہنمائی میں بنی اسرائیل کوہستان حور کی وادیوں سے روانہ ہوکر بحر قلزم کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگے تاکہ ادوم کی سرزمینوں کے باہر سے ہوتے ہوئے اپنی منزل کی طرف جاسکیں اس سفر میں دشواریوں اور تکالیف کے باعث بنی اسرائیل ایک بار پھر موسیٰ سے جھگڑنے لگے کہ کیوں ہمیں مصر سے نکال کر بری موت مرنے کے لئے ویرانوں میں لے آئے ہو۔

موسیٰ کے ساتھ بنی اسرائیل کی تکرار اور جھگڑے کے باعث خداوند نے اس بار بنی اسرائیل کو ایک عذاب کی کیفیت سے دوچار کیا اور وہ یہ کہ جس علاقے میں سفر کررہے تھے اس میں ان گنت سانپ نمودار ہوئے جو اتنے زہریلے تھے کہ جسے کاٹتے وہ وہیں ختم ہوجاتا، ان سانپوں کے باعث بے شمار بنی اسرائیل مارے گئے جو بچ رہے ان میں سانپوں کے باعث خوف و ہراس کی کیفیت چھاگئی تھی پھر بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگ موسیٰ کے پاس جمع ہوئے اور ان سے التجا کی۔

"اے موسیٰ ہم سے گناہ اور غلطی ہوئی جو ہم نے ان بیابانوں کے اندر تمہارے ساتھ تکرار اور جھگڑا کیا! ہم اپنے اس رویے کی معافی مانگتے ہیں۔ خدا سے دعا کریں کہ وہ ہمیں ان سانپوں کے عذاب اور اذیت سے نجات دے۔"

جب بنی اسرائیل نے اپنے رویے کی معافی مانگی اور خداوند کی طرف انہوں نے رجوع کیا تو موسیٰ کو وحی کی گئی۔ "اے موسیٰ پیتل کا ایک سانپ بناکر اسے ایک عصا سے باندھ کر فضا میں بلند رکھو اور اس سرزمین کے اندر سفر جاری رکھو جسے سانپ کاٹے وہ عصا کے ساتھ بندھے پیتل کے سانپ کو دیکھے تو ٹھیک ہوجائے گا۔"

موسیٰ نے ایسا ہی کیا۔ پیتل کا ایک سانپ انہوں نے بنایا اور اسے ایک عصا سے باندھ کر فضا میں بلند کردیا اور یوں ان سرزمینوں کے اندر سفر جاری رہا جس کو کسی کو بھی اس سفر کے دوران سانپ نے کاٹا وہ فوراً عصا کی طرف دیکھتا اور ٹھیک ہوجاتا۔ پس اس طرح سفر کرتے ہوئے موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر اموریوں کی سرزمین کے پاس آنمودار ہوئے۔

یہاں سے موسیٰ نے اموریوں کے بادشاہ سیحون کو پیغام بھجوایا۔ "ہم بنی اسرائیل مصر سے نکل کر اس طرف آئے ہیں اور تمہاری سرزمین کے اندر سے گزرتے ہوئے آگے نکل جانا چاہتے ہیں لہٰذا ہماری تم سے گزارش ہے کہ ہمیں اپنے علاقوں سے گزرجانے کی اجازت دیدو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے ملک سے گزرتے ہوئے ہم کھیتوں اور باغات میں گھس کر کسی قسم کے نقصان کا باعث نہ بنیں گے اور نہ ہی تمہاری سرزمین کے کنوؤں کا پانی پئیں گے تمہارے لوگوں سے بھی کسی قسم کا تعرض نہ کریں گے۔"

موسیٰ کی اس التجا کے جواب میں اموریوں کے بادشاہ سیحون نے تکبر اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا اور اس نے بنی اسرائیل کو اپنے علاقوں سے گزرنے کی نہ صرف اجازت دینے سے انکار کردیا بلکہ بنی اسرائیل پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کرلیا۔

چنانچہ اموریوں کے بادشاہ سیحون نے بنی اسرائیل پر حملہ کردیا دونوں میں ہولناک جنگ ہوئی جس میں اسرائیل فتح مند رہے اموریوں کو انہوں نے مار مار کر بھاگ جانے پر مجبور کردیا۔ موسیٰ کے کہنے پر انہوں نے اموریوں کا تعاقب کیا یہاں تک کہ بنی اسرائیل اموریوں کو مارتے کاٹتے ان کی سرزمینوں کے اندر تک بڑھتے چلے گئے اور اموریوں کے مرکزی شہر حسبون پر قبضہ کرلیا اور ان کے قصبوں میں بس گئے۔

اموریوں کا ہمسایہ بادشاہ اوج بن عنق تھا جو بسن کا حکمراں تھا جب اوج بن عنق کو خبر ہوئی کہ بنی اسرائیل نے حملہ آور ہوکر اموریوں کے علاقوں پر قبضہ کرلیا ہے تو فکر مند ہوا اسے یہ خدشہ تھا کہ اگر بروقت بنی اسرائیل کی روک تھام نہ کی گئی تو اموریوں کے بعد وہ اسے بھی اپنے سامنے زیر کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ لہٰذا اس نے ایک لشکر تیار کیا اور بنی اسرائیل سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا اس کے لشکریوں کے حوصلے اس وجہ سے بھی بلند تھے کہ ان کا بادشاہ اوج بن عنق لشکر میں موجود تھا جو ایسا طاقت ور ترین انسان تھا کہ اپنی زندگی میں اس نے کبھی کسی سے

شکست تسلیم نہ کی تھی۔ لہٰذا اس کے لشکریوں کو پختہ امید تھی کہ بنی اسرائیل کو شکست دے کر ان کے اندر لوٹ مار کا ایک بازار گرم کر دیں گے۔

جب دونوں اقوام کے درمیان جنگ چھڑی تو شروع شروع میں اوج بن عنق کے لشکر کا پلہ بھاری تھا کیونکہ اوج بن عنق ہر اس اسرائیلی کی گردن کاٹتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جو اس کے سامنے آتا تھا ایک طرح سے وہ بنی اسرائیل کے اندر آگے بڑھنے کے لئے اپنے لشکریوں کا راستہ صاف کرتا جا رہا تھا۔

اوج بن عنق کے اس عمل سے اس کے لشکریوں کے حوصلے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گئے اور انہوں نے بڑھ چڑھ کر بنی اسرائیل کا قتل عام شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ اوج بن عنق کا سامنا موسیٰؑ سے ہوا دونوں تھوڑی دیر تک ایک دوسرے کا جائزہ لیتے رہے پھر اوج بن عنق تکبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے موسیٰؑ سے بولا۔

''میں تمہیں پہلے حملہ آور ہونے کا موقع فراہم کرتا ہوں تا کہ تمہیں کسی قسم کی حسرت نہ رہ جائے اس لئے کہ اگر میں نے حملہ آور ہونے میں پہل کر دی تو پھر تم اس قابل نہ رہو گے کہ مجھ پر جوابی حملہ کر سکو۔''

اوج بن عنق کی اس پیش کش کے جواب میں موسیٰؑ اس پر حملہ آور ہوئے چونکہ اوج بن عنق انتادرجہ کا طویل قامت تھا لہٰذا موسیٰؑ نے اپنا عصا جو اسی قدر لمبا تھا جس قدر موسیٰؑ کا اپنا قد تھا، سنبھالا اور اسے مارنے کے لئے ہوا کے اندر جست لگائی عصا اتنے زور سے اوج بن عنق کی پنڈلی پر پڑا کہ وہ فوراً زمین پر گر کر ہلاک[2] ہو گیا۔

اوج بن عنق کے مرتے ہی اس کے لشکری ہمت چھوڑ گئے اور میدان جنگ سے بھاگ نکلے اس طرح موسیٰؑ کی رہنمائی میں بنی اسرائیل نے آگے بڑھ کر بسن کی سرزمین پر بھی قبضہ کر لیا۔

بسن والوں سے ملحق موآبیوں کی سرزمین تھی جن کا بادشاہ بلق بن صفور تھا اسے جب یہ اطلاعات ملیں کہ بنی اسرائیل نے بسن کی سرزمین اور اموریوں کے علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے تو وہ فکر مند ہوا اس نے اپنے کچھ معزز قاصد تیار کئے اور انہیں مخاطب کر کے کہا۔

''اے میرے عزیزو! تم ابھی اور اسی وقت بلعام بن بعور کی طرف روانہ ہو جاؤ تم جانتے ہو کہ وہ ایک زاہد اور خوابوں کی تعبیر بیان کرنے والا انسان ہے۔ ہم سب یہ بھی جانتے ہیں کہ جسے وہ برکت دیتا ہے اسے برکت ہی ملتی ہے اور جس پر وہ لعنت کرتا ہے وہ ملعون ہو جاتا ہے تم بلعام بن بعور کے پاس جاؤ اسے میرا اسلام کہو اور التجا کرو کہ میں نے اسے بلوایا ہے تا کہ وہ بنی اسرائیل کے سامنے جا کر ان پر لعنت کرے اس کے ایسا کرنے سے یقیناً ہم غالب اور بنی اسرائیل مغلوب رہیں گے۔''

بلق بن صفور کے یہ قاصد جب بلعام بن بعور کے پاس آئے تو اس سے التجا کی کہ تجھے بلق بن صفور نے طلب کیا ہے اس نے کہا ہے کہ اسرائیل نام کی قوم مصر سے نکل کر ان علاقوں کی طرف غلبہ حاصل کرتی جا رہی ہے انہوں نے بسن کے علاوہ اموریوں کو بھی زیر کر کے ان کی سرزمینوں پر قبضہ کر لیا ہے اور اب ان دونوں کے بعد ہماری باری آنے والی ہے۔ بلق بن صفور نے تمہیں اس لئے طلب کیا ہے تا کہ وہ تمہیں بنی اسرائیل کے سامنے لے جائے اور تم ان پر لعنت کرو۔ تمہارے ایسا کرنے سے یقیناً ہم کامیاب اور بنی اسرائیل نامراد رہیں گے۔

بلعام[3] بن بعور نے ان قاصدوں کی گفتگو غور سے سنی پھر اس نے کہا ''تم رات کو یہیں قیام کرو میں اپنے رب سے استخارہ کروں گا اگر استخارہ حق میں ہوا تو میں تمہارے ساتھ روانہ ہو جاؤں گا۔''

قاصد رات وہاں قیام کرنے پر رضامند ہو گئے اور اس رات جب بلعام بن بعور نے استخارہ کیا تو جواب میں بلق بن صفور کی طرف جانے کی نفی آ گئی۔ لہٰذا بلعام بن بعور نے اگلی صبح بلق بن صفور کے قاصدوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اے میرے عزیزو! گزشتہ شب میں نے استخارہ کیا اور چونکہ استخارہ کے جواب میں نہیں اور نفی کا عمل ظاہر ہوا ہے لہٰذا میں تمہارے ساتھ نہ جا سکوں گا۔ سو تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ اور میری طرف سے بلق بن صفور سے کہہ دینا کہ میں اس کے پاس نہ آ سکوں گا۔''

قاصد ابن صفور کے پاس لوٹ کر آئے اور اسے اطلاع کی کہ بلعام بن بعور نے ان کے ساتھ آنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر بلق بن صفور نے اپنے شہر کے سب سے معزز اور صاحب حیثیت لوگوں کو جمع کیا اور انہیں بلعام بن بعور کی طرف بھیجا تا کہ وہ کسی نہ کسی حیلے سے اسے بلوا لائیں۔

---

[2] بقول علامہ ابن کثیر موسیٰ علیہ السلام کا قد دس گز تھا۔ دس گز ہی ان کے عصا کی لمبائی تھی اور دس گز ہی فضا میں چھلانگ لگا کر انہوں نے اوج بن عنق پر ضرب لگائی تھی۔

[3] بلعام بن بعور لوط علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس اسم اعظم تھا۔

جب یہ معزز اور اعلیٰ نسل ونسب کے لوگ اور ممتاز اشخاص ابن بعور کے پاس پہنچے تو انہوں نے بھی اس سے وہی درخواست کی جو پہلے وفدوں نے کی تھی۔ اس پر بلعام بن بعور نے کہا۔

''اگر تمہارا بادشاہ اپنا گھر سونے اور چاندی سے بھر کر مجھے دیدے تو بھی میں اس کی طرف روانہ نہ ہوں گا۔ اس لئے کہ اس کی طرف جانے کا ستارہ نفی میں نکلا ہے۔''

معزز لوگوں نے جب دیکھا کہ بلعام بن بعور کسی طرح بھی ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں تو وہ بلعام بن بعور کی بیوی سے ملے اور اس کی منت وسماجت کی کہ وہ بلعام کو مجبور کرے کہ وہ ان کے ساتھ چلے۔

حربہ کامیاب رہا۔ بلعام کی بیوی نے وعدہ کیا کہ میں اپنے شوہر کو تمہارے ساتھ جانے پر رضامند کرلوں گی۔

ایسا ہی ہوا بلعام بن بعور کی بیوی نے نہ جانے اپنے شوہر سے کیا کہا کہ بلعام بن بعور فوراً اپنے گدھے پر سوار ہوا اور بلق بن صفور کی طرف روانہ ہوگیا۔

راستے میں بلعام بن بعور کا گدھا تین بار بیٹھ گیا۔ مجبور ہوکر بلعام بن بعور پیدل ہی بلق کی طرف روانہ ہوگیا اور اپنے گدھے کے یوں تین بار بیٹھنے سے بلعام بن بعور نے اندازہ کرلیا تھا کہ جس کام کے لئے وہ جارہا ہے اس میں خداوند کی رضامندی نہیں ہے۔

جب بلعام اپنے بادشاہ بلق کے پاس پہنچا تو وہ اسے بعل کی بلندیوں پر لے گیا وہاں اس نے بیلوں اور بھیڑوں کی قربانی گزاری اور پھر سامنے بلعام کو مخاطب کر کے کہا۔

''اپنے سامنے جنوب اور مشرق کی طرف دیکھو جس قدر خیمے نصب ہیں سب اسرائیلیوں کے ہیں۔ تم ان کے لئے بددعا کرو تاکہ ہمیں ان سے نجات ملے۔''

بلعام بن بعور تھوڑی دیر تک اپنے سامنے پھیلے بنی اسرائیل کے خیموں کی طرف دیکھتا رہا پھر کسی کی طرف دیکھے بغیر ایک رقت آمیز انداز میں بلعام بن بعور کہنے لگا۔ ''میں اس پر کیسے لعنت کروں جس پر خدا نے لعنت نہیں کی۔ میں اسے کیسے پھٹکاروں جسے خداوند نے نہیں پھٹکارا۔ چٹانوں کی چوٹیوں پر سے وہ مجھے نظر آتے ہیں اور پہاڑوں پر سے میں ان کو دیکھتا ہوں۔ دیکھو! یہ وہ قوم ہے جو اکیلی ہی بسی رہے گی اور دوسری قوموں کے ساتھ مل کر اس کا شمار نہ ہوگا۔ یعقوبؑ کی گرد کے ذرّوں کو کون گن سکتا ہے۔ کاش! میں صادقوں کی موت مروں اور میری عاقبت انہیں کی مانند ہو۔''

بلعام بن بعور کی یہ بات سن کر اس کے بادشاہ بلق بن صفور نے کہا۔ ''اے بلعام! یہ تو نے کیا کہا۔ میں نے تجھے اس لئے بلوایا تھا کہ تو میرے لئے میرے دشمنوں پر لعنت کرے اور تو نے الٹا انہیں برکت ہی برکت دیدی ہے۔''

بلعام بولا۔ ''اے صفور کے بیٹے! میں نے وہی کچھ کہا ہے جس میں میرے خداوند کی رضامندی ہے۔''

اس کے بعد بلق بن صفور، بلعام بن بعور کو صلّو قیم کے مقام پر لے گیا وہاں بھی اس نے بیل اور بکریوں کی قربانی دی اور دوسری بار اس نے بلعام بن بعور سے التجا کی کہ وہ بنی اسرائیل پر لعنت کرے۔ اس مقام پر بھی بلعام بن بعور کچھ دیر تک بنی اسرائیل کے خیموں کی طرف دیکھتا رہا پھر دوبارہ اسی رقت میں ڈوب کر کہہ رہا تھا۔

''اے بلق بن صفور! مجھے غور سے سن! اے صفور کے بیٹے! میری باتوں پر کان لگا کہ خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے نہ ہی وہ آدم زاد ہے کہ اپنا ارادہ بدلے یا جو کچھ اس نے فرمایا ہے وہ پورا نہ ہو۔ اے صفور کے بیٹے! دیکھ اور مجھے غور سے سن۔ مجھے تو برکت ہی دینے کا حکم ملا ہے۔ اس نے جو برکت دی میں اسے کیونکر پلٹ سکتا ہوں۔ وہ بنی اسرائیل میں کوئی خرابی نہیں دیکھتا ہے۔ خداوند ان کا رب ہے اور بادشاہ کی سی للکار ان لوگوں کے اندر ہے۔ خداوند انہیں مصر سے نکال کر لا رہا ہے۔ ان پر کوئی فسوں نہیں چل سکتا اور نہ ہی اسرائیل کے خلاف کوئی فال کامیاب ہوسکتی ہے۔''

بلعام بن بعور جب خاموش ہوا تو بلق بن صفور نے کہا۔ ''اے بلعام! میں نے تو تجھے اسرائیل پر لعنت کرنے کی التجا کی تھی اور تو نے پھر اپنی گفتگو میں انہیں برکت ہی برکت دیدی ہے۔''

بلعام بن بعور نے کہا۔ ''میں نے وہی کچھ کہا ہے جس میں میرے خداوند کی رضامندی ہے۔''

اس پر بلق بن صفور نے انتہائی مایوسانہ انداز میں کہا۔ ''آؤ میں تمہیں ایک اور جگہ لے چلوں شاید تم وہاں سے بنی اسرائیل پر لعنت کرسکو۔''

بلق بن صفور اب بلعام بن بعور کو کوہستان فغور کی چوٹی پر لے گیا وہاں بھی اس نے بیلوں، بکریوں کی قربانی پیش کی اور تیسری بار اس نے بلعام سے پھر التجا کی کہ وہ بنی اسرائیل پر لعنت کرے۔ بلعام بن بعور پر

پہلے کی طرح رقت طاری ہوگئی اور وہ پھر کہنے لگا تھا۔

''بلعام بن بعور کہتا ہے یعنی وہی شخص جس کی آنکھیں تھوڑی دیر پہلے خداوند کے احکامات کی طرف سے بند ہوگئی تھیں کہتا ہے بلکہ یہ اسی کا کہنا ہے جو خداوند کی باتیں سنتا ہے۔ اے بنی اسرائیل تیرے خیمے کیسے خوشنما، وہ ایسے پھیلے ہوئے ہیں کہ جیسے وادیاں اور باغات دریا کے کنارے ہوں اور بلق بن صفورا اسرائیل کی سلطنت کو عروج حاصل ہوگا۔ خداوند انہیں مصر سے نکال کر لے آیا ہے۔ وہ ان قوتوں کو جوان کی دشمن ہیں، چٹ کر جائے گا۔ ان کی ہڈیوں کو توڑ دے گا اور انہیں اپنے تیروں سے چھید کر رکھ دے گا۔ پس اے بنی اسرائیل! خدا نے تمہیں برکت دی۔ تمہیں مبارک ہو جو تم پر لعنت کرے وہ خود ملعون ہو۔''

بلعام بن بعور کی اس گفتگو پر بلق بن صفور طیش میں آ گیا اور غصے میں اپنے ہاتھوں کو پیٹنے لگا۔ پھر اس نے خفگی کی حالت میں بلعام سے کہا۔ ''اے بلعام! میں نے تجھے اس لئے بلایا تھا کہ تو میرے دشمنوں پر لعنت کرے لیکن تو نے تو تینوں مرتبہ انہیں برکت دی۔ سو، اب میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تو اپنے گھر کی طرف بھاگ جا۔ اب تیرا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے میں نے تو سوچا تھا کہ جب تو بنی اسرائیل پر لعنت کر چکے گا تو میں تجھے اعلیٰ منصب پر فائز کردوں گا۔ پر خداوند نے تجھے ایسے اعزاز سے محروم ہی رکھا ہے۔ اس پر بلعام بن بعور نے کہا۔ ''اے بلق میں نے تو پہلی ہی بار تیرے ایلچیوں سے کہہ دیا تھا کہ اگر تو اپنا گھر چاندی اور سونے سے بھر کر بھی مجھے دے تو بھی میں اپنی مرضی سے خداوند کے حکم سے تجاوز نہیں کرسکتا بلکہ میں نے وہی کچھ کیا ہے جو میرے رب کا حکم ہے۔ سو اب جب کہ میں اپنے گھر کی طرف لوٹ جاؤں گا تو میرے قریب آتا کہ اس آگاہی کے باعث جو خدا نے مجھے عطا کی ہے میں تجھے یہ بتادوں کہ بنی اسرائیل کے ہاتھوں تیری قوم کے آخری دنوں میں کیا گزرے گی۔''

بلعام بن بعور سجدے میں گر گیا پھر اس نے بلق بن صفور کو مخاطب کر کے کہا۔ ''بعور کا بیٹا بلعام جو حق تعالیٰ کا عرفان رکھتا ہے اور جو اس وقت سجدے میں پڑا ہوا ہے اور قادر مطلق کی رویا دیکھتا ہے وہ تم سے یہ کہتا ہے کہ یعقوبؑ کی نسل سے ایک ستارہ نکلا ہے جو بنی اسرائیل کے اندر ایک عصا رکھتا ہے۔ وہ موآبیوں کو مار مار کر صاف کردے گا۔ ہنگامہ کرنے والوں کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔'' اس کے بعد بلعام بن بعور اٹھ کھڑا ہوا اور بلق بن صفور سے کچھ کہے بغیر وہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔

****

بنی اسرائیل موآبیوں کی سرزمین کے قریب ہی شطیم کے میدانوں میں ابھی تک خیمہ زن تھے۔ یوناف بھی ان کے اندر انہی جیسی خانہ بدوش زندگی بسر کر رہا تھا۔ ایک روز ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیتے ہوئے کہا۔

''اے یوناف! حالات میں کچھ ایسی تبدیلی آگئی ہے کہ تمہیں اب یہاں سے نکل کر ایک اور سمت کوچ کرنا ہوگا۔''

یوناف نے ابلیکا کے اس انکشاف پر ہلکی مسکراہٹ میں کہا۔ ''مجھے تو تمہاری کچھ سمجھ نہیں آئی۔ کبھی مصر سے نکال کر جزیرۃ اللسان کی طرف لے جاتی ہو، کبھی بنی اسرائیل کے اندر خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرنے کی ترغیب دیتی ہو اور اب تم بنی اسرائیل سے نکل کر کسی اور سرزمین کی طرف جانے کا مشورہ دینے والی ہو۔''

جواب میں ابلیکا کی بھی مسکراتی اور گنگناتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''میرے حبیب تمہارا کہنا درست ہے۔ سن رکھو! بنی اسرائیل سے نکل کر اب ہمارا رخ یافان کی طرف ہوگا۔''

یوناف نے ابلیکا کی بات کاٹ دی۔ ''یافان کے خلاف اب ہمیں حرکت میں آنے کی کیا ضرورت ہے۔ اب وہ میرا دشمن بھی نہیں ہے اس کے علاوہ میرے خیال میں وہ باطل اور بدی کے راستے کو چھوڑ کر نیکی اور فلاح کی طرف چل پڑا ہے۔''

ابلیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا وہم ہے یافان بذات خود بدی کا ایک طوفان ہے وہ کیسے اور کیوں کر نیکی کا راستہ اختیار کرسکتا ہے۔ تم جانتے ہو کہ اس کا ناسوت ختم ہو چکا ہے۔ جب کہ وہ شیطانی قوتیں جو اس کے تحت ہیں وہی اس کے پنجر کو حرکت میں لائے ہوئے ہیں۔ وہی قوتیں یافان کی روح کو اس کے پنجر پر مسلط کرتی ہیں اور وہ عام آدمیوں جیسی گفتگو اور حرکات کرتا ہے۔ بس یافان کیونکر نیکی کا راستہ اختیار کرسکتا ہے۔ جب کہ وہ شیطانی قوتوں کی گرفت میں ہے جو اس کی مطیع ہو کر اس کے کام سرانجام دیتی ہیں۔ یہ شیطانی قوتیں ہمیشہ اسے باطل اور بدی پر اکسائی رہتی ہیں۔ میں تمہیں یہ بھی بتادوں کہ یہ قوتیں اس وقت تک یافان کا ساتھ دیں گی جب تک وہ بدی، گناہ اور باطل کا نمائندہ بن کر گزر بسر کرتا ہے۔''

ابلیکا ذرا رکی پھر وہ دوبارہ کہہ رہی تھی۔ ''گو یافان ایک عرصہ تک سرا جزیرہ میں ایک خاموش حکمراں کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہا تھا لیکن اس کی شیطانی قوتیں پھر اسے اکسا کر حرکت میں لائی ہیں اور وہ اس سے گناہ اور بدی کا ایک بہت بڑا کام لینا چاہتی ہیں۔ سن رکھو یوناف! کہ یافان نے

ایک عرصہ پہلے تم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ نیکی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا اس لئے کہ اگر وہ ایسا کرتا تو شیطانی قوتوں کی مخالفت پر اترتا ہے اور ایسا کرنا اس کے لئے ناممکن ہے۔ لہٰذا وہ صرف اپنے اس وعدے پر قائم ہے کہ وہ عارب، بیوسا اور عبیطہ کا ساتھ دینے کی غرض سے تمہارے خلاف حرکت میں نہ آئے گا لیکن ان سب امور سے جدا اس کی قوتیں اس سے ایک بہت بڑا انقلابی کام لینے کا عزم کر چکی ہیں۔"

یوناف نے ایک جستجو اور پریشانی کے سے عالم میں پوچھا۔ "اب یہ یافان اس کائنات کے اندر کیا حرکت کرنے لگا ہے۔"

اس پر ابلیکا نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔ "میری بات اور میرے انکشافات غور سے سنو! اس لئے کہ میں جزیرہ سرنا، ایران کی قوم عاد اور یمن سے ہو کر آرہی ہوں، میری اطلاعات کے مطابق یافان جزیرہ سرنا سے نکل کر یمن کی طرف روانہ ہو چکا ہے اور یمن اور ایران کے درمیان ایک ہولناک جنگ کی ابتدا کرنے والا ہے۔ وہ ایسا کیوں کرنا چاہتا ہے یہ سب میں تمہیں تفصیل سے بتاتی ہوں۔"

*****

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2006

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر۔۔۔

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر۔۔۔

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھبھنجن یوپی انڈیا

1.66796/92
P/SHN/139
06-08

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیو بند

دسمبر ۲۰۰۶ء

رُوحانی تقویم ۲۰۰۷ء

ادارہ طلسماتی دُنیا کی اہم پیشکش
اپنے بک اسٹال سے خریدیں

اگلا شمارہ اعمالِ شر نمبر ہوگا
بھیانک، حیرت انگیز، خوفناک



RS. 20/=

کیا اور کہاں

اداریہ

۲۹ کے چاند کا ڈرامہ

بقلم خاص

اس سال پھر چاند کی گڑبڑ کی وجہ سے ہندوستان کے مسلمانوں کی عید پھیکی پڑگئی اور رات گئے کی غلط سلط اطلاعات نے کچھ علاقوں میں مسلمانوں کو عید منانے پر مجبور کردیا۔ دہلی کی جامع مسجد کے امام سید احمد بخاری مسلم مسائل میں ہمیشہ غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور دین وشریعت کے اہم امور سے انہیں کوئی دلچسپی بھی نہیں ہے۔ وہ محض ایک سیاسی امام ہیں اور اپنے عہدے کا بھی وہ صرف سیاسی فائدہ اٹھارہے ہیں لیکن اس امت کی بدنصیبی ہے کہ عید کے چاند کے معاملے میں وہ احمد بخاری کی تصدیق کو آج بھی اہمیت دیتی ہے جب کہ دہلی کی جامع مسجد کے منبر سے انہوں نے مسلمانوں کی ہمیشہ غلط رہنمائی کی ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ جمعیۃ العلماء جو خود کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بتاتی ہے اور سید احمد بخاری کے خیالات کی مخالفتیں کرتی ہے عید کے چاند کے معاملے میں وہ بھی احمد بخاری کے پیچھے نیت باندھ کر کھڑی ہوجاتی ہے۔ اب رہا وہ دارالعلوم دیوبند جس کا مسلم حلقوں میں آج بھی اعتبار ہے وہ بے چارہ جمعیۃ العلماء کے احکامات کا پابند ہے اور اس کے مفتی حضرات جو یقیناً دارالعلوم میں ملازمتیں کرتے ہیں اور جنہیں اپنی آخرت سے زیادہ اپنی ملازمتوں کی فکر رہتی ہے وہ بھی وہی فرمانے پر مجبور ہیں جو ان کے آقاؤں کا حکم ہو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شریعت کے امور پامال ہوکر رہ جاتے ہیں اور مسلمانوں کو ایسے موقعوں پر غلط رہنمائی کی وجہ سے دینی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ مفتی حضرات کے اعتماد کا گراف دن بدن گرتا جارہا ہے لیکن ان حضرات پر عجیب طرح کی بے حسی طاری ہے اور یہ لوگ اس بے حسی سے اور اس غفلت سے جو بڑی حد تک مجرمانہ ہے نجات حاصل کرنے کے موڈ میں بھی نظر نہیں آتے۔ جس ''آج تک'' چینل نے ابھی چند روز قبل مفتی حضرات کے بارے میں پیسے لے کر فتوے دینے کا ڈرامہ نشر کیا تھا اور اس میں دارالعلوم دیوبند کے ایک مفتی، مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی کو بھی ملوث دکھایا گیا تھا اسی چینل نے عید کے چاند کی خبریں نشر کرکے مسلمانوں میں تفریق پیدا کردی۔ کل تک جو دارالعلوم ''آج تک'' کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کرنے کی پلاننگ کررہا تھا، عید کے چاند کے معاملے میں وہی دارالعلوم اس چینل کی خبروں پر ایمان لاتا نظر آیا اور اسی کی خبروں پر یقین کرکے دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات نے ۲۹ کے چاند کی تصدیق کردی۔ اس بات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مدرسوں کے مفتی حضرات اپنی کوئی عقل نہیں رکھتے ان کا اپنا کوئی علم اور شعور نہیں ہے یہ لوگ اس احمد بخاری کے مقتدی ہیں جو مسلمانوں کو بھٹکانے کا کام نہ جانے کس سازش کی بنیاد پر کررہے ہیں۔ جو دارالعلوم دیوبند برصغیر کے مسلمانوں میں اپنا ایک بھرم رکھتا تھا اور جس کی تصدیق وتردید تمام مسلمانوں کے لئے ایک رہنمائی ہوتی تھی اور اس تصدیق وتردید کے آگے تمام مسلمان اپنا سر تسلیم خم کرتے تھے آج وہی دارالعلوم ۲۹ کے چاند کی جب تصدیق کرتا ہے تو ہندوستان کے صرف ۲۵ فی صد علاقوں میں عید منائی جاتی ہے اور ۷۵ فی صد علاقوں میں دارالعلوم دیوبند کی بات کو لوگ ٹھوکر ماردیتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے اعلان کے باوجود ملک کے بڑے شہروں کے مسلمانوں نے ۳/۲۴ اکتوبر کو روزہ رکھا اور عید نہیں منائی۔ ممبئی، حیدرآباد، الٰہ آباد، جودھپور، جے پور، احمدآباد، ناگ پور وغیرہ جیسے ہزاروں شہروں میں ۳۰ کا چاند مانا اور ۲۵/ اکتوبر کو نماز عید ادا کی۔ دیوبند کے مسلمانوں نے اگرچہ دارالعلوم دیوبند کے اس اعلان پر جو رات کو ۱۲ بجے نشر ہوا تھا۔ مجبوراً ۲۴ تاریخ کو عید منانے کا فیصلہ کرلیا لیکن پورے دیوبند میں مفتی حضرات کے خلاف ایک ماحول بنا رہا اور عید بادل نخواستہ منائی گئی۔ احادیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھلے الفاظ کے بعد بھی حضرات مفتی کی یہ بے اعتدالی مسلمانوں کے نزدیک ایک ناقابل فہم ہے۔ اور اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ ہمارے بزرگوں نے رویت ہلال سے متعلق جو کتابیں چھاپی تھیں ان کتابوں کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے اور دہلی سے آئی ہوئی غلط سلط خبروں کو اہمیت دے کر عید منالینے کی روش نے مفتی حضرات کے وقار اور اعتبار کو زبردست نقصان پہنچایا ہے اس وقت ہمارے مفتی مسلمانوں میں تو اپنا وقار کھوہی چکے ہیں لیکن دوسری اقوام کی نظروں میں بھی وہ مذاق کا نشانہ بن رہے ہیں۔ ہمارے اکابرین نے شہادت اور خبر کے فرق کو علمی طور پر واضح کیا تھا اور انہوں نے ریڈیو، ٹیلی فون اور ٹی وی کی خبروں کو رویت ہلال کے معاملے میں ناقابل اعتبار قرار دیا تھا اور یہ سب

حضرات دارالعلوم دیوبند ہی سے وابستہ تھے۔ان سب بزرگوں کی رائے کو دیوار پر مار کر آج کے مفتی احمد بخاری جیسے سیاسی اماموں کی اندھی تقلید کر رہے ہیں اور ان کی ہاں میں ہاں ملا کر مسلمانوں کے روزے خراب کر رہے ہیں۔آج سے ۱۴سو برس پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ماہ رمضان ماہ ذوالحجہ کے مہینے ایک سال میں دونوں ۲۹ دن کے اور دونوں ۳۰ دن کے نہیں ہو سکتے۔اگر ذی الحجہ کا مہینہ ۲۹ دن کا ہوگا تو رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہوگا اور اگر ذی الحجہ کا مہینہ ۳۰ دن کا ہوگا تو رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہوگا۔آپ سو سال کے کلینڈر اٹھا کر دیکھ لیجئے۔سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سوفی صد آپ کو درست نظر آئے گی اور یہ روایت بخاری اور مسلم جیسی قابل اعتبار کتابوں میں موجود ہے۔لیکن ہمارے مفتی حضرات بند کمروں میں بیٹھ کر اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے جب فیصلہ دیتے ہیں تو انہیں نہ علم نجوم سے کوئی سروکار ہوتا ہے نہ سائنس سے اور نہ علم حدیث سے۔حد یہ ہے کہ رویت ہلال کی تمام باریکیوں کو نظر انداز کر کے چاند کی تصدیق کرنے کی جو مہم چلی ہے اس نے پوری ملت کو مذاق کا نشانہ بنا کر رکھ دیا ہے اور خطرہ اس بات کا ہو گیا ہے کہ آئندہ چل کر دیوبند جیسے چھوٹے قصبے میں بھی کہیں دو عیدیں نہ ہونے لگیں۔افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے دینی مدارس میں جس کلینڈر کو پورے سال صحیح مانتے ہیں اور اس میں درج شدہ چاند کی تاریخوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں،اسی کلینڈر کو جب عید کے چاند کی بات ہوتی ہے غیر معتبر قرار دیدیتے ہیں۔کلینڈر رمضان کا چاند اگر ۳۰ کا بتا رہا ہے تو وہ معتبر لیکن جب یہی کلینڈر شوال کا چاند ۳۰ کا بتا رہا ہے تو یہ غیر معتبر ہو جاتا ہے اور اب ہم خبروں کا انتظار کرنے لگتے ہیں۔

قرآن وحدیث کی تعلیم ہمیں یہ بتاتی ہے کہ چاند اور سورج کا نظام ایک طے شدہ نظام ہے اور اسی طے شدہ نظام کی بنیاد پر کلینڈر چھپتے ہیں اور جنتریاں مرتب ہوتی ہیں اور اسی طے شدہ نظام پر کئی کئی سال پہلے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ چاند گرہن کب ہوگا اور سورج گرہن کب ہوگا لیکن آج کے اس دور ترقی میں مفتی حضرات وہیں کھڑے نظر آتے ہیں جہاں آج سے دس سال پہلے کھڑے تھے اور حد تو یہ ہے کہ بعض اہم ترین امور میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے اشاروں پر بھی غور وفکر کی زحمت نہیں کرتے۔خدا ہی جانے یہ تقوے کی کونسی قسم ہے کہ جس نے لاکھوں مسلمانوں کے لاکھوں روزوں کو کتنی ہی بار نقصان پہنچایا ہے اور مفتی حضرات نے بہت آسانی سے یہ بار ہمیشہ اپنی گردن پر رکھا ہے۔عام طور پر ہر کلینڈر یہ بتاتا ہے کہ جو دن یکم جنوری کو ہوتا ہے وہی دن یکم اکتوبر کو ہوتا ہے،ہم اس پر کوئی لے دے بھی نہیں کرتے۔مفتی حضرات بھی بغیر چون وچرا کے اس بات پر ایمان لے آتے ہیں لیکن ہر کلینڈر یہ بھی بتاتا ہے کہ یکم محرم کو جو دن ہوتا ہے وہی دن یکم شوال کو بھی ہوتا ہے لیکن یہاں مفتی حضرات نفی میں گردن ہلانے لگتے ہیں اور چاند دیکھ کر شوال کی پہلی تاریخ متعین کرنے کی باتیں کرتے ہیں۔یہ صرف ہٹ دھرمی ہے اور اپنے عہدے اور منصب کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی بات ہے۔اگر ہمارے مفتی حضرات اس قدر محتاط اور متقی ہیں کہ بغیر چاند دیکھے یہ عید کا دن مقرر نہیں کر سکتے تو انہیں ان سیاسی اماموں پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔جوٹے بازوں کو کمک پہنچانے کے لئے بھی عید کے چاند کی تصدیق کر دیتے ہیں پھر ہمارے مفتی حضرات کو خود چاند دیکھنا چاہئے۔صرف خبروں کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔شاید ہمارے مفتی یہ بات بھی بھول گئے ہیں کہ شہادت کا اعتبار اسی وقت ہے جب اپنے شہر کا مطلع صاف نہ ہو۔اگر اپنے شہر کا مطلع بالکل صاف ہے اور ابر وغیرہ نہیں ہے پھر کسی خبر پر ایمان لے آنا۔تقویٰ نہیں ہے بداحتیاطی ہے اور اس بداحتیاطی کی سزا آخرت میں مل کر رہے گی کیونکہ اس بداحتیاطی سے لاکھوں مسلمانوں کے روزے خراب ہوتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ چاند کے مطالع مختلف ہیں اور حقائق وشواہد سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک ہی تاریخ میں کسی جگہ چاند ہو سکتا ہے اور کسی جگہ نہیں۔غیر مسلمین کے مذہبی قواعد اور اصولوں سے بھی یہ ثابت ہے کہ دوج کا وقت کسی علاقے میں کسی وقت شروع ہوتا ہے اور کسی علاقے میں کسی وقت۔ان کے اصول کے پیش نظر اس سال کیرالہ میں اور جنوبی ہند کے مختلف علاقوں میں ۲۹ تاریخ کو چاند نظر آجانا متوقع تھا۔لیکن ملک کے دوسرے علاقوں میں متوقع نہیں تھا۔دین اسلام بھی مختلف مطالع کا قائل ہے اور جب یہ بات طے شدہ ہے کہ ہر جگہ کا مطلع مختلف ہے اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرنا افضل ہے اور نجوم وغیرہ کے قواعد پر یقین رکھنا جائز نہیں ہے تو پھر جن علاقوں میں مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔یعنی کسی ایک فرد کو بھی دکھائی نہیں دیتا وہاں کس بنیاد پر عید منائی جاتی ہے،محض اُڑتی ہوئی خبروں کی بنیاد پر یا اس جگہ کی خبر کی بنیاد پر جہاں کا مطلع اپنے علاقے کے مطلع سے مختلف ہو۔جو مفتی حضرات بند کمروں میں آرام دہ گدوں پر بیٹھ کر چاند ہو جانے کی تصدیق محض خبروں کی بنیاد پر کر رہے ہیں اور شہادت کے اصولوں کو انہوں نے یکسر نظر انداز کر دیا ہے وہ خود بھی تماشہ بن رہے ہیں اور اس علم کا بھی مذاق اُڑا رہے ہیں جو ان کے اکابرین کا ورثہ تھا۔اس سال بریلوی حضرات نے صحیح موقف اختیار کیا اور انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ چاند کے معاملے میں دیوبندی حضرات زیادہ غیر ذمہ داریوں کا ثبوت دے رہے ہیں۔

******

ذرا سوچئے

ایک مرتبہ قبل نبوت، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن ابی الحمساء نے کچھ معاملت کی اور آپ کو وہیں چھوڑ کر یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ آ کر حساب صاف کئے دیتا ہوں۔ جاتے ہی یہ بات ان کے خیال سے اتر گئی۔ تین دن گزر گئے، اس کے بعد آ کر دیکھتے ہیں تو نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ تشریف فرما پاتے ہیں اور یہ آواز کان میں آتی ہے، کہ "میں تین دن سے تمہارے انتظار میں یہیں بیٹھا ہوا ہوں" آپ نے اپنی زندگی میں بھی پابندیٔ عہد کے لئے کبھی کوئی تکلیف اٹھائی ہے۔؟

قیصر روم (ہرقل) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک پا کر ایک دربار منعقد کرتا ہے اور اس وقت کے شدید دشمن اسلام، ابوسفیان سے اس جدید مدعیٔ پیمبری کے متعلق حالات دریافت کرتا ہے۔ ایک سوال یہ ہوتا ہے "تمہیں کبھی ان کے جھوٹ کا بھی تجربہ ہوا ہے۔؟" دشمن کی زبان اقرار کرنے پر اپنے تئیں مجبور پاتی ہے کہ "کبھی نہیں" پھر سوال ہوتا ہے کہ "کبھی انہوں نے بدعہدی کی ہے؟" جواب ملتا ہے کہ "آج تک تو نہیں کی ہے" یہ اقرار، دشمن کی زبان سے نکلا۔ آپ کی سچائی اور پاس عہد کی بابت خود آپ کے دوستوں اور عزیزوں کا کیا تجربہ ہے۔؟

ابورافع، حالت کفر میں قریش کی طرف سے سفیر بن کر حاضر خدمت ہوتے ہیں اور روئے مبارک پر نظر کرتے ہی بے خود ہو جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں، کہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اب میں ان قدموں کا سایہ چھوڑ کر کافروں کی طرف واپس نہ جاؤں گا۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے کہ "میں بدعہدی نہیں کر سکتا، اور نہ سفیروں کو روک سکتا ہوں، اسی وقت واپس چلے جاؤ۔" آج مہذب وشائستہ دنیا، اس تذکرہ کو واقعہ سمجھے گی یا افسانہ؟ ایک تاریخی حقیقت سمجھے گی یا کہانی؟

بدر میں میدان جنگ گرم ہے، مسلمانوں کے لئے جنگ کا پہلا موقعہ ہے، جماعت کل تین سو، ان میں بھی ایک حصہ کم عمر لڑکوں کا، سامان جنگ کی کمی۔ دوسری طرف حریف کی تعداد ایک ہزار، سپاہ آزمودہ کار، سامان جنگ کی افراط، اسلام اور اسلامیوں کے لئے موت وزیست کا سوال ہے۔ ہر نیا سپاہی اس وقت لشکر اسلام میں انمول قیمت رکھتا ہے۔ ناگاہ مکہ سے دو چھپے ہوئے مخلص آتے ہیں اور غازیان اسلام کی صف میں شریک ہونے لگتے ہیں لیکن زبان سے کہیں یہ بھی نکل جاتا ہے، ہم مکہ والوں سے کہہ آئے تھے کہ جنگ سے الگ رہیں گے۔ معاً لشکر اسلام کا سردار ارشاد فرماتا ہے کہ "دونوں ابھی واپس جاؤ، ہم کو وعدہ کا پاس بہر حال کرنا ہے۔ خدا ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔" عہد ناموں کو کاغذ کا چیتھڑا کہنے والی شائستہ واقبال مند قومیں اس روایت کا یقین کریں گی۔؟

یہ اگر کہانیاں نہیں، سچائیاں ہیں، افسانے نہیں واقعات ہیں، تو پھر یہ کیا مصیبت ہے کہ آپ دولت وحکومت علم وفضل، تہذیب وشائستگی کے چھوٹے بڑے ہر بت کے آگے ماتھا ٹیکنے کو تیار ہیں اور عرب کے ان بڑے یتیم کی خاک کے ذرات کو اپنی آنکھوں میں جگہ دیتے ہوئے شرماتے ہیں؟ یہ کیا قہر ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں، دفتروں اور کچہریوں، کونسلوں اور کوٹھیوں سے آپ کے دل کی لو لگی ہوئی ہے اور حجاز کے بوریہ نشین امی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرد نعلین کا بوسہ دینا آپ کے نزدیک آپ کی کسر شان ہے؟ یہ کیا قیامت ہے کہ ہر جھوٹے سے آپ اپنا رشتہ جوڑے ہوئے ہیں لیکن اس ایک ہی سچے اس ایک ہی بات کے دھنی، اس ایک ہی سچ کی آن رکھنے والے کی طرف سے ٹوٹے ہوئے ہیں۔!

مختلف پھول

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

★اگر ننھے بچوں کو ماں کا دودھ نہ پلایا جارہا ہوتا، بوڑھے لوگ عبادت میں نہ جھکے ہوتے اور چھوٹے جانور میدان میں چر نہ رہے ہوتے تو یقیناً تم پر سخت عذاب نازل ہوتا۔

★اگر تمہیں قسمت سے پارسا عورت ملے تو سمجھو کہ ساری مسرتیں تمہارے لئے ہیں۔

★جو شخص ایک لڑکی کی پرورش کرتا ہو وہ جنت میں جائے گا۔

★اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے اہل وعیال کو نظرانداز کردو۔

★راستے سے غلاظت دور کرنا صدقہ ہے۔

★اگر تم میں کوئی شخص اپنے بچے کو نظم وضبط کی تعلیم دیتا ہے تو یہ اس کے لئے اس کام سے بہتر ہے کہ وہ خیرات کرے۔

★تین لعنتوں سے بچو، پانی کی گزرگاہ اور ذخیرے، عام راستے اور درختوں کے سائے میں قضائے حاجت کرنے سے۔

خطرناک غلطیاں

★بغیر نیکی اور عبادت کے آخرت میں ثواب اور جنت کی امید رکھنا۔

★اپنا راز کسی کو بتا کر اس کے پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنا۔

★بداخلاقی یا بخل کرتے ہوئے سچا دوست ملنے کی توقع رکھنا۔

★ہر ایک انسان کے متعلق ظاہری شکل وصورت دیکھ کر رائے قائم کرنا۔

★آرام طلبی اور سستی کے ساتھ مراد پانے کی امید رکھنا۔

★اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا اور کسی خدائی عطیے کا امیدوار ہونا۔

فکر ونظر

★ کوئی تم سے بے اعتنائی برتے تو جواباً تم اس سے محبت سے پیش آؤ اور اسے رویئے کی مٹھاس سے شرمندہ کرو۔

★ بے رخی، بے اعتنائی، بے اعتباری کہنے کو تو یہ صرف تین لفظ ہیں لیکن ان میں اَن دیکھی قیامتیں چھپی ہوئی ہیں۔

★ جسم پر لگنے والے زخم اتنے نہیں رستے جتنے کہ روح پر جو لگتے ہیں تو وہ فگار ہوجاتی ہے۔

★اگر تم دنیا میں کسی کو اپنی ذات سے خوشی نہیں دے سکتے تو اسے دکھ کا ذریعہ بھی مت بناؤ۔

★ نفرت کا بیج بڑھ کر تناور درخت کی شکل اختیار کرلیتا ہے لیکن محبت کی ایک میٹھی پھوار اس کو بھسم کردیتی ہے۔

★اکثر لوگ زندگی کی کتاب پڑھنا شروع کردیتے ہیں بغیر اس کے کہ انہوں نے زندگی کی زبان سیکھی ہو۔

★وہ انسان نہیں بلکہ زمین پر ایک داغ ہے۔ جو سکھ چین میں ساتھ دے اور دکھ میں دامن کھینچ لے۔

راہ عمل

★ پھل بھی اس کو ملتا ہے جو کچھ پانے کی کوشش کرتا ہے۔

★ خالی بہادری نقصان دہ ہے۔ انسان میں عقل اور حکمت بھی ہونی

گل چیں — نازیہ مریم ہاشمی

خوشبو

چاہئے۔

★دھوکا باز ساری مخلوق کو دھوکا دے سکتا ہے لیکن اپنے ضمیر کو نہیں۔

★دعوے تھوڑے اور عمل زیادہ کرو کامیاب ہوجاؤ گے۔

★یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے کہ جو اپنے ناشکروں کو بھی کھلا رہا ہے اور صالحین کو بھی۔

★خدا لفظی عبادت سے نہیں، عمل سے ملتا ہے۔

اقوال حضرت علیؓ

★اللہ کی عظمت کا احساس تمہاری نظروں میں کائنات کو حقیر و پست کردے گا۔

★دنیا والے ایسے سواروں کی مانند ہیں جو سو رہے ہیں اور سفر جاری ہے۔

★جو دعا کرے وہ قبولیت سے محروم نہیں رہتا، جسے توبہ کی توفیق ہو وہ مقبولیت سے محروم نہیں رہتا۔

★جو میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔

★غم آدھا بڑھاپا ہے۔

★صدقے سے اپنے ایمان کی نگہداشت اور زکوٰۃ سے اپنے مال کی حفاظت کرو اور دعا سے مصیبت کو دور کرو۔

جی ہاں

★ہم دولت سے ہم نشیں حاصل کرسکتے ہیں دوست نہیں۔

★ہم دولت سے نرم بستر حاصل کرسکتے ہیں، نیند نہیں۔

★ہم دولت سے غذا حاصل کرسکتے ہیں، اشتہا نہیں۔

★ہم دولت سے کتابیں حاصل کرسکتے ہیں، علم نہیں۔

★دل آزاری سب سے بڑی معصیت ہے۔(حکیم بوعلی سینا)

★نیکی کا آغاز مشکل اور انجام خوش آئند ہے۔ بدی کی ابتدا لذیذ اور انجام تلخ ہے۔(فرینکلن)

انمول موتی

★انسان ہوکر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت رسوا ہو۔

★دلوں کو فتح تلوار سے نہیں، عمل سے کیا جاتا ہے۔

★اپنے کردار کو اتنا بلند کرو کہ لوگ تمہاری مثالیں دینے لگیں۔

★ کسی کو ناراض کرنا بہت آسان ہے لیکن منانا بہت مشکل ہے۔

★اپنا راز کسی کو بتا کر اس کو پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنے کے بجائے اسے نہ بتانا ہی بہتر ہے۔

★زبان کی طاقت ہتھیاروں کی طاقت سے کئی گنا خطرناک ہوتی ہے۔

★ کتنی حسین ہے وہ سادگی جو عیش و آرام سے زیادہ پرکشش ہوتی ہے۔

★اپنے دوست کو محبت دو مگر راز نہ دو۔

★انسان پہاڑ سے گر کر تو سنبھل سکتا ہے لیکن کسی کی نظر سے گر کر نہیں۔

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لئے......

★حضرت یزید رقاشیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو

شخص اپنے گناہوں پر روتا ہے تو اس کے (پاس رہنے والے اس کی حفاظت کرنے والے، اس کے اعمال لکھنے والے) فرشتے اس کے گناہ کو بھول جاتے ہیں۔

★ حضرت زازان فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو جہنم کے خوف سے رویا اللہ اس کو جہنم سے پناہ دیتے ہیں اور جنت کے شوق سے رویا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے۔

★ حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ بندے کا گناہوں پر رونا اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح ہوا خشک پتوں کو درختوں سے جھاڑ دیتی ہے۔

★ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اللہ کے خوف سے روؤں اور آنسو میرے رخسار پر بہنے لگیں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کروں۔

★ مولانا عارف رومیؒ فرماتے ہیں کہ وہ آنکھیں بڑی مبارک ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں رونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں جو آنسو گرتے ہیں حق تعالیٰ کے نزدیک ان آنسوؤں کی قدر شہیدوں کے خون کے برابر ہے۔

کل اور آج

★ کل تک لوگ ہمسائے کی پہلے خبر رکھتے تھے آج ٹی وی میں سارے جہاں کی خبر سنتے ہیں لیکن ہمسائے کی خبر نہیں۔

★ کل تک وسائل نہیں تھے لوگوں کے پاس وقت تھا آج جدید سہولتوں کے باوجود ہمارے پاس وقت نہیں۔

★ کل تک منافقت اور خود غرضی بڑا جرم سمجھا جاتا تھا آج ہر شخص میں یہی دو ہلاکتیں سب سے زیادہ ہیں۔

★ کل تک عورتیں درجنوں بچے پال اور سنبھال لیتی تھیں آج ایک دو بھی قابو میں نہیں آتے۔

★ کل تک خوبی پہلے دیکھی جاتی تھی آج پہلے خامی۔

★ کل تک کے ڈاکٹر مسیحا، استاد، پولیس، محافظ، باپ اور حکمراں عادل تھے آج ڈاکٹر قصائی، استاد کاروباری اور حکمراں ظالم ہیں۔

★ کل تک علی الصبح نماز وقرآن سے دن کا آغاز ہوتا تھا آج موسیقی اور اخبار سے۔

★ کل تک مسلمان کی شناخت اس کے حلیے سے ہوتی تھی آج اس کی شناخت یہود ونصاریٰ کی بھیڑ میں کھوگئی۔

★ کل تک لوگ عالم ہونے کے باوجود خود کو طالب علم کہتے تھے آج دین سے دوری اور بے خبری کے باوجود عالم اور مفتی حضرات کی بھرمار ہے۔

دلنشیں باتیں

★ اچھا افسانہ تم لکھتے ہو اور بہترین افسانہ تمہیں لکھتا ہے۔

★ اچھی کہانی وہ ہوتی ہے جو تمہیں یہ محسوس کرائے کہ اس کے کردار تم بھی ہو سکتے ہو۔

★ خدا کو پہچاننے کے لئے برسوں کی نہیں ایک لمحے کی ضرورت ہوتی ہے۔

★ تم سے بڑھ کر تمہارا دوست کوئی نہیں، ہر ایک کو اپنا دوست سمجھو لیکن بھروسہ کسی پر نہ کرو۔

★ زندگی کا سرمایہ اچھی یادیں ہیں۔

باتیں کام کی

★ جب انسان کو شہرت مل جائے تو دولت خود بخود اس کا پیچھا کرتی ہے۔

★ یاد رکھیں جو چیز اچھی مگر کمیاب ہو اس کی قدر وقیمت بڑھ جاتی ہے۔

★ انسان کی سب سے بڑی خوبصورتی اس کی مسکراہٹ ہے۔

★ اپنے دامن کو سچائی اور خلوص کے موتیوں سے بھر کر اس کو تحفتاً اپنے دوستوں میں تقسیم کرو کیونکہ یہ بے مول تحفہ ہے۔

★ شک کا پہلا سوراخ محبت کی کشتی کو ڈبو دیتا ہے۔

★ سب سے اچھی بات وہ ہے جس کے معنیٰ زیادہ اور الفاظ کم ہوں۔

★ اس سے پہلے کہ غم اور مایوسی ہمیں فنا کردیں، ہمیں اپنے آپ کو کام میں غرق کردینا چاہئے۔

★ آنسو خون کا وہ قطرہ ہے جو غم کی وجہ سے پانی میں تبدیل

ہوجاتا ہے۔

★ہر مسئلہ حل ہونے کے بعد ایک نئے مسئلے کو جنم دیتا ہے۔

★انسان اپنی توہین معاف کرسکتا ہے لیکن بھول نہیں سکتا۔

★خاموشی روح کے لئے وہی درجہ رکھتی ہے جو نیند جسم کے لئے۔

★"نہیں" سے بات شروع ہو تو دامن ہی نہیں، دل بھی تنگ ہوجاتا ہے پھر نہ دل میں جگہ ملتی ہے اور نہ ہی دامن میں۔

★غرور ہمیشہ منہ کے بل گرتا ہے اور اس کے بعد پھر اٹھنے نہیں پاتا۔

علم کا دروازہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس ایک دن تین تاجر ۱۷ اونٹوں کے ساتھ حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ "امیر المؤمنینؓ! یہ اونٹ ہماری مشترکہ ملکیت ہیں مگر مسئلہ یہ ہے کہ ایک تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے دوسرے کا تہائی اور تیسرے کا نواں حصہ ہے۔ ہم انہیں کیسے آپس میں تقسیم کریں کہ ہمارا حصہ مل جائے۔"

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مسکرائے اور فوراً اپنی طرف سے ایک اونٹ سترہ اونٹوں میں شامل کردیا۔ اس طرح ان کی تعداد ۱۸ ہوگئی۔ اب آپؓ نے فرمایا۔ "جس تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے وہ ۹ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا تیسرا حصہ ہے، وہ ۶ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا نواں حصہ ہے وہ ۲ اونٹ لے لے اس طرح ۱۷ اونٹ بھی پورے ہوگئے اور تاجران کو ان کا مطلوبہ حصہ بھی مل گیا۔ پھر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اپنا دیا ہوا اونٹ واپس لے لیا۔

مہکتی کلیاں

★تمہارا راز تمہارا قیدی ہے لیکن افشا ہونے کے بعد تم اس کے قیدی بن جاؤ گے۔

★بدقسمتی بہتان ہے جو کاہلوں کی طرف سے خدا پر لگایا جاتا ہے۔

★جس شخص کے انجام کا تمہیں پتہ نہ ہو اس کے بارے میں حتمی فیصلہ نہ کرو۔

★سردی کی شدت میں وہ چبھن نہیں جو دوستوں کی بے رخی میں ہے۔

★بات الفاظ کی نہیں لہجے کی ہوتی ہے۔

★جب کسی کو چاہو تو اپنے دل کو جھوٹ، فریب اور شکوک وشبہات سے پاک رکھو۔

کام کی باتیں

★زندگی میں وہ راہیں اپناؤ جہاں سے کچھ حاصل کرسکو۔

★دوست ہزار بھی کم ہیں، دشمن ایک بھی زیادہ ہے۔

★اس خوشی سے دور رہو جو کل غم بن کر دکھ دے۔

★محبت کرنا اور محبت کو کھودینا محبت نہ کرنے سے بہتر ہے۔

★عقل مند کہتا ہے۔ "میں کچھ نہیں جانتا۔" مگر بیوقوف کہتا ہے۔ "میں سب کچھ جانتا ہوں۔"

★جو اپنے محسن کا ناشکرا ہے وہ اپنے اللہ تعالیٰ کا ناشکرا ہے۔

★کسی کا دل نہ دکھاؤ، ہوسکتا ہے اس کے آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔

اہمیت

★زبان کی اہمیت کسی بے زبان سے پوچھو۔

★والدین کی اہمیت کسی یتیم سے پوچھو۔

★باغ کی اہمیت کسی مالی سے پوچھو۔

★کامیابی کی اہمیت کسی ناکام سے پوچھو۔

★وطن کی اہمیت کسی مجاہد سے پوچھو۔

★محنت کی اہمیت کسی مزدور سے پوچھو۔

★بھائی کی اہمیت کسی بہن سے پوچھو۔

★پانی کی اہمیت کسی پیاسے سے پوچھو۔

★سہارے کی اہمیت کسی بے سہارے سے پوچھو۔

وغیرہ وغیرہ

★محبت کا سبق بارش سے سیکھو جو پھولوں کے ساتھ کانٹوں پر بھی برستی ہے۔

★تنہائی میں آنسو بہا کر انسان اپنے غموں کے بوجھ کو ہلکا

کردیتا ہے۔

★اچھے دوست کی دوستی ایک چھت کی مانند ہے جو آپ کو دھوپ اور بارش سے بچاتی ہے۔

★اپنے غم کو سینے میں دفنا دو اور اگر تم چہرے پر غم سجالو گے تو بہت جلد کمزور ہوجاؤ گے۔

★محبت ایک ایسی کہانی ہے جو شروع سے لے کر آخر تک دکھوں سے بھری ہوتی ہے۔

منتخب اشعار

اس شہر میں کتنے چہرے تھے کچھ یاد نہیں سب بھول گئے
اک شخص کتابوں جیسا تھا وہ شخص زبانی یاد ہوا

★

بلندیوں کی حقیقت سے آشنا ہوکر
بڑے خلوص سے پستی خرید لی میں نے

★

تم اک چراغ کی خیرات دے رہے ہو مجھے
میں آفتاب سے دامن چھڑا کے آیا ہوں

★

پہلے نہ تھیں میری طبیعت میں وحشتیں
تو نے میرے مزاج کو پتھر بنادیا

★

غریب شہر کے خوں کا حساب کیا لیں گے
ٹپک رہا ہے لہو جن کی آستینوں سے

★

کتابوں سے دلیلیں دوں کہ دل کو ساتھ رکھ دوں
وہ مجھ سے پوچھ بیٹھے ہیں محبت کس کو کہتے ہیں

★

زندگی سے کچھ نہ دینے کی شکایت کیا کروں
سوچتا ہوں میں نے خود بھی زندگی کو کیا دیا

ہوش میں آنے کے بعد

ایک عادی شرابی شوہر گھر میں داخل ہوا اور اپنی بیوی سے بولا۔

"چڑیل کہیں کی۔"

بیوی حیرت سے بولی۔"آج آپ نے یہ کیا کہہ دیا؟ جب آپ انگریزی شراب پی کر آتے ہیں تو مجھے سبز پری کہتے ہیں اور جب دیسی شراب پی کر آتے ہیں تو مجھے رانی کہتے ہیں پھر آج یہ کیا ہوا؟"

شوہر بولا۔"آج میں پی کر نہیں آیا ہوں۔"

ڈر

ایک آدمی کو عادت پڑ گئی تھی کہ جب بھی اس کے قریب سے کوئی کار گزرتی وہ بدک جاتا، ایک دن اس کے دوست نے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کوئی دو ماہ ہوئے ہیں، میں اپنی بیوی کے ساتھ سڑک کے کنارے کھڑا تھا کہ اچانک میرے قریب ایک کار آکر رکی، اس میں سے دو تین آدمی باہر نکلے اور میری بیوی کو کار میں ڈال کر زبردستی لے گئے۔ اب جب بھی کوئی کار میرے قریب سے گزرتی ہے تو میں ڈرتا ہوں کے کہیں وہ میری بیوی کو واپس نہ لے آئے ہوں۔

ہری مرچیں

★اپنی بیوی پر توجہ دیجئے ورنہ دوسرے لوگ توجہ دینا شروع کردیں گے۔

★شادی ایک ایسا جوا ہے جس میں دونوں فریق ہار جاتے ہیں۔

★دنیا میں سب سے بیٹھے لوگ مصری ہیں، پھر چینی، پھر گڑگاؤں کے لوگ۔

ارشاد عالی

ایک صاحب شادی کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمارہے تھے کہ تمام عمر کسی اچھے ساتھی کی تلاش میں کنوارا رہنا اچھا ہے بہ نسبت اس بات کے کہ انسان کسی برے ساتھی سے وابستہ ہوکر جیتے جی جہنم رسید ہوجائے۔

نوشتہ دیوار

اپنی زندگی کا سکھ اسی میں ہے کہ دوسروں کے سکھ پر ہم مطمئن رہیں۔

****

قسط نمبر ۹۵

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ رحمٰن

اگرکوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کو جو بھی مرض ہو یا تو وہ ٹھیک ہو جائے یا پھر اس میں کمی ہو جائے تو اس کو چاہئے درج ذیل نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھے اور تازہ پانی سے دھو کر اس کو دن میں تین بار پئے۔ انشاء اللہ مرض میں افاقہ ہوگا۔ اس عمل کو سات دن تک یا گیارہ دن تک لگاتار کرے انشاء اللہ زبردست فائدہ محسوس کرے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۴	۳۶۹	۳۶۲
۳۶۳	۳۶۵	۳۶۷
۳۶۸	۳۶۱	۳۶۶

جادو سے حفاظت کے لئے

اگرکوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی جادو سے حفاظت رہے یعنی اگر کوئی شخص اس پر وار کرنا چاہے تو وہ کامیاب نہ ہو تو سورۂ رحمٰن کی ان آیات کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے لیکن پاکی اور ناپاکی میں اس تعویذ کی حفاظت کرتا رہے۔ انشاء اللہ جادو اور کرنی کرتوت سے وہ پوری طرح محفوظ رہے گا۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ یمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموت والارض فانفذوا لاتنفذون الا بسلطن٥ فبای الاء ربکما تکذبان ٥

فراخیٔ رزق کے لئے

جو شخص افلاس کے درجے کو پہنچا ہوا ہو اور قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا اور کسی بھی صورت قرض سے چھٹکارا نصیب نہ ہو رہا ہو، آمدنی قلیل اور اخراجات کثیر ہوں تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرے اور رات کو سونے سے پہلے باوضو تین بار سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرے اور یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ بہت جلد آمدنی میں اضافہ ہوگا یا غیب سے کوئی مدد ہوگی۔ دعا یہ ہے۔ یامسبب الاسباب ھیٔ لنا سببا لانستطیع له طلباو یامفتح الابواب افتح لنا ابواب رحمتك وابواب فضلك وابواب مغفرتك وابواب عنایتك یاذوالجلال والاکرام۔

آسیب کو حاضر کرنے کے لئے

آسیب کو حاضر کرنے کے لئے پاک صاف لباس پہن کر بالکل پاک صاف جگہ پر ایک سفید کپڑا بچھالیں اور اس پر کسی نابالغ بچے کو بٹھادیں، قریب میں اگربتی جلادیں۔ بچے کے لباس پر عطر وغیرہ لگادیں اور مندرجہ ذیل نقش لکھ کر بچے کے ہاتھ میں پکڑادیں۔ اس کے بعد مکمل یقین کے ساتھ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد تین مرتبہ یاسنکفیلُ اور تین مرتبہ یا اسرائیل پڑھ کر تین مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھے اس کے بعد ایک مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد بعدد الجن والانس وباسمائك عزمت علیکم یمعشر الجن والانس واصحاب الارواح فتحون فتحون حبیبك حبیبك المیم المیم صقعاً صقعاً السا السا بلسا بلسا تلسا تلسا سوردا سوردا کھلا کھلا مھلا مھلا سھلا سھلا حاضرا حاضرا سخیا سخیا شربا شربا بحق خاتم سلیمان ابن داؤد علیهم السلام احضروا یااصحاب الجن الانس والشیطن واحضروا من جانب المشارق والمغارب ومن جانب الجنوب والشمائل بحق الرحمن بدعاء آسیب حاضر شو حاضر شو۔ انشاء اللہ آسیب حاضر ہو کر بات چیت کرے گا اور اس کے بعد پھر مریض سے پریشان نہ کرنے کا عہد کرے گا۔ آسیب کو حاضر کرنے کے لئے یہ عمل تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو نقش نابالغ بچے کے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۶۵۲۴	۶۵۲۷	۶۵۳۱	۶۵۱۷
۶۵۳۰	۶۵۱۸	۶۵۲۳	۶۵۲۸
۶۵۱۹	۶۵۳۳	۶۵۲۵	۶۵۲۲
۶۵۲۶	۶۵۲۱	۶۵۲۰	۶۵۳۲

بادی کے بخار کے لئے

بادی بخار سے بچنے کے لئے جو دو دن تین دن یا چار دن کے لئے چڑھتا ہے اس نقش کو لکھ کر پھر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد بادی بخار سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ن	ام	ح	ر
۷	۲۰۱	۴۹	۵۲
۲۰۲	۱۰	۳۹	۴۸
۴۰	۴۷	۲۰۳	۹

قسط نمبر: ۱۳

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سیدنا ولیؐ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کاایک نام ولیؐ ہے۔اس کے معنیٰ دوست کے ہیں ۔سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کے بھی دوست ہیں اوراپنی پوری امت کے بھی۔اس لئے آپ کو''ولیؐ'' بھی کہا جاتاہے۔

★بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جوشخص اس اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کاذکر بکثرت کرے گااسکواللہ کی رضا حاصل ہوگی اوراس کوولایت کامقام عطا ہوگا۔اس اسم کاذکرکرنے والے کی تمام جائز مرادیں پوری ہوں گی اور رب العالمین اس کواپنے برگزیدہ بندوں میں شامل کریں گے۔اس اسم کا ذکرکرنے والے کی مصیبتیں رفع ہوتی ہیں اوراس کی ناگہانی آفتوں اور حادثوں سے بطورخاص حفاظت ہوتی ہے۔اس اسم مبارک کے اعداد ۴۶ ہیں اس کانقش محبوبیت اورولایت حاصل کرنے کے لئے بیحد مفید ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کاپہلاحرف الف، ہ، ف، ط، م، ش یا ذہوان کوگلے میں ڈالنے کے لئے یابازوپرباندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیاجائے۔اس نقش کولکھتے وقت اگرعامل اپنارخ جانب مشرق کرلےاورایک زانوہوکرنقش لکھے توافضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۴	۱۷	۴
۱۶	۵	۱۰	۱۵
۶	۱۹	۱۲	۹
۱۳	۸	۷	۱۸

مذکورہ حضرات وخواتین کوپینے کے لئے یہ نقش دیاجائے۔اس نقش کولکھتے وقت بھی اگرعامل مذکورہ شرائط کاخیال رکھے توبہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۱	۱۹
۱۸	۱۵	۱۳
۱۲	۲۰	۱۴

جن حضرات وخواتین کے نام کاپہلاحرف ب، و، ی، ن، ص، ت یاض ہوان کوگلے میں ڈالنے کے لئے یابازوپرباندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیاجائے۔اس نقش کولکھتے وقت اگرعامل اپنارخ جانب جنوب کرلےاوردوزانوہوکرنقش لکھے توافضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۲	۱۰	۱۷
۱۸	۹	۱۵	۴
۱۳	۶	۱۶	۱۱
۸		۵	۱۴

مذکورہ حضرات وخواتین کوپینے کے لئے یہ نقش دیاجائے۔اگراس نقش کولکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کاخیال رکھے توبہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲	۱۸	۱۶
۲۰	۱۵	۱۱
۱۴	۱۳	۱۹

جن حضرات وخواتین کے نام کاپہلاحرف ج، ز، ک، س، ق، ث یاظ ہو۔ان کوگلے میں ڈالنے کے لئے یابازوپرباندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیاجائے۔اس نقش کولکھتے وقت اگرعامل اپنارخ جانب شمال کرلے

اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۱۱	۴	۱۷
۵	۱۶	۱۵	۱۰
۱۹	۶	۹	۱۲
۸	۱۳	۱۸	۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲	۱۸	۱۶
۲۰	۱۵	۱۱
۱۴	۱۳	۱۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، ر، ح، ل یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۷	۸	۱۳
۹	۱۲	۱۹	۶
۱۵	۱۰	۵	۱۶
۴	۱۷	۱۴	۱۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲	۲۰	۱۴
۱۸	۱۵	۱۳
۱۶	۱۱	۱۹

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر ۴۶ مرتبہ "سیدنا ولی صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر دم کردے تو ان نقوش کی قوت وتاثیر دوگنی ہوجائے۔ عامل کو چاہئے کہ ان نقوش کو باوضو لکھے اور اگر ان نقوش کو لکھنے سے پہلے ۴۶ مرتبہ درود شریف پڑھ لے تو بہتر ہے۔

سیدنا ناصر صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام ناصر ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں مدد کرنے والا۔ چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اپنی امت کو بذریعہ شفاعت مدد فرمائیں گے اس لئے ان کو ناصر بھی کہا جاتا ہے۔

★ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم مبارک کا ذکر بہ کثرت کرے گا وہ اس دنیا میں نصرت خداوندی سے بہرہ ور رہے گا اور غائبانہ طور پر اس کی مدد زندگی کے ہر موڑ پر ہوتی رہے گی۔

★ اگر کوئی شخص سفر پر روانہ ہوتے وقت گیارہ مرتبہ اس اسم مبارک کا ذکر کرے تو سفر کی صعوبتوں سے محفوظ رہے اور سفر میں ہر طرح کی کامیابی اس کو میسر رہے گی۔

★ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم مبارک کو گیارہ مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن اس کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت لازماً نصیب ہوگی۔

اس اسم مبارک کا نقش نصرت خداوندی سے بہرہ ور کرتا ہے اور اس کا نقش انسان کے اندر عبادت خداوندی کی صلاحیت پیدا کرتا ہے جو لوگ ذکر وعبادت سے محروم ہوں ان کو بطور خاص اس اسم مبارک کا نقش استعمال کرنا چاہئے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ف، م، ش، ط یا ذ ہو۔ تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۰	۸۴	۸۰	۷۷
۸۱	۷۶	۷۱	۸۳
۷۵	۷۸	۸۶	۷۲
۸۵	۷۳	۷۴	۷۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۵	۹۹	۱۰۷
۱۰۶	۱۰۴	۱۰۱
۱۰۰	۱۰۸	۱۰۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳	۷۸	۷۶	۸۴
۸۵	۷۵	۸۱	۷۰
۷۹	۷۲	۸۳	۷۷
۷۴	۸۶	۷۱	۸۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۰	۱۰۶	۱۰۵
۱۰۸	۱۰۴	۹۹
۱۰۳	۱۰۱	۱۰۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۴	۷۰	۷۷	۸۰
۷۶	۸۱	۸۳	۷۱
۷۸	۷۵	۷۲	۸۶
۷۳	۸۵	۷۹	۷۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۵	۱۰۶	۱۰۰
۹۹	۱۰۴	۱۰۸
۱۰۷	۱۰۱	۱۰۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، ر، خ، ل یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹	۷۴	۷۳	۸۵
۷۲	۸۶	۷۸	۷۵
۸۳	۷۱	۷۶	۸۱
۷۷	۸۰	۸۴	۷۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۱۰۳	۱۰۸	۱۰۰
۱۰۱	۱۰۴	۱۰۶
۱۰۷	۹۹	۱۰۵

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد عامل ان پر ۳۱۱ مرتبہ سیدنا ناصر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر دم کردے تو ان کی قوت وتاثیر میں کئی گنا اضافہ ہوجائے۔عامل کو چاہئے کہ ان نقوش کو باوضو لکھے اور لکھنے سے پہلے ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ لے تو بہتر ہے۔

(باقی آئندہ)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

صرف خواہش سے بات نہیں بنے گی

سوال از: محمد اسلم مومن ——— ممبئی۔

میرا نام محمد اسلم محمد اسمٰعیل مومن ہے۔ اس سے پہلے بھی میں نے آپ کی خدمت میں تین خطوط بھیجے ہیں لیکن مجھے اب تک آپ کا جواب وصول نہیں ہوا۔ میں نے ان خطوط میں آپ کی شاگردی کی خواہش ظاہر کی تھی اور اس خط میں بھی شاگردی کی درخواست کر رہا ہوں۔ براہ کرم میرے اس خط کا جواب ضرور دیں۔

یہ ضروری نہیں کہ آپ میرے اس خط کا جواب اپنی کتاب طلسماتی دنیا میں ہی دیں بلکہ ایک خط اس نادان کے پتے پر بھی بھیج دیں۔ میں اس بات کا خواہش مند نہیں ہوں کہ آپ میرا نام اپنی کتاب میں چھاپیں بلکہ صرف آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔

میرے گھر پر مصیبتوں کے بادل چھائے رہتے ہیں ہر آئے دن کوئی نہ کوئی جادوئی تکلیف ہمیں آتی رہتی ہے دوسرے عاملوں کے پاس جانے اور خرچ کرتے رہنے کی ہمت اب نہیں ہے۔ کوئی حل نظر نہیں آتا۔ پڑھائی کرتا ہوں، کماتا نہیں ہوں، دوسروں کا محتاج ہونے سے بہتر موت لگتی ہے۔ اللہ کسی کو اپنا ہی محتاج رکھے۔ اگر آپ مدد کریں گے اور میری شاگردی قبول کریں گے تو میں ان جادو ٹونے سے بچ کر پڑھائی پوری کر کے اپنا مستقبل سنوار سکتا ہوں اور دوسروں کی جو میری ہی طرح مجبور ہیں ان کی بھی پوری مدد کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر آپ لوگ مجھے اپنا شاگرد قبول نہیں کروگے تو میں کسی سے یہ چیز حاصل کروں۔ میں بڑا مجبور ہو چکا ہوں۔ آپ میری مجبوری کا پتہ تو لگا ہی چکے ہوں گے کہ میں مجبور ہوں۔ ابا کا بھی انتقال اسی جادو کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں کچھ ہی مہینوں سے طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں اور اسے پڑھتا ہوں اور کافی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ میں کسی مؤکل کو قابو کرنے کا خواہش مند نہیں ہوں اور نہ ہی دولت مند بننے کا جذبہ رکھتا ہوں بس ان سفلی والوں سے بچ کر رہنا چاہتا ہوں اور دوسروں کی مدد کا وسیلہ بننا چاہتا ہوں۔ میں آپ کو خط اپنی آخری سانس تک لکھتا رہوں گا جب تک آپ اپنے آپ کو میرا استاد نہ مان لے۔

میری امی کا نام شاہجہاں بیگم ہے اور نانی کا نام مرحومہ نور جہاں تھا۔

جواب

دوسروں کے کام آنے کی خواہش ایک قابل قدر خواہش ہے لیکن صرف خواہش کرنے سے بات نہیں بن سکتی جب تک آپ خود کو جدوجہد کے لئے آمادہ نہ کریں۔ دوسروں کے کام آنے کے ہزار طریقے ہیں صرف روحانی عملیات ہی کے ذریعہ انسان دوسروں کی خدمت نہیں کرسکتا۔ دوسروں کی خدمت کرنے کے بے شمار طریقے ہیں۔ انسان کسی بھی طرح کسی کے کام آسکتا ہے۔ پیسے دو پیسے کی مدد بھی ایک طرح کی خدمت ہے۔ اپنے گھر کے پاس سے گزرنے والوں کی مزاج پرسی بھی ایک طرح کی محبت اور خدمت ہے۔ اپنے آس پاس رہنے والوں کے کام کاج نمٹانا بھی ایک طرح کی خدمت ہے۔ صرف عملیات کے ذریعہ ہی انسان

دوسروں کے کام نہیں آتا بلکہ دوسروں کے کام آنے کے بیشتر طریقے ہیں۔ ان میں سے جن طریقوں پر عمل کرنا آپ کے لئے آسان ہے ان پر عمل کر کے لوگوں کا دل جیتیئے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کیجئے۔ اور اگر عملیات کے ذریعہ ہی خدمت خلق کا ارادہ ہے تو اس کے لئے بھی باقاعدہ اپنا روحانی سفر شروع کیجئے۔ ہم تو ہر اس طالب علم کو اپنا شاگرد بنا لیتے ہیں جو نیک نیتی کے ساتھ اس لائن میں قدم رکھتا ہے۔ ہم آپ کو بھی شاگرد بنا لینے کے لئے تیار ہیں۔ اس کی بنیادی شرائط یہ ہیں کہ آپ اپنے تین فوٹو روانہ کریں۔ دو پاسپورٹ سائز اور ایک اسٹامپ سائز تین سو روپے منی آرڈر کریں۔ اپنا نام والدین کا نام اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھیں اور اپنا پتہ صاف صاف لکھیں۔ اس کے بعد ہاشمی روحانی مرکز کے ذریعہ آپ کی روحانی تربیت کی جائے گی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ یہ لائن جس پر چلنے کے آپ خواہش مند ہیں کوئی بہت آسان لائن نہیں ہے اس میں دسترس حاصل کرنے کے لئے آپ کو بہت پاپڑ بیلنے پڑیں گے دن رات کی جدوجہد اور ترک خواہشات کے بعد آپ کسی قابل بن سکتے ہیں اور کسی قابل بننے کے لئے آپ کو کم سے کم تین چار سال محنت کرنی پڑے گی۔ اگر آپ اس محنت اور ریاضت اور ضبط نفس کے لئے آمادہ ہوں تو مذکورہ شرائط کو سامنے رکھ کر اگلا خط روانہ کریں اور اگر آپ اس لائن کو سوجی کا حلوہ سمجھ کر تناول فرمانے کی فکر میں ہوں تو ہمیں زحمت نہ دیں کوئی ایسا استاد ڈھونڈ لیں جو آپ کی ہتھیلی پر سرسوں جما دے اور آپ کو کسی چھو منتر کے ذریعہ راتوں رات موکلوں کا لشکر عطا کر دے تا کہ آپ اس میدان میں من مانیاں کر سکیں۔ حق بات یہ ہے کہ دوسروں کی مدد کرنے کے لئے خود کو کسی قابل بنانا بہت ضروری ہے اور کسی قابل بننے کے لئے محنت و ریاضت از حد ضروری ہے۔ اگر ہماری بات سمجھ میں آ گئی تو بسم اللہ کیجئے اور اگر سمجھ میں نہیں آئی تو تھوڑا انتظار کیجئے اس وقت تک جب تک بات پلّے نہ پڑے۔ جلد بازی سے مطلب حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے جلد بازی سے گریز کیجئے۔

کیسے ہوتے ہیں یہ دنیا دار امیر

سوال از: (نام مخفی)

ایک امیر صاحب دنیا دار نے مجھے کام سپرد کیا۔ اللہ کے فضل سے کام میں کامیابی نظر آنے لگی تو خوش ہو کر عمرہ کرا دینے کا وعدہ بار بار کر دیئے یہ بات اور وعدہ کی یقین دہانی کراتے رہے، کام کرواتے رہے، جب کام میں مکمل کامیابی مل گئی اور میرے پاسپورٹ بھی آ گئے تب میں نے وعدہ یاد دلایا بلکہ خود اس نے کہا کہ کب جاؤ گے میں نے کہا مئی کی چھٹی میں۔ کہا ابھی تم پاسپورٹ اور قرض لے کر رقم ایجنٹ کو دیدو میں نے دیدیا۔ اس نے کہا کل پیسے لے جانا۔ اب کئی دن ہو گئے ایسا لگتا ہے کہ کہا ہی نہیں اور اس کام میں کوئی دلچسپی ہی نہیں، وعدہ آج کل کرتے جا رہے ہیں۔ میرا ٹکٹ بھی بک ہو گیا۔ دوستوں اور رشتے داروں سے کہہ بھی دیا کہ عمرہ کو جا رہا ہوں اب کام واپس لیتا ہوں خوب رسوائی ہے، روپیہ بھی بلاوجہ کٹ جائے گا ایسے ہوتے ہیں دنیا دار، آپ جو پیشگی رقم لیتے ہیں وہ میری سمجھ میں برابر آ گیا۔

جواب

عوام اس طرح کے وعدے اکثر کرتے ہیں ممکن ہے کہ وعدہ کرتے وقت وعدہ پورا کرنے کی نیت بھی ہو اور بعد میں ان کے حالات خراب ہو جاتے ہوں اس لئے وعدہ پورا کرنے کی اہلیت ہی باقی نہ رہتی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ کام نکل جانے کے بعد پھر ان کی توجہ نہ رہتی ہو۔ وجہ کچھ بھی ہو جب تک معالج یا عامل کے ہاتھ میں رقم نہ آ جائے اس وقت تک یقین کامل نہیں کرنا چاہئے۔ آپ نے قرض لے کر جو رقم ایجنٹ کو دیدی تھی یہ اصولی غلطی ہے۔ حج یا عمرہ قرض لے کر نہیں کیا جاتا۔ جب وہ مالدار صاحب جنہوں نے عمرہ کرانے کا وعدہ کیا تھا آپ کو رقم عطا کر دیتے تب ہی آپ کو پیش قدمی کرنی چاہئے تھی۔ عمرہ تو کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے اس میں جلد بازی کی کیا ضرورت تھی۔

ایک بات یاد رکھیں کہ عامل تو صرف عامل ہی ہے لوگ تو اللہ سے کئے ہوئے وعدے پورے نہیں کرتے۔ اکثر سننے میں آتا ہے کہ فلاں شخص نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر چہ میرا یہ کام ہو گیا تو میں اتنے غریبوں کو کھانا کھلاؤں گا فلاں جگہ مسجد تعمیر کرا دوں گا اتنی غریب لڑکیوں کی شادی کر دوں گا اور جب کام بن جاتا ہے تو پھر یار لوگ آئیں بائیں شروع کر دیتے ہیں تو جب انسان اپنے مالک حقیقی سے نذر ماننے کے بعد اس کو پورا نہیں کرتا تو انسان کی کیا حقیقت ہے۔

ہمیشہ کے لئے یہ بات پلے باندھ لیں کہ جب تک آپ کے ہاتھ میں پیسے نہ آ جائیں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ بعد میں آپ کو تکلیف پہنچے یا آپ کو خفت اٹھانی پڑے۔ پیارے یہ دنیا ہے، اور اس دنیا میں امیر و غریب سب ایک جیسے ہی ہیں، یعنی۔

مطلب نکل گیا ہے تو پہچانتے نہیں
یوں جارہے ہیں جیسے ہمیں جانتے نہیں

سچ پسند کرنے والے لوگ

سوال از: قیصر رضا احمد ———— ممبئی۔

میرا نام قیصر رضا احمد انفصال ہے۔ میں یہاں ممبئی میں ایک چھوٹی سی نوکری کرتا ہوں یہاں ہمارا کچھ نہیں ہے میں یہاں دوسری جگہ سے آیا ہوں۔ ویسے تو یہ رسالہ پچھلے سات سالوں سے میں پڑھ رہا ہوں لیکن خط صرف دوسرا لکھ رہا ہوں ہم یہاں ایک رشتے دار کے کارخانے میں رہتے ہیں میں سچ اور حق پرست آدمی ہوں۔ غلط اور دغا سے سخت نفرت ہے۔ میں ہر حال میں سچ بولتا ہوں اور ویسے ہی دوسروں سے بھی سچ ہی سننے کی امید رہتی ہے انصاف ہمیں ہر حال میں پسند ہے بھلے ہی اس انصاف کی راہ میں ہمارا یا ہمارے اپنوں کا ہی نقصان کیوں نہ ہو۔ شاید اسی وجہ سے ہمارے دشمنوں کی کمی نہیں ہے۔ دوستوں کی بھی کمی نہیں ہے لیکن کچھ کو چھوڑ کر سب کے سب ایسے ہیں کہ سامنے کچھ اور بولتے ہیں اور پیچھے میں کچھ اور کرتے ہیں۔ مجھ سے دشمنی نکالنے والوں میں زیادہ وہی ہیں جو ہمارے خاص اپنے ہیں۔ یہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ ایسا کرتے رہتے ہیں جس سے کہ میں جہاں رہتا ہوں وہاں سے بھگا دیا جاؤں اور نوکری سے نکال دیا جاؤں جب کہ میں اپنی ذات سے کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا ہوں اپنے کام سے کام رکھتا ہوں حالانکہ مجھے نہیں لگتا کہ یہ کبھی کامیاب ہو سکیں گے لیکن پھر بھی چونکہ دوسرے کے روم میں رہتا ہوں تو ڈر کہیں نہ کہیں لگا ہی رہتا ہے جو میری پریشانی کا باعث بنا رہتا ہے۔ غلط الزام سے وقتی طور پر پریشانی ہو ہی جاتی ہے بھلے ہی کچھ ثابت نہ ہو اور ڈر کی وجہ بھی یقینی ہے کہ کبھی خدانخواستہ ایسا کچھ ہو جائے تو کہاں جاؤں گا اس لئے ہمیشہ ڈر لگا رہتا ہے۔ ہم سے جلنے والوں میں زیادہ تر وہی لوگ ہیں جو ہمارے اپنے ہیں۔ جس کسی پر بھروسہ کرتا ہوں وہ دھوکہ دے جاتا ہے اسی وجہ سے کبھی کبھی اپنے آپ سے بھی نفرت ہونے لگتی ہے۔ انہی دوستوں میں سے ایک نے میری نوکری تک چھڑانے کی کوشش کر چکے ہیں لیکن اللہ کے فضل سے کامیاب نہیں ہو سکے لیکن ڈر لگا رہتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کبھی میرا باس ان کی باتوں پر یقین کر لیں تو میں نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا۔ یہ لوگ ہمیشہ ہمیں نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہماری بھی ایک خرابی یہ ہے کہ ہمیں غلط باتوں پر بہت تیز غصہ آتا ہے جسے میں کنٹرول نہیں کر پاتا ہوں اور غلطی کرنے والوں کو تو قطعی نہیں معاف کرتا ہوں چاہے وہ غلطی خود مجھ سے ہی کیوں نہ ہو۔ مہربانی کر کے ان سب پریشانیوں سے نجات دلائیے۔ کوئی نسخہ بتا دیں جس سے مجھے غصہ نہ آئے یا پھر کم ہو جائے۔ مجھے کیا کرنا چاہئے کہ ان سارے دشمنوں کی زبان بند ہو جائے اور میں چین سے روزی روٹی کما سکوں۔ خدا آپ کو اس کا اجر دے (آمین) خط ذرا لمبی ہو گیا معذرت چاہوں گا۔

جواب

آپ نے اپنے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اگر وہ صحیح ہے تو پھر آپ ایک قابل قدر انسان ہیں۔ اس دور میں کسی بھی انسان کا سچائی کو پسند کرنا اور جھوٹ سے نفرت کرنا بہت بڑی نعمت ہے۔ حالانکہ اس وقت امت کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ جھوٹ بولتی ہے اور جھوٹ ہی کو پسند کرتی ہے۔ اس امت میں ایسے حضرات کی بھی کمی نہیں ہے کہ جو سچ بولتے تو ہیں لیکن سچ کو برداشت نہیں کرتے جب کہ سچ بولنا ایک اختیاری چیز ہے یہ کبھی کبھی عادت پڑنے کی وجہ سے بھی بولا جاتا ہے اور سچ سننا غیر اختیاری چیز ہے اسی وجہ سے اس سچ کو کڑوا مانا جاتا ہے جو اچانک اور دفعتاً کانوں میں پڑ جائے لیکن قابل قدر ہیں اللہ کے وہ بندے جو سچ بولتے بھی ہیں اور سچ سنتے بھی ہیں خواہ وہ سچ ان کے کسی منشاء اور کسی مقصد کے خلاف کیوں نہ ہو۔ ایسے لوگوں کا شمار "صادقون" میں ہوتا ہے اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ زندگی گزارو۔

جھوٹ نے مسلم معاشرہ کو بہت تباہ کیا ہے۔ جھوٹ بولتے بولتے ہم مسلمان اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ جھوٹ بولنا ہماری ضرورت بن چکا ہے۔ سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ ماں باپ اپنے بچوں سے جھوٹ بول رہے ہیں، بچے ماں باپ کو از راہ جھوٹ رگڑہ دے رہے ہیں شوہر بیوی سے جھوٹ بولتا ہے اور بیوی شوہر سے جھوٹ بولتی ہے۔ کاروبار کا بھی حال یہ ہے کہ دکاندار اپنے مال کی جھوٹی تعریفیں کرتا ہے اور اس کی قیمت بڑھا کر بتاتا ہے جو ایک طرح کا جھوٹ ہے اور گراہک دکاندار سے جھوٹ بول کر یہ کہتا ہے کہ اسی طرح کی چیز فلاں دکان پر بہت کم داموں میں مل رہی ہے یہ بھی جھوٹ ہی ہوتا ہے۔ اس جھوٹ نے مسلم معاشرہ کو سب سے بڑا نقصان پہنچایا ہے کہ سچائی کی قدر و قیمت ختم ہو گئی اور سچے لوگ تماشہ بن کر رہ گئے۔ آپ یقین کریں کہ پہلے ایک جھوٹ سے فتنہ و فساد پھیل جاتا تھا اب صرف ایک سچ سے فتنہ پھیل جاتا ہے اور سو جھوٹوں کے درمیان ایک سچ

بولنے والا انسان بکو بن کر رہ جاتا ہے اسے سچ بول کر شرمندگی بھی اٹھانی پڑتی ہے اور کبھی کبھی اپنے کپڑے بھی پھڑوانے پڑتے ہیں اور آج کی دنیا کا نیا فلسفہ تو یہ ہے کہ جھوٹ کو اتنی مرتبہ بولو کہ لوگ اس جھوٹ کو سچ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں اور اس پر ایمان لے آئیں۔ اب دیکھ لیجئے کہ دنیا کی بڑی طاقتوں کا بھی حال یہ ہے کہ وہ جھوٹ کو اس طرح پیش کر رہے ہیں کہ اس پر سچ کا شبہ ہونے لگا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں کسی ایک فرد کا یا معاشرے کے متعدد افراد کا سچ بولنا سچ کو پسند کرنا اور سچ پر قائم رہنا بہت بڑی نعمت ہے اور یہ اللہ کا فضل خصوصی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس امت کو پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا تھا کہ مومن زنا کر سکتا ہے لیکن جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اس قول مبارک کے باوجود اس امت کا ہر دوسرا آدمی جھوٹ بول رہا ہے اور کذب بیانی میں مگن نظر آتا ہے۔ زنا بے شک ایک قبیح گناہ ہے اور اس کے مضر اثرات سے بھی معاشرہ تباہ ہوتا ہے لیکن زنا دن میں کئی بار نہیں ہو سکتا اور زنا کے لئے دوسرے فریق کی بھی ضرورت پڑتی ہے اور موقعے کی بھی۔ اس لئے زنا موجودہ فتنوں کے دور میں بھی آسان ہونے کے باوجود بہت زیادہ آسان بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص زنا کرنے کا عادی ہو جائے تو بھی وہ ایک دم زنا نہیں کر سکتا کچھ نہ کچھ سبیل اسے اس برے کام کے لئے نکالنی پڑے گی لیکن اگر کسی مسلمان کو جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جائے تو یہ جھوٹ اس کے لئے حد سے زیادہ آسان ہوگا صرف اسے وقت بے وقت اپنی زبان ہلانی ہے۔ جھوٹ بولنے کے لئے نہ کسی فریق کی مدد کی ضرورت ہے نہ موقعہ محل کی۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو لوگ جھوٹ پر جری ہو جاتے ہیں وہ بے دریغ مسجد میں بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لئے جھوٹ کی قباحتیں زنا سے زیادہ قیامت خیز ثابت ہوتی ہیں اور پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک صوفی صد درست ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو ہمیشہ سچ پر قائم رکھے اور آپ جھوٹ سے اسی طرح دور رہیں۔

اب رہی یہ بات کہ آپ کے لوگ دشمن ہیں اور آپ سے دشمنی نکالتے ہیں تو بھائی یہی تو سچ بولنے کا انعام ہے۔ جو سچ بولے گا اس کو مکافات عمل سے بہرہ ور ہونا پڑے گا۔ سچ بولنے والوں کو آج بالوشاہیاں نہیں کھلائی جا سکتیں ان پر پتھر اچھالے جاتے ہیں۔ اس سنگریزی کو آپ سزا نہ سمجھیں یہ تو ایک طرح کا انعام ہے اور یہ انعام ہی تو یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ یقیناً سچے ہیں اور سچ کو پسند کر رہے ہیں۔ جس دن آپ جھوٹوں کی ہاں میں ہاں ملانے لگیں گے اس دن آپ کو بھی دوسرے جھوٹوں کی طرح ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا، سلامیاں بھی پیش ہوں گی۔ آج کے دور میں نیکی کرنے والوں کے ساتھ اور سچائی پسند کرنے والوں کے ساتھ یہی ہو رہا ہے لیکن قابل مبارکباد ہیں وہ لوگ جو نیکی کے بدلے میں برائی پا کر بھی نیکی سے منحرف نہیں ہوتے اور سچ کی سزائیں پا کر بھی سچ بولنے سے باز نہیں آتے۔

ہم آپ سے بھی امید کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کی دشمنی سے ڈر کر نہ صراط مستقیم سے اِدھر اُدھر ہوں گے نہ جھوٹ کو اپنے سینے سے لگانے کے لئے تیار ہوں گے۔ آپ اس کی بھی پرواہ نہ کریں کہ لوگ آپ کے سامنے کچھ کہتے ہیں اور پیچھے کچھ۔ دنیا کے تمام غیر معیاری لوگوں کا یہی شیوہ ہے ان کی دو زبانیں ہوتی ہیں ایک سامنے کی اور ایک پیٹھ پیچھے کی اور پیٹھ پیچھے کی برائی جسے غیبت کہتے ہیں اس دور کا فیشن ہے۔ اب اس فیشن کے بغیر زندگی گزارنا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ پہلے یہ مرض عورتوں میں زیادہ تھا اب اس مرض میں مرد لوگ زیادہ مبتلا ہیں اور غیبت کو معمولی سا گناہ سمجھ کر پوری طرح اس سے بغل گیر ہو رہے ہیں حالانکہ غیبت بہت بڑا گناہ ہے یہ کسی انسان کا گوشت کھانے کے برابر ہے۔

تہمت کفر و شرک کے بعد ایک بڑا جرم ہے۔ جو لوگ دوسروں پر الزام تراشی کرتے ہیں اور اچھے لوگوں پر بہتان لگاتے ہیں وہ اچھے نہیں ہوتے اور ایسے لوگوں کو اللہ کی طرف سے سخت عذاب کی وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ ایسے لوگوں کی نازیبا حرکات پر آپ صبر کریں اور نظر انداز کرنے کی پالیسی کو اپنائیں اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔ ایسے لوگوں سے الجھنا یا ان سے نفرت کرنا یا ان کی برائی کا جواب برائی سے دینا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔

آج کے دور میں یہ بات بھی ثابت ہو گئی ہے کہ سازشیں اپنے ہی لوگ کرتے ہیں۔ بغض وحسد کا بھی وہی لوگ شکار رہتے ہیں جنہیں رشتے دار کہا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب رشتوں کی اہمیت اور معنویت ختم ہوتی جا رہی ہے جو جتنا قریبی رشتے دار ہوتا ہے وہ اتنا ہی بڑا خنجر لے کر سامنے آ جاتا ہے اور یہ سب اس لئے ہو رہا ہے کہ ہر انسان غیر فطری زندگی گزار رہا ہے اور آخرت کے حساب وکتاب سے لاپرواہ ہے۔ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں وہ معمولی درجے کی غلطی کر کے بھی ایک رات بستر پر نہیں لیٹ سکتے اور جو لوگ خوف خدا سے بے نیاز ہیں وہ بڑے بڑے گناہ کرنے کے باوجود رات کو آرام سے سوتے ہیں۔ اللہ ہم سب مسلمانوں کو ایسی

بے حسی سے محفوظ رکھے۔ جس میں مبتلا ہو کر انسان کے پاس نہ ایمان رہتا ہے نہ ضمیر۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ لوگوں کی غلطیوں کو معاف نہیں کرتے۔ یہ صفت نہیں ہے، یہ برائی ہے۔ اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو لوگوں کو معاف کردیں اور ان کی غلطیوں سے درگزر کریں اسی میں اپنی اور معاشرے کی بھلائی ہے۔ قرآن حکیم میں اچھے مسلمانوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ غصہ کو پی لیتے ہیں اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں ہمیں ایسا ہی ہونا چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اگر ہم اللہ کے بندوں کی خطائیں معاف کرینگے تو ایک دن اللہ ہماری خطائیں معاف کرے گا۔ جہاں تک اپنی غلطی کو پکڑنے کا معاملہ ہے تو یہ اچھی بات ہے، غلطی ہوجانے پر اپنے نفس کو بڑی سے بڑی سزا دینی چاہئے لیکن دوسروں کی غلطیوں کو پکڑ کر بیٹھ جانا شاید درست نہیں ہے۔ روزانہ سو مرتبہ آپ تیسرے کلمہ کا ورد کیا کریں۔ اس ورد کی پابندی سے آپ کے مزاج میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوگی اور آپ کے اندر معاف کردینے کی صلاحیتیں اُبھریں گی۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کی خوبیوں میں اضافہ کرے اور آپ کی خرابیوں سے آپ کو نجات دے۔ (آمین)

اسباب پر نظر رکھیں

سوال از: محمد صابر حسین ______ مظفر پور (بہار)

بخدمت شریف جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔

میں محمد صابر حسین آپ کی جاری کیا ہوا طلسماتی دنیا دیوبند پڑھ کر بہت خوشی ملی۔ زندگی میں آگے بڑھنے کا ایک راستہ ملا۔ میں آپ کا اپنے دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے مسلمان بھائیوں کے لئے اسلام کی روشنی میں اتنی اچھی کتاب نکالی۔ مجھے یہ کتاب آج پڑھنے کا پہلا موقعہ ملا۔ کیا بتاؤں حضرت میں اپنی زندگی سے بہت اوب گیا ہوں تنگ آگیا۔ میری غریبی مجھے علم حاصل کرنے سے محروم کردیا ہے۔ میری فیملی بہت بڑی ہے اور میرے گھر کے لوگ جاہل ہیں اس لئے گھر میں پیسوں کی بہت دقت ہے میں اپنی غریبی کو کس طرح دین اور اسلام کی روشنی میں رہ کر دور کرنا چاہتا ہوں کیونکہ POVERTY انسان کو جانو DISHONEST اور بہت BAD بنادیتا ہے۔ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ایک ایسا راستہ دکھادیں، ایک ایسا عمل بتادیں جس سے میں اس دنیا اور آخرت میں بھی کامیاب ہوجاؤں۔ آج انسان اپنی THINKING POWER (BRAIN) سے زمین سے چاند تک پہنچ گیا ہے۔ ہواؤں میں اُڑ رہا ہے۔ ہر مشکل کام کو آسان کر رہا ہے، کئی دنوں کا کام چند منٹوں میں کر رہا ہے میں 10+2 (9.sc.) میں پڑھتا ہوں اور SCIENCE میں BELIEB کرتا ہوں۔ لیکن مجھے اپنے دین اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا پر بہت یقین ہے اس لئے میں ایک دوسرا راستہ اختیار کر اس دنیا کی ساری MYSTERY کو جاننا چاہتا ہوں اور اس راستے پر چل کر اپنی POVERTY ختم کر اس دنیا اور آخرت میں کامیاب اور اونچا مقام حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے ایک ایسا راستہ یا عمل بتادیں جس سے میں اپنی GOAL کامیاب ہوجاؤں۔ اس کے لئے میں آپ کا زندگی بھر شکر گزار رہوں گا۔ اگر آپ چاہیں تو مجھے اپنے پاس بلاسکتے ہیں میں اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے سب کچھ چھوڑ سکتا ہوں۔

جواب

دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونے کے چند اصول ہیں ان میں سے بنیادی اصول یہ ہے کہ انسان اپنی جدوجہد کو جاری رکھے اور عبادت وریاضت سے بھی غفلت نہ برتے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ دنیا حاصل کرنے کے لئے اس طرح جدوجہد کرو جیسے ہمیشہ دنیا میں رہیں گے اور آخرت کے انعامات حاصل کرنے کے لئے اس طرح عبادت کرو کہ جیسے کل ہی مرجاؤ گے۔ یہ دنیا دارالاسباب ہے اور اس دارالاسباب میں وہی شخص اپنے دنیاوی مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے جو اللہ کے پیدا کردہ اسباب کا احترام کرے اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسباب اور تدابیر اختیار کرتے ہوئے محنت اور جدوجہد کرتا رہے اور آخرت کی نعمتیں اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایک صاحب ایمان کو فرائض کی ادائیگی بروقت کرنی چاہئے اس کے علاوہ ہر اس ذمہ داری کو ادا کرنی چاہئے جو ازراہ دین اس پر عائد کی گئی ہے۔ اچھا مسلمان وہی کہلاتا ہے جو اللہ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ بندوں کے حقوق بھی کماحقہٗ ادا کرے۔ عبادت ضروری ہے عبادت کے بغیر مسلمان، مسلمان نہیں۔ لیکن عبادت کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کو اچھا بیٹا، اچھا باپ، اچھا شوہر، اچھا سسر، اچھا دوست اچھا شہری اور اچھا پڑوسی بن کر زندگی گزارنی چاہئے۔ جو لوگ عبادت کا خیال کرتے ہیں لیکن خود کو اچھا انسان بنانے کی کوشش نہیں کرتے وہ اپنی عبادت کو بھی رسوا کرنے کے ذمہ دار ٹھہرائے جاتے ہیں۔ جب کوئی نمازی

جھوٹی گواہی دیتا ہے تو اس کی نماز بھی بدنام ہوتی ہے جب کہ نماز تو ایک ایسا عمل ہے جو انسان کو برائیوں سے روکتی ہے بشرطیکہ وہ نماز ہو اور بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو۔ اگر آپ دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں تو بروقت نماز ادا کریں۔ ہر فرض نماز کے بعد "یَا سَلَامُ" ۱۳۱ مرتبہ پڑھیں۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں اور رفتہ رفتہ اپنے اخلاق درست کریں۔ دوسروں کی دل شکنی سے بچیں۔ اللہ کے سب بندوں کا خواہ وہ کسی مذہب اور کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں احترام کریں اور خود کو سب انسانوں سے زیادہ حقیر سمجھیں۔

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانا خاک میں مل کر گل وگلزار ہوتا ہے

کرنی کرتوت کے اثرات

سوال از: رؤف بیگ ــــــــــــــ برہانپور۔

میں آپ کے رسالہ کا مطالعہ کرتا ہوں لیکن خط پہلی بار لکھ رہا ہوں۔ آپ کا یہ روحانی ڈاک تو کسی تحفے سے کم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی عمر دراز کرے تاکہ آپ اسی طرح دینی خدمات انجام دیتے ہیں۔ دراصل میں اپنے بارے میں پوری معلومات چاہتا ہوں میرے دل کی کیفیت یہ ہے کہ مجھے گھر میں ہمیشہ خوف اور دہشت رہتی ہے اور باہر بھی رہتی ہے میں دن بھر گھر نہیں آتا ہمیشہ باہر رہتا ہوں۔ رات میں سب سوجاتے ہیں تب میں گھر پر آتا ہوں رات میں نیند بھی ٹھیک سے نہیں آتی۔ دماغ میں چڑچڑاپن رہتا ہے۔ دشمنوں کا خوف ہمیشہ رہتا ہے۔ میرے دو بھائی ہیں دونوں کی شادی ہو چکی ہے۔ ان سے مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے اللہ کا کرم ہے بس مجھے آپ کوئی علاج یا عمل بتائیں یا قرآنی آیت بتائیں جس سے مجھے سکون ملے۔ ہاتھ پیر میں درد رہتا ہے بس کسی بھی طرح سے دل و دماغ میں مجھے سکون نہیں ہے۔ مجھے خط کے ذریعہ علاج بتائیں تو آپکی بہت مہربانی ہوگی۔ میرا نام رؤف بیگ ہے والدہ کا نام ارشاد بی ہے۔

مجھے بیماری ہے یا کوئی اثرات ہے یا مجھے کسی نے کچھ جادو کیا ہے۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اپنی والدہ سے میں بہت محبت کرتا ہوں۔ میری والدہ بھی کہتی ہے کہ تو دن بھر کہاں رہتا ہے میں بہانے کرتا رہتا ہوں اور یہ بیماری مجھے ۱۰ یا ۱۲ سال سے ہوئی ہے۔

جواب

یہ بیماری تو عجیب بیماری ہے کہ آپ کا دل گھر میں نہیں لگتا۔ اس لئے آپ زیادہ تر گھر سے باہر رہتے ہیں اور رات کو اپنے گھر میں داخل ہوتے ہیں جب سب اہل خانہ سو جاتے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ کو اپنے بھائیوں سے بھی کوئی شکایت نہیں ہے۔ گویا کہ آپ کو ان پر یہ شبہ بھی نہیں ہے کہ وہ آپ کا گھر میں آنا پسند نہ کرتے ہوں۔

آپ نے اپنی بھاوجوں کے بارے میں بھی کچھ نہیں لکھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ان سے بھی کوئی شکایت نہیں ہے پھر جو کچھ بھی ہے وہ آپ کی نفسیاتی بیماری ہے یا پھر آپ کے ان دوستوں کی کرم فرمائی ہے جو بظاہر آپ کے خیر خواہ ہوں گے اور درحقیقت آپ کے بدخواہ۔ آج کل کرنی کرتوت کے جو بھی معاملے سامنے آرہے ہیں وہ یا تو اقارب کی طرف سے ہوتے ہیں یا پھر احباب کی طرف سے۔

آپ روزانہ صبح کی نماز کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھا کریں اور عشاء کی نماز کے بعد ۴۵۰ مرتبہ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ آپ کو کرنی کرتوت کے اثرات سے نجات ملے گی۔ ہر فرض نماز کے بعد اگر آپ معوذتین سات مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیا کریں تو افضل ہوگا۔ ان وظائف پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ گھر میں دل لگانے کی کوشش کریں اور اللہ سے دعا بھی کریں کہ وہ آپ کو اثرات سے نجات دے تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت آپ اپنی ماں کے ساتھ گزار سکیں۔

یاد رکھیں جسے ماں کا آنچل میسر ہے اسے دنیا کی ہر دولت میسر ہے۔ ماں کی دعاؤں سے بڑا کوئی وظیفہ نہیں کوئی تعویذ نہیں۔ ماں کی دعائیں زیادہ سے زیادہ اپنے دامن حیات میں سمیٹ لیجئے۔

بیوی پر شک

سوال از: ولی ــــــــــــــ گجرات۔

حضرت میں طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ ایک پریشانی ہے شرم بھی محسوس کرتا ہوں۔ میں تاجر ہوں میرا کاروبار اکثر فون پر ہوتا ہے۔ فون ایک ضروری شئے ہوگئی ہے۔ میری بیوی اکثر غیر مردوں سے فون پر بات کرتی رہتی ہے۔ میری غیر حاضری میں۔ جب میں اچانک آتا ہوں فون فوراً رکھ دیتی ہے۔ میرے چھوٹے چھ بچے ہیں مجھے بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے۔ میں کبھی غصہ سے باز پرس کرتا ہوں، زہر کھانے کو کہتی ہے۔ میں بہت پریشان ہوں مجھ سے اولاد سے خوب محبت کرتی ہے وہ کس سے بات کرتی ہے کبھی نہیں بتاتی ہے برائے کرم کوئی علاج روحانی

بتائیں۔ سانپ بھی مرجائے لاٹھی بھی نہ ٹوٹے ۔ بڑی امید سے خط لکھا ہوں۔

جواب

جب تک آپ کو یہ یقین نہ ہوجائے کہ آپ کی بیوی کسی غیر مرد سے باتیں کرتی ہے تب تک اس پر اور اس کے کردار پر شک نہ کریں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل فون اور موبائل نے بہت سے فتنے کھڑے کردیئے ہیں اور ٹیلی فون اور موبائل پر باقاعدہ عشق بازی کے سلسلے چل رہے ہیں لیکن کسی ایسی بیوی پر محض فون پر باتیں کرنے کی وجہ سے شک کرنا جو ۶ بچوں کی ماں بھی ہے شاید غلط ہے۔آپ کو حق ہے کہ آپ اپنی بیوی کی بہت دیکھ ریکھ رکھیں اور کسی درجے میں تجسس بھی کریں۔ جب تک کوئی بات پایۂ ثبوت کو نہ پہنچ جائے خواہ مخواہ اس پر انگلی نہ اٹھائیں نہ اسے شرمندہ کریں۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ عورت کی کوئی غلطی بھی نہیں ہوتی اس پر شک کرکے اور اس پر انگلیاں اٹھا کر اس کو ضد دلاتے ہیں اور پھر ناقص العقل ہونے کی وجہ سے عورت خواہ مخواہ بھی بھٹک جاتی ہے۔آپ نے پوری بات نہیں لکھی ہے غالباً جب آپ اس پر روک ٹوک کرتے ہونگے تو وہ بھی غصے میں آکر زہر کھانے کی باتیں کرتی ہوگی۔ ہمارے خیال میں اس پر پابندیاں لگانے کے بجائے آپ اپنی سوجھ بوجھ سے یہ اندازہ لگائیں کہ وہ فون کسے کرتی ہے۔اگر آپ کے گھر میں ایسا فون لگا ہوا ہو جس میں نمبر محفوظ ہوجاتے ہیں تو یہ اندازہ کرنا کہ آپ کی بیوی کسے فون کررہی ہے اور اس کے پاس کس کس کے فون آرہے ہیں مشکل نہیں ہے۔اگر آپ کی بیوی کا پچھلا کردار صاف ستھرا ہے تو اس پر خواہ مخواہ شک کرکے اس کو اس کی نظروں میں گرانے کی غلطی نہ کریں۔

آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ آپ سے اور اولاد سے خوب محبت کرتی ہے اگر اس کا تعلق کسی اور سے شروع ہوجائے تو پھر آپ سے محبت میں کمی آئے ،اگر اس میں کوئی کمی نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ محفوظ ہے تاہم آپ سنجیدگی اور صبر وضبط کے ساتھ تحقیق کرتے رہیں لیکن ثبوت سے پہلے اپنی زبان نہ کھولیں ورنہ آپ کا ازدواجی سکون غارت ہوجائے گا اور آپ دونوں کے درمیان لااعتباری قائم ہوجائے گی اور لااعتباری ازدواجی زندگی کے حق میں زہر قاتل ہے۔

دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کی آبرو کو محفوظ رکھے اور آپ کی بیوی کو آپ کا وفادار بنائے رکھے۔(آمین)

عقیدے کا کچاپن

سوال از: ندیم ________ گجرات۔

ہمارے یہاں ایک استاد صاحب کہتے ہیں کہ آدمی دعائیں کرتا ہے کوشش کرتا ہے، سارے وسائل استعمال کرتا ہے کام نہیں بنتا تو وہ عامل سے تعویذ لیتا ہے اتفاقاً کام بن جاتا ہے تو اس کا پورا یقین اللہ سے ہٹ کر تعویذ پر آجاتا ہے کہ یہ کام تعویذ سے ہی ہوا اس طرح عقیدہ متاثر ہوتا ہے۔پھر کہتے ہیں اسی طرح آدمی بیمار ہے دعا کرتا ہے،تعویذ لیتا ہے فائدہ نہیں ہوتا تو دوائی لیتا ہے وہ ٹھیک ہوجاتا ہے تو اس کا یقین خدا سے ہٹ کر دوا پر آجاتا ہے کیا جواب دیا جائے۔؟اسی طرح بعض عاملین کہتے ہیں جاؤ یہ تعویذ لے جاؤ کام بن جائے گا یہ دعویٰ خدائی نہیں ہے؟

جواب

اس دنیا میں جو بھی ہوتا ہے وہ حق تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے۔چمن میں بہاریں ان ہی کی مرضی سے آتی ہیں اور چمن میں خزائیں بھی حق تعالیٰ کی مرضی سے آتی ہیں۔انسان جب بیمار ہوتا ہے تب بھی اسی کی مرضی سے ہوتا ہے اور جب وہ تندرستی سے بہرہ ور ہوجاتا ہے تب بھی اسی کی مرضی کا دخل ہوتا ہے۔دوا، دعا اور تعویذ سب اسباب کا درجہ رکھتے ہیں لیکن کسی بھی بیمار کو شفا جب ہی نصیب ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے۔چنانچہ کتنے ہی بیمار دوائیں کھانے کے باوجود بیمار کے بیمار رہتے ہیں اور کتنے ہی لوگوں کے گلوں میں تعویذ لٹکے رہتے ہیں لیکن پھر بھی امراض ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ کیونکہ اللہ کی مرضی نہیں ہوتی۔

جو لوگ پختہ عقیدے کے ہوتے ہیں وہ کبھی یہ خیال دل میں نہیں لاتے کہ ان کو فائدہ دوا سے یا محض تعویذ سے ہورہا ہے بلکہ ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے فضل وکرم کی بنا پر وہ بیماریوں سے نجات پارہے ہیں۔ صاحب عقل اور صاحب عقیدہ لوگ دوا استعمال کرتے وقت ''اللّٰہُ شافی'' اسی لئے کہتے ہیں کہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ دوا کا استعمال محض ایک سبب ہے اور شفاء اللہ کے حکم کی پابند ہے۔لیکن جن لوگوں کا عقیدہ خام ہوتا ہے وہ کسی بھی ظاہری چیز پر خواہ وہ دوا ہو یا تعویذ، ایمان لے آتے ہیں اور بد عقیدگی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

اس دنیا میں تمام تر اسباب کو اختیار کرنے کے بعد مفید نتائج جب ہی برآمد ہوتے ہیں جب اللہ کی مرضی شامل حال ہوتی ہے۔اگر ان کی مرضی شامل حال نہ ہو تو گاڑیاں منزل تک نہیں پہنچتیں بلکہ راستے میں

خراب ہوجاتی ہیں اور دوائیں ٹھیک کرنے کے بجائے انسان کو الٹا نقصان پہنچانا شروع کردیتی ہیں۔

چراغ کا کام روشنی دینا ہوتا ہے لیکن گھر کے چراغوں ہی سے گھروں میں آگ بھی لگ جاتی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی گھر کو جلانے کی ہو۔ ہمارے خیال میں ہر انسان کو اپنا عقیدہ مضبوط کرنا چاہئے۔ خواہ مخواہ کی باتوں میں الجھنے سے نہ اپنا بھلا ہوسکتا ہے نہ دوسروں کا اور نہ اس طرح کی باتوں سے عوام کو کوئی فائدہ ہے۔

یہ صرف وہم ہے

سوال از: ترنم النساء ـــــــــــ بھنڈارہ۔

میرا نام ترنم النساء ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۹۸۵ء ۴ر مارچ بروز پیر ہے۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ میرا اسم اعظم کیا ہوگا۔ میرے نام کا کونسا عدد ہوگا، لکی نمبر اور کونسی تاریخ میرے لئے بہتر ہوگی۔

میری پریشانی جو ہے وہ بہت بڑی ہے میں بہت پریشان ہوں جو عبادت کرنے میں خلل پیدا کرتی ہے۔

پریشانی یہ ہے کہ جب بھی میں نماز کے لئے بیٹھتی ہوں تو میرا ذہن اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے میں لاکھ کوشش کرتی ہوں کہ میرا ذہن پورا نماز میں لگا رہے لیکن ایسا نہیں ہو پاتا۔ پھر جب میں نماز ادا کررہی ہوتی ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں نے نماز میں آیات نہیں پڑھی چھوڑ دی۔ پھر میں دوبارہ نیت کرتی ہوں پھر ویسا ہی لگتا ہے اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں نے جو عبادت کی وہ بالکل دل سے نہیں کی اور میری پوری نماز غلط ہوگئی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے اس خط کو طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ اس خط کو میں نے پہلی بار لکھ کر پوسٹ کیا ہے۔ مجھے لگا کہ آپ ہی وہ ہستی ہیں جو مجھے اس پریشانی سے نجات دلائیں گے اور جب بھی میں نماز کے لئے یا قرآن شریف پڑھنے بیٹھتی ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ مجھے پیشاب بہت زور کا آگیا ہے۔ میں دوبارہ نماز کی نیت توڑ کر پیشاب کو جاتی ہوں پھر تازہ وضو بنا کر پھر نماز پڑھنے بیٹھتی ہوں لیکن پھر ویسا ہی ہوتا ہے۔ کبھی ایسا لگتا ہے کہ پیشاب ہوجائے گا۔ نماز پڑھنے میں اور میں بہت جلدی جلدی نماز ادا کرتی ہوں۔ قرآن شریف بھی میں اس وجہ سے نہیں پڑھ رہی ہوں۔ آپ مجھے کوئی ایسا وظیفہ بھیج دیجئے جس سے میری یہ پریشانی وظیفہ پڑھنے سے دور ہوجائے۔ میں بھنڈارہ ضلع میں رہتی ہوں۔ آپ میرے اس خط کو ضرور ضرور "طلسماتی دنیا" کتاب میں شائع کریں۔

جواب

یہ صرف تمہارا وہم ہے اور وہم انسان کو الجھا کر رکھ دیتا ہے جہاں تک عبادت میں دل نہ لگنے کا معاملہ ہے تو اس سے عبادت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ تو قبول ہو ہی جاتی ہے کیونکہ رب العالمین کی شایان شان عبادت تو صرف نبیوں نے کی تھی یا پھر ان ولیوں نے کی تھی جو ہم تم سے بہت بلند کردار کے لوگ تھے۔ عامۃ المسلمین کا حال تو یہ ہے کہ ان کا جسم نماز میں ہوتا ہے اور دماغ اِدھر اُدھر بھٹک رہا ہوتا ہے لیکن رب العالمین پھر بھی مسلمانوں کی عبادت کو قبول کرلیتے ہیں اگر قبول نہ کرتے تو پھر انہیں عبادت کی توفیق دوبارہ کیوں ہوتی؟ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی توفیق اسی وقت ہوتی ہے جب پہلی نماز درجۂ قبولیت کو پہنچ گئی ہو۔ شریف دکاندار پھٹے پرانے نوٹوں کو بھی از راہ شرافت قبول کرلیتے ہیں پھر وہ خدا جو شرافت کا خالق ہے وہ اپنے بندوں کی کھوٹی اور ٹوٹی پھوٹی عبادت کو کیوں قبول نہ کرتا ہوگا؟ اور ہمارا تمہارا کام عبادت کرنا ہے قبول کرنا نہ کرنا ان کا کام ہے۔ ہم اس خیال سے کیوں الجھے رہیں کہ ہماری عبادت ناقص ہے یا کامل؟ رہی تمہاری اس وہم کی بات جو تمہارے دل میں وساوس پیدا کرتا ہے اور تمہارے خیالات کو بھٹکاتا ہے تو اس سے نجات پانے کے لئے تم روزانہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ سو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ کچھ دنوں میں وساوس سے اور خیالات بد سے نجات مل جائے گی۔ پیشاب کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر تم خواہ مخواہ یہ محسوس کروگی کہ پیشاب آرہا ہے تو پیشاب سچ مچ آنے لگے گا اس لئے پیشاب کے بارے میں سوچا نہ کرو کیونکہ ایک ہی نشست میں تم جتنی بار یہ سوچوگی کہ پیشاب آرہا ہے اتنی ہی بار تمہیں پیشاب کی حاجت محسوس ہوگی۔

ہمارے خیال میں شیطان تمہیں عبادت سے اور تلاوت قرآن وغیرہ سے روکتا ہے اور یہ تب ہی ہوتا ہے جب بندے پابندی کی عبادات بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوں۔ شیطان ہر کس و ناکس کے دل و دماغ پر حملہ نہیں کرتا یہ وہیں حملہ کرتا ہے جہاں اسے کوئی نیکی محسوس ہوتی ہے۔ ہمارے خیال میں اگر تم زیادہ محسوس کرنا بند کردو تو اس میں تمہاری عافیت ہے اور شیطان لعین کی شکست۔

ذاتی معلومات کے لئے

میرا نام محمد عرفان ہے۔ میرے والد کا نام محمد خلیل اور والدہ کا نام زیر النساء ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۷-۱۲-۲۰ ہے۔ بیوی کا نام عائشہ اور

ان کی ماں کا نام خدیجہ ہے اور ماں کے والد کا نام محمد مشتاق ہے میں آپ کے رسالے کا باقاعدگی سے ۱۹۹۰ء سے مطالعہ کرتا آرہا ہوں۔ آپ سے متعدد بار فون کے ذریعہ گفتگو بھی کی ہے اور الحمدللہ آپ کے مشوروں سے استفادہ بھی حاصل کیا ہے۔ میں اپنی اور اپنی بیوی کی ذاتی معلومات پوری تفصیل سے چاہتا ہوں۔ مجھے میری قسمت کا، دشمنی کا، ذاتی، روحانی فائدہ اور نقصان پہنچانے والے اعداد، اسم اعظم اور میری شخصیت اور قسمت پر کونسا عدد اثر انداز ہوں گے۔ کونسے حروف مبارک اور اہم ہیں، اسماء حسنیٰ میں کونسا ورد مناسب ہوگا، میرا ستارہ اور برج وغیرہ معلوم کرائیں۔

(نوٹ) بالخصوص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسے نام کا ورد میرے لئے بہترین ہوگا۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، ۲۴ ہیں۔ جب کہ آپ کا دشمن ایک اور ۸ ہے اور آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۳، ۴، ۹ ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے۔ آپ کا لکی عدد ۴ ہے۔ آپ کا اسم اعظم ''یَاعَزِیْزُ'' ہے۔ ۹۴ مرتبہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھا کریں۔ آپ کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ آپ کو انشاء اللہ پکھراج راس آئے گا۔ آپ کے لئے مبارک رنگ نیلا اور زرد ہے۔

آپ روزانہ عصر کے بعد ''سیدنا حکیم صلی اللہ علیہ وسلم'' ۷۸ مرتبہ پڑھا کریں۔ آپ کی بیوی کا مفرد عدد ۸ ہے۔ اور آپ دونوں کے مفرد اعداد میں ٹکراؤ ہے اس لئے ازدواجی زندگی میں نشیب وفراز کا اندیشہ ہے۔ آپ ہر سال ۴ کلو باجرہ جنگلی کبوتروں کو ڈالا کریں اور آپ دونوں صبح شام ۱۳۱ مرتبہ ''یَاسَلَامُ'' کا ورد بھی کیا کریں۔ اس ورد کی برکت سے آپ دونوں اعداد کے ٹکراؤ اور اس ٹکراؤ کے منفی اثرات سے انشاء اللہ محفوظ رہیں گے۔

سفلی عمل کا چکر

سوال از: پروین ——————— بھیونڈی۔

میں نے اس رسالے کو کافی پڑھ رکھا ہے اور وقت ضرورت اس رسالے سے میں پورا پورا فائدہ اٹھاتی ہوں لیکن میں اس رسالے میں پہلی بار لکھنے کی کوشش کر رہی ہوں اور مجھ کو نہایت آپ سے امید وابستہ ہے کہ آپ میرے مسئلے کو جاننے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ قریبی شمارے میں شائع کریں گے۔

میری خالہ کا نام شاہجہاں ہے۔ انہوں نے اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی جس کا نام شاہد ہے بھساول میں کی۔ سالن کی بیوی کا نام رومانجم ہے جب سے وہ شادی کر کے میری خالہ کے گھر یعنی اپنے سسرال آئی اس نے ہر طرح سے اپنے سب سسرال والے کو بہت زیادہ ہی حیران و پریشان کر رکھا ہے۔ شاہد صرف اس کے بولنے پر چلتا ہے یہاں تک کہ وہ خود اپنے ماں باپ کو گھر سے نکلنے کے در پر ہے۔ اور شاہد سعودی میں ہی کام کرتا ہے وہ جب بھی سعودی سے آتا ہے تو اس کی بیوی رومانجم تمام قیمتی اشیاء جتنے زیورات، نقد روپیہ وغیرہ سمیٹ کر اپنے میکے میں لے جا کر اپنے گھر والوں کو دے آتی ہے۔ حتیٰ کہ اپنے شوہر کے لئے بھی کچھ نہیں چھوڑتی۔ اب کی بار میرا بھائی جب واپس سعودی جانے لگا تو قرض لے کر گیا ہے اس عورت نے میرے خالہ خالو میں، بہت جھگڑا کروایا پھر اس نے تو اپنے شوہر کو اپنے پورے گھر والے سے بہت جھگڑا کروائی حتیٰ کہ شاہد اپنے بہنوں کو جان سے مارنے کی ٹھان لی۔ میرے خالہ خالو کافی پریشان حال ہے جب سے شادی ہوئی ہے گھر میں ہر طرح کی فکر وتشویش ہے حتیٰ کہ میرے خالو کو دل کا آپریشن کرانا پڑا اور میری خالہ کی ایسی حالت ہوگئی ہے کہ وہ خود سے جلد اٹھ بیٹھ نہیں پاتی ایک ایک جوڑ میں درد رہتا ہے۔ انگلیاں تک حرکت نہیں کر پاتی ہے۔ خالہ خالو بہت روتے رہتے ہیں گھر کی حالت کو دیکھ کر حالانکہ گھر میں ہر طرح کی فراوانی ہے۔ اکلوتی بہو ہے سسر بھی اس کو بہت مانتے تھے پورا گھر بھی اس کے ہاتھ میں تھا معلوم نہیں کیا چاہتی ہے۔ اب وہ اپنے میکے میں پھر سے جھگڑا وغیرہ کر کے چلی گئی۔ ایک دن میری خالہ کو شک ہوا تو وہ اس کے گھر میں جا کر اس کی الماری میں دو طرفی ہے بڑی جس کی لمبائی چوڑائی بہت زیادہ تھی تکیہ رکھے ہوئے دیکھی، تکیہ کے اوپر غلاف کے نیچے والے غلاف میں جو سفید رنگ کا چڑھا ہوا تھا اس پر خون سے بنا ہوا پتلا بنا ہوا تھا اور دونوں تکیے میں پورے میں اوپر نیچے خون کا دھبہ لگا ہوا تھا وہ تکیہ وہ خود بھی لگاتی اور شاہد اپنے شوہر کو بھی لگانے کے لئے دیتی تھی وہ جب بھی اپنے میکہ میں جاتی ہے تو دونوں تکیہ کو الماری میں رکھ کر جاتی تھی اور اس کے زیورات کے خالی ڈبے میں چاندی کی گول اور لمبائی شپ میں ایک تعویذ ملی جس میں پورے گھر والوں کا نام الٹا لکھا ہوا تھا۔ شادی کے وقت سے وہ اپنے گلے میں پہنے ہوئے تھی اب اس کو زیورات کے ڈبے میں رکھ دیا ہے۔ دن بھر میں تین بار وہ نہاتی ہے اور کپڑے بدلتی ہے۔ اب شاہد کو سعودی گئے تین ماہ ہو چکے ہیں جب وہ تھا تو دو ماہ انتہائی پریشانی میں گزرے۔ جب وہ سعودی سے آیا تھا تو اس کی سالی روزانہ گرم

گرم کھیر بنا کر اور کھانے کے لئے اس کے پاس بھیج دیتی تھی جب شاہد چلا گیا وہ اس کی بیوی میکے چلی گئی تھی جب اس کے کمرے سے تکیہ تعویذ ملے تو جب اس کو فون کر کے پوچھا گیا تو وہ بولی میں کچھ نہیں کرتی ہوں مجھ پر الزام لگایا جا رہا ہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ تم سب گھر دیکھ لینا تین دن کے اندر مر جاؤ گے بولتی ہے کہ اگر مجھ سے کچھ پوچھو گے تو سب لوگ مر جاؤ گے اور وہ اپنے میکے والوں کے ساتھ جس میں اس کی ماں بھی تھی سب کے ساتھ وہ میری خالہ خالو لوگ کو مارنے کے لئے آئی تھی۔ کافی بچاؤ کے بعد معاملہ ختم ہوا تھا۔ آپ سے نہایت عاجزی اور درخواست کرتی ہوں کہ آپ کوئی ایسا طریقہ وظیفہ ضرور بتلائیں تاکہ ان حالات سے نجات مل سکے۔ اگر آپ اس مسئلے کو اب کے رسالے میں جواب کے ساتھ شائع کریں تو میں آپ کی نہایت شکر گزار رہوں گی۔ میں انتہائی شدت سے منتظر رہوں گی، اللہ آپ کو بلند درجہ عطا فرمائے۔ آمین۔

جواب

جو کچھ آپ نے لکھا ہے اس کو پڑھ کر افسوس ہوا اور اندازہ ہوا کہ مسلم معاشرہ ابتری کی آخری حدوں کو پہنچ گیا ہے۔ ایک طرف اس امت کی بے کرداری اور اخلاقیات کا جھول خون کے آنسو رلاتا ہے اور ایک طرف یہ ازدواجی زندگی کی تباہ کاریاں اور یہ جادو ٹونے اور کرنی کرتوت کے چکر روح کو پراگندہ کرتے ہیں اور یہی حرکتیں دین اسلام کی رسوائی اور بدنامی کا باعث بنتی ہیں۔ اکثر گھروں میں بہوؤں کے ساتھ ناروا سلوک کا سلسلہ جاری ہے۔ نندیں، دیورانیاں اور جٹھانیاں مختلف طریقوں سے بہو کا ناک میں دم رکھتی ہیں اور ساس سسر بھی قیامتیں ڈھاتے ہیں اور حضرت شوہران گھروں میں صم بکم عمی بنے بیٹھے رہتے ہیں۔ بہت ہوشیار ہوتے ہیں اور ہوشیاری کے دعوے بھی کرتے ہیں لیکن اپنی بیوی کے معاملے میں بالکل احمق اور خبط الحواس ہو کر رہ جاتے ہیں لیکن بعض گھروں میں اس کے برعکس حالات ہیں وہاں بہو ستم ڈھاتی رہتی ہے اور اپنی سسرال والوں کا ناک میں دم کر رہی ہے۔ جیسا کہ آپ نے تحریر کیا ہے ایسے گھروں میں لڑکیاں یہ سمجھتی ہیں کہ شوہر ہماری پراپرٹی ہے اور اس پراپرٹی پر صرف ہمارا اختیار ہے۔ اس پراپرٹی سے کسی بھی طرح کا فائدہ اٹھانے کا کسی کو کوئی حق نہیں۔ چنانچہ جن لڑکیوں کی سوچ یہ ہوتی ہے وہ اپنے شوہر کی کمائی کو خود ہی ہڑپ لیتی ہیں اور اس کو یہ حق نہیں دیتیں کہ وہ اپنی کمائی کا حصہ اپنے والدین یا اپنے بہن بھائیوں پر خرچ کر سکے۔ اس طرح کی بہوئیں جہالت اور مفاد پرستی کا شکار ہوتی ہیں اور انہیں اپنے گھر سے غلط تربیت ملتی ہے اور اس غلط تربیت کی وجہ سے یہ عمر بھر خود بھی پریشان رہتی ہیں اور اپنی بے جا حرکات سے اپنی سسرال والوں کا بھی ناک میں دم رکھتی ہیں۔ ایسی لڑکیاں حقیقی خوشیوں سے ہمیشہ محروم رہتی ہیں۔ کیونکہ حقیقی خوشی ایک لڑکی کے لئے اسی میں ہے کہ اس کا مائکہ بھی اس سے خوش ہو اور اس کی سسرال والے بھی۔ اگر اس نے کسی طریقے سے سیاست سے، حسن تدبیر سے، چالاکی سے یا پھر جادو ٹونے سے اپنے شوہر کو اپنا غلام بنا بھی لیا تب بھی وہ دلی مسرتوں سے محروم رہے گی کیونکہ اپنے شوہر کو محض اپنا غلام بنا کر وہ اپنے شوہر کو اس کے ماں باپ سے بھی دور کر دے گی اور اس کے ان بہن بھائیوں سے بھی جو ہزاروں طرح کی امیدیں اور توقعات اپنے بھائی سے وابستہ رکھتے ہیں جب ان کی امیدیں پوری نہیں ہوتیں اور اپنے بھائی کے متعلق خواہشات اور مرادوں کا قتل عام ہوتا ہے تو ان کا دل دکھتا ہے، ان کی دل شکنی ہوتی ہے اور اس دل شکنی کی وجہ وہ بہو ہوتی ہے جو ہزاروں تمناؤں کے ساتھ دلہن بن کر اپنی سسرال میں آئی تھی، اور دل شکنی ایک دن رنگ لاتی ہے۔ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ یہی بہو یا تو شوہر کی نظروں سے گر جاتی ہے یا پھر کسی اور مشکل کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے۔ کیونکہ اسی دن میں تقریباً اپنی خطاؤں کی سزا انسان پاتا ہے اور اگر کسی وجہ سے بچ بھی جاتا ہے تو آخرت کی سزائیں اس کا انتظار کرتی ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہیکہ جن مسلمانوں کو سب سے زیادہ نظام قدرت پر یقین رکھنا چاہئے تھا وہ مسلمان خود نظام قدرت کی اہمیت کو نہیں سمجھتے اور وقت کی مار سے وہ بالکل غافل اور نابلد ہیں۔ ہم ایسے بہت سے گھرانوں سے واقف ہیں جہاں بہو پر کھلا ظلم ہوا اور کچھ ہی عرصے بعد اس گھر کی بیٹیاں جوتوں پٹیں۔ آج جو دوسرے کی بیٹی کو جلا رہا ہے یقین کر لیں ایک دن اس کی بیٹی بھی جلے گی اور وقت ان ماں باپ کو ضرور سزا دے گا جو دوسروں کی اولادوں کو نذر آتش کرتے ہیں اسی طرح اگر آج کوئی بہو اپنے شوہر کو اس کے ماں باپ اور اس کے بہن بھائیوں سے دور کرنے میں کامیاب ہو جائے گی تو اس کی زندگی میں یہ وقت ضرور آئے گا کہ اس کا بیٹا اسی طرح اس سے دور ہوگا جس طرح اس نے اپنے شوہر کو اس کے ماں باپ سے دور کیا۔

بے شک یہ دنیا دار العمل ہے، دار جزا نہیں ہے لیکن دنیا کے تجربات اور شواہدات یہ بتاتے ہیں کہ آخرت کی سزائیں تو اپنی جگہ ہیں اسی دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ انسانوں کا حساب کرتے رہتے ہیں اور برائی کرنے والوں کو اسی دنیا میں بھی سزائیں ملتی ہیں اور برابر مل رہی ہیں لیکن کیا کریں جب

امت مسلمہ کی اکثریت پر جمود طاری ہوگیا ہے اور ان کے دل و دماغ بالکل بے حس ہوکر رہ گئے ہیں تو حقائق ان کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں اور وہ دوسروں کو ستاتے ہوئے یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دن وہ خود بھی ستائے جائیں گے اور وقت ان کو ان کے گناہوں کی ضرور سزا دے گا۔

اصل میں خرابی یہ ہے کہ مسلمانوں کو سمجھانے والے زیادہ تر نماز روزے کی باتیں سمجھا رہے ہیں نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ مسجدیں نمازیوں سے بھر گئی ہیں اور عورتیں بھی نماز روزے اور وظائف وغیرہ کی پابند ہوگئی ہیں لیکن دین اسلام کی دوسری تعلیمات کا کوئی چرچا مسلم معاشرہ میں اس شدت کے ساتھ نہیں ہے اس لئے اکثر نمازیوں کا حال یہ ہے کہ وہ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی کے ساتھ دوسرے جرائم میں بری طرح ملوث ہیں۔ آج نمازیوں کے گھروں میں بہوؤں کے ساتھ ناروا سلوک کا سلسلہ جاری ہے، عدالت میں کھلم کھلا بے ایمانی ہو رہی ہے ایک دوسرے کے حقوق کھلے طور پر پامال ہو رہے ہیں اور ہر طرح کے ظلم و ستم اور قبیح قسم کے گناہوں کا سلسلہ ہر اس گھر میں موجود ہے جو گھر نماز روزے کا نہ صرف قائل بلکہ نماز روزے سے کبھی غافل ہونے کی غلطی نہیں کرتا۔ اس بارے میں ہمارے علماء نے بھی وہ کردار ادا نہیں کیا جو انہیں کرنا چاہئے تھا۔ اگر علماء اپنی ذمہ داریاں صحیح معنوں میں ادا کرتے تو آج مسلم معاشرے کا حال یہ نہ ہوتا۔

آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ افسوسناک ہے یقیناً شاہ جہاں کے گھر میں جادو ٹونے کی سفلی کارروائی بہت جچے تلے انداز سے ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے گھر کا ماحول گدلا ہوگیا ہے اور ان کا بیٹا بھی ان کے ہاتھوں سے تقریباً نکل گیا ہے۔ بیٹے کی واپسی ان کے وادیٔ دل میں بہت زیادہ آسان نہیں ہے اس کی آنکھوں سے پردے ہٹنے میں کچھ دیر لگے گی لیکن انشاء اللہ ایک دن وہ حقیقت شناس ہوکر اپنی ماں کے قدموں میں واپس آئے گا ورنہ عمر بھر پچھتائے گا۔

بیوی بھی اللہ کی بخشی ہوئی ہوتی ہے اور اللہ کے کلام کے ذریعہ ایجاب وقبول ہوتا ہے پھر اسی ایجاب وقبول کے احترام میں ایک شریف انسان تمام عمر ایک عورت کو نباہتا ہے لیکن بیوی کتنی بھی اچھی ہو وہ اگر چھوڑ کر چلی جائے تو دوسری اچھی بیوی ملنے کے امکانات ہوتے ہیں لیکن اگر انسان ماں سے اور اس کی ممتا سے محروم ہوجائے تو دوسری ماں کا ملنا اس دنیا میں دشوار ہے۔ شاہجہاں کے بیٹے کو چاہئے کہ وہ اپنی آنکھیں کھولے اپنی بیوی کے جائز اور ضروری حقوق پورے کرے وہ اس کا فرض بھی ہے لیکن بیوی کی غلام گیری میں اپنے ماں باپ اپنے بہن بھائیوں کو بالکل ہی نظر انداز کردینا حماقت بھی ہے گناہ بھی ہے اور ظلم بھی ہے۔

شاہجہاں سے کہدیں کہ وہ روزانہ چودہ سو مرتبہ "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ" گیارہ سو مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کریں اور اللہ سے دعا کریں کہ اللہ انہیں مصائب سے، مسائل سے اور جادو ٹونے کے اثرات سے نجات عطا کرے۔ انشاء اللہ چند ماہ میں وہ اپنے گھر کے احوال میں تبدیلی محسوس کریں گی اور اللہ نے چاہا تو ان کا لخت جگر ان کا مطیع اور فرماں بردار ہوکر ان کے قدموں میں آئے گا۔ شاہجہاں سے ہماری درخواست یہ بھی ہے کہ بہو کی غلطیاں اپنی جگہ لیکن انہیں بہو کی غلطیوں کا جواب غلطیوں سے نہ دینا چاہئے اگر وہ اپنی خطاؤں کو محسوس کرلے اور اس کے اندر کوئی سدھار آجائے تو اس کو اپنے بیٹے کی خاطر اور اللہ کی خاطر معاف کردینا چاہئے، معاف کردینے میں بڑائی بھی ہے اور اللہ کی خوشنودی بھی۔

ہم دعا کریں گے کہ آپ کی خالہ کو اللہ سکون دے، بیٹے کی اور بہو کی محبت عطا کرے اور ان کے گھر کے صحن میں محبت اور اپنائیت کے پھول کھلائے۔ (آمین) لوح نصرت کا ہدیہ ۱۵ سو روپے ہے۔ پندرہ سو روپے منی آرڈر سے روانہ کریں، لوح نصرت روانہ کردی جائے گی۔

بسم اللہ کی حاضرات اور حاضرات دستگیری

سوال از: محمد ـــــــــــــــ ممبئی۔

طلسماتی دنیا سے لاکھوں لوگ فیض حاصل کررہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو طاقت قوت صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

میرے ایک دوست عامل ہیں ان کی رہنمائی فرمایئے عین نوازش ہوگی۔ (۱) کیا بسم اللہ کی حاضرات بڑوں پر ممکن ہے اور بڑوں پر اگر چیک کئے تو کوئی رجعت کا خطرہ تو نہیں۔

(۲) مولانا حاضرات دستگیری حاضرات نمبر: ۹۲ کا نقش شائع نہیں ہوا۔ مولانا اسے نزدیکی شمارے میں شائع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو بلند مقام عطا فرمائیں۔

جواب

بسم اللہ کی حاضرات بڑوں پر بھی کھل جاتی ہے اور اگر عامل نے بنیادی ریاضتوں پر محنت کی ہو اور وہ اس لائن میں قدم بہ قدم آگے بڑھا ہو یعنی اس نے ایک دم حاضرات کے میدان میں چھلانگ نہ لگادی ہو اور اس کا کوئی مخلص اور باکمال رہنما بھی ہو تو رجعت اور انقلاب عمل کی کوئی وجہ

نہیں رجعت عام طور پر جب ہوتی ہے جب عامل بالکل اناڑی ہو اور بنیادی ریاضتوں سے اس کا کوئی سروکار نہ رہا ہو ایسا شخص جب حاضرات کے لئے لنگوٹ کس لیتا ہے تو کبھی کبھی کامیاب بھی ہو جاتا ہے لیکن زیادہ تر امکانات ناکامی کے ہوتے ہیں کیونکہ روحانی عملیات کے اسباب کی تکمیل کئے بغیر کسی بھی شخص کی کامیابی محض ایک اتفاق ہے اور محض اللہ کا فضل وکرم ہے۔ ورنہ اس لائن میں کامیابی اس کو ملتی ہے جو اپنے روحانی سفر کی شروعات فطری طور پر کرے اور آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر منزل مقصود کی طرف چلے۔ حاضرات دستگیری کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۹	۴۹۲	۴۹۶	۴۸۲
۴۹۵	۴۸۳	۴۸۸	۴۹۳
۴۸۴		۴۹۰	۴۸۷
۴۹۱	۴۸۶	۴۸۵	۴۹۷

اس حاضرات کو کھولنے کے لئے عامل کو چاہئے کہ ھیفذ ابرار اللطیف کو ایک سو ایک بار پڑھ کر معمول پر دم کریں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لیں۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کھل جائے گی۔ معمول سے کہہ دیں کہ وہ اس خانہ پر نظر رکھے جس میں سیاہی بھری ہوئی ہے اور حاضرات کی سیاہی چنبیلی کے تیل سے کاجل کی طرح تیار کی جاتی ہے۔

وبائی مرض سے حفاظت کے لئے

سوال از: عبدالرحمٰن ______ حیدرآباد۔

یہ خط یادداشت کے لئے لکھ رہا ہوں حضرت مولانا صاحب حیدرآباد اور دیگر شہروں میں وبائی بیماری کافی پھیلا ہوا ہے ہر انسان پریشان ہے ہر گھر میں کم از کم چار مریض بستر پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور غریب انسان تو دوا کے لئے بے چین ہے۔ کھانا، مکان کا کرایہ بھرے پھر یہ دوا کہاں سے کرواسکتا ہے آپ کی پیش گوئی صحیح نکلی اب میں ایک درخواست کرتا ہوں کہ اس بیماری کو دفع کرنے اور مریض کی راحت کے لئے رہنمائی فرمائے کہ شکریہ کا موقع دیں۔ غریب لاچار بیکس ومجبور کی دعائیں لیں۔

جواب

جب بھی کسی ملک یا کسی شہر یا بستی میں کوئی وبائی مرض پھیلے تو اس بستی کے لوگوں کو اپنے گھر میں یہ نقش لٹکا لینا چاہئے۔ اگر لٹکائیں تو کالے کپڑے میں پیک کرکے لٹکائیں ورنہ اس کو فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں کردیں۔ اگر بحمد اللہ مرض گھر میں داخل ہو چکا ہو تو پھر ایک نقش لٹکا دیں یا فریم میں لگا دیں اور ایک نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر اس کو بوتل میں ڈال دیں اور بوتل میں پانی بھر دیں اور زمزم میسر ہو تو تھوڑا سا زمزم بھی بوتل میں ڈال دیں اور اس پانی کو صبح شام تمام گھر والوں کو خواہ وہ مرض میں مبتلا ہو یا نہ ہوں تین تین گھونٹ پلائیں۔ انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی اور اگر مرض گھر میں داخل نہیں ہوا ہو تو محض نقش لٹکانے سے گھر کی اور گھر کے سب افراد کی حفاظت رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۳۶۶	۹۳۶۱	۹۳۵۹	۹۳۷۱
۹۳۵۸	۹۳۷۲	۹۳۶۵	۹۳۶۲
۹۳۶۹	۹۳۵۷	۹۳۶۳	۹۳۶۸
۹۳۶۴	۹۳۶۷	۹۳۷۰	۹۳۵۶

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

معذرت کے ساتھ

سوال از: خالد یونس لون ______ کشمیر۔

نیاز مند کو ایک کتاب کی سخت ضرورت ہے جس کا موضوع ہے ''جنات کو بوتل میں کیسے بند کیا جاتا ہے'' جنات کو کیسے تابع کیا جاتا ہے'' براہ کرم ان دو کتابوں میں سے ایک کتاب کو اس نام اور پتہ پر بھیجیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔ براہ کرم مجھے تھوڑی نصیحت بھی اسکے ساتھ بھیجیں اور ہدایات بھی۔

جواب

یوں تو جنات کو تابع کرنے کے روحانی طریقے اور جنات کو بوتل میں اتار کر قید کرنے کے طریقے ہم نے جنات نمبر میں شائع کئے تھے اور

[illegible] ... آپ بقیناً آپ سے زیادہ [illegible] ...

[illegible] ... ماں باپ اپنی اولاد کو اپنا تابع نہیں کر پاتے ہیں [illegible] ... جنات [illegible] ...

[illegible] ... بے چین کر رہا ہوں [illegible] ...

اگر آپ کو جنات تابع کرنے سے دلچسپی ہے تو اس کے لئے کسی استاد کی نگرانی میں آپ روحانی سفر شروع کریں پھر ان ... عملیات اور نقوش سے جو دو نمبر ہیں [illegible] ... اس میں آپ کو کبھی کامیابی مل سکتی ہیں اور یقین کر لیں کہ جب آپ کسی انسان کو تابع نہیں کر سکے تو اس وقت آپ یہ سمجھیں کہ آپ کسی جن کو تابع کر سکتے ہیں۔

[illegible] ... آج کے دور میں اپنا نوکر اور ملازم بھی غلام بن کر رہنا نہیں چاہتا پھر وہ جن جو یقیناً ہم سے زیادہ طاقت ور ہے ... کیسے ... ہم سے زیادہ ہیں وہ کیسے ہماری غلامی کے لئے تیار ہو جائے گا۔ ہاں کوئی جن ... وقت ہمارا غلام بن سکتا ہے جب ہم اس سے زیادہ روحانی طاقت اپنے اندر پیدا کر لیں [illegible] ... زنجیروں میں باندھ کر [illegible] ... ایک طویل مدت تک روحانی جدوجہد کو جاری رکھا ہو [illegible] ... صورت حال ... [illegible] ... خوف سے ... [illegible]

[illegible]

آسیب کا چکر

(سوال) — ماہنامہ طلسماتی دنیا

سوال از عبدالنصیر — [illegible] حیدرآباد۔

[illegible] اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی عمر دراز کرے ... [illegible] ... عبدالنصیر ہے ... [illegible] ...

[illegible] ... آپ کو تفصیلی خط لکھ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول پاک کے بعد ہم آپ کے ... [illegible] ... جواب ... رسالہ طلسماتی دنیا میں دے چکے ہیں ... [illegible] ... آپ کے بتائے ہوئے تمام عملیات ... [illegible] ... اللہ کی بارگاہ میں ہمارے لئے دعا کیجئے۔ اگر آپ مریضہ کا علاج کر سکتے ہیں تو ڈاک کے ذریعہ [illegible] ... مہربانی ہوگی ... [illegible] ... طریقہ ہوگا۔ ... [illegible] ... مدد کیجئے آپ کو ثواب عظیم ہوگا۔

جواب

[illegible] ... آسیب [illegible] ... شروع کریں [illegible] ... علاج [illegible] ...

[illegible]

سادہ لوحی کی باتیں

سوال از: شرف الحق ــــــــــــ برہانپور۔

ہم لوگ انشاء اللہ چاند دیکھ کر ۲۱ دن تک ورزقنا فانک خیرالرازقین پڑھنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ لیعذ بم اورہ جی، یوحی، لیمیٰ درد کے لئے بھی پڑھنے کی اجازت چاہتے ہیں کیونکہ بغیر اجازت کے ہم نے پڑھا کچھ دیر ہی فائدہ دیتا ہے۔ ۱۲ روپے کی کتابیں جو سرخ وہابیوں کو دینی ہیں تو کیا ہم انہیں ان کی مسجد میں رکھ سکتے ہیں۔ اور بھی چھوٹے چھوٹے کاموں میں آپ ہمیں اجازت دیدیں۔ کان کے درد کے لئے یَاسَمِیعُ کی اجازت درکار ہے۔

کتے کی کاٹنے کے لئے بھی اجازت چاہئے۔ چوری گیا مال کے لئے بھی اجازت کی ضرورت ہے۔ جناتوں کے لئے گوشت صبح لانا ضروری ہے یا شام کو بھی لاسکتے ہیں۔ گوشت بڑے کا ہو یا بکرے کا۔ جس سے جنات دیکھنے کو ملیں۔ ہمارے یہاں جناتوں کی ایک مسجد ہے۔ مشہور ہے کہ وہاں جنات آتے ہیں، ویران جگہ ہے کیا ہم مسجد میں گوشت رکھ کر ان کا انتظار کریں۔

آج کے دور میں کسی کے پاس ہمزاد، جنات کی تسخیر کیا ہوا نہیں لگتا اگر کسی کے پاس مسخر ہوتا تو وہ اسامہ بن لادن کی مدد کو ضرور بھیجتا اور انشاء اللہ مسلمانوں کی فتح ہوتی۔

جواب

آپ نے اپنے خط میں جن عملیات کی اجازت طلب کی ہے ان کی ہم اجازت تہہ دل سے دیتے ہیں اور یہ دعا بھی آپ کے لئے کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ آپ کو ان عملیات میں کامیابی سے ہمکنار کرے اور آپ کی خدمات سے اللہ کے بندے مستفیض ہوں۔ لیکن چند باتیں جو آپ کے خط میں مذکور ہیں وہ ہمارے پلے نہیں پڑیں۔ مثلاً ۱۲ روپے کی کتابیں آپ نے سرخ وہابیوں کو دینے کے لئے کہا ہے، سرخ وہابیوں سے کون لوگ مراد ہیں اللہ ہی جانے عرف عام میں وہابی ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہوں اور یہ پیروکار زیادہ تر وہ لوگ ہیں جنہیں عرف عام میں غیر مقلد کہا جاتا ہے۔ جب عبدالوہاب نجدی نے جنت البقیع اور جنت معلّٰی میں بلڈوزر چلایا تھا اور صحابہ کرام اور صحابیات کی قبروں پر پھاوڑے بجائے تھے اس وقت غیر مقلدین کا گروہ بہت خوش ہوا تھا۔ اس لئے اس گروہ کو وہابی کہا جاتا ہے اور وہابی بعض دیوبندی حضرات کو بھی مانا جاتا ہے جب کہ غیر مقلد اور دیوبندی میں زمین وآسمان کا فرق ہے لیکن کچھ کم علم لوگ دیوبندی حضرات کو بھی وہابی گردانتے ہیں لیکن یہ سرخ وہابی کونسے ہوتے ہیں اور جب کچھ سرخ ہوتے ہیں تو کچھ زرد اور کچھ کالے پیلے بھی ضرور ہوتے ہوں گے تو وہ کیسے وہابی ہوتے ہیں ہمیں اس کا علم نہیں۔

ویسے ہماری رائے یہ ہے کہ جب آپ نے عملیات کی عظیم الشان لائن میں قدم رکھا ہے تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے اپنا پیچھا چھڑایئے جو انسان کی کم ظرفی اور تنگ دامانی کو ظاہر کرتی ہیں ایک عامل کو اللہ کے سب بندوں کی قدر کرنی چاہئے وہ ہندو ہوں یا مسلمان وہ سکھ ہوں یا عیسائی وہ دیوبندی ہوں یا بریلوی وہ مقلد ہوں یا غیر مقلد۔ خیرات اور نذر ونیاز میں بھی مسلک اور مشرب کی باتیں کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ ہم تنگ دامن بھی ہیں اور تنگ نظر بھی۔ جہاں تک جنات کے لئے گوشت رکھنے کی بات ہے تو اس کے لئے کسی مخصوص مسجد کی ضرورت نہیں، جنات تقریباً ہر مسجد میں ہوتے ہیں اور ہر مسجد میں یا پھر کسی ویرانے میں گوشت رکھا جاسکتا ہے۔ گوشت رکھ کر جنات کا انتظار کرنا بھی غلط ہے۔ اول تو جنات کسی انسان کی موجودگی میں حاضر نہیں ہوں گے اور اگر حاضر ہو بھی گئے تو انہیں دیکھ کر انسانوں کی رومالیاں تر ہو جائیں گی۔ کس انسان میں یہ جرأت ہے کہ وہ جنات کو دیکھ کر ٹھیک ٹھاک کھڑا رہ جائے۔ اس کا پیشاب پخانہ یقیناً خطا ہو جائے گا۔ جنات کے روبرو جانے کی وہی شخص ہمت کرسکتا ہے جو پہلے ہی جنات کا عامل ہو اور جسے اللہ پر مکمل بھروسہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ذات پر آخری حد تک اعتبار ہو۔ عامل جب سچ مچ کا عامل ہو جاتا ہے تو وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا لیکن جب تک وہ اپنے روحانی فن میں مکمل دسترس حاصل نہیں کرلیتا اس وقت تک وہ کسی بھی جگہ خوف زدہ بھی ہوسکتا ہے اور راہ فرار بھی اختیار کرسکتا ہے۔ یہ بحث بھی فضول ہی ہے کہ جنات کے لئے کونسا گوشت رکھیں بڑے کا یا چھوٹے کا، مرغا یا مچھلی۔ اس طرح کی باتوں میں الجھنے سے کیا فائدہ۔ جب کسی کتاب میں ان باتوں کی کوئی تشریح نہیں ہے تو اس سوالوں میں الجھنے سے صرف اپنا نقصان ہے۔ عقل یہ کہتی ہے کہ جنات کو بڑے ہی کا گوشت مرغوب ہوگا نہ کہ مرغ اور بکرا۔ تاہم جو کچھ بھی ہو قربانی دینے والے کو اپنی بساط پر نظر رکھنی چاہئے اور خواہ مخواہ کے سوالات سے اپنا بوجھ نہیں بڑھانا چاہئے۔ یہ بات بھی عجیب سی ہے کہ جب جنات کے لئے گوشت لائیں تو صبح کو لائیں یا شام کو، اس دنیا میں شام کو جانور کہاں کٹتے ہیں زیادہ تر قصاب لوگ صبح ہی کو جانور کاٹتے ہیں پھر صبح شام کی قید سے کیا فائدہ۔ قصائی کی دکان پر جو گوشت لٹکا رہتا

ہے وہ بھی صبح ہی کو کتنا ہے اگر اس کو ہم لا کر اپنے گھر میں رکھ لیں گے تو اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ یہ بات سادہ لوحی کی قبیل سے ہے کہ آپ کو یقین نہیں ہے کہ عاملوں کے پاس جنات یا ہمزاد وغیرہ نہیں ہیں اگر ہوتے تو اسامہ بن لادن کی مدد ضرور کرتے اور مسلمانوں کی فتح ضرور ہوتی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت اسامہ بن لادن کی تحریک کو دین اسلام کی تحریک نہیں سمجھتی۔ لیکن اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ اسامہ بن لادن کی تحریک صوفی صد دین اسلام کی تحریک ہے تو پھر بھی ہمیں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اسامہ بن لادن کتنے نیک اور پارسا ہوں وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحابؓ سے زیادہ پرہیزگار اور خدا ترس نہیں ہو سکتے۔ جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست سے دوچار ہونا پڑا تھا جب کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنات کا ایک گروہ اس وقت بھی ایمان لا چکا تھا۔ شاید آپ کو یہ خبر نہیں کہ جنات میں سارے کے سارے مسلمان نہیں ہیں۔ جنات کی اکثریت آج بھی کفار ومشرکین پر مشتمل ہے۔ یہ جو جنات انسانوں کو ستاتے ہیں یہ زیادہ تر ایمان وتقوے کی دولت سے محروم ہوتے ہیں۔ ذرا سوچیں اگر جنات کی کوئی جماعت اسامہ بن لادن کی مدد شروع کردے گی تو وہ جنات جو مسلمان نہیں ہیں وہ کیوں یہ مدد ہونے دیں گے وہ بھی اپنے گروہ کے ساتھ میدان میں کود پڑیں گے اور بش کی فوج کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو جنات کی فوج کا بھی مقابلہ کرنا پڑے گا۔ نظام فطرت یہ ہے کہ انسانوں کی انسانوں کے ساتھ ہو اور جنات کی جنات کے ساتھ۔ البتہ ذاتی طور پر اور انفرادی حیثیت سے جنات انسانوں کی مدد کرتے ہیں اور مشاہدات سے یہ ثابت ہے۔ ہمارا اپنا یقین یہ ہے کہ اب اسامہ بن لادن اس دنیا میں نہیں ہیں اور جارج بش اسامہ بن لادن کا پروپیگنڈہ کرکے ساری دنیا کا جم کر بے وقوف بنا رہے ہیں اور اسامہ کی آڑ لے کر خود دہشت گردی کو فروغ دے رہے ہیں اور اسلام کو بدنام کررہے ہیں۔ مسلمانوں کی نادانی یہ ہے کہ وہ خیالی پلاؤ کھا کر بہت دیر تک خوش رہتے ہیں اور اس خیالی پلاؤ کو باقاعدہ ہضم بھی کرلیتے ہیں۔ اسامہ بن لادن کی جو تحریک تھی اگر وہ دین اسلام سے جڑی ہوئی تھی تو پھر راہ فرار اختیار کرنا یا کسی جگہ چھپ کر بیٹھ جانا بھیانک جرم ہے۔ مجاہد یا تو فتح پاتا ہے یا پھر وہ شہید ہو جاتا ہے، کوئی بھی مجاہد اور نمازی راہ فرار اختیار نہیں کرتا نہ اِدھر اُدھر چھپتا پھرتا ہے۔ اگر ہم اسامہ بن لادن کو حق پر سمجھتے ہیں تو ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے اور اپنے اللہ سے جا ملے۔ اسامہ کے بارے میں یہ سمجھنا کہ وہ ابھی تک زندہ ہیں اور چوروں اور مجرموں کی طرح چھپ رہے ہیں بہت بڑی نادانی ہے اور اسامہ بن لادن کی توہین ہے۔

آپ ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ کسی بھی جنگ میں ہار جانا مر جانا اور مغلوب ہو جانا جرم نہیں ہے۔ اگر ہار جرم ہوا کرتی تو کئی غزوات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ لڑائی اصولوں کی ہوتی ہے انسان محاذ پر کبھی کبھی ناکام ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ اپنے اچھے نظریات سے منحرف نہیں ہوا تو وہ ہار کر بھی جیت جاتا ہے اور فریق ثانی جیت کر بھی ہار جاتا ہے۔ میدان کربلا میں سیدنا امام حسینؓ کو شکست ہوئی تھی اور یزید کے لشکر کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے اس کے بعد اہل بیت ہمیشہ کے لئے اقتدار سے محروم ہو گئے اور یزید کا خاندان تخت وتاج کا مالک بن گیا لیکن اسلام کی تاریخ گواہ ہے آج چودہ سو برس گزرنے کے بعد بھی حسین حسینؓ ہیں اور یزید یزید۔ حسین ہار کر بھی امت مسلمہ کے محبوب رہے اور یزید جیتنے کے بعد لعنت وپھٹکار کا شکار رہا۔ اگر اسامہ بن لادن کی لڑائی حق کی لڑائی تھی تو وہ ہار کر بھی اللہ کی نظروں میں سرخ رو ہوں گے اور اگر ان کا مقصد کچھ اور تھا تو مسلمان خواہ انہیں کچھ بھی سمجھیں اللہ کی بارگاہ میں انہیں کچھ ملنے والا نہیں۔ ایک بات یاد رکھیں ایک مسلمان کی اصل نظر کسی جماعت کسی فرقہ یا کسی شخص واحد پر ٹکی نہیں ہونی چاہئے۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ہر حال میں صرف اور صرف دین اسلام کے فروغ کی بات کرے۔ اسامہ بن لادن کی تحریک سے دین اسلام کو اور مسلمانوں کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوا ہے۔ آج دنیا بھر میں دین اسلام کی اور مسلمان کی شبیہ خراب ہو کر رہ گئی ہے۔ جو اسلام محبت اور خدمت سے پھیلا تھا اس کے بارے میں یہ بات پھیل گئی ہے کہ اسلام تلوار سے جنگ وجدل سے اور زور زبردستی سے پھیلا۔ اس کے ساتھ ساتھ جس اسلام میں خودکشی مطلقاً حرام ہو وہ اسلام کسی بھی نمازی یا مجاہد کو اس بات کی اجازت کب دیتا ہے کہ اپنے جسم سے بم باندھ کر دس اسلام مخالفین کو مار دو اور خود بھی مر جاؤ۔ ایسی موت شہادت نہیں ہے یہ محض خودکشی ہے اور اسلام میں خودکشی خواہ کسی بھی اچھے مقصد کے لئے ہو مطلقاً حرام ہے۔ اسلام گوریلے جنگ کا قائل نہیں ہے وہ اس بات کا قائل ہے کہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جب بھی محاذ آرائی ہو آمنے سامنے کی ہو۔ کسی کو دھوکے سے مار دینا یا ایک قصوروار کے ساتھ دس بے قصوروں کو موت کے گھاٹ اُتار دینا اسلام میں جائز نہیں ہے۔

برائے مہربانی اپنی سوچ بدلیں۔ جذبات میں بہہ کر ایسی باتیں کر

جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بش اور ان کے ہمنوا جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے۔ ہمارا آج بھی دعویٰ یہ ہے کہ اسلام صرف محبت سے پھیلا ہے اور اسلام نے کسی کی ناحق جان لینے کی زبردست مخالفت کی ہے۔ اور یہ بات تو ہوئی ضمناً مسلم ہے کہ اسامہ بن لادن کی پشت پر امریکہ تھا اور امریکہ اپنے حریف روس کے ٹکڑے کرنا چاہتا تھا اس نے اپنی بندوق اسامہ بن لادن کی گردن پر رکھ دی اس طرح بظاہر افغانستان اور روس میں اسامہ کامیاب ہوئے لیکن درحقیقت امریکہ کامیاب ہوا اور جب دوسری جنگ شروع ہوئی اس وقت اسامہ بن لادن کی بندوق اپنے کندھوں پر تھی اور امریکہ جیسی طاقتیں اسامہ کی مخالف تھیں۔ اس لئے ہار جانا یقینی تھا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اسامہ کو آڑ بنا کر امریکہ نے اور سامراجی تمام طاقتوں نے دین اسلام کا چہرہ مسخ کرنے کی کوشش کی ہے اور داڑھیوں اور کرتوں کے خلاف باقاعدہ ایک مہم شروع کردی ہے اور اس میں اسلام کی بدنامی بھی ہے کیونکہ زیادہ تر داڑھی والے اور کرتے والے لوگ وہی ہوتے ہیں جو اسلام کو پسند کرتے ہیں اور اسلام سے باقاعدہ جڑے ہوئے ہیں اگر اسلام کا محافظ اللہ نہ ہوتا تو اسلام تو کبھی کا مٹ جاتا لیکن اسلام اس لئے نہیں مٹ سکتا کہ اس کا محافظ کوئی انسان نہیں، کوئی گروہ نہیں، کوئی مدرسہ نہیں بلکہ اس کا اصل محافظ اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ دیکھ لیجئے جوں جوں بش جیسے لوگوں کی تحریک پوری دنیا میں پھیل رہی ہے ووں ووں ہزاروں لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ اسلام ایک فطری مذہب ہے اس کے چراغ کو آندھیوں سے بجھا دینا آسان نہیں ہے اور مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کسی بھی گروہ سے الجھتے ہوئے اگر ہم نے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر انداز کردیا اور محض ہم جذبات کے سیلاب میں بہہ گئے تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بے شک اپنے دفاع کے لئے ہمارے ایک ہاتھ میں تلوار بھی ہونی چاہئے لیکن دوسرے ہاتھوں میں پھول بھی ہونا چاہئے اور ہونٹوں پر دعائیں بھی۔ تب ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ محض شیخ چلیوں کی طرح زندگی گزارنا اور خوش فہمیوں کی وادیوں میں خیالی کبڈیاں کھیلنے سے ہم سرخرو نہیں ہو سکتے اور کسی فرقہ واریت کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

عاملین کے لئے لمحہ فکریہ

سوال ۲ از: محمد جمیل انصاری ——— الہ آباد۔

محترم ہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ آپ کی عمر لمبی کرے اور آپ بے بس اور مجبور لوگوں کی مدد کرتے رہیں۔ اس خط سے پہلے بھی آپ کو دو خط ارسال کر چکا ہوں جو ۵ مئی ۲۰۰۶ء اور ۲۶ جون ۲۰۰۶ء کو۔ معلوم ہوا کہ یہ خط رجسٹری بھیجتا ہوں اور جوابی لفافہ بھی رکھتا ہوں بالوجود اس کے جواب نہیں ملا۔ آخری بار ۶۴ ماہ پہلے ۱۲ اپریل ۲۰۰۶ء کو پھر ۳ مئی ۲۰۰۶ء کو آپ کے روحانی مرکز دیوبند میں ملاقات کر چکا ہوں۔ ۶ ماہ آپ کا علاج جاری رہا مگر ایک پیسہ فائدہ نہ ہوا بلکہ قرض، مرض اور تجارتی ناکامی کا اندھیرا بڑھتا گیا۔ ۵ جون ۲۰۰۶ء کو آپ سے فون پر رابطہ ہوا تو آپ نے مختصر حال سنا اور میرا پورا پتہ نوٹ کیا اور فرمایا کہ نقوش بذریعہ ڈاک بھیج دیئے گئے۔ آج ۲۹ جون ہے آپ سے رابطہ ہوئے ۲۵ دن ہو گئے مگر آپ کا بھیجا ہوا کوئی تعویذ بذریعہ ڈاک ہمیں نہیں ملا۔ جولائی ماہ کا طلسماتی دنیا بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مجھے ملی۔ ڈاک ملتے ہی مجھے خوشی ہوئی کہ شاید شمارہ کے ساتھ نقوش بھی ہوں مگر شمارہ کے ساتھ کوئی نقوش نہیں ملے۔

مجھے یقین ہے کہ آپ نے ہمیں تعویذات ضرور ارسال کئے ہیں مگر تعویذوں کا لفافہ پہلے کی طرح اس بار بھی شرارتی جنوں نے راستے میں ہی غائب کرا دیئے۔ محترم جنوں کا گروہ جنہیں میرے کسی دشمن نے میری مکمل تباہی و بربادی کے لئے لگایا ہے الحمدللہ قابل عاملوں کے دل و دماغ پر بھی قابض ہو جاتے ہیں جو کہ مجھے تباہی سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔ محترم میں معذرت کے ساتھ آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ آپ نے اپنی کئی تحریروں میں فرمایا ہے کہ آپ کا ۲۹ سال الرحد و جہد کا تجربہ ہے کہ ہر چیز کا علاج ہوتا ہے سوائے شومیٔ قسمت کے۔ اب آپ ہمیں مطلع کرنے کی مہربانی فرمائیں کہ آپ کا بیش قیمتی طویل تجربہ اس بدنصیب کو قرض، مرض اور تجارتی ناکامی کے اندھیروں سے نکالنے میں بے بس نظر کیوں آ رہا ہے۔ آپ نے پہلی ملاقات میں فرمایا تھا کہ میرے مکان میں جنوں کے اثرات ہیں اور مجھے تباہ کرنے کے لئے سحر بھی کیا گیا ہے کیا یہ سب بھی شومیٔ قسمت ہے اگر یہ شومیٔ قسمت کا نتیجہ نہیں تو مجھے آپ جیسی عظیم ہستی سے ملنے کے بعد بھی کیوں سحر سفلی اور جنوں کے ذریعہ پھیلائی تباہی کے اندھیروں سے نجات کیوں نہیں پا رہا ہے۔

محترم ہر ماہ طلسماتی دنیا میں آپ کا آداب ’’لوح نصرت‘‘ کے اشتہار میں ’’الوح نصرت‘‘ کو انسانوں کے لئے ’’عظیم نعمت‘‘ سے تعبیر کرتا ہے اس کے علاوہ اس کی کئی ایسی خوبیاں مشتہر کی جاتی ہیں کہ کوئی بھی مصیبت کا مارا اسے حقیقت میں اپنے لئے عظیم نعمت سمجھنے لگتا ہے۔ مجوزہ ہوتا ہے کہ آج ایسی نعمت ’’لوح نصرت‘‘ میرے گھر میں ہے لیکن انتہائی افسوس کی بات

ہے کہ اس عظیم نعمت کے ساتھ میرے گھر میں تباہی، ناکامی، قرض اور مرض کا شجر بھی خوب ہرا بھرا ہو رہا ہے۔ برسوں سے میرا جسم امراض کا گھر بنا ہوا ہے۔ کئی ماہ سے میرا موجودہ حال یہ ہے کہ میرے جسم میں اندر سے بخار رہتا ہے، پورے جسم میں شدید درد اور چھٹن رہتی ہے جس کی وجہ سے میری تمام ملازمتی وکاروباری سرگرمیاں ٹھپ ہوگئی ہیں کسی بھی ڈاکٹر کا علاج کام نہیں کر رہا ہے، مکان کے سلسلے میں جو بھی زر بیانہ رقم آئی سب خرچ ہو چکی ہے۔ کاروبار میں کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ہے کیا سوچنے کا موضوع نہیں کہ آپ کے ادارہ کی عظیم نعمت اور مذکورہ حالات ایک ساتھ کیسے؟ جس گھر میں چار برسوں سے بلاناغہ قرآن کریم کی تلاوت، بلاناغہ سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت، اکثر سورۂ رحمٰن اور سورۂ مزمل شریف کی تلاوت، روزانہ بے شمار مرتبہ درود پاک کا ورد، اکثر خصوصی دعاؤں کا انعقاد اور سونے پر سہاگہ "لوح نصرت" کی عظیم نعمت، پھر کیوں میرے گھر میں خیر و برکت، صحت وعافیت، سکون کا نام ونشان نہیں؟ آپ چالیس برسوں سے بے بس انسانوں کی روحانی مدد کر رہے ہیں۔ کیا آپ جیسے عظیم خدمت گار، عظیم عالم اور عامل کے لئے مذکورہ حالات لمحۂ فکریہ نہیں؟ کیا آپ جیسے انسانیت دوست، بزرگ اور قابل انسان کے لئے مذکورہ حالات ایک چیلنج نہیں؟ مجھے پورا یقین ہے کہ آپ ہمارے حالات، سوالات پر سنجیدگی سے غور وفکر کرنے کی مہربانی کریں گے۔ یہ فقط میرا مسئلہ نہیں ہے بے شمار افراد سحر سفلی کے شکار ہو کر تباہ ہو رہے ہیں۔ اگر آپ نے مجھے تباہی اور ناکامی کے اس اندھیرے سے نکال کر روشنی کی راہ دکھا دی تو یہ مجھ پر نہیں پوری انسانیت پر عظیم احسان ہوگا۔ خط لکھنے میں اگر کوئی خطا ہوگئی ہو تو اسے معاف فرمائیں۔ مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔

جواب

عاملین کے لئے لمحۂ فکریہ۔ آپ کا دیا ہوا عنوان ہے جسے ہم نے جوں کا توں نقل کر دیا ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کسی بھی فرد یا مختلف افراد کے ذاتی حالات جو حد سے زیادہ تشویشناک ہوں نہ روحانی عملیات کے لئے لمحۂ فکریہ ہیں اور نہ عاملین کے لئے۔ کیونکہ دنیا بھر کے تمام صحیح العقیدہ عاملین کی سوچ یہ ہے کہ انسان کسی بھی مرض یا مریض کے لئے کتنی بھی ذمہ داریاں پوری کر لے ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے۔ کسی انسان کو کسی مرض سے نجات دینا اور کسی انسان کو کسی قرض سے چھٹکارا دلانا صرف اور صرف حق تعالیٰ کا کام ہے۔ دوا، دعا اور تعویذات محض ایک سبب اور ایک وسیلہ ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ جو مرضی مالک کی ہے وہی سب سے بہتر اور اعلیٰ ہے اور اس کی مرضی کے سامنے اس کے پیدا کردہ اسباب وعلل کی کوئی حیثیت نہیں۔

بے شک میں تقریباً چالیس سال سے روحانی خدمت میں لگا ہوا ہوں اور اللہ کے فضل وکرم سے مختلف مسائل میں حیرتناک کامیابی ملتی ہے لیکن میں ہزاروں اور لاکھوں اچھے دل لگتے نتائج کے بعد اس بات کا قائل ہوں کہ فن کی اہمیت اپنی جگہ، ایمانداری سے نقوش تیار کرنے کی بات اپنی جگہ، صحیح ساعت میں صحیح طریقے، صحیح فارمولے کے ساتھ کوئی بھی عمل کرنے کی بات اپنی جگہ لیکن ہوتا اس دنیا میں وہی ہے جو رب چاہے۔ رب کی مرضی کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں نہ پھول کھلتے ہیں نہ بارشیں برستی ہیں اور نہ کھیت پروان چڑھتے ہیں۔ ہر صاحب عقیدہ انسان اس بات سے واقف ہے کہ کسی بھی معاملے میں کوشش اپنی جگہ لیکن ہوتا تو وہی ہے جو اللہ چاہے اور ہر بندے کو تمام تر جدوجہد اور تمام تر خواہشات کے بعد اللہ کے ہر فیصلے پر راضی برضا رہنا چاہئے۔ جب ہمارے کسی مریض کو ہمارے علاج سے فائدہ نہیں ہوتا تو ہمیں کوئی مایوسی نہیں ہوتی۔ ہم یہ سوچ کر صبر کر لیتے ہیں کہ ابھی اللہ کی مرضی نہیں ہے۔ اس کے بعد اسی مریض کا علاج ہم دل وجان سے اور اپنے رب پر بھروسہ کر کے پھر شروع کرتے ہیں اور پھر اللہ کی طرف سے پیش آنے والے نتیجے پر شاکر وصابر رہتے ہیں کیونکہ صبر وشکر کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ عملیات کی بات چھوڑیئے جسمانی علاج کے لئے اس دنیا میں ہزاروں لاکھوں ہوسپٹل موجود ہیں اور ان ہوسپٹلوں سے روزانہ ہزاروں لاشیں نکلتی ہیں اس کے باوجود نہ ڈاکٹروں کے خلاف کوئی واویلا ہوتا ہے اور نہ دواؤں سے بھروسہ ختم ہوتا ہے اور روحانی عملیات کی ناکامی پر لوگ اتنی جلدی کیوں مایوس ہو جاتے ہیں یہ بھی تو صرف ایک طریقہ علاج ہی ہے، یہ بھی کوئی خدائی دعویٰ نہیں ہے۔ اس علاج میں بھی کامیابی اور ناکامی دونوں طرح کے پہلو موجود ہیں۔ مثلاً جس "لوح نصرت" کا آپ نے ذکر کیا ہے اس "لوح نصرت" سے سیکڑوں لوگوں کو زبردست فائدہ ہوا ہے، سیکڑوں لوگوں کے وارے کے نیارے ہوگئے ہیں اور ایسا بھی ہوا کہ کچھ لوگوں کو خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا اور بہت کم ایسا ہوا ہے کہ بالکل ہی فائدہ نہ ہوا ہو۔ جیسا کہ آپ بتا رہے ہیں لیکن فائدہ کم نہ ہونا اور بالکل نہ ہونا اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اب اس لائن سے کوئی فائدہ پہنچنے والا نہیں ہے بلکہ جس طرح بعض مرتبہ بعض دوائیں بعض لوگوں کو فائدہ نہیں کرتیں اور کچھ دنوں کے بعد وہی دوائیں ان لوگوں کو فائدہ پہنچانے لگتی ہیں۔ اسی طرح بعض روحانی فارمولے کسی بنا پر

کسی شخص کو فائدہ نہیں پہنچاتے لیکن یہی روحانی فارمولے کچھ عرصے کے بعد اسی شخص کو فائدہ پہنچانے لگتے ہیں۔ کیونکہ ایام بدل جانے، اوقات بدل جانے سے فرق پڑجاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کی قسمت ہر زمانہ میں ایک جیسی نہیں رہتی۔ تقدیر کا موسم بھی عام موسم کی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی بہاریں آتی ہیں کبھی خزائیں آتی ہیں کبھی خوشیوں کے پھول کھلتے ہیں اور کبھی غموں کی دھوپ گھر کے آنگن میں بکھرتی ہے۔ انسان کی تقدیر کے ستارے کبھی عروج پر ہوتے ہیں، کبھی زوال پذیر ہوتے ہیں کبھی وہ راہ استقامت پر ہوتے ہیں اور کبھی راہ رجعت پر۔ جب انسان کے ستارے حالت استقامت پر ہوتے ہیں تو انہیں زہر بھی زندگی عطا کردیتا ہے اور جب ستارے حالت رجعت میں ہوتے ہیں تو تریاق سے بھی زندگی نہیں ملتی۔ ہوسکتا ہے کہ آنے والے کل میں آپ کے ستارے عروج پر آجائیں اور آپ کے لئے ہر وہ چیز کارگر ہوجائے جو ان دنوں کارگر نہیں۔

یہاں آپ کے ذہن میں ایک اعتراض پیدا ہوسکتا ہے کہ جب سارا کھیل ہی ستاروں کا ہے تو پھر انسان کو کوشش کرنے سے یا علاج کرانے سے کیا فائدہ ہے تو اس کا سیدھا سادا جواب یہ ہے کہ اسباب وعلل کی اس دنیا میں اللہ نے اپنے بندوں کو اسباب کا پابند کیا ہے۔ جو لوگ اسباب کو ترک کرکے معطل ہوکر بیٹھ جاتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ جو ہونا ہوگا وہ ہوجائے گا کوشش کرنے سے کیا فائدہ، تو وہ نبیوں، رسولوں اور ولیوں کی اس سنت کو ترک کردیتے ہیں جو انہوں نے مختلف امور میں اسباب اختیار کرکے انجام دی تھی۔

غزوات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ دعائیں اپنی جگہ اور اللہ کا فیصلہ اپنی جگہ لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کفار ومشرکین پر فتح پانے کے لئے بہ نفس نفیس جہاد میں شریک رہے۔ کیا آپ نہیں جانتے تھے اس دنیا میں وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہے تو کیا آپ کا جہاد میں شریک ہونا اس بات کی علامت تھا کہ آپ اللہ کے فیصلوں پر راضی برضا نہیں۔ نہیں ہرگز نہیں آپ اللہ کے ہر فیصلے پر راضی تھے لیکن آپ نے اسباب کو اس لئے اختیار کیا کہ اللہ اسباب اختیار کرنے کو پسند کرتا ہے۔ اسباب کو اختیار کرکے اللہ پر بھروسہ کرنا ہی بندگی کی معراج ہے۔ بعض عارفین ترک دعا کے قائل تھے۔ ان کا نظریہ تھا کہ ہم اللہ سے کیوں مانگیں اللہ اپنی خوشی اور مرضی سے جو کچھ بھی عطا کرے بس ہم اس پر قناعت کریں گے لیکن بعض عارفین کا نظریہ یہ تھا کہ ہمیں اللہ سے مانگنا چاہئے اس کے بعد اللہ دے نہ دے اس پر ہمیں شاکر وصابر رہنا چاہئے۔

علاج کرنا نبیوں کی سنت ہے۔ علاج کے بعد مرض گھٹے یا بڑھے بندے کو راضی رہنا چاہئے اور یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ کو جیسا منظور ہے وہ سامنے آیا ہے اور ہم اللہ کی مرضی میں خوش ہیں۔ آپ کا خط پڑھ کر مجھے کوئی اندیشہ یا اچنبہ نہیں ہوا، نہ اپنے ایک علاج کی ناکامی پر مجھے کوئی تشویش ہوئی۔ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے کہ ہم سو مریضوں کا علاج کرتے ہیں تو دس بیس کو فائدہ بھی نہیں ہوتا لیکن جب زیادہ مریضوں کو فائدہ ہوجاتا ہے تو شکر ہم پر واجب ہے۔ آپ یہ سمجھیں کہ اگر چند ماہ میں "لوح نصرت" نے اثر نہ دکھایا تو بس اب آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا ممکن ہے کہ چند ماہ کے بعد غیب سے اللہ کی مدد آئے اور آپ کے سب کام بن جائیں۔ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر بالکل نہیں ہے۔ آپ مایوس نہ ہوں اللہ کی رحمت کا انتظار کریں۔ خدانخواستہ اگر اگلے چند ماہ تک حالات نہ بدلے اور آپکے گھر کی بیماریاں ختم نہ ہوئیں تو پھر ایک بار ہم سے دیوبند آکر پھر مل لیں۔

آج جب میں آپ کے خط کا جواب دے رہا ہوں ماہ مبارک کی ۲۷ویں شب قدر ہے۔ انشاء اللہ کچھ ہی دیر کے بعد اپنے رب کے سامنے اپنا سر جھکا کر اپنا دامن پھیلاؤں گا اور آپ کے لئے بھی اللہ سے اللہ کی رحمتیں طلب کروں گا کیا بعید ہے کہ آج کی دعائیں وہ سن لے اور آپ کی کشتی بھی دوسرے لوگوں کے سفینوں کی طرح پار ہوجائے۔ میرا اپنا تجربہ تو یہی کہتا ہے کہ بے شک وہ سمیع بھی ہے، بصیر بھی ہے، کریم بھی ہے اور محسن بھی ہے وہ اپنے بندوں کو اس وقت بھی یاد رکھتا ہے جب دوسرے اسے بھول جاتے ہیں وہ بندوں کی مدد اس وقت بھی کرتا ہے جب بندے مدد اور نصرت کے مستحق بھی نہیں ہوتے، آپ صبر کریں اور اللہ کی رحمتوں کا انتظار کریں اور انشاء اللہ اللہ کی رحمتیں بہت جلد آپؐ کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹائیں گی۔

ذاتی معلومات

سوال از: محمد انور ____________ حیدرآباد۔

میرا نام محمد انور، میری والدہ کا نام گوری بی (حسینی بی) میری تاریخ پیدائش ۱۷رجون ۱۹۷۶ء ہے۔ میرا ستارہ کونسا ہے؟ میرا لکی نمبر کیا ہے؟ کونسی تاریخیں مبارک ہے؟ کونسے پتھر راس آئیں گے اور میرا اسم اعظم کیا ہے؟ میرا مفرد عدد کیا ہے؟

میں نے بہت ساری خانگی نوکریاں کیں چند دنوں میں ہی نوکری

چلی جاتی ہے لاکھ کوششوں کے باوجود نوکری چھوٹ جاتی ہے آخر کار میں نے چھوٹی موٹی تجارت شروع کی، تجارت میں بھی نقصان ہوتا رہا۔تجارت بھی بند ہوگئی، نوکری کرتا ہوں تو اَن بَن ہوکر نوکری چلی جاتی ہے، تجارت کرتا ہوں تو تجارت میں نقصان ہی نقصان ہوجاتا ہے۔میری پریشانیوں کا بہتر حل بتلائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد سات ہے، آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہے۔آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۷، ۱۶ اور ۲۵ ہیں۔آپ کا لکی عدد تین ہے۔آپ کا اسم اعظم "یَـاحَـلِیْمُ" ہے۔روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔انشاء اللہ اس کے زبردست فوائد آپ محسوس کریں گے۔آپ کو پکھراج، ہیرا، یاقوت اور موتی انشاء اللہ راس آئیں گے۔سات گرام چاندی میں ان نگینوں میں سے کوئی بھی نگینہ جڑوا کر پہنیں۔آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے۔۲۲ رمئی سے ۲۱ رجون کے درمیان کا زمانہ آپ کے لئے اہم ہے۔اور بدھ کا دن آپ کے لئے خاص طور پر مبارک ہے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں یہ ہیں۔۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸، ۳۰ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کی شروعات نہ کریں۔آپ کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ آپ کے نام کے مفرد عدد اور آپ کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد میں ٹکراؤ ہے جو آپ کے لئے مسائل پیدا کررہا ہے۔اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس ٹکراؤ کے مضر اثرات سے آپ کو نجات ملے تو آپ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب۔ ہر ماہ کی پہلی تاریخ سے سات تاریخ تک سات سو مرتبہ روزانہ پڑھا کریں، اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔انشاء اللہ آپ ٹکراؤ کی نحوست سے نجات پائیں گے آپ کو تجارت وغیرہ میں نقصان ہی اس لئے ہوتا ہے کہ یہ ٹکراؤ ہر جگہ مشکلات کھڑی کرتا ہے اور آپ کو نقصانات سے دوچار کرتا ہے۔سال میں ایک بار سوا کلو جوار جنگلی کبوتروں کو ڈالا کریں اور اپنے اسم اعظم کا ورد روزانہ عشاء کے بعد پابندی سے کریں۔

ذاتی معلومات

سوال از: محمد یونس ______ کرنول۔

میرا نام یونس ہے، میری پیدائش ۱۹۸۷ء۔۹۔۲۱ بروز جمعہ تین بجے ہوئی۔میرے والد کا نام عبداللہ ہے۔میری والدہ کا نام زیتون بی ہے۔میرے دو بھائی ہیں اور مجھ سے بڑا ایک ہے ان کا نام محمد امتیاز ہے۔میرے بھائی کی پیدائش ۱۹۸۳ء، ۳۔۸۔چار بجے شام بروز منگل، مجھ سے چھوٹے بھائی کا نام محمد ارشد پاشاہ اس کی پیدائش ۱۹۸۹، ۸۔۱۸ بروز جمعرات رات کو ۲ بجے پیدا ہوا۔

مجھے میرے گھر میں میرے والد سے میرے بھائیوں سے ہمیشہ جھگڑا فساد ہوتا ہے۔میرے والد اس جھگڑوں سے بہت بیزار اور ناراض ہوتے ہیں۔میرا جی چاہتا ہے ان جھگڑوں سے فسادوں سے دور کہیں بھاگ جاؤں یا خودکشی کرجاؤں میری سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں۔میں ایک آٹو ڈرائیور ہوں۔میرے آٹو کا نمبر: AP۲۱-۱۵۲۰ یہ نمبر والی گاڑی چلاتا ہوں۔گاڑی بہت زیادہ ریپیری اور کرائے بہت کم آتے ہیں اس بہت پیسہ خرچ ہورہا ہے۔سود سے لاتا لاتا تنگ آگیا ہوں بس ایک ہی امید ہے آپ میرے لئے کوئی نہ کوئی راستہ چھوڑیں گے۔

روحانی کتاب پڑھ چکا ہوں کوئی بھی آدمی تین سوال کرے تو اس جواب مل جائے گا کہ کرکئی مرتبہ پڑھا اور کئی مرتبہ خطوط آپ کو لکھ چکا ہوں وہ اللہ کو معلوم آپ کو پہنچ رہے ہیں یا نہیں۔ہر مہینہ طلسماتی دنیا میں ڈھونڈتا ڈھونڈتا تھک چکا ہوں میرے تین سوال یہ ہیں۔

(۱) میرے بڑے بھائی کا عدد کیا ہے۔لکی عدد کیا ہے، میرے بھائی کا اسم اعظم کیا ہے۔میرے چھوٹے بھائی کا عدد کیا ہے، لکی عدد کیا ہے اس کا اسم اعظم کیا ہے، میرا نام کا عدد کیا ہے، لکی عدد کیا ہے، میں کیا کرسکتا ہوں میرے لئے وظیفہ کیا ہے، میرے گھر کی پریشانیاں دور ہونے کا کوئی نتیجہ ڈھونڈ کر بتائیے اور دن بدن قرضہ بڑھتا جارہا ہے۔میری یہ مصیبتیں دور ہونے کا کوئی راستہ ڈھونڈ کر یا ہمارے مسئلوں کا حل بتائیے۔

اس خط کا جواب دے تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اللہ آپ کو لوگوں کی خدمت کرنے کی جزائے خیر دے دنیا و آخرت میں کامیاب کرے۔

اس خط میں کچھ بھی غلطی ہو تو معافی کی درخواست چاہتا ہوں۔اس جواب کا انتظار کرتا ہوں جلد سے جلد طلسماتی دنیا میں روانہ کریں آپ کا شکریہ ہوگا۔

جواب

خطوط کے جوابات نہ ملنے کی کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہوتی ہے خواہ مخواہ کسی کے جوابات سے پہلوتہی نہیں کی جاتی، بعض اوقات خطوط ملے

نہیں۔ڈاک کی بدنظمی کا شکار ہوجاتے ہیں اور بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ میں بے تکے سوالات ہوتے ہیں اس لئے انہیں نظرانداز کردیا جاتا ہے۔یہ خط جس کا ہم جواب دے رہے ہیں اس میں بھی آپ نے گھر کے لوگوں کے عدد معلوم کئے ہیں جو ایک فضول بات ہے۔آپ کو صرف اپنے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہئے۔اگر آپ کے بھائیوں کو علم سے دلچسپی ہے تو انہیں خود خط لکھنا چاہئے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے اور آپ کا لکی عدد ایک ہے۔اسم اعظم یَابَاسِطُ" ۲۷ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں۔آپ کے بڑے بھائی کا مفرد ۲ ہے۔ان کا لکی عدد ۸ ہے۔"یَـا وَاسِعُ" ۱۳۷ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں،آپ کے چھوٹے بھائی کا مفرد عدد تین ہے اور لکی عدد ۷ ہے۔ یَالَطِیْفُ" ۱۲۹ مرتبہ عشاء پڑھیں۔

آپ جب بھی آٹو میں بیٹھیں یا اپنے کسی بھی کاروبار کو صبح کو شروعات کریں تو "یَـا سَلَامُ" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔انشاءاللہ اس کا آپ زبردست فائدہ محسوس کریں گے۔آمدنی بھی ہوگی اور خیروبرکت ہوگی۔گھر میں روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت خود کریں یا کسی سے کرائیں۔ اس عمل کی برکت سے انشاءاللہ گھر کے جھگڑے ختم ہوجائیں گے۔نماز کی پابندی کے ساتھ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۂ الم نشرح ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا معمول بنائیں۔اور اپنے بھائیوں کو بھی اس کی تاکید کردیں اور نماز کی پابندی کریں۔اللہ کی مدد نماز کے ذریعہ آتی ہے،نماز کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کے ممکنہ حقوق ادا کریں اور لوگوں کی دل شکنی سے بچیں۔کسی کی آہ نہ لیں۔کسی کا دل نہ دکھائیں اور کسی کی حق تلفی نہ کریں۔انشاءاللہ کچھ دنوں میں آپ خوشگوار انقلاب سے دوچار ہوں گے اور انشاءاللہ مصیبتوں کے جال سے چھوٹ جائیں گے۔

ترقی کے لئے نقش

سوال از: سید علی ________ گل برگہ۔

کاروبار و معاش کی ترقی کے لئے گھر یا دکان میں آویزاں کرنے کے لئے نقش عطا کریں۔

جواب

مندرجہ ذیل نقش ہری روشنائی سے لکھ کر فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں کریں۔اگر دکان میں کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

بندش کی کاٹ

سوال از: (ایضاً)

ہر جائز کام میں ہر بار رکاوٹ ہوتی ہو تو ایسی رکاوٹ کو خواہ یہ رکاوٹیں کسی وجہ (جادوٹونا،آسیبی واوپری اثرات،بندش وگردش) سے ہو تو دور کرنے کے لئے مجرب عمل بتائیں۔

جواب

روزانہ ۱۴سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ پڑھا کریں۔ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں۔اسکے بعد صرف سو بار روزانہ پڑھتے رہیں انشاءاللہ ہر طرح کے اثرات سے نجات ملے گی۔بندش اور جادوٹونے کے اثرات بھی اس عمل کی برکت سے ختم ہوجائیں گے۔

اذانِ بت کدہ

سوال از: (ایضاً)

"اذان بت کدہ" کے سلسلے میں جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ہر ماہ "طنز ومزاح" کا اسلوب اپنے عروج پر نظر آرہا ہے۔"ابوالخیال فرضی" کا طرز تخاطب "ضمیر" کو جھنجھوڑتا ہے۔مضمون کے مطالعہ کے بعد دل "باغ باغ" اور دماغ شاداب ہوتا ہے۔ملت کے سلگتے مسائل کے سمندر کو "طنزومزاح" کے کوزے میں سمونا یہ فرضی صاحب کا کارنامہ ہے۔خدا کرے زور قلم مزید تابناکی سے چھلکے۔

"اذان بت کدہ" پر خواہ کتنے ہی اعتراضات وشبہات ہوں برائے مہربانی اس خوبصورت دل لگتے طنز ومزاح کے سلسلے کو ہرگز ہرگز بند نہ کریں۔

جواب

اور بھی بہت سے خطوط وغیرہ ایسے موصول ہوئے ہیں جن میں ابوالخیال فرضی کے مضامین کی تعریف کی گئی ہے اور ان کے مضامین کے مجموعے کی جو "اذان بت کدہ" کے نام سے چھپ چکا ہے خاصی پذیرائی

ہوئی ہے جب کہ ہمیں اس کی امید بھی نہیں تھی۔ لوگوں کے خطوط پڑھ کر اندازہ ہوا مقصدی طنز و مزاح کو دلچسپی سے پڑھا جارہا ہے اور قارئین اس مقصد تک پہنچنے کی کوشش بھی کررہے ہیں جو ہنسی مذاق کی آڑ میں پیش کیا جارہا ہے اور جس سے معاشرے کی اصلاح مطلوب ہے۔ انشاء اللہ ہم اس سلسلے کو جاری رکھنے کی کوشش کریں گے۔

بھیانک خواب بند کرنے کے لئے

سوال از: عزیز احمد ________ بلند شہر۔

مجھے رات کو بہت خوفناک اور ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ اکثر میں گھبرا کر اٹھ جاتا ہوں۔ لیکن جب آنکھ نہیں کھلتی تب بھی میں بری طرح کانپتا رہتا ہوں اور دوسرے لوگ میری چیخ پکار سے پریشان ہوجاتے ہیں۔ میں سوتے ہوئے بری طرح چیختا ہوں۔ برائے مہربانی کوئی علاج بتائیں کہ مجھے ان خوابوں سے نجات ملے۔

جواب

رات کو باوضو سونے کی عادت ڈالیں اور سونے سے پہلے ایک مرتبہ آیت الکرسی ضرور پڑھیں اور وَلَا يَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا کی تین بار تکرار کریں۔ پھر اپنے اوپر دم کرلیں اور سوجائیں۔ انشاء اللہ رات کو برے خواب نہیں آئیں گے چند ہفتوں تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ اس کے بعد جب خوابوں سے نجات مل جائے تب بھی اگر آیت الکرسی پڑھ کر سوجائیں تو بہتر ہے۔

تسخیر خلائق کے لئے

سوال از: (ایضاً)

ایسا کوئی نقش عطا کریں کہ جس کی برکت سے میں لوگوں کی نظروں میں معزز ہوجاؤں اور جو بھی دیکھے وہ مجھ سے محبت کرے۔ میری مراد یہ ہے کہ مجھے تسخیر کی دولت حاصل ہو۔ آپ خزانہ علم میں سے ایسا کوئی مجرب نقش عطا کریں یا پھر نقش لکھنے کا طریقہ بتائیں اور اجازت دیں۔ مشکور ہوں گا۔

جواب

تسخیر خلائق کے لئے ایک آسان عمل تحریر کیا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو ۱۱ سو مرتبہ ک، ہ، ی، ع، ص پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد باوضو اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھیں۔ عمل بھی جمعرات کے دن ساعت اول میں کریں نقش بھی اسی وقت لکھیں۔ اس کے بعد اس نقش کو ہرے کپڑے میں سی کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ جوں جوں وقت گزرے گا خلق کی نظروں میں آپ مقبول ہوتے رہیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ک	ہ	ی	ع	ص
ہ	ی	ع	ص	ک
ی	ع	ص	ک	ہ
ع	ص	ک	ہ	ی
ص	ک	ہ	ی	ع
ک	ہ	ی	ع	ص
ص	ی	ع	ص	ک

قوتِ حافظہ کے لئے

سوال از: (ایضاً)

میری قوت حافظہ بہت کمزور ہے۔ اور میں یہ چاہتا ہوں جو وظیفہ یا آیت قرآنی میں یاد کرنا چاہتا ہوں وہ مجھے یاد ہوجائے جو وظائف اور آیات یاد ہوجائیں وہ میں پھر کبھی نہ بھولوں۔

جواب

قوت حافظہ کو مضبوط کرنے کے لئے یہ عمل انتہائی مفید اور مؤثر۔ اس نقش کو گلاب وزعفران سے طشتری پر لکھیں اور روزانہ صبح شام اس سات روز تک لگاتار پئیں۔ انشاء اللہ قوت حافظہ حد سے زیادہ بڑھ جائے گی اور اسی نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

	الم	
الم	الم	الم
الم	الم	الم
الم	ن والقلم وما یسطرون	الم

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

مخزن العجائب

چوتھی قسط

حسن الہاشمی

ہر جگہ عزت ملے

ایک صاف شفاف چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے مندرجہ ذیل آیات بروز جمعرات سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر تازہ غسل کرنے کے بعد یہ لکھیں۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَO

اس آیت کو لکھنے کے بعد چنبیلی کے تیل میں دھو کر ایک شیشی میں رکھ دیں اور جب کسی سے ملاقات کرنے جائیں تو اس تیل کو اپنے دونوں ابروؤں پر لگائیں۔ انشاء اللہ جو دیکھے گا عزت کرے گا اور متاثر ہوگا۔

شوہر کو مہربان کرنے کا عمل

مندرجہ ذیل آیت کو ۲۱ر مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے شوہر کو کھلائیں۔ انشاء اللہ اس کے دل میں محبت پیدا ہوگی اور اگر محبت ہوگی تو اس میں اضافہ ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَنَزَعْنَا مَافِیْ صُدُوْرِھِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَO

میاں بیوی میں محبت کا عمل

چینی یا شہد پر مندرجہ ذیل آیت ایک سو اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دونوں کو سات روز تک کھلائیں انشاء اللہ میاں بیوی میں زبردست محبت ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍO

بیوی کو فرماں بردار بنانے کے لئے

اگر کسی کی بیوی نافرمان ہو تو عروج ماہ میں ۲۱ر مرتبہ یہ آیات پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے بیوی کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ وہ نافرمانی چھوڑ دے گی۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاللّٰہُ ھُوَ الْوَلِیُّ وَھُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌO سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَO

امتحان میں کامیابی کے لئے

اگر کسی طالب علم کا حافظہ کمزور ہو اور جو وہ یاد کرنا چاہتا ہو اس کے یاد نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہئے روزانہ نماز فجر کے بعد یہ آیت ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ اس کے بعد جو بھی یاد کرے گا یاد ہو جائے گا۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ر دن تک کرے۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِO

استقرار حمل کے لئے

اگر کسی عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ان کلمات کو بعد نماز عشا ایک سو ایک مرتبہ پڑھے۔ لگاتار سو دن تک۔ انشاء اللہ اس دوران حمل قرار پائے گا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ ذِی الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُ

تجارت میں بے پناہ کامیابی کے لئے

کوئی بھی تاجر اگر نماز فجر کے بعد یہ دعا صرف ایک بار پڑھنے کا اہتمام کرے تو اس کو بے انتہا فائدہ ہوتا ہے اور نقصان کا اندیشہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا لَطِیْفُ یَا کَافِیْ یَا شَافِیْ یَا کَرِیْمُ یَابَاقِیْ یَارَؤُوْفُ یَارَحِیْمُ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ

اِلاّ هُوَ اِلاّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ زَيَّنَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ حِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ وَهُوَالَّذِيْ فِي السَّمَاءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ يَارَحِيْمُ يَاوَدُوْدُ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُo

اہم مقصد کے لئے دعا

صلوٰۃ الاسرار پڑھنے کے بعد دعا کریں۔ انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی، صلوٰۃ الاسرار پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نمازِ عشاء کے بعد دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ) گیارہ مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد) ۱۱ر مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ یہ کلمات پڑھیں اور اپنا مقصد اپنے ذہن میں رکھیں اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ فَوْزًا فِيْ مَقْصِدِيْ.

اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ کلمات ادا کریں۔ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

جمعرات کے دن بعد نمازِ فجر ایک سو ایک مرتبہ یہ آیت پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا لگاتار ۳ر جمعرات تک کریں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

استخارہ کا اہم طریقہ

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک ہی رات میں اللہ سے مشورہ کرنا مقصود ہو تو اس طریقے کو اپنائیں۔

رات کو عشاء کی نماز کے بعد ۲۱ر مرتبہ یہ آیت پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاo

اس کے بعد قبلہ کی طرف اپنا چہرہ کر کے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گال کے نیچے رکھ کر گیارہ مرتبہ سورۂ بروج پڑھیں پھر گیارہ مرتبہ سورہ بروج پڑھیں پھر گیارہ مرتبہ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں اپنا مقصد اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں جواب ملے گا۔

سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ کی تاثیرات

اگر اس سورۃ کو کسی طشتری پر گلاب و زعفران سے لکھ کر آبِ زمزم سے دھو کر پی لیں تو لوگوں کی نظروں میں ہیبت طاری ہو۔ اگر ماہِ رمضان کا چاند دیکھ کر اس سورہ کو ۲۱ر مرتبہ پڑھ لیں تو پورے سال روزی میں فراخی ہو۔ اگر اس سورۃ کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے کسی سواری پر سوار ہوں تو سفر ساتھ عافیت ختم ہو۔

اگر جمعرات کے دن نمازِ فجر کے بعد ۴۱ر مرتبہ اس سورۃ کو پڑھیں تو لوگوں میں مقبولیت اور عزت پیدا ہو۔ بعض بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر اس سورۃ کو کسی بھی امتحان سے پہلے سو مرتبہ پڑھ لیا جائے تو امتحان میں کامیابی ملتی ہے۔

سورۂ قدر کا نقش لوگوں میں مقبولیت عطا کرتا ہے اور اس سے زبردست تسخیر حاصل ہوتی ہے جو شخص اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھنے کے بعد ہر فرض نماز کے بعد ایک بار اس سورۃ کی تلاوت کرتا رہے تو اس شخص کو زبردست تسخیر حاصل ہو اور جو بھی دیکھے اس سے متاثر ہو اور اس کا احترام کرنے پر مجبور ہو۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کریں۔

سورۂ قدر کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۷۷	۲۰۸۰	۲۰۸۴	۲۰۷۰
۲۰۸۳	۲۰۷۱	۲۰۷۶	۲۰۸۱
۲۰۷۲	۲۰۸۶	۲۰۷۸	۲۰۷۵
۲۰۸۹	۲۰۷۴	۲۰۷۳	۲۰۸۵

تسخیر خلائق کا حیرت ناک عمل

کچھ لوگوں کو تسخیر خلائق کا شوق ہوتا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ مخلوق ان کی طرف رجوع کرے اور ان پر فتوحات کے دروازے کھل جائیں۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ عمل پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ عمل جمعہ کے دن شروع ہوگا۔ تازہ غسل کے بعد نیا لباس پہن کر اس کی شروعات کرنی چاہئے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۴ر مرتبہ درود

شریف پڑھ کر دو رکعت نماز ادا کریں پھر ۱۴ر بار درود شریف پڑھ کر سورۂ فاتحہ ایک بار پڑھیں پھر درود شریف ۱۴ر مرتبہ پڑھیں۔ سورۂ فاتحہ کی تعداد روزانہ گھٹتی بڑھتی رہے گی لیکن درود شریف آگے پیچھے ہر روز ۱۴ ارہی مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ یہ عمل ۲۱ر روز کا ہے۔ ۲۱ر روز کی تعداد روزانہ کی یہ ہے۔ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھی جائے۔

دن	تعداد	دن	تعداد
جمعہ	ایک بار	پیر	۵۰ بار
ہفتہ	۳۰ بار	منگل	۲۰ بار
اتوار	۸ بار	بدھ	۶ بار
پیر	۴۰ بار	جمعرات	۶۰ بار
منگل		جمعہ	۴۰۰ بار
بدھ	۵ بار	ہفتہ	۹۰ بار
جمعرات	۲۰۰ بار	اتوار	۹ بار
جمعہ	۲ بار	پیر	۱۰۰ بار
ہفتہ	۷۰ بار	منگل	۷۰۰ بار
اتوار	۱۰ بار	بدھ	ایک ہزار بار
		جمعرات	۸۰۰ بار

اس عمل کو جس نے بھی صحیح طریقہ سے صحیح تعداد کے ساتھ پورا کرلیا وہ کامیاب ہوا یقین کریں اس عمل کے عامل کو زبردست دولتِ تسخیر حاصل ہوتی ہے اور اس کی تمام مرادیں اللہ کے فضل و کرم سے پوری ہوجاتی ہیں۔

عجائبات کے لئے

اس نقش کو جمعہ کی پہلی ساعت میں لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ عجائبات کا مشاہدہ ہوگا اور اس نقش کو اپنے پاس رکھنے والا چودھویں کے چاند کی طرح عامل لوگوں کی نظروں میں چمکے گا اور اس کی عزت و توقیر ہر طرف سے ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ			
۱۳۷	۱۱۰	۴۹	۱۸۷
۵۰	۱۸۶	۱۳۸	۱۰۹
۱۸۵	۴۷	۱۱۲	۱۳۹
۱۱۱	۱۴۰	۱۸۴	۴۸

ادائیگی قرض کے لئے

اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ میں دبا ہوا ہو اور کسی طرح قرض کی ادائیگی نہ ہو پا رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ایک سو ستر مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں انشاء اللہ رات کو خواب میں کچھ اشارہ ملے گا اور غیب سے قرض کی ادائیگی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ عجیب و غریب عمل ہے۔ جو انسان کو راتوں رات دولت مند بھی بنا سکتا ہے۔ اس عمل کو سات روز تک جاری رکھنا چاہئے۔

فراخیٔ رزق کے لئے

عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں اور پڑھنے کے دوران سر میں یا ڈاڑھی میں کنگھا کرتے رہیں۔ انشاء اللہ کچھ ہی عرصہ کے بعد روزی میں اضافہ ہونا شروع ہوجائے گا۔

بے روزگاری سے نجات پانے کا نقش

اس نقش کو نوچندی جمعرات کو لکھنا شروع کریں اور روزانہ ۹ر نقش لکھیں اور لگاتار ۹ر دن تک لکھیں۔ روزانہ نقش لکھنے کے بعد آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ سب سے پہلے دن اور سب سے آخری دن ۱۰ر نقش لکھیں۔ سب سے پہلا نقش اور سب سے آخری نقش محفوظ کرلیں اور دونوں ایک ساتھ ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں یا اپنے سیدھے بازو پر باندھیں اور روزانہ سو مرتبہ "یامسبب الاسباب" پڑھا کرے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا اللہ یا کافی　　یا غنی یا مغنی



دو رکعت نماز نفل عشاء کے بعد پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۳ر بار سورۂ الم نشرح اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں

اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت سات مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کریں اور بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ ۳ر راتوں کے اندر اندر حضرت خضر علیہ السلام خواب میں آئیں گے۔ یہ عمل بدھ کی رات سے شروع کرویں جمعہ کی رات تک جاری رکھیں۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حُبٌّ قَلْبٌ طَنَابِیْقٌ طَاعٍ طِبٌّ شَافِعٌ وَ شَفِیْعٌ وَ مُجْتَمِعٌ وَ حِرْزٌ وَ حَرِیْرٌ وَدِیْقٌ وَ حَبَّۃٌ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اخراجِ مجلس کے لئے

اگر کسی شخص کو مجلس میں سے نکالنا ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس مجلس میں کسی جگہ رکھ دیں۔ انشاء اللہ چند منٹ بعد وہ مجلس سے اٹھ کر چلا جائے گا۔

	١	
٧	۵	٣
منھا	٩	مخرج

فلاں ابن فلاں

راز حکمت کے لئے

عشاء کی نماز کے بعد ۶۳ر مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ حالات اور واقعات منکشف ہوں گے۔ اَوْ اَوْ اَوْ اَنْتَ اَنْتَ

دعاءِ کفایت

ہر فرض نماز کے بعد ورنہ نمازِ عشاء کے بعد اس دعا کو اپنا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ تمام مرادیں پوری ہوں گی۔ ہر طرف سے رزقِ حلال کے دروازے کھلیں گے اور عزت و مقبولیت کی دولتیں بھی میسر آئیں گی۔ طریقہ یہ ہے کہ دعا کرنے سے پہلے اپنی دونوں مٹھیوں کو بند کرلیں اور جب لفظِ قیوم پہونچیں تو دائیں ہاتھ کی مٹھی کھول دیں اور جب لفظ مستعان پر پہونچیں تو بائیں ہاتھ کی مٹھی کھول دیں اس طرح اور عجیب و غریب طریقے سے کامیابیاں قدم چومیں گی۔

دعا یہ ہے۔ یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا حَلِیْمُ یَاوَدُوْدُ یَامُسْتَعَانُ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ برحمتك يا ارحم الراحمين۔

کشفِ قلب کا نادر عمل

جو لوگ کشف کی دولت سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں وہ اس عمل کو اپنے معمول میں لائیں۔ ہر جمعہ کی شب میں عشاء کے بعد اس عمل کو کریں۔ یَاقُدُّوْسُ ۱۸۹ر مرتبہ پڑھیں اور سیکڑے پر سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ ۳ر مرتبہ پڑھیں اول و آخر ۲۱ر مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں کے بعد کشف والہام کی دولتوں سے سرفرازی ملے گی۔

دانت کا درد

اگر دانت میں درد ہو تو جس طرف کے دانت پر درد ہو اس طرف کے رخسار پر شہادت کی انگلی سے بغیر روشنائی کے یہ حروف لکھ دیں۔ انشاء اللہ درد موقوف ہوگا۔

ف ر ع و ن ع ر ق ش د

نکسیر روکنے کا عمل

شہادت کی انگلی سے بغیر روشنائی کے ناک کے اوپر سے سر کی طرف کو بسم اللہ الرحیم لکھیں۔ انشاء اللہ خون بند ہوگا۔ ایک وقت میں تین بار لکھیں۔

دردِ زہ کے لئے

بوقت ولادت گڑ پر سات مرتبہ مندرجہ ذیل پڑھ کر دم کر کے حاملہ کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ بچہ فوراً پیدا ہوگا۔

یَاخَالِصُ یَا مُخْلِصُ یَا خَلَّاصُ یا حضرت خواجہ حضرت سہر الیاس۔

بیسویں قسط

کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

کرشمات جفر کا ایک اور نمونہ بطور خاص اپنے قارئین کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ بھی حصول روزگار اور حصول دولت کے لئے تیر بہدف ہے۔ اس فارمولے کے ذریعہ بھی دولتِ بیکراں اپنے دامن میں سمیٹی جاسکتی ہیں۔ بطور سبب اس فارمولے پر عمل کریں اور اپنے رب کی قدرت کاملہ پر یقین رکھیں جو اسباب اختیار کرنے والے پر اپنی رحمتیں برساتا ہے۔ سب سے پہلے یہ کریں کہ طالب کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد ابجد قمری سے برآمد کریں۔ اس کے بعد جو بھی مقصد ہو پھر اس کے بھی اعداد برآمد کریں۔ مثلاً مقصد حصول دولت ہے تو حصول دولت کے اعداد ابجد قمری سے نکال لیں۔

اس کے بعد طالب اور مقصد کے اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کر کے برج برآمد کرلیں۔ جو بھی برج برآمد ہو اس کے بھی اعداد نکال لیں۔ اب ہمارے پاس تین طرح کے اعداد ہو گئے۔

نمبر ایک: طالب مع والدہ کے اعداد۔

نمبر دو: مقصد کے اعداد۔

نمبر تین: برج کے اعداد۔

ان اعداد کے مطابق اسماء الٰہی تلاش کریں۔ جو بھی اسماء الٰہی برآمد ہوں گے ان کا ورد اس برج کے متعلقہ ستارے کے اوقات میں کرنا ہے جو طالب و مقصد کے اعداد سے نکالا گیا تھا۔ اس کے بعد طالب اور مقصد اور برج اور متعلقہ ستارے کے جو بھی اعداد ہیں ان میں سے ۲۱۰ گھٹا کر ۴ سے تقسیم کریں گے۔ حاصل تقسیم کو خانۂ اول میں رکھ کر سات سات کے اضافے کے ساتھ نقش کی چال چلیں گے، اگر کسر واقع ہوگی تو حسب قاعدہ پانچویں، نویں یا تیرویں خانے میں مزید ایک کا اضافہ کریں گے۔

اس نقش کو طالب اپنے دائیں بازو پر باندھ لے اور روزانہ متعلقہ ستارے کی ساعت میں اسماء الٰہی کا ورد کرتا رہے۔ یہ ورد چالیس دن کرنا چاہئے اور نقش کم سے کم ایک سال تک باندھنا چاہئے۔ انشاء اللہ ہر طرف سے دولت برسنے لگے گی۔

مثال۔

نام طالب، حشمت علی	۸۵۸
نام والدہ، نور فاطمہ	۳۹۱
مقصد، حصول دولت	۵۷۴
ٹوٹل	۱۲)۱۸۲۳(۱۵۱

۱۲
۶۲
۶۰
۲۳
۱۲
۱۱

۱۱ بچنے کا مطلب یہ ہے کہ برج دلو ہے۔ متعلقہ ستارہ زحل ہے۔

اسماء الٰہی، مطابق	۸۵۸	یَارَزَّاقُ یَامقیت
اسماء الٰہی، مطابق	۳۹۱	یَاشَہِید یَابَاسِطُ
اسماء الٰہی، مطابق	۵۷۴	یَامَاجِدُ یَاشکورُ

روزانہ زحل کی ساعت میں ۶ اسماء الٰہی کا ورد سو مرتبہ زحل کی ساعت میں کرنا ہے۔ اس طرح پڑھنا ہے۔ یارزاق یامقیت یاشھید یاباسط یاماجد یاشکور۔

ہفتہ کے دن	پہلی ساعت زحل کی ہے۔
اتوار کے دن	پانچویں ساعت زحل کی ہے۔
پیر کے دن	دوسری ساعت زحل کی ہے۔
منگل کے دن	چھٹی ساعت زحل کی ہے۔
بدھ کے دن	تیسری ساعت زحل کی ہے۔

جمعرات کے دن ساتویں ساعت زحل کی ہے۔

جمعہ کے دن چوتھی ساعت زحل کی ہے۔

مذکورہ اسماء الٰہی کا ورد مذکورہ مثال میں زحل کی ساعت میں ہی پڑھنا ہے۔ نقش بنانے کے لئے کارروائی اس طرح ہوگی۔

اعداد طالب ۸۵۸

اعداد والدہ ۳۹۱

اعداد مقصد ۵۷۴

۱۸۲۳

اعداد برج دلو ۴۰

اعداد ستارہ زحل ۴۵

۱۹۰۸

۲۱۰

۴)۱۶۹۸(۴۲۴

۱۶

×۹

۸

۱۸

۱۶

۲

حاصل تقسیم کو نقش کے پہلے خانے میں رکھ کر سات سات کے اضافے کے ساتھ چال چلی جائے گی۔ نقش میں کسر ہے اس لئے نویں خانے میں مزید ایک کا اضافہ ہوگا۔

۷۸۶

قولہ

۴۲۴	۵۱۶	۴۹۵	۴۷۳
۵۰۲	۴۶۶	۴۳۱	۵۰۹
۴۵۹	۴۸۱	۵۳۰	۴۳۸
۵۲۳	۴۳۵	۴۵۲	۴۸۸

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۹۰۸ ہوگا۔

اس نقش کی قوت میں اضافہ کرنے کے لئے چاروں طرف ملائکہ کے نام لکھ دیں۔

اس مثال کے پیش نظر ہر شخص برائے حصول دولت اپنے لئے نقش تیار کر سکتا ہے۔ تمام قارئین کو اجازت دی جاتی ہے جو لوگ اس نقش کو خود تیار نہ کر سکیں وہ مقامی عاملین سے رجوع کریں۔

واضح رہے کہ جب بھی نقش تیار کریں باوضو رہیں اور متعلقہ ستارے کا بخور جلائیں۔ ساتوں ستاروں کا بخور یہ ہے۔

زحل: سیاہ مرچ، رال۔

شمس: صندل سرخ، زعفران، ہلدی۔

قمر: لوبان، کافور، صندل سفید۔

مریخ: رائی، دارچینی، افیون۔

عطارد: لوبان، چھلکا بادام۔

مشتری: عود، عنبر، سمندر جھاگ۔

زہرہ: گلاب کی پتی، شنگرف کافور۔

ہر ستارے کے کئی بخور لکھ دیئے ہیں کوئی ایک بھی میسر آجائے تو بھی کافی ہے۔

اس فارمولے میں برج معلوم کرنے کے لئے کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کریں گے۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو سمجھو برج حمل ہے اور ستارہ مریخ ہے۔

اگر دو باقی رہے تو برج ثور ہے اور ستارہ زہرہ ہے۔

تین باقی رہے تو برج جوزا ہے اور ستارہ عطارد ہے۔

چار باقی رہے تو برج سرطان ہے اور ستارہ قمر ہے۔

۵ باقی رہے تو برج اسد ہے اور ستارہ شمس ہے۔

۶ باقی رہے تو برج سنبلہ ہے اور ستارہ عطارد ہے۔

سات باقی رہے تو برج میزان ہے اور ستارہ زہرہ ہے۔

۸ باقی رہے تو برج عقرب ہے اور ستارہ مریخ ہے۔

۹ باقی رہے تو برج قوس ہے اور ستارہ مشتری ہے۔

۱۰ باقی رہے تو برج جدی ہے اور ستارہ زحل ہے۔

۱۱ باقی رہے تو برج دلو ہے اور ستارہ زحل ہے۔

صفر باقی رہے تو برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔

****

علم الاعداد

ایک علمی پکڑ جو آپ کی شخصیت اور قسمت کے پرت کھولتی ہے

بذریعہ عمل اہرام

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

عدد برآمد کرنے کی دو مثالیں، ان مثالوں کو بغور دیکھیں تا کہ آپ کو اپنے نام کا عدد برآمد کرنے میں دشواری نہ ہو۔

واضح رہے کہ نام میں جتنے بھی حروف ہیں ان کی صرف اکائی معتبر ہوگی۔ مثلاً کسی حرف کے ۵۰ رہیں تو صفر الگ کرکے ۵ رلئے جائیں گے۔ مثلاً حرف ی کے ۱۰ رہیں تو صفر ہٹا کر ایک ہی لیا جائے گا یا مثلاً حرف ذ کے ۷۰۰ ہیں تو دونوں صفر ہٹا کر صرف ۷ لئے جائیں گے۔ اس طرح نام کے تمام حروف کے صفر ہٹا کر ایک سطر بنائی جائے گی پھر اس سطر میں دو عدد باہم جوڑ کر نیچے ایک اور سطر تیار کی جائے گی۔ ایک عدد دو مرتبہ جڑے گا۔ دائیں والے عدد کے ساتھ بھی اور بائیں والے عدد کے ساتھ بھی۔ یہ دوسری سطر پہلی سطر کے مقابلہ میں کم ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ آخر میں صرف ایک عدد باقی رہ جائے گا۔ بس یہی شخصیت کا عدد ہے۔ اس بات کو دو مثالوں کے ذریعہ سمجھ لیں۔

مثال (۱) شکیل احمد

ش ک ی ل ا ح م د

۳۰۰ ۲۰ ۱۰ ۳۰ ۱ ۸ ۴۰ ۴

ہر عدد کا مفرد الگ کرکے صورت یہ بنے گی۔

۳ ۲ ۱ ۳ ۱ ۸ ۴ ۴

اب اس سطر کے اعداد کو باہم جوڑ کر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی سطر تیار کی جائے گی اور اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک مفرد عدد برآمد نہ ہو جائے۔ دیکھئے۔

۳ ۲ ۱ ۳ ۱ ۸ ۴ ۴

۵ ۳ ۴ ۴ ۹ ۳ ۸

۸ ۷ ۸ ۴ ۳ ۲

۶ ۶ ۳ ۷ ۵

۳ ۹ ۱ ۳

۳ ۱ ۴

۴ ۵

۹

آپ اس مثال پر غور کریں اور پہلی سطر دیکھیں۔ عدد۲۳ کے ساتھ جوڑا گیا ہے تو ۵ بنے۔ نیچے کی سطر میں ۵ رکھ دئے گئے پھر ۲ عدد جو ۳ کے ساتھ جوڑا گیا تھا ایک ساتھ جوڑا گیا تو ۳ بنے نیچے کی سطر میں ۵ کے بعد ۳ رکھ دیا گیا۔ پھر ایک جو ۲ کے ساتھ جوڑا گیا ۳ کے ساتھ جوڑا گیا تو ۴ بنے۔ نیچے کی سطر میں ۳ کے بعد ۴ رکھ دیا گیا وغیرہ۔ گویا کہ ہر عدد دو مرتبہ جوڑا جائے گا پہلے عدد کے علاوہ اور سطر ایک عدد گھٹتی چلی جائے گی۔ آپ دیکھ لیں۔ پہلی سطر میں اعداد ۸ ہیں دوسری میں ۷ ہیں تیسری میں ۶ ہیں اس طرح گھٹتے گھٹتے ایک باقی رہ جائے گا۔ یہ طریقہ عمل اہرام کہلاتا ہے آخیر میں جو مفرد عدد بچے گا وہی آپ کی شخصیت کی حقیقت کھولے گا۔

دوسری مثال۔ عارفہ خاتون

ع ا ر ف ہ خ ا ت و ن

۷۰ ۱ ۲۰۰ ۸۰ ۵ ۶۰۰ ۱ ۴۰۰ ۶ ۵۰

ہر عدد کا صفر الگ کرکے صورت یہ بنے گی۔

۷ ۱ ۲ ۸ ۵ ۶ ۱ ۴ ۶ ۵

اب مفرد عدد برآمد کرنے کے لئے عملِ اہرام کریں گے۔ یعنی ایک

عدد کو دوسرے عدد میں جوڑ کر نیا عدد بناتے چلے جائیں اور صفر کو نظر انداز کرتے رہیں گے

۷ ۱ ۲ ۸ ۵ ۶ ۱ ۴ ۶ ۵

۸ ۳ ۱ ۴ ۲ ۷ ۵ ۱ ۲

۲ ۴ ۵ ۶ ۹ ۳ ۶ ۳

۶ ۹ ۲ ۶ ۳ ۹ ۹

۶ ۲ ۸ ۹ ۳ ۹

۸ ۱ ۸ ۳ ۳

۹ ۹ ۲ ۶

۹ ۲ ۸

۲ ۱

۳

ان مثالوں کے بعد اب ہر ایک عدد کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کا مطالعہ پوری گہرائی کے ساتھ کیجئے تاکہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ کون سا عدد انسان کی شخصیت پر کیسے کیسے اثرات مرتب کرتا ہے۔

چار عدد کی حقیقت

صاحب عدد میں سرگرمی عمل جسمانی قوت اور عزائم کی پختگی ہوگی۔ چار عدد کا انسان عمر بھر جد وجہد میں مصروف رہے گا لیکن اشتعال انگیزی کی وجہ سے کبھی کبھی اس کو شدید نقصانات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس عدد کے انسان کی تندرستی اچھی ہوگی اور یہ خوش لباس اور خوش خوراک ہوگا۔ حسن پسندی کی وجہ سے کئی بار اس کے کردار کو ہچکولے کھانے پڑیں گے۔ اس کو بلاوطنی کی صعوبت برداشت کرنی پڑ سکتی ہے۔ اس کو دور دراز سفر کے مواقع میسر آئیں گے۔ اس میں ایثار کا جذبہ رہے گا۔

چار عدد کے انسان میں تنقید کا مادہ ہوگا جو اس کو اچھے دوستوں سے محروم کر سکتا ہے لیکن یک گونہ مقبولیت اس کو زندگی بھر حاصل رہے گی۔

چار عدد کا کردار

جس شخص کا عدد چار ہوگا اس کے نزدیک اصل چیز کام ہوگا وہ کام کو دوستی پر فوقیت دے گا۔ چار عدد کے لوگ اس دوستی کو ہرگز پسند نہیں کرتے جو کام میں خلل ڈالنے کا باعث بنے۔ یہ لوگ ہر وقت اپنے کام کے بارے میں غور وفکر کرتے رہتے ہیں اور کسی بھی لمحے اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہوتے۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ لوگ دوستی کے قائل نہیں ہوتے، یہ اچھے دوست ثابت ہوتے ہیں اور دوستوں کی خاطر نمایاں قسم کی قربانیاں بھی دیتے ہیں لیکن یہ ایسی دوستی کے قائل نہیں ہوتے جو ذمہ داریوں میں رخنہ ڈالے اور جو اپنے فرائض سے غافل کردے۔

چار عدد کے اوصاف

یہ عدد ستارہ شمس سے منسوب ہے۔ اس عدد والے انسان میں اچھے اوصاف پائے جاتے ہیں، اس عدد کا انسان مخلص ہوتا ہے، مستقل مزاج ہوتا ہے اور صفات حسنہ کا مجسمہ ہوتا ہے۔ یہ سچائی پسند ہوتا ہے، جھوٹ اور مکاری سے اسے نفرت ہوتی ہے۔ یہ عدد صاحب عدد کی ظاہری صفات کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرتا ہے اور ان خوبیوں کو اُجاگر کرتا ہے جو اس عدد کے انسان کے فطری جوہر ہیں۔

چار عدد کا انسان صاف گو ہوتا ہے اور کسی بھی حالت میں جھوٹ سے گریز کرتا ہے۔ اس عدد کے انسان سے جب بھی مشورہ لیا جائے گا یہ صحیح مشورہ دے گا اور سچائی کو ظاہر کرنے میں کبھی نہیں ہچکچائے گا۔

چار عدد کے حالات

حق پرستی اور کشادہ مزاجی کی وجہ سے صداقت کا مادہ اس میں موجود ہے۔ یہ اچھا دماغ رکھتا ہے اور گہرائی کے ساتھ غور وفکر کرنے کی صلاحیتیں بھی اس میں موجود ہیں۔ یہ رقیق القلب بھی ہے اور اس میں ملن ساری بھی ہے لیکن یہ کسی بھی ملنساری کو ذمہ داریوں پر غالب آنے نہیں دیتا۔ چار عدد کا انسان ہر وقت اپنے فرائض میں کھویا رہتا ہے اور اسے اپنی شخصیت سے خود پیار رہتا ہے۔ یہ اپنی شخصیت کے اچھے پن کو پامال ہونے سے بچاتا ہے۔

چار عدد کا تخریبی پہلو

چار عدد کے انسان میں ایک طرح کی ضد ہوتی ہے جو کبھی کبھی صاحب عدد کو بہت نقصان پہنچاتی ہے اور اس کے سوچنے سمجھنے کی خوبیوں کو ہلاک کر کے رکھ دیتی ہے۔ ایسے حالات میں یہ حقیقت پسند انسان حقیقت پسند نہیں رہتا اور آپے سے باہر ہو کر غلط سلط فیصلے کر دیتا ہے جو اس کی

محبت کا قتل کر کے رکھ دیتے ہیں۔ جب یہ انسان غصے سے بے قابو ہوتا ہے تو مخالفین کے لئے ہر طرح کا مبالغہ کر گزرتا ہے اور مروجہ قوانین کی بھی مخالفت شروع کر دیتا ہے جو اس کے لئے شدید نقصانات کا باعث بنتی ہیں۔ جب اس کی سوچ کسی کے بھی بارے میں منفی ہو جاتی ہے تو پھر اس کو افراط و تفریط سے محفوظ رکھنا مشکل ہوتا ہے ایسے حالات میں اس سے ناشائستہ حرکات بھی سرزد ہو جاتی ہیں اور اس کے اپنے بھی اس سے متنفر ہو جاتے ہیں۔

امراض

چار عدد کا انسان کسی بھی وقت دماغی امراض کا شکار ہو سکتا ہے۔ سنک، دیوانگی اور مالیخولیا جیسی بیماریاں انہیں لاحق ہو سکتی ہیں۔ ان کے پھیپھڑے بھی خراب ہو سکتے ہیں۔ ان کے گردے بھی متاثر ہو جاتے ہیں، نزلہ زکام اور کھانسی جیسے عوارض بھی انہیں اکثر لگ جاتے ہیں۔

چار عدد کی خواتین

چار عدد کی خواتین میں وہ ہمت ہوتی ہے جو مردوں میں ہوتی ہے یہ ایسے کام بخوبی کر لیتی ہیں جو مردوں ہی کو زیب دیتے ہیں۔

چار عدد کی خواتین بیرونی ذمہ داریوں میں بہت اچھے طریقے سے اپنے شوہروں کی مدد کر سکتی ہیں اور بیرونی فرائض کو باہمت طریقے سے حل کر سکتی ہیں۔ چار عدد کی خواتین بہادر بھی ہوتی ہیں اور جرأت مند بھی اور کسی بھی معاملے میں یہ انتہائی پامردی کا ثبوت دیتی ہیں اور کسی بھی اہم معاملے میں کسی بہادر کی طرح جمی رہتی ہیں۔ ان کو وہ ذمہ داریاں بھی سونپی جا سکتی ہیں جن ذمہ داریوں کو صرف مرد ہی ادا کر سکتے ہیں۔

چار عدد والوں کا پیشہ

چار عدد کے لوگ وکیل، جج اگر بن جائیں تو بہت کامیاب رہتے ہیں۔ یہ مختلف معاملات میں اچھی بحث کر سکتے ہیں اور اختلافی امور میں بہت گہرائی کے ساتھ غور و فکر کر سکتے ہیں۔

چار عدد کے لوگ اچھے مقرر بن سکتے ہیں۔ انہیں اگر قیادت کے مواقعات نصیب ہو جائیں تو یہ سب سے زیادہ آگے نکل سکتے ہیں۔ ان کے اندر لوگوں کی رہنمائی کرنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ چار عدد کے لوگ ملازم اور نوکر بن کر اچھی زندگی نہیں گزار سکتے ان میں اطاعت کرنے کا مادہ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ جب کسی کے ماتحت ہو کر کام کرتے ہیں تو اکثر الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ یہ آزادانہ طور پر ہی کام کر سکتے ہیں اس لئے ان کو ایسے پیشوں پر دھیان دینا چاہئے جن میں دوسروں کے احکامات کی تعمیل نہ کرنی پڑے ورنہ ان کو قدم قدم پر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

فلاں آدمی مجھے اپنا دوست سمجھتا ہے یا دشمن؟

اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے حسب قاعدہ تفصیل پھیلائیں گے اور مستحصلہ برآمد کریں گے۔ اگر مستحصلہ ایک، ۴، یا ۷ ہو تو وہ دشمن سمجھتا ہے۔ اگر ۲، ۵ یا ۸ برآمد ہو تو وہ دوست سمجھتا ہے۔ اگر ۳، ۶، یا ۹ برآمد ہو تو وہ نہ دوست سمجھتا ہے نہ دشمن۔

مثلاً صغیر احمد بن نور فاطمہ ۱۵/دسمبر ۲۰۰۶ کو بعد نماز فجر یہ سوال کرتا ہے کہ خلیل احمد ابن حسین بانو اس کو دوست سمجھتا ہے یا دشمن تو سوال اس طرح قائم کرکے مستحصلہ برآمد کریں گے۔

خلیل احمد ابن حسین بانو صغیر احمد ابن نور فاطمہ کو اپنا دوست سمجھتا ہے یا دشمن؟

(۱) خلیل احمد حسین بانو	۹۱۰	۱
(۲) صغیر احمد نور فاطمہ	۱۷۴۴	۷
(۳) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۱۴۷۱	۴
(۴) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۵) ماہ عیسوی دسمبر	۱۲	۳
(۶) سن عیسوی	۲۰۰۶	۸
(۷) تاریخ قمری	۲۳	۵
(۸) ماہ قمری ذی قعدہ	۱۱	۲
(۹) سن ہجری	۱۴۲۷	۶
(۱۰) تاریخ ہندی	۳۰	۳
(۱۱) ماہ ہندی مگھر	۸	۸
(۱۲) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۳	۲
(۱۳) برج قوس	۹	۹
(۱۴) متعلقہ ستارہ عدد مثبت مشتری	۳	۳
(۱۵) دن جمعہ	۶	۶
(۱۶) منزل قمر	۱۵	۶

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۱ ۷ ۴ ۶ ۳ ۸ ۵ ۲ ۶ ۳ ۸ ۲ ۹ ۳ ۶ ۶

۸ ۲ ۱ ۹ ۲ ۴ ۷ ۸ ۹ ۲ ۱ ۴ ۳ ۹ ۳

۱ ۳ ۱ ۲ ۶ ۲ ۶ ۸ ۲ ۳ ۳ ۵ ۳ ۳

۴ ۴ ۳ ۸ ۸ ۸ ۵ ۱ ۵ ۶ ۸ ۸ ۶

۸ ۷ ۲ ۷ ۷ ۴ ۶ ۶ ۲ ۵ ۷ ۵

۶ ۹ ۹ ۵ ۲ ۱ ۳ ۸ ۷ ۳ ۳

۵ ۹ ۵ ۷ ۳ ۴ ۲ ۶ ۱ ۶

۵ ۵ ۳ ۱ ۷ ۶ ۸ ۷ ۷

۱ ۸ ۴ ۸ ۴ ۵ ۶ ۵

۹ ۳ ۳ ۳ ۹ ۲ ۲

۳ ۶ ۶ ۳ ۲ ۴

۹ ۳ ۹ ۵ ۶

۳ ۳ ۵ ۲

۶ ۸ ۷

۵ ۶

۲

۲ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خلیل احمد صغیر احمد کو اپنا دوست سمجھتا ہے۔

(باقی آئندہ)

****

فالنامہ انبیاء علیہم السّلام

جب کسی کو کوئی مشکل پیش آئے اور متردد ہو کہ اس امر میں کیا کرنا چاہئے تو نظر بخدا کر کے اس طریقے پر فال دیکھے کہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص اور آیت الکرسی مع اول وآخر درود شریف پڑھ کر آنکھیں بند کر کے کلمہ کی انگلی اوپر اسماء شریف انبیاء علیہم السلام کے رکھ کر دیکھے۔

نقشہ یہ ہے۔

حضرت ابراہیمؑ	حضرت صالحؑ	حضرت ادریسؑ	حضرت شیثؑ	حضرت آدمؑ
حضرت ایوبؑ	حضرت شعیبؑ	حضرت یوسفؑ	حضرت یعقوبؑ	حضرت اسمٰعیلؑ
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت عیسیٰؑ	حضرت سلیمانؑ	حضرت داوٗدؑ	حضرت خضرؑ

فال حضرت آدم علیہ السلام: اے خداوند فال تجھ کو ایسے کام پیش آویں کہ خوش ہو جائے اور سب تیرے مطیع ہوں۔ فتوح غیب سے ہو۔

فال حضرت شیث علیہ السلام: اے خداوند فال جو کوئی تیرا دشمن ہو اس پر فتحیاب ہو مگر چندروز صبر کر کہ اگر سفر کا ارادہ ہو چندروز کے بعد جانے پر آمادہ ہو۔ ابھی طالع میں نحوست ہے۔

فال حضرت ادریس علیہ السلام: اے صاحب فال اگر تجھ کو کچھ رنج ہو تو شاد ہو، اگر نکاح کی خواہش ہے عورت اچھی ملے، فرزند نرینہ پیدا ہو، اگر سفر کا ارادہ ہے تو سفر مبارک ہوگا اور جو کچھ مراد ہوگی خدا برلائے گا۔

حضرت صالح علیہ السلام: اے خداوندا اگر تجھ کو کچھ رنج ہو تو راحت ہوگی، اگر تیرا کوئی بیمار ہے تو شفاء پاوے گا۔ اگر تیرا کوئی غائب ہے تو حاضر ہوگا۔

فال حضرت ابراہیم علیہ السلام: اے خداوند فال جو نیت تیری ہو وہ مطلب برآئے (پورا ہو) اور کچھ خوشی دیکھے، صدقہ دیا کر۔

فال حضرت اسمٰعیل علیہ السلام: اے خداوند فال جو مشکل ہے حل ہو اور کلفت دور ہو، حاصل سرور ہو۔ ایک مینڈھا ذبح کر کے گوشت اس کا محتاجوں کو دیدے۔

فال حضرت یعقوب علیہ السلام: اے خداوند فال تیرے اوپر کچھ رنج اور محنت پہنچی ہے لیکن چندروز صبر کر، اپنے اوپر ببر کر بعد چندروز کے خوشی ہوگی۔ اگر تیرا کوئی عزیز غائب ہے حاضر ہوگا اور تجھ سے ملے گا۔

فال حضرت یوسف علیہ السلام: اے خداوند فال کچھ تجھے رنج پہنچے گا اور بعد چندروز کے خوشی ہوگی، دشمنان مقہور ہوں گے اور دوستاں مسرور۔

فال حضرت شعیب علیہ السلام: اے خداوند فال اگر خواہش نکاح ہے تو زن جمیلہ اور فرزند نیک پیدا ہو اور جس چیز کو تیرا جی چاہے وہ مل جائے اور جو کام کرے اس کا انجام اچھا ہو۔

فال حضرت ایوب علیہ السلام: اے خداوند فال بعد تھوڑے دنوں کے تجھے رنج پہنچے گا۔ اگر صبر کرے گا تو غم جلد دور ہو جائے گا اگر غائب ہے حاضر ہو۔

فال حضرت خضر علیہ السلام: اے خداوند فال خدائے تعالیٰ تجھ کو مال اور دولت عطا فرمائے اور تیری کھیتی اور باغ میں پیداوار اچھی ہو، روزانہ محتاجوں کو دیا کر۔

فال حضرت داوٗد علیہ السلام: اے خداوند فال تجھ کو غیب سے روزی ملے، حلال کے مال سے مالا مال ہو اور جب کبھی کوئی کام سخت پیش آوے تو حل ہو جائے۔ کچھ غم نہ کر خدا کو یاد کر۔

فال حضرت سلیمان علیہ السلام: اے خداوند فال، یہ فال تیری مبارک ہے۔ سب کام تیرے پورے ہوں اور دشمن پامال ہو جائیں۔

فال حضرت عیسیٰ علیہ السلام: اے خداوند فال تجھ کو بشارت ہے کہ مراد تیری برآوے، دین اور دنیاوی نعمت ملے۔ مگر تجھ کو کچھ رنج نہ پہنچے گا صدقہ دیا کر رنج دور ہوگا۔

فال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: اے خداوند فال، یہ فال بہت ہی نیک ہے۔ محبوب خلائق ہوگا، خوشی سے گزرے لوگ تیری عیب پوشی کریں، تیرے ساتھ نیکی سے پیش آئیں اور سب کے ساتھ تو نیکی کر تیرا انجام اچھا ہوگا، دین اور دنیا میں نیک نام ہوگا۔

****

چند مفید عمل

از قلم محمد شہاب الدین کلکتہ

آج دسمبر ۲۰۰۵ء کا رسالہ دیکھ کر جس میں صفحہ ۵۱ پر جناب مناظر اسلام کشن گنجوی نے اپنے مخلصانہ فیاضی کا مظاہرہ کیا ہے یعنی تین سوسالہ پرانا سانپ کاٹے کا عمل اپنے روحانی دوستوں کی نذر کیا ہے ان کی مخلص و فیاضی کو دیکھتے ہوئے میرے بھی سینے میں موجیں اٹھنے لگیں اور اس میں سے ایک علم (عمل) تصور میں ابھرا اور دل چاہنے لگا کہ میں بھی طلسماتی دنیا کے قارئین میں سے جو علمی و روحانی دوستی کے دائرے میں آتے ہیں ایک عمل پیش کروں اور اپنی مخلصی کا ثبوت دوں کیوں کہ ارشاد ہے کہ ایک دوسرے کو تحفہ دیا کرو اس سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور طلسماتی دنیا لگاتار اس کام کو انجام دیتا آرہا ہے۔ اگر جناب بزرگوار کی اجازت شامل حال ہو تو ضرور شائع کریں۔

یہ عمل (نقش) جو مجھے ایک بزرگ سے ملا تھا ۲۵ رسال قبل نقش ہرکارہ کے نام سے اور میں نے خود کئی معاملات اپنے طریقے ایجاد کر کے استعمال میں لایا، اس لحاظ سے یہ ایک منفرد نقش ہے جو کئی معاملات میں تنہا تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔ خصوصاً تشخیص سحر و آسیب میں کراماتی صفت کا حامل ہے، یہ نقش معظم اور آج ۲۵ رسال سے ناچیز کے معمولات میں شامل رہا ہے اور آج بخل کو بالائے طاق رکھ کر اپنے علمی وروحانی دوستوں کی نذر کر رہا ہوں جو بھی عمل میں لائیں اس ناچیز کو یعنی محمد شہاب الدین کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں عمل کی پوری ترکیب مع تفصیل کے قلم بند کر رہا ہوں پھر اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے تو فون کر کے یا جوابی لفافہ بھیج کر دریافت کر سکتے ہیں۔

۷۸۶

یا جبرائیل — شاہ عبدالرسیدؒ — یا میکائیل

۱۱۸۵۰	۱۱۸۵۳	۱۱۸۵۶	۱۱۸۴۳
۱۱۸۵۵	۱۱۸۴۴	۱۱۸۴۹	۱۱۸۵۴
۱۱۸۴۵	۱۱۸۵۸	۱۱۸۵۱	۱۱۸۴۸
۱۱۸۵۲	۱۱۸۴۷	۱۱۸۴۶	۱۱۸۵۷

(دائیں جانب: شاہ عبدالجلیلؒ — بائیں جانب: شاہ عبدالعزیزؒ)

یا اسرافیل — شاہ عبدالکریمؒ — یا عزرائیل

یہ نقش آیت الکرسی و چاروں قل سے ترتیب پایا ہے سب سے پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کریں، کامل یقین و پوری طہارت کے ساتھ نو چندی جمعرات سے لگاتار پانچ یوم روزانہ ۳۱۳ کی تعداد میں لکھ کر زکوٰۃ ادا کریں، پانچ یوم روشنائی، عرق گلاب میں زعفران گھول کر اگر رنگ گہرا کرنا ہو تو ذرا سا بریانی والا رنگ ملالیں، کسی پاک وصاف جگہ پر بیٹھ کر پوری پاکی کے ساتھ بہترین کوالٹی کی اگربتی سلگا کر ایک ہی نشست میں ۳۱۳ کی تعداد پوری کرلیں، اب چاہیں تو اسی دن یا دوسرے دن تمام نقوش کو آٹے کی گولی میں ایک ایک نقش ایک ایک گولی میں رکھ کر ندی میں ڈال دیں، اسی طرح سے پانچ روز تک ۳۱۳ کی تعداد میں لکھتا رہے اور ندی میں ڈالتا جائے آخری روز نقش ندی میں ڈالنے کے بعد کسی بھی پرسکون جگہ پر بیٹھ کر ایک سوگیارہ کی تعداد میں ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک ایک مرتبہ چاروں قل اسی طرح سے ۱۱۱ رکی تعداد میں تلاوت کریں بانیت ختم زکوٰۃ اور اس کا ثواب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و جملہ بزرگان دین کی ارواح کو اس کا ایصال ثواب کردیں، اب آپ اس نقش کے عامل ہوں گے انشاء اللہ العزیز۔

ہاتھ چلا کر تشخیص کرنا

(۱) تشخیص سحر و آسیب و امراض کے لئے کسی ہموار زمین پر اس طرح سے تین لکیریں کھینچ کر کسی بھی چوک یا کوئلہ سے ایک مرکز سے سہ طرفہ لکیر بنا کر ہر لکیر کے سرے پر نشانات لگادیں یعنی داہنے طرف کے سرے پر سحر لکھ دیں، درمیان میں مرض، بائیں



دایاں ہاتھ مریض کا

طرف آسیب لکیر کی لمبائی دوفٹ تک ہواب جہاں پر تینوں سرے ملے ہوئے ہیں وہاں پر مریض اکڑو بیٹھ کر اپنا داہنا ہاتھ زمین پر رکھ دے، ہتھیلی کے بل اور کلمہ کی انگلی و درمیانی انگلی کے درمیان تعویذ کو دبالیں جو پہلے سے ہی اس کام کے لئے تیار کیا ہوا ہے یعنی بروز جمعہ صبح ۶ بجے سے ۷ بجے کے درمیان ایک عدد نقش لکھ کر چھوٹی سی مادلی (خول) چاندی یا کسی بھی دھات کا میں بھر کر موم لگا کر حفاظت سے رکھیں یہی تعویذ انگلیوں میں دبا کر مریض نیت کرے اپنے مرض کی تشخیص کا کہ مجھے کیا ازار ہے سحر ہے، آسیب ہے یا مرض ہے، مریض بالکل خاموشی کے ساتھ پوری یکسوئی سے اپنے دل ہی دل میں اپنے سوالوں کو دوہراتا ہے اور غور کرتا رہے کہ ہاتھ میں کسی قسم کی حرکت ہورہی ہے۔ اس درمیان عامل بلا تعداد سورہ اخلاص پڑھ پڑھ کر مریض کے سر سے لے کر ہاتھ تک دم کرتا رہے۔ چند ہی منٹ کے بعد مریض کی ہتھیلی میں سنسناہٹ محسوس ہوگی، ہاتھ پر وزن محسوس ہوگا، عامل برابر مریض سے دریافت کرتا رہے اور دم کرتا رہے، مریض سحری قوت یا آسیبی قوت کے شکار ہونے کی صورت میں ہاتھ کھسکنا شروع کردے گا جہاں نشان سحر و آسیب لگا ہو اسی لکیر پر چلنا شرع کردے گا اور نشان تک جا پہنچے گا، مرض ہونے کی صورت میں درمیانی لکیر پر ہاتھ رواں ہوگا۔ بعض اوقات سحر و آسیب ہونے کی صورت میں ہاتھ اس قدر بھاری ہو جاتا ہے کہ منوں بوجھ رکھ دیا ہو یا آسیب ہاتھ کو کیل دیتا ہے جس سے کہ ہاتھ چل ہی نہیں پاتا اور تشخیص میں خلل ڈالتا ہے، جب مریض آسیبی کیفیت کا اظہار کرے یا عامل یہ محسوس کرے کہ آٹھ سے دس منٹ کا وقت گذر چکا ہے کہ ہاتھ میں حرکت نہیں ہے تو ایسی صورت میں عامل ہر بار سورہ اخلاص کی تلاوت سے پہلے آیت الکرسی کی بھی تلاوت کر کے دم کرتا رہے۔ رفتہ رفتہ ہاتھ پر سے بوجھ ہلکا ہونے لگے گا اور ہاتھ اپنی منزل کی طرف آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا تینوں میں سے کسی ایک نشان پر رک جائے گا...... بعض اوقات دونشانوں کے درمیان بھی ہاتھ چلنے لگتا ہے ایسا بہت کم ہی ہوتا ہے مگر معاملہ سنگین ہونے کی صورت میں دونشانوں کے درمیان بھی ہاتھ چل پڑتا ہے۔ اس علامت پر نتیجہ دونوں کو ملا کر نکالنا چاہئے فرض کریں کہ سحر و مرض کے درمیان ہے تو حساب یا حکم یہی لگے گا کہ سحر نے مرض کی شکل اختیار کرلی ہے یا اس مرض کی اصلی وجہ سحر ہے یا کبھی کبھی تو عیاں طور پر اشارہ کیا جاتا ہے یعنی کہ سحر والی لکیر پر ہاتھ کچھ دور پر چل کر دوسری لکیر پر چلنا شروع کردیتا ہے یعنی لکیر مرض پر چل کر لکیر سحر کی طرف گھوم جانا لکیر آسیب پر چل کر لکیر سحر یا مرض کی طرف مڑ جانا وغیرہ۔ اسی حساب سے حکم لگائیں میں نے بہت ہی نایاب عمل پیش کیا ہے یقین کامل کے ساتھ عمل کریں اور نقش ہرکارہ کی اثرات کا مشاہدہ کریں۔

(۲) سحر جسم کے کس حصہ پر وارد ہوا ہے یہ جاننے کے لئے (اگر مریض کا ہاتھ نشان سحر پر پہنچا ہوتو) اب مریض آہستہ سے کہے (نیت کرے) کہ سحر کا حملہ جسم کے کس حصہ پر ہوا ہے (یہ تشخیص ان مریض کے لئے ہے جو سحری قوت کی وجہ سے بیمار ہوں) اب مریض من ہی من میں اپنے الفاظ کو دہراتا رہے، ہاتھ زمین پر سے اٹھنے نہ دیں چند ہی منٹوں میں ہاتھ پیچھے کی طرف آنا شروع کردے گا یعنی جہاں سے چلا تھا وہیں پر آئے گا۔ اب مریض اپنا دوسرا ہاتھ بھی زمین پر رکھ دے یا پہلے ہی سے رکھا رہیں، وہ ہاتھ جو حرکت میں ہے جس کے انگلیوں کے درمیان تعویذ دبا ہوا ہے سرکتا ہوا مریض کے دوسرے ہاتھ پر چڑھنا شروع کردے گا، یہ ہاتھ آہستہ آہستہ سرکتا ہوا تمام جسم کا دورہ کرتا ہوا کسی ایک مقام پر آکر ساکت ہو جائے گا، اب عامل مریض سے دریافت کرے کہ اس مقام پر مریض کو کوئی تکلیف ہے کہ نہیں، تب مریض کا جواب ہاں میں ہوگا، انشاء اللہ العزیز۔

یہ نقش بہت سی خوبیوں کا حامل ہے ہر تشخیص میں ہاتھ جلاتا ہے عقل مند اشارے کو سمجھیں۔

(۳) آسیبی معاملات ہونے کی صورت میں نقش کالی سیاہی سے لکھ کر نقش کو سولہویں خانہ میں کاجل عطر ملا لگا کر مریض خواہ بچہ ہو یا بوڑھا دیکھنے کی ہدایت کریں جو بھی آسیب ہوگا وہ سیاہ خانے میں حاضر ہو کر ہم کلام ہوگا، پوری کیفیت سے آگاہی دے گا، قول وقرار لے کر رخصت کردیں۔

(۴) سحر زدہ کو ۲۱ عدد نقش لکھ کر دیں، زعفران ملا کر عرق گلاب سے روزانہ ایک نقش ایک بوتل پانی میں ڈال کر اس پانی کو صبح، دوپہر، رات تین وقت پیا کریں اور ایک نقش گلے یا داہنے بازو میں باندھیں انشاء اللہ ۲۱ دنوں میں ہر قسم کی سحر سے نجات مل جائے گی، معاملہ سنگین ہوتو ۴۰ روز تک استعمال کرائیں۔

خواتین کا ایک خطرناک موذی مرض
اٹھرا کا روحانی علاج

یہ ایسا موذی مرض ہے جو نسوانی حیات کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے اور نسوانی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ نسلِ انسانی کے پھیلاؤ میں یہ مرض ایک مضبوط اسپیڈ بریکر کی حیثیت کا حامل ہے۔ اس مرض میں مبتلا خواتین تمام زندگی اولاد کے لئے ترستی رہتی ہیں۔ بعض اوقات گھر تک اُجڑ جاتے ہیں۔

اٹھرا کی کئی ایک اقسام ہیں، اولاد کا نہ ہونا، بچے کا مردہ پیدا ہونا یا پھر پیدا ہوتے ہی مر جانا، ایک مخصوص وقفہ سے بچوں کی پیدائش اور موت، صرف لڑکیوں کا پیدا ہونا یا پھر صرف لڑکوں کا ہی پیدا ہونا، نامکمل یا پھر معذور بچوں کا پیدا ہونا۔ اسی طرح صرف ایک بچے کا پیدا ہو کر زندہ رہنا۔ بچے کا دو یا تین سال کے وقفہ سے پیدا ہو کر مر جانا، حیض کی مسلسل بندش اور رحم کے اندر مسلسل سوزش، یہ سب اٹھرا ہی کی مختلف اقسام ہیں۔ ان کے علاوہ بھی اٹھرا کی بہت سی اقسام ہیں جن میں ایک قسم ایسی ہے جس میں عورت کے جسم پر بڑے بڑے نیلے چٹاک (دھبے) بنتے، پھیلتے اور مٹتے چلے جاتے ہیں۔ مریضہ پر ہیجانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ نیند اُچاٹ ہو جاتی ہے اور وہ چیخیں مار مار کر رونا شروع کر دیتی ہے۔ گھر والے یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر جن یا دیو آ گیا ہے۔ یہ اٹھرا کی خطرناک اسٹیج ہوتی ہے۔ اکثر اَن پڑھ جاہل عامل ایسی خاتون کے جن نکالتے نکالتے تشدد کی انتہا کر کے اُسے موت کی وادی میں دھکیل دیتے ہیں۔ مولا ایسے جاہلوں سے بچیوں اور بہنوں کو محفوظ رکھے۔

اٹھرا موروثی مرض بھی ہے۔ ایک عورت جادو کے زور پر بھی دوسری عورت پر اٹھرا مسلط کر دیتی ہے۔ اٹھرا کی موروثی قسم بھی کم خطرناک نہیں ہوتی۔ یہ وراثتاً ماں کی طرف سے بیٹی میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اس کی ایک پشت سے دوسری پشت میں منتقلی مرض کہنہ کا سبب بنتی ہے۔

حکماء اور طبیبوں کا کہنا ہے کہ عورت کے رحم کے قریب ایک جال بن جاتا ہے۔ جس کے اندر اٹھرا کا گاڑھا زہریلا مادہ خود بخود تیار ہو جاتا ہے۔ اس مادہ میں مخصوص قسم کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو تخم حیات کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔ اس سے رحم بہت کمزور ہو جاتا ہے اور کمزور رحم قیام نطفہ سے لے کر پیدائش اولاد تک کے پورے عمل کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی جب مخصوص جراثیم تخم حیات کو نگل لیں گے تو اولاد کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟

سورۂ مؤمنون میں ارشاد ربانی ہے (ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے پیدا کیا۔ پھر اسے مضبوط اور محفوظ جگہ (رحم) کے اندر ٹپکی ہوئی بوند میں تبدیل کر دیا۔ پھر اِس بوند کو لوتھڑے کی شکل دی۔ پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا پھر اُس بوٹی سے ہڈیاں بنا کر اِن پر گوشت چڑھایا اور پھر اُسے نئی صورت عطا کر دی۔ رب تعالیٰ سب سے بابرکت کاریگر ہیں۔

کلامِ مقدس سے ثابت ہوا کہ کمزور رحم اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتا اور رحم کی کمزوری اوپر بیان کردہ عوامل سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ حکیموں اور طبیبوں کی معتبر رائے اپنی جگہ مبنی بر حقیقت ہے مگر اس کے برعکس بھی کچھ ہے جو یہاں بیان کرنا مضمون کی طوالت کا سبب بنے گا۔

اب ہم آتے ہیں اس مرض کے روحانی علاج کی طرف۔ اُوپر جس آیت مبارکہ کا ذکر کیا گیا ہے یعنی سورۂ مؤمنون آیت نمبر ۱۲ تا ۱۴ کے اعداد حاصل کریں جو کہ ۲۰۱۷۴۱ بنتے ہیں ان میں نام مریضہ مع والدہ کے اعداد اور نام مرض کے اعداد بھی شامل کرنا ہوں گے۔ ان اعداد سے مربع آتشی چال حسب قاعدہ پر کریں۔

مثالی نقش مربع کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اعداد آیت + نام مریضہ مع والدہ + اعداد مرض اٹھرا

۲۰۱۷۴۱ + ۱۵۵۱ + ۶۰۷

میزان: ۲۰۳۸۹۹ - ۳۰ = ۲۰۳۸۶۹ ÷ ۴ = ۵۰۹۶۷

ایک باقی بچا خانہ نمبر ۱۳ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔ اسی طرح ۲ بچے تو خانہ نمبر ۹ میں اور اگر ۳ بچے تو خانہ نمبر ۵ میں ایک عدد کا اضافہ کرنا ہوگا۔

ایسے چار مربع نقوش اس وقت تیار کرنا ہوں گے جب مریضہ کا ستارہ شرف میں ہو۔ اگر شرف دور ہو تو مریضہ کے ستارہ کے مطابق مریضہ کا جو لکی دن بنتا ہے یہ دن جب نوچندہ ہو تو اس میں تیار کرلیں۔ ان میں سے ایک نقش گلے میں پہنانا ہوگا۔ ایک خالص سرسوں کے تیل میں ڈال دیں۔ مریضہ روزانہ اس تیل کی مالش جسم پر کیا کرے گی۔ ایک تعویذ پانی کی سرخ رنگ کی بوتل میں ڈال دیں۔ اس سے مریضہ روزانہ غسل کیا کرے۔ یعنی بوقت غسل چند قطرے غسل والے پانی میں ڈال لیا کریں۔ آخری تعویذ دوسری بڑی بوتل میں ڈال لیں۔ روزانہ نہار منہ دو چار گھونٹ مریضہ پی لیا کرے۔ اِس عمل سے بتصدق محمدؐ آلِ محمدؐ کامل شفا ہوگی اور رب کریم اولاد کی دولت سے بھی مالا مال کریں گے۔

(۲) ایک بوتل پانی پر پیر کی صبح سورۂ مومنون پڑھ کر دم کریں رات کو سوتے وقت مریضہ دو چار گھونٹ پانی پی لیا کرے۔

(۳) کالی مرچ اور دیسی اجوائن دونوں دو دو سو گرام لے لیں اچھی طرح سے صاف کرکے رکھ لیں نوچندہ پیر کے روز دوپہر بارہ بجے سورۂ شمس ۱۴۱ بار مع اول و آخر ۴۱ مرتبہ درود محمدؐ آلِ محمدؐ پڑھ کر دم کر لیں۔ مریضہ روزانہ نہار منہ چٹکی بھر اجوائن اور دو چار دانے کالی مرچ کم از کم پانی سے نگل لیا کرے۔ اس کے ایک گھنٹہ بعد تک کچھ نہ کھایا پیا جائے۔ انشاء اللہ کامل شفا ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جبرائیل

۸۹۹	۹۰۶	۹۱۲	۹۱۸	۸۹۳
۹۱۳	۹۱۴	۸۹۴	۹۰۰	۹۰۷
۸۹۵	۹۰۱	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۵
۹۰۴	۹۱۰	۹۱۶	۸۹۶	۹۰۲
۹۱۷	۸۹۷	۸۹۸	۹۰۵	۹۱۱

قول — عزرائیل

وفق ۲۰۳۷۸۹۹

نوٹ: دورانِ علاج کم سے کم چالیس دن تک مریضہ

انڈے، مچھلی اور ہر طرح کے گوشت سے پرہیز کریں۔

۴۰ روز تک میت والے مکان سے اور اُس مکان سے بھی پرہیز رکھیں جہاں کسی بچے کی پیدائش ہو۔

۴۰ روز تک اگر سرخ اور کالے لباس سے بھی مریضہ اجتناب برتے تو اچھا ہے۔

اِس عمل کی عام اجازت ہے برائے خدمت خلق کوئی بھی کرسکتا ہے

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

دعائے قربانی

سنت ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ ورنہ قصاب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور یہ مسنون دعا پڑھ کر ذبح کرے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے اس کے بعد اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اور اگر چند آدمیوں نے مل کر قربانی کی ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اور اگر کسی دوسرے شخص کی طرف سے ہو تو اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُ اگر کئی اشخاص کی طرف سے ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُمْ بہتر یہ ہے کہ مِنْهُمْ یا مِنَّا کی جگہ اُن لوگوں کا نام لیا جائے جن کی طرف سے قربانی ہے۔

☆☆☆☆

زور زبردستی کی عید

حسن الهاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اِس بار پھر مفتی حضرات نے غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا اور صرف خبروں پر اعتماد کر کے اپنے بزرگوں کی توہین کی اور خود مذاق کا نشانہ بنے۔ اِس مضمون کی افادیت باقی ہے۔ اِس مضمون کو ایک بار پھر پڑھ لیں۔

ماہنامہ رسائل کے لئے کسی بھی موضوع پر بروقت کچھ لکھنا ممکن نہیں ہوتا۔ اسی لئے بعض ضروری اور اہم مضامین بروقت شائع نہ ہونے کی وجہ سے بے وقت کی راگنی بھی بن جاتے ہیں اور ان کی افادیت اور معنویت کم ہوجاتی ہے۔ لیکن زیر قلم موضوع جو ۲۹ر اور ۳۰ر کے چاند سے متعلق ہے۔ ایسا موضوع ہے جو تاخیر سے چھپنے کے باوجود بے فائدہ اور بے وقت نہیں ہے۔ اس لئے کہ کہرے اور گھٹا کی وجہ سے بار بار یہ امت اس طرح کے مسائل اور خلفشار کا شکار ہوگی اور بار بار لوگوں کے روزے خراب ہوتے رہیں گے۔ اس لئے یہ مضمون جو یقیناً کافی تاخیر سے شائع ہو رہا ہے آئندہ کے لئے پوری امت کے واسطے انشاء اللہ رہنما ثابت ہوگا اور ممکن ہے کہ اُن علماء دین کو بھی اِس مضمون سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا ہوجائے جو لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔

یقین کیجئے کہ جب بھی کسی ایسے موضوع پر قلم اٹھانا پڑتا ہے جس کی زد علماءِ دین پر پڑتی ہو تو ہمیں خود بھی دُکھ ہوتا ہے اور ہمارا قلم خود بھی خون کے آنسو بہاتا ہے اور اِظہار صداقت کا یہ فریضہ جو بادلِ نخواستہ ہمیں ادا کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے وادیٔ جذبات میں درد کا دھواں اٹھائے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ علماءِ دین کا وقار ہمیں بھی اتنا ہی عزیز ہے جتنا کسی صاحب ایمان کو ہوسکتا ہے لیکن جب جب دین کے وقار کا مسئلہ کھڑا ہوجاتا ہے تب تب علماء دین کے وقار کی بات ثانوی نوعیت کی چیز ہوجاتی ہے اور اس وقت دل کے جذبات کو نظر انداز کر کے آبروئے دین اور ناموسِ مذہب کی خاطر بے تکلف باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ تا کہ دین اسلام کا چہرہ جو پہلے ہی سے بہت زیادہ مجروح ہے مزید زخم آلودہ نہ ہوجائے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کے زمانے میں لوگوں کو دینِ اسلام سے اتنی محبت و عقیدت نہیں ہے جتنی محبت و عقیدت اپنے اپنے حلقے کے علماء اور اکابر سے ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جس دین کی وجہ سے اولیاء اور علماء کو محبوب رکھا جاتا ہے۔ اُس دین کی کھلے عام پامالی پر بھی کسی طرح کا غم نہ علماء کو ہوتا ہے اور نہ عوام کو۔ کسی بھی عالم دین یا کسی بھی حضرت و پیر کے خلاف کسی کا قلم اُٹھ جائے تو ایک ہنگامہ برپا ہوجاتا ہے اور شرق سے غرب تک ایک آگ سی بھڑک اٹھتی ہے اور عقیدت مندوں کے چہرے کسی میعادی بخار کے مریض کی طرح اتر جاتے ہیں لیکن جب دین اسلام کا کوئی جزو پامال ہو یا دین اسلام کے خلاف کھلم کھلا کوئی غلط فیصلہ ہو تو کسی کے سر پر جوں نہیں رینگتی۔ نہ ہی کسی کا سر چکراتا ہے اور نہ ہی کسی کے چہرے کی رنگت پیلی پڑتی ہے۔ کیوں؟ ظاہر ہے کہ محض اس لئے نا کہ جس دین کی وجہ سے ہم علماء اور اکابر کی عزت کرتے ہیں اس دین کے شعور سے ہم محروم ہیں یا پھر ہمیں دانستہ محروم رکھا گیا ہے۔ کیوں کہ یہ بات مسلّم ہے کہ اگر مسلمانوں میں دینی شعور بیدار ہوجائے تو مولویوں کے حلوؤں مانڈوں میں کچھ نہ کچھ کمی ضرور واقع ہوجائے گی۔

گزشتہ ماہِ مبارک کے موقع پر ۲۹ر رمضان کو چاند دیکھنے کا جو ڈرامہ مرتب ہوا وہ پوری امت کے لئے باعث شرم بات ہے۔ اس ڈرامے میں کچھ لوگ براہِ راست ملوث تھے اور کچھ لوگ بالواسطہ شکار ہوئے اور اکثریت علم دین سے ناواقفیت اور مسئلہ رویت ہلال سے نابلد

ہونے کی وجہ سے عید منانے کی غلطی کربیٹھی۔

بے چارے عوام کا کیا قصور، وہ تو اپنے علماء کے حکم کی تعمیل یہ سوچ کر کرتے ہیں کہ علماء جو بھی فیصلہ کرتے ہیں وہ دین وشریعت کے مطابق ہی کرتے ہیں۔ اس میں ان کی اپنی ذاتی کوئی غرض نہیں ہوتی۔ عوام کو تو یہ بتایا گیا ہے کہ بزرگوں کی غلطی پکڑنا غلط ہے۔ انہیں یہ نہیں بتایا گیا کہ بزرگوں کی غلطی کو اختیار کرنا بھی غلطی ہے۔

ذرا یاد تو کیجئے وہ وقت جب امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ نے منبرِ رسول ﷺ پر کھڑے ہوکر کھلے عام یہ فرمایا تھا کہ مہر کی مقدار اس حد سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ اگر کوئی اس حد سے زیادہ بوقت نکاح مہر باندھے گا تو میں اس کو سزا دوں گا۔ اس وقت ایک بوڑھی عورت نے قرآن حکیم کی ایک آیت پڑھ کر سنائی اور عمر فاروقؓ کو متنبہ کیا کہ مہر کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاسکتی۔ یہ شوہر کی بساط اور وسعت کے مطابق کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنا بھی ہوسکتا ہے۔

یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ لرزاٹھے تھے اور انہوں نے برجستہ یہ فرمایا تھا کہ اگر یہ بڑھیا میری رہنمائی نہ کرتی اور دورانِ گفتگو مجھے نہ ٹوکتی تو آج عمر ہلاک ہوجاتا۔

لیکن یہ بات اس زمانے کی ہے جب بڑے لوگ فی الحقیقت اللہ سے ڈرتے تھے اور اگر انہیں ان کی اُس غلطی کا احساس دلا دیا جاتا تھا جو از راہِ بشریت اُن سے ہوجاتی تھی تو وہ فوراً ہی تائب ہوجاتے تھے اور تاویلات کے جنگل میں بھٹکنے سے گریز کرتے تھے۔ وہ ڈرتے تھے آخرت کی پکڑ سے اور انہیں آخرت کی پکڑ کے مقابلے میں دنیا کی ہر سزا اور شرمندگی گوارہ تھی۔

اب حالات بدل چکے ہیں۔ اب عوام تو عوام علماء کا حال یہ ہے کہ اگر آپ سو دلیلوں سے بھی یہ ثابت کردیں کہ ان سے فلاں معاملے میں لغزش ہوگئی ہے تو وہ اپنے گناہ کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگادیں گے اور ایسی ایسی تاویلیں کریں گے کہ شیطان بھی شرمندہ ہوجائے گا۔

''علم فلکیات'' کی رو سے جو مولویوں اور مفتیوں کے نزدیک سرے سے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ ۲۹ر کا چاند ہونے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ اس لئے کہ ہندوستان بھر میں چھپنے والے لاکھوں کیلنڈروں میں جو پوری ذمہ داری کے ساتھ چھاپے جاتے ہیں ۲۹ر کا چاند تسلیم نہیں کیا گیا تھا حد تو یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے جو کیلنڈر بہ نفس نفیس خود چھاپا ہے اس میں بھی ۳۰ر ہی کا چاند تسلیم کیا گیا ہے۔ اور ۹ر جنوری بروز اتوار کی عید منائی گئی ہے۔

''علمِ فلکیات'' کی کوئی حقیقت ہے یا نہیں۔ اس بارے میں تو ہم آپ کو بعد میں بتائیں گے۔ پہلے تو دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ سے یہ سوال کریں گے کہ جب علم فلکیات کی کوئی بساط نہیں ہے تو اپنے مطبوعہ کیلنڈر میں چاند کی تاریخوں کا جو حساب دارالعلوم پھیلاتا ہے اس کا ماخذ کیا ہے؟

کیا دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ اندھیرے میں تیر چلاتی ہے؟ یا اس کے پاس کوئی ایسا پیمانہ ہے جس سے وہ اندازہ کرلیتی ہے کہ فلاں ماہ کا چاند ۲۹ر کا ہوگا اور فلاں ماہ کا چاند ۳۰ر کا...... یا دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کیلنڈر چھاپنے کے معاملے میں محض نقل سے کام لیتی ہے اور دوسرے ناشروں کی اندھی تقلید کرتی ہے؟

ان سب سوالوں کا جواب تو دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کے ذمہ ہے۔ وہ کس طرح عوام کو مطمئن کرے گی وہ جانے۔ ہم تو اپنے قارئین کو اُس رات کی طرف لے کر چلتے ہیں جس رات چاند دیکھنے کا ڈرامہ کھلا کھیلا گیا۔

ہندوستان سے نشر ہونے والی ساڑھے آٹھ بجے کی خبروں میں یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ چاند نظر نہیں آیا ہے۔اس لئے عید اتوار کی ہوگی۔ دیوبند کے عوام بھی مطمئن ہوگئے تھے۔ چنانچہ حسب معمول دیوبند میں تراویح پڑھی گئی اور لوگ اگلے دن روزہ رکھنے کی نیت کے ساتھ سو گئے۔رات گئے دارالعلوم دیوبند کے مفتیانِ کرام نے یہ اعلان کر دیا کہ چاند نظر آ گیا ہے اس لئے کل عید ہوگی۔

جس وقت ہم نے یہ بات سنی تو کسی قدر حیرت ہوئی اس لئے کہ ہم نے خود ملک کے مختلف شہروں میں فون کر کے یہ معلوم کیا تھا کہ چاند نظر آ گیا ہے یا نہیں۔ ہر طرف سے یہی جواب موصول ہوتا تھا کہ ہمارے علاقے میں چاند نظر نہیں آیا۔حد یہ ہے کہ جے پور اور دہلی سے بھی ہمیں یہی جواب موصول ہوا تھا۔

بے شمار علاقوں سے خود ہمارے پاس فون آئے تھے۔دریافت کرنے کے لئے کہ رویت ہوگی یا نہیں اور اہل دیوبند کل کے روزے کے بارے میں کیا فیصلہ کر رہے ہیں۔ گیارہ بجے تک ہم سب کو یہی جواب دیتے رہے کہ چاند نظر نہیں آیا ہے اس لئے کل روزہ رہے گا۔اچانک دارالعلوم دیوبند سے گھنٹہ بجنے کی آواز آئی پھر لاؤڈ اسپیکر پر بھی چاند نظر آنے کی خبر نشر ہوئی تو ہمیں حیرت ہوئی کہ چاند کو کس علاقے سے ڈھونڈ کر لائے ہیں۔

ہم نے دہلی، جے پور، سہارنپور، میرٹھ، جودھپور، ممبئی، کانپور، الٰہ آباد، دہرہ دون، بنگلور، اعظم گڑھ، لکھنؤ، فون کیا۔ان میں سے جودھپور، ممبئی، بنگلور سے یہ اطلاع ملی کہ چاند نظر نہیں آیا اس لئے کل ہمارے علاقے میں عید نہیں ہے۔

کانپور اور الٰہ آباد سے یہ اطلاع ملی کہ چاند نظر نہیں آیا ہے اور اِدھر اُدھر سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں.....وہ نا قابلِ اطمینان ہیں۔

باقی اکثر جگہوں سے یہ معلوم ہوا کہ مراد آباد سے خبر آ گئی ہے کہ چاند نظر آیا ہے۔حد یہ ہے کہ دہلی والوں کو بھی مراد آباد ہی کی اطلاع پر چاند نظر آنے کا یقین ہوا اور اسی بنیاد پر اعلان کیا گیا۔ دراصل یہ خبر خبر احاد تھی۔ ہر علاقے کو مراد آباد ہی والوں نے یہ اطلاع فراہم کی تھی کہ چاند ہو گیا ہے۔

دارالعلوم دیوبند جیسے عظیم الشان ادارے کے مفتیوں کا یہ فرض تھا کہ وہ دہلی وغیرہ کی اطلاع سننے پر تحقیق کرتے کہ انہیں چاند نظر آنے کی خبر کہاں سے فراہم ہوئی تو اسی وقت یہ حقیقت کھل جاتی کہ چاند نظر آنے کی خبر مراد آباد سے پھیلائی گئی ہے۔

دیوبند میں مراد آباد کو بنیاد نہیں بنایا گیا بلکہ حضرت مولانا ابرارالحق صاحب کی وجہ سے ہردوئی کو بنیاد بنایا گیا تاکہ دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات بذاتِ خود نشانہ نہ بن سکیں اور انہوں نے لوگوں کو یہ کہہ کر مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ ہم نے تو حضرت مولانا ابرارالحق صاحب کے فرمانے پر اعلان کیا ہے۔ حالاں کہ دنیا جانتی ہے کہ اگر دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں کے نزدیک مولانا ابرارالحق صاحب کے فرمان کی کوئی حقیقت ہوتی تو اب تک علماء دیوبند کے درمیان جو جھگڑا چل رہا ہے یہ کبھی کا ختم ہو جاتا۔صحیح بات تو یہ ہے کہ عید منانے کا فیصلہ کسی بنا پر پہلے کر لیا گیا تھا اور خبریں بعد میں اِدھر اُدھر سے وصول کیں اور بنا اُن خبروں کی بلاشبہ مراد آباد بنا۔

دیوبند میں اکثر لوگ محوِ خواب تھے۔اس وقت رات گئے یہ اعلان کیا گیا کہ مختلف مقامات سے چاند دیکھنے کی اطلاعات موصول ہونے کی وجہ سے کل صبح عید کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یہ جملہ اہل دیوبند کو خبردار کرنے کے لئے اعلان میں بولا جا رہا تھا۔ یہ بجائے خود یہ ثابت کر رہا تھا کہ چاند کی اطلاع غیر شرعی انداز پر موصول ہوئی۔ جو لوگ بہشتی زیور یا تعلیم الاسلام جیسی کتابوں کا مطالعہ کر چکے ہوں وہ اس بات سے باخبر ہوں گے کہ خبر، اطلاع اور شہادت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

شہادت اُسے کہتے ہیں کہ شاہد قاضی کے سامنے بیٹھ کر چاند دیکھنے کی گواہی پیش کرے اور شاہد کا صاحب ایمان ہونا اور عاقل و بالغ ہونا مسلم ہو اور اس کے بارے میں یہ یقین بھی ہو کہ جھوٹ بولنے کا عادی نہیں ہے۔اور فرائض کی ادائیگی کے ساتھ وہ دوسرے معاملات میں بھی

خوف خدا اور احتساب آخرت سے ڈرتا ہے۔ قاضی اس سے جرح اور بحث کے بعد بشرطیکہ وہ اپنے بیان پر قائم رہا اس کی شہادت قبول کرسکتا ہے
جو اطلاعات ریڈیو کے ذریعہ، ٹیلی فون یا فیکس کے ذریعہ یا کسی اور آلات کے ذریعہ موصول ہوتی ہیں ان پر شہادت کا اطلاق نہیں ہوتا اور اس طرح کی اطلاعات کو بنیاد بنا کر روزہ ترک نہیں کیا جاسکتا۔

چنانچہ مسئلہ رویت ہلال میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں۔

''شہادت ہلال میں ضابطہ بیان کرنے سے پہلے ایک بات سمجھ لینا ضروری ہے کہ شہادت اور خبر دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ بعض کلام بحیثیت خبر کے معتبر اور قابل اعتماد ہوتے ہیں مگر بحیثیت شہادت کے ناقابل قبول ہوتے ہیں۔ آج تک تمام دنیا کی عدالتوں میں ان دونوں چیزوں کا فرق قانونی حیثیت سے محفوظ ہے۔ ٹیلی گراف، ٹیلی فون، ریڈیو...... اخبارات اور خطوط کے ذریعہ جو خبریں دنیا میں نشر ہوتی ہیں ان کا نشر کرنے والا یا لکھنے والا اگر کوئی قابل اعتماد شخص ہے تو بحیثیت خبر کے وہ سارے جہاں میں قبول کی جاتی ہے اس پر اعتماد کر کے لاکھوں کروڑوں کے کاروبار ہوتے ہیں۔ دنیا بھر کے معاملات ان خبروں پر چلتے ہیں۔ عدالتیں بھی بحیثیت خبر کے ان کو تسلیم کرتی ہیں لیکن کسی مقدمہ اور معاملے کی شہادت کی حیثیت سے ان خبروں کو دنیا کی کوئی عدالت قبول نہیں کرتی اور ایسی خبروں کی بنیاد پر کسی مقدمہ کا فیصلہ نہیں دیتی بلکہ ضروری قرار دیتی ہے کہ گواہ مجسٹریٹ کے سامنے حاضر ہو کر گواہی دے تاکہ اس پر جرح کی جاسکے اور چہرہ بشرہ وغیرہ کی کیفیات سے اس کو پرکھا جاسکے۔ یہی حکم شریعت اسلام ہے۔ (ناشر مکتبہ تفسیر القرآن، دیوبند ص ٣٣)

حضرت مفتی صاحبؒ کی اس تحریر سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہوگئی کہ خبر اور شہادت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کسی بھی آلے کے ذریعہ ریڈیو ہو یا ٹیلی فون جو اطلاع موصول ہوتی ہے وہ خبر ہے وہ شہادت نہیں ہے اور خبر کتنا بھی سچا مسلمان نشر کر رہا ہو۔ وہ خبر ہی رہے گی۔ اس کی صداقت بیانی یا اس کی بزرگی کی وجہ سے وہ شہادت کا درجہ نہیں حاصل کرلے گی۔

اس بات کو جاری رکھتے ہوئے مفتی صاحب نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

''اگر کوئی عدالت، ٹیلی فون یا ریڈیو پر کسی شاہد کی شہادت قبول کرنے سے انکار کردے تو اس کے معنی یہ نہیں کہ عدالت نے اس شخص کو نا قابل اعتماد یا جھوٹا قرار دے دیا۔ بہت ممکن ہے کہ قاضی اور جج کا دل کسی ایک ہی شہادت سے یا دور کی خبر سے بالکل مطمئن ہوجائے اور وہ اس کو صحیح سمجھے۔ اگر ضابطۂ شہادت کی رو سے قاضی یا جج کا ایسا اطمینان ''مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔''

اس تحریر سے صاف طور پر یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس طرح کی خبریں جو فون پر موصول ہوئی تھیں ان کے بارے میں اگر دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں کو اطمینان بھی تھا۔ تب بھی ان کی حیثیت خبر کی تھی۔ شہادت کی نہیں تھی۔ وہ اپنے دل کی اور اپنی ذات کی حد تک ان خبروں کی تصدیق کرسکتے تھے۔ کیوں کہ ان خبروں کی وجہ سے انہیں اس بات کا کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ چاند نظر آنے کا اعلان کر کے لوگوں کو اگلے دن عید کرنے پر مجبور کردیں۔

بہت ممکن ہے کہ جن لوگوں نے مراد آباد کے مدرسہ شاہی میں آکر چاند نظر آنے کی شہادت دی ہو وہ جھوٹے نہ ہوں۔ انہیں چاند کی کوئی جھلک کسی طرح نظر آگئی ہو۔ تو یہ شہادت مراد آباد والوں کے لئے صحیح ہوسکتی تھی لیکن یہ خبر مراد آباد والوں نے دوسری جگہ جو فون کے ذریعہ پھیلائی تھی وہ شرعاً درست نہیں تھی۔ کیوں کہ اکابر دارالعلوم دیوبند کی یہ رائے ہے کہ فون کے ذریعہ جو اطلاع ملے گی وہ خبر ہے شہادت نہیں ہے اور خبر کی بنیاد پر دوسرے کسی بھی مقام پر اعلان عام کردینا جائز نہیں ہے۔

اسی کتابچہ میں ''نصاب شہادت'' کا عنوان قائم کر کے حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں۔

"اور اگر مطلع صاف ہو یعنی ایسا گردوغبار یا دھواں یا بادل وغیرہ افق پر چھایا ہوا نہ ہو جو چاند کی رویت میں حائل ہو سکے اور اس کے باوجود کسی بستی اور شہر کے عام لوگوں کو چاند نظر نہیں آیا تو ایسی صورت میں ہلالِ عیدین کے لئے صرف دو چار گواہوں کے اس بیان کا اعتبار نہ ہوگا کہ ہم نے اس بستی یا اس شہر میں چاند دیکھا ہے بلکہ اس صورت میں ایک جمِ غفیر یعنی بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہوگی جو مختلف اطراف سے آئے ہوں۔" اور اپنی اپنی جگہ چاند دیکھنا بیان کریں۔ کسی سازش کا احتمال نہ ہو اور جماعت کی کثرت کے سبب عقلاً یہ باور نہ کیا جا سکے کہ اتنی بڑی جماعت جھوٹ بول سکتی ہے۔ (حوالہ مذکور ص ۴۱)

اس عبارت سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اگر گواہی دینے والے مختلف اطراف سے آکر گواہی دیں...... یعنی گھر بیٹھے ٹیلی فون نہ کھٹکھٹائیں اور اتنی بہت ساری تعداد میں ہوں کہ ان سب کا جھوٹ بولنا عقلاً محال ہو اور وہ ایک ساتھ نہ آئے ہوں بلکہ الگ الگ محلوں سے آئے ہوں تو ان کی شہادت قبول کر لی جائے گی۔ لیکن ہمارے دیوبند میں جو کچھ ہوا۔ اس کی بنیاد صرف ٹیلی فون تھا۔ چاند کی خبر فراہم کرنے والے ہر جگہ مرادآباد والے تھے۔ اس پر یہ کہنا کہ ۲۹ر کی عید ہونے کی دہلی سے بھی اطلاع آگئی تھی۔ لکھنؤ سے بھی اور دہرہ دون وسہارنپور سے بھی مسلمانوں کو مغالطہ دینے کی بات ہے۔ بلاشبہ یہ خبرِ احاد تھی۔ جسے فن کاری کے ذریعہ خبرِ متواتر بنایا گیا اور لوگوں کے روزے خراب کئے گئے۔

دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں نے اخبارات میں جو بیان جاری کیا ہے اس میں حسنِ تاویل سے کام لیتے ہوئے یہ فرمایا ہے دراصل خبر "خبرِ مستفیض" کا درجہ حاصل کر چکی تھی۔ اس لئے ہم نے سنیچر کو روزہ نہ رکھنے کا فیصلہ دیا۔

آیئے ذرا یہ دیکھیں۔ خبرِ خبرِ مستفیض کے بارے میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ کی رائے کیا ہے۔

اس کتابچے میں حضرت مفتی صاحبؒ فرماتے ہیں۔

"ایک صورت ایسی بھی ہے کہ جس میں کسی چاند کے لئے باقاعدہ شہادت شرط نہیں رہتی۔ خواہ وہ رمضان کا چاند ہو، یا عید وغیرہ کا۔ وہ صورت یہ ہے کہ کوئی خبرِ عام اور مشہور و متواتر ہو جائے کہ اس کے بیان کرنے والے مجموعہ پر یہ گمان نہ ہو سکے کہ انہوں نے کوئی سازش کی ہے یا سب کے سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ ایسی خبر کو اصطلاح میں مستفیض یعنی مشہور کہا جاتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ مختلف اطراف سے مختلف آدمی یہ بیان کریں کہ ہم نے چاند خود دیکھا ہے یا ہمارے سامنے فلاں قاضی نے چاند دیکھنے کی شہادت قبول کر کے چاند ہو جانے کا فیصلہ دیا ہے۔

قارئین دیکھ لیں کہ دارالعلوم کے مفتیوں نے جس خبر کا سہارا لیا ہے حقیقتاً وہ خبرِ مستفیض تھی ہی نہیں۔

کچھ آگے حضرت مفتی صاحبؒ یہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ کسی ریڈیو سے بہت سے شہروں کی خبریں سن لینا استفادۂ خبر کے لئے کافی نہیں ہے۔ بلکہ استفادۂ خبر جب سمجھا جائے گا جب دس بیس جگہوں کے ریڈیو اپنے اپنے مقامات کے قاضیوں یا ہلال کمیٹی کا فیصلہ نشر کریں۔ یا جن لوگوں نے چاند دیکھا ہے ان کا بیان نشر کریں۔ یا چار پانچ جگہ کے ریڈیو اور دس بیس جگہ کے ٹیلی فون اور ٹیلی گرام ایسے لوگوں کے پہنچیں جنہوں نے خود چاند دیکھا ہے۔

مفتی صاحب کی اس عبارت کی روشنی میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے حضراتِ مفتیان نے اعلانِ عید کرنے میں ذمہ داری کا ثبوت نہیں دیا۔ مرادآباد کے مدرسے سے جو خبر موصول ہوئی تھی وہ چاند دیکھنے والوں کا بیان نہیں تھا بلکہ وہ چاند دیکھنے کی شہادت دی تھی اور فون کرنے والے چند افراد تھے لیکن چوں کہ وہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کے رشتے دار تھے اس لئے ان کی خبر کو ٹھکرا دینا آسان نہیں تھا۔

اسی عبارت کے آخری پیراگراف میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ یہ فرماتے ہیں۔

"یادر ہے کہ استفادۂ خبروہی معتبر ہوگا جب کہ ایک بڑی جماعت خود دیکھنے والوں سے سن کر یا کسی شہر کے قاضی کا یہ فیصلہ خود سن کر بیان کریں۔ عامیانہ شہرت کو یہ پتہ نہ ہو کہ کس نے اس کو مشہور کیا ہے۔ کسی خبرِ مستفیض یا مشہور بنانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ (بحوالہ شامی جلد۲، ص ۱۲۹)

اس عبارت میں بات بالکل صاف ہوگئی کہ جب تک اعلان میں یہ نہیں بتایا جائے کہ کہاں کہاں سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں اور ان کو قبول کرنے کی شرعی بنیاد کیا ہے۔ کسی خبر کو خبرِ مستفیض کہنا یا سمجھ لینا جائز نہیں ہے۔

دیوبند میں یہ بات پھیلائی گئی کہ مختلف مقامات سے مثلاً سہارنپور، دہلی، دہرہ دون، میرٹھ وغیرہ سے چاند دیکھنے کی خبر آگئی ہے۔ اس لئے کل عید کا اعلان کیا جاتا ہے۔

اگر دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات ہر علاقے سے خبر آنے پر صرف اتنا پوچھ لیتے کہ ان کو چاند نظر آنے کی اطلاع کہاں سے موصول ہوئی تو انہیں خود ہی یہ اندازہ ہو جاتا کہ خبر صرف ایک ہی علاقے سے پھیلی ہے۔

دہلی والوں نے بھی مرادآباد کی خبر کو بنیاد بنایا ہے۔ اور دہرہ دون والوں نے بھی۔ اس کے بعد سہارنپور والوں نے دیوبند کو بنیاد بنایا۔ پھر یوپی کے دوسرے علاقوں میں جہاں ۲۹ رکا چاند مان لیا گیا تھا۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند کو بنیاد بنایا لیکن حقیقت یہ ہے کہ صرف مرادآباد سے یہ خبر چلی اور آندھی اور طوفان کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ صرف ایک "روزہ" رکھ لینے میں کیا قباحت تھی۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی؟ اور مفتیانِ کرام کو سنیچر کے دن عید منا لینے کی اتنی بھی کیا جلدی تھی۔ اس کا جواب پالینا شاید قیامت سے پہلے ممکن نہیں ہے۔

حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے اس کتابچہ کے ص ۴۹ پر بالکل ہی معاملہ صاف کر دیا۔ وہ کہتے ہیں۔

"ہلالِ رمضان کے علاوہ عید بقرعید بالکل دوسرے مہینے کے لئے ثبوتِ ہلال باقاعدہ شہادت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور شہادت کے لئے حاضر ہونا لازمی ہے۔ غائبانہ خبروں کے ذریعہ شہادت ادا نہیں ہو سکتی۔ خواہ وہ قدیم طرز کے آلات خبر رسانی، خط وغیرہ ہوں یا جدید طرز کے ریڈیو اور ٹیلی فون وغیرہ۔

اب ہمارے علماءِ دین کیا فرماتے ہیں؟ حضرت مفتی صاحبؒ نے تو ٹیلی فون کی اطلاع کو سرے سے ناقابلِ اعتبار قرار دے دیا ہے جب کہ دیوبند میں چاند دیکھنے کی جو اطلاع موصول ہوئی تھی وہ فون ہی کے ذریعہ ہوئی تھی۔ کوئی ایک شخص بھی براہِ راست شہادت دینے کے لئے نہیں آیا تھا۔

آگے چل کر حضرت مفتی صاحبؒ پھر فرماتے ہیں۔

"کوئی ایسی مبہم خبر کہ فلاں جگہ چاند دیکھا گیا ہے۔ استفادۂ خبر کے لئے کافی نہیں ہے۔"

اس کے بعد حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنی گفتگو کے خلاصے کے طور پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ماہِ رمضان کے چاند دیکھنے کی اگر کوئی شہادت دے تو اس کو تھوڑی بہت تحقیق کے بعد قبول کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یا چند اشخاص ہلال عید کی شہادت دیں تو اس شہادت کو قبول کرنے میں جب کہ یہ شرعی بنیادوں پر پوری اترتی ہو۔ احتیاط سے کام لینا چاہئے تا کہ لوگوں کے روزے خراب ہو جانے کا احتمال نہ رہے۔

ہم اپنے قارئین کو یہ بتادیں کہ حضرت امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ جس علاقے کے لوگوں کو چاند نظر آجائے اُس علاقے کے لوگ عید منا سکتے ہیں لیکن وہ دوسری جگہ خبریں دیں اور ان لوگوں کو بھی عید منانے کا پابند کریں جن کے علاقے میں چاند نہیں دیکھا گیا درست نہیں

ہے۔آج کے دور میں جب کہ شہادت دینے والے قابلِ اعتبار نہیں ہیں اور مسلمانوں میں کذب بیانی روزمرّہ کے معمولات میں داخل ہوگئی ہے اور خوفِ آخرت سے وہ لوگ بھی بے نیاز نظر آتے ہیں جنہیں خوفِ آخرت سے بے نیاز نہیں ہونا چاہئے تھا۔احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ رویت اگر عام نہ ہوتو دوسرے علاقے میں مسلمانوں کو عید منانے پر اُکسانا درست نہیں ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے موجودہ صدر مفتی نظام الدین صاحب مدظلہ العالی غالباً جنہوں نے دارالعلوم دیوبند کی طرف سے ہونے والے فیصلے پر دستخط بھی نہیں کئے تھے، اپنے ایک کتابچہ میں جو"رویت ہلال کی شرعی حیثیت" کے نام سے مکتبہ حسامیہ دیوبند نے شائع کیا تھا۔یہ فرماتے ہیں۔

"۲۹رتاریخ کو اپنے یہاں اورآس پاس خوب غور سے چاند دیکھا جائے۔نظر آجائے تو فبہا ورنہ ۳۰رتاریخ شمار کرلے اور بلاوجہ دور دراز مقامات تک تلاشِ ہلال کے لئے نہ جائے اور نہ ہی کہیں سے خبر منگانے کے درپے ہو۔"

حضرت مفتی صاحب کی اس عبارت سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ اگر اپنے علاقے میں چاند نظر نہ آئے تو پھر ۳۰روزے پورے کئے جائیں اور چاند کی اطلاعات اِدھر اُدھر سے وصول کرنے کی کوشش میں انسان پریشان نہ ہو۔

کتنی سچی اور سیدھی سادی بات ہے۔لیکن یہی بات نہ جانے کن آفات کا شکار ہوگئی اور لوگوں کے روزے خراب ہوئے۔

دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات کو عید منانے کے بعد پوری طرح یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ آسام، بنگال، جنوبی ہند کا پورا علاقہ کیرالہ وغیرہ ممبئی، مدراس اور ہندوستان کے تقریباً ۸۵رفی صد اضلاع میں ۳۰رکا چاند مانا گیا اور اتوار کے دن عید ہوئی۔پورے پاکستان میں ۳۰رکا چاند مانا گیا۔وہاں بھی اتوار ہی کے دن عید منائی گئی۔

حیرت کی بات یہ ہے یوپی کے بہت سے شہروں میں مثلاً کانپور، الہ آباد اور میرٹھ کے آس پاس کے قصبات وغیرہ میں ۲۹رکا چاند تسلیم نہیں کیا گیا۔یہ اس بات کی علامت ہے کہ دہلی اور دیوبند کے ملے جلے فیصلے کے باوجود عوام نے ۲۹رکی رویت کو کوئی اہمیت نہیں دی اور علماءِ دین کے فیصلے کو مسترد کردیا۔جو ایک افسوس ناک بات ہے۔

اس سے زیادہ حیران کن اور افسوس ناک بات یہ ہے کہ دیوبند میں بھی سنیچر کے دن بہت لوگوں کے روزے تھے۔جنہیں مجبوراً افطار کرنا پڑا اگر علماءِ اسی طرح غلط فیصلے کرتے رہے اور انہوں نے اس طرح کے معاملات میں احتیاط سے کام نہیں لیا تو علماء کا رہا سہا اعتماد بھی اُٹھ جائے گا اور عوام من مانی کرنے پر مجبور ہوں گے۔دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں کی یہ ذمہ داری تھی اور اسی میں ان کی عافیت تھی کہ جب انہیں یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ ملک بھر میں چاند ۳۰رکا مانا گیا ہے تو اپنی غلطی کا اعتراف کرلیتے۔جب کہ ان کی غلطی فقط اتنی تھی کہ انہوں نے موصول ہونے والی خبروں کو عجلت کے ساتھ مان لیا تھا۔اور اس طرح کی غلطیاں ازراہِ بشریت ہوجاتی ہیں۔لیکن دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں نے ایک غضب اور ڈھایا۔نہ صرف یہ کہ انہوں نے اپنی غلطی کی اُلٹی سیدھی تاویلیں کیں بلکہ اخبارات کے ذریعہ یہ اعلان بھی کرایا کہ روزہ قضا کرنے کی ضرورت نہیں۔کچھ لوگ جو روزہ قضا کرنے کے موڈ میں تھے انہوں نے اس خبر کو پڑھنے کے بعد اپنا ارادہ بدل دیا۔اس طرح دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات نے سب کا وبال اپنے سروں پر لے لیا۔یہ دوراندیشی ہے یا عاقبت نااندیشی، اس کا فیصلہ بروزِ محشر ہوجائے گا۔

☆ ☆ ☆

آیئے اب اصولی طور پر اور علمِ فلکیات کے حساب سے دیکھیں کہ گزشتہ عید سنیچر کی ہونی چاہئے تھی یا اتوار کی۔

ساری دنیا اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ ہر سال ہجری ماہ اور عیسوی سالوں میں بالعموم دس دن کا فرق ہوجاتا ہے۔یہ بات اِس قدر

مشہور عام ہے کہ اس کی تکذیب کرنا دوپہر کے وقت سورج کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ آپ نے کبھی نہ سنا ہوگا کہ اور نہ ہی آپ نے کبھی یہ دیکھا ہوگا کہ کسی سال ۹؍دن کا فرق ہوا ہو۔ کسی سال گیارہ دن کا اور کسی سال دس دن کا۔ ہر سال ہجری سال عیسوی سال کے مقابلے میں ۱۰؍دن پیچھے لوٹتا ہے۔ اس حساب سے ہر ۳۶؍سال کے بعد ماہِ مبارک جنوری کے مہینے میں لوٹ آتا ہے۔ دراصل عیسوی سال ۳۶۵؍دن کا ہوتا ہے ہجری سال ۳۵۵؍دن کا۔ عیسوی سال میں مہینوں کے دن متعین ہیں۔ ہر سال ۷؍مہینے ۳۱؍دن کے ہوتے ہیں۔ ۴؍مہینے ۳۰؍دن کے اور ایک مہینہ ۲۸؍دن کا ہوتا ہے۔ جنوری، مارچ، مئی، جولائی، اگست، اکتوبر اور دسمبر ۳۱؍دن کے ہوتے ہیں۔ اپریل، جون، ستمبر اور نومبر ۳۰؍دن کے ہوتے ہیں اور فروری ۲۸؍دن کا ہوتا ہے۔

ہجری سال میں ۳۱؍دن کا کوئی مہینہ نہیں ہوتا۔ مہینہ یا تو ۲۹؍کا ہوتا ہے یا پھر ۳۰؍کا۔ عیسوی سال میں یہ متعین ہے کہ کون سا مہینہ کتنے دن کا ہوتا ہے۔ جب کہ ہجری سال میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ کوئی سا بھی مہینہ ۲۹؍دن کا ہوسکتا ہے اور کوئی سا بھی ۳۰؍دن کا۔ البتہ عمومی طور پر یہ ہوتا ہے کہ اگر ذی الحجہ کا مہینہ "ماہِ کامل" ہو یعنی پورے ۳۰؍دن کا ہو تو آنے والے ہجری سال میں ۲۹؍کے سات چاند ہوتے ہیں اور ۳۰؍کے پانچ اور ایسا سن ہجری کل ۳۵۳؍دن پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنانچہ ۱۴۱۶ھ میں ذی الحجہ بھی ماہِ کامل تھا اور ۱۴۱۸ھ کی شروعات بھی ۳۰؍کے چاند سے ہوتی تھی اس لئے ۱۴۱۸ھ میں بھی ۲۹؍دن کے مہینے سات ہوئے اور ۳۰؍کے پانچ۔

اگر ذی الحجہ کا مہینہ ماہِ ناقص ہو اور ۲۹؍کے چاند سے سنِ ہجری کی شروعات ہو تو پورے سال میں ۵؍مہینے ۲۹؍کے اور سات مہینے ۳۰؍کے ہوتے ہیں۔ ایسا سنِ ہجری ۳۵۵؍دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنانچہ ۱۴۱۵ھ کا آخری مہینہ جو ذی الحجہ کا مہینہ ہوتا ہے۔ "ماہِ ناقص" تھا اور ۱۴۱۶ھ کی شروعات ۲۹؍کے چاند سے ہوئی تھی۔ اس لئے ۱۴۱۶ھ میں ۵؍چاند ۲۹؍کے اور سات چاند ۳۰؍کے ہوئے تھے۔ بالکل اسی طرح ۱۴۲۰ھ کی شروعات بھی ۲۹؍کے چاند سے ہوئی تھی۔ اس لئے اس سال بھی سات چاند ۳۰؍کے اور پانچ چاند ۲۹؍کے ہوئے تھے۔ چنانچہ تمام کیلنڈروں میں یہی حساب درج تھا۔ حد یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہوا تھا۔ اس میں بھی پورے سال میں سات چاند ۳۰؍کے اور پانچ چاند ۲۹؍کے تسلیم کئے گئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک طے شدہ نظام قدرت ہے اور اس نظامِ قدرت کو یکسر انداز کر کے رمضان اور عید کا چاند دیکھنا افسوس ناک طرزِ عمل ہے۔ قرآن یہ کہتا ہے کہ کائنات میں بے شمار نشانیاں اللہ نے بنائی ہیں۔ اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں اور صاحب علم ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں یہ چاند ستاروں کا نظام اور اسی طرح کے دوسرے نظام بے فائدہ اور عبث نہیں بنائے ہیں۔ لیکن علماء کا حال یہ ہے کہ وہ حق تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات کے رموز و اسرار پر کبھی غور و فکر نہیں کرتے۔ جب کہ اسلام ان چیزوں کی مخالفت کرتا ہے نہ انہیں بے فائدہ قرار دیتا ہے۔

علم فلکیات باقاعدہ ایک علم ہے اور اس علم سے فائدہ اٹھا کر رویتِ ہلال کا مسئلہ بڑی حد تک حل کیا جاسکتا ہے لیکن چوں کہ علماء اس علم سے عام طور پر ناواقف ہیں۔ اس لئے ان کو اس علم کے انکار کر دینے ہی میں اپنی عافیت نظر آتی ہے۔

اگر علماءِ دین نے تھوڑا سا بھی تدبر سے کام لیا ہوتا اور اپنے ہی چھاپے ہوئے کیلنڈر پر اطمینان کیا ہوتا تو ۲۹؍کا چاند مان لینے کی غلطی نہیں ہوسکتی تھی۔

علماء جس علم کا انکار کرتے ہیں۔ اُس علم کا انکار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں کیا ہے۔

رویتِ ہلال کے موضوع پر گفتگو فرماتے ہوئے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔

وعن ابی عمر قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم انا امّة اُمّيّة لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسَبُ اَلشَّهرُ هٰكذا و هٰكذا

وھکذا وعقد الابھام فی الثالثۃ ثم قال الشھر ھکذا وھکذا وھکذا یعنی تمام الثلاثین یعنی مرّۃً تسعینَ و عشرینَ وَ مرّۃً ثلاثین۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (اہل عرب) اُمّی ہیں کہ حساب و کتاب سے واقف نہیں ہیں۔ مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ ۳ر مرتبہ کہتے ہوئے آپؐ نے دونوں ہاتھ کی انگلیاں دو مرتبہ بند کیں۔ پھر کھولیں اور تیسرا انگوٹھا بند کئے رکھا۔ آپ کی مراد یہ تھی کہ کبھی تو مہینہ ۳۰ر دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۲۹ر دن کا۔ (بخاری و مسلم)

اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے اس بات کا تو بلاشبہ اعتراف کیا کہ ہم علمِ فلکیات وغیرہ جیسے علوم سے واقف نہیں ہیں۔ اِس لئے ہمیں محض رویت ہی پر بھروسہ کرنا ہے اور فرمایا کہ چاند کبھی ۲۹ر کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ر کا۔

اِس روایت میں "لَا نَکْتُبُ وَلَا نَحسب" کے الفاظ ہیں۔ لَا نسلِمُ ولَا نرضیٰ کے الفاظ نہیں ہیں۔ کسی بھی چیز کے "نہ جاننے اور ماننے" میں بڑا فرق ہے۔ رسولِ خدا ﷺ کے الفاظ سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ آپ نے ان علوم کے بارے میں قوم عرب کی ناواقفیت کو تسلیم کیا۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ ہم ایسی باتوں کو نہیں مانتے۔

ظاہر ہے کہ یہ الفاظ جو زبان رسول ﷺ پر جاری ہوئے تھے۔ چودہ سو برس پہلے کے ہیں۔ جب سائنس اور اسی طرح دوسرے علوم نے اتنی ترقی نہیں کی تھی۔ آج ایسے ایسے آلات ایجاد ہوگئے ہیں جن کے ذریعہ رویتِ ہلال کا مسئلہ بہت آسانی سے حل کیا جاسکتا ہے اور کمال کی بات یہ ہے کہ کمپیوٹر اور اسی طرح کے دوسرے آلات نے ایجاد ہوکر اسلام کی حقانیت کو اور زیادہ واضح کر دیا ہے۔ پھر ان آلات اور ان علوم کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے؟ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے یہ روایت تخریج کی ہے جس میں رسولِ خدا ﷺ نے یہ فرمایا کہ عید کے دونوں مہینے (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کبھی ناقص نہیں ہوتے۔ ناقص مہینہ ۲۹ر دن کا کہلاتا ہے اور کامل مہینہ ۳۰ر دن کا کہلاتا ہے۔ جو بات رسولِ خدا ﷺ نے چودہ سو برس پہلے ارشاد فرمائی تھی وہ بالکل حق ہے۔

آپ ایک سو برس کے کیلنڈر اُٹھا کر دیکھ لیجئے۔ قولِ رسول کی حقانیت آپ پر منکشف ہوجائے گی۔ آپ دیکھیں گے کہ اگر کسی سال شوال کا مہینہ ۲۹ر دن کا ہوتا ہے تو ذی الحجہ کا مہینہ ۳۰ر دن کا ہوتا ہے۔ اور جس سال شوال کا مہینہ ۳۰ر دن کا ہوتا ہے اُس سال ذی الحجہ کا مہینہ ۲۹ر دن کا ہوتا ہے اور کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ دونوں مہینے ۳۰ر دن کے ہوتے ہیں لیکن ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ دونوں مہینے ۲۹ر دن کے ہوں۔

چودہ سو برس پہلے جو بات رسولِ خدا ﷺ نے بغیر کسی آلے اور بغیر کسی علمِ سائنس کے ارشاد فرمادی تھی وہ سولہ آنے مبنی بر صداقت ہے۔ بعد میں ایجاد ہونے والے آلوں اور علوم نے قولِ رسول کی تصدیق کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہمارے علماء اُس خول سے باہر آجائیں جن میں وہ عرصہ دراز سے مقید ہیں تو اُن پر اسلام کی حقانیت اور زیادہ منکشف ہوجائے گی اور وہ اور زیادہ اسلامی تبلیغ کے اہل ہوجائیں گے۔

آیئے آپ کو ہم کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ یکم محرم کو جو دن ہوتا ہے وہی دن یکم شوال کو بھی ہوتا ہے۔ گویا کہ جس دن اسلامی سال شروع ہوتا ہے۔ اسی دن عید ہوتی ہے۔ بطور ثبوت گزشتہ سال کا ریکارڈ آپ کی خدمت میں ہم پیش کر رہے ہیں۔ اس ریکارڈ سے آپ کو یہ بھی اندازہ ہوجائے گا کہ یکم رمضان کو جو دن ہوتا ہے وہی دن عید الاضحیٰ کا دن ہوتا ہے۔

یہ محض اتفاق نہیں ہے بلکہ یہی وہ نظام قدرت ہے جس سے مفتیوں نے کبھی استفادہ کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی کبھی انہیں اس لیل و نہار کی گردش پر غور و فکر کرنے کی توفیق ملی۔ اگر علماء ان باتوں پر غور و فکر کرتے تو یقیناً اپنے علم و عقل کا استعمال کرکے امت کی اور زیادہ واضح انداز میں رہنمائی کر سکتے تھے اور ہر سال رویت ہلال کا جو مسئلہ خواہ مخواہ کھڑا ہوتا ہے اور مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں جو اضطراب اور

انتشار پیدا ہوتا ہے۔ کافی حد تک اس سے اُمت مسلمہ کو نجات مل جاتی۔

۱۴۱۵ھ یکم محرم کو جمعہ تھا۔ اس لئے عید جمعہ کی ہوئی اور یکم رمضان کو جمعرات تھی۔ اس لئے بقرعید جمعرات کی تھی۔

۱۴۱۶ھ یکم محرم کو بدھ تھا۔ اس لئے عید بدھ کو ہوئی اور یکم رمضان کو پیر تھا۔ اس لئے بقرعید پیر کی ہوئی۔

۱۴۱۷ھ یکم محرم کو پیر تھا۔ اس لئے عید پیر کی ہوئی اور یکم رمضان کو سنیچر تھا اس لئے بقرعید سنیچر کی ہوئی۔

۱۴۱۸ھ یکم محرم کو جمعہ تھا۔ اس لئے عید جمعہ کی ہوئی۔ یکم رمضان کو بدھ تھا اس لئے بقرعید بدھ کی ہوئی۔

۱۴۱۹ھ یکم محرم کو منگل تھا۔ اس لئے عید منگل کی ہوئی۔ یکم رمضان کو اتوار تھا اس لئے بقرعید اتوار کی ہوئی۔

۱۴۲۰ھ یکم محرم کو اتوار تھا۔ اس لئے اتوار ہی کی عید ہونی چاہئے تھی اور تمام کیلنڈروں میں حد یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے مطبوعہ کیلنڈر میں بھی اتوار ہی کی عید تھی لیکن شہادت کے نام پر محض اطلاعات کی وجہ سے مغالطہ میں آگئے اور نظامِ قدرت کے خلاف دارالعلوم دیوبند خود ایک اقدام کرنے والا بنا۔ گزشتہ رمضان چوں کہ جمعہ سے شروع ہوا تھا اس لئے نظام قدرت کے حساب سے انشاء اللہ بقرعید جمعہ ہی کی ہوگی۔ اسی طرح آپ صدیوں کے کیلنڈر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ محض اتفاق ہے یا دنوں میں مختلف سالوں کی یہ یکسانیت اور یہ گردشِ لیل ونہار اور چاند اور سورج کا یہ پھیلا ہوا نظام ہمیں مزید غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔

آیئے ذرا دیکھیں کہ قرآن حکیم ''نظامِ قمر'' کے بارے میں کیا کہتا ہے۔

سورہ نوح میں فرمایا گیا ہے۔

وَجَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً ا وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۔ ترجمہ : بابرکت ہے وہ ذات جس نے سورج کو ایک روشنی اور چاند کو ایک نور بنا کر پیدا کیا اور چاند کی منزلیں متعین کیں۔ تاکہ تم سال کی گنتی اور حساب جان سکو۔

یہ فرمانے کے بعد متصلاً اسی آیت کے، حق تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا دیا ہے کہ پروردگار نے کوئی بھی چیز خلافِ حکمت پیدا نہیں کی ہے وہ اپنی نشانیاں ظاہر کرتا ہے۔ اُن لوگوں کے لئے جو سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔

اہلِ نجوم نے ۱۲ بروج، ۷ ستارے مقرر کئے ہیں اور ان کی تصدیق کسی نہ کسی صورت میں قرآن وحدیث سے ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اہل نجوم نے چاند کی ۲۸ منزلیں مقرر کی ہیں کہ چاند ایک مہینے میں ۲۸ منزل کا سفر طے کرتا ہے۔ ۱۴ دن تک وہ آہستہ آہستہ اُبھرتا ہے اور بقیہ ۱۴ دنوں میں وہ آہستہ آہستہ گھٹتا ہے۔

چاند کے ڈوبنے اور ابھرنے کے طے شدہ کچھ اصول ہیں اور یہ اصول خالق شمس وقمر ہی نے بنائے ہیں۔ اُن پر غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جس قوم کو ان باتوں پر سب سے زیادہ غور وفکر کرنا چاہئے تھا وہ سب سے زیادہ ان باتوں سے لاپرواہ نظر آتی ہے۔ اسی آیت کے ضمن میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اپنی مشہور آفاق تفسیر، تفسیر عثمانی میں یہ فرماتے ہیں۔

''کہ فلکیات کا سلسلہ صرف اتفاقی نہیں ہے بلکہ یہ اُسی عظیم الشان نظام کا ایک حصہ ہے جو ہزاروں فوائد پر مشتمل ہے۔''

حد سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے ملک کی رویت ہلال کمیٹیاں اکثر مقامات پر اُن لوگوں پر مشتمل ہیں جو لاعلم ہیں۔ لاپرواہ ہیں اور اُن پر جمود طاری رہتا ہے۔ یہ کمیٹیاں اس لئے بنی ہوئی ہیں کہ کہیں اِدھر اُدھر سے کوئی خبر آجائے گی تو ہم چاند ہونے کا اعلان کردیں گے۔ کیا ان کمیٹیوں کے ٹھیکیدار مفتیوں کا یہ فریضہ نہیں ہے کہ وہ خود بھی اپنی آرام گاہوں سے نکل کر چاند دیکھنے کی کوشش کریں؟

اگر ہر سال رویتِ ہلال کمیٹی کے آرام پسند اور غیر ذمہ دار ممبران شہر کے سو پچاس مسلمانوں کو لے کر کسی میدان میں کھڑے ہو کر

۲۹ رتاریخ میں چاند دیکھنے کی کوشش کریں۔ جب کہ اپنے شہر کا مطلع بھی صاف ہو تو اس طرح کے تردّدات سے نجات مل جائے جس سے بار بار مسلم قوم کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔ تجربات یہ بتاتے ہیں کہ رویت ہلال کمیٹیاں صرف نام چارے کی ہیں اور صرف انہیں "خیرات کا چاند" چاہئے جو مفت میں انہیں کہیں سے نصیب ہو جائے اور انہیں اپنے ہاتھ پیر ہلانے نہ پڑیں۔ دُکھ کی بات ہے کہ جو دارالعلوم دیوبند دوسروں کے لئے رہنمائی بنا کرتا تھا وہ دوسروں کی تقلید کرنے کا منتظر رہتا ہے۔

قرآن حکیم نے سورۂ بقرہ میں یہ فرمایا ہے۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ (اے محمد ﷺ) لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ چاند آلۂ اوقات مقرر کرنے کا لوگوں کے لئے اور حج کے لئے۔

اس آیتِ کریمہ سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ چاند صرف مسلمانوں کی خدمت اور ان کی عبادات کے تعین کے لئے نہیں بنایا گیا۔ اگر چاند صرف مسلمانوں کی خدمت کے لئے ہوتا تو حق تعالیٰ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْحَجِّ فرماتے۔ لیکن آپ نے یہ فرمایا کہ یہ چاند ذریعہ ہے انسانوں کا ان کے اپنے معاملات میں رہنمائی کرنے کا اور اسی چاند سے مسلمانوں کے حج کی تاریخیں بھی مقرر ہوتی ہیں۔

اگر علماء نے اس بات پر غور و فکر کیا ہوتا کہ حق تعالیٰ نے یہاں حج کی بات کیوں ارشاد فرمائی ہے تو انہیں اس بات کا خود ہی اندازہ ہو جاتا کہ حج بدل کر "ذی الحجہ" کی طرف رہنمائی کرنا ہے جو اسلامی سال کا آخری مہینہ ہوتا ہے اور اس مہینے کی آخری تاریخ پورے سن ہجری پر اثر انداز ہوتی ہے اور ۲۹، ۳۰ کے چاند کا ایک اشارہ یہ اس سے ہمیں ملتا ہے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ علماء تو اب صرف نقل کر رہے ہیں اور جو لوگ نقل کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں وہ تحقیق کرنے کی زحمت برداشت نہیں کیا کرتے۔

ہمارے ملک کی ہندو قوم اپنے مذہبی رسوم و رواج کی تکمیل کے لئے اسی چاند سے رہنمائی حاصل کرتی ہے جو ہماری شریعت کے لئے بھی رہنمائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ ہندو قوم کے ذمہ داران ہر مہینے چاند دیکھنے کا اہتمام کرتے ہیں اور ہماری رویت ہلال کمیٹی کے ممبران کا حال یہ ہے کہ یہ صرف عید کا چاند تلاش کرنے کے پابند ہیں۔ باقی گیارہ مہینوں میں یہ لوگ "مفقود الخبر" لوگوں کی طرح بالکل لاپتہ رہتے ہیں۔

ہر سال ماہِ مبارک کی ۲۹ رتاریخ کو اچانک ان کی دوبارہ تولید ہو جاتی ہے اور چاند ہونے کی خبریں وصول کرنے کے لئے تراویح سے فراغت کے بعد ٹیلی فون لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ ذمہ داری ہے یا ذمہ داری سے جان چرانا۔ اور قوم کا بے وقوف بنانا اس کا فیصلہ قوم ہی کو کرنا ہوگا۔ ہم اس سلسلہ میں کچھ نہیں کہتے۔ ہمارے مفتی حضرات کی بالخصوص وہ مفتی حضرات جو کسی ہلال کمیٹی سے وابستہ ہیں۔ اُن کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر سال کے ۱۲ رمہینوں میں چاند دیکھنے کی کوشش کیا کریں۔ تاکہ انہیں یہ اندازہ ہو سکے کہ دوسری اقوام کا بنایا ہوا نظام کتنا صحیح ہے اور کتنا غلط۔ صرف عید کے چاند کے موقعہ پر اپنی چودھراہٹ کا مظاہرہ کرنا اور صرف اپنی عقل کو اپنا امام سمجھ لینا تو حلیہ وسعت کا سارے دنیا میں مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔

گزشتہ رمضان میں ۲۹ ر کے چاند کی جب خبر پھیلی تو ان ہندوؤں کو بھی بڑی حیرت ہوئی جن کے اپنے اوقات کے اعتبار سے بھی چاند نظر نہیں آنا چاہئے تھا۔ جس زمانے میں مسلمانوں میں جو انتشار بیت کی بیماری بری طرح پھیلی ہوئی ہو اس زمانے میں ۲۹ اور ۳۰ ر کے چاند کا مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ ہم اس کو ہوا میں تیر چلانے کا درجہ دے دیں۔ ہمیں اس بارے میں ۱۱ رمہینے تک محنت کرنی چاہئے تاکہ عید کے چاند کے موقعہ پر ہمیں دشواری نہ ہو اور ہمیں چاند دیکھنے کے وقت علمِ فلکیات سے بھی رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

اسلام کسی بھی علم کے وجود کا انکار نہیں کرتا وہ دوسرے علوم سے بھی رہنمائی اور عبرت حاصل کرنے کا مشورہ دیتا ہے

یہ کیوں فرمایا گیا کہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْن علم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے۔
محمد ﷺ کے دورِ مسعود میں کون بے وقوف اس بات کا تصور کر سکتا ہے کہ دین و شریعت کا علم مکہ و مدینہ کے سوا دنیا کے کسی اور ملک سے حاصل ہو سکتا تھا۔ اُس وقت تک علم دین حجاز کی وادیوں سے باہر نہیں نکلا تھا۔ اس وقت رسولِ خدا ﷺ کا اپنے اصحابؓ سے یہ فرمانا کہ تم علم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں چین کا سفر کرنا پڑے۔ درحقیقت اُن علوم کی طرف اشارہ تھا جس کا مرکز اُس وقت ہندوستان اور چین تھے اور وہ علم علمِ فلکیات اور علمِ ہندسہ وغیرہ تھے۔

ہمارے علماء نے ایک طویل عرصے تک انگریزی تعلیم کو ناجائز بتایا اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مخالفت کی۔ آج صرف مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ خود علماء کو اس بات کا احساس ہو گیا ہے مسلمانوں کو ہندی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے علوم بھی مسلمانوں کو حاصل کرنے چاہئیں اور ان کے اُن اجزاء سے باقاعدہ استفادہ کرنا چاہئے جو توحید و سنت سے متصادم نہ ہوں۔
جب ہم انگریزوں اور دوسری اقوام کی تیار کردہ لاکھوں چیزوں کا استعمال روزمرّہ کی زندگی میں کرتے ہیں، ٹیلی فون، ٹیلی گرام، کمپیوٹر، انٹرنیٹ جیسی چیزوں سے استفادہ کرتے ہیں اور اس کو خلافِ بندگی نہیں سمجھتے تو پھر ہمیں اُن قواعد و ضوابط پر بھی نظر ڈالنی چاہئے جو ماہرین علمِ فلکیات اور ماہرین علم الاعداد نے مرتب کئے ہیں۔ جو ہمارے رسولؐ کی تعلیم کو فروغ دینے کا ذریعہ ہیں اور اگر علماء تھوڑی سی توجہ دے لیں تو ان ہی علوم کے ذریعہ بہت مؤثر انداز میں اسلام کی تبلیغ کی جاسکتی ہے۔

بہتر ہے کہ اس موقعہ پر ہم اپنے قارئین کو یہ بھی بتادیں کہ چاند کم ہوتے ہوتے قرآن حکیم کی زبان و بیان کے مطابق کھجور کے درخت کی پتلی اور لچک دار ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ آخری سے آخری تاریخ میں بھی اس کا وجود بالکل ختم نہیں ہو جاتا۔ اگر جدید ترین دوربینوں کے ذریعہ دیکھنے کی کوشش کی جائے تو چاند ۲۸ر تاریخ کو بھی نظر آسکتا ہے۔

درحقیقت چاند کا وجود برقرار رہتا ہے۔ وہ بالکل معدوم نہیں ہو جاتا۔ لیکن بات وجود کی نہیں ہے بات تو شہود کی ہے اور شہود و جود میں بہت نمایاں فرق ہے۔

اسی بات کو حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے ''رویت ہلال'' میں فرمایا ہے۔

> ''اس بات کو تو ہر پڑھا لکھا انسان جانتا ہے کہ چاند کسی وقت معدوم نہیں ہوتا۔ اپنے مدار میں کہیں نہ کہیں موجود ہوتا ہے۔ اس کے لئے نہ ۲۹ر تاریخ شرط ہے نہ ۳۰ وہ اٹھائیس تاریخ میں بھی فضا کی بلندی سے دوربینوں کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے۔

مفتی صاحب کی اس تحریر سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ چاند گھٹتے گھٹتے معدوم نہیں ہو جاتا۔ وہ بہت باریک ہو کر بھی موجود ہی رہتا ہے اور کسی آلے کے ذریعہ اسے ۲۸ر تاریخ میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ لیکن شریعت کو مطلوب ہے اس کی رویتِ عام۔ کسی تیز نظر والے کو اگر ایک جھلک نظر بھی آجائے تو اس سے شرعی معاملات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

رمضان اور عید کی شروعات اسی وقت ہوگی جب چاند کی رویت عام ہو جائے یا پھر اس کو ایک ہی علاقے کے اتنے لوگوں نے دیکھ لیا ہو جن کا جھوٹ پر جمع ہو جانا ممکن نہ ہو۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ۱۱ر مہینے ہم کیلنڈر میں چھاپی گئی چاند کی تاریخوں پر اطمینان رکھتے ہیں اور صرف عید کے چاند کے معاملے میں ہم ''رویت ہلال'' کا مسئلہ کھڑا کر دیتے ہیں۔ کیا اسی کا نام تقویٰ اور دین داری ہے اور اسی کو شریعت کی پابندی کہتے ہیں؟

من مانی کرنے کا نام شریعت کی پابندی اور تقویٰ نہیں ہے۔ ایک طرف تو ہماری صورت حال یہ ہے کہ ہم ریڈیو کی خبر تک کو بھی جائز نہیں بتاتے اور غیر ملکی خبروں پر بھی ہمارا اطمینان نہیں ہوتا۔ دوسری طرف ہمارا حال یہ ہے کہ اگر اپنے حلقے کا کوئی معمولی درجے کا آدمی بھی ہمیں فون کردے اور بتادے کہ اس کی ملاقات کسی چاند دیکھنے والے سے ہوگئی ہے تو ہم فوراً اس کی بات پر بھی ایمان لے آتے ہیں اور ہمیں اس انسان کا فون سن کر ذرا سا بھی تردد نہیں ہوتا۔ یقینی طور پر اس طرح کا طرزِ عمل پرہیزگاری نہیں صرف اور صرف من بھاتی باتوں کو بڑھاوا دینے کا وطیرہ ہے۔ جس کی توقع کسی ذمہ دار دینی ادارے سے نہیں کی جانی چاہئے۔

ہمیں یاد ہے کہ ایک مرتبہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے دورِ اہتمام میں اسی طرح کی صورتِ حال پیدا ہوئی اور شدید ابر کی وجہ سے دیوبند میں چاند نہیں دیکھا گیا۔ رات گئے اطلاعات موصول ہونے پر کچھ لوگ جن میں یہ راقم الحروف بھی شامل تھا۔ حضرت قاری طیب صاحبؒ سے ملنے گئے اور چاند کی اطلاعات کے بارے میں بات چیت کی۔ حضرت قاری طیب صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ موضوع اہتمام سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ موضوع دارالافتاء اور رویت ہلال کمیٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ جو فیصلہ وہ حضرات کریں گے میں بھی اس فیصلے کا اسی طرح پابند رہوں گا جس طرح آپ لوگ پابند ہوں گے۔

ہمیں آج تک یاد ہے کہ جب کہ اس بات کو ۴۰ ربرس کے قریب ہوگئے ہیں کہ اگلے دن دیوبند میں چاند کی شہادت کو اس وقت قبول کیا گیا جب دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں کے روبرو آ کر چاند دیکھنے والوں نے شہادت پیش کی اور ۱۲ر بجے روزہ افطار کرنے کا اعلان ہوا۔

اُس زمانے میں ''شہادت'' کو ہی شہادت سمجھا جاتا تھا۔ خبر کو کھینچ تان کر شہادت نہیں بنایا جاتا تھا۔ شہادت کا مطلب یہ ہے کہ شاہد (گواہ) روبرو آ کر حلفیہ بیان دے۔ جس طرح عدالت میں جج کے سامنے آ کر گواہ اپنا بیان بطورِ چشم دید دیتا ہے۔ اگر چاند دیکھنے والے خود کسی وجہ سے سفر کرنے سے قاصر ہوں اور دو ایسے مسلمان جو باشرع بھی ہوں وہ سفر کر کے کسی ذمہ دار ادارے کے روبرو پہنچیں۔ جن کے سامنے چاند دیکھنے والوں نے چاند دیکھنے کی گواہی دی ہو۔ فون پر کسی بھی طرح کی گواہی دینا معتبر نہیں ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ جو علماء ٹیلی فون پر طلاق دینے کو معتبر نہیں سمجھتے وہ ''چاند کی اطلاع'' کو کیسے معتبر سمجھ لیتے ہیں؟

ہردوئی میں حضرت مولانا ابرار الحق صاحب نے بھی کچھ لوگوں کی گواہی پر عید کا اعلان کردیا تھا۔ کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔ اعتراض اس بات پر ہے کہ مرادآباد والوں نے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ پر اپنا دباؤ بنایا اور ملک بھر میں عید منانے کی تحریک چلائی جو یقینی طور پر فیل ہوگئی۔

دارالعلوم دیوبند جیسے عظیم ادارے کا یہ فرض تھا کہ وہ مختلف علاقوں سے آنے والی اطلاعات پر یہ تحقیق و تجسس کرتا کہ انہیں چاند نظر آنے کی اطلاع کہاں سے ملی تو یقیناً دارالعلوم دیوبند کو خود ہی اندازہ ہوجاتا کہ تمام خبروں کا آخری سرا مرادآباد سے جا کر مل جاتا ہے۔

حضرت مولانا ابرار الحق صاحب کی روش کو آڑ بنا کر اپنی بات منوانے کی طرح ڈالی گئی تھی جو کچھ علاقوں میں کامیاب رہی لیکن عوام کی اکثریت کو کھل کر یہ اندازہ ہوگیا کہ دینی مدارس پر رشتے داریوں کے کالے بادل منڈلا رہے ہیں جو اسلامی وقار کے لئے کسی بھی وقت بداعتمادی اور رسوائی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمارے علماء ہماری تحریر کو پڑھ کر اپنی غلطی تسلیم کرلیں گے؟ کیا دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات اس بات کا اعلان کردیں گے کہ چاند کی اطلاع پر سنیچر کی عید کا جو اعلان کیا گیا تھا وہ غلط تھا اور کیا یہ مفتی حضرات ان مسلمانوں کو جنہوں نے سنیچر کی عید منائی۔ ایک روزے کی قضا کرنے کا مشورہ دیں گے؟ ہرگز نہیں۔ اس دور کے مفتی حضرات بشر ہوتے ہوئے اپنی کسی بشری غلطی کا اعتراف برسرِعام ہرگز ہرگز نہیں کرسکتے۔ وہ صرف تاویل کریں گے۔

اس وقت تو وہ ''پابندِ محض'' ہیں۔ اگر وہ پابندِ محض نہ ہوتے تب بھی اپنی غلطی مان کر خود کو ''چھوٹا'' کیسے مان لیتے۔ حالاں کہ غلطی کو تسلیم کر کے اپنے غلط عمل سے رجوع کرنے والا چھوٹا نہیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بڑا ہوجاتا ہے۔

غلطی تو آدم نے بھی کی تھی اور غلطی ابلیس نے بھی کی تھی۔ حضرت آدم غلطی کرنے کے بعد اپنی غلطی کا اعتراف کرکے مقبول بارگاہ قرار دیئے گئے اور ابلیس غلطی کے بعد اس کا اعتراف نہ کرکے قیامت تک کے لئے راندۂ درگاہ ہوگیا۔

ہماری تحریر کا صرف ایک ہی فائدہ ممکن ہے کہ آئندہ اس طرح کی غلطی شاید نہ ہو اور ممکن ہے کہ آئندہ ہمارے مفتیوں کو احتیاط کی توفیق عطا ہو جائے۔ اب رہے وہ لوگ جو غلطی کا واقعہ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ ایک روزے کی قضا کرلیں۔ یہ حکم نہیں ہے بلکہ ایک طالب علمانہ مشورہ ہے اور اپنے اہل خانہ کی حد تک میں یہ حکم دے چکا ہوں کہ وہ ایک روزے کی قضا کرلیں۔ دوسرے حضرات کو ہم صرف یہ مشورہ دیتے ہیں کہ بہتر ہے کہ وہ ایک روزے کی قضا کرلیں۔ اگر ۲۹ کا چاند ہمارے کی کم نظری کا نتیجہ تھا تب روزے کی قضا بھی ضروری ہے۔ قیامت کے دن صحیح اور غلط کا فیصلہ ہو جائے گا اور سیاہ و سفید کی حقیقت پوری طرح کھل جائے گی۔

آخر میں ہم دار العلوم دیوبند کے مفتیوں سے یہ گزارش کریں گے کہ ہم دنیا کے اصولوں کو اگر بالکل ہی نظر انداز کردیں اور دوسری اقوام کے فیصلوں کو بالکل ہی مسترد کردیں تو اس سے اسلام کی تبلیغ میں مشکلات کھڑی ہوں گی اور ہماری اپنی حیثیت عرفی بھی گھٹ جائے گا اور یہ ثابت ہو جائے گا کہ لیل و نہار کی گردش اور اصول عامہ سے لاپرواہ ہو کر ہم زندگی گزار رہے ہیں اور تنگ نظری کا مظاہرہ کرکے ہم اسلام کو محدود کرنے اور اس کی تعلیمات پر شبہات پیدا کرنے جیسے کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ دار العلوم دیوبند جو کیلنڈر چھاپتا ہے اور وقت سے پہلے چاند کی جو تاریخیں اس میں نقل کردی جاتی ہیں ان کا ماخذ ظاہر ہے کہ وہ علوم ہی ہیں جن سے ہمارے مفتی حضرات نا واقف ہیں۔ اگر یہ علوم قطعاً ناجائز ہیں تو ان سے کسی درجہ کا استفادہ کرنا گناہ ہے اور اگر یہ کسی حد تک صحیح ہے یا کم سے کم چاند کی تاریخیں بنانے کی حد تک درست ہیں تو پھر ان کی خلاف ورزی کیوں ہوتی ہے۔

جس کیلنڈر میں چھاپے گئے گیارہ کے چاند کی...... اطلاعات پر ہمارا بھروسہ ہے اسی کیلنڈر نے عید کا چاند ۳۰ تاریخ کا بتایا تھا اور اس کو دار العلوم دیوبند کے کیلنڈر نے بھی "بغیر لفظ انشاء اللہ" کے چھاپا تھا تو اس کو بے حیثیت سمجھنا اور چند ان دیکھے لوگوں کی اطلاعات پر ایمان لے آنا دانش مندی اور دور اندیشی کے بالکل منافی ہے۔

آج کے دور میں جب کہ مسلمانوں کی اکثریت کا کسی جھوٹ پر متفق ہو جانا ممکن نہیں ہے امام شافعی کے مسلک پر عمل کرنا چاہئے۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ جس علاقے میں چاند نظر آجائے اس علاقے کے لوگ رمضان اور عید منائیں اور جہاں چاند نظر نہ آئے وہ مہینے کی ۳۰ تاریخیں پوری کریں۔ موجودہ فتنوں کے دور میں اسی مسلک پر چلنے میں عافیت ہے اور اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔

مضمون ختم کرنے سے پہلے دینی جماعتوں کے مفتیوں کے لئے ہم ایک واقعہ بطور نمونہ پیش کر رہے ہیں۔

ایک مرتبہ برسات کے زمانے میں حضرت امام ابو حنیفہ ایک کیچڑ زدہ راستے پر چل رہے تھے اسی راستے پر ایک بچہ بھی چل رہا تھا۔ حضرت امام ابو حنیفہ نے اس بچے سے فرمایا بیٹے ذرا سنبھل کر چلو۔ بچے نے عرض کیا امام صاحب! میری فکر نہ کریں اپنی فکر کریں اس لئے کہ اگر میں گرا تو بس میں ہی گروں گا اور اگر آپ پھسلے تو مقلدین کی پوری قوم گر پڑے گی۔

ہمارے علماء کو کسی بھی طرف قدم اٹھاتے ہوئے یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ لاکھوں لوگ ان کا اتباع کر رہے ہیں ان کی غلطی لاکھوں انسانوں کی غلطی بن سکتی ہے۔

قومی و ملی مقاصد اور مدارس اسلامیہ

دو ٹوک ....عباداللہ عمیس قاسمی

قرآن وحدیث کی تعلیمات کے بغیر اسلامی معاشرہ کی بقا اور اس کے تحفظ کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ اسلامی تعلیمات ہی کی بنیاد پر اسلامی معاشرہ کی تعمیر وتشکیل اور مسلمانوں کے ملی تشخص کا وجود ہے، قرآن وحدیث اسلامی تعلیمات کا منبع ہیں اور دینی مدارس کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے ایسے ماہرین پیدا کئے جائیں جو ہمیشہ مسلم معاشرہ کی صحیح رہنمائی کرسکیں اور قانون اسلامی کے مطابق مسلمانوں میں زندگی گزارنے کا شعور بیدار کرسکیں۔ مسلمانوں میں اسلام کی بنیادی اور ضروری تعلیم عام کرنے اور اسلامی تہذیب وتمدن کی ابدی صداقت کو اجاگر کرنے کا فریضہ انجام دیں۔ آج دنیا میں اسلام کی جو روشنی نظر آتی ہے، درحقیقت وہ ان ہی مدارس کا فیض واثر ہے۔

سقوط دہلی کے بعد مسلمانوں کو ان کے دین و مذہب اور تہذیب وثقافت سے بیگانہ اور برگشتہ کردینے کی غرض سے انگریزوں کے ذریعہ مظالم کے پہاڑ توڑے گئے، دینی علوم اور ان کے محافظ علماء و فضلا کو سرزمین ہند سے بے نشان کردینے کے لئے تشدد وجارحیت کی حد کردی گئی، ارض ہند جس پر انہوں نے صدیوں حکمرانی کی تھی اپنی تمام تروسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی، امراء و روساء کی جائیدادیں ضبط کرکے انہیں نان شبینہ کا محتاج بنادیا گیا، غرض کہ ظلم و جبر کی جس قدر بھی شکلیں امکان میں تھیں وہ سب مجبور مسلمانوں پر آزمائی گئیں، لیکن خانماں برباد ملت میں ابھی زندگی کی رمق باقی تھی، سب کچھ فنا ہوگیا تھا مگر اسلامی کردار زندہ تھا، دولت وحکومت اور شان وشوکت پر غارت گر فرنگ نے اگر چہ قبضہ کرلیا تھا مگر دینی حمیت و غیرت محفوظ تھی، اسلامی تہذیب وتمدن باقی تھی، دین محمدیؐ کی محبت و حلاوت دلوں میں راسخ و پیوست تھی۔ الغرض تمام تر وحشیانہ حرکتوں کے باوجود دین و مذہب اور ملک و وطن کے ساتھ ان کی وفاداریاں بدلی نہ جاسکیں تو مغرب کے پالیسی ساز ذہن اسلامی تعلیمات کی حفاظت کی بنیادیں تلاش کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے کہ مسلم معاشرہ کے خشک کھیتوں کو سیراب کرنے والے چشمے دراصل انہی مدارس سے پھوٹتے ہیں، اسلامی تحریکوں کا ایندھن یہیں سے فراہم ہوتا ہے، اسلامی تعلیمات کی حفاظت کے امین اور معاشرہ کو امن وسکون کا پیغام دینے والے یہیں سے نکلتے ہیں اور اسلامی بنیاد پرستی بھی ان مدارس کی آغوش میں بڑھتی ترقی کرتی اور پروان چڑھتی ہے، خود یوروپی ممالک میں اسلام کا مؤثر کام کرنے والے افراد انہی مدارس کے تربیت یافتہ ہیں۔ اس لئے مغرب، یوروپی ممالک اور ان سے متاثرہ عالم اسلام کے بہت سے حکمرانوں اور ان کے ذرائع ابلاغ نے وسیع پیمانہ پر منظم انداز میں گزشتہ چند عشروں سے دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈے کی ہمہ گیر مہم شروع کردی ہے اور دینی مدارس کی خدمات اور معاشرہ کے لئے ان کے وجود کی ضرورت و اہمیت کا احساس ختم کرنے کی ہمہ جہت کوشش شروع کردی ہے، مدارس کے وقار کو مجروح کرنے اور ان کے خلاف نفرت پھیلانے کا منصوبہ تیار کرنے میں مسلسل کوشاں ہیں۔ دوسری طرف ملک کے اقتدار پر قابض شاطر غاصبوں نے بجائے ظلم وتشدد کے ایک دوسری حکمت عملی تجویز کی کہ ہندوستانی طلبا کو انگریزی زبان میں تعلیم دی جائے تاکہ یہ طلبا خون ورنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہوں اور مذاق اور رائے، الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہوں۔

مگر ان کے باوجود عالمی حالات کے تناظر میں مدارس کے خلاف ہر سازش اور مہم کا انصاف کے ساتھ جائزہ لینے والا ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ یہ دینی مدارس کے اسلامی معاشرہ میں مؤثر کردار کی وجہ سے ان کی اہمیت وافادیت پر کاری ضرب لگانے اور دینی تعلیم کی طرف لوگوں کے بڑھتے ہوئے رجحانات کو کم کرنے کا ایک مغربی

حربہ ہے، چوں کہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی مستحکم تعلیمات، اپنی شاندار روایات اور اپنی اعلیٰ اخلاقی قدروں کی وجہ سے مغرب کے لئے اس وقت سب سے بڑا چیلنج اور خطرہ بنا ہوا ہے، اس خطرے سے نمٹنے کے لئے مغربی ذرائع ابلاغ سے اسلام کے خلاف مؤثر پروپیگنڈہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آرہا ہے جو کسی پر بھی مخفی نہیں ہے۔

جب کہ ارباب مدارس ایک بار نہیں، بارہا حکومت وقت اور دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ میں شریک انتظامیہ سے کہہ چکے ہیں کہ اگر کوئی مدرسہ فرقہ وارانہ سرگرمیوں کا اڈہ ہے، یا وہ دہشت گردوں کی تربیت گاہ ہے یا وہاں خلاف قانون اسلحہ پایا جاتا ہے اور حکومت کے پاس ٹھوس اور ناقابل تردید شواہد موجود ہیں تو ارباب مدارس اس مدرسہ کے خلاف حکومتی کارروائی کی نہ صرف حمایت کریں گے بلکہ اگر حکومت اس سلسلہ میں ان سے تعاون چاہے تو وہ تعاون کے لئے تیار ہیں۔

اس وقت پوری دنیا میں ایک مذہبی کشمکش برپا ہے، ہر مذہب اور ہر فرقے کے لوگ اپنے مذہبی شعار اور کلچر و روایات کے تحفظ کے لئے ایک جنگ لڑ رہے ہیں، اس پس منظر میں جب ہم مسلمانان اپنا محاسبہ کرتے ہیں اور یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم اپنے مذہبی شعار کے تحفظ اور اسلام کے عروج و اقبال کے لئے کس قدر سرگرم ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عظمت رفتہ کی بحالی درکنار خود اپنے ہاتھوں میں باقی ماندہ تہذیب و تمدن کو مٹانے پر تلے ہیں، مزید افسوس اس وقت ہوتا ہے کہ مغرب کے بے حقیقت پروپیگنڈہ کے توڑ کے بجائے اس مہم کے ہراول دستہ میں ہمارے نام نہاد مسلمانان صحافی بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

برصغیر میں رہتے ہوئے ان مدارس کی کثرت کی بنا پر ان کی اہمیت کا احساس نہیں ہوتا، ان مدارس کی قدر یوروپ میں رہنے والے مسلمان سے پوچھئے جنہیں قرآن شریف کا ٹھیک تلفظ کرنے والا کوئی معلم نہیں ملتا اور جہاں معیاری اسلامی تعلیم کے ادارے اور ان کے چلانے والے افراد ڈھونڈنے سے نہیں ملتے، برصغیر کے مدارس ہی سے آئے دن یوروپی ممالک کے مسلمان اپنی اسلامی تعلیمی ادارے اور مساجد کے لئے علماء طلب کرتے ہیں اور یوروپ میں دین کی طرف بڑھتے ہوئے رجحانات کی وجہ سے اس مانگ میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے، حقیقت یہ ہے کہ دینی مدارس ہی دین کے جزیرے اور اسلام کے قلعے ہیں۔

ان مدارس اسلامیہ کی اہمیت کا اندازہ اس خط سے بھی لگایا جاسکتا ہے جو علامہ اقبالؒ نے حکیم شجاع کے نام تحریر کیا تھا کہ اس مرد قلندر کی نگاہ کتنی دوررس اور حقیقت شناس تھی۔ وہ دینی مدارس کی اہمیت کے متعلق خط میں لکھتے ہیں جس کا اقتباس یہ ہے:

ان مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو، غریب مسلمانوں کے بچوں کو انہی مدارس میں پڑھنے دو، اگر یہ مدارس اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا میں انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں اگر ہندوستانی مسلمان ان مدرسوں کے اثر سے محروم ہوگئے تو بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح اندلس میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمراء کے نشانات کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا۔ ہندوستان میں بھی آگرہ کے تاج محل اور دلی کے لال قلعے کے سوا مسلمانوں کے آٹھ سو سالہ حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔

الغرض یہی وہ مدارس اسلامیہ ہیں جنہوں نے مسلمانوں میں احیاء دین کا ایک تازہ جذبہ پیدا کیا، اتباع سنت، اسلام کے ساتھ محبت اور ان پر اعتما کا بیج سینوں میں بویا اور اسلام کے تہذیبی ورثے کی حفاظت کا شعور زندہ کیا۔ یہ مدارس صرف علم ہی نہیں عمل کی بھی درسگاہ ہیں، یہاں سے نکلنے والے ایک ہاتھ میں شمع علم اور دوسرے ہاتھ میں عمل کا پروانہ ہوتا ہے۔ اس طرح ان مدارس نے مسلم معاشرے میں نہ صرف لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کے سموئے ہوئے زہر کا تریاق کیا بلکہ دلوں کو اسلام کا ایک ولولہ تازہ دیا۔ ہند سے تا خاک بخارا و سمرقند، انہی مدارس سے دین کے زمزمے بلند ہوئے، نور کے جلوے اٹھے، اسلامی تعلیمات کے چشمے ہر سو پھوٹے اور برصغیر ہی کی نہیں عالم اسلام کی عہد ساز شخصیات یہاں پیدا ہوئیں علامہ اقبالؒ کا یہ شعر پوری طرح ان مدارس پر صادق آیا۔

اسی دریا سے اٹھتی ہے وہ موج تند جولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہ و بالا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆

قمری مہینے کا تعین فلکی حساب سے کیوں نہیں؟

عابد انور

عید آئی اور گزر بھی گئی لیکن اس بار عید منانے کو لے کر جس طرح مسلمانوں میں انتشار اور افتراق کا ماحول پیدا ہوا اس طرح کبھی نہیں ہوا۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ اس طرح بدمزہ عید پہلی بار آئی ہو اور یہ بھی نہیں ہے کہ آخری بار ایسا ہوا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مسلم مذہبی رہنماؤں کی ناعاقبت نااندیشی، سیاسی مولویوں اور سیاسی اماموں کی ذاتی اغراض گرگٹ کی طرح ہر مسجد میں قائم ہلال کمیٹی اور ذاتی انا کی تسکین کی خواہش رکھنے والے جب تک ہندوستان میں موجود ہیں مسلمانوں کو اسی طرح خلفشار، مضحکہ خیزی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس بار جو کچھ ہوا اس کا مقصد اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد میں دبدبہ کی لڑائی کا نقطہ عروج تھا۔ چار پانچ گھنٹوں میں جس طرح دہلی اور ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو اذیت اور کرب سے گزرنا پڑا خاص طور سے اعتکاف کرنے والے کو اس کا اندازہ ایک عام مسلمان ہی لگا سکتا ہے۔ اے سی دفتر میں بیٹھے اور لگژری کاروں میں سفر کرنے والے انتہائی پسماندہ اور جاہل قوم کے مال دار ترین ائمہ حضرات اور ہلال کمیٹی کے ذمہ دار نہیں۔

رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی مسلمان عید کی تیاریاں شروع کردیتے ہیں۔ اس بار بھی عید کی تیاریوں میں مسلمان منہمک تھے لیکن اس بار عید جو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق، ادب و احترام اور محمود و ایاز کی کیفیت کے اظہار کا ذریعہ تھا وہ بے سر پیر کی ہلال کمیٹیاں، مفاد پرست سیاسی امام اور مسلکی مناقشت اور مسلکی تنازعات کو ہوا دینے والی تنظیموں، ذاتی انا اور اپنا ڈفلی بجانے والوں کی بھینٹ چڑھ گئی۔ سیاسی آقاؤں کے اشارے پر رقص کرنے والے اور مسلمانوں کے مفاد پر اپنا محل، بینک بیلنس اور گاڑیوں کی گلستاں کھڑی کرنے والے اماموں، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹوں اور خود غرض مذہبی اور فراست سے عاری رہنماؤں نے مسلمانوں کو ذلت و خواری کے قصر مذلت میں دھکیلنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ رویت ہلال کا مسئلہ خالص مذہبی نہ ہو کر سیاست کا اکھاڑہ اور برتری کی لڑائی کا ذریعہ بن چکا ہے اور صرف ذاتی انا کی تسکین کے لئے سارے ڈرامے اسٹیج کئے گئے تھے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جب کھلے آسمان میں چاند نظر نہیں آتا تو ان نام نہاد ہلال کمیٹیوں اور اس کے ٹھیکیداروں کو بند کمروں میں کہاں سے چاند نظر آجاتا ہے۔ اس کے علاوہ کرناٹک، بہار اور دیگر صوبے کے مقتدر قابل اعتماد اور عظیم نیٹ ورک والے اور عوام میں دن رات کام کرنے والے شرعی اداروں نے جب رویت کی اطلاع دے دی تو پھر دہلی کے مسلمانوں کو مسلسل پانچ گھنٹے تک کشمکش و پیچ اور پریشان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا بہار دہلی کا فاصلہ اتنا طویل ہے کہ اگر وہاں عید کا چاند نظر آگیا تو دہلی میں دوسرے روز سعودی عرب کی طرح عید ہوگی؟ یہاں صرف ذاتی مفاد، نام نہاد انا کام کر رہا تھا اس کا مذہب سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ آئندہ سال یوپی میں اسمبلی کے انتخابات ہونے ہیں اور اس وقت وہاں بلدیاتی انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ سارے ڈرامے کو اسی پس منظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے اس سے ان لوگوں کے عزائم کو سمجھنے میں آسانی ہوگی جو مسلمانوں میں انتشار چاہتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر خلفشار کی اور کیا بات ہوگی کہ جس عید کو ایک دن منانا چاہئے تھی وہ اس ملک میں تین دن منائی گئی۔ معاملہ یہیں تک ختم نہیں ہوا۔ دہلی کے ایک مفتی صاحب نے لوگوں کو حکم دیا کہ جنہوں نے ۲۲ر اکتوبر کو عید کی نماز پڑھی ہے وہ ایک روزہ قضا کریں۔ چلئے کسی حد تک اسے برداشت کیا جاسکتا ہے لیکن حد اس وقت تک ہوگئی جب لکھنؤ کے ایک مدرسہ کے مولانا صاحب نے ۲۲ر اکتوبر کو عید منانے والے کو کافر تک کہہ دیا۔ سٹی اسٹیشن کے پاس واقع نئی بستی کے مدرسہ اہل سنت فیض العلوم کے مولانا انیس احمد سیوانی نے بدھ کے روز عید کی نماز کے خطبہ کے دوران یہاں تک کہہ دیا کہ ''جن لوگوں نے منگل (۲۲ر اکتوبر) کو عید کی نماز ادا کی ہے وہ کافر ہے اور اب وہ اسلام سے خارج ہے'' مولانا کے اس بیان سے لوگوں میں بے چینی پیدا ہوگئی اور خونریزی ہوتے ہوتے بچا۔

رویت ہلال کا مسئلہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں امت

مسلمہ میں انتشار اور خلفشار کا سبب بنا ہوا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر اور بالخصوص ہندوستان میں مرکزی سطح پر رویت ہلال کمیٹی کا فقدان ہے جب کہ مقامی طور پر قائم شدہ رویت ہلال کمیٹیاں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ ہر کمپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کے ساتھ میڈیا کے روبرو ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف فیصلے صادر کرتی ہے۔ ایک بار تو ایسا ہوا کہ ایک مسلک کی رویت ہلال کمیٹی نے دیر رات رویت کا فیصلہ کرلیا اور اپنے مسلک کے لوگوں کو ٹیلی فون کے ذریعہ صبح نماز عید ادا کرنے کی تاکید کی جس سے خود اس مسلک کے افراد انتشار کا شکار ہو گئے۔ کسی نے نماز ادا کی تو کسی نے اگلے روز نماز ادا کی۔ اس وقت صورت حال مضحکہ خیز ہوگئی جب بیوی نے اسی روز جب کہ شوہر نے دوسرے روز عید کی نماز ادا کی۔ گویا محلہ ہی نہیں بلکہ ایک گھر میں دو روز نماز عید ادا کی گئی۔ ایسی صورت حال میں عوام کے لئے بڑی پریشانی یہ ہوتی ہے کہ کس کمیٹی کو معتبر تسلیم کرے اور کسے مسترد کرے۔ رویت ہلال کا جو بھی مسئلہ ہے وہ صرف کمیٹیوں کی وجہ سے عوامی پریشانی کا باعث ہے ورنہ آج تو سائنس نے اتنی ترقی کرلی ہے کہ رویت ہلال کے بارے میں کوئی قطعی یا حتمی فیصلہ یا حتمی تاریخ کا تعین کرنا چنداں دشوار نہیں۔

اسلام جس وقت آیا تھا اس وقت اتنے وسائل نہیں تھے اور نہ ترسیل کا ذریعہ تھا۔ آج دنیا ایک گاؤں کی شکل لے چکی ہے جہاں کہیں بھی کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے اس کی خبر پوری دنیا کو آناً فاناً ہوجاتی ہے۔ سیارہ کی حرکات وسکنات اور ایک ایک پل کی خبر کے لئے خلاء میں سیارے گردش کررہے ہیں۔ اجرام فلکی اور فلکی حساب وکتاب آج اتنا ترقی یافتہ ہے کہ تمام ناگہانی آفتوں کا اندازہ قبل از وقت لگایا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ سمندری طوفان، سنامی اور دیگر چیزوں کا اندازہ پیشگی لگایا جاسکتا ہے۔ اس کے باوجود رویت ہلال کا مسئلہ ابھی تک نہایت پیچیدہ شکل اختیار کئے ہوئے ہے۔ روزہ کے آغاز اور یوم عید کے تعین میں امت اتحاد کی بجائے انتشار کی شکار ہوجاتی ہے اور مسلکی اختلافات ابھر کر سامنے آجاتے ہیں۔ جب کہ روزہ اور عیدین کا مقصد مسلمانوں میں یگانگت اور اتحاد ہے۔ یہ باور کرانا ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان چاہے وہ کسی خطے میں ہوں آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کی خوشی اور غم اور ان کے تہوار کے دن متعین اور مقرر ہیں ان کی عید اور بقرعید سب ایک ساتھ ہے۔

رویت کے بارے میں اسلام کا نظریہ واضح ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "انا امة امیه لانکتب ولانحسب الشهر هکذا وهکذا" یعنی کہ ہم ایک ناخواندہ قوم ہیں نہ ہم لکھنا جانتے ہیں اور نہ حساب کرنا جانتے ہیں کہ مہینہ ایسا اور ایسا ہے یعنی ۲۹ دن کا ہے یا ۳۰ دن کا ہے۔ اسی طرح دوسری حدیث ہے روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو (عیدالفطر کے لئے) چاند دیکھ کر اگر تم پر چاند روپوش ہوجائے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

ان حدیثوں سے دو باتیں سامنے آرہی ہیں ایک یہ کہ روزہ اور عیدین کا اہتمام چاند دیکھ کر کرنا چاہئے دوسرے یہ کہ چونکہ اس وقت اس کے علاوہ کوئی دوسرا ذریعہ موجود نہیں تھا اس لئے چاند دیکھنے کو کہا گیا ورنہ یہ کبھی نہیں کہتے کہ ہم امی امت ہیں ہم حساب وکتاب لکھنا نہیں جانتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر اس وقت فلکی حساب اور یا دوسرے ذرائع ہوتے تو ان ذرائع کو اختیار کیا جاتا۔

رمضان سے قبل نارتھ امریکہ فقہ کونسل کا فیصلہ آیا تھا جس کے مطابق سائنٹفک اور فلکی حساب سے چاند دیکھے بغیر رمضان کے روزے، عیدالفطر اور یہاں تک کہ عیدالاضحیٰ کی تاریخ بھی متعین کردی گئی، رویت ہلال کو ضروری نہیں سمجھا گیا جب کہ ابھی تک روزہ رکھنے اور عیدالفطر کی نماز ادا کرنے کا واحد معیار چاند کا دیکھنا ہی تھا۔ اس جدید نظام کے حساب سے امریکہ میں رمضان کی پہلی تاریخ ۲۳ ستمبر تھی اور اسی دن رمضان کا پہلا روزہ رکھا گیا اور عیدالفطر کی تاریخ ۲۳ اکتوبر کو مقرر کی گئی۔ اسی فلکی حساب کا سہارا لیتے ہوئے عیدالاضحیٰ کی تاریخ ۳۱ دسمبر مقرر کی گئی ہے۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ شریعت میں پیشگی رمضان اور عیدین کی تاریخ متعین کرنا درست ہے یا نہیں اس سے معاشرہ پر کیا اثر پڑے گا۔ مسلمانوں میں اس فیصلہ سے انتشار پیدا ہوگا یا اتحاد ان سب باتوں پر غور کرنا ضروری ہے کیونکہ اسلام میں اتحاد واتفاق کی خاص اہمیت ہے اور عیدین کا مقصد بھی یہی ہے۔ اسی لئے عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

مولانا کبیرالدین فوزان نے بہت پہلے "قمری کلینڈر اور عبادات" کے عنوان سے اپنی کتاب میں مستند مصادر اور مراجع کے ذریعہ فلکی حساب کو رمضان، عیدین اور ایام تشریق اور منطق دونوں اعتبار سے قمری مہینے کے تعین کو رویت ہلال سے مشروط نہیں کیا ہے۔

آج دنیا میں سائنس نے کافی ترقی کرلی ہے، انسان چاند پر کمند ڈال چکا ہے۔ کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ آج سائنس اور ماہرین فلکیات کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کونسا سیارہ کب اور کہاں اور کس وقت گزرے گا دوبارہ کتنے سال بعد نظر آئے گا۔ اس سے قبل کب نظر آیا تھا کیا یہ ممکن نہیں

ہے کہ چاند کے بارے میں یہ نہ معلوم کیا جا سکے کہ کب اور کس حصے میں کس وقت طلوع ہوگا، کہاں کس دن عید منائی جائیگی یا روزے رکھے جائینگے؟

امریکہ میں علم فلکیات کے ذریعہ رمضان اور عید کا اعلان فقہ اکیڈمی کونسل آف نارتھ امریکہ نے کیا اور فقہ کونسل کے اس فیصلے کو امریکہ کے بیشتر اسلامی تنظیموں اور علماء نے قبول کرتے ہوئے ۲۳ ستمبر کو یکم رمضان تسلیم کرلیا۔ ہندوستان میں چاند دیکھے بغیر رمضان اور عید کی تاریخ کا تعین کرنے کی تجویز شیعہ عالم دین مولانا کلب صادق نے پیش کی تھی جس پر سخت ردعمل کا اظہار کیا گیا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکہ میں فقہ کونسل کے فیصلے کو کثرت رائے سے تمام امریکی سنی مسلمانوں نے قبول کرلیا ہے لیکن امریکی شیعوں نے فقہ کونسل کے فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ فقہ کونسل کی طرف سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ علم فلکیات کے حساب سے تیار کئے گئے یونیفائڈ گلوبل اسلامک کلینڈر کو (Calndar unnifed Global aslamic) اپنانے کے لئے ۱۰ ر جون ۲۰۰۶ء کو ورجینا میں ایک اجلاس ہوا تھا۔ جس میں امریکہ کی تمام اسلامی تنظیموں کے نمائندوں، علماء کرام، ائمہ مساجد، مسلم ماہرین فلکیات اور دانشوروں نے اس کلینڈر کو اپنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اجلاس کے بعد بھی فقہ کونسل امریکہ علماء و دانشوروں سے ٹیلی کانفرنسنگ کے ذریعہ رابطہ میں رہی اور اس موضوع پر مسلسل مسلم لیڈرشپ کی تائید حاصل کرتی رہی۔ اس تائید کے بعد فقہ کو نسل نے ۱۶ ر اگست ۲۰۰۶ء کو UGIC حساب سے رمضان اور عید کی تاریخ کا اعلان کیا تھا۔ فقہ کونسل نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ کی مسلم اکثریت نے اس کلینڈر کو منظوری دیدی ہے۔

شریعت کی منشاء انتشار افتراق نہیں اتحاد و یگانگت ہے۔ اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے جو انسان کے بس میں ہو۔ چونکہ فقہ کا اصول ہے کہ تغیر زمان سے تغیر احکام ہوتا ہے۔ اب حالات بدل گئے ہیں اس سے شرعی امور میں کسی طرح کوئی دخل اندازی نہیں ہوتی اور نہ ہی اوپر سے لادی ہوئی کوئی چیز ہے۔ اسلام قیامت تک رہنے والا دین ہے۔ اس میں آنے والے مسائل کا حل موجود ہے ذرا آنکھ کھول کر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ نئے مسائل پر ہمارا رویہ اساطیری رہا ہے۔ جب لاؤڈ اسپیکر آیا تھا اس وقت اس پر اذان دینا حرام تھا۔ جب ٹرین چلی تو یہ فتویٰ دیا گیا کہ چونکہ یہ دابہ (چوپائے) کے حکم میں ہے اس لئے اس پر فرض نماز ادا نہیں ہوگی۔ ہوائی جہاز جب ایجاد ہوا تو اسی طرح کی بات کی گئی۔ غرض کہ تمام مسائل کے ساتھ اسی طرح کے واقعات پیش آئے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے تمام ماہرین علوم اسلامیہ اور ماہرین فلکیات کے ساتھ بیٹھ کر اس سلسلہ میں تبادلۂ خیالات کا آغاز کیا جائے اور مختلف سیمیناروں، مذاکروں اور مباحثوں کے ذریعہ اس مسئلہ کا دائمی حل نکالنا ضروری ہے تاکہ آئندہ یہ مسئلہ انتشار اور مضحکہ خیزی کا سبب نہ بن سکے۔

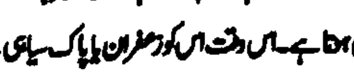
ولادت میں آسانی کیلئے آپریشن سے بچاؤ

پیدائش کے وقت اگر تکلیف زیادہ ہو اور ولادت میں تاخیر ہو رہی ہو تو یہ دو عدد تعویذ عرق وگلاب و زعفران سے لکھیں، ایک تعویذ زچہ کی کمر سے باندھ دیں، دوسرا پانی میں گھول کر پلادیں، ولادت کے فوراً بعد کمر والا تعویذ کھول دیں۔

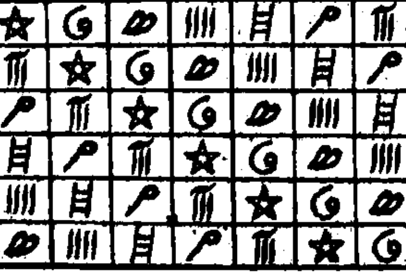
۷۸۶

ح ظ	اس	ت ا	ف ب
ف ب	ت ا	اس	ح ظ
اس	ح ط	ف ب	ت ا
ت ا	ف ب	ح ظ	اس

نقش اسم اعظم از حضرت علی علیہ السلام



یہ اسم اعظم ہے اور حضرت علی علیہ السلام کا تعلیم کردہ ہے۔ اس کو ہر جائز کام میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ۱۹ اجون پر شرف شمس ہوتا ہے۔ اس وقت اس کو زعفران یا پاک سیاہی سے لکھا جائے۔ خواہ گھر میں لٹکائیں۔ یا لکھ کر پانی میں گھول کر پلائیں۔ یا اللہ اسم اعظم کے طفیل ہر جائز کام میں مدد فرما آمین



عجیب و غریب داستان

پندرھویں قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

غداروں اور خائنوں سے بچنے کے بارے میں

رائے دابشلیم برہمن بیدپائے سے یہ دلچسپ داستان سن کر بہت خوش ہوا اور بولا کہ بے شک حلم وتامل اور ثبات واستقلال بادشاہوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ اب آپ مہربانی فرما کر یہ بتایئے کہ بادشاہوں کو کیسے ملازمین رکھنے چاہئیں اور کس طرح کے لوگ بادشاہ کی تربیت کو جلد قبول کرتے ہیں۔؟

برہمن بیدپائے نے راجا کو فتح ونصرت اور شادمانی وکامرانی کی دعا دینے کے بعد فرمایا، بادشاہ کو چاہئے کہ ملازم رکھنے سے پہلے انہیں خوب اچھی طرح پرکھ لے۔ ان کے تدبر، خلوص اور وفاداری کو جانچ لے۔ سب سے زیادہ بھروسہ اور اعتماد ان کی پرہیزگاری، صلاحیت، دیانت اور ایمانداری پر کرے۔ بادشاہوں کی خدمت کے لئے ضروری شرط سچائی ہے اور سچائی بغیر خداترسی ودیانت داری کے نہیں ہوتی۔ دانش وخرد کا سرچشمہ بھی خداترسی ہے۔ بادشاہ کا جو ملازم خدا سے ڈرے گا وہ بادشاہ کا وفادار اور مخلص ضرور ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ رعایا کی نگہبانی اور خدمت بھی بہت اچھی طرح کرے گا۔ جھوٹا اور غیر راست باز ملازم کسی کام کا نہیں رہتا۔ اس کو کبھی اعتماد میں نہیں لینا چاہئے۔ ورنہ شدید نقصان اٹھانا پڑے گا۔

رائے دابشلیم نے کہا کہ یہ بات تفصیل طلب ہے کہ آخر کیا سبب ہے کہ کم اصل اور کمینے آدمی کو کتنی ہی تربیت دی جائے اور اوصاف حمیدہ سے آراستہ کیا جائے وہ آخر میں اپنی اصلیت پر آجاتا ہے اور اپنے تربیت کرنے والے کو بھی کیچڑ میں گھسیٹ لیتا ہے؟ برہمن بیدپائے نے جواب دیا کہ اے بادشاہ، آپ اس کی وضاحت اور تفصیل پوچھتے ہیں تو سنئے:

بادشاہ کے ملازمین کے لئے تین صفتیں ضروری ہیں۔ پہلی امانت داری جو خدا اور اس کے بندوں کو بہت پسند ہے اور بغیر اس کے کوئی شخص بادشاہوں کا مصاحب اور معتمد بننے کے لائق نہیں ہوتا۔ دوسرے قول میں سچائی، کیونکہ جھوٹ سے بڑھ کر کوئی عیب نہیں۔ تیسری صحیح النسبی اور بلند ہمتی اور بے ہمت انسان انعام واکرام کی قدر نہیں پہچانتا۔ جدھر کی ہوا دیکھتا ہے اسی طرف رخ موڑ لیتا ہے۔ بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنے ملازمین کے اخلاق اور صفات حمیدہ کی طرف خاص توجہ رکھیں اور ان کے انداز گفتگو، طور طریقے، چال چلن اور کردار کی خوب آزمائش کرلیں، ورنہ انہیں پچھتاوا اور ندامت ہوگی۔ مختصر یہ کہ بادشاہوں کے ملازمین کا متدین اور امین ہونا ضروری ہے، کیونکہ وہ امور مملکت اور اسرارِ سلطنت سے واقف ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی خائن اور غدار ہوا اور ساتھ ہی بادشاہ کا معتمد بھی ہوا تو پھر پتہ نہیں کتنے بے گناہوں کو اس سے نقصان پہنچ جائے اور کب وہ بادشاہ کا بھی بیڑا غرق کردے۔ اس بارے میں مجھے ایک سنار اور سیاح کا قصہ یاد آرہا ہے۔ رائے نے پوچھا وہ کیا ہے؟ برہمن بیدپائے نے کہنا شروع کیا:

حکایت: ملک حلب میں ایک بڑا نامی گرامی بادشاہ تھا۔ دنیا کے اکثر وبیشتر بادشاہ اس کے باج گزار اور حلقہ بگوش تھے۔ فتح ونصرت اس کے قدم چومتی تھی۔ اس بادشاہ کے ایک لڑکی تھی، نہایت حسین وجمیل اور ماہ وپیکر۔ اس کے رخسار کی تابانی مہ وخورشید کو شرماتی تھی اور زلف شب گوں کی خوش بو دنیا کو معطر کرتی تھی۔ بادشاہ اس کو بہت چاہتا تھا اور بڑے لاڈ پیار سے اس نے اس کی پرورش اور پرداخت کی تھی۔

ایک دن بادشاہ کو اس کا زیور بنوانے کے لئے ایک سنار کی ضرورت ہوئی۔ شہر کا جو سب سے کاریگر اور ماہر سنار تھا اس کو بلوایا گیا اور اس سے زیور کی تیاری کی بات کی گئی۔ سنار بڑا ظریف اور شیریں زبان نوجوان تھا۔ اس نے اپنی خوش بیانی اور ظرافت سے بہت جلد بادشاہ کا دل موہ لیا۔ بادشاہ اکثر اس کو بلوا بھیجتا اور اس کی گفتگو سے لطف اندوز ہوتا۔ رفتہ رفتہ

اس کو بادشاہ کی قربت حاصل ہوگئی۔ بادشاہ کی لڑکی بھی اس کی خوش بیانی سے بہت متاثر ہوئی۔ وہ اکثر اس کی گفتگو سنا کرتی تھی۔

بادشاہ کا ایک وزیر بڑا ہوش مند، صاحب الرائے، دوربین اور وفادار تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ بادشاہ سنار کی تربیت اور موانست میں حد اعتدال سے تجاوز کر رہا ہے تو اس نے ازراہ بہی خواہی اور وفاداری مناسب موقع پر بادشاہ کو سمجھایا کہ اگلے بادشاہوں نے ارباب حرفت کو اپنے مصاحبین اور مقربین میں کبھی شامل نہیں کیا، ان لوگوں کو اپنے دربار میں کبھی اہمیت نہیں دی اور نہ انہیں دوستوں اور ہم رازوں میں شامل کیا۔ جہاں پناہ نے جو اس سنار کو اس کی لیاقت اور دیانت کو جانچے بغیر اپنا محرم اسرار اور مقرب خاص بنالیا ہے، یہ اچھا نہیں کیا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ شخص حسب ونسب اور اخلاق کے لحاظ سے گرا ہوا ہے، کیونکہ اس کی گفتگو ہمیشہ مردم آزاری اور ایذا رسانی کے بارے میں ہوتی ہے وہ موقع محل اور اچھے برے کو نہیں سمجھتا اور نہ امر ونواہی کی طرف دھیان دیتا ہے۔ ایسے لوگ وفادار، حق شناس اور دیانت دار نہیں ہوتے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بادشاہ سلامت جب کسی کو انعام واکرام دینا چاہتے ہیں تو اس کے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگتا ہے۔ عقل مندوں نے رذیل اور کمینے انسان کی سب سے بڑی علامت یہ بتائی ہے کہ وہ دوسروں کی بھلائی نہیں دیکھ سکتا اور نہ کسی کی تعریف ہی سن سکتا ہے۔ بادشاہوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کمینوں اور کم اصلوں کو زیادہ منہ نہ لگائیں۔ ہمیشہ شریف، صحیح النسب اور بلند ہمت لوگوں کو اپنے مقربین میں شامل کریں۔

بادشاہ نے کہا، اس جوان کی صورت بہت ہی معصوم اور دل فریب ہے اور صورت کی اچھائی پر دلالت ہے۔ جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے کہ عنوان سے مضمون کا پتہ چل جاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ اچھی صورت والوں سے ہی نیکی اور بھلائی کی امید رکھو۔

وزیر نے کہا کہ حکمت وسیاست میں اچھی صورت کا کوئی مقام نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ "بھولی بھالی شکل والے ہوتے ہیں جلاد بھی" ظاہری صورت تو بہت دلکش ہے لیکن جب اخلاق کو پرکھا جاتا ہے تو بالکل خالی نکلتے ہیں۔

ایک حکیم کا ذکر ہے کہ اس نے ایک خوب صورت نوجوان کو دیکھا تو اس کی طبیعت اس کی طرف مائل ہوئی۔ اس نے اس کو اپنے دوستوں میں شامل کرنا چاہا لیکن جب قریب آکر اس کو آزمایا تو بالکل خالی پایا۔ اس نے بڑی حسرت سے کہا کہ گھر تو بڑا خوب صورت ہے لیکن ویران ہے۔ کاش کہ اس کے اندر کوئی ہوتا! میرے کہنے کی غرض یہ ہے کہ بادشاہ سلامت کو بداصلوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

بادشاہ نے وزیر کی نصیحت کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور کہا کہ بادشاہ کے اوپر اللہ کا سایہ ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اللہ کے اشارے پر کرتا ہے اور اس کو ہر مہم کی انجام دہی کے وقت اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ کارگزاری میں شرافت نسبی حائل نہیں ہوتی۔ کسب کمال سے عالی خاندانی کا کیا تعلق ہے۔ بادشاہ جس کو اپنے مقربین میں شامل کرلے وہی شریف اور بزرگ ہے۔ ایک عالی قدر بادشاہ کا مقولہ ہے کہ میں جس کو نواز دوں گا وہی بڑا اور شریف ہوجائے گا اور جس کو نظر سے گرادوں گا وہ ذلیل اور کمینہ سمجھا جائے گا۔

بہرحال دن گزرنے کے ساتھ ساتھ سنار کے اختیارات وسیع ہوتے گئے۔ اسی مناسبت سے اس نے ہاتھ پیر بھی نکالنا شروع کئے اور عوام کے مال میں لوٹ کھسوٹ کرنے لگا۔ ایک مرتبہ شہزادی کے زیور کے سلسلے میں کچھ جواہرات کی ضرورت ہوئی۔ اس طرح کے جواہرات نہ خزانہ شاہی میں تھے نہ جوہریوں کی دکان میں۔ بہت جستجو کے بعد پتہ چلا کہ ایک سوداگر کی لڑکی کے پاس ایسے جواہرات موجود ہیں۔ سنار نے اس لڑکی کے پاس آدمی بھیجا۔ لڑکی نے انکار کیا۔ سنار نے شہزادی کو ورغلایا کہ سوداگر کی لڑکی کے پاس جواہرات موجود ہیں۔ شہزادی صاحبہ اس سے بزور لے لیں اور اسے عبرتناک سزا دیں۔ شہزادی نے سوداگر کی لڑکی کو بلوا بھیجا اور وہ جواہرات طلب کئے۔ اس نے اپنا سارا سامان دکھلا کر اور قسم کھا کر یقین دلانے کی کوشش کی کہ شہزادی صاحبہ کو غلط خبر ملی ہے۔ شہزادی نے طیش میں آکر لڑکی کو شکنجے میں کسوا کر مار ڈالا۔

وزیر نے تمام صورت حال اور واقعات سے بادشاہ کو آگاہ کیا۔ بادشاہ کو لڑکی کی مظلومانہ موت کا سخت صدمہ ہوا اور اپنی بدنامی کے خوف سے لرز گیا۔ اس نے سوداگر سے معذرت کی اور اشک شوئی کے لئے انعام واکرام سے نوازا۔

سنار شاہی عتاب کے ڈر سے بھاگ نکلا۔ ملکہ نے اپنی لڑکی کو شہر سے باہر چار باغ کے مقام پر بھیج دیا کہ بادشاہ کی خفگی کم ہونے کے بعد بلالیا جائے گا۔ سنار کو معلوم ہوا کہ شہزادی چار باغ میں مقیم ہے تو حاضر ہوا لیکن شہزادی نے اسے ڈانٹ کر نکال دیا۔ سنار نے ناامید ہوکر جنگل کی راہ لی اور حیران وسراسیمہ ادھر اُدھر بھٹکنے لگا۔

اتفاق سے اس جنگل میں کسی شکاری نے شکار کے لئے ایک کنواں کھودا تھا اور اس پر گھاس پھوس رکھ کر ڈھک دیا تھا۔ ایک شیر، سانپ اور بندر اس گڑھے میں گر پڑے تھے۔ سنار بھی بھٹکتا ہوا ادھر سے گزرا۔ لاعلمی میں وہ بھی گڑھے میں گر گیا، مگر چاروں نے مشترکہ مصیبت میں مبتلا ہونے

کے باعث ایک دوسرے کو ضرر نہیں پہنچایا۔ چند روز بعد ایک سیاح اُدھر سے گزرا۔ اس نے جوان چاروں کو اس گڑھے میں پڑے دیکھا تو اس کا دل بے چین ہو گیا۔ اس نے رسی کنویں میں ڈالی۔ سب سے پہلے بندر رسی کے سہارے اوپر آیا، پھر سانپ اور اس کے بعد شیر۔ انہوں نے سیاح کو دعا دی اور شکریہ ادا کیا۔ پھر بندر نے کہا کہ میں شہر کے قریب ایک دامن کوہ میں رہتا ہوں۔ آپ تکلیف فرما کر میرے گھر پر آئیں اور خدمت کرنے کا موقع دیں تو میرے لئے باعث مسرت ہوگا۔ شیر نے بھی کہا کہ میں فلاں جنگل میں مقیم ہوں۔ کبھی آپ ادھر سے گزریں تو ضرور قدم رنجہ فرمائیں اور مجھے خدمت کا موقع دیں۔ آخر میں سانپ نے کہا کہ میرا مسکن شہر میں فلاں جگہ پر ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر آپ کبھی تشریف لاکر مجھے خدمت اور شکر گزاری کا موقع دیں۔ فی الحال میری ایک نصیحت آپ ضرور مانیں۔ وہ یہ کہ اس آدمی کو کنویں سے باہر نہ نکالیں کیونکہ آدمی کی ذات بڑی بے وفا ہوتی ہے۔ وہ بھلائی کا بدلہ برائی سے دیتا ہے۔ اس کی ظاہری خوب صورتی پر فریفتہ ہو کر باطنی برائی سے ہرگز بے خوف نہ ہونا چاہئے۔ یہ آدمی جو کافی روز میرے ساتھ رہا ہے، اس کے عادات وخصائل سے میں اچھی طرح واقف ہو گیا ہوں۔ انسانیت تو اس کو چھو تک نہیں گئی ہے۔

سیاح نے اس بات پر توجہ نہ دی اور سنار کو بھی کنویں میں سے نکال لیا۔

سنار نے سیاح کا شکریہ ادا کیا اور اپنے یہاں آنے کی دعوت دی۔ سیاح نے کہا کہ اس وقت تو میں سفر پر نکلا ہوں، واپسی پر انشاء اللہ حاضر خدمت ہوں گا۔ اس وعدے وعید کے بعد سب ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

ایک سال بعد سیاح مختلف شہروں کے سفر کے بعد تین ہزار اشرفی لے کر گھر واپس ہوا۔ راستے میں اس کو خیال آیا کہ اپنے دوست بندر سے بھی ملاقات کرتا چلے۔ دامن کوہ میں پہنچ کر وہ تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے سو گیا۔ رات کے وقت دو چور آموجود ہوئے۔ انہوں نے ہاتھ پیر باندھ کر اس کو ایک غار میں ڈال دیا اور سارا سامان لے کر رفو چکر ہو گئے۔ اتفاق سے اسی وقت بندر غذا کی تلاش میں ادھر سے گزرا۔ اس نے سیاح کی آہ وزاری سنی تو ڈھونڈتا ہوا اس غار کے پاس پہنچا۔ دیکھا تو اس کا دوست اور محسن بندھا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے اس کے ہاتھ پیر کھولے اور پوچھنے لگا کہ دوست تم اس مصیبت میں کس طرح مبتلا ہوئے؟

سیاح نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ بندر نے کہا، یار جانی، اب تم یہاں آرام کرو میں ان چوروں سے سمجھ لیتا ہوں۔ وہ جنگل سے بہت سے پھل توڑ کر لے آیا اور سیاح کو جی بھر کر کھلائے۔ پھر ایک آرام دہ جگہ پر سلا دیا اور خود چوروں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔

چور سیاح کا مال ومتاع لے کر بھاگم بھاگ جارہے تھے رات ہوئی تو مال کو ایک جگہ بغل میں رکھ کر سو گئے۔ صبح سویرے بندر وہاں پہنچا تو دونوں کو بے خبر سوتا ہوا پایا۔ موقع غنیمت دیکھ کر اشرفیوں کی تھیلی اس نے وہاں سے اٹھائی اور ایک دوسری جگہ چھپا دی۔ پھر لوٹا اور ایک ایک کر کے سارا سامان ڈھو کر علیحدہ علیحدہ چھپا دیا۔ چور نیند سے بیدار ہوئے اور اشرفیوں کی تھیلی اور دیگر سامان غائب پایا تو اِدھر اُدھر تلاش کرنے لگے۔ جب کہیں پتہ نہ چلا تو سر پیٹ کر بیٹھ گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یقیناً یہ دیو پری کا مسکن ہے۔ ہم یہاں غلط آگئے، جان بچ گئی یہی غنیمت ہے۔ اب یہاں سے بھاگ جانا چاہئے۔ چور سر پر پیر رکھ کر بھاگ گئے تو بندر سیدھا اپنے دوست سیاح کے پاس پہنچا اور سارا قصہ کہہ سنایا۔ پھر صبح کو اسے اس جگہ لے گیا اور سارا سامان اس کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ سیاح نے خدا کا شکر ادا کیا اور بندر سے رخصت ہو کر گھر کی طرف روانہ ہوا۔

راستے میں وہ جنگل بھی پڑتا تھا جہاں اس کا دوست شیر رہتا تھا۔ شیر اچانک ایک طرف سے نمودار ہوا تو سیاح ڈر کر چھپنے لگا۔ شیر نے آواز دی کہ دوست، کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ پھر وہ اسے اپنے گھر لے گیا اور خوب خاطر تواضع کی۔ شیر یہ سوچ کر کہ جاتے وقت مہمان کو کچھ دینا ضروری ہے، تحفے کی تلاش میں نکلا۔ چار باغ کے پاس پہنچا تو شہزادی کو ایک حوض کے کنارے بیٹھا دیکھا۔ اس کی گردن میں ایک قیمتی زیور تھا، شیر نے پنجہ مار کر شہزادی کو ہلاک کر دیا اور زیور لاکر سیاح کو دیدیا۔ سیاح نے اس کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔

شہر پہنچ کر سیاح کو خیال آیا کہ درندوں کی وفاداری اور حسن سلوک تو دیکھ چکا، اب انسان یعنی اس سنار کی بھی دوستی کا لطف اٹھا لیا جائے، اس کے ذریعے یہ زیور بھی، جو شیر نے دیا ہے، مناسب قیمت میں فروخت ہو جائے گا۔ یہ سوچ کر صبح کے وقت وہ شہر پہنچا۔ شہزادی کے قتل سے سارے شہر میں کھلبلی مچی ہوئی تھی اور لوگ سراسیمہ وبدحواس دربار شاہی کی طرف بھاگے جارہے تھے۔ سنار بھی گھر سے نکل کر کسی سے پوچھنا چاہتا تھا کہ ماجرا کیا ہے کہ اچانک سیاح سے اس کی ملاقات ہو گئی۔ وہ اس کو بہت عزت واحترام کے ساتھ اپنے گھر لے گیا اور اپنی پریشانیوں کا حال سنایا۔ سیاح نے اس کی دلجوئی کی اور کہا کہ گھبراؤ نہیں۔ شاہی عتاب اور حادثات زمانہ کے باعث مال ومتاع چھن گیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ میں نے اس سفر میں کافی اشرفیاں اور جواہرات حاصل کئے ہیں۔ تم کو جواہرات کی پرکھ ہے۔ ان کو مناسب قیمت پر بیچ دو اور اس میں سے جتنا چاہو لے لو بقیہ میں گھر لے جاؤں گا۔

سنار نے خوش ہو کر زیور دیکھا تو وہ شہزادی کا تھا۔ چہرے پر ایک

منافقانہ مسرت پیدا کر کے وہ سیاح سے بولا کہ یہ زیور تو بہت قیمتی ہے۔ اس کے بہت زیادہ پیسے ملیں گے۔تم یہاں آرام سے بیٹھو میں ابھی آتا ہوں۔پھر سنار نے دل میں سوچا کہ اگر اس موقع سے میں نے فائدہ نہ اٹھایا تو مجھ سے بڑھ کر بے وقوف کون ہوگا۔بادشاہ سلامت مجھ سے برہم ہیں۔ اگر اس وقت میں شہزادی کے قاتل کو ان کے حوالے کر دوں تو وہ خوش ہوجائیں گے اور مجھے پھر سابقہ منصب پر فائز فرمادیں گے۔وہ اسی وقت بادشاہ کے حضور پہنچا اور اسے زیور دکھا کر کہا کہ میں نے شہزادی صاحبہ کے قاتل کو گرفتار کرلیا ہے، حکم ہوتو حاضر کردوں؟

بادشاہ نے زیور دیکھ کر فوراً مجرم کے حاضر کرنے کا حکم دیا۔سیاح بیچارہ کشاں کشاں بادشاہ کے سامنے لایا گیا۔اس نے بڑی حسرت سے سنار کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں نے جو کیا تھا اس کا اچھا صلہ مجھے ملا۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ مجرم کو عبرت کے لئے شہر میں گھمایا جائے پھر قید خانے میں بند کردیا جائے اور دوسرے روز قتل کردیا جائے۔جب لوگ اس کو شہر کے گرد گھمارہے تھے تو سانپ کی نظر اس پر پڑگئی۔اس نے اپنے محسن کو دیکھ کر پہچان لیا اور اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔لوگوں نے سیاح کو قید خانے میں بند کردیا تو سانپ اس کے پاس آیا اور حالات سے واقف ہونے کے بعد بولا، میں نے نہیں کہا تھا کہ آدمی کی ذات میں وفا اور مروت نہیں ہوتی۔وہ ہمیشہ احسان کا بدلہ بے وفائی اور دغابازی سے دیتا ہے۔تم نے میری بات نہ مانی۔جس روز تم نے اس بدذات کو کنویں سے نکالا تھا، میں نے اسی روز سمجھ لیا تھا کہ ایک ہمدرد کی نصیحت نہ ماننے کی سزا تم کو ضرور ملے گی۔

سیاح نے کہا کہ دوست، جو ہونا تھا وہ تو ہوگیا۔اب زخم پر نمک پاشی سے کیا فائدہ۔میرے بچاؤ کی کوئی صورت نکال سکتے ہو تو البتہ نکالو۔ سانپ نے کہا کہ کل میں نے بادشاہ کی والدہ کو ڈسا تھا۔وہ جاں بلب ہے اور سارے شہر کے لوگ اس کے علاج سے عاجز آچکے ہیں۔تم کو میں ایک بوٹی بتاتا ہوں۔اس بوٹی سے بادشاہ کی ماں کا علاج کرنا، اور اس کے بعد بادشاہ کو اپنی پوری داستان سنانا۔

سانپ یہ کہہ کر سوراخ میں گھس گیا۔صبح کے وقت اس نے بالاخانے پر چڑھ کر ایک سوراخ سے آواز لگائی کہ سانپ کاٹے کا علاج فلاں سیاح کے پاس ہے۔جس کو بادشاہ نے کل بے قصور قید کردیا ہے۔ بادشاہ اس وقت ماں کے سرہانے مغموم بیٹھا ہوا تھا۔یہ آواز اس کے کان میں پڑی تو اس نے حکم دیا کہ دیکھو، کون بول رہا ہے؟ لوگوں نے اِدھر اُدھر بہت تلاش کیا لیکن کسی کا پتہ نہ چلا۔بادشاہ نے اس کو غیبی آواز سمجھا اور سیاح کو قید خانے سے بلوایا۔سیاح نے کہا کہ جہاں پناہ، اس زہر کا علاج میرے پاس موجود ہے۔اس سے ملکہ صاحبہ فوراً صحت یاب ہوجائیں گی لیکن میری التجا ہے کہ مجھ بے قصور کی فریاد بھی سن لی جائے اور میرا انصاف فرمایا جائے۔پھر شروع سے آخر تک سارا قصہ کہہ سنایا۔

سیاح نے بوٹی دودھ میں گھول کر ملکہ کو پلائی تو وہ فوراً صحت یاب ہوگئی بادشاہ بہت خوش ہوا، سیاح کو انعام واکرام اور خلعت گراں بہا دے کر رخصت کیا اور حکم دیا کہ اس کے بجائے سنار کو پھانسی دیدی جائے۔ چنانچہ سنار کو تختہ دار پر چڑھادیا گیا۔چغل خوری، بے وفائی اور دغابازی کا یہی انجام ہوتا ہے۔

اس داستان میں بادشاہوں کے مصاحبین اور مقربین کے انتخاب کے سلسلے میں بڑی نصیحت اور ہدایت ہے۔اگر حلب کا بادشاہ اس کم اصل اور بدنہاد سنار کو اپنا معتمد اور مصاحب نہ بناتا تو شہزادی کے حکم سے ایک بے گناہ سوداگر کی لڑکی کا خون نہ ہوتا اور اس کی پاداش میں شہزادی کو شیر ہلاک نہ کرتا۔اس لئے بادشاہوں کو چاہئے کہ بغیر جانچے اور پرکھے کسی کو اپنے مقربین خاص میں شامل نہ کریں ورنہ اس کا انجام برا ہوگا۔

ضروری اعلان

تمام قارئین اور تمام ایجنٹ حضرات یہ بات نوٹ کرلیں کہ جنوری کا شمارہ نہیں چھپے گا بلکہ جنوری فروری کا شمارہ ''اعمال شر'' نمبر ہوگا جو انشاء اللہ فروری کے پہلے ہفتے میں منظر عام پر آئے گا۔

منیجر طلسماتی دنیا، دیوبند یوپی

آیت کریمہ (لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْـتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ) آیت کی گیارہ تسبیح بلاناغہ وقت کی پابندی کے ساتھ پڑھے اور عمل کو ۴۱ دن بلاناغہ کرے اللہ کے حکم سے جس کام کے لئے کرے گا فتح نصیب ہوگی۔اس نقش کو اتوار کے دن شمس کی ساعت میں لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔

۷۸۶

۲۴۴	۲۳۳	۴۳۹
۴۳۶	۴۳۸	۴۳۱
۴۳۷	۴۴۳	۴۳۵

ایک نظر ایک جائزہ

عدد سات ایک طلسماتی اور مقدس عدد

عدد سات علم النجوم کی رو سے ستارہ قمر سے منسوب ہے۔ پیر کے دن کا حکمران ستارہ ہے۔ علم الاعداد میں سات کا عدد بہت عظمت کا حامل ہے۔ یہ تکمیل کا عدد ہے۔ یہ نمبر شروع سے ہی غیب دانی سے وابستہ رہا ہے۔ سات کا عدد مدتِ مدید سے متبرک عدد تصور کیا جاتا ہے۔ جس کا تعلق روحانیت کے ساتھ ہے۔ مذاہب کی تاریخ سے شناسا کوئی بھی شخص اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کرسکتا کہ مختلف زمانوں میں کس طرح یہ عدد بڑے بڑے غیب دانوں کی زندگی پر حادی رہا ہے۔ یہی وہ عدد ہے جس پر انسانی خیال کی تمام عمارت کی بنیاد ہے۔ حکیم فیثا غورث اپنے عہد میں علم الاعداد کا زبردست ماہر تھا۔ اس کا خیال تھا کہ دنیا کی ہر ایک چیز کا راز عدد کی طاقت میں پنہاں ہے۔ اور خداوندِ کریم نے انسان کو یہ قدرت دی ہے کہ وہ علم الاعداد کے ذریعے باطنی اشارات کو سمجھ سکے۔ ۷/عدد کے متعلق اُس نے کہا ہے کہ یہ عدد نہایت مقدس ہے۔ بھلائی اور بُرائی دونوں لحاظ سے شدید ہے۔ سات کا عدد آج بھی طلسماتی اور مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ اس کی قدریں نہیں بدلیں۔ اس میں سیارہ زحل کی خاصیت کا دخل ہے۔ علم الاعداد اور نجوم اس بات پر متفق ہیں کہ یہ عدد بھلائی یا بُرائی دونوں لحاظ سے شدید ہے۔

سات کا عدد:۔

محمدؐ=۹۲، علیؓ=۱۱۰، فاطمہؓ=۱۳۵، حسنؓ=۱۲۸ کے اعداد کا مجموعہ ۵۸۳ کو مختصر کرنے پر عدد سات بنتا ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے؟

دن سات ۔ زمین سات ۔ آسمان سات، برِّ اعظم سات عجائبات عالم سات قوس وقزح کے رنگ سات ۔ روشنی کے رنگ سات ۔ اصحاب کہف سات ۔ عہد یوسف میں قحط سات سال ۔ شادابی سات سال ۔ قید سات سال ۔ قومِ عاد کے لئے مسلسل آندھی سات دن ۔ جہنم کے دروازے سات ۔ انسانی زندگی کے مدارج سات ۔ موسیقی کے بنیادی سُر سات ۔ اقلیم سات ۔ منازلِ قرآن سات ۔ آیاتِ سورۃ فاتحہ سات ۔ حٰم سے شروع ہونے والی سورتیں سات ۔ قرآن کے قرات کے طریقے سات ۔ اعضائے سجدہ سات ۔ مبارک راتیں سات ، طوافِ کعبہ کے چکر سات ۔ رمی الجمار کے کنکر سات، ظاہری اور باطنی حواس سات، انسانی چہرے میں سوراخ سات، آنکھ اور کان کے پردے سات ۔ لطائف سات ۔

کچھ عجیب اور ناقابلِ رد حقائق:۔

ایمانِ کامل:۔ اللہ ۔ ملائک ۔ کتب ۔ رسول ۔ قیامت ۔ تقدیر ۔ موت ۔

چشمہ بہشت:۔ تسنیم ۔ معین ۔ یہیم ۔ کوثر ۔ کافور ۔ زنجبیل ۔ سلسبیل ۔

طبقاتِ دوزخ:۔ سقر ۔ سجیر ۔ لظی ۔ حطمہ ۔ جہنم ۔ جحیم ۔ حادیہ ۔

خوانِ عیسیٰ:۔ روٹی ۔ گوشت ۔ نمک ۔ سرکہ ۔ شہد ۔ مکھن ۔ حلیم ۔

اسطواناتِ مسجدِ نبوی:۔ جنانہ ۔ حرس ۔ دفود ۔ سریر ۔ عائشہ ۔ تہجد ۔ جبرائیل ۔

خط (کتابت):۔ نستعلیق ۔ علق ۔ نسخ ۔ ریحان ۔ ثلث ۔ طغرا ۔ شکستہ ۔

بحر ۔ سمندر:۔ بحیرۂ عرب، بحیرۂ ہند، بحیرۂ روم، بحیرۂ قلزم ۔ بحیرۂ اوقیانوس، بحیرۂ اسود، بحیرۂ احمر

برِّ اعظم:۔ ایشیاء ۔ افریقہ، یورپ، آسٹریلیا، شمالی امریکہ، جنوبی امریکا، انٹارٹیکا ۔

بنیادی دھاتیں:۔ سونا، چاندی، لوہا، تانبا، جست، سیسہ، رانگ، دھوت، نکھاد ۔

اسلام اور ایمان کے کچھ تاریخی گوشے :-

بیت اللہ کے طواف کیلئے روزانہ 70،000 ہزار (7) فرشتوں کا نزول۔

610ء (۷) میں حضور کی بعثت اور پہلی وحی کا نزول۔

غزوۂ بدر کے 313 (۷) ایمان بردار مجاہد۔

124000 پیغمبران: یوں تو سب ہی عظمت کا نشان اور خطاب یافتہ تھے۔ بالخصوص مندرجہ ذیل سات (۷) کے رمز آفاقی ہیں:-

حضرتِ آدم۔ صفی اللہ، حضرت نوح۔ نجی اللہ، حضرت موسیٰ۔ کلیم اللہ، حضرت ابراہیم۔ خلیل اللہ، حضرتِ اسمٰعیل۔ ذبیح اللہ، حضرت عیسیٰ، روح اللہ۔ حضرت محمدؐ رسول اللہ (جن کے خلاب اور صفات بیشمار ہیں۔)

تعمیراتِ قدیم کے اعتبار سے عجائباتِ عالم :-

(۱) اہرام مصر (۲) بابل کے معلق باغات (۳) ہالی کارناس کا مقبرہ (۴) آرٹی میس کی عبادت گاہ (ترکی) (۵) رھوڈز کا مجسمہ (۶) زیوز کا مجسمہ (یونان) (۷) روشنی کے مینار (فراعینِ مصر)۔

عدد سات اور قرآن :-

(۱) سورۃ بقرہ کی ۲۸۶ آیات کو مختصر کیا جائے تو سات بنتا ہے۔
(۲) آلِ عمران سورۃ کے لفظ بھی سات ہیں۔
(۳) پارہ نمبر۔ ۴ لن تنالو کے لفظ بھی سات ہیں۔
(۴) سورۃ الرعد کی ۴۳ آیات کو مختصر کیا جائے تو سات بنتا ہے۔
(۵) سورۃ الفرقان میں بھی سات حروف کا استعمال ہے۔
(۶) سورۃ لقمان کی ۳۴ آیات کو مختصر کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۷) سورۃ ص کی آیات کے ۸۸ کو مفرد کیا جائے تو عدد سات بنتا ہے۔
(۸) سورۃ القصص کی ۸۸ آیات کو مختصر کیا جائے تو سات بنتا ہے۔
(۹) سورۃ الزخرف کے رکوع بھی سات ہیں۔
(۱۰) سورۃ القلم کی آیات ۵۲ کو مختصر کیا جائے تو سات بنتا ہے۔
(۱۱) سورۃ الحاقہ کی آیات ۵۲ کو مفرد کیا جائے تو سات بنتا ہے۔
(۱۲) سورۃ الماعون کی کل آیات بھی سات ہیں۔
(۱۴) سورۃ یٰسین میں سات مبین ہیں۔

عدد سات اور اسمائے باری تعالیٰ :-

(۱) المیعد کے اعداد ۱۲۴ مفرد کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۲) الرؤف کے اعداد ۲۸۶ مفرد کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۳) الغنی کے اعداد ۱۰۶۰ کو مفرد کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۴) الکبیر کے اعداد ۲۳۲ کو مفرد کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۵) الحلیم کے اعداد ۸۸ کو مفرد کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۶) قرآن میں سات سلام: (۱) نوح کو (۲) ابراہیم کو (۳) موسیٰ کو (۴) ھارون کو (۵) آلِ یٰسین کو (۶) جنت میں داخل ہونے والوں کو (۷) شب کی عبادت کرنے والوں کو۔

عدد سات اور انبیاء :-

حضرت ابراہیم کے اعداد ۲۵۹ کو مختصر کریں تو عدد سات بنتا ہے۔ حضرت داؤد کے اعدادِ شمسی ۸۱۷ مفرد ۱۶ بنا اس عدد کو مفرد کریں تو عدد سات بنتا ہے۔

﴿عدد سات کی جسمِ انسانی میں کارفرمائی :-﴾

(۱) نبض ایک منٹ میں کم از کم ۷۰ بار محسوس ہوتی ہے۔ مختصر کرنے پر عدد سات بنتا ہے۔
(۲) حلق میں سات سوراخ ہوتے ہیں۔
(۳) بڑی آنت کی لمبائی ۷ فٹ ہوتی ہے۔
(۴) خون رگوں میں ۷ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کرتا ہے۔
(۵) جب ہم بولتے ہیں تو ہمارے ۷۰ اعضاء حرکت کرتے ہیں۔ مختصر کرنے پر عدد ۷ بنتا ہے۔
(۶) ایک شخص کو ایک دن میں تقریباً ۲۵۰۰ کلوریز کی ضرورت ہوتی ہے۔ مختصر کرنے پر عدد ۷ بنتا ہے۔

(۷) کمر میں سات عضلات ہوتے ہیں۔

(۸) ٹخنیں میں سات ھڈیاں ہوتی ہیں۔

(۹) انسان کے سُرخ خون کے ذرّات کا سائز اوسطاً سات مائیکرون ہوتا ہے۔

(۱۰) تلی کی چوڑائی سات سینٹی میٹر ہوتی ہے۔

(۱۱) گردوں کی چوڑائی سات سینٹی میٹر ہوتی ہے۔

(۱۲) دودھ کے دانت بھی سات سال کی عمر تک گرنا شروع ہوجاتے ہیں۔

(۱۳) لوٹ آنے والا بخار سات دن کے ناغے کے بعد پھر لوٹ آتا ہے۔

(۱۴) سانس کی رفتار ۱۶ بار فی منٹ ہوتی ہے مختصر کرنے پر عدد ۷ بنتا ہے۔

(۱۵) انسانی جسم میں تقریباً ۲۵ لاکھ مسامات ہوتے ہیں مختصر کرنے پر عدد ۷ بنتا ہے۔

(۱۶) ایک شخص کو ایک دن میں تقریباً ۲۵۰۰ کلوریز ضرورت ہوتی ہے۔ مختصر کرنے عدد سات بنتا ہے۔

عدد سات اور شخصیت

﴿عدد سات کے حامل مرد کی خصوصیت﴾

(۱) آفاقیت وروحانیت ابلاغ علم، خوش بختی، فلسفہ، سیاست، ریاضت، امامت اور علوم ظاہری وباطنی کا ترجمان تعمیری وقدامت پسندی اور محتاط روشن خیال کا بہترین نمونہ۔

(۲) دوسرے ماحول ومعاشرے اور ملک کے تعمیری اثر قبول کرنے والا۔ حال سے زیادہ یہ ماضی پر نظر رکھنے والا۔ ماضی کی عینک لگا کر مستقبل میں جھانکنے والا اور عام امور کو بھی فکر ونظر کے اتراز میں تولنے والا۔

(۳) شریعت، طریقت اور تصوف سے قریب تر ہونے کے باوجود روایت سے دور۔ ہر کام میں علم کا ابلاغ، اس کی عادت ثانیہ ہے۔ یہ علوم کا نمائندہ ہے۔

(۴) وضع داری۔ رواداری، متحمل مزاجی میں حکمت اختیار کرنے کے سبب اس پر پرشک کیا جاتا ہے۔ کبھی اپنی انفرادیت مجروح کرکے، دوسرے کا کندھا استعمال کرتا ہے تو بُرا بن جاتا ہے۔

(۵) ایثار وخلوص، امن اور محبت کے اس خوگر کی باطنی صفت اور ادارک میں جب تعاون ہوتا ہے۔ تو یہ نکھرتا ہے، سنورتا ہے، ابھرتا ہے، چمکتا ہے۔

(۶) اس کا معدہ نازک ہے۔ جوڑوں کے درد سے قریب نظر آتا ہے۔ شاہ رَ وگوں کا شکار بہر حال صحت کے معاملے میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے۔

عدد سات رکھنے والی عورت کی خصوصیت

سات نمبر کی عورت کچے کان، اور ہلکا پیٹ رکھتی ہے۔ (بالخصوص غیر تعلیم یافتہ) اور خودستائی کے باعث بُری بن جاتی ہے۔ (بالخصوص تعلیم یافتہ) تعمیری اور فکری رہنمائی میں یہ بہت کچھ کرسکتی ہے۔ عموماً سگھڑ اور کشیر الاولا دہی نہیں بلکہ خوش بخت بچوں کو جنم بھی دیتی ہے۔ ازدواجی ذمہ داریوں کو بطریقہ انجام دیتی ہے۔

عمل آیت الکرسی برائے مطلب حلال

جو شخص طلوع صبح کے وقت کسی سے بات کرنے سے پہلے آیت الکرسی روبقبلہ گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھے اور دومیم یعنی (یَعْلَمُ مَابَیْنَ) کے درمیان ہلاکت دشمن کا قصد کرے تو اُس کا دشمن ہلاک ہوگا اور اگر دوشین یعنی (یَشْفَعُ عِنْدَہٗ) کے درمیان کسی کی محبت کا قصد کرے۔ تو وہ اس کا دوست انشاء اللہ ہوجائے گا مجرب ہے۔　　(علامہ شبیر رضا الحسینی کراچی)

نوٹ: صرف جائز مقاصد کیلئے ہے ناجائز کیلئے ہرگز نہ کریں ورنہ نقصان ہوگا

ایام ہفتہ کے خواص

جمعہ: زہرہ کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اوّل میں بعد نماز صبح (۲۵۶) بار یانورُ پڑھے۔ تو چشم خلائق میں عزیز ہوگا۔ **ہفتہ**: یہ دن زحل کی طرف منسوب ہے بعد نماز صبح (۱۰۶۰) مرتبہ یالطیفُ پڑھے تو بارگاہ خدا سے بے مثال رحمت ہوگی۔ **اتوار**: آفتاب کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اوّل میں بعد نماز صبح یافتّاح (۴۸۹) بار پڑھے تو کامیابی عطا ہوگی۔ **سوموار**: یہ روز قمر کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اوّل میں بعد نماز صبح (۱۲۹) بار یالطیف پڑھے تو باری تعالی اپنی رحمت سے مال عطا فرماتا ہے۔ **منگل**: یہ روز مریخ کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اوّل میں بعد نماز فجر (۹۰۳) بار یاقابض پڑھنے سے حاجات پوری ہونگیں۔ **بدھ**: یہ روز عطارد کی طرف منسوب ہے۔ بعد نماز فجر ساعت اوّل میں یامتکبّرُ (۵۴۱) بار پڑھنے سے عزت دنیا وآخرت حاصل ہوگی۔ **جمعرات**: یہ دن مشتری کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اوّل میں بعد نماز فجر یارزّاق (۳۰۸) بار پڑھنے سے اللہ تعالی روزی میں اضافہ کرتا ہے۔

قسط نمبر: ۶۹

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

ایران میں اس وقت کیکاؤس نام کا ایک شخص حکمراں ہے جو انتہائی درجے کا جاہ وجمال پسند انسان ہے۔ وہ اپنی سلطنت میں توسیع پسندی کا قائل ہے۔ خواہ وہ کسی بھی صورت میں ہو۔ دوسری طرف حارث رائش حکومت کرتا ہے۔ اس کا دوسرا نام عبدالشمس بھی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے دو اور نام بھی ہیں۔ جن سے یہ یمن اور اس کے گردونواح میں جانا اور پہچانا جاتا ہے اس کو سبا کہہ کر بھی پکارا جاتا ہے۔ سبا عربی کا لفظ ہے۔ اور اس کے معنیٰ ہیں کسی کو قید میں ڈال دینا چونکہ اسی حارث یا عبدالشمس نے مجرموں کو سزا دینے کے لئے زندان[۴] میں ڈالنے کا طریقہ اپنایا ہے لہٰذا اسے حارث رائش[۵] بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ یہ عبدالشمس یا حارث رائش انتہائی نیک سیرت اور بااخلاق بادشاہ ہے۔ یمن کے اندر کوہستانوں کے درمیان پانی روک کر اس نے ایک بند بنا رکھا ہے۔ جس سے یمن کا تمام علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ بارش کا پانی جو میدانوں میں بہہ کر ضائع ہو جایا کرتا تھا۔ اسے اس نے ایک جگہ جمع کرنے کی خاطر یہ بند تعمیر کیا۔ پھر اس نے بند کے دونوں جانب اس سے نہریں نکالیں اور پھر اسی بند کے دائیں اور بائیں طرف اس نے باغات کے نہ ختم ہونے والے سلسلے قائم کئے۔ اس بند اور اس سے نکلنے والی نہروں کے باعث یمن کے اندر پھلوں کی عمدگی اور فراوانی کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی عورت[۶] سر پر ٹوکری رکھ کر ان باغات سے گزر جائے تو اس کی ٹوکری پکے ہوئے ان پھلوں سے بھر جائے جو پکنے کے بعد درختوں سے گرنا شروع ہو جاتے ہیں اور انہیں اٹھانے یا درخت سے توڑنے کی زحمت ہی نہ کرنی پڑے۔"

"حارث رائش نام کے اس بادشاہ کا مرکزی شہر مآرب ہے جو صنعاء شہر سے تین منزل پر واقع ہے۔ اس شہر کی آب وہوا انتہائی معتدل، پاکیزہ اور ستھری ہے اس شہر سے متعلق یہ روایت بھی ہے کہ یہاں مکھی[۷]، مچھر، پسو اور دیگر کیڑے مکوڑے نہیں پائے جاتے۔ یہ چیزیں باہر سے آنے والے کسی مسافر کے ساتھ اس سرزمین میں داخل ہو بھی جائیں تو مر جاتی ہیں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ حارث رائش نے اپنے اس شہر کی صفائی اور ستھرائی کا ایک عمدہ اور بہترین انتظام کر رکھا ہے اس کے علاوہ یہ بادشاہ انتہائی نیک بااخلاق صاف ستھری سیرت کا مالک ہے اور ان سب پر مستزاد اور اہم بات یہ ہے کہ یمن کا یہ بادشاہ کسی بھی شرک میں مبتلا نہیں ہے اور صحیح معنوں میں وحدانیت پرست انسان ہے اور اپنے رب کے احکامات کی خوب پابندی کرنے والا انسان ہے۔ اس بنا پر خداوند نے اسے ایسی نعمتوں سے نواز رکھا ہے لیکن اب یافان اسی نیک دل بادشاہ کے خلاف حرکت میں آ کر اپنی بدی اور گناہ کی ابتدا کرنے والا ہے وہ یمن سے معلومات حاصل کرنے کے بعد ایران مرکزی شہر بلخ کا رخ کرے گا اور وہاں اپنے حیلوں سے کام لے کر ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو یمن کے بادشاہ حارث رائش کے خلاف کچھ اس طرح اکسائے گا کہ کیکاؤس حارث کے خلاف لشکر کشی کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ اب یافان کا مدعا یہ ہے کہ کیکاؤس کے ہاتھوں حارث کی تباہی کا باعث بن کر نیکی پر بدی اور باطل کا غلبہ کر دے گا لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ ہم دونوں مل کر یافان کے ان ارادوں کو ناکام بنا دیں اس لئے کہ ہم دونوں کا تو کام ہی یہ ہے کہ بدی پر نیکی کا غلبہ ہوتے دیکھیں۔

ابلیکا کی گفتگو سن کر یوناف نے ایک نئے جذبے اور پر جوش ولولے میں کہا۔ "اے ابلیکا! تم ٹھیک کہتی ہو بے فکر رہو، یافان کے خلاف ہم ایسے حرکت میں آئیں گے کہ اس کے سارے ہی حیلے بہانے اور عزائم وارادوں کو ناکام ونامراد بنا کر رکھ دیں گے۔"

---

۴ ماخوذ از فضل الکبیر از علامہ ابن کثیر ۵ از علامہ ابن کثیر ۶ ماخوذ از فضل الکبیر بسلسلہ تفسیر سورۂ سبا ۷ سہ مآرب کے واقعہ میں ابن کثیر نے تفصیل کے ساتھ ان باتوں کا ذکر کیا ہے

یوناف کے خاموش ہونے پر ابلیکا نے فیصلہ کن انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اے یوناف! اگر تم اسی انداز میں تائید کرتے ہو تو پھر ایسا ہے کہ میرے خیال میں یافان یمن سے اپنی ضروری معلومات حاصل کرنے کے بعد ایران کے مرکزی شہر بلخ کی طرف روانہ ہو چکا ہوگا۔ پس! اے میرے حبیب! آؤ ہم دونوں بھی یمن کا رخ کریں اور وہاں کے بادشاہ حارث رائش کو آنے والے ان خطرات اور خدشات سے آگاہ کریں جو آنے والے دور میں یمن کے لئے نقصان اور تکلیف دہ ثابت ہو سکتے ہیں اور اسے بتائیں کہ ایران کی طرف سے عنقریب یمن کی سرزمین کے لئے طوفان اٹھنے والے ہیں۔ اسی طرح حارث ۸ ان خطرات اور خدشات کی پیش بندی کر کے نہ صرف کیکاؤس کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائے گا بلکہ یافان کے شیطانی ارادوں کو بھی ناکام و نامراد کر دے گا۔ اس کام کو نمٹانے کے بعد ہم پھر بنی اسرائیل میں آ شامل ہوں گے۔"

یوناف نے ابلیکا کی تائید کرتے ہوئے کہا! تمہارا کہنا درست ہے حارث کی مدد ضرور کرنی چاہئے۔ لہٰذا آؤ یمن کے مرکزی شہر مآرب کی طرف کوچ کریں۔"

ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لس دیا اور پھر مسکراتی ہوئی آواز میں اس نے کہا۔ "تم نے درست فیصلہ کیا ہے یوناف آؤ اب یہاں سے روانہ ہوں۔" اس کے ساتھ ہی یوناف یمن کے مرکزی شہر مآرب کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

ایران کا بادشاہ کیکاؤس ایک روز اپنا دربار لگائے ہوئے تھا جب وہ اپنے سامنے پیش ہونے والے معاملات کو نمٹا چکا اور سلطنت کے ارکان اٹھ کر اس کے پاس سے چلے گئے تب کیکاؤس کا حاجب اندر آیا کیکاؤس کے سامنے خوب جھکتے ہوئے اس نے تعظیم پیش کی اور پھر سیدھا کھڑا ہو کر بولا۔ "اے آقا باہر ایک مافوق الفطرت انسان آیا ہے اور وہ آپ سے ملنے کا خواہش مند ہے۔"

کیکاؤس نے پوچھا۔ "تم نے یہ کیسے اندازہ لگا لیا ہے کہ وہ شخص جو مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے مافوق الفطرت قسم کا انسان ہے۔"

حاجب نے بلا تامل کہا۔ "اے آقا! میں نے اس کا کوئی بغور مطالعہ نہیں کیا بلکہ اسے ظاہری طور پر جو بھی شخص دیکھے گا اسے مافوق الفطرت ہی قرار دے گا وہ اپنے آپ کو ایک سیاہ لباس میں ڈھانپے ہوئے ہے۔ حتیٰ کہ کوئی شخص اس کے ہاتھوں اور پاؤں تک کو بھی نہیں دیکھ سکتا اور انتہا یہ کہ وہ شخص جب کسی کے ساتھ گفتگو کرتا ہے تب بھی وہ اپنے چہرے پر سیاہ رنگ کا نقاب ڈالے رکھتا ہے۔ گویا وہ شخص اپنا چہرہ بھی کسی کو نہیں دکھاتا۔ اس شخص کی یہی حرکات اسے مافوق الفطرت بنا رہی ہیں لیکن اس کے ساتھ ایک اور چیز بھی ہے جو صاف بتاتی ہے کہ آنے والا اور کوئی آدمی نہیں ہے وہ چیز جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں نیلے رنگ کی دھند ہے جو ہر وقت اس کے ارد گرد پھیلی رہتی ہے۔ میری اس شخص سے گفتگو ہوئی ہے۔ وہ اپنا نام یافان بتاتا ہے اس سے بڑھ کر وہ اپنے متعلق کچھ نہیں کہتا جو بات وہ بار بار کہتا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے آپ سے ملنا ہے۔ ساتھ ہی اس کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ اس طرح ملنے سے ایران کے بادشاہ کا بھی فائدہ ہے۔"

حاجب کے خاموش ہونے پر کیکاؤس تھوڑی دیر تک فکرمندی کے انداز میں اس کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔ "اس شخص کو اندر بلا کر لاؤ اور سنو! اس شخص کے ساتھ کچھ مسلح محافظ بھی اندر آنے چاہئیں تاکہ اگر وہ کسی برے ارادے سے یہاں آیا ہے تو اس سے نمٹا جا سکے۔"

کیکاؤس کی یہ ہدایت پا کر حاجب مڑا اور باہر نکل گیا تھوڑی دیر بعد حاجب کے ساتھ یافان دربار میں داخل ہوا۔ وہ اس وقت اپنے کو پوری طرح ایک سیاہ رنگ کی عبا میں چھپائے ہوئے تھا۔ اس کے اطراف میں نیلی دھند کی صورت میں اس کی شیطانی قوتیں پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ نیلی دھند

۸ بقول علامہ ابن کثیر حارث رائش انتہا درجے کا نیک اور توحید پرست انسان تھا۔ گو یہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکڑوں سال پہلے گزرا ہے لیکن قدیم کتب اور صحائف کے مطالعہ کے بعد اس نے ایک قصیدہ لکھا تھا جس میں اس نے اپنی قوم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیش گوئی کی تھی۔ اس قصیدہ کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

عنقریب ہمارے بعد ایک بڑی سلطنت کا مالک ایک نبی پیدا ہوگا اور وہ حرم محترم کی عزت کرے گا اور ان کے بعد ان کے خلیفہ ہوں گے جنہیں لوگ دنیا کا بادشاہ مانیں گے، ان کے مطیع ہوں گے اس کے بعد ہم میں سے بادشاہ ہوں گے اور ہم میں حکومت بٹ جائے گی اور قحطان کے بعد ایک نیک وعبادت گزار نبی ہوگا جس کا نام احمد ہوگا۔ کاش میں اس کی بعثت تک زندہ رہتا اور آپ کی ہر ممکن طریقے سے مدد کر سکتا جب وہ نبی پیدا ہو تو اے میری قوم! تم اس کے مددگار بن جانا اور تم میں سے جو کوئی ان سے ملاقات کرے انہیں میرا اسلام کہے۔"

اس کے ساتھ ساتھ حرکت کر رہی تھی۔ یافان کے ساتھ حاجب کے علاوہ چند مسلح لوگ بھی اندر داخل ہوئے تھے۔

کیکاؤس کے قریب آکر یافان نے اسے کسی بھی طرح کی تعظیم پیش نہ کی اور بغیر کسی تمہید کے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔" اے بادشاہ میرا نام یافان ہے۔ میرے متعلق آپ کو تشویش میں جانے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے متعلق اتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ میں کوئی عام سا انسان نہیں ہوں اور یہ کہ میں آپ کی طرف آپ کی بہتری کے لئے ایک پیغام لے کر آیا ہوں۔"

یافان کے خاموش ہونے پر کیکاؤس نے کہا۔" اے اجنبی میرے حاجب نے یہ پہلے بتادیا ہے کہ تمہارا نام یافان ہے لیکن تمہارا چہرہ دیکھے بغیر اور تمہارے متعلق جانے بغیر میں کیسے اور کیونکر مان لوں کہ جو کچھ تم کہو گے اس میں میری سودمندی اور بہتری ہے لہٰذا میں تم سے یہ کہوں گا کہ کچھ کہنے سے پہلے اپنے چہرے پر ڈالا ہوا نقاب ہٹادو تاکہ میں تمہیں دیکھوں اور جائزہ لوں کہ تمہارے میرے متعلق کیسے اور کس قسم کے خیالات ہیں۔" کیکاؤس کی اس گفتگو کے دوران ہی یافان نے بھیانک سے لہجے میں اپنی نیلی دھند کی شیطانی قوتوں کو کچھ حکم دیا جس کے جواب میں نیلی دھند کے اندر ایک ہلچل دکھائی دی اور پھر کیکاؤس نے اس نیلی دھند کے اندر ہیولوں کی صورت میں انتہائی کریہہ اور بھیانک عناصر کو دیکھا۔ کیکاؤس پر دہشت اور لرزہ طاری ہوگیا۔ ابھی کیکاؤس کی یہ کیفیت ختم نہ ہوئی تھی کہ یافان نے خاموشی کے ساتھ اپنے ہاتھ عبا سے باہر نکالے۔ اس کے ہڈیوں پر مشتمل ہاتھوں کو دیکھ کر کیکاؤس کی دہشت میں اور اضافہ ہوگیا تھا۔ جب یافان کے ہڈیوں کے ہاتھوں نے اپنے چہرے سے نقاب اٹھایا تو کیکاؤس کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی تھی۔ اس لئے کہ یافان مکمل طور پر ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ تھا اور جہاں اس کی آنکھوں کے سوراخ تھے وہاں ایک شعلہ بھڑکتا نظر آرہا تھا۔ یافان کے منہ، ناک اور کانوں کے سوراخ بھی انتہائی ہولناک تھے۔ تھوڑی دیر تک کیکاؤس کو اپنا اصل چہرہ دکھانے کے بعد یافان نے پھر چہرے پر نقاب ڈال لیا۔ اپنے ہاتھوں کو اس نے عبا کے اندر کرتے ہوئے نیلی دھند کو بھی کچھ حکم دیا جس کے جواب میں نیلی دھند کے عناصر پھر پہلے کی طرح پرسکون ہوگئے۔

یافان کی اصلیت دیکھ کر کیکاؤس پر ابھی تک خوف سا طاری تھا اس کا حاجب بھی اپنی جگہ دہشت زدہ تھا۔ جب کہ کمرے میں داخل ہونے والے مسلح محافظ بھی پریشان کن حالت کا سامنا کر رہے تھے پھر اس بھیانک کیفیت کے اندر یافان کی آواز بلند ہوئی۔

"اے بادشاہ! آپ کے حکم کے مطابق میں نے آپ پر اپنی اصلیت ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو اپنا چہرہ بھی دکھایا دیا ہے۔ اب بتائیں کہ آپ مجھ پر اعتماد اور بھروسہ رکھتے ہیں۔"

کیکاؤس نے فوراً اپنے آپ کو سنبھالا اور کہا۔" اے یافان! تمہاری اصلیت جاننے کے بعد اب میں ضرور تم پر بھروسا کروں گا، کہو تم مجھے کیا کہنے آئے ہو؟

یافان نے جواب دیا۔" میں آپ کو یمن پر حملہ آور ہونے کا مشورہ دینے آیا ہوں۔ اس مشورے کے پیچھے بہت سی ترغیبات بھی ہیں میں ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتا تا چلوں کہ اگر آپ یمن پر حملہ آور ہوں تو فتح مندی آپ کا ساتھ دے گی۔ اس کے علاوہ یمن سے آپ کو مال واموال بھی اس قدر حاصل ہوگا جس قدر آپ کے پاس ایران میں نہیں ہے۔

کیکاؤس نے یافان کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔" اے محترم یافان! یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے تم نے ترغیبات کا ذکر کیا ہے کیا ان سے متعلق تم مجھے تفصیل سے نہ بتاؤ گے۔؟"

یافان نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔" یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے کئی ایک ترغیبات ہیں۔ اول یہ کہ یمن کے بادشاہ حارث کی ایک بیٹی ہے جس کا نام سوزابہ ۹ ہے۔ جو اتنی حسین و جمیل ہے کہ روئے زمین پر کوئی اس جیسی خوبرو اور دل پسند لڑکی نہ ہوگی۔ سوزابہ اس قابل ہے کہ آپ کی بیوی اور ایران کی ملکہ بنے۔ یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے دوسری ترغیب یہ ہے کہ اس وقت یمن سے بڑھ کر کوئی زرخیز اور خوش حال ملک نہ ہوگا۔ اے بادشاہ! یمن کے حکمراں حارث نے اپنے مرکزی شہر مآرب کے پاس ایک بند بنایا ہے۔ جس میں اس نے بارش کا پانی روک کر اس سے نہریں جاری کیں ہیں۔ ان نہروں کے باعث یمن کی دولت خوش حالی اور زرخیزی میں ناقابل یقین حد تک اضافہ ہوا ہے۔ یمن میں جس طرف بھی نگاہ اٹھا کر دیکھو گے ہرے بھرے اور پھل دار باغات کے طویل اور وسیع سلسلے نظر آئیں گے وہاں کے رہنے والوں کی یہ حالت ہے کہ وہ عیش و آرام اور سکون و امان میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر یمن کی زمین سونا اُگل رہی ہے اور سایہ دار درختوں کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ مسافروں کو اپنے

۹ علامہ طبری نے حارث کی اس بیٹی کا نام سوزابہ ہی لکھا ہے کچھ مورخین نے اس کا نام سعدیٰ بھی لکھا ہے۔

ساتھ سفر میں کھانے پینے کی چیزوں کے لے جانے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔اس لئے کہ ہر جگہ پھل اور پانی موجود ہوتا ہے۔شاہراہوں پر اس قدر بہترین اور عمدہ عمارتوں والے شہر آباد کئے گئے ہیں کہ کوئی مسافر صبح کو اپنی منزل پر روانہ ہوتا ہے تو دوپہر تک ہر حال میں اس کے راستے میں کوئی نہ کوئی شہر ضرور آئے گا۔اگر کوئی مسافر دوپہر کو ایک شہر میں آرام کرتا ہے تو شام کو دوسرے شہر میں جا کر آرام کرسکتا ہے۔یمن کی یہ خوش حالی اور فراغت اس پر حملہ آور ہونے کے لئے دوسری ترغیب ہے۔"

یافان خاموش ہوا تو کیکاؤس بولا۔"اے یافان! تم جیسے محترم اور مافوق الفطرت ہستی کے مالک انسان کی طرف سے یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے یہ دو ترغیبیں ہی کافی ہیں اور سن رکھو کہ تمہارے کہنے کے مطابق میں یمن پر حملہ آور ہونے کا فیصلہ کرچکا ہوں، اس کے لئے چند یوم اپنے لشکر کی تیاری پر خرچ کروں گا لیکن اے ہمدرد انسان یہ تو بتا کہ ہڈیوں کے اس ڈھانچے کی حالت میں تم نے اپنی زندگی کو کیسے رواں دواں رکھا ہوا ہے تمہاری اس انوکھی اور ناقابل یقین زندگی کے کیا راز ہیں؟"

کیکاؤس کے اس سوال پر یافان چند ثانیوں تک گردن جھکائے سوچتا رہا پھر اس نے بوجھل آواز اور غمگین سے لہجے میں مصر میں اپنے قیام اور یوناف کے ہاتھوں موجودہ کیفیت تک پہنچنے کے سارے حالات اختصار کے ساتھ سنا ڈالے۔

یافان کی داستان سننے کے بعد کیکاؤس نے متاثر لہجے میں کہا۔"اے محترم یافان! تمہاری رہائش بلخ کے شاہی محل میں ہوگی۔جب میں یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے یہاں سے کوچ کروں گا تم میرے ساتھ ہوگے۔"

یافان نے کہا۔"اے میرے بادشاہ! میری رہائش جزیرہ سرنا کے اندر ہے، سو اب میں اسی جزیرہ کی طرف کوچ کروں گا آپ مجھے بتادیں کہ آپ کب تک یمن کی طرف کوچ کریں گے۔آپ کے کوچ کے وقت میں وہاں پہنچ جاؤں گا اور پھر یمن کے ساتھ جنگ کے دوران میں آپ کے لشکر میں ہی رہوں گا۔"

یافان کے جواب پر کیکاؤس نے نہایت مطمئن انداز میں کہا۔"اے بزرگ انسان مجھے آپ کی یہ تجویز بے حد پسند ہے۔لہٰذا میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آج سے ٹھیک بیس دن بعد میں یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے یہاں سے کوچ کروں گا۔"

اس پر ایک ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے یافان نے کہا۔"تو پھر اے بادشاہ! میں اب یہاں سے رخصت ہوتا ہوں بیس دن بعد یہاں پہنچوں گا تاکہ آپ کے لشکر کے ساتھ میں بھی یمن کی طرف کوچ کروں۔" اس کے ساتھ ہی یافان اپنی نیلی دھند کے ساتھ کیکاؤس کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

****

دوسری طرف یوناف ایک روز یمن کے مرکزی شہر مآرب میں یمن کے بادشاہ حارث کے سامنے کھڑا تھا۔حارث کے بیٹے اور صلاح کار بھی اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔تھوڑی دیر تک حارث غور سے یوناف کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے تعجب خیز انداز میں سلسلہ کلام شروع کیا۔

"اے اجنبی! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہارا نام یوناف ہے، تمہارا تعلق مصر کی سرزمین سے ہے اور یہ کہ تم مجھے ایک بہت بڑے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتے ہو۔"

یوناف نے غور سے حارث کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"اے بادشاہ! آپ نے درست کہا کہ میرا نام یوناف ہے اور میرا تعلق مصر کی سرزمین سے ہے اور میں آپ کو اس خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ عنقریب ایران کا بادشاہ کیکاؤس آپ پر حملہ آور ہو کر آپ کے ملک کو تاراج اور آپ کی سرزمین میں لوٹ مار کا بازار گرم کرنے کی کوشش کرے گا۔"

حارث نے سوالیہ نگاہوں سے یوناف کو دیکھتے ہوئے کہا۔"اگر میں یہ پوچھوں کہ تمہیں اس حملے کی پیشگی اطلاع کیسے ہوگئی تو پھر تم کیا جواب دوگے؟"

یوناف نے نرم آواز میں جواب دیا۔"اے بادشاہ! بدی کی ایک مافوق البشر قوت کیکاؤس کو یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے اکسا رہی ہے، بدی کی اس طاقت کو میں صدیوں سے جانتا ہوں کیونکہ میں خود ایک مافوق البشر انسان ہوں اور میری زندگی بھی صدیوں پر محیط ہے۔"

یوناف کی اس گفتگو پر حارث تھوڑی دیر تک پریشانی کا شکار رہا۔پھر اس نے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔"اے اجنبی! تمہاری اس دلیل کو درست مان لیا جائے تو میں تم سے یہ پوچھوں گا کہ آخر تم کس بنا پر میری مدد کرنا چاہتے ہو؟"

یوناف نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا۔"اے بادشاہ! آپ کی مدد کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ توحید پرست ہیں۔خدا کو واحد مان کر اس کی عبادت کرتے ہیں اور دنیا کی ہر قوت کو ترک کرکے اسی کو اپنا کارساز اور مددگار سمجھتے ہیں۔اس کے علاوہ آپ اپنے رب کی دی ہوئی

چیزوں سے مستفید ہونے کے بعد اس کا شکریہ ادا کرنے والے ہیں اور یہ کہ جب آپ سے کوئی غلطی یا خطا سرزد ہو جاتی ہے تو آپ اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اپنی خطاؤں کی اس سے انتہائی انکساری اور عاجزی کے ساتھ معافی مانگتے ہیں۔ آپ کے ان ہی اوصاف کی بنا پر میں آپ کی مدد کے لئے کمر بستہ ہوا ہوں۔ میرے ساتھ ایک ماورائی قوت بھی ہے جس نے آپ کے پاس آنے سے تھوڑی دیر قبل مجھے یہ اطلاع دی تھی کہ ایران کا بادشاہ کیکاؤس، بدی کی اس قوت کے اکسانے پر بیس دن کی جنگی تیاری کے بعد آپ پر حملہ آور ہونے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ سو میں آپ کو مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ آپ بھی اپنی جنگی تیاریاں شروع کر دیں، اس لئے کہ کیکاؤس بیس دن کے بعد آپ پر یلغار کرے گا۔"

"میں آپ کو یہ بھی بتا تا چلوں کہ بدی کی وہ قوت جو کیکاؤس کو آپ پر حملہ کرنے کے لئے اکسا رہی ہے اس کا نام یافان ہے۔ اس کے قبضے میں دھند کی صورت میں کچھ شیطانی قوتیں ہیں۔ یہ یافان عزازیل کے ساتھ مل کر صدیوں سے بدی اور گناہ کے پھیلاؤ کا کام کر رہا ہے جب کہ میں ان کے مقابلے میں ایک توحید پرست انسان ہوں اور ہر اس شخص کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جو توحید پرست ہو۔"

اس پر حارث نے کچھ سوچا پھر فیصلہ کن انداز میں بولا۔ "تمہاری حقیقت کو جاننے کے لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم بیس دن تک میرے شاہی محل میں قیام کرو گے۔ اس قیام کے دوران تمہاری حیثیت ایک معزز مہمان کی سی ہوگی۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تمہاری پیشگوئی کے مطابق ایران کا بادشاہ کیکاؤس مجھ پر حملہ آور ہوتا ہے یا نہیں۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں میرے اس فیصلے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

یوناف نے پرسکون انداز میں کہا۔ "میں نہ صرف آپ کے اس فیصلے کا احترام کرتا ہوں بلکہ وقت آنے پر بدی کی قوتوں کے خلاف میں آپ کی مدد بھی کروں گا۔"

حارث نے آواز دے کر اپنے ایک محافظ کو بلایا اور اسے کہا کہ اس معزز مہمان کو شاہی مہمان خانے میں لے جاؤ اور اس کی ایسے ہی خدمت کرو جیسے حکمراں طبقے کے افراد کی کرتے ہو۔ پس حارث کے فیصلے کے مطابق یوناف اس محافظ کے ساتھ باہر نکل گیا۔

******

بیس دن بعد ایک روز یمن کے بادشاہ حارث نے یوناف کو طلب کیا اور اس سے کہا۔ "اے مافوق الفطرت اجنبی! تمہاری پیش گوئی درست ثابت ہوئی۔ کیکاؤس نے ہماری سرزمین کی طرف یلغار کر دی ہے اور میں اس کے سدِ باب کے لئے آج ہی اپنے لشکر کے ساتھ یہاں سے روانہ ہو رہا ہوں۔ اس موقع پر میں چاہتا ہوں کہ ایک قابل اعتماد مشیر اور صلاح کار کی حیثیت سے تم بھی میرے ساتھ چلو تا کہ میں تمہاری مشاورت سے مستفید ہو سکوں۔"

یوناف نے مطمئن انداز میں کہا۔ "اے بادشاہ! آپ فکر مند نہ ہوں میں بھی آپ کے لشکر کے ساتھ کوچ کرنے پر آمادہ ہوں۔"

حارث نے یوناف کو ساتھ لیا اور اسی روز وہ اپنے لشکر کے ساتھ کیکاؤس کی سرکوبی کے لئے روانہ ہو گیا۔

یمن کی سرحد کے قریب ہی ایران کا بادشاہ کیکاؤس اور یمن کا بادشاہ اپنے اپنے لشکر کے ساتھ ایک دوسرے کے سامنے خیمہ زن ہوئے۔ یوناف کا خیمہ حارث کے خیمے کے قریب ہی تھا۔ دونوں لشکروں نے شاید ایک رات آرام کرنے کے بعد دوسرے روز ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ دونوں بادشاہوں نے اپنے اپنے لشکر کے اطراف میں حفاظت کی خاطر مسلح دستے تعینات کر دیئے تھے۔

اسی رات جب یوناف اپنے خیمے میں اکیلا تھا تو ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا اور کہا۔ اے یوناف! یافان بالآخر کیکاؤس کو یمن پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا وہ اس وقت ایرانی لشکر میں کیکاؤس کے ساتھ ہے۔ میں اسے دیکھ کر آ رہی ہوں وہ اس وقت اپنے خیمے میں اکیلا ہے جب کہ نیلی دھند کی قوتیں اس کے خیمے کے گرد پہرہ دے رہی ہیں۔ کیا تم پسند کرو گے کہ یافان کے پاس جا کر اس سے باز پرس کرو کہ کیوں اس نے نیکی کی راہ اختیار کرنے کا وعدہ کر کے بدی کی روش دوبارہ اپنالی ہے۔؟"

ابلیکا کی اس تجویز پر یوناف نے خوش ہو کر کہا۔ "تم درست کہتی ہو میں ابھی یافان کے خیمے میں جا کر اس سے بات کرتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر وہاں سے غائب ہو گیا۔ چند ہی ثانیوں کے بعد وہ ابلیکا کی رہنمائی میں یافان کے خیمے سے تھوڑے فاصلے پر نمودار ہوا۔ اس نے اپنی تلوار نکال کر اس پر کوئی عمل کیا اور یافان کے خیمے کی طرف بڑھا۔ چاندنی رات میں اس نے دور ہی سے دیکھ لیا تھا کہ یافان کے خیمے کے اطراف میں نیلی دھند آہستہ آہستہ پھیلتی اور سمٹتی ہوئی حرکت کر رہی تھی۔

جب یوناف یافان کے خیمے کے قریب پہنچا تو خیمے کے گرد پھیلی

ہوئی نیلی دھند کی قوتیں غراتی ہوئی حرکت میں آئیں پھر نیلی دھند سمٹ کر تیزی سے یوناف کی طرف بڑھی۔لیکن یوناف نے جونہی اپنی عمل کی ہوئی تلوار سامنے کی طرف کی تو دھند کے اندر سسکیاں ابھریں اور وہ تیزی سے سمٹتی ہوئی پیچھے ہٹ گئی۔یوناف خیمے کا پردہ اٹھا کر اندر داخل ہو گیا۔

یافان خیمے کے وسط میں کھڑا شاید اسی کا منتظر تھا۔اس وقت یافان کا چہرہ اور ہاتھ برہنہ تھے،اس کی آنکھوں کے سوراخوں میں شعلے بھڑک رہے تھے لیکن یوناف کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں رقص کرتے شعلے کسی قدر ماند پڑ گئے اس نے نرم لہجے میں یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"تھوڑی دیر قبل میری نیلی دھند کی قوتوں میں ہلچل پیدا ہوئی تھی تو میں نے جان لیا تھا کہ کوئی غیر معمولی انسان میرے خیمے کی طرف آرہا ہے، مجھے تین آدمیوں کے آنے کی توقع تھی۔ایک تم،دوسرا عارب اور تیسرا انسانی صورت میں عزازیل۔اب جب کہ تم میرے خیمے میں داخل ہو ہی گئے ہو تو میں خوش دلی سے تمہارا استقبال کرتا ہوں۔آؤ یہاں میرے سامنے بیٹھو پھر تمہیں جو کچھ کہنا ہے کہو۔" یافان نے اپنے ہڈیوں پر مشتمل ہاتھ سے ایک خالی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

یوناف آگے بڑھ کر اس نشست پر بیٹھ گیا پھر یافان بھی ایک چرمی نشست پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اور اس نے پراسرار انداز میں اپنا ایک ہاتھ فضا میں بلند کیا جس کے جواب میں اس کی نیلی دھند کی قوتیں خیمے میں داخل ہوئیں اور یافان کی پشت پر آکر گاڑھی نیلی دھند کی صورت میں جمع ہو گئیں۔

یافان نے دوبارہ یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔"اے یوناف! میں نے تو سن رکھا تھا کہ تم مصر میں دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل میں رہ رہے ہو۔اب تمہارا ادھر ایران اور یمن کی طرف کیسے آنا ہو گیا۔وہ بھی اس وقت جب کہ ایران اور یمن کے بادشاہ ایک دوسرے کے خلاف برسرِپیکار ہونے والے ہیں۔؟"

یافان کے اس سوال پر یوناف نے سنجیدگی سے کہا۔"اسی جنگ نے مجھے اس طرف آنے پر مجبور کیا ہے،اس لئے کہ یہ جنگ تمہاری وجہ سے ہو رہی ہے۔تم نے ایران کے بادشاہ کیکاؤس سے یمن کے مرکزی شہر مآرب کی زرخیزی،دولت مندی اور فراغت کی تعریف کی۔اس کے علاوہ تم نے کیکاؤس کے سامنے یمن کے بادشاہ حارث کی بیٹی کے حسن وجمال کی بڑھا چڑھا کر تعریف کی اور اسے ترغیب دی کہ وہ یمن پر حملہ کر کے نہ صرف ان کے مال ودولت سمیٹ لے بلکہ حارث کی بیٹی سوزابہ کو بھی اپنے قبضے میں لے کر اسے اپنی بیوی اور ایران کی ملکہ بنا لے۔"

یافان نے تشویشناک لہجے میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔"تمہیں ان حالات کا علم کیوں کر ہوا؟"

یوناف نے بے پروائی سے کہا۔"تم جانتے ہو کہ میں اَن گنت سری قوتوں کا مالک ہوں۔اس وہم وگمان میں نہ رہنا کہ تمہارا کوئی فعل یا کوئی حرکت مجھ سے چھپی ہوئی ہے۔میں تمہیں یہ یاددہانی کرانے آیا تھا کہ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ میرے خلاف عارب،عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی مدد نہیں کرو گے اور ساتھ ہی تم نے یہ عہد بھی کیا تھا کہ تم نیکی کی راہ اپناؤ گے۔کیا میں یہ سمجھ لوں کہ وہ سارے وعدے اور عہد یونہی تھے اور تم نے اپنی اصلیت کو نہیں بدلا؟" یافان نے کسی قدر بوجھل اور غمگین سی آواز میں کہا۔"اے یوناف! جہاں تک تمہارے خلاف عزازیل،عارب اور ان کے ساتھیوں کی مدد اور حمایت نہ کرنے کا سوال ہے تو میں اب بھی اپنے اس عہد پر قائم ہوں لیکن جہاں تک نیکی کے عہد پر قائم رہنے کا سوال ہے تو اس کے لئے میں مجبور ہوں۔تم جانو میں نیکی کی راہ نہیں اپنا سکتا۔وقتی طور پر میں نے تم سے جان چھڑانے کے لئے نیکی کی راہ اپنانے کا عہد کر لیا تھا لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا۔اس لئے کہ میرے ہڈیوں پر مشتمل پنجر کو حرکت میں لانے والی نیلی دھند کی قوتیں نیکی کی نہیں بلکہ بدی کی امین ہیں۔لہٰذا اگر میں ان کی فطرت اور سرشت کے خلاف کوئی راستہ اختیار کرتا ہوں تو یہ میرا اتباع نہیں کریں گی اور میرے اس پنجر کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیں گی۔لہٰذا میں اپنے اس وجود اور اس انوکھی حالت کو قائم ودائم رکھنے کے لئے نیکی کا راستہ نہ اپنانے پر مجبور ہوں۔میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو میں نے ہی اُکسایا ہے اور تم دیکھتے ہو کہ میں اپنے اس مقصد میں کامیاب رہا ہوں۔آج ایران کا بادشاہ اور یمن کا بادشاہ ایک دوسرے کے مقابل ہیں اور آنے والی صبح ان میدانوں میں ایک بہت ہی ہولناک جنگ برپا ہو چکی ہوگی۔"

یافان کے خاموش ہونے پر یوناف نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔"آنے والی صبح کو جب جنگ ہوگی تو تم دیکھو گے کہ اس جنگ میں میرا رب یمن کے بادشاہ حارث کو غالب اور فوز مند اور ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو مغلوب اور شکست خوردہ بنا دے گا۔ایران کا بادشاہ ایک مشرک اور بت پرست انسان ہے۔وہ بدی اور گناہ میں ملوث ہے جب کہ اس کے مقابلے میں یمن کا بادشاہ حارث نہ صرف توحید پرست ہے بلکہ وہ نیکی کو

فروغ دینے اور بدی کی مخالفت کرنے والا ہے۔ اس پر مستزاد یہ ہے کہ میں خود اپنی تمام قوتوں کے ساتھ حارث کے لشکر میں شامل ہو چکا ہوں۔

یافان کی گردن جھک گئی، اس کے ملتے ہوئے جبڑوں سے یوں محسوس ہونے لگا تھا کہ جیسے وہ مایوسی اور فکرمندی کا شکار ہو گیا ہو۔ اس موقع پر یوناف نے اسے مخاطب کیا۔

"تونے کیکاؤس کو حارث کے خلاف اُکسا کر غلطی کی ہے اس طرح تونے حق کے ساتھ باطل کو ٹکرانے کی کوشش کی ہے۔ یاد رکھ نیکی اور بدی کی اس کشمکش میں نیکی ہی غالب رہے گی جس طرح تیری نیلی دھند کی طاقتیں ہمیشہ میرے سامنے سرنگوں اور پست رہی ہیں اسی طرح آنے والے کل کو ایران کا بادشاہ کیکاؤس بھی یمن کے بادشاہ حارث کے سامنے مغلوب اور سرنگوں ہو جائے گا اور یہ بھی سن رکھ، یافان! جب ایران کے بادشاہ کو شکست ہو جائے گی تو پھر اس کے لشکر میں تیری کیا حیثیت رہ جائے گی اور وہ تجھ سے اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لئے انتقامی کارروائی پر اُتر آئے گا۔ لہٰذا میں تجھے مشورہ دیتا ہوں کہ تو ابھی رات کی تاریکی میں اپنے جزیرے سرنا کی طرف لوٹ جا۔ تو نیکی کے مقابلے میں بدی کو لانا چاہتا تھا سو تو وہ کر چکا اب دیکھ نیکی کے ہاتھوں بدی کا کیسا بدترین انجام ہوتا ہے۔"

یافان نے ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ "میں تمہارے کسی مشورے کا پابند نہیں ہوں۔ اس لئے میں تمہاری اس تجویز پر عمل نہیں کر سکتا۔ میں ایرانی لشکر ہی میں رہوں گا اور کل کے معرکے میں حصہ لے کر یہ ثابت کر دوں گا کہ میں نے کیکاؤس کو غلط مشورہ نہیں دیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اس معرکے میں ایران کا بادشاہ کیکاؤس ہی غالب رہے گا۔ اس لئے کہ یمن کے بادشاہ کے مقابلے میں ایران کے بادشاہ کے لشکر کی تعداد کئی گنا زیادہ ہے۔"

یوناف اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور جوشیلے انداز میں بولا۔ "ایسا ہرگز نہیں ہوگا میرے اللہ کو منظور ہوا تو فتح مند حارث ہی ہوگا۔" اس کے ساتھ ہی یوناف غضبناک حالت میں یافان کے خیمے سے باہر نکل گیا۔

****

اگلے روز کیکاؤس اور حارث نے ایک دوسرے کے خلاف معرکہ آرائی کے لئے اپنے اپنے لشکر کی صفوں کو درست کیا کیکاؤس نے انفرادی جنگ کے لئے اپنے لشکر سے ایک ایرانی پہلوان کو میدان میں بھیجا۔ اس کے فوراً بعد ہی ایک یمنی جوان اپنے سرکش گھوڑے پر سوار طوفانی انداز میں اپنے لشکر سے نکل کر میدان کے وسط میں ایرانی پہلوان کے سامنے پہنچا اور بلا کسی تکلف کے کسی بھوکے اور خونخوار شاہین کی طرح اس پر حملہ کر دیا۔ یمنی جنگجو کا پہلا وار ہی ایسا ہولناک اور جان لیوا تھا کہ اس یمنی نے ایرانی پہلوان کی گردن کاٹ کر رکھ دی۔

میدان میں ایک سکوت طاری ہو گیا پھر فاتح یمنی نے اپنی تلوار فضا میں بلند کی اور ایرانی لشکر کی طرف رخ کر کے چیلنج کرنے والے انداز میں پکارا۔ "اے میری قوم کے دشمنو! میں نے تمہارے اس تیغ زن کی گردن کاٹ دی ہے۔ تم میں اگر کوئی ایسا ہو جو میرے ساتھ مقابلہ کرنا چاہے تو میدان میں اُترے تاکہ میں اس پر بھی یہ ثابت کر دوں کہ یمنی اپنے دشمنوں پر کیسے بھاری ثابت ہوتے ہیں۔"

یمنی جنگجو کے اس چیلنج کے جواب میں ایرانی لشکر میں کوئی ہلچل پیدا نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی لشکر سے نکل کر یمنی کے مقابلے پر آیا۔ لہٰذا یمنی نے اپنے گھوڑے کو موڑا اور اسے ایڑ لگا کر واپس اپنے لشکر میں جا شامل ہوا۔

کیکاؤس نے جب دیکھا کہ اس انفرادی مقابلے میں ایرانی پہلوان کے مارے جانے کی وجہ سے اس کے لشکر کی سبکی ہوئی ہے تو اس نے عام حملے کا حکم دیدیا۔ اسے امید تھی کہ وہ چند لمحوں میں یمنیوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔ وہ اپنے لشکر کے وسط میں اپنے محافظوں میں گھرا جنگ کا نظارہ کرنے کے علاوہ جنگ کے احکامات جاری کرنے لگا۔ کیکاؤس کی حیرت اور پریشانی کی اس وقت کوئی انتہا نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ یمنی تعداد میں کم ہونے کے باوجود اس کے لشکر کی صفوں کو درہم برہم کر رہے ہیں۔ کیکاؤس نے یہ بھی دیکھا کہ یمن کا بادشاہ حارث اپنے لشکر کے آگے آگے تھا۔ اس کی حالت اپنے لشکر میں ایسی تھی جیسے ستاروں کے ہجوم میں کہکشاں، وہ اپنے لشکر کو للکارتا، ان کے حوصلے بڑھاتا، سامنے آنے والے ایرانی لشکریوں کی گردنیں کاٹتا چلا جا رہا تھا۔ حارث کو اس انداز میں لڑتے دیکھ کر کیکاؤس کی حالت افسردہ شام جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد کیکاؤس نے یہ بھی دیکھا کہ یمنی مکمل طور پر اس کے لشکر پر حاوی ہوتے جا رہے ہیں۔ ایرانی لشکر کی حالت نہایت ابتر اور مایوس کن ہو گئی تھی۔ یمن کے بادشاہ نے اپنے لشکر کی تعداد کم ہونے کے باوجود اسے اس طرح ایرانی لشکر کے چاروں طرف پھیلا دیا کہ ایرانی مکمل طور پر گھر چکے تھے اور یمنیوں نے ہر طرف سے ایرانیوں کا قتل عام شروع کر دیا تھا۔

کیکاؤس جان گیا تھا کہ اب اس قتل عام سے وہ اپنے لشکر کو نہیں نکال سکتا۔ اس لئے اس نے میدان جنگ سے بھاگنا چاہا لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی۔ ایک یمنی لشکری نے اس پر کمند پھینک کر اسے گرفتار کر لیا۔ کیکاؤس کے گرفتار ہوتے ہی ایرانیوں کے رہے سہے اوسان بھی جاتے

رہے اور انہوں نے مکمل طور پر راہ فرار اختیار کی۔ یمنیوں نے ایرانیوں کا تعاقب کر کے انہیں موت کے گھاٹ اُتارنا شروع کر دیا۔ بہت کم ایرانیوں کو میدان جنگ سے بھاگ کر جانیں بچانے کا موقع مل سکا تھا۔

جب میدانِ جنگ مکمل طور پر صاف ہو گیا تو حارث نے کیکاؤس کو اپنے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا۔

جس وقت کیکاؤس کو حارث کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت وہ رسیوں میں جکڑا ہوا انتہائی بے بسی و بے چارگی کے عالم میں گردن جھکائے ہوئے تھا۔

حارث چند ثانئے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے پوچھا۔ ''اے بدی کے امین! تو نے کس بنا پر یمن پر حملہ آور ہونے کی ٹھانی۔؟ اور تو نے اپنے ان برے ارادوں کا انجام دیکھا کہ تو نے اس میدان میں ان گنت ایرانیوں کو موت کا لقمہ بنا کر رکھ دیا۔''

کیکاؤس نے حارث کے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر حارث نے دوبارہ پوچھا۔ ''کیا تو یہ نہیں بتائے گا کہ تو نے کیوں ہم پر حملہ کیا؟ جبکہ ہم تیرے سائے میں پر امن زندگی بسر کر رہے تھے۔''

حارث کے دوبارہ پوچھنے پر بھی اس کی گردن جھکی رہی اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تب حارث نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے مشیروں سے کہا۔ ''اس جنگ میں جس قدر مالِ غنیمت ایران کی طرف سے ہمارے ہاتھ لگا ہے۔ اسے سمیٹو اور یہاں سے کوچ کرو۔ کیکاؤس کی سزا میں اپنے مرکزی شہر مآرب جا کر تجویز کروں گا۔''

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگر چہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ہاشمی صاحب سے اجازت ملنے کے بعد الیکشن کی تیاری پورے زور وشور کے ساتھ شروع ہوگئی اور ایک دن باقاعدہ دفتر کا افتتاح بھی ہوگیا۔ دفتر کا افتتاح مولانا گلفام شہیدی سے کرایا گیا جو اس علاقے کے مانے ہوئے پیر ہیں اور جن کے اگلے پچھلے گناہ ان کے پیر مغاں کے صدقے میں معاف ہوچکے ہیں اور جن کے بارے میں دور دور تک یہ مشہور ہے کہ اگر وہ کسی کو بددعا دینے کا ارادہ بھی کرلیں تو اس کی اگلی سات پشتوں تک میں طاعون پھیل جاتا ہے وہ ہمارے دفتر کا افتتاح کرنے کے لئے پوری آن بان کے ساتھ آئے اور انہوں نے افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔ بھائیوں میں بحیثیت ایک بزرگ کے یہ عرض کررہا ہوں کہ اپنا قیمتی ووٹ صرف ابوالخیال فرضی کو دیں۔ یہ ابوالخیال جو دیکھنے میں محض ایک آدمی نظر آتے ہیں یہ محض ایک آدمی نہیں ہیں بلکہ ان میں وہ خصوصیات بھی ہیں جو فرشتوں میں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ آپ یقین کریں ان کا ذکرِ خیر جنت کی حوروں میں ایک دن میں کئی کئی بار ہوتا ہے اور فرشتے ان کی شرافت اور خاندانی عظمت پر عش عش کرتے ہیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ سے آخرت میں کوئی باز پرس نہ ہو اور آپ کو بے حساب جنت میں داخل کردیا جائے اور منکر نکیر آپ کی قبر میں گھسنے کی جرأت نہ کریں تو آنکھیں بند کرکے اپنا ووٹ ابوالخیال فرضی کو دیدیں۔ اسی میں قوم وملت کی بھلائی ہے اور اسی میں ہمارے بھارت کا بھرم ہے۔ میں مجبوراً اپنا ووٹ کسی کو دے رہا ہوں لیکن آپ اپنا ووٹ صرف ابوالخیال فرضی کو دیں۔ آپ کو خدا کی قسم اور خدا کے رسول ﷺ کی قسم۔

اللہ کی قسم ان کی تقریر سے مزا آگیا، کتنے ہی کافر اسی وقت ایمان لانے کے لئے تیار ہوگئے، کئی سمجھدار قسم کے نوجوانوں نے تو اسی وقت اپنا قیمتی ووٹ میری جیب میں ڈال دیا۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ ابھی اپنا ووٹ سنبھال کر رکھیں اور اسی دن میرے ڈبے میں ڈالیں جس دن ووٹنگ ہوگی لیکن انہوں نے میری ایک نہیں سنی اور انہوں نے خالص مومنانہ انداز میں فرمایا کہ موت کا کیا بھروسہ کب آجائے۔ الیکشن میں ابھی دس دن باقی ہیں ہم پر مولانا گلفام کی تقریر کا اس قدر اثر ہورہا ہے کہ ہم دس دن کا انتظار نہیں کرسکتے۔ یہ ووٹ تمہاری امانت ہے اپنی امانت پکڑو ہمارے سر سے ہمارا بوجھ اتارو۔

میں خود ان کی تقریر سے اتنا متاثر ہوا کہ بے اختیار دل چاہنے لگا کہ اپنا حق ووٹ اسی وقت استعمال کرلوں لیکن کسر نفسی سے کام لیتے ہوئے میں نے اس حق ووٹ کے استعمال کو چند دن کے لئے ملتوی رکھا۔

دفتر کھلنے کے بعد چند احباب جنہیں دین ودنیا کا کوئی کام نہیں تھا باقاعدہ دفتر میں ڈیرہ جما کر بیٹھ گئے۔ اہل دیوبند ان کوٹٹ پونجیا سمجھتے تھے لیکن ان کی صلاحیتوں کا صرف مجھے اندازہ تھا میں جانتا تھا کہ یہ لوگ چندے آفتاب اور چندے ماہتاب ہیں، یہ دن میں بھی روشنی دیتے ہیں اور رات کو بھی۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ لوگ میری خاطر ہر طرح کا جھوٹ بول لیتے ہیں ان ہی کی بدولت میں بغیر پر کے اُڑا اُڑا پھرتا ہوں اور اچھے خاصے سمجھ دار لوگ میری کرامتوں کے قائل ہیں۔ ان میں ایک دوست کا نام خواجہ بتاشے میاں ہے ان کا حال یہ ہے کہ انہوں نے میری تعریف کرتے ہوئے کبھی اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ سننے والے پاگل ہیں یا بے وقوف۔ انہوں نے ہمیشہ دن دہاڑے حق دوستی ادا کیا۔ دفتر کے افتتاح والے دن انہوں نے لوگوں کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ اگر پارلیمنٹ میں ابوالخیال فرضی جیسے لوگ پہنچ گئے تو سمجھ لینا ہندوستان کی تقدیر

سنور گئی۔ انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ فرضی صاحب میں وزیر اعظم بننے کی صلاحیت ہے لیکن ان کی نیک نیتی یہ ہے کہ یہ صرف ممبر پارلیمنٹ بننے پر قناعت کر رہے ہیں یقین کرنا اگر یہ جیت گئے تو ہندوستان کے سب باشندوں کی عاقبت سنور جائے گی اور عورتیں تک جو مسلمہ ناقص العقل ہیں مغفرت کے قابل ہو جائیں گی۔ ان کی آواز میں اس قدر درد تھا کہ کئی کافر تو اسی وقت مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور ایک ہندو بھائی نے تو اسی وقت میرے پاؤں چھو کر بھگوان کی سوگندھ کھا کر یقین دلایا تھا کہ آج کے بعد اپنا ووٹ خواہ تم الیکشن میں کھڑے ہو یا نہ ہو تمہیں ہی دوں گا۔

اس طرح کے دوستوں سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ میرے ایک دوست کا نام ہے صوفی مشاغل حسین، یہ بھی بہت دین دار قسم کے انسان ہیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ یہ جمعہ کی نماز کے لئے اسی وقت گھر سے نکلتے ہیں جب امام خطبہ ختم کرنے کے موڈ میں ہوتا ہے لیکن ان کو صف اول کے ثواب کا علم ہے اس لئے یہ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے امام کی ناک کے نیچے پہنچ جاتے ہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلی صف کی برکتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتے ہیں انہوں نے اپنے سامعین کو سمجھاتے ہوئے فرمایا تھا کہ ابوالخیال جیسے کنڈی ڈیٹ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر ہنستی ہے تب کہیں جا کر ایک ابوالخیال کا لوھڑا تیار ہوتا ہے ان کو معمولی مخلوق نہ سمجھو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولادوں کو اسکول میں اچھے نمبر لانے کا موقعہ ملے اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اس دنیا میں نیک چلنی کم سے کم نام کی حد تک باقی رہے تو تمہیں قسم ہے اس ملک کی آزادی کی، اپنا ووٹ ابوالخیال کی جھولی میں ڈال دینا میں اپنا ووٹ صرف ان ہی کو دوں گا اب بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ ان کی بات سن کر تالیوں سے پورا محلہ گونج گیا اور مجھے ان کی باتیں اتنی اچھی لگیں کہ میں بھی تالیاں بجانے لگا اس طرح کے احباب کی گرم جوشیوں نے ماحول کو گرم کر دیا اور ایک دفعہ کو مجھے بھی یقین ہو گیا کہ میں جیت جاؤں گا۔

میں آپ سے کوئی بات نہیں چھپاؤں گا اس لئے یہ بھی بتائے دیتا ہوں کہ میں نے اپنے دوستوں کے مشورے پر چند ٹھلوے اپنے دفتر میں باقاعدہ بٹھا دیئے تھے۔ ان کا کام یہ تھا کہ دفتر میں بیٹھ کر بیڑیاں پئیں اور سب کو پلائیں۔ وہ بے چارے یتیم و بیسر لوگ جن کی جیب میں بیڑیاں خریدنے کے پیسے نہیں ہوتے تھے وہ انتہائی ایمانداری سے آ کر دفتر میں بیٹھ جاتے تھے اور اس طرح خشوع خضوع کے ساتھ بیڑیاں تناول کیا کرتے تھے جیسے میری مغفرت کے لئے چنے پڑھ رہے ہوں اور جیسے خود یہ مادر زاد بخشے بخشائے ہوں۔

ان ٹھلوؤں سے میرے دفتر میں خوب رونق رہتی تھی۔ اب آپ سے کیا پردہ، دفتر کی رونق کو باقی رکھنے کے لئے بیڑیاں اُدھار آ رہی تھیں اور دکانداروں کو اس بات کا یقین دلایا جاتا تھا کہ جیتنے کے بعد جب لفافے موصول ہوں گے پائی پائی ادا کر دی جائے گی۔ دیوبند کے بعض دکاندار اس دور میں بھی سوفی صد پکے شریف ہیں اور آج بھی وہ جھوٹے وعدوں پر خواہ مخواہ بھی ایمان لے آتے ہیں۔ چنانچہ طباق بھر بھر کے بیڑیاں موصول ہوتی رہیں، مادر زاد یتیموں کے مزے آتے رہے، جن کے باپ دادا نے کبھی بیڑی کو ہاتھ نہیں لگایا تھا انہوں نے بھی شوق فرمانا شروع کر دیا۔ اس طرح خوب دھوئیں دار ماحول بنتا رہا۔ ہمارے دفتر کی دھوم پورے معاشرے میں تھی، حد تو یہ ہے کہ شور سن کر خواتین کی ایک جماعت باقاعدہ ہمارے دفتر کا دیدار کرنے کے لئے آئی اس وقت میں ہرے لباس میں وہاں موجود تھا، کسی خاتون نے تعارف کرا دیا۔ یہ ہیں ابوالخیال فرضی شکل سے اچھے خاصے شریف دکھائی دیتے ہیں پتہ نہیں بے چارے الیکشن میں کیوں کھڑے ہو گئے؟ یہ جملہ سن کر میں نے انگڑائی لی کہ لاؤ انہیں سمجھائے دوں کہ میں کیوں الیکشن میں کھڑا ہوا ہوں۔ لیکن اسی وقت میرے ایک لنگوٹیا یار نے مجھے پکڑ لیا اور بولا۔ کیا غلطی کر رہے ہو فرضی صاحب یہ ہیں خواتین، ان کے منہ لگنا ٹھیک نہیں، ان کا کوئی بھروسہ نہیں کب کس کے گلے پڑ جائیں، میں بھی ڈر گیا اور اچانک مجھے یاد آ گیا کہ ایک عشق کے نتیجے ہی میں تو بانو گلے پڑی تھی اور آج تک پڑی ہوئی ہے۔ میں نے اپنے لنگوٹیا یار سے کہا۔ یار تو تم ہی انہیں سمجھاؤ کہ میں کون ہوں اور میری حیات فانیہ کا مقصد کیا ہے۔ چنانچہ وہ اٹھ کر خواتین کی طرف گئے اور انہوں نے خواتین سے عرض کیا، ماؤں اور بہنوں! ابوالخیال صاحب کو الیکشن میں کھڑے ہونے کا کوئی شوق نہیں تھا، انہیں تو ملت کے تمام ہوش مند نوجوانوں نے الیکشن کی طرف باقاعدہ دھکیلا ہے اور سو مرتبہ استخارہ کرنے کے بعد انہوں نے الیکشن کا ٹکٹ لیا ہے۔ اب اگر آپ کو ان کی اکلوتی ڈاڑھی اور ان کی پیدائشی شرافت کی لاج رکھنی ہے تو اپنا ووٹ صرف انہیں دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ اتنا کہہ کر میرے لنگوٹیا یار پھر آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گئے اور پوچھنے لگے، کیسی رہی؟ یار تم تو اچھی خاصی تقریر کر لیتے ہو، میں نے کہا، جلسوں میں کیوں نہیں جاتے ـــــــ وہ بولے، تقریر کرتے کرتے

تھک چکا ہوں، اب تقریر کرنے کا موڈ ہی نہیں بنتا۔ شاید نظر لگ گئی۔
فرضی بھائی، میں نے جرمن کی ہر مسجد میں تقریر کی ہے اور تقریر ہمیشہ جب کی جب لوگ سو گئے ہوں۔ کیونکہ میں ان کے لاشعور کو مخاطب کیا کرتا تھا جو ان کے سونے کے بعد بیدار ہوتا تھا۔ اس طریقے سے میں جسموں سے زیادہ روحوں میں مقبول رہا۔ کیا مطلب؟ میں نے چونک کر کہا تھا۔ وہ بڑی معصومیت سے بولے تھے، دیکھو فرضی بھائی مطلب کی تو مجھے بھی خبر نہیں، بس اتنا سمجھو کہ میں ہوں بہت کام کا آدمی۔ اندازہ تو کیجئے کیسے کیسے نستعلیق قسم کے لوگوں سے میری دوستی ہے۔ سیدھے سادے بھولے بھالے، ایسے لوگ اگر ایک بار کسی طرح مر گئے تو دوبارہ پھر پیدا نہیں ہوں گے۔

میرے ایک دوست کسی زمانے میں حافظ قرآن تھے۔ اب تو قرآن وہ بالکل بھول گئے ہیں لیکن ازراہ برکت ابھی تک اپنے نام کے ساتھ حافظ کا لفظ جوڑتے ہیں۔ یہ دیکھنے میں عالم نہیں بلکہ علماء کی ایک جماعت محسوس ہوتے ہیں ان کی لمبی چوڑی داڑھی دیکھ کر بغیر انٹرویو کے سب ان کو "من حیث القوم" سمجھنے لگتے ہیں۔ جس نے بھی ان کو دیکھا ان کے تقوے پر ایمان لاکر رہا، یہ بھی میرے کاندھے سے کاندھا ملائے میرا ساتھ دے رہے تھے۔ ان کی کمی یہ ہے کہ یہ بول نہیں سکتے۔ یہ اب اپنی شکل سے عوام کو متاثر کرتے ہیں لیکن ان کی خوبی یہ ہے کہ اگر یہ کسی اسٹیج پر بیٹھے پان بھی چباتے رہیں اور وقتاً فوقتاً اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے رہیں تو پبلک پورے جلسے سے متاثر ہوتی رہے گی۔ سنا ہے کہ آسمان کے فرشتے تک ان ہی کی صدارت میں مجلسیں کرتے ہیں۔ میں نے ووٹ بٹورنے کے لئے جب گشت کیا تو ان ہی کو اپنے ساتھ رکھا ان کا پرنور چہرہ دیکھ کر ایک ایک آدمی نے دو دو ووٹ دینے کا وعدہ کیا۔ اور دعاءِ خیر بھی دیں۔ جب کہ نیتاؤں کو ہمارے ملک میں صرف ووٹ ملتے ہیں، دعاءِ خیر نہیں ملتی لیکن مجھے حافظ صاحب کے بہ طفیل دعاءِ خیر بھی موصول ہوتی رہی۔

اور ہاں میں یہ بتانا تو بھول ہی گیا کہ میرا چناؤ نشان تو "گدھا" تھا اس چناؤ نشان کو پاکر میں خوشی سے پھولا نہ سمایا تھا کیونکہ گدھے سے مجھے اس وقت سے انسیت ہے جب میری چھٹی کے دانت بھی نہیں ٹوٹے تھے گدھے کی معصومیت سے مجھے ہمیشہ سے عشق ہے۔ کئی بار تو ایسا بھی ہوا کہ میں نے کسی بھی کمہار کے گدھے کو پکڑ کر اس کی بلائیں لینی شروع کردیں بعض لوگ تو بے چارے یہ سمجھے کہ میں گدھے کو لپٹ کر کوئی سفلی عمل کر رہا ہوں لیکن جب میں نے انہیں سمجھایا کہ خدا کی پیدا کردہ اس انوکھی مخلوق سے میرا بوس و کنار صرف اخلاص کی بنیاد پر ہے اور اس اخلاص پر شک کرنا کسی بھی ذی انسانیت کے لئے مناسب نہیں ہے تو بدگمانی کرنے والے لوگ اسی وقت تائب ہوگئے اور انہوں نے مجھ سے اس طرح اظہار شرمندگی کیا کہ مجھے ایک دم رونا آگیا اور میں مجبور ہوگیا انہیں معاف کردینے پر۔ گدھے سے مجھے اس لئے بھی لگاؤ ہے کہ اس کا ذکر قرآن حکیم تک میں موجود ہے اور گدھے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ گدھا پڑھا لکھا ہو یا جاہل۔ محض وہ دیکھنے میں صرف گدھا ہی لگتا ہے اور گدھا امریکہ کا ہو یا افغانستان کا، وہ دیوبند کا ہو یا بریلی کا وہ دیکھنے میں ایک جیسا لگتا ہے۔ اس بے چارے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ اللہ کے بندوں کی کتنی بھی خدمت کرلے اور آدم کے بیٹوں کا کتنا بھی بوجھ اٹھالے لیکن یہ گدھا کا گدھا ہی رہتا ہے اس بے چارے کو کوئی رتبہ بلند کسی صورت میں نصیب نہیں ہوتا۔ جب مجھے چناؤ نشان گدھا ملا تو میں نے شکرانے کی دو نفلیں پڑھنے کا وعدہ اللہ میاں سے کیا۔ میں ایسا ہی چناؤ نشان چاہتا تھا، دراصل گدھا میرے لئے ہر دور میں لکی رہا ہے۔ میں نے جب بھی خواب میں گدھے کو دیکھا ہے صبح اٹھ کر میری ملاقات کسی اچھے نیتا سے ہوئی ہے اس لئے میں گدھے کو اپنے لئے ایک نیک فال سمجھتا ہوں۔ یقین کیجئے کہ جب دیوبند کے اشرف ترین لوگوں نے رکشے میں بیٹھ کر یہ شور مچایا۔ ابوالخیال فرضی کو ووٹ دو جن کا چناؤ نشان گدھا ہے تو میری خوشی کی انتہا نہیں رہی اور میں نے اپنے مالک کا شکر ادا کیا کہ جس گدھے کو میں بچپن سے چاہتا رہا ہوں آج وہی میری قسمت کا نشان بن گیا ہے۔ میرے ایک دوست نے تو کمال ہی کردیا میرے دفتر میں جان ڈالنے کے لئے میرے دفتر کے آگے ایک گدھا لاکر باندھ دیا۔ تاکہ نیم عقل مند قسم کے لوگوں پر مستحضر رہے کہ مہر کہاں لگانی ہے۔ بعض نیم شریف قسم کے ووٹروں کو مشورہ دیا کہ مجھے گدھے پر بٹھا کر ایک گشت ہو پھر ووٹروں کو سمجھانے کی ضرورت نہیں رہے گی لوگ خود ہی سمجھ جائیں گے کہ کنڈی ڈیٹ کون ہے اور چناؤ نشان کیا ہے لیکن اسی وقت کچھ عقل مندوں کی یہ رائے ہوئی کہ گدھے پر گدھے کا بیٹھنا فقہ کے کسی جزو سے ثابت نہیں ہے۔ یہ تقریباً حرام بھی ہوسکتا ہے اس سے احتراز ہی برتیں۔ میں اس وقت تو اس علمی بحث کو سمجھ نہیں سکا تھا لیکن جب سمجھ گیا تو میری حالت عجیب سی ہوگئی۔ میں نہ ہنس سکتا تھا نہ رو سکتا تھا، بھلا بتایئے اس الیکشن کی بدولت میرا شمار بھی معیاری قسم کے گدھوں میں ہونے لگا۔ میں نے یہ شکایت اپنے ایک دوست سے کی ۱۹۴۷ء سے پہلے ان کا نام کچھ اور تھا آج کل صوفی نصر من

اللہ دو فتح قریب کے نام سے مشہور ہیں، بولے عزیزم! اپنا منہ مت بگاڑو الیکشن کے لئے جو بھی کھڑا ہوتا ہے وہ لگ بھگ گدھا ہی سمجھا جاتا ہے۔ تم تو پھر بھی بہت خوش نصیب۔ وانہوں نے مجھے یقین دلاتے ہوئے کہا کہ تم پر زیادہ الزام نہیں لگے۔ ورنہ اس سیاست کی شروعات تو صرف الزامات ہی سے ہوتی ہے بھول گئے لوگوں نے فدائے قوم تک کو نہیں بخشا انہیں کیسے کیسے خطابات سے نوازا گیا کہ بس توبہ ہی بھلی۔ ان کی باتیں سن کر دل کو قدرے اطمینان ہوا اور پھر گدھے جیسے خطابات بھی بھلے لگنے لگے کم سے کم ان خطابات سے یہ یقین ہو گیا کہ میرا اشمار بھی ملک کے قائدین میں ہو گیا ہے۔

الیکشن کے دوران جب ہم لوگ ووٹ مانگنے جاتے تھے اس وقت بڑی درگت بنتی تھی۔ یہ اندازہ بھی نہیں ہوتا تھا کہ کون اپنا ہے اور کون پرایا۔ جس کے پاس بھی گئے اس نے یہی یقین دلایا کہ بس ووٹ تو آپ ہی کو دینا ہے۔ الیکشن کے موقعہ پر ان لوگوں کو بھی جھوٹے وعدے کرتے دیکھا جو پیدائشی متقی تھے اور جن کے تقوے اور پرہیز گاری میں شیطان تک کو کوئی شبہ نہیں تھا، مثلاً مولوی آفت خاں جو دیوبند کی ناک سمجھے جاتے ہیں اور دیوبندی مسلک کے کیڑے ہیں۔ قوم سے خان ہیں لیکن سوجی کے حلوے کی طرح میٹھے اور پھول کی پتی کی طرح نرم و نازک ہیں۔ میں نے انہیں ہمیشہ مسکراتے ہوئے دیکھا ہے ان کا کمال یہ ہے کہ وہ محفل ماتم میں بھی رونے کی صلاحیت نہیں رکھتے بس مسکراتے ہی رہتے ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ جھوٹ بولنا بھی چاہیں تو جھوٹ نہیں بول سکتے ایسے مادر زاد سچے لوگوں نے بھی مجھ سے جھوٹے وعدے کئے اور میرا بے وقوف بنایا۔ ایک دن میں نے اپنے دوستوں سے کہا تھا۔ یارو! یہ سب کیا ہو رہا ہے جس کے پاس بھی جاؤ وہ ہماری صورتیں دیکھتے ہی یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ بس ووٹ تو آپ ہی کو دینا ہے۔ ووٹ کم ہیں اور وعدے زیادہ ہیں۔ اس طرح تو ہماری سیٹ کلیر نظر آتی ہے۔ یہ الیکشن ہے پیارے "صوفی ہل من مزید نے کہا تھا" الیکشن لڑتے وقت صرف دیکھتے ہیں سوچا نہیں کرتے۔ سوچو گے تو اگلے پچھلے سارے گناہ یاد آنے لگیں گے پھر جم کر پبلک سے کوئی وعدہ بھی نہیں کر سکو گے، بس یہ سمجھو تم جیت چکے ہو، خود کو جیتا ہوا سمجھو گے تب ہی تو ہرے بھرے رہو گے اگر پہلے ہی سے حقیقت کھل گئی تو وقت سے پہلے ہی رونا شروع کر دو گے اور پھر سچ مچ اگر ہم بھی رونے لگے تو سارا ماحول آنسوؤں میں ڈوب جائے گا۔ عقل مندی اسی میں ہے کہ ہر وعدے کو سچا سمجھو اور یہ سمجھو کہ یہ قوم تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔

یار حد تو یہ ہے "میں بولا تھا" کالو قصائی کا لڑکا بھی مجھے ووٹ دینے کو کہہ رہا تھا اس میں حیرت کی کیا بات ہے "صوفی قالو بلیٰ نے کہا تھا" کیا وہ ابن آدم نہیں ہے۔ نہیں، دراصل بات یہ ہے کہ اس نے ایک دن مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی۔ تم بھی یار عقل۔ سے کورے ہی ہو۔ "منشی مروارید بولے" اماں وہ قصائی ہے اور قصائی جب محبت کا اظہار کرتا ہے اسی طرح کے الفاظ میں کرتا ہے۔ تم بھول گئے ایک بار جمن قصائی نے اپنے سگے بھائی سے اظہار محبت کرتے ہوئے کہا تھا۔ تم اتنے اچھے لگتے ہو دل چاہتا ہے کہ تمہارا قیمہ بنا دوں۔

یار دوستوں کی تسلیوں نے مجھے ہر وقت مطمئن رکھا اور میں یہ سوچتا رہا کہ میں الیکشن جیت جاؤں گا۔ ایک بار ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے صوفی اذا جاء بولے تھے کہ ابو الخیال کو جتوا دو، یہ ہر کچے مکان کو پکا بنوا دیں گے، ہر گھر کے آگے ایک کار ہوگی اور ہر گھر میں دولت پانی کی طرح برسے گی۔ اس سال جتنے بچے پیدا ہوں گے سب کو سرکاری نوکریاں دلوائیں گے اور ہر گھر میں ایک اسکول کھول کر تعلیم کو گھروں کی لونڈی بنا دیں گے، یہ معمولی انسان نہیں ہیں۔ انہیں خاص وقت میں خاص طریقے سے اللہ میاں نے بنوایا ہے۔ اس طرح کی باتوں سے مزا تو بہت آتا تھا لیکن ڈر بھی لگتا تھا۔ ڈر اس لئے لگتا تھا کہ اتنے بہت سارے وعدوں میں سے اگر کوئی ایک وعدہ بھی پورا کرنا پڑ گیا تو میرے تو کپڑے اتر جائیں گے اور میں تو کسی میدان محشر میں ننگ دھڑنگ ہو کر رہ جاؤں گا۔ میرے دل سے میرا ڈر نکالنے کے لئے میرے یار دوست یہ سمجھایا کرتے تھے کہ سیاست میں کون بے وقوف وعدے پورے کرتا ہے۔ وعدے تو عشق و محبت میں بھی پورے نہیں کئے جاتے، سیاست تو پھر سیاست ہے اور اگر اس بے چاری سیاست کا تو کچھ مقام خود اہل سیاست کے دلوں میں بھی نہیں ہے اس لئے اس میدان میں وندناتے ہوئے اگر کچھ بھی بول دیں تو یہ کون پوچھنے والا ہے کہ ہمارے منہ میں کتنے دانت ہیں۔ اس میدان میں معتبر ہی وہ گردانا جاتا ہے جو زیادہ جھوٹ بولتا ہے اور جس آدمی میں جھوٹ بولنے کی صلاحیت نہ ہو اور جو برملا لوگوں کو بے وقوف نہ بنا سکتا ہو وہ چاروں خانے چت گر جاتا ہے اور میدان سیاست کی دوڑ میں ہار جاتا ہے یا بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔

میں دوستوں کی دعاؤں کے بہ طفیل بر موقعہ اچھا خاصا جھوٹ بول لیتا ہوں اور وعدہ خلافی کرتے ہوئے بالکل نہیں شرماتا اور مجھے لوگوں کو

بے وقوف بنالینے کی بھی اچھی خاصی مشق ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ میں الیکشن جیت جاؤں گا لیکن الیکشن میں کھڑے ہونے کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ ووٹر لوگ بھی آج کل بہت جھوٹ بول رہے ہیں اور شرم نام کی چیز ان لوگوں کے پاس بھی نہیں رہی ہے۔ ہم لوگ جس ووٹر کے پاس بھی گئے اس نے قسم کھا کر ہمیں اس بات کا یقین دلایا کہ وہ اپنا ووٹ صرف ہمیں دے گا اور ہمارے سوا کسی کو نہیں دے گا اور اسی طرح کے وعدے ووٹر لوگ دوسرے امیدواروں سے بھی کرتے رہے۔ اندازہ یہ ہوا کہ جس طرح کے دھوکے لیڈر لوگ عوام کو دیتے تھے اسی طرح کے دھوکے عوام لیڈروں کو دینے لگے ہیں۔ اس لئے ووٹوں کی گنتی سے پہلے یہ اندازہ نہیں ہو پاتا کہ کون کتنے پانی میں ہے۔ میں نے اپنے اسٹیج سے کئی ایسے لوگوں کی تقریر بھی کرائی جو مانے ہوئے شریف تھے اور جن کی شکلوں سے بھی یہ اندازہ ہوتا تھا کہ شرافت ان کے گھر کی لونڈی ہے اور بعض عقل مندوں کے مشورے پر میں نے کچھ ذلیل قسم کے لوگوں کو بھی دعوت تقریر دی کیونکہ ارباب تجربہ کا کہنا تھا کہ ذلیل قسم کے لوگوں کی تعداد معاشرہ میں کچھ زیادہ ہی ہے اور جمہوریت کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے ووٹوں کی گنتی میں اضافہ کرنے کے لئے ذلیل لوگوں کو اپنے قریب کریں۔ صرف شریف انسانوں پر بھروسہ نہ کرکے بیٹھ جائیں جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ چنانچہ معاشرے کے بدنام لوگوں کو بھی ہم نے اکٹھا کیا اور ان کی تقریریں بھی کرائیں اور اس سے ہمیں کافی فائدہ بھی ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس طرح کے لوگ جب جلسے اور جلوس میں جمع ہوئے تو دل کھول کر زندہ باد کے نعرے لگے اور اچھل کود بھی خوب ہوئی۔ کچھ دوستوں کے مشوروں پر مجھے سکوں میں تلوانے کا پروگرام بنا۔ لیکن کسی بھی چاہنے والے کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ مجھے سکوں میں تلوادے۔ اور وزن بھی میرا اچھا خاصا تھا۔ اس لئے اور بھی تشویش ہوئی۔ پھر چند دوستوں کے مشورے پر یہ طے پایا کہ کسی پرچون کی دکان والے سے سکے اُدھار لیں گے اور وزن کے بعد اسی کو واپس کردیں گے۔ ایک دکان دار تیار تو ہو گیا لیکن اس نے اس کارروائی کے پانچ سو روپے مانگے۔ میرے دوست تیار ہو گئے پھر ایک چوراہے پر مجھے سکوں میں تولا گیا اور آدھے گھنٹے کے بعد وہ سکے بحفاظت واپس کردیئے گئے لیکن اگلے دن اخبارات میں یہ بات جلی سرخیوں میں آ گئی کہ قوم کے نونہالوں نے ابوالخیال فرضی کو سکوں میں تولا۔

ایک بار ایسا بھی ہوا کہ شہر کی تمام مسجدوں کے مؤذنوں کو نیز داڑھی رکھنے والے حضرات کو اسٹیج پر جمع کیا گیا اور انہیں جمع کرنے کے لئے ایک وقت کی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ اس سے ہم نے یہ ثابت کیا کہ معاشرے کے تمام نیک لوگ اور علماء حضرات ہمارے ساتھ ہیں۔ جن لوگوں کی داڑھیاں یک مشت سے زیادہ تھیں انہیں اسٹیج پر بٹھایا گیا اور انہیں اس بات کی تاکید کی گئی کہ تھوڑی تھوڑی دیر میں اپنی داڑھیوں پر ہاتھ پھیرتے رہیں تاکہ پبلک کو ان کی داڑھیوں کا اندازہ رہے۔ ان داڑھیوں کی کثرت دیکھنے والے اس خوش فہمی کا شکار رہے کہ پوری ملت اسلامیہ میری گرویدہ ہے چنانچہ اگلے ہی دن اچانک مجھے ''امیر الاسلام'' کا خطاب عطا کردیا گیا اور آس پاس کے لوگ مجھے دیکھتے ہی سلام کرنے لگے۔ اب تو مجھے یقین ہو گیا کہ میں جیت ہی جاؤں گا الیکشن سے ایک دن پہلے مولانا جلال الدین اجمیری کی دھوئیں دار تقریر اسٹیج سے ہوئی، انہوں نے فرمایا۔

دوستوں اور بزرگوں! پہلی بار ایک شریف انسان آپ کے علاقہ سے الیکشن کے لئے کھڑا ہوا ہے اگر اس شریف انسان کے ہاتھ مضبوط نہ کئے گئے تو آئندہ کوئی شریف انسان الیکشن لڑنے کی غلطی نہیں کرے گا۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ شرافت کو مضبوط کرنے کے لئے ابوالخیال فرضی کو اپنا قیمتی ووٹ دے کر کامیاب بنائیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ شرافت کا وجود اس دنیا میں باقی رہے تو آپ کا فرض ہے آپ فرضی صاحب کو کامیاب بنائیں اور انہیں میدانِ سیاست میں بے دست و پا نہ چھوڑیں۔ اپنی مہر لگاتے ہوئے اس گدھے کو یاد رکھیں جو اپنی زندگی کے پہلے دن سے انسانوں کا بوجھ اٹھا رہا ہے اور جس کی شکل سے معصومیت موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے۔ اس گدھے کو نظر انداز نہ کریں۔ یہ گدھا ان گدھوں سے لاکھ درجے بہتر ہے جو انسانوں کی صورت میں پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ دوستوں اور بزرگوں ایک بات اور یاد رکھیں کہ گدھا اس دنیا کا وہ واحد جانور ہے جو دنیا بھر میں ایک ہی صورت میں دستیاب ہے اس کی یکسانیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کا ظاہر باطن ایک جیسا ہے۔ آپ پوری دنیا کا سروے کرکے دیکھ لیں، لندن ہو یا امریکہ کنیڈا ہو یا سوئزرلینڈ، دبئی ہو یا ساؤتھ افریقہ گدھا ہر جگہ آپ کو ایک ہی صورت کا نظر آئے گا۔ ابوالخیال فرضی صاحب نے اپنا چناؤ نشان گدھا اس لئے منتخب کیا ہے کہ اس میں یکسانیت بھی ہے اور موزونیت بھی۔ گدھے پر نبیوں نے بھی سواری کی ہے اور دنیا بھر کی مثالوں میں اس گدھے کا وجود پوری آن بان کے ساتھ موجود ہے۔

مثلاً دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ یا، بات ہے یا گدھے کی لات یا، خدائی خوار گدھے سوار، یا، گدھے کی طرح احمق۔ اور بھائیوں

جب ہم غصے میں بالکل سچ بولتے ہیں اس وقت اپنی اولاد کو گدھے کی اولاد ضرور کہتے ہیں، ہزاروں محاورے ہیں اور ہزاروں مثالیں ہیں جن میں ہمیں گدھے کا ذکر کرنا پڑتا ہے، ہم زندگی کے کسی بھی موڑ پر گدھے کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ان مثالوں سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ گدھے اور انسانوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے، ہم گدھے کے بغیر اور گدھا ہمارے بغیر قطعاً ادھورا ہے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ گدھے کو بھی اہمیت دیں اور گدھے والے کو بھی۔ آپ یقین کریں کہ اگر فرضی صاحب جیت گئے تو وہ کسی وفادار گدھے کی طرح آپ کے تمام رنج وغم ڈھوئیں گے اور آپ کا ہر بوجھ اپنے سر پر رکھ کر صبر وضبط کے ساتھ کسی سیدھے سادے گدھے کی طرح وفاداری کا اظہار پالتو کتے کی طرح اپنی دم ہلا کر کریں گے۔ اسی وقت مجمع میں سے تمام سمجھ دار انسانوں نے ابوالخیال فرضی زندہ باد، گدھا زندہ باد کے نعرے لگائے اور شریف سامعین نے اس طرح اپنی موجودگی کا ثبوت دیا۔

خدا خدا کر کے وہ گھڑی آگئی جس گھڑی میں لوگوں کو اپنا ووٹ ڈالنا تھا۔ میں نیا لباس پہن کر اپنے وارڈ میں گشت کرتا رہا۔ ایک تسبیح بھی ایک دوست سے مانگ لی تھی ڈھنگ کا کوئی وظیفہ یاد نہیں تھا اس لئے بس یہ پڑھتا رہا جلتو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ الیکشن شام تک پورا ہوا۔ اور چند دن کے بعد گنتی بھی ہوگئی۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ میں پانچوے نمبر پر آیا اور مجھے چار سو بیس سے زیادہ ووٹ نہیں ملے۔ ہارنے کے بعد ہاشمی صاحب نے تو صرف مجھے گھور کر دیکھا تھا اس طرح جیسے اپنی آنکھوں سے یہ کہہ رہے ہوں کہ میں سمجھ گیا تمہاری اوقات کیا ہے لیکن بیوی نے بہت مذاق بنایا۔ کہنے لگی ہیرو بننے چلے تھے ثابت ہو گئے زیرو۔ الیکشن میں کھڑے نہ ہوتے تو بھرم تو باقی رہتا۔ ارے مولانا اسعد مدنی جیسے بزرگوں سے سبق لو وہ ساری زندگی مجمع جمع کرتے رہے لیکن الیکشن میں کھڑے ہونے کی کبھی غلطی نہیں کی۔ انہیں خبر تھی کہ مسلمانوں کے منہ میں لگانے کے دانت اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ ان کے صاحبزادے نے ان کی تقلید نہیں کی وہ جذبات میں آکر تمہاری طرح الیکشن میں دو مرتبہ کھڑے ہوگئے اور دونوں مرتبہ ہار گئے۔ تب انہیں اندازہ ہوا کہ راجیہ سبھا کی سیٹ کسی طرح خیرات ہی میں لے لینی چاہئے۔ الیکشن لڑنا قطعاً بے وقوفی ہے الیکشن ہارنے کے بعد اب میں اللہ کو حاضر وناظر جان کر بس یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس لیڈری میں عزتِ سادات بھی گئی۔

لیکن خدا رکھے میرے چہیتے دوستوں کو انہوں نے تسلی دینے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ ہارنے کے بعد صوفی زلزال نے کہا۔ الیکشن میں ہارنے سے تمہاری شرافت ثابت ہوگئی تم فی الحقیقت مادرزاد شریف ہو کیونکہ مادرزاد شریف ہمیشہ الیکشن میں ہار جاتے ہیں۔

صوفی نمکین نے کہا۔ ایسا لگتا ہے کہ کسی نے جادو کرادیا ورنہ پورا شہر تمہارے ساتھ تھا اور میں نے تو خواب تک میں یہ دیکھ لیا تھا کہ تم پارلیمنٹ میں شیروانی پہنے بیٹھے ہو۔

خواجہ دلدل نے کہا۔ ہار جیت تو ہوتی ہی رہتی ہے انشاء اللہ اگلے الیکشن میں پھر کھڑے ہوں گے اور تمہاری نیا پار کرا کے چھوڑیں گے۔

صوفی اذاجاء نے فرمایا، ابوالخیال فرضی الیکشن والی رات ووٹروں کو شراب پلا کر سلا دیا گیا پھر بوتھوں پر قبضہ ہوگیا اور جعلی ووٹ تمہارے خلاف ڈال دیئے گئے ورنہ تم ہارنے والے نہیں تھے۔

خواجہ التمش نے کہا۔ مجھے لگتا ہے ووٹ گننے والا بک گیا تھا اس نے گنتی میں گڑبڑی کی ہے۔ مایاوتی کی سرکار بنتے ہی دوبارہ گنتی کرائیں گے وغیرہ۔

دوستوں کے ان کلمات عالیہ سے کافی تسلی ہوئی اور اندازہ ہوا کہ جب مصیبت آتی ہے تو یہی دوست حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور یہی کام آتے ہیں۔ میں بجا طور پر یہ شعر پڑھنے کا حق رکھتا ہوں۔

احسان ہر خطا پہ تمہارا ہے دوستو
یہ دل تمہاری رائے کا مارا ہے دوستو

(زندہ صحبت باقی)

جفر آسان

جفار ایم غلام عباس اعوان

علم جفر کے ادق اور علمی قواعد سے ہٹ کر ایک نہایت سلیلس آسان اور دلچسپ جفری قاعدہ لکھ رہا ہوں۔ اِس قاعدے سے ماہرین جفر کے علاوہ نئے قارئین اور نو آزمودہ طلبہ بھی یکساں مستفید ہوسکیں گے۔ انشاء اللہ۔

تشریح وقوانین

ا۔ اپنا سوال جامع اور مختصر لکھ لیں۔

۲۔ سوال کے ہر لفظ کو الگ الگ بسط حرفی کریں۔

۳۔ ہر لفظ بسط شدہ کا پہلا اور آخری حرف لے کر الگ سطر میں محفوظ ہوں۔ اس سطر میں ۷۰ فی صد خود ناطق حروف ہوں گے جو حروف جواب بنانے میں ضد کریں اُنہیں نظیرہ یا ہم رتبہ حرف سے بدل دیں۔

ابجد قمری میں ہر حرف سے پندرھواں حرف نظیرہ کا ہوتا ہے۔

مثلاً الف کا نظیرہ س۔ ج کا نظیرہ ف وغیرہ وغیرہ

ہم رتبہ حروف یہ ہیں۔

ای ق غ ب ک ر ج ل ش د م ت ہ ن ث و س خ ز ع ذ ح ف ض ط ص ظ

مثلاً ج کا ہم رتبہ لینا ہے تو ل اور ش اس کے ہم رتبہ ہیں۔

قاعدہ چوں کہ بالکل سطحی قسم کا ہے اس لئے علمی قسم کے سوالات کے جوابات بنانے میں قانونِ ترقی وتنزل بھی استعمال ہوتا ہے۔ ترفع کے معنی ابجد میں ایک حرف آگے کا لینا اور تنزل کے معنی ایک حرف پیچھے کا لینا کہلاتا ہے۔ مزید تفہیم کے لئے مثالوں پر غور فرمائیں۔

مثال نمبر (ا) : یا علیم علیؑ کی عظمت کا مقام ہے

ع ل ی ک ی ع ظ م ت ک ا م ق ا م ک ی ا ھ ی

پہلا اور آخری حرف: ع ی ک ع ت ک ام م ک اھ ی

سطر مستحصلہ: ع ی ک ی ع ت ک ا م م ک ا ھ ی

(ترفع، ہم رتبہ، نظیرہ، ہم رتبہ)

ع ی ل ق ب ح ر ا م م ک ا ھ ی

علی — برحق — اِمام کہے (بلاشبہ)

مثال نمبر (۲) یا علیم : کیا مظہر عباس بن شریفان کا بڑا انعام نکلے گا؟

پہلا اور آخری حرف: ک ی ا م ظ ھ ر ع ب اس ب ن ش ر ی ف ان

ک ام ر ع س ب ن ش ن

ک اب راان ع ام ن ک ل ی ک ا

ک اب اام ن ی ک ا

سطر مستحصلہ:

ک ا م ر ع س ب ن ش ن ک ا ب ا ا م ن ی ک ا

(ہم رتبہ، نظیرہ، رتبہ، ×)

ک ا م ر ع س ب ن ش ھ ک ی ع ا ا م ن ک ا

کام — عسر تنگی — بن — شہ بڑا — کے — اِنعام — کا

یعنی بڑے انعام والا کام نہ ہوسکے گا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

نوٹ : علم جفر کو با قاعدہ سیکھنے کے خواہش مند طلبہ میری کتب آفتاب جفر اور فیوض جفر کا مطالعہ فرمائیں جو کہ افتخار بُ ڈپو مین بازار اسلام پورہ لاہور سے دستیاب ہیں۔ بذریعہ ڈاک علم جفر کی تدریس کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

سعد ونحس ایام ہفتہ بنا بر احادیث معصومین علیہم السلام

ایام	قطع لباس	نیا لباس	سفر	شادی بیاہ	دوسرے تمام کاموں کے لئے
ہفتہ	نحس	نیک	نیک	میانہ	نیک
اتوار	نحس	میانہ	میانہ	نیک	میانہ لیکن تعمیر کے لئے نیک
پیر	نیک	نحس	نحس	نحس	نحس
منگل	نحس	نیک	نیک	میانہ	میانہ
بدھ	نیک	نحس	نحس	نحس	بد لیکن تعمیر کے لئے نیک
جمعرات	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
جمعہ	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک

TILISMATI DUNIYA
(URDU MONTHLY)
ABULMALI, DEOBAND-247554 (U.P.)

ماہنامہ طلسماتی دُنیا دیوبند

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/139
2006-08

ماہنامہ طلسماتی دُنیا کے خصوصی نمبرات

روحانی ڈاک نمبر



Rs.40/=

استخارہ نمبر



Rs.50/=

امراضِ جسمانی نمبر



Rs.50/=

ہمزاد نمبر



Rs.50/=

شیطان نمبر



Rs.40/=

حاضرات نمبر



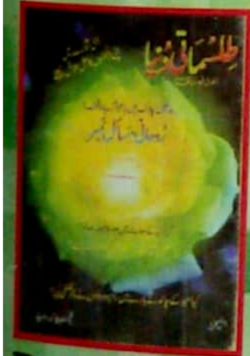
Rs.50/=

جنات نمبر



Rs.40/=

روحانی مسائل نمبر



Rs.50/=

عملیاتِ محبت نمبر



Rs.80/=

خاص نمبر



Rs.50/=

موکلات نمبر



Rs.50/=

جادو ٹونا نمبر



Rs.60/=

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2006

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھبھنجن یوپی انڈیا